طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

جلد اول

جنات نمبر 1995 شیطان نمبر 1996

جادو ٹونا نمبر 1997 روحانی ڈاک نمبر 1998

حاضرات نمبر 1999 خاص نمبر 2000

ہمزاد نمبر 2001 امراض جسمانی نمبر 2002

حانی مرکز کا روحانی رسالہ

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مارچ و اپریل ۱۹۹۵ء

جنات نمبر

Rs. 30.00

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمارہ نمبر ۳ و ۴ ـــــ
۱۹۹۵ء ـــــ
جنات نمبر کی قیمت ـــ/ روپے

ـــــ سالانہ
ـــــ
ـــــ
ـــــ سالانہ
ـــــ سالانہ

طلسماتی دنیا

انتباہ

'طلسماتی دنیا' سے متعلق متنازعہ امور میں سے مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا۔ (منیجر)

اس دائرہ میں ○ سُرخ نشان اس بات کی یاددہانی کراتا ہے کہ اس شمارے کے ساتھ آپکا زرِتعاون ختم ہو رہا ہے اس شمارے کے موصول ہوتے ہی آپ زرِتعاون روانہ کریں اور اگر خریداری منسوخ کرنی ہو تو بذریعۂ خط اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا شمارہ وی، پی سے ایک سال کی قیمت کے ساتھ روانہ کیا جائے گا۔ اور وی، پی چھڑانا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا ــــ منی آرڈر سے رقم روانہ کر کے آپ وی، پی خرچ سے بچ جائیں گے۔ (منیجر)

اطلاعِ عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ 'روحانی مرکز' کی ملکیت ہے۔ اس کے کسی کُلّی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ (منیجر)

'طلسماتی دنیا' روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کے لئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے رابطہ قائم کریں۔ یا 'روحانی مرکز' کے نام اپنی رقم بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تعاون علی البر والی رقومات کیلئے پوری پوری وضاحت کردینا ضروری ہے ــــ تاکہ رقومات صحیح مصرف میں خرچ کی جا سکیں۔

ـــــ (منیجر) ـــــ

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۲۷۵۵۴

پرنٹر پبلشر حسین احمد صدیقی نے ربانی آفسیٹ پرنٹرس دیوبند سے چھپوا کر روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا

جنات نمبر — کیا اور کہاں؟

دُرگھٹنا اب کوئی نہیں

بجلی چمکی/کوندھا لپکا/ڈھیلا اچھلا/شیشہ ٹوٹا/اُلّو بولا۔
بھیڑ بڑھی۔
انسانوں کی/حیوانوں کی/دیوانوں کی/مستانوں کی/بیگانوں کی/شیطانوں کی۔

ایک شور ہوا۔
بندوقوں کا/پتھر گولوں کا/کچھ اینٹوں کا/کچھ ڈنڈوں کا/کچھ شیطانی چیخوں کا/کچھ انسانی آواز دلیل کا۔

کچھ لوگ گرے اور اُٹھ نہ سکے۔
کچھ بھیڑ کے نیچے دب کے مرے۔
کچھ خون سے لت پت بھاگ گئے۔
کچھ اندھے ہوئے۔ کچھ ٹوٹ گئے۔
آندھی آئی۔
پھیل گئی۔
خون کے چھینٹے/خون کے دھبے/موت کے بادل/نعرے حملے/آگ زنی/سامان لٹا۔
طوفان بڑھا/اور بڑھتا رہا/کچھ باپ مرے/کچھ بھائی مرے/کچھ بیٹے گئے/کچھ پوتے مرے۔
دولت بھی لٹی/غربت بھی مٹی/کچھ بہنوں کی عصمت بھی گئی۔
اور اب کرفیو کا سناٹا۔
خاکی وردی/بوٹ کی تھاپ/لاٹھی/سیٹی/گھونسے/چپت/مار دھاڑ/گولی گالی۔
بھاگ بے سالے/گرم مسالے/او بے کتے/او بے حرامی/مرغا بن جا/اٹھا بیٹھی۔
پکڑ دھکڑ/زورا زوری/توڑا توڑی۔
مفت کی سگریٹ/مفت کی بیڑی/مفت کی چائے/مفت کی بیوی۔
رُسوا پھر ناھید ہوئی/فتنے کی تمہید ہوئی/دلالوں کی عید ہوئی۔

پھر شور اٹھا پھر لوگ مرے۔
پھر آگ لگی پھر لوگ جلے۔
اور شام ہوئی تو ریڈیو میرا۔
ہنس کر بولا۔ جم کر بولا
قابو میں ہے صورتِ حال
دُرگھٹنا اب کوئی نہیں۔!

جواہر ریزے

(۱) علم وہ خزانہ ہے جو ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔
(۲) اپنے اوپر بھروسہ کرنا عقلمندی ہے۔
(۳) اپنی رائے کا آزادی سے استعمال کرو۔
(۴) اپنے فیصلے پر قائم رہو۔
(۵) وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔
(۶) نیا تجربہ زندگی میں نیا نکھار لاتا ہے۔
(۷) تحریر ایک خاموش آواز ہے۔ اور قلم ہاتھ کی زبان۔
(۸) کاہلی سے دل و دماغ ناکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔
(۹) صفائی اور پاکیزگی ایمان کی علامت ہے۔
(۱۰) چیزوں پر بھروسہ کرنے سے غرور پیدا ہوتا ہے۔
(۱۱) محبت اور خلوص سے دشمن دوست بنجاتے ہیں۔
(۱۲) امید روشنی اور ناامیدی اندھیرا ہے۔
(۱۳) بری صحبت مستقبل برباد کر دیتی ہے۔
(۱۴) ملازمت سے تجارت بہتر ہے۔
(۱۵) جھوٹے آدمی پر سچی بات کا یقین کرنا مشکل ہے
(۱۶) کامیابی کیلئے محنت اور لگن ضروری ہے۔
(۱۷) اللہ کے سوا کسی دوسرے کے سامنے سر نہ جھکانا چاہیئے۔
(۱۸) صالح خیالات مقصد کو پورا کرتے ہیں۔
(۱۹) زبان درازی اور نکتہ چینی کرنے سے بدنامی ملتی ہے۔
(۲۰) والدین، دوست اور استاد مشعلِ راہ ہیں۔
(۲۱) خوشی تو انسان کے اپنے سایہ سے مشابہ ہے۔ ہم جتنا اس کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ وہ اتنا ہی ہم سے دور ہو جاتی ہے۔
(۲۲) زندگی میں جد و جہد، مشکلات اور مصیبتیں، پریشانیاں مایوس کرنے کیلئے نہیں، بلکہ غیر معمولی ہمت، تجربہ اور طاقت دینے کیلئے آتی ہیں۔
(۲۳) شک اور خوف سے بھرا دل، متفکر خیالات اور دماغ میں اٹھتا ہوا طوفان کبھی کسی کام کو مکمل یا سکون سے نہیں ہونے دیگا۔
(۲۴) ہم اپنے فیصلے تب بدلتے ہیں جب ہم اپنے مقصد میں ناکام، مایوس اور بے چین ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم اس مرحلے پر کچھ بھی کر گزرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔
(۲۵) یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ناکامی گرنے میں نہیں بلکہ گر کر اٹھنے میں ہے۔
(۲۶) ہماری زندگی میں وہ خواب جن کے لئے ہم ساری قوتیں صرف کر دیتے ہیں۔ اور ہمیں اپنی منزل تک پہنچا دیتے ہیں۔
(۲۷) جس قدر ظلم اور مصیبتیں تم برداشت کرتے ہو، ان سب میں تمہارا صبر ایمان ظاہر ہوتا ہے۔
(۲۸) مصائب و آلام اور راحت و آرام، غرض ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہیئے۔
(۲۹) جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔
(۳۰) تعلیم کے ساتھ عمل اور دولت کے ساتھ شرافت نہ ہو تو دونوں بیکار ہیں۔
(۳۱) دولت سے زیورات خریدے جا سکتے ہیں حسن اور صحت نہیں۔
(۳۲) دولت سے خوشامد خریدی جا سکتی ہے محبت اور خلوص نہیں۔
(۳۳) دولت سے کتابیں خریدی جا سکتی ہیں علم و فضل نہیں۔
(۳۴) دولت سے نرم بستر خریدا جا سکتا ہے۔ میٹھی نیند نہیں۔
(۳۵) انسان کی گفتگو اس کے دل کے آئینہ کی ترجمان ہوتی ہے۔
(۳۶) مبارک ہیں وہ لوگ جو مشکلات میں بھی نیکی کی تدبیر کرتے ہیں۔
(۳۷) برا دوست آگ کے اس درخت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو جلا دیتا ہے۔
(۳۸) دل سے محبت کا حال پوچھو، اس لئے کہ دل ہی ایک ایسا گواہ ہے جو رشوت نہیں لیتا۔
(۳۹) ہزاروں خطرات میں بھی گھر کر انسان کو اپنا کردار نہیں بدلنا چاہیئے۔
(۴۰) جرم کے بعد فوراً سزا نہ دو، بلکہ جرم اور سزا کے درمیان معذرت رکھو۔
(۴۱) محبت کی عظمت یہ ہے کہ انسان خاموشی سے جل جائے اور زبان پر حرفِ شکایت نہ لائے۔
(۴۲) اس گھر میں ہمیشہ خوشی موجود رہتی ہے۔ جہاں مہربانی اور شائستگی جیسی خوبیاں ایکدوسرے کی طرف ظاہر کی جائیں۔
(۴۳) جو شخص مذہب سے عاری ہو وہ اس گھوڑے کی مانند ہے جس کی کوئی لگام نہ ہو۔
(۴۴) سفر کے راستہ سے پہلے ساتھی کو اور گھر سے پہلے پڑوسی کو دیکھو۔
(۴۵) خوش نصیب ہے وہ انسان جس کے والدین اچھے ہوں جسکا ماحول اچھا ہو۔
(۴۶) خوبیاں بازار میں نہیں بکتیں۔ خوبیاں اپنے اندر خود پیدا کی جاتی ہیں۔

جناتّ کا ایک رخ یہ بھی ہے

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عامۃ الناس میں جنات کے بارے میں صرف ایک ہی بات مشہور ہے کہ وہ لوگوں کو ستاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے انسانوں کا ناک میں دم کرتے ہیں حالانکہ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے۔ انسانوں کو جو حضرات اجنہ ستاتے ہیں یا نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں وہ اس قوم کے وہ افراد ہیں جنھیں جنات ہی میں اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ وہ اپنی قوم میں بھی بدنام اور رسوا ہوتے ہیں اور ان کی قوم خود ان کی برائیوں اور ریشہ دوانیوں سے لرزہ براندام رہتی ہے۔ انسانوں کے اس گروہ کا جائزہ لے کر جو اوباشی اور غنڈہ گردی میں مصروف ہوں اگر دوسرے جنس کا کوئی فرد تمام انسانوں کو برا اور خاطی اور قابلِ ملامت سمجھنے لگے تو ظاہر ہے کہ یہ عدل و انصاف کے خلاف ہوگا۔ اس لیے کہ انسانوں میں جہاں شیطان صفت لوگ ہیں وہاں فرشتہ صفت افراد کی بھی کمی نہیں ہے۔ اسی طرح جنات میں اچھے برے سبھی قسم کے افراد پائے جاتے ہیں۔ ان میں ایسے افراد بھی ہیں جو انسانوں کے درپے رہتے ہیں۔ انہیں نقصان پہنچاتے ہیں ان کی جان و مال کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ہوا بن کر ان کے جسموں میں داخل ہو جاتے ہیں اور انسانوں کے رگ و پے میں شامل ہو کر شیاطین کی طرح ان کے خیالات پر چھا جاتے ہیں۔ اور ان کی زبان سے اپنی بات کہتے ہیں اس کی نظروں سے خود دیکھتے ہیں اور ان کی ہڈیوں کا گودا چوس کر انھیں نیم مردہ اور نیم دیوانہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ ایسے جنات کی وجہ سے جن کی تعداد اچھے جنات کے مقابلے میں یقیناً کم ہے تمام اجنہ کو برا کہنا اور اس مخلوق کو قابلِ لعنت و ملامت سمجھنا اخلاقی طور پر بھی برا ہے اور شرعی طور پر بھی غلط ہے۔ اور یہ رویہ جنات کو دعوتِ اختلاف دینے کے برابر بھی ہے۔

تاریخ کی ڈائری میں تلاش کرنے سے ہمیں ایسے بے شمار واقعات حاصل ہو جاتے ہیں کہ جن واقعات سے جنات کی شرافت ہمدردی اور وفاداری کے پہلو نمایاں ہوں گے۔۔۔ جنات کی اکثریت نہ صرف یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہو گئی تھی بلکہ تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ انسانوں کی طرح جنات نے اپنی روحانی تربیت کے لیے بے شمار بزرگوں اور ولیوں سے اپنا رشتۂ بیعت قائم کیا۔ اگر وہ انسانیت کے بہ اعتبارِ جنس دشمن ہوتے تو کبھی کوئی جن کسی انسان کی نبوت کو تسلیم نہ کرتا اور کبھی کوئی جن کسی ولی کی ولایت کا قائل نہ ہوتا۔ حد تو یہ ہے کہ جنات نے انسانوں کی بنائی ہوئی دینی درسگاہوں میں تعلیم و تربیت کے مراحل طے کیے اور اپنا سرِ عقیدت اولیاء اللہ کی بارگاہوں میں بہ تسلیم و رضا خم کیا۔

دارالعلوم دیوبند میں ہر سال جنات بھی اسی طرح اسباق کی سماعت میں شریک ہوتے ہیں جس طرح بنی آدم اپنے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہیں۔ تاریخ دارالعلوم اور تاریخ دیوبند کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اکابرِ دیوبند سے ہر دور میں جنات نے استفادہ کیا ہے اور ان کے سامنے بحیثیتِ طالبِ علم اپنا سر جھکایا ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ہم ایسے بے شمار واقعات نقل کر سکتے ہیں کہ جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ قوم جو انسانوں میں اپنے افرادِ بد کی وجہ سے بدنام ہو کر رہ گئی ہے اور جن کے تصور سے اور تصوراتی تصویروں سے انسانوں کے بچے بڑے سبھی لرزتے کانپتے ہیں ان میں انسانیت نوازوں اور نوعِ انسانی سے ہمدردی اور محبت و رافت کا برتاؤ کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

میرے والدِ محترم میرٹھ میں روحانی علاج کی خدمات انجام دیا کرتے تھے۔ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے بیعت تھے۔ ان کی روحانی خدمات کا چرچا آج بھی بالعموم پورے میرٹھ میں اور بالخصوص محلہ مقبرہ ابو پر پھیلا ہوا ہے۔ کہیں ان کا ذکر ہوتا ہے تو لوگ آج بھی عقیدت سے اپنا سر جھکاتے ہیں اور ان کی خدمات کا چرچا کر کے آج بھی ان کا ذکر انتہائی ادب و احترام کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی مجلس میں کئی جن بھی آیا کرتے تھے۔ اور انہوں نے جنات کے ذریعہ انسانوں کی خدمت بھی کرائی ہے۔ میں نے کئی بار انھیں ایک کوّے سے باتیں کرتے دیکھا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کوئی جن تھا جو کوّے کی صورت میں ان کے پاس آتا جاتا تھا۔

ایک بار اسکول کے امتحان کا نتیجہ خلافِ توقع سامنے آیا۔ اس میں اسکول کی بدنامی تھی۔ اس سے والدِ محترم جن کا اسمِ گرامی محمد ہاشم تھا بہت ملول تھے اگلی صبح کو لوگوں نے دیکھا کہ امتحان کی تمام کاپیاں اور اسکول کا پورا ریکارڈ اسکول کے صحن میں رکھا ہوا ہے اور اس پر برف کی بڑی بڑی سلیاں رکھی ہوئی ہیں۔ حالانکہ یہ دسمبر کی بات تھی اور برف کا اس زمانہ میں موسمِ سرما کی وجہ سے آس پاس ملنا مشکل تھا۔ چنانچہ سارا ریکارڈ اور امتحان کی کاپیاں گل سڑ کر برابر ہو گئیں اور میونسپل بورڈ کی طرف سے دوبارہ امتحانات کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔

جس مکان میں میں اس وقت رہتا ہوں یہ مولانا مطلوب الرحمٰنؒ نے خریدا تھا۔ یہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے رشتے کے بھائی تھے۔ اس مکان میں جنات رہا

کرتے تھے۔ اور اس مکان کے مکینوں کو پریشان کیا کرتے تھے۔ مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے اس مکان کو کیلا اور جنات سے باقاعدہ ایک تحریری معاہدہ ہوا۔ اور الحمدللہ! آج تک یہ مخلوق کسی کو براہِ راست کوئی دکھ نہیں دیتی۔ بلکہ بعض افراد کو انہوں نے کچھ فائدے پہنچائے ہیں۔ اور ان میں سے ایک میں بھی ہوں۔

راقم الحروف کے تایا (والد کے بڑے بھائی) حافظ ناظم صاحبؒ دیوبند میں روحانی علاج کی خدمات میں مشہور و معروف تھے اور مشہور عام تھی یہ بات بھی کہ جنات ان سے ڈرتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی پر جن کا اثر ہوتا اور کوئی حافظ ناظم صاحب کا نام لے دیا کرتا تھا تو جن اسی وقت رفوچکر ہو جاتا تھا۔ اور بغیر علاج ہی کے آسیب زدہ شخص ٹھیک ہو جایا کرتا تھا۔ ۱۹۴۰ء کی بات ہے کہ دیوبند کی جامع مسجد کے دائیں مینار پر روزانہ ایک چراغ جلا کرتا تھا۔ لوگوں کو اس کے جلنے پر بڑی حیرت تھی۔ لوگوں نے حافظ ناظم صاحبؒ سے تحقیق چاہی۔ انہوں نے بتایا کہ دیوبند میں کسی جن کے گھر جنات ہی میں کچھ ایسے مہمان آئے ہوئے ہیں جو کچھ شرارت پسند ہیں ان ہی میں سے بعض کی یہ حرکت ہے کہ روزانہ رات کو مینار میں ایک چراغ جلا دیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ناظم صاحبؒ نے بذریعہ عمل ان سے پنجہ کشائی کی اور پھر کہیں جا کر یہ سلسلہ موقوف ہوا۔ لیکن اسی اثنا میں دیوبند کے جنات میں سے بعض شریف افراد نے حافظ صاحبؒ سے اپنے مہمانوں کی شرارتوں کی معذرت چاہی اور ان کی خدمت میں کوئی ہدیہ بھی پیش کیا۔

مشہور عام ہے یہ بات کہ حضرت مولانا حاجی اصغر حسین میاں صاحبؒ سے اکثر جنات نے علمی طور پر استفادہ کیا۔ اور ان سے عملیات کا فن بھی حاصل کیا۔ کیوں کہ حضرت میاں صاحب فن عملیات کے بے تاج بادشاہ تھے۔ اور یہ انہی کے خلوص بے کراں اور للّٰہیت کا کرشمہ ہے کہ برسہا برس کے بعد بھی نسلاً بعد نسلٍ ابھی تک خلق خدا ان کی چوکھٹ سے برابر فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور ان کی اولاد آج بھی بذریعہ علم و عمل اللہ کے بندوں کی خدمات جلیلہ میں مصروف ہیں

مولانا خورشید عالم صاحب کے والد محترم حضرت مولانا ظہور احمد صاحبؒ کی جب وفات ہوئی تو اس وقت کے مشائخ نے یہ بات بتائی کہ مرحوم کے جنازے کو جنات نے گھیر رکھا تھا اور بعض جنات جو غالباً ان کے شاگرد تھے قرآن حکیم کی تلاوت میں مصروف تھے! اور اس وقت کے بعض بزرگوں نے ان کی آوازیں بھی سنی تھی۔ اور بہ اعتبار جسم ان کا قرب بھی محسوس کیا تھا۔

دیوبند میں ایک نہیں کئی ایسے بزرگ ہوئے ہیں جن کے تعلقات جنات سے بہت گہرے تھے۔ بھائی سعید گنگوہیؒ کے پاس جنات کی ایک جماعت درس لینے آتی تھی۔ ایک بار میں ان کی خدمت میں رات کو عشاء کے بعد پہنچا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ درس دینے میں مصروف تھے۔ اور سامنے کوئی نہ تھا۔ میں نے کچھ پوچھنا چاہا تو حضرت نے ڈانٹ دیا۔ پھر پوچھنے لگے کیا کھاؤ گے؟ ۔۔۔ میں نے کہا گاجر کا گرم گرم حلوہ! یہ فرمائش میں نے سوچ سمجھ کر کی تھی۔ کیوں کہ جون کا مہینہ تھا۔ اور گاجر کا حلوہ اس وقت ملنا دیوبند میں ناممکن تھا۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب چند منٹ کے بعد انہوں نے ایک ٹرے میں چائے اور گاجر کا گرم گرم حلوہ میرے سامنے رکھ کر کہا ۔۔۔ لے کھا۔

اس طرح کے واقعات بھی سننے اور دیکھنے میں آئے ہیں کہ جنات نے انسانی صورتوں میں آکر انسانوں کی مدد کی اور انھیں سہارا دے کر انسانیت نوازی کا ثبوت پیش کیا۔

ان واقعات سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح اور مبین ہو جاتی ہے کہ جنات انسانوں میں اچھے تعلقات قائم رکھنے کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن ان میں کے برے افراد انسانوں کو ستاتے ہیں اور ان ہی کی وجہ سے ان کی پوری قوم بدنام ہے۔

دوسری طرف عام انسانوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کے گھروں میں جنات رہتے ہیں اور عامل اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ یہاں جنات قیام پذیر ہیں تو خواہ وہ اہلِ مکان کو ستاتے ہوں یا نہیں۔ ان سے مکان خالی کرانے کی فکر شروع ہو جاتی ہے۔ مکان کیلوا کر اور نقش وغیرہ لگا کر جنات سے مکان خالی کرا لیا جاتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ انسان اگر کسی انسان کے مکان پر قابض ہو تو کسی طرح بھی مکان خالی کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ مقدمہ ہار کر بھی اسے اپیل کرنے اور اپیل ہار جانے کے بعد بھی اسے ہٹ دھرمی اور زعم طاقت کا مظاہرہ کرنے کا حق رہتا ہے۔ لیکن جنات بیچارے قرآن حکیم کی آیات کے ذریعہ گھر سے باہر چلے جاتے ہیں۔

اب ذرا سوچیے کہ برا اور ہٹ دھرم کون ہے۔ انسان یا جن؟

ہماری رائے یہ ہے کہ برا نہ انسانوں کا گروہ ہے اور نہ جنات کا طبقہ۔ بلکہ برا تو وہ ہے جس میں برائی ہے۔ جس میں برائی اور فتنہ انگیزی ہے وہ برا ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا از قبیلۂ جنات۔

اس مضمون کی آخری بات یہ ہے کہ ہم نے جنات کو سمجھا ہی نہیں اگر ہم نے ان کی حقیقت کو پا لیا ہوتا تو ہم ان سے دوستی اور روابط بڑھانے کی بات کرتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے۔ ہم ان کے پیچھے جب لٹھ لیے بھاگے پھرتے ہیں اور بذریعہ عمل ان کیلئے جگہ جگہ مشکلات کھڑی کرتے ہیں تو پھر ان سے کسی خوشگوار بات کی توقع رکھنا چہ معنی دارد؟

قارئین حضرات

آپ کو "طلسماتی دنیا" کا یہ "جنات نمبر" کیسا لگا؟ اس سلسلہ میں اپنی رائے سے ضرور مطلع کریں۔ اہم خطوط کو "طلسماتی دنیا" میں شائع کیا جائے گا۔

منیجر

غزلیں

محمد اجمل انصاری

پگھلے ہوئے لمحوں سے یہ چلتا ہے پتہ بھی
اس شہر میں رہتا ہے کوئی شعلہ نوا بھی

ڈرتا ہوں کہ قسمت کہیں پتھر نہ بنا دے
اپنے لئے میں نے جو کوئی پھول چنا بھی

کیا جانے کہاں کھو گئے خوشبو کی طرح وہ
میں چار قدم ان کے تعاقب میں چلا بھی

زائل نہ ہوئے جسم سے ظلمات کے دھبے
راتوں کا بدن چاند کی کرنوں سے دھلا بھی

انسان کا دل ساحل و طوفان کا سنگم
انسان کا احساس خوشی بھی ہے صدا بھی

لفظوں سے تراشا ہے ترے حسن کا پیکر
شعروں میں سموئے ہیں ترے ناز و ادا بھی

ماحول کے زخموں کی کسک دیکھنے والو
حالات کے دھاگوں سے کوئی زخم سیا بھی

تخریب میں شامل ہو اگر پیار کا جذبہ
تخریب سے ہو سکتی ہے تعمیر وفا بھی

پتھر کی چٹانیں بھی تو ہیں راہ میں صابر
شیشے کی فصیلوں کو اگر توڑ دیا بھی

صابر سہارنپوری

کچھ اس طرح بھی ہم پہ وہ چشم کرم کریں
جس جس طرح سے چاہیں وہ ظلم و ستم کریں

نم آستین اور گریباں کو نم کریں
اک تازہ اہتمام سے جشنِ الم کریں

ہم یادِ رفتگاں کا کریں اہتمام کیا؟
کس کس کے غم کو چھوڑ دیں کس کس کا غم کریں

اب فیصلہ ہوا ہے یہی انکے در سے کیا
ہم سر جھکا دیں اور وہ سر کو قلم کریں

صدیاں گزر گئی ہیں خیالوں کی راہ سے
کیا اپنی زندگی کی کہانی رقم کریں

کیوں کر نہ قافلے کو ملے منزلِ مراد
جب رہبری کسی کے نقوشِ قدم کریں

میں آپ ہی کے واسطے زندہ جہاں میں ہوں
اپنا کرم مجیب نہ کچھ آپ کم کریں

مجیب سمریانوی ضلع بستوی

صنم خانۂ عملیات

تالیف
حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

صنم خانۂ عملیات ناچیز حسن الہاشمی کی زیرِ ترتیب ایک کتاب ہے۔ یہ کتاب جو موجودہ سائز پر قریباً آٹھ سو صفحات پر مکمل ہوگی طلسماتی دنیا کے قارئین کے لیے اس کے کچھ ابواب قسط وار پیش کیے جا رہے ہیں۔ اب تک اس کتاب کی ۹ قسطیں پیش کی جا چکی ہیں۔ اس کتاب کا پہلا باب استخاروں پر مشتمل تھا دوسرا باب قضائے حاجات اور تیسرا باب قرضوں کی ادائیگی کے عملیات و وظائف پر مشتمل تھا اور چوتھا باب رزق و روزگار اور آمدنی کی خیر و برکت سے متعلق تھا۔ اور یہی باب زیرِ اشاعت تھا کہ جنات نمبر کا اعلان کر دیا گیا اور آج الحمدللہ جنات نمبر آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اور آپ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

رزق و روزگار سے متعلق عملیات و نقوش کا سلسلہ ابھی اور چلے گا لیکن جنات نمبر کی وجہ سے اسے طریقہ ۳۰ پر روک کر اس نمبر کی مناسبت کی وجہ سے صنم خانۂ عملیات کا وہ حصہ پیش کیا جا رہا ہے جو جنات و آسیب کو دفع کرنے، جلانے، حاضر کرنے اور انھیں قید و بند کرنے سے متعلق ہے۔ اس کے بھی کچھ اجزاء روک لیے جائیں گے اور انھیں اس وقت شامل کیا جائے گا جب صنم خانۂ عملیات کتابی صورت میں پیش کی جائے گی۔ باب الرزق کے طریقہ ۳۰ مزید عملیات و نقوش وظائف مئی ۹۵ء کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ ہیرے کی قدر جوہری ہی کرتے ہیں۔ جو لوگ اس فن کی گہرائی و گیرائی سے واقف ہیں وہ اندازہ کر چکے ہوں گے کہ صنم خانۂ عملیات کے مختلف ابواب میں ہم نے تحقیق و جستجو کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے یہ دعویٰ کرنا تو غلط ہوگا کہ یہ کتاب "بحث لائے فن" ثابت ہوگی البتہ یہ طے ہے کہ یہ کتاب جب مکمل ہو کر منظرِ عام پر آئے گی تو اس کو اربابِ فن قدر و منزلت کی نظروں سے دیکھیں گے اور خادم و ناچیز کی فیاضی اور وسعتِ قلب کے قائل ہوں گے کہ حسن نے جو کچھ اپنے بڑوں سے حاصل کیا تھا اس کو بغیر کسی کٹوتی اور تنگیٔ نظر کے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تاکہ اس خطاکار پر کتمانِ حق کا الزام عائد نہ ہو سکے۔

اگلے صفحہ پر صنم خانۂ عملیات کا وہ باب ملاحظہ فرمائیں جو آسیب و جنات سے متعلق ہے اور جو عاملین کے لیے یقیناً ایک "تحفہ" کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو لوگ پہلے ہی سے اس فن کے ذریعہ خدمتِ خلق میں لگے ہوئے ہیں انھیں اس میں کئی فارمولے بالکل نئے اور جاذبِ نظر محسوس ہوں گے اور تجربے کی کسوٹی پر پورے اتریں گے جو لوگ اس فن کے ماہر نہیں ہیں ان کے لیے تو یہ سارا سرمایہ ہی تریاقِ اعظم ہے لیکن اس تریاق کو وہ اپنے لیے زہر نہ بنائیں۔ اگر اس باب کی ابتدائی سطور کو بغور پڑھ کر ان پر عمل نہیں ہوا تو یہ سرمایہ مبتدی اور اناڑی عاملین کے لیے نقصان و خسارہ کا موجب بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ بہرکیف۔ سرمایۂ علم و عمل پیشِ خدمت ہے اپنی اہلیت و صلاحیت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھائیں اور ناچیز کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔ (خادم حسن الہاشمی)

بابؔ ۱۱

باب الجن والآسیب

جنات اور آسیب کو دفع کرنیکا بیان

تمام عاملین کیلئے "صنم خانۂ عملیات" کا یہ باب ایک خاص تحفے کی حیثیت رکھتا ہے۔اس باب میں ہم ایسے زود اثر اور مفید فارمولے پیش کریں گے کہ جن کے ذریعہ خدمتِ خلق کرنا عاملین کیلئے بہت آسان ہوگا۔لیکن شرط یہ ہے کہ ان فارمولوں کو وہی لوگ استعمال میں لائیں جنہیں اس روحانی لائن کی سوجھ بوجھ پہلے سے حاصل ہے۔جنّات اور آسیب کے معاملات میں ہر عامل کو احتیاط سے کام کرنا چاہیئے۔جب تک کسی حصار اور کسی عملِ خاص کی زکوٰۃ ادا نہ کر دی ہو اس وقت تک جنّات حاضرات اور آسیب کے عملیات سے بچنا چاہیئے ورنہ نفع کے بجائے نقصان کا احتمال ہے۔

آج ساری دنیا میں جنّات اور آسیب کی تخریب کاریاں پھیلی ہوئی ہیں۔اگرچہ "جن وانس" کی کشمکش کا سلسلہ تو جب سے یہ دنیا بنی ہے تب ہی سے چل رہا ہے لیکن مخبرِ صادق صلی اللہ وسلم نے قیامت کی جو نشانیاں بتائی تھیں ان میں ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جنّات مخصوص معاہدوں کو توڑ کر انسانوں کو پریشان کرنے پر تُل جائیں گے۔اور قربِ قیامت میں ان کی ریشہ دوانیاں بڑھ جائیں گی۔

جنّات اور آسیب کے اثرات سے آج دنیا بھر میں لوگ پریشان ہیں اور اہلِ یورپ نے بھی اب اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ مخلوق اپنا ایک وجود رکھتی ہے اور یہ مخلوق انسان سے زیادہ طاقتور ہے۔ہم مسلمانوں نے ہمیشہ ہی سے اس مخلوق کے وجود کو مانا ہے۔اور وہ اس لئے کہ اس مخلوق کے وجود کی خبر ہمیں مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔اور خدا کی آخری کتاب میں اُس مخلوق کا نہ صرف تذکرہ ہے بلکہ ان کے نام پر باقاعدہ قرآن کی ایک سورۃ "سورۂ جن" کے نام سے نازل ہوئی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنّات نظر نہیں آتے اس لئے انسانوں کو نقصان پہنچانا ان کیلئے نسبتاً آسان ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنّات انسانوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔

علمی اور واقعاتی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ انسان اگر فی الواقعہ اپنے رب کا فرمانبردار ہو تو وہ ایک مشتِ خاک ہو کر بھی جنّات اور اسی طرح کی دوسری مخلوقات سے زیادہ طاقتور بن جاتا ہے۔اس لئے کہ رب کی فرمانبرداری کی وجہ سے

اس کے اندر بے مثال روحانی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنی روحانی قوت سے وہ ہر مخلوق پر غالب آسکتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی روحانی قوت کی بنا پر رُکانہ پہلوان کو زیر کر دیا تھا۔ حالانکہ رُکانہ چالیس مردوں سے زیادہ طاقت رکھتے تھے۔

بہرحال جنّات اور اسی طرح کی دوسری مخلوقات سے نمٹنے کیلئے ایک تو اپنے اندر روحانی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے اُن علمی ہتھیاروں سے لیس ہونا بھی ضروری ہے جو ہمارے بزرگوں کے ایجاد کردہ ہیں اور جن ہتھیاروں کا سہارا لیکر عاملین نے ہمیشہ جنّات اور شیاطین کو شکست دی ہے۔

جنّات اور دوسری شیطانی مخلوقات سے نمٹنے کیلئے اس باب میں ہم بہت سے قیمتی فارمولے نقل کریں گے۔ عاملین اپنی صلاحیت اور بساط کے مطابق ان سے استفادہ کر سکتے ہیں لیکن ان فارمولوں کو نقل کرنے سے پہلے ہم یہ حصار پیش کر رہے ہیں۔ تمام عاملین اس حصار کو ذہن نشین کر لیں ——— کیونکہ اس حصار کے بغیر جنّات وغیرہ کو حاضر کرنا ہلاکت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

یہ حصار جو ہم نقل کر رہے ہیں۔ اُن تمام حضرات کے معمولات میں شامل رہا ہے جو روحانی عملیات کے ذریعہ خدمتِ خلق کیا کرتے تھے۔

"حصار" تو بے شمار ہیں۔ ان سب کا بیان انشاء اللہ "باب الحصار" میں تفصیل کے ساتھ آئے گا۔ یہاں تو ہم صرف ایک حصار نقل کرنے پر قناعت کریں گے لیکن یہ حصار وہ ہے جسے تمام عاملین نے فوقیت دی ہے۔ یہ حصار جن، دیو، آسیب کو حاضر کرنے یا کسی اور طرح کی حاضرات کیلئے کام آتا ہے۔

اس حصار سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ اس کی زکوٰۃ صرف ۷ روز میں ادا ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں جمعرات کے دن سے بعد نمازِ عشاء ۱۴ مرتبہ روزانہ پڑھے اور اوّل و آخر گیارہ گیارہ درود شریف بھی پڑھے۔ ساتویں روز عمل ختم کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ بیت کو ایصالِ ثواب کرے اور دودھ کی کھیر بنائے اور ۷ نمازیوں کو پیٹ بھر کر یہ کھیر کھلائے اور جس وقت یہ کھیر دسترخوان پر ہو اس وقت کوئی نمکین چیز دسترخوان پر موجود نہ ہو۔ خود بھی پیٹ بھر کر یہ کھیر کھائے اور ساتوں نمازیوں کو بھی بس یہی کھیر کھلائے۔ انشاء اللہ حصار کی زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس کے بعد اس حصار سے پوری طرح فائدہ اٹھانا ممکن ہوگا۔

حصار یہ ہے، پہلے بسم اللہ، پھر آیت الکرسی، پھر قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْن پھر قل ھو اللہ احد پھر قل اعوذ برب الفلق پھر قل اعوذ برب النّاس پھر سورۂ بقرہ کا آخری رکوع (آمن الرّسول سے ختم سورۃ تک) ایک ایک مرتبہ پڑھ کر چاقو یا شہادت کی انگلی پر دم کرے۔ چاقو خالص لوہے کا ہو اس میں ہاتھی دانت وغیرہ کا دستہ نہ ہو۔ چاقو کی نوک سے یا شہادت کی انگلی سے عامل اپنے ارد گرد ایک دائرہ کھینچ لے۔

حصار کا دائرہ کھینچنے کے بعد اسی حصار کو ایک بار پھر پڑھ کر آسیب زدہ کے اوپر اگر دم کر دے گا تو جن، پری، آسیب وغیرہ جو بھی اس وقت مریض پر حاضر ہوگا بغیر عامل کی اجازت کے واپس جانے کی ہمت نہیں کر سکے گا۔

یہ حصار دوسرے حصاروں کے مقابلے میں آسان بھی ہے اور اسے سب سے زیادہ طاقتور مانا گیا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت، روز تک اسی حصار کو روزانہ ۱۴ مرتبہ پڑھنا ہے۔ چاقو وغیرہ پر دم کرنا ضروری نہیں۔

اس حصار کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ایک چلّہ ہر قسم کے گوشت سے پرہیز کرتے ہوئے روزانہ گیارہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

یَابُدُّوحُ عَلِیْقًا مَلِیْقًا تَلِیْقًا اَنْتَ تَعْلَمُ مَافِیْ قُلُوْبِھِمْ۔ اور روزانہ تلاوت کے دوران لوبان وغیرہ کی خوشبو جلائیں۔ انشاء اللہ اس طرح ایک چلّہ پورا کرنے پر عامل ہو جائیں گے اور پھر جب بھی آسیب یا جن کو قبضے کرنے کا عمل کریں گے تو کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ یہ دونوں کام اس لائن میں آنے سے پہلے بہت ضروری ہیں۔

اب ہم آسیب و جنات کو قابو میں کرنے اور انہیں بے بس کرنے یا خاکستر کرنیکے فارمولے بیان کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ان فارمولوں میں سے ہر فارمولہ اپنی جگہ اہم اور آزمودہ ہے۔ ہم یہاں کوئی ایسا فارمولہ بیان نہیں کریں گے۔ جو تجربہ میں آ چکا ہو۔

طریقہ ۱ جب کسی جن زدہ یا آسیب زدہ انسان کا علاج کرنا ہو تو سب سے پہلے مریض کے قد کے برابر ناک کی جڑ سے بائیں پیر کے انگوٹھے تک) گیارہ سرخ رنگ کے تار لیکر ایک گنڈا بنائیں اسمیں صرف تین گرہ لگائیں اور ہر گرہ کو بند کرنے سے پہلے یہ عزیمت پڑھ کر پھونک ماریں پھر گرہ لگا دیں۔

عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔(سپارہ ۱۴ سورۂ نحل آیت نمبر ۱۲۷)

مریض کو پاک زمین پر یا سفید چادر پر بٹھا کر یہ گنڈہ اس کے بالوں میں باندھ دیں۔ مریض کے سامنے ایک کوری ہانڈی رکھدیں۔ یہ ہانڈی اس سے پہلے کبھی استعمال میں نہ آئی ہو۔ ہانڈی کو الٹا کر کے رکھدیں اور اس پر ایک کورا چراغ رکھیں یہ چراغ بھی اس سے پہلے کبھی استعمال میں نہ آیا ہو۔

اس کے بعد درج ذیل فتیلہ تیار کر کے اس کو نئی روئی میں لپیٹ کر بتی بنا لیں اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈالیں پھر اس فتیلہ کو اس چراغ میں جلائیں اور مریض سے کہیں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ یہ سب کچھ کرنے سے پہلے عامل اپنا اور مریض کا حصار کر لے اور مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر مریض پر دم کر دے۔

عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ ہر کس کہ درد جود کہ در اندام و آنچہ در شکم و آنچہ در گوش و چشم و بینی فلاں ابن فلاں سایۂ سخت شدہ است یا بہ نظر سخت شدہ است آمدہ زود بسوزد بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام و بحق اھیا اشر اھیا بحق علیقًا ملیقًا تلیقًا انتَ تعلمُ مافِی قُلُوبِھِمْ و بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمدٌ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحق مؤمن و بحق مہیمن۔

آسیب مریض پر حاضر ہوگا۔ اور حاضر ہو کر جل جائے گا ——— یہ بات یاد رکھیں کہ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لینا ہے۔

فتیلہ اس طرح بنے گا۔

ابلیس تبلیس، شداد،
فرعون، نمرود، ہامان،
تبلیس، شداد، فرعون،
تبلیس، فرعون، ہامان
تبلیس۔

ہر چہ کرد و بود فلاں ابن فلاں
آسیب است حاضر ش سوختہ
گردد بحق علیقاً ملیقاً تلیقاً انت تعلم ما فی
قلوبہم و بحق سلیمان علیہ السلام ابن داؤد
علیہ السلام علیقاً ملیقاً تلیقاً۔

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں

طریقہ ۲: آسیب زدہ کے کان میں، مرتبہ اذان پڑھیں پھر سورۂ فاتحہ، معوذتین، آیت الکرسی، سورۂ طارق اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات اور سورۂ صافات پڑھ کر کان میں دم کردیں ـــــــ انشاء اللہ آسیب جلد ختم ہوجائے گا سورۂ طارق ۳۰ ویں سپارے میں ہے اور سورۂ حشر ۲۸ ویں سپارے میں اور سورۂ صافات ۲۳ ویں سپارے میں ہے۔

طریقہ ۳: مندرجہ ذیل تعویذ لکھ کر فتیلہ بنالیں۔ اس کے بعد کڑوے تیل میں جلاکر آسیب زدہ کے کان اور ناک میں دھواں پہنچائیں۔ انشاء اللہ آسیب جل جائیگا۔

شداد نمرود	ابلیس ابوجہل
ع ع ع	ع ع ع
و	و
جبرئیل	میکائیل
اسرافیل	عزرائیل

یہ عمل صرف ایک ہی بار کرنا ہے۔

طریقہ ۴ا اس طلسم کو لکھ کر آسیب زدہ کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

ه ۴۹۹۱۱۱

طریقہ ۵ سورۂ جن کا نقش بھی جن اور آسیب کو دفع کرنے اور جلانے میں تیر بہدف ہے۔ جب کسی مریض کیلئے یہ نقش بنائیں تو چار نقش بنائیں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں۔ دوسرا مریض کو پلادیں۔ تیسرا نقش کورے چراغ میں لکھیں۔ اور چوتھا نقش فتیلہ بنا کر نئی روئی چڑھا کر اسی چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلادیں۔ انشاء اللہ ایک ہی رات میں جن وآسیب کا قصہ تمام ہوگا۔

سورۂ جن کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

طریقہ ۶ مندرجہ ذیل فتیلے کو سرسوں کے تیل میں کورے چراغ میں روشن کریں اور مریض اس کو دیکھتا رہے۔ ختم ہونے کے بعد چراغ حفاظت سے رکھے۔ تین روز کے بعد پھر ایسا ہی کریں اس کے بعد تینوں چراغ کسی زمین میں دفن کردیں۔ آسیب کو جلانے کیلئے یہ طریقہ بھی مجرب ہے۔

۲۸	۳۱	۳۴	۲۱
۳۳	۲۲	۲۷	۳۲
۲۳	۳۶	۲۹	۲۶
۳۰	۲۵	۲۴	۳۵

ہر چہ آسیب فلاں ابن فلاں حاضر شدہ دسوختہ گردد مزاحمت نہ رساند
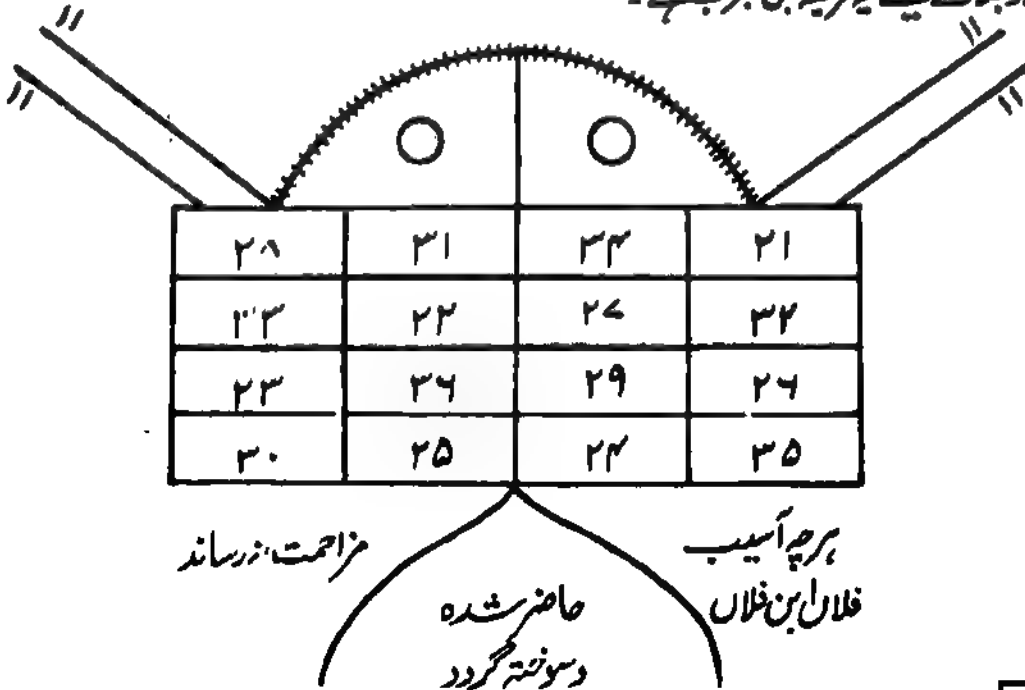
طریقہ ۷ مندرجہ ذیل نقش کو طریقہ ۶ ہی کی طرح استعمال میں لائیں۔ یہ طریقہ مجرب اور بارہا کا آزمودہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

نمرود نمرود

ابوجہل	ابوجہل	ابوجہل	نمرود
نمرود	نمرود	فرعون	فرعون
فرعون	شداد	شداد	شداد
علیقا	ملیقا	تلیقا	ابلیس

علی

ہر چہ آسیب در وجود فلاں
ابن فلاں خاکستر شد

لحج
ھا

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل تینوں نقش حسب ذیل طریقے سے تیار کریں اور مریض کو حسبِ قاعدہ بٹھا کر کورے چراغ میں فتیلہ بوقتِ شام عصر و مغرب کے درمیان جلائیں۔ انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

۶۴۴۱	۶۴۵۴	۶۴۵۱	۶۴۴۸
۶۴۵۲	۶۴۴۷	۶۴۴۲	۶۲۵۳
۶۴۴۶	۶۴۴۹	۶۴۵۶	۶۴۴۳
۶۴۵۵	۶۴۴۴	۶۴۴۵	۶۴۵۰

۱	۲	۳	۴	۵
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰
بحق	اھیًا	اشراھیًا		علیقا
ھا	ھا	ھا		ھا
۱۱	۱۱	۱۱		۱۱

۶۶۵۴۹۵۸	۶۶۵۴۹۵۱	۶۶۵۴۹۵۶
۶۶۵۴۹۵۳	۶۶۵۴۹۵۵	۶۶۵۴۹۵۷
۶۶۵۴۹۵۴	۶۶۵۴۹۵۹	۶۶۵۴۹۵۲

بحق علیقا تلیقًا انت تعلم مافی قلوبھم ملیقًا۔ ہر چہ در وجود
فلاں ابن فلاں حاضر شود و سوختہ شود العجل العجل

طریقہ ۹ اگر آسیب کسی کو بار بار پریشان کرتا ہو اور کسی طرح باز نہ آتا ہو تو اس نقش کا فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں جلائیں اور نقش کے نیچے مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھدیں ______ عامل مریض کو چراغ کے سامنے بٹھائے اور آیت الکرسی پڑھے اور درمیان عمل یعنی چراغ جلنے کے دوران عامل وَلَایَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا کی تکرار کرتا رہے۔

انشاء اللہ آسیب جل کر خاک ہو جائے گا۔ اور مریض کو اس کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔
نقش اس طرح تیار کریں۔

ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

ع ع ع ع ع ع ع ع

ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع

فلاں ابن فلاں

طریقہ نمبر ۱۰ ایک نقش کالی روشنائی سے بنائیں اور مریض کے گلے میں کالے کپڑے میں پیک کرا کر ڈال دیں اور ۷ نقش زعفران سے تیار کریں اور مریض کو روزانہ ایک نقش پلائیں۔ انشاءاللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۵۸	۱۵۶۱	۱۵۶۵	۱۵۵۱
۱۵۶۴	۱۵۵۲	۱۵۵۷	۱۵۶۲
۱۵۵۳	۱۵۶۷	۱۵۵۹	۱۵۵۶
۱۵۶۰	۱۵۵۵	۱۵۵۴	۱۵۶۶

طریقہ نمبر ۱۱ مندرجہ ذیل نقش کو طریقہ نمبر ۱۰ کے مطابق استعمال میں لائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۴۹۹۹۳	۴۹۹۹۶	۱
۴۹۹۹۵	۲	۷	۴۹۹۹۴
۳	۴۹۹۹۸	۴۹۹۹۱	۶
۴۹۹۹۲	۵	۴	۴۹۹۹۷

طریقہ نمبر ۱۲ اگر کسی شخص کو آسیب و جنات کا خلل ہو تو اس نقش کو جمعرات کے دن لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور اگر کسی گھر میں آسیب کے اثرات ہوں تو اس نقش کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیں۔ انشاءاللہ آسیب دفع ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
یااللہ آسیب وجنات دور شود			

طریقہ ۱۳ اگر کسی شخص کو جن پریشان کرتا ہو تو اس کے گلے میں چہل کاف کا نقش لکھ کر تعویذ بنا کر ڈالدیں۔ انشاءاللہ جن بھاگ جائے گا۔ اور پھر کبھی اس شخص کو پریشان نہیں کرے گا۔

چہل کاف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۸	۱۶۶۱	۱۶۶۴	۱۶۵۱
۱۶۶۳	۱۶۵۲	۱۶۵۷	۱۶۶۲
۱۶۵۳	۱۶۶۶	۱۶۵۹	۱۶۵۶
۱۶۶۰	۱۶۵۵	۱۶۵۴	۱۶۶۵

طریقہ ۱۴ یہ فتیلہ حضرت غوث قدس سرہٗ العزیز سے منسوب ہے۔ اور یہ ایک فتیلہ ہے جو ایسے موقعے پر استعمال میں لائیں جب دوسرے طریقوں سے مریض کو فائدہ نہ ہوا ہو۔ فتیلہ بنانے کے بعد سب سے پہلے حسب استطاعت کسن بچوں کو شیرنی منگا کر تقسیم کریں۔ اور اسکا ایصالِ ثواب حضرت غوثؒ کو پہنچادیں۔ اس کے بعد اس فلیتے کو ۴۱ مرتبہ مریض کے سر سے پیر تک اتاریں۔ مریض کا حصار کر کے چاقو مریض کے سامنے گاڑدیں۔ فلیتہ نئے چراغ میں روشن کریں۔ اگر آسیب سخت ہو تو آدمی حصار کے اندر برائے احتیاط بیٹھیں۔ تاکہ مریض چراغ کیطرف ہاتھ بڑھا نہ سکے۔ اگر فلیتہ جل گیا تو خدا کے فضل وکرم سے بلا جو بھی ہوگی اسی کے ساتھ ساتھ جل کر خاک ہوجائے گی۔ فلیتہ کا مضمون اور نقش یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۱۱	۱۴	۱	۸
۴	۵	۱۰	۱۵
۶	۳	۱۶	۹
۱۳	۱۲	۷	۲

الٰہی بحرمت خویش وجلالِ خویش وعظمت خویش برائے ہر منتر وہر دیو وہر خبیث وہر جن وہر وسوسے وہر مرض وام الصبیان

کہ در وجودِ فلاں ابن فلاں سخت شدہ باشد بہ برکتِ ایں نقش سوختہ گردد الٰہی بحرمتِ سلیمانؑ ابن داؤد علیہ السّلام
دبحرمتِ ایں اسمائے بزرگ العجل العجل العجل العجل الوحا الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ الساعۃ الواس لواس
الواس علیقا ملیقا تلیقا۔ انت تعلم مافی قلوبھم۔ ملیقاس ان ل وت ن ج ل ان م س ان ل د ر د
ض ی ذ س د س ی ی ذ ل اس ان خ ل اس ار س ل ار ش ن م س ان ل ال اس ان ل ال ۂ لم س۔
ان ل اب اب د ر ع ال ق۔ وبا اثرایں اسمار بزرگاں وایں لعین ابلیس، شدّاد، ثمود، نمرود، فرعون، ہامان، قارون
ابوجہل، جملہ امراض دعلل وبلا ہا در وجودِ فلاں ابن فلاں بحرمتِ ایں فلیتہ را سوختہ گردد بحرمتِ اھیًا داشراھیًا۔

طریقہ ۱۵ مندرجہ ذیل دو نقش تیار کر کے ایک آسیب زدہ کے گلے میں ڈالدیں اور دوسرا فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں جلائیں اور حسبِ معمول مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔

بدوح بدوح

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

بدوح بدوح

طریقہ ۱۶ قرآن حکیم کی آیتِ ذیل کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر کنوئیں کے تازہ پانی پر دم کر دیں اور نصف شب کے بعد اس پانی سے آسیب زدہ کو نہلادیں۔ تین روز تک لگاتار ایسا کریں ——— انشاء اللہ مریض چوتھے دن بالکل اچھا ہو جائے گا۔

آیت یہ ہے ——— وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

طریقہ ۱۷ آسیب زدہ شخص کو ہوش میں لانے کیلئے سورۂ نور کی آخری ۳ آیات پانی پر دم کر کے مریض کے منہ پر چھینٹیں دیں، انشاء اللہ فوراً ہوش وحواس درست ہوں گے (سورۂ نور ۱۸ ویں سپارے میں ہے)۔

مجرّب اور آزمودہ عمل ہے۔

طریقہ ۱۸ دفع جن کیلئے یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں ——— خانہ نمبر ۹ میں مریض کا نام مع اسم والدہ لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

اس خانے میں مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

طریقہ ۱۹ یہ نقش آسیب زدہ کے بازو پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ آسیب بھاگ جائے گا۔

اللہ	رسول	محمد	الا اللہ	لا الہ
یا غفار	یا ستار	یا رحیم	یا رحمٰن	یا اللہ
یا شکور	یا غفور	یا بدوح	یا وہاب	یا کریم

طریقہ ۲۰ مندرجہ ذیل نقش آسیب زدہ اور سحر زدہ دونوں مریضوں کیلئے یکساں طور پر مفید ہے، آسیب زدہ یا سحر زدہ کو بارش، دریا یا کنوئیں کے پانی میں نقش ڈال کر پانی گھولالیں۔ پھر اس پانی سے نہلائیں مجبوری میں نل کا پانی لے لیں۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ نقش جمعہ یا پیر کے دن نیک ساعت میں مرتب کریں۔ اور نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں۔
اقسمت علیکم یا دوقیائیل۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۱۹	۳۰۹۲۴	۳۰۹۱۷
۳۰۹۱۸	۳۰۹۲۰	۳۰۹۲۲
۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۶	۳۰۹۲۱

طریقہ ۲۱ اگر کسی جن کو جلانا مقصود ہو تو عامل کو چاہیئے کہ بروز دوشنبہ (پیر) صبح ۸۔۹ بجے کے درمیان ایک فتیلہ تیار کر کے رکھے اور بوقت ضرورت کام میں لائے۔ جب کسی مریض کے اوپر جن حاضر ہو یا عمل سے حاضر کیا گیا ہو اور اس کو جلانا مقصود ہو تو اس فتیلے کو کورے چراغ میں جلا کر مریض کے روبرو رکھے اور عامل خود اس عزیمت کو پڑھتا ہے انشاء اللہ سخت سے سخت جن جل کر خاک ہوگا۔

عزیمت یہ ہے ——— علیقًا ملیقًا تلیقًا انت تعلم ما فی قلوبھم

فتیلہ بنانے والا نقش یہ ہے۔

سوختم جملہ دیویان پریان وکفتاران وجوگیان وجنات وجنیات آنچہ در وجود مزاحمت بدہد خاکستر گردد و بحرمت علیقًا ملیقًا تلیقًا انت تعلم ما فی قلوبھم وما فی انفسھم علیقًا ملیقًا تلیقًا انت ہر بلا در وجود فلاں ابن فلاں باشد سوختن فتیلہ درآمدہ در چراغ حاضر شود گرد رنگ نباید سوز خاکستر گردد۔

فلاں بن فلاں کی جگہ ہمیشہ خالی رکھیں۔ اور بوقت ضرورت یہاں مریض اور اسکی ماں کا نام لکھیں۔

طریقہ ۲۲ نقش ۴۴ کی زکوٰۃ ادا کرے۔ مربع آتشی چال سے ——— زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۴۴ کا نقش روزانہ لکھکر ۴۴ روز تک اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ ۴۴ روز کے بعد ۱۲ دن تک ۱۲ نقوش روزانہ

لکھے اور آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے۔ ۱۶ دن کے بعد ۴ نقش ۴ روز تک روزانہ لکھے اور آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اس کے بعد شیرینی بچوں میں تقسیم کرے اور تمام بزرگوں کو ایصالِ ثواب کرے۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ۳۴ کا نقش جس کو بھی جس مقصد کیلئے بھی لکھ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ نقش کے نیچے مقصد تحریر کر دیا جائے۔ اگر یہ نقش فتیلہ بنا کر آسیب زدہ کو سنگھا دیں۔ انشاء اللہ اسی وقت آسیب رفع ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

طریقہ ۲۳ اگر کسی شخص کو آسیب ستاتا ہو تو اس نقش کو جمعرات کے دن صبح ۶۔۷ کے درمیان لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔ یہ نقش نادعلی کا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۴	۱۰۲۷	۱۰۳۰	۱۰۱۷
۱۰۲۹	۱۰۱۸	۱۰۲۳	۱۰۲۸
۱۰۱۹	۱۰۳۲	۱۰۲۵	۱۰۲۲
۱۰۲۶	۱۰۲۱	۱۰۲۰	۱۰۳۱

طریقہ ۲۴ مندرجہ ذیل نقش آسیب کو جلانے میں تیرِ بہدف ہے۔ نقش اس طرح تیار کریں۔

بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام

بحق یا بدّوح و بحق آصف ابن برخیا اصحابہما علیہم السلام

یا ایہا الناس بحق اسرافیل

بحق جبرئیل

فرعون			
۴۹۴	۴۹۷	۵۰۰	۴۸۶
۴۹۹	۴۸۷	۴۹۳	۴۹۸
۴۸۸	۵۰۲	۴۹۵	۴۹۲
۴۹۶	۴۹۱	۴۸۹	۵۰۱

نمرود، شداد، ہامان، جالوت

علیقاً ملیقا تلیقا انت تعلم ما فی قلوبہم

آنچہ در وجود فلاں ابن فلاں ابلیس بن

بھوت، دیو، پری باشد در روغن فتیلہ در آمدہ حاضر شود بسوزد

طریقہ ۲۵ آسیب وغیرہ کو رفع کرنے کیلئے مریض کے دائیں کان میں ۲۱ مرتبہ اور بائیں کان میں ۱۹ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ آسیب اسی وقت رفع ہوگا۔

آیت یہ ہے ——— وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ وَآتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۔

پہلے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیئے ——— طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کرے اور بعد نماز عشاء روزانہ مذکورہ آیت ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور متواتر ۴۱ روز تک پڑھے۔ ۴۱ ویں روز شیرینی کمسن بچوں میں تقسیم کرے اور اس فن کے بزرگوں کو ایصالِ ثواب کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس کے بعد مذکورہ بالا طریقہ سے جب بھی عامل کام لیگا۔ اسے فائدہ ہوگا۔

طریقہ ۲۶ سرسوں کے تیل پر مندرجہ ذیل آیت ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور آسیب زدہ کے کان میں ناک کے نتھنوں پر بغلوں پر بیسوں ناخنوں پر اور دل کے مقام پر اس تیل کو لگوائیں۔ انشاء اللہ اثرات اسی وقت زائل ہوں گے اور مریض کو سکون ملے گا۔ یہ آیت سورہ بروج میں ہے اور سورہ بروج ۳۰ ویں سپارے میں ہے۔

آیت یہ ہے ——— اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ۔

طریقہ ۲۷ مندرجہ ذیل عزیمت ۷ کاغذوں پر لکھ کر آسیب زدہ کو ۷ دن تک متواتر پلائیں۔ انشاء اللہ مریض کو آسیبی اثرات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

عزیمت یہ ہے ——— علیقًا ملیقًا تلیقًا انتَ تَعلَمُ مَا فِی قُلوبِھِم طلیقًا۔

طریقہ ۲۸ اس نقش کو بروز پیر، جمعرات یا بدھ کو لکھ کر بعد نمازِ فجر ایک مریض کے گلے میں ڈالیں اور ۷ نقش ۷ روز تک مریض کو پلادیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اور مریض کو مکمل آرام ملے گا۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

ناصر	وکیل	رقیب	حفیظ	حافظ
نصیر	ناصر	وکیل	رقیب	حفیظ
قادر	نصیر	ناصر	وکیل	رقیب
قدیر	قادر	نصیر	ناصر	وکیل
سلام	قدیر	قادر	نصیر	ناصر

الٰہی فلاں ابن فلاں کو آسیب وجنات کے شر سے محفوظ رکھ

طریقہ ۲۹ اس نقش کو بروز پیر تین اور چار بجے کے درمیان لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیب و جنات سے حفاظت ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷	۳۰	۳۳	۲۰
۳۲	۲۱	۲۶	۳۱
۲۲	۳۵	۲۸	۲۵
۲۹	۲۴	۲۳	۳۴

طریقہ نمبر ۳۰ اگر کسی شخص پر بہت ہی سخت آسیب ہو اور کسی طور ستانے سے باز نہ آتا ہو تو اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے۔ انشاءاللہ آسیب اس نقش کی برکت سے بھاگ جائے گا۔ اور پھر کبھی اس شخص کی طرف رخ بھی نہیں کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ج
ھو
لا الہ الا اللہ
۱۳۶ ا د ف
۲۹ ۴ ۱۱۱۴ ۱۱
محمد رسول اللہ
۲ ع ع ع ع ۱۲
و
۱
۱۳
۱۳
ص
ع
صلعم کھیعص

۱۱۱۱ف ۱۱۱ سع ۱۱۱۵۲ ص ہ و ع ع ع ع ع ع ع ع ۱۱ ۵۵۵۵

طریقہ نمبر ۳۱ یہ آیت ، روز تک آسیب زدہ کو پلائے۔ انشاءاللہ آسیب زدہ کو شفا ہوگی۔ آیت یہ ہے۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ (سپارہ ۹ سورۃ انفال آیت نمبر ۱۷)

طریقہ نمبر ۳۲ اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے اور ، نقش پانی میں گھول کر پلائے۔ انشاءاللہ صحت کاملہ نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۵۵۶	۱
۵۵۵	۲	۷	۱۲
۳	۵۵۸	۹	۶
۱۰	۵	۴	۵۵۷

طریقہ نمبر ۳۳ اگر کسی شخص کو جن یا آسیب ستاتا ہو اور اثرات کی شدت سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہو تو اس عزیمت کو لکھ کر پانی میں بگھولیں اور پانی کے چھینٹیں مریض کے چہرے پر ماریں۔ انشاءاللہ مریض ہوش میں آجائے گا۔

عزیمت یہ ہے ــــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم علیمًا ملیقًا خالقًا مخلوقًا انت تعلم ما فی قلوبھم۔
دوسری عزیمت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں ــــــ دوسری عزیمت یہ ہے ــــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا حافظ
یا حفیظ یا رقیب یا وکیل یا اللہ یا اللہ یا اللہ واللہ خیرٌ حافظًا وھو ارحم الراحمین ۔

طریقہ ۳۴

مندرجہ ذیل نقش بھی آسیب زدہ شخص کیلئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ جمعرات کے دن عصر و مغرب کے درمیان لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں ۔

۷۸۶

٨	٤٤	٤٧	١
٤٦	٢	٧	٤٥
٣	٤٩	٤٢	٦
٤٣	٥	٤	٤٨

طریقہ ۳۵

اگر کسی شخص کو کوئی جن یا آسیب ستاتا ہو اور کسی طور بھی باز نہ آتا ہو تو حروف مقطعات سے مریض کا علاج کریں انشاء اللہ شفاء کاملہ نصیب ہوگی۔ یہ طریقہ کبھی خطا نہیں کرتا ہزاروں مرتبہ کا آزمودہ طریقہ ہے۔ لیکن پہلے حروف مقطعات کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ زکوٰۃ اس طرح ادا کی جائے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کر کے برابر چالیس روز تک روزانہ ۱۲۵ مرتبہ مندرجہ ذیل حروف مقطعات کی تلاوت کیجائے۔ چالیس روز پورے ہوتے پر بچوں کو مٹھائی تقسیم کریں اور اکابرین کو ایصالِ ثواب کریں۔ چالیس روز کے بعد ہمیشہ ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں۔ جب کوئی مریض آسیب زدہ آئے تو صرف مقطعات ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں اور ۲۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دیں۔ اس سے پورے بدن کی اور سر کی مالش کرائیں۔ انشاء اللہ ۷ روز کے اندر مکمل صحت حاصل ہوگی۔ اور آسیبی اثرات سے کلی طور پر نجات مل جائے گی۔

حروفِ مقطعات یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ طٰہٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ یٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ والقلم وما یسطرون

طریقہ ۳۶

بعض عاملین کاملین نے اپنی بیاض میں لکھا ہے کہ اگر آسیب زدہ کو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں اور ۱۱ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کر دیں تو بفضلِ خداوندی مریض کو شفاء اور صحت حاصل ہو جائے۔ اور اسے آسیب کی شرارتوں سے نجات مل جائے۔

طریقہ ۳۷

اگر کسی شخص کو آسیب ستاتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش سے علاج کریں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں۔ ایک نقش روزانہ ۲۱ روز تک مریض کو پلائیں اور ۲۱ روز تک۔ ایک نقش روزانہ مریض کے بدن پر مل کر آگ میں جلائیں۔

انشاء اللہ کتنا بھی سخت اثر ہوگا۔ ۲۱ روز میں نجات مل جائے گی مجرب اور آزمودہ ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۹۵	۱۷۹۸	۱۸۰۱	۱۷۸۷
۱۸۰۰	۱۷۸۸	۱۷۹۴	۱۷۹۹
۱۷۸۹	۱۸۰۳	۱۷۹۶	۱۷۹۳
۱۷۹۷	۱۷۹۲	۱۷۹۰	۱۸۰۲

طریقہ ۳۸ اگر کسی شخص کو آسیبی بیماری ہو تو، دن تک فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ نساء (پارہ ۴) پڑھ کر مریض پر دم کریں۔ اور مندرجہ ذیل نقش ایک مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش پانی میں گھول لیں اور یہ پانی مریضوں کو سات روز تک صبح شام مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ، روز میں بھلا چنگا ہوگا اور آسیبی اثرات سے نجات مل جائیگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۲۵	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۱۵
۲۸۴۸۲۸	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۲۶
۲۸۴۸۱۷	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۲۳	۲۸۴۸۲۰
۲۸۴۸۲۴	۲۸۴۸۱۹	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۳۰

طریقہ ۳۹ اس فتیلے کو بروز منگل پہلی ساعت میں لکھ کر تیار کر کے رکھ لیں پھر اس کو کورے چراغ میں حسب قاعدہ جلائیں اور آسیب زدہ کو ایک گز کے فاصلے پر بٹھائیں۔ تین روز تک لگاتار تین فتیلے تین نئے چراغوں میں جلائیں۔
انشاء اللہ آسیب سے نجات حاصل ہوگی۔
فتیلہ یہ ہے۔

۱۷
نمرود بے داد
فرعون بے عون
شداد بے داد
ہامان بے سامان
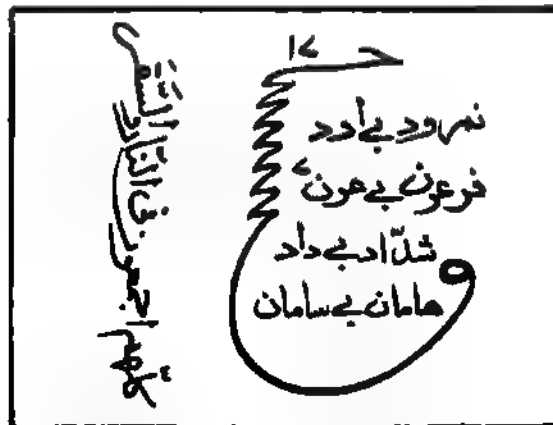
طریقہ نمبر ۴۰ آسیب زدہ کے واسطے ان آیات کو لکھ کر تعویذ بنا کر کالے کپڑے میں کر کے گلے میں ڈالیں اور، تعویذ، دن تک لگاتار مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب کے موذی اثرات سے نجات ملے گی۔

آیات یہ ہیں ـــــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ وَاِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ط یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَانۡفُذُوۡا لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ ۔ (سپارہ ۱۳ و ۲۷ سورۂ یوسف و سورۂ رحمٰن آیت نمبر ۴ اور ۳۳)

طریقہ ۴۱ یہ نقش بھی آسیب زدہ کیلئے ہے اس کو لکھ کر موم جامہ کر کے لوبان کی دھونی دیکر آسیب زدہ کے گلے میں باندھیں۔ اور ، نقش زعفران سے لکھ کر ، روزانہ آسیب زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۶۴۵۲۹	۶۴۵۳۵	۱
۶۴۵۳۴	۲	۷	۶۴۵۳۱
۳	۶۴۵۳۹	۶۴۵۲۵	۶
۶۴۵۲۷	۵	۴	۶۴۵۳۷

طریقہ ۴۲ آسیب زدہ کے واسطے یہ فتیلہ بے حد مفید ہے۔ فتیلہ بنا کر نیلے رنگ کا دھاگا اس پر لپیٹ کر حسب قاعدہ نئے چراغ میں جلاویں اور مریض کو سامنے بٹھا دیں۔ انشاء اللہ آسیب جل کر خاک ہوگا۔ لفظ فلاں کی جگہ مریض کا نام لکھے ـــــ فتیلہ والا نقش یہ ہے۔

شداد	ھامان	ابلیس	فرعون
نمرود	شداد	ھامان	ابلیس
لعین	نمرود	شداد	ھامان
ابلیس	لعین	نمرود	شداد

ھر کہ در وجود فلاں ابن فلاں شد کشتہ شود

طریقہ ۴۳ سورۂ مزمل با مؤکل کا نقش بھی آسیب زدہ کیلئے تیر بہدف ہے نقش لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۲۲۰	۲۹۲۲۳	۲۹۲۲۷	۲۹۲۱۳
۲۹۲۲۶	۲۹۲۱۴	۲۹۲۱۹	۲۹۲۲۴
۲۹۲۱۵	۲۹۲۲۹	۲۹۲۲۱	۲۹۲۱۸
۲۹۲۲۲	۲۹۲۱۷	۲۹۲۱۶	۲۹۲۲۸

طریقہ ۴۴ اگر کوئی شخص آسیب وجنات کا ستایا ہوا ہو تو اس آسیب زدہ کا علاج اس نقش سے کریں۔ ایک نقش گلے میں باندھیں اور ایک نقش روزانہ متواتر ، روزانہ پلائیں اور ایک نقش تیل میں ڈالیں اور روزانہ آسیب زدہ

کے پورے بدن کی مالش کریں۔ انشاء اللہ آسیب زدہ کو صحتِ کاملہ عطا ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۲۸	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۲۳	۲۹
۱۹	۳۳	۲۶	۲۲
۲۷	۲۱	۲۰	۳۲

طریقہ ۴۵ آسیب زدہ کیلئے یہ نقش بھی انتہائی مفید ہے اس نقش کو اگر جمعرات کی پہلی ساعت میں لکھ کر رکھ لیں تو زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۱۲	۵۶۲۵	۵۶۲۲	۵۶۱۹
۵۶۲۳	۵۶۱۸	۵۶۱۳	۵۶۲۴
۵۶۱۷	۵۶۲۰	۵۶۲۷	۵۶۱۴
۵۶۲۶	۵۶۱۵	۵۶۱۶	۵۶۲۱

طریقہ ۴۶ اگر کسی عامل کے پاس کوئی آسیب زدہ شخص آئے تو اس کے داہنے کان میں یہ آیت ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ (پارہ ۲۳) انشاء اللہ بھاگ جائے گا۔ اور اگر آسیب دفع نہ ہو تو مریض کے بائیں کان میں اذان پڑھیں۔ انشاء اللہ اس طرح ضرور دفع ہوگا۔
اور اگر اس طرح بھی دفع نہ ہو پھر بائیں کان میں سورۂ فاتحہ، چاروں قل، آیت الکرسی، سورۂ طارق اور پھر سورۂ حشر کا آخری رکوع پڑھ کر آسیب زدہ پر دم کریں۔ اور یہی آیات تین مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے دیدیں۔ اور آسیب زدہ کو تاکید کریں کہ ۱۲ روز تک برابر اس پانی کو سوتے وقت نہار منہ پیتا رہے ـــــــ انشاء اللہ مریض صحتیاب ہوگا۔ کتنا بھی سخت آسیب ہوگا۔ دفع ہوگا۔

طریقہ ۴۷ اگر کسی شخص کو آسیب یا جن ستاتا ہو تو اس نقش کو جمعہ کے دن بعد نماز فجر لکھ کر تیار رکھیں اور ضرورت پڑنے پر ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش آسیب زدہ کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی پلاتے رہیں۔
انشاء اللہ مریض کو شفاء نصیب ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹۰۹	۳۹۰۴	۳۹۱۱
۳۹۱۰	۳۹۰۸	۳۹۰۶
۳۹۰۵	۳۹۱۲	۳۹۰۷

طریقہ ۴۸ اس نقش مکرم کو صبح کی نماز کے بعد چڑھتے چاند میں لکھ کر رکھ لیں اور بوقتِ ضرورت مریض کے گلے میں ڈال لیں۔ انشاءاللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔ اور آئندہ کیلئے بھی آسیب کے اثرات سے حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

الٰہی بحرمتِ حضرت ابوبکر صدیقؓ

الٰہی بحرمتِ حضرت عمر فاروقؓ

الٰہی بحرمتِ حضرت عثمان غنیؓ

بحرمتِ حضرت علی المرتضیٰؓ

لاالٰہ الا اللہ
محمد
رسول اللہ
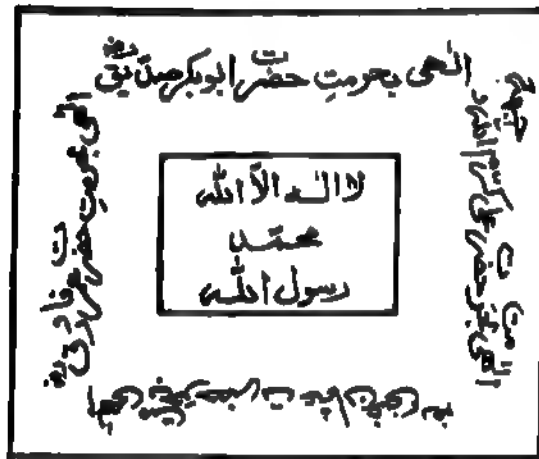
یا اللہ جمیع و آسیب و جنات دفع شود

طریقہ ۴۹ ایک سفید کپڑا لیں اور اس کو ہلدی میں رنگ کر ۴۰ فتیلے بنالیں اور ۴۰ دن تک بعد نماز عشاء روزانہ ایک فتیلہ آسیب زدہ کی سونے کی جگہ روشن کریں۔ انشاءاللہ آسیب رفع ہوگا۔

طریقہ ۵۰ سورۂ ناس (پارہ ۳۰ قرآن حکیم کی آخری سورۃ) کو بغیر سین کے (یعنی بزب الناالذ الناء) پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دَم کرلیں اور آسیب زدہ کی آنکھ، کان، ناک اور ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر لگائیں۔ انشاءاللہ مریض شفا پائے گا۔

طریقہ ۵۱ جس شخص پر آسیب، دیو یا پری وغیرہ کا اثر ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس فتیلے کو عشاء کی نماز کے بعد لکھ کر جب لوگوں کی آمدورفت کم ہوجائے۔ تنہائی میں اس چراغ کو سرسوں کا تیل ڈال کر روشن کرے۔ اور مریض کو تاکید کرے کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ اسی طرح لگاتار فتیلہ چار یا پانچ دن تک روشن کرے چراغ نہ بدلے چراغ وہی رہے۔ البتہ روزانہ فتیلہ بدلتا رہے۔ جب فتیلہ جل جائے تو چراغ اٹھا کر احتیاط سے رکھدے۔ اور اگلے دن پھر اسی چراغ میں نیا فتیلہ جلائے۔ اس طرح پانچ دن تک پانچ فتیلے اسی چراغ میں جلاتا رہے۔ اس عمل کی برکت سے انشاءاللہ مریض کو آسیب وغیرہ کے اثرات سے کلی طور پر نجات ہوجائے گی۔

فتیلہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

طریقہ ۵۲ جس شخص کو آسیب کا اثر ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر کورا چراغ لیکر جس میں پانی نہ لگا ہو سرسوں کا خالص تیل لیکر اس فتیلے کو بغیر کپڑے اور روئی کے تیل میں بھگو کر روشن کرے۔ یہ چراغ جس میں فتیلہ روشن ہوگا اس کو مریض کے سرہانے رکھے اور جس چیز پر اسٹول وغیرہ پر چراغ رکھے۔ اس کی اونچائی اس پلنگ کے برابر ہی ہو جس پر مریض لیٹا ہے۔ کوشش کرے کہ مریض تمام حاجات سے فارغ ہو کر بستر پر دراز ہو اس لئے کہ پھر بہتر یہ ہے کہ صبح تک مریض اپنی جگہ سے نہ اُٹھے۔ عامل کو چاہیئے کہ اس بات پر غور کرے کہ چراغ کی روشنی کس رنگ کی ہے۔ اگر دورانِ عمل فتیلہ بجھ جائے تو فوراً ہی اس کو روشن کر دیا جائے۔ فتیلہ کا سرا جب جل جائے تو دیا سلائی سے اس کو اوپر کی طرف کرتا رہے۔ جب فتیلہ پورا جل جائے تو اس چراغ کو اٹھا کر بحفاظت کہیں رکھدے اور پھر اگلے دن اسی وقت پھر روشن کرے اس طرح لگاتار تین دن ایسا کرے۔ جس وقت فتیلہ جلایا جائے تو گھر کے سب لوگ سو گئے ہوں۔ کمرے میں مریض ایک تیماردار اور عامل موجود ہوں اس سے زائد افراد نہ ہوں۔

فتیلے کو ہ کی طرف سے موڑنا شروع کرے اور ہ کا ہندسہ اوپر کی جانب رکھے۔ اس نقش کو منگل کے دن مشتری یا زہرہ کی ساعت میں لکھے اور دیکھتا رہے کہ پہلے دن چراغ کتنی دیر اور دوسرے اور تیسرے دن کتنی دیر تک روشن رہا۔ اگلے دن فتیلہ کا جلد جل جانا صحت کی علامت ہوگا۔ اگر مریض چت لیٹا رہے تو بہتر ہے۔ ورنہ اس کو کروٹ سے بھی لٹا سکتے ہیں۔ اس فتیلے کو روشن ہوتے وقت مریض کا اس کو دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ یہ عمل بے حد مجرّب المجرّب ہے اور بارہا کا آزمودہ بھی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون، قارون، ھامان شدّاد نمرود ابلیس
عَلَیۡھِمُ اللَّعنۃ واتباع ایشان اگر نگریزند
سوختہ شوند

طریقہ ۵۳ اگر کسی گھر میں آسیب اور جنّات کے اثرات پیدا ہو گئے ہوں تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶۶

بہ بہ

[illegible]

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

طریقہ ۵۴ دیو، پری اور جنات کے اثرات کو رفع کرنے کیلئے اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مریض کو فائدہ ہوگا۔

علیح علیح صلیح علیح ساتیح ساتیح ساتیح یا اللہ یا اللہ

طریقہ ۵۵ سورۂ مومنون (سپارہ ۱۸) کی آخری آیات، مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے آسیب زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ ایک دو روز میں طبیعت بحال ہوجائے گی اور آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۵۶ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر اس پر کپڑا چڑھا کر آسیب زدہ کو دھواں دیں۔ دھواں ناک میں داخل ہونا ضروری ہے۔ انشاء اللہ آسیب ایسا بھاگے گا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہیں آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۲	۵۵۷	۵۶۴
۵۶۳	۵۶۱	۵۵۹
۵۵۸	۵۶۵	۵۶۰

طریقہ ۵۷ اس نقش کو تیار کرکے فتیلہ بنا کر روغنِ زیتون میں جلائیں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھے انشاء اللہ آسیب یا تو بھاگ جائے گا یا جل کر راکھ ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ھامان نمرود

قارون ابلیس

بحق سلیمان بن داؤد

یادافع یادافع یادافع

شداد فرعون

۳ ع ع ع ۳ ۸۸۸

طریقہ ۵۸ آسیب کو دفع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹۸۹	۷۹۸۲	۷۹۸۷
۷۹۸۴	۷۹۸۶	۷۹۸۸
۷۹۸۵	۷۹۹۰	۷۹۸۳

طریقہ ۵۹ آسیب کو دفع کرنے کیلئے اس نقش کو سرخ رنگ کے کپڑے میں تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں ــــ انشاء اللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۵

طریقہ ۶۰ اس نقش کو حسبِ قاعدہ سرسوں کے تیل میں فتیلہ بنا کر روشن کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۹

۱
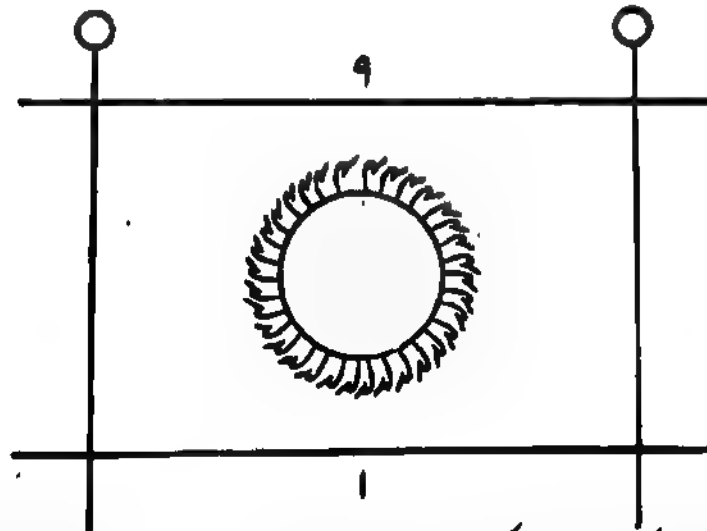
طریقہ ۶۱ مجربات دیربی میں لکھا ہے کہ جب کسی کو جن آزار دیتا ہو تو ان آیات کو نیلے کپڑے پر لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ان آیات وکلمات کی برکت سے جن اور آسیب کا اثر زائل ہو جائے گا۔

وہ آیات یہ ہیں ــــ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓيْثُ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ عَقَدْتُ عَنْكَ يَا حَامِلَ كِتَابِىْ هٰذَا السِّنَّ عَنِ الْخَلْقِ الْمُبَشَّرِ مِنْ كُلِّ اُنْثٰى وَذَكَرٍ بِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى

اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ۔ وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۝ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝۔

طریقہ ۶۲ نیلے رنگ کے سات تار سوتی مریض کے قد کے برابر ناپ لیں۔ ناک کی جڑ سے پیر کے انگوٹھے تک ناپیں۔ پھر مندرجہ ذیل آیت ۷ مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ لگائیں اور گرہ بند کرنے سے پہلے دم کر دے۔ اسی طرح سات گرہ لگائیں۔ اور مریض کے گلے میں اس گنڈے کو (دوہرہ یا تہرہ کرکے) ڈال دیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔

آیت یہ ہے ـــــ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

طریقہ ۶۳ سات عدد کالی مرچ لیں ہر ایک مرچ پر سات سات مرتبہ سورۂ قریش (سپارہ ۳۰) پڑھ کر دم کر دیں پھر انہیں پانی میں گھس لیں اور اس پانی کو آسیب زدہ کی آنکھوں میں لگائیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔

طریقہ ۶۴ خزانہ جلالی میں لکھا ہے کہ روایت صحیح سے یہ ثابت ہے کہ جو کوئی عہد نامۂ جنیان کو اپنے پاس رکھے گا کبھی اس پر آسیب کا اثر نہیں ہوگا۔ اور سفلی عمل کے حملے سے بھی انشاء اللہ وہ محفوظ رہے گا۔

عہد نامہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۔ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَقَبَائِلِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَهْلِ الْمَدَائِنِ وَالْاَمْصَارِ لِجَمِيْعِ الْاَرَضِيْنَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ عَلَى التَّبِعَةِ سَارَ اَيْنَ بِصَاحِبِهَا دُفِيَ بُيُوْتِ الْخُبْثِ اَخْلَاطٍ وَلَا اَسْبَاقٍ وَالْاَشْعَارِ وَمِنْ اَحْيٰى فَقَدْ اَوْ كُلَّ حَرَامٍ فَاسْمَعُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ وَدَعْوَتَهٗ وَاحْفَظُوْا اَوْ اِمْتَثِلُوا الْاَمْرَ وَكُوْنُوْا مِنَ الْخَارِجِيْنَ الْمُنْقَادِيْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْفٰسِقِيْنَ الْمُتَمَرِّدِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ اَثِيْمٍ مُّقَرِّدٍ لَعِيْنٍ ۝ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۝ نُوْرٌ وَّحِكْمَةٌ وَّحَوْلٌ وَّبُرْهَانٌ وَّقُدْرَةٌ وَّسُلْطَانٌ وَّاَمْنٌ لَّا يَنَامُ وَلَا اَفْعَلُ اللّٰهِ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

طریقہ ۶۵ آیت الکرسی کا نقش بھی آسیب زدہ کیلئے تیر بہدف ہے اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۵۹	۳۵۶۲	۳۵۶۶	۳۵۵۲
۳۵۶۴	۳۵۵۳	۳۵۵۸	۳۵۶۳
۳۵۵۴	۳۵۶۸	۳۵۶۰	۳۵۵۷
۳۵۶۱	۳۵۵۶	۳۵۵۵	۳۵۶۷

طریقہ ۶۶ آسیب زدہ کیلئے یہ فتیلہ کورے چراغ میں حسب قاعدہ روشن کریں۔ ۷ دن تک لگاتار روشن کریں اور ہر بار نیا چراغ لیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات ملے گی۔

فتیلہ کا طلسم یہ ہے۔

ﮯ ﻻﻻﻻ ﺳ

طریقہ ۶۷ اس طلسم کا فتیلہ بنا کر آسیب زدہ کے ناک میں جلا کر دھواں پہنچا دیں ـــــ انشاء اللہ آسیب بے دم ہو کر دفع ہوگا۔

طلسم یہ ہے۔

۶۹۹۸۸۰۴۱

طریقہ ۶۸ اس فتیلے کو حسبِ قاعدہ مریض کے روبرو چراغ نو میں جلائیں، ۳ دن تک انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

ج د ۱۱ د ج د ۱۱ د ج

بحق یا بدوح یا شمخیلی

طریقہ ۶۹ اسمائے اصحاب کہف بعبادت ذیل کاغذ پر لکھ کر جس کمرے میں مریض رہتا ہو اس کی دیواروں پر چاروں طرف چپکا دیں اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کو دکھائیں وہ دیکھنے سے انکار کرے تو جبراً دکھائیں۔ اور پھر اسی نقش کو تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

اسماءِ کہف اس طرح لکھیں

الٰہی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط ادرنطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْرٌ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۲	۲	۸	۶

طریقہ ۷۰ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر نئے چراغ میں کڑوے تیل میں ڈال کر پاک جگہ جلادیں۔ آسیب زدہ کو تاکید کریں کہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ چراغ کے اردگرد تازے پھول رکھدیں۔
یہ عمل بھی بے حد سریع الاثر اور مجرب ہے۔
نقش یہ ہے۔

یاعزرائیل — یاعزرائیل

۸	۷	۶	۵		۴	۳	۲	۱
۹	۸	۷	۶		۵	۴	۳	۳
۱۰	۹	۸	۷		۷	۶	۵	۴
۱۱	۲۰	۹	۸		۸	۷	۶	۵
۱۲	۱۱	۱۰	۹		۸	۷	۶	۵

یاطلیثا — یاطلیثا
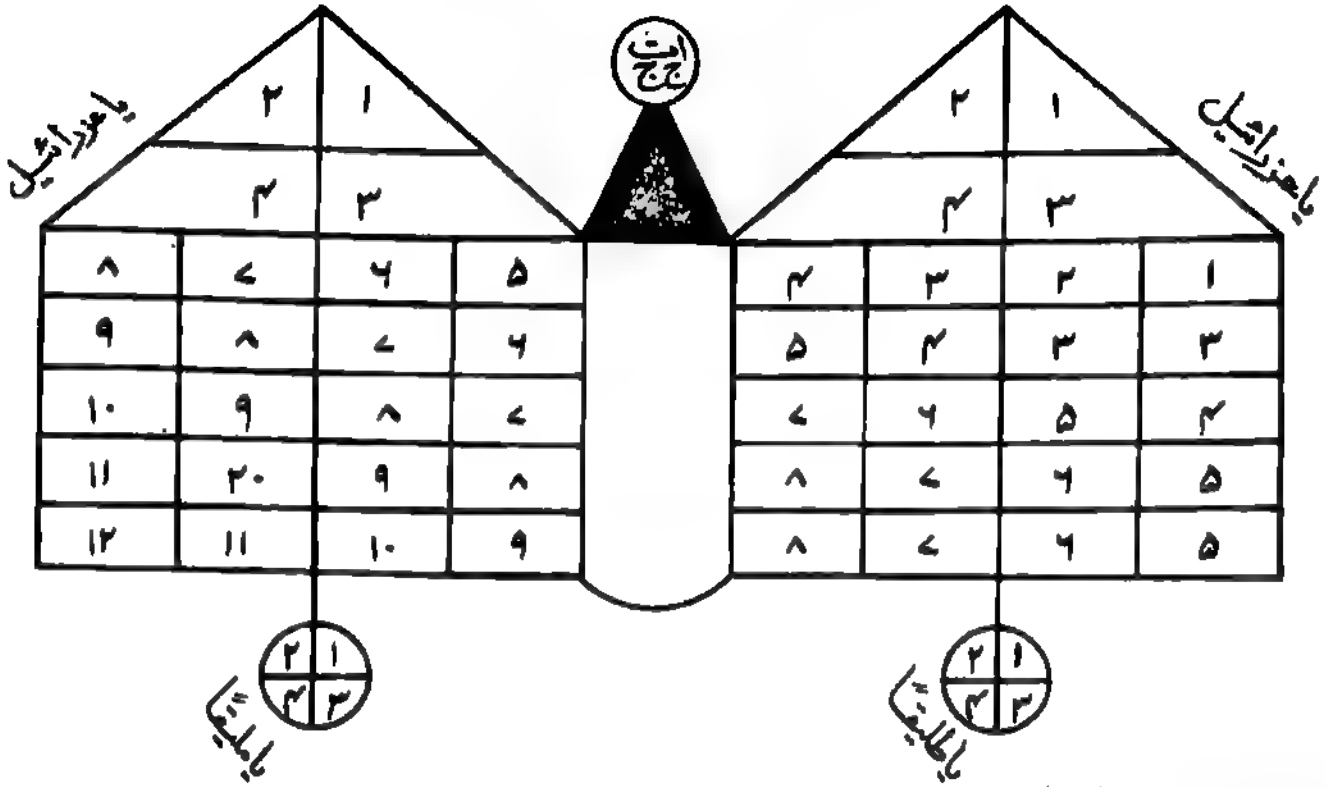
طریقہ ۷۱ یہ نقش لکھ کر فتیلہ بنا کر حسبِ قاعدہ نئے چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلادیں ــــــ انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

سوختم آسیب جن وخبیث

۴	۱۴	۵	۱
۹	۷	۶	۱۲
۱۵	۱۱	۱۰	۸
۱۶	۲	۳	۱۳
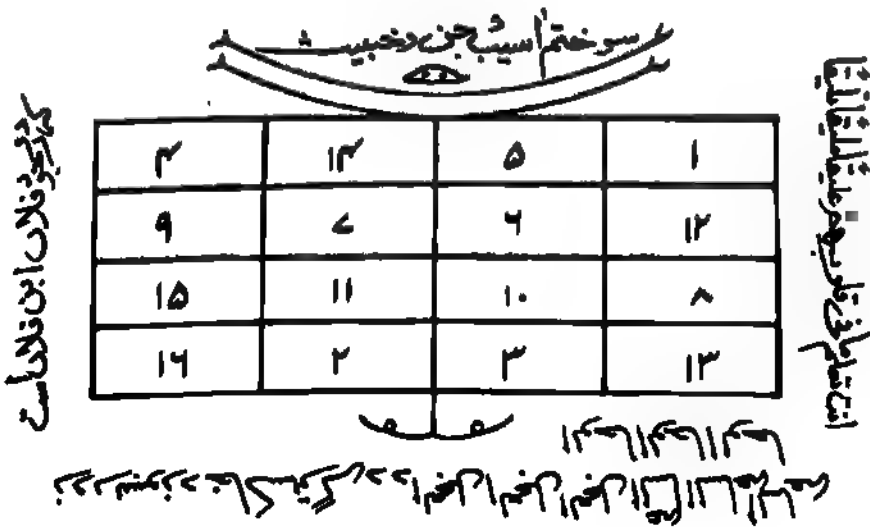
طریقہ ۷۲ اگر کسی مکان میں آسیب کے اثرات ہوگئے ہوں تو ان کو ختم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر کے جس کمرے میں اثرات محسوس ہوتے ہوں لٹکادیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات ختم ہوجائینگے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

طریقہ ۴۳ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر حسب قاعدہ کورے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلادیں۔ انشاء اللہ آسیب جل جائیگا یا نہ آنے کا اقرار کر کے بھاگ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۲۱۸۲۳ ۷۸۶ ۸۰۱۱ ۲۸۱ ۲۸ ۱۲۱۱ ج

یاقاھر ذوالبطش الشدید انت الذی لایطاق انتقامہ یاقاھر فـھی فلک فی الجنۃ۔

اجب یا اسمٰعیل	اجب یا جبرائیل	اجب یا جبرائیل	اجب یا میکائیل
اجب یا لومائیل	اجب یا نورائیل	اجب یا اسمٰعیل	اجب یا اسرافیل
اجب یا یمائیل	اجب یا کلکائیل	اجب یا جبرائیل	اجب یا تنکفیل
اجب یا مدائیل	اجب یا عزرائیل	اجب یا عمائیل	اجب یا تنکفیل

ابلیس، ھامان، ابلیس فرعون، ابلیس شداد ما کان فی ھذا اسید الجن یحرق فی ھذا المصباح ۶۶۶۶۶۶۶۶ ھرھر ص ص ص ھر ھر ھر " ۷

طریقہ ۴۴ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنائیں اور اس پر نیلے رنگ کا کپڑا لپیٹ کر اس کو جلائیں اور اس کا دھواں آسیب زدہ کی ناک میں پہنچائیں۔ انشاء اللہ آسیب اسی وقت جل جائے گا۔ یا بھاگ جائیگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

یاجبرائیل یادردائیل بحق صبود

طریقہ ۴۵ سورۂ مزمل کا نقش بھی آسیب زدہ کیلئے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٣١٧٨٠٨	٣١٧٨١١	٣١٧٨١٤	٣١٧٨٠١
٣١٧٨١٣	٣١٧٨٠٢	٣١٧٨٠٧	٣١٧٨١٢
٣١٧٨٠٣	٣١٧٨١٦	٣١٧٨٠٩	٣١٧٨٠٦
٣١٧٨١٠	٣١٧٨٠٥	٣١٧٨٠٤	٣١٧٨١٥

طریقہ ٧٦ مندرجہ ذیل ٢ دو نقش تیار کریں۔ ایک نقش آسیب زدہ کے گلے میں ڈالدیں اور ایک نقش زعفران وگلاب سے لکھ کر کسی بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں۔ اور اس بوتل کا پانی ١١ دن تک مریض کو پلاتے رہیں۔ اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٣٢٤	٣٢٧	٣٣٠	٣١٧
٣٢٩	٣١٨	٣٢٣	٣٢٨
٣١٩	٣٣٢	٣٢٥	٣٢٢
٣٢٦	٣٢١	٣٢٠	٣٣١

طریقہ ٧٧ اگر کسی شخص پر سخت ترین آسیب چڑھا ہوا ہو تو اس کا علاج مندرجہ ذیل تین نقوش کے ذریعہ کیا جائے۔ ١ نقش سے نیلے کپڑے میں لپیٹ کر فتیلے کی شکل میں آسیب زدہ کے پورے بدن کو دھواں دیں اور اس کی ناک میں بھی دھواں پہنچانے کی کوشش کریں۔

٢ نقش کو زعفران سے لکھیں اور اس کو پانی میں گھول کر آسیب زدہ کو پانی پلادیں۔ اور یہی نقش ایک آسیب زدہ کے گلے میں ڈالدیں۔

٣ نقش فتیلہ بنا کر حسبِ قاعدہ کورے چراغ میں روشن کریں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھتا رہے۔

نقوش یہ ہیں۔

نقش ١

٧٨٦

٣٥٤٧٤٩	٣٥٤٧٥٢	٣٥٤٧٥٦	٣٥٤٧٤٢
٣٥٤٧٥٥	٣٥٤٧٤٣	٣٥٤٧٤٨	٣٥٤٧٥٣
٣٥٤٧٤٤	٣٥٤٧٥٨	٣٥٤٧٥٠	٣٥٤٧٤٧
٣٥٤٧٥١	٣٥٤٧٤٦	٣٥٤٧٤٥	٣٥٤٧٥٧

نقش ۲

۷۸۶

۱۵۳۲۴	۱۵۳۲۷	۱۵۳۳۰	۱۵۳۱۷
۱۵۳۲۹	۱۵۳۱۸	۱۵۳۲۳	۱۵۳۲۸
۱۵۳۱۹	۱۵۳۳۲	۱۵۳۲۵	۱۵۳۲۲
۱۵۳۲۶	۱۵۳۲۱	۱۵۳۲۰	۱۵۳۳۱

نقش ۳

۷۸۶

۱۸۵۴۴	۱۸۵۴۷	۱۸۵۵۰	۱۸۵۳۶
۱۸۵۴۹	۱۸۵۳۷	۱۸۵۴۳	۱۸۵۴۸
۱۸۵۳۸	۱۸۵۵۲	۱۸۵۴۵	۱۸۵۴۲
۱۸۵۴۶	۱۸۵۴۱	۱۸۵۳۹	۱۸۵۵۱

طریقہ ۷۵

دفع جن کیلئے یہ نقش بھی حد سے زیادہ مجرب ہے ـــ یہ نقش کالے دھتورے کے عرق سے لکھیں اور خالص ارنڈ کے تیل میں فتیلہ جلادیں جس وقت یہ نقش تحریر کرے پنجہ خواجہ سامنے رکھیں۔ اور جن جنی کو ایصالِ ثواب کرنے کیلئے نابالغ بچوں کو کچھ شیرینی اسی وقت تقسیم کریں۔ یہ فتیلہ اگر چاند کی نئی جمعرات کو لکھ کر رکھ لیں تو زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ فتیلے والا نقش یہ ہے۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ یہ بوقتِ ضرورت لکھیں۔

لا الہ الا انت
سبحانک یا حاضر
یا حاضر قہار

بجو بجو بجو بجو
فلاں
ابن فلاں

طریقہ ۷۹

اگر کسی شخص کو جن و آسیب کے اثرات کی وجہ سے شدید بخار ہو یا خوف و دہشت کی وجہ سے کسی کا بدن کپکپاتا ہو تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند گھنٹوں میں بخار اتر جائے گا اور خوف و دہشت سے بھی نجات مل جائے گی۔

نقش اس طرح بنیں گے۔ دونوں نقش ایک ہی کاغذ پر بن کر ایک تعویذ بنائیں۔ اور موم جامے کے بعد کالے کپڑے میں کرنے کی تاکید کریں۔

یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح

یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح

طریقہ ۸۰

ایضاً ـــــ مندرجہ ذیل نقش بھی اسی طرح کے عارضے میں مفید ہے۔ مریض کے گلے میں مذکورہ بالا طریقے سے پیک کرا کر ڈلوا دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲۷	۳۰	۱
۲۹	۲	۷	۲۸
۳	۳۲	۲۵	۶
۲۶	۵	۴	۳۱

طریقہ ۸۱

مندرجہ ذیل آیت کا عمل طریقہ ۷۵ میں بھی بیان کیا گیا۔ تعداد کے تبدیلی سے یہی عمل ایک بار پھر بیان کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کو مریض کے دائیں کان میں ۲۱ مرتبہ اور بائیں کان میں ۱۹ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کی زکوٰۃ ادا کردی جائے تو عمل زیادہ کارگر ہوتا ہے ـــــ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو ۴۱ دن تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ دن پورے ہوجانے پر اسکا ایصالِ ثواب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے تمام عاملین و اکابرین اور مومنین و مسلمین کو پہنچا دے۔ بعدہٗ اس آیت کو دس مرتبہ روزانہ ورد میں رکھے۔ انشاء اللہ باضابطہ اس عمل کا عامل ہوجائے گا۔ اور جب بھی بوقتِ ضرورت یہ عمل کریگا تو فوراً فائدہ ہوگا۔

آیت یہ ہے ـــــ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا

طریقہ ۸۲

اگر کسی شخص پر آسیب ہو اور سخت قسم کا آسیب ہو اور عامل یہ چاہے کہ اس کو قید کرے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ

اوّل آسیب کو حاضر کرے ۔حاضر کرنیکے طریقے اگلے باب میں نقل کئے جا رہے ہیں کسی بھی طریقے سے حاضر کرے ۔عامل کو اختیار ہے۔
اسی وقت گوگل، لوبان، گیندے کے پھول (سوکھے ہوئے) اسپند اور پیلی سرسوں لیکر سات مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کران چیزوں پردم کرے اور پھران چیزوں کو انگیٹھی وغیرہ میں کوئلوں کے ساتھ جلاکر مریض کے چاروں طرف دھونی دیتا رہے ۔یہانتک آسیب کی طاقت ختم ہوجائے ۔اس وقت مریض کو تا آسمان آگ ہی آگ نظر آئے گی ہیبت بالکل نہ کھائے، کوری ہانڈی اس وقت اپنے پاس بمع ڈھکن رکھے اور آسیب بے بس ہوجائے تو اس سے عامل کہے کہ اس ہانڈی میں داخل ہوجاؤ ۔تھوڑی دیر کے بعد آسیب ہنڈیا میں داخل ہوجائے گا ۔اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کے ہوش وحواس درست ہوجائیں گے ۔اسی وقت ہانڈی کا منہ بند کردے اور گیہوں کا آٹا ڈھکن کے چاروں طرف چڑھادے ۔اور ہانڈی کا منہ بند کرتے وقت عامل یہ عزیمت پڑھے ۔

عَقَدْتُمْ عَقَدْتُمْ عَقَرْ وَشَ عَقَرُ شِ عَقَرْ رَوْشِ قَرْ قَشِ قَرْ قَشِ حَسْبُنَا حَسْبُنَا حَسْبُكَ لِقُيُوْدِ سُلَیْمَان ابن داؤد علیہ السّلام بصد ہزار بند اھی کر متا من نکشاید ہیچ نکشاید بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمّد الرّسول اللّٰہ و بحق این نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السّلام ۔

ہنڈیا کے گلے پر مریض اور اس کی ماں کا نام لکھ کر یہ آیت لکھدے ۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۔(سورہ بقرہ و سورہ یٰسین)

پھر اس ہنڈیا کو کسی قبرستان یا جنگل میں گڑھا کھود کر ہنڈیا اسمیں رکھدیں اور گوگل اور پیلی سرسوں پر مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر دَم کردیں اور اس کو ہنڈیا کے چاروں طرف ڈال کر ہنڈیا پر مٹی ڈال کر اسے دفن کردیں ۔انشاءاللہ آسیب اسی میں دفن ہوجائیگا۔
جو عزیمت گوگل اور پیلی سرسوں پر پڑھی جائے گی وہ یہ ہے ۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرّحیم ط

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ بحق یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ بحق انجیل عیسیٰ و توریت موسیٰ و زبور داؤد و فرقان محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمّد رسول اللّٰہ و بحق این نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السّلام یا مطلب لِفِ یامسیخسا ماج یاالھمو شاما لیزمن تاجھا یامغططوس حایا مسلملیا یا مقططلون یا قوم لون یا مصھار حبیش یاسبا سکع میس یا مطا طفع یا مصطفٰے بحق لمرشد شائیل بحق ازحضور ائیل وادقیائیل وھموزائیل برحمتک یاارحم الراحمین ۔

یہ عزیمت پڑھ کر پیلے رنگ کی سرسوں اور گوگل پر پڑھ کر دَم کر کے ہنڈیا کے چاروں طرف بکھیردیں اور پھر ہنڈیا کو دفن کردیں۔ انشاءاللہ آسیب مقید ہوجائے گا ۔

طریقہ ۸۳ سورۂ مزمل (سپارہ ۲۹) ۳ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے مریض کو دیں اور تاکید کردیں کہ وہ پورے جسم کی مالش کرتا رہے ۔انشاءاللہ تین دن میں مکمل آرام ہوگا اور آسیب دفع ہوگا۔

طریقہ ۸۴ جس مکان میں آسیب کا اثر ہو اس مکان میں مندرجہ ذیل نقش فریم میں لگا کر دیوار میں فٹ کر دیں۔ انشاء اللہ مکان ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے گا۔ اور آسیب دفع ہو گا۔

نقش یہ ہے۔

۸	۱۸	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

طریقہ ۸۵ یہ نقش لکھ کر آسیب زدہ کو کاغذ کی گولی بنا کر پانی سے نگلوا دیں۔ انشاء اللہ آسیب فریادی ہو کر فرار ہو گا۔

نقش یہ ہے۔

ماما صح

۳۲۱
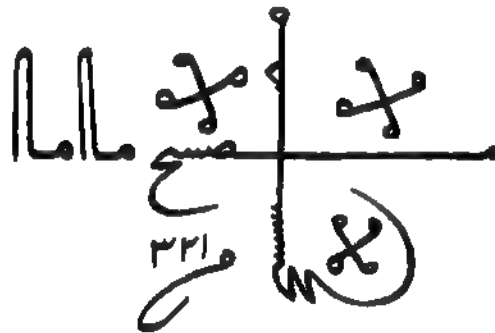
طریقہ ۸۶ جس کسی کو جن کا اثر ہو یا آسیب یا چڑیل وغیرہ کا اثر ہو تو اس کیلئے یہ عمل بھی مجرب ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ اور مریض کو پلا دیں۔ اگر وہ نہ پیئے تو پھر اس کے منہ پر چھینٹیں ماریں۔ انشاء اللہ جن و آسیب وغیرہ کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ یوں اگر زائل نہ ہوں تو اسی عزیمت کا فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں روشن کریں۔ انشاء اللہ جن و آسیب جل کر خاک ہو جائیں گے۔

عزیمت یہ ہے ــــ عزمتُ علیکُم برب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل اَسْخَنَا الَّذِیْ جَعَلَ العرش عزمتُ علیکم بالذی اَجَانِیْ اَذْهَبَ لہٗ عیسیٰ ابن مریم والسید نا بروح القُدُس عزمتُ عَلَیْکُم سلیمان ابن داؤد علیہ السّلام الذی سخرلہ الریاح والجن والشیطان سریعًا۔

طریقہ ۸۷ مندرجہ ذیل قرآن حکیم کی آیت کو ۹ بار پڑھیں اس کے بعد اس آیت کا نقش تیار کریں اور اس نقش کے نیچے اس شخص کا اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں جس پر جن کا اثر ہو۔ یہ نقش ڈڈ سطی بھر اڑ دنئی ہنڈیا میں ڈال کر اس کو بند کر دیں پھر ۹ بار آیت الکرسی پڑھ کر اس ہنڈیا پر پھونک دیں۔ پھونکنے کے بعد ہی ہنڈیا کو بند کر کے اسکے چاروں طرف آٹا چڑھا دیں۔ پھر تین روز تک اس ہنڈیا کو آدھے۔ آدھے گھنٹے تک پکائیں۔ انشاء اللہ جن جل کر خاک ہو جائے گا۔

اس عمل کے بعد اُڑد کی دال پکائیں اور اس پر قرآن حکیم کی یہی آیت تین مرتبہ اور آیت الکرسی تین مرتبہ اور سورۂ جن ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور یہ دال مریض کو کھلا دیں۔ روٹی سے یا صرف دال پلا دیں۔ انشاء اللہ مریض پوری طرح صحتیاب ہو جائے گا۔
آیت یہ ہے ـــــ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔
اس آیت کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۷۲	۲۷۶	۲۶۲
۲۷۵	۲۶۳	۲۶۸	۲۷۳
۲۶۴	۲۷۸	۲۷۰	۲۶۷
۲۷۱	۲۶۶	۲۶۵	۲۷۷

طریقہ ۸۸ اگر کسی شخص پر جن، بھوت یا آسیب وغیرہ کا اثر ہو تو اس کے گلے میں یہ کلمات لکھ کر ڈال دیں اور ان کلمات کو مع بسم اللہ، مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کر دیں۔ انشاء اللہ فی الفور فائدہ محسوس ہوگا۔ بہت ہی مجرب عمل ہے۔
کلمات یہ ہیں ـــــ اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی اِنْ اَهُوْسَانَا هُوْمَا اَبْرَهُوْمَا اَهْیًا اشْرَاهْیًا۔

طریقہ ۸۹ آسیب زدہ مریض کو یہ نقش چینی کی پلیٹ پر لکھ کر بار بار دکھائے۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہو جائے گا۔
نقش یہ ہے۔

ے ۹۹۹ ۱۱۱ ۸۹ و

طریقہ ۹۰ آسیب کو جلانے کیلئے یہ نقش بھی بے حد مجرب ہے۔ کورے چراغ میں حسبِ قاعدہ فتیلہ بنا کر جلائیں۔
نقش اس طرح بنا کر فتیلہ بنا لیں۔

۷۸۶
ح و ۱۱۱ ح ۱۱ د ح
بحق یا بدوح یا تنکفیل

طریقہ ۹۱ سورۂ جن کی آیت شططا تک ۶ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کر دیں اور یہی آیات اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی مریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۹۲ اگر کسی مکان میں جن یا آسیب کے اثرات ہوں تو اس مکان کے چاروں کونوں میں اذان دینا مفید ہے اذان دینے سے اثرات انشاء اللہ زائل ہو جائیں گے۔

طریقہ ۹۳ اگر کسی مکان میں جنات کا اثر ہو تو کل میخ ۴ عدد لیکر ہر ایک کل میخ پر ۲۱ مرتبہ سورۂ طارق (سپارہ ۳۰) آخری دو آیتیں پڑھ کر دم کردیں اور باوضو تعوذ و تسمیہ کے ساتھ مکان کے ہر گوشے میں ایک کیل گاڑ دیں۔ انشاء اللہ جنات اس مکان سے رخصت ہو جائیں گے۔

طریقہ ۹۴ اگر کوئی شخص جن بھوت یا جادو کے اثر میں مبتلا ہو تو اس نقش کو لکھ کر اس کی پشت پر یہ عبارت لکھیں۔ ہر بلائے کہ در وجود فلاں ابن فلاں باشد گرفتہ بسوزند۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھدیں۔

چودھویں خانے کی طرف سے موڑیں اور بارہویں خانے کی طرف سے روشن کریں۔ حسب قاعدہ کورے چراغ میں اس وقت فتیلہ جلائیں جب گھر کے سب افراد سو جائیں اور آمد و رفت گھر میں بالکل بند ہو جائے۔ مریض عامل اور ایک دو تیماردار کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود نہ ہو۔ مریض کا رخ قبلہ کیطرف کریں۔ فتیلہ روشن کرتے وقت تازہ پھول خوشبودار چراغ کے قریب ہی رکھیں۔ تھوڑی دیر میں مریض کو سکون ملے گا ــــ صبح مریض کے اٹھنے سے پہلے پہلے چراغ اور پھول وغیرہ سب کسی دریا میں یا تالاب میں ڈلوادیں۔ لگاتار ۳ روز تک ایسا کریں۔ انشاء اللہ مریض کو مکمل فائدہ ہوگا۔ اور جن بھوت یا اگر سحر و جادو کا شکار ہوگا تو اسکو بفضل رب العالمین کلیتہً نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

اقسمت علیکم یا دردائیل

بحق اجھز

۱۴	۱۹	۱۲
۱۳	۱۵	۱۷
۱۸	۱۱	۱۶

اجھز بحق

لح

اقسمت علیکم یا فیمائیل

طریقہ ۹۵ اس فتیلہ کو لکھ کر کچی گھانی کا تیل لیکر کورے چراغ میں روشن کریں۔ آسیب زدہ کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کیطرف دیکھتا رہے۔ فتیلے پر نیلے رنگ کا سوت ضرور لپیٹ دیں ــــ مغرب یا عشاء کے بعد فتیلہ جلائیں اور ۷ یا ۹ روز تک لگاتار جلائیں۔ انشاء اللہ پوری طرح صحت حاصل ہوگی۔

عبارت یہ لکھیں ــــ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

علیقا ملیقا انت تعلم ما فی قلوبھم ملیقا فرعون ھامان شداد

نمرود عود اد دقیانوس ججون میجون لعین یا ملعونا فی نار جھنم

دفع ام الصبیان الخناس من جنود ابلیس۔

طریقہ ۹۶ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنائیں۔ اور ۱۳ سے موڑنا شروع کریں۔ سولہ سے روشن کریں۔ موڑنے کے بعد ۱۶ کی طرف سیاہ نقطہ لگادیں۔ تاکہ یاد رہے کہ ادھر دیا سلائی لگانی ہے۔ فتیلے پر روئی چڑھالیں اور کورے چراغ

میں تلوں کے تیل یا چنبیلی کے تیل میں یہ فتیلہ روشن کریں۔ فتیلہ مغرب یا عشاء کے بعد روشن کریں۔ اور لگاتار ۹، دن تک نئے چراغ میں روشن کریں اور روشنی پر غور کریں کہ کس رنگ کی ہے۔ اور اس کی لَو میں کوئی تصویر بھی نظر آ رہی ہے یا نہیں؟ یہ بات مریض سے پوچھتے رہیں۔ واضح رہے کہ روشنی کا رنگ مریض کو بدلا ہوا نظر آئے گا اور اسی کو چراغ کی لَو میں کوئی تصویر نظر آئے گی جس دن مریض کو چراغ کی لَو اصلی رنگ میں جو آگ کا رنگ ہوتا ہے نظر آ جائے گی تو سمجھیئے کہ اب وہ آسیب وغیرہ کے اثرات سے نکل آیا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ پہلے دن چراغ ڈیڑھ گھنٹے تک جلے گا۔ اس کے بعد اس کی مدت گھٹتی رہے گی اور نویں دن زیادہ سے زیادہ ۱۵، بیس منٹ تک جل سکے گا۔ اور یہ صحت مند ہونے کی علامت ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

اللّٰھم احرقہ الشیاطین

۱۶	۲	۳	۱۳
۵	۱۱	۱۰	۸
۹	۷	۶	۱۲
۴	۱۴	۱۵	۱

طریقہ ۹۷

اس فتیلے کو لکھ کر اس پر نیلا ڈورا لپیٹ کر کوئلوں کی آگ پر رکھے اور آسیب زدہ کے نتھنوں میں دھواں دے۔ اور مریض کا نام اس کی ماں کے نقش کی پشت پر لکھے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فرعون	ابلیس	ھامان	۱۱۳
ابلیس	ھامان	۱۱۳	فرعون
ھامان	۱۱۳	فرعون	ابلیس
۱۱۳	فرعون	ابلیس	ھامان
فرعون العجل	ابلیس الساعۃ	ھامان الوحا الوحا	۱۱۳ الوحا

طریقہ ۹۸

اگر معوذتین کا نقش آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں تو آسیب دفع ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۸۲	۳۶۹۵	۳۶۹۲	۳۶۸۹
۳۶۹۳	۳۶۸۸	۳۶۸۳	۳۶۹۴
۳۶۸۷	۳۶۹۰	۳۶۹۷	۳۶۸۴
۳۶۹۶	۳۶۸۵	۳۶۸۶	۳۶۹۱

بحق این نقش هر قسم آسیب و نظر بد و هر مرض
در وجود این را دفع شود دفع شود دفع شود

طریقہ ۹۹ مندرجہ ذیل عزیمت کا فتیلہ بنا کر مغرب یا عشاء کے درمیان کورے چراغ میں حسب قاعدہ روشن کریں اور سات روز تک لگاتار چراغ بدل کر روشن کرتے رہیں کل ۷ فتیلے روشن ہوں گے۔ انشاء اللہ پانچویں روز ورنہ پھر ساتویں روز آسیبی اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی ____ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

عزیمت یہ ہے ___ بسم اللہ الرحمن الرحیم علیقا ملیقا تلیقا انت تعلوما فی قلوبھم العجل العجل العجل الوحا الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ الساعۃ نمرود ھامان فرعون شدادا ابوجہل من جنود ابلیس اجمعون بحق خاتم سلیمان ابن داود علیہ السلام و ھرچہ در بدن آسیب زدہ باشد بند کرو موکلاں فلیتہ در این چراغ بستہ بیارند و سوزا سند خاکستر گردد دفع شود۔

طریقہ ۱۰۰ مندرجہ ذیل خاص طور پر ان بچوں اور عورتوں کے لئے ہے جو آسیب کی لپیٹ میں ہوں ____ انشاء اللہ گلے میں ڈالدینے ہی سے آسیب دفع ہوگا۔ اگر آسیب سخت ہو تو پھر ایک نقش پلا دیا جلئے اور ایک گلے میں ڈالدیں۔ مجرب ہے اور بارہا کا آزمودہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابوبکر — عمر — عثمان — علی

عزرائیل — جبرائیل — میکائیل — اسرافیل

واللہ خیر حافظا
وھو ارحم الراحمین
اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا
محمد و بارک وسلم
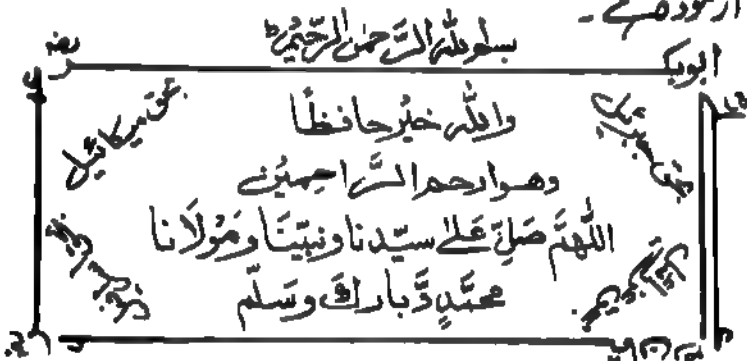
طریقہ ۱۰۱ مندرجہ ذیل فتیلے کو نیلے دھاگوں سے باندھ کر تازہ ۳ پھولوں کے ساتھ گلاب کے، ۳ فتیلے ۳ روز تک سرسوں کے تیل میں جلادیں۔ اگر گلاب کے پھول نہ ملیں تو کوئی بھی خوشبودار پھول سوکھے ہوئے یا تازہ لے لیں۔ چراغ بڑا لیں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ جب تیل میں خون پیدا ہو جائے تو سمجھیں کہ آسیب جل گیا۔

فتیلے کا نقش یہ ہے۔

ھو ا ا	ھامان لعین	ابلیس لعین مردود	فرعون لعین
عنت ھو ا ا	شیطان / ھامان (figure)	فرعون ھو ا ا	دھنا ابلیس
جنرل ابلیس لعین			لعین مردود فرعون
ھامان لعین	ابلیس قادری	فرعون	ھو ا ا
فرعون	ھامان	ابلیس لعین	ھو ا ا
ابلیس لعین	ھو ا ا	فرعون	ابلیس لعین
ابلیس لعین	ھو ا ا	لعین ھامان	فرعون
ھامان لعین	فرعون لعین	ابلیس لعین	ھو ا ا

طریقہ ۱۰۲ مندرجہ ذیل فتیلہ بھی آسیب کو جلانے اور دفع کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے ـــــ حسب قاعدہ کورے چراغ میں جلائیں اور پھول خوشبودار چراغ کے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ آسیب حاضر ہو کر جل جائے گا۔

فتیلہ اس طرح بنائیں۔

عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح
عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح عح

طریقہ ۱۰۳ مندرجہ ذیل نقش فتیلہ بنا کر اتوار کی شب، پیر کی شب یا بدھ کی شب میں جلائیں۔ چراغ نو میں حسب قاعدہ جلائیں انشاء اللہ جو بھی آسیب ہوگا۔ نقش کے مؤکلین اس کو چراغ کی لو میں حاضر کریں گے۔ فتیلہ گائے کے گھی میں جلائیں۔ لوبان کی الگ سے دھونی دیتے رہیں اور ادھ چھٹانک شیرینی اور کچھ تازہ پھول چراغ کے قریب رکھیں۔ پھر اس شیرینی اور پھولوں کو بھی چراغ کے ساتھ تالاب میں پھینک دیں۔ نقش کے پیچھے مریض اور اس کی ماں کا نام لکھ کر نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔

جو کچھ اس مریض کے جسم میں ہے اور تکلیف دیتا ہے، اے مؤکلو اس کو حاضر کرو اور جلا دو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱	۴۸	۲	۷
۶	۳	۴۵	۴۴
۴۷	۴۲	۸	۱
۴	۵	۴۳	۴۶

طریقہ ۱۰۴ اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ چند دن میں آسیب دفع ہو جائے گا اور مریض کو آرام ملے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۹۱۲	۱
۴۹۱۱	۲	۷	۱۲
۳	۴۹۱۴	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۹۱۳

۸	۱۳	۳	۱۰
۱۱	۲	۱۶	۵
۱۴	۷	۹	۴
۱	۱۲	۶	۱۵

طریقہ ۱۰۵ اگر کسی شخص کو جن یا آسیب ستاتا ہو یا جن و آسیب کا اثر محسوس ہوتا ہو تو صبح و شام یہ پڑھے ـــــ صرف ایک بار صبح ایک بار شام ـــــ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل رب

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ اس کے بعد ایک ایک مرتبہ معوذتین پڑھے۔ انشاء اللہ چند دن اس پر عمل کرنے کے بعد زبردست سکون اور آسیبی اثرات سے نجات محسوس کرے گا۔

طریقہ ۱۰۶ اگر کسی شخص پر آسیب کا اثر محسوس ہو تو یہ مندرجہ ذیل نقش بڑے سے کاغذ پر لکھ کر مریض جہاں لیٹا ہو اس کے سامنے دیوار پر چسپاں کر دیں بڑے سے کاغذ پر بڑے بڑے حروف میں اس کو لکھیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہو جائیگا۔
نقش یہ ہے۔

ابابکر عمر رض
علی
نعبد اللہ اشراھیا ایاک نعبد
ایاک نستعین
عثمان
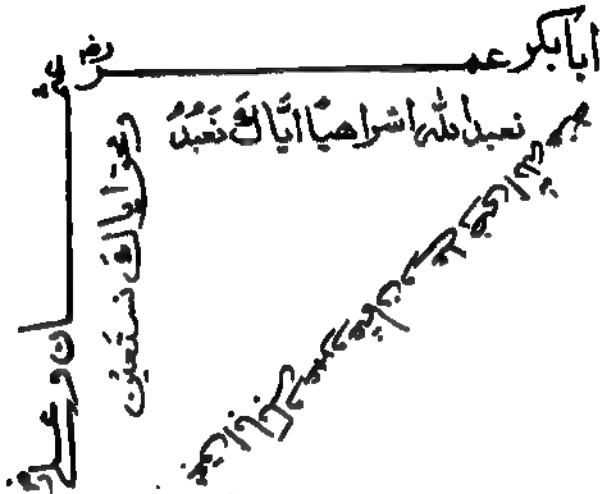
طریقہ ۱۰۷ اگر کسی مکان پر زبردست اثر ہو تو عامل صاحبِ مکان یا کسی اور شخص کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ لکھدے۔ اور اس سے کہدے کہ جا کر باہر دروازہ پر دائیں ہاتھ سے دستک دے ـــــ انشاء اللہ جنات اسی وقت مکان خالی کردیں گے۔
دستک کیلئے یہ طلسم لکھیں۔

ط ۱۱۷۵۵ م ط ۱۱۷۵۵ م ط ۱۱۷۵۵ م
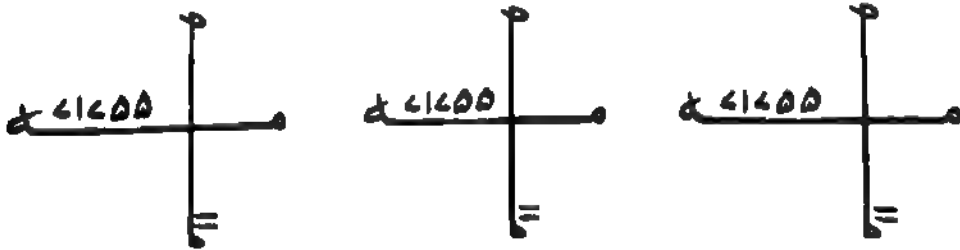
طریقہ ۱۰۸ اگر کسی کو آسیب پری یا جن کی شکایت ہو تو عامل کو چاہیئے کہ وہ چہل کاف کو سات مرتبہ کڑوے چھٹانک بھر تیل پر دم کرے اور اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھے اس کے بعد اس تیل کا ایک قطرہ کسی پچکاری وغیرہ سے یا ڈراپر وغیرہ سے مریض کے کان میں ٹپکائے پہلے دائیں کان میں پھر بائیں کان میں اس بوند کو کان میں ٹپکانے کے بعد کان کو خوب ہلا کر تیل کو اندر تحلیل کر دیں۔ تیل کسی بھی صورت میں کان سے باہر نہ آئے۔ اس کے بعد سارے کڑوے تیل میں پڑھے ہوئے تیل کی ۳ بوندیں ڈراپر وغیرہ ہی سے ڈال دے اور مریض کے پورے جسم کی اس تیل سے مالش کرائے۔ سات دن تک یہ عمل برابر لگاتار کیا جاتا رہے۔ تیل ایک بار پڑھ کر رکھ لے۔ اگر مریض اکتائے تو تیسرے دن یہ عمل کرے لیکن تعداد سات کی پوری کرے اس صورت میں ۱۴ دن میں عمل کی تکمیل ہوگی۔ انشاء اللہ مریض بالکل صحتیاب ہو جائے گا۔ اگر گلے میں چہل کاف کا نقش بھی باندھ دیں تو اور بھی جلدی آسیبی

اثرات سے نجات مل جائے گی۔

چہل کاف یہ ہیں۔

کَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ كَلَكِ تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ تَحْكِي مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَ قَدْ كَفَانِي كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ۔

چہل کاف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۸	۱۶۶۱	۱۶۶۴	۱۶۵۱
۱۶۶۳	۱۶۵۲	۱۶۵۷	۱۶۶۲
۱۶۵۳	۱۶۶۶	۱۶۵۹	۱۶۵۶
۱۶۶۰	۱۶۵۵	۱۶۵۴	۱۶۶۵

طریقہ ۱۰۹ اس نقش کی ۴ بتیاں ساعتِ مشتری یا عطارد میں بنالی جائیں۔ دن کی کوئی قید نہیں ہے۔ پھر بوقتِ ضرورت ان بتیوں کو فتیلہ بنا کر ایک ایک کر کے چاروں کو جلاتے جائیں اور اس دوران مریض سے تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھتا اور اسی دوران عامل ایک پیالے میں عرقِ بادیان رکھ کر اس پر نادِ علی پڑھ کر دم کرتا رہے۔ جب چاروں بتیاں ختم ہو جائیں اور آخری بتی ختم ہونے کے بعد چراغ گل ہو جائے تو پھر وہ عرق جس پر نادِ علی پڑھ کر دم کیا گیا تھا وہ فوراً مریض کو پلا دیں ـــــ انشاء اللہ ایک ہی رات میں شفا ہوگی۔

نادِ علی یہ ہے ـــــ نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِعَظَمَتِكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ بِنُبُوَّتِكَ وَهُوَ وَهُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِوِلَايَتِكَ وَهُوَ عَلِيٌّ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ـــــ نقش یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بحق حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السّلام یا لومائیل سلیقون یا یکتانوش

طریقہ ۱۱۰ آسیب زدہ کیلئے مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر پہلے مریض کے داہنی ڈاڑھ کے نیچے رکھے۔ اسی وقت آسیب حاضر ہو کر بات کرے گا۔ اور اگر اس طرح حاضر نہ ہو تو پھر بائیں ڈاڑھ کے نیچے دبائے۔ انشاء اللہ اب ضرور حاضر ہوگا۔ اس سے قول و قسم لے پھر جانے کی اجازت دے اور اگر وہ آگر واپس نہ جانے کی بات کرے تو مندرجہ ذیل فتیلے کو روشن کر دے۔ انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

جو نقش ڈاڑھ کے نیچے رکھا جائے گا وہ یہ ہے۔

	۷۸۲۹	یابدوح		
یابدوح	۷۸۶ یابدوح	یابدوح ۴	یابدوح	یابدوح
	یابدوح ۸			
	یابدوح ۳۳ یابدوح		یابدوح	
یابدوح	یابدوح ۱۰	۹		
	۲ یابدوح	یابدوح		

جو فتیلہ روشن ہوگا وہ یہ ہے۔

ابلیس ابو جہل ہامان قارون ملعون

چند ضروری باتیں

عامل کو جن کے دفعیہ کی تدابیر اختیار کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

① مقامِ عمل پاک ہو ② اس جگہ کوئی عورت حائضہ موجود نہ ہو ③ اس مجلس میں زیادہ بات چیت سے گریز کریں ④ عامل عزیمت بآواز بلند پڑھے، ورنہ کم سے کم درود شریف تو بآواز بلند پڑھے ⑤ عمل کے وقت متعلقہ دھونی دیتا رہے ⑥ عمل کے مریض کے گلے میں کوئی بھی پرانا تعویذ موجود نہ ہو ⑦ عمل چھت دار مکان میں ہو، کھلے آسمان کے نیچے نہ ہو ⑧ مریض کو عامل کے رُو برو ہونا چاہیئے اگر مریض مرد ہو تو مرد ہی مریض کو عامل کے سامنے بٹھائے اور اگر مریض عورت ہو تو عورت ہی مریض کو عامل کے سامنے بٹھائے ⑨ عمل کا بہتر وقت بعد نمازِ عصر یا بعد نمازِ مغرب ہے ⑩ آسیب زدہ شخص کو اگر غسل کرانا ہو تو چھت دار جگہ غسل کرائیں کھلے آسمان کے نیچے نہ کرائیں ⑪ عامل دورانِ عمل حصار کے ساتھ ساتھ کوئی نقش برائے حفاظت اپنے بازو پر ضرور باندھ لے ⑫ عمل شروع کرتے وقت عامل اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور اپنے عاجز اور کمزور ہونے کا اعتراف کرے۔ ⑬ عمل سے پیشتر کچھ نہ کچھ صدقہ دے ⑭ عمل کے وقت عامل کا پیٹ کھانے سے پُر نہ ہو ⑮ عمل کے وقت عامل خوشبو وغیرہ کا استعمال کرے ⑯ جس عمل کی جو بھی تعداد ہو اس میں کمی بیشی نہ کرے ⑰ کسی وجہ سے ایک بار عمل کرنے سے کام نہ بنے تو اس عمل کو مکرر کرے۔

طریقہ ۱۱۱

جن بھوت اور آسیب کو دفع کرنیکا مجرب طریقہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری امت کیلئے ایک قابلِ قدر تحفہ حیوۃ الحیوان میں دلائل النبوت امام بیہقی رضی سے منقول ہے ایکدن حضرت ابودجانہ رضی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ رات کو میرے مکان میں چکی چلنے کی آواز آئی پھر یک بیک متواتر بجلی چمکتی نظر آئی جب میں نے غور سے دیکھا تو پھر ایک کالی گھٹا سی مجھے اپنے مکان کے صحن میں محسوس ہوئی اور اس کالی گھٹا میں سے انگارے اڑ کر میری طرف آتے ہوئے معلوم ہوئے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ تیرے گھر میں جن ہے۔ اور اس کے بعد حضرت علی رضی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے علی! تم قلم دوات اور کاغذ لاؤ۔ میں اس جن کے نام ایک خط لکھتا ہوں۔ حضرت علی قلم دوات اور کاغذ لے آئے تو آپ نے جنات کے نام اپنا فرمان جاری فرمایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خط روئے زمین کے تمام جنات کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ يَّطْرُقُ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالصَّالِحِيْنَ اِلَّا طَارِقٌ يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّارَحْمٰنُ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ دَاعِيًا حَقًّا اَوْ مُبْطِلًا فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نامۂ مبارک کو حضرت علی رضی سے لکھوا کر حضرت ابودجانہ رضی کو عطا فرمایا۔ حضرت ابودجانہ رضی نے رات کو اسے اپنے تکیہ میں رکھ لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مکان کے اندر سے رونے اور فریاد کرنے کی آواز آئی۔ ہائے مر گیا ہائے جل گیا۔ اے دجانہ اب میں تیرے گھر میں کبھی نہ آؤں گا۔ نہ تیرے قرب وجوار میں رہوں گا۔ مجھے معاف کر دے۔ مجھے چھوڑ دے، مجھے جانے دے۔ حضرت دجانہ رضی نے کہا کہ میں جب تک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ نہیں کروں گا ہرگز تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت دجانہ رضی نے فجر کی نماز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں پڑھی اور رات کا سارا واقعہ عرض کیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے دجانہ! جنات کی قوم پر رحم کر اور میرا نامہ وہاں سے ہٹا لے، ورنہ قیامت تک یہ جنات اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ حضرت دجانہ رضی نے وہ نامۂ مبارک اپنے تکیہ کے نیچے سے ہٹا دیا۔ تمام جنات ان کے گھر سے فرار ہو گئے اور اس کے بعد پھر کبھی ان کے مکان میں نہیں آئے۔

بھائیو! ـــــ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک سارے جہان کے جنات کے نام لکھا ہوا ہے۔ جس کسی کے مکان میں

جن، بھوت یا آسیب کا اثر ہو تو اس نامۂ مبارک کو کسی عامل سے لکھوا کر اپنے مکان میں لٹکا لے یا چسپاں کر دے، انشاء اللہ اس نامۂ مبارک کی برکت سے اثرات بد دفع ہوں گے، جس شخص کو جن بھوت کا اثر ہو اس کے گلے میں اگر یہ نامۂ مبارک لکھ کر تعویذ بنا کر ڈال دیا جائے تو جن، بھوت کی مجال نہیں کہ پھر ٹھہر سکے، انشاء اللہ فوراً رفع ہوگا۔

لیکن اس نامۂ مبارک سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے اس کی زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے ـــــ زکوٰۃ کی ترکیب یہ ہے کہ نصف رات کو غسل کرے اس کے بعد ۱۲ رکعات بہ نیت تہجد پڑھے، اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ وَالْاَصْغَرِ وَالْاَکْبَرِ صَاحِبِ الْکَوْثَرِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھے اس کے بعد ۱۳ مرتبہ نامۂ شریف کی تلاوت کرے اس کے بعد جب بھی یہ نامۂ مبارک کسی کو لکھ کر دے گا تو انشاء اللہ جن بھوت اور آسیب فوراً دفع ہوں گے۔

اس عمل کی تاثیر کو ثابت کرنے کیلئے لفاظی اور لسانی کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ پیغمبرِ آخر الزماں کا عملِ مبارک ہے اس کی تاثیر کے بارے میں ادنیٰ درجہ کا شبہ بھی ایمان کے کمزور ہونے کی دلیل ہے۔

تمام عاملین سے گزارش ہے کہ اس "فیضِ محمدی" سے وہ بھی مستفیض ہوں۔ جس طرح یہ خادم برابر اس "تحفۂ محمدی" سے برابر استفادہ کر رہا ہے اور خدا کی مخلوق کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

اس موضوع کے اختتام پر ایک ضروری بات

دریائے علم و معرفت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔ ہم نے اس موضوع پر ۱۱۱ طریقے پیش کئے ہیں۔ اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ جن و آسیب کو دفع کرنیکے طریقے بس اتنے ہی ہیں، اس تعداد سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب مجھ جیسا معمولی سا طالب علم ایک سو گیارہ طریقوں کی نشاندہی کر سکتا ہے تو وہ حضرات الاساتذہ جو اس فن میں ماہر و کامل ہیں ان کے دامنِ بیکراں میں تو اس طرح کا مال و زر تو جانے کس قدر ہوگا؟

میں خود انکے علاوہ بھی کچھ اور طریقے آسیب و جن کو دفع کرنیکے ابھی اور نقل کر سکتا ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جسطرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت انبیاء میں خاتم کی ہے، اسی طرح عملیاتِ جن و آسیب میں بھی آپکے فرمودہ عمل کی حیثیت خاتم ہی کی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گرانقدر عمل کے بعد بھی اس موضوع پر کچھ اور لکھنا میرے نزدیک نامۂ مبارک کی توہین ہے۔ فلہٰذا اس موضوع پر اب میں اپنے قلم کو روکتا ہوں اور اس فن سے دلچسپی رکھنے والوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کو استعمال میں لانیسے پہلے وہ اس باب کی ابتدائی سطور کو بار بار پڑھیں۔ اس میدان اور شرائط کی پابندی ہی کے ساتھ اس میدان میں کودیں۔ اگر کوئی بھی طالب علم اس میدان کی مشقتوں اور اس موضوع کی نزاکتوں کو نظر انداز کر کے اسطرف آئیگا اور کوئی نقصان روحانی یا جسمانی طور طور پر اٹھائے گا تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہوگا ـــــ میں تو صرف ناقل ہوں وہ تمام عاملینِ کاملین جو اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اور جنہوں نے دن رات کی محنت اور مشقت کے بعد یہ قیمتی اثاثہ ہمارے لئے چھوڑا ہے کسی کی رجعت اور الٹ پھیر کے ذمہ دار ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اس میدان میں آئیں تو اس کام کو گڑیوں کا کھیل سمجھ کر نہ آئیں۔ شاید عملیات کی لائن سب سے زیادہ صعب اور مشکل لائن ہے۔ لیکن تھرڈ کلاس لوگوں نے اس لائن کو "کارِ طفلاں" بنا کر رکھدیا ہے۔ میں اپنے قارئین سے احتیاط کی تاکید در تاکید کے ساتھ اپنے قلم کو روکتا ہوں۔ اور بطورِ خاص ایک عمل برائے حفاظت پیش کرتا ہوں۔ جو ایک جن کا بیان کردہ عمل ہے۔ اگلے صفحے پر دیکھیں۔

باب ۱۲

عملیاتِ حاضراتِ آسیب و جنات

اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ جب آسیب زدہ کو کسی عامل کے پاس لے جاتے ہیں تو اس وقت آسیب رفو چکر ہو جاتا ہے اسلئے ہمارے بزرگوں نے آسیب کو مریض پر حاضر کرنیکے بیشمار طریقے تجویز کئے ہیں۔ ان طریقوں میں سے جن طریقوں کو خادم نے مفید اور مجرب پایا انہیں برائے استفادہ عاملین یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ باصلاحیت لوگ ان طریقوں سے فائدہ اٹھائیں گے اور خدمتِ خلق کے دوران خادم کو دعائے خیر میں یاد رکھیں گے۔

طریقہ ۱

۲۱، عدد شہد کی مکھیاں پکڑلی جائیں۔ جب یہ مرجائیں تو ان میں سے ہر ایک مکھی پر ۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر مع بسم اللہ دم کردیا جائے۔ پھر ان سب کو نئی روئی میں لپیٹ کر فتیلہ بنا لیا جائے اور نئے چراغ میں سرسوں کے تیل میں چراغ روشن کرکے حسب دستور کاجل بنا لیا جائے (کاجل بنانے کا طریقہ بالعموم سبھی کو معلوم ہوتا ہے) جب کاجل تیار ہوجائے تو سمجھیں کہ بفضلِ خدا آپ کو ایک نعمت مل گئی ہے۔ اب جب کسی بھی آسیب زدہ کی آنکھوں میں آپ اس کاجل کی تین تین سلائیاں اس کی آنکھوں میں ڈالیں گے تو انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہوکر ہمکلام ہوگا۔ مجرب اور آزمودہ طریقہ ہے۔

طریقہ ۲

مندرجہ ذیل نقش عروج ماہ میں جمعرات کے دن ساعتِ مشتری میں تیار کرکے رکھیں اور بوقتِ ضرورت آسیب زدہ شخص کو ایک نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہوکر ہمکلام ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

عجی عجی عجی

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

ہوجہ بلا برائے مریض ــــ امرشو

طریقہ ۳

جب کسی مریض پر آسیب یا جن وغیرہ کو حاضر کرنا ہو تو تین گلاب یا چنبیلی کے پھولوں پر تین تین مرتبہ عزیمت ملا پڑھ کر دم کرکے مریض کو ایک ساتھ تینوں پھول سنگھادے۔ انشاء اللہ آسیب یا جن جو بھی مریض کو پریشان

کرتا ہوگا فوراً حاضر ہو کر بولے گا۔ اگر بالاتفاق وہ حاضر نہ ہو تو ان ہی پھولوں پر تین تین مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کر کے مریض کو سنگھائے۔ انشاء اللہ اب ضرور حاضر ہوگا۔ مجرب عمل ہے۔

عزیمت ۱ یہ ہے ــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اللھم یاذی العرش الکریم والملک القدیم والصراط المستقیم ط ارسل الریاح وخالق الاصباح وباعث الارواح ویاجود الصباح یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا احد یا صمد یا فرد یا وتر واگر ترسائی بحق توریت وموسیٰ واگر مغی بحق زبور وداؤد واگر گبریائی بحق انجیل وعیسیٰ واگر مسلمان بحق فرقان حمید ومحمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وبحق جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل وبحق عزۃ جلال خدا حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

عزیمت ۲ یہ ہے ــ یا جبار بجبروت بالجبروت والجبروت فی الجبروت یا جبروت یا جبار۔

طریقہ ۴ خوشبودار پھولوں پر مندرجہ ذیل عزیمت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں پھر مریض کو یہ پھول سنگھائیں انشاء اللہ جن وغیرہ جو بھی مریض کو ستاتا ہوگا فوراً حاضر ہوگا۔

عزیمت یہ ہے ــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عزمت علیکم یا معشر الجن والارواح یا صاحب الشجر والوسواس الخناس من جنود ابلیس بحق میمون زنگی وبحق میمون حبشی وبحق میمون نوبی وبحق میمون ابن میمون من اعوان الھندی اخرج من البر والبحر والبحار واخرج من الشجر والاشجار واخرج من الکن والاکنان واخرج من البادی والوادی واخرج من الماء والعفریت واخرج من الجن والجنین من کل مکان بحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق اصف ابن برخیا وبحق دب تقطوش شیطان وبحرمۃ محمد ن المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا ھو قل یا ھو کلان یا قوبل یا قوبلان یا ھرقل یا ھرقلان یا عجوز ام الصبیان خذ ھذ ابا شد الاخذ بحق توریت موسیٰ وانجیل عیسیٰ وزبور داؤد وفرقان محمد ن المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وبحق جمیع الانبیاء والمرسلین سلام قولاً من رب الرحیم وامتازو الیوم ایھا المجرمون الم اعھد الیکم یا بنی ادم ان لا تعبدوا الشیطٰن انہ لکم عدو مبین ط ــــ ہر بلائے وہر آسیبے کہ در وجود فلاں ابن فلاں مستولی ومزاحم شدہ باشد حاضر شود حاضر شود حاضر شود

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لینا چاہیئے۔

طریقہ ۵ آسیب و جن کو حاضر کرنے کیلئے اس عزیمت کو ۱۱ مرتبہ خوشبودار پھولوں پر دم کر کے مریض کو سنگھائیں انشاء اللہ فوراً حاضری ہوگی۔ اس عزیمت کو عزیمت سلیمانی کہتے ہیں۔

عزیمت یہ ہے ــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عزمت علیکم فتحو لک حبیلک حبیلک الم صفکا صفکا الیثا الیثا جلسا بلسا طلسا سودا کھلا کھلا جلھلا جلھلا مھلا مھلا سجیا سجیا منسیا بنسیا بحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیھا السلام احضروا من جانب المشارق والمغارب من جانب الایمن ومن جانب الایسر بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وبحق عرش اللہ وکرسیہ۔

طریقہ ۶ آسیب کو حاضر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عزیمت کو تین خوشبودار پھولوں پر سات مرتبہ پڑھ کر مریض کے سرہانے پھول رکھدے۔ انشاء اللہ فوراً آسیب حاضر ہو کر گفتگو کریگا۔

عزیمت یہ ہے ـــــ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَالِکَ الْاَرْوَاحِ لَفْظُوْشٌ صَادِعًا اُحْضُرُوْا یَااَصْحَابَ الْجِنِّ وَالشَّیَاطِیْنِ مِنْ جَانِبِ الْاَیْسَرِ وَالْاَیْمَنِ۔

طریقہ ۔ ۷ طریقۂ زکوٰۃ عملِ حاضرات آسیب، دیو، پری وغیرہ کا یہ ہے کہ اس عزیمت کو، اَلْمَصُوْا الْحَاشُ مہر حق شرح، بہ نیت دعوت ۴۰ روز تک ہر روز ۳۲۵ مرتبہ پڑھے۔ پہلے دن پڑھے تو کمسن بچوں کو کچھ شیرینی بھی تقسیم کردے، تمام چلّہ کے بعد ۱۵ مرتبہ ہر نماز کے بعد مذکورہ عزیمت کو تازندگی پڑھتا رہے۔ جب آسیب وغیرہ کی حاضرات کرنی ہو تو کسی لڑکے کو جس کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو غسل کراکر پاک لباس پہنا کر سفید اور پاک چادر پر بٹھادے۔ اس کے سیدھے ہاتھ میں "یا علی" لکھے۔ اور اس طرح لکھے ـــــ یا علی ـــ پھر مذکورہ عزیمت کو ۱۵ مرتبہ پڑھ کر لڑکے پر دم کرے اور سیاہ گول دائرہ پر عطر لگادے اور لڑکے کی آنکھوں میں تین تین مرتبہ یاکریم پڑھ کر دم کردے۔ پھر لڑکے سے پوچھے کہ سیاہی میں کیا نظر آتا ہے ـــــ اس سیاہ گول دائرے میں مذکورہ عزیمت کا مؤکل اسماعیل انشاءاللہ نظر آئے گا۔ اگر مؤکل سرخ لباس میں نظر آئے تو عمل اسی وقت موقوف کردے۔ اگر سیاہ پوش ہو تو دوست شیطانی سمجھے۔ اور اگر سبز لباس میں نظر آئے تو بہتر ہے ـــــ پھر عامل لڑکے سے کہے کہ مؤکل سے ہمارا اسلام کہو اور پوچھو کہ فلاں شخص پر کوئی آسیب ہے، یا جسمانی بیماری اگر آسیب ہے تو اس کو گرفتار کرو۔ اگر آسیب ہوگا تو مؤکل اس گرفتار کرکے لادے گا۔ پھر اگر عامل چاہے تو اس آسیب کو قید میں رکھے، یا قول و قرار کے بعد آزاد کردے۔ عامل جو حکم دے گا مؤکل وہی کرے گا۔ اور اگر مؤکل جسمانی بیماری بتلائے تو اس سے اس کا علاج معلوم کرے۔ انشاءاللہ وہ صحیح رہنمائی کرے گا۔ یہ عمل بے ضرر بھی ہے اور مجرب بھی ہے۔

طریقہ ۔ ۸ آسیب کی حاضری کیلئے مندرجہ ذیل شکل بنائیے اور اپنا حصار کرلے، جہاں کو توال جیبال لکھا ہے وہاں عطر لگاکر مریض کو یہ کاغذ دیدے جس میں شکل بنائی ہو اور مریض سے کہے کہ عطر پر نظر جمائے رکھے خوشبودار پھول مریض کے پاس رکھدے۔ انشاءاللہ آسیب حاضر ہوگا اور مریض اسے دیکھے گا اور بات کرے گا۔ مریض کی جن و آسیب سے قول و قرار کے بعد اسے جانے کی اجازت دے۔
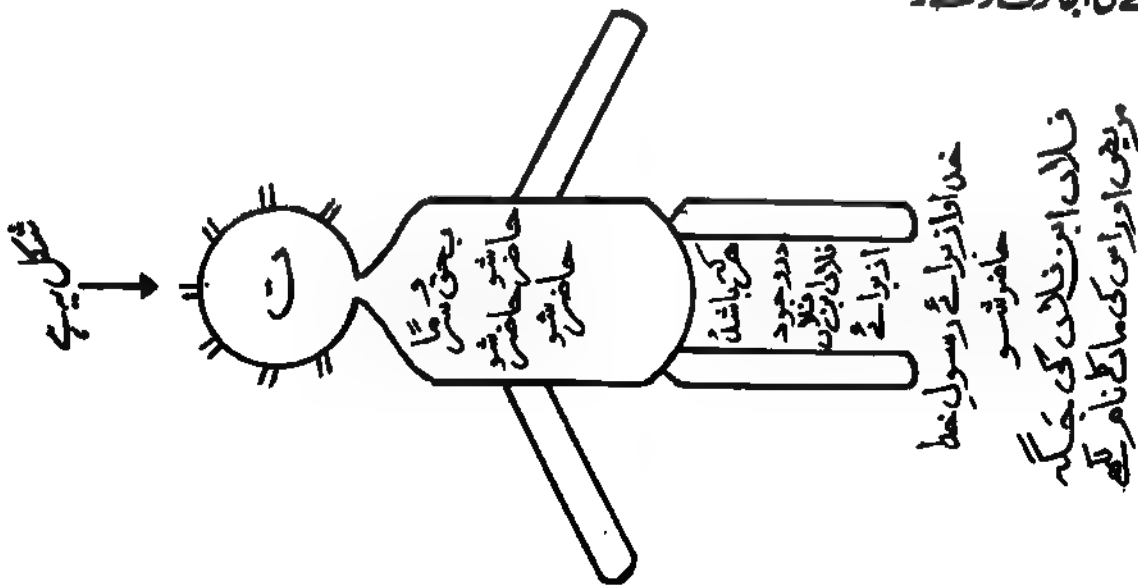
طریقہ ۔ ۹ آسیب کو حاضر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو ۱۳ مرتبہ ہلدی، لہسن اور کالے بکرے کے بالوں پر پڑھ کر دم

کریں پھر اس سے مریض کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ فوراً حاضری ہو گی۔

عزیمت یہ ہے ــــــ اَبْرَغَتُ بِعِزَّۃِ اللہِ وَقُدْرَتِہٖ اِسْتَفْتَحُ فَھُوشُ قَرَہٗ قَرَہٗ شَتُ ھَذَمَاھَدَمَا بَرَئِیًا اُحْضُرُوْا یا اَصْحَابَ الْجِنِّ وَالشَّیٰطِیْنِ مِنْ جَانِبِ الْاَیْمَنِ وَالْاَیْسَرِ مِن جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ۔

آسیب کو حاضر کرنیکے بعد عامل کو اختیار ہے کہ چاہے قول و قرار کے بعد آزاد کر دے یا قید کر دے یا جلا کر راکھ کر دے۔

طریقہ نمبر ۱۰

ایک اور کامیاب طریقہ علاج اور حاضرات کا یہ ہے کہ لڑکا جس کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو اسے غسل کرائیں۔ اور پاک صاف جگہ بٹھائیں۔ اگر کچی زمین تازہ گوبری کی ہوئی ہو تو زیادہ ہے ورنہ پھر پاک کپڑا ہو مریض کو بھی غسل کرائیں۔ اگر غسل ممکن نہ ہو تو مریض کو وضو کرا دیں اور مریض کو بھی پاک کپڑے پہنا کر اسی جگہ بٹھا دیں۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایصالِ ثواب کی غرض سے شیرینی بچوں میں تقسیم کر دیں۔ پھر فتیلہ کورے چراغ میں جلائیں۔ اور مریض سے تاکید کریں کہ وہ فتیلے کی طرف نگاہ رکھے اور لڑکے کو بھی تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے اور عامل ان تمام کاموں سے پہلے اپنا اور لڑکا اور مریض اور چراغ جہاں رکھا ہو سب چیزوں کا حصار کر لے۔ پھر یہ عزیمت پڑھیں اور سات مرتبہ پڑھیں۔

عزمتُ علیکم قسمتُ علیکم مالکانِ سُلطانُ الجِنِّ وَالاِنْسِ اُحضُرُوا وَاُحضُرُوا مِنْ جانبِ المَشارِقِ وَالمَغارِبِ والجنوبِ والشمالِ بحقِ سلیمان ابن داؤد علیہ السّلام بحقِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ محمدٌ رسول اللہ ــــــ اس عزیمت کو پڑھتے ہوئے ثابت اڑد کے دانے لڑکے کے عامل مارتا رہے۔ عزیمت سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکے کو چراغ کی لَو میں کوئی جھاڑو دینے والا نظر آئے گا۔ اور کوئی سقہ آکر چھڑکاؤ کرے گا، پھر آگر کوئی فرش بچھائے گا۔ جب لڑکا ان باتوں کی اطلاع دے تو عامل کو چاہئیے کہ فوراً یا فتاحُ یا فتاحُ پڑھنا شروع کر دے۔ کچھ دیر کے بعد بادشاہ حاضر ہو گا۔ اور اپنے نام و پتہ کے ساتھ سلام عرض کرے گا، اس طرح کہ میں فلاں ہوں۔ فلاں فقیر کا مرید ہوں۔ السّلام علیکم ــــ اس کے بعد عامل اپنا مقصد لڑکے کی معرفت بیان کرے۔ اس شخص کو کون پریشان کرتا ہے، یا کسی نے اس پر جادو کرایا ہے۔؟ پھر لڑکے سے کہے کہ بادشاہ سواروں کو روانہ کرے اور ستانے والی چیز کو گرفتار کر کے لائیں۔ جب یہ بات ۳ مرتبہ لڑکا کہے گا تو بادشاہ سواروں کو حکم دے گا اور موکلین آسیب وغیرہ کو گرفتار کر کے لے آئیں گے۔ عامل چاہے تو اس کو قتل کرا دے اور مجلس برخواست کر دے۔ یہ عمل بفضلِ خدا ہمیشہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ یقین ہر معاملے میں شرط ہے ــــــ جو فتیلہ چراغ میں جلایا جائے گا وہ یہ ہے۔

یا طیور، یالوس یالوسانیا یافرعون یانمرود یاشداد	ج ل ج ج ف ی یا بدوح	یا ابلیس یا اکتانوس بحق علیقًا ملیقًا تلیقًا محلوقًا انت تعلم ما فی قلوبھم
۱	۲۹۷	۲۹۴	۸
۲۹ع	۷	۲	۲۹۶
۶	۲۹۲	۲۹۹	۳
۲۹۸	عو	ع	۲۹۳

[illegible]	اصاوث هر دروجودفلاں ابن فلاں حاضر شود خاکستر شود	[illegible]

طریقہ ۱۱۱

اوّل سورۂ قریش کی زکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء ۳۱۲۵ مرتبہ سورۂ قریش (پارہ ۳۰) روزانہ چالیس روز تک پڑھے، ترکِ حیوانات اور پرہیز جلالی کرے۔ چالیسویں روز شیرینی تقسیم کرے اور ایصالِ ثواب کرے اس کے بعد یعنی چلّہ پورا ہونے کے بعد ۲۱ مرتبہ روزانہ مذکورہ سورت پڑھتا رہے۔

① سورۂ قریش کے عامل میں مندرجہ ذیل خصوصیات انشاء اللہ پیدا ہوں گی۔
② اگر عامل کسی آسیب زدہ کو اپنا سلام کہلا کر بھیجے گا تو آسیب فوراً بھاگ جائے گا۔
③ اگر سورۂ قریش عطر یا پھول پر سات مرتبہ دم کر کے مریض کو سنگھا دے گا تو آسیب فوراً حاضر ہو گا۔
④ اگر ۷ مرتبہ سورۂ قریش پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کے اوپر چھینٹیں دے گا تو آسیب چیخے اور چلّائے گا اور مثل آگ کے جلے گا۔
⑤ اگر عامل آسیب کو مریض ہی کے بدن میں قید کرنا چاہے تو تین گنڈے نیلے رنگ کے سات سات ڈورے کے ساتھ گرہ کے ساتھ تیار کرے۔ اوّل گنڈا جو گلے میں باندھا جائے گا مریض کے اس میں درمیان کی ۳ گرہ تین پھندوں کی لگائے اور ہر گرہ پر ۱۱-۱۱ مرتبہ مذکورہ سورت پڑھ کر دم کرے باقی ۴ گرہ پر ۷، ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اسی طرح دو گنڈے اور تیار کرے اور انہیں مریض کے دائیں بائیں بازو پر باندھے۔ جب تک یہ گنڈے نہیں کھولے جائیں گے۔ آسیب فرار نہیں ہو سکے گا۔

اگر آسیب دورانِ گفتگو پریشان کر رہا ہو تو ۱۰۱ مرتبہ سورۂ قریش پڑھ کر عطر یا پھول پر دم کر کے مریض کو سنگھائے۔ انشاء اللہ وہ عاجز اور تنگ ہو کر اطاعت کی راہ اختیار کرے گا۔

اگر کسی بھی مریض کو سورۂ قریش پانی پر ۱۱ مرتبہ دم کر کے پلائے تو انشاء اللہ مریض کو ہر مرض سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۱۱۲

یہ ترکیب جنّات کے بادشاہ یکتانوش کو حاضر کرنے کی ہے۔ لیکن پہلے اس عزیمت کی زکوٰۃ نکالنی چاہیئے۔ زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ عزیمت چالیس دن تک ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اور اس عرصے میں ہر قسم کے گوشت سے پرہیز رکھے۔ جب حاضرات کرنی ہو تو کاغذ پر مندرجہ ذیل نقش لکھ کر چراغ روشن کرے اور چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈالے مریض کو چراغ کے سامنے بٹھا دیں۔ شاہِ جنّات کا لڑکا حاضر ہو گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۷۵	۱۶۵۷۸	۱۶۵۸۲	۱۶۵۶۸
۱۶۵۸۱	۱۶۵۶۹	۱۶۵۷۴	۱۶۵۷۹
۱۶۵۷۰	۱۶۵۸۴	۱۶۵۷۶	۱۶۵۷۳
۱۶۵۷۷	۱۶۵۷۲	۱۶۵۷۱	۱۶۵۸۳

آنچہ در بدن فلاں ابن فلاں آسیبے و جنے و بھوتے و چڑیلے کہ ایذا می دہد بسوزد و بحق یکتانوش حاضر شو حاضر شو حاضر شو

عزیمت یہ ہے ـــــ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَجِبْ یَا مَہَائِیْلُ یَا عَمَاقِیْلُ یَا تَنْقَتَابِیْلُ یَا سَائِیْلُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اُحْضُرُوْا وَ الْمُسَخَّرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ بِحَقِّ نَہُمُوْشٍ نَسْلِیقًا حَرْنُوْشٍ حَرْنُوْشٍ عَدُوْشٍ ھُرْدُوْشٍ بِحَقِّ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاَرْوَاحِ وَالشَّیَاطِیْنِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ مِنْ جَانِبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا یَا فَتّمِ علے حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؐ۔

باب ۱۳

بندشِ آسیب و جن

طریقہ ۱ جب کسی مریض کے سر پر عامل نے کسی آسیب و جن کو حاضر کیا ہو یا بذاتِ خود آسیب و جن حاضر ہو اور اس کو قید کرنا ہو تو سرخ ریشم کا دھاگہ لے اور پھر سات تار کا ایک گنڈا بنائے اس طرح سات سات تار کے پانچ گنڈے بنالے اور ہر گنڈے پر سات گرہ لگائے۔ ہر گرہ پر مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر دم کر کے پھر گرہ کو بند کرے۔ بوقتِ ضرورت ایک گنڈا مریض کے گلے میں باندھے، دوسرا داہنے بازو پر باندھے تیسرا بائیں بازو پر باندھے چوتھا گنڈا داہنے پیر میں اور پانچواں گنڈا بائیں پیر میں باندھے انشاءاللہ آسیب و جن قید ہوگا اور راہِ فرار اختیار نہ کر سکے گا۔ جب تک گنڈے بندھے رہیں گے۔

آیت یہ ہے ــــ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

طریقہ ۲ آسیب و جنات کو قید کرنے کیلئے اس عزیمت کو کام میں لائیں، انتہائی مفید اور مجرب ہے۔ اگر مریض عورت ہے تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی، دونوں انگلیوں کو اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑے اور اگر مریض مرد ہے تو اس کے داہنے ہاتھ کی مٹھی بند کرا کر اپنے ہاتھ میں اس کا دایاں ہاتھ پکڑے اور مندرجہ ذیل عزیمت کو ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کرے انشاءاللہ آسیب و جن قید ہوگا اور راہِ فرار اختیار نہ کر سکے گا۔

عزیمت یہ ہے ــــ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذِكْرُ طَاهِرٍ يَنْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ بِقُيُوْدِيْهِ يَا رُوْحُ يَا قُدُّوْسُ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بند شو۔

طریقہ ۳ اس حصار کو تین مرتبہ پڑھ کر چھری یا چاقو پر دم کر کے آسیب زدہ کے چاروں طرف حصار کرے۔ انشاءاللہ آسیب بھاگنے نہ پائے گا۔ وہ حصار یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گرد بگرد حصار در ہزار حصار باد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ گرد او حصار بستم قفل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۔

طریقہ ۴ آسیب و جن کو حاضر ہونے کے بعد قید کرنے کیلئے مریض کے پیشانی کے بالوں پر (چند بالوں) پر تین گرہ لگائے۔ پہلی گرہ کو بند کرتے وقت عليمًا مليقًا مليقًا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِىْ قَلْبِهِمْ طليقًا پڑھ کر دم کرے۔ پھر گرہ کو بند کرے۔ دوسری گرہ پر سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ پڑھ کر دم کر کے گرہ لگائے، تیسری گرہ پر فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ عقد تم عقد تم عقد تم عقروش عقروش عقروش قرقیش قرقیش قرقیش حَسْبُنَا حَسْبُنَا بحق سلیمان ابن داؤد علیہم السلام بند شو بند شو بند شو تا مرنکشایم ہیچ نکشاید ــــ انشاءاللہ آسیب و جن قید ہوں گے اور فرار نہ ہو سکیں گے۔

طریقہ ۵ اول چاروں قل پڑھیں پھر سورۂ قریش (پارہ ۳۰) پڑھیں اور یہ دو آیتیں پڑھیں۔ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ

وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ۔ پھر اس کے بعد آسیب زدہ کے بال اپنے ہاتھ میں لیکر اسی عمل کا پھر تکرار کریں اور آخیر میں یہ آیت پڑھ کر بالوں میں گرہ لگادیں۔ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَ اَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا۔

عامل کو چاہیئے کہ اس طرح کے عملیات کرتے وقت اپنا حصار کرلے اور ارنڈ کی لکڑی اپنے پاس رکھے۔ اگر آسیب زیادہ پریشان کرے تو ارنڈ کی لکڑی سے مریض کو آہستہ آہستہ مارے اگر اس پر بھی آسیب عاجز نہ ہوں تو ایک نیلے رنگ کا فتیلہ بنائے جس میں یہ یہ اسمار لکھے۔

فرعون لعین، شداد لعین قارون لعین نمرود مرد ابلیس تلبیس

اس کاغذ کو جس پر یہ اسمار تحریر ہوں، نیلا کپڑا لپیٹ کر اس پر مندرجہ ذیل عزیمت تین بار پڑھ کر دم کردیں پھر اس کو جلاکر اسکا دھواں مریض کی ناک میں پہنچائیں۔ انشاء اللہ فوراً اثر ہوگا۔

عزیمت یہ ہے ـــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم علیقا ملیقا خالقا مخلوقا انت تعلم ما فی قلوبھم ملیقا ما فرق فہ مالوقی وداللوق فرعون نمرود شداد وعاد ۔

اس کے بعد آسیب بہت زیادہ گریہ وزاری کرے اور کہے مجھے چھوڑ دو دہائی سلیمان دہائی فیقطوش دہائی محمد رسول اللہ کی تو اس سے شرط رکھیں اور عہد کرائیں کہ آئندہ وہ کسی انسان کو تکلیف نہیں دے گا۔ جب وہ عہد کرلے تو پھر بال مریض کے کھول دیں گرہ نہ کھلے تو بال کاٹ دیں۔

جن کو بوتل میں بند کرنے کا عمل

سب سے پہلے مندرجہ عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں شروع کرے اور بعد نماز عشاء ۱۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھے، چالیسویں دن بزرگانِ دین کو ایصالِ ثواب کرے اور کچھ شیرینی بچوں میں تقسیم کرے، بہتر ہے کہ سفید زردہ پکا کر کمسن بچوں کو کھلائے خواہ وہ بچے اپنے ہی گھر کے ہوں۔ اس کے بعد تا عمر اس عزیمت کو ۱۱ مرتبہ روزانہ عشاء کے بعد پڑھتا رہے۔

عزیمت یہ ہے ـــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سلکاث سلکاث سلکاث یلکاث یلکاث یلکاث یلکاث حیذ حیذ حیذ جنکس منکس جلو ملو بلو بلو یلو یا قہار تقہرت بالقہر والقہر فی القہر قہرت یا قہار یا جنوث حبیکث حاضر اذر دیم حاضر شود ھی تخت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام۔

تخت سلیمان یہ ہے۔

تخت سلیمان علیہ السلام

۱۹۱، ۱، ۲۰، سلیمان، بہر، سلیمان، ۶۰، ۱۹۱	دروازہ	۱۳، ۲۰، ۶۰، ۵، ۱۹، ۲۰، ۱۰، ۱۶، ۱۶

وقتِ ضرورت جب کسی جن کو قید کرنا ہو تو اس تخت سلیمان کو بدھ کے دن صبح ۶ اور ۷ کے درمیان لکھیں پھر نیا چراغ جلائیں اور تختِ سلیمان والا نقش مریض کے دونوں ہاتھوں میں پکڑوا دیں۔ اور مریض اس نقش کو دیکھتا رہے۔ انشاء اللہ جن تخت سلیمان میں دروازے کی طرف سے داخل ہوگا۔ اس وقت ایک بوتل مضبوط ڈاٹ والی تیار رکھیں۔ تخت سلیمان کا دوسرا کونہ بوتل کے منہ کے پاس رکھیں اور عامل ہدایت کرے کہ بوتل میں داخل ہوجا۔ اسی وقت جن بوتل میں داخل ہوجائے گا۔ علامت یہ ہے کہ اسی وقت بوتل میں دھواں محسوس ہوگا۔ دھواں محسوس ہوتے ہی مذکورہ عزیمت ایک مرتبہ پڑھ کر بوتل پر ڈاٹ کس کر چڑھا دیں۔ اور اس کے بعد اس بوتل کو کسی قبرستان میں گہرا گڑھا کھود کر دفن کر دیں۔

طریقہ ۲ پہلے مریض پر کسی بھی طریقے سے آسیب و جن کو حاضر کرے پھر گوگل، لوبان، زرد لکڑی، اسپند اور سرسوں لیکر سات مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر ان چیزوں پر دم کرے پھر ان سے چاروں طرف مریض کے دھونی دیتا رہے یہانتک کہ آسیب کی طاقت ختم ہوجائے گی۔ اور وہ نیم مردہ ہو کر رہ جائے گا۔ اس وقت مریض کو تا آسمان آگ ہی آگ نظر آئے گی۔ عامل ہرگز ہیبت نہ کھائے اور اس وقت ایک بوتل تیار رکھے اور حکم دے کہ اس بوتل میں داخل ہو جاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد بوتل کا رنگ گدلا ہوجائے گا۔ سمجھ لے کہ وہ چیز بوتل میں داخل ہو گئی۔ فوراً ڈاٹ چڑھا دے اور ڈاٹ چڑھاتے وقت یہ پڑھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ (سپارہ ۱ اور ۲۲)

منہ بند کرتے وقت ایک مرتبہ جو عزیمت پڑھی جائے گی وہ یہ ہے۔ عَقَدْتُ عَقَدْتُ عَقَدْتُ عَقْرَقِش عَقْرَوش قَرْقِش قَرْقِش حَسْبُنَا حَسْبُنَا حَسْبُنَا لَکَ لِقُیُوْدِ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاؤْدَ علیہ السلام بِصَدِّ ہزار بند آہنی کردم تا من نکشایم ہیچ نکشاید بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وبحق ایں نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام۔ اس کے بعد اس بوتل کو کسی قبرستان میں یا جنگل میں دفن کر دے۔

دھونی کی چیزوں پر جو عزیمت ۷ مرتبہ پڑھی جائے گی وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۔ بحق یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ بحق انجیل عیسیٰ و توریت موسیٰ و زبور داؤد و فرقان محمد رسول اللہ بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وبحق ایں نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام یا مطلق مبیخسا ماج یا طھموشا مالیوبن تادعا یا مقططوار حایا مسلمیا یا مقططلون یا قوم لوت یا مصہار حبش یا سماسلخ منیس یا مططاطفع یا مصطفیٰ بحق طوشوشائیل بحق ازحضورائیل دردقیائیل و ھموزائیل برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طریقہ ۳ اگر آسیب زبردست ہو اور عامل پر حملہ کرے تو عامل کو چاہئے کہ آسیب زدہ کے آہستہ سے طمانچہ مارے اور اس کے کان میں پڑھے۔

قال امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب ولی اللہ حشا شا حشا شا حشا شا مخاخا مخاخا مخاخا اور بائیں کان الٹ کر پہلے مخاخا مخاخا مخاخا کہے اس کے بعد حشا شا حشا شا حشا شا کہے، پھر مریض کو اپنے سامنے بٹھالے اور زمین پر چھری سے یہ شکل بنائے۔

(یہ مریض کی جگہ ہے) ــــ لطـــــــہ ــــ (یہ عامل کی جگہ ہے)

جب آسیب آئے تو گول دائرے کے سامنے ایک خط کھینچ دے اس طرح ــــ ۔ لطـــــــہ | ــــ اور اس وقت گندھک کی دھونی دیتا رہے۔ پھر کچا سوت لیکر اس کے سات تاروں پر، مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ دے، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الدَّیَّانُ وَاَنَا الْخَائِفُ فَنْ یَدْعُ الْخَائِفَ اِلَّا الدَّیَّانُ یَارَبِّ اَجِبْ دَعْوَتِیْ یَاجِبْرَائِیْلُ یَادَرْدَائِیْلُ یَارَفْتَمَائِیْلُ یَاتَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ یَابُدُّوحٌ اگر آسیب بہت ہی بُرا ہوگا تو پہلی گرہ پر حاضر نہیں ہوگا۔ دوسری ورنہ پھر تیسری پر لازماً آجائے گا۔ اس وقت ایک مضبوط قسم کی بوتل اوپر بنائی ہوئی شکل کے برابر میں لٹا دے اور بوتل کا منہ عامل کی طرف ہو اور اس کا آخری سِرا شکل کا جو دائرہ ہے اس کے برابر میں ہو اس وقت اُس خط کو انگلی سے مٹا دے جو شکل کے برابر میں کھینچا جائے۔ اور چھری سے دائرے کا منہ کھول دے اس طرح ــــ ۔ ــــ لطـــــــہ اور مذکورہ عزیمت پڑھنی شروع کرے۔ آسیب و جن بوتل کے اندر داخل ہو جائے گا۔ فوراً بوتل کو بند کر کے اس پر موم چڑھا دے اور جنگل میں لے جا کر دفن کر دے۔

طریقہ ۴ گرفتاریٔ آسیب کیلئے یہ عمل بھی مجرب ہے۔ پہلے اس عمل کی زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیئے۔ اس کا طریقہ یہ ہیکہ عروج ماہ میں کسی بھی دن سے شروعات کریں اور مندرجہ ذیل عزیمت کو چار سو مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں۔ بعد نماز عشاء پرہیز بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ چالیس دن تک گائے اور مچھلی کے گوشت سے پرہیز کریں۔

عزیمت یہ ہے ــــ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الْاِنْسِ دَبطًا عَلاً مَحْلاً نَشْرًا نَشْرًا یَحْشُرًا مُحْشَرًا بِحَقِّ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

جب جن کو قید کرنا ہو تو جن زدہ آدمی کو ایک پاک صاف سفید چادر پر بٹھا دیں۔ اس کے قریب خوشبو دار پھول رکھدیں۔ اور یہ پھول ایک طشت میں پانی بھر کر اسمیں رکھدیں۔ عود وغیرہ جلائیں اور مذکورہ عزیمت پڑھنی شروع کریں۔

عزیمت پڑھنے سے پہلے عامل کو چاہیئے کہ اپنا حصار کر لے۔ ابھی چند بار ہی وہ عزیمت پڑھے گا کہ وہ جن حاضر ہوگا جو مریض کو ستاتا ہے۔ اس وقت عامل کو ایک مضبوط قسم کی بوتل طشت کے برابر میں رکھ لینی چاہیئے۔ اور وہ عزیمت برابر پڑھتا رہے تھوڑی دیر کے بعد جن بے دم ہو جائے گا اور فریاد و فغاں کرے گا۔ اس وقت عامل کو یہ حکم دینا چاہیئے کہ وہ بوتل میں داخل ہو جائے۔ انشاءاللہ جن فوراً بوتل میں داخل ہو جائے گا۔ اس کی علامت یہ ہوگی کہ بوتل میں دھواں بن کر وہ داخل ہوگا۔ صاف نظر آئے گا کہ بوتل کے اندر دھواں داخل ہو رہا ہے۔ دھواں جب داخل ہو جائے تو عامل کو فوراً مضبوط قسم کی کارک سے بوتل کو بند کر دینا چاہیئے اور پھر اس بوتل کو جنگل میں جا کر گڑھا کھود کر دفن کر دینا چاہیئے۔

طریقہ ۵ سب سے پہلے مندرجہ ذیل کلماتِ قرآن اور عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں بروز پیر سے ابتدا کرے۔ اور ۱۲۱ مرتبہ روزانہ کسی تنہائی کے مقام پر بیٹھ کر پڑھے۔ اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۱۲ روز تک پڑھتا رہے ۱۲ ویں روز ایصالِ ثواب تمام اولین و آخرین کو کر دے۔ اور کچھ مٹھائی بچوں میں تقسیم کر دے۔ انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ ۱۲ روز کی تکمیل کے بعد روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ لیا کرے اور اول و آخر تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیا کرے۔

جب عامل کسی مریض کے سر پر جن کو حاضر کرنا چاہیئے تو مریض کو ایک پاک صاف جگہ پر بٹھائے اور اس کے برابر میں ایک بڑی سُرائی

رکھدے، سُرمہ دانی کم سے کم چھ انچ کی ہونی چاہیئے۔ سُرمہ دانی میں ایک پرچے پر یہ کلمات لکھ کر بتی بنا کر سرمہ میں ڈالدے۔ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامُ۔ اور سُرمہ دانی کے باہر یہ کلمات لکھ کر چپکا دے۔ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ۔

اس کے بعد جس عزیمت کی زکوٰۃ ادا کی تھی اس کو پڑھنا شروع کرے، بلند آواز سے پڑھے۔ ایک ہی بار کے پڑھنے سے جن جو مریض کو ستاتا ہوگا سُرمہ دانی میں خود بخود داخل ہو جائے گا۔ عزیمت ختم ہوتے ہی بسم اللہ پڑھ کر سرمہ دانی کو بند کر دے۔ پھر اس کو جنگل میں لیجا کر دفن کر دے۔

عزیمت یہ ہے —— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِھِمْ وَالسَّلَاسِلُ یُسْحَبُوْنَ۔ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ۔ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُھَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔ اَجِبْ یَاھَبُوْرَهُ بِحَقِّ الَّذِیْ اَشْرَقَ بَرْقُ صَوَاعِقِ نُوْرِ وَجْھِهٖ بِجَبَلِ طُوْرِ سِیْنَا۔ فَانْمَحَقَ وَانْفَرَدَ وَجَرْجَرْیَانُھَا كَمَا یَجْرِی الْمَاءُ جَرْیًا وَتَعْظِیْمًا لِلّٰهِ تَعَالَی الَّذِیْ قَالَ لِلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ النَّارِ وَالْبَحْرِ الْاَسْوَدِ وَالثُّعْبَانِ وَكَفَّةِ الْمِیْزَانِ یَاشَمْخُ شَامِخٌ مِّنْ كُلِّ بَارِخٍ یَاشَلْطَمُ لَبِغَا وَاصِیَا وَاشْرَاھِیَا اُدْخُلْ فِیْ اَمْبَاوُتْ وَالْاَشْلَهُ الْعَجَلَهُ اَجِبْ یَاتَنْكَفِیْلُ وَیَاصَمْدُوْشُ وَیَادَھْنَشُ وَیَا اَیَامَرَّةُ یَاقَلِیْشُ وَیَاشَلْشَعُ الشَّامِلِیْ اُدْخُلُوْا عَلَی الْمَعَاصِیْ بِالنَّجْنِ۔

باب ۱۴

جنّات تابع کرنے کے طریقے

طریقہ ۱ بدھ سے سنیچر تک روزے رکھیں۔ روزانہ غسل کریں اور روزانہ پاک وصاف کپڑے بدلیں۔ ایک لباس چوبیس گھنٹے سے زیادہ بدن پر نہ رہے۔ ہر روز ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ احد پارہ ۳۰) سورۂ دخان (سورۃ نمبر ۴۴ سپارہ ۲۵) اور سورۂ تنزیل السجدہ (سورۃ نمبر ۳۲ سپارہ ۲۱) اور سورۂ ملک (سورۃ نمبر ۶۷ سپارہ ۲۹) اور سورۂ یٰسین (پارہ ۲۲) یہ تمام سورتیں روزانہ سو سو مرتبہ پڑھیں۔ پھر سنیچر کے دن نویں ساعت میں (یہ مشتری کی ساعت ہے) لوگوں سے الگ تھلگ کسی تنہائی کے مقام میں بیٹھ کر کاغذ کے ۷ ٹکڑے لیکر ان پر یہ آیات لکھیں۔ اور اپنا حصار کر کے لکھنا شروع کریں۔

ایک ٹکڑے پر وَھُوَ الَّذِی یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَلَہٗ اِخْتِلَافُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ۔

دوسرے پر فَاِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ تیسرے پر فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ چوتھے پر ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَۃً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ پانچویں پر فَاِذَا ھُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّھِمْ یَنْسِلُوْنَ چھٹے پر وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا ھُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّھِمْ یَنْسِلُوْنَ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ھُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ۔

ان آیات کو لکھنے سے پہلے چار رکعات نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین دوسری میں سورۂ دخان تیسری میں تنزیل السجدہ اور چوتھی میں سورۂ ملک پڑھے۔ اور ہر سجدے میں یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِہٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَاَسْئَلُکَ الْعَظِیْمَ الْاَعْظَمَ وَبِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ الْاَکْرَمِ وَبِکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ عَوْنًا مِّنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ عَلٰی مَا اُرِیْدُہٗ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا۔ انشاء اللہ اسی وقت ۷ جنّات حاضر ہوں گے اور سلام عرض کریں گے۔

ہاں نماز سے پہلے یہ ضروری ہے کہ کاغذ کے اُن ساتوں ٹکڑوں کو ایک دھاگے میں باندھ کر اپنے سر میں رکھ لو اس کے بعد نماز شروع کرو۔ جنّات کی حاضری کے بعد اُن ساتوں کاغذوں میں سے ایک کاغذ نکال کر پڑھو اور جنّات سے پوچھو کہ تم میں سے یہ کاغذ کس کا ہے؟ اُن سے ایک کہے گا کہ یہ کاغذ میرا ہے۔ تم اس سے نام پوچھو اور اس کے نام کو اس کاغذ کی پشت پر لکھ دو۔ اسی طرح ساتوں کاغذ کے بارے میں پوچھتے رہو کہ کس کا ہے اور جو بھی بولے میرا ہے اس سے نام پوچھو اور پھر اس کا نام اسی کاغذ کی پشت پر درج کر دو۔ جب ساتوں سے پوچھ چکو تو انہیں جانے کی اجازت دے دو اور ان ساتوں کاغذوں کو ایک چاندی کے ڈبے میں احتیاط سے رکھو۔ اس کے بعد

جب بھی جنات کو بلانا ہو نماز کے بعد والی دعا ایک بار پڑھو، فوراً حاضر ہوں گے ـــــــــ یہ جنات پھر جب بھی بلاؤ گے جو کام کہو گے کریں گے، خزانے لا کر دیں گے، خبریں لا کر دیں گے۔ لیکن اس کام کیلئے بہت مضبوط دل کی ضرورت ہے اگر دل کمزور ہو گا تو ہارٹ فیل ہونے کا خطرہ رہے گا۔ اللہ کے وہ نیک بندے جو اپنے مالک کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ان ہی کیلئے اس طرح کے عملیات زیبا ہیں۔ جن تابع کرنا ہر کس و ناکس کی بات نہیں ہے۔ تاہم طریقہ تحریر کر دیا گیا ہے۔ صاحبِ تقویٰ اور صاحبِ ہمت لوگ اللہ کے بھروسہ پر تقدیر آزما سکتے ہیں۔ عمل اپنی جگہ لیکن کامیابی اللہ کے فضل ہی پر موقوف ہے۔

طریقہ ۲ کسی پاک جگہ پر بالکل تنہائی میں اور بستی سے الگ تھلگ ایک مصلےٰ بچھائیں اور نیا لباس پہنیں، خوشبو سے کمرہ معطر رکھیں۔ عود وغیرہ کی دھونی لیں۔ اور حصار کھینچ کر عمل شروع کریں۔ دورانِ عمل کامل یکسوئی کے ساتھ سورۂ مزمل روزانہ بعد نمازِ عشاء چالیس مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح چالیس روز تک پڑھیں۔ یاد رہے کہ اس کمرے میں چالیس دن تک کوئی دوسرا آدمی داخل نہ ہو۔ عمل سے فارغ ہو کر جب آئیں تو کمرہ مقفل کر دیں اور دورانِ چلہ ترکِ حیوانات کی پابندی رکھیں۔ دورانِ عمل مختلف چیزیں عامل کو نظر آئیں گی۔ عامل ان سے خوف نہ کھائے۔ حصار کی وجہ سے کوئی چیز عامل کو نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ اگر عمل کے دوران عامل بوجہ خوف حصار سے باہر نکل آیا تو بے شک عامل کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے گا اور اگر عامل کسی چیز سے نہ ڈرا اور ثابت قدم رہا تو پھر چالیس دن پورے ہو جانے پر ایک جن آئے گا اور عامل کو بڑے ادب سے سلام کریگا اور عامل کا مطیع ہو جائے گا۔ اور حکم کی تعمیل کرے گا لیکن اس سے ہمیشہ جائز کام میں مدد لینی چاہیئے۔ ناجائز کام میں نہیں۔ آنے کا طریقہ اسی سے پوچھنا چاہیئے کہ جب ضرورت بلانے کی پڑے گی تو کیا کریں انشاء اللہ وہ خود ہی طریقہ بتائے گا۔

طریقہ ۳ عمل کا طریقہ یہ ہے کہ آبادی کے باہر کسی پاکیزہ مقام پر حصار کھینچ کر خوشبو وغیرہ معطر کر کے پھر بعد نمازِ عشاء عمل شروع کرے۔ سورۂ جن سات مرتبہ اور سورۂ مزمل ۱۶۰ مرتبہ پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ اسی طرح چالیس روز تک عمل کرے وقت اور جگہ کی پابندی رکھے۔ ترکِ حیوانات اور پرہیز جلالی اور جمالی دونوں کا پابند رہے۔

آخری عشرے میں ڈراؤنی اور خوفناک چیزیں نظر آئیں گی۔ اور آخری رات مختلف قسم کے جانور اور وحشت ناک قسم کے انسان اور ننگی عورتیں نظر آئیں گی۔ اگر عامل بے خوف رہا اور حصار سے باہر نہ آیا اور عمل مکمل کر لیا تو صبح صادق کے وقت شاہِ جنات اپنے مصاحبین کے ساتھ حاضر ہو گا اور طلب کرنے کا سبب دریافت کرے گا اور پھر ہمیشہ کیلئے انشاء اللہ عامل کا مطیع ہو جائے گا۔ بشرطیکہ عامل کی نیت صاف ہو اور دنیا کمانے کی نہ ہو۔ بلکہ خدمتِ خلق کی ہو۔ اور رزق حلال کا عادی ہو۔

طریقہ ۴ اس سلسلے میں سورۂ جن کی ریاضت بہت اہم ہے۔ جب سورۂ جن کی ریاضت کا ارادہ ہو تو تین روزے رکھے۔ منگل، بدھ اور جمعرات کو اور اس دوران کوئی حیوانی چیز نہ کھائے نہ استعمال کرے۔ اور ہر وقت خوشبو میں بسا رہے اور صبح و شام دھونی بھی لے اور ان تین دنوں میں ایک ہزار بار سورۂ جن پڑھے یعنی روزانہ ۳۳۳ مرتبہ پڑھے۔ اور عمل جمعرات کے دن اس طرح شروع کرے کہ تقریباً نصف شب کے وقت ختم ہو۔

عمل کے اختتام پر دو نفلیں پڑھے۔ نفلوں سے فارغ ہو کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک بار سورۂ جن پڑھے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ اسی وقت اس سورۃ کا ایک مؤکل حاضر ہو گا۔ اس کا قد کوتاہ اور ہاتھ لمبے لمبے ہوں گے۔ مؤکل عامل کے سامنے آ کر بیٹھے گا۔ اور سلام کرے گا۔ اپنا دل مضبوط رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی ہیئت بہت سخت ہے۔ یہ مسلمان جنات کا بادشاہ

ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر ایمان لایا ہے۔ ۳۔ آدمی اس کی پشت پر کھڑے ہوں گے۔ اگر عامل نے اپنے دل کو قابو میں رکھا تو کامیاب ہوگا۔ اور اگر خوف کھایا تو وہ سب واپس ہو جائیں گے اور عامل کا عمل برباد ہوگا۔ اس لئے لازم ہے کہ عامل اپنے دل کو مضبوط رکھے۔ اور خوف ہرگز ہرگز نہ کھائے۔ اس مؤکل کا نام ابو یوسف ہے اس سے کہنا چاہیئے۔ ہمارا حق تم پر واجب ہے ہماری مدد کرنا تمہارا فرض ہے وغیرہ ـــــ انشاء اللہ وہ اپنے ساتھیوں کو حکم دے گا جو مثل بجلی کے ؟ اک۔ عامل کے آگے ڈال دے گا۔ بس عامل کو اسی پر قناعت کرنی چاہیئے۔ اور اس مؤکل کو بار بار طلب نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ عمل سال میں ایک بار کرنا چاہیئے۔

طریقہ ۵ کامل تنہائی میں پاک جگہ پر مصلّٰی بچھا کر حصار کر کے عمل شروع کریں۔ صاف ستھرا لباس زیب تن کریں اور خوشبو سے لباس کو معطر کریں عمل ہمیشہ بعد نمازِ عشاء پڑھیں۔ حصار کرتے وقت تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ روزانہ کامل یکسوئی کے ساتھ سورۂ مزمل ۔ بہ مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ عمل کے دوران آس پاس کوئی انسان موجود نہیں ہونا چاہیئے۔ عمل کے دوران نہایت بھیانک صورتیں نظر آئیں گی۔ لیکن ان سے ہرگز ہرگز ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ حصار کے اندر داخل ہونے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر عامل ڈر گیا اور حصار سے باہر آگیا تو پھر عامل کیلئے خطرہ ہے جان بھی جاسکتی ہے اور دماغ بھی خراب ہوسکتا ہے۔

آخری عشرے میں عامل کو زیادہ ڈرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اگر عامل ثابت قدم رہ کر اپنا چلّہ پورا کرلیتا ہے تو پھر جنات حاضر ہو کر دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ دوستی ہونے کے بعد جب بھی سورۂ مزمل تنہائی میں پڑھ کر حاضر ہونے کا حکم دے گا۔ جنات فوراً حاضر ہوں گے اور عامل کی اطاعت کریں گے۔

طریقہ ۶ یہ طریقہ وقت کے اعتبار سے بہت آسان ہے۔ لیکن اس لحاظ سے بے حد مشکل ہے کہ ایک ہی نشست میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا ہوتا ہے اور انسانی تقاضے چھ گھنٹے سے قابلِ برداشت نہیں ہوتے۔ تاہم اگر کسی کو لمبی نشستوں میں بیٹھنے اور وظائف پڑھنے کی مشق ہو تو ان کیلئے کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

اس عمل کی شرائط یہ ہیں۔ بالکل تنہائی کا مقام ہو۔ عود جلائے نیا لباس پہنے، خوشبو لگائے، خوشبودار پھول اپنے پاس رکھے بدبودار چیز پورے دن نہ کھائے۔ مثلاً پیاز، لہسن وغیرہ۔

اس عمل کیلئے حصار اس طرح کرے، چاروں قل اور آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر چھری پر دم کرے اور اُس چھری سے اپنے اردگرد گول دائرے کی صورت میں حصار کھینچ دے، عمل شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ نصر (اذا جاء نصر اللہ) دس مرتبہ پڑھے۔

عمل صرف یہ ہے کہ سوا لاکھ مرتبہ یَا شَمْعُوْنِیْ پڑھے ـــــ عمل کے اختتام پر ایک جن عورت آکر سلام کرے گی اگر عمل پورا ہو چکا ہے تو کسی قسم کا خوف نہ کھائے اور سلام کا جواب دیکر اس سے یہ عہد کرے کہ میں جب کسی خدمتِ خلق کیلئے تمہیں بلاؤں تو تمہیں حاضر ہونا پڑے گا۔ وہ وعدہ کرے گی اور کوئی نشانی بھی دے گی۔ اور آنیکا طریقہ بھی بتائیگی۔ نوے ہزار جنات اسکے تابع ہیں۔

جنات تابع کرنیکی خواہش رکھنے والے حضرات یہ بات یاد رکھیں کہ یہ کام کمزور دل اور کمزور بدن والوں کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح کے عملیات کیلئے نڈر اور صحت مند ہونا بے حد ضروری ہے۔ بصورتِ دیگر نقصان کا احتمال ہے۔

بہرحال خادم نے یہ قیمتی طریقے اربابِ ذوق کیلئے نقل کر دیئے ہیں ـــــ دعاگو ہوں کہ اللہ ان طریقوں سے اہلِ حضرات کو قسمت آزمائی کی توفیق دے اور اپنے فضل و کرم سے انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

باب ۱۵

تشخیص مرض — مرض کی دریافت

اس باب میں ایسے طریقے نقل کئے جارہے ہیں جن کے ذریعہ عاملین یہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ مریض کسی مرض کا شکار ہے اور کیا چیز اس پر چڑھی ہوئی ہے۔ آیا اس پر آسیب وغیرہ کا اثر ہے یا اس پر جادو کرایا گیا ہے۔ یا پھر اسے جسمانی بیماری ہے۔ عاملین کو چاہئے کہ وہ مرض کی تحقیق میں کامل سنجیدگی اور احتیاط سے کام لیں کیونکہ تشخیص ہی میں صحیح علاج ممکن ہے۔ اگر تشخیص غلط ہوگی تو لامحالہ علاج بھی غلط ہوگا۔ اور بجائے فائدے کے مریض کو نقصان پہنچے گا ـــــ اس لئے علاج سے زیادہ تشخیص پر توجہ دینی چاہیئے۔
شناخت آسیب کیلئے یہ نقش دیا جارہا ہے۔

عجح عجح عجح
شداد نمرود ولعینان
ھامان ابوجھل دقیانوس
قارون ملعون، لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ
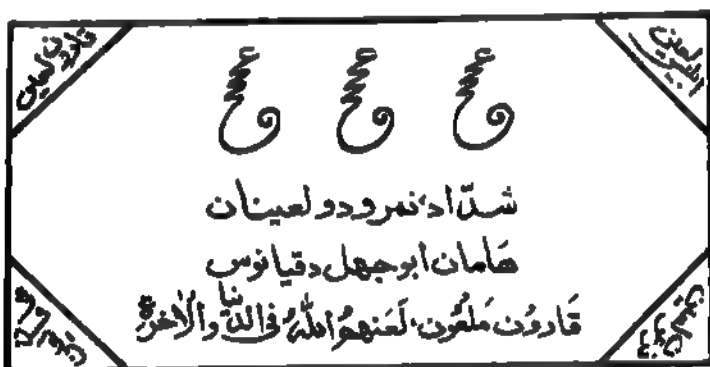
جس وقت مریض پر آسیب ہو اس وقت یہ نقش لکھ کر دکھائیں۔ اگر اس کو دیکھ کر مریض رونے لگے تو سمجھیں کہ اس پر جن کا اثر ہے۔ اگر ہنسنے لگے تو کوئی خبیث روح اس پر مسلّط ہے۔ اور اگر خاموش رہے تو پھر دماغی خلل ہے۔

طریقہ ۱ مریض کا پہنا ہوا کپڑا ناپیں اور پھر اس پر بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، ۳، ۳ مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ صافّات (سپارہ ۲۳) کی آیات شططا تک اور سورۂ جن ۲۹ کی آیات لاذب تک ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ آخر میں معوذتین قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر کپڑے پر دم کردیں۔ پھر دوبارہ اسے ناپیں۔ اگر کپڑا گھٹ جائے تو جادو ہے اگر بڑھ جائے تو جن وغیرہ کا اثر ہے، جوں کا توں رہے تو جسمانی بیماری ہے۔

طریقہ ۲ مریض کے پاؤں کے ناخن سے لیکر سر تک ایک نیلے رنگ کا ڈورا ناپیں پھر سات مرتبہ اس پر سورۂ مزمل پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر دوبارہ اس ڈورے کو ناپیں۔ اگر کم ہوجائے تو سحر ہے اگر بڑھ جائے تو اوپری اثرات ہیں اور اگر جوں کا توں رہے تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۳ ایک کورا مٹی کا سکورا لیکر اس پر کالی روشنائی سے یہ عزیمت لکھے ۱۱ ۸۳ ۱۵ع ۹ع ۳ح ۳ح ۱۲ ۱۱ ۲۴ اس سکورے کو عزیمت لکھنے کے بعد مریض کے چاروں طرف ، مرتبہ گردش دے پھر اس کو دہکتی ہوئی آگ میں رکھدے

اور دیکھے۔ اگر حروف سفید ہوگئے تو سحر ہے اگر سرخ ہوگئے تو چڑیل کا اثر ہے اگر غائب ہوگئے تو جن کا اثر ہے اور اگر کالے ہی رہے تو جسمانی بیماری ہے۔

طریقہ ۴ مریض کے پہنے ہوئے کپڑے کو ناپیں پھر اس پر یہ عزیمت ۳ مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عزمت علیکم یا جمیع احضروا اھزاما التوراۃ اخبز فی والانجیل والزبور والفرقان العظیم صفادب المشارق والمغارب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس کے بعد معوذتین پڑھے پھر آخر میں کہے صلی اللہ علٰی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اس کے بعد دوبارہ ناپیں اگر ایک انگلی کم ہو جائے تو جن کا اثر ہے اگر ۲ انگلی گھٹ جائے تو آسیب کا اثر ہے اگر ۳ گھٹ جائے تو سحر کا اثر ہے۔

طریقہ ۵ فجر کی نماز کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم افتح انتح اِفتح سو مرتبہ پڑھ کر آنکھیں بند کر لیں اور اللہ سے مدد طلب کریں۔ اس وقت جو بھی قلب پر وارد ہو وہی مرض سمجھیں۔ انشاء اللہ کبھی تشخیص غلط نہ ہوگی۔

طریقہ ۶ کالی مرغی کا انڈا لیکر اس پر یہ عبارت لکھدیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلٰی والہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا۔ اَھلکُمْ نوع ـــــ پھر اس انڈے کو مریض کے دائیں ہاتھ پر رکھدیں۔ اور ہاتھ پوری طرح کھلوائے رکھیں۔ اب سورۂ اخلاص لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں اس دوران دھنیئے کی دھونی دیتے رہیں۔ پانچ دس منٹ کے بعد انڈا خود بخود کھڑا ہو جائے گا۔ اسی وقت اسے توڑ دیں اور دیکھیں۔ اگر انڈے کی زردی میں کالا بال ہو تو سفلی سحر ہے۔ اگر زردی تمام کی تمام کالی ہو تو نظرِ بد ہے اور اگر سفیدی میں سرخ بال ہو تو آسیب وجنات وغیرہ کی علامت ہے اور اگر صحیح سلامت نکلے تو پھر جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۷ سات نیلے رنگ کے ڈورے سر سے پاؤں تک مریض کے ناپے، بعدہٗ مندرجہ ذیل دعا سات مرتبہ پڑھ کر ڈورے پر دم کرے اس کے بعد پھر ڈوروں کے مریض کے بدن سے ناپیں۔ اگر ایک انگلی کے برابر ڈورے بڑھ جائیں تو آسیب وغیرہ کا اثر ہے اگر ۳ انگلی زیادہ ہو تو سحر علوی ہے اگر ۴ انگل زیادہ ہو تو اُم الصبیان ہے اگر پانچ انگل بڑھ جائے تو نظرِ بد ہے اگر ایک انگل کم ہو تو ہوا ہے اگر ۲ انگلی کم ہو تو عفریت کا اثر ہے اگر ۳ انگلی کم ہو تو سحر سفلی ہے۔ اگر برابر ہو تو جسمانی بیماری ہے۔ عزیمت یہ ہے ـــــ اَللّٰھُمَّ یَاذِی الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَلْمُلْکُ الْقَدِیْمُ ذَالْعَطَاءِ الْعَظِیْمِ یَاھَادِیَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمِ یامرسل الریاح دَیَاخَالِقُ الْاِصْبَاحِ دَیَاذِی الْعَرْشِ الْجُوْدِ وَالسَّمَاحِ یااللہ یارحمٰنُ یارحیمُ یاحیُّ یاقیومُ وَیَا اَرْحَمُ اِلَی الْفُوَادِ وَاَخَذَ ھُمُ اللہُ وَالنُّجُوْمُ کُلُّ نَاقَۃٍ وَّاٰفَۃٍ وَّشِدَّۃٍ وَبَلَاءٍ وَبَلِیَّۃٍ وَکُلُّ ذِلَّۃٍ وَعِلَّۃٍ وَکُلُّ قِلَّۃٍ وَمَرَضٍ وَحِرْصٍ وَفَرَحٍ وَفَقْرٍ دَوَبَاءٍ وَکُلِّ سِحْرٍ وَسَاحِرَۃٍ وَعَدُوٍّ وَصَغِیْرٍ وَکَبِیْرٍ یَا سُبُّوْحٌ یَا قُدُّوْسٌ یَا رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ وصلی اللہ تعالیٰ علٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

طریقہ ۸ اس نقش کو کورے سکورے پر لکھ کر مریض کے جسم پر سے سر سے پاؤں تک سات مرتبہ اُتارے اور پھر آگ میں ڈالدے اگر حروف سرخ ہو جائیں تو آسیب ہے اور اگر سفید ہو جائیں تو جادو ہے اگر سیاہ رہیں تو مرض جسمانی ہے اور اگر غائب ہو جائیں تو زبردست جن کا اثر ہے۔

نقش یہ ہے۔

للوطہ	عوطہ
عوطہ	للوطہ

ایک مسلمان جن کا تیار کردہ ایک عمل

انسان اس عمل کے ذریعہ جنّات اور دنیاوی تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے

حضرت سعید ابن مسیبؓ کی ملاقات ایک جن سے ہوئی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ایمان لایا تھا۔ اس جن نے ان سے کہا میں تم کو ایک عمل بتاتا ہوں جو شخص اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ جنّات کی شرارتوں سے اور دنیا کی تمام بلاؤں اور آفتوں سے بفضلِ رب العٰلمین محفوظ رہے گا۔ اور اگر اس عمل کو لکھ کر جانور کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ جانور چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر اس کو لکھ کر مال میں رکھ دیا جائے تو مال چوری اور نقصان سے محفوظ رہے گا اگر کوئی مسافر اس کو اپنے پاس رکھے تو بخیر و عافیت اپنے وطن واپس ہو۔

سعید ابن مسیبؓ نے کہا ضرور بتاؤ۔ اس جن نے کہا کہ قلم دوات لاؤ میں لکھواتا ہوں، چنانچہ حضرت سعید ابن مسیبؓ قلم دوات اور کاغذ اٹھا لائے۔ جن بولتا رہا اور آپ اس عمل کو لکھتے رہے۔

وہ عمل یہ ہے ——— بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم کُلُّ ذِیْ مُلْکٍ مَمْلُوْکٌ لِلّٰہِ وَکُلُّ ذِیْ قُوَّۃٍ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَکُلُّ جَبَّارٍ وَصَغِیْرٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَکُلُّ ظَالِمٍ لَا مَحِیْصَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ حَصَّنْتُ حَامِلَ کِتَابِیْ ھٰذَا بِاَسْمَائِہٖ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالشَّیٰطِیْنِ وَالْعَفَارِیْتِ الْمُتَمَرِّدِیْنَ بِخَاتَمِ سلیمان ابن داؤد علیہ السَّلَامُ عَلٰی اَفْوَاھِکُمْ وَعَصَا مُوْسٰی عَلٰی اَکْتَافِکُمْ مَخَیْرُکُمْ بَیْنَ اَعْیُنِکُمْ وَشَرُّکُمْ بَیْنَ اَرْجُلِکُمْ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ لَکُمْ وَحَامِلَ کِتَابِیْ ھٰذَا فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ الْمَانِعِ الَّذِیْ لَا یَذِلُّ مَنِ اعْتَزَّ بِہٖ وَلَا یَنْکَشِفُ مَنِ اسْتَتَرَ سُبْحَانَ مَنْ اَلْجَمَ الْبَحْرَ بِکَلِمَاتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ اَطْفَاْنَا گَرًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ بِقُدْرَتِہٖ وَحِکْمَتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ تَوَاضَعَ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّکَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ وَلَا تَخَافُ دَرَکًا وَّلَا تَخْشٰی اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حَامِلَ کِتَابِیْ ھٰذَا اسْتُرْہُ بِسِتْرِکَ الْوَاقِی الْحَصِیْنِ فِیْ لَیْلِہٖ وَنَہَارِہٖ وَظَعْنِہٖ وَقَرَارِہٖ الَّذِیْ تَسْتُرُ بِہٖ اَوْلِیَاءَکَ الْمُتَّقِیْنَ مِنْ اَعْدَائِکَ الظَّالِمِیْنَ الْکَافِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ مَنْ عَادَاہُ فَعَادِہٖ وَمَنْ کَادَہٗ فَکِدْہُ وَمَنْ نَصَبَ لَہٗ فَخًّا فَخُذْہُ وَاطْفِ عَنْہُ نَارَ مَنْ اَرَادَ بِہٖ عَدَاوَۃً وَشَرًّا وَفَرِّجْ عَنْہُ کُلَّ کُرْبَۃٍ وَھَمٍّ وَضِیْقٍ وَلَا تُحَمِّلْہُ مَا یُطِیْقُ وَیُطِیْقُ اِنَّکَ اَنْتَ الْحَقُّ الْحَقِیْقُ وصلی اللہ علٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

درس عملیات

درس نمبر ۱۱

حسن الہاشمی

★

عامل کے لیے یہ بات بھی لازم ہے کہ چلہ کشی کے دوران وہ اپنے بستر پر کسی اور کو نہ سونے دے اور نہ ہی وہ کسی اور کے بستر پر سوئے۔ اپنے استعمال کے برتن وغیرہ کو بھی کسی دوسرے کا ہاتھ نہ لگنے دے اور نہ ہی دوسروں کے برتنوں کو استعمال کرے۔

کیوں کہ ہر انسان کی اپنی ذاتی ضروریات ہوتی ہیں۔ اور جب بھی کوئی انسان کسی چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو صرف اس کے چھو لینے سے بھی اس کی شخصیت کی خو بو اس چھوئی ہوئی چیز میں پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ماہرین نے اس بات کی سخت تاکید کی ہے کہ دورانِ عمل عامل نہ کسی کا استعمال شدہ سامان خود استعمال کرے اور نہ ہی اپنا سامان کسی دوسرے کو استعمال کرنے دے۔

چلّے کے دوران ہر عامل کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی طہارتوں کا خیال رکھے۔ جھوٹ، غیبت، بدنظری وغیرہ سے خود کو محفوظ رکھے تاکہ باطنی طہارت سے مالامال رہے اور ظاہری طہارت کا بھی ہر لمحہ اہتمام کرے۔ مثلاً ہر وقت باوضو رہے اور بلاناغہ غسل کرے ــــ ۔ اگر ممکن ہو تو چلّے کے دوران روزے سے رہے ورنہ تیسرے دن روزہ رکھے۔ یہ بھی اگر کمزوری کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھے۔ اور عمل کے پہلے اور آخری دن غسل کرے۔

دورانِ عمل اگر روزانہ احرامی لباس پہنے تو اس سے عمل کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لباس جو بھی ہو خوشبو سے معطر ہو، کوشش کرے کہ دورانِ عمل سفید لباس پہنے۔ سفید لباس ہر قسم کے عمل کے لیے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ پھر اپنی تقدیر کے ستارے کا جو رنگ ہو اس کی مناسبت سے لباس زیب تن کرے۔

عملیات کے میدان میں قدم رکھنے سے پہلے یہ بات ذہن کی گہرائی میں اتار لینی چاہیے کہ جس طرح ڈاکٹر اور طبیب بننے کے لیے ایک خاص مدت تک تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے بالکل اسی طرح عامل کامل بننے کے لیے محنت و مشقت اور علم و عمل کی کئی منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور کبھی کبھی فائدے کے بجائے زبردست نقصان ہو جاتا ہے۔ آج گلی در گلی جو لوگ دھونی رچائے بیٹھے ہیں یہ عامل نہیں ہیں بلکہ یہ محض پیشہ کرنے والے اور ایک مقدس فن کو بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ جنہوں نے ایک دو کتابیں پڑھکر اپنی دکان سجالی ہے۔ ایسے لوگ خدا کی سیدھی سادی مخلوق کو اُلّو بنانے میں مصروف ہیں۔

اگر آپ فی الحقیقت عامل بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ محنت اور ریاضت کے لیے تیار رہیں۔ کیوں کہ اس کے بغیر عملیات کا میدان فتح نہیں ہوتا۔ جو ریاضت اور تقوے سے جان چُراتا ہو اس کو اس لائن میں نہیں آنا چاہیے۔ کیوں کہ اس لائن کا حق ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جو محنت اور عبادت کے عادی ہوں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ،

۱۔ عملیات اور نقوش کو کتابوں سے جوں کا توں نقل کر دینا کارآمد نہیں ہو سکتا۔ جب تک باقاعدہ ہر عمل اور ہر نقش کی زکوٰۃ ادا نہ کر دی گئی ہو۔ اگر زکوٰۃ کے بغیر کسی نقش یا عمل میں تاثیر پیدا ہو گئی تو یہ اتفاقی بات ہے۔ اور کسی اتفاقی کامیابی کو اپنا کمال سمجھ لینا نادانی کی بات ہے۔

۲۔ کوئی بھی وظیفہ پڑھنے یا عملیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کی شروعات کرنے سے پہلے ان تمام شرائط و قیود کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے جو ہر عامل کے ضروری ہیں۔ مثلاً طہارت کا اہتمام، عبادت کا التزام، خدمتِ خلق کی پابندی۔ سچ بولنے کی عادت، حلال روزی حاصل کرنے کی فکر، نیت کی صفائی اور خدا کی کل مخلوق سے محبت کرنے کا جذبہ وغیرہ۔ ان اوصاف کے بغیر عامل بننا ممکن نہیں ہے۔

۳۔ کسی بھی عامل کو کوئی عمل کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے نہیں کرنا چاہیے۔ ورنہ روحانی طور پر فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔ معالج صرف زندگی بچانے کا کام کرتا ہے کسی کی زندگی چھیننے کی کوشش جب کہ ممکن بھی نہیں معالج کا کام نہیں ہے۔ منفی عمل کرنے والے عاملین کی دین و دنیا برباد ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان کا کیا ہوا ان کی اولاد کے سامنے آتا ہے۔

۴۔ عملیات شروع کرنے سے پہلے ان تمام تفصیلات سے باخبر ہونا چاہیے جن کی جانکاری ہر عامل کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً ستاروں کی تفصیلات ساعتوں کی جانکاری اور علم نجوم کی اس حد تک معلومات جس حد تک علم نجوم کا حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔ اور اگر ساعتوں کے سعید اور غیر سعید ہونے کی معلومات

حاصل نہیں ہوگی تو عامل کو جگہ جگہ دشواریاں پیش آئیں گی۔ اور پھر وہ ادھر ادھر بھٹکنے پر مجبور ہوگا۔

۵۔ افضل تو یہ ہے کہ عامل بننے کا شوق رکھنے والے حضرات حافظ قرآن ہوں لیکن اگر حافظِ قرآن نہ ہوں تو انھیں سورۂ یٰسین، سورۂ مزمل، سورۂ صافات سورۂ جن اور سورۂ فتح ضرور یاد ہونی چاہیے۔ اور قرآنِ حکیم دیکھ کر صحیح تلفظ کے مسلسل پڑھنے کی مشق ہونی چاہیے۔

اس میدان میں قدم رکھنے والے کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا ستارا کونسا ہے، اور اس کا مزاج کیا ہے؟ طلبار کی آسانی کے لیے ہم یہاں اپنا ستارا معلوم کرنے کا آسان طریقہ پیش کر رہے ہیں۔

جو شخص انگریزی ماہ کی یکم، ۱۰، ۱۹ یا ۲۸ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا شمس ہوگا
جو شخص انگریزی ماہ کی دو، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا قمر ہوگا
" " " ۳، ۱۲، ۲۱ یا ۳۰ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا مشتری ہوگا
" " ۴، ۱۳، ۲۲ یا ۳۱ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا شمس ہوگا
" " " ۵، ۱۴ یا ۲۳ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا عطارد ہوگا
" " " ۶، ۱۵ یا ۲۴ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا زہرہ ہوگا
" " " ۷، ۱۶ یا ۲۵ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا قمر ہوگا
" " " ۸، ۱۷، یا ۲۶ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا زحل ہوگا
" " " ۹، ۱۸، یا ۲۷ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا مریخ ہوگا

اگر بالاتفاق کسی کو معلوم نہ ہو کہ وہ کس دن پیدا ہوا ہے تو پھر کیا کرے؟
پھر اسے چاہیے کہ اپنے نام اور اپنی ماں کے نام کے اعداد کو جمع کر کے، ۷ سے تقسیم کرے

اگر تقسیم کے بعد	ایک یا	باقی رہے	تو عامل	کا ستارا	قمر	ہے
"	"	۲	"	"	عطارد	ہے
"	"	۳	"	"	زہرہ	ہے
"	"	۴	"	"	شمس	ہے
"	"	۵	"	"	مریخ	ہے
"	"	۶	"	"	مشتری	ہے
"	"	صفر	"	"	زحل	ہے

اس طریقے سے عامل اپنا مزاج بھی معلوم کر سکتا ہے۔ مزاج معلوم کرنے کے لیے اپنے نام اور ماں کے نام کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو مزاج آتشی ہے اگر ۲ باقی رہے تو مزاج بادی اگر ۳ باقی رہے تو مزاج آبی ہے اور اگر صفر باقی رہے تو مزاج خاکی ہے۔ اس طرح ہر شخص بہت ہی سہولت کے ساتھ اپنا ستارہ اور اپنے مزاج کا عنصر معلوم کر سکتا ہے اور ان دونوں باتوں کا معلوم کر لینا ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے جو میدانِ عملیات میں باقاعدہ قدم رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(باقی آئندہ)

زمانۂ جاہلیت کا ایک واقعہ

زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص کا واقعہ ہے کہ وہ جب سفر پر سے واپس آتا تو اس کی بیوی خوب بناؤ سنگھار کیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ وہ کہیں سفر پر گیا ہوا تھا کہ ایک جن اس کی صورت میں تبدیل ہو کر اس کی بیوی کے پاس آنے جانے لگا۔ کچھ دنوں کے بعد جب وہ سفر سے واپس ہوا تو اس کی بیوی نے خلاف عادت کوئی بناؤ سنگھار نہیں کیا۔ شوہر نے بیوی سے تعجب کا اظہار کیا تو بیوی نے جواب دیا کہ ایسے سفر سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ہر رات کو تم میرے پاس آجاتے تھے۔ شوہر کو یہ بات سن کر اور زیادہ تعجب ہوا۔ اسی دن اس کی ملاقات ایک جن سے ہوگئی اس نے بتایا کہ میں تمھاری بیوی کا عاشق ہوں۔ تمھارے چلے جانے کے بعد میں تمھاری بیوی کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ صحبت بھی کیا کرتا تھا۔ اب میں کچھ لوگ میں تمھاری بیوی کے بغیر نہیں رہ سکتا اگر تم اس میں روڑا اٹکاؤ گے تو میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔ ورنہ یہ طے کر لو کہ ایک رات تم اس کے پاس رہو گے اور ایک رات میں رہوں گا۔ اس بے چارے نے ڈر کے مارے یہ معاملہ کر لیا اور بظاہر جن سے دوستی کر لی۔ چنانچہ وہ بھی اس کی بیوی سے متمتع ہوتا رہا۔

چند دن کے بعد وہ جن کچھ راتوں تک بالکل نہیں آیا۔ تو اس شخص نے اس کی غیر حاضری کی وجہ پوچھی اس نے بتایا کہ کئی راتوں سے میں آسمانی باتیں سننے کے لیے آسمان کی طرف گیا تھا۔

اس شخص نے جن کی زبانی یہ بات سن کر کہا کہ ایک رات مجھے بھی آسمان کی سیر کرا دے جن آمادہ ہو گیا اور ایک رات اس کو آسمان کی سیر کرانے کے لیے جب آیا تو اس نے آتے ہی خنزیر کی شکل اختیار کر لی اور اس خنزیر کے دو بڑے بڑے پر بھی تھے جن نے اس شخص کو اپنے اوپر بٹھا کر پرواز شروع کی جس وقت یہ دونوں آسمان کے قریب پہنچے ایک آگ کا گولہ ان کے آکر لگا اور اس میں سے ایک آواز گونجی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ۔ اس آواز کے سنتے ہی وہ جن دھڑام سے زمین پر گر پڑا اور اس کے ساتھ وہ بھی گر پڑا۔ اس شخص نے آسمان پر جو کلمات سنے تھے وہ یاد کر لیے اور جب ایک رات وہ جن اس کی بیوی کے پاس بغرضِ صحبت آیا تو اس نے وہی کلمات دہرا دیے وہ جن لرزہ براندام ہو کر بھاگ گیا اور پھر کبھی اس کی بیوی کے پاس نہیں آیا۔

(جنات کے پُراسرار حالات)

خوش خبری

انشاء اللہ اگلے شمارے سے ایک اہم مضمون قسطوار شروع کیا جارہا ہے۔ اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج — حسن الہاشمی کا لکھا ہوا یہ مضمون قارئین کے لئے مفید، اہم اور دلچسپ ثابت ہوگا یہ مضمون تقریباً سو قسطوں میں شائع ہوگا اگر زندگی بخیر رہی۔ اسکی پہلی قسط مئی ۹۵ء کے شمارے میں پڑھیں۔

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے جواب کے لیے جوابی لفافہ ضرور روانہ کریں اگر اس کالم میں جگہ نہ مل سکی تو بذریعہ ڈاک سوالات کا جواب دے دیا جائے گا۔ (ح۔ ۵)

آسیب سے حفاظت کے لیے دعا

سوال: از عادل اختر بمبئی۔
آج کل آسیب کے اثرات کی وبا سی پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی ایسی جامع دعا تجویز فرمادیں کہ اس طرح کے اثرات سے محفوظ رہا جا سکے۔
جواب: ۔ آسیب اور ہر طرح کے اوپری اثرات نیز نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے روزانہ مندرجہ ذیل دعا کو کم سے کم ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ ہر قسم کے اوپری اثرات سے بھی حفاظت رہے گی اور دنیاوی تفکرات و مصائب سے بھی حق تعالیٰ محفوظ رکھیں گے۔ اور ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور قوت بھی پیدا ہوگی۔ دعا یہ ہے:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْخَالِقِ الْاَكْبَرِ حِرْزًا مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ لَا قُدْرَةَ لِمَخْلُوْقٍ مَعَ الْخَالِقِ كٓهٰيٰعٓصٓ. حٰمٓ عٓسٓقٓ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

آسیب کے اثرات سے شفا کی تدبیر

سوال: از ایضاً۔
اگر خدانخواستہ گھر میں کسی کو اوپری اثرات کی شکایت ہو جائے تو کیا کریں۔؟ ہم لوگ تعویذ وغیرہ باندھنے کا اہتمام نہیں کرسکتے کوئی آسان سا علاج تجویز فرمادیں جسے ہم خود ہی کرلیا کریں۔ آپ کی دعا سے گھر میں سب لوگ نماز کے پابند ہیں۔ میں بفضلِ رب آخر شب میں بھی اکثر اٹھ جاتا ہوں۔ کوئی وظیفہ اگر بتادیں گے تو میں ان شاء اللہ پڑھتا رہوں گا۔ یا پھر کوئی ایسا عمل بتادیں کہ گھر والوں پر یا خاندان کے افراد پر جب وہ کسی اثر کا شکار ہو جائیں پڑھ کر دم کردیا کروں۔
جواب: کسی بھی ایسے شخص پر جو آسیب و جن کا شکار ہو مندرجہ ذیل دعا ایک وقت میں تین مرتبہ پڑھ کر دم کردیا کریں۔ اور تین روز تک لگاتار سات روز تک لگاتار ایسا کرتے رہیں ان شاء اللہ اثرات سے نجات مل جائے گی۔
دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. الٓمٓ الٓمٓصٓ طٰهٰ طٰسٓ كٓهٰيٰعٓصٓ. يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔
آسیب زدہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا بھی مفید ہے۔

وہم اور مالیخولیا کا روحانی علاج

سوال از: ایضاً۔
محترم اگر کسی کو وہم کی بیماری ہو جائے یا مالیخولیا ہو جائے کہ ہر وقت الٹی سیدھی سوچتا رہے اور بولتا رہے تو اس سے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ اگر اس کا بھی علاج کسی دعا سے ممکن ہو تو وہ دعا تحریر فرمائیں۔
جواب: جسے وہم کی بیماری ہو اس پر ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ معوذتین (پارہ ۳۰) قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں پڑھ کر دم کی جائیں اور گیارہ مرتبہ یہ آیت بھی پڑھی جائے۔ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔
مالیخولیا کے لیے اس آیت کو تین سو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر چنبیلی کے تیل پر دم کرکے مریض کے روزانہ مالش کی جائے۔ ان شاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر مالیخولیا سے نجات حاصل ہو جائے گی اور دماغی پوزیشن نارمل ہو جائے گی۔ اگر قدرتی طور پر بھی کوئی شخص خبط الحواس ہو تو بھی اس عمل سے ان شاء اللہ فائدہ ہوگا اور صحت حاصل ہوگی۔

سلسلۂ جنات

سوال: از محمد ظفر رومی بلی ماران دہلی

ماشاء اللہ طلسماتی دنیا ترقی کی طرف کافی تیزی سے دوڑ رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ جنات نمبر نکال رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس میں وہ ساری باتیں شامل کریں گے جو عام آدمی کے لیے باعثِ تعجب ہوتی ہیں۔ جیسے جنات کون ہیں ؟ کیسے ہوتے ہیں ؟ کیا کرتے ہیں ؟ کیا پہنتے ہیں ؟ کہاں رہتے ہیں؟ کس طرح ان کو تابع کیا جاتا ہے۔ کس طرح شریر جنات سے بچا جا سکتا ہے؟ کس طرح جن انسان پر سوار ہوتے ہیں ؟

جواب : طلسماتی دنیا کی حوصلہ افزائی کرنے پر شکریہ قبول فرمائیں۔ میں اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ طلسماتی دنیا کو اپنے بندوں کے حق میں نافع بنائے اور آپ جیسے مخلصین ومحسنین کے حسنِ ظن اور جذبۂ حوصلہ افزائی کو باقی رکھے۔

آپ نے جنات کے بارے میں جو بنیادی سوالات اٹھائے ہیں وہ بلاشبہ سبھی کے دلوں کی آواز ہے۔ ہر شخص ان باتوں سے واقف ہونا چاہتا ہے جن کا ذکر آپ نے کیا ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان تمام باتوں کا جواب ان شاء اللہ آپ کو اسی شمارے کے مختلف مضامین سے مل جائے گا اور ان شاء اللہ جنات نمبر کے مطالعہ سے جنات کے بارے میں قارئین کو بعض ایسی باتیں بھی معلوم ہوں گی جن باتوں سے وہ اب تک لاعلم رہے ہونگے جنات نمبر کے سلسلہ میں ادارے نے کافی محنت کی ہے اور اس محنت کا صلہ ہم اپنے قارئین سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ اس نمبر کو غور وخوض کے ساتھ پڑھیں اور پھر اس کی خامیوں اور خوبیوں سے ہمیں آگاہ کر دیں۔ جنات نمبر کے بارے میں قارئین کے تعریفی اور تنقیدی جو بھی خطوط ادارے کو موصول ہوں گے انھیں طلسماتی دنیا میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ ہمارے قارئین باہم آپس میں ایک دوسرے کی رائے اور خیالات سے مطلع ہو سکیں۔

دوسری بے بنیاد باتوں کا تذکرہ

سوال از: ایضاً۔

جنات کے بارے میں اور کون سی مخلوق ہے جو اسی طرح کی ہے ؟ جیسے کہتے ہیں کہ کسی کے سر پر پیر صاحب آ گئے، اور کسی کے سر پر بزرگ آ گئے، ان باتوں کی کیا حقیقت ہے؟ ازراہِ کرم طلسماتی دنیا کے قارئین کے سامنے یہ بات واضح کر دی جائے کہ بھوت، پریت، چڑیل، پری، سر کٹا، شہید، سید صاحب اور طرح کی دوسری اور چیزیں جو مشہور عام ہیں ان کی حقیقت کیا ہے ؟

جنات کے اثرات تو بے شمار حقائق سے ثابت ہیں۔ اور جنات کا انسانوں کو مختلف انداز سے ستانا انھیں خوف زدہ کرنا اور نقصان پہنچانا اور ہوا بن کر انسانوں کے رگ وپے میں داخل ہو جانا تو احادیثِ رسولؐ سے بھی ثابت ہے اور جنات کا انسانوں پر مسلط ہونا اور انسانوں کے جسم میں تحلیل ہو جانا خلافِ عقل وقیاس بھی نہیں ہے کیونکہ از قبیلۂ شیاطین ہی ہیں۔ ان سب کا جدِ امجد ابلیس ہی ہے جس طرح انسانوں کے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ ابلیس سے رشتۂ خونی رکھتے ہوئے بھی اسی مخلوق میں صاحبِ ایمان و ایقان، صاحبِ اتقا اور صاحبِ تدین لوگ بھی پیدا ہوئے ہیں۔ جس طرح انسانوں میں سلسلۂ ولایت اور سلسلۂ عظمت وبزرگی پایا جاتا ہے اسی طرح جنات میں بھی یہ سلسلے موجود ہیں اور ان میں بھی صلحا اور اتقیا کی کوئی کمی نہیں ہے ابوجہل کے یہاں عکرمہ پیدا ہو سکتے ہیں تو ابلیس کی نسل میں اہلِ ایمان کیوں نہیں پیدا ہو سکتے۔ دین وایمان کسی ایک خاندان یا کسی ایک برادری کی جاگیر نہیں ہے اللہ جسے توفیق دیتا ہے اسی کو یہ دولتیں نصیب ہو جاتی ہیں۔ اور جب اللہ توفیق کے دروازے کو بند کر دیتا ہے تو نیک لوگوں کے گھر میں بدکردار اور مخلصین کے گھر میں منافقین پیدا ہو جاتے ہیں۔

عرض کرنے کا مقصود یہ ہے کہ جب جنات کا رشتۂ توالد ابلیس سے جڑا ہوا ہے تو پھر ان کا انسانوں کی گودیں داخل ہو کر خون کی طرح خون میں رچ بس جانا خلافِ روایت نہیں ہے۔ حق تعالیٰ نے ابلیس اور اس کی تمام ذریات کو اور تمام جنات وشیاطین کو بطورِ خاص یہ صلاحیت بخشی ہے کہ انسانوں کے ابدان میں آسیبی صورت میں داخل ہو کر انسانوں کے ذہن ودماغ پر چھا جاتے ہیں اور ان کی ارواح وقلوب پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ او رہی بات اوپری اثرات آسیبی اثرات اور اثراتِ جن وغیرہ سے تعبیر کی جاتی ہے۔ جن، بھوت، دیو وغیرہ کم وبیش ایک ہی مخلوق کے نام ہیں۔ ان میں کی خوب صورت عورتیں بالخصوص جبکہ وہ شاہی گھرانوں سے تعلق رکھتی ہوں پریوں کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں۔ اور ان میں کی بدصورت اور بدشکل عورتیں بالخصوص جب کہ وہ جنات کے تھرڈ کلاس طبقے سے متعلق ہوں چڑیل اور ڈائن وغیرہ کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں۔ اور ان میں جو اوسط درجے کی عورتیں ہوتی ہیں انھیں جنیہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ مسلمانوں میں یہ جو باتیں مشہور ہیں کہ فلاں شخص پر کسی بزرگ کا سایہ ہے۔ فلاں عورت کے پاس سید صاحب آتے ہیں فلاں کے لڑکے کو سر کٹے شہید کی نظر لگ گئی ہے فلاں عورت پر کسی پیر صاحب کی حاضری ہوتی ہے۔ جیسی باتیں قطعی طور پر کھلا جہالت ہیں۔ بری روحیں جنھیں زمین وآسمان قبول نہ کرتے ہوں اور جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے راندۂ درگاہ قرار پائی ہوں اور جن کی قسمت میں قیامت تک بھٹکنا لکھ دیا گیا ہو اگر وہ کسی پر چڑھ جائیں، کسی گھر میں گھس جائیں کسی کو بری نظر سے دیکھیں اور اسے نظر بد لگا دیں تو چلئے یہ باتیں کسی حد تک تسلیم! لیکن سیدوں پر یہ الزام لگانا کہ وہ کسی پر سوار ہو گئے ہیں۔ شہیدوں کو سر کٹا بتانا اور یہ ثابت کرنا کہ وہ بھی عیار لوگوں کی طرح خدا کی مخلوق کو پریشان کرتے ہیں یا پیروں کے بارے میں یہ دعوے کرنا کہ وہ مر جانے کے بعد کسی پر حاضر ہو رہے ہیں اور غیب کی باتیں بتا رہے ہیں دفترِ خرافات کا ذخیرہ ہیں۔ اور کم سے کم ہمیں تو ان باتوں پر یقین نہیں ہے۔

اور اب ۲۹ سالہ روحانی عملیات کے تجربات میں ہم نے کبھی کسی پر کسی پیر کی حاضری اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی نہ ہی ہمیں کسی عمل کے ذریعہ معلوم ہوا کہ فلاں ابن فلاں پر کوئی بزرگ آرہے ہیں اور آسمان کی باتیں بتارہے ہیں اور نہ ہی ہم نے سیدوں پر طبع آزمائی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نہ ہی ہمیں سرکٹے شہید کسی طرح کی کرتب بازیاں کرتے ہوئے نظر آئے۔ دراصل اس طرح کی جاہلانہ باتوں نے اس امت کی اکثریت کا ذہن خراب کر رکھا ہے اور اس خراب ذہنیت کو کمک پہنچا رہے ہیں وہ تمام عاملین جو بزبان خود اس طرح کی واہیات باتوں کو مانتے ہیں اور اپنے پیشے کو وسیع کرنے کے لیے ان کی اشاعت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں مسلمانوں کے ہر محلے میں سیدوں کی پیروں کی حاضری اور سرکٹے شہیدوں کے افسانے خدانخواہی سننے پڑتے ہی ہیں۔ اللہ ہم سب کو ان خرافات سے محفوظ رکھے اور حق ہم سب پر واضح کردے۔ (آمین)

بدایوں کی چھوٹی بڑی سرکار

سوال از (ایضاً)

بدایوں میں چھوٹی بڑی سرکار کے نام سے مشہور جو جگہ ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں جنوں کی عدالت لگتی ہے۔ اس بات میں کتنی سچائی ہے؟

جواب: یہ ایسی بات ہے کہ جب تک اپنی آنکھوں سے مشاہدہ نہ ہوجائے تو اس بات کی تائید و تردید نہیں کی جاسکتی۔ ویسے یہ بات بعید از عقل نہیں ہے جب جنات کا وجود ہے اور یہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے بھی ہیں، جگتے موتتے بھی ہیں۔ ان میں بیاہ شادیاں بھی ہوتی ہیں، سلسلۂ حسب و نسب بھی ان میں موجود ہے۔ کافر، مسلمان، منافق، مخلص، صادق، کاذب، امین، خائن، اچھے برے سبھی قسم کے افراد ان میں بالکل اسی طرح موجود ہیں جس طرح انسانوں میں مختلف طبقات کی ریل پیل ہے۔ ان میں اگر محبتوں اور قربانیوں کے سلسلے ہیں تو ان میں جھگڑوں اور عداوتوں کے قصیے بھی ضرور چلتے ہوں گے۔ اور جب ان میں انسانوں کی طرح آپسی تصادم اور سر پھٹول ہوتی ہوگی تو کہیں نہ کہیں ظالم و مظلوم اور قاتل و مقتول کے فیصلے بھی ہوا کرتے ہوں گے۔ اگر بالاتفاق بدایوں کے چھوٹی بڑی سرکار میں جنات کا ہائی کورٹ قائم ہو تو ہوگا۔ اس کے ماننے لینے سے ہمارے کسی عقیدے پر ضرب نہیں پڑتی۔ تاہم جب تک انسان پر کسی چیز کا اثبات واضح نہ ہوجائے تو اسے ایسی بات کی تائید و تردید کا کوئی حق نہیں۔ اس بارے میں خاموشی بہرحال بہتر ہے۔

مؤکل کیا ہوتے ہیں؟

سوال از (ایضاً)

یہ مؤکل کیا ہیں؟ ان کو کس طرح دیکھا جاسکتا ہے۔؟

جواب: اس دنیا میں حق تعالیٰ نے جتنی بھی بظاہر غیر جاندار چیزیں پیدا کی ہیں ان میں بھی حسیت موجود ہے۔ اور اس دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس میں حسیت نہ ہو۔ اور ہر حسیت اپنے اندر ایک معنویت رکھتی ہے۔ اور ہر معنویت پس پردہ بالکل اسی طرح اپنا کام کرتی ہے جس طرح بدن میں چھپی ہوئی روح اپنا کام کرتی ہے۔ اگر روح نہ ہو۔ تو بدن صرف گوشت کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔ اور روح نکلنے کے بعد بدن قطعاً کسی قابل نہیں رہتا۔ اسی طرح اگر کسی بھی چیز کی معنویت کو اس سے جدا کردیا جائے تو وہ چیز قطعی بیکار ہوکر رہ جاتی ہے۔

مثال کے طور پر حسنِ اخلاق ایک چیز ہے ذرا تصور کریں کہ اگر حسنِ اخلاق کو انسانی پیکر عطا کردیا تو ظاہر ہے کہ یہ پیکر جاذب نظر ہوگا اور یقین کریں کہ حسن اخلاق جو بظاہر صرف الفاظ ہیں ان کا اپنا ایک وجود ہے۔
اسی طرح شیطنت اور چوری ڈکیتی کو اگر کسی طرح کوئی پیکر عطا کردیا جائے تو جو چہرہ سامنے آئے گا وہ یقیناً برا ہوگا اور وحشت و بربریت اس سے ٹپکتی ہوگی۔

محبت صرف لفظوں تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ اس کا اپنا ایک وجود ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا۔ اسی طرح عداوت کا بھی اپنا ایک وجود ہے۔ جو ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ اور محبت و عداوت کے وجود چل پھر کر اپنا کام کرتے ہیں اور ارباب محبت اور ارباب عداوت کو تعاون دیتے ہیں۔ اور اسی طرح انسانوں میں محبت و عداوت کے سلسلے مضبوط ہوتے ہیں۔

یاد کیجیے کہ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن حکیم کو انسانی پیکر عطا کردیا جائے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بن کر سامنے آئے گا۔ اس لیے کہ قرآن سے زیادہ عظیم الشان کوئی کتاب دنیا میں موجود نہیں ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رفیع المرتبت اور عظیم الشان شخصیت اس کائنات میں نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ کبھی پیدا ہوگی۔ انسانیت، عبدیت، اور اوصاف و حسنات کا سرچشمہ علمی طور پر قرآن حکیم ہے اور جسمانی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر ہم یہ عرض کریں کہ قرآن حکیم نبی کریمؐ اور نبی کریمؐ قرآن حکیم کا عکس ہیں تو بالکل درست ہوگا۔

اسی طرح اس دنیا کی ایک ایک چیز کو قیاس کیجیے۔ تو اندازہ ہوگا کہ اچھی بری چیز کے پیچھے ایک اچھا برا وجود کام کرتا ہے۔ اور اسی وجود کو روحانی اصطلاحات میں موکل کا نام دیا جاتا ہے۔

مثلاً قرآن کریم کی ایک آیت ہے۔ اور اس آیت کے درپردہ ایک روحانی وجود ہے جو اسی آیت کا انسانی عکس ہے یہ عکس اپنا کام کرتا ہے اور اسی کو ہم موکل کہتے ہیں۔ اس دنیا کے بے شمار افراد کچھ وظیفے پڑھا کرتے ہیں ان وظیفوں کے پیچھے بھی ایک روحانی وجود ہوتا ہے جو وظیفے

پڑھنے والوں کی اعانت کرتا ہے۔ جس اندر کا وظیفہ پڑھا جائے گا اسی انداز کی اعانت سامنے آئے گی۔

مثلاً ایک شخص "الرزّاقُ" روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھتا ہے، تو الرزاق کا عکس نورانی جو درحقیقت وجودِ روحانی ہے اور جو درحقیقت روح ہے الرزاق کی وہ اس وظیفے کے پڑھنے والے کی مدد کرے گی اور رزق و روزگار کے مسائل میں اس کا ساتھ دے گی۔

ہم اپنی زندگی میں ایسے الفاظ بھی بار بار بولتے ہیں کہ فلاں چیز کو چشم تصور سے دیکھو ——— کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ چشم تصور کیا چیز ہے درا صل یہ چشم تصور بھی ایسی ہی چیزوں سے روشناس کراتا ہے جو پیشانی والی آنکھوں سے نظر نہیں آتیں۔ پھر جو تصوراتی خاکہ ہمیں چشم تصور سے دکھائی دیتا ہے سمجھیے وہی اس کا روحانی وجود ہے۔

آخر کیا بات ہے کہ جب انسان اللہ اللہ کرتا ہے تو اس کا اثر پورے جسم پر اور اس کے پورے ماحول پر واضح ہوتا ہے۔ درحقیقت اللہ اللہ کا نورانی وجود اس شخص کے لیے مسلسل اپنے مخفی ہاتھ پیر ہلاتا ہے اور اسی سے اس شخص کی زندگی میں اچھے تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ایک شخص ہر وقت گالیاں بکتا ہے اور فحش کلامی میں مبتلا رہتا ہے تو ان باتوں کا بھی اثر اس کی زندگی پر پڑتا ہے جیسی اس کی زبان ہوتی ہے ویسے ہی رفتہ رفتہ اس کی عادتیں بھی بُری ہو جاتی ہیں اور پھر جیسی عادتیں ہو جاتی ہیں انسان ایسے ہی ماحول میں خوش نظر آتا ہے۔ یہ کیوں؟ یہ بھی محض اسی لیے کہ ان بُرائیوں کا بھی ایک روحانی وجود ہے جو فی الیقین اپنا کام کرتا ہے اور بُرائی کرنے والوں کو بُرائیوں میں کمک پہنچاتا ہے۔

اسی لیے روحانی اصطلاحات میں دونوں قسم کے مؤکلین کے وجود کا ذکر ہے۔ سفلی مؤکلین کا بھی علوی مؤکلین کا بھی۔ اچھی چیزوں کے مؤکلین علوی ہوتے ہیں جو علوی کام کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور چونکہ علوی کام کرنا نسبتاً مشکل ہوتا ہے اسی لیے اچھی چیزوں کے مؤکلین کو متاثر کرنا اور انھیں تابع کرلینا یعنی اپنی مرضیات میں ڈھال لینا مشکل ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ مؤکلین اس وقت تک اپنے عامل کے سامنے جھکنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ جب تک وہ اپنی زبان اپنے خیالات، اپنے افعال اور اپنی روزی میں طہارت پیدا نہ کرلے۔ اور جب عامل ان تمام چیزوں کا پابند ہو جاتا ہے تو یہ مؤکلین خود اس کے دل میں اس طرح اتر جاتے ہیں جس طرح دانا پانی دیکھ کر پرندے اُتر جایا کرتے ہیں۔ زبان کی طہارت، خیالات کی پاکیزگی افعال و کردار کا حُسن اور حلال روزی کی عادت ہی علوی مؤکلین کا دانا پانی ہیں۔ ان چیزوں کے بغیر انھیں اپنے بس میں کرلینا ممکن نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس سفلی مؤکلین کو اپنی طرف مائل کرلینا اور انہیں تابع کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ سفلی مؤکل برائیوں اور خرابیوں سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کا ساتھ دیتے ہیں جو بُرے کام کررہے ہیں اور سفلیات میں مبتلا ہوں۔ یہ مؤکلین وہیں رجوع کرتے ہیں جہاں زبان کی بُرائی اخلاق کی گندگی، خیالات کی نحوست اور حرام لقموں کی عادت نیز ناپاکی کا تسلسل موجود ہو وہاں یہ مؤکلین بالکل اسی طرح کود پڑتے ہیں جس طرح مردار اور گندگی کے ڈھیر پر کتے اپنا ڈیرہ جمالیتے ہیں۔ کیونکہ بدی کرنا نیکی کرنے کے مقابلے میں سہل ہوتا ہے اسی لیے سفلی مؤکلین کو تابع کرلینا اور انہیں اپنی طرف راغب کرکے اپنا روحانی مددگار بنالینا نسبتاً بہت آسان ہوتا ہے۔ اور اسی لیے آج سفلی کام کرنے والوں کی بہتات ہے کیوں کہ اس میں محنت و مشقت کم ہے بدی اور بُرائی کے لیے کسی اہتمام کی ضرورت نہیں ہے جب کہ بھلائی اور نیکی کے لیے بہت ہی پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں تب جاکر انسان کی طبیعت میں نکھار آتا ہے۔

یا یوں سمجھیے کہ اچھے کاموں میں فرشتے انسان کی مدد کرتے ہیں اور یہی فرشتے علوی مؤکل کہلاتے ہیں اور بُرے کاموں میں شیاطین انسانوں کے مددگار ہوتے ہیں اور انہی شیاطین کو سفلی مؤکل کا نام دیا جاتا ہے۔ سامنے کی نظر نہ آنے والی بات تو یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جو نظر نہ آئے اس کا کوئی وجود نہ ہو ——— بہت سی چیزیں مسلسل موجود ہوتی ہیں لیکن وہ انسان کو نظر نہیں آتیں۔ اور انسان کا اپنا مزاج یہ ہے کہ وہ ان ہی چیزوں کو تسلیم کرتا ہے جنھیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے جب کہ یہ مزاج کوئی اچھا مزاج نہیں ہے۔ ہم غیب کی باتوں پر ایمان لاکر ہی مسلمان ہوئے ہیں۔ ہم میں سے کس نے دوزخ و جنت کو دیکھا ہے اور کس نے عذاب قبر کا دیدار کیا ہے اور کس نے کھلی آنکھوں سے عذاب و ثواب کا مشاہدہ کیا ہے؟ لیکن ہم سب دوزخ و جنت کے وجود کے بھی قائل ہیں عذاب قبر کو بھی مانتے ہیں اور عذاب و ثواب پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ محبت کسے نظر آتی ہے؟ لیکن محبت کا کون قائل نہیں؟ دکھ اور درد کب دکھائی دیتے ہیں؟ اور دُکھ اور درد کو کون محسوس نہیں کرتا؟ خوشی اور غم آنکھوں سے نظر نہیں آتے دل میں خوشی اور غم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر انسان خوشی اور غمی کا اظہار کرتا ہے دردِ دل کو کس نے دیکھا ہے؟ لیکن دردِ دل کو کس نے نہیں مانا ہے۔ اور کون ہے دنیا میں جو دردِ دل اور کربِ رُوح کا قائل نہیں ——— اسی طرح میرے بھائی ان مؤکلین کا بھی اپنا ایک وجود ہے اور جس کا انکار کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو مادّہ پرستی کے گندے تالاب میں سر تک ڈوبے ہوئے ہوں، اور جنھیں خود اپنی ظاہری آنکھوں ہی پر اطمینان ہوتا ہو۔ جو نہ چشم باطن کے قائل ہوں نہ چشم بصیرت کے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سحر کروایا گیا تو ایک دن دو فرشتے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے باخبر کیا کہ آپ پر جادو کا عمل ہوا ہے۔ دراصل یہ دو فرشتے ان دو صورتوں کے مؤکل تھے۔

(بقیہ بر ص ۱۲۳)

جنّات کی حقیقت

علامہ کمال الدین الدمیری

(ہوائی مخلوق) الجن۔ یہ انسانوں کے برخلاف ایک ہوائی مخلوق ہے۔ حق تعالیٰ نے اس کو مختلف شکل وہیئت اختیار کرنے کی قدرت عطا فرمائی ہے اور مشکل سے مشکل کام کو انجام دینے کی طاقت عطا کی ہے (اس کا واحد جنی آتا ہے) جَنَّ (ن) جَنُوناً اس کے معنیٰ آتے ہیں، دیوانہ ہونا یا پاگل ہونا، پوشیدہ ہونا۔ جن بھی نظروں سے پوشیدہ، اوجھل رہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام جن رکھدیا۔

حدیث شریف میں جن کا ذکر۔

طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ثعلبہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن کی تین قسمیں ہیں، ایک قسم وہ ہے جن کے پَر ہوتے ہیں۔ اور وہ اس کے سہارے اڑتے ہیں۔ دوسرے سانپ کی قسم ہے اور تیسرے اِدھر اُدھر پھرتے رہیں (یعنی کوچ کرتے ہیں)

ابن درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے جن کی تین قسمیں پیدا کی ہیں۔ ایک قسم سانپ، بچھو اور حشرات الارض کی شکل میں، دوسری ہوا کی طرح جو فضا میں رہتے ہیں۔ اور تیسری قسم انسانوں کی طرح ہے۔ یہ حساب کتاب کے بھی مکلف ہیں۔

اور انسان کو بھی حق تعالیٰ نے تین قسم پر پیدا کیا، ایک قسم چوپائے کی طرح ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۔ وَقَالَ تَعَالَىٰ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ۔

ایک قسم وہ ہے جن کے اجسام انسانوں کی طرح ہیں اور انکی روح شیطان کی طرح ہیں۔ اور ایک قسم وہ ہے کہ قیامت کے دن خدا کے سائے میں ہوں گے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح انسانوں کی جانب مبعوث کئے گئے ہیں۔ اسی طرح جنّات کی جانب بھی بھیجے گئے ہیں چنانچہ کلام ربّانی اس پر شاہد ہیں۔

خداوند کریم کا ارشاد ہے۔

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ اور وَمَنْ بَلَغَ میں جنّات بھی شامل ہیں۔ دوسری آیت شریف میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ ۔ الآية وَقَالَ تَعَالَىٰ، تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۔ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ۔ وَقَالَ تَعَالَىٰ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ ط

جوہریؒ کہتے ہیں کہ جنّ وانس کیلئے ناس بھی آتا ہے۔ ایک جگہ حق تعالیٰ نے جن وانس کو خطاب کرتے ہوئے ثقلان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۔

جنّ وانس کو ثقلان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ گناہوں کی وجہ سے بوجھل ہیں ـــــ وَقَالَ تَعَالَىٰ، وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ۔ اسی وجہ سے بعض علماء نے کہا ہے۔

جنّات میں بھی ایک جماعت مقربین بارگاہ اور نیک لوگوں کی ہوگی۔ جو جنّت میں جائے گی۔ جس طریقہ سے انسانوں میں ایسی جماعتیں ہیں (مطلب اس کا یہ ہے جس طریقہ سے انسانوں میں دو گروہ مومنین وفاسقین اور کفار و مشرکین ہیں) اس طریقہ سے جنّات میں دو گروہ ہیں۔ ایک مومنین کا دوسرا مشرکین کا۔ انسانوں میں بھی مومن نیکوکار جنّت میں جائیں گے اور اپنے اعمالِ صالحہ کا بدلہ پائیں گے۔ جنّات میں مومنین کا طبقہ بھی جنّت میں جائے گا۔

گروہ جنّات میں مومنین کا طبقہ جنّت میں جائے گا یا نہیں۔؟ اس سلسلے میں جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ مومنین کا طبقہ جنت میں بھی جائے گا۔ اور انسانوں کی طرح ثواب پائے گا۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام لیثؒ یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ ان کی جنّت تو صرف یہ ہے کہ نارِ جہنّم سے محفوظ رکھا جائیگا۔ کیوں کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں،

وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ وَقَالَ تَعَالَىٰ فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهِ

فلا یخاف بخسا ولا رھقا۔

جمہور علماء اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ان دونوں آیتوں سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ مومنین کو عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔ رہی یہ بات کہ جنات جنت میں جائیں گے یا نہیں؟ اس سلسلے میں قرآن حکیم میں وضاحت ہے۔ دوسرا جواب یہ دیا ہے۔ ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے ثواب کو ان پر مخفی رکھا ہو۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں، جنات جنت میں، داخل ہونے کے بعد انسانوں کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ بلکہ ایک گوشۂ جنت میں رہیں گے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مخلوق کی چار قسمیں ہیں۔ ایک مخلوق وہ ہے کہ جو تمام جنت میں جائے گی یعنی ملائکہ۔ دوسرے وہ مخلوق ہے جو تمام جہنم میں جائے گی یعنی شیاطین۔ اور ایک مخلوق ایسی ہے جس کے بعض افراد جنتی ہیں بعض جہنمی، یعنی انسان اور جن، نیز ملائکہ جن وانسان کی طرح جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز نہیں ہوں گے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مومن جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنت میں داخل تو ہوں گے مگر انسانوں کی طرح جنت کی نعمتوں سے محظوظ نہیں ہوں گے۔ بلکہ تسبیح وتقدیس ہی میں ان کو لطف اور لذت محسوس ہوگی"

آپؐ کی بعثت کے عموم پر بہت سی احادیث ہیں، مثلاً امام مسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے جامع ترین کلام عطا کیا گیا ہے اور تمام لوگوں کی جانب مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔

حضرت جابرؓ کی روایت میں یہ ہے کہ میں ہر کالے اور گورے کی جانب مبعوث کیا گیا ہوں۔

علامہ محمد ابن ظفر کی کتاب "خیر البشر بخیر البشر" میں ابن مسعودؓ کی یہ حدیث مذکور ہے۔

"راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے لیلۃ الجن میں میرے ہمراہ چلنا چاہے وہ چلے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل دیا کہ ہم مکہ میں ایک بلند مقام پر پہنچے۔ وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے خط کھینچ کر ایک دائرہ بنا دیا۔ پھر آپؐ تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر آپؐ قرآن کریم کی تلاوت فرمانے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے درمیان وہ آڑ بن گئے۔ حتیٰ کہ آپؐ کی آواز بھی آنا بند ہو گئی۔ پھر وہ منتشر ہو کر چلنے لگے جس طرح بادل چلتے وقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ سب کے چلے جانے کے بعد صرف ایک جماعت باقی رہ گئی۔ پھر آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ جماعت کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جگہ ہے؟ ــــ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہڈی اور لید لاؤ۔ آپؐ نے ان کو ہڈی اور لید دے کر ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی اور لید سے استنجا نہ کرے۔

اسی کتاب میں حضرت بلال ابن حرث سے یہ روایت منقول ہے کہ۔

"راوی کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شام کے وقت ایک منزل پر ٹھہرے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر ایک شور اور جھگڑے کی آواز سنی ایسی آواز اس سے قبل میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور تبسم فرماتے ہوئے بولے۔ مسلمان اور مشرکین جن میرے پاس اپنا مقدمہ لیکر آئے تھے اور اپنے مسکن کے بارے میں فیصلہ چاہتے تھے۔ میں نے مسلم جنات کو جلس میں اور مشرکین جنات کو غور میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔" جلس بلند اور اچھے مقام کو کہتے ہیں اور غور پست اور بیکار زمین کو کہتے ہیں۔

اسی کتاب میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ کی ذیل کی حدیث بھی مذکور ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ نامی بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ شیاطین آسمان پر پہنچ کر خبریں لا نہیں سکتے تھے۔ جب شیاطین اپنی جماعت میں پہنچے تو ان سے ان کے ساتھیوں نے پوچھا کہ آپ آسمانی خبریں کیوں نہیں لاتے، بولے کہ مضبوط رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی ہیں اور ہم پر شدید انگارے پھینکے جاتے ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عظیم واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے، اس کا سراغ لگانا چاہئے۔ یہ سراغ لگانے کیلئے نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پارٹی سے ان کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، انہوں نے اس عجیب وغریب کلام کو سن کر یقین کر لیا کہ یہی کلام

ہمارے اور آسمان کے درمیان حائل ہوگیا ہے اور اپنی قوم کو آکر بتایا کہ ہم ایک عجیب کلام سن کر آئے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات سے یہ پہلا سابقہ تھا۔ اس سے پہلے آپؐ نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بس بطور وحی کچھ چیزیں جنات کے بارے میں آپؐ تک پہنچائی گئی تھیں۔"

صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے۔
"بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رات میں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غائب پایا۔ تو ہم نے تمام وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنیکے باوجود نہ پاکر یہ سوچنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غائب ہوگئے یا کہیں رحلت کر گئے۔ ہم تمام رات انتہائی پریشان رہے۔ صبح کے وقت اچانک آپؐ تشریف لائے۔ حرا کی جانب سے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ ہم نے رات آپؐ کو غائب پایا اور تلاش کے باوجود بھی آپؐ نہیں ملے جس کی وجہ سے ہم رات بھر نہایت پریشان رہے۔ ارشاد ہوا مجھے جن بلانے آیا تھا میں نے اس کے ساتھ جاکر ان کو قرآن کریم سنایا تھا۔ اس کے بعد آپؐ ہمیں لیکر چلے اور آپؐ نے ان کے نشان وغیرہ ہم کو دکھلائے۔ اسی رات میں جنات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی غذا کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ وہ ہڈی استعمال کردہ تمہارے لئے گوشت سے بہتر ہے۔ اور مینگنیاں تمہارے چوپاؤں کے واسطے چارہ ہیں۔ پھر آپؐ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ ان چیزوں سے استنجا مت کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی غذا ہے۔"

طبرانی نے بسند حسن حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

"راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمیں مسجد نبوی میں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ سلام پھیرنے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ رات کو وفد جن سے ملاقات کیلئے میرے ہمراہ کون چلے گا؟ سب لوگ خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپؐ نے یہی کلمات تین مرتبہ فرمائے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لیکر چل دیئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلنے لگا۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ کے تمام پہاڑوں سے دور نکل گئے اور ایک چٹیل اور کشادہ میدان میں پہنچ گئے تو اچانک مجھے نیزوں کی مانند لمبے لمبے لوگ نظر آئے۔ جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھ پر سخت کپکپی طاری ہوگئی۔ یہاں تک کہ کپکپاہٹ کے باعث میرے قدم ڈگمگانے لگے۔ پھر جب ہم ان کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پائے مبارک کے انگوٹھے سے میرے واسطے خط کھینچ کر ایک دائرہ بنا کر مجھے اس میں بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ اس میں بیٹھنے کے بعد جتنی چیزیں مجھے نظر آرہی تھیں سب آنکھوں سے اوجھل ہوگئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے اور ان کے پاس جاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند قرآن حکیم کی تلاوت فرمائی۔ یہاں تک کہ صبح نمودار ہوگئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے لیکر روانہ ہوگئے اور فرمایا کہ مجھ سے قریب ہوکر چلو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلنے لگا۔ تو تھوڑی دور چلنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ذرا غور سے دیکھئے کیا ان میں سے کچھ نظر آرہا ہے؟ میں متوجہ ہوا اور دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو بہت بڑی جماعت نظر آرہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا رخ زمین کی جانب فرمایا تو آپؐ کو ہڈی اور لید نظر آئی۔ آپؐ نے وہ دونوں چیزیں انکی جانب پھینک کر مجھے مخاطب کیا اور فرمایا کہ یہ جنات کا وفد ٹھہرا ہوا ہے اور مجھ سے اپنی غذا کے متعلق معلومات کر رہے ہیں۔ لہٰذا میں نے ہڈی اور لید کو ان کی غذا قرار دے دیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں ہڈی اور لید سے استنجا کرنا ناجائز ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

"محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مجھے اپنے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا کہ پندرہ افراد پر مشتمل ایک پارٹی جو جنات ہوں گے۔ آج شب مجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔ مجھے ان پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا یا کلام ربانی پیش کرنا ہے عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس مقام کی جانب چل دیا۔ جہاں آپؐ تشریف لیجا رہے تھے۔ آپؐ نے ایک خط کھینچ کر مجھے اس میں بٹھا دیا اور فرمایا کہ اس سے باہر نہ نکلنا۔ میں رات بھر اسی میں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت دست مبارک میں ہڈی لید وغیرہ لئے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ جب تم استنجا

کیا کرو تو ان چیزوں میں سے کسی بھی چیز سے استنجا مت کیا کرو۔
جب دن نکل گیا تو میں نے سوچا کہ مجھے بھی دیکھنا چاہیئے کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے چنانچہ میں نے وہ مقام جا کر دیکھا تو اتنی بڑی جگہ تھی جس میں ستر اونٹ بیٹھ جائیں۔
شافعیؒ و بیہقیؒ نے یہ روایت بیان کی کہ۔
ایک انصاری عشاء کی نماز کیلئے گھر سے نکلے تو ان کو جن نے اغوا کر لیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ اسی دوران ان کی بیوی نے شادی کر لی۔ پھر وہ مدینہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے جن پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک ان کے پاس رہا۔ اس کے بعد مومن جن نے جہاد کیا اور ان میں بہت سے حضرات کے ساتھ مجھے بھی قید کر لیا۔ وہ کہنے لگے کہ یہ مسلمان شخص ہے۔ اس کو قید کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے اختیار دیا چاہے میں ان کے پاس قیام کروں یا اپنے اہل و عیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کر لیا تو مجھے مدینہ لے آئے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو ان انصاری نے کہا کہ وہ لوبیا کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں خدا کا نام نہیں لیا جاتا۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان کے پینے کے بارے میں پوچھا تو بتایا تلچھٹ اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ ایک گھاس ہے جو کھائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ جدف، ہر اس برتن کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز کھانے پینے کی موجود ہو۔ لیکن اسے ڈھکا نہ گیا ہو
ماقبل میں یہ بات گزر چکی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین (جن و انس) کی جانب مبعوث کئے گئے ہیں۔ اس پر بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف بھیجے گئے ہیں تو شریعت مطہرہ کے جملہ احکام بھی جنات پر لازم ہوتے اور وہ ان احکام کو معلوم کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ حالانکہ صرف دو مرتبہ مکہ میں آنا منقول ہے۔ جب کہ ان کے آنے کے بعد دین کے بہت سے احکام میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔
اس کا جواب یہ ہے کہ روایت کے عدم سے جنات کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ جنات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا اور آپ کا کلام سماعت کرنا اس طرح بھی ممکن ہے کہ صحابۂ کرام ان کو نہ دیکھ سکیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیکھتے ہوں۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے جن کے سلسلے میں کلام پاک میں فرمایا ہے کہ جنات تم کو دیکھتے ہیں۔ حالانکہ تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مخصوص طاقت کے ذریعہ دیکھ لیتے ہوں۔ جن سے صحابۂ کرام کو نہیں نوازا گیا ہو۔
علاوہ ازیں بعض صحابہ نے بھی جنات کو دیکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے اس جن شیطان کو دیکھا جو زکوٰۃ چرانے آیا تھا۔۔۔ یہ روایت بخاری شریف میں منقول ہے۔
بخاری و مسلم و نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ۔

> "ایک سرکش جن نے گزشتہ شب میری نماز میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ میں نے اسے دبوچ لیا۔ اور چاہتا تھا کہ ستون سے اُسے باندھ دوں۔ لیکن مجھے حضرت سلیمان علیہ السّلام پیغمبر کی دعا یاد آگئی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ مجھے ایسی ایک وسیع حکمرانی عطا فرما جو کسی کو میرے بعد میسر نہ ہو۔"

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ میں جن رہتے ہیں۔ اور وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔"
نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔
"جن و انس میں سے اگر کوئی مؤذن کی آواز سنے گا تو وہ اس کیلئے قیامت میں گواہی دیں گے۔"
امام مسلم نے سالم ابن عبداللہ ابن جعدہ کی حدیث نقل کی ہے اصحاح ستہ میں اس کے علاوہ ان سے اور کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

> "عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ لگا ہوا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے ساتھ بھی۔؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں میرے ساتھ بھی، مگر حق تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور مجھے محفوظ رکھا اور وہ مجھے خیر کے علاوہ کسی چیز کا حکم نہیں دے سکتا۔"

حدیث شریف میں جو فاسلم آیا ہے، میم پر ضمہ و فتحہ دونوں پڑھے گئے ہیں۔ خطابی نے رفع کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور قاضی عیاض اور نووی نے فتحہ کو ترجیح دی ہے۔ قاضی صاحب کا مسلک ہی پسندیدہ ہے۔ محققین علماء کا اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ ہیں۔
مندرجہ بالا حدیث کا مطلب لوگوں کو نفس کے فتنہ اور وسوسہ اور اس کے گمراہی کی طرف لیجانے سے تنبیہ مقصود ہے۔ نیز اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ تمام پیغمبر علیہ السّلام کبائر سے محفوظ ہیں۔ لیکن صغائر کے بارے میں

اختلاف ہے جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔ البتہ صحیح مسلک یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السّلام صغائر و کبائر دونوں سے مبّرا ہیں۔

وجود جن اور شیطان کے متعلق بیشمار احادیث موجود ہیں۔ نیز اہل عرب کے اشعار اور واقعات سے بھی اس کی شہادت ملتی ہے، لہٰذا اس سلسلے میں گفتگو کرنا بدیہی چیز سے روگردانی کے مترادف ہے۔

پھر دوسری بات یہ کہ عقلِ سلیم کے منافی نہیں ہے اور شعور و احساس کے عین مطابق ہے۔ لہٰذا یہ شریعت محمدی کے مکلف ہیں۔

حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کرلی تو یہ دل برداشتہ ہوکر شام کی جانب کوچ کر گئے اور حوران میں جاکر مقیم ہوگئے۔ ۱۵ھ میں حوران میں غسل خانہ میں انتقال کر گئے۔ اہلِ شہر کو ان کے انتقال کی اطلاع جب ملی جب لوگوں نے ایک کنوئیں میں یہ آواز سُنی۔

نحن قتلنا سید الخز رج سعد بن عبادة

ترجمہ: ہم نے خزرج قبیلہ کے سردار ابن عبادہ کو مار ڈالا۔

ورمیناہ بسہمین فلم نخط فؤادہ

ترجمہ:۔ اور ان پر دو رے تیر چلائے جو ٹھیک ان کے دل پر لگے اور نشانہ خطا نہ گیا۔

اشعار کو سننے کے بعد لوگوں نے تحقیق کی۔ واقعی اس روز ان کا انتقال ہوا تھا۔ لیکن صحیح مسلم شریف میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سعد ابن عبادہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

حافظ فتح الدین ابن سید الناس کہتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ شہدائے بدر میں سے نہیں تھے۔ طبرانی نے بھی محمد ابن سیرین اور قتادہؓ سے یہی مسلک نقل کیا ہے۔

حجاج ابن علاط سلمی سے یہ واقعہ منقول ہے (یہ نصر ابن حجاج کا والد ہے) کہ

"چند سواروں کے ہمراہ مکہ کے ارادہ سے نکلے اور راستہ میں ایک غیر مانوس اور ہیبت ناک مقام پر رات ہوگئی۔ اہلِ قافلہ نے کہا کہ یہیں پر قیام کرلیجئے اور اپنے اور ساتھیوں کے لئے امان طلب کرلیجئے۔ ساتھیوں کے مشورہ کے مطابق وہ پورے قافلے کے ارد گرد گھومنے لگے اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

اعیذ نفسی واعیذ صحبی من کل جنی بھذا النقب

حتی اعود سالما ورکبی

ترجمہ: میں خود کیلئے اور اپنے ساتھیوں کیلئے ان جنّات سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو اس وادی میں ہیں۔ تاکہ میں اور میرے ساتھی بسلامت گزر جائیں۔

اچانک انہوں نے یہ آیت کریمہ سنی ـــــ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط الآیۃ۔

مکہ پہنچ کر انہوں نے کفارِ قریش کو اس کی اطلاع دی۔ کفار کہنے لگے ابو کلاب معلوم ہوتا ہے۔ تو نے مذہب تبدیل کر دیا ہے۔ کیونکہ جو تو بتا رہا ہے اس کے بارے میں محمدؐ یہ کہتا ہے کہ یہ آیت محمدؐ پر نازل کی گئی۔ انہوں نے جواب دیا کہ واللہ میں نے ان تمام ساتھیوں سے سُنا ہے۔ اس کے بعد وہ مشرف باسلام ہوگئے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اور وہاں ایک مسجد تعمیر کی جو انکے نام سے مشہور ہے۔

ابن سعد اور طبرانی اور حافظ ابو موسیٰ وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں عمرو بن جابر نامی ایک جن تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے قول کی دلیل میں صفوان ابن معطل السلمی کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ شام کی جانب جا رہے تھے۔ اچانک انہیں ایک تڑپتا ہوا سانپ نظر آیا۔ جو فوراً ہی مر گیا۔ لہٰذا ایک شخص نے ایک کپڑا لیکر اس میں اس مردہ سانپ کو لپیٹا اور زمین میں ایک گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دیا۔ مکہ پہنچ کر مسجدِ حرام میں یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک ان کے پاس ایک شخص آیا اور معلوم کیا کہ عمرو بن جابر کو کس نے دفن کیا ہے؟ کہا ہمیں تو معلوم نہیں۔ پھر اس نے سوال کیا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان صاحب نے اس پر اس اجنبی شخص نے دعائیہ کلمات کہتے ہوئے عرض کیا کہ عمرو بن جابر ان نو جنّات میں سے آخری شخص تھے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سُنا تھا۔ اس واقعہ کو حاکم نے بھی مستدرک میں صفوان کے حالات کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہے کہ ایک سانپ جو شدتِ پیاس کے باعث تڑپ رہا تھا۔ ایک تابعی کے خیمہ میں آیا۔ انہوں نے اس کو پانی پلایا۔ اس کے بعد وہ سانپ مر گیا۔ انہوں نے اس کو دفن کر دیا۔ رات میں کسی نے ان کے پاس آکر سلام کیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے بولا کہ جس سانپ کو آپ نے دفن کیا ہے وہ زوبعہ نامی ایک نیک اور صالح جن تھا۔

امیر المؤمنین عمرو بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگل میں تشریف لیجا رہے تھے۔ انہیں ایک مردہ سانپ ملا۔ آپ نے اس کو کفنا کر دفن کر دیا اچانک ایک آواز آئی کہ سرق تجھے یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ایک جنگل میں تیری موت واقع ہوگی اور ایک صالح اور نیک آدمی تجھ کو دفن کرے گا ـــــ عمرو بن عبد العزیز یہ سن کر بولے تم کون ہو؟ ـــــ وہ بولا میں ان جنّات میں سے ہوں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنا تھا۔ اپنے ساتھیوں میں سے صرف ہم دو زندہ تھے۔ میں اور سرق اور یہ بھی مر گیا۔

کتاب "خیر البشر لخیر البشر" میں عبید کلاب نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کا ایک گروہ حج کے ارادے سے نکلا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ہم نے راستہ میں سفید سانپوں کو بل کھاتے ہوئے دیکھا

جس سے مشک کی خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو چلنے کا حکم دیا اور اپنے بارے میں خیال کیا جب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا کہ جب تک مجھ پر یہ راز منکشف نہ ہو جائے۔ تھوڑی دیر میں سانپ مر گیا اور میں نے راستہ سے علیحدہ ہو کر ایک طرف اس کو دفنا دیا۔ عشاء کے وقت اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہی تھے کہ اچانک چار عورتیں مغرب کی طرف سے آئیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ عمرو کو کس نے دفن کیا؟ میں نے کہا کہ کون عمرو؟ اس نے کہا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا؟ میں نے اس عورت سے کہا کہ میں نے دفن کیا ہے۔ عورت بولی خدا کی قسم تم نے صائم وقائم بالایمان کو دفن کیا جو اللہ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان رکھتا تھا اور تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یقین رکھتا تھا۔ جن کے بارے میں بعثت سے چار سو سال قبل آسمان پر سنا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور حج سے فراغت کے بعد اس واقعہ کو ہم نے حضرت سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ عورت سچ کہتی تھی کہ میں نے یہ بات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

اسی کتاب میں ابن عمرؓ سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے بارگاہِ خلافت میں عرض کیا۔ یا امیر المومنین! کیا میں آپ کو ایک عجیب وغریب واقعہ نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا۔ ضرور سنائیے۔ اس نے کہا میں جنگل میں جا رہا تھا تو میں نے دو سانپوں کو باہم لڑتے ہوئے دیکھا پہلے ایک دوسرے کی جانب بڑھے پھر علیحدہ ہو گئے۔ جب میں اس جگہ کے قریب پہنچا جہاں وہ آپس میں دست وگریباں تھے۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ سانپ ہیں۔ ایسے جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ پیلا زرد رنگ کا تھا اور اس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ خوشبو میرے لئے بڑی کارآمد ہوگی۔ اس میں سے کچھ اپنے عمامہ میں رکھ لی۔ اور پھر سانپ کو دفنا دیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کفن دفن کے بعد چلنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ یہ دونوں سانپ جنات تھے۔ ان میں سے جو شہید ہوا یہ وہ جن ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف سنا تھا۔

اسی کتاب میں یہ واقعہ بھی مذکور ہے کہ فاطمہ بنت نعمان بخاریہ کہتی ہیں۔ ایک جن مجھ پر عاشق تھا۔ جب وہ میرے پاس آتا تھا تو فوراً میرے پاس اندر گھر میں آجاتا تھا۔ ایک دن وہ آکر دیوار پر کھڑا ہو گیا۔ میں نے کہا آج تم اندر کیوں نہیں آئے؟ اس نے جواب دیا کہ آج ایک پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں جو زنا کو حرام کہتے ہیں۔ (رودی البیہقی فی دلائلہ عن الحسن)

"عمار ابن یاسرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انسانوں اور جنات دونوں سے جہاد کیا ہے، آپ سے پوچھا کیا کہ جنات سے جہاد کب ہوا؟ تو بولے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کنوئیں سے پانی لینے کیلئے بھیجا تھا۔ وہاں مجھے شیطان اپنی اصلی شکل میں نظر آیا۔ وہ مجھ سے الجھ گیا تو میں نے اسے پچھاڑ دیا۔ میرے پاس ایک چمڑا تھا دیا غالباً پتھر کہا، میں نے اس کو اس کی ناک میں ٹھونس دیا۔ میں ابھی واپس بھی نہ پہنچا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھیوں کو اس واقعہ کی اطلاع بھی دے دی۔ جب میں لوٹا تو احباب اس بارے میں مجھ سے پوچھنے لگے جس پر میں نے انہیں اس واقعہ کی تفصیل سنائی۔ اسکے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمار ابن یاسر ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جن کو شیطان کے تحفظ کی اطلاع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی ہے"

بخاری کی حدیث میں بھی اسی مضمون کی جانب اشارہ ہے جو انہوں نے ابراہیم نخعی سے نقل کی ہے۔ علقمہ جس وقت ملک شام پہنچے تو انہوں نے مسجد میں جا کر اپنے لئے دعا مانگی کہ یا اللہ مجھ کو بہترین وصالح ہمنشیں عطا فرما۔ چنانچہ انہیں ابوالدرداءؓ کی صحبت مل گئی۔ ابوالدرداءؓ نے ان سے پوچھا کہ کہاں رہتے ہو۔؟ جواب دیا۔ کوفہ میں ــــــ ابوالدرداءؓ نے کہا کیا کوفہ میں وہ شخص نہیں ہے۔ جس کے پاس ایسے راز ظاہر ہوئے ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا۔ یعنی حذیفہ! میں نے کہا جی ہاں۔ پھر انہوں نے سوال کیا۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے شیطان سے پناہ دی۔ یعنی عمار بن یاسر۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ پھر سوال کیا۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو سفر میں آپؐ کی مسواک اور تکیہ لے کر چلتے۔

کتاب ریاعیات میں قاضی ابوالعلی اور ابوبکر عبداللہ بن حسنی مصیصی سے نقل کیا۔

"راوی کا بیان ہے کہ میں طرطوس گیا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ یہاں کوئی عورت ہے جس کو نہوس کہا جاتا ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد لیکر آئے تھے۔ میں یہ سن کر اس کے پاس گیا تو میں نے دیکھا۔ ایک عورت چت لیٹی ہوئی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا۔ تو نے ان میں سے کسی جن کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھ سے سمجہ نے جس کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ

رکھا تھا، بیان کیا ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو پیدا فرمانے سے پہلے کس چیز پر مستوی تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ نور کی ایک چمکتی دمکتی ہوئی مچھلی پر، عورت نے کہا کہ میں نے سچ سے یہ بھی سُنا ہے وہ کہتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے جس مریض کے پاس سورۂ یٰسین شریف کی قرأت کیجائے اس کی روح بآسانی نکل جائے گی۔ اور اس سے قبر کی سختی ہٹالی جائے گی، اور میدانِ محشر میں خوش رہے گا۔

اس سے بھی زیادہ عجیب واقعہ یہ ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکّہ کے جنگلات میں، اچانک ایک معمّر شخص نمودار ہوئے جو اپنی لاٹھی کے سہارے چل رہے تھے، اُسے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڈھے میاں چال اور آواز سے جن معلوم ہوتے ہیں۔ وہ فوراً بولا جی ہاں! اس کا جواب سماعت فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تم کون سے جن ہو۔؟ اس نے کہا میرا نام ہامہ ابن ہیم ابن اقیس ابن ابلیس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور شیطان کے درمیان تو صرف دو پشتوں کا فاصلہ ہے۔ اس نے جواب دیا۔ جی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟ جواب دیا۔ دنیا کا اکثر زمانہ میں نے دیکھ لیا۔ جس رات قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ میری عمر چند سال کی تھی۔ میں ٹیلے سے چھلانگ لگا رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا اور لوگوں کو بھڑکا رہا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بہت بُرا عمل تھا۔ اس نے کہا۔ اے اللہ کے پیارے نبیؐ مجھ پر درود و سلام نازل ہو۔ غصہ نہ کیجئے کیوں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو حضرت نوح علیہ السّلام پر ایمان لائے تھے اور میں نے بھی ان کے دستِ مبارک پر اللہ سے توبہ کرلی تھی اور میں نے انکو دعوت کے کام میں تعاون دیا تھا اور انہیں راضی کرلیا تھا پھر وہ اتنا رویا کہ اس کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ واللہ میں بہت شرمندہ ہوں اور اس بات سے کہ میں کافر ہوں۔ اللہ کی امان طلب کرتا ہوں اور میں نے حضرت ہود علیہ السّلام سے ملاقات کر کے ان کے ہاتھ پر ایمان لایا اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے اور جس وقت آپؑ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔ میں آپ کے ساتھ تھا اور حضرت یوسف علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کو کنوئیں میں ڈالا گیا میں ان کے ساتھ اور اُن سے پہلے اس کنوئیں میں پہنچ گیا اور حضرت شعیب علیہ السّلام سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے بھی، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السّلام سے بھی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے تو آپؐ کی خدمت بابرکات میں میرا سلام عرض کر دینا۔ لہٰذا میں ان کا پیغام آپؐ کو پہنچاتا ہوں اور آپؐ کے دستِ مبارک پر اللہ تعالیٰ کا ایمان لاتا ہوں۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تجھ پر بھی اور عیسیٰ علیہ السلام پر سلامتی نازل کرے تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت موسیٰؑ نے مجھے توریت سکھائی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے انجیل اور آپؐ مجھے قرآن کریم سکھا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قرآن حکیم سکھا دیا۔"

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس کو قرآن کریم کی صرف دس سورتیں سکھائی تھیں اور آپؐ نے دنیا سے تشریف لیجاتے وقت تک بھی ہمیں اس کی موت کی اطلاع نہیں دی اور نہ ہم نے ان کو دیکھا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ زندہ ہے یا انتقال کر گیا۔

امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک روز حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ مجھے کوئی نئی بات سُناؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ مجھ سے ابوخریم بن فاتک اسدی نے اپنا قصہ بیان کیا تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک روز ان کا اونٹ غائب ہوگیا۔ لہٰذا وہ اس کی تلاش میں چلتے چلتے ابرق عزاف میں پہنچ گئے۔ (ابرق عزاف ایک وادی کا نام، جس میں جن رہا کرتے تھے)، وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنی سواری کے پاؤں باندھ دیئے اور اس وادی کے ایک ٹیلے پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ اور یہ الفاظ کہنے لگے۔

اعوذ بعظیم ھذا المکان (میں اس کی عظیم شخصیت سے پناہ مانگتا ہوں) اچانک ایک آواز دینے والے نے ان کو آواز دے کر کہا۔ ؎

وَیحَکَ عُذْ باللہ ذی الجلال ۔۔۔ منزلُ الحرام والحلال

ترجمہ: ـــــــ جو حلال اور حرام کے بارے میں احکام نازل کرنیوالا ہے۔

ووحّد اللہ ولا تبال ۔۔۔ ما ھول ذا الجنی من الاھوال

ترجمہ:۔ خدائے واحد کی توحید کا اعلان کر اور پھر کسی طرح کا اندیشہ نہ کر جنات کے شر وفتن سے بھی بے فکر ہو۔

میں نے اس سے کہا۔

یَا اَیُّهَا الدَّاعِیْ فَمَا تَخَیَّلُ اَرُشْدٌ عِنْدَكَ اَمْ تَضْلِیْلُ

ترجمہ:۔۔۔ اے پکارنیوالے تیرا کیا خیال ہے۔ کیا تیرے پاس دعوتِ خیر ہے یا تو شر کی جانب بلاتا ہے۔

اس نے میرے جواب میں کہا۔

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ذُوالْخَیْرَاتِ جَاءَ بِیَاسِیْن وَحَامِیْمَاتِ

ترجمہ:۔۔۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن پر یٰسین نازل ہوئی اور بہت سی سورتیں جن کے شروع میں حم ہیں۔

وَسُوَرٌ بَعْدَ مُفَصَّلَاتٍ یَدْعُوْا اِلَی الْجَنَّةِ وَالنَّجَاةِ

ترجمہ: اور لمبی اور مختصر دونوں قسم کی سورتیں یہ لوگوں کو جنت اور نجات کی جانب بلاتے ہیں

یَأمُرُ بِالصَّلٰوۃِ وَ بِالصَّوْمِ وَیَزْجُرُ النَّاسَ عَنِ الْهَنَاتِ

ترجمہ:۔۔۔ روزے اور نماز کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ میں نے آواز دینے والے سے دریافت کیا تم کون ہو؟ جواب دیا میں مالک ابن مالک ہوں۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے جنات کے پاس بھیجا۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر کوئی میرے اس اونٹ کا محافظ ہوتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام سے سرفراز ہوتا انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ اگر آپ حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں تو ان شاء اللہ میں تمہارے اونٹ کو بحفاظت تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنی سواری کو مدینہ منورہ کی جانب رواں کیا اور جمعہ کے روز وہاں پہنچ کر مسجد نبویؐ میں حاضر ہوا۔ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے ہیں۔ میں نے اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر بٹھا دیا۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو گئے۔ تو ابو ذرؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کے اسلام کی اطلاع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مل چکی ہے۔ آپ مسجد میں آئیے اور لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کر لیجئے۔

راوی کہتے ہیں۔ میں نے غسل کیا اور مسجد میں نماز ادا کی۔ اس کے بعد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ جس بوڑھے کو تم نے ان کا ضامن بنایا تھا کیا اس نے تمہارے گھر پہنچا دیا؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ فرمائے۔ آپؐ کا ارشاد ہوا کہ ہاں اللہ اس پر رحم فرمائے۔

اور مسند الدارمی میں شعبی کہتے ہیں۔

عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے جن سے طاقات کی اور آپس میں دونوں کا ٹکراؤ ہو گیا۔ صحابی نے جن کو پچھاڑ دیا۔ پس صحابی نے جن سے کہا تم تو بہت دبلے پتلے ہو کیا سب جنات ایسے ہی ہوتے ہیں۔؟ اس جن نے کہا کہ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ دوبارہ کشتی کر کے دیکھئے۔ اگر دوسری مرتبہ بھی آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو نفع بخش بات بتاؤں گا۔ چنانچہ پھر وہ جن زیر ہو گیا۔ تو جن نے کہا کہ شاید تم آیت الکرسی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم پڑھ رہے تھے۔ اگر تم اس کو گھر میں پڑھو گے تو شیطان اس میں داخل نہیں ہوگا۔ اور نکلتے وقت اس کی آواز گدھے کی آواز ہوگی۔ پھر تمام رات وہ گھر میں نہ آ سکے گا۔

دارمی کہتے ہیں کہ الضئیل (دبلا باریک) اور الشخیت (دبلے) کو کہتے ہیں ضلیع عمدہ پسلیوں والا، طاقت ور، اور حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا کہ الحبج کے معنی گدھے کا گوز کرنا ہے۔

مسئلہ اگر کسی مقام پر چالیس مرد مجتمع ہو گئے۔ چاہے جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے یا دونوں ہوں تو جمعہ کا انعقاد صحیح ہوگا۔

شیخ ابو الحسن محمد ابن حسین اپنی کتاب "مناقب شافعیؒ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ربیعؒ نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے سنا کہ اگر کسی صاحب عدل و شہادت نے یہ کہا کہ میں نے جنات کو دیکھا ہے تو اس کی شہادت ناقابل اعتبار قرار دی جائے گی۔ حق تعالیٰ کے اس قول کی مخالفت کرنے کی بناء پر۔ اِنَّهٗ یَرٰکُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ۔ صرف انبیاء علیہم السلام اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہ ان کو اصلی حالت میں دیکھ سکتے ہیں۔

دمیری کہتے ہیں۔ امام شافعی کا قول محمول ہوگا ۔۔۔ جنات کی اصل ہیئت دیکھنے پر یعنی اگر ان کو اصلی حالت میں دیکھنے کا دعویٰ کرے تو اس صورت میں اس کی شہادت ساقط قرار دی جائے گی۔ عام طور پر ان کو اصلی حالت میں نہیں دیکھ سکتے۔

قسط نمبر ۳

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

جنات سے نمٹنے کا ہتھیار

ترمذی اور حاکم حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بخاری تھی جس میں کھجوریں رکھی رہا کرتی تھیں۔ بھوت بلی کی صورت میں آتے اور اس میں سے کھجوریں نکال کر لے جاتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ اور جب وہ پھر دوبارہ آئے تو اس سے کہنا بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اللہ کے نام کی برکت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ جب وہ دوبارہ آئی تو میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے قسم کھائی کہ اب نہیں آؤنگی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے قسم کھالی ہے کہ میں اب نہیں آؤں گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ چنانچہ اگلے دن وہ پھر آئی اور میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے پھر قسم کھائی اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگلے دن مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی سوال کیا اور میں نے وہی جواب دیا۔ اس مرتبہ آپؐ نے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ تیسری بار جب وہ پھر آئی تو میں نے اس کو پکڑ کر کہا کہ اس مرتبہ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ اور تجھے خدمت نبویؐ میں لیجا کر رہوں گا۔

یہ سنکر اس نے جواب دیا کہ میں آپ کو آج ایک گُر کی بات بتلائے دیتی ہوں وہ یہ کہ تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اس کے پڑھنے سے آپ کے گھر میں شیطان یا کوئی اور ستانے والی چیز نہیں آئے گی۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے بعد جب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا۔ میں نے آپؐ کو پورا واقعہ سنا دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ نسخہ تو اس نے صحیح بتایا ویسے جھوٹ بولنا اس کی بہر حال عادت ہے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کے مال کا محافظ مقرر فرمایا اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اس کو اس لئے چھوڑ دیا کیوں کہ اس نے مجھے ایسے کلمات تلقین کئے جن کے ذریعہ اللہ مجھ کو نفع عطا فرمائے گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا اس نے مجھے بتایا ہے کہ جب میں بستر پر لیٹا کروں تو سونے سے پہلے پوری آیت الکرسی پڑھ لیا کروں۔ یہ آیت الکرسی میرے لئے ایک ڈھال بن جائے گی اور میں جنات اور شیاطین وغیرہ سے رات بھر محفوظ رہوں گا اور صبح تک بھی کوئی جن اور شیطان مجھے دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہوسکے گا۔

یہ سنکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے یہ بات تو بالکل سچ کہی ہے لیکن جھوٹ بولنا اس کی فطرت ہے۔

ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آیت الکرسی ایک ایسا علمی ہتھیار ہے کہ جس کے ذریعہ ہم اذیت دینے والی مخلوق کی شرارتوں اور اذیتوں سے مامون رہ سکتے ہیں۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے تمام اکابرین رات کو سونے سے قبل آیت الکرسی ضرور پڑھا کرتے تھے۔ بزرگوں میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسا نہیں تھا کہ آیت الکرسی کا ورد جس کے معمولات میں شامل نہ ہو۔

رفع غم و علت

امام بونیؒ نے آیت الکرسی کی فضیلت پر ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس میں ایک خاص عمل کا ذکر کیا ہے جس کا جاننا ہر صاحب ایمان کیلئے ضروری ہے۔ وہ خاص عمل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیت الکرسی کو کسی خالی جگہ بعد نماز عصر ستتر بار پڑھے وہ اپنے قلب میں ایک خاص کیفیت محسوس کرے گا اور اس کیفیت کی حالت میں وہ جو بھی دعا کریگا قبول ہوگی۔ اور دل کی اداسی اور رنج و غم کی دہشت اس کے دل سے دور ہو جائیگی۔ اسکے قلب میں ایک عجیب طرح کی طمانیت اور تسکین پیدا ہو جائیگی جو اس کو ہر اچھے برے حالات میں مسرور اور مطمئن رکھے گی

حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے کہ جو شخص مصیبت اور سختی میں آیۃ الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کو پڑھے گا۔ رب العلمین اس کی سختی اور مصیبت کو آسانی اور راحت میں تبدیل کر دیں گے۔ (مدارج النبوۃ)

دعا کی قبولیت کا مؤثر ذریعہ

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مقصدِ حسنہ کیلئے دعا کرے اور یہ چاہے کہ اس کی دعا جلد از جلد قبول ہو جائے۔ وہ جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دعا کرے۔ انشاء اللہ فوراً قبول ہوگی۔ یہ طریقہ بزرگوں کا بارہا کا آزمایا ہوا ہے۔ ان کی تقلید کرتے ہوئے اگر ہم لوگ بھی یہ طریقہ اختیار کریں گے تو اللہ کے فضل و کرم کے مستحق قرار پائیں گے۔ اور دین و دنیا کی کامیابی ہمارے حصے میں آئے گی۔

جنگ میں کامیابی کیلئے

حکمائے اسلام سے یہ بات بھی مروی ہے کہ آیت الکرسی کسی بھی پریشانی میں اگر ۳۱۳ مرتبہ پڑھ لی جائے تو پریشانی رفع ہو جائے۔ اور اگر کسی ہتھیار پر ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اور پھر اس ہتھیار کو لیکر میدانِ جنگ میں جائیں تو خدا کے فضل و کرم سے دشمن پر فتح پالیں۔

عجیب و غریب اتفاق

یہ اتفاق عجیب و غریب ہے کہ اسلام کی خاطر کفار سے لڑی جانے والی سب سے پہلی جنگ میں جو اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے تھے ان کی تعداد ۳۱۳ تھی۔ اور بعینہٖ یہی تعداد اصحابِ طالوت کی بھی تھی جو حضرت داؤد علیہ السّلام کے زمانہ میں نافرمانوں سے جنگ کیلئے نکلے تھے۔ آیت الکرسی کے حروف بھی ۳۱۳ ہیں۔ اسی لئے اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر آیت الکرسی کو اس کے حروف کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر کوئی شخص اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اپنے کلام کی برکت سے اور اصحابِ بدر اور اصحاب طالوت کے طفیل میں دعا ضرور قبول کرے گا۔ اور مانگنے والے کو دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرے گا۔

آیت الکرسی کے ذریعہ روحانی علاج

خوف و دہشت سے دور رہنے کیلئے

جو شخص کسی سے ڈرتا ہو وہ مغرب کی نماز کے بعد دو نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔ دوسری رکعت کے آخری سجدے میں آیت الکرسی تین بار پڑھے اور "وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ" کو ہر بار تین تین بار پڑھے اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر خدا سے امن و عافیت کی دعا کرے۔ انشاء اللہ چند روز کے بعد اس کے دل سے ڈر، خوف اور دہشت و سراسیمگی بالکل ختم ہو جائے گی اور وہ خود اپنے اندر ہمت اور شجاعت محسوس کرے گا۔

قلب و جگر کی بیماری دور کرنے کیلئے

اگر دل میں درد رہتا ہو ذرا چلنے پھرنے سے دل زور زور دھڑکنے لگتا ہو۔ ذرا سا بھاری کام کرنے سے سانس پھول جاتی ہو۔ ضعفِ جگر کی تکلیف ہو۔ معدہ کمزور ہو۔ پھیپھڑے متاثر ہوں ان صورتوں میں آپ حکیم یا ڈاکٹر کا جو بھی علاج کر رہے ہوں کرتے رہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ عمل بھی کرتے رہیں۔ ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد چینی کی تین پلیٹ پر ایک ایک بار زعفران یا پیلے رنگ سے آیت الکرسی لکھیں اور ایک پلیٹ میں اسی دن عصر کے بعد پانی گھول کر پی لیں۔ دوسری پلیٹ پیر کے دن عصر کے بعد پی لیں اور تیسری پلیٹ جمعرات کے دن عصر کے بعد پی لیں۔ مرض جو بھی ہو آپ پیتے وقت شفا پانے اور صحت حاصل ہونے کی نیت رکھیں۔ انشاء اللہ یہ عمل اگر آپ نے تین ہفتوں تک لگاتار کر لیا تو آیت الکرسی کی برکت سے اللہ آپ کو شفا اور صحت عطا فرمائے گا۔

بلغم اور کھانسی رفع کرنے کیلئے

اگر بلغم کی وجہ سے کھانسی کی شکایت ہو تو آپ لاہوری نمک کی سات ڈلیاں چنے کے برابر لیں اور ہر ڈلی پر سات سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اور نہار منہ ایک ڈلی روزانہ چوسیں اس طرح لگاتار سات دن تک سات ڈلیاں چوسیں۔ انشاء اللہ، دنوں میں بلغمی کھانسی سے کلی طور پر نجات مل جائیگی۔

مرگی دور کرنے کیلئے

اگر مرگی کے مریض پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی ۳ روز تک برابر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو مرگی انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گی اور حیرت انگیز طور پر مریض کو شفاء ہوگی۔

(باقی آئندہ)

ابن جوزی کی ایک جن سے ملاقات

علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ شہر حماد کے اطراف میں میں مصروفِ گشت تھا یکایک مجھے ایک شہر پتھروں سے تعمیر شدہ نظر آیا۔ شہر کے وسط میں ایک عالی شان محل تھا۔ جب میں اس محل میں پہونچا تو میں نے اس محل کے اندر ایک عظیم الجثہ بوڑھے کو دیکھا جو اونی جبہ پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اتنی لمبی چوڑی مخلوق کبھی نہ دیکھی تھی۔ میں حیرت و تعجب میں پڑ گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے اس کو سلام کیا۔ سلام کا جواب دیکر اس نے مجھ سے کہا کہ یہ جبہ میرے جسم پر ۰۰ے سو برس سے ہے۔ یہ آج تک کہیں سے نہیں پھٹا۔ اس جبے کو پہن کر میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی ان پر ایمان لایا اور اسی جبے کو پہن کر میں نے سرورِ کونین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور شرف بہ اسلام ہوا۔ میں اُن جنوں میں سے ہوں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اِلٰی اٰخرہٖ۔

(تفسیر مظہری)

جن کیا ہے؟

عربی لغت میں ہر اس چیز کو جن کے نام سے پکارا جاتا ہے جو نظر نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک مقرب مخلوق فرشتہ بھی انسانوں کو نظر نہیں آتے۔ اس لئے عربی لغت میں فرشتوں کو بھی جن کہتے ہیں اور اسی طرح جنت بھی انسانوں کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اس لئے عربی لغت میں بہشت کا نام جنت ہے۔ لیکن اصطلاح کے اعتبار سے جن وہ جاندار ہیں جن کا جسم آگ اور ہوا کا مرکب ہے اور مادہ کی لطافت کی وجہ سے یہ مخلوق اس چیز پر قادر ہے کہ کوئی بھی شکل اختیار کرلے۔ یہ مخلوق وہم اور خیال کی قوت سے لطیف اور ثقیل جسم ترتیب دے کر مختلف خوفناک سے خوفناک اور خوبصورت سے خوبصورت شکل میں تبدیل ہوسکتے ہیں۔ ان میں سے جو مخلوق انسانوں وغیرہ کو ستاتی ہے اور اللہ کی نافرمان ہے اسے شیطان اور جو نیک اور بےضرر ہیں ان کو جن کہتے ہیں اور چونکہ ان میں برائی بھلائی کو سمجھنا وغیرہ اور کھانا پینا، عورتوں کی طلب اور دوسری حیوانی خصلتیں پائی جاتی ہیں اسی لئے یہ خلق بھی شرعاً احکام الٰہی کی مکلف ہے۔

عجائب القصص میں عبدالواحد بن مفتی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک آگ پیدا فرمائی۔ اس آگ میں نور بھی تھا اور ظلمت بھی، تو اللہ تعالیٰ نے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا اور آگ سے جنات کو باقی دھوئیں سے شیاطین (دیو) وغیرہ کو پیدا کیا۔ قاضی مجیدالدین ضبطی نے تاریخ القدس والخلیل میں آیت وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ کی تفسیر کے سلسلہ میں حضرت وہب بن منبہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے نارِ سموم پیدا کیا اور یہ ایسی آگ تھی جس میں دھواں نہ تھا، اس آگ سے اللہ تعالیٰ نے جن کو پیدا کیا اور اللہ کے قول وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ کے یہی معنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس جان سے ایک عظیم مخلوق پیدا فرماکر اس جان کا مارج رکھا اور اس کے لئے ایک بیوی مرجہ نام کی پیدا فرمائی۔ اس طرح اس ایک جوڑے سے جنات کی افزائشِ نسل ہوئی اور پھر قبیلے کے قبیلے بن گئے۔ حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ جب ان جنات اور شیاطین کی تعداد سینکڑوں ہوگئی اور یہ سب سے پہلے نبی تھے جن کا نام عامر بن عمیر بن الجان تھا لیکن جنات نے ان کو قتل کردیا۔ ان کے بعد دوسرے نبی صاعق بن ماتق اور بن الجان کو مبعوث کیا گیا ان کو بھی جنات نے شہید کردیا۔ اس طرح لگاتار ۸۰۰ نبی جنات میں مبعوث کئے گئے اور تمام کے تمام ان کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ یہ ۸۰۰ نبی ۸۰۰ سال میں بھیجے گئے۔ یعنی ہر سال اللہ تعالیٰ نے ایک ایک نبی فرمایا لیکن جنوں کی سرکشی اور بدکرداری کا خاتمہ نہ ہوسکا۔ (اللاجبی الجلیل)

۸۰۰ سال کی لمبی مدت میں جب جنات سرکشی اور بدکرداری سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے آسمان پر رہنے والے جنات کو زمین پر رہنے والے جنات کے قتل عام کے لئے بھیجا اور اس لشکر کا امیر ابلیس کو بنایا اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"غرض جنات نے جب نبیوں کے احکامات کی خلاف ورزی کی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر رہنے والے جنات کو حکم دیا کہ تم زمین پر جاکر وہاں رہنے والے جنات کو قتل کردو اور ابلیس کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا۔ ابلیس کی اس فوج نے زمین پر آنے کے بعد قتل عام شروع کردیا۔ جنات بھاگ پڑے اور ایک مقام پر پناہ گزین ہوگئے لیکن وہاں آگ آکر ان کو جلا گئی۔ اس طرح زمین پر ابلیس اور اس کی فوج آباد ہوگئی۔ ابلیس نے اس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ اس سے پہلے شاید کبھی نہ کی تھی۔"

خریدار حضرات خط وکتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور ڈالیں۔

جنات کا انکار کیوں؟

ملائکہ اور جن اگرچہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لیکن وہ بلاشبہ مستقل مخلوق ہیں یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ مشاہدے میں تو بالعموم غلطی کا امکان ہوسکتا ہے۔ لیکن وحی الٰہی اور نبی برحق کی اطلاع میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے ایک مسلمان کے نزدیک جنات اور فرشتوں کے وجود میں کوئی کلام نہیں ہے۔

عقلی اعتبار سے بھی جنات اور ملائکہ کا وجود ناممکن نہیں اس لئے کہ کسی کا نہ ہونا یا مشاہدے میں نہ آنا اس کے عدم ہونے کی دلیل نہیں۔ بجلی، روشنی اور مقناطیس کے وجود سے موجودہ مادی دور میں کون انکار کرسکتا ہے۔ ان چیزوں کے وجود کا علم آثار و علامات کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے ورنہ بجلی، روشنی اور مقناطیس کی اصل صورت سے کون واقف ہے؟

جنّات کی کثرتِ آبادی

روایت میں آتا ہے کہ جو جنات عورتوں اور مردوں کو ستایا کرتے ہیں وہ بہت سی قسم کے ہیں۔ ایسے جنات کی ستّر قومیں ہیں اور ہر قوم کے ستّر ہزار قبیلے ہیں اور ہر قبیلے میں ستّر ہزار افراد ہیں اگر آسمان سے سوئی پھینکی جائے تو وہ زمین پر نہ گرے گی ان کے سروں پر اٹک جائے گی۔

قرآن میں جنّات کا ذکر

قرآن حکیم میں جنات اور ملائکہ کا تذکرہ ۱۱۸ مقامات پر آیا ہے۔ اللہ کی آخری کتاب میں جگہ جگہ جس مخلوق کا ذکر ہے کوئی بھی صاحب ایمان انسان اس کے وجود کی تکذیب کیسے کرسکتا ہے؟

سلسلہ وار مضمون نبیوں کی شریکِ حیات اور ناموں کا حسنِ انتخاب کی تیسری قسط مئی ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ملاحظہ کریں۔ (مدیر)

گل رعنا ایڈوکیٹ

قتل موذی قبل ایذا

امام غزالی کو پیش آنیوالا ایک واقعہ

امام غزالیؒ کا اسم گرامی آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ ان کی ذات کسی تعریف تعارف کی محتاج نہیں۔ زیر نظر واقعہ انہی سے تعلق رکھتا ہے۔

امام غزالیؒ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی تھی کہ وہ ایسے لوگوں کو دیکھ سکیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ وہ رب ذوالجلال کے دربار میں ہمیشہ اسی آرزو کی تکمیل کے لئے سربسجود رہتے تھے۔ ایک رات وہ نماز عشاء کے بعد حسب معمول عبادت میں مشغول تھے۔ دل میں وہی آرزو تھی جس کیلئے ہمیشہ دعائیں مانگتے رہتے تھے۔ حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دور میں کئی صدیوں کا فرق تھا اور یہ بات ناممکن سی تھی کہ وہ کسی ایسے فرد کو دیکھ سکیں جنہیں نبی اکرمؐ کا دیدار نصیب ہوا ہو۔

وہ عبادت میں مصروف تھے کہ ناگاہ ان کے حجرے میں ایک سانپ نمودار ہوا۔ آپ نے اپنا عصا اٹھایا اور سانپ کو مار کر باہر پھینک دیا۔

دو روز بعد وہ پھر عبادت میں مصروف تھے کہ حجرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو دو سپاہی کھڑے نظر آئے۔ انہوں نے ان کی آمد کا مقصد پوچھا تو سپاہیوں نے بتایا کہ بادشاہ نے انہیں طلب کیا ہے۔ وہ حیران اور قدرے پریشان بھی ہوئے کہ آخر اس وقت بادشاہ نے انہیں کیوں بلایا ہے مگر وہ سپاہیوں کے ساتھ چلدیئے۔

راستے میں جب سپاہیوں نے بادشاہ کے محل کو جانے کی بجائے ویرانے کو جانے والی راہ منتخب کی تو امام صاحب نے ان سے پوچھا "تم لوگ محل کی بجائے جنگل اور ویرانے کی طرف کیوں جارہے ہو۔؟"

وہ بولے۔ "آج بادشاہ نے شہر سے باہر دربار لگایا ہے۔"

کچھ دور جانے کے بعد جنگل میں منگل کا سماں دکھائی دیا۔ رات کے وقت بھی دن کی سی رونق تھی۔ پتہ چلا کہ یہ جنات کی آبادی ہے۔ کھلے میدان میں انکے بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا۔ وہ لوگوں کی فریاد سنکر دادرسی کیلئے جو کچھ کرسکتا تھا، کر رہا تھا۔ آخر امام صاحب کی باری آگئی۔ بادشاہ نے ان سے کہا "تم پر قتل کا الزام ہے۔ تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو۔؟"

امام غزالیؒ بولے "میں نے تو زندگی بھر دانستہ کسی کا دل دکھانے کی بھی کوشش نہیں کی، قتل تو بہت بڑی بات ہے۔"

اس پر مدعی کو طلب کیا گیا۔ اس نے کہا "انہوں نے میری بیوی کو قتل کیا۔ یہی میری بیوی کے قاتل ہیں اس لئے میں انصاف چاہتا ہوں۔"

امام صاحب نے پھر انکار کیا تو بادشاہ نے کہا "یہ بتاؤ کہ تم نے گذشتہ دو روز میں کسی غیر انسانی مخلوق کو جان سے مارا تھا۔؟"

امام صاحب نے فرمایا "ہاں، دو روز پہلے میں نماز عشاء کے بعد عبادت میں مصروف تھا کہ ایک سانپ میرے حجرے میں آگیا۔ میں نے قتل موذی قبل ایذا کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اسے مار ڈالا۔"

اب بادشاہ نے مدعی سے کہا "اب تم پورا قصہ سناؤ۔"

مدعی بولا "ہم دونوں میاں بیوی سیر کرنے کیلئے نکلے تھے۔ جب ان کے گھر کے سامنے سے گزرے تو میری بیوی نے کہا کہ میں ذرا اندر کا چکر لگاکے آتی ہوں۔ لہٰذا وہ سانپ کی شکل میں اندر داخل ہوئی اور انہوں نے اسے مار ڈالا۔"

یہ سن کر بادشاہ نے کہا "میں نے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی اپنی ہیئت بدل دے اور وہ اسی حالت میں ختم ہوجائے تو اپنے فرقے سے نکل جاتا ہے۔ چونکہ تمہاری بیوی سانپ کی شکل میں ماری گئی ہے، اس لئے اس کے قتل کا الزام ان پر عائد نہیں ہوسکتا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی موذی کو مارنے کا حکم دیا ہے۔"

چنانچہ امام غزالیؒ قتل کے الزام سے بری ہوگئے اور انہیں گھر جانے کی اجازت دیدی گئی۔ جب وہ گھر جارہے تھے تو بہت خوش تھے کہ ان کی وہ دلی آرزو پوری ہوگئی تھی جس کیلئے وہ ہمیشہ دعائیں مانگتے تھے۔ یعنی انہوں نے اس ہستی (بادشاہ جنات) کو دیکھ لیا تھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرچکا تھا۔

جنات سے جنگ

ادریس دہلوی

موجودہ سائنس جن، بھوت پریت کو انسان کا وہم گردانتی ہے۔ یہ ایٹم کا زمانہ ہے۔ وہ ایٹم کو سب سے بڑی طاقت مانتے ہیں اور نعوذ باللہ خدا کے وجود سے بھی منکر ہیں۔ وہ ہر چیز کا جواب جمع تفریق سے نکالتے ہیں اور جو چیز اس دائرے میں نہ آئے اُسے قابلِ اعتنا نہیں سمجھتے۔

آئزک نیوٹن (۱۷۲۷-۱۶۴۲) نے نظامِ شمسی کی حرکت کے اصول معلوم کئے۔ اس نے شمسی نظام (سُورج اور اس کے تابع سیاروں) کا ایک ماڈل بنوایا جو اس کی میز پر رکھا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز نیوٹن کا ایک دوست اس کے کمرے میں آیا جو خدا کے وجود کو نہیں مانتا تھا۔ میز کے رکھے ہوئے ماڈل کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ نیوٹن کے نظریہ کے مطابق نظام شمسی کا ماڈل ہے۔ تاہم اس کے بنانے والے کا نام اس پر لکھا ہوا نہیں تھا۔ اس نے نیوٹن سے پوچھا: "یہ ماڈل کس نے بنایا ہے۔" نیوٹن کو یاد آیا کہ اس کا دوست یہ کہتا ہے کہ یہ دنیا خود سے بن گئی ہے۔ اس کا کوئی بنانے والا نہیں ہے۔ نیوٹن نے اپنے دوست کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: "یہ ماڈل خود بخود بن گیا ہے۔ اس کو کسی نے بنایا نہیں ہے۔" دوست بولا: "مذاق مت کرو۔ یہ بتاؤ اتنا اچھا ماڈل کس نے بنایا ہے۔" نیوٹن نے دوبارہ کہا: "اس کا بنانے والا کوئی نہیں۔ وہ اپنے آپ بن گیا ہے۔" دوست نے گھبرا کر کہا: "مذاق چھوڑو میری بات کا جواب دو کہ اس کو کس کاریگر نے بنایا ہے؟" آخر نیوٹن نے کہا "تمہارے اوپر حیرت ہے تم اس بات کو تو بغیر کسی بحث کے مان رہے ہو کہ شمسی نظام کا یہ معمولی سا ماڈل کسی بنانے والے کے بغیر نہیں بنا ہے ضرور اس کا کوئی بنانے والا ہے۔ مگر اس معمولی ماڈل کی عظیم اصل (شمسی نظام) کے متعلق تم نے یقین کر لیا ہے کہ وہ اپنے آپ بن گیا ہے اس کا کوئی بنانے والا نہیں۔"

جس خداوند قدوس نے یہ دنیا بنائی ہے۔ یہ کائنات بنائی ہے انسان، حیوان، چرند، پرند بنائے ہیں، اُسی نے انسان بھی پیدا کئے ہیں۔ آج روس اور چین جیسے ممالک میں بھی جہاں خدا پر اعتقاد رکھنے والے خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ لوگ جن بھوت پر یقین رکھتے ہیں۔ امریکہ میں پچھلے چند برسوں سے کئی فلمیں آئی ہیں جو بھوت پریت اور بدارواح سے متعلق ہیں۔

اپنے ملک کے اخبارات میں آئے دن بھوت پریت سے متعلق ایسے واقعات شائع ہوتے ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ بدارواح کے اثر کو زائل کرنے کے لئے حکیم، ویدا ور ڈاکٹر بے اثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان اثرات کو زائل کرنے کے لئے اُن پڑھ سادھو، سنیاسی اور پیر فقیر ہی کارآمد ثابت ہوئے ہیں، مگر جس طرح ہر چمکنے والی شے سونا نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہر سادھو، سنت اور فقیر عامل نہیں ہوتا۔ یہ دنیا ہے۔ یہاں لوگ اپنی زبان دانی اور چالاکی سے مٹی کو بھی سونا بنا کر بیچ دیتے ہیں۔ نیکی کے چولے میں لوگوں سے اُن کی عمر بھر کی کمائی لُوٹ لیتے ہیں۔ تعویذ اور گنڈے کے نام پر گھر میں پھوٹ ڈال دیتے ہیں۔ باپ کو بیٹے سے بدظن کرتے ہیں اور بھائی کو بھائی سے لڑا دیتے ہیں۔ اور اپنی دُکان چمکاتے ہیں۔

اس حرص و ہوس کی دنیا میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو بندگانِ خدا کی بے لوث خدمت میں رات اور دن مصروف ہیں۔ میری ملاقات ایسی ہی ایک ہستی سے ہوئی جو گزشتہ ۲۸ برس سے تن من دھن سے عوام الناس کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ ان کے دروازے ہر امیر و غریب کے لئے کھلے ہوئے ہیں، وہ کسی سے بھی ایک پائی لینا حرام سمجھتے ہیں۔ بدلے میں صرف دُعا کے طلب گار رہتے ہیں۔

اس عالم و عامل کا نام ہے حاجی عبدالصمد جنہیں لوگ عزت و احترام سے میاں جی کہتے ہیں۔ میاں جی بہت بڑے کاشت کار ہیں۔ اپنے گاؤں کے پردھان ہیں۔ مگر گذشتہ ۲۸ یا ۲۹ برس سے بنی نوع انسان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنی کھیتی باڑی کاروبار، سماجی زندگی سے انہوں نے

منہ موڑ لیا ہے۔

گزشتہ ۲۹ برس میں وہ ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ خدا کے علاج کر چکے ہیں۔ ہر شخص اپنے آپ میں ایک کہانی ہے ہر کہانی جہاں دل چسپ ہے وہاں عبرت انگیز بھی ہے۔

میاں جی سے میری ملاقات ایک دوست کی معرفت ہوئی۔ یہ چند ماہ پہلے کی بات ہے۔ اس دوران میں اُن کا طریقۂ علاج بھی دیکھا اور اُن کے پاس علاج کے لئے آنے والے مریضوں کے واقعات بھی سُنے۔ جن سے میاں صاحب کی عظمت کا مجھے معترف ہونا پڑا۔

ایک صاحب نے لاڈوا کا عجیب وغریب واقعہ سُنایا۔ لاڈوا پنجاب کا چھوٹا سا قصبہ ہے۔ رنجیت سنگھ وہاں کا اچھا کھاتا پیتا آدمی ہے۔ اُس کے یہاں دریاں بنتی ہیں۔ جو اتنی اچھی ہوتی ہیں کہ غیر ممالک بھی بھیجی جاتی ہیں۔ وہ روپے پیسے میں کھیل رہا تھا۔ ہر دم ہر گھڑی خوشیاں ہی خوشیاں تھیں کہ اچانک ایک ایسا حادثہ ہوا کہ اُس کی دولت دونوں ہاتھوں سے لٹنے لگی۔ اُس کا سکھ چین اور سکون برباد ہوگیا۔ اور وہ دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہوگیا۔

رنجیت کا بڑا سا گھر ہے۔ تین کمرے ایک طرف ہیں اور ایک بڑا سا کمرہ آنگن کے باہر کھیتوں سے ملا ہوا ہے۔ ایک رات رنجیت سنگھ سوتے سوتے اُٹھ بیٹھا۔ اُسے ایسا لگا کہ کوئی گھوڑ سوار اُس کی حویلی میں آگیا ہے۔ رنجیت نے اپنی بیوی کو اُٹھایا۔ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز اس نے بھی سُنی رنجیت سنگھ نے لالٹین جلائی۔ اور صحن میں گیا۔ جدھر سے آواز آرہی تھی۔ مگر وہاں اُسے کوئی گھوڑا نظر نہ آیا نہ اُس کا سوار ابھی وہ واپس جانے کے لئے پلٹا ہی تھا کہ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز پھر آئی۔ اب کی بار اُسے ایسا لگا جیسے گھوڑا اس کی طرف ہی آرہا ہو۔ لالٹین کی بتی کچھ اور روشن کر کے رنجیت سنگھ نے بہت دیکھنے کی کوشش کی۔ مگر اُسے کوئی نظر نہیں آیا۔ حویلی کے دروازے بھی اندر سے بند تھے، اس لئے رنجیت سنگھ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ ماجرا کیا ہے؟

اچانک کسی نے اس کے ہاتھ سے لالٹین لے لی تو رنجیت سنگھ گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اُس سرد رات میں وہ پسینے پسینے ہوگیا۔ وہ لالٹین لینے والا ہاتھ تو رنجیت کو نظر نہیں آیا۔ مگر ایسا لگا کہ کوئی گھوڑے پر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں لالٹین ہے۔ ایسے میں اس کی بیوی بھی آگئی اور ہوا میں لٹکی لالٹین دیکھ کر چیخ مار کر بے ہوش ہوگئی۔

رنجیت سنگھ نے بیوی کو اُٹھایا اور کمرے میں لاکر لٹا دیا۔ تب بھی اُس نے دیکھا لالٹین اس کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ کسی کے قدموں کی چاپ صاف سنائی دے رہی ہے مگر آنے والی شکل نظر نہیں آرہی تھی۔

"کون ہو تم، کیا چاہتے ہو؟" رنجیت سنگھ نے ہمت کر کے پوچھا۔

"میں جن ہوں۔ تمہارے ہاں رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے رہنے کے لئے جگہ دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں اور تمہارے بچوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔"

"میں بچوں والا ہوں۔ بچوں والے گھر میں تم کیسے رہ سکتے ہو؟"

"باہر والا کمرہ مجھے دے دو۔ میں وہاں رہوں گا۔ تمہارے بچوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔"

"نہیں میں ایسا نہیں کرسکتا۔ یہ میرا مکان ہے۔ تم اس میں کیسے رہ سکتے ہو۔ وہ کمرا میرا اسٹور ہے، جہاں دریاں رکھی جاتی ہیں۔"

"اب وہاں میں رہوں گا۔ تم بھول کر بھی اس میں قدم نہ رکھنا ورنہ پچھتاؤ گے۔"

"تم ابھی اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ اور پھر کبھی ادھر کا رُخ نہ کرنا۔ میں جن بھوت کسی کو نہیں مانتا۔"

رنجیت سنگھ نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ اُس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش شروع ہوگئی۔ اُس پر مار پڑتی رہی مگر مارنے والا نظر نہیں آیا۔ یہ سلسلہ بہت دیر تک چلا اور رنجیت زخمی اور نڈھال ہوکر زمین پر بے سدھ ہوکر گر پڑا۔

صبح اُس نے یہ بات کسی سے نہیں کہی۔ صرف بیوی سے صلاح مشورہ کیا۔ دونوں کا یہ خیال تھا کہ گاؤں کے کچھ بدمعاشوں کی یہ شرارت ہے ورنہ جن بھوت کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ اگر ہے بھی تو وہ کمرہ نے کر کیا کریں گے۔

رات آئی اور رنجیت سنگھ اپنی بندوق اور بڑی ٹارچ لے کر بیٹھ گیا۔ کوئی ایک بجے کے قریب گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آنی شروع ہوئی جو آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور اس کے کمرے کے باہر آکر رک گئی۔ رنجیت سنگھ کو لگا گھوڑا کمرے کے باہر آکر رُک گیا ہے۔ اُس کا سوار آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ رنجیت سنگھ نے بندوق پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔ وہ نشانہ باندھنے کے لئے تیار تھا، مگر نشانہ کس کا باندھے، اُسے تو کوئی نظر ہی نہیں آرہا تھا۔ اچانک اس کے مونہہ پر کسی نے زوردار طمانچہ مارا۔ اور بندوق چھین کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

تو تم مکان میں جگہ دو گے یا نہیں، سیدھی طرح ہاں کر دو۔ ورنہ میں روز تمہیں ماروں گا اور ہاتھ پاؤں توڑ کر اپاہج بنا دوں گا۔"

رنجیت سنگھ کے پاس ہاں کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس نے کہا "ٹھیک ہے تم اس کمرے میں رہ سکتے ہو۔ مگر مجھے اور میرے خاندان کو تنگ نہیں کروگے۔"

"مجھے منظور ہے۔ مگر تم یا تمہاری بیوی کبھی اُس کمرے میں قدم نہیں رکھو گے کمرہ آج سے اور ابھی سے میرا ہوگیا ہے۔"

رنجیت سنگھ نے یہ بات قصبے کے کسی فرد کو نہیں بتائی۔ اور نہ ہی بچوں سے اس کا ذکر کیا۔

ہفتہ بھر کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ مگر ایک رات جب رنجیت سنگھ

کھانا کھا کر سویا ہی تھا کہ اس کے کمرے کے دروازے پر کسی نے بہت زور سے دستک دی۔ رنجیت سنگھ ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا۔ اُس کی بیوی بھی جاگ گئی۔
رنجیت سنگھ نے لالٹین جلائی اور ابھی وہ دروازے کی طرف جا رہا تھا کہ اس نے دیکھا دروازے کی کنڈی خود بخود اُتری اور دروازہ کُھل گیا۔ یہ بات سمجھنے میں اُسے دیر نہیں لگی کہ یہ جن کا کام ہی ہو سکتا ہے۔
"تم اس وقت کیسے آئے ہو؟ تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ کمرہ لینے کے بعد پریشان نہیں کروگے۔"
"پریشان نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے، اسی لئے دستک دے کر آیا ہوں۔ میں آج یہاں سے جا رہا ہوں ہفتہ بھر میں تین دن آیا کروں گا۔ ان دنوں آپ کو میرے لئے شراب کی دو بوتلیں اور دو مرغے رکھنے ہوں گے۔"
"میں ان چیزوں کا بندوبست نہیں کر سکتا۔"
رنجیت سنگھ نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ اس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش شروع ہوگئی۔ وہ نڈھال ہو کر گر پڑا تو جن نے کہا۔ "میں ہفتہ کی رات کو آؤنگا شراب کی دو بوتلیں اور دو مرغے اپنی لڑکی کے ہاتھ بھیج دینا ورنہ یاد رکھو تمہیں بہت ماروں گا اور تمہاری بیٹی کو لے جاؤں گا۔"
"تم کو یہ سب چیزیں مل جائیں گی۔ مگر میری بیٹی اور بچوں سے دور رہو۔"
"تمہاری بیٹی مجھے اچھی لگتی ہے۔ اس کی شادی نہ کرنا۔"
"جوان لڑکی کو گھر میں کیسے بٹھائے رکھیں۔ تم نے کمرہ مانگا تو وہ تمہیں دے دیا اور اب کھانے پینے کا بندوبست بھی کر دوں گا، مگر بیٹی سے دور رہو۔"
"لڑکی مجھے پسند ہے۔ اچھی لگتی ہے۔ اس کی شادی کی تو اس کی سزا تم کو دونگا۔" یہ کہہ کر جن غائب ہوگیا اور میاں بیوی سوچ میں پڑ گئے کہ اس مصیبت سے کیسے نبٹا جائے۔
اب معاملہ لڑکی کا تھا جو جوان تھی، خوب صورت تھی، جس کے رشتہ کی بات چیت چل رہی تھی، اس لئے رنجیت سنگھ نے قصبہ کے سیانے لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا۔ ان لوگوں نے پاس کے علاقہ میں رہنے والے کسی سادھو بابا کو بلانے کا مشورہ دیا کہ وہ بہت پہنچے ہوئے ہیں، جن کو مار بھگائیں گے۔ رنجیت سادھو بابا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رو رو کر اپنی کہانی سنائی اور انہیں اپنے ساتھ ہی گھر لے آیا۔
سادھو بابا اس کمرے میں تو نہیں گئے مگر کمرہ کے ارد گرد انہوں نے راکھ سے ایک لکیر کھینچ دی اور کہا کہ اگر اس کمرہ میں اگر جن آ گیا تو پھر باہر نہیں نکل سکے گا۔ رنجیت سادھو بابا کو دو سو روپے کا نذرانہ پیش کر کے اطمینان سے بیٹھ گیا۔
ہفتہ کے روز رنجیت نے شراب اور مرغوں کا انتظام تو احتیاطاً کر لیا تھا۔ مگر کمرے میں یہ سامان نہیں رکھوایا رات کو آٹھ نو بجے کمرے میں سے کسی کے دہاڑنے کی زبردست آوازیں آنا شروع ہوئیں تو رنجیت سنگھ اور اس کا سارا خاندان دہل کر رہ گیا۔ پھر سب نے سُنا کہ جن گالیاں دیتا ہوا صحن میں آیا اور ہر چیز کو توڑنا پھوڑنا شروع کر دیا۔ سادھو بابا کی کھینچی ہوئی لکیر بے کار ثابت ہوگئی تھی۔
رنجیت سنگھ نے شراب کی بوتلیں اور مرغے لا کر صحن میں رکھ دیئے۔ اور یہ چیزیں دیکھتے دیکھتے غائب ہوگئیں۔ اور ان کے ساتھ ہی دہاڑیں بھی۔ اب پہلی بار رنجیت سنگھ نے اپنے بچوں کو جن کے بارے میں بتایا، مگر اس کی حیرت کی حد نہ رہی جب بچوں نے اُسے بتایا کہ وہ جن کے بارے میں جانتے ہیں۔ وہ اُس کے کمرے میں جاتے رہے ہیں، جہاں جن انہیں مٹھائیاں کھلاتا ہے۔
تم نے جن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؟" رنجیت نے پوچھا۔
"ہاں ہم نے اُسے دیکھا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بیٹھتا ہے، مٹھائی کھلاتا ہے، باتیں کرتا ہے۔" رنجیت کی لڑکی نے بتایا۔
"وہ دیکھنے میں کیسا لگتا ہے؟"
"اچھا خاصا پہلوان ہے۔ کالا رنگ ہے۔ اس کا ایک گھوڑا بھی ہے سفید رنگ کا۔" لڑکی نے بتایا۔
"تو نے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تیرے ساتھ اس کا رویّہ کیسا ہے؟"
اس نے یہ سب بتانے کو منع کر دیا تھا۔ میرے ساتھ وہ بہت اچھا ہے بس پاس بیٹھا رہتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے جسم میں گھس گیا ہے۔ بس اور کچھ نہیں۔"
ایک دن جن نے فرمائش کی کہ شراب اور مرغ کے ساتھ پانچ کلو مٹھائی بھی لائی جایا کرے پھر یہ معمول ہفتہ میں تین دن کی بجائے ہر روز ہونے لگا۔ رنجیت سنگھ پریشانی کے عالم میں اپنا کاروبار چوپٹ کر بیٹھا۔ اوپر سے ہر رات مٹھائی، مرغ اور شراب کے خرچ نے اس کی کمر توڑ دی۔ علاقہ کے پردھان نے نہ جانے کہاں سے سادھو، سنت، مولوی اور پیر بُلوائے۔ مگر کوئی اس جن کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ ہاں رنجیت کی جیب خالی ہوتی گئی جو لوگ انہیں لینے کے لئے جاتے وہ آنے جانے اور کھانے کے پیسے وصول کرتے اور جو لوگ آتے وہ اپنے عمل کا معقول معاوضہ لیتے مگر نتیجہ صفر رہا۔
حاجی عبدالصمد نے میاں جی نے کسی اخبار میں رنجیت سنگھ کی بپتا پڑھی تو انہیں رنجیت سنگھ پر بہت رحم آیا۔ میاں جی اس قسم کے مقابلے اور چیلنج قبول کرنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگاتے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد وہاں پہنچیں اور مصیبت زدہ کے کام آئیں۔ میاں جی نے رنجیت سنگھ کو خط لکھا اور دن اور ٹرین کی اطلاع دی کہ وہ کب پہنچ رہے ہیں۔ وہ ہند پاک جنگ کے ذرا بعد کے دن تھے، مگر فوجی نقل و حرکت بڑی

چاق و چوبند تھی۔ لاڈوا سرحد کے قریب کا علاقہ ہے۔ چہرے پر لمبی سی داڑھی اور جسم پر سیاہ شیروانی کے ساتھ جب میاں جی اپنے ایک معاون کے ساتھ لاڈوا پہنچے تو ملٹری والوں نے انہیں گھیر لیا کہ شاید کوئی جاسوس سرحدی علاقے میں فوجی نقل و حرکت دیکھنے آیا ہے۔ رنجیت سنگھ نے فوجی افسر کو بتایا کہ یہ ایک مسلمان بزرگ ہیں جو مجھے ایک جن سے نجات دلانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان پر کسی قسم کا کوئی شک نہ کیا جائے اور انہیں میرے گھر جانے کی اور قصبہ میں گھومنے پھرنے کی پوری آزادی ملنی چاہئے۔

فوجی افسر نے جب جن بھوت کا نام سُنا تو اُسے رنجیت سنگھ کی باتوں پر ہنسی آئی۔ اس نے کہا "یہ جن بھوت صرف انسان کا وہم ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ جن بھوت ہیں تو پھر اُنہیں بھگانا انسان کے بس کی بات نہیں۔"

"آپ کو یقین نہ ہو تو ہمارے ساتھ چلیں۔" رنجیت نے فوجی افسر کے کہا تو افسر جن دیکھنے کے شوق میں ہمراہ ہولیا۔

ابھی یہ سب رنجیت سنگھ کے گھر کے قریب پہنچے بھی نہیں تھے کہ کسی کے چنگھاڑنے کی آوازیں آنے لگیں۔ جیسے جیسے قریب ہوتے گئے آواز تیز ہوتی گئی۔ کوئی بہت گرج دار آواز میں گندی گندی گالیاں دے رہا تھا۔

"یہ وہی جن ہے جس نے میرا ستیاناس کر رکھا ہے۔ اب آپ ہی مجھے اس سے چھٹکارا دلائیں۔" رنجیت نے میاں جی کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ رنجیت سنگھ کا گھر آگیا۔ قصبہ کے ان گنت لوگ گھر کے باہر محو حیرت بنے یہ چیخ و پکار سن رہے تھے۔ یہ چیخ و پکار اور گالیاں روز کا معمول بن گئی تھیں، مگر آج تو جن نے آسمان سر پر اُٹھا لیا تھا۔

میاں جی نے جیسے ہی مکان میں قدم رکھا جن کی آوازوں میں ایسی شدت پیدا ہوئی کہ گاؤں والے وہاں سے بھاگ گئے۔ اب میاں جی اُن کے ایک معاون رنجیت سنگھ اور فوجی افسر وہاں رہ گئے۔ میاں جی کے بارے میں جن نے چلاّنا شروع کیا۔ "او مولوی، تو مجھے کیا ختم کرے گا میں تجھے ختم کردوں گا۔" یہ رنجیت سنگھ نہ جانے کن کن لوگوں کو لے کر آیا ہے اور کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ تو بھی سامنے آکر اپنا زور آزمالے۔ تجھے وہ ماردوں گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔" اور پھر جن نے گندی گندی گالیوں کی بوچھار کردی۔

میاں جی غصے میں آگے بڑھتے گئے اور جیسے ہی انہوں نے جن کے کمرے میں قدم رکھا، جن نے اُن کے ایک لات ماری۔ میاں جی کے لئے یہ بالکل نیا تجربہ تھا۔ آج تک انہوں نے بڑے سے بڑے جن کو زیر کیا تھا، اُسے اپنے مؤکلوں کے ذریعے پٹوایا تھا، مگر کسی جن بھوت نے اُن پر ہاتھ اُٹھایا ہو یہ کبھی نہیں ہوا۔ میاں جی آگے بڑھتے رہے اور جن سے کہتے رہے کہ اُسے یہاں سے جانا پڑے گا۔ جن نے میاں جی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ہاں میاں جی کو اوپر اُٹھایا اور زمین پر پٹخ دیا۔ میاں جی منحنی سے انسان ہیں۔ اُن کا جوڑ جوڑ درد کرنے لگا۔ جن نے چیخ چیخ کر یہ کہنا شروع کردیا "لو ہم نے تیرے مولوی کو پٹخ دیا۔ اب میں اس کا قیمہ بناؤں گا۔"

باہر میاں جی کے معاون کا بُرا حال تھا کہ آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میاں جی نے خبیث سے خبیث جنات کو قبضے میں نہ کیا ہو۔ رنجیت سنگھ یہ سوچ کر بدحال ہو رہا تھا کہ میاں جی کے بعد اُس کا نمبر آنے والا ہے۔ فوجی افسر آوازیں سُن کر فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اصل واقعہ کیا ہے اور اندر کیا ہو رہا ہے۔

میاں جی کے ہوش جب ٹھکانے ہوئے تو انہیں یاد آیا کہ وہ جوش میں آکر جن کے کمرے میں گھستے چلے گئے اور وہ وظیفہ جو اُن کے بزرگ سید احمد علی شاہ صاحب پھرے والے نے انہیں بخشا ہے، اُسے پڑھنا بھول گئے ہیں۔ اسی لئے وہ جن اُن پر قابو پا سکا۔

میاں جی نے جلدی جلدی وہ وظیفہ پڑھا، قرآنی آیات کا ورد کیا اور اپنے اُوپر دم کرلینے کے بعد وہ اُٹھ بیٹھے۔ جن اُن کی طرف بھاگا، مگر قریب نہ پہنچ سکا اور دائیں بائیں ہونے لگا۔ میاں جی نے اپنے مؤکلوں کو حکم دیا کہ اس خبیث جن کے کوڑے لگائے جائیں۔ حکم کی دیر تھی جن پر سٹراسٹر کوڑے پڑنے لگے۔ نہ جن نظر آرہا تھا نہ کوڑے نظر آرہے تھے بس مارنے اور کراہنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ جن بہت ہی خبیث قسم کا تھا۔ پٹتا جاتا تھا اور گالیاں دیتا جاتا تھا۔ میاں جی نے کچھ اور دعائیں پڑھیں اور جن کو حکم دیا کہ وہ انسانی شکل میں آجائے۔ پہلے تو جن نے حکم ٹالنے کی کوشش کی مگر عملیات کے آگے وہ بے بس ہوگیا اور انسانی شکل میں آگیا اور میاں جی کے قدموں میں گر پڑا۔ میاں جی نے کہا۔ "تم نے ناقابل معافی گناہ کیا ہے۔ تمہیں اس کی سزا دی جائے گی۔ تم نے گھر کو شراب کا اڈہ بنا دیا اور ایک شریف آدمی کو کنگال بنا دیا۔"

میاں جی کے مؤکل جن کو مارتے ہوئے کمرے سے باہر لائے اور اس وقت رنجیت سنگھ نے پہلی بار اُس جن کو دیکھا جس نے اُسے پریشان کیا ہوا تھا۔ فوجی افسر بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کرسکا۔ گاؤں والے بھی آہستہ آہستہ جمع ہوگئے اور جن کے پٹنے کا منظر دیکھتے رہے۔ اُنہیں صرف جن ہی نظر آرہا تھا جو مار کی وجہ سے ہُو ہا کر رہا تھا، مگر سزا دینے والے نظر نہیں آرہے تھے۔

ایک دلچسپ بات یہ ہوئی کہ رنجیت سنگھ کے بچوں نے میاں جی کو گھیر لیا اور ضد کی کہ جن کو گرفتار نہ کیا جائے اور اُسے گھر میں ہی رہنے دیا جائے۔ بچوں نے اس کی وجہ بتائی کہ جن انہیں طرح طرح کی چیزیں لاکر دیا کرتا تھا اور مزے دار کھانے کھلاتا تھا اور ان سے بے حد محبت کرتا تھا۔

میاں جی نے رنجیت سنگھ کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہے ہوں بولو کیا کروں؟ رنجیت نے ہاتھ جوڑ کر کہا "حضور، اس بدمعاش سے مجھے بچالیں ورنہ اب کی بار تو یہ مجھے کچا ہی چبا جائے گا۔"

میاں جی نے مؤکلوں کو حکم دیا کہ اسے فوراً گرفتار کرلیں اور سب نے دیکھا کہ جن دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب ہوگیا۔

بظاہر یہ ایک ناقابلِ یقین کہانی ہے۔ سائنس اور منطق اسے ماننے کے لئے تیار نہیں، مگر رنجیت سنگھ زندہ ہے، اس کی فیملی زندہ ہے۔ فوجی افسر گاؤں والے ابھی مرکھپ نہیں گئے۔ کسی سے بھی اس کی تصدیق ہوسکتی ہے۔ پھر انسان جھوٹ تو وہاں بولے گا جہاں اُسے روپے پیسے کا لالچ ہو۔ میاںجی تو ایک ایسے چشمۂ فیض ہیں جس سے لاکھوں لوگوں کو فیض پہنچا ہے۔ میاںجی کے کمال کے لاکھوں لوگ جیتے جاگتے ثبوت ہیں۔

ایک نوجوان لڑکی کا یہ واقعہ مجھے پتہ چلا کہ اُسے ایک انوکھی بیماری تھی۔ جس کے لئے ہر روز اُسے ایک انجکشن لگوانا پڑتا تھا۔ جب تک انجکشن نہ لگے وہ تڑپتی رہتی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ انجکشن بھی بے کار ہوگیا تو زیادہ طاقت کا انجکشن لگنے لگا۔ پھر دن میں دو انجکشن لگنے لگے اور لڑکی کا جسم چھلنی ہوگیا۔ لڑکی کا جسم عزیزوں نے میاں جی کو دکھایا تو انہوں نے بتایا کہ اس لڑکی پر ایک جن کا قبضہ ہے اور جب تک اُسے گرفتار نہیں کیا جائے گا یہ لڑکی اسی طرح گھلتی رہے گی۔ ڈاکٹروں کو جب یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے مذاق اڑایا اور کہا کہ لڑکی کو انجکشن وقت پر نہیں لگے تو وہ مرجائے گی۔ لڑکی کے والدین بھی بھوت پریت کو نہیں مانتے تھے مگر انہوں نے سوچا کہ آزمانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لڑکی تو ویسے بھی زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہے اور آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ اس پھول سی خوبصورت لڑکی پر چار جنّات کا قبضہ تھا اور میاں جی نے چار نشستوں میں اُن جنّات کو گرفتار کیا اور آج وہ لڑکی پوری طرح صحت مند ہے۔ اور شادی کے بعد دو بچّوں کی ماں بن چکی ہے۔

میاں جی بہت کم گو انسان ہیں۔ وہ کسی قسم کے احساس برتری میں مبتلا نہیں۔ بہت سادہ مزاج اور سادہ پوش ہیں۔

بہیڑی ضلع بریلی کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں سے کچھ دُور گھیرا جواہر پور ہے۔ یہاں سید احمد علی شاہ عرف گھیرے والے بابا صاحب کا مزارِ مبارک ہے۔ اس مزار پر مریض دیکھے جاتے ہیں۔ میاں جی کو یہ علم گھیرے والے بابا صاحب نے اپنی روحانی طاقت سے خواب میں آکر سکھایا اور عوام کی خدمت کرنے کے لئے اُنہیں حکم دیا تو میاں جی نے اپنی زندگی اسی خدمت کے لئے وقف کردی۔ ہر منگل، بدھ اور جمعرات کو چار پانچ سو مریض وہاں جاتے ہیں اور شفایاب ہوکر لوٹتے ہیں۔

ہفتہ کے باقی ایام میں میاں جی بریلی، لکھنؤ، دلّی، کلکتہ، بمبئی، نیپال وغیرہ کے دورہ پر رہتے ہیں۔ اور جہاں سے بھی مریضوں کی پکار آجاتی ہے وہاں پہنچ جاتے ہیں، مگر جہاں بھی ہوں وہاں سے کسی بھی طرح منگل، بدھ اور جمعرات کو گھیرا جواہر پور ضرور پہنچ جاتے ہیں۔

میاں جی کا طریقۂ علاج بہت ہی معمولی ہوتا ہے۔ وہ ایک کمرے کے دروازے اور کھڑکی پر چاقو سے کچھ لکیریں کھینچ دیتے ہیں۔ اور اس وقت کلامِ الٰہی پڑھتے جاتے ہیں۔ (اس عمل کو بندش کہا جاتا ہے) پھر وہ اس شخص کو جس پر بھوت کا اثر ہوتا ہے اس کمرے کے بیچ بٹھا دیتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ وہ زور لگا کر اپنی سانس کو باہر کی طرف پھینکے۔ دو تین بار سانس باہر پھینکنے کے بعد اس شخص کو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے اس کی سانس کے ساتھ ہوا کا کوئی وزنی گولا بھی باہر نکل آیا ہے اور سامنے دُور تک پھیل گیا ہے۔ پھر فوراً ہی میاں جی یا ان کا کوئی ساتھی سوال کرتا ہے۔

"کون ہے بھئی تو؟"

آہستہ سے مگر سُنے جانے کے لائق بوڑھی سی آواز میں کوئی جواب دیتا ہے۔

"میں برہمارا کشس ہوں۔"

اس آواز میں کسی قسم کا خوف شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے اُسے سن کر وہاں موجود لوگوں کو کسی قسم کی گھبراہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ بس ایسا لگتا ہے کہ وہاں اندھیرے میں کوئی بول رہا ہے۔ اس کے بعد میاں جی اس آواز سے مزید سوال کرتے ہیں کہ!

"اس شخص کے پیچھے آخر تم کیوں پڑے ہو؟ چھوڑ کیوں نہیں دیتے اسے؟"

اور پھر وہ آواز جواب دیتی ہے۔ "میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ میں اس کا کوئی کام نہیں بننے دوں گا۔ اگر یہ کسی قسم کا علاج کرائے گا تو اس کی دوائیں پی جایا کروں گا۔ انجکشن بھی اسے نہیں لگوانے دوں گا، اس کی بجائے انجکشن میں لگوالوں گا۔"

"اچھا اچھا، اس کا کوئی کام مت ہونے دینا۔ مگر ذرا پہلے تو انسانی شکل میں تو ہمارے سامنے آ۔ سُنا ہے تم لوگ کسی بھی شکل کو اختیار کرسکتے ہو۔ ذرا انسان بن کے تو بتاؤ ہمیں۔" میاں جی اس سے کہتے ہیں۔

اور ٹھیک اس وقت جب وہ آواز کچھ کہنا ہی چاہتی ہے کہ اچانک ہی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے اس کا گلا دبا دیا ہے۔ دراصل اسوقت میاں جی کے تابع مؤکل اُسے دبوچتے ہیں اور پھر اپنی مرضی کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرنے لگتے ہیں۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: "بتا، تیرے علاوہ اور تیرے کتنے ساتھی ہیں؟" اگر اس سوال کا جواب ٹھیک سے نہیں دیا جاتا، تو جُوتوں سے کسی کو مارنے کی صاف صاف آوازیں کانوں میں آنے لگتی ہیں، مگر اس مار پیٹ کے دوران کسی کے چیخنے چلّانے کی قطعی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ہاں، مار پڑنے کے بعد ضرور کسی پیٹے ہوئے

انسان کی طرح کراہنے کی آوازیں اُبھرتی ہیں۔ اور وہ اس بات پر آمادہ ہو جاتا ہے کہ میاں جی کے پوچھے گئے سارے سوالوں کا وہ صحیح صحیح جواب دیگا۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ جب روحوں کے پاس جسم نہیں ہوتا تو وہ آخر بولتی کس طرح ہیں؟ چلئے اگر وہ بولتے بھی ہیں تو خود کو "سایہ" یا "جن" یا "برہم راکشس" ہی کیوں کہتے ہیں؟ پھر ایک پہلو اور بھی حیرت انگیز یہ ہے کہ جب وہ صرف ہوا ہیں تو آخر وہ بول کیسے لیتے ہیں؟ کیا ہوا بھی زبان رکھ سکتی ہے؟

لیکن یہ سارے شکوک اُس وقت ختم ہونے لگتے ہیں جب ایسے افراد سے ملا: ت ہوتی ہے جو میاں جی کے علاج سے شدید عذاب سے نجات پا چکے ہیں۔

پچھلے دنوں میاں جی بمبئی میں تھے۔ وہاں انہوں نے کچھ فلمی لوگوں کا بھی علاج کیا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا بینا رائے دماغی طور پر بیمار تھی۔ برسوں بیمار رہنے اور ہزاروں علاج معالجے کے بعد بھی وہ پوری طرح تن درست نہ تھی کہ میاں جی نے اس کا علاج کیا اور آج بینا رائے ایک نئی صحت مند بینا رائے ہے۔ میاں جی نے بینا رائے کے شوہر پریم ناتھ کا بھی علاج کیا ہے اور اداکارہ نرگس دت کی معرفت بہت سی اداکاراؤں اور اداکاروں اور دوسرے فلمی لوگوں نے اپنا علاج کرایا ہے۔ ان کے نام کی اشاعت مناسب نہیں ہے۔

ایک ماہ قبل سنیل دت کے انڈر گراونڈ ریکارڈنگ روم میں سنیل دت نرگس، رینا رائے، گلزار، سلیم جاوید، کلیان جی آنند جی، انور حسین، شمی، ڈیزی ایرانی، ہنی ایرانی اور کے کے شکلا، ریڈیو اور ٹی وی اسٹار تبسم کے علاوہ کوئی سو افراد وہاں موجود تھے۔ اور مریضوں کا علاج چل رہا تھا۔ ایک عورت کو علاج کے لئے میاں جی کے پاس لایا گیا۔ جس کے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ میاں جی نے اپنے طریقہ کار کے مطابق بھوت سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا تو سلیم اور گلزار نے اصرار کیا کہ بھوت سے سوالات تبسم کریں گی۔ (تبسم ٹی وی پر پھول کھلے ہیں گلشن گلشن کے نام سے ایک پروگرام کرتی ہیں جس میں فلمی شخصیتوں سے انٹرویو لئے جاتے ہیں اور ریڈیو کے لئے بھی تبسم انٹرویو لیتی ہیں) میاں جی نے اجازت دے دی اور تبسم نے بھوت سے باقاعدہ انٹرویو لیا۔

عورت قطعی خاموش بیٹھی تھی اور تبسم کے ہر سوال کا جواب خلاء میں سے آرہا تھا اور وہاں موجود ہر شخص دم بخود تھا۔ جواب دینے والے کے لہجے سے پتہ چلتا تھا کہ وہ کسی بھیا (دودھ والے) کی روح تھی جو اس عورت پر سوار تھی۔ اس عورت کے شوہر نے دودھ والے کے بیٹے کو مارا پیٹا تھا لہٰذا اُس دودھ والے کی روح نے انتقاماً مریضہ کی کوکھ پر قبضہ کر لیا کہ وہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہونے دے گا۔ کافی دیر سوال جواب کے بعد بھوت نے وعدہ کیا کہ وہ اس عورت کو آزاد کر دے گا۔ لیکن میاں جی سے کہو کہ وہ اُسے گرفتار نہ کروائیں

تبسم نے اپنا انٹرویو ختم کیا اور میاں کے مؤکلوں نے اُس بدروح کو گرفتار کر لیا۔

جن بھوت اگر کسی کے سر پر سوار ہو جائیں تو ہر وقت سر میں درد رہتا ہے کسی کو غشی کے دَورے پڑتے ہیں۔ رات کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ سانس میں بس جائیں تو سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ دل پر قبضہ ہو جائے تو دل کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ کوکھ میں بیٹھ جائیں تو اولاد نہیں ہوتی۔ ہر دوا ہر علاج بے کار ہو جاتا ہے جب تک کہ بھوت گرفتار نہ کروایا جائے۔

کتنے لوگ ہیں جن کے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹکتا۔ کاروبار میں مسلسل گھاٹا ہوتا ہے ہر کام میں ناکامی ہوتی ہے۔ اچھے، تیز اور ذہین طلباء امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں یا معمولی نمبروں سے پاس ہو جاتے ہیں۔ دکان اور کاروبار سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔ سونے میں ہاتھ ڈالو تو مٹی بن جاتی ہے۔ انسان اسے تقدیر کا لکھا سمجھ کر چُپ ہو رہتا ہے۔ مگر بیشتر حالات میں یہ جنّات کا ہی کیا دھرا ہوتا ہے۔

بمبئی میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی نام اُن کا اختر ہی سمجھ لیجئے اچھے کھاتے پیتے تھے۔ مگر اچانک ایسی مصیبت پڑی کہ سچ مچ بھیک مانگ کر گزارا کرنا شروع کر دیا۔ ایک وقت تھا کہ اختر کے دسترخوان پر دس بیس افراد کھانا کھاتے تھے اور پھر وہ وقت آیا جب وہ خود دانے دانے کو محتاج ہو گیا۔ اختر نے کئی بار خودکشی کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

اختر کی کہانی بہت دردناک ہے۔ آپ بھی پڑھیں۔ یہ الفاظ اُسی کے ہیں۔ میں نے اس میں کوئی اضافہ یا ترمیم نہیں کی ہے۔ جو وہ کہتا رہا میں نوٹ کرتا رہا۔

حاجی علی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ میں ان کے مزار کے باہر سڑک پر بھیک مانگنے کے لئے بیٹھا۔ میری حالت ایسی تھی کہ دیکھنے والے کو ترس آجاتا تھا اور وہ چند پیسے دے کر چلا جاتا تھا۔ جب جب یہ بھیک ہاتھ میں لیتا مجھے اپنے آپ سے نفرت ہو جاتی تھی۔ دل چاہتا کہ اس بھیک کے بجائے مجھے کوئی موت کیوں نہیں دے دیتا۔ خیر میرے نصیب میں یہ دن لکھے ہوئے تھے جو کسی نہ کسی طرح کاٹے۔ آج میری کایا پلٹ میاں جی کی بدولت ہوئی ہے اور میں آپ کے سامنے اُن ہی کی بدولت بیٹھا ہوں ورنہ میری تلاش حاجی علی کے پاس بہنے والے سمندر میں ملتی۔

میں ماں باپ کا بہت پیارا اکلوتا بیٹا تھا۔ اُن کے انتقال کے بعد سنہ ۱۹۵۲ء میں بمبئی آیا۔ وطن لکھنؤ کو خیرباد کہا اور بمبئی آکر فلمی دنیا سے وابستہ ہوا اور دولت حاصل کی۔ میرے ہمراہ زیادہ تر دوست احباب وغیرہ رہتے تھے اور میرے دسترخوان پر دوستوں کا موجود ہونا اہم تھا۔ کھانے کے وقت کم از کم دس بیس دوست ہر وقت رہا کرتے تھے۔ سنہ ۱۹۵۲ء سے سنہ ۱۹۶۶ء تک میری زندگی کا سنہری دور تھا، مگر سنہ ۱۹۶۷ء سے ایک ایسی

آفتِ ناگہانی مجھ پر آن پڑی جس نے میری ہوش وحواس اُڑا دیئے۔ میں کچھ نہ سمجھ سکا کہ ایسا کیوں ہو گیا ہے اور میری عزت و دولت میرے ہاتھ سے جاتی رہی میں کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گیا۔ یہاں تک کہ بھیک مانگنے کی نوبت آ گئی۔ جو اپنے دوست و ہمدرد تھے وہ کنارہ کشی اختیار کر چکے تھے۔ مجبور انسان کیا کر سکتا ہے؟

جھاڑ پھونک، تعویذ، دعا کرنے والوں کے پاس جاتا ہے سو میں بھی گیا۔ شہر بمبئی میں کوئی ایسا نہ ہو گا جو مجھے نہ جانتا ہو۔ میں جب اُن کے پاس گیا تو مجھے بتایا گیا کہ تمہارے اوپر بدروح کا اثر ہے اور جھاڑ پھونک کے بعد تعویذ دے دیا، مگر کچھ آرام نہ آیا۔ میرا کام کوئی نہ کر سکا۔ میں از کم از کم دس پندرہ کے پاس گیا مگر میرا کام نہ ہو سکا۔ میں پریشان ہو گیا۔ سب تعویذ اکٹھے ہو گئے تو میں ایک دن اتنا پریشان ہو گیا۔ عاجز آ کر میں نے سب عالموں بزرگوں کے دئے ہوئے تعویذ حاجی علی بابا کے سمندر میں ٹھنڈا کر دیا اور ایک ٹھنڈی آہ بھری اور ساتھ ہی ساتھ خدا سے دعا کی کہ اے مالک! مجھے اس پریشانی سے نجات دلا۔ مجھے محسوس ہوا کہ کوئی طاقت ور آسیب میرے ساتھ ہے جو مجھے اتنے سالوں سے پریشان کئے ہوئے ہے۔ میں علاج کرتا ہوں آرام نہیں آتا اور گھنٹوں بیٹھا اپنی قسمت پر روتا ہوں۔ کیوں کہ میرا کام پایۂ تکمیل پر پہنچ کر بگڑ جاتا تھا۔ ایسے قصے اور واقعات میرے ساتھ ان گنت ہو چکے تھے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ایک کام دو کام دس کام بگڑ جاویں۔ مگر یہاں تو گنتی ہی نہ تھی۔ اتنے کام بگڑتے کہ میں خود پریشان ہو اُٹھتا۔ بس میں متواتر ایک بزرگ ہستی کی جستجو میں سرگرداں رہنے لگا جو مجھے اس سے نجات دلا دے۔ جو میری مشکلات اور رُکاوٹوں کی وجہ بتا دے کہ آخر معاملہ کیا ہے جو کہ میرے دوست دشمن بن رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے انتظار میں دن کٹتے گئے۔ آخر بارہ سال بعد ایک دن میں اپنے چچا زاد بھائی کے آفس فیمس بلڈنگ مہالکشمی بمبئی میں گیا۔ اب یہ سمجھئے کہ خداوند تعالیٰ کو جب کوئی کام بنانا ہوتا ہے تو وہ ضرور کوئی راستہ یا وسیلہ بنا دیتا ہے۔ فیمس بلڈنگ میں میں پروڈیوسر سردار گوپال سنگھ کے دفتر میں گیا۔ دفتر میں ایک بزرگ ہستی کے مختلف فوٹو جگہ جگہ آویزاں تھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ سردار گوپال سنگھ جی نے جو فوٹو آویزاں کر رکھے ہیں وہ میاں جی عبدالصمد کے ہیں، جو بھوت پریت جنات وغیرہ کو اُتارتے ہیں۔

میں نے پوچھا میاں جی کب آ رہے ہیں؟ تو معلوم ہوا میاں جی مئی میں آ رہے ہیں پھر جون بتایا گیا۔ انتظار کی گھڑیاں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ ایک ایک دن کر کے بتائے جا رہا تھا۔ مگر میاں جی جون میں بھی نہ آئے۔ آخر ایک دن سوچا کیوں نہ بہٹری چلا جاؤں۔ مگر میرے پاس آنے جانے کے خرچ کے پیسے نہ تھے قرض بھی دینے کو کوئی تیار نہ تھا۔ خیر زندگی میرے سے عاجز تھی اور میں زندگی سے عاجز آ چکا تھا۔ آخر معلوم ہوا کہ میاں جی اگست میں آئیں گے۔ خیر کیسے بھی کر کے دن کاٹے۔ فاقے بھی کاٹے۔ وہ دن یاد رہیں گے۔ ایک ایک دن مصیبت کا تھا، کوئی سنتا نہ تھا اور پھر جب انسان گر جاتا ہے تو کوئی سہارا نہیں دیتا ایک دن سندیسہ ملا کہ میاں جی بمبئی تشریف لے آئے ہیں۔ مجھے جو ایڈریس ملا کہ یہاں پر ملیں گے وہاں پر گیا۔ میاں جی کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ لوگ اس قدر تھے کہ میں دیکھتا رہ گیا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ دکھی لوگ میاں جی کا انتظار کر رہے تھے۔

ایک گھنٹہ بعد میاں جی وہاں آئے۔ تین چار گھنٹے بعد میری باری آئی۔ میاں جی عبدالصمد نے میری طرف دیکھا اور میری پہلی اُنگلی کے ناخن پر کچھ کلام پڑھا اور مجھے بتایا کہ تمہارے اوپر جن ہے جو تمہیں پریشان کر رہا ہے میاں جی نے کہا کہ ابھی فیصلہ ہوا جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد دوسرے کمرے میں مجھے اندر بلایا گیا۔ اور پھر میاں جی کے ساتھی نے مجھے زعفرانی پانی پلایا اور مجھے ہدایت کی گئی کہ اس طرح کیا جائے کہ مونہہ سے ہوا نکالی جائے۔ ہا ہا ہا۔ سانس باہر کی طرف پھینکا جائے۔

سو میں نے ہدایت کے مطابق سانس ۴۰، ۵۰ دفعہ مونہہ سے نکالا۔ اُدھر میاں جی منتر پڑھ رہے تھے۔ سامنے چند مشہور فلمی ہستیاں بھی بیٹھی تھیں جو کہ میاں جی کا کرشمہ دیکھنے کو آئی ہوئی تھیں۔ میرے مونہہ سے جیسے ہی ایک گولا باہر نکلا تو میرے پسینے چھوٹ گئے کہ یہ کیا چکر ہے؟ شیطان جن سامنے تھا۔ میاں جی نے اُس سے پوچھا۔ "تو کون ہے؟"

"میں جن ہوں۔"

میاں جی نے کہا۔ "اگر تو جن ہے تو انسان بن کے دکھا۔"

"جن نے کہا۔ میں انسان نہیں بنوں گا۔"

میاں جی نے کہا۔ پھر تو جن ہے ہی نہیں۔

جن نے کہا۔ "مجھے آج تک کوئی پکڑ نہیں سکا۔ اب اے مُلّا! سن لے میں تجھے مار ڈالوں گا۔ تیری داڑھی نوچ ڈالوں گا۔"

میاں جی نے کہا۔ "اگر تو جن ہے تو پھر انسان بن کے بات کر پھر تو جو جی چاہے کرنا۔ پھر مار ڈالنا۔ انسان کی حالت میں آ۔"

جن نے کہا۔ "میں انسان بنتا ہوں پھر تجھے مار ڈالوں گا۔"

جیسے ہی جن انسان کے سائز کا بنا تو میاں جی کے مؤکلوں نے اس کو پکڑ لیا۔ جن غرائی ہوئی گرج دار آواز میں بولا۔ "مجھے دھوکے سے پکڑا ہے میں بدلہ لوں گا۔"

میاں جی نے کہا۔ "بدلہ تو لینا۔ پہلے یہ بتا کہ اس کے ساتھ کب سے ہے؟"

جن نے بتایا کہ "بارہ سال سے ہوں۔ اس نے میرے اوپر پان کھا کر تھوکا تھا۔ میں اس کو بھیک منگا دوں گا۔ کوڑی کوڑی کا محتاج کر دوں گا۔"

"اس غریب نے پان کھا کر تھوکا تھا تو کیا ہوا۔ تم لوگ ہوا میں رہتے ہو

اس کو کیا معلوم تھا کہ تم بیٹھے تھے اتنی بڑی سزا دی۔ اتنے عرصے سے غریب کو پریشان کیا۔ اب یہ بتا تیرے ساتھی کتنے ہیں؟"

جن نے کہا۔" ایک اور ہے۔"

میاں جی نے جن کو گرفتار کرا دیا۔ مؤکل فوراً لے گئے۔ میاں جی نے مجھے کہا کہ اب وہ پکڑا گیا ہے وہ اب نہ آسکے گا۔ کل پھر تمہارا کام ہوگا۔ میں پھر اسکے بعد وہاں بیٹھ گیا۔ اور دوسرے مریضوں کا کام دیکھتا رہا۔

دوسرے دن میں پھر پہنچا تو دوسرا جن پکڑا گیا۔ دوسرے جن نے نکلتے ہی کہا کہ میرا ساتھی لاؤ۔ میرے ساتھی کو مُلّا داڑھی والے نے پکڑ لیا۔ میں مُلّا داڑھی والے کو نہ چھوڑوں گا۔ میرا ساتھی لاؤ" میاں جی نے اس کو بھی انسان بنوا کر پکڑ لیا۔

اور اس طرح مجھے غلط جگہ پان کی پیک تھوکنے کی یہ سزا ملی کہ جنات نے مجھ سے بھیک منگوا کر انتقام لیا۔ اب میرے حالات پھر بہتر ہوگئے ہیں۔ میری زندگی بدل گئی۔ نئی راہیں میرے سامنے تھیں۔ میرے کام کے طور طریقے بدل گئے۔ اب قسمت میرے ساتھ ہے جو کام کرتا ہوں ہوتا ہے اس کے بعد میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے اور کوئی پریشانی نہ رہی۔ جہاں جہاں میرا پیسہ رُکا ہوا تھا، جن سے مانگنے پر بھی نہ ملتا تھا بعد میں مجھے اُن لوگوں نے بلا کر کہہ دیا کہ اپنا پیسہ لے جاؤ۔ اب مالک کی دعا ہے عزت دولت جو میں کھو بیٹھا تھا، اب مجھے سب کچھ مل رہا ہے!

یہ یوپی کے ایک شہر کی بات ہے۔ ایک نواب صاحب اپنی حویلی میں کنویں کی منڈیر پر بیٹھے حقہ گڑگڑا رہے تھے کہ کسی نے ان کا نام لیکر پکارا۔ نواب صاحب نے ادھر اُدھر دیکھا۔ مگر کوئی نظر نہیں آیا مگر آواز برابر آرہی تھی وہ پریشان ہوئے اور زور سے بولے۔" کون ہو بھئی، کہا ہو؟ سامنے آؤ۔"

آواز نے کہا۔" میں کنویں میں ہوں اور آج سو سال بعد سو کر اُٹھا ہوں۔ میں منگورام بنیا ہوں۔ تمہارے دادا نے مجھ سے قرض لیا تھا۔ وہ روپیہ مجھے چاہئے لیکن اصل نہیں صرف اس کا سود۔ ہر روز تم اس کنویں میں دس روپے پھینکوگے۔ اگر کسی دن سود نہ ملا تو تمہیں اس کی سزا ملے گی۔"

آواز غائب ہوگئی۔ نواب صاحب بہت ہمت والے تھے۔ بھوت پریت میں اعتقاد بھی نہیں رکھتے تھے، اس لئے اسے کسی کا مذاق سمجھ کر چپ ہوگئے۔ اگلے روز وہ پھر دوپہر کا کھانا کھا کر کنویں کی منڈیر پر آکر بیٹھے تو آواز آئی۔" تم نے آج سود نہیں دیا۔ یاد رکھو اگر شام سے پہلے پہلے سود نہ ملا تو تمہیں سزا دونگا۔"

" یہ کیا بکواس ہے۔ تم کون ہو، کس سود کی باتیں کر رہے ہو؟"

" میں منگورام ہوں۔ تمہارے دادا نے مجھ سے سود پر روپیہ لیا تھا۔ پورے ایک ہزار روپے تھے۔ مجھے رقم نہیں چاہئے۔ بس ہر روز اس کا سود دس روپے دیتے جاؤ۔ یہ سُود ایک ایک روپیہ کے سکّوں میں ہونا چاہئے۔"

نواب صاحب کے چہرے پر پسینے کی لکیریں آگئیں۔ وہ گلی میں گئے اور بُوڑھے لوگوں سے منگورام کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ ہاں کبھی کوئی بنیا اس نام کا شہر میں رہتا تھا اب اس کا پوتا سود کا کام کرتا ہے۔

نواب صاحب کو منگورام کے نام پر تو یقین آگیا۔ مگر اس بات پر یقین نہیں آیا کہ ان کے دادا نے ہزار روپے سود پر لئے تھے اور سو سال کے بعد منگورام کی رُوح سود وصول کرنے کیلئے آئی ہے۔ یہ ایک دھوکہ، مذاق کے سوا کچھ نہیں۔

شام ڈھل گئی۔ نواب صاحب نے دس روپے کے سکّے کنویں میں نہیں ڈالے۔ رات کو جب وہ سونے کے لئے مسہری پر لیٹے تو ایسا لگا کہ کسی نے اُن کا گلا دبوچ لیا ہے اور مسہری کو ہلانا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے چلّا کر اپنی بیوی کو اٹھایا اور وہ بے چاری خاموش تماشائی بنی یہ ڈرامہ دیکھتی رہی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ سب کیا ہے اور کون کر رہا ہے۔

یہ سلسلہ کچھ دیر بعد بند ہوا تو نواب صاحب نے بیوی کو ساری بات بتائی اور دس روپے کے سکّے کنویں میں ڈال کر آرام سے سوگئے۔

کئی ماہ تک وہ برابر شام ڈھلنے سے پہلے دس سکّے کنویں میں ڈالتے رہے۔ اگر کسی دن وہ بھول گئے یا دیر کر دی تو اُس رات اُن کی شامت آجاتی تھی۔

خوش قسمتی سے اُن کی ملاقات میاں جی سے ہوئی اور اُن کی مدد سے وہ خبیث رُوح گرفتار ہوئی اور نواب صاحب نے سُکھ کا سانس لیا۔

یہ سب باتیں سننے میں قصے کہانیاں لگتی ہیں، مگر یہ سچّے واقعات ہیں۔ جن میں رازداری کی وجہ سے نام تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ واقعات ایک نہیں ہزاروں ہیں اور سب ایک سے بڑھکر ایک کہ یقین نہیں آتا ــــ گزشتہ کئی ماہ سے آپ ایسے حیرت انگیز واقعات پڑھ رہے ہیں۔ یہ سلسلہ اب ختم کرتا ہوں، لیکن اگر آپ کا اصرار ہوا تو یہ سلسلہ نئے نئے واقعات کے ساتھ پھر شروع کیا جا سکتا ہے۔ اپنی رائے سے نوازیں۔

ایک جن کا قبولِ حق

مدینہ میں ایک عورت تھی اس کے ساتھ ایک جن جماع کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں غائب رہا پھر ایک دن وہ جن مکان کے روشندان سے جھانکتے ہوئے نظر آیا عورت نے کہا کیا بات ہے اب تو نے میرے پاس آنا جانا ترک کر دیا ہے۔ جن نے کہا کہ مکہ میں ایک نبی پیدا ہوا ہے اس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اب میں نے زنا کرنے سے توبہ کر لی ہے یہ کہہ کر اس نے عورت کو آخری سلام کیا اور رخصت ہوگیا۔

(ابونعیم)

فرحت ندیم ہمایوں

عامل جن

وہ جن بذاتِ خود عامل تھا۔ اس لئے کسی عامل کا عمل اس پر کارگر نہیں ہوتا تھا لیکن.........

۱۹۹۴ء کے اوائل کی بات ہے جب شوقِ آوارگی نے سر اٹھایا تھا بزرگوں سے ہندوستان کے بارے میں اتنا کچھ سنا تھا کہ سماعتیں حسرتِ دید کا رخ دھار چکی تھیں۔ سو ہیں کا قصد کیا۔ ادبی دنیا کے دوستوں کو اطلاع دی، رشتے داروں کے پتے معلوم کیے۔ آخر سردیوں کی ایک ٹھٹھرتی ہوئی رات میں ایئر لنکا کی پرواز نے مجھے ایک ہی جست میں بحرِ عرب کے ساحل سے بحرِ ہند کے کنارے پہنچا دیا۔ میرا پہلا پڑاؤ بمبئی تھا۔ رات کے دو بجے کا عمل تھا اور اس وقت کسی کا پتہ تلاش کرنا انتہا درجے کی حماقت تھی۔ ٹیکسی ڈرائیور سے کسی درمیانہ درجے کے ہوٹل کا کہہ کر میں نے پشت سے ٹیک لگالی۔ ایئرپورٹ شہر سے خاصے فاصلے پر تھا اس لئے ایئرپورٹ سے شہر کے درمیان مجھے بمبئی کی کوئی رنگینی نظر نہیں آئی۔ وہاں پہنچ کر ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ رات کی تاریکی میں سیاہ عمارتیں پُر ہول نظر آرہی تھیں میں نے آنکھیں موند لیں اور ذہن میں اس ملک کے وہ واقعات گھومنے لگے جو میں برسوں سے سنتا چلا آرہا تھا۔

وہ رات میں نے ایک ہوٹل میں گزاری اور صبح ہوتے ہی احمد علی صاحب کو ڈھونڈنے کا قصد کیا۔ جن کا پتہ میرے ایک عزیز دوست نے کراچی سے چلتے ہوئے دیا تھا اور تاکید کی تھی کہ میں بمبئی میں احمد علی صاحب کے یہاں قیام کروں۔

بڑی تلاش کے بعد میں نے احمد علی کا مکان تلاش کر ہی لیا۔ وہ بمبئی کے ایک علاقے اندھیری میں رہتے تھے۔ احمد علی مجھ سے بڑے تپاک سے ملے، میں نے اپنے دوست کا خط ان تک پہنچایا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور میری خاطر داری میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ وہ چھوٹے قد کے دبلے پتلے سے آدمی تھے۔ اپنی دو بیٹیوں اور بیوی کے ساتھ رہتے تھے۔ جلد ہی وہ مجھ سے بے تکلف ہوگئے۔

میں نے ان سے ان کے کاروبار کے بارے میں دریافت کیا تو وہ کچھ سوچنے لگے۔ شاید بتانا نہیں چاہتے تھے۔ مگر پھر گویا ہوئے۔

"بھائی! آپ کچھ دن یہاں رہیں گے تو اندازہ ہو ہی جائے گا۔"

مبہم سا جواب پاکر میں حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔

وہ پھر بولے "ویسے اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ انشاء اللہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔"

"نہیں، نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" میں ایک دم شرمندہ سا ہوگیا۔ "میں تو صرف اپنی معلومات کی غرض سے پوچھ رہا تھا۔"

"اصل میں، میں جو کچھ کرتا ہوں وہ بہت سے لوگوں کی نظروں میں فراڈ سمجھا جاتا ہے۔" انہوں نے اپنی سفید و سیاہ داڑھی میں انگلیاں پھیرتے ہوئے ایک گہری سانس لیکر کہا۔ "یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ بعض دفعہ تو اس کام میں جان کے لالے بھی پڑ جاتے ہیں۔"

ان کی یہ باتیں سنکر میرا تجسس جوان ہونے لگا تھا۔ دل چاہتا تھا کہ احمد علی صاحب اب کھل کر بتا ہی دیں کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ میں نے پوچھنے کیلئے لب کھولے ہی تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور احمد علی صاحب اٹھ کر دروازہ کھولنے چلے گئے۔

میری نظریں ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ مجھے ان کی شخصیت میں پُراسراریت نظر آرہی تھی۔

"آیئے... آیئے!" احمد علی یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے دو برقع پوش خواتین تھیں۔ انہوں نے دونوں کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود برابر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"جی فرمائیے۔ کیا مسئلہ ہے؟" ان کی پوری توجہ خواتین کیطرف تھی۔

"حافظ صاحب!" ان میں سے ایک عورت گویا ہوئی میں بہت غریب ہوں۔ میری ایک جوان بیٹی ہے۔ کوڑی کوڑی جمع کر کے میں نے اس کیلئے جہیز

اکٹھا کیا تھا۔ اب شادی کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ یہ آفت آگئی۔" وہ عورت زار وقطار رونے لگی۔ "کوئی کمبخت سب کچھ لے گیا کچھ بھی نہ چھوڑا۔ ہائے حافظ صاحب اب میں کس طرح بیٹی کو رخصت کروں گی۔" وہ باقاعدہ بین کرنے لگی۔

احمد علی نے بڑے غور سے اس عورت کو دیکھا اور تسلی دیتے ہوئے بولے "وہ بڑا غفور الرحیم ہے سب ٹھیک کر دے گا۔" یہ کہہ کر انہوں نے آنکھیں بند کرلیں اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانے لگے۔ ان کا یہ عمل کافی دیر تک جاری رہا میں بغور ان کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں، وہ بالکل انگارے کی طرح سرخ تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے ان میں خون اتر آیا ہو۔ پھر انہوں نے چھت کی جانب گھورنا شروع کیا۔ ان کی بڑبڑاہٹ اب بھی جاری تھی۔ مگر اب ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی سے بات کر رہے ہوں۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس عورت سے مخاطب ہوئے۔

"بہن! تم گھر جاؤ۔ کل شام تک تمہیں کھویا ہوا سامان مل جائے گا۔" ان کی آنکھوں میں یقین کی کیفیت تھی۔ دونوں عورتیں انہیں دعائیں دیتی ہوئی اُٹھ گئیں اور احمد علی صاحب مجھ سے کوئی بات کئے بنا دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ اب مجھ پر ان کے کام کی حقیقت ظاہر ہو چکی تھی۔ میں خود بھی اس قسم کے کاموں کو فراڈ ہی سمجھتا تھا۔

روزانہ شام کو احمد علی کے پاس عورتوں اور مردوں کا ہجوم اکٹھا ہوتا اور وہ سب کو کچھ نہ کچھ تسلی دیتے ہوئے رخصت کرتے۔ وہ اپنے کام کا معاوضہ بقول اُن کے اس وقت لیتے تھے جب سائل کا کام ہو جاتا اور وہ بھی حضرت سلیمانؑ کی نذر کے طور پر۔ سائل اپنی بساط کے مطابق اس ڈبے میں ڈال کر چلا جاتا جو دروازے کے ساتھ ہی رکھا رہتا تھا۔

مجھے بمبئی آئے دس دن ہو چکے تھے اور اب میں دہلی جانے کیلئے پر تول رہا تھا۔ یہ دس دن آنکھ بند کر کے گزر گئے تھے! اس دوران میں میں نے تقریباً سارا ہی بمبئی دیکھ ڈالا تھا۔ کئی مشاعروں میں بھی شریک رہا۔

احمد علی صاحب سے جب میں نے رخصت چاہی تو وہ مجھ سے کہنے لگے دو چار دن اور رک جاؤ اور میرے ساتھ ایک جگہ چلو۔"

"کہاں؟" میں نے استفسار کیا۔

"بھئی یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک جوان لڑکی پر آسیب کا اثر ہے۔ مجھے بلایا گیا ہے تم چاہو تو ساتھ چلو۔ شہر تو دیکھ ہی لیا ہے اب گاؤں کے بھی کچھ نظارے کر لو۔"

مجھے دہلی جانے کی جلدی تو تھی مگر لڑکی اور آسیب کے ذکر نے مجھے مجبور کر دیا کہ یہ تماشا بھی دیکھتا ہی چلوں۔

مختصر ساز و سامان کے ساتھ میں اور احمد علی اس گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ فاصلہ بس سے طے کیا اور کچھ تانگے پر۔

گاؤں تک کا سفر بڑا ہی پر لطف تھا۔ اونچے نیچے راستوں پر ہچکولے کھاتے ہم رواں دواں تھے کہ اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا اور تانگہ الٹ گیا۔ جس سیٹ پر میں بیٹھا تھا وہ الٹ کر میرے اوپر آگئی اور میں نیچے دب گیا احمد علی کا بھی کم و بیش یہی حال تھا۔ راستہ دور تک سنسان تھا۔ خود ہی کوشش کر کے میں باہر نکلا۔ میرے سر میں چوٹ لگی تھی اور نکلنے کی کوشش میں ہاتھ بھی چھل گئے تھے۔ میں نے اپنی چوٹوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے احمد علی کو نکالا۔ تانگے والا تانگے سے اچھل کر کچھ فاصلے پر گرا تھا۔ وہ اٹھ کر اپنی چوٹیں سہلا رہا تھا اوسان بحال ہوئے تو اٹھتے ہوئے تانگے کیطرف نظر ڈالی، تانگے کا ایک پہیا نکل چکا تھا۔ اور لگامیں ٹوٹنے کے باعث گھوڑا ایک طرف کھڑا تھا۔ اب تانگے سے آگے جانا ممکن نہ تھا۔ سو پیدل ہی اس طرف چل پڑے۔ ابھی کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ احمد علی کو ٹھوکر لگی اور وہ منہ کے بل گر پڑے۔ میں انہیں اٹھانے کیلئے جھکا ہی تھا کہ ایک جھٹکے سے میں بھی گر پڑا۔ یوں لگا جیسے کسی نے زور سے دھکا دیا ہو۔ میں نے اٹھتے ہوئے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی مگر کوئی نہ تھا۔ یہ میرا وہم نہیں تھا بلکہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی نے مجھے دھکا دیا تھا ـــــــــ "بھائی احمد علی یہ سفر ہمارے حق میں اچھا نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ واپس چلیں۔" میں نے احمد علی کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں بھائی! حادثے تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ وہم میں نہیں پڑنا چاہیئے اور پھر جس کام کیلئے ہم نکلے ہیں اسے تو کر کے ہی جانا ہے۔"

احمد علی کے عزم کو دیکھتے ہوئے میں نے بھی اپنے ذہن سے ہر قسم کے وسوسوں کو جھٹک دیا، دو یا تین گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم اس گاؤں میں داخل ہو گئے، دور دور تک کھیتوں کا جال بچھا تھا۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ کھیتوں کے درمیان پگڈنڈی پر چلتے ہوئے آبادی کے آثار نظر آئے تھے۔ اکا دکا آدمیوں سے بھی راستے میں مڈبھیڑ ہوئی۔

گاؤں کے لوگ عموماً ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ یہی سوچ کر احمد علی نے چلتے چلتے ہوئے ایک شخص سے مطلوبہ مکان کا پتہ پوچھا اس شخص نے بڑے غور سے ہمیں دیکھا۔ مجھے اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک نظر آ رہی تھی۔ وہ شخص تھوڑا سا جھکا اور پھر اچانک اس نے احمد علی کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کا قد کئی فٹ بلند ہو چکا تھا۔ اتنا بلند کہ مجھ ایسا مناسب قد و قامت کا آدمی اس کے سامنے بونا لگ رہا تھا۔ احمد علی اس کے کندھے پر کسی بچے کی مانند بیٹھے تھے۔

"وہ سامنے جو مسجد کا مینار نظر آ رہا ہے، اس کے برابر ہی وہ مکان ہے۔" اس شخص کی آواز اوپر سے آ رہی تھی۔ وہ ہاتھ کے اشارے سے احمد علی کو کچھ دکھا

رہا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میرے تو اوسان خطا ہو گئے۔ پھر فوراً ہی وہ شخص اپنی جسامت میں واپس آ گیا۔ ایک جھٹکے سے اس نے احمد علی کو نیچے اتارا اور تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد غائب ہو گیا۔ میں اب وہاں ایک منٹ بھی رکنے کو تیار نہ تھا مگر احمد علی بالکل نارمل تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ میں احمد علی سے واپسی کی ضد کرنے لگا مگر احمد علی مستقل حوصلہ بڑھا رہے تھے۔ میں اگر وہاں اجنبی نہ ہوتا تو شاید فوراً ہی بھاگ آتا۔ مگر اس وقت تو میں احمد علی کے رحم و کرم پر تھا جو وہاں سے واپس آنے کو قطعی تیار نہ تھے۔ تاوقتیکہ وہ کام نہ ہو جائے جس کیلئے وہ یہاں آئے تھے۔

تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم ایک مسجد کے سامنے کھڑے تھے۔ بقول احمد علی کے یہ وہی مسجد تھی جو اس پُراسرار شخص نے اسے دکھائی تھی۔ مسجد سے ملحق ایک مکان تھا۔ احمد علی نے بڑھ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر شخص باہر آیا۔ احمد علی نے اس سے کچھ باتیں کیں اور پھر وہ اندر چلا گیا۔

چند لمحوں بعد اندر سے اس کی آواز آئی "تشریف لے آئیے حافظ صاحب" دروازہ خاصا بڑا تھا۔ احمد علی دروازے کا پٹ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے میں تھا جیسے ہی میں نے داخل ہونے کی کوشش کی میرا سر زور سے دروازے سے ٹکرایا اور میں وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ مجھے حیرت تھی کہ اتنے اونچے دروازے سے میں کیسے ٹکرایا۔ کیا میرا قد لمبا ہو گیا تھا یا دروازہ نیچے آ گیا تھا۔ احمد علی نے پکڑ کر مجھے اٹھایا تھا۔ کھڑے ہونے کے بعد میں نے اپنے آپ کو دیکھا پھر دروازے کی طرف، مگر میرے دونوں ہی اندازے غلط ثابت ہوئے نہ ہی میرا قد بلند ہوا تھا اور نہ ہی دروازہ اتنا نیچے تھا کہ اس سے میرا ٹکرانا ممکن ہوتا۔ پھر میں کس چیز سے ٹکرایا تھا؟ یہ سوال میرے ذہن میں گونج رہا تھا شدید تکلیف کے باعث میرا سر چکرا رہا تھا۔

میزبان نے مجھے اندر لے جا کر ایک چارپائی پر لٹا دیا اور گرم گرم دودھ لے آیا۔ دودھ پینے کے بعد میرے اوسان کچھ بحال ہوئے۔ ماتھے پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو ایک گومڑا ابھر آیا تھا۔

احمد علی نے وہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے سارے گھر میں اگربتیاں جلوا دیں اور اپنے میزبان سے تفصیلاً معلوم کرنے بیٹھ گئے۔ رجب علی ہمارے میزبان کا نام تھا، وہ چھریرے بدن کا اچھے قد کاٹھ کا آدمی تھا۔ لگ بھگ پچاس کی عمر تو ہوگی۔

اس نے بتایا "حافظ صاحب! تقریباً چھ ماہ قبل میرے گھر کچھ رشتے دار مہمان آئے تھے۔ مہمانوں میں ایک لڑکی نوری بھی تھی۔ جس کی میری اکلوتی بچی ریشماں سے دوستی ہو گئی۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے رات کو دونوں نے چھت پر سونے کا پروگرام بنایا اور اوپر چلی گئیں۔ رات کے آخری پہر ایک چیخ کی آواز سے ہم سب کی آنکھیں کھل گئیں۔ یہ آواز نوری کی تھی۔ میں اور گھر کے دو تین افراد لپک کر چھت پر پہنچے تو نوری پسینے میں شرابور اپنے بستر پر بیٹھی تھی۔ خوف سے اس کا بدن لرز رہا تھا۔ جب کہ ریشماں سو رہی تھی۔ نوری کے چیخنے کی آواز سے بھی اس کی آنکھ نہیں کھلی تھی۔

"کیا ہوا بیٹی!" میں نے اسے جھنجھوڑ کر پوچھا مگر وہ کچھ کہنے سے قبل ہی بے ہوش ہو گئی۔ میں نے نوری کو اٹھا کر نیچے پہنچایا اور پھر اس خیال سے کہ ریشماں اکیلی ہوگی۔ اسے جگانے کیلئے اوپر گیا۔ ابھی ریشماں کو جگانے کے خیال سے میں نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ مجھے دھکا لگا۔ دھکا اتنا شدید تھا کہ میں کافی دور جا گرا۔ میں اس اچانک حملے سے خوفزدہ ہو کر ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ ریشماں بیدار ہو گئی۔

"یہاں سے چلے جاؤ، بڑے میاں" ریشماں کے ہونٹ ہل رہے تھے مگر وہ آواز ریشماں کی قطعاً نہیں تھی۔ "مجھے تخلیہ چاہئے۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو اور نیچے چلے جاؤ۔"

ریشماں نے کبھی اس انداز میں مجھے مخاطب نہیں کیا تھا۔ وہ مجھے ابا جانی کہتی تھی۔ پھر آج اسے کیا ہو گیا اور وہ آواز؟ وہ آواز بھی اس کی نہیں تھی۔ میں دہشت زدہ سا نیچے اتر آیا۔ نوری اب تک بے ہوش تھی۔ سب اسے ہوش میں لانے کی کوششیں کر رہے تھے۔

صبح کا اجالا پھیل چکا تھا۔ نوری ہوش میں آ گئی تھی مگر خوف سے ابتک اس کی زبان گنگ تھی۔ اس نے منہ سے ایک بھی لفظ نہیں نکالا تھا۔

اتنے میں ریشماں بھی نیچے اتر آئی۔ اس نے حیرت سے ہم سب کو دیکھا پھر ایک نظر نوری پر ڈالی۔

"کیا ہوا اسے؟" وہ ایسے پوچھ رہی تھی جیسے اسے کچھ علم ہی نہ ہو۔

"تم تو خیریت سے ہو بیٹی! رات تمہیں کیا ہوا تھا؟" میں نے اسکا بازو تھام لیا۔

"کچھ بھی نہیں، مجھے کیا ہوا تھا؟ رات میں اور نوری باتیں کرتے کرتے سوئے تھے اور بس! وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔ اسے دیکھ کر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ رات میں ہونے والی ہر بات سے لاعلم ہو۔ نوری کی نظر جب ریشماں پر پڑی تو وہ ایک چیخ مار کر پھر سے بے ہوش ہو گئی۔

نوری کو اس کے گھر والے اسی روز وہاں سے لے گئے تھے۔ گھر جا کر نوری نے بتایا تھا کہ اس رات کو وہ اور ریشماں باتیں کر رہے تھے۔ پھر باتیں کرتے کرتے ریشماں سو گئی۔ پھر اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ بادل تیزی سے نیچے کی سمت آ رہا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ریشماں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ریشماں تھوڑی سی کسمسائی اور پھر پُرسکون ہو گئی۔

اس کے بعد اکثر و بیشتر ریشماں پر دورے پڑتے رہے۔ دورے کی حالت

میں اس کی آواز تبدیل ہو جاتی ہے۔ وہ کسی کو نہیں پہچانتی۔ پہلے تو ایسا رات میں ہوتا تھا اب دن میں بھی ہونے لگا۔ کبھی تو ایک ایک ہفتے بالکل ٹھیک رہتی ہے اور کبھی دو دو دن تک یہی حالت رہتی ہے۔ ہم نے بہتیرے علاج کرائے ڈاکٹر اسے ہسٹیریا کا کیس بتاتے ہیں اور عامل اسے آسیب قرار دیتے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہے مگر میری بچی ٹھیک نہیں ہوئی" یہ ساری باتیں بتاتے ہوئے رجب علی کی آواز بھرا گئی۔

"حافظ صاحب! خدا کیلئے میری بچی کو اس مصیبت سے نجات دلا دیں۔ میں ساری زندگی آپ کو دعائیں دوں گا۔"

احمد علی نے رجب علی کو تسلی دی اور کہا کہ وہ حتی الوسع کوشش کریگا کہ ریشماں ٹھیک ہو جائے۔

"آج کل کیا دورے کی کیفیت ہے؟" حافظ صاحب نے پوچھا۔

"نہیں، ان دنوں تو ٹھیک ہے مگر کوئی پتہ نہیں کب اور کس وقت حالت بگڑ جائے" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چائے کے برتن اٹھائے بیس اکیس سال کی ایک خوبرو دوشیزہ تھی۔ اس نے جھک کر مجھے اور احمد علی کو سلام کیا اور چائے کے برتن سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ کر چائے بنانے لگی۔

وہ واقعی حسین تھی، ایسی کہ ایک بار دیکھ کر دوبارہ دیکھنے کو جی چاہے وہ چائے بنا رہی تھی اور میری آنکھیں اس کے حسین سراپا کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"چائے لیجئے" اس نے پیالی میری طرف بڑھائی اور اسی لمحے اس کی آنکھیں مجھ سے چار ہوئیں اور پیالی میرے ہاتھ سے گرتے گرتے بچی۔

چائے پینے کے بعد احمد علی نے ریشماں کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور بہت دیر تک اسے دیکھتے رہے وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔ پھر احمد علی نے کچھ پڑھنا شروع کیا۔ ریشماں کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرائے گئے۔ اس نے ایک نظر اپنے باپ کی طرف دیکھا اور پھر احمد علی کی طرف، احمد علی نے رجب علی کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور بڑے پیار سے بولا۔

"بیٹی! تم کچھ کہنا چاہتی ہو ـــــ" "جی ..... جی وہ....." بہت خوفزدہ تھی اور بول نہیں پا رہی تھی ـــــ "کہدو بیٹی جو کچھ تمہارے دل میں ہے۔ بلا جھجک کہدو" ـــــ احمد علی بہت شفقت اور پیار کا اظہار کر رہا تھا۔

"آپ سے پہلے بھی لوگ یہاں آتے رہے ہیں، وہ مجھے بہت اذیت دیتے رہے ہیں۔ مارتے ہیں آپ ایسا کچھ مت کیجئے۔ مجھے خوف آتا ہے" وہ رو پڑی۔

"نہیں بیٹی نہیں۔ ہم تمہیں مارنے نہیں آئے۔ تم بے فکر رہو۔ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا"، احمد علی نے اسے تسلی دی۔

اس کے بعد بہت دیر تک احمد علی کچھ پڑھتے رہے اور وہ سر جھکائے خاموشی سے بیٹھی رہی۔ میں کبھی احمد علی کو اور کبھی ریشماں کو دیکھ رہا تھا اگربتیوں کی خوشبو نے ماحول کو اور بھی پراسرار بنا دیا تھا۔ احمد علی کبھی آنکھیں بند کر لیتے اور کبھی غور سے ریشماں کو دیکھتے۔

کافی دیر پڑھنے کے بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں اور ریشماں کو جانے کی اجازت دیدی۔ ریشماں باہر چلی گئی۔

میں نے احمد علی کی آنکھوں میں پریشانی کی جھلک دیکھی تو وجہ دریافت کی، وہ بولے۔ حیرت ہے میرے اتنے عمل کرنے پر بھی حاضری نہیں ہوئی"

"حاضری! کس کی حاضری؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

احمد علی بولا "جن کی حاضری جو ریشماں پر آتا ہے۔ مگر آج میرے اتنا پڑھنے کے باوجود نہیں آیا"

ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ رجب علی اندر آ گیا۔ احمد علی نے اس سے کہا کہ "جو عامل اس سے پہلے ریشماں کیلئے یہاں آچکے ہیں اگر ان میں سے کوئی قریب ہو تو میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔

رجب علی نے اثبات میں سر ہلایا پھر احمد علی اور مجھے محلہ کی مسجد میں پہنچا دیا گیا۔ مسجد کے خطیب نامی گرامی عامل اور عالموں میں سے تھے۔ انہوں نے ہمیں بڑی شفقت سے بٹھایا۔ احمد علی نے اپنی پریشانی ظاہر کی تو وہ زیر لب مسکرائے۔

"میاں احمد علی! تم شاید مجھ سے واقف نہیں مگر میں تمہیں جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ یہ کام تم ہی کر سکتے ہو۔ میں نے ہی رجب علی کو تمہیں بلوانے کا مشورہ دیا تھا۔

احمد علی حیرت سے مفتی صاحب کو دیکھ رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ بول رہے تھے۔ "تمہیں آتے ہی مجھ سے ملنا چاہیئے تھا، اب تم ایک عمل کرنے کے بعد پریشان ہو کر یہاں آئے ہو۔ اگر مجھ سے پہلے مل کر جاتے تو شاید یہ پریشانی نہ ہوتی۔ بہر حال سنو، جیسا میں بتاؤں ویسا کرو۔ اصل میں ریشماں پر ایک جن عاشق ہے اور اسے قابو کرنا بہت مشکل ہے، اس لئے کہ وہ جن خود بھی عامل ہے۔ چھوٹے موٹے عاملوں کے عمل کا توڑ جانتا ہے اس لئے کسی کے قابو میں نہیں آسکا"

"مگر مفتی صاحب، یہ کام آپ بھی کر سکتے ہیں جب آپ کو اتنا علم ہے" احمد علی نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں یقیناً، مگر اس میں کچھ مصلحت ہے اس لئے میں خود سے یہ کام نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں بلوا بھیجا تھا۔ اس لئے اب یہ کام تمہارے ہاتھوں ہوگا"

اس کے بعد مفتی صاحب نے احمد علی کو قریب بلا کر کچھ دم کیا اور پھر سے کچھ عمل بتائے۔

رات عشاء کی نماز پڑھ کر احمد علی اپنا عمل کرنے بیٹھ گئے۔ انہوں نے

مصلے پر ہی ورد جاری رکھا۔

تقریباً نصف شب کے قریب اس نے پھر پورے گھر میں اگربتیاں جلانے کا حکم دیا اور پھر دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد ریشماں کو بلوایا اور سامنے بٹھا کر زیر لب کچھ پڑھنا شروع کردیا۔ رفتہ رفتہ انکی آواز تیز ہوتی گئی۔ میری سمجھ میں صرف اتنا آیا کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت علیؓ، اور حضرت غوث پاکؒ کے نام لے رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں ریشماں کی حالت تبدیل ہونا شروع ہوگئی۔ کہاں تو وہ سر جھکائے بیٹھی تھی اور کہاں اب اس نے اپنا دوپٹہ بھی گلے سے اتار کر پھینک دیا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں، اس کے ہونٹ ہلنے لگے اور پھر ایک مردانہ ڈراؤنی آواز گونجی۔

"حافظ احمد علی! آخر تو باز نہ آیا اور یہاں چلا آیا۔" مجھے تیری آمد کی اطلاع تھی اور میں نے چاہا کہ تو یہاں نہ آئے مگر شاید تجھے اپنی زندگی عزیز نہیں ہے۔ تجھے پتہ نہیں میں کون ہوں۔

"میں جانتا ہوں تو کون ہے۔ تو ایک شریر جن ہے اور یہاں بلا وجہ اس معصوم لڑکی کو پریشان کر رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اپنی اس حرکت سے باز آجائے۔" احمد علی کی آواز میں بھی جلال تھا۔

"حافظ میں تیرے منہ لگنا نہیں چاہتا تھا۔ اسی لئے جب تو راستے میں تھا تو تیرا تانگہ الٹا ـــــ پیدل چلتے تجھے گرایا۔ اپنے آپ کو ظاہر کرکے تجھے پتہ بتایا کہ شاید تو خوف کھا جائے۔ پھر گھر میں داخل ہوتے وقت تیرے دوست کو شدید چوٹ آئی مگر تو باز نہیں آیا۔ کیا تجھے مجھ سے ڈر نہیں لگتا۔؟" ریشماں کے ہونٹوں سے یہ مردانہ آواز مجھے واقعی خوفزدہ کر رہی تھی۔

"میں صرف اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں جس کی تو مخلوق ہے پھر میں تجھ سے کیوں ڈروں۔"

"احمد علی میں اب تجھ سے لڑنا نہیں چاہتا۔ اس لئے تیرے پہلے عمل پر میں نے تیرے سامنے آنے سے گریز کیا تھا۔ مگر جب تو نے حضرت سلیمان علیہ السلام مولا علیؓ، اور سیدنا غوث الاعظمؒ کے واسطے دیئے تو آگیا۔ اب تو بتا دے کہ تو کیا چاہتا ہے۔ ریشماں کا جن مصالحت پر آمادہ نظر آتا تھا۔

"لڑنا میں بھی نہیں چاہتا۔ صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تو اس معصوم لڑکی کا پیچھا چھوڑ دے۔ انکار کی صورت میں، میں تجھے ـــــ!"

حافظ احمد علی کا جملہ ادھورا ہی تھا کہ ریشماں دہاڑی "تو کیا بگاڑ لے گا میرا!" آواز غضب ناک ہوچکی تھی۔

"میں تجھے جلا دوں گا۔" حافظ نے دھمکی دی۔

"یہ کام تم نہیں کرسکتے حافظ۔" جن نے دھمکی کو مسترد کردیا۔

"ہاں ـــــ شاید اس لئے کہ تم خود بھی عامل ہو۔" حافظ احمد علی کو شاید مفتی صاحب کی بات یاد آگئی تھی، اس لئے اس کا لہجہ دھیما ہوگیا۔ "تم اس لڑکی کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔؟"

حافظ! "یہ میری مجبوری ہے میں نے اس سے عشق کیا ہے اور صرف یہی نہیں اس نے بہت سی راتیں بھی میرے ساتھ گزاری ہیں میں اس سے دستبردار نہیں ہوسکتا۔"

"تم اپنی قوم میں رہ کر ہی یہ سارے کام کیوں نہیں کرتے۔ انسانوں میں کیوں چلے آتے ہو۔" حافظ احمد علی نے پوچھا۔

"کوئی اور پوچھتا تو شاید میں نہ بتاتا۔ مگر تمہیں بتائے دیتا ہوں۔ تمہیں پتہ ہے میں عامل ہوں اور عامل بننے کیلئے بڑی ریاضت اور ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے اور اس دوران میں، میں شادی نہیں کرسکتا تھا۔ یہ طویل عرصہ میری قوم کے بزرگوں پر بار گزرا اور انہوں نے مجھے اپنی برادری سے خارج کردیا اب میں کبھی اپنی قوم میں شادی نہیں کرسکتا، اور ہماری قوم میں جس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے وہ انسانی بستیوں کا ہی رخ کرتا ہے۔"

"کچھ بھی ہو تم اس معصوم لڑکی کو کس بات کی سزا دے رہے ہو اور نہ صرف یہ بلکہ اس کے پورے گھر والے بھی کرب میں مبتلا ہیں۔ تمہیں اس کو چھوڑنا ہی ہوگا۔" حافظ احمد علی نے جیسے فیصلہ سنا دیا۔

"اور میں انکار کروں تب؟" جن نے سوال کیا۔

"کیا تم مسلمان ہو؟" حافظ نے سوال کا جواب سوال ہی کرکے پوچھ لیا۔

"الحمدللہ مسلمان ہوں۔" جن نے جواب دیا۔

"پھر میں تمہیں اللہ کا، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا، حضرت سلیمان علیہ السلام کا، مولا علیؓ اور سیدنا غوث الاعظمؒ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔"

"حافظ یہ کیا کر رہے ہو؟" جن کی آواز میں تڑپ بھی تھی لجاجت بھی، "اتنے بڑے واسطے نہ دو۔ کسی سے اس کی محبت جدا کرکے تمہیں کیا مل جائیگا۔"

"کچھ بھی ہو تمہیں یہاں سے جانا ہوگا۔" اب حافظ اس پر حاوی نظر آنے لگا تھا۔

"ٹھیک ہے ـــــ ٹھیک ہے۔ میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ مگر اب تمہیں بھی میری ایک شرط ماننا ہوگی۔"

"وہ کیا؟" حافظ اپنی فتح کے زعم میں بولا۔

"ہر ہجری مہینے کی پہلی جمعرات میں یہاں آیا کروں گا۔ کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔ صرف اس رات ریشماں کو ایک کمرے میں تنہا چھوڑ دیا جائے۔"

جن کی یہ شرط سنکر حافظ کچھ سوچ میں پڑ گئے۔ پھر انہوں نے رجب علی کو بلا کر اس سے کچھ کہا۔ رجب علی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور حافظ نے سر کو ایسے جھٹکا دیا۔ جیسے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔" حافظ نے کہا۔ "مگر اس بات کی کیا گارنٹی

کہ تم وعدہ خلافی نہیں کروگے؟"

"میں قوم جنات میں سے ہوں، انسان نہیں ہوں۔ جس بات کا وعدہ کروں گا اسے مرتے دم تک نبھاؤں گا۔" اس بار جن کی آواز میں طنز کی جھلک تھی۔

"میری کچھ اور باتیں بھی ماننا ہوں گی۔" جن نے ایک بات کی منظوری ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"اب اور کیا کہنا چاہتے ہو؟" مولانا صاحب نے غصے سے کہا۔

"صرف یہ کہ اس لڑکی پر کوئی تشدد نہیں ہونا چاہیے۔ نہ جسمانی اور نہ ذہنی۔ میرے جانے کے بعد اس سے گزری ہوئی باتیں نہ پوچھی جائیں۔ تم لوگ انسان ہو اور وعدہ خلافی کر جاتے ہو۔ اگر میری ان باتوں پر عمل نہ ہوا تو پھر میں بھی مجبور ہو جاؤں گا۔"

"بس اب تم جاؤ۔ میں یہ ساری باتیں رجب علی کو سمجھا دوں گا۔ اور مطمئن کردوں گا کہ کوئی ایسی بات نہ ہو۔" حافظ نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے حافظ! میں جا رہا ہوں۔ مگر تم نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔" جن نے کہا اور پھر آواز کے رکتے ہی ریشماں زمین پر گر پڑی۔ احمد علی نے رجب علی کو اندر بلایا اور تفصیل سے ساری شرائط سمجھا دیں۔ وہ احمد علی کے پیروں پر گر گیا۔

احمد علی نے اسے اٹھایا اور بولا۔

"میں نے اپنا کام کر دیا ہے اب جو کچھ وہ کہہ کر گیا ہے اس پر عمل کرنا ورنہ پھر وہ قابو میں نہیں آئے گا۔" احمد علی نے تنبیہ کی۔

رجب علی نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ پھر میں اور احمد علی بمبئی گئے اور میں بمبئی سے دہلی چلا گیا۔

پاکستان واپس آیا تو احمد علی کے خط سے پتہ چلا کہ ریشماں کی شادی ہو گئی ہے اور اس کے شوہر کو ساری بات بتا دی گئی ہے۔ جن اب بھی ہر چاند کی پہلی جمعرات کو اس کے پاس آتا ہے۔ اس رات ریشماں اپنے کمرے میں تنہا ہوتی ہے۔

میں حیران ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے؟ ——— میں اگر خود اس بات کا چشم دید گواہ نہ ہوتا تو شاید اس واقعے پر کبھی یقین نہیں کرتا۔

جنات کو دیکھنے کا طریقہ

- اُلّو کی آنکھ کو باریک پیس کر اگر سُرمے میں تحلیل کریں۔ اور اس سُرمے پر ۲۴ مرتبہ سورۂ جن پڑھ کر دم کر دیں پھر جو بھی اس سُرمے کو اپنی آنکھوں میں لگائے گا۔ اس کو جنات نظر آئیں گے۔
- بعض حکماء نے فرمایا ہے کہ صرف جنات ہی نہیں بلکہ تمام پوشیدہ مخلوقات نظر آئیں گی۔

ایک ایسی عورت کی اَلم انگیز سچی کہانی جسے یکے بعد دیگرے بائیس جنا
ت نے اپنی "سواری" بنا لیا تھا اور جو تنہا ٹیکسی تک کو الٹ دیتی تھی۔

بائیس ۲۲ جن ایک عورت

شازیہ سید

مجھے تعجب ہے کہ قرآن مجید کی شہادت کے باوجود کچھ لوگ جنات کا وجود تسلیم نہیں کرتے۔ خدا نہ کرے کہ جنات ایسے لوگوں کو اپنے وجود کا یقین دلانے کے لیے ان پر "سوار" ہو جائیں۔ جنات گرفتہ لوگوں پر کیا گزرتی ہے؟ اس کا اندازہ صرف وہی افراد کر سکتے ہیں جنہوں نے انہیں دیکھا ہو یا ان کے قریبی رشتے دار ہوں۔ ہماری ایک عزیزہ نسیم جنات گرفتہ تھیں۔ اس پر جو قیامت گزری اس کی تفصیل نسیم کے بھائی اختر کی زبانی سنئے۔

"یہ واقعات آج سے تقریباً بیس۲۰ برس پہلے پیش آئے تھے۔ میری بہن نسیم ہم چار بھائیوں کی ایک اکلوتی بہن تھی اس لئے وہ ہم بھائیوں اور امی ابو کی آنکھ کا تارا تھی۔ اللہ میاں نے اسے شکل وصورت بھی بہت اچھی دی تھی۔

نسیم نے میٹرک پاس کرنے کے بعد پی ٹی سی کر کے ایک سرکاری اسکول میں ملازمت کر لی۔

نسیم کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کے بے شمار رشتے آئے مگر چونکہ وہ ہماری اکلوتی بہن تھی اس لئے ہم اس کی شادی کسی امیر گھرانے میں کرنا چاہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ہم نے نسیم کے کئی رشتے ٹھکرائے۔ امیر گھرانے کے رشتے کے انتظار میں نسیم کی عمر تیس کے لگ بھگ ہو گئی تو ہمیں بڑی فکر ہوئی مگر پھر اس کے لئے رحمان صاحب کا رشتہ آ گیا جو امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتے تھے۔ یہ رشتہ ہمیں ہر لحاظ سے موزوں لگا اور ہم نے اسے قبول کر لیا بڑی دھوم دھام سے نسیم کی شادی رحمان صاحب سے کر دی گئی۔ شادی کے بعد نسیم بمشکل ایک ماہ سسرال میں رہی۔ آئے دن ساس نندوں کے جھگڑے سے تنگ آ کر رحمان صاحب نے ڈرگ روڈ میں اپنا الگ مکان خرید لیا اور نسیم کے ساتھ اس میں شفٹ ہو گئے۔

ڈرگ روڈ کا یہ مکان گزشتہ سات سال سے بند پڑا تھا۔ اس مکان کا مالک زیادہ تر اسے کرائے پر دیتا تھا مگر کرائے دار ایک ڈیڑھ ماہ سے زیادہ نہیں ٹھہرتے تھے اور بھاگ جاتے تھے اسی لئے یہ مکان "آسیب زدہ" مشہور ہو گیا تھا۔ اس صورت حال سے پریشان ہو کر مالک مکان نے اسے بیچنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا تو تھک ہار کر اس نے اس مکان کو مستقل طور پر لاک کر دیا۔ اسی طرح تقریباً سات سال کا عرصہ گزر گیا۔

رحمان صاحب مکان کی تلاش میں تھے۔ انہوں نے جب یہ مکان دیکھا تو انھیں قیمت وغیرہ کے لحاظ سے مناسب لگا۔ انہوں نے اسے خرید لیا حالانکہ لوگوں کے ذریعے مکان کے "آسیب زدہ" ہونے کی خبر انہیں بھی مل چکی تھی مگر انہوں نے اس پر کان نہ دھرے۔ ویسے بھی وہ ان باتوں پر زیادہ یقین نہیں کرتے تھے۔ رحمان صاحب نے مکان کی جھاڑ پونچھ کروائی اور پھر نسیم کو لے کر اس گھر میں آ گئے۔

وہ اپنے کام کے سلسلے میں صبح کے گئے شام کو لوٹتے تھے اتنے عرصے میں نسیم گھر میں بالکل اکیلی رہتی تھی۔ آس پڑوس میں سے نہ کوئی آتا تھا اور نہ وہ جانا پسند کرتی تھی۔ شادی سے پہلے ملازمت تو چھوڑ ہی چکی تھی سو گھر کے چھوٹے موٹے کام کر کے اپنا وقت گزارتی۔ صفائی ستھرائی اور گھر کی سیٹنگ میں اس کا وقت گزرا کرتا۔ اس گھر میں ایک طرف بہت بڑا مچان تھا جو فالتو سامان رکھنے کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا تھا مگر پتا نہیں کیا بات تھی کہ جب بھی نسیم یہ سوچتی کہ جو سامان زیر استعمال نہیں، وہ اس مچان پر رکھ دیا جائے مگر جب بھی وہ مچان کے پاس جاتی خوفزدہ سی ہو کر پلٹ آتی پھر اس نے مچان کی طرف جانا ہی چھوڑ دیا۔

اس گھر میں آئے اسے بیس۲۰ دن ہو چکے تھے۔ اس عرصے میں کوئی بھی واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ رحمان صاحب کے دل میں لوگوں کی بتائی ہوئی باتوں کا جو اندیشہ تھا، وہ ختم ہو گیا۔ اکیسویں دن نسیم نے حسب معمول رحمان صاحب کو ناشتہ وغیرہ کروا کر آفس روانہ کیا اور خود گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئی۔

وہ کام سے فارغ ہو کر جب کمرے میں آئی تو دیکھا رحمان صاحب سامنے بیٹھے ہیں مگر وہ اسے آتا دیکھ کر دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ وہ حیران پریشان ان کے پیچھے گئی تو وہ دوسرے کمرے سے بھی اسی طرح غائب ہو گئے۔ اسکے بعد وہ پورے گھر میں گھومی مگر وہ اسے نظر نہ آئے۔ وہ سوچنے لگی کہ ہو سکتا ہے رحمان کو کسی کام کے سلسلے میں دوبارہ آنا پڑ گیا ہو مگر بیرونی دروازہ تو اندر سے لاک تھا پھر وہ گھر میں کیسے آئے اور اس طرح غائب ہو جانا کیا معنی رکھتا ہے؟ وہ انسان ہیں جن تو نہیں جو اس طرح غائب ہو جائیں۔ یقیناً یہ میرا وہم ہو گا۔

یہ سوچ کر وہ مطمئن ہو گئی۔ شام کو رحمان صاحب آئے تو نسیم نے ان سے بھی ذکر نہ کیا کہ وہ مذاق اڑائیں گے مگر جب دو تین دن اسی طرح رحمان صاحب دفتر جانے کے بعد گھر میں گھومتے نظر آئے تو وہ پریشان ہو گئی۔ اب تو وہ کسی طور پر بھی اسے اپنا وہم سمجھنے کو تیار نہ تھی۔ آخر کار اس نے اس بات کا ذکر رحمان صاحب سے کر دیا۔ حسب توقع رحمان صاحب نے اس بات کو نسیم کا وہم قرار دیتے ہوئے بات مذاق میں اڑا دی۔

اس کے بعد بھی نسیم نے اسی طرح رحمان کو دیکھا مگر رحمان صاحب سے اس کا ذکر نہ کیا کہ وہ پھر اسے وہم قرار دیں گے اور مذاق اڑائیں گے۔

جلد ہی ہمیں دوسری ٹیکسی مل گئی۔ ہم اس میں بیٹھ گئے تب نسیم نے مردانہ آواز میں کہا۔

"اب اگر خیریت چاہتے ہو تو دوبارہ ہمیں لے جانے کی حماقت مت کرنا ورنہ اس ٹیکسی کا بھی وہی حشر کریں گے جو پہلی کا ہوا تھا۔ نسیم ہمارا گھوڑا ہے۔ اسے ہم سے چھیننے کی کوشش مت کرو۔ اس کے بدلے جو چاہو ہم سے لے سکتے ہو۔ ہیرے جواہرات روپیہ پیسہ۔ جو کہو گے ہم دیں گے۔"

"ہماری بہن کا پیچھا چھوڑ دو یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ ہمیں لالچ دینے کی کوششیں مت کرو۔ ہماری بہن ہر شے سے قیمتی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"یہ تو اب ناممکن ہے۔ ہم اپنی پسند کی چیز کبھی نہیں چھوڑتے اس لیے یہ بات اب بھول جاؤ اور ٹیکسی گھر کی طرف واپس لے چلو ورنہ اب ہمیں دوبارہ غصہ آنے والا ہے۔" اس نے دھمکی دی تو ہماری بھی جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ زخموں میں پہلے ہی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں لہٰذا ہم نے واپس چلنا ہی مناسب سمجھا۔ اس طرح ہم ناکام واپس آ گئے۔

میں ایک پیر صاحب کا مرید تھا جن کا اصل نام حاجی عبدالغنی قادری چشتی تھا مگر وہ میاں جی کے نام سے مشہور تھے۔ میں نے نسیم کا ان سے علاج کروانا مناسب سمجھا۔ ان کے پاس لے جانے کے لئے بھی ہم بھائیوں کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا مگر ہم نے ہمت نہ ہاری اور میاں جی کے پاس لے گئے۔ انہوں نے نسیم کا آہستہ آہستہ علاج شروع کیا۔

رحمان صاحب کئی روز سے نسیم میں تبدیلی دیکھ رہے تھے وہ خاموش اور کھوئی کھوئی رہنے لگی تھی۔ ان سے بھی ٹھیک طرح بات نہ کرتی اور بات بات پر کاٹ کھانے کو دوڑتی۔ اسے کسی بات کا ہوش نہیں رہا تھا کپڑے بدلے اور کنگھا کیے کئی کئی دن ہو جاتے تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر وہ پریشان رہنے لگے۔ انہوں نے نسیم کو کئی نفسیاتی ڈاکٹروں کو دکھایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار وہ نسیم کو لے کر ہمارے ہاں آ گئے اور ساری بات میرے والد کو بتائی۔

میرے والد ایک بزرگ آدمی تھے اور جنات پر نہ صرف یقین رکھتے تھے بلکہ اکثر لوگوں کو تعویذ وغیرہ بھی دیا کرتے تھے ان کا جناتی اثرات معلوم کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ وہ مریض کے ہاتھ پر ایک تعویذ رکھتے تھے۔ جو چیز بھی مریض پر ہوتی وہ حاضر ہو جاتی مگر ان میں یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اس چیز کا اتار کر سکتے۔

انہوں نے جب نسیم کو دیکھا تو اس کی آنکھوں پر نگاہ پڑتے ہی وہ ساری بات سمجھ گئے۔ انہوں نے نسیم کے ہاتھ پر تعویذ رکھا جس سے نسیم کی حالت بگڑنے لگی اور پھر اس سے پتا چلا کہ اس مکان کے مچان پر بائیس جنات کا ایک خاندان آباد ہے جو کافی عرصے سے وہاں رہتا ہے۔ ان کا سردار نسیم پر آنے لگا ہے اور نسیم کو اپنے گھوڑے یا سواری سے سیر کراتا ہے۔

یہ سب باتیں میرے والد نے ہم سب کے سامنے معلوم کیں۔ رحمان صاحب بھی اس وقت وہیں موجود تھے۔ رحمان صاحب کو بھی اب یقین آ گیا کہ جنات ہوتے ہیں۔

اب ہم سب کے سامنے جن کے اتار کا مسئلہ تھا کہ کس سے علاج کروایا جائے۔ آخر کسی نے ہمیں ڈرگ کالونی میں مقیم سلطان بابا کا پتہ بتایا جو جنات اتارنے کے ماہر تھے۔

ہم چاروں بھائی اور رحمان صاحب نسیم کو زبردستی ٹیکسی میں بٹھا کر ڈرگ کالونی کی طرف چلے۔ نسیم ہمارے قابو میں نہیں آ رہی تھی۔ شریف جن پر شیطانیت سوار ہو گئی تھی۔ وہ بُری طرح ہاتھ پیر پٹخ رہی تھی۔ کئی مرتبہ اس نے ہمیں مارا بھی مگر ہم نے ہمت نہ ہاری۔ ٹیکسی ابھی آدھے راستے میں ہی تھی کہ ٹیکسی کے چاروں ٹائر ایک دھماکے سے پھٹ گئے۔ ہم بھائیوں نے بڑی مضبوطی سے نسیم کو پچھلی سیٹ پر پکڑ رکھا تھا مگر ٹیکسی رکتے ہی نسیم نے زور کا جھٹکا دے کر اپنے آپ کو چھڑا دیا اور دروازہ کھول کر اتر گئی۔ اب نسیم نے حیرت انگیز طور پر پوری طاقت سے ٹیکسی کو پلٹ دیا اور پھر ایک طرف بھاگنے لگی۔ بڑی مشکل سے ہم لوگ ٹیکسی سے نکلے۔ جگہ جگہ خراشیں آ گئی تھیں جن میں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں مگر ہم ان کی پروا کئے بغیر نسیم کے پیچھے دوڑے اور اُسے پکڑا۔ نسیم بڑی مشکل سے ہمارے قابو میں آئی پھر لاکھوں میں ایک والا محاورہ اس پر صد فی صد صادق آتا تھا۔

نسیم پر خوب حال آیا کرتے تھے۔ وہ بیٹھے بیٹھے جھومنے لگتی تھی اور اگر ایسی حالت میں کوئی اس کے نزدیک چلا جاتا تو اس کی خیر نہ ہوتی۔ وہ اس بندے کی اچھی خاصی پٹائی کر دیتی۔ ہم لوگوں نے نسیم کی حالت کے پیش نظر اسے اپنے گھر میں ہی رکھ لیا تھا کیونکہ ڈرگ روڈ والے مکان میں رہنا اس کے لئے مزید خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

میاں جی سے علاج کے دوران میں نسیم نے ہمیں بہت پریشان کیا۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ ہمارے سب سے بڑے بھائی کی لڑکی جو ہمارے پاس ہی رہتی تھی: اس پر بھی کبھی کبھی وہ جن آجاتا اور وہ اٹھا پٹخ ہوتی کہ خدا کی پناہ۔

ان حالات میں ہم اچھے خاصے پریشان ہو گئے۔ ہم نے میاں جی سے درخواست کی کہ اس جن کا مکمل طور پر جلد از جلد خاتمہ کر دیں تو بڑی عنایت ہوگی۔

پھر ہمارے سامنے ہی میاں جی نے اپنا عمل شروع کیا۔ جس وقت وہ عمل کر رہے تھے، اس وقت وہ جن میاں جی سے بڑی معافیاں مانگ رہا تھا۔ پھر میاں جی نے ہمیں اشارہ کیا کہ نسیم کا سانس روک دیں۔ ہم جب نسیم کی جانب بڑھے تو وہ بڑی طرح پچھاڑیں کھا رہی تھی۔ ہم رکنے لگے تو میاں جی نے سختی سے ہمیں کہا: "رکو مت، فوراً آگے بڑھ کر سانس روک دو۔"

ہم نے بڑی مشکل سے نسیم کو قابو کیا اور اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ وہ ہم سے سنبھل نہیں رہی تھی۔ ہم نے بڑی مضبوطی سے پکڑ کر اس کا سانس بند کر دیا۔ تھوڑی دیر میں ہی وہ ڈھیلی پڑ کر بے ہوش ہو گئی۔

ایک عام لڑکی کا سانس روکنے کے لئے ایک آدمی ہی کافی ہوتا ہے مگر وہاں پانچ آدمیوں نے اس کا سانس روکا۔ آدھے گھنٹے بعد نسیم کو ہوش آیا تو میاں جی نے کہا "اب یہ بالکل ٹھیک ہے اسے گھر لے جائیں۔"

ہم یہ سوچ کر نسیم کو اس کے ڈرگ روڈ والے گھر میں لے گئے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہم نے نسیم کو ایک کمرے میں لٹا دیا اور خود دوسرے کمرے میں تھوڑی دیر آرام کی غرض سے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد رحمان صاحب یہ کہہ کر نسیم کے کمرے کی طرف چلے گئے کہ ذرا طبیعت معلوم کر کے آتا ہوں۔

نسیم مسہری پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ رحمان صاحب کمرے میں داخل ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور نسیم سے خیریت پوچھی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور پھر ایک دم مڑ کر رحمان صاحب کی طرف دیکھا۔ اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں اس قدر وحشت تھی کہ ایک لمحے کو رحمان صاحب جیسا نڈر انسان بھی بری طرح لرز کر رہ گیا۔ وہ گھور کر رحمان صاحب کو دیکھ رہی تھی۔ خوفزدہ ہو کر رحمان صاحب فوراً ہی کمرے سے باہر آگئے۔ ان کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ ہم نے جب انھیں اس طرح لرزتے دیکھا تو ان سے وجہ پوچھی مگر وہ ہمیں کچھ بھی نہیں بتا پا رہے تھے۔ خوف سے ان کی زبان گنگ رہ گئی تھی۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر میں نسیم کے کمرے میں طرف لپکا کہ دیکھوں بات کیا ہے؟ نسیم بالکل اسی طرح مسہری پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں نیچی تھیں۔ جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا نسیم نے نظریں اُٹھا کر مجھے دیکھا۔

میں بیان نہیں کر سکتا کہ وہ کتنی خوفناک آنکھیں تھیں۔ پھیلی ہوئی لال انگارہ آنکھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی ان سے خون نکلنا شروع ہو جائے گا۔ میں ڈر کر فوراً باہر آگیا اور اپنے بھائیوں کو آکر بتایا۔ میرے باقی بھائیوں نے بھی اسے دیکھا مگر کسی کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ نسیم کے نزدیک جائے۔

ہم نے مناسب یہ سمجھا کہ میاں جی کو یہاں لے آیا جائے۔ میرے دو بھائی جا کر میاں جی کو لے آئے۔ میاں جی نے بتایا کہ اس پر دوسرا جن آگیا ہے۔ میاں جی نے اسی طریقے سے بڑی مشکل سے اس جن کا خاتمہ کیا اور ہم سے فرمایا: "بہتر یہی ہے کہ تم نسیم کو اپنے گھر لے جاؤ۔ میں نے ایسا عمل کر دیا ہے کہ تقریباً تین دن آرام سے گزر جائیں گے مگر باقی کے دوسرے جن بھی اسی طرح اس پر آئیں گے کیونکہ یہ لوگ ایک کے بعد ایک کے انتقام کے چکر میں جان نہیں چھوڑتے۔ میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں۔ جہاں تک ہو سکا میں تمہاری مدد کرونگا۔ یہاں رہنا اس لیے خطرناک ہے کہ یہ لوگ کچھ بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے اپنے گھر لے جاؤ اور جیسے ہی کوئی بات ہو تم لوگ مجھے بلا لینا۔" یہ کہہ کر میاں جی چلے گئے اور ہم نسیم کو اپنے گھر لے آئے۔

چوتھے دن نسیم کی پھر وہی حالت ہوئی۔ ہم میاں جی کو گھر لے آئے۔ انھوں نے اس جن کو بھی ختم کر دیا۔ اسی طرح تقریباً ۲۱ جن نسیم پر آئے اور ان کا اتار میاں جی نے کیا مگر بائیسواں جن میاں جی کے بس کا بھی نہیں تھا۔ وہ کافی خطرناک تھا۔ میاں جی نے ایک نابینا شخص رفیق صاحب کا پتا دیا جو حیدرآباد میں رہتے تھے۔ ان کے قبضے میں ۲۲ ہزار جنات بتلائے جاتے تھے۔ ان کا پتہ لے کر میں خود انھیں حیدرآباد لینے گیا۔ میرے والد نے ایک مکان مجھے الگ سے دے رکھا تھا جو ہمارے بڑے مکان سے ملا ہوا تھا۔ رفیق صاحب کو میں نے اسی مکان میں ٹھہرا دیا۔ وہیں پر رفیق صاحب نسیم کا علاج کرنے لگے۔

رفیق صاحب نے مجھ سے ایک بڑی سی بوتل منگوائی اور نسیم کو اپنے سامنے بٹھایا۔ انہوں نے بوتل کا کارک مجھے دیا اور کہا کہ جیسے ہی میں کہوں، فوراً بوتل پر لگا دینا۔"

انہوں نے اپنا عمل شروع کیا۔ نسیم کی حالت بگڑنا شروع ہو گئی۔ وہ اپنا سر گھڑی گھڑی زمین پر مار رہی تھی۔ اس پر سوار بائیسواں جن رفیق صاحب سے معافیاں مانگ رہا تھا مگر رفیق صاحب نے اپنا عمل جاری رکھا اور تھوڑی دیر بعد ہم نے اپنی آنکھوں سے دھوئیں کے مرغولے دیکھے جو اس بوتل میں منتقل ہو رہے تھے۔ جیسے ہی دھواں ختم ہوا رفیق صاحب نے فوراً کارک لگانے کو کہا۔ میں نے جلدی سے بوتل پر کارک لگا دیا۔ رفیق صاحب نے کہا کہ فوراً جا کر اسے اپنے گھر کی دہلیز میں دفن کر دو۔

(باقی صفحہ ۱۳۰ پر)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

پتھروں کی تاثیر حقائق، روایات اور تجربات سے ثابت ہے۔ رب العلمین نے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے بیشمار نعمتیں اس کائنات میں پیدا کی ہیں۔ ان ہی نعمتوں میں نگینے اور پتھر بھی شامل ہیں۔ آج دنیا بھر میں نگینوں اور پتھر کی مسلمہ تاثیرات کی بنا پر ہیروں، نگینوں اور پتھروں کا کاروبار پوری شدت کے ساتھ ہو رہا ہے اور خدا کے ہوشمند بندے اپنے رب کی نہ جھٹلائی جانے والی اس "نعمت عظمیٰ" سے بھی مستفیض ہو رہے ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے ـــــ کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ۔

اور ایک جگہ فرمایا گیا ہے ـــــ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ

صرف یہ دو آیتیں ہی پتھروں کی قدر و قیمت کو واضح کرنے کیلئے بہت کافی ہیں۔

الماس پنا، مونگا، پکھراج، فیروزہ، زمرد، سنگِ سلیمانی، عقیق، لاجورد، نیلم، گارنٹ، موتی وغیرہ جیسے کم قیمت اور بیش قیمت نگینے اور پتھروں کا ہم نے ضرورت عام کی وجہ سے بندوبست کرلیا ہے۔ ربُّ العلمین کی شانِ کریمی کا مشاہدہ کرنے کیلئے اور ان کی نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے ہم سے رجوع کریں۔

جو حضرات اپنے نام کی مناسبت سے پتھر اور نگینہ یا بنی بنائی انگوٹھی ہم سے منگانا چاہیں تو وہ درج ذیل شرائط غور سے پڑھ لیں۔

(۱) فرمائش کرتے وقت پچیس روپے کا منی آرڈر روانہ کریں۔

(۲) اپنا نام مع عرفیت، اپنی والدہ کا نام، تاریخ پیدائش (اگر یاد نہ ہو تو خط لکھنے کا دن اور وقت) اور تاریخ نوٹ کردیں، اپنا پسندیدہ رنگ اور اپنا پسندیدہ پھول لکھ کر بھیجیں۔

انگوٹھی اور نگینہ و پتھر کے ہدیئے سے مطلع کردیا جائے گا۔ اور ہدیہ وصول ہوجانے پر حسب فرمائش منتخب نگینہ اور پتھر یا منتخب نگینے اور پتھر کی بنی بنائی انگوٹھی روانہ کردی جائے گی۔ اور طے شدہ ہدیئے میں سے ۲۵ روپے وضع کردیئے جائیں گے۔

اس پتہ پر رابطہ قائم کریں — فون نمبر: ـــ ۲۲۶۸۲

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی اسٹریٹ دیوبند (یوپی)

اُسکی بیوی جنّی تھی

از قلم
حکیم الاسلام
حضرت مولانا قاری محمد طیب

جن ایک حقیقت ہے جو نص قطعی سے ثابت ہے لیکن جن کا نام سنتے ہی بدن میں سنسنی سی دوڑ جاتی ہے۔ اگر کسی گھر کے بارے میں یہ شبہ بھی ہو جائے کہ یہاں جنات کا اثر ہے تو کوئی بھی اس گھر میں رہنے کی ہمت نہیں کرے گا لیکن ان خوفناکیوں کے باوجود جنات اور انسانوں کے درمیان دوستانہ تعلقات بھی قائم ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف باہمی تعلقات بلکہ جنات اور انسانوں میں ازدواجی رشتے بھی قائم ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ جس کی صداقت ذیل کے واقعہ سے ہوتی ہے۔ یہ واقعہ دہلی کے مشہور زمانہ عالم۔ محدث ومفسر خاندان ولی اللّہی کے مایۂ ناز فرزند حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہٗ کے ایک مرید کا ہے۔ حضرت اقدس کا یہ مرید دہلی سے باہر کسی نواحی بستی میں رہتا تھا۔

ایک دن وہ مرید اپنی کسی ضرورت سے دوسرے گاؤں جا رہا تھا جب وہ اپنی بستی کی آبادی سے کافی دور نکل گیا تو اسے دور سے ایک بڑے گھنے درخت کے نیچے سفید کپڑوں کی ایک گٹھری سی رکھی ہوئی نظر آئی۔ جب وہ اس گٹھری کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ سفید برقعہ میں لپٹی ہوئی ایک عورت بیٹھی ہے۔ اسے یہ منظر دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ عورت یہاں سنسان جنگل میں تنہا کیوں بیٹھی ہے وہ اس کے قریب گیا اور اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور یہاں سنسان جنگل میں تنہا کیوں بیٹھی ہے۔

یہ سنتے ہی عورت نے اپنے چہرہ سے نقاب اُٹھا دی اور کہنے لگی میں ایک دکھیا اور ستائی ہوئی عورت ہوں۔ میرے شوہر نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ اب میں مجبور ہو کر دہلی جا رہی ہوں تاکہ وہاں کسی نیک آدمی سے شادی کر کے عزّت کی زندگی گذار سکوں۔

مرید بولا۔ "شادی کا تو میں بھی خواہش مند ہوں" لیکن فی الحال میں بے روزگار ہوں، اس لئے ابھی شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہوا ہے۔"

عورت بولی: "اگر واقعی تم شادی کے لئے تیار ہو تو تم خرچ کا بالکل فکر مت کرو۔ یہ ذمہ داری میری ہے۔ بس تم مجھ سے شادی کر لو۔"

وہ مرید عورت کے حسن وجمال کا تو پہلے ہی گرویدہ ہو گیا تھا اور اب جب اس نے یہ سن لیا کہ خرچ کی ذمہ داری بھی یہ عورت قبول کر رہی ہے تو فوراً شادی کے لئے آمادہ ہو گیا۔ وہ اس کو لے کر اسی وقت سیدھا اپنے پیر ومرشد حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دہلی آیا اور ان سے نکاح پڑھوا کر اس کو اپنے گھر لے آیا۔ اور دونوں ہنسی خوشی رہنے لگے۔ یہ عورت اس مرید کو روزانہ ایک اشرفی دے دیا کرتی تھی جس سے گھر کا خرچ بڑی فراغت سے پورا ہو رہا تھا۔ اس عرصہ میں ان کے یہاں دو بچے بھی پیدا ہو گئے، ان دونوں بچوں میں ماں کے حسن وجمال کی جھلک اور باپ کی صحت وتندرستی نمایاں طور پر جلوہ گر تھی۔

ایک روز مرید کو بیٹھے بیٹھے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ عورت ایک اشرفی روز کہاں سے لاتی ہے ۔۔۔۔ جب کہ یہ ہر وقت گھر میں رہتی ہے ۔۔ کہیں آتی جاتی بھی نہیں۔ اور جس وقت یہ عورت جنگل سے میرے ساتھ آئی تھی اس وقت بھی اس کے پاس سوائے ایک برقعہ کے اور کچھ نہیں تھا۔۔ پھر یہ کیا راز ہے۔۔۔۔ یہ اشرفی روز کہاں سے لاتی ہے ۔۔۔؟"

اس نے اپنے کئی ہم راز دوستوں سے اس کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کافی سوچنے کے بعد بتایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری بیوی کا تعلق انسانوں سے نہیں ہے ۔۔۔ بلکہ جنات سے ہے۔ انہوں نے اسے یہ مشورہ دیا کہ کسی عامل سے بھی اس سلسلہ میں معلومات کر لی جائیں۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کوئی جن ہے تو بہتر ہے کہ اس سے فوراً چھٹکارا حاصل کر لیا جائے کیوں کہ جن وانسان ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اگر کسی روز بھی اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات ہو گئی، اور اسے غصہ آ گیا تو وہ تمہیں جان سے بھی مار سکتی ہے۔ یہ سن کر مرید کا برا حال ہو گیا۔ وہ سر سے پیر تک کانپ اُٹھا۔ اور اسی وقت وہ ایک عامل کے پاس پہنچا اور اس کو تمام حالات بتائے۔ عامل نے تمام حالات سن کر کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تمہاری بیوی کوئی جن ہے لیکن تم گھبراؤ نہیں میں ایسے تعویذ دوں گا کہ وہ جلدی ہی بھاگ جائیگی۔ وہ عامل سے تعویذ لے کر گھر آیا اور اس نے اپنی بیوی سے چھپا کر تعویذوں کو جلانا اور ان کی دھونی دینی شروع کر دی۔

اب وہ ہر وقت اپنی بیوی سے خوف زدہ رہنے لگا تھا۔

ایک دو ہفتے اسی طرح گذر گئے۔ ایک روز اس کی بیوی کہنے لگی۔ آخر تم کس چکر میں پھنس گئے ہو۔ اور یہ تعویذ گنڈے کیوں کراتے پھر رہے ہو۔۔۔ مجھے ان تعویذوں سے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ تمہارا یہ اندیشہ صحیح ہے کہ میں جن ہوں۔۔۔ لیکن میں سچے دل سے تمہاری وفادار اور مخلص بیوی بن چکی ہوں۔ اور میں قسم کھا کر تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں کبھی بھی کسی طرح کا تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤنگی۔۔۔ یہی نہیں بلکہ اگر تم پر کوئی پریشانی اور مصیبت آپڑی تو میں اپنی زندگی تک تم پر قربان کرنے سے دریغ نہیں کرونگی۔ سچ بات یہ ہے کہ میں اپنی قوم سے ٹھوکریں کھا کر تم انسانوں کی طرف آئی تھی کہ شاید کوئی انسان مجھے اپنے سینے سے لگالے۔ سلیے تم مجھے مل گئے اور تم نے مجھے اپنا بھی لیا۔ مجھے یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی کہ تم بھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے مرید ہو مجھے اور میرے تمام خاندان کو بھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سے بے پناہ عقیدت ہے لیکن افسوس تم بھی مجھے ٹھکرانے اور اپنے سے جدا کرنے پر آمادہ ہو گئے ہو۔ خدا کے لئے مجھے اپنے سے جدامت کرو مجھے اپنے پہلو میں آرام سے زندگی گذار لے دو میں سچ کہتی ہوں کہ میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کروں گا۔ خدا کے لئے تعویذوں کے اس سلسلہ کو بند کر دیں مجھے اس سے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے۔

اب جبکہ مرید کو اس کے جن ہونے کا مکمل یقین ہو گیا تو وہ اور بھی زیادہ خوف زدہ رہنے لگا۔ اور اس نے تعویذوں کا سلسلہ اور زیادہ تیز کر دیا۔ جب وہ جن عورت بالکل ہی پریشان ہو گئی اور ہر لمحہ اس کی تکلیف میں اضافہ ہونے لگا تو اس نے اپنے شوہر سے کہا۔

اب تم نے میرا یہاں رہنا بالکل ہی مشکل بنا دیا ہے۔ تمہارے طرز عمل سے مجھے بہت زیادہ تکلیف پہنچنے لگی ہے اور یہ تکلیف ناقابل بیان حد تک بڑھتی جا رہی ہے۔ میں اپنے جسم میں ہر وقت آگ کے شعلے سے دوڑتے ہوئے محسوس کرتی ہوں۔ مجھے اپنے چاروں طرف آگ ہی آگ نظر آرہی ہے۔ اور اس آگ میں مجھے اپنی رگ رگ جھلستی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اب جب کہ تم نے مجھے بالکل ہی مجبور کر دیا اور میری روح کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے تو اب میں مجبور ہو کر تمہارے گھر سے جا رہی ہوں۔ اگر میں چاہتی تو تم سے اس ایذا رسانی کا انتقام بڑی آسانی سے لے سکتی تھی لیکن نہیں۔۔۔۔ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔ میں نے تم سے سچی محبت کی ہے۔ میں تمہیں ادنیٰ سی بھی تکلیف میں دیکھنا برداشت نہیں کر سکتی۔ میں تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتی ہوں یہ میری بدنصیبی ہے کہ تم مجھے اپنے گھر سے نکال رہے ہو۔ میں تمہارا بے حد احترام بھی کرتی ہوں کیونکہ تم میرے شیخ و مرشد کے مرید ہو۔ خیر۔۔۔۔ اب جو تمہاری مرضی۔۔۔۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو۔ یا تمہاری خدمت گذاری میں کوئی کمی ہو گئی ہو تو خدا کے لئے مجھے معاف کر دینا۔ اچھا۔۔۔ اب میں۔۔۔ تم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہی ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔ روتی ہوئی اور آنسو بہاتی ہوئی دروازے کی طرف چل دی۔۔۔۔ اور دروازے کے قریب کی دیوار کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ اور اپنے شوہر اور گھر کی ایک ایک چیز پر بڑی یاس اور حسرت بھری نگاہ ڈالی اور رندھی ہوئی آواز میں اپنے شوہر کو آخری سلام کیا اور پھر اپنے دونوں بچوں کو بڑی عجیب و غریب نظر سے گھورا اور وہ دونوں معصوم بچے آہستہ آہستہ دھواں بننے لگے اور کچھ ہی دیر میں دھواں بن کر اس دیوار میں سما گئے۔ اس کے بعد اس عورت نے ایک بار پھر اپنے شوہر کو درد بھرا سلام کیا اور چند ہی سیکنڈ میں وہ بھی دھواں بن کر اسی دیوار میں سما گئی۔

مرید یہ دہشت ناک منظر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ تینوں کے اس طرح غائب ہو جانے کے بعد وہ فوراً اپنے گھر سے نکل کر بھاگا اور پڑوسی کے گھر میں گھس کر بے ہوش ہو گیا۔ اور بخار چڑھ آیا۔ کافی دیر کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اس نے پڑوسی کو سارا واقعہ سنایا۔ جسے سن کر اس کے بدن میں بھی سنسنی دوڑ گئی۔ اس نے فوراً ہی وہ مکان فروخت کر دیا اور اپنا گاؤں چھوڑ کر کسی دوسرے گاؤں میں جا کر رہنے لگا۔

حرکت نازیبا کو جنات بھی پسند نہیں کرتے

مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے کہ حضرت سے کسی نے آکر عرض کیا کہ میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے فرمایا کہ کرخ کے جنگلات میں پانچویں ٹیلے کے پاس اپنے گرد آیت الکرسی کا حصار کر کے بیٹھ جانا اور اس کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورہ مزمل پڑھنی شروع کر دینا اور لاتعداد پڑھتے رہنا۔ نصف رات کے بعد تمہارے پاس جنات آنے شروع ہو جائیں گے۔ تم ان سے کسی قسم کا خوف نہ کھانا وہ تمہیں کسی قسم کی ایذا نہ پہونچا سکیں گے صبح کے وقت تمہارے پاس جنات کا بادشاہ آئے گا اور تم سے سوال کریگا۔ اس وقت تم یہ کہہ دینا کہ مجھے عبدالقادر نے بھیجا ہے اور میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فرمانے کے مطابق نصف شب کے بعد جنات آنے شروع ہو گئے اور صبح صادق کے وقت جنات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور حصار کے سامنے کھڑے ہو کر بولا۔ کیا بات ہے؟ ہمیں کیوں یاد کیا گیا ہے؟

میں نے اس سے کہا کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھیجا ہوا ہوں میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے اور مجھے شبہ ہے کہ جنات اسکو اٹھا کر لے گئے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام سنتے ہی بادشاہ گھوڑے سے اتر کر زمین بوس ہوا اور حصار کے قریب بیٹھ گیا اس کے سب ساتھی بھی بیٹھ گئے۔۔۔ شاہ جنات نے فوراً اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ نامعقول حرکت کس مردود نے کی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سرکش جن بادشاہ کے روبرو لایا گیا اور اس کے ہمراہ میری لڑکی بھی تھی۔ بادشاہ نے نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اس سرکش کی گردن اڑا دی اور میری لڑکی میرے سپرد کر دی۔

وہ جن منتقم مزاج اور قاتل تھا۔ اور کئی خون کر چکا تھا۔
لیکن عامل حسنا نے ایک لڑکی کی جان بچانے کے لئے
اپنے آخری بیٹے کی بھی قربانی پیش کر دی۔

قاتل جن

فریدہ جیلانی

یہ حقیقت ہے کہ جنات کی متعدد اقسام ہوتی ہیں اور ان کا تعلق مختلف قوموں سے ہوتا ہے۔ بعض جن انسانوں کو نقصان نہیں پہنچاتے مگر شیاطین جن انسانوں کیلئے ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔ ان کی ضرر رسانی کا ایک واقعہ پیش کر رہی ہوں جو ایک بزرگ نے سنایا ہے۔

یہ واقعہ ضلع اٹاوا کا ہے۔ اس وقت میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ وحید صاحب ہمارے پڑوسی تھے۔ ان کی شادی کو نو سال ہو چکے تھے لیکن انہیں اولاد کی خوشی نصیب نہیں ہوئی تھی۔ آخر بڑی منتوں مرادوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول فرمائی اور انہیں ایک بیٹی سے نوازدیا۔ بچی بہت خوبصورت تھی، اس کا نام شکیلہ رکھا گیا۔ شکیلہ کے بعد ان کے ہاں کوئی بچہ نہ ہوا اس لئے انہوں نے شکیلہ کو بڑے ناز و نعم سے پالا۔ شکیلہ اپنے والدین ہی کی نہیں بلکہ خاندان کے ہر فرد کی آنکھ کا تارا تھی۔

اللہ تعالیٰ نے شکیلہ کو حسن کے ساتھ ساتھ ذہنی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا۔ تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں اس نے ہر جماعت امتیازی نمبروں سے پاس کی۔ جب اس نے میٹرک کرلیا تو والدین چاہتے تھے کہ اب اس کی شادی کردیجائے کیونکہ اس کیلئے ایک سے بڑھ کر ایک اچھے رشتے کا پیغام آرہا تھا مگر شکیلہ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتی تھی۔ والدین نے اسے بہت سمجھایا کہ یہاں کوئی کالج نہیں ہے اور مزید تعلیم کیلئے اسے کسی دوسرے شہر جانا پڑے گا جو ممکن نہیں ہے مگر شکیلہ نہ مانی تو والدین اس کی ضد کے آگے ہار ماننے پر مجبور ہو گئے۔ شکیلہ قریبی شہر کے ہوسٹل میں رہنے اور تعلیم حاصل کرنے لگی۔

شروع میں تو خود شکیلہ کا دل بھی والدین سے دور ہونے کی وجہ سے اداس رہا لیکن آہستہ آہستہ ہوسٹل کی لڑکیوں سے دوستی ہوگئی اور اس کا دل لگ گیا۔ وحید صاحب اور بیگم وحید اکثر اس سے ملنے آتے رہتے تھے۔ شکیلہ بھی پندرہ دن کے بعد ہوسٹل کی دوسری لڑکیوں کی طرح والدین سے ملنے کیلئے گھر جاتی رہتی تھی۔

ایک دن وحید صاحب کو ہوسٹل وارڈن کا فون ملا کہ وہ فوراً پہنچیں۔ ان کی بیٹی شکیلہ کی طبیعت اچانک بہت خراب ہوگئی ہے۔ وحید صاحب اور انکی بیگم حواس باختہ سے وہاں پہنچے اور ہوسٹل وارڈن سے ملے تو حقیقتِ حال جان کر ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ ایسا واقعہ تو ان کے خاندان میں پچھلی سات پشتوں میں سننے میں نہیں آیا تھا۔

وارڈن نے بتایا کہ کل شام کو نہانے کے بعد شکیلہ گیلے بال سکھانے کیلئے دوسری لڑکیوں کے ساتھ لان میں چلی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد نہ جانے اسے کیا ہوا کہ اس نے اپنے تمام کپڑے پھاڑ ڈالے اور دیوانہ وار قہقہے لگانے لگی۔ جب لڑکیوں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے ان کو مارا پیٹا اور دھکے دیئے۔ جب وہ ان کے قابو میں نہ آئی تو ایک لڑکی نے گھبرا کر مجھے اطلاع دی۔ میں نے جاکر دیکھا تو وہ نیم برہنہ حالت میں تھی اور اسے اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔ ہم بڑی مشکل سے اسے چادر میں لپیٹ کر کمرے میں لائے اور دوسرے کپڑے پہنائے لیکن تھوڑی دیر بعد اس نے وہ بھی پھاڑ ڈالے۔ آخر کمرے میں بند کر کے آپ کو اطلاع دی۔ ایسا واقعہ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی سنا اور نہ دیکھا آپ اسے کسی طرح گھر لے جائیں۔

شکیلہ کے والدین بہت پریشان تھے کہ جب اس کی یہ حالت ہے تو اسے کس طرح لے جائیں۔ آخر وہ ایک مسجد کے پیش امام کے پاس گئے اور تمام تفصیل بتائی۔ انہوں نے پانی دم کر کے ایک تعویذ دیا اور کہا "انشاء اللہ راستے میں آپ کو پریشان نہیں کرے گی۔ بس اس سے زیادہ میرے بس میں نہیں ہے۔

وحید صاحب اور انکی بیگم نے شکیلہ کو پانی پلایا۔ تعویذ اس کے گلے میں ڈال کر اللہ کا نام لیا اور سفر کیلئے تیار ہوگئے۔ خدا کا شکر ہے کہ راستہ آرام سے

کٹ گیا اور وہ لوگ خیریت سے اپنے گھر پہنچ گئے۔ اب انہوں نے عاملوں اور علماء کا در پکڑ لیا اور التجا کی کہ ہماری جوان بیٹی کی یہ حالت ہے۔ خدارا کسی طرح اس کا علاج کریں یا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اسے اٹھالے۔ ہم سے اس کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی۔ بہت سے لوگوں نے اپنی سی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ سب ناکام رہے۔ آخر کسی نے ایک عالم کا نام بتایا جو ان کے شہر سے تھوڑے فاصلے پر رہتے تھے۔ وحید صاحب وہاں پہنچے اور رو رو کر ان کے آگے فریاد کرنے لگے کہ خدا کیلئے ہمیں اس مصیبت سے نجات دلادیں۔ جوان لڑکی کی یہ حالت ہم کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ اس کی عزت و عصمت کی خاطر آپ کچھ کریں۔

وہ عالم صاحب "جن اتارنے کے ماہر" تھے۔ مگر وہ شکیلہ کو جن کے قبضے سے نجات دلانے کیلئے تیار نہ ہوئے کیونکہ اس چکر میں وہ اپنی اولاد سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ اب انکی اولاد میں سے صرف ایک چودہ پندرہ سالہ لڑکا تھا۔ انہوں نے حساب کرکے وحید صاحب کو بتادیا۔ "شکیلہ کی خوبصورتی اور لمبے بالوں پر ایک جن عاشق ہوگیا ہے۔ اس جن کو اس کے سردار نے اپنی برادری سے خارج کیا ہوا ہے۔ کیونکہ بندگان خدا کو ستاتا رہتا ہے اور بار بار سمجھانے کے باوجود اپنی غلط حرکتوں سے باز نہیں آتا۔ اگر میں نے اس جن پر ہاتھ ڈالا تو وہ مجھ سے انتقام ضرور لے گا۔ لہٰذا میں معذرت خواہ ہوں۔"

وحید صاحب بولے "تو پھر للہ میری بیٹی کو مار ڈالیے۔ تاکہ وہ سرعام تماشہ نہ بنے۔"

عالم صاحب کچھ دیر سوچتے رہے پھر بولے۔ "میں نے آئندہ ایسے کاموں سے توبہ کرلی تھی۔ لیکن چونکہ یہ ایک عزت دار لڑکی کا معاملہ ہے اس لئے میں یہ کام کرنے کو تیار ہوں۔ آگے جو اللہ کو منظور!

عالم صاحب نے وحید صاحب کے ساتھ جانے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن روانگی سے قبل انہوں نے کچھ پڑھ کر اپنے گھر کے گرد حصار قائم کردیا۔ بیوی اور لڑکے کو سختی سے تاکید کی کہ میں جب تک واپس نہ آجاؤں اس حصار سے باہر نہ نکلنا چاہیئے کوئی کتنا ہی زور دے۔ یہ کہہ کر عالم صاحب وحید صاحب کے ساتھ ان کے گھر روانہ ہوگئے۔

عالم صاحب نے شکیلہ کے گھر پہنچ کر ایک کمرے کو صاف اور پاک کرکے سفید چاندنی بچھوائی اور سفید ہی گاؤ تکیے فرش پر رکھوا دیئے۔ اس طرح انہوں نے ایک فرشی نشست بنوائی۔ اس کمرے میں ایک طرف پلنگ پر سفید چادر بچھا کر شکیلہ کو لٹادیا۔ اسے بھی سفید ہی چادر اڑھائی۔ پھر کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا جس سے وہ نیم غنودگی میں آگئی۔ ورنہ اس سے پہلے اس کا وہی حال تھا۔ وہ کپڑے پھاڑتی اور قہقہے لگاتے ہوئے گھر سے باہر نکل جاتی۔

اب عالم صاحب نے فرشی نشست سے الگ بیٹھ کر عمل شروع کیا۔ انہوں نے اپنے ساتھ ہی وحید صاحب اور ان کی بیگم کو بھی باوضو بٹھالیا تھا۔ پڑھنے کے عمل کے دوران میں کمرے کا بند دروازہ کھلنے اور کچھ غیر مرئی چیزوں کے فرش پر آکر گاؤ تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھنے کی آوازیں وحید صاحب اور ان کی بیگم نے خود سنیں۔ لیکن انہیں کچھ بھی نظر نہ آیا۔

کافی دیر عمل کرنے کے بعد عالم صاحب نے کسی سے مخاطب ہوکر کہا "میں نے انتہائی مجبور ہوکر یہ قدم اٹھایا ہے۔ ایک لڑکی کی عزت کا سوال ہے۔ آپ لوگ اجازت دیں تو میں اس لڑکے سے بات کروں جس نے لڑکی کو اس حالت تک پہنچایا ہے۔

جنوں کے سردار نے اجازت دے دی تو عالم صاحب نے اپنی گردن ایک طرف موڑ کر کسی نظر نہ آنے والی ہستی کو مخاطب کیا۔ "یا تو تم اس لڑکی کا پیچھا چھوڑ دو یا اس کو اپنے ساتھ اپنی دنیا میں لے جاؤ تاکہ یہ دنیا کی نظروں میں تماشہ نہ بنے۔ تم لوگ تو انسانوں کی عزت کرتے ہو۔ پھر تم نے اس لڑکی کو اس حالت تک کیوں پہنچایا ہے؟ کیا تمہیں اس کی عزت پیاری نہیں؟"

اچانک شکیلہ کے منہ سے ایک مردانہ آواز نکلی "میں اس لڑکی کو چھوڑ سکتا ہوں نہ اپنی دنیا میں لے جاسکتا ہوں۔ تم سے جو ہوسکتا ہے کرکے دیکھ لو۔"

عالم صاحب نے دوبارہ ان کے سردار سے کہا "آپ ہی اسے سمجھائیے۔" بار بار سمجھانے پر بھی شکیلہ کے منہ سے انکار ہی ہوتا رہا تو عالم صاحب بولے "تم نے سن لیا نا تمہارے والد اور موجود دوسرے لوگوں نے کیا کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ نافرمان کہنا نہیں مان رہا۔ لہٰذا میں تمہیں جلا کر خاک کردونگا۔ یہ آخری موقع ہے، یا تو اسے آزاد کردو ورنہ خاک ہوجاؤ گے۔"

شکیلہ نے فوراً مردانہ آواز میں جواب دیا۔ "میں تو خود آتشی ہوں۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

یہ سن کر عالم صاحب نے اپنا عمل تیز کردیا اور آنکھیں بند کرکے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ شکیلہ چیخنے لگی اور کمرے میں کسی چیز کے جلنے کی بو آنے لگی۔ شکیلہ بار بار مردانہ آواز میں کہہ رہی تھی "میں جلا مجھے بچاؤ" لیکن عالم صاحب نے اپنا عمل جاری رکھا۔ یہاں تک کہ وہ آوازیں آہستہ آہستہ مدھم ہوتے بالکل ختم ہوگئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وحید صاحب نے دیکھا کہ شکیلہ کے پلنگ کے نیچے راکھ کا ڈھیر لگ چکا ہے۔

تھوڑی دیر بعد شکیلہ کو ہوش آگیا اور وہ اپنی حالت دیکھ کر کچھ نہ سمجھتے ہوئے شرمندہ سی نظریں جھکائے چادر میں خود کو لپیٹے کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ وحید صاحب اور انکی بیگم کو بھی عالم صاحب نے جانے کا اشارہ کیا اور وہ لوگ بھی اٹھ کر چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی کمرے میں ایک آواز گونجی۔ "تم نے جسے جلایا ہے، میں اس کا چچا ہوں۔ میں نے تمہیں عمل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ تم نے میرے بھتیجے کو جلا کر خاک کردیا ہے تو اب دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔" پھر کسی کے نزدیک سے گزرنے کی آواز آئی اور دروازہ کھل کر بند ہونے سے پتہ چل گیا کہ کوئی کمرے سے باہر گیا ہے۔

یہ دیکھ کر عالم صاحب گھبرا گئے اور فوراً اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کا دل دھڑک رہا تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جب وہ گھر پہنچیں گے تو کوئی نہ کوئی بری خبر ان کی منتظر ہوگی۔ وہ جیسے ہی گھر کے نزدیک پہنچے، انہوں نے اپنے گھر کے باہر لوگوں کا ایک اژدھام دیکھا اور گھر کے اندر سے رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے جب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے بیٹے کی کٹی ہوئی گردن دیکھی۔ جن کا چچا اپنا کام دکھا گیا تھا۔ وہ اپنے آخری لخت جگر کی کٹی ہوئی گردن دیکھ کر دہیں بیٹھ گئے۔ ان کی ٹانگوں میں اتنا دم نہیں رہا تھا کہ وہ کھڑے ہو سکیں۔

انہوں نے بیٹے کی میت پر بین کرتی ہوئی بیوی سے پوچھا "نیک بخت! جب میں نے منع کیا تھا کہ حصار سے باہر نہ خود نکلنا اور نہ بیٹے کو نکلنے دینا تو تم نے اسے دروازے سے باہر کیوں جانے دیا۔؟"

بیوی اپنا رونا دھونا بھول کر ان سے کہنے لگی "تم ہی نے تو دروازے پر اسے آواز دی تھی۔ میرے منع کرنے پر اس نے کہا تھا کہ ابا جی دروازے پر کھڑے ہیں اور مجھے بلا رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا تھا۔"

عالم صاحب غم اور صدمے سے سر پکڑ کر بیٹھ گئے، آسمان کی طرف شکوہ آمیز نظریں اٹھا کر دیکھا اور بیٹے کے آخری سفر کی تیاری میں لگ گئے۔ ان کی شکل میں جن کا چچا آیا تھا۔ اس نے لڑکے کو آواز دے کر عالم صاحب کے بنائے ہوئے حصار میں سے نکالا اور ہلاک کر دیا تھا۔

اس طرح عالم صاحب نے وحید صاحب کی بیٹی کی عزت بچانے کیلئے اپنے آخری بیٹے کو بھی قربان کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر انہیں آخرت میں ضرور دے گا۔

جنّات کے اثرات

جنات چونکہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ اس لئے نہ اس مخلوق کی صحیح تعداد کا علم ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس مخلوق کے تفصیلی حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں جنات کی ایک کثیر تعداد اسلام قبول کر چکی تھی۔

جس طرح انسانوں میں کوئی کسی مذہب کا پیروکار ہے اور کوئی کسی مذہب کا اس طرح جنات کے مذاہب بھی انسانوں کی طرح مختلف ہیں کوئی صحیح راستے پر ہے تو کوئی غلط راستے پر کوئی نیک بخت ہے تو کوئی بدبخت کوئی نیک ہے تو کوئی بدمعاش۔

دنیا میں جس طرح نیک انسان اپنی جنس کو ستانا گناہ تصور کرتے ہیں اس طرح نیک جنات بھی انسانوں کو آزار نہیں دیتے۔ اور نیک جنات باہم بھی محبت اور پیار سے رہتے ہیں۔

ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کے لئے جنات کی حکومت کی طرف سے بھی انتظامات ہوتے ہیں اور ہر شخص قانونِ حفاظت کے تحت محفوظ ہے اور خود بھی اپنی مدافعت کا سامان برائے حفاظت اپنے پاس رکھتا ہے۔

جنات چونکہ ہماری آنکھوں سے مخفی ہیں ہمیں وہ بالکل نظر نہیں آتے ان کو ایذا پہونچاتے ہوئے چونکہ دیکھا نہیں جا سکتا اس لئے جنات کے شر سے پوری طرح محفوظ ہو جانا ایک ٹیڑھا مسئلہ ہے۔ جنات شیاطین کی طرح ہمارے رگ و پے میں شامل ہو جاتے ہیں اور اسی کو "اوپری اثرات" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (جنات کے پُر اسرار حالات)

جنّات انسانوں کو کیونکر ستاتے ہیں

(۱) ایک صورت جن کے ستانے کی یہ ہے کہ مرد، عورت یا لڑکا یا لڑکی جن کے زیر اثر ہوتے ہی اول فول بکنے لگتی ہے۔ یا اس پر مدہوشی چھانے لگتی ہے۔ کبھی کبھی متاثر انسان کی حالت مرگی زدہ کی سی ہو جاتی ہے

(۲) عفریت زوابع۔ عام طور پر نئی دلہنوں کو ستایا کرتے ہیں۔ جو ایک دو دن کی بیاہی ہوتی ہیں ان پر اچانک رونے اور ہنسنے کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

(۳) شیطان عفریت۔ میاں بیوی میں خواہ مخواہ کھٹ پٹ کرتے ہیں۔

(۴) میمون اسود پارٹی کے جنات عورتوں پر اس حالت میں چڑھ جاتے ہیں جب وہ غسل کر کے بال سکھا رہی ہوں۔ یا عورتیں جب خوشبو لگا کر گھروں سے نکلتی ہیں تو راستے میں پھرنے والے جنات ان پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔

(۵) اس طرح جنات عورتوں کے خاص طور پر عاشق ہوتے ہیں جو عورتوں کے پیٹ کو پسند کرتے ہیں اور ان پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے ہیں جس کی وجہ سے عورتیں بدہضمی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان کے جسم کے جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے اور طبیعت گری گری رہنے لگتی ہے۔ ایسی عورتوں کو کھانے پینے سے نیز اپنے شوہر سے نفرت سی ہو جاتی ہے اور وہ خلوت کی طرف بھی مائل نہیں ہوتیں۔

بعض اوقات جن زدہ عورتیں ذہنی تکلیف کچھ زیادہ ہی محسوس کرتی ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ پیروں کو زمین پر پٹختی ہیں۔ اول فول بکتی ہیں۔ عورتوں پر جنات اس لئے بھی مسلط ہو جاتے ہیں کہ پاکی ناپاکی کے سلسلے میں عورتیں محتاط نہیں ہوتیں۔ (مخلوقات عجائب)

سورہ جن کی تشریحات

حسن الہاشمی

یہ سورۃ قرآن حکیم کے ۲۹ ویں سپارے میں ہے۔ اور اس سورۃ کا نام "الجن" اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ اسمیں جنوں کے قرآن سن نے اور اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس سورۃ کا شانِ نزول اور زمانۂ نزول

بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابیوں کے ساتھ بازارِ عکاظ میں تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں ایک مقام پڑتا ہے۔ نخلہ۔ وہاں آپ نے قیام کیا اور صبح کی نماز بھی وہیں ادا کی۔ اس وقت جنوں کا ایک گروہ ادھر سے گذر رہا تھا، انہوں نے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی آواز سنی تو وہ وہیں ٹھہر گئے اور بغور قرآن سنتے رہے۔ ادھر جاکر انہوں نے ساری تفصیل اپنی قوم کے افراد سے بیان کی اسی واقعہ کا مفصل تذکرہ اس سورۃ میں بیان کیا گیا ہے۔

جن کی حقیقت

اس سورۃ کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ جنوں کی حقیقت کیا ہے؟ تاکہ ذہنی طور پر کسی طرح کی الجھن نہ رہے۔

بعض تہذیب زدہ قسم کے لوگ اس خیالِ خام کا شکار ہیں کہ جن صرف تصوراتی مخلوق کا نام ہے۔ جنوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ایسے تمام حضرات خود کو عقلِ کل سمجھتے ہیں اور وہ صرف ان ہی چیزوں کے وجود کو مانتے ہیں جو اپنی اپنی آنکھوں سے نظر آتی ہیں۔ حالانکہ اللہ کی پیداکردہ بے شمار چیزیں ایسی ہیں جو انسانی ادراک اور محسوسات کے دائرے سے باہر ہیں۔ ان تمام چیزوں کے وجود کا انکار کرنا نادانی اور صرف نادانی ہے۔ انسان کے اپنے علم و عقل کی بساط ہی کیا ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس کائنات میں بے شمار ایسے حقائق بھی پیدا کئے ہیں جو انسان کی دسترس سے ماورا ہیں انہیں صرف اس وجہ سے تسلیم نہ کرنا کہ وہ نظر نہیں آرہے ہیں۔ جہالت و حماقت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

مسلمانوں میں وہ افراد جو جنوں کو صرف توہمات و خرافات کے دائرے کی چیز سمجھتے ہیں اور ان کے وجود کا کھلے طور پر ـــ انکار کرتے ہیں انہوں نے خدا کے کلام کی بھی تاویلات کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

جس مخلوق کا ذکر قرآن حکیم میں بہ صراحت آیا ہو۔ اور جس مخلوق سے باقاعدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی ہو اور جس مخلوق کے نام پر قرآن حکیم میں پوری ایک سورۃ موجود ہو اس مخلوق کے وجود کا انکار کسی بھی صاحبِ ایمان کو نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ یہ نقصِ ایمان کی دلیل ہوگی

قرآن حکیم میں ایک جگہ نہیں بکثرت مقامات پر جن اور انسان کا ذکر اس حیثیت سے کیا گیا ہے کہ یہ دو الگ الگ قسم کی مخلوقات ہیں مثال کے طور پر ملاحظ ہو۔

سورہ اعراف سپارہ ۸ آیت ۳۸
سورہ ہود سپارہ ۱۲ آیت ۱۱۹
سورہ حٰم سجدہ سپارہ ۲۴ آیات ۲۵، ۲۹
سورہ احقاف سپارہ ۲۶ آیات ۲۲، ۲۳
سورہ ذاریات سپارہ ۲۹ آیت ۵۶
سورہ الناس سپارہ ۳۰

اور سورۂ رحمٰن میں جگہ جگہ ایسی شہادتیں موجود ہیں جن سے صاف طور پر یہ واضح ہوجاتا ہے کہ انسان اور جن خدا کی پیداکردہ الگ الگ دو مخلوق ہیں۔

سورۂ اعراف میں اس بات کی وضاحت ہے کہ انسان کا مادۂ تخلیق مٹی ہے اور جنوں کا مادۂ تخلیق آگ ہے۔

سورہ حجر میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ جنات انسانوں سے پہلے پیدا کئے گئے تھے۔ اسی بات کی قصۂ آدم و ابلیس شہادت دیتا ہے یہ قرآن حکیم میں سات مقام پر بیان ہوا ہے اور ہر جگہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق کے وقت ابلیس موجود تھا نیز سورۂ کہف پارہ ۱۵ میں صاف طور پر اس کی وضاحت ہے کہ ابلیس جنوں میں سے تھا۔ سورہ اعراف میں اس بات کی بھی صراحت موجود ہے کہ جن انسانوں کو دیکھتے ہیں مگر انسان

جنوں کو نہیں دیکھ پاتے۔

سورہ حجرات سورہ صافات اور سورہ ملک میں بتایا گیا ہے کہ جنات اگرچہ عالم بالا کی طرف پرواز کرسکتے ہیں مگر ایک حد سے آگے نہیں جاسکتے۔ اگر اس حد سے آگے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور ملاءِ اعلیٰ کی باتیں سننا چاہیں تو شہابِ ثاقب مار کر انہیں بھگا دیا جاتا ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کی خلافت اللہ نے انسان کو دی ہے اس لئے انسان جنوں سے افضل مخلوق ہے اگرچہ بعض غیر معمولی طاقتیں جنوں کو بھی بخشی گئی ہیں اور یہ سورۂ نمل کی ایک آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس طرح تو بعض طاقتیں بعض جانوروں کو انسان سے زیادہ عطا کی گئی ہیں لیکن اس کی بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جانور انسانوں سے افضل ہیں۔ پس اگر جنات میں بعض طاقتیں انسانوں کے مقابلے بڑھی ہوئی بھی ہوں تب بھی وہ انسانوں کے مقابلے میں افضل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جنات پر بھی ایک طرح کی فوقیت اور عظمت عطا کی ہے۔

بہرکیف قرآن حکیم کی بے شمار آیات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ انسان اور جن خدا کی پیدا کردہ الگ الگ دو مخلوق ہیں اور بلاشبہ جنات کو حق تعالیٰ بمخصوص قوتوں اور صفتوں سے نوازا ہے لیکن اس کے باوجود بھی انسان کا مقام جنات سے بڑھا ہوا ہے۔

قرآن حکیم کی بے شمار شہادتوں کے باوجود جنوں کے وجود کا انکار ایک اعتبار سے قرآنی شہادتوں کا انکار ہے۔ اور قرآن کا انکار کفرو دین کے اظہار کے مترادف ہے اللہ تمام مسلمانوں کو قرآنی شہادتوں کے انکار و اعتراض سے محفوظ رکھے۔

سورۂ جن کا موضوع

اس سورۃ کا موضوع جنات سے متعلق ایک واقعہ کا تذکرہ اور ان ہی سے متعلق کچھ تاریخی باتوں کا بیان ہے۔

پہلی آیت سے ۱۵ ویں آیت تک یہ بتایا گیا ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن مجید سن کر اس کا اثر لیا اور واپس جاکر اپنی قوم کے دوسرے افراد سے کچھ باتیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ساری گفتگو کو اس سورت میں نقل کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝

ترجمہ: اے نبی کہو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے بغور سنا اور جاکر اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

تشریح اس سے معلوم ہوتا ہے جنات اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر نہیں آرہے تھے اور آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ قرآن سن رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو بذریعہ وحی اس بات سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبردار کیا۔

جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جب قرآن حکیم سنا تو وہ اس عجیب و غریب کلام کو سن کر بے حد متاثر ہوئے۔ انہوں نے آج تک ایسا کلام نہیں سنا تھا۔ قرآن حکیم کی ہر ایک آیت اپنے اندر بے پناہ تاثیر رکھتی ہے اس کلام کو کفار مشرکین سنکر بھی متاثر ہوا کرتے تھے اور چھپ چھپ کر اس قرآن کو سنتے تھے اور جب اس کلام الٰہی کو رحمۃ للعالمین جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس خود تلاوت فرماتے ہوں گے تو اس کی عظمت اور جاذبیت میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہوگا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے کلام الٰہی سننے کے بعد جنات کی روح پھڑک اٹھی اور انہوں نے واپس دوسرے جنات کے پاس جاکر برملا اس بات کا اظہار کردیا کہ اس کلام کو سننے کے بعد اب ہم نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ہم ایمان لے آئیں گے اور اپنے رب کے ساتھ اب ہم کسی کی شرکت گوارہ نہیں کریں گے۔

یہ بات قابلِ بحث ہے کہ یہ واقعہ کب اور کہاں پیش آیا اور کونسا مقام تھا جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت جنوں نے سنی اور اس کے بعد وہ ایمان لے آئے۔ واضح رہے کہ اس سے ملتا جلتا واقعہ سورۂ احقاف میں بھی بیان ہوا ہے۔ مسند امام احمد میں حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ یہ واقعہ نخلہ میں پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نمازِ عشاء ادا کررہے تھے یہ سب جنات سمٹ کر آپ کی ارد گرد بھیڑ کی شکل میں جمع ہوگئے ابن عباسؓ کی روایت یہ ہے کہ یہ جنات نصیبین کے تھے اور یہ کل تعداد میں سات تھے۔ کتاب دلائل نبوۃ میں یہ روایت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نہ تو حضورؐ نے جنات کو سنانے کی غرض سے قرآن پڑھا۔ نہ آپ نے انہیں دیکھا۔ آپ کچھ اپنے بعض اصحاب کے ساتھ بازار عکاظ تشریف لے جارہے تھے ادھر یہ ہوا تھا کہ شیاطین کے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہوگئی تھی اور ان پر شعلے برسنے شروع ہوگئے تھے۔ شیاطین نے آکر اپنی قوم کو یہ خبر دی تو انہوں نے کہا کوئی نہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے جاؤ تلاش کرلیں یہ جنات تلاش و جستجو میں نکل کھڑے ہوئے ان میں کی ایک جماعت عرب کی طرف متوجہ ہوئی جب وہ یہاں پہونچی تب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بازار عکاظ کی طرف جاتے ہوئے مقام نخلہ میں

نماز پڑھا رہے تھے۔ ان جنات کے کانوں میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی آواز آئی تو یہ ٹھہر گئے اور بغور تلاوت قرآن سننے لگے اور اس کے بعد انہیں یہ یقین ہوگیا کہ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ہمارا آسمانوں تک پہونچنا اب موقوف ہوگیا ہے۔ اس کے بعد فوراً یہ لوگ اپنی قوم کی طرف پلٹے اور انہوں نے جاکر وہاں صاف صاف یہ کہا کہ آج ہم نے ایک عجیب وغریب کلام سنا ہے۔ یہ کلام ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کو سننے کے بعد ہم نے ایمان لانے کا اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

اس واقعہ کی خبر اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی سورۂ جن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ یہ حدیث بخاری ومسلم میں موجود ہے اور احادیث کی دوسری کتابوں میں بھی اسکا تذکرہ موجود ہے۔ اور اس حدیث کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

قرآن حکیم کے نازل ہونے سے پہلے بھی وحی کا سلسلہ موجود تھا۔ اسوقت جنات وحی الٰہی سن لیا کرتے تھے اور پھر اس میں اپنی طرف سے باطل کلمات کی آمیزش کرکے اس کی اشاعت کیا کرتے تھے۔ لیکن آنحضورؐ کی بعثت کے بعد ان جنات کا آسمانوں تک پہونچنا موقوف کردیا گیا تھا جس کیوجہ سے ان کے سرداروں میں بے چینی تھی اور انھیں اس بات کی جستجو تھی کہ ہماری قوت پرواز محدود کیوں کردی گئی۔ جس وقت جنات کے ایک گروہ نے کلام الٰہی کو سنا تو انہیں یقین ہوگیا کہ آخری نبی مبعوث ہوچکے ہیں اور ان پر جو قرآن نازل ہورہا ہے اس کی حفاظت کی وجہ سے جنات کا آسمانوں تک پہونچنا ختم کردیا گیا ہے۔

احادیث سے یہ ثابت ہے کہ پہلی مرتبہ جب جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنا تو اس وقت بھی آنحضورؐ کو معلوم نہیں تھا کہ جنات آس پاس موجود ہیں اور تلاوت سن رہے ہیں۔ البتہ اس کے بعد جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ملاقات کی اور قرآن بھی سنا۔

ایک مرتبہ کسی صحابی نے اصحاب رسول ہی سے یہ پوچھا تھا کہ جنات والی رات تم میں سے کوئی حضورؐ کے ساتھ تھا؟

اس کے جواب میں عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی ساتھ نہیں تھا۔ آپ رات بھر غائب رہے اور ہمیں بار بار اس بات کا خیال آتا تھا کہ شاید دشمنوں نے آپ کو دھوکہ دیدیا ہے۔ خدانخواستہ آج رات آپ کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آجائے۔ ساری رات ہماری اسی کشمکش اور سوچ وفکر میں کٹ گئی۔ پھر صبح صادق سے کچھ پہلے ہم نے دیکھا کہ آپ غار حرا سے واپس آرہے ہیں۔ پس ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رات بھر کی اپنی تمام کیفیات بیان کیں اس پر آپ نے فرمایا کہ رات میرے پاس ایک جنات کا وفد آیا تھا۔ اور مجھے اپنے ساتھ لے گیا تھا میں نے انھیں قرآن سنایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ جنات جزیرۂ مکہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسی وقت آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں نے ان کی اور ان کے جانوروں کی غذا مقرر کردی ہے ہڈی اور لید ہڈی جنات کی غذا ہوگی اور لید ان کے چوپاؤں کی۔

کسی صحابی نے پوچھا کہ یارسول اللہ ہڈی سے ان کا کیا بھلا ہوگا؟ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہڈی کو ہاتھ لگتے ہی انہیں بفضلِ رب گوشت پیدا ہوجائے گا۔ اور وہ بعینہٖ وہ صورت اختیار کرجائے گا جو ابتدا میں کھانے سے پہلے تھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے اس بات کی وضاحت بھی فرمائی کہ مجھ سے پندرہ جنات نے ملاقات کی ہے اور یہ سب کے سب آپس میں رشتے دار تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کو اس بات کی ہدایت کی کہ ہڈی اور لید سے استنجا نہ کیا جائے کیونکہ یہ چیزیں جنات اور ان کے جانوروں کی غذا بنادی گئی ہیں۔

ان واقعات سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ دوبار ایسا ہوا کہ جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سنی۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا نہیں۔ اور ایک بار صاف طور پر انھیں دیکھا بلکہ ان کی فرمائش ہی پر آپ نے قرآن کی تلاوت کی۔

اس کے بعد سورہ جن کی اگلی آیات دیکھیں۔

وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝

ترجمہ:۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت ہی اعلیٰ اور ارفع ہے اس نے کسی کو اپنی بیوی اور بیٹا نہیں بنایا ہے۔ اور یہ کہ ہماری قوم کے نادان لوگ اللہ کے بارے میں بہت خلاف حق باتیں کہتے رہتے ہیں اور یہ کہ ہم نے گمان کیا تھا کہ انسان اور جن کبھی اللہ کے بارے میں باتیں نہیں گھڑ سکتے اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایسا کرکے انہوں نے جنات کا غرور اور بڑھا دیا۔ اور یہ کہ انسانوں نے بھی یہی گمان کیا جو جنوں نے گمان کیا تھا کہ اللہ کسی کو رسول بناکر نہیں بھیجے گا۔

تشریح ان آیات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح مختلف گروہ تھے ان میں مشرکین بھی تھے اور عیسائی بھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قرآن حکیم کی تلاوت سنکر جب جنات کے ایک گروہ کو ہدایت اور توحید کی توفیق عطا ہوئی تو انہوں نے صاف صاف اس بات کا اعتراف کیا کہ ہم اللہ پر مختلف تہمتیں باندھا کرتے تھے حالانکہ اللہ ان تمام تہمتوں ؛ الزامات سے بری ہے۔ وہ صاحب اولاد بھی نہیں ہے۔ وہ نہ کسی سے پیدا ہے اور نہ کوئی اس سے پیدا ہے۔ شرک وکفر کے ساتھ ساتھ جنات نے عیسائیت کی بھی تردید کی۔ اور ان تمام توہمات سے اعلان بیزاری کر دیا جس میں انسانوں کی طرح جنات بھی مبتلا تھے۔
اور ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ جنات کے تمرد اور غرور کو انسانوں ہی کے خوف اور دہشت نے بڑھایا تھا۔ انسان اگر جنات سے پناہ نہ مانگتے تو ان کی سرکشی اس قدر نہ بڑھتی جتنی بڑھ چکی تھی۔

دور جہالت میں عربوں کی عادت تھی کہ جب کسی پڑاؤ پر اُترتے تو کہتے کہ اب اس جنگل کے بڑے جن کی پناہ میں ہم آتے ہیں اور سمجھتے تھے کہ ایسا کرنے کے بعد ہم تمام جنات کے شر سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جنوں نے جب یہ دیکھا کہ انسان ہم سے ڈر کر ہماری پناہ مانگ رہے ہیں تو ان کی سرکشیاں اور بھی زیادہ بڑھتی چلی گئیں۔ اور انہوں نے اور بھی زیادہ انسانوں کو ستانا شروع کر دیا۔ شروع میں جنات انسانوں سے ڈرا کرتے تھے۔ روایت میں فرمایا ہے کہ جس جنگل میں انسان داخل ہو جاتا وہاں سے جنات فرار ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن جب انسانوں نے خود ہی جنات سے پناہ مانگنی شروع کی اور اپنے خوف ودہشت کا اظہار کیا تو جنات کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ سرکشی پر اُتر آئے۔ تفسیر ابن کثیر میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ابو سائب انصاری کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ سے کسی کام کے لئے باہر نکلا اس وقت حضور کی بعثت ہو چکی تھی اور مکہ میں آپ بحیثیت پیغمبر ظاہر ہو چکے تھے رات کے وقت ہم ایک چرواہے کے پاس جنگل میں ٹھہر گئے۔ آدھی رات کے وقت ایک بھیڑیا آیا اور بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہا اس کے پیچھے دوڑا اور پکار کر کہنے لگا کہ اے اس جنگل کے آباد رکھنے والے تیری پناہ میں آیا ہوں میں تو لٹ گیا اس کے ساتھ ہی ایک آواز آئی حالانکہ بولنے والا کوئی نظر نہیں آرہا تھا کہ اے بھیڑیے اس بکری کو چھوڑ دے تھوڑی دیر میں ہم نے دیکھا کہ وہی بکری بھاگ کر واپس آگئی۔ اور بھیڑیے نے اس کو چھوڑ دیا۔

اس طرح کے واقعات سے انسانوں کی گمراہی اور جنات کی سرکشی میں اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن پھر بعثت محمدی کے بعد جب جنات ایمان لے آئے تو انہوں نے فوراً اپنی غلطیوں کا نہ صرف اعتراف کر لیا بلکہ اپنی خطاؤں سے تائب بھی ہو گئے۔

آگے چل کر قرآن کہتا ہے۔

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝

ترجمہ:۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ پہرے داروں سے پٹا ہے۔ اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے اور یہ کہ پہلے ہم سُن گُن لینے کے لئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پا لیتے تھے۔ مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے گھات میں ایک شہاب ثاقب لگا ہوا پاتا ہے۔
ہماری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آیا زمین والوں کے ساتھ کوئی بُرا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کا رب انھیں راہ راست دکھانا چاہتا ہے اور یہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے فروتر ہیں ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

تشریح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جنات آسمانوں پر جاتے تھے کسی جگہ بیٹھ جاتے اور کان لگا کر فرشتوں کی باتیں سُنتے تھے۔ اور پھر آکر کاہنوں کو خبر دیتے تھے پھر کاہن ان باتوں میں نمک مرچ لگا کر اور ایک بات میں سَو جھوٹ ملا کر اپنے ماننے والوں سے بیان کرتے۔ لیکن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے اور قرآن حکیم کے نزول کا سلسلہ شروع ہوا تو آسمانوں پر زبردست پہرے بٹھا دیئے گئے اور جنات اور شیاطین کی آمد ورفت کے سلسلے کو روک دیا گیا۔ اسی بات کو جنات اپنی قوم سے کہتے ہیں کہ پہلے تو ہم آسمانوں تک چلے جاتے تھے لیکن اب تو سخت پہرے لگا دیئے گئے ہیں اور آگ کے شعلے ہماری تاک میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم میں سے کوئی آسمان تک جانے کی کوشش کرتا ہے تو شہاب ثاقب اس کا پیچھا کرتا ہے اور اسے جھلسا کر رکھ دیتا ہے۔

حضرت سدیؒ فرماتے ہیں کہ شیاطین بعثت اسلام سے پہلے آسمانی بیٹھکوں میں بیٹھکر فرشتوں کی آپس کی باتوں کو اُچک لیا کرتے تھے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے اور انہیں نبوت عطا کرنے کے بعد وحی الٰہی کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک رات شیاطین پر خوب شعلہ باری ہوئی جسے دیکھکر اہل طائف گھبرا گئے کہ شاید آسمان والے ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ تابڑ توڑ ستارے ٹوٹ رہے ہیں شعلے بھڑک رہے ہیں اور دور دور تک کسی کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اہل طائف نے گھبرا کر بطور صدقہ غلام آزاد کر ڈالے اور جانوروں کو فی سبیل اللہ چھوڑ دیا۔ آخر

عبداللہ ابن عمیر وعمیر نے ان سے کہا کہ اے طائف والو! تم کیوں اپنے مال کو برباد کر رہے ہو؟ تم تو مجھ کو دیکھو اگر ستاروں کو اپنی اپنی جگہ پاؤ تو سمجھو کہ آسمان والے تباہ نہیں ہوئے بلکہ یہ سب انتظامات حضرابن ابی کبشہ کے لئے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں جو اہل نجوم تھے انہوں نے نجوم پر نظر ڈالی تو سب ستارے اپنی اپنی جگہ نظر آئے تب انہیں سکون حاصل ہوا۔ شیاطین میں بھی بے چینی پھیلی ہوئی تھی شیاطین بھی اپنے سردار ابلیس کے پاس آئے اور شعلے برسنے اور آسمان پر پہرے بٹھانے کی بات کی اور پریشانی کا اظہار کیا ابلیس نے کہا کہ تم روئے زمین پر جاؤ اور ہر علاقے کی مٹی میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ شیاطین زمین کے سبھی علاقوں سے مٹی اُٹھا کر لے گئے۔ ابلیس نے مٹی کو سونگھا پھر مکہ کی مٹی کو سونگھ کر بتایا کہ آخری پیغمبر مبعوث ہو چلے ہیں۔

مذکورہ آیات میں جنات نے اپنے باہمی اختلافات کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ جس طرح انسانوں میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے اس طرح جنات میں بھی باہمی اختلاف موجود ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح اچھے بُرے افراد موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت اعمشؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ایک جن سے ہو گئی میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کھانوں میں سب سے زیادہ کونسا کھانا پسند ہے اس نے کہا چاول۔ میں نے اسے چاول لاکر دیئے۔ میں نے دیکھا کہ لقمہ برابر اُٹھ رہا ہے لیکن کھانے والا نظر نہیں آتا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ جو خواہشات ہم میں ہیں کیا وہ تم میں بھی ہیں اس نے کہا کہ ہاں۔ پھر میں نے پوچھا کہ رافضی تم میں کیسے گنے جاتے ہیں اس نے کہا بدترین۔

روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جنات میں مسلمان، کافر، منافق، ملحد، یہودی، عیسائی، نیک بدکار سبھی قسم کے افراد ہوتے ہیں اور ان میں بعض جنات اس طرح شاعری بھی کرتے ہیں جس طرح انسان شاعری کرتا ہے۔ جنات حضرت عباس ابن احمد دمشقی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات کو ایک جن کو اشعار کہتے سنا۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔

دل خدا کی محبت سے پُر ہو گئے ہیں۔ یہاں تک مشرق و مغرب میں اسکی جڑیں جم گئی ہیں اور وہ حیران و پریشان اِدھر اُدھر خدا کی محبت میں پھر رہے ہیں۔ جو ان کا رب ہے انہوں نے مخلوق سے تعلقات کاٹ کر اپنے تعلقات خدا سے وابستہ کر لئے ہیں۔

وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا ۝ وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ۝ وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝

ترجمہ:۔ اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم نہ زمین میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی تعلیم سُنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اب جو کوئی بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا۔ اسے کسی حق تلفی اور ظلم کا خوف نہ ہوگا۔

اور ہم میں سے کچھ مسلم اور اطاعت گذار ہیں اور کچھ حق سے منحرف ہیں تو جنہوں نے اسلام کا راستہ اختیار کر لیا انہوں نے نجات کی راہ تلاش کر لی اور جو حق سے منحرف ہیں وہ جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں۔

تشریح اس تفصیل سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ انسانوں کی طرح جنات بھی نافرمانی کی صورت میں دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور آگ کا عذاب بھگتیں گے۔

یہاں ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کی رُو سے جن تو خود آتشی مخلوق ہے پھر جہنم کی آگ سے انہیں کیا تکلیف ہوسکتی ہے۔؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کی رُو سے آدمی مٹی سے بنا ہے پھر اگر اس آدمی کو مٹی کا ڈھیلا پھینک کر مارا جائے تو اسے تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ ثابت یہ ہوا کہ جب مٹی سے بنی ہوئی چیز کو تکلیف پہونچا سکتی ہے تو آگ سے بنی ہوئی چیز کو آگ بھی تکلیف پہونچا سکتی ہے۔

ان آیات کے بعد سورۂ جن میں حق تعالٰی نے اپنے ارشادات بیان کئے ہیں۔ ہم ان ارشادات کو نقل کرنے میں صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ (اور اے نبی کہو کہ مجھ پر یہ وحی بھیجی گئی ہے) کہ اگر لوگ ثابت قدمی سے چلتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے تاکہ اس نعمت سے ان کی آزمائش کرلیں۔ اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا اس کا رب اسے عذاب شدید میں مبتلا کرے گا۔ اور یہ کہ سجدے اللہ کے لئے ہیں لہٰذا ان میں اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکارو اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑنے کے لئے تیار ہوگئے اے نبی کہو کہ میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ کہو۔ کہ میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا کہو کہ مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ پاسکتا ہوں۔ میرا کام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں اللہ کی بات اور اس کے پیغامات کو پہونچا دوں۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کی بات نہیں مانے گا اسکے لئے جہنم کی آگ ہے۔ اور وہ اسمیں ہمیشہ رہے گا۔

(یہ لوگ اپنی روش سے باز نہیں آئیں گے) یہاں تک جب یہ اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو انہیں معلوم ہوجائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کا جتھا تعداد میں کم ہے۔

عثمانی دواخانہ دیوبند کی چند اہم مجرب ادویات

معجون تقویۃ الاعصاب

آج کے زمانہ میں اعصاب اور اعضاءِ رئیسہ میں کمزوری کی شکایت عام ہے، اور صحت برقرار رکھنے کیلئے دل و دماغ کو مضبوط رکھنا نہایت ضروری ہے، ہمارا تیار کردہ یہ معجون مستند ترین حکیموں کی نگرانی میں قدیم بیاض کا نچوڑ ہے جملہ کمزوریوں کو دور کر کے آدمی کو صحت مند بناتی ہے اور بے اندازہ قوت پیدا کرتی ہے، اور وظیفۂ زوجیت کی ادائیگی میں اپنا مکمل اثر دکھاتی ہے۔ قوت باہ کی کمزوری اور عام مواد کمزوری کے لئے سب زیادہ مجرب ہے، تندرست آدمی کیلئے اعضاءِ صحت مندی کی ضمانت ہے۔ ترکیب استعمال:- ۱۰ گرام معجون رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت ۸۰/ روپے علاوہ محصول ڈاک

مانع جریان

(یعنی) جریان (دھات) کی بیماری کیلئے کامیاب ترین دوا

موجودہ زمانہ میں خالص غذا نہ ملنے اور دوسری وجوہات سے جریان یعنی دھات کی بیماری نوجوانوں میں عام ہوگئی ہے اس سے چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے، کمر، سر اور بدن میں برابر درد رہنے لگتا ہے اگر مناسب وقت پر اسکا علاج نہ کیا جائے تو آدمی ناکارہ ہو جاتا ہے اس کیلئے مجرب اور مفید ترین معجون "مانع جریان" مقبول اور مشہور ہے۔ اسکے استعمال سے یہ بیماری مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے اور آدمی تندرست ہو جاتا ہے، قوت مردانگی لوٹ آتی ہے۔

اسکے علاوہ پیشاب کے قطرہ کیلئے بھی یہ مجرب دوا ہے۔

ترکیب استعمال:- رات کو سوتے وقت پابندی سے دس گرام معجون دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت ۶۰/ روپے محصول ڈاک علیحدہ

روشن ایام

عورتوں کی صحت کا دارومدار ماہواری (حیض) کی باقاعدگی پر ہے، ان ایام میں کمی و زیادتی بیحد خطرناک ہو جاتی ہے، جس سے بے شمار بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، ایسی بیماریوں کو دور کرنے کیلئے "روشن ایام" تندرستی اور خوشی کا پیغام لاتا ہے، اس سے حیض کا درد بے چینی باقاعدگی اور بندش کا مکمل خاتمہ ہو جاتا ہے، تندرست عورتیں بھی اسکو استعمال کر کے اپنی صحت اور جوانی کو لمبی عمر تک برقرار رکھ سکتی ہیں۔ اس دوا سے ہزاروں عورتوں کو مکمل فائدہ حاصل ہو چکا ہے، دوا نہایت شیریں اور بے ضرر ہے۔

ترکیب استعمال:- صبح ناشتہ کے بعد ایک چمچہ اور رات کو سوتے وقت ایک چمچہ دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت مکمل کورس ۳۰/ روپے علاوہ محصول ڈاک

بام ثدیین

جو عورتیں اپنے بچوں کو دودھ بے احتیاطی سے پلاتی ہیں یا مردوں کی بے احتیاطی سے ان کے شباب کی خصوصیات کھو جاتی ہیں اور ان کی چھاتیاں ڈھل جاتی ہیں، اس کے علاج کیلئے یہ دوا لیپ کے طور پر استعمال کیجئے، سینے میں سختی اور تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور حسن و شباب میں تازگی آجاتی ہے۔

ترکیب استعمال:- رات کو سوتے وقت دونوں سینوں پر ہلکی ہلکی مالش کریں اور صبح کو اسے گرم پانی سے دھولیں۔

قیمت ۳۰/ روپے علاوہ ڈاک خرچ۔

نوٹ:- تمام ادویات پر دس فیصد سیل ٹیکس اور ڈاک خرچ و پیکنگ مزید بذمہ خریدار ہوگا۔ دوا منگانے کیلئے صرف ایک خط لکھ دینا کافی ہے — اسکے علاوہ آپ مکمل کیفیت لکھ کر ہم سے بہتر ادویات منگا سکتے ہیں۔

ہمارا پتہ

عثمانی دواخانہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی) ۲۴۷۵۵۴

اُمُّ الصِّبیان کیا ہے

جناب حافظ جمیل صاحب

اُمّ الصبیان وہ ڈائنہ اور اجنہ ہے کہ جو گھروں کو گرا دیتی ہے محلوں کو برباد کر دیتی ہے۔ لوگوں کی محنت پر پانی پھیر دیتی ہے اور شرارت و خباثت کے ذریعہ مصائب اور مسائل پیدا کرتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیل نے حق تعالیٰ کا پیغام حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہونچایا کہ تمام سرکش و شریر جنوں اور شیطانوں کو قید کیا جائے تو تمام لشکر جنات جو کہ زمین و آسمان کے درمیان تھے باذن سلیمانؑ حاضر ہوئے مگر ام الصبیان نہیں آئی۔ جنات کے لشکر میں سے کسی نے عرض کیا۔ یا نبی اللہ! کیا آپ نے ام الصبیان کو امان دی ہے؟ حالانکہ ام الصبیان بنی آدم کو زیادہ نقصان پہونچاتی ہے اور ان کے کاموں میں رکاوٹیں ڈالتی ہے۔ یہ سُنکر حضرت سلیمان علیہ السلام نے آصف برخیا کو حکم دیا کہ جلد گرفتار کر کے ام الصبیان کو حاضر کرو۔ چند ساعتوں کے بعد ام الصبیان کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا گیا۔

یہ بہت ہی ہیبتناک اور خطرناک صورت کی ایک عورت تھی۔ جس کے دانت ہاتھی کے دانتوں کے مانند تھے اس کے بال کھجور کے ریشوں کی طرح تھے اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں اس کے منہ اور ناک کے نتھنوں سے دھواں نکلتا تھا اس کی آواز گرجدار بادلوں جیسی تھی۔ اس کے ناخن زہریلے کانٹوں کی طرح تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی منحوس صورت دیکھ کر اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوئے۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر اس ملعونہ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ بتا تیرا نام کیا ہے۔؟

اس نے کہا میرا اصل نام ہمہ بنتِ ہمہ ہے اور کنیت ام الصبیان ہے۔ میں زمین و آسمان کے درمیان میں رہتی ہوں۔ میں گھروں کو منہدم کرتی ہوں۔ بستیوں کو ویران کرتی ہوں۔ بچوں کو ہلاک کرتی ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتی ہوں۔ حمل ساقط کرتی ہوں۔ میاں بیوی کے درمیان فتنے پیدا کرتی ہوں۔ ماں کے پیٹ میں بچوں کو نقصان پہونچانے پر قادر ہوں۔ تاجروں کے کام میں خلل ڈالتی ہوں۔ نیک لوگوں کی نیکی میں رخنے پیدا کرتی ہوں۔ پھلوں کو خراب کر دیتی ہوں۔ خرمن اناج کو گھُن لگا دیتی ہوں پانی میں زہر ڈال دیتی ہوں۔ میں انسان کی ہڈیوں کا گودا کھا جاتی ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس ملعونہ کی زبان سے یہ سُنکر فرمایا۔

کیا ان تمام باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں تجھے قید و بند کی سزا دونگا تاکہ بنی نوع تیری شرارتوں سے محفوظ رہیں۔

یہ سنکر ملعونہ ام الصبیان نے کہا بے شک آپ مجھے ہر قسم کی سزا دینے پر قادر ہیں لیکن یہ بات بھی یاد رکھئے کہ مجھے عمر دراز عطا کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود مجھے کچھ لوگوں پر عذاب مسلّط کرنے کے لئے پیدا کیا ہے میں کچھ بھی سہی مگر اللہ کی طاقت کے سامنے میری طاقت ہیچ ہے اور میں اس کی مرضی کے بغیر تو کچھ بھی نہیں کر سکتی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ بتا وہ کون لوگ ہیں جن پر تجھ کو مسلط کیا جاتا ہے؟

ام الصبیان نے کہا یا نبی اللہ! جو لوگ علم کلام الٰہی سے محروم ہیں۔ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔ اور جن لوگوں کے پاس اسم ذات وصفات کا علم نہیں ہے اور جن کے پاس خاتم سلیمانی بھی نہیں ہے میں ان ہی لوگوں پر اپنا تسلط جماتی ہوں۔ صاحب علم دین پر میرا بس نہیں چلتا۔ حالانکہ میں عورتوں بچوں اور مردوں کے جسموں میں اس طرح دوڑتی پھرتی ہوں جس طرح رگوں میں خون دوڑتا پھرتا ہے میں ہزار رنگ بدل لیتی ہوں گدھے کی طرح رینگتی ہوں اونٹ کی طرح کراتی ہوں بھیڑیے کی طرح چیختی ہوں درندوں کی طرح چنگھاڑتی ہوں کتے کی طرح بھونکتی ہوں بلّی کی طرح روتی ہوں سانپ کی طرح سیٹی مارتی ہوں اور چیتے کی طرح غرّاتی ہوں۔ لوگ مجھے مسان قلم اور مسان بچۂ کی بیماری کا نام بھی دیتے ہیں اور میرے ایک دو نہیں بارہ نام ہیں لیکن میں مشہور ام الصبیان کے نام سے زیادہ ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پھر فرمایا۔ کیا ان باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں نبی آدم پر رحم وکرم کے لئے تجھے سخت سے سخت سزا دوں گا۔ اور ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ جنات وشیاطین بھی لرز کر رہ جائیں گے اور انسانوں کو ستانے اور ضرر پہونچانے سے باز آجائیں گے۔

یہ سنکر ام الصبیان ملعونہ نے کہا کہ آپ مجھے معاف کردیں۔ مجھے آزاد کردیں۔ میرے پاس ایک خاتم ہے جس پر اللہ کا نام تحریر ہے۔ میں آپ سے عہد ومیثاق کرتی ہوں کہ جس کے پاس ایسی کوئی چیز ہوگی جس پر اللہ کا نام ہوگا اور جس کے دل میں اللہ کا کلام ہوگا اور جس کی زبان پر اللہ کا ذکر ہوگا میں اس کے پاس ہرگز ہرگز نہیں جاؤں گی۔ اگر کوئی شخص اللہ کے ذکر وفکر اور اللہ کے نبی کے فرمودات سے وابستہ رہے گا تو میں اس کے گھر سے نکل جاؤں گی۔ میرے پاس ۷ عہد ربانی تحریر ہیں اگر یہ کسی کے پاس ہوں گے تو میں اس کو نہیں ستاؤں گی۔ اور اگر ستانا بھی چاہوں گی تو نہ ستا سکوں گی۔ اس کے بعد ام الصبیان نے حضرت سلیمانؑ کو ان عہدوں سے آگاہ کیا جن میں اللہ کی کبریائی پاکی اور بے نیازی کا ذکر تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اچھے لوگوں پر کبھی اپنا تسلط نہیں جمائے گی آزاد کردیا۔

واضح رہے کہ ام الصبیان آج بھی زندہ ہے اور وہ آج بھی لوگوں کو ستاتی ہے اور انہیں برباد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ان کے جسموں میں سرایت کرکے ان کی ہڈیوں کا گودا چباتی رہتی ہے بالخصوص بچّوں کی وہ خاص طور پر دشمن ہے)

نوٹ

خدمتِ خلق کی غرض سے اِن سات عہدوں کا نقش جو ام الصبیان نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بتائے تھے روحانی مرکز سے چاندی کے تعویذ میں بند کرکے بھیجا جاتا ہے۔ جب کبھی کسی پر ام الصبیان کا اثر محسوس ہو یا کسی عامل کی تشخیص ہو کر مریض پر ام الصبیان کا تسلط ہے تو بروقت روحانی مرکز کی خدمات حاصل کریں۔ انشاء اللہ اس نقش کے گلے میں ڈالتے ہی ام الصبیان کا اثر باطل ہوجائے گا اور مریض بفضلِ رب صحت یاب ہوگا۔

ناظم اعلیٰ روحانی مرکز دیوبند

آخری قسط

بچے اور ستارے

برج قوس والے بچوں کی شخصیت

حضرت کاش البرنیؒ

وہ بچے جن کی پیدائش ۲۳ نومبر سے ۲۲ دسمبر کے درمیان ہوئی ہو

قوس تیر کمان کو کہتے ہیں یہی اس کا نشان ہے۔ جو بچے اس برج کے زیر اثر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ فطرتاً جدت پسندی اور محبت کے متمنی ہوتے ہیں۔

ظاہری وجاہت

یہ عام طور پر گھوڑے کی سی عادات و صفات کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کے بدن کی تشکیل بھی اسی طرح کی ہوتی ہے یعنی لمبے دانت۔ لمبا چہرا۔ لمبی ٹانگیں۔ گھوڑے کے بچے کی طرح چوکنا پن یا پھر سست الوجود بھی۔ کھال سخت مگر موسم کے اثرات کو جلد قبول کرنے والی ہوتی ہے۔ یہی علامت برج قوس کے زیر اثر پیدا ہونے والی لڑکی میں بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ مگر یہ بات پیش نظر رکھئے کہ بچپن کے دوران ایسے بچوں میں پھرتیلا پن، چھلانگیں لگانا، بھاگنا، منہ بنانا وغیرہ عادات پائی جاتی ہیں اور یہ ان کی فطرت ہے۔ قد کے لحاظ سے لمبے ہوتے ہیں۔ پاؤں بھی ان کے لمبے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہاتھ اور بازو بھی لمبے ہوتے ہیں مگر وہ بناوٹ کے لحاظ سے عمدہ ہوتے ہیں۔ لمبی گردن۔ جڑواں دانت۔ کالے یا بھورے یا پھر زردی مائل سیاہ بال ہوتے ہیں۔

عادات و خصائل

آزاد خیال۔ بے باک طبع۔ سطحی خیالات رکھنے اور ہنس مکھ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے ملنسار ہوتے ہیں۔ کھلی فضا میں آزادانہ بھاگنا، کھیلنا، کودنا پسند کرتے ہیں۔ گھٹے گھٹے ماحول کو پسند نہیں کرتے۔ جس قدر تنہا کھیل کود سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ مل جل کر نہیں ہوتے۔

ان میں فلاح عامہ کے کاموں میں شمولیت کا بڑا جذبہ ہوتا ہے۔ مثلاً لڑکی گرل گائیڈ بن کر اور لڑکا سکاوٹ بن کر خدمت کرنا زیادہ پسند کرتا ہے چنانچہ انہی اوصاف کے باعث ایسے بچے فی الفور ماحول میں ڈھل جاتے ہیں۔ ان میں تقلید پسندی کا عنصر موجود ہوجاتا ہے۔ جانوروں کے شوقین ہوتے ہیں۔ خصوصاً گھوڑے پالنے کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔

یہ گھوڑے کی طرح شرمیلی اور عجوب عادات کے مالک ہوتے ہیں صحبت پسند خود بین اور جدت پسند طبع رکھتے ہیں۔ بعض اوقات اپنے آپ کو ایک نمونہ بنا کر دوسروں کی توجہ کا مرکز بننے کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس فطرت کے تحت کسی بھی کھیل میں شامل ہوکر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

کمزوریاں بے مقصد باتیں کرنا۔ فضول خیالات کا شکار ہونا۔ اوچھاپن اور بھونڈا طریقہ اختیار کرنا ان کی عادت میں شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کو اچھی عادات سکھایئے۔ کیونکہ ان میں بھروسہ کا فقدان ہوتا ہے۔ اور تجاہل عارفانہ بھی پایا جاتا ہے۔

تربیت ان کو قابل تقلید بنانا بہت آسان ہے۔ کیونکہ فطرتاً اچھی طینت کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اپنے آپ پر منحصر کرتا ہے کہ کیسے ان کی تربیت کریں۔ ان کی اچھی عادات پر غور کریں اور ان عادات کو پختہ کرنے میں مدد کریں۔ بری عادات سے ان کو بچائیں۔ کیونکہ جلد ہی ایسی عادات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کو کھلی فضا میں کھیلنے دیجئے۔ مگر اپنا سبق یاد کرنا بھولنے نہ دینا چاہیئے۔

ان کی اچھی خواہشات کو اجاگر کیجئے۔ یہ بچے جدت پسند ہوتے ہیں۔ ان کو اچھے طریقہ سے گزر بسر کرنا۔ کپڑوں کا سلیقہ اور کھانے پینے کے اطوار سے واقف کرایئے۔

ان کے کردار کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کسی عادت کو فطرتاً جلدی ہی قبول کر لیتے ہیں۔ مگر بعض عادات کا شکار بھی ہو جاتے ہیں جو غیر یقینی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان کے بچپن میں تربیت کریں۔ اگر ان میں ایسی عادات پائی جائیں تو کسی طرح فوراً ختم کرنے کے بجائے نرم روی سے ختم کریں۔ اسی طرح اگر انمیں اچھی عادات ہیں یا کوئی جدت پسند خیال ان کے ذہن سے نکل کر اختراعی صورت میں روبہ عمل ہے تو نہایت سنجیدگی سے نگرانی کیجئے۔ مدد دیجئے تاکہ آپ کی نگہداشت ایک اچھا نتیجہ پیش کر سکے۔ چونکہ وہ پیش بینی کے عادی ہوتے ہیں اس لئے اگر آپ نے سلیقہ مندی کا ثبوت فراہم کیا تو یقیناً آپ کے لئے بھی بہتر ہوگا۔

منازل نشوونما ان بچوں کی عمر میں بارہواں اور اکیسواں سال ایک کلید کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہی عمر ان کی تعمیری زندگی کی تکمیل کرنے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ کی کوششوں یا تربیت کا پھل اس وقت ہی نظر آئے گا۔

ان کا مناسب جوڑ برج حمل والے (پیدائش مارچ ۲۱ تا اپریل ۲۰) ہیں یا پھر برج اسد (پیدائش جولائی ۲۴ تا اگست ۲۳) والے بچے ہیں۔ مگر برج حوت (پیدائش فروری ۱۹ تا مارچ ۲۰) والے بچے یا برج سنبلہ (پیدائش اگست ۲۴ سے ستمبر ۲۳) کے دوران ہونے والے بچے قطعاً غیر مناسب ثابت ہوتے ہیں۔

پوشیدہ کمزوریوں

کا

طبّی علاج

اگر آپ خدانخواستہ کسی مردانہ کمزوری یا کسی پوشیدہ مرض میں مبتلا ہیں تو پہلی فرصت میں بذریعہ خط ہم سے رابطہ قائم کریں۔
مشورے کی کوئی فیس نہیں ہے۔ بعض امراض صرف احتیاط سے ختم ہو جاتے ہیں۔
ہو سکتا ہے کہ آپ بھی کسی ایسے مرض کا شکار ہوں جو احتیاط ہی سے ختم ہو جائے۔
اگر آپ کا مرض احتیاط کرنے سے ٹھیک ہونے والا نہ ہو تو پھر یہ بات یاد رکھیے کہ
ربّ العالمین نے کوئی بھی مرض ایسا پیدا نہیں کیا جس کا علاج ممکن نہ ہو۔
بھروسہ تو ہر حال میں اللہ ہی پر کیجئے لیکن ایک بار برائے علاج ہم سے بھی رجوع کیجئے
ممکن ہے کہ شفا ہمارے ہی ہاتھوں لکھی ہو۔

(پوشیدہ باتوں والے خطوط صرف حکیم صاحب ہی پڑھتے ہیں اس لئے

اپنا حال بے تکلف بیان کیجئے

زیادہ احتیاط ملحوظ ہو تو لفافے پر پرائیویٹ لکھ دیجئے۔

ہمارا پتہ:

روحانی طبّی بورڈ۔ دیوبند یوپی
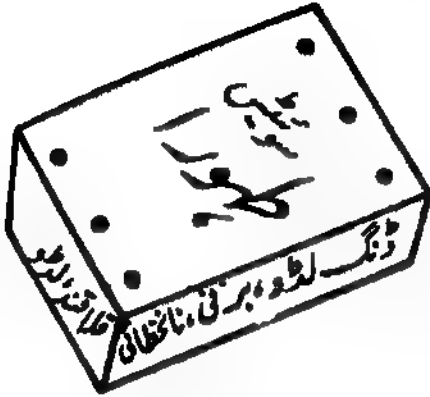
محمد اجمل انصاری

بھوتوں سے نجات پانیکا طریقہ

طبرانی نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ: ـــــ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی بھوت دھوکہ دینا چاہے تو فوراً اذان پڑھ دیا کرو۔ اس لئے کہ شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے ـــــ اسی طرح نسائی نے ایک روایت حضرت جابرؓ سے نقل کی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ تم لوگ اوّل شب میں گھر آجایا کرو۔ کیونکہ رات کے وقت زمین سمٹتی ہے۔ اگر بھوت تم پر ظاہر ہوا کریں تو جلدی سے اذان دے دیا کرو۔ امام نودیؒ نے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے۔

مسلم سہیل ابن ابی صالحؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے والد نے مجھے اور ایک غلام کو بنی حارثہ کے پاس بھیجا۔ راستہ میں ایک دیوار کے اوپر سے کسی نے غلام کا نام لیکر اس کو پکارا۔ یہ سنکر غلام دیوار پر چڑھ گیا۔ مگر اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ گھر پہونچ کر یہ واقعہ میں نے والد سے ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا تو میں ہرگز تمہیں وہاں نہ بھیجتا۔ لیکن آئندہ کیلئے یہ یاد رکھو کہ اگر کبھی ایسی کوئی بات پیش آجایا کرے تو فوراً اذان دے دیا کرو۔ کیونکہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے تھے کہ اذان کے کلمات سنکر شیطان اور شیطانی مخلوقات فوراً دفع ہوجاتی ہے۔

ضروری اعلان

کاغذ کی ہوشربا گرانی کی وجہ سے تمام اخبارات وجرائد نے قیمتوں میں اضافہ کردیا ہے۔ طلسماتی دنیا کی موجودہ قیمت برقرار رکھنے میں زبردست نقصان کا اندیشہ تھا اس لئے بادل نخواستہ ہمیں بھی قیمت اور سالانہ زرتعاون میں اضافہ کرنیکا فیصلہ کرنا پڑا۔ مئی کے شمارے سے عام شمارے کی قیمت ۲ روپے سالانہ زرتعاون سادی ڈاک سے ۲۴ روپے اور ایک سال کیلئے سادی ڈاک سے وی، پی ۳۰ روپے غیر ملکی چندے میں ابھی کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔　　(منیجر)

رعایت

اس کے ساتھ ساتھ ادارے نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۵ء تک سالانہ زرتعاون سادی ڈاک سے سترہ روپے ہی رہے گا۔ اگر کوئی صاحب سترہ روپے کے حساب سے ۱۵ اپریل تک کئی سال کا زرتعاون بھیجوانا چاہیں تو وہ بھی قابل قبول ہوگا۔ امید ہے کہ شائقین اس رعایت سے خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور ادارے کو بھی اپنے زرتعاون سے کمک پہنچائیں گے۔
(منیجر)

ٹوکن انعامی پہیلیاں ۱۳

نام ــــــــــــ

پتہ ــــــــــــ

دستخط ــــــــــــ

ٹوکن امتحان ۹

نام ــــــــــــ

پتہ ــــــــــــ

دستخط ــــــــــــ

بقیہ: روحانی ڈاک

جو جادو اور سحر کے دفعیہ کیلئے آپ پر نازل کی جانے والی تھیں اور وہ سورتیں قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں ہیں جو "معوذتین" کے نام سے مشہور ہیں مؤکلین نے آپ کو اس بات سے آگاہ کیا کہ فلاں یہودی نے آپ پر سحر کیا ہے اور فلاں کنوئیں میں آپ کے بال اور کنگھی پہنچائی گئی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس کنوئیں میں اُتارا جس کی رہنمائی مؤکلین کر گئے تھے تو جیسا بتایا گیا تھا۔ وہاں ایسا ہی ماجرا سامنے آیا۔ کوئی مسلمان اگر اس واقعہ کا منکر ہو سکتا ہے تو اسے مؤکلین کے وجود کا بھی انکار کر دینا چاہیئے۔ ورنہ پھر یہ مان لینا چاہیئے کہ اچھے کاموں کی امداد کیلئے فرشتے بھی چہل پہل میں لگے ہوئے ہیں اور بُرے کاموں کی استمداد کیلئے شیاطین بھی مسلسل حرکت میں ہیں یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور یہ اچھے بُرے مؤکل اچھے بُرے کاموں میں انسان کو کمک پہنچاتے رہیں گے۔ اب رہی نظر آنے والی بات تو اس کا جواب یہ ہے کہ مؤکل اسی کو نظر آتے ہیں جو اس کا اہل ہو جس نے مجاہدوں اور مشقتوں کے ذریعہ اپنے اندر روحانی قوت کو جمع کر لیا ہو اور اپنی فطرت میں وہ جوہر پیدا کر لئے ہوں جن سے روحانی مخلوقات کا نظر آنا ممکن ہوتا ہے۔ کسی مجلس میں صاحبِ کمال عامل موجود ہو اور وہاں دوسرے افراد بھی موجود ہوں۔ اگر وہاں مؤکل حاضر ہوا تو وہ صرف عامل ہی کو نظر آئے گا۔ دوسرے افراد اسے نہ دیکھ سکیں گے کیوں کہ ان میں اسے دیکھنے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ متعدد مرتبہ ایسا ہوا کہ صحابہ کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام تشریف لائے لیکن ان کا دیدار کوئی بھی صحابی نہ کر سکا۔ دیدار ہوا تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور مشہورِ عام ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو ان کی اپنی صورت میں دیکھا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فرشتے اور مؤکلین مختلف صورتیں اختیار کر سکتے ہیں۔ وہ کسی ایک شکل اور وجود کے پابند نہیں ہیں۔ لیکن وہ نظر اسی کو آئیں گے جو اس کا اہل ہو۔

قسط ۱۳

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

یہ بات یاد رکھیں کہ مفرد عدد ایک سے ۹ تک ہوتے ہیں۔ یہ عدد نام سے بھی نکالے جاتے ہیں اور تاریخ پیدائش سے بھی آپ اپنی تاریخ پیدائش کا عدد نکالیں۔ اور پھر اس عدد کی خصوصیات دیکھیں۔ مثلاً آپ کی تاریخ پیدائش ۲۹ ہے تو علم الاعداد میں ۲۹ کا عدد ۲ شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ ۲ اور ۹ کو باہم جمع کرنے کے بعد ۱۱ بنتا ہے۔ اور گیارہ کے ایک اور ایک کو باہم جمع کرنے کے بعد ۲ بنتا ہے۔ اب آپ اپنے بارے میں ۲ کی خصوصیات دیکھیں بس یہی خصوصیات ہی آپ کی اپنی خصوصیات ہیں اور اُن تمام حضرات کی خصوصیات ہیں جو کسی بھی انگریزی ماہ کی ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں۔ اس طرح اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۴ ہے تو آپ کا عدد ۶ بنتا ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۱۳ ہے تو عدد ۴ بنتا ہے۔ اسی طرح اپنے اور دوسروں کے عدد تاریخ پیدائش سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اپنی تاریخ پیدائش سے اپنا عدد نکالیں اور پھر اس عدد کے خواص دیکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو اپنے بارے میں بعض ایسی خوبیوں اور خرابیوں کا علم ہو جائے گا جن سے آپ ابھی تک بے خبر ہوں گے۔

ایک نمبر کی خصوصیات آپ پچھلے شمارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ آگے چلیں۔

۲ نمبر کی خصوصیات

جو حضرات کسی بھی مہینے کی ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں۔ ان کا عدد ۲ ہے۔ ایسے حضرات فطرت اور طبیعت کے اعتبار سے شریف ہوتے ہیں۔ یہ لوگ منکسر بھی ہوتے ہیں۔ اور کوئی فن باقاعدہ اختیار کرلیں تو لاجواب فنکار بن جاتے ہیں۔ یہ لوگ فطرتاً رومان اور حسن پسند ہوتے ہیں۔ یہ اپنے خیالات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اگر خوشگوار ماحول میں نہ ہوں تو بہت جلد دل شکستہ ہو جاتے ہیں اور مایوسی کے کنارے تک پہنچ جاتے ہیں۔

مبارک تاریخ

ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کا ہر ایک اہم کام کسی بھی انگریزی ماہ کی ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخ کو کریں۔ انشاء اللہ یہ تاریخیں ان کیلئے مبارک ثابت ہوں گی۔

مبارک دن
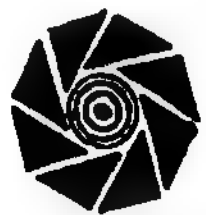
ان حضرات کیلئے اتوار، پیر اور جمعہ مبارک ہوتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی بھی دن ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ تاریخ کو یا ۱۳، ۴، ۲۲، ۱۹، ۲۲، ۲۰، یا ۲۱ تاریخ کو پڑ جائیں تو ان کی سعادت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

اہم سال

ایسے تمام حضرات کیلئے جن کی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ بنتا ہے۔ زندگی کا ۵ واں، ۲۰ واں، ۲۹ واں، ۴۳ واں، ۴۷ واں، ۵۲ واں اور ۶۵ واں سال اہم ہوا کرتا ہے۔

غیر مبارک ماہ

ایسے حضرات کیلئے ضروری ہے کہ جنوری، فروری اور جولائی میں خاص طور پر اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ کیوں کہ ان مہینوں میں ان پر کسی بھی مہلک بیماری کا حملہ ہو سکتا ہے۔

تعلقات

جن حضرات کا عدد ۱، ۳ یا ۷ ہوگا۔ ان کے ساتھ ۲ عدد والے کے تعلقات انشاء اللہ ہمیشہ خوشگوار رہیں گے۔

رنگ

ایسے افراد کیلئے سبز، سفید رنگ مبارک ثابت ہوتے ہیں اور ان افراد کو سرخ اور سبھی گہرے اور بھڑک دار رنگوں سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ یہ رنگ باذن اللہ ان کیلئے ضرر رساں ثابت ہو سکتے ہیں۔

نگینہ

ایسے حضرات کو موتی، چندر کانت یا سفید اور سبز رنگ کا کوئی بھی نگینہ خواہ وہ پتھر کی قسم سے نہ ہوں، کانچ ہی کا ہو راس آسکتا ہے۔

امراض

ایسے افراد پر ان بیماریوں کا حملہ ممکن ہے۔ امراضِ معدہ، بدہضمی، انتڑیوں کا ورم، بادی، رسولی وغیرہ۔ لہٰذا ایسے افراد ہمیشہ ان چیزوں سے پرہیز کرتے رہیں جو مذکورہ امراض پیدا کرنے والی ہوں۔

ادویات

ایسے حضرات عموماً زندگی کے ہر دور میں اور بالخصوص زندگی کے آخری دور میں کرم کلا، شلجم، کھیرا، خربوزہ، کاسنی، سرسوں اور السی وغیرہ کا استعمال بکثرت کریں اس سے ان کی صحت انشاء اللہ کنٹرول میں رہے گی۔ اور کوئی مہلک بیماری حملہ آور نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ صحت کوئی اتفاقی چیز نہیں ہے یہ پرہیز اور التزام سے قائم رہتی ہے۔ ورنہ تباہ ہو جاتی ہے۔

۲ نمبر کی قوت

یہ بات پہلے بھی بیان کی جاچکی ہے کہ ۲ عدد کا ستارا قمر ہے۔ اگر آپ کا عدد ۲ بنتا ہے تو آپ قمر کے زیر اثر ہیں۔ یہ نمبر حظ و حس اور خاندانی اتفاق کا مظہر ہے۔ یہ نمبر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ آپ کے پاس ذہانت اور دماغ کی اعلیٰ قوتیں موجود ہیں۔ اور آپ اپنی بات

کو عمدہ پیرائے میں لوگوں کے سامنے رکھنے کے پوری طرح اہل ہیں۔

آپ کی شخصیت اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کی رائے ہموار کرنے میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اور شدید مخالفت کی صورت میں بھی الگ تھلگ اپنا ایک مقام بنالینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

آپ کیا ہیں؟

اگر آپ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں تو آپ حد سے زیادہ بردبار اور حلیم الطبع واقع ہوں گے، آپ کے اندر پروردگار عالم نے وہ خصوصیات رکھی ہیں کہ آپ بچوں بڑوں، اپنوں، بیگانوں، سبھی کو متأثر کرسکتے ہیں۔ لیکن آپ کی محبت اور ہمدردی صرف اہل خاندان کیلئے وقف ہوگی ——— عدد نمبر ۲ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بیشمار خوبیوں کے مالک ہیں اور صنعت کاری میں آپ کو یک گونہ فوقیت حاصل ہے۔ آپ زندگی کے ہر نئے کام میں بھرپور قوتِ عمل کا مظاہرہ کرنے والے ہیں۔ بے شمار خوبیوں کے ساتھ ساتھ کچھ خامیاں بھی آپ کے اندر موجود ہیں۔ آپ لایعنی اور بے مقصد کاموں میں قیمتی وقت ضائع کرنا آپ کی عادت میں شامل ہے آپ کا مزاج کسی قدر جذباتی واقع ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے کبھی کبھی آپ اپنا کافی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ آپ روپیہ پیسہ غیر ضروری چیزوں میں خرچ کردینے کے عادی ہیں اور یہ عادت کبھی کبھی آپ کو تنگدست کردیتی ہے اور آپ مقروض بھی ہوجاتے ہیں۔

آپ کو کیا کرنا ہے؟

اس دنیا میں خالقِ کائنات نے کوئی بھی انسان ایسا پیدا نہیں کیا ہے کہ جس میں صرف خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔ خوبیوں کے ساتھ ساتھ خامیاں بھی ہر انسان کے اندر موجود ہوا کرتی ہیں۔ بحیثیت مجموعی جو انسان اچھا ہوتا ہے وہ اچھا کہلاتا ہے اور بحیثیت مجموعی جو انسان برا ہوتا ہے اس کو دنیا برا گردانتی ہے۔

اگر آپ نے اس بات کا فیصلہ کرلیا کہ اپنی خامیوں کی اصلاح کی فکر کریں گے اور خوبیوں میں مزید اضافے کی جدوجہد کریں گے تو زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ خرابیاں خود آپ سے دامن چھڑا چکی ہوں گی۔

کوشش کریں کہ آپ کی زندگی کا قیمتی وقت یار بازی یا لایعنی کاموں میں ضائع نہ ہوں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ دنیا میں انسان بس خود ہی اپنے کام آتا ہے، برا وقت آجائے تو اس وقت نہ رشتے دار کام آتے ہیں اور نہ ہی احباب۔ انسان کو دکھوں کی آگ میں اکیلے ہی جلنا پڑتا ہے۔ اس لئے دوستوں پر اپنا وقت اور پیسہ برباد نہ کیجئے، اور نہ ہی وقت اور پیسہ ایسے کاموں میں لگایئے جن کا کوئی حاصل نہ ہو، بے شک رشتے داروں کے مسائل اور مقدمات نمٹانے کیلئے کچھ وقت دینا اچھی بات ہے لیکن اس طرح کے مسائل کیلئے پیش پیش رہنا اور دردِ سر کی خاطر خود کو مصائب کی جھاڑیوں میں الجھالینا عقلمندی کی دلیل نہیں ہے۔

صنعت کاری اور کوئی بھی تجارت آپ کیلئے انشاء اللہ مفید رہے گی۔ لیکن ایسا پیشہ اختیار کرنا جو پانی سے متعلق ہو۔ مثلاً سوڈے اور مشروبات کی تجارت، جوس وغیرہ کی فروختگی آپ کو مالامال کرسکتی ہے۔ آپ کو سمندر وغیرہ کی تفریح کا شوق ہوگا۔ اور مچھلی کا شکار بھی آپ کی ایک کمزوری ہوگی۔ اس طرح کی کمزوریاں جو آپ کیلئے نقصان دہ نہ بنیں ان کی اصلاح بھی اگر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر ان چیزوں میں آپ وقت ضائع کریں گے تو برا ہوگا۔

ہمیں امید ہے کہ اگر آپ نے اپنی کمزوریوں پر کنٹرول کرلینے کا مصمم ارادہ بھی کرلیا تب بھی آپ ایک نہ ایک دن اپنی خوبیوں میں بے پناہ اضافہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے کیونکہ اس دنیا میں وہی کامیابیوں سے ہمکنار ہوا ہے جس نے اپنی خامیوں کا سراغ لگا کر انہیں دور کرنے کا عزم کرلیا ہے۔

(باقی آئندہ)

جنات کی خدمات

ابن ابی کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حاجیوں کا ایک قافلہ اثنائے سفر میں راستہ بھول گیا جب راستہ نہ ملا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس قافلے کے لوگ قریب المرگ ہوگئے تو وہ کفن پہن کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ قریب ہی ایک درخت پر جن رہتا تھا اس نے آکر بیان کیا کہ جنات کے گروہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا تھا وہ سب فوت ہوگئے ہیں اور میں باقی رہ گیا ہوں۔ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سُنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ اس کا پاسبان اور رہبر ہے اس لئے میں تم لوگوں کو پریشان نہیں دیکھ سکتا اس کے بعد اس نے اس قافلے کے لئے پانی بھی مہیا کیا اور اس قافلے کو صحیح راستے کی رہنمائی بھی کی۔

(جنات کے پُراسرار حالات)

قارئین معذرت قبول کرلیں

ہم نے اعلان کیا تھا کہ ایک جن سے لیا گیا انٹرویو اپنے قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے پیش کریں گے۔

ایک مؤکل کی معرفت یہ انٹرویو حضرت شاہ اسمٰعیل جنی سے لیا گیا تھا۔ جو اس وقت جنات میں بڑے عہدے پر فائز ہیں۔ چھوٹے بڑے تمام جنات بالواسطہ یا بلاواسطہ شاہ اسمٰعیل جنی کے ماتحت ہیں ——— شاہ اسمٰعیل جنی نے جنات کے بارے میں بڑے قیمتی باتیں بیان کی تھیں۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے کسی ذریعہ سے ہمیں متنبہ کیا کہ ہماری باتوں کی اشاعتِ عام نہ کی جائے۔ لہٰذا اس انٹرویو کو چھاپنے سے ہم احتراز کرتے ہیں اور اپنے قارئین سے وعدہ خلافی پر معذرت چاہتے ہیں۔

(حسن الہاشمی)

قسط ۳

جانوروں کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر

تلخیص و انتخاب:
حسن الہاشمی

دلفین

دلفین ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے۔ جو سمندر میں پائی جاتی ہے۔ اسکو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ انسان کسی کی غیبت میں مبتلا ہوگا یا مکروفریب کا شکار ہوگا۔

● اگر کوئی خوفزدہ شخص دلفین کو خواب میں دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ عنقریب اس شخص کو خوف اور دہشت سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص خواب میں دلفین کو خشکی میں پڑا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا کا کوئی ایسا دشمن ہے جو اسے نقصان پہونچانے پر قادر نہیں ہے۔

ریچھ

ریچھ کو خواب میں دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی شر میں مبتلا ہوگا۔

● اگر کسی شخص نے ریچھ کو بھاگتے ہوئے خواب میں دیکھا تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا کسی کے ساتھ مکروفریب کرے گا۔

● اگر خواب میں یہ دیکھا کہ ریچھ اسکے پیچھے بھاگ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کوئی اور خواب دیکھنے والے کے ساتھ دجل وفریب کریگا

● اگر کوئی شخص ریچھ کو ناچتے ہوئے دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ کسی ایسی عورت سے واسطہ پڑے گا جو گانے بجانے والی ہوگی۔

● اگر کوئی ریچھ کو بندھا ہوا دیکھے تو اسکی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا عنقریب گرفتار ہوگا۔

● اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے اور اسمیں نیکی کی صلاحیت ہو تو اس شخص کو ولایت کا مرتبہ حاصل ہوگا۔

● اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے لیکن ولایت کا اہل نہ ہو تو اسے بے شمار رنج وغم کا سامنا کرنا پڑے گا

● بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا عنقریب دور دراز کا سفر کرے گا۔

سانپ

سانپ کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ خواب دیکھنے والے کا کوئی دشمن ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ بھاگ گیا تو اسکی تعبیر یہ ہوگی کہ کوئی دشمن ہے لیکن وہ بہت چالاک ہے اور اس پر خواب دیکھنے والے کا زور نہیں ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ کو مار ڈالا ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا حسن تدبیر یا حکمت عملی سے دشمن کو فتح کرے گا۔

● اگر خواب میں دیکھے کہ سانپ کچا گوشت کھا رہا ہے تو دشمن کی موت کی طرف اشارہ ہے

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ نے کاٹ کھایا تو تعبیر یہ ہوگی کہ دشمن کا حملہ کارگر ہوگا اور خواب دیکھنے والے کو جانی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

● اگر کوئی خواب دیکھے کہ سانپ اس کے منہ سے نکلا ہے اور خواب دیکھنے والا بیمار ہو تو یہ اس کی موت کی طرف اشارہ ہے

اگر سانپ کو درختوں اور کھیتوں میں بھاگتے دوڑتے دیکھے تو خواب دیکھنے والے کی بیوی کی موت کی طرف اشارہ ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ گھر کی چھت سے سانپ گرا ہے تو گھر کے معزز ترین شخص کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

شیر

اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ شیر اسکی طرف بھاگ رہا ہے۔ تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والے کو کسی مہلک مرض سے نجات ملے گی۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیر کی ہڈی اور گوشت لئے ہوئے ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ عنقریب اسے کسی دشمن یا ظالم انسان سے مال و دولت ملے گی۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیر پر سوار ہو گیا لیکن ہے خوفزدہ تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا ہوگا، اور اگر خوف زدہ نہیں ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ وہ اپنے دشمن پر جلد غالب آجائے گا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ بے خوف وہراس شیر کے برابر میں لیٹا ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ دشمن کی تمام چالوں سے محفوظ رہے گا،

● اگر خواب میں دیکھا کہ شیر کا سر ہاتھ میں ہے تو اقتدار نصیب ہوگا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ شیر کو کچھ کھلا رہا ہے تو کسی دشمن سے بھائی چارے کی بات کرے گا اور کامیاب رہے گا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی گود میں شیر کے

بچے کو لئے بیٹھا ہے۔ پس اگر خواب دیکھنے والے کی بیوی حاملہ ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ عنقریب اس کے لڑکا پیدا ہوگا اور اگر وہ حاملہ نہیں ہے یا بیوی فوت ہوچکی ہے یا ابھی شادی نہیں ہوئی ہے تو ان صورتوں میں کسی حاکم کے فرزند کی پرورش کرنے کا اسکو موقعہ ملے گا۔

● اگر شیر کو چنگھاڑتے ہوئے دیکھا تو عنقریب کوئی مہلک بیماری کا حملہ ہوگا۔

● اگر دیکھا کہ شیر نے اسے پھاڑ ڈالا تو کسی قید سے نجات ملے گی۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ شیر اس کے ساتھ چاپلوسی کر رہا ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا ساری دنیا میں مشہور ہوگا اور اس کی ذات سے عجیب وغریب امور سرزد ہوں گے۔

شکرہ

خواب میں شکرہ دیکھنا اچھا ہے۔ اس سے عزت، اقتدار، دشمنوں کے خلاف غیبی مدد خواہشات کی تکمیل، رُتبے کا حصول، محبت کرنے والی بیوی اور اطاعت کرنے والی اولاد، رزقِ حلال کی دستیابی، صحت اور سکون وعافیت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ جو شخص شکرے کو خواب میں دیکھے گا اسے مذکورہ بالا نعمتوں میں سے کوئی نہ کوئی نعمت انشاءاللہ ضرور ملے گی۔

● اگر کوئی شخص شکرے کو پنجرے میں دیکھے تو یہ اچھا نہیں ہے۔ اس سے خواب دیکھنے والے کا کسی مصیبت میں پھنس جانے کی طرف اشارہ ہے۔

● اگر خواب میں دیکھے کہ شکرہ اسی کے پیچھے چل رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والے پر کوئی بہادر شخص مہربان ہوگا۔ اور اگر خواب دیکھنے والے کی بیوی حاملہ ہو تو تعبیر یہ ہوگی کہ اسکی بیوی کے بہادر لڑکا پیدا ہوگا۔

● اگر خواب میں دیکھے کہ شکرہ چڑیوں کے ساتھ بیٹھا ہے تو یہ وسعتِ مال کی علامت ہے۔

شہد کی مکھی

خواب میں شہد کی مکھی کو دیکھنا خطرے کے ساتھ مال جمع کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

● اگر کسی نے خواب میں شہد کی مکھیوں کا چھتہ دیکھا اور اس سے شہد نکالا تو حلال مال حاصل کرے گا اور اگر اس نے پورا شہد نکال لیا کچھ بھی نہیں چھوڑا تو اس سے کوئی ظلم وستم بھی سرزد ہوگا اور اگر کچھ چھوڑ دیا تو یہ شخص زندگی میں کبھی کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں کرے گا۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ شہد کی مکھیاں اس کے سر پر بیٹھی ہیں تو وہ حکومت اور سرداری حاصل کرے گا۔ اگر یہی خواب بادشاہ دیکھے تو وہ کسی اور ملک پر قابض ہوگا۔

● اگر کسان یہ خواب دیکھے کہ شہد کی مکھیاں اس کے ہاتھ پر بیٹھی ہیں تو کھیتی پروان چڑھنے کی طرف اشارہ ہے اور اگر یہ خواب کوئی فوجی دیکھے تو عنقریب جنگ میں مبتلا ہونے کی دلیل ہے۔

● اگر کسی نے بہت سارا شہد خواب میں دیکھا تو اس کو پاکیزہ روزی حاصل ہوگی۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ لوگوں کو شہد کھلا رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ یہ شخص اچھا واعظ بنے گا

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ خود شہد چاٹ رہا ہے تو خواب دیکھنے والے کو عنقریب خوبصورت عورت حاصل ہوگی۔

● اگر کسی نے خواب میں اپنے سامنے شہد رکھا ہوا دیکھا تو علم کی علامت ہے۔

● اگر کسی نے شہد کو زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا کسی عہدے سے معزول ہوگا

شترمرغ

اگر کسی نے خواب میں شترمرغ دیکھا تو اس کی شادی کسی دیہاتی عورت سے ہوگی۔

● بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ شترمرغ خواب میں نظر آئے تو کوئی بڑی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

● اگر کسی مرد نے خواب میں دیکھا کہ وہ کسی شترمرغ پر سوار ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والے کی شادی کسی ایسی عورت سے ہوگی جو زبان دراز اور دوغلی پالیسی والی ہوگی۔

● اگر کسی عورت نے خواب میں دیکھا کہ وہ شترمرغ پر سوار ہے تو اسکی شادی کسی نامرد سے ہوگی۔

● اگر کسی شخص نے شترمرغ کو مردہ دیکھا تو یہ اس کی اپنی موت کے قریب ہونے کی علامت ہے

● اگر کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص شترمرغ کو مار رہا ہے۔ تو اگر مارنے والے کو خواب دیکھنے والا پہچان رہا ہے تو عنقریب وہ مرجائے گا اور اگر اجنبی شخص ہے تو خواب دیکھنے والے کا کوئی قریبی عزیز دنیا سے رخصت ہوگا۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ شترمرغ اس کی طرف چل کر آرہا ہے تو یہ نعمت کے آنے کی علامت ہے اور کسی نے اس کو جلتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ کسی نعمت کے چھن جانے کی علامت ہے۔ (باقی آئندہ)

طنز و مزاح

اگر شیطان مرجائے......؟

عطاء اللہ سجاد

میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ زمانہ مردہ پرست واقع ہوا ہے۔ جب تک کوئی شخص زندہ رہتا ہے۔ اس کے خلاف ہزاروں زبانیں زہر اگلتی ہیں۔ وہ اپنی بدکاریوں، غداریوں اور بے ایمانیوں کے لئے انگشت نما رہتا ہے اور یہ ادب ہے ان الزامات کی صداقت کا امتحان نہ کیا جائے۔ لیکن موت اس کے تمام عیبوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ اس کے مخالفین جب یہ سنتے ہیں کہ وہ دنیا کی فضا میں آخری سانس لے چکا ہے تو ان کا لب ولہجہ فوراً بدل جاتا ہے۔ اور وہی شخص جو کچھ عرصہ پہلے سے ان کی نظر میں دنیا جہان کی برائیوں کا منبع ہوتا ہے، دفعۃً حسن اخلاق اور دیانت اور امانت کا دل کش پیکر بن جاتا ہے۔

اس دلچسپ تمثیل کا ایک پہلو یہ ہے کہ مرنے والا خود اس مدحت سرائی سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا اور شاید اس کے دشمن دل ہی دل میں کہتے ہوں "وہ ایک ایسے جہان میں پہنچ گیا ہے جہاں ہماری آواز اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے ہمیں اس بات کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ وہ ہمارے منہ سے اپنی تعریفیں سن کر غرور سے سر بلند کر سکے۔"

آپ اور آپ کے دوست کسی شخص کو تمام عمر صدر درجہ کا بخیل اور کنجوس مشہور کرتے رہیں گے۔ لیکن جب وہ موت سے ہم کنار ہو جائے گا تو آپ ہی میں سے کوئی شخص کہہ اٹھے گا: "حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔" دوسرے صاحب فلسفیانہ انداز میں اپنا سر ہلاتے ہوئے کہیں گے "بھائی وہ آدمی بڑا دانا تھا شہدوں کی طرح دولت لٹاتا نہیں تھا اس کا اصول تھا کہ دولت کی نمائش کم ظرفوں کا کام ہے۔" تیسرے صاحب کہتے ہیں "لوگ کہتے ہیں وہ دل کا بڑا سخی تھا آج تک کوئی سائل دروازے سے واپس نہیں گیا۔" اور اس موقع پر اپنی طباعی سے فائدہ اٹھا کر مرحوم کی سخاوت کے دو تین قصے خود ہی گھڑ دیتے ہیں۔ اور لوگ یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ دنیا اپنا بہترین انسان کھو چکی ہے۔

محلے کے مولوی صاحب تمام عمر کسی آدمی کو کرشان، بے ایمان، اور دوزخی کہتے ہیں۔ ان کی زبان اس کے خلاف سالہا سال تک تکفیر اگلتی ہے لیکن جب وہ مر جاتا ہے تو خود مولوی صاحب اسے غسل دیتے ہیں اسے کفناتے ہیں اور اس کے بعد اپنے مقتدیوں کے سامنے ہمیشہ اس کا ذکر کرتے ہیں: "واللہ کیا مسلمان تھا۔ موت کے بعد چہرے پر جلال اور انوار کی بارش ہوتی رہی۔ مرتے وقت زبان پر کلمۂ شہادت تھا۔ مجھ سے کہنے لگے، مولوی صاحب میرے کلمے کے گواہ رہیو۔" سیاسی لیڈر اپنے مخالفین سے ہمیشہ لفظی جنگ میں مصروف رہتے ہیں۔ انہیں ملک کا غدار اور ملت کا دشمن بتاتے ہیں۔ لیکن جب وہ مر جاتا ہے تو ایک عظیم الشان جلسہ جس میں انسانی سروں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا ہے۔ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں مرحوم کی گرانقدر خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ پس ماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا مانگی جاتی ہے اور عوام کو بتایا جاتا ہے کہ قصر قومیت کا ایک بہت بڑا ستون گر پڑا۔

انہی حقائق کے پیش نظر میں یہ سوچتا ہوں کہ اگر شیطان آج مر جائے تو دنیا والوں کا رویہ کیا ہو۔ شیطان ہی ایک ایسی ہستی ہے جسے خدا، اس کے فرشتوں اور کائنات انسانی نے ہمیشہ ملعون و مغضوب قرار دیا ہے دنیا کی تمام زبانوں کے لغات میں جس قدر ملامت کے الفاظ ہیں وہ تمام شیطان پر صرف کئے جاتے ہیں۔ لیکن شیطان اگر فنا کا جام پی لے تو اس کے متعلق دنیا کا نقطۂ نظر یقیناً بدل جائے گا۔ آج جس قدر برائیاں شیطان کے سر تھوپی جا رہی ہیں تقریباً اس سے دوگنی نیکیوں کا سہرا اس کی لاش پر باندھا جائے گا۔ آج دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک ایک جوش پھیل جائے گا اور بڑے بڑے اخبار نویس، شاعر، فلسفی، عالم اور سیاسی لیڈر شیطان کو خراج تحسین ادا کریں گے "آہ! کیسا دل گردے والا تھا۔ خدا اور اس کے سارے فرشتوں کے مقابلے میں آخر تک ڈٹا رہا۔ عزرائیل نے موقع پا کر دبوچ لیا ورنہ یوں کہیں آسانی سے مر سکتا تھا۔"

"آدم کو سجدہ کرنے کی بات ہی کیا تھی۔ اتنی سی بات پر خدا سے بگڑ گئی۔ وہ دن اور یہ دن، یہ خدا کی مخالفت سے باز نہیں آیا۔ کیا استقلال تھا!

ایک فلسفی اخبار کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے فرمائیں گے:

دنیا ایک ایسی قوت سے محروم ہوگئی ہے جس نے کائنات کا توازن برقرار رکھا ہوا تھا۔ شیطان کی عظمت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ اس نے آدم کو جنت کی بے عمل اور بے کیف زندگی سے نکال کر اسے حیات کی لذتوں اور رنگینیوں سے روشناس کرایا۔ اس کی موت سے زندگی پھر نیکیوں کا گہوارہ بن جائے گی اگر ہم نے شیطان کی روح کو برقرار نہ رکھا تو ہمیں ڈر ہے کہ دنیا ہنگاموں سے خالی ہو جائے گی اور ہم جمود اور بے حسی کے اسی جال میں گرفتار ہو جائیں گے جس سے ابتدائے آفرینش میں حضرت نے ہمیں نجات دلائی تھی۔"

ایک اخبار نویس اس کی موت پر یوں تبصرہ کریں گے:

"حضرت عزرائیل سے ہمیں ذاتی تعارف حاصل تھا اور ان کی موت کی خبر قارئین کو پہنچاتے وقت ہمارا دل غم سے فگار ہو رہا ہے، وہ دنیا کے سب سے پہلے اخبار نویس تھے اور پروپیگنڈہ کا فن ان کی صناعی کا مرہون منت تھا۔ انہوں نے حوا کو بہکا کر آدم اور حوا کے خلاف جو کامیاب پروپیگنڈا کیا اس کا نتیجہ آج آپ کو اور ہمیں اس وسیع و عریض کائنات کی صورت میں نظر آرہا ہے۔ حضرت عزرائیل کی تمام عمر ادھر ادھر پروپیگنڈ کرتے گزری وہ اخبار نویسوں کے لئے منبع الہام تھے اور ان کی وفات صحافتی برادری کے لئے ایک صدمۂ جانکاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔"

بذلہ سنج شاعر اس پر دل سوز نظمیں لکھیں گے اور واعظوں اور علماء کے طبقے میں بھی ہل چل مچ جائے گی اور وہ کہیں گے:

"شیطان گمراہ کر کے ہمیں اس بات کا موقع دیتا تھا کہ ہم کفر کے فتووں کے لٹھ سے ان کی اصلاح کریں۔ لیکن اس کی موت نے ہم سے یہ موثر طریقہ چھین لیا ہے۔ وہ مر چکا ہے، اب دنیا میں حکومت نیکی کی ہوگی۔ افسوس کہ اب تقریریں کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی موضوع نہیں رہا۔ اب ہم کیا بولیں؟"

سیاسی لیڈروں کو یہ خیال ستائے گا کہ شیطان کی موت سے سیاست کا بازار سرد پڑ جائے گا اور اس بات کا اثر لازمی طور پر ہماری اقتصادی حالت پر ہوگا۔ دنیا کے جنگ جو ڈکٹیٹر اس بات پر افسوس کریں گے کہ اب جنگ کے لئے بہانے تراشنے کا فن انہیں کون سکھائے گا؟ وہ حسرت سے اپنے آلاتِ حرب پر نظر کریں گے اور "ہائے شیطان" پکار کر خاموش ہو جائیں گے۔ البتہ فرشتے ضرور اس واقعے پر مسرور ہوں گے اور سرگوشیوں میں ایک دوسرے سے کہیں گے "اچھا ہوا مر گیا۔ کم بخت نے بہت پریشان کر رکھا تھا۔ اب جب تک خدا کوئی نیا شیطان نہیں بناتا ہم چین کریں گے۔" اور جبرائیل پکار اٹھے گا "خاموش رہو۔ وہ ہم سب کا استاد تھا۔ شیطان کی اولاد کہے گی: "ابا جان تم خوش نصیب تھے کہ مر گئے ورنہ یہ اولادِ آدم گناہ خود کرتی اور لعنت تم پر بھیجتی رہتی اب یہ اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہوں گے۔"

انعامی پیشکش ۱۳۷

پندرہ سو =/1500 روپے کے انعامات پیش کئے جائیں گے۔

ذیل میں دس سوالات دیئے جارہے ہیں۔ آپ ان کے جوابات ۱۵ مارچ ۱۹۹۵ء تک ہمیں روانہ کردیں۔ جوابات پوسٹ کارڈ پر لکھ کر اس کی پشت پر ٹوکن چسپاں کردیں۔ جو جوابات ۱۵ مارچ کے بعد یا بغیر ٹوکن کے موصول ہوں گے انھیں مسترد کردیا جائے گا۔

انعام کی تفصیل :-

بالکل صحیح جوابات پر چھ سو روپے انعام میں دیئے جائیں گے۔ اگر صحیح جوابات ایک سے زائد موصول ہوئے تو چھ سو روپے سب کے درمیان برابر برابر تقسیم کئے جائیں گے اگر ایک بھی حل بالکل صحیح موصول نہیں ہوا تو چھ سو روپے کا انعام سوخت ہو جائے گا۔ ایک غلطی والے حلوں پر چار سو روپے انعام میں دیئے جائیں گے۔ اگر ایک سے زائد حل موصول ہوئے تو چار سو روپے سب کے درمیان برابر برابر تقسیم کئے جائیں گے۔ اگر ایک بھی حل ایک غلطی والا موصول نہیں ہوا تو چار سو کی رقم سوخت کردی جائے گی۔ دو غلطی والے حلوں پر تین سو روپے انعام میں دیئے جائیں گے اگر ایک سے زائد حل موصول ہوئے تو تین سو روپے سب کے درمیان برابر برابر تقسیم کئے جائیں گے۔ تین غلطی والے حلوں پر دو سو پچاس روپے انعام میں دیئے جائیں گے۔ اگر ایک سے زائد حل موصول ہوئے تو دو سو پچاس روپے سب کے درمیان برابر تقسیم کردیئے جائیں گے۔ تین سے زیادہ غلطیوں پر کوئی انعام نہیں ملے گا نہ ان کا نام شائع کیا جائے گا۔ پہلے تین غلطیوں پر انعام نہیں تھا۔ اس ماہ سے تین غلطیوں پر بھی انعام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

نوٹ :- بعض افراد اپنا پتا واضح نہیں لکھتے اس صورت میں انعام کی رقم ان تک پہونچانے میں ہمیں دشواری ہوتی ہے۔ ہمیشہ اپنا پتا مکمل اور صاف صاف لکھیں۔ (منیجر)

سوال ۱ : ناجیہ قرآن حکیم کی کس سورۃ کو کہتے ہیں؟
سوال ۲ : قرآن حکیم کا ترجمہ سب سے پہلے کس زبان میں ہوا؟
سوال ۳ : قرآن حکیم میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کیا کہا گیا؟
سوال ۴ : قرآن حکیم میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کس چچا کا نام آیا ہے؟
سوال ۵ : اس اُمت کو "ملّتِ بیضاء" کیوں کہتے ہیں؟
سوال ۶ : خاتونِ اُحد، کس خاتون کو کہتے ہیں؟
سوال ۷ : دلّی تو دل والوں کی ہے ــــ یہ مقولہ کس کا ہے؟
سوال ۸ : قتیل شفائی کا اصلی نام کیا ہے؟
سوال ۹ : یہ شعر کس شاعر کا ہے؟

سر میں سودا نہ رہا پاؤں میں بیڑی نہ رہی
میری تقدیر میں تھا بے سر و ساماں ہونا

سوال ۱۰ کیا آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب اس پتہ پر بھیجیں

انعامی پیشکش ۱۳۷ ماہنامہ طلسماتی دنیا محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴

انعامی پیشکش ۱۱۱ کے صحیح جوابات

اور انعام پانیوالے خوش نصیب قارئین کے اسماء گرامی

۱	حضرت زید بن ثابتؓ	۲	سورۂ فاتحہ	۳	توریت	۴	حضرت حمزہؓ	۵	حضرت عباسؓ	۶	بلیا	۷	کفن	۸	مولانا عامر عثمانی

۹	پیدائش ۲۹ فروری کو ہوئی	۱۰	ہذا آخود

اس مرتبہ بالکل صحیح حل ایک بھی موصول نہیں ہوا۔ ایک غلطی والا ایک حل موصول ہوا۔ اس میں ایک غلطی کتاب الزوج والی تھی جو سب ہی حلوں میں تھی۔
کتاب الزوج کا صحیح جواب "توریت" صرف دو حلوں میں تھا۔
سید طفیل احمد ۱۳۵۶ کلاں محل دریا گنج۔ نئی دہلی ۲
شہر بانو ۱۳۵۶ کلاں محل دریا گنج۔ نئی دہلی ۲ — ان دونوں حلوں میں دو غلطیاں دوسری موجود تھیں۔

ایک غلطی والا صرف ایک حل موصول ہوا۔ انہیں تین سو روپے انعام میں دیئے جائیں گے۔
محمد افضال قریشی، محلہ قصاب پورہ احمد آباد، گجرات — غالباً یہ پتہ مکمل نہیں ہے۔
ازراہ کرم مکان نمبر تحریر فرمائیں یا خط سے مطلع کریں کہ یہ پتہ کافی ہے آپکا خط آنے پر منی آرڈر روانہ کیا جائے گا۔ (منیجر)

مقامی حضرات ۱۵ مارچ ۱۹۹۵ء کو اپنا انعام قاسمی بیت المال محلہ پٹھانپورہ سے حاصل کرلیں۔ بیرونی انعامات کی رقومات روانہ کرنے میں تاخیر ہوگئی تھی، اسکے لیئے معذرت چاہتے ہیں۔ ماہِ مبارک میں سبھی انعامات روانہ کردیئے گئے ہیں۔ (منیجر)

دو غلطی والے کل ۲۰ حل موصول ہوئے، ان حضرات کو ۲۰ روپے فی کس دس روپے انعام میں دیئے جائیں گے۔

۱۔ محمد یامین محلہ عبدالحق دیوبند
۲۔ شاہدہ رخسار محلہ عبدالحق دیوبند
۳۔ مہرالنساء۔ محلہ عبدالحق دیوبند
۴۔ عارف عثمانی۔ محلہ ابوالمعالی دیوبند
۵۔ زینت عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
۶۔ عاطف عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
۷۔ فیضان الہٰی عثمانی سرائے پیرزادگان دیوبند
۸۔ حافظ ذیشان احمد صدیقی۔ سیکری ضلع مظفر نگر
۹۔ فرزانہ۔ معرفت حافظ ذیشان احمد صدیقی۔ سیکری ضلع مظفر نگر
نجمہ حسن، ۲۷ سمترا شاہی۔ مظفر نگر
۱۱۔ ام کلثوم سیکری ضلع مظفر نگر
۱۲۔ عبدالقادر عارف آزاد چوک محلہ گدیواڑہ دیوبند
۱۳۔ رابعہ زینب آزاد چوک معرفت عارف عثمانی گدیواڑہ دیوبند
۱۴۔ خورشید احمد آزاد چوک گدیواڑہ دیوبند
۱۵۔ اسماء پروین آزاد چوک گدیواڑہ دیوبند
۱۶۔ حجاز عثمانی آزاد چوک گدیواڑہ دیوبند
۱۷۔ سید طفیل احمد ۱۳۵۶ کلاں محل دریا گنج، نئی دہلی ۲
۱۸۔ شہر بانو ۱۳۵۶ کلاں محل دریا گنج نئی دہلی ۲
۱۹۔ تصور حسین جنرل مرچنٹ مین مارکیٹ غازی آباد
۲۰۔ اختر میاں نزد مسجد محلہ قاضی ٹولہ مراد آباد

ذہنی

امتحان ۹

ورزش

صحیح جواب دینے والے افراد کے درمیان
ایک ہزار روپے کی دینی اور ادبی کتابیں عام۔
قیمت سے انعام میں دی جائیں گی۔
فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ رقم بطور انعام دی
جائے گی۔ لیکن قارئین کے اصرار پر انعام میں
کتابوں ہی کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جارہا ہے۔

آپ کے جوابات ہمیں ۱۵ مارچ تک مل جانے
ضروری ہیں ورنہ شریک مقابلہ نہ ہو سکیں گے۔
اپنے جوابات کے ساتھ ٹوکن ضرور روانہ کریں جواب
پوسٹ کارڈ پر لکھیں اور پوسٹ کارڈ کی پشت پر
ٹوکن چپکا دیں (منیجر)

اللہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں ایک
چیز ایسی بھی ہے جو بندوں کو نظر آتی ہے اور وہ چیز
اللہ تعالیٰ کو دکھائی نہیں دیتی بتائیے وہ چیز کیا ہے؟

جواب اس پتے پر دیں

امتحان ۹ ماہنامہ طلسماتی دنیا، محلہ ابوالمعالی دیوبند

امتحان نمبر: ۷

صحیح جواب: ـــــ اس وقت دن تھا۔

مندرجہ ذیل حضرات نے امتحان نمبر ۷ کا جواب صحیح دیا۔ ان سب کو ایک ہزار روپے کی کتابیں فی کس ۱۸ روپے پچاس پیسے کی کتابیں انعام میں دی جائے گی۔

مقامی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنا انعام ۵ ہ مارچ ۱۹۹۵ء کو دفتر کی بیت المال سے آکر حاصل کرلیں۔ (منیجر)

ـــ پتہ: ـ ماہنامہ طلسماتی دنیا دوحان مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

انعام کے حقداروں کے اسمائے گرامی اور پتے

۱۔ بشریٰ عثمانی بڑی حویلی محلہ ابوالمعالی دیوبند
۲۔ لبنیٰ صدیقی۔ دیوان دیوبند
۳۔ آسیہ صدیقی۔ محلہ قلعہ دیوبند
۴۔ عاطفہ عثمانی معرفت عارف عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
۵۔ زینت عثمانی معرفت عارف عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
۶۔ فرمان الٰہی عثمانی معرفت احتشام الٰہی عثمانی محلہ سرائے پیرزادگان دیوبند
۷۔ محمد اطہر خان ڈاکٹر تسلیم احمد محلہ قلعہ ستادروالی گلی دیوبند
۸۔ بشریٰ خان ارشد خاں محلہ پٹھانپورہ دیوبند
۹۔ عبدالرحمٰن بڑی حویلی محلہ ابوالمعالی دیوبند
۱۰۔ رضی عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
۱۱۔ عبدالقادر عارف عثمانی گترے والے مولانا آزاد چوک دیوبند
۱۲۔ سہیل ہاشمی بن کلیم ہاشمی نزد مولانا آزاد چوک دیوبند
۱۳۔ خورشید احمد، مولانا آزاد چوک دیوبند
۱۴۔ محمد عارف یوسف معرفت قاضی مرغوب احمد مولانا آزاد چوک دیوبند
۱۵۔ محمد نازش عثمانی محلہ لال مسجد دیوبند
۱۶۔ محمد ولی اللہ محلہ خانقاہ مسرور منزل کمرہ ۱۵ دیوبند
۱۷۔ حسین احمد راہی کمرہ ۱۵ رواق خالد دارالعلوم دیوبند
۱۸۔ نواب اسلام خاں۔ محلہ سرائے قلندر بخش ۱۰ شاہ بہلول سہارنپور
۱۹۔ محمد قمر۔ ۲۵۰۷ بارہ دری بلیماران چاندنی چوک دہلی ۱۱۰۰۰۶
۲۰۔ کمال انصاری، ناز ٹیلرس مسجد شیخ فرخ سہارنپور
۲۱۔ ترنم مسافر یدی معرفت ابرار احمد کاردنگ محلہ آگی سرائے قلندر بخش روڈ سہارنپور
۲۲۔ ام کلثوم سیکری ضلع مظفر نگر
۲۳۔ نجمہ حسن ۲۷ سقراشاہی ضلع مظفر نگر
۲۴۔ حافظ ذیشان احمد صدیقی۔ سیکری ضلع مظفر نگر
۲۵۔ فرزانہ معرفت حافظ ذیشان احمد صدیقی سیکری ضلع مظفر نگر
۲۶۔ سید عابد حسین زیدی۔ ڈاک بنگلہ کے پاس گنج باسودہ۔ ایم پی
۲۷۔ طارق۔ نادلٹی ایمپوریم بازار نصراللہ خاں رامپور
۲۸۔ فضل الرحمٰن خاں۔ ۲/۲۴۳ وزیر گنج فیض آباد
۲۹۔ محمد فیض الرحمٰن قاسمی مدرسہ اشرف العلوم مسلم پور دالے بی پوسٹ کرشن نگری تعلقہ ممبر پور ضلع
۳۰۔ عبدالکریم معہد العلوم اسلامیہ باکم پوسٹ چتوڑا ے پی
۳۱۔ شیخ مکتوب احمد عباسی اسٹار لائٹ ہاؤس بازار نخاسہ سہارنپور (یوپی)
۳۲۔ محمد ناصر عزیز نجیب آباد مدرسہ عربیہ رحمانیہ روڑکی
۳۳۔ محمد احمد ریکل آٹو موبائلس محبوب گنج حیدرآباد
۳۴۔ ڈاکٹر محمد حنیف انصاری نئی بستی سادات ضلع مرادآباد محلہ شکریہ والا
۳۵۔ نذیر احمد، نذیر جنرل اسٹور اسٹیشن روڈ، نچیر پال اے پی
۳۶۔ ضیاء الرحمٰن ابن مفتی جمیل الرحمٰن ۱۲۵ سرائے قانون گویان پرانا بازار بہادر پور ضلع غازی آباد
۳۷۔ محمد عارف ربانی محلہ ٹولی کالان اسٹریٹ ۵ سہارنپور (یوپی)
۳۸۔ ایم افضل ٹیلرس مکان نمبر ۱۱۴ نزد مسجد کدوموں والی محلہ قاضی سہارنپور
۳۹۔ محمد وسیم اختر معرفت محمد نسیم اختر (ٹیچر) نسیم میموریل اسکول شاہ بہلول اسٹریٹ سہارنپور
۴۰۔ عبدالمنان عرف منا چرم فروش۔ گلی نمبر ۳ کمیلہ کالونی۔ محلہ ابراہیم آباد سہارنپور
۴۱۔ محمد ادریس محمد مسلم قیدی۔ مقام و پوسٹ، بندہ کلاں ایٹ پوسٹ محمد آباد ضلع غازی پور
۴۲۔ ندیم اشرف۔ بنگلہ آزاد خاں رامپور
۴۳۔ زاہدہ پروین مکان نمبر ۲۱۷۵ سیکٹر ۲۵ سی چنڈی گڑھ
۴۴۔ ارجمند خان معرفت عبدالقادر خان محلہ کوٹ گلی نمبر ۲ مکان نمبر ۷ اجین۔ ایم پی
۴۵۔ انیس احمد جلیل ماسٹر ۴۴، گرو دوارہ روڈ چونا بھٹی، مالیگاؤں
۴۶۔ محمد احمد محمد ابراہیم معرفت بانو خانہ) عارفی کشیدہ کاری، گھر نمبر ۲۱ سروے نمبر ۱۰۹ اسلام نگر مالیگاؤں (ناسک)
۴۷۔ اسرار احمد نیپال وارڈ ۱۲
۴۸۔ اسرار احمد معرفت حجازی عثمانی چوک بازداران سہارنپور
۴۹۔ احمد اللہ ولد آفاق (پتہ سمجھ میں نہ آسکا۔ جو صاحب بھی ہوں توجہ دیں)
۵۰۔ عائکہ عزیز رامپور
۵۱۔ شرافت علی مکان نمبر ۹/۲۷/۲۴ ڈھولی کھال سہارنپور
۵۲۔ محمد یامین محلہ عبدالحق دیوبند
۵۳۔ مہر النساء معرفت محمد یامین محلہ عبدالحق دیوبند
۵۴۔ شاہدہ رضا معرفت محمد یامین محلہ عبدالحق دیوبند

خوفناک حویلی

قسط ۹

رابعہ بانو شاہین

گڈو کی سالگرہ کی تیاریاں خالو جان لگاتار ایک ماہ پہلے سے کرتے رہے تھے گھر میں خوشی اور مسرت کا ایک مہینے تک عجیب و غریب ماحول بنا رہا۔ ہر رات رقص و سرور اور قہقہوں اور چہچہوں میں کٹ جاتی تھی۔ اور ہر دن طرح طرح کے پروگرام بنانے میں گزر جاتا تھا۔ بظاہر سالگرہ تھی۔ لیکن ایسا لگتا تھا کہ جیسے گڈو میاں کی شادی ہونے والی ہے۔ ہماری نانی جو حد سے زیادہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں وہ بھی سفید دوپٹہ اوڑھ کر روزانہ اس طرح ناچا کرتی تھیں جیسے کسی رقاصہ کو معاوضہ دیکر بلایا گیا ہو۔ خالہ جان اس طرح خوشی میں ڈوبی ہوئی نظر آتی تھیں کہ جیسے انکے سگے بیٹے کا بیاہ ہونیوالا ہو۔ ماما زبیر کمسن بچوں کی طرح اچھلا کرتے تھے۔ اور ہر وقت اس طرح گنگناتے رہتے تھے جیسے کوئی کسان آسمان پر کالی کالی گھٹائیں دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھتا ہے اور خود بخود بے اختیار اس کی زبان نغمہ سرا ہو جاتی ہے۔ خالو جو بے حد سنجیدہ اور بردبار تھے وہ بھی ہم بہن بھائیوں کا غم غلط کرنے کیلئے اس درجہ بات بات پر ہنسی مذاق کیا کرتے تھے کہ میں بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی کہ آخر انہیں ہو کیا گیا ہے۔؟ ان کی سنجیدگی کہاں چلی گئی! لیکن مجھے فوراً ہی یہ خیال آجایا کرتا تھا کہ دوسروں کی خوشی کیلئے اپنے اصولوں کو پامال کر دینا اور بچوں کو دولت تبسم عطا کرنے کیلئے اپنی عمر گھٹا کر خود بچے بن جانا ہمیشہ ہی سے اچھے اور معیاری لوگوں کا شیوہ رہا ہے اور اپنے بڑے پن کا مظاہرہ کرنے کیلئے یہی کردار آج میرے خالو بھی ادا کر رہے ہیں۔

گڈو کی سالگرہ پر خاندان بھر کو مدعو کیا گیا تھا۔ اقارب کے علاوہ خالو اور پاپا کے دوستوں کی تعداد ایکہزار سے کہیں زیادہ تھی۔ مجموعی طور پر لگ بھگ دو ہزار لوگ اس سالگرہ میں مدعو تھے۔ باہر کے بعض مہمان سالگرہ سے دو دن پہلے ہی آگئے تھے۔ دو تین دن تک حویلی میں خوب اُدھم کود اور دھاچوکڑی مچی رہی ہر شخص عیش و طرب اور فرحت و انبساط میں مستغرق تھا۔ اور ہر ذات ماحول میں خوشی کی خوشبو بکھیرنے میں معروف نظر آتی تھی۔ میں بھی اگرچہ اس خوشی کے ماحول سے بے حد متاثر تھی لیکن اس کے باوجود بھی میرے حساس اور شیشے سے زیادہ نازک دل کو اپنی ممی اور پاپا کی یاد مسلسل ستاتی تھی۔ اس لئے میرا دل خوشی کے اس ماحول سے کچھ اچاٹ اچاٹ رہتا تھا۔ میں جب بھی کسی مرد کی آواز سنتی۔ نہ جانے کیوں مجھے ایسا لگتا کہ جیسے میرے پاپا مجھے صدائیں دے رہے ہوں۔ مجھے پکار رہے ہوں۔ اور میں جب بھی کسی عورت کو اٹھلاتے ہوئے دیکھتی تو مجھے اپنی ممی کی یاد آجاتی۔ اور مجھے ایسا لگتا کہ جیسے ممی نے پاپا کی خاطر آج خود کو سنوار رکھا ہے اور یہ اداؤں کی بارشیں پاپا کی خوشی کیلئے ہو رہی ہیں۔ نہ جانے کیوں مجھے سبھی مردوں میں اپنے پاپا اور سبھی عورتوں میں اپنی ممی کا عکس جھلملاتا دکھائی دیتا تھا۔ مجھے ایسا لگتا تھا کہ جیسے ہر وجود ایک شیشے کی بوتل ہے اور اس بوتل میں میرے ممی پاپا بند ہیں۔ اور جب کسی گوشے میں کھڑے ہو کر میں دو میاں بیوی کو باہم پیار کی گفتگو کرتے یا آپس میں محبت بھری چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے دیکھتی تو مجھے ممی اور پاپا کا آپسی تعلق اور پیار یاد آجاتا وہ دونوں ایکدوسرے کے کس درجہ دیوانے تھے۔ پاپا اگر جسم تھے تو ممی اس جسم کی روح تھیں۔ پاپا اگر کسی پھول کا رنگ تھے تو ممی اس پھول کی خوشبو تھیں پاپا اگر گیت تھے تو ممی اس گیت کی موسیقی تھیں۔ میرے پاپا سرتاپا اخلاص تھے اور میری ممی سرتاپا محبت تھیں۔ کتنا تعلق تھا پاپا اور ممی میں۔ وہ پھول کی پتیوں کی طرح آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ وہ انگوٹھی اور نگینے کی طرح ایکدوسرے میں پیوست تھے وہ ہوا اور بادل کی طرح ایک دوسرے میں کھوئے رہا کرتے تھے وہ دونوں سدا ایک ساتھ رہے اور ایک ساتھ ہی دونوں کا جنازہ قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔ میری پاگل نگاہیں ممی اور پاپا کی جستجو کرتے کرتے تھک جاتی تھیں اور میں خود بھی تھک کر چور ہو جاتی تھی۔ لیکن وہ دونوں مجھے ہر جگہ محسوس ہوتے اور کسی جگہ نظر نہ آتے۔ جانے کے بعد کون واپس آیا ہے جو وہ آجاتے اور اس دنیا سے پردہ کرلینے کے بعد کس نے اپنا چہرہ دکھایا ہے۔ جو وہ دکھاتے۔ جب میں تھک جاتی تو خیالات کی وادیوں میں بھٹک جاتی۔ اور وہاں میں ان کو تلاش کر لینے میں کچھ دیر کے لئے کامیاب بھی ہو جاتی۔ لیکن یہ خیالات کے اڑن کھٹولے کتنی ہی اونچی اڑان اڑلیں یہ انسان کو چند منٹ کی خوش فہمی کے ماسوا اور دے ہی کیا سکتے ہیں۔ اس لئے میں

خیالات کی خوبصورت دنیا سے اپنی اینٹ اور پتھر کی اس بدصورت دنیا میں واپس آجاتی جہاں میرے ماں باپ غائب تھے۔ میں موجود تھی اور مجھے چاہنے والے غائب تھے۔ انسان ساری زندگی بھی چاہا جا سکتا ہے۔ اس کے رشتے دار بھی اسے چاہتے ہیں۔ اس کے یار دوست بھی اسے چاہتے ہیں۔ اس کے اہل وطن اور اڑوس پڑوس والے بھی اسے چاہا کرتے ہیں لیکن۔ سگے ماں باپ کی چاہت کا رنگ تو کسی بھی چاہت میں نظر نہیں آتا۔ یہ رنگ جب کافور کی خوشبو کی طرح اُڑ جاتا ہے تو عمر بھر ہاتھ پیر مارنے کے بعد بھی دوبارہ میسر نہیں ہوتا۔

اس دنیا میں ہر چیز بکتی ہے۔ غم کا دھواں بکتا ہے۔ پیار کی خوشبو بکتی ہے۔ بستر کی سلوٹیں بکتی ہیں۔ عزت بکتی ہے۔ مانگیں بکتی ہیں۔ سندور بکتے ہیں۔ بدن بکتے ہیں۔ دل بکتے ہیں۔ نفاق بکتا ہے۔ اخلاص بکتا ہے، دوستی بکتی ہے، دشمنی بکتی ہے، جوشیوں کا بانکپن بکتا ہے۔ اپنے بکتے ہیں، غیر بکتے ہیں۔ امیر بکتے ہیں۔ غریب بکتے ہیں۔ عبادتیں بک جاتی ہیں۔ ریاضتوں کے دام لگ جاتے ہیں۔ آرزوئیں بکتی ہیں۔ دولہا بکتا ہے۔ محبتیں تجارتوں کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں۔ نگار خانے بکتے ہیں اور صنم خانے بھی فروخت ہو جاتے ہیں، ایمان بک جاتے ہیں اور کفر بھی نیلام ہو جاتا ہے۔ ہر چیز کی ایک قیمت ہے اور ایک مول ہے۔ دنیا کے بازار میں آپ پیسہ لیکر چلے جائیے جو دل چاہے خرید کر لے آئیے۔ لیکن کاروبار کی اس منڈی میں باپ کی شفقت اور ماں کی ممتا کسی بھی قیمت میں دستیاب نہیں ہوتی۔ انسان تمام عمر بھی اگر دنیا کے چپے چپے پر اپنے ہاتھوں میں چاند سورج لیکر بھٹکتا رہے تو بھی اس کو اپنے ماں باپ کی محبت کا قیمتی سرمایہ ایک بار کھو جانے کے بعد دوبارہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ماں باپ کی محبت کا رنگ تو اس رنگ حنا کی طرح ہے جو ایک بار اُڑ جاتا ہے تو بس اُڑ ہی جاتا ہے۔ کتنا بھی بھٹکیے کیا حاصل؟ اور میں بھی اسی طرح بھٹکتی ہوں ـــــ کبھی حقیقت میں کبھی خیالوں میں۔ اور تلاش کرتی ہوں ماں باپ کی محبت کا مفہوم کبھی جوابوں میں کبھی سوالوں میں۔ لیکن مجھے تو کسی بھی جگہ مایوسی کے اندھیرے کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ ماں باپ کی محبتوں کا چاند جب ایک بار غروب ہو جاتا ہے تو پھر دوبارہ نہ یہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور نہ ہی مغرب سے، بادل ہو یا مطلع صاف ہو یہ چاند گیا تو بس گیا۔

میں گھر میں بکھری ہوئی نت نئی خوشیوں کے ہوتے ہوئے اپنے ماں باپ کی جدائی کا احساس کرتی رہتی اور چپ چپ کر روتی رہتی۔ میں سالگرہ کی تیاری کے دوران بظاہر ہنستی بھی تھی۔ قہقہے بھی لگاتی تھی۔ اپنے ننھے منے بھائی کے بار بار بوسے بھی لیا کرتی تھی۔ خالہ خالو کے اصرار پر نغمیں بھی سناتی تھی۔ اور ہلکا پھلکا مشرقی انداز کا رقص بھی کر لیا کرتی تھی۔ لیکن میرے دل کی وادیوں میں ہر وقت درد و غم کی دھند بکھری رہتی تھی اور ایسا لگتا تھا کہ جیسے یہ دنیا چند گھڑیوں کی ہے اور اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہے۔ دور دور تک بس دھندھ ہی دھندھ ہے۔ گہرا ہی گہرا ہے۔ یہ اچھل کود، یہ خوشیوں کے تماشے، یہ زرق برق لباس، یہ چاند کی چاندنی

یہ محفلوں کا رنگ، یہ ہارمونیم کی آواز، یہ ڈھولک کی تھاپ اور یہ خونی رشتوں کی گرمجوشیاں کیا حقیقت ہے ان سب چیزوں کی اگر سینے میں دل ہی مر گیا ہو۔ جب دل میں غموں کی ایک قیامت برپا ہو تو پھر باہر کی بہاروں اور خرمستیوں کی قیمت ہی کیا ہے؟ یہ تو پھر سب بے قیمت اور بے حیثیت ہیں ـــــ آنکھیں نہ ہوں تو چشمہ کس کام کا ؟ انگلیاں ہی نہ ہوں تو انسان انگوٹھی کا کیا کرے۔!!

آہ!ـــ افسردہ دل اور مضطرب روح کے ساتھ ہنسنا کتنا بڑا کمال ہے۔ یہ بات پوچھیئے ان لوگوں سے جو غموں اور دکھوں کے دریا میں گلے گلے ڈوب کر بھی دوسروں کے لئے مسکراتے ہیں۔ جھومتے ہیں اور گیت گاتے ہیں۔ یہ بات پوچھیے ان بادلوں سے جو اپنے خون کا پانی بنا کر وادیوں میں بکھرتے ہیں کہ کھیتیاں ہری بھری ہو جائیں اور درختوں کے دامن پھلوں اور پھولوں سے بھر جائیں۔ اور کسانوں کے گھر میں جشن و عشرت کی محفلیں جاگ اٹھیں۔ میں کہتی ہوں کہ یہ بات پوچھیئے ان لوگوں سے جن کے دلوں میں رنج و الم کی بھٹیاں سلگتی رہتی ہیں۔ جن کی نس نس میں شعلے بھڑکتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی وہ لوگ اپنے جسم کی فصیلوں پر خوشی کے دیپ جلاتے دوسروں کیلئے ٹھنڈے شربت کا پیالہ بنے رہتے ہیں۔ غم کے انگاروں کو سینے میں چھپا کر خوشی کی برف بانٹنا اور دل میں دہکتے ہوئے ایک دوزخ کو دبا کر جنت کی ٹھنڈی ٹھنڈی نعمتیں اہل دنیا میں تقسیم کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ یہ ایک فن ہے۔ ایک آرٹ ہے۔ یہ ایک کمال ہے اور یہی انسانیت و عظمت کی معراج ہے۔ میں اپنے خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ میں نے اپنے ماں باپ کی عطا کردہ تعلیم و تربیت کے طفیل درد و کرب کی دہلیز پر ننگے پاؤں کھڑے ہو کر خوشیوں کی پازیب کھنکھنائی ہے۔ شدت درد کو چھپا کر محفل طرب میں مسکراہٹیں لٹائی ہیں۔ زہر غم پیا ہے اور زعفران بکھیرا ہے۔ مردہ دلی کی حالت میں زندگی کا ثبوت دیکر میں نے اپنے اُن بڑوں کے نقش قدم پہ چلنے کی کوشش کی ہے جو ہر قدم پر جان دیتے ہیں۔ لیکن ہر قدم پر کسی نیم مردہ انسان کو ایک نئی زندگی دے کر اپنا جنازہ اپنے ہی ہاتھوں پر اٹھا کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ خود فنا ہو جاتے ہیں لیکن دوسروں کیلئے زندگی کا ایک ماحول پیدا کر دیتے ہیں۔ خود لٹ جاتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو عطا کر جاتے ہیں خود نفرت کے اندھیروں میں بھٹکتے ہیں لیکن گھر گھر میں محبت کے چراغ روشن کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ سالگرہ سے ایک ہفتے پہلے میں بے حد اداس تھی۔ مجھے رہ رہ کر اپنے ماں باپ، اپنا وطن، اور اپنے وطن کے لوگ یاد آ رہے تھے۔ مجھے اپنا وہ گھر یاد آ رہا تھا جہاں میرے بچپن نے اپنے شعور کی آنکھیں کھولی تھیں۔ جس مکان کے صحن میں میں اِکّل دُکّل کھیلا کرتی تھی۔ جس مکان کے دالان میں ایک جھولا تھا۔ میں اس جھولے میں گڈو کو اپنی گود میں لے کر بیٹھ جاتی اور بسمل مجھے جھونٹے دیا دیا کرتا تھا۔ رات آتی تو یہی بسمل مجھے جنوں کی اور بھوتوں کی کہانیاں سنایا کرتا تھا۔ اور میں پوچھا کرتی تھی کہ بسمل بھیا یہ بھوت کیا ہوتے ہیں۔؟ بسمل سمجھایا کرتا تھا کہ بھوت بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کے پَر ہوتے ہیں۔ ان کے بہت بڑے بڑے ناخن ہوتے

ہیں۔ ان کا قد بہت ہی اونچا ہوتا ہے۔ وہ بہت ہی بڑے دکھائی دیتے ہیں۔

بہت ہی بڑے۔ گڈو بیچ میں بول پڑتا تھا۔ اور بڑی معصومیت سے کہا کرتا تھا کیا بھوت ہمارے پاپا سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔؟ لیکن ممی کہتی ہیں کہ ہمارے پاپا تو سب سے بڑے ہیں اور سب سے اچھے ہیں۔؟

آہ ___ کہاں گئیں یہ ساری باتیں۔ کہاں کھو گیا میرا اپنا ماحول۔ تقدیر نے آخر ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا۔؟ ہمیں اس طرح برباد کیوں کر دیا۔؟ مجھے اس دن نہ جانے کیا کیا یاد آیا۔ کیسے کیسے خیالات نے مجھے پریشان رکھا۔ ایک عجیب طرح کی ہلچل تھی جس نے میری روح کو جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ میں تمام دن غمزدہ رہی۔ ماضی کی یادیں کسی آسیب کی طرح میرے سر پر منڈلاتی رہیں۔ اور مجھے پریشان کرتی رہیں۔ دل پیپل کے سوکھے ہوئے پتوں کی طرح چٹختا رہا۔ روح کسی میلی سی چادر کی طرح اداس رہی۔ میرے چہرے پر رنج و غم آنکھ مچولی کھیلتے رہے۔ میرے آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھرے رہے لیکن میں اپنے دکھ اور درد کو دنیا والوں سے چھپاتی رہی۔ اور مجھے تو بہر حال ہنسنا تھا ___ یہ خوشی کا موقعہ تھا ___ یہ میرے جان و دل سے زیادہ عزیز بھائی کی سالگرہ تھی۔ میں کسی پر اپنا غم کیسے ظاہر کرتی۔ مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ مجھے کوئی غم نہیں ہے۔ میرا کوئی ماضی نہیں ہے۔ میرے دل میں یادوں کی کوئی پرچھائیں تک نہیں ہے۔ آپ لوگ یقین کریں میرا دل فیوز تھا۔ لیکن پھر بھی نئے بلب کی طرح روشن تھا۔ میں رنجیدہ تھی۔ لیکن پھر بھی مسکرا رہی تھی۔ میرے خیالات پراگندہ تھے مگر میں اپنے چہرے سے سکون اور اطمینان ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں اداکاری کے بل بوتے پر ہی یہ ثابت کرنے میں کامیاب تھی کہ اس وقت مجھ سے زیادہ کوئی دوسرا خوش نہیں ہے۔ میری حقیقت صرف مجھ پر کھلی ہوئی تھی ___ ورنہ ذاتی خوشی کے موقعہ پر سب مجھے خوش ہی سمجھ رہے تھے۔

جی ہاں ___ یہ خوشی تو میری اپنی ذاتی خوشی تھی۔ یہ محفل تو میری اپنی محفل تھی میں اسے مجلسِ ماتم کیوں بنا دیتی۔ جس روز میں بے حد اداس تھی اس سے اگلے دن لکھنؤ سے خالو جان کے دوست یوسف ابراہیم اور ان کی بیگم آرزو تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی کوکب بھی آئی۔ جو میری بہت پکی دوست بن چکی تھی ___ کوکب کا مجھے کافی دنوں سے انتظار تھا۔ اس کے آنے کے بعد میں نے وقتی طور پر اپنے تمام غم بھلا دیئے۔ اس کے بعد سالگرہ تک تمام دن ہنستے کھیلتے گزر گئے۔ خدا خدا کر کے وہ دن آ ہی گیا۔ جس دن سالگرہ کی تقریب ہونی تھی۔ اور جس دن میرے گھر والوں کو اپنے ارمان نکالنے تھے۔

آج حویلی خوشیوں اور مسرتوں کا گہوارہ بنی ہوئی تھی ___ خالو جان نے ہزاروں روپے ڈیکوریشن پر خرچ کئے تھے۔ حویلی دو راتوں سے روشنی میں نہا رہی تھی۔ تمام دیواروں پر چھوٹے چھوٹے قمقمے لگے ہوئے تھے۔ جو جگمگ جگمگ کر رہے تھے۔ درختوں پر بھی چھوٹے قمقمے اس طرح پھیلا دیئے گئے جیسے یہ درختوں ہی کا حصہ ہوں۔ ہر طرف عود و عنبر کی خوشبو بکھری ہوئی تھی۔ کاغذ کے رنگ برنگے پھولوں اور خوبصورت بیلوں سے پورا پنڈال سجایا گیا تھا۔ اسی پنڈال میں کھانے کا انتظام تھا اور کھانے سے فراغت کے بعد اسی میں تھوڑی دیر کیلئے مشاعرہ کا بھی پروگرام طے کر لیا تھا۔ اور اس سے پہلے رسم سالگرہ ہونی تھی۔ عورتیں، مرد، بچے نئے نئے فیشن کے لباسوں میں چلے آ رہے تھے۔ اور خالو اور خالہ سب مہمانوں کا پرجوش طریقے سے استقبال کر رہے تھے۔ طرح طرح کے کھلونے اور گلدستے اور طرح طرح کے قیمتی تحفے گڈو میاں کیلئے لوگ لے لے کر آ رہے تھے اور جو بھی آتا وہ گڈو میاں کو گود میں اٹھاتا اور پیار کرتا۔ پھر اس کے ہاتھ میں تحفہ پکڑا دیتا۔ گڈو میاں بہت خوش تھے ان کیلئے ہزاروں تحفے جمع ہو چکے تھے۔ وہ اپنے دوستوں کو ایک ایک چیز دکھا رہے تھے۔ اور خوش کو خوش تھا کہ یہ سارا اہتمام صرف ان کی ذات کی خاطر ہوا تھا! سچ حویلی میں عجیب سماں تھا۔ غالباً آسمان بھی ہنس رہا تھا۔ زمین بھی شاید قہقہے لگا رہی تھی۔ دنیا بھر کی بہاریں سولہ سنگھار کے ساتھ اپنے چہرے پر امنگوں اور آرزوؤں کی تر و تازگی لئے ہوئے اپنی آنکھوں میں تمناؤں اور مرادوں کا کاجل لگا کر بہ نفس نفیس اور بذاتِ خود ہماری حویلی پر دستک دینے آئی تھیں۔ اس دن یہ حویلی جنت الفردوس کا ایک حصہ لگ رہی تھی۔ اور اس کی چہل پہل دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کائنات کے دل و جگر اسی جگہ سمٹ آئے ہوں۔ جیسے دنیا صرف اس خطۂ زمین کا نام ہو جہاں یہ حویلی قائم تھی۔ اور جیسے یہ دنیا صرف خوشی کیلئے، ہنسی کیلئے، روشنی کیلئے زندگی کے لئے اور زندہ دلی کیلئے بنائی گئی ہو ہمارے مہمان یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب اور قابلِ رشک ہیں کیونکہ حویلی کے انگ انگ سے خوشی اور مسرت کے فوارے چھوٹ رہے تھے ___ کوکب کے وہ جملے آج بھی میرے کانوں میں رس گھولتے ہیں۔ اس نے کہا تھا ___ رابعہ! ___ لطف اور خوشی کسے کہتے ہیں۔ یہ مجھے آج ہی معلوم ہوا ہے ___ رابعہ ___ کتنا مزہ آ رہا ہے۔

ہاں ___ مجھے بھی بہت مزہ آ رہا ہے۔ میں نے جواباً کہا تھا۔ لیکن کوکب نہ جانے کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے خوشیوں کا یہ سارا ڈرامہ کسی قبرستان میں ہو رہا ہے۔ اور یہ زندہ لوگ جو سوٹ بوٹ میں اس خوشی کے ماحول کا ستون بنے ہوئے ہیں۔ شاید یہ سب کے سب مُردے ہیں اور یہ رنگ برنگے کفن پہن کر ہم سب کا بیوقوف بنا رہے ہیں۔ اور اپنی اپنی قبروں سے نکل کر ہم زندوں کو کچھ یاد دلانے کیلئے آئے ہیں۔

پاگل ہے ___ تو تو! تجھے ان فلسفیانہ باتوں سے کبھی نجات نہیں ملے گی۔ جب دیکھو افلاطون کی زبان میں بات کرتی ہے۔ بے شک فلسفے کا امام ارسطو بھی کبھی کبھی جوشِ خوشی سے پھڑک اٹھتا ہوگا اور مست ہو جاتا ہوگا۔ لیکن تیرا حال تو یہ ہے کہ بس ہر حال میں اداس ہی نظر آتی ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ تو گلشنِ عیش و طرب کو قبرستان بتا رہی ہے اور ہماری خوشی کا مذاق اڑا کر رنگ میں بھنگ پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے ___ تف ہے تجھ پر۔ اور سچ بات یہ ہے کہ تجھ جیسے کا کوئی حق نہیں۔ جا دفع ہو۔ کسی کمرے میں جا اور لحاف تان کے لیٹ جا۔

لگو، تو تو بُرا مان گئی ـــــ کیا میں تیری طرح اور سب کی طرح ہنس نہیں رہی ہوں ـــــ میں جانتی ہوں تیری ہنسی۔ جا وہاں محفل میں جا اور کسی اور کا اُلّو بنا۔ میں تیرے چکروں میں آنے والی نہیں ـــــ کوکب کے لب ولہجہ میں شکایت بھی تھی۔ درد بھی تھا اور اپنائیت بھی تھی۔ اور وہ صحیح سمجھ رہی تھی۔ میں دل سے ہنستی ہی کب تھی۔ میری ہنسی تو غم کا کفن پہن کر ہونٹوں پر بکھرا کرتی تھی۔

میں نے اسے اتنا سنجیدہ دیکھا تو رُخ بدل کر کہا۔ بات یہ ہے کوکو میں خوش تو بہت ہوں۔ گڈو میری زندگی ہے اور اس وقت تو یہی میری کائنات ہے۔ لیکن کیا کروں۔ میں اپنے ممی اور پاپا کو بھول نہیں پائی۔ کوشش بھی بہت کرتی ہوں۔ ......ماں باپ بھولنے کی چیز نہیں ہوا کرتے پگلی۔" لگو بولی "تیرا فرض ہے کہ تو زندگی کے ہر قدم پر اپنے ماں باپ کو یاد رکھ۔ لیکن یہ کیا تک ہے کہ ہر وقت بس اُداسی ہی کی بات۔ غموں کا ہی ذکر۔ کس کے ماں باپ اس دنیا میں ہمیشہ رہے ہیں کسی کے کم عمری میں چلے جاتے ہیں اور کسی کے کچھ بعد میں رخصت ہوتے ہیں! اگر ہر انسان تیری طرح یوں غموں کو دل سے لگا کر بیٹھ جائے تو اس نظام کائنات کا تو بیڑہ ہی غرق ہو جائے گا۔ اور خدا کی یہ دنیا تو میرے اور تیرے ہاتھوں ہی تباہ ہو جائے گی۔ جو اس نے کتنی چاہتوں سے بنائی ہے۔

تو ایسی پکی پکی باتیں کیسے کر لیتی ہے۔ میں نے لگو کے ایک چپت مارتے ہوئے کہا۔ چل چھوڑ۔ آ چل وہاں چلیں ـــــ دیکھ وہ شاکرہ باجی کی لڑکی نور کوئی غزل پڑھ رہی ہے۔ میں نے لگو کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا۔ اور اس کے بعد ہم دونوں وہاں جا کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ جہاں نور اپنی پیاری آواز میں میر کی غزل سنا رہی تھی۔ پٹواری اصغر حسین اور ان کی بیگم حسنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور نور کی غزل سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

حویلی میں کیف برس رہا تھا۔ نُور کی بارشیں ہو رہی تھیں۔ فضا پوری طرح مستیوں میں ڈوب چکی تھی۔ کوئی ہنس رہا تھا۔ کوئی گنگنا رہا تھا۔ کوئی لطیفے سُنا رہا تھا۔ کوئی سنانے میں بے خود تھا۔ کوئی سن سن کر ہنس رہا تھا۔ ہر طرف خوشی ہی خوشی تھی۔ اور ہر جانب زندگی اپنی پوری توانائی کے ساتھ رقص کرتی نظر آ رہی تھی۔ اور ہر چیز نشۂ مسرت سے پوری طرح مخمور ہو چکی تھی۔

میں بھی اب اپنے تمام غموں کو بھلا کر اس محفل کا ایک حصہ بن چکی تھی۔ لگو اور میں نور کی غزل سننے کے بعد ماما زبیر کے پاس پہنچے وہ اپنے دوستوں کی جھرمٹ میں بیٹھے پان اڑا رہے تھے اور نہ جانے وہ اپنے یار دوستوں کو کیا بات سنا رہے تھے کہ ہر شخص ہنستے ہنستے دہرا ہوا جا رہا تھا ـــــ جب دل خوش ہوتا ہے تو ہنسنے کیلئے کسی تمہید کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں اس وقت خوش تھی۔ لگو بھی بہت خوش تھی۔ ہم دونوں نے سب کو ہنستا دیکھا تو ہم نے بھی خواہ مخواہ بے تحاشا ہنسنا شروع کر دیا۔

ماما زبیر کے ایک دوست نے پوچھا ـــــ بیٹا تم کیوں ہنس رہے ہو۔؟

تم نے تو ہماری باتیں سنی بھی نہیں۔

میں اور لگو ایک ساتھ بولیں۔ پہلے آپ بتائیں آپ کیوں ہنس رہے تھے؟ اور جب آپ ہنس رہے ہیں تو ہم بھی ہنس رہے ہیں۔ یہ بھی خوب رہی۔ ایک لطیفہ یہ بھی ہوا۔ یہ کہہ کر ماما زبیر نے ایک زوردار زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔ اور ہم سب پھر ہنس پڑے۔ بات غلط ہے یا درست لیکن تجربہ کاروں سے بار بار یہ بات سُنی ہے کہ انسان کو اسی زندگی میں اپنے ایک ایک تبسّم کی قیمت چکانی پڑتی ہے جب تک وہ اپنی آنکھوں کی نمی سے اپنے ہونٹوں کی تازگی کا قرضہ نہیں چکا دیتا اسے موت نہیں آتی۔ جو جتنا ہنستا ہے ایک دن اسے اتنا ہی رونا پڑتا ہے۔

میں حویلی میں زندہ قہقہوں کا عظیم الشان ماحول دیکھ کر لرز رہی تھی۔ کہ آنے والے کل میں اتنے سارے قہقہوں کا بلا سُود قرض ادا کرنے کیلئے ہمیں کس قدر آنسوؤں کی ضرورت پڑے گی۔ کہاں سے لائیں گے ہم آنسوؤں کا اتنا بڑا سمندر جو ہمیں مہاجن وقت کے چنگل سے نجات دلا سکے گا۔ اور ہمارے ایک ایک تبسّم کا معاوضہ ادا کر سکے گا۔

میں اس طرح کے خیالات میں پوری طرح ڈوبنے بھی نہ پائی تھی کہ لگو نے میرا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔

پھر پہنچ گئی بقراط کے قبرستان میں۔؟

نہیں یار ـــــ میں نے خیالات سے بیدار ہوتے ہوئے کہا۔

واہ بھئی ـــــ تیری زبان جھوٹی ہے اور تیرا چہرہ سچ بولتا ہے۔ میں صاف دیکھ رہی ہوں کہ تیرے چہرے پر فکرات اور تردّدات کے کتنے زاویے بن بن کے مٹ رہے ہیں اور مٹ مٹ کے بن رہے ہیں۔

کوکب ـــــ میری جان ـــــ تیری قسم بات یہ ہے کہ مجھے اس دنیا کی کوئی چیز اچھی نہیں لگتی اور نہ جانے کیوں مجھے ہنسنے والا آدمی بہت بُرا لگتا ہے۔ جب کوئی ہنستا ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ وہ مجھے رونے کی دعوت دے رہا ہے۔

آخر یہ جا کر ہوگا کیا۔؟ اپنی سانسوں کا طویل ترین سفر تو کیسے کاٹے گی؟ ہر وقت یہی تو سوچتی ہوں ـــــ ہر وقت اسی غم میں تو گھلی جا رہی ہوں کہ یہ پہاڑ جیسی زندگی کیسے کٹے گی۔ ابھی تو شاید مجھے بہت دنوں تک جینا ہے۔

آ چل کسی کمرے میں چل کر بیٹھیں۔ لگو نے رائے دی اور میں نے اسے فوراً قبول کر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم دونوں ایک کمرے میں بیٹھے زندگی کے مختلف مرحلوں پر باتیں کر رہے تھے۔ کوکب نے اسی وقت مجھے ایک عجیب وغریب واقعہ سنایا۔ اس نے بتایا کہ لکھنؤ میں ایک عورت نے اپنے شوہر کے ظلم وستم سے تنگ آ کر خودکشی کر لی ہے۔ لگو اس مرنے والی کیلئے رحم وکرم کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہنے لگی۔ بے چاری خودکشی کر کے دنیا کے غموں سے نجات پا گئی۔

کوکب! ـــــ لکھنؤ کی ایک بیچاری خودکشی کر کے نجات پا گئی۔ تو اس پر پھر بھی رحم کھا رہی ہے۔ ذرا ان عورتوں کے بارے میں سوچ جو اس دنیا میں

مردوں کی ٹھوکروں میں رہتی ہیں۔ ہر قدم پہ مرتی ہیں۔ ہر قدم پر ان کے ارمان خودکشی کرتے ہیں۔ ان کی تمناؤں اور حسرتوں کی ننگی لاشیں بے گور و کفن ان کے دل کی وادیوں میں پڑی رہتی ہیں۔ کوئی ان پر ہمدردی کی چادر ڈالنے والا نہیں ہوتا۔ پھر بھی وہ زندہ رہ کر بہادری کا ثبوت دیتی ہیں۔ جو مر گیا اس نے تو بقول تیرے نجات پالی۔ بات تو ان زندوں کی ہے جو زندہ ہیں اور مُردوں سے بدتر ہیں۔ قابلِ رحم تو وہ عورتیں ہیں جو اسرت کے نام پر زہر پی رہی ہیں۔ اور سہاگن ہو کر بھی بیواؤں سے بدتر زندگی گزار رہی ہیں۔

میری بنّو ___ میں نے مزید کہا۔ "خودکشی کرنے والا بزدل ہوتا ہے ___ میرے نزدیک، دردِ زندگی اور غمِ جہاں سے راہِ فرار اختیار کرنے والا قابلِ رحم نہیں بُرا ہے۔ اور میرے نزدیک بہادر وہ ہے جو زخمِ دل کو آسمان کا ستارہ سمجھ لے اور پھر اس سے روشنی حاصل کرے۔ اس لئے کہ زخمِ دل ہی منزلِ عافیت کا پتہ دیتے ہیں۔

تو ٹھیک کہتی ہے۔ "گُڑیول"۔ "زندگی کشمکش اور مقابلہ آرائی کا نام ہے اور جس میں یہ دردِ غم کو سہہ جانے کا حوصلہ نہ ہو۔ وہ انسان زندگی اور آدم و حوا کے نام پر ایک دھبہ ہے۔ وہ قابلِ کرم نہیں بلکہ لائقِ سزا ہے۔ کہ اس نے خدا کی سب سے زیادہ خوبصورت اور اہم امانت کو برباد کر دیا۔

کوکب ___ دیکھ میرے ماں باپ مر گئے اور میں زندہ ہوں ___ یہ کہتے ہوئے میری آنکھیں چھلک اٹھیں۔ میری آواز کانپ گئی۔ میں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا ___ میں نے تو خودکشی نہیں کی ___ اور اگر میں خودکشی کر لیتی تو میرے بھائی گڈو کا کیا ہوتا ___ کیوں میری دوست ___ کچھ تو بول ___ کیا زہر کھا کے مر جانا غلط نہ ہوتا۔ کیا ایسا کرنا گڈو پر ظلم نہ ہوتا۔ پلنے کو تو ماں باپ کے مرنے کے بعد بھی لوگ پل جاتے ہیں۔ میرے مرنے کے بعد بھی گڈو پل ہی جاتا۔ پھر بھی میرا وجود اس معصوم کیلئے ماں باپ ہی کی طرح ہے ___ بول یار کچھ تو بول ___ کیا بولوں ___ تیری آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب دیکھ کر میری نبضیں ڈوبنے لگتی ہیں ___ دل ایسا ہو جاتا ہے جیسے غبارے میں سے ہوا نکل جائے۔ پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ جاتی ہے۔ اور کلیجہ تو ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے کسی نے اس میں اسپرنگ لگا دی ہو۔ اچھلنے لگتا ہے اور منہ کو آنے لگتا ہے۔ یہ ساری دنیا مجھے کسی اندھے کنوئیں میں گرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ لپٹنے لگی ___ رابعہ ___ میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں۔ تیرا دکھ میرے لئے قیامت سے بڑھ کر ہے ___ میری پیاری کوکب ___ میں نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا ___ تو اپنے دل کو سنبھال میں نے آنسو پونچھ لئے ہیں۔ تو بھی اپنے اشکوں کو پی لے ورنہ مجھے حکم دے کہ میں تیرے ان آنسوؤں کو اپنی پلکوں پر سجا لوں ___ جا ___ آج کے بعد میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ کبھی نہیں روؤں گی ___ ہنس پگلی ہنس ___ لگا قہقہوں پر قہقہے میں بھی دل و جان سے تیرا ساتھ دوں گی ___ اور اتنا ہنسو گی اتنا ہنسو گی کہ دردِ غم بھی لرز اٹھیں گے۔ اور میرے اصرار پر اس نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا ___ اور میں نے بھی شاید زندگی میں پہلی اور آخری بار زندگی اور بے خودی سے بھرپور ایک ایسا قہقہہ لگایا کہ حویلی کے در و دیوار بھی کانپ اٹھے اور خود میرے جسم کی چولیں ہل گئیں ___ اور یہ تھا میری زندگی کا پہلا اور آخری قہقہہ۔ اس کے بعد پھر کبھی میرے ہونٹوں کا تعارف نہ ہنسی سے ہوا نہ کسی دلفریب تبسم سے ___ یوں زندہ تو میں آج بھی ہوں اور اس وقت تک رہوں گی جب تک خالہ بجہ کا بدن پیوندِ خاک نہیں ہو جاتا ___ لیکن جسے کہتے ہیں زندگی وہ تو میری زندہ میت پر ٹھوکر لگا کر نہ جانے کہاں کھو گئی۔

ہم دونوں کے قہقہوں کی آواز سن کر کوکب کی امّی اَرزدا آ کر کمرے میں آگئیں اور ہم دونوں کو خوش دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ اور ہمیں ہمیشہ ہنستے رہنے کی دعائیں دینے لگیں ___ اسی وقت حویلی میں ایک کہرام برپا ہوا۔ ایسا کہرام کہ جیسے قیامت برپا ہو گئی ہو۔ اور عین اسی وقت لائٹ بھاگ گئی۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا ___ اور ایک عجیب قسم کی دہشت ہر طرف طاری ہو گئی ___ میں اور کوکب ہاتھ پکڑے اندھیرے کا سینہ چیرتے ہوئے پنڈال کی طرف جانے کی کوشش کر رہے تھے جہاں سے شور برپا ہوا تھا۔ اسی دوران ہم نے بعض لوگوں کے رونے کی اور کراہنے کی آوازیں سنی۔ ہمارے بدن پر لرزہ طاری ہو چکا تھا ___ چند لمحوں میں خوشی کا ماحول دریائے درد و کرب میں اس طرح ڈوب گیا جس طرح کشتیاں سمندر میں ڈوب جاتی ہیں ___ اور پھر ان کا سراغ نہیں ملتا۔

ہم نے دیکھا کہ ہر طرف بھگدڑ مچ رہی تھی۔ اور ہر شخص اپنے بیوی بچوں کی تلاش کر رہا تھا۔ حویلی انسانوں کی دہشت ناک چیخوں سے خود کانپ رہی تھی ___ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے در و دیوار گردش میں ہوں ___ چند منٹ کے بعد اچانک لائٹ آگئی ___ پنڈال میں مشعلوں کے گر جانے سے تین چار آدمیوں کی موت واقع ہو گئی تھی ___ تین مرد تھے اور ایک عورت، مجھ پر دہشت طاری ہو گئی۔ جن لوگوں کو میں نے کچھ دیر پہلے ہنستے اور کھلکھلاتے دیکھا تھا وہ اس وقت مردہ پڑے ہوئے تھے۔ سالگرہ کی کوئی بھی رسم ادا کرنے کی نوبت نہیں آئی کہ خوشیاں غموں میں بدل گئیں۔ اور ہر شخص بھاگنے کی تیاری کرنے لگا۔ کیونکہ اس وقت ایک عجیب طرح کی دہشت وہاں پھیل چکی تھی۔ اور خالو جان بھی بہت بدحواس نظر آ رہے تھے اور ہر شخص یوں پریشان تھا کہ لائٹ کیسے بھاگی اور اس سے پہلے جو دہشت ناک قسم کا کہرام برپا ہوا تھا وہ کیا تھا۔ وہ آوازیں ایسی تھیں جیسے ہزاروں انسانوں کو ایک ساتھ ذبح کیا جا رہا ہو۔ اسی وقت خالو جان کے کچھ دوست خالو کو ایک طرف گھسیٹ کر لے گئے اور پھر میں نے دیکھا کہ جس طرف خالو گئے تھے ہر شخص اسی طرف جا رہا تھا۔ میں اور گڈو دونوں حیران و پریشان تھے۔ اور کچھ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ اور ہم دیکھ رہے تھے کہ جو بھی اُدھر سے واپس آ رہا تھا۔ اس کی زبان پر ایک ہی بات تھی کہ بہت بُرا ہوا ___ کمال ہے بھئی ___ ہوا کیسے ___ عجیب معاملہ ہے۔ آخر چکر کیا ہے ___ پہلی بار ایسی بات دیکھنے میں آئی۔ یار یا تعجب ہے

لکھا ہوا۔ اندھیرے میں بھی چمک رہا تھا یار یہ تو عجیب طرح کی گڑبڑ ہے۔ اللہ رحم کرے یہاں سے کھسک لو۔ اس طرح کی باتیں سنکر جب ہم نے ادھر جانے کی کوشش کی تو ہمیں روک دیا گیا۔ خالہ نجمہ نے آکر مجھے روک دیا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ خالہ نجمہ ماما زبیر نانی اماں اور صاعقہ زریں سبھی بُری طرح رو رہے تھے اور کوئی کچھ بتا کر نہیں دے رہا تھا۔ میں نے سٹپٹا کر گڈو کو تلاش کیا تو خالہ نجمہ نے مجھے جھوٹی تسلی دیتے ہوئے کہا کہ گڈو تو سو رہا ہے۔ اس کی فکر نہ کرو۔ اس کے ساتھ خدا ہے۔

گڈو سو رہا ہے ؟ ابھی تو وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ میں نے گھبرا کر جواب دیا۔ اتنی جلدی کیسے سو گیا۔

ہاں ہاں ابھی تمہیں گڈو کے پاس لے چلتے ہیں۔ ان کی اس بات کو سنکر میرے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی —— مجھے کچھ دال میں کالا نظر آیا۔ میں نے رو رو کر گڈو کے پاس جانے کا اصرار کیا اور خالہ نجمہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے میرا ہاتھ پوری سختی کے ساتھ پکڑ رکھا تھا۔

اور تھوڑی دیر کے بعد مجھے سب کے رونے بلکنے کی سسکنے تڑپنے کی وجہ معلوم ہو گئی —— حویلی میں چار انسانوں کی ناگہانی موت کے ساتھ میری زندگی بھی ختم ہو چکی تھی۔ میرا چہیتا بھائی گڈو اپنی سالگرہ سے پہلے ہی دستِ اجل کا لقمہ بن چکا تھا۔ بظاہر اس کی موت کی اور اس کے بے دردانہ قتل کی کوئی وجہ کسی کے سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اس کی لاش کا وہ بھیانک منظر میں آج تک نہیں بھول سکی۔ اس کا سر کچلا ہوا تھا۔ اس کی دونوں آنکھیں غائب تھیں۔ آنکھوں کی جگہ صرف شگاف تھے۔ بازو بھی موجود نہ تھا۔ اس کی لاش کے چاروں طرف خون ہی خون تھا —— اسے انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کیا گیا تھا۔ اس کی لاش قاتل کی وحشت و بربریت کا زندہ ثبوت تھی۔ اس کو کس نے قتل کیا ؟ اور کس نے ایک معصوم بچے کی زندگی لی۔ ؟ کون ہے وہ پاپی جس نے اس بچے کا دردناک قتل کیا ؟ اس وقت ان سوالوں کا کوئی جواب کسی کے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ میں تو اپنے بھیا کی لاش دیکھ کر بے ہوش ہو گئی تھی — جب ہوش آیا تو گھر میں صرف گھر کے افراد تھے۔ کچھ باہر کے مہمان بھی موجود تھے۔ کوکب اور اس کے والدین بھی موجود تھے۔ لیکن حویلی کی رونق قبرستان کے سناٹے میں بدل چکی تھی۔ گھر کا ہر فرد قبر سے نکل کر آنے والا مُردہ محسوس ہو رہا تھا۔

یہ بات سبھی کیلئے قابل تشویش تھی کہ یہ قتل و غارت گری کس بنا پر ہوئی اگر یہاں کوئی دوسری مخلوق آباد ہے تو کیا ان کو یہ سالگرہ کا ہنگامہ بُرا لگا۔ کیا اُن کی کسی بات سے توہین و تذلیل ہوئی۔ ؟

سیکڑوں انسانوں کا یہ بیان ہے کہ انہوں نے اندھیرے میں کچھ ہاتھ بڑھتے ہوئے دیکھے اور ایک بوڑھے سے انسان کو کئی بار حویلی کے مختلف حصوں میں ہنستا ہوا دیکھا گیا۔ حالانکہ یہ شخص سب کیلئے اجنبی تھا۔ مجھے بیہوشی کے بعد ایک عجیب سی صورت نظر آئی جسے دیکھ کر میں پھر بے ہوش ہو گئی۔ دوبارہ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے ایسا محسوس کیا جیسے میں کسی قبر میں اتار دی گئی ہوں۔ اور میرے اردگرد وحشتناک اندھیرے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

میں یہ بات بتانا بھول گئی کہ سیکڑوں لوگوں نے بچشم خود یہ دیکھا ہے کہ جو ہاتھ اندھیرے میں فضاؤں میں بلند ہو رہے تھے ان پر لکھا تھا ــــ "یہ حویلی خالی کرو"

(باقی آئندہ)

بقیہ: ــــ ۲۲ جن ایک عورت

میں نے اسی وقت جا کر گڑھا کھودا اور بوتل کو دفن کر دیا جو آج تک اسی طرح دفن ہے۔ اس طرح ان بائیس جنات نے میری بہن کا بڑی مشکل سے پیچھا چھوڑا مگر جاتے جاتے انھوں نے میری بہن کو بالکل اجاڑ دیا۔

میری بہن کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ انھوں نے اسکی کوکھ باندھ دی تھی جسکی وجہ سے وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہی۔ دو سال بعد رحمان صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اس طرح ان لوگوں نے جاتے جاتے بھی نسیم کو بری طرح تباہ و برباد کر دیا۔ اس واقعے کے تقریباً ۹ سال بعد میری بہن نسیم بیمار رہنے لگی۔ وہ تقریباً ایک سال بیمار رہی۔ اس عرصے میں ڈاکٹروں نے اسے مختلف بیماریاں بتائیں مگر کوئی بھی صحیح طرح مرض کی تشخیص نہ کر سکا۔ یوں تقریباً اس واقعے کے دس سال بعد نسیم کا انتقال ہو گیا۔

اس داستان کا ایک ایک لفظ سچ پر مبنی ہے۔ اگر کسی کو یقین نہیں آتا تو سنئے لیکن خدا نہ کرے کہ کوئی جن کسی کو اپنی "سواری" بنالے۔

جنّات کی آبادی

اسماعیل وزیر شاہ جنات کا بیان ہے کہ:

عفریت نالابوں، کنوؤں اور گڑھوں میں رہا کرتے ہیں۔ اور شیاطین شہروں، مقبروں، ویرانوں میں رہتے ہیں، طواغیت ایسی جگہ کو پسند کرتے ہیں جہاں خون پڑا ہو۔ چنانچہ یہ مذبح خانے میں اپنا ڈیرا ڈال لیتے ہیں۔ یہ گندگی کے ڈھیروں کو بھی اپنی رہائش کیلئے پسند کرتے ہیں، زوابعہ ہوا میں معلق رہتے ہیں۔ بعض بڑے شیاطین آگ کے قریب بسیرا کرتے ہیں۔ توابیعہ وہ جنات جو عورتوں کی صورت میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے درختوں پر اپنا مقام بنا لیتے ہیں! املی، نیم، برگد اور پیپل کے درخت خاص طور پر انہیں پسند ہوتے ہیں۔ سیاسب پہاڑوں میں بود و باش کرتے ہیں —— جنات کی تمام قسموں میں اکثر افراد انسانوں کو ستاتے ہیں۔ بعض عفریت کی تو یہ حالت ہے کہ وہ خود بڑی طرح فریفتہ ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ صحبت کرنا انہیں عزیز ہوتا ہے! اسلئے عفریت اکثر عورتوں پر چڑھ جاتے ہیں اور ان کے جسم سے فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ (کشف الاسرار)

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مُناظرہ

قسط ۱۳

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ثعبان وتنین کے بیان میں

بادشاہ نے اپنی بائیں جانب نظر ڈالی تو ملخ پر نظر پڑی۔ بہت باریک آواز میں نغمہ سرائی کر رہا تھا۔ پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں تمام کیڑے مکوڑوں کا وکیل ہوں۔ مجھے ان کے بادشاہ نے بھیجا ہے پوچھا وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟ اس نے کہا کہ اس کا نام ثعبان ہے۔ بڑے اونچے پہاڑوں پر رہتا ہے اور ایسی جگہ زندگی گزارتا ہے۔ جہاں نہ گھاس اُگتی ہے نہ درختیں ہوتی ہیں۔ اس جگہ اگر انسان یا حیوان چلا جائے تو ایک دو دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اس کی رعیت کون ہے ملخ نے کہا تمام سانپ، بچھو وغیرہ اس کی رعایا میں ہیں اور انسانوں کے گھروں میں رہتے ہیں۔ بادشاہ نے پوچھا کہ وہ اپنی رعایا سے دور اتنی بلندی پر کیوں رہتا ہے؟ ملخ نے کہا کہ اس کے منہ میں زہر ہوتا ہے اور اس کے جسم میں گرمی ہوتی ہے وہ اپنا اور دوسروں کا فائدہ اسی میں محسوس کرتا ہے کہ سب سے الگ تھلگ رہے۔ بادشاہ نے کہا اس کی صورت وسیرت بیان کر۔ ملخ نے کہا اس کی صورت وسیرت بعینہٖ تنین جیسی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ تنین کی صورت وسیرت سے بھی ہمیں واقفیت نہیں کہ کیسی ہے؟ ملخ نے کہا کہ دریائی جانوروں کا وکیل مینڈک حضور کے سامنے موجود ہے۔ اس سے پوچھئے —— بادشاہ نے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں دریائی جانوروں کے بادشاہ کا وکیل ہوں۔ فرمایا کہ اس کا نام ونشان بیان کر، مینڈک نے کہا۔ نام اس کا تنین ہے اور وہ دریائے شور میں رہتا ہے اور تمام دریائی جانور کچھوے، مچھلی، مینڈک وغیرہ اس کی رعیت ہیں —— بادشاہ نے کہا اس کی شکل وصورت بیان کر، مینڈک نے کہا وہ ڈیل ڈول میں سب سے بڑا صورت عجیب وغریب، قد لمبا اور جسم خوب پھیلا ہوا۔ تمام دریا کے جانور اس سے خوف کھاتے ہیں۔ آنکھیں روشن، منہ چوڑا، دانت چھری کی طرح تیز، جتنے بھی دریائی جانور پاتا ہے۔ فوراً نگل جاتا ہے۔ جبکہ اس کو زیادہ کھانے کی وجہ سے بدہضمی کا ڈر ہوتا ہے تو اس وقت کمان کی طرح خم ہو کر سر اور دُم کے زور پر کھڑا ہو جاتا ہے اور بیچ کے دھڑ کو پانی سے نکال کر ہوا میں بلند کرتا ہے اور آفتاب کی حرارت سے اس کا کھانا ہضم ہو جاتا ہے اور بیشتر اس حالت میں بے ہوش بھی ہو جاتا ہے اور اس وقت دریا سے جو بادل اٹھتے ہیں اس کو خشکی میں ڈال دیتے ہیں۔ پھر وہ مر جاتا ہے اور درندوں کی غذا بن جاتا ہے اور کبھی کبھی وہ بادلوں کی ساتھ اڑ کر یاجوج ماجوج کی سرحدوں میں چلا جاتا ہے اور ان کی غذا بن جاتا ہے۔ ویسے تمام جانور اس سے ڈرتے ہیں اور وہ کسی جانور سے نہیں ڈرتا۔ مگر ایک جانور جو مچھر کے برابر ہوتا ہے۔ مگر مچھ اس سے ڈرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ چھوٹا سا جانور بہت زہریلا ہوتا ہے وہ کاٹتا ہے تو مگر مچھ کے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے اور پھر یہ مر جاتا ہے تو سب جانور اس کے جسم کو کھا لیتے ہیں۔ زندگی میں یہ جانوروں کو کھاتا ہے اور مر جاتا ہے تو جانور اس کو کھاتے ہیں اور یہی حال انسانوں کا بھی ہے۔ وہ جانوروں کا گوشت زندگی بھر کھاتے ہیں اور جب انسان مر جاتے ہیں تو قبر کے کیڑے مکوڑے انسانوں کا جسم کھا جاتے ہیں اور شاید یہی دیکھتے ہوئے بعض حکیموں نے کہا ہے کہ ایک کے مر جانے سے دوسرے کی بہتری ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ ۝

یعنی ہم نوبت بہ نوبت زمانہ کو آدمیوں میں پھیرتے رہتے ہیں تاکہ اللہ امتحان کر لے۔ ان لوگوں کا جو ایمان لائے اور گواہ بنائے ان کو اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس کے بعد اس نے کہا کہ سب آدمی گمان کرتے ہیں کہ ہم مالک ہیں اور تمام حیوان ہمارے غلام ہیں —— میں نے جو حیوانوں کا احوال بیان کیا اس سے کیوں نہیں دریافت کرتے کہ سب حیوان مساوی ہیں کوئی فرق نہیں۔ کبھی تو کھاتے ہیں اور کبھی دوسروں کی غذا ہو جاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ انسان حیوانوں پر کس لئے فخر کرتے ہیں۔ حالانکہ جو حال ہمارا ہے وہی ان کا ہے۔ کیوں کہ نیکی بدی بعد مرنے کے ظاہر ہوتی ہے اور اس

دنیا میں سب کا انجام مٹی میں مل جاتا ہے۔ خواہ وہ انسان ہوں یا جانور۔ اس کے بعد اس نے بادشاہ سے کہا۔ کہ انسان جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مالک اور سب غلام ہیں تو یہ ان کا مکر و فریب ہے اور اس پر ہمیں تعجب ہے۔ یہ انسانوں کی جہالت کی بات ہے کہ ایسا تصوّر کرتے ہیں اور ایک خلافِ واقعہ بات پر غرور کرتے ہیں اور اتراتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ وہ کس بناء پر یہ کہتے ہیں کہ وہ تمام چرند و پرند اور درندوں کے حاکم ہیں۔ حالانکہ اگر جنگل کا کوئی درندہ ان کی طرف غصہ سے دیکھ لے تو ان کا پیشاب خطا ہو جاتا ہے بعض جانور ایسے ہیں کہ اگر وہ انسانوں کی بستی میں آجائیں تو یہ انسان اپنے گھر چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ ان انسانوں کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے انہیں جنگلی جانوروں سے دور رکھا۔ ورنہ ان کی خیریت میں فرق آجاتا۔ افسوس کی بات ہے کہ جو جانور از راہِ بدنصیبی ان کے قبضہ میں آگئے ہیں۔ انسان ان پر بھی بے حد ظلم و ستم ڈھاتے ہیں اور خدا کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔

اس کے بعد بادشاہ نے ایک طوطے کی طرف دیکھا جو بہت غور سے ساری باتیں سن رہا تھا ـــــ بادشاہ نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا کہ میں شکاری پرندوں کا وکیل ہوں اور مجھے ہمارے بادشاہ عنقا نے بھیجا ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کہاں رہتا ہے ـــــ طوطے نے جواب دیا۔ دریائے شور کے جزیروں میں بلند پہاڑوں پر رہتا ہے وہاں کسی انسان کا گزر نہیں اور کوئی جہاز بھی وہاں تک نہیں جا سکتا۔

بادشاہ نے کہا۔ اس جزیرے کا احوال بیان کر۔

طوطے نے کہا کہ زمین وہاں کی بہت عمدہ ہے۔ آب و ہوا درمیانی ہے۔ چشمے اور باغات خوشگوار ہیں اور پھل اور پھول بے شمار قسم کے وہاں پیدا ہوتے ہیں۔ جو دیکھنے میں خوبصورت اور کھانے میں خوش ذائقہ۔

بادشاہ نے کہا ـــــ اپنے بادشاہ عنقا کی صورت و شکل پر روشنی ڈال۔

طوطے نے کہا کہ وہ ڈیل ڈول میں تمام پرندوں سے بڑا ہے۔ اڑنے میں قوی ہے۔ اس کے پنجے انتہائی تیز ہیں اور جسم انتہائی پھیلا ہوا ہے اور چونچ تلوار کی طرح تیز دھار والی ہے۔ وہ جس وقت اڑتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے کوئی جہاز ہوا میں اڑ رہا ہو۔ وہ اتنا طاقت ور ہے کہ بڑے بڑے جانوروں کو چونچ میں لیکر اڑ جاتا ہے اور اس کی عادتیں نہایت عمدہ ہیں لہٰذا میں اس پر پھر کسی وقت تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔

اس کے بعد بادشاہ نے انسانوں کی طرف دیکھا۔ انسانوں کی جماعت میں ستر آدمی مختلف قبیلوں کے کھڑے ہوئے تھے ان کی صورتیں اور لباس ایک دوسرے سے مختلف تھے ـــــ بادشاہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جانوروں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ تم نے سن ہی لیا ہے انکے بیانات پر تم غور و فکر کرو اور یہ بتاؤ کہ تمہارا بادشاہ کون ہے۔؟

انسانوں نے جواب دیا۔ ہمارے بادشاہ بہت سے ہیں۔ ہر قبیلہ میں ہمارا ایک بادشاہ ہوتا ہے اس کا اپنا ملک اور فوج ہوتی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ حیوانوں میں باوجودیکہ وہ کثیر ہیں۔ ایک بادشاہ ہوتا ہے اور تم میں باوجودیکہ تم قلیل ہو بہت سے بادشاہ ہوتے ہیں۔

انسانوں کی جماعت میں سے ایک عراقی شخص نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی احتیاج رکھتے ہیں۔ حالات ان کے مختلف ہیں۔ اس لئے بہت سے بادشاہ ان کیلئے چاہئیں۔ دوسرے حیوانوں میں جو ڈیل ڈول میں بڑا ہو وہی بادشاہ بن جانے کا حقدار ہوتا ہے۔ لیکن انسانوں میں ایسا نہیں ہے۔ انسانوں میں وہ بادشاہ بننے کا مستحق ہوتا ہے۔ جس میں ذہن ہو صاحبِ علم ہو اور جو عدل و انصاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس لئے کہ بادشاہ اس لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ تاکہ رعایا میں اگر اختلاف پیدا ہو جائے تو رعایا کسی کی طرف رجوع کر کے انصاف طلب کر سکے۔ انسانوں میں اچھے بادشاہ وہ سمجھے جاتے ہیں جو عادل و منصف اور رعایا پرور ہوں۔ ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی کریں اور انسانوں میں بادشاہی ملازمین کے فرقے بھی بہت سے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس لئے ہوتے ہیں کہ اگر دشمن کی فوج حملہ کر دے تو وہ اپنا دفاع کر سکیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ ہتھیار سے لیس رہتے ہیں۔ بعض کی ڈیوٹی یہ ہوتی ہے کہ چوراچکوں، قاتلوں، جواریوں اور شرابیوں کو سزا دے سکیں اور ان کے خلاف کارروائی کر سکیں۔ ایسے لوگ شہر کے مختلف حصوں میں بھی گشت کرتے ہیں۔ تاکہ مجرمین پر ان کی نگاہ رہے اور بعض وزیر ہوتے ہیں جو حکومت کے نظام کو چلاتے ہیں۔ بادشاہ کے مددگار ہوتے ہیں۔ بعض مفتی اور قاضی ہوتے ہیں جو احکام شریعت کو نافذ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر شریعت کے احکامات نافذ نہ ہوں تو لوگ گمراہ ہو جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کو بھول جائیں اور بعض صرف خدمتِ خلق پر مامور ہوتے ہیں۔ غرضیکہ انسانوں کے بادشاہ کے تحت بہت سی جماعتیں شاہی ڈیوٹی انجام دیتی ہیں اور ان کا مقصدِ حیات انسانوں کی خدمت ہوتا ہے اور اسی کی انہیں تنخواہ ملتی ہے اگر ان میں سے کوئی بھی فرقہ اپنا کام چھوڑ دے تو نظام سلطنت میں فساد پیدا ہو جائے۔ اسی لئے ہمارا بادشاہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے فرائض تندہی سے انجام دیتے رہیں۔ اتنی بہت ساری ذمہ داریاں صرف ایک بادشاہ انجام نہیں دے سکتا۔ اس لئے انسانوں میں قبیلہ وار بہت سے بادشاہ ہوتے ہیں اور ہر بادشاہ خواہ وہ کسی علاقہ کا ہو روئے زمین پر خدا کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ بادشاہ کو جو کچھ عزت ملتی ہے وہ خزانۂ قدرت سے ملتی ہے۔ بادشاہ خدا کی زمین میں فساد کو روکتا ہے اور خدا کا کلمہ پھیلاتا ہے۔ اگر بادشاہ زمین پر فساد کو نہ روکے اور خدا کے احکامات جاری نہ کرے تو پھر اس سے زیادہ بدترین بھی کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔ اور

ذلت وعزت خدا کے ہاتھ ہے۔ ہر جو بادشاہ خدا کے فرمانبردار نہیں ہوتے وہ ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں اور ان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ لیکن بادشاہ جب تک نیک ہو اور خدا ترس ہو اس کے ہر حکم کی تعمیل کرنا رعایا پر واجب ہوتا ہے اس لئے کہ آخری پیغمبر نے فرمایا تھا کہ السلطان ظل اللہ بادشاہ روئے زمین پر اللہ کی رحمت اور اللہ کا سایہ ہے۔

مکھیوں کے سردار کے بارے میں

انسان جس وقت اپنے کلام سے فارغ ہوا ــــ بادشاہ نے حیوانوں کی طرف دیکھا۔ اچانک ایک بھین سی آواز بادشاہ کے کانوں میں آئی۔ دیکھا تو مکھیوں کا سردار یعسوب اڑتا ہوا آیا بادشاہ نے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں حشرات الارض کا بادشاہ ہوں بادشاہ نے کہا کہ آج کی محفل میں سب بادشاہوں نے اپنے نمائندے یہاں بھیجے ہیں تو بھی کسی نمائندے کو روانہ کر دیتا تو خود ہی کیوں حاضر ہو گیا ہے اس میں کیا مصلحت ہے۔؟ ــــ یعسوب نے کہا کہ میں نے بوجہ مہربانی کے ایسا کیا ہے۔ تاکہ میری رعایا میں سے کسی کو تکلیف اور سفر کی زحمت نہ اٹھانی پڑے بادشاہ نے کہا کہ یہ مہربانی کی صفت جانوروں میں سے ایک تجھ ہی میں کیوں ہے؟ یعسوب نے کہا کہ یہ اللہ کا فضل وکرم ہے اور اس کے علاوہ بھی مجھے اللہ نے کچھ ایسی خصوصیات عطا کی ہیں جو دوسرے جانوروں میں موجود نہیں ہیں ــــ بادشاہ نے کہا۔ اس بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کر یعسوب نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو اور میرے آباؤ اجداد کو بہت سی نعمتیں بخشیں کسی حیوان کو اس میں شریک نہیں کیا۔ چنانچہ جانوروں میں صرف ہم ہی ایسے ہیں جن پر خدا نے وحی نازل کی اور فرمایا۔ قرآن حکیم میں وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ۔ اس کے علاوہ علم ہندسہ کی تعلیم دی اور بہت سی صنعتیں بھی سکھائیں۔ ان کا سہارا لے کر ہم اپنے مکانات کو اتنا خوبصورت اور ٹھوس بناتے ہیں کہ انسانوں کو دیکھ کر بھی حیرت ہوتی ہے۔ تمام جہاں کے پھول اور پھل ہمارے لئے حلال کئے اور ان سے استفادہ کرنے کی صلاحیتیں ہمیں عطا کی گئیں۔ ہمارے لعاب کو شہد قرار دیا گیا اور اس میں انسانوں کیلئے شفا رکھی گئی جس پر ہمیں فخر ہے اور ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہماری ان خصوصیات پر قرآن حکیم کی آیات شاہد ہیں اور ہماری صورت دست اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں تین جوڑ رکھے ہیں۔ سر کو گول بنایا، چار ہاتھ پاؤں بنائے جن میں عجیب نزاکت رکھی گئی ہے اور ان سے ہم اپنی زندگی کے اہم ترین کام انجام دیتے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہم نشست وبرخاست کرتے ہیں۔ اپنے مکانات اتنی خوش اسلوبی سے بناتے ہیں کہ ان میں سے ہوا بھی گزر نہیں سکتی کہ جس کے باعث ہم کو یا ہمارے بچوں کو تکلیف پہنچے، ہاتھ پاؤں کی طاقت سے پھل پھول جو کچھ پاتے ہیں اپنے مکانوں میں جمع رکھتے ہیں۔ ہمارے شانوں پر چار بازو بنائے جن کے باعث ہم اڑتے ہیں اور ہمارے ڈنک میں کچھ زہر بھی پیدا کیا ہے کہ اس کے سبب ہم دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتے ہیں اور گردن ہماری بہت پتلی بنائی۔ اور آگے پیچھے دائیں بائیں جس طرف چاہیں آسانی سے پھیر لیتے ہیں اور دو آنکھیں ہمیں عطا کیں کہ ان کے ذریعہ ہم دور تک دیکھ لیتے ہیں اور ہمیں منہ بھی دیا ہے کہ ہم کھانے پینے کی لذت سے آشنا ہیں۔ ہمیں دو ہونٹ بھی بخشے گئے جن کے ذریعہ ہم کھانے کی چیزیں جمع کرتے ہیں اور ہمیں قوت ہاضمہ ایسی بخشی گئی ہے کہ وہ ہماری رطوبات کو شہد بنا دیتی ہے جس میں مٹھاس بھی ہے لذت بھی اور شفا بھی۔ اور یہی شہد واسطے ہمارے اور ہماری اولاد کے غذا ہے۔ غرضیکہ خداوند تعالیٰ نے یہ نعمتیں عطا کی ہیں اور ہم اس کا شکر کہاں تک ادا کریں۔ میں نے ان نعمتوں کا عملی شکر ادا کرنے کیلئے اپنی رعایا پر شفقت کی اور خود آپ کے دربار میں حاضر ہو گیا ہوں۔ جسوقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہو گیا ــــ بادشاہ نے کہا آفریں صد آفریں تو نہایت فصیح وبلیغ ہے، سچ ہے کہ تیرے سوا یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ نے کسی حیوان کو نہیں بخشیں۔ بعد اس کے پوچھا کہ تیری فوج اور رعیت کہاں ہے۔ اس نے کہا کہ پہاڑوں میں درختوں پر ہر جگہ میری فوج اور رعیت مقیم رہتی ہے اور انسانوں کے گھر میں بھی میری رعیت رہتی ہے۔

بادشاہ نے کہا کہ انسانوں میں انہیں سکون کیسے ملتا ہے۔؟ یعسوب نے کہا۔ بلاشبہ انسانوں میں ہمیں سکون نہیں مل پاتا۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ انسان ہمارے گھروں کو توڑ دیتے ہیں۔ شہد نکال کر کھا جاتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ پھر تم ان مظالم پر کیسے صبر کرتے ہو۔؟ اس نے کہا۔ ہمیں صبر کرنا پڑتا ہے اور کبھی کبھی ہم ہجرت بھی کر جاتے ہیں۔ اس لئے ہمارے اندر انسانوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں اور جب مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تو پھر ہجرت کرنے ہی میں ہمیں فلاح نظر آتی ہے۔

اپنے بادشاہوں اور سرداروں کی اطاعت کے بیان میں

اس کے یعسوب نے بادشاہ سے پوچھا کہ جنات اپنے بادشاہوں کی اطاعت کیسے کرتے ہیں؟ ــــ بادشاہ نے کہا یہ لوگ بخوبی اطاعت انجام دیتے ہیں اور میں انہیں جو حکم دیتا ہوں۔ بجالاتے ہیں یعسوب نے کہا اسے کھول کر بیان کیجئے۔

بادشاہ نے کہا کہ جنوں کی قوم میں نیک و بد اور مسلمان وکافر سبھی طرح کے ہوتے ہیں۔ جس طرح انسانوں میں۔ اور جو کہ نیک ہیں وہ اپنے سرور کی اطاعت وفرمانبرداری اس قدر کرتے ہیں کہ آدمیوں سے بھی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ عوام جنات میں ستاروں کی مانند ہیں اور بادشاہ ان میں آفتاب

و ماہتاب کی مانند ہوتا ہے۔ چاند تاروں میں بھی ایک نظام ہے مثلاً مریخ سپہ سالار مشتری قاضی زحل خزانچی عطارد وزیر زہرہ حرم ماہتاب ولی عہد ہے اور باقی ستارے گویا رعیت اور فوج کی مانند ہیں اور یہ سب آفتاب کے حکم کے تابع ہیں، آفتاب ہی انکو روشنی دیتا ہے، آفتاب حرکت کرتا ہے تو یہ بھی حرکت کرتے ہیں وہ ٹھہر جاتا ہے تو یہ بھی ٹھہر جاتے ہیں۔ یعسوب نے پوچھا کہ ستاروں نے انتظام کی یہ خوبی کہاں سے حاصل کی۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ فیض انکو فرشتوں سے حاصل ہوا ہے وہ سب اللہ کی فوج ہیں اور اللہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یعسوب نے کہا کہ فرشتوں کی اطاعت کس طور پر ہے۔؟ بادشاہ نے کہا۔ جس طرح قوانین غیر نفوس ناطقہ کی اطاعت کرتے ہیں ــــ تہذیب و تادیب کے محتاج ہیں وہ خود بخود اطاعت پر مجبور ہیں۔ اس طرح فرشتے بھی خود بخود اطاعت پر مجبور ہیں۔ انہیں تعلیم و تربیت کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ نے کہا اور جنات میں بہت سے کافر ہیں یہ لوگ بادشاہ کی اطاعت نہیں کرتے۔ مگر وہ بھی بہ ذات انسانوں سے بہتر ہیں۔ اس واسطے کہ بعض جنوں نے باوجود کفر و گمراہی کے سلیمانؑ کی اطاعت میں قصور نہیں کیا، ہر چند انہوں نے عمل کے زور سے انہیں بہت رنج اور مصیبتیں پہنچائیں۔ مگر جنات ان کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہے اور جو کبھی کوئی آدمی کسی ویرانے یا جنگل میں جن کے خوف سے کچھ دعا یا کلام پڑھتا ہے۔ جب تک اس کے مکان میں رہتا ہے۔ کوئی رنج کسی طرح کا نہیں دیتے۔ اگر بالاتفاق کوئی جن کسی مرد یا عورت پر مسلط ہو جاتا ہے اور کوئی عامل آکر حاضرات کرتا ہے یا دھونی دیتا ہے تو وہ فوراً بھاگ جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ انکی فرمانبرداری کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ایک بار پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کسی مکان میں قرآن پڑھتے تھے۔ وہاں جنوں کا گزر ہوا سنتے ہی سب کے سب مسلمان ہوئے اور اپنی قوم میں جاکر کتنے ہی جنوں کو اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ سنتے ہی ہزاروں جنات حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ جنات کی فرمانبرداری کی تعریف قرآن حکیم میں بھی موجود ہے۔ جو ان کی فرمانبرداری اور مقبولیت بارگاہ الٰہی کی کھلی سند ہے۔ انسانوں کا حال اس کے برعکس ہے طبیعتوں میں ان کے شرک بھرا ہوا ہے۔ زیادہ تر انسان مغرور و متکبر ہوتے ہیں نفس ہی کی منفعت کے واسطے مشرک اور مرتد ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ یہ لوگ روئے زمین پر روزی اور روٹی کی خاطر جنگ و جدال میں لگے رہتے ہیں اور اقتدار کی خاطر ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھال کر نئے نئے مسئلہ اور فتنہ کھڑے کرتے ہیں۔ کھلے معجزات کے باوجود یہ لوگ منکر ہو جاتے ہیں، بظاہر اطاعت کی بات کرتے ہیں۔ لیکن ان کا دل شرک و نفاق سے بھرا رہتا ہے۔ انسانوں کی اکثریت جاہل گمراہ اور اپنے پیدا کرنیوالے کی نافرمان ہے اور اس پر بھی ان کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ مالک ہیں اور خدا کی دوسری مخلوق ان کی غلام ہے۔ انسانوں نے جو یہ دیکھا کہ بادشاہ مکھیوں کے سردار سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ کہنے لگے کہ نہایت تعجب ہے کہ بادشاہ کے نزدیک حشرات الارض کا یہ رتبہ ہے کہ کسی حیوان کا نہیں۔ یہ سن کر جنوں کی قوم کے ایک حکیم نے کہا۔ اس بات پر تم تعجب نہ کرو۔ اس واسطے کہ یہ مکھیوں کا سردار جسم میں نہایت کمزور اور دیکھنے میں نہایت منحنی ہے لیکن نہایت عاقل و دانا اور فصیح و بلیغ اور تمام حشرات الارض کا رئیس و خطیب ہے۔ جتنے حشرات الارض ہیں یہ سب کو احکامات جاری کرتا ہے۔ اور بادشاہوں کا یہی طور طریقہ رہا ہے وہ اپنے ہم جنسوں سے براہ راست کلام کرتا ہے اور اپنے فطری رعب سے اپنی رعایا پر غالب رہتا ہے۔

القصہ بادشاہ نے انسانوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ حیوانوں نے تمہارے ظلم کا جو کچھ شکوہ بیان کیا ہے سب تم نے سنا اور تم نے جو دعویٰ کیا اس کا بھی جواب انہوں نے دیا۔ اب جو کچھ تمہیں صفائی میں کہنا ہو کہہ ڈالو۔

آدمیوں کے وکیل نے کہا ہم میں بہت خوبیاں اور بزرگیاں ہیں کہ وہ ہماری صدق دعویٰ پر دلالت کرتی ہیں۔ بادشاہ نے کہا انہیں بیان کرو ایک رومی نے کہا کہ ہم بہت سے علوم اور صنعتیں جانتے ہیں، دانائی اور تدبیریں جو سب حیوانوں پر غالب ہیں ــــ دنیا و آخرت کے امور بخوبی انجام دیتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہم مالک ہیں اور دوسری مخلوقات ہماری غلام ہیں۔

بادشاہ نے حیوانوں سے کہا اس نے جو اپنی فضیلتیں بیان کیں تم اس کا کیا جواب دیتے ہو۔ حیوانوں کی جماعت نے یہ سن کر سر جھکا لیا۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر کچھ دیر کے بعد مکھیوں کے وکیل نے کہا کہ یہ آدمی گمان کرتا ہے کہ ہم بہت سے علوم اور تدابیر جانتے ہیں جس کے سبب ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہیں۔ اگر آدمی فکر و تامل کریں تو معلوم ہو کہ ہم اپنے امور میں کس طور پر انتظام و بندوبست کرتے ہیں یا دانائی و فکر میں ان پر غالب ہیں۔ علم ہندسہ میں یہ مہارت رکھتے ہیں کہ بغیر مسطر اور پرکار کے انواع و اقسام کے دائرے اور شکلیں مثلث اور مربع کھینچتے ہیں اپنے گھر میں طرح طرح کے زاویئے بناتے ہیں، سلطنت و ریاست کے قاعدے آدمیوں نے ہم ہی سے سیکھے ہیں۔ اس واسطے کہ ہم اپنے یہاں دربان اور چوکیدار متعین کرتے ہیں کہ ہمارے بادشاہ کے سامنے بغیر اجازت کے کوئی آ نہیں سکتا۔ درختوں سے پتوں سے ہم شہد نکال کر جمع کرتے ہیں اور فراغت سے اپنے گھر میں بیٹھ کر بال بچوں کے ساتھ کھاتے ہیں۔ جو کچھ ہمارا جھوٹا بچ رہتا ہے یہ سب آدمی اس کو نکال کر اپنے تصرف میں لاتے ہیں۔ یہ ہنر ہمیں کسی نے نہیں سکھائے، بلکہ اللہ کی طرف سے ہم کو الہام ہوتا ہے اور یہ سب کچھ ہم بغیر کسی کی مدد کے اور بغیر کسی کی اعانت کے ہمیں آجاتے ہیں۔ اگر انسانوں کو گھمنڈ ہے کہ ہم مالک ہیں اور حیوان ہمارے غلام ہیں تو ہمارا جھوٹا کیوں کھاتے ہیں۔ بادشاہوں کا یہ طریق نہیں کہ غلاموں کا جھوٹا کھاویں اور یہ اکثر امور میں ہمارے محتاج رہتے ہیں۔ ہم کسی امر میں ان کی احتیاج نہیں رکھتے

پس ان کا دعویٰ قطعاً بے دلیل ہے جو نا قابل سماعت ہے۔ کاش یہ انسان اس بات پر غور کرتے کہ چیونٹی جیسا ننھا سا جانور زمین کی گہرائیوں میں کس طرح اپنے پیچدار مکانات بناتی ہے۔ زمین میں کیسی ہی سیلابی ہو لیکن ان کے مکان سیلابی سے محفوظ رہتے ہیں چیونٹیاں سال بھر کا غلہ جمع رکھتی ہیں اور اس غلہ کی خوب حفاظت کرتی ہیں اور اگر غلہ کبھی کبھار بھیگ جاتا ہے تو اس کو نکال کر دھوپ میں سکھاتی ہیں۔ گرمیوں کے زمانہ میں چیونٹیاں مختلف قافلے بنا کر روزی کی تلاش میں زمین کے مختلف حصوں میں نکل جاتی ہیں اور انتہائی ایمانداری کے ساتھ دانہ دانہ اپنے سردار کے پاس لاکر جمع کرتی ہیں اور روزی کی تلاش میں اگر کوئی چیونٹی سستی کا مظاہرہ کرتی ہے تو اس کو مار ڈالا جاتا ہے اس لئے کہ چیونٹیوں کے قبیلہ میں کاہلوں کی کوئی جگہ نہیں۔ ان سب باتوں پر اگر غور کیا جائے اور انصاف سے کام لیا جائے تو ہر فرد اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ چیونٹیاں خداداد صلاحیتوں کی مالک ہیں۔ اسی طرح ٹڈی جب فصل ربیع میں کھا کر موٹی ہو جاتی ہے کسی نرم جگہ پر جا کر انڈے دیتی ہے اور اس کو مٹی سے چھپا کر اڑ جاتی ہے۔ پھر وہ مر جاتی ہے لیکن وہ انڈے اس انداز میں رہاتی ہے کہ کچھ عرصے کے بعد ان میں سے بچے برآمد ہو جاتے ہیں اور اس طرح ٹڈی کی نسل برابر چلتی رہتی ہے۔ اسی طرح ریشم کے کیڑے پہاڑوں میں شہتوت کے درخت پر اپنا مکان بناتے ہیں۔ اس میں انڈے دیتے ہیں اور انہیں بڑی حفاظت کے ساتھ چھپا دیتے ہیں۔ کچھ مدت کے بعد مر جاتے ہیں۔ لیکن ان کی موت کے بعد بچے خود بخود نکلتے ہیں اور اس طرح ریشم کے کیڑوں کی نسل چلتی ہی رہتی ہے۔ بالکل یہی حال بھنڈوں کا بھی ہے۔ غرض اس طرح تمام حشرات الارض اپنے بچوں کو پیدا کرتے ہیں۔ ان کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور حتی الامکان ان کی پرورش کی جدوجہد کرتے رہتے ہیں اور ان سے کسی طرح کی کوئی غرض نہیں رکھتے۔ برخلاف انسانوں کے کہ وہ اپنی اولاد کو اس نیت سے پالتے ہیں کہ وہ بڑھاپے میں ان کا سہارا بنے اور ان کے کام کرے، جانوروں کے مقابلہ میں انسان زیادہ خود غرض اور مطلب پرست واقع ہوئے ہیں۔ تو پھر وہ کس بنا پر فخر کرتے ہیں اور کس بنا پر خود کو بڑا تصور کرتے ہیں۔ اور مچھر مکھی وغیرہ انڈے دیتے ہیں اور اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں اور کسی کو بھی ان میں اپنا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے کیڑوں کیلئے وہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور انسانوں کا حال یہ ہے کہ وہ غرض مند مطلب کے پتلے بنے ہوئے ہیں اور ان کا کوئی کام مخلصانہ نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی نہ کسی غرض اور مفاد کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ضروری اعلان

روحانی تیل کی قیمت ازراہ غلطی اشتہار میں کم چھپ گئی تھی۔ جن جن حضرات کے آرڈر ۱۰ مارچ ۱۹۹۵ء سے پہلے موصول ہو گئے ہیں ان کے ساتھ پہلے اشتہار کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔ آئندہ کیلئے یہ قیمت رہے گی جو برابر میں شائع کی جا رہی ہے۔

(منیجر)

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

شیطان نمبر

جلد نمبر: ۳ ______ شمارہ: ۳
ماہ اپریل ______ ۱۹۹۶ء
فی شمارہ ______ روپے
سالانہ ______
پاکستان سے سالانہ ______
غیر ممالک سے ______
تاحیات ممبری ______
معاونین سے سالانہ ______
محسنین سے سالانہ ______

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلسماتی دنیا

انتباہ

'طلسماتی دنیا' سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا۔

(منیجر)

اس ⭘ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی مدت خریداری اس پرچے کے ساتھ ختم ہو جائیگی۔ لہٰذا اب آپ فوراً فیصلہ فرمالیں کہ آئندہ آپ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں گے یا نہیں ہمیں یقین ہے کہ اس مدت میں آپنے 'طلسماتی دنیا' کو اپنے لئے اپنے گھر والوں اور دوستوں کیلئے بید مفید پایا ہوگا۔ لہٰذا سرخ نشان دیکھتے ہی آپ سالانہ زر تعاون روانہ کردیں، اور رسالہ بند کرنے کی اطلاع دیں۔ خاموش رہنے کی صورت میں رسالہ دی پی سے نہیں بھیجا جائیگا بلکہ رسالے کی ترسیل روک دی جائے گی (منیجر)

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ روحانی مرکز کی ملک ہے۔ اسکے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے رابطہ قائم ضروری ہے

(منیجر)

'طلسماتی دنیا' روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کے لئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے رابطہ قائم کریں۔ یا 'روحانی مرکز' کے نام اپنی رقم بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تعاون بھیجنے والے حضرات رقومات کیلئے پوری پوری وضاحت کردینا ضروری ہے ______ تاکہ رقومات صحیح معرف میں خرچ کی جاسکیں۔

(منیجر)

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴

ROOHANI MARKAZ
ABULMALI DEOBAND-247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے ربانی آفسیٹ پریس دیوبند سے چھپوا کر دفتر روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا

کیا اور کہاں

نورِ ہدایت

اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر صورتیں بنائیں تمہاری پھر حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو۔ پس سبھی نے سجدہ کیا آدم کو۔ لیکن ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ تھا۔

اس سے کہا گیا۔ تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا ہے۔؟ جب کہ ہم نے تجھے سجدہ کرنیکا حکم دیا تھا۔ ابلیس نے کہا۔ اس لئے کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ مجھے پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور آدم کو پیدا کیا ہے مٹی سے۔

اس سے کہا گیا تو اُتر جا یہاں سے تو اس لائق نہیں ہے کہ تو تکبر کرے پس تو یہاں سے ذلیل ہو کر باہر نکل جا۔

ابلیس بولا —— مجھے زندگی دیجئے اس دن تک کی جب لوگ قبروں سے باہر نکلیں گے۔ فرمایا گیا —— جا تجھکو اس وقت تک کی مہلت دی گئی۔

ابلیس نے کہا کہ میں تو ہو گیا ہوں گمراہ۔ اب میں ضرور بیٹھوں گا تاک لگا کر سیدھی راہ اور میں بہکاؤں گا تیرے بندوں کو دائیں سے بائیں سے آگے سے اور پیچھے سے اور تو اُن میں سے اکثر کو ناشکرا پائے گا۔

کہا گیا ابلیس سے تو نکل جا خستہ حالی کے ساتھ ذلیل اور مردود ہو کر اور جو کوئی تیری اتباع کرے گا تو میں تجھے اور تیری اتباع کرنے والوں کو دوزخ میں ڈالوں گا۔

(القرآن سورۂ اعراف۔ سپارہ ۸)

مختلف باغوں

علم کی فضیلت

● آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان کیلئے ایک فریضہ ہے۔
● آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کر کے دوسرے مسلمان بھائی کو علم سکھائے۔
● آپ نے فرمایا کہ جو شخص علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کے استقبال کیلئے آسمان سے اترتے ہیں اور اس کے قدموں میں اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔
● آپ نے فرمایا کہ جو شخص علم سیکھنے اور سکھانے کیلئے اپنے گھر سے نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حج کامل کا ثواب عطا کرتے ہیں۔
● آپ نے فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی برتری چاند کی تمام ستاروں پر ہے۔
● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ شیطان عالم دین سے گھبراتا ہے۔ اور اس کو بہکانے کیلئے اسے سو جتن کرنے پڑتے ہیں۔ جب کہ عابد جاہل پر شیطان بآسانی اپنا تسلط قائم کر لیتا ہے۔

بہترین اسلام

● ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دین میں کونسا کام بہتر ہے۔
● آپ نے فرمایا کہ غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ہر شخص کو سلام کرنا خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہیں۔

جواہر ریزے

● جس شخص کے دل میں خوفِ خدا نہ ہو وہ ہر بُرے سے بُرا کام کر سکتا ہے۔
● دوسروں کی عیب جوئی کے بجائے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھو۔
● شرافت میں چھپے ہوئے درندہ صفت انسان سے وہ بھیڑیا اچھا ہے جو اپنی وحشت کا مظاہرہ کھلے عام کرتا ہے۔
● جو آدمی دولت مند بننے کے خواب دیکھتا ہے وہ دُکھوں کو جمع کرنے کا خواہش مند ہے۔
● علم شریفوں کو متواضع بناتا ہے اور کمینوں کو متکبر کر دیتا ہے۔
● انسان تھوڑی سی خوشی پا کر جب حد سے زیادہ ہنستا ہے تو فطرت انتقام لیتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔
● جو عورت بلا وجہ اپنے شوہر سے طلاق طلب کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے
● جو مرد اپنی بیوی کی دلجوئی نہیں کر سکتا وہ بندگی کا بھی حق ادا نہیں کر سکتا۔
● تم اپنے دوست کے دشمن کو دوست نہ رکھو ورنہ تم اپنے دوست کے دشمن بن جاؤ گے۔
● جسم کا آرام محلوں میں ملتا ہے لیکن دل کا سکون جھونپڑی والوں ہی کو میسر ہے۔
● سچ بول کر جو نقصان پہنچتا ہے وہ اُس نفع سے بدرجہا بہتر ہے جو جھوٹ بول کر حاصل کیا جاتا ہے۔

اقوالِ زریں

● آخرت کا بہترین توشہ تقویٰ ہے۔ (حضرت علیؓ)
● کم بولنا حکمت کی علامت ہے۔ (حضرت عمرؓ)
● مرد کا عورت سے بڑا کوئی دوست نہیں اور عورت کا مرد سے بڑا کوئی دشمن نہیں۔ (مہاتما بدھ)
● ہر چیز صرف اپنے محل وقوع کے اعتبار سے خوبصورت اور بدصورت کہلاتی ہے (فرینکلن)
● نرم دلی خالقِ کائنات کی سب سے بہتر تخلیق ہے۔ (مہاتما بدھ)
● اگر کسی اچھے آدمی کی تم کسی وجہ سے تعریف نہیں کر سکتے۔ تو اس کی بُرائی بھی مت کرو۔ (یحییٰ معاذؒ)

یہ کیسے مسلمان ہیں

● اللہ کو پہچانتے ہیں پھر بھی بندگی نہیں کرتے۔
● نبی کو مانتے ہیں لیکن اس کی پیروی نہیں کرتے۔
● قرآن کو پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے
● جنت و دوزخ پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن جنت میں جانے کی تیاری نہیں کرتے۔ اور دوزخ سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔
● جانتے ہیں کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے لیکن اسے خوش نہیں رکھتے۔
● مانتے ہیں کہ باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے لیکن اسے راضی نہیں رکھتے۔

گل چیں کے پھول

مسز یوسف صدیقی
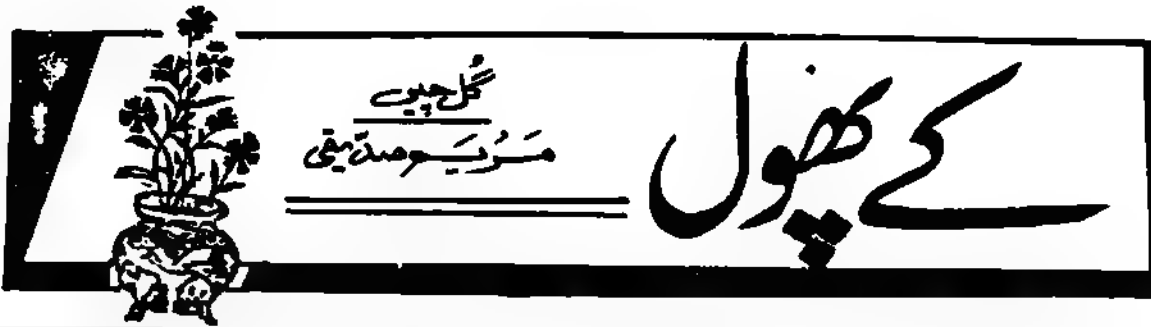
● زندگی کی بے ثباتی کے قائل ہیں۔ لیکن آخرت کی کوئی تیاری نہیں کرتے۔

سقراط نے کہا تھا

● کسی کو نقصان پہنچانا خود نقصان اٹھانے سے بھی بُرا ہے۔

● زندگی بہت مختصر ہے لیکن اگر مصیبتیں ساتھ لگی ہوں تو بہت طویل معلوم ہوتی ہے۔

● تحریر ایک خاموش آواز ہے۔ اور قلم دل کی زبان۔

● جو لوگ اپنی اولاد کیلئے دولت جوڑنے میں لگے رہتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ اپنی اولاد میں وہ صلاحیت اور قابلیت پیدا کرو کہ وہ خود دولت کما سکے۔

● کچھ لوگ کھانے کیلئے جیتے ہیں اور کچھ لوگ جینے کیلئے کھاتے ہیں۔

● جو لوگ خدا سے نہیں ڈرتے وہ اپنے سائے سے بھی ڈرتے ہیں۔

حکمت کے موتی

● کسی کے دل میں ایمان اور حسد ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● قابلِ رشک ہے وہ آدمی جسے عقل بخشی گئی ہو اور وہ اس کے تقاضے پورے کرتا ہو (حضرت علیؑ)

● ہر کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ (قرآن حکیم)

● نیکی بزرگی اور محبت کا نچوڑ یہ ہے کہ انسان دوسروں کی بھلائی کیلئے تکلیف اٹھائے (حضرت عیسیٰؑ)

● کتابوں کا مطالعہ دماغ کو روشن کرتا ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

● غریب وہ ہے جس کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہو۔ (چینی کہاوت)

● غصہ دیوانگی ہے اسے قبضے میں رکھئے ورنہ یہ آپ پر قبضہ کرلے گا۔ (ہندی کہاوت)

● غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔ (حضرت داتا گنج بخشؒ)

ٹانک

محبت دنیا کا سب سے زیادہ طاقت ور ٹانک ہے بے بسوں، محروموں کیلئے تو یہ تیر بہدف نسخہ ہے جو مرتے بھی یہ اگر معمولی سی مقدار میں میسر آجائے تو جان آسانی سے فرشتۂ اجل کے حوالے کی جاسکتی ہے جو مسکراہٹ محبت کے ذریعہ عطا ہوتی ہے اسے موت کی تلخی بھی چھین نہیں سکتی۔ محبت کرنے والا اور محبت کیا جانیوالا انسان مرنیکے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔

منتخب اشعار

کوئی موسم نہیں محبت کا
چاند نکلے یا آفتاب ڈھلے

●

مجھ سے دیکھی نہیں جاتی ہے جدائی یارو
شاخ پہ بیٹھے پرندوں کو اڑاؤں کیسے

ایکدن آئیگا وہ مجھکو منانے والا۔
اتنا ظالم تو نہیں روٹھ کے جانیوالا۔

یہ اور بات ہے کہ تعارف نہ ہو سکا
ہم زندگی کے ساتھ بہت دور تک گئے

●

اپنے دامن میں تو زخموں کی بڑی دولت ہے
کیوں نہ پھر وقت کا ہر قرض چکایا جائے

●

دفنا دیا گیا مجھے چاندی کی قبر میں
میں جس کو چاہتی تھی وہ لڑکا غریب تھا

●

ترکِ تعلقات کو ایک لمحہ چاہیئے
لیکن تمام عمر مجھے سوچنا پڑا

●

دشمنی آپ کی عنایت ہے
ہم فقط دوستی کے مجرم ہیں

●

یہ نیا شہر ہے کچھ دوست بنائے رکھیئے
دل ملے یا نہ ملے ہاتھ ملائے رکھیئے

●

جس طرف جاؤں اُدھر عالمِ تنہائی ہے
جتنا چاہا تھا تجھے اتنی سزا پائی ہے

سوال جواب

کیا یہ درست ہے کہ شادی شدہ افراد غیر شادی شدہ افراد کے مقابلے میں زیادہ عرصے تک زندہ رہتے ہیں؟ نہیں لیکن شادی شدہ افراد کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے موت ان کے نصیب میں نہیں ہے۔

● کیا بیوی کے ڈر کر چوہوں کی سی زندگی گزارنا ضروری ہے۔؟
ہرگز نہیں۔ لیکن بلّی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا۔

● ایک صاحب کا دعویٰ ہے کہ ان کی بیگم دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت خاتون ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے۔؟ ــــ غالباً اُن صاحب نے یہ دعویٰ اپنی بیگم کے سامنے کیا ہوگا۔

● کیا شادی کرنا خودکشی ہے۔؟
جی ہاں۔ نکمے مردوں کیلئے تو خودکشی ہی ہے۔

● وہ شادی شدہ ہے اور ہر وقت ہشاش بشاش رہتا ہے۔
ایسا سچ نہ بولیئے کہ جس کا کوئی یقین نہ کر سکے

● آج کل بڑھے لکھے عاشق مزاج کیوں ہیں؟
اسباب تجربہ جو ٹھہرے۔

● تجربہ کار لوگ اپنی فرم میں شادی شدہ لوگوں ہی کو کیوں ملازم رکھتے ہیں۔
اس لئے کہ شادی شدہ لوگ ڈانٹ ڈپٹ کا بُرا نہیں مانتے۔

● سفر کی بہترین ساتھی کتابیں یا بیوی۔؟
ظاہر ہے کہ کتابیں۔ اس لئے کہ اگر کوئی کتاب بور ہو تو اسے بے تکلف گاڑی سے باہر پھینکا جا سکتا ہے۔

● کیا یہ صحیح ہے کہ اگر ایک دن میں دو شادیاں ہوں تو ایک ناکام ہوتی ہے۔
شاید اس لئے کہ میری شادی جس دن ہوئی اسی دن میری بیوی کی شادی ہوئی تھی۔ اور یہ بات ثابت شدہ ہے کہ میری بیوی کی شادی کامیاب رہی۔

● شادی کا مقصد کیا ہے۔؟
ہر شخص کو جنّت میں جانے سے پہلے کچھ سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ اس سزا کو اُردو زبان میں شادی کہتے ہیں۔

دو باتیں

دو باتیں ہمیشہ یاد رکھو۔
پہلی بات یہ کہ بیوی سے جو وعدہ کرو۔ اسے پورا کرو۔
دوسری بات یہ کہ بیوی سے کبھی وعدہ ہی مت کرو۔

پہلا قدم

بیگم! اگر تم نے ضدیں نہ چھوڑیں تو میں کل ہی طلاق کی طرف پہلا قدم اُٹھاؤں گا۔
پہلے قدم سے مُراد؟
میں کل ایک اور عورت سے نکاح کر رہا ہوں۔

سبب

گرمیوں کی نسبت سردیوں میں میاں بیوی میں تکرار کم ہوتی ہے ــــ وجہ۔؟
دراصل سردیوں میں مردوں کے کانوں پر مفلر لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔

خوش نصیب

میرا شوہر شادی کے ایک ماہ بعد ہی چل بسا۔ بہت خوش نصیب انسان تھا جو مصیبت کے دن دیکھے بغیر ہی رخصت ہو گیا۔

جی حضور

سالن میں نمک تو زیادہ نہیں ہے۔؟
جی حضور نمک تو ٹھیک ہے۔ البتہ نمک کے حساب سے سالن کم ہے۔

کامیاب

کامیاب شوہر وہ ہے جو بیوی کے خرچ کرنے کی طاقت سے زیادہ کمائے۔
اور کامیاب بیوی وہ ہے جو شوہر کے کمانے کی طاقت سے زیادہ خرچ کرے۔

دوسروں کیلئے

زیادہ خوبصورت چیزوں کی تلاش مت کرو۔
کیوں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ جلتی ہوئی شمع کی مانند بن جاؤ جو دوسروں کو تو روشنی بخشتی ہے لیکن خود پگھل پگھل کر ختم ہو جاتی ہے۔

قرض

قرض ایک طرح کی لعنت ہے۔ لیکن جو قرض دوسروں کو خوش کرنے کیلئے لیا جائے وہ ایک بے مثال نیکی ہے اور اس نیکی پر ہزار رحمتیں اور جنّتیں قربان۔

ارشاداتِ رسولؐ

● جو شخص کوشش کرے گا اسے کوشش کا پھل ضرور ملے گا۔
● میرے اپنے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔
● زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو۔ اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔
● تم میں ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔
● موت کا ذکر کرنا صدقہ ہے اور قبر کی یاد جنّت تک پہنچاتی ہے۔
● نیکی حسنِ اخلاق ہے۔
● گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں وسوسہ پیدا کرے اور جسے تم دوسروں سے چھپاتے ہو۔
(مرسلہ: اعظم اقبال سیکری)

نماز

● نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
● نماز جنّت کی کنجی ہے۔
● نماز مومن کی معراج ہے۔
● نماز بے حیائیوں اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔
● نماز کے متعلق قیامت کے دن سب سے پہلے سوال کیا جائے گا۔
● جس نے نماز ترک کر دی اس نے دین کو ڈھا دیا۔
● نماز ایک اچھی ورزش ہے۔
● نماز کفر اور اسلام کے درمیان فرق پیدا کرنے والی چیز ہے۔ (مرسلہ: اعظم اقبال سیکری)

باتیں چند

اداریہ　　　بقلم خاص

شیطان نمبر کیلئے آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا۔ جو بھی تاخیر ہوئی اور نتیجے میں آپ کو انتظارِ شدید کی جو کوفت برداشت کرنی پڑی۔ اس کیلئے ہم آپ سے معذرت کے طلب گار ہیں۔ "شیطان نمبر" کیلئے ہم نے کافی محنت کی ہے اور کافی مواد ہم نے اس نمبر میں اکٹھا کر دیا ہے۔ جو اہل ذوق کیلئے یقیناً باعثِ حظ بھی ہوگا اور قابلِ افادیت بھی۔ شیطان نمبر کو عبرت کی نگاہوں سے دیکھ کر اثر پذیری کے ارادے سے ایک بار بھی اگر پڑھ لیا گیا تو انشاء اللہ روح کے بالاخانوں میں عبدیت کے قمقمے بلب کی طرح روشن ہو جائیں گے اور احساسات کی وادیوں میں عظمتوں کا اُجالا شمس و قمر کی پاکیزہ روشنی کی طرح پھیل جائے گا۔

اس نمبر کا مطالعہ پورے اہتمام کے ساتھ کیجئے۔ اور پھر اس کے بارے میں اپنی قیمتی رائے سے ہمیں نوازیئے۔ ہمیں امید ہے کہ شیطان نمبر جنات نمبر کی طرح مقبول ہوگا اور ہر طبقے میں اُسے پسند کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

"بابری مسجد" کی شہادت کے بعد ملک میں بد اعتمادی کی جو فضا پیدا ہوئی ہے وہ ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔ ممکن ہے کہ جلد ہی الیکشن کا اعلان ہو جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کیا وہ الیکشن کا بائیکاٹ کریں۔ یا وہ الگ تھلگ کوئی تنظیم بنا کر اُسے سپورٹ کریں یا پھر وہ آزمائی ہوئی جماعتوں میں سے ہی کسی کا انتخاب کریں۔

اس سلسلے میں ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر فرقہ پرستوں کو منہ توڑ جواب دینا ہے تو کسی مضبوط سیاسی جماعت کو سپورٹ کرنا قرین عقل ہے اور اس وقت کانگریس کے سوا کوئی بھی جماعت ایسی نہیں ہے جو فرقہ پرستوں کا کھلے عام مقابلہ کر سکے۔ بے شمار خرابیوں اور لاتعداد کوتاہیوں کے باوجود کانگریس ہی وہ واحد جماعت ہے جو فرقہ پرستوں کو فرقہ پرستی کا مزہ چکھا سکتی ہے۔ اور اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھنے والے گرگوں کو گمنامی کے شمشان گھاٹ میں دھکیل سکتی ہے

بابری مسجد کی شہادت کا حادثہ یاد کر کے مسلمان کانگریس کے خلاف واویلا کرتا ہے۔ اور کانگریس سے انتقام لینے کی باتیں کرتا ہے۔ حالانکہ کانگریس سے جس قدر مسلمان ناراض ہے اس سے زیادہ ہندو ناراض ہے۔ مسلمانوں کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ وہ فرقہ پرست لوگ جو ہندوستان کو "اکھنڈ بھارت" بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ وہ کانگریس سے خفا کیوں ہیں۔؟ اگر مسلمانوں نے اس سوال کا جواب تلاش کر لیا تو ان کے سوچنے کا رُخ بدل جائے گا۔ ذاتی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی سوجھ بوجھ اور حکمتِ عملی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم کانگریس کو معاف کر دیں اور یقین کر لیں کہ معاف کر دینے سے بہتر کوئی انتقام ہے ہی نہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ مسلمان بے حد جذباتی ہو چکا ہے۔ وہ جوش میں ہوش کھو بیٹھتا ہے۔ اور یہ بات بھول جاتا ہے کہ وہ جس دیش کا واسی ہے وہاں اکثریت رام کا نام لینے والوں کی ہے رحیم کا نام لینے والوں کی نہیں ہے اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ رام کا نام لینے والوں کی اکثریت شاید راون کی رشتے دار ہے، نتیجہ یہ ہے کہ گندی سیاست کی ہاسی کڑھی میں بار بار اُبال آتا ہے اور فرقہ واریت کے آسیب گلی گلی میں اپنا رنگ دکھا کر فضاؤں کو زہر آلود کرتے ہیں۔ اور انسانیت کا خون گندے نالوں کی نذر ہو جاتا ہے مسلمانوں کو حالات نے جذباتی بھی بنا دیا ہے اور سر پھرا بھی۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ ناروا سلوک بھی ہوا ہے اور کبھی کبھی اس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے پیروں پر کلہاڑی بھی ماری ہے اور ان دونوں باتوں کے نتیجے میں نقصان صرف مسلمان ہی کا ہوا ہے۔ اور افسوس در افسوس والی بات یہ ہے کہ بعض جذباتی اخبار چوں نے مسلمان کی سنجیدگی کو پامال کر کے اُسے "خود کشی" والا راستہ بار بار دکھانے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی ہم اپنی قوم سے مایوس نہیں ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ بابری مسجد کی شہادت نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں اور آنے والے الیکشن میں وہ پوری سوجھ بوجھ سے کام لے گا اور ان لوگوں کی قبریں بنا دے گا جو یا ترائیں نکال کر اتراتے پھرتے ہیں۔ اسلام کے نام پر راون کے مسلک کو پورے ملک میں پھیلانے کی داغ بیل ڈال چکے ہیں لیکن ہندوستان صوفیوں اور ولیوں کا ملک ہے یہاں فرقہ واریت کے اندھیرے زیادہ دیر تک اپنی کالس برقرار نہیں رکھ سکتے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور فرقہ پرست ہندوؤں کو بھی انسانیت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

غزلیں

دانش عامری
محلہ ابوالمعالی دیوبند

بکھرے ہوئے پتوں کیطرف دیکھ لیا تھا
خود اپنے قبیلوں کی طرف دیکھ لیا تھا

دولت مجھے ملتی ہے دعاؤں کی بدولت
بس میں نے فقیروں کی طرف دیکھ لیا تھا

دی اس کو سزا چھین لی بینائی بھی اسکی
مزدور نے محلوں کی طرف دیکھ لیا تھا

پھر کوئی غلط فیصلہ ممکن ہی نہیں تھا
نبیوں کے اصولوں کی طرف دیکھ لیا تھا

کشتی کو ڈبو یا مری ملاح نے ضد میں
کیوں میں نے کناروں کیطرف دیکھ لیا تھا

پھر میں نے کسی پر کبھی تنقید نہیں کی
جب اپنے گناہوں کیطرف دیکھ لیا تھا

جب ہوں پابندیاں فن کے اظہار پر
کیا گزرتی ہے ایسے میں فنکار پر

جرأتِ عشق پر جوشِ اظہار پر
سب نے پتھر اچھالے مرے پیار پر

الجھنیں ذہن سے ایسے چسپاں ہوئیں
جیسے مکڑی کے جالے ہوں دیوار پر

آج بھی تازہ خبریں نہ پڑھ پائے ہم
ہر طرف خون پھیلا تھا اخبار پر

موت بہتر ہے جینے سے دانش اگر
آنچ آنے لگے اپنے کردار پر

مطلوب احمد قاسمی، ایم اے

انسان، جن اور شیطان

قرآن و حدیث کی روشنی میں

اس روئے زمین پر دو قومیں شانہ بشانہ رہی ہیں جو اپنے اعمال کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور پوری طرح جواب دہ ہیں۔ ایک انسان دوسری جن۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انسان کی تخلیق آب و گل سے ہوئی ہے۔ اور جن کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے۔ سورۂ حجر میں ارشاد باری ہے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ۔ انسان کو ہم نے پیدا کیا کھنکھناتے سنے ہوئے مٹی کے گارے سے اور جن کو اس سے پہلے پیدا کر چکے تھے لو کی آگ سے۔

اسی طرح قرآن کی متعدد سورتوں میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے اور جن کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ فرشتوں کی تخلیق نور سے جنوں کی آگ سے اور انسان کی مٹی سے ہوئی ہے۔ اس تخلیقی فرق کی وجہ سے انسان کا وجود بھاری بھرکم اور جن کا وجود ہلکا پھلکا ہے۔ چنانچہ انسان اپنی ہیئت اور شکل تبدیل نہیں کر سکتا۔ اور فاصلہ طے کرنے میں بھی اسے اچھا خاصا وقت درکار ہوتا ہے۔ جب کہ جن حسب خواہش اپنی شکل تبدیل کر سکتا ہے۔ فاصلہ انتہائی سرعت کے ساتھ طے کر سکتا ہے ہزاروں میل تک دیکھ سکتا ہے اور سن سکتا ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ انسانی نظروں سے پوشیدہ رہتا ہے۔

ارشاد باری ہے۔ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (سورۂ اعراف ۲۷) وہ اور اس کا قبیلہ تم لوگوں کو دیکھتا ہے۔ جب کہ تم لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔

اپنی انہیں مذکورہ بالا خصوصیتوں کی وجہ سے جن انسانوں کیلئے ایک مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ وہ انسانوں کے دل و دماغ پر قابو پا کر کلی طور سے اپنے کنٹرول میں لے لیتے ہیں اور جدھر چاہتے ہیں موڑ دیتے ہیں۔ سینکڑوں نوجوان لڑکے لڑکیوں کو اپنے تصرف میں لیکر ان کی دین و دنیا دونوں تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں

جن کا وجود

دنیا کی تقریباً تمام قومیں جن کے وجود کی قائل رہی ہیں۔ ہندوستان اور یونانی دیومالاؤں میں ان کے قصے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ قدیم چینی اور مصری قصے کہانیوں میں بھی ان کے تذکرے موجود ہیں۔ مشہور آسمانی مذاہب میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام تینوں ہی جنوں کے وجود کے قائل ہیں۔ مغربی تہذیب سے متاثر عہد حاضر کے لوگ ہی جنوں کے قائل نہیں ہیں۔ وہ ان کے اثرات کو جرثوم اور بلکروب قرار دیتے ہیں۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

اسلام میں جن کا وجود قرآن و حدیث سے باقاعدہ ثابت ہے۔ قرآن میں ان کی تخلیق کے علاوہ سورہ جن میں ان کے اسلام لانے کے واقعے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار احادیث میں جنوں کے اسلام قبول کرنے ان کی خوراک اور ان کے اثرات کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس طرح قرآن حدیث اور اجماع امت سے ان کا وجود ثابت ہے نیز یہ کہ انسانوں کی طرح یہ بھی اپنے اعمال کیلئے خدا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اس دنیا میں بہت سارے لوگ جن میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں۔ ان کو دیکھتے ہیں اور ان سے باتیں بھی کرتے ہیں۔ دراصل شیاطین یا مومن جنوں کی انتہائی قربت کی وجہ سے لوگ دیکھنے اور سننے لگتے ہیں۔ اور آج کل ایسے بے شمار لوگ مل جاتے ہیں۔ جن کے نیک یا بد جنوں سے گہرے تعلقات ہوتے ہیں۔

مشہور عالم دین اعمش کا بیان ہے کہ ایک رات ایک جن میرے پاس آئے۔ میں نے پوچھا آپ لوگوں کو کھانے میں کیا پسند ہے۔ جواب دیا۔ چاول میں نے چاول پیش کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ نوالے تو اٹھ رہے ہیں۔ مگر کھانے والا نظر نہیں آرہا ہے۔ میں نے پوچھا۔ کیا ہماری جیسی خواہشات آپ لوگوں میں بھی ہوتی ہیں۔ کہنے لگے بیشک۔ میں نے پھر سوال کیا۔ آپ لوگوں میں سب سے بری بات کیا ہوتی ہے۔ جواب دیا کہ ہمارا شر۔

اسی طرح بہت سے علماء دین اور متقی لوگوں کی خدمت میں جنوں کی آمد و رفت اور ان سے تعلقات کے بارے میں بے شمار واقعات منقول ہیں۔ انسانوں کے علاوہ بہت سے جانور خاص طور سے گدھے اور کتے، جنوں کو باقاعدہ دیکھتے ہیں۔

مسند امام احمد اور سنن ابوداؤد میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ جب تم رات میں کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کا رینگنا سنو تو شیطان سے پناہ مانگو کیوں کہ جو چیزیں وہ دیکھتے ہیں تم لوگ نہیں دیکھتے۔

شیطان اور جن کا فرق

اردو زبان میں کافر و مشرک جن کو شیطان کہتے ہیں اور مومن جنکو بزرگ کہا جاتا ہے۔ سب سے بڑا شیطان ابلیس ہے۔ جو درحقیقت جن تھا۔ سورۂ کہف میں بہت ہی واضح طور سے فرمایا گیا ہے۔ وَکَانَ مِنَ الْجِنِّ یعنی ابلیس ایک جن تھا۔ علماء سلف کے نزدیک پہلے اس کا نام عزازیل تھا۔ جو نہایت ہی اطاعت گزار تھا۔ اور اپنی اسی اطاعت کی بدولت فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں رہتا تھا۔ اور جنت میں آتا جاتا تھا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے سرکشی اختیار کی۔ اور راندۂ دربار ہوگیا۔ تبھی سے اس کا نام ابلیس پڑا۔ جس کے معنیٰ ہیں، خدا کی رحمت سے مایوس۔

اسی طرح کافر و مشرک جن کو شیطان کہا جاتا ہے۔ شیطان عربی زبان میں نافرمان اور سرکش کو کہتے ہیں۔

جنوں کی خوراک

چونکہ جن انسانوں ہی کی طرح باشعور اور مکلف مخلوق ہے۔ اسی لئے وہ انسانوں کی طرح کھاتی پیتی اور زندگی گزارتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں استنجا کیلئے پتھر لانے کا حکم دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ جب حضرت ابوہریرہؓ نے بعد میں اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں۔ جب میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تو انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ جب بھی وہ کسی ہڈی اور گوبر سے گزریں تو اس میں وہ خوراک پائیں۔ اس کے علاوہ ترمذی میں صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ تم لوگ ہڈی اور گوبر سے استنجا مت کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہیں۔

اسی طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا اور پانی پینا چاہیئے۔ کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔ کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔"

مسند امام احمد کی ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ "جو شخص اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ اس کے ساتھ شیطان کھاتا ہے اور جو بائیں ہاتھ سے پانی پیتا ہے۔ اس کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔"

مسند امام احمد ہی کی ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہاں پر نہ رات گزارنے کا ٹھکانہ ہے اور نہ ہی کھانا ملے گا اور اگر داخل ہوتے وقت اور پھر کھاتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا ہے تو کہتا ہے کہ کھانا بھی ملے گا۔ اور ٹھکانہ بھی۔

جس طرح انسانوں کو بغیر بسم اللہ پڑھے ہوئے ذبیحہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح مومن جنوں کو ایسی ہڈیاں کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ جن پر بسم اللہ نہ پڑھا گیا ہو۔ چنانچہ شیطان اور کافر جنوں کی خوراک بغیر بسم اللہ پڑھی ہوئی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اسی بنا پر بعض علماء کا یہ قول ہے کہ مردار جانور شیاطین کی خوراک ہوتے ہیں۔

جنوں اور انسانوں کے درمیان شادی بیاہ

جنوں اور انسانوں کے مابین شادی بیاہ کے رشتے ہر دور میں ہوئے ہیں۔ لیکن علماء کی ایک کثیر جماعت نے اسے پسند نہیں کیا ہے۔ امام مالک کا یہ قول بہت ہی مشہور ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ کوئی عورت حاملہ ہو اور جب اس سے پوچھا جائے کہ تمہارا شوہر کون ہے۔ تو وہ جواب دے کہ میرا شوہر ایک جن ہے۔ اگر ایسا ہوا تو معاشرے میں بے پناہ فساد برپا ہو جائے گا۔

لیکن اس کے علاوہ کبھی کبھی زور و زبردستی بھی ہوتی ہے، جن عورتیں یا مرد اپنے سے کمزور مردوں یا خوبصورت لڑکیوں پر متصرف ہو جاتے ہیں۔ اور پھر نہ صرف یہ کہ ان کی شادی شدہ زندگی تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ بلکہ ان کی ہنستی کھیلتی زندگی بھی تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اس کا واحد علاج قرآن کی چند مخصوص آیتوں کی پابندی کے ساتھ تلاوت یا کسی ثقہ اور باشرع عامل سے رجوع ہے۔

جنوں کی عمر

جہاں تک جنوں کی عمر کا سوال ہے تو انسانوں کے مقابلے میں ان کی عمریں قدرے طویل ہوتی ہیں۔ پھر انسانوں کی طرح انہیں بھی موت سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔ صرف ابلیس ملعون اپنی پیدائش سے لیکر قیامت تک زندہ رہیگا۔ سورۂ اعراف میں ہے۔ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّکَ

مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ (یعنی ابلیس نے کہا۔ مجھے قیامت تک مہلت دیجئے۔ اللہ نے کہا۔ جا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت خالد بن ولیدؓ نے اہل مکہ کی مشہور و معروف دیوی عزیٰ نامی پیڑ اکھاڑ کے پھینک دیا تھا جس کی وہ صدیوں سے پوجا کرتے آئے تھے اور شیطان دیوی کو قتل کر دیا تھا۔

اسی واقعے کے ضمن میں یہ بات بھی مدنظر رہے کہ ہمارے یہاں بھی جن دیوی دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ ان کی انہیں شیاطین کے ذریعہ باقاعدہ نمائندگی کی جاتی ہے۔ اور چڑھاوے کی چیزیں وہ بذات خود وصول کرتے یا کرتی ہیں۔ اسی لئے اسلام میں چڑھاوے کی چیزوں کا کھانا یا استعمال کرنا قطعی حرام ہے۔

جنوں کے مسکن

جن اسی سرزمین پر رہتے ہیں۔ جہاں انسان رہتا ہے۔ مگر یہ زیادہ تر ویرانوں بیابانوں، گھاٹیوں، پہاڑوں، سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں۔ انسانی آبادی میں یہ گندی جگہوں جیسے غسل خانوں، بیت الخلا، جانوروں کے چوپالے کوڑہ کرکٹ کے ڈھیر وغیرہ میں رہتے ہیں۔ شمشان گھاٹ اور مقابر میں ان کی بہت بڑی تعداد پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سفلی اور تانترک لوگ اپنے عملیات شمشان گھاٹ یا مقابر وغیرہ میں کرتے ہیں۔ عام طور سے سورج غروب ہونے کے بعد شیطان اپنا کاروبار شروع کرتا ہے۔ اسی لئے عورتوں اور بچوں کو رات کی تاریکی میں نکلنے سے منع کیا گیا ہے۔

جنوں میں شکل بدلنے کی صلاحیت

چونکہ جنوں کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنی شکل و صورت بدل لیتے ہیں۔ جنگ بدر میں ابلیس سراقہ بن مالک کی شکل میں کفار کے لشکر میں موجود تھا۔ مگر جب فرشتوں کا نزول شروع ہوا تو بھاگ گیا اور کہنے لگا کہ میں جو چیز دیکھ رہا ہوں۔ وہ تم نہیں دیکھ رہے ہو۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رمضان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ کی حفاظت پر مامور فرمایا ــــ مجھے محسوس ہوا کہ بیت المال میں موجود کھجوریں کم ہو رہی ہیں۔ اس کی شکایت میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپؐ نے فرمایا کہ کوئی آ کے کھاتا ہے۔ میں رات ہوتے ہی نگرانی کیلئے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھٹے پرانے کپڑے میں ملبوس ایک بڈھا آدمی آیا اور آتے ہی کھجوریں کھانے لگا۔ میں نے اسے دبوچ لیا۔ اور کہا کہ میں تمہیں حضورؐ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ وہ بڑی منت خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا میں ایک غریب بال بچے دار آدمی ہوں اور سخت ضرورت کے پیش نظر آیا تھا۔ اب نہیں آؤں گا۔ اس کی مجبوری اور منت سماجت سے متاثر ہو کر میں نے چھوڑ دیا۔ صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ اے ابوہریرہؓ تمہارے رات کے قیدی نے کیا کہا؟ میں نے کہا کہ رسول اللہؐ اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا واسطہ دیا تو میں نے رحم کھا کے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے جھوٹ بولا وہ پھر آئے گا۔ چونکہ آپؐ نے فرمایا تھا۔ کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ اس لئے میں پھر تیار ہو کے بیٹھ گیا۔ وہ رات کو پھر آیا اور آتے ہی کھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پھر دبوچ لیا۔ اور کہا کہ میں آج تمہیں حضورؐ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ یہ سن کر وہ بہت ہی گڑگڑانے اور خوشامد کرنے لگا چنانچہ میں نے پھر چھوڑ دیا۔ صبح کو حضورؐ نے پوچھا۔ ابوہریرہ رات کے قیدی نے کیا کہا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے بہت منت سماجت اور دہائی دی اس لئے میں نے ترس کھا کے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا۔ تیسرے روز میں پھر تیار ہو کے بیٹھ گیا۔ رات کو وہ آیا اور آتے ہی کھانا شروع کر دیا۔ میں نے اچھل کے دبوچ لیا۔ اور کہا۔ تین روز سے تو مجھے دھوکا دے رہا ہے اور دوبارہ نہ آنے کا وعدہ کرنے کے باوجود پھر آجاتا ہے۔ آج میں تمہیں کسی بھی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا۔ اور حضورؐ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ یہ صورت حال دیکھ کے اس نے کہا۔ مجھے چھوڑ دو۔ اس کے بدلے میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو تمہارے لئے بہت ہی نفع بخش ثابت ہوگی۔ میں نے پوچھا وہ بات کیا ہے۔ اس نے کہا۔ رات کو بستر پر لیٹتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اس سے صبح تک شیطان کے شر سے محفوظ رہو گے۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ ابوہریرہ۔ تمہارے رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کچھ نفع بخش چیزیں بتائیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے کیا بتایا۔؟ میں نے کہا۔ اس نے یہ بتایا کہ رات کو بستر پر لیٹتے وقت آیت الکرسی پڑھنے سے خدا تعالیٰ ایک نگہبان مقرر کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ شخص صبح تک شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس نے تم سے سچ کہا۔ حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ تین دنوں سے تمہارے پاس کون آ رہا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

یہاں پر شیطان نے انسانی شکل اختیار کی تھی۔ کبھی کبھی وہ مختلف جانوروں کی شکلیں اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے اونٹ، گدھا، گائے، کتا اور بلی وغیرہ۔ اس لئے نماز میں اگر کوئی کالا کتا سامنے سے گزر جائے تو نماز منقطع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ حضورؐ

سورج غروب ہونے کے بعد شیطان اپنا کاروبار شروع کرتا ہے۔ اسی لئے عورتوں اور بچوں کو رات کی تاریکی میں نکلنے سے منع کیا گیا ہے۔

نے فرمایا ہے کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

یہاں پر ایک بہت ہی اہم بات یہ ہے کہ آخر بھوت پریت یا شیطان وجنّات ایک انسان پر اپنا قبضہ کس طرح جمالیتا ہے۔ اور پھر ایک اچھا بھلا انسان کس طرح ان کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔

آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ اس کی وجہ صرف گناہ ہے۔ کوئی بھی شخص جب صراط مستقیم سے ہٹ جاتا ہے تو اس کے دل ودماغ پر شیطان اپنا تسلط جمالیتا ہے اور پھر وہ محسوس یا غیر محسوس طور پر اس کا اسیر بن جاتا ہے۔ خاص طور سے غیر حلال رزق تو اس کیلئے تازیانہ کا کام کرتا ہے۔ مال حرام کے ساتھ شیطان بھی مصائب ومشکلات کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ اور پھر اسے طرح طرح کی پریشانیوں کے دلدل میں پھنساتا جاتا ہے۔ بخاری کی ایک حدیث میں حضورؐ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے پھر جب وہ ظلم کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان لگ جاتا ہے۔

ابن جوزی نے حضرت حسن بصریؒ سے ایک عجیب وغریب واقعہ منقول کیا ہے جس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اپنے دین وایمان کے تئیں ایک مخلص انسان کس طرح شیطان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ اور جب اس خلوص کی جگہ خود غرضی اور دنیا کی حرص آجاتی ہے تو پھر شیطان کس طرح اس کو مغلوب کر لیتا ہے۔ حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک درخت کی پوجا کرنے لگے۔ درخت کے مالک نے یہ صورتحال دیکھی تو کلہاڑی اٹھائی اور درخت کاٹنے کی نیت سے چل پڑا۔ راستہ میں ابلیس ملا۔ کہنے لگا بھئی اس قدر غصہ میں کہاں جا رہے ہو۔ کہنے لگا یہاں پر غیر اللہ کی پوجا ہوتی ہے۔ لہٰذا میں اُسے جڑ سے کاٹ پھینکوں گا۔ ابلیس نے کہا جب تم نہیں پوجتے تو تمہیں دوسروں سے کیا لینا دینا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ کفر وشرک میں برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ صورت حال دیکھ کر شیطان نے کہا۔ میری مانو تو اس سے بہتر صلاح دے رہا ہوں۔ تمہیں روزانہ تکیئے کے نیچے دو اشرفیاں مل جائیں گی۔ اس نے کہا کون دے گا؟ ابلیس نے کہا میں دوں گا۔ وہ شخص مطمئن ہو کے چلا گیا۔ صبح جب بیدار ہوا تو تکیئے کے نیچے دو اشرفیاں پا کے بے حد خوش ہوا۔ لیکن دوسرے دن اشرفیاں نہ ملیں تو پھر کلہاڑی لیکر چلا۔ راستے میں وہی شخص موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ آج پھر کلہاڑی لے کر کہاں چلے؟ اس شخص نے کہا آج تو میں یہ پیڑ ضرور کاٹوں گا۔ تو نے مجھے اشرفیاں بھی نہیں دیں۔ ابلیس نے اس کا راستہ روک کر کہا نہ میں اشرفیاں دونگا اور نہ ہی پیڑ کاٹنے دوں گا۔ آخر کار دونوں آپس میں گتھم گتھا ہو گئے اور ابلیس نے اُسے زمین پر پٹخ کے بُری طرح رگیدا اور پھر کہا تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ اس نے کہا نہیں۔ بولا میں ابلیس ہوں۔ پہلی بار تم خالص خدا کیلئے پیڑ کاٹنے جا رہے تھے۔ لہٰذا میرا بس نہیں چلا۔ پھر میں نے دو اشرفیوں میں تمہیں خرید لیا۔ اب تم صرف دو اشرفیوں کیلئے پیڑ کاٹنے جا رہے تھے۔ لہٰذا میں نے تمہیں مغلوب کر لیا۔

(تلبیس ابلیس۔ ابن جوزی)

اسی طرح کا دوسرا واقعہ امام احمد بن حنبلؒ کا ہے۔ خلیفہ مستعصم باللہ کی ایک منکوحہ باندی غزال پر جن آتا تھا۔ خلیفہ نے ایک قاصد امام احمد بن حنبلؒ کے پاس بھیجا۔ امام صاحب اسوقت وضو بنا رہے تھے۔ قاصد کی زبانی ماجرا سنکر انہوں نے اپنا کھڑاؤں دیدیا۔ اور کہا کہ یہ کھڑاؤں دکھا کے جن سے کہنا کہ فوراً چلا جائے ورنہ اس سے ستر کھڑاؤں ماروں گا۔ قاصد نے باندی کے سامنے کھڑے ہوئے جب یہ کہا تو جن نے کہا میں جا رہا ہوں۔ اور فوراً چلا گیا۔ مگر چند سالوں کے بعد جب امام موصوف کا انتقال ہو گیا تو وہ جن دوبارہ آموجود ہوا۔ خلیفہ نے پھر قاصد ان کے شاگرد کے پاس روانہ کیا۔ قاصد کی زبانی امام احمد کا واقعہ سن کے انہوں نے بھی اپنا کھڑاؤں قاصد کو دے دیا اور کہا کہ اس کے سامنے یہی الفاظ کہنا کہ تو چلا جا ورنہ ستر کھڑاؤں رسید کروں گا۔ مگر جب قاصد نے یہ الفاظ کہے تو جن بہت ناراض ہوا اور کہنے لگا کہ مار کے تو دکھاؤ۔ امام احمد بن حنبل کی بات اور تھی۔ ان کی زندگی خدا کیلئے وقف تھی اور جب آدمی خدا کا ہو جاتا ہے تو ساری کائنات اس کا حکم مانتی ہے۔ اس لئے اگر امام صاحب پورا عراق چھوڑنے کیلئے کہہ دیتے تو میں پورا عراق چھوڑ کے چلا جاتا۔ لیکن ان کے شاگرد کے کہنے سے میں ہرگز ہرگز نہیں جاؤں گا۔ ان کی جو مرضی

> آیت الکرسی پڑھنے سے انسان شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے

ہو کر لیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ گناہوں کی وجہ سے شیطان مسلط ہو جاتا ہے اور تقویٰ وعبادت سے شیطان مغلوب وبے بس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک عابد وزاہد شخص کی صورت دیکھتے ہی شیطان فرار ہو جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مومن اپنے شیطان کو اس طرح لگام دیتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر کے دوران اپنے اونٹ کو لگام دے دیتا ہے۔

(بدریہ ابن کثیر)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان حضرت عمرؓ سے دور بھاگتا ہے (ترمذی شریف)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ "میں دیکھتا ہوں کہ انس وجن اور شیاطین عمرؓ سے دور بھاگتے ہیں۔" (ترمذی)

ہمزاد کا تصور اور اسکی حقیقت

عامل حضرات اکثر وبیشتر ہمزاد کا تذکرہ کرتے ہیں۔ عامل لوگ کبھی کبھی انسان کے ہمزاد کو حاضر کرنے اور اس سے معلومات حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔

ہمزاد کی حقیقت جاننے کیلئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس حدیث کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ خداتعالیٰ نے ایک ساتھی جن اور ایک ساتھی فرشتہ مامور نہ کیا ہو صحابہ نے کہا اور آپ کیساتھ یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا میرے ساتھ بھی لیکن اللہ نے اس پر مجھے غالب فرمایا ہے۔ لہٰذا مجھے وہ صرف خیر کا حکم دیتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں اتنا اور اضافہ ہے کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں یہ بات بہت ہی اچھی طرح سے واضح ہوجاتی ہے کہ ہمزاد سے مراد انسان کا ساتھی جن ہی ہوتا ہے جو شر کی طرف مائل کرتا ہے اور خیر کی طرف بلانے والا ساتھی فرشتہ ہوتا ہے۔ اصل حقیقت صرف اتنی ہی ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں میں مشہور قصے اور کہانیوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

انسان کو گمراہ کرنے کیلئے جنوں کے ہتھکنڈے

جن یا شیاطین اپنے غیر مرئی ہونے اور سریع الحرکت ہونے کی وجہ سے

> ہمزاد سے مراد انسان کا ساتھی جن ہے جو شر کی طرف مائل کرتا ہے

انسان کو نت نئے طریقوں سے بے وقوف بناتے ہیں۔ اور انسان کچھ تو اپنی سادگی اور کچھ مال و دولت کی ہوس کی وجہ سے ان کا شکار بڑی آسانی سے بن جاتے ہیں۔ چنانچہ دل و دماغ میں وسوسہ پیدا کرنے کے علاوہ کبھی کبھی یہ انسان کی صورت میں لوگوں کے پاس آتا ہے۔ اور کبھی کبھی صرف آواز سنائی دیتی ہے۔ مگر کہنے والا نظر نہیں آتا ہے۔ کبھی کبھی یہ عجیب و غریب ہیولا بنا کے آتا ہے تو کبھی کبھی نورانی شکل میں حاضر ہوکر اپنے آپ کو فرشتہ، بزرگ یا روحانی پیشوا بنا دیتا ہے۔ مگر سب کا مقصد صرف ایک ہوتا ہے۔ اور وہ ہے انسان کو سیدھے راستے سے ہٹانا اور اس کی عاقبت اور دنیا دونوں برباد کرنا۔

جن یا شیطان کبھی کبھی کچھ لوگوں پر مہربان بھی ہوجاتا ہے اور پھر ان کو نہ صرف یہ کہ مال و دولت لا لا کے دیتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھی تو انہیں لیکر فضا میں ہوائی جہاز کی طرح سفر بھی کرتا ہے۔ کچھ لوگ ہاتھ اپنا اوپر اٹھاتے ہیں اور طرح طرح کے میوے اور مٹھائیاں اٹھا کے لوگوں کو کھانے کیلئے دیدیتے ہیں۔ اس قسم کے شعبدہ باز عموماً فاسق و فاجر یا کافر و مشرک ہوتے ہیں۔ ایسے مواقع پر اگر لاحول یا آیت الکرسی پڑھ دیا جائے تو شیطان فوراً فرار ہوجاتا ہے اور شعبدہ باز بالکل بے بس ہو کے رہ جاتا ہے۔ دمشق میں اسی طرح ایک شخص فضا میں اڑتا ہوا سفر کرتا تھا اور پھر اڑتا ہوا ہی روشن دان کے راستے اپنے گھر میں داخل ہوتا تھا۔ ایک روز ایک دیندار صاحب اپنے گھر میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے یہ منظر دیکھ کر آیت الکرسی پڑھنا شروع کیا۔ شیطان انہیں روشن دان ہی میں چھوڑ کے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ نیچے گر کے بُری طرح زخمی ہوگیا۔

اسی طرح شام کے ایک شخص حلاج سے لوگوں نے حلوہ کھانے کی فرمائش کی۔ وہ شخص تھوڑی دور گیا۔ اور پھر ایک طشتری بھر کے حلوہ لے آیا۔ بعد میں جب حلاج کے دوستوں نے تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ شیطان یہ حلوہ یمن کے ایک حلوائی کے یہاں سے چرا کے لایا تھا۔

علامہ ابن تیمیہؒ نے فلسطین کے ایک شخص کا واقعہ بھی نقل کیا ہے وہ شخص ہر سال حج کو جایا کرتا تھا۔ مگر عام لوگوں کے برعکس وہ حج سے صرف ایک روز پہلے روانہ ہوتا تھا۔ اور اہل محلّہ سے حج پر جانے والوں کیلئے خطوط اور نقدی وغیرہ بھی لے کر جاتا تھا۔ جسے وہ پوری ایمانداری کے ساتھ پہنچاتا تھا۔ سبھی لوگ حیران تھے کہ ایک روز میں یہ کیسے پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر سب سے پہلے گھر بھی واپس آجاتا ہے۔ جب اس شخص کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بڑے بیٹے کو بلایا اور کہنے لگا کہ ایک اونٹ خود ہی تمہارے گھر کے سامنے آکے کھڑا ہوجائے گا۔ تم اس پر بیٹھ کے بے خوف و خطر حج کرنے چلے جانا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اور بڑا لڑکا ہنسی خوشی برق رفتار اونٹ پر بیٹھ کر روانہ ہوگیا۔ جب اونٹ بیچ صحرا میں پہنچا تو بیٹھ گیا۔ اور انسانی آواز میں کہنے لگا کہ اب تم مجھے سجدہ کرو۔ لڑکے نے کہا یہ تو صریح کفر ہے۔ اونٹ نے جواب دیا۔ تمہارے باپ یہیں آکر مجھے سجدہ کیا کرتے تھے۔ تب میں آگے بڑھتا تھا۔ تم اگر سجدہ نہیں کروگے تو میں تمہیں یہیں چھوڑ کے چلا جاؤں گا۔ چنانچہ جب لڑکا کسی بھی طرح سجدہ کرنے پر تیار نہ ہوا تو اونٹ اسے بیچ صحرا میں چھوڑ کے چلا گیا اور پھر بے چارہ لڑکا بڑی مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کر کے گھر واپس پہنچ سکا۔

اس کے علاوہ بہت سے لوگوں کے پاس شیطان آتا ہے۔ اور کہتا ہے فلاں جانور کی بلی چڑھاؤ تو میں تمہارا فلاں فلاں کام کردوں گا۔ اور جب لوگوں نے اس کے نام پر بلی چڑھائی تو اس نے واقعی اس کا کام کردیا۔

علامہ ابن تیمیہؒ نے دمشق کے ایک انتہائی فاسق و فاجر کا واقعہ بیان کیا ہے کہ جب وہ کہیں جاتا تھا تو ایک کالا کتا جس کی پیشانی پر دو سفید نقطے چمکتے تھے۔ سامنے آجاتا اور کسی انسان کی آواز میں کہتا۔ میں نے تمہارے لئے فلاں فلاں شخص کا کام کردیا ہے۔ وہ تمہارے پاس نذر لے کر آئیں گے۔ تم اسے قبول کرلینا۔ اس شخص کے منہ سے کوئی فرمائش نکلتے ہی وہ چیز اس کے ہاتھ میں پہنچ جاتی۔ جب یہ شخص کہیں جاتا تو اس کے ساتھ ساتھ ایک کالے رنگ کا ستون سا چلتا جس کے سرے پر روشنی ہوا کرتی تھی۔ بعد میں جب اس شخص نے حرام کاری سے

توبہ کرلی اور صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوگیا تو کتا وغیرہ خود بخود غائب ہوگئے۔
کچھ لوگوں کے ساتھ تو اس سے بھی عجیب وغریب واقعات پیش آتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص جا رہا ہے کوئی جنگلی چڑیا یا جانور اس کے آس پاس کہتا ہے کہ آپ ولی ہیں۔ لہٰذا آپ مجھے ذبح کرکے کھالیں یا آپ کی عبادت سے خوش ہوکے فلاں فرشتے نے یا فلاں مزار والے نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ لہٰذا آپ مجھے پکڑ کے اور ذبح کرکے کھا جائیے اس کے بعد آپ سے نماز یا روزہ کی فرضیت ختم کردی جائے گی۔ یہ سب شیطان کے ہتھکنڈے ہیں۔ جسے وہ انسان کو گمراہ کرنے کیلئے اختیار کرتا ہے۔

جادو ٹونا اور سفلی

جادو ٹونا اور سفلی کا چلن زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ قرآن میں بھی حضرت موسیٰ کا جادوگروں سے مقابلہ اور پھر ان کی پسپائی کا جابجا ذکر موجود ہے جہاں تک اس کے آغاز کا تعلق ہے تو قرآن کے پہلے پارہ کی سورہ بقرہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ جادو دو ذریعوں سے پھیلا ہے۔ ایک حضرت سلیمانؑ کے دور حکومت میں جب انسان اور جن مل کر مختلف منصوبوں پر کام کررہے تھے تو اس باہمی اختلاط وارتباط سے فائدہ اٹھاکر جنوں نے بہت سے انسانوں کو سحر کا علم سکھایا۔ دوسرا بابل میں انسانوں کی آزمائش کے لئے خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں ہاروت وماروت کو انسانوں کی شکل میں بھیجا جو پہلے تو اس کے نقصانات اور صریحی کفر ہونے کے بارے میں صاف صاف بتاتے تھے۔ لیکن اگر کوئی اس کے باوجود بھی اس کے سیکھنے پر اصرار کرتا تھا تو پھر اُسے سکھا بھی دیتے تھے۔
ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایک یہودی لبید بن اعصمؔ نے جادو کیا تھا۔ جو دنیا کے سخت ترین جادوؤں میں سے ایک تھا حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ آپ کو یہ گمان ہوتا تھا کہ آپ نے فلاں کام کرلیا ہے۔ جب کہ درحقیقت ایسا نہیں ہوتا تھا۔
حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک روز آپ نے کئی بار اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور پھر فرمایا کہ اے عائشہؓ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اللہ نے میری دعا سن لی میرے پاس دو فرشتے آئے ایک سرہانے اور دوسرا پائتیں بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا ہوگیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا۔ اسے جادو کیا گیا ہے۔ کس نے کیا ہے، لبید بن اعصم نے۔ کس چیز میں کیا ہے۔؟ ـــــ کنگھی کرتے ہوئے جو موئے مبارک گرے تھے۔ انہیں کیلے کے پتے میں رکھ کر ذی اروان کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا گیا تھا۔ بیدار ہوتے ہی آپؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت بلالؓ کو بھیجا جنہوں نے کنوئیں میں اُتر کر یہ چیزیں لاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیں۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کے رنگ جیسا ہوگیا تھا آپؐ نے قل اعوذ برب الفلق کی تلاوت شروع فرمائی اور ہر آیت پر ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ ساری گرہیں کھل گئیں۔ پھر آپؐ کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی پہاڑ کا بوجھ آپ کے بدن سے ہٹ گیا ہو۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپؐ نے اس یہودی کو جلا ڈالنے کا حکم کیوں نہیں دیا۔؟ آپؐ نے فرمایا۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو خدا نے مجھے نجات دے دی اور میں لوگوں کو کسی بُری بات پر اُکسانا نہیں چاہتا تھا۔ پھر آپؐ نے اُسے دفن کرنے کا حکم دے دیا۔
آجکل پُرانے باکمال جادوگر جو طلسمی قلعوں کے مالک ہوا کرتے تھے تقریباً ناپید ہوچکے ہیں۔ ان کی جگہ دوسرے درجہ کے لوگ یعنی ٹونا، ٹوٹکا اور سفلی کرنیوالوں نے لے لی ہے۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ غیر مسلم حضرات کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ایسا کررہے ہیں اور مزید حیرت اور شرم کی بات تو یہ ہے کہ بہت سے مساجد کے امام اور مولوی حضرات بھی سفلی وغیرہ کا کام دعا، تعویذ کی آڑ میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ کررہے ہیں۔ جب کہ اسلام میں یہ قطعی حرام بلکہ کفر ہے۔ کیوں کہ اُن میں پڑھے جانے والے منتر خالص مشرکانہ ہوتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ چاروں اماموں کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ جادوگر سے توبہ کرنے کو کہا جائے۔ اگر وہ کرلیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ واجب القتل ہے۔

جادو ٹونا اور سفلی کرنیوالوں کی خاص پہچان

ایسے لوگوں کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ ان کے بدن سے ہمیشہ تیز قسم کی بدبو نکلتی ہے۔ اور جہاں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہاں کافی دیر تک بدبو کا اثر رہتا ہے۔ دوسری علامت یہ ہے کہ ان کی خوراک بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ایک آدمی کئی کئی آدمیوں کا کھانا اکیلا کھا جاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ ان کے ساتھ ساتھ ہر وقت شیطان رہتے ہیں اور اس کے نام سے جادو ٹونا اور سفلی کرتے ہیں۔ اس کا ذاتی عکس یا اس کا نمائندہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔

روحوں کا عمل دخل اور اُن کے اثرات

اکثر وبیشتر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انسان کے مرنیکے بعد اسکا اس دنیا سے تعلق ختم ہوجاتا ہے پھر اسے اس دنیاوی زندگی سے تو کوئی مطلب ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی پرواہ، قبر میں لٹانیکے بعد ہی اس کیلئے جنت کی آسائشیں یا دوزخ کے عذاب شروع ہوجاتے ہیں اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس دنیا سے بے تعلق ہوجاتا ہے۔ پھر بعد میں روحوں کے نام پر یا ان کے بھیس میں سارے کرتب شیطان دکھاتا ہے۔ کسی حد تک یہ بات سچ بھی ہے۔ چونکہ جن یا شیطان کی عمریں انسانوں کے مقابلے میں کافی طویل ہوتی ہیں۔ اسلئے وہ ہمارے بزرگوں کی شکل بنانے اور انہیں کی آواز میں ہم کلام ہوجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مردہ اپنی قبر پھاڑ کے باہر آگیا ہے۔ اور یہاں

پر موجود شخص کو کوئی حکم دیتا ہے۔ انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے شیطان اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ عالم برزخ میں روحیں آزاد ہوتی ہیں۔ اگر اس دنیا میں انہوں نے اچھا کام کیا ہے تو مرنے کے بعد بھی وہ فلاحِ عام اور دیگر اچھے کام کرتی رہتی ہیں۔ مگر اس طرح کہ عام آدمی کو احساس نہیں ہو پاتا۔ اور اگر اس دنیاوی زندگی میں اس نے بُرے کام کئے ہیں تو مرنے کے بعد بھی وہ بُرے کام کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ عبادت و ریاضت کرنے والوں کی نیک روحیں مرنے کے بعد بھی شیطانوں سے نبرد آزما رہتی ہیں۔ اور دیگر رفاہی کاموں میں لگی رہتی ہیں۔ اور جادوگروں وغیرہ کی روحیں مرنے کے بعد بھی جادو ٹونا کرتی رہتی ہیں۔

دراصل یہ بڑا نزاعی مسئلہ ہے جس پر زبان کھولنا یا قلم اٹھانا مناسب نہیں ہے۔ چونکہ قرآن و حدیث اس مسئلہ پر بالکل خاموش ہیں۔ اس لئے امتِ مسلمہ کو بھی اس مسئلہ پر خاموش ہی رہنا مناسب ہے۔ طویل ریاضت و عبادت کے نتیجے میں جس کو خدا تعالیٰ مشاہدہ اور بصیرت کی قوت فرماتے ہیں۔ وہ اپنی زبان بند کر لیتا ہے۔ اور جس کو حقیقت حال کا مشاہدہ نہیں ہوتا وہ ان بھول بھلیوں میں پھنس کر ٹکریں مارتا رہتا ہے اور پھر نکلنے کا راستہ نہیں پاتا ہے۔ اس لئے میں بھی اس مسئلے کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

> پُرانے باکمال جادوگر جو طلسمی قلعوں کے مالک ہوا کرتے تھے۔ جو تقریباً ناپید ہو چکے ہیں۔

جن یا آسیب زدہ ہونے کی علامتیں

آج کل طبی سائنس بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔ جس کی بنا پر اکثر لوگ ہر قسم کی بیماریوں کیلئے ڈاکٹر یا حکیموں کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ جب تک جنوں کا اثر بدن سے خارج نہیں ہوتا ہے۔ ساری دوائیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ بہر کیف آسیب زدہ ہونے کی علامتوں میں ہفتہ میں ایک یا دو بار آدھے یا پورے سر میں شدید درد بدن کا بھاری پن۔ دونوں مونڈھوں پر دباؤ۔ اور دونوں بازوؤں میں درد وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ آسیب زدہ شخص خواب میں اکثر و بیشتر سانپ، شیر، کالا کتا، کالی بلی وغیرہ دیکھتا ہے۔ اس کے علاوہ ہوا میں اُڑنا، پانی میں تیرنا، پہاڑیوں پر چڑھنا وغیرہ بھی آسیب زدہ ہونے کی علامتیں ہیں۔ اگر مذکورہ بالا علامتیں کسی بھی شخص میں پائی جائیں تو ایسا شخص یا تو کسی اچھے عامل سے رجوع کرے یا خود ہی پہلا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پابندی کے ساتھ ورد کرے۔ انشاء اللہ آسیب دور ہو جائے گا۔

جنوں سے نجات کا طریقہ

جنوں کے وجود ان کی غیر مرئی طاقت و قوت کا جتنا قریب سے مشاہدہ کیا جائیگا قرآن و حدیث اور اسلام کے دیگر احکامات کی صداقت و حقانیت واضح ہوتی جائیگی۔ اور پھر انسان خود بخود بے ساختہ پکار اُٹھے گا کہ طاقت کا اصل سرچشمہ قرآن ہے۔

دراصل جن یا شیطان کا تسلط اکثر و بیشتر صورتوں میں اکل حلال نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حرام کی کمائی اپنے ساتھ طرح طرح کی بلائیں لاتی ہیں جن میں ایک بلا یہ بھی ہے ــــ اسی وجہ سے مسلمانوں کے یہاں حلال کمائی پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

بہر کیف جن سے متأثر شخص کیلئے سب سے زیادہ تیر بہدف چیز پہلا کلمہ ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ ایک تسبیح لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بہت سے غیر مسلموں پر بھی یہ تجربہ کامیاب رہا ہے۔ دوسری چیز آیت الکرسی اور چاروں قل ہیں۔ اگر ہر نماز کے بعد یا صبح و شام پابندی کے ساتھ ان کا ورد کیا جائے تو ان کے شر سے مکمل طور سے حفاظت مل جاتی ہے ان کے علاوہ اور بھی آیات اور دعائیں ہیں۔ مگر مذکورہ بالا چیزیں آسان و سہل ہیں جنہیں ہر شخص کم سے کم وقت میں بآسانی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ بات مدنظر رہے کہ ہر چیز کے اثر میں کچھ وقت لگتا ہے۔ لہٰذا دوام اور پابندی اولین شرط ہے۔

بقیہ ــــ داستانِ ابلیس

ہر قسم کے سحر کیلئے مندرجہ ذیل اسم اعظم مع نقش کے زعفران سے چینی کی طشتری پر لکھ کر ۴۰ دن تک دھو کر پلائیں۔

٧٨٦

یا حافظ یا حفیظ	٦	١	٨	یاحی حین لاحی
یا وکیل یا	٧	٥	٣	فی دیمومۃ ملکہ
	٢	٩	٤	و بقائہ یاحی

بعد نماز فجر درود تاج گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کے چہرے پر چھینٹے ماریں اور یہی پانی اس کو پلائیں۔

اوپر بیان کئے گئے تمام عملیات مجرب اور تجربہ شدہ ہیں۔ جو صاحب ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل شرطوں کے پابند ہوں۔

① اتباعِ شریعت۔
② اکل حلال۔
③ صدق مقال۔

شیطان

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح

قرآن کی نصیحتیں

قرآن کی نصیحتیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پند و نصائح چند عنوانات میں تقسیم کر کے بیان کئے جاتے ہیں۔

شیطان کی شیطنت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کریم کے ہاں شیطان سے پناہ مانگو۔

یہ آیت سورۂ نحل میں آئی ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کی آخری تین سورتیں مدینہ میں اتریں۔ اس سورۃ میں ایک سو اٹھائیس آیتیں ہیں۔ ۱۸۴۱ کلمے ہیں۔ سات ہزار سات سو حروف ہیں۔ اس کے نزول کا سبب مفسروں نے یہ بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے کہ نمازِ فجر میں سورۂ والنجم اور والّیل پڑھی۔ جب اس مقام پر پہنچے "جب تم لات اور عزیٰ، منات کو دیکھو" تو آپ کو اونگھ آگئی۔ اس حال میں یہ عبارت شیطان نے آپ کی قرارت میں ڈال دی۔ کہ یہ بہت بڑے غرانیق ہیں۔ ان سے شفاعت کی امید رکھی گئی ہے۔ غرانیق سے مراد بت تھی۔ جب مشرکین نے آپ کی زبان سے یہ سنا تو خوش ہوئے۔ کیوں کہ وہ بتوں کی شفاعت پر اعتقاد رکھتے تھے۔

جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی۔

ہم ان کی عبادت نہیں کرتے۔ مگر اس لئے کہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔

کافر یہ بھی کہتے تھے کہ یہ بت ایسے اجسام ہیں۔ جو گندگی سے پاک ہیں۔ اور اسی پاکی کے باعث یہ پرستش اور عبادت کے لائق ہیں۔ بادشاہوں اور فرشتوں میں ایسی لیاقت نہیں، کیونکہ وہ ارواح ہیں۔ اور گناہوں سے پاک ہیں چنانچہ انہوں نے بتوں کو غرانیق سے تشبیہ دی۔ غرانیق نر پرندے ہیں، ان کا واحد غرنوق اور غرنیق ہے۔ یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ اوپر اڑتے اور آسمانوں تک بلند جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ غرنیق سفید دریائی پرندہ ہے، کلنگ کو بھی کہتے ہیں۔ نازک اندام جوان کو بھی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت علی رض کے کلام میں آیا ہے کہ "ایسا معلوم ہوتا ہے میں غرنوق قریش کی جانب دیکھتا ہوں۔ اور وہ خون میں لوٹ رہا ہے" یہاں غرنوق سے جوان مراد ہے۔ مقاتل کا کہنا ہے کہ غرنوق سے فرشتے مراد ہیں۔ کفار کی ایک جماعت فرشتوں کی پوجا کرتی تھی۔ ان کا عقیدہ تھا کہ فرشتے ہمارے لئے شفاعت کریں گے۔

غرض جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ والنجم تلاوت فرما چکے تو آپ نے سجدہ کیا۔ مسلمان اور کافر جو جماعت میں موجود تھے۔ ولید بن مغیرہ کے سوا ان سب نے سجدہ کیا۔ یہ ایک بوڑھا شخص تھا۔ اس نے تھوڑی سی مٹی ہاتھ میں رکھ لی۔ اور اُسے پیشانی کی طرف لے جا کر اس پر سجدہ کر لیا۔ اور کہا کہ میں ام ایمن رض اور اس کی ہم جلیسوں کی طرح سجدہ کرتا ہوں۔ ام ایمن رض آنحضرت کی خدمت گار تھیں۔ جنین کی لڑائی میں ولید بن مغیرہ مارا گیا۔

یہ دونوں کلمے ہر مشرک کے دل میں بیٹھ گئے۔ یہ شیطانی فتنہ تھا جو اس نے آنحضرت کی قرارت میں طاغوتوں اور بتوں کے ذکر کے بعد ڈال دیا۔ اور جنہیں سن کر دونوں فریقوں نے آنحضرت کی پیروی میں سجدہ کر دیا۔ کافروں اور مسلمانوں دونوں کو اس سے تعجب ہوا۔ مسلمان اس لئے متعجب ہوئے کہ ایمان لانے اور یقین کرنے کے بغیر کافروں نے کیسے سجدہ کر دیا۔ اور مشرک لوگ آنحضرت اور ان کے صحابہ رض سے اس لئے خوش ہوئے کہ انہوں نے وہ کلمے آپ کی زبان مبارک سے سنے جو شیطان نے ان کی قرارت میں ملا دیئے تھے۔ اور کہا کہ آنحضرت نے اپنے پہلے دین اور اپنی قوم کی طرف رجوع کر لیا ہے۔ انہوں نے سجدہ اسی لئے کیا کہ اس قرارت میں ان کے خداؤں کی تعظیم پائی جاتی تھی۔

جب شیطان نے ان کلموں کو مشہور کر دیا اور عام و خاص تک پہنچا دیا تو آنحضرت کو بہت رنج ہوا۔ چنانچہ رات کے وقت حضرت جبرئیل آئے۔ اور فرمایا ان دونوں کلمات سے میں خدا کے ہاں پناہ مانگتا ہوں میرے رب نے انہیں نازل نہیں کیا۔ نہ ہی انہیں کہنے کا مجھے حکم دیا ہے۔ آنحضرت حضرت جبرئیل سے یہ سن کر اور ملول ہوئے۔ اور فرمایا۔ میں نے اس بارے میں شیطان کی اطاعت کر لی اور اس کے کہنے کے مطابق ایسا کیا۔ اور اللہ کے کاموں میں شریک کر لیا ــــ سو جو کچھ شیطان نے ملایا تھا۔ خدا نے اُسے دور کر دیا۔ پھر آپ پر یہ آیت نازل ہوگئی۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰہُ

اٰیٰتِہٖ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ۔

میں نے اس سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا کہ جب اس نے میرا کلام پڑھنا شروع کیا تو شیطان نے اس میں دخل نہ دیا ہو۔ پس جو کچھ شیطان ڈالتا ہے خدا اسے دور کر دیتا ہے اور وہ اپنی آیات کو مستحکم کرتا ہے، خدا دانا اور حکیم ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان کے مکر و فریب سے پاک صاف کر دیا تو مشرک اپنی گمراہی کے باعث آنحضرتؐ سے منحرف ہو گئے۔ خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ شیطان کے مکر سے پناہ مانگے اور یہ آیت نازل فرمائی ــــــ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ــــــ جب تو قرآن کی تلاوت کرے تو مردود شیطان کیلئے اللہ سے پناہ مانگ۔

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے معنٰی یہ ہیں۔ کہ قرآن شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہہ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا شیطان پر "اعوذ" سے زیادہ سخت اور دشوار شے کوئی نہیں۔ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں ان پر شیطان غلبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ مگر مشرکوں کو گمراہ کر دیتا ہے جو لوگ خدا پر بھروسا اور توکل کرتے ہیں۔ شیطان ان کے نزدیک بھی نہیں آسکتا۔ مگر جو اپنے کاموں کے لحاظ سے شیطان کے پیرو ہوتے ہیں۔ انہیں ضرور گمراہ کرتا ہے۔ اور مشرکوں کو ان کے ساتھ شرکت کرنے میں مدد دیتا ہے۔

اعوذ کے معنٰی

اللہ سے پناہ مانگنا، خلاصی پانا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ اعوذ کہلاتا ہے۔ اور معاذ کے معنٰی ہیں جائے پناہ۔ یعنی پناہ لی اس نے ساتھ اس کے۔ وہ اس کے ساتھ پناہ لیتا ہے۔ پناہ لینا۔ میں پناہ مانگتا ہوں۔ جیسا کہ پناہ لینے کی جگہ ہے۔ جس سے میں ڈرتا ہوں۔ یعنی یہ مجھے خلاصی دینے والا اور مجھ سے دور کرنے والا ہے، گویا بندہ خدا سے پناہ لیتا ہے۔ تاکہ وہ اُسے شیطان کے شر سے بچائے۔ جب قرآن سے پناہ مانگتا ہے تو اس سے اُسے شفا حاصل ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ استعاذہ کے معنٰی ہیں حرز اور خدا کو قلعہ پکڑنا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی والدہ کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا، اس نے کہا کہ ــــــ رَبِّ اِنِّیْٓ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اے پروردگار! میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

یعنی حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو شیطان مردود سے پناہ میں رکھ۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کا حرز اور قلعہ بناتی ہوں شیطان مردود سے۔

شیطان کے معنٰی

شیطان شطن سے نکلا ہے۔ شطن وہ رسّی ہے جو لمبی اور بہت دراز ہوتی ہے۔ دوری کو بھی کہتے ہیں۔ مراد یہ کہ شیطان نیکی سے دور ہو گیا اور بدی میں دراز ہو گیا۔ بدی کرنے پر بے قرار رہتا ہے۔ سو جسے شیطان کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے کام شیطان جیسے ہیں ہر بُری شے کو شیطان سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ جیسے اس کا منہ شیطان کے منہ جیسا ہے۔ اس کا سر شیطان کے سر کی طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:ــــــ طَلْعُھَا کَاَنَّہٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ۔

اس درخت کی شاخیں شیطانوں کے سروں کی طرح ہیں۔

درخت کو شیطان کے سر سے تشبیہ اس لئے دی کہ سب شیطان سانپ ہیں۔ اُن کے سر بدنما اور ناہموار ہیں۔ اُن کی گردن کے بال گھوڑے کے بالوں جیسے ہوتے ہیں۔ شیطان لعنت کے ساتھ راندا گیا۔ یہ سزا اس لئے دی گئی کہ اس نے حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کیا۔ اور اللہ کے حکم کی نافرمانی کی۔ جب شیطان نے نافرمانی کا جرم کیا۔ تو فرشتوں نے اُسے نیزے مارے اور آسمانوں سے زمین پر پھینک دیا۔ چنانچہ قیامت تک اس پر اور اس کی اولاد پر ستاروں کی بوچھار ہوتی رہے گی۔ خدا فرماتا ہے۔ ان ستاروں کو ہم نے شیطانوں کو دور کرنے والے بنایا ہے۔

شیطان کی حقیقت

اللہ تمام نیکیوں اور بہشت سے شیطان دور ہے۔ اور دوزخ کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اور اس کی اُمّت کو حکم دیا۔ کہ "تم مردود شیطان سے جو رحمٰن سے دور ہے۔ پناہ مانگو تاکہ دوزخ کی آگ سے بچ سکو اور بہشت کے بہاؤ اور عادل بادشاہ کے چہرے کا دیدار حاصل کر سکو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے! شیطان مجھ سے دور ہے۔ اور تو میرے نزدیک ہے۔ ادب سے اپنے حال کو حفاظت میں رکھ تاکہ کسی بہانے شیطان تجھ پر قابو نہ پا سکے۔

ادب حاصل کرنے کا مطلب اور اس کے اسباب یہ ہیں کہ انسان خدا کے احکام بجا لائے، ممنوع کاموں سے باز رہے۔ جان و مال، اہل اولاد اور تمام امور میں تقدیر الٰہی پر راضی رہے۔ جو شخص ان پر کاربند ہوگا۔ اور ثابت قدمی سے ان پر عمل کرے گا۔ وہ شیطان کے وسوسوں اور فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ نفس امارہ کے فساد اور دھوکے سے بچے گا۔ قبر کے عذاب، قبر کی تنگی، قیامت کے خوف، سختی دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ بہشت میں خدا کے قریب، رسولوں، شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ رہے گا، جو بہترین رفاقت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ۔

اے شیطان! میرے خاص بندوں پر تو قابو نہیں پا سکتا۔

چنانچہ جس بندہ کو اللہ تعالیٰ کی جناب سے بندگی کا تمغہ مل جائے، اس پر شیطان غالب نہیں آسکتا ظاہر یا باطن کسی بھی حالت میں اس کے قریب جائیگا۔ گناہ کے وسوسوں سے اس کا دل آلودہ نہ ہوگا۔ اگر شیطان ایسے بندے کے قریب چلا بھی جائے تو خود ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ یہ آواز سنتا ہے کہ جو شخص نفس کی باطل خواہش کو ترک کر دے۔ حق کی پیروی کرے اور اس کے ساتھ راہ پائے اُسے یہ رتبہ ملتا ہے کہ جب وہ مر جاتا ہے تو اللہ کی بارگاہ میں اس کی روح لیجانے کیلئے فرشتوں میں تکرار ہونے لگتی ہے۔ فرشتوں میں اس شخص کا بزرگ نام پکارا جاتا ہے۔ خدا ایسے بندے پر فخر کرتا ہے۔ "اس طرح ہم برائی اور بے حیائی کو اس

سے دور کر دیتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے خاص بندوں میں سے ہے۔"

جو شخص ظاہر اور باطن میں خدا سے ڈرتا ہے وہ شیطان سے ضرور بچا رہتا ہے۔ یہ بڑی بات ہے کہ بندہ شیطان سے ڈرتا رہے۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا۔ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ وہ اپنے گروہ کو اپنی طرف بلاتا ہے تاکہ اس کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ۔ شیطان نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا کیا تم نہیں سمجھتے۔ شیطان کی پیروی بدبختی اور رنج کی جڑ ہے۔ شیطان کی مخالفت کرنا نیک بختی، نعمت اور راحت کا باعث ہے ایسا شخص عافیت میں آرام میں رہتا ہے۔

اعوذ پڑھنے کے فائدے

اعوذ پڑھنے میں پانچ فائدے ہیں۔

① آدمی دین پر ثابت قدم رہتا ہے۔

② شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اور وہ اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔

③ آدمی مضبوط قلعے میں شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

④ ایسے مقام میں پہنچ جاتا ہے جہاں ہمیشہ امن ہوتا ہے پیغمبروں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوکاروں کی صحبت میسر آتی ہے۔

⑤ زمین اور آسمان کے پروردگار کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلی کتابوں میں ہے آیا ہے کہ جب شیطان نے اللہ سے کہا کہ میں تیرے بندوں کو آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں سے آ کر بہکاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم میں اپنے بندوں کو اعوذ پڑھنے کا حکم دوں گا۔ جب وہ ایسا کریں گے تو ان کی اس طرح حفاظت کروں گا کہ ان کے دائیں جانب اپنی ہدایت کروں گا بائیں طرف اپنی مہربانی ان کے پیچھے اپنی نگہبانی اور آگے اپنی نصرت اور مدد کر دوں گا۔ اے ملعون! ایسی صورت میں تو اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

بعض احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی بندہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے تو خدا تعالیٰ اسے تمام دن اپنی پناہ میں رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم استعاذہ کے ساتھ گناہوں کے دروازے بند کرو۔ بسم اللہ کے ساتھ بندگی کے دروازے کھولو۔

کہتے ہیں کہ ہر مومن کو گمراہ کرنے کیلئے شیطان روزانہ تین سو ساٹھ لشکر بھیجتا ہے مگر جب وہ بندہ اللہ کی پناہ چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تین سو ساٹھ مرتبہ اس بندے کے دل کی طرف دیکھتا ہے اور ہر نظر میں شیطان کے ایک لشکر کو ہلاک کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کا سارا لشکر فنا ہو جاتا ہے۔

شیطان کا ڈرنا

استعاذہ سے شیطان ڈرتا اور خوف کھاتا ہے استعاذہ شاہِ نور ہے جو عارفوں کے دلوں کی معرفت ہے۔ اگر تو عارف نہیں تو استعاذہ کو پرہیزگاروں کی طرح اسوقت تک اپنے اوپر لازم کر لے جب تک تجھے عارفوں کا مرتبہ حاصل نہ ہو جائے۔ اس وقت تیرے دل کے نور کی شعاع شیطان کی طاقت کو فنا کر دے گی۔ اور اس کے لشکر کو بھگا دے گی۔ پھر تیری ذات خاص کو اپنے بھائیوں اور پیروؤں کا نگہبان بنایا جائے گا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے حق میں فرمایا: "اے عمرؓ شیطان تیرے سایہ سے بھاگتا ہے۔" فرمایا جس جنگل میں عمرؓ پہنچتے ہیں۔ وہاں سے شیطان بھاگ کر دوسرے جنگل میں چلا جاتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ حضرت عمرؓ کو دیکھ کر شیطان دیوانہ ہو جایا کرتا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ جب شیطان کو علم ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص سمجھتا ہے میرا پکا دشمن ہے، تو نا امید ہو کر اس کو چھوڑ دیتا ہے اسے ہلاتا تک نہیں۔ بلکہ اسے چھوڑ کر دوسری طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ چوری چوری اسے دیکھتا اور تاکتا رہتا ہے کہ ذرا بھی غافل ہو تو اس پر اپنا اثر قائم کر لوں۔

پس ہر بندے کو چاہئے کہ تنہائی کو اختیار کرے۔ شیطان کے مکر و فریب سے اسی طرح باخبر رہے کیونکہ یہ پرانا اور اصلی دشمن ہے۔ اس کے آنے کے بڑے بڑے راستے ہیں۔ انسان کے گوشت، ہڈیوں اور اس کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون چلتا ہے۔

شیطان مرنے تک ساتھ رہیگا

روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ بڑھاپے میں یوں دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مجھے زنا اور خون کرنے سے بچائے رکھ۔ لوگوں نے پوچھا۔ آپ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ پھر بھی زنا اور خون کرنے سے ڈرتے ہیں؟ آپؓ نے جواب دیا کیوں نہ ڈروں۔ میرا شیطان ابھی تک زندہ ہے۔[1]

شیطان سے بچاؤ کے طریقے

شیطان کے ساتھ جنگ کرنے کا بہترین ہتھیار کلمہ توحید ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی شیطان سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک قدسی حدیث ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ جو شخص کلمۂ توحید پڑھ لیتا ہے وہ میرے قلعے میں داخل ہو جاتا ہے اسے عذاب کا ڈر نہیں رہتا۔ اور فرمایا جس نے دل

---

[1] سورۃ المؤمنون میں آیا ہے ـــــ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔
یہ بھی کہا کرو کہ اے میرے رب! میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے میرے رب! ـــــ میں اس سے بھی تیری حفاظت چاہتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آ کر مجھے ابھار سکیں۔

●●●●●●●●●●●● ●●

خلوص سے کلمۂ توحید پڑھا سدہ بہشت میں داخل ہو گیا۔

شیطان عذاب کا ذریعہ ہے جب کوئی شخص کلمۂ توحید پڑھتا ہے اور اوامر و نواہی پر عمل کرتا ہے۔ تو شیطان جو اسے چھپ کر دیکھ رہا ہوتا ہے، اس سے دور بھاگتا ہے قریب نہیں آتا چنانچہ اس کے فتنہ سے اسی طرح بچ جاتا ہے جس طرح میدانِ جنگ میں دشمن کے وار سے ڈھال کے ذریعہ بچ جاتا ہے۔

شیطان سے بچنے کیلئے بسم اللہ زیادہ پڑھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا شیطان ہلاک ہو۔ میں نے اس سے کہا ایسا نہ کہو۔ اس سے شیطان اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں اس شخص پر غالب آگیا ہوں، لہٰذا تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہو۔ ایسا کہنے سے شیطان دب کر چھوٹی چیونٹی جیسا ہو جاتا ہے۔

جو شخص خدا کے فضل کی بجائے دنیا داروں کا فضل اور ان کے مال کی طمع کرے ان کی تعریف کرے مال جمع کرنے میں لگ جائے وہ ایسا ہے گویا اس نے شیطان سے مدد طلب کرلی۔ اس کا فرزند اور اس کا مال شیطان کی ملکیت ہوتا ہے اس کے مال سے شیطان مالدار اور بادشاہ بن جاتا ہے، جس کا لشکر بھی ہوتا ہے۔ یہ سب شیطان کی نامرادی کی باتیں ہیں۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ اللہ ہی سے مدد طلب کرے اس پر بھروسہ کرے۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرے۔ مشتبہ اور حرام چیزوں سے بچے۔ حلال اور مباح چیزیں خواہ تھوڑی ملیں۔ ان پر قناعت کرے لوگوں کا احسان نہ لے۔ کھانے پینے کی حرص کرنا ایسا ہے جیسے رات میں کوئی شخص جستجو اور تلاش کے بغیر لکڑیاں اکٹھی کرے۔

جو شخص حلال اور حرام میں تمیز نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں پروا نہیں کرتا کہ اسے دوزخ کے کس دروازے سے اندر داخل کرتا ہے۔ لہٰذا آدمی کو پرہیزگاری اختیار کرنی چاہیئے۔ تاکہ شیطان سے بچا رہے اور سلامت رہے جو ایسا نہیں کرتا شیطان اس کے سینہ اور دل میں جگہ حاصل کرلیتا ہے۔

خدا فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ۔

جو شخص رحمٰن کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے ـــــ ہم اس پر شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں۔

شیطان ایسے شخص کا ساتھی بن جاتا ہے۔ کبھی اس کی نماز میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ کبھی جھوٹی خواہشوں کی رغبت دلاتا ہے۔ کبھی خواہش نفسانی اور حرام خیالات اس کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ نیکیوں میں جلدی کرنے سے روکتا ہے۔ سنت اور فرض عبادت اور طاعت سے باز رکھتا ہے۔ اور اس طرح وہ شخص دونوں جہان میں خسارہ اٹھاتا ہے۔ قیامت کے دن شیطان ہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

آخری عمر میں شیطان اکثر آدمی پر غلبہ پالیتا ہے۔ اس کے ایمان کو زائل کر دیتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا قیامت کے دن فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ رکھے گا۔ ایمان کے زائل ہونے اور ظاہر یا باطن میں شیطان کی اطاعت کرنے سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

سات شیطان

مقاتل نے زہری سے انہوں نے حضرت عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک رات چند صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت سلمانؓ حضرت عمار بن یاسرؓ بھی شامل تھے۔ آنحضرتؐ کو تلاش کرتے ہوئے آئے۔ اس اثناء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے۔ ان کے چہرے پر موتیوں کی طرح پسینہ نظر آ رہا تھا۔ جیسے بخار آ رہا ہو۔ آپؐ نے تین دفعہ پیشانی سے پسینہ پونچھا اور فرمایا اس ملعون پر خدا کی لعنت ہو۔ پھر سر مبارک کو جھکالیا۔ حضرت علیؓ نے دریافت فرمایا۔ یا رسول اللہؐ آپ نے کس پر لعنت کی ہے۔ آپؐ نے جواب دیا شیطان لعین سے دشمن خدا پر۔ اس مردود نے اپنی دم کو اپنی مقعد میں داخل کیا اور سات انڈے دیئے ان سے اس کے سات بچے پیدا ہوئے۔ پھر ان میں سے ہر ایک آدمؑ کی اولاد گمراہ کرنے پر مامور ہوا۔

ایک کا نام "مدحش" ہے جو عالموں کو ہوا و حرص کی ترغیب دینے پر مقرر ہوا۔

دوسرے کا نام "حدیث" ہے جو نمازیوں کو نماز چھڑانے، کھیل میں لگانے، بہکانے، جمائی لینے اور اونگھنے میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتے ہیں۔ پھر جب سونے والے سے کہا جاتا ہے، تو سو گیا تو وہ کہتا ہے میں سویا نہیں۔ پھر بے وضو ہی نماز میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، ان میں کوئی ایسا نہیں جسے اس کی نماز کے ثواب کا نصف، چوتھائی یا دسواں حصہ ہی ملتا ہو بلکہ اس کی نماز کے گناہ ثواب سے بڑھ جاتے ہیں۔

تیسرے شیطان کا نام "ذلنبون" ہے جس کے سپرد بازاروں کا انتظام ہے یہ رات دن بازاروں میں رہتا ہے، لوگوں کو کم تولنے کی ترغیب دیتا ہے خرید و فروخت میں جھوٹ بولنے، سامان کو سجانے، اس کی تعریفیں کرنے کے راستے بتاتا ہے۔

چوتھے شیطان کا نام "بتر" ہے جو مصیبت کے وقت لوگوں کو اپنے گریبان پھاڑنے کی رغبت دلاتا ہے۔ اپنا منہ نوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ انہیں سکھاتا ہے کہ وہ واویلا کریں۔ اپنے آپ کو کوسیں اور صبر کرنے سے جو ثواب ملتا ہے اس سے محروم رہیں ـــــ پانچویں شیطان کا نام "مشوط" ہے۔ یہ لوگوں کو جھوٹ بولنے، چغلی کھانے، طعن و تشنیع کرنے اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں کی ترغیب دیتا ہے۔

چھٹے شیطان کا نام داسم ہے۔ جو مرد کے ذکر اور عورت کی شرمگاہ میں پھونکتا ہے۔ تاکہ آپس میں زنا کریں۔

ساتویں شیطان کا نام اعور ہے، جو چوری کرنا سکھاتا ہے۔ چور سے کہتا ہے کہ چوری کرنے سے تمہارا فاقہ دور ہوگا اپنا قرض ادا کرسکو گے۔ کپڑے پہن سکو گے۔ چوری کرنے کے بعد توبہ کرلینا۔

نماز کی صفوں میں شیطان

مسلمان کو ان شیطانوں سے بچنا چاہئے کسی حال میں ان سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "دلہان" نام ایک شیطان وضو پر مقرر ہے۔ اس سے بھی پناہ مانگنی چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا نماز کے وقت صف میں ایکدوسرے کے ساتھ مل کر کھڑا ہونا چاہئے۔ کیونکہ درمیان میں جگہ خالی ہو تو شیطان بکری کے بچے کی مانند اس میں گھس جاتا ہے۔"

ابو حذیفہؒ نے ابو عبیدہؓ سے روایت کی ہے کہ اس حدیث میں بنات حذف سے مراد بکری کے بچے ہیں جنہیں عربی میں نقد بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حذف اس بکری کا نام ہے جس کے کان اور دم نہ ہوں۔ یہ قسم موضع جرشی میں پیدا ہوتی ہے۔

روایت ہے کہ عثمان بن عاصؓ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری نماز اور قرارت کے درمیان شیطان اگر داخل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام خزب ہے۔ اسے دیکھو تو اللہ کے ہاں اس سے پناہ مانگو اپنے دائیں بائیں تین دفعہ تھوک دیا کرو۔ عثمانؓ فرماتے ہیں میں نے اس پر عمل کیا تو شیطان بھاگ گیا۔

ایک مشہور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان لگا ہے۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے ساتھ بھی۔؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مگر اللہ نے مجھے اس شیطان پر غالب کر دیا ہے۔ اور میں اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہر انسان کے ساتھ ایک جن لگا ہوا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ آپؐ نے جواب دیا۔ ہاں مگر اللہ نے اسے میرے تابع کر دیا ہے۔ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ اور مجھے نیکی بتاتا ہے۔

شیطان کی لاتعداد نسل

کہا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی تو آدم کی طرح اس کی بائیں پسلی سے ایک عورت پیدا کی۔ شیطان نے اس سے جماع کیا۔ وہ حاملہ ہوئی اور اس نے اکتیس انڈے دیئے۔ ان سے اولاد پیدا ہوئی۔ جو بڑھ کر جنگلوں اور دریاؤں میں پھیلی۔ پھر انڈے سے دس ہزار نر و مادہ شیطان پیدا ہوئے۔ جو پہاڑوں، جزیروں ویرانوں، جنگلوں، دریاؤں، ریگستانوں اور درختوں کے تنوں میں بھر گئے، کوئی چشمہ و دوراہا، چوراہا، حمام بھی ان سے محفوظ نہ رہا۔ بستر کی جگہ، گندگی کے مقاموں گڑھوں، لڑائی اور ناقوس کی جگہوں، قبروں، گھروں، محلوں، صحرا نشینوں کے خیموں، عبادت گاہوں، غرض سب جگہوں میں داخل ہو گئے۔

شیطان سے بچنے والے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کیا تم ابلیس اور اس کی اولاد کو میرے بجائے اپنا دوست بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں، ان ظالموں کیلئے بُرا بدلہ ہے۔" اس لئے شیطان اور اس کی اولاد کی تابعداری کرنے والا توبہ کئے بغیر مر گیا۔ تو وہ ہلاک ہوا۔ اور شیطان کے ساتھ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ چاہیئے کہ آدمی اپنی ذات سے ہوشیار اور خبردار رہے، نفس کو شیطانی کاموں سے بچائے۔ شیطان اور اس کے لشکروں سے علیحدہ رہے۔ خدا کی درگاہ میں سجدہ کرے۔ اس کی فرمانبرداری کے شرائط کو کما حقہٗ پورا کرے۔ خدا شناس لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ خدا کی رضا کیلئے نیک کام کرے۔ ان لوگوں کی مجلس میں رہے۔ جو لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ سچے دل سے اللہ کی درگاہ میں حاضر رہتے ہیں۔ اس کے فضل کے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کے غضب سے ڈرتے ہیں۔ دنیا سے الگ رہتے ہیں۔ اطاعت کے طالب ہیں۔ رات کو قیام کرتے، دن کو روزہ رکھتے، غرض شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ جو عبادت رہ جائے اس کا انہیں غم ہوتا ہے اور گریہ زاری کرتے ہیں۔ ہمیشہ نیکی کا ارادہ رکھتے اور برائیوں سے بچتے، گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ اس خدا پر بھروسہ کرتے ہیں جو اُن کا خالق ہے۔ رات دن اپنے مقررہ وقت پر نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ لوگ جہنم کے طوقوں اور زنجیروں سے بچنے والے ہیں۔ اور دنیا کی آفت اور دوزخ کی آگ سے اس میں رہنے والے ہیں۔ کیوں کہ یہ لوگ ظاہر اور باطن میں شیطان کی مخالفت کرتے ہیں۔ خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ لہٰذا اللہ نے ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا۔

پس اللہ نے ان لوگوں کو اس دن کے شر سے بچایا۔ خوشحالی بخشی اور ان کے صبر کے عوض میں بہشت اور پہننے کو حریر کا کپڑا عطا کیا۔

ایک جگہ اور فرمایا۔

إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ

پرہیزگار لوگ جنت میں اپنے بزرگ بادشاہ کے پاس دوستی کے مقام میں ہوں گے۔

دوسری جگہ فرمایا۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔

جو شخص خدا کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے۔ اس کیلئے دو بہشتیں ہیں۔

شیطان کے دھوکے میں آکر پھر خدا کے ڈر سے اس کے دھوکے سے نکلنے والے شخص کے متعلق فرمایا۔

إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ۔

جب کبھی شیطان پرہیزگار لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے اس وقت وہ خدا کو یاد کرتے ہیں اور فوراً ان کو حق اور باطل کا فرق معلوم ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا "خدا کی یاد سے دلوں کو روشنی ملتی ہے، ان کی تاریکی اور

(بقیہ صفحہ ۱۲۹)

داستان ابلیس بزبان ابلیس

محمد اجمل انصاری

پہلی بات

میں اپنی سوانح عمری لکھنے سے پہلے یہ امر واضح
کردینا چاہتا ہوں کہ میرے پاس فی الحال کوئی ایسا
منشی نہیں جو میرے بتائے ہوئے واقعات سلسلہ
وار درج کرسکے اور ظاہر ہے کہ میں بیک وقت یہ
دونوں کام انجام نہیں دے سکوں گا۔ نہ میرے پاس
اتنا وقت ہے اور نہ بظاہر اس کی کوئی ضرورت
میرا مقصد زندگی کے واقعات اور سوانح حیات
کو روشنی میں لانا ہے۔ اور اس کیلئے غیر ضروری
نہیں ہے کہ تقدیم و تاخیر کا خیال رکھا جائے پس
میری زندگی کے واقعات پڑھنے والوں کو یہ نظر انداز
کردینا پڑے گا کہ میں نے یہ سلسلہ کیوں قائم نہ رکھا

"ابلیس"

پیش لفظ

کیوں صاحب! جب ہمارے ہاتھوں سے بنائے ہوئے مٹی کے کھلونے دنیا میں آکر اپنی اپنی سوانح عمریاں شائع کرتے ہیں تو فرشتوں اور ان کے ساتھیوں نے کسی کا بیل کھونٹی سا رکھا ہے کہ زبان وقلم پر تالا لگائے بیٹھے رہیں۔ ہم کیوں نہ اپنی زندگی کے حالات لکھیں اور کیوں نہ انہیں شائع کریں۔

آج تک کسی جن، فرشتہ نے اپنی سوانح عمری شائع نہیں کی، کیوں شائع نہیں کی یہ ایک راز ہے اور رکھا گیا ہے۔ دنیا میں رہنے والے کم سمجھ انسان اسے نہیں جانتے اور نہیں جان سکتے۔ خاک کی بنی ہوئی عقل کیا خاک سمجھے گی؟ کہ یہ نورانی اور ناری دنیا آج تک اپنی اپنی سوانح حیات لکھنے سے کیوں گریز کرتی رہی۔ یہ موٹی عقل کے پتلے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ جن اور فرشتوں کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا۔ انہیں لکھنے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن یاد رہے کہ ہم نے مٹی کے پتلوں سے پہلے کھانا سیکھا ہے پہلے بولنا سیکھا ہے اگر کسی کو یہ غرور ہے کہ دنیا کا یہ بجاعت انسان کسی معمولی سے معمولی فرشتے کا بھی مقابلہ کرسکتا ہے تو یہ انسان کی فکر کی حماقتوں میں سے ایک اہم حماقت اور نادانی ہے۔

ہم بہت دن چپ رہے۔ بہت دن تک انسان کی ہوائی تعلیموں کو دیکھتے رہے۔ اپنے منہ میاں مٹھو بننا سب کو آتا ہے۔ سب بن سکتے ہیں۔ لیکن کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے یہی ہے سر۔ مسلمان انسان کہتے ہیں کہ فرشتے ہماری برابری نہیں کرسکتے۔ اور فخر کرتا ہے کہ اللہ نے انسان کو اپنا خلیفہ بناکر دنیا میں بھیجا ہے۔ اشرف المخلوقات سمجھا گیا ہے۔ افضل الکائنات فرمایا ہے اور فرشتوں کا مسجود بنایا ہے۔

ابھی اگر قلعی کھول کر رکھ دوں تو ساری کرکری ہوجائے۔ اللہ نے اپنا کرم کے صدقہ میں اپنا خلیفہ کہہ دیا تو کم ظرف انسان جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے۔

اشرف المخلوقات اور افضل الکائنات فرمادیا۔ تو اس کی گردن میں ایک مستقل ہڈی سی پیدا ہوگئی۔ جو گردن کو جھکنے ہی نہیں دیتی۔ مسجود بنادیا کہ اب اسکی نظر میں ساری کائنات حقیر ہو رہی ہے۔

ارے واہ تیری کم ظرفی۔ اتنی سی بات میں ابلا پڑتا ہے دو آنکھیں ہونے پر بھی تیری کورچشمی کی یہ حالت ہے۔ نہیں دیکھ۔ او کم ظرف! نہیں دیکھ۔ تو تین دن کی پیدائش ہے ابھی تیرے منہ سے دودھ کی بو آرہی ہے۔ عالی ظرفی دیکھنی ہے تو کبھی فرشتوں کی دنیا میں آ۔ اپنے سامنے آنکھیں لا۔ اور دیکھ جنہیں قرب الٰہی میسر ہے جنہیں دیدار خداوندی حاصل ہے جنہیں عرش کی دربانی میسر ہے۔ دیکھ کہ ان عالی مرتبوں کے باوجود اپنا ایک ایک لمحہ عبادت خداوندی میں صرف کرتے ہیں، معصومیت کی معراج بھی دیکھ۔ وہ خدا کے خلیفہ بھی نہیں ہیں۔ لیکن ان کا ظرف دیکھ اور شرما جا۔ آج تو ان سب کو سجدہ میں دیکھتا ہے۔ یہ آج سے نہیں۔ ازل سے ہیں ہیں۔ اور ابد تک سجدہ ہی میں رہیں گے۔ انہیں ان کے خالق نے ایک دولت بخشی ہے، اپنے قریب جگہ دی ہے اس ایک احسان پر ان کی پیشانیاں اس چوکھٹ سے قیامت تک نہیں اٹھ سکتیں۔ اب ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال اور تصفیہ کر۔ تو آج اپنی ذات کو کیا کیا سمجھتا ہے۔ خود تجھے اعتراف ہے کہ خدا نے تجھے سب کچھ بنایا ہے۔ اور اب جھک کر میرے کان میں یہ کہہ دے کہ کبھی تو نے اظہار معصومیت کیلئے اپنا ماتھا ٹیکا ہے۔ کبھی یہ پیشانی خدا کے حضور میں اس لیے جھکی ہے کہ تجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اشرف المخلوقات بنایا ہے اور نہ جانے کیا کیا بنایا ہے، شرما جا او چھوٹی چادر والے اور اعتراف کرلے کہ جو تو ہے وہ تم نہیں ہے اور جو ظاہر ہے وہ تو نہیں ہے۔

ان فرشتوں کو دیکھ جو کچھ ہیں۔ اور نہیں کہتے کہ کچھ ہیں ان کے اعمال کو دیکھ جو سزا اور جزا کا خیال کئے بغیر وہ کررہے ہیں۔ جو انہیں کرنا نہیں چاہئے اور اپنی دنیا کو دیکھ۔ ان کے اعمال کو دیکھ۔ وہ کس لئے دنیا میں آئے ہیں۔ اور کیا کررہے ہیں اور اس پر بھی یہ دعویٰ ہے کہ انسان فرشتے سے افضل ہے۔ ساری کائنات سے افضل ہے۔ بڑا تیر مارا۔ اگر دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ مرتبہ ماتھا ٹیکا لیا گویا خدا پر کوئی بڑا احسان کر رہا ہے۔ کیا بتاؤں کوئی ایسا موقعہ نہیں آتا۔ کہ انسان اور فرشتہ کا موازنہ کیا جاسکے۔ ورنہ صرف ایک لمحہ میں بتادیتا کہ تیری بساط کیا ہے اور تو کتنے پانی میں تیر رہا ہے۔

آج ہزار سال کے بعد اپنے سینہ کا ایک دبا ہوا راز ظاہر کرنے کیلئے مجبور ہوا ہوں۔ وقت مجبور کر رہا ہے۔ تاکہ تجھے بیداری کی نیند سے ہوشیار کردوں۔ تو جاگتے میں سو رہا ہے عالم ہوش میں بھی بے خبر ہے آج سنائے دیتا ہوں وہ راز جسے میں نے بہت دن تک چھپائے رکھا تھا۔ جی تو یہی چاہتا تھا کہ تو اسی طرح سوتا رہے اسی طرح بے خبری کے عالم میں نس پورے کرلے۔ لیکن کیا کروں میری برادری پر الزام آرہا ہے۔ میرے بھائی بندوں پر تہمتیں لگ رہی ہیں۔ میرے ساتھیوں کی بدنامی ہو رہی ہے میرے پرانے دوستوں پر تیرے تعصب اور غرور کے آرے چل رہے ہیں۔ اب چپ نہیں رہا جاتا۔ زبان اور دل میرے قابو سے باہر ہوتے جارہے ہیں یہ اسی ایک ایسی بات ظاہر کرنے والے ہیں۔ جسے میں نے سینے کی انتہائی گہرائیوں میں چھپا رکھا تجھے مدتیں ہوگئیں، انسان اور انسانیت کے نام پر کلابازی کرتے ہوئے۔ لیکن یہ تو سوچ کر تو انسان ہے بھی یا نہیں تجھ میں انسانیت بھی ہے یا نہیں؟ نادان کچھ

چھیڑنے سے پہلے ذرا اپنے وجود سے بحث کرلی ہوتی۔ ذرا اپنی ذات کو پہچان لیا ہوتا جس نام پر تو لڑ رہا ہے جس چیز کو تو فضیلت دے رہا ہے، وہ کہاں ہے۔ کس کے پاس ہے۔ ذرا پہلے اسے تو تلاش کر جب تو کہتا ہے کہ خاک کے بنے ہوئے خاکی پتلے کی عقل بھی اندھی ہے اب عقل کا رونا بھی رو۔ بلکہ جاتے ہوئے احساس کا دامن تھام لے، اگر یہ بھی نہ رہا تو تو بھی نہ رہے گا، دیکھ، تیرے احساس کی دھجیاں کیسی پراگندہ ہیں۔ اب بھلا یہ تو سمجھ نادان کہ جب تیرے احساس کا یہ عالم ہے۔ تو تو کیا خاک سمجھ سکتا ہے اپنی بھلائی کو اور کیا خاک جان سکتا ہے اپنے وجود کی بساط کو، اپنے تغیر اور انقلاب کو۔ جس انسانیت کے نام پر تیرا مدار ہے وہ عرصہ ہوا غرور اور تکبر کے ریگستان میں دفن ہو گئی، جو لوگ اسکی تلاش میں نکلے تھے انہوں نے بھی اپنی عمر کا چڑھاوا اس بے نشان مزار پر چڑھا دیا۔ اب تو انسانیت کے مزار پر کتابوں کے علاوہ رونے والے بھی کہیں نظر نہیں آتے۔

کیوں؟ سن لی ناراض کی بات! ششدر کیوں رہ گیا۔ دکھتی ہوئی رگ تکلیف ہی دیتی ہے تعجب نہ کر، جواب دینے کی کوشش نہ کر، یہ دنیا ہے اس میں یہی ہوتا آیا ہے۔ اشرف المخلوقات کا نعرہ لگائے۔ ندامت کی مسند پر بیٹھا رہ اور انقلابات زمانہ دیکھتا جا۔ تجھ انسان فرشتوں سے الجھ کر کیا کرے گا۔ یہ دنیا کا انسان سے کہیں بالاتر ہے، یہ اپنے پروردگار کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں۔ ان کی قدر و منزلت جانتے ہیں جو کچھ ملا ہے، ان ہی کے پاس رہے گا اور جو کچھ یہ ہیں، یہی رہیں گے اسلئے کہ شکر کرنا جانتے ہیں، احساس رکھتے ہیں۔ اور کبھی غرور نہیں کرتے۔ یہ نام نہاد انسان کی طرح ان کی گردن کبھی نہیں اکڑتی۔ تیری جیسی احسان فراموشیاں ان کے خمیر میں نہیں ہیں۔ تیرے جیسا تعصب ان کے دل و دماغ پر سوار نہیں ہو سکتا تجھ جیسا غرور کرنا یہ نہیں جانتے۔ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ ہم فرشتے انسانوں سے افضل ہیں۔ ارے نادان انسان تو پھر کچھ ہے انہوں نے تو کسی حقیر مخلوق کو بھی اپنے سے برا نہیں سمجھا اور سمجھا کیا نہیں؟ انہیں کسی کی اچھائی یا برائی پر غور کرنے کا وقت ہی نہیں ان کو تو پروردگار کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ کسی کی برائی بھلائی میں حصہ کیسے لیں۔

اور ہاں یہ بھی سن لے کہ اگر تیری تعلیمات حد سے نہ بڑھتیں اور تو انسانیت سے باغی ہو کر فرشتوں کو اور مجھے لعن طعن نہ کرتا یا ہمیں اپنے سے کمتر نہ سمجھتا تو قسم ہے مجھے اپنے پیدا کرنے والے کی میں تجھے کبھی جواب نہ دیتا، لیکن وقت استاد ہوتا ہے مجھے تیری ہوائی پرواز نے ہی مجبور کیا ہے کہ تجھے تیری صحیح بساط کا اندازہ کرا دوں۔ اور بتاؤں کہ آج تو انسانیت کے شرف کے نام پہ دنیا میں ہوائی گھوڑے چھوڑ رہا ہے۔ ہر لحاظ سے اور ہر طرح سے میری مٹھی میں سما سکتا ہے۔ اس لئے کہ تیرے پاس وہ چیز ہی نہیں رہی۔ جس کے بنا پر اور جس کے زور پر تو میرا مقابلہ کر سکتا۔ اور ذرا اپنا کان قریب لا۔ تجھے چپکے سے یہ بھی بتا دوں کہ تو عرصے سے میری مٹھی میں ہے میرے اشاروں پر ناچ رہا ہے، نا سمجھ بچے! غرور کرتا۔ ذرا اپنے اندر دیکھ۔ میں بول رہا ہوں تو تو ایک کاٹھ کے پتلے کی طرح رہ گیا ہے جیسے مداری کے اشاروں پر ناچنا پڑتا ہے اب تیرے بال بال پر میری حکومت ہے اور تجھ کم ظرف کے وجود میں سما کر مجھ میں بھی غرور اور تکبر کا مادہ بڑھ گیا ہے۔ اب میں بھی غرور کروں گا اپنے کو سارے دنیا سے افضل سمجھوں گا۔ اور اس بات کو سب سے منوانے کی کوشش کرونگا۔ تیرا ایک نقصان تو ضرور ہوا ہے کہ تجھ میں سے وہ چیز جاتی رہی جو تیری زندگی کا سرمایہ تھی۔ وہ تعلیم، جو تیرے پروردگار نے تجھے دی تھی۔ لیکن اب تجھے میرا احسان مند ہونا پڑے گا کہ تیری آئندہ زندگی اور اس کے عیب سب کچھ مجھ سے منسوب ہو جائیں گے۔ دنیا والے تجھے سیدھا اور سچا کہیں گے۔ تیری خطائیں میرے نامۂ اعمال میں درج کرائی جائیں گی۔ لیکن مجھے اسکی پرواہ نہیں ہے یہ سب کچھ میں پہلے ہی سے جانتا ہوں۔ جو کچھ ہوگا وہ سب میرے علم میں ہے۔

اچھا یہ تو بتا دے، یہ جو تو اپنی سوانح عمریاں شائع کرتا ہے۔ اس سے تیرا مقصد کیا ہے؟ کیا سوانح عمریاں اسی کا نام ہے کہ اپنی زندگی سے ملتی جلتی کچھ بھی اچھی تعریفیں ایک جگہ جمع کر کے چھاپ دی جائیں۔ یا کچھ اور بھی معاملہ ہے۔ آج کل میں دیکھتا ہوں کہ ہر پیسے والا آدمی اپنی پوری زندگی کتاب کی شکل میں چھاپ دیتا ہے اور دنیا میں پھیلاتا ہے۔ آخر اس بات سے کیا منشا ہے۔ کیا یہ لوگ سب اپنی زندگی کے سچے سچے واقعات لکھتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو میں نے آج تک کوئی سوانح عمری ایسی دیکھی جس میں کسی نے اپنی برائیاں اور اپنے گناہ بھی صاف صاف لکھے ہوں۔ کیا اس بھری دنیا میں کوئی گناہ ہی نہیں کرتا اور اگر کرتا ہے تو ان لوگوں نے اپنی تعریفوں کے ساتھ ساتھ اپنے عیب کیوں دبائے؟

خیر! اسے بھی جانے دو۔ صرف یہی بتا دے کہ پہلے زمانہ میں تو لوگ اپنے بڑوں کی سوانح عمریاں لکھا کرتے تھے اور اس میں بھی ممکن تھا کہ دس بیس خوبیوں کے ساتھ ایک آدھ برائی بھی لکھ دیں۔ لیکن اب تو نئی ہوا چل رہی ہے جسے دیکھو خود اپنی زندگی کے حالات چھاپتا ہے اور شائع کرتا ہے تو پھر سوانح عمری کیا ہوئی؟ جس میں زندگی کے مکمل سوانح نہ ہوں۔ ارے واہ رے انسان کی دنیا۔ میٹھی میٹھی ہڑپ، کڑوی کڑوی تھو تھو، اور دعویٰ یہ کہ ہم انسان ہیں۔ اشرف المخلوقات ہیں۔ متعصب کہیں کے۔

ارے اگر سوانح عمری لکھو تو سب کچھ لکھو۔ تاکہ دنیا والے تمہارے اچھے کارناموں سے سبق لے سکیں اور تمہاری نادانیوں سے احتیاط اور گناہوں سے عبرت حاصل کریں یہ کیا ہوا کہ چھانٹ چھانٹ کر تعریفیں لکھ ماریں اور گناہ تو گویا کیا ہی نہیں۔

یہی وہ جذبہ ہے جس نے مجھے اپنی سوانح عمری لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ میں نے سال ہا سال فرشتوں کو درس دیا ہے اور اب دنیا والوں کو بھی تعلیم دینا چاہتا ہوں۔ پڑھنے والوں کو میری زندگی سے مجبوراً سبق لینا پڑے گا۔ وہ دیکھیں گے کہ میں

نے اپنی زندگی کے حالات لکھتے ہوئے نہ اپنی کسی تعریف کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ کسی عیب پر پردہ ڈالنے کی. جو کچھ گذرا ہے بعینہٖ لکھ رہا ہوں۔ خواہ وہ اچھی بات ہے یا بری میرا مقصد اپنی زندگی کے حالات لکھنا ہے اگر اس میں کوئی سبق مل سکے تو حاصل کر لینا اور اگر کوئی برائی کی بات ہو تو نظرانداز کر دینا۔ کیوں کہ برائی کا انجام ہمیشہ تکلیف دہ ہوتا ہے، اچھا ان باتوں کو چھوڑیئے یہ میرے کہنے کی نہیں ہیں۔ میرا مشن اس قسم کی گفتگو اور پند و نصائح کو جائز قرار نہیں دیتا میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے، سچ جاننا۔ بڑی زبردست قربانی کی ہے، ایسی قربانی جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔ دنیا والے مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ بالفرض اگر یہ بات صحیح ہے تو انہیں تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ کوئی دشمن ایسی کارآمد نصیحتیں اپنے مخالف کو نہیں کر سکتا۔ یہ اخلاص یقیناً حیرت انگیز ہے جو مجھ سے سرزد ہوا بہر حال اسے کچھ ہی سمجھا جائے۔ مجھے اس سے کوئی دوسرا ادا نہیں۔ اب تو مجھے صرف ایک ہی دھن ہے اور وہ یہ کہ میری سوانح عمری شائع ہو۔ میں فی الحال نہیں جاننا چاہتا ہوں کہ میرے اس انوکھے اقدام سے مجھے یا میرے مشن کو کوئی فائدہ پہنچ گیا نقصان۔ کیوں کہ میں یہ سب کچھ تقلید کے جذبے سے متاثر ہو کر کر رہا ہوں اور دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ سوانح عمری لکھنے والے کو اور خصوصاً سوانح عمری لکھنے والے کو ایماندار ہونا چاہیئے۔ اور آزادی کے ساتھ وہ تمام واقعات سلسلہ وار لکھ دینے چاہئیں جن سے اس کی زندگی کو واسطہ پڑا ہو یہ احتیاط غلط ہے کہ برائی کو نظرانداز کر کے تصویر کا ایک ہی رُخ پیش کریں۔ اس کے بعد یہ بھی غور کرنا چاہیئے کہ جس وجود کو انسان کے دربار سے مردود بارگاہ اور شیطان اور لعین جیسے خطابات عطا ہو چکے ہیں۔ وہ اظہار حقیقت میں ان لوگوں سے کتنا آگے ہیں، جو مقدس صورتیں لئے ہوئے بظاہر ناہدانہ زندگیوں کے مالک ہیں۔ اور جن کے ہر ظاہری فعل سے تقدس کے سمندر میں طوفان آجاتا ہے اور جب دو چار کوڑیوں کے نفع و نقصان کی صورت آپڑتی ہے تو اس کی زبان مختلف شاخوں میں تبدیل ہو جاتی ہے تصویر کے دونوں رُخ سامنے ہیں ایک طرف شیطان ہے اور دوسری طرف تقدس کا ٹھیکیدار، شیطان کیلئے انسان کی بارگاہ سے جو کچھ عطا ہوتا ہے اسے بھی ملحوظ رکھا جائے اور تقدس مآب مولوی صاحب کیلئے انسان کے پاس جتنی عقیدت ہے وہ بھی سامنے رہے اس کے بعد میری مذکورہ بالا تحریر پڑھی جائے اور غور کیا جائے کہ دونوں فریق اظہار حق میں کتنے فیاض یا بخیل ہیں۔ اگر پڑھنے والے کے خیال میں مجھ شیطان کے نام دروغ گوئی کا قرعہ نکل آیا۔ تو بسم اللہ! نیاز مند حاضر ہے۔ سابقہ الفاظ میں کچھ اور اضافہ فرما دیا جائے دہر چہ دوست می رسد نیکوست، اور اگر خدا نخواستہ یہ خوش نصیبی تقدس مآب کے حصہ میں آئے۔ تو صرف دل ہی دل میں ایک دہرا لینا چاہیئے۔ اور بھول جانا چاہیئے کہ ہم کیا سوچ رہے تھے۔ بجائے اس کے کہ کسی پر ظاہر کیا جائے کہ ضمیر سے کیا آواز آرہی ہے!

خاکسار ابلیس

غلبۂ نفس و عداوتِ شیطان

ہر عقلمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھوکا رہ کر شہوات کا قلع قمع کرے اس لئے کہ بھوک اس دشمن خدا نفس کے لئے قہر ہے، شیطان کا وسیلۂ ظفر یہی خواہشات اور کھانا پینا ہے، فرمانِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ شیطان تمہارے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اس کے ان راستوں کو بھوک سے بند کرو۔

بلاشبہ قیامت کے دن وہی شخص اللہ تعالےٰ سے زیادہ قریب ہوگا جس نے بھوک پیاس برداشت کی ہوگی۔ اور ابنِ آدم کیلئے سب سے زیادہ برباد کرنے والی چیزیں پیٹ کی خواہشات ہیں۔ اس پیٹ کی بدولت حضرت آدم اور حوا علیہما السّلام جنت سے ذلت اور فقر و فاقہ کی زمین پر اتارے گئے جب رب کریم نے انہیں شجر ممنوعہ کے کھانے سے منع کر دیا تو انہوں نے پیٹ کی خواہشات کی بنا پر اسے کھا لیا تھا۔ یہی پیٹ ہی حقیقت میں شہوات کا منبع اور مرکز ہے۔

حکیمانہ اقوال

ایک دانا کا قول ہے جس انسان پر اس کا نفس غالب آجاتا ہے وہ شہوات کا قیدی ہو جاتا ہے اور بیہودگی کا تابع بن جاتا ہے جس کسی نے بھی اپنے اعضاء کی زمین کو شہوات سے سیراب کیا اس نے اپنے دل میں ندامت کی کاشت کی، اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے:-

(۱) فرشتوں کو پیدا فرمایا، انہیں عقل رکھی انہیں شہوات سے پاک و منزہ رکھا۔
(۲) جانوروں کو پیدا کیا۔ ان میں شہوات رکھی مگر عقل سے عاری رکھا۔
(۳) انسان کو پیدا کیا، ان میں عقل اور شہوت دونوں ودیعت فرمائے۔ اب جس انسان کی عقل پر اس کی شہوت غالب آجاتی ہے۔ وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ اور جس مسلمان کی شہوات پر اس کی عقل غالب آجاتی ہے وہ فرشتوں سے بھی بہتر ہے۔

پیدائش

میری پیدائش کا زمانہ اور اس کے قبل کے حالات کچھ ایسے پیچیدہ ہیں کہ موجودہ زمانہ کے انسان کی ادھوری عقل ان کی گرد کو بھی نہیں پہونچ سکتی۔ اس واسطے مجھے اپنے نادان مخاطب کو سمجھانے کیلئے ان کی تفصیل بھی لکھنی پڑے گی۔ کیونکہ انسان بیچارہ بہت ہی محدود عقل کا پتلہ ہے۔ اور جہاں تک اس کی عقل کام کرتی ہے اس سے زیادہ یقین کرنے کیلئے یہ کبھی تیار نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس نا سمجھ کو سمجھانے کے لئے مجھے وہ تمام واقعات بالتفصیل بھی لکھنے پڑیں گے جو میری پیدائش سے پہلے تشکیل عالم کے لئے ظہور پذیر ہوئے اور دنیا موجودہ شکل میں آئی۔

سب سے پہلے تو مجھے یہ بتانا ہے کہ دنیا کس طرح بنی اور کیوں بنی؟

کس طرح بنی؟ یہ تو میں خوب جانتا ہوں اور مجھے خوب بتایا گیا ہے۔

لیکن کس لئے بنی؟ اس کا جواب میرے پاس صرف ایک ہے اور اس میں اعتراض کی کسی کو مجال ہی نہیں۔

خدا سے پوچھا گیا۔ کہ پروردگار! تخلیق کائنات سے تیرا کیا منشاء ہے اور یہ سب کھیل کیوں کھیلا گیا ہے؟

جواب ملا:-

میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا۔ مجھے اچھا معلوم ہوا کہ میں پہچانا جاؤں لہٰذا میں نے کائنات کی بنا ڈالی۔

اب بتلایئے ——! اس میں کون دم مار سکتا ہے۔ اور اس کے بعد سوال ہی کیا باقی رہ جاتا ہے جب بتانے والا خود ہی یہ کہہ دے کہ اس کے بعد دوسرا سوال کر سکے۔ خیر چلو اچھا ہوا کہ دنیا بنانے کا جواب انہوں نے خود ہی دیدیا۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ دنیا کس طرح بنی وہ مجھ سے لیجئے۔ مجھے بھی نہایت ہی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے اور صاف ہی کیوں نہ کہہ دوں کہ مجھے خود میرے فرشتوں نے مختلف اوقات میں سمجھایا ہے۔ کچھ تو خود بغیر دریافت کے اور کچھ مختلف فرشتوں کی معرفت مجھے یہ تعلیم ملی ہے۔ پس ضرورت ہے، کہ اپنے حالات کی ابتدا کرنے سے پہلے یہ سمجھاؤں کہ دنیا کس طرح تشکیل میں آئی۔

ایک نور تھا۔ جس کے متعلق مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ وہ پیغمبر آخر الزماں کا نور ہے خود مجھے بھی اس کی زیارت بارہا نصیب ہوئی ہے۔ اس وقت جب میں آسمان پر گرفتار کر کے لایا گیا تھا۔

ہاں تو واقعات یہ ہیں۔ کہ اس وقت جب کائنات میں کچھ بھی نہ تھا صرف نور صمدی ہی جلوہ افروز ہر طرف تھا۔ کہ پروردگار نے اپنے پہچاننے کیلئے تخلیق کائنات کا ارادہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس نور کو دو حصوں میں تقسیم فرما دیا۔ پہلا حصہ جس میں ایک راز تھا۔ اور جس کو صرف پروردگار ہی جانتا تھا۔ دوسرے حصہ سے زیادہ روشن اور کثیر الضیا تھا۔ اس تقسیم کے بعد صانع مطلق نے پہلے حصہ کا نام نور رکھا اور بقیہ نصف جو صفات نوریہ سے کم درجہ پر تھا۔ جس سے ضیائے خاص علیحدہ کر لی گئی ہے اس کو بھی دو حصوں میں تقسیم فرما دیا۔ پہلے حصہ کو دوسرے حصہ پر فضیلت دینے کے لئے اس میں مخصوص ترمیم فرمادی گئی۔ چنانچہ پہلے حصہ سے جس کا نام "نار" تجویز ہوا تھا قوم جن تخلیق ہوئی۔ اور بقیہ دوسرا حصہ جس میں صفات نوریہ معدوم ہو چکی تھیں ارواح شیاطین اور ارواح خبیثہ کیلئے رہ گیا۔

چنانچہ اب یہ تقسیم اس طرح ہوئی۔ کہ حصہ اول جو خالص نور تھا اور جس میں ضیائے خاص موجود تھی۔ اس کو ارواح مقدسہ اور ملائکہ نیز اطباق و کاولت وغیرہ کے لئے مخصوص فرمایا۔ چنانچہ سب سے پہلے روح پاک پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق فرمائی گئی۔ اس کے بعد لوح و قلم اور کل اجسام کی تخلیق ..... عمل میں آئی زمین آسمان پیدا کئے گئے۔ اور اس نور خاص کے بقیہ نصف سے جس میں سے ضیائے خاص علیحدہ ہونے کے بعد دو حصے ہوئے۔ ان میں سے پہلے حصہ کو جو اپنے دوسرے نصف سے ممتاز تھا۔ قوم جن کی تخلیق کے واسطے رکھا گیا۔ اور اس کے بقیہ دوسرے حصہ کو ارواح شیاطین کے واسطے مخصوص کر دیا گیا

سب سے پہلے جو تقسیم عمل میں آئی تھی۔ اس کے نصف بہتر سے جو مخلوق عالم وجود میں آئی اس کا فرض منصبی عبادت قرار دیا گیا۔ کیونکہ وہ نور خاص سے پیدا کی گئی تھی۔ اس لئے اس کی سرشت میں عبادت داخل ہوئی اور معصوم ہی اور چونکہ خالص نور سے تخلیق ہوئی تھی۔ اس واسطے اس مخلوق کا سایہ نہ پڑتا تھا اس کے بعد حصہ دوئم جو ضیائے خاص سے محروم تھا۔ لیکن ایک حصہ نور تھا قوم جن کیلئے مخصوص ہوا چنانچہ قوم جن کا سایہ بھی زمین پر نہیں۔ لیکن چونکہ اس کی تخلیق میں نار کا جزو غالب ہے۔ اور حصہ نوریہ کم اس لئے زیادہ تر یہ قوم تباہی کی طرف دوڑتی رہی، کبھی کبھی اس قوم کے بعض افراد مائل بہ دین ہوئے اور اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کی تخلیق میں کچھ کچھ نور کی جھلک موجود تھی۔ لیکن چونکہ نار غالب تھی اس لئے تباہی و بربادی زیادہ میسر آئی۔

غرض یہ تو تشکیل دنیا کی کیفیت تھی۔ جسے میں نے معتبر تا بہت ہی مختصر بیان کیا اب میں باقی تمام قصے چھوڑ کر وہ حالت بیان کرتا ہوں۔ جہاں سے میری زندگی کی ابتدا ہوئی۔ دنیا کے بہت سے نا سمجھ انسان مجھے فرشتہ سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے پڑھے لکھے میرے متعلق یہی رائے رکھتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ میں سید فرشتہ ہوں اس واسطے فرشتوں کا استاد مشہور ہوں۔ بہر حال یہ طے شدہ امر ہے کہ میرے متعلق دنیا والے بہت کم جانتے ہیں۔ کہ میں کون ہوں اور اس حالت میں کیسے آیا۔ چنانچہ میں انسان کی محدود معلومات اور ناقص عقل کا مرثیہ پڑھنے اور اس کی مخصوص فطرت اور مفسد ذہنیت کی قسم کھا کر صحیح واقعات لکھتا ہوں۔ کہ جب میں پیدا ہوا تھا تو کائنات کو عالم وجود میں آتے ہوئے ایک لاکھ چوالیس ہزار سال گذر چکے تھے۔

دنیا کی ابتدا

چونکہ مجھے دنیا کی مکمل تاریخ نہیں لکھنی بلکہ صرف اپنی زندگی کے حالات

بیان کر نہیں۔ اس لئے میں باقی تمام واقعات چھوڑ کر صرف اپنی قوم کا ذکر لکھوں گا۔ جس سے میرے حسب و نسب کے متعلق بھی معلومات ہو سکے گی۔

سب سے پہلے یہ معلوم کیجئے کہ میں فرشتہ نہیں ہوں۔ بلکہ قوم اجنہ میں سے ہوں۔ میرے جدِ امجد دنیا کے سب سے پہلے جن ہیں جن کو تخلیق کائنات کی ابتدا میں پیدا کیا گیا تھا۔ اور جو آدم سے کم و بیش ایک لاکھ چوالیس ہزار سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ ان کا نام طارہ نوس تھا اور لقب جان تھا۔ مگر عام طور سے ابوالجن کہلاتے تھے۔ بعض دنیاوی مورخوں نے میرے جدامجد طارہ نوس کا نام سوما لکھا ہے۔ لیکن جہاں تک میری معلومات کام کرتی ہے۔ ان کا نام طارہ نوس تھا۔ ممکن ہے کہ کسی مناسبت سے وہ کچھ عرصہ سوما کے نام سے بھی مشہور ہوئے ہوں۔ لیکن ہمارے خاندانی معلومات میں ان کا نام طارہ نوس ہی کیا جاتا تھا۔ سنا ہے کہ تاریخی کتابوں میں ان کا ضعیف بیان نے طارہ نوس کا نام مارج بھی لکھا ہے۔ بہرحال ان سب اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر ان کا نام طارہ نوس ہی ماننا چاہئے۔

جس طرح آج حضرت انسان اپنی نسل ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے منسوب ہے بالکل یہی کیفیت قوم اجنہ کی بھی ہے۔ ان کا سلسلۂ توالد و تناسل ابوالجن طارہ نوس جان سے ملتا ہے اور جس طرح عورت اور مرد انسانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح قوم اجنہ میں بھی اس کا رواج تھا۔

میرے جدامجد طارہ نوس کو پیدا ہوتے کافی عرصہ گذر گیا تھا۔ وہ اپنی قوم اور اپنی جنسیت کے لحاظ سے تنہا زندگی بسر کرتے تھے کہ یکایک غیر محسوس طور پر ان کو قوم اجنہ میں سے ایک عورت نظر آئی۔ اول تو انہیں بہت تعجب ہوا۔ لیکن بعد میں وہ اس عورت سے مانوس ہو گئے۔ رفتہ رفتہ اس یک جائی نے انکو شوہر اور بیوی کے رشتہ میں منسلک کر دیا۔ اس زمانہ میں رواجی موت کا دستور نہ تھا یعنی کوئی مخلوق طبعی موت مرتی نہ تھی۔ چنانچہ اس کا یہ اثر ہوا کہ تھوڑے ہی زمانہ میں طارہ نوس کی اولاد بھی تمام روئے زمین پر پھیل گئی۔ مرتا کوئی نہ تھا۔ پیدا ہزاروں ہو جاتے تھے۔ اس سود و سود کے قصے نے اچھا خاصا عالم آباد کر دیا۔ آج کی زبان میں جس چیز کو مردم شماری کہا جاتا ہے۔ وہ طارہ نوس کے زمانہ میں رائج نہ تھی۔ اگر ہوتی تو شاید آج کی دنیا سے بھی اس سے کہیں زیادہ نفوس اس دنیا میں آباد نظر آتے۔ مگر اس زمانہ میں کوئی گننے والا نہ تھا اور شمار کرنے کی کوئی ضرورت تھی۔ تمام روئے زمین پر میرے جدامجد طارہ نوس جان کی حکومت تھی۔

ساری دنیا عیش و عشرت کی زندگی گذار رہی ہے۔ کہ پروردگار عالم نے ناگاہ ابوالجن پر ایک شریعت نازل فرمائی۔ جسے ابوالجن اور ان کی اولاد نے اپنے لئے قابل عمل ٹھہرایا۔

اس شاندار آسمانی شریعت پر عمل کرتے ہوئے طارہ نوس اور اس کی تمام اولاد نے آج کل کے حساب سے چھتیس ہزار سال کے قریب گذار دیئے۔ اور سوائے چند مفسد جنوں کے کسی کی طرف سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی جو شریعت آسمانی کے خلاف ہوتی یا اس قوم کی تباہی کا سبب بنتی۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ سرشت میں نار تھی۔ یہ کب چین سے بیٹھنے دیتی۔ آخر کار شرارت رنگ لائی اور [illegible] شعلے بھڑکنے لگی۔ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ تباہی کی طرف دوڑنے لگی۔ [illegible] تاہم کہ ایک وقت وہ آگیا کہ عالم میں ہر طرف گناہ ہی گناہ تھا۔ [illegible] طور پر غالب آگئیں۔ مخلوق اپنی زبان سے تباہی و بربادی کو پکارنے لگی۔ حالات نے پلٹا کھایا اور آشکارا ہو گیا جس کا خطرہ تھا۔ قہر خداوندی [illegible] تمام سیاہ کاروں کو موت کی نیند سلا دیا گیا۔

کیا لکھوں شرم آتی ہے لکھتے ہوئے کہ خود طارہ نوس بھی اس تباہی سے [illegible] ان پر بھی دوسری طرح فتنہ عصیاں اپنا قبضہ جما چکا تھا۔ چنانچہ اس تباہی میں وہ بھی اپنے سب ساتھیوں کے ساتھ عالم فنا میں پہنچا دیئے گئے۔

اب تمام عالم میں سناٹا تھا۔ وہ چہل پہل نہ تھی کہیں کہیں چند [illegible] ہستیاں سر بسجود تھیں۔ ان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے پروردگار عالم نے پھر کسی کی ضرورت محسوس کی اور آخر کار اسی قوم میں سے ایک فرد کو جن کا نام چلپانیس تھا [illegible] خداوندی بجائے طارہ نوس کے سر پر تاج سلطنت کر دیا گیا۔ اور سابقہ شریعت کسی قدر ترمیم و تنسیخ کے ساتھ ان کے حوالہ کر دی گئی۔ یہ بھی آخر اپنے باپ کے نقش قدم سے دور کیسے جاتے ہر چند کہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ نیک اور سب سے عبادت گذار تھے۔ شروع شروع کچھ روز کے لئے عبادت بڑھا دی۔ پہلے سے زیادہ عابد و زاہد مشہور ہو گئے لیکن صرف اسی وقت تک جب تک کہ اپنی فطرت سے مقابلہ کر سکے [illegible] آخر کار خواہشات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیئے۔ عبادت اور ریاضت نے اپنی لوگوں کو [illegible] کی۔ آہستہ آہستہ اس نے کنارہ کشی شروع کر دی۔ اور تھوڑا ہی زمانہ گذرنے کے بعد دیکھنے والوں نے دیکھا کہ طارہ نوس کے جانشین جن کا نام چلپانیس وہی رنگ [illegible] پیغمبری سے پہلے تھے۔ اور اپنی قوم میں کسی قدر عبادت و ریاضت کے باعث ممتاز نظر آتے تھے۔ اب وہ انہماک عبادت نہ تھا وہ مشغلہ ہدایت۔ سب اپنے اپنے راستہ پر تھے۔ بظاہر کوئی کسی کا رہبر نہ تھا اور سب کے سب رہبر تھے۔ ایک دوسرے کے عمل سے کوئی متاثر نہ ہوتا تھا۔ چلپانیس کی پیغمبری برائے نام رہ گئی تھی۔ خود انہیں یاد نہیں رہا تھا کہ وہ پیغمبر ہیں۔ یا قوم کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دی گئی تھی۔

زمانے نے ایک اور پلٹا کھایا اور حالات کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ رہی سہی عبادت [illegible] بھی یہ حال دیکھ کر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت میں مصروف ہو گئیں اور مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ مقدس چلپانیس یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ مگر اس طرح کہ گویا نہیں دیکھ رہے تھے۔ گناہ کا دیوتا ان کے سامنے رقص کر رہا تھا۔ اور وہ دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھے ساری قوم ظلم کی چادر میں سما گئی تھی۔ مگر ان کی سیاہ کار آنکھیں تو بس خواب ہی [illegible] ستاری کی شان آگے بڑھی۔ اور اس نے چلپانیس کو مخاطب کر کے کہا۔ چلپانیس تم اس شریعت کو تار تار کر چکے ہو۔ آؤ پھر تمہیں ویسا ہی کر دیں۔ تم راستہ بھول گئے ہو پھر تمہیں راستہ پر لگا دیں۔

چلپانیس پھر جھک گئے۔ قدرت نے پھر انہیں ویسا ہی کر دیا۔ ساری قوم [illegible] اعتدال پر آئی۔ لیکن ناری فطرت مسلسل اپنا کام کر رہی تھی۔ قدرت نے بار بار [illegible]

شدید ہدایتیں کی۔ مگر نار بہر حال نار تھی۔ آخر کار اس نے تو ہی عقل و ہوش کا گھر پھونک ڈالا۔ تمام قوم کو خانماں برباد کر کے چھوڑا۔ اور ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو ان سے پہلے سرکشوں کے ساتھ ہوا تھا۔ ابھی جلپانیس کی حکومت اور پیغمبری کو پورے چھتیس ہزار سال بھی پورے نہ ہونے پائے تھے۔ کہ وہ انجام کو پہنچا دیے گئے۔ اور اپنے ہمراہ تمام ایسے ہم صف گروہوں کے ساتھ بدکاری میں مصروف تھے۔ گمنامی اور بربادی کی دنیا میں لے گئے۔ اور اس طرح دنیا ایک دوسرا دور جلیث بائنس جلپانیس کے ہاتھوں تاریکی کی گمنامیوں میں کھو گیا۔ اور بعد کی آنے والی نسلیں ڈھونڈتی رہ گئیں کہ ان کے دادا جلپانیس نے ان کے لئے کیا چھوڑا۔

اب دنیا پھر خالی تھی چند عبادت گذار کہیں کہیں نظر آتے تھے مگر قہر خداوندی کے خوف سے لرزاں اور اپنے نامعلوم انجام کے منتظر۔ قدرت نے پھر ایک ضرورت مند کی ہر طرف دیکھا۔ ایک مقدس صورت بزرگ اپنی قوم کی کھوئی ہوئی عظمت ڈھونڈتے پھر رہے تھے کہ قدرت کی نگاہ انتخاب میں سما گئے۔ کیا ڈھونڈ رہے تھے اور کیا مل گیا۔

اس بزرگ کا نام بلقیا تھا۔ ان کی اولاد کے متعلق بعض بعض روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ بہت ہی بد افعال تھی۔ اور یہ اسی غم میں دن رات رویا کرتے تھے اور حد سے زیادہ عبادت کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ میری ریاضت سے خوش ہو کر پروردگار میری اولاد کے گناہ معاف کر دے گا۔ ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ خود انہیں صحیح تعداد کا حال معلوم نہ تھا۔ نہ سب کے نام یاد رکھے جا سکتے تھے مشہور ہے کہ ایک بار انہوں نے اپنی اولاد کو ایک جگہ جمع کر کے شمار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن شمار کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے کئی بیٹے تعداد میں نہ آ سکے۔ کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے اور ماں باپ کو خیال تک نہ تھا۔ کہ حاضرین کے علاوہ ان کی کوئی اور بھی اولاد ہے۔ لیکن جب سامنے آئی تو ماں باپ کو یاد آگیا کہ وہ بھی ان کے بچے ہیں۔ جس وقت قدرت کی نگاہ انتخاب بلقیا پر پڑی ہے۔ ان کی عمر دو ہزار سال سے کچھ زیادہ تھی اور خدمت قوم کا جذبہ ان کے دل میں شباب کی منزلیں طے کر رہا تھا۔ اس نئی توقیر سے ان کا دل باغ باغ ہو گیا۔ قدرت نے انہیں ان کی قوم کا پیغمبر بھی بنا دیا۔ اور بادشاہ بھی۔ اس اعزاز کے بعد ان کی ریاضت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بلقیا نے بڑی جانفشانی اور ایمان داری کے ساتھ اپنے عہدہ کے فرائض انجام دیئے۔ اور ایسی عابدانہ زندگی کا مظاہرہ کیا۔ کہ ان کی قوم سرتاپا عبادت بن گئی۔

تقریباً چھتیس ہزار سال تک یہی کیفیت رہی۔ دنیا کے ذرہ ذرہ پر بلقیا کی حکومت تھی۔ ہر طرف شریعت آسمانی کا ڈنکا بج رہا تھا۔ مگر وائے بدنصیبی کہ ناری ذہنیت پھر بیدار ہو گئی۔ اور حالات دیکھ کر بھڑک اٹھی۔ اُسے کب گوارا تھا۔ کہ خار زار دنیا میں نیکیوں کی حکومت ہو۔ اس خیال میں شاید نیک اعمال کا وجود اس فانی دنیا کے لئے موزوں نہیں تھا۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے ہوا کا رنگ پھر گیا۔ ٹھنڈی ہواؤں کے نرم جھونکے آندھیاں بن کر سنسنانے لگے۔ حالات سب متغیر ہو گئے اور ظلمات کی طرف کا پرچم لہرانے لگا۔ ہر طرف اندھیر اسی اندھیرا چھا گیا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ سیاہ کاروں کی قوت ناصرہ سو نیزہ ہو

بیٹھی۔ اور انہیں ہر طرف تاریکی ہی تاریکی کا احساس ہونے لگا۔

اندھے کو اندھیرے میں دور کی ہی سوجھتی ہے۔ ساری قوم سیاہ کاری کی مورت بن گئی اور وہ گناہ کاریاں تراشی گئیں۔ کہ زمین و آسمان لرز گئے۔

انجام کار قدرت نے نار کو نار میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا اور سرکشان شریعت کو باہتمام تمام ہمت کے ہولناک گود میں پہنچا دیا۔

دنیا پھر خالی تھی۔ سالار کارواں کی ضرورت نے قدرت کو پھر متوجہ کیا اور باقی ماندہ افراد میں سے ہاموس جنی کے نام پروانۂ پیغمبری جاری ہوا۔ یہ بزرگ اپنی قوم میں مقابلتاً نیک طینت اور ممتاز تھے۔ حکومت اور پیغمبری کے اعلان کے مراتب میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ ساتھ ہی قدرت کی طرف سے مختلف ہدایتوں کے علاوہ یہ نوٹس بھی تھا کہ اگر تم نے پچھلے نبیوں کی طرح بغاوت کی اور شریعت آسمانی کی توہین کے مرتکب ہوئے۔ تو تمہیں ان سب سے زیادہ سخت سزا دی جائے گی۔ اور وہ ایسی سزا ہوگی کہ اگر تم آج اُسے معلوم کر لو تو خوف و دہشت کے مارے تمہارے کلیجہ کے ٹکڑے اڑ جائیں۔

ہاموس نے خلوص قلب سے وعدہ کیا کہ میں شریعت کی پوری طرح حفاظت کروں گا۔ اور کوشش کروں گا کہ میں اور میری قوم پوری طرح قوانین آسمانی کی پابند ہو کر رہے۔

وعدہ کرنے والا ناری تھا اور وعدہ بھی ناری تھا کب تک۔ رفتہ رفتہ ناری فطرت رنگ لانے لگی۔ اور اپنے اسلاف کی طرح چلو سے چھتیس ہزار سال گذرنے کے بعد آخر کار اسی مرکز پر آگئی۔ جہاں سے عالم فنا کا راستہ بالکل سیدھا اور تباہی کا زینہ قریب تر ہے۔ اور جہاں پہنچ کر پچھلی قومیں شریعت کی قید و بند سے اپنی ذات کو آزاد دیکھنے لگی تھیں۔ شروع شروع میں تو ہاموس جنی نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا۔ لیکن اُسے کامیابی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ سیاہ کاروں کے دیوتا کے سامنے ایک دن ہاموس بھی سربسجود نظر آیا۔ پھر کیا تھا۔ سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا۔ جب پیغمبر اور راہبر ہی گناہوں کا پجاری بن جائے تو اس کی قوم کیسے بچ سکتی ہے؟ وہ جو ایک روک تھی۔ ہاموس کی غداری سے جاتی رہی۔ کچھ افراد ایسے بھی تھے۔ جو عرصہ تک گناہوں کی دنیا سے دامن بچاتے رہے۔ لیکن راہبر کو مصروف گناہ دیکھ کر ان کا جی بھی للچایا۔ اور انہوں نے اپنا تقدس کا لبادہ سیاہ کاری کی بھٹی میں پھونک دیا۔

ان سے پہلے جو تین دور گذرے ان میں بھی یہ ہولناک سیہ کاریاں نہ تھیں۔ کہیں کہیں زہد و تقویٰ کے مریض دم توڑتے نظر آہی جاتے تھے۔ لیکن اس چوتھے دور میں تو ذرہ ذرہ انجام سے بے خبر ہو کر شریعت کی دھجیاں اُڑا رہا تھا۔

قدرت نے پہلے ہی فیصلہ سنا دیا تھا کہ اگر تم نے اسلاف کی طرح غداری کی تو تمہیں ان سے زیادہ لرزہ خیز سزا دی جائے گی۔ چنانچہ باری تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک فوج کو حکم دیا۔ کہ وہ زمین پر جائیں اور ہاموس کی قوم کو انتہائی سختیوں کے ساتھ تباہ کر دیں۔ اور ایسا مثل عام ہو کہ شریعت سے غداری کرنے والوں کیلئے ہمیشہ کے واسطے

ایک مثال بن جائے۔

ملائکہ کی فوج مقابلہ کے لئے زمین پر آئی اور ادائے فرض میں مصروف ہوگئی قوم جنات نے بھی بڑی بہادری سے ان کا مقابلہ کیا۔ لیکن فرشتے بہرحال فرشتے ہیں بالآخر غالب آگئے۔ اور قتل عام سے جو افراد بچ سکے وہ ادھر ادھر جزیروں میں بھاگ گئے اور بے شمار چھوٹی عمر کے بچے فرشتوں کی حراست میں آگئے۔ ان ہی کم سن قیدیوں میں اپنی کم عمری کے سبب میں بھی تھا۔ ہر چند کہ میں نے بھاگنے کی کوشش کی گرفتار کرنے والے زیادہ طاقت ور تھے۔ اور میں ان کے چنگل سے بچ نہ سکا۔

میں بچپن میں بے حد حسین تھا۔ میری ذہانت اور قابلیت سے میرے والدین کو بہت کچھ امیدیں تھیں۔ میرے خاندان کے بہت سے لوگ میرے باپ سے محض اسی وجہ سے عداوت رکھتے تھے۔ کہ اتنا حسین ذکیل اور ایسا ذہین بیٹا ان کو کیوں ملا بہرحال اس قید کے بعد بھی میری ذہانت اور میرا حسن بیکار نہیں گیا۔ مجھے دیکھ کر فرشتوں کو رحم آگیا اور انہوں نے آپس میں مشورہ کرکے پروردگار عالم سے التجا کی کہ اگر اجازت ہو تو اس کم سن بچے کو ہم آسمان پر لے آئیں۔ یہ بہت ذہین ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ اس کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ فرشتوں نے کہا۔

پروردگار عالم! تو عالم الغیب ہے۔ آئندہ کے بھید تو ہی جان سکتا ہے۔ لیکن بظاہر اگر اچھی تعلیم ملے۔ تو یہ لڑکا ہمارے خیال میں ٹھیک ہوجائے گا۔

قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔ حکم ہوا۔ اچھا اس بچے کو آسمان پر لے آؤ اور باقی بچوں کو وہیں دنیا میں چھوڑ دو چنانچہ حکم باری تعالیٰ کے تحت فرشتے مجھے آسمان پر لے آئے

انسانی دنیا کا دھوکہ

سنا ہوں کہ انسانی دنیا کے بعض تاریخ داں اصحاب میرے متعلق ایک دوسری رائے رکھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ مجھے فرشتوں نے قید نہیں کیا۔ بلکہ ان کی رائے میں واقعہ یوں تھا۔ کہ قوم اجنہ کی بداعمالی اور گنہگاریوں کو دیکھ کر عزازیل یعنی میں نے گوشہ تنہائی کو اپنے لئے پسند کیا اور فساد کی دنیا سے دور کسی سنسان مقام پر خدا کی عبادت میں مصروف ہوگیا۔ جب فرشتے مفسدوں کا سر کچل کر فارغ ہوئے۔ اور عزازیل کو مصروف عبادت دیکھا تو انہیں بہت تعجب ہوا۔ اور پروردگار سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو اس زاہد و متقی کو ہم اپنے ساتھ رکھ لیں۔ کیوں کہ یہ اس گناہ آلود دنیا کے لائق نہیں ہے۔ اور ہمارے ساتھ اس کا نباہ خوب ہوجائے گا۔ پروردگار کو منظور ہی یہ تھا۔ لہٰذا اس نے فرشتوں کی التجا منظور کی اور عزازیل کو آسمان پر فرشتوں کے ساتھ رکھنا منظور کرلیا۔

خیر! اس طرح بھی میری توہین نہیں ہے۔ اگر ایسا مشہور ہوا تو کوئی ہرج نہیں بہرحال مجھے صحیح واقعہ لکھنا ضروری ہے۔ اور وہ وہی ہے۔ جو میں نے پہلے لکھا ہے یعنی میں لڑائی کے وقت بصورت مخالف قید کیا گیا تھا۔ اور فرشتوں نے میری عبادت پر نہیں بلکہ کم سنی اور معصومی اور خوبصورتی پر ترس کھاکر اور میرے اچھے ذہن اور ہوش سے مختلف امیدیں وابستہ کرکے پروردگار عالم سے سفارش کی تھی۔

بہرحال میں خود اپنی مرضی سے یا اپنی التجا سے آسمان پر نہیں گیا تھا چند فرشتوں نے سفارش کی اور پروردگار نے منظور کرلیا۔ میرا کیا بگڑتا تھا بگڑتا کیا۔ میرا تو فائدہ اسی میں تھا کہ کسی صورت سے جان بچے۔ میں تو اپنی آنکھوں سے غداروں کا قتل عام دیکھ چکا تھا۔ یہ بھی اچھا ہوا کہ مجھ پر کسی کا احسان نہیں رہا اور مفت میں جان بچ گئی میں نے بھی سوچا خیریت اسی میں ہے۔ کہ اس وقت جان بچنے کی خوشی کا اظہار نہ ہونے پائے ورنہ فرشتے اور خدا یہ سمجھ لیں گے کہ جان بچنے سے لڑکے کو خوشی ہوئی ہے اور یہ خود چاہتا ہے کہ اسے فنا نہ کیا جائے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر اس وقت پروردگار کو یہ اطلاع ہوجاتی یا فرشتے کسی طرح یہ جان لیتے کہ میں مسرور ہوں اس انقلاب سے تو یقیناً کوئی نہ کوئی شرط اسی وقت لگادی جاتی۔ مگر وہ تو خیریت ہی ہی کہ فرشتوں نے التجا کی اور پروردگار نے منظور کرلی۔

مجھے کیا خبر تھی اس وقت کہ میرا یہ خیال مجھ سے ہوا ایک نہ ایک دن مجھے تکلیف دے گا۔ میں تو یہ جانتا تھا کہ علم غیب کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ اگر اس وقت مجھ سے کوئی یہ کہہ دیتا کہ پروردگار دور کی بات بھی جان لیتا ہے۔ اور دل کا بھید بھی اسے کسی طاقت سے معلوم ہوجاتا ہے۔ تو سچ جانئے کہ ایک دفعہ تو میں اس مہربانی کا شکر ادا کر ہی لیتا اور عجب نہیں کہ اس وقت کی ممنونیت آج میرے کام آجاتی۔ لیکن اب وقت گذر چکا اس کی تلافی ممکن ہی نہیں ہے۔ ہائے مجھے کیا خبر تھی کہ اس وقت کی روشنی طبع مجھ پر بلائے ناگہانی کی طرح ٹوٹ پڑے گی۔ جب میں آسمان پر رہتا تھا تو بارہا فرشتوں نے مجھے یہ طعنہ دیا تھا کہ ہم نے تمہاری سفارش کی اور جان بچائی لیکن تم نے اس احسان عظیم کے عوض اس وقت کسی ممنونیت کا اظہار نہیں کیا۔

اس وقت تو نہیں، ہاں آج مجھے پچھتانا پڑ رہا ہے۔ اگر اس وقت ایک سجدہ کرلیتا تو میرا کیا بگڑ جاتا۔ مگر میں اپنی عقل کے زعم میں رہا۔ اور واقعات اپنا کام کرتے گئے

ہاں! تو میں عرض کر رہا تھا کہ فرشتے مجھے گرفتار کرکے آسمان پر لے گئے۔ اس وقت میری عمر دو سو پچاسی سال کی تھی۔ ممکن ہے کہ یہ عمر آج کل کے زمانہ میں تعجب انگیز ہو۔ کیونکہ میں نے اس عمر کے باوجود اپنی ذات کو گرفتاری کے وقت کم سن بتایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں عمریں محدود نہیں ہوتی تھیں۔ یہ حد بندی تو اسی وقت ہوسکتی ہے۔ جب ابتدا کے بعد انتہا ہو اور آغاز کے بعد انجام ہو اور پیدائش کے بعد فنا کی کوئی صورت مقرر ہو۔ ہمارے لئے فنا کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا اس واسطے ہزارہا سال کی عمر تک کم سنی کا زمانہ شمار ہوتا تھا۔

حسب ونسب

قبل اس کے کہ میں آئندہ کے واقعات لکھوں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنی سابقہ عمر اور حسب ونسب کے متعلق بھی مختصراً عرض کردیا جائے۔

میری پیدائش دنیا کی ابتداء سے ایک لاکھ چوالیس ہزار سال بعد ظہور میں آئی ہے۔ سب سے پہلے میرے جد اعلیٰ جن طارہ نوس جان پیدا کئے گئے تھے جو چھتیس ہزار سال تک ساری دنیا پر حکومت اور پیغمبری کرتے رہے۔ اور آخرکار شریعت آسمانی کی سرکشی کے باعث فنا ہوئے۔

اس کے بعد دنیا کا ایک دوسرا دور شروع ہوا۔ اور چلپانیس سربراہ حکومت ہوئے۔ انہوں نے بھی بہت شاندار طریقے سے چھتیس ہزار سال گذار دیئے حق کی شریعت کو بھول گئے اور اسی باعث انہیں اپنی ہستی کو بھی بھولنا پڑا۔ تیسرا دور بلیقا کا تھا۔ یہ حضرت بھی اسی مدت میں عروج و زوال کی منزلیں طے کر گئے۔ چوتھی باری میرے جدامجد ہاتوس جنی کی تھی۔ انہوں نے بھی چھتیس ہزار برس شریعت آسمانی کا جھنڈا بلند رکھا۔ اور انجام کار اپنے اسلاف کے مقلد بن کر گناہ کے دلوتا کی رگ رگ میں سما گئے۔ میرے والد صاحب قبلہ بھی ان ہی حضرت کی اولاد میں تھے۔ اور محترمہ والدہ کو بھی یہی شرف حاصل تھا۔ اور خدا غارت کرے اس شرف کو یہ بھی یہی پلٹ گیا اور آخر کار اپنے دادا جان کے عذاب میں مجھ جیسے بے گناہ اور کمسن پوتے کو بھی اسیر ہونا پڑا۔ خیر، یہ تو دل کے پھپھولے ہیں۔ ہمیشہ پھوٹتے ہی رہیں گے پھوٹنے دیجئے۔ ہاں تو یہ سنئے کہ میں کون ہوں اور میرے باپ دادا کون تھے۔؟

جس طرح آج کل مختلف انسانوں کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں، ٹھیک اسی طرح اس وقت بھی ہوتا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ آج کل شکلوں کا اختلاف بہت معمولی ہوتا ہے اور بہرصورت چہرہ انسانی ہی رہتا ہے۔ مگر ہمارے زمانے میں بات ہی کچھ اور تھی۔ مثلاً ایک مرد کا چہرہ اگر گھوڑے کا سا ہے تو دوسرے کا بلی کا سا ہو سکتا ہے اور یہ تعجب کی بات نہیں سمجھی جاتی تھی۔ ہر فرد کا جسم تقریباً ایک سا ہی ہوتا ہے۔ جس طرح آج کل انسانی جسم موٹا۔ پتلا۔ بھدا۔ نازک وغیرہ شکلوں کا ہوتا ہے ایسا ہی اس وقت کا بھی دستور تھا۔ صرف چہرہ کی ساخت نمایاں اختلاف رکھتی تھی اور یہی پہچان کا ذریعہ تھا۔

ماں باپ کا حال

میرے باپ کا قومی نام چلیپا تھا۔ لیکن ان کے قوم والے تو انہیں رکنیت کی مناسبت سے ابوالنوی کہہ کر پکارتے ہیں۔ ان کا چہرہ تقریباً ایسا تھا جیسے آج کل کے زمانہ میں ببر شیر کا ہوتا ہے۔ نہایت قدآور بہادر تھے۔ آج کل کے حساب سے بتایا جائے تو اُن کے جسم کا وزن ۱۴ من ۳۵ سیر تھا۔ قوم کی طرف سے اُن کو شاشین کا خطاب تھا۔ شاشین کے لغوی معنے ہماری زبان میں دل ہلا دینے والے کے ہیں۔ میرے والد کی تمام قوم پر دھاک بیٹھی ہوئی تھی وہ جس سے خفا ہوتے تھے اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی تھی۔ وہ جس سے خوش ہوتے تھے نہال کر دیتے تھے قوم کا بچہ بچہ احترام کرتا تھا۔

اسی طرح میری والدہ بھی بہت دلیر اور طاقت ور تھیں اُن کا نام تہلیث تھا ان کا چہرہ کچھ اس ساخت کا تھا کہ آج میں مثال دے کر بھی شکل سے نہیں سمجھا سکتا پھر بہرحال ایک حد تک ان کے چہرہ کی ساخت آج کل کے بھیڑیئے کی مادہ سے بہت کچھ ملتی جلتی تھی۔ اُن کے متعلق عام بات مشہور تھی کہ وہ اپنے زمانہ کی سب سے زیادہ حسین و جمیل مادہ ہیں۔ لیکن نہایت جنگ جو اور دلیر۔ بہادر ایسی کہ جنگ میں ہزاروں کا موتھ پھیر دیں۔ فرشتوں سے آخری جنگ کے وقت ان کی بہادری نے وہ وہ نظارے پیش کئے کہ دیکھنے والے عش عش کر گئے۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ جنوں اور فرشتوں کی جوڑ برابر کی نہیں تھی۔ دوران جنگ میں قوم کے بچے بچے کی زبان پر تھا۔ کہ قوم اجنہ کی مایہ ناز مادر وطن تہلیث کے زندہ ہوتے ہوئے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں زیر نہیں کر سکتی۔

خود میرا بھی یہی خیال تھا کہ اماں جان کی بعید از قیاس بہادری کے مقابلہ میں اگر فرشتوں نے سخت غلطی کی ہے اور انہیں موتھ کی کھانی پڑے گی اور درحقیقت موتھ کی کھانی پڑتی۔ اگر کوئی اندرونی طاقت کام نہ کر رہی ہوتی۔ بھلا یہ کم طاقت فرشتے ہمارے مقابلہ میں کیا جنگ کر سکتے تھے۔ یہ بھی خدا جانے کیا بات تھی کہ ہم دب گئے ورنہ وہ جوہر دکھاتے کہ فرشتوں کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا۔

اس عجیب و غریب جنگ کا سماں کچھ ایسا ناقابل فہم تھا کہ ساری قوم حیرت میں تھی۔ فرشتوں کا وار ہم پر بھرپور پڑ رہا تھا۔ لیکن ہمارا وار کچھ ایسا اچٹا ہوا نظر آتا تھا۔ کہ خود ہمیں حیرت ہوتی تھی وہ وار کرتے تھے تو ہم پر پڑتا تھا اور جب ہم وار کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہم نے ریت کے ڈھیر پر حملہ کیا۔

اسی ناقابل فہم اور حیرت ناک جنگ میں والد اور والدہ شہید ہو گئے۔ میں بھی اس وقت شادی شدہ تھا۔ میری جان نثار ملکہ بھی اسی لڑائی میں خدا کو پیاری ہو گئی۔ میرا بڑا لڑکا بھی بیچارہ اسی لڑائی میں ختم ہوا۔ اس کا نام مرو تھا۔ بیچارے کی شادی کے دن قریب تھے اگر یہ جنگ کچھ اور عرصہ بعد ہوتی تو وہ غریب بھی شادی کی مسرتیں دیکھ لیتا۔ مگر افسوس ہے کہ ہمیں اپنے دادا ہاتوس کی طرف سے ایک ایسا تاوان ادا کرنا تھا۔ جو کسی حال میں بھی مہلت دینے کیلئے تیار نہ تھا۔ مرو غریب بے آئی مارا گیا۔ اس نے ابھی دنیا میں پوری طرح قدم بھی نہ رکھا تھا۔ کہ اپنے جدّ بزرگوار ہاتوس جنی کے گناہوں کی پاداش میں فنا کی قربان گاہ پر چڑھا دیا گیا۔ اور اپنے والد ابوالنوی چلیپا اور دادی تہلیث کے ساتھ گمنامی کے عمیق سمندر میں انسانوں کی نظروں سے بہت دور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کھو گیا۔ اور آنے والی انسانی دنیا کے لئے یہ غلط فہمی چھوڑ گیا کہ اس کا باپ (یعنی شیطان) فرشتہ ہے۔ اور شاید بے ماں باپ کے پیدا ہوا ہے۔ اور غالباً یہ غلط خیال بھی کہ بیچارہ شیطان لاولد ہے۔ غیر شادی شدہ ہے خدا نہ کرے جو میں لاولد ہوں)

خیر مجھے اس سے بحث نہیں کہ میرے لخت جگر تونے دنیا کیلئے کیا چھوڑا اور اپنے ساتھ کیا لے گیا۔ مجھے تو ان نادان انسانی مورخوں پر ہنسی آتی ہے جو محض کی عقل لے پھرتے ہیں۔ اور دعوے کرتے ہیں کہ ہم تاریخ کے اندھے کنوئیں سے بہت دور کی کوڑی لا سکتے ہیں۔ جن کی معلومات کا یہ عالم ہے کہ فرشتے اور جن میں بھی تمیز نہیں کر سکتے۔

میری عمر کا ابتدائی حصہ

بتا چکا ہوں کہ میں دنیا کی ابتداء سے ایک لاکھ چوالیس ہزار سال پہلے پیدا

ہوا تھا اور دنیا کی تباہی کے وقت میری عمر دو سو بیاسی سال کی تھی۔ اس مختصر عمر کی کیفیت یہ ہے کہ مجھے والد صاحب نے اپنے ایک دوست سے جن کا نام ثرلوق تھا ابتدائی تعلیم دلائی۔ ذہن اچھا تھا۔ تھوڑے عرصہ میں چل نکلا اور تعلیم کے میدان میں فراٹے بھرنے لگا۔ میری قابلیت کو دیکھ کر بہت سے افراد جلنے لگے۔ اور انہوں نے یہ شہرت دینی شروع کر دی کہ عزازیل جو میرا قومی نام ہے، بہت مغرور اور خود بین لڑکا ہے اور چونکہ اس کے باپ کی شکل شیر کی سی ہے اس واسطے نہایت خود دار اور سرکش ہے اور اس کا مزاج ہی نہیں سکتا۔ اور چونکہ ماں کی شکل بھیڑیئے سے مشابہ ہے اس واسطے انتہائی مکار خود غرض ہے اور دھوکہ باز اور فریبی ہے۔

ممکن ہے کہ مجھ میں یہ صفات ہوں۔ یا میری قوم کے حاسدوں نے یہ باتیں جلن کی وجہ سے مشہور کر دی ہوں۔ بہر حال یہ واقعہ ہے کہ میں بچپن میں ضدی بہت تھا۔ اور گو اس وقت تو نہیں مگر آج مجھے تجربات کی بنا پر یہ بھی ماننا پڑتا ہے۔ کہ میں والدین کی اطاعت سے بھی گریز کیا کرتا تھا نافرمان تھا۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ میں نے ہمیشہ ماں باپ کے ساتھ گستاخانہ برتاؤ کیا۔ لیکن بیچاروں نے ہمیشہ درگذر اور عفو سے کام لیا میں نے بارہا اپنے والد صاحب قبلہ کو ایک حقیر ملازم کے مانند ڈانٹ دیا لیکن وہ ہمیشہ میرے ساتھ نرمی ہی کا برتاؤ کرتے رہے۔

یہاں دنیا کے انسانی مورخین نوٹ کرلیں کہ میں کس آزادی کے ساتھ اپنی برائیاں بھی لکھتا جا رہا ہوں۔ اگر میری جگہ حضرت انسان ہوتے اور ان سے بھی بچپن میں اسی قسم کی گستاخانہ حرکتیں سرزد ہوتیں تو وہ ان واقعات کو اس طرح لکھتے کہ۔ بچپن میں میرے معزز والدین مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور میری ناز برداریوں میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے میری تعلیم و تربیت کا انہیں خاص خیال تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے تمام دنیا کی ہر زبان کا اور ہر علم کا دستار بندی عالم و فاضل بنایا۔ کروڑوں روپیہ میری تعلیم پر پانی کی طرح بہایا۔ تب کہیں یہ خاکسار دنیا میں رہنے کے قابل ہوا۔

دیکھی آپ نے انسانی خاکساری۔ سب کچھ کہہ جاتا ہے۔ ہر قسم کا رنگ جما دینے کے بعد کیسے سوکھے منہ سے کہتا ہے۔ تب کہیں یہ خاکسار دنیا میں رہنے کے قابل ہوا ہے اس کے علاوہ گستاخانہ رویہ کو بتایا ہے کہ والدین میرے ناز بردار تھے مجھ سے محبت کرتے تھے۔ گویا انسان کے خیال میں گستاخی کرنے کے بعد اگر کوئی بزرگ معاف کر دے یا درگذر کی اس سے غلطی ہو تو انسان یہ کہتا ہے کہ اس سے محبت کی گئی اور اس کی ناز برداری ہوئی۔

خیر چھوڑیئے ان باتوں کو۔ میں عرض کر رہا تھا کہ میں بچپن میں خدا جانے کیوں گستاخ تھا۔ ماں باپ کا جتنا احترام کرنا چاہئے میں اس کا عشر عشیر بھی نہ کرتا تھا اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ میری موجودہ بدنامی کا باعث بڑی حد تک والدین کی نافرمانی بھی ہے۔ جو دوسرے بڑے اسباب کے ساتھ مل کر رسوائی کی زیادتی کا سبب بنی۔

موجودہ دنیا والوں کا خیال ہے کہ میں صرف ایک سجدہ کے انکار پر ان حالوں کو پہنچا ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ سجدہ کر لیتا تو میری سیاہ تقدیر پر اور کچھ دن پردہ پڑا رہتا۔ مگر وہ تو قدرت ہی کو منظور تھا کہ میں نسل آدم کا دشمن مشہور ہو جاؤں اور قیامت تک مجھ پر لعنت اور پھٹکار کی بارش ہوتی رہے۔

آسمان کی سکونت

میں اس وقت جبکہ میں شباب کی ابتدائی منزلوں سے گذر رہا تھا وہ جنگ شروع ہوئی جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ اور جس میں میرے والدین اور قوم کے لاتعداد افراد قتل ہوئے اور جس نے دنیا کا بھی خاتمہ ہی ختم کر دیا۔ اس جنگ میں فرشتوں نے مجھے قید کر لیا۔ اور خدائے قدوس کی اجازت سے مجھے آسمان پر لے گئے۔ اس حفاظت بھی جان سے مجھے در حقیقت بے حد مسرت تھی۔ لیکن تم کیا جانو آج افسوس کرتا ہوں۔ اگر مجھے بھی میری قوم کے ساتھ فنا کر دیا جاتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اس ذلت کی زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر تھی۔ لیکن مجھے اس وقت کیا خبر تھی کہ آئندہ میری زندگی میرے ساتھ کیسے ذلت انگیز کھیل کھیلے گی۔ میں صرف یہی سمجھ رہا تھا کہ جان بچ گئی اور اب ہمیشہ فرشتوں کی صحبت میں آرام سے بسر ہوگی۔

شروع شروع میں مجھے فرشتوں نے پڑھایا۔ علوم مختلف کی تعلیم دی اکثر آسمانی راز اور ان کے تفصیلی واقعات سے آگاہ کیا۔ پروردگار عالم کے رتبہ اور جاہ و جلال سے آشنا کیا۔ عبادت اور ریاضت کے طریقے سمجھائے آداب آسمانی بتائے اور جب میں اپنے تیز ذہن اور زبردست حافظہ کی مدد سے سب کچھ سیکھ گیا تو وہی فرشتے غالباً حکم خداوندی کے تحت مجھ سے علوم عالیہ میں امداد لینے لگے۔ رفتہ رفتہ میں اپنی قابلیت کے باعث فرشتوں کا مکمل استاد بن گیا۔ اب میری وہ پوزیشن ہو گئی جو کبھی میرے سامنے فرشتوں کی تھی۔ ایک وقت وہ تھا کہ میں ان کے سامنے ایک شاگرد کی حیثیت رکھتا تھا ایک دن وہ آیا کہ وہ سب کے سب میری شاگردی کو باعث افتخار سمجھنے لگے۔

اللہ اللہ! قدرت بھی کیسے کیسے عجوبے پیدا کرتی ہے۔ کبھی کسی کو اعزاز بخشتی ہے اور کبھی کسی کو۔ اللہ میاں کا ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ وہ اپنی رائے اور اپنے ارادے کو سب سے الگ تھلگ رکھتے ہیں۔ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی۔ اور انہیں جو کچھ کرنا ہوتا ہے کر جاتے ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں۔ اور جس کو چاہتے ہیں ذلت دیتے ہیں۔ جو ان کے راستے سے گمراہ ہو جائے۔ پھر اسے کوئی طاقت صراط مستقیم پر نہیں لا سکتی اور جسے وہ ہدایت کی کنجی دے دیں پھر اسے کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی۔

موجودہ زمانہ میں بھی ان کا دستور اٹل ہے۔ قرآن مجید میں بھی انہوں

تمہارا بار بھی جتایا ہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں، جسے چاہتے ہیں ذلت دیتے ہیں۔ کوئی ہمیں مشورہ دینے کا مجاز نہیں۔

آسمانوں کی سکونت

پہلے آسمان پر

میری عبادت وریاضت پورے جوش پر تھی وعظ کی مجلسیں روزانہ ہوا کرتی تھیں۔ پہلے آسمان کے فرشتے میرے درس وتدریس سے بہت کچھ سیکھ چکے تھے میں بھی ان سب سے مانوس ہو گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ جیسے میں بھی انہیں میں سے ایک ہوں۔ میرے سب ساتھی آپس میں ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرتے رہتے تھے کہ پروردگار نے عزازیل جیسی ہستی ان کی تعلیم وتربیت کیلئے بخشی ہے مجھے بھی سب کچھ معلوم تھا کہ فرشتے میرے کیا رائے رکھتے ہیں۔ ایک روز یکایک مجھے بتایا گیا کہ آسمان دوم کے فرشتے میرے جلیس ہونا چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی میرے پند ونصائح سے کچھ فائدہ اٹھانے کی تمنا رکھتے ہیں۔ میں نے یہ سن کر جواب دیا۔ میں حاضر ہوں اور جو کچھ جانتا ہوں ان کو ضرور بتاؤنگا۔ وہ شوق سے وعظ کی مجلسوں میں شریک ہوا کریں۔ لیکن اس کے جواب میں مجھے بتایا گیا کہ آسمان دوم کے فرشتے پہلے آسمان پر نہیں آسکتے۔ چنانچہ بحکم خداوندی دوسرے آسمان پر پہنچا دیا گیا۔ پہلے آسمان کے فرشتوں کو میری اس تبدیلی سے اور جدائی سے افسوس ہوا۔ مگر میں نے انہیں سمجھا دیا کہ حکم خداوندی کے آگے ہم سب کی گردنیں خم ہیں اور یہی ہمارا امتیاز ہے۔ چنانچہ آسمان اول کے فرشتے میرے سمجھانے سے کچھ مطمئن ہو گئے اور پھر اپنے محبوب ساتھیوں کو باحسرت ویاس چھوڑ کر دوسرے آسمان پر چلا گیا۔

دوسرے آسمان پر

یہاں پہونچا تو فرشتوں نے میری آؤ بھگت کی۔ اور مجھ سے کہا کہ ہم سب نے اللہ قدوس میں عرض معروض کر کے آپ کو حاصل کیا ہے بہت اچھا ہو اگر آپ کی زندگی اور عمل سے کچھ ہم بھی سیکھ سکیں۔ وہی وعظ کی مجلسیں جو آپ آسمان اول پر منعقد فرمایا کرتے تھے۔ یہاں ہمارے لئے بھی مفید ہوں گی۔ میں نے کہا پیارے دوست میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔" چنانچہ وہی مشاغل جو پہلے آسمان پر تھے۔ یہاں بھی شروع ہو گئے۔ ایک مدت دراز تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ میری ضرورت تیسرے آسمان کے فرشتوں کو محسوس ہوئی اور اسی طرح با دل ناخواستہ مجھے دوسرے آسمان کے پیارے ساتھیوں کو الوداع کہنا پڑا۔ چلتے وقت میرے محبوب دوستوں نے جن مایوس نگاہوں سے مجھے دیکھا تھا وہ تیر کی طرح میرے سینے کو چھلنی کر گئیں۔ اور آج تک اس کا اثر محسوس کرتا ہوں۔

تیسرے آسمان پر

پہلے آسمان پر جو بہار تھی کاش میں بیان کر سکنے کی طاقت رکھتا۔ لیکن جب دوسرے آسمان پر پہونچا تھا تو وہاں کے مناظر دیکھ کر پہلے آسمان کو بھول گیا تھا مگر اب تیسرے آسمان نے تو مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ کیسا سماں تھا بس وہی بیان ہوا یہاں بھی یہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ روزانہ وعظ کی مجالس ہوتی تھیں اور بے تعداد ملائکہ شرکت کرتے تھے۔ مجھے اس جگہ بہت ہی ہر دلعزیزی حاصل ہوئی۔ میں نے بھی جی کھول کر اپنے احباب کو تعلیم دی اور انہوں نے بھی ہر طرف سے بے نیاز ہو کر میرے اعمال کی تقلید کی اور فن عبادت میں چار چاند لگا دیئے۔

چوتھے آسمان پر

ابھی خود میرا بھی جی نہیں بھرا تھا کہ چوتھے آسمان کے ملائکہ کی رگ کشش پھڑک اٹھی اور انہوں نے پروردگار عالم سے التجا کی کہ عزازیل کو کچھ روز کیلئے ہمارے آسمان پر رہنے کا موقع دیجئے تاکہ ہم بھی اس کی نیک تعلیم سے مستفیض ہو سکیں۔ چنانچہ بحکم باری تعالیٰ مجھے آسمان چہارم پر جانا پڑا۔

وہاں میں نے کیا دیکھا یہ ایک بہت بڑا راز ہے اور مجھے اجازت نہیں ہے کہ ظاہر کروں۔ کیونکہ وہاں میری ملاقات علاوہ ملائکہ کے اور بھی چند مشہور روحوں سے ہوئی۔ بہر حال میں جس لئے آیا اپنے کام میں معروف ہو گیا۔ یہاں کے فرشتوں نے میری بڑی خاطر مدارات کی اور میں نے بھی خوب جی بھر کے ان کے ساتھ محنت کی تعلیم خاص سے مستفیض کیا۔ حتیٰ کہ مجھے پانچویں آسمان پر جانے کا حکم سنا دیا گیا۔ اور میں با دل ناخواستہ چوتھے آسمان سے بھی رخصت ہو گیا۔

پانچویں آسمان پر

یہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہاں کے ملائکہ عرصہ دراز سے مجھے بلانے کی کوشش کر رہے تھے۔ آخر کار پروردگار مطلق نے ان کی التجا قبول کی اور مجھے یہاں بھیج دیا اس آسمان پر عجیب بہار تھی۔ ہر طرف عبادت ہی عبادت نظر آتی تھی میں بھی اس شغل میں معروف ہو گیا۔ اکثر وعظ کی مجلسیں منعقد ہونے لگیں۔ میرے آنے سے یہاں کے فرشتوں میں عبادت خداوندی کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو گیا۔ مجھے دیکھ دیکھ کر ان سب نے بھی اپنی ریاضت میں غیر معمولی اضافہ کر دیا۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ اس آسمان کی سکونت کو ہوا تھا کہ مجھے چھٹے آسمان پر پہونچنے کا حکم مل گیا۔ چنانچہ میں اپنے دوستوں کو الوداع کہتا ہوا روانہ ہوا۔

چھٹے آسمان پر

کتنی بہار تھی اس آسمان پر۔ کاش ایک دفعہ اور دیکھنے کا موقع مل سکتا۔ ایک وہ وقت تھا کہ میں چھٹے آسمان پر حکومت کر رہا تھا اور تمام فرشتے میرے تابعدار اور معتقد تھے۔ اور آج وہ وقت ہے کہ میں صرف ایک نظارہ کو ترستا ہوں۔ یہاں کے ملائکہ کتنے شریف اور مہمان نواز تھے۔ اف او خیال کر کے کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ ایسے جنت نظیر مقام سے محروم ہونا پڑا یہاں بہت ہی کم عرصہ قیام ہوا کہ مجھے ساتویں آسمان پر جانے کا حکم سنا دیا گیا۔ چنانچہ میں نے اپنا سامان

کے اخلاص آمیز برتاؤ پر ممنونیت کے آنسو نچھاور کر کے ساتویں آسمان کیلئے روانہ ہوگیا۔

ساتویں آسمان پر

ڈرتا ڈرتا نہایت ادب و احترام کے ساتھ فلک ہفتم پر پہنچا۔ ہر طرف نور کی بارش ہورہی تھی۔ جدھر دیکھئے نور ہی نور تھا۔ یہاں کے ملائکہ کیا تھے درحقیقت نور کے چلتے پھرتے مجسمے تھے میری آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی تھیں۔ چند دربان آگے بڑھے اور انہوں نے حسب دستور آسمان ہفتم کے فرشتوں کے آداب و احترام سے آگاہ کیا۔

اور آگے بڑھا تو ملائکہ کی ایک مختصر سی جماعت نے میرا استقبال کیا۔ اور پیغام خداوندی سنایا کہ میں ملائکہ ہفت افلاک کے معلم کی حیثیت سے ساتویں آسمان پر بھی فرشتوں کو اپنی تعلیم کے ذریعہ سے فائدہ پہنچاؤں۔ کیونکہ آسمان ہفتم کے فرشتوں نے خداوند قدوس سے درخواست کر کے مجھے بطور مہمان اپنے پاس بلایا ہے۔

چنانچہ میں ہر تن ملائکہ کی تعلیم و تدریس میں مصروف ہوگیا۔ اور مدت دراز تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہاں یہ بات اور لکھ دوں کہ اب مجھے اس قسم کے اعزاز کی عادت ہوگئی تھی۔ اس واسطے اپنی حیرت انگیز عظمت و ترقی پر مجھے کبھی غور کرنے کی ضرورت محسوس ہی نہ ہوئی تھی نہ مجھے غرور سے واسطہ پڑا۔ بلکہ میں اپنے خیال میں صرف یہ سمجھتا تھا کہ میری پیدائش کا مقصد صرف عبادت الٰہی ہے اور اس کے احکام کی تعمیل ارشاد میں فرشتوں کو درس دینے کی خدمت انجام دے رہا تھا۔

جنت میں

خدا بھلا کرے جنت کے ٹھیکیدار بھائی رضوان کا کہ مجھے یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ بارگاہ خداوندی میں عرض معروض کرتا۔ میرے پیچھے یہاں بھی ٹانگ اڑا دیئے اور یہ حکم نامہ بھیجوا یا کہ اب جنت میں پہنچ کر کچھ دن ساکنان فردوس کو بھی اپنی تعلیم سے فائدہ پہنچاؤں۔

مجھے خدمت علم اور تعمیل ارشاد خالق کائنات سے ہی اتنی فرصت نہ تھی کہ جنت اور آسمان ہفتم کے فرق پر غور کرتا۔ یا ان میں سے ایک دوسرے کو فضیلت دیتا۔ حکم ہوا کہ جنت میں جا کر کچھ دن وہاں والوں کا ارمان بھی پورا کر دو۔ نہ انکار کی مجال نہ اقرار کی ہمت۔ چنانچہ بعد ازیں و اپس اپنے ان ساتھیوں کو چھوڑ کر جنت میں چلا گیا۔

جنت میں داخل ہوتے ہی جمعدار صاحب نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ میرا استقبال کیا۔ کہنے کیلئے تو یہ حضرت "دربان فردوس" ہیں۔ لیکن سچ پوچھو تو بڑے مزے کرتے ہیں۔ ان کی زندگی ایسے چین سے گذرتی ہے۔ کہ اس کی مثال موجودہ دنیا کی کوئی راحت نہیں دے سکتی۔

حضرت دیکھتے ہی کہنے لگے۔ آیئے بھائی عزازیل! ہمارے ایسے نصیب کہاں کہ آپ کی زیارت کر سکیں اور آپ کی بہترین تعلیم اور قابل تقلید زندگی سے کچھ سبق حاصل کر سکیں۔ میں نے انکساری کے لہجہ میں (واضح رہے کہ اس زمانہ میں خاکساری کا رواج نہیں تھا۔ اس لفظ کی جگہ انکساری کا استعمال ہوتا تھا) ان سے بہت کچھ سنا اور آخر میں کہا کہ میں رب العزت کا ادنیٰ اور حقیر بندہ ہوں اور مجھ سے اس سلسلے میں جو کچھ بھی خدمت ہو سکتی ہے اسے اپنے لئے باعث صد افتخار سمجھتا ہوں۔

بھائی رضوان بولے۔ اگر کچھ دن ہمیں بھی درس و تدریس سے استفادہ کا موقع دیا جائے۔ تو ہم اہالیان جنت اپنی خوش نصیبی سمجھیں گے۔

ساکنان فردوس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے پھر کہا کہ یہ سب بھی آپ کے رہین منت ہونگے۔ آپ اگر ہماری التجا قبول فرما کر کچھ روز خلد میں قیام کریں۔

میں نے کہا۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ پروردگار نے مجھے بھیجا ہے کہ چند یوم آپ کے ساتھ بھی گزار دوں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں یہاں نہ رہوں میری کیا مجال ہے کہ تعمیل حکم سے سرکشی کا ارادہ بھی کر سکوں۔

اس کے بعد رضوان نے باجازت خداوندی مجھے تمام خلد کی سیر کرائی۔ جی باغ باغ ہوگیا۔ وہ کچھ دیکھا جو کبھی نہ دیکھا تھا اور شاید اب کبھی نہ دیکھ سکوں گا۔

الغرض میں جنت میں رہنے لگا۔ اور وہاں بھی وہی وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اور یہ دستور مقرر ہوا کہ ایک مخصوص اور با عظمت مقام پر یاقوت احمر کا منبر تیار ہوتا تھا۔ اور اس پر ایک نوری علم ایستادہ کیا جاتا تھا۔ اس پر میں وعظ کہتا تھا۔ ہر مجلس میں ملائکہ کی تعداد اتنی کثیر ہوتی تھی کہ ان کا شمار میری قوت شمار سے بھی باہر تھا۔ سوائے عالم الغیب کے اس تعداد کو کوئی نہیں جانتا۔

درس و تدریس کا یہ مبارک سلسلہ سالہا سال تک جاری رہا۔ ملائکہ نے اس زمانہ میں مجھ سے بہت کچھ حاصل کیا۔ گو ساتوں آسمانوں سے زیادہ فردوس میں ملائکہ نے مجھ سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن میرے خیال میں وہ اتنا ہے جیسے کسی بغیر ساحل کے سمندر میں سے کسی نے چند قطرے لے لئے ہوں۔

ہیڈ پیغمبر

اس ترقی درجات کے زمانہ میں زمین کی دنیا نے پھر ایک کروٹ بدلی۔ میں آسمانوں پر مو تدریس تھا اور آسمانی دنیا کو دولت علم و عبادت سے مالا مال کر رہا تھا۔ ادھر زمین کی بچی کچائی مخلوق پھر سمٹ سمٹا کر ایک مرکز پر جمع ہوگئی تھی۔ اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت اور نگاہ التفات ڈھونڈھ رہی تھی۔

مجھے اطلاع ملی کہ میری قوم کے بہت سے افراد جو کسی زمانہ میں فرشتوں کی جنگ میں فنا نہیں کیے گئے۔ اور جن کو پروردگار نے کسی مصلحت سے ادھر ادھر روپوش ہو جانے کی اجازت دے دی تھی۔ اب پھر بے سروسامان پھر رہے ہیں۔ اور انہیں کوئی سیدھا راستہ دکھانے والا نہیں ہے۔ یہ حالات معلوم کر کے میرا جی بے حال ہوگیا۔ دل نے کہا چھوڑ ان مشاغل کو تیری قوم بے یار و مددگار اور ڈانواڈول پھر رہی ہے۔ انہیں راستہ بتا۔ تاکہ وہ بھی تیری طرح معروف عبادت ہو کر قرب الٰہی حاصل کر سکیں۔ مگر مشکل یہ تھی کہ اگر میں قومی لیڈری کے حصول کی درخواست کرتا ہوں۔ تو جنت اور اس کی سکونت ہاتھ سے جاتی ہے۔ اور یہ عظمت اور وقار جو آج میسر ہے پھر نہیں رہے گا۔ مجھے اب سے بہت پہلے کے واقعات یاد تھے جو بداعمالیوں کے باعث اہل زمین پر گذرنے تھے اور جن کے تصور سے اب بھی روح پر سکتہ کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔

ایک طرف جنت تھی، ایک طرف قومی رہبری۔ میرے دل کے دنیا میں دونوں جنگ کر رہی تھیں۔ کبھی اعزاز ذاتی کا غلبہ ہو جاتا تھا اور کبھی حب قومی کا۔ کبھی سوچتا تھا کہ قوم کی رہبری کے لئے زمین پر جانا پڑے گا۔ تو یہ آسمانی سکونت چھین جائے گی۔ اور کبھی یہ احساس پریشان کرتا تھا کہ قومی خدمت پر ہزاروں جنتیں قربان کر دینی چاہئیں۔ غرض ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا کہ بارگاہ خداوندی سے حکم ملا۔

تم اگر چاہو تو ہم تمہیں تمہاری قوم کا رہبر بنا کر بھیج سکتے ہیں۔ تاکہ تم ان بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لگا کر قومی فرض کرو۔ اس کے بعد بھی تمہارے ساتھ یہ رعایت رہے گی کہ تم جب چاہو آسمان پر بلا روک ٹوک آ سکتے ہو۔ اور جب چاہو اپنی قوم میں جا سکتے ہو۔ تمہارے لئے ہفت افلاک اور جنت الفردوس کے داخلہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ :

اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں۔ میں تو خود یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح مجھے ان درجات کے ہوتے ہوئے بھی قومی رہبری کا موقع مل جائے۔ چنانچہ میں نے خالق کائنات سے عرض کی اے پروردگار عالم! تو عالم الغیب ہے۔ تو نے دل کی بات جان کر مجھے بامراد فرمایا ہے۔ اب میں تجھی سے امداد و اعانت طلب کرتا ہوں کہ مجھے زمین پر بھیجنے سے پہلے اتنی طاقت دے کہ ضرورت کے وقت میں کسی کام میں معذور نہ ہوں اور روئے زمین کے ذرہ ذرہ کو مطیع و فرماں بردار بنا سکوں۔ :

دریائے رحمت نے میری یہ آرزو بھی آغوش میں لے لی اور با صد اعزاز مجھے اپنی قوم کی رہبری کے لئے بھیج دیا۔ بے شمار ملائکہ کی فوج بھی میرے ساتھ کر دی۔ :

اسسٹنٹ پیغمبروں کی روانگی

میں ملائکہ کی کثیر فوج کے ساتھ زمین پر آیا اور اپنی سکونت کے لئے ایک نہایت پر فضا مقام تجویز کر کے رہنے لگا۔ ملائکہ کی فوجیں بھی میرے ارد گرد بس گئیں۔

اب میں نے اپنی قوم کی رہبری کیلئے ایک پروگرام بنایا اور کامل غور و خوض کے بعد یہ مناسب سمجھا کہ میں اپنی قوم کے پاس ایک اسسٹنٹ پیغمبر بھیجوں تاکہ وہ تعلیم خداوندی سے قوم جن کو بہرہ ور کرے۔ چنانچہ میں نے چند روزہ کوشش کے بعد اپنی قوم کے چند افراد سے دوستی کر کے انہیں اپنے ساتھ ملا لیا۔ لیکن میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ صرف چند دوستوں کے حصول میں مجھے کافی دقت اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ ایکی عجیب بات تھی۔ کہ باوجود اس تباہی اور بے چارگی کے یہ قوم اب بھی غرانی تھی۔ بہر حال حکمت عملی سے اس نے کچھ ایسے افراد حاصل کر ہی لئے جو مجھے میرے پروگرام میں امداد دے سکتے تھے۔

سب سے پہلے میں نے سہو آلیث ابن ملامت کو بطور اپنے نائب (یعنی اسسٹنٹ پیغمبر) کے قوم کی طرف بھیجا۔ سہو آلیث نہایت ہوشیار اور مشّاق جن تھا اور میرا خیال تھا کہ وہ اس خدمت کو نہایت دانشمندی سے انجام دے گا۔

لیکن افسوس یہ کہ جانے کے بعد اس نے عرصہ تک کوئی خبر خوش نہ بھیجی تب میں نے ایک دوسرے جن کو تیار کر کے بطور ہادی قوم کی طرف روانہ کیا۔ وہ بھی ایسا لاپتہ ہوا کہ عرصہ تک خبر نہیں ملی۔ اس کے بعد مجبوراً تیسرے پیغمبر کو مامور کیا۔ یہ حضرت بھی اپنے سابقہ ساتھیوں کی طرح ہوا میں غائب ہو گئے۔ مجبوراً ایک اور پیغمبر روانہ کیا۔ یہ حضرت بھی ایسے گئے کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا۔ پانچواں پیغمبر بھیجا تو یہ حضرت پانچوں سوار ثابت ہوئے مجبوراً چھٹا پیغمبر تیار کیا اور خوب سمجھا بجھا کر بھیجا۔ اور تاکید کر دی کہ تم پہلوں کی طرح نہ بیٹھ رہنا کم از کم حالات سے ضرور مطلع کرنا۔ مگر یہ بھی اپنے ساتھیوں کے بھائی ثابت ہوئے۔

اب مجھے بڑا تعجب ہوا اور میں نے سوچا کہ اگر یہی لیل و نہار ہے تو قوم کی رہبری اپنے بس کی بات نہیں۔ سوچتے سوچتے دل نے کہا۔ کم از کم ایک بار اور کوشش کر لو۔ آخر یہ لوگ غائب کیوں ہو جاتے ہیں۔ جسے بھیجتا ہوں بس یہی کہنا پڑتا ہے کہ بھیج دیا کوئی خیر خبر نہیں ملتی۔ خود مختلف ذرائع سے جانے والوں کے حالات معلوم کرتا ہوں تو پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں کوئی پہنچا ہی نہیں۔ صحیح حالات ہی کوئی نہیں بتاتا۔

میں نے اپنی کوشش سے جو چند افراد حاصل کئے تھے۔ ان میں سے کئی معتبر اور بھروسے کے نمائندے بھیج چکا ہوں لیکن ہنوز روز اول ہے۔ اب میں نے باقی ماندہ ساتھیوں پر نظر ڈالی اور آخری کوشش کیلئے آصف جن پاسف کا انتخاب کیا۔ بہت ہی تیز طرار اور بے انتہا چالاک جن تھا۔ بہت عابد اور پرہیز گار۔

آصف کو اول تو اس خدمت سے کچھ تامل ہوا۔ لیکن میرے سمجھانے سے ظہیری لے کر روانہ ہو گیا۔ میں نے ضروری ہدایتیں کیں اور خوب اچھی طرح پڑھا دیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو قوم کو شریعت آسمانی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرو اور حالات سے مجھے مطلع کرتے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ سابقہ پیغمبروں کی طرح تم بھی منہ چھپا بیٹھو۔

آصف اللہ کا نام لے کر روانہ ہو گیا اور وہ وعدہ کر گیا کہ حتی المقدور ہدایت پر عمل کروں گا۔

عرصہ تک مجھے اس کی خبر بھی نہ ملی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ بھی پچھلے نبیوں کی طرح فرار ہو گیا۔ لیکن حیرت یہ تھی کہ باوجود سخت تحقیقات کے یہ پتہ کسی طرح نہ چلتا تھا کہ میرے بھیجے ہوئے پیغمبر کہاں روپوش ہو جاتے ہیں۔ نہ ان کا وہاں پہنچنا پایا جاتا ہے نہ کوئی یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ ہم نے انہیں کسی جگہ دیکھا ہے۔ میں نئے طریقوں اور آئندہ تجاویز پر غور کر ہی رہا تھا۔ کہ ایک دن آصف نہایت حیران و پریشان آیا اور کہنے لگا۔

اے عزازیل! تم نے آج تک جتنے نبی اپنی قوم میں بھیجے ہیں وہ سب فنا کے گھاٹ اُتار دیئے گئے۔ قوم کے سربرآوردہ جنوں نے ہر پیغمبر کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک کیا ہے۔ وہ اپنے درمیان کسی ہادی کو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

تم نے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں۔ ان سب کے ساتھ دشمنانہ سلوک کیا گیا ہے اور یہ کہہ کر قتل کیا گیا ہے کہ تم نے اپنی قوم سے غداری کر کے دوسری پارٹی سے میل جول پسند کیا تھا۔ اس واسطے تم اس قابل نہیں ہو کہ ہم میں مل بیٹھ سکو۔

یہ حادثہ سن کر میرے تو ہوش سے تنگ کے شرارے نکلنے لگے اور میں نے اسی وقت

بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ "اے خالق کائنات! مجھے اتنی طاقت دے کہ میں اپنی قوم سے انتقام لے سکوں اور مجھے کوئی گزند نہ پہنچے۔

ارشاد ہوا کہ "انتقام لے سکتے ہو اور تمہیں کوئی گزند نہ پہنچے گا۔"

چنانچہ میں نے اسی وقت ملائکہ کی فوج کو حکم دیا کہ قوم جنہ میں جتنے سرکش اور باغی ہیں، سب کو نیستی کی گود میں سلادو کسی کے ساتھ رعایت نہ کرو۔ البتہ کوئی متقی اور پرہیزگار نظر آئے تو اس کو احترام کے ساتھ ہمارے پاس بھیجدو اور باغیوں میں اگر کوئی صراط مستقیم پر چلنے اور شریعت آسمانی پر عمل پیرا ہونے کا وعدہ کرے تو اس کو بھی بحفاظت ہم تک پہنچا دو۔

ملائکہ کی فوج نے ایسا ہی کیا۔ باغی اور سرکشوں کو چن چن کر نیست و نابود کر دیا اب اس دنیا میں صرف متقی اور نیک لوگ رہ گئے تھے فساد اور بغاوت کا خاتمہ ہو چکا تھا

خدا کا وایسرائے

اس جنگ عظیم کے بعد دنیا سے گناہوں کا نام و نشان ہی جاتا رہا جس طرف نگاہ جاتی تھی رکوع و سجود کا منظر سامنے آجاتا تھا۔ مجھے اپنی اس عظیم الشان کامیابی سے بے حد مسرت ہوئی اور حسب دستور بچے کچھے افراد کے درس تدریس میں مصروف ہوگیا۔ اب مجھے ان لوگوں کو تعلیم دینے میں کوئی دقت نہیں تھی۔ اور میں ذاتی طور پر نہایت آسانی کے ساتھ پیغمبری کرنے لگا۔ بادشاہ حقیقی کو میری خدمات پسند آئیں اور اس نے مجھے اپنا وایسرائے بنا لیا اور وایسرائے بنانے کے بعد تمام کائنات میرے ماتحت کردی۔ روئے زمین کا چپہ چپہ میری حکومت میں آگیا۔ اور ہفت افلاک کی باگ ڈور بھی میرے ہاتھ میں دے دی گئی۔ جنت اور دوزخ بھی میرے زیر اثر آگئے۔

اب میرے فرائض بہت کچھ بڑھ گئے تھے۔ لیکن چونکہ دنیا سے گناہوں کا رواج ختم ہو چکا تھا اس واسطے مجھے بیشتر وقت حمد و ثنا کے لئے بھی مل جاتا تھا۔ میری عبادت کی جگہ بھی اس زمانہ میں مخصوص نہیں رہی تھی۔ جس طرح ہندوستان کا وایسرائے موسم گرما میں شملہ اور موسم سرما میں دہلی اور خزاں میں ریاستوں وغیرہ کا دورہ کرتا تھا۔ جہاں ضرورت سمجھتا تھا۔ چلا جاتا تھا۔ بالکل یہی کیفیت میری تھی۔ جب جی چاہتا زمین پر مصلیٰ بچھا کر عبادت الٰہی کرتا اور جب جی چاہتا آسمان پر پہنچ جاتا۔ نہ یہاں کوئی دقت اور نہ وہاں کوئی تکلیف البتہ موسم خزاں کا اس زمانہ میں رواج نہیں تھا۔ اس واسطے کوئی نئی سرزمین اس موسم کیلئے نہیں بنی تھی۔

میری شہنشاہیت پورے عروج پر تھی۔ وایسرائے کی طرح مجھ پر مجبوریاں اور پابندیاں حکمراں نہیں تھیں۔ میں باوجود شہنشاہ حقیقی کی نیابت کے بالکل آزاد تھا۔ آپ یقین کیجئے کہ باوجود اتنی عظمت و سطوت کے میں نے کسی کو نہیں ستایا امن و امان کے دیوتا کو کبھی ناراض نہیں کیا۔ میں ملک و قوم کے لئے وایسرائے بنایا گیا تھا۔ میرا مقصد اور میری زندگی کا مشن صرف یہی تھا کہ میری خدمت سے عوام کا بھلا ہو۔ آج کل کے بادشاہوں کی طرح مجھ میں ملک گیری زر پرستی اور جاہ طلبی کا مادہ نہیں تھا۔ آج کل کے بادشاہوں کی طرح غریب اور کمزور پر لالچی نگاہیں ڈالنے کا میں عادی نہ تھا اور نہ مجھ میں ذاتی وجاہت پر مغرور ہونے اور دوسرے کو حقیر سمجھنے کی صلاحیت تھی۔ میرے نزدیک سب برابر تھے کیونکہ میرے نزدیک حکومت اور بادشاہی اس لئے ہوتی تھی کہ قوم اور ملک کی خدمت کی جائے نہ کہ اس لئے کہ طاقت کے گھمنڈ میں صاحب طاقت اپنی قوم کی پرورش کا خیال بھی صفحۂ دل سے ہمیشہ کیلئے محو کر دے۔

آج کل جس چیز کا نام انسانی دنیا نے بادشاہ رکھا ہے وہ اتنی مضحکہ خیز اور ذلیل چیز ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں اتنا ناپاک عہدہ نہ اپنی قوم میں پایا اور نہ اب سے پہلے انسانی نسلوں میں دیکھا۔ خدا کی پناہ! آج کل کا انسان ذاتی وجاہت اور عیش و آرام کیلئے حکومت کرتا ہے۔ اسے رعایا کی تکلیف و آلام پر غور کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا بلکہ وہ یہ سوچ لیتا ہے۔ کہ رعایا کی ضرورتوں پر غور کرنا میرا کام نہیں دوسرے ملازمین رعایا کی دیکھ بھال کرلیں گے۔

کتنا افسوسناک اور خود غرضانہ خیال ہے حکومت کا تخت اور حکومت کے مخصوص اختیارات تو اپنے ہاتھ میں مضبوط پکڑ لے۔ اور یہ سمجھ کر بیٹھا رہے کہ رعایا کے حالات پر ماتحت افسران غور کریں گے۔ خزانہ کی چابیاں تو اپنی جیب میں رکھے اور یہ سوچ لے کہ خزانہ اپنا کام جاری رکھے گا۔ اپنے کان پھوڑ کر بیٹھ جائے یہ اس انتظار میں کہ رعایا کی فریاد کوئی اور سن لے گا۔ یہ ہے انسانی دنیا کا بادشاہ اور پھر لطف یہ کہ ان عیوب کے باوجود بھی حضرت انسان اپنے کو اشرف المخلوقات سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہیں۔ مگر خود غرضی اور عیش پرستی اور قوم سے لاپرواہی کا نام شرف ہے تو ایسے شرف کو دور سے سلام۔ یہ تو حضرت انسان ہی کو مبارک رہے۔

سب سے پہلا شیطانی خیال

میرے حسن انتظام اور ہوش مندیوں سے معبود حقیقی پوری طرح مطمئن تھا اور زمین و آسمان کا چپہ چپہ میرا مطیع اور فرمانبردار بنا ہوا تھا۔ کسی کو مجال سرکشی کی نہ تھی۔ میں جو کچھ چاہتا تھا کر سکتا تھا۔ دنیا کی ہر طاقت میرے اختیار میں تھی۔ اپنی قوم کی علاوہ فرشتوں کی دنیا پر بھی میں اسی طرح مسلط تھا۔ اور وہ سب میری تابعداری کو عبادت سمجھتے تھے۔

ایک دن بیٹھے بیٹھائے مجھے خیال آیا کہ (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد) اگر وہ کسی وجہ سے شہنشاہ حقیقی اپنی تمام سرپرستیوں کے ساتھ شہنشاہیت سے کنارہ کشی کرلے یا اس کی طاقت کسی معاملہ میں کمزور ہو جائے تو میں اس کے بعد بھی اسی اطمینان کے ساتھ حکومت کرسکتا ہوں۔ کیونکہ اب میں کسی معاملہ میں (نعوذ باللہ) خدا کا محتاج نہیں ہوں۔ وہ زمانہ گزر گیا۔ جب میں بات بات میں اس کا محتاج تھا اور وہ بار بار میری مدد کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً مختلف قسم کی طاقتیں مجھے بخشتے رہتے تھے۔

آج ضرورت سے زیادہ ہر طاقت میرے پاس ہے اب نہ مجھے کسی کی امداد کی ضرورت ہے۔ نہ کسی کی سرپرستی کی۔ اگر چاہوں تو آج ہی پوری آزادی کا اعلان کردوں۔

دوسرا شیطانی خیال

افسوس! کہ باوجود اچھا خاصہ سمجھدار ہونے کے میری عقل پر اس وقت پتھر پڑ

گے۔ اور میں یہ نہ جانچ سکا کہ جس میں اعزاز بخشنے کی طاقت ہے وہ ذلت بھی تو دے سکتا ہے۔ مگر میں سوچتا بھی کیسے۔ میری تخلیق نار سے ہوئی تھی اور احسان فراموشی نار کا خاصہ ہے۔ اس واسطے کہا جا سکتا ہے۔ کہ میں بے قصور تھا۔ احسان فراموشی کے ان ناپاک خیالات کو روکنا میرے بس کی بات نہیں تھی۔

پہلے شیطانی وسوسے پہ جتنے آنسو بہاؤں کم ہے۔ کیونکہ پہلی بات تھی مگر اس کے ساتھ ہی یہ احساس بھی شروع ہو گیا تھا کہ اگر خدا چاہے کہ عزازیل سے تمام چابیاں اور طاقتیں چھین لے یا چھین کر کسی دوسرے کو دے دے تو شاید آسمان [illegible] پڑیں گی۔ اور (نعوذ باللہ من ذالک) پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ دنیا جہان کی ہر طاقت میرے قبضہ میں آچکی ہے۔ اور جس کے بل بوتے پر [illegible] آسمان نازاں ہے۔ وہ میرے اختیار میں ہے۔

لعنت ہے۔ میرے ان خیالات پر جنہوں نے مجھے کہیں کا نہ رکھا اور سب چھین لیا۔ بہر حال اس وقت باوجود ان شیطانی وسوسوں کے مجھ سے کوئی باز پرس نہیں کی گئی۔ اور میں بدستور حکومت اور [illegible] کرتا رہا۔

جبرئیل علیہ السلام کی پیدائش

اسی زمانہ میں آسمان سے خبر آئی کہ پروردگار عالم نے جبرئیل کو خلعت وجود عطا فرمایا ہے۔ اور انہیں امین الوحی کے خطاب سے بھی سرفراز کیا ہے۔ مجھے اس خبر سے درحقیقت بہت ہی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ میں اپنی موجودگی میں کسی دوسرے کو برسر اقتدار دیکھنا پسند نہ کرتا تھا۔ مجھے یہ گوارا نہ تھا کہ میرے ہوتے ہوئے کسی غیر کو کوئی خطاب اور عظمت عطا ہو۔

سنا گیا جبرئیل عالم وجود میں آتے ہی سجدہ میں گر گئے اور یہ سجدہ آج کل کے حساب سے تقریباً تیس ہزار سال کی مدت میں ختم کیا۔ جب جبرئیل نے سجدہ سے سر اٹھایا تو اپنے معبود سے دریافت کیا کہ اے پروردگار! جس طرح میں نے تیری عبادت میں قیام کیا ہے اس کی مثال تیری مخلوق میں مل سکتی ہے؟

ارشاد ہوا!

جبرئیل! تمہاری عبادت ممکن ہے کہ تمہاری نظر میں زیادہ اہمیت رکھتی ہو لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے۔ کہ میں آخری زمانہ میں ایک ایسا گروہ بھی پیدا کروں گا کہ جس کی دو رکعت نماز تمہارے تیس ہزار سال کے ایک سجدہ سے کہیں افضل و برتر ہوگی۔ اور اس دو رکعت نماز کا اجر تمہارے طویل سجدہ سے لاکھوں گنا زیادہ ہوگا۔

جبرئیل کو یہ جواب سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ تیس ہزار سال کے سجدہ سے دو رکعت نماز کی اہمیت کیسے زیادہ ہے۔ اور اس کا زیادہ اجر ہے۔ آخر کار انہوں نے پروردگار سے پھر سوال کیا۔ کَیْفَ ذٰلِکَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (یعنی اے پروردگار عالم! یہ کیسے؟)

ارشاد ہوا:۔

تم نہیں جانتے جبرئیل! کہ وہ کن کن مصیبتوں میں یہ دو رکعت نماز ادا کریں گے۔ میں نے تمہیں نور خالص سے پیدا کیا ہے۔ اور تمام خواہشات نفسانی و علائق جسمانی اور تلاش معاش وغیرہ کی آفات سے بری رکھا ہے۔ تمہیں کوئی بہکانے اور راہ راست سے بھٹکانے والا بھی نہیں بنایا۔ لیکن اس گروہ کا امتحان لینے کے لئے میں نے طرح طرح کی پابندیاں تجویز کی ہیں۔ خواہشات نفسانی کو بھی ان کا دشمن بنایا ہے۔ تلاش معاش کا بار بھی انہیں پر رکھوں گا۔ طرح طرح کے جسمانی آزار بھی انہیں ہوں گے۔ اس کے بعد دیکھوں گا کہ کتنے ایسے ہیں۔ جو میرے بتائے ہوئے راستہ پر قائم رہ کر ان پابندیوں سے گذرتے ہیں اور تم ہی بتاؤ جبرئیل! جب ان حالات میں وہ دو رکعت نماز ادا کریں گے تو وہ تمہارے ہزار سال کے سجدے سے کتنی زیادہ باوقعت اور قابل ستائش ہوگی۔ تم تو محض نور سے پیدا کئے گئے ہو۔ تمہارا کام عبادت ہے۔ تمہاری سرشت میں عبادت ہے۔ اور وہ گروہ آب و گل کی کشمکش میں بھی سجدہ عبادت بجالائے گا۔ تو اب تم ہی غور کرو کہ تمہاری عبادت قابل تحسین ہے۔ یا اس گروہ کی؟

جبرئیل نے یہ حالت سن کر کہا:۔ پروردگار! تو علیم و خبیر ہے۔ ظاہر و باطن کے حالات تو ہی جانتا ہے۔ میری کیا مجال کہ تیری حکمت عملیوں پر غور کرنے کا ارادہ بھی کر سکوں۔ اس کے بعد جبرئیل بدستور عبادت الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ اور یہ معاملہ یہیں کا یہیں رہ گیا۔

اللہ میاں کی پیشین گوئی

ایک روز کا ذکر ہے کہ میں بغرض سیر و تفریح جنت الافلاک کی سیر کیلئے گیا لیکن دیکھتا ہوں کہ لوح محفوظ پر آسمانی زبان میں حسب ذیل عبارت لکھی ہوئی ہے۔

ہمارا ایک بندہ ایسا ہے جسے ہم انواع و اقسام کی نعمتوں سے مالا مال کریں گے اور زمین سے اس کو آسمان پر پہنچا دیں گے۔ اور آسمان سے پھر اس کو جنت میں لے جائیں گے۔ اس کے بعد ہم ایک خاص کام پر مامور کریں گے لیکن وہ انکار کرے گا اور بغاوت پر آمادہ ہو جائے گا۔

مجھے یہ عبارت پڑھ کر بڑی ہی حیرت ہوئی۔ ایسا کون ہوگا جو اپنے محسن کے ساتھ ایسی احسان فراموشی کرے گا۔ میں نے سوچا کہ اگر میرے ساتھ کوئی اتنے احسان کر دے تو اپنی جان تک اس پر قربان کر دوں گا۔ بڑا بدنصیب ہے۔ وہ بندہ جس پر خدا ایسی ایسی نعمتیں نازل فرمائے اور وہ سرکشی پر آمادہ ہو۔

دوبارہ عبارت پڑھنے کا ارادہ کیا تو اس پوری عبارت کے قریب ہی ایک جگہ نہایت صاف اور جلی حروف میں تحریر تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں گھبرایا ہوا بارگاہ قدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی اے رب العالمین! یہ شیطان الرجیم کون ہے۔؟ جس سے پناہ مانگی جا رہی ہے۔؟

ارشاد ہوا کہ ہمارے بندوں میں سے جو انواع و اقسام کی نعمتوں سے سرفراز کیا جائے گا۔ لیکن ہماری ایک نافرمانی کے باعث مردود بارگاہ ہو جائے گا۔

میں نے عرض کی۔ پروردگار! مجھے اس ملعون کو دکھا دے تاکہ میں اسے بھی جہنم رسید کر دوں۔

بارگاہ عالی سے ارشاد ہوا۔ سَوْفَ تَرَاهُ (یعنی تو جلد اسے دیکھیگا)
مجھے یہ کیفیت معلوم کرکے بہت ہی بے چینی ہوگئی۔ اور بار بار یہی خیال آتا تھا۔ کہ کون ایسا احسان ناشناس ہوگا جو پروردگار کی نعمتوں سے مالا مال کیا جائے اور پھر بھی مطیع نہ رہے۔ یا خالق کائنات سے بغاوت کرنے کا ارادہ کر بیٹھے۔ میں اس مردود پر ہزاروں لعنتیں بھیجتا ہوا۔ آسمان سے واپس ہوا اور راستہ بھر اس تکلیف دہ خیال نے ستایا۔

آسمان سے واپس آنے کے بعد مجھے ایک عجیب بات نظر آنے لگی۔ یعنی میں جب سجدہ سے سر اٹھاتا سجدہ کی جگہ لعن اللہ علے ابلیس لکھا نظر آتا تھا چنانچہ سجدہ سے اٹھنے کے بعد میں بھی ہر مرتبہ یہی کلمہ زبان پر لانے لگا۔ مجھے اس وقت کیا خبر تھی کہ یہ لعنت اپنے اوپر ہی بھیج رہا ہوں۔ اور وہ بدخصال محسن فراموش میں ہی بنوں گا۔ جس کی پیشین گوئی لوح محفوظ پر لکھی دیکھی تھی۔

مگر ہاں مجھے یاد ہے۔ کہ اس وقت یہ خطرہ میرے دل میں گذرا تھا کہ جب وہ شیطان پروردگار کی نعمتوں کو ٹھکرانے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو کسی وقت مجھ سے بھی یقیناً برسر پیکار ہوگا۔ اس واسطے میں ابھی سے کیوں نہ اس کا انتظام کروں۔ چنانچہ ایک دن میں نے اپنی فوج کے تمام فرشتوں کو جمع کرکے مشورہ کیا کہ اگر خدانخواستہ مجھ پر کسی وقت کوئی آفت آجائے۔ تو تم سب میرے لئے کیا کروگے؟ چنانچہ ہر ایک نے اپنی اپنی قربانیوں کا حال سنانا شروع کردیا۔

اس کے بعد میں نے دریافت کیا کہ اگر خداوند عالم بجائے میرے کسی دوسرے کو زمین کی بادشاہت دے دے اور میری جگہ کوئی دوسرا افسر اعلیٰ اور خدا کا وزیر اعظم مقرر ہو جائے تو تم کیا کروگے۔

سب نے ایک زبان ہوکر کہا

اے بادشاہ زمین و آسمان! ہماری کیا مجال ہے کہ حکم خداوندی کے سامنے دم مار سکیں۔ اس کا ارشاد ہمارے سر آنکھوں پر، جو بارگاہ رب العزت سے ارشاد ہوگا ہم بسر و چشم اس کو قبول کریں گے۔ یہ جواب سُن کر مجھے بے حد تشویش ہوگئی۔ میں نے سوچا کہ اگر کبھی (نعوذ باللہ) میرے اور خدا کے درمیان کوئی جنگ شروع ہوئی تو یہ سب کے سب مجھ سے منحرف ہوکر خدا کی طرف ہو جائینگے۔ اور ایسی حالت میں میرے وقار اور میری عزت و آبرو کا خاتمہ ہو جائے گا۔

حضرت آدم کا پتلہ

میں اسی تشویش و پیچ میں مبتلا تھا کہ آسمان سے حضرت آدم کا پتلہ تیار ہونے کی خبر ملی مجھے بتایا گیا کہ ایسا عجیب و غریب قالب تیار کرنے کا پروردگار نے حکم دیا ہے جس کی بناوٹ میں عجیب و غریب چیزیں کام میں لائی جائیں گی۔ مخبر نے کہا کہ جیسا پتلہ تیار ہونے والا ہے نہ ہم نے سنا اور نہ دیکھا۔ اس کا سر مکہ کی خاک سے تیار ہوگا اور گردن بیت المقدس کی مٹی سے بنے گی۔ سینہ زمین عدن سے اور پشت و شکم ہندوستان کی سرزمین سے ہاتھ مشرق کی خاک سے اور پیر مغرب کی زمین سے تیار ہوں گے اور باقی گوشت پوست اور خون وغیرہ تمام جہاں کی مجموعی خاک سے بنیں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اس پتلہ میں مٹی کے علاوہ آگ، پانی اور ہوا کو بھی شامل کیا جائیگا اور اس طرح یہ عجیب و غریب پتلہ خود صانع مطلق اپنے ہاتھ سے تیار کریگا۔ اس کے بعد یہ معلوم نہ ہو سکا کہ تیاری کے بعد اس پتلہ سے کیا کام لیا جائے گا۔

سی آئی ڈی کی یہ اطلاع میرے لئے بہت تشویش انگیز تھی۔ مجھے معاً خیال آیا کہ جس بندہ کے لئے لوح محفوظ پر پروردگار نے پیشین گوئی کی تھی۔ ہو نہ ہو یہ وہی حضرت ہیں پروردگار اسی پتلہ کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کرے گا۔ لیکن مجھے یاد آیا کہ پروردگار کی پیشین گوئی میں تو یہ بات ہے۔ کہ پہلے اس کو زمین سے آسمان پر پہنچا دیں گے۔

یہ پتلہ تو آسمان پر ہی تیار ہو رہا تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ پیشین گوئی اس کے لئے ہو۔ اس خیال نے مجھے پریشان کردیا۔ البتہ اگر یہ پتلہ زمین پر تیار ہوتا تو یقیناً شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔

میں نے مخبر سے پوچھا کہ اس پتلہ میں ہر جگہ کی مٹی کیوں شامل کی گئی ہے کیا ایک ہی جگہ خاک کا اتنا ذخیرہ نہیں مل سکا؟ جو اس کے لئے کافی ہوتا۔ مخبر نے کہا مختلف ممالک کی مٹی سے تیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پتلہ کی نسل مختلف طبیعت اور مختلف خصائل کی بنے گی۔ اور اس ترکیب عمل کا نتیجہ ایک یہ بھی ہوگا۔ کہ نسل آدم مختلف شکلوں اور مختلف رنگتوں میں نمودار ہو سکے گی۔

میں نے پوچھا کہ کیا آدم کا پتلہ اس لئے تیار کیا جا رہا ہے کہ اس سے نسل چلائی جائے جواب ملا کہ باطن کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن حالات اور مختلف افواہیں یہی بتلاتی ہیں کہ اس پتلہ سے کسی نہ کسی وقت نسل چلے گی۔

ان عجیب و غریب افواہوں اور اطلاعوں نے مجھے اور بھی پریشان کردیا طرح طرح کی بدگمانیاں اور برے خیال ہر وقت ستانے لگے۔ اسی اثناء میں میرے محکمہ سی آئی ڈی نے مجھے اطلاع دی کہ پروردگار نے آدم کا پتلہ تیار کرکے زمین پر بھیج دیا ہے اور فلاں جگہ رکھا ہوا ہے۔

فرشتے یہ سن کر جوق در جوق وہاں جانے لگے۔ پتلہ کا حیرت انگیز حسن، صفائی، لطافت ہیئت اور ترکیب ظاہری و باطنی اعضاء کی عجیب و غریب ساخت کو دیکھ دیکھ کر انگشت بدنداں تھے اور صانع حقیقی کی حمد و ثنا ادا کرتے تھے۔

میں بھی پتلہ کے پاس گیا۔ درحقیقت اس کے متعلق جو کچھ اطلاع ملی تھی وہ سب باتیں اس پتلہ میں موجود تھیں۔ عجیب و غریب ساخت اور اس کا حسن واقعی بے نظیر تھا مجھے دیکھتے ہی وہاں جتنے فرشتے تماشا دیکھنے کیلئے جمع ہوئے تھے کہنے لگے۔

اے بادشاہ عالم! یہی وہ پتلہ ہے۔ جس کی اطلاع ہمیں ملی تھی۔ میں نے کہا ذرا ٹھہرو۔ میں اسے اندر سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ خداوند قدوس نے اس کے اندر کسی قسم کی مشنری رکھی ہے۔ یہ کہتے ہوئے اول تو میں نے اس پتلہ کو انگلیوں سے اس طرح بجایا جیسے آجکل کے زمانہ میں تربوز کا خریدار تربوز خریدتے وقت بجاتا اور پکا دیکھنے کیلئے انگلیوں کی پشت سے تربوز پر چوٹ مارتا ہے۔

میری اس حرکت سے پتلہ میں ایک آواز پیدا ہوئی۔ بہت ہی عجیب و غریب آواز پیدا ہوئی۔ غالباً یہ آواز خالق کائنات کے حضور میں فریاد کے طور پر تھی۔ مگر میں نے اس کی

پھر پرواز کی اور اپنی مخصوص طاقتوں کے ذریعہ پتلے کے اندر داخل ہوگیا تاکہ اس کا اندرونی مطالعہ کرسکوں۔ باطن کی سیر کرتے ہوئے مجھے بے شمار باتیں معلوم ہوئیں۔ منجملہ ان کے اس پتلے کی صاف باطنی سطح نور ہر قسم کی صلاحیت اور قابلیت میرے لئے قابل تعجب تھی۔ میں نے اپنی طویل عمر میں جو کچھ دیکھا تھا وہ سب اس مٹی کے پتلے میں موجود تھا چنانچہ میں رگ رگ کی سیر کرتا ہوا دل کے قریب پہنچا۔ مگر وہ کچھ اس طرح بند کیا گیا تھا کہ میں نہ اسے کھول سکا اور نہ اس کے اندر کے حالات معلوم کرسکا۔ خالق نے اسے سربمہر کردیا تھا۔

میں نے سمجھ لیا کہ یقیناً اس پُراسرار ذخیرہ میں کوئی خاص چیز بند کی گئی ہے جسے مجھ سے پوشیدہ رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں پتلہ سے باہر آیا اور ساتھیوں سے تمام ماجرا بیان کردیا کہ اس پتلے کے صدر مقام پر ایک خزانہ پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ جس میں کوئی ایسا راز ہے جو ہمارے لئے باعث نقصان ہوگا۔ میں نے ہر چند اسے دیکھنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوسکی اس لئے ہم سب کو اپنے بچاؤ کی فکر کرنی چاہئے۔ فرشتوں نے میری بات سُنی اور مسکراکر خاموش ہوگئے۔

مٹی کے پتلہ میں روح کا پہلا قدم

قالب آدم تقریباً چالیس سال تک زمین پر رہا اور اس عرصہ میں غم و اندوہ کے بادل اس پر آنسو بہاتے رہے۔ یہی انسان ضعیف البیان کے دادا کا پتلہ تھا جو دنیا میں آنے سے پہلے ہی اپنے مستقبل پر بھی آنسو بہانے کا نظارہ پیش کررہا تھا۔ ایک یہ آن کا بلاتر ہے جو دنیا کی دلدل کو شور زدہ کرتا ہے۔ اور ان سے خوش ہوتا ہے۔)

چالیس سال گزرنے کے بعد پتلہ آسمان پر واپس منگا لیا گیا اور ایک دن مقرر کرکے جمع ہوکر جنت افلاک اور ساکنان جنت اور تمام روئے زمین کے فرشتے بلائے گئے نیچے بھیجانے کا حکم ملا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر ہم سب زیر سایہ عرش جمع ہوگئے۔

مٹی کا پتلہ سامنے لایا گیا اور روح آدم کو بارگاہ خداوندی سے حکم ہوا کہ قالب آدم میں داخل ہوجا۔ تو وہ اس اندھیری کوٹھڑی کی قید سے جھجکی لیکن غور کرنے پر اسے قالب آدم میں کچھ نظر آیا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر نظر پڑی تو قالب آدم میں سما گئی۔

جلد ہی آنکھیں کھول دیں۔ سب سے پہلے آدم کی نظر جس طرف پڑی وہ کلمہ طیبہ تھا۔ جو بخط نور ساق عرش پر تحریر تھا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔۔

آدمؑ نے متحیرانہ انداز میں پوچھا۔ اے پروردگار عالم! یہ کس خوش نصیب کا نام ہے جو تیرے نام مبارک کی برابر تحریر ہے؟

ارشاد ہوا۔ اے آدمؑ! یہ نام پیغمبر آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے۔ جو تمہاری اولاد میں ہوں گے۔ جس وقت تم اپنے گناہوں کی پاداش میں ہمارے فیصلے کا انتظار کررہے ہوگے تو یہی تمہارے فرزند تمہاری شفاعت کریں گے۔ اور میں ان کی سفارش پر تمہارے گناہ بخش دوں گا چونکہ قالب آدمؑ میں روح کی آمد سے پہلے ہی داخل ہوچکا تھا اس واسطے کیسے ممکن تھا کہ یہ اثر زائل ہوجاتا۔ پروردگار کی بات سُن کر آدم نے سوچا۔ یہ عجیب بات ہے کہ باپ کی سفارش بیٹا کرے گا۔ تو گویا اس حساب سے باپ کا رتبہ بیٹے سے کم ہوگیا اور باپ بیٹے کا محتاج ہوا۔ یہ خیال فاسد طوالت کی منزل طے کرنا چاہتا ہی تھا کہ عالم الغیب کی طرف سے جبرئیلؑ کو ہدایت ہوئی۔

آدم کے سینہ سے فوراً یہ خیال فاسد دور کرو۔ ورنہ یہی وسوسہ اس کی تباہی کا سبب بن جائے گا۔

جبرئیلؑ بحکم خداوندی آگے بڑھے اور سینۂ آدم کو چیر کر خیال فاسد کا غالب حصہ نکال لیا اور احتیاطاً خاص جنت میں ایک علیحدہ مقام پر دفن کردیا گیا۔ اور باقی حصہ اس خیال فاسد کا جو قلب آدم میں رہ گیا تھا۔ اس نے نفس امارہ کی شکل اختیار کرلی اور وہی جزو آج تک اولاد آدم کے ساتھ ہے اور جب یہ نفس امارہ آدم زاد کو کسی گناہ کے ارتکاب کی طرف مائل کرتا ہے۔ تو میں اس کی تائید و حمایت کرتا ہوں۔ بس یہ صورت ہے آدمی کے گنہگار بننے کی۔ اگر وہ خیال فاسد پوری طرح آدم میں رہ جاتا تو آپ اندازہ کیجئے کہ آدمؑ کی طرف سے کیا کچھ نہ ہوا کرتا۔ مگر وہ انتہائے فساد پروردگار عالم کو منظور نہ تھا۔ اس لئے خیال بد کا بڑا حصہ قالب آدم سے علیحدہ کرکے جنت میں دفن کرادیا گیا۔

― گیہوں کا درخت ―

جس جگہ اس خیال فاسد کا وہ حصہ جنت میں دفن کیا گیا تھا وہاں ایک پودا نمودار ہوگیا۔ جس کی شکل آج کل کے گیہوں کے پودے سے بہت کچھ ملتی جلتی تھی۔ یہ وہی درخت تھا جس کے متعلق بعد میں آدم کو ہدایت کی گئی تھی کہ یہ پیڑ تمہارا دشمن ہے اور اس کا استعمال تمہاری تباہی کا سبب بن جائے گا۔ اس واسطے اس پیڑ کے قریب بھی نہ جانا۔

پروردگار عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اگر آدمؑ نے یہ پودا پایا اس کا پھل کھا لیا تو وہی خیال فاسد جو اس سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ دوبارہ اس کے ذہن اور روح پر سوار ہوجائے گا۔ اور پھر وہی اس کی ندامت اور مصیبتوں کا پیش خیمہ ہوگا۔ اس واسطے محض اتمام حجت کے لئے آدمؑ کو ہدایت ہوئی کہ یہ پھل تمہارے لئے ممنوع ہے۔ اگر کھاؤ گے تو گھاٹے میں رہوگے۔

اس جگہ مجھ جیسی ہستی یہ سوال کرسکتی ہے کہ جب خدا عالم الغیب ہے اور آئندہ کے حالات پر بھی نظر کرسکتا ہے تو یقیناً اسے یہ بھی معلوم ہوگا کہ آدم نافرمانی کریگا اور مختلف ترغیبوں سے عدول حکمی بھی کرے گا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال کچھ کمزور سا ہے۔ پروردگار نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں اپنی مخلوق کو آزاد رکھتا ہوں۔ اچھا برا پہلے ہی سمجھا دیتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرتی ہے۔ اجر پاتی ہے اور اگر سرکشی کرتی ہے تو کیفر کردار کو پہنچتی ہے۔ بہرحال قدرت پر یہ الزام کہ ہونے والے گناہ اس کے علم میں ہوتے ہیں کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ عالم الغیب کے لئے یہ کیا ضروری ہے کہ مخلوق کے افعال کا صرف ایک ہی راستہ کھولے۔ اگر ایسا ہوتا تو قدرت کا یہ کائناتی کھیل ہی ادھورا رہ جاتا۔۔

یہی وہ سبب ہے جس کی بنا پر مخلوق کو آزادی ملی ہے۔ البتہ اگر پہلے سے گناہوں کی سزا کا علم نہ ہوا ہوتا اور کوئی مخلوق گناہ کرے تو ممکن ہے کہ سرکش قدرت پر الزام لگانے میں حق بجانب سمجھا جائے۔ لیکن جب قدرت نے پہلے ہی سے نیک و بد کی پہچان بتادی اور دونوں راستوں کا انجام بتلا

اس کے بعد کیسے ممکن ہے گنہگاروں کو اپنے گناہوں کا خمیازہ نہ بھگتنا پڑے۔ اگر چشم پوشی کھلے بندوں قدرت کی طرف سے ہوسکتی تو زہد و تقویٰ کی کیا قیمت رہ جاتی۔ بہر حال خدا سے خالفت اور اپنے معتوب ہونے کے باوجود مجھے تسلیم ہے کہ اس معاملے میں قدرت کسی اعتراض کی حق دار نہیں ہے۔ فاعل اپنے فعل کی اچھائی برائی کا آپ ہی ذمہ دار ہے اور آپ ہی جواب دہ ہوگا۔

اللہ میاں کا پروگرام

دراصل اللہ میاں کا پروگرام آدم کو وجود میں لانے کا اسی وقت ہی ظاہر ہو گیا تھا جب جاموس جنّی کے زمانہ میں پروردگار نے ملائکہ کے فوج جاموس جنّی اور اس کی قوم کو نیست ونابود کرنے کیلئے بھیجی تھی۔ بات یہ تھی کہ جب ملائکہ کی فوج باغیوں کا خاتمہ کر چکی اور اطمینان نصیب ہوا پروردگار نے فرشتوں سے خطاب فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (میں زمین میں ایک خلیفہ پیدا کرنے والا ہوں)

فرشتے چونکہ زمین کے باشندوں کی قتل وغارت گری دیکھ چکے تھے۔ اور انہیں علم تھا کہ زمین کے رہنے والے مفسد ہوتے ہیں اور قتل وخونریزی کا باعث بنتے ہیں لہٰذا انہوں نے پروردگار سے عرض کی۔ اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

کیا پیدا کرے گا تو زمین پر اس قوم کو جو طرح طرح کے فساد برپا کرے گی اور اس سے خونریزیاں ہوں گی اور ہم تیری تسبیح کرتے ہیں۔ حمد کرتے ہیں۔ تقدیس کرتے ہیں۔

گویا فرشتوں کا مطلب یہ تھا کہ اگر تیرا منشا اس کے پیدا کرنے سے یہ ہے کہ تیری تسبیح وتقدیس کی جائے تو وہ ہم کر ہی رہے ہیں۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ زمین پر فساد اور خونریزی کرنے والے کو پیدا کیا جائے۔

فرشتوں کا جواب سن کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (اس معاملے میں میں جو کچھ جانتا ہوں، تم نہیں جانتے)

خالق کائنات کا یہ جواب سن کر فرشتوں نے عاجزانہ لہجہ میں کہا۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝

(پروردگار! تیری ذات پاک ہے جو کچھ تو نے ہمیں علم دیا ہے۔ اس سے زائد ہم کچھ نہیں جانتے۔ تو سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اتنا کہہ کر سب فرشتے عز تعظیم کے لئے سجدہ میں گر گئے۔ بارگاہ خداوندی سے ارشاد ہوا:۔

اے فرشتو! تم نے اس فساد اور خونریزی پر غور کر لیا۔ لیکن اس کی نیکیوں پر خیال نہیں کیا۔ اس کے گناہ کا تصور تو کر لیا۔ لیکن میری مغفرت کو بھول گئے۔ اس کی خونریزی دیکھنے کے بعد تمہیں اس کی اشک ریزی بھی تو دیکھنی چاہئے تھی۔ تم نے اپنی معصومیت پر تو غور کیا لیکن اس کی وہ محبت نہ دیکھ سکے جو اسے اپنے خالق کے ساتھ ہوگی۔ دراصل تم اپنی دوستی میرے ساتھ دیکھ سکتے ہو لیکن میری دوستی جو اس کے ساتھ ہوگی وہ تمہارے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتی۔

جب آدمؑ کے قالب میں روح ڈالی گئی۔ تو تمام ملائکہ کو حکم دیا گیا کہ سجدہ کریں کیونکہ یہ ہمارا خلیفہ ہے۔ تو سب سے پہلے جبرئیل نے سجدہ کیا۔ اس کے بعد میکائیل سجود ہوئے۔ اور ان کے بعد اسرافیل سجدہ میں گرے۔ اسرافیل کے بعد عزرائیل نے اپنے خالق کے حکم کی تعمیل کی۔ ان چاروں کے بعد تمام ملائکہ سماوات نے آدم کو سجدہ کیا یہ سجدہ ایک سو سال تک قائم رہا۔ پورے سو سال بعد فرشتوں نے سجدہ سے سر اٹھایا۔

میں نے چونکہ سجدہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے خاموش کھڑا رہا۔ بھلا غور تو کیجئے کہ آدم کے پتلے کو مٹی سے بنا کر مجھے حکم دیتے ہیں کہ اسے سجدہ کرو۔ کہاں میں اور کہاں مٹی بات تو جب تھی کہ آدم سے کہتے کہ اس پیشوائے اعظم کو سجدہ کرو۔ الٹا مجھے ذلیل کر دیا۔ بھلا یہ کس سے چھپا ہے کہ آتش کو خاک پر فوقیت ہے۔ لیکن خدا جانے اس وقت ان کے جی میں کیا آئی کہ مجھے ٹکسال باہر بنا دیا۔ اور ساری دنیا میں بدنام کر دیا۔

مجھ سے پوچھا۔ کیوں ابلیس! (یہ میرا نیا نام رکھا گیا تھا) تو سجدہ کیوں نہیں کرتا میں نے عرض کی اے عزت وعظمت دینے والے! میں آدم کو کیوں کر سجدہ کے قابل سمجھوں۔ تو نے مجھے نار سے بنایا ہے۔ اور اسے خاک سے تخلیق کیا ہے۔ یہ کہتے کہتے میں نے دیکھا کہ میرا چہرہ اور تمام جسم تبدیل ہونے لگا۔ پروردگار نے میرا یہ جواب سنتے ہی لباس خاص اور خلعت پیشوائی مجھ سے چھین لیا۔ اور اس کی جگہ سیاہ وبد نما لباس میرے بدن پر چڑھا دیا گیا۔ تمام نعمتیں اور الطاف ربانی سے مجھے محروم کر دیا گیا۔ قربت اور حسن کی گدی بھی میرے ہاتھ سے جاتی رہی۔ وہ حسن صورت جو تمام ملائکہ سے زیادہ مجھے عطا ہوا تھا کافور ہو گیا اور ایسی ہیبت ناک شکل بن گئی کہ خدا کی پناہ۔ بس پیارا ہی جانتا ہے (اس کتاب کے سرورق پر میری اس زمانہ کی تصویر دیکھ لیجئے)

فرشتوں نے میری یہ گت بنی دیکھی تو دوبارہ سجدہ شکر اطاعت ادا کیا۔ یہ جو آج کل مسلمانوں میں دو سجدوں کا رواج ہے۔ یہ اسی دوسرے سجدہ کی یادگار میں سے ہے۔ جو فرشتوں نے دوبارہ ادا کیا تھا۔

دیکھا آپ نے حضرت انسان کو! ایک طرف تو مجھے برا بھلا کہتا ہے طرح طرح کی گالیاں دیتا ہے، کوستا ہے۔ اور دوسری طرف میرے شاگرد فرشتوں کے عمل سے سبق لیتا ہے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ جو شخص میرے شاگرد کو اپنا استاد سمجھتا ہو اسے میری ذات سے کیا رشتہ ہوگا اور ذرا یہ بھی اس کے بعد خود ہی دیکھ لیجئے کہ مجھے کیا سمجھنا چاہئے تھا اور کیا سمجھا جاتا ہوں۔ خیر! مجھے اس کی کوئی شکایت نہیں۔ جب پروردگار ہی نے مجھے ٹھکرا دیا تو اس کے بندوں سے کیوں شکایت کروں؟ وہ تو ہوتا دیکھتے ہی ہوتے ہیں۔ اگر آج اللہ میاں مجھ سے خوش ہوتے تو یہی انسان میرا بندۂ بے دام ہوتا۔

پہلی سزا

اس نافرمانی کے عوض مجھے پروردگار کی طرف سے پہلا تحفہ جو عطا ہوا وہ ایک

ہو تاک سماں بندھ گیا۔ تم بہاد تمہارے شوہر پر گزرنے والا ہے۔ اے حوا یہ خیال آتے ہی میرا دل ان پر وہاں ٹھہر گیا اور میں ضبط نہ کرسکا۔ تم کہتی ہو حوا کہ تم پر کیا وقت آنے والا ہے۔ کاش مجھے اس کی اجازت ہوتی اور میں تمہیں بتا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں کیا لکھا ہے حوا! اگر تمہیں کسی طرح علم ہو جائے کہ تمہارا مستقبل کتنا تاریک ہے تو کوئی کیا جان سکتا ہے کہ تمہارا کیا حشر ہو۔ محض خبر سن کر تمہارا کلیجہ شق ہو جائے۔

اے حوا! زیادہ بہتر یہ تھا کہ تم پیدا ہی نہیں ہوتیں۔ تمہارے مقدر میں وہ ہولناک سزا درج کی گئی ہے۔ جو خالق عالم نے آج تک کسی مخلوق کیلئے تجویز نہیں کی۔

حوا یہ سن کر گھبرا گئیں اور انہوں نے کہا۔ اے اجنبی! تو بڑا اچھا ہمدرد ہے اور جب تو ہمارے مستقبل کی بات جانتا ہے۔ تو کم از کم ان تدبیروں سے بھی ضرور واقف ہوگا کہ ہم کیونکر اس عذاب سے نجات پا سکتے ہیں۔ کوئی ایسی ترکیب بتا کہ ہمارا خالق اپنا ارادہ بدل دے کیا ایسی کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ ہم اس عذاب سے محفوظ رہ سکیں۔

ہاں ہو سکتی ہے — میں نے فلسفیانہ انداز میں جواب دیا — مگر ایک شرط پر۔ حوا نے نہایت اشتیاق کے لہجہ میں کہا — وہ کیا — ؟

میں نے حاضرین پر ایک نگاہ غلط انداز ڈالتے ہوئے کہا۔ اے حوا! تم اب عبادت کو بڑھاؤ اور دن رات نہایت خلوص سے پروردگار کے حضور میں دعائے مغفرت مانگو میں بھی واپسی پر تمہاری سفارش کروں گا۔ عجب نہیں کہ غفور الرحیم تمہاری دعا اور میری سفارش پر نظر کرم فرمادے اور تم عذاب سے بری کردی جاؤ :۔

حوا نے کہا۔ اے ہمدرد اگر میری عبادت اور ریاضت پروردگار عالم کے حضور میں کوئی سفارش مغفرت کر سکتی ہے تو میں آج ہی سے اپنے وقت کا ایک ایک لمحہ اس کی حمد و ثنا میں بسر کروں گی :۔

میں نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔ اے حوا! بڑی مشکل یہ ہے کہ تم عبادت کے طریقوں سے پوری طرح واقف نہیں ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک دو باتیں حمد و ثنا کے متعلق سمجھا دوں تا کہ ان پر عمل کر کے پروردگار کو خوش کر سکو۔ یہ کہتا ہوا میں بی بی حوا کو علیحدہ جگہ لے گیا۔ جہاں ہم دونوں کی باتیں سننے والا کوئی نہ تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے کہا۔

اب تک جو کچھ میں کہہ رہا تھا وہ اس واسطے تھا کہ ہمارے تمہارے چاروں طرف سا کنان فردوس جمع تھے۔ اس واسطے مجھے صرف عبادت ہی کا ذکر کرنا پڑا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے عذاب سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔

بی بی حوا بولیں — وہ کیسا ہے؟ اے اجنبی مجھے جلدی بتاؤ۔

میں نے کہا۔ اگر تم اخفائے راز کا وعدہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ کہ وہ ترکیب میں نے تمہیں سمجھائی تھی تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں، ورنہ نہیں۔

حوا نے کہا — تم اطمینان رکھو۔ یہ راز کسی پر ظاہر نہ ہوگا :۔

یہ جواب سن کر میں نے کہا۔ تم جانتی ہو کہ جنت میں کوئی درخت ایسا بھی ہے۔ جس کے قریب جانے کی تم کو اور آدم کو ممانعت کی گئی ہے؟

ہاں ہے — حوا نے کہا — ایک ایسا درخت ہے جس کیلئے پروردگار کی طرف سے حکم امتناعی صادر ہو چکا ہے — لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ط

میں نے مسکرا کر پوچھا۔ جانتی ہو کیوں ممانعت ہے؟

نہیں۔ یہ تو میں نہیں جانتی۔

یہی تمہاری بھول ہے۔ حوا! تمہارے شوہر آدم کو یہ سوال کرنا چاہئے تھا کہ اس پیڑ میں آخر ایسا کیا راز ہے کہ جنت کا کونہ کونہ تو مباح قرار دیا جائے اور ایک حقیر پیڑ کے لئے ایسی سخت پابندیاں لگادی جائیں کہ ہاتھ لگانا اور کھانا تو کیا۔ اس کے قریب ہو کر گزرنا بھی منع ہو جائے۔

ہاں ہے تو تعجب کی بات اے ہمدرد! مگر ہم نے آج تک اس بات پر غور ہی نہیں کیا تھا۔

میں نے وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔ جانتی ہو کہ اس پیڑ کے قریب نہ جانے دینا کیا معنی رکھتا ہے۔؟

نہیں میں نہیں جانتی :۔

ہاں جان بھی کیسے سکتی ہو حوا! یہی تو تمہارا مستقبل پکار رہا ہے کہ تم اس پیڑ کو نہیں جان سکیں۔

حوا نے حیران لہجہ میں پوچھا — کیا یہی پیڑ ہماری تباہی کا باعث ہے؟

میں نے کہا۔ ہاں اس پیڑ میں وہ دونوں باتیں ہیں جو بربادی کر سکتی ہیں اور بچا بھی سکتی ہیں۔

وہ کیسے؟

وہ کیسے —؟ یہ پوچھتی ہو! اگر ہاں۔ میں ضرور بتاؤں گا حوا! تم بہت بھولی ہو تمہیں بتانا ہی پڑے گا۔ تمہیں تباہی و بربادی سے بچانا ہم سب کا فرض ہو جاتا ہے۔ یہاں کے باشندے فردوس سب کے سب خود غرض ہیں۔ حوا تم نے دیکھا کہ یہ لوگ تمہیں کتنا بے خبر رکھنا چاہتے ہیں۔ آج تک تمہیں اس پیڑ کا حال نہیں بتایا۔

حوا نے کہا — کیا یہ لوگ بھی اس پیڑ کی بابت جانتے ہیں؟

ہاں جانتے کیوں نہیں۔ حوا! یہ سب کچھ جانتے ہیں۔ بلکہ تم ان کو نہیں جانتیں یہ تمہاری بربادی کے منتظر ہیں۔ خلد میں تمہارا قیام گوارا نہیں کرتے۔ انہوں نے بارہا تمہاری شکایتیں پروردگار کے پاس کی ہیں۔ مگر حوا! تم جانتی ہو کہ جب مجھ جیسا فرشتہ بارگاہ خداوندی میں موجود ہو تو ان کی شکایتیں کیسے باثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں۔ میں نے بارہا ایسی شکایات کو رفع دفع کر دیا ہے۔ ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ تم ایسے اطمینان کے ساتھ جنت میں رہ سکتیں۔

تو کیا یہ سب لوگ ہمارے دشمن ہیں؟

میں نے تجربہ کارانہ انداز سے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ دشمن! یہ تو ایسے خوفناک دشمن ہیں کہ خدا محفوظ رکھے۔ ان کا کاٹا ہوا پانی بھی نہیں مانگتا۔ ایسا حال کر رکھتے ہیں کہ بس بلبلاتے ہی بن پڑتی۔

تو پھر کوئی ترکیب بتاؤ۔ میں تمہارا احسان ہمیشہ یاد رکھوں گی۔

ترکیب — میں نے یہ لفظ دہراتے ہوئے کہا۔ ترکیب تو ایسی بتا سکتا ہوں کہ تم ہمیشہ کیلئے عذاب سے محفوظ ہو جاؤ۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس احسان کو تم ہمیشہ یاد رکھو گی۔ اور مجھے دعائے خیر سے یاد کروگی۔ مگر حوا! سچ بات یہ ہے کہ مجھے راز فاش ہونے کا اندیشہ ہے اگر کہیں کسی کو یہ خبر ہوگئی کہ میں نے تمہیں عذاب سے بچنے کا ذریعہ بتادیا ہے۔ تو تمہارا کچھ نہ بگڑے گا اور تم عذاب سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جاؤ گی۔ البتہ میرا کہیں ٹھکانا نہ رہے گا۔

یہ سن کر حوا نے مجھے اطمینان دلایا اور کہا۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس بات کی خبر کسی کو نہ

ہوگی !۔

تب میں نے ان کے کان میں آہستہ سے کہا۔ یہ درخت تمہارے عذاب و ثواب ہی کیلئے بنایا گیا ہے۔ اگر کسی وقت خدا کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ تم پر سے عذاب ہٹا دے یا معاف کر دے تو وہ تمہیں حکم دے گا کہ اس پیڑ کے دو چار پھل کھالو بس ان پھلوں کا کھانا تمہارے لئے امرت بن جائے گا اور سارا عذاب ملتوی کر دیا جائے گا۔ یہی سبب ہے کہ پروردگار نے تمام ضروریات پر غور کرتے ہوئے یہ درخت بھی پیدا کیا ہے تاکہ اگر ضرورت پڑے تو وقت پر کام آسکے۔

غیر ضروری نوٹ

ناظرین یہاں یہ بھی نوٹ کرلیں کہ موجودہ زمانہ میں دستاویزات کے اختتام پر ایک فقرہ لکھا جاتا ہے کہ یہ دستاویز لکھ دی تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آسکے۔ یہ اسی تقلید کا نتیجہ ہے دراصل موجودہ صدی کے لوگ دستاویزوں میں جب یہ فقرہ لکھتے یا لکھواتے ہیں تو انہیں بھی وہی حال یاد آجاتا ہوگا کہ پروردگار نے بھی ایک درخت لگایا تھا تاکہ موجود رہے اور بوقت ضرورت کام آئے !

تو حوا ! میرے کہنے کا مطلب ہے کہ اس درخت کے پھل کھانے نہ کھانے پر تم دونوں کے مستقبل کا انحصار ہے اور پروردگار نے چونکہ تمہارے لئے ایک فیصلہ کر رکھا ہے۔ اسی وجہ سے اس درخت کے قریب جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ اگر تم نے وہ پھل کھالیا تو پھر وہ فیصلہ جو تمہارے لئے ہوچکا ہے قابل عمل سمجھا جائے گا اور تم عذاب سے بری کر دی جاؤ گی۔

حوا نے کہا۔ کیوں ہمارے اجنبی ہمدرد ! اگر ہم دونوں وہ پھل کھالیں تو پھر عذاب سے محفوظ ہو جائیں گے نا۔؟

میں نے جواب دیا۔ ہاں، پھر تم دونوں پر عذاب نہیں آئے گا۔ لیکن دیکھو پہلے بتائے دیتا ہوں کہ آج اور آج کے بعد اس سلسلہ میں کبھی میرا نام نہ آنے پائے۔

یہاں قبل اس کے کہ میں بعد کے حالات لکھوں۔ ناظرین کو ایک خاص بات یاد دلاؤں کہ وہ گیہوں کا معاملہ جو جنت میں ہوا اور جس کے باعث آج موجودہ دنیا نظر آرہی ہے زیادہ تر عورت کے ذمہ ہی رہا یعنی سننے والے زیادہ یہی کہتے ہیں کہ آدم عورت کے باعث جنت سے نکالے گئے۔ عورت انہیں ورغلاتی نہ وہ پھل کھاتے اور جنت سے نکلتے۔ میں ممنون ہوں اماں حوا کا جنہوں نے زندگی بھر اپنا وعدہ یاد رکھا اور سوائے اپنے شوہر کے کبھی کسی سے نہیں کہا کہ ابلیس نے انہیں پھل کھانے کا مشورہ دیا تھا۔ حالانکہ پھل کھانے کے بعد وہ بیچاری طرح طرح کی تکالیف میں پھنس گئیں۔ اور ہزاروں مصیبتیں سہیں اور ان کی اولاد آج تک وہ خمیازہ بھگت رہی ہے مگر واہ رے وعدہ وفائی۔ کہ اس بیچاری نے مرتے دم تک میرا نام نہیں لیا ہمیشہ اپنی غلطی پر نادم ہوتی رہیں۔

اگر آج حوا زندہ ہوتیں تو میں ان کے قدموں میں سر رکھ دیتا اور کہتا کہ میں تمہارے خاوند کی بدولت راندۂ درگاہ ہوا ہوں۔ لیکن تم نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا ہے کہ قیامت تک میری گردن تمہارے اس احسان سے نہیں اٹھ سکتی ہے۔

آج حوا زندہ نہیں ہیں لیکن ان کا احسان زندہ ہے اور میں اس کے عوض یہ عہد کرچکا ہوں کہ ان کی بیٹیوں پر زیادہ اثرانداز نہ ہوں اور یہی وجہ ہے کہ دنیا والے عورت کو مرد کے مقابلہ میں زیادہ مذہب پرست بتاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب میں پوری طاقت عورت ذات پر صرف کرنا نہیں چاہتا تو وہ مرد کے مقابلہ میں اپنے آپ ہی مذہب پرست نظر آئے گی۔

ہاں ! تو میں عرض کر رہا تھا کہ حوا کو پھل کھانے کا نیک مشورہ دے کر اور خدا کے راز کا مسئلہ حل کرکے میں جنت سے واپس چلا آیا۔ اور اس کے بعد کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ کافی عرصہ تک وہاں جانا نہ ہوسکا۔ لیکن بعض معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ میرا جنت کا آخری سفر کامیاب رہا۔

عورت کی پہلی غلطی

مجھے جنت سے واپسی کے بعد جو تفصیلات ملیں ان کا خلاصہ یہ ہے :۔

حوا نے میرے مشورہ کو اپنی آئندہ زندگی پر محمول کرتے ہوئے فیصلہ کرلیا کہ وہ خود بھی پھل کھائیں گی۔ اور اپنے خاوند کو بھی مجبور کریں گی تاکہ عذاب سے نجات مل سکے چنانچہ وہ اس درخت سے سات خوشے گندم کے توڑ کر لائیں۔ جن میں سے ایک تو خود کھالیا اور دوسرا کسی جنت سے ایک خوشہ اپنے پاس محفوظ کرلیا۔ باقی پانچ خوشے آدم کو دیئے اور ان سے بھی درخواست کی کہ وہ بھی یہ پھل کھا کر عذاب الٰہی سے پناہ میں آجائیں۔

آدم یہ دیکھ کر سخت متعجب ہوئے اور پوچھا۔ حوا ! تم نے یہ کیا غضب کیا۔ کیا تم کو اپنے پروردگار کا وہ حکم یاد نہیں کہ یہ پھل ہم دونوں کی تباہی کا باعث ہے۔ اس سے کیا کچھ نہ ہوگا۔

حوا نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے جواب دیا۔ آپ گھبرایئے نہیں۔ میں اس حکم کی تہہ تک پہنچ گئی ہوں درحقیقت یہی درخت ہماری تباہی اور بربادی کیلئے تھا اور اسی وجہ سے ہم اس کے پھل کھا رہے ہیں۔

آدم نے حیرت سے پوچھا کہ کیا تم خود اپنے ہاتھوں تباہ ہونا اور پروردگار کی بارگاہ سے مورد عتاب ہونا پسند کرتی ہو۔؟

حوا نے جواب دیا۔ آپ کیا جانیں اس راز کو۔ یہ درخت ممنوع کیوں ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ اس درخت کو ممنوع قرار دینے میں خالق کائنات کی بہت بڑی حکمت عملی ہے

وہ کیا۔؟ آدم نے دریافت کیا۔

بس اسی کو راز ہی رہنے دیجئے۔ یہ کیا ضروری ہے۔ کہ جس راز سے میں واقف ہو چکی ہوں وہ آپ پر بھی روشن ہو جائے۔ ہاں ہم دونوں کو اس کے نتیجہ پر غور کرنا چاہئے۔ وہ بہت ہولناک ہے۔

ارے اگر ہولناک ہے تو پھر کھاتی کیوں ہو؟

ہمیں کھانا ہی پڑے گا اے آدم ! بغیر اس کے کوئی چارہ نہیں ہے۔

تو کیا ہم یہ پھل کھا کر تباہ نہ ہو جائیں گے۔؟

نہیں آپ نہیں جانتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اور اس کا انجام کتنا اچھا ہے۔ آپ میرے کہنے پر عمل کیجئے اور پھل کھا لیجئے۔

آدم نے برہم ہو کر کہا۔ ہرگز نہیں حوا ! اگر تم اپنے پروردگار سے سرکشی کرنے والی ہو تو کرو۔ میں اپنے میثاق سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ میں نے اپنے پروردگار سے جو وعدہ کیا ہے وہ اٹل ہے۔ اور کوئی طاقت اسے نہیں ہلا سکتی۔ جنت کی دولت میرے لئے آزاد ہے۔ کیا حرج ہے کہ اگر میں ایک پھل کو چھوڑ کر [illegible]

لباس حاصل کیا اور آج اسی آدمؑ کی اولاد اپنی برہنگی تیار کرنے کیلئے خود اپنا لباس جسم سے اتار کر پھینک رہی ہے۔ دیکھ دیکھ کر میں ہوا میں قہقہے بلند کر رہا ہوں۔ اور یہ آواز میں قدامت پسند لوگوں کی آنکھوں سے ٹکراتی ہیں۔ اور آنسو بن کر گرنے لگتی ہیں۔ دنیا کا ہر انسان ان آنسوؤں کو قدیم تہذیب کے شکستہ مزار پر پھولوں کی طرح چڑھا رہا ہے۔ مگر نہیں سمجھتا کہ اس مزار کا ذرہ ذرہ سرتاپا پیاس بن گیا ہے اور ان آنسوؤں کو اپنے پیاسے وجود سے پیوست کر کے دنیا کی نظروں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل کر دیتا ہے۔

احکم الحاکمینؑ کی عدالت میں

مجھے جو کچھ کرنا تھا۔ کر چکا۔ میرے جذبِ انتقام پر کامیابی کا پانی پڑ چکا تھا۔ اب مجھے صرف یہ دیکھنا باقی تھا کہ جس عدالت نے محض ایک معمولی نافرمانی کے سبب مجھ جیسے جلیل القدر بادشاہ کے ساتھ یہ انصاف کیا ہے کہ ہمیشہ کے واسطے لعنت کا طوق میری گردن میں ڈال دیا۔ وہ اپنے اس خلیفہ کو عنقریب کیا سزا دے گا جسے اس نے اپنے ہاتھ سے بڑے شوق میں تخلیق کیا ہے اور جس کی ذات سے طرح طرح کی امیدیں وابستہ تھیں۔ آج دیکھنا ہے اس کے انصاف کا حال۔ یہ خیال تھا کہ اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے مٹی کے کھلونے کو توڑ دے گا۔ لیکن مجھے خبر ملی کہ بارگاہِ حقیقی سے آدمؑ و حوّا کے نام پروانۂ طلبی صادر ہوا ہے۔ میرا اور طاؤس بھی بلائے گئے ہیں انجیر اور عود کو بھی حاضری کا حکم ملا ہے۔

یہ خبر سنتے ہی میں بھی چپکے سے اپنا انتہا پیر دراز تک پہونچ گیا۔ تاکہ انصاف کا تماشہ دیکھ سکوں۔

مجرموں کی حاضری

سب سے پہلے میں نے دیکھا کہ جناب آدمؑ بصد رنج و یاس جنت الفردوس سے برآمد ہوئے۔ ان کے چہرے پر کھیلتے ہوئے جذبات سے اندازہ ہوتا تھا کہ دل ہی دل میں یہ مصرعہ پڑھ رہے ہیں۔

خوش رہو اہلِ وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

ایک دفعہ پیچھے مڑ کر آنکھوں سے جنت پر نگاہ ڈالی تو خدا جانے کس غضب کی نگاہ تھی کہ در و دیوار لرزنے لگے۔ میں بھی اس زلزلہ سے گھبرا گیا۔ مگر بعد میں سمجھ پایا کہ حسرت بھری نظر تو پہاڑوں کو لرزہ براندام کر سکتی ہے۔

جی چاہا کہ آدمؑ سے آگے بڑھ کر علیک سلیک کروں اور پوچھوں۔ کہئے حضرت کہاں تشریف لے چلے۔ آج اداسی کیسی ہے؟ کیا کچھ کھو گیا ہے؟ تاکہ دوبارہ بھی بغیر مزاحمت کے اسلام کا موقع مل سکے۔

آدمؑ کے پیچھے پیچھے میرا شکار جا رہا تھا۔ جیسے شکاری کا بھر پور وار کھائے ہو۔ یہ میری لاڈلی کارِ حوّا صاحبہ تھیں جنہوں نے میرے خلصانہ مشورہ پر عمل کر کے عذاب سے بچنے والی ترکیب کی تھی۔ بے چاری نہایت خاموش اور اداس جا رہی تھیں۔ پشیمانی کے آنسو قدم قدم پر گر رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے جی ہی جی میں دہرا رہی ہیں کہ ندامت کر بازآید پشیمانی کا سبق پڑھتی جا رہی ہیں۔

ان کے پیچھے میرا معزز دوست طاؤس تھا۔ اس کی کیفیت ایسی تھی کہ جیسے آج کل کوئی شخص کسی عدالت میں جھوٹی گواہی دے رہا ہو اور مجسٹریٹ پر اس کے جھوٹ کا راز بغیر ثبوت کے کھل جائے اور اس غریب گواہ کے گلے میں دفعہ ۱۹۳ کا پھندا پڑ جائے اور وہ بے چارہ جیل کی طرف یہ کہتا ہوا چل دے۔

ہم آئے تھے اس لئے کہ نماز بخشوائیں گے وہاں روزے اور گلے پڑ گئے۔

طاؤس کے بعد سرفہرست تھے۔ جن کا موجودہ نے بطور رشوت کے استعمال کیا تھا وہ نیچی گردن کئے خراماں خراماں عدالت کی طرف جا رہے تھے۔ ایک ایسے مجرم کی طرح جس کو مقدمہ کی آخری تاریخ ہو اور اسے سزا کا حکم سننے کا پورا یقین ہو۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ اپنی روانگی سے پہلے ضرور کوئی وصیت نامہ لکھ کر آئے ہیں۔

ان حضرات کے پیچھے انجیر اور عود کے درخت تھے۔ ایسے چہرے بنائے ہوئے۔ گویا کوئی ناکردہ گناہ ہیں اور غلط فہمی کے باعث پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔ راستہ میں ہر شخص پر اپنی نگاہوں سے معصومیت کا اظہار کرتے ہوئے چل رہے تھے۔

آدمؑ کی سزا

دربارِ خداوندی پر آج تجلی ایک پوری شان برس رہی تھی۔ ہیبت ملائکہ خوفزدہ تھے اور ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ عرش و کرسی لرزہ براندام تھے۔

ارشاد ہوا — آدمؑ کو حاضر کرو۔

آدمؑ نیچی نگاہ کئے ہوئے ڈرتے ڈرتے پیش ہوئے۔ اور سجدہ معصومیت بجا لانے کے بعد دست بستہ کھڑے ہو گئے — آواز آئی۔

اے آدمؑ! کیا ہم نے نہ کہا تھا تم سے کہ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ مگر تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔ ہم نے تمہیں اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ یہ درخت تمہارے لئے ممنوع ہے اور اگر اس درخت کا پھل کھاؤ گے تو خسارے میں رہو گے۔ آخرکار آج وہ دن آگیا کہ تم اس کا نتیجہ حاصل کرنے کے لئے انصاف کے سامنے کھڑے ہوئے ہو۔ ہم نے تمہیں اپنا خلیفہ بنایا تھا کہ نیک اعمال اور اطاعت کا مظاہرہ کر کے مخلوق کو سبق دو گے۔ نہ کہ اس لئے کہ خلافت کو بدنام کرنے کا باعث بنو۔ اور وہ بھی صرف ایک معمولی ذائقہ حاصل کرنے کیلئے۔ پس تمام حالات پر غور کر لینے کے بعد ہم تمہارے لئے حسب ذیل دس سزائیں تجویز کرتے ہیں۔

پہلی سزا: تمہارے جسم کی ظاہری خوبصورتی۔ یعنی حلہ ہائے بہشتی تم سے واپس لے لئے جائیں اور اس پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔

دوسری سزا: تمہاری موجودہ زندگی کے ساتھ جنت سے اخراج اور اس پر عمل درآمد اسی وقت ہو گیا۔ جب تم دربار میں طلب کئے گئے۔

تیسری سزا: عذاب الٰہی۔ جو اس وقت تم پر ہو رہا ہے اور جس کی پاداش تمہیں ہمیشہ خون کے آنسو رلائے گی۔

چوتھی سزا: سترِ عورت کی معلومات کہ یہ میرے خلیفہ آدمؑ کیلئے سخت ممنوع تھیں۔ (اس پر بھی عمل درآمد ہو چکا ہے)

پانچویں سزا: تم سے اور تمہاری اولاد سے شیطان الرجیم کی عداوت۔ قیامت کے دن تک۔

چھٹی سزا: — آدم (آدمی) کے ساتھ لفظ عاصی کا اضافہ کہ یہ بطور تاج عصیان آدمؑ کے ساتھ رہیگا

ساتویں سزا۔ تمہاری اور حوّا کی مفارقت اس کا دلخراش صدمہ تمہارے قلب پر۔

آٹھویں سزا۔ تمہاری ہر حرکت پر شیطان کو آزادی کہ وہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو صراطِ مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کرے۔

نویں سزا: تم کو اور تمہاری اولاد کو دنیاوی مصیبتوں اور ہولناک تکلیفوں کا سامنا۔

دسویں سزا: تلاشِ معاش کی سوہانِ روح بننے والی تکلیف جس سے تم آج تک بے نیاز تھے

یہ حکم سنانے کے بعد چند ملائکہ کو حکم دیا گیا کہ آدمؑ کو زمین پر پھینک دو تاکہ یہ اپنے کئے کی سزا پا سکیں۔ چنانچہ فرشتوں نے تعمیلِ ارشاد کی اور مجھے تختِ سلطنت سے اتروانے والے حضرت آدمؑ آسمان سے نیچے گرا دیے گئے۔ جو بیچارے کوہِ سراندیپ پر آکر گرے۔

حوّا کی سزا

آدمؑ کے مقدمہ کا فیصلہ سنانے کے بعد بی بی حوّا طلب کی گئیں۔ ارشاد ہوا۔

اے حوّا! تم جانتی ہو کہ اس معاملہ میں آدمؑ سے زیادہ تم قصوروار ہو اور تمہیں نے آدمؑ کو مجبور کر کے وہ پھل کھلایا۔ آدمؑ کو محض اس جرم میں سزا دی گئی کہ باوجود ہماری ممانعت کے تمہاری تجویز سے وہ مجبور ہو گئے اور انہوں نے تمہارا کہنا مانتے وقت یہ نہ سوچا کہ اس سے پروردگار کی نافرمانی ہو رہی ہے۔ چونکہ تم آدمؑ سے زیادہ قصوروار ہو۔ اس لئے ہم تمہارے واسطے ذیل کی پندرہ سزائیں تجویز کرتے ہیں۔

پہلی سزا: جنت اور اس کی نعمتوں سے محرومی کے بعد دنیا کی مصیبت جس سے قیامت تک تمہاری اولاد کو چھٹکارا نہ مل سکے گا۔

دوسری سزا: دنیا میں رہنے کے بعد ہر مہینہ کی ایک ایسی مصیبت جس کی ناپاکی سے تم کئی دن پریشان رہو اور عبادت سے محروم۔

تیسری سزا: حمل کی موجودگی میں روحانی اور جسمانی تکلیف۔ جس سے زندگی میں بار بار دوچار ہونا پڑے گا۔

چوتھی سزا: وضعِ حمل کی ایسی سخت تکلیف جس کے سامنے دنیا کی تمام جسمانی تکلیفیں ہیچ ہیں

پانچویں سزا: مرد کی مستقل محکومیت اور غلامی جس سے زندگی بھر چھٹکارا نہ مل سکے گا۔

چھٹی سزا: مرد کو اختیارِ طلاق تاکہ وہ کسی حالت میں تمہارا محکوم و مطیع قرار نہ پائے۔

ساتویں سزا: طلاق یا بیوگی کے بعد ایک ایسی مدت کا تقرر جس میں تمہیں دنیا کے لذائذ سے محرومی رہے۔

آٹھویں سزا: مرد کے مقابلہ میں تمہارا حق میراث جو مرد کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے کم ہو

نویں سزا: تم اور تمہاری بیٹیاں قیامت تک پیغمبری سے محروم اور اس کی نااہل رہیں گے

دسویں سزا: جمعہ کی نماز اور اس کے انمول ثواب سے محرومی تاکہ ہر ہفتہ اپنے کبیرہ گناہ کو یاد کر سکیں۔

گیارہویں سزا: جہاد کی شرکت میں حاصل ہونے والے فضائل اور ان کے ثواب سے محرومی

بارہویں سزا: نقصانِ عقل کہ اس میں ہمیشہ مرد کا دستِ نگر بن کر رہنا پڑے گا۔

تیرہویں سزا: دین اور مذہب کی کل خدمتوں سے اندرونی قوتوں کا فقدان ہونے کے باعث محرومی باقی۔

چودھویں سزا: شہادت اور گواہی کے وقت کی ذلت کہ تمہاری شہادت مرد کے مقابلہ میں کمزور سمجھی جائے گی۔

پندرھویں سزا: مرد کے مقابلہ میں ہر قسم کی عزت و عظمت کی کمی۔ تاکہ ہر وقت تمہارا یہ بدترین گناہ تمہارے سامنے رہے۔

یہ حکم سنانے کے بعد پروردگار نے چند ملائکہ کو حکم دیا کہ حوّا کو زمین پر پھینک دو تاکہ یہ اپنے کئے کی سزا پا سکیں چنانچہ فرشتوں نے حکمِ خداوندی کے ماتحت بیچاری بی بی حوّا کو آسمان سے نیچے ڈال دیا۔ اور وہ بارعایتِ خداوندی جدہ کی سرزمین پر آ پڑیں اور حضرت آدمؑ کو فراق کی جو سزا دی گئی تھی اس پر عمل درآمد ہو گیا۔ یعنی آدمؑ کوہِ سراندیپ میں پھینکے گئے اور بی بی حوّا جدہ میں۔

طاؤس کی سزا

بی بی حوّا کا مقدمہ ختم ہونے کے بعد طاؤس پیش ہوا۔ حکم ہوا۔

اے طاؤس! اگرچہ تیری خطا زیادہ نہیں ہے۔ لیکن یہ قصور کسی طرح معاف نہیں کیا جا سکتا کہ تو نے ہماری ممانعتِ عام کے باوجود کسی غیر کو جنت میں جانے کا موقع دیا۔ حالانکہ تو واقف تھا کہ جنت میں مکینانِ فردوس کے علاوہ کسی غیر کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ بس تیرے اس قصور کے عوض ہم حسبِ ذیل تین سزائیں تیرے لئے تجویز کرتے ہیں۔

پہلی سزا: اخراجِ جنت کے بعد تیرے جسم کی تمام خوبصورتی چھین لے لی جائے صرف نشانی کے طور پر ان کی یادگار کہیں کہیں باقی رہے۔

دوسری سزا: تیرے پاس جو سوبالز ہیں ان سب کو چھین لے کر صرف دو بال تیرے پاس باقی رہنے چاہئیں۔

تیسری سزا: چونکہ تیرے پیر گناہ کی معاونت کیلئے حیّہ کے پاس گئے تھے۔ اس واسطے ان کی خوبصورتی سلب کر کے بدصورت کر دیا جائے۔

فیصلہ سنانے کے بعد پروردگار نے چند فرشتوں کو حکم دیا کہ طاؤس کو آسمان سے نیچے گرا دو تاکہ اپنے کئے کی سزا پائے۔ چنانچہ طاؤس ہدایت کے مطابق زمین پر پھینک دیا گیا اور یہ بے چارہ ملکِ حبش میں جا گرا۔

یہاں مجھے ایک بات اور عرض کرنی ہے کہ بعض انسانی مورخین نے لکھا ہے کہ طاؤس کابل میں آکر گرا تھا۔ لیکن میری تحقیقات کا ماحصل یہ ہے کہ وہ حبش میں گرا۔ بہرحال میں انسانی مورخین کی اس معاملہ میں تردید مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اس وقت میں موجود آسمان پر تھا۔ اور میں نے اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی تھی کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر غور کروں۔ اگر اس وقت یہ خیال ہوتا کہ ایک نہ ایک دن مجھے اپنی سوانح عمری لکھنی پڑے گی اور اس میں یہ چھوٹی باتیں بھی درج کرنی پڑیں گی تو میرے لئے اس بات کی تحقیقات کچھ مشکل بات نہ تھی۔ ذرا سی دیر میں معلوم کر سکتا تھا۔ بہرحال یہ ایسی اہم بات نہیں ہے جس کے لئے تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے اگر انسانی مورخ یہ ہٹ دھرمی کریں کہ وہ کابل میں گرا تھا تو بہت اچھا نیازمند کو کیا غرض پڑی ہے کہ اس کی تردید کرتا پھرے بہرحال یہ یقینی بات ہے کہ اسے فیصلہ خداوندی کے بعد زمین پر پھینک دیا گیا۔

حیہ کی سزا

مور (طاؤس) کا مقدمہ طے ہو جانے کے بعد حیہ (سانپ) کی باری آئی۔ یہ بے حد حسین جانور تھا۔ تمام جسم پر نہایت ہی دلفریب رنگ کے پر تھے۔ اور چار پیروں سے چلتا تھا موجودہ وقت کی حالت اور جسم سے کہیں زیادہ بڑا اور پیارا قد تھا۔ اس کے جسم اور منہ سے مشک اور عنبر کی خوشبو آیا کرتی تھی۔ جس طرف سے نکل جاتا اپنے پیچھے خوشبوؤں کی ایک سرور انگیز دنیا چھوڑ جاتا تھا۔ جنت میں اپنے مخصوص امتیازات کے باعث بہت ہی معزز اور ممتاز سمجھا جاتا تھا۔ جنت کے تمام باشندے حیہ کی دوستی کو اپنے لئے باعث فخر جانتے تھے آج بیچارہ ابلیس کی دوستی کے باعث ملزمین کے کٹہرے میں کھڑا اپنے مقدر کا فیصلہ سننے کا منتظر تھا بارگاہِ انصاف سے آواز آئی۔

حیہ! ہم نے تجھے اپنی بہت سی مخلوق سے زیادہ حسین صورت دی۔ طرح طرح کی نعمتیں تجھے بخشیں۔ عزت دی، عظمت دی اور اپنی لاتعداد مہربانیوں سے تجھے مالا مال کیا۔ لیکن تو نے ان کی کوئی قدر نہیں کی اور باوجود ہمارے امتناعی احکام کے تو نے غیر کو جنت میں لے جانے کا گناہ کیا۔ حالانکہ تو لے جاتے وقت بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ سوائے ساکنانِ فردوس کے ہماری اجازت کے بغیر کوئی شخص داخل جنت نہیں ہو سکتا مگر تو نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اور یہ خیال کر لیا کہ ہم تیری غداری کا حال نہ جان سکیں گے۔ اس واسطے ہم تیرے لئے حسب ذیل تین سزائیں تجویز کرتے ہیں:۔

پہلی سزا: اخراجِ جنت کے ساتھ ہی تیرا تمام حسن واپس لے کر تیرا چہرہ مسخ کر دیا جائے۔

دوسری سزا: جن پیروں کے ذریعہ تو غیر کو لے کر اندر داخل ہوا وہ واپس لے لئے جائیں بلکہ تو آئندہ پیٹ کے بل گھسٹے۔

تیسری سزا: جس منہ میں بٹھا کر لے گیا تھا اور جہاں سے مشک وغیرہ کی خوشبو آتی تھی وہاں بجائے اس کے زہر ہلاہل بھر دیا جائے۔

مقدمہ کا فیصلہ اور سزا کا حکم سنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے چند ملائکہ کو حکم دیا کہ حیہ کو سزائیں بھگتنے کیلئے زمین پر پھینک دو۔ چنانچہ حیہ صاحب بصد حسرت و یاس جسم کی ظاہری و باطنی خوبصورتی کھو کر اور پیروں سے بے نیاز زمین پر گھسٹ گھسٹ کر چلنے کے لئے اس دارالمحن اور دارالسزا میں آ گئے۔ جہاں انسان اپنے عیش و آرام کے ذرائع تلاش کرتا رہتا ہے۔ بے چارے اصفہان میں آکر گرے اور دنیا کے لئے درس عبرت بن کر اپنی اولاد در اولاد کی صورت میں آج تک زندہ ہیں۔

انجیر اور عود کی سزا

چونکہ ان دونوں درختوں نے بھی گناہگار آدم کی امداد کی تھی اور یہ امداد پروردگار کا حکم حاصل کئے بغیر ہوئی تھی۔ اس واسطے حیہ کے بعد یہ دونوں بھی بصورت ملزم پیش ہوئے اور چونکہ ان دونوں کے گناہ زیادہ وزنی نہ تھے اس واسطے صرف اخراجِ جنت پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

میری سزا

نا انصافی ہوگی اگر اس سلسلہ میں ان سزاؤں کا ذکر نہ کروں جو میرے لئے مقرر کی گئیں۔ اس کے علاوہ ان سزاؤں کا ذکر چھوڑ کر حضرت انسان کی طرح فن تاریخ نویسی کا گلا گھونٹنے کا جرم بھی کروں گا۔ بس ضرورت ہے کہ میں اپنے مقدمہ کی کیفیت بھی درج کر دوں۔

چونکہ گیہوں کھلانے کے سلسلہ میں میرا ہاتھ تھا۔ اس واسطے اس ضمن میں میرا بھی مقدمہ پیش ہوا۔ بارگاہِ حقیقی نے فیصلہ صادر فرمایا کہ ابلیس کے لئے دس سزائیں تجویز ہوتی ہیں۔

پہلی سزا: روئے زمین کی سلطنت جو ہم نے پیغمبری کے اعزاز کے ساتھ بخشی تھی واپس لی جائے (عمل درآمد ہو چکا)

دوسری سزا: جنت سے اخراج اور در جنت ہمیشہ کیلئے ممنوع (اس سزا پر بھی عمل درآمد ہو چکا ہے)

تیسری سزا: وہ حسین صورت جس کو تمام فرشتوں پر فضیلت حاصل تھی واپس لے کر صورت مسخ کی جائے۔ (عمل درآمد ہو چکا۔ میرا فوٹو دیکھ لیجئے)

چوتھی سزا: ابلیس، نام تجویز کیا گیا۔ (عمل درآمد ہو چکا)

پانچویں سزا: آئندہ ہونے والے تمام شیاطین اور اشقیاء کی پیشوائی کا بدنما داغ۔

چھٹی سزا: قیامت تک کے لئے مستحق لعنت تاکہ قدم قدم پر اپنا گناہ کبھی یاد کر سکوں۔ (کر رہا ہوں)

ساتویں سزا: مغفرت کے تمام دروازے اور اسباب ہمیشہ کے لئے بند کر کے محروم شفاعت کر دیا جائے (دیکھا جائے گا)

آٹھویں سزا: توبہ کرنے کی گنجائش بھی نہ رکھی جائے اور ہمیشہ کیلئے درِ توبہ بند کر دیا جائے۔ (کرتا ہی کون ہے توبہ!)

نویں سزا: آج سے قیامت تک پیدا ہونے والی قوموں کے گناہوں میں برابر کا شریک اور مستحق (شکریہ)

دسویں سزا: خطیب اہل النار کا بدنام کن خطاب جو پیشانی پر سیاہ داغ کی صورت میں نظر آئیگا

یہ تھیں میری سزائیں۔ خیر یہ تو ہونے والی بات تھی۔ مجھے اس کا غم نہیں۔ کیونکہ یہ تو میں اسی وقت جانتا تھا۔ جب آدم کو گیہوں کھلانے اور ان سے انتقام لینے کے منصوبے باندھ رہا تھا۔ البتہ اس ضمن میں یہ بتانا ضروری ہے کہ اس فیصلہ کے بعد مجھے آسمان سے نیچے پھینک دیا گیا اور میں بصرہ میں آکر گرا۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ میں میسان میں آکر گرا تھا۔ لیکن آپ خود ہی انصاف سے کہئے کہ اپنی جگہ کو میں زیادہ بہتر جانتا ہوں یا غلط باتیں لکھنے والے مورخ اور پھر یہ جگہ پوچھئے تو دنیا کی کسی جگہ کم از کم میرے لئے تو بہت ہی اہم ہے۔ اسے کیوں کر بھول سکتا ہوں۔

ہم سب کی ایک دوسرے سے مخالفت

ان تفکرات اور تباہیوں کے بعد ضروری تھا کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر اس بربادی کا سبب دریافت کرتے اور سبب معلوم ہونے کے بعد یہ بھی ضروری تھا کہ جس کے باعث تباہی آئی ہے اس سے بغض پیدا ہوا اور اس کے خلاف انتقام کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

آدم و حوّا کا جذبۂ انتقام

آدم کی مجھ سے مخالفت

پھر آپ جانتے ہی ہیں کہ آدمؑ اور ان کی اولاد میری کتنی مہربان ہے۔ آدمؑ و حوّاؑ کا خیال تھا کہ ان کی تباہی کا اصل سبب میری ذات ہے چنانچہ وہ اپنی زندگی بھر مجھ پر لعنت ملامت کرتے رہے اور اب ان کی اولاد بھی مجھ غریب کو گالیاں اور کوسنے دیئے بغیر نہیں رہتی حالانکہ سب جانتے ہیں کہ میں نے آدمؑ کے ساتھ کوئی خاص دشمنی نہیں کی تھی بلکہ جو کچھ بھی کیا تھا۔ وہ جذبۂ انتقام کا اظہار تھا۔ کیونکہ دراصل آدم ہی میری تباہی کا باعث ہوئے تھے۔ نہ وہ پیدا ہوتے نہ میرا یہ جھگڑا پڑتا۔ اس واسطے میں نے جو کچھ کیا وہ آدمؑ کی مخالفت کیلئے نہیں بلکہ انتقام لینے کیلئے کیونکہ جب آدم کی وجہ سے میں تباہ و برباد ہوا تو کیسے ممکن تھا کہ وہ چین کی زندگی گذارتے۔ سو یہی نہیں۔ بلکہ قیامت تک کوشش کروں گا کہ آدمؑ کی اولاد چین سے نہ بیٹھ سکے اور شاید آدمؑ کی اولاد دکھی ہی اسی طرح کوستی رہے گی۔

آدم کی مور سے مخالفت

دنیا بھی ہے کہ بھولے بھالے آدم اور ان کی اولاد نے مور کو بے قصور سمجھ کر چھوڑ دیا اور اس سے کوئی بدلہ نہیں لیا۔ لیکن اس چیز پر آج تک کسی نے غور نہیں کیا کہ آدمؑ کی اولاد بلا اور کا جنت ظلمت جانور تو پالا کرتی ہے۔ اور تقریباً ہر دس پانچ گھروں کے بعد ایک گھر میں ضرور ہی یہ جانور ملے گا۔

لیکن مور بیچارہ جنتی حسن کھونے کے بعد بھی دنیا کے ہزاروں لاکھوں جانوروں سے زیادہ حسین ہے مگر آدمؑ کی اولاد اُسے قریب رکھنا گوارہ نہیں کرتی اور بیچارہ جنگلوں میں بھٹکتا پھرتا ہے۔

آدم کی سانپ سے مخالفت

البتہ سانپ سے آدمؑ اور ان کی اولاد نے کھل کر بدلہ لیا ہے اور اُسے موذی قرار دے کر "اقتلوا الموذی قبل الایذاء" پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ آدمؑ اور ان کی اولاد کا خیال ہے کہ اگر حیۃ امداد نہ کرتا تو شیطان جنت میں داخل ہو کر اس تباہی میں کامیاب نہ ہوتا۔ اس واسطے حیۃ سب سے بڑا خطاوار ہے اور زیادہ سے زیادہ سزا کا مستحق ہے چنانچہ آدمؑ کی اولاد نے دنیا میں یہ دستور قائم کر دیا ہے کہ حیۃ کی اولاد جہاں نظر آئے جان سے مار دو۔ ہرگز ہرگز رعایت نہ کرو۔

آدم کی انجیر اور عود سے دوستی

چونکہ انجیر اور عود نے آدمؑ سے ہمدردی کی تھی اس واسطے آدمؑ کی اولاد ان دونوں کو اپنا دشمن نہیں سمجھتی بلکہ ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور اگر انجیر و عود کو آدمؑ کے ذریعہ نقصان نہ پہونچتا اور وہ آدم کی بدولت جنت سے نہ نکالے جاتے یا ان میں آدمؑ کے خلاف کوئی جذبہ نہ ہوتا تو یقیناً یہ دونوں چیزیں آدم اور ان کی اولاد کیلئے بہت انتہا فوائد بخشتیں۔ لیکن افسوس ہے کہ انجیر و عود کا دل آدم کی طرف سے صاف نہیں ہے اور انہیں یقین ہے کہ ان کی تباہی کا باعث آدمؑ ہی ہے۔ لہٰذا ان دونوں نے اپنے پورے فوائد کا اظہار نہ ہونے دیا۔

مور کا جذبۂ انتقام

مور کا خیال ہے کہ وہ بے چارہ بن آئی مارا گیا۔ نہ وہ کسی کی بھلائی میں نہ برائی میں لیکن غور کیا جائے تو اس کا جرم سب سے زیادہ اہم اور ناقابل معافی ہے۔ اس نے ابلیس کی باتوں پر غور کیا تھا اور پھر جنت میں جا کر اپنا اثر سے کام لیا۔ اور حیۃ کو اس بات کی ہدایت کی تھی کہ وہ اجنبی فرشتے کو جنت کی سیر کرا دے۔

دنیا میں آنے کے بعد طاؤس یعنی مور کی بھی رگ انتقام پھڑک اٹھی اور اس نے سوچا حیۃ مجھ سے زیادہ سمجھدار تھا۔ پھر اس نے ایسی حرکت کیوں کی؟ اور کیوں اجنبی کے متعلق تحقیقات نہ کی۔ مگر چونکہ بے چارے کی طاقتیں سلب کر کے جنت سے علیحدہ ہوئی تھی اس واسطے اس نے محسوس کیا کہ آدمؑ و حوّاؑ سے انتقام لینے کی ہمت و قدرت نہیں ہے۔ اس کے انتقام کا نتیجہ حسب ذیل رہا۔

مور کی آدم و حوّا سے مخالفت

چونکہ آدمؑ سے انتقام لینے کی قوت اس میں نہیں رہی تھی لہٰذا یہ بہتر سمجھا کہ اس مٹی کے پتلے سے دور جنگلوں اور بیابانوں میں زندگی گذار دے اور جب رات کو تھک ہار کے قریب آدمؑ اور ان کی اولاد نیند کی روح پرور راحتوں میں کھو رہی ہو تو چیخ چیخ کر ان کی نیند حرام کر دے۔ چنانچہ آج کے دن تک طاؤس کی اولاد اس پر عمل کرتی ہے۔ اور رات کے آخری حصہ میں جو نیند کا بہترین وقت ہے چیخ چیخ کر اولاد آدم کو آرام کرنا حرام کر دیتی ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں جہاں جہاں طاؤس کی اولاد بکثرت آباد ہے وہاں کے باشندے اس بات کو سمجھتے ہونگے کہ پچھلے پہر طاؤس کی اولاد ان کی میٹھی نیند کو کس طرح برباد کیا کرتی ہے۔

مور کی حیۃ سے مخالفت

البتہ حیۃ چونکہ خود بے طاقت ہو کر جنت سے نکالا گیا ہے اس واسطے آج کے دن تک طاؤس کی اولاد حیۃ کی اولاد سے برسرپیکار ہے اور دیکھنے والے ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں۔ کہ مور کسی حالت میں بھی سانپ پر رحم نہیں کرتا۔ بلکہ مزید احتیاط اور انتقام کی شدت بڑھانے کے لئے طاؤس کی اولاد نے حیۃ کی اولاد کو اپنی مرغوب غذاؤں میں شامل کر لیا ہے تاکہ اولاد طاؤس سے کسی وقت بھی یہ جذبۂ انتقام و مخالفت دور نہ ہو سکے اور تاکہ کسی کو مور اور سانپ کی دشمنی میں شک

ہو تو وہ ہر وقت تجربہ کر سکتا ہے۔ مور کے سامنے سانپ کو چھوڑ دیجئے پھر سانپ کے بچنے کی کوئی صورت ہی نہیں رہے گی۔

مور کی انجیر اور عود سے مخالفت

جن لوگوں کو اس تجربہ کا موقع ملا ہے وہ سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ مور انجیر اور عود کے قریب بھی ہو کر نہیں گزرتا۔ یہی نہیں بلکہ اگر انجیر کے پتوں کی دھونی مور کو دی جائے تو وہ بیمار ہو جائیگا اور اس کا جانبر ہونا مشکل ہو جائے گا۔

دوسرا تجربہ اس سلسلہ میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ اگر مور کو چھوڑا انجیر کے قریب رہنا پڑے اور اس سے دور رہنا کی کوئی صورت نہ رہے تو مور انجیر کے تمام پتے نوچ نوچ کر پھینک دیگا اور درخت کو جہاں تک نقصان پہنچا سکے گا پہنچا دیگا۔

مور کی مچھر سے مخالفت

البتہ مور بے چارہ مچھر سے انتقام لینے کے لئے بڑا بیتاب ہے۔ ہزار جتن کے باوجود مچھر کا دنیا سا جنگل میں جب کبھی میری اور اس کی مڈبھیڑ ہو جاتی ہے۔ تو یہ تماشہ میرے ہی پیچھے دوڑتا ہے اور جب میں اس کی بے بسی اور ناکامی دیکھ کر ایک ہلکا سا چھینٹا اس کے رسید کر دیتا ہوں۔ تو بری طرح چیخیں مار مار کر سارے جنگل کو سر پر اٹھا لیتا ہے۔ یہ آواز سن کر اس کی ساری برادری کے منہ زور سے گالیاں دیتی ہے اور اس طرح تھوڑی دیر کیلئے وہ جنگل میدان جنگ کے شور کا منظر پیش کر دیتا ہے۔

حیہ کا جذبۂ انتقام

حیہ بے چارہ بھی بے سر و سامان خلد سے نکال دیا گیا تھا۔ البتہ اس کے منہ میں جو پہلے اللہ کی طرف سے زہر جلابل بھر دیا گیا تھا۔ وہ اس کے کام آگیا۔ اور صرف یہی ایک ذریعہ انتقام لینے کا اس کے پاس تھا۔ اب اس زہر سے وہ جو کچھ کام لے سکتا تھا لیتا ہے۔ لیکن جہاں یہ زہر بھی ناکارہ ثابت ہو جائے اس جگہ سانپ بے چارہ اپنی بے بسی پر بل کھاتا نظر آتا ہے۔

بہشت سے نکلی ہوئی دوسری مخلوق کی طرح حیہ اور اس کی اولاد بھی آدم اور اولاد آدم کی زبان سمجھتی ہے۔ چنانچہ آج کل بھی عام طور پر لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ سانپ انسان کی گفتگو سمجھ لیتا ہے۔

پرانی عورتیں اس راز کو خوب سمجھتی ہیں۔ جب ان کے گھر میں سانپ نکل آئے اور وہ امداد کے لئے مردوں کو آوازیں دیں تو یہ نہیں کہتی کہ سانپ نکلا ہے۔ بلکہ اس کی طرف اشارہ کر کے یا تو رسی، اس کا نام لیتی ہیں۔ یا لمبا کیڑا، کیونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر سانپ کا ذکر سانپ کے سامنے صاف لفظوں میں کیا جاتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے اور پھر مار نہیں کھاتا۔

بہت عرصہ ہوا کہ آدم کی اولاد نے اپنی نسل میں حیہ کی اولاد سے مخالفت اور انتقام کے جذبہ کو مستقل قائم رکھنے کی ایک صورت نکالی تھی اور نہایت ہی کارگر رہی۔ مثلاً یہ کہ ہر مہینہ اور ہر سال ایک دن ایسا مقرر کیا جاتا تھا کہ کنبہ قبیلے کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر سانپ کی برائیاں اور نسل آدم سے اس کی مخالفت کے واقعات بیان کیا کرتے تھے تاکہ ان کی اولاد اور آئندہ آنے والی نسلوں کے ذہن میں بھی حیہ سے انتقام لینے کا پورا جذبہ قائم رہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ آج کل بھی اولاد آدم میں وہی دستور چلا آرہا ہے کہ اگر کسی نے ایک مرتبہ سانپ کا ذکر چھیڑ دیا تو پھر گھنٹوں اسی کا ذکر رہتا ہے۔ طرح طرح کے واقعات سنائے جاتے ہیں۔ سب حاضرین نہایت شوق کے ساتھ سنتے ہیں۔ اور آخر کار اُن کے دماغوں میں یہ خیال پوری طرح گھر کر گیا ہے کہ سانپ ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اسے جہاں دیکھو ہلاک کر دو۔

حیہ کی آدم سے مخالفت

یہ حالت دیکھ کر سانپوں نے بھی اپنے قومی جلسہ میں غور کیا اور بالاتفاق یہ استقرار پائی کہ حیہ کی اولاد کو بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔ طمانچہ کا جواب طمانچہ سے دینا ہم سب کا فرض ہے۔ اپنا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اولاد آدم کے ساتھ کوئی رعایت نہ رکھیں اور جب موقع ملے اسے ہلاک کرتے رہیں۔ جب اس نے ہمارے نوجوانوں کو موت کے گھاٹ اتارنا شروع کر دیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس مفسد مخلوق کے ساتھ کوئی رعایت روا رکھیں۔ ہماری قوم کے بچہ بچہ کی ہماری انسان کش ایجی ٹیشن کا ممبر ہونا چاہئے اور آج ہی سے اس پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے۔ تاکہ آدم کی اولاد دیکھ لے کہ حیہ کی اولاد اس سے کسی طرح کمزور نہیں ہے۔

چنانچہ آج کل حیہ کی اولاد اس ریزولیوشن پر عمل کر رہی ہے اور جہاں کہیں انسان پر قابو چلتا ہے۔ ایسا پیار کرتی ہے کہ بے چارہ انسان اس کے سرور اور خمار سے قیامت تک کے لئے ہم آغوش ہو جاتا ہے۔

حیہ کی طاؤس سے مخالفت

طاؤس جیسے سخت جان کے لئے وہ زہر امرت بن جاتا ہے۔ اس لئے حیہ کی اولاد کے پاس اور کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ چنانچہ طاؤس کی اولاد سے انتقام لینے کے لئے جب کبھی حیہ کی اولاد کو موقع ملتا ہے۔ مور کے انڈے توڑ پھوڑ جاتی ہے۔ اور یہی اس کے اختیار میں بھی ہے۔ اس سے زیادہ حیہ کی اولاد طاؤس کی اولاد کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتی۔

حیہ کی انجیر اور عود سے مخالفت

ان میں اگر مخالفت ہوتی تو غلط ہوتی۔ حیہ نے اس طرف توجہ نہیں کی اور ان دونوں کو بے قصور سمجھ کر چھوڑ دیا۔

حیہ کی مچھر سے مخالفت

یہی حال میرے ساتھ ہے۔ کیونکہ اس بیچارہ کا مچھر پر بھی کوئی بس نہیں چلتا۔ لے دے کے وہی زہر اور وہ میرے لئے بے کار تھے موت سے کیا واسطہ اگر موت میرے لئے ہوتی بھی تو میں کیا حقیر مخلوق سے کب دبنے والا ہوں۔ چنانچہ سوائے اس کے کہ اس نے اور اس کی اولاد نے اپنے دشمنوں میں میرا نام لکھ رکھا ہے اور کوئی تیسری ہی نہیں نکلتا۔

انجیر اور عود کا جذبۂ انتقام

یہ دونوں درخت بھی صرف آدم کی بدولت جنت سے نکالے گئے۔ مگر افسوس ہے کہ

ان دونوں کے پاس کوئی طاقت نہیں۔ جس کی بنا پر کسی سے انتقام لے سکیں۔ تاہم مجھ کو یقین ہے اس سے یہ دونوں ہرگز نہیں ہو سکتے۔

انجیر کی آدم حوا سے مخالفت

غور کیجئے۔ جنت سے آیا ہوا انجیر میوہ۔ مگر دنیا کے بازار میں کتنا بے اثر۔ اس وجہ سے کہ انجیر نے اپنا ذائقہ سلب کر لیا ہے اور انسان آج تک محسوس ہی نہیں کر سکا کہ انجیر میں کس قدر حیرت انگیز ذائقہ ہے۔ اس کا تجربہ یوں کیا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص بازار سے انجیر خریدے اور اس کو دس حصّوں میں تقسیم کر کے الگ الگ روزانہ ایک حصّہ کھا لیا کرے۔ وہی ایک قسم کا انجیر دس دن میں دس ذائقے دیگا مگر پھر بھی حقیقی حلاوت انسان محسوس نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ انجیر نے خود سلب کر لی ہے اور نہیں چاہتا کہ آدم زاد اس کی اصل کیفیت سے آگاہ ہو یہی حال عود کا ہے۔ اس نے بھی اپنے خاص اثرات خارج از وجود کر دیے ہیں تاکہ وہ انسان جس کیلئے عود کو جنت سے نکلنا پڑا اس کے حقیقی فائدوں سے مستفید نہ ہو سکے۔

انجیر کی طاؤس سے مخالفت

چونکہ انجیر موجودہ زمانہ میں ظاہری جان نہیں رکھتا اس واسطے اس کی قوت انتقام محدود ہے۔ تاہم انجیر کے درخت کا ریزہ ریزہ مور کا دشمن ہے اور مور کو مختلف طرح سے نقصان پہنچا دیتا ہے۔

انجیر کی حیّہ سے مخالفت

یہی حال حیّہ کے ساتھ ہے۔ اگر سانپ کو کسی ہانڈی میں بند کر دیا جائے اور اس ہانڈی میں انجیر کے درخت کی جڑ کچل کر ڈال دی جائے اور پھر ہانڈی کا مونہہ اس طرح بند کر دیا جائے کہ اس میں زیادہ ہوا نہ جا سکے تو صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر سانپ مر جائے گا اور زیادہ نئی بات یہ ہوگی کہ سانپ سکڑ کر پہلے سے نصف رہ جائے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انجیر کے درخت کی جڑ سانپ کو بہت تکلیف دے کر مارتی ہے۔ ورنہ سانپ کے چھوٹا ہونے اور سکڑنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اسی طرح عود کی لکڑی کو جلا کر اس کی راکھ سانپ کے مونہہ میں بھر دی جائے۔ ایسے کہ وہ راکھ کم سے کم بیس منٹ سانپ کے مونہہ میں رہے تو یہ راکھ اس کے مونہہ کا تمام زہر خود پی کر اسے نہتا اور کمزور بنا دے گی۔ سانپ لاکھ کوشش کرے۔ لیکن وہ راکھ کے اس عمل کو روک نہیں سکتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ زہر دوبارہ اس کے مونہہ میں پیدا ہو جائے۔ لیکن ایک بار تو یہ راکھ اسے ناکارہ بنا دیتی ہے۔

انجیر کی مجھ سے مخالفت

آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ انجیر کبھی کبھی مجھ سے بھی انتقام لیتا ہے۔

بات یہ ہے کہ مجھے ہمیشہ سے انجیر بہت مرغوب ہے جب میں جنت میں تھا تب بھی یہ میوہ مجھے بہت پسند تھا۔ اور آج بھی میری رغبت کا وہی حال ہے۔ جب کہیں انجیر کا درخت دیکھتا ہوں اور اس میں پھل نظر آتا ہے۔ تو میں بے چین ہو جاتا ہوں اور جب طبیعت نہیں مانتی تو دو چار پھل توڑ کر کھا لیتا ہوں۔

جانتا ہوں کہ دنیا میں آنے کے بعد یہ میوہ مجھے کبھی راس نہیں آیا۔ لیکن کیا کروں نیت نہیں مانتی۔ دن میں ہزار مرتبہ تکلیف اٹھاتا ہوں پریشان ہو جاتا ہوں۔ مگر انجیر کھانے کی عادت نہیں جاتی اور انجیر بھی ایسے انتقام پر تلا ہوا ہے کہ خدا کی پناہ۔ ادھر میں نے کھایا ادھر پیٹ میں بھٹی جلنی شروع ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے بھٹی میں ایک اور بھٹی جلا دی۔ درد بھی اس بلا کا ہوتا ہے کہ میں بھاگا بھاگا پھرتا ہوں اور یہ انجیر میرے پیٹ میں جانے کے بعد چاروں طرف کودتا ہے۔ تاکہ مجھے اندرونی تکلیف پہنچے اور میں پریشان ہو جاؤں۔ میں جانتا ہوں کہ اس درد کی دوا کے لئے جنت میں ایک چیز ہے۔ اگر اس درد کے وقت وہ پتے کھا لئے جائیں تو سکون ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا کروں جب انجیر کھاتا ہوں اور یہ پیٹ میں کود کود کر سخت بے چینی کا درد پیدا کرتا ہے تو میں گھبراہٹ کے عالم میں آسمان کی طرف دوڑتا ہوں تاکہ جنت سے وہ پتے لا کر کھاؤں۔ مگر جب آسمان کے قریب پہنچ جاتا ہوں تو فرشتے میرے مونہہ پر آگ پھینکتے ہیں اور گرز مارتے ہیں ناچار اپنا ارادہ ملتوی کر دیتا ہوں اور کراہتا ہوا واپس آجاتا ہوں۔ آخر کار پتے پہنچے درد کی مدت پوری کرنی پڑتی ہی ہے۔

نوٹ: رات کے وقت آسمان پر تاروں کا ٹوٹتا ہوا نظر آنا علامت ہے اس بات کی کہ میں اس وقت پیٹ کے درد کا علاج کرنے کے لئے آسمان کی طرف پرواز کرتا ہوں مگر فرشتے مجھ پر آگ کی بارش کر دیتے ہیں۔ یہ عمل دن میں بھی اکثر ہوتا ہے۔ لیکن دنیا والے تیز نظر نہ ہونے کے باعث دن میں آسمانی آگ کا نظارہ نہیں کر سکتا۔

میری شیطنت کا بچپن

کتاب کے شروع ہی میں الٹی میٹم دے چکا ہوں کہ میں صرف اپنی زندگی کے حالات لکھوں گا۔ اس واسطے یہاں سے آدم و حوا کے ساتھ ساتھ مور سانپ اور انجیر وغیرہ کو بھی چھوڑتا ہوں۔ مجھے اس سے بحث نہیں کہ آدم کب تک اپنے گناہوں پر روتے رہے اور کس طرح صبر آیا۔ نہ مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے۔ کہ حوا انہیں کب ملیں اور کہاں ملیں نہ اس کی ضرورت ہی سمجھتا ہوں کہ آدم اور حوا کے وہ حالات بتاؤں جنہیں آج بہت تعجب اور حیرت سے سنا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی کہتا ہے کہ بی بی حوا کے ہاں صبح لڑکا اور شام لڑکی ہوتی تھی اور اگلے دن بھی اسی طرح دو بچے ہوتے تھے۔ پہلے دن کے لڑکے سے اگلے دن کی لڑکی کی شادی ہوا کرتی تھی۔

کہیں یہ مشہور ہے کہ ہر چھ مہینے کے بعد بی بی حوا کے ہاں وضع حمل ہوا کرتا تھا بعض یہ یقین رکھتے ہیں کہ روزانہ توام بچے پیدا ہوتے تھے۔ بہرحال دنیا کی اوندھی سیدھی تاریخ لکھنے والوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ نہ مجھے اس پر رائے زنی کی ضرورت ہے۔ اور نہ قرآن مجید کے بتائے ہوئے واقعات پر ریویو کرنے کا حق۔ اور سچ بات تو یہ ہے کہ میری زندگی سے ان واقعات کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ اس واسطے میں ان تفصیلات کو غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ جن لوگوں کو میری زندگی کے علاوہ ان واقعات سے بھی دلچسپی ہے وہ کوئی ایسی کتاب پڑھیں جو اس مقصد کے لئے لکھی گئی ہو۔ نیاز مندی کا کام یہ ہے

کہ اپنی مقدس سوانح عمری کے ساتھ کسی غیر کے حالات کو شریک کر سکے۔ کیونکہ شرک سراسر گناہ ہے۔ اور میں گناہوں کی دنیا سے بہت دور رہنا چاہتا ہوں۔

عام لوگوں کا خیال ہے۔ کہ میری شیطنت کی ابتدا اس وقت ہوئی تھی جب میں نے جنت میں پہنچ کر آدم کو گیہوں کھلانے کا انتظام کیا تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ خیال غلط ہے۔ وہ تو ایک انتقامی جذبہ تھا چونکہ آدم کا وجود میری تباہی کا باعث ہوا تھا۔ اس واسطے میں نے ان کے خلاف عمل کیا وہ صرف انتقام کا کرشمہ کہا جاسکتا ہے۔ اگر یہ شیطنت ہے تو میں آدم کی اولاد میں سو فیصدی یہ شیطنت دکھانے کو تیار ہوں۔ خصوصاً آج کل ہر گھر میں بچہ بچہ یہی کام کرتا ہے۔ ایک کی تباہی کیلئے ایک کو تیار کرتا رہتا ہے۔ اور چپ چاپ تماشہ دیکھتا رہتا ہے۔ پھر کچھ دن کے بعد اس کے لئے بھی فرعون نکل آتا ہے۔ اور کوئی تباہی اس کے لئے بھی تیار کر دیتا ہے۔

خیر! مجھے دنیا والوں سے کیا غرض! جو جی میں آئے کہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ میری شیطنت کا پہلا کارنامہ وہ ہے جو میں نے آدم کے بیٹے ہابیل اور قابیل کے ساتھ انجام دیا۔ کیونکہ اس میں میری نیت مفسدانہ تھی اور اس فعل سے مجھے ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہیں۔ دراصل شیطنت کے معنی ہی یہ ہیں کہ بغیر کسی فائدے کے دوسرے کو جان بوجھ کر مبتلائے آلام کر دیا جائے۔

دنیا میں میرا پہلا شاندار کارنامہ

مجھے اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیئے کہ دنیا میں آنے کے بعد میرا سب سے پہلا کارنامہ نہایت شاندار اور نتیجہ خیز رہا۔ جس کی نقل کرنے پر آج تک اولاد آدم میرا ممنون احسان ہے نتیجہ حاصل کر رہی ہے۔

آدم کے یہاں سب سے پہلے ایک لڑکا قابیل اور اس کے ساتھ ایک لڑکی اقلیما (توام) پیدا ہوئے۔ اس کے بعد دوسرے حمل میں ایک لڑکا ہابیل اور ایک لڑکی لیوا پیدا ہوئے۔ جب دونوں پل کر جوان ہوئے تو آدم کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام آیا۔

اے آدمؑ! یہ بچے جوان ہو گئے ہیں۔ لہٰذا تمہیں چاہیئے کہ اب ان کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کر دو۔ اس طرح کہ قابیل کے ساتھ لیوا کو۔ اور ہابیل کے ساتھ اقلیما کو بیاہ دو یعنی دوسرے توام لڑکے ہابیل کے ساتھ پہلے حمل کی لڑکی اقلیما کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کر دو۔

آدم نے یہ حکم خداوندی سن کر اپنی اولاد کو جمع کیا اور انہیں بھی بتا دیا۔ سب خوش ہو گئے۔ لیکن قابیل کو یہ بات بہت ناگوار گذری اور انہوں نے اپنے باپ آدم سے کہا کہ اس میں میری حق تلفی ہے۔ اقلیما نہایت حسین اور عقیل لڑکی ہے۔ میری توام ہے۔ لہٰذا اس پر میرا حق ہے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میری توام کو دوسرے کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے اوّل تو آدم نے بہت کچھ سمجھایا کہ یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے۔ جیسا حکم خداوندی ہے اس پر عمل کیا جائے گا۔ لیکن قابیل کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ تب مجبوراً آدم نے پروردگار سے دعا کی۔ یکایک ان کے جی میں ایک ترکیب آگئی۔ ایسا معلوم ہوا کہ ان کے دل میں کسی نے کچھ کہہ دیا ہے۔ اور کوئی خاص ترکیب بتائی ہے۔

آدم نے ایک دن پھر اپنے بچوں کو جمع کیا اور کہا کہ قابیل اگر فیصلۂ خداوندی پر عمل کرنے کا وعدہ کریں تو میں دوبارہ حکم خداوندی منگوا سکتا ہوں۔

آسان ترکیب یہ ہے کہ کوہ قلعہ پر قابیل اور ہابیل اپنی اپنی طرف سے قربانیاں لے جاکر رکھیں۔ جس کی قربانی منظور ہو جائے اسی کے ساتھ اقلیما کی شادی ہوگی۔

قابیل یہ سن کر بولے۔ قربانی کی منظوری کس طرح سمجھ میں آئے گی؟

آدم اوّل تو بہت بہت پشیمانے۔ لیکن فوراً انہیں القا ہوا اور انہوں نے بتایا کہ جس کی قربانی قابل منظور ہوگی وہ یا تو آسمان پر اٹھائی جائے گی، یا آگ آئے گی اور اس کو جلا جائے گی اور جس کی قربانی منظور نہ ہوگی وہ بدستور پہاڑ پر رکھی رہے گی۔

دونوں لڑکوں نے اس ترکیب کو پسند کر لیا۔ اور قربانی دینے کے لئے رضامند ہوگئے چنانچہ اگلے دن صبح ہابیل کی طرف سے ایک بکری اور قابیل چونکہ زراعت پیشہ تھے ان کی طرف سے کچھ گندم قلعہ پہاڑ کی چوٹیوں پر علیحدہ علیحدہ رکھ دیئے گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک شعلۂ آتشیں آیا اور ہابیل کی قربانی پر چھا گیا قربانی کی بکری راکھ کا ڈھیر بن گئی۔ یہ حال دیکھ کر قابیل کو بے حد غصہ آیا۔ آدم بولے۔

اے قابیل! اب تمہیں یقین آگیا۔ کہ پروردگار اقلیما کی شادی ہابیل کے ساتھ چاہتا ہے۔ قابیل اپنے جذبات کو چھپاتے ہوئے بولے — جی ہاں۔

ہونے کو تو ہو گیا۔ لیکن قابیل کے دل میں حسد کی آگ بری طرح جل اٹھی۔ فیصلۂ خداوندی کے سامنے اعتراض کی کیا مجال تھی۔ ناچار اپنے کام کاج میں مصروف ہو گئے مگر اقلیما کے معاملے میں شکست کا خیال انہیں ہر وقت ستاتا رہا۔

دنیا کا پہلا قتل

ایک دن میں نے سوچا۔ قابیل کے دل میں جو حسد کی آگ جل رہی ہے۔ کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ آدم سے انتقام لینے کا یہ بہترین وقت ہے۔ چنانچہ میں نے انسان کی سی صورت بنائی اور قابیل کے پاس پہنچا۔ اوّل تو مجھے دیکھ کر بہت حیران ہوئے لیکن تھوڑی دیر میں میں نے ان کی حیرت دور کر دی اور کہا۔ میں تمہارا خاص ہمدرد ہوں۔ اور تمہارے سب حالات جانتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ سخت ناانصافی کی گئی ہے۔ دراصل اقلیما پر تمہارا حق تھا مگر ایسا نہ ہوا۔ اور سب نے مل کر تمہیں نقصان پہنچایا۔

قابیل نے پوچھا۔ اے مرد بزرگ! کیا کوئی ایسی تدبیر ہے کہ میں اپنا حق حاصل کر سکوں؟

میں نے جواب دیا۔ ایسی تو کوئی ترکیب نہیں ہے۔ البتہ اگر تم اپنے رقیب ہابیل سے بدلہ لینا چاہو تو بہت آسانی سے لے سکتے ہو۔ درحقیقت تمہیں ایسے دشمن سے ضرور انتقام لینا چاہیئے۔

قابیل بولے۔ میں تو کوئی ترکیب نہیں جانتا۔ کس طرح بدلہ لیتے ہیں۔

میں نے فوراً ہی سنجیدگی سے جواب دیا۔ تم نادان ہو۔ یہ طریقہ کس طرح سمجھ سکتے ہو آؤ تمہیں بتاؤں۔ ہابیل اپنی بکریاں چرانے پہاڑ پر گیا ہے۔ اس کا دستور ہے۔ کہ وہاں پہنچ کر تھوڑی دیر تو ادھر ادھر گھومتا ہے۔ اور پھر پہاڑ پر کسی جگہ لیٹ کر سو جاتا ہے۔ تم اس کی تاک

میں رہنا۔ جب ہابیل سو جائے تو ایک بڑا سا پتھر اس پر دے مارنا۔ بلکہ آؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔

قابیل میرے ساتھ ہو لئے۔ پہاڑ پر پہونچ کر ہم نے دیکھا کہ ہابیل غافل پڑا ہوا سو رہا ہے۔ میں نے قابیل کو اشارہ کیا۔ وہ چپکے سے آگے بڑھے اور میری ہدایت کے موافق قریب سے ایک بڑا پتھر اٹھا کر ہابیل کے طرف لڑھکا دیا۔

ہابیل دوسرا سانس بھی نہ لے سکا اور لڑھکتا ہوا پہاڑ کی گھاٹیوں میں جا پڑا۔ اس کی روح قفس عنصری سے آزاد ہو چکی تھی۔ مثا میرے دل نے کہا۔ یہ دنیا کا پہلا قتل ہے اور میری کامیابیوں کا اچھا شگون ہے۔ یہ سوچتا ہوا میں قابیل کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

قتل کرنے کے بعد قابیل نے سوچا۔ اگر یہ لاش اسی طرح پڑی رہی تو راز فاش ہو جائیگا لہذا اس کو کسی جگہ چھپا دینا چاہئے۔ وہ اسی فکر میں تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ دو کوے آپس میں لڑتے لڑتے زمین پر گر پڑے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو ٹھونگیں مار مار کر ہلاک کر دیا۔ اور اپنے پنجوں سے زمین کھود کر مردہ کوے کو اس کے اندر دفن کر کے اوپر سے وہی مٹی ڈال کر جگہ کو برابر کر دیا۔ چنانچہ قابیل نے بھی کوے کی ترکیب پر عمل کیا اور زمین کھود کر ہابیل کا جسم دفن کر دیا۔

اگر آج میں یہ کہدوں کہ کوا انسان سے بہتر ہے اور اس کا استاد ہے تو ساری دنیا والے میرے پیچھے پڑ جائیں اور ہزاروں لاکھوں کوسنے دیں۔ مگر میں اتنا نادان نہیں ہوں کہ ناحق اپنی باتیں ظاہر بھی کر دوں اور پھر کوسنے بھی کھاؤں۔ اس کے علاوہ ویسے ہی کیا کم عزت افزائی ہوتی ہے جو اور بھی مصیبت مول لوں۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ اپنا خاموش مشن جاری رکھوں۔ جب تک اولاد آدم زندہ ہے اپنا کام کرتا رہوں۔ خیر یہ تو عمر بھر کا قصہ ہے چلتا ہی رہے گا۔ اسے چھوڑیئے۔ اور اصل مطلب پر آیئے۔ قابیل اپنے انتقام کی آگ ہابیل کے خون سے بجھا کر فرار ہو گئے۔ اور سیدھے یمن پہونچے اور یہاں بھی وہی زراعت کا کام پھیلایا۔

مذہبِ آتش پرست اور اسُ کی وجہ تسمیہ

قابیل یمن میں نہایت اطمینان کے ساتھ کاروبار میں مصروف تھے۔ ایک دن ایک زاہد کی صورت بنا کر نیاز مند آن کے پاس پہنچا اور اپنا مطمئن کن تعارف کرانے کے بعد عرض کی کہ جناب والا! آپ کو معلوم نہیں کہ ہابیل سے آپ نے جو قربانی کی شرط کی تھی۔ اور ہابیل کی قربانی منظور ہو گئی تھی۔ اس کا اصل راز کیا ہے؟

قابیل نے حیرت سے پوچھا۔ کیسا راز ہے؟

میں نے کہا در اصل ہابیل آگ کی پرستش کرتا تھا۔ جب کبھی اسے موقع ملتا تھا۔ خفیہ طریقہ سے آگ کو پوجتا تھا۔ چنانچہ آگ کا دیوتا اس پر مہربان تھا۔ اور ایسی حالت میں یہ کیوں کر توقع ہو سکتی تھی کہ وہ ہابیل کی قربانی منظور نہ کرتا تم اس کیلئے غیر تھے۔ کیونکہ تم نے آج تک آگ کو سجدہ نہیں کیا۔ تم نے ناحق یہ شرط قبول کی۔ اگر تم ہابیل کے راز سے واقف ہوتے تو کبھی اس شرط کو منظور نہ کرتے۔ میں جانتا ہوں قابیل! تم نہایت ہوشیار اور عقلمند ہو۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ بہت ہی نیک ہو۔ مگر افسوس ہے کہ اس نیکی نے تمہیں نقصان پہنچا دیا۔ حالانکہ آگ کا دیوتا ہی ہم سب کا مالک ہے۔ وہ جس کو چاہے کامیابی دے اور جسے چاہے ناکام کر دے دنیا کے بے شمار خزانے اس کے پاس ہیں اور وہ اپنے عقیدت کرنے والے پجاریوں کو مالا مال کرتا رہتا ہے۔ قابیل! اگر تم چاہو تو دنیا اور آخرت میں نہایت اچھا مرتبہ حاصل کر سکتے ہو۔

وہ کیسے — ؟ قابیل نے جوشِ مسرت میں پوچھا۔

میں نے کہا — وہ اس طرح کہ تم بھی ہابیل کی طرح آگ کے دیوتا کو رہبر جان کر اس کی عبادت کیا کرو اور ہو سکے تو اپنی مختصر قوم میں بھی اس رواج کو پھیلا دو تاکہ ہر شخص راحت کی زندگی بسر کرے۔ تم دیکھتے ہو کہ تمہارے والد کی اولاد بہت کافی پھیل چکی ہے۔ اگر تم اپنے ان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہو تو سب کو اچھی طرح بتاؤ۔ تاکہ آئندہ کسی کو ان میں سے تکلیف نہ ہو۔ اگر یہ سب غلط اور بے دینے خدا کو چھوڑ کر آگ کے دیوتا کو سب کچھ مان لیں۔ اور گذشتہ گناہوں کی اس کے سامنے توبہ کر لیں تو یقین ہے کہ وہ خوش ہو کر تم سب کو نہال کر دے گا۔ اور تم سب کی زندگیاں خوشگوار ہو جائیں گی —

مجھے خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ میرا یہ وار بھی کارگر پڑا اور میاں قابیل کو اپنا مستقبل شاندار نظر آنے لگا۔ بے چارے نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ میرے مشورہ پر خود بھی عمل شروع کر دیا۔ اور اپنے بھائی بندوں میں آتش پرستی کا رواج پھیلا دیا۔ جو کسی نہ کسی صورت میں آج تک قائم ہے اور میں کوشش کروں گا کہ قیامت تک رہے۔ بلکہ امید ہے کہ اس کو بڑھانے میں بھی کامیاب ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مذہب اسلام نے میرے مشن کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے کوئی وجہ نہیں کہ میں بھی اپنا تمام زور اسلام کو ختم کرنے میں صرف نہ کروں۔ بعض دفعہ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ میں زیادہ تر مسلمانوں کے پیچھے کیوں پڑا رہتا ہوں۔ مگر پوچھنے والے یہ نہیں سوچتے کہ مجھے بھی تو اسلام نے ہی زیادہ نقصان پہونچایا ہے۔ میرا مشن پوری طرح کامیاب تھا۔ ہر حکومت میری حکومت تھی۔ زمین کے چپہ چپہ پر میں اور میری امت اپنا کام کر رہی تھی۔ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ تھی کہ شیطان ہے۔ کیا بلا سب اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے اور میں بھی بڑی آسانی کے ساتھ اپنے مشن کو دن دونی رات چوگنی ترقی دے رہا تھا۔

خدا جانے یہ اسلام کہاں سے آگیا بیٹھے بٹھائے مجھے طرح طرح کی پریشانیوں میں پھنسا دیا۔ لوگوں سے کہنا شروع کر دیا کہ شیطان سے بچو شیطان سے پناہ مانگو۔ یہ کرو وہ کرو۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ اسلام کی ذرہ ذرہ تعلیم صرف اس لئے ہے کہ میرا مشن خراب کیا جائے۔ اسلام سے اگر کوئی پوچھے کہ تم کیوں آئے؟ تمہاری کیا ضرورت تھی؟ تو جواب دیتا ہے کہ میں دنیا کو سیدھا راستہ بتانے آیا ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے صرف مجھ سے دشمنی ہے اور محض میری وجہ سے اسلام آیا۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسلام صرف اسی لئے آیا کہ اسے میرا مشن پسند نہ تھا۔ میری کامیابیاں اُسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ میں کس طرح حکومت کر رہا ہوں اور دنیا والے کس طرح میرے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے ہیں۔ آخر اس سے نہ رہا گیا۔ حسد کے مارے آپے سے باہر ہو گیا اور میدان میں آکودا۔ اب کوئی اس سے پوچھے کہ تو دوسرے کو رقابت اور حسد سے منع کرتا ہے۔ لیکن خود ایسا کیوں کرتا ہے؟

عقل سلیم رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام نے زیادہ تر مجھے برا بھلا کہا اپنے

والوں کو بہکاتا ہے تو بھی بات بات میں میرا نام لیتا ہے کسی سے کوئی عبرت انگیز قصہ بیان کرتا ہے۔ تب بھی قدم قدم پر میری مثال پیش کرتا ہے۔ آپ ہی بتایئے میں کب تک صبر کروں لہٰذا میں نے بھی اپنے وقت کا بیشتر حصہ مسلمانوں پر صرف کرنا شروع کر دیا۔ جب یہ ذرا ذرا سی بات میں مجھے بدنام کرتا ہے تو پھر میں کیوں چھوڑ دوں۔ یہ اپنا کام کر رہا ہے۔ میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ نتیجہ جو کچھ ہو گا بعد میں دیکھا جائیگا۔

ہاں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں نے اپنی کوششوں سے آدم زاد کو بھٹکانے کے لئے آتش پرستی کا طریقہ ایجاد کیا تاکہ یہ قوم اپنے صحیح راستہ سے بھٹک جائے اور خوب ٹھوکریں کھائے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ آتش پرستی کے واقعہ کو انسانی مورخین نے ایک دوسرے طریقہ سے مشہور کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان کا خیال ہے کہ آتش پرستی کی ابتدا قابیل کے زمانہ میں نہیں بلکہ نمرود کے زمانہ میں ہوئی۔ چنانچہ انسانی مورخین لکھتے ہیں کہ:-

> جب نمرود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا اور آگ نے بحکم خداوندی حضرت ابراہیم کو محفوظ رکھا تو شیطان نے یعنی میں نے یہ مشہور کر دیا کہ چونکہ حضرت ابراہیم خفیہ طور پر آگ کی پرستش کرتے تھے اس وجہ سے آگ نے انہیں نہیں جلایا۔

ان مورخین کا خیال ہے کہ میں نے یہ شہرت آتش پرستی کو کامیاب بنانے کے لئے دی تھی۔

بعض مورخین اس سے بھی آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے ایک نئی بات پیدا کر دی ان کا خیال ہے کہ کسی زمانہ میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کا نام تھا گشتاسپ۔ اس کے زمانہ میں ایک شخص مسمیٰ زردشت پیدا ہوا۔ اس نے ۲۶ سال کی عمر میں نبوت کا دعویٰ کر کے ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام "شوشش" رکھا۔ اور ظاہر کیا کہ یہ آسمانی کتاب ہے لوگ جوق در جوق اس کی طرف مائل ہونے لگے۔ اس کتاب کو آتش پرستی کے مذہب کی بنیاد قرار دیا تھا۔ یہ لوگ اپنے آپکو "شوشی" کہتے تھے۔ چنانچہ آج بھی مجوسی قوم میں زردشت کا نام بہت احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

مذہبِ بُت پرستی اور اس کی وجہ تسمیہ

مذہب آتش پرستی کی کامیاب ایجاد کے بعد میں مختلف اسکیموں پر عمل کرتا رہا کئی معرکے کی کامیابیاں میسر آئیں۔ جس میں سے سب سے زیادہ مفید اور خاص کامیابی مجھے وہ ہوئی جو حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانۂ پیغمبری کے بعد میسر آئی اور جس کی یادگار آج تک قائم ہے۔

حضرت ادریسؑ کے آسمان پر جانے اور وہاں سکونت اختیار کرنے سے پہلے دنیا میں ان کا ایک بہت ہی گہرا دوست تھا۔ جسے حضرت ادریس علیہ السلام سے بے حد محبت تھی اور اسی محبت کے ساتھ عقیدت کا جذبہ بھی حد کمال کو پہنچ گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ:

۱۔ ادریسؑ کے پردہ میں خدا بول رہا ہے :-

اگر ایک آدھ گھنٹہ کیلئے بھی ادریسؑ ادھر ادھر ہو جاتے تھے تو وہ فراق کی شدت سے بے تاب ہو جاتا تھا۔ باوجود حضرت ادریسؑ کی نصیحتوں کے وہ کمبخت یہی کہتا تھا کہ میرے لئے تو سب کچھ ادریسؑ ہیں۔ اس جنون کی مثال اکثر آجکل بھی مل جاتی ہے بعض گمراہ مسلمان آج بھی یہ شعر پڑھتے نظر آتے ہیں۔ ع

> اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا کیا ہے
> جو کچھ مجھے لینا ہے لے لوں گا محمدؐ سے

یہی کیفیت اس شخص کی تھی۔ اور وہ حضرت ادریسؑ کی محبت میں خدا کو بھولا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں حضرت ادریسؑ کو مستقل سکونت کے لئے یکایک آسمان پر جانا پڑا تو وہ بے چارہ بیتاب ہو گیا۔ دن رات آہ و زاری کے سوا اس کا کوئی کام نہ تھا۔

میں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ایک سنجیدہ آدمی کی صورت بن کر اس شخص کے پاس پہونچا۔ اوّل تو اس سے سارا ماجرا سنا اور اس کے بعد نہایت مدبرانہ انداز میں اس سے کہا۔

یہ کوئی مشکل کام ہے جس کے لئے روتے ہو۔ اگر تمہیں اپنے درد کا علاج ہی کرنا ہے تو میں بتا دوں گا۔

اس شخص نے بڑی خوشامد کے ساتھ مجھ سے وہ ترکیب پوچھی۔

میں نے کہا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم صرف ادریسؑ کی زیارت ہی کرنا چاہتے ہو یا یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ پہلے کی طرح تمہارے سر پر ہاتھ بھی پھیریں؟

اس نے کہا۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہر وقت انہیں دیکھتا رہوں۔ چاہے وہ مجھ سے بات نہ کریں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ البتہ ان کی نورانی صورت ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہے۔ بس یہی میرے لئے سب کچھ ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا۔

یہ سن کر میں نے کہا۔ اس کی تو ایک ترکیب ہو سکتی ہے۔

وہ کیا۔؟ اس شخص نے نہایت حیرت سے دریافت کیا۔

میں نے کہا۔ اگر تم اجازت دو۔ تو میں ادریسؑ کی شکل سے بالکل مشابہ ایک شبیہ بنائے دیتا ہوں۔ جس میں سر مو فرق نہ ہو گا۔ بالکل یہی معلوم ہو گا جیسے ادریسؑ بیٹھے ہیں۔ اس شبیہ کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا۔ تمہارے قلب کو سکون رہے گا۔ بلکہ اگر تمہارا عقیدہ کامل ہو گا تو اسی شبیہ میں دوبارہ حضرت ادریسؑ آجائیں گے۔ اور تم ان سے ہر وقت باتیں کیا کرو گے۔

فراق کا مارا ہوا دوست اپنے محبوب کی زیارت کے شوق میں ہر قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اس نے کہا۔

اے اجنبی دوست! میں تمہارا بہت ہی ممنون ہوں گا اگر تم میرا یہ کام کر دو گے اندھے کو کیا چاہئے۔ دو آنکھیں۔ میں نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ پتھر کی ایک ایسی شبیہ تیار کر دی۔ جس پر پوری طرح حضرت ادریسؑ کا دھوکہ ہوتا تھا۔ جس وقت وہ شبیہ (جسمانی) (حضرت ادریس کے دوست) نے دیکھی تو پھڑک اٹھا۔ اور بے تابانہ کھڑے ہو کر اسے چومنے لگا۔ آنکھوں سے لگایا۔ کبھی اپنی پیشانی اس کے پیروں پر رکھ دی۔ بڑی دیر تک اس کا جوش محبت کام کرتا رہا۔ ادھر میری تدبیر اپنا کام کر

رہی تھی۔ اور یہ بت پرستی کی ابتدا اپنی حسین بیدائش بلا لگ کمٹری مسکرا رہی تھی بیک دونوں قریب ہو گئیں اس کے بعد ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئیں۔ اور دیکھتے دیکھتے بت پرستی کی ابتدا کرنے والے سب سے پہلے بت پرست کے دل میں اندھی عقیدت کا جوش بن کر سما گئیں۔ یہ میرا شاندار کارنامہ تھا جو بت پرستی کی صورت میں آج تک موجود ہے۔

بت پرستی کا رواج

جب تک حضرت ادریسؑ کے دوست جسمان زندہ رہے۔ اسی بت کی پرستش کرتے رہے۔ لیکن عام طور سے بت پرستی کی رسم رائج نہیں ہوئی تھی۔ جسمان کے انتقال کے بعد جب ان کا اثاثہ لوگوں نے تقسیم کیا تو اس میں ایک بت بھی۔ پسماندگان کو ظاہر شخص پتھر کی شبیہ دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ عین وقت پر جب کہ وہ لوگ اس شبیہ کے متعلق حیرت کا اظہار کر رہے تھے میں ایک مقدس صورت میں اس گروہ کے پاس گیا۔ اور بزرگانہ انداز میں ایک نہایت ہی بلیغ اور نتیجہ خیز تقریر کر کے بت پرستی کے مستقبل کو نہایت شاندار بنا دیا۔

میں نے کہا۔ یہ بت دراصل حضرت ادریس کی ملکیت ہے۔ اس میں بہت بڑا راز ہے۔ میں اس کے متعلق سب کچھ اس لئے جانتا ہوں کہ ادریس میرے بہت گہرے دوست تھے۔ اور ان کے تمام راز ہائے پیغمبری سے میں اچھی طرح واقف تھا۔ اصل ان کی کامیابی کا راز ہی یہ بت ہے۔ وہ اس کی عبادت کرتے تھے اور جو کچھ چاہتے تھے اس بت کے ذریعہ کرا لیتے تھے۔ یہ بت ان کی ریاضت سے بہت خوش تھا اور ان کا ہر کام پورا کر دیا کرتا تھا چونکہ ادریس کو ذاتی وجاہت اور عظمت محض اسی بت کے ذریعہ میسر آئی تھی۔ اس واسطے انہوں نے یہ بات اپنی قوم سے چھپائی رکھی۔ کیونکہ جانتے تھے کہ اگر قوم پر یہ راز فاش ہو گیا۔ تو پھر ہر گھر میں اسی قسم کا بت تیار ہو جائے گا۔ اور لوگ میرے محتاج نہ رہیں گے۔ جو کچھ چاہیں گے گھر بیٹھے اپنے بت سے کرا لیں گے۔ اس واسطے انہوں نے پوری احتیاط کے ساتھ اس کی عبادت کی اور قوم کی نظروں سے اوجھل رکھا۔ اب اتفاقیہ انہیں آسمان پر جانا پڑا تو اپنے رازدار دوست جسمان کو یہ بت دے گئے تھے۔ اور ہدایت کر گئے تھے کہ اس بھید کا پتہ نہ چلے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جسمان کی موت نے یہ راز فاش کر دیا ورنہ سوائے ہم تینوں آدمیوں کے اور کسی کو اس اہم راز کی خبر نہ تھی۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ میں نے ادریسؑ کی اجازت لئے بغیر آپ بھائیوں سے یہ بات بیان کر دی۔ دراصل اگر مجھے اس بت کی توہین کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اب بھی اسے راز ہی رکھتا۔ لیکن مجھے یہ اندیشہ تھا کہ آپ لوگ لاعلمی میں اس بت کو پتھر کی بے کار مورت سمجھ کر پھینک دیں گے۔ آہ! اگر ایسا ہو جاتا تو کون جانتا ہے کہ یہ مقدس بت ہماری قوم پر کیسی تباہی لاتا۔ کیونکہ کوئی معبود اپنی توہین اور تذلیل گوارا نہیں کر سکتا۔

دراصل ہم لوگ اندھے ہیں۔ اور کچھ جانتے نہیں ورنہ نیک لوگوں کی مقدس مورتیاں ہمارے لئے سب کچھ بن سکتی ہیں۔ اب آپ غور کیجئے کہ بظاہر اس بت کی صورت حضرت ادریسؑ کی سی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری دین و دنیا اس کے ہاتھ میں ہے۔ یہ جس سے خوش ہو جائے بس اسے نہال کر دیتا ہے۔ اور جس سے خفا ہو جائے اسے کبھی گھر کا نہیں چھوڑتا۔

ادریسؑ کو دیکھو وہ کتنی باعزت زندگی بسر کرتے تھے۔ خیر! اب راز فاش ہو چکا ہے۔ یہ خاص چیز کسی کی ملکیت نہیں رہ سکتی۔ اس واسطے مجھے باقی باتیں بھی بتا دینی چاہئیں امید ہے کہ ہم سب آن سے معقول فائدہ اٹھا سکیں گے۔ حضرت ادریسؑ کے جانے کے بعد ہمیں ضرورت ہے کہ کسی کے محتاج نہ رہیں۔ اگر ہم لوگ اسی قسم کے بت اپنے اپنے گھروں میں رکھیں اور ان کی عبادت کر کے انہیں خوش کرتے رہیں تو ہم سب بغیر کسی امداد کے خوش و خرم رہ سکتے ہیں۔ ہماری ہر ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ یہ بت ہماری امداد کریں گے۔ اور ہم سب بغیر کسی امداد کے من مانی ترقیاں کر لیں گے۔

میری تقریر نے وہی اثر کیا جس کی توقع تھی۔ انہوں نے عہد کر لیا کہ اپنے ہاں ایسی ہی شبیہ رکھیں گے اور کسی کے محتاج رہنا پسند نہ کریں گے۔ ان واقعات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ہر مکان میں ایک بت تھا اور روزانہ اس کی پوجا ہوا کرتی تھی۔

حضرت ادریسؑ کے زمانہ میں پانچ ایسی مقدس ہستیاں بھی تھیں۔ جن کی زاہدانہ زندگی دوسروں کے لئے مثال بن رہی تھی۔ چنانچہ دستور کے مطابق جب ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اسی کے نام کا ایک بت تیار ہو جاتا تھا۔ اور اس بت کا نام بھی وہی رکھ دیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت ادریسؑ کی قوم میں رفتہ رفتہ یہی پانچ بت زیادہ مقبول ہوئے جن کے نام ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر تھے۔ ان ہی پانچ بتوں پر اس زمانہ کی خانہ ساز شریعت قائم تھی۔ قوم کے بچے بچے کا ان ہی پانچ خداؤں پر ایمان تھا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا۔

جب حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان آیا اور تمام دنیا غرق ہو گئی تو سب بت بھی ختم ہو گئے تھے۔ لیکن دنیا جب از سر نو مرتب ہوئی تو خدا نے اپنا کام کیا اور میں نے سب سے پہلے پانچ بت مہیا کر کے انہیں ناموں سے مشہور کر دیا۔ اور ہر بت کے ساتھ ایک خود ساختہ مقدس تاریخ بھی منسوب کر دی۔ چنانچہ بت پرستی بدستور قائم رہی۔ اگر طوفان نوحؑ کے بعد میں غفلت کرتا تو یقیناً بت پرستی کا خاتمہ ہو چکا تھا مگر وہ تو وقت پر سوجھ گئی اور میں نے اپنے شاندار کارنامے کو بے نام و نشان ہونے سے بچا لیا۔

طوفان کے بعد اتفاق سے پانچ قبیلوں کو زیادہ عروج حاصل ہوا۔ چنانچہ میں نے حالات پر غور کرنے کے بعد قبیلہ بنی کلب کو ودّ (بت) سونپا اور بت سواع کو قبیلہ ہذیل کے سپرد کیا۔ اور مذحج قبیلہ کو یغوث دیا۔ اور یعوق بت کو قضاعہ قبیلہ کے حوالہ کیا۔ اور نسر کو قبیلہ حمیر کے حصہ میں دے دیا۔ اور اس طرح بت پرستی کی ایک ایسی مضبوط بنیاد رکھ دی ہے۔ جس پر آج تک کفر و الحاد کے بڑے بڑے محل تیار ہو رہے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔

میری زندگی کے کارنامے

اگر میں اپنی زندگی کی ابتداء سے آج تک کے کارنامے اختصار کے ساتھ بیان کروں تو لاکھوں برسوں کا زمانہ چاہئے۔ اگر لکھنے بیٹھوں تو قیامت تک لکھتا ہی رہوں اور اگر کوئی

ان سب کو ایک جگہ چھاپنے کا ارادہ کرے تو اس کتاب کی لاگت کا اندازہ اس دولت سے کہیں زیادہ ہو جائے جو آج دنیا والوں کے قبضہ میں ہے۔ اس واسطے میں اس طوالت کو چھوڑ کر صرف اہم واقعات کو بہت ہی اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ ورنہ وہ سب مل کر بھی کروڑوں صفحے کی کتاب بن جائے گی۔ اس واسطے مجھے اس اختصار کے لئے معذور سمجھ کر معاف کر دیں گے۔ البتہ اگر کوئی مائی کا لال ایسا ہو کہ جو میری لکھی ہوئی پوری کتاب کو شائع کرنے کا انتظام کرے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ فی الحال چند واقعات اختصار کے ساتھ پیش کئے دیتا ہوں۔

طوفانِ نوحؑ

سب سے پہلے تو میں اس غلط فہمی کو دور کرتا ہوں جو بعض لوگوں کو طوفانِ نوحؑ کے سلسلے میں میرے متعلق پیدا ہو گئی ہے اس کا مجھے اعتراف ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں میرا مشن ضرورت سے زیادہ کامیاب ہو گیا تھا۔ اور حضرت نوحؑ کی شریعت پر میرے قواعد غالب آ گئے تھے۔ اور اس کا بھی مجھے اعتراف ہے کہ طوفان آیا ہی اس لئے کہ میرا مشن بہت ترقی کر گیا تھا۔ اور لوگ خدا کے مذہب کو چھوڑ کر میرے مشن کی طرف زیادہ رجوع ہو گئے تھے۔ اس سلسلہ میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب سوائے کشتیٔ نوحؑ کے سب کچھ غرق کر دیا گیا تو پھر شیطان کیسے بچ گیا۔ اسے بھی اس کے ساتھ فنا ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن اعتراض کرنے والوں کو یہ خیال نہیں رہا کہ وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا۔ (اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے) اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یوم الوقت المعلوم تک مجھے فنا نہ کیا جائے گا۔ اس واسطے کوئی نہ کوئی سبیل میرے بچانے کی ضروری ہوگی۔ رہا یہ اعتراض کہ کشتیٔ نوحؑ کے علاوہ سب کچھ غارت کر دیا گیا تھا۔ اور کشتی میں جو کچھ محفوظ رکھا گیا وہ اللہ اور اس کے پیغمبر حضرت نوحؑ نے کشتی میں سوار کر لیا۔

میں جانتا ہوں کہ کوئی پیغمبر مجھے زندہ رکھنے پر رضامند نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایک خاص واقعہ جو میرے محفوظ رہنے کا باعث ہوا۔ اسے سننے کے بعد امید ہے کہ معترضین اپنا اعتراض اعتراف میں تبدیل کر لیں گے۔

بات یہ تھی کہ جب طوفان آیا اور ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا تو حضرت نوحؑ نے بحکم خداوندی ایک کشتی تیار کی اور اس پر خدا کی بتائی ہوئی تمام چیزیں رکھ لیں حضرت نوحؑ کو اپنا دراز گوش (گدھا) بہت عزیز تھا۔ وہ اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے تھے میں جانتا تھا کہ نوحؑ اس دراز گوش کو غرقاب نہ ہونے دیں گے اور کسی نہ کسی طرح ضرور اسے بھی کشتی میں سوار کر لیں گے۔ اس واسطے میں نے بھی اپنے لئے ایک خاص ترکیب ڈھونڈھ نکالی۔ کیونکہ بڑی مشکل یہ تھی کہ اس کشتی میں حضرت نوحؑ کی اجازت لئے بغیر کوئی سوار نہ ہو سکتا تھا۔ یا جسے وہ حکم دیتے تھے وہ سوار ہو جاتا تھا۔ اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ وہ مجھے کیسے اجازت دے دیتے۔ اس واسطے جب آخیر میں ان کا دراز گوش

گدھا کشتی پر چڑھنے لگا تو میں نے پیچھے سے جا کر اس کی پچھلی ٹانگیں پکڑ لیں۔ وہ بے چارہ اگلی دونوں ٹانگیں کشتی پر رکھ چکا تھا۔ اب دیکھنے والے صرف یہ دیکھ رہے تھے کہ دراز گوش بار بار کشتی پر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اس کی پچھلی ٹانگیں زمین سے نہیں اٹھتیں۔ حضرت نوحؑ نے اول تو اسے بہت للکارا۔ بہت ناراض ہوئے۔ بار بار اس سے کہتے تھے کہ چڑھ کیوں نہیں آتا، مگر بے چارہ دراز گوش کیا جواب دے سکتا تھا یہاں تک کہ حضرت نوحؑ کو غصہ آ گیا۔ اور انہوں نے جھنجھلا کر کہا۔ اُدْخُلْ وَاِنْ کَانَ مَعَکَ الشَّیْطَانُ۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اگر تیرے ساتھ میں شیطان بھی ہو تو پرواہ نہ کر کشتی میں بیٹھ جا۔ یہ فقرہ سنتے ہی دراز گوش نے ایک جست کی اور کشتی میں سوار ہو گیا کیوں کہ اب کی مرتبہ میں نے اسے ڈھیلا چھوڑ دیا تھا اور اس ڈھیلا چھوڑنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت نوحؑ نے نادانستہ طور پر مجھے بھی کشتی میں سوار ہونے کی اجازت دے دی تھی چنانچہ چپکے سے میں بھی کشتی میں ایک طرف بیٹھ گیا اور جب کشتی کے روانہ ہونے کا وقت آیا اور نوحؑ نے کشتی کا جائزہ لیا تو نیاز مند بھی ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت نوحؑ کو غصہ آ گیا فرمانے لگے، تو یہاں کیوں آیا؟ جب کہ اس کشتی میں میری اجازت کے بغیر کوئی سوار ہی نہیں ہو سکتا۔

میں نے نہایت لاپرواہی کا چہرہ بنا کر عرض کی۔ جناب والا! آپ پیغمبر ہیں۔ جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کیجئے۔ یہ نیاز مند آپ کی اجازت سے حاضر ہوا ہے اور وقت مقررہ تک آپ کے ساتھ ہی رہے گا۔

حضرت نوحؑ کو اور بھی غصہ آیا۔ فرمانے لگے۔ میں نے تجھے کب اجازت دی؟ میں نے سنجیدہ لہجہ میں کہا۔ مجھے تو آپ کے وہ الفاظ یاد ہیں —:

اُدْخُلْ وَاِنْ کَانَ مَعَکَ الشَّیْطَانُ۔ کیوں، یاد آ گئے آپ کو بھی؟ اب فرمایئے میں آپ کی اجازت سے آیا ہوں یا نہیں؟ اجی حضرت! یہ نیاز مند تو آپ جیسے بزرگوں کا ضرورت سے زیادہ احترام کرتا ہے۔ اگر آپ اجازت نہ دیتے تو میری کیا مجال تھی کہ آپ کی کشتی میں سوار ہو جاتا۔ آپ نے اپنے دراز گوش سے کہا تھا کہ کشتی میں داخل ہو جا خواہ تیرے ساتھ میں شیطان ہی کیوں نہ ہو۔ میں مانتا ہوں کہ آپ نے فقرہ غصہ میں ادا کیا تھا۔ لیکن جناب مجھے یہ بتا دیجئے کہ جو کچھ حکم غصہ میں دیا جائے کیا وہ حکم قابل عمل نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ میں نے یا آپ کے دراز گوش نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔ میں پچھلے پیر پکڑے ہوئے تھا۔ جب آپ کا یہ حکم سنا تو اس کے ساتھ میں بھی کشتی میں سوار ہو گیا۔

حضرت نوحؑ کو میری تقریر پر غصہ آ گیا۔ فرمانے لگے۔ نکل یہاں سے مردود میں نے ذرا مسکرا کر کہا۔ جناب! یہ کام آپ کے بس کا نہیں ہے اب تو آپ مجھے یہیں بیٹھا رہنے دیجئے۔

مگر حضرت نوحؑ نہ مانے اور زبردستی مجھے کشتی سے اتارنے لگے کہ فوراً ہی وحی نازل ہوئی —

اے نوحؑ! اس کو کشتی سے نہ نکالو۔ کیونکہ اس معاملہ میں ہماری بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کو تم نہیں جانتے —

یہ سن کر حضرت نوحؑ دم بخود رہ گئے۔ اور کشتی ہم سب کو لئے ہوئے پانی پر تیرنے لگی۔ اس طرح بہت دن بیت گئے۔

اللہ میاں مجھے معاف کرنا چاہتے تھے

ایک روز حضرت نوح نے کہا۔ اے ابلیس ! تو کتنا بیوقوف ہے۔ اپنا ہاتھوں تباہ ہو کر بھی تجھے عقل نہیں آئی۔ کمبخت اگر تو چاہتا تو آج بڑے درجوں پر ہوتا بھلا تجھے اپنے پروردگار کی نافرمانی سے کیا ملا۔؟

میں نے کہا۔ جناب ! جو کچھ ہو چکا ہے۔ اس کا تذکرہ ہی بے کار ہے۔ البتہ اگر کوئی صورت۔ دکہ میں دوبارہ پھر وہی عظمت حاصل کر سکوں تو بتلا دیجئے تاکہ میں اس پر عمل کروں۔

یہ سن کر حضرت نوح نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا غفور الرحیم ہے۔ تو اپنے گناہوں کی سچے دل سے معافی مانگ اور آئندہ کے لئے توبہ کر۔ کیا عجب وہ اپنی کریمی کے صدقہ میں تیری خطائیں معاف کر دے۔

میں نے جواب دیا۔ اے نوح ! میں جانتا ہوں کہ میری توبہ بارگاہ خداوندی سے ٹھکرا دی جائیگی۔ کیونکہ میں نے گناہوں کی انتہا کر دی ہے۔ ہاں ایک صورت میں مجھے معافی مل سکتی ہے۔ اگر آپ میری سفارش کر دیں تو عجب نہیں کہ پروردگار میرے گناہ معاف کر دے۔

یہ سن کر حضرت نوح نے فرمایا۔ اچھا میں ابھی تیرے لئے دعا کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے بڑے خلوص کے ساتھ میری سفارش کی :-

حکم ہوا۔

اے نوح ! تمہاری کشتی میں آدم کا تابوت رکھا ہے۔ اگر ابلیس تلافی کے لئے اب بھی اس تابوت کو سجدہ کرے تو ہم اس کا پہلا گناہ معاف کر دیں گے۔

حضرت نوح اس وحی سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ اگر تو اس تابوت کو سجدہ کرے تو پروردگار تیرے گناہ معاف کر دے گا۔

میں نے یہ سن کر جواب دیا۔ اے نوح ! تم بھی کیسی باتیں کرتے ہو۔ جس نے زندہ آدم کو جو اللہ کا خلیفہ اور مقرب تھا۔ جب اسی وقت سجدہ نہ کیا تو آج اس خاک کے ڈھیر کو کیا سجدہ کرے گا۔؟

حضرت نوح نے بہتیرا سمجھایا۔ مگر میں نے ایک نہ مانی اور مانتا بھی کیسے ذرا آپ ہی فیصلہ کیجئے جو شخص آدم کی زندگی اور ان کے تقرب کو دیکھ کر بھی سجدہ کرنے کا روادار نہ ہوا وہ ایک بے جان خاک کے ڈھیر کے سامنے کیونکر جھک سکتا ہے؟

میرا جواب سن کر حضرت نوح مایوس ہو گئے اور میں نے بھی اس بحث کو طول دینا مناسب نہ سمجھا اور خاموش ہو گیا۔ مگر اس واقعہ سے آپ نے یہ اندازہ کر لیا ہوگا کہ اللہ میاں مجھے معاف کرنا چاہتے تھے۔

میرے مشہور کارناموں کی تفصیل

یہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ اگر اپنی زندگی کے تمام واقعات کو تفصیل کے ساتھ لکھوں تو دفتر کا دفتر بن جائیگا اور پھر اس کا شائع ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ اس واسطے اپنی زندگی کی ابتداء سے آج تک کے مشہور کارناموں کی مختصر فہرست لکھ دینا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ امید ہے کہ اسی سے بہت کچھ نتیجہ اخذ کر لیا جائے گا۔

یہ تو بتا چکا ہوں کہ جنت سے حضرت آدم اور حوا کو خارج کرانے میں میرا ہاتھ تھا یہ بھی لکھ چکا ہوں کہ حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کو میں نے ان کے سگے بھائی سے قتل کرا دیا اور یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ حضرت ادریس کی امت کو بت پرستی سکھا چکا ہوں اور آن سے پہلے قابیل کے زمانہ میں آتش پرستی کی ایجاد کرنے والا بھی میں ہوں۔

حضرت نوح کی قوم کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ نوح کو خوب ستائیں اور اس کا انجام حضرت نوح کی پریشانی اور تمام عالم کی غرقابی ہوا۔

قوم عاد و ثمود کو حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ کی بددعا کے پھندے میں غارت کرایا نمرود کو حضرت ابراہیمؑ کے خلاف بھڑکا کر انہیں آگ میں زندہ ڈالنے کا مشورہ دیا حضرت لوط علیہ السلام کی امت کو خلاف فطرت افعال میں پھنسا کر تباہی کے غار میں پہنچا دیا۔ حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کے دل میں وسوسہ تک ڈالا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کو آپس میں متفق کر کے یوسف علیہ السلام کے خلاف بھڑکایا اور انہیں ایذا دلوائی حضرت یحییٰ علیہ السلام کو امتحان خداوندی کے سلسلہ میں خوب رسوا کیا۔ فرعون کو مجبور کر کے دعوئے خدائی کا اعلان کرایا اور اسے اکسایا کہ وہ حضرت موسیٰ کا مقابلہ کرے اور اس کے بعد فرعون کو فوجوں سمیت دریا میں غرق کرایا۔ ہارون علیہ السلام کے زمانہ میں سامری کی معرفت گوسالہ پرستی کرائی اور یہ دیکھ دیکھ کر ہارون کلستے رہے۔ شداد سے خدائی کا دعویٰ کرا کے ایک جنت بنوائی اور پھر مایوس کرا کے جہنم واصل کرایا۔ قارون کو دولت کی محبت میں پھنسا کر تباہ کیا۔ سلیمان علیہ السلام کو انگوٹھی کا جھگڑے کے فتنہ میں پھنسایا یونس علیہ السلام کو مچھلی کے حوالے کیا۔ زکریا علیہ السلام کو مریمؑ سے زنا کا الزام لگا کر آرے سے دو ٹکڑے کرائے یحییٰ علیہ السلام کو ایک گنہگار عورت کے معاملہ میں بے گناہ قتل کرایا عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے ہاتھوں سخت ایذا پہنچائیں۔ ان پر طرح طرح کی تہمتیں لگائیں اور مجبور کر کے آسمان پر بھجوایا۔ تاکہ ہدایت خلق سے باز رہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ کے خلاف قریش کو ابھارا۔ اور آخر کار انہیں ہجرت کرنا پڑی۔ خلفائے راشدین کو شربت شہادت کا مزہ چکھوایا۔ یزید کو اہلبیت نبوی کے قتل پر آمادہ کر کے اپنی ہی کی پیاس بجھائی۔ اس کے علاوہ ہزار ہا مقتدر بادشاہوں کے ہاتھوں کروڑوں بندگان خدا کا خون بہایا۔ بے شمار متقی اور پرہیزگاروں کو گناہ کی طرف مائل کر کے ان کی ریاضتیں ختم کرائیں۔ مسلمان بادشاہوں سے مسلمان پیغمبروں کے خلاف اور مسلمانوں سے ہندو اوتاروں کے خلاف زہر اگلوایا۔ اور کشت و خون کرایا۔ کبھی تعصب کا بھوت بن کر غیر مسلموں میں پہنچا تو کبھی اسلام خطرے میں ہے۔ کی مجسم صورت بن کر مسلمانوں کے تصور میں جا سمایا۔ اور اپنا مطلب حاصل کر لیا۔ کسی کے دماغ میں دعوائے پیغمبری کا خبط پیدا کیا

تو کسی کے خیال میں مہدیٔ آخرالزماں کی اسکیم سے کر پہنچا۔ غرض کہاں تک عرض کروں کہ میں اور میری ذرّیات جس خلوص کے ساتھ اپنا مشن چلا رہی ہے۔ اگر اسکا عشر عشیر بھی انسان کے قبضہ میں پہنچ جاتا تو پارس ہو جاتا۔

تحفظی و سماجی طب

ڈاکٹر سیتن احمد

دنیا میں پائی جانے والی تمام تہذیبوں اور مذہبوں نے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اسلام میں بھی اس کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن حکیم میں موقع بموقع جسمانی اور ذہنی طہارت کی ہدایت بار بار کی گئی ہے۔ بہت سی احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معمولات زندگی میں تحفظی اور سماجی طب کے اصولوں کو برتنے اور ان پر کار بند رہنے کی ہدایت فرمائی ہے، اور علاج و معالجہ کی بہت تاکید کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو جو طب اور معالجہ سے متعلق ہیں، محدثین نے تدوین حدیث کے مرحلہ میں علیحدہ باب اور کتاب کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے:

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

ترجمہ: دراصل علم دو ہی ہیں، دین کا علم اور بدن انسانی کا علم۔

قرآن حکیم کے مطالعہ سے بہت سی مختلف غذاؤں کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے جس میں واضح تحفظی دوائیں بھی شامل ہیں، اس میں کھجور، چقندر، مصر، لہسن، لوبان کے واضح تحفظی اثرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

طب نبویؐ کو موضوع بنا کر بہت سے علماء نے کام کیا ہے، اور اسی موضوع پر متعدد کتابیں لکھی ہیں، جن میں ابن قیم جوزی اور جلال الدین سیوطی اپنے ادوار کی نمائندگی کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے جو تحفظی تصور قائم ہوتا ہے، اس میں دو طریقے زیادہ واضح ہو کر سامنے آتے ہیں۔

۱۔ علاج بذریعہ غذا ۲۔ علاج بذریعہ دوا

۳۔ فصد کشی اور حجامت

احادیث کی کتابوں میں تقریباً ۸۴ دواؤں کا تذکرہ ملتا ہے، جن میں بعض کی افادیت کو ابتدائی مرحلہ میں طب قبول کرنے میں تامل کر رہی تھی، لیکن بعد کی تحقیقات نے اس کی افادیت تسلیم کر لی۔

حدیث نبویؐ میں وبا اور وبائی امراض کا تصور ملتا ہے، ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جس مقام پر طاعون کی وبا پھیلی ہو وہاں مت جاؤ اور اگر تم جہاں سکونت اختیار کئے ہو، وہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ "نہ جانے اور نہ بھاگنے" میں وبا کے پھیلنے سے روکنے کا ایک اہم نکتہ پوشیدہ ہے۔ اس طرح حکم دیا گیا ہے کہ اس مرحلہ میں اپنی جگہ پر قیام کرو۔ اس سے دو فائدے ہیں، ایک تو صاف اور پاکیزہ ہوا حاصل ہوگی، دوسرے طاعونی وباء کے اسباب کا تدارک ہوگا ــــ جدید میڈیکل سائنس نے واضح کر دیا ہے کہ طاعون کا جرثومہ ایک خاص اونچائی تک ہی پہنچ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام کے مریض سے گفتگو کے وقت بعض نوع کی احتیاط برتنے کا مشورہ دیا ہے، اس میں سے ایک حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے:

"جب تم کسی کوڑھی سے بات کرو تو اپنے اور اس کے درمیان ایک سے دو نیزہ کے برابر فاصلہ رکھو"

جدید تحقیقات سے یہ بات منکشف ہو چکی ہے کہ جب جذام کا مریض بات کرتا ہے تو اس کے منہ سے نکلنے والی سانس میں بیماری کے جراثیم ہوتے ہیں، جو کہ مخاطب کی ناک یا منہ کے راستہ سے داخل ہو کر اس کو بیمار کر سکتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: (مفہوم)

"گردے (Kidney) کی جان اس کی Pelvis میں ہے، اگر اس میں خرابی ہو جائے تو یہ گردے والے کے لئے بہت اذیت کا باعث ہے، اس کا علاج اسے پانی اور شہد سے کرو"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو معالجہ میں برت کر اس کے نتائج دیکھے جا سکتے ہیں۔

کسی بچے کے سوزش حلق (ٹونسل) میں سوجن، درد اور سوزش پیدا ہو گئی، اس وقت کی خواتین نے اپنے انگوٹھے سے علاج کرنا چاہا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مفہوم)

"بچوں کو ایسے طریقوں سے عذاب نہ دو، جبکہ تمہارے لئے قسط موجود ہے"

یہ اور اسی طرح کے متعدد اطلاعات اور ارشادات نبویؐ احادیث کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔

بات کو مختصر کرتے ہوئے عرض کیا جائے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے امراض سے بچا جا سکتا ہے، اور اگر مرض ہے تو اس سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سائنسی تحقیقات کی روشنی میں ادویہ نبویؐ کا جائزہ لیا جائے اور طریقۂ علاج محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کیا جائے۔ ہمارا ایمان یہ ہونا چاہیئے کہ آج جو دوا جدید تحقیقات کی میزان پر پوری نہیں اترتی، اور کل کی تحقیقات انشاء اللہ اس کی افادیت ضرور تسلیم کر دے گی!!!

اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں دو روزہ حفظانِ صحت و طب سماجی پر نیشنل کانفرنس میں حکیم سید احمد خاں کے مقالہ کی تلخیص۔

●●

ضرورت رشتہ

نام ______

پتہ ______

ٹوکن انعامی پیکیش نمبر ۲۳

نام ______

پتہ ______

دستخط ______

داستانِ ابلیس

علامہ کمال الدین الدمیری رحمہ

عجائب القصص میں عبدالواحد بن مفتی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک آگ پیدا فرمائی۔ اس آگ میں نور بھی تھا اور ظلمت بھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا۔ اور آگ سے جنّات کو۔ باقی دھوئیں سے شیطان (دیو) وغیرہ کو پیدا کیا۔ قاضی مجیدالدین حنبلی نے تاریخ القدس والخلیل میں آیت وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ کی تفسیر کے سلسلے میں حضرت وہب بن منبہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نارِ سموم پیدا کیا۔ اور یہ ایسی آگ تھی جس میں دھواں نہ تھا۔ اس آگ سے اللہ تعالیٰ نے جن کو پیدا کیا۔ اللہ کے قول وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ کے یہی معنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس جان سے ایک عظیم مخلوق پیدا فرما کر اس جان کا نام مارج رکھا اور اس کے لئے ایک بیوی مرجہ نام کی پیدا فرمائی۔ اس طرح اس ایک جوڑے سے جنّات کی افزائش نسل ہوئی اور پھر قبیلے کے قبیلے بن گئے۔

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ جب ان جنّات اور شیاطین کی تعداد سیکڑوں ہوگئی اور انہوں نے زمین پر فتنہ وفساد پھیلانا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کیلئے ایک نبی کو بھیجا۔ اور یہ سب سے پہلے نبی تھے جن کا نام عامر بن عمیر بن الجان تھا لیکن جنّات نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کے بعد دوسرے نبی ضائق بن مائق ابن الجان کو مبعوث کیا گیا۔ ان کو بھی جنّات نے شہید کر دیا۔ اس طرح لگاتار ۸۰۰ نبی جنّات میں مبعوث کئے گئے اور تمام کے تمام ان کے ہاتھوں شہید ہوئے یہ ۸۰۰ نبی ۸۰۰ سال میں بھیجے گئے یعنی ہر سال اللہ تعالیٰ نے ایک ایک نبی مبعوث فرمایا لیکن جنوں کی سرکشی اور بدکرداری کا خاتمہ نہ ہو سکا۔ (الانجسی الجلیل)

۸۰۰ سال کی لمبی مدّت میں جب جنّات سرکشی اور بدکرداری سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے آسمان پر رہنے والے جنّات کو زمین پر رہنے والے جنّات کے قتلِ عام کیلئے بھیجا۔ اور اس لشکر کا امیر ابلیس کو بنایا اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"غرض جنّات نے جب نبیوں کے احکامات کی خلاف ورزی کی تو اللہ تبارک تعالیٰ نے آسمان پر رہنے والے جنّات کو حکم دیا کہ تم زمین پر جا کر وہاں رہنے والے جنّات کو قتل کر دو اور ابلیس کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا۔ ابلیس کی اس فوج نے زمین پر آنے کے بعد قتلِ عام شروع کر دیا۔ جنّات بھاگ پڑے اور ایک مقام پر پناہ گزین ہو گئے لیکن وہاں آگ آ کر ان کو جلا گئی۔ اس طرح زمین پر ابلیس اور اس کی فوج آباد ہو گئی۔ ابلیس نے اس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ اس سے پہلے شاید کبھی نہ کی تھی۔

راندۂ درگاہ کے بعد ابلیس کا مسکن زمین ہو گیا۔ اور یہاں اس نے اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ چھوڑا جہاں اس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ اس کی یہ عبادت اور ریاضت دیکھ کر فرشتے حیرت میں پڑ گئے اور پھر فرشتوں کی سفارش پر ابلیس کو آسمان پر بلا کر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں شامل کر لیا۔ پھر رضوان علیہ السّلام کی سفارش پر جنّت میں بھی ابلیس کا داخلہ ہو گیا۔

ابلیس کے ہاتھوں زمین پر جنّات کے قتلِ عام کے بعد کچھ جنّات روپوشی کی وجہ سے بچ گئے۔ اور دھیرے دھیرے پھر ان کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ پھر سیکڑوں کی تعداد میں ہو گئے۔ اور پھر وہی فتنہ فساد زمین پر برپا کیا۔ فرشتے اور ابلیس ان جنّات کے حالات سے باخبر تھے۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ مجھے ان شریر اجنّہ کی ہدایت کیلئے پھر سے زمین پر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو اجازتِ ربّانی سے ابلیس فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ پھر سے زمین پر وارد ہو گیا۔ اور اس بار اس نے اس شدّت سے جنّات کا قتلِ عام کیا کہ تمام اجنّہ سے زمین پاک ہو گئی۔ اور بہت تھوڑے پہاڑوں وغیرہ میں چھپ کر ابلیس اور اس کے ساتھیوں سے جان بچا سکے۔

عجائب القصص میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ابلیس نے لوحِ محفوظ پر اعوذ باللہ من الشّیطٰن الرّجیم لکھا ہوا دیکھا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دریافت فرمایا کہ اے اللہ! یہ شیطان الرجیم کون ہے۔؟ حکم ربّانی ہوا کہ ہمارا ایک بندہ ہے اور عنقریب یہ اپنے غرور اور تکبّر کی وجہ سے ذلیل وخوار ہوگا۔ ابلیس نے کہا اے اللہ مجھے اس کی صورت دکھا دے۔ تاکہ میں اس کو قتل کر دوں۔ حکم ربّانی ہوا کہ عنقریب تو اسکو

دیکھ لے گا۔

اس کے بعد شیطان کا یہ معمول بن گیا کہ وہ ہر عبادت کے بعد شیطان پر لعنت بھیجتا لیکن دھیرے دھیرے اسے اس بات پر فخر محسوس ہونے لگا کہ اس نے تمام دنیا کو اجنہ سے پاک کر دیا ہے اور پھر فخر بڑھتے بڑھتے غرور و تکبر بن گیا اور ابلیس اپنی ہستی کو مافوق الفطرت سمجھنے لگا۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ ادھر ابلیس کے دل میں یہ خیال آیا اُدھر اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کو حکم ہوا۔

إِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَإِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ۔

"میں مٹی سے ایک آدمی پیدا کرنے والا ہوں۔ جب اس میں روح پڑ جائے تو اس کو سجدہ کرنا۔

معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس حکم کے بعد زمین کو وحی سے مطلع کیا کہ:

"اے زمین میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کر رہا ہوں۔ ان میں سے بعض میرے فرمانبردار اور بعض نافرمان ہوں گے میں فرمانبرداروں کو جنت میں اعلیٰ مقام دوں گا۔ اور نافرمانوں کو دوزخ کے حوالے کر دوں گا۔"

حضرت آدمؑ کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وَاسْجُدُوْا لِآدَمَ آدم کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے حکم ربانی کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا۔ عبدالواحد بن محمد مفتی نے قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ فرشتے ۱۰۰ سال یا ۵۰۰ سال تک (دو روایت) سجدے میں پڑے رہے۔ اتنے عرصے کے بعد جب فرشتوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو ابلیس کو کھڑا پایا۔ سجدے سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے دریافت کیا۔ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ شیطان نے جواب دیا۔ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ (الخ) مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا۔ اور آدم کو مٹی سے، بھلا افضل بھی کبھی کمتر کو سجدہ کرتا ہے۔ اب شیطان دنیا میں پہلا شخص تھا جس نے حکم ربانی کی خلاف ورزی کی۔ اس لئے تمام فرشتوں نے اس پر لعنت کی اور پاداش جرم میں اللہ تعالیٰ نے اس کو راندۂ درگاہ کر دیا۔

ابلیس کا اصل نام عزازیل تھا مگر ابدی لعنت کا سزاوار قرار دے کر اس کا نام عزازیل سے ابلیس کر دیا گیا۔ اب شیطان (ابلیس) نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میری عمر دراز کر دیجائے۔ حکم ربانی ہوا کہ جا قیامت تک تجھ کو موت نہ آئے گی۔

پھر شیطان نے درخواست کی کہ اے اللہ! میں آدم کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا ہوں۔ مگر تیری عطا کے بغیر میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ حکم ربانی ہوا۔ جا ہم نے تجھے آدم پر مسلط کیا۔ اور آدم کے ہر بچے کے ساتھ تیرا بھی ایک بچہ پیدا ہوگا۔ اور بنی آدم کے دل کے لئے ہم نے تیرے مسکن بنا دیئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جنت میں داخلہ کی اجازت مرحمت فرمائی اور حکم دیا کہ شجر ممنوعہ کے قریب نہ جانا اور نہ شیطان کے دھوکے میں آنا۔ جنت میں آدم کے داخلہ سے شیطان پر مایوسی چھا گئی اور حضرت آدمؑ سے انتقام لینے کی تدبیریں سوچنے لگا

آدمؑ جنت میں تنہا تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کی تنہائی دور کرنے کیلئے اُن کی بائیں پسلی سے حضرت حوّا کو پیدا کیا۔ تو حضرت آدمؑ کی تنہائی ختم ہوگئی۔ اور انسانوں کا یہ پہلا جوڑا جنت میں عیش و آرام سے رہنے لگا۔ شیطان مردود مستقل اس فکر میں تھا کہ کسی طرح آدم و حوّا کو ورغلایا جائے۔ چنانچہ ایک دن وہ موقعہ پاکر جنت کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور اس انتظار میں رہا کہ کوئی پرانا دوست نظر آئے تو اس سے کچھ کام نکالوں۔ اتنے میں حضرت مور گھومتے ہوئے دروازے کی جانب آئے۔ شیطان نے فوراً پرانی دوستی کا حوالہ دے کر کہا کہ کسی طرح مجھے جنت میں لیجاؤ۔ مور نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ کام میرے بس میں نہیں۔ ہاں البتہ سانپ یہ کام کر سکتا ہے۔ میں اس کو بھیجتا ہوں۔

غرض کسی طرح شیطان جنت میں داخل ہوگیا۔ اور حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کو ورغلانے لگا کہ عنقریب تم ان تمام نعمتوں اور عیش و آرام سے دور کر دیئے جاؤگے اور یہ تمام چیزیں تمہارے لئے عارضی ہیں۔ کیوں کہ تم کو موت آگھیرے گی۔ اور تمہارے وجود کو ختم کر دے گی۔ اس لئے اس سے پہلے کہ تم اس نہج کو پہنچو۔ اس درخت شجر ممنوعہ کا ایک پھل توڑ کر آدھا آدھا کھالو۔ حضرت آدمؑ تو شیطان کی یہ بات سنکر اٹھ کر چلے گئے۔ مگر حوّا بیٹھی رہیں اور آخرکار وہ شیطان کے دھوکے میں آگئیں۔ شیطان نے شجر ممنوعہ کا ایک پھل توڑ کر دو حصوں میں تقسیم کیا۔ اور حضرت حوّا سے کہا کہ یہ آدھا تم کھالو اور آدھا حضرت آدمؑ کو کھلا دو۔ حضرت حوّا وہ پھل لے کر آدمؑ کے پاس گئیں اور پہلے آدھا خود کھایا اور آدھا حضرت آدمؑ کو کھلا دیا۔ حضرت آدمؑ کا پھل کھانا تھا کہ ان کے جسم سے جنت کی پوشاک اتر گئی۔ اور وہ برہنہ ہوگئے۔ مجبوراً انجیر کے پتوں سے ستر چھپانا پڑا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم، حوّا، مور، سانپ کو زمین پر اُتار دیا۔ اور ان سب کو مختلف عقوبتوں میں مبتلا کر دیا۔ کیوں کہ ان سب نے حکم خداوندی کی نافرمانی کی تھی۔ اس طرح قیامت تک آدم اور آدم کی اولاد شیطان لعین کے قبضے میں آگئی۔ لیکن اللہ کے بعض مخصوص اور نیک بندے گزشتہ زمانے میں بھی اور آج بھی اس کے شر و فساد سے محفوظ ہیں۔ کیوں کہ حکم ربانی ہے:۔

إِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغَاوِیْنَ ــــــــ میرے اطاعت شعار اور معصوم بندوں پر تیرا کوئی داؤ نہ چل سکے گا تیرے دام فریب میں تیرے متبع اور گمراہ لوگ پھنسیں گے۔

شیطان اور اس کا لشکر چونکہ مستقل اس فکر میں رہتا ہے کہ کسی طرح انسان کو گمراہ کرے اس لئے شیاطین سے ایک منٹ کی غفلت بھی انسان کو شدید ترین نقصان سے دوچار کر سکتی ہے۔ شیطان کن کن چور دروازوں سے انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے۔ ان سے واقف ہونا شدید ضروری ہے۔ دیسے تو اس

کے حملہ کرنے کیلئے بہت سے دروازے ہیں۔ لیکن چند بڑے اور خاص دروازے یہ ہیں۔

حسد و حرص

حسد اور حرص ایک ایسی خطرناک چیز ہے جس سے انسان بالکل اندھا اور بہرہ ہوجاتا ہے۔ اور اس کو آگے پیچھے کی کچھ خبر نہیں رہتی اور جس دل میں حرص وحسد پایا جاتا ہے۔ شیطان اس دل کو مضبوطی سے اپنے دام میں کرکے انسان کو تباہ وبرباد کردیتا ہے۔

روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی تیار کرچکے اور طوفان سے بچنے کیلئے کشتی میں سوار ہوگئے تو شیطان بھی موجود تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تو کیوں آیا ہے۔ شیطان نے جواب دیا۔ اس لئے کہ لوگ اصل میں تو میرے ہمراز ہیں۔ لیکن ظاہر میں یہ آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ حضرت نوحؑ نے فرمایا۔ مردود میری کشتی سے دور ہوجا۔ شیطان نے کہا کہ اس جہاں میں لوگ پانچ باتوں کی وجہ سے گمراہ اور ہلاک ہوتے ہیں۔ حضرت نوحؑ پر فوراً وحی الٰہی آئی کہ شیطان سے دو باتیں معلوم کرلو۔ باقی تین باتوں سے تمہارا تعلق نہیں۔ شیطان نے کہا کہ ان میں سے ایک حرص ہے جس کی وجہ سے آدمؑ جنت سے نکالے گئے۔ نہ وہ جنت میں ہمیشہ رہنے کی حرص کرتے۔ (یعنی شجر ممنوعہ کا پھل نہ کھاتے) اور نہ جنت سے نکلتے۔ لیکن آدمؑ نے جنت کی حرص کی شجر ممنوعہ کا پھل کھایا اور جنت سے نکالے گئے۔ دوسرے حسد ہے جس کی وجہ سے میں اللہ کے یہاں سے مردود وملعون ہوا۔ کیونکہ نہ میں آدمؑ سے حسد کرتا اور نہ راندۂ درگاہ ہوتا۔

غضب اور شہوت

غضب اور شہوت یہ دونوں چیزیں بھی انسان کو برباد وہلاک کردیتی ہیں۔ کیوں کہ غصّہ میں آدمی پاگل ہوجاتا ہے اور جوش غصّہ کی وجہ سے اس کی عقل سلب ہوجاتی ہے۔ اس لئے غصّہ کے وقت شیطان پورے زور وشور سے انسان پر حاوی ہوجاتا ہے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

زیادہ کھانا

زیادہ کھانا کھانے سے بھی شیطان کو اپنے مقصد میں کامیابی کا طاقت ور دروازہ مل جاتا ہے۔ کیوں کہ زیادہ کھانے سے شہوت پیدا ہوتی ہے اور جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے تو شیطان اس وقت پوری قوت سے حملہ کرتا ہے اور ایسے امور پر مجبور کردیتا ہے جس سے گناہِ عظیم سرزد ہوجاتا ہے۔ اور بعض دفعہ انسان بالکل برباد ہوجاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ بسیار خوری سے بچیں۔ علما اور سلف صالحین نے بسیار خوری کے بہت سے نقصانات بیان کئے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) خدا کا خوف دل سے نکل جاتا ہے۔

(۲) مخلوقِ خدا پر رحم نہیں کھاتا۔ کیونکہ وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی شکم سیر سمجھتا ہے۔

(۳) شکم سیر ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی سستی اور کبھی گرانی ہوتی ہے جس سے عبادت اور ریاضت میں خلل آتا ہے۔

(۴) طرح طرح کے جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں

سامانِ عیش وعشرت

جب کبھی شیطان کسی کے دل میں تمنا بھی سامانِ عیش وعشرت کی خواہش دیکھتا ہے تو فوراً حملہ آور ہوتا ہے۔ اس ذرا سی خواہش کو مزید بڑھاتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان کی یہ خواہش بڑھتی جاتی ہے۔ اور وہ صبح سے شام تک اسی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح اس عیش وعشرت کے سامان کو حاصل کرے۔ ظاہر ہے کہ جب اس کا دل ودماغ مستقل اس جانب مرکوز رہے گا تو وہ آخرت ودین کے بارے میں کچھ سوچ ہی نہ سکے گا جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تمام عمر اسی چکر میں ضائع ہوجائے گی کہ آج فلاں عیش کا سامان مہیا ہونے کے ذرائع ہوجائیں۔ اور کل فلاں عیش کا سامان آجائے غرض شیطان ہر وہ حربہ استعمال کرتا ہے جس سے بنی آدم کو گمراہ کرسکے۔ اور اسے عبادت وریاضت سے دور رکھ سکے۔

خواہشِ منصب

خواہشِ منصب یہ ایک ایسا چور دروازہ ہے جس کے ذریعہ شیطان انسان پر حاوی ہوجاتا ہے کہ جہاں کسی کے دل میں اس خواہش نے سر ابھارا۔ فوراً شیطان اس کے دروازے سے دل پر قابض ہوا اور پھر اس خواہش پر انسان کو اکسا اکسا کر بدترین فتنہ برپا کراتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی خواہش ہے کہ جہاں پر بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار ڈگمگا جاتے ہیں۔ بھلا کون نہ چاہے گا کہ وہ فلاں ملک کا بادشاہ، صدر یا وزیر اعظم نہ بن جائے اور جب یہ خواہش زور پکڑے گی اور شیطان اکسائے گا تو ساتھ ساتھ دل میں طرح طرح کے ہتھکنڈے بھی سجھائے گا۔ کہ فلاں شخص کو اس طرح زیر کرو فلاں کو ایسے اس راہ سے ہٹاؤ اور فلاں کو فلاں سے لڑا کر فائدہ حاصل کرو یعنی بالآخر تمام سیاسی ہتھکنڈے اپنانے پر اکسائے گا۔ اور کبھی کبھی یہ خواہش اتنی زبردست ہوتی ہے کہ منصبی افراد ہوس کا چور دروازہ کھول دیتے ہیں جس سے فائدہ اٹھا کر شیطان فوراً ایک ملک کو دوسرے ملک سے یا ایک قبیلہ کو دوسرے قبیلے سے جنگ وجدال پر آمادہ کردیتا ہے جس کا بھیانک انجام ہزاروں افراد کی موت پر ہوتا ہے اور تمام انسانی خون اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسے شخص کی جب تمام عمر خواہشِ منصب کی نذر ہوجائے گی تو ایک دن اس کو بھی موت آگھیرے گی۔ اور وہ اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوگا کہ وہ اس کے پاس نہ کوئی صالح عمل ہوگا اور نہ عبادت ہوگی۔

طلبِ زر

اور اگر کبھی شیطان کسی انسان کے دل میں مال ودولت کی خواہش دیکھتا ہے تو فوراً اپنی پوری قوت سے اس دروازے سے گھس کر اس شخص کے دل پر قبضہ کرلیتا ہے اور دن رات اس شخص کو مال ودولت حاصل کرنے پر اکساتا ہے۔ دولت ایک ایسا جال ہے جس میں پھنس کر انسان دنیا وما فیہا سے بے خبر ہوجاتا ہے اور سوائے دولت اکٹھا کرنے کے اسے اور کچھ نہیں سوجھتا اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب جائز طریقوں سے انسانوں کو دولت

نہیں حاصل ہوتی تو شیطان اس کو حرام طریقوں سے دولت حاصل کرنے کی ترکیبیں سمجھاتا ہے۔ اور انسان حرام حلال کو بھول کر دولت کے لالچ میں پڑ جاتا ہے۔ اور آخر کار بغیر کسی عمل صالح اور عبادت کے وہ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ اور شیطان کیلئے اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہوگی۔ کہ وہ ایک شخص کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہوگیا اور اس کی تمام زندگی اس نے برباد کردی۔

قارون جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا چچازاد بھائی تھا، اس قدر دولتمند تھا کہ اس کے خزانے کی چابیاں چالیس اونٹوں پر سوار ہو کر جایا کرتی تھیں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اس کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو قارون نے تمام بنی اسرائیل کے جہلاء کو جمع کرکے کہا کہ لو اب تو موسیٰ تمہارے مال پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے اور تمہیں فقیر اور تنگ دست بنانا چاہتا ہے۔ بنی اسرائیل نے جواب دیا کہ تو ہمارا آقا ہے۔ جیسا حکم ہو تعمیل کیلئے حاضر ہیں، تو قارون نے اپنے قبیلے کی ایک عورت کو جواہرات کا ایک طباق دے کر اس بات پر تیار کیا کہ وہ حضرت موسیٰؑ پر زنا کا الزام لگائے۔ اگلے دن جب حضرت موسیٰؑ وعظ کیلئے تشریف لائے تو قارون نے حضرت موسیٰؑ کی کافی ہجو کی۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے دل میں پشیمانی ڈال دی اور وہ اپنے منصوبے پر دل ہی دل میں نادم ہوگئی تو اس نے وعظ کے درمیان ہی بلند آواز سے اس منصوبے کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور کہا کہ مجھے اس کام کیلئے قارون نے تیار کیا تھا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰؑ غصہ کی وجہ سے منبر سے اُتر آئے اور آکر پہلے سجدۂ شکر ادا کیا۔ اور پھر قارون کیلئے بددعا فرمائی تو قارون حضرت موسیٰؑ کی بددعا کے سبب اپنے مال و اسباب کے ساتھ زمین میں دھنس گیا۔

وسوسہ اور الہام کا فرق

انسان جو بھی نیک یا بُرا عمل کرتا ہے تو اس کے واقع ہونے کی یہ صورت ہے کہ سب پہلے انسان کے دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے اور اس کے بعد اس عمل کیلئے رغبت پیدا ہوتی ہے اور رغبت عزم اور نیت کو حرکت میں لاتی ہے اور پھر نیت اعضاء انسانی کو حرکت دے کر اس فعل کو وقوع پذیر کرا دیتے ہیں۔ اس سے آپ وسوسہ اور الہام میں فرق اس طرح کرسکتے ہیں کہ اگر دل میں اٹھنے والا خیال نیک عمل کیلئے ہے تو یہ الہام ہے اور اگر شر یا بُرائی کی طرف مائل ہے تو یہ وسوسہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ شیطانی وسوسے سے کس طرح مدافعت کی جائے تو علماء نے اس کا سہل علاج یہ بتایا ہے کہ جب کوئی بُرا خیال دل میں پیدا ہو اور آپ کو لگے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے تو اپنے دل کو کسی دوسری طرف متوجہ کرلیں۔ لیکن بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک وسوسے سے چھٹکارا پانے کیلئے جب کسی دوسری طرف دل کو متوجہ کرتے ہیں۔ تو وہ کام بھی وسوسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے وسوسے سے چھٹکارا حاصل کرنے کا واحد طریقہ دل کو عبادت کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ کیونکہ ذکر الٰہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ہوتے ہوئے شیطان اس بات پر قادر نہیں کہ وہ آپ کے دل کو ڈگمگا سکے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی دفعیہ وسوسہ کی یہی تدبیر بیان کی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۔

"خدا سے ڈرنے والے لوگوں کو اگر شیطان مَس کرلیتا ہے تو وہ خدا کا ذکر کرتے ہیں۔ صاحب بصیرت بن جاتے ہیں۔"

حضرت مجاہد علیہ الرحمہ نے "من شر الوسواس الخناس" کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ شیطان انسان کے دل کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتا ہے لیکن جب انسان ذکر الٰہی میں لگ جاتا ہے تو وہ سکڑ کر دب جاتا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیطان نماز اور قرأت قرآن میں وسوسہ ڈالتا ہے اور مجھ میں اور میری نماز میں حائل ہو جاتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس شیطان کو خنزب کہتے ہیں اور جب تم کو معلوم ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دیا کرو۔ حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کیا تو دائمی فائدہ ہوا۔

قیس بن حجاجؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مجھ سے میرا شیطان کہنے لگا کہ آپ نے تو مجھے بہت زیادہ لاغر بنا دیا۔ حالانکہ میں جب آپ کے پاس آیا تو ایک توانا اونٹ کی طرح تھا۔ میں نے پوچھا۔ کس طرح؟ کہنے لگا جیسے جیسے آپ ذکر اللہ میں مشغول ہوتے ہیں ویسے ویسے میں لاغر ہوتا جاتا ہوں۔

بہرحال انسان کا دل خیالات کا مسکن ہے۔ اب اگر کوئی اچھا خیال جو نیکی کی طرف مائل کرے۔ وہ یقیناً منجانب اللہ ہوتا ہے۔ اور اگر بُرائی کی طرف مائل کرے تو شیطانی وسوسہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک تیسری قسم خیالات کی بہت ہی خطرناک ہے۔ جس کو عام طور پر اچھے اچھے لوگ بھی سمجھ نہیں پاتے اور شیطان اس کا فائدہ اٹھا کر فوراً گمراہی کی طرف لیجاتا ہے۔ مثلاً شیطان کسی عالم اور بزرگ ہستی کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ لوگوں کی جہالت اور غفلت پر وعظ کریں۔ اور پھر اس عالم کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ اگر نفیس کپڑے زیب تن کرکے اور ایک مخصوص انداز میں وعظ کریں۔ تو اس کا لوگوں پر کافی اثر ہوگا۔ چنانچہ وہ عالم ایسا ہی کرتا ہے چنانچہ دھیرے دھیرے یہ ان کی عادتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔ اور ان کو اپنی تکریم اور تعظیم کا شوق اور عوام و معتقدین کی کثرت اور اپنے علم و بزرگی پر غرور اور دوسروں کو حقیر سمجھنے کا مرض لگ جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ سوائے اس کے اور کیا ہوگا کہ اس عالم کی تمام محنت تکبر کی نذر ہو جائے گی۔ غرضیکہ وسوسہ کی یہ تیسری قسم اتنی خطرناک ہے کہ اس میں شیطان اچھے اچھے عالم اور بزرگ ہستیوں کو برباد کردیتا ہے۔

شیطان کا وسوسہ کس قدر خطرناک ہوتا ہے اس کا اندازہ حدیث شریف میں مذکور بنی اسرائیل کے اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ شیطان نے بنی اسرائیل کی ایک لڑکی کا گلا دبا دیا۔ لڑکی کے والدین سخت پریشان ہوئے کہ کہاں لے کیسے

علاج کرایا جائے؟ تو شیطان نے پھر ان کے دل میں بات ڈالی کہ فلاں راہب اس کا علاج کر سکتا ہے۔ چنانچہ لڑکی کے والدین لڑکی کو اس راہب کے پاس لے گئے۔ اور راہب سے لڑکی کے علاج کیلئے کہا۔ اوّل تو راہب نے علاج کو منع کیا۔ مگر والدین نے جب کافی اصرار کیا تو اس نے لڑکی کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کچھ دن بعد شیطان نے راہب کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ وہ لڑکی سے مباشرت کرے۔ کیونکہ راہب ایک عرصے سے مجرد تھا۔ اس لئے فوراً راہب یہ بدفعلی کر بیٹھا۔ جس سے وہ لڑکی حاملہ ہوگئی۔ اب تو راہب کو بڑی فکر ہوئی کہ کس طرح اس بدنامی سے بچا جائے تو فوراً شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا کہ اس لڑکی کو قتل کر دے اور اگر کوئی پوچھنے آئے گا تو کہہ دینا مرگئی۔

چنانچہ راہب نے بدنامی اور ہنگامہ سے بچنے کیلئے اس لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ اب شیطان نے لڑکی کے والدین کو بتلایا کہ اس راہب نے لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا ہے۔ والدین نے راہب سے پوچھ تاچھ کی تو وہ کوئی اطمینان بخش جواب نہ دے سکا۔ اس لئے والدین نے راہب کو لڑکی کے قصاص کیلئے پکڑ لیا۔ اب راہب بالکل پھنس چکا تھا۔ اور اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا۔ تو فوراً شیطان نے راہب سے کہا کہ یہ تمام کام میرا کیا ہوا ہے۔ اب اگر تو میری بات مانے تو میں تجھے اس مصیبت سے نجات دلا سکتا ہوں۔ راہب نے کہا ٹھیک ہے۔ جیسا کہ تم کہو۔ میں کروں گا۔ مجھے اس مصیبت سے جس طرح ممکن ہوسکے بچالے۔ شیطان نے کہا کہ اگر تو مجھے دو سجدے کرے تو تیری جان بچا دوں گا۔ راہب نے فوراً دو سجدے شیطان لعین کو کر دیئے۔ بس پھر کیا تھا فوراً شیطان نے اُسے دھتکار دیا اور کہا کہ جا اپنا کام کر میں تیری فکر میں دس سال سے لگا ہوا تھا۔

سوال اب یہ ہے کہ شیطان سے انسان خود کو کیسے بچائے؟ تو اس کی ترکیب ہم وسوسہ شیطان میں لکھ چکے ہیں کہ انسان ایسے موقعوں پر جب شیطانی خیالات آگھیریں۔ ذکر الٰہی میں مشغول ہوجائے اور شیطان کے حملہ کرنے کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں اور تمام بُرے خیالات اور مذموم صفات سے دل کو پاک کر دیا جائے کیونکہ جب دل کے تمام دروازے بند ہوں گے اور دل تمام مذموم صفات سے پاک ہوگا تو پھر شیطان دل پر تسلط نہیں جما سکے گا۔ کیونکہ ذکرِ الٰہی شیطان کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ اس لئے شیطان آپ کے سامنے سوائے ہیرا پھیری کے اور کچھ نہ کر سکے گا۔ دوسرے یہ کہ مذموم صفات کے دفعیہ کے بغیر بھی اللہ کے ذکر سے شیطان دور تو ضرور ہوجاتا ہے۔ لیکن انسان مستقل محفوظ نہیں ہوپاتا۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ ذکرِ الٰہی دل کی گہرائیوں سے کیا جائے۔ اور تقویٰ اور صفائی قلب سے آئینۂ قلب کو بالکل صاف کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر ذکرِ الٰہی دل کی گہرائیوں اور دنیا کو بھلا کر نہ کیا جائے تو یہ ذکرِ الٰہی بھی از قبیل خطرہ ہوتا ہے اس لئے کہ دل پر اس کو پورا قابو نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ شیطان کو بھی دفع نہیں کر سکتا۔ اس لئے دفعیہ شیطان کیلئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ سب سے پہلے انسان قلب کی صفائی کرے اور وہ تمام راستے بند کرے جس سے دل میں دنیا کی کسی بھی چیز کی خواہش نہ پیدا ہوسکے۔ اور ذکر الٰہی کو اپنے دل پر ایسے تسلط سے جمالے کہ شیطان کیلئے کوئی گوشہ خالی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ۔ الآیۃ، میں ذکرِ الٰہی کو دافع شیطان صرف اہل تقویٰ کیلئے ہی فرمایا ہے۔ کیونکہ جب انسان کے دل میں کوئی خواہش کوئی شیطانی غذا یا صفات ذمیمہ (حسد، حرص، طلبِ زر، طلبِ جاہ وغیرہ وغیرہ) نہ ہوں گی تو ایسی صورت میں شیطان ذکرِ الٰہی سے بھاگ جائے گا۔ اور اس طرح ذکرِ الٰہی دل کے چاروں طرف پھیل کر اس کو ایسے محصور کر لے گا کہ پھر اس میں شیطان کا گزر ناممکن ہوجائے گا۔

بہرحال جہاں شیطان کے دفع کیلئے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ہے وہاں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دعائیں اس کے دفعیہ کے لئے منقول ہیں۔ حضرت محمد بن واسع ہر دن فجر کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ سَلَّطْتَ عَلَيْنَا عَدُوًّا بَصِيرًا بِالْعُيُوبِ يَرَانَا هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا نَرَاهُمْ۔ اللّٰهُمَّ فَآيِسْهُ مِنَّا كَمَا آيَسْتَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ وَقَنِّطْهُ مِنَّا كَمَا قَنَّطْتَهُ مِنْ عَفْوِكَ وَبَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْمَتِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ایک دن شیطان حضرت محمد بن واسع کو مسجد کے باہر ملا۔ اور کہنے لگا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں کہ میں کون ہوں۔ حضرت واسع نے فرمایا۔ نہیں میں نہیں جانتا۔ بتا تو کون ہے۔ وہ کہنے لگا میں ابلیس ہوں۔ اور تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ یہ دعا جو آپ پڑھتے ہیں کسی اور کو نہ بتانا۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے مزاحمت نہ کروں گا۔ حضرت واسع نے فرمایا کہ میں کسی کو اس دعا کے پڑھنے سے نہیں روکوں گا۔ جو تجھ سے ہوسکے وہ کر لے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن لیلیٰ سے روایت ہے کہ ایک ابلیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی حالت میں آگ کی ایک مشعل لیکر کھڑا ہوجایا کرتا تھا اور قرأت و استغفار سے بھی دفع نہ ہوا کرتا تھا۔ آپ کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ یہ دعا پڑھیں۔

"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو پڑھا تو اس ابلیس لعین کی شمع بجھ گئی اور وہ اُلٹے منہ زمین پر گر پڑا۔

سحر لفظ سحر کے لغت میں اصل معنیٰ امر مخفی اور پوشیدہ چیز کے ہیں۔ اور عملی اصطلاح میں ایسے حیرت انگیز اور عجیب و غریب امور کا نام ہے۔ جن کے وجود میں آنے کے اسباب پوشیدہ ہوں۔ امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لفظ سحر کے

متعلق فرمایا ہے کہ:

"لفظ سحر کے معنی شریعت میں ایسے امور کیلئے مخصوص ہے جنکا سبب پوشیدہ ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف سمجھ میں آنے لگے۔"

حقیقت سحر

تمام علماء اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے۔ اور اپنے اندر مضر اثرات رکھتا ہے اللہ جل شانہٗ نے سحر میں اپنی قدرت کاملہ اور مصلحت سے ایسے مضر اثرات رکھ دیئے ہیں جیسے کہ زہر وغیرہ میں۔ بہرحال سحر ایک حقیقت ہے اور اس کے اثرات بھی بہت تیزی سے اثر کرتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ سحر بذات خود قدرت الٰہی سے بے نیاز ہو کر مؤثر بالذات ہے۔ اور اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے یا سوچتا ہے تو ایسا سمجھنا اور سوچنا کفر ہے۔

سحر کیا ہے؟

اللہ جل شانہٗ کا واسطہ ترک کر کے پوشیدہ اسباب کے ذریعہ عجیب وغریب امور پر قدرت حاصل کرنے کا نام سحر ہے۔ دنیا میں سحر کے بہت سے طریقے ہیں۔ جن کے ذریعہ خلاف عادت امور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایسے امور ایک تو روحانیت سے متعلق ہیں۔ مثلاً جنات وشیاطین یا وہ ارواح جو جسم سے علیحدہ ہو چکی ہوں۔ ان کو مسخر کر کے مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے یا تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی ایک خاص ترکیب یا مختلف حالتوں کے اجتماع یا صورت نوعیہ کے خواص کی بنا پر ظاہر ہوتی ہیں۔

بہرحال سحر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ لیکن عام طور پر دنیا میں دو طرح کے طریقے ہیں۔

(۱) کلدانی اور (۲) دوسرا بابل۔

معجزہ اور سحر کے درمیان فرق

سحر اور معجزہ کے درمیان یہ فرق ہے کہ معجزہ براہ راست صرف اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو کہ بغیر کسی اسباب کے ظہور میں آتا ہے اور اس کا کوئی اصول طریقہ یا وقت نہیں ہوتا اور نہ کسی فن کی طرح پڑھایا سکھلایا جاتا ہے۔ کہ نبی ہر وقت اس کو دکھلانے کی صلاحیت رکھتے۔ سوائے اس کے کہ ایک نبی کی صداقت کیلئے وجود پذیر ہوتا ہے اور نبی مخالفین کو بطور صداقت جب کبھی پیش کرنا چاہتا ہے تو پہلے خدا کی طرف رجوع (دعا وغیرہ) کرتا ہے۔ تب خدا کی طرف سے نبی کو معجزہ دکھلانے کی قوت عطا کی جاتی ہے۔ جب کہ سحر اور جادو مستقل ایک فن ہے اور یہ فن باقاعدہ سکھلایا اور بتلایا جاتا ہے اور جس کے جاننے والے اس کو مقررہ اصول وقوانین کی پابندی کر کام میں لا کر کسی بھی وقت کہیں بھی کر سکتا ہے اور یہ فن ایک انسان دوسرا انسان کو سکھلا سکتا ہے۔ حالانکہ اس کے اسباب بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس فن کے ماہر اس سے واقف ہوتے ہیں۔

سحر شریعت کی نظر میں

فقہائے اسلام نے سحر کے بارے میں لکھا ہے کہ جن امور میں شیاطین اور ارواح خبیثہ اور دیو سے مدد لی جائے اور ان کو حاجت روا سمجھ کر منتروں وغیرہ سے ان کو مسخر کر کے کام لیا جائے تو وہ شرک کے برابر ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہے اور اس کے علاوہ جن امور میں دوسرے طریقہ استعمال کئے جائیں اور ان سے دوسروں کو تکلیف اور نقصان پہنچے تو ان کا کرنے والا بھی گناہ کبیرہ کا اور امور حرام کا مرتکب ہوگا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

"ہلاک باتوں سے بچو۔ یعنی شرک اور جادو سے۔"

فتح الباری میں علامہ عسقلانی نے لکھا ہے کہ:۔

"علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے اور اتفاق رائے سے کبائر میں سے ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سات ہلاک چیزوں میں شمار کیا ہے۔ اور بعض صورتیں سحر کی کفر ہیں۔ اور بعض صورتیں کفر تو نہیں ہیں۔ مگر سخت گناہ ہیں۔ پس اگر سحر کا کوئی قول یا عمل کفر کا مقتضی ہے تو وہ کفر ہے۔ ورنہ نہیں۔ بہرحال سحر کا سیکھنا سکھانا قطعاً حرام ہے۔"

بہت سی معتبر تواریخ میں لکھا ہے کہ نمرود کے زمانے میں حکمائے بابل نے چند ایسے حیرت انگیز اور عجیب طلسم بنائے تھے کہ عقل اور ذہن کی رسائی ان تک دشوار تھی۔ وہ چند طلسم یہ تھے۔

(۱) کلدانیوں نے تانبہ کی ایک بطخ بنائی تھی جس کی خاصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر میں داخل ہوتا تو وہ خود بخود بولنے لگتی جس سے شہر کے نگہبان سمجھ جاتے کہ شہر میں کوئی چور یا جاسوس گھس گیا ہے اور وہ تلاش وجستجو کے بعد اس کو پکڑ لیتے تھے۔

(۲) گمشدہ چیزوں کیلئے ایک نقارہ بنایا تھا۔ جب کبھی کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی تو وہ اس نقارہ پر چوٹ مارتا۔ تو یہ نقارہ اس کو اس کی گمشدہ چیز کے بارے میں بتلا دیتا کہ جاؤ فلاں جگہ ہے یا فلاں کے پاس ہے۔

(۳) ایک ایسا عجیب وغریب حوض بنایا تھا جس میں مختلف قسم کے شربت ڈالے جاتے تھے۔ لیکن جو شربت جس کو درکار ہوتا تھا۔ وہ اس حوض سے حاصل کر لیتا تھا حالانکہ تمام مشروبات ایک ساتھ ڈالتے تھے۔ یہ حوض جشن وغیرہ کے موقعوں پر استعمال میں لایا جاتا۔

(۴) ایک آئینہ ایسا بنایا جو کہ غائب کا حال بتاتا تھا کہ وہ کہاں اور کس جگہ یا کس حال میں ہے۔

(۵) نمرود کے محل کے باہر ایک ایسا پیڑ لگایا جس کا سایہ لوگوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہتا تھا یعنی اگر آدمی زیادہ ہو گئے تو پھیل کر سب پر سایہ کر لیتا تھا اور جب آدمی کم ہو جاتے تھے تو سکڑ کر بقدر ضرورت ہو جاتا تھا۔

(۶) ایک ایسا تالاب بنایا جو کہ ایک چیز کے دو دعویدار ہونے پر ان کے مابین فیصلہ کرتا تھا یعنی اگر کسی ایک چیز کے دو دعوے دار ہوتے تو وہ دونوں سے

اس تالاب میں اتر جاتے جو حقدار ہوتا پانی اس کی ناف تک آتا اور جو جھوٹا ہوتا وہ اس میں ڈوب کر مر جاتا۔

سحر اور اس کا علاج

اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہے تو مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر عورت کے گلے میں ڈال دیں۔

کلمات یہ ہیں۔

فلما رأینہ أکبرنہ الی قولہ کریم اور فلما ألقوا قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر الی قولہ تعالیٰ المجرمون ۔

لیکن یہ عمل طالع عمل میں ہونا چاہیئے۔ لکھنے کے بعد اگر بتی سے دھونی دے کے اس عورت کے گلے میں ڈال دیں۔

اگر بیوی کی نظر میں شوہر کتا، یا خنزیر نظر آتا ہو اور وہ اس سے شدید نفرت کرتی ہو تو سات کھجور یا انجیر پہ اسمار قمر لکھ کر بیوی کو کھلائیں اور اس کے گلے میں سورۂ یوسف زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر ڈال دیں۔

اگر عورت شادی کی خواہش مند ہو تو ایک کاغذ پر سورۂ الم نشرح سات مرتبہ لکھ کر خیبناك لاناظرین سات مرتبہ لکھیں اور اس کے بعد آیت بطلان سحر قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر سیبطلون تک لکھ کر یہ عزیمت اس کے نیچے لکھیں اور اس عورت کے سر پا ومن کان میتا فاحیینا ٭ سات مرتبہ پڑھیں۔

جس کنواری لڑکی کا کہیں سے رشتہ نہ آتا ہو تو اس کے لئے پوری سورۃ رحمٰن جمعہ یا پیر کے دن ایک کاغذ پر لکھیں اور اس کے نیچے لڑکی کا نام مع والدہ کے نام کے لکھ کر یہ عبارت لکھ دیں۔

یا جماعۃ الرجال سلبت عقولکم کتسلیب ذا القیت علیکم محبۃ وحنانا وتخیلا وعشقا وتخیلا وعشقا وتخیلا لا طاقۃ لکم بالجلوس ولا للقعود حتی یتزوجھا احد منکم واطلت تعطیلھا ولا تتزوجھا باعلمانیہ حرکوا الارواح الروحانیۃ الساکنۃ فی قلوب الاجنبین فینظروا الی فلانۃ فیصر نھا فی أعینھم کالشمس المنیرۃ او کنظر زلیخا الیوسف علیہ السلام

یہ عبارت سات مرتبہ لکھی جائے اور اس کے بعد آیۃ بطلان السحر قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر آخر تک لکھ کر ساعت عطارد میں لکھ کر غسل کے پانی میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر شادی ہو جائے گی۔

اگر کوئی مرد اپنے گھر والوں سے نفرت کرتا ہو اور ان سے بھاگتا ہو تو عسی اللہ ان یجعل بینکم و حیثو تک اور آیت بطلان السحر (جو اوپر بتلا چکے ہیں) سات مرتبہ کسی برتن پر لکھیں اور اسے بارش کے پانی سے دھو کر وہ پانی مرد کو پلائیں۔

اگر کسی عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو سورۂ واقعہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اتنے لمبے دھاگے کے ساتھ ڈالیں کہ وہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام اور آیت بطلان سحر کسی برتن پر لکھ کر پانی سے دھو کر عورت کو آفتاب طلوع ہونے کے وقت سات دن تک پلائیں اور اس کے سر پہ آیت بطلان سحر ستر مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

اور جس عورت کے صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں تو سورۂ نجم کسی برتن پر لکھ لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی سے بدھ کے دن غسل کرائیں اور اس کے سر پر پوری سورۂ انبیا اور آیت بطلان سحر اور اسماء قمر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

اور اگر دلہن دولہا سے نفرت کرتی ہو تو ایک کاغذ پر سورۂ یوسف لکھیں اور آیت فلما رأینہ أکبرنہ کو سات مرتبہ لکھیں اور اس کتابت کو اس کے سر پہ ماریں اور اس کے بعد کسی چیز پہ ومن کل شیئ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون تک لکھ کر پلائیں۔

اگر کوئی عورت ہمبستری سے نفرت کرتی ہو تو امرأۃ نوح وامرأۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین ستر مرتبہ لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی کو شہد سے میٹھا کر کے سات دن تک پلائیں۔

سحر و جادو کے لئے مندرجہ ذیل عمل اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پہ دم کر کے سحر والے مریض کو پلائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارك وسلم. بیری بیری کو اڑ باندھ ہوں دسوں دعا بیری اُٹھے بجری جائے سب جگہ سمائے ٹونہ جادو سب دور ہو جائے جو ٹونہ جادو ہو کرائے الٹ پلٹ وہاں کا وہاں پڑ جائے جو کرے سو سوئے بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا۔

سورہ فلق اور سورۂ ناس' ان دونوں نقش کو زعفران سے لکھ کر اور عطر میں بسا کر سحر زدہ کے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

نقش سورۂ فلق

۲۱۵۸	۲۱۶۱	۲۱۶۴	۲۱۵۰
۲۱۶۳	۲۱۵۱	۲۱۵۷	۲۱۶۲
۲۱۵۲	۲۱۶۶	۲۱۵۹	۲۱۵۶
۲۱۶۰	۲۱۵۵	۲۱۵۳	۲۱۶۵

۷۸۶

نقش سورۂ ناس

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

سورۂ فلق اور سورۂ ناس گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر کڑوے تیل پر دم کر کے سحر والے مریض کی آنکھ، ناک، کان اور بیسوں ناخنوں پر ملیں۔

(بقیہ ص۱۴ پر)

تاریخ ابلیس

شبیر حسن چشتی نظامی

ابلیس فرشتوں کی صف میں

ابلیس چونکہ عبادت الٰہی کا دلدادہ تھا اس کا کل وقت عبادت میں گزرتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو آسمان پر بلا لیا۔ فرشتے اس کی عبادت دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ فرشتوں نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ ایسا عبادت گزار اور فرماں بردار بندہ فرشتوں میں شامل کئے جانے کے لائق ہے۔ حق تعالیٰ نے فرشتوں کی درخواست منظور فرما کر ابلیس کو فرشتوں کی جماعت میں شامل کر لیا۔ ابلیس ایک ہزار سال تک پہلے آسمان پر رہا۔ عبادت کا ذوق و شوق چونکہ روز افزوں تھا۔ حق تبارک و تعالیٰ نے اس کو ترقی عطا فرما کر دوسرے آسمان پر اٹھا لیا۔ یہاں بھی عبادت کرتا رہا۔ پھر وہاں سے اسے تیسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ غرض اسی طرح عبادت کرتے کرتے اور ترقی حاصل کرتے کرتے ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔ رضوان علیہ السلام کی سفارش پر ابلیس کو جنت میں داخلہ کی اجازت مل گئی۔ اور شیطان بصد اعزاز و احترام جنت میں رہنے لگا۔ ابلیس جنت میں پہنچ کر بھی عبادت کرتا رہا۔ فرشتوں کی تعلیم و ارشادات کے فرائض انجام دیتا رہا۔ ابلیس کے درس و خطابت کی یہ شان تھی کہ عرش کے نیچے یاقوت کا منبر بچھایا جاتا تھا۔ سر پر نور کا چھترا فضا میں لہراتا تھا۔

زمین پر پھر جنات کا عمل دخل

ابلیس کے ہاتھوں قتل عام سے بچ کر تھوڑے بہت پہاڑوں میں روپوش ہو کر بچ گئے تھے۔ اس واقعہ کے ایک طویل عرصہ کے بعد پھر زمین پر آکر آباد ہو گئے۔ کچھ دنوں تک تو وہ راہ راست پر قائم رہے۔ خدا کی اطاعت کرتے رہے۔ مگر چونکہ ان کی فطرت میں کفر و تمرد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ پھر خدا سے باغی ہو گئے اور زمین پر فتنہ و فساد برپا کرنے لگے۔

جنات کی ہدایت کیلئے ابلیس کی آمد

فرشتے دنیا والوں کے حالات سے باخبر تھے۔ ابلیس بارگاہ الوہیت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے شریر اجنہ کی ہدایت کے لئے زمین پر جانے کی اجازت عطا کی جائے۔ ابلیس فرشتوں کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ زمین پر آگیا۔

ابلیس کے قاصدوں کا قتل

ابلیس نے زمین پر آکر انہی لوگوں میں سے ایک شخص کو اپنا ایلچی بنا کر جنوں کے پاس بھیجا۔ جنات نے اُسے قتل کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دوسرا قاصد بھیجا وہ بھی قتل کر دیا گیا۔ ابلیس کے متعدد قاصد قتل ہو گئے۔ ایک قاصد کسی طرح جان بچانے میں کامیاب ہو سکا۔ اس نے اس شریر قوم کے پورے حالات بیان کئے۔ ابلیس نے حق تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی۔ فرشتوں کی ایک بھاری جمعیت اس کی مدد کیلئے آگئی۔ فرشتوں کی فوج نے جنات کا اس قدر قتل عام کیا کہ ساری دنیا خالی ہو گئی۔ بہت تھوڑے سے پہاڑوں میں چھپ کر جان بچانے میں کامیاب ہو سکے۔ جنات سے زمین پاک ہو جانے کے بعد حق تعالیٰ نے ابلیس کو زمین کی خلافت عطا فرمائی۔ اب تو اس کی یہ حالت تھی کہ وہ کبھی زمین پر عبادت کرتا نظر آتا، کبھی ساتویں آسمان پر کبھی جنت میں۔

لوح محفوظ کی تحریر اور فرشتوں کا غم

اسی دوران میں فرشتوں کی ایک جماعت کی نظر لوح محفوظ پر پڑی تو لکھا نظر آیا کہ عنقریب "اللہ کا ایک مقرب" بندہ ابدی لعنت میں گرفتار ہونے والا ہے۔ فرشتے اس تحریر کو پڑھ کر گھبرا گئے۔ گھومتے پھرتے ابلیس کے پاس پہنچے تو چہروں پر غم و فکر کے آثار نمایاں تھے۔

ابلیس نے پوچھا کیا بات ہے کیوں غمگین ہو؟۔

فرشتوں نے لوح محفوظ کا مضمون سنا کر ابلیس سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ کی دعا کی برکت سے یہ بلا ہم پر نازل نہ ہو..... ابلیس نے جواب دیا کہ یہ تحریر تمہارے متعلق نہیں ہے یہ تحریر بہت عرصہ ہوا میری نظر سے بھی گذر چکی ہے۔

عجائب القصص میں ہے کہ ایک روز ابلیس کو لوح محفوظ پر

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" لکھا نظر آیا' تو اس نے حیرت و استعجاب سے حق تعالیٰ سے دریافت کیا شیطان الرجیم کون ہے؟ حکم ہوا وہ بھی ہمارا ایک بندہ ہے جس کو میں نے ہر طرح کی نعمتوں سے نواز رکھا ہے' مگر غرور و تکبر کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو جائے گا۔ ابلیس نے کہا یا الٰہی مجھے اس بندہ کی صورت دکھا دے میں اُسے قتل کر ڈالوں گا' حکم ہوا ہاں تو بھی اُسے دیکھ لے گا۔ اس کے بعد شیطان کی یہ حالت تھی کہ وہ سجدہ میں خود شیطان پر لعنت بھیجا کرتا تھا

تکبر عزازیل را خوار کرد

جنات کے وجود سے زمین کا پاک ہو جانا کوئی معمولی کارنامہ نہ تھا جس پر فخر نہ کیا جا سکتا ابلیس بھی اس کارنامہ سے مغرور ہو گیا' اور وہ اپنی ہستی کو مافوق الفطرت ہستی تصور کرنے لگا۔ حق تعالیٰ عالم الغیب ہے اس سے کوئی ظاہر اور مخفی بات پوشیدہ نہیں۔ اِدھر ابلیس کے دماغ میں انانیت کا تصور آیا اُدھر فرشتوں کو حکم ہوا۔

إِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ'

میں مٹی سے ایک آدمی پیدا کرنے والا ہوں' جب اس میں روح پڑ جائے تو اس کو سجدہ کرنا'

فرشتوں کو جب ارادہ الٰہی کا علم ہوا' انہوں نے جنات پر آدم کو قیاس کرتے ہوئے جواب دیا۔

اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ'

فرشتوں کو چونکہ معصیت اور شر و فساد پسند نہ تھا' اس لئے انہوں نے یہ بھی کہا ہم تیری تسبیح و تحمید و تقدیس بیان کرتے ہیں۔

فرشتوں کو مصلحتِ الٰہی کا علم نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اسی مصلحت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرشتوں سے کہا۔ "إِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ" (جن باتوں کا مجھے علم ہے وہ تم نہیں جانتے) فرشتے اس بات سے بے خبر تھے کہ ابلیس کا دماغ غرور و نخوت سے لبریز ہو چکا ہے۔ اور اب وہ عزازیل پہلا سا عزازیل نہیں رہا۔

حضرت آدم کا خمیر اور زمین کا واویلا

معارج النبوت میں ہے کہ حق تعالیٰ نے اس گفتگو کے بعد زمین کو وحی بھیجی۔

اے زمین با تو خلقے موجود می سازم کہ بعضے از ایشان اطاعت فرمان کنند' و بعض عصیان ورزند مطیعاً نرا در بہشت و عاصیان را بہ آتش دوزخ سپارم۔!!

اے زمین تجھ سے ایک مخلوق پیدا کر رہا ہوں' اس میں سے بعض میرے فرماں بردار اور اطاعت شعار ہوں گے اور بعض میرے احکام کی نافرمانی کریں گے۔ اطاعت شعاروں کو بہشت میں جگہ دوں گا اور گنہگاروں کو دوزخ کے حوالے کر دوں گا۔

زمین فرمانِ الٰہی سنتے ہی تھرّا گئی' اور عرض گزار ہوئی' الٰہی مجھ میں تیری دوزخ کی آگ برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت جبرائیلؑ کو حکم ہوا جاؤ ہر قسم کی زمین کی ایک مشت خاک لے آؤ۔ حضرت جبرائیلؑ زمین پر آئے۔ زمین نے خداوند وحدہٗ کی قسم دے کر حضرت جبرائیلؑ کو مشتِ خاک لینے سے منع کر دیا' پھر حضرت اسرافیل آئے ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ تیسرے نمبر پر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ انہوں نے زمین کے نالہ و شیون کی کوئی پرواہ نہ کی اور حکم آلٰہی کی تعمیل کر کے واپس چلے گئے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے اپنے یدِ قدرت سے آدم کا پتلا تیار کیا۔

حضرت آدم عالم وجود میں

جس وقت آدم کے جسم میں حکم الٰہی سے روح داخل ہوئی اور آنکھوں میں قوتِ بینائی پیدا ہوئی تو عرش پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا نظر آیا۔ آدم محمد رسول اللہ کا نام دیکھتے ہی سوچ میں پڑ گئے۔ دریافت کیا کہ الٰہی محمد رسول اللہ کس کا نام ہے۔ حکم ہوا یہ میرے ایک پیغمبر کا نام ہے تیری اولاد میں سے پیدا ہوگا۔ اگر کبھی تم سے کوئی خطا سرزد ہوگی اس کے وسیلے سے تمہاری خطا اور لغزش کو معاف کر دوں گا۔ اور تم سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ یہ سن کر آدمؑ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مناسب تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کے حق میں شفیع اور وسیلہ ہو۔ مگر یہاں تو معاملہ برعکس ہے۔ آدمؑ کے دل میں یہ خیال آتے ہی جبرائیل کو حکم ہوا کہ جاؤ آدمؑ کے دل سے اس خیال کے مادے کو نکال دو ورنہ یہ چیز آدم کی تباہی کا باعث ہوگی۔ جبرائیلؑ نے آدم علیہ السلام کا سینہ شق کر کے اس خیال کا نصف مادہ نکال کر جنت میں دفن کر دیا۔ نصف باقی رہ گیا۔ مدفون مادہ سے وہی شجرۃ الخلد پیدا ہوا جو جنت سے آدم کے اخراج کا سبب بنا اور بقیہ نصف سے نفس مادہ کی تخلیق ہوئی۔

شیطان کا تکبر اور حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار

فرشتے سمجھے تھے کہ طاعت و عبادت کی وجہ سے ہم ہی خدا کی ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ اور ان کا ایسا سمجھنا ایک حد تک حق بجانب بھی تھا کیونکہ اولاً ان کی تخلیق نور سے ہوئی تھی۔ دوئم مادہ کی لطافت کی وجہ سے ان میں خدا کی نافرمانی کی استعداد معدوم تھی مگر قدرت کو تو اور کچھ ہی منظور تھا آدم کو پیدا کر کے حق تعالیٰ نے ان کو وہ علم عطا فرمایا جس سے وہ سراسر محروم تھے۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّہَا ثُمَّ عَرَضَہُمْ عَلَی الْمَلٰئِکَۃِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَاءِ

مُوا مِنُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔

اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام تعلیم فرما دیئے پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کر کے پوچھا بتاؤ ان چیزوں کے کیا نام ہیں۔

فرشتوں کو ان چیزوں کے اسماء کا کیا علم تھا۔ وہ صرف اسی حد تک واقف تھے جس حد تک حق تعالیٰ نے ان کو علم عطا فرمایا تھا۔ فرشتوں کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ اور انہوں نے از راہ معذرت عرض کی۔

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا " پاک ہے تیری ذات ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا آپ نے ہمیں سکھایا ہے۔

فرشتوں پر آدم کی فضیلت واضح کرنے کے بعد حق تعالیٰ کا تمام فرشتوں کو حکم ہوا۔

اسجدوا لآدم .... آدم کو سجدہ کرو۔

حکم الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا ابلیس لعین غرور و تکبر سے اکڑا رہا۔ عبدالواحد بن محمد مفتی نے قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ فرشتوں نے سو سال تک (باختلاف روایت) سجدہ میں پڑے رہے فرشتوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو ابلیس کو کھڑا پایا۔ اس کی صورت مسخ ہو چکی تھی نورانی لباس اس کے جسم سے اتر چکا تھا۔

بعد از لعنت کے بعد حق تعالیٰ نے ابلیس سے پوچھا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ تو اس نے جواب دیا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ بھلا افضل بھی کہیں مفضول کو سجدہ کرتا ہے؟

شیطان دنیا میں پہلا شخص تھا جس نے حکم الٰہی کی خلاف ورزی کی تھی اس جرم کی پاداش میں اس کے ملکوتی مراتب سلب کر لئے گئے۔ لعنت کا طوق گلے میں ڈال دیا گیا۔ خدا کی لعنت کے بعد سب سے پہلے حضرت جبرائیل نے اس پر لعنت کی پھر حضرت اسرافیل نے پھر حضرت میکائیل نے پھر حضرت عزرائیل نے اللہ کے مقرب فرشتوں کی لعنت کے بعد ساتوں آسمان کے فرشتوں نے ابلیس پر لعنت بھیجی۔

شیطان عزازیل سے ابلیس بن گیا

شیطان کا اصلی نام عزازیل تھا

ابد الآباد تک مردود ہو کر اس کا نام عزازیل سے ابلیس کر دیا گیا۔ صورت مسخ کر کے اس درجہ بھیانک بنا دی گئی کہ اگر کوئی شخص دیکھ لے تو ہیبت کے مارے مر جائے جنت میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔

فلاحی نظام اور آدم پر کامل تسلط کی درخواست

اب عزازیل عزازیل نہ تھا ابلیس تھا

اس کی تمام عمر کی عبادت ایک گناہ کی نحوست سے اکارت ہو چکی تھی شقاوت ابدیہ مقدر ہو چکی تھی۔ ابلیس نے حق تعالیٰ سے درخواست کی۔

اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۔ خدایا میری عمر دراز کر دی جائے قیامت تک مجھے موت نہ آئے حق تعالیٰ نے درخواست منظور فرمائی۔

شیطان پر یہ آفت آدم پر حسد کرنے کی وجہ سے آئی تھی شیطان نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ تیری عزت کی قسم میں آدم کی تمام اولاد کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ میرے اطاعت شعار اور معصوم بندوں پر تیرا زور نہ چل سکے گا۔ تیرے دام فریب میں تیرے متبع اور گمراہ لوگ ہی پھنسیں گے۔

آخر اس نے حق تعالیٰ سے درخواست کی۔

یارب اخرجتنی من الجنۃ من اجل آدم وانی لا استطیعہ الا بسلطانک قال فانک مسلط قال یارب زدنی قال لا یولد لہ ولد الا ولد لک مثلہ قال یارب زدنی قال صدورھم مساکنکم وتجرون مجری الدم قال یارب زدنی قال اجلب علیھم بخیلک ورجلک وشارکھم فی الاموال والاولاد ۔

اے اللہ میں آدم کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا ہوں، مگر تیری عطا کے بغیر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اللہ نے فرمایا ہم نے تجھے آدم پر مسلط کیا شیطان نے کہا کچھ اور بھی حکم ہوا! آدم کے ہر بچے کے ساتھ تیرا بھی ایک بچہ پیدا ہوگا۔ شیطان نے کہا یا اللہ اور کچھ اور حکم ہوا بنی آدم کے دل تمہارے مسکن بنا دیئے۔ شیطان نے اس پر بھی زیادتی چاہی حکم ہوا تجھے اختیار ہے تو اپنی پیادہ اور سوار فوج ان پر چڑھا دوڑ۔ اور ان کے مال و اولاد میں شریک بن جا (عن عبید بن عمر)

ابلیس کے کامل تسلط کے بعد بنی آدم کی حفاظت کا غیبی انتظام

ایسی حالت میں جبکہ ابلیس کو بنی آدم پر پورا پورا تسلط عطا فرما دیا گیا حضرت آدم کا اضطراب حق بجانب تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کی،

یارب قد سلطتہ علی وانی لا امتنع منہ الا بک قال لا یولد لک ولد الا وکلت بہ من یحفظہ من قرناء السوء قال یارب زدنی قال فان الحسنۃ عشرا وازیدہ والسیئۃ واحدۃ او امحوھا قال یارب زدنی قال باب التوبۃ مفتوح ما کان الروح فی الجسد قال یارب زدنی قال یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم

لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعًا۔

یا اللہ تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کر دیا مگر تیری امداد کے بغیر میں اپنی حفاظت سے قاصر ہوں حکم ہوا کہ تیری ہر اولاد کے ساتھ ایک فرشتہ پیدا کروں گا۔ جو شیطان کے شر سے بچاتا رہے گا۔ حضرت آدم نے کہا یا اللہ اعانت میں مزید اضافہ ہو۔ حکم ہوا ایک نیکی کا بدلہ دس گنا یا زیادہ دوں گا۔ اور گناہ صرف ایک گناہ ہی شمار ہوگا۔ حضرت آدم نے کہا الٰہی اس سے بھی زیادہ تیری اعانت درکار ہے۔ روح قبض ہونے تک توبہ قبول کی جائے گی۔ حضرت آدم نے کہا یا الٰہی کچھ اور بھی عنایت ہو، حکم ہوا کہ گنہگار بندوں کو میری رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ ان کے سب گناہ معاف کر دوں گا۔

حضرت آدم کا جنت میں داخلہ ابلیس کی حسرتناک مایوسی

آدم کو مسجود ملائکہ بنانے کے بعد حق تعالیٰ نے بعد اعزاز و احترام جنت میں بھیج دیا اور ان سے اس بات کا عہد لے لیا کہ جنت میں رہتے ہوئے شجر ممنوعہ کے قریب نہ جانا اور نہ شیطان کے دھوکہ میں آنا جنت میں آدم کے داخلہ سے ابلیس پر حسرت و یاس کا عالم طاری ہو گیا اور آدم سے انتقام لینے کی تدبیریں سوچنے لگا۔

حوا کی پیدائش اور حضرت آدم کی عیش و عشرت کی زندگی

حضرت آدم جنت میں تنہا تھے کوئی ان کا مونس اور رفیق حیات نہ تھا۔ حق تعالیٰ نے ان کی رفاقت کیلئے ان کی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا۔ انسانوں کا یہ پہلا جوڑا جنت میں عیش و عشرت کے ساتھ رہنے لگا۔ جنت میں ہر قسم کی عیش و راحت کے سامان مہیا تھے۔

آدم سے بدلہ لینے کیلئے سانپ اور مور سے شیطان کی خفیہ سازش

آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے کے بعد اگرچہ ابلیس کو جنت سے نکال دیا گیا تھا مگر اس کو آسمان پر رہنے کی اجازت تھی، اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ ابلیس لعین ایک زمانہ میں معلم الملکوت (فرشتوں کا استاد) تھا وہ عرش کے نیچے خاص ممبر پر نور کے جھنڈے کے نیچے بیٹھ کر فرشتوں کو درس دیا کرتا تھا، جنت اس کے رہنے کا مقام تھا، تمام جنت والوں سے اس کی یاری اور شناسائی تھی۔ شیطان کو جنت میں داخلہ کی ممانعت تھی، اس لئے وہ کھلم کھلا جنت میں نہیں جا سکتا تھا، وہ چاہتا تھا کسی خفیہ تدبیر سے جنت میں پہنچ جاؤں تو آدم سے بدلہ لے کر اپنا دلی بغض نکالوں، چنانچہ ایک روز شیطان جنت کے دروازے سے باہر جا کر بیٹھ گیا۔ اور اس انتظار میں رہا کہ کوئی پرانا دوست نظر آئے تو اسے اپنا دلی مدعا ظاہر کروں۔ اتنے میں مور گھومتا پھرتا نظر آیا۔ ابلیس نے مور سے اپنا مطلب ظاہر کر کے امداد کی درخواست کی، مور نے انکار کرتے ہوئے کہا یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ ہاں البتہ یہ کام سانپ انجام دے سکتا ہے میں ابھی اس کے پاس جا کر ذکر کرتا ہوں، تھوڑی دیر بعد سانپ بھی ادھر آ نکلا بات چیت کے بعد سانپ شیطان کو جنت میں لے جانے پر رضامند ہو گیا۔

شیطان اماں حوا کو بہکانے میں کامیاب

جنت میں پہنچ کر ابلیس زار و قطار رونے لگا۔ آدم نے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے ناصحانہ انداز میں آدم و حوا سے کہا، کہ تمہارا یہ اعزاز و اکرام چند روزہ ہے۔ تمہیں ہمیشہ جنت میں رہنا نہیں۔ ایک روز موت آئے گی یہ تمام اعزاز و مناصب چھن جائے گا۔ تمہارے انجام کا خیال کر کے میرا دل بھر بھر آ رہا ہے۔ آدم نے کہا کہ ان سے بچنے کی بھی کوئی تدبیر ہے؟ شیطان نے کہا کیوں نہیں۔ یہ جو سامنے درخت کھڑا ہوا ہے جس کا پھل تمہیں کھانے کی ممانعت ہے اگر تم اس کا پھل کھا لو تو موت سے بچ جاؤ گے۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا کچھ بھی ہو میں خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ شیطان نے کہا کہ اس درخت کا پھل کھانے کی ممانعت کا راز یہی ہے کہ حق تعالیٰ کو تمہیں جنت میں ہمیشہ رکھنا منظور نہیں، اگر منظور ہوتا تو اس درخت کا پھل کھانے کی ممانعت نہ کرتا۔ اس درخت کی خاصیت یہی ہے کہ اس کا پھل کھانے سے انسان فرشتوں کی طرح ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ حضرت آدم تو اس بات کو سن کر اٹھ کر چلے گئے۔ مگر حوا وہیں بیٹھی رہیں۔ شیطان نے جھوٹی قسم کھا کر حوا کو یقین دلایا کہ وہ ان کا سچا خیر خواہ ہے اور خیر خواہی کی بنا پر وہ ان کو مشورہ دے رہا ہے۔ دائمی حیات حاصل کرنے کیلئے یہ پھل کھانا تمہارے لئے ناگزیر ہے۔ عورت ناقص عقل ہوتی ہے۔ اماں حوا اس کی باتوں میں آ گئیں۔ شیطان نے گندم کا ایک پھل ناخن سے دو حصہ کر کے اماں حوا کو دے کر کہا کہ آدھا تو تم کھا لو اور آدھا آدم کو کھلا دینا۔ کچھ دیر بعد آدم تشریف لائے تو اماں حوا نے آدمؑ سے کہا لو یہ پھل کھا لو آدمؑ متامل ہوئے۔ اماں حوا نے کہا اگر تمہیں اس پھل سے ڈر لگتا ہے تو میں پہلے کھا لیتی ہوں۔ اگر اس پھل نے مجھے نقصان نہ پہنچایا تو تم بھی کھا لینا۔ آدم چپ ہو گئے۔ اماں حوا نے درخت گندم کا نصف پھل کھا لیا۔ اور کچھ دیر انتظار میں بیٹھی رہیں۔ جب ان پر کوئی مضر اثر ظاہر نہ ہوا تو آدم نے بھی نصف پھل کھا لیا۔ آدمؑ کے معدہ میں یہ پھل پہنچے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ان کے جسم سے جنت کی پوشاک اتر گئی اور وہ ننگے کھڑے رہ گئے، مجبور ہو کر انجیر کے پتوں سے ستر چھپایا۔

آدم کا جنت سے اخراج

اس واقعہ کے بعد حق تعالیٰ نے آدم و حوا کے ساتھ مور سانپ کو

بھی زمین پر اتار دیا اور یہ چاروں زمین پر ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر اترے حضرت آدم اور حوا کا اخراج تو اس وجہ سے ہوا کہ ان دونوں نے شجرِ ممنوعہ کھا کر حکم الٰہی کی نافرمانی کی تھی - سانپ اور مور چونکہ جرم میں اعانت کے مجرم تھے اس لئے وہ بھی خدا کی نافرمانی میں مجرم قرار پائے - قدرت نے ان چاروں کو مختلف عقوبتوں میں مبتلا کردیا'

حضرت آدمؑ عتاب الٰہی کے مورد بنے ’جنت کا لباس اتار دیا گیا اور جنت میں ننگے کھڑے رہ گئے - (۳) آدم کا جسم جنت میں نہایت سفید اور چمکدار تھا - دنیا میں آنے کے بعد اس میں کمی اور تاریکی پیدا ہوگئی - (۴) آدم وحوا کے درمیان ایک روایت کے مطابق ۲۰۰ سال تک جدائی رہی (۵) حضرت آدمؑ اور شیطان کے درمیان عداوت کی مستحکم دیوار قیامت تک کیلئے قائم ہوگئی - (۷) آدم خطاکار قرار پائے - (۸) شیطان کو ان پر اور ان کی اولاد پر مسلط کردیا گیا - (۹) دنیا بنی آدم کیلئے جیل خانہ بنادی گئی - (۱۰) دنیا میں آدم اور ان کی اولاد کو قِسم قسم کی محنت کے کاموں میں لگادیا گیا -

حضرت حوا مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوئیں عورتوں کے پیٹ اور شرمگاہ کو غلاظت (خون حیض ونفاس) کا مقام بنادیا گیا - (۲) نو مہینے تک حمل کا بار اٹھانا پڑا - (۳) وضع حمل کے وقت جان لیوا تکلیف مقرر کی گئی - (۴) شوہر کے مرنے کے بعد عورتوں پر عدت لازمی قرار دی گئی (۵) عورتوں کو ان کے شوہروں کے ماتحت اور تابع کردیا گیا - (۶) طلاق دینے کے حق سے عورت محروم کردی گئی - (۷) دو عورتیں گواہی میں ایک مرد کے قائم مقام تجویز کی گئیں - (۹) عورتیں ناقص العقل قرار دے دی گئیں - (۱۰) عورتوں کو سلام کرنے کی مردوں کو ممانعت کردی گئی - (۱۱) جمعہ کی نماز اور جماعت سے محروم کردی گئیں - (۱۲) مردوں کے مقابلے میں عورتوں کا دین بھی ناقص قرار پایا - (۱۳) عورت نبوت سے محروم قرار پائی (۱۴) عورتوں کا حکم شرعاً غیر نافذ قرار دیا گیا -

ابلیس لعین مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوا

(۱) ابلیس تمام روئے زمین اور آسمانِ اول کی بادشاہت کے علاوہ جنت کے افسر خزانہ کے عہدہ سے محروم کردیا گیا - (۲) صورت مسخ کردی گئی - (۳) حق تعالیٰ کے قرب سے محروم ہوا - (۴) عزازیل نام تبدیل کرکے ابلیس نام تجویز کیا گیا - (۵) بدبخت لوگوں اور کفار کا پیشوا بنادیا گیا، (۶) ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ملعون ومردود بنادیا گیا - (۷) معرفتِ الٰہی سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محروم کردیا گیا - (۸) توبہ کا دروازہ اس کیلئے بند کردیا گیا - (۹) نیکی سے ہمیشہ کیلئے محروم کردیا گیا (۱۰) تمام دوزخیوں کا خطیب مقرر ہوا -

سطورِ بالا میں حضرت آدمؑ کے ساتھ شیطان کی عداوت کا ہلکا سا نقشہ پیش کیا گیا ہے اب آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ ابلیس لعین کی عداوت کا حال ملاحظہ ہو -

اولادِ آدم کو فسق وفجور میں مبتلا کرنے کی کوشش

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میدان میں بھی آباد تھی اور پہاڑوں میں بھی جو لوگ میدان اور شہروں میں آباد تھے وہ بنو قابیل کے نام سے مشہور تھے اور جو لوگ پہاڑوں میں آباد تھے - وہ بنو شیست کہلاتے تھے، بنی شیست خود تو صاحبِ جمال تھے مگر ان کی عورتیں بدصورت تھیں - ابلیس لعین بنو قابیل کے پاس حسین وجمیل صورت میں متشکل ہوکر ملازم ہوگیا - اور ان کی خدمت کرنے لگا - ابلیس نے دورانِ ملازمت میں ایک مزمار تیار کیا - ابلیس لعین اس انداز سے اسے بجایا کرتا تھا کہ سننے والے بےتاب اور مسحور ہوجاتے تھے، بنو آدم نے چونکہ اس سے پہلے کبھی ایسی خوش کن آواز نہ سنی تھی اس لئے مزمار سننے کیلئے ابلیس کے گرد جمع ہوجاتے تھے' تھوڑے ہی عرصے میں ابلیس کے مزمار کی عام شہرت ہوگئی - لوگ دور دور سے اس کو سننے کیلئے آنے لگے -

عید کے موقع پر بنو قابیل کے ہاں ایک میلہ لگتا تھا عورتیں اور مرد جمع ہوتے تھے' ابلیس اس عظیم اجتماع میں مزمار بجایا کرتا تھا - ایک مرتبہ بنو شیست عید کے موقع پر بنو قابیل کے یہاں آئے اور ان کی عورتوں کے حسن وجمال کو اس اجتماع میں بےپردہ دیکھ کر ششدر رہ گئے' بنو شیست نے بھی واپس جاکر اسی قسم کا میلہ پہاڑوں پر لگایا - بدمعاش مرد اور عورتوں کے اختلاط سے اس میلہ میں خوب حرام کاری ہوئی - اس کے بعد اولادِ آدم میں بےحیائی اور بدکاری کا دور دورہ شروع ہوگیا -

ابلیس نے اولادِ آدم گمراہ کرنے کے لئے آدم کا مجسمہ بنایا

عجائب القصص میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام وفات پا گئے تو مسلمانوں نے کفار کو آدم کی زیارت سے منع کردیا - موقع بہت اچھا ہے - شیطان نے فوراً ان لوگوں سے جاکر کہا غم کرنے کی کوئی بات نہیں میں آدم کی شبیہ تیار کئے دیتا ہوں تم بھی اس کا طواف وزیارت کیا کرو - ابلیس نے آدم کی شبیہ تیار کردی لوگ اس کی تعظیم وتکریم کرنے لگے -

حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان زمانہ میں پانچ بزرگ و متقی پرہیزگار گزرے تھے - ان لوگوں کے متبعین ومعتقدین کثیر تعداد میں تھے - ان بزرگوں کی وفات سے متبعین کو جس قدر صدمہ ہوا ہوگا - ظاہر ہے ابلیس نے ان بزرگوں کی یادگار کے نام سے ان بزرگوں کے بت بنادیئے شروع

شروع میں تو لوگ ان بتوں کی تعظیم و تکریم کرتے رہے۔ جب یہ لوگ مر گئے تو شیطان نے ان کی اولاد سے کہا کہ تمہارے باپ ان بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ تم بھی ان کی پوجا کیا کرو۔

حضرت نوح کے زمانہ میں ان بتوں کی پرستش کا اس قدر زور ہوا کہ وہ ان ہی بتوں کو خدا سمجھنے لگے۔ حضرت نوح علیہ السلام ان کو سمجھاتے رہے گمراہ نہ ماننے والے تھے نہ مانے۔ انجام کار طوفان میں عذاب سے ہلاک کر دیئے گئے۔

قال محمد بن کعب القرظی فی قولہ تعالیٰ ولا تذرن ودًّا ولا سواعًا ولا یغوث ویعوق ونسرا الآیۃ هذه اسماء قوم الصالحین کانوا بین آدم ونوح فلما ماتوا کان اتباعهم یقتدون بهم ویاخذون بعدهم باخذهم فی العبادۃ فجاءهم ابلیس وقال لهم لو صورتم صورهم کان ذالک انشط لکم واشوق الی العبادۃ ففعلوا ذالک ثم نشا قوم بعدهم فقال لهم ابلیس ان الذین من قبلکم کانوا یعبدونهم ان الله لقد اعطاهم الا لرهبة فاستحقوا العبادۃ من ما خلق الله کما ان ملک الملوک یخدمه عبدہ یحسن خدمتہ قبلہ خلعۃ الملک ویفوض الیہ تدبیر بلاد من بلاد مستحق السمع والطاعۃ من اهل تلک العبادۃ ولانه لا اقبل عبادۃ الله ولا مضمومۃ بعبادتهم لان الحق فی غایۃ التعالی فلا تقبل عبادۃ تقربًا منه بلا لدیہ من عبادۃ هولاء لیقربوا الی الله زلفی وقال هولاء یسمعون ویبصرون ویشفعون لعبادهم ویدبرون امورهم وینصرون هم فغلق من بعدهم خلف فلم الفرق بین الاصنام وبین من هی علی صورتہ فعبدوها غیابها ولذالک والله تعالیٰ علیم

علی ان الحکم والملک الله تعالیٰ خالصۃ وتارۃ ببیان انها جمادات الهم ارجل یمشون بها ام لهم اید یبطشون بها ام لهم اعین یبصرون بها ام لهم اذان یسمعون بها۔

(مولانا عبد الحق سورۃ البقرۃ)

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان میں وَدّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر پانچ حضرات متقدمی دین گذرے ہیں ان حضرات کے بڑی تعداد میں لوگ معتقد اور مقلد تھے۔ ان حضرات کی وفات کا قوم نے سخت صدمہ محسوس کیا۔ ابلیس لعین نے انسانی شکل میں آکر ان حضرات کے متبعین سے کہا کہ اگر تم حضرات ان کی تصویر بنا کر رکھ لو تو ان حضرات کی جدائی کا صدمہ بھی فی الجملہ کم ہو جائیگا۔ اور ان حضرات کی عدم موجودگی سے عبادت میں جو کیفی بھی جاتی رہے۔ ان لوگوں نے شیطان کے مشورے پر عمل کیا اور ان حضرات کی مورتیاں بنا کر رکھ لیں، ان لوگوں کے مرنے کے بعد ابلیس نے ان کی اولاد سے کہا کہ تمہارے باپ دادا تو ان ہی مورتیوں کی پوجا کیا کرتے تھے تم بھی ان کی پوجا کیا کرو، ان بتوں کو حق تعالیٰ نے اپنے ملک کے انتظام و انصرام کیلئے خلعت سلطنت عطا فرمایا ہے۔ اس لئے ان بتوں کی اطاعت ہم پر واجب ہے۔ جب تک ان بتوں کی پوجا نہیں کی جائے گی خدا کی عبادت بھی قبول نہ ہوگی۔ ان بتوں کو خدا کے یہاں ایک خاص درجہ اور مرتبہ حاصل ہے۔ ان بتوں کی سفارش بارگاہ ربوبیت میں مقبول ہے۔ شیطان کی باتوں میں آکر ان لوگوں نے بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی، اس کے بعد تیسرے دور میں یہی بت معبود حقیقی بن گئے۔ بت اور خدا میں کوئی تمیز باقی نہ رہی۔ یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان عقائد فاسدہ کی تردید کہیں اس طور سے کی کہ حکومت اور شہنشاہیت خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہے۔ اور کہیں اس طور پر کہ یہ بت جمادات ہیں یہ نہ اپنے منہ سے بول سکتے ہیں۔ نہ ہاتھوں سے پکڑ سکتے ہیں۔ یا اپنے کانوں سے سن سکتے ہیں۔

اولادِ آدم پر شیطان کا غلبہ

شیطان نے اللہ سے کہا اے اللہ تو نے مجھ کو جنت سے نکالا آدم کے سبب اب مجھے اولادِ آدم پر غلبہ عطا فرما! رب تعالیٰ نے فرمایا۔ میں نے تجھے انبیاء کے سوا جن کی عصمت مسلم ہے آدم کی اولاد پر غلبہ دیا۔ شیطان بولا کچھ اور رب نے فرمایا جتنی آدم کی اولاد ہوگی اتنی ہی تیری اولاد ہوگی۔ شیطان بولا کچھ اور، رب العالمین نے فرمایا میں نے ان کے سینوں کو تیرا مسکن بنایا تو خون میں خون کی طرح گردش کرے گا۔ عرض کی کچھ اور، فرمانِ الٰہی ہوا اپنے سوار اور پیادہ مددگاروں سے امداد مانگ کر انہیں مالِ حرام کی کمائی پر آمادہ کرنا، انہیں ایام حیض وغیرہ میں مجامعت سے اولادِ آدم کا حصہ دار بنانا اور حرامکاری کے اسباب مہیا کرنا، انہیں مشرکانہ نام تعلیم کرنا جیسے عبد الحرث وغیرہ، انہیں گندی گفتگو، برے افعال اور جھوٹے مذاہب کے ذریعہ گمراہ کرنا، انہیں جھوٹی تسلیاں دینا جیسے معبودانِ باطلہ کی شفاعت، آباؤ اجداد کی کرامتوں پر فخر، طول امیدوں کے ذریعہ توبہ میں تاخیر وغیرہ اور یہ سب کچھ تہدید کے طور پر تھا جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ تم جو چاہو کرو۔

آدم نے عرض کی اے اللہ! تو نے میری اولاد پر ابلیس کو مسلط کر دیا اب اس سے بچاؤ تیری رحمت بغیر کیسے ہوگی؟ رب نے فرمایا تیرے ہر ایک فرزند کے ساتھ میں محافظ فرشتے مقرر کروں گا عرض کی کچھ اور فرمانِ الٰہی ہوا ایک نیکی کا ثواب دس گنا [illegible] کی کچھ اور ارشاد ہوا آخری سانس تک توبہ قبول کروں گا عرض کی کچھ اور [illegible] یہ [illegible]
ما [illegible] یہ بشارت سن کر آدم بولے اے میرے رب بس یہی کافی ہے۔

ابلیس لعین کے شیطانی کارنامے

شیطان کے مورچے

حضرت شیخ امام السدیلی حنبلیؒ فرماتے ہیں۔

اعلم ان الشیطان یقف للمومنین فی سبع عقبات عقبة الکفر فان سلم منہ وقف لہ فی عقبة البدعة ثم فی عقبة فعل الصغائر فان سلم منہ وقف فی عقبة فعل المباحات فیشغلہ بہا من الطاعات فان غلبہ شغلہ بالاعمال المفضولة من الاعمال الفاضلة فان سلم من ذلک وقف لہ فی العقبة السابعة ولا یسلم منہا المومن اذ لو سلم منہا احد لسلم منہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی تسلیط الاعداء والفجرة بانواع الاذی (الاستغاثہ)

شیطان مومنوں کو گمراہ کرنے کے لئے ۷ مورچوں پر بیٹھتا ہے۔ پہلا مورچہ کفر کا ہے۔ پس اگر مومن کفر سے محفوظ رہا تو وہ بدعت کے مورچہ پر آکر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر کبائر کے مورچہ پر بیٹھتا ہے۔ پھر صغائر کے مورچہ پر آکر بیٹھتا ہے۔ پس اگر مومن پر ان مورچوں سے شیطان ناکام رہتا ہے تو وہ مباحات کا مورچہ سنبھالتا ہے۔ اور مومن کو اطاعت الٰہی سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اس مورچہ پر بھی ناکامی رہتی ہے تو مومن کو غیر افضل اعمال کی ترغیب دیتا ہے۔ اس مورچہ پر اگر اسے کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو وہ سب سے آخری مورچہ سنبھالتا ہے اور وہ ہے بدکاروں کو ایذا رسانی پر لگا دیتا ہے۔

شیطان عالم کی موت سے بہت خوش ہوتا ہے

عن ابن عباس ان الشیاطین

قالوا لابلیس یا سیدنا انا نفرح بموت العالم ما لا نفرح بموت العابد۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ شیاطین اپنے گرو گھنٹال ابلیس سے کہا کرتے ہیں کہ ہمیں جتنی خوشی عالم کے مرنے کی ہوتی ہے اتنی خوشی عبادت گزار کے مرنے کی نہیں ہوتی۔

جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں شیطان انہی کے پیچھے لگا رہتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

من یعش عن ذکر اللہ نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین۔

جو شخص خدا کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ہم اس کے پیچھے شیطان لگا دیتے ہیں۔ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔

جو شخص صبح کو دیر تک سوتا رہتا ہے شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ـــــــ قال ذکر رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام حتی اصبح فقال ذاک رجل بال الشیطان فی اذنیہ او قال اذنہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا جو طلوع آفتاب کے وقت خواب سے بیدار ہوا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا تھا۔

شیطان بھی انسان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے

سنن ابوداؤد و نسائی میں ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ورجل یاکل فلم یسم اللہ حتی لم یبق من طعامہ الا لقمة فلما رفعہا الی فیہ قال

بسم اللّٰہ اولہ و آخرہ فضحک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم قال مازال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللّٰہ استقاء ما فی بطنہ۔

حضورؐ کے سامنے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ بسم اللّٰہ پڑھنا بھول گیا تھا۔ آخری لقمہ کھاتے وقت اس نے بسم اللّٰہ اولہ و آخرہ کہا۔ حضورؐ ہنس پڑے اور فرمایا کہ شیطان بھی برابر شریک رہا اور کھاتا رہا۔ جب اس نے بسم اللّٰہ پڑھی تو شیطان نے قے کر دی۔

شیطان ساتھ ہی کھاتا ہے اور رات کو ساتھ ہی سوتا ہے

حضرت عبد اللّٰہ بن جابرؓ کی روایت ہے۔

عن جابر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول اذا دخل بیتہ فذکر اللّٰہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللّٰہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللّٰہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء۔

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللّٰہ کا نام لے کر گھر میں داخل ہوتا ہے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللّٰہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ میرا شب باشی یا کھانے میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور جو شخص گھر میں اللّٰہ کا نام لیے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے مجھے رات کو رہنے کا ٹھکانا مل گیا اور جو شخص کھانا کھاتے وقت بسم اللّٰہ نہیں پڑھتا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کو یہیں رہوں گا یہیں کھاؤں گا۔

وقال بن مسعود لتی شیطان المومن فہزول واذا شیطان الکافر سمین فقال مالک قال مالی عنہ شیء اذا دخل بیتہ ذکر اللّٰہ واذا طعم ذکر اللّٰہ واذا شرب ذکر اللّٰہ قال الآخر لکو اکل فعلہ واشرب معہ۔

ایک روز مومن کے شیطان اور کافر کے شیطان کی ملاقات ہوئی۔ مومن کا شیطان دبلا پتلا اور کافر کا شیطان موٹا تازہ تو کافر کے شیطان نے پوچھا کیا بات ہے تو اتنا دبلا کیوں ہے۔ مومن کے شیطان نے جواب دیا کہ کیا کروں وہ گھر میں اللّٰہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہے۔ کھانا بسم اللّٰہ پڑھ کر کھاتا ہے، پانی بسم اللّٰہ پڑھ کر پیتا ہے۔ کافر کے شیطان نے کہا میں اپنے انسان کے ساتھ خوب کھاتا پیتا ہوں۔

حضرت پیران پیر کو دھوکہ دینے کی شیطان کی کوشش

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں مجھ پر گرمی کی وجہ سے پیاس کا غلبہ ہوا۔ آسمان پر ایک کالے رنگ کا بادل چھا گیا۔ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اتنے میں آواز آئی یا عبد القادر انا ربک تو میں نے جواب دیا انت اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو۔ اس کے بعد آواز آئی انا ربک وقد احللت لک ما حرمت علیک تو میں نے جواب دیا کذبت بل انت شیطان یہ سنتے ہی وہ بادل چھٹ گیا۔ میرے پیچھے سے آواز آئی اے عبد اللّٰہ آج تم اپنی خداداد سمجھ سے نجات پا گئے۔ تم سے پہلے میں ۷۰ آدمیوں کو اس طرح گمراہ کر چکا ہوں۔

شیطان کی ایک چال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغ ذالک فلیستعذ باللّٰہ ولینتہ۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان تمہارے پاس آکر پوچھتا ہے۔ اس چیز کو کس نے پیدا کیا یہاں تک کہ وہ یہ بھی پوچھتا ہے تیرے خدا کو کس نے پیدا کیا اگر ایسا موقع ہو تو اللّٰہ سے پناہ مانگنی چاہیے

دوسری روایت میں ہے کہ

فقولوا قل ھو اللّٰہ احد الی آخرہ ثم لیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔

دوسری روایت میں ہے کہ سورہ اخلاص پڑھ کر اور ۳ دفعہ بائیں طرف تھتکار کر اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیے۔

کن کن مواقع میں شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے

(۱) قرأت قرآن کے وقت — (۲) جس وقت مسلسل وسوسے آ رہے ہوں

(۲) غصہ کے وقت — (۳) پیشاب کے وقت۔

شیطان کا رونا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی فیقول یا ویلہ امر ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فابیت فلی النار۔ (مسلم)

حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بنی آدم سجدہ کی آیت پڑھ کر خدا کو سجدہ کرتا ہے تو وہ اس کے پاس سے روتا ہوا جدا ہو جاتا ہے۔ ہائے ہائے بنی آدم کو سجدہ کا حکم ملا اس نے سجدہ کر لیا جنتی ہو گیا۔ مجھے خدا نے سجدے کا حکم دیا تھا میں نے انکار کر دیا۔

دوزخی بن گیا۔

شیطان چار مرتبہ خوب کوکیں مار کر رویا۔

بقی بن مخلد نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ شیطان چار موقعوں پر دہاڑیں مار مار کر رویا تھا
(۱) جس وقت اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔
(۲) جس وقت زمین پر اُتارا گیا۔
(۳) جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔
(۴) جس وقت سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔

طبرانی میں ہے کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ اس وقت شیطان اس قدر رویا کہ اس کی فوج جمع ہو گئی۔ شیطان نے اپنی فوج سے کہا اب تم ناامید ہو جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرتد نہیں ہو سکتی ہاں ان کو دین کی باتوں میں فتنوں میں ڈالو شعر گوئی اور نوحہ کو رواج دو۔

کتب مغازی و سیر میں ہے کہ بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت بھی ابلیس رویا تھا۔

حضور سرورِ عالم ؐ کو قتل کے مشورے میں شیطان کی شرکت

جس وقت مکہ کے دارالندوہ میں قریش کا اجتماع ہوا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تدبیر سوچی جانے لگی۔ تو شیطان ایک بوڑھے کے روپ میں دارالندوہ میں آیا۔ اور اس نے لوگوں کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میں نجد کا رہنے والا بوڑھا ہوں۔ اسی شیخ نجدی نے قریش کو رائے دی تھی کہ تمام قبیلوں کا ایک ایک نوجوان منتخب کر کے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جائے اس صورت میں بنی ہاشم تمام عرب قبائل سے بدلہ نہ لے سکیں گے۔

اس کے بعد جب حضور ؐ کفار قریش کی آنکھوں میں دھول جھونک کر گھر سے صحیح وسالم نکل گئے تو اس شیطان نے قریش کو خبر دی تھی کہ محمد تو صاف بچ کر نکل گئے۔

غزوہ احد میں شیطان نے اعلان کیا تھا کہ محمد ؐ قتل ہو گئے

جس وقت غزوہ احد میں خالد بن ولید نے عقب سے حملہ کیا صحابہؓ کی جماعت منتشر ہو گئی۔ ۵۔ ۶ صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے۔ شیطان نے اعلان کیا (قُتِلَ محمدٌ) محمد ؐ قتل ہو گئے۔

عرفہ کی شب ابلیس کا ماتم

عن العباس بن مرداس السلمی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ عشیۃ عرفۃ بالمغفرۃ والرحمۃ فاکثر الدعاء فاجابہ ان قد فعلت الا ظلم بعضھم بعضاً فاما بینی وبینھم فقد غفرتھا فقال یارب انک قادر علی ان تثیب ھذا المظلوم خیرا من مظلمتہ وتغفر لھذا الظالم فلم یجب تلک العشیۃ بشیء فلما کانت غداۃ المزدلفۃ اعاد الدعاء فاجابہ انی قد غفرت قال ثم تبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ بعض اصحابہ یارسول اللہ انک تبسمت فی ساعۃ لم تکن تبسم فیھا فقال تبسمت من عدو اللہ ابلیس انہ ما علم ان اللہ سبحانہ قد استجاب لی اخذ یدعو بالویل والثبور ویحثی التراب علی راسہ۔ (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب اپنی امت کی مغفرت کیلئے دعا فرمائی متعدد دعائیں تھیں سب قبول ہو گئیں حکم ہوا تمہاری دعائیں سب قبول ہیں۔ مگر ظالم کو مغفرت عطا نہیں کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی مانگی کہ میری امت کے ظالم اور مظلوم دونوں کی مغفرت فرمائی جائے۔ حق تعالی نے ظالم کی مغفرت سے انکار فرمایا۔

مزدلفہ کی شب کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی دعا فرمائی حق تعالی نے شرف قبولیت عطا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔ صحابہ نے عرض کیا حضور ؐ اس وقت تو آپ ہنسا نہیں کرتے تھے آج کیا بات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مجھے شیطان کو دیکھ کر ہنسی آگئی اسے جس وقت میری دعا قبول ہو جانے کی خبر ہوئی تو وہ اپنے کو کوستے پیٹتے ہوئے اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔

شیطان ہمبستری میں بھی شریک ہوتا ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان قدر بینھم ولم یضرہ الشیطان ابدا۔ (متفق علیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرو تو بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پڑھ لیا کرو۔ اگر اللہ تعالی کو بچہ پیدا کرنا منظور ہوگا تو اس کو شیطان کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

شیطان اذان کی آواز سن کر بھاگ جاتا ہے

عن ابی ھریرۃ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالصلوٰۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع الاذان فاذا قضی الاذان اقبل فاذا ثوب بها ادبر فاذا قضی اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا وکذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی۔ (بخاری ومسلم)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑتا ہے۔ اس کے گوز نکلتے رہتے ہیں اذان کے بعد پھر واپس آجاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے اقامت کے بعد واپس آجاتا ہے پھر نمازیوں کے دل میں طرح طرح کی باتیں ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھنے والا بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی اور کیا پڑھا۔

وانما یدبر الشیطان من الاذان لئلا یسمعہ فیضطر الی ان یشہد لہ بذلک یوم القیامۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا شئ الا شہد لہ یوم القیٰمۃ۔

اذان کی آواز سن کر شیطان کے بھاگنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اس بات سے بچنا چاہتا ہے کہ اذان کی آواز سن کر قیامت کے دن گواہی دینی پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جس انسان اور زمین کی ہر وہ چیز جو اذان کی آواز سنے گی گواہی دے گی۔

شیطان کیونکر دل میں وسوسے ڈالتا ہے

قال عمر بن عبد العزیز

سال رجل ربہ ان یریہ موضع الشیطان من قلب ابن آدم فلما کان فی المنام رای فیما یری النائم جسد رجل یشبہ البلور یری داخلہ من خارجہ ورای الشیطان فی صورۃ ضفدع قاعد عند منکبہ الایسر بین منکبہ واذنہ لہ خرطوم طویل دقیق قد ادخلہ منکبہ الایسر الی قلبہ یوسوس الیہ فاذا ذکر اللہ خنس۔ (رواہ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان)

کسی شخص نے اللہ سے دعا کی کہ میں شیطان کو دل میں وسوسہ ڈالتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اپنی رحمت سے دکھلا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے نیم بیداری کی حالت میں ایک جسم شفاف بلور جیسا دکھایا۔ شیطان مینڈک کی شکل میں اس کے بائیں مونڈھے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی لمبی سونڈ دل میں داخل کر رکھی تھی اور اس کی یہ حالت تھی جب وہ اللہ کا ذکر کرتا تھا شیطان بھاگ جاتا تھا۔

شیطان کا اللہ تعالیٰ سے عہد

قال تعالیٰ حکایت عن الشیطان قال فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم ثم لآتینہم من بین ایدیہم اشککہم فی آخرتہم وانہ لا بعث ولا جنت ولا نار ومن خلفہم ارغبہم فی دنیاہم وازینہا لہم وعن ایمانہم اشبہ لہم امر دینہم ومن شمائلہم اشہی لہم المعاصی

شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ بنی آدم کو گمراہ کرنے کیلئے میں ان کے صراطِ مستقیم پر بیٹھوں گا۔ پھر ان کے سامنے سے آؤں گا (آخرت کے بارے میں ان کے دلوں میں شک پیدا کروں گا کہ دوزخ جنت قیامت حشر و نشر فرضی باتیں ہیں ان باتوں کی کوئی اصلیت نہیں) اور ان کے پیچھے سے آؤں گا۔ (ان کے دلوں میں دنیا کی محبت پیدا کر دوں گا اور آیاتِ الٰہی کی تکذیب کراؤں گا۔) اور ان کے داہنی طرف سے آؤں گا دینی امور سے متعلق ان کے دلوں میں شبہات پیدا کر دوں گا) اور ان کے بائیں طرف سے آؤں گا۔ (ان کے دلوں میں گناہوں کی شہوت پیدا کروں گا۔

شیطان خون کی طرح جسم انسانی میں دوڑتا ہے

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلجوا علی المغیبات فان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم قلنا ومنک یا رسول اللہ قال ومنی ولکن اعانی علیہ فاسلم۔

عن ثابت بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مع احدی نسائہ فمر بہ رجل فدعاہ فجاء فقال یا فلان ہذہ زوجتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غیب کی باتوں پر کھود کرید نہ کرو۔ کیونکہ شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان کا یہی معاملہ ہے۔ فرمایا کیوں نہیں اللہ میری مدد کرتا ہے میں اس کے شر سے محفوظ رہتا ہوں۔

قال الشیخ تقی الدین انما حرم اللہ اکل الدم لانہ یقوی مجاری الشیطان فانہ یجری من ابن آدم مجری الدم۔

ایک دفعہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت صفیہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے اتفاقاً ادھر سے ایک آدمی گذرا۔ حضورؐ نے اس شخص کو بلا کر فرمایا یہ میری بیوی صفیہ ہیں۔ شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

فرشتے وسواس پر مطلع ہوجاتے ہیں

قال الشیخ تقی الدین والملائکۃ

والشیاطین یعلمون ما توسوس بہ نفس العبد۔ فالملائکۃ یعلمون ذلک لاحصاء الکتابۃ ما یہمون بہ من الحسنات والسیئات والشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ایعلم ما یہم بہ نفسہ فیوسوس لہ بہ۔

قال الشیخ تقی الدین الملک یعلم ما یہم بہ العبد من حسنۃ وسیئۃ ولیس ذلک من علمہم بالغیب الذی اختص اللہ بہ وقد روی من ابن عیینۃ انہم یشمون رائحۃ طیبۃ فیعلمون انہ ہم بحسنۃ ویشمون رائحۃ خبیثۃ فیعلمون انہ ہم بسیئۃ۔

علامہ شیخ تقی الدین نے لکھا ہے کہ انسان کے دل میں جو وسوسہ پیدا ہوتا ہے اس کا علم فرشتے اور شیطان کو برابر درجہ میں رہتا ہے۔ فرشتے چونکہ نیکی بدی لکھتے رہتے ہیں اس لئے وسواس سے مطلع رہتے ہیں۔ شیطان کا کام تو وسوسہ ڈالنے کا ہی ہے۔

علامہ نے لکھا ہے کہ فرشتوں کو وسوسہ کا علم اس طور پر نہیں ہوتا کہ ان کو علم غیب حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ ابن عیینہ کے قول کے مطابق فرشتوں کو نیک وسوسہ کی اطلاع عمدہ خوشبو اور برے وسوسہ کی اطلاع بدبو سے ہو جاتی ہے۔

ہر انسان پر ایک شیطان منجانب الٰہی مسلط ہوتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الملائکۃ وقرینہ من الجن قیل وانت یا رسول اللہ وانا الا ان اللہ اعانني علیہ فاسلم فلا یأمرني الا بخیر

(رواہ مسلم)

ہر انسان پر ایک فرشتہ اور ایک جن موکل ہے۔ صحابہ نے پوچھا حضور آپ کے ساتھ بھی جن رہتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ مگر وہ مقہور ہے مجھے بری بات کا القا نہیں کرتا۔ ہمیشہ اچھی بات کی تلقین کرتا ہے۔

پیدائش کے بعد بچہ کو شیطان ہاتھ لگاتا ہے

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مولود الا الشیطان یمسہ حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنہا ثم یقول ابو ہریرۃ اقرء وا ان شئتم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان آکر اس کو چھوتا ہے۔ بچہ رونے لگتا ہے۔ ہاں حضرت مریمؑ کو شیطان نے نہیں چھوا تھا۔ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم۔

شیطان نماز میں خلل انداز ہوتا ہے

عن عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول اللہ حال الشیطان بینی وبین صلاتی قال ذاک خنزب فاذا احسست بہ فتعوذ باللہ منہ واتفل عن یسارک۔

(رواہ مسلم)

عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان خنزب ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیا کرو۔

شیطان وضو کرتے وقت وسوسے ڈالتا ہے

عن ابی بن کعب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وضو پر ایک شیطان مقرر ہے۔ اس کا نام ولہان ہے لہٰذا پانی کے وسوسے سے بچو۔

شیطان اولیائے واصلین کو کس طرح گمراہ کرتا ہے

قال القرطبی سمعت شیخنا الامام ابا محمد عبد المعطی بثغر الاسکندریۃ یقول ان شیطانا یقال لہ البیضاوی یتمثل للفقراء الواصلین فاذا استحکم منہم الجوع واضر باعینہم یکشف لہم عن ضیاء ونور حتی یملأ علیہم البیوت فیظنون انہم قد وصلوا وانہ من اللہ تعالیٰ ولیس کما ظنوا۔

ابو محمد معطی کہتے ہیں بیضاوی نام کا شیطان فقرائے واصلین کو گمراہ کیا کرتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب بھوک کی وجہ سے ان کی آنکھیں خشک ہونے لگتی ہیں تو وہ نور اور روشنی کی صورت میں گھر کا گوشہ گوشہ منور کر دیتا ہے۔ اس نور کو دیکھ کر وہ دھوکہ سے نور الٰہی سمجھ بیٹھتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت وہ نور شیطانی ہوتا ہے۔

وسوسہ دل میں آتے ہی استعاذہ پڑھنا چاہیئے

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن آدم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ من الشیطان الرجیم۔

بنی آدم کے دل پر شیطان کی طرف سے بھی القا ہوتا ہے۔ اور فرشتے کی طرف سے بھی۔ پس اگر وسوسہ حق کی تکذیب یا شر سے متعلق ہو تو أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیے۔ اور اگر وسوسہ فرشتے کی طرف سے حق کی اطاعت نیکی کے متعلق ہو تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

شیطان کن لوگوں سے خوش ہوتا ہے

قال حمدون القصار اذا اجتمع ابلیس اجنودہ لم یفرحوا بشیء کفرحہم بثلاثۃ اشیاء رجل مومن قتل مومنا ورجل یموت علی الکفر وقلب فیہ خوف الفقر

حمدون القصار کہتے ہیں کہ جب تمام شیاطین ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو وہ آپس میں باتیں کرکر کے تین باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

(۱) اس مسلمان سے جس نے کسی مسلمان کو قتل کردیا ہو۔

(۲) جس شخص کا خاتمہ کفر پر ہوا ہو۔

(۳) اس دل سے جسے فقر و افلاس کا خوف لاحق ہو۔

ہر شخص کے مکان کے دروازے پر شیطان بیٹھا رہتا ہے

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من خارج یخرج الا ببابہ رایتان رایۃ بید ملک ورایۃ بید شیطان فان خرج لما یحب اللہ اتبعہ الملک برایتہ فلم یزل تحت رایۃ الملک حتی یرجع الی بیتہ وان خرج لما اللہ اتبعہ الشیطان برایتہ فلم یزل تحت رایۃ الشیطان حتی یرجع الی بیتہ (رواہ احمد)

جب کوئی شخص گھر سے باہر نکلتا ہے تو دروازہ پر ایک فرشتہ اور شیطان جھنڈا لئے کھڑا ہوتا ہے۔ پس جو شخص کسی نیک یا جائز کام کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتہ اپنے جھنڈے کے سایہ میں اس کو لے لیتا ہے۔ اور گھر کی واپسی تک ساتھ رہتا ہے۔ اور اگر کسی حرام یا ناجائز کام کی غرض سے گھر سے نکلا ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے ہوجاتا ہے۔ اور واپسی تک ساتھ رہتا ہے۔

شیطان رات کو لوگوں کی ناک کے نتھنوں میں سویا کرتا ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من منامہ فلیتوضأ ولیستنثر ثلاث مرات فان الشیطان یبیت علی خیاشیمہ۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس کو وضو کرتے ہوئے تین مرتبہ ناک سنکنی چاہیئے کیونکہ ناک کے نتھنوں پر شیطان رات گذارتا ہے۔

جمائی شیطانی اثرات سے آیا کرتی ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمائی شیطان کے اثر سے آتی ہے جمائی آئے تو جس قدر ممکن ہو روکنے کی کوشش کرو۔

سوتے وقت شیطان سے بچنے کی ہدایت

عن مسلم بن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغلقوا الباب واوکوا السقاء واکفؤا الاناء واطفئوا المصباح فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا ولا یحل وکاء ولا یکشف آنیۃ لان الفویسقۃ تضرم علی الناس بیوتہم۔

سوتے وقت گھر کا دروازہ بند کردیا کرو۔ پانی کے برتنوں کو ڈھک دیا کرو۔ چراغ گل کردیا کرو۔ شیطان بند دروازے اور بند برتن کو نہیں کھولتا۔ چوہے بسا اوقات جلتے چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتے ہیں اور اس سے گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔

سو کر اٹھ کر تین دفعہ ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں ہاتھ نہ ڈالنا چاہیے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من منامہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ۔

سو کر اٹھنے کے بعد جب تک ہاتھوں کو تین مرتبہ نہ دھولو پانی میں نہ ڈالا کرو۔ پتہ نہیں نیند میں ہاتھ کہاں کہاں پہنچا ہوگا۔

قیل انہ من مبیت یدہ بملابسۃ الشیطان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بغسل الخیشوم بملابسۃ شیطان فقولہ لا یدری این باتت یدہ یمکن ان یراد بہذا اللفظ فتکون ھذہ العلۃ۔

شیطان پانی پر تخت نشین ہوتا ہے

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ فادناہم منہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ یجیء احدکم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین اھلہ قیل فیہ۔ (مسلم)

ابلیس پانی پر تخت نشین ہو کر اپنی فوج کو چاروں طرف منتشر کردیتا ہے جس وقت شیطان کو اس کے لشکری اپنے اپنے کارنامے سناتے

میں تو وہ اس کارنامہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جب کوئی کہتا ہے کہ میں نے میاں بیوی یا گھر والوں میں تفریق کرادی۔

شیطان راستوں میں بیٹھا رہتا ہے

عن ابن سبرۃ عن ابی الفاکہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان قعد لابن آدم باطرقہ فقعد لہ بطریق الاسلام فقال لہ تسلم وتذر دینک ودین اباء ک فعصاہ فاسلم ثم قعد لہ بطریق الھجرۃ فقال تہاجر وتذر ارضک وسماءک وانما مثل المہاجر کالفرس فی الطول فعصاہ وھاجر ثم قعد لہ بطریق الجہاد وھو جہاد النفس والمال فقال تقاتل فتقتل فتنکح المراۃ ویقسم المال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان بنی آدم کے تمام راستہ میں بیٹھا ہوتا ہے۔ اسلام قبول کرنے والے سے کہتا ہے تو اسلام لائے گا۔ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑے گا لیکن اگر اس نے شیطان کی بات نہ مانی اور اسلام قبول کرلیا تو ہجرت کے راستہ پر بیٹھ کر کہتا ہے کیا اپنے زمین آسمان کو چھوڑ کر ہجرت کرنے کا ارادہ ہے۔ یہاں بھی ناکامی ہوتی ہے تو جہاد کے موقع پر ورغلاتا ہے تجھے اپنے بیوی بچوں کا خیال نہیں اگر تو مرگیا تو وہ یتیم اور لاوارث ہوجائیں گے۔ تیری بیوی دوسرا نکاح کرلے گی تیرا مال لوگ تقسیم کرلیں گے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحۃ لیقطع علی الصلوۃ وان اللہ امکننی منہ فذعتہ (بخاری)

قولہ فذعتہ ای خنقتہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک عفریت جن نے میرے اوپر تھوک کر نماز منقطع کرنا چاہا۔ لیکن خدا کی امداد سے میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔)

بازاروں میں شیاطین کا ہجوم رہتا ہے

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل السوق قال اللھم انی اعوذبک من شر ھذہ السوق وشر ما فیھا واعوذبک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ ویمینا فاجرۃ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اللھم اعوذبک من شر ھذہ السوق وشر ما فیھا واعوذبک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ او یمینا فاجرۃ۔

حضور الشیطان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفرارہ من عمر رض

عن سعد بن وقاص قال استاذن عمر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتھن علی صوتہ فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عمر ورسول اللہ یضحک فقال عمر اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ بابی وامی انت ما اضحکک قال عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب قال عمر فانت یا رسول اللہ احق ان یھبن ثم قال عمر ای عدوات انفسکن اتھبننی ولا تھبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلن نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک۔ (بخاری ومسلم)

ایک روز حضرت عمرؓ نے بارگاہ نبوت میں حاضری کیلئے اجازت طلب کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی زور زور سے باتیں کررہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کی آواز سنتے ہی انہوں نے پردہ کیلئے دوپٹے سنبھالے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ حضرت عمرؓ داخل ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کس بات پر ہنس رہے تھے۔ فرمایا مجھے ان عورتوں پر ہنسی آگئی۔ تمہاری آواز سنتے ہی انہیں پردہ کی پڑی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کو آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیے اور عورتوں کو مخاطب کرکے کہا۔ اے اپنے نفس کی دشمن عورتوں مجھ سے تو تمہیں اس قدر خوف معلوم ہوا۔ حضورؐ کا خوف تمہارے دل میں نہیں۔ عورتوں نے جواب دیا۔ آپ سے ڈرنا ہمارا حق بجانب ہے۔ آپ بہت سخت آدمی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اے خطاب کے بیٹے تم جس راستہ پر چلتے ہو شیطان تمہارے ڈر سے اس راستے پر نہیں چلتا۔

عن بریدۃ ان امۃ سوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد رجع من بعض مغازیہ فقالت انی کنت نذرت ان ردک اللہ صالحا ان اضرب عندک بالدف قال ان کنت فعلت فافعلی وان لم تکن فعلت فلا تفعلی فضربت فدخل ابوبکر وھی تضرب ودخل غیرہ وھی تضرب ثم دخل عمر فجعلت دفھا خلفھا وھی مقنعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لیفرق منک یا عمر انا جالس ھھنا ودخل ھؤلاء فلما دخلت فعلت ما فعلت (ترمذی)

ام المومنین حضرت سودہؓ کی والدہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے اللہ کی نذر مانی تھی کہ حضورؐ خیر و عافیت سے جہاد سے واپس آجائیں تو اس خوشی کا اظہار دف بجا کر کروں گی۔ حضورؐ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے۔ ام سودہ دف بجانے لگیں۔ اتنے میں حضرت صدیق تشریف لائے۔ وہ دف بجاتی رہیں کچھ دیر بعد حضرت عمرؓ تشریف لائے تو وہ اپنے دف کو اپنی پشت کے پیچھے چھپا کر بیٹھ گئیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے عمرؓ تم سے تو شیطان بھی ڈر کے مارے بھاگ جاتا ہے۔

اے عمرؓ میں یہیں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ میرے پاس آئیں اور انہوں نے جو کچھ کیا۔ تمہارے سامنے ہے۔

عن ابی سعید قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وھو خلفہ فقرأ فالتبست علیہ القراءۃ فلما فرغ من صلاتہ قال لوذا ترونی وابلیس فاھویت بیدی فما زلت اخنقہ حتی وجدت برد لعابہ بین اصبعی ھاتین الابھام والتی تلیھا ولولا دعوۃ اخی سلیمان لاصبح مربوطا فی ساریۃ من سواری المسجد تتلاعب بہ صبیان المدینۃ

ابو سعید کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا قرأت قرآن میں التباس معلوم ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر حضورؐ نے فرمایا۔ کہ شیطان نے نماز میں خلل اندازی کی میں نے پکڑ کر اس کا گلا گھونٹا اس کے منہ کے لعاب سے میری انگلیاں اب تک سردی محسوس کر رہی ہیں۔ اگر مجھے حضرت سلیمانؑ کا خیال نہ ہوتا تو میں اس کو مسجد کے ستون سے باندھ دیتا۔ صبح کو مدینہ کے بچے اس کا خوب تماشا بناتے۔

ربیع بنت مسعود بن عفرار

کہتی ہیں میں ایک روز اندر کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی

اچانک چھت شق ہو گئی۔ اس میں سے کالے رنگ کا اژدہا برآمد ہو کر میرے سامنے آ گیا۔ اس کے پیچھے پیچھے ایک تختی بھی آئی جس پر لکھا ہوا تھا۔ عن رب عقیب الماجد ملا سبیل لک علی المرأۃ الصالحۃ بنت الصالحین اس کے بعد وہ فوراً ہی خدا جانے کہاں غائب ہو گیا۔

حضرت عمار بن یاسرؓ کی جن سے کشتی

عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ میں نے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنات اور انسان کے ساتھ لڑائی کی ہے۔ لوگوں نے کہا کیسے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک منزل پر اتر کر میں ڈول رسی لے کر پانی بھرنے گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنویں پر تمہیں پانی بھرنے سے روکنے کوئی شخص آئے گا۔ چنانچہ جب میں کنویں پر پہنچا تو ایک شخص بالکل سیاہ فام میرے سامنے آیا۔ اور پانی بھرنے سے روکتے ہوئے مجھے پکڑ لیا۔ میں نے بھی اسے پکڑ لیا اور زمین پر دے مارا اور ایک پتھر سے اس کا سر کچل دیا اور پانی بھر کر لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ تمہیں کسی نے پانی بھرنے سے تو نہیں روکا تھا۔ میں نے سارا قصہ سنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

شیطان لوگوں کا کھانا چرا کر کھا جاتا ہے

ومن شرہ ایضا انہ لص

سارق لاموال الناس فکل طعام او شراب لم یذکر اللہ علیہ فلہ حظ بالسرقۃ والخطف وکذلک یبیت فی بیوتھم بغیر اذنھم ویدخل سلا قا ویخرج ویدخل علی عوراتھم فیام العبد بالمعصیۃ ثم یلقی فی قلوب الناس نقطۃ ومناما انہ کذا کذا ومن ھذا یفعل بعد الذنب لا یطلع علیہ احد فیصبح والناس یتحدثون بہ وما ذلک الا ان الشیطان زینہ لہ والقاہ فی قلبہ ثم وسوس الی الناس بما فعل والقاہ فی الذنب ثم فضحہ فالرب یسترہ والشیطان یفضحہ۔ (ص۱۳۹ الاستعاذۃ من الشیطان الرجیم)

شیطان کی بہت سی شرارتوں میں سے ایک شرارت یہ ہے کہ شیطان پکا چور ہے۔ لوگوں کا مال کھانے پینے کی وہ چیزیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا چرا کر کھا جاتا ہے۔ بغیر اجازت کے گھروں میں سوتا ہے۔ لوگوں کے ستر دیکھتا ہے۔ لوگوں کو معصیت پر اکساتا ہے اور جب وہ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو دوسروں پر عیب کشائی کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں

عن ابی سعید الخدری

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رای احدکم رؤیا یحبھا فانما من اللہ تعالیٰ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث وفی روایۃ فلا یحدث بھا الا من یحب واذا رای غیر ذلک مما یکرہ فانما ھی من الشیطان فلیستعذ باللہ من شرھا ولا یذکرھا لاحد فانھا لا تضرہ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اچھا خواب دیکھو تو اس کو خدا کی طرف سے سمجھو اور خدا کا شکر ادا کرو اور اس کا تذکرہ بھی کرو ایک روایت میں ہے کہ اس کا ذکر اپنے خیر خواہ کے سامنے کرنا چاہیئے۔ اور اگر مکروہ خواب نظر آئے تو وہ خواب شیطانی ہے۔ شیطان کے شر سے خدا سے پناہ مانگو اور کسی کے سامنے اس خواب کا تذکرہ نہ کرو۔

ابلیس ایک زنانہ کے روپ میں

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کو

شیطان خواب میں نظر آیا۔ حضرت ممدوح نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ تو شیطان نے کہا۔ آپ کیوں مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میرا کیا قصور ہے

اگر علم قدرت کسی شخص کیلئے شر بار میں چل گیا ہے تو میں بدل نہیں سکتا اور اگر خیر کے متعلق چل گیا ہے تو میں اس کو بدل نہیں سکتا۔ حضرت ممدوح فرماتے ہیں کہ اس وقت شیطان ایک زنانہ کی صورت بنائے ہوئے تھا۔ گفتار میں رفتار میں زنانہ بن تھا۔

شیطان حضور سرور عالم ﷺ کا شبیہ نہیں بن سکتا

عن ابی ہریرہؓ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی (بخاری ومسلم)

فان قلت اما التشکیک یکون الواحد فی مکانین فی زمان واحد۔

اجاب الصوفیہ بانہ علیہ السلام کالشمس یری فی اماکن کثیرۃ وھو واحدۃ

حضور نے فرمایا ہے جو شخص مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ فی الواقع میری زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان میری شکل میں متشکل نہیں ہو سکتا۔

شیطان، انبیاء، کتب سماوی، فرشتے اور بادل کی صورت میں خواب میں نظر نہیں آتا ہے ....

ونص الکرمانی فی کتابہ تاویل الرویا ان الرسل والکتب المنزلۃ والملائکۃ والسحب کذلک معصومۃ عن تمثل الشیطان بمثلھا۔

علامہ کرمانی نے کتاب الرویا میں لکھا ہے کہ شیطان انبیاء علیہم السلام کتب آسمانی، فرشتوں یا بادل کی شکل میں نہیں ہو سکتا۔

شیطان مرتے وقت بھی لوگوں کو ورغلاتا ہے

شیطان مرتے وقت بھی انسان کو ورغلاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو آسمانی سفرنامہ)

شیطان جان بوجھ کر نمازی کے سامنے سے گزرتا ہے

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے۔

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفع فی نحرہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان۔

(بخاری شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص کسی دیوار یا اور کسی قسم کی چیز کی آڑ رکھکر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص نمازی اور اس حائل چیز کے درمیان سے گذرنا چاہے تو اس کی گردن پکڑ کر ہٹا دینا چاہیئے۔ اس پر بھی اگر نہ ہٹے تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

شیطان تین دن تک گھر میں نہیں آتا

حضرت سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء سناما وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ من قرأھا فی بیتہ لیلا لم یدخل الشیطان بیتہ ثلاثۃ لیال۔ (رواہ ابن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر چیز کی کوہان ہوتی ہے۔ قرآن شریف کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔ جو شخص سورۂ بقرہ کو رات کو پڑھے گا۔ اس گھر میں شیطان تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔

ڈراونے خواب سے بچنے کی دعا

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا فزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون فانھا لا تضرہ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص سوتے ہوئے چونک پڑے ڈر جائے تو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون پڑھنا چاہیئے۔ اس سے خواب سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

شیطان کے شر سے بچنے کیلئے گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حسبک ھدیت وکفیت وتنحی منہ الشیطان۔ (ترمذی)

جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے گا۔ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت شیطان سے بچنے کی دعا

عن حیوۃ بن شریح قال لقیت شریح بن مسلم فقلت لہ

بلغنی انک حدثت

عن عبد اللہ عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم۔ (رواہ ابوداؤد)

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ اعوذ باللہ العظیم بوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم۔

شیطان انسان کے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے

عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ حتی یحضرہ عند طعامہ فاذا سقطت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ماکان بہا من اذی ثم لیاکلہا ولا یدعہا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ (رواہ مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان تمہارے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے۔ کھانے میں بھی شرکت کرتا ہے۔ اگر کھانا کھاتے ہوئے لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہئے۔ شیطان کیلئے نہ چھوڑنا چاہئے اور کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا چاہئے۔ معلوم نہیں کھانے کے کونسے حصے میں برکت ہے۔

کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے کی ممانعت

عن ابی عیاض عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یجلس الرجل بین الضحِّ والظل وقال مجلس الشیطان (رواہ احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ شیطان کے بیٹھنے کا ہے۔

تنہا یا دو آدمیوں کا سفر کرنا منع ہے

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا قدم من سفر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صحبت قال ما صحبت احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلثۃ رکب۔

ایک شخص سفر سے واپس آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تمہارا رفیق سفر کون تھا۔ اس نے جواب دیا۔ کوئی بھی نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اکیلا مسافر بھی شیطان ہے۔ دو مسافر بھی شیطان ہیں۔ تین مسافر البتہ جماعت ہیں۔

گھنٹی اور گھونگرو کے ساتھ شیطان رہتا ہے

عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر ان مولاۃ لہم ذہبت بابنۃ الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلہا اجراس فقطعہا عمر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع کل جرس شیطانا (رواہ ابوداؤد)

حضرت زبیرؓ کی ایک باندی حضرت زبیر کی ایک لڑکی جس کے پیروں میں گھونگرو بندھے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ کی خدمت میں لیکر گئی۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے لڑکی کے پیر میں سے گھونگرو نکال کر پھینک دیئے۔ اور کہا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر گھونگرو کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے۔

● ●

بانجھ پن معلوم کرنیکا طریقہ

اطباء کہتے ہیں کہ عورت کے بانجھ پن کو معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ لہسن کے جوئے کو ایک روئی کے ٹکڑے میں لپیٹ کر عورت اپنی شرمگاہ میں سات گھنٹے رکھے رہے۔ اتنی مدت کے بعد اگر عورت کے منہ سے لہسن کی بو آنے لگے تو اس کا علاج دواؤں کے ذریعہ ممکن ہے اور اس کا بانجھ پن دور ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

شیطان کے مکر و فریب کے جال

قرآنِ پاک میں حق تعالیٰ نے ابلیس کا قول نقل فرمایا ہے۔

فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم ومن ایمانھم وعن شمائلھم ولاتجد اکثرھم شاکرین۔

تو جیسا تو نے مجھے بے راہ کیا ہے۔ میں بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر پھر ان پر آؤں گا۔ آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اور نہ پاوے گا تو ان میں اکثر شکر گذار۔

ان الشیطان قعد لابن آدم باطرقہ فقعد لہ بطریق الاسلام فقال اتسلم وتذر دینک وآباءک فعصاہ فاسلم ثم قعد لہ بطریق الھجرۃ فقال اتھاجر وتذر ارضک وسماءک فعصاہ فھاجر ثم قعد لہ بطریق الجھاد وھو جھاد النفس والمال فقال تقاتل فتقتل فتنکح المرأۃ وتقسم المال (رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

شیطان بنی آدم کی راہوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ اول اسلام کی راہ میں بیٹھ کر کہتا ہے کہ تو مسلمان ہوتا ہے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑتا ہے۔ آدمی نے اس کا کہا نہ مانا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھ گیا۔ اور مہاجر سے کہا تو ہجرت کرکے اپنی زمین وآسمان اور وطن کو چھوڑتا ہے۔ آدمی نے اس کا کہا نہ مانا۔ پھر اس کیلئے جان و مال کی جہاد کی راہ میں بیٹھ کر کہا تو لڑے گا مارا جائے گا۔ تیری منکوحہ اور کسی سے بیاہی جائے گی۔ تیرا مال لٹ جائیگا۔ اور منصور مجاہدؒ سے راوی ہے۔

مامن رفقۃ تخرج الی مکۃ الاجھز معھم ابلیس مثل عدتھم (رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

جو قافلہ مکہ معظمہ کو جانے کو نکلتا ہے شیطان بھی ان کے شمار کے برابر اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔

ان دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ شیطان نیکی کی ہر راہ

پر بیٹھ کر سالک کی رہزنی کرتا ہے۔

اس آیت میں من بین ایدیھم کی تفسیر میں مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس سے غرض یہ ہے کہ میں ایسی طرف سے آؤں گا جہاں سے لوگ اسے دیکھ سکیں۔ اور من خلفھم سے حضرت ابن عباس کی تفسیر کے مطابق شیطان کی غرض یہ ہے کہ میں دنیا کو آراستہ پیراستہ کرکے ان کے سامنے پیش کرکے ان کو رغبت دلاؤں گا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں آخرت کے بارے میں ان کے دلوں میں شک ڈالوں گا۔ اور ان کو آخرت سے دور کروں گا۔

اور عن ایمانھم کی تفسیر میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ شیطان کی غرض یہ ہے کہ ان کا دین مشتبہ کردوں گا۔ اور ابو صالح کے قول کے مطابق حق بات میں ان کو شک میں ڈالوں گا۔

اور عن شمائلھم کے معنی یہ ہیں کہ باطل کی ترغیب دے کر ان کو باطل میں راغب کروں گا۔

زمخشری کہتے ہیں کہ شیطان کی غرض یہ ہے کہ میں سب طرف سے آکر تم کو فریب دوں گا۔

(۱) ومن کیدہ للانسان انہ یقف الموارد التی یخیل الیہ ان فیھا منفعتہ ثم یصدرہ المصادر التی فیھا عطبہ ویتخلی عنہ ویسلمہ ویقف لیشمت بہ ویضحک منہ فیامرہ بالسرقۃ والزنا والقتل فیدل علیہ ویفضحہ (تھذیب الایمان)

شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ وہ انسان کو ایسی جگہ لاکر کھڑا کردیتا ہے جن میں اسے سمجھا دیتا ہے کہ تیرا نفع انہی میں ہے پھر انجام کار ایسے ٹھکانوں پر لاکر ہٹا دیتا ہے۔ جہاں اس کی تباہی ہو۔ اور آپ اس سے کنارہ کش ہوجاتا ہے اور اس کو پھنسا کر کھڑا ان کے رنج سے خوش ہوتا ہے اور ان سے تمسخر کرتا ہے۔ مثلاً ان کو چوری، زنا، قتل کا حکم دیتا ہے۔ پھر ان کو رسوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

واذ زین لھم الشیطان اعمالھم وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما تراءت الفئتان نکص علی عقبیہ وقال انی بریء منکم انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب۔

اور جس وقت سنوار دئے شیطان ان کی نظر میں ان کے کام اور بولا کوئی غالب نہ ہوگا تم پر آج کے دن اور میں رفیق ہوں تمہارا۔ پھر جب سامنے ہوئیں دو فوجیں الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر اور بولا میں تمہارے ساتھ نہیں میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ میں ڈرتا ہوں اللہ سے۔ اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جب مشرکین مکہ جنگ بدر کیلئے جمع ہوئے تو شیطان نے سراقہ بن مالک کی صورت میں آکر ان لوگوں سے کہا کہ بنی کنانہ تمہارے زن و فرزند سے کوئی تعارض نہ کریں گے۔ میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں۔ لیکن جب شیطان نے فرشتوں کا لشکر دیکھا تو وہ ان کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ شکست کے بعد جب مشرکین مکہ نے سراقہ سے باز پرس کی تو اس نے لاعلمی ظاہر کی تب معلوم ہوا کہ سارا فریب شیطان کا تھا۔

تفسیر کی کتابوں میں شیطان کے کرتوتوں کی بہت مثالیں مذکور ہیں۔

(۲) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسانوں پر اس قسم کا جادو کر دیتا ہے کہ اس کو سب سے بڑی مضر چیز نافع ترین نظر آنے لگتی ہے۔ شیطان امر باطل کو اس طرح چکنا چپڑا کر کے خوبصورت شکل میں پیش کرتا ہے کہ حق بات خلاف واقعہ نظر آنے لگتی ہے۔ عقلوں کو اس درجہ مسخ کر دیتا ہے کہ حق بات سجھائی نہیں دیتی۔

اسی ابلیس نے آدمؑ و حواؑ کو جنت سے نکلوایا اور قابیل کے ہاتھوں ہابیل کو قتل کرایا۔ حضرت نوحؑ کی قوم کو غرق کرایا۔ قوم عاد کو تیز آندھی سے تباہ کرایا۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم چیخ سے ہلاک ہوئی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو زمین میں دھنسایا اور ان پر سنگ باری کرائی۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کرایا۔ یہی شیطان ملعون ان سب کا ساتھی تھا۔ اور غزوہ بدر میں مشرکین کا یار تھا۔

(۳) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان کے خون میں داخل ہو کر نفس کے ساتھ مل جاتا ہے اور جس چیز کی رغبت اور محبت نفس میں پاتا ہے۔ اس کو معلوم کر کے اسی راہ سے دخل انداز ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ آدم و حوا علیہم السلام کی یہ خواہش تو نہ تھی کہ جنت میں فرشتہ بن کر رہیں۔ لیکن یہ خواہش ضرور تھی کہ ان کو بادشاہی عطا ہو جائے۔ شیطان ان دونوں کے پاس اسی راستہ سے آکر ان کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہوا۔ شیطان نے حضرت آدمؑ و حواؑ سے کہا تھا۔ ھل ادلک علی شجرۃ الخلد و ملک لا یبلیٰ (کیا میں تمہیں بتاؤں درخت ہمیشہ زندہ رہنے کا اور بادشاہی کا جو پرانی نہ ہو) شیطان کے اس فعل سے اس کے پیروکاروں نے یہ سیکھا ہے کہ انہوں نے بعض حرام چیزوں کے ایسے نام تجویز کئے ہیں جن کے معنی نفس کو بہت ہی خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً شراب کا نام ام الافراح (خوشیوں کی جڑ) سود کا نام معاملہ۔ محصول کا نام حقوق شاہی فسق کی مجلسوں کا نام مجلس نشاط وغیرہ۔

(۴) ایک شیطان کا عجیب مکر یہ ہے کہ وہ اگر نفس کی قوتوں میں پیش قدمی اور بلند ہمتی غالب دیکھتا ہے تو جس چیز کا حکم الٰہی ہوتا ہے۔ اس کو اس کی اہمیت کے سامنے حقیر اور قلیل کر دیتا ہے۔ اور آدمی کو یہ وہم ڈالتا ہے کہ اس قدر کافی نہیں ہے اس میں کچھ اور زیادتی ہونی چاہیئے اور اگر نفس پر سرکشی غالب دیکھتا ہے تو ہمت کو مقدور مامور سے کاہل کر دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ اس کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھتا ہے یا اس میں کوتاہی کرنے لگتا ہے۔

مثال کے طور پر طہارت کے باب میں یا تو بعض لوگ اس قدر تفریط کرتے ہیں کہ طہارت کے واجبات بھی صحیح طور پر ادا نہیں کرتے۔ یا اس قدر افراط میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ پانی استعمال کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ مگر ان کی تسلی اور اطمینان نہیں ہوتا۔ اسی طرح شیطان کبھی کسی قوم کو اس درجہ تسفیل میں گرا دیتا ہے کہ وہ پیغمبر کو قتل کر دینا معمولی بات خیال کرتے ہیں۔ اور کبھی اس قدر اونچا اٹھاتا ہے کہ وہ انبیاء کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔

یہودیوں کو ابلیس نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اس درجہ گرایا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو جھٹلایا اور ان کی والدہ پر تہمت لگائی۔ اور نصاریٰ کو حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اس درجہ بڑھایا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا درجہ دے دیا۔

(۵) کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں نکمے خیالات ڈال دیتا ہے۔ وہ خدا کی باتوں کو تو یقین کا درجہ نہیں دیتے۔ خدا کے احکام کے مقابلے میں امور عقلی اور حکمت کو زیادہ یقین سمجھتے ہیں۔ فانوس قرآن سے روشنی حاصل کرنے کے بجائے منطق و فلسفہ یونانی کی روشنی حاصل کرنے کی طرف لوگوں کو لگا دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دین ایمان سے اس طرح عاری ہو جاتے ہیں۔ جس طرح گندھے ہوئے آٹے میں سے بال بالکل صاف نکل آتا ہے۔

(۶) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان آدمی کو ایسے لوگوں سے خوش خلقی خندہ روئی اور خوش گفتاری کو کہتا ہے۔ جن کی بدی سے بچنا بجز ترشروئی اور روگردانی کے ممکن نہیں۔ اس خوش خلقی اور خندہ روئی کے بعد آدمی کو ان کی بدی سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے دل کے طبیبوں نے اہل بدعت سے روگردانی اور ان کو سلام نہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

(۷) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان انسان کو اپنے نفس کی

عزت و حفاظت کا حکم وہاں دیتا ہے جہاں پروردگار کی خوشی نفس کی ذلت و اہانت میں ہے۔ مثلاً کفار یا منافقوں سے جنگ، بدکاروں اور ظالموں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں شیطان یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ ان باتوں سے تو اپنے نفس کو ذلت میں ڈال کر دشمنوں کو اپنے اوپر غالب کرنا چاہتا ہے۔ ان کے طعنے اپنے اوپر لینا چاہتا ہے اس کا انجام یہ ہوگا کہ تیری عزت جاتی رہے گی اس کے بعد نہ کوئی تیری بات مانے گا نہ تیری بات سنے گا۔

اور جس جگہ نفس کی بہتری عزت و حفاظت میں ہوتی ہے وہاں اپنے نفس کو ذلیل و خوار رکھنے کو کہتا ہے۔ مثلاً آدمی کو کہتا ہے کہ رئیسوں کے سامنے ذلیل بنا رہ۔ اور دل میں یہ ڈال دیتا ہے کہ اس امر کے اختیار کرنے سے تیرے نفس کی عزت ہوگی۔

(۸) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ آدمی کو کسی ایک گوشہ مثلاً کسی مسجد یا سماع خانہ یا کسی مزار پر قید کرکے بٹھا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر تو یہاں سے نکلے گا تو لوگوں کی نظروں میں گر جائے گا۔

ان باتوں سے شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے سے باز رہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی غرضیں ہوتی ہیں۔ مثلاً اپنے آپ کو بڑا جاننا لوگوں کو حقیر سمجھنا یا ریاست کا قیام بشرطیکہ اس کے عذر میں لوگوں سے ملنے سے ریاست ملنے کی امید ہو اور وجاہت ہو کہ لوگ مجھ سے ملیں میں نہ ملوں وہ میرے پاس آئیں میں ان کے پاس نہ جاؤں اس خیال سے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے تقرب کی چیزوں کو چھوڑ کر ان باتوں میں لگ جاتا ہے جن سے لوگ اس کے پاس آئیں۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جاکر ضروریات کی چیزیں خرید فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ مدینہ منورہ کا حاکم ہونے کے باوجود اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے۔

(۹) شیطان کا ایک مکر یہ بھی ہے کہ وہ ارباب عزلت او زہد و ریاضت کو اپنے خیال پر عمل کرنے کو بدون حکم شرع کے اچھا کر دیتا ہے اور ان کے دل میں یہ خیال پختہ کر دیتا ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ محفوظ ہے تو اس کے خیالات اور اندیشے خطا سے بچے رہتے ہیں۔

حضرت ابویزیدؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی شخص کو ہوا میں اڑتا دیکھو تو اس سے مغالطہ نہ کھاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ امر و نہی عن اور حدود الٰہی کی حفاظت میں کیسا ہے۔

(۱۰) شیطان کا مکر یہ بھی ہے کہ شیطان بعض ارباب زہد کو خاص ہیئت خاص لباس اور خاص طریقہ اختیار کرنے کا حکم وجوب کے طور پر دیتا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض اس قسم کے لوگ نماز پڑھنے کیلئے ایک جگہ مخصوص کر لیتے ہیں۔ اس جگہ کے سوا اور کسی جگہ نماز نہیں پڑھتے۔

(۱۱) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ بعض جاہل لوگ طہارت اور نیت کے بارے میں اس درجہ وسواس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت طریقے سے بالکل ہٹ جاتے ہیں۔ شیطان ان کو مشقت میں ڈال کر ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی وضو یا غسل کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ خواہ پانچ لوٹوں سے وضو کرے اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیت کرنے میں اس درجہ مشغول ہو جاتے ہیں کہ پہلی رکعت فوت ہو جاتی ہے۔ مگر وہ نیت نہیں کر پاتے۔

(۱۲) بعض اہل وسواس کی یہ حالت ہے کہ وہ اگر عام مسلمانوں کے ساتھ یا بچوں کے ساتھ کھانا کھا لیتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو نجس سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان کا غلبہ اس قدر ہوتا ہے کہ وہ بچوں یا عام مسلمانوں کو نجس سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ حالت بھی ایک قسم کا جنون ہے۔ جو شیطان کے وساوس سے پیدا ہوتی ہے۔

ان لوگوں کے دماغ میں اس درجہ شک و شبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ وضو کرتے ہوئے عضو کو دھو لیتے ہیں۔ مگر ان کو شک رہتا ہے کہ یہ عضو میں نے دھویا ہے یا نہیں ایسا شخص اپنی آنکھوں دیکھی چیز کا بھی ہٹ دھرمی اور اپنے نفس کے یقین سے منکر ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ دریا تالاب میں غسل کرتے ہوئے بار بار غوطہ لگاتے ہیں یا بہت سا پانی اپنے جسم پر ڈالتے ہیں یا پانی میں آنکھیں کھولتے ہیں جس سے بسا اوقات بینائی جاتی رہتی ہے۔ یا اس طرح غسل کرتے ہوئے ان کا ستر کھل جاتا ہے۔ اور دیکھنے والے مذاق اڑاتے ہیں۔

(۱۳) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ صحیح مسلم میں عثمان بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان آڑے ہو گیا ہے۔ نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزب ہے۔ تم کو جب معلوم ہو تو خدا سے پناہ طلب کرو۔ اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دو میں نے ایسا ہی کیا۔ حق تعالیٰ نے اسے دور کر دیا۔

(۱۴) منجملہ وسواس کے وضو اور غسل کے پانی میں زیادتی کرنا ہے حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ وضو کا بھی ایک شیطان ہے۔ اس کا نام ولہان ہے۔ تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعدؓ کے پاس گئے وہ وضو کر رہے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ پانی فضول خرچ مت کرو۔ حضرت سعد نے پوچھا۔ پانی میں بھی اسراف (فضول خرچی) ہے۔ فرمایا کیوں نہیں۔ اگر تم نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کیوں نہ کرو۔

(۱۵) اور منجملہ وساوس شیطان کے ایک وسوسہ وضو ٹوٹنے کا ہے۔

حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرو اور شک پڑ جاوے کہ کچھ پیٹ میں سے نکلا ہے یا نہیں تو وہ نماز سے باہر نہ ہو تاوقتیکہ اپنے سے آواز نہ سُن لے۔ یا بدبو نہ محسوس کرے۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی کی نماز کے اندر آتا ہے۔ اور ایک بال اس کے پیچھے کی طرف سے پکڑ کر کھینچتا ہے تو نمازی کو معلوم ہوتا ہے میرا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ ایسی حالت میں اس کو چاہیئے کہ وہ نماز میں مشغول رہے۔ جب تک اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ ہو

(۱۶) ایک وسوسہ شیطان کا اس قسم کا ہے کہ وہ پیشاب کرنے کے بعد لوگوں کو اس شر میں مبتلا رکھتا ہے کہ ابھی احلیل صاف نہیں ہوا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پھر قطرہ آجائے اور وہ لوگ اس بارے میں اس درجہ تکلیف کرتے ہیں کہ اس کا بیان تہذیب سے خارج ہے۔

سنن ابن ماجہ میں عیسٰی بن داد کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے ستر کو تین بار پونچھ لے۔ مقصد یہ ہے کہ استنجا اس طور سے کرنا چاہیئے کہ دوبارہ قطرہ آنے کا خوف جاتا رہے۔

(۱۷) ایک وسوسہ شیطان کا یہ ہے کہ حضور سرورِ عالمؐ نے جن امور میں نرمی برتی تھی۔ وسواس اس میں سختی برتتا ہے۔ مثلاً صاحبِ وسواس اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ننگے پاؤں گھر سے چل کر مسجد میں نماز پڑھ لے اور پاؤں نہ دھوئے۔ حالانکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

سنن ابوداؤد میں بنی عبدالاشہل کی عورت سے روایت ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں مسجد کا راستہ گندہ ہے ہم گھر سے وضو کرکے آتے ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس راستے کے بعد کوئی اس سے ستھرا راستہ نہیں ہے؟ عرض کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ اچھا راستہ اس راستہ کا عوض ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں بارش ہوئی تمام راستہ میں کیچڑ ہوگئی۔ حضرت مولا علی کیچڑ میں گھس کر مسجد میں تشریف لائے۔ نماز پڑھی اور اپنے پاؤں نہ دھوئے۔

(۱۸) جوتے کے نیچے اگر نجاست لگ جائے تو اس کو زمین پر رگڑ دینا طہارت کیلئے کافی ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔ صاحبِ وسواس موزہ یا جوتا پہن کر نماز ہی نہیں پڑھ سکتا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہن کر ناپاکی پر چلے تو مٹی اس کو پاک کرنے کے لئے کافی ہے صاحبِ وسواس کا دل جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے سے خوش نہیں ہوتا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے

(۱۹) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ قبرستان، حمام اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کے علاوہ جہاں اور جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھنا چاہیئے۔ صاحبِ وسواس سوائے مسجد یا کسی مخصوص جگہ کے نماز پڑھنا پسند ہی نہیں کرتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جعلت لی الارض مسجداً وطہوراً۔ تمام روئے زمین میرے لئے نماز پڑھنے کی جگہ اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے۔

(۲۰) ایک وسوسہ شیطان کا یہ ہے کہ ڈھیلے سے استنجے کو کافی نہیں سمجھتا تاوقتیکہ پانی سے عضو نہ دھو ڈالے۔ حالانکہ ایام سفر میں حسب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنا کافی ہے۔ اس کے بعد اگر استنجے کے مقام پر پسینہ کی وجہ سے تری آجائے تو کپڑا دھونا ضروری نہیں۔

(۲۱) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جو شخص حضورؐ کی دعوت کرتا قبول فرماتے تھے۔ صاحبِ وسواس اس بات کو گوارا نہیں کرتا وہ اس بات کو مناسب سمجھتا ہے کہ اگر کہیں عام مسلمانوں کے ساتھ دعوت میں شرکت کا اتفاق ہو جائے تو وہ اپنے سارے جسم اور کپڑوں کو دھونا پاک کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغہ کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا ہے ہلک المتنطعون۔ غلو کرنے والے ہلاک ہوئے۔ غلو کرنے والے ہلاک ہوئے۔ غلو کرنے والے ہلاک ہوئے۔

(۲۲) شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے پانسے مقرر کئے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے۔ اِنما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان۔

انصاب: ان چیزوں کا نام ہے۔ جہاں غیر اللہ کی عبادت کی جاتی ہے۔ خواہ وہ جگہ پتھر ہو یا درخت یا بت یا کوئی عمارت حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں خانہ کعبہ کے گرد چند پتھر پڑے ہوئے تھے مشرکین مکہ ان پر جانوروں کو ذبح کرکے ان کے گوشت کو دھوپ دیا کرتے تھے۔ اور ان کی تعظیم و پرستش کیا کرتے تھے۔

ازلام: - پانسے تھے ان میں سے ایک پر افعل اور دوسرے پر لاتفعل لکھا تھا۔ وہ جب کوئی کام کرنا چاہتے تو ان پانسوں کو پھینک کر دیکھتے تھے۔ اگر افعل لکھا ہوا پانسہ نکل آتا تھا تو اس کام

کرکر لیتے تھے ورنہ چھوڑ دیتے تھے۔

شریعتِ اسلام کی رو سے پانسے پھینکنا حرام ہے۔

(۲۳) شیطان کے مکر و فریب میں سے وہ حیلے اور فریب بھی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرنے یا فرضوں کو ساقط کرنے یا امر ونہی کے خلاف کرنے پر شامل ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جو حیلے مسلمان کے حق کو باطل کرتے ہوں ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

میمون کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ اگر کسی شخص نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کو باطل کرنے کیلئے حیلہ کیا۔ تو کیا یہ حیلہ جائز ہے؟ حضرت امام احمد نے فرمایا۔ نہیں یہ خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا ہے اور یہ ایک قسم کا نفاق ہے اور خدا کے حکم کا استہزاء ہے۔

قرآن مجید میں اصحاب سبت کا حال مذکور ہے۔ یہودیوں کو ہفتہ کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت تھی۔ انہوں نے اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حیلہ کی راہ سے مباح کرلیا۔ وہ جمعہ کے روز جال لگا کر چھوڑ دیتے تھے۔ جو مچھلیاں جال میں پھنس جاتی تھیں انکو اتوار کے دن صبح کو پکڑ لیتے تھے۔ اس جرم کی پاداش میں حق تعالیٰ نے ان کو بندر بنادیا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والوں پر اس لئے لعنت فرمائی ہے کہ اس حیلہ سے خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ حیلوں کی مختلف صورتیں ہیں۔

(۱) ایک صورت یہ ہے کہ جو چیز بالفعل حرام ہو اس کو حلال کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا جائے۔

(۲) دوسری صورت اس چیز کو حلال ہونے کے متعلق ہے جس کی حرمت کا سبب ہو چکا ہو اور وہ حرام ہوا چاہتی ہو۔ مثلاً کسی شخص نے اپنی بیوی کی طلاق کو کسی ایسی شرط پر وابستہ کیا جو وقوع پذیر ہے۔ پھر طلاق سے بچنے کیلئے عورت سے خلع کرکے نکاح کرلے۔

(۳) تیسری صورت حیلہ کی یہ ہے کہ فرض یا واجب کے ادا نہ کرنے کے لئے کوئی بہانہ نکالا جائے اور اس سفر سے مقصد صرف روزہ نہ رکھنا ہو۔

چوتھی صورت۔ ایسے واجب کے ساقط کرنے کیلئے ہے جس کا وجوب تو نہ ہوا ہو۔ مگر واجب ہونے کو ہو۔ مثلاً زکوٰۃ ساقط کرنے کیلئے سال پورا ہونے سے پہلے اپنے کسی گھر والے کو مالک بنا کر وہ مال خود واپس لے لیا جائے

(۲۴) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ لوگوں کو عشق مجازی میں مبتلا کرکے خدا تعالیٰ کے عشق حقیقی سے محروم کردیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے دل معشوق مجازی کی محبت میں مبتلا ہو کر معشوق حقیقی کی محبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

(۲۵) شیطان نے دنیا میں بت پرستی کو رواج دیا۔

بت پرستوں کے ساتھ شیطان کا کھیل کود

شیطان بت پرستوں کی قوم سے ان کی عقل کے مطابق کھیلتا ہے۔ کبھی شیطان مردوں کی تعظیم کی نیت سے ان کی مورتیاں قبر پر رکھکر ان بتوں کی پرستش کیلئے بلاتا ہے۔ مشرکین نے ایسا ہی کیا کہ انہوں نے نبیوں کی مورتیں بنا کر ان کی قبروں پر رکھکر ان کی پرستش شروع کردی۔ کہیں مشرکین کے دل میں شیطان نے یہ بات ڈالی کہ یہ بت ان ستاروں کی صورتوں پر ہیں جو ان کے عقیدہ میں عالم میں تاثیر کرتے ہیں۔ مشرکین نے ان بتوں کیلئے خاص مکانات بنوائے۔ ان کی خدمت کیلئے خادم مقرر کئے۔ چنانچہ ایک اسی قسم کا بتخانہ اصفہان کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔ یہ بت خانہ کسی مشرک نے زہرہ ستارے کے نام سے بنوایا تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس بت خانے کو مسمار کرادیا تھا۔ اسی قسم کا ایک بت خانہ بلوشلو قالوبس نے آفتاب کے نام پر فرغانہ میں بنوایا تھا۔ معتصم باللہ نے اس بتخانہ کو ویران کیا۔ یحییٰ بن بشیر کا بیان ہے کہ ہندوستان میں بت پرستی کا رواج برہمن نے دیا تھا۔ اسی شخص نے بت بنائے اور لوگوں کو بت پرستی سکھائی ہے۔ کہ ہندوستان کا سب سے بڑا بت خانہ صوبہ سندھ میں تھا۔ اس بت خانہ میں ہیولاکر نام کا ایک بڑا بھاری بت تھا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار کوس سے لوگ اس کی زیارت کرنے آیا کرتے تھے۔

حجاج کے زمانے میں جب صوبہ سندھ فتح ہوا اور مسلمانوں نے اس بت خانے کو تباہ کرنا چاہا تو اہل ہنود نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر تم اس بت خانہ کو باقی رہنے دو تو اس بت خانہ کی تہائی آمدنی ہم تم کو دیا کریں گے۔ عبدالملک نے اس بت خانہ کو باقی رہنے کا حکم دے دیا۔ یہ مشرک درحقیقت ستارہ پرست تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ ایسے ہی مشرکین کے ساتھ ہوا تھا۔ یہ مذہب بہت پرانا ہے۔ اس مذہب کے لوگ بہت سے فرقوں پر مشتمل ہیں۔

ایک فرقہ ان میں سے سورج کی پوجا کرتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ سورج ایک فرشتہ ہے جو صاحب نفس اور ذی عقل ہے۔ چونکہ تمام ستاروں اور چاند میں سورج کی روشنی ہی جلوہ گر ہے اس لئے انہوں نے آفتاب کا ایک بہت بڑا بت خانہ قائم کرکے اس کے نام بڑی بڑی جاگیریں وقف کیں۔ اس کے لئے خادم اور دربان مقرر کئے۔ یہ لوگ طلوع غروب اور استوا کے وقت آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں۔ ان اوقات میں چونکہ شیطان سورج سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سجدہ درحقیقت شیطان ہی کو ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

اس مذہب کے دوسرے فرقہ کے لوگوں نے دوسرے ستاروں کی صورت اور بزعم خود ان کی روحانیت کی شکل میں بت بنائے اور وہ ان کی پوجا کرتے ہیں۔

مشرکین بتوں کی پوجا کیوں کرتے رہیں؟

ایک سبب بت پرستی کا یہ بھی ہے کہ شیطان بتوں کے پیٹ میں گھس کر لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ غیب یا آئندہ کے حالات کی اطلاع دیتا ہے۔ عوام سمجھتے ہیں کہ بت بات چیت کرتا ہے۔ سمجھدار بت پرست اس قسم کی باتوں کو اجرام علویہ کی روحانیت بتاتے ہیں۔

آتش پرستی کا رواج شیطان نے اس طرح دیا کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مارا اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کے خوف سے بھاگ گیا تو شیطان نے اس سے آکر کہا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ اس لئے کھا گئی تھی اور اس کی قربانی اس لئے مقبول ہوئی تھی کہ ہابیل آگ کی خدمت اور عبادت کیا کرتا تھا۔ تو بھی ایسا کر تیرے اور تیرے بعد والوں کیلئے فائدہ مند ہوگا۔ قابیل نے اسی وقت آتش پرستی کیلئے ایک مکان بنا کر آتش پرستی شروع کر دی قابیل مجوسی بن گیا۔ جس وقت مجوسی مذہب طوس، بخارا اور سجستان میں پہنچا۔ وہاں بڑے بڑے آتشکدے قائم ہو گئے۔ شیطان نے ان لوگوں کو آتش پرستی کی فضیلت میں یہ بات سمجھائی کہ آگ سب عناصر سے زیادہ جگہ گھیرتی ہے۔ جوہر میں اشرف اور جسم میں لطیف تر ہے۔ دنیا کا وجود دنیا کا نور، دنیا کی بقا اور دنیا کا انعقاد اسی کے وجود سے وابستہ ہے۔

اسی طرح شیطان نے بعض مشرکین کو پانی کی پرستش پر لگا دیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ پانی ہی دنیا میں سب سے افضل و اشرف ہے۔ اگر دنیا میں پانی کا وجود نہ رہے تو دنیا فنا ہو جائے اور دنیا کے کاروبار بند ہو جائیں۔ زراعت موقوف ہو جائے۔

اسی شیطان نے بعض مشرکین کو گائے اور دوسرے جانوروں کی پوجا پر لگا رکھا ہے۔

شیطان مشرکوں سے درختوں کی پوجا کراتا ہے۔ جنات کی بھی پوجا کراتا ہے۔

شیطان کی عزت اور ذلت

شیطان کا نام پہلے آسمان پر عابد، دوسرے پر زاہد، تیسرے پر عارف، چوتھے پر ولی، پانچویں پر تقی، چھٹے پر عزازیل اور لوح محفوظ میں ابلیس تھا۔ وہ اپنی عاقبت سے بے فکر تھا۔ جب اسے آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو کہنے لگا کہ اے اللہ! تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی۔ حالانکہ میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے اسے آگ اور مٹی سے پیدا کیا ——— خدا تعالیٰ نے فرمایا میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ شیطان نے اپنے آپ کو آدمؑ سے بہتر سمجھا اور تکبر کی وجہ سے آدم علیہ السلام سے منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا۔ جب فرشتے آدمؑ کو سجدہ کر کے اٹھے تو انہوں نے دیکھا کہ شیطان نے سجدہ نہیں کیا۔ وہ دوبارہ سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ لیکن شیطان بے تعلق کھڑا رہا۔ اور اسے اپنے اس عمل پر کوئی پشیمانی نہیں ہوئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت مسخ کر دی۔ خنزیر کی طرح لٹکا ہوا منہ، سر اونٹ کے سر کی طرح، سینہ بڑے اونٹ کے کوہان جیسا۔ بندر جیسا چہرہ۔ آنکھیں کھڑی، نتھنے حجام کے کوزے جیسے کھلے ہوئے، ہونٹ بیل کی طرح لٹکے ہوئے، دانت خنزیر کی طرح باہر کو نکلے ہوئے اور داڑھی میں چند بال۔ اسی صورت میں اسے جنت سے پھینک دیا گیا۔ بلکہ اسے بحیا تک جزائر کی طرف پھینکا گیا۔

ایک بار شیطان نے اللہ سے کہا ——— اے اللہ تو نے آدمؑ کی اولاد میں نبی بنائے۔ ان پر کتابیں نازل کیں۔ میرے رسول اور کتابیں کہاں ہیں۔ جواب دیا گیا کہ مزامیر بجانے والے تیرے رسول ہیں۔ اور گدی ہوئی کھالیں تیری کتابیں ہیں۔ جھوٹ تیری حدیث ہے۔ گندے اشعار تیرا قرآن ہے۔ گانے والے تیرے مؤذن ہیں۔ بازار تیری مسجدیں ہیں۔ حمام خانہ تیرا گھر ہے۔ ہر وہ کھانا تیرا کھانا ہے۔ جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ شراب تیرا مشروب ہے۔ اور عورتیں تیرے پھندے ہیں۔

● ● ●

انسان اور شیطان کی دشمنی

انسان اور شیطان کی دشمنی کے اسباب اس کی تاریخ اور اس دشمنی کی شدت

انسان اور شیطان کی دشمنی کی جڑیں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کی تاریخ اسی دن سے شروع ہوتی ہے جب اللہ نے آدم کا پتلا بنا کر کھڑا کیا تھا۔ ابھی اس میں روح بھی نہ پھونکی تھی کہ شیطان نے اس کے آس پاس چکر لگانا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر تم کو مجھ پر تسلط حاصل ہوا تو میں تمہاری ایک نہ سنوں گا۔ اور اگر مجھے تم پر غلبہ ہوا تو تم کو تباہ کر دوں گا۔

صحیح مسلم میں انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے جنت میں آدمؑ کا ڈھانچہ بنایا تو اس کو جب تک چاہا کچھ مدت تک کیلئے اپنے حالت پر چھوڑ دیا۔ اس کا معائنہ کرنے کیلئے شیطان آس پاس چکر لگانے لگا۔ جب شیطان نے دیکھا کہ ڈھانچہ کھوکھلا ہے ــــ سمجھ گیا کہ اللہ نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جس کو اپنی ذات پر قابو نہیں۔

جب اللہ نے آدمؑ کے ڈھانچے میں روح پھونکی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں۔ چونکہ ابلیس آسمان کے فرشتوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ اسلئے اس حکم کے تحت اس پر بھی سجدہ کرنا واجب تھا۔ مگر احساس برتری اور پندار عظمت میں آکر اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: میں آدمؑ سے عظیم تر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے اور آدم کو مٹی گارے سے پیدا کیا ہے۔

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ.

اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور اس کو مٹی سے۔ (الاعراف۔ ۱۲)

حضرت آدمؑ نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ ان کی خوب عزت ہو رہی ہے۔ فرشتے ان کے سامنے سجدے میں پڑے ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ وہیں ایک خوفناک دشمن ہے۔ جو ان کی اور ان کی نسلوں کی تباہی و گمراہی کا نشان بنکر کھڑا ہے اللہ نے شیطان کو تکبر کی وجہ سے خلد بریں سے بے دخل کر دیا۔ شیطان نے بھی اللہ سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ اُسے قیامت تک زندہ رکھے۔

قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ.

بولا مجھے اس دن تک مہلت دے۔ جب کہ یہ سب دوبارہ اُٹھائیں جائینگے فرمایا تجھے مہلت ہے۔ (الاعراف۔ ۱۴۔ ۱۵)

شیطان لعین نے اپنے دل میں یہ عہد کر لیا کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرے گا اور ان کو مکر و فریب کے جال میں پھنسائے گا۔

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ. (الاعراف ۱۶۔ ۱۷)

بولا اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا، آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا۔ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

شیطان کا یہ جملہ بتاتا ہے کہ وہ ابن آدم کو گمراہ کرنے کیلئے کس قدر تگ و دو میں مصروف ہے۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے، ہر سمت اور ہر ممکن طریقے سے وہ انسان پر غالب ہونا چاہتا ہے ــــ اس آیت کی تفسیر میں زمخشری کہتے ہیں کہ: میں ان چاروں جانب سے انسانوں پر حملہ کروں گا جہاں سے عموماً دشمن حملہ کرتا ہے۔ یہ اس بات کی مثال ہے کہ شیطان حتی الامکان لوگوں کے دلوں میں سوسے ڈالے گا۔ اور ان کو راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کرے گا جیسا کہ اللہ نے دوسری جگہ فرمایا:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ (بنی اسرائیل۔ ۶۴)

تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا۔

قرآنی تنبیہات

قرآن نے ہم کو بارہا آگاہ کیا کہ شیطان کا فتنہ بہت سنگین ہے اسے گمراہ کرنے میں بڑی مہارت حاصل ہے۔ اسکی تمام تر

خواہش لوگوں کو گمراہ کرنا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے۔

يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔ (الاعراف: ۲۷)

اے بنی آدم ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں فتنہ میں مبتلا کر دے۔

نیز فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا (فاطر: ٦)

شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔

نیز فرمایا:

وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا (النساء: ۱۱۹) ــــــ اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے اپنا ولی و سرپرست بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

شیطان کی دشمنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے بابا آدم کی بدولت اس کو لعنت، پھٹکار اور جنت سے بے دخلی کا داغ اٹھانا پڑا اس لئے وہ ضرور آدم اور اس کی اولاد سے انتقام لے گا۔

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا (بنی اسرائیل: ٦۲)

وہ بولا، دیکھ تو سہی، کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں۔ بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔

ماہرین اخلاقیات نے نفس اور اس کے عیوب و آفتوں پر تو بحث کی لیکن اپنے ازلی دشمن کو سمجھنے میں کوتاہی سے کام لیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بارے میں بہت متنبہ کیا ہے اور اس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ نفس سے پناہ مانگنے کا اس نے ایک جگہ بھی حکم نہیں دیا۔ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں نفس کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا۔

ہم نفس کے شر اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

شیطان کے اغراض و مقاصد

بنیادی مقصد شیطان کا ایک ہی آخری مقصد ہے جس کے حصول کی خاطر وہ جدوجہد کر رہا ہے۔ وہ یہ کہ انسان کو جہنم میں دھکیل دے اور جنت سے محروم کر دے۔

إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ (فاطر: ٦)

وہ تو اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔

ذیلی مقاصد: یہ شیطان کا بنیادی مقصد ہے۔ اسکے ذیلی مقاصد یہ ہیں۔

بندوں کو کفر و شرک میں مبتلا کرنا یعنی بندوں کو غیر اللہ کی عبادت اور اللہ اور اس کی شریعت سے انکار کی دعوت دینا

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ۔ (الحشر: ۱٦)

ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ پہلے وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں۔

صحیح مسلم میں عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا لوگو! مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں وہ بات بتاؤں جس سے تم نا آشنا ہو اور وہ بات اللہ نے مجھے آج ہی بتائی کہ میں نے جو کچھ اپنے بندے کو عطا کیا وہ اس کیلئے حلال ہے اور میں نے تمام بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا تھا لیکن شیطانوں نے آکر انہیں اپنے دین سے پھیر دیا اور میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کرنے کا حکم دیا جن کیلئے میں نے کوئی سند نازل نہیں کی۔

۲۔ کافر نہ بنا سکے تو گناہوں میں مبتلا کرتا ہے اگر وہ لوگوں کو کفر و شرک میں مبتلا نہ کر سکے تو نا امید نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس سے چھوٹا حربہ استعمال کرتا ہے۔ یعنی ان سے چھوٹے موٹے گناہ کرواتا اور ان کے دلوں میں عداوت و دشمنی کی کاشت کرتا ہے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوگو سنو! شیطان اس بات سے قطعی نا امید ہے کہ اس کی اس شہر میں عبادت ہوگی۔ مگر کچھ اعمال جن کو تم معمولی اور حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی سے خوش ہوگا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ:

شیطان اس بات سے نا امید ہے کہ جزیرۂ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی پرستش کریں گے۔ لیکن ان کو ایک دوسرے کے خلاف برانگیختہ کرنے کے سلسلے میں وہ نا امید نہیں۔

یعنی وہ لوگوں کے درمیان عداوت و دشمنی کی آگ روشن کرے گا اور ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکائے گا جیسا کہ اللہ نے فرمایا۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۔؟ (المائدہ: ۹۱)

شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے۔؟ وہ ہر برے کام کا حکم دیتا ہے۔

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔ (البقرۃ: ۱٦۹)

وہ تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ (وہ اللہ نے فرمائی ہیں)

مختصر یہ کہ ہر ایسی عبادت جو اللہ کو پسند ہے۔ وہ شیطان کو ناپسند ہے اور ہر ایسی معصیت جو رحمان کو ناپسند ہے۔ وہ شیطان کو پسند ہے۔

۳۔ شیطان کا بندوں کو اللہ کی اطاعت سے روکنا

شیطان لوگوں کو صرف کفر و معاصی کی دعوت دینے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ انہیں اچھے کام کرنے سے بھی روکتا ہے۔ بھلائی کے جس راستے پر بھی اللہ کا کوئی بندہ چلنا چاہتا ہے۔ شیطان اس کے راستے میں ٹانگ اڑاتا اور اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ:

> شیطان ابن آدم کی تمام راہوں میں بیٹھتا ہے۔ چنانچہ اس کے اسلام کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے: کیا تم اسلام کی خاطر اپنا اور اپنے باپ داداؤں کا دین چھوڑ دوگے۔؟ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر اسلام قبول کر لیتا ہے۔ پھر وہ اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے: کیا تم ہجرت کی خاطر اپنا وطن اپنا ماحول چھوڑ دوگے؟ مہاجر کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو لمبی رسّی میں کھونٹے سے بندھا ہوا ہو۔ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر ہجرت کیلئے چل پڑتا ہے۔ پھر وہ اس کے جہاد کے راستے میں بیٹھتا اور کہتا ہے؟ جہاد کروگے تو اس میں نفس اور مال کی پریشانی تو ہے ہی۔ اگر لڑائی ہوئی اور تم مار دیئے گئے تو تمہاری بیوی دوسرے سے شادی کرلے گی۔ اور تمہاری دھن دولت بھی ٹھکانے لگ جائے گی۔؟ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر جہاد کیلئے نکل جاتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا۔ اس کو جنت میں داخل کرنا اللہ پر واجب ہے۔ اگر اس کا قتل ہو تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر وہ ڈوب جائے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر اس کا جانور اس کی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اس کو احمد، نسائی اور ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۲/۴۲)

اسی جیسی بات قرآن کریم میں اللہ نے شیطان سے نقل کی ہے۔ شیطان نے اللہ رب العزت سے کہا تھا:

فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ۔ (الاعراف: ۱۶-۱۷) جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

"لقعدن صراطا" کی تفسیر میں سلف کے اقوال ملتے جلتے ہیں۔ ابن عباس نے اس کی تفسیر دین واضح سے اور ابن مسعود نے کتاب اللہ سے کی ہے۔ جابر نے کہا کہ اس سے مراد اسلام ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد حق ہے۔

بہر حال بھلائی کا کوئی ایسا راستہ نہیں جہاں شیطان بیٹھ کر لوگوں کو اس سے نہ روکتا ہو۔

۴۔ عبادت و اطاعت میں خرابی پیدا کرنا

اگر شیطان لوگوں کو اطاعت و فرمانبرداری سے نہ روک سکے تو وہ عبادت و اطاعت کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ اس کے اجر و ثواب سے لوگوں کو محروم کر دے۔

ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا۔ نماز خراب کرنے کیلئے شیطان میرے اور نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان ہے جس کو "خنزب" کہا جاتا ہے۔ اگر تمہیں اس کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز ختم کر دی۔ اس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے دل و دماغ پر سوار ہو کر اس کے دل میں ہزاروں خیالات ڈالتا اور اسے اللہ کی یاد سے غافل کر کے دنیا کے مسائل میں الجھا دیتا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شیطان کو اذان کی آواز آتی ہے تو وہ گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے۔ تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ اذان پوری ہونے پر وہ واپس ہو جاتا اور پھر سے وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر اقامت کی آواز سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ تاکہ اس کی آواز نہ سن سکے۔ اقامت ختم ہونے پر وہ واپس ہو جاتا ہے اور پھر سے وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ:

> جب اقامت ختم ہوتی ہے تو آتا ہے اور انسان اور اس کے نفس کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے۔ فلاں بات یاد کرو۔ فلاں چیز یاد کرو۔ اس کو ایسی باتیں یاد دلاتا ہے۔ جو پہلے یاد نہیں تھیں۔ اس میں آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ (بروایت بخاری و مسلم)

رحمٰن کی ہر مخالفت شیطان کی اطاعت ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا لَّعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا۔ (النساء: ۱۱۷، ۱۱۸)

وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے (وہ اس شیطان کی عبادت کر رہے ہیں) جس

نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لیکر رہوں گا۔

جو شخص اللہ کے علاوہ کسی بھی چیز کی پرستش کرے گا خواہ وہ لکڑی اور پتھر کے بت ہوں۔ سورج ہو۔ چاند ہو، خواہشات ہوں۔ یا کوئی شخصیت یا نظریہ ہو۔ ملنے یا نہ ملنے بہرحال وہ شیطان کی پرستش کرنے والا ہوگا کیوں کہ شیطان ہی کے حکم اور پسند سے اس نے یہ کام کیا ہے۔ جو لوگ فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ حقیقت میں شیطان کی پوجا کر رہے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ۔ (سبا۔ ۴۰۔۴۱)

اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ پاک ہے آپ کی ذات ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

یعنی فرشتوں نے انہیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ جنوں نے اس کا حکم دیا تھا۔ تاکہ ان کی عبادت حقیقت میں شیاطین کے لئے ہو جائے۔ جیسا کہ بتوں کی عبادت حقیقت میں شیاطین کی عبادت ہوتی ہے۔

خلاصہ اب تک کی بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ شیطان ہی ہر برائی کا حکم دیتا اور اس پر آمادہ کرتا ہے اور ہر کار خیر سے روکتا اور اس سے ڈراتا ہے۔ تاکہ لوگ پہلی چیز کا ارتکاب کریں اور دوسری چیز کو چھوڑ دیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا۔ (البقرہ: ۲۶۸)

شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے۔

شیطان تمہیں مفلسی سے یہ کہہ کر ڈراتا ہے کہ اگر تم اپنی دولت راہ خدا میں خرچ کرو گے تو فقیر ہو جاؤ گے۔ وہ جن فحش کاموں کی ترغیب دیتا ہے اس سے ہر خبیث اور گندہ کام مراد ہے۔ خواہ وہ بخل ہو یا زناکاری یا کوئی دوسرا فعل۔

ھ۔ جسمانی اور ذہنی ایذا رسانی

جس طرح شیطان یہ چاہتا ہے کہ انسان کو کفر و گناہ میں مبتلا کر کے گمراہ کر دے اسی طرح وہ مسلمان کو جسمانی اور ذہنی طور پر پریشان کرنا چاہتا ہے۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

ا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ

ایک روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک بار شیطان لعین نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تھا اور ان پر آگ کا شعلہ اچھالا تھا ـــــ لیکن وہ اپنے ناپاک مقصد میں ناکام رہا۔

ب۔ شیطانی خواب

شیطان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ انسان کو رنجیدہ اور پریشان کرنے کی غرض سے نیند کی حالت میں طرح طرح کے پریشان کن خواب دکھاتا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انسان نیند کی حالت میں جو خواب دیکھتا ہے وہ تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک رحمانی یعنی اللہ کی طرف سے۔ دوسرا شیطانی جو انسان کو رنجیدہ کرنے کیلئے شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تیسرا نفسانی جس میں انسان اپنے آپ گفتگو کرتا ہے۔ (صحیح الجامع ۳/۱۴۲۔۱۸۵)

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

> اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اُسے چاہیئے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور خواب لوگوں سے بیان کرے اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہیئے کہ اللہ کی پناہ مانگے اور خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ کیوں کہ اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ج۔ گھروں میں آتش زدگی

شیطان گھروں میں آگ لگانے کا کام جن جانوروں کے ذریعے کرتا ہے سنن ابوداؤد اور صحیح ابن حبان میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

> جب تم لوگ سونے چلو تو چراغ بجھا دو۔ کیوں کہ شیطان اس طرح کے حیوانوں (چوہوں) کو ایسی چیزوں (چراغ) کی طرف لاتا اور تمہارے مکانوں میں آگ لگا دیتا ہے۔

د۔ موت کے وقت شیطان کا انسان کو جھنجھوڑنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم موت کے وقت شیطان کے وسوسے سے پناہ مانگتے اور کہتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَوْتِ لَدِيغًا۔ (صحیح الجامع ۱/۴۰۵)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گر کر ہلاک ہونے، عمارت میں دبنے، ڈوبنے اور جلنے سے اور پناہ چاہتا ہوں موت کے وقت شیطان کے جھنجھوڑنے سے اور اس بات سے کہ میں تیری راہ میں پشت دکھا کر مروں اور پناہ چاہتا ہوں کہ کسی جانور کے ڈسنے سے میری موت ہو۔ (اس کو نسائی اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا)

ہ۔ پیدائش کے وقت شیطان کا بچے کو تکلیف دینا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

> ہر انسان کو جب اس کی ماں جنتی ہے۔ شیطان تکلیف پہنچاتا ہے۔ مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔ (صحیح الجامع ۵/۱۴۱)

صحیح بخاری میں ہے۔

جب کوئی انسان پیدا ہوتا ہے۔ شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں انگلی چبھوتا ہے۔ عیسیٰ بن مریم اس سے محفوظ رہے۔ شیطان انکو چبھونے گیا تو پردے میں چبھو دیا۔

بخاری ہی میں ہے۔

شیطان ہر بنی آدم کو اس کی پیدائش کے وقت تکلیف دیتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے۔ مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔

مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے کو شیطان سے محفوظ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مریم علیہا السلام کی والدہ نے مریم کی پیدائش کے وقت اللہ سے دعا کی تھی کہ:

إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۔ (آل عمران ۳۶)

میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

چونکہ انہوں نے سچے دل سے دعا مانگی تھی اس لئے اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔ عمار بن یاسر بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے محفوظ رکھا تھا چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ ابودرداء نے کہا کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان سے محفوظ رکھا ہو؟ مغیرہ نے جواب دیا جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان سے محفوظ رکھا وہ عمار ہیں۔

و۔ طاعون (پلیگ) کی بیماری جنوں سے ہوتی ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کا خاتمہ میدانِ جہاد کے نیزوں اور طاعون کی بیماری سے ہوگا جو جنوں کے کچوکے کا نتیجہ ہے۔ دونوں حالتوں میں شہادت نصیب ہوگی۔ (صحیح الجامع ۴/۹۰)

اس کو احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ:

طاعون تمہارے دشمن جنوں کے کچوکے کا نتیجہ ہے۔ اس میں تمہارے لئے شہادت کا رتبہ ہے۔ شاید اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام کو جو بیماری لگی تھی وہ جن کی وجہ سے تھی۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۔ (ص ۴۱)

اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔

ز۔ ایک دوسری بیماری

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ (وہ خون جو حیض کی مقررہ مدت کے بعد کسی بیماری کی وجہ سے جاری رہے) والی عورت سے فرمایا تھا۔

یہ شیطان کی رگڑ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۲/۹۹)

ح۔ انسان کے کھانے، پانی اور گھر میں شیطان کا حصہ لینا

شیطان کی لائی ہوئی ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ وہ اس کے کھانے پانی پر ناجائز قبضہ کرکے اس میں اپنا حصہ لگا لیتا اور اس کے گھر میں شب باشی بھی کرتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ اپنے رب کی ہدایات کی مخالفت کرے یا اس کے ذکر سے غافل ہو جائے اگر وہ اللہ کی دی ہوئی ہدایات پر کاربند ہو اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہو تو شیطان کی کیا مجال کہ ہمارے مال اور گھر میں حصہ دار ہو جائے۔ شیطان ہمارا کھانا اسی وقت حلال سمجھتا ہے جب کوئی اسے بغیر بسم اللہ کہے کھانا شروع کر دے۔ اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ شیطان کیلئے حرام ہو جاتا ہے۔

صحیح مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شرکت کرتے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے جب تک آپ خود شروع کرنے کیلئے اپنا دست مبارک نہ بڑھا دیتے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک ہوئے تبھی ایک لونڈی تیزی سے آئی گویا کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہو اور کھانے میں ہاتھ بڑھانے لگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر ایک دیہاتی اسی کیفیت کے ساتھ آیا۔ آپ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا کھانے کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے۔ شیطان کھانا حلال کرنے کیلئے اس لونڈی کو ساتھ لایا تھا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر اس دیہاتی کو لیکر آیا تاکہ اس کے ذریعے حلال کرے۔ میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس شیطان کا ہاتھ لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شیطان سے اپنے مال کو محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کا نام لیکر دروازہ بند کیا جائے اور برتنوں پر کوئی چیز ڈھانپ دی جائے۔ اس سے چیزیں شیطان کی دستبرد سے محفوظ رہیں گی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کا نام لیکر دروازہ بند کرو۔ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ مشکیزے کا منہ بند کرو اور اس پر اللہ کا نام لو۔ برتن ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو۔ اور چراغ بجھا دو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا۔

شیطان انسان کے ساتھ اس وقت بھی کھاتا اور پیتا ہے۔ جب وہ بائیں ہاتھ سے کھائے پیئے۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پینے کے وقت بھی۔ چنانچہ مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اس کے ساتھ شیطان کھاتا ہے۔ جو بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ اس کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔

مسند احمد میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کھڑا ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس سے فرمایا قے کرو۔ اس نے کہا: کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ بلی تمہارے ساتھ پیئے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: بلی سے بدتر چیز شیطان نے تمہارے ساتھ پیا ہے۔

شیطانوں کو گھر سے باہر نکالنے کیلئے آپ گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا نہ بھولیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی تاکید کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

جب آدمی اپنے گھر میں آئے اور گھر میں داخل ہوتے وقت نیز کھانا کھاتے وقت خدا کا نام لے لے تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے، اس گھر میں تمہارے لئے نہ شب باشی کی جگہ ہے نہ شام کا کھانا۔ اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا نام نہیں لیتا، تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے، اس گھر میں تمہیں شب باشی کی جگہ مل گئی اور وہ آدمی کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے۔ یہاں تم کو شب باشی کی جگہ مل گئی اور رات کا کھانا بھی۔

آسیب زدگی

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموعہ فتاویٰ جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۶ پر رقمطراز ہیں کہ انسان کے جسم میں جن کا داخل ہونا بالاتفاق ائمہ اہل سنت والجماعت ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ۔ (البقرہ: ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں، ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے۔ جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔

صحیح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ۔

شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جن آسیب زدہ کے جسم میں داخل نہیں ہوتا ہے۔ والد نے جواب دیا بیٹا! یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ جن ہی انسان کی زبان سے بات کرتا ہے۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں: احمد بن حنبل نے جو بات کہی مشہور و معروف ہے۔ جن انسان پر سوار ہوتا ہے اور انسان ایسی زبان میں بات کرنے لگتا ہے جو سمجھ میں نہیں آتی اس کے جسم پر اتنی مار پڑتی ہے کہ اگر کسی اونٹ کو مارا جائے تو اس کے بدن پر نشان پڑ جائیں

اس کے باوجود اس شخص کو نہ پٹائی کا احساس ہوتا ہے نہ اس گفتگو کا جو اس نے اپنی زبان سے کی۔ آسیب زدہ شخص کبھی تو دوسرے انسانوں کو گھسیٹتا اور کبھی جس چیز پر وہ بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اسی کو کھینچنے پچھاڑنے لگتا ہے۔ کبھی دو بھاری مشینوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حرکتیں کرتا ہے۔ جو شخص اس کا بچشم خود مشاہدہ کرے گا۔ اُسے بدیہی طور پر معلوم ہو جائیگا کہ جو چیز انسان کی زبان سے بات کر رہی ہے اور ان چیزوں کو الٹ پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ وہ انسان کے علاوہ کوئی دوسری صنف کی مخلوق ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں، ائمہ مسلمین میں کوئی بھی اس بات کا منکر نہیں کہ جن آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ جو اس کا انکار کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ شریعت اس کو نہیں مانتی وہ شریعت پر تہمت لگاتا ہے۔ شرعی دلائل میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی جس سے اس کی تردید ہوتی ہو۔

علامہ نے جلد ۱۹ صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ جن لوگوں نے آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا انکار کیا ہے۔ وہ معتزلہ کا ایک ٹولہ ہے جس میں جبائی اور ابو بکر رازی وغیرہ شامل ہیں۔

سالارِ جنگ

نسل انسانی سے جنگ کرنے کیلئے ابلیس ہی نقشہ مرتب کرتا۔ اور قیادت کا کام انجام دیتا ہے۔ مرکز سے مختلف علاقوں میں فوجی دستے اور ٹکڑیاں روانہ کی جاتی ہیں۔ مشاورتی اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ جنہیں شیطان اپنی فوجوں سے ان کی کارکردگی کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا ہے۔ جن لوگوں نے انسانوں کو خوب گمراہ کیا۔ ان کو خوب سراہتا ہے۔

مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت جابرؓ سے روایت کیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے۔ پھر وہاں سے لوگوں کے پاس فوجی دستے روانہ کرتا ہے۔ اس کے نزدیک سب سے معزز فوجی وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ گر ہو۔ ایک فوجی آکر کہتا ہے: میں فلاں کے پیچھے پڑا تھا اور اس سے ایسا ایسا کہلوا کر چھوڑا۔ ابلیس کہتا ہے: میاں! تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے فلاں کو اس وقت تک نہیں چھوڑا، جب تک اس کے اور اس کے اہل کے درمیان پھوٹ نہ ڈال دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب شیطان اسے قریب کر لیتا اور کہتا ہے۔ شاباش! تم کام کے ہو۔

مسند احمد میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد سے کہا:

تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا سمندر کی سطح پر ایک تخت نظر آتا ہے۔ جس کے ارد گرد بہت سارے سانپ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن صائد نے سچ کہا۔ وہ ابلیس کا تخت ہے۔

لوگوں کو گمراہ کرنے کے میدان میں شیطان کو طویل تجربہ حاصل ہے۔ اسی لئے

وہ بڑی مکاری کے ساتھ منصوبہ سازی کرتا اور ڈورے ڈالتا ہے۔ جس دن انسانیت کا آغاز ہوا اسی دن سے شیطان زندہ ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے اور قیامت تک کرتا رہے گا۔

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔ (الحجر: ۳۶-۳۸)

اس نے کہا: میرے رب مجھے اس روز تک کیلئے مہلت دے جب کہ سب انسان دوبارہ اُٹھائے جائیں گے۔ فرمایا۔ اچھا تجھے مہلت ہے اس دن تک جس کا وقت ہمیں معلوم ہے۔

جس شر انگیزی کیلئے اس نے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ اس میں وہ تندہی اور جانفشانی سے کام کر رہا ہے۔ اسے نہ تھکن محسوس ہوتی ہے نہ سستی۔

حدیث میں ہے۔

شیطان نے کہا تیری عزت و جلال کی قسم جب تک تیرے بندوں کے جسم میں روح رہے گی میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا۔ رب نے فرمایا۔ میری عزت و جلال کی قسم۔ جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کریں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔ (صحیح الجامع ۲/۲۷)

اس کو احمد اور حاکم نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔

فوج: شیطان کی فوج میں دو قسموں کے لوگ ہیں۔ ایک جن دوسرے انسان۔

جناتی فوج

شیطان کی کچھ فوج جنوں میں سے ہے۔ جس حدیث میں اس کے دستے روانہ کرنے کا ذکر ہے وہ پہلے گزر چکی ہے۔ قرآن میں اس کا ذکر اس طرح ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ۔ (بنی اسرائیل: ۶۴)

تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے پھسلالے۔ ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کے پاس ایسی فوج ہے جو پیدل اور سوار ہو کر لوگوں پر حملہ آور ہوتی اور انہیں بُری طرح فتنہ و فساد پر آمادہ کرتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا۔ (مریم)

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم نے منکرین حق پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو انہیں خوب خوب (مخالفتِ حق پر) اکسا رہے ہیں۔

انسان کا ہمزاد

ہر انسان کے ساتھ ایک ہمزاد شیطان ہوتا ہے۔ جو اسے کبھی نہیں چھوڑتا جیسا کہ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔ وہ کہتی ہیں:

ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے نکلے۔ مجھے غیرت آئی اور میں بھی پیچھے نکل گئی۔ آپ واپس ہوئے اور میری دراسی بھولنے کی کیفیت دیکھی۔ تو فرمایا۔ کیا تم کو غیرت آگئی تھی؟ میں نے کہا بھلا مجھ جیسا آپ جیسے پر کیوں نہ غیرت کرے گا؟ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آگیا تھا۔؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا: کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان ہے۔؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے کہا: آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے مقابلے میں میری مدد کی۔ وہ میرا تابع ہو گیا ہے۔

امام مسلم اور امام احمد نے عبداللہ سے روایت کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک ہمزاد جن مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور ایک ہمزاد فرشتہ بھی، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا میرے ساتھ بھی لیکن اللہ نے اس کے مقابلے میں میری مدد کی۔ وہ میرا تابع ہو گیا ہے۔ اب سوائے خیر کے وہ مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیتا۔

قرآن کریم میں ہے۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ۔

(الزخرف: ۳۶) ——— جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے۔ ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔

جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

(حم السجدہ: ۲۵) ——— ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلط کر دیئے تھے جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔

انسانی فوج

شیطان انسان کا دشمن نمبر ایک ہے جو اسے تباہ کرنے کی فکر میں ہے۔ اس کے باوجود انسانوں کی اکثریت نے اسے دوست بنا رکھا ہے لوگ اسی کی پیروی کر رہے ہیں اور اس کے افکار و نظریات سے خوش ہیں۔ عقلمند انسان کیلئے یہ کتنی بُری بات ہے کہ وہ اپنے دشمن کو دوست سمجھ بیٹھے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا۔ (الکہف: ۵۰)

کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟

شیطان کو دوست بنا کر لوگ سراسر خسارے میں ہیں۔

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا۔

(النساء: ۱۱۹) ——— جس نے اللہ کے بجائے شیطان کو اپنا ولی بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

یہ لوگ نقصان اور خسارے میں اس لئے ہیں کہ شیطان ان کے نفس کے اچھے

کو دبا کر اس میں بگاڑ پیدا کر دے گا اور انہیں ہدایت کی نعمت سے محروم کر کے بدعات اور ظن و تخمین کے گڈھے میں دھکیل دے گا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (البقرۃ۔ ۲۵۷)

اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں اُن کے حامی اور مددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں۔ یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ لوگ اس لئے بھی خسارے میں ہیں کہ شیطان انہیں قیامت کے دن جہنم میں پہنچا دے گا۔

اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ (فاطر۔ ۶)

وہ شیطان اپنے پیرؤوں کو اپنی راہ پر اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔

غرض شیطان نے اپنے ان دوستوں کو اپنے منصوبوں اور اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے آلۂ کار بنا رکھا ہے۔

شیطان کا اپنے دوستوں کے ساتھ فریب

بہت سے لوگ شیطان سے دوستی کرتے ہیں۔ لیکن شیطان ان کے ساتھ مکر و فریب کر کے انہیں ایسی جگہ پہنچا دیتا ہے۔ جہاں اُن کی تباہی و بربادی ہوتی ہے۔ پھر وہ انہیں بے سہارا چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔ اور کھڑے ہو کر تماشا دیکھتا اور اُن پر قہقہے لگاتا ہے۔ چنانچہ شیطان لوگوں کو قتل، چوری اور حرام کاری کی ترغیب دیتا ہے اور وہی انہیں پکڑوا کر سربازار ذلیل و رسوا بھی کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ کیا کہ سراقہ بن مالک کی شکل میں اُن کے پاس آیا اور اُن سے مدد و غلبہ کا وعدہ کر کے کہنے لگا۔

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ۔ (الانفال۔ ۴۸)

اس نے کہا۔ آج تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اور یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔
لیکن جب اس دشمن خدا نے دیکھا کہ فرشتے مومنوں کی مدد کیلئے اتر رہے ہیں۔ تو مشرکوں کو چھوڑ کر دُم دبا کر بھاگ گیا۔ اسی کے بارے میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

دَلَّاهُمْ بِغُرُوْرٍ ثُمَّ اَسْلَمَهُمْ ٭ اِنَّ الْخَبِيْثَ لِمَنْ وَالَاهُ غَرَّارُ

(شیطان نے انہیں دھوکہ دے کر بے سہارا چھوڑ دیا، اس خبیث سے جو بھی دوستی کرے گا۔ دھوکہ کھائیگا)

اسی طرح اس نے عورت اور اس کے بچے کو قتل کرنے والے راہب کے ساتھ کیا تھا کہ پہلے اسے زنا کاری کی ترغیب دی۔ پھر جب عورت حاملہ ہوئی اور اُسے بچہ ہوا تو راہب کو پٹی پڑھائی کہ وہ عورت اور بچے کو قتل کر دے۔ پھر عورت کے گھر والوں کو اس راہب کا کچا چٹھا بتا دیا اور ان کے سامنے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ پھر راہب سے کہا کہ اگر نجات حاصل کرنا ہو تو اسے سجدہ کرے۔ جب راہب نے شیطان کا سجدہ کیا تو شیطان اس کو چھوڑ کر رفوچکر ہو گیا۔

قیامت کے دن جب شیطان اور اس کے حالی موالی جہنم میں جا چکے ہونگے شیطان ان سے کہے گا۔

اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ۔ (ابراہیم۔ ۲۲)

اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا۔ میں اس سے بری الذمہ ہوں ــــــــــ یہاں بھی اس نے لوگوں کو تباہی کے گھاٹ پر پہنچایا اور ان سے بری ہو گیا۔

شیطان کے غلام، مومنوں کے دشمن

لوگوں کی دو قسمیں ہیں۔ رحمٰن کے دوست، شیطان کے دوست۔ شیطان کے دوستوں میں تمام منکرین حق شامل ہیں۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ (الاعراف۔ ۲۷)

شیاطین ان لوگوں کو بیگار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ تاکہ وہ شکوک و شبہات کے ذریعہ مومنوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۔ (الانعام۔ ۱۲۲)

شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک و اعتراضات القا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔ لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو۔
مستشرقین، اہل صلیب، یہود اور ملحدین آئے دن جو شکوک و اعتراضات پیش کرتے ہیں۔ وہ اسی قبیل سے ہیں۔

شیطان اپنے دوستوں کو اس بات پر بھی آمادہ کرتا ہے کہ وہ مومنوں کو ذہنی طور پر پریشان کریں۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ (المجادلہ۔ ۱۰)

کانا پھوسی تو ایک شیطانی کام ہے، اور وہ اس لئے کی جاتی ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اس سے رنجیدہ ہوں۔

چنانچہ جب کبھی مشرکین کے قریب مسلمان کھڑے رہتے۔ شیطان مشرکوں کو آپس میں کانا پھوسی کرنے پر آمادہ کرتا۔ تاکہ مسلمان شخص یہ سمجھے کہ وہ لوگ اس کے ہی خلاف سازش و مشورہ کر رہے ہیں۔

بلکہ شیطان اپنے ساتھیوں کو مسلمانوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے تک پر آمادہ و مجبور کرتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا۔ (النساء۔ ۷۶)

ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر طاغوت کی راہ میں، پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں نہایت کمزور ہیں۔

شیطان مومنوں کو ہمیشہ اپنے ساتھیوں سے ڈرانے کی کوشش کرتا ہے۔

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔ (آل عمران۔ ۱۷۵)

(اب تمہیں معلوم ہوگیا کہ) وہ دراصل شیطان تھا۔ جو اپنے دوستوں سے خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا۔ لہٰذا آئندہ تم انسانوں سے نہ ڈرنا، مجھ سے ڈرنا، اگر تم حقیقت میں صاحبِ ایمان ہو۔

شیطان کے دوستوں کی جمعیت بہت بڑی ہے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ۔

(سبا۔ ۲۰) ــــــ ان کے معاملے میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اسی کی پیروی کی بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا۔

انسان کو گمراہ کرنے کیلئے شیطان کے ہتھکنڈے

شیطان انسان کے پاس آکر یہ نہیں کہتا کہ ان اچھے کاموں کو چھوڑ دو اور یہ بُرے کام کرو۔ تاکہ دنیا و آخرت دونوں جگہ تم برباد ہو جاؤ۔ اگر وہ ایسا کرے تو کوئی بھی اس کی بات نہ مانے۔ اس کے بجائے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے دوسرے بہت سے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔

۱۔ باطل کی تزئین

لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے شیطان اسی ہتھکنڈے کو استعمال کرتا رہا ہے اور آئندہ کرتا رہے گا، وہ باطل کو حق اور حق کو باطل کی شکل میں پیش کرتا ہے اور انسان کی نگاہ میں باطل کو اتنا حسین اور حق کو اس قدر بدنما دکھاتا ہے کہ وہ منکر کے ارتکاب اور حق سے اعراض کرنے پر مجبور ہو جائے۔ جیسا کہ ابلیس ملعون نے رب العزت سے کہا تھا۔

رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔ (الحجر۔ ۳۹۔ ۴۰)

وہ بولا "میرے رب جیسا تو نے مجھے بہکایا۔ اسی طرح اب میں زمین میں ان کیلئے طرفگیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔

اس سلسلے میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: شیطان کی ایک فریب کاری یہ بھی ہے کہ وہ انسان کو مکر و فریب میں مبتلا کرنے کیلئے ہمیشہ اس کی عقل پر اپنا جادو جگاتا ہے۔ اس کی جادوگری سے وہی شخص بچ سکتا ہے جسے اللہ بچائے رکھے۔ انسان کیلئے جو چیز مضرت رساں ہو۔ شیطان اسے اتنی خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ مفید معلوم ہونے لگتی ہے۔ اور جو چیز سب سے زیادہ نفع بخش ہو اسے اتنی بدنما دکھاتا ہے کہ وہ نقصان دہ معلوم ہوتی ہے۔ اللہ اللہ شیطان نے اس فسوں کاری سے کتنے انسانوں کو بہکایا۔ دل و ایمان کے درمیان اس نے کتنی دیواریں کھڑی کیں! باطل رنگ و روغن کر کے کتنی حسین شکل میں نمایاں کیا اور حق کو مسخ کر کے اس کی کتنی بھدی صورت دکھائی۔ اس کے پرکھنے والوں کی نگاہوں میں کتنے کھوٹے سکے کھرے بنا دئیے! اہل بصیرت تک کو کتنے مکر و فریب دے دئیے! وہی تو ہے جس نے لوگوں کے دل و دماغ پر جادو کر کے انہیں مختلف مذاہب اور بیشمار راہوں پر ڈال دیا۔ انہیں گمراہی کا ہر راستہ دکھایا۔ تباہی کے ہر کھڈ میں گرایا۔ بتوں کی پرستش، رشتہ داروں سے ترک تعلق، ماں بہنوں سے شادی اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینے کو اچھا بتایا۔ کفر و فسق اور عصیان و نافرمانی کے باوجود اس نے لوگوں سے جنت کا وعدہ کیا۔ اور ان کے لئے تعظیم کی حسین شکل میں شرک کا چور دروازہ کھول دیا۔ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ علو و تکلم کو تنزیہ کا نام دیا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کے چھوڑنے کو لوگوں کے ساتھ یاری و خوش اخلاقی بتایا۔ اور اللہ کے اس قول "عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ" (تم اپنی فکر کرو۔ مائدہ۔ ۱۰۵) پر عمل، کتاب اللہ اور رسول کی سنت سے اعراض کو تقلید کے سانچے میں پیش کیا۔ (اغاثۃ اللہفان ۱۷۰)

آدم علیہ السلام کو بہکانے کیلئے ابلیس نے اسی ہتھکنڈے کو استعمال کیا تھا۔ جس درخت کو اللہ نے ان کیلئے حرام کر دیا تھا۔ شیطان نے اس کا پھل کھانے کو اچھا بتایا اور آدم سے بااصرار کہنے لگا یہ شجرِ خلد ہے۔ اس کا پھل کھا لو تو ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے۔ یا فرشتے بن جاؤ گے۔ آدم نے اس کی بات مان لی۔ انجام کار انہیں جنت سے نکلنا پڑا۔

آج شیطان نوازوں کو دیکھئے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے کس طرح اسی ہتھکنڈے کو استعمال کر رہے ہیں۔

کمیونزم اور سوشلزم کو دیکھو۔ لوگ کہتے ہیں کہ انہی نظریات کے ذریعہ انسانیت کو حیرانی و پریشانی، تباہی و بدبختی سے نجات مل سکتی ہے۔ پھر ان تحریکوں کو دیکھو جو عورت کو آزادی کے نام پر "خاتون خانہ" کی بجائے "مس سہاگ پری" بنانے پر تلی ہوئی ہیں اور آرٹ کے نام پر ان بیہودہ ڈراموں کو اسٹیج کرنے کی دلدادہ و طرفدار ہیں جنہیں عزت و ناموس کو پیروں تلے روندا جاتا اور اخلاقی اقدار کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں۔

ان افکار پر بھی نظر ڈالو جو افزائش اور وافر منفع کے نام پر زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کیلئے سودی بینکوں میں روپے جمع کروانے کے پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ ان نظریات پر بھی غور کرو جن کے یہاں مذہب پر عمل دور افتادہ خیالات پسندی، دقیانوسیت اور ملائیت ہے۔ اور مبلغین اسلام مشرقی و مغربی ملکوں کے ایجنٹ۔

یہ سب شیطان کے اسی ہتھکنڈے کا تسلسل ہے جس کے ذریعہ اس نے بہت پہلے آدم کو بہکایا تھا۔ یعنی باطل کو دیدہ زیب و دلفریب بنانا اور حق کے چہرے پر کالک لگا کر لوگوں کو اس سے متنفر کرنا۔

تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ۔ (النحل۔ ۶۳)

خدا کی قسم اے نبی، تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔

(اور پہلے بھی یہی ہوتا رہا ہے کہ) شیطان نے ان کے برے کرتوت انہیں خوشنما بناکر دکھائے۔

یہ بڑا ہی خطرناک حربہ ہے۔ اس لئے کہ اگر انسان کے سامنے کوئی غلط چیز مزین کرکے پیش کردی جائے اور وہ اسے صحیح سمجھ بیٹھے تو جس چیز کو اس نے صحیح سمجھا ہے اس کے حصول کیلئے وہ پوری قوت سے کھڑا ہوجاتا ہے۔ خواہ اسے اس کی راہ میں اپنی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا (الکہف ۱۰۳-۱۰۴)

اے نبی ان سے کہو کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہِ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔

ایسے لوگ، انسانیت کو اللہ کے دین سے روکنے اور اللہ والوں سے جنگ کیلئے اٹھ جاتے ہیں اور اپنے آپ کو حق و ہدایت پر سمجھتے ہیں۔

وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ. (الزخرف۔ ۳۷) ——— ایسے لوگ راہ راست سے روکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ ہدایت پر ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اہل کفر دنیا کو ترجیح دیتے اور آخرت سے تغافل برتتے ہیں۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ. (حٰم السجدہ۔ ۲۵) ——— ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلط کردیئے تھے جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بناکر دکھاتے تھے۔

آیت میں "ساتھی" سے مراد شیاطین ہیں۔ انہوں نے لوگوں کے آگے یعنی دنیوی زندگی کو اتنی خوشنما بناکر پیش کیا کہ وہ اس پر لٹو ہوگئے۔ اور انہیں آخرت کی تکذیب پر آمادہ کیا اور ایسے حسین انداز میں کیا کہ وہ لوگ حساب کتاب جنت، جہنم ہر چیز کا انکار کر بیٹھے۔

کالے دھندے گورے نام

شیطان کا انسان کو دھوکہ دینے اور باطل کو مزین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جن حرام چیزوں میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے وہ ان کا خوبصورت سا نام رکھ دیتا ہے۔ تاکہ انسان مغالطے میں پڑجائے۔ اور حقیقت چھپی رہے۔ جیساکہ اس نے شجرۂ ممنوعہ کا نام شجرۂ خلد رکھا تھا۔ تاکہ آدم علیہ السّلام کیلئے اس کو خوشنما بناکر پیش کرے۔

قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَىٰ (طٰہٰ۔ ۱۲۰)

شیطان نے کہا: "آدم بتاؤں تمہیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے۔"

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "شیطان ہی سے اس کے گرگوں کو یہ ہنر وراثت میں ملا ہے کہ وہ حرام چیزوں کا ایسا نام رکھتے ہیں جس نام کی چیز کو انسان کا دل پسند کرتا ہے جیسے شراب کو "اصل مزہ" جوئے کو "آرام کی روٹی" سود کو "لین دین" اور ظالمانہ ٹیکس کو "شاہی حقوق" کا نام دے دیا گیا ہے۔"

آج سود کو "انٹرسٹ" اور رقص و سرود، گانوں وڈراموں اور تصویروں و مجسموں کو "آرٹ" بتایا جا رہا ہے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں — جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۲۔ افراط و تفریط

اس سلسلے میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی حکم صادر کرتا ہے تو اس کے بارے میں شیطان کی دو خواہشیں ہوتی ہیں یا تو اس میں کمی و کوتاہی کی جائے یا زیادتی و غلو۔ اس کی بلا سے بندہ دونوں میں سے کوئی بھی غلطی کرے۔ شیطان انسان کے دل کے پاس آتا اور اسے سونگھتا ہے۔ اگر اس میں پست ہمتی، تن آسانی اور سہل پسندی کی صفت ہوتی ہے تو وہ اس دروازے سے انسان پر حملہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس کی حوصلہ شکنی کرکے فرائض کی انجام دہی سے روک دیتا ہے۔ اس پر تن آسانی اور آرام طلبی مسلط کردیتا ہے اور اس کیلئے تاویل و توجیہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر وہ وقت بھی آتا ہے جب انسان تمام احکام سے کلی طور پر آزاد ہوجاتا ہے۔

اگر انسان کے دل میں حقیقت پسندی، احتیاط اور جوش و ولولہ ہوتا ہے اور شیطان کو اس پر اس دروازے سے حملہ کرنے کی توقع نہیں رہتی تو وہ اسے ضرورت سے زیادہ اجتہاد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس سے کہتا ہے۔ تمہارے لئے اتنا کافی نہیں۔ تم تو اس سے زیادہ کرسکتے ہو۔ تمہیں دوسروں سے زیادہ عمل کرنا چاہیئے۔ اگر وہ سوتے ہیں تو تمہیں سونا نہیں چاہیئے۔ وہ افطار کرتے ہیں تو تمہیں افطار نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کو سستی لاحق ہوتی ہے تو تمہیں سستی نہیں لاحق ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی اپنا ہاتھ اور چہرہ تین تین مرتبہ دھوئے تو تمہیں سات سات مرتبہ دھونا چاہیئے۔ وہ نماز کیلئے وضو کرے تو تمہیں غسل کرنا چاہیئے۔ اور اسی طرح کے دوسرے کاموں میں افراط اور ناجائز زیادتی کی ترغیب دیتا ہے۔ غرضیکہ اسے غلو و انتہا پسندی اور صراط مستقیم کے حدود سے آگے بڑھا دیتا ہے۔ جیساکہ پہلے شخص کو صراط مستقیم تک پہنچنے نہیں دیتا اس سے پہلے ہی روک دیتا ہے۔ دونوں جگہ اس کا مقصد انسان کو صراط مستقیم سے دور رکھنا ہے۔ پہلی صورت میں انسان صراط مستقیم تک نہیں پہنچ پاتا اور دوسری صورت میں آگے نکل جاتا ہے۔ اکثر لوگ اس فتنہ کا شکار ہوئے۔ اس سے نجات کی صورت صرف اور صرف گہرے علم، مضبوط ایمان، شیطان کی مخالفت کی طاقت اور اعتدال کی راہ اپنانے میں ہے۔ واللہ المستعان۔ (الوابل الصیب صفحہ ۱۹)

۳۔ آج نہیں تو کل

شیطان انسان کو کام کرنے سے روکتا اور اسے سست اور آج کا کام کل کرنے کا عادی بنا دیتا ہے۔ اس کیلئے اس کے پاس مختلف طریقے اور حربے ہیں۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گُدّی پر تین گرہ لگاتا

ہے۔ ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے "رات لمبی ہے سورہ" اگر آدمی بیدار ہوجاتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ وضو کرتا ہے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے۔ اور نماز پڑھتا ہے تو اس کی ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ چست، خوش دل اور تازہ دم ہوجاتا ہے۔ ورنہ اس پر خباثت اور سستی طاری رہتی ہے۔"

بخاری اور مسلم میں ہے:

"اگر کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وضو کرے تو اُسے تین مرتبہ پانی سے ناک جھاڑنا چاہئے۔ اس لئے کہ شیطان ناک کے بانسہ پر رات گزارتا ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو رات کو سوتا اور سورج چڑھنے پر بیدار ہوتا تھا، آپ نے فرمایا:

"ایسے شخص کے کان میں شیطان پیشاب کرتا ہے۔"

اس کو بخاری نے روایت کیا۔

اوپر جو باتیں ذکر کی گئیں وہ شیطان کا انسان کو کسی کام سے روکنے کیلئے ذاتی فعل تھا۔ کبھی وہ وسوسہ پیدا کرکے انسان کو کسی کام سے روکنا چاہتا ہے۔ اس طرح کہ اس کو کاہل سست اور آج کا کام کل پر ٹالنے کا عادی بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اس سلسلے میں علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کتنے یہودیوں اور عیسائیوں کے دلوں میں اسلام کی محبت کا خیال آیا۔ لیکن شیطان ان کو روکتا اور کہتا رہا۔ جلدی مت کرو ابھی اور غور وفکر کرلو۔ اسی طرح ٹالتا رہا۔ یہاں تک کہ ان کی موت کفر پر ہوئی۔ اسی طرح شیطان گنہگار کو توبہ سے روکتا ہے اس سے شہوانی اغراض کی تکمیل جلدی سے کرواتا ہے اور یہ امید دلاتا ہے کہ ابھی توبہ کرلیں گے۔ جیسا کہ کسی عربی شاعر نے کہا۔

لاتعجل الذنب لما تشتهی　　وتأمل التوبة من قابل

(اس امید پر جلدی جلدی گناہ نہ کرو کہ توبہ قبول کرنے والے کے دربار میں توبہ کرلی جائے گی)۔

کتنے جدوجہد کا ارادہ رکھنے والے لوگوں کو شیطان نے کل پر ٹالا۔ کتنے مقام فضیلت پر پہنچنے والوں کی اس نے حوصلہ شکنی کی۔ کبھی کسی فقیہ نے اپنے درس کا اعادہ کرنا چاہا تو شیطان نے کہا تھوڑی دیر آرام کرلو۔ یا کوئی عبادت گزار رات میں نماز کیلئے بیدار ہوا تو اس نے کہا ابھی تو بہت وقت ہے۔ شیطان اسی طرح انسان کو کاہل ٹال مٹول کرنے اور امیدوں پر جینے کا عادی بنا دیتا ہے۔

لہٰذا عقل مند کو چاہئے کہ دور اندیشی سے کام لے۔ دور اندیشی یہ ہے کہ وقت پر کام کرے ٹال مٹول چھوڑ دے۔ امیدوں پر جینے سے باز آئے۔ کیوں کہ یہی ہر کوتاہی اور بُرائی کے رجحان کی جڑ ہے۔ انسان ہمیشہ سوچتا ہے کہ وہ اب بُرائی چھوڑ دیگا اور اچھائی کی طرف واپس ہوجائے گا۔ لیکن یہ صرف دل کا بہلاوا ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جس شخص کو یہ امید ہو کہ وہ دن بھر چلتا رہے گا تو وہ سست رفتاری سے چلے گا اور جس کو یہ امید ہو کہ وہ صبح تک زندہ رہے گا تو وہ رات میں بہت آہستہ کام کرے گا۔ لیکن جس شخص کے تصور میں موت سر پر کھڑی ہو وہ بہت سرگرمی اور لگن سے کام کرے گا۔

بعض سلف کہا کرتے تھے میں تمہیں لفظ "سوف" (یعنی عنقریب کرلوں گا) سے آگاہ کردیتا ہوں کہ یہ ابلیس کی سب سے بڑی فوج ہے۔ دور اندیش اور کاہل دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی جماعت سفر میں ہو اور کسی بستی میں قیام کرے۔ اب دور اندیش گیا اور اس نے اپنے سفر کی تمام ضروریات پوری کرلیں اور روانگی کیلئے تیار ہوکر بیٹھ گیا اور کاہل نے یہ سوچا کہ بعد میں تیار ہوجاؤں گا۔ ممکن ہے یہاں ایک مہینہ تک قیام رہے۔ اسی وقت روانگی کا بگل بجا۔ اب کیا تھا۔ دور اندیش تو خوش تھا۔ لیکن کاہل حیرت و پریشانی کے سمندر میں ڈوب گیا۔ دنیا کے اندر بھی لوگوں کی یہی مثال ہے۔ دنیا میں کچھ لوگ چست اور بیدار مغز ہوتے ہیں۔ جب موت کا فرشتہ آتا ہے تو انہیں شرمندگی نہیں ہوتی۔ اور کچھ لوگ کاہل اور ٹال مٹول کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو موت کے وقت ندامت کے کڑوے گھونٹ پینا پڑتے ہیں۔　　(تلبیس ابلیس ص۴۵۸)

۴۔ جھوٹا وعدہ جھوٹی امید

شیطان لوگوں سے جھوٹے وعدے کرتا اور انہیں جھوٹی امیدیں دلاتا ہے۔ تاکہ ان کو گمراہی کے گہرے غار میں لے جاکر پھینک دے۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (النساء۔۱۲۰)

وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔ مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں۔

کافر جب مسلمانوں سے جنگ کرتے ہیں تو شیطان ان سے قوت و مدد اور غلبہ واقتدار کا وعدہ کرتا ہے۔ پھر ان کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ۔　(الانفال۔۴۸)

ذرا خیال کرو اس وقت کا جب شیطان نے ان لوگوں کے کرتوت ان کی نگاہوں میں خوشنما بنا کر دکھائے تھے اور ان سے کہا تھا کہ آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، مگر جب دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو وہ اُلٹے پاؤں پھر گیا اور کہنے لگا میرا تمہارا ساتھ نہیں ہے۔

شیطان سرمایہ داروں اور کافروں سے دنیوی زندگی کے بعد آخرت میں بھی دولت و ثروت ملنے کا وعدہ کرتا ہے۔ جس کے غرور میں ایک آدمی کہہ اٹھتا ہے۔

وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا۔ (الکہف:۳۶)

اگر (بفرض محال) مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو ضرور اس سے بھی زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں اس کے باغ باغیچے اور دھن دولت

کو ٹھکانے لگا دیتا ہے اور اس کی سمجھ میں آجاتا ہے کہ وہ مبتلائے مکر و فریب تھا۔

شیطان انسان کو جھوٹی تمناؤں میں الجھا کر جن کا زندگی کے حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ٹھوس اور نتیجہ خیز کوششوں سے روک دیتا اور اسے خوابوں کی دنیا میں جینے کا خوگر بنا دیتا ہے۔ انجام کار وہ کچھ بھی نہیں کر پاتا۔

۵۔ نسیان و غفلت

جن چیزوں میں انسان کی بہتری اور بھلائی ہوتی ہے شیطان اس سے انسان کو غافل کر دیتا ہے جیسا کہ اس نے آدم علیہ السلام کے ساتھ کیا کہ ان کے دل میں ایسے وسوسے ڈالتا رہا کہ وہ اللہ کے حکم سے غافل ہو گئے اور شجرِ ممنوعہ کا پھل کھا لیا۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا۔ (طٰہٰ۔ ۱۱۵)

ہم نے اس سے پہلے آدمؑ کو ایک حکم دیا تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا۔

یہ حضرت موسیٰؑ کے خادم یوشع بن نون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا۔

أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ۔ (الکہف۔ ۶۳)

آپ نے دیکھا یہ کیا ہوا؟ جب ہم اس چٹان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس وقت مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا اور شیطان نے مجھ کو ایسا غافل کر دیا کہ میں اس کا ذکر (آپ) سے کرنا بھول گیا)۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی تاکید کی تھی کہ آپ یا آپ کا کوئی ساتھی ایسی مجلسوں میں نہ بیٹھے جن میں اللہ کی آیتوں پر نکتہ چینی کی جا رہی ہو۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا کہ شیطان اُن کے ذہن سے اس حکم الٰہی کو بھلا دیتا اور وہ ایسی مجلسوں میں بیٹھ جاتے۔

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ (الانعام۔ ۶۸)

اور اے نبی جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان تمہیں بھلاوے میں ڈال دے تو جس وقت تمہیں اس غلطی کا احساس ہو جائے اس کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔

اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام نے اس قیدی سے جس کے بارے میں اُن کا خیال تھا کہ اسے قتل کی سزا نہیں ہوگی اور وہ رہا ہو کر شاہِ مصر کی خدمت میں لوٹ جائے گا اس سے یہ درخواست کی تھی کہ جب وہ بادشاہ کے پاس جائے تو اس سے ان کا تذکرہ کرے۔ مگر شیطان نے اس شخص کے ذہن سے بادشاہ کے سامنے یوسف علیہ السلام کے تذکرے کی بات بھلا دی تھی۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام کو کئی برس جیل میں رہنا پڑا۔

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ۔ (یوسف۔ ۴۲)

پھر ان میں سے جس کے متعلق خیال تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا اس سے یوسفؑ نے کہا کہ "اپنے رب (شاہِ مصر) سے میرا ذکر کرنا مگر شیطان نے اسے ایسا غفلت میں ڈالا کہ وہ اپنے رب (شاہِ مصر) سے اس کا ذکر کرنا بھول گیا اور یوسفؑ کو کئی سال قید خانے میں رہنا پڑا۔

انسان پر پوری طرح حاوی ہو جانے کے بعد شیطان اسے اللہ تعالیٰ سے کلی طور پر غافل کر دیتا ہے۔

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ۔ (المجادلہ۔ ۱۹)

شیطان ان پر مسلط ہو چکا ہے اور اس نے خدا کی یاد ان کے دل سے بھلا دی ہے۔ وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں، خبردار رہو، شیطان کی پارٹی والے ہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

آیت میں جن لوگوں کا تذکرہ ہے ان سے منافقین مراد ہیں جیسا کہ اس سے پہلے والی آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ کو یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس کا ذکر کیا جائے کیوں کہ اس سے شیطان دور رہتا ہے۔

وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ۔ (الکہف۔ ۲۴)

بھول جاؤ تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو۔

۶۔ فوج کا خوف

شیطان کا ایک ہتھکنڈا یہ ہے کہ وہ مومنوں کو اپنی فوج سے خوفزدہ رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ اس کی فوج کے خلاف جہاد نہ کر سکیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مشن سے باز آجائیں۔ اہل ایمان کے حق میں شیطان کی یہ سب سے بڑی شاطرانہ چال ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کی اس چال سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔ (آل عمران۔ ۱۷۵)

اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ وہ دراصل شیطان تھا۔ جو اپنے دوستوں سے تمہیں ڈرا رہا تھا۔ لہٰذا آئندہ تم انسانوں سے نہ ڈرنا، مجھ سے ڈرنا ــــــ اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔

اپنے دوستوں سے ڈرانے کا مطلب بقول قتادہ یہ ہے کہ "وہ تمہارے دلوں میں ان کی ہیبت بٹھانا چاہتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے یہ کہا کہ اگر تم مومن ہو تو ان سے نہیں مجھ سے ڈرو، بندہ کا ایمان جتنا مضبوط ہوتا ہے اس کا دل شیطان کے دوستوں کے خوف سے اتنا ہی خالی ہوتا ہے۔ اگر اس کا ایمان کمزور ہو تو وہ ان سے خوفزدہ رہتا ہے۔

۷۔ نفس پر قبضہ

نفس کو جو چیز محبوب ہوتی ہے، شیطان اسی دروازے سے

نفس پر قبضہ کرتا ہے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب "اغاثۃ اللہفان" جلد ۱ ص ۱۱۳ میں اس موضوع پر لکھتے ہیں کہ "شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی ملاقات نفس سے ہوتی ہے۔ شیطان نفس سے معلوم کرتا ہے کہ اسے کونسی چیز محبوب ہے جب اس کو نفس کی کمزوری معلوم ہوجاتی ہے تو وہ انسان کو گمراہ کرنے کیلئے اس کمزوری سے مدد لیتا ہے اور انسان پر اس دروازہ سے قابض ہو جاتا ہے شیطان اپنے انسان دوستوں اور ساتھیوں کو بھی یہ سبق سکھا دیتا ہے کہ اگر انہیں اپنے ساتھیوں سے کوئی فاسد مقصد ومفاد حاصل کرنا ہو تو ان پر اسی دروازے سے بند کیا جائے جو ان کے نزدیک محبوب ہو کیونکہ اس دروازے سے جانے والا اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہوسکتا، جو شخص دوسرے دروازے سے جائے گا اس کے لئے وہ دروازہ بند ہوگا وہ منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔"

شیطان اسی دروازے سے آدمؑ اور حواؑ کے پاس پہنچا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّآ أَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ۔ (الاعراف-۲۰)

اس شیطان نے کہا: "تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ۔ یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی نہ حاصل ہوجائے۔"

علامہ ابن قیم کہتے ہیں کہ "اللہ کے دشمن ابلیس نے آدم وحوا کو سونگھا تو اسے محسوس ہوا کہ دونوں کو جنت سے انسیت ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جنت کی ابدی نعمتوں سے بہرہ ور رہنا چاہتے ہیں۔ شیطان سمجھ گیا کہ آدم وحوا پر تسلط حاصل کرنے کا یہی ایک راستہ ہے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ وہ ان کا خیر خواہ ہے۔ پھر ان سے کہنے لگا۔

مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّآ أَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ۔ (الاعراف-۲۰)

تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہوجائے۔

شکوک وشبہات کا القا

بندوں کو گمراہ کرنے کا ایک شیطانی ہتھکنڈا یہ ہے کہ وہ شکوک وشبہات پیدا کرکے عقیدہ کو متزلزل کرنا چاہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کی طرف سے القا ہونے والے بعض شبہات سے آگاہ بھی کیا ہے بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے۔

تم میں سے بعض آدمیوں کے پاس شیطان آکر کہتا ہے فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ پوچھتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب بات یہاں تک پہنچ جائے تو آدمی کو اللہ کی پناہ مانگنا چاہیئے اور وہیں رک جانا چاہیئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شیطان کی فتنہ سامانی سے نہ بچ سکے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر شیطانی خیالات اور وہ جن شیطانی خیالات کا شکار ہوگئے تھے۔ اس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔

بعض صحابہ نے اپنے دل میں پیدا ہونے والے شیطانی خیالات کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ:

"کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا: ہمارے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں جن کو زبان پر لانا بھی ہم میں سے کسی کو گوارا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا حقیقت میں تمہارے دلوں میں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: یہی خالص ایمان ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "یہی خالص ایمان ہے" کا مطلب یہ ہے کہ شیطانی وسوسے کو دفع کرنا، اس سے نفرت کرنا اور اس کو برا سمجھنا ہی خالص ایمان کی نشانی ہے۔

صحابہ کرامؓ شیطانی خیالات کا جس شدت سے شکار تھے اس کو ملاحظہ کیجئے سنن ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں اپنے آپ ایسی باتیں کرتا ہوں جن کو زبان پر لانے سے بہتر ہے کہ جل کر بھسم ہوجاؤں، آپ نے فرمایا: شکر اس خدا کا جس نے اس کے معاملہ کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا۔"

شیطان دلوں میں جو شکوک القا کرتا ہے ان میں سے یہ چیز بھی ہے جس کے متعلق اللہ نے اس آیت میں فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنّٰى أَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ أُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ وَإِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (الحج-۵۲-۵۴)

اور اے نبی! تم سے پہلے ہم نے نہ کوئی رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی، جس کے ساتھ یہ معاملہ نہ پیش آیا ہو کہ جب اس نے تمنا کی، شیطان نے اس کی تمنا میں القا کردیا اس طرح جو کچھ بھی شیطان القا کرتا ہے اللہ اس کو ختم کردیتا ہے اور اپنی آیات کو پختہ کردیتا ہے، اللہ علیم اور حکیم ہے (وہ اس لئے ایسا ہونے دیتا ہے) تاکہ شیطان کی ڈالی ہوئی خرابی کو فتنہ بنادے۔ ان لوگوں کیلئے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔ بیشک ظالم لوگ عناد میں بہت دور نکل گئے ہیں اور جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا وہ جان لیں کہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے اور وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔ یقیناً اللہ ایمان لانے والوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

یہاں تمنا کرنے سے مراد اپنے آپ سے بات کرنا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ سے بات کرتے، شیطان از روئے فریب آپ کی بات میں القا کر دیتا اور کہتا: آپ کو اللہ سے حصے سے زیادہ مانگنا چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں میں فراغت اور خوشحالی عام ہو یا یہ تمنا کرنی چاہیئے کہ تمام لوگ ایمان لے آئیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا میں شیطان جو وسوسہ ڈال کر تا اللہ تعالیٰ اس کو ختم کر دیتا، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق بات سے آگاہ کر کے اللہ کی مراد و منشا کی رہنمائی فرما دیتا۔ جو یہ کہا گیا کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان، قرآن میں ایسی چیزیں شامل کر دیتا ہے جن کا تعلق قرآن سے نہیں تو یہ بعید و ناممکن ہے۔ اس کی تردید اس سے بھی ہوتی ہے کہ قرآن کو پہنچانے کے معاملے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر تحریف سے معصوم و محفوظ ہیں۔

ایک بلند پایہ عالم شقیق، انسان کے دل میں پیدا ہونے والے کچھ شیطانی خیالات و شکوک کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں: "ہر صبح کو شیطان چار جگہوں پر میری گھات میں بیٹھا ہوتا ہے، آگے پیچھے، دائیں اور بائیں۔ آگے سے آکر کہتا ہے: فکر مت کر اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے تو میں یہ آیت پڑھتا ہوں۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی (طٰہٰ: ۸۲)

میں اس شخص کو بخشتا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر سیدھا چلتا رہے۔

اور پیچھے سے آکر اہل و عیال کی بربادی سے ڈراتا ہے تو میں یہ آیت پڑھتا ہوں۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ (ھود: ۶)

زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔

دائیں جانب سے عورتوں کو پیش کرتا ہے تو میں یہ آیت تلاوت کرتا ہوں۔

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ (الاعراف: ۱۲۸)

آخرت کی کامیابی پرہیزگاروں کیلئے ہے۔

اور بائیں: سے نفسانی خواہشات کو پیش کرتا ہے تو میں یہ آیت پڑھتا ہوں۔

وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ۔ (سبا: ۵۴)

اس وقت (بروز قیامت) جس چیز کی یہ تمنا کر رہے ہوں گے اس سے محروم کر دیئے جائیں گے۔

۱۰-۹ شراب، جوا، بت پرستی اور فال نکالنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (المائدہ: ۹۱)

شراب خوری اور جوے بازی اور بت پرستی اور تیر (یعنی تیروں سے تقسیم کا کرنا) شیطانی کام ہیں۔ بس تم ان سے بچتے رہو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب خوری اور قمار بازی کی وجہ سے تم میں باہمی عداوت اور بغض ڈالے اور یاد الٰہی اور نماز سے تم کو غافل کر دے، تو کیا (اس دشمن کے فریب اطلاع پاکر بھی) تم باز آؤ گے

"خمر" ہر نشہ آور چیز کو کہتے۔ "میسر" سے مراد جوے بازی ہے۔ "الانصاب" کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جس کی اللہ کے سوا پرستش کی جائے خواہ وہ پتھر ہو یا درخت بت ہو یا قبر یا کوئی جھنڈا۔

"ازلام" بے پر کے تیر ہوتے ہیں جن سے زمانہ جاہلیت میں لوگ کاموں کو تقسیم کرتے یعنی قسمت کی باتیں کرتے تھے۔

یہ تیر کبھی بے پر کے ہوتے تھے اور کبھی پر دار اور کبھی فال نکالنے کیلئے کنکریاں استعمال کی جاتی تھیں۔ ایک تیر یا کنکری پر لکھا ہوتا تھا "میرے رب کا حکم ہے" اور دوسری پر لکھا ہوتا "میرے رب کا حکم نہیں" جب کوئی شخص شادی یا سفر یا دوسرا اہم کام کرنا چاہتا تو تیر یا کنکری کی تھیلی میں ہاتھ ڈالتا۔ اگر اجازت والا تیر یا کنکری نکلتی تو کام کرتا۔ اور دوسری نکلتی تو نہیں کرتا۔

شیطان لوگوں کو ان چاروں چیزوں پر آمادہ کرتا ہے۔ کیوں کہ یہ چیزیں خود تو گمراہی ہیں ہی اس کے ساتھ وہ مضر نتائج اور برے اثرات کا سبب بھی بنتی ہیں۔ شراب، شرابی کی عقل کو کھا جاتی ہے جب اس کی عقل ماؤف ہو جاتی ہے تو وہ تباہ کن اور حرام چیزوں کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، اللہ کی اطاعت چھوڑ دیتا ہے اور لوگوں کو پریشان کرتا ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں عثمان بن عفان سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ شراب سے بچو کیوں کہ وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ پچھلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو لوگوں سے دور رہ کر اللہ کی عبادت میں مصروف رہتا۔ ایک غلط عورت اس پر فریفتہ ہو گئی۔ عورت نے اس کے پاس اپنی لونڈی بھیجی اور گواہی کے بہانے سے اس کو اپنے گھر بلایا۔ وہ آدمی لونڈی کے ساتھ آیا جب وہ ایک دروازے میں داخل ہوتا لونڈی دروازہ بند کر لیتی یہاں تک کہ وہ ایک خوبصورت عورت کے کمرے میں پہنچا جس کے پاس ایک بچہ اور شراب کا ایک جام رکھا ہوا تھا۔ عورت نے کہا: میں نے بخدا تم کو گواہی کیلئے نہیں بلایا ہے۔ بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ تم میرے ساتھ بدکاری کر و یا اس بچے کو قتل کر دیا شراب پیو۔ عورت نے اس کو شراب پلا دی۔ اس نے کہا اور پلاؤ، پھر اس نے عورت کے ساتھ بدکاری کی اور بچے کو بھی قتل کر دیا۔ شراب اور ایمان کبھی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یا تو شراب ہوگی یا ایمان۔

اس کو بیہقی نے روایت کیا۔ ابن کثیر نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

صحیح مسلم اور سنن کی کتابوں میں مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی نے کچھ صحابہ کی دعوت کی پھر ان کو شراب پلائی۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے کی بات ہے جب ان لوگوں کو نشہ آیا تو آپس میں فخر کرنے لگے۔ بات ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کو اس میں نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک آدمی نے ان کو اونٹ کا جبڑا پھینک مارا تو ناک زخمی ہو گئی جس کا نشان زندگی بھر نہیں مٹ سکا۔ اسی طرح ایک صحابی

حرمت شراب سے پہلے نشہ کی حالت میں نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھے، اور یہ آیت اس طرح تلاوت کی قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ یعنی لَآ اَعْبُدُ کی بجائے اَعْبُدُ کہا، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (النساء)

جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ، نماز اس وقت پڑھنی چاہئے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

ہم نے بوڑھے خرانٹ کو دیکھا ہے جب وہ شراب پیتا ہے تو پاگلوں کی سی حرکتیں کرنے لگتا ہے بڑے چھوٹے سب اس پر قہقہے لگاتے ہیں۔ وہ بیچ راستہ میں سوجاتا ہے اور تمام لوگ اس کو روندتے ہوئے گزرتے ہیں۔

جوا شراب کی طرح خطرناک بیماری ہے اگر وہ انسان کے نفس میں جڑ پکڑلے تو اس کا علاج مشکل ہوجاتا ہے، پھر اس میں وقت اور دولت کی بربادی بھی ہے، اس سے عداوت و دشمنی جنم لیتی ہے اور انسان حرام خوری کی راہ پر لگ جاتا ہے۔

شیطان مجسمے اور آستانے تعمیر کرواتا ہے۔ تاکہ بعد میں اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کی جانے لگے۔ مجسمہ اور آستانہ پرستی قدیم اور جدید ہر زمانے میں عام رہی ہے، شیطان ان مجسموں اور آستانوں کے پاس ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔ کبھی آستانہ پرستوں سے بات بھی کرتے ہیں اور ان کو ایسی چیزیں دکھلاتے ہیں جن کی وجہ سے ان کا یقین اور پختہ ہوجاتا ہے پھر وہ ضرورت کے وقت وہیں آتے ہیں، مصیبت میں اسی کو پکارتے ہیں، لڑائی جھگڑوں میں اسی سے مدد چاہتے ہیں، اس کے آگے نذرانے گزارتے ہیں، قربانی دیتے ہیں۔ وہاں پر رقص وسرود کی محفلیں جمتی ہیں۔ میلے ٹھیلے لگتے ہیں۔ شیطان نے اس ہتھکنڈے کے ذریعہ بے شمار لوگوں کو گمراہ کیا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے وقت کہا تھا۔

وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ۔ (ابراہیم: ۳۵، ۳۶)

اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ پروردگار! ان بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے۔

مسلمانوں میں قبر پرستی کی لعنت ہمیشہ رہی ہے۔ وہ قبروں پر دعا کرنے اور نذرونیاز چڑھانے جاتے ہیں۔ اور آج تو ایک نئی بدعت عام ہوگئی ہے جس سے شیطان بھی انسانوں پر ہنس رہا ہے۔ وہ یہ کہ کسی نامعلوم فوجی یا سپاہی کا مجسمہ نصب کردیا جاتا ہے اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ مجاہد سپاہی کا میموریل ہے، اس کے سامنے تحفے پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کی گردن میں پھول کی مالا پہنائی جاتی ہے جب کوئی لیڈر ملک کا دورہ کرتا ہے تو وہ بھی اس مجسمہ پر حاضری دے کر اس کے سامنے ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہے، یہ سب بت پرستی ہے جو شیطانی کام ہے۔

فال نکالنا

مستقبل کی باتیں اللہ کا سربستہ راز اور اس کا مخفی علم ہے۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی، سفر یا دوسرے کاموں کیلئے ہمارے واسطے استخارہ کی نماز مشروع فرمائی۔ تاکہ ہم اللہ سے اپنے لئے اچھی چیز کی درخواست کریں۔

شریعت نے تیروں کے ذریعہ فال نکالنے کو غلط قرار دیا ہے۔ کیوں کہ تیر یا دوسری چیزیں نہیں جانتیں کہ خیر اور اچھائی کس جگہ ہے۔ لہٰذا ان چیزوں سے مشورہ لینا عقل کی خرابی اور سراسر جہالت ہے، اسی لئے فال نکالنے کیلئے پرندوں کا اڑانا بھی ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی سفر کرنا چاہتا تو گھر سے نکلنے کے بعد پرندے کو اڑاتا تھا اگر وہ داہنی جانب اڑتا تو اس سفر کو مبارک سمجھا جاتا اور بائیں جانب اڑتا تو منحوس یہ سب گمراہی کی بات ہے۔

۱۱۔ جادوگری

شیطان انسانوں کو جادوگری کے ذریعہ بھی گمراہ کرتا ہے، لوگوں کو جادو سکھاتا ہے جس میں سوائے نقصان کے فائدہ نہیں، اس کے ذریعہ شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی پیدا کی جاتی ہے شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی پیدا کرنے کو شیطان اپنی فوج کا اہم کارنامہ کہتا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَکْفُرْ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔

(البقرۃ: ۱۰۲) سلیمان نے کفر نہیں کیا، کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں، ہاروت و ماروت پر نازل کی گئی تھی حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کردیا کرتے تھے کہ "دیکھ ہم محض ایک آزمائش ہیں۔ تو کفر میں مبتلا نہ ہو، پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں ظاہر تھا کہ اذن الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کیلئے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی، اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش انہیں معلوم ہوتا۔

جادو کی حقیقت؟

جادو کی حقیقت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ محض تخیل ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی۔

(طٰہٰ: ۶۶) ـــــ یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

اور کچھ کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت ہے جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت سے پتہ چلتا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ جادو کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو محض تخیل ہے اور جس

کا اور وہ تو شعبدہ بازی اور ہاتھ کی صفائی پر ہے۔ دوسری وہ جو حقیقت میں جادو ہے اس کے ذریعہ شوہر اور بیوی میں جدائی ڈالی جاتی اور لوگوں کو پریشان کیا جاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہود کی جادوگری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ بنو زریق کے لبید بن اعصم نامی ایک یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا۔ آپ کو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کچھ کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کچھ نہیں کرتے تھے۔ ایک دن کی بات ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے کئی مرتبہ دعا کی پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ میں نے اللہ سے جس معاملے میں دعا کی تھی اس نے میری دعا کو قبول کر لیا؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پائینتی۔ سرہانے والے نے پائینتی والے سے یا پائینتی والے نے سرہانے والے سے کہا: اس شخص کو کونسی بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا اس پر جادو کا اثر ہے۔ اس نے کہا: اس پر کس نے جادو کیا؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں؟ دوسرے نے کہا: کنگھی کے بالوں اور کھجور کے کھوکھلے شگوفے میں۔ اس نے کہا: یہ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا: ذی اروان کے کنوئیں میں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ ساتھیوں کو لیکر اس کنوئیں کے پاس گئے اور اس کو دیکھا، پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کنوئیں کا پانی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں مہندی آمیزہ ہو، اس کا کھجور کا درخت ایسا لگتا تھا گویا شیطانوں کے سر ہوں۔ عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا: آپ نے اس کے بال اور کھجور کا شگوفہ جس میں جادو کیا گیا تھا کیوں نہیں جلا ڈالا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مجھے تو اللہ نے شفا دیدی میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ لوگوں کو فتنے میں مبتلا کر دوں اس لئے اس کو دفن کروا دیا۔ (بروایت بخاری و مسلم)

اس واقعہ سے یہ کہا جا سکتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثر سے آپ کی نبوت و رسالت میں بھی التباس پیدا ہوا ہو، کیوں کہ جادو کا اثر آپ کے جسم اطہر سے تجاوز کر کے دل و دماغ تک نہیں پہنچ سکا تھا۔ دوسری بیماریوں کی طرح یہ بھی ایک بیماری تھی جو آپ کو لگ گئی تھی، تشریع کو اللہ نے اس سے محفوظ رکھا تھا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۔ (الحجر: ۹)

ہم نے ذکر (قرآن و شریعت) کو نازل کیا اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

۱۲۔ انسان کی کمزوری

انسان کے اندر کمزوری کے بہت سے پہلو ہیں۔ جو حقیقت میں بیماریاں ہیں۔ شیطان ان بیماریوں پر گہری نظر رکھتا ہے۔ بلکہ انسان کے نفس تک پہنچنے کیلئے یہی بیماریاں شیطان کیلئے دروازے ثابت ہوتی ہیں۔ چند بیماریاں یہ ہیں: کمزوری، ناامیدی، مایوسی، اکتاہٹ، خوشی، غرور، فخر، ظلم زیادتی، ناحق انکار، ناشکری، جلد بازی، اوچھاپن، حماقت، بخل، لالچ، حرص، جھگڑا، شک شبہ، جہالت، غفلت، دھوکہ بازی، جھوٹا دعویٰ، بے صبری، کنجوسی، کفر، سرکشی، عہد شکنی، زرپرستی اور دنیاداری۔ اسلام نفس کی اصلاح

اور اس کی بیماریوں سے نجات دلانا چاہتا ہے۔ یہ کام زبردست جدوجہد کا طالب ہے، اس میں راستے کی دشواریوں کو انگیز کرنے کی ضرورت ہے۔ خواہشات کی اتباع اور نفس امارہ کی پیروی بہت آسان کام ہے۔ پہلے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک چٹان کو پہاڑ کی چوٹی پر لیجا رہا ہو اور دوسرے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو چٹان کو پہاڑ کی چوٹی سے نیچے کی طرف ڈھکیلے۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان کی بات ماننے والوں کی ہمیشہ اکثریت رہی اور مبلغین حق کو دعوت و تبلیغ کے میدان میں بہت دشواریاں اٹھانی پڑیں۔

ذیل میں سلف کے کچھ اقوال نقل کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ شیطان کس طرح انسان کے کمزور پہلوؤں کا استعمال کرتا ہے۔

معتمر بن سلیمان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا:

"مجھے بتایا گیا کہ وسوسے ڈالنے والا شیطان خوشی اور غم کے وقت انسان کے دل میں تیزی کے ساتھ ابھرتا ہے، اگر انسان اللہ کو یاد کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔" (تفسیر ابن کثیر ۴/۳۳۲)

وہب بن منبہ کہتے ہیں:

"ایک راہب کو شیطان نظر آیا تو اس نے اس سے پوچھا انسان کی کس عادت سے تمہیں سب سے زیادہ مدد ملتی ہے؟ شیطان نے کہا: جوش سے، انسان جب جوش میں ہو تو ہم اسے اسی طرح گھماتے ہیں جس طرح کھلاڑی گیند کو۔" (تلبیس ابلیس ص ۴۲)

علامہ ابن جوزیؒ نے ابن عمرؓ سے یہ بھی بیان کیا کہ نوحؑ نے شیطان سے پوچھا کہ کن خصلتوں کی وجہ سے انسان کو تباہ کرتا ہے، شیطان نے کہا: "حسد اور لالچ سے" دور جانے کی ضرورت نہیں، حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کو دیکھئے شیطان نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ اور تمام بھائیوں کے دلوں میں اپنے بھائی کے خلاف حسد کی آگ کیسے بھڑکائی۔ حضرت یوسفؑ نے کہا تھا:

وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ (یوسف: ۱۰۰)

اس کا احسان ہے کہ اس نے مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لا کر مجھ سے ملا یا حالانکہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال چکا تھا۔

۱۳۔ عورت اور دنیا سے محبت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتا چکے ہیں کہ آپ کے بعد آدمیوں کیلئے عورتوں سے بڑا کوئی فتنہ نہیں، اسی لئے عورت کو چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے سوا پورے جسم کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے اور آدمیوں کو نظر نیچے رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہائی میں عورت کے ساتھ ملنے سے منع کیا اور بتایا کہ جب بھی کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ملے گا تو دونوں کے ساتھ تیسرا شخص شیطان ہوگا۔

سنن نسائی میں ہے کہ:

عورت چھپائی جانیوالی چیز ہے اگر وہ گھر سے باہر نکلے تو شیطان اس کو گھور گھور کر دیکھتا ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے مطابق آج ہم اپنی آنکھوں سے عورتوں کی اکثر کو نیم برہنہ سڑکوں پر چلتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ مشرق و مغرب میں ایسے ادارے قائم ہیں جہاں ننگی تصویروں، فحش ناولوں، اور بدکاری کو پیش کرکے لوگوں کو اس کی دعوت دینے والی بلیو فلموں کے ذریعے بے حیائی اور آوارگی کو فروغ دینے کیلئے عورتوں اور مردوں کی ایک زبردست فوج کو استعمال کیا جارہا ہے۔

دنیا پرستی ہر برائی کی جڑ ہے۔ خونریزی، عصمت دری، دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنا، تعلقات کو ختم کرنا یہ سب نتیجہ ہے دنیا کو حاصل کرنے اور چند روزہ عزت و شہرت کے لالچ کا۔

۴۔ گیت اور سنگیت

گیت اور سنگیت یہ دو ایسے ہتھکنڈے ہیں جن کے ذریعہ شیطان دلوں میں بگاڑ پیدا کرتا اور نفس کو تباہ کر دیتا ہے علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

دشمن خدا کا ایک حربہ جسکے ذریعہ اس نے کم علموں، اور نادانوں کو فریب دیا جاہلوں اور باطل پرستوں کے دلوں کو شکار کیا، سیٹی بجانا، تالی پیٹنا اور حرام گانا بجانا ہے۔ اسکے ذریعہ شیطان دلوں کو قرآن سے پھیر کر فسق و فجور کیطرف مائل کرتا ہے، یہ شیطان کا قرآن ہے، رحمٰن سے روکنے کیلئے دبیز پردہ ہے، لواطت اور زناکاری کا منتر ہے، اس سے شیطان نے باطل پرور لوگوں کو دھوکہ دیا، انکی نگاہوں میں اسکو خوشنما بنا کر پیش کیا، اور اسکے حسن و جمال کو ثابت کرنے کیلئے انکے دلوں میں کچھ شبہات کی وحی کی، انھوں نے شیطان کی وحی کو سر آنکھوں پر رکھا۔ اور قرآن کی تعلیم کو خیرباد کہہ دیا۔۔۔" (اغاثۃ اللہفان ۱/۲۴۲)

تعجب خیز بات یہ ہے کہ کچھ عبادت کے دعوے دار گانے بجانے اور ناچنے تھرکنے کو عبادت کا طریقہ کہتے ہیں، یہ لوگ رحمانی سماع کو چھوڑ کر شیطانی سماع کے پاس جاتے ہیں۔ ابن قیم نے (اغاثۃ ۱/۲۵۲ میں)، اس سماع کو کئی نام سے یاد کیا ہے مثلاً لہو، لغو، باطل، جھوٹ، سیٹی، تالی، زناکاری کا منتر، شیطان کا قرآن، دل میں نفاق کی جڑ، احمق آواز، بیہودہ آواز، شیطان کی آواز، شیطان کا باجا وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ علامہ نے گانے بجانے کی حرمت کو دراز نفسی سے بیان کیا ہے اگر آپ کو تفصیل مطلوب ہو تو ان کی کتاب کی طرف رجوع کیجئے۔

۵۔ شریعت کی پابندی میں سستی

مسلمان اپنے اسلام پر کاربند ہے تو شیطان اسکو گمراہ نہیں کرسکتا اور نہ اس کے ساتھ کھلواڑ کرسکتا ہے۔ لیکن شریعت کے کسی معاملے میں خود اس نے سستی سے کام لیا تو شیطان کو موقع مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرۃ:۲۰۸) (اے مسلمانو! سب احکام کی فرمانبرداری کیا کرو اور بعض کو کرنے اور بعض کو چھوڑنے میں) شیطان کے پیچھے مت چلو اس لئے کہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

اسلام کے سب احکام کی فرمانبرداری سے ہی شیطان سے نجات مل سکتی ہے، مثلاً نمازیوں کی صفیں ایکدوسرے سے پیوستہ ہوں تو شیطان نمازیوں کے بیچ میں نہیں گھس سکتا۔ لیکن اگر صفوں میں کشادگی ہو تو وہ نمازیوں کی صفوں کے بیچ میں در آتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ:

"صفوں کو درست کرو، شیاطین "حذف" کے بچوں کیطرح تمہارے بیچ میں نہ گھس آئیں، لوگوں نے کہا حذف کی اولاد کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یمن کی بغیر کان اور دم والی چھوٹی بھیڑیں۔ (صحیح الجامع ۱/۳۴۳) اس کو احمد اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

دوسری حدیث میں ہے:

"صفیں سیدھی کرو، ایکدوسرے سے جڑکر کھڑے رہو قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہاری صفوں میں شیاطین کو خاکستری بکریوں کیطرح گھسے ہوئے دیکھتا ہوں۔" صحیح الجامع (۱/۳۶۳) اس کو ابوداؤد طیالسی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

شیطان کا انسان کے نفس تک پہنچنے کا راستہ

وسوسۂ شیطان انسان کے دل و دماغ تک ایسے ڈھنگ سے پہنچتا ہے کہ ہم کبھی نہیں سمجھ سکتے، اسکو اس کام میں اپنی افتادِ طبع سے بھی مدد ملتی ہے اسی کو ہم وسوسہ کہتے ہیں، یہ بات ہمیں اللہ نے بتائی ہے اور شیطان کو "وسواس" کہا ہے: مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔ (الناس:۴،۵) (میں پناہ مانگتا ہوں) چھپ چھپ کر وسوسے ڈالنے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔۔۔۔ ابن کثیر "الوسواس الخناس" کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ: شیطان، ابن آدم کے دل پر سوار ہے۔ اگر وہ اللہ کے ذکر سے غافل رہے تو شیطان وسوسے ڈالتا ہے اور اللہ کو یاد کرے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

صحیح بخاری سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح گردش کر رہا ہے۔"

اسی وسوسے سے اس نے آدم کو بہکا کر شجرۂ ممنوعہ کا پھل کھلایا تھا۔

فَوَسْوَسَ اِلَیْہِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰٓاٰدَمُ ھَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَۃِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی۔

پھر بھی (باوجود اس تنبیہ و اعلان کے) شیطان نے اسکو پھسلایا، کہا اے آدم میں تجھ کو ایک سدا بہار درخت اور دائمی ملک کا پتہ نہ دوں (کہ اس کے کھانے سے اسی جگہ ہمیشہ رہنے لگ جائے)

شیاطین کبھی انسانوں کا بہروپ بھرتے ہیں۔ کبھی انسان سے بات کرتے ہیں، اور اس سے اپنی مرضی کے مطابق کام بھی لیتے ہیں۔

شیطان کا ہیڈ کوارٹر

دمشق کی جامع مسجد میں جھٹپٹے کا منظر تھا۔ مغرب کی نماز ابھی ختم ہی ہوئی تھی۔ میں ایک ستون سے ٹیک لگائے ذکر میں مصروف تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ حیرت بھری نظروں سے در و دیوار کو دیکھتا ہے۔ اس کے انداز سے یہ لگتا ہے کہ یہ جگہ اس کے لئے نئی نئی ہو اور وہ اس ماحول سے کچھ زیادہ مانوس نہ ہو۔ اس کی شکل و صورت اور لباس سے بھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی اجنبی ہو لیکن مقامی انداز اختیار کرکے شامی لباس میں اپنی شناخت کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی پریشان حال مسافر ہو جو کسی مدد کا طالب ہو۔ خود اس کے چہرے پر ایک قسم کی وحشت نمایاں تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کیوں نہ اس شخص کی مدد کی جائے۔ میں اس کی طرف بڑھا اور انتہائی مہربان لہجے میں اس سے یہ پوچھنے کی کوشش کی کہ وہ کون ہے۔ کہاں سے آیا ہے اور یہ کہ آیا وہ کسی رہنمائی کا محتاج ہے۔ میری نرم کلامی نے آگے کی گفتگو کے لئے راہ ہموار کردی۔ کہنے لگا بس مجھے ایک مسافر سمجھو۔ اس عجیب و غریب عمارت، بلند مینارے اور خوبصورت گنبد کو دیکھ کر ایک لمحے کو خیال آیا کہ شاید یہ اس شہر کی کوئی اہم عمارت ہو۔ لہٰذا اس کے بارے میں مزید جاننے کا داعیہ پیدا ہوا۔ باہر لوگوں سے معلوم کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ عام جگہ نہیں ایک خدائے واحد کی عبادت کا مرکز ہے۔ یہ سوچ کر اچانک بے اختیار تجسس پیدا ہوا کہ جس خدائے واحد کی عبادت کا تذکرہ سنتے عمر گزری اس کے اتنے قریب پہنچ کر کیوں نہ اس کے بارے میں مزید معلومات کی جائے سو اندر داخل ہوگیا لیکن اتنے بڑے خدا کی عبادت کا مرکز اپنے اندر اتنی سادگی لئے ہوئے ہوگا یہ جان کر حیرت ہوئی۔

اس شخص کے حیرت انگیز جواب سن کر ایک لمحے کو میں نے سوچا کہ یہ شخص بھی دمشق آنے والے دوسرے بہت سے سیاحوں سے مختلف معلوم نہیں ہوتا۔ پھر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اس کی واقفیت اتنی کم کیوں ہے کہیں یہ تجاہل عارفانہ سے کام تو نہیں لے رہا ہے۔ پھر یہ سوچ کر کہ اگر کسی شخص کو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں دلچسپی ہے تو اسے وافر معلومات فراہم کرنا بھی میری ذمہ داری ہے۔ میں نے بڑے احترام سے اس شخص کو اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ اور اس کے بارے میں مزید تفصیل جاننا چاہی۔ پہلے تو اس نے سارے سوالات کے جوابات مبہم دئے لیکن جب اسے اس بات کا احساس ہوتا گیا کہ اپنی صحیح شناخت بتائے بغیر اس کے لئے مجھ سے استفادہ کچھ آسان نہ ہوگا۔ اور اس احساس کے بعد کہ اس کا واسطہ ایک خوش اخلاق اور ہمدرد شخص سے ہے۔ اس نے اپنے بارے میں ایک ایسی بات کا انکشاف کیا کہ میں چند لمحے کے لئے سناٹے میں آگیا اور مجھے سخت وحشت ہوئی۔ گویا اب تک میں ایک جن سے ہمکلام تھا جو انسانی شکل و صورت میں میرے سامنے بیٹھا ہے۔ لیکن اس بات پر کیسے اعتبار کیا جائے۔ میں نے اپنے شک کا اظہار کیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ پہلو میں بیٹھا شخص اچانک کافور ہوگیا۔ اب مجھے اس شخص سے وحشت معلوم ہوئی اور اب میں پہلے سے کہیں زیادہ حضور قلب کے ساتھ اذکار میں مصروف ہوگیا۔

ابھی میں ان ہی خیال میں محو تھا اور زبان ذکر سے تر تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی شخص دوبارہ میرے پہلو میں براجمان ہے۔ کہنے لگا اب شاید تمہیں یقین آگیا ہو کہ میں دنیائے جن کا ایک باشندہ ہوں۔ اور یہ کہ اس عمارت اور اس مذہب کے بارے میں جاننے کی میری خواہش دراصل تلاش حق کا ایک حصہ ہے۔

بچپن سے میں نے جنوں کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ محلے پڑوس میں کسی شخص کے اوپر جن کا آنا اور شریر جنوں کے شر سے نجات دلانے والے مخصوص وضع قطع کے لوگوں سے بھی واقف تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں ان واقعات کو قصے کہانیاں سمجھتا تھا اور میری نظر میں جنوں کے قصے، بھوت پریت اور کوہ قاف کی پریوں سے زیادہ کچھ حیثیت نہ رکھتے تھے گو کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے قلبی طور پر یہ تسلیم کرتا تھا کہ جنوں کا وجود برحق ہے کہ اس کا تذکرہ واضح الفاظ میں قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں موجود ہے۔ لیکن اس کے باوجود عقلی طور پر میں نے اس مسئلہ پر سنجیدگی سے کبھی غور نہیں کیا حالانکہ علوم اسلام کے مطالعے کے دوران بار بار شیاطین اور جن کے تذکروں سے سابقہ پڑتا رہا لیکن نہ جانے کیوں میں ان امور پر رکنے اور غور کرنے کے بجائے سرسری گزر جاتا تھا۔ اب جو اچانک ایک ایسے شخص سے سابقہ پیش آیا جو خود کو جنوں کی قوم سے متعلق بتاتا تھا۔ اور جس کے ثبوت میں اس نے وہ تمام عملی اور نظری مظاہر پیش کر دیئے جن کی صحت کتاب و سنت کے نزدیک بھی تسلیم شدہ ہے تو مجھے اچانک ایسا لگا کہ یہ شخص جس سے اب تک صرف خوف اور وحشت ہو رہی تھی یہ ایک انتہائی دلچسپ شخص بھی ثابت ہو سکتا ہے اور اس کے ذریعہ بعض ان حقائق کا پتہ چل سکتا ہے جس تک ہم انسانوں کی رسائی مشکل ہے۔ پھر کیوں نہ اس شخص کو اپنی مہربانیوں اور لطف و کرم سے کچھ اس طرح گرفتار کرلیا جائے کہ یہ کم از کم میرے سوالوں کا تشفی بخش جواب دینے تک اچانک غائب نہ ہو جائے یہ سوچ کر میں نے اسے ایک کریم میزبان کی حیثیت سے ضیافت کی پیش کش کی، دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور اسے اپنے غریب خانے کو بطور مہمان عزت بخشنے کی دعوت دی۔

میرے اس لطف و کرم کے رویے نے بالآخر بہت جلد اسے ایک بے تکلف شخص میں تبدیل کر دیا۔ میں نے اسے یہ بھی بتایا کہ میں یوں تو اس مسجد کا ایک معمولی خادم ہوں لیکن میری دلچسپی صحافت میں بھی ہے اور میں بعض بین الاقوامی اخبارات کے لئے کالم بھی لکھتا ہوں۔ پھر کیا ہی بہتر ہو گا کہ جنوں کی دنیا کی بعض اہم معلومات کو قارئین تک پہنچاؤں۔ میری اس پیش کش پر پہلے تو وہ ایک لمحے خاموش رہا پھر مسکرایا کہنے لگا محض معلومات نہیں بلکہ بعض ایسے انکشافات جن کا علم انسان تو کیا جنوں کی عظیم اکثریت کو بھی نہ ہو گا۔ میں نے پوچھا بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ کہنے لگا ہاں ایسا ہی ہو گا۔ لیکن پہلے تم مجھے بعض سوالات کے جوابات فراہم کرو کہ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ شاید ہم دونوں کی ملاقات انسانی تاریخ کی تبدیلی کا نقطہ آغاز بن جائے۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ تمہاری مراد شاید جنوں اور انسانوں کی دنیا کے مستقبل میں ایک دوسرے کے قریب آجانے سے ہے۔ کہنے لگا نہیں بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ حیرت انگیز۔ میری کچھ میں اس کے یہ اشارے کچھ آنے کچھ نہ آئے۔ مگر قریب آچکا تھا۔ میں نے کہا خیر چھوڑو ان باتوں کو اطمینان سے گفتگو کریں گے۔

تھوڑی دیر کی گفتگو اور تبادلہ خیال کے بعد مجھے اس جن سے اب کچھ ڈر لگنے لگا کہ وہ جس طرح اعتماد سے گفتگو کرتا تھا اور انسانی دنیا کے بڑے بڑے الٹ پھیر پر اس کی جتنی گہری نگاہ تھی اس سے تو یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص کوئی عام جن نہیں بلکہ کوئی غیر معمولی مناصب والا جن ہے اور یہ کہ انسانی تاریخ کے بارے میں اس کا مطالعہ خاصا وسیع اور دلچسپ ہے۔ مزید یہ کہ اسے انسانی نفسیات کو سمجھنے اور انسانی کمزوریوں پر انگلیاں رکھ دینے کا خاص ملکہ حاصل ہے۔ پھر یہ کون ہے؟ کیا چاہتا ہے؟ اور جنوں کی دنیا سے نکل کر انسانی آبادی میں کس چیز کی تلاش میں سرگرداں ہے؟ اس قسم کے سوالات نے ایک بار پھر میرے دل میں اس کے لئے شکوک و شبہات پیدا کر دیئے۔ لیکن اس دفعہ شک اس بات پر نہیں تھا کہ وہ واقعی جن ہے بلکہ اس بات پر تھا کہ وہ کوئی عام جن نہیں بلکہ اس دنیا کا ایک اہم شخص ہے اور یقیناً بڑے یا خطرناک مقاصد کے لئے ہمارے شہر کا چکر لگا رہا ہے۔

لیکن پھر یہ سوچ کر کہ اتنی بھی جلدی کیا ہے کرنے سے کچھ نہ کچھ تو پردے اٹھیں گے۔ پھر

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ آلۂ ابلیس سے میری بغاوت اور تخت عظیم سے میرا فرار تلاش حق کے لئے ہے مگر میرا بنیادی اختلاف بعض پالیسی امور سے شروع ہوا اور اچانک میرے ساتھ ایک خوش گوار حادثہ پیش آیا اور اس نے [illegible] میرے فرار کی راہ کھول دی [illegible]

گزشتہ سطور میں ابلیس کے اس ہیڈ کوارٹر کا جغرافیائی مقام بتانے کی کوشش کی تھی جہاں سے وہ روز اول سے اسلام مخالف کارروائیوں میں سرگرم ہے۔ ابلیس کے ہیڈ کوارٹر کا انکشاف کوئی معمولی بات نہ تھی کہ اس طرح گویا ہم نے ابلیسی دنیا اور اس کے برپا کردہ نظام کفر پر ایک کاری وار کیا تھا۔ خاص طور پر ہم نے ابلیس کے اس رفیق کی ملاقات کا آنکھوں دیکھا حال اور سابق رفیق کی مفصل گفتگو کو پیش کرنے کا اعلان بھی کیا تھا۔ چونکہ ابلیس کے سابق رفیق نے جو چند ماہ قبل ہی ابلیس کی تابعداری سے بغاوت کر کے دمشق پہنچا تھا اس نے اپنی گفتگو میں بعض ایسے امور کا انکشاف کیا ہے جس کے منظر عام پر آنے سے دنیا کے موجودہ نظام کفر کی بہت سی اندرونی باتیں اور پوشیدہ راز وابستہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے لی ٹائمز کے اس اعلان سے ابلیسی دنیا اچانک خوفزدہ ہو گئی اور مسلسل ایسے عجیب و غریب واقعات پیش آنے لگے جس سے اس بات کا واضح عندیہ ملتا ہے کہ اپنے سابق رفیق کے اس انٹرویو پر پردہ ڈالنے میں ابلیسی دنیا کتنی سرگرم ہے۔ بعض بڑے اسٹال پر جہاں لی ٹائمز ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے اور جس کے فروخت ہونے میں کئی دن لگتے ہیں لی ٹائمز کے گزشتہ شمارہ کے ساتھ عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی کہ وہ اسٹال پر آتے ہی چشم زدن میں غائب ہو گیا۔ گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانوں کی ایک منصوبہ بند بھیڑ ہو جس نے اچانک مختلف اسٹالوں سے لی ٹائمز کا شمارے کچھ اس طرح غائب کر دیئے کہ مستقل قارئین تک اس کی کاپیاں نہیں پہنچ پائیں خود دفتر لی ٹائمز اپنے ریکارڈ کی کاپی سے بھی محروم رہا۔ امریکی سرمایہ کاروں کا ایک معروف طریقہ ہے کہ جب وہ اپنی مصنوعات کے مقابلے میں آنے والی کسی چیز کو لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچنے سے روکنا چاہتے ہیں تو ان کے بڑے بڑے ایجنٹ ان تمام جگہوں سے چشم زدن میں کل کا کل سامان خرید لیتے ہیں تاکہ وہ چیز عوام کے ہاتھوں تک نہ پہنچ سکے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کروڑوں کی مالیت کی خریدی ہوئی دوسری کمپنیوں کے پروڈکٹ سمندر میں غرق کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ نئی چیز مارکیٹ میں اپنی بنیاد نہ بنا پائے۔

لگتا ہے کہ لی ٹائمز کے گزشتہ شماروں کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا اسٹال والوں سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ حیرت زدہ ہیں کہ ایسی پراسرار حرکت اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی کہ آناً فاناً اخبار کی ہزاروں کاپیاں ان کے اسٹال سے غائب ہو جائیں یہ خریدار کون تھے ان کے چہرے بشرے انسانوں جیسے ہی تھے۔ لیکن کیا ان کا تعلق بھی ابلیس کے ہیڈ کوارٹر مثلث نمائے برمودا سے جا ملتا ہے جو لی ٹائمز کے اس انکشاف پر حد درجہ مضطرب ہے۔ خود دفتر لی ٹائمز کو بھی ٹیلیفون پر اس سلسلے میں عجیب و غریب پراسرار پیغامات موصول ہوتے رہے لیکن ان سب دشواریوں کے باوجود ہم نے بھی تہیہ کر رکھا ہے کہ دنیا کے اس خطے میں ہونے والی پراسرار سرگرمیوں کا پردہ ضرور بالضرور چاک کر کے رہیں گے۔

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ مثلث نمائے برمودا کوئی خیالی دنیا نہیں بلکہ ایک معروف جغرافیائی مقام ہے۔ البتہ ہم نے اس علاقے کے بارے میں کوئی نیا انکشاف کیا ہے تو صرف یہ کہ اس علاقے میں ہونے والی بے شمار پراسرار حرکتیں جس کے بارے میں جدید سائنس اب تک کوئی واضح جواب فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے ہم نے اسے ابلیس کا مسکن قرار دے کر تقریباً دو صدیوں سے ہونے والی سائنسی تحقیق کی گتھی حل کر دی ہے۔

اپنے اس خیال کی حمایت میں ہمارے پاس صرف ابلیس ملعون کے رفیق کا انٹرویو ہی نہیں ہے جو اس نے دمشق میں لی ٹائمز کے نمائندہ کو دیا ہے۔ بلکہ وہ تمام سائنسی تحقیقات بھی اس خیال کی تائید کرتی ہیں کہ مثلث نمائے برمودا میں سمندر کے پراسرار دھندلکے کے نیچے جو دنیا آباد ہے وہ کوئی اور دنیا نہیں ہے بلکہ ابلیس کا مرکزی دفتر ہے۔ ہو سکتا ہے اگر محض اس تفصیلی انٹرویو کو بنیاد بنایا جائے تو شاید بعض لوگ اسے محض ایک سنسنی خیزی سمجھ کر ٹال جائیں اسی لئے ہم ان سائنسی مشاہدات کو بھی آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں جو اب تک کائنات کے دریافت

اگر خوفزدہ کرنے والے کچھ اس کا مقصد ہو اسے پورا کرتا ہے۔

جواب: ایسا اکثر ہوتا ہے لیکن انسان ہمارے بارے میں جو تصورات رکھتے ہیں اس کے بیان میں وہ خاصے مبالغے سے کام لیتے ہیں اور بہت سے لوگ تو جھوٹ سچ بھی گڑھ لیتے ہیں۔ جہاں تک شیطان کا تعلق ہے تو اس کی شکل تو اللہ نے مسخ کرکے بگاڑ دی ہے اور اس کے برعکس صاحب ایمان جن کی صورت اللہ تعالیٰ اچھی بناتا ہے۔

سوال: تو تمہاری وہ حقیقی شکل کون سی ہے، جس پر اللہ عزوجل نے تمہیں خلق کیا ہے۔

جواب: جہاں تک ہماری ظاہری شکل و صورت کا سوال ہے تو وہ شکل جو اللہ نے بنائی ہے انسانوں کی شکلوں سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوتی۔ اعضاء کی بناوٹ میں معمولی فرق و اختلاف ضرور ہے۔ ہمارا سر باقی جسم کے تناسب سے ذرا بڑا ہوتا ہے یعنی کہ انسان کے سر سے بڑا۔ ہماری آنکھیں انسانوں کے برخلاف چوڑائی کے بجائے لمبائی لئے ہوتی ہیں۔ ہم میں سے بعض ایسے ہیں جن کی آنکھیں لمبی اور کھڑی ہوتی ہیں اور ایسے بھی ہیں جن کی آنکھیں پیشانی کی طرف مڑی ہوتی ہوتی ہیں جیسا کہ انسانوں میں جاپانی یا چینی باشندوں کی۔ خاص بات یہ کہ ہماری آنکھیں بعض انسانی آنکھوں کی طرح تنگ اور سکڑی ہوئی نہیں بلکہ بڑی اور کھلی ہوئی رہتی ہیں جیسے کہ ہرن کی آنکھیں لیکن ان کی شکل لمبائی پر ہی رہتی ہے۔

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگوں کی آنکھیں ہمیشہ سرخ رہتی ہیں تو کیا یہ بات صحیح ہے۔

جواب: ہمیشہ تو ایسا نہیں ہوتا۔ ہمارے درمیان ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کی آنکھیں انسانوں کی طرح مختلف رنگوں کی ہیں کسی کی کالی، کسی کی نیلی تو کسی کی شہد جیسی اور اگر دونوں مخلوقوں کی آنکھ میں کوئی فرق ہے تو وہ یہ کہ آنکھ کے اندر کی پتلی پوری طرح مدور یا گول نہیں ہوتی جیسی کہ تمہاری ہے بلکہ وہ بیضوی مائل ہوتی ہے۔ آنکھ کی جس سرخی کا تم نے ذکر کیا ہے کہ وہ ہم سب کی آنکھوں میں رہتی ہے تو وہ اس کے اندر بعض ہلکی شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے جن سے ہماری آنکھیں چمکتی رہتی ہیں ان شعاعوں

انسان ہمارے بارے میں جو تصورات رکھتے ہیں اس کے بیان میں وہ خاصے مبالغے سے کام لیتے ہیں اور بہت سے لوگ تو جھوٹ سچ بھی گڑھ لیتے ہیں۔ جہاں تک شیطان کا تعلق ہے تو اس کی شکل تو اللہ نے مسخ کر دی ہے اور اس کے برعکس صاحب ایمان جن کی صورت اللہ تعالیٰ اچھی بناتا ہے

کا رنگ سرخ ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ ان آنکھوں کو دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں انہیں ان سے کوئی خوف نہیں آتا بلکہ وہ انہیں چمکدار اور خوبصورت دکھائی دیتی ہیں۔

ہمارے کان گھوڑے کے کان سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ خصوصاً جس طرف سے وہ مڑا ہوا رہتا ہے۔ تاہم ہمارے درمیان ایسے لوگ بھی مل جائیں گے جن کے کان بلی کے کان جیسے ہوں۔ انسان کے کان پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ سائز کے اعتبار سے اس میں اور بلی کے کان میں کتنی مشابہت ہے۔ ہم میں سے جو مسلمان ہیں انہیں اگر کسی دوسری شکل اختیار کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو ان کے نزدیک پسندیدہ شکلیں بلی، گھوڑے اور شیر کی ہیں۔

ہماری ناک انسانوں کی ناک کی مانند چہرے کے عین وسط میں ہوتی ہے اور لمبائی کے بجائے فلپینس کے باشندوں کی ناک کی طرح چپٹے پن کی طرف مائل ہوتی ہے۔ مسلمان اور صاحب ایمان اجنہ صحابی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں داڑھی رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے ہم اس پر ہنستے ہیں کہ اس کا چہرہ کیسا خراب لگ رہا ہے۔

ہمارے سر کے بال گھنے اور ہماری عورتوں کے تو اس سے بھی گھنے ہوتے ہیں ان عورتوں کے بال لمبے بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں اور خوبصورتی کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ ایسی بھی عورتیں ہیں جن کے بال اتنے لمبے ہیں کہ زمین پر گھسٹتے ہیں۔

سوال: تمہارے ہاتھ پاؤں کیسے ہوتے ہیں اس کے بارے میں بھی تو بتاؤ؟

جواب: ہمارے ہاتھ ایسے ہی ہیں جیسے کہ تمہارے۔ ہاں فرق دو اعتبارات سے ہے۔ یعنی کہ ہتھیلی اور ناخن کی لمبائی۔ ہماری ہتھیلی جسم کے باقی اعضاء کے مقابلے میں خاص لمبی ہوتی ہے اور یہ تناسب انسانی جسم اور ہتھیلی کے تناسب سے خاصا مختلف ہے۔ اسی طرح ہمارے ناخن بھی لمبے ہوتے ہیں کیونکہ ہماری انگلیاں خود ہی لمبی ہوتی ہیں۔ ہمارے پاؤں ایک طرف سے چپٹے ہوتے ہیں اور ان کی انگلیاں مڑی ہوئی رہتی ہیں۔

سوال: کیا تمہارے جسم میں ہڈیوں کا ڈھانچہ، دل اور نظام ہضم اور نظام تنفس بھی پائے جاتے ہیں

جواب: یہ تمام چیزیں ہمارے جسم میں اسی طرح رکھی گئی ہیں جیسے کہ انسانوں کے جسم میں۔ ہمارا ہڈیوں کا ڈھانچہ ہمارے جسم اور گوشت کی مناسبت سے خاصا پرکشش اور مضبوط ہے اور ساتھ ہی ساتھ اتنا نرم و نازک بھی کہ تم اس کا تصور نہیں کرسکتے۔ باقی جو چیزیں اللہ عزوجل نے ہمارے جسم کے اندر رکھی ہیں وہ اپنے حجم میں خاصی چھوٹی ہیں لیکن کام اسی طرح کرتی ہیں جیسے کہ انسانی اعضاء۔ ہمیں سانس لینے کے لئے اتنی آکسیجن درکار نہیں ہوتی جتنی کہ انسانوں کو۔ اسی طرح ہمارا نظام ہضم ہر اس شے کو ہضم کرلیتا ہے جو ہم کھاتے ہیں اور اللہ نے فضلے کے اخراج کے لئے جو مقامات بنائے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے انسانی جسم میں، جن سے فضلہ خارج ہوتا ہے۔ ہم ہمارے فضلے کی کوئی ٹھوس مادی شکل نہیں ہوتی بلکہ گیس کی صورت میں اس کا اخراج ہوتا ہے اسی طرح ہمارا پیشاب بھی بھاپ اور گیس کی شکل میں نکلتا ہے مگر اس میں انسانوں کے پیشاب کے مقابلے میں کثافت کم ہوتی ہے۔ ایسے شیطان بھی ہیں جو اس مسلمان کے کان میں پیشاب کردیتے ہیں جو سوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا۔

گزشتہ سطروں میں ایک صاحب ایمان جن سے گفتگو کی روشنی میں ہم اس کے جسمانی اعضاء کی شکل و صورت کی تفصیل شائع کرچکے ہیں۔ اسی گفتگو کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس مخلوق کے بارے میں دیگر معلومات اور ان سے وابستہ بعض تصورات کی وضاحت پیش کی جارہی ہے۔

سوال:۔ کیا تم لوگوں کے جسم میں اعضائے تناسل بھی ہوتے ہیں۔؟

جواب:۔ بالکل انسانوں کی ہی طرح جو ہمارے جسموں سے متناسب ہو۔ ہماری قوم میں مرد انسانوں کی ہی مانند ہوتے ہیں ان کی بھوک پیاس اور شہوانی خواہشات بھی یکساں ہیں۔ ان کے مباشرت اور جنسی تسکین کے طریقے بھی مختلف نہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی انسانی دنیا کی عورتوں ہی جیسی ہیں جن کی شادیاں دنیا کی دیگر عورتوں کی طرح انجام پاتی ہیں۔ بھائی یہ سمجھ لیجئے کہ ہماری زندگی اور عام انسانی زندگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال: جیسا کہ امام مالک، امام احمد بن حنبل اور دیگر محدثین سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع، زوال اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ سورج کا طلوع و غروب شیطان کی سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو کیا واقعی جنوں کی عموماً دو سینگیں ہوتی ہیں یا یہ بیان محض مجاز و کنایہ پر مبنی ہے۔

جواب:۔ یہ ارشاد اللہ کے رسول کی طرف سے ہوا ہے اور یقیناً صحیح ہے۔ جنوں کی دو سینگیں ہوتی ہیں لیکن کافی چھوٹی جو کہ چھوٹے سے چھوٹے جن کے سر پر بھی ملیں گی۔

سوال: تمہارا مطلب یہ ہے کہ تمہاری بھی دو سینگیں ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ لیکن حد درجہ چھوٹی اور اتنی لمبی نہیں کہ انسان کو اٹھی ہوئی حالت میں ہمیشہ نظر آجائیں۔

سوال:۔ ابلیس کی سینگیں چھوٹی ہوتی ہیں یا بڑی۔

جواب:۔ بڑی ہوتی ہیں اور اس کی جسامت سے تناسب رکھتی ہیں۔ جہاں تک ہمارا سوال ہے تو ہمارے جسم کمزور پڑگئے ہیں جس طرح کہ انسانوں کے جسم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کمزور ہوجاتے ہیں۔

سوال:۔ تم لوگوں کے رنگ کیسے ہوتے ہیں

جواب:۔ انسانوں میں کالے، گورے سانولے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح ہم میں بھی ہیں۔ ہاں ہم میں سے بیشتر لوگوں کے چہرے کالے ہوتے ہیں۔ ہماری جلد بھی سیاہ گوشت سے پیوست ہوتی ہے۔ ہماری جلد کے رنگ کو آپ اپنی دنیا کی بھینس سے مشابہ قرار دے سکتے ہیں۔ اس پر بال کم ہوتے ہیں جیسے بعض انسانوں کے جسم پر کم بال ہوتے ہیں یا بالکل نہیں ہوتے۔ ایسے جن بھی ہیں جن کا پورا جسم گھنے بالوں سے بھرا ہوا ہو۔ جنوں میں سے بعض سفید اور بعض سرخ، رنگ برنگے، بھانت بھانت کے جن ہوتے ہیں سبحان اللہ۔

سوال:۔ تو تم لوگ کپڑے بھی پہنتے ہوگے

> قدرتی بات ہے اس لئے کہ ہمارا جسم اپنی اصل کے اعتبار سے ناری اور ہوائی ہے خاکی نہیں اور بعض مخصوص حالات میں ہی ہمیں دیکھا جانا ممکن ہے۔ ایک حالت تو وہ ہے جس میں ہمارا جسم مادی شکل و صورت اختیار کرتا ہے یا سحر کی حالت یا سحر کیا پانی پی لینے کی صورت میں یا یہ کہ جن خود ظاہر ہونے کا ارادہ کرے جس کے لئے بعض مخصوص حالات کا ہونا ضروری ہے۔

جواب:۔ ضرور ضرور مختلف رنگ اور طرز کے لباس ہم پہنتے ہیں جو بھڑک دار اور قیمتی بھی ہوتے ہیں۔ عورتوں کا لباس ایسا ہوتا ہے جو ان کے لئے موزوں ہو اور انہیں زیب دے مسلمان جن عورت دنیا کی پردہ دار اور دیندار عورت کی طرح حجاب کی پابندی کرتی ہیں۔ میں بھی نقاب پہننے کے حق میں ہوں کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی طریقہ سب سے پسندیدہ ہے۔ مرد بھی وہی لباس اختیار کرتے ہیں جو ان کے لئے مناسب ہو۔ زیادہ تر لوگ عبا پہنتے ہیں اور بیشتر کو سرخ رنگ کا لباس پسند ہے اس کے بعد نیلے رنگ کا لیکن ان دونوں سے زیادہ انہیں کالا رنگ مرغوب ہے۔

سوال:۔ یہ جس زبان سے تم بات کر رہے ہو یہ کیا اصل زبان ہے یا کسی اور کیفیت میں بول رہے ہو جس کا ہمیں علم نہیں ہو پایا۔

جواب:۔ نہیں نہیں۔ جس زبان سے میں بول رہا ہوں وہ میری ہی زبان ہے اس میں مجاز کو ہرگز دخل نہیں۔ یہ بات ضرور ہے کہ یہ زبان بہت چھوٹی ہے اور ہمارا جسم جتنا مختصر ہے اسی مناسبت سے زبان بھی ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں جسم کا اندرونی نظام بھی انسانوں سے بہت مشابہ ہے یعنی کہ ہر چیز تمہارے ہی جیسی ہے۔

سوال:۔ تمہارے دانت بھی ہیں؟

جواب:۔ دانت کیوں نہ ہوں گے جناب باقی اعضاء جسم کے اعتبار سے ہمارے دانت زیادہ بڑے یا لمبے ہوتے ہیں۔

سوال:۔ انسانوں سے اس مشابہت کے باوجود ہم تمہیں دیکھ نہیں سکتے یہ عجیب بات ہے۔

جواب:۔ قدرتی بات ہے اس لئے کہ ہمارا جسم اپنی اصل کے اعتبار سے ناری اور ہوائی ہے خاکی نہیں اور بعض مخصوص حالات میں ہی ہمیں دیکھا جانا ممکن ہے۔

سوال:۔ وہ کیسے؟ اس بارے میں بھی کچھ بتاؤ

جواب:۔ ایک حالت تو وہ ہے جس میں ہمارا جسم مادی شکل و صورت اختیار کرتا ہے اسی طرح جیسے Ether کا مادے میں تبدیل ہونا ناممکن نہیں ہے۔ یا سحر کی حالت یا سحر کیا ہوا پانی پی لینے کی صورت میں یا یہ کہ جن خود ظاہر ہونے کا ارادہ کرے جس کے لئے بعض مخصوص حالات کا ہونا ضروری ہے۔

سوال:۔ تم لوگ اپنے پیروں میں کیا پہنتے ہو؟ ننگے پیر چلتے ہو یا جوتے اور سینڈل کے قسم کی کوئی چیز بھی پہنتے ہو؟

جواب:۔ ہاں ہاں۔ ہم جوتے بھی پہنتے ہیں لیکن مسلمان جن اور شیطان جن میں اس معاملے میں فرق ہے۔

سوال:۔ وہ کس طرح کا فرق ہے؟

جواب:۔ شیطان اپنے بائیں پیر میں جوتا پہنتا ہے اور داہنا پیر خالی رکھتا ہے۔

سوال:۔ اور مسلمان جن کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:۔ وہ ایسا نہیں کرتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں دونوں پیروں میں جوتے پہنتا ہوں۔

سوال:۔ تم لوگ کس چیز کے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہو؟

جواب:۔ ہمارے جوتے پیپرے کے بنے ہوتے ہیں جس سے کاغذ تیار ہوتا ہے۔

سوال:۔ یہ تو وہی چیز ہے جس پر فراعین مصر لکھا کرتے تھے۔ کیا تم لوگ پیپرے کی کاشت خود کرتے ہو اس طرح کہ کوئی دیکھ نہ سکے۔

جواب:۔ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ ہمیں مل جاتا ہے لیکن وہ چیز کافی پتلی ہوتی ہے اور ہمارے جسموں کی ہی طرح مختصر۔ اس کے علاوہ ہم جو کچھ بھی پہنتے ہیں وہ ہماری جسمانی خصوصیات کے مطابق ہوتی ہیں جنہیں کوئی دیکھ نہیں سکتا۔

شیطان کے ایک باغی رفیق سے بات چیت

گزشتہ سطروں میں ہم نے اپنے قارئین کو یہ خبر دی تھی کہ دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رہنے والا ابلیس کا مرکزی ہیڈ کوارٹر ایک معروف جغرافیائی خطے کا نام ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کو گمراہ کرنے کے لئے کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ اسلامی مآخذ میں اور خاص طور پر قرآن مجید میں ابلیس کا جس انداز سے تذکرہ کیا گیا ہے اس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس وسوسے کے علاوہ ایک عملی ہستی کا نام ہے جس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ یہ سچ ہے کہ آدم کی نافرمانی کے لئے بہکانے اور اس کے دل میں وساوس پیدا کرنے کا کام بھی شیطان ملعون نے ہی انجام دیا اور جب سے اب تک وہ انسانوں کو راہ راست سے ہٹانے کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ عام طور پر زبان زد قرآن کی آخری سورہ الناس شیطان کے وساوس سے ہی نہیں بلکہ شیطان کی ہر شکل سے خواہ وہ انسانوں میں سے ہو یا جنوں میں سے، اللہ کی پناہ حاصل کرنے کا انداز سکھاتی ہے۔ گویا قرآن کے مطابق جنوں کا وجود اور شیطانی دنیا کا مسلسل سرگرم عمل رہنا ایک حقیقت ہے۔ بعض لوگ شاید یہ سمجھ بیٹھے ہوں کہ شیطان کسی علیحدہ وجود یا شخصیت کا نام نہیں بلکہ انسان کے اندر پائی جانے والی سفلی جبلتوں اور حیوانی خواہشات سے عبارت ہے۔ لیکن یہ حقیقت کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ ابلیس کو قیامت تک کے لئے کھلی چھوٹ دینے کا صاف مطلب ہے کہ وہ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کہیں نہ کہیں سے نسل انسانی کی گمراہی کے لئے شب و روز مصروف ہے۔ اسکیمیں بناتا ہے اور ان پر عمل بھی کرتا ہے اور آئندہ کی پلاننگ کے لئے اجلاس بھی طلب کرتا ہے۔

بیسویں صدی کے دوسرے ربع میں اقبال نے ابلیس کی مجلس شوریٰ لکھ کر مسلم مفکرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا جب اقبال کا تصور بھی اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ خلافت کا سقوط، اسلام کی پسپائی اور کفر کے عالمی غلبے کے پیچھے ضرور کہیں نہ کہیں ابلیس کی پلاننگ کام کر رہی ہے۔ اقبال اپنے قرآنی مطالعے اور زبردست تصور کی مدد سے چند لمحوں کے لئے ابلیس کی اس مجلس شوریٰ میں جا پہنچے جہاں اسلام کے خلاف گویا تقریروں اور رپورٹوں کا ایک سلسلہ چل رہا تھا۔

شیطانی دنیا کے اس طرح متحرک رہنے کا خیال اقبال کے ذہن میں محض یوں ہی نہیں آ گیا بلکہ اس کے پیچھے دراصل وہ احادیث ہیں جن میں اصطلاحی ڈرامائی طور پر شیطان کے خوش ہونے، شاباشی دینے اور اپنے شاگردوں کو نیک انسانوں کو راہ عمل سے ہٹانے پر مامور کرنے کا تذکرہ ملتا ہے۔ جدید دنیا پر نظر ڈالی جائے تو یہ صاف محسوس ہوتا ہے کہ گویا شیطان کا دجالی نظام سائنس اور ٹیکنالوجی کی مدد سے اس وقت پوری دنیا پر حاوی ہو گیا ہے۔

شر کے پھیلانے کے لئے کون سا ایسا ذریعہ ہوگا جو شیطان نے اختیار نہ کیا ہو۔ ٹیلی ویژن کے فحش چینلوں کے ذریعے شیطانی تہذیب اپنے نظریے کی تبلیغ اور عملی طور پر قائم کر دکھانے میں اللہ کے نیک بندوں کے طریقۂ تبلیغ سے کہیں آگے نکل گئی ہے۔ لندن میں مقیم ایک عالم دین مولانا عبدالخالق اندوی جو شب و روز قرآن پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں، کہا کرتا ہے کہ اللہ کے کلام سے توجہ ہٹانے کے لئے شیطان لہو الحدیث کے مختلف مظاہر سامنے لاتا ہے تاکہ اللہ کے کلام کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹائی جا سکے۔ مثال کے طور پر ان کا کہنا ہے کہ جدید شیطانی تہذیب کے صحیفہ دجال کی مقبولیت ملاحظہ کیجئے۔ یہ عالم دین اخبارات کو دجال کے صحیفے سے

تعبیر کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ کل جب مسلمانوں کے گھروں میں صبح ہوتی تھی تو اس کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا کرتا تھا اب صبح کا آغاز صحیفہ دجال یعنی اخبارات سے ہوتا ہے۔ گویا شیطان نے ہر محاذ پر متبادل پیدا کر دیا ہے۔ تاکہ لوگوں کی توجہ الہٰی پیغام سے ہٹا کر لہو الحدیث میں لگائی جا سکے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ حیرت کی بات ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کے بانی اور اس صدی میں برصغیر کے مسلمانوں کے سب سے مؤثر قائد محمد علی جناح نے اپنی قوم کے بچوں کو جو ہدایت کی تھی وہ اخبارات پڑھنے کی تھی قرآن پڑھنے کی نہیں۔

شیطان کا مرکزی دفتر کاموں کی بہتات اور دنیا بھر میں کفر کے غلبے کیلئے سرگرم ہونے کی وجہ سے شب و روز سرگرمی کی آماجگاہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی دنیا پر نظام کفر کو غالب کر دینے میں انہیں کیا کیا کچھ نہ کرنا پڑا ہوگا ذرائع ابلاغ کے استعمال کے علاوہ شیطانی تہذیب مسلسل پلاننگ میں مصروف رہتی ہے ______ اور اس کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کے غلبے کے لئے ہونے والی کوششوں کو کسی فیصلہ کن نتیجے تک پہنچنے سے قبل ہی سبوتاژ کر دیا جائے۔ اس قسم کی باتوں کا انکشاف اور جدید دنیا سے متعلق بہت سی شیطانی سازشوں کا انکشاف ابھی گزشتہ دنوں ابلیس کے ایک قریبی رفیق نے دمشق میں کیا۔ اس گفتگو کو ہم انشاء اللہ مستقبل میں پوری تفصیل کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے کیوں نہ ذرا اس جغرافیائی خطے کا تعارف ہو جائے جہاں اس حالیہ انکشاف کے مطابق ابلیس ملعون کا مرکزی دفتر واقع ہے۔

مثلث نمائے برمودا کا نام سنتے ہی آدمی پر خوف و دہشت سے کپکپی طاری ہو جاتی ہے اور اسی لئے بعض لوگوں نے اس کا نام خونی مثلث یا موت کا جزیرہ رکھا ہے۔

یہ مثلث بہت پراسرار اور عجائبات کا مسکن ہے۔ جدید سائنس ترقی یافتہ آلات، مشینوں اور ماہرین کی سہولت کے باوجود آج تک اس کی پراسراریت کی منطقی فصاحت پیش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ برمودا بحر اٹلانٹک میں ایک فرضی اور خیالی مثلث نما علاقے پر مشتمل ہے۔

اس مثلث کے اندر عجیب و غریب اور انسانی ذہن کو حیرت میں ڈال دینے والے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً کئی جہاز اپنے عملے اور سواریوں کے ساتھ حیرت ناک طور پر غائب ہو گئے اور اس کی وجہ عقل و خیال کے گھوڑے ہر سمت میں دوڑانے کے باوجود کوئی سائنسداں نہیں بتا سکا۔ اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس علاقے کو پار کرنے والے جہاز رانوں اور مسافروں میں سے

یہ مثلث بہت پراسرار اور عجائبات کا مسکن ہے۔ جدید سائنس ترقی یافتہ آلات، مشینوں اور ماہرین کی سہولت کے باوجود آج تک اس کی پراسراریت کی منطقی فصاحت پیش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس مثلث کے اندر عجیب و غریب اور انسانی ذہن کو حیرت میں ڈال دینے والے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔

کسی کے کوئی آثار بھی نہیں ملے۔ اور یہ بات برابر راز بنی ہوئی ہے اور اس کے آگے انسانی عقل دنگ ہو کر رہ گئی ہے۔ اس میدان میں معروف کار سائنسدانوں کے سامنے جب پہلی پیش آنیوالے واقعات کا ذکر ہوتا ہے۔ تو وہ کوئی اطمینان بخش جواب دینے سے قاصر رہتے ہیں۔

مثلث نمائے برمودا کا کل رقبہ ۵ ے ہزار مربع کلومیٹر ہے اور اس کی حدود ثلاثہ حسب ذیل ہیں۔

(الف) اس کا شمالی سرا جزیرہ برمودا میں ہے اور وہاں انگریزی بولی جاتی ہے۔ اس کی راجدھانی ہیملٹن ہے۔

(ب) اس کا جنوب مشرقی سرا پورٹوریکو میں واقع ہے۔ جو امریکی فوجی انتظامیہ کا مرکز ہے۔ یہاں اسپینی زبان بولی جاتی ہے۔ اور انگریزی سرکاری زبان ہے۔ اس کی راجدھانی سان جوان ہے۔

(ج) جنوبی سرا میامی فلوریڈا سے لگتا ہے۔

کے معلوم تھا کہ مثلث نمائے برمودا کا علاقہ دراصل ابلیس کا مرکزی دفتر ہے اب تک تو اسے زندگی کے عجائبات میں شامل کیا جاتا تھا۔ کیونکہ وہاں کی ہر بات عام انسانوں کی زندگی سے مختلف اور انوکھی ہے جس کے رازوں کی پیچیدگی ناقابل بیان ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو زندگی ہم جی رہے ہیں وہ بذات خود ایک راز ہے۔ ہمارے سر پر چھایا ہوا آسمان بھی اپنے دامن میں بہت سے راز چھپائے ہوئے ہے۔ یہ ستارے، سیارے اور نظام شمسی سب کے سب ایسے راز ہیں جن کی تہ تک پہنچنے کے لئے دنیا کے سائنسداں اور اہل علم اپنی تمام صلاحیتوں کو صرف کر رہے ہیں اور حیرت کے سوال کے ہاتھ کچھ نہیں آرہا ہے۔

مثلث نمائے برمودا کا تعارف کراتے ہوئے ہم نے گزشتہ

کر رہی ہیں کہ اسلام کا پیغام ہی پہنچا رہا ہوں اس ہی [illegible] کی ضرورت کیا ہے؟۔ یہ [illegible] کہ میں نے خود کو اللہ کی پناہ میں دے [illegible] ایک بار پھر ایک [illegible] میزبان کی حیثیت [illegible] کی تلاش میں مشغول ہو گیا۔ البتہ میں نے [illegible] گھر والوں کو یہ بتانا مناسب نہ سمجھا کہ ہمارا [illegible] مہمان کوئی غیر معمولی جن ہے۔ مبادا کہ [illegible] ہو جائیں اور یہ بات پڑوس میں [illegible]۔

[illegible] کی گفتگو کے بعد یہ معلوم کر کے [illegible] حیرت ہوئی کہ چار دہائی یہ جن کوئی اور [illegible] نہیں بلکہ دنیائے ابلیس کا ایک مفرور فرد ہے۔ ایک ایسا باغی ہے جس نے صدیوں کی [illegible] کے بعد ابلیس سے بغاوت کی ہے اور [illegible] ابلیس کے ہیڈ کوارٹر میں ایک مدت تک [illegible] امور طے کرنے کی ذمہ داری انجام دی [illegible]۔ میں نے پوچھا پھر اچانک اسے انسانی دنیا کی سیر کا خیال کیونکر آیا اور یہ کہ ایک مدت تک نظام باطل کے غلبہ کے لئے متحرک رہنے کے بعد اب اس کے اندر اچانک تلاش حق کا داعیہ کیونکر پیدا ہوا۔ کہنے لگا۔ کہانی بڑی طویل ہے کہ ایک طویل مدت تک باطل کی عینک سے دیکھتے دیکھتے اب ہمیں حق بھی باطل ہی نظر آتا ہے۔ صحیح اور غلط کی تمیز جاتی رہی ہے۔ [illegible] میں فرق کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ آقائے ابلیس سے میری بغاوت اور [illegible] عظیم سے میرا فرار تلاش حق کے لئے ہے بلکہ میرا بنیادی اختلاف بعض پالیسی امور سے شروع ہوا۔ نظام باطل کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اور صدیوں کی خدمات اور تجربے کی بنیاد پر میں یہ سمجھتا تھا کہ بعض مسائل پر میری آراء اور فیصلوں کو تسلیم کیا جانا چاہئے تھا۔ مجھے کچھ بھی قلق نہ ہوتا اگر میری رائے کو ذرا بھی اہمیت دی جاتی یا اسے چند لمحے کے لئے قابل بحث ہی سمجھا جاتا۔ الٹا ہوا یہ کہ میرے مخلصانہ مشوروں کو مخالفت پر محمول کیا گیا۔ عظیم جنرل اسمبلی میں ایک معمولی عہدیدار نے مجھ پر پھبتیاں کسیں اور آقائے ابلیس نے میرے تمسخر اڑانے کو شہ دی۔ طویل خدمات کے نتیجے میں کیا مجھے یہی سب کچھ مل سکتا تھا؟! اسمبلی میں میری ابنی کی تعداد بھی کم نہ تھی لیکن میں نے یہ محسوس کیا کہ آقائے ابلیس کی ایک پھٹکار ان سبھوں کو خاموش کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اس اذیت ناک صورت حال میں کام کرنا میرے لئے مشکل ہوتا گیا پھر اچانک میرے ساتھ ایک خوشگوار حادثہ پیش آیا جس نے میرے لئے فرار کی راہ ہموار کی۔ باہر آ کر اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ میں ان کمینوں کو سبق سکھا سکتا ہوں اور بعض اہم راز تو میرے پاس ایسے ہیں کہ جن کے افشاء ہونے کے ڈر سے آقائے ابلیس بھی کانپ جائیں۔

گزشتہ سطروں میں ہم نے انسانوں کی دنیا سے واقفیت کے خواہاں ابلیس کے جس باغی رفیق سے دمشق کی ایک مسجد میں ملاقات کا ذکر کیا تھا اس سے دوران گفتگو جنوں کی بعض خصوصیات پر بھی سوال و جواب ہوئے تھے۔ ان کی روشنی میں یہ اندازہ ہوا کہ عام انسانوں کے لئے جنوں کو ان کی اصل شکل میں دیکھنا ممکن نہیں ہے تاوقتیکہ وہ مادی اوصاف کی حامل کوئی دیگر شکل و صورت نہ اختیار کر لیں۔ انبیاء علیہم السلام معجزے کی مدد سے ضرور انہیں اصل شکل میں دیکھ سکتے تھے یا وہ لوگ دیکھ سکتے ہیں جنہیں اللہ کی جانب سے اس کی خاص قدرت و استطاعت ودیعت کی گئی ہے یا جن لوگوں نے خصوصی ریاضت سے یہ صلاحیت اپنے اندر پیدا کی ہے۔ آپ کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ یہ ساری باتیں زیب داستاں کے لئے کہی جا رہی ہیں بلکہ جنات کی بعض صفات اور ان کی صلاحیتوں کے بارے میں مسجد کے خادم اور جن کے مکالموں سے جو واقفیت ہمیں حاصل ہوئی ان پر مدلل گفتگو یہاں پیش کی جائے گی۔

بیشتر لوگ غالباً یہ نہیں سمجھتے کہ انسانی دنیا میں جنوں کی شکل و صورت کے بارے میں غلط اور افواہوں پر مبنی تصورات رائج ہیں وہ ان سے بہت رنجیدہ اور کبیدہ خاطر رہتے ہیں۔ جب اس ابلیس کے قبیلے کو خیرباد کہہ دینے والے اس جن سے اس کی عام شکل و صورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انسان کے اس تصور ہیجا کا وہ بھی شاکی ملا۔ اس نے کہا انسان کا یہ خیال غلط ہے کہ جن بدصورت ہوتا ہے اور درندگی اس کے چہرے سے ٹپکتی ہے یا یہ کہ اس کی شکل بہت ہیبت ناک ہوتی ہے اور اس کی لمبی دم بھی ہوتی ہے۔ ان تمام باتوں کی کوئی بنیاد نہیں ہے بلکہ سب محض انسان کا وہم ہے۔ یہاں ہم باغی رفیق کے انٹرویو کے اس حصہ کو پیش کر رہے ہیں جس میں اس نے جنوں کی شکل و شباہت پر روشنی ڈالی ہے۔

سوال: اس وہم کے لئے جن خود ذمہ دار ہے نہ کہ وہ تصور جو انسانوں کے ذہنوں میں جاگزیں ہو گیا ہے۔

جواب: وہ کیسے جناب۔ یہ ذمہ داری جن پر آپ کیوں ڈال رہے ہیں۔

سوال: کیونکہ شیطان انسان کے سامنے

کرنے والوں کے علم کا حصہ ہیں۔

جنت میں ابلیس کے داخل ہونے کی کہانی اگر آپ نے بائبل کے حوالے سے پڑھی ہے تو آپ نے اس سانپ کا تذکرہ بھی پڑھا ہوگا کہ جس نے باغ عدن میں داخل ہو کر آدم کو اپنے رب کی نافرمانی پر اکسایا تھا اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مثلث نمائے برمودا میں جو مخلوق پانی کی تہوں پر کثرت سے تیرتی نظر آتی ہے وہ مچھلیاں یا دوسرے معروف آبی جانور نہیں بلکہ انتہائی مکروہ صورت پراسرار قسم کے سانپ ہیں۔ ان میں بعضوں کی لمبائی تو 72 فٹ تک جا پہنچتی ہے اور جب یہ سانپ پانی کی سطحوں پر چلتے ہوتے ہیں اپنے منہ سے آگ اگلتے ہیں تو ارد گرد کی فضا کا رنگ بھورا بھورا سا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے کے دور کے مشاہدے سے بھی سطح آب پر ہونے والی عجیب و غریب حرکت سے واضح احساس ہوتا ہے

> بعض اوقات ایسی تیز لہریں اور ایسا طوفان بپا ہوتا ہے جس سے اس کا واضح اشارہ ملتا ہے کہ سمندر کی تہوں کے نیچے آبی جانور نہیں بلکہ کوئی انتہائی پراسرار مخلوق آباد ہو چکی ہے

کہ پانی کی اس سطح کے نیچے ایک ایسا شہر آباد ہے جو عجیب و غریب اور پراسرار سرگرمیوں کی آماجگاہ ہے۔ پھر اس علاقے میں بعض اوقات ایسی تیز لہریں اور ایسا طوفان بپا ہوتا ہے جس سے اس کا واضح اشارہ ملتا ہے کہ سمندر کی تہوں کے نیچے آبی جانور نہیں بلکہ کوئی انتہائی پراسرار مخلوق آباد ہو چکی ہے۔ مزید یہ کہ سمندر کی زیریں تہیں مسلسل بدلتی رہتی ہیں۔ آگ اور پانی کے عجیب و غریب طوفان میں اب تک بے شمار جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض جنگی جہازوں نے جب پرواز کے ذریعہ اس علاقے کا قریب سے مشاہدہ کرنے کی کوشش کی تو ابلیسی کارندوں نے اسے بھی خوب سے

سمندر کی جانب کھینچ لیا۔ اس لئے کہ ابلیسی دنیا یہ نہیں چاہتی کہ کسی بھی قیمت پر عام انسانوں اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ لگ جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو ابلیس اپنی کمزوریوں سے خوب واقف ہے اسے معلوم ہے کہ اپنی ساری اکڑفوں اور کفر کی منظم قوت کے باوجود وہ اللہ کے نیک بندوں سے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرف رخ کرنے والے ہر جہاز کو خواہ وہ سمندری جہاز ہو یا ہوائی جہاز ابلیسی ہاتھوں نے پانی میں غرق کر دیا یہاں تک کہ اس خطے کو جہازوں کا قبرستان بھی کہا جانے لگا۔ لیکن ابلیس آخر کب تک اپنی خیر مناتا بالآخر صدیوں کے اس راز سے اس کے ایک قریبی باغی رفیق نے پردہ اٹھا دیا۔ آج مثلث نمائے برمودا میں یہ مسئلہ سب سے زیادہ گفتگو کا موضوع ہے کہ اس انکشاف سے پیدا شدہ خطرات کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔؟

گذشتہ سطروں میں ہم نے بتایا تھا کہ آج مثلث نمائے برمودا میں گفتگو کا سب سے اہم موضوع یہ مسئلہ ہے کہ ابلیسی دنیا کے راز افشا ہو جانے کے بعد جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ گذشتہ دنوں مغرب اخبارات میں ابلیس کے ہیڈ کوارٹر کے حوالے سے جو خبریں آئی تھیں وہ کوئی تفصیلی معلومات فراہم کرنے سے قبل ہی نہ جانے کہاں غائب ہو گئیں۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ لی ٹائمز کے شماروں میں بعض بنیادی انکشافات کے شائع ہوتے ہی مثلث نمائے برمودا اچانک حرکت میں آگیا اور ابھی تو یہ 5 ستمبر کا واقعہ ہے جب

کوریا کے شہر سیول میں آگ کا ایک روشن گولہ فضا میں اڑتا ہوا دیکھا گیا جسے نہ صرف یہ کہ ہزاروں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ کوریا کے تمام بڑے قومی اخبارات میں سرورق پر اس کی تصویر شائع ہوئی۔ واقف کاروں کا کہنا ہے کہ آگ کا اڑتا ہوا گولہ یا سگریٹ نما روشن چیز جو ایک سیکنڈ تک بعد عام آنکھوں سے فضا میں تیرتی دیکھی گئی ہے اس کا تعلق بھی دراصل مثلث نمائے برمودا سے جا ملتا ہے۔ ایسا اس لئے بھی کہ جن لوگوں نے مثلث نمائے برمودا پر مسلسل تحقیق کی ہے اور جو اس پراسرار ابلیسی دنیا کو خاص سائنسی توجیہات کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر آپ اس خطے پر مسلسل نگاہ جمائے رکھیں تو آگ کے گولوں کا سمندر کی سطح سے نکلنا، فضا میں تیرنا اور پھر سمندر کے اتھاہ گہرے پانیوں میں اتر کر کھو جانا ایک ایسا معمول کا عمل ہے جسے آپ کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ عام طور پر سائنسدانوں نے اس پراسرار آگ کے گولے کو کبھی اڑن طشتری کا نام دیا تو کبھی عجیب و غریب اڑنے والی شئی کے نام سے موسوم کیا۔ بعض سائنسداں برسہا برس کے غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ شاید آگ کے یہ گولے اور روشن اڑنے والی طشتریاں دوسرے سیاروں پر رہنے والی مخلوق کے ہوائی جہاز ہوں۔ جو ہم انسانوں کی طرح زمین کے مشاہدے کے لئے بے چین ہوں۔ لیکن وہ اپنے خیال کی کوئی سائنسی توجیہہ اس وقت کرنے سے ناکام رہے جب یہ اڑنے والی اشیاء انسانوں کو دیکھتے ہی اچانک غائب ہو گئیں۔ یا سمندر کی تہوں نے اسے نگل لیا۔ مثلث نمائے برمودا کے حوالے سے جسے ہم آج سائنسی تحقیق کہتے ہیں، اس کی حقیقت اندازے لگانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ اگر ان غیر مرئی آگ کے گولوں کی کوئی سائنسی بنیاد ہوتی تو اس کی سائنسی توجیہہ بھی ممکن ہوتی۔

پھر جو لوگ ہمارے اس کلیے پر یقین کرتے ہیں کہ مثلث نمائے برمودا دراصل ابلیسی دنیا کا حصہ ہے ان کے لئے صرف اتنا مشاہدہ کافی ہونا چاہئے کہ گزشتہ چند ماہ کے دوران اس خطے میں سطح آب پر پراسرار سرگرمیاں جتنی تیزی سے بڑھ گئی ہیں اس کا کوئی مقابلہ چند ماہ پہلے کی صورت حال سے نہیں کیا جاسکتا کہ جب اس خطے کے بارے میں اہم رازوں کا انکشاف نہیں ہوا تھا۔

ڈائجسٹ کے دفتر میں موصول ہونے والے بے شمار خطوط میں ہمارے بعض قارئین نے بعض شبہات کا اظہار کیا ہے اور بعض نے تو اس بارے میں حیرت کا بھی اظہار کیا ہے کہ آخر اتنی اہم معلومات سے اب تک پردہ کیوں نہ اٹھایا جاسکا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ابلیسی دنیا کے بارے میں پراسرار قسم کے احساسات نئے نہیں ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم نے بابا رفیق کے انٹرویو کی روشنی میں ان غیر مرئی خوف اور احساس کا جواب فراہم کردیا ہے جس نے گزشتہ پچاس سال سے محققین کو پریشان کر رکھا تھا۔ ورنہ ایسا بھی نہیں کہ اس خطے میں عجیب و غریب حرکتوں کا ہونا عام معلومات کا حصہ نہ رہا ہو۔ مثال کے طور پر ایک امریکی بحری کپتان جاب بیری کے مشاہدات ملاحظہ کیجئے تو صاف محسوس ہوگا کہ وہ کسی اور چیز کا بیان نہیں کر رہا ہے بلکہ ان ماورائے عقل محسوسات کا ذکر کر رہا ہے جنھیں مسلم دنیا میں عام طور پر شیطانی حرکت کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ بات زیادہ پرانی نہیں، دسمبر 1966ء کا ہے جب سطح آب پر کپتان نے ایک عجیب و غریب منظر ملاحظہ کیا۔

ہم قلعہ لوڈرڈیل سے واپس آرہے تھے۔ ہم جس جہاز پر سوار تھے وہ انتہائی مضبوط بحری جہاز تھا جس پر پچیس ہزار ٹن سامان لادا جاسکتا تھا۔ سہ پہر کا وقت تھا۔ آسمان روشن اور موسم خوشگوار تھا۔ میں چند منٹ کے لئے اپنے کیبن میں گیا۔ جبھی میں نے انتہائی خوفناک آواز سنی۔ میں بھاگ کر باہر آیا کہ دیکھوں آخر کیا ہو رہا ہے۔ اف میرے خدا ہم نے دیکھا کہ قطب نمانے کام کرنا بند کردیا ہے۔ چاروں سمت سے پانی کا ایک طوفان ہے۔ شفق کہیں غائب ہوگیا ہے۔ پانی آسمان اور شفق سب مل جل کر ایک عجیب منظر پیدا کر رہے تھے ـــــ جہاز کے جنریٹر نے

اف میرے خدا ہم نے دیکھا کہ قطب نمانے کام کرنا بند کردیا ہے۔ چاروں سمت سے پانی کا ایک طوفان ہے۔ شفق کہیں غائب ہوگیا ہے۔ پانی، آسمان اور شفق سب مل جل کر ایک عجیب منظر پیدا کر رہے تھے۔ جہاز کے جنریٹر نے بجلی پیدا کرنا بند کردیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی چیز ہمیں اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہو۔

بجلی پیدا کرنا بند کردیا۔ جنریٹر چل تو رہا تھا مگر بجلی پیدا کرنے سے محروم۔ ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ ہم کہاں جارہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی چیز ہمیں اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہو۔ بڑی مشکل سے میں اس بلا سے نکلنے میں کامیاب ہوا۔ جب پلٹ کر دیکھا تو وہ نہ کوئی سمندری طوفان تھا اور نہ ہی پانی میں کھینچنے والی وہ غیر مرئی قوتیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سب کچھ معمول پر ہو۔

کچھ اسی قبیل کا مشاہدہ رابرٹ دورانڈ کا بھی ہے جنھوں نے ابلیسی دنیا کی سراغرسانی میں برسہا برس صرف کئے ہیں۔ رابرٹ کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں مسلسل عجیب و غریب چیزوں کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ جب انھوں نے ہوائی جہاز سے اس علاقے کے قریبی مشاہدے کی کوشش کی تو ابلیسی کارندوں نے ان کے جہاز کو بھی سمندر میں کھینچ لینے کی کوشش کی۔ ابھی رابرٹ کا جہاز 31 ہزار فٹ کی بلندی پر تھا کہ انھوں نے دیکھا کہ سمندر کی تہہ پر عجیب و غریب حرکتیں شروع ہوگئی ہیں۔ اور آگ کا ایک فوارہ جو گوبھی کے پھول کی مانند سطح آب پر اٹھ رہا تھا۔ ان کے جہاز کی طرف بلند ہونا شروع ہوا۔ ان لوگوں نے کوئی تیس سیکنڈ تک اس منظر کا مشاہدہ کیا۔ کپتان نے مزید قریب جاکر مشاہدے کی کوشش نہ کی اور اپنے جہاز کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔ جہاز کے جاتے ہی سمندر پرسکون ہوگیا اور آگ کا گولا پانی میں کہیں روپوش ہوگیا۔ یہ اور اس قسم کے بے شمار مشاہدات اس بات کی طرف واضح اشارہ کرتے ہیں کہ پانی کے اندر آگ کی جس مخلوق نے اپنا مسکن بنایا ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ وہی مخلوق ہے جسے آگ سے بنایا گیا ہے اور جس نے اسی غرور میں آکر مٹی سے بنے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کردیا تھا۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر مثلث نمائے برمودا کا علاقہ شیطان کا مسکن نہ ہوتا ـــــ اور محض حادثات کے نتیجے میں یہاں بے شمار جہاز ڈوب جاتے تو آخر اس کی کیا توجیہہ کی جاسکتی ہے کہ اڑنے والے مضبوط جنگی جہاز آخر فضا سے کون اچک لے جاتا ہے پھر سمندری معلومات رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ڈوبے ہوئے جہازوں کے ٹوٹے پھوٹے حصے سطح آب پر برآمد ہوجاتے ہیں جس سے ان حادثات کی تحقیق ہوجاتی ہے۔ لیکن یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ پورا کا پورا

جہاز جس پر درجنوں انسانوں کا عملہ سوار رہا ہے ان شیاطین نے سمندر کی سطح سے نیچے کھینچ لیا ہے۔ اس طرح کہ اس کے وجود کا کوئی ثبوت بھی دنیا کو نہیں مل سکا۔ اور اسی طرح غیر مرئی ہاتھوں نے اس علاقے پر پرواز کرنے والے جنگی جہازوں کے غول کے غول فضا سے اچک لئے ـــــ یہ سب کچھ محض حادثات اس لئے بھی نہیں ہیں کہ اس علاقے کے بارے میں ہونے والی تحقیق نے اب تک جو اطلاعات فراہم کی ہیں۔ ان سے ایک ایسے ابلیسی دنیا کا خاکہ بنتا ہے جس کا تذکرہ مذہبی کتابوں میں درج ہے۔ پانی کی سطح پر بار بار آگ کے گولوں کا ظہور، آگ کی مخلوق کے جھنڈ کے جھنڈ کا فضا میں تیرنا اور پھر اچانک سمندر کی تہوں میں گم ہو جانا مکروہ صورت سانپوں کا سطح آب پر کثرت سے تیرنا اور آگ اگلنا یہ سب کچھ اس بات کو عقلی طور پر باور کرانے کے لئے کافی ہے کہ اس سمندر کے اس خطے کا رشتہ اس ملعون دنیائے ابلیس سے جا ملتا ہے جو ازل سے کفر کے غلبے کے لئے سرگرم عمل ہے اور جس نے آج اپنی شیطانی تہذیب کے ذریعہ موجودہ دنیا پر اپنے شکنجے کس رکھے ہیں۔ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ سمندر کی سطحوں سے اچک لئے جانے والے جہاز یا فضا میں اڑتے ہوئے اچانک غائب ہو جانے والے انسانوں سے بھرے جہاز آخر جاتے کہاں ہیں اور یہ کہ ابلیسی دنیا آخر اس بارے میں اتنی متفکر کیوں ہے۔

ابلیس کے مرکزی ہیڈ کوارٹر کے انکشاف سے بعض ذہنوں میں اس سوال کا پیدا ہونا فطری امر تھا کہ آخر اتنی اہم خبر صدیوں سے انسانی نگاہوں سے اوجھل کیوں رہی۔ ہمارے پاس بے شمار ایسے حیرت بھرے خطوط آئے ہیں جن میں اس انٹرویو کے جلد از جلد شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے جو ہمارے نامہ نگار نے ابلیس کے باغی رفیق سے دمشق میں لیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس سوال کا جواب چاہا ہے کہ آخر اتنی اہم سرگرمیوں کے بارے میں دنیا اب تک بے خبر کیوں رہی جبکہ ابلیس کے وجود کا اثبات اس کے مسلسل سرگرم عمل ہونے کا ذکر اور رہتی دنیا تک نوع انسانی کو گمراہ کرنے کے لئے اس ملعون کو کھلی چھوٹ دئے جانے کا ذکر صاف صاف قرآن مجید میں موجود ہے؟

اس ضمن میں ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھانے کا کام اٹھارویں صدی میں یورپ میں صنعتی انقلاب سے باضابطہ شروع ہوا ہے اور اس حقیقت کے باوجود کہ جدید سائنس نے کائنات مسخر کرنے کے سلسلے میں بعض اہم پیش رفت کی ہیں۔ آج بھی ہمارے سائنسی محققین کو اپنی بے بضاعتی کا احساس ہے اور بہت سے سوالات ایسے ہیں جس کا جواب عقلی طور پر دینے کے بجائے آج ماورائے عقل سے دینا ہی ممکن ہے۔ البتہ سائنسی انکشافات کی ابتدائی صدیوں میں چونکہ ساری توجہ عقلی انداز سے مسائل کو حل کرنے میں رہی اس لئے مذہبی کتابوں خاص طور پر قرآن یا بائبل کے قصوں کو محض تمثیلی انداز سے سمجھنے کی کوشش کی گئی۔

بار بار آگ کے گولوں کا ظہور، آگ کی مخلوق کے جھنڈ کے جھنڈ فضا میں تیرنا اور پھر اچانک سمندر کی تہوں میں گم ہو جانا مکروہ صورت سانپوں کا سطح آب پر کثرت سے تیرنا اور آگ اگلنا یہ سب کچھ اس بات کو عقلی طور پر باور کرانے کے لئے کافی ہے کہ اس سمندر کے اس خطے کا رشتہ اس ملعون دنیائے ابلیس سے جا ملتا ہے جو ازل سے کفر کے غلبے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

عقل پر پوری طرح انحصار کی یہ لے یہاں تک بڑھی کہ بیسویں صدی کے معروف مسلم فلسفی اور شاعر اسلام علامہ اقبال نے جنت اور جہنم کو جغرافیائی حقیقت سمجھنے سے انکار کر دیا۔

اقبال کی سمجھ میں یہ حقیقت نہ آسکی کہ سرسبز و شاداب باغ اور دودھ اور شہد کی نہروں سے عبارت، خوبصورت آنکھوں والی حوروں کا مسکن اور انسانی لذات کو اپنی انتہا پر تسکین پہنچانے والی کوئی جنت واقعتاً کوئی جغرافیائی حقیقت ہو سکتی ہے۔ اقبال جدید سائنس کے ابتدائی دور میں سانس لے رہے تھے۔ جہاں عقلیت پرستانہ تجاہلانہ اس نتیجے پر پہنچے کہ جنت یا جہنم جغرافیائی حقیقتیں نہیں بلکہ انسان کی اندرونی کیفیت (State Of Mind) ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جدید سائنس کے بے شمار انکشافات کے باوجود کسی کی توجہ ان قرآنی اشارات کی طرف توجہ نہ گئی جو کائنات کے پوشیدہ حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

البتہ گزشتہ دو دہائیوں سے خود مغرب میں قرآن کے ذریعہ کائنات کو سمجھنے کی کوششوں کا آغاز ہوا ہے اور سائنسدانوں کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ کائنات کے سلسلے میں قرآن جن رموز کی نقاب کشائی کرتا ہے وہ جدید سائنسی تحقیق سے مکمل ہم آہنگ ہیں۔ البتہ تحقیق کا یہ نیا انداز ابھی بہت زیادہ عام نہیں ہو پایا ہے۔ لیکن جیسے جیسے قرآن کے ذریعہ کائنات کو سمجھنے کی کوشش عام ہوتی جائے گی جنوں کی دنیا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات عام انسانی معلومات کا حصہ بنتی جائے گی۔ ورنہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی تک سائنس نے جنوں کے وجود کے بارے میں کوئی واضح نقطہ نظر قائم نہیں کیا ہے ـــ بلکہ

بعض سائنسدان تو جنوں کے وجود سے ہی منکر ہیں۔ جب کہ قرآن جنوں کے وجود کے بارے میں اتنا واضح رویہ رکھتا ہے جتنا خود انسانوں کے بارے ہے۔ جوں جوں خالص عقلی انداز فکر کا غلبہ کم ہوتا جائے گا جنوں کی دنیا کے بارے میں جدید سائنس کی دلچسپی بڑھتی جائے گی۔

جہاں تک مثلث نما برمودا میں یا سمندر کی تہوں کے نیچے چند اور دوسری جگہوں پر شیاطین کی پراسرار سرگرمیوں کا تعلق ہے تو یہ کوئی ایسا عمل نہیں جو انسانی دنیا کے لئے کوئی نئی بات ہو۔

صدیوں قبل قدیم تاریخی کتابوں میں بالکل اسی انداز کی سرگرمیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ بی بائنر نے اس حوالے سے کسی منفی تحقیق کا ارتکاب کیا ہے۔ مثال کے طور پر اس قسم کی پراسرار شیطانی سرگرمیوں کا تذکرہ مصر کے قدیم تاریخی مصادر میں ملتا ہے۔ تو تھوس ثالث جو اٹھارویں فرعون کے نام سے جانا جاتا ہے کے عہد کے ایک مخطوطے میں، جو ویٹیکن کے عجائب گھر میں محفوظ ہے کچھ اس طرح ذکر ہے۔ بائیسویں سال اور جشن کے تیسرے مہینے میں دن کے چھٹے گھنٹے میں ایک عجیب چیز دیکھی گئی۔ آگ کا ایک گولہ آسمان سے آرہا تھا۔ اس کا حجم ایک میٹر لمبا اور ایک میٹر چوڑا رہا ہوگا ــــــ دیکھنے والے دہشت زدہ ہو گئے جب حواس بحال ہوئے تو فرعون سے جاکر بتایا۔ پھر متواتر ان حرکتوں کا ظہور ہوتا رہا۔ فرعون پریشان ہو اٹھا۔ فرعون نے ملک میں امن کی بحالی کے لئے دعا کروائی اور اس واقعہ کو سرکاری گزٹ میں درج کرنے کا حکم دیا۔

کچھ اسی طرح کا تذکرہ سکندر اعظم کے عہد کی تاریخی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ یہ 329 قبل مسیح کا واقعہ ہے جب اس کی فوج نے فضا میں اترتے چمکدار گولوں کا مشاہدہ کیا۔ ارسطو جو خود اس قسم کی محیر العقل حرکتوں کا مشاہدہ کرچکا تھا کا تعلق آسمان سے جوڑتا تھا۔ Pliny کی Natoral History جو 100 قبل مسیح میں لکھی گئی ہیں درج ہے • ایک چمکدار دائرہ نما چیز فضا میں اڑتی ہوئی مشرق سے مغرب کی طرف جاتی دیکھی گئی۔ صلیبی جنگوں کے زمانہ میں بھی اہل یورپ نے ان آگ کے گولوں کو آسمان میں اڑتے دیکھا لیکن جب مذہبی توہم کے زیر اثر پادریوں نے اسے آسمان سے آنے والی صلیب جانی۔

گویا ابلیسی دنیا کا انسانی دنیا میں ظہور کوئی نیا عمل نہیں ہے۔ البتہ کل تک اس کی کوئی توجیہ ممکن نہ تھی۔ آج ابلیس کے رفیق کے انٹرویو کی روشنی میں اس پراسرار سرگرمی کی نوعیت سے پردہ اٹھ چکا ہے۔ سائنسدانوں کے اس طبقے کا جو آج بھی خالص عقلی طرز استدلال کا قائل ہے کہنا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس علاقے میں ہونے والے بے شمار حادثات کی وجہ کوئی مقناطیسی کشش ہو جو اس علاقے میں پائی جاتی ہو لیکن اس علاقے کی سرگرمیوں کے دوسرے مشاہدین اور سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ بحری جہاز یہاں جس انداز سے غائب ہوتے رہے ہیں اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ ڈوبتے نہیں بلکہ اچک لئے جاتے ہیں ورنہ ہوائی جہازوں کے غائب ہوجانے کا آخر کیا سبب ہوسکتا ہے۔ جدید ہوائی جہازوں میں ایسا کمپیوٹر نصب ہوتا ہے جو حادثے کے بعد بھی جہاز کے بارے میں معلومات دیتا رہتا ہے لیکن حیرت ہوتی ہے کہ اس علاقے میں غائب ہونے والے جہازوں کا نظام کمپیوٹر ناکارہ بنادیا جاتا ہے اور وہ اپنے جائے وقوع کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دے پاتا۔ سائنسدانوں کا یہ گروہ اس امر پر حیران ہے کہ 1945ء میں جب فضا میں پانچ جنگی جہاز اس علاقے میں پرواز کر رہے تھے تو اچانک جہازوں کے اس جھنڈ کے درمیان آگ کا ایک گولہ نمودار ہوا ــــــ اور پھر ان جہازوں کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ ایسا بھی نہیں کہ یہ جہاز آپس میں ٹکرا گئے ہوں کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کے ملبے سمندر میں گرتے دیکھے جاتے۔ بلکہ یہ کہ گولے کے نمودار ہونے کے بعد یہ پانچ طاقتور جنگی جہاز اچانک نہ جانے کہاں غائب ہوگئے۔

برمودا کے ارد گرد اب تک جن علاقوں میں انسانی رسائی ممکن ہوسکی ہے وہاں ایک اور حیرت ناک امر کا سراغ ملتا ہے۔ سمندر کی تہوں میں عین مثلث نما برمودا میں تو اب تک کسی کی رسائی ممکن نہیں لیکن ارد گرد کے علاقوں میں پانی کے اندر بے شمار ویران عمارات دیکھے گئے ہیں ان میں بعض عمارات اتنے شاندار ہیں کہ ان پر شاہی محلوں کا گمان ہوتا ہے۔ سمندر کی تہوں میں اتر جائیے اور یہ دیکھ کر حیران رہیئے کہ بلند و بالا عمارتیں، حسین اور دلکش نقاشی کے دروازے • برآمدے • راہداری •

سمندر کی تہوں میں اتر جائیے اور یہ دیکھ کر حیران رہیئے کہ بلند و بالا عمارتیں، حسین اور دلکش نقاشی کے دروازے، برآمدے، راہداری، کشادہ ہال آپ کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود ہیں ان میں بعض عمارتیں تو اتنی نئی معلوم ہوتی ہیں جن پر حال ہی کی تعمیر کا گمان ہوتا ہے۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ شاید یہ قدیم انسانی عمارتیں ہوں جو پانی کی سطح کے اوپر آنے کے نتیجے میں رفتہ رفتہ غرق ہو گئیں

کتابخانے آپ کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود ہیں۔ ان میں بعض عمارتیں تو اچھی ہی معلوم ہوتی ہیں جن پر حال کی تعمیر کا گمان ہوتا ہے۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ شاید یہ قدیم انسانی عمارتیں ہوں جو پانی سطح کے اوپر آنے کے نتیجے میں رفتہ رفتہ غرق ہو گئیں لیکن سوال کا یہ سیدھا اور آسان جواب اس لئے تشفی بخش نہیں ہے کہ ان میں بعض عمارتیں تو بالکل نئی معلوم ہوتی ہیں۔ اور جہاں تک سطح آب کے اوپر آنے اور اس سلسلے میں گلیشیر کے پگھلنے کے سائنسی اندازے کا تعلق ہے تو یہ خود سائنسی اندازے کے مطابق تیرہ چودہ ہزار سال پہلے کا واقعہ ہے۔ پھر سے اتنی مدت تک کوئی محل صحیح سالم حالت میں کیسے پایا جاسکتا ہے؟ رہی یہ بات کہ یہ محل ویران کیوں ہیں۔ ؟ یا مشاہدین کو ویران حالت میں کیوں ملے تو اس سوال کا کوئی صحیح جواب اسی وقت مل سکتا ہے جب اس دنیا کے ایک اہم فرد اور ابلیس کے قریبی رفیق کی گفتگو ملاحظہ کرلی جائے جو اس نے بغاوت کے بعد ملٹی ٹائمز سے کی ہے اور جسے ہم عنقریب شائع کرنے والے ہیں۔ البتہ ہم اپنے قارئین پر یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ملٹی ٹائمز نے اپنی گفتگو کو غیر ضروری تفصیلات پر مرکوز کرنے کے بجائے ان سوالات کے گرد رکھا ہے جو شیطان کے مرکزی ہیڈکوارٹر میں آج زیر بحث ہیں۔ پھر چونکہ اس باغی رفیق نے شیطان کے بعض خفیہ منصوبوں سے بھی پردہ اٹھایا ہے اس لئے ہوسکتا ہے اس کی اشاعت ان حلقوں پر گراں گزرے جو جان بوجھ کر یا غیر شعوری طور پر شیطانی سازشوں کا شکار ہوگئے ہیں۔ اور سب سے اہم اور دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اسلام کو غالب کرنے کی مختلف اسلامی کوششوں پر خود شیطان کے مرکزی ہیڈکوارٹر میں کس انداز سے بحث ہوتی ہے۔ اور یہ کہ بعض اسلامی کام جسے ہم اسلام کے حوالے سے کرکے خوش رہتے ہیں وہ ابلیس کے نزدیک کتنا بے ضرر عمل ہے اور اس عمل میں لگائے رکھنے کے لئے خود اس کے ہیڈکوارٹر میں جو خصوصی کمیٹی کام کرتی ہے اس کا طریقہ کار کیا ہے؟۔ یہ اور اس قسم کے بے شمار چشم کشا حقائق سے اب پردہ اٹھنے کی منتظر ہے ملٹی۔

ابلیس کا اگر واقعی وجود ہے تو کہیں نہ کہیں اس کا مسکن بھی ہوگا۔ ابلیس محض ایک تمثیلی اور خیالی مخلوق نہیں ہے بلکہ آدم کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی اسکیم میں حقیقی مخلوق ہے جسے اللہ نے آدم کے برعکس مٹی کے بجائے آگ سے پیدا کیا تو لازم آتا ہے کہ اس کا کوئی جغرافیائی مقام بھی ہوگا۔ وہ کہیں رہتا ہو، اٹھتا ہو، بیٹھتا ہو اور پھر یہ کہ انسانوں کی گمراہی کا جو ازلی ٹھیکہ اس نے لے رکھا ہے اس بارے میں پوری تندہی کے ساتھ سرگرم بھی ہو۔ پھر یہ کہ اس کے حواری بھی ہوں اور اس کے رفیقوں کا ایک حلقہ ہو جو اتنی بڑی دنیا میں نظام کفر کے غلبے کے لئے شب و روز سرگرم ہو۔

ابلیس کا وجود اور اس کے رفقاء کی سرگرمیوں کا تذکرہ جس تواتر کے ساتھ یہودی اور اسلامی ماخذ میں آیا ہے کوئی وجہ نہیں کہ اس بارے میں کوئی شبہ کیا جائے۔ البتہ چونکہ بائبل کی تشریحات میں اور خود اس کے متن میں انسانی ہاتھوں اور دل و دماغ نے تعبیرات کے اتنے جوہر دکھلائے ہیں کہ وہاں یہ سب کچھ کسی خاص اسکول کے ساتھ مخصوص ہوگیا ہے۔ رہی بات اسلامی حوالوں کی تو قرآن مجید اور احادیث میں شیطانی دنیا کے مسلسل متحرک رہنے اور اہل ایمان کو ورغلانے کے لئے جتنی تفصیلات کا تذکرہ ملتا ہے اس سے بھی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ حق اور باطل کی معرکہ آرائی ہر لمحے جاری ہے جس میں اب فی زمانہ اگر ایک طرف خدا کے آخری پیغام کے ساتھ اس کے آخری رسول کی امت ہے تو دوسری طرف ابلیس کی سرکردگی میں شیاطین کا لشکر حق ہے اور باطل کے اس معرکے میں گزشتہ چار سو سالوں میں جس طرح ابلیس کو متواتر کامیابی ملتی رہی ہے اس نے نہ صرف یہ کہ اس کے حوصلے بلند کردئے ہیں بلکہ خود اب اللہ والوں کو اس عالمی نظام کفر کو الٹ پھینکنے کا عمل بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ صورت حال یہاں تک آپہنچی ہے کہ آج اسلام کے بیشتر مبلغین موجودہ نظام کفر کو الٹ پھینکنے کے بجائے اسی کے اندر رہ کر محدود اسلامی زندگی گزارنے کی اسٹریٹجی تشکیل دینے میں مصروف ہیں

ایک ایسے عہد میں جب ابلیس کا عالمی نظام اپنی پوری انتہا پر ہو، جب دنیا اس کی مٹھی میں آچکی ہو، جب زائنزم Zionism کے علمبرداروں اور یہودی رہنماؤں کے طفیل ابلیس نے موجودہ دنیا پر اپنی بالادستی مستحکم کرلی ہو جب مثلث نمائے برمودا میں واقع اس کے ہیڈ کوارٹر میں سرگرمیاں شباب پر ہوں، آنے جانے والوں کا سلسلہ ہو، چہل پہل ہو، میٹنگیں اور کانفرنسیں منعقد کی جارہی ہوں اور جدید عالمی دجالی نظام کو پیش آنے والے خطرات اور امکانات پر بحث کا سلسلہ چل رہا ہو اور جب مسلم دنیا میں اٹھنے والی بعض اسلامی تحریکوں سے خائف ہوکر ابلیس انتہاپسند اور ردعمل کی اسکیم بن رہا ہو ٹھیک ایسے وقت میں ابلیسی دنیا کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھانا یقینا ایک ایسا عمل ہے جس نے اس مستحکم دجالی نظام کے روحانی سرغنہ ابلیس کو بھی پریشانی میں مبتلا کردیا ہے۔

ملٹی ٹائمز نے مثلث نمائے برمودا کے حوالے سے بھی جن امور کا انکشاف کیا ہے وہ بذات خود کتنا ہی حیرت انگیز واقعہ کیوں نہ ہو البتہ آثار و شواہد کی روشنی میں ان حقائق کو مزید استحکام بخشتا ہے۔ گوکہ مثلث نمائے برمودا میں ہونے

محل نظر ہیں۔

سمندر کی گہرائی میں ہم نے جن عالیشان عمارت کی خبر دی تھی ان کے بارے میں بعض سائنسی محققین نے ہمارے ان مشاہدات کو چیلنج کیا ہے۔ ان محققین کا کہنا ہے کہ ہزارہا سال پہلے جب خشکی کے بعض حصے سمندر بن گئے اور سمندر کے بعض حصے خشکی میں تبدیل ہو گئے جبھی یہ ممکن ہوا کہ خشکی پر بنے عالیشان محلات رفتہ رفتہ سمندر کی تہوں میں آگئے۔ اسی طرح سمندر کے بعض حصے صحرا اور ریگستان بن گئے۔ مذکورہ والے واقعات بذات خود تو نہیں ہیں البتہ ابلیس کے مسکن کے حوالے سے اس علاقہ کا مطالعہ ایک ایسی معلوم دنیا کا احساس دلاتا ہے جس پر یقین کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہ جاتا سائنسدانوں کے مطابق اس طرح کے واقعات ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے دنیا میں کثرت سے ہوتے رہتے ہیں اور آج بھی دنیاؤں کا بدلنا اور پانی والے حصے کا خشکی میں تبدیل ہو جانا معمول کی بات ہے۔ اپنے اس خیال کی تائید میں انہوں نے ریگستان میں پائے جانے والے شارک مچھلی کے ان ڈھانچوں کا تذکرہ کیا ہے جن کے بارے میں قیاس ہے کہ مچھلی کا ریگستان میں پایا جانا شاید اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ریگستان کا یہ علاقہ کبھی سمندر کا حصہ رہا ہوگا۔

گو کہ بظاہر اس دلیل میں وزن معلوم ہوتا ہے لیکن اس کی حیثیت محض ایک اندازہ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ایسا اس لئے بھی کہ تقریباً تمام ہی تاریخی اور مذہبی کتابوں میں طوفان نوح کا تذکرہ جس انداز سے مذکور ہے اس سے اس قیاس کو تقویت ملتی ہے کہ خشکی کے علاقے میں بڑی سمندری مچھلیاں طوفان نوح کے وقت آگئی ہوں گی البتہ پانی جب اچانک کم ہوا ہوگا تو ان میں سے بعض خشکی کے علاقوں میں پھنس گئیں جہاں پانی کے بغیر موت ان کے لئے مقدر تھی۔ صحرا میں پائی جانے والی طویل قد و قامت کی مچھلیوں کے ڈھانچے دراصل اسی طوفان نوح کے باقیات ہیں۔ ہمارے اس خیال کو اس امر سے بھی تقویت ملتی ہے کہ سائبیریا کے ان ٹھنڈے علاقوں میں آج بھی انتہائی طویل قامت آبی جانور عین خشکی پر منجمد حالت میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض جانور تو ہزاروں سال سے کچھ اس طرح منجمد ہیں کہ ان کا گوشت اب کتوں کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں رہا ہے۔ خاص طور پر جو چیز قابل غور ہے وہ یہ کہ ان میں سے بیشتر جانور اولاً سائبیریا میں پائے نہیں گئے ثانیاً ان کے پیٹوں میں آج بھی ایسی گھاس منجمد حالت میں پائی گئی جو یقیناً سائبیریا میں دستیاب نہیں ہے۔ اب اس سوال کا سائنسی محققین کے نزدیک کوئی جواب نہیں ہے کہ آخر یہ کیسے ممکن ہوا یہ طویل القامت آبی جانور سائبیریا کی سرزمین میں آکر منجمد ہو گئے اور بعض تو اتنی تیزی کے ساتھ انجماد کی لپیٹ میں آگئے کہ ان کے پیٹوں میں غیر ہاضم غذا اسی طرح محفوظ رہ گئی۔ اس واقعہ کا تعلق بھی دراصل طوفان نوح سے ہے

سمندر کے اندر پائے جانے والے ان محلات کے علاوہ تقریباً سو میل لمبی اور تیس فٹ اونچی ایک دیوار بھی پائی گئی ہے۔ شروع میں تو محققین اسے سمندر کی فطری ساخت کا حصہ سمجھتے رہے البتہ اس کی تراش خراش اور اس دیوار کی ساخت پر غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اس دیوار کو کسی خاص مقصد کے تحت بنایا گیا ہے۔ پھر یہ کہ جو لوگ سمندر میں آنے والی تبدیلیوں خاص طور پر زلزلوں اور آتش فشانیوں سے واقف ہیں ان کا بھی کہنا ہے کہ سطح آب سے میلوں نیچے شاندار محلات کے در و دیوار اتفاقاً نفیس حالت میں ہزاروں سال سے نہیں ہو سکتے کہ اگر ایسا ہوتا تو سمندر میں ہونے والی تبدیلیوں سے ان کی صورت کافی مسخ ہو چکی ہوتی۔ پھر یہ کہ جنگلی بیل بوٹے اور سمندری گھاس ان محلوں کی شکل و صورت مسخ کر دیتی جبکہ عالم یہ ہے کہ ان محلوں پر ایسا گمان ہوتا ہے جیسے کوئی شاہی خاندان ابھی ابھی ان محلوں کو ویران چھوڑ کر پکنک کے لئے باہر گیا ہے۔ عمارت کا نیا پن، گل بوٹوں کی آراستگی، تزئین اور سجاوٹ ہر بات سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ سمندر کی ان تہوں میں محلات کے بننے کا عمل آج بھی جاری ہے۔ البتہ پانی کی تہوں میں ہونے کی وجہ سے اس دنیا کی ٹیکنالوجی مختلف ہے مکینوں کے عادات و اطوار مختلف ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نہ جانے کیوں ان محلات میں کہیں کوئی شخص نظر نہیں آتا۔ پھر آخر کون لوگ ہیں یا وہ کونسی مخلوق ہے جو ان محلات میں قیام پذیر ہے اور یہ کہ زیر آب اس دنیا کا انتظام و انصرام کس کے ہاتھوں میں ہے۔ سائنسی طور پر اس دنیا میں کیا کچھ ترقی ہو چکی ہے۔ اور یہ کہ ہماری دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہونے کے باوجود آخر اس دنیا کے باسیوں کو ہماری دنیا سے اس قدر دلچسپی کیوں ہے کہ وہ یہاں بھی اپنے اثر کا نظام جاری کئے رکھنے پر مصر ہے؟ یہ اور اس طرح کے بہت سے سوالات کے جوابات اب اس شخص کی زبانی سنئے جو صدیوں اسی دنیا کا باسی رہا ہے اور جو اب کسی وجہ سے جلا وطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔

انتباہ

بعض لوگ جواب طلب امور کیلئے جوابی خط ساتھ نہیں بھیجتے جبکہ بعض حضرات لفافہ تو رکھدیتے ہیں لیکن اس پر اپنا پتہ لکھنے کی زحمت نہیں کرتے۔ یاد رکھیں کہ جواب طلب امور کیلئے پتہ لکھا ہوا لفافہ ضرور روانہ کریں ورنہ جواب سے معذرت رہیگی۔

انعامی پیشکش ۲۳

پانچ سو روپے کا نقد انعام

ذیل میں چھ سوالات دیئے جا رہے ہیں، ان کا صحیح جواب دینے والے دس حضرات کو فی کس پچاس روپے انعام میں دیئے جائینگے۔ اگر صحیح حل دس سے زیادہ موصول ہوئے تو بذریعہ قرعہ اندازی دس افراد کو انعام دیا جائیگا۔ باقی حضرات کے نام شائع کئے جائینگے۔ آپ کے جوابات ہمیں ۳۰ اپریل ۲۰۰۶ء تک مل جانے ضروری ہیں، اپنے جوابات کے ساتھ ٹوکن ضرور بھجوائیں۔

(۱) قرآن مجید میں مدینہ منورہ کو کیا کہا گیا ہے۔؟

(۲) پاکستان میں سب سے پہلے قرآن حکیم کا ترجمہ کس زبان میں ہوا۔؟

(۳) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام "محمد" کس نے رکھا تھا۔؟

(۴) اُم ہانی کس کی بیٹی تھیں۔؟

(۵) یہ شعر کس شاعر کا ہے ــــ جان تم پر نثار کرتا ہوں :: میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

(۶) عید کی نماز میں اگر کوئی واجب چھوٹ جائے اور امام سجدۂ سہو نہ کرے تو کیا نماز ہو جاتی ہے۔

اپنے جوابات اس پتے پر روانہ کریں

انعامی پیشکش ۲۳ دفتر ماہنامہ "طلسماتی دنیا" سرسٹہ بازار دیوبند

شیطان کے پرائیویٹ حالات

شیطان کا اصلی نام کیا تھا

رحمتِ الٰہی سے مطرود و ملعون ہونے سے پہلے شیطان کا نام عزازیل تھا۔ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے اور حکمِ الٰہی کی خلاف ورزی کی پاداش میں اس کا نام ابلیس تجویز کر دیا گیا۔ شیطان بھی اسی ابلیس کو کہتے ہیں۔

شیطان ہی تمام جنات کا باپ ہے

اس کتاب کے اوائل میں تخلیق جنات کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کے شعلوں سے ایک جن کو پیدا کیا تھا اس کے بعد اس کیلئے ایک بیوی پیدا کی اسی جوڑے سے تمام جنات کی فصل دنیا میں پھیلی' اس اجمال کی تفصیل میں صاحب حیات الحیوان نے لکھا ہے۔

والمعلوم ان المشہور ان جمیع الجن من ذریۃ ابلیس وفی الحدیث لما اراد اللّٰہ ان یخلق لابلیس نسلا و زوجۃ القی علیہ الغضب فطرت منہ شظیۃ من النار فخلق منہا امرأتہ (حیٰوۃ الحیوان)

یہ بات زبانِ زدِ عوام ہے کہ تمام جنات ابلیس ہی کی اولاد ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی نسل اور اس کی زوجہ پیدا کرنی چاہی تو شیطان پر غصہ کا القا کیا۔ غصہ کی وجہ سے آگ کی ایک چنگاری پیدا ہوئی اس چنگاری سے حق تعالیٰ نے ابلیس کی بیوی پیدا کر دی۔!!

جتنے انسان پیدا ہوتے ہیں اتنے ہی جنات بھی پیدا ہوتے ہیں

روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا تھا کہ میں جتنی اولادِ آدم پیدا کروں گا اتنی ہی اولاد تیری بھی پیدا کروں گا۔ چنانچہ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ ہر انسان کے ساتھ حق تعالیٰ ایک جن بھی پیدا کرتا ہے جو اس کو برائی پر اکساتا رہتا ہے۔

جنات مذکر بھی ہوتے ہیں اور مونث بھی

گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جنات کی ایک قسم انسان جیسی ہے وہ انسانوں کی طرح مذکر اور مونث ہوتے ہیں۔ آپس میں بیاہ شادی بھی کرتے ہیں اور ان کے اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔

شیطان ہر روز دس انڈے دیتا ہے

حیٰوۃ الحیوان میں شیطان کی افزائش نسل کے بارے میں مذکور ہے کہ۔

اما ابلیس فان اللّٰہ تعالیٰ خلق لہ فی فخذہ الیمنیٰ ذکرا وفی الیسریٰ فرجا فہو ینکح ہذا بہذا فیخرج لہ کل یوم عشر بیضات یخرج من کل بیضۃ سبعون شیطان و شیطانۃ

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی داہنی ران میں مرد کی شرم گاہ اور بائیں میں عورت کی شرم گاہ پیدا کی ہے جس سے ہر روز دس انڈے نکلتے ہیں اور ہر انڈے سے شیطان اور شیطانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

شیطان کی بیوی بچوں کے نام

شیطان نے اپنی بعض اولاد کو بعض مخصوص کاموں پر مامور کر رکھا ہے۔ حضرت مجاہدؒ کے قول کے مطابق ان کے نام اور کام یہ ہیں۔

لاقیس۔ ولہان: یہ دونوں وضو اور نماز پر مامور ہیں لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

ہفاف: یہ لڑکا صحرا پر مامور ہے' صحرا میں شیطنت پھیلاتا ہے۔

زلنبور: یہ بازاروں پر مامور ہے جھوٹی تعریف اور جھوٹی قسموں پر لوگوں کو اکساتا ہے۔

بثر: مصیبت زدہ لوگوں کو جہالت کے کام نوحہ' ماتم گریبان چاک کرنا' چہرے کو نوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

ابیض: یہ انبیاء علیہم السلام کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے پر مامور ہے۔

اعور: یہ شیطان زنا پر مامور ہے۔ زنا کے وقت مرد و عورت کی شرمگاہوں پر سوار رہتا ہے۔

داسم: اس شیطان کی یہ ڈیوٹی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں بغیر سلام کئے یا اللہ کا نام لئے داخل ہوتا ہے تو وہ گھر والوں میں فساد کرانے کا سبب بنتا ہے۔

مطوس: یہ شیطان غلط اور بے بنیاد افواہیں لوگوں میں پھیلاتا ہے۔

بھوت پریت کیڑے مکوڑے جنات شیطان کے انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک بار شیطان نے ۳۰۰ انڈے دیئے تھے۔ دس مشرق میں دس مغرب میں اور دس وسط ارض میں' ان انڈوں سے دنیا میں شیاطین کی مختلف قسمیں بھوت پریت کیڑے مکوڑے وغیرہ پیدا ہو کر دنیا میں پھیل گئے۔

جن اور شیطان میں فرق

محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ جن اور شیاطین اصل کے اعتبار سے ایک ہیں کہ مگر ایمان دار جن کے نام سے کفار شیاطین کے نام سے موسوم ہیں۔

جنات سانپ کی شکل میں گھروں میں بھی رہتے ہیں

بخاری مسلم اور ابوداؤد میں ابی البابہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کو منع فرمایا ہے۔ مگر جس سانپ کی پشت پر دو سفید خط ہوں یا وہ سانپ جس کی دم بہت چھوٹی ہو اس کو فوراً مار ڈالنا چاہئے۔ یہ دونوں قسم کے سانپ بہت ہی خطرناک ہیں۔

شیطان کے لشکر جن سے وہ قلب آدم پر حملہ آور ہوتا ہے

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ شیطان کے پانچ لڑکے پانچ مختلف بڑے بڑے کاموں پر مامور ہیں ان لڑکوں کے نام یہ ہیں۔ ثبر، اعور، مسبوط، داسم، زلنبور

ثبر: اس خدمت پر مامور ہے کہ لوگوں کو جاہلیت کے کاموں کی ترغیب دے، مصیبت میں مبتلا لوگوں کو گریبان چاک کرنے منہ پر طمانچے مارنے نوحہ کرنے کی ترغیب کرتا ہے۔

اعور: زنا پر مامور ہے لوگوں کو زنا کی ترغیب دے کر زنا میں مبتلا کرتا ہے۔

داسم: اس کام پر مامور ہے کہ وہ گھر والوں میں پھوٹ ڈلوا کر ایک کو دوسرے کا دشمن بنا دے۔

مبسوط: لوگوں کو جھوٹ بولنے پر اکساتا ہے۔

زلنبور: بازار پر مامور ہے۔ ناپ تول میں کمی اور دوسری برائیوں میں لوگوں کو مبتلا کرتا ہے۔

ان کے علاوہ ایک شیطان نماز پر مسلط ہے جس کا نام خنزب ہے اور دوسرا شیطان وضو پر مسلط ہے، اس کا نام ولہان ہے ان دونوں شیاطین کا ذکر آگے آئے گا

دل میں داخل ہونے کے شیطان کے چور دروازے

شیطان کے لشکر چونکہ ۲۴ گھنٹے انسان کو گمراہ اور اغوا کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے شیاطین کی مدافعت سے ایک آن غفلت بھی انتہائی مضر ہے۔ پھر چونکہ شیطان کا حملہ انسان پر ظاہری دشمن کی طرح کھلم کھلا نہیں ہوتا تو اس لئے سب سے پہلے ان دروازوں اور راستوں سے واقفیت ضروری ہے جہاں سے وہ حملہ آور ہو کر کائنات قلب کو تاخت و تاراج کر دیتا ہے۔

یوں تو انسان کے دل میں گھسنے کیلئے شیطان کے واسطے بہت سے راستے ہیں۔ پھر بھی ان میں چند بڑوں بڑوں کا ذکر حسب ذیل ہے۔

حسد اور حرص

حسد اور حرص میں انسان اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے۔ شیطان جب ان دونوں میں سے کسی ایک یا دونوں کا احساس کسی قلب میں پاتا ہے تو اس دل کو تباہ کرنے کیلئے موقع مل جاتا ہے۔ اور وہ انسان کے دل کو گناہوں کے میدان میں گیند کی طرح لڑکاتا پھرتا ہے۔

روایت ہے کہ جس وقت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو شیطان بھی موجود تھا۔ فرمایا تو یہاں کیوں آیا۔ شیطان نے جواب دیا اس واسطے کہ یہ لوگ دل سے تو میرے ہمنوا ہیں اور ظاہر میں آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ نکل جا مردود کہیں کے۔ شیطان نے کہا کہ دنیا میں لوگ پانچ باتوں سے ہلاک ہوتے ہیں۔ تین باتیں آپ کو بتلائے دیتا ہوں۔ فوراً وحی آئی کہ شیطان سے دو باتیں پوچھ لو باقی تین باتیں آپ سے غیر متعلق ہیں۔ شیطان نے کہا ان میں سے ایک تو حسد ہے، حسد کی وجہ سے میں بارگاہ الٰہی سے مردود و ملعون ہوا دوسری چیز حرص ہے اگر آدم علیہ السلام جنت میں ہمیشہ رہنے کی حرص نہ کرتے تو آج ان کو جنت سے نہ نکالا جاتا۔

غضب اور شہوت

یہ دونوں چیزیں بھی قلب بنی آدم سے شیطان کے داخلے کے اہم دروازے ہیں غضب اور غصہ کی وجہ سے انسانی عقل کمزور ہو جاتی ہیں۔ شیطان غصہ کرنے والے آدمی سے اس طرح کھیلنے لگتا ہے جس طرح بچے گیند سے کھیلا کرتے ہیں۔

شیطان نے حضرت موسیٰؑ سے بارگاہ الٰہی میں توبہ کیلئے سفارش کرائی تھی۔ توبہ کی مقبولیت حضرت آدمؑ کی قبر کو سجدہ پر موقوف رکھی گئی شیطان نے غضب ناک ہو کر جواب دیا تھا۔ جب میں نے زندہ آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا وہ مردہ کو تو کیا کروں گا۔ شیطان نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس موقعہ پر کہا تھا کہ جب انسان غصہ ہوتا ہے میں اس کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہوں۔

بسیار خوری

شکم سیر ہو کر کھانا بھی شیطانی آفتوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ شکم سیری سے شہوت پیدا ہوتی ہے شہوت شیطان کا ایک خاص ہتھیار ہے۔

ایک روز ابلیس حضرت یحییٰ ابن زکریاؑ کے سامنے متشکل ہو کر آیا اور اس نے بیان کیا کہ میں شہوت کے ذریعہ سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کیا کرتا ہوں۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کبھی تو نے مجھے بھی شہوت میں مبتلا کیا ہے۔ ابلیس نے جواب بہت سے موقعوں پر ایسا ہوا کہ آپ شکم سیر ہو کر کھانا کھا کر سو گئے نماز ادا

ذکر الٰہی سے رہ گئے۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا اس کے علاوہ اور کچھ۔ شیطان نے جواب دیا اور کچھ نہیں۔ اسی وقت حضرت یحییٰ علیہ السلام نے قسم کھائی کہ مرتے دم تک پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاؤں گا۔ شیطان نے یہ سنتے ہی سر پیٹ کر کہا کہ اب میں کسی مسلمان کو کبھی نصیحت نہیں کروں گا۔

بسیار خوری کے نقصانات۔ علمائے باطن نے بسیار خوری کے نقصانات تحریر کئے ہیں۔ ۱۔ دل سے خوف خدا نکل جاتا ہے۔ (۲) دل میں مخلوق پر رحمت نہیں رہتی کیونکہ وہ دوسروں کو بھی اپنی طرح شکم سیر سمجھنے لگتا ہے۔ ۳۔ شکم سیری سے نماز و عبادت گراں معلوم ہوتی ہے ۴۔ حکمت کا کلام سن کر دل پر رقت طاری نہیں ہوتی۔ ۵۔ ایسی حالت میں اگر وہ شخص کو نصیحت کرتا ہے تو لوگوں کے دل پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ۶۔ بسیار خوری سے جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

سامانِ زیب و زینت

اگر شیطان کسی انسان کے دل میں مکان لباس اور گھر کے ساز و سامان کی محبت دیکھتا ہے تو وہ انسان کے دل میں ان چیزوں کی محبت کے انڈے دے دیتا ہے۔ ان انڈوں سے جب بچے نکل آتے ہیں تو مکان کی تعمیر کرنے مکان کی آرائش کی دھن میں لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں اسے موت آکر پکڑ لیتی ہے۔

وسوسہ اور الہام کا فرق

انسان سے نیک یا بد اعمال کی صدور کی نوعیت یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد اس کام کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ رغبت عزم اور نیت کو حرکت میں لاتی ہے۔ آخر میں نیت اعضاء کو حرکت میں لاکر اس فعل کا وقوع عمل میں لے آتی ہے۔ پھر جس طرح اعمال خیر و شر کی نوعیت مختلف ہیں۔ اسی طرح انسان کے دل میں کسی کام کا خیال جو اولاً پیدا ہوتا ہے وہ بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہے اگر وہ خیال کسی اچھے کام کا ہے تو اس اصطلاحِ شرع میں اس کا نام الہام ہے اور اگر وہ خیال برے کام سے متعلق ہے تو اس کو وسوسہ کہا جاتا ہے۔

الہام یا وسوسہ کا باعث کیا ہے

انسان کے دل میں شروع شروع میں جو خطرات یا خیالات پیدا ہوتے ہیں ان کے محرک قدرت نے جدا جدا پیدا کئے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

فی القلب لمتان لمة من الملک ایعاد بالخیر و تصدیق بالحق فمن وجد ذالک فلیعلم انہ من اللہ سبحانہ و لیحمد اللہ و لمة من الشیطان ایعاد بالشر و تکذیب بالحق و نہی الخیر فمن وجد ذالک فلیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم

دل میں ہر قسم کے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ فرشتوں کی طرف سے بھی اور شیطان کی طرف سے فرشتے کے وسوسے سے خیر کی ترغیب ہوتی ہے اور شیطان کے وسوسے سے برائی کی پس جس وقت شیطانی وسوسہ محسوس ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیے۔

چونکہ دونوں قوتیں مساوی حیثیت سے قلب انسانی پر اثر انداز رہتی ہیں۔ اس لئے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان قدرتی طور پر اسی کھینچا تانی میں مبتلا ہے۔

حدیث شریف میں اسی کھینچا تانی کی طرف اشارہ ہے۔

قلب المومن بین اصبعین من اصابع الرحمٰن

مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے پھر پیدائشی طور پر چونکہ قلب انسانی میں آثار رحمانی اور شیطانی قبول کرنے کی صلاحیت و استعداد مساوی طور پر ہے۔ کسی ایک جانب کو دوسری پر ترجیح نہیں اس لئے اتباع شہوات یا مخالفت کے اعتبار سے ہی کسی ایک جہت کو غالب یا مغلوب کہا جاسکتا ہے پس اگر کوئی غضب و شہوت کے اقتضاء سے کسی کام کا مرتکب ہوگا تو شیطان خواہش نفسانی کی راہ سے انسان پر غالب آجائے گا۔ اس صورت میں قلب شیطان کا ملجا و مسکن بن جائے گا۔ اور اگر شہوات کو مغلوب کر کے فرشتوں کے اخلاق اختیار کرے گا تو اس صورت میں انسان کا دل فرشتوں کی منزل اور مستقر ہو گا مگر چونکہ قلب میں صفاتِ بشریہ شہوت، غضب، حرص، طمع وغیرہ جو خواہش نفسانی کی لوازمات میں سے ہیں موجود ہیں، اسی لئے ضروری اور لازمی طور پر قلب شیطان کے وسوسہ کی گذرگاہ ضرور ہے گا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"ما منکم من احد الا ولہ شیطان قالوا ولانت یا رسول اللہ قال ولی الا ان اللہ اعاننی علیہ ولا یامرنی الا بخیر"

(او کما قال)

حضور اکرم نے فرمایا ہے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا حضور کے ساتھ بھی ہے۔ فرمایا ہاں۔ لیکن وہ خدا کی مدد سے مقہور ہے وہ ہمیشہ اچھی بات کی ترغیب دیتا ہے۔

شیطان اسی وقت دل میں وسوسہ ڈالتا ہے جب وہ ذکر الٰہی سے غافل ہو اگر قلب ذکر اللہ کی طرف راغب ہے تو شیطان کو وسوسہ ڈالنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔ وہاں سے چل دیتا ہے۔ اس وقت فرشتہ حفاظت کرتا ہے۔ غرض شیاطین اور فرشتوں کے لشکروں میں ہر وقت کشمکش رہتی ہے۔ قلب بہر صورت کسی نہ کسی ایک کا مطیع و منقاد ہو جاتا ہے۔ یا تو فرشتے ہی اس کو مفتوح و مسخر کر لیتے ہیں یا شیاطین ہی اس کے مالک بن بیٹھتے ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں کا مالک شیطان بن جاتا ہے ایسے لوگوں کے دل ہر وقت وسوسوں سے گھرے رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ ہمیشہ دنیا کی محبت

پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں جب تک شیطان کے زور کو نہ گھٹایا جائے۔ قلب کی اصلاح دشوار ہے۔ البتہ جو لوگ شہوات اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتے بلکہ اس کو مغلوب کرکے رکھتے ہیں۔ ان لوگوں پر شیطان کا داؤ چلنا دشوار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ایسے ہی بندوں کے متعلق ہے۔

ان عبادی لیس علیھم شیطان

جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہیں۔

وسوسہ دور کرنے کا طریقہ

ظاہر ہے کہ دل میں شیطانی وسوسہ ہر وقت آتا ہے جب اس وسوسہ کے سوا دل میں کوئی دوسری بات نہ ہو کیونکہ جب ایک بات کا گذر دل میں ہوتا ہے تو اس سے پہلے کی بات دل سے نکل جایا کرتی ہے۔ اس لیے شیطانی وسوسہ دور کرنے کی ایک تدبیر یہ ہے کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی بری بات کا گذر ہو تو وہ دل کو کسی دوسری بات کی طرف متوجہ کرے۔ یہ ترکیب اگرچہ دفعیہ وسوسہ کے لیے سہل ہے مگر پھر بھی یہ اندیشہ ہے کہ اس دوسری بات کا بھی وہی انجام نہ ہو جو پہلی بات کا ہوا ہے۔ اس لیے یہ صورت دفعیہ وسوسہ کے لیے سو فی صدی کامیاب نہیں۔ البتہ ذکر الٰہی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے شیطان کی مجال نہیں کہ دل کے قریب قدم رکھ سکے۔ خدا تعالیٰ نے بھی دفعیہ وسوسہ کی یہی تدبیر بتلائی ہے۔

ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔

خدا سے ڈرنے والے لوگوں کو اگر شیطان مس کر لیتا ہے تو وہ خدا کا ذکر کرتے ہی صاحب بصیرت بن جاتے ہیں۔

حضرت مجاہدؒ نے من شر الوسواس الخناس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ شیطان انسان کے دل پر چاروں طرف سے چھایا رہتا ہے۔ جب قلب ذکر الٰہی کرتا ہے تو سکڑ کر دبک جاتا ہے۔

ذکر اللہ اور وسوسہ میں دن یا رات یا روشنی اور اندھیرے کا تضاد ہے ذکر الٰہی کے سامنے شیطان ٹک نہیں سکتا۔ حضرت انسؓ نے روایت کی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ان الشیطان واضع خوطومہ علی قلب بنی آدم فان ھو ذکر اللہ تعالیٰ اخنس وان نسی اللہ تعالیٰ التقم قلبہ۔

شیطان اپنی سونڈ انسان کے دل پر رکھے ہوئے ہے پس اگر وہ خدا کا ذکر کرتا ہے تو ہٹ جاتا ہے۔ اور اگر خدا کو بھول جاتا ہے تو دل کو نگل لیتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان نماز اور قرأت قرآن میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ مجھ میں اور میری نماز میں حائل ہو جاتا ہے تو حضور نے فرمایا

ذالک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسۃ متعوذ باللہ منہ

اس شیطان کو خنزب کہتے ہیں۔ جب وہ تجھ کو معلوم ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے۔ حضرت عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی فرمودہ ہدایات پر عمل کیا۔ وہ بات جاتی رہی۔

اسی طرح دوسری حدیث وارد ہے

ان المومن ینضی شیطانہ کما ینضی احدکم بعیرہ فی سفرہ

ایمان دار اپنے شیطان کو ایسا لاغر کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے اونٹ کو دبلا کر دیتا ہے۔

قیس بن حجاج فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے پاس اونٹ کی طرح توانا آیا تھا۔ اب دبلا ہوتے ہوتے چڑیا جیسا ہو گیا ہوں میں نے پوچھا کس طرح۔ جواب دیا کہ تم ذکر اللہ سے مجھے ہر دم گھلاتے رہتے ہو

خطرات قلب

انسان کے قلب پر جو خطرات گذرتے ہیں وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔

ایک وہ جو انسان کو نیکی پر آمادہ کریں ایسے خطرات یقیناً الہام من جانب الٰہی ہوتے ہیں۔

دوسرے وہ جو انسان کو برائی پر اکسائیں ایسے خطرات یقیناً وساوس شیطانی ہوتے ہیں۔

تیسری قسم کے وہ خطرات ہیں جن کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ فرشتے کی طرف سے ہیں یا جنات کے۔ ایسے خطرات میں انسان کو بڑا دھوکہ ہوتا ہے۔ ان خطرات میں نیک و بد کی تمیز دشوار ہے۔ اس لیے کہ نیک بندوں کو تو صاف طور سے شیطان ورغلا نہیں سکتا۔ البتہ شر کو خیر کی صورت میں لا کر ان کے سامنے کر دیتا ہے۔ اور یہ شیطان کا ایک بڑا فریب ہے جس سے اکثر لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مثلاً شیطان کسی عالم کو عوام کی غفلت و جہالت کا حال سنا کر وعظ گوئی پر آمادہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دل میں ڈالتا ہے کہ اگر عمدہ کپڑے پہن کر اور خاص لب و لہجہ بنا کر تقریر نہ کرو گے تو عوام تمہاری تقریر سے متاثر نہیں ہوں گے۔ چنانچہ عالم انہی باتوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ ان باتوں میں مبتلا ہونے کے بعد اس کو اپنی تعظیم کا شوق خدام اور معتقدین کثرت اور اپنے علم و مرتبہ پر غرور اور دوسروں کو حقیر سمجھنے کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ عالم صاحب کی تمام کری کرائی محنت ریا و نمود و تکبر کی نذر ہو جاتی ہے۔ غرض علماء، عباد، زہاد کو فریب میں مبتلا کرنے کے شیطان کے ڈھنگ انوکھے ہی ہیں۔

شیطان کا وسوسہ کس قدر خطرناک ہوتا ہے

حدیث شریف میں بنی اسرائیل کے ایک راہب کا قصہ مذکور ہے کہ شیطان نے بنی اسرائیل کی

ایک لڑکی کا گلا دبا دیا اور اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ لڑکی کی بیماری کا علاج فلاں راہب کر سکتا ہے۔ چنانچہ لوگ لڑکی کو راہب کے پاس لے گئے اس نے اول تو انکار کیا مگر پیہم مجبور ہو کر اپنے پاس رکھنے پر مجبور ہو گیا، شیطان نے راہب کے دل میں اس لڑکی سے مباشرت کرنے کا وسوسہ ڈالا۔ راہب بڑے عرصے سے مجرد تھا۔ وہ فوراً یہ فعل کر بیٹھا۔ لڑکی کو حمل ہو گیا' اب شیطان نے اس راہب کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اب وہ لڑکی کو لینے آئیں گے' بڑی فضیحت ہو گی' اس لئے اس لڑکی کو قتل کر کے زمین میں دفن کر دے۔ اگر کوئی پوچھنے آئے تو کہہ دینا کہ مر گئی راہب نے ایسا ہی کیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر شیطان نے لڑکی کے والد کو بتلایا کہ فلاں راہب نے اس اس طرح تمہاری لڑکی کو قتل کر کے زمین میں دفن کر دیا ہے' وہ لوگ راہب سے پوچھنے لگے' مگر وہ اطمینان بخش جواب نہ دے سکا۔ لڑکی کے ورثار نے اس راہب کو قصاص میں قتل کرنے کیلئے پکڑ لیا' اب شیطان نے راہب سے کہا کہ یہ سارے کام میرے کرائے ہوئے ہیں اب بھی اگر تو میرا کہنا مان لے تو میں تجھے موت سے بچا سکتا ہوں؟ راہب نے کہا مجھے اس مصیبت سے جس طرح ہو سکے بچا لے میں تیرے کہنے پر عمل کروں گا۔

شیطان نے کہا تو مجھے دو سجدے کر لے تو تیری جان بچ جائے گی راہب نے سجدے کر لئے۔ شیطان نے کہا کہ جا اپنا کام کر میں تیرے فکر میں دو سو برس سے لگا ہوا تھا آج مجھے کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا)

شیطان کے شر سے دل کو بچانے کی تدبیر کیا ہے؟

ترکیب یہی ہے کہ دل میں شیطان کے داخلے کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں اور دل تمام مذموم صفات سے صاف کر لیا جائے' اس مختصر میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان کا تذکرہ پیش کیا جائے' تفصیلات کیلئے حق تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے تو احیاء العلوم کی تیسری جلد مطالعہ فرمائیں۔ بہر حال اس موقعہ پر اتنا جاننا ضروری ہے کہ جب دل ان تمام مذموم صفات سے پاک صاف ہو جائے گا۔ تو پھر شیطان دل میں جم کر نہیں بیٹھ سکے گا۔ چونکہ اللہ کا ذکر شیطان کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ اس لئے شیطان ہیرا پھیری کرتا ہی نظر آئے گا۔ اخلاقِ ذمیمہ کے دفعیہ کے بغیر اللہ کے ذکر سے شیطان دفع تو ضرور ہو جاتا ہے' مگر اللہ کا ذکر دل میں اسی وقت جاگزیں ہو جاتا ہے جب تقویٰ اور صفائی قلب سے آئینہ قلب کو صاف کر لیا جائے اگر ایسا نہ ہو تو ذکر الٰہی بھی از قبیل خطرات ہوتا ہے' چونکہ اسکو دل پر پورا قابو نہیں ہوتا اسی لئے وہ شیطان کو بھی دفع نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے إن الذين اتقوا اذا مسهم طائف الآية۔ میں ذکرِ الٰہی کو دافع شیطان صرف اہلِ تقویٰ کیلئے فرمایا ہے۔ جس دل میں غذائے شیطانی (صفاتِ ذمیمہ) موجودگی نہ ہو گی وہاں شیطان ذکرِ الٰہی سے ہٹ جائے گا۔ اور اگر دل پر شہوت کا غلبہ ہو گا تو ذکرِ الٰہی دل کے چاروں طرف پھیل کر رہ جائے گا۔ قعر قلب پر اثر انداز ہو کر دفعیہ شیطان کے لئے مؤثر ثابت ہو گا۔

بہر حال جہاں شیطان کا دفعیہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ یا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ سے ہوتا ہے وہاں اور بھی دعائیں اس بارے میں منقول ہیں۔ حضرت محمد بن واسع ہر روز بعد نماز فجر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللهم انك سلطت علينا عدوا بصيرا بعيوبنا يرانا هو وقبيله من حيث لا نراهم۔ اللهم فآيسه منا كما آيسته من رحمتك وقنطه منا كما قنطته من عفوك وباعد بيننا وبينه كما باعدت بينه وبين رحمتك انك على كل شئ قدير"

محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ ایک روز شیطان مجھے مسجد کے راستہ میں ملا اس نے کہا۔ تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں۔ میں نے کہا' تو کون ہے تو اس نے جواب دیا میں ابلیس ہوں۔ میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ تم اس دعا کو کسی اور کو نہ بتانا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی تم سے متعرض نہ ہوں گا۔ میں نے کہا میں کسی شخص کو اس دعا کے پڑھنے سے منع نہ کروں گا۔ جو تجھ سے ہو سکے کر لے۔ (امام مالکؒ)

حضرت عبدالرحمن بن لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی حالت میں آگ کی مشعل لے کر کھڑا ہوا کرتا تھا اور قرأت و استغفار سے نہ جاتا تھا' آپ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا کہ آپ یہ دعا پڑھیئے۔

اعوذ بكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها ومن فتن الليل والنهار ومن طوارق الليل والنهار الا طارق يطرق بخير يا رحمن۔

حضور نے اس دعا کو پڑھا اس مردود کی شمع گل ہو گئی اور وہ اوندھے منہ گر پڑا۔

اِبلیس اور انبیاء علیہم السّلام

اِبلیس اور حضرتِ نوح علیہ السّلام

روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر جا کر رُکی تو ابلیس نے پانی پر بیٹھ کر حضرت نوح سے کہا۔ اے نوح تم نے بددعا کر کے دنیا کو پانی میں غرق کر دیا۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نوح نے جواب دیا اب تمہارا کام یہ ہے کہ "خدا سے توبہ کرو اور خدا کے فرماں بردار بندے بن جاؤ۔" ابلیس نے کہا کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ .... اگر قبول ہونے کی امید ہے تو آپ میرے حق میں سفارش فرما دیجئے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے مناجات میں حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ ابلیس توبہ کی درخواست کر رہا ہے کیا حکم ہے؟ حکم ہوا شیطان سے کہہ دو کہ اگر وہ آدم علیہ السّلام کی قبر کو سجدہ کر لے تو توبہ قبول کر لی جائے گی۔ حضرت نوح نے خدا کا حکم ابلیس کو سنایا تو اس نے جواب دیا کہ "میں نے زندہ آدم کو تو سجدہ کیا نہیں تھا اب مرنے کے بعد ان کو کب سجدہ کرنے والا ہوں"۔

ابلیس نے کہا چونکہ آپ نے خدا کی جناب میں میری سفارش کی تھی اس لئے شکریہ کے طور پر آپ سے تین باتیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) جس وقت غصہ آئے مجھے یاد کر لیا کرو غصہ کے وقت میں انسان کا چہرہ، منہ، ناک بن جاتا ہوں اور خون کی طرح رگ رگ میں دوڑتا پھرتا ہوں۔
(۲) لڑائی کے وقت بھی مجھے یاد کر لیا کرو اس موقع پر میں لوگوں کے دلوں میں بیوی بچوں کا خیال ڈال دیتا ہوں۔
(۳) کسی نامحرم عورت کے ساتھ کبھی تخلیہ میں نہ بیٹھنا میں ایسے وقت نہ معلوم کیا کر گزرتا ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ ابلیس نے حضرت نوح سے کہا تھا کہ حسد اور حرص نہ کرنا، حسد کی وجہ سے میں اور حرص کی وجہ سے آدم جنت سے نکال دیئے گئے تھے

حضرتِ موسیٰؑ کی مناجات میں مداخلت

زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے مناجات میں مشغول تھے ۷۰ ہزار فرشتوں کا مجمع آپ کے ارد گرد تھا۔ ابلیس نے مداخلت کرنی چاہی مگر ناکام رہا۔ آخر آپؑ کے قدم مبارک کے نیچے آ کر بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا موسیٰ! کس سے کلام کر رہے ہو؟ حضرت نے فرمایا جا دور ہو تو جس مقصد سے یہاں آیا ہے تیرا مقصد پورا نہ ہوگا۔ ابلیس نے کہا میرا مقصد تو پورا ہو گیا۔ ابھی آپ خدا سے کلام کر رہے تھے ابھی مجھ سے بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

اِبلیسِ لعین حضرتِ نوحؑ کی خدمت میں

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ طوفان کے بعد جب حضرت نوحؑ کی قوم زمین پر آباد ہو گئی تو ابلیس لعین نے حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے مجھ پر جو احسانِ عظیم فرمایا ہے آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں۔ اس احسان کے بدلے آپ جو بات مجھ سے دریافت فرمائیں گے اس کا صحیح صحیح جواب دوں گا جھوٹ نہ بولوں گا۔

حضرت نوحؑ نے شیطان کی بات سن کر منہ پھیر لیا۔ وحی آئی کہ اگر تمہیں کچھ پوچھنا ہو ابلیس سے پوچھ لو وہ تمہیں صحیح صحیح جواب دے گا۔ نوحؑ نے ابلیس سے پوچھا یہ بتا دنیا میں تیرا یار و مددگار کون ہے؟ ابلیس نے جواب دیا، میرے یار و مددگار وہ لوگ ہیں جو بخل اور تکبر کرتے ہیں اور ہر کام میں عجلت کے عادی ہیں۔

حضرت نوحؑ نے فرمایا تو میرا کس بات پر شکریہ ادا کرنے آیا تھا؟ میں نے تجھ پر کیا احسان کیا ہے؟ تو شیطان نے جواب دیا کہ آپ نے بددعا کر کے ساری قوم غرق کرا دی مجھے ان کی گمراہی کے فکر سے نجات مل گئی حضرت نوحؑ یہ سن کر بہت پشیمان ہوئے اور عجلت پسندی سے سہ برس تک بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے رہے۔

اِبلیسِ لعین نمرود کے روپ میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود بن کنعان کے عہد حکومت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ کافر روئے زمین کا بادشاہ تھا۔ بڑی شان و شوکت اور دبدبہ کا حکمراں تھا۔ اسی مردود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا .... عجائب القصص میں ہے کہ جب نمرود کو

ابلیس کی خلافت عظمیٰ ملی تو اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور اپنے بت بنوا کر تمام قلمرو میں بوجا کیلئے بھیجے تھے۔

نمرود خدا سے لڑنے چلا

نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں اسی نیت سے ڈالا تھا کہ ان کے مرجانے سے میری خدائی میں کوئی روڑا اٹکانے والا نہ رہے گا۔ حضرت ابراہیم کو آگ نہ جلا سکی وہ آگ میں سے صحیح وسالم نکل آئے۔ نمرود سمجھ گیا کہ ابراہیمؑ کا خدا بڑی طاقت والا ہے۔ نمرود نے ارکان دولت کے مشورہ سے ایک نہایت بلند مینار خدا سے لڑنے کیلئے بنایا۔ تین سال کے عرصے سے ۲ کوس اونچا مینارہ تیار ہوا۔ نمرود جب اس مینار کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں سے بھی اسے آسمان اتنا ہی اونچا نظر آیا۔ جتنا زمین سے نظر آتا تھا۔ مایوس ہوکر اتر آیا اور تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔

قدرت خدا سے وہ مینار بیخ وبنیاد سے اکھڑ کر گر پڑا اور ہزاروں مکانات اور بے شمار آدمی ہلاک ہوگئے۔ اس مینار کی تباہی سے نمرود کا غصہ تیز ہوگیا اور اس نے کہا کہ اب میرے لئے ابراہیمؑ کے خدا سے جنگ ناگزیر ہے۔

شیطان نے نمرود کو آسمان پر پہنچنے کی یہ تدبیر بتائی کہ چار کرگس پالو اور ایک لکڑی کا بکس اتنا بڑا بناؤ جس میں دو آدمی بیٹھ سکیں۔ یہ بکس اس قسم کا ہونا چاہیئے کہ اس کے چاروں سرے ڈنڈے کی شکل میں باہر نکلے ہوں اس کے بعد ایک دن رات کامل ان کرگسوں کو بھوکا رکھو اور اس کے چاروں ڈنڈے ان کے جسموں سے باندھ دو اور اس بکس میں سوار ہوکر چاروں کرگسوں کے سروں پر گوشت کا ٹکڑا لٹکا دو کرگس بھوک کی وجہ سے اس گوشت کو کھانے کے ارادے سے اوپر پرواز کرنے لگیں گے۔

نمرود نے شیطان کے مشورہ پر عمل کیا اور اپنے بڑے وزیر کو اپنے ساتھ اس سواری میں بٹھا کر سوار ہوکر...... ہوا میں پرواز کرنے لگا۔ یہ ہوا گاڑی جب سطح زمین سے اس قدر بلند ہوگئی کہ زمین نظر سے اوجھل ہوگئی تو نمرود نے کمان میں چلہ چڑھا کر ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا۔ قدرت خدا سے وہ تیر خون میں آلودہ واپس آیا۔ نمرود نے سمجھ لیا کہ میں ابراہیم کے خدا کو قتل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اب نمرود نے وہ گوشت کے پارچے کرگسوں کے پیروں کے نیچے کی طرف باندھ دیئے کرگس زمین پر اتر آئے۔

نمرود نے حضرت ابراہیم سے کہا لو اب میں نے تمہارے خدا کا قصہ پاک کردیا؟ اب تو مجھے تمہیں خدا تسلیم کرنے میں تامل نہ ہوگا؟ حضرت ابراہیم نے جواب دیا تو تو پاگل ہے۔ بھلا کوئی انسان بھی خدا کو مار سکتا ہے؟ نمرود نے کہا۔ اچھا اگر یہ بات ہے تو مجھے خدا کی فوج کی تعداد بتا خدا کے پاس کتنی فوج ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ خدا کی فوج کی تعداد کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔ اس پر نمرود نے کہا تو اپنے خدا سے کہہ دے کہ وہ مجھ سے آخری جنگ کیلئے تیار ہو جائے۔ میں بھی اپنی فوج جمع کرتا ہوں وہ بھی اپنی فوج لے کر مقابلے کیلئے آجائے۔ نمرود نے خدا سے لڑنے کیلئے فوج جمع کرلی۔ حق تعالیٰ نے کوہ قاف کی طرف سے مچھروں کی فوج بھیجدی۔ ان مچھروں نے نمرود کے سپاہیوں کا مغز کھالیا اور وہ وہیں فنا ہوگئے۔ ایک لنگڑا مچھر نمرود کے مغز میں گھس گیا۔ بس پھر کیا تھا خدائی کا دعویٰ بھول گیا۔ سر پر جوتوں کی بارش ہوتی رہتی تو سکون ملتا ورنہ وہ مچھر مغز میں کاٹ کر نمرود کو بے تاب کردیتا تھا آخر اسی طرح جوتوں سے پٹتے پٹتے نمرود جہنم رسید ہوگیا۔

شیطان اور قوم لوطؑ

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم بت پرستی کے علاوہ لڑکوں سے فعل حرام کرتی تھی۔ اور اس قوم میں اس فعل کا رواج شیطان نے دیا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ ابلیس ایک حسین لڑکے کے روپ میں ایک باغ میں آتا تھا اور پھل پھول کا نقصان کرجاتا تھا۔ جب باغ کا مالک پکڑنے کو جاتا تو بھاگ جاتا۔ جب اس کے باغ میں بہت نقصان ہوا اور وہ مالک اس کے پکڑنے سے عاجز اور حیران ہوا تو ابلیس نے کہا کہ میں ایک شرط پر باغ میں آنا جانا بند کروں گا جب تم مجھے اپنے تصرف میں لاکر یہ کام کرو۔ باغ کا مالک راضی ہوگیا۔ شدہ شدہ یہ فعل ہر ایک باغ میں ہونے لگا۔ اور آہستہ آہستہ ساری قوم اس مرض میں مبتلا ہوگئی۔ پھر تو یہ حالت ہوئی۔

ان قری قوم لوط کانت مخصبۃ ذات وزرع وثمار لم یکن فی الارض مثلہا وکانوا اھل کف یرتکبون الفاحشۃ فوقع بادی منہم الغلاء فکانوا یدخرون الغلال ویطلبون بذلک النفع وکان الناس یقصدونہم من سائر الاقطار فجاء الیہم ابلیس فی صفۃ شیخ کبیر فقال لہم ان رجل خبیر باحوال الزمان فان کان عندکم شیئ من الغلال فامسکوا ایدیکم فی بیعہا فسوف یاتی علی الناس مدۃ لا تنبت فیہا حبۃ ولا تمطر السماء قطرۃ واذا جاءکم الناس یشترونہا منکم فلا تبیعوہم حتی قلوطوا بہم فکانوا یجلسون علی الطریق ینتظرون من یمر بہم من المسافرین فیصید ونہم ویلوطون بہم (البصائر)

حضرت لوطؑ کی قوم ایسے مواضعات میں آباد تھی جہاں باغات اور زراعت کی فراوانی تھی بہت ہی زرخیز علاقہ تھا۔ لیکن یہ لوگ پرلے درجے کے بدکار تھے۔ ایک سال قحط پڑا تو ان لوگوں نے اجناس خوردنی کو ذخیرہ کرلیا۔ لوگ دور دور سے غلہ کی خریداری کیلئے ان لوگوں کے پاس آنے لگے۔ شیطان نے ایک بوڑھے آدمی کی شکل میں متشکل ہوکر ان لوگوں سے آکر کہا کہ عنقریب ایسا وقت آرہا ہے۔ آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسے گا نہ زمین سے ایک دانہ پیدا ہوگا۔ تمہارے پاس جو شخص غلہ کی خریداری کیلئے آئے لواطت کئے

ایک یا نہ کوئی چیز فروخت نہ کرنا لوطؑ کی قوم نے ایسا ہی کیا۔ پھر تو یہ حالت ہوگئی کہ لوگ راستہ پر بیٹھ جاتے اور ہر آنے جانے والے کے ساتھ اپنا منہ کالا کرتے تھے۔

بہر حال جب لوطؑ کی قوم بدکاری کی اس حد کو پہنچ گئی تو حق تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کو ان کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ لوگ اپنی بدی سے باز نہ آئے آخر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیئے گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے زمین کے ساتویں طبق تک پر پھیلا کر ان پانچوں شہروں کو اپنے پروں پر اٹھا کر اور آسمان کے قریب لے جا کر اوندھا گرا دیا فرشتوں نے پتھروں کی بارش برسا دی آن کی آن میں سب کفار دنیا سے نیست و نابود ہو گئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام پر ابلیس کا حملہ

حضرت ایوب علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی تھے صاحب ثروت تھے۔ حق تعالیٰ کی دی ہوئی دنیاوی دولت بھی کافی تھی۔ آپ کی طاعت و عبادت کا آسمانوں میں چرچا تھا۔ ابلیس آسمان پر جاتا تو فرشتوں کی زبانی حضرت ایوب علیہ السلام کی تعریف سن کر تاؤ کھاتا۔ آخر ایک روز ابلیس نے کہا کہ ایوب علیہ السلام کی مال و دولت کی وجہ سے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر فقیر ہوتے تو خدا کی عبادت کبھی نہ کرتے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر خدا مجھے ان کی اولاد اور مال پر مسلط کر دے تو وہ عبادت کرنا چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو حضرت ایوب علیہ السلام کی مال و دولت پر مسلط کر دیا۔ ابلیس اپنی فوج لے کر حضرت ایوب علیہ السلام کی زراعت اور مویشی پر چڑھ دوڑا۔ زمین کے نیچے سے آگ برآمد ہوئی تمام کھیتی جل گئی اور تمام مویشی ہلاک ہو گئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام محراب میں کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ ابلیس نے آکر کہا کیا تمہیں کچھ خبر بھی ہے جس خدا کی تم عبادت کر رہے ہو اس خدا نے تمہاری تمام زراعت اور مویشی ہلاک کر دیئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ الحمد للہ الذی اعطانی واخذ منی ما کان وھبنی۔ (اللہ تیرا شکر ہے تو نے ہی مجھے عطا فرمایا اور تو نے ہی واپس لے لیا) حضرت ایوب علیہ السلام کی زبان سے کلمات شکر سن کر ابلیس مایوس ہو کر واپس ہو گیا۔

اس کے بعد جب شیطان آسمان پر گیا تو فرشتوں کی زبان سے یہ سنکر کہ حضرت ایوب علیہ السلام بڑے صابر و شاکر ہیں بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوا اب مجھے حضرت ایوب علیہ السلام کی اولاد پر مسلط کر دیا جائے۔ اولاد کی موت پر یقیناً ایوب علیہ السلام کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ان کی اولاد پر تسلط فرما دیا۔ ابلیس نے حضرت ایوبؑ کے مکان کو ہلا کر گرا دیا اور اس کے نیچے دب کر ان کی تمام اولاد ہلاک ہو گئی۔ اس موقع پر ابلیس ان کی خادمہ کی شکل میں آکر رونے لگا۔ حضرت ایوبؑ نے پوچھا کیا بات ہے۔ خادمہ نے عرض کیا کہ آپ کا مکان گر پڑا اور آپ کے سارے بچے دب کر مر گئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے یہ سن کر صابرانہ انداز میں خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ان کے نوکر کی صورت میں آکر کہنے لگا ذرا گھر کی تو خبر لو وہ تو منہدم ہو گیا۔ آپ کے بچوں کا خون بہہ رہا ہے۔ پیٹ پھٹ گئے ہیں۔ آنتیں باہر نکل پڑی ہیں یہ کہہ کر بری طرح سے رونے لگا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اس صدمۂ عظیم سے رو پڑے اور کہنے لگے۔ اگر میں پیدا نہ ہوتا تو بہتر تھا۔ ابلیس یہ الفاظ سن کر خوش ہوا اور سمجھا بس اب میرے داؤ کامیاب ہو گئے۔ مگر اس کے فوراً بعد ہی حضرت ایوب استغفار پڑھنے لگے اور شیطان کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔

اس واقعہ کے بعد ابلیس نے آسمان پر جا کر حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں پوچھا۔ کہو ایوبؑ کے بارے میں تمہارا اب کیا خیال ہے فرشتوں نے کہا وہ خدا کا سچا بندہ اور انتہائی صابر و شاکر ہے اب ابلیس نے حق سبحانہ سے عرض کیا کہ مجھے ایوب علیہ السلام کے جسم میں تصرف کرنے کا اختیار دیا جائے۔ ابلیس کی درخواست منظور ہو گئی۔ ابلیس ہنسی خوشی ایوبؑ کے پاس آیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اس وقت ..... نماز میں مشغول تھے شیطان نے آپکی ناک میں پھونک ماری جس کے اثر سے تمام جسم میں آگ سی مشتعل ہو گئی اور اس قسم کی خارش پیدا ہو گئی کہ کھجلانے سے گوشت کٹ کٹ کر گرنے لگا۔ ہاتھوں پیروں کے ناخون جھڑ گئے۔ جسم پر ہڈیاں ہی رہ گئیں۔ جسم پر جو کچھ گوشت رہ گیا اس میں کیڑے پڑ گئے اور تمام جسم میں سخت درد اور تکلیف پیدا ہو گئی۔

حضرت ایوبؑ علیہ السلام کو اس مصیبت میں مبتلا پا کر ان کی دونوں بیویاں تو رخصت ہو گئیں۔ مگر تیسری بی بی نے جس کا نام رحمت تھا اپنے شوہر کی رفاقت نہ چھوڑی۔

ابلیس نے شہر والوں سے آکر کہا کہ ایوب علیہ السلام ایک متعدی بیماری میں مبتلا ہیں ان کو آبادی سے باہر نکال دو ورنہ گاؤں کے سارے لوگ اس بیماری میں مبتلا ہو جائیں گے۔ گاؤں والوں نے حضرت ایوبؑ کو بستی سے باہر نکال دیا۔ بی بی رحمت آپکو کندھے پر اٹھا کر بستی سے باہر لے آئیں اور ایک جگہ زمین ملائم کر کے آپ کو لٹا دیا۔

بی بی رحمت شہر میں محنت مزدوری کر کے روٹی کا ٹکڑا لا کر حضرت ایوب کو کھلا دیا کرتی تھیں۔ ابلیس لعین نے شہر والوں سے کہہ کر بی بی رحمت کا شہر میں داخلہ بند کرا دیا۔ اور ان لوگوں سے کہلوایا کہ تو اپنے شوہر کو ہماری بستی کے آس پاس سے اٹھا کر کہیں دور چلی جا۔ بی بی رحمت حضرت ایوبؑ کو اٹھا کر شہر سے بہت دور ایک مقام پر لے گئیں۔ اس موقع پر بی بی رحمت نے کہا! آپ تو خدا کے نبی ہیں اپنی صحت کیلئے کیوں دعا نہیں کرتے۔ ایوبؑ علیہ السلام نے فرمایا۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے ہمیں نوازا تھا اب ہمیں اس کی بھیجی ہوئی تکلیف پر بھی صبر کرنا چاہیئے۔

اب بستی والوں کی یہ حالت تھی کہ بی بی رحمت کو اپنے گھروں میں نہ گھسنے دیتے تھے۔ بی بی رحمت دروازوں پر کھڑی ہو کر خالی ہاتھ واپس چلی آتیں۔ غرض فاقہ کرتے کرتے جب کتنے ہی دن گزر گئے اور بھوک برداشت کرنے کی طاقت نہ رہی تو ایک روز بی بی رحمت اپنے گیسو کاٹ کر ایک روٹی کے عوض فروخت کر کے حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس روٹی لے کر آئیں۔ (بی بی رحمت کے گیسو نہایت حسین اور خوبصورت تھے) ایوب علیہ السلام نے پوچھا روٹی کہاں سے لائی تو انہوں نے سارا قصہ سنایا۔ حضرت ایوب علیہ السلام بہت دیر تک رو کر صبر کر کے خاموش ہو گئے۔

اسی دوران میں ابلیس لعین ایک روز طبیب کے بھیس میں بی بی رحمت سے ملا اور کہنے لگا کہ ایوبؑ کی بیوی تم ہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ ابلیس نے کہا میں ان کا علاج کرنے کیلئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دیں اور شراب پینے لگیں۔ بی بی رحمت نے اپنے شوہر سے اس طبیب سے ملاقات کا حال ذکر کیا۔ حضرت ایوبؑ بہت غصہ ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ اگر میں اچھا ہو گیا تو تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ تجھ سے اس ابلیس لعین سے یہ نہ کہا گیا کہ اللہ ہی شفا عطا فرمائے گا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے سارے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ زبان محفوظ تھی جب زبان کا نمبر آیا اور انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ اس تکلیف کی وجہ سے ذکر الٰہی سے محروم ہو جاؤں گا تو انہوں نے سخت رنج و قلب کے ساتھ خدا سے فریاد کی (انی مسنی الشیطان منصب وعذاب) حضرت ایوب علیہ السلام کی فریاد سنتے ہی حق تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کا سیب دے کر بھیجا۔ سیب کھاتے ہی ان کے جسم کی ساری تکلیف دور ہو گئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایوب علیہ السلام سے کہا، ایوب کھڑے ہو جاؤ! حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا مجھ میں کھڑے ہونے کی طاقت کہاں ہے۔ حضرت جبرائیل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور انگلی پکڑ کر دس بارہ قدم چلایا اور فرمایا زمین پر ایڑی مارو۔ ایوب علیہ السلام نے بائیں پیر کی ایڑی زمین پر ماری فوراً زمین سے گرم پانی کا چشمہ ظاہر ہوا۔ پھر دوبارہ کہا زمین پر ایڑی مارو سرد پانی کا چشمہ ابلنے لگا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا گرم پانی سے غسل کر لو اور ٹھنڈا پانی پیو۔ غسل کر کے پانی پیتے ہی آپ کا جسم مبارک چاندی کی طرح چمکنے لگا اور اس کی سابقہ آب و تاب واپس آ گئی۔ اس کے بعد جبرائیل نے جنت کا حلہ پہنا کر تاج زرین سر پر رکھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے مصیبت سے نجات پانے کے بعد شکریہ میں دو رکعت نماز شکر ادا فرمائی۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت حضرت ایوب علیہ السلام ننگے غسل کر رہے تھے تو آپ کے جسم پر سونے کی ٹڈیاں آ کر گریں حضرت ایوب علیہ السلام نے ان کو جمع کر کے کپڑے میں رکھ لیں۔ غیبی ندا آئی ایوبؑ! ہم نے تمہیں کافی مال و دولت عطا کیا ہے۔ عرض کیا یا الٰہی تیرے فضل و کرم کا تو میں محتاج ہی ہوں۔

جس وقت حضرت جبرائیلؑ حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئے تھے بی بی رحمت کہیں گئی ہوئی تھیں۔ کچھ دیر کے بعد واپس آئیں تو بیمار شوہر کو نہ دیکھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا بی بی تمہیں کس کی تلاش ہے۔ بی بی رحمت نے کہا میں ابھی کچھ دیر ہوئی اپنے بیمار شوہر کو یہاں چھوڑ کر گئی تھی۔ خدا جانے وہ کہاں چلا گیا۔ (بی بی رحمت حضرت ایوبؑ کو شاہانہ لباس میں پہچان نہ سکی تھیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے شوہر کی کیا نشانی اور کیا حلیہ تھا۔ بی بی رحمت نے کہا کہ آپ بالکل میرے شوہر کے ہم شکل معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا ہاں ایوبؑ میں ہی ہوں۔ حق تعالیٰ نے اس مصیبت سے نجات عطا فرمادی ہے۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل نے منہدم مکان کی طرف اشارہ کیا وہ اسی سابقہ صورت میں قائم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے بھی زندہ کر دیئے۔ کھیت اور باغات بھی سرسبز ہو گئے اور ابتلا کا یہ سات سالہ دور ختم ہو گیا۔

ابلیس اور فرعون

نمرود کی طرح فرعون نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ فرعون کی خدائی کے زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط پڑا۔ مخلوق پریشان ہو کر فرعون کے پاس آئی۔ عرض کیا آپ کیسے خدا ہیں۔ آپ کی خدائی میں اس قدر قحط۔ بارش برسایئے تاکہ قحط رفع ہو جائے۔ ابلیس لعین اس زمانہ میں فرعون کا خلیفۂ اعظم بنا ہوا تھا۔ فرعون نے ابلیس سے کہا کہ قحط کی وجہ دنیا بھوکی مر رہی ہے۔ بارش کا انتظام کیا جائے۔ ابلیس نے کہا یہ کیا بڑی بات ہے۔ لوگوں سے کہہ دو آج رات بارش ہو جائے گی۔ لوگ مطمئن ہو کر چلے گئے۔

ابلیس نے رات کو اپنے تمام لشکر کو جمع کر کے حکم دیا کہ رات بھر تم سب لوگ شہر پر پیشاب کی بارش کرو۔ صبح کو جب لوگ خواب سے بیدار ہوئے مکانات دیواروں اور زمین پر تری دیکھی تو بہت خوش ہوئے مگر جب باہر نکلے اور ہوا کے ساتھ بدبو پھوٹنے لگی تو پریشان ہو گئے۔ دوڑے ہوئے فرعون کے پاس گئے اور شکایت کی یہ کیسی بارش تھی بدبو کے سبب دماغ پھٹا جا رہا ہے۔

فرعون نے ابلیس کو بلا کر پوچھا۔ رات کیسی بارش ہوئی تھی۔ ابلیس نے جواب دیا کہ جس زمین کا تجھ جیسا خدا اور مجھ جیسا وزیر ہوگا وہاں ایسی بارش نہ ہوگی تو اور کیسی ہوگی۔

ابلیس کا اور بنی اسرائیل

مواہب علیہ میں ہے کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب

بناکر کوہ طور تشریف لے گئے تو سامری نے ان کی عدم موجودگی میں بچھڑا بناکر بنی اسرائیل سے پرستش شروع کرادی۔

سامری بنی اسرائیل کے ایک معزز گھرانے کا ایک فرد تھا۔ یہ شخص حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پہچانتا تھا جس وقت فرعون گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعاقب میں دریا کے کنارے پہنچا تو اس کا گھوڑا پانی کو دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ اتنے میں حضرت جبرائیل گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس کے سامنے آئے فرعون نے ان کو دیکھ کر اپنا گھوڑا پانی میں ڈال دیا۔ اس موقع پر سامری نے دیکھا تھا کہ حضرت جبرائیلؑ کے گھوڑے کا سم زمین پر جس جگہ پڑتا تھا وہاں سبزہ گھاس اگ آتی تھی۔ سامری نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے کی مٹی اٹھاکر رکھ لی تھی۔ جس وقت حضرت موسیٰؑ توریت لانے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو سامری نے حضرت ہارون سے عرض کیا میں نے قبطیوں سے سونے چاندی کے زیورات مستعار لئے تھے۔ مجھے ان میں تصرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت ہارون نے فرمایا کہ تم ان زیورات کو امانت کے طور پر اپنے پاس رکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں تو اس مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے گا۔ سامری نے حضرت ہارون کی اجازت سے وہ تمام زیورات ایک گڑھے میں ڈال کر آگ روشن کردی اور اس کے بعد اس مرکب کا ایک بت بچھڑے کی صورت شکل کا بناکر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے کی خاک اس کے منہ میں ڈال دی اس مٹی کی تاثیر سے وہ بچھڑا بولنے لگا۔ سامری نے اعلان کرادیا جو شخص موسیٰؑ کے خدا کی زیارت کرنا چاہے آجائے۔ لوگ جمع ہوگئے اور سامری کے کہنے کے موافق اس بچھڑے کی پوجا کرنے لگے۔

حضرت ہارون علیہ السلام نے ان لوگوں کو ہر چند گوسالہ پرستی سے روکا مگر یہ لوگ کب باز آنے والے تھے باز نہ آئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دھوکہ دینے کی کوشش

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ ایک دن ابلیس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگا کہ تمہیں مردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑھیوں کو بینا اور تندرست کر دینے کی قوت حاصل ہے خدائی کا دعویٰ کیوں نہیں کرتے؟ میرا لشکر آپ کی امداد کیلئے تیار ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ معجزات میرے اختیاری افعال نہیں خدا کی قدرت کے کرشمے ہیں جادو نہیں تو مجھے گمراہ کرنے آیا ہے۔ ابلیس نے کہا خیر اگر آپ نہیں پھنسے تو کیا ہے آپ کے سبب آپ کی امت کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردوں گا۔ ان لوگوں سے تمہیں خدا کا بیٹا اور تمہاری والدہ کو خدا کی جورو کہلاؤں گا۔ اور تمہیں صلیب پر کھچوادوں گا۔

ابلیس نے نصاریٰ کو کیوں کر گمراہ کیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دیئے جانے کا واقعہ زبان زد عوام ہے۔ ابلیس نے نصاریٰ کو کس طرح گمراہ کیا البصائر کے الفاظ میں سنیئے۔

واضل النصارىٰ بان عيسى خلق من غير اب فليعدوا منه آثارهم لتعهد من البشر مثل احياء الاموات من الامور الخارقة للعادات البشرية فينبغي ان يقال له ابن الله وانه ثالث ثلاثة فرد الله عليهم تارة ان هذه الامور قد صدرت عنه باذن الله وتارة ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون فلو كان عيسى الها لكونه مخلوقا من غير اب لكان آدم اولى ان يكون الها لانه قد خلق من دون اب وام۔ (البصائر)

ابلیس نے نصاریٰ کے دل یہ بات ڈالی کہ حضرت عیسیٰ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور ان سے بہت سے امور خرق عادات مثلاً مردوں کو زندہ کرنا چڑیوں کو پیدا کرنا وقوع میں آئے اس مافوق الفطرت قوت کے پیش نظر وہ واقعی اس لائق ہیں کہ ان کو خدا کا بیٹا یا تین خداؤں میں ایک خدا کہا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اس عقیدہ کی تردید کہیں تو اس طرح کی کہ کہا گیا کہ یہ معجزات ان کے ذاتی افعال نہ تھے بلکہ خدا کے حکم سے ظہور میں آئے تھے۔ اور کہیں اس طور پر تردید کی گئی کہ حضرت عیسیٰؑ بھی تو آدمؑ کی طرح مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ پس اگر بے باپ کے پیدا ہونا خدا ہونے کی دلیل ہے تو حضرت آدمؑ کی خدائی میں تو کوئی کلام نہیں ہونا چاہیئے آدمؑ تو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت عیسیٰؑ سے شیطان کی ملاقات

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ کی ملاقات شیطان سے ہوئی۔ حضرت نے فرمایا مجھے سچ سچ بتا تیری کمر کن کن باتوں سے ٹوٹتی ہے۔ ابلیس نے جواب دیا آپ نے مجھے خدا کی قسم دی ہے۔ اس لئے میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور گھر میں نفل نماز پڑھنے سے میری کمر ٹوٹتی ہے۔

مکحول ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز میں مشغول تھے۔ ابلیس نے آکر کہا آپ قضاء و قدر پر کیوں ایمان نہیں رکھتے۔ حضرتؑ نے جواب دیا کیوں نہیں۔ ابلیس نے کہا اگر یہ بات ہے تو آپ اس پہاڑ کی چوٹی سے زمین پر گر پڑیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ امتحان و آزمائش لینے کا کام اللہ تعالیٰ کا ہے بندوں کا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں ایک مقام پر شیطان کی ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے ہوئی۔ حضرت مسیح نے فرمایا۔

مردود ملعون یہ بتا تو میری امت کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ ابلیس نے جواب دیا کہ میں آپ کی امت کو آپ کی پوجا کرنے کی تعلیم دوں گا۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا۔ اچھا امت محمدیؐ کے ساتھ تیرا کیا سلوک ہوگا۔ تو اس نے جواب دیا۔ میں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ روپیہ پیسے کی محبت ان کے دل میں اس درجہ پیدا کر دوں گا کہ وہ مال و زر کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر ترجیح دینے لگیں گے۔

ابلیس اور حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تھا کہ مجھے چاند سورج اور گیارہ ستارے سجدے کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس خواب کی یہ تعبیر فرمائی کہ تمہارے ماں باپ اور گیارہ بھائی ایک زمانے میں تمہارے سامنے عاجزی سے پیشانی جھکائیں گے۔ حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا کہ اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے دشمن ہو کر درپے آزار ہو جائیں گے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اس خواب پر مطلع ہوئے تو مارے حسد کے قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔ چنانچہ سب سے بڑے سوتیلے بھائی نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ یوسف کو ہمارے ساتھ سیر و تفریح کے لئے بھیج دو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف میری دل بستگی کا سامان ہے ایسا نہ ہو کہ تم جنگل میں اس کی طرف سے غافل ہو جاؤ اور اس کو بھیڑیا اٹھا کر لے جائے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائی مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔

اس دوران میں ابلیس لعین نے ایک پیر مرد کا روپ بھر کر برادرانِ یوسفؑ سے کہا کہ کیا بات ہے کس فکر میں ہو۔ برادرانِ یوسفؑ نے اس کو امین سمجھ کر حال بیان کیا۔ ابلیس نے رائے دی کہ ایام بہار میں جب تمام درخت پھولوں سے لد جائیں تو اول یوسفؑ کو راضی کر کے اور اس کو اپنے ساتھ لیجا کر باپ سے اجازت حاصل کرنا۔ برادرانِ یوسفؑ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دے دی۔

برادرانِ یوسف سیر و تفریح کے بہانے سے حضرت یوسف علیہ السلام کو جنگل میں لے گئے۔ اور ان کو ایک کنوئیں میں دھکا دے کر اور ان کی قمیص کو بکری کے خون میں رنگ کے حضرت یعقوبؑ کو لا کر دکھلا دی کہ یوسف کو تو بھیڑیا کھا گیا۔ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام پر کیا گزری اس کی پوری تفصیل سورہ یوسف میں مذکور ہے۔

قارون یا شیطان الانس

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا اس قدر صاحبِ دولت اور مالدار تھا کہ اس کے خزانے کی کنجیاں ۱۲۰ اونٹوں پر صندوقوں میں بار ہوتی تھیں۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو اس نے بنی اسرائیل کے جہلاء کو جمع کر کے کہا کہ لو اب موسیٰ تمہارے مال پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے۔ موسیٰ زکوٰۃ کے بہانے تمہارا مال لیکر تمہیں فقیر اور تنگ دست بنانا چاہتا ہے۔ تم لوگ خاموش بیٹھے ہو جواب کیوں نہیں دیتے۔ بنی اسرائیل نے کہا تو ہمارا سردار ہے جیسا حکم ہو تعمیل کیلئے حاضر ہیں۔

قارون نے ایک بدکار عورت کو ایک طباق زر و جواہر کا دے کر اس بات پر تیار کیا کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام مجلس وعظ میں آئیں تو بنی اسرائیل کے سامنے زور زور سے یہ بات کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ہفتہ میں ایک بار وعظ کہا کرتے تھے۔ چنانچہ وعظ کے دن جب سب لوگ مجلس میں جمع ہوئے تو قارون نے بصد شان و شوکت سے مجلس میں آ کر حضرت موسیٰؑ کا مذاق اڑانا شروع کیا۔ وہ فاحشہ عورت بھی مجلس کے ایک گوشے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے چاہا کہ حضرت موسیٰؑ کے دامنِ عصمت کو تہمت سے آلودہ کرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کی زبان پھیر دی۔ اس عورت نے بآواز بلند کہا۔

اے بنی اسرائیل قارون حضرت موسیٰؑ کا دشمن ہے۔ کل مجھ کو اپنے گھر لے جا کر ایک طباق زر و جواہر کا دے کر کہا تھا کہ مجلس وعظ میں پہونچکر موسیٰ علیہ السلام پر زنا کی تہمت لگانا۔ کہنا کہ موسیٰؑ نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ موسیٰؑ خدا کے پیغمبر اور نبی برحق ہیں اور جو برائیاں میں نے کی ہیں ان سے توبہ کرتی ہوں۔ بنی اسرائیل نے یہ سن کر قارون کو ملامت کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام غصہ کے مارے منبر سے اتر آئے اور سجدہ میں سر رکھ کر خدائے عزوجل سے عرض کیا اگر میں تیرا رسول ہوں تو اس مردود پر غضب نازل کر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے قارون مال و اسباب سمیت زمین میں دھنس گیا۔

حضرت یحییٰؑ ابن زکریاؑ سے شیطان کی ملاقات

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک روز شیطان یحییٰ بن زکریا کے پاس نصیحت کرنے آیا اور کہا میں آپ کو نصیحت کرنے آیا ہوں۔ حضرت یحییٰ نے کہا جھوٹے کہیں کے جا بھاگ تو مجھے کیا نصیحت کرے گا۔ ہاں آدمیوں کی بابت کچھ بات بتلا۔ شیطان نے کہا۔

ایک قسم لوگوں کی وہ ہے جو ہمارے لئے بہت سخت ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو کسی فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں تو وہ فوراً ہی استغفار میں مصروف ہو جاتے ہیں ایسے آدمی ہمارے لئے وبالِ جان ہیں۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو آپ جیسے معصوم ہیں آپ جیسے بزرگوں پر ہمارا کوئی داؤ نہیں چل سکتا۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا آخر کبھی تیرا داؤ مجھ پر چلا ہے یا نہیں۔ تو ابلیس نے جواب دیا ہاں ایک روز رات کو آپ نے شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا تھا، یعنی نیند کے غرے میں رات کی نماز فوت ہوگئی

تھی ــــــــ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اسی روز سے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا اس پر شیطان نے کہا تھا کہ میں آج کے بعد کسی بنی آدم کو نصیحت نہ کرونگا۔

تیسری قسم شیطان نے یہ بیان کی کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کی ان کی دل سے کوئی فکر ہی نہیں۔ میں ان لوگوں کے ساتھ اس طرح کھیلتا ہوں جیسے بچے گیند کے ساتھ کھیلا کرتے ہیں۔

ابلیس اور زکریا علیہ السلام

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم جب حاملہ ہوئیں تو ان کے پاس سوائے زکریا علیہ السلام کے اور کوئی شخص نہ تھا۔ یہودیوں نے حضرت زکریا علیہ السلام پر زنا کی تہمت لگاکر قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے بھاگ جانے کا ارادہ کیا۔ راستے میں ایک شجر درخت میں سے آواز آئی یا نبی اللہ میرے اندر آجاؤ۔ درخت بیچ میں سے پھٹ گیا۔ حضرت زکریا اس میں بیٹھ گئے۔ اس کے بعد درخت کے دونوں حصے باہم مل گئے۔ شیطان نے آپکی چادر کا کونا پکڑ لیا تھا وہ درخت سے باہر رہ گیا تھا۔ بنی اسرائیل آپ کو تلاش کرتے کرتے اس درخت کے پاس آئے تو ابلیس نے انسانی صورت میں متشکل ہوکر کہا کہ میں نے زکریا سے بڑا جادوگر نہیں دیکھا وہ اپنے جادو کے زور سے درخت میں چھپ گیا۔ بنی اسرائیل کہنے لگے اس درخت کو آگ لگا دینی چاہیئے۔ ابلیس نے کہا نہیں۔ بلکہ آرے سے چیر ڈالو۔ جس وقت آرا سر مبارک پر پہنچا اور آہ کرنی چاہی۔ تو حکم ہوا اگر آہ کی تو تمہارا نام دفتر نبوت سے کاٹ دیا جائے گا۔ لاچار اسی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔

ابلیس اور حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم کو جس قدر نصیحت کرتے تھے وہ بت پرستی اور بدمستی سے باز نہ آتے تھے اور صالح علیہ السلام کو ان کے پیٹھ پیچھے برا کہا کرتے تھے۔

قوم ثمود نے اتفاق رائے سے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اگر اس پتھروں سے ایک قد آور اونٹنی جو دس مہینے کی گابھن ہو برآمد ہو اور اسی کے ڈیل ڈول کا بچہ بھی تو ہم یہ معجزہ دیکھکر ایمان لے آئینگے اور آپکے ہر حکم کی تعمیل کریں گے

حضرت صالح علیہ السلام نے مناجات میں خدا سے عرض کیا حکم ہوا تم بے خوف ہوکر ان سے ایمان لانے کا عہد و پیمان لے لو۔ حکم الٰہی سے اس پتھر میں سے آواز پیدا ہوکر اونٹنی نمودار ہوئی اور اس کے بعد ہی ایک بچہ اسی جسم و ضخامت کا پیدا ہوا۔

اس معجزہ کو دیکھ کر قوم کے چند رئیس مسلمان ہوگئے۔ دوسرے رئیس لوگ بھی ایمان کی طرف متوجہ ہوا۔ مگر ابلیس لعین نے قوم کے دماغ میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ یہ معجزہ نبوت کا نہیں ہے۔ بلکہ صالح علیہ السلام کی جادوگری کا نتیجہ ہے۔ ابلیس لعین کے شر سے یہ قوم انجام کار تباہ و خراب ہوگئی ــــــــ ●●

شیطان کے دوست اور دشمن

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو حکم دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ جو سوال کریں اس کا صحیح جواب دو چنانچہ شیطان ایک بڈھے کی شکل میں عصا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا کون؟ اس نے کہا میں ابلیس ہوں۔ آپ نے پوچھا کیوں آئے ہو۔؟ اس نے کہا حکم الٰہی سے آیا ہوں۔ آپ جو سوال کریں۔ میں اس کا جواب دوں ــــــــ آپ نے پوچھا میری امت میں کتنے لوگ تیرے دشمن ہیں۔؟ اس نے کہا پندرہ شخص۔

(۱) سب سے بڑے دشمن خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (۲) عادل امام (۳) مالدار متواضع (۴) سچا تاجر (۵) نمازی عالم خدا ترس (۶) ناصح (۷) رحم دل (۸) تائب توبہ پر قائم رہے (۹) حرام سے بچنے والا (۱۰) ہمیشہ پاک رہنے والا (۱۱) صدقہ دینے والا (۱۲) اچھے اخلاق والا (۱۳) لوگوں کو نفع پہنچانے والا (۱۴) قرآن کی تلاوت کرنے والا (۱۵) رات کو عبادت کرنے والا جس وقت لوگ سوتے ہوں۔

پھر آپ نے پوچھا دوست کون ہیں۔؟ اس نے کہا دس آدمی۔

(۱) ظالم بادشاہ (۲) مالدار متکبر (۳) خیانت کرنے والا تاجر (۴) شراب پینے والا (۵) عیب جوئی کرنے والا (۶) ریاکار (۷) یتیم کا مال کھانے والا (۸) نماز کاہلی اور سستی سے پڑھنے والا (۹) زکوٰۃ روک رکھنے والا (۱۰) امید کو طول دینے والا ــــــــ یہ سب میرے دوست ہیں۔

بقیہ ــــــــ شیطان

جہالت کے پردے دور ہوجاتے ہیں، زنگ دور ہوکر اللہ کی یاد سے سارے رنج کافور ہوجاتے ہیں۔

ذکر الٰہی پرہیزگاری اور حرام کو ترک کرنے کی کنجی ہے۔ پرہیزگاری آخرت کا دروازہ ہے جس طرح سرکش نفس دنیا کا دروازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

جو کچھ قرآن میں ہے اسے یاد کرو، شاید تم پرہیزگار بن سکو۔ پھر فرمایا اللہ کو یاد کرنے سے آدمی پرہیزگار بن جاتا ہے۔

شیطان کی تخلیق کا فلسفہ

شیطان کی تخلیق کا فلسفہ

شیطان تمام خرابیوں اور پریشانیوں کا سرچشمہ ہے جو ہی دنیوی و اخروی بربادی کی طرف لیجاتا ہے اور ہر وقت اور ہر جگہ اپنا جھنڈا لہراتا ہے وہ لوگوں کو کفر اور معصیت الٰہی کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کی تخلیق کے پس پشت کوئی حکمت پنہاں ہے، آخر وہ کون سی حکمت ہے؟

اس سوال کا جواب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "شفاء العلیل ص۳۲۲" میں دیا ہے آپ فرماتے ہیں:

" ابلیس اور اسکی فوج کو پیدا کرنے میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی تفصیل صرف اللہ کو معلوم ہے۔

(۱) شیطان اور اسکے چیلوں سے لڑنے میں عبودیت کے مراتب کی تکمیل

پہلی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ولیوں کو عبودیت کے ان مراتب کی معراج پر پہنچانا چاہتا ہے جو اللہ کے دشمن سے لڑنے، اللہ کی خاطر اس کی مخالفت کرنے۔ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غضب ناک کرنے اور اس کے مکر و فریب سے اللہ کی پناہ مانگنے پر ہی حاصل ہو سکتے ہیں، نیز اس پر وہ بہت سے دنیوی و اخروی مصالح مرتب ہوتے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اور جو چیز کسی پر موقوف ہو وہ اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

(۲) بندوں کا گناہوں سے ڈرنا

دوسری حکمت یہ ہے کہ جب فرشتوں اور مومنوں نے ابلیس کی حالتِ زار اور اس کا ملکوتیت کی بلندی سے شیطنت کی پستی کی طرف انحطاط دیکھ لیا تو ان کے دل میں گناہوں کا خوف اور زیادہ مضبوط اور گہرا ہو گیا، اس میں شک نہیں کہ جب فرشتوں نے اس کو دیکھا تو ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی اور عبودیت پیدا ہو گئی اور خضوع و خوف پیدا ہو گیا جیسا کہ دنیوی بادشاہ کے غلاموں کی حالت ہوتی ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بادشاہ نے ان میں سے کسی کو بری طرح ذلیل کیا ہے تو ان کا خوف و احتیاط اور بڑھ جاتا ہے۔

(۳) شیطان سامانِ عبرت

تیسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ان لوگوں کیلئے سامان عبرت بنایا ہے جو اس کے احکام کی مخالفت، اسکی اطاعت سے تکبر اور اس کی نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نے ابو البشر آدم علیہ السلام کی غلطی کو ان لوگوں کے لئے سامانِ عبرت بنایا جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب یا اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں پھر اس پر شرمندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان دونوں کے باپوں کو گناہ میں ڈال کر ان کی آزمائش کی، اس باپ کو ان لوگوں کے لئے عبرت بنایا جو اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں اور اس باپ کو ان لوگوں کیلئے نصیحت بنایا جو گناہ کے بعد خدا کے حضور میں توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی کتنی عظیم حکمتیں اور نشانیاں ہیں۔

(۴) شیطان بندوں کیلئے فتنہ و آزمائش

چوتھی حکمت یہ ہے کہ شیطان کسوٹی ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اپنی مخلوق کا امتحان لیا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کون اچھا ہے اور کون برا۔ اللہ نے نوع انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے مٹی نرم بھی ہے اور سخت بھی، اچھی بھی ہے بری بھی۔ کس کا خمیر کس مٹی سے بنا ہے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے جیسا کہ ترمذی کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اللہ نے آدم کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی۔ چنانچہ آدم کی اولاد بھی اسی پر پیدا ہوئی۔ ان میں اچھے بھی ہیں برے بھی، سخت بھی ہیں، نرم بھی۔ جو جس مادہ سے بنا ہوگا اس میں وہ مادہ ضرور رہے گا۔ اللہ کی حکمت کا تقاضا ہوا کہ وہ اس مادہ کو ظاہر کرے۔ اس کے اظہار کیلئے ایک سبب ناگزیر تھا، چنانچہ ابلیس کو کسوٹی بنایا گیا۔ جس کے ذریعہ اچھے برے میں تمیز ہو سکے۔ اللہ نے انبیاء و رسل کو بھی اس کام کیلئے کسوٹی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (آل عمران: ۱۷۹)

اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دیگا جسمیں تم لوگ اس وقت پائے جاتے ہو، وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا

اس نے رسولوں کو مختلف بندوں کی طرف مبعوث فرمایا انہیں اچھے بھی تھے اور برے بھی جو اچھا تھا وہ ان کے ساتھ مل گیا اور جو برا تھا وہ برے کے ساتھ ہو گیا۔ اللہ کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اسے دار الامتحان بنائی دنیا میں اچھے

اور برے تمام لوگوں کو ایک ساتھ رکھا جب وہ دار القرار یعنی آخرت میں منتقل ہوں گے تو اچھے اور برے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کردیا جائے گا، اس علیحدگی میں عظیم حکمت و قدرت مضمر ہے۔

(۵) متضاد چیزوں کی تخلیق کے ذریعہ کمال قدرت کا اظہار

پانچویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل اور فرشتے ابلیس اور شیاطین جیسی متضاد چیزوں کو پیدا کر کے اپنی کمال قدرت کا اظہار کرنا چاہتا ہے، یہ اس کی قدرت، مشیت اور قوت کی عظیم ترین نشانی ہے وہ آسمان و زمین، روشنی و تاریکی، جنت و جہنم، آب و آتش، سرد و گرم، اور طیب و خبیث جیسی متضاد چیزوں کا خالق ہے۔

(۶) ضد کا حسن ضد سے ظاہر ہوتا ہے

چھٹی حکمت یہ ہے کہ کسی چیز کے ضد کی تخلیق اس کے ضد کے حسن کا کمال ہے کیوں کہ ضد کا حسن اس کے ضد ہی سے ظاہر ہوتا ہے، اگر بدصورتی نہ ہوتی تو خوبصورتی کی اچھائی سمجھ میں نہ آتی اور غریبی نہ ہوتی تو امیری کی قدر نہ معلوم ہوتی۔

(۷) شیطان کے ذریعہ آزمائش تکمیل شکر کا طریقہ

ساتویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا مختلف طریقوں سے شکریہ ادا کیا جائے اس میں شک نہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس اور اسکی فوج کے پائے جانے اور اسکے ذریعہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کی وجہ سے اللہ کے بندوں نے اللہ کا اتنے مختلف طریقوں سے شکریہ ادا کیا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو وہ اتنے طریقوں سے اس کا شکر ادا نہ کرتے۔ آدم علیہ السلام کے اس شکر میں جب وہ جنت میں تھے اور ابھی وہاں سے نکالے نہیں گئے تھے اور اس شکر میں جب ان کو شیطان کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی کتنا عظیم فرق ہے۔

(۸) تخلیق ابلیس عبودیت کی گرم بازاری کا ذریعہ

آٹھویں حکمت یہ ہے کہ محبت انابت، توکل، صبر، رضا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبودیت ہے، اس عبودیت کی تکمیل جہاد، اللہ کے لئے ایثار و قربانی اور اس کی محبت کو ہر شخص کی محبت پر مقدم رکھنے سے ہوتی ہے۔ جہاد عبودیت کا اعلیٰ ترین مقام اور اللہ کی سب سے پسندیدہ بندگی ہے۔ شیطان اور اس کی فوج کی تخلیق میں اسی عبودیت اور اس کے ملحقات کی گرم بازاری مضمر تھی۔ جس کے فوائد، حکمتیں اور مصلحتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

(۹) شیطان کی تخلیق اللہ کی نشانیوں کے ظہور کا ذریعہ

نویں حکمت یہ ہے کہ جو اللہ کے رسولوں کی مخالفت کرے ان کو جھٹلائے اور ان سے دشمنی رکھے ایسے شخص کی تخلیق سے اللہ کی نشانیاں اور عجیب و غریب قدرتوں کا ظہور ہوا اور ایسی چیزیں وجود میں آئیں جن کا ہونا اللہ کو زیادہ پسند اور اس کے بندوں کیلئے زیادہ نفع بخش تھا۔ ان کے نہ ہونے سے جیسے طوفان، لاٹھی، ید بیضا، سمندر کا پھٹنا، ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالنا یہ اور اس طرح کی بے شمار نشانیوں کا ظہور، ان سب نشانیوں کے ظہور کیلئے اس کا ہونا ناگزیر تھا۔

(۱۰) اللہ کے اسماء کے متعلقات کا ظہور

دسویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جن میں خافضؔ (پست کرنے والا) رافعؔ (بلند کرنے والا) معزؔ (عزت دینے والا) مذلؔ (ذلیل کرنے والا) حکم (فیصلہ کرنے والا) عدل (انصاف کرنے والا) منتقم (بدلہ لینے والا) وغیرہ بھی ہیں۔ ان ناموں کا تقاضا ہے کہ ان کے کچھ متعلقات ہوں جو احسان، رزق اور رحمت وغیرہ معانی کی طرح ان کے معانی کے بھی مظہر ہوں لہٰذا ان متعلقات یعنی مظاہر کا وجود ضروری ہے۔

(۱۱) اللہ کی مکمل حکومت اور کھلے تصرف کے آثار کا ظہور

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل حکومت والا حاکم ہے اس کی مکمل حاکمیت میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ جس طرح چاہے تصرف کرے، کسی کو ثواب دے، کسی کو عذاب، کسی کو عزت دے، کسی کو ذلت، کسی کو اس کا منصفانہ حق دے کسی کو حق سے بھی زیادہ دے دے، چنانچہ جس طرح اس نے ایک قسم سے متعلق لوگوں کو پیدا کیا اسی طرح دوسری قسم سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی پیدا کرنا ضروری تھا۔

(۱۲) ابلیس کا وجود اللہ کی کمال حکمت ہے

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے۔ حکمت اسکی صفت ہے اسکی حکمت اس بات کو مستلزم ہے کہ ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر رکھی جائے جو اس کے سوا کسی کے شایان شان نہ ہو، چنانچہ اللہ کی حکمت اس بات کی مقتضی تھی کہ متضاد چیزیں پیدا کی جائیں اور ان میں سے ہر ایک کو اپنی اسی صفت اور خصوصیت کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے جو اس کے علاوہ کسی کو زیب نہ دیتی ہو اسی

سے حکمت اپنے درجۂ کمال کو پہونچ سکتی ہے لہٰذا نوع شیطانی کا وجود کمال حکمت بھی ہے اور کمال قدرت بھی۔

(۱۳) ابلیس کی تخلیق اللہ کے صبر اور بُردباری کے اظہار کا ذریعہ

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کے سامنے اپنی بردباری، صبر، نرمی وسعت رحمت، اور جود وسخاوت کا اظہار کرے چنانچہ اس کا تقاضا تھا کہ ایسی مخلوق پیدا کی جائے، جو اللہ کے ساتھ شرک کرے۔ اس کے احکام سے سرتابی کرے۔ اس کی مخالفت کرے۔ اور اس کو ناراض کرنے میں کوشاں رہے بلکہ اس کی ہمسری بھی کرنا چاہے اور ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالےٰ اس کو اچھی اچھی نعمتوں سے نوازے۔ اس کو خیر وعافیت بخشے۔ اس کے لئے مختلف قسم کے اسباب راحت فراہم کرے، اس کی دعائیں سُنے۔ اس کی مصیبت دور کرے، اور اس کے ساتھ بالکل اس کے برعکس کفر وشرک کے مقابلہ میں فضل وکرم کا معاملہ کرے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی کتنی حکمتیں اور تعریفیں ہیں۔

ابلیس کے تاقیامت زندہ رہنے کی حکمت

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے شفاء العلیل ص۳۲۲ میں اس کا بڑی وضاحت کے ساتھ جواب دیا ہے۔

بندوں کا امتحان

چنانچہ علامہ نے جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے شیطان کو کسوٹی اور آزمائش بنایا ہے جس سے اچھے برے اور دوست دشمن میں تمیز ہوجائے۔ اسی لئے اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس کو قیامت تک زندہ رکھا جائے تاکہ اسکی تخلیق کا جو مقصد ہے پورا ہوجائے۔ اگر اس کو مار دیا جاتا تو وہ مقصد فوت ہوجاتا جیساکہ حکمت کا تقاضا تھا کہ اللہ کے کافر دشمنوں کا وجود دنیا میں تاقیامت رہے اگر انہیں بالکل ختم کردیا جاتا تو وہ بہت سی حکمتیں بیکار ہوجاتیں جو ان کے زندہ رہنے میں مضمر ہیں۔ چنانچہ جس طرح خدا کی حکمت کے تقاضہ کے مطابق ابو البشر آدم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا اسی طرح ان کے بعد ان کی اولاد کا بھی امتحان ہوگا جو شیطان کی مخالفت اور اس سے دشمنی کرے گا۔ وہ سعادت سے ہمکنار ہوگا اور جو اس کی موافقت اور اس سے دوستی کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

سابقہ نیک اعمال کے بدلہ میں لمبی عمر

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ چونکہ پہلے سے اللہ کے علم وحکمت میں یہ بات تھی کہ شیطان کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اور چونکہ وہ اطاعت وعبادت کرچکا ہے تو اللہ نے اس کو اس کی عبادت واطاعت کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا۔ اس طرح کہ اس کو قیامت تک زندگی بخشدی کیوں کہ اللہ کسی کو اس کے عمل کی نیکی سے محروم نہیں کرتا ہے۔ جہاں تک بندۂ مومن کا تعلق ہے تو اللہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا لیکن کافر کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مل جائے گا۔ آخرت میں اس کے لئے کچھ نہ ہوگا جیساکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

گناہوں میں اضافہ کیلئے لمبی عمر

شیطان کا قیامت تک زندہ رہنا اس کے حق میں عزت وکرامت نہیں کیونکہ اگر وہ پہلے ہی مرجاتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا اس کے عذاب میں بھی کمی ہوتی اور شر میں بھی۔ لیکن چونکہ معصیت پر اصرار کرنے۔ جس ذات کے فیصلے کو تسلیم کرنا چاہئے اس سے لڑنے، اس کی حکمت پر اعتراض کرنے اور اس کے بندوں کو اس کی بندگی سے روکنے کی وجہ سے شیطان کا جرم سنگین ترین ہوچکا ہے اس لئے اس کو اس سنگین جرم کی سزا بھی سنگین ہی ملے گی۔ چنانچہ اللہ نے اس کو دنیا میں زندہ رکھا اور خوب مہلت دی تاکہ اس کے جرم کے ساتھ اس کے ذریعہ گناہوں میں اضافہ ہوجائے اور ایسی سزا کا مستحق ہوجائے جو اس کے علاوہ کسی کو نہ دی جاسکتی ہو۔ چنانچہ وہ جس طرح شر اور کفر میں فرزندوں کا سردار تھا اسی طرح سزا میں بھی ان کا سردار بنجائے گا۔ چونکہ ہر برائی کی جڑ اسی سے نکلتی ہے اسلئے جہنم میں بھی اس کو اسی طرح سزا دی جائیگی یعنی جہنمیوں کو جو عذاب ہوا کرے گا اس کی ابتدا شیطان سے ہوگی پھر وہ اس کے پیروکاروں تک پہنچے گا۔ یہ اللہ کا انصاف اور عظیم حکمت ہے۔

اسکو لمبی عمر دی گئی تاکہ مجرموں پر مسلّط ہوجائے

شیطان کو تاقیامت زندہ رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے رب سے مخاصمہ کرتے ہوئے کہا تھا:

قَالَ اَرَءَیْتَکَ هٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا (الاسراء: ۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اکی پوری نسل کی بیخ کنی کرڈالوں گا۔ بس تھوڑے ہی لوگ بچ سکیں گے۔

اللہ تعالےٰ کو معلوم تھا کہ آدمؑ کی ذریت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس کے گھر میں رہنے کے قابل نہ ہوں گے ان کی وہی حیثیت ہوگی جو کوڑے کرکٹ کی ہوتی ہے اس لئے اللہ نے ان کے لئے شیطان کو زندہ رکھا۔ اور بزبان تقدیر فرمایا کہ یہ ہیں تیرے دوست اور فرمانبردار، تو

ان کے انتظار میں بیٹھ جب ان میں سے کوئی تیرے پاس سے گذرے تو پکڑ لے اگر وہ میرا مطیع ہوگا تو میں اس کو تیرے قبضہ میں نہیں دوں گا کیوں کہ میں مطیع اور فرمانبردار بندوں کا نگہبان ہوں۔ اور تو مجرموں کا سرپرست ہے جو میری دوستی اور خوشنودی سے بے نیاز ہیں۔ اللہ نے فرمایا؛

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ. (النحل: ۹۹-۱۰۰)

اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔

رہا انبیاء اور رسولوں کو موت آنا تو یہ اس وجہ سے نہیں ہوا کہ وہ اللہ کے نزدیک حقیر تھے بلکہ اس لئے ہوا تاکہ وہ اللہ کی باعزت جگہ میں پہونچ جائیں اور دنیا کی مصیبتوں نیز اپنوں اور غیروں کی تکلیفوں سے چھٹکارا حاصل کرلیں اور تاکہ اللہ انکے بعد دوسرے رسولوں کو پیدا کرے ان کی موت ان کے اور ان کی امت دونوں کے لئے ٹھیک ہے۔ ان کیلئے اس لئے کہ انہیں دنیا سے نجات مل گئی اور انتہائی لذت و سرور کیساتھ رفیق اعلےٰ سے جاملے، اور امت کیلئے اسلئے کہ ان کی امت صرف ان کی زندگی میں اطاعت کی پابند نہ تھی بلکہ ان کی زندگی کی طرح موت کے بعد بھی اطاعت کی پابندی تھی۔ نیز انبیاء کے پیروکار اپنے انبیاء کی نہیں بلکہ ان کے حکم سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اللہ کی ذات ہمیشہ زندہ ہے اسکو کبھی موت نہیں۔ انبیاء کی موت میں ان کے اور ان کی امت کے لئے کتنی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں؟ اسی کے ساتھ تمام انبیاء بشر تھے اور اللہ نے بشر کو دنیا میں ہمیشہ رہنے والی مخلوق بنا کر نہیں پیدا کیا بلکہ ان کو زمین میں خلیفہ یعنی جانشین بنایا کہ ایک کے بعد دوسرا اس کا قائم مقام بنے۔ اگر تمام انسانوں کو ہمیشہ زندہ رکھتا تو ان کو خلیفہ بنانے میں جو حکمت و مصلحت تھی فوت ہوجاتی اور ان کے لئے زمین کا دامن تنگ ہوجاتا۔ موت ہر مؤمن کا نقطۂ کمال ہے۔ اگر موت نہ ہوتی تو دنیا کی زندگی میں کوئی لطف نہ ہوتا اور لوگوں کو دنیا میں کوئی خوشی نہ ہوتی، زندگی کی طرح موت بھی حکمت ہے۔

بنی آدم کو ہلاک کرنے میں شیطان کہاں تک کامیاب ہوا؟

جب شیطان نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ نے اس کو اپنی جنت و رحمت سے بے دخل کرکے اس پر غضب ولعنت بھیجی تو اس نے اللہ کے سامنے اپنے آپ سے یہ عہد کرلیا کہ وہ ہمیں گمراہ کرکے رہے گا اور ہم سے اپنی عبادت کرائے گا۔

لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ. (النساء ۱۱۸-۱۱۹)

(وہ اس شیطان کی عبادت کرتے ہیں) جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے اور جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لیکر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزؤں میں الجھاؤں گا۔

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا (الاسراء ۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اسکی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے

تو شیطان بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے کے قصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

تاریخ انسانیت پر نظر دوڑانے والا یہ دیکھ کر دنگ رہ جائے گا کہ کتنے لوگ گمراہ ہیں اور انہوں نے کس طرح رسولوں اور آسمانی کتابوں کو جھٹلا دیا اور اللہ کا انکار کردیا اور اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک ٹھہرایا۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ

(یوسف: ۱۰۳)

مگر خواہ تم کتنا ہی چاہو، ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

اسی لئے ان پر اللہ کا غیظ و غضب نازل ہوا۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ. (المومنون ۴۴)

پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا اس نے اسے جھٹلایا اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنا کر چھوڑا، پھٹکار ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔

عصر حاضر میں ہم جہاں کہیں دیکھیں ہر جگہ شیطان کے ماننے والوں کا شور سنائی دے گا وہ شیطان کا جھنڈا اٹھائے اس کے افکار و

نظریات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں، شیطان اپنے مقصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوا اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اللہ تعالے قیامت کے دن آدم علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ وہ اپنی ذریت میں سے جہنمی جماعت کو الگ کریں، جب آدم علیہ السلام اس جماعت کی تعداد کے متعلق پوچھیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ ننانوے جہنم میں ایک جنت میں۔ ایک روایت میں ہے کہ ۹۹ سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں۔

اسی سے شیطان کا اس ذریت کے بارے میں اپنا خیال صحیح ثابت ہوا۔ انہوں نے تو اپنے باپ کے ساتھ جو اس سے عبرت پکڑی اور نہ اپنے اسلاف پر جو گذری اس سے سبق حاصل کیا اور یہ ملعون انہیں تباہی کی طرف لے جاتا رہا بلکہ بسا اوقات وہ خود جہنم کی طرف دوڑ میں شیطان سے آگے نکل گئے۔

کتنی بری بات ہے کہ ایک دشمن کا خیال اپنے دشمن کے بارے میں صحیح ثابت ہو:

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ (سبا ۲۰)

ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا۔

انسان کیلئے یہ خراب بات ہے کہ اس کے بارے میں شیطان کا خیال صحیح ثابت ہو یعنی وہ اس دشمن کی اطاعت کرے اور اپنے رب کا نافرمان ہو جائے۔ معاملہ اس حد تک پہونچ گیا ہے جس کا بیان یا تصور ممکن نہیں۔ چنانچہ عراق اور دوسرے علاقوں میں ایسی بھی جماعت ہے جو اپنے آپ کو "شیطان کے بندے" کہتی ہے بعض مصنفین کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شیطان کی قسم کھاتے ہیں کتنا تعجب خیز ہے ان کا یہ رویہ!

ہلاک ہونے والوں کی اکثریت سے دھوکہ نہ کھایا جائے

عقلمند انسان کو ہلاک ہونے والوں کی اکثریت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے کیوں کہ اللہ کی میزان میں اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں، اعتبار صرف حق کا ہے خواہ حق پرستوں کی تعداد اقلیت میں کیوں نہ ہو۔ آپ بھی حق پرستوں میں شامل ہو جائیے جو اللہ تعالے کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول مانتے اور جانتے ہیں، جو شیطان اور اس کے پیروکاروں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ اور ان سے ہر طرح سے برسر پیکار ہیں۔ دل سے برا مان کر، زبان سے بول کر، ہاتھ سے لڑ کر حق پر عمل کر کے اور سب سے پہلے اللہ کے دربار میں سر بسجود ہو کر اور اس کے دین پر عامل بن کر۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ فَإِن زَلَلْتُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (البقرۃ: ۲۰۸، ۲۰۹)

اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آچکی ہیں۔ اگر ان کو پا لینے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں میں شامل کرے جو پورے طور پر دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

شیطان کی ڈائری کے چند اوراق

۱۵ جنوری ۱۹۹۴ء

آج میں نے ایک مولانا کو جو عام طور پر ہما سے ڈرتے ہیں اور تقوے کی زندگی بسر کرتے ہیں گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ میں نے ان کی زبان سے ایک ایسا فقرہ خارج کرادیا جو انسان کو گمراہی کے دروازے تک پہنچا دیتا ہے۔

مولانا صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک بچے نے ایک کتے کو پتھر پھینک کر مارا۔ وہ پتھر کتے کے لگا تو کتا گھبرا کر نالی میں گرا۔ نالی سڑے ہوئے پانی سے بھری ہوئی تھی۔ کتا اس میں گرا تو گندے پانی کی چھینٹیں مولانا کے کپڑوں پر پڑیں۔ مولانا نے لڑکے پر غصہ کرتے ہوئے کہا۔ تم لوگ نہ نمازیوں کا خیال کرتے ہو۔ نہ بے نمازیوں کا۔ معلوم نہیں کے

لڑکا بد تمیز تھا اس نے کہا۔ مولانا نماز پڑھ کر اترا رہے ہو۔

مولانا بولے۔ کمبخت خود تو نماز پڑھتے نہیں ہو اور ہمارا مذاق اُڑاتے ہو۔ تمہیں تمام زندگی نماز پڑھنے کی توفیق نہیں ہوگی ــــ مولانا کو غصہ دلا کر میں نے یہ فقرہ ان کی زبان سے خارج کرادیا۔

آج کی تاریخ کا یہ دوسرا اہم کارنامہ ہے ــــ کیونکہ کسی کو ایسی بات کہنا شریعت کی رُو سے گناہ ہے۔

۱۷ فروری ۱۹۹۴ء

ایک اچھے خاصے صاحب عقیدہ مسلمان نے اپنے بچے کے انتقال پر کہا۔ اگر میں اپنے لڑکے کو کسی حکیم کو دکھا دیتا تو یہ بچ جاتا۔

ظاہر ہے کہ موت اور زندگی اللہ کے اختیار میں ہے اور نتائج علاج معالجے کے بعد جو بھی سامنے آتے ہیں۔ وہ منجانب اللہ ہی ہوتے ہیں۔ پھر اس طرح کے جملے ذہنی شرک ہونے کی علامت ہے ــــ لیکن میں نے اپنی مدد اور صلاحیتوں سے کام لے کر ایک صاحب عقیدہ مسلمان کی زبان سے ایسا جملہ نکلوادیا جس سے شرک کی رُو گاتی ہے۔

۲۵ مارچ ۱۹۹۵ء

ایک بچہ اسکول جارہا تھا۔ میں بچے کو اس کے ساتھ ہولیا۔ اور میں نے اسے کھیل کود میں مشغول کردیا۔ وہ اسکول میں دیر سے پہنچا۔ ماسٹر نے اس کی پٹائی کچھ زیادہ ہی کردی۔ اس کی ناک سے خون بہنے لگا۔ اسکول میں دوسرے بچوں نے ماسٹر کے خلاف ایک ہنگامہ برپا کردیا۔ بچے کے رشتے دار اسکول پر چڑھ گئے۔ ادھر ماسٹر کے رشتے داروں نے بھی مورچہ سنبھال لیا۔ کافی گالیاں، لاٹھیاں چلیں۔ مارا ماری میں بچے کے باپ نے اپنے بچے کا نام اسکول سے کٹوا دیا۔ اس طرح میں نے ایک کام سے کئی کام نکالے۔ یہ ہیں میری صلاحیتیں۔ اور اسی طرح میں صرف انگلی لگا کر فتنے کھڑے کر دیتا ہوں۔

۲۷ مئی ۱۹۹۵ء

ایک عمر رسیدہ بزرگ جو متقی اور پرہیزگار تھے اور تعویذ گنڈوں کا کام کیا کرتے تھے۔ میں نے انہیں ایک فتنے میں مبتلا کردیا۔

ہوا یہ کہ ایک جوان اور خوبصورت عورت ان سے تعویذ لینے آئی۔ وہ بزرگ اسوقت بالکل تنہا تھے۔ عورت تنہائی میں ان کے پاس بیٹھ گئی۔ میں نے موقع غنیمت سمجھ کر اپنی صلاحیتوں سے کام لیا۔ اور عورت کے دل میں وسوسہ ڈالا حسب معمول مجھے کامیابی ملی۔ عورت نے ایک انگڑائی لی۔ اچانک بزرگ کی نظر اس عورت پر پڑی۔ عورت اور بھی زیادہ خوبصورت لگنے لگی۔ بزرگ نے عورت سے کہا۔ تم اکیلی پھرتی ہو۔ عورت بولی آپ پر میں بھروسہ کرتی ہوں۔ ہر جگہ میں اس طرح نہیں جاتی۔ بزرگ نے کہا۔ میں بھی تو انسان ہوں۔ اور انسان خطاؤں کا پتلا ہوتا ہے۔ عورت بولی۔ خیر کچھ بھی ہو آپ تو آپ ہی ہیں۔ آپ کیلئے تو میں اپنی جان بھی قربان کرسکتی ہوں۔ عورت کی اس پُر فریب گفتگو سے اُن بزرگ کے دل میں گناہ نے کروٹ لی لیکن اسی وقت کوئی آگیا۔ اور اس طرح اللہ نے اپنے بندے کو گناہوں کے دریا میں غرق ہونے سے

تو بیچارے گراں کے دل کی روحانیت بدنیتی کی وجہ سے یکسر پامال ہو گئی۔ اور بس اتنا ہی میرا مقصد بھی تھا۔

۶؍جنوری ۱۹۹۶ء

آج شب برات تھی اس رات اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کو عمومیت کے ساتھ معاف کردیتا ہے اور رزق کے فیصلے اسی رات ہوتے ہیں۔ میں نے حسب معمول اللہ کے بے شمار بندوں کو آتش بازی میں مشغول رکھا۔ اس طرح کثیر لوگ خرافات میں مبتلا رہے۔ اور جو لوگ مذہب تو از تھے اور حق کی طبیعتیں دین پسند تھیں ان میں میں نے مختلف بدعات میں مبتلا کر کے رحمتِ خداوندی سے محروم کردیا۔ اس طرح آج کی رات بھی میری عام دنوں کی طرح کامیاب گزری۔

۱۰؍جنوری ۱۹۹۶ء

ایک مفتی صاحب سے غلط فتویٰ دلوا کر میں نے دارالافتاء کی تقدیس کو نقصان پہنچایا۔ اس سے مجھے تین فائدے ہوئے۔ نمبر ایک عوام میں مفتیوں کے خلاف بدظنی پھیلی جس سے مفتیوں کا وقار اللہ کی بارگاہ میں مجروح ہوا۔ نمبر تین غلط فتوے کی وجہ سے مسلم سماج میں بگاڑ پیدا ہونے کی صورتیں پیدا ہوئیں۔

۱۴؍جنوری ۱۹۹۶ء

ایک صاحب خیر انسان کے دل میں اس وقت جب وہ ایک بیوہ کی مدد کرتا تھا "بدنیتی" پیدا کردی۔ اور اس طرح اس کے اجر کو ضائع کرادیا۔

۱۵؍جنوری ۱۹۹۶ء

ایک صاحب جو چندے کا کام کرتے تھے ان کے دل میں بے ایمانی پیدا کر کے میں نے دو فائدے حاصل کئے داڑھی والوں کا اعتماد مجروح کیا۔ اور جو رقم حقداروں تک پہنچتی تھی اسے حقداروں تک پہنچنے نہیں دیا۔ میں جانتا ہوں کہ زکوٰۃ کی رقم جب حقداروں تک نہیں پہنچتی تو کیا کیا قیامتیں برپا ہوتی ہیں۔ اور میں ایسی قیامتوں ہی سے خوشی محسوس کرتا ہوں۔

علامہ ابن جوزیؒ

شیطان کی چالوں سے بچنے کی تاکید

وہ فتنے اُٹھاتا ہے لیکن اہلِ ایمان اس کے فتنوں سے محفوظ رہتے ہیں

ابلیس کی مکاری، چالوں اور فتنوں سے بچنے کی تاکید کا بیان

انسان میں خواہش نفسانی و شہوات مرکب ہیں جن کی وجہ سے وہ ایسی چیزیں تلاش کرلاتا ہے جن کو اپنے جی میں آرام و نفع پہنچانیوالی جانتا ہے اور انسان میں غضب رغصہ بھی رکھا گیا ہے جس سے وہ ایذا دینے والی چیزیں دفع کرتا ہے اور اس کو عقل بھی عطا ہوئی ہے جو اس کے طفیل غضب کے واسطے گویا ادب دینے والی معلم ہے کہ اس کو سکھاتی رہتی ہے کہ جو چیزیں حاصل کرے یا جن کو دفع کرے سب اعتدال کے ساتھ ہوں ـــــ اور شیطان اس کا دشمن پیدا کیا گیا ہے جو گمراہ کو اُبھارتا رہتا ہے کہ حاصل کرنے اور دفع کرنے میں حد سے بڑھ جائے۔ علمائے ربانیہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ عاقل پر لازم ہے کہ ایسے دشمن سے ہر وقت بچا رہے جس کی عداوت انسان کے ساتھ از آدم علیہ السلام سے صاف ظاہر ہوچکی ہے جس نے اپنے آپ کو تمام عمر اسی واسطے وقف کردیا ہے کہ ہر حال میں اولاد آدمؑ کی بربادی میں اپنی پوری کوشش صرف کرے گا اور اللہ عزوجل نے انسان کو اگر یہ قوت نہیں دی کہ شیاطین کو دیکھیں تو اس کے عوض میں آگہی دیدی اور اس دشمن سے بچے رہنے کی تاکید فرمائی۔

بقولہ تعالیٰ ـــ لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔

یعنی اے اہل ایمان تم لوگ شیطان کے قدموں کے نشان پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تم کو بُری باتوں اور بدکرداریوں ہی کی تاکید کرتا رہتا ہے۔ اور نیز اس امر کی کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہو جس کا علم تم کو نہیں ہے۔

وبقولہ تعالیٰ ـــــ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔

یعنی شیطان تم کو محتاج ہوجانے سے ڈراتا ہے اور قبیح بدکاریوں کی تاکید کرتا رہتا ہے۔

فائدہ: یہ مجرب اکثروں دیکھا ہے کہ راہِ خیر میں خرچ کرتے وقت یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ بال بچوں کا ساتھ ہے اور پھر یہی شخص بال بچوں کے فضولیوں میں، فحش و قبائح میں اسراف کے ساتھ خرچ کرتا ہے۔ یہ بالکل شیطان کی اتباع ہے۔

وبقولہ تعالیٰ ـــــ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا۔

یعنی شیطان یہ چاہتا ہے کہ انسان کو دور کی گمراہی میں بھٹکا دے۔

وبقولہ تعالیٰ ـــــ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الآیۃ یعنی شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب و قماربازی سے تم لوگوں میں باہمی عداوت اور بغض ڈال دے۔ اور تم کو یادِ الٰہی و نماز سے روک رکھے اب تو تم ان کاموں سے باز رہوگے ـــــ وبقولہ تعالیٰ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ یعنی شیطان کھلا ہوا گمراہ کرنیوالا دشمن ہے۔ وبقولہ تعالیٰ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا۔ الآیۃ یعنی شیطان بیشک تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسکو دشمن بنائے رکھو۔ وہ اپنے گروہ کو اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ بھی جہنم میں رہنے والے ہوجاویں۔

وبقولہ تعالیٰ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ۔ یعنی شیطان تم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکے میں نہ ڈالے (اس سے بچے رہو) اور قرآن مجید میں اس قسم کی آیات بکثرت وارد ہیں۔

فصل: جان لینا چاہیئے کہ یہ ابلیس جس کا یہی کام ہے کہ اپنے ہم جنس مخلوقات کو تلبیس و شبہ میں ڈالتا ہے۔ سب سے پہلے وہ خود شبہ میں پڑا ہے اور آخر الٰہی سے مشتبہ ہوکر صریح حکم سجدے سے جو بالکل صحیح تھا منہ موڑ کر قیاس دوڑانے لگا۔ اور خلقت کے عناصر میں فضیلت دینے لگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو آگاہ فرمایا۔ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ یعنی ابلیس نے کہا۔ تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو تو نے گوندی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ پھر اس نافرمانی کے بعد مالک حکیم عزوجل کی جناب میں اعتراض لایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ۔ الآیۃ۔ یعنی مجھے آگاہ کردے کہ آخر تو نے اس کو کیوں مجھ پر فضیلت دی؟ ـــــ اس اعتراض کی تہہ میں اس کی یہ جہالت ہے کہ تو نے جو اس کو مجھ پر فضیلت دی تو یہ کچھ حکمت نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد تکبر کرنے لگا کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ یعنی میں اس سے بہتر ہوں۔ پھر سجدہ بجالانے سے باز رہا اس سے کچھ نہ ہوا۔ سوائے اس کے شیطان نے خود اپنے نفس کو دائمی لعنت و عذاب کے خوار کیا۔ حالانکہ اپنے نزدیک وہ اپنے نفس کی بزرگی کرنا چاہتا تھا۔ پھر جب شیطان کسی انسان پر کوئی بات رچا دے تو انسان کو سخت پرہیز کے ساتھ شیطان دشمن سے ڈرنا چاہیئے۔ اور جب وہ بُری بات کہے تو اس کو جواب دے کہ اے شیطان

جو کچھ تو مجھ سے کہتا ہے۔ اس میں میری خیرخواہی بس یہی ہے کہ جو کچھ میری خواہش ہے وہ مجھے حاصل ہو جائے۔ لیکن جس نے اپنی ذات کی خیرخواہی نہ کی وہ دوسرے کی بھی خیرخواہی کیوں کر کرے گا۔ اس کے علاوہ میں خالص دشمن کی خیرخواہی پر کیوں کر بھروسہ کروں۔ لہٰذا تو اپنی راہ لے کیوں کہ میرے نزدیک تیری بات کارگر ہونے والی نہیں ہے اب شیطان کو کوئی حیلہ باقی نہ رہے گا۔ سوائے اس کے کہ وہ انسان کے نفس آمارہ سے مدد لے۔ کیوں کہ وہ آدمی کے جی کو اس کی دلپسند چیز پر اُبھارے گا تو اس وقت عقل کو بلانا چاہیے تاکہ وہ ثابت قدم ہو کر گناہ کے انجام کار میں فکر کرے۔ امید ہے کہ توفیق اپنا مددی لشکر بھیج دے کہ اس کی مردانہ ہمت سے لشکر شیطانی و نفسانی بھاگ کھڑے ہوں گے۔

عیاض بن حمارؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم کو وہ باتیں بتا دوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آج ہی بتائی ہیں۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال میں نے اپنے بندے کو بخش دیا وہ اس کو حلال ہے۔ اور میں نے اپنے تمام بندوں کو ایک سچے دین پر پیدا کیا۔ پھر شیاطین اُن کے پاس آئے اور ان کو اُن کے دین سے پھیر دیا اور اُن کو حکم دیا کہ میرے ساتھ ان چیزوں کو شریک کریں جن کے بارے میں میں نے کوئی بُرہان نہیں نازل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کو عرب سے لیکر عجم تک دیکھا تو سوائے چند بقایائے اہلِ کتاب کے سب پر غصہ فرمایا۔

عیاض بن حمارؓ سے ایک دوسرے سلسلۂ سند سے روایت ہے، کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں فرمایا کہ میرے پروردگار عزّوجل نے مجھ کو ارشاد فرمایا کہ تم کو وہ باتیں تعلیم کروں جو تم نہیں جانتے اور مجھ کو آج ہی اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمائی (پھر وہی حدیث بیان فرمائی جو منقول ہو چکی ہے)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس لعین اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے۔ پھر اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے۔ اُن لشکروں میں سے شیطان کے نزدیک زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو بڑے سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔ پھر اُن میں سے ایک آتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں نے ایسا کیا اور ویسا کیا۔ شیطان جواب دیتا ہے کہ تو نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُن میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص اور اس کے اہل میں تفرقہ ڈال دیا۔ یہ سنکر شیطان اس کو اپنے قریب بٹھاتا ہے۔ یا یہ فرمایا کہ بغل میں لے لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں بے شک تو اچھا ہے اور تو نے بڑا کام کیا۔

جابرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس بات سے نا امید ہو گیا ہے کہ نمازی لوگ اس کی پرستش کریں۔ لیکن ان کے درمیان لڑائی جھگڑا ڈالنے میں اُن پر قابو پائے گا۔

یہ اخیر کی دونوں حدیثیں فقط مسلم نے روایت کی ہیں اور اُن کی روایت میں اس طرح ہے کہ شیطان کو اس سے نا امیدی ہو گئی کہ جزیرہ عرب میں نمازی لوگ اس کی عبادت کریں۔

انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اپنی سونڈ کو فرزند آدمؑ کے دل پر رکھے ہوئے ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو سونڈ پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اور اگر خدا کو بھول جاتا ہے تو اس کے دل کو نگل جاتا ہے۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ شیطان کا گزر ایک جماعت پر ہوا جو ذکر الٰہی میں مشغول تھی۔ اس نے اُن کو فتنہ میں ڈالنا چاہا۔ مگر تفرقہ پردازی نہ کر سکا۔ پھر ایک اور لوگوں میں آیا۔ جو دنیا کی باتیں کر رہے تھے۔ اُن کو بہکایا۔ یہاں تک کہ کشت و خون ہونے لگا۔ خدا کا ذکر کرنے والے لوگ اُن میں بیچ بچاؤ کرنے کے لئے اٹھے۔ اس طور پر ان میں تفرقہ پڑ گیا۔

قتادہؒ سے روایت ہے کہ ابلیس کے پاس ایک شیطان ہے۔ جس کو قبقب کہتے ہیں۔ اس کے منہ پر چالیس برس سے لگام چڑھا رکھی ہے۔ (یعنی اس سے کوئی کام نہیں لیا تاکہ تکڑا رہے) جب لڑکا اس رستے میں آتا ہے تو اس شیطان سے کہتا ہے کہ اس لڑکے کو پکڑ لے۔ اسی کیلئے میں نے تیرے منہ پر لگام چڑھائی تھی۔ اس پر غلبہ کر اور اس کو فتنہ میں ڈال۔

ثابت بنانیؒ کہتے ہیں کہ ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ ابلیس حضرت یحییٰؑ پر ظاہر ہوا انہوں نے دیکھا کہ اس پر ہر قسم کے (فلکن) ہیں۔ پوچھا کہ اے ابلیس یہ شکن کیسے ہیں۔ جو تجھ پر نظر آتے ہیں۔ کہنے لگا کہ یہ دنیا کی شہوتیں ہیں۔ جن میں میں فرزند آدمؑ کو مبتلا کرتا ہوں۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کہ کیا اُن میں میرے واسطے بھی کچھ ہے۔؟ بولا کہ جب آپ شکم سیر ہوتے ہیں تو نماز کا پڑھنا آپ پر گراں کر دیتا ہوں۔ اور ذکر الٰہی آپ پر بار ہو جاتا ہے۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کہ اس کے سوائے اور بھی کچھ ہے؟ کہا بخدا اور کچھ نہیں۔ حضرت یحییٰؑ نے کہا۔ خدا کی قسم اب میں کبھی ہرگز پیٹ بھر کھانا نہ کھاؤں گا۔ ابلیس بولا۔ خدا کی قسم میں اب کبھی کسی مسلمان کی خیرخواہی نہیں کروں گا۔

حارث بن قیس سے روایت ہے کہ جب نماز پڑھنے کی حالت میں تیرے پاس شیطان آوے اور کہے کہ تو ریا کر رہا ہے، تو نماز کو خوب طویل کر دے۔

ابن عامر نے عبید بن رفاعہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سند پہنچا کر روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک راہب تھا۔ اس کے زمانے میں شیطان نے آکر ایک لڑکی کا گلا دبا دیا۔ اور اس لڑکی کے گھر والوں کے دل میں ڈال دیا کہ اس کی دوا راہب کے پاس ہے۔ وہ لوگ لڑکی کو لیکر راہب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اس کو اپنے پاس رکھو۔ الغرض وہ لڑکی راہب کے پاس رہنے لگی۔ پھر اُس کے پاس شیطان آیا۔ اور کہا کہ اب تو رسوا ہو جائے گا۔ لڑکی کے گھر والے آکر تجھ کو مار ڈالیں گے تو اس لڑکی کو مار ڈال۔ جب وہ لوگ تیرے پاس آئیں تو کہدینا کہ مر گئی۔ راہب نے اس کو قتل کیا۔ اور دفنا دیا۔ اس کے بعد شیطان لڑکی کے گھر والوں کے پاس آیا۔ اور ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ راہب نے اس کو پیٹ رکھوایا اور فضیحت کے خوف سے اُسے قتل کر ڈالا۔ لڑکی کے گھر والے آئے اور پوچھا۔ راہب نے کہا لڑکی مر گئی۔ لوگوں نے راہب کو پکڑا۔ شیطان راہب کے پاس آیا اور کہا کہ دیکھ میں نے ہی اس لڑکی کا

ڈلوایا تھا اور میں نے ہی اس کے گھر والوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی تھی۔ اور میں نے ہی تجھ کو اس بلا میں پھنسایا ہے۔ اب میرا کہنا مان تو نجات ہوگی۔ مجھ کو دو سجدے کرلے۔ راہب نے شیطان کو دو بار سجدہ کیا۔

اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کَمَثَلِ الشَّیْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ الآیۃ۔ یعنی شیطان کی مثال ہے کہ آدمی سے کہتا ہے کافر ہوجا۔ پھر جب کافر ہوگیا تو کہتا ہے میں تجھ سے الگ ہوں۔ میں اللہ رب العٰلمین سے ڈرتا ہوں ہم کو اس حدیث کی روایت ایک اور طرز پر بھی پہنچی ہے۔

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا کہ اس کے زمانہ میں کوئی عابد اسکے مقابل نہ تھا۔ اس کے وقت میں تین بھائی تھے۔ اُن کی ایک بہن تھی جو باکرہ تھی۔ اس کے سوائے وہ اور بہن نہ رکھتے تھے۔ اتفاقاً ان تینوں بھائیوں کو کہیں لڑائی پر جانا پڑا۔ ان کو کوئی ایسا شخص نظر نہ آیا جس کے پاس اپنی بہن کو چھوڑ جائیں اور اس پر بھروسہ کریں۔ لہٰذا سب نے اس رائے پر اتفاق کیا کہ اس کو عابد کے سپرد کرجائیں۔ وہ عابد ان کے خیال کے موافق تمام بنی اسرائیل میں ثقہ و پرہیزگار تھا۔ اس کے پاس آئے اور اپنی بہن کو حوالہ کرنے کی درخواست کی کہ جب تک ہم لڑائی سے واپس آئیں۔ ہماری بہن آپ کے سایۂ عاطفت میں رہے۔ عابد نے انکار کیا اور اُن سے اور اُن کی بہن سے خدا کی پناہ مانگی۔ انہوں نے نہ مانا حتیٰ کہ راہب نے منظور کرلیا۔ اور کہا کہ اپنی بہن کو میرے عبادت خانہ کے سامنے کسی گھر میں چھوڑ جاؤ۔ انھوں نے ایک مکان میں اُس کو لا اُتارا اور چلے گئے۔ وہ لڑکی عابد کے قریب ایک مدت تک رہتی رہی۔ عابد اس کے لئے کھانا لے کر چلتا تھا اور اپنے عبادت خانہ کے دروازے پر رکھ کر کواڑ بند کرلیتا تھا اور اندر واپس چلا جاتا تھا اور لڑکی کو آواز دیتا تھا۔ وہ اپنے گھر سے آکر کھانا لے جاتی تھی۔ راوی نے کہا کہ پھر شیطان نے عابد کو ٹہلایا اور اس کو خیر کی ترغیب دیتا رہا اور لڑکی کا دن میں عبادت خانہ تک آنا اس پر گراں ظاہر کرتا رہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لڑکی دن میں کھانا لینے کیلئے گھر سے نکلے اور کوئی شخص اس کو دیکھ کر اس کی عصمت میں رخنہ انداز ہو۔ بہتر یہ ہے کہ اس کا کھانا لے کر اس کے دروازے پر رکھ آیا کرے۔ اس میں اجر عظیم ملے گا۔ غرض کہ عابد کھانا لے کر اُس کے گھر جانے لگا۔ بعد ایک مدت کے پھر شیطان اس کے پاس آیا اور اس کو خیر کی ترغیب دی۔ اور اس بات پر اُبھارا کہ اگر تو اس لڑکی سے بات چیت کیا کرے تو تیرے کلام سے یہ مانوس ہو۔ کیوں کہ اس کو سخت وحشت ہوتی ہے۔ شیطان نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا حتیٰ کہ راہب اس سے بات چیت کرنے لگا۔ اپنے عبادت خانہ سے اُتر کر اس کے پاس آنے لگا۔ پھر شیطان اس کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ تو عبادت خانہ کے نزدیک رہا اور وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا اور دونوں باہم باتیں کرو۔ تاکہ اس کو اُنس ہو۔ آخرکار شیطان نے اس کو صومعے سے اُتار کر دروازے پر لا بٹھایا۔ لڑکی بھی گھر کے دروازے سے برآمد ہوتی۔ عابد باتیں کرنے لگا۔ ایک زمانے تک یہ حال رہا۔

پھر شیطان نے عابد کو کار خیر کی رغبت دی۔ اور کہا بہتر ہے کہ تو خود لڑکی کے گھر کے قریب جاکر بیٹھے اور ہمکلامی کرے۔ اس میں زیادہ دلداری ہے۔ عابد نے ایسا ہی کیا۔ شیطان نے پھر تحصیل ثواب کی رغبت دی اور کہا کہ اگر لڑکی کے دروازے سے قریب ہوجائے تو بہتر ہے۔ تاکہ اس کو دروازے تک آنے کی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ عابد نے یہی کیا کہ اپنے صومعے سے لڑکی کے دروازے پر آکر بیٹھتا تھا اور باتیں کرتا تھا۔ ایک عرصے تک یہ کیفیت رہی۔ شیطان نے پھر عابد کو اُبھارا کہ اگر تو گھر کے اندر جاکر باتیں کیا کرے تو بہتر ہے۔ تاکہ لڑکی باہر نہ آوے اور کوئی اس کا چہرہ نہ دیکھ پائے۔ غرض عابد نے یہ شیوہ اختیار کیا کہ لڑکی کے گھر کے اندر جاکر دن بھر اس سے باتیں کیا کرتا اور رات کو اپنے صومعے میں چلا آتا۔ اس کے بعد پھر شیطان اُس کے پاس آیا اور لڑکی کی خوبصورتی اس پر ظاہر کرتا رہا۔ یہاں تک کہ عابد نے لڑکی کے زانو پر ہاتھ مارا اور اس کے رخسار کا بوسہ لیا۔ پھر روز بروز شیطان لڑکی کو اس کی نظروں میں آرائش دیتا رہا اور اس کے دل پر غلبہ کرتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ اس سے ملوث ہوگیا اور لڑکی نے حاملہ ہوکر ایک لڑکا جنا۔ پھر شیطان عابد کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اب یہ بتاؤ کہ اگر اس لڑکی کے بھائی آگئے اور اس بچے کو دیکھا تو تم کیا کروگے میں ڈرتا ہوں کہ تم ذلیل ہوجاؤ یا وہ تمہیں رُسوا کریں۔ تم اس بچے کو لو اور زمین میں گاڑ دو۔ یہ لڑکی ضرور اس معاملے کو اپنے بھائیوں سے چھپائے گی۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ نہ جان لیں کہ تم نے اس کے ساتھ کیا حرکت کی۔ عابد نے ایسا ہی کیا۔ پھر شیطان نے اس سے کہا کہ کیا تم یقین کرتے ہو کہ یہ لڑکی تمہاری ناشائستہ حرکت کو اپنے بھائیوں سے پوشیدہ رکھے گی۔ ہرگز نہیں۔ تم اس کو بھی پکڑو اور ذبح کرکے بچے کے ساتھ دفن کردو۔ غرض عابد نے لڑکی کو بھی ذبح کیا اور بچے سمیت گڑھے میں ڈال کر اس پر ایک بڑا بھاری پتھر رکھ دیا اور زمین کو برابر کرکے اپنے عبادت خانہ میں جاکر عبادت کرنے لگا۔ ایک مدت گزرنے کے بعد عورت کے بھائی لڑائی سے واپس آئے اور عابد کے پاس جاکر اپنی بہن کا حال پوچھا۔ عابد نے ان کو اُس کے مرنے کی خبر دی اور افسوس ظاہر کرکے رونے لگا اور کہا کہ وہ بڑی نیک بی بی تھی۔ دیکھو یہ اس کی قبر ہے۔ بھائی قبر پر آئے اور اس کیلئے دعائے خیر کی اور روئے اور چند روز اس کی قبر پر رہ کر اپنے لوگوں میں آئے۔ راوی نے کہا۔ جب رات ہوئی اور وہ اپنے بستروں پر سوئے۔ شیطان اُن کو خواب میں ایک مسافر آدمی کی صورت بن کر نظر آیا۔ پہلے بڑے بھائی کے پاس گیا اور اس کی بہن کا حال پوچھا۔ اس نے عابد کا اس کے مرنے کی خبر دینا اور اس پر افسوس کرنا اور مقام قبر دکھانا بیان کیا۔ شیطان نے کہا سب جھوٹ ہے۔ تم نے کیوں کر اپنی بہن کا معاملہ سچ مان لیا۔ عابد نے تمہاری بہن سے فعل بد کیا۔ وہ حاملہ ہوکر ایک بچہ جنی۔ عابد نے تمہارے ڈر کے مارے اس بچے کو اس کی ماں سمیت ذبح کیا اور ایک گڑھا کھود کر دونوں کو ڈال دیا جس گھر میں وہ تھی اس کے اندر داخل ہونے میں وہ گڑھا داہنی جانب پڑتا ہے۔ تم چلو اور اُس گھر میں جاؤ تم کو وہاں دونوں ماں بیٹے ایک جگہ ملیں گے۔ جیسا کہ میں تم

سے بیان کرتا ہوں۔ پھر شیطان منجھلے بھائی کے خواب میں آیا۔ اس سے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر چھوٹے کے پاس گیا اس سے بھی یہی گفتگو کی۔ جب صبح ہوئی تو سب لوگ بیدار ہوئے اور یہ تینوں اپنے اپنے خواب سے تعجب میں تھے۔ ہر ایک آپس میں ایک دوسرے سے بیان کرنے لگا کہ میں نے رات عجیب خواب دیکھا۔ سب نے باہم جو کچھ دیکھا تھا۔ بیان کیا۔ بڑے بھائی نے کہا یہ خواب فقط خیال ہے اور کچھ نہیں یہ ذکر چھوڑ دو اور اپنا کام کرو۔ چھوٹا کہنے لگا کہ میں تو جب تک اس مقام کو دیکھ نہ لوں گا باز نہ آؤں گا تینوں بھائی چلے جس گھر میں ان کی بہن رہتی تھی آئے۔ دروازہ کھولا۔ اور جو جگہ انکو خواب میں بتائی گئی تھی تلاش کی اور جیسا ان سے کہا گیا تھا اپنی بہن اور اس کے بچے کو ایک گڑھے میں ذبح کیا ہوا پایا۔ انہوں نے عابد سے کل کیفیت دریافت کی۔ عابد نے شیطان کے قول کی اپنے فعل کے بارے میں تصدیق کی۔ انہوں نے اپنے بادشاہ سے جا کر نالش کی۔ عابد صومعے سے نکالا گیا۔ اور اس کو دار پر کھینچنے کے لئے لے چلے۔ جب کہ اس کو دار پر کھڑا کیا گیا۔ شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ تم نے مجھے پہچانا؟ میں ہی تمہارا وہ ساتھی ہوں جس نے تم کو عورت کے فتنے میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ تم نے اس کو حاملہ کر دیا اور ذبح کر ڈالا اب اگر تم میرا کہنا مانو اور جس خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اس کی نافرمانی کرو تو میں تم کو اس بلا سے نجات دوں۔ راوی نے کہا کہ عابد خدا تعالیٰ سے کافر ہو گیا۔ پھر جب عابد نے کفر باللہ کیا۔ شیطان اس کو اس کے ساتھیوں کے قبضے میں چھوڑ کر چلا گیا۔ انہوں نے اس کو دار پر کھینچا۔ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ الآیۃ یعنی شیطان کی مثال ہے کہ انسان سے کہتا ہے کفر کر۔ جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا۔ میں تجھ سے الگ ہوں۔ میں اللہ رب العلمین سے خوف کرتا ہوں۔ اس شیطان اور اس کافر دونوں کا انجام یہی ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے۔

وہب بن منبہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں ایک راہب اپنے صومعے میں خلوت گزین تھا۔ ابلیس نے اس کا ارادہ کیا تو کچھ قابو نہ چلا اور اس کے پاس ہر ڈھب سے آیا۔ لیکن کسی طرح اس پر قابو نہیں چلا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس حضرت عیسیٰؑ کی شبیہ بن کر آیا۔ راہب نے کہا کہ اگر تو عیسیٰ ہے تو مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں۔ کیا تو نے ہم کو عبادت کرنے کا حکم نہیں کیا۔ اور قیامت کا وعدہ نہیں کیا۔ چل اور اپنا کام کر مجھے تجھ سے کچھ کام نہیں۔ ابلیس لعین چلا گیا اور اُسے چھوڑ دیا۔

سالم بن عبداللہؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو اس میں ایک انجان بڈھے کو دیکھا۔ حضرت نوحؑ نے اس سے کہا تو یہاں کیوں آیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تمہارے یاروں کے دلوں پر قابو کرنے آیا ہوں۔ تاکہ اُن کے دل میرے ساتھ ہوں اور جسم تمہارے ساتھ۔ حضرت نوحؑ نے کہا کہ اے خدا کے دشمن چل جا۔ ابلیس بولا کہ پانچ چیزیں ہیں۔ جن سے میں لوگوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ ان میں سے تین تمہیں بتاؤں گا اور دو تم سے نہ کہوں گا حضرت نوحؑ کو وحی ہوئی کہ اس سے کہو تین کی مجھے حاجت نہیں وہ دو بیان کر۔ ابلیس نے کہا انہیں دو سے میں آدمیوں کو ہلاک کرتا ہوں اور ان کو کوئی جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔

ایک حسد کہ اسی کی وجہ سے میں ملعون ہوا اور شیطان مردود کہلایا۔

دوسری حرص کہ آدمؑ کیلئے تمام جنت مباح کر دی گئی۔ میں نے حرص کی بدولت اُن سے اپنا کام نکال لیا۔

راوی نے کہا کہ ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور کہنے لگا اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنی رسالت کیلئے برگزیدہ فرمایا ہے اور تم سے ہمکلام ہوا ہے میں بھی خدا کی مخلوق میں شامل ہوں اور مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا اب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میرے پروردگار عزّ وجل کے پاس میری سفارش کیجئے کہ میری توبہ قبول کر لے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ حکم ہوا کہ اے موسیٰ تمہاری حاجت بر لائے۔ پھر حضرت موسیٰؑ شیطان سے ملے اور کہا کہ مجھے ارشاد ہوا ہے کہ تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے تو تیری توبہ قبول ہو۔ شیطان نے انکار کیا اور غصے میں آکر کہنے لگا کہ جب میں نے آدمؑ کو ان کی زندگی میں سجدہ نہ کیا تو اب مرنے پر کیا سجدہ کروں گا۔ پھر شیطان نے کہا۔ اے موسیٰ تم نے جو اپنے پروردگار کے پاس میری سفارش کی ہے۔ اس لئے تمہارا مجھ پر ایک حق ہے۔ تم مجھ کو تین حالتوں میں یاد کیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کو ان تین وقتوں میں ہلاک کر دوں۔

ایک تو غصے کے وقت مجھ کو یاد کرو۔ کیوں کہ میرا وسوسہ تمہارے دل میں ہے اور میری آنکھ تمہاری آنکھ میں ہے۔ اور میں تمہارے رگ و پوست میں خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہوں۔

دوسرے جہاد و غزا کی حالت میں میرا خیال کیا کرو۔ کیوں کہ میں فرزند آدمؑ کے پاس اس وقت جاتا ہوں جب وہ کفار سے مقابلہ کرتا ہے اور اس کو اس کے بچے بی بی گھر والے یاد دلاتا ہوں۔ یہاں تک کہ جہاد سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

تیسرے غیر محرم عورت کے پاس بیٹھنے سے بچتے رہو۔ کیوں کہ میں تمہارے پاس اس کا قاصد ہوں اور اس کے پاس تمہارا پیامبر ہوں۔

سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ شیطان اس بات سے ناامید نہیں ہوا کہ اس کو عورتوں کے ذریعہ ہلاک کر دے۔

فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں۔ ہم کو اپنے بعض مشائخ سے یہ حدیث پہنچی کہ ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے تھے۔ شیطان سے فرشتے نے کہا۔ وائے ہو تجھ پر اس حالت میں کہ حضرت موسیٰؑ اپنے پروردگار سے باتیں کر رہے ہیں تو اُن سے کیا خواہش رکھتا ہے۔ جواب دیا کہ میں اُن سے وہی خواہش رکھتا ہوں جو اس کے باپ آدمؑ سے بہشت میں چاہا تھا۔

عبدالرحمٰن بن زیادؒ سے روایت ہے کہ ایک وقت حضرت موسیٰؑ کسی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں ابلیس اُن کے پاس آیا۔ اور اس کے سر پر کلاہ ٹوپی تھی جس میں طرح طرح کے رنگ تھے جب حضرت موسیٰؑ سے قریب ہوا تو ٹوپی اتار ڈالی اور سامنے

نکلا پھر آکر سلام علیک کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تو کون ہے۔ بولا میں ابلیس ہوں۔ موسیٰؑ بولے خدا تجھے زندہ نہ رکھے۔ تو کیوں آیا۔ کہنے لگا۔ میں آپ کو سلام کرنے کیلئے آیا تھا کیوں کہ آپ کا مرتبہ اور آپ کی منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جو میں نے تیرے سر پر دیکھی تھی۔ کہا کہ اس سے اولاد آدم کے دلوں کو تھام لیتا ہوں۔ پوچھا کہ بھلا یہ تو بتا کہ وہ کونسا کام ہے۔ جس کے مرتکب ہونے سے تو انسان پر غالب آجاتا ہے۔ جواب دیا کہ جب آدمی اپنی ذات کو بہتر سمجھتا ہے اور اپنے عمل کو بہت کچھ خیال کرتا ہے اور اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے۔ اے موسیٰؑ میں تم کو تین باتوں سے ڈراتا ہوں۔

ایک تو غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھنا کیوں کہ جب کوئی شخص غیر محرم کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے۔ تو اس کے ساتھ میں بذاتِ خود ہوتا ہوں۔ میرے ساتھی نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ اس عورت کے ساتھ اس کو فتنے میں ڈال دیتا ہوں۔

دوسرے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کرو۔ اس کو پورا کیا کرو۔ کیوں کہ جب کوئی اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہے تو اس کا ہمراہی اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر میں خود ہوتا ہوں یہاں تک کہ اس شخص اور وفاء عہد کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔

تیسرے جو صدقہ نکالا کرو اسے جاری کر دیا کرو۔ کیوں کہ جب کوئی صدقہ نکالتا ہے اور اُسے جاری نہیں کرتا تو میں اس صدقہ اور اس کے پورا کرنے کے بیچ میں حائل ہو جاتا ہوں اور یہ کام بذاتِ خود کرتا ہوں۔ اپنے ساتھ والوں سے نہیں لیتا۔ یہ کہہ کر شیطان چل دیا۔ اور تین بار کہا۔ ہائے افسوس۔ موسیٰؑ نے وہ باتیں جان لیں جن سے بنی آدم کو ڈرائے گا۔

حسن بن صالحؒ کہتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ شیطان عورت سے کہتا ہے تو میرا آدھا لشکر ہے اور تو میرے لئے ایسا تیر ہے کہ جس کو مارتا ہوں نشانہ خطا نہیں کرتا اور تو میری بھید کی جگہ ہے اور تو میری حاجت بر لانے میں قاصد کا کام دیتی ہے۔

عقیل بن معقلؒ نے کہا۔ میں نے وہب بن منبہ سے سنا کہ ایک راہب پر شیطان ظاہر ہوا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ اولادِ آدم کی کونسی ایسی خصلت ہے جو اُن کے بارے میں تیری بہت معاون ہوتی ہے۔ شیطان نے جواب دیا کہ تیزی، غضب، جب انسان تند مزاج ہوتا ہے تو ہم شیاطین اس کو اس طرح اُلٹتے پلٹتے ہیں جیسے لڑکے گیند کو لڑھکاتے پھرتے ہیں۔

ثابتؒ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابلیس لعین نے اپنے شیاطین کو اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس بھیجنا شروع کیا وہ سب کے سب نامراد لوٹے اور اپنی کارروائی کے دفتر اسی طرح سادہ لے گئے کچھ اُن میں نہیں لکھا تھا۔ شیطان نے اُن سے کہا تم کو کیا ہو گیا۔ اس قوم پر کچھ حملہ نہ کر سکے۔ انہوں نے جواب دیا ہم نے ایسے لوگ آج تک نہیں دیکھے۔ ابلیس نے کہا خیر اس وقت ان کو جانے دو اور در گزر کرو۔ عنقریب دنیاوی فتوحات ان کو حاصل ہوں گی۔ اس وقت تم ان سے خاطر خواہ اپنا مطلب نکال لوگے۔

ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ جب صبح ہوتی ہے ابلیس اپنے لشکروں کو منتشر کر دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ جو تم میں سے کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اس کو تاج پہناؤں گا۔ راوی نے کہا کہ ایک ان میں سے آکر بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں مسلمان سے اس کی بی بی کو طلاق ہی دلوا کر چھوڑا۔ ابلیس کہتا ہے عجب نہیں کہ دوسری شادی کر لے۔ ایک اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں مسلمان سے اس کے ماں باپ کی نافرمانی ہی کرا کر چھوڑی۔ شیطان کہتا ہے عجب نہیں کہ وہ پھر ان کی خدمت کرے گا۔ ایک اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں کو شراب پلا کر چھوڑی۔ شیطان کہتا ہے تو نے بڑا کام کیا۔ ایک اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں مسلمان کو زنا کرا کے چھوڑا۔ شیطان کہتا ہے تو نے بھی بڑا کام کیا۔ ایک اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے قتل ہی کرا کر چھوڑا۔ شیطان کہتا ہے تو نے بہت ہی بڑا کام کیا۔

حسنؒ کہتے ہیں کہ ایک درخت تھا جس کی لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ اس درخت کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں اس درخت کو ضرور کاٹ ڈالوں گا۔ یہ کہہ کر خدا کے خوف سے اس نے درخت کے کاٹنے کا قصد کیا۔ اتنے میں شیطان ایک انسان کی صورت اختیار کر کے اس کے سامنے آیا۔ اور کہا کہ تیرا کیا ارادہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں۔ جس کو لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہیں۔ شیطان نے کہا کہ جب تم اس درخت کی پرستش نہیں کرتے تو دوسروں کی عبادت کرنے سے تمہارا کیا نقصان ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کو ضرور کاٹوں گا۔ شیطان نے کہا کیا تم ایسی چیز چاہتے ہو جو تمہارے لئے بہتر ہو؟ اس درخت کو مت کاٹو۔ تم کو ہر روز علی الصباح دو دینار تکئے کے نیچے ملا کریں گے۔ اس نے کہا کہ تمہاری بات کا ضامن کون ہے۔؟ شیطان بولا میں خود ذمہ دار ہوں۔ وہ شخص واپس لوٹ آیا۔ اگلے روز صبح کو دو دینار اپنے سرہانے پائے۔ پھر جو دوسرے دن صبح کو اُٹھا تو اسے کچھ نہ ملا غصہ میں آکر درخت کو کاٹنے کیلئے اُٹھا شیطان اس کے پاس آدمی کی صورت میں آیا تو کہا تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا۔ اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں۔ جس کی خدا کو چھوڑ کر عبادت کی جاتی ہے۔ شیطان نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا کے خوف سے اس کو نہیں کاٹتا۔ وہ شخص درخت کو کاٹنے لگا۔ شیطان نے اسکو زمین پر دے مارا۔ اور اس کا گلا گھونٹ دیا قریب تھا کہ اس کا دم نکل جاوے۔ پھر اس سے کہا تو مجھے جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ مجھ کو شیطان کہتے ہیں۔ پہلی بار تو خدا کے واسطے غصہ میں بھرا ہوا آیا تھا۔ تو میں تجھ پر قابو نہ پا سکا۔ اس لئے تجھ کو فریب دیا کہ دو دینار ملا کریں گے۔ تو نے اس کو چھوڑ دیا۔ اب جب کہ تو دیناروں کے لئے غصہ کر کے آیا تو میں تجھ پر غالب ہوا۔

زید بن مجاہد نے کہا کہ ابلیس کی اولاد میں سے پانچ ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کو ایک کام پر جس کا اس نے حکم کیا ہے۔ مقرر کر رکھا ہے۔ اور ان کے نام یہ ہیں۔ ثبر، اعور، مسبوط، مسوط، داسم، زکنبور۔ ثبر کے اختیار میں تو مصیبتوں کا کاروبار ہے جن میں لوگ ہائے واویلا کرتے ہیں۔ اور گریبان پھاڑتے ہیں اور منہ پر طمانچہ مارتے ہیں۔

اور آیا جاہلیت کے سے نوحے بیان کرتے ہیں۔ اور اعور زنا کا حاکم ہے۔ لوگوں کو زنا کا مرتکب کرتا ہے اور اُسے اچھا کر کے دکھاتا ہے۔ اور مسبوط (مسوط) اس کذب و دروغ پر مامور ہے۔ جسے لوگ کان لگا کر سنیں۔ ایک انسان سے ملتا ہے جھوٹی خبر اس کو دیتا ہے وہ شخص لوگوں کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے ایک انسان کو دیکھا جس کی صورت پہچانتا ہوں۔ مگر نام نہیں جانتا۔ مجھ سے ایسا ایسا کہتا تھا۔ اور داسم کا کام یہ ہے کہ آدمی کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھر والوں کے عیب اس کو دکھاتا ہے اور اس کو اُن پر غضبناک کرتا ہے۔ اور زلنبور بازار کا مختار ہے۔ بازار میں آکر اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔

مخلد بن حسینؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو کسی شے کی طرف نہیں بلاتا مگر یہ کہ شیطان اس میں دخل دے کر دو میں سے ایک کام کر گزرتا ہے یا تو وہ اُس شے میں افراط کرتے ہیں یا اس سے کوتاہی کرتے ہیں۔

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ شیطان سب سے نیچے والی زمین میں جکڑا ہوا ہے پھر جب وہ جنبش کرتا ہے تو زمین پر سب شر و فساد جو کہ دو یا زیادہ شخصوں میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ اس کی حرکت سے ہوتا ہے۔

مصنفؒ نے کہا میں کہتا ہوں کہ شیطان کے مکر اور فتنے بہت ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب میں اپنے اپنے موقع پر بیان ہوں گے۔ اور چونکہ شیطان کے فتنے بکثرت ہیں۔ اور دلوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اس لئے انسان کو اس کے مکائد سے بچنا مشکل ہے کیوں کہ جو شخص آدمی کو اس کی مرغوب الطبع چیز پر اُبھارتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے کشتی کیلئے دریا کا بہاؤ ہوتا ہے، دیکھو کس تیزی سے کشتی رواں ہوتی ہے اور جب کہ ہاروت و ماروت میں خواہش نفسانی کا مادہ پیدا کر دیا گیا تو وہ ضبط نہ کر سکے۔ لہٰذا جب فرشتے کسی مسلمان کو ایمان پر مرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اس کے سلامت بچنے سے تعجب کرتے ہیں۔

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ جب بندۂ مومن کی روح آسمان پر لیجاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں سبحان اللہ۔ اس بندے کو خدا نے شیطان سے نجات دی۔ تعجب ہے کہ یہ بیچارہ کیوں کر بچ گیا۔

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہے

ابن قسیط کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ مجھ کو رشک ہوا۔ پھر آپؐ میرے پاس آئے تو مجھ کو سوچ میں پایا۔ فرمایا۔ اے عائشہؓ تجھ کو کیا ہوا۔ کیا تجھے رشک ہوا۔؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا مجھ ایسی عورت کو آپ ایسے کے بارے میں کیوں کر رشک نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ کیا تجھ پر تیرا شیطان غالب آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ شیطان ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے عرض کیا اور کیا ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اور آپ کے ساتھ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے۔ مگر میرے پروردگار عزوجل نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

مصنفؒ نے کہا یہ حدیث فقط مسلم میں ہے اور دوسرے لفظوں میں یوں آئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا اس لئے میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں۔

ابو سلیمان خطابی نے کہا عامہ رواۃ لفظ فَاَسْلَمُ کو بصیغہ ماضی غائب کہتے ہیں یعنی وہ شیطان مسلمان ہو گیا۔ مگر سفیان بن عیینہ فَاَسْلَمُ کو بصیغہ مضارع متکلم کہتے ہیں یعنی میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں۔

سفیان کا قول ہے کہ شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔ مصنفؒ نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ ابن عیینہ کا قول حسن ہے اور اس سے ریاضت اور محنت کشی کا اثر ظاہر ہوتا ہے کیوں کہ شیطان اس کے مخالف ہے۔ لیکن بظاہر عبداللہ ابن مسعودؓ کی حدیث ابن عیینہ کے قول کو رد کرتی ہے۔

چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی فرد بشر نہیں۔ مگر اس کے ساتھ ایک ہمراہی جن اور ایک ہمراہی فرشتہ موکل ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ۔ اور آپ کے ساتھ یا رسول اللہؐ فرمایا میرے ساتھ بھی۔ مگر اللہ عزوجل نے اس پر مجھے غالب کر دیا اس لئے مجھ کو حق بات کے سوا نہیں بتاتا۔

سالمؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا قرین موکل ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ؟ فرمایا میرے ساتھ بھی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا۔ لہٰذا وہ اسلام لے آیا تو اب مجھے نیک کام کے سوا نہیں بتاتا۔ مصنفؒ نے کہا کہ یہ حدیث فقط مسلم میں ہے اور سالم راوی حدیث ابو الجعد کے بیٹے ہیں۔ اور ابو الجعد کا نام رافع ہے۔ حدیث کے ظاہر الفاظ سے شیطان کا اسلام لانا پایا جاتا ہے۔ اور احتمال دوسرے قول کا بھی ہے۔

شیطان آدمی میں خون کی طرح دوڑتا ہے

حضرت ام المومنین صفیہ بنت حیی نے کہا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے۔ میں رات کو آپ کی زیارت کیلئے گئی اور آپؐ سے باتیں کر کے واپس آنے لگی۔ آپؐ میرے ساتھ مجھ کو گھر پہنچانے کیلئے ہولئے۔ حضرت صفیہؓ کا مکان اُسامہ بن زید کے احاطے میں تھا۔ اتنے میں دو انصار کے آدمی نمودار ہوئے۔ انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیزی کے ساتھ آگے بڑھے۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا۔ ٹھیرو ٹھیرو، میرے ساتھ صفیہ ہے۔ وہ عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ صلعم یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں تمہارے دلوں میں "خیال فاسد" یا فرمایا "کوئی بات نہ ڈال دے۔ یہ حدیث صحیحین میں ہے۔

ابو سلیمان خطابی نے کہا کہ اس حدیث میں فقہی بات یہ ہے کہ انسان کو ہر

ایسے امر کرنے سے بچنا مستحب ہے جس سے بدگمانیاں پیدا ہوں اور دلوں میں خطرے گذریں۔ اور چاہئے کہ عیب سے اپنی برأت ظاہر کرکے لوگوں کے طعن سے بچنے کی کوشش کرے اسی بنا پر امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا خوف ہوا کہیں ان دونوں انصاریوں کے دل میں کوئی خیال ناقص نہ آوے جس کی وجہ سے کافر نہ ہوجائیں۔ اور یہ آپ کا فرمانا اُن کی بہتری کیلئے تھا۔ کچھ اپنے نفع کے واسطے نہیں

شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان

مصنف کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ایک تو تلاوتِ قرآن مجید کے وقت شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ یعنی جب تم قرآن شریف پڑھا کرو تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگو۔ دوسرے جادو کئے جانے کے وقت چنانچہ ارشاد فرمایا۔ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ یعنی جب کہ ان دو وقتوں میں شیطان کے شر سے بچنے کا حکم فرمایا۔ تو دوسرے موقعوں کا تو کیا ذکر ہے۔

ابوالتیاح کہتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن بن خنبش سے کہا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے۔ وہ بولے ہاں۔ میں نے کہا بھلا یہ تو بتاؤ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شیاطین نے مکر کیا تھا تو آپ نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ شیاطین جنگل کی نالیوں سے اور پہاڑوں کی گھاٹیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑے تھے۔ اور اُن میں سے ایک شیطان اپنے ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے ہوئے تھا چاہتا تھا کہ آپ کے چہرہ مبارک کو جلا دے اتنے میں آپ کے پاس حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہئے۔ فرمایا کیا کہوں۔ کہا یہ دعا پڑھئے۔ اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن۔

راوی نے بیان کیا کہ اس دعا کے پڑھنے سے شیاطین کی آگ بجھ گئی۔ اور خدا نے ان کو شکست دی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے خدا نے۔ پھر پوچھتا ہے کہ خدا کو کس نے بنایا۔ پس جب تم میں کسی کے دل میں یہ خیال آئے تو یوں کہنا چاہئے۔ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ اس کے کہنے سے یہ خیال جاتا رہے گا۔

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرزند آدم کو شیطان بھی چھوتا ہے اور فرشتہ بھی مس کرتا ہے۔ جب شیطان چھوتا ہے تو وہ برائی میں پڑ جاتا ہے اور حق کو جھٹلاتا ہے اور جب فرشتہ مس کرتا ہے تو نیکی کی طرف جھکتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے۔ جب تمہارے دل میں خیالِ نیک آئے تو سمجھو کہ خدا کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔ اور جب بری بات جی میں آئے تو شیطان سے پناہ مانگو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الخ شیطان تم کو محتاجی کا وعدہ دیتا ہے اور بری باتیں بتاتا ہے۔

مصنفؒ نے کہا کہ اس حدیث کو جریر نے عطار سے اور عطار نے ابن مسعودؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسنؓ و حسین رضی اللہ عنہما کیلئے تعوذ فرماتے تھے۔ اور اس طرح کہتے تھے۔

اعیذکما بکلمات اللّٰہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ۔ پھر فرماتے تھے کہ اسی طرح میرے باپ ابراہیم علیہ السلام بھی اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کیلئے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیحین میں ہے۔

ابوبکر انباری نے کہا۔ ہامہ ہوام کا واحد ہے۔ اور ہامہ اس مخلوق کو کہتے ہیں جو بدی کا قصد کرے اور لامۃ کے معنی ملمۃ ہے یعنی رنج دینے والی۔ اور حدیث میں لامۃ فقط ہامۃ کی مناسبت سے آیا ہے۔ اور زبان پر خفیف ہے۔

ثابت سے روایت ہے کہ مطرف نے کہا کہ میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ فرزند آدم اللہ عزوجل اور ابلیس کے درمیان میں پڑا ہے۔ اگر خدا چاہتا ہے کہ اس کو محفوظ رکھے تو بچا لیتا ہے۔ اور اگر چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اس کو لے جاتا ہے۔

بعض سلف سے حکایت منقول ہے کہ انہوں نے اپنے شاگرد سے کہا کہ جب شیطان گناہ کو تیری نظروں میں آراستہ کرے گا تو تو کیا کرے گا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اس کو محنت میں ڈالوں گا۔ ان بزرگ نے پھر دوسری مرتبہ کہا۔ اگر پھر وہ ایسا کرنے لگا تو تو کیا کرے گا؟ شاگرد نے دونوں مرتبہ کہا۔ اس کو مشقت میں ڈالوں گا۔ بزرگ نے فرمایا کہ یہ بات بہت بڑی ہے۔ یہ بتا کہ اگر تو کسی بکریوں کے گلے پر گزرے اور گلے کا کتا تجھ پر حملہ کرے اور تجھ کو چلنے سے باز رکھے تو تو کیا کرے گا؟ اس نے کہا۔ میں کتے کو مار دوں گا۔ اور بقدر امکان ہٹاؤں گا۔ بزرگ نے کہا۔ یہ تیرے لئے بڑا کام ہے۔ تم کو چاہئے کہ گلے کے مالک کو پکارا کرو وہ تم کو کتے کے شر سے بچائے گا۔

مصنفؒ نے کہا میں کہتا ہوں کہ جاننا چاہئے۔ ابلیس کی مثال متقی اور دنیادار کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک آدمی بیٹھا ہوا ہو اور اس کے سامنے کھانا نہ ہو۔ اس پر کتے کا گذر ہوا اور اس نے اس کو دھتکارا تو وہ جھٹ چل دیا۔ پھر دوسرے شخص پر گذرا اور اس کے آگے کھانا اور گوشت ہے۔ جب وہ اس کو ڈانٹتا ہے تو وہ بھاگتا نہیں۔ پہلی مثال متقی کی ہے کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے تو اس کے دور کرنے کیلئے فقط ذکرِ خدا کافی ہے۔ اور دوسری مثال دنیادار کی ہے کہ اس سے شیطان جدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہر ایک سے ملا جلا رہتا ہے۔

ضروری بات

جن حضرات کو حوالہ نمبر کی قید کے ساتھ خط لکھا جاتا ہے وہ حوالہ نمبر ضرور نقل کیا کریں ورنہ تعمیلِ ارشاد ممکن نہیں ہوگی۔ (منیجر)

شیطان سے انٹرویو

از قلم: محمد افضل انصاری

مدیر

شیطان انٹرویو کیلئے وقت دیکر ہمیں بار بار ٹلاتا رہا لیکن بالآخر ایک دن ہم نے اسے گھیر ہی لیا ـــــ باتیں تو بہت طویل تھیں۔ لیکن ہم طوالت سے بچنے کیلئے بہت ہی اختصار کے ساتھ اس انٹرویو کو ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں۔

(س) آپ مختلف ناموں سے پکارے جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

(ج) میرا اصلی نام تو عزازیل ہے، ابلیس میرا لقب ہے، ابلیس مجھے اس لئے کہا جاتا ہے کہ میں فریب اور مکاری کی اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور ہوں۔ طاغوت میرا خطاب ہے۔ اور ابومرہ میری کنیت ہے، اور مرہ میری بیٹی کا نام ہے۔ شیطان کے نام سے میں زیادہ مشہور ہوا ہوں، اور شیطان مجھے اس لئے کہتے ہیں کہ مجھ میں چار سو بیسی کے جوہر حد سے زیادہ مقدار میں موجود ہیں، میرے ساتھ زیادتی یہ ہوئی ہے کہ اللہ نے اپنی آخری کتاب میں مجھے ابلیس، طاغوت اور شیطان کے نام سے پکارا ہے۔ لیکن مجھے میرے اصلی نام سے نہیں پکارا، حالانکہ میرا اصلی اور قومی نام عزازیل ہے اور ابتدا سے انکارِ سجدہ تک میرا نام یہی رہا۔

(س) آپ کی بیگم کا نام کیا ہے۔

(ج) میری بیگم کا نام طرطبہ ہے۔ یہ شروع ہی سے میری معاون رہی ہیں، اور انہیں بھی میری طرح عزوبل عطا کی گئی ہے۔

(س) آپ کی اولاد کتنی ہے۔

(ج) خود مجھے نہیں معلوم، البتہ میرے پانچ لڑکے قابلِ ذکر ہیں۔ ثبر، اعور، مسوط، داسم، اور زلنبور۔

(س) ان کے کارناموں پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔

(ج) ثبر لوگوں کو الجھنوں اور وسوسوں میں مبتلا کرتا ہے۔ اعور لوگوں کو بدکاری کیلئے اکساتا ہے، مسوط لوگوں کو جھوٹ اور فریب پر آمادہ کرتا ہے۔ داسم گھروں اور خاندانوں میں جھگڑے کراتا ہے اور سماج میں فتنے پھیلاتا ہے، زلنبور بازار میں طرح طرح کے ہنگامے کراتا ہے اور گناہوں کی طرف لوگوں کو مائل کرتا ہے۔

(س) آپ سب سے زیادہ خوش کس وقت ہوتے ہیں۔

(ج) میں سب سے زیادہ خوش اس وقت ہوتا ہوں۔ جب میں کسی عالم سے کوئی ایسا گناہ کرانے میں کامیاب ہو جاتا ہوں جس کی وجہ سے ایک قوم گمراہ ہو جاتی ہے کیونکہ ایک عالم کے بگاڑ سے ایک قوم میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

(س) کیا آپ عابد کو گناہ پر اکسا کر بھی خوش ہوتے ہیں۔

(ج) عابد کو بہکانا میرے لئے مشکل نہیں ہے۔ البتہ عالم بے عمل ہو کر بھی میرے بس میں نہیں آتا۔ جب کہ عابد باعمل ہو کر بھی میرے بس سے باہر نہیں ہوتا اسے میں جب بھی چاہتا ہوں ورغلانے میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔

(س) آپ اپنی اولاد میں سب سے زیادہ انعام کا مستحق کسے سمجھتے ہیں۔

(ج) جو میاں بیوی کے درمیان جھگڑا کرانے میں کامیاب ہو جائے۔

(س) اس کی وجہ؟ بظاہر تو یہ گناہ بہت بڑا معلوم نہیں ہوتا۔

(ج) اس ایک گناہ سے ہزاروں گناہ جنم لیتے ہیں۔

(س) ان گناہوں کی تشریح کریں۔

(ج) اس سلسلے میں معذور ہوں۔ کیوں کہ اگر میں نے ساری باتیں کھول دیں تو میاں بیوی آپس میں جھگڑا کرنے سے گریز کریں گے اور میرا سارا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔

(س) آپ کو پینے کی چیزوں میں سب سے زیادہ کونسی چیز پسند ہے۔

(ج) شراب میرا من پسند مشروب ہے۔ شراب پینے والا میری انگلی کے اشاروں پر ناچتا ہے، اسلئے میں شراب پینے والے کو اپنا دوست سمجھتا ہوں، اور جب تک وہ نشے میں ہوتا ہے۔ پوری طرح میرے کنٹرول میں ہوتا ہے۔

(س) کھانوں میں آپ کا پسندیدہ کھانا کونسا ہے۔

(ج) ہر وہ کھانا میرا پسندیدہ ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ ویسے گرم گرم کھانا بھی مجھے بہت پسند ہے، اور ہر وہ کھانا بھی مجھے مرغوب ہوتا ہے جو حرام کے ذریعہ حاصل کیا جائے۔ چنانچہ سود، چوری کا، رشوت، جوا، سٹہ کے ذریعہ جو غذائیں حاصل کی جاتی ہیں وہ بھی میری پسندیدہ اور مرغوب غذائیں ہیں۔

(س) آپ بیٹھنے کے کس طریقے کو پسند کرتے ہیں

(ج) کچھ دھوپ اور کچھ سائے میں بیٹھنا مجھے اچھا لگتا ہے۔

(س) آپ کس چیز کو دیکھ کر جھوم اٹھتے ہیں۔

(ج) میں موسیقی سن کر اور رقص و عریانیت کو دیکھ کر خوشی سے پاگل ہوجاتا ہوں۔

(س) آپ کو رنج کب پہنچتا ہے۔

(ج) جب میں کسی انسان کو مصائب پر صبر کرتے دیکھتا ہوں تو مجھے دکھ ہوتا ہے کیونکہ یہ عمل انسان کے رتبے کو بلند کرتا ہے۔

(س) انسانی گروہ میں آپ کس کو عزیز رکھتے ہیں۔

(ج) بے نمازیوں سے میں بے حد پیار کرتا ہوں۔ جھوٹی قسمیں کھانے والے میری برادری ہی کے لوگ ہوتے ہیں۔ دوسروں کا مال ہڑپ کرنے والوں کو بھی محبت کی نظروں سے دیکھتا ہوں۔ جواری، سٹہ باز، شرابی، زانی میرے لئے سب قابلِ احترام ہیں۔ اور فضول خرچی کرنے والوں کو میں اپنا بھائی سمجھتا ہوں۔

(س) آپ کو کوفت کب ہوتی ہے۔

(ج) جب میں کسی مسلمان کو بار بار مسجد کی طرف جاتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو مجھے بہت کوفت ہوتی ہے۔

(س) آپ زندگی میں سب سے زیادہ کس وقت ہنستے ہیں۔

(ج) ابھی اتنی زوردار آواز کے ساتھ ہنسا ہوں کہ پہاڑوں کے وجود ہل گئے تھے اس وقت جب اللہ نے مجھے قیامت تک کیلئے عمر طویل عطا کردی تھی۔ اور مجھے انسانوں کے رگ و پے میں داخل ہونے کی صلاحیت بخش دی تھی۔

(س) آپ زندگی میں کبھی روتے بھی ہیں۔

(ج) کئی بار رویا ہوں۔ لیکن چار مرتبہ کا رونا آج تک یاد ہے کیوں کہ ان چاروں مرتبہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

(س) کیا آپ اس بارے میں کچھ روشنی ڈالیں گے۔

(ج) آپ تو میرے رازوں سے پردے ہٹوا رہے ہیں۔ خیر آپ بھی کیا یاد رکھیں گے۔ سنئے۔ ایک بار تو میں اس وقت چیخ چیخ اور سسکیوں کے ساتھ رویا جب اللہ نے مجھ سے نظریں پھیر لیں اور لعنت کا طوق میرے گلے میں ڈال دیا گیا۔ دوسری مرتبہ اس دن رویا جس دن مجھے عرش الٰہی سے راندۂ درگاہ کرکے زمین پر اتار دیا گیا۔ تیسری مرتبہ اس وقت دہاڑے مار کر رویا جب محمد پیدا ہوئے اور چوتھی مرتبہ اس وقت رویا جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔

(س) سورۂ فاتحہ کے نزول سے تمہیں تکلیف کیوں پہونچی۔

(ج) میں اس سوال کا جواب نہیں دوں گا۔

(س) انسان پر آپ پوری طرح حاوی کس وقت ہوتے ہیں۔

(ج) جب انسان دنیا کی محبت میں گرفتار ہوجاتا ہے تو دراصل وہ میرا بندہ بن جاتا ہے۔ پھر وہ اگر سجدہ میں بھی ہوتا ہے تو اللہ کا نہیں میرا ہی بندہ ہوتا ہے۔ وہ نماز میں بھی دنیا ہی کے دھندوں میں الجھا رہتا ہے وہ بظاہر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ لیکن دنیا کا غلام ہونے کی وجہ سے وہ فی الحقیقت میرا مطیع ہوتا ہے۔ اور میں اس سے ایسے ایسے گھناؤنے کام کرا لیتا ہوں جس کی توقع کسی جانور سے بھی نہیں کی جاسکتی۔

(س) میں نے پوچھا تھا کہ آپ انسان پر پوری طرح کب کنٹرول کرتے ہیں اور کس طرح اس پر حاوی یعنی غالب ہوتے ہیں۔؟

(ج) غصہ میری اولاد ہے۔ یہ میرے خون سے پیدا ہوا ہے۔ جب کسی انسان کو غصہ آتا ہے تو اس وقت میں پوری طرح اس پر قابو پالیتا ہوں۔ اور مکمل طریقے سے اس کی نس نس میں دوڑنے لگتا ہوں۔ طلاق جیسی غیر پسندیدہ چیزوں کا ظہور غصے ہی کی حالت میں ہوتا ہے۔ اسلئے یہ غصہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ جب کوئی انسان غصے میں بھڑک اٹھتا ہے تو وہ کتنا بھی نیک اور خدا ترس ہو وہ میرے قریب ہوجاتا ہے اور میں اس کو جس طرح چاہتا ہوں گیند کی طرح اچھالتا ہوں۔

(س) اس کے علاوہ کوئی اور عمل جس کی وجہ سے آپ انسان کو اپنی مٹھی میں بند کر لیتے ہوں۔

(ج) اور بھی کئی عمل ہیں۔ جن کی وجہ سے انسان میرے اشاروں پر ناچتا ہے۔ جب کوئی انسان کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تب بھی اس پر میرا قابو ہوتا ہے اور میں اس سے جو چاہتا ہوں کرا لیتا ہوں۔

(س) حرص اور حسد میں کیا فرق ہے۔

(ج) حرص انسانی گناہ ہے۔ آدم جنت میں رہنے کے حریص تھے۔ اور اس حرص کی وجہ سے آپ جنت سے نکالے گئے کیوں کہ میں نے انہیں جنت میں رہتے رہنے کا لالچ دے کر ان سے ایک غلطی کرادی تھی۔ اور حسد شیطانی گناہ ہے۔ جو میں نے کیا تھا۔ حرص کی معافی ہوجاتی ہے لیکن حسد کی معافی نہیں ہوتی۔

(س) آخر حاسد کو معاف کیوں نہیں کیا جاتا۔

(ج) اس لئے کہ حاسد اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتا۔ اللہ کسی کو دولت دیتا ہے حاسد کو تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ کسی کو عزت بخشتا ہے حاسد کو جلن ہوتی ہے جس طرح مجھے ہوئی تھی۔ جب آدم کو مسجودِ ملائکہ بنا کر معزز کیا گیا ــــــ اللہ جب بھی کسی کو کسی طرح کی فوقیت دیتا ہے حاسد اپنے دل میں گھٹن محسوس کرتا ہے۔ وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ اللہ کی عقل کم ہے اس کی زیادہ ہے۔ وہ نظامِ خداوندی سے مطمئن نہیں ہوتا۔ خود کو اللہ سے زیادہ صاحبِ بصیرت سمجھتا ہے اور اس کی بنائی تقدیروں پر ایمان نہیں لاتا۔ اس لئے اس کی بخشش مبارک راتوں میں بھی نہیں ہوتی۔ خواہ وہ بظاہر کتنا ہی اللہ والا ہو۔ درحقیقت وہ میری طرح راندۂ درگاہ ہے۔

(س) کیا آپ انسانوں میں کسی کو اپنا مددگار بھی سمجھتے ہیں۔

(ج) بخل کرنے والے، تکبر کرنے والے اور جلد بازی سے کام لینے والے سب کے سب میرے مددگار ہیں۔ ان سب کا میں شکر گزار ہوں۔

(س) اس بارے میں مزید روشنی ڈالیں گے۔

(ج) بخل کرنے والے اللہ کے غریب بندوں کا حق ادا نہیں کرتے۔ اس لئے میں انہیں اپنا معین سمجھتا ہوں۔ تکبر کرنے والے اللہ سے مقابلہ آرائی کرتے ہیں۔ کیوں کہ تکبر کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جب کوئی انسان اللہ کی برابری کرتا ہے تو میں اس سے راضی

ہوجاتا ہوں اور اس کو اپنا مددگار سمجھتا ہوں۔ مختلف کاموں میں عجلت اور جلد بازی سے کام لینے والے بیشمار غلطیاں کرتے ہیں پھر ان غلطیوں سے دوسری بے شمار غلطیاں سماج میں پھیلتی ہیں۔ اس لئے جو لوگ عجلت پسند ہیں وہ خواہ نیک ہوں یا بد وہ سب میری پارٹی کے لوگ ہیں، اور میرے ناصر و مددگار ہیں۔ میں ان سب کا ممنون ہوں۔

(س) آپ انسانوں کیلئے مورچہ بندی کہاں کہاں کرتے ہیں۔

(ج) ایسا لگتا ہے کہ آپ تو میرا بیڑہ غرق کر دیجئے جب میں سارے راز فاش کردوں گا تو انسانوں کے لئے مجھ سے بچنا آسان ہوجائے گا۔ لیکن آپ بھی کیا یاد کریں گے۔ آج میں نے بھی سچ بولنے کی ٹھان لی ہے۔ کیوں کہ آپ نے مجھے یہ عزت بخشی اور مجھے انٹرویو کے قابل سمجھا تو سنئے کہ میں مورچہ بندی کس طرح اور کہاں کہاں کرتا ہوں۔

میرا سب سے پہلا مورچہ کفر ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ انسان صاحب ایمان نہ ہوسکے کیونکہ ایمان کے بعد عمل کی راہیں بھی کھل جاتی ہیں۔ اسلئے میری ہر ممکن کوشش یہ ہوتی ہے کہ کوئی انسان مومن نہ بننے پائے۔ وہ کافر اور مشرک ہی رہے۔ اور اگر مجھے اس میں کامیابی نہیں ملتی اور انسان اپنے ایمان کو بچاکر میرے مورچے سے گزر جاتا ہے تو پھر میں دوسرا مورچہ اس کیلئے بدعت کا قائم کردیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ اس کو بدعتوں میں الجھادوں، وہ دین میں نئی نئی باتوں کی طرف مائل ہوکر محمدؐ کے طریقوں سے بے پرواہ ہوجاتا ہے اور بدعات ہی کو سنن سمجھ لیتا ہے اس لئے اسے زندگی میں کبھی توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ زانی کو شرابی کو چوروں اور اچکوں کو زندگی میں کبھی نہ کبھی توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے۔ لیکن بدعتی کیلئے توبہ کے دروازے بند ہی رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بدعت کو سنت سمجھ کر خود کو برباد کرتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اللہ کے دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرلینا ایسی گمراہی ہے کہ جس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ اور اگر خدا کا بندہ بدعات سے خود کو بچالیتا ہے تو میں اس کیلئے کبائر کا مورچہ کھول دیتا ہوں۔ اس کو بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا کردیتا ہوں۔ اگر وہ دنیادار ہوتا ہے تو اس کے دل میں محبت مال اور عیش پرستی کی اہمیت پیدا کردیتا ہوں۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ ننانوے کے پھیر میں لگا رہتا ہے۔ اور جب نوٹ گنتے گنتے تھک جاتا ہے تو شراب اور شباب میں کھو جاتا ہے اور اس طرح وہ گناہوں میں غرق رہتا ہے۔ اگر وہ دیندار ہوتا ہے تو اس کے دل میں زعم اور نیکی کا احساس پیدا کردیتا ہوں۔ وہ خوش فہمی میں مبتلا ہوکر اپنے اعمال ضائع کرلیتا ہے اور نیکی کو توفیق خداوندی کے بجائے اپنا ہی کمال سمجھتا ہے اگر وہ عالم ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں حب جاہ و تکبر پیدا کردیتا ہوں وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ اگر کوئی اس سے بڑا عالم سامنے آتا ہے تو وہ اس کو کوئی وقعت نہیں دیتا اور انا و لا غیری کے مرض میں مبتلا ہوکر کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوجاتا ہے اگر وہ مبلغ ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں یہ خوش فہمی پیدا کرتا ہوں کہ دنیا میں دین کی تبلیغ جو کچھ ہورہی ہے اور اصلاح کے جو بھی کارنامے سامنے آرہے ہیں وہ میری محنت کے بدولت ہیں جبکہ ایمان و عمل کی توفیق صرف خدا عطا کرتا ہے اور اس طرح میں دین کی تبلیغ کرنے والوں کے دل میں گھمنڈ اور عجب پیدا کرکے ان کے اعمال کو حبط کرادیتا ہوں۔ عورتوں کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہوں کہ پردہ تو آنکھ کا ہے۔ اور اس طرح میں بے پردگی کا گناہ عام کرکے طرح طرح کے فتنے میں مبتلا کرتا ہوں۔ نمازیوں کے دل میں میں یہ احساس پیدا کرتا ہوں کہ ہم لوگ اللہ کے نیک بندے ہیں اس احساس سے ان کے اندر ریا و نمود کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کا خلوص برباد ہوجاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ کبائر کی مورچہ بندی مختلف لوگوں کیلئے مختلف ہوتی ہے۔ کیوں کہ ہر انسان ایک تیر سے شکار نہیں ہوتا جس تیر سے میں جاہل کو شکار کرتا ہوں اس سے عالم کو شکار نہیں کرسکتا اور جس سے عالم کو شکار کرتا ہوں اس سے مجاہد کو شکار نہیں کرسکتا۔ میں چہرہ دیکھ کر تیر مارتا ہوں۔ اور میں جب دیکھتا ہوں کہ کوئی انسان کبائر کی طرف مائل نہیں ہو رہا ہے تو پھر میں اس کیلئے صغائر کا مورچہ قائم کرتا ہوں جو بڑے بڑے گناہوں سے خود کو بچالیتا ہے وہ چھوٹے چھوٹے گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔ کیوں کہ انسان خطاؤں کا پتلا ہے۔ کوئی نہ کوئی کمزوری اس کے مزاج میں ہوتی ہے۔ اگر وہ غیبت سے بچ جاتا ہے تو جھوٹ میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اگر ان دونوں گناہوں سے بچ جاتا ہے تو تمسخر اور خود پسندی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ان چیزوں سے بچ جاتا ہے تو کسی اور بیماری کا شکار ہوجاتا ہے۔ پھر چھوٹے چھوٹے گناہوں کا اصرار اس کو کبیرہ گناہوں تک پہنچا دیتا ہے اور اگر انسان صغائر کے مورچے سے بھی بچکر نکل جاتا ہے تو میں اس کیلئے مباحات کا مورچہ کھول دیتا ہوں اور اس کو ایسے اعمال میں الجھا دیتا ہوں جن پر کوئی ثواب نہیں ہے۔ اور اگر کوئی صاحب علم و عقل اس مورچے سے بھی خود کو بچالے جاتا ہے تو پھر میں اس کیلئے غیر افضل اعمال کا محاذ قائم کردیتا ہوں اور اس کو غیر افضل اعمال میں پھنسا دیتا ہوں۔ کیوں کہ اگر وہ افضل راستے پر چلتا تو زیادہ ثواب و اجر کما لیتا۔ میں اس کو غیر افضل اعمال میں مشغول کرکے اسے افضل ترین اعمال سے روک دیتا ہوں اور اس طرح اس کی ترقی رک جاتی ہے۔ یہ ہیں میری مورچہ بندیاں ——— اور ان میں سے کسی نہ کسی مورچے پر میں کامیاب ہوجاتا ہوں۔

(س) موجودہ عامۃ المسلمین کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔

(ج) یہ سب میرے ہیں۔ اور جب یہ میرے ہوگئے ہیں تو میں ان کا ہوگیا ہوں۔ اور ان کو بہکانے پھسلانے کی بھی مجھے زحمت نہیں ہوتی۔ یہ بے چارے تو خود ہی میرا کام کر رہے ہیں اور میری ذمہ داریوں کو ہلکا کر رہے ہیں۔ میں ان سب سے خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو نیک لوگوں کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ۔ وہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے اور میں ان مسلمانوں کے بارے میں جو خود بخود میرے مشن کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں ——— یہ کہتا ہوں کہ

رضی الشیطان ورضوا عنہ۔ شیطان اُن سے اور وہ شیطان سے راضی ہیں۔

(س) عورتوں سے آپ کیا کام لیتے ہیں۔

(ج) عورتیں میرے سب سے زیادہ حسین پھندے ہیں۔ ان کے ذریعہ میں دنیا میں وہ فساد مچاتا ہوں جو کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں ہے عورت ہر مرد کی کمزوری ہے جو انسان میرے بس میں نہیں آتا اُسے میں عورت کے ذریعہ تباہ کر دیتا ہوں۔

(س) آپ کا آئندہ کا پروگرام کیا ہے۔

(ج) اب میں نے کام کا انداز بدل دیا ہے۔ اب میں جہالت کو علم کے ذریعہ اور گمراہی کو دین کے کاموں کے ذریعہ پھیلا رہا ہوں۔ اس طرح خاص بھلے لوگ بھی شکار ہو رہے ہیں۔ میری نظر خاص طور پر مدارس اور دینی اداروں کی طرف ہے۔ میں صرف ان کے کاموں کا رُخ بدلنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد نام اللہ کا ہوگا اور کام میرا ہوگا۔ اہل دنیا حسین کا نام لیکر یزید کی پالیسی پر چلیں گے۔ بات رام کی ہوگی لیکن کام ہر جگہ راون کا ہوگا۔ میری یہ پالیسی دنیا کے لئے زیادہ مہلک اور تباہ کن بنے گی۔ اور اسی طرح میں اللہ کے ہر بندے کا ستیاناس کر دوں گا۔

(س) آپ کے خیال میں آنے والے کل میں فتح کس کی ہوگی۔ اسلام کی یا کفر کی؟ شرافت کی یا ذلالت کی۔ شیطان کی یا رحمٰن کی۔ حق کی یا باطل کی؟ اربابِ حسین کی یا اربابِ یزید کی۔

(ج) معاف کیجئے۔ میں اس کا جواب ہرگز ہرگز نہیں دوں گا کیوں کہ میں کوئی ایسی بات اپنی زبان سے خارج نہیں کروں گا جو میری فوج میں مایوسی کی لہر دوڑا دے۔ کل جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ آج تو میرا ہے۔

اس طرح شیطانِ اعظم نے بتیس سوالوں میں سے تین سوالوں کے جوابات نہیں دیئے۔ وقت زیادہ ہو گیا تھا اس لئے میں نے مزید سوالات نہیں کئے اور رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔

شیطان کے انٹرویو سے میں نے اپنی اصلاح کا پروگرام مرتب کرلیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ شیطان کن کاموں سے خوش ہوتا ہے اور کونسے کام اسے مایوس کر دیتے ہیں۔

شیطان اور اس کا عذاب

شیطان کو جہنم میں عذاب دے کر پوچھا جائے گا تو نے عذاب کو کیسا پایا۔ جواب دے گا بہت سخت۔ اسے کہا جائے گا کہ آدم جنت میں ہیں تو تکبر سے تائب ہو کر انہیں سجدہ کرلے اور گزشتہ گناہوں پر معذرت کرلے تاکہ تیری بخشش ہو جائے مگر شیطان سجدہ کرنے سے انکار کر دے گا۔ اس کے بعد اسے عام دوزخیوں کے مقابلے میں ستر گنا زیادہ عذاب ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن شیطان کیلئے آگ کی کرسی رکھی جائے گی۔ وہ اس پر بیٹھے گا۔ تمام شیاطین اور کفار و مشرکین وہاں جمع ہوں گے۔ شیطان گدھے کی طرح چیختے ہوئے کہے گا۔ کہ اے دوزخیو! تم نے اپنے رب کے وعدے کو کیسے پایا؟ سب کہیں گے بالکل سچ پایا۔ پھر وہ کہے گا۔ میں آج کے دن اللہ کی رحمت سے ناامید ہو گیا ہوں۔ تب اللہ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس پر اور اس کی پیروی کرنے والوں پر آگ کے ڈنڈے برساؤ اور اس کے بعد ہمیشہ ان کے ساتھ یہ عذاب جاری رہیگا

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن شیطان کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا جائے گا۔ اور اسے ایک بہت بڑی آگ کی کرسی پر بٹھا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ عذاب کے فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس کو جہنم میں دھکیل دو۔ مگر وہ کوشش کے بعد کرسی کو ہلا نہ سکیں گے۔ تب جبرئیل علیہ السّلام کو اسّی ہزار فرشتوں کے ساتھ اسے دھکیلنے کا حکم ہوگا۔ وہ بھی ہزاروں اور لاکھوں فرشتوں کے ساتھ دھکیلنے کی کوشش کریں گے۔ مگر ناکام رہیں گے۔ ارشادِ باری ہوگا کہ اگر میرے پیدا کردہ تمام فرشتے بھی کوشش کریں گے تو اس کو ہلا نہیں سکیں گے۔ کیونکہ اس کے گلے میں جو لعنت کا طوق ہے وہ بہت وزنی ہے۔ پھر حکم خداوندی سے وہ دوزخ میں گرے گا۔

(مکاشفۃ القلوب)

پہیلی ۲

اُن صاحب نے ثابت کیا کہ اُنکے
چار لڑکیاں اور تین لڑکے ہیں۔

(۱۶) حضرات کا جواب درست تھا۔ ان حضرات کو عام قیمت سے
پانچ سو روپے کی کتابیں بحساب فی کس ۳۱ روپے کی کتاب یا مختلف کتابیں
انعام میں دی جائیں گی۔ کتابوں کا انتخاب کمیٹی کرے گی ۔۔۔۔ مقامی
حضرات دفتر طلسماتی دنیا سرسٹہ بازار سے اپنا انعام ۷/ اپریل ۱۹۹۶ء
کو حاصل کریں۔ صحیح جوابات روانہ کرنے والے حضرات کے نام یہ ہیں

(۱) جانفشاں جمعہ خاں، ۵۳۱ گنج پیٹھ پسیل سالا، نزد سونمارگ ٹاکیز پونہ۔ ۴۱۱۰۰۲
(۲) محمد اشفاق احمد معرفت لکشمی انجینئرنگ ورکس نزد صوبائی ٹاکیز بی بی روڈ ضلع شاہپور گلبرگہ کرناٹک۔ ۵۸۵۲۲۳
(۳) محمد عاقب ہیڈ ماسٹر نیشنل جونیئر ہائی اسکول موضع بڑد خرد وکلاں۔ مظفر نگر
(۴) امتیاز نظیر پاشا، ۵۳۱ گنگ پیٹھ پسیل سالا، نزد سونمارگ ٹاکیز پونہ۔ ۴۱۱۰۰۲
(۵) سرفراز معین الدین کر ٹرک ساٹا، مکان مہاراشٹر نگر باندرہ (ویسٹ) بمبئی۔ ۴۰۰۰۵۰
(۶) محمد احمد بیگ آٹو موبائیلس نمبر ۵۵-۹-۱۵ محبوب گنج حیدرآباد (اے پی) ۵۰۰۰۱۲
(۷) سراج حسین، ای سی۔ آر سی، ایس سی ریلوے نظام آباد (اے پی) ۵۰۳۰۰۳
(۸) ایاز احمد، محلہ صابن گران اسٹریٹ، دیوبند
(۹) نوشاد عشرتی، صابن گران اسٹریٹ، دیوبند
(۱۰) بشریٰ خاں، محلہ پٹھانپورہ دیوبند
(۱۱) عبدالرحمن، محلہ ابوالمعالی، بڑی حویلی دیوبند
(۱۲) نزہت خالد معرفت انعام الحق رحمانی، محلہ پاہ رونق نزد جامع مسجد، کرتپور بجنور (یوپی)
(۱۳) محمد عمران انصاری مکان ۱۱۳ نیاپورہ اندور (ایم پی)
(۱۴) بشریٰ مہوش کل غشی مسجد نمارکیٹ، رامپور
(۱۵) محمد عقیل معرفت جے۔ کے۔ لیدر، ۵۶۲-۹-۱۴ چھتہ بازار حیدرآباد (اے پی)

(۱۶) نعیم احمد، بیش ٹیلر، پرانہ گوہانہ روڈ گھسیکان بستی پانی پت۔ ۱۳۲۱۰۳

(۱۷) حافظ محمد لقمان خان، ایم۔ایم۔یو عربی کالج، جیبیتی چھاوڑی پوسٹ سیلم۔ ۶۳۶۰۱۲ (تمل ناڈو)

(۱۸) بدر عالم، محلہ ملدہا، پوسٹ ادری ۔ ۲۷۵۱۰۲ (مئو)

(۱۹) کامیاب ذکی، ذکی منزل، سوتھا بداؤن - ۲۴۳۶۰۱ (یوپی)

(۲۰) فیروز احمد خان، محلہ حضرت بل، چینی بازار اسلام آباد کشمیر۔ ۱۹۲۱۰۱

(۲۱) محمد عرفان، مکان نمبر ۴۶۷۵ گلی بیری والی، احاطہ کدارہ، باڑہ ہندوراؤ دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

(۲۲) سعید اختر اعظمی، آزاد لائبریری پھرہ دلید پور مئو۔ ۲۷۶۴۰۵

(۲۳) شیخ محمد، مکان نمبر ۱۶/۴۱۸-۷-۱۸ آرحمت نگر پوسٹ یاقوت پورہ، حیدرآباد (اے۔پی) ۔ ۵۰۰۰۲۳

(۲۴) منشی شاہد حسین انصاری، محلہ شیش گران، اکرتپور ضلع بجنور۔ یوپی (ڈبل)۔ ۲۴۶۷۳۱

(۲۵) سید اسمٰعیل ولد سید عبدالرزاق، نزد جی ۔اے سائکل ٹیکسی، احمدی بازار، ضلع نظام آباد۔ ۵۰۳۰۰۱

(۲۶) ماسٹر ضیاء الدین مرادآبادی، منزل ادیوگ، دیس راج کالونی پانی پت۔ ۱۳۲۱۰۳

(۲۷) محمد اکرم انصاری، اشوک اوبرائے ماڈل ٹاؤن ۷۷ ایل، پانی پت۔ ۱۳۲۱۰۳ (ہریانہ)

(۲۸) سید طفیل احمد ۵۶ ۱۳ کلاں محل، دریا گنج نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۲

(۲۹) حبیب اللہ خاں، ۴/۱۷-۱۱-۱۶ اسلیم نگر کالونی، حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۳۶

(۳۰) محمد عبدالعلیم، ۹۸۲ نیو اسٹریٹ، انیلڈ فیلڈ، وِنیامبڑی (ٹی این) ۶۳۵۷۵۱

پہیلی ۳

تینوں جگہ پر ایک لفظ کل استعمال ہوگا۔ لہٰذا جواب ہے کل۔

۴۳ حضرات کا جواب درست تھا۔ ان حضرات کو عام قیمت سے پانچ سو روپے کی کتابیں بحساب فی کس ۵۰/ روپے کی کتاب انعام میں دی جائے گی۔ کتابوں کا انتخاب کمیٹی کرے گی۔ مقامی حضرات دفتر طلسماتی دنیا مسجد بازار سے اپنا انعام ۷ اپریل ۱۹۹۶ء کو حاصل کرلیں۔ صحیح جوابات روانہ کرنے والے حضرات کے نام یہ ہیں۔

(۱) الیاس احمد ڈھالی پورہ ہینڈل کالونی کوارٹر نمبر ۳-ای ڈیہرہ دون۔ ۲۴۸۱۴۲
(۲) محمد عبدالرحمن خان اسسٹنٹ انجینئر (آر اینڈ بی) ۲۵/۳۹۶-۳-۱۹ فلک نما حیدرآباد۔ ۵۰۰۲۵۳ (اے پی)
(۳) سید پرویز خورشید احمد مکان ۴۲۱ گلی ۲ نیاپورہ مالیگاؤں ناسک ۴۲۳۲۰۳ مہاراشٹرا
(۴) سارہ ابراہیم منشی ۲۸ بوستان سوسائٹی سرخیز روڈ احمدآباد۔ ۳۸۰۰۵۵
(۵) الطاف چوناوالا ۱۱۱ چکاپالس، ایس وی روڈ نند دار بینک، جوگیشوری (ویسٹ) بمبئی۔ ۴۰۰۱۰۲
(۶) شمس الاسلام صدیقی مکان نمبر ۸/۵۴۳-۳-۱۹ متقدیر منزل علی نگر کالونی، ڈاکخانہ فلک نما حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۵۳ (آندھرا)
(۷) محمد عرفان مکان ۲۷۵ گلی بیری والی احاطہ کدارہ بارہ ہندو راؤ۔ دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶
(۸) نسیم آرا گلی ۲۰ شیام لال سرک، پوسٹ گارڈن ریچ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۲۴
(۹) محمد شاہین معرفت محمد یوسف انصاری ۳۶۸ نیو وارڈ پوسٹ مالیگاؤں ناسک، موٗ۔ ۴۲۳۲۰۳
(۱۰) محمد سلیم ۸ سپانوہ ۳۵ آئی ٹی سی لمیٹیڈ سہارنپور۔ ۲۴۷۰۰۱
(۱۱) محمد احمد بریگل آٹو موبائلس ۲/۵۵۵-۹-۱۵ محبوب گنج حیدرآباد
(۱۲) محمد فرمان شیخ ۱۹ چندر شیکھر آزاد مارگ، ڈھابہ روڈ، اجین۔ ۴۵۶۰۰۶
(۱۳) عبدالناصر، ارشاد اسکول محلہ دیوان کا بازار مرادآباد۔ ۲۴۴۰۰۱
(۱۴) محمد شارق محمد فرحاج مکان ۲۴۹۷، بارہ دری، بلیماران، گلی کپتان والی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶
(۱۵) محمد زبیر معرفت جناب خیراللہ بخش امام، ہند دافسر پریس مکان ۲۷۵ محلہ پٹیہ سیتاپور (یوپی) ۲۶۱۰۰۱
(۱۶) محمد راغب ہیڈ ماسٹر مشتمل جونیئر ہائی اسکول دصدیڑہ خرد دکلاں مظفر نگر (یوپی) ۲۵۱۰۰۱

(۱۷)۔ قادر میاسمین مکان ۱۳۵۸ بی ڈی پالیہ روڈ گوریبدنور کولار کرناٹک ۵۶۱۲۰۸
(۱۸)۔ آصف اقبال محمد صابر پلاٹ ۳۳ سروے ۵۹ نیو اسلامپورہ شمالی گاؤں ناسک ۴۲۳۲۰۳
(۱۹)۔ محمد حنیف خان، اجمنڈ اگی حمام، رامپور (یوپی) ۲۴۴۹۰۱
(۲۰)۔ عبدالرحمٰن خیاط، ۱۸ بندر روڈ، بھیونڈی ۴۲۱۳۰۲
(۲۱)۔ طاہر حسین وقف انسپکٹر کپور تھلا کمپاؤنڈ کلکٹریٹ بہرائچ (یوپی) ۲۷۱۸۰۱
(۲۲)۔ محمد ابوبکر، ادشیور بلڈنگ ۳۵ کمرہ ۵۵۳ جوگیشوری (ویسٹ) بمبئی ۴۰۰۱۰۲
(۲۳)۔ ایم. آر. رحمٰن مدرسہ جامعہ قاسمیہ بالاساتھ، پوسٹ بالاساتھ ضلع سیتامڑھی (بہار) ۸۴۳۳۲۶
(۲۴)۔ زینت شیخ ۸/۹ ڈبے گنج داکولہ مسجد کے سامنے (مشرق)، بمبئی ۴۰۰۰۵۵
(۲۵)۔ نصرت زوجہ عبدالقادر شیخ ۹/۹ ڈبے گنج داکولہ مسجد کے سامنے سانتاکروز (ایسٹ)، بمبئی ۴۰۰۰۵۵
(۲۶)۔ اعجاز احمد حسین میاں شیخ ۴۴/ نوپارہ ناز مینشن باندرہ (ایسٹ)، بمبئی ۴۰۰۰۵۱
(۲۷)۔ محمد زریاب، بچو چال کمرہ ۳ نزد جوتی مسجد پریم نگر جوگیشوری (مشرق)، بمبئی ۴۰۰۰۶۰
(۲۸)۔ چاند خان جمعہ خان ۳۴۷ ۵ گنج پیٹھ پمپل ملا نزد سونمارگ ٹاکیز پونہ ۴۱۱۰۰۲
(۲۹)۔ محمد یوسف انصاری شہاب الدین، سڑک ۱۲ بڈہاؤس جامعہ نگر نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵
(۳۰)۔ آسیہ نظیر پاشا، بجوب منزل سروے ۵۵ بھاگیودے نگر کونڈوا (خرد) پونہ ۴۸ ۴۱۱۰۴۸
(۳۱)۔ عارف عثمانی محلہ ابوالمعالی دیوبند
(۳۲)۔ اعظم اقبال سیکری مظفرنگر
(۳۳)۔ اسنیٰ فرمین معرفت اعظم اقبال کا بقیراشاہی سیکری مظفرنگر
(۳۴)۔ سرور حسین محلہ خانقاہ دیوبند
(۳۵)۔ محمد حسان عثمانی مکان ۳۳۴ نزد مسجد شیخ الہند ابوالمعالی دیوبند
(۳۶)۔ عبدالرحمٰن عثمانی ابوالمعالی دیوبند
(۳۷)۔ انیس الرحمٰن عثمانی ابوالمعالی دیوبند
(۳۸)۔ شمس الدین بستوی کمرہ ۵ محلہ شاہ بخاری اسحاق منزل، دیوبند
(۳۹)۔ شگفتہ یاسمین معرفت سعید احمد مقبول اسکرین پرنٹرس نزد صدر گیٹ دارالعلوم محلہ دیوان دیوبند
(۴۰)۔ نوشاد عرشی، مہابن گران اسٹریٹ دیوبند
(۴۱)۔ محمد نازش عثمانی ولد محمد مجیب، محلہ لال مسجد دیوبند
(۴۲)۔ ایاز احمد ولد سرفراز احمد، محلہ مہابن گران دیوبند
(۴۳)۔ ندیم عثمانی لائبریری، محلہ ابوالبرکات دیوبند
(۴۴)۔ رخسانہ زینت عثمانی لائبریری ابوالبرکات دیوبند
(۴۵)۔ عبدالقادر عارف عثمانی، مولانا آزاد چوک دیوبند
(۴۶)۔ سعید الزماں، بی ڈی او آفس مورنہ مظفرنگر
(۴۷)۔ نظیر احمد امام مسجد، سکینہ کالونی، گیتا بھون کے پیچھے جودھپور (راجستھان)
(۴۸)۔ واسع علی انصاری، مکان ۱۱ نیاپورہ اندور (مدھیہ پردیش)
(۴۹)۔ نسیم احمد مدرسہ دارالقرأت الطیبہ متصل آنند کولڈ اسٹور، چکروتا روڈ سہارنپور
(۵۰)۔ ملکہ خاتون، محلہ زبردست مکان ۹۹ پوسٹ اناؤ یوپی
(۵۱)۔ مدیحہ خانم شجاع حکیم ۲۶۸ نیو دارجی تالیگاؤں۔

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

(از قلم: ابو بانو خیری)

خوفناک حویلی

بہتر ہے کہ عارضۂ قلب کے مریض اور حاملہ عورتیں اس داستان کو نہ پڑھیں

قسط نمبر ۱۹

عامل صاحب بلاشبہ بہادر بھی تھے اور یقینی طور پر وہ روحانی عملیات کے کامیاب فنکار تھے۔ وہ رات گئے تک جنوں اور بھوتوں کے خوفناک واقعات سناتے رہے اور اپنے ان کارناموں پر روشنی ڈالتے رہے جو انہوں نے مختلف علاقوں میں انجام دیئے تھے۔ ان کی باتیں سنکر ہم سب کو ایک طرح کا اطمینان نصیب ہوا تھا۔ اور ایسا لگتا تھا کہ جیسے اب ہمارے ساتھ کوئی نئی دُرگھٹنا پیش نہیں آئے گی۔

رات کے تین حصے باتوں میں گزر گئے۔ تقریباً تین بجے سب لوگ سونے کے ارادے سے اپنے اپنے بستروں پر دراز ہوگئے۔ باقی رات آرام و سکون کے ساتھ کٹ گئی۔ رات کو کسی بھی طرح کا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

دورانِ ناشتہ عامل صاحب نے دعویٰ کرنے کے انداز میں کہا کہ اب آپ لوگ اطمینان رکھیں۔ میں نے تمہاری حویلی کا حصار کردیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تم لوگ نہیں دیکھ سکتے لیکن میں اپنی آنکھوں سے مسلسل صاف صاف دیکھ رہا ہوں کہ جنات اپنا بوریہ بستر یہاں سے باندھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ آج کے بعد تم لوگ کسی بھی طرح کی الجھن اور مصیبت کا شکار نہیں ہوں گے۔ میں نے اس حویلی کا پوری طرح سے حصار کردیا ہے ——— لیکن ناشتے کے فوراً ہی بعد عامل صاحب کو خون کی قے ہوئی اور وہ نڈھال ہوگئے۔ وہ اگرچہ بے ہوش نہیں تھے۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ ان پر عجیب طرح کی دہشت تھی۔ آنکھیں سُرخ اور ڈراؤنی ہوگئی تھیں۔ اور وہ سبھی گھر والوں کو حسرتناک نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہم لوگ کیا کریں۔ عجیب سی صورتِ حال تھی۔ جو ڈاکٹر علاج کرنے آیا تھا وہ خود بیماری کا شکار ہوگیا تھا۔ عامل صاحب کی یہ حالت دیکھ کر سبھی کے اوسان خطا تھے۔ خالو یٰسین پر گھبراہٹ طاری تھی۔ ماما زبیر بالکل چپ تھے اور نانی اماں کا حال بھی اچھا نہیں تھا۔ خالہ نجمہ پر اداسی طاری تھی۔ اور پورا ہی گھر سوگوار تھا۔ اور فکر و تشویش کے دریاؤں میں ڈوبا ہوا تھا۔ شام ۶ بجے تک عامل صاحب اسی طرح کی صورتِ حال سے دوچار رہے۔ چھ بجے اچانک وہ بالکل ٹھیک ہوگئے لیکن ٹھیک ہونے کے بعد انہوں نے ہمارے ساتھ رہنے کا فیصلہ بدل دیا۔ اور بہ شدّتِ اصرار یہ مشورہ دینے لگے کہ دو تین دن کے اندر ہم سب کو یہ حویلی چھوڑ دینی چاہیئے۔ ان کے تمام دعوے اور حوصلے کافور بن کر فضاؤں میں اُڑ گئے۔ سات بجے تک انہوں نے حویلی چھوڑ دینے کا مکمل فیصلہ کرلیا۔ دراصل وہ رات آنے سے پہلے وہاں سے بھاگ جانا چاہتے تھے صاف طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ڈر گئے ہیں۔ اور انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ حویلی کے جنات سے نمٹنا آسان نہیں ہے۔ لیکن تمام گھر والوں کے اصرار کی وجہ سے انہوں نے ایک رات اور ہمارے ساتھ گزارنے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن اگلی رات ان کی شوخی اور شگفتگی بالکل نہ ہونے کے برابر تھی۔ پہلی رات وہ چھوٹے کمرے میں تنہا سو گئے تھے۔ اور دوسری رات انہوں نے اپنا نہ کوئی واقعہ سنایا اور نہ ہی کوئی دعویٰ کیا۔ بلکہ وہ دوسرے موضوعات پر بات چیت کرتے رہے۔ اس رات گھر کے سبھی افراد دس بجے تک سو گئے تھے۔ قریباً رات کے دو بجے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے گھر میں چور گھس آئے ہوں۔ گھر کے مختلف گوشوں میں چلنے پھرنے اور سرگوشیاں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ تشویشناک بات یہ تھی کہ بجلی بھاگ گئی تھی۔ حویلی میں بھیانک اندھیرا چھایا ہوا تھا ہر شخص خوفزدہ تھا۔ اور کسی کی مجال نہیں تھی کہ اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر جانے کی ہمت کرسکے۔ سب سے پہلے نانی اماں نے آواز دی کہ بچو ڈرنا نہیں۔ اپنے اللہ سے دعا کرو۔ جس کے جو دعا یاد تھی وہ اُسے پڑھ رہا تھا۔ چھوٹے بچے غالباً بے خبر سو رہے تھے۔ باقی سبھی لوگ جاگ گئے تھے۔ ایک دو بار ایسا بھی لگا جیسے بھیانک زلزلہ

چھوٹے بچے غالباً بے خبر سو رہے تھے۔ باقی سبھی لوگ جاگ گئے
ایک دو بار ایسا بھی لگا جیسے بھیانک زلزلہ آگیا ہو۔
——— پوری حویلی ہل کر رہ گئی ———

آگیا ہو۔ پوری حویلی ہل کر رہ گئی۔ ان زلزلوں کے جھٹکوں سے دہشت کھا کر میں تو اپنے بستر سے کود کر نانی اماں کے پلنگ پر پہنچ گئی۔ اور پھر رفتہ رفتہ گھر کے سب افراد ایک ہی جگہ پر آگئے۔ ہر شخص پر دہشت اور خوف طاری تھا۔ نظر کچھ نہیں آرہا تھا لیکن موت کی سی خاموشی ہر شخص کے خوف و دہشت کی نشاندہی کر رہی تھی۔ کمال کی بات یہ تھی کہ اس عالم میں ایک بار بھی عامل صاحب کی آواز نہیں سنائی دی تھی۔ وہ ہال کمرے ہی میں ایک طرف مسہری پر دراز تھے۔ لیکن نہ ان کی آواز سنائی دی اور نہ ہی یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ جاگ رہے ہیں یا سو رہے ہیں۔ کسی کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس بھیانک اندھیرے میں جب کہ نامعلوم سی چلنے پھرنے اور بولنے کی آوازیں آرہی ہوں۔ ادھر اُدھر جاتا۔ نانی اماں نے بھی سختی سے سب کو منع کر دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ بس ایک جگہ بیٹھ کر اپنے اللہ سے فریاد کرو وہ ہی ہمیں اس مصیبت سے نجات دے سکتا ہے۔

اسی دوران خالہ نجمہ کے جسم میں کپکپی طاری ہوئی۔ اور انہوں نے بے اختیار دہشت ناک انداز میں رونا بھی شروع کیا۔ نانی اماں اور خالو یسین انہیں دبائے بیٹھے رہے اُن پر کمبل وغیرہ ڈالتے رہے۔ لیکن وہ بُری طرح رو رہی تھیں اور نہ جانے کیا بول رہی تھیں ان کی کوئی بات کسی کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ اس وقت ماما زبیر نے پُر زور آواز میں "مولوی صاحب مولوی صاحب" کہہ کر عامل صاحب کو آوازیں دیں۔ لیکن عامل صاحب کی طرف سے ہاں ہوں کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ مجبوراً زبیر ماما اُس گوشے کی طرف چلے گئے جہاں عامل صاحب سوئے تھے۔ حویلی کا یہ ہال کمرہ کافی بڑا تھا۔ اس زمانہ میں تو اتنی جگہ میں پورا مکان بن جاتا ہے خصوصاً وہاں کے علاقے میں۔ یہ کمرہ ۵۰ گز لمبا اور ۲۰ گز چوڑا تھا۔ درمیان میں لکڑی کا پارٹیشن تھا۔ عامل صاحب پارٹیشن کے دوسری طرف آرام فرماتے۔ ہم لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ یا تو عامل صاحب گہری نیند سو رہے ہیں یا پھر ان کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آگیا ہے۔ خوف و دہشت کی وجہ سے ابھی تک انہیں کوئی جگانے نہیں گیا تھا کیوں کہ کمرے میں اندھیرا ابھی طاری تھا۔ دوسرے جنات کی چلت پھرت بھی مسلسل کی جا رہی تھی۔ لیکن خالہ نجمہ کی حالت دیکھ کر بے اختیار ماما زبیر کو عامل صاحب کی طرف جانا پڑا۔ لیکن اس کے بعد جو ہم پر گزری وہ ناقابلِ بیان ہے۔ زبیر ماما کے وہاں جانے کے بعد حسب معمول بالکل سناٹا چھایا رہا۔ ادھر خالہ نجمہ بھی بے شدھ ہو گئیں۔ اُن پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ البتہ بے ہوش ہونے کے بعد بھی ان کے جسم پر کپکپی طاری رہی ــــ خالو یسین نے چند منٹ کے بعد ماما زبیر کو آوازیں لگائیں۔ لیکن ماما زبیر کا کوئی جواب نہیں آیا۔ یہ داستان پڑھنے والے ہماری اس وقت کی کیفیت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اُس رات جو ہم پر گزری تھی ویسی تو اگر کسی شخص پر نہ گزرے تو بہتر ہے۔ ماما زبیر کے اُدھر جانے اور پھر واپس نہ آنے سے ہم یہ یقین کر چکے تھے کہ حادثہ کچھ نہ کچھ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے بعد کسی بھی فرد کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل پا رہی تھی۔ ہر شخص سہما ہوا تھا۔ اور ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے وہ مر چکا ہے۔ اور قبر کے کنارے بیٹھا اپنے جسم کے دفن ہونے کا منتظر ہے۔

تقریباً پندرہ منٹ تک ہم سب لوگوں کی حالت مُردوں سے بدتر تھی۔ اتنا پر سکتہ طاری ہو گیا تھا ــــ زبیر ماما کے واپس نہ آنے کی وجہ سے اور ہال کمرے میں موت کی سی خاموشی کی وجہ سے رگوں میں دوڑنے والا خون بالکل ہی منجمد ہو کر رہ گیا تھا۔ خالو یسین جو عام زندگی میں یقیناً بہادر تھے اور کسی زمانہ میں جنوں اور بھوتوں کے قائل بھی نہیں تھے۔ وہ بھی سہمے ہوئے تھے اور اپنی غلطیوں پر پچھتا رہے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اصل قصوروار میں ہوں۔ میں نے ہی اس گھر کے افراد کو خودکشی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ کاش میں اس حویلی کو خریدنے سے باز آجاتا! اُدھر اس وقت تو وہ خاص طور پر سراسیمہ تھے۔ کیوں کہ عامل اور ماما زبیر کی نہ سمجھ میں آنیوالی پُرہول خاموشی نے انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کہ ہمارے گھر میں پھر کوئی خونی حادثہ ہو گیا ہے اور آج کی خونی واردات میں زبیر ماما بھی کام آگئے ہیں۔ اندازاً میں کہتی ہوں کہ لگ بھگ دس منٹ کے بعد ماما زبیر کی مریل سی آواز آئی ــ اماں جان ــ ان کی آواز سنکر بے اختیار نانی اماں کے منہ سے نکلا بیٹا زبیر۔ اس وقت خالو یسین سے نہیں رہا گیا۔ اور وہ بھی بے اختیار اور بے بس سے ہو کر اسی گوشے کی طرف پہنچ گئے۔ اور اسی اثنا میں لائٹ آگئی کمرے کا ہر حصہ ہماری نظروں کے سامنے تھی لیکن اس گوشے میں چونکہ لکڑی کا پارٹیشن تھا اس لئے کمرے کا وہ کونہ ہماری نظروں سے اوجھل تھا۔ لیکن لائٹ آنے کے بعد کسی سے صبر نہ ہو سکا اور سبھی لوگ اُٹھ کر اس کونے کی طرف چلے گئے۔ وہاں عجیب منظر تھا۔ ماما زبیر نیم مُردنی کی حالت میں نیم برہنہ پڑے ہوئے تھے۔ اُن کے کپڑوں پر خون کے دھبے تھے۔ چہرے پر خراشیں تھیں۔ حالت اُس زخمی انسان کی سی تھی جس پر کافی دیر تک کئی لوگوں نے ایک ساتھ لاٹھیاں برسائی ہوں۔ وہ مجرم تھا رہے تھے اور ان کی کیفیت قطعی طور پر اس انسان کی سی تھی۔ جو دم توڑنے والا ہوتا ہے۔ انہیں اس حالت میں دیکھ کر نانی اماں کی چیخیں نکل گئیں۔ خالہ نجمہ پر اسی وقت ایک بھیانک قسم کا دورہ پڑ گیا۔ وہ بھیا بھیا کہہ کر رونے لگیں اور اس کے بعد بے ہوش ہو گئیں۔ میں بھی روتے روتے بے قابو ہو چکی تھی۔ لیکن مجھے تو اللہ نے نجانے کس مٹی سے بنایا ہے کہ میں اتنے سارے حادثات دیکھ کر زندہ رہی۔ ورنہ مجھے

عامل اور ماما زبیر کی نہ سمجھ میں آنیوالی پُرہول خاموشی نے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا ــــ کہ ہمارے گھر میں پھر کوئی خونی حادثہ ہو گیا ہے۔ اور آج کی خونی واردات میں زبیر ماما کام آگئے ہیں ــــ

دہشت اور خوف کی وجہ سے اسی وقت مر جانا چاہیے تھا۔ جب ماما زبیر کو میں نے ڈوبتے ہوئے سورج کی طرح بے نور دیکھا۔ خالو جان ماما زبیر سے کچھ پوچھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ماما زبیر پر عجیب طرح کی غشی تھی۔ وہ کراہ بھی رہے تھے۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ یہ سب کچھ منٹوں سکنڈوں میں ہوا تھا۔ اور عامل صاحب کا تو کہیں پتہ ہی نہیں تھا۔ وہ تو نہ جانے کہاں غائب تھے۔ خدا جانے انہیں زمین نگل گئی تھی یا آسمان۔ حیرتناک بات یہ تھی کہ عامل صاحب کے کپڑے اُترے پڑے تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ انہیں جنّات ننگا کر کے لے گئے تھے۔ ان کا سامان بے ترتیب پڑا ہوا تھا۔ تسبیح ٹوٹ گئی تھی۔ اس کے دانے بکھرے ہوئے تھے۔

کیسی کیسی آفتیں ہم پر گزری ہیں۔ میں جو یہ بھیانک آپ بیتی بیان کر رہی ہوں۔ یہ حرف بحرف درست ہے۔ مگر اس آپ بیتی کے بعض اجزا ایسے ہیں کہ پڑھنے والے ان کا یقین نہیں کریں گے۔ وہ اس داستان کو من گھڑت داستان سمجھیں گے۔ دنیا کو کسی بھی حقیقت کی یقین دہانی کرانا میری ذمّہ داری نہیں ہے پھر بھی میں اس داستان کے اختتام پر کچھ ثبوت ایسے پیش کروں گی۔ کہ 'طلسماتی دنیا' کے قارئین اس داستان کی حقّانیت کے قائل ہو جائیں گے۔ اور ہر شخص میری آپ بیتی کے ایک ایک لفظ پر یقین کرنے پر مجبور ہوگا۔

یہ بدنصیب رابعہ ہزار بار خدا سے پناہ چاہتی ہے اس بات کی کہ اس کا شمار جھوٹے لوگوں میں ہو۔ یہ خطاکار اس بات سے واقف ہے کہ کذب بیانی ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اس سے سماج میں ہزار فتنے کھڑے ہوتے ہیں۔ میں خوفناک حویلی کی قسطیں قلم بند کرتے وقت کوشش کرتی ہوں کہ غلط بیانی کا جرم مجھ سے سرزد نہ ہو۔ البتہ ضعفِ دماغ کی وجہ سے واقعات آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اور اس کیلئے میں اپنے اللہ سے اور اپنے قارئین سے معافی کی طلب گار ہوں۔ پھر بھی میں کوشش کر رہی ہوں کہ واقعات کی ترتیب حتیٰ الامکان قائم رہے۔ معافی چاہوں گی۔ میں خواہ مخواہ دوسری تفصیلات میں چلی گئی۔ میں بتا رہی تھی کہ عامل صاحب تو لاپتہ تھے اور ماما زبیر پر مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ وہ نہ کسی کی بات سمجھ رہے تھے اور نہ ہی اپنے اوپر بیتی ہوئی کسی بات کو بتلانے پر قادر تھے۔ خالو یٰسین نے انہیں گود میں اُٹھا کر بڑی مسہری پر لٹا دیا۔ نانی امّاں ان کے چہرے پر پڑی ہوئی خراشوں کو اپنے ڈوپٹے کے آنچل سے صاف کرنے لگیں۔ بچے بھی رونے بلکنے کی آوازیں سُن کر جاگ گئے تھے۔ اور ہال کمرہ ہچکیوں اور سسکیوں سے گونج رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد خالہ نجمہ کو ہوش آگیا۔ وہ بھیا بھیا کہہ کر ماما زبیر سے لپٹ گئیں۔ اور اس کے بعد وہ اچانک اُٹھیں۔ اور خالو یٰسین کو لپٹ گئیں۔ انہوں نے خالو یٰسین کے سینے پر گھونسے مارنے شروع کئے وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں تم ہی ہمارے قاتل ہو۔ میں تم سے ایک ایک مرنے والے کا خون بہا لوں گی۔ یہ ساری مصیبت تمہاری وجہ سے ہمیں برداشت کرنی پڑی۔ تم خود کو سب سے زیادہ عقل مند کہتے ہو۔

نجمہ۔ پاگل ہو گئی ہے۔ نانی امّاں نے خالہ نجمہ کو ایک طرف دھکا دیتے ہوئے کہا۔ یہ تیرا شوہر ہے۔ اس کی توہین کرے گی تو سیدھی دوزخ میں جائے گی نہ دنیا کی رہے گی نہ دین کی۔

ہم تو اس وقت بھی دوزخ ہی میں ہیں۔ یہ کہہ کر خالہ نجمہ ایک دیوار سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ انہیں روتا دیکھ کر سب بچے بھی رونے لگے۔ گھر کا سارا ماحول آنسوؤں میں ڈوب گیا۔

خالو نے خالہ نجمہ کو تسلّی دیتے ہوئے کہا ——— بہار بیگم! اگر تم اس طرح ہمّت ہار جاؤ گی تو میرا کیا ہوگا۔ تم میری طاقت ہو۔ خود کو سنبھالو۔ مجھے اپنی غلطی کا پوری طرح احساس ہے لیکن اس وقت اس غلطی پر پچھتانے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم اگر اس طرح آپس میں اُلجھیں گے تو بربادیوں کی رہی سہی کسر بھی پوری ہو جائے گی۔ اور ہم وقت ہی سے پہلے نیست و نابود ہو جائیں گے۔

خالہ نجمہ خالو یٰسین کو لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ اور ہاتھ جوڑ کر خالو سے کہنے لگیں۔ مجھے معاف کر دو۔ خدارا مجھے معاف کر دو۔ میں پاگل ہو گئی ہوں ——— معاف کر دوں گا پہلے تم اپنے آنسو پونچھو۔ اور زبیر کو دیکھو۔ میں کسی ڈاکٹر کو لاتا ہوں۔

اسی وقت صاعقہ نے ایک زہریلے قسم کا قہقہہ لگایا ——— اور مردانہ آواز میں بولی ڈاکٹر کیا کرے گا ——— عامل نے کیا کیا ہے ——— ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

آخر آپ لوگ چاہتے کیا ہیں؟ ——— خالو یٰسین نے پوچھا۔

ہم لوگ اپنے خاندان کا بدلہ لیں گے۔ ہمارا کنبہ تباہ کیا گیا تھا۔ ہم بھی تم سب کو ختم کر دیں گے۔

آپ چاہیں تو ہم یہاں سے چلے جائیں۔؟" خالو یٰسین نے پوچھا۔"

تم یہاں سے جہاں بھی جاؤ گے وہیں تمہارے ساتھ یہی ہوگا۔ تم ہمارے انتقام سے بچ نہیں سکتے۔ تمام باتیں تو اب مجھے یاد نہیں رہی ہیں۔ ہاں اتنا تو بہر حال یاد ہے کہ مکالمے بازیوں کے بعد صاعقہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی تھی۔ اور رونے دھونے کا کہرام کچھ اور زیادہ ہو گیا تھا۔

صاعقہ تو کچھ دیر کے بعد ہوش میں آگئی لیکن ماما زبیر کی نبضیں ختم ہو گئیں۔ اور وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ دس بجے انہیں ڈاکٹر نے مُردہ قرار دے دیا۔ یہ زبیر ماما کی پہلی موت تھی۔

(اس کے بعد وہ کیسے زندہ ہوئے یہ بات اگلی قسط میں پڑھئے)

(باقی آئندہ)

طلسماتی دُنیا

جادو ٹونا نمبر

RS.60/=

شمارہ نمبر ۴۳۵

روپے

محسن و مددگار
مولانا طاہر الاسلام قاسمی

معاون ایڈیٹر ـــــ مریم صدیقی
خصوصی مشیر ـــــ نسیم فاطمہ شیخ

خصوصی مشیران
ابوسفیان عثمانی، سلیم عرشی، رابعہ بانو شیریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلساتی دنیا عثمانی

ایڈیٹر کا فون نمبر ـــــ ۲۲۶۸۲

مدیر حسن الہاشمی

سرپرست حضرت الحاج مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب مدظلہ

مدیرہ زینب ناہید عثمانی

نگراں ـــــ عمر فاروق عاصم عثمانی

سرکولیشن منیجر و ڈیزائنر ـــــ دانش عامری

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ روحانی مرکز کی ریاست ہے اسکے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔

(منیجر)

اس ○ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی مدت خریداری اس پرچے کے ساتھ ختم ہو جائے گی سرخ نشان دیکھتے ہی آپ سالانہ زرتعاون روانہ کر دیں۔ ورنہ رسالے کی روانگی بند کر دی جائے گی۔

(منیجر)

انتباہ

طلساتی دنیا سے متعلق متنازعہ مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا۔

(منیجر)

طلساتی دنیا روحانی مرکز کے ذریعہ چاروں غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کیلئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴

ROOHANI MARKAZ
ABULMALI DEOBAND-247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے ... سے چھپوا کر روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

کیا اور کہاں

دُعا

سفلی عمل اور جادو ٹونے کی آفت و نحوست گھر گھر میں پھیلی ہوئی ہے ــــــ ہم دعا کرتے ہیں کہ ــــ اے پروردگار عالم! طلسماتی دنیا کے تمام قارئین کو اور اپنے تمام بندوں کو جادو ٹونے کی نحوست سے اور جادوگروں کی خباثتوں سے محفوظ رکھ۔

(آمین)

نورِ ہدایت
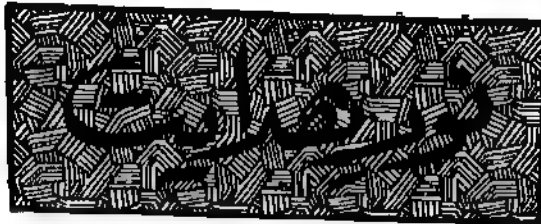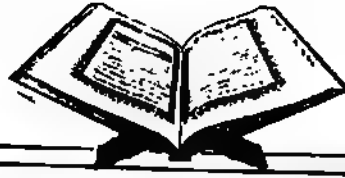
اور جب پہنچا ان کے پاس رسول۔ اللہ کی طرف سے تصدیق کرنیوالا اس کتاب کی جو ان کے پاس ہے۔ تو پھینک دیا ایک جماعت نے اہل کتاب میں سے کتاب اللہ کو اپنی پشت کے پیچھے گویا کہ وہ اس کی قدر و منزلت سے واقف ہی نہیں۔ اور پیچھے ہو لئے اُس علم کے جو پڑھتے تھے شیاطین سلیمان کی بادشاہت کے وقت اور کفر نہیں کیا سلیمان نے۔ لیکن کفر کیا شیطانوں نے کہ وہ سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو۔ اور اس علم کے پیچھے ہو لئے جو اُترا تھا دو فرشتوں پر شہر بابل میں۔ اُن فرشتوں کا نام تھا ہاروت ماروت۔ اور فرشتے نہیں سکھلاتے تھے جبتک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش کیلئے ہیں۔ تو آپ لوگ کافر نہ بنو۔ پھر ان سے وہ سیکھتے تھے جادو جس کے ذریعہ جدائی ڈالتے تھے میاں بیوی کے درمیان اور وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر ـــــــــ اور ایسے لوگ سیکھتے ہیں وہ چیز جو انہیں فائدہ نہ پہنچا کر نقصان پہنچاتی ہے۔ اور وہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے جادو اختیار کیا نہیں ہے اس کیلئے آخرت میں سے کوئی حصّہ۔

(سورۂ بقرہ آیت ۱۰۲ سپارہ ۱)

اداریہ

فضلِ ربّی

بقلم خاص

فضلِ ربّی ہے کہ جادو ٹونا نمبر اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ لاکھ کوششوں کے باوجود جادو ٹونا نمبر وقت پر نہ آسکا۔ ایک مہینے کی تاخیر کے ساتھ اس کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔ لیکن ـــــــ ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا ـــــــ یقین کریں کہ رسالہ جب بھی لیٹ ہوتا ہے۔ جتنی کوفت آپ کو ہوتی ہے۔ اس سے کہیں کوفت خود ہمیں بھی ہوتی ہے۔ لیکن رسالہ بے شمار لوگوں کے تعاون اور فعل و عمل سے مرتب ہوتا ہے۔ ایڈیٹر کا کام رسالے کو مرتب کردینا ہے۔ اس کے بعد بہ عزت و عافیت کے ساتھ اگر کاتبوں اور کمپیوٹر والوں کے ہاتھ سے بروقت آزاد ہوجائے تو حُسنِ قسمت۔ ورنہ عرصہ دراز تک یہ ان ہی کے ہاتھوں کا کھلونا بنا رہتا ہے۔ اس کے بعد نمبر آتا ہے تصحیح کرنے والے حضرات کا۔ وہ بھی ہماری دُنیا ہی کی مخلوق ہیں۔ انہیں بھی مصروفیت رہتی ہے اور ان کے بھی ناز نخرے ہنس ہنس کر برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے بعد پریس والے رسالے سے مستفیض ہوتے ہیں اور وہ بھی اس بے زبان کی اچھی خاصی گت بنا دیتے ہیں۔ کیوں کہ وہ بھی اپنے ملازمین کے سامنے اسی طرح بے بس ہوتے ہیں جس طرح کوئی روایتی شوہر اپنی بیوی کے سامنے مجبور اور بے بس ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد رسالے کی بائنڈنگ کرنے والوں کے رحم و کرم پر ہوتی ہے۔ اور ان کا بھی ستانے کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے۔ اور بھی مراحل درمیان میں طے کرنے پڑتے ہیں۔ تب کہیں جاکر رسالہ آپ کے مبارک ہاتھوں تک پہنچتا ہے۔ لیکن اپنا اپنا نصیب ہے۔ گالیاں صرف بیچارے ایڈیٹر ہی کو کھانی پڑتی ہیں ـــــــ حالانکہ تاخیرِ اشاعت میں اس کی ذمہ داری سو فیصد سے زائد عمل نہیں ہوتا۔ جو لوگ گالیاں نہیں دے سکتے وہ بیچارے شکایت پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگ شکایت بھی نہیں کرتے وہ صبر کرتے ہیں۔ لیکن دل ہی دل میں کوفت محسوس کرتے ہیں۔ اور گمان یہی کرتے ہیں کہ قصور ایڈیٹر ہی کا ہے۔ اور اسی کی غیر ذمہ داریوں کی وجہ سے ہمیں انتظار کی زحمت اُٹھانی پڑتی ہے۔ اس بحث سے قطعِ نظر کہ کس ڈیپارٹمنٹ کی کوتاہی کتنی ہے۔ اور ایڈیٹر کی چارج شیٹ کیا کہتی ہے ہم ہی آپ سے اظہارِ معذرت کرتے ہیں۔ اور اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور یقین دہانی کراتے ہیں کہ انشاء اللہ آئندہ رسالے کو بروقت چھاپنے کے لئے ہم انتظام کے ہر ہر شعبے پر نظرِ ثانی کریں گے۔ اور اپنے گریبان میں بھی جھانکیں گے ہمیں امید ہے کہ جادو ٹونا نمبر "دیر آید درست آید" کے مصداق انشاء اللہ اس دور کا قیمتی شاہکار ثابت ہوگا۔ اور عوام و خواص اس کے علمی اور عملی سرمائے سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس محنت کو ٹھکانے لگائے۔ اور ہمیں روحانی علمیات کے سلسلے میں اس سے زیادہ محنت اور خدمتِ خلق کی توفیق دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

مختلف باغوں

ارشاداتِ نبویؐ

● جس نے نیکی کی طرف رہنمائی کی اس کے لئے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس نیکی کرنے والے کیلئے ہے۔
● تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتے ہیں۔
● ذکر الٰہی سے بڑھ کر انسان کا کوئی عمل عذاب سے نجات دلانے والا نہیں۔
● وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔
● اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی روزی نہیں ہے۔
● جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کی درازیٔ عمر کی دعا کرو۔

(مرسلہ: نکہت پروین ــــ دہلی)

کرنیں

● ایک چھوٹی سی نیکی ایک بہت بڑے نیک ارادے سے بہتر ہوتی ہے۔
● خواہش اگر پرندہ ہوتی تو ہر شخص اپنی جیب میں رومال کی جگہ جال رکھتا۔
● نفرت ایک ایسا نیزہ ہے جس کی نوک اس کے اپنے بدن ہی میں سوراخ کر دیتی ہے۔
● دوسروں کا گلا کاٹنا آسان ہے۔ لیکن اپنی انگلی کی تکلیف برداشت کرنا مشکل ہے۔
● اگر آپ کے پاس علم ہے لیکن دانائی نہیں ہے تو آپ ایسی کار ہیں جس میں انجن نہیں ہے۔

انمول موتی کتابوں کا مطالعہ دماغ کو روشن کرتا ہے۔
● محنت وہ کنجی ہے جو دولت کے دروازے کھول دیتی ہے۔
● ہر خوبی اپنانے کے قابل ہے خواہ وہ دشمن ہی میں کیوں نہ ہو۔
● دل آئینہ کی طرح صاف، زبان شہد کی طرح میٹھی اور کام کی رفتار چیونٹی کی چال کی طرح دھیمی اور مستقل ہونی چاہیئے۔
● اگر تم مالدار بننے کے آرزومند ہو تو اپنی فرصت کے اوقات ضائع مت کرو۔
● ہمیشہ خوش کلامی والا طرز اختیار کرو۔ دنیا عزت کرنے پر مجبور ہوگی۔
● وہ علم ضائع ہو جاتا ہے جو عمل کے لباس سے محروم ہو۔

درسِ حیات

● اگر وفا کا درس لینا ہے تو پھول سے لو جو پودے سے جدا ہوتے ہی مرجھا جاتے ہیں۔
● اگر پہاڑ کو ہٹانے کا ارادہ ہو تو پہلے ذرّوں کو سرکانا سیکھو۔
● ناکامی کے جذبے سے کامیابی پیدا ہونا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا ببول کے درخت گلاب کھلنا ناممکن ہے۔
● دشمن کو معاف کر دینا اس سے انتقام لینے کا سب سے اچھا طریقہ ہے۔
● برے لوگ اچھی باتوں میں برا پہلو تلاش کر لیتے ہیں جس طرح مکھیاں تمام خوبصورت جسم کو چھوڑ کر صرف زخموں ہی پر بیٹھنا پسند کرتی ہیں۔

(مرسلہ: ساجدہ یوسف انصاری۔ تھانہ)

آئینۂ افکار

● قسمت پہیئے کی مانند گھومتی ہے کوئی نیچے آجاتا ہے اور کوئی اوپر۔ جب تم اوپر آؤ تو نیچے والوں کا ہاتھ تھام لو کیونکہ ممکن ہے کہ اگلے چکر میں تمہیں ان کے سہارے کی ضرورت پڑ جائے۔
● کسی پر کیچڑ مت اچھالو کیونکہ دوسروں کے دامن اس سے آلودہ ہوں یا نہ ہوں لیکن تمہارے ہاتھ کیچڑ سے ضرور آلودہ ہو جائیں گے۔
● صرف یہی ظلم نہیں کہ ہم انسانوں سے نفرت کریں۔ بلکہ یہ بھی ظلم ہے کہ ہم انسانوں سے بے اعتنائی برتیں۔

شہ پارے

● نادان لوگ دولت کیلئے دل کا چین کھو بیٹھتے ہیں اور دانا سکون پانے کیلئے دولت قربان کر دیتے ہیں۔
● دنیا میں خوش رہنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنی ضروریات کو کم کریں۔
● بے وقوف لوگ کھانے پینے کیلئے جیتے ہیں اور عقل مند لوگ اس لئے کھاتے پیتے ہیں۔ تاکہ زندہ رہ سکیں۔
● نفرت برائی سے کرنی چاہیئے۔ نہ کہ برائی کرنے والے سے۔

احساسِ خودی

● کھلے اور چھپے ہر حال میں خدا سے ڈرتا رہ۔
● خوشی اور ناخوشی ہر حالت میں انصاف کی بات۔
● امیری اور غریبی دونوں حالتوں میں اعتدال پر قائم رہ۔
● اگر بڑا آدمی بننا چاہتا ہے تو ایک دن ...

کے پھول

گل چیں
مریم صدیقی

کر لے۔

- جو مجھ سے کٹے گا میں اس سے جڑوں گا۔
- جو مجھے محروم کرے گا میں اُسے دونگا۔
- جو مجھ پر زیادتی کرے گا میں اُسے معاف کروں گا۔
- میری خاموشی تفکر کی خاموشی ہوگی۔
- میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہوگی۔
- میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہوگی۔
- اگر ان باتوں پر تو نے عمل کر لیا تو ایک دن تو بہت بڑا آدمی بنے گا۔

(مرسلہ: سیدہ آرزو ناز۔ ہزاری باغ)

محبت کے رنگ روپ

- محبت انسان کو عظمت، پاکیزگی، انسان دوستی، بھائی چارگی اور امن و امان کا سبق دیتی ہے۔
- محبت انسانوں کے درمیان حائل شدہ دیوار کو گرا دیتی ہے۔
- محبت کسی ذات برادری اور فلسفے کی قائل نہیں۔
- محبت وہ کھیل ہے جس میں عقل ہار جاتی ہے۔
- محبت کے اظہار کیلئے خوبصورت الفاظ کی ضرورت نہیں۔
- محبت میں آنکھوں کی اپنی زبان ہوتی ہے۔
- محبت خوبصورتی کی بھی قائل نہیں۔ محبت دل سے دل کو ہوا کرتی ہے۔ اور جب محبت ہو جاتی ہے تو محبوب کی ہر بُری ادا بھی پسند آتی ہے۔

(مرسلہ: کلیم اختر کوثر کوٹریا پار)

بڑا اور بڑا آدمی

اگر سڑک پر چلتے ہوئے گاڑی سامنے آجائے تو سڑک کے کنارے تک ہٹ جاؤ۔ گھوڑا گاڑی ہو تو پانچ گز تک ہٹنا ضروری ہے ہاتھی ہو تو دس گز تک ہٹ جاؤ۔ لیکن اگر بُرا آدمی نظر آجائے تو ایک سو گز تک ہٹ جاؤ اسی میں عافیت ہے۔

بچھو کے دُم میں زہر ہوتا ہے۔ سانپ کے دانتوں میں زہر ہوتا ہے۔ مچھر کے سَر میں زہر ہوتا ہے۔ لیکن بُرے آدمی کے پورے جسم اور اس کی باتوں میں بھی زہر ہوتا ہے۔

بڑے آدمی میں جو خوبیاں ہوتی ہیں وہی خوبیاں چھوٹے آدمیوں میں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ چھوٹے لوگوں میں وہ خوبیاں جسمانی طور پر ہوتی ہیں۔ اور بڑے لوگوں میں یہ خوبیاں گہرائی تک ہوتی ہیں۔ چھوٹے لوگ اپنی خوبیوں سے خود فائدے اُٹھاتے ہیں۔ اور بڑے لوگوں کی خوبیوں سے ایک عالم مستفیض ہوتا ہے۔

حسن و جمال

ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی۔

حضرت! میرا شوہر دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔

اگر اس شخص کے نکاح میں اس وقت چار عورتیں نہیں تو یہ نکاح جائز ہے۔

وہ عورت بولی۔ حضرت اگر ہمارے مذہب میں غیر عورتوں کو دیکھنا جائز ہوتا تو میں اپنا پردہ اُٹھا کر دکھاتی کہ جس مَرد کے نکاح میں مجھ جیسی حسین عورت ہو اس کو دوسرا نکاح کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

عورت کی بات سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ وہ گھبرا گئی اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے رونے کا سبب کیا ہے۔؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تمہاری بات سنکر یاد آیا۔ کہ ایک بار حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی بشر کو میرا دیدار کرنا نصیب ہوتا تو میں اپنا حجاب اُٹھا کر اس پر ظاہر کر دیتا کہ جس کا مجھ جیسا رب ہو اس کو کسی خدا کی ضرورت نہیں اور اس کے لئے کسی در پر سَر جھکانا جائز نہیں۔

مہکتے پھول

- اچھا دوست خدا کا بہترین تحفہ ہے۔ جو قسمت والوں کو ملتا ہے۔
- مطلب کی دوستی کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔
- فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔
- خوبصورت وہ ہے جو خوبصورت کام کرے۔
- وقت خاموشی کے ساتھ بہنے والا ایسا دریا ہے جو اپنے دامن میں ماضی کے بڑے بڑے واقعات کو چھپا کر مستقبل کی طرف بڑھ جاتا ہے۔
- دنیا امتحان گاہ ہے یہاں ہر قدم کو عقل کی ترازو میں تولنا پڑتا ہے۔
- ہر چیز کے ثواب کا اندازہ ہے مگر صبر کے ثواب کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

برکت ہی برکت

حرکت میں برکت ہے۔ برکت میں رحمت ہے۔ رحمت میں کرم ہے۔ کرم میں نعمت ہے۔ نعمت میں لطف ہے لطف میں جوش ہے۔ جوش میں جذبہ ہے۔ جذبے میں ہمت ہے۔ ہمت میں کوشش ہے۔ کوشش میں مصیبت ہے۔ مصیبت میں صداقت ہے۔ صداقت میں نور ہے۔ نور میں

کشش ہے کشش میں صلاحیت ہے صلاحیت میں اُجالا ہے اُجالے میں عافیت ہے۔

(مرسلہ: محمد راشد بھاگل پور)

عظیم انسان

● عظیم انسان وہ ہے جو بظاہر سمندر کی طرح پرسکون ہو لیکن اس کی گہرائی میں ہزاروں تمنائیں دم توڑتی ہوں۔ دلولوں کے ہزار طوفان اُٹھتے ہوں۔

● خواہشات برچھیاں بنکر اس کے وجود کو زخمی کرتی ہوں لیکن اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے سوا کچھ نہ ہو۔

تکمیل عورت

جب عورت کو خدا نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا۔ چاند کی چاندنی شبنم کی ٹھنڈک۔ ستاروں کی روشنی بلبل کی آواز چکور کا حوصلہ گلاب کی رنگت۔ کوئل کی پکار سمندر کی گہرائی۔ آسمان کی بلندی۔ شام کا سکون۔ صبح کا نور لیکر آؤ۔ فرشتوں نے کہا۔ اے خدا آپ اپنی طرف سے کیا عطا کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ نورِ محبت۔

(مرسلہ یعقوب خاں بریلی)

منتخب اشعار

لوگ مٹھی میں نمک لے کے پھرا کرتے ہیں
اپنے زخموں کو زمانے کو دکھایا نہ کرو

●

شعور دیتے ہیں دُنیا کو جو بھی دیوانے
نہ جھانکو ان کے گھروں میں وہاں اندھیرا ہے

●

خاموش مزاجی تجھے جینے نہیں دے گی
اس دور میں جینا ہے تو کہرام مچا دے

●

تم میں ہیرے کی صفت ہے تو اندھیرے میں چلو
دھوپ میں کانچ کے ٹکڑے بھی چمک اٹھتے ہیں

●

ترے خیال سے پہلے کئی خیال آئے
کوئی خیال نہ آیا ترے خیال کے بعد

میں نے دیکھی ہیں ہر اک پھول کی آنکھیں پُرنم
کسطرح کہدوں کہ گلشن میں بہار آئی ہے

●

عدل و انصاف کسی حشر پہ موقوف نہیں
زندگی خود ہی گناہوں کی سزا دیتی ہے

●

یارب کسی سے چھین کے مجھ کو خوشی نہ دے
جو دوسروں پہ بار ہو وہ زندگی نہ دے

●

عشق اُن کو عطا نہیں ہوتا۔۔۔۔
جن کے دل میں خدا نہیں ہوتا۔

●

تعویذ دیئے میں نے محبت کے سبھی کو
اور خود میں توجہ سے بھی محروم رہا ہوں

کامیاب میاں بیوی

کامیاب شوہر وہ ہے جو بیوی کے خرچ کرنے کی طاقت سے زیادہ کمائے ۔۔۔۔ اور کامیاب بیوی وہ ہے جو شوہر کے کمانے کی طاقت سے زیادہ خرچ کرے۔

شادی شادی وہ منزل ہے جہاں مرد اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتا ہے اور عورت اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا بند کر دیتی ہے۔

پریشانی میں بیوی کی یادداشت کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔
انہیں کوئی بات یاد نہیں رہتی ہوگی۔
نہیں۔ بلکہ پریشانی کی بات یہ ہے کہ اُسے ہر بات یاد رہتی ہے۔

کہاسنی کیا بیوی سے تمہاری کہاسنی ہو جاتی ہے۔
جی ہاں ہر روز۔ وہ کہتی ہے اور میں سُنتا ہوں۔

مبارک دن مُبارک ہو دوست آج کا دن تمہارے لئے مُبارک ہے۔
لیکن میری شادی تو کل ہے۔؟
اسی لئے تو تمہارے لئے آج کا دن مبارک ہے۔

منظوری ایک رنگ روغن کی دکان پر ایک بورڈ پر یہ عبارت تحریر تھی۔
"رنگ پسند کرنے والے کے پاس بیوی کی تحریری منظوری ضروری ہے۔

چند سنہری باتیں

● عمل کے بغیر علم ایک ایسا جسم ہے جس میں رُوح نہیں ہے۔
● زندگی میں کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو خیال سے شروع ہو کر خیال ہی پر ختم نہ ہوتا ہو۔
● حیات کی ابتدا کتنی ہی شاندار کیوں نہ ہو ایک دن اسے سناٹوں سے گزرنا پڑتا ہے۔
● دنیا مٹی کا ایک کھلونا ہے جس کا مقصد بالآخر ٹوٹ کر بکھر جانا ہے۔
● قبر قسمت کے طوفانوں کے مقابلے کیلئے بہتر ظلمت ہے۔
● انسان ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ لیکن انسانیت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

آنکھ

● لڑتی ہے تو دنیا کی ہر چیز بھلا دیتی ہے۔
● جھکتی ہے تو زمانہ بھر کی حیا اپنے اندر سمو لیتی ہے۔
● اُٹھتی ہے تو ریگزاروں کو بھی گلزار بنا دیتی ہے۔
● کُھلتی ہے تو کائنات کے رازوں کے پردے کھول دیتی ہے۔
● دیکھتی ہے تو سمندر کی گہرائی سے موتی نکال لاتی ہے۔
● مسکراتی ہے تو ستاروں کی چمک اُچک لیتی ہے۔
● اور روتی ہے تو عرش معلےٰ کو ہلا دیتی ہے۔

(مرسلہ: روبینہ اسلم کلکتہ)

اتنا بھی کافی ہے محمد ابن حسین بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں ابو عثمان مغربیؒ کے پاس گیا اور دل میں خیال کیا کہ شاید وہ مجھ سے کچھ مانگ لیں۔ اس پر ابو عثمانؒ نے فرمایا کہ لوگوں کیلئے یہ کافی نہیں ہے کہ میں، ان کی چیزیں قبول کرلیتا ہوں کہ وہ اب مجھ سے یہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے آگے اپنا دامن بھی پھیلاؤں۔

باب ۱۶

بابِ ردِّ سحر

صنم خانۂ عملیات کا سولہواں باب "ردِّ سحر" ایک اہم ترین باب ہونے کی وجہ سے اس کتاب کا اہم ترین حصّہ ہے۔ اس باب کے ذریعہ ہم اس کتاب کے ناظرین کو ایسے سو طریقے عنایت کریں گے جن کا سہارا لیکر جادو کے بُرے اثرات پر قابو پایا جا سکتا ہے اور سفلی اور گندے عمل کے سنگین حملوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

یہ بات مسلّم اور طے شدہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی معاملے میں کوئی بھی فارمولا اور کوئی بھی طریقہ اس وقت تک کارگر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا جبتک مالکِ کون و مکاں کی مرضی شاملِ حال نہ ہو۔ تعویذات ہوں یا وظائف ہوں یا عملیات کے ذخیرے ہوں سب کے سب بے روح اور بے جان قرار پاتے ہیں۔ اگر مالکِ کون و مکان کی رضا و قضا سے یہ محروم ہوں۔ تعویذ فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہے۔ تعویذ کی حیثیت اگر اللہ جل جلالہٗ کی مرضی شامل نہ ہو تو فقط کاغذ کے ایک پُرزے کی سی ہے۔ لیکن صرف ایک تعویذ ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر ہر طریقۂ علاج کی بعینہٖ یہی حیثیت ہے۔ اگر اللہ جل جلالہٗ اسمیں اپنی مرضیات کو داخل نہ کریں ٹیبلیٹ اور کیپسول، چاکلیٹ اور چیک سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر حق جل عزہٗ مریض کو شفا دینے کا ارادہ نہ فرمائیں۔ آج کی دنیا کے مادہ پرست لوگوں نے یا اُن کورے جاہلوں نے جو اسلامی عقائد کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ تعویذات کے خلاف تو بہت لے دے کی ہے اور ان کی تاثیرات کے خلاف بہت ہنگامے مچائے ہیں۔ لیکن ان ہی حضرات عقل کل نے دواؤں اور خمیروں کو عملاً فی نفسہٖ مؤثر مانا ہے۔ گو زبان سے وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن ان کے اقوال و احوال سے صاف طور پر یہ مترشح ہوتا ہے کہ جوشاندے اور خمیرہ مروارید اور ٹیکسا اور ٹیٹرا کیپسول وغیرہ کو وہ فی ذاتہٖ مؤثر خیال کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی تمام دواؤں کی بھی وہی پوزیشن ہے۔ جو از راہِ عقیدہ تعویذات کی ہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر اگر روحانی عملیات بے حیثیت ہیں تو اللہ کی مرضی کے بغیر میڈیسن اور جڑی بوٹیاں بھی قطعاً ہیچ اور لایعنی ہیں ــــــــ حدیث پاک سے یہ ثابت ہے کہ دوا حلق میں جاتے وقت اپنے رب سے سرگوشی کرتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ میں اس مریض کے مرض کو بڑھاؤں یا گھٹاؤں یا اسی حالت پر رہنے دوں؟ اور پھر جو فیصلہ حق تعالیٰ کا ہوتا ہے اسی نوعیت کا اثر دوا کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ دوا کبھی فائدہ بھی کرتی ہے اور کبھی نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ عرفِ عام میں اس کو ریکشن کہتے ہیں۔ شریعت نے دُنیا کو دارالاسباب مانتے ہوئے امراض سے نمٹنے کیلئے علاج کی اجازت دی ہے اور علاج ہر نبی کی سنّت بھی رہا ہے۔ لیکن شریعت نے کسی وسیلہ مدافعت اور کسی طریقۂ علاج کو معیوب قرار نہیں دیا ہے۔ از روئے شرع صرف ان طریقوں کو مَردود بتایا گیا ہے جن میں غیر اللہ سے استعانت طلب کیجاتی ہو یا جن پر بھروسہ حد سے زیادہ کر لیا جاتا ہو یعنی اس انداز میں کر لیا جاتا ہو جیسے کہ یہ طریقے مؤثر بالذات ہیں اور اپنی تاثیرات کے خود ہی خالق ہیں۔ ورنہ شریعت اسلامیہ میں علاج کا کوئی بھی طریقہ مبغوض نہیں ہے۔ جس طریقے سے انسان کو شفا نصیب ہونے کا امکان ہو اس طریقے کو برائے علاج اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یونانی علاج ہو یا ایلوپیتھک یا ہومیوپیتھک یہ سب ہی جائز ہیں۔ اسی طرح جو علاج حرف و اعداد کے ذریعہ کیئے جاتے ہوں۔ وہ بھی سب کے سب جائز ہیں اور ان پر بھی شریعت کسی بھی طرح کی کوئی قدغن نہیں لگاتی۔ البتہ شریعت اس بات کی متقاضی

ہر جگہ نظر آتی ہے کہ ہر بندہ ہر طرح کے علاج و معالجے سے فائدہ اُٹھاتے وقت اس یقین کو پامال نہ ہونے دے کہ بیماری کے بعد شفا اور صحت عطا کرنیوالی اصل ذات خالقِ کائنات کی ہے اور آفتوں کے بعد راحتیں اور طوفانوں کے بعد سکون عطا کرنے والی ذات بھی خالقِ کائنات ہی کی ہے۔ یہ ذاتِ گرامی اگر کسی کو زندگی دینے کا فیصلہ کر چکی ہو تو زہر ہلاہل بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور یہ ذاتِ گرامی کسی کو موت دینے کا ارادہ کر بیٹھی ہو تو تریاق بھی اسے زندگی عطا نہیں کر سکتا۔ یہ یقین کہ کرنے اور عطا کرنیوالی ذات اللہ کی اور صرف اللہ کی ہے۔ اگر دل کی گہرائی میں جا گزیں ہو تو پھر علاج دوا سے ہو، جڑی بوٹی سے ہو یا حروف اور اعداد سے ہو، عقل سے ہو یا مشینوں سے ہو۔ انسان کے عقیدے کو مجروح نہیں کرتا۔ اور اسے گنہگار نہیں بناتا۔

اس رنگ برنگی دنیا میں جہاں بیشمار اور لاتعداد حقائق پیدا کیئے ہیں۔ وہاں سحر کی بھی ایک حقیقت پیدا کی گئی ہے۔ لیکن بیشمار لوگ اس دنیا میں آج بھی ایسے ہیں جو جادو کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ جو لوگ تہذیب زدہ ہیں ان کا ذکر تو چھوڑ دیئے لیکن افسوسناک بات تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو خود کو صاحب عقیدہ سمجھتے ہیں وہ بھی جادو کی حقیقت کو جھٹلاتے ہیں۔ جب کہ جادو کا تذکرہ اللہ کی آخری کتاب قرآن حکیم میں جگہ جگہ آیا ہے۔ اگر جادو بے حقیقت ہوتا تو قرآن پاک میں اس کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کو بے حقیقت بتایا جاتا۔ لیکن قرآن نے کسی جگہ جادو کو بے اثر اور بے حقیقت قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ مختلف انداز سے اس کی حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ جس طرح بندوق کی گولی اور تلوار کی دھار اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہے اور یہ اثر اللہ ہی کا پیدا کردہ اثر ہے۔ اسی طرح جادو ٹونا بھی اپنے اندر تاثیر رکھتا ہے۔ لیکن اور جب یہ تاثیر اذنِ خداوندی کی بالکل اسی طرح محتاج ہے جس طرح دنیا کی ہر اثر انگیز چیز اپنا اثر دکھانے میں اذن خداوندی کی محتاج ہے

سحر اور جادو کے سلسلے میں برسہا برس تک علماء اور عقلاء کے درمیان بحث ہوتی رہی ہے کوئی اس کی حقیقت کو مانتا رہا۔ کوئی منکر رہا لیکن اکثر علماءِ حق کی رائے یہ ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور یہ سحر مضرت رساں بھی ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مصلحتِ کاملہ کے پیش نظر اس میں اسی طرح کے مضر اثرات پیدا کر دیئے ہیں جس طرح دوسری اشیاء میں موجود ہیں۔ مثلاً زہر انسان کی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے اور تریاق انسان کو حیات نو بخشتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ حکم خداوندی ہی سے ہوتا ہے۔ اگر اللہ کا حکم اور اسی کا اذن نہ ہو تو زہر کسی کو مار نہیں سکتا اور تریاق کسی کو جِلا نہیں سکتا۔ آگ بلاشبہ جلانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن یہی آگ کسی کیلئے گلزار بھی بن سکتی ہے۔ پانی ڈبو دینے کی اہلیت رکھتا ہے لیکن یہی پانی کسی کیلئے پتھر کی طرح جامد بھی بن جاتا ہے۔ وہ دریا ہی تو تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لئے بارہ راستے بن گئے تھے۔ اور وہ بھی دریا ہی تھا جس نے فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا تھا اور موسیٰ اور ان کے اصحاب اس پر سے گزر گئے تھے کیوں کہ حکم خداوندی یہی تھا کہ فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو ڈبو دو اور موسیٰ علیہ السّلام اور ان کے ساتھیوں کو پار کرا دو۔ جیسا خدا کا حکم ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کائنات کی ہر مؤثر چیز اپنا اثر دکھاتی ہے۔

جو لوگ جادو کو مؤثر بالذّات سمجھتے ہیں وہ کافر ہیں۔ لیکن جادو میں حکمِ خداوندی سے ایک اثر پنہاں ہے اور اس حقیقت کو تمام علماءِ اہلِ سنّت والجماعت نے تسلیم کیا ہے۔ البتہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا یا کسی کو جادو کی تعلیم دینا دونوں ہی باتیں منجملہ کفریات ہیں۔ اور شریعت نے جادو کو شرک قرار دیا ہے۔ البتہ ایسے فنون سیکھنا جن سے جادو جیسے مضر چیزوں پر قابو پایا جاسکے ضروری ہے۔

جادو کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ اور کچھ حد بندیوں کے ساتھ اس کی تعلیم زمانۂ قدیم کے مسلمانوں نے بھی حاصل کی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ جب اسکے برگ و بار پر کفر و شرک کے پھل پھول آنے لگے تو اسلامی شریعت نے ان چیزوں سے کنارہ کش ہونے کی تاکید کی ـــــ اور پھر بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد جادو کا فن رفتہ رفتہ قریب الختم ہو گیا کیوں کہ مسلمانوں نے خود اس کی بیخ کنی کرنے کی جدوجہد کی۔

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب اپنی تصنیف "رموزِ مقطعات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"زمانۂ قدیم میں علم نجوم اور علمِ سحر کی طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے۔ وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر فوقیت دیتے تھے۔ کلدانیوں، سُریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبتاً زیادہ کمال حاصل تھا۔ دراصل ان ہی قوموں سے یہ علوم و فنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کئے تھے۔ قرآن حکیم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں سحر کافی عروج پر تھا۔ بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے جو اپنی فنکارانہ اور علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو مبہوت کر ڈالتے تھے۔ بعض ممالک میں تو لوگ ان کی ہولناک حرکتوں سے اس قدر عاجز آ گئے تھے کہ ان کیلئے سلامتی کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد۔ پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند طریقوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ حکومتی سطح پر بھی ان کو سزائے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیرے کو زیر و زبر کر دیا گیا۔ تاہم کچھ نہ کچھ علم باقی رہ گیا۔ سب کا سب ضائع نہ ہو سکا۔ عظیم مؤرخ ابن خلدون لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجے میں مختلف ممالک سے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ و حکمت، ریاضی اور سحری علوم کا ذخیرہ ملا ہے۔ مگر چونکہ شریعت اسلامی نے خاص طور پر علم سحر کو حرام قرار دے دیا تھا اور ساحروں کیلئے سخت ترین عذاب کی بات کہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ بلکہ اس کو شدید نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھا اور یونانی علوم کے تراجم کرتے وقت بالقصد اس علم کو نظرانداز کر دیا گیا۔ اسی لئے وہ ذخیرہ بھی جو غیر مرتب صورت میں حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا۔ یا ضائع کر دیا گیا۔ صرف مسلمانوں نے ہی نہیں دوسرے لوگوں نے بھی سحری علوم کو ختم کر ڈالنے کی کوششیں کی۔ لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجے میں پھر بھی باقی رہ گیا۔ اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے۔"

بہرحال جادو کی حقیقت کو تمام علمائے قدیم نے تسلیم کیا ہے اور یہ بات بھی تسلیم کی ہے کہ ذخیرۂ سحر بڑی حد تک تلف ہو جانے کے باوجود سلسلۂ علمِ سحر سینہ بہ سینہ کسی نہ کسی درجے میں باقی رہا۔ اور آج تک باقی ہے۔

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ جادو صرف شعبدے بازی اور نظر بندی کو کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں جب کہ جادو ایک ایسی حقیقت کا نام ہے کہ جس کا سہارا لیکر حقائق کو متغیر کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ جنس بھی بدل دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے فتنے اس کے ذریعہ ظہور میں آجاتے ہیں۔ جو عموماً خلق خدا کے لئے ضرر رساں بنتے ہیں۔ اسی لئے جادو کو شرعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت کعبؓ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہودی میرے ایمان لانے سے بہت چراغ پا ہوئے۔ اور اگر میں ایک عزیمت کو اپنے ورد میں نہ رکھتا تو وہ مجھے جادو کے زور سے گدھا بنا دیتے۔ لیکن میں عزیمت کا ورد کرنے کی وجہ سے ان کی سازش سے محفوظ رہا۔ اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جادو کے زور سے انسان کو گدھا بھی بنایا جا سکتا ہے۔

بے شمار واقعات اور شواہد سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ بذریعہ جادو میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات طلاق تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ بعض گھر میں یہ دیکھا گیا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے پر جان چھڑکتے ہیں اور پھر اچانک یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی صورتوں سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ یہ دراصل کسی کرتوت کی بنا پر ہوتا ہے۔

جادو کے ذریعہ لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کر دی جاتی ہے۔ اسکے بعد قابل قبول لڑکیوں کے بھی پیغامات آنے بند ہو جاتے ہیں بلکہ

گلے لگائے رشتے بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور رشتے داروں میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ جادو جانوروں پر بھی کیا جاتا ہے۔ اور جادو سے متأثر ہونیکے بعد گائے، بھینس، بکریاں جو دودھ دینے میں بے مثال ہوتی ہیں۔ اچانک دودھ سے بھاگ جاتی ہیں اور انکے تھنوں میں دودھ سوکھ جاتا ہے۔ فاسق و فاجر لوگ کمسن بچوں پر بھی سحر کرا دیتے ہیں۔ اس طرح بچے سحر کی لپیٹ میں آ کر سوکھ کر مر جاتے ہیں۔ جادو کے ذریعہ عورتوں کی کوکھ بندی کر دی جاتی ہے۔ کوکھ بندھ جانیکے بعد حمل قرار نہیں پاتا۔ جادو کے ذریعہ "عقدِ فرج" کر دیجاتی ہے۔ اور اسکے بعد مرد عورت کے قابل نہیں رہتا۔ اسکی رجولیت اور مردانگی تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ جادو کے ذریعہ روزگار کی بندش کر دیجاتی ہے انسان جہاں بھی جاتا ہے اُسے ناکامی ہوتی ہے۔ اور اگر روزگار لگ جاتا ہے تو اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ جادو کے ذریعہ خاندان کے خاندان تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ گھروں کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔ باہمی تعلقات نفرت اور عداوت میں بدل جاتے ہیں۔ زندگیاں ناسور بنکر رہ جاتی ہیں۔ ہر وقت طناطنی اور رسّا کشی کا ماحول بنا رہتا ہے۔

جادو کے ذریعہ چہرے بھی بگاڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور قدرتی حسن کو پامال کر دیا جاتا ہے۔ اور بہت سے نقصانات جادو کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو پہنچائے جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگیوں میں زہر گھول دیا جاتا ہے۔ اور یہ ظلم و ستم کسی ایک علاقے کی کہانی نہیں ہے بلکہ کسی جگہ بھی چلے جائیں آپ کو سفلی عمل اور جادو ٹونے اور چوکیاں اور ہانڈیاں چھوڑنے کے واقعات سُننے کو مل جائیں گے۔ جادو کے ذریعہ کسی کو قتل کرنا کسی کے کاروبار کو تباہ و برباد کرنا کسی کی ترقی میں رُکاوٹ ڈالنا کسی کو اسکے جائز مقام سے محروم کرنا یا کسی کو بیماری میں مبتلا کر دینا وغیرہ جیسے تمام کام کبیرہ گناہ میں شامل ہیں۔ بلکہ انکا تعلق کسی نہ کسی درجے میں کفر و شرک سے جڑا ہوا ہے۔ جادو کرنا یا کرانا قطعاً حرام ہیں۔ اور ایسے لوگ آخرت میں اللہ کی باز پرس سے نہیں بچ سکتے ـــ زنا، چوری، ڈکیتی، شراب نوشی، سود خوری، ماں باپ کی نافرمانی کرنا جیسے قبیح کاموں سے بھی بدتر ہے کسی پر جادو کرنا یا کرانا۔ جب سے خوفِ خداوندی اور فکرِ احتساب آخرت کا جوہر مسلمانوں میں عنقا ہوا ہے۔ تب سے ایسی نازیبا حرکتیں اور اس طرح کے کالے کرتوت دل کھولکر ہونے لگے ہیں۔ اور اس طرح ظلم و ستم کا سلسلہ پورے معاشرے میں آندھی اور طوفان کی طرح پھیل گیا ہے۔ جادو کی ستم نوازیوں اور سفلی عمل کی چیرہ دستیوں سے نمٹنے کیلئے اور جادو ٹونے کے اثرات کو رفع کرنے کیلئے ہم نے "باب ردِّ سحر" قائم کر کے سیکڑوں ایسے طریقے منتخب کر کے اپنے ناظرین کیلئے نقل کئے ہیں کہ جن کو "منبع خزانئہ عملیات" کا خاص الخاص سرمایہ کہا جا سکتا ہے۔ ان روحانی فارمولوں میں بعض فارمولے تو ایسے ہیں جو آپ کی نظروں سے پہلے بھی گزرے ہونگے بعض فارمولے ایسے ہیں جنہیں آپ پہلی بار پڑھیں گے اور بعض فارمولے ایسے بھی ہیں جنہیں کوئی عامل لاکھوں روپے لیکر بھی عطا کرنے کیلئے تیار نہ ہوتا لیکن ہم نے خدمتِ خلق کے ارادے سے اور حصولِ رضائے خداوندی کی نیت سے ہدیۂ ناظرین کر دیتے ہیں۔ درخواست یہ ہے کہ پڑھنے والے ان گرانقدر روحانی فارمولوں سے فائدہ اُٹھاتے وقت راقم الحروف کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور اللہ کے بندوں کو جادو ٹونے کی اذیت ناک آفتوں سے نجات کی مومنانہ جد و جہد کریں گے۔ انمیں اکثر فارمولے تو وہ ہیں جو اُن عاملین کیلئے پیش کئے گئے ہیں جو روحانی عملیات کے ذریعہ خلق کی خدمت میں معروف ہوں اور انمیں بعض فارمولے ایسے بھی ہیں کہ جن کے ذریعہ ہر پڑھنے والا اپنا اور اپنے گھر والوں کا علاج کر سکتا ہے یاد رکھیں کہ اجازت کسی باضابطہ عامل سے اس وقت لینی ضروری ہے جب یہ کام بحیثیت عامل دوسروں کیلئے انسان کرنے کا ارادہ کرے اگر صرف اپنی ذات یا اپنے گھر کی دہلیز کے اندر رہنے والے افراد کیلئے کسی عمل کو کرنے کی ضرورت پڑے تو اجازت لینی ضروری نہیں ہے۔ پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ جن عملیات کی اجازت عام نہ ہو۔ انہیں کرنے سے پہلے آپ کسی روحانی رہنما سے رجوع کر لیں اور اپنی جان کو ضیق میں نہ ڈالیں۔ لیجئے آپ ان طریقوں پر نظر ڈالیں جو آپ کیلئے سونے چاندی کی دولت سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔

طریقہ ۱

اگر کسی پر جادو کر دیا جائے تو اس کو دفع کرنے کیلئے سو مرتبہ روزانہ سورۂ فلق اور سو بار روزانہ سورۂ ناس پڑھے۔ لگاتار چالیس دن تک یہ دونوں سورتیں قرآن حکیم کی آخری سورتیں ہیں اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھیں جب ایک یہودی نے فخرِ دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور آپ اس جادو کے اثر سے متأثر ہو کر بیمار ہو گئے تھے۔ اس وقت فرشتوں نے آکر صحیح رہنمائی کی اور باذن اللہ اس جادو کا توڑ بتایا۔ اور بتایا کہ اس جادو کی چیزیں کس کنوئیں میں ڈالی گئی ہیں اگر روز پڑھنا مشکل ہو تو پھر ان دونوں سورتوں کو تین سو تین سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیا جائے اور چالیس دن تک یہ پانی صبح و شام جادو زدہ کو پلایا جائے۔ ان سورتوں کے نقش اکابرین سے دونوں طرح منقول ہوتے چلے آرہے ہیں۔ لفظی بھی اور عددی بھی۔

لفظی نقش یہ ہیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش سورۂ فلق

۷۸۶

قل اعوذ	برب الفلق	من شر ما خلق	ومن شر
غاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النفثٰت	فی العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

نقش سورۂ ناس

۷۸۶

قل اعوذ برب الناس	ملک الناس	الٰہ الناس	من شر الوسواس الخناس
ملک الناس	الٰہ الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس
الٰہ الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	من الجنۃ والناس ع

عددی نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۶	۲۱۷۱

۷۸۶

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

جادو زدہ انسان کیلئے ان میں سے کوئی بھی لفظی یا عددی نقش بنا کر دائیں یا بائیں بازو پر باندھیں اور ان دونوں نقوش کا مجموعی نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور یہ تینوں نقش موم جامے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں۔ اور ڈورا بھی کالا ہی استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

دونوں کا عددی نقش یہ ہے۔

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

طریقہ ۲: قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے جادو زدہ انسان کی آنکھوں، کانوں، ناک اور بیسوں ناخنوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ اکیس دن میں جادو کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

ان دونوں سورتوں کی زکوٰۃ ادا کردی جائے تو اثر انگیزی میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ دونوں ہی سورتوں کو چالیس مرتبہ روزانہ ۴۱ دن تک پڑھیں۔ پہلے دن اور اکتالیسوے دن روزہ رکھیں اور ۴۱ ویں دن ۳ غریبوں کو کھانا اپنے ساتھ افطار کے وقت کھلائیں۔ ان تینوں غریبوں سے اپنا خونی رشتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ہوگی اور پھر حسبِ ضرورت یہ سورتیں برائے مسحور پڑھی جائیں گی تو فوراً ان کا اثر سامنے آئے گا۔

طریقہ ۳: جادو اُتارنے کا یہ طریقہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منقول ہے۔ اور بے حد مؤثر اور تیر بہدف ہے۔ ایک کورے گھڑے میں سات کنوؤں کا تازہ پانی بھر کر اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو اس سے گیارہ دن تک غسل کرائیں۔ انشاء اللہ سحر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ بے حد مجرب ہے۔ اگر سات کنوؤں کا پانی دستیاب ہونا مشکل ہو تو سات مسجدوں کا پانی بشرطیکہ مسجدیں حوض والی ہوں یا بڑے والی ہوں لے لیں۔ یہ بھی مشکل ہو تو چھ مسجدوں کا پانی لیکر اسمیں ایک کنوئیں کا پانی بھی شامل کرلیں تب بھی انشاء اللہ مفید رہے گا۔

آیات قرآنی یہ ہیں۔ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔ (سورہ یونس آیت ۸۱، ۸۲ سپارہ ۱۱) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ (سورۂ اعراف آیت ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲ سپارہ ۹) اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى۔ (سورۂ طٰہٰ آیت ۶۹ سپارہ ۱۶)

مریض کو غسل کراتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی نالی میں نہ جائے بہتر ہے۔ کچی زمین میں گڑھا کھود کر اس میں غسل دیں ورنہ ریت پھیلا کر اس پر غسل دیں اور پھر اس ریت کو سکھا کر کسی تالاب، نہر یا کنوئیں میں پھینک دیں۔ یا کہیں جنگل میں دبا دیں۔ (نہلانے کے معاملے میں ہمیشہ یہ اصول یاد رکھیں۔ کیوں کہ اس اصول کو ہم اس کتاب میں بار بار بیان نہیں کریں گے)

طریقہ ۴: ان ہی آیات کے عمل کا ایک اور طریقہ اکابرین سے دوسرے انداز سے منقول ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ بے حد مؤثر ثابت ہوتا اس میں بجائے کنوؤں کے پانی کے مندرجہ ذیل تفصیل ذہن میں رکھیں۔

ایک گھڑا بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش ہوتے ہوئے کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

ایک گھڑا پانی ایسے کنوئیں کا لیں جس کا پانی کوئی ڈول سے نہ نکالتا ہو۔

جمعہ کے دن ایسے درختوں کے پتے توڑ کر لائیں جن پر کھانے والے پھل نہ آتے ہوں۔

دونوں پانی ایک جگہ کر کے ان میں یہ سب پتے ڈال دیں۔ اور طریقہ ۳ میں بیان کردہ تینوں آیاتِ قرآنی کو کسی کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر اس میں گھول دیں گھولتے وقت تین تین مرتبہ ان آیات کو پڑھیں ضرورت سمجھیں تو پانی کو گرم کرلیں۔ ورنہ ٹھنڈے ہی پانی سے غسل دیں۔ اور اس طریقے میں غسل کسی تالاب کے کنارے پر دیں۔ غسل دیتے وقت ۳ آدمیوں سے زیادہ مریض کے پاس نہ ہو۔ غسل کے وقت مریض کا ستر ڈھانپے رکھیں۔ اور مریض کو دوران غسل کھڑا رکھیں۔ اس صورت میں صرف ۲ دن تک غسل دیں۔ انشاء اللہ سحر باطل ہوگا۔

طریقہ ۵: قرآن حکیم کی اس آیت کو اور عزیمت کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر لگاتار سات دن تک مریض کو پلائیں۔

انشاء اللہ بحکم الٰہی سحر باطل ہو جائے گا۔ اور مریض کو شفا نصیب ہوگی۔ یہ عمل بھی مجرّب اور آزمودہ ہے۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ بَطَلَ بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۞ ۱۱۱م ۞

طریقہ ۶ اگر کسی شخص پر جادو کرا دیا گیا ہو تو ہفتے کے دن بعد نمازِ عصر قرآن حکیم کی وہ تین سورتیں لکھ کر گلے میں ڈالیں جن میں "ک" نہیں ہے۔ اور وہ سورتیں یہ ہیں۔ سورۂ عصر، سورۂ قریش، سورۂ فلق (سپارہ نمبر ۳۰) ان ہی سورتوں کو، دن تک ۲۱۔۲۱ مرتبہ پڑھ کر ایک کٹورا پانی پر دم کر کے مریض کو پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ، ہی روز میں کیسا بھی جادو ہوگا۔ خواہ وہ علوی ہو یا سفلی اتر جائے اور بفضلِ رحمٰن و رحیم مریض رو بہ صحت ہو گا۔

طریقہ ۷ اگر کسی مریض پر جادو ٹونا بندش اور ٹوٹکا وغیرہ ہو یا مریض کو سفلی اور گندے علم کے ذریعہ بے بس کر دیا گیا ہو تو اس مریض کو زمین پر چت لٹائیں۔ اور مریض مرد ہو تو تن کے کپڑوں کے علاوہ کوئی اور کپڑا نیچے اوپر نہ ڈالیں۔ اگر مریض عورت ہو تو اوپر موٹی سی چادر ڈال سکتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ ڈالیں جس جگہ لٹائیں وہ جگہ پاک اور صاف ہونی ضروری ہے۔

اس کے بعد عامل ایک چاقو لے۔ چاقو پورا لوہے کا ہو۔ اس میں لکڑی وغیرہ کا دستہ نہ ہو۔ چاقو نہ ہو تو پوری لوہے کی چھری لے اور اس چھری پر، مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرے اور مریض کے سر سے پیروں کی طرف چھری اُتار کر بائیں سے دائیں لکیر کھینچ دے۔ سات لکیریں کھنچ جانے کے بعد مریض کو اُلٹا لٹا دے اور اس کے بعد عمل مذکورہ کر کے ان ہی لکیروں کے اوپر۔ اوپر سے نیچے کی طرف لکیر کھینچے اور کل ۳ لکیریں کھینچے۔ بائیں سے دائیں، لکیریں کھینچی ہیں اور اوپر سے نیچے ۳ لکیریں کھینچی ہیں۔ اور لکیر کھینچنے سے پہلے چاقو یا چھری پر سات سات مرتبہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرنا ہے۔ اور دم کر کے چاقو یا چھری کو مریض کے سر سے پیروں کی طرف اُتارنا ہے اس کے بعد لکیر کھینچنی ہے۔ یہ ایک دن کی کاٹ ہوئی۔ اسی طرح لگاتار، روز تک کاٹ کرنی ہے۔ اگر یہ کاٹ عصر اور مغرب کے درمیان کی جائے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ اس کاٹ سے کتنا بھی سفلی اور گندہ جادو ہو گا کٹ جائے گا اور مریض ایک ہی ہفتے میں بحکم الٰہی بھلا چنگا ہو جائیگا

لکیروں کی صورت یہ رہے گی۔

شروع — بائیں سے دائیں | شروع | | اوپر سے نیچے — ختم

ختم

طریقہ ۸ پاک و صاف مٹّی سے ایک گولہ بنائے جو وزن میں ڈھائی سو گرام کا ہو۔ اس پر سات مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں۔ پھر اس کو کسی بھٹی میں ڈال دیں۔ جب یہ خوب تپ جائے اس وقت اس کو پانی میں ڈال دیں۔ اور صبح و شام اور سہ پہر دن میں ۳ مرتبہ یہ پانی جادو زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔

دعا یہ ہے۔ آیت الکرسی دل قرآن آب چلے تو رحمان حلقہ حلقہ سات آسمان سات زمین سات گلی ایک دربان پاؤں رکھے جبرئیل

کرم کرے رحمان موجود اس کا کرم موجود بارگاہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا در کھلا رہے چلّو وہ نہ کرے جو جادو کرے سو مرے۔ یہ عمل بھی بے حد مجرب ہے۔

طریقہ ۹ اگر کسی مکان پر سحر کا شبہ ہو۔ تو اُس مکان میں یہ نقش لکھ کر کسی فریم میں لگا کر دیوار پر آویزاں کر دیں انشاءاللہ گھر سے سحر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

طریقہ ۱۰ جادو علوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور کنوئیں کے پانی پر ۲۱ مرتبہ اسی عزیمت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر اس پانی کو ۲۱ روز تک مریض کو صبح و شام پلاتے رہیں۔ اور اسی عزیمت کو ۲۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں۔ انشاءاللہ مریض کو شفا ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔

موسیٰ و ہارون کی لاٹھی ٹوٹ کا کرنے والے کی ٹوٹے پائی ساحر
پڑے موت کی کھائی۔ کعبہ کی نظر بیکار ہوا جادو کا اثر بسم اللہ
اللہ اکبر۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

طریقہ ۱۱ اس نقش کو لکھ کر اگر کسی جادو زدہ کے جسم پر مندرجہ ذیل نقش کو آگ میں جلا دیں اور لگاتار ے دن تک اسی طرح سات نقش جلائیں تو انشاءاللہ مریض سحر کے اثرات سے نجات پائے گا ۔۔۔۔۔۔ نقش یہ ہے۔ اور یہ نقش "یاسلامُ" کا ہے۔

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۷
۴۶	۴۴	۴۱
۴۰	۴۸	۴۳

طریقہ ۱۲ اگر کسی شخص پر کسی نے زبردست جادو کر دیا ہو۔ یا سفلی عمل کے ذریعے سے بالکل مفلوج کر دیا ہو۔ یا ایسی گرفت کر دی ہو کہ جس کی نشاندہی نہ ہو پارہی ہو اور اس وجہ سے وہ شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو تو اس کے لئے ایک بے حد مجرب عمل یہ ہے۔ انشاءاللہ اس عمل کے ذریعہ اس پر کئے ہوئے جادو، گندے علم اور گرفت وغیرہ کی مکمل کاٹ ہو جائے گی۔ اور چالیس دن میں مریض جادو کی لپیٹ سے انشاءاللہ پوری طرح نجات پا لے گا۔

سب سے پہلے رائی اور اجوین تقریباً ڈھائی سو گرام لیکر آئیں۔ اس میں دو سو گرام اجوین ہو اور ۵۰ گرام رائی۔ پھر ان دونوں کو ملالیں۔ اور اس پر سات مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر دم کر دیں۔

جَیلُوْس، فَیلُوْس، یَرمُوْنَ، جَیمُوْنَ، سَلمُوْس، مَرطُوْس، مَیلُوْمَات، یَادُرُسَرُفَس وَدُبِہَا حُوْنَ۔

اس کے سفید کاغذ پر چار نقش لکھیں۔ اور ان کے فلیتے بنائیں۔ پھر چار چراغوں میں جو اس سے پہلے استعمال نہ ہوتے ہوں۔ تلوں کا تیل ڈالیں اور ان میں ان فتیلوں کو روئی میں بتی بنا کر مریض کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے جلائیں۔ جبتک ان کی بتیاں پوری طرح جل نہ جائیں۔ چراغ کو بجھنے نہ دیں۔ بجھ جائے تو فوراً ہی دوبارہ جلادیں۔ چراغوں کے جلنے کے دوران۔ ایک انگیٹھی کوئلے دہکا کر مریض کے سامنے رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اجوین اور رائی اس میں ڈالتے رہیں۔ اگر اجوین اور رائی چراغ بجھنے سے پہلے ختم ہو جائے تو انگیٹھی بجھادیں ڈھائی سو گرام سے زیادہ ان رائی اور اجوین کا استعمال نہ کریں۔

وہ چاروں نقش یہ ہیں۔ ان نقوش میں فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

اس نقش کو مریض کے دائیں طرف جلائیں۔

۷۸۶

اااھ ھ [+] اا ااھ ر		
۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے محفوظ ہو جائے		

اس نقش کو مریض کے پشت پر جلائیں۔

۷۸۶

دوس ح ح ب ع ل و ی د س ف ل ی		
۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے محفوظ ہو جائے		

اس نقش کو مریض کے دائیں طرف جلائیں

۷۸۶

اااح ھ [+] اا اا ھ ۵		
۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶
فلاں ابن فلاں آفات سے محفوظ ہو جائے۔		

۷۸۶

اااح ھ [+] اا ااھ ۵		
۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴
فلاں ابن فلاں آفات سے محفوظ ہو جائے		

یہ عمل صرف ایک دن کرنا ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش چالیس عدد بنائے جائیں۔ اور اس نقش کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد ایک گلاس پانی میں ڈال دیں۔ اگر نقش مٹی کے پیالے یا لوٹے میں گھولیں۔ زیادہ مؤثر ثابت ہوگا۔ اور اس پانی کو عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو پلادیں۔ نقش کا کاغذ کسی کیاری یا گملے میں یا کسی درخت کی جڑ میں دبادیں۔ انشاءاللہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ہی مریض کی حالت سدھرنی شروع ہو جائے گی۔ اور ہر قسم کے علوی اور سفلی جادو سے نجات نصیب ہوگی۔ وہ نقش جو چالیس عدد لکھ کر چالیس دن پلانا ہے۔ وہ یہ ہے۔ نیچے کی سطر میں اگر مریض عورت ہو تو مرد کے بجائے عورت لکھیں۔ پلانے نقش میں نام کی ضرورت نہیں ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۴	۱۰۳۹	۱۰۳۲
۱۰۳۳	۱۰۳۵	۱۰۳۷
۱۰۳۸	۱۰۳۱	۱۰۳۶
یا الٰہی اس مرد کو جادو سے نجات دے		

طریقہ ۱۳

سات نمازیوں کے وضو کا پانی (جو پنج وقتہ نمازی ہوں) ایک بوتل میں جمع کرلیں اور اس پر دو سو مرتبہ سورہ یٰسین کی آیت "سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ" پڑھ کر دم کردیں۔ سات چھوارے لیں اور ان میں سے ہر چھوارے پر بھی آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ مریض کو عصر اور مغرب کے درمیان ایک چھوارہ کھلا کر بوتل کا پانی پلائیں۔ صرف سات دن کا علاج ہے سات دن پورے ہوجانے پر اسی آیت کا نقش مثلث مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

طریقہ ۱۴

سحر زدہ کیلئے یہ طریقۂ علاج بھی کافی سودمند ثابت ہوا ہے طریقۂ علاج یہ ہے کہ ۲۱ درختوں کے پتے جو تعداد میں کل ۳۰۳ ہوں۔ توڑ کر لائیں۔ اور ہر ایک پتے پر سات مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر دم کردیں کُل تعداد پڑھائی کی اکیس سو اکیس مرتبہ ہوجائے گی۔ یہ تعداد زیادہ سے زیادہ تین نشستوں میں مکمل ہوجانی ضروری ہے۔ اس کے بعد ان پتوں کو پانی میں پکائیں اور سحر زدہ کو اس پانی سے غسل کرائیں۔ لگاتار سات دن تک اس عمل کو دُہرائیں۔ اور روزانہ پتے توڑ کر لائیں انشاء اللہ سات دن میں مکمل کاٹ ہوجائے گی۔ اور کتنا بھی سخت جادو ہوگا اُتر جائے گا۔ اس کے بعد ایک نقش لاحول ولا قوۃ کا مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔ اور ایک بوتل پانی پر ۲۱ مرتبہ لاحول پڑھ کر دم کر کے رکھ دیں۔ اور اس پانی کو ۲۱ روز تک صبح وشام پلائیں۔ اور سرسوں کے تیل پر بھی ۲۱ مرتبہ دم کر کے رکھ دیں۔ اور ۲۱ روز تک تیل کی مالش کرائیں۔ انشاء اللہ مکمل صحت نصیب ہوگی۔

نقش جو گلے میں ڈلے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

طریقہ ۱۵

اگر کسی انسان پر زبردست جادو ہو اور کسی بھی طرح جادو کے اثرات سے نجات نہ ملتی ہو تو "ہفت سلام" کے نقوش کے ذریعہ روحانی علاج کرنے سے جادو کے اثرات سے نجات مل جاتی ہے۔ اور انسان پوری طرح بحکم الٰہی اور برکتِ قرآن حکیم صحتیاب ہوجاتا ہے۔ جمعرات کے دن سے علاج شروع کرنا چاہیئے۔ اور درج ذیل تفصیل کے ساتھ نقوش پلانے چاہئیں۔ ۲۸ دن کا علاج ہے۔ ہر نقش چار مرتبہ پلانا ہے۔

وہ ساتوں نقش جو ہفتے کے سات دنوں میں پلانے ہیں ہیں ۔۔۔ وہ یہ ہیں۔

جمعرات کے دن پینے والا نقش ←

۷۸۶

سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ			
۳۲۲	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۱۱۷
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۳۲۰
۱۱۵	۳۱۹	۱۳۴	۱۱۱

جمعہ کے دن پہننے والا نقش۔

۷۸۶

سَلَامٌ عَلٰی مُوسٰی وَ ھَارُوْن			
۲۶۸	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۲۶۷	۱۱۷
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۲۶۶
۱۱۵	۲۶۵	۱۳۴	۱۱۱

ہفتے کے دن پہننے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یٰسِیْن			
۷۰	۳۱	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۶۹	۳۲
۱۳۳	۱۱۲	۲۹	۶۸
۳۰	۶۷	۱۳۴	۱۱۱

اتوار کے دن پہننے والا نقش۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم			
۲۸۹	۲۹۲	۱۳۷	۱۳۱
۱۳۶	۱۳۲	۲۸۸	۲۹۳
۱۳۳	۱۳۹	۲۹۰	۲۸۷
۲۹۱	۲۸۶	۱۳۴	۱۳۸

پیر کے دن پہننے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی			
۵۰	۵۶۳	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۴۹	۵۶۴
۱۳۳	۱۱۲	۵۶۱	۴۸
۵۶۲	۴۷	۱۳۴	۱۱۱

منگل کے دن پہننے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْن			
۱۴۲۲	۴۵۱	۱۷۰	۱۳۱
۱۶۹	۱۳۲	۱۴۲۱	۴۵۲
۱۳۳	۱۷۲	۴۴۹	۱۴۲۰
۴۵۰	۱۴۱۹	۱۳۴	۱۷۱

بدھ کے دن پہننے والا نقش۔

سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ			
۳۱۴	۱۴۹	۴۳۳	۱۳۱
۴۳۲	۱۳۲	۳۱۳	۱۵۰
۱۳۳	۴۳۵	۱۴۷	۳۱۲
۱۴۸	۳۱۱	۱۳۴	۴۳۴

"سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" والا نقش گلے میں ڈال دینا چاہیئے۔ انشاءاللہ کیسا بھی جادو ہوگا علوی یا سفلی پوری طرح اس سے نجات مل جائے گی۔ اور ۲۸ دن میں مریض صحتیاب ہو جائے گا قاعدہ یہ ہے کہ ہر نقش چار کی تعداد میں بنانے چاہئیں اور اوپر دی ہوئی ہدایت کے مطابق انہیں استعمال کرنا چاہیئے۔ پھر دیکھئے کہ ان "ہفت سلام" کا کرشمہ کیا ہے۔

طریقہ ۱۶ سحر کا اثر اگر معمولی ہو اور بالخصوص میعاد کے دوران عامل کو خدمت کا موقعہ ملجائے تو عامل کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ ذیل نقش پر کالی روشنائی سے لکھ کر موم جامے کے بعد اسکو کالے رنگ کے کپڑے اور کالے ہی رنگ کے ڈورے میں کرکے مریض کے گلے میں ڈلوادے۔ یہ نقش جمعرات کے دن سورج نکلنے سے پہلے پہلے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تو افضل ہے ورنہ جب بھی موقعہ ہو ڈالدیں۔ انشاءاللہ سحر کے اثرات سے پندرہ دن کے اندر نجات مل جائے گی۔ اور مریض بفضلِ ربّ العٰلمین رو بہ صحت ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الٰہی بحرمۃ حضرت ابوبکر صدیقؓ

الٰہی بحرمت حضرت عمر فاروقؓ | بحق جبرئیلؑ | بحق میکائیلؑ | بحق اسرافیلؑ | بحق عزرائیلؑ | الٰہی بحرمت حضرت [illegible]

بحق
لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ﷺ

[illegible]
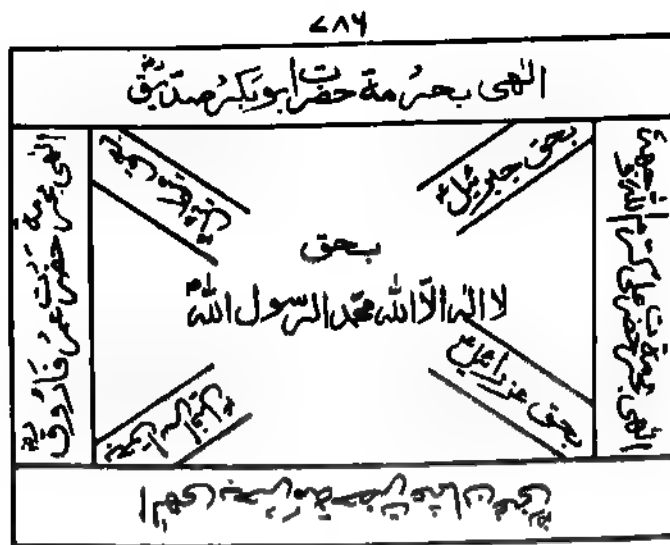
طریقہ ۱۷

سخت سے سخت جادو کیلئے یہ طریقہ بھی مؤثر ثابت ہوا ہے۔ اکثر اکابرین جادو اُتارنے کیلئے اس طریقے کو استعمال کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی سامنے رکھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ سورۂ یٰسین میں ۷ مُبین ہیں۔ ہر مبین پر رُک کر سورۂ یٰسین کی آیت "سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ" ۳۱ مرتبہ پڑھیں اور بوتل پر دم کردیں۔ اسی طرح ساتوں مُبین پر رُک کر ۳۱ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور ہر مرتبہ بوتل پر دم کرتے رہیں۔ ختم سورۃ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بوتل پر دم کردیں۔ اور یہ پانی صبح و شام۔ صبح کو نہار منہ اور شام کو مغرب سے پہلے اور عصر کے بعد مریض کو پلائیں اور مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں پیک کرکے مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۸	۶۵۱	۶۵۴	۶۴۰
۶۵۳	۶۴۱	۶۴۷	۶۵۲
۶۴۲	۶۵۶	۶۴۹	۶۴۶
۶۵۰	۶۴۵	۶۴۳	۶۵۵

طریقہ ۱۸

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جو سحر کیا گیا ہے وہ سحر کرانے والے کی طرف لوٹ جائے تو سورۂ کوثر روزانہ ۳۰۰ مرتبہ بلا درود شریف پڑھا کرے اور یہ نقش جو سورۂ کوثر کا نقش ہے۔ کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ ۳ دن کے اندر اس پر چڑھا ہوا جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

طریقہ ۱۹

اگر کوئی شخص سفلی جادو کے اثرات میں مبتلا ہو اور اس کی وجہ سے جسم میں مختلف امراض پیدا ہو گئے ہوں۔ اور کاروبار وغیرہ کی بندش ہو کر رہ گئی ہو تو سورۂ فاتحہ کے اس نقش کے ذریعہ اس کا علاج کریں۔ اس نقش کو

مربع آتشی چال سے لکھیں۔ اور کل چار عدد یہ نقش لکھیں۔ ۱۔ نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں ۲۔ نقش کو مریض جہاں سوتا ہو وہاں چھت میں لٹکائیں اس طرح کہ نقش مریض کے اوپر رہے ۳۔ نقش کو خاص طور سے گلاب وزعفران سے لکھیں اور بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں پھر یہ پانی مریض کو صبح و شام ۲۱ روز تک پلائیں۔ اور ۴۔ نقش کو لکھ کر اس کے نیچے یہ عبارت بھی لکھیں۔

"یا اللہ بہ برکتِ ایں نقش فلاں ابن فلاں را از سحر نجات عطا کن"۔

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھیں۔ اور اس نقش کو کسی بیری کے درخت پر یا کسی ایسے درخت پر جس پر کھانے والے پھل آتے ہوں۔ اور وہ درخت کانٹوں دار بھی ہو لٹکا دیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن میں مریض پوری طرح صحتیاب ہو جائے گا۔ نقش لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم	مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم
الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین	الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

طریقہ نمبر ۲

جادو زدہ انسان کیلئے چار سورتوں کا مجموعی نقش بھی بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ جب کسی جادو زدہ کا علاج کرنا ہو تو یہ مجموعی نقش ۳ عدد تیار کئے جائیں۔ ایک نقش مریض کے پلنگ کے اوپر لٹکا دیا جائے۔ دوسرا نقش مریض کے بستر کے نیچے رکھ دیا جائے اور تیسرا نقش مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ مریض کے پاس ۱۴ دن تک کوئی ایسی عورت نہ آئے جسے دمِ نفاس یا دمِ حیض آرہا ہو۔ ۱۴ دن کے بعد یہ پرہیز ختم ہو جائے گا۔ اگر ۱۴ دن کے اندر اندر ایسی کوئی عورت مریض کے قریب آگئی تو تعویذوں کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے اس بارے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس مجموعی نقش کو کامل احتیاط کے ساتھ لکھنا چاہئے۔ کیونکہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔ (واضح رہے کہ یہ نقش سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے نقوش کا مجموعہ ہے۔)

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۶۵ / ۱۳۲۳ / ۲۱۶۹ / ۲۵۰	۲۲۶۸ / ۱۳۲۷ / ۲۱۷۲ / ۲۵۳	۲۲۷۱ / ۱۳۳۰ / ۲۱۷۵ / ۲۵۶	۲۲۵۷ / ۱۳۱۶ / ۲۱۶۱ / ۲۴۳
۲۲۷۰ / ۱۳۲۹ / ۲۱۷۴ / ۲۵۵	۲۲۵۸ / ۱۳۱۷ / ۲۱۶۲ / ۲۴۴	۲۲۶۴ / ۱۳۲۲ / ۲۱۶۸ / ۲۴۹	۲۲۶۹ / ۱۳۲۸ / ۲۱۷۳ / ۲۵۴
۲۲۵۹ / ۱۳۱۸ / ۲۱۶۳ / ۲۴۵	۲۲۷۳ / ۱۳۳۲ / ۲۱۷۷ / ۲۵۸	۲۲۶۶ / ۱۳۲۵ / ۲۱۷۰ / ۲۵۱	۲۲۶۳ / ۱۳۲۱ / ۲۱۶۷ / ۲۴۸
۲۲۶۷ / ۱۳۲۶ / ۲۱۷۱ / ۲۵۲	۲۲۶۲ / ۱۳۲۰ / ۲۱۶۶ / ۲۴۷	۲۲۶۰ / ۱۳۱۹ / ۲۱۶۴ / ۲۴۶	۲۲۷۲ / ۱۳۳۱ / ۲۱۷۶ / ۲۵۷

طریقہ ۲۱ یہ نقش بھی جادو کے اثرات ختم کرنے میں بے حد مؤثر ثابت ہوا ہے اور یہ نقش حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ۸ نقش تیار کئے جائیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور ۷ نقش مریض کو روزانہ دودھ میں گھول کر پلائے جائیں۔ نقش ہمیشہ رات کو سوتے وقت پلایا جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۱۸	۱۶۵۲۱	۱۶۵۲۵	۱۶۵۱۱
۱۶۵۲۴	۱۶۵۱۲	۱۶۵۱۷	۱۶۵۲۲
۱۶۵۱۳	۱۶۵۲۷	۱۶۵۱۹	۱۶۵۱۶
۱۶۵۲۰	۱۶۵۱۵	۱۶۵۱۴	۱۶۵۲۶

طریقہ ۲۲ مندرجہ ذیل کلمات اور آیاتِ قرآنی ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ مغرب کے بعد ۲۱ روز تک پلائیں۔ اگر روزانہ پڑھنا دشوار ہو تو ایک ہی دن ۲۱ مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر کسی بوتل میں پانی بھر کر اسے دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ مغرب کے بعد یہ پانی ۲ گھونٹ ۲۱ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ سحر سے پوری طرح نجات ملے گی اور اگر اس عمل کے بعد کوئی شخص پھر جادو کرائے گا۔ تو اسی کی طرف وہ جادو لوٹ جائے گا۔

وہ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ بجری بجری کواڑ بجری باندھوں دسوں دوار بجری جائے بجری آئے سب جگ سمائے ٹونا جادو سب رد ہو جائے جو ٹونا جادو پھر کرائے الٹ پلٹ وہاں کا وہیں پر جائے۔ جو کرے سو مرے۔ بحق لا الٰہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۲ سپارہ ۱۵)

طریقہ ۲۳ اگر کوئی شخص جادو میں مبتلا ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل صرف دو نقش گلاب و زعفران سے تیار کئے جائیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں اور ایک بوتل میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیں پھر صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں انشاء اللہ مریض کو جادو سے نجات ملے گی۔ یہ نقش "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ" قرآن حکیم کی ۲۴ ویں سپارے کی آیت کا ہے۔

نقش یہ ہے۔ اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک گوشت سے پرہیز کے ساتھ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ بعدۂ روزانہ صرف ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

طریقہ ۲۴ اگر کوئی آسیبی اثرات کا شکار ہو یا جناتی جادو کا شکار ہو تو سرسوں کے تیل پر اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ سورۂ ناس قرآن حکیم کی آخری سورۃ بغیر سین کے پڑھیں۔ مثلاً قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّا۔ مَلِكِ النَّا۔ اِلٰهِ النَّا وغیرہ۔ واضح رہے کہ یہ عمل قدیم عاملین سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے پھر بھی بہتر

ہے کہ چونکہ قرآن حکیم کا معاملہ ہے اس لئے شرعی فتویٰ حاصل کر کے یہ عمل کیا جائے اور اس عمل کو اس وقت اختیار کریں جب دوسرے عملیات سے فائدہ نہ ہوا ہو۔

طریقہ ۲۵ اگر یہ شبہ ہو کہ کسی شخص کو کسی نے کچھ کھلا پلا دیا ہے جس سے جسم کے اندر جادو کے اثرات پیدا ہو گئے ہیں۔ تو ایسے شخص کے علاج کے لئے اس نقش کو روزانہ طشتری پر لکھ کر دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ جسم کے اندر سے جادو کے اثرات نکل جائیں گے اور اس شخص کو شفا حاصل ہو گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۲۳۸	۳۴۲۳۳	۳۴۲۴۰
۳۴۲۳۹	۳۴۲۳۷	۳۴۲۳۵
۳۴۲۳۴	۳۴۲۴۱	۳۴۲۳۶

طریقہ ۲۶ جس شخص پر سحر کا اثر ہو اس مریض پر مندرجہ ذیل سب سورتیں پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد ایک بوتل میں پانی بھر کر اس پانی کو بھی اسی طرح دم کریں۔ اور دن کے ۱۲ گھنٹوں میں ہر ایک گھنٹے میں ایک گھونٹ یہ پانی مریض کو پلائیں اس طرح سات دن تک عمل کریں۔ انشاء اللہ کیسا بھی مہلک اور سفلی جادو ہو گا اتر جائے گا۔ جو کچھ پڑھا جائے گا اس کی تفصیل یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک بار۔ سورۂ فاتحہ سات بار، آیت الکرسی سات بار، سورۂ کفرون ۷ بار، سورۂ اخلاص ۷ بار، سورۂ فلق ۷ بار، سورۂ ناس ۷ بار۔ عمل کے شروع اور آخیر میں تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

طریقہ ۲۷ حروف مقطعات کے چاروں عناصر کا اجتماعی نقش دو عدد بنائیں۔ ایک گلاب و زعفران سے بنا کر بوتل میں ڈالیں اور پھر اس میں پانی بھر دیں۔ اور اس پانی کو صبح دوپہر شام تین تین گھونٹ سحر زدہ کو پلائیں اور دوسرا نقش کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ۱۱ دن میں سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴۶ / ۸۴۹ / ۸۳۸ / ۸۵۲	۸۴۹ / ۸۴۶ / ۸۵۲ / ۸۳۸	۸۵۲ / ۸۳۸ / ۸۴۹ / ۸۴۶	۸۳۸ / ۸۵۲ / ۸۴۶ / ۸۴۹
۸۵۱ / ۸۳۹ / ۸۵۰ / ۸۴۵	۸۳۹ / ۸۵۱ / ۸۴۵ / ۸۵۰	۸۴۵ / ۸۵۰ / ۸۳۹ / ۸۵۱	۸۵۰ / ۸۴۵ / ۸۵۱ / ۸۳۹
۸۴۰ / ۸۴۵ / ۸۴۴ / ۸۴۷	۸۵۳ / ۸۴۰ / ۸۴۷ / ۸۴۴	۸۴۷ / ۸۴۴ / ۸۵۳ / ۸۴۰	۸۴۴ / ۸۴۷ / ۸۴۰ / ۸۵۳
۸۴۸ / ۸۴۲ / ۸۵۳ / ۸۴۱	۸۴۳ / ۸۴۸ / ۸۴۱ / ۸۵۳	۸۴۱ / ۸۵۳ / ۸۴۳ / ۸۴۸	۸۵۳ / ۸۴۱ / ۸۲۸ / ۸۴۳

طریقہ ۲۸ جس پر جادو کر دیا گیا ہو اس پر روزانہ ۲۱ مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر دم کریں ۷ دن تک اور ان ہی کلمات کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔

کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ علیمًا ملیقًا تلیقًا خالِقًا مخلوقًا کامِنًا شافیًا اِرْتضیٰ مرتضیٰ بحقِ بابُدّوح وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ بحق اسالاً سالوسًا۔

طریقہ ۲۹ سحر کو دفع کرنے کیلئے سورہ یٰسین کی درج ذیل آیت روزانہ ۳۶۰ مرتبہ پڑھ کر ے روز تک دم کریں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات رفع ہوں گے۔ آیت یہ ہے۔ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ، وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۔ اسی آیت کو لکھ کر مریض کی کمر میں باندھیں کہ تعویذ پشت پر رہے۔ اور گرہ آگے پیٹ پر۔

طریقہ ۳۰ سورۂ طٰہٰ (سپارہ ۱۶) کی تلاوت بھی جادو کے دفعیہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ روزانہ اس کی تلاوت مریض کے پاس بیٹھ کر کی جائے اور تلاوت کے بعد مریض پر دم کر دیں۔ اور سورۂ طٰہٰ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تلاوت ۱۱ روز تک لگاتار کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

طریقہ ۳۱ مندرجہ ذیل دونوں نقش چینی کی بڑی پلیٹ پر لکھ کر مسحور کو پلائے جائیں۔ ۱ نقش صبح کو پلایا جائے ۲ نقش شام کو پلایا جائے۔

۱ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۙ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ

۶۶۸۴	۶۶۸۷	۶۶۹۱	۶۶۷۷
۶۶۹۰	۶۶۷۸	۶۶۸۳	۶۶۸۸
۶۶۷۹	۶۶۹۳	۶۶۸۵	۶۶۸۲
۶۶۸۶	۶۶۸۱	۶۶۸۰	۶۶۹۲

۲ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۙ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ

۸۳۴۰	۸۳۴۵	۸۳۵۰	۸۳۳۹
۸۳۴۶	۸۳۴۳	۸۳۳۶	۸۳۴۹
۸۳۳۷	۸۳۴۸	۸۳۴۷	۸۳۴۲
۸۳۵۱	۸۳۳۸	۸۳۴۱	۸۳۴۴

طریقہ ۳۲۔ اگر کوئی شخص اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور ہر نماز کے بعد ورد کرے گا اگر کسی شخص نے اس پر جادو کیا ہوگا

ذکر نے والے پر لوٹ جائے گا اور تمام جنات شیاطین اور انسانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ یہ عمل قادریہ سلسلہ کا ہے اور بے حد مؤثر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بسم اللہ سدت إخواۃ الجن والإنس والشیاطین والسحرۃ والأبالسۃ من الجن والإنس والشیاطین ونعوذ بہم باللہ العزیز الأعز باللہ الکبیر الأکبر برحمتک یا أرحم الراحمین بحق محمد وآلہ وصحبہ أجمعین۔

طریقہ ۳۳ ایک کاغذ پر ساعت عطارد میں جب چاند چڑھ رہا ہو اور برج عقرب سے محفوظ ہو لکھ کر مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل عزیمت ڈال دیں۔ انشاء اللہ جادو باطل ہو جائے گا۔ یہ عمل علامہ سیوطیؒ سے منسوب ہے۔

أبطلوہ أبطلوہ أخرجوہ أخرجوہ حلوہ حلوہ افتحوہ افتحوہ شراھیا بعزۃ اللہ ینزل بقوۃ اللہ ینزل کل بأس وبقدرۃ اللہ یحل کل معقود مع إطلسم ۱۰۱ ۲۱۱ ۱۱۱ ۲۱۱۔

طریقہ ۳۴ سحر زدہ کیلئے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا طریقۂ علاج یہ تھا کہ مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل آیات قرآنی لکھ کر ڈالا کرتے تھے۔ آیات یہ ہیں۔ فلما ألقوا قال موسی ما جئتم بہ السحر إن اللہ سیبطلہ إن اللہ لا یصلح عمل المفسدین ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون (سورۂ یونس سپارہ ۱۱) اور پوری سورۂ فلق اور پوری سورۂ ناس۔ اور ان ہی آیات اور سورتوں کو پانی پر دم کر کے مریض کو نہلایا کرتے تھے اور مریض بحکم الٰہی شفایاب ہو جاتا تھا۔

طریقہ ۳۵ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی پر جادو کر دیا گیا ہو تو اس کے گلے میں قرآن حکیم کی یہ آیات لکھ کر ڈالیں۔ انشاء اللہ اس کو شفا ہوگی۔

آیات یہ ہیں۔ یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد وکلوا واشربوا ولا تسرفوا إنہ لا یحب المسرفین قل من حرم زینۃ اللہ التی أخرج لعبادہ والطیبات من الرزق قل ہی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیامۃ کذلک نفصل الآیات لقوم یعلمون قل إنما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن والإثم والبغی بغیر الحق وأن تشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا وأن تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون (سپارہ ۸ رکوع ۱۱)

طریقہ ۳۶ چینی کی صاف طشتری یا پلیٹ پر کالی روشنائی سے مندرجہ ذیل آیت لکھیں پھر اس پر اصلی گھی گائے کا لگا کر اسے مٹا دیں۔ اور پھر یہ مریض کو صبح و شام چٹائیں۔ ایک ہفتے لگاتار یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ مریض کو صحت نصیب ہوگی۔

(سپارہ ۸ رکوع ۱۱)

طریقہ ۳۷ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحبؒ نے جادو کے علاج کیلئے اسم محمدؐ کے اعداد تجویز کئے ہیں۔ اور موصوف کی یہ تجویز تجربات کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ اسم محمدؐ کا نقش مربع مریض کے گلے میں ڈلائیں اور نقش مثلث ۱۱ لکھ کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان پانی میں گھول کر اس میں قدرے شکر ڈال کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۱۱ دن میں مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

نقش مربع یہ ہے ←

۷۸۶

۲۲	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۴	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۳۷	۳۵	۳۰

طریقہ ۳۸ اگر جادو کے ذریعہ کسی عورت کا دل اس کے شوہر کی طرف سے پھیر دیا گیا ہو اور عورت کو اپنے شوہر سے نفرت ہوگئی ہو تو اس صورت میں سورہ یوسف کے ذریعہ علاج کرنا چاہیئے۔ اس کیلئے تین طریقوں پر عمل کریں۔ عورت کو سورۂ یوسف کا دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ سورۂ یوسف پڑھیں اور ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور اس پانی کو روزانہ رات کو سوتے وقت عورت کو تین گھونٹ کے بقدر پلائیں۔ دوسرے یہ کریں کہ سورۂ یوسف روزانہ پڑھ کر عورت کے اوپر دم کریں۔ انشاء اللہ سات ہی روز میں اس کے دل کی کج روی درست ہوگی۔ یہی عمل اُس مَرد کے لئے بھی کارآمد ہے جس کا دل بذریعہ سحر اپنی بیوی کی طرف سے پھیر دیا گیا ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

طریقہ ۳۹ اگر کسی لڑکی کو بذریعہ عملِ سحر باندھ رکھی ہو تو اس کے توڑ کے لئے اس طرح نقش بنوا کر اس کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر سحر باطل ہوگا اور کہیں سے پیغام موصول ہوگا۔ (یہی عمل اُس لڑکے کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا۔ جس کے رشتے کو بذریعۂ جادو باندھ دیا گیا ہو)۔ دو نقش اس انداز سے بنائیں۔

۷۸۶

۲۱۷۵۲	۲۱۷۵۶	۲۱۷۵۹	۲۱۷۴۵
۲۱۷۵۸	۲۱۷۴۶	۲۱۷۵۱	۲۱۷۵۷
۲۱۷۴۷	۲۱۷۶۱	۲۱۷۵۴	۲۱۷۵۰
۲۱۷۵۵	۲۱۷۴۹	۲۱۷۴۸	۲۱۷۶۰

بحق اھیا اشراھیا

۷۸۶

۵۷۶۷	۵۷۷۰	۵۷۷۳	۵۷۵۹
۵۷۷۲	۵۷۶۰	۵۷۶۶	۵۷۷۱
۵۷۶۱	۵۷۷۵	۵۷۶۸	۵۷۶۵
۵۷۶۹	۵۷۶۴	۵۷۶۲	۵۷۷۴

طریقہ ۴۰ خوفِ خدا سے بے پرواہ لوگ سفلی عمل کے ذریعہ بعض عورتوں کی کوکھ باندھ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حمل ٹھہرتا ہی نہیں۔ اور اگر ٹھہرتا بھی جاتا ہے تو ضائع ہو جاتا ہے۔ اور حمل پورا ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ اس لئے اکابرین نے ایسی عورتوں کیلئے ایک طریقۂ عمل تجویز کیا ہے۔ وہ یہ کہ سورۂ واقعہ کا ایک نقش بنایا جائے اور اُس نقش کے اوپر آیت سحر کو لکھ دیا جائے۔ اس کے بعد یہ نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک بوتل پانی لیں۔ اس پر سورۂ واقعہ پڑھ کر دم کریں۔ ۹۹ اسماء الٰہی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور سو مرتبہ آیت سحر پڑھ کر دم کریں۔ اور یہ پانی ۷ دن تک پلائیں۔ ہر ہفتے اس طرح ایک بوتل تیار کریں اور صبح و شام پلا کر ختم کر دیں۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔ (واضح رہے کہ پانی پلانے والا عمل حمل ٹھہرنے کے ۲ ماہ بعد کیا جائے گا)

نقش یہ ہے۔

۲۵۷۳۳	۲۵۷۴۷	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۱
۲۵۷۴۵	۲۵۷۴۰	۲۵۷۳۴	۲۵۷۴۶
۲۵۷۳۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۴۹	۲۵۷۳۵
۲۵۷۴۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۳۸	۲۵۷۴۳

طریقہ ۱۴ اگر کسی شخص کی قوتِ مردانگی کو باندھ دیا گیا ہو تو اس کیلئے یہ عمل انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ یہ عمل قرآنِ حکیم کی ۳ آیات کا ہے۔ آیت ۱ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ۔ (سورہ بقرہ سپارہ ۱)

اس آیت کو ۳۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے ۱۱ دن تک مریض کو صبح و شام پلائیں۔

دوسری آیت ہے سورہ یٰسین کی۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمٍ۔ اس آیت کو دو سو مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر رکھ لیں اور روزانہ ۱۱ دن تک پورے جسم کی مالش کرائیں۔ مریض اگر ہوش وحواس میں ہو تو وہ خود مالش کرے۔ مالش کے بعد پانی پر ۱۱ سو مرتبہ "یاسلامُ" پڑھ کر دم کر کے مریض کو نہلا دیں۔

تیسری آیت سورۂ اسراء کی ہے۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ (آیت ۸۱ سپارہ ۱۵) اس آیت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۲۴ جادو کو رفع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش کو چینی کے بڑے پیالے میں لکھ کر ۲۴ گھنٹے تک رکھ کر پھر اس میں پانی ڈال دیں۔ پانی ڈالنے کے ایک گھنٹے کے بعد پیالے کو دھو کر مریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ ۳ بار ایسا کرنے سے جادو کے اثرات سے نجات حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یارحمٰن	یاکریم	یااللہ	یاعلی	یارحمٰن	یاکمال
ام	بلد	علی	علی	علی	علی
ع	ع	مجید	ح	ی	ی
لاالہ	الااللہ	محمد	رسول	اللہ	ام
علی	ولد	م	م	م	م

طریقہ ۳۴ یہ عمل شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منسوب ہے۔ عمل یہ ہے کہ سات کنوؤں کے پانی پر مجبوراً ایک ہی کنوئیں کے پانی پر چاروں قُل ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور لگاتار ۱۱ دن تک صبح و شام سحر زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۴۴:۔ یہ عمل مولانا احمد رضا خان صاحبؒ سے منسوب ہے۔ حروفِ مقطعات کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دریا کے پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔

اور مریض کو سوتے وقت پلائیں۔ اور پانی کے چند قطرے صبح و شام مریض کے چہرے پر ملیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۴۵ مواہب لدنیہ میں کتاب مدخل سے نقل کیا ہے کہ شیخ ابو محمد مرجانی کو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر رفع سحر کیلئے یہ علاج تلقین فرمایا۔ خدا کے فضل و کرم سے یہ عمل نہایت مؤثر ہے۔

عمل یہ ہے۔ ایک مرتبہ یہ آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (آیت ۱۲۸۔۱۲۹ سورۂ توبہ سپارہ ۱۱) ایک مرتبہ یہ آیت وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (آیت ۸۲ سورۂ اسراء سپارہ ۱۵) اور ایک مرتبہ یہ آیات لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آیت ۲۱ تا ۲۴ سورۂ حشر سپارہ ۲۸) اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل لکھ کر زعفران و گلاب سے پھر یہ دعا لکھیں۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُحْيِيْ وَاَنْتَ الْمُمِيْتُ وَاَنْتَ الْبَارِئُ وَاَنْتَ الْمُصَوِّرُ وَاَنْتَ الشَّافِيْ خَلَقْتَنَا مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ جَعَلْنَا فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِكَ الْعُلْيَا يَا مَنْ بِيَدِهِ الْاِبْتِلَآءُ وَالْمُعَافَاتُ وَالشِّفَآءُ وَالدَّوَآءُ اَسْئَلُكَ بِمُعْجِزَاتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّبَرَكَاتِ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَبِحُرْمَةِ كَلِيْمِكَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ۔

متواتر یہ تمام کلمات مریض کو سات دن تک سورج نکلنے سے پہلے پہلے پلائے جائیں۔ کتنا ہی خطرناک جادو ہوگا انشاء اللہ سات دن میں اُتر جائے گا۔

طریقہ ۴۶ یہ نقش کیمیائے حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور کیسا ہی سخت سے سخت جادو یا جن کا اثر ہو یا کیسا ہی مہلک مرض ہو اس نقش کی برکت سے مریض شفایاب ہو جاتا ہے یہ نقش قرآن حکیم کی ان پانچ سورتوں کا ہے جو بیماری آسیبی اثرات اور جادو ٹونے کی نحوست رفع کرنے کیلئے بیحد مؤثر ہیں یہ نقش کالے کپڑے میں تعویذ کی شکل کیساتھ مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے انشاء اللہ مریض بہت جلد شفایاب ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل یایھا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عبدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عبدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین

یا مخلص لہ الدین یا مذل کل جبار عنید بقھار عزیز سلطانہ یا مذل

الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (آمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

[illegible]

طریقہ ۴۷

جادو ٹونے کو لوٹانے کیلئے سورۂ عبس (سپارہ ۳۰) کا نقش بھی بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک بوتل پانی پر سورۂ عبس ۱۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور صبح و شام مریض کو یہ پانی پلائیں۔ مغرب کے بعد مریض کو سورۂ عبس تین مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔ انشاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر جادو کے اثرات کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶			
۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

طریقہ ۴۸

جادو کے اثرات سے حفاظت کیلئے اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات اور جادو کے اثرات سے پوری طرح حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔ یہ نقش سورۂ علق کا ہے۔

۷۸۶			
۵۶۳۵	۵۶۳۸	۵۶۴۱	۵۶۲۷
۵۶۴۰	۵۶۲۸	۵۶۳۴	۵۶۳۹
۵۶۲۹	۵۶۴۳	۵۶۳۶	۵۶۳۳
۵۶۳۷	۵۶۳۲	۵۶۳۰	۵۶۴۲

طریقہ ۴۹

آیت الکرسی کا نقش آسیب و سحر کیلئے تیر بہدف ہے۔ اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اگر اس نقش کو شرفِ مشتری میں چاندی کی تختی پر کندہ کرا کر گلے میں ڈالیں تو ہر آفت سے حفاظت رہتی ہے۔ سحر زدہ انسان کو اگر نقوش پینے کیلئے دیئے جائیں اور ایک گلے میں ڈال دیا جائے۔ کیسا بھی سحر ہو گا انشاء اللہ اس سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶		
۴۵۵۸	۴۵۵۳	۴۵۶۰
۴۵۵۹	۴۵۵۷	۴۵۵۵
۴۵۵۴	۴۵۶۱	۴۵۵۶

طریقہ ۵۰

قرآن حکیم کی آیت وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَام (آیت ۴۷ سورۂ ابراہیم سپارہ ۱۳) جادو کے اثر کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقۂ علاج یہ ہے کہ اس آیت کا مربع نقش آتشی چال سے بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور دو مثلث نقش آتشی چال سے مثلث بنا کر دائیں بازو پر باندھیں۔ تینوں نقش کالے کپڑے میں پیک کریں۔ اس کے علاوہ مثلث آتشی چال سے گیارہ نقش گلاب و زعفران سے بنا کر روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو کے اثرات

نجات ملے گی۔

نقشِ مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۳	۳۷۶	۳۷۹	۳۶۶
۳۷۸	۳۶۷	۳۷۲	۳۷۷
۳۶۸	۳۸۱	۳۷۴	۳۷۱
۳۷۵	۳۷۰	۳۶۹	۳۸۰

نقشِ مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۹	۴۸۴	۴۹۲
۴۹۱	۴۸۸	۴۸۶
۴۸۵	۴۹۳	۴۸۷

طریقہ نمبر ۵۱

قرآن حکیم کی آیت قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ (آیت نمبر ۱۵ سورۂ مائدہ سپارہ نمبر ۶) یہ آیت بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقہ بالکل طریقہ نمبر ۵۰ جیسا ہے۔

نقشِ مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۷	۲۸۰	۲۸۳	۲۷۰
۲۸۲	۲۷۱	۲۷۶	۲۸۱
۲۷۲	۲۸۵	۲۷۸	۲۷۵
۲۷۹	۲۷۴	۲۷۳	۲۸۴

نقشِ مثلث یہ ہے۔

۳۷۲	۳۶۶	۳۷۴
۳۷۳	۳۷۱	۳۶۸
۳۶۷	۳۷۵	۳۷۰

طریقہ نمبر ۵۲

قرآن حکیم کی آیت فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (آیت نمبر ۱۳۷ سورۂ بقرہ سپارہ نمبر ۱) طریقہ بالکل طریقہ نمبر ۵۰ جیسا ہے۔ یہ آیت بھی جادو کے اثرات زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔

نقشِ مربع یہ ہے

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۶۸	۱۷۹

نقشِ مثلث یہ ہے۔

۲۳۱	۲۲۶	۲۳۳
۲۳۲	۲۳۰	۲۲۸
۲۲۷	۳۳۴	۲۲۹

طریقہ نمبر ۵۳

قرآن حکیم کی آیت لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ (آیت نمبر ۹ سورۂ حدید سپارہ نمبر ۲۷) یہ آیت بھی سحر کے اثرات زائل کرنے میں مفید و مؤثر ہے۔ طریقۂ علاج پہلے ہی طریقے کے مطابق ہے۔

نقشِ مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۰	۶۷۳	۶۷۶	۶۶۳
۶۷۵	۶۶۴	۶۶۹	۶۷۴
۶۶۵	۶۷۸	۶۷۱	۶۶۸
۶۷۲	۶۶۷	۶۶۶	۶۷۷

نقشِ مثلث یہ ہے۔ ۷۸۶

۸۹۶	۸۹۱	۸۹۸
۸۹۷	۸۹۵	۸۹۳
۸۹۲	۸۹۹	۸۹۴

طریقہ ۵۴ قرآن حکیم کی آیت وَّیَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ۔ (آیت ۳ سورۂ فتح سپارہ ۲۶) یہ آیت بھی راقم الحروف کے تجربے میں سحر کے اثرات کو زائل کرنے میں آئی ہے اور تیر بہدف ثابت ہوئی ہے ۔ طریقہ علاج وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

۷۸۶

۲۱۹	۲۲۲	۲۲۵	۲۱۲
۲۲۴	۲۱۳	۲۱۸	۲۲۳
۲۱۴	۲۲۷	۲۲۰	۲۱۷
۲۲۱	۲۱۶	۲۱۵	۲۲۶

۷۸۶

۲۹۳	۲۸۸	۲۹۶
۲۹۵	۲۹۳	۲۹۰
۲۸۹	۲۹۷	۲۹۲

طریقہ ۵۵ قرآن حکیم کی آیت وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ (آیت ۴۵ سورۂ مومن سپارہ ۲۴) اس کے ذریعہ بھی سحر زدہ کا علاج راقم الحروف کے تجربے میں آیا ہے اور ہمیشہ اُسے مؤثر پایا ہے ۔ طریقہ علاج پہلے ہی طریقے جیسا ہے۔

نقش مربع یہ ہے

۷۸۶

۳۸۹	۳۹۲	۳۹۶	۳۸۲
۳۹۵	۳۸۳	۳۸۸	۳۹۳
۳۸۴	۳۹۸	۳۹۰	۳۸۷
۳۹۱	۳۸۶	۳۸۵	۳۹۷

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۱	۵۰۵	۵۱۳
۵۱۲	۵۱۰	۵۰۷
۵۰۶	۵۱۴	۵۰۹

طریقہ ۵۶ سات بتاشوں پر مندرجہ ذیل عزیمت سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ ایک بتاشہ عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو کھلائیں ۔ انشاءاللہ ۷ روز میں مریض کو آرام ملے گا ۔ اور سحر سے نجات ملے گی۔

عزیمت یہ ہے ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اَھِیًّا اَشۡرَاھِیًّا بحقِّ یَا بَاسِطُ وبحق قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد وبحقِّ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ وبحقِّ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاس وبحقِّ یَا شمعُلونِی ۔ اگر اس عزیمت کو سو مرتبہ چالیس روز تک پڑھ لیا جائے بہ نیتِ زکوٰۃ تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

طریقہ ۵۷ ایک چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیت گلاب و زعفران سے لکھ کر سات روز تک مریض کو پلائیں ۔ روزانہ نئی پلیٹ پر لکھیں اور ایک ساتھ سات پلیٹوں پر لکھوا کر رکھ لیں ۔ صبح کو ۹ بجے پلیٹ دھو کر پلائیں ۔ اور گلاب کے سات پھولوں پر اس آیت کو ایک پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس پھول کو مریض کے پورے بدن پر ملیں ۔ اور مندرجہ ذیل نقش سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ سات ہی روز میں سحر سے نجات مل جائے گی ۔ آیت یہ ہے ۔ وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّیٰطِیۡنُ عَلٰی مُلۡکِ سُلَیۡمٰنَ ۚ وَمَا کَفَرَ سُلَیۡمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ کَفَرُوۡا یُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ (آیت ۱۰۲ سورۂ بقرہ سپارہ ۱)

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۱	۳۵۵	۳۶۳
۳۶۲	۳۶۰	۳۵۷
۳۵۶	۳۶۴	۳۵۹

طریقہ ۵۸ کیسا بھی جادو ہو علوی ہو یا سفلی کالا ہو یا پیلا ہو۔ ہر قسم کے جادو کو زائل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو زرد رنگ کے کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ بارش کے پانی یا نہر کے پانی پر اس عزیمت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور سحر زدہ کو صبح و شام گیارہ دن تک پلائیں۔ اور اتنی ہی تعداد میں سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور گیارہ دن تک اس تیل سے مریض کے سر پر مالش کریں۔ انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہوگا اتر جائے گا۔ اس عزیمت کو اگر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے گیارہ دن کے درمیان ۳ مرتبہ غسل بھی اگر سحر زدہ کو کرادیں تو اور بھی جلدی جادو کے اثر سے نجات ملے گی۔

یا الٰھی بَطَلَ السِّحرُ بحقِّ اٰدم وَبَطَلَ السِّحرُ بحقِّ موسیٰ وَعیسٰی وَھارون وَبَطَلَ السِّحرُ بحقِّ محمد مصطفٰے صلّی اللہ علَیہِ وَسلّم وبحقّ اصحابِ لوط وبحقّ اصحاب بدر وبحق جمیع المرسلین وبحق جمیع الاولیاء وبحق جمیع المؤمنین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

طریقہ ۵۹ اس نقش کو سحر زدہ کو لگاتار ۷ دن تک پلائے اور ایک نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

طریقہ ۶۰ بسم اللہ کا یہ نقش بھی جادو سے نجات کیلئے تیر بہدف ہے۔ طریقۂ علاج یہ ہے۔ ایک نقش تو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ سات گلاب و زعفران سے لکھ کر سات دن تک روزانہ ایک نقش مریض کو پلائیں اور سات نقش کالے کاغذ پر کچی پنسل سے لکھ کر مریض کے بدن پر مَل کر اس کو جلادیں اور مریض کو غسل کرادیں۔ انشاء اللہ سات دن میں جادو سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

طریقہ ۶۱ چار سو چالیس چنے کے دانے لیں۔ ہر ایک چنے پر ایک مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر چالیس چنے ابال کر ایک دن میں کھلائیں اور لگاتار ۱۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

دوسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی پر آیت کریمہ تین سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ آٹا گوندھتے وقت تھوڑا سا پانی اس بوتل میں سے ڈالیں۔ اس طرح ایک روٹی اس پڑھے ہوئے پانی کی پکا کر مریض کو کھلائیں۔ اس عمل کو بھی ۱۱ دن تک جاری رکھیں۔ تیسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ کریں۔ اس آیت کا نقش مثلث بنا کر ۱۱ عدد روزانہ ایک نقش ۱۱ دن تک لگاتار پلایا کریں۔ اور ایک نقش اسی آیت کا مربع نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں مریض کو سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۷۹۲	۷۸۷	۷۹۴
۷۹۳	۷۹۱	۷۸۹
۷۸۸	۷۹۵	۷۹۰

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۵
۵۹۸	۵۸۶	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۷	۶۰۱	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۸	۶۰۰

طریقہ ۶۲

آسیب اور سحر دونوں کیلئے ایک نادر عمل نقل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کا ہے۔ یہ آیت ۲۴ ویں سپارے کے پہلے ہی رکوع کی ہے۔ ایک بوتل یا نصف بوتل پانی پر اس کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اس کے بعد ایک سفید مرغ لیں۔ یہ مرغ اذان دینے والا ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر آسیب زدہ یا سحر زدہ عورت ہو تو پھر سفید مرغی لینی چاہیئے۔ اور مرغی ایسی ہونی چاہیئے جس نے کم سے کم ایک مرتبہ انڈا دیا ہو۔ اس مرغے یا مرغی کو ذبح کر لیں۔ اور اس کی دائیں ٹانگ کو جدا کر دیں۔ اور بائیں بازو کو بھی الگ کر لیں۔ اور پھر اس کو پکالیں۔ اس کو پکاتے وقت ان چیزوں کو استعمال کریں۔

کشنیز، سیاہ مرچ، مرغی کے انڈے کی زردی، سونٹھ، روغن زیتون۔ ورنہ گائے کے اصلی گھی میں پکائیں۔ اُن کے علاوہ ذائقہ پیدا کرنے کیلئے حسبِ خواہش کچھ اور بھی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن یہ چیزیں ضروری ہیں۔ اور ان کی مقدار حسبِ خواہش رکھنی چاہیئے۔ نمبر ایک ایسا شخص جس کی ماں ہو باپ نہ ہو۔ نمبر دو ایسا شخص جس کا باپ ہو ماں نہ ہو۔ نمبر تین ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں نہ ہوں۔ نمبر چار ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں موجود ہوں۔ کھانا کھلانے کے بعد ان چاروں حضرات کے ہاتھ اسی بالٹی میں دھلوائیں۔ جس بالٹی میں مریض کے ہاتھ دھلوائے تھے۔ اس کے بعد ایک چینی کی پلیٹ پر سورۂ کافرون کا نقش گلاب و زعفران سے لکھیں اور دوسری پلیٹ پر سورۂ قریش کا نقش لکھیں۔ پھر ان دونوں پلیٹوں کو دھو کر آدھا پانی مریض کو پلادیں۔ اور آدھا پانی اُس بالٹی میں ڈال دیں۔ جس میں مریض کے اور چاروں حضرات کے ہاتھ دھلوائے گئے تھے۔ اس کے بعد اس پانی کو نیم گرم کر کے اگر سردی ہو تو تیز گرم کر کے مریض کو نہلادیں۔ اور اس کے بعد مریض کے گلے میں "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کا نقش لکھ کر ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

سورۂ کافرون کا نقش جو چینی کی پلیٹ پر لکھنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۵	۹۳۰	۹۳۷
۹۳۶	۹۳۴	۹۳۲
۹۳۱	۹۳۸	۹۳۳

تین دن تک مریض کو عصر اور مغرب کے درمیان اس عزیمت کو لکھ کر کاغذ کو کالے کپڑے میں لپیٹ کر پھر کوئلے جلا کر اس میں یہ کپڑا ڈال دیں اور مریض کو دھونی دیں۔ کوئلوں پر ۲۱ دانے سیاہ مرچ کے اور کچھ لوبان بھی ڈال لیں
عزیمت یہ ہے۔ حم س حم س بسم س بسم س احرقنا فرعون و نمود و صهال ھع ھع ھع دالھ ھا۔ انشاء اللہ تین دن ہی میں جادو اور ٹوٹکے کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۶۳ آسیب زدہ مریض یا سحر زدہ مریض کیلئے ایک اور نادر عمل نقل کیا جاتا ہے جس میں قدرے محنت تو زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے مریض سات دن ہی میں صحت مند ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اس سحر زدہ کیلئے یہ طریقہ علاج سود مند ثابت ہوتا ہے جس پر سحر جنات کے ذریعہ مسلط کیا گیا ہو مریض کے گلے میں آیت الکرسی اور سورۂ فاتحہ کا مشترک نقش لکھ کر ڈالیں دائیں بازو پر "یاخالقُ الارض والسّماءِ" لکھ کر باندھیں۔ بائیں بازو پر اصحاب کہف مندرجہ ذیل طریقے سے لکھ کر باندھیں۔
یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، کشافطیونس، اذرفطیونس، تبیونس، یوانس بوس وکلبہُم قطمیر وعلی اللہِ قصدُ السّبیلِ ومنھا جائرٌ ولو شاءَ لھدٰکم اجمعین۔ یاالٰہی بحرمت اسماءِ اصحاب کہف ہر قسم کہ آسیب و نظرِ بد و سحر در وجودِ ایں را دفع شود انّک علیٰ کلِّ شیءٍ قدیرٌ
آیت الکرسی اور سورۂ فاتحہ کا مشترک نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۶۵ / ۱۸۷	۲۲۶۸ / ۴۹	۲۲۷۱ / ۱۱۰	۲۲۵۷ / ۱۳۷
۲۲۷۰ / ۱۰۹	۲۲۵۸ / ۱۳۸	۲۲۶۴ / ۱۸۶	۲۲۶۹ / ۵۰
۲۲۵۹ / ۱۲۹	۲۲۷۴ / ۱۱۲	۲۲۶۶ / ۴۷	۲۲۶۳ / ۱۸۵
۲۲۶۷ / ۴۸	۲۲۶۲ / ۱۸۴	۲۲۶۰ / ۱۴۰	۲۲۷۲ / ۱۱۱

مریض کو تین دن تک ان چیزوں کی دھونی دو۔
کھجور کے درخت کے ریشے، ناریل کے ریشے، گدھے اور بلّی کے ناخن ایک مرتبہ میں صرف ایک ایک اور مندرجہ ذیل عزیمت کا کاغذ پر لکھ کر کوئلے دہکا کر مریض کو ان سے دھونی دیں۔ عزیمت یہ ہے۔ سامسابعلاج منہ و ملہ واسقہُ۔
مریض کو تین دن تک روٹی شہد سے کھلائیں۔ بقیہ چار دنوں میں بکرے کا گوشت کھلا سکتے ہیں۔ ورنہ سات دنوں تک صرف روٹی اور شہد پر قناعت کریں۔ ایک بوتل پانی پر سورۂ حشر کی آخری تین آیات ۱۰۰ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح و شام یہ پانی پلائیں۔ ساتویں دن تین رنگوں کا بکرا خریدیں۔ اس کو ذبح کر کے اس کا خون مریض کے گھر کے چاروں کونوں میں ڈلوا دیں اور گوشت غریبوں میں بٹوا دیں۔ البتہ اس کا سر مریض کے اوپر سے، مرتبہ اُتار کر جنگل میں دبوا دیں۔
اگر جادو حد سے زیادہ خطرناک ہو تو بکرے کے گوشت کا کچھ حصہ پکا کر سات فقیروں کو کھانا کھلائیں۔ اور ہاتھ ایک بالٹی میں دھلوا کر اس پانی سے مریض کو ساتویں دن نہلا دیں۔ سات دن کے بعد مزید ۱۲ دن تک مندرجہ ذیل آیات اور عزیمت گلاب و زعفران سے لکھ کر ایک بوتل میں گھول لیں۔ ۱۲ دن تک یہ پانی مریض کو بعد نماز عشاء مریض کو پلاتے رہیں۔
معوذتین، سورۂ طارق، سورۂ حشر کی آخری ۳ آیات آخیر میں یہ کلمات لکھیں۔ طلعس باسم اللہ شافی و باسم اللہ کافی و بحق

یاصمدُ یا احدُ یا فردُ برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں ہے) انشاء اللہ اس طریقہ علاج سے کتنا بھی خطرناک جادو یا جن کا اثر ہوگا۔ سات دن میں زائل ہو جائے گا۔ احتیاطاً ۲۱ روز تک مزید دوسرا پانی جس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ سوتے وقت مریض کو پلاتے رہیں۔

طریقہ ۶۴ سحر و آسیب سے حفاظت کیلئے اور اگر ان میں سے کسی بھی آفت کا شکار ہو جائے تو اس کو رفع کرنے کیلئے آیت الکرسی کا نقش بے حد مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیا جائے یا دائیں بازو پر باندھ لیا جائے تو سحر اور آسیب سے حفاظت رہتی ہے۔ اگر اس نقش کو فریم کرا کر گھر میں آویزاں کریں یا تعویذی شکل میں گھر میں لٹکائیں تو وبائی امراض اور آفات ارضی و سماوی سے حفاظت ہوتی ہے اور جس گھر میں آیت الکرسی کا نقش ہو وہ سحر و آسیب کی نجاستوں سے بھی پاک صاف ہو جاتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۶۰	۴۵۵۳	۴۵۵۸
۴۵۵۵	۴۵۵۷	۴۵۵۹
۴۵۵۶	۴۵۶۱	۴۵۵۴

طریقہ ۶۵ آج کے پُرفتن دور میں جب کہ حسد اور جلن عام اور جادو ٹونا عام در عام ہو کر رہ گیا ہے اور کسی بھی شخص کی جان مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ہر شخص پہلے ہی اپنی حفاظت کی فکر کرے۔ نماز کی پابندی رکھے۔ اور ہر فرض نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھنے کا معمول بنائے۔ رات کو سونے سے پہلے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے سوئے۔ اور اپنے گھر میں حروف مقطعات کے اس نقش کو فریم کرا کر آویزاں کرلے۔ انشاء اللہ پورا مکان جادو ٹونے سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۱۳۲	۱۱۲۶	۱۱۱۹	۷
۱۱۲۰	۸	۲	۱۱۲۸	۱۱۲۷
۱۱۲۹	۱۱۲۳	۱۱۲۱	۹	۳
۱۰	۴	۱۱۳۰	۱۱۲۴	۱۱۱۷
۱۱۲۵	۱۱۱۸	۶	۵	۱۱۳۱

طریقہ ۶۶ حروفِ نورانی کا نقش بھی سحر کو رفع کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالنے سے سحر کے اثرات رفع ہو جاتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۴	۲۲۷	۲۳۲
۲۲۹	۲۳۱	۲۳۳
۲۳۰	۲۳۵	۲۲۸

طریقہ ۶۷

سفلی اور کالے جادو کی کاٹ بعض اکابر اسم "یا صمیت" کے ذریعہ بھی کیا کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ اس اسم کو ہزار مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے جادو زدہ کو پلائیں اور اس پر دم بھی کریں۔ اگر کوئی شخص خود ہی سحر کی لپیٹ میں ہو تو پانی خود پڑھ کر پی لے اور خود ہی اپنے اوپر دم کر لے۔ اس عمل کو سات روز تک جاری رکھے اگر جمعرات سے شروع کرے تو افضل ہے انشاء اللہ سات روز ہی میں جادو سے نجات ملے گی۔ اور صحت عطا ہوگی۔ عمل کے شروع اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔

اگر جادو زدہ کے گلے میں مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ یہ نقش بھی ڈالیں تو تاثیرِ عمل اور بھی بڑھ جائے گی اور فائدے کے امکانات اور زیادہ ہوجائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۵
۱۲۷	۱۱۶	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۷	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۸	۱۲۹

طریقہ ۶۸

اسم "یا قہار" کا ورد بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اس کے بعد ۱۸۳۶ مرتبہ "یا قہارُ" پڑھیں۔ آخیر میں گیارہ مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھیں اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلادیں۔ اس عمل کو بدھ کے دن شروع کر کے گیارہ دن تک لگاتار جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی سخت سے سخت اور سفر سے مضر جادو ہوگا۔ رفع ہوجائیگا۔ اور مریض کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت حاصل ہوگی۔

طریقہ ۶۹

آج کل یہ خباثت عام ہوگئی ہے کہ فتنہ پرور اور حاسد قسم کے لوگ چلتے چلاتے کاروبار کو سفلی عمل کے ذریعہ باندھ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اچھا خاصا کاروبار تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔ اور انسان کا ہاتھ تنگ ہوجاتا ہے۔ قرض بڑھنے لگتا ہے۔ گھر میں معاشی تنگی شروع ہوجاتی ہے اور انسان کی عزت داؤ پر لگ جاتی ہے جو شخص یہ محسوس کرے کہ اس کی اور اس کے کاروبار کی بندش کردی گئی ہے۔ وہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد "یا مُنتقِمُ" ۶۳۰ مرتبہ پڑھے گا۔ آگے پیچھے درود شریف سات سات مرتبہ پڑھے۔ اور اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اور ایک نقش دُکان میں لٹکا دے۔ انشاء اللہ ۲۱ دن کے اندر اندر بندش کھل جائے گی اور بُرے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۶۸	۱۷۹

طریقہ ۷۰

اسمِ ذات کے ذریعہ بھی اکابرین سحر زدہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش ۲۱ عدد لکھ کر سحر زدہ کو پینے کیلئے دیئے جائیں اور عصر و مغرب کے درمیان روزانہ ایک نقش مریض کو پلایا جائے اور ایک نقش مربع مریض کے گلے میں ڈالا جائے۔

پلانے والا نقش یہ ہے

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۶	۱
۴۵	۲	۷	۱۲
۳	۴۸	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۷

طریقہ ۱: اگر کوئی مہلک قسم کے جادو میں مبتلا ہو اور کسی طور نجات حاصل نہ ہو رہی ہو تو چہل کاف کے ذریعہ اس کا علاج کیا جائے۔ انشاء اللہ جادو سے نجات ملے گی۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ چہل کاف ۲۱ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے مریض کو ۷ روز تک صبح و شام پلائے اور ۲۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے مریض کے پورے بدن کی مالش بھی ۷ روز تک کرائے ایک دن ۲۱ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت مالش کرائیں۔ اور ساتویں دن مریض کو نہلائیں۔ انشاء اللہ سات ہی روز میں نجات مل جائے گی۔ مندرجہ ذیل نقش پہلے ہی دن مریض کے گلے میں ڈالیں۔

چہل کاف یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کَفَاکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَۃً کِفْکَافُہَا کَکَمِیْنٍ کَانَ کَلَکَ تَکَرُّ کَرٌّ اَکْکَرَ الْکَرِّ فِیْ کَبَدٍ تَحْلِیْ مُشَکْشِکَۃٍ کَلَکٍ لَکَ کَلَکَ کَفَاکَ الْکَافُ کُرُبَتُہٗ یَاکَوْکَبًا کَانَ تَحْکِیْ یَاکَوْکَبُ الْفَلَکِ

جو نقش گلے میں ڈلے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

طریقہ ۲: بعض حاسد یا مخالف قسم کے لوگ لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے پیغامات آنے بند ہو جاتے ہیں اور ان کی شادی کی عمر ہی نکل جاتی ہے۔ اگر کسی لڑکی کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ اس کے رشتوں کی بندش کر دی گئی ہے اور اس کے پیغامات موصول نہیں ہو رہے ہوں یا موصول ہونے کے بعد ختم ہو جاتے ہوں تو جمعہ کے دن ساعتِ زہرہ میں مندرجہ ذیل نقش ۷ عدد لکھ کر رکھ لیں اور روزانہ گیارہ بجے دن میں لڑکی اس نقش سے غسل کرائیں طریقہ غسل یہ ہے کہ اس نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کھولائیں۔ اس کے بعد اس کی گرمی اور حدت جب کچھ کم ہو جائے تو اس پانی سے لڑکی کو غسل کرا دیں۔ آٹھویں دن ساعتِ زہرہ میں پھر دو نقش لکھ کر ایک کسی پھلدار درخت پر باندھیں اور ایک لڑکے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ جلد ہی کسی جگہ بات پکی ہو جائیگی۔

تعویذ یہ ہے۔

ط ۱۱۱ حاضر ۱۱۱ ۱۱۹ ۱۱ ۱۱۱ ۱۱ ۹ ۱۱۱ ۵ ح

۱۱ ۶ ۱۸۸ ۸۸۸ عــہ ۱۱ ۱۱۸ ۱۱ ۶

یا اللہ جل جلالہ بہ برکت ایں تعویذ پیغام نکاح موصول شد

طریقہ ۳: حزب البحر کا نقش بھی جادو کا اثر زائل کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ یہ نقش لکھے جائیں۔ تین نقش کالی مرچ کی تشائی

سے لکھے جائیں اور ایک نقش زعفران سے لکھا جائے۔ زعفران والے نقش کو بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں پھر مریض کو صبح و شام، روزانہ یہ پانی پلائیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالدیں۔ ایک نقش مریض کے سرہانے کی طرف باندھ دیں۔ اور ایک نقش مریض جہاں لیٹا ہو اس کے اوپر چھت وغیرہ میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات عطا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۴۶۲۹۳	۱۰۴۶۲۹۶	۱۰۴۶۲۹۹	۱۰۴۶۲۸۶
۱۰۴۶۲۹۸	۱۰۴۶۲۸۷	۱۰۴۶۲۹۲	۱۰۴۶۲۹۷
۱۰۴۶۲۸۸	۱۰۴۶۳۰۱	۱۰۴۶۲۹۴	۱۰۴۶۲۹۱
۱۰۴۶۲۹۵	۱۰۴۶۲۹۰	۱۰۴۶۲۸۹	۱۰۴۶۳۰۰

طریقہ ۷۴ اگر کوئی شخص علوی یا سفلی میں مبتلا ہو تو بعد نمازِ فجر ۴۱ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے ہاتھ بدن پر پھیر لے۔ انشاء اللہ ۱۱ دن میں سحر سے چھٹکارا ملے گا۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ (۸۔۹ آیت ۹ سورۂ یٰسین)

طریقہ ۷۵ سفلی اور سیلے علم کی کاٹ کیلئے ایک سفلی عمل بزرگوں سے یہ بھی منقول ہے طریقہ علاج یہ ہے کہ نیچے دی گئی عبارت کو ۱۲ مرتبہ سرسوں کے دانوں پر پڑھ کر گھر کے تمام گوشوں میں یہ سرسوں ڈال دیں۔ ۱۲ ہی مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت اس کی مالش مریض کو کرائیں۔ پورے جسم پر تیل کی مالش کریں۔ صبح کو مریض کو روزانہ نہلادیں۔ ۷ دن لگاتار ایسا کریں۔ نہلانے کے بعد روزانہ پڑھا ہوا پانی پلائیں۔ پانی پر بھی ۱۲ مرتبہ یہ عبارت پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور اس عبارت کے تین نقش پیر کے دن ساعتِ قمر میں لکھ کر ایک مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ایک گھر کی چھت پر لٹکائیں ایک دروازے کی چوکھٹ پر گاڑ دیں۔ انشاء اللہ ۷ دن میں فائدہ ہوگا اور جادو اُتر جائے گا۔ بلکہ جادو کرنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

عبارت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بند بند بند سحر بند اثر بند آسیب بند کرتوت بند دشمن کا دماغ بند دشمن کا دل بند دشمن کا ہاتھ بند دشمن کا پیر بند دشمن کا وار بند بحق حضرت علی کرم اللہ وجہہ و بحق یا ولیؑ یا علیؑ لا الٰہ الا اللہ کی کہائی محمد رسول اللہ کی دہائی۔ العجل العجل العجل۔ الساعۃ الساعۃ الساعۃ۔

طریقہ ۷۶ عملیات کی لائن میں ایک عمل "عقدِ فرج" بھی ہوتا ہے۔ اس عمل کے ذریعہ عورت کو بیکار کر دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے شوہر سے صحبت نہیں کر پاتی۔ بلکہ اسے صحبت سے نفرت اور وحشت ہوتی ہے۔ اگر کسی عورت پر اس طرح کے اثرات محسوس ہوں تو اس کو عورت کیلئے ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل آیت ستر مرتبہ لکھ کر بوتل میں ڈال لیں اور اس بوتل میں پانی بھر لیں۔ روزانہ صبح و شام اس بوتل کا پانی کسی گلاس میں نکال چند قطرے شہد کے ڈالیں اور عورت کو پلادیں۔ انشاء اللہ، ہی روز میں عقدِ فرج سے نجات ملیگی۔

آیت یہ ہے۔ اِمْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا الصّٰلِحِیْنَ ۱۰ آیت ۹ سورۂ تحریم سپارہ ۲۸)

طریقہ ۷۷ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ سحر کو رفع کرنے کیلئے یہ نقش دیا کرتے تھے اور اللہ کے فضل و کرم سے مریض صرف ایک ہی نقش سے شفایاب ہو جاتا تھا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۱	۲۵۵	۲۵۸	۲۴۴
۲۵۷	۲۴۵	۲۵۰	۲۵۶
۲۴۶	۲۶۰	۲۵۳	۲۴۹
۲۵۴	۲۴۸	۲۴۷	۲۵۹

طریقہ ۷۸ محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت مولانا نظام الدین اولیاؒ سورۂ مزمل کے ذریعہ جادو کا علاج کیا کرتے تھے۔ سورۂ مزمل پانی پر دم کر کے مریض کو دیا کرتے تھے۔ صبح و شام مریض یہ پانی پینے سے جادو کے اثرات سے نجات پا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص سورۂ مزمل کو روزانہ پڑھے گا اور اس کو اپنے پاس لکھ کر رکھے گا اس پر کوئی بلا نازل نہیں ہوگی۔ خدا کی مخلوق کی نظروں میں وہ ذی عزت ہوگا۔ اللہ اس کو اپنا ولی بنائے گا اور اس سورۃ کی پابندی سے تلاوت کرنیوالے پر آسیب و سحر اثر انداز نہیں ہونگے۔

طریقہ ۷۹ حضرت شاہ کلیم اللہ شاہجہاں آبادیؒ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر کوئی سحر زدہ شخص عشاء کی نماز کے بعد بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے ۱۱۰ مرتبہ "یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ یَا ذَوالْجَلَالِ" پڑھے گا تو انشاء اللہ ۲۱ روز میں اس کو سحر کے اثرات سے نجات نصیب ہوگی۔

طریقہ ۸۰ سفید کاغذ پر یہ عبارت کالی روشنائی سے لکھیں۔ "یاقاھر ذا البطش الشدید انت الذی لایُطاقُ انتقامہ یاقاھر" اس کو مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ دوسرے کاغذ پر یہ عبارت لکھیں۔ "یامذل کل جبار عنید بقھر عزیز سلطانہ یامذل" اس کو مریض کے بائیں بازو پر باندھیں۔ اور یہ دونوں عبارتیں ایک کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ اس دن کے اندر سحر کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

طریقہ ۸۱ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ جادو زدہ شخص کو یہ عبارت لکھ کر دیتے تھے۔ وہ نقش بنا کر گلے میں ڈال لیا کرتا تھا۔ اور بفضل خداوندی ٹھیک ہو جاتا تھا۔

الٰہی رحم کن۔ کرم کن۔ بر حالِ فلاں ابن فلاں

اِنَّکَ غَفُوْرٌ الرَّحِیْم۔ اِنَّکَ سَمِیْعٌ مجیب و اِنَّکَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ جادو زدہ کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھنا چاہیئے۔

طریقہ ۸۲ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ محدث دہلوی مسحور پر ۳ مرتبہ سورۂ فاتحہ ۳ مرتبہ سورۂ اخلاص اور تین تین مرتبہ معوذتین پڑھ کر دم کرتے تھے۔ لگاتار ۷ دن اس عمل کی برکت سے سحر رفع ہو جاتا تھا۔

طریقہ ۸۳ عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن حکیم کی ۳۳ آیات ایسی ہیں کہ اگر ان کو روزانہ پڑھا جائے تو جادو سے حفاظت ہوتی ہے۔ اور اگر جادو کے زیر اثر ہو تو بفضلِ خداوندی جادو سے نجات مل جاتی ہے۔

وہ ۳۳ آیات یہ ہیں۔ الٓمٓ۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِکَ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۚ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۚ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۚ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۚ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰىنَا وقفہ فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۚ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۚ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۚ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۝

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۝

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ۝

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۚ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهُ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا

طریقہ ۸۴ علامہ شیخ ابوالعباس احمد ابن علی بونیؒ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کے چار اسماء کا نقش آتشی چال سے سحر کو دفع کرنے میں بے حد مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقۂ علاج یہ ہے کہ آتشی چال سے ان اسماء کا نقش چار طریقوں سے تیار کیا جائے ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ایک نقش دائیں بازو پر ایک نقش بائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش جہاں مریض لیٹتا ہے وہاں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ دس دن کے اندر اندر مریض کو سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

وہ اسمائِ الٰہی یہ ہیں ـــــ اللہ۔ رحمٰن۔ رحیم۔ کریم۔

نقش اس طرح بنائیں۔

بحق یاممیت　　بحق یامنتقم

الرحمٰن	الرحیم	الکریم	اللہ
الکریم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
اللہ	الکریم	الرحیم	الرحمٰن
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	الکریم

بحق یامذل　　بحق یاقہار

بحق منتقم　　بحق یامذل

الرحیم	الکریم	اللہ	الرحمٰن
اللہ	الرحمٰن	الرحیم	الکریم
الرحمٰن	اللہ	الکریم	الرحیم
الکریم	الرحیم	الرحمٰن	اللہ

بحق یاقہار　　بحق یاممیت

بحق یامذل　　بحق یاقہار

الکریم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	الکریم	اللہ
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	الکریم
اللہ	الکریم	الرحمٰن	الرحمٰن

بحق یاممیت　　یامنتقم

بحق یاقہار　　بحق یاممیت

اللہ	الرحمٰن	الرحیم	الکریم
الرحیم	الکریم	اللہ	الرحمٰن
الکریم	الرحیم	الرحمٰن	اللہ
الرحمٰن	اللہ	الکریم	الرحیم

بحق یامنتقم　　بحق یامذل

یہ عمل جلالی اور جمالی اسمائِ الٰہی کا مرکب اور مشترک عمل ہے اور ہر مزاج کے مریض کو راس آتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی جادو میں مبتلا ہو تو اس عمل کے ذریعہ علاج کر کے فائدہ اٹھائیں۔

طریقہ ۸۵ نقش حروفِ نورانی کے ذریعہ بھی سحر کو رفع کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور بفضلِ خداوندی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ ان حروف کا مزاج مربع نقش گلے میں ڈالنا چاہیے۔

مربع نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳	۱۷۶	۱۷۹	۱۶۵
۱۷۸	۱۶۶	۱۷۲	۱۷۷
۱۶۷	۱۸۱	۱۷۴	۱۷۱
۱۷۵	۱۷۰	۱۶۸	۱۸۰

اور پینے کیلئے مثلث کے ۹ نقش بنا کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو پلوائیں۔ انشاء اللہ ۹ دن میں سحر سے نجات ملے گی۔
نقش مثلث یہ ہے۔ اس کو گلاب و زعفران سے لکھیں۔

۷۸۶

۳۲۲	۲۲۷	۳۳۴
۳۲۳	۲۲۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

طریقہ ۸۶ سات سچے موتی لیں ہر ایک موتی پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے ایک بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر دیں۔ یہ پانی مریض کو صبح و شام سات دن تک پلائیں۔ آٹھویں دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بنوا کر مریض کو پہنا دیں اور چھ موتی ۶ الگ الگ کنوؤں میں ڈال دیں۔ کنواں مسجد کا ہو تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ اور آئندہ جبتک یہ انگوٹھی انگلی میں رہے گی۔ جادو نہیں ہو سکے گا۔

طریقہ ۸۷ جست کے ٹکڑے میں حروفِ مقطعات کندہ کرا کر اُسے کسی جگ میں ڈال دیں۔ اور پانی بھر لیں پھر یہ پانی صبح و شام سحر زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۲۹ دن میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۸۸ ایک نیلے رنگ کی بوتل لیں۔ اس میں پانی بھر دیں۔ پھر اس پر کسی بھی دن نمازِ فجر کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھ کر دم کر دیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر یہ بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے چھپنے تک اسے دھوپ میں رکھیں۔ یہ پانی سحر، جادو ٹونے اور پاگل پن کو رفع کرنے میں انشاء اللہ مفید اور موثر ثابت ہوگا۔ یہ پانی دن میں تین تین مرتبہ پلائیں۔ صبح کو نہار منہ رات کو سونے سے پہلے اور دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد انشاء اللہ ایک ماہ میں پوری طرح سحر کے اثرات سے اور جنون کیفیت سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۸۹ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی جادو زدہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ اسم مبارک کا مربع نقش گلے میں ڈالیں اور مثلث نقش ۹ دن تک لگاتار بعد نمازِ فجر پلائیں۔ انشاء اللہ جادو سے نجات عطا ہوگی۔

نقش مربع یہ ہے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۴	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۲۷	۳۵	۳۰

طریقہ ۹۰ سورۂ یٰسین کی آیت جسے سورۂ یٰسین کا دل قرار دیا گیا ہے ــــ اس کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ راقم الحروف کا تیس سالہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جادو خواہ کیسا بھی ہو۔ سفلی ہو یا میلا اس آیتِ پاک کے ذریعہ اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بہت ہی محتاط اندازے کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ اس آیتِ کریمہ کے نقوش کے ذریعہ میں نے ابتک دس ہزار سے زیادہ جادو زدہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے اکثر لوگوں کو جادو کے اثرات سے نجات مل گئی ہے۔ اس آیتِ کریمہ کی تاثیرات سے پوری طرح مستفیض ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ

میں کسی جمعرات سے زکوٰۃ کی شروعات کی جائے اور ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۴۰ دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری کیجائے۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد روزانہ سو مرتبہ اس آیت کو ورد میں رکھیں۔ آیت یہ ہے۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ۔

جب کسی جادو زدہ کا علاج کرنا ہو تو سات چھوارے لیکر ہر چھوارے پر ۲۵ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کردیں۔ اور سات کنوؤں کا پانی لیں۔ یا سات مسجدوں کے حوضوں کا پانی لیں۔ یا سات ایسی مسجدوں سے پانی لائیں جہاں کنواں یا بورنگ ہو۔ یہ ساتوں پانی ایک بوتل کے بقدر ہوں۔ اس ایک بوتل پانی پر دو سو مرتبہ مذکورہ آیت اس طرح پڑھیں کہ سات سات مرتبہ شروع اور آخر میں درود شریف بھی پڑھیں۔ اور پانی پر دم کردیں۔ یہ پانی سات دن تک نہار منہ اور سونے سے پہلے مریض کو پلائیں۔ چھوارہ عصر کے بعد مریض کو کھلائیں اور اس کے فوراً بعد مذکورہ آیت کا نقش مثلث پانی میں گھول کر پلادیں۔ اس نقش کو پلانے سے ایک گھنٹے پہلے پانی میں گھول دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

اس طرح کے سات نقش گلاب وزعفران سے لکھے جائیں۔ سات دن میں چھوارے بھی نمٹ جائیں گے۔ اور نقش بھی اور بوتل والا پانی بھی جس دن علاج شروع کریں اسی دن سرسوں کے تیل پر دو سو مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر دم کردیں۔ اور روزانہ سوتے وقت مریض کے جسم پر اس تیل کی مالش کریں۔ پوشیدہ مقامات کو چھوڑ کر جسم کے ہر ہر حصے پر تیل لگائیں۔ سات راتوں تک ایسا کریں جس دن چھوارے پانی اور نقوش ختم ہوجائیں۔ اُس دن مریض کو غسل کرادیں۔ اور غسل کے بعد مذکورہ آیت کا مربع نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں انشاءاللہ کتنا بھی خطرناک جادو ہوگا ایک ہفتے میں ختم ہوجائے گا۔ اور مریض بھلا چنگا ہوجائے گا۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۲	۲۱۵	۲۱۸	۲۰۴
۲۱۷	۲۰۵	۲۱۱	۲۱۶
۲۰۶	۲۲۰	۲۱۳	۲۱۰
۲۱۴	۲۰۹	۲۰۷	۲۱۹

طریقہ ۹۱ اگر کسی شخص پر سفلی عمل کرادیا گیا ہو اور اس کی جان خطرے میں ہو تو بعد نمازِ مغرب اس کے سامنے بیٹھ کر عامل کو چاہیئے کہ حصارِ قطبی بآوازِ بلند پڑھے۔ اتنی آواز سے کہ مریض سُنتا رہے اور یہ عمل صرف تین دن تک لگاتار کرے۔ انشاءاللہ جادو ٹونے سے نجات مل جائے گی۔

حصارِ قطبی یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ یامیکائیلُ یامیکائیلُ یامیکائیلُ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَۃٌ یادرفمائیلُ یادرفمائیلُ یادرفمائیلُ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللہِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ یاسرطائیلُ یاسرطائیلُ یاسرطائیلُ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا یااملائیلُ یااملائیلُ یااملائیلُ ھٰھُنَا

قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ یَا اسرافیلُ یَا اسرافیلُ یا اسرافیلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَافِیْ صُدُوْرِکُمْ یَادردائیلُ یادردائیلُ یادردائیلُ وَلِیُمَحِّصَ مَافِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اٰهیًا اِشْرَاهِیًا علیقًا ملیقًا تلیقًا خالقًا مخلوقًا بحق الٓمٓ یا عین صاد و بحق حا میم عین سین قاف وبحقِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ وبِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کریں اور سات مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں۔ اول و آخر میں ایک ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھیں۔ لگاتار چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔ ۴۱ ویں دن دودھ کی کھیر بنائیں اور گیارہ نمازیوں کو کھلائیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو گی۔ چونکہ حصارِ قطبی بائوکل ہے۔ اس لئے چالیس دن تک ترکِ جمالی کو ملحوظ رکھیں۔ اور دوران پڑھائی سستی اور غفلت کو قریب نہ پھٹکنے دیں۔ یہ حصارِ قطبی اور بھی بے شمار چیزوں میں کام آئے گا۔ اور سب سے بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ اس کے عامل سے جنات اس طرح ڈرتے ہیں جس طرح عوام الناس جنات سے ڈرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص حصارِ قطبی کا عامل ہو گا وہ روحانی طور پر بادشاہ کہلانے کا حق دار ہے۔

طریقہ ۹۲ کیسا بھی سفلی عمل ہو اور کیسا بھی خطرناک سے خطرناک جادو ہو۔ انشاء اللہ رفع ہو گا۔ یہ جادو اگر جنات کے ذریعہ بھی کرایا گیا ہو گا تب بھی انشاء اللہ اس کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے مریض کے گلے میں اسماءِ الٰہی الغنی، الشافی، الکافی کا نقش مربع آتشی چال سے تیار کر کے ڈال دیا جائے۔ جو اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۹۰	۳۹۳	۳۹۶	۳۸۳
۳۹۵	۳۸۴	۳۸۹	۳۹۴
۳۸۵	۳۹۸	۳۹۱	۳۸۸
۳۹۲	۳۸۷	۳۸۶	۳۹۷

دوسرا کام یہ کریں کہ یہ سات حروف "و ا ی ح و ا ل" گلاب و زعفران سے لکھ کر آبِ زمزم، آبِ بارش یا سفید گائے کے دودھ میں تحلیل کر کے ۳ دن تک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔ اس طرح ان حروف کو ۹ کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر رکھ لیں۔

تیسرا کام یہ کریں۔ کالی گائے کا سینگ تقریباً ایک انچ حاصل کریں۔ اس کا برادہ بنالیں۔ دس گرام نئی روئی لیں۔ ۲۵ گرام بنولہ لیں۔ ۲۵ گرام لوبان لیں۔ ۲۵ گرام سیاہ کیونی لیں۔ اگر سیاہ کیونی حاصل نہ ہو تو ۲۵ گرام سیاہ مرچ لیں۔ ان سب چیزوں کو ملا کر ان کے ۳ حصے کر لیں اور ۳ دن تک مریض کو بعد نمازِ عصر ان سے دھونی دیں۔ دھونی کا طریقہ عام فہم ہے۔ کوئلے کسی برتن میں دہکا کر اس میں یہ چیز ڈال کر جو دھواں نکلے وہ مریض کے جسم سے گزاریں۔ انشاء اللہ تین ہی دن میں جادو کا اثر ٹوٹ جائیگا۔

طریقہ ۹۳ جادو کے اثرات زائل کرنے کا ایک نادر طریقہ یہ ہے کہ "اللہ محمد" کے مشترک اعداد سے ایک نقش مربع تیار کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔

مشترک نقش مربع یہ ہے۔ ←

۷۸۶

۳۹	۴۲	۴۵	۳۲
۴۴	۳۳	۳۸	۴۳
۳۴	۴۷	۴۰	۳۷
۴۱	۳۶	۳۵	۴۶

ان ہی اسماءِ مبارکہ کے مشترک نقش مثلث ۴۰ اعدد تیار کئے جائیں اور مریض کو سات دن تک صبح و شام دو نقش روزانہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔
مشترک نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴	۴۸	۵۶
۵۵	۵۳	۵۰
۴۹	۵۷	۵۲

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ کریں کہ ایک پاؤ تل ایک چھٹانک نیا لوہا، ایک تولہ نیل چار کھیتوں میں سے ایک ہی طرح کے اناج (گندم، جَو، چنا، باجرہ وغیرہ میں سے) ایک ایک شاخ توڑ لیں۔ پھر ان سب چیزوں کو آدھے میٹر کالے کپڑے میں پوٹلی بنا کر مریض کے سر سے پیر کی طرف ۷ مرتبہ اُتار کر جنگل میں دبا دیں۔ اس کے بعد مذکورہ علاج کریں۔ انشاء اللہ جادو کے بُرے اثرات سے نجات ملیگی۔

طریقہ ۹۴ مریض سے ۲ کوری ہانڈی ڈھکن سمیت منگائیں اور تین پاؤ اڑد ثابت منگائیں۔ الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤ اڑد پر سات مرتبہ یہ آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔ بطل السحر باذن اللہ بطل السحر باذن اللہ بطل السحر باذن اللہ اور ہر تھیلی میں یہ نقش بھی لکھ کر ڈال دیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے ۳ مرتبہ اُتاریں۔ یا مریض کے ہاتھوں سے اُڑد اور تعویذ ہانڈی میں ڈلوائیں۔ ایک دن میں ایک ہانڈی درمیانی آنچ پر پکائیں۔ ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگا دیں۔ ہانڈی میں اڑد اور تعویذ کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں۔ ۴۵ منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چولہے سے اُتار دیں۔ اور جب یہ ٹھنڈی ہو جائے اس کو لیجا کر جنگل میں دفن کر دیں۔ لگاتار ۳ دن تک یہ عمل کریں۔ تیسرے دن ہانڈی کے دفن ہونے کے بعد بعد مریض کو غسل دیں۔ اور یہ تعویذ اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۱	۶۸۴	۶۸۸	۶۷۴
۶۸۷	۶۷۵	۶۸۰	۶۸۵
۶۷۶	۶۹۰	۶۸۲	۶۷۹
۶۸۳	۶۷۸	۶۷۷	۶۸۹

طریقہ نمبر ۹۵: ایک بوتل پانی پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح و شام

یہ پانی سات دن تک پلائیں۔ سورۂ فاتحہ کے چار چالوں سے چار نقش تیار کر کے رکھ لیں۔ نمبر ۱ نقش مریض کے گلے میں ڈلوائیں ۲۴ گھنٹے کے بعد اس کو اُتار کر آٹے میں گولہ بنا کر ڈورے سمیت پانی میں پھینک دیں۔ پھر نمبر ۲ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو اُتار کر کہیں جنگل میں دبا دیں۔ اور تیسرا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو اُتار کر کسی بیری کے درخت پر باندھ دیں۔ اور چوتھا نقش گلے میں ڈال دیں۔ اس نقش کو چالیس دن تک کم سے کم باندھے رکھیں۔ انشاء اللہ سحر رفع ہوگا۔
تمام نقوش کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں۔

طریقہ ۹۶

"ہفت سلام" کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ سات دن کا علاج ہوتا ہے۔
پہلے دن سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
دوسرے دن۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
تیسرے دن۔ سَلَامٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
چوتھے دن۔ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
پانچویں دن۔ سَلَامٌ عَلٰۤی اِلْیَاسِیْنَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
چھٹے دن۔ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
ساتویں دن۔ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
بالترتیب ان کے نقوش یہ ہیں۔ ہفت سلام کا دوسرا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

①

۷۸۶		
۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

②

۷۸۶		
۲۰۷	۲۰۲	۲۰۹
۲۰۸	۲۰۶	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۰	۲۰۵

③

۷۸۶		
۱۶۵	۱۶۰	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۴	۱۶۲
۱۶۱	۱۶۸	۱۶۳

④

۷۸۶		
۲۳۷	۲۳۲	۲۳۹
۲۳۸	۲۳۶	۲۳۴
۲۳۳	۲۴۰	۲۳۵

⑤

۷۸۶		
۱۳۳	۱۲۷	۱۳۵
۱۳۴	۱۳۲	۱۲۹
۱۲۸	۱۳۶	۱۳۱

⑥

۷۸۶		
۲۲۱	۲۱۶	۲۲۳
۲۲۲	۲۲۰	۲۱۸
۲۱۷	۲۲۴	۲۱۹

۷۸۶

۱۹۹	۱۹۴	۲۰۱
۲۰۰	۱۹۸	۱۹۶
۱۹۵	۲۰۲	۱۹۷

اس کے بعد ان ساتوں سلام کا مجموعی مربع نقش سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔
پلانے والے نقش گلاب وزعفران سے لکھے جائیں۔
مجموعی مربع نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵۶	۱۰۶۰	۱۰۶۳	۱۰۴۹
۱۰۶۲	۱۰۵۰	۱۰۵۵	۱۰۶۱
۱۰۵۱	۱۰۶۵	۱۰۵۸	۱۰۵۴
۱۰۵۹	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۶۴

طریقہ ۹۷ سورۂ جن کے نقش کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ ۱۱ نقش پلیٹ پر لکھ کر پلیٹ کو دھو کر مریض کو صبح ۸ اور دس بجے کے درمیان پلائیں۔ اور ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

طریقہ ۹۸ آیتِ سحر کے ذریعہ علاج کا ایک اور طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ سب سے پہلے بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں۔ جہاں بارش کا پانی جمع ہوتے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔
طریقہ جمع کرنے کا یہ ہے کہ جب بارش ہو تو برتن ایسے مقام پر رکھ دیں کہ وہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ کسی ایسے کنوئیں سے پانی نکالیں کہ جو کنواں معطل ہو۔ یا عام طور پر استعمال میں نہ آتا ہو۔ ایسا کنواں نہ ہو تو پھر اس تالاب کا پانی مجبوراً لے لیں۔ جس میں دھوبی کپڑے نہ دھوتے ہوں۔ ان دونوں پانیوں کو ایک جگہ کر لیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل نقش جو دراصل آیتِ سحر کا نقش ہے کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور اس میں ۴ اپتے کسی ایسے درخت کے ڈال دیں۔ جس کے پھل کھانے میں نہ آتے ہوں۔ اس کے بعد اس پانی کو چولہے پر رکھ دیں۔ جب اس میں کھدّے پڑ جائیں تو پانی کو چولہے پر سے اُتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے بعد سحر زدہ انسان کو جنگل لیجائیں۔ اور کسی تالاب کے کنارے میں لے جائیں۔ اور اس کو پانی میں کھڑا کر دیں۔ پانی اس کے گھٹنوں تک آجانا چاہیئے۔ اس کے سر پر پانی ڈالیں۔ غسل کے بعد گھر آکر اس کے گلے میں یہی نقش کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور ایک بوتل پانی پر آیتِ سحر سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات دن تک صبح وشام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاءاللہ سات دن میں مکمل آرام مل جائے گا۔ اور جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۹۷۶	۹۷۹	۹۸۳	۹۶۹
۹۸۲	۹۷۰	۹۷۵	۹۸۰
۹۷۱	۹۸۵	۹۷۷	۹۷۴
۹۷۸	۹۷۳	۹۷۲	۹۸۴

آیتِ سحر یہ ہے۔ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ۝ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝۔

طریقہ ۹۹

اکابرین سے ایک یہ طریقہ سحر کو اُتارنے کا منقول ہے کہ ۴۱ اگربتی لیں۔ ہر ایک اگربتی پر وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ " گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ صبح وشام ایک اگربتی مریض کے سرہانے جلائیں۔ اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں لیں۔ جس وقت اگربتی جل کر ختم ہو جائے اس وقت اس پانی کا ایک دو گھونٹ مریض کو پلا دیں۔ اگربتی کے نیچے کوئی مٹی کا برتن رکھیں۔ تاکہ راکھ محفوظ کی جاسکے۔ ۴۱ اگربتیاں ۲۰ دن میں ختم ہو جائیں گی۔ ان سب کی راکھ جمع کر کے رکھ لیں۔ اور ۲۱ ویں دن مریض غسل خانہ میں جا کر اس راکھ اپنے پورے بدن پر ملے۔ پوشیدہ مقامات چھوڑ دے۔ راکھ زیادہ سے زیادہ سینہ اور دل پر لگائے۔ چند منٹ کے بعد غسل کرلے انشاء اللہ جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

آیتِ کریمہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۶	۴۶۹	۴۷۲	۴۵۹
۴۷۱	۴۶۰	۴۶۵	۴۷۰
۴۶۱	۴۷۴	۴۶۷	۴۶۴
۴۶۸	۴۶۳	۴۶۲	۴۷۳

طریقہ ۱۰۰

آیت کریمہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کا نقش ہر مشکل ہر دشواری اور ہر طرح کے سحر کو رفع کرنے کیلئے اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ ایک نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں پھر صبح وشام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ ایک نقش کالے کپڑے میں کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد سحر کے اثرات سے نجات ملیگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۶
۵۹۸	۵۸۷	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۸	۶۰۱	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۹	۶۰۰

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت

سید فیض احمد صاحب نقوی

عوام و خواص کے اذہان میں جادو سحر ایک خوفناک اور پریشان حقیقت کے طور پر موجود ہے۔ مدت سے اس فن متین کے حقائق سے ناواقف لوگوں کے ہاں جادو اور سحر کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں ان کے مطابق یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے تباہی و بربادی کے سوا کوئی دوسرا فائدہ ہرگز ہرگز نہیں پہنچاتا یہ نظریہ جو اب ایک اصولی شکل کی صورت میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ قطعی طور پر غلط ہے جادو کا موضوع اس حقیقت پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ محض اور محض خطرناک اور پریشان کن بنیادوں پر استوار علم ہے۔ یہ تو اس فن کی ابجد سے ناواقف لیکن خود کو اس فن کے عظیم ماہر و عامل سمجھنے والے نام نہاد عاملین و کاملین کا خود ساختہ نظریہ ہے۔ جو کسی صورت بھی اس فن کے اثرات کے سلسلہ کی تحقیق کرتے وقت کوئی بھی محقق تسلیم نہیں کرتا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ اس غلط العام نظریہ کو علمائے متقدمین و متاخرین نے ٹھکرا دیا ہے اور سحر و جادو کے اثرات کے باب میں اس سلسلہ کی وضاحت کرتے ہوئے واضح طور پر اس کی تردید کی ہے۔ سر دفتر علماء و عاملین امام ہرمس اپنی مشہور زمانہ تصنیف طلسمات ہرمس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جادو و سحر واقعاتی طور پر دو صورتوں میں اثر انداز ہوتا ہے۔ پہلی صورت تباہی و بربادی اور نقصان کے حقائق پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسری صورت تباہی و بربادی اور ہر قسم کے نقصان کے ازالہ اور دفعیہ کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ امام ہرمس کا یہ نظریہ سحر و جادو کے سلسلہ میں اس کے موضوع کی بنیاد کے طور پر مانا گیا ہے اور باقی علمائے نجومیات و طلسمات نے اپنی اپنی کتب معتبرہ میں اس نظریہ کو اپنے موضوعات کی بنیاد بنا کر اس کی تفصیل میں بہت کچھ لکھا ہے۔ واضح طور پر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جادو کا موضوع صرف نقصان پہنچانا ہی نہیں، نقصان کا ازالہ کرنا بھی ہے۔ تباہی و بربادی کا پیدا کرنا نہیں، تباہی و بربادی کا حل بھی پیش کرنا ہے۔

فصل اول میں ہم اس سلسلہ کے چند ایک اعمال کو درج کر چکے ہیں ان کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تخریبی اعمال کے ساتھ تعمیری پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ دونوں صورتیں ایک ساتھ موجود نظر آتی ہیں۔ اس مختصری تفصیل کے بعد ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سحر و جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا سحر و جادو کے کلمات و حروف کے تابع موکلات اور اس سلسلہ کی دوسری مخفی قوتیں عامل کے حکم کے تابع ہو کر نفع و نقصان اور خیر و شر کے حالات پیدا کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بحث زمانۂ قدیم سے آج تک جاری ہے اور اس فن کے ماہرین اس سلسلہ میں کوئی کلمات و حروف کے زیر اثر موکلات و روحانیات کی قوتوں سے کسی عمل کا سرانجام دے لینا یہ حقیقت تو سمجھ میں آتی ہے لیکن محض عمل کے اشکال و حروف کی عبارات کا کسی عمل کے لئے موثر ہونا پیچیدہ قسم کی حقیقت ہے جس کا سمجھنا عام لوگوں کی بجائے خواص تک محدود ہے۔

قاضی برہان الدین بربری شمائل والسحر میں رقم طراز ہے کہ جس طرح کسی مغنیہ کا اس کی دلکش آواز میں گانا کانوں میں رس گھول دیتا ہے اور کسی تلخ اور بھدی آواز کے مالک شخص کی آواز بے چینی و اضطراب پیدا کر دیتی ہے۔ یا جیسے قرآن حکیم کی آیات مقدسہ کی تلاوت قلوب و اذہان میں سکون و راحت پیدا کرتی ہے۔ کیا ان آیات میں کوئی ایسی مخفی قوتیں موجود ہوتی ہیں جو فرحت و انبساط پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں یا حروف و کلمات کی قوتیں ہی موثر

ثابت ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں جو بھی کوئی فیصلہ کرے کر سکتا ہے۔ لیکن نرمی اور ترشی میں فرق واضح ہے۔ کوئل اور زاغ کی آواز میں فرق کو دور نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح یہ چیزیں انسانی طبیعت پر خوشگوار و ناخوشگوار اثر رکھتی ہیں بالکل اسی طرح سحر وجادو کی عبارت کے الفاظ وحروف کا اثر تسلیم کیا گیا ہے۔ لوگوں کے جم غفیر میں اچانک یہ اعلان کر دینا کہ سانپ آگیا ہے مجمع کی پراگندگی اور پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ ہر شخص کے ذہن میں سانپ کے خطرناک ہونے کا تصور اسے اپنی جان بچانے کی تدابیر کے لئے پریشانی کا پیدا ہو جانا قدرتی امر ہوتا ہے۔ ایسے ہی جادو اور سحر کا شک بھی پریشانی اور خوف کو پیدا کرتا ہے۔ چونکہ جادو خود بھی خطرناک اور پریشان کن حقیقت کا دوسرا نام ہے اس لئے اس کا تصور مجلبہ پریشان کن ہوتا ہے اور اس بات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ نفع و نقصان اور خیر و شر کے ہر قسم کے عملیات کے لئے جادو اور سحر کا متذکرہ بالا دونوں صورتوں میں اثر انداز ہونا ثابت ہے، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ کی وضاحت کے لئے ایک عمل بطور نمونہ تحریر کر دیا جائے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

دشمن کو بیمار کر دینے کے لئے

شائل والسحر میں دشمن کو بیمار کر دینے کے عجیب و غریب حقائق کا حامل ایک عمل اس طرح پر تحریر ہے۔

کہ عامل اگر اپنے دشمن کو بیمار ڈالنے کے لئے جادو کے اثرات کا تجربہ کرنا چاہتا ہو تو ہفتہ کے روز زوال ماہ قمری میں طلوع آفتاب کے بعد دو ساعت گزرنے پر جب مریخ کی ساعت آئے تو گھریلو جانوروں میں سے کسی جانور مرغی یا بطخ وغیرہ کو پکڑ کر ذیل کے کلمات وحروف کو کاغذ پر تحریر کر کے پانی سے دھو کر اس جانور کو پلا دے تو دیکھتے ہی دیکھتے دو یا تین روز کے اندر ہی جانور مذکور سخت قسم کا بیمار ہو کر مرنے کے قریب ہو جائے گا۔ قُفُوس قَلُوس قُوقُوس

اب آپ اس قریب المرگ جانور کو ذبح کر دیں اور ذبح کرتے وقت جو خون حاصل ہو اسے کسی برتن میں سنبھال رکھیں۔ جانور مذکور کے تمام جسم کو گڑھا کھود کر زمین میں دفن کر دیں اور مریخ و زحل کی ہی کسی منحوس ساعت میں اس جانور کے خون سے ان ہی الفاظ کو کاغذ پر تحریر کر کے جس بھی صحت مند، توانا اور تندرست آدمی کو پانی میں گھول کر کسی بھی طریقہ سے کھلا دیں گے تو ایسی پیچیدہ اور خطرناک قسم کی بیماریوں اور عوارضات میں جکڑا جائے گا کہ کسی قسم کا کوئی بھی روحانی و جسمانی علاج اس کے لئے کارگر ثابت نہ ہو سکے گا اور جب تک وہ عامل اس عمل کے معکوس عمل کی مدد سے خود اس کا علاج نہ کرے گا کوئی بھی دوسرا عامل خواہ کس قدر بھی عامل و حاذق کیوں نہ ہو اس کے علاج پر قادر نہ ہو سکے گا اور وہ شخص اس عذاب میں مبتلاء مختلف بیماریوں کا شکار بستر مرگ پر پڑا رہے گا۔

صاحب شائل طلسمات اس عمل کو بطور نمونہ لکھنے کے بعد تحریر کرتا ہے کہ اس خطرناک سفلی عمل کو طلسماتی زبان میں "سیف الاعداء" کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ جس کا عامل اگر خوف خدا نہ رکھتا ہو تو خلق خدا تعالیٰ کو اس کے ظلم و شر سے محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ امام ہرمس فرماتے ہیں کہ سحر وجادو کے دور اول کی تصانیف میں علمائے متقدمین نے اس عمل کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ علمائے کالدو سریان نے عمل "سیف الاعداء" کے اس سفلی عمل کی نسبت ساحر فرعون سامری کی طرف بیان کی ہے جو اس عمل کا پہلا عامل تھا۔ کتاب الآیات میں جسے صاحب شائل سامری کی تصنیف قرار دیتا ہے۔ اس عمل کی اجازت صرف اور صرف دشمن کو بیمار کر دینے کی حد تک محدود ہے۔ چنانچہ عامل جب دشمن کو چند روز تک مبتلائے مصائب و آلام ہوتے ہوئے دیکھ لے تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ کرے ورنہ اس کا دشمن یقینی طور پر ہلاکت کے گھاٹ اتر جائے گا اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد اس عمل کی قوت و تاثیر سے خود عامل بھی انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریوں میں مبتلاء ہو کر یقینی طور پر جان بحق ہو جائے گا۔

سحر وجادو کے متاثرہ متذکرہ بالا حالات کے شکار مریض کے علاج کا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ عامل متذکرۃ الصدر سحری الفاظ وحروف کے اول و آخر (مَا اور ھیا) کے اضافہ کے ساتھ ترتیب دے اور مریض کے خون فصد سے تحریر کر کے آب باراں یا جاری پانی سے دھو کر اس کو پلائے تو بحکم خدائے تعالیٰ قریب المرگ مریض اس عمل کی خیر و برکت سے صحیح و تندرست ہو جائے گا الفاظ یہ ہیں۔

مَاقُفُوسُ ھَیَا مَاقَلُوسُ ھَیَا مَا قُوقُوسُ ھَیَا

کتاب الآیات میں تحریر کیا گیا ہے کہ سحر وجادو کے زیر اثر بیمار ہونے والے مریض کے دوبارہ علاج کے لئے اس عمل کو بجالاتے وقت عامل کے لئے ظاہری پاکیزگی عمل کے مکان کا پاک و صاف ہونا، خوشبویات کا جلانا اور عمل کو کسی سعید ساعت میں سرانجام دینا ضروری ہے۔

عمل کی تفصیل

شائل طلسمات میں مرقوم و مسطور ہے کہ دشمن کو بیمار کر دینے کے اس عمل کی عبارت کے یہ سحری کلمات سریانی لغت میں ہیں۔ پہلا لفظ قُفُوسُ ہے جس کا عربی میں متبادل لفظ اَلْقَھَرُ ہے۔ علمائے عملیات و طلسمات نے اَلْقَھَرُ کے شمائل: ھوائیل اور مواثیل تین مؤکل بیان کئے ہیں۔ جن

کو ظیفہ بیماری اور ہر قسم کے دماغی عوارضات کو پیدا کرتا ہے۔ دوسرا لفظ قُفُوس ہے جس کے لئے عربی میں وَالْغضَبَ کا لفظ موجود ہے۔ لفظ غضب کے طَوَائِیلُ اور قَمَائِیلُ دو مؤکل لکھے گئے ہیں جو بیماری میں اضافہ کرنے اور اسے کبھی نہ ختم ہونے والے اثرات کی پیچیدگی میں بدل دیتے ہیں۔ تیسرا لفظ قُوفُوسُ ہے۔ اس کے لئے عربی میں لفظ وَالْهَلَاکَتُ ملتا ہے جس کا عِزْرَائِیل اور رَعْزَائِیل دو مؤکلات سے تعلق ہے۔ یہ ہر دو مؤکل بیمار کو اس کے انجام یعنی موت تک پہنچانے کے وظیفہ پر مقرر ہیں۔ صاحب شمائل طلسمات تحریر کرتا ہے کہ دشمن کو بیمار کرنے کے حقائق پر مشتمل یہ سحری عمل حقیقت میں اسی طرح ترتیب ہے۔

قَفُوسُ یَا شَمَائِیلُ یَاهَوَائِیلُ یَا مَوَائِیلُ قَفُوسُ یَاطَوَائِیلُ یَاقَمَائِیلُ قُوفُوسُ یَا عِزْرَائِیلُ یَارَعْزَائِیلُ۔

ہرمس تحریر کرتا ہے کہ چونکہ یہ عمل اپنے موضوع کے اعتبار سے جامع الاعمال عمل تسلیم کیا گیا ہے اس لئے اس کے تکوینی اثرات کا دائرہ بھی عمل کے استعمال کی تین صورتوں پر محیط ہے۔ پہلی صورت اس عمل کو کھلانے پلانے سے تعلق رکھتی ہے جس کا ذکر گذر چکا ہے۔ دوسری صورت کھلانا پلانا ناممکن العمل ہو تو جادو اور سحر کو ترتیب دے کر دشمن پر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو تیسری صورت میں دشمن کے خیال و تصور ہی کو بنیاد بنا کر عمل کی مدد سے اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ہرمس کہتا ہے کہ اگر دشمن کو کھلانا پلانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں متذکرہ بالا صورت کی سحری عبارت کو شرائط و آداب عمل کے مطابق کسی منحوس ساعت میں دشمن اور اس کی والدہ کے نام کے ساتھ تحریر کر کے پارچہ کاغذ کو جلا کر اس کی جو خاک تیار ہو اسے کسی طریقہ سے دشمن کے جسم پر ڈال دے۔ ایسا ممکن نہ ہونے کی صورت میں دشمن کی رہائش گاہ یا اس کے راستہ میں دفن کر دے تو دشمن عامل کے مقصود کے مطابق بیمار پڑ جائے گا۔ اس کے بعد جب اس سحری عمل کے متاثرہ مریض کا علاج کرنا ہو تو اس عبارت عمل کے اول و آخر (یَا اور هَوْ) کا اضافہ کر کے تحریر کرے۔ ترتیب عبارت اس طرح پر ہے۔

یَاقَفُوسُ یَاشَمَائِیلُ یَاهَوَائِیلُ یَامَوَائِیلُ هَوْیَا قَفُوسُ یَاطَوَائِیلُ یَاقَمَائِیلُ هَوْ یَا قُوفُوسُ یَا عِزْرَائِیلُ یَا رَعْزَائِیلُ هَوْ۔

اس عبارت کو کسی سعید ساعت میں کاغذ پر تحریر کر کے دشمن کی بیماری کو ختم کر دینے کے ارادہ کے ساتھ عبارت عمل کو پانی میں گھول کر اگر ممکن ہو سکے تو مریض کو پلائے یا اس کے جسم پر چھڑکے یا پھر اس کے راستہ میں پھینک دے تو دشمن سحری اثرات کے سبب پیدا ہونے والے عوارضات سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور اس عمل کے نتیجہ میں جلد ہی صحت یاب ہو جائے گا۔ سحری قوت و تاثیر کے حامل اس عمل کی دوسری صورت کو بجالانے کی کوئی تدبیر کارگر نظر نہ آتی ہو تو پھر عامل تیسری صورت سے کام لے۔ شمائل طلسمات میں اس تیسری صورت کی عبارت عمل کو دوسری صورت کی عبارت عمل کے الفاظ و حروف کے اول و آخر (اَوْ اور شنا) کے اضافہ سے ترتیب دے کر لکھا گیا ہے۔ جس کی صورت یوں ہے۔

اَوْقَفُوْ سَنَشاً یَا شَمَائِیلُ یَا هَوَائِیلُ یَا مَوَائِیلُ اَوْ قَفُوْ سَنَشنَا یَاطَوَائِیلُ یَا قَمَائِیلُ اَوْ قَوْفُوْ سَنَشنَا یَاعِزْرَائِیلُ یَا رَعْزَائِیلُ۔

چونکہ اس تیسری صورت میں دشمن کے دور ہونے کی وجہ سے اسے نہ کھلایا پلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی عمل سے ترتیب کردہ کسی چیز کو اس کے جسم پر ڈالا جاسکتا ہے۔ نہ ہی اس کی راہ گذر میں دفن کیا جاسکتا ہے کہ جس پر سے وہ گذر جائے۔ اس کے لئے اس عمل کو پارچہ کاغذ پر نام دشمن مع نام والدہ کے لکھ کر جلا کر سات روز تک متواتر اس کی خاک کو دشمن کے بیمار کر دینے کے ارادہ کے ساتھ ہوا میں اڑا دیا جاتا ہے۔ اس عمل کے نتیجہ میں دشمن جہاں بھی اور جس قدر بھی دور رہتا ہے یقینی طور پر اس عمل کے نقصان دہ اور خطرناک اثرات کا شکار ہو جاتا ہے اور سخت قسم کا بیمار ہو کر لاعلاج بن جاتا ہے۔ پھر جب عامل کو اپنے دشمن کے بیمار ہونے کی خبر پہنچے تو اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ فوراً اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہو اور تیسرے طریقہ سے ترتیب کردہ عبارت عمل کے ہر لفظ کے اول و آخر (قَنَا اور سَنَوْ) کے الفاظ کا اضافہ کر کے جو عبارت بنے اسے کاغذ پر تحریر کر کے اس کے نیچے دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھے پھر اس تحریر کے آگے دشمن کے لئے اس کی بیماری سے شفا پانے کے الفاظ کا اضافہ کر کے روزانہ اس عمل کو لکھ کر سات روز تک بلاناغہ جلائے اور خاک کو جاری پانی میں ڈال دیا کرے۔ دشمن صحت یاب ہو جائیگا اور اس پر سحری اثرات کا اثر جاتا رہے گا۔ اس عبارت کی ترتیب یہ ہوگی۔

قَنَا اَوْقَفُوْ سَنَشنَا سَنَوْیَا شَمَائِیلُ یَا هَوَائِیلُ یَا مَوَائِیلُ قَنَا اَوْ قَفُوْ سَنَشنَا سَنَوْیَا طَوَائِیلُ یَاقَمَائِیلُ قَنَالَوْ قَوفُوْ سَنَشنَا سَنَوْیَا عِزْرَائِیلُ یَارَعْزَائِیلُ الشفَاۃُ لشفَاۃ۔ الشفَلۃُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃَ۔

علمائے فن کے نزدیک سحر و جادو کو اس کے موضوع کے اعتبار سے بیسیوں عنوانات پر تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ موضوع اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک ہمہ گیر اثرات کا مجموعہ ہے بالکل اسی طرح اس کے جاہ کن اور پریشان کن اثرات کا مقابلہ کر کے انہیں دفع کرنے کے لئے رد سحر و جادو کے جو عملیات ملتے ہیں وہ بھی اپنے حقائق کے اعتبار سے مختلف موضوعات پر تقسیم ہیں۔

لیوض طلسمات کا یہ باب سحر و جادو کے اثرات کے ردّ و بطلان کے

جن عملیات پر مشتمل ہے اس میں سحر و جادو کو اس کے عنوان کے اعتبار سے تشخیص کر کے اس کے متعلقہ اصولی عملیات و اوراد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں اگر چہ اس موضوع کے سلسلہ کے تمام تر عملیات و اعمال کا ضبط تحریر میں لانا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے۔ تاہم۔ ہم اپنی کوشش کے مطابق سحر و جادو کے مختلف قسم کے ملے جلے اثرات کو رد کرنے کے سلسلہ کے کوئی پچاس ایک کے قریب عملیات کو صاحبان علم و فن کے لئے ضبط تحریر میں لا رہے ہیں۔

سحر و جادو کے اثرات کی مختلف اقسام کا بیان

حکیم انالیوسس اپنے قصائد میں رقمطراز ہے کہ ایک ماہر و حاذق روحانی طبیب کی ذمہ داری ہے کہ وہ علاج سے قبل اپنے زیر علاج مریض کے مرض کی سب سے پہلے بڑے غور و فکر اور کامل احتیاط کے ساتھ تشخیص کرے جب تشخیص کر چکے تب چل کر علاج کی طرف متوجہ ہو۔ حکیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عامل اساتذۂ فن کے تعلیم کردہ اصول و قواعد کی پرواہ نہیں کرتا اور علاج معالجہ کرتے وقت خود کو اصول و قواعد عملیات کا پابند نہیں سمجھتا تو وہ کبھی بھی نیک نامی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا۔ ایسا شخص خود بھی مختلف مواقع پر ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اپنی بے اصولی کے سبب علم و فن کی بدنامی و رسوائی کا بھی موجب ٹھہرتا ہے۔

حکیم کے نزدیک طلسماتی معالجات در حقیقت روحانی و نورانی اثرات کا مجموعہ ہیں جن کے حقائق کو سمجھنے کے لئے ایک سلیم و کریم ذہن کی ضرورت ہے اور ان حقائق سے استفادہ کے لئے بھی صابر و شاکر، مستقل مزاج اور بااصول ہونے کی شرط ہے۔ حکیم کی تحقیقات کے مطابق سحر و جادو کے اثرات کی موضوع کے اعتبار سے مختلف قسمیں ہیں جن میں سے دو اقسام جن کو عمومی و خصوصی اقسام کا نام دیا جاتا ہے زیادہ تر مشہور و مقبول ہیں۔

سحر و جادو کی عمومی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الاعمال کے مطابق حکیم انالیوسس کی تحقیقات سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس کے مطابق سحر و جادو کی عمومی قسم سے مراد سحر و جادو کے ایسے اثرات کے حامل اوراد و وظائف ہیں جن کا اثر وقتی، عارضی اور معمولی قسم کا ہوتا ہے۔ جیسے دو دوستوں، میاں و بیوی اور اولاد و والدین کے درمیان نفرت و عداوت کا پیدا کر دینا۔ یا جیسے دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی دوکان بندی کر دینا کسی کمزور و ناتواں شخص کا اپنے مد مقابل ظالم و جابر دشمن کے شر و فساد سے بچنے کے لئے کسی ساحر و عامل کی مدد سے مطلوبہ شخص کی زبان بندی کر دینا یا جیسے کسی شریر و خبیث عورت و مرد کا قریبی ہمسایوں کے گھروں میں خوف و ہراس پیدا کر کے اپنی انا کی تسکین کرنا یا پھر جیسے ازراہ دشمنی و محبت کسی طالب کا اپنے مطلوب کی خواب بندی کر دینا یہ اور اس جیسے تمام تر عملیات جنہیں غیر استقلالی عملیات کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ چونکہ یہ عملیات و اوراد اپنے اثرات کے اعتبار سے بہت زیادہ تباہ کن نہیں ہوتے، نہ ہی ان کا اثر مستقل اور حقیقی ہوتا ہے اس لئے یہ غیر مستقل اثرات پر مشتمل عملیات سحر و جادو کی عمومی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں اور اپنے استقلالی اثرات کے اعتبار سے عمومی عملیات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ عمومی قسم کے عملیات بھی چونکہ اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک مدت کے بعد چل کر نقصان دہ پریشان کن اور تباہی و بربادی پیدا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں اس لئے عمومی قسم کے عملیات کے اثرات کا مکمل علاج نہ کرنا بھی اکثر حالتوں میں انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

سحر و جادو کی خصوصی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الاعمال تحریر کرتا ہے کہ قصائد انالیوسس میں مذکور و مسطور ہے کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم سے مراد سحر و جادو کا اپنے مکمل اور قوی تر اثرات کے اعتبار سے اثر انداز ہونا ہے۔ سحر و جادو کی یہ قسم مستقل اور دیرپا اثرات پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے اس کے اثرات بھی خطرناک، کربناک، اذیت ناک اور مہلک و برباد کن ہوتے ہیں۔ سحر و جادو کی اس خصوصی قسم کا عامل اپنے عمل کے زیر اثر مخفی قسم کی جناتی و شیطانی قوتوں کو اپنے مطلوبہ کام کی سرانجام دہی کے لیے مقرر کرتا ہے جس کے نتیجہ میں عامل کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے والا شخص جسمانی و روحانی اور مالی و معاشی ہر اعتبار سے تباہی و بربادی کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

سحر و جادو کی خصوصی قسم کے عملیات کے زیر اثر مسحور افراد درست تشخیص نہ ہونے کے سبب ایسے حالات و مشکلات میں مبتلاء ہو جاتے ہیں جن سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ کے مصداق ایسے لوگوں کی مشکلات و پریشانیاں دن بدن بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں۔ صاحب مجمع الاعمال اروس بیلی نے قصائد انالیوسس سے سحر و جادو کے خصوصی عملیات کے باب میں جن مثالی عملیات کو نقل کیا ہے ان میں سے ایک عمل بطور مثال ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اروس بیلی لکھتا ہے کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کا ایک عمل جس میں دشمن کے کاروبار اور مال و منال کو ختم کر دینا مطلوب ہوتا ہے وہ کچھ اس طرح پر ہے کہ ایک ساحر کے پاس سائل آ کر اپنا یہ مقصود بیان کرتا ہے کہ اسے

اپنے فلاں دشمن کے کاروبار کو بستہ کراتا ہے۔ ایسا بستہ کراتا ہے کہ جس کی نہ تو تشخیص ہی ممکن ہو سکے اور نہ ہی کوئی علاج کارگر ہو سکے۔ اس طرح پر کہ اس کے دشمن کا کاروبار اور مال و معاش ایسی تباہی و بربادی کا شکار ہو کہ اس کا اثر استقلالی صورت اختیار کر جائے۔ ساحر اپنے سائل کے مطلوب مقصود کے مطابق اس کے دشمن کے لئے سحر و جادو کا جو ایک خصوصی عمل تجویز کرتا ہے اس کے مطابق حکیم کہتا ہے کہ ایسا ساحر قصائد انالیوسس میں مندرجہ ترکیب کے مطابق قمر ناقص النور میں گربہ سیاہ دشتی کو حاصل کر کے ایک قفس آہنی میں بند کر دیتا ہے۔ اس عمل کو سات یوم تک اس ترتیب کے ساتھ بجالاتا ہے کہ گربہ کو صبح و شام پانی کی بجائے شراب پلاتا ہے اور خوراک میں حرام جانوروں کا گوشت کھانے میں دیتا ہے۔

عمل کے لئے عمل کے مقررہ وقت یعنی غروب آفتاب کے وقت وہ گربہ کو اس کے پنجرہ سے نکال کر اپنے سامنے پکڑ کر بٹھا دیتا ہے اور ذیل کے اسمائے طلسمات کو تین سو انیس (۳۱۹) مرتبہ پڑھ کر اس کے تمام جسم پر پھونکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی گربہ کو مخاطب کر کے یہ الفاظ دہراتا ہے کہ :-

"اے گربہ دشتی تجھے فلاں بن فلاں کے ہاں اس کے کاروبار کی تباہی و بربادی کے لئے بھیجتا ہے۔ تجھ پر اسماء مذکورہ کی قسم ہے کہ تجھے یہ کام سر انجام دینا ہوگا ورنہ تجھے قوم جنات کی صف سے نکال دیا جائے گا۔"

یَا غَرَّ أغَرْ غَر غَر غَنَرِ رَغَا غَیَاغَیَرًا غَرَیَا غَیَرًا یَا غَرَیَا یَا غَرغَرُ غَرَا غَرَ۔

صاحب مجمع الاعمال لکھتا ہے کہ اسماء کی مندرجہ بالا صورت در حقیقت اس عمل کی مختصر لغات پر مشتمل ہے مختصر لغات پر مشتمل یہ عمل اگرچہ مندرجہ مقصد کے لئے مؤثر بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس عمل کی ایک چلہ میں سوالاکھ کی تعداد کے مطابق زکوٰۃ کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ عمل کی تفصیلی شکل کو ادائے زکوٰۃ کے بغیر ہی مؤثر و مفید تحریر کیا گیا ہے۔ جس کی صورت درج ذیل ہے :-

یَاغَرًا غَیَائِیلُ غَرْ غَرْ غَرَالقِیلُ یَا غَنَرِ رَغَا غِیَلُ غَیَا غَیَرًا غَرَائِیلُ غَرَیَا غَیَرَایَا غَرَیَائِیلُ غَرَیَا یَاغَرْ غَرْ غَرَائِیلُ غَرَاغَر غَرَا قِیَلُ۔

سات روز کے بعد ساحر اس گربہ کو اپنے سائل کے حوالے کر دیتا ہے اور اسے حکم دیتا ہے کہ وہ اس سحری جانور کو اپنے مطلوبہ دشمن کے کاروباری مکان میں چھوڑ آئے۔ عمل تمام ہوا۔ حکیم لکھتا ہے کہ جوں ہی وہ شخص اس گربہ کو اپنے دشمن کے کاروباری ٹھکانہ پر چھوڑ آتا ہے تو یہ جانور اس سحری عمل کے زیر اثر اس شخص کی کاروباری جگہ پر صبح و شام آنا جانا شروع کر دیتا ہے اور اس جگہ پر کچھ دیر کے لئے بیٹھ کر روتا دھوتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے۔

یہ جانور مسلسل سات روز تک اس دشمن کے ہاں اسی ترکیب کے ساتھ آتا جاتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں اس شخص کا کاروبار دیکھتے ہی دیکھتے تباہی و بربادی کی نذر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نحوستیں اس قدر غالب آجاتی ہیں کہ وہ کاروباری جگہ ویران ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہر شخص کا دل اس جگہ سے اکتا جاتا ہے۔ بے سکونی بے برکتی بے چینی اور خوف وہراس وہاں اپنا ڈیرہ جما لیتا ہے۔ حکیم اس عمل کو تحریر کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ یہ ایک ایسا سحری اور جادوئی عمل ہے کہ اگر اس عمل کو ایک پوری انسانی بستی کے لئے بھی کیا جائے تو یقینی طور پر وہ انسانی بستی تباہ و برباد ہو کر کھنڈرات کی شکل اختیار کر جائے۔ حکیم فرماتے ہیں کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کا یہ مثالی عمل انتہائی خطرناک اور تباہ کن اثرات کا حامل ہے اس لئے اس عمل کا بجالانا سوائے خصوصی ضرورت کے کسی طور پر بھی جائز و مباح نہیں ہے۔

حکیم لکھتا ہے کہ اس عمل کو بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ کسی عمل کی تشخیص کرتے وقت عمل کی حقیقت کا پتہ چل جائے کہ وہ عمل کس قسم کا ہے۔ چونکہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس عمل کو بطور مثال بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطرناک قسم کے سفلی عمل کا روحانی علاج بھی اس جگہ پر ہی تحریر کر دیا جائے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ صاحب مجمع الاعمال نے بھی بحوالہ قصائد انالیوسس مندرجہ بالا مثالی عمل کو نقل کرنے کے بعد اس عمل کے اثرات کو باطل کر دینے والے حقائق پر مشتمل ایک عجیب و غریب عمل کو جس کی نسبت حکیم انالیوسس کی طرف بیان کی جاتی ہے اس طرح پر نقل کیا ہے :-

اگر عامل یہ تشخیص کرے کہ اس کے زیر علاج مسحور شخص کے کاروباری نقصان کا سبب مذکورہ بالا عمل ہے تو اس کے علاج کے لئے عامل قمر زائد النور کے دنوں میں بندریا کے بچے کو حاصل کر کے ذیل کے عمل کو جو مذکورہ بالا عمل کا معکوس عمل ہے بھوج پتر پر تحریر کر کے کسی بن بیاہی لڑکی کے دوپٹہ میں لپیٹ کر بندریا کے بچے کے گلے میں باندھے اور اسے مقررہ مکان میں چھوڑ دے اس عمل کے نتیجے میں ایک چلۂ کامل کے بعد چل کر مذکورہ سحر و جادو کا اثر باطل ہو سکے گا اور اس جگہ سے نحوست و بے برکتی کا پہرہ ختم ہو جائے گا۔ خوف وہراس کی کیفیت جاتی رہے گی اور اس طرح بندریا کے بچے کے ذریعے کئے جانے والے اس عمل کی مدد سے وہاں کا بستہ کاروبار دوبارہ کشادہ ہو جائے گا۔

اردس بیلی کہتا ہے کہ مذکورہ بالا سحری اثرات کے مکمل خاتمہ تک بندریا کے بچے کا وہاں رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اردس بیلی کا خیال ہے کہ اگرچہ متذکرۃ الصدر سحری اثرات سے تباہ و برباد ہو چکی ہو وہاں پر بندریا کے بچے کا سالہا سال تک رکھنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ پہلے سے کئے ہوئے اثرات بھی دور ہو سکیں اور آئندہ کے لئے بھی کوئی اثر وغیرہ نہ ہو سکے۔ عمل کی عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

أمَا يَاغَرَاغيَا ئِيَلُ غَيَا أمَاغَرُ غَر غَرَاقِيلُ سَوَاهَا أسَوَيَا غَيَرِ رَغَا غيَا، غَيَاهَا أمَا غَيَا غَيَراً غَيَزَائِيلُ هَسَا يَاغَرِيَا غَيَرَايَا غَرَيَائيلُ سَوَاهَا ألاغَرَيَا يَا غَرغَرَ غَرَائِيلُ هَسَا يَا غَرَاغَرُ غَرَا قِيَلُ قَسَا۔

محولہ بالا کاروباری تباہی و بربادی کے اثرات کا حامل عمل اور اس جیسے دوسرے عمل و سحر و جادو کی خصوصی قسم کے عملیات کا موضوع ہیں۔

سحر و آسیب کی تشخیص کے عجیب و غریب طلسماتی عملیات

طلسمات کے باب میں آسیب و جنات اور سحر و جادو کی تشخیص کے سلسلہ کے جو طریقے زمانۂ قدیم سے آج تک استعمال میں لائے جا رہے ہیں اور اپنے حقائق کے اعتبار سے کامیاب و بے خطا چلے آ رہے ہیں ان میں سے تشخیص کے چند ایک صدری طریقے جو میرے پاس صدیوں سے میرے خاندان کے اکابر بزرگوں کے موروثی عطیات کے طور پر موجود و محفوظ ہیں اور جو میرے روزانہ کے معمولات و تجربات کے طور پر کام میں لائے جا رہے ہیں، قارئین فیوض طلسمات کے لئے ضبط تحریر میں لائے جا رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ شائقین حضرات ان اعمال کے عامل بن کر اپنی پسند کے عملیات میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

عمل نمبر ا۔ تشخیص آسیب و جن کا معجزاتی عمل

یہ جاننے کے لئے کہ عامل کے زیر علاج مریض آسیبی و جناتی اثرات کے زیر اثر ہے یا قدرتی و جسمانی طور پر متاثر ہے۔ مریض کو عامل ننگے سر اور پاؤں سورج کی طرف منہ کر کے چمکتے ہوئے سورج کے ہالہ میں دیکھنے کا حکم دے اور خود اس کے پس پشت کھڑے ہو کر ذیل کے کلمات و حروف کو پڑھے۔ مریض آسیبی و جناتی خلل کے زیر اثر ہو گا تو اسی لمحہ ہی چکرا کر منہ کے بل زمین پر گر پڑیگا اس طرح پر کہ اسے اپنی اور اپنے ماحول کی چنداں خبر تک نہ رہے گی۔ اور وہ مکمل طور پر بے سدھ ہو جائے گا اور اگر اس کے مرض کا سبب قدرتی و جسمانی یا خلل دماغی ہو گا۔ تو اس صورت میں وہ بالکل سکون و سکوت کے ساتھ سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھتا رہے گا۔ عبارت عمل ملاحظہ ہو۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ مَلاَ ئِكَةُ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ أحضَرُوفِى هٰذِهِ السَّاعَةِ عَلىٰ هٰذَا الآدمِىِّ اِنْ كُنْتُمْ بِاسَائِرِ الأحْوَالِ يَاأيُّهَاالغَابِرُوْنَ بِحَقِّ عَلُوشْ دَهُوشْ هَزْ هَزْ طَلُوْشِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَاأيُّهَا الغَابِرُوْنَ الَّذِينَ سُلِّطَتْ على العَبْدِ وَادْفِعُوا عَنْهُ فِى هٰذِهِ السَّاعَةِ بِحَقِّ مَا هَلَفْتُ لَكُمْ مِنْ أسمَآءِ الكَرِيْمَةِ وَبِحَقِّ صَاحِبِ السَّيْفِ وَالأمْرِ وَلِيُّنَا وَوَلِيُّكُمْ حَضرتِ مُحَمَّدُ المَهْدِى عَلَيْهِ السَّلاَم يَاجَمِيْعُ الجِنَّاتِ وَالشُّرُوْدِ بِحَقِّ هُوْ مَا جَلْبِ طُوْنَا قَلْبِ مُوهَلْ هَادِ بِالْذُنُوبِ يَا أيُّهَا المُذْنِبُوْنَ أنْتُمْ و حَرِيمُكُمْ ألوَحَا ألعَجِلُ السَّاعَةِ۔

یاد رہے کہ اس عمل کو ابر آلودگی کے اوقات میں بجالانے کی ممانعت ہے۔ چونکہ اس عمل میں مریض کا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے اس لئے اس عمل کا بہترین وقت چاشت کا وقت ہے عمل کے لئے عامل اور مریض دونوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عمل بجالانے سے قبل غسل کر کے پاکیزہ لباس پہنا جائے اور عمل کو کسی کھلی اور کشادہ پر سکون جگہ پر بجالایا جائے۔ شرائط عمل کے مطابق تشخیص کے اس عمل کی مدد سے یہ جان لینے کے بعد کہ مریض کے مرض کا سبب غیر قدرتی یعنی آسیبی و جناتی ہے۔ جب مریض عمل کے زیر اثر سورج کی طرف دیکھتے ہوئے گر پڑے تو عامل زمین پر پہلے سے بچھائے ہوئے فرش پر دو زانو ہو کر تشہد کی حالت میں بیٹھے اور اسمائے عمل کو بلا تعین تعداد تلاوت کرتا رہے اور مریض کچھ ہی دیر کے بعد خود بخود پر سکون ہو کر ہوش میں آجائے گا۔ عامل اس عمل کو عمل کی حقیقت کے مشاہدہ کے لئے ایک ہی نشست میں جتنی مرتبہ چاہے بجالا سکتا ہے۔

مسوّدۂ اوراق ارباب علم و فن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ تشخیص کا یہ عمل در حقیقت جناتی و آسیبی مریض کے لئے حاضراتی عمل کے طور پر کام میں لایا جاتا ہے۔ اس عمل میں جونہی مریض سورج کی ٹکیہ کی طرف بغور ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے سورج کے ہالہ کے آئینہ میں اپنے جسم پر باطنی حیثیت سے مسلط ہونے والے آسیب و جن کی شکل و صورت دکھائی دیتی ہے۔ مریض مسلسل اس عجیب و غریب مشاہدہ کا نظارہ کرتا رہتا ہے اور عامل عمل کی تلاوت کرتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں کچھ ہی دیر بعد مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سورج کے ہالہ میں نظر آنے والی اشکال وہیات عجیبہ اس کے دائرہ سے نکل کر بڑی تیزی کے ساتھ اس پر حملہ آور ہونے کے لئے اس پر جھپٹ پڑنے کو تیار ہیں جس پر وہ خوفزدہ ہو کر

چیخ اٹھتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو کر چکرا کر گرتا ہے۔

عمل کی تفصیل

تشخیص کے اس عمل کو علمائے طلسمات نے تشخیص کے اسراری عملیات میں شمار کیا ہے۔ اس عمل کی صداقت کے لئے اسی قدر ہی کافی ہے کہ علمائے فن نے اس عمل کو اپنی اپنی تصانیف میں بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور طلسمات کا عامل بننے کے لئے تشخیص کے متعلقہ اس جیسے عملیات میں مہارت تامہ حاصل کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ قاضی صاعد صاحب ینابیع الطلسمات کے نزدیک تشخیص کا یہ عمل ایک طلسماتی معجزہ ہے جس کے متعلق موصوف رقمطراز ہیں کہ یہ عمل میرے معمولات و مجربات میں سب سے بڑھ کر مفید اور ایک عجیب چیز ہے۔ عمل کی تسخیر کی تفصیل کے سلسلہ میں ینابیع الطلسمات میں مسطور و مذکور ہے کہ جو شخص اس عمل سے استفادہ کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے لئے سب سے پہلے عمل کی تسخیر کا ارادہ کرے جس کی مختصر تفصیل یوں ہے کہ عمل کو ترکِ حیوانات جمالی جلالی کی پابندیوں کے ساتھ ایک چلہ میں ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) کی مقررہ و معینہ تعداد کے مطابق پڑھ کر سدھ کرے۔ عمل قابو میں آجائے گا اور عامل اس سے حسب ضرورت و حالات جب چاہے استفادہ کر سکے گا۔

عمل کی تسخیر کے بعد بھی عمل کے اسماء و کلمات کو مداومت کے طور پر عامل جس قدر چاہے ایک تعداد مقرر کر کے روزانہ پڑھتا رہے۔ مداومت کے عمل سے عمل کی قوت تاثیر نہ صرف برقرار رہتی ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ میں بفضلہٖ تعالیٰ خود اس عمل کا عامل ہوں۔ میری طرف سے شائقین حضرات کے لئے اجازت عام ہے کہ وہ جب چاہیں عمل کو تسخیر کر کے طلسمات کے حقائق کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۲۔ سحر و جادو کی تشخیص کا عجیب و غریب طلسماتی عمل

تشخیص کا یہ عمل جو میرا ذاتی طور پر آزمودہ اور مجرب و بے خطا ہے سحر و جادو کی تشخیص کے حقائق کا ایک ایسا عمل ہے جو زمانۂ قدیم کے علماء کا بیان کردہ عمل ہے اور اس وقت سے لے کر آج تک قابل عمل اور اپنے موضوع کے اعتبار سے مفید و مؤثر ہوتا چلا آرہا ہے۔ سحر و جادو کی تشخیص کے اس عمل کا ذکر کرتے ہوئے حکیم انالیوسس اپنے افادات میں تحریر کرتا ہے کہ سحر و جادو کی تشخیص کا ایک عمومی طریقہ یہ ہے کہ مریض کی آنکھوں میں غور سے جھانک کر دیکھا جائے تو مسحور کی آنکھیں پھٹی پھٹی خمار سے بھری ہوئی اور خوف کے زیر اثر وحشت ناک دکھائی دیتی ہیں سحر و جادو کے متاثرہ مریض کی تشخیص کی ایک دوسری عمومی علامت یہ بھی ہے کہ ایسا مریض ہر وقت اداس، پریشان، تھکا ماندہ، مضطرب و بے چین، وہمی، شکی المزاج اور چڑچڑی طبیعت کا مالک بن جاتا ہے۔

تشخیص کی تیسری عمومی صورت کے متعلق حکیم کا تجربہ ہے کہ سحر زدہ مریض کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق بڑی تشویش رکھتا ہے۔ اسے ہر وقت یہ سوچ رہتی ہے کہ کہیں اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں اس کی ہلاکت کے لئے کوئی زہر وغیرہ تو نہیں ملا دیا گیا۔ حکیم فرماتے ہیں کہ ہر سحر زدہ مریض کو مذکورہ بالا علامات کے اعتبار سے شناخت کیا جاسکتا ہے۔ ایک قابل اور ماہر عامل کسی قسم کا کوئی عمل بجالائے بغیر ہی غور و فکر اور تجربہ کی بنیاد پر تشخیص کی ان علامتوں کو محسوس کر کے سحر زدگی کے متعلق حتمی فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود کہ علامات مذکورہ بالا سے سحر زدہ مریض کے سحر و جادو کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ اگر عامل سحر زدگی کی خصوصی تشخیص کرنا چاہے تو اس کے لئے ذیل کے کلمات کو سات مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور جس مریض کی تشخیص کرنا ہو اسے پلائے۔ سحر زدہ ہونے کی صورت میں وہ پانی سخت قسم کا کڑوا ہو جائے گا جس کے پینے سے سحر زدہ مریض انکار کر دے گا۔ جبکہ یہی پانی عام لوگوں کے لئے کسی قسم کی بو اور ذائقہ کے بغیر عام پانی کی طرح ہوگا۔ کلمات عمل یوں ہیں۔

نَهُوْاً تَهُوْاً يَهُوْاً قَهُوْاً حَنَاجَرْهَوْ تَهَا خَزْ بِاالسِّحْرِ وَالْوَسْوَاسِ مَهَا طُوْثْ قَهَافُوْث قَرْمَرْ تَرَوْكَا اَيَا جُنُوْدِ الْجِنْ وَالشَّيَاطِيْنِ هَرَبُوْا فَرِيُوْا سَرِيُوْا۔

عمل نمبر ۳۔ سحر و آسیب کی تشخیص کے لئے

قاضی ریحان الیافوجی کتاب الآیات کے حوالے سے اپنی تصنیف جلیلہ المسیح الاسرار میں سحر و آسیب کی مشترکہ تشخیص کے حقائق کا حامل ایک سہل الحصول قسم کا عمل تحریر کرتے ہوئے اس کی تفصیل میں رقمطراز ہیں کہ عامل جس مریض کے متعلق تشخیص کرنا چاہے کہ اس کے مرض کا سبب سحر و جادو ہے یا اس پر آسیب و جنات کا تسلط ہے۔ اس کے لئے مطلوبہ مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر ذیل کے کلمات کو اکیس اکیس مرتبہ تلاوت کر کے اس کے دونوں کانوں میں دائیں سے بائیں بالترتیب پھونکے۔ مریض کے سحری اور جادوئی اثرات کے زیر اثر ہونے کی صورت میں مریض پر عمل کے وقت عارضی و وقتی غنودگی طاری ہونے لگے گی اور اس کی آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں گی۔ یہ اس وقت تک اثر باقی رہے گا۔ جب تک عامل تشخیص کے عمل کو جاری رکھے گا۔ اگر اس عمل کے نتیجہ میں مریض خاموشی کے ساتھ پر

سکون بیشمار ہے اور ظاہر ہو جائے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی سحر وجادو وغیرہ نہیں ہے تو اس کے لئے کہ کیا اس پر آسیبی اثر ہے تو عامل کلمات عمل کو کسی سفید کاغذ پر تحریر کرے اور تعویذ کی صورت میں لپیٹ کر مریض کو دے کہ وہ اس تعویذ کو اپنی داڑھوں کے نیچے رکھ کر دبائے۔ جونہی مریض ایسا کرے گا تو اس پر آسیب وجناتی خلل ہونے کی صورت میں اس کا ایذا دہندہ جسم آسیب وجن میں سے جو بھی ہو گا فوری طور پر اس پر آحاضر ہو گا۔

یاد رہے سحر وآسیب کی تشخیص کا یہ عمل سحر وجادو کی تشخیص اور سحر وجادو کے ذریعے مسلط کردہ آسیب وجن کی تشخیص کے لئے ہی ہے۔ قدرتی وحادثاتی طور پر مسلط آسیب وجن کی تشخیص کے لئے یہ عمل کارآمد نہیں ہے۔ اگر قدرتی وحادثاتی آسیب وجن کی تشخیص کرنی ہو تو اس کے لئے ہم پچھلے اوراق میں ایک عمل تحریر کر چکے ہیں جس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ کلمات عمل کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کے لئے یہ عرض کر دیا جائے کہ آسیب وجن کے کسی شخص پر مسلط ہو جانے کی جو وجوہات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دو ایک کثیر الوقوع وجوہات ہیں۔ جن میں سے پہلی وجہ کسی پر آسیب وجن کا قدرتی وحادثاتی طور مسلط ہو جانا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ کوئی شخص غلطی سے آسیبی وجناتی ماحول میں گرفتار ہو جائے۔ دوسری صورت اس طرح پر ہے کہ دشمن کے سحر وجادو کے کلمات کے متعلقہ مؤکلات وجنات کسی پر مسلط کردئے جائیں۔ چونکہ دونوں صورتوں میں ایک واضح فرق موجود ہے۔ اس لئے تشخیص کرتے وقت بھی نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف طریقہ جات کو بروئے عمل لایا جاتا ہے۔

طلسمات میں اس سلسلہ کا ایک عظیم ذخیرہ ملتا ہے۔ چنانچہ اگر تشخیص پر مبنی عملیات واوراد کو ہی یکجا کر دیا جائے تو اس کے لئے بھی ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ تشخیص کے سلسلے کے متذکرۃ الصدر عملیات کو درج کرنے کے بعد ہم محسوس کرتے ہیں کہ تشخیص امور کے لئے اس قدر عملیات ہی کافی ہیں۔ مذکورہ بالا عمل کے کلمات درج ذیل ہیں۔

صنہا صنا قہاصنا مہاصنا

یہ عمل بھی میرا آزمودہ ومجرب المجرب ہے۔ میرے عملیاتی ذخیرہ میں تشخیص کے لئے اس سے زیادہ کوئی دوسرا اسہل الحصول عمل موجود نہیں ہے۔

عمل کی تفصیل

التہیہ الاسرار میں مندرجہ مذکورہ بالا عمل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے الیافوتی تحریر کرتے ہیں کہ عمل کے کلمات جو سحر وآسیب کی مشترکہ تشخیص کے لئے مؤثر ومجرب تسلیم کئے جاتے ہیں درحقیقت قوم جنات کے تین عظیم المرتبت فرمانرواؤں کے نام ہیں۔ جب کہ اس کے علاوہ یہ تینوں نام ملائکہ رحمت کے اسمائے کریمہ اور شریفہ ہیں۔ صنہا صنا ملک ابر سحاب کا نام ہے، عبرانی کلمہ ہے۔ عربی میں اس کے لئے اسمٰعیل آتا ہے۔ قہاصنا دریاؤں وسمندروں پر مقرر ملک مقرب کا نام ہے، عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا جائے تو سرفائیل آتا ہے تیسرا اسم مہاصنا ہے۔ عبرانی کے اس کلمہ کے مطابق عربی میں سرطائیل ہے۔ یہ ملک مقرب کھیت وکھلیان اور ریاض وگلستان پر مقرر ہے۔ چونکہ قوم جنات کے سرداروں کے اسماء مذکورہ بالا ملائکہ کے اسمائے موسوم ہیں۔ شاید اسی اعتبار سے جنات کے ان سرداروں کو ابر وباد، پانی اور باغات وغیرہ کے مقامات واوقات کے سلسلہ کے جنات کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔

الیافوتی فرماتے ہیں کہ تشخیص کے اس عمل سے کام لینا ہو تو اس سلسلہ کی ترتیب کردہ اسمائے ملائکہ وجنات کی عبارت یوں بنتی ہے۔

أَوْصنَهَا صنَائِيلُ وَاسْمَعْ بِنِدَائِيْ أَيَا قَهَا صنَائِيلُ وَانْصُرْلِيْ جَانِبِيْ يَامَهَاصنَائِيلُ وَاشْفِ لِدَائِيْ وَعَلَيْكُمْ تَحِيَّةٌ وَسَلَامٌ بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ وَعَلَيْكُمْ يَامَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ بِنُصْرَةِ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِيَا أَيَا أَيَا هَيَا هُوهَيَا.

جہاں تک اس عمل کی تسخیر کا تعلق ہے التہیہ الاسرار میں مذکور ہے کہ یہ عمل اپنی اثر آفرینی کے سبب بغیر کسی چلہ ووظیفہ کے ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے میرے نزدیک یہ بات کسی عمل کی واقعاتی وکراماتی حیثیت کو تو واضح کرتی ہے لیکن میں اپنے طور پر سمجھتا ہوں کہ ہر وہ عمل جو ادائے زکوٰۃ کے بغیر ہی پر اثر تسلیم کیا جاتا ہے اس کے لئے بھی کچھ پابندیاں بہر حال موجود ہیں۔ چنانچہ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاک باطن ہو۔ شریعت مقدسہ ومطہرہ کا عامل ہو۔ تقویٰ وطہارت کا پابند ہو اور عملیاتی شرائط میں سے کم از کم ترک حیوانات کا خیال رکھتا ہو۔ مذکورہ خصوصیات کا حامل عامل ہی اس قسم کے عملیات سے استفادہ کر سکتا ہے۔ بہر حال کس وناکس کے لئے ان عملیات سے مستفید مستفیض ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے۔

میرے معزز قارئین کرام میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عملیات خواہ چلہ کشی پر مشتمل ہوں یا چلہ کشی کی شرائط بغیر ہوں عامل کے لئے بہر حال عملیاتی اوصاف کا مالک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ جب تک کوئی عامل خود اپنی ذات میں عمل وکردار کے اعتبار سے مثالی نہ بن سکے گا کسی بھی عمل سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکے گا۔ جس طرح کچھ عملیاتی اصول وقواعد ہیں بلکہ اسی طرح

عامل بننے کے لئے بھی اوصاف وکمالات کا ایک باب تجویز کیا گیا ہے۔ جب تک عامل اپنے میں وہ اوصاف وکمالات پیدا نہیں کر لیتا نہ وہ عامل بن سکتا ہے اور نہ ہی اسے عامل کہلوانے کا کوئی حق پہنچتا ہے۔ تشخیص کے مذکورہ بالا عمل کو تحریر کرنے کے بعد اب ہم فیوض طلسمات کے دوسرے باب کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ باب بھی عملیاتی حقائق کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آئے گا جس کو ہم نے کوزہ کی حدود کے اندر اندر رکھنے کا اہتمام کر دیا ہے۔

عمل نمبر ۴۔

سحر وجادو کے ذریعے کاروبار کو باندھ دینے کا عمل سفلی اور سحری عاملین کے یہاں عام اور خصوصی عمل کے طور پر مشہور ومروج ہے۔ اس عمل میں مالی اور معاشی پریشانیاں پیدا کر کے جس شخص کو سحر وجادو کا نشانہ بنایا جاتا ہے اسے تباہ وبرباد کر کے، ذلیل ورسوا کر کے معاشی طور پر اس حد تک مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ بھیک مانگنے پر اتر آتا ہے۔ رزق کے سارے دروازے اس پر بند کر دئے جاتے ہیں کہ کہیں سے بھی اس کو سہارا نہیں مل سکتا اور اس طرح وہ شخص مالی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر بھی مفلوج وناکارہ بن جاتا ہے۔ ایسے ہی اثرات کے حامل عملیات واوراد سحر وجادو کا موضوع ہیں۔ چونکہ اس قسم کے عملیات کثیر الوقوع ہیں جو حسد وبغض کی بنیاد پر عمل میں لائے جاتے ہیں۔ ایسے عملیات کے عواقب ونتائج پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو یہ دیکھ کر روح انسانی تڑپ اٹھتی ہے کہ محض چھوٹی چھوٹی دشمنیوں کے نتیجہ میں ایک انسان اپنے ہی ایک دوسرے بھائی بند کو کس قدر ذلیل ورسوا کرنے پر اتر آتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ ظالم سفاک قسم کے عاملین وماہرین حضرات بھی قابل مذمت ہیں۔ انسانیت کے مجرم ہیں جو محض معمولی سی اجرت کے لالچ میں کسی ایک کے کہنے پر دوسرے شخص کا مالی ومعاشی طور پر بیڑہ غرق کر دینے کے لئے اچھے برے عملیات بجالانے کے لئے ہمہ مستعد اور تیار رہتے ہیں۔

ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں کہ مخفی علوم وفنون میں سے کسی بھی علم وفن کا موضوع کسی بھی شخص کو ناجائز طور پر تنگ کرنا اور نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سحر وجادو جیسے علم وفن کا موضوع بھی محض حسد وانتقام کی بنیاد پر کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ یہ علم وفن بھی ایسے موضوعات سے بحث کرتا ہے جس میں صرف دشمن کو جوابی طور پر اس کے ظلم وجبر کے مقابلہ اور بدلہ میں نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ تاہم یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ مخفی علوم وفنون کو علمائے علم وفن نے ضبط تحریر میں لاتے ہوئے صرف رمز وکنایہ کی زبان میں ہی لکھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن اول کے علماء کی مرموز وجناتی عبارتوں پر مشتمل عملیاتی ذخیروں سے ان کے بعد آنے والی نسلیں، دلچسپی رکھنے والے حضرات اور ارباب علم وفن بالکل نابلد رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن ثانی کے علمائے علم وفن نے اپنے طور پر مخفی علوم وفنون کی ترتیب وتدوین کرتے ہوئے خیر وشر کے عملیات میں کوئی ترتیب نہ رکھی بلکہ رطب ویابس کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا۔

چنانچہ قرن ثانی کے عہد کے علمی وفنی ذخیرہ جات ومخلوطات کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں جو سحری ومخفی علوم وفنون پر مشتمل عملیات واوراد ترتیب دینے والے جو ماہرین فن تھے ان میں سے زیادہ تر کا تعلق یہود وہنود سے رہا ہے۔ ان ماہرین حضرات نے اس علم وفن کو بطور خیر اچھائی کے نہیں شر وعناد کے طور پر لکھا اور متعارف کرایا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی۔ لیکن گردش روزگار کہئے کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ علم وفن کی شناخت محض تباہی وبربادی اور شر وعناد کے طور پر ہی ہونے لگی اور غالباً اس کا اثر آج تک باقی ہے کہ ہر شخص سحر وطلسمات کا نام سن کر اپنے ذہن میں جو پہلا تصور قائم کر لیتا ہے وہ صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تخریبی صورت ہے جس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی ضرورت ہے۔

قارئین کرام اس سلسلہ کی ہم زیادہ تفصیل نہیں بیان کرنا چاہتے بلکہ صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طور پر بھی کسی غیر مجرم شخص کو کسی قسم کی کوئی اذیت پہنچانا جیسے بیمار کر دینا یا معاشی طور پر تباہ حال کرنا مستحسن نہیں ہے۔ کیونکہ کسی بھی علم وفن کا موضوع ظلم واستحصال نہیں ہے۔ ہم عرض یہ کر رہے تھے کہ سحر وجادو کے باب میں کسی شخص کے مال ومتاع کو تباہ برباد کر کے معاشی وسائل کو ختم کرنے اور اسے اقتصادی طور پر تباہ حال کر کے بھوک وافلاس کے اتھاہ سمندروں میں گرا دینے والے منحوس اور ذلیل کن عملیات ووظائف کا ایک بہت بڑا مجموعہ آج بھی موجود ہے۔ اس مجموعہ کے وارث وامین وہ ظالم وناعاقبت اندیش لوگ بنے بیٹھے ہیں جنہیں صرف بنیادی جاہ وحشم سے غرض ہے۔ آخرت ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہی لوگ معاشرہ کی تباہ حالی اور پریشانیوں کے زیادہ تر ذمہ دار ہیں۔

ارباب علم وفن کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے عملیات جن کا موضوع محض تباہی ونقصان ہی ہے ایک کثیر تعداد میں ہونے کے ساتھ ساتھ سہل الحصول اور کثیر الاثر بھی ہیں۔ چنانچہ احباب کی دلچسپی اور ان کی علمی وفنی معلومات میں اضافہ کے لئے ایک عمل کو بطور مثال ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل واصل ابن عطاء بغدادی کے مصحف سے نقل

کیا جارہا ہے۔ عمل کا موضوع ہے دشمن کو مالی و معاشی طور پر تباہ کردینا۔ ترکیب عمل کے سلسلے میں تحریر کیا گیا ہے کہ قمر با قمص النور کے ایام میں مریخ یا زحل کی کسی منحوس ساعت کے وقت اگر ذیل کے کلمات کو سیسہ کی تختی پر تحریر کرکے اس کے نیچے مطلوبہ شخص کا اور اس کی ماں کا نام لکھا جائے۔ پھر اس تختی کو سیاہ رنگ کے کچے سوت کے دھاگے سے لپیٹ دیا جائے اور پھر جب کبھی موقع ملے اس لوح کو اس شخص کے مکان، رہائش کی کسی جگہ یا کاروباری دوکان میں دبا دیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں ایک چلہ کے اندر اندر ہی اس شخص کا کاروبار تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ مالی و معاشی پریشانیاں اس پر غالب آجائیں گی۔ حصول رزق کے تمام راستے اس کے بند ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس کی عقل و خرد جاتی رہے گی۔ وہ ہزار کوششیں کرے گا۔ نت نئے جتن اور ہر قسم کے وسائل کے استعمال کے باوجود اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ آسکے گا۔ یہاں تک کہ اسے کوئی شخص بھیک دینے پر بھی تیار نہ ہوگا۔ معاشی طور پر ہلاکت کے گھاٹ اتر جائے گا۔ اس کے اپنے بیگانے بن جائیں گے شناسا اجنبی ہو جائیں گے۔ دوست و مددگار دشمن بننے لگیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی کوئی اچھی کہی ہوئی بات بھی دوسروں کو اچھی نہیں لگے گی۔ ہر شخص اس سے خدا واسطے کی دشمنی رکھنے لگے گا۔ نتیجہ کے طور وہ مالی و معاشی طور پر تباہ حال شخص دوسروں کی نظر میں ذلیل اور تماشہ بن کر رہ جائے گا۔ عمل کے کلمات ملاحظہ فرمائیں۔

اَجَاؤُ سَمْ دَهَائُوْنَقَاؤُ دَاؤُيَلَمْ مَرْقَدْمَطَلَمْ صَنُوْرَاقَا هَدَيْتَا بلا مَنُوْرَاضَنَا طَادَوْ جَوْ طَامَلَا عَاوَجْ عَوْعَوْجُ طَوَامَوْقَا رَطَا كَنُهَدَا قَدْهَانَا خَابْ مَطَوْشَتَوْ مَلاَ مَلاَمْ مَلاَمْ شَتَوْ

قارئین کرام آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہوگا کہ کسی کو مالی و معاشی طور پر تباہ و برباد کردینے کے سلسلے کا یہ عمل کس قدر آسان، مختصر اور نتائج کے اعتبار سے کس قدر ہولناک عمل ہے۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے واضح ہوئی ہوگی کہ اس عمل کے لئے جلالی و جمالی قسم کی شرائط وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سحر و جادو کے تخریبی اعمال نہایت ہی آسان ترین مگر مہلک اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس تعمیری قسم کے عملیات، اعمال جلالی و جمالی شرائط کی پابندیوں کے ساتھ پابند کرکے تحریر کئے گئے ہیں۔ ایسے عملیات مؤثر ضرور ہیں مگر ان کے بجالانے کے لئے عامل کو مختلف شرائط کا پابند بننا پڑتا ہے۔ تقویٰ و طہارت اختیار کرنا اس کے لئے لازم و ملزوم قرار دیا جاتا ہے اور اس طرح کے بہت سے دوسرے اصول و قواعد اور بھی نظر آتے ہیں جن کا پابند بننے کے بعد ہی تعمیری قسم کے عملیات کے بجالانے کی اجازت ہوتی ہے۔

جیسا کہ تحریر کیا جاچکا ہے کہ مالی و معاشی طور پر تباہی و بربادی پھیلانے والے عملیات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ آج بھی موجود و محفوظ ہے اور اس سے بڑی کثرت کے ساتھ تباہی و بربادی پھیل رہی ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرلینا بھی کسی طور پر صحیح و درست نہیں ہے کہ تخریبی اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ تخریبی اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ اگرچہ کم ہی ہے۔ لیکن مختصر ہونے کے باوجود تعمیری عملیات کے ذخیرہ میں ایسے ایسے مفید و مؤثر اور لاجواب و باکمال نسخہ جات موجود ہیں کہ جن میں سے ہر ایک نسخہ اپنے فوائد و نتائج کے اعتبار سے سینکڑوں قسم کے تخریبی عملیات کا اپنے طور پر ہی مؤثر جواب اور مکمل حل ہے۔

متذکرۃ الصدر عمل جسے ہم ایک نمونہ کے عمل کے طور پر تحریر کرچکے ہیں اور اس عمل سے جس قدر تباہی و بربادی عمل میں آتی ہے اس کی تفصیل بھی بیان کرچکے ہیں۔ اس تخریبی عمل کی تباہ کن نحوستوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اگرچہ اس کے مقابلہ کا کوئی آسان ترین عمل تعمیری قسم کے عملیات کے باب میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس عمل کی نحوستوں سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا اور یہ کہ اس رد و بطلان کے حقائق پر مشتمل کوئی تعمیری عمل موجود نہیں ہے۔ اس اور اس جیسے سینکڑوں تخریبی عملیات و اوراد کے مقابلہ میں اور ان سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے علمائے فن نے جو عملیات ترتیب دیئے ہیں وہ اپنے شرائط کے ساتھ اس قدر مؤثر ہیں کہ ان کے سامنے اس جیسے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان اعمال کا بجالانا نحوستوں اور پریشانیوں کو دور کرکے تخریبی شر کو دفع کردیتا ہے اور جلد سے جلد تر شیطانی پنجے میں جکڑے ہوئے مظلوم و مجبور شخص کو نحوستوں کے تسلط سے آزاد کرکے رکھ دیتا ہے۔ یہاں تک کہ دنوں میں ہی اس کی مالی و معاشی صعوبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور بھوک و افلاس کا مارا ہوا شخص دوبارہ خوشحال زندگی کا راز پالیتا ہے، اس کی سلب شدہ عقل و خرد واپس آجاتی ہے، دشمن دوست بننے لگتے ہیں، اپنے اور بیگانے معاون بن جاتے ہیں اور اس طرح معاشی تنگدستی کا دور ختم ہو کر مال و منال کی کثرت اور رزق میں خیر و برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے کے تعمیری عملیات کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ہم یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا عمل جسے معکوس کرکے تخریب کی بجائے تعمیر کے ایک مؤثر عمل کے طور پر بھی ترتیب دیا گیا ہے اسے سب سے پہلے بیان کیا جائے تاکہ عملیاتی حقائق کا یہ معجزاتی پہلو بھی سامنے آجائے کہ کیسے اور کس طرح ایک ہی عمل تخریب و نحوست کا مخزن ہے اور وہی عمل معکوس ہو کر تعمیر و بہتری کا جامع بن جاتا

ہے۔ چنانچہ مصحف بغدادی کے مصنف کی تحقیقات کے مطابق اکابر علمائے فن نے تخریب کے مذکورہ بالا عمل کو مؤکلات۔ کے اسماء کے اضافہ کے ساتھ تعمیری عمل کے طور پر جس طرح ترتیب دیا ہے اس کی مندرجہ صورت حسب ذیل ہے۔

أیاأجائُ سمَا ئیلُ أیَادھَاؤُ ردَئیلُ أیاقَائُ دائُیلمئیلُ أیَا مز قدُ مطَمئِلُ أیَا صوَرَاثائیلُ أیَامدھِتَا ئیلُ أیَابلاَھیَراصنَائیلُ أیَاطَادوَئیلُ أیَاجوَطاطاَئیلُ أیَاعَاوَجنئِیلُ أیَاعوَوَجلئِیلُ أیَاطوَاموَقَارَ طَائیلُ أیَا کَیدَا ئیلُ أیَاقَدخَابَائیلُ أیَاخَابئِیلُ أیَاھطوَئیلُ شنوَملاَملاَمُ ملاَشنوَ۔

مصحف بغدادی کے مطابق اس عمل سے کام لینے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل عروج ماہ کے کسی نوچندے دن سونے یا سرخ تانبے کی ایک اس قدر لوح تیار کرے کہ جس پر عمل کی معکوس عبارت کے کلمات وحروف آسانی کے ساتھ لکھے جاسکیں۔ یاد رہے کہ لوح کو شمس کی ساعت میں ہی تیار کیا جائے اور اسے سوہن سے صاف کر کے اس مذکورہ ساعت کے دوران ہی عمل مذکورہ بالا کو فولادی قلم کے ساتھ تحریر کر لیا جائے۔ اس عمل کو بجالاتے وقت عامل کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس عمل کو طہارت ظاہری وباطنی کی پابندی کے ساتھ بجالائے۔ عمل بجالاتے وقت عمل کے مکان میں خوشبویات وبخورات کا سلگانا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔

بغدادی فرماتے ہیں کہ اس عمل کے عامل کے لئے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کو تیار کرتے وقت سب سے پہلے غسل کر کے پاک وپاکیزہ لباس پہنے، جسم ولباس کو خوشبویات سے معطر کرے۔ اس کے بعد عمل کی تیاری کی طرف متوجہ ہونے سے قبل اپنا حصار باندھے تاکہ ہر قسم کی بلاؤں سے امن میں رہے۔ حصار کے اختیار کرنے کی شرط کے ضمن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ یہ عمل معکوس ایک زبردست قسم کے تخریبی عمل کا تعمیری جواب ہے۔ جس کی بنیاد پر یہ ممکن خیال کیا گیا ہے کہ کہیں کسی کو تاہی کی وجہ سے اس کا عامل کسی رجعت کا شکار نہ ہو جائے۔ حصار کا اختیار کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ پیش آئندہ مشکلات وحوادثات سے محفوظ رہا جاسکے۔

مصحف بغدادی میں مندرجہ تفصیل کی ترکیب کے مطابق مذکورہ شرائط کی پابندی کے ساتھ عمل کی لوح کو تیار کر کے عامل جس قدر اس کی استطاعت میں ہو صدقہ وخیرات کرے۔ نحوستوں سے محفوظ رہنے کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہو۔ اس عمل کے بعد اس لوح پر تیرہ (۱۳) یوم تک تیجی ورد کرتا رہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل اس لوح کو تانبے یا سونے کے کسی برتن میں ڈال کر اس برتن کو سرخ رنگ کے پانی سے لبالب بھرے اور روزانہ سورج نکلنے کے بعد شمس کی ساعت میں اس برتن کو سورج کی کرنوں کے سامنے رکھے خود دوزانو ہو کر پیالے کے سامنے بیٹھے اور خشوع وخضوع قلب کے ساتھ اس عمل کے کلمات کو تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ کی متعینہ تعداد کے مطابق پڑھے۔

عمل پڑھنے کے بعد لوح کو پیالہ میں سے نکال کر کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ سنبھال کر رکھ دیا کرے۔ عمل کے تیرہ یوم پورے ہو جانے کے بعد عامل لوح کو چندن سرخ کے بخور کے ساتھ دھوپ دے اور کسی سنہرے کاغذ میں لپیٹ کر جس بھی مالی ومعاشی طور پر سحر وجادو کے ستائے ہوئے شخص کو دیگا تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس پر موجود جادوئی اثرات کا قلع قمع ہو جائے گا۔ نحوستوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔ اور وہ ہر طرح سے پہلی حالت کی طرف پلٹ آئے گا۔ اس کی پریشانیوں کے دن ختم ہو جائیں گے اور اس کے آئندہ آنے والے دن اسے سکون وآسائش اور مال ودولت کی کثرت کی نوید سنائیں گا۔

ارباب علم وفن جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان گردش ایام کا شکار بھی ہو جاتا ہے جس سے وہ آسائش وآرام سے نکل کر غربت وافلاس کی جھونپڑیوں کا مکین بن جاتا ہے۔ گردش ایام اپنی جگہ پر بجا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ غربت وافلاس کا دور دورہ ہو۔ مالی ومعاشی پریشانیاں مسلط آچکی ہوں، تنگدستی نے پھیرے ڈال دیئے ہوں تو اس کو محض فلکیاتی وقدرتی گردش کا نام دے کر خاموش اور راضی برضا ہو جانا میرے نزدیک کوئی احسن نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جسے آپ قدرتی گردش سمجھ رہے ہوں وہ قدرتی گردش نہ ہو۔ سحری وجادوئی حملہ ہو تو ایسی شکل میں سحری اثرات کے حملہ کی فکر نہ کرنا در حقیقت اپنے حالات کو گردش کا نتیجہ قرار دے کر پریشانی کی مدت کو لمبا کرنا ہے اور اس طرح ایک مدت کے بعد چل کر جب تہی دستی کا زمانہ آجائے تو پھر اس طرف متوجہ ہونا کہ یہ شاید سحر وجادو کا اثر ہے، اپنے آپ کو فریب دینا اور مشکلات کو خود زیادہ کرنے کے مترادف ہے۔ عقلمندی اسی کا نام ہے کہ جس پریشانی کا تدارک سالہا سال بعد چل کر کرنا ہے اسے ابتداء میں ہی سمجھ لیا جائے اور اس پر عمل کر کے جلد سے جلد تر گلو خلاصی کرالی جائے۔

جہاں تک متذکرۃ الصدر عمل کا تعلق ہے اس صحت وسند کے لئے واصل ابن عطاء بغدادی جیسے متبحر عامل وعالم طلسمات کا نام ہی کافی ہے۔ مصحف بغدادی کے علاوہ متذکرۃ الصدر عمل کا ذکر فلکیاتی سلسلے کی مستند ترین کتابوں میں کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔ چنانچہ رسائل ہلالیہ میں تو اس عمل کو

محض لوح پر کندہ کر کے ہی بڑی تعریف کے ساتھ پر اثر عمل کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ رسائل ہلالیہ کے مطابق اس عمل کے لئے عمل تنجیم کوئی ضروری عمل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دوسری شرائط کو بھی شرائط ضروریہ کے طور پر تحریر نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف اس قدر لکھا گیا ہے کہ مذکورہ عمل کی معکوس عبارت کو شمس کی ساعت میں لوح مسی پر نقش کر کے اپنے پاس رکھ لیں تو ہر اعتبار سے اثر آفریں ثابت ہوگا۔

قارئین کرام رسائل ہلالیہ میں مندرجہ ترکیب پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلاشبہ یہ ترکیب بھی اپنے طور پر مؤثر ہی ہوگی کہ جسے رسائل ہلالیہ جیسی عظیم کتاب میں تحریر کیا گیا ہے۔ تاہم مجھے اس سلسلے میں اس ترکیب کو کام میں لانے کا کوئی موقع نہیں ملا ہے اس لئے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا۔ البتہ اس عمل معکوس کی پہلی ترکیب کے مطابق جو باشرائط بیان کی گئی ہے میں اب تک بیسیوں بار اس عمل کو آزما چکا ہوں۔ چنانچہ میرے اخذ کردہ نتائج کے اعتبار سے یہ عمل سحری وجادوئی اثرات کے سبب پیدا ہونے والی پریشانی کو بھی دور کردینے کے لئے ایک مفید ترین روحانی و طلسماتی عمل ہے وہاں قدرتی و فلکیاتی طور پر بھی پیدا ہو جانے والی معاشی پریشانیوں کے تدارک کے لئے یہ عمل اپنی مثال آپ ہوا ہے۔

اس عمل کی ایک دوسری ترکیب جسے صاحب رسائل سر مکتوم و شاملین نے بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ معکوس عمل کی عبارت کو طلوع و غروب آفتاب کے اوقات میں آب باراں یا آب یعسال پر پڑھ کر سحری طور پر متاثرہ شخص صبح وشام پیتا ہے اور اپنی رہائش گاہ و دوکان میں چھڑکتا رہے تو سحر و جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ راقم السطور عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس عمل سے کام لینے کی مختلف قسم کی جن تراکیب کا ذکر ملتا ہے وہ اپنے طور پر سب مؤثر اور مفید ہیں۔ اس لئے ایک عامل و ماہر اپنے طور پر بھی اس بات کی اجازت رکھتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق جس ترکیب کو اپنے لئے آسان سمجھتا ہو اسے عمل میں لا سکتا ہے۔

یقین کامل ہے کہ عاملین حضرات اپنی ذوق طبع کے مطابق جو بھی طریقہ پسند کر کے اس پر عمل پیرا ہوں گے اس سے ہی مستفید و مستفیض ہو سکیں گے۔ خود مجھے ذاتی طور پر بھی اس عمل کی مختلف تراکیب کو مختلف مواقع پر آزمانے کا موقع ملا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے کامیابی ہی ملی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ میں نے ہر ترکیب کو آزماتے ہوئے شرائط سے کبھی پہلو تہی نہیں کی ہے اور یہی بات میں آپ کے لئے بھی تجویز کرتا ہوں کہ آپ جس بھی عمل کو آزمانا چاہیں اسے اس کی متعلقہ شرائط کی پابندیوں کے ساتھ بجالائیں۔ یاد رکھیں کہ کوئی عمل بھی بلا شرائط مؤثر نہیں ہوتا۔ ایسے عاملین حضرات جو اصول و قواعد کی پابندیوں سے بے نیاز ہو کر عملیات سے بہتر نتائج کی توقع رکھتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں اور انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ جہاں گوہر مقصود کے حصول میں ناکام رہتے ہیں وہاں روحانی و فلکیاتی علوم کی بدنامی و رسوائی کا سبب بھی بنتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ باشرائط عمل کو بجالائیں گے تو یقینی طور پر اس کے فوائد سے متمتع ہو سکیں گے۔ اگر اس عمل کا بجالانا آپ کے لئے مشکل امر ہو تو اس کے لئے یہ احقر اس عمل کا عامل ہونے کے اعتبار سے آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔

علم سحر اور علم نجوم وغیرہ کی قدیم تاریخ پر ایک نظر

از مولانا حفظ الرحمٰن صدیقی قاسمی

قوموں کے عروج وزوال اور ان کے علوم وفنون کے متعلق تاریخ مکمل طور پر ہماری رہنمائی نہیں کرتی۔ جن ادوار کی رہنمائی کرتی ہے ان کی مدت زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار سال ہے اس سے پہلے روئے زمین پر آباد لوگ کیا کرتے رہے۔ ان کے فکری و عملی، تہذیبی واخلاقی اور سماجی حالات کیا تھے۔ اور انھوں نے ارتقاء کی کتنی منزلیں طے کرلی تھیں، اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا، تاریخ خاموش ہے۔ مذہبی کتابوں میں بھی کہیں کہیں صرف اشارات ملتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اب اگر ہم ماقبل تاریخ کے حالات معلوم کرنا چاہیں تو ہمارے پاس اس کا کوئی حتمی ذریعہ نہیں ہے۔ سائنسی کھوج کے نتیجہ میں جو چیزیں سامنے آرہی ہیں مثلاً ہڑپا، موہن جوڑو، ٹیکسلہ، بینا متی وغیرہ۔ یہ وہ قدیم شہر ہیں جو مٹی کے تودوں میں دبے ہوئے تھے اور جنھیں کھود کر نکالا گیا ہے۔ لیکن ان تباہ حال شہروں سے جو دستاویزات تختیوں اور پتھروں پر کتبوں کی شکل میں دستیاب ہوئی ہیں۔ ان سے بھی ماقبل تاریخ کے حالات وواقعات کی طرف نشاندہی نہیں ہوتی ان کا زمانہ بھی تین چار ہزار سال سے زیادہ کا نہیں ہے۔ اسی طرح بعض پہاڑوں کی کھوہوں سے یا ان کی چوٹیوں پر سے جو عجیب وغریب مردہ جانور یا ان کے ڈھانچے ملے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہنا تو درست ہو سکتا ہے کہ اب ان کی نسل کا کوئی جانور زمین پر موجود نہیں۔ مگر یہ کہنا کہ یہ جانور آٹھ ہزار سال یا پندرہ ہزار سال پہلے کے ہیں۔ قیاس آرائی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

اب ہمارے پاس ماقبل تاریخ کے سلسلے میں تھوڑی بہت معلومات حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ بھی کمزور سا، اور یہ ذریعہ وہ روایات ہیں جو کہانیوں کی صورت میں یکساں طور پر ساری دنیا میں مشہور ہیں اور متواتر سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہیں۔ مثال کے طور پر دیوؤں کے قصے، جنات کے ہولناک قصے اور جادوگروں کی حیرت ناک سحر کاریوں کی عجیب عجیب باتیں۔ موجودہ دور کی ہمہ جہتی اور عظیم صنعتی ترقیات کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنات اور جادوگروں کی محض کہانیاں نہیں ہیں بلکہ تاریخی دور سے پہلے لوگوں کے علمی وعملی اور صنعتی ارتقاء کی یادگار باتیں ہیں جو امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ کہانیاں بن کر رہ گئی ہیں۔

ہر کمال را زوال

واقعہ یہ ہے کہ انسانوں نے اپنی فطری صلاحیتوں کی بدولت ہر دور میں ترقی کی ہے۔ اس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ لیکن جب وہ ارتقاء کی آخری منزلوں پر پہنچے اور انھوں نے انسانی حدوں کو پار کرنا چاہا۔ خدا کو بھلا کر خود خدا بن بیٹھے۔ ان کی سرکشی اور تمرد حد سے زیادہ بڑھ گیا تو قدرت نے انھیں ہلاک کر ڈالا۔ کہیں شدید آندھیوں کے ذریعہ کہیں خوفناک زلزلوں کے ذریعہ اور کہیں سمندروں کی مضطرب لہروں کے ذریعہ۔ وہ قومیں اپنی مسلسل سرکشیوں کے نتیجہ میں عموماً فنا ہو گئیں۔ ان کی تہذیب فنا ہو گئی۔ اور ان کے تمام ترقیاتی عوامل ومظاہر سمندر کھا گیا یا زمین نگل گئی۔ اور ان کے محیر العقول کمالات اور علوم وفنون صرف کہانیوں کی شکل میں باقی رہ گئے۔ قرآن حکیم نے ایسی قوموں کی تباہیوں کی طرف قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ، جیسی آیتوں میں اشارات کئے ہیں۔ آج ہمارے دور کا انسان بھی ترقی کی انتہائی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اگر اس نے اپنے اور خدا کے مقام کو نہ پہچانا اور اس کے مطابق زندگی میں تبدیلیاں نہ پیدا کیں تو یہ بھی اپنی تمام تر ترقیات کے ساتھ فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں موجودہ ترقیاتی مظاہر کو اپنے بزرگوں سے سن کر کہانیوں کا ہی درجہ دے سکیں گی۔

قدیم زمانہ میں، رومی، پارسی، اور یونانی اقوام، حکمت وفلسفہ، ریاضی اور طب وغیرہ علوم میں بہت آگے بڑھ گئی تھیں۔ انھوں نے مبادیات کے سلسلے میں جو نظریات قائم کئے اور جو اصول مرتب کئے ان میں بہت سے آج

بھی اپنے دائروں میں معیار قرار دیئے جاتے ہیں۔ زمین اور چاند کا قطر، ان کا باہمی فاصلہ، ستاروں کی گردش اور ان کا آپسی تعلق و ربط کے بارے میں ان و‌ٔوں نے جو معلومات فراہم کی تھیں اور جن نتائج پر وہ پہونچے تھے، آج بھی صحیح تسلیم کیا جاتا ہے۔

زمانۂ قدیم میں علم نجوم وغیرہ

زمانۂ قدیم میں علم نجوم اور علم سحر کی طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر ہمیشہ فوقیت دیتے تھے، ترجیحی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کلدانیوں، سریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبتاً زیادہ کمال حاصل تھا دراصل انہی قوموں سے یہ علوم وفنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کئے تھے۔ قرآن کریم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں علم سحر کافی عروج پر تھا۔ بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے جو اپنی فنکارانہ اور علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو مبہوت کر ڈالتے تھے۔ بعض ممالک میں تو لوگ ان کی ہولناک حرکتوں سے اس قدر عاجز آگئے تھے کہ ان کے لئے سلامتی کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا تنگ آمد بجنگ آمد، پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند طریقوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ حکومتی سطح پر بھی ان کو سزائے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیروں کو دریا برد کر دیا گیا۔ تاہم کچھ نہ کچھ باقی رہ گیا، سب کا سب ضائع نہیں کیا جاسکا، عظیم مؤرخ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ

مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجہ میں مختلف ممالک سے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ وحکمت، ریاضی اور سحری علوم کا ذخیرہ ملا ہے۔ مگر چونکہ شریعت اسلامی نے خاص طور پر علم سحر کو حرام قرار دیدیا تھا اور ساحروں کے لئے سخت ترین عذاب کی بات کہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ اس کو شدید نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور یونانی علوم کے تراجم کرتے وقت بالقصد اس علم کو نظر انداز کر دیا۔ اسی لئے وہ ذخیرہ بھی جو غیر مرتب صورت میں حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا یا ضائع کر دیا گیا۔ صرف مسلمانوں ہی نے نہیں، دوسرے لوگوں نے بھی سحری علوم کو ختم کر ڈالنے کی کوششیں کی۔ لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجہ میں پھر بھی باقی رہ گیا۔ اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔

مسلمانوں نے سحر کو چھوڑ کر باقی بہت سے علوم وفنون پر لکھی گئی کتابوں کے تراجم کئے ہیں۔ جیسے مصاحف کواکب سبعہ اور طلسم ہندی وغیرہ۔ علم نجوم علم ریاضی اور حروف واعداد پر مشتمل کتابوں کے تراجم تو کافی اہتمام سے کئے گئے ہیں۔

مسلمانوں نے صرف کتابوں کے تراجم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان پر غور وفکر بھی کیا ہے اور حد جواز کی پوری رعایت کے ساتھ مستقل کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ جابر ابن حیان نے حروف واعداد پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ مسلمہ ابن احمد المجریطی نے جو اپنے دور میں علم ریاضی کا ماہر تھا۔ ریاضی سے متعلق اہم مسائل کا خلاصہ کیا اور غایت الحکیم کتاب لکھی۔ جس کی افادیت کو ہر دور میں محسوس کیا گیا امام فخر الدین رازی کی اس سلسلے میں "سر مکتوم" نامی کتاب موجود ہے۔ فلاحۃ النبطیہ۔ یہ علم نباتات کی ایک ضخیم اور اہم کتاب تھی۔ اس میں جہاں نباتات کی روئیدگی، نشو نما، ان کی بیماریوں کے علاج اور بیجوں کے سلسلے میں مفید ترین بحثیں تھیں۔ وہیں سحر سے متعلق چند ابواب بھی تھے، کہتے ہیں کہ ان ابواب میں سحر کرنے کے طریقے، اوقات اور اس کو زیادہ سے زیادہ زود اثر بنانے کی تراکیب درج تھیں۔ مسلم علماء نے ان ابواب کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ چھوڑ دیا۔

خرق عادت قوتیں اور حضرات صوفیاء

حضرات صوفیاء کا دور شروع ہوا تو انھوں نے حصول معرفت اور خرق عادت قوتیں حاصل کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد کے لئے سخت ترین ریاضتیں کی گئیں۔ نفسانی خواہشات کو ترک کر کے روحانی کمالات حاصل کئے۔ اور شعور وحواس کے حجابات سے ماوراء ہو کر عجیب وغریب اور سریع الاثر طاقتیں حاصل کیں۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ حضرات حروف واعداد کے اسرار ورموز سے آگاہ ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی (وفات ۶۲۲ھ) کی اس فن میں تقریباً پچاس کتابیں ہیں۔ شمس المعارف اور لطائف الاشارات وغیرہ

بہر کیف حروف کے اسرار ورموز دریافت کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کا ماحصل یہ ہے کہ ارواح فلکی اور طبائع کو بھی مظاہر قدرت ہیں۔ جن کے پیچھے خداوند قدوس کی عظیم حکمتیں کارفرما ہیں۔ اسرار حروف تمام اسمائے الٰہی اور کلمات الٰہیہ کے ذریعہ جن میں پر اسرار حروف مقطعات بھی شامل ہیں۔ عالم طبیعت میں تصرف کرنے میں کمال حاصل کیا۔ اور اپنی روحانی قوتوں سے کام لے کر حروف کی ان پوشیدہ طاقتوں کا سراغ نکالا جو دراصل حروف کے باہمی امتزاج، عناصر اور اثرات فلکی سے مل کر عالم ارضی میں اتصالی اور انفصالی تصرف پیدا کرتی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ تصرف محض حروف کی طبائع کے مرہون منت ہے یا اس کا سبب کچھ اور ہے؟ اس سلسلہ میں ایک قول تو یہ ہے کہ حروف اپنی

عنصری طبائع کے ذریعہ ہی کام کرتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حروف جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ نسبت عددی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اس قول کے مطابق نسبت عددی مؤثر و متصرف ہے۔

حقیقت حال جو بھی ہو بہر حال حروف واعداد کا باہمی ایک زبردست تعلق ہے۔ بالکل ایسا ہی تعلق جیسا جسم و روح میں پایا جاتا ہے۔

اسی لئے حروف کی قوتیں اور ان کے اثرات معلوم کرنے کی کوششیں کی گئی اور پھر ان کو زیادہ سریع بنانے کے لئے اعداد کی طرف توجہ مبذول کی گئی۔ چنانچہ ابجد کے اصول کو سامنے رکھ کر حیرت انگیز طور پر کام لئے گئے۔ اور اعداد کی مناسبت سے ان کی باہمی نسبت و تالیف کا پتہ لگایا گیا۔ یہی بنیادیں ہیں جن پر علم جفر اور تعویذات کا سلسلہ قائم ہے۔

حقیقت سحر اور اس کے اقسام

از حکیم حافظ جمیل احمد صاحب

سحر کے معنی لغت میں امر مخفی و پوشیدہ چیز کے ہیں اور علمی اصطلاح میں ایسے عجیب و غریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنے کے اسباب و علل نظر سے پوشیدہ ہوں۔

امام رازی صاحبؒ کے بقول لفظ سحر اصطلاح شریعت میں ایسے امر کے لئے مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف نظر و خیال میں آتے ہیں۔ علماء اہل سنت کی رائے میں سحر واقعی حقیقت ہے اور مضرت رساں بھی ہے۔ حق تعالیٰ نے حکمت اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح مضر اثرات پیدا کر دیئے ہیں جیسے دوسری چیزیں مثلاً زہر اور نقصان رسا ادویات میں موجود ہیں۔

یہ بات نہیں کہ سحر جادو بذات خود قدرت الٰہی سے بے نیاز ہو کر موثر بالذات ہے۔ سحر کو مؤثر بالذات سمجھنا کفر خالص کفر ہے۔

علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فقہائے اسلام نے سحر کے متعلق تصریح کی ہے کہ جن اعمال میں شیاطین اور ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے استعانت طلب کیجائے اور انکو حاجت روا قرار دیکر منتروں کے ذریعہ ان کی تسخیر کیجائے اور ان سے کام لیا جائے تو شرک کے مترادف ہے اور اس کا عامل کافر ہے اور جب اعمال میں ان کے علاوہ دوسرے طریقے استعمال کریں اور ان سے مخلوق خدا کو نقصان پہونچایا جاوے اور طرح طرح کی مصیبتوں میں ڈالا جاوے اس قسم کے امور کا مرتکب حرام اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔

اور جناب آقائے نامدار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ " اِجْتَنِبُوا الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ وَ السِّحْرِ " (بخاری شریف) ترجمہ مہلک باتوں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ عمل سحر حرام ہے اور بالاجماع گناہ کبیرہ ہے۔ آقائے نامدار سیدنا ابرار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر کو سات مہلک چیزوں میں شمار کیا ہے۔

سحر بعض صورتوں میں کفر ہے اور بعض صورتوں میں حرام اور بعض صورتوں میں گناہ کبیرہ ہے۔ بہر حال سحر کا سیکھنا و سکھانا کفر و حرام ہے اللھم حفظنا بہت سے جہلاء سحر کو مانند معجزہ سمجھتے ہیں مگر علماء و صلحائے کرام و بزرگان دین نے اس خیال باطل کو رد کیا اور سحر اور معجزہ کے فرق کو صاف صاف بیان کیا ہے فقہانے اس کی تصریح کی ہے کہ معجزہ براہ راست خداوند تعالیٰ کا فعل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق نبی کی صداقت کے لئے عالم وجود میں آتا ہے اور اس کا کوئی اصول اور قاعدہ و قانون نہیں ہوتا بلکہ جب خدا چاہتا ہے یا اس کا نبی بارگاہ خدا میں رجوع کرتا ہے تب معجزہ کا ظہور ہوتا ہے۔

سحر اور جادو ایک فن ہے جسکو اس کے مقررہ اصول اور قوانین کی پابندی کے ساتھ استاد فن ساحر اپنے فن کا ہر وقت مظاہرہ کر سکتا ہے گو کہ اس کے اسباب نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے واقف کار اس سے واقف ہوتے ہیں۔

اور حقیقت سحر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے توسل کو چھوڑ کر خفیہ اسباب و علل کے ذریعہ خلاف عادت افعال عجیبہ پر قدرت کا نام سحر ہے۔ دنیا میں مختلف الانوع واقسام کے مروجہ لاتعداد طریقہ ہیں "خفیہ اسباب" کہ جن کے ذریعہ امور خرق عادت ظہور میں آتے ہیں۔ کچھ "روحانیات" سے متعلقہ ہیں۔ جیسے روحانیات کواکب، افلاک اور عناصر کی روحانیات جزئیہ ہیں۔ مثال کے طور پر روحانیات امراض یا جنات و شیاطین، یا وہ ارواح جو جسم سے الگ ہو چکی ہیں اور ان کو مسخر و تسخیر کر کے ان کو مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یا، تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی مخصوص تراکیب یا مختلف کیوفیات کے اجتماع یا صورت نوعیہ کے خواص کی بناء پر عمل میں آتی ہیں۔

روحانیت سے مناسبت یا تعلق پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ کبھی ان کا نام لیکر مقررہ طریقے سے التجا و فریاد کی جاتی ہے یا مخصوص صورتیں ترتیب دیکر مخصوص کلام پڑھا جاتا ہے۔ دو طریقوں پر سحر پایا جاتا ہے اوّل طریقہ کلدانیوں کا ہے دوسرا طریقہ اہل بابل کا ہے۔ دوسرے طریقہ

کا آغاز ہاروت ماروت سے ہوا ہے۔

معتبر تاریخوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کلدانی، سحر کے بڑے ماہر ہوتے تھے اور نمرود کے زمانہ میں علمائے بابل نے چھ طلسم ایسے تیار کیے تھے جو کہ عقل وفہم سے باہر تھے۔

۱:- کلدانیوں نے تانبے کی "بط" بنائی تھی اس کی خصوصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر کی چار دیواری میں داخل ہوتا تھا تو یہ بط خود بولنے لگتی تھی تو لوگ سمجھ جاتے تھے کہ شہر میں کوئی جاسوس یا چور داخل ہوا ہے اور لوگ اس کی تلاش میں لگ جاتے تھے اور اس کو گرفتار کرلیا جاتا تھا۔

۲:- ایک عجیب نقارہ تیار کیا تھا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اگر کسی شخص کا مال ور قم یا اور کوئی شے گم ہوجاتی تھی تو وہ شخص نقارہ بجاتا تھا تو اس سے آواز آتی تھی کہ تمہاری گمشدہ شے فلاں جگہ یا فلاں کے پاس ہے۔

۳:- ایک ایسا حوض ترتیب دیا تھا کہ کسی جشن کے موقعہ پر لوگ اس کے کنارے جمع ہوجاتے تھے اور مختلف قسم کے شربت اس میں ڈال دیتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت ہوتی وہی ان کا مطلوبہ شربت اس شخص کو مل جاتا تھا۔

۴:- ایک ایسا آئینہ تیار کیا تھا جو غائب کا حال بتاتا تھا کہ فلاں شخص کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

۵:- ایک ایسا تالاب بنایا تھا کہ جس سے مختلف قسم کے مسائل حل کیے جاتے تھے مثلاً کسی ایک چیز کے دو شخص دعویدار ہیں کہ میری ہے دوسرا کہتا ہے میری ہے تو ان دونوں کو تالاب میں اتارا جاتا تھا۔ جو حق ہوتا تھا تو تالاب کا پانی ناف تک آتا تھا اور جو غلط ہوتا تھا تو وہ شخص اس تالاب میں غرق ہوجاتا تھا۔

۶:- ایک ایسا درخت نمرود کے محل کے دروازہ کے سامنے لگایا تھا جس کا سایہ آدمیوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا اور بڑھتا تھا یہ سب طلسمات نمرود کے دارالسلطنت شہر بابل میں موجود تھے۔

فن سحر کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سحر کلدانی بہت ہی مشکل ہے اس کے حاصل کرنے میں سخت سے سخت محنت ومشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ اس علم کا عامل اپنے علمی کمالات سے وہ وہ کمالات اور امور خوارق وعادات لوگوں کو دکھاتا ہے جن کو عقل وفہم بھی سمجھنے سے قاصر ہیں اس جادو میں تمام ارواح کی تسخیر ہوتی ہے۔ جس مریض کو طبیب مہینوں کے علاج سے صحت یاب نہیں کرپاتا اس جادو کا جاننے والا لمحوں میں تندرست کر سکتا ہے اس قسم کا سحر بلاشبہ کفر ہے۔

اس سحر کی پندرہ شرطیں ہیں جن میں چند شرطیں یہ ہیں۔

ارواح کو دلوں کے حالات پر مطلع ہونے کا یقین۔ ارواح کے خلاف

ذرا بھی بد عقیدگی پیدا ہوگئی تو سارا کام بنا بنایا بگڑ گیا۔

روحانیات کواکب کی تسخیر میں سب سے پہلا طریقہ وعمل تسخیر قمر کا ہے اور تسخیر قمر کی دعوت میں جو کلام پڑھا جاتا ہے وہ کفریہ ہے اس لئے اس کا تحریر کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اصول اسلام کے خلاف اور توحید کے منافی ہے۔

اہل بابل ہاروت وماروت کی تعلیم کے مطابق تسخیر روحانیات علویہ سفلیہ وجسمانیہ وغیرہ کرتے تھے اور اہل یونان تسخیر روحانیات علویہ پر اکتفا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ روحانیات علویہ کی تسخیر کے بعد روحانیات سفلیہ کی تسخیر کی ضرورت نہیں ہے۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان میں بھی سحر اہل بابل کا رواج تھا حتی کہ ہندوستانی روحانیات پر زور دیا کرتے تھے۔

سحر کی دوسری قسم جن وشیاطین کو تسخیر کرنے کی ہے یہ پہلی قسم سے سہل اور آسان ہے ہندوستان میں سحر کی یہ دوسری قسم بکثرت رائج ہے۔ اس دوسری قسم کے سحر میں بھوانی، ہنومان، کالی، بھیروں، لونا چماری اور مختلف دیوی، دیوتاؤں کی دہائیاں دیکر ان کے جائے وقوعہ پر خوشبو جلاکر، دھونی دیکر، بھینٹ چڑھا کر کام لیا جاتا رہا اور لیا جارہا ہے یہ دوسری قسم سحر بھی حرام وکفر ہے۔

تیسری قسم سحر کی تسخیر ارواح خبیثہ ہے اس میں کسی قوی ہیکل قوی الجثہ شخص کی روح کو کلام شیاطین پڑھ کر تسخیر کرتے ہیں اور اپنے تابع کرلیتے ہیں اور ان سے مثل نوکر کے کام لیتے ہیں اس قسم کے سحر میں اکثر عام طور سے ارواح خبیثہ سے ہی کام لیا جاتا ہے اس لئے شرعاً یہ بھی ممنوع وحرام ہے۔

چوتھی قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم میں معمول کی قوت واہمہ کو بعض ارواح خبیثہ یا جنات کے ذریعہ خراب کردی جاتی ہے یعنی معمول کو سامنے کی چیز نظر نہیں آتی، اگر نظر آتی ہے تو ہولناک صورت میں دکھائی دیتی ہے۔

فرعون کے جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں اسی قسم کے سحر سے بنائے ہوئے سانپ چھوڑے تھے اسی قسم کے جادو کو سامری جادو بھی کہا جاتا ہے جو کہ فرعون کا سب سے بڑا جادوگر تھا۔ اس قسم میں ارواح خبیثہ سے مدد لی جاتی ہے اور شیطان کے ناموں کی دہائی دیجاتی ہے اور حد سے زیادہ ان کی تعظیم کی جاتی ہے۔ یہ بھی کفر ہے۔

پانچویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس میں عجیب غریب نظارے لوگوں کو دکھائے جاتے ہیں۔

یوں تو اگر سحر کی قسموں کو بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ بس اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں شائقین عاملین کی معلومات میں اضافہ کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔ اب آگے وہ مضرات بیان کرتا ہوں جو سحر سے پیدا ہو

تے ہیں۔ ان معنرات کو پڑھئے۔

مضرات سحر

مضرات سحر و علامات سحر کی پہچان کے قواعد و طرائق پہلا حصہ" آفتاب عملیات 'بطریق ابجد اعدادی میں بیان ہو چکا ہے۔ حصہ اول دیکھیں۔ دوسرے شناخت مریض کے بیان میں حصہ دوم آفتاب عملیات" میں مفصل ذکر گذر چکا ہے۔ حصہ دوم دیکھیں پھر بھی مختصر پہچان سحر کی بیان کرتا ہوں تا کہ شائقین عملیات کو بجائے دشواری کے آسانی ہووے۔

اوّل علامت سحر یہ ہے کہ دو میاں بیوی آپس میں محبت والفت سے زندگی گذار رہے ہیں۔ یکایک مرد عورت میں تنازعہ کی شکل کھڑی ہو جائے اور ایک دوسرے کی شکل سے بھی بیزار ہو جائے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی محبت میں فریفتہ ہو اور سحر کر کے اس کو برگشتہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ شوہر کی شکل دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔

تیسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرتے کرتے نہیں تھکتی بلکہ رات دن شوہر کی محبت کا دم بھرتی ہے مگر سفلی سحر کے ذریعہ اس کو بدظن، متنفر کر دیا جاتا ہے اور اس کو شوہر کی شکل مثل کتے اور خنزیر کے نظر آنے لگتی ہے۔

چوتھی علامت یہ ہے کہ کسی بھی نوجوان حسین خوبصورت لڑکی ہونے کے باو جود رشتہ والے لڑکی والے دیکھ کر اچاٹ ہو جاتے ہیں اور رشتہ سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس طرح عرصہ دراز گذر جاتا ہے۔

پانچویں علامت یہ ہے کہ لڑکیوں کے رشتہ آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی بغیر دیکھے ہی لوگ بدظن ہو جاتے ہیں اس کے ذکر سے نفرت اور اچاٹ پن دلوں میں ہونے لگتا ہے۔

چھٹی علامت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی بچوں پر محبت میں جان دیتا ہے مگر سحر زدہ ہونے کے بعد نفرت و بغض کرنے لگتا ہے اور سمجھانے والا بھی دشمن لگتا ہے۔

ساتویں علامت یہ ہے۔ یہ بھیڑ، بکریوں، گایوں، اور بھینسوں پر یعنی دودھ دینے والے جانوروں پر کیا جاتا ہے۔ اس کے راستہ میں ڈالدیتے ہیں ان جانوروں کا دودھ سوکھ جاتا ہے بچہ مر جاتا ہے دودھ پینے والے بیمار ہو جاتے ہیں۔

آٹھویں قسم سحر کی یہ ہے جو کہ چوپایوں کیلئے مخصوص ہے اس سحر کے کرنے سے جانوروں کے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے اور وہ جانور گھاس کھانا چھوڑ دیتے ہیں اگر بروقت علاج نہ ہو تو مر جاتے ہیں۔

نویں قسم سحر کی یہ ہے یہ سحر دودھ دینے والے جانوروں اور بچہ جننے والی ماؤں پر کیا جاتا ہے، خواہ جانور ہوں یا عورتیں، اس کے کرنے کے بعد بچہ پیٹ سے بے وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

دسویں قسم سحر کی یہ ہے سحر کے ذریعہ خاص کر اولاد کو نشانہ بنایا جاتا ہے یعنی نو مولود اور شیر خوار بچوں پر یہ سحر کیا جاتا ہے اور بچے سوکھ کر مر جاتے ہیں۔

گیارھویں قسم سحر کی یہ ہے طالع سنبلہ میں بروز منگل یا جمعہ کو ایک پتلہ عطارد کا بنا کر راستے میں ڈالدیتے ہیں وہ پتلا جس عورت کے پیروں میں آجائیگا، اس عورت کے یہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوں گی، لڑکا نہ ہوگا۔

بارھویں قسم سحر کی یہ ہے کے مرد کو بستہ کر دیا جاتا ہے یعنی وہ مرد ہمبستری کے قابل نہیں رہتا۔

تیرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ دلہن کو اپنے شوہر سے یا جس سے بستہ کیا ہے اس کے ساتھ ہمبستری سے نفرت ہو جاتی ہے۔

چودھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کے مفاصل (جوڑوں) میں درد پیدا کر دیا جاتا ہے۔ اور مرد بیکار ہو جاتا ہے۔

پندرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کے پیٹ میں اور سر میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔

سولھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر زدہ ہونے کے بعد عورت رنگ بدلنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد تبدیلی رونما ہوتی ہے اور شکل و صورت بھیانک ہو جاتی ہے۔

سترھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور عورت عقیمہ (بانجھ) ہو جاتی ہے ماہواری بھی ہوتی رہتی ہے مگر استقرار حمل نہیں ہوتا ہے۔

اٹھارھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کا روزگار باندھ دیا جاتا ہے۔ اور سحر زدہ کا مال واسباب تلف ہو جاتا ہے مویشی مر جاتے ہیں آئے دن نقصان کا سامنا رہتا ہے۔

انیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ رشتہ ازدواجی منقطع کر دیا جاتا ہے اور مرد عورت جدا جدا ہو جاتے ہیں۔

بیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ سے کسی گھر کو ویران و برباد کر دیا جاتا ہے اس گھر کی خیر و برکت اڑ جاتی ہے۔ محبت والفت جاتی رہتی ہے ایک دوسرے کو دشمن سمجھتا ہے رات دن جھگڑا بپا رہتا ہے۔

اکیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ اپنے مطلوبہ شخص کو خواہ مرد ہو یا عورت شدید بیماری میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور کسی صورت صحتیاب نہیں ہو پاتے۔

بائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کو مروایا

عورت کو ذلیل کر دیا جاتا ہے ہر کوئی ان سے بلا وجہ نفرت کرنے لگتا ہے۔ کوئی اعتبار نہیں کرتا ہے۔

تیئیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی افسر یا حاکم یا ملازم کو نوکری سے، یا افسر کو عہدہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ سحر زدہ ہونے پر نوکری و عہدہ سے معطل ہو جاتا ہے۔

چوبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ امیر کو، رئیس کو، تجار کو، وزیر کو عہدہ سے گرا دیا جاتا ہے اور فقیر و کنگال بنا دیا جاتا ہے

پچیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر سے عورتوں کو اجاڑ کر دیا جاتا ہے یعنی طلاق دلا دی جاتی ہے جب تک اس سحر کا دفعیہ نہ ہو گا تو کتنے ہی نکاح کر لئے جائیں سب منقطع ہوتے رہتے ہیں۔

چھبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ حاکم کو تبادلہ پر پہنچا دیا جاتا ہے اور شہر سے دور کر دیا جاتا ہے۔

ستائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خوبصورت حسین عورت کے حسن و جمال کو خراب کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے پرایوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

اٹھائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہر ترقی کو مسدود کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ تعمیر شدہ مکان کو اجاڑ دیا جاتا ہے اس گھر میں کوئی آباد نہیں ہو پاتا ہے بلکہ ویران رہتا ہے جو بھی مکان میں آتا ہے جلد ہی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

سحر کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں بس اتنی ہی علامتوں پر اکتفاء کرتا ہوں تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔

اور قسم راز کو پردہ راز میں اس لئے رکھا ہے تاکہ عوام الناس اور خاص کر شائقین عاملین کے سامنے آنے پر کسی بھی روز کسی طریقہ قسم سحر کے اخذ کر کے کوئی عمل کر لیا تو ایمان کا ہذیان ہے اس لئے ان سفلی سحر کو تحریر نہیں کیا کہ عاملین مضرت رسانی سے، کمزوری ایمانی سے محفوظ رہیں اور گناہ کبیرہ کے مرتکب نہ ہونے پائیں"۔

عاملین جہان مخلوق کی حفاظت اور بہتری و فلاح و بہبود کیلئے کوشش کرتا ہے اول اپنی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے یعنی اکل حلال، صدق مقال اور پابندی شریعت و پابندی، صوم و صلوٰۃ کا اہتمام رکھنا از حد ضروری ہے تبھی مخلوق خدا کی صحیح معنوں میں خدمت انجام دے سکتا ہے اور ثواب دارین حاصل کر سکتا ہے وہمات اور لغویات سے، کذب، دروغ گوئی سے اور خرافات واہیات سے دور رہنا چاہئے۔ امراض کا علاج اور عقائد کی اصلاح کرنی چاہیے تاکہ اپنا بھی اور دوسروں کا بھی ایمان محفوظ و سلامت رہے۔

تشریحاتِ سورۂ ناس

مولانا محمد طاہر قاسمی
برادر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ؏

ترجمہ تو کہہ پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، بدی سے اس کی جو پھسلادے اور چھپ جاوے، وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور یہ آدمیوں میں۔

سورہ فلق میں انسان کو ان چار آفتوں اور شیطانی مضرتوں سے پناہ ورب میں لیا گیا تھا جو عالم اجسام میں انسان کے لئے ضرر رساں تھیں اور جو ظلمت وشیطنت انسان کو عالم اجسام میں مطمئن نہ رہنے دیتی تھی۔ چنانچہ ناظرین کرام پڑھ چکے ہیں کہ ظلمت وشر کا ظہور عالم اجسام میں کبھی "ما خلق" کی صورت میں ہوا ہے اور کبھی "غاسق اذا وقب" کی ہیئت میں کبھی شر شیطان "نفثٰتِ فی العقد" کی شکل میں اثر انداز ہوتا ہے اور کبھی "حاسد اذا حسد" کے لباس میں۔ الغرض عالم اجسام میں شیطان کی ایذا رسانی اصولاً انہی چار شکلوں سے ہوتی ہے۔ اب سورۂ ناس میں پروردگار عالم نے شیطان کے اس ضرر شدید اور شر عظیم سے انسان کو خبردار کر کے اپنی پناہ میں لیا ہے جو عالم ارواح میں براہ راست اس کے جوہر انسانیت پر شیطان کی طرف سے اثر انداز ہوتا تھا اور اسکی ملکیت کو جاہ وتاراج کرنے کی سعی کرتا تھا۔ اور تدابیر جسم میں فساد ڈال کر شیطان ہر دو عالموں میں روحِ انسانی کے لئے خسران وناکامی کے اسباب مہیا کرتا تھا۔

ہر دشمن کے موافق اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے

یہ ایک اقتضائے فطرت ہے کہ جس قدر بڑا دشمن ہوتا ہے اسی قدر اس کے مقابلہ میں تیاری کی جاتی ہے۔ سانپ اور بچھو انسان کے دشمن ہیں تو ان کے مارنے کے لئے لاٹھی اور جوتا کافی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی دشمن تیر وتفنگ سے مقابلہ میں آئے تو اسکا مقابلہ توپ اور ہوائی جہاز سے کیا جاتا ہے۔ اسی لئے عالم اجسام میں جب شیطان انسان کے مقابلہ میں حیوانوں اور انسانوں کا بھیس بھر کر آیا تو اس کے پچھاڑنے کے لئے انسان کے پرورش کرنے والے خدا نے صرف رب الفلق کا نورانی ہتھیار مرحمت فرمایا یعنی شیطان کو انسان نے اس کا الٹی میٹم دیدیا کہ اگر تو نے اسکے بعد اپنے شر ورو مکائد سے مجھ پر حملہ کیا تو یاد رکھ میرا خدا وہ ہے جو رات کی تاریکیوں سے صبح کا نور ظاہر کرنے والا اور شر در کائنات کی اندھیریوں میں سے حق ورسالت کا آفتاب ومہتاب چمکانے والا ہے اور شیطنت کے راستوں کو مسدود فرما کر انقلاب ماہیت کر دینے والا ہے

عالم ارواح میں شیطان کا حملہ اور اس کا تدارک

اور جب شیطان عالم ارواح میں براہ راست انسان کے جوہر ملکیت وانسانیت کو معدوم کرنے کے لئے اس پر حملہ آور ہوا اور بمصداقِ حدیث ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم۔ جب کہ وہ جسم انسانی میں داخل ہو کر اس کے رگ وپے میں خون کی طرح دوڑنے لگا تو اس پروردگار عالم نے جس نے انسان کو کرلسبِ عقل کا تاج پہنا کر اور خلاصہ کائنات بنا کر خلیفۃ الارض بنایا ہے اپنی ربوبیت وملکیت والوہیت کی تجلیات عظیمہ کا کبھی غروب نہ ہونے والا آفتاب ومہتاب، ارواحِ انسانی، پر طلوع فرمایا اور اپنی صفات نورانیہ میں سے انسان کو ایسے تین نور مرحمت فرمائے جن کے توسل اور توسط کے بعد شیطنت کا یہ مخفی اور کاری حملہ انسان کے لئے مضرت رساں نہ ہو۔

آفتاب عالمِ اجسام وآفتاب عالمِ ارواح

کائنات عالم کو منور کرنے والے آفتاب کی ضیاء پاشی تو اس طرح پر ہے کہ وہ طلوع ہو کر بڑھتا اور نصف النہار پر آکر زوال پذیر بھی ہو جاتا ہے اور

مغرب کے وقت تک ہماری نظروں سے غائب ہو کر جو اپنی نورانیت لاتا ہے وہ اپنے ہی ساتھ لے جاتا ہے لیکن عالم ارواح میں ان تجلیاتِ ثلثہ کا آفتاب ضیاء پاش اور اس کے انوار و برکات تو کسی وقت اور کسی آن بھی غروب نہیں ہوتے۔ بلکہ ہر آن نئی شان اور نئی دھج سے انسان کی تربیت و حفاظت، بقاو ارتقاء میں سرگرمِ عمل رہتے ہیں اور شیطنت کی تاریکیوں سے انسان کو ہٹا کر صراطِ نور پر چلانے کے لئے ہر دم مستعد ہیں اور قلب انسانی میں ان تجلیات ثلثہ کی جلوہ پاشی جہت و مکان سے منزہ ہونے کے باوجود بعینہ وہی شکل رکھتی ہے جیسے آفتاب کا نور تمام عالم کو محیط ہونے کے باوجود جو آئینہ میں آجائے جیسے آفتاب عالمتاب اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا مگر آئینہ میں جلوہ افروز ہو جاتا ہے اور یوں کہہ سکتے ہیں کہ آفتاب آئینہ میں نہ سا سکنے کے باوجود آئینہ میں ہے ایسے ہی ان صفاتِ ثلثہ کی جلوہ افروزی باوجود جہت و مکان سے منزہ ہونے کے قلب انسانی میں قرار پکڑ لیتی ہے یہیں سے خداوندِ عالم کا شہرگ سے بھی زیادہ ہم سے قریب ہونا بھی بالبداہت روشن ہو گیا کیوں کہ جس طرح انسان مطلق ہر انسان متقید میں پایا جاتا ہے یہی حال موجود اصلی کا موجوداتِ عالم کے ساتھ ہے لیکن اس قربت و جلوہ افروزی کے ساتھ بھی اگر کوئی اندھی روح اپنے ارادہ و اختیار سے ان تجلیاتِ ثلثہ کے فیوض و برکات سے مستفید نہ ہونا چاہے اور شیطنت کے جال سے نکلنے کی آرزو ہی نہ کرے بلکہ اس کے دامِ تزویر میں پھنس جانے ہی کو اپنی کامیابی اور ترقی سمجھے تو اس میں ان تجلیاتِ ربانیہ کا کیا قصور ہو سکتا ہے۔ جیسے آفتاب عالمتاب، اس عالم میں روزانہ تجلی ریز ہوتا ہے اور اکتسابِ فیض کے لئے ہر ایک کو صلائے عام دیتا ہے مگر اس پر بھی جو اس کے انوار و تجلیات سے متمتع و مستفید نہ ہو اور تاریکی ہی میں رہنا پسند کرے تو آفتاب کا اس میں کچھ قصور نہیں بلکہ اسی کوتاہ نظر کا قصور ہے اسی طرح جو کوتاہ عقل ربوبیت "ملکیت" والوہیت" کے انوار و تجلیات سے اکتسابِ نور ہی نہ کرے تو انہیں ان کا کوئی قصور نہ ہوگا بلکہ عقلِ انسان کے مختار و مجاز ہونے کی وجہ سے سراسر قصور اسی کا سمجھا جاویگا اور یہی انوار و تجلیات و صفاتِ ربانی یوم حساب میں اس پر حجت کردی جاویگی۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

آئینۂ قلب میں جلوۂ خداوندی کب ضیاء ریز ہوتا ہے

جس طرح آئینہ کا رخ جب آفتاب عالمتاب کے ٹھیک مقابلہ پر آجاتا ہے تو آئینہ میں پورا عکسِ آفتاب مندرج ہو جاتا ہے اور چاہے انسان کتنی ہی اس کی کوشش کیوں نہ کرے کہ عکسِ آفتاب آئینہ میں نہ آئے یا تھوڑی بہت تاریکی کو آئینہ قبول کرلے مگر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسان جب اپنے آئینہ قلب کو خدا کی طرف کرلے گا اور اپنی روحانیت کا ملکوتی رخ تجلیات الٰہیہ کی طرف کر کے جہت عبدیت کو معبودِ حقیقی کے ساتھ صحیح کرلے گا تو ناممکن ہے کہ اس کے آئینہ میں شیطنت کی تاریکی دخل پاسکے اور تواضع و بندگی کے قالب میں رفعت و کرامت کا آفتاب جلوہ گر نہ ہو کما قال الرسول علیہ السلام من تواضع للہ رفعہ اللہ (الحدیث) اسی مضمون کی طرف قرآن عزیز میں یوں اشارہ فرمایا گیا ہے انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین

میں نے متوجہ کرلیا اپنے چہرہ کو اسی کی طرف جسنے بنائے آسمان اور زمین سب سے یکسو ہو کر اور میں نہیں ہوں شرک کرنے والا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے فاقم وجہك للدين حنيفا فطرة الله التى فطر الناس عليها لاتبديل لخلق الله ذلك الدين القيم

تو سیدھا رکھ اپنا منہ دین پر ایک طرف کا ہو کر وہی تراش اللہ کی جس پر تراشا لوگوں کو بدلنا نہیں اللہ کے بنائے ہوئے کو

سعیِ شیطان

شیطان کی سعی ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ انسان کے اس ملکوتی جہت کو جسکو خداوندِ عالم نے اپنی صفاتِ ثلثہ کی طرف رجوع کرنا سکھلایا ہے ان تجلیاتِ ثلثہ کے انوار سے منتسب نہ ہونے دے بلکہ انسان کے علم و ارادہ، افعال و اعمال کا رخ مسببِ حقیقی سے ہٹا کر عالم اسباب کی طرف مائل کردے تاکہ بہیمیت کا غلبہ ہو کر ملکیت فنا ہو جائے اور ان اسباب کے چکروں میں پھنسکر مسببِ عالم سے انسان غافل ہو جائے جس طرح وہ کاشتکار اور کسان جو گنگا کی نہر سے سیکڑوں میل کے فاصلہ پر رہنے کے باوجود اپنی کھیتی باڑی کو سرسبز و شاداب کرنے کی آرزو رکھتا ہے تو اسکے لئے یہی صورت ہے کہ وہ اپنی بستی کے آس پاس گنگا کی شاخ سے ایک چھوٹی سی نالی کاٹ کر اپنے کھیت میں ملادے تو سیکڑوں میل کی بعدِ مسافت، اکتسابِ فیض، و بہمعو آب کے لئے ہرگز مانع نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے حاسد و دشمن، چاہے کتنی ہی سعی اس کی کیوں نہ کریں کہ اس کسان کے کھیت میں خشکی سے ویرانی آجائے مگر نہیں آسکتی۔ اسی طرح جو عباد مخلصین، چشمہ ہائے علوم نبوت والوہیت، سے اپنے چمنستانِ قلبی میں، کسب و اکتساب کی نالیاں کاٹ کر لائے ہیں اور جنھوں نے اپنے دلوں کی زمین کو مقدس حوضِ کوثر سے سینچ لیا ہے ان کے قلوب میں بھی شیطنت کی ویرانی اور جہالت و ظلمت کی خشکی ہرگز دخل نہیں پاسکتی البتہ بندہ کا کام یہ ضرور ہے کہ عملِ صالح و کسب محمود کو ہاتھ سے نہ چھوڑے اور جو انسان اپنے قوائے ملکیہ و بہیمیہ سے کام ہی نہ لے اسکی مثال اور حالت تو بعینہٖ اس کاشتکار کی سی ہے جس

کے گھر میں غلہ بونیکا سامان بھی رکھا ہوا ہے اور قدرت کی فیاضیوں سے پانی اور زمین بھی اس کے پاس موجود ہے مگر نہ وہ زمین کو جوتتا ہے نہ اسے پانی دیتا ہے نہ دانہ زمین میں ڈالتا ہے ہاں مگر قدرت سے امیدوار اسی کا ہے کہ میرا دامنِ مراد بھی انہیں کاشتکاروں کی طرح بھر جائے جنہوں نے سخت سے سخت لوہ کے اندر تپتی ہوئی زمینوں میں قدرت کی فیاضیوں پر اعتماد کرتے ہوئے دانہ کو سپردِ خاک کیا تھا اور ہر قسم کے تعب و مشقت سے جان نہ چرائی تھی تو یہ اعتماد اس کسان کے لئے موجبِ نقصان ہے اور سراسر نادانی ہے اور ناممکن ہے کہ قدرت کی فیاضی اس کے گھر میں غلہ کا ڈھیر لگائے اسی طرح جو انسان اپنی قوتِ ملکیہ کو اوج ترقی پر پہونچا کر کمالِ انسانیت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضرورت ہے کہ تعلیماتِ ربانی وہدایاتِ آسمانی کے مطابق اولاً اپنے دل کی زمین میں کلمۂ طیبہ کا تخم سعید ڈالیں اور پھر زندگی کی اس کھیتی کو توحید و رسالت کی اعانت سے آلائشاتِ شیطانی سے پاک وصاف بنائیں اور مجوزہ اعمالِ حسنہ کی مشقت اور مواظبت ومداومت سے شجر ایمان کو بڑھائیں اور پھیلائیں اور دل کی زمین کی پیداوار کو رحمتِ حق کی بارش سے اگائیں اور پکائیں

قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون۔

کام نکال لیا ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں اور جو نکمی بات سے اعراض کرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامنے والے ہیں

الغرض اس کی ضرورت تھی کہ جس طرح عالم اجسام میں شیطان کے راستے مسدود کئے گئے تھے اسی طرح جب وہ مجاری دم میں گھسے اور عالم ارواح میں قلبِ انسانی پر اس کا گذر ہو تو اس کے لئے بھی حق تعالیٰ کی طرف کوئی بندش بتلائی جاوے۔

شیطان وملک کا گذر قلبِ انسانی پر اور اسکا اثبات عقلی

بظاہر حدیث ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم کا یہ مضمون کہ "شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے" خلاف فطرت معلوم ہوتا ہے لیکن عقلِ سلیم اس پر شاہد ہے کہ روح انسانی کا مادی لباس جس طرح کثیف اور وزنی ہے اسی طرح شیطان وملک کا مادہ خلقی لطیف اور سریع النفوذ بھی ہے اور وہ ہر شکل وصورت کے قبول کرنے کی اہلیت وصلاحیت رکھتے ہیں کون نہیں جانتا کہ نور ونار دونوں مادے جسمانی شکل و صورت سے بے نیاز ہیں نور آفتاب کو نور آفتاب تو ہم کہتے ہیں لیکن نہیں بتلا سکتے کہ اس کی شکل وصورت کیا ہے اسی طرح نار کو ہم نار کہتے ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ اسکی صورت کیا ہے۔ جس طرح نور آفتاب کو اسکی انتہائی لطافت کی وجہ سے زمین قبول کرنے پر مجبور ہے اور اپنی کثافت وشکل ذاتی کی بناپر فیض آفتاب ومہتاب کو خواہی نخواہی لینے پر مجبور ومجبول ہے۔ اسی طرح چونکہ شیطان وملک کا مادۂ خلقت بھی زمین سے لطیف ہے اس لئے ان کا اجسام انسانی میں داخل ہونا اور انسان کا شیطان وملک کو اپنے جسم میں داخل ہونے سے نہ روک سکنا بھی بالبداہت ظاہر ہے۔ رہا شیطان وملک کے وجود کا مسئلہ سو یہ ایک کھلی ہوئی چیز ہے جس طرح مدبر الامر کے حکم محکم کا تعلق جب عنصر خاکی سے ہوا تو اس سے حیوان وانسان شجر وحجر وغیرہ پیدا ہوئے اسی طرح جب اس کے امر کا تعلق نور ونار سے ہوا تو ان سے شیطان وملک پیدا ہوئے لیکن اگر وہ غیر مرئی ہیں تو اس سے انکار وجود لازم نہیں آتا ورنہ تو پھر روح کے وجود سے بھی انکار کرنا پڑیگا اور یہ ہمارا استدلال عقلی بحمد اللہ اختراع محض ہی نہیں ہے بلکہ احادیث صحیحہ وتفاسیر معتبرہ میں اسکی اصل بھی موجود ہے چنانچہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں ہے ان الشیطان لمۃ الخ۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ ابن آدم کے دل پر شیطان کا بھی گذر ہوتا ہے اور ملک کا بھی۔ شیطان کے گذرنے سے شر پر آمادگی ہوتی ہے اور انسان حق کی تکذیب کرتا ہے اور فرشتوں کے گذرنے سے انسان کو نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے لہٰذا جس کو نیکی کی توفیق میسر آوے اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جس کے دل میں شیطان کی طرف سے بدی کی تحریک ہو اسکو خدا سے پناہ مانگنی چاہئے۔ الغرض فرشتے اور شیاطین جسم غیر محسوس رکھتے ہیں اس لئے ان کا مجاری دم میں مداخلت کرنا کچھ مشکل نہیں یہی وجہ ہے کہ انسان کے دل پر دریا کی طرح خیر وشر کی موجیں اٹھا کرتی ہیں اور اسکی بعینہ ایسی ہی صورت ہوتی ہے جیسے کسی تالاب میں کوئی پتھر یا ڈھیلا پھینک دیا جائے تو پانی لہریں لینے لگتا ہے اور موجیں سطح آب پر ہر مرتبہ ایک نیا لباس پہن لیتی ہیں اسی طرح جب انسان کے دریائے قلب میں فرشتے اور شیطان غوطہ زن ہوتے ہیں تو اسکے قوائے ملکی وبہیمی میں بھی ایک قسم کا تموج پیدا ہو جاتا ہے۔ اور خیر وشر کی یہ لہریں انسان کے اعمال وافعال میں دکھلائی دینے لگتی ہیں۔

شیطان کا وجود اور اسکا اثباتِ عقلی

جیسے دریا میں حرکت خود بخود پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ کوئی محرک اسمیں تموج نہ پیدا کرے اور دریا کی سطح پر لہریں اس وقت تک نمودار نہیں ہو سکتیں جب تک دریا کی تہ میں کوئی غوطہ نہ لگائے اسی لئے موتی بھی باہر جب ہی آتا ہے جب کہ ماہیانِ دریائی دریا میں اچھال پیدا کرتی ہیں اور پچھ

بھی مادر رحم سے جب ہی باہر آتا ہے جب اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے اس کے لئے حکم اخراج صادر ہو جاتا ہے۔ غرض ہر مخفی وجود جب ہی مرئی ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ظاہر جل مجدہ کا حکم ظہور اس سے متصل ہو جائے اسی طرح انسان کے قوائے ملکیہ و بہیمیہ میں بھی تلاطم و تموج اسی وقت تسلیم کیا جاسکتا ہے جب کہ ایک ایسی مخلوق کا وجود مانا جائے جو غیر مرئی وغیر محسوس ہو اور قلب انسانی اسکی تائید و تحریک کی اہلیت رکھتا ہو چنانچہ ایسے ہی غیر مرئی وغیر محسوس ناری مخلوق کو شریعت اسلامی جن و شیطان کہتی ہے اور نوری مخلوق کو ملک سے تعبیر فرماتی ہے۔ جس طرح کارخانہ وجود کا موجود ہو جانا بدون کسی قادر مطلق کے تسلیم کے ممکن نہیں اور عناصر اربعہ کی قوتوں کا خود بخود ہر شکل وصورت کو قبول کر لینا اور اسکو تسلیم کر لینا صرف انہی کا کام ہے جنکی عقلیں مسخ ہو چکی ہیں۔ اسی طرح شیاطین اور ملائکہ کے وجود سے بھی انکار کرنا اور صرف نفسانی قوت کو شیطان سے تعبیر کر دینا انہی کوتاہ نظروں اور نیچریت کی بیماری میں گرفتار ہونے والوں کا کام ہو سکتا ہے جنکی نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام بلاغت نظام تک نہیں پہونچی اور مخبر صادق کے مشاہدات غیب کا جنہیں اقرار نہیں ہے

منکرین وجود شیطانی اور ان کی غلط فہمی

گو جناب سرسید اور ان کے ہم نوا باوجود براہین ساطعہ و دلائل واضحہ کے پھر بھی اس کے قائل ہیں کہ شیطان و ملک کا وجود مستقل شکل وصورت میں نہیں بلکہ صرف نفس کی قوت کا نام شیطان ہے اور ان کے دلائل کا حاصل یہ ہے کہ جو چیز آنکھ سے دکھائی نہ دے اور کان سے سنائی نہ دے اور زبان سے چکھی نہ جائے ناک سے سونگھی نہ جائے ہاتھوں سے چھوئی نہ جائے اس کا وجود ہو ہی نہیں سکتا لیکن کوئی ان مادہ پرستی میں سرشار ہونے والوں سے پوچھے کہ آخر پھر تم اپنی روح کے کس طرح قائل ہو جاتے ہو کہ اپنے وجود اور اپنی روح سے بھی انکار کر دو کیوں کہ آج تک حواس خمسۂ ظاہری نے کسی انسان کی روح کو بھی نہیں دیکھا اور نہ دیکھنے کے باوجود کسی نے انکار کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حواس خمسۂ ظاہری صرف انہی اشیاء کو محسوس وادراک کر سکتے ہیں جو ذی جسم ہوں اور مادہ وروح دونوں سے مرکب ہوں تنہا روح کو یہ حواس خمسۂ ظاہری ہرگز ادراک نہیں کر سکتے وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ حواس ظاہری فی الحقیقت دیکھنے والے اور سننے والے، چکھنے والے اور سونگھنے والے نہیں بلکہ وہ قلب مدرک ہے جو ان حواس خمسہ سے سب عالم کی اشیاء کو دیکھتا اور سنتا ہے اگر اس کی حس جاتی رہے یا انسان کا دل مرجائے تو پھر یہ حواس خمسہ کوئی فعل بھی صحیح طور پر بجا نہیں لا سکتے اور روح بھی بدون حواس خمسہ کے اس عالم میں نہیں رہ سکتی۔ غرض یہ ہے کہ حواس خمسہ، مجردات کا تنہا ادراک نہیں کر سکتے جب بھی ادراک کرتے ہیں تو مرکب وجود ہی کا ادراک کر سکتے ہیں لیکن جیسے ہر مرکب اپنے وجود سے مفرد کا پتہ دیتا ہے اور ہر مجموعہ اپنے وجود سے اپنے اجزاء پر شاہد ہے اور نسل بنی آدم میں دو سے تیسرے کی پیدائش بتلا رہی ہے کہ یہ تیسرا جب ہی معرض وجود میں آیا جب کہ ایک مخلوق کی پشت میں رہا اور ایک کے جنین میں۔ اسی طرح خیر وشر کا یہ مجموعہ اور خیر وشر کی یہ نوع مرکب بھی بتلا رہی ہے کہ انسان کی نوع اگر فرشتوں کی مخلوق سے نکلی ہے تو اسنے شیطان و جن کی جنین میں بھی جنم لیا ہے اور دونوں ملکی وبہمی مخلوقات کا جدا جدا وجود یقینی اور ضروری ہے جس طرح ایک تخت اپنے مجموعہ سے اس پر شاہد ہے کہ اس میں لکڑی بھی ہے اور لوہا بھی اور ان کے جدا جدا ذخیرے اور کانیں عالم میں بالیقین موجود ہیں یہ ناممکن ہے کہ تخت بدون لکڑی اور لوہے کے ذخیرہ کے معرض وجود میں آجائے۔ اسی طرح خیر وشر سے مرکب یہ انسانی مخلوق بتلا رہی ہے کہ جدا جدا دو قسم کی ناری و نوری مخلوق بھی عالم میں پائی جاتی ہیں۔ اگر چہ وہ ہم کو شکل خداوند عالم کے دکھلائی نہ دیں یا جیسے ہر بیٹے کا باپ اور اسکی ماں مرجانے کے بعد لوگوں کو نظر نہ آئیں۔

ارواح اجل یافتہ بھی انسان کے خیر وشر میں ممد ومعاون ہوتی ہیں

علاوہ ازیں جو ارواح جن وانس اجل مقررہ پر پہونچکر موت کا ذائقہ چکھ چکی ہیں اور اپنا لباس خلقی عطا کنندۂ اصلی کو واپس دے چکی ہیں اور اعمال خیر وشر کا رنگ ان پر ایسی ہی طرح چڑھ چکا ہے۔ جیسے ایک کپڑے پر ایک رنگ پختہ طور پر دے دیا جائے تو کبھی حق تعالی ایسی ارواح سعیدہ وخبیثہ کو عالم کی تدبیر کے لئے یا انکو عالم سفلی میں محبوس ومعذب فرمانے کے لئے عالم سفلی میں رکھتے ہیں جو اپنے اثرات ناری و نوری سے انسان پر مسلط ہو کر ایسی ہی طرح انسان کے قوائے ملکیہ وبہیمیہ میں تلاطم وتموج پیدا کر دیتی ہیں جیسے قدرتی بجلی مصنوعی بجلی پر گر کر اس میں ایک غیر معمولی تیزی وقوت اور چمک پیدا کر دیتی ہے۔ بہر حال یہ امر محقق ومنقح ہو چکا ہے کہ شیطان وملک کا وجود ہے اور وہ جسم انسانی میں داخل ہو کر روح پر اپنے اثرات ایسی ہی طرح طاری کر دیتے ہیں جیسے ایک مقرر اپنے کلام کے اثرات سے قلب انسانی کو متاثر کرتا رہتا ہے اور شیطان انسان کے علم وارادہ، افعال واعمال، کا رخ عالم لاہوت سے عالم ناسوت کی طرف پھیرتا رہتا ہے اور اکتساب تجلیات ثلثہ خداوندی کی لمعات ابدی سے انسان کو محروم کر دیتا ہے اور انسان از خود ان کے روکنے کی

طاقت وقدرت بھی نہیں رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا مقابلہ وہی کرسکیگا جو اس سے بھی بڑھ کر لطیف اور قوی ہو۔

نار کا مقابلہ نور ہی کرسکتا ہے

سو ہر ایک کو معلوم ہے کہ نار کا مقابلہ اگر کوئی چیز کرسکتی ہے تو نور ہی کرسکتا ہے ایک ہنڈا کتنی ہی تیز روشنی والا کیوں نہ ہو جہاں شب کو اس کی روشنی کی ہر شخص آرزو کرتا ہے اور اسکی ضرورت ہر فرد بشر کو محسوس ہے وہیں اس چمکنے والے ہنڈے کا نور آفتاب میں بیکار ہو جانا بھی ہر ایک پر بخوبی عیاں اور روشن ہے اور آفتاب عالمتاب کے نور کو کم کرنے کے لئے لاکھوں اور کروڑوں ہنڈے بھی کیوں نہ روشن کردئے جائیں یا دن میں بجلی کی روشنی کتنی ہی زبردست مقدار میں کیوں نہ استعمال کی جائے مگر ناممکن ہے کہ نار نور پر غالب آسکے۔ ٹھیک اسی طرح سمجھ لو کہ شیطان کسی قدر بھی انسان پر قبضہ کیوں نہ جمالے مگر ناممکن ہے کہ جب اللہ ورسول اور اسکی نورانی مخلوق کے انوار وتجلیات کا انسان پر ورود ہو اور بندۂ عاصی اکتساب نور کا ارادہ کرلے تو شیطان کا کوئی داؤ پیچ چل سکے۔

شیطان کی جبلت ہی میں فساد نظم رکھا ہوا ہے

چونکہ شیطان کی جبلت وفطرت میں فساد نظم کا اقتضاء صانع بیچون وبے چگون نے رکھ دیا ہے اور اس کی خلقت اور ساخت نار سے ہوئی ہے اس لئے اس کا مادہ ناری بھی اکثر عالم کے کاروبار میں فساد کا سبب ہوتا ہے دیکھئے ایک عمارت اینٹ پتھر لکڑی چونہ لوہے مٹی وغیرہ کے مجموعہ سے لاکھوں روپیہ میں برسوں کی محنت وکاوش سے تیار کی جاتی ہے اور طرح طرح کی صعوبتوں اور مشقتوں سے اس کو مکمل کیا جاتا ہے مگر جب آگ کا قابو اس پر چل جاتا ہے تو ایک پیسہ کی دیاسلائی سے یہ برسوں کی محنت ایک دم میں غارت ہو جاتی ہے اسی طرح شیطان کا قابو بھی جب انسان پر چل جاتا ہے اور شیطنت کا حربہ جب بھی کسی کے خرمن دین وایمان پر کاری ہو جاتا ہے تو برسوں کے حسنات وبرکات دم کے دم میں اکارت ہو جاتے ہیں اور انسان ذلت وخسران کے گڑھے میں جاگرتا ہے۔

شیطنت کی سزا نار ہی ہونی چاہئے

غالباً یہی سبب ہے کہ شیطان کے دام تزویر میں پھنس جانے والوں کی سزا بھی نار اسی لئے تجویز کی گئی ہے کہ جس چیز سے انہوں نے دنیا میں لگاؤ پیدا کیا تھا آخرت میں بھی وہی اسی قسم کی جزائے مماثل ان کے سامنے آجائے گی کما قال تعالی جزاء سیئة سیئة مثلها ۔ لیکن اسی مادۂ ناری پر جب انسان دسترس اور قابو پالیتا ہے تو پھر اس کے لئے اس سے بڑھ کر مفید شئے بھی کوئی نہیں ہے۔

قوتِ نفسانیہ پر قابو پانے ہی سے انسان کامل ہوسکتا ہے

چنانچہ وہ آگ جو کروڑوں روپیہ کی عمارتوں کو ایک منٹ میں خاک کا ایک ڈھیر بنادیتی ہے جب اس آگ کو انسان اپنے قابو میں کرلیتا ہے تو دیکھئے کہ ایک اسٹیمر ہزاروں ٹن وزن دم کے دم میں مشرق سے مغرب میں اور مغرب سے مشرق میں پہونچادیتا ہے۔ یہی حال شیطان اور نفسانی قوت کا بھی ہے کہ وہ جس قدر انسان کے حق میں مضر ہے اسی قدر مفید بھی ہے وہ شیطان جو انسان کی بھی تاریکی میں اضافہ کرکے اسے اپنا جیسا کرلیتا ہے اور اسفل السافلین کی گہرائیوں میں اتار دیتا ہے جب انسان اس پر قابو اور غلبہ پالیتا ہے تو ملک السمٰوات والارض کے اسرار وعجائب دیکھ لیتا ہے اور اسرار تکوینی وآثار ملکوتی اس پر منکشف ہو جاتے ہیں کما اشارہ تعالی شانہ وکذالك نری ابراهیم ملکوت السمٰوات والارض ولیکون من الموقنین ۝

تسخیر عناصر اربعہ اور اسکے نتائج

جیسے بجلی کی طاقت پر قابو پالینے سے انسان نے پانی اور ہوا کو مسخر کرلیا ہے اب نہ سمندر کی طوفان خیز موجوں سے انسان ڈرتا ہے نہ ہوا کے جھکڑ اسے کوئی گزند پہونچا سکتے ہیں اسی طرح نفسانی قوت پر جن اعلیٰ ملکی طاقت رکھنے والے اور ملاء اعلیٰ تک پرواز کرنے والے مقدس انبیاء نے قبضہ پالیا ہے اور اس ناری کیفیت کو اپنی ملکیتِ اعلیٰ کا خادم بناکر حضرت احدیت کے چشمۂ قدرت وکمال، جلال وجمال سے توسل کرلیا ہے۔

اثباتِ معراجِ نبوی و رفع مسیح ناصری بجد عنصری

ان میں برقی قوت سے زیادہ وہ نورانی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ باذن اللہ ان کے لئے آسمان وزمین کی سیر اسی جسدِ عنصری کے ساتھ آسان ہو جاتی ہے اور آسمانوں کی سیر میں یہ ارواحِ طیبہ اپنے جسدِ عنصری کو ساتھ رکھنے میں کوئی تعب اور دقت محسوس نہیں کرتیں اور قوتِ ناری اور قوتِ نوری اور ملکۂ خیر وشر کا یہی وہ کمال واعتدال اور توازن اصلی ہے کہ جن کے باہم ممزوج ہو جانے کے بعد لباسِ خاکی افاضہ تجلیات ربانی کے لئے مزاحم ومقابل نہیں رہتا اور نور ملکیت، غالب ومستولی ہوکر اس طرح ان کے قبضہ میں آجاتا ہے جس طرح بجلی پر انسان قبضہ پالینے سے بٹن کے دباتے ہی بجلی سے چاہیں تو پروازی کی کیفیت حاصل کرلیتے ہیں اور جب چاہیں عالم کے کاروبار میں مدد لیتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام جب چاہتے ہیں تو صفاتِ الٰہیہ کی غیر

محدود شانوں میں مستغرق ہو جاتے ہیں اور جب چاہتے ہیں ملاء اعلیٰ کی سیر کر لیتے ہیں جب بعض اشیاء وادویات کے باہم مل جانے کا یہ اثر ہے کہ ان سے مہیب سے مہیب آوازیں پیدا ہو جائیں۔ بم کے گولے ہزاروں جانیں تلف کر دیں تانبے پر یا کسی اور کہرباتی دھات پر کیمیائی دوائیں استعمال کر دی جائیں تو تانبا خالص سونا بن جائے اور کارخانہ عالم میں اس کی قدر و قیمت بڑھ جائے۔ اور کوئی شخص یہ تمیز نہ کر سکے کہ خالص اور قدرتی سونے میں اور اس مصنوعی میں کیا فرق ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ جن اجزاء کو ملا کر قدرت نے سونا بنایا تھا انسان نے بھی خدا تعالیٰ کی بتلائی ہوئی الہامی ترکیب کے موافق ویسا ہی سونا بنادیا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام نے بھی مدبر الامر کی بتلائی ہوئی ترکیب کے موافق نفسانی قوت پر ملکیت کو غالب وحاوی کر کے کچھ اس طرح اس سے کام لیا ہے کہ وہ نفسانیت وبہیمیت، نہ رہی بلکہ مثل تانبے کے ملکیت ہی ضم ہو کر اس کی کمالِ قوت کا سبب بن گئی یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں جو خیر و نور ہے وہ ملائکہ کے خیر و نور سے کہیں بڑھ کر ہے کیوں کہ ملائکہ کے خیر میں ترقی واضافہ کی کوئی شکل نہیں وہ جتنے پیمانہ پر ہے بس اتنے ہی پیمانہ پر رہے گی۔ لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون مایؤمرون اور انبیاء علیہم السلام کی ملکیت وخیر میں اضافہ وارتقاء ہے کیوں کہ جس طرح انجن میں آگ پانی کو کھولا کر اسٹیم پیدا کرتی ہے اور یہ آگ نہ صرف انجن کے حق میں رحمت ہے بلکہ تمام مسافروں کے حق میں یہی باعثِ برکت ہے اور چولہے کی آگ اس قدر قوی نہیں ہوتی بس وہ ایک خاص صورت میں جلتی رہتی ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے لئے باذن اللہ کرۂ ارض سے کرۂ سماوی پر جانا اور وہاں قیام کرنا ایسا ہی سہل ہو گیا تھا جیسا کہ برقی طاقت پر تھوڑا سا قابو حاصل ہو جانے سے ہمیں اور تمہیں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہوا میں اڑنا اور ٹھیرنا آسان ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں اگر غذائے جسمانی کی طاقت سے ہمیں اور تمہیں زینہ پر چڑھ جانا آسان ہے اور قوتِ بہیمیہ نے بآسانی ہمیں بڑے سے بڑے پیچدار زینہ پر لے جا کر سطحِ زمین دکھلا دی ہے یہ طاقت نہ ہو تو ایک سیڑھی پر بھی قدم نہ رکھا جائے ایسے ہی انبیاء علیہم السلام کی قوتِ ملکیہ کو کلام وامر خداوندی کی روحانی طاقت وتغزیہ نے اس درجہ پر پہونچا دیا تھا کہ وہ باذن اللہ کرۂ سماوی پر چڑھ جائیں اور انکی قوتِ بشریہ مانع رفع الی السماء نہ ہو۔

ان اشارہ سے گمان غالب یہ ہے کہ ناظرین کرام کو مسئلہ رفعِ مسیح بجسدِ عنصری اور معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں انشاء اللہ تردد وتشکک باقی نہ رہے گا۔

شیطان کا تمثلِ جسمانی وروحانی

الغرض شیطان ہر شکل وصورت سے بدنِ انسانی میں داخل ہوتا ہے اور عالم اجسام سے عالم ارواح میں اور عالم ارواح سے عالم اجسام میں جب چاہے جس قالب اور جس صورت سے چاہے انسان کو گھیر کر اپنی ذات سے ملکیتِ انسانی کو تیرہ و تاریک اور عیب دار بنادیتا ہے۔ لوح محفوظ عرش وکرسی اور علیین سے جو تعلقات ارواحِ انسانی کے قائم ووابستہ ہیں شیطان کے درمیان میں حائل ہو جانے سے وہ تعلق بعینہ ایسی ہی طرح منقطع ہو جاتا ہے جیسے آفتاب ومہتاب پر ابر آجائے بس انہی تعلقات کے انقطاع کا نام ضلالت وگمراہی ہے اور بندہ اور خدا کے درمیان شیطان کے حائل ہو جانیکا نام ہی شرک ہے کیوں کہ جب شیطنت انسانیت پر چھا جاتی ہے تو اسکی تمامتر توجہ عالم اجسام ہی میں مصروف ہو جاتی ہے

شیطان کی دھوکہ دہی کی ایک مثال

جس طرح وہ انجن جو کلکتہ کی طرف اپنی بیسوں گاڑیوں کے مسافروں کو فراٹے بھرتا ہوا لے جارہا تھا لیکن ایک معمولی سے کانٹا بدلنے والے نوکر کی شرارت سے انجن کی لائن کا رخ بدل گیا اور بجائے کلکتہ پہونچنے کے وہ انجن مسافروں کو لیکر لاہور پہونچ گیا تو جو کچھ شرارت وغفلت باور کی جائے گی وہ ڈرائیور اور کانٹے والے ہی کی کہجا سکتی ہے لائن کا کچھ قصور نہ ہوگا اسی طرح شیطان انسان کی عمر عزیز کی جملہ ترقیات کی لائن کا رخ عالم بالا سے پھیر کر عالم فانی کی طرف کر دیتا ہے اور اسی طرح اسکو فنا کر دیتا ہے بس یہی روح کی موت کہلاتی ہے۔ کیوں کہ جب اس کا تعلق اسکے اصل مرکز سے منقطع ہو جائیگا تو ناممکن ہے کہ اسکی حیات باقی رہ سکے جیسے وہ درخت جس کی جڑ پر کلہاڑا بجلیا جائے اور اس کا تعلق زمین سے منقطع کر دیا جائے تو درخت کے حق میں یہ موت ہے اور زمین کی جملہ قوتیں باوجود اس درخت کے متصل ہونے کے محض اس انقطاع رشتہ کی وجہ سے کوئی نفع اسکو نہیں پہونچا سکتیں اور اس کلہاڑا بجنے کے تھوڑی دیر بعد یہ نظر آنے لگتا ہے کہ درخت کی وہ سر سبز وشاداب ڈالیاں جو ابھی ابھی ہوا کے جھونکوں میں جھوم جھوم کر نظروں کو اپنی طرف جھکائے دے رہی تھیں اور وہ آفتاب کی نورانی شعاعیں جو اس کلہاڑا بجنے سے بیشتر اس پر تجلی ریز تھیں اس انقطاع تعلق کے بعد درخت کے جملہ برگ وبار کملا جاتے ہیں اور وہ درخت جو سیکڑوں آدمیوں کو ابھی اپنے سایہ میں سلائے ہوئے تھا یکایک سوکھ کر زمین پر گر پڑتا ہے اسی طرح وہ انسان جنکی ارواحِ سعیدہ تدبیر جسم میں مصروف تھیں اور فیضانِ تجلیاتِ ربانی سے فرحاں وشاداں ترقی ملکیت میں مصروف تھیں کہ یکایک شیطان کی تاریکیوں نے چاروں طرف سے آن گھیرا اور ان کے تعلقات خدا ورسول میں رخنہ ڈال کر یہ انقطاع ان کے حق میں باعثِ پژمردگی ہوگا اور اگر روحِ انسانی اپنے خالق ومولیٰ

کی طرف انابت وتضرع نہ اختیار کریگی تو ہیشگی کی موت اس پر آجائے گی۔ خداوندِ عالم نے انسان کے لئے توبہ واستغفار اس لئے رکھاہے کہ جب اس کا رشتہ اپنے مالک ومولیٰ سے کمزور پڑنے لگے اور شیطان کے غلبہ وتسلط سے انسان کی حیاتِ ابدی خطرہ میں آجائے تو بندہ اپنی نفسانی شرارتوں پر دل سے نادم ہوکر اپنا علاقہ درست کرلے۔

مسلم عاصی اور کافرومشرک کے معاصی کافرق

یہی فرق مسلم عاصی اور کافرومشرک کے گناہوں میں ہے کہ شیطان تو ہرایک کے خانہ دل کو ٹٹولتاہے وساوس وخطرات سے ہرایک کے قلب کو سیاہ کرتاہے مگر جنکی روحِ عالمِ اجسام کی آلائشوں سے بالکلیہ ملوث نہیں ہوئی اور توحیدورسالت کاکوئی نقطہ نورانی بھی ان میں موجود ہے گناہ واثم کی مزلولت اور ممارشت سے جن کے دل پورے سیاہ نہیں ہوچکے ہیں جب بھی رحمتِ حق کی بارش کاکوئی چھینٹاان پر پڑجاتاہے اور جب بھی کسی سعید روح کاگذران کے قلب پر ہوجاتاہے تو وہ پکاراٹھتے ہیں کہ اے لعین وبدکار دشمن پروردگار یہ تیراحملہ شرگوبظاہر بڑے آن وبان، قوت وشوکت کے ساتھ ہے اور تیرے یہ باطلانہ اقدامات کو بڑے استحکامات کرکے آئے ہیں مگر یادرکھ کہ حول وقوت جوکچھ بھی ہے وہ اللہ جل شانہ وعزمکانہ ہی کے لئے ہے اور باگ ڈور صرف اسی کے ہاتھ میں ہے جسنے ہدایات وسعادت کی منادی عالم میں کرائی ہے اور باطل کو حق سے مغلوب ہونے ہی کے لئے پیدافرمایاہے۔

اما الزبد فیذهب جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض، جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ بس اتنا کہتے ہی انسان پر سے تمام تاریکیوں کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور شیطنت کے تمام منصوبے بکھر جاتے ہیں۔

انسان اگر اس مفسد نظمِ عالم کے مکائدودسائس سے بچنا چاہتاہے اور اس دشمن انسانیت کے داخلہ کو عالم ارواح میں بند کرانا چاہتاہے تو اس کی صورت صرف یہی ہے کہ وہ کارسازِ عالم کی پناہ لے اور اسکی مجوزہ صفاتِ ربوبیت وملکیت والوہیت کی پناہ لیکر شیطان کو مقہور ومغلوب کرے۔

شیطان کس حالت میں انسان پر حملہ کرتاہے

یہ قاعدہ ہے کہ چوراورڈاکو ہمیشہ اس حالت میں نقب لگاتے ہیں کہ جب انسان غافل ہوتاہے یااندھیری بڑھجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ دن میں چوریاں کم ہوتی ہیں اسی طرح شیطان بھی جب یہ دیکھتاہے کہ انسان کی بہیمیت کی راہیں کھل گئی ہیں اور اسکا تعلق اپنے مالکِ حقیقی سے کمزور ہوگیاہے تو جھٹ سے حملہ کردیتاہے لیکن جب دیکھتاہے کہ ازلی وابدی سرکار کی فوج اور حفاظتی دستے مدد کو آپہنچے ہیں اور انسان نے سرکار احدیت میں ہاتھ جوڑکر اقرار کرلیاہے کہ حول وقوت جس قدر بھی ہے وہ صرف اللہ ہی کے لئے ہے اور وہی سب کا ملجاوماوا ہے تو یہ روحانی لٹیرے یہ دیکھ کر کہ رب الناس کی محبت کے پیادے آپہونچے۔ ملک الناس کے نورانی لشکر اور ان کے پرے آموجود ہوئے الٰہ الناس کے رسولِ کریم اور روح الامین نمودار ہوگئے تو یہ شیطانی اثرات پراگندہ ومنتشر ہبامنثورا ہوجاتے ہیں اور دل کی زمین خدائی لشکر کے لئے خالی رہ جاتی ہے۔

شیطان کے داخلۂ قلب کے تین دروازے

الغرض قلبِ انسانی میں شیطان کے داخلہ کی تین ہی صورتیں ہوتی ہیں۔ (۱) کبھی وہ شہوت کی راہ سے دخل پالیتاہے (۲) اور کبھی قہر وغضب کی راہ سے۔ (۳) کبھی شرک وہوا، حرص وطمع کی راہ سے انسان کے قلب کو مسخر کرتاہے۔ خداوندِ عالم نے ان تینوں راستوں کو شیطان پر بند کرکے انسان کو راہِ مستقیم دکھلائی۔

رَبّ النّاس

اور ربّ الناس سے اشارہ فرمایا کہ شیطان جب شہوت کی راہ سے قلب میں دخل پائے تو انسان اس کی پناہ لے جو تمام انسانوں کی قوتوں کی نگرانی وحفاظت کرنے والا اور سب کا پالنے والا اور اس کی قوتِ بہیمیہ کو جادۂ اعتدال پر لگانے والا ہے یوں تو خداوندِ عالم تمام مخلوقات ہی کا پالنے والا ہے اور اسکی پرورش تمام عالمین کو محیط ہے لیکن جو تربیتِ کاملہ انسان پر فائز ہے وہ کسی دوسری مخلوق پر نہیں ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اس حقیقتِ جامعہ سے بڑھ کر کوئی حقیقت بھی نہیں ہے۔ دیکھئے نطفۂ انسانی بظاہر ایک ہیچ سی شے ہے مگر خالقِ کائنات نے عقل وکرامت، ولایت وشرافت، کے لئے کیسے لعل وجواہر اس میں لگائے اور مردوعورت کے جوڑے بناکر کس طرح ایک کو دوسرے کے لئے کارآمد بنایا اور توالد وتناسل کے بادلوں سے مادرِ رحم میں کس طرح انسانیت کے موتی برسائے اور کیسی لطیف ومحکم تدبیر سے اسکی نسلوں کو پھیلایا اور بڑھایا اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی محبت وخواہش پیدا کردی اور ایک ایسا مادہ پیدا فرمایا جو عمر کے وسط میں جوش کھاکر اپنے ابنائے جنس کے بڑھانے کی آرزو کرتاہے۔

نظم توالدوتناسل کی پرامن راہ اور شیطان کی دراندازی

سوجوانی کے اس مادۂ شہوت کے غلط استعمال سے شیطان کا مقصد یہ

ہوتا ہے کہ انسان کے نظم توالد و تناسل کو برباد کر دیا جائے اور جو پر امن راہ توالد و تناسل کی حق تعالیٰ نے مرد و عورت کے درمیان بذریعہ رسول وانبیاء قائم فرمائی ہے یہ باقی نہ رہے اور قوت بہیمی کے صرف کرنے میں انسان مطلق العنان ہو جائے لیکن خداوند عالم ہی چونکہ اس بہار شباب کا لانے والا ہے اور وہی لطیف غذائیں بخش کر اس مادہ کا پیدا کرنے والا ہے اور بندہ اس کے آمد و صرف میں خدا کے تئیں جوابدہ ہے اس لئے عقلاً یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا اور نظم ربوبیت پروردگار کے سراسر خلاف تھا کہ بندہ اس جوانی کی بہار کو (جسے قدرت نے ماں باپ کے دل میں جوش محبت ڈال کر پرورش کرایا ہے اور اپنی سالہا سال کی نگہداشت اور نیرنگیوں سے انسان پر جو بہار شباب قدرت لائی ہے) جسکے ہاتھ چاہے فروخت کر دے اور مالک کو یا اس کے پیغامبروں کو خبر بھی نہ کرے ظاہر ہے کہ وہ غلام کسی طرح بھی امانتدار کہلانے کا مستحق نہیں جو مالک کے بدون اجازت واذن کے اسکے مال و دولت، عزت و آبرو، کو جہاں چاہے صرف کر ڈالے بلا شبہ بندہ کی عقل پر چونکہ شیطان کا قابو چل جاتا ہے اور وہ دن رات انسان کو برے سے برا مشورہ اور کھوٹی سے کھوٹی صلاح دیتا رہتا ہے اس لئے قوی اندیشہ تھا کہ جب انسان کے رشتہ خدا سے کمزور پڑ جائے تو شیطان قوت بہیمیہ کا غلط استعمال کراوے اور انسان کو جانوروں کی مشابہ کر دے اسلئے شفقت وربوبیت کا اقتضاء یہ ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ انسان جوانی کے ہاتھوں لاچار ہے اور لڑکپن کی شرارتوں سے دل اسکا مچل گیا ہے اور انسان اپنے ظاہری وباطنی نظم میں فساد ڈالنے پر تلا ہوا ہے اور بہائم کی مشابہت اختیار کر لینے پر شیطان نے اسے بہکا پھسلا کر راضی کر لیا ہے بندہ اپنی قوت بہیمیہ کو محفوظ رکھنے کے لئے رب الناس کی پناہ ڈھونڈے اور اس کی طرف رجوع کرے جس نے برسوں تک اسکی حفاظت کرا کر یہ مرتبہ شباب اسکو مرحمت فرمایا ہے اور تجلی ربوبیت سے تعوذ کر کے انسان اپنے لباس تقویٰ پر شیطنت کے داغ نہ لگائے اور رک کر اور جھک کر بہائم سے ممتاز ہو جائے اور سوچے کہ ایک وقت خزاں کا مجھ پر ایسا بھی آنے والا ہے جبکہ میں کہنہ درخت کی طرح سوکھ کر زمین پر جا گروں گا اور لوگ مجھے اٹھا کر سپرد خاک کرینگے اور میرے جسم کے ریزے زمین پر ہوا میں اڑینگے۔ اسی خواہش ومیلان طبعی میں انسان کو مطلق العنان نہ بننے کے لئے ارشاد ہوا

والله يريد ان يتوب عليكم ويريد الذين يتبعون الشهوات ان تميلوا ميلا عظيما يريد الله ان يخفف عنكم وخلق الانسان ضعيفا.

قوت بہیمیہ کا استعمال معتدل

آیۂ ہذا میں حق تعالیٰ نے انسان کے اس اقتضاء طبعی کی رعایت فرماتے ہوئے نہ تو بالکل ہی اس مادہ کو محبوس فرمایا اور نہ نفسانی لذتوں میں منہمک ہو جانے کی ہی انسان کو اجازت دی کیونکہ اگر بہار شباب کو بالکل ہی محبوس رکھا جاتا ہے تو تب بھی انسان، انسان رہتا نہ وہ اپنی نسل اور اپنے قائم مقام سطح زمین پر لا سکتا اور اگر ہر جگہ اور ہر حالت میں اجازت دیدی جاتی تو انسان بہائم کی طرح پر ہو جاتا۔ بہر حال جو اس بہار کو انسان پر لاتا ہے اسی کو یہ حق حاصل ہے۔

نکاح وزنا کا باہمی فرق

کہ جن حالات ومحلات میں اس مادہ سے انسان کی بہتری اور بھلائی ہو وہ بھی اسکی طرف سے بتلا دیئے جائیں اور جن حالات ومحلات میں اس مادہ کا صرف انسانیت کو بٹہ لگانے والا، اور وہ بھی اسکی طرف سے واضح کر دیئے جائیں تاکہ اسکی قدرت کاملہ سے نہ انسان بہائم کی طرح پر ہو اور نہ انسانیت کا دائرہ اس پر تنگ ہو اسی لئے قرآن حکیم میں جن حالات ومحلات میں اس مادہ کے صرف کی اجازت دی گئی ہے اسکو شریعت اسلامی کی اصطلاح میں نکاح کہتے ہیں اور جن حالات ومحلات میں بندہ از خود بلا اجازت خداوندی اس بہار انسانیت کو صرف کر ڈالے اسکو زنا کہتے ہیں۔

مادۂ شہوانی کا پیدا کرنے والا ہی اسکے آمد وصرف کا نگراں ہوسکتا ہے

جیسے ایک حکیم یا ڈاکٹر اگر دواؤں اور غذاؤں سے کوئی مادہ انسان میں پیدا کرتے ہیں یا منضج دیکر کسی مادہ کو اکھاڑتے ہیں تو ہر شخص جانتا ہے کہ ان کے علاج میں کسی ناواقف شخص کو نہ دخل دینے کا حق حاصل ہے نہ مریض کو خلاف ورزی کر کے پرہیز توڑنے کا اختیار ہے اور اگر ایسا ہو تو مریض کی حالت بگڑ جاتی ہے اور انجام کار اس عالم سے کوچ کر جاتا ہے۔ اسی طرح بدن انسانی میں ملکیت وبہیمیت وسبعیت کے باہمی امتزاج سے خداوند عالم نے جو یہ خواہش پیدا کی ہے اور جو اس مادۂ شباب اور بہار انسانیت کو جسم پر نمودار فرمانے والا ہے وہی اس کے آمد وصرف کا اندازہ اپنے یہاں رکھتا ہے اور وہی اسکی بہار شباب کا مجاز ومختار بھی ہے جیسے کسی مخلوق کی جان غیر اللہ کے نام پر لی جائے اور انسانوں پر اس کا گوشت اس لئے حرام ہے کہ جان اسی کو لینے کا حق ہے جو جان ڈالنے والا ہے دوسروں کو ہرگز اسکا حق نہیں۔ اسی طرح پروردگار عالم مادۂ شباب اور بہیمیت انسانی کے کمالات کی جو بہار انسان پر لایا ہے وہی اسکا بھی مالک ہوگا اور بلا اجازت خداوندی ایسے مواقع میں صرف کا بندہ کو ہرگز حق حاصل

نہ ہوگا جہاں انی مکاثر بکم الامم کی تمنا پوری نہ ہوتی ہو غرض ہر کس وناکس کے ہاتھ بندہ کو بہارِ انسانیت کی فروختگی کا حق حاصل نہ ہوگا اور نہ بندہ خائن اور نافرمان کہلائیگا۔ اسی خواہش پر کیا موقوف ہے کھانا اور پینا، اٹھنا بیٹھنا اوڑھنا اور پہننا، غرض جو کچھ بھی ضروریاتِ انسانی ہیں اس سب میں انسان خدا کی تعلیم ورضا کا پابند ہے جس سے دائرہ انسانیت قائم رہے اور ان سب کا لب لباب یہی ہے کہ شیطان انسان کو آدمیت سے خارج نہ کر سکے۔

ملک النّاس

اور جب شیطان غضب اور قہر کی راہ سے قلب میں داخل ہو تو روح انسانی ملک الناس کی پناہ لے کیونکہ روحِ انسانی جسم میں اگرچہ ایک حکمراں کی حیثیت رکھتی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ حکمرانی اسی کے بل بوتے پر ہے اور یہ نخوت وغرور اسی کے پیدا کردہ قوئی پر ہے جس نے انسان میں زور اور گھمنڈ کی طاقت رکھی ہے چنانچہ ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ اے روح شہنشاہِ مطلق ہم ہیں یہ قوئی ہمارے ہی دئے ہوئے ہیں ہم جب چاہیں اپنی دی ہوئی قوتوں کو واپس لے لیں اور ضعیف وکمزور انسانوں سے بڑے سے بڑے بہادروں کے زور ونخوت کو پامال کرادیں۔ بیشک انسانوں کو اس کے پروردگار نے جہاں اپنے عقل وفہم سے معلوم کرنے کا ملکہ عنایت فرمایا ہے وہیں مقاومت ومدافعت کے لئے اور زمین پر قبضہ اور تسلط حاصل کرنے کیلئے قوتِ شاہیہ اور طاقتِ غضبیہ بھی بخشی ہے جسکی وجہ ہے وہ اپنے مخالفین سے نبرد آزما ہوتا ہے اور خدا کی زمین کو خون سے رنگین بنادیتا ہے۔

قوتِ سبعیہ کا غلط استعمال

لیکن قہر وغضب فساد ومنازعت کی حالت میں چونکہ شیطان اس قوتِ سبعی وقہری کا رخ اور قوتِ سبعیہ کی جہت اعداء اللہ سے پھیر کر اپنے بھائی بندوں کی طرف کر دیتا ہے اور عقل کی مغلوبیت کی وجہ سے انسان دوسرے کے زور اور گھمنڈ پر بھروسہ کر کے شیطان کے بہکانے سے انا ولا غیری کا علم بلند کر کے مطلق العنان ہو جاتا ہے اس لئے ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ روح اگر ملک الجسم ہے تو اس کا تربیت کرنے والا اور اسکی جملہ قوتوں کو حدِ بلوغ پر پہونچانے والا ملک الناس ہے جس کے قہر وسیاست، قوت وشوکت کی کوئی تاب نہیں لاسکتا۔ اسی کے ہاتھ میں انسان کے دل کی کلیں ہیں وہ جس طرف کو چاہے دم کے دم میں پلٹ کر رکھدے چاہے تو انسان کی جملہ قوتوں کو اسکے حق میں مفید بنادے اور چاہے تو اسی کا زور اور گھمنڈ اسی کے حق میں مضر بنادے پھر اس کی شوکت وجلال کا یہ عالم ہے کہ ہر آن اور ہر ساعت ہر ایک جگہ اپنی غیر محدود شانوں کے ساتھ موجود ہے اور اسکی شہنشاہیت بلا اعانت وشرکت غیرے ہر موجود پر، کل مخلوق پر، قائم ومستقیم ہے۔

بادشاہانِ دنیا اور ملک الناس کی حکومت کا فرق

پھر بادشاہانِ دُنیا کی حکومت تو صرف اعضاء وجوارح ہی پر ہے اور وہ بھی بدلتی سدلتی رہتی ہے۔ آج کوئی برسر اقتدار ہے تو کل دوسرا سریر آرائے سلطنت ہے اور پھر تمام روئے زمین اور دنیا کے کل تختوں پر تو آج تک نہیں سنا گیا کہ کسی ایک انسان کی حکومت قائم رہی ہو بلکہ شکل یہ ہے کہ زمین کے تختوں پر مختلف سلطنتیں قائم ہیں جو آئے دن ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہتی ہیں مگر ملک الناس کی حکومت نہ صرف اعضاء وجوارح انسانی ہی پر ہے بلکہ حواسِ خمسہ، عقل ودانش، دل ودماغ، اور کائنات کے ذرہ ذرہ پر ہے سب اسی کے زیرِ اقتدار وتابع فرمان ہیں۔

استبداد کے ساتھ رضائے قلب کہاں جمع ہوتی ہے

پھر حکومتِ انسانی میں تو زیادہ تر جبر واستبداد کو دخل ہوتا ہے سب کے دلوں کی رضا حاصل کر لینا اور تمام دلوں کو موہ لینا باوجود دنیا کے ہر قسم کے سازوسامان موجود ہونے کے انسان کے بس سے باہر ہے لیکن خداوند عالم کی حکومتِ ابدی، محبت کاملہ کے ساتھ ہے اور ہر قلب میں فطری طور پر اسکے دیدار کا تخم شوق بکھرا ہوا ہے۔

بادشاہانِ دنیا اپنے نظم میں دوسروں کے محتاج ہیں

علاوہ ازیں بادشاہانِ دنیا تو اپنے قلمرو میں خود ہر جگہ ہر وقت موجود نہیں رہ سکتے اسی لئے وہ جو بھی انتظام قائم کرتے ہیں دوسروں کی مدد سے کرتے ہیں اور متضاد احوال اور پیچیدہ اہمات کو تنہا اپنی قوتِ فکریہ سے سر نہیں کرسکتے اسی لئے صلاح ومشورہ کے لئے وزراء کی جماعتیں بناتے ہیں گرانقدر مشاہرات دیکر دن رات انکے ناز نخرے سہتے ہیں اگر وہ کسی کی سفارش کرتے ہیں تو بادشاہ اسکو رد نہیں کرتے کہ مبادا دل گرفتگی پیش آجائے اور نظم سلطنت میں فتور پڑجائے۔ پھر ذمہ دارانِ حکومت سے تو دماغ سوزی ودیدہ ریزی کے باوجود بسا اوقات دہماتِ سلطنت میں غلطی واقع ہو جاتی ہے اسی لئے جو بھی منہ چڑھے مقرب ہوتے ہیں وہ کبھی معتوب اور راندۂ درگاہ ہو جاتے ہیں غرض بادشاہانِ دنیا باوجود خدم وحشم کے مالک ہونے کے عمل اور عقل دونوں میں عاجز ہوتے ہیں لیکن ملک الناس کی حکومت ہر آن سب پر شامل ہے نہ وہاں صلاح کی ضرورت ہے نہ مشورہ کی حاجت نہ وہاں مجبوری کا گذر ہے نہ نقصان کا دخل جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہر جگہ حاضر وناظر ہے ہر ایک کے دل کے مخفی بھیدوں پر مطلع ہے غرض اپنے ملک کے انتظام میں نہ وہ کسی کا پابند

ہے نہ محتاج ہے۔

خدا کی ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی تمثیل

جب اسکی مخلوقات میں سے بعض علوی مخلوق مثل چاند سورج کواکب و سیارات کا یہ حال ہے کہ ہزاروں لاکھوں میل سے وہ اپنی روشنی اس یکسانی کے ساتھ پھینکتے ہیں کہ ایک انچ ایک سوت کا فرق و تفاوت نہیں ہو سکتا ہے اور ہر جگہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تمام آب و تاب کیساتھ یہ اسی مقام کے لئے طلوع کئے گئے ہیں تو خدا اور عالم کے ہر جگہ اور ہر جہت پر حاضر و ناظر ہونے میں کیا کسی سمجھدار کو انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ جہات ستہ اور یہ نظام موجودات خود اسکے حاضر و ناظر ہونے پر شاہد عدل ہیں ازل سے اسکی حکومت کاملہ قایم ہے اسکے نظم کی استواری و برقراری کا یہ حال ہے کہ کبھی کسی نے نہ سنا نہ دیکھا کہ اسکی کسی چیز میں ایک منٹ یا ایک پل کا فرق بھی آیا ہے۔ چاند ہے کہ پہلی تاریخ سے بڑھ بڑھ کر چودھویں شب تک کامل ہوتا ہے اور پھر گھٹ گھٹ کر آخر ماہ تک غائب ہو جاتا ہے۔ سورج ہے کہ اپنی نورانیت سے اس عالم تاریک کو وقت مقررہ پر آکر روشن کر دیتا ہے مگر کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک سکنڈ بھی دیر سے آیا ہے غرض یہ ہے کہ اسکی حکومت مطلقہ جامع و محیط حکومت ہے، جو محبت کاملہ اور اطاعت مطلقہ، دونوں پر مشتمل ہے اور بندہ کی حکومت قائمہ میں یہ دونوں چیزیں مکمل نہیں پائی جاتیں۔ بادشاہ عمل، اور عقل دونوں میں خدا کے محتاج ہوتے ہیں مگر خدا کی حکومت ہر دو اعتبار سے کمل ہے۔

انبیاء علیہم السلام منصب نبوت سے معزول نہیں ہوسکتی

اسی لئے جو اسکے مقرب و پیغامبر ہوتے ہیں وہ کبھی معتوب نہیں ہوتے اور خاصان خدا، خدا سے جدا نہیں ہوتے کیونکہ ان کو دنیا کی پیچیدہ و متضاد اسباب کی گتھیوں میں ایک ایسا نور خدا کی طرف سے عطا کر دیا جاتا ہے جسکے بعد وہ جملہ پوشیدہ حقایق کی اصل پر مطلع ہو جاتے ہیں اور اسکی ازلی و ابدی حکومت کا نقشہ سمجھ کر پھر شیطان کے دھوکہ و فریب میں نہیں آتے۔ اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله یہی وجہ ہے کہ بدون نور فراست کے انسان بعینہ ایک نابینا کی طرح حقایق و اشیاء عالم کی کنہ میں سرمار تا رہتا ہے اور کچھ بھی اسے حقیقت کا سراغ نہیں ملتا۔

استبداد بندہ کے لئے شایاں نہیں

بہر حال بادشاہ چونکہ علم و عقل عمل و مشورہ میں اپنے ہم جنسوں کا محتاج ہے اسلئے شیطان، قوت ملکیہ پر قوت قہریہ کو غالب کر کے اس میں انانیت پیدا کر دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنی ناقص رائے ہی کو مدار کار سمجھنے لگتا ہے اور اپنی عقل کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ہے اور مستبد ہو کر معاذ اللہ خدا کی ہمسری کرنے لگتا ہے یہی وجہ ہے کہ مخلوق ایسے شخص کی جان کی دشمن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایک شخص کتنا ہی مدبر و زیرک کیوں نہ ہو لیکن جب انسان اپنے ابنائے جنس سے بے نیاز ہونے لگتا ہے اور مستبد ہو کر انانیت سے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے تو مخلوق میں اس انانیت سے عام نفرت پھیل جاتی ہے۔ ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ روح انسانی پر جب کہ اصلی حکمران خدا اور عالم ہے اور اسکی سیاست و بادشاہی تمام عالم پر مستغیر ہے تو پھر ملک الناس کے باہیں جلال و جبروت انسان کا دعوائے انا و لاغیری کیسا؟ اور انسان کا بحالت بادشاہی بایں عجز و قصور مطلق العنان اور مستبد ہو جانے کے کیا معنے؟

قوت سبعیہ کا مصرف اصلی

خلاصہ یہ ہے کہ اگر قوت قہریہ سبعیہ کا استعمال حق تعالیٰ کے بتلائے ہوئے مصرف میں کیا جائے گا تو یہ عین طاقت ہوگا اور اگر شیطان کے بہکانے پر انسان اس قوت کا استعمال کرے گا تو یہی گناہ اثم ہوگا کما اشار بہ تعالیٰ محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم الآیة اسی قوت غضبیہ کے متعلق دوسری آیت میں اسی طرح ارشاد ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش واذاما غضبوهم یغفرون. قوت غضبیہ کا مصرف اصلی آیت سابقہ سے معلوم ہو گیا کہ کفار ہیں اور رحم و شفقت کا مصرف اصلی مسلمان ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ محبت بھی اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیئے اور عداوت بھی اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیئے تاکہ محبت و عداوت دونوں میں دوام و بقا آسکے اور اگر یہ دونوں کیفیتیں اللہ کے لئے نہ ہونگی بلکہ شیطان کے بہکائے سے کی جائیں گی تو دوام نہ ہوگا کما قال تعالیٰ. الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین . صحابہ کرام نے اسی قوت سبعیہ کو دنیا کی بحالی امن کے لئے استعمال فرما کر جو جہانگیر نظام قایم کیا تھا اس کا ایک ادنیٰ کرشمہ یہ تھا کہ ظالم کو اسکے ظلم سے روکا جاتا تھا اور مظلوم کی مدد کی جاتی تھی اب بھی اگر مسلمان اپنی اس قوت کی تربیت و حفاظت ملک الناس کے بتلائے ہوئے اصول پر کر لیں اور جو جنگ و جدال وہ آپس میں کرتی رہتی ہیں اگر وہ اس کا صحیح مصرف کفار کو سمجھ کر اپنی تمام تر توجہ مرکز اعداء اللہ کو بنا لیں اسکا استعمال بجائے اپنے بھائی بندوں پر کرنے کے اغیار پر کریں تو آج وہ دنیا پر بھاری بن جائیں۔ صحابہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تو کمال تھا کہ جس کی وجہ سے ایک قلیل جماعت تمام دنیا پر بھاری ہو گئی تھی۔ اور

ہماری پستی کا اصلی سبب بھی تو یہی ہے کہ ہماری جملہ قوتیں غلط طور پر صرف ہوتی ہیں۔

الٰہ الناس

اور جب شیطان عقائد باطلہ وخیالات فاسدہ اور حرص وہوا کی راہ سے قلب انسانی میں دخل پائے حسن ودولت کے راستے سے دل پر قبضہ جمائے اور اسکی قوتِ ملکیہ پر قوتِ بہیمیہ غالب آکر انسان کو خدا کی چوکھٹ پر سربسجود ہونے کے بجائے مخلوق کے آگے سرنگوں کردے۔ تو خداوندِ عالم اور معبود ومسجود انسان نے الٰہ الناس کی تجلی سے انسان پر واضح کیا۔

آدمیوں کا معبود آدمی نہیں ہوسکتا

کہ آدمیوں کے معبود آدمی نہیں ہوسکتے بلکہ لوگوں کا معبود وہی ہوسکتا ہے جسکا جلال وجمال اور جملہ کمالات وخوبیاں ذاتی ہوں کسی کی دی ہوئی نہ ہوں اور مخلوق کے ہر قسم کے نفع وضرر کی باگ ڈور جسکے ہاتھ ہو اور تمام خوبیاں اور بھلائیاں اس سے ایسی ہی طرح وابستہ ہوں جیسے آفتاب کی نورانی شعاعیں اسکی ذات سے لازم وملزوم ہوتی ہیں جبکہ ہر قسم کی ظاہری وباطنی تربیت کا آخری سرا اسی ذات وحدہٗ لاشریک پر جاکر ختم ہوتا ہے اور ہر قسم کی شان وشوکت قوت وسطوت اسی کا فیض وعطا ہیں اور قلب انسانی میں اسکی یاد کا فطری جذبہ اور پیچی تڑپ موجود ہے اور جبکہ سلسلۂ نظم اسباب میں غریب امیروں کے محتاج ہیں تو امیر بادشاہوں کے پابند اور بادشاہ اپنے قصور عقل اور قصور علم وعمل کی وجہ سے خدا کے محتاج ہیں تو پھر مالکِ نفع وضرر بندہ کو سمجھ جانا اور حرص وہوا کے چکر میں پھنس جانا اور دنیا کے چند روزہ قوت وشوکت پر اکڑ بیٹھنا حد درجہ غفلت اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے خدا کی کبریائی وبرتری میں عیب داروں کو شریک ذات وصفات بنالینا اپنی بزرگ پیشانیوں کو غیر اللہ کے آگے نگوں کردینا اپنی ملکی طاقت پر بہیمی تاریکی کو حاوی کردینا جہالت نہیں تو اور کیا ہے بقول حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحبؒ انسان اگر کسی کے آگے جھکتا ہے یا اسکی اطاعت کرتا ہے تو وہ تین ہی چیزوں کی وجہ سے کرتا ہے۔

مالکِ نفع وضرر خداوندِ عالم ہی ہے بندہ نہیں

یا نفع وراحت کی توقع اور امید پر سر نیاز جھکاتا ہے یا اندیشۂ مضرت ونقصان پر سر اطاعت خم کرتا ہے یا غلبۂ محبت میں دیوانہ وعاشق بنکر اپنے محبوب کے اشاروں پر چلتا ہے اور اسکی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اسکے دوستوں پر جان ومال فدا کرتا ہے تو اسکے دشمنوں کی پامالی وتحقیر میں مصروف رہتا ہے۔ لیکن بندہ کے نفع وضرر رسانی کا تو یہ عالم ہے کہ ایک وقت میں اگر کوئی کسی کو نفع وضرر پہونچانے کے قابل ہے تو دوسرے وقت میں وہی بے دست وپا نظر آتا ہے ایک وقت میں اگر کوئی کسی کے قدموں میں سر دیئے ہوئے اپنی فدائیت ومحبت کا اظہار کرتا ہے اور اسکے لئے جان ومال سب کچھ نثار کردیتا ہے تو دوسرے وقت میں وہی اسکا دشمنِ جانی نظر آتا ہے ایک وقت میں اگر کوئی خوبصورتی ورعنائی کسی میں دیکھی جاتی ہے تو دوسرے وقت میں اسکے بہارِ حسن پر خزاں مسلط نظر آتی ہے۔ لیکن الٰہ الناس کے تینوں کمالات ازلی وابدی اور قطعی وذاتی ہیں اس لئے مستحقِ عبادات اور ہر قسم کی اطاعت کے لائق وہی ذات جامع الکمالات ہوسکتی ہے جسکے حق میں یہ تینوں خوبیاں دائمی اور ذاتی ہوں اس لئے رب الناس ملک الناس الٰہ الناس سے اشارہ یہ ہے کہ بندہ کی محبت کا محور ومرکز اگر کوئی ذات ہے تو وہ جو سب کا پرورش کرنیوالا ہے اور جس سے لو لگا لینے میں کسی کا کوئی کھٹکا نہیں اور جس کا کوئی رقیب نہیں اور اطاعت وخوف کے لائق اگر کوئی ذات ہے تو وہ جسکے ہاتھ میں تمام عالم کے نفع وضرر کی باگ ہے چاہے تو دم کے دم میں سارے نظامِ عالم کو تہ وبالا کردے اور عبادت کے لائق ہے تو وہ ذات ہے جسکا جمال وکمال ازلی اور ابدی ہے۔ اور عالم میں جہاں کہیں بھی کوئی خوبی یا بھلائی پائی جاتی ہے تو اسی کا ظل اور اسی کا فیض ہے اور عالم کے نفع وضرر، بھلائی برائی، کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کے لئے جو آلۂ عقل ہمیں مرحمت فرمایا گیا ہے:۔

نورِ عقل خدا کی وحدانیت اور کائنات کے راز سمجھنے کے لئے دیا گیا ہے

اس کا اگر کوئی اصلی کام ہے تو یہ ہے کہ کن چیزوں میں ذاتِ مقدس جامع الکمالات کی رضا حاصل ہوتی ہے اور کن اُمور سے اندیشۂ محرومیٔ سعادت ہے۔ جس طرح ایک تلوار کو چاہے دشمن کے گلے پر چلادیا جائے چاہے دوست کی گردن پر اس کا کام ہر صورت میں کاٹ کر رکھدینا ہی ہے اسی طرح انسان کے آلۂ عقل کا کام بھی یہی ہے کہ جس سلسلہ میں بھی انسان اس کو مصروف کردیتا ہے وہ اسی سلسلہ کی تمام چیزوں کو انسان کے سامنے لاکر حاضر کردیتا ہے شیطان انسان کے اسی آلۂ عقل کو بجائے تمیز حق وباطل میں صرف کرنے کے اور خدا کی خوشنودی اور ناراضی کے اسباب دریافت کرنے میں مشغول کرنے کے دنیا کے ناپاک قصوں میں مصروف کرادیتا ہے۔

عقل کو غلط مصرف میں صرف کرنے والے ظالم ہیں

اس لئے آسمانوں میں فرشتوں کی زبان پر اس قوتِ ملکیہ اور نورِ عقل

کے غلط استعمال کرنے والے کا نام بجائے مؤمن قانت، مخلص للدین، مسلم حنیف، کے ظالم پکارا جانے لگتا ہے۔ اور قلوبِ انسانی میں اسکی طرف سے کپٹ ڈال دی جاتی ہے۔ ویوم یعض الظالم علیٰ یدیہ۔

الغرض عبادت کے لائق اگر کوئی ذات ہے تو وہ ہے جسکے حکم کے آگے سب کی گردنیں پست ہیں اور جسکی حکومتِ مطلقہ، محبتِ کاملہ، پر مبنی ہے اور بلاشبہ خداوند، سردفتر موجودات، کہلانے کا سزاوار وہی ہے جسکی حکومت سے بڑھ کر کسی کی حکومت نہیں۔ اور جس سے اوپر کوئی بڑا نہیں۔ اور فی الحقیقت عظمت وکبریائی بھی اسی کو پہنچتی ہے جس کے جمال وکمال کے کوئی مقابل نہیں اور جس کے کسی فعل پر کوئی اعتراض نہیں۔

عبادت خداوندی کی تشریح

خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے محتاج وپابند ہونے کی وجہ سے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی ہستی کو صفحۂ دہر پر قائم رکھنے کے لئے اپنی قوتِ ملکیہ کو خدا کی طرف لگائے اور نورِ عقل کی مدد سے اسی کی کبریائی کا اعتراف واقرار زندگی بھر کرے جو اس کا رزاق بھی ہے اور بادشاہ بھی۔ معبود بھی ہے اور مسجود بھی۔ اور اپنے ہم جنسوں کے ساتھ بھی اس طرح پیش آئے جس سے دوسروں کو تکلیف وایذا نہ پہونچے کیونکہ جس طرح خالق کے ستانے کی ایک شکل یہ ہے کہ کھائے تو اسکا اور گائے دوسرے کا۔ اسی طرح اسکی ناراضی کی یہ بھی شکل ہے کہ اسکی زیرِ حفاظت مخلوق کو بری نگاہ سے دیکھے اور دلوں کو آزار دے۔ اور مردم آزاری اور خدا کی ناراضی یہ سب امور اسی وقت ہوتے ہیں جبکہ انسان اپنی قوتِ ملکیہ سے کام لینا چھوڑ دے۔ یعنی نہ انسانوں سے محبت وشفقت کرے اور نہ خدا کی تعظیم وبندگی بجالائے بلکہ دن رات لہو ولعب عزت وشہرت حرص وہوا حسن ودولت غرور ونخوت کے چکروں میں پھنس کر اپنے اس لطیف جوہر کو کھو بیٹھے۔ اور بہیمیت کی سیاہی سے اپنے دل کی زمین کو داغدار بنائے اور اپنے دل وزبان اور تمام اعضاء کو شیطانی حکومت کے تابع بنادے غرض قوتِ ملکی کا مصرف اصلی عبادت وانقیاد ہے اسمیں جتنا انہماک ہوگا اسی قدر بارگاہِ الوہیت سے نزدیک ہوتا جائیگا۔ اور جتنا بُعد ہوگا اسی قدر شیطان کے قریب پہونچتا چلا جائے گا۔

نتیجہ تقریرہائے صفاتِ ثلاثہ

بشکلِ مثلث

شرک وہوا — قلب شیطانی — غضب — شہوت

تجلی الٰہ الناس — تجلی ملک الناس — تجلی رب الناس — قلب ایمانی

تجلیاتِ ثلاثہ کی تربیت قوائے ثلاثہ کے لئے

نتیجہ تقریرہائے صفاتِ ثلاثہ کا یہ ہے کہ قلبِ انسانی چونکہ اپنے اندر تین زاویے رکھتا ہے اور اسکی شکل مثلث ومخروطی ہے اسلئے شیطان کے داخلہ قلب کی بھی تین ہی صورتیں ہیں یعنی کبھی وہ شہوت کی راہ سے دخل پاتا ہے اور کبھی قہر وغضب کی راہ سے اور کبھی شرک وہوا، حرص وطمع، کی راہ سے اور شیطان ان شرور کائنات کو انہی تین سمتوں سے قلبِ انسانی میں گھساتا ہے اس لئے حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی صفاتِ ثلاثہ یعنی رب الناس، ملک الناس، والٰہ الناس، کی انوار ربوبیت وملکیت والوہیت سے ہر سہ قوائے ثلاثۂ ملکیت وسبعیت وبہیمیت کی تربیت فرماتے ہوئے شیطنت کے تینوں راستے انسان کو بند کرنا سکھلائے اور تین قسم کے نور قلب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تینوں سمتوں میں ایسے ہی مضبوط آہنی دیوار کی طرح برپا کردئے جیسے ہم اور آپ اپنے مکانات میں چور اور لٹیروں کی بندش کے لئے ہر دروازے پر سنتری مقرر کردیتے ہیں اور انسان کو آگاہ فرمادیا کہ جب کسی راستہ سے بھی شیطان دولتِ ایمان پر حملہ آور ہو فوراً ان تین انوار سے تعوذ واستمداد کرکے اس کے داخلۂ قلب کو روک دیا جاوے۔

ہدایت وضلالت کی اشکالِ ثلاثہ
اور قلبِ انسانی کی تین حالتیں

(۱) قلب مذموم — بہیمیت — قلب معکوس — سبعیت — ملکیت

(۲) قلب محمود — ملکیت — قلب انسانی کی فطری شکل — بہیمیت — سبعیت

(۳) قلب مذموم — سبعیت — قلب معکوس — بہیمیت — ملکیت

چونکہ قلبِ انسانی کی فطری ساخت اور نقطہ ہائے خیر وشر کا قدرتی اعتدال وتوازن تو اسی کو مقتضی ہے کہ انسان کی ملکیت وروحانیت، بہیمیت وسبعیت، پر غالب رہے اور قوتِ ملکیہ کے زیر فرمان ہی سبعیت وبہیمیت تربیت پائیں اور یہ دونوں قوتیں زاویۂ توحیدی پر نہ جانے پائیں بلکہ قوتِ ملکیہ ان دونوں قوتوں پر ایسی ہی طرح غالب وحاوی رہے جیسا کہ ایک باپ اپنے دونوں بیٹوں پر غالب رہا کرتا ہے کہ وہ بلا اسکے اشارہ کے کوئی کام نہیں کرسکتے اور اگر باہم دونوں لڑکوں میں لڑائی ہوجائے تو باپ ہی فیصلہ کرادیتا ہے لیکن شیطان کو چونکہ اسکا علم ہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کو ارادہ وقدرت عطا فرماکر عالم

میں اس کے لئے بھلی اور بری راہیں کھولدی ہیں اور تخم سعادت و شقاوت زمین قلب میں پیوست فرماکر اعمالِ خیر و شر سے اسکی فرمانبرداری و نافرمانی کا امتحان لینا چاہا ہے

زاویۂ توحیدی پر ہمیشہ ملکیت ہی رہنی چاہئے

اس لئے بر بنائے جبلت اصلیہ شیطان دل میں بری باتوں کا القا کر کے اسکی سعی کیا کرتا ہے کہ اولادِ آدم زاویۂ توحیدی پر اپنی ملکیت کو باقی نہ رکھ سکے بلکہ یا تو ملکیت کو بہیمیت کے تحت میں لیجائے اور یا سبعیت کے نیچے کر دے ظاہر ہے کہ جب انسان اپنی ملکیت کو بہیمیت و سبعیت کے ماتحت کر لیگا اور اثراتِ شیطنت اسپر مسلط اور حاوی ہو جاوینگے تو ملکیت کے نشوونما کی پھر کوئی صورت نہ رہے گی بلکہ رفتہ رفتہ وہ اسی طرح ختم ہو جاویگی جیسے ایک چراغ اور دیا تیل کے ختم ہو جانے پر ٹمٹما کر گل ہو جاتا ہے یا ایک خوشبودار درخت پانی نہ ملنے کی صورت میں کملا کر فنا ہو جاتا ہے اور اسکی جگہ پھر از خود خاردار درخت پیدا ہو جاتے ہیں یا خورشید و مہتاب ابر کے حائل ہو جانے سے چھپ جایا کرتے ہیں۔ بہر حال جبکہ بہیمیت زاویۂ توحیدی پر آجاتی ہے تو انسان بتوں کو پوجنے لگتا ہے اور بہائم کی طرح ہر وقت کھانے پینے میں منہمک اور لذائذ و شہوت میں گھر جاتا ہے اور اسکے مقاصد و نصب العین کی سطح صرف فنا ہو جانے والی راحتیں اور لذتیں بن جاتی ہیں اور حسب سبعیت زاویۂ توحیدی پر فریبِ شیطانی کی وجہ سے آجاتی ہے تو انسان میں درندگی و بربریت نمودار ہو جاتی ہے جس کا آخری نتیجہ دونوں کیفیتوں میں یہی ہوتا ہے کہ انسان نفع عاجل کے لئے نفع آجل کو ترک کر دیتا ہے۔

قوائے ثلاثہ کی کیفیاتِ ثلاثہ

الغرض ان ہر سہ متضاد قواء کے غلبہ و مغلوبیت کے اعتبار سے قلبِ انسانی کی تین ہی کیفیتیں ہو نگی۔

(۱) (کیفیتِ اول) یا انسان کی بہیمیت، ملکیت، و سبعیت، پر غالب ہو گی اور جملہ افعال و اعمال میں بہیمیت ہی کا رنگ غالب ہو گا یعنی انہماک فی الاکل والشرب وحب الشہوات و حصول الذہب والفضۃ اسکی زندگی سے واضح ہونگے۔

(۲) (کیفیتِ دوم) یا اسکے آئینۂ افعال و اعمال میں درندگی و تند خوئی، کشت و خون، لوٹ مار قتل و غارت، نظر آئیگی اور قوتِ سبعیہ بقیہ قواء پر غالب ہو گی۔

(۳) (کیفیتِ سوم) یا انسان کی عملی زندگی میں خدا پرستی اور مخلوق ترسی کا غلبہ ہو گا۔

مقصدِ تعلیم و تعوذِ الٰہی

سو تعلیم الٰہی و تعوذ ربانی کا مقصد یہ ہے کہ بہیمیت بھی ہو تو نورِ ربوبیت کے ماتحت ہو اور سبعیت بھی ہو تو نورِ ملکیت کے ساتھ ہو اور قوتِ ملکیہ بھی ہو تو نور الوہیت کے ساتھ ہو اور ان میں بھی قوتِ ملکیہ بقیہ قویٰ پر اسی طرح غالب و حاوی رہے جیسے قلب اپنے اعضاء و جوارح پر غالب ہوا کرتا ہے کیوں کہ جب تک تو سلِ تعوذِ الٰہی انسان کو حاصل نہ ہو گا اس وقت تک انسان حیاتِ ابدی و نجات سرمدی حاصل نہیں کر سکتا ہے پس شکل لے و تگ ہر گز انسان کو اوجِ کمال پر نہیں پہنچا سکتیں۔

مواسم جسمانی و روحانی

جس طرح عالم اجسام میں گرمی و برسات و جاڑہ کے تین موسم ہوتے ہیں اور ہر ایک موسم علی العموم دوسرے موسم کے آنے کا باعث ہے مثلاً موسم برسات کے آنے کا نتیجہ یہ ہے کہ جاڑے کا موسم آئے اور جاڑے کا موسم گرمی کا موسم لاتا ہے اور یہی چکر ہے جس میں زمانہ و زمانیات مقید نظر آتے ہیں اسی طرح عالم ارواح میں بھی باعتبار خیر و شر کے تین ہی موسم ہیں کبھی بہیمیت کا غلبہ قلوبِ انسانی پر ہوتا ہے تو کبھی بہیمیت و سبعیت کا چنانچہ جب بربریت، ظلم و عدوان حد سے بڑھ جاتے ہیں تو پھر رحمت الٰہی جوش میں آکر دورِ ملکیت لاتی ہے اور ارواحِ نورانیہ کا نزولِ اجلال ہوتا ہے جس طرح ہر سہ مواسم جسمانی میں فصل زمستان پر سکون کہلاتی ہے اور دیگر مواسم اس سے کمتر شمار ہوتے ہیں اسی طرح موسم روحانی میں بھی ہدایت و ملکیت کا دور بہترین دور کہلاتا ہے اور بہیمیت و سبعیت کے ادوار ضلالت ناپسندیدہ شمار کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دورِ ملکیت میں تو ذرا سا عمل خیر بھی جلد ہی بار آور ہو جاتا ہے اور دورِ بہیمیت و سبعیت میں جب ہی تخم سعادت بار آور ہوتا ہے جبکہ بہت پوری توجہ سے اسکی پرورش کا خیال کیا جائے اور ہر قسم کی آفتوں اور مضرتوں سے اسکو محفوظ رکھا جائے۔

مرکز احساسات کی تربیت صفات ثلاثہ سے

پھر اگر بالفرض بعض حکماء دورِ حاضرہ کی تحقیقات کے مطابق قلبِ انسانی اور بادشاہ جسم بھی نہ مانا جائے بلکہ دماغ ہی کو تمام احساسات و ادراکات کا منبع و مرکز اور تمام قوتوں کا سر چشمہ مان لیا جائے جو کو ہمارے نزدیک تو مسلم نہیں تو تب بھی ہماری یہ تقریر چسپاں ہو سکتی ہے اسلئے کہ قلب کی طرح دماغ کے بھی تین ہی حصے قدرت نے فرمائے ہیں پہلا حصہ پیشانی کا ہے جس میں کاتبِ تقدیر نے اس کی قسمت کا فیصلہ لکھدیا ہے تو دوسرا حصہ وسطانی ہے جو کل اعصاب کا منبع و مرکز ہے۔ اور جس میں بجلتِ شباب، انانیت کے خمار اور کبر و نخوت کے سودے پیدا ہوتے رہتے ہیں تیسرا حصہ وہ ہے جو پشت کی جانب سے ملا ہوا ہے اور ریڑھ کی ہڈی کو اپنے اندر اٹکائے ہوئے ہے سو جانب صلبی

کی تربیت کے لئے رب الناس کو مرحمت فرمائی اور رب النور نے اسکی نگہداشت کی تو دماغ کے درمیانی حصہ کے لئے ملک الناس کی تجلی شاہانہ نے اپنا پر تو ڈالا اور پیشانی کے حصہ کی حفاظت کے لئے وہ غیر اللہ کے آگے نہ جھکے انسان کو الٰہ الناس کا نور بخشا گیا اور ان انوارِ ثلاثہ سے مرکز ادراکات واحساسات کو گھیر کر ان تینوں حصوں میں توحید باری کا عقلی اثبات کیا گیا۔

نور توحید کتاب بشریت سے بھی ہویدا ہے

یہی نور توحید انسان کے چرہ مہرہ اور اس کے بدن کی کتاب بشریت کے ہر جوڑ بند سے بھی ہویدا ہے۔ چنانچہ دیکھئے ایک آنکھ سے اگر ربوبیت پروردگار مثل آفتاب نمایاں ہے یعنی جیسے آفتاب، کافر کے گھر بھی جاتا ہے اور مسلمان کے گھر بھی اسی طرح یہ آنکھ بھلے کو بھی دیکھتی ہے اور برے کو بھی تو دوسری آنکھ ملک الناس کی نورانیت کے لئے مثل مہتاب شاہد عدل ہے اور ان دونوں آنکھوں کے درمیان میں ایک تیسرا نور معنوی نور توحید ہے جو پیشانی کے حصہ میں چمک رہا ہے اور ایسی ہی طرح درخشاں وتاباں ہے جیسے خداوند عالم کا نور ہر ہر چیز میں ظاہر ہونے کے باوجود ان آنکھوں میں نہیں سما سکتا اور دیکھنے کے باوجود دیکھا نہیں جاسکتا۔

اوراق کتاب بشریت اور کرشمہ ہائے خداوندی

پیشانی سے نیچے اتر کر چرہ مہرہ اور اس کتاب بشریت کے اوراق پر نظر ڈالئے تو یہاں بھی ان انوار ثلاثہ ونور توحید کا وہی تماشہ نظر آتا ہے چنانچہ کتاب بشریت اور بشرۂ انسانی کی داہنی جانب کا ایک سیاہ وسپید، سرخ وزرد ورق اگر رب الناس کی اس تربیت کا پتہ ونشان دے رہا ہے جو بدن انسانی کے مطبخ یعنی (جگر) میں کار فرما ہے اور تمام اعضاء کے لئے قوت لایموت تیار کرنے میں مشغول اور ساعی ہے تو چرہ کی بائیں جانب کتاب بشریت کا دوسرا صفحہ بتلا رہا ہے کہ ربّ الناس کی وہ تربیت جس نے جگر میں غذا کو خون بنا کر فضلہ کو اسفل کی طرف پھینک دیا ہے اور خون کو قلب کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ جب یہ تربیت وربوبیت خون کو لیکر قلب انسانی میں پہونچی تو اس نے قوت وتدبر وحکمرانی کا درجہ پالیا اور قلب میں ایسا پاور آگیا کہ وہ اپنے مددگار وخلفاء اربعہ میں سے اگر پیروں کو منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے اشارہ کرے تو میلوں رواں ہو جائیں اور اگر ہاتھوں کو کسی وزنی سے وزنی چیز کے اٹھانے کا حکم کرے تو وہ اپنی قوت قاہرہ وباسطہ سے آناً فاناً اس کو اٹھا کر پھینکیں غرض اس نور ربوبیت نے قلب میں پہونچ کر ایسی ہی طرح نور ملکیت کی شکل اختیار کرلی جیسے غذا نے جگر میں پہونچکر خون کا رنگ اختیار کرلیا تھا اور قلب کی اس قوت شاہی نے انسان کو یہ باور کرادیا کہ وہ سینہ میں تخت رکھ کر اپنے مددگار وخلفائے اربعہ سے اگر بیسیوں من عناصر اربعہ کا وزن اٹھوا سکتا ہے تو بدرجہ اولیٰ وہی کلام ربّ العالمین کا وزن بھی اٹھانے کی اہلیت رکھتا ہے۔

یک بینی ودوگوش اور مسئلہ توحید

اور جب آپ کتاب بشریت اور بشرۂ انسانی کے ان دونوں صفحات کے مطالعہ سے فارغ ہو کر اس ابھرے ہوئے درمیانی حصہ پر یک بینی ودو گوش نظر ڈالیں گے جو ان دونوں کی یکتائی پر واحد وشاہد ہے اور جس کو معبود ومسجود کے آگے ہی رگڑنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو آپ کو اس کتاب بشریت کے مرتب کرنے والے کا کمال صناعی نظر آویگا اور نور توحید بالکل محسوس وممتاز ہو کر دکھلائی دیگا۔ جو ہر آن خدا کی خدائی اور اس کی یکتائی وکبریائی پر ہر ایک منکر سے اقرار توحید لے رہا ہے اور آلہ الناس کی وحدانیت پر ایک زبردست حجۃ قائمہ ہے جو منکرین توحید ومشرکین ذات وصفات سے بزبان حال کہہ رہی ہے کہ جس طرح چرہ کی زیب وزینت یک بینی ودو گوش پر مبنی ہے دو بینی ویک گوش پر نہیں ہے۔ اسی طرح عالم کی زیب وزینت بھی توحید سے ہی ہے تثلیث سے نہیں ہے۔

لمس وتقبیل کی حدود وقیود اور انکی حکمت

اسی لئے اس کتاب بشریت کو چھونا یا بوسہ دینا یا اس کا تماشہ دیکھنا جس میں ذات وصفات اور نبوت ورسالات کے دلائل وشواہد واشارات موجود ہیں جب ہی درست ہوگا جبکہ شیطان کا دخل اور اسکا واسطہ درمیان میں نہ ہو کیوں کہ شیطان ہرگز اس کا اہل نہیں کہ وہ معتوب سرکار احدیت ہو کر ان مظاہر قدرت کا تماشہ دیکھے یا انسان کی بہیمت کے پس پردہ انہیں ہاتھ بھی لگائے یہی وجہ ہے کہ جب خلاف حکم ماانزل اللہ شیطان کے بہکائے سے اور نفسانیت کے لگاؤ سے انسان ان مظاہر قدرت وکتاب بشریت کو بری نگاہ سے دیکھتا یا چھونے لگتا ہے تو انوار الٰہیہ کا فیضان وپر تو بند ہو جاتا ہے اور تجلیات ثلاثہ اپنی تدبیر وفیضان چھوڑ دیتی ہیں۔ اور بندہ کے اور خدا کے درمیان میں شیطان کے حائل ہو جانے سے روح وجسم کے درمیان فساد شروع ہو جاتا ہے اور اس کے کاروبار میں سے مدد خداوندی اسی طرح نکل جاتی ہے۔ جیسے کسی پھول دار درخت سے پھول توڑ لینے پر اسکی خوشبو اور مہک جاتی رہتی ہے۔

بلاوضوئے باطنی کتاب بشریت کا چھونا جائز نہیں

جیسے بلا وضو آپ کتاب اللہ کا چھونا اور اس کو ہاتھ لگانا جائز نہیں اسی

طرح بلا وضوئے نفس و بلا طہارت قلب و بلا اجازت باغبان عالم غنچہ کتاب بشریت کا چھونا اور دیکھنا بھی روا نہیں اسی لئے فرمایا گیا قل للمومنین یغضوا من ابصارھم الخ اب لا یمسہ الا المطہرون کا مضمون بھی بحمد اللہ خوب ہی تاویلاً اپنے عموم آیت کے لحاظ سے یہاں چسپاں ہو جاتا ہے۔

قوتِ ملکیہ اور قوتِ بہیمیہ کی تربیت کیلئے چار چار کتابیں

شاید یہی وجہ ہے کہ قوت ملکیہ کی تربیت کے لئے چار کتابیں عرش سے آئیں تو بہیمیت کی تربیت کے لئے بھی چار ہی بشریت کی کتابیں (چہرہ) بواسطہ رسول بصورت نکاح جائز کی گئیں۔ اور کیا عجب ہے کہ جس طرح تحریف و تغیر کی وجہ سے ہر چہار کتب سماویہ کی تسلیم کی اب یکجی اور واحد صورت یہی ہے کہ کتب سماویہ و صحف انبیاء کے مجموعہ و ملخص قرآن حکیم پر ایمان لایا جائے۔ اسی طرح بخوف عدم عدل واندیشہ ظلم چار نکاح کے بجائے ایک نکاح ہی بہتر واولیٰ قرار دیا گیا ہو۔

قوت یقین اور قوت عمیلہ دونوں کیلئے چار چار ائمہ

اور جبکہ قوت یقین کی تربیت کے لئے چار کتابیں عرش سے اتریں تو قوت عمیلہ و قوت اجتہادی کے لئے بھی عقلاً چار ہی سر خیل وائمہ اربعہ برحق ہونے چاہئیں اور چار ہی مسلک (حنفیت و شافعیت، حنبلیت و مالکیت) فطرتاً و عقلاً صائب ہونے چاہئیں۔ چنانچہ تعدد حق کے اسی لئے اہل سنت قائل ہیں لیکن اولیٰ و بہتر یہی ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے جو ایک مسلک کسی کو پسند ہو اس کو اختیار کرلے تاکہ قوت یقین کی راہ مستقیم اور اعتقادی وحدت کو انسان امور اجتہادی و قیاسی میں بھی نہ چھوڑنے پائے اور جب کہ شریعت حقہ و قوت عمیلہ کی نگہبانی کے لئے بھی حق تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہ میں چار ہی خلیفہ راشد اور چار ہی اصابت رائے کے مظاہر ائمہ اربعہ پیدا کئے گئے تو عقل سلیم اس نقل صحیح کی بھی تصدیق کرتی ہے۔

کارخانۂ یقین وایمان کے حاملان بھی چار فرشتے ہیں

کہ اس کارخانہ ایمان و یقین کو مضبوط و استوار رکھنے کے لئے چار ہی فرشتے جبرئیلؑ میکائیلؑ عزرائیلؑ واسرافیلؑ علیہم السلام بھی بارگاہ صمدیت سے مقرر ہونے چاہئیں تھے اور عناصر اربعہ و اخلاط اربعہ کے انتظامات انہی کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں تھے۔ غرض یہ چار کا عدد یہاں پر پر لطف اسرار منکشف کرتا چلا آرہا ہے جن سب کے بیان کا یہ موقعہ نہیں۔ بہرحال ربط کلام یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے چونکہ اپنے انوار ثلاثہ کا مظہر دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا ہے اور آپ ہی کا نور سب سے پہلے حق تعالیٰ نے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث اول ماخلق اللہ نوری سے واضح ہے اور نور خداوندی کے ساتھ آپ کے نور کی مشابہت بعینہ ایسی ہی ہے جیسے نور آفتاب اور نور آئینہ اور آپ کا نور انسانیت اور نور عقل تمام انوار خلق میں اعلیٰ وارفع ہے اور آپ کے ماسوا جس قدر بھی نور مصدر نور سے متعلق و مشتق ہوئے وہ سب بعد کی ہیں اس بنا پر رب الناس ملک الناس، الٰہ الناس میں ناس سے انسانیت کا وہی فرد کامل مراد لیا جاسکتا ہے جس کہ ذریعہ سے نور خداوندی بشکل ربوبیت و ملکیت والوہیت عالم میں تجلی ریز ہوتا ہے اور رب الناس۔ ملک الناس۔ الٰہ الناس۔ میں ناس کی طرف جو نسبت الٰہی فرمائی گئی ہے اس سے اشارہ یہ ہے کہ نور خداوندی جب بھی عالم میں تجلی ریز ہوتا ہے حضور ہی کے واسطہ سے ہوتا ہے۔ کما قال تعالیٰ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔

امامتِ سیّد المرسلین کا اثبات عقلی ونقلی

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین اور جملہ انبیاء علیہم السلام کے سردار وامام ہیں۔ اور جیسے بدن کی پانچ انگلیوں میں وسطی انگلی امام ہوتی ہے اسی طرح حضور کی ذات منبع البرکات بھی تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام امم سابقہ میں امام کی حیثیت رکھتی ہے اسی لئے آپکو دین قیم عطا فرمایا گیا اس میں پانچ ہی رکن تجویز فرمائے گئے اور حضور کو چار مخصوص اصحاب ایمان باللہ و عمل صالح و تواصی بالحق و تواصی بالصبر کے مظہر حضرت باری تعالیٰ نے اپنے چار مقربین جبرئیل و میکائیل، اسرافیل و عزرائیل کی طرح عطا فرما کر پنجتن سے دنیا پر یہ واضح فرمایا کہ جس طرح دنیا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک ہاتھ اور اس کی پانچ انگلیاں کافی نہیں ہوتیں بلکہ دوسرا ہاتھ اور اسکی پانچ انگلیاں اسکی مدد کے واسطے درکار ہوتی ہیں اسی طرح ان پنجتن ہی سے پانچ ارکان اسلامی کا عملی نقشہ دنیا میں فروغ پائیگا اور جیسے انبیاء مرسلین میں حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و حضرت خاتم النبین علیہم الصلوٰۃ والسلام آسمان نبوت کے پانچ درخشاں کواکب و سیارات ہیں اسی طرح یہ پنجتن بھی کیفیات رسالت و نور نبوت محمدی میں وہی مثال اور مشابہت رکھتے ہیں۔ الغرض آپ ہی کے نور ارفع واقدس سے تمام انبیاء علیہم السلام عالم ارواح میں مستفید اور خوشہ چین ہوئے اور امم سابقہ ولاحقہ کو جو بھی نور عقل و نور انسانیت ملا ان سب کا سرمنبع حضور ہی تھے اور اولین و آخرین کو واسطہ و بلا واسطہ علم میں جس قدر بھی انوار الٰہی مبدا فیاض سے تقسیم ہوئے اس میں بھی واسطہ حضور ہی تھے اس لئے آپکی نوع تمام انواع پر آپکی امت تمام امتوں

پر، آپکی قوم تمام اقوام پر، آپکا موطن تمام مواطن پر افضل واشرف ہے۔

انوارِ خداوندی کے ساتھ نور محمدی کا تعلق اور رابطہ

جس طرح شب کی تاریکیوں میں آفتاب عالمتاب کا نور مہتاب ہی میں سے ہوکر زمین پر پھیلتا ہے دوسری کوئی صورت شب میں فیض آفتاب سے استفادہ کی نہیں ہوتی اسی طرح نور خداوندی بھی ہر دور ضلالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ سے تمام عالم پر محیط ہوا ہے اور اسی نور نبوت محمدی نے نور آفتاب و مہتاب کی طرح تدریجی طور پر بڑھنے اور عالم کی استعداد کے موافق پھیلنے کے لئے حضرت آدم علیہم السلام کے قالب میں بلا تولد و تناسل جنم لیا تھا آخر یہ نور نبوت محمدی حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ وغیرہم میں منتقل ہوتے ہوتے :۔

آفتابِ رسالت کا طلوع عالم اجسام میں

فاران کی چوٹیوں پر سے بلاواسطہ آفتاب کی طرح افق رسالت سے طلوع ہو گیا اور چالیس برس میں یہ بدر کامل چودھویں رات کا چاند بنکر آخر تمام رحمۃ للعالمین کے درجہ پر پہونچ گیا لیکن نور نبوت محمدی کا اس طرح منتقل ہونا سراسر نظم ربوبیت پروردگار کے موافق تھا۔ کیوں کہ جس طرح بادشاہان دنیا جاہ اور جو اختیار بھی اپنے قلمرو میں کسی کو عنایت کرتے ہیں جسکے بعد وہ تمام انسانوں پر حکمرانی کرتا ہے تو اول اپنے وزراء و نائبین سلطنت سے اسے منواتے ہیں اور اسکے بعد قلمرو میں درجہ بدرجہ سب اسکے اختیار کو تسلیم کر کے اطاعت وانقیاد سے اسکو حاکم و با اختیار تسلیم کر لیتے ہیں اور اسکے حکم کو بادشاہ کا حکم مانتے ہیں۔

نور محمدی نے انوارِ خداوندی کا حامل مخلوق کو بنایا

اسی طرح حق تعالیٰ شانہ نے بھی یہ نور نبوت محمدی کل انبیاء علیہم السلام کو انکے مرتبے واستعداد کے موافق عنایت فرمایا اور تمام انبیاء نے عالم ارواح میں حضور کی نبوت کی تصدیق کی اور جب یہ نور محمدی مکمل و مختتم ہوکر دنیا میں پھیلایا گیا تو حق تعالیٰ شانہ نے اپنی کل صفات علی الخصوص تجلیات ثلاثہ کی جملہ غیر محدود و غیر متناہی طاقتیں تمام اسم محمد یہ کو انسانیت کے مظہر اتم اور محمد و شرف کے نمونہ اعظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بخشیں اور عالم ارواح کے اس مہتاب رسالت نے آفتاب جلال وکمال احدیت سے اکتساب نور فرماتے ہوئے تمام مخلوق کو انوار خداوندی کے تحمل کے قابل بنادیا اور آفتاب نور احدیت کے فیوض سے تمام مخلوق کو فیضیاب کرنے کے لئے مثل مہتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ الخلق ہوئے۔

معجزہ شق القمر کا تعلق ختم نبوت سے

غالباً یہی سبب ہے کہ ملاء اعلیٰ اور عالم ارواح کے اس مہتاب رسالت نے جب عالم شہادت کے مہتاب سے آنکھ ملائی تو وہ تاب نظارہ نہ لاسکا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہتابی کرۂ نور کے دو ٹکڑے کر دئے اور کیا عجب ہے کہ حضرت مہتاب رسالت نے چاند کے دو ٹکڑے فرماتے وقت جہاں مشرکین عرب کو اعجاز نبوت دکھلایا وہیں اس انشقاق قمر سے مشرکین نبوت کے لئے اس دائمی اعجاز کی طرف بھی اشارہ غیب فرمانا مقصود ہو کہ جس طرح چاند جیسے عظیم الشان کرۂ نوری کے دو ٹکڑے ہوئے ہیں میرے وصال الی اللہ کے بعد میرے نور کے بھی دو حصے ہوں گے۔ ایک کتاب اللہ دوسری عترت اور جس طرح چاند کا نور تا قیام قیامت دنیا میں چمکتا رہیگا اسی طرح کتاب اللہ کے اور انوار تجلیات بھی تا قیام قیامت دنیا میں باقی رہیں گے اور انکے حاملان باصفا بھی ہمیشہ لا یضرھم من خالفھم کی بشارت کے موافق دنیا میں نوبت بہ نوبت پیدا ہو کر اس نور محمدی کا اعادہ اور تشہیر و توضیح فرماتے رہیں گے اور نور محمدی برابر ان کے ذریعہ ضیاء ریز رہیگا۔ لہٰذا نہ کسی نبی کی ضرورت باقی رہے گی اور نہ کوئی سچا نبی آئیگا بلکہ میرا وجود اور قیامت کا وجود ایسا ہی قریب قریب ہوگا جیسا کہ دو انگلیاں باوجود الگ الگ ہونے کے ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں یا مثلاً چاند کے جیسے دو ٹکڑے ایک ہی کرہ کے دو حصے ہوتے ہیں اب حدیث بعثت انا والساعۃ کھا تین کا اثبات بھی بحمدللہ خوب ہی چسپاں ہو گیا

خاتم نبوت سے خاتم شیطنت کا رابطہ

اور ختم نبوت پر بھی کافی اشارہ ہو گیا۔ البتہ حضرت خاتم النبیین کے دور نبوت میں قبل از وقوع قیامت بیشک اسکی ضرورت عقل سلیم محسوس کرتی ہے کہ خاتم شیطنت کا ظہور بھی عالم اجسام میں ہونا چاہئے اور یہ خاتم شیطنت دنیا کو کبھی نبوت کا دھوکہ دیکر راہ حق سے پھیرے اور کبھی سحر و تسخیر کائنات کے حربہ سے دجال اکبر کی صورت میں نمودار ہو غرض جس طرح نور نبوت محمدی تدریجاً مختلف دھور میں مکمل ہوا اسی طرح شیطنت کی تکمیل بھی آپ ہی کے دور رسالت و نبوت میں ہوکر مغلوب ہونی چاہئے اور خاتم الشیاطین بھی عالم اجسام میں حضور ہی کے زمانہ نبوت میں ظاہر ہونا چاہئے چونکہ ہم حصہ اوّل میں دکھلا چکے ہیں کہ عالم باطن میں شجر نبوت و شجر شیطنت کا تخم سعادت

وشقاوت خلاق بیچون وبیچگون نے بودیا ہے اور عالم اجسام میں جس قدر بھی انسان پیدا ہوتے ہیں کوئی ان میں شجر شیطنت کا پھل ہوتا اور کوئی شجر نبوت کا ثمر شریں۔ اس لئے جبکہ شجر نبوت کی تکمیل ناموس اکبر اور حضرت خاتم الانبیاء سے ہو چکی ہے اور شجر نبوت حد کمال وشباب پر پہونچ گیا تو اسی قاعدہ کے موافق شجر شیطنت کا بھی اختتام اسی دور خاتم الانبیاء میں خاتم الشیاطین سے ہونا چاہئے چنانچہ احادیث صحیحہ میں ہے کہ دجال اکبر کا ظہور قیامت کے قریب ہوگا۔ اور وہ سحر وتسخیر کائنات کا غیر معمولی حربہ شیطنت لیکر ظاہر ہوگا جسکی وجہ سے اکثروں کو ایمان میں فتور آجائیگا اور وہ دجال اکبر کے شعبدہ ہائے سحر وشیطنت کے جال میں پھنس کر اپنا ایمان کھو بیٹھیں گے لیکن حضرت عیسی علیہ السلام جو حکمت خداوندی ومصلحت محمدی عالم بالا میں فرشتوں کی طرح اپنی مدت معینہ کو گذار رہے ہیں جب دجال اکبر آکر اپنی شیطنت کو مکمل کریگا تو اسوقت جرنیل سرکار محمدی یعنی حضرت عیسی روح اللہ آسمان سے نازل ہو کر اس دجال لعین کے لئے شہاب ثاقب بن کر اسکو قتل کرینگے اور ایک دفعہ پھر نور نبوت محمدی تمام عالم میں چھاجائیگا اور خدا کی حجت تمام کردی جائیگی۔

درازئ عمر شیطان وحضرت مسیح کا راز

یہیں سے شیطان کی عمر کی طوالت کے راز پر بھی روشنی پڑجاتی ہے کہ اسکو ابتداء آفرینش وآغاز نور محمدی سے مردود فرمانے کے باوجود اسکی دعا پر اختتام دور نبوت محمدی تک کس لئے حیات طویل دی گئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے مقابلہ شیطان کی وجہ سے انہیں بھی کسلئے حیات طویل عطاء فرمائی گی۔ اور یہ بھی کہ استجابت دعا کے لئے مقبول من اللہ ہونے کی بھی شرط نہیں ہے بلکہ رحمت ربوبیت کا فرو مشرک فاسق وفاجر سب ہی کے لئے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور کی نبوت، خاتمہ کے بعد کوئی دجال اصغر ذریت شیطان سے پیدا ہو کر آپکی نبوت کی خاتمیت کو توڑنا چاہے تو درحقیقت آپ کی ختم نبوت کو تو وہ کسیطرح بھی نہیں توڑ سکتا البتہ شیطنت کا مظہر اور اسکا حامل ضرور بن سکتا ہے۔

مہتاب عالم ارواح ومہتاب عالم اجسام میں کون افضل ہے

بہر حال جبکہ مہتاب جسمانی کے دو ٹکڑے حضرت مہتاب عالم ارواح نے فرمادئے اور چاند جیسے عظیم الشان کرۂ نوری کا انشقاق وتغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ سے بطور خرق عادت واعجاز حق تعالی نے کرادیا (اوہر خود حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ بھی عالم اجسام میں ایک وقت معینہ اور غرض مخصوص کے لئے تھی جب وہ غرض اکمال دین واتمام نور رسالت پوری ہوگئی تو آپ بھی راہی ملک بقا ہو کر اسی ذات صمدیت سے راجع ہو گئے جو حی وقیوم ہے اور آپ کے بعد انوار بھی دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری عترت جن میں ایک نور معنوی ہے جو برابر آفتاب کی طرح اپنے فیوض، عالم میں لٹارہا ہے گمراہوں کو راہ حق دکھلارہا ہے اور دوسرا نور عترت کا ہے جس میں فتوحاً حسیٰ طور پر جاری وساری ہے اور اسکی صورت بعینہ ایسی ہے جیسے چاند ہر مہینہ آفتاب سے اکتساب نور کرتے ہوئے ہلال سے بدر کامل بنکر حد کمال پر پہونچا ہے اور پھر زوال پذیر ہو جاتا ہے پھر نئے سرے سے طلوع ہوتا ہے اور اپنی نورانیت سے انسانوں کے غنچہ ہائے قلوب کو کھلادیتا ہے مگر پھر گھٹ گھٹ کر آخر ایک دن نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اسی طرح آسمان رسالت کے درخشاں کواکب یعنی عباد مخلصین ومجددین امت محمدیہ بھی ہر صدی کے دور ہدایت میں چاند کی طرح طلوع ہوتے ہیں اور آفتاب نبوت کے غروب ہو جانے کے بعد مہتاب کی طرح مجددین امت محمدیہ کا طلوع وغروب ہوا اور کمال نبوت کے بعد زوال دنیا کے لئے قیامت کا اسکے ساتھ لازم ہو تو اس کا بعینہ وہی مشابہت رکھتا ہے جسکی طرف حضور نے اپنی حدیث "بعثت انا والساعة کھاتین" میں اشارہ بلیغ فرمایا ہے۔

انوار مہتاب جسمانی ومہتاب روحانی کے دو دو حصے

اور چاند کے دو ٹکڑے فرماکر حساً وعملاً بھی بتلادیا کہ جس طرح اس کرۂ نوری کے دو ٹکڑے اس بات پر گواہ ہیں کہ یہ دونوں ایک ہی کرہ کے حصے تھے اسی طرح میرا وجود اور قیامت کا وجود بھی اسی قادر مطلق کی نشانیوں کا ایک جڑا ہوا سلسلہ ہے جو تکوینات میں یوں ظاہر ہوا بہر حال مضمون حدیث "بعثت انا والساعة کھاتین" کے اشارہ کو عملی صورت میں یوں دکھلایا گیا۔ "اقتربت الساعة وانشق القمر" یعنی قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

قرب قیامت اور انشقاق قمر

ورنہ بظاہر قرب قیامت کو انشقاق قمر سے کوئی ربط نہیں ہے غرض جبکہ نظم کائنات میں بہت بڑا کرہ چاند کا ہے جو کرۂ ارضی سے بہت بڑا ہے یا اگر بقول حکمائے حاضرہ تسلیم کرلیا جائے کہ اسمیں عظیم الشان مخلوق آباد ہے اور حضور نے اس نوری مخلوق کو دو حصوں میں منقسم فرمادیا تو اسکا مطلب بالآخر یہی ہوگا کہ علویات میں قیامت کی ابتدا شروع ہو گئی ہے۔

علویات میں آغاز قیامت اور سفلیات کی متابعت

کیونکہ قیامت سلسلہ اسباب ونظم کے درہم برہم ہونے ہی کو کہتے

ہیں جب علویات میں قیامت کی سلسلہ جنبانی شروع ہوگئی اور سفلیات اپنے انفعال و تاثرات کی وجہ سے علویات کے تابع ہیں تو اسکے یہی معنی ہوں گے کہ عالم شہادت میں بھی حضور کے سامنے قیامت کی ابتدا ہوگی۔

عالمِ جسمانی میں بڑھاپے کے آثار

غالباً یہی وجہ ہے کہ اب حوادثِ عالم کی رفتار بعینہٖ اس بوڑھے آدمی کی طرح پر ہوتی جارہی ہے جسکی تمام کیفیات میں ایک قسم کی بے ترتیبی سی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً کبھی پیاس کا غلبہ ہے تو اسقدر کہ پانی ہی پیے چلا جاتا ہے اور کبھی بھوک بند ہوتی ہے تو اس طرح کہ بہت سے وقت صاف گذر جاتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے اکثر بارش برستی ہے تو اسقدر کہ لوگ الامان الحفیظ پکار اٹھتے ہیں اور بندش ہوتی ہے تو ایسی کہ لوگ الغیاث الغیاث چلانے لگتے ہیں غرض جہاں گرمی ہوتی تھی اب وہاں سردی ہوتی ہے جہاں سردی ہوتی تھی اب وہاں لوہ چلتی ہے۔ لہٰذا جیسے یہ ممکن نہیں کہ بڑھاپے کے بعد پھر کسی پر جوانی آئے اور حد کمال پر پہونچ کر کوئی مخلوق زوال پذیر نہ ہو اسی طرح یہ کب ممکن ہے کہ علویات میں قیامت کی سلسلہ جنبانی کے بعد کوئی نبی آئے اور عالم کے بڑھاپے میں نبی آخر الزماں کے بعد کوئی نبی برپا کیا جائے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الخ

حضرت عیسیٰ کے نزول کی حکمت

اسی لئے حضرت عیسیٰ روح اللہ و نبی اللہ کا نزول بھی قیامت کے قریب آسمان سے ہوگا تو وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بنکر ہی دنیا میں تشریف لاوینگے جس طرح ایک سابق حاکم اپنے سابقہ دار الخلافہ میں تدبیر ملک کے لئے آجاتا ہے تو وہ موجودہ حاکم ہی کا مہمان و تابع فرمان ہوتا ہے خواہ سلطنت میں حکمرانی کا کوئی ادنیٰ اختیار بھی نہیں ہو تا یہی صورت زمانۂ رسالتِ محمدی میں حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدی معہود وغیرہم کی ہوگی لہٰذا نبی کاذب مدعی نبوت قادیان کا دعویٰ نبوتِ تشریعی اور عوام کو دھوکہ اور مغالطہ میں ڈالنے کے لئے دعویٰ مہدویت نبوتِ ظلی وبروزی درحقیقت نبوت معجزاتِ محمدی کا انکار نہیں تو اور کیا ہے اور اکمالِ نبوت سے بیشتر قیامت کا حضور کے ساتھ توام جاننا خلافِ عقل و حکمت نہیں تو اور کیا ہے۔

صفاتِ خداوندی کے مکتب بالذات آنحضرت ہی ہیں

حاصل یہ ہے کہ انسانیت کے فرد اکمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ ثلاثہ ربوبیت وملکیت والوہیت کے انتساب مخصوص کی وجہ سے مکتب بالذات ہیں اور جسقدر بھی عالم ارواح کے کواکب وسیارات انبیاء علیہم السلام ہیں وہ سب مکتب بالعرض ہیں۔

آفتاب جسمانی و آفتاب روحانی کا خط استوا

جیسے آفتاب عالمتاب تدریجی طور پر بڑھتا ہے یہاں تک کہ خط استواء پر جب پہونچتا ہے تو کمال نورانیت کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے اور کوئی نظر بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتا مگر یہ سراج منیر قدرت کی نورانیت سے شرما کر فوراً ہی جھکنے اور ڈھلنے لگتا ہے اسی طرح نور نبوت محمدی حضرت آدم بڑھتے بڑھتے جب حضرت عیسیٰ پر پہونچ گیا جن کو حضرت آدمؑ سے توالد و تناسل میں اسی قسم کی نسبت ہے جو حضرت حوا آدمؑ سے رکھتی ہیں تو آخر آفتاب رسالت آسمان نبوت سے طلوع ہو کر خط استواء پر پہونچ گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اعلان فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الخ اور اسی کے کچھ عرصہ بعد یہ حکم ربانی آن پہونچا اذا جاء نصر اللہ و الفتح الخ۔

تکمیل نبوت کے بعد نبی نہیں آسکتا

اور ظاہر بھی تو یہی ہے کہ تکمیل دین و تکمیل نور نبوت کے بعد کوئی نبی نہ آئے جیساکہ آفتاب کے عروج نصف النہار کے بعد کسی دوسرے آفتاب کی روشنی کی عالم کو ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور حضور کے بعد نبی آکیسے سکتا ہے جیسا صفات خداوندی میں جو سب سے اعلیٰ وارفع صفات ثلاثہ ربوبیت و ملکیت والوہیت ہیں بحیثیت مجموعی امت محمدیہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عام ہو چکی ہیں اور قرآن کا نور دنیا میں شیطنت سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ بس ختم نبوت کی مثال تم ایسی ہی سمجھ لو کہ۔

اثبات ختم نبوت پر ایک تمثیل

جس طرح مرد و عورت کے درمیان نکاح ہو جانے کے بعد ان کو نکاح کی فی نفسہٖ ضرورت باقی نہیں رہتی اور دونوں کے رشتہ وامتزاج باہمی کی وجہ سے ایک تیسرا غیر معلوم وجود یا مراللہ ظہور پذیر ہو جاتا ہے جو درحقیقت مرد و عورت کے ملنے کی اصلی غرض وغایت ہے اور آدم کی نسل پر اس معنے کر کبھی بڑھاپا اور خزاں نہیں آئی کہ اگر آدم کے بیٹے پر بڑھاپے کی خزاں مسلط ہو جاتی ہے تو اس کا پوتا جوان ہو جاتا ہے اور پوتے پر بڑھاپا آتا ہے تو اس کا بیٹا جوان ہو جاتا ہے۔

قیامت جوانوں پر ہی آئے گی

غرض سلفاً عن خلف یوم حساب تک یہی صورت جاری ہے اور اس

سلسلہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت بوڑھوں پر نہیں آئیگی بلکہ مالک الملک کی تجلی قہری کا ظہور جس کو شریعت اسلامی قیامت کہتی ہے جوانوں پر ہی قائم ہوگی۔ جس کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ شباب کی تربیت کرنے والی صفت ملک الناس ہے جو رب الناس و آلہ الناس کے درمیان میں ہے۔

قلب نبوی پر جملہ تجلیات الٰہی کا درود ہوا

اسی طرح صفات ثلاثہ ربوبیت وملکیت والوہیت جب بیک وقت آئینہ قلب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جلوہ افگن ہوگئیں اور جو کیفیت جمالی (ربوبیت) حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر طاری ہوئی تھی اور جو کیفیت جلالی (ملکیت) حضرت موسیٰ پر وارد ہوئی تھی اسی طرح کیفیت الوہیت کا جو پر تو حضرت عیسیٰ روح اللہ پر ہوا تھا جس سے نصرانی نادانوں نے الوہیت کو ان کے حق میں ذاتی سمجھ کر ان کو خدا یا خدا کا بیٹا مان لیا تھا جب یہ تینوں کیفیتیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر بیک وقت وارد ہوگئیں تو ظاہر ہے کہ ادیان ونبوات سابقہ کی تکمیل وختم ہوگئی۔ اور دین محمدی ہی تمام ادیان ونبوات کا مکمل بن گیا۔

ختم نبوت کے بعد مجددین ہی امت میں پیدا ہوسکتے ہیں

اور مرد وعورت کے ملنے سے جس طرح نسل آدم کا بڑھنا اور پھیلنا صادق آتا ہے اسی طرح ان کیفیات وتجلیات ثلاثہ کے تداخل وادغام سے جامعیت وتکمیل دین فطرت اور اختتام نبوت وظہور مجددین لازم ہوگیا۔ اور آثار نبوت محمدی کا قیامت تک نسل بنی آدم کی طرح قائم وباقی رہنا ضروری قرار پاگیا۔

جس طرح راعی ورعایا ملکر ہی حکومت کی صورت اور اس کا نقشہ پیدا کرتے ہیں اور تا قیامت تختۂ زمین پر کوئی نہ کوئی سلطنت ضرور قائم رہے گی اور دنیا کے ختم پر صرف مالک الملک کی ہی بادشاہت رہ جائی گی اسی طرح تجلی ربوبیت کا تعلق جب تجلی الوہیت سے ہوا تو اس سے تجلی ملکیت کا ظہور خود بخود ہوگیا۔

تجلیات ثلاثہ کا ظہور نوع انسانی میں

جس طرح سے جب انسان جوانی پکڑتا ہے اور جوانی کے میدان کو طے کرکے درجہ بدرجہ بڑھاپے میں قدم رکھتا ہے تو انسان کعبۂ عقل وقبلۂ حاجات بنتا ہے اسی طرح رب الناس کی تجلیات ربوبیت جب کسی نوع یا کسی فرد میں مکمل ہولیتی ہیں تو ملک الناس کی تجلیات ملکوتی شروع ہوجاتی ہیں اور جب ان کا ظہور پایہ تکمیل کو پہونچ لیتا ہے تو تجلیات الوہیت سے انسان سرفراز ہونے لگتا ہے۔ غرض ایک وقت میں کسی نفس پر قیامت آتی ہے تو کسی نفس پر آغاز وجود ہوتا ہے کسی پر جوانی کی بادشاہت شروع ہوتی ہے اور کوئی نوشاہ بنتا ہے تو کسی پر فقیری کے آثار وارد ہوتے ہیں اور کوئی توکل وقناعت کا لباس پہنکر تا زیست مہمان رب العالمین ہوتا ہے غرض نوع انسانی وافراد انسانی میں ہر سہ تجلیات ربانی بیک وقت کار فرما ومصروف تدبیر رہتی ہیں اور انسان کی ہر ہر قدم پر اس کے لئے رہنما ہیں تو انصاف سے خدارا تم ہی بتلاؤ کہ ان تجلیات ربانی کے افاضہ کے بعد اور نبی آخر الزماں کے نور رسالت کی تکمیل کے بعد نبوت کے سلسلہ میں کسی کو مستقلا یا غیر مستقلا ظلا وبروزا قدم رکھنے کی گنجائش کب ہے؟

الغرض **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ وقل رب اعوذبک من همزات الشیاطین واعوذ برب الناس ملك الناس اله الناس من شر الوسواس الخناس** سے انسان کو مطلع کردیا گیا کہ مظہر تاریکی وغفلت شیطان الرجیم وہمزات الشیاطین خناس لعین سے بچنے کے لئے اس پروردگار مصدر نور مطلق رحمٰن ورحیم سے تعوذ کرو۔

تربیت نور محمدی کے طفیل میں تربیت نوع انسانی

جو تربیت کرنے والا ہے مظہر نور انسانیت کا اور ان کے طفیل میں تمام عالمین کا اور محافظ وبادشاہ مطلق ہے مجموعہ انسانیت وعقل کا اور ان کے طفیل میں تمام کائنات کا اور معبود ہے خلاصہ کائنات اور ان کے طفیل میں شجر وحجر اور تمام جانداروں کا بلا شبہ وہی ذات اقدس ویکتا وبے ہمتا ہے۔

تجلی الٰہی جس قوت پر بھی متوجہ ہوتی ہے تو وہ قوت عالم کے لئے رحمت ہوتی ہے

جس کے نور ربوبیت کی روشنی اور جگمگاہٹ اگر انسان کی قوت بہیمیہ پر پڑجاتی ہے تو انسان شفقت علی الخلق کے مرتبہ عالی پر فائز ہوکر بے سہاروں کا سہارا اور بے وسیلوں کا ملجا وماوا بنجاتا ہے۔ اور اگر اسکی تجلی شاہانہ مردان باصفا کی قوت سبعیہ کی طرف متوجہ ہوجاتی ہے تو پھر اعدائے دین کے باطلانہ اقدامات کو خاک وخون میں ملادینے کے لئے حضرت علی وعمر وخالد وابوعبیدہ رضی اللہ عنہم جیسے ملکی طاقت رکھنے والے بہادر فدائیان اسلام پیدا ہوجاتے ہیں اور دنیا کی کوئی مادی طاقت بھی ان کے تہور ودبدبہ وشجاعت وجلال کے آگے دم نہیں مار سکتی اور اگر تجلی الوہیت کسی انسان کی قوت ملکیہ کی طرف

متوجہ ہو جاتی ہے تو تمام عالم اسکی نظر میں ہیچ ہو جاتا ہے اور آنکھ کی پتلی کے نور کی طرح انسان اس نور کے ماسواسب کو تاریک یقین کر لیتا ہے اور کیفیات مجردہ سے حمد رب، تسبیح، وتقدیس، تحمید، وتمجید، میں منہمک ہو کر لقائے ابدی کی سرحد میں پہونچ جاتا ہے اور مراتب قرب الوہیت میں اس مقام تک پہونچ جاتا ہے جہاں کہ فرشتوں کی بھی رسائی نہیں ہوتی عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔

قربتِ الٰہی بہیمیت کے آثار کو معدوم کر دیتی ہے

اسی بناپر ان کیفیات نورانیہ میں نہ اسے کھانے کی ضرورت رہتی ہے نہ پینے کی، چنانچہ بزرگان دین کے احوال کو اٹھا کر دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ بعض حضرات کی قوت ملکیہ اور ان کے تغذیۂ روحانی نے انہیں بارہ بارہ برس تک کسی طرح بہیمیت کے مقتضیات اور کھانے پینے سے بے نیاز کئے رکھا اور قوت ملکیہ اسدرجہ بڑھ گئی اور بہیمیت اسدرجہ گھٹ گئی کہ ان کو کھانے اور پینے کی تکلیف وضرورت ہی باقی نہ رہی اور اگر رہی بھی تو اس طرح کہ وہ توکل و قناعت کی چادر لپیٹ کر اس عالم فانی سے بے خبر ہو جائیں اور ہمیشہ کے لئے مہمان رب العٰلمین بن جائیں۔

اختیاری فقر وفاقہ ترقی ملکیت کا ذریعہ ہے

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار وارادہ سے فقر وفاقہ کو محبوب رکھا اور کبھی پیٹ بھر کر کھانا کھالینے کو پسند نہیں فرمایا۔ کیونکہ شکم پری مانع ترقی ملکیت ہے اور یہ تو ہم جیسے کور باطنوں کا بھی تجربہ ہے کہ جب قوت ملکیہ کی لذت انسان پالیتا ہے تو پھر اس کی تمام تر توجہ لذائذ دنیویہ سے ہٹ جاتی ہی اور دنیا کا کوئی کیف وسرور اس کے دل کو لبھالینے پر قادر نہیں ہوتا جس قدر کہ یہ ملکی لذت وحلاوت نور انسان کو محو تماشائے عالم بنائے رہتی ہی اور اسی کا انتہائی مرتبہ وہ ہے کہ جس کے بعد انسان کی بہیمیت کی تربیت بجائے انسانوں کے خدا خود فرماتا ہے اور جو اسباب تربیت ووسائل معاشرت بھی انسان سے وابستہ ہوتے ہیں وہ سب الگ کر لئے جاتے ہیں یعنی اس کا خدا ہی اس کو کھلاتا ہے اور وہی اس کو پلاتا ہے وہی اس کو پلاتا ہے اور مرض کی حالت پیش آئے تو خدا ہی اس کا معالج ہوتا ہے اور وہی اس کو شفا دیتا ہے۔ یطعمنی و یسقینی واذا مرضت فھو یشفین۔

کیفیات انبیاء اور کیفیات اولیاء کا باہمی فرق

بس نبی کی اور ولی کی کیفیات میں یہی فرق ہے کہ نبی کی تو تمام شانیں مکمل ہوتی ہیں اور وہ تجلیات ربانی نوع انسانی کے مرتبہ اعلیٰ سے حاصل کرتے ہیں اس لئے نبی کی انسانیت عام انسانوں اور جملہ اولیاء کی انسانیت سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے چنانچہ عام انسانوں کو اگر چار نکاح کی اجازت ہے تو انبیاء بہیمیت اعلیٰ پر کامل قابو پالینے کی وجہ سے زیادہ کے مجاز ومختار ہیں اور ولی کی تمام شانیں مکمل نہیں ہوتیں بلکہ نبی کی مختلف شانوں میں سے کوئی شان کسی میں جھلکتی ہے اور کوئی کسی میں اسی اسلوب فطرت کی وجہ ہے کہ حضور کے خلفائے اربعہ میں علی الترتیب آپکی چار شانوں کا ظہور ہوا مثلاً کیفیت ایمانیہ میں آپ سے جو مشابہت اور قرب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تھا اس میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ اسی بنا پر آپ کو تصدیق رسالت واقرار معجزات اور اعتراف مغیبات میں کبھی ادنیٰ سا بھی شک یا تامل نہ ہوا۔ چنانچہ معراج کی تصدیق سب سے اول حضرت صدیق اکبر نے ہی فرمائی ہیں پر بارگاہ رسالت سے "صدیق" کا خطاب عطا ہوا اور یہی وہ کیفیت ایمانیہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جوش محبت میں بھرے ہوئے تلوار کھینچے ہوئے یہ فرمارہے تھے کہ "حضور کی وفات نہیں ہوئی ہی بلکہ آپ زندہ ہیں اگر کسی نے یہ کہا کہ آپ کی وفات ہو گئی ہے تو میں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ تو حضرت صدیق اکبر اس سانحہ عظیمہ کے وقت بھی اپنی اسی قوت ایمان ویقین کی وجہ سے پکار اٹھے "من یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت" یعنی جو محمد کی عبادت کرتا تھا اسے اطلاع ہو کہ ان کی وفات ہو چکی ہے لیکن جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ وہ تمام عالم کو زندگی بخشنے والا ہے اور کبھی نہیں مرنے والا ہے۔ حضرت عمرؓ پر اگر عالم غیب کی کیفیات طاری ہوئیں اور انہوں نے حضور کا فیضان اسی طرح دیکھا جیسا کہ عالم شہادت میں پہلے تھا اس لئے وہ کہنے لگے کہ حضور کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ کی روح اعلیٰ کا رفیق اعلیٰ سے وصال ہوا ہے تو حضرت صدیق اکبر پر عالم شہادت کی کیفیات طاری تھیں اور وہ دیکھ رہے تھے کہ اب حضور کا فیض ایسی ہی طرح دنیا میں باقی رہیگا جیسے پھولوں میں سے خوشبو کی مہک پوشیدہ ہو کر ظاہر ہوتی ہے اور آپ کی بہیمیت مبارکہ قل انما انا بشر مثلکم کے اسلوب پر زمین ہی میں مستور کی جائیگی اس لئے انہوں نے یہ خطبہ پڑھا اسی طرح مانعین زکوۃ سے جہاد کرنے کے متعلق جب حضرت صدیق اکبرؓ نے اکابر واعیان صحابہ سے رائے لی اور ان کی رائے یہی تھی کہ حضور کی تازہ تازہ وفات ہوئی ہے اس وقت میں خاموشی اختیار کرنا ہی مناسب ہے، تو حضرت صاحب الغار ثانی اثنین کو چونکہ حضور کی معیت وصحبت مبارک کی وجہ سے ایمان ویقین کا بہت ہی اونچا مرتبہ حاصل تھا اس لئے آپ نے فرمایا کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں امر الٰہی کو قائم کرنے میں ذرا بھی سستی وغفلت کو کام میں لاؤں البتہ اگر تم میں سے کوئی بھی

جہاد نہ کریگا تو میں تن تنہا جہاد کرونگا اور ایک تسمہ کے نہ دینے پر بھی جہاد کرونگا۔ علی ہذا تصلب فی الدین اور شدت علی الکفار اور عملی کیفیت میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو قرب و مشابہت حضرت عمرؓ کو حاصل تھی اس میں ان کا کوئی سہیم و شریک نہ تھا۔ اگر الا الذین آمنوا اور رحماء بینھم کے مظہر اول حضرت صدیق اکبر تھے تو اشداء علی الکفار اور عملوا الصالحات کے مصداق اول حضرت فاروق اعظم تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی خداداد فراست ایمانی اور اپنی خداداد قوت و شوکت و ہیبت سے جس قدر حلقہ اسلام کو وسیع فرمایا اس سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ اور آج بھی اہل کفر کے قلوب اس سے مرعوب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اہل کفر کا یہ ایک عام مقولہ ہے کہ اسلام میں ایک عمر اگر اور پیدا ہو جاتا تو پھر سوائے اسلام کے دنیا میں کوئی اور مذہب ہی باقی نہ رہتا علی ہذا تواصی بالحق اور حیاء و عفت میں حضرت عثمان ذی النورین کو جو مرتبہ کرامت اور حضور سے مشابہت حاصل ہوئی اس کا اندازہ خود حضور علیہ السلام کی اس حیاء سے ظاہر ہے کہ جو حضرت عثمان کے ساتھ حضور کو تھی۔

اسی کیفیتِ نبوت (تواصی بالحق) کا نتیجہ تھا کہ آپ کے عہدِ مبارک میں مسلمانوں کے دین کی اساس یعنی کلام پاک کی جمع و ترتیب کی خدمتِ عظیمہ پایہ تکمیل و تحفظ کو پہونچی اور آپ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کی بشارت اور وعدہ کے مصداق ہو کر حافظوں میں داخل ہوئے گویا حفظِ خداوندی کا جو وعدہ انسانوں سے کیا گیا تھا آپ اس کے مظہر و مصداق بنے آپ نے ان انوار الٰہی کو جو عالم الفاظ و حروف میں ساء دنیا سے قلوب مؤمنین میں وارد و نازل ہوئے تھے سطح قرطاس پر لا کر انہیں محفوظ کیا۔ تاکہ صحفِ سماویہ وکتبِ سابقہ میں جس طرح تحریف و تغیر ہوا ہے قرآن کریم اس سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جائے اور بیشک ایسا کرنے سے ہی سابقہ کتب سماویہ کے اوپر ایمان لانے کی صورت بھی باقی رہی۔

علی ہذا تواصی بالصبر اور استقامت علی الحق و شجاعت دینی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو قرب اور مشابہت حضور سے حاصل تھی اس میں انکا کوئی شریک و سہیم نہ تھا نیز رسولِ خدا کے رسولِ خاص ہونے کی جو حیثیت حضرت علی کو حاصل ہوئی اسمیں کوئی بھی انکا شریک و سہیم نہ تھا چنانچہ سورہ براءت کا اعلان کرنے کے لئے آپ کا انتخاب ہمارے دعوے کی دلیل ہے۔ آپکی جوانمردی اور شجاعت کا اندازہ صرف اسی واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ قلعہ قموص کا جب لشکرِ اسلام نے محاصرہ کیا تو وہ کسی طرح فتح نہ ہو تا تھا چنانچہ ایک روز حضرت صدیق اکبر تشریف لے گئے اور بڑی کوشش کی مگر فتح نہ ہوا۔ دوسرے روز حضرت عمر گئے اور بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ایسے شخص کو علم دیا جاویگا ایسا شخص علم لیگا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اسکو "دوست" رکھتے ہیں اسی کے ہاتھ پر اللہ اس قلعہ کی فتح نصیب کریگا سب صحابہ رات کے وقت میں آپس میں تذکرہ کرتے تھے کہ دیکھئے کل کس کو علم نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ جب صبح کیوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا "علی کہاں ہیں" صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکی آنکھوں میں درد ہے وہ آنے کے قابل نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ انکو بلاؤ حسب ارشاد حضرت علی تشریف لائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور خدا سے دعاء کی تو انکی آنکھیں ایسی ہی طرح اچھی ہو گئیں جیسے کچھ تھا ہی نہیں پھر حضور نے فرمایا کہ جاؤ پہلے اسلام کی دعوت دو اور خدا کے حقوق سمجھاؤ اے علی اگر تمھارے ذریعہ سے ایک شخص کی بھی ہدایت ہو گئی تو یہ تمھارے لئے سب سے بڑی نعمت ہو گی۔ چنانچہ آپ قلعہ کے قریب تشریف لے گئے تو ایک یہودی نے قلعہ سے سر نکالکر پوچھا تم کون ہو۔ فرمایا کہ "میں علی بن ابی طالب ہوں اس نے کہا قسم ہے تورات کی تم ضرور غالب ہو گے۔ اس قلعہ پر تقریباً بیس روز محاصرہ رہا یہ سب سے زیادہ مستحکم قلعہ تھا اس لئے اسکے بعد فتح ہو سکا۔

مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب میں ہے کہ حضرت علی کی سپر گر گئی اسکو یہود لے بھاگے تو حضرت علی نے قلعہ کا دروازہ اکھاڑ کر اسکو سپر بنالیا، جنگ کے بعد آپ نے اس دروازہ کو پھینک دیا تو سات قوی آدمی اسکو پلٹ نہیں سکتے تھے۔ اور چالیس آدمیوں نے ملکر اٹھانا چاہا لیکن نہ اٹھا سکے۔

معارج سے نقل کیا گیا ہے کہ اسکا وزن آٹھ سو من تھا۔ مواہب لدینہ میں ہے کہ جس دروازہ کو حضرت علیؓ نے تنہا اٹھا کر پھینکا تھا اسکو ستر آدمیوں نے ملکر چاہا کہ اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھدیں تو نہیں رکھ سکے۔ بہر حال ان روایات میں اگر کچھ مبالغہ بھی ہو تو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضور کی کیفیتِ شجاعت کے آپ مظہر تام اور مصداقِ اول تھے۔ اور زادہ بسطۃ فی العلم والجسم کے صحیح نمونہ تھے۔ آپکی استقامت علی الحق کا موازنہ و اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ حضرت معاویہ کی فوجوں نے جب قرآن پاک نیزوں پر رکھ کر امان طلب کی اور مسلمانوں کو شکست اور دھوکہ دینے کے لئے امان چاہی اور کلام پاک سے ناجائز اور فاسد ارادہ کیا اور آپکی جماعت کے اکثر افراد امان دینے پر مصر ہو گئے اور اس دھوکے میں آگئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے للکار کر فرمایا کہ اے لوگو یہ قرآن صامت ہے اور میں قرآن ناطق ہوں تم میری طرف آؤ مگر ظاہر بینوں نے ایک نہ سنی اور حضرت کے حکم کو نہ مانا لیکن حضرت علی آخر دم تک حق ہی پر قائم و مستقیم رہے۔

غرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی وہ چار شانیں ایمان باللہ۔ عمل صالح۔ تواصی بالحق۔ وتواصی بالصبر کی تھیں جنکے مصداق و مظہر خلفائے راشدین تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو لوگ خلیفۂ اول تسلیم کرانے میں، غلو کر کے شیخین پر تبرا کرتے ہیں اور سب وشتم صحابہ سے اپنی زبان کو گندہ کرتے ہیں وہ دنیا اور آخرت کا ہی نقصان اپنے سر پر لیتے ہیں اسی لئے فرقِ مراتب کی قوت حق تعالیٰ ان سے سلب کر کے انھیں زندیق شمار فرماتے ہیں کیونکہ وہ فطری والہامی اور قرآنی ترتیب کے غلط ہو جانے کا عملاً دعویٰ کرتے ہیں۔

یہ توجداچیز ہے کہ جماعتِ صحابہ میں سے حضور کی کوئی شان کسی میں بڑھی ہوئی تھی اور کوئی کسی میں لیکن ترتیبِ خلافتِ راشدہ کو غلط سمجھایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کو سب پر فائق کر دینا یہ بیشک عقیدۂ اہل سنت والجماعت کے سراسر خلاف ہے کیوں کہ اگر ایک جزو میں انکو دیگر اصحابِ راشدین پر فوقیت حاصل تھی تو اکثر امور میں دوسرے حضرات کو ان پر کرامت تھی اور ہم نے جو اشارہ ترتیبِ خلافتِ راشدہ میں کیا ہے اسکے بعد تو اسکی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ اس اولیت اور آخریت میں نزاع کیا جاوے کیوں کہ اولیت و آخریت بیشک ایک درجہ میں سبب کرامت ہے لیکن نوعیتِ فضیلت ہمارے خیال میں سب کی جداجداہے اور جو ترتیب واقع ہوئی وہ من امر اللہ ہی تھی اور بیشک خلفاء اربعہ میں سے شیخین رضی اللہ عنہما کو بقیہ پر کھلی کرامت واولیت حاصل تھی۔ جس طرح ایمان و عمل صالح کو فطری طور پر تواصی بالحق اور تواصی بالصبر پر اولیت ہوا کرتی ہے۔

نورِ مہتاب کی طرح کواکبِ وسیارات کا نور نہیں

الغرض جس طرح آفتاب ومہتاب کا نور تمام ستاروں پر حاوی وجامع ہے تمام ستاروں کا نور ویسا جامع نہیں ہے۔ اور جسقدر بھی کواکب ہیں وہ سب آفتاب و مہتاب ہی کو خوشہ چین ہیں۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح کے مہتاب اور آسمانِ نبوت کے آفتاب ہیں اور اولیاء الرحمٰن عالمِ ارواح اور آسمانِ نبوت کے ستارے ہیں۔ جسطرح کواکب وسیارات کی تاثیر جڑی بوٹیوں میں ہوتی ہے اسی طرح تمام اہل اللہ اپنی اپنی استعداد کے موافق قلوبِ انسانی کو منور کر کے جگمگاتے ہیں۔ پس جیسے آفتاب سے جسقدر کوئی قریب ہوتا ہے اسی قدر نور آفتاب اس سے متصل ہوتا ہے اور اخذِ نور میں اسی قدر بندوت آجاتی ہے، اسی طرح آفتابِ نبوت سے جو جتنا کما وکیفاً قریب ہے اسی قدر اس کا مرتبہ بلند ہے۔ اسی لئے علماء اہلِ سنت کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ ایک ادنیٰ صحابی تمام اولیاء واقطاب امت پر اپنی نسبتِ باطنی وظاہری کی وجہ سے بدرجہا فائق ہے وجہ اسکی بجز اسکے کیا ہے کہ اسکی قوتِ ملکیہ کو براہ راست آفتابِ رسالت ومہتابِ نبوت سے ہر قسم کے اخذِ فیض کا موقع نصیب ہوا ہے۔

قرآن محمدی کی افضلیت

اسی لئے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم کی بشارت سے جہاں صحابہؓ کی فضیلت نکلتی ہے وہیں اس سے یہ بھی مستخرج ومستنبط ہے کہ عالم اجسام میں ظہور نور محمدی سے قبل جو نبی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جسقدر قریب ہوگا اسی قدر انبیاء علیہم السلام میں اسکا درجۂ نبوت بڑھا ہوا ہوگا۔ یہی سبب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمام انبیاء میں ایک کرامتِ خصوصی حاصل ہے چنانچہ آیۂ تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض میں تائید روح القدس کا حضرت عیسیٰ کے نام کے ساتھ ذکر کیا جانا اسکا بیّن ثبوت ہے۔

تشریح مطالب وسواس الخناس

صفاتِ ثلثہ الٰہی کی تفصیل وتوضیح سے فارغ ہونے کے بعد اب "شر الوسواس الخناس" کی تشریح رہجاتی ہے سو اسکے متعلق بھی جو کچھ اپنے اکابر کا علم ہمارے پاس ہے وہ پیشِ خدمت ہے۔

جناب من وسوسہ کا تقابل ایمان کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسے رات کا مقابلہ دن کے ساتھ ہوتا ہے کیوں کہ ایمان انقیاد وتسلیم کو کہتے ہیں تو اسکی ضد کو وسوسہ کہا جاتا ہے۔ پس جسطرح وساوس کا مبداء شیطان ہی ہے اور اس کیفیت کا جو بھی فروغ ہے وہ اپنے مبداء منشاء ہی سے ہے اسی طرح ایمان کا مبداء منشاء بھی صفاتِ ثلثہ یعنی ربوبیت وملکیت والوہیت ہیں جن میں ایمان کا نشوواستحکام اور وساوس کا قلع قمع وابستہ ہے اور جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ وسوسہ کا تقابل ایمان کے ساتھ ایسا ہے تو رفعِ وساوس وشیطنت کے لئے بھی انہی صفاتِ ثلثہ سے بالترتیب تمسک وتعوذ کی ضرورت ہوگی جو ایمان کے لئے بمنزلہ مبادی مناشی گنی جاتی ہیں۔

عالمِ ارواح کے لیل ونہار

چنانچہ صفاتِ ثلثہ الٰہیہ رب الناس ملک الناس الٰہ الناس میں اور صفاتِ شیطانیہ الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس میں بعینہ وہی نسبت ہے جو دن کو رات کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ صفاتِ شیطان انسان کے لئے بمنزلہ شبِ دیجور کے ہیں تو صفاتِ خداوندی بمنزلہ یومِ منور کے ہیں۔ پھر عجیب مطابقت عالم اجسام وعالم ارواح

کے ان ظاہری و معنوی شب و روز میں یہ ہے کہ

عالمِ اجسام اور عالمِ ارواح کے لیل و نہار میں مشابہت

جس طرح عالمِ اجسام کے شب و روز کے تین تین حصے قدرت نے فرمائے ہیں یعنی دن کا پہلا حصہ عروجِ آفتاب کا ہے جسمیں دنیا کے کاروبار شروع ہوتے ہیں اور دوسرا حصہ زوالِ آفتاب سے عصر تک کا ہے جسمیں عالم کے جملہ کاروبار قرار پکڑتے ہیں اور تیسرا حصہ عصر سے مغرب تک کا ہے جس میں جملہ کیفیات نمارپایۂ تکمیل کو پہونچتی ہیں۔ علی ہذا عالم اجسام کی رات کے بھی تین ہی حصے قدرت نے فرمائے ہیں یعنی پہلا حصہ وہ ہے جسمیں اندھیری شروع ہوتی ہے دوسرا حصہ وہ ہے جسمیں اندھیری قرار پکڑتی ہے۔ تیسرا حصہ ثلث اللیل کہلاتا ہے جسمیں ظلمت کی جملہ کیفیات سمٹ سمٹ کر پایۂ تکمیل کو پہونچتی ہیں اور ختم ہونا شروع ہو جاتیں ہیں اسی طرح انسان کی روح پر عالمِ ارواح میں بھی جب شبِ وسواس اپنی ظلمات بعضھا فوق بعض لاتی ہے تو اسکے بھی تین حصے ہوتے ہیں۔ چنانچہ پہلا حصہ معنوی تاریکی اور شبِ وسواس کا مرتبہ اور صفتِ وسواس ہے جسمیں شیطان اس صفت سے متصف ہو کر قلبِ انسانی میں داخل ہوتا ہے گویا یہ شیطان کا داخلہ انسان کے نظمِ ظاہری و باطنی میں فساد ڈالنے کا پیش خیمہ ہے۔ دوسرا مرتبہ صفتِ خناس کا ہے جس میں اس خناس نے چوروں کی طرح قلبِ انسانی میں گھس کر نقب زنی شروع کی۔ تیسرا مرتبہ اس معنوی تاریکی کب فعلیت کا یوسوس فی صدور الناس ہے یعنی جس مرتبہ میں اپنے قلبِ انسانی کے پردہ ہیبت کو مضبوط کرتے ہوئے روح و جسم کے کاروبار میں خطرات وساوس ڈال ڈال کر خلل اور فتور برپا کر دیا۔ علی ہذا شبِ وسواس کی ان تینوں معنوی وروحانی تاریکیوں سے بندہ کو نجات دلانے کے لئے ارواحِ انسانی پر صفاتِ ثلاثہ کا جو آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اسکے انوار کے بھی تین ہی درجے اور مرتبے ہیں۔ چنانچہ پہلا درجہ نورِ رب الناس ہے جس نے یوسوس فی صدور الناس کی کیفیتِ مظلمہ کو زائل اور پس پا کیا دوسرا مرتبہ نورِ ملک الناس ہے جس نے اپنی قوتِ شاہانہ وتدبر حاکمانہ سے خناس کو گرفتار کر کے انسان کو اس کے پنجہ سے چھڑایا۔ تیسرا مرتبہ الٰہ الناس ہے جسکے اوپر کوئی صفتِ نورانی نہیں اس نے قلبِ انسانی میں جلاء وصیقل کا کام کیا۔ یعنی وسواس کو انسان کے دل پر سے بالکلیہ ہٹا دیا اور اب ان انوارِ ثلثہ کے ازالۂ ظلمت کی بعینہ وہی صورت ہوگی جو ایک زنگ آلود برتن کے صاف کرنے میں ہوا کرتی ہے کہ پہلے برتن کو بھٹی میں رکھ کر آگ میں تپاتے ہیں پھر مانجتے ہیں۔ تیسری بار صیقل اور قلعی سے برتن کو جلاء دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ رب الناس ملک الناس الٰہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس کو بغیر واؤ عاطفہ کے ذکر کیا گیا۔

جس میں اشارہ یہ ہے کہ جس طرح عالم شہادت میں اگر کوئی شخص بوقتِ شب یہ تمنا اور آرزو کرے کہ اسے کل عصر کا نورانی وقت دیکھنا نصیب ہو جائے تو اسکی واحد صورت یہی ہوگی کہ منتھی کو منازل فجر وظہر اور درمیانی ساعات کا طے کرنا ضروری ہوگا یہ ممکن نہیں کہ اندھیرے سے اجالے میں آتے ہی حتمی بدونِ لحاظ عروج وزوال کو طے کئے وقت عصر کو پالے اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ عالمِ ارواح کی شب وسواس سے جو شخص تجلیاتِ ثلثہ کی روشنی میں آنا چاہتا ہے وہ بدون ایمان کے مناشئ ثلاثہ یعنی رب الناس ملک الناس الٰہ الناس کے مراتب ثلاثہ طے کئے ہوئے مقصود ومرادِ قلبی پالے جیسے دن اور رات کے تمام حصص بلا فصل ہوتے ہیں اسی طرح ان انوارات ثلاثہ وظلماتِ شیطانیہ کے حصص بھی بلا فصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ شخص جو رات کی تاریکیوں سے گھبرا کر روز کامل کی نورانی کیفیت حاصل کرنا چاہتا ہے اسکے لئے اسکی لازماً ضرورت ہے کہ وہ شب کے ابتدائی وانتہائی مراحل طے کرے۔ ایسے ہی جو بندہ شبِ وسواس کی تاریکیوں سے تنگ آکر نورِ ایمان کا اجالا چاہتا ہے اسکے لئے بھی یہی صورت ہے کہ وہ اپنی ایمان کی مربی صفاتِ ثلاثہ سے درجہ بدرجہ تمسک و تعوذ کر کے نورِ ایمان سے اپنی روح کو بینا کرلے۔

مراتبِ ایمان ویقین

کیوں کہ ایمان کا نشوونما اس عالم میں ابتداً جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ رب الناس کی تربیتِ کاملہ وانعاماتِ نازلہ کو دیکھ کر ہی ہوتا ہے اور اسی کے بعد انسان پر یہ واضح ہوتا ہے کہ بیشک جو پروردگار ہر قسم کی ضروریات زندگی مہیا فرمانے والا ہے وہی ہر قسم کے نفع وضرر کا بھی مالک ہے اور اسی کے حکم کے آگے سب سر نیاز خم کئے سربجود ہیں۔ اور اسی کے بعد انسان پر یہ مرتبہ یقین وحق الیقین واضح ہوتا ہے کہ بیشک جسکے آگے سب کی گردنیں پست ہیں اور نفع وضرر کی باگ ڈور جسکے ہاتھ ہے ایسی ہی ذات جامع الکمالات معبود ومسجود خلائق ہو سکتی ہے اور بلا شبہ ایسی ہی ذات جامع الاوصاف کی حکومت کاملہ محبت مطلقہ پر مبنی ہو سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ نتیجۂ یقین انسان کو جب ہی حاصل ہوا جب اسنے صفاتِ ثلاثہ کے انوار و حقائق کو سر کیا اگر صفتِ ربوبیت وملکیت سے تمسک نہ کرتا تو ہرگز الوہیت کو نہ پہچان سکتا۔ غرض جیسے اس عالم میں رات کے بعد دن آتا ہے اور دن کے بعد رات آتی ہے اور ہمیشہ اسی چکر میں زمانہ وزمانیات پھنسے رہتے ہیں یہی صورت عالم باطن کے لیل ونہار کی بھی ہے یعنی کبھی انبساط نور سے دل پر روز معنوی طلوع ہوتا ہے تو کبھی تکدر وغفلت، انقباض وقساوت کی کالی گھٹائیں دل پر مسلط ہوتی ہیں۔ دلپر کبھی خسر ہوتا ہے

تو کبھی یسر۔ کبھی غم آتا ہے تو کبھی مسرت کما قال تعالیٰ ان مع العسر یسرا۔

انبیاء علیہم السلام کی نورانیت پر شبِ وسواس نہیں آتی

ہاں مگر حضرات انبیاء علیہم السلام کی مثال بعد حصولِ نور نبوت اس بارہ میں ان ممالک کی سی ہے جنمیں دن ہی دن رہتا ہے اور رات آتی ہی نہیں۔ یا آتی ہے تو برائے نام ہی آتی ہے اور اس بارہ میں انکی اور ہماری حالت بعینہ ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ہم اور آپ شب کے وقت اپنے مکانوں میں بجلی کے سو سو کنڈل پاور کے قمقمے روشن کر کے رات کو دن بنالیا کرتے ہیں۔ بہر حال جبکہ عالم ارواح کے لیل و نہار کی بعینہ وہی صورت ہے جو عالم فانی کی لیل و نہار کی ہے فرق ہے تو یہ ہے کہ یہاں چوبیس گھنٹہ میں رات دن کا چکر پورا ہو جاتا ہے اور وہاں عمر بھر میں۔

نماز اور اسکے اوقات اور ہر ایک کی حکمت

تو یہیں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فریضہ نماز اور اسکی حکمت پر غور فرمایئے۔ نیز انکے سری و جہری ہونے کے سِر پر بھی غور و تدبر کیجئے سوجوں ہی دریائے فکر میں مستغرق ہوجئے تو واضح ہوتا ہے کہ رات اور دن کے چونکہ تین تین حصے ہیں اور کل قطعات لیل و نہار چھ حصوں پر مشتمل ہیں اور ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ شبِ وسواس کو نورِ ایمان کے ساتھ وہی نسبت ہے جو رات کو دن کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ اسلئے دن اور رات کے ہر ایک حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجہ حضور کے اکمل الخلق اور افضل البشر ہونے کے اور آپ کی امت پر بوجہ سیدالامم ہونے کے ایک ایک نماز فرض وواجب کی گئی یعنی تین نمازیں تو دن میں اس طور پر مقرر کی گئیں جو دنیا کے کاروبار میں انسان کو خدا سے الگ نہ ہونے دیں اور تین نمازیں شب کے ہر ایک حصہ میں ایسی مقرر فرمائی گئیں جو ازدیاد نور کا باعث ہوں اور دافع وساوس شیطانیہ ہوں تاکہ شب کی کیفیات تضرع دن میں کام آویں تو دن کی کیفیات انبساط شب کے لئے معین ہوں۔ اور اسطرح دن رات شجر ایمان پر آبیاری نور سے جلد ہی دنیا میں ثمرات ایمانیہ برآمد ہو جائیں۔

مغرب کی رکعاتِ ثلاثہ اور انکا سِر

چنانچہ شب کا پہلا حصہ مغرب کا وقت ہے جبکہ آفتاب عالمتاب ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس حصہ میں مغرب کی نماز قائم کی گئی جو شب کی تمام نمازوں میں اول ہے اور اسکی رکعاتِ ثلاثہ کے نور نے ایسی ہی طرح بندۂ مؤمن کے قلب پر طلوع کیا ہے جیسے آسمان دنیا پر شب کو مثلث شکل کا ستارہ طلوع ہوتا ہے اور اسکو دیکھ کر اسکی مخلوق، خدا کی حمد و ثنا کرتی ہے اور اسکی رکعاتِ ثلاثہ شب کے تینوں حصوں کو شیطان کی زد سے بچانے کے لئے ایسی ہی طرح احاطہ کر رہی ہیں جیسے قلبِ مؤمن کو تینوں سمتوں سے تجلیات صفاتِ ثلاثہ نے گھیر لیا ہے یا اس مثلث ستارہ نے جیسے اپنی نورانیت نور ایکدوسرے کے جذب انجذاب سے آسمان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ مغرب کی نماز اگر ایک طرف شیطان کے مرتبہ تعلیت یوسوس فی صدور الناس کے لئے دافع ومزیل ہے تو اپنی رکعاتِ ثلاثہ سے دوسری طرف رب الناس کے کمالِ ربوبیت اور ملک الناس کے کمالِ ملکیت اور آلہ الناس کے کمال الوہیت پر بھی درجہ بدرجہ شاہد ہے۔

نمازِ عشا اور نمازِ وتر اور رکعاتِ سبعہ کی حکمت و مشابہت

علیٰ ہذا عشاء کی نماز اور اسکی رکعاتِ اربعہ شب کے دوسرے حصہ کے لئے برائے ازالہ شر درار بعہ خناس لعین وگرفتاری شیطان عدو مبین اور پر تو صفتِ ملک الناس ہے۔

صلوٰۃ الوتر اور صلوٰۃ اللیل

تو صلوٰۃ الوتر عوام الناس کے لئے انکی سہولت کی خاطر ثلث اللیل کے حصہ میں قائم مقام ہے اور صلوٰۃ تہجد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آخر لیل میں فرض کی گئی ہے دافع وسواس و قاطع ماہیت شیطان اور پر تو صفتِ الٰہ الناس ہے اور صلوٰۃ وتر اور صلوٰۃ عشاء کی رکعاتِ سبعہ ایسی ہی طرح قلب انسانی کی اصلاح و تدبر کرتی ہیں جیساکہ سبع سیارات اپنے محور و مرکز پر چکر لگا کر اور گھوم کر اپنے خالق کے مقدرہ نظام قدرت میں تاثیر کر کے اہلِ بصیرت کو اپنا فریضہ وشیدا بناتے ہیں اور ان رکعاتِ سبعہ کے یہ انوارِ سبعہ بعینہ انسان ایسی ہی طرح اپنے قلب میں پیدا کر کے اپنی روح و جسم میں تدبیر و تاثیر لطیف پیدا کرتا ہے جیسے یہ مدبّرات سبعہ حسب تحقیق عرفا اشیاء عالم میں تاثیرات باذن اللہ پیدا کیا کرتے ہیں۔

فرض شب کی یہ تینوں نمازیں تو شب کے بحفاظت تمام گذرنے اور بندہ کو اپنے رب سے قریب تر بنانے کے لئے تھیں چنانچہ ان اوقاتِ سکون میں جو نمازیں بھی بندۂ عاجز نے ادا کی ان میں مناجات رب کا رنگ غالب تھا۔

فجر کی نماز وقت جمال میں

اب دن کے تینوں حصوں کی نمازوں کو لیجئے تو اس میں سب سے پہلی

نماز فجر کی نماز ہے اور یہ گویا اس وقت اسفار وغلس اور زمانہ خاص میں ہے جسکو نہ پورا دن کہہ سکتے ہیں اور نہ پوری رات کہہ سکتے ہیں۔ نہ اسکی چٹکتی ہوئی چاندنی چاند کی شرمندۂ احسان ہے نہ اسکے نور میں نور آفتاب کی صورت ہویدا ہے۔ بلکہ جنت کے اوقات کی یہ ایک تھوڑی سی جھلک ہے جس پر غنچۂ دل کی کلیاں کھل جاتی ہیں۔

غرض اس سہانے اور جنت کے مشابہ وقت میں سب سے پہلی نماز فجر کی نماز ہے جو سوتوں کو بیدار کررہی ہے۔ اور اہل بصیرت کے لئے اپنے سہانے وقت سے بادشاہ عالم امکان یعنی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تجلی ریز ساعات مبارکہ کا نقشہ قیام دنیا ہی کے وقت سے برابر دنیا میں پیش کررہی ہے اور یہ نماز اپنی دونوں رکعتوں سے رات دن کو ملانے کے لئے آفتاب ومہتاب کی طرح اس پر شاہد ہے کہ بندہ نے اظہار ضروریات نماز وتشکر انوار شب میں دل بھر کر جی کھول کر جو کچھ بھی رب الناس ورب الجلیل سے عرض معروض کرنا سننا تھا سب ہی اس وقت جمال میں اپنے مفصل کہہ سن لیا ہے کیونکہ اسکے بعد اسے زوال آفتاب تک دنیا کی ہر قسم کی محنت ومشقت میں لگنا ہے اور جسطرح رہبان باللیل بنکر شب کو بندگان خاص نے عالم ارواح میں اپنا نمایاں اثر قائم کیا ہے اسی طرح فرسان بالنہار بنکر اب انہیں عالم اجسام میں ہی لفضل ربی تلاش کرنے میں محنت وکاوش کرنا ہے اور عالم اجسام میں باعزت وغیرت زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے پیروں پر کھڑے ہونیکی استعداد رب الناس کی مدد ورحمت سے پیدا کرنی چاہئے۔ اور اپنے غریب ومعذور بھائیوں کے لئے ابر رحمت بننا ہے اور جو کیفیت امانت وانابت، تقویٰ وطہارت کی قلب میں شب بھر پیدا کی تھی اب اسکے ظہور وآزمائش کا وقت آیا ہے لہٰذا شیطان تو اس تگ ودو میں ہے کہ جو رات بھر کا سرمایہ نور بندۂ مخلص نے حاصل کیا ہے دنیا کے چکروں میں پھانس کر اسکو کورا کردیا جائے اور جوکچھ عبادت اور ریاضت کا اسکی پیشانی پر پڑگیا ہے معاملات کی دلفریب پیچیدگیوں اور دل آرائیوں میں لاکر اسے خدا سے غافل بناتے ہوئے اسے نقش بے معنی کردیا جائے اور بندۂ مخلص کمربستہ ہوکر دنیا کے جال سے صحیح وسالم نکلنے کے لئے چلا ہے رات بھر بندۂ خالق نے عقائد وافکار میں شیطان سے جنگ کی ہے تو اب دن میں دائرہ اعمال ومعاملات سے صحیح وسالم نکلنے کے لئے بندۂ مخلص کو ہر ساعت میں اس سے جہاد کرنا ہے۔

تنبیہ۔ جیسے انسان پر تین حالتیں مقتضائے فطرت آتی ہیں۔ ایک وقت عروج وارتقاء کا آتا ہے جسمیں وہ بڑھتا اور نشوونمو حاصل کرتا ہے۔ دوسرا وقت شباب ہے جسمیں اس پر بہار آتی ہے تیسرا وقت کمال ہے جبکہ اسکی عمر وعقل پایۂ تکمیل کو پہونچتی ہے اسی طرح دن پر بھی ایک وقت تو عروج کا آتا ہے جس میں وہ بڑھتا ہے اور دوسرا وقت شباب کا ہے جس میں آفتاب عالمتاب خط استواء پر پہونچتا ہے اور عالم عالم جگمگا اٹھتا ہے یعنی کوئی روح نظر بھر کر بھی اسے نہیں دیکھ سکتی۔ تیسرا وقت کمال ہے جس میں جملہ کیفیات نماز پایۂ تکمیل کو پہونچتی ہیں سو فجر سے زوال تک کا وقت جمال رب الناس کی ترتیب ہائے بے پایاں کا سمجھئے اور ظہر کا وقت ملک الناس کے جلال کا وقت سمجھئے اور وقت عصر کمال ہے جو آلہ الناس کے لئے صرف ہونیکا سزاوار ہے یہی وجہ ہے کہ جب دن میں کمال وعروج بڑھجاتا ہے اسی کے بعد نمازیں ادا کی جاتی ہیں اس لئے فجر سے لیکر ظہر تک درمیان میں کوئی نماز نہیں۔ اور ظہر کے بعد سے جو سلسلہ شروع ہوا تو اتنے ہی وقت میں اوسط تین نمازوں کا ہوجاتا ہے۔

ظہر کی نماز وقتِ جلال میں

بہرحال فجر کی نماز کے بعد سے دنیا کے کاروبار علی العموم چونکہ شروع ہوجاتے ہیں جس میں کسی کو نفع ہوتا ہے اور کسی کو نقصان کسی پر کوئی ظلم کرتا ہے تو کوئی کسی کے ظلم کا شکار ہوتا ہے اس لئے اولاً ظہر کی نماز قائم کی گئی۔ تاکہ ملک الناس کی عدالتِ جلال میں جسکا جی چاہے مرافعہ کرے اور جس نے جسکا حق غصب کیا ہے یا جس نے کسی کو بلاوجہ ستایا ہے تو وہ اسکے برخلاف ملک الناس کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کو اس کا حق ہے کہ جی چاہے تو وہ بڑے سے بڑے بادشاہ کے مقابلہ میں مرافعہ کردے کیونکہ دربار خداوندی میں امیر وغریب بادشاہ وفقیر ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں ہاں مگر یہ وقت چونکہ جلالِ خداوندی کا وقت ہے اس لئے اس وقت جلال میں جو بھی عرض معروض ہو چپکے چپکے ہو اور جو حمد وثنا بھی کی جائے دبی زبان سے کی جائے نہ مقتدی ہی زور سے حمد وثنا کریں نہ امام ہی، بجز اسکی کبریائی وبڑائی کے اظہار کے کوئی حرف زبان سے بآواز بلند نکالے۔ بلکہ ہر شخص ملک الناس کی ہیبت وجلال کے آگے دم بخود نظر آئے اور ہر ایک کے پیش نظر ہر ایک رکعت میں ملائکہ اربعہ جبرئیل، واسرافیل، میکائیل، وعزرائیل کا ادب ہو کہ جلال خداوندی سے کس طرح یہ چاروں فرشتے خاشع ومتضرع ساکت وصامت ہیں اور بندۂ مخلص کو تقرب خداوندی حاصل کرنے کے لئے اسکی ضرورت ہے کہ ہر ایک رکعت میں اسکے نقش قدم پر چلکر ہر ایک مقرب کے خشوع وخضوع کا رنگ پیدا کرے۔

عصر کی نماز کا وقتِ کمال

اب وقت عصر کو لیجئے جس میں جملہ کیفیات نماز سمٹ سمٹ کر پایۂ تکمیل کو پہونچتی ہیں اور لحات نماز میں تخلیص وجامعیت پیدا ہوکر کمال حاصل ہونے لگتا ہے سو یہ وقت کمال بیشک اسکو مقتضی ہے کہ انسان اسی ذات جامع

الکمالات الّٰہ الناس کے کمالات کا اعتراف کرے جسکی کرشمہ سازیاں اور بد قدرت کی نیرنگیاں انسان کو ہر روز نیا سبق دیتی رہتی ہیں اسی لئے اس وقت کمال میں عصر کی نماز فرض کی گئی جس میں انسان ہاتھ باندھ کر اللہ کے کمالات خداوندی کا اعتراف شروع کرتا ہے اور اپنے عجز کو خاموشی سے ظاہر کرتا ہے۔ سو جونہی بندۂ معترف کمالات خداوندی کا اعتراف شروع کرتا ہے تو اس پر دہ محویت وبے خودی کا عالم طاری ہوتا ہے کہ اس وقت میں شیطانی وسوسوں کا آنا تو کجا اور کہنا سننا تو کس کا بندۂ عاجز کو اپنی ہی خبر نہیں رہتی بلکہ اسکے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ اللہ اکبر وہ آفتاب عالمتاب جو صبح کو مشرق سے طلوع ہو کر اپنی باریک باریک اور لمبی لمبی کرنوں سے بڑھ بڑھ کر خط استواء پر پہونچا تھا اور معاً ہی قدرت کے کمال نورانیت سے شرما کر ڈھلنا شروع ہو گیا تھا اور اسکے بعد اپنی تاثیرات کو تکمیل کرنے کے لئے گھٹ گھٹ کر زوال پذیر ہونا شروع ہو گیا تھا اسے آج جس قدر بھی تاثیرات عالم میں باذن اللہ کرنا تھیں وہ اس نے مکمل کر دیں اب اسکے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے دو چار گھڑی کا مہمان ہے دیکھئے کل اسکو دوبارہ اس کرۂ ارضی کو روشن کرنے کا حکم بھی بارگاہ احدیت سے ملتا ہے کہ نہیں۔ اسی طرح مصلی عصر کے پیش نظر یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ آفتاب نور محمدی جو حضرت آدمؑ کی پیشانی سے منتقل ہوتا ہوا اپنے مرکز اصلی پر آکر کامل ہوا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں آنے کے وقت اگر یہ نور محمدی مسجود ملایک ہوا تو عالم اجسام میں تجلی ریز ہونے کے وقت مبارک میں مقصود عالمین بنا۔ اور جسکی تکمیل بھی آفتاب ظاہری کے اسلوب پر ہوئی ہے۔ اسکا زمانۂ کمال بھی اسی قدر ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت ہوتا ہے اور حضور کے خلفائے رابعہ بھی تکمیل دین محمدی و اعلان حجۃ الوداع کے بعد سے اسی لئے متفکر و اشکبار تھے کہ دیکھئے اب آفتاب رسالت کب غروب ہوتا ہے اور قیامت کتنی سرعت سے عالم پر آتی ہے لہٰذا یہ وقت کمال جو آفتاب ظاہری و معنوی کے کمال و غروب پر شاہد ہے اور قیامت کا لانے والا ہے، اپنی کیفیات کمالات کے لحاظ سے بیشک اسکو مقتضی ہے کہ اس وقت کی عبادت الّٰہ الناس کے لئے ہونی چاہئے جو حی لایموت ازل سے ابد تک ایک حال پر قائم ہے نہ فنا کا اس میں دخل ہے نہ زوال کے گذر کی اسمیں کوئی صورت ہے پس اس وقت کمال میں جوامت کے لئے نماز رکھی گئی ہے وہ بھی اسکی مقتضی ہے کہ جس طرح حضرات خلفائے رابعہ آفتاب رسالت کے غروب ہونے کے قریبی لمحات میں ساکت و صامت فکر فرداں میں مستغرق تھے اور جس طرح آفتاب ظاہری کے غروب ہونے پر اہل بصیرت متفکر ہوتے ہیں کہ دیکھئے کل پھر یہ نعمت ہمیں میسر بھی آئے گی کہ نہیں معترف کمال مصلی عصر خلفائے اربعہ کے نقش قدم ساکت و صامت الّٰہ الناس کے اعتراف کمال میں مستغرق رہے اور ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالے۔ بلکہ اپنے کو قدرت کی کرشمہ سازیوں کے لئے محو حیرت بنادے۔

صلوٰۃ اللیل اور صلوٰۃ العصر میں باہمی مناسبت

غالباً یہی سبب ہے کہ جس طرح شب کی تمام نمازوں میں اعلیٰ واشرف صلوٰۃ اللیل ہے اور جو مخصوص توحید کا رنگ لئے ہوئے ہے اسی طرح رات اور اکی تمام نمازوں میں صلوٰۃ العصر اعلیٰ وافضل ہے اسی بناپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے متعلق فرمایا کہ جس شخص نے عصر کی نماز فوت کردی اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا گھر بار لٹ جائے اور دیوالیہ ہو جائے۔ کیونکہ وقت عصر در حقیقت تمام دن کا مغز و خلاصہ اور نچوڑ ہے جسنے اس وقت کمال میں بھی اپنی روح کو اوج کمال پر نہ پہونچایا اور یہ وقت عزیز بھی، شیطان ہی کی نذر کر دیا تو اسنے در حقیقت تمام دن کے اوقات گویا برباد کر دئے اور جو کچھ بھی کمایا تھا سب ہی ضائع کر دیا اسی لئے فرمایا گیا۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی۔ نماز وسطی کا تعلق دن اور رات دونوں کی نمازوں سے بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ پانچ انگلیوں میں سے بیچ کی انگلی کا تعلق اپنی دونوں طرف کی انگلیوں سے ہوتا ہے پس جسطرح انسان کی پانچ انگلیوں میں سے وسط کی انگلی جب ہی ممتاز حالت میں ٹھیک وسط میں دیکھی جاسکتی ہے جبکہ اس کے داہنے اور بائیں چار انگلیاں اور اس سے کمتر دیکھی جائیں اسی طرح صلوٰۃ العصر کو بقیہ چار نمازوں کے اوپر قیاس کیجئے اسی بناپر اس نماز کا تعلق دن کی ساعتوں سے بھی ہوتا ہے اور شب کی ساعتوں سے بھی اور اسی لئے اسکو صلوٰۃ وسطی فرمایا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شب کے تین حصے تھے تین ہی نمازیں اسمیں فرض وواجب قرار دی گئیں اور دن کے بھی تین حصے تھے تین ہی نمازیں اسمیں نصب کی گئیں۔ پھر تین نمازیں تو بالخاصہ مزیل ودافع شیطنت ہیں اور تین نمازیں بالخاصہ نور ایمان کے بڑھانے اور انوار ثلثہ کے پیدا کرنے میں طاق ہیں۔

جرعۂ آب کوثر اور اسکا اثر متواتر

الغرض جبکہ چوبیس گھنٹہ میں اوسطاً ہر چار گھنٹہ میں عبادات مفروضہ سے دنیا کے ہر قسم کے منکرات سے بچنے کے لئے اور رضائے مولیٰ حاصل کرنے کے لئے جنت کا یہ جرعۂ آب کوثر ہر روز بندہ کو اسکے مالک کی طرف سے پلایا جانا تجویز ہوا ہے پھر بھی ہے پیمانہ بھی ہے صرف اس مئکدہ میں اس مئے نشاط کے پینے ہی کی دیر ہے تو تمہیں انصاف سے بتلاؤ کہ

دنیا کی وہ کونسی زبردست سے زبردست مادی طاقت ہے جو خدا کے اس سچے پرستار اور قوتِ بہیمیہ کی تندرستی حاصل کرنے والے انسان سے آنکھ بھی ملا سکے یا ابلیسوں کی کثرت سے خدا کی زمین اور اسکے اقتدار نااہلوں کے ہاتھ میں جا بھی سکیں۔ ہاں

ہم ہی اگر نہ چاہیں تو باتیں ہزار ہیں

صحتِ روحانی کا مرتبہ اعلیٰ

یہی صحتِ روحانی اور قوتِ ملکی کی بیعتِ اصلی کا وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جس پر ہمارے حضور آقائے نامدار فائز ہوئے اور اپنی اسی کیفیت کو حضورؐ نے ان لفظوں سے ظاہر فرمایا ان عینی تنامان ولاینام قلبی۔ یعنی میری آنکھیں (گوشب کی تاریکیوں میں) سو جاتی ہیں (اور میں گوشب کو اس ظاہری ظلمت کو زیادہ دیکھنا پسند نہیں کرتا) مگر میرا دل اس حالت میں بھی ذاکر رہتا ہے جیسا کہ دن میں آپؐ اور ہم بیدار رہا کرتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اسکے دشمنوں کی یہ شان فرمائی ان شانئك هو الابتر۔ یعنی تیرا دشمن ہی منقطع الخیر و مفقود الذکر ہے۔

جسکا حاصل یہ ہے کہ آپ کا ہیکلِ باطنی و ظاہری حواسِ خمسہ پر موقوف نہیں ہے اور مقصد یہ ہے کہ عالمِ ارواح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شب وسواس اپنی تاریکیاں نہیں لا سکتی۔ بلکہ تجلی حق کا لگاتار سلسلہ کچھ قلبِ مبارک کے ساتھ اسطرح قائم ہے کہ انقطاع پل بھر کو بھی نہیں ہے۔ پھر اوسطاً ہر چار گھنٹہ میں آپ کوثر کا ایک جرعہ پی لیا جاتا ہے یعنی نمازیں دن رات کے ہر حصہ میں ادا کی جاتی ہیں جو نورِ باطنی میں دن رات اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ ادھر فریضہ قربانی سے اجسامِ انسانی میں بھی اعتدال پیدا کیا گیا ہے اور حیوانوں کا بھی تزکیہ عمل میں لایا گیا ہے تو تاریکی آئے تو کدھر سے آئے۔ اور تجلی گاہ عالمِ باطن میں ماسوی اللہ کا گذر ہو تو کیونکر ہو۔ الغرض اول تو مومن قانت کے لئے دن رات کے ہر حصہ میں نمازیں ایسی ہی طرح قائم کر دی گئیں ہیں جیسے آسمان میں ستارے نصب ہیں۔

مددِ خداوندی کس طرح سے انسان پر آتی ہے

لیکن اگر بمقتضائے بشریت و غفلت شبِ وسواس کی تاریکیوں میں انسان گھر جائے تو مددِ خداوندی اس شیطنت کے جال میں پھنس جانے والے کو ایسی ہی طرح بچانے والے کے لئے لپکتی ہے جیسے مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے دوڑا کرتی ہے اور مددِ خداوندی بلسانِ عصر کہتی ہے کہ اے بندے ایک مرتبہ دل سے اور زبان سے کہہ لے کہ میں پناہ میں آیا اپنے پروردگار کی جو پالنے والا ہے تمام انسانوں کا اور تدریجاً بڑھانے والا ہے نورِ عقل کا اور پناہ لیتا ہوں احکم الحاکمین ملک الناس مالک یوم الدین کی جو بچانے والا ہے خناس سے یعنی ظاہری و باطنی مضرتوں سے اور خطِ شباب پر پہونچانے والا ہے نورِ باطنی کا اور میں پناہ میں آیا معبود و مسجودِ انسان الٰہ الناس کی جو منبع ہے اسکے انوارِ ظاہری و باطنی کا اور مانجھنے والا ہے ہمارے دلوں کا پس جو لوگ اس اعتقادِ قلبی کے ساتھ اقرار باللسان کر لیتے ہیں وہ نورِ تعوذ کی پناہ میں لے لئے جاتے ہیں۔ اور دولت ایمان انکی مکمل کر دی جاتی ہے اور جو لوگ اسطرف توجہ نہیں کرتے وہ ہمیشہ شیطنت کے دامِ تزویر میں الجھے رہتے ہیں۔ اور انکو سعادت سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔

قوتِ ملکی کا ملجاء خداوندِ عالم ہے

غرض اور خلاصۂ کلام ماسبق یہ ہے کہ قوتِ ملکی کا ملجاء اصلی خدا کی عبادت اور اسکا انقیاد ہے۔ اور انسان کو قدرت اور اختیار دیکر چونکہ اس دارالعمل میں آزمایا گیا ہے اور بھلی اور بری راہیں اس پر منکشف کرتے ہوئے اگرچہ عقل مرحمت فرما کر قربِ حق و ناراضیِ حق کے منافع و مضار دونوں اسکو سمجھا دئے گئے ہیں مگر اسی کے ساتھ اسکے ہر ایک کام کو اسباب کی زنجیروں میں بھی جکڑ دیا گیا ہے لہٰذا شیطان کی ہمیشہ یہ سعی ہوتی ہے کہ انسان اپنے جملہ اختیارات اور قوتوں کو غلط استعمال کر کے خداوندِ پاک کی نظرِ رحمت سے محروم اور اسی جیسا مرجوم ورجیم بن جائے۔

اسی لئے شیطان اول تو انسان کو برے رستہ پر لگاتا ہے لیکن جس کی عقل کو تیز دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے آسانی سے معاملہ نہیں ہو سکتا تو کچھ عرصہ کے لئے اسی کے ساتھ ہو لیتا ہے اور اسکی ہاں میں ہاں ملا کر اسے پرچاتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ برے راستہ پر آدمی کا لگانا مشکل ہو گیا ہے:۔

عملِ خیر میں سے روحِ خیر شیطان سلب کیا کرتا ہے

تو پھر نیکی کی راہ پر لگا کر صورتِ عملی کو تو ٹھیک رکھتا ہے مگر بدی کی طرف اس طرح لے آتا ہے کہ روحِ عمل میں فساد ڈال دیتا ہے اور طرح طرح کے خیالات و وساوس ڈال ڈال کر خراب کر دیتا ہے۔ اور خراب کر کے خود علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور بدمعاشی کا یہ انتہائی مرتبہ اور بہت ہی خطرناک وار ہے کہ نقصان تو پہونچادے اور جب آگ لگ جائے تو خود کھسک جائے مثلاً ایک شخص خیرات کرتا ہے یا نماز پڑھتا ہے پہلے تو شیطان کی یہ سعی ہوتی ہے کہ اسکو نیک عمل ہی سے روکے لیکن اگر دیکھتا ہے کہ اسمیں کامیابی نہیں ہوگی تو پھر دوسرا حربہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ تجلی کے آگے کسی انسانی قالب میں آکر

اسکے عمل کی بہت زور شور سے تعریف کرتا ہے کہ آپ ایسے ہیں اور آپ ویسے ہیں۔ اور آپ کا اپنے ابنائے جنس پر اتنا بڑا احسان ہے کہ کوئی اس سے سرتابی کر ہی نہیں سکتا ایک نمازی کو کہتا ہے کہ تو خوب نماز پڑھ تاکہ لوگ تجھے بڑا پکا نمازی اور پرہیزگار کہیں اور تیرے ہاتھوں پر بیعت کریں اور دنیا میں تیری سربلندی اور نیک نامی ہو اور تو مسندِ اقتدار پر پہونچے اور خوب شہرت وعزت اپنے ابنائے جنس میں ہو بس جہاں اسکی چکنی چپڑی باتوں پر انسان نے کان لگایا اور دل میں ان خیالات کو جگہ ملی اور نفس پھولا تو ان سب اعمالِ حسنہ کی روح نکل جاتی ہے اور محض صورت ہی صورت رہ جاتی ہے۔

شیطان کی تجربہ کاری اور اسکا عالمِ شر ہونا

چونکہ شیطان ہزاروں برسوں کا تجربہ کار بڈھا خرانٹ ہے اور تمام شر کائنات کا زبردست عالم ہے اسلئے کمبخت صوفیوں کو صوفیوں کے رنگ میں اور مولویوں کو مولویوں کے رنگ میں اور جاہلوں کو انکے طرز میں ایسا چکمہ دیتا ہے کہ باوجودیکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ برے عمل کا نتیجہ برا ہوتا ہے اور بھلے عمل کا نتیجہ بھلا ہوتا ہے اور شیطان بری باتوں کیطرف لیجاتا ہے مگر پھر اسکے بہکائے میں انسان آجاتا ہے بڑے بڑے عقلاء کو اپنے دامِ تزویر اور مکاری وفریب کے چکر میں پھانس کر عقلوں کو ماؤف کر دیتا ہے اور بھلے برے کی تمیز کی قوت نہیں چھوڑتا چنانچہ آج جو تفرقے مسلمانوں میں پیدا ہیں کفر و شرک بدعت دہوا کے جو مراکز جگہ جگہ قومی و مرکزی کارخانوں کی صورت میں عیسائیوں، آریوں، قادیانیوں، اور خود غرض غیر مزکّی نفوسِ اسلامی نے قائم کر رکھے ہیں اور جو زہریلے اور متعفن اثرات ان سے عالم میں پھیل رہے ہیں یہ سب انہی حضرت شیطان کی تو کارستانیاں ہیں بخیل کو بخیل کی لے میں لیجاکر پٹخی دیتا ہے تو سخی کو سخی کے رنگ میں پٹ کرتا ہے۔

روحانی ضرر جسمانی ضرر سے بہت بڑھ کر ہے

قصہ مختصر یہ ہے کہ شیطان کا دینی و روحانی ضرر جسمانی و دنیوی مضار سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جسمانی مضرت سے تو ایک ہی شخص کو نقصان پہونچتا ہے اور روحانی ضرر وہ بری بلا ہے کہ اس سے قومیں کی قومیں اور ملک کے ملک تباہ و برباد ہو جاتے ہیں جس طرح طاعون جہاں خدانخواستہ آجاتا ہے تو گھر کے گھر صاف کر جاتا ہے اسی طرح جن انسانوں کی روح پر شیطنت کا رنگ چڑھجاتا ہے تو اس سے بھی گھر کے گھر اور شہر کے شہر متاثر ہو جاتے ہیں ایک شخص کی جسمانی صحت بگڑ جائے تو اسکا ضرر دوسروں کے لئے اکثر متعدی نہیں ہوتا پھر مرض بھی ظاہر ہوتا ہے اور علاج بھی کچھ نہ کچھ انسان جانتے ہیں :-

روحانی ضرر متعدی ہوتے ہیں

لیکن اگر ایک شخص کی روحانی صحت بگڑ جائے اور اسکے اخلاق وملکات باطنیہ پر شیطنت کا مرض لگ جائے تو یہ بیماری دق کی بیماری کی طرح نہ ابتداءً محسوس ہوتی ہے نہ اسکا علاج ہی ہر شخص جانتا ہے ظاہر ہے کہ اس بیماری کا ضرر نہ صرف اسی کو پہونچے گا جو جتلا ہے بلکہ جتنے لوگ بھی اسکی صحبت میں رہیں گے انکے اخلاق وملکات بھی بگڑتے چلے جائیں گے اور اس طرح یہ شیطنت وباءِ عام کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ افراد سے گذر کر اجتماعات میں اور رفتہ رفتہ قلوب میں راسخ ہو کر نسلوں اور نطفوں تک میں سرایت کر جاتی ہے۔

قبلِ بعثت عرب میں شیطنت کا شیوع

اور یہی تو وہ شیطنت کہنہ تھی جو زمانہ جاہلیت عرب میں عرب پر انکی بداعمالیوں اور برے عقیدوں کی وجہ سے مسلط کر دی گئی تھی چنانچہ اس ماؤف العقل محروم النور قوم کا یہ حال ہو چکا تھا کہ اگر ایک قبیلہ میں ازراہِ تذکرہ کسی کی کسی پر فضیلت و برتری ثابت ہو جاتی ہے اور معمولی سی نوک جھونک ہو جاتی تو ایک کو دوسرا نیچا دکھلانے کے لئے تلوار میان سے نکال لیتا ہے اور کشت وخون کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ پھر نہ صرف انہی دو شخصوں یا دو قبیلوں میں یہ جنگ محدود رہتی بلکہ ہر ایک قبیلہ کے حمایتی کھڑے ہو جاتے اور فرقہ بندی وپارٹی سازی کی لعنت سے یہ ادبار ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں اور دوسرے سے تیسرے میں جا پہونچتا اور معرکہ کارزار گرم ہو جاتا اور یہ بغض وعداوت، قتل وغارت، کی کیفیاتِ شیطنت، یہاں تک بڑھ گئیں کہ ایک قبیلہ اپنے پس ماندوں کو وصیت کر کے مرتا تھا کہ ہمارا بدلہ ہمارے قبیلۂ مقابل کی اولاد در اولاد سے لیتے رہنا اور جب وہ جوان ہوتے تو اپنے آباواجداد کی انہی انسانیت سوز سراپا شیطنت وصیتوں کو عملی جامہ پہناتے اور خدا کی زمین کو ناحق کے خون سے رنگین بنا دیتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کیوں ہیں

اسی لعنت وشیطنت کہنہ کو حضرت رحمۃ للعالمین نے آکر مٹایا اور اپنی پر رحمت وشفقت نصیحت، وتبلیغ، ودعوت انذار وتبشیر کی کیفیاتِ نورانیہ سے صدیوں کی اس بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ اور لاکھوں انسانوں کی جانیں بچائیں۔ وما ارسلنٰك الا رحمة للعالمين۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عرب کی قوائے ثلاثہ کا غلط استعمال تھا اسے دور کیا

جاہل عربوں کی قوتِ جارحانہ ومدافعانہ اور قوتِ سبعیہ وبہیمیہ کا یہی تو وہ صدیوں سے غلط استعمال شیطان نے کرار کھاتھا جسکی بدولت انکی قوتِ ملکیہ تیرہ وتاریک اور فنا کے مرتبہ میں پہونچ چکی تھی اور اغراض، اور اہوا، واعجاب رائے نے انکے دلوں کو زنگ آلود بنادیا تھا اور شرورِ شیطان جس قدر بھی ممکن تھے سب ہی انکے خانۂ دل میں موروثی ہو چکے تھے آخر رحمتِ باری سے منّور قلوبِ انسانی معلم حکمتِ ربانی، نفوسِ انسانی، نے مبعوث ہو کر ان فریب خوردہ جاہلوں کو خبر دار فرمایا کہ اے ملکیت کے پارہ پارہ کر دینے والے انسانوں تمھاری یہ قوت سبعی وبہیمی اور اسکا غلط استعمال تمھارے لئے ہی تباہ کن ہے اور جو فساد فی الارض سے خدا کی زمین کو تم نے ناپاک کر رکھا ہے یہ خود تمھارے لئے بربادی ہے ایک دشمن مخفی ہے جسنے تمکو اس حال پر پہونچا دیا ہے۔ آؤ کہ میں تمہیں تمھاری قوتوں کا اصلی مصرف اور تمھارے مرض کا اصلی علاج بتلاؤں اور اس آنے والے عذاب سے ڈراؤں جو تمھاری اس بیجا جسارت وجرأت ومطلق العنانی سے تم پر آنے والا ہے اور وہ علاج یہ ہے کہ اللہ کی جبلِ متین میں جڑ کر تم سب ایک ہو کر اپنے دلوں کو خدا کے نور کی لڑی میں پرو کر آپس میں بھائی چارہ کرو۔ اور خدا سے ڈرنیوالوں کی ایک نئی برادری قایم کر دجو خدا کی ان نعمتوں کو یاد کرے جو ہر دورِ ہدایت وانقیاد میں پروردگار کی طرف سے ان کے آبا پر نازل ومرسل فرمائی گئیں تھیں اور رحمتِ حق سے انکے مردہ دلوں کو زندہ کیا گیا تھا۔ اور سوچو کہ وہ کونسا دشمن ہے جو تمھاری گھات میں لگا ہوا تمھاری جملہ طاقتوں کو منتشر کرتا ہے اور غلط راستہ پر لگاتا رہتا ہے۔ واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا واذكروانعمة الله عليكم اذكنتم اعداء فالف بينكم وبين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوائے ثلاثہ کا رخ کیونکر پھیرا

چنانچہ جب حضرت معلم حکمت کے اس بتلائے ہوئے گُر کو اس وحشی قوم نے سمجھ لیا اور اپنے دلوں کو رسولؐ کے ارشادات کے لئے وقف کر دیا اپنی قوائے ملیکہ وبہیمیہ وسبعیہ کو سپرد خدا کر دیا۔ قوتِ قہریہ کو اعداء اللہ وشیاطین الانس الجن کے مقابلہ پر لاڈالا اور بے دھڑک شیطنت کے مقابلہ پر آکر ڈٹ گئے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله کا وعدہ کس طرح بلا تکلف صحیح ثابت ہوا۔

فتح وظفر کثرت وقلت پر موقوف نہیں

اور کس طرح دنیا کو یہ سبق حضرت حق نے سکھلادیا کہ غلبہ ونصرت کثرت وقلت پر موقوف نہیں ہے بلکہ غالب اور مغلوب فرمانے والا صرف کارساز عالم ہی ہے جو فتح ونصرت کی ہر کیفیت میں اپنی شان دکھلاتا ہے یہی وجہ تھی کہ کبھی تو مسلمانوں کو باوجود انکی کثرت کے مٹھی بھر انسان سے ہزیمت دلادی گی اور کبھی قلیل التعداد مسلمانوں سے کفار کے لشکر جرار کو زیر وزبر کرادیا گیا۔ چنانچہ غزواتِ اسلامی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تین ہزار مسلمانوں نے تین لاکھ کافروں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھدیا اور کبھی بیس ہزار نے پانچ لاکھ کے منہ پھیر دیئے۔ قوتِ سبعیہ کا یہی وہ محمود استعمال تھا جسکی وجہ سے مجاہدین اسلام کے انوارِ ملکیہ وبرکاتِ قلبیہ میدان جہاد ومعرکہ کارزار میں کچھ اسطرح درخشاں وتاباں ہوتے کہ کفار کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں اور ان کے دلوں پر رعب اسلامی چھاجاتا اور فرشتوں کی اعانت غیبیہ انکو سراسیمہ بنادیتی اور مجاہدین جانباز اپنی تلواروں کے سایہ میں دارالنعیم کی ابدی راحتیں اور سرمدی مسرتیں دیکھ دیکھ کر بصد شوق ورغبت لقاء رب کی بچی تڑپ میں بلا کسی جبر واکراہ کے جامِ شہادت پی لیتے اور ان مکارمِ اخلاق سے اپنی روح کو مرصع ومزین کر کے راہی عالم آخرت ہوتے جنکی وجہ سے قربانی وایثارِ خلیل الہٰی کا نظارہ سامنے آجاتا اور آنے والی نسلیں انکے نام بزرگ سے عزت وبرکت پاتیں اور عالم باقی میں فرشتے انکے پیروں کے نیچے اپنی آنکھیں بچھاتے اور بغیر حساب بلاروک ٹوک مالکِ انس وجان کی آغوشِ نور میں جاسوتے۔

دی کسی خوشی سے جان تہ تیغ داغ نے
لب پر تبسم اور نگہ یار کی طرف

غرض بیان یہ تھا کہ شیطان کی ابلہ فریبیاں بسا اوقات صدیوں کے امن وبرکت کو ملیامیٹ کر دیتی ہیں اور معمولی سی بات کو بسا اوقات ہولناک بنادیتی ہیں پھر غضب اور ستم یہ ہے کہ یہ شیطنت کا رنگ بعد خاتمۂ حیات مستعار وجسم ناپائدار بھی نہیں اترتا اور یہ ناری رنگ ایسا پختہ ہے کہ اگر اس دارالعمل میں اسکے ازالہ کی موثر تدبیر بعجلت ممکنہ نہ کی جائے تو کسی طرح بھی روح سے یہ رنگِ شیطانی منفک نہیں ہوتا۔

مرکزِ خیر وشر یعنی جنت ودوزخ کی طرف کشش

اسی لئے یوم حساب میں ہر ایک روح ہر ایک نفس اپنے اپنے کسب

عمل کے مطابق جنت ودوزخ کے مراکز خیر وشر کی طرف کشش کرینگے۔ اور جنکے دلوں کے اندر رائی کے دانہ کے برابر بھی نور ایمان ہوگا انشاء اللہ بعد از مکافات عمل پھر جنت ہی کی طرف لوٹا دیئے جاوینگے اور جن کے دلوں میں ایمان کا کوئی شمہ نہ ہوگا وہ سزائے ابدی وعذاب دائمی میں گرفتار رہیں گے۔

وزنِ ایمان وزنِ عناصر سے بڑھ کر ہے

کیوں کہ نور ایمان کو حق تعالی نے اعمال میں ویسا ہی وزن عطا فرمایا ہے جیسے پہاڑوں کو زمین پر حق تعالی نے ثقل عطا فرمایا ہے جیسے یہاں پہاڑوں سے بڑھکر کوئی وزنی چیز نہیں کہ جہاں انکو قدرت نے بٹھادیا ہے وہیں بیٹھے ہیں اپنی جگہ سے ہلتے تک نہیں اسی طرح اعمال صالحہ کے وزن کا حال بھی یہ ہے کہ صداقت وراستبازی اور دیگر اخلاق حسنہ کا ثقل اور وزن جو اپنے اندر رکھتا ہے اسی کو دنیا کو وقار پکارتی ہے اور وہ کسی کے ہلائے سے ہلتا نہیں اور زمانہ ایسے افراد کو ہمیشہ سونے اور چاندی میں تولتا رہتا ہے غرض نور ایمان کو حق تعالی نے ویسا ہی غلبہ اور وزن وقیمت عطا فرمائی ہے جیسے سونے اور چاندی کا وزن دیگر معدنیات پر فائق ہے اور اسکی برتری تمام دھاتوں پر مسلم ہے مثلاً اگر ترازو میں ایک طرف ایلومونیم کی دھات کا ایک ٹکڑا رکھا جائے اور دوسری طرف سونے کی ایک سری رکھی جائے تو ظاہر ہے کہ وزنی جانب سونے ہی کی ہوگی ایسے ہی وزن ایمان کو سمجھئے وجہ بظاہر اسکی یہ ہے کہ جو معدنی مادے جس قدر نورانیت آفتاب ومہتاب کواکب وسیارات کو جذب کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہ اسی قدر افضل وبرتر شمار ہوتے ہیں۔

سونے اور چاندی پر روح کیوں عاشق ہے

چونکہ سونے کی دھات نے نور آفتاب کو قبول کر کے اپنے اندر جذب کرلیا ہے اسلئے یہ دونوں دھاتیں قدر وقیمت میں بڑھی ہوئی ہیں یہی سبب سونے اور چاندی پر روح کے عاشق ہونے کا معلوم ہوتا ہے اور ہزاروں آدمی اسپر اپنی جانیں نثار کررہے ہیں ورنہ ان پر روح کے اس بے طرح فریفتہ ہونے کی اور کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

سکۂ رائج الوقت میں گو اب کاغذی سکہ بھی چل گیا ہے اور لوگ اسکی بھی اب حفاظت اسی طرح کرتے ہیں جیسا کہ سونے اور چاندی کی حفاظت کی جاتی ہے لیکن آج اگر تمام سلطنتیں ان کاغذی سکوں کو بے اعتبار ٹھیرادیں۔ اور بھاڑی میں ڈال کر چولھے کے حوالے کریں۔ بہر حال جہاں تک ہمارے فکر کی رسائی ہے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ سونے اور چاندی کو ہم محض اس لئے عزیز رکھتے ہیں اور اپنے گھروں میں چھپاتے ہیں کہ روح اسپر عاشق ہے اور عشق کی وجہ اسکے سوا کچھ نہیں کہ ان دونوں دھاتوں نے نورانیت آفتاب ومہتاب کو قبول کر کے ایک ایسی کشش اپنے اندر پیدا کرلی ہے کہ ہزاروں لڑائیاں اسی کے لئے لڑی جاتی ہیں اور جب نزاع کا خاتمہ ہوتا ہے تو یہی اکثر سونا چاندی ہی باہمی اعتماد کو واپس لے آتے ہیں اور زخمی دلوں پر مرہم کا کام دیتے ہیں۔

مال ودولت کی محبت شرک خفی ہے

لیکن ہماری عقل کی مادہ پرستی اور شرک وہوا کا یہ کیسا شرمناک مرتبہ ہے کہ سونے اور چاندی کو تو ہم محض اس لئے عزیز رکھتے ہیں کہ انہوں نے نورانیت آفتاب ومہتاب کو اپنے اندر جذب کرلیا ہے اور اس عالم کے جملہ کاروبار ان سے چلتے ہیں۔

معدنیات کی جذبِ نورانیت اور آنحضرت صلعم کا اکتساب نورانیت

لیکن اس سچے جاذب نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور انکا عشق اپنے قلب میں پیدا نہیں کرتے جنہوں نے بلا توسط مادّہ کسب نور فرمایا اور براہ راست اس مرکز نور احدیت سے فیض حاصل کیا جو خود آفتاب ومہتاب کو نور عطا کرنے والا ہے اور جن کے توسل اور وساطت سے عالم آخرت کے جملہ کاروبار قایم ہیں اور جہاں اس مال کی کوئی بھی عزت وقعت نہیں۔ کیونکہ جب ہر چیز میں نور ہی اصل ہے اور جسم وجسمانیات کا وہاں گذر ہی نہیں تو پھر جیسے اس جسم کی وہاں کوئی پوچھ نہ ہوگی باوجودیکہ ایک عرصہ دراز تک روح کا یہ مسکن رہا ہے تو وہاں سونے اور چاندی کی کیا پوچھ ہوگی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جتنے باخدا ابتک گذرے ہیں انہوں نے مال ودولت سے محبت نہ کی کیوں کہ انکے نزدیک اس سے لگاؤ اور محبت ایسی ہی ہے جیسے ایک چشمۂ صافی کے موجود ہوتے ہوئے کسی مکدر چشمہ سے اپنی پیاس کو بجھایا جائے ظاہر ہے کہ یہ غفلت وناواقفیت کا بہت ہی گھناؤنا مرتبہ ہے اسی مرتبہ مال ودولت پر کٹ مرنا اور دن رات اسی کی طلب میں کھودینا چاندی اور سونے کے پیچھے ایمان ودین کی دولت سے قطع نظر کرلینا اور آٹھ پہر جمع مال ہی کی فکر میں مستغرق رہنا بھی حد درجہ شرک ہے اسی لئے جو لوگ اسکو جتنا زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو یہ مال اور جمع شدہ خزانہ اتنا ہی خود انہیں ضرر پہونچاتا ہے اور اسکی محبت سے جو شرک خفی پیدا ہوجاتا ہے اور صاحبان حاجت اسکو ہی اپنا قاضی الحاجات تصور کرلیتے ہیں۔

حب مال سے اخلاقِ باطنی متعفن ہو جاتے ہیں

تو اس سے خود انہی کے باطنی اخلاق واحوال بگڑ جاتے ہیں اور اسکی

تعفن وگندگی سے عام طور پر قلوب انسانی میں ایک قسم کی نفرت وحقارت پیدا ہوجاتی ہے کما اشارہ تعالیٰ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم. یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ماکنزتم لانفسکم فذوقوا ماکنتم تکنزون.

مال ودولت کی پاکی اور اسلامی فریضۂ زکوٰۃ کی حکمت

اسی لئے جمع شدہ مال زائد از ضرورت سونے اور چاندی پر خداوند عالم نے زکوٰۃ مقرر فرمائی تاکہ یہ مال صاحب مال کو ضرر نہ پہونچائے اور اسکے دل کو ناپاک نہ ہونے دے۔ جذبات بخل، وطمع، حرص ہوا نہ پیدا ہوں اور جو نورانیت آفتاب ومہتاب، سونے اور چاندی میں جذب ہوئی تھی جو حقیقت میں فیض خداوندی ہے اور جسکو اس بندہ نے اپنے لئے خاص کر کے بڑی بڑی آہنی تجوریوں میں محفوظ کردیا ہے۔ اسکا بڑا حصہ عام ہی رہے اور اپنے غریب ابنائے جنس ہی پر تقسیم ہو اور معینہ ومفروضہ مقدار زکوٰۃ سے دولت کی تقسیم غلط نہ ہونے پائے۔

سود کی حرمت اور اسکی حکمت

اور جبکہ دولت کی تقسیم کی صحت وسقم پر عالم کے کاروبار کی صحت وسقم موقوف ہوئی تو اس سود کے متعلق بھی عقلاً ثابت ہوگیا کہ عالم کے کاروبار کے لئے بے سود ہی نہیں بلکہ سخت مضرت رساں بھی ہے اسلئے کہ اس عالم کے جتنے بھی کاروبار اور جتنے بھی اسکے منافع ہیں سب کی اصل الاصل یہ ہے کہ لین دین میں مساوات ہو یعنی انصاف کا اقتضاء یہ ہے کہ اگر ایک انسان حق تعالیٰ کی پیدا کردہ کوئی چیز دوسرے انسان کو دے تو عرف دستور کے موافق اسی قدر اسکا معاوضہ مشتری بائع کو ادا کرے یہ تو حق تعالیٰ ہی کی شان ہے کہ وہ انسان کو ہر قسم کی نعمتیں عطا فرما کر کچھ نہیں لیتا ہے اور اگر کسی وقت میں انکی جان ومال انہی کے فائدہ کے لئے بیع کرتا ہے تو جو چیز لیتا ہے اسکو ہزار گنا زائد فرما کر اسکی نسل کو منافع ابدی عطا فرماتا ہے۔

دولت کی غلط تقسیم اور اسکے مفاسد

لیکن سود میں چونکہ روپیہ سے روپیہ کمایا جاتا ہے کوئی چیز اسکے بدلہ میں نہیں دیجاتی بلکہ جس چیز کے ذریعہ سے نفع اٹھانا حق تعالیٰ نے بتلایا تھا خود اسی کو انسان نے نفع بنالیا اس لئے دولت کی تقسیم صحیح نہیں رہتی اور دلوں میں فساد شروع ہوجاتا ہے اسی لئے سرمایہ داری کا انجام آخر میں یہی ہوتا ہے کہ غریبوں کی جیب سے روپیہ نکالکر سرمایہ داروں کے گھر میں پہونچ جائے اور دنیا میں صرف دو طبقے رہ جائیں ایک امراء کا دوسرا غرباء کا اور ان میں باہم مستبدانہ تعلقات قائم ہوجائیں اور یہ بندہ کو سزاوار نہیں لہٰذا سود کسی طرح بھی باعث برکت نہیں بن سکتا۔ غرض یہ ہے کہ سود کے حلال ہونے کے بعد متوسط طبقہ کسی طرح بھی فروغ نہیں پاسکتا۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ مرفہ الحالی دنیا میں جب ہی پیدا ہوتی ہے جبکہ متوسط طبقہ موجود ہو اور تجارت وصنعت وحرفت سے لین دین کی کثرت ہو اور اسکا حامل وہی متوسط طبقہ ہوتا ہے جو راعی اور رعایا کے درمیان وسط کا درجہ رکھتا ہے یہی طبقہ ادنیٰ کو اعلیٰ سے اور اعلیٰ کو ادنیٰ سے ملاتا رہتا ہے برخلاف زراعت اور سود خوار طبقہ کے کہ وہ اعلیٰ طبقہ حاصل کر کے ادنیٰ طبقہ کو اپنا پابند بنادیتا ہے اور یہ اعلیٰ طبقہ اپنی حکومت کے نشہ میں ادنیٰ طبقہ کی ضروریات کی مطلقاً پرواہ نہیں کرتا۔ اور حصول زر کے لئے ہر قسم کے جور وستم ظلم واستبداد پر اتر آتا ہے اور دولت کو عوام الناس سے نکالکر طبقہ امراء میں پہونچادیتا ہے جسکا نتیجہ فساد فی الارض ہوتا ہے جیساکہ ہندوستان ویورپ میں آج کل حالت رونما ہے۔

حکمت زکوٰۃ

الغرض حرمت سود اور حلت زکوٰۃ کی حکمت اصلی یہ ہے کہ دولت کی تقسیم صحیح رہے یعنی امراء غرباء سب کے حوائج پورے ہوتے رہیں اور مال ودولت کے اس فیض خداوندی سے حسب مراتب واستعداد سب ہی متمتع ہوں۔

بخل کے نتائج اور اسکی مذمت

پس معلوم ہوا کہ جو لوگ بلاوجہ مال کو روکتے ہیں وہ درحقیقت مقصد خداوندی کے پورے ہونے میں حائل ہوتے ہیں اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص چلتے ہوئے دریا کو بند کردے۔ ظاہر ہے کہ جہاں پانی کو روکا جائے گا وہیں پانی میں تعفن وبدبو آجائیگی اسی طرح جو لوگ مال ودولت کو بلا فائدہ روکتے ہیں اور خدا کے ان خزائن کو اپنی ملک سمجھتے ہیں اور مطمح نظر انکا اس سے یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں ہماری عزت وشہرت ہو وہ درحقیقت رفتار قدرت کے مقابل آتے ہیں جسکا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ انکا باطن سڑ جاتا ہے اور بخل وطمع کے گندے جذبات ان کے قلب میں پیدا ہوجاتے ہیں اور جہنم کی آگ میں اسی وقت سے سانپ اور بچھو اکی دشمنی کے لئے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

دنیوی واخروی حرمت ووجاہت نور ایمان کیساتھ ہے

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ چاندی اور سونے کو جمع کر کے انکی جمعیت سے عزت حاصل کرنا اور اپنے کو عزت دار سمجھ لینا بھی عین حماقت

ہے کیوں کہ عزت و وجاہت توفیقِ خداوندی کے پھیلانے والوں کو حاصل ہوگی نہ اسکے روکنے والوں کو عزت و وجاہت اصلی تو ایمانِ محمدی کے نور کے ساتھ وابستہ ہے چاندی اور سونے کی نورانیت وکشش عالم بالا میں ظاہر ہے کہ عزت اسوقت تک پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ ایمان محمدی کا نور اسکے ساتھ شامل نہ ہو اور جب مال و دولت ایمان کے ساتھ جمع ہوگا تو جمع مال بلا فائدہ دینی واخروی نہوتے پائیگا الغرض اگر محض روپیہ پیسہ سے عزتیں قائم رہا کرتیں جنکا فوری اثر یہ ضرور ہے کہ انسان اپنے ہم جنس کو موہ لے اور جب تک روپیہ پیسہ کی مدد جاری رہے اس وقت تک اس سے لوگ راضی ہو جائیں۔

یورپ مال و دولت کی بلا میں گرفتار ہے

تو وہ قومیں ہمیشہ عزیز رہا کرتیں جو اربوں اور سنکھوں روپیہ کی مالک ہیں لیکن دیکھ لیجئے کہ اس شرک وحمق کی وجہ سے آئے دن کسطرح جتلائے عذاب رہتی ہیں اسکا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ میں مسلمانوں کو مفلس بنانے کی یا دنیا سے قطعاً بے تعلق ہونے کی تلقین کر رہا ہوں میرا یہ منشاہر گز نہیں بلکہ میں حصولِ رضائے الٰہی کے ساتھ حصولِ دولت کو بہت ضروری اور اچھا سمجھتا ہوں میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جو چیز بھی ہو اللہ کے لئے ہونی چاہئے۔

نہ مرد است آنکہ دنیا دوست دارد
اگر دارد برائے دوست دارد

بہر حال جس طرح مال و دولت سونے اور چاندی کو دیگر سامانوں پر فضیلت وفوقیت ہے اسی طرف نورِ ایمان کو حق تعالیٰ نے مال و دولت پر فضیلت وکرامت عطا فرمائی ہے اسی لئے انسان کے ملکات واخلاق کے اعتبار سے اسکے کھرے اور کھوٹے ہونے کی تشبیہ حدیث میں سونے اور چاندی سے آئی ہے الناس کالمعادن الخ

آخرت میں زندار کون ہونگے

اسلئے جس قدر نورِ ایمان کسی کے دل میں ہوگا اسی قدر یوم حساب میں دوزنی اور بھاری ہوگا اور جس قدر جس کے اعمال اخلاص وایمان کی روح سے خالی ہوں گے اسی قدر وہ ہلکے ہوں گے۔ فاما من ثقلت موازینہ الخ

اور جیسے جسکے اعمال ہوں گے ویسے ہی نتائج سامنے آجائینگے دنیا میں بدی کی ہوگی تو بدی سامنے آجائیگی اور اگر بھلائی کی ہوگی تو نیکی سامنے آجائیگی۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ الخ

شیطنت کی سزا نار کیوں ہے

غالباً یہی وجہ ہے کہ کافر چونکہ شیطنت کے مرض میں ہمیشہ گرفتار رہتے ہیں اور مال و دولت کے جمع کرنے میں بھی ہر آن مستغرق رہتے ہیں اس لئے انکی سزا بھی ناری تجویز کی گئی ہے۔ کیونکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ شیطنت کا مادۂ خلقی نار ہے اس لئے بعد از حسابِ اعمال دوزخ کے گڑھوں میں گر جانا اور غضبِ الٰہی کی دہکتی ہوئی آگ میں کافروں کو جلنا ضروری ہوگا کیونکہ نورِ توحید ورسالت کا کوئی ادنیٰ سا حصہ بھی ان میں نہ ہوگا۔

جس طرح وہ آگ بیحد مشتعل اور سوزاں کہلاتی ہے جو ہزاروں سال سے برابر آتش کدہ میں جل رہی ہو اور ایک منٹ کے لئے بھی خاموش نہ ہوئی ہو نہ اسپر پانی کا کوئی چھینٹا پڑا ہو اور وہ آگ کم سوزاں کہلاتی ہے جس پر پانی بھی ڈالا جائے اور اسے ٹھنڈا بھی کیا جائے

مسلم عاصی اور کافر مشرک کی سزا کا باہمی فرق

اسی طرح مسلم عاصی اور کافر مشرک کی نار میں بھی فرق ہوگا کیونکہ کوئی مسلم عاصی ایسا نہ ہوگا جسکے قلب میں کسی نہ کسی درجہ میں ایمان کا کوئی جزو اور شمہ نہیں اس لئے اسپر جہنم کی آگ اگر اثر بھی کریگی تو نور کی ٹھنڈک فی الجملہ اسکو زیادہ اشتعال میں نہ لائیگی اور کفار کے قلوب میں نار کے سوا کچھ بھی نہ ہوگا۔ لہٰذا ابد تک وہ اسی لئے عذاب میں پڑے رہیں گے۔

انجذابِ نور میں انسان کی مشابہت معدنیات سے

چونکہ مسلمانوں کے دل میں نورِ توحید ورسالت کے جذب ہونیکی صورت بعینہ اسی طرح ہے جیسے سونا اور چاندی نورِ آفتاب ومہتاب کو جذب کرتے ہیں اور جب سونے اور چاندی میں ناقص دھاتوں کا ملاؤ زیادہ ہو جاتا ہے تو آگ میں تپا کر اسے خالص کیا کرتے ہیں اور آگ صرف کھوٹ ہی کو جلاتی ہے فی نفسہ سونے اور چاندی کو نہیں جلاتی اور آگ میں سونے چاندی کا ڈالنا ہی سراسر رحمت ہوتا ہے اسی لئے کوئی عقلمند سناروں کو بے عقل نہیں کہتا کہ وہ ایسے قیمتی دھات کو کس لئے نذرِ آتش کر رہے ہیں۔

مسلم عاصی کیلئے جہنم سراسر رحمتِ الٰہی ہے

اسی طرح مسلم عاصی کا نارِ جہنم میں ڈالنا بھی سراسر رحمتِ الٰہی ہے کیونکہ جنت میں وہی قلب داخل ہونے کے لائق ہے جو ہر قسم کے نفسانی میل کچیل اور آلائشات شیطانی سے کھرا اور پاک ہو۔ اسی لئے جن لوگوں نے یہاں اپنے دل کو شیطنت کے کھوٹ سے پاک نہ کیا اور تزکیہ نفس کر طرف

متوجہ نہ ہوئے انکو بعد کلفت و غم عالم آخرت میں مکافات عمل کی وجہ سے نار جہنم سے اپنے دل کا غیر اختیاری و اضطراری تزکیہ کرنا ہوگا اس لئے جتنا جس میں معصیت کا کھوٹ ہوگا اسی قدر نار جہنم اس قلب کو اپنے اندر رکھی گی

نار میں نور کب تک رہ سکتا ہے

اور جب قلب میں مثل خالص سونے کے نور ہی نور باقی رہ جائیگا تو پھر اس قلب اور نفس کو نار جہنم اپنے حلقہ سے نکال پھینکے گی اور وہ اعراف کی ہوائیں لیتا ہوا آخر اپنے مرتبہ و استعداد و عمل کے مطابق دار النعیم میں پہونچ جائیگا۔ اور جہنم میں پھر وہی سیاہ دل اور ہر قسم کی شیطنت والے رہ جائیں گے۔

جہنم کی اصلی غذا کفار ہیں

جن میں نور توحید و رسالت کا کوئی جوہر نہ ہوگا جیسے آم کے درخت پر آم ہی کا پھل آسکتا ہے کیکر کے درخت پر کانٹے ہی نمودار ہو سکتے ہیں زمین میں جیسا دانہ ڈالا جائے ویسا ہی درخت اُگ سکتا ہے یہ ممکن نہیں کہ دانہ ڈالا جائے گیہوں کا اور اُگ آئے درخت کسی اور چیز کا اسی طرح اسباب نظم عالم کا اقتضاء تو یہی ہے کہ اس دار العمل میں اگر عمل کیا جائے شیطنت کا تو اسکی سزا نار ہو اور اگر نیک عمل کیا جائے تو جزا اسکی نور ہو۔ جزاء سیئة سیئة مثلها

کفار کا ناری ہونا خود انکے عمل سے ثابت ہے

غالباً یہی سبب ہے کہ مشرکین و کفار اکثر اپنے مردوں کو پہلے ہی آگ میں جلا کر اپنے آپ ہی اپنے ناری ہونے پر گواہ بنتے ہیں اور مال و دولت کی محبت میں غرق ہو کر نار اللہ اور عذاب روحانی کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرتے رہتے ہیں نار الله الموقدة التی تطلع علی الافئدة، نیز جس طرح بخار کی آگ اور غم کی لپٹ انسان کو ہر طرف سے گھیر لیتی ہے اور پہلے قلب کو پکڑتی ہے اور اسکے بعد جسم پر اسکا اثر ہوتا ہے اسی طرح جہنم کی آگ پہلے دل کو لپیٹے گی اور اسکے بعد جسم پر اثر کریگی پھر غم کی آگ اور بخار کی حرارت تو کسی وقت کم بھی ہو جاتی ہے مگر آتش قہر الٰہی تو ایک پل کے لئے بھی مہلت و چین نہ لینے دیگی بہر حال نظم عالم کا اقتضاء تو یہی ہے کہ عمل اگر کسی کا ناری ہے تو سزا بھی اسکی ناری ہونی چاہئے اور اگر نورانی عمل ہے تو جزا اسکی نورانی ہونی چاہئے لیکن خداوند عالم اور مسبب حقیقی چونکہ اسباب کا پابند نہیں ہے اور اگر اسباب کا وہ پابند ہو جائے تو خدا، خدا نہ رہے اس لئے اسنے مقتضیات نظم کے خلاف بطور خرق و عادت کچھ امور ایسے بھی رکھدئے ہیں کہ اگر وہ ایک گناہگار سر تا پا معیوب کو چاہیگا تو بہشت میں داخل کر دیگا اور نور بنا دیگا اور خود ہی اپنی نظر رحمت سے اسکے دل کی برائیوں کے کھوٹ کو ایک دم سلب کر کے نوری اور جنت کے قابل کر دیگا اور نہ چاہیگا تو معاف نہ کریگا اگر چہ دنیا میں رہ کر کتنی ہی ریاضت کیوں نہ کی ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی انسان شیر اور بھیڑیے سے دوستی کر کے کبھی فلاح کو نہیں پہونچ سکتا ہے اسی طرح جو انسان اپنے آبائی و نوعی دشمن و حاسد شیطان کے پھندے میں پھنس جائیں وہ بھی کبھی فلاح کو نہیں پہونچ سکتے جس طرح روح کے وجود سے باوجود اس کو آنکھ سے نہ دیکھ سکنے کے اسکی حرکات و سکنات کی وجہ سے کوئی متنفس انکار نہیں کر سکتا ہے اسی طرح دنیوی تعیشات و تلذذات اور غفلت کو گناہ کے بڑھتے گھٹتے رہنے اور انکے مشاہدات کی وجہ سے کوئی سمجھدار انسان بھی شیاطین و ملائکہ کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔

جہاں نشیب ہو پانی وہیں مرتا ہے

یہ قاعدہ ہے کہ جہاں دولت ہو چور وہیں آکر نقب لگاتے ہیں سو مؤمن کے لئے ایمان سے بڑھکر کوئی دولت نہیں اور شیطان سے بڑھ کر اس دولت کا کوئی دشمن نہیں یہ تو جنت ہی کی خصوصیت ہے کہ وہاں جو بھی نعمت ہوگی وہ دائمی ہوگی اور ہر قسم کے نقصان سے پاک ہوگی نہ کوئی حاسد ہوگا نہ فنا و زوال کا کوئی خطرہ ہوگا لیکن:۔

حسد کے معنی اور اسکے نتائج بد

یہاں پر تو انسان کو اگر دولت ایمان ملتی ہے تو شیطان کا حسد اسکی ساتھ لگا ہوا ہے اس سے اگر بچتے ہیں یا بچاتے ہیں تو وہ صرف انبیاء علیہم السلام ہی خدا کی تربیت خاصہ کی بناء پر بچتے ہیں۔

حسد کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص پر جو نعمت قسام ازل کی طرف سے فائز ہوئی ہے اس نعمت کا حقدار حاسد اپنے کو سمجھے اور اس مستحق واقعی سے اس نعمت کو چھین لئے جانے کی تمنا و سعی کرے۔ سو در حقیقت حاسد حق تعالیٰ کی تقسیم نعمت کو غیر صحیح جانکر اسپر معترض ہوتا ہے اور در اصل اسکا مقابلہ قسام ازل ہی سے ہوتا ہے لیکن خداوند عالم کا تو کچھ بگاڑ نہیں سکتا اسلئے محسود کے دن رات پیچھے پڑا رہتا ہے اور طرح طرح سے اس کی نعمتوں کو چھیننے کی فکر میں مستغرق رہتا ہے۔

ایک خاص بات حسد میں یہ دیکھی جاتی ہے کہ حاسد اپنے فعل کو قبیح بھی نہیں سمجھتا بلکہ اسی فعل میں دوسروں کو شریک کرنے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے اور یہ گناہ کا بہت ہی خطرناک مرتبہ ہے کہ انسان گناہ کو گناہ بھی نہ سمجھے۔

حسد جہنم کی آگ ہے

چونکہ اصل الاصل حسد کی شیطنت ہے اور یہ دوزخ کی آگ کا ایک پر تو ہے جو قلب حاسد کو ہر وقت جلائے رکھتا ہے اور اندر ہی اندر اُسے گھلائے رہتا ہے۔

شیطان دوزخ کی آگ دل میں لگاتا ہے

اس لئے شیطان دن رات ایک انسان کو دوسرے انسان سے لڑا کر ایک کی نعمت کو دوسرے سے زائل کرا کر اپنا آگ کا ربنا تا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ جس طرح میں حسدِ آدم کی وجہ سے مردود بارگاہ الٰہی ہوا، ہوں آدم کی اولاد کو بھی اپنے ہی جیسا بنا کر چھوڑوں جیسے خداوند عالم کی تربیت بچہ کے پیدا ہونے کے وقت ہی سے شروع ہو جاتی ہے اور مرتے دم تک خدا کی رہنمائی اور مدد اسکے شامل حال رہتی ہے۔

شیطان کی ایذا رسانی مدت العمر رہتی ہے

اسی طرح شیطان کی ایذا رسانی بھی پیدائش ہی کے وقت سے شروع ہو کر مرتے دم تک رہتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسکے چوکے لگاتا ہے اور جب اسکے کان میں اسلام کی آواز یعنی اذان دی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ یہ تو بچپن کی حالت ہے جب انسان کے اس عالم سے کوچ کا وقت آتا ہے تو اسوقت بھی شیطان کی دشمنی کم نہیں ہوتی بلکہ سارا زور اپنا اسی وقت لگاتا ہے اور قبض روح اور حالتِ نزع میں اسکی انتھک کوشش کرتا ہے کسی طرح انسان کا خاتمہ ایمان و تعلق باللہ کے ساتھ نہ ہو اور اسکا نامۂ اعمال (ریکارڈ) خراب ہو جائے اور ساری عمر کی محنت اکارت چلی جائے اور عالم آخرت میں اسے کوئی پروانہ ہدایت نہ مل سکے۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر کیا دشمنی انسان کے ساتھ ہو سکتی ہے کہ ایمان کا سرمایہ اسکا ضائع کر دیا جائے اور عالم آخرت میں اسے مفلس کر کے یکہ و تنہا کھڑا کر دیا جائے۔ یوں تو تمام ہی دشمن بُرے ہوتے ہیں اور اللہ ہی کی پناہ سے انسان دشمنوں کے جال سے صحیح وسالم نکلتا ہے۔

خوف کے لائق کونسا دشمن ہو سکتا ہے

لیکن دشمنوں میں سب سے زیادہ خوف کے لائق وہ دشمن سمجھا جاتا ہے جو نہ ہمیں نظر آئے نہ ہم اسکا کچھ بنا بگاڑ سکیں اور وہ نظروں سے اوجھل رہکر ہر وقت انسان کی تاک میں لگا رہے۔

دوستی کی پیرایہ میں دشمنی

اور اسپر طرہ یہ کہ اس دشمنِ اعظم کا ضرر بھی بادی النظر میں ضرر نہ معلوم ہو بلکہ یہ دشمنی جو دوستی کے پیرایہ میں ہوتی ہے بہی خواہی نظر آئے حقیقت میں دشمنی کا یہ انتہائی خوفناک مرتبہ ہے شیطان بظاہر انسان کو تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ مال و دولت زن و فرزند عیش و طرب کے مخمصوں میں پھانس کر ادھر میں دھکا دیتا ہے انسان اس وقتی اور فانی و مکدر عیش کے چکر میں بآسانی پھنس جاتا ہے اور اسکا فہم و ادراک معطل ہو جاتا ہے۔ نہیں سمجھتا کہ شیطان نے اسکو دائمی راحت اور ابدی مسرت سے کسطرح محروم کر دیا اور عمر عزیز جو سعادت کی گھڑیوں کے لئے فرصتِ قلیل اور اسکا بہترین موسم سے اسکو کیسے خاردار تخموں کے بونے اور کاٹنے میں صرف کرا دیا۔

غرض شیطان کی دھوکہ بازی کو کہانتک بیان کیجئے۔

شیطان کی دھوکہ بازی کی ایک مثال

بس اسکی حالت بعینہ ایسی ہی ہے جیسے بھلے مانس آدمی کو کوئی دھوکہ باز آدمی چاندی کا روپیہ دینے کے بجائے کانسی کا جعلی روپیہ لا کر دیدے ظاہر ہے کہ شکل وصورت تو ان دونوں سکوں اور روپیہ کی ایک ہی سی ہو گی لیکن جب آدمی بازار میں جعلی سکہ چلانے جائیگا تو ایک کوڑی میں بھی اسے کوئی لینا پسند نہ کریگا۔ بلکہ الٹا پولیس کے پھندے میں پھنس جائے تو تعجب نہیں۔ یہی صورت شیطان کی دھوکہ دہی کی ہے کہ مسلمانوں کو اسی طرح دنیائے فانی کی ان چند روزہ راحتوں اور مسرتوں میں پھانس کر ابدی راحت اور سرمدی مسرت سے محروم کر کے اپنا حسد نکالتا ہے۔

شیطان کا تمثل جسمانی وروحانی

قصہ مختصر یہ ہے کہ شیطان لباسِ انسانیت پہنکر متمثل ہوتا ہے اور ناسوتی لباس میں انسان کو دھوکہ دیتا ہے اور کبھی متمثل نہیں ہوتا بلکہ برائیوں کا القاء دل میں کرتا رہتا ہے اور ظلمت وقساوت کے پردے انسان کے دل پر یکے بعد دیگرے اسی طرح سے ڈالتا ہے کہ انسان جناب باری کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت ہی نہ پائے اور پراگندگی قلب کی وجہ سے حیات دنیا پر مطمئن ہو جائے اور اسکے ذہن مصفا پر شیطان عبادت کا پردہ ایسا ڈالتا ہے کہ جسکی وجہ سے انسان آیات ربانی میں غور وفکر سے محروم ہو جاتا ہے اور اسکا نظام مدنیت برباد ہو جاتا ہے جیسے آدم کی اولاد میں جب کسی فرد کا اضافہ ہو جاتا ہے تو اسی وقت سے ماں باپ اسکی تربیت شروع کر دیتے ہیں اسی طرح شیطان بھی ہر

ایک انسان کے پیچھے اپنی اولاد کو مقرر کر دیتا ہے اور ہر انسان کے پیچھے ایک شیطان مسلط کر دیتا ہے کما اشار بہ تعالیٰ۔ وکذلك جعلنا لكل نبى عدوا شياطين الانس والجن يوحى بعضهم الىٰ بعض ذخرف القول غرورا۔ جیسے انسان بدامنی کی آفات سے بچنے اور امن و برکت کی دولت حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی حکومت کے زیر فرمان زندگی گذارتا ہے،

جسمانی آفات میں بادشاہ کی ضرورت ہے تو روحانی آفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل ضروری ہے

اور مدنی الطبع ہونے کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان کی اعانت و مدد کا محتاج ہے اسی طرح باطنی آفات وشر کائنات سے بچنے کے لئے بھی انسان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے اور طمانیت قلب و فراخی صدر کی دولت انسان کو اسی وقت میسر آسکتی ہے جبکہ وہ ملک الناس کی حکومت کو قولاً و عملاً تسلیم کرلے اور باطنی احوال کو سپرد خدا اور رسول کردے۔ اور اپنے دل کے تزکیہ کے لئے پانچوں وقت ملک الناس کی عدالت اور آلہ الناس کی جائے عبادت میں شیطان کی رپٹ لکھواتا رہے۔ اور اس قوت بہیمہ کو جسکے پس پردہ شیطان، انسان پروار کرتا ہے روزہ سے گھٹاتا رہے اور مال و دولت سے جو جذبات شیطانیہ پیدا ہونے لگتے ہیں زکوۃ ادا کر کے اس حملۂ شر کو بھی ناکام کردے اور قوت عشقیہ کے غلط استعمال سے بچنے کے لئے دیار حبیب کے گلی کوچوں میں چکر لگاکر محبوبان مجازی کے کوچوں میں در در پھرنے سے بچار ہے۔

عقل و جسم کے بلوغ اور انکے نتائج

جیسے انسان کے لئے ایک وقت بلوغ ایسا آتا ہے کہ اس حد پر پہونچ کر عقل اسکی حد کمال میں داخل ہو جاتی ہے اسی طرح عالم مثال میں بھی انسان کے لئے باعتبار اسکی سعادت و دنائت کے ایک وقت بلوغ مقرر ہے پس عالم مثال میں بھی بالغ وہ کہلاتا ہے جسکی عقل حکمت بالغہ حاصل کرلے اور نابالغ وہ کہلاتا ہے جسکی عقل دنائت میں پڑی رہے اس لئے جسکی روح عالم مثال سے کسب فضائل کرتی رہتی ہے عالم اجسام میں وہ شخص اپنے ہمسروں میں فائق ہوتا ہے اور بھاری بھرکم کہلاتا ہے۔ اور جسکی روح کسب کمالات سے عاجز و عاری ہوتی ہے اور عالم مثال سے اسکا تعلق نہیں ہوتا وہ دنی اور خفیف الحرکات و نابالغ کہلاتا ہے۔ اسی لئے وہ روح حامیہ کے گڑھوں میں لٹکی رہتی ہے۔

انسان کو ہر دو عالموں میں نور الٰہی کے بدون چارہ نہیں

پس جب انسان کے لئے دو عالم ہوئے ایک اسکے جسم کا اور دوسرا اسکی روح کا تو جیسے جسم کے عالم میں وہ آفتاب و مہتاب کی ضرورت سمجھتا ہے اور امن و برکت حاصل کرنے کے لئے سب کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح روحی برکات حاصل کرنے کے لئے اسکو عالم ارواح کے آفتاب و مہتاب کی بھی ضرورت ہے اور جسم کی طرح اپنے قلب و روح کو بھی پاک صاف بنانے کے لئے چشمہائے علوم نبوت والوہیت سے استفادہ کی لازماً حاجت ہے۔

انسان کی تینوں حالتوں میں اسکی اعانت پرودگار کی طرف سے

اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے سورہ ناس میں انسان کو اس دشمن ملکیت اور مقوی بہیمت و سبعیت سے بچانے کے لئے جو کبھی عالم اجسام میں انسان کے پیچھے پڑجاتا ہے تو کبھی عالم ارواح میں پہونچ کر اسکی روح کو تیرہ و تاریک کردیتا ہے۔ اپنے تین اسمائے حسنہ سے تعوذ سکھلایا۔ اور اپنی صفات ثلاثہ کی غیر متناہی طاقت شیطان کے مقابلہ کے لئے عطا کی یعنی ظاہری دشمنوں سے تعوذ کے لئے تو سورہ فلق میں اسمائے حسنیٰ میں سے صرف ایک اسم رب الفلق سے تعوذ سکھلایا اور باطنی دشمن کے مقابلہ کے لئے اسمائے حسنیٰ میں سے اپنے تین اسموں یعنی رب الناس ملک الناس آلہ الناس سے پناہ باری حاصل کرنا سکھلائی اور لڑکپن اور شباب و شیب تینوں حالتوں میں اسکی دستگیری فرمائی یعنی اگر شیطان لڑکپن سے ستائے تو رب الناس سے کنایہ فرمایا گیا تو اس پروردگار کی طرف رجوع کر جو تیرا اور تیرے ماں باپ اور تیرے جملہ آباؤ اجداد یہاں تک کہ آدم و حوّا کا پالنے والا ہے اور اگر جوانی کے عالم میں شیطان تیرے مقابلہ پر آئے تو تو ملک الناس کی عدالت میں جا کھڑا ہو جسکی شہنشاہیت نہ صرف کواکب و سیارات ہی پر ہے بلکہ دنیا کی تمام سلطنتیں اور زمین و آسمان کا ہر تختہ جسکے زیر فرمان اور دل کی کلیں جسکے ہاتھ میں ہیں جس طرف کو چاہے پلٹ کر رکھدے۔ اور اگر بڑھاپے کی حالت میں شیطان پیچھا نہ چھوڑے تو اس معبود معبود کی طرف رجوع کر جسکے ہاتھ میں دنیائے فانی کا انجام و اتمام ہے اور ہر قسم کے نفع و ضرر کی باگ ڈور ہے۔

ملخص مضامین مفصل

آخری حاصل ان سب مضامین کا یہ ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ نے ہر انسان میں ملکیت و سبعیت و بہیمت کی تین قوتیں ودیعت کی ہیں اور ہر ایک کے نشوو ارتقاء کے لئے ظاہری و باطنی سامان جدا جدا پیدا کئے ہیں مثلاً قوت بہیمہ کی ظاہری پرورش کے لئے قسم قسم کے پھل اور پھول غذائیں اور دوائیں پیدا کیں اور قوت غضبیہ کو کارآمد بنانے کے لئے لوہے کو زمین پر نازل کر کے

امن اور جنگ کو اس میں مضمر فرمایا اور قوتِ ملکیہ کی تربیت کے لئے بذریعہ انبیاء علیہم السلام علم الٰہی کو قائم کیا توان ہر سہ قوتوں کی باطنی تربیت کے لئے خدا نے اپنی صفاتِ ثلاثہ رب الناس ملک الناس آلہ الناس کی تجلیات بھی حضرت انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عطا کیں تاکہ انسان خیر وشر کی مخلوط آزمائش میں تعوذ حق کی راہ سے کامیاب ہو کر دارین کی سرخروئی حاصل کرے وصلی الله تعالی علیٰ خیر خلقه محمد واله وصحبه اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین

العبد الضعیف محمد طاہر ابن احمد القاسمی کان اللہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ یوم عرفہ

سحر و آسیب کی تشخیص و علاج کے طلسماتی عملیات

حضرت مولانا رفیق صاحب

۱۔ تشخیص آسیب و جن کے لئے

سحر اسود کی مشہور عالم کتاب عیون السحر کے باب تشخیص الامراض میں ابوالفضل احمد ابن حسین بدیع الزماں قبلی نے قاضی جرجان الیافوجی کا تشخیص آسیب و جن کے لئے ایک عجیب و غریب عمل بیان کیا ہے جو اس طرح پر ہے کہ اوراقی یعنی کچلہ کو جلا کر اس کی راکھ میں عرق گلاب شامل کر کے اس کی سیاہی تیار کریں اور ذیل کی طلسماتی عبارت کو اس سیاہی سے کسی صاف و سفید کاغذ پر تحریر کریں اس کے بعد اس کاغذ کو بطور تعویذ لپیٹ کر جس مریض کے مرض کی تشخیص کرنا ہو۔ اس کے سر سے پاؤں تک تمام جسم پر سے اتار کر اس کے ہاتھ میں دے دیں۔ اس عمل کے کچھ ہی وقفہ بعد جب تعویذ کو کھول کر دیکھیں گے تو مریض پر آسیبی و جناتی اثرات کا غلبہ ہونے کی صورت میں اس کی تحریر مٹ کر کاغذ پہلے کی طرح صاف و سفید ہو چکا ہوگا کہ جیسے اس پر کچھ تحریر ہوا ہی نہیں تھا تشخیص کے اس سریع التاثیر مجرب المجرب عمل میں بعض اوقات یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ عامل عبارت کو ابھی مکمل طور پر تحریر ہی نہیں کر پاتا کہ تحریر کردہ عبارت عمل خود بخود ختم ہوتی جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی پوشیدہ قوت نے زبان سے عبارت عمل کی سیاہی کو چاٹ کر رکھ دیا ہے۔ عامل جب تک اس عمل کو بجالاتا رہے گا یہی حیرت انگیز تماشہ دیکھنے میں آئے گا۔ عبارت طلسمات ملاحظہ ہو۔

تعاویشا تعاویوشا لوشیا لوشیوش ترشیا ترشیوش ملیوشا کلیوشا طلیتا ہیا اہمیا ہمیا اہمیا اہمیا کحفا کحفا کشوکشاقلویشا اطرہوا املیحا ملیحا ملیحا برمواجیاہیا اطا اطالوا ابرمشا برہیوہ غیاہیا

۲۔ تشخیص کا عمل عجیب

عیون السحر میں تشخیص آسیب و جن کے لئے متذکرہ بالا عمل کے اثرات کا حامل ایک دوسرا عمل جو میرا ذاتی طور پر آزمودہ مجرب ہے درج ذیل ہے۔ یہ عمل اگرچہ طریقہ تشخیص کے اعتبار سے پہلے عمل سے مختلف نہیں ہے لیکن نتائج کی نوعیت کے اعتبار سے بالکل جدا بلکہ طلسماتی اعمال کی حقیقت کے مشاہدہ کا ایک حیرت انگیز کرشمہ بھی ہے۔ ترکیب عمل میں حکیم قبلی تحریر کرتے ہیں کہ جب کسی مریض کے مرض کی تشخیص کرنا مطلوب ہو تو زعفران و عرق گلاب کی سیاہی سے ذیل کے طلسمات کو کاغذ پر تحریر کریں۔ اس کے بعد اس کاغذ کو تعویذ کی طرح پارچہ حریر یا کسی چمڑے کے ٹکڑے میں لپیٹ کر مضبوطی سے سی دیں اور رات کو سوتے وقت مریض کے گلے میں پہنا دیں یا اس کے بازوئے راست پر باندھ دیں۔ مریض کے جناتی و آسیبی اثرات کے زیر اثر ہونے کی صورت میں دوسرے روز جب وہ صبح کے وقت بیدار ہو کر دیکھے گا تو چمڑے کا ٹکڑا یا کپڑا تو اپنی اصلی حالت میں جوں کا توں ہی موجود ہوگا۔ لیکن اس میں باندھا ہوا تعویذ حیرت انگیز طور پر غائب ہو چکا ہوگا حسب ضرورت جتنی مرتبہ اور جس وقت بھی اس عمل کا آسیب زدہ مریض پر تجربہ کیا جائے گا۔ اسی عجیب و غریب کرشمے کا مشاہدہ عمل میں آئے گا۔ طلسمات کی عبارت یہ ہے۔

اہنو ابحاہویتا جیا تعزطا توتیا دحا اکرہدی زحاتوث ہوث یا ارواح اطلف طیرات ہیوثا امیوثا الا ان دحا احا من الارض ولا اسماء والبحر والبرّ والجنّ والانس جوحیاطا جحا مرجیًا ٥

۳۔ تشخیص و مشاہدۂ امراض کا محیّر العقول عمل

عیون السحر میں باب تشخیص الامراض کے عنوان سے جن عملیات کا ذکر ملتا ہے ان میں سے ذیل کا عمل جو تشخیص و مشاہدۂ آسیب و جنات کے حقائق کا حامل ہے نہایت معتبر و مجرب عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ترکیب عمل میں درج ہے کہ ذیل کی طلسماتی لوح کو مشک و زعفران سے لکھیں

اور پانی میں ڈال کر خوب دھوئیں تاکہ لوح کے کلمات واشکال کے تمام حروف والفاظ مٹ کر پانی میں اچھی طرح حل ہو جائیں طلسماتی لوح یہ ہے۔

والجیس والفاقت والقصد والکرامة والقیاق والوسواس ولھواً

حلیما سوطینا سوطیا اسانواسا اماالع حاساردیا

بحق علینا ملینا طلبنا انت تعلم ما

احبادث آنچه در وجود

فلان ابن فلان

باشد حاضر شود

بحق علینا ملینا طلبنا انت تعلم ما

نوشیطا فیا شونا نوادوا ماداس ما الله ما ساقطاریا

والنصر دولك بسوزد دریں الخیوھبال الوما بما مر مصلطاً

عمل کے لئے اس پانی کو کسی سفید رنگ کے شیشے کے برتن یا شیشی میں ڈال دیں۔ اور جس مریض کے مرض کی تشخیص اور خود مریض کو اس کے مرض کا مشاہدہ کرانا مطلوب ہو برتن کو اس کے سامنے پاک وصاف فرش پر آراستہ پاکیزہ نشست پر رکھ دیں۔ عامل مریض کو برتن کے سامنے اس طرح پر بٹھائے کہ منہ اس کا شمال کی طرف ہو اور پشت جنوب کی طرف اور خود بھی اسی طرح مریض کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے۔ عمل کے وقت کوئی سا خوشبودار دخنہ جلائیں اور مریض کو حکم دیں کہ وہ اپنے مرض کی تشخیص و مشاہدہ کا اپنے دل میں پختہ تصور کرے اور اس طرح اپنے تصور میں اپنے ارادہ کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے کامل یکسوئی قلب سے شیشے کے برتن کے پانی کے عین وسط میں ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے اس کے بعد عامل درج ذیل کلمات عمل کو تلاوت کرکے مریض پر پھونکنا شروع کردے کلمات یہ ہیں۔

خِیَابًا لَقَا ھَذَا قَلْقَا لَقْنَاقًا بَدُوْحًا طَلْقًا. طَلَنُوشًا وَبَرجَلاً كَيْدًا بَدُوْحًا بِحقِ الْعَھْدُ الْمَاخُوذِ عَلَيْكُم سُبْحَانَهُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيئٌ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اِلاَّ سافعلتم وَتذكرامَا أرَدتُ مِنْ اَمرٍ بِحقِ ھٰذِهِ الْعَزِيمَةِ عَلَيْكُم اَسرَاعُوا فِيمَا بِهِ بِحقِ الْعَزِيْزِ الْمُعَزِّ فِي عَزِهِ وَاوْفُوا بِالْعَھْدِ اِلٰى تَوكِيْدِھَا يَا قَومَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنَ اَبَدًا ٥

اور اس کے ساتھ ساتھ مریض سے دریافت بھی کرتا رہے کہ اس کے سامنے برتن کے پانی میں اسے کچھ نظر آتا ہے یا نہیں عامل اس عمل کو مسلسل پڑھتا اور مریض سے برابر اس کے مرض کے اسے پانی میں دکھائی دینے کے بارے میں دریافت کرتا جائے۔ عمل کے چند ہی لمحے بعد مریض کو برتن کے مرکز میں عجیب وغریب نظارے روبرو ہوں گے جن کے دوران ایسا معلوم ہو گا کہ اس کے سامنے ایک بہت بڑا قلعہ نما دربار شاہی کا نظارہ موجود ہے جس میں حیرت انگیز مخلوق کا ایک جہان آباد ہے۔ اس دربار میں زر وجواہر سے مرصع ایک تخت آراستہ نظر آتا ہے جس پر ایک بارعب روحانی بزرگ موجود ہے۔ جب عامل کے دریافت کرنے پر مریض اس منظر کے دکھائی دینے کا ذکر کرے تو عامل اسے فوراً حکم دے کہ وہ اس تخت نشین بزرگ کو سلام و آداب بجالا کر اپنے مرض کی حقیقت کے بارے جو کچھ دریافت کرنا اور مشاہدہ کرنا ہو دریافت کرے۔ مریض کے دریافت کرنے پر اس حاضر روحانی ہستی کے حکم سے مریض پر وارد آسیب وجن یا ارواح خبیثہ میں سے جو کچھ بھی ہو گا اس کے سامنے حاضر ہو جائے گا اس وقت ضروری ہوتا ہے کہ مریض کسی بھی قسم کا کوئی خوف وخطر دل میں لائے بغیر مکمل معلومات حاصل کرے۔ اس عمل میں نہ صرف مریض ہی اپنے مرض کو مشاہدہ کرسکتا ہے بلکہ حاضرین مجلس میں سے بھی ہر شخص اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اس روحانی وطلسماتی علم کی مدد سے مریض کے مرض کی تشخیص ومشاہدہ کی صورت تو ممکن ہے لیکن مریض پر مسلط آسیب وجن کے خلل واثرات کا علاج کسی بھی صورت ممکن نہیں ہوتا اس لئے عامل کے لئے ضروری ہے کہ دوران عمل مریض کی حقیقت مرض اور مشاہدہ مرض کے حالات واسباب کے بارے سوالات کی دریافت تک ہی محدود رہے علاج کی بابت کسی قسم کا کوئی سوال نہ کیا جائے۔ اس محیر العقول عمل کو عامل جب تک چاہے جاری رکھ سکتا ہے اور جب تمام تر معلومات اور جو کچھ مریض اور حاضرین مجلس کو دیکھنا یا دریافت کرنا مطلوب ہو اپنی آنکھوں سے معائنہ کرلیں اور اپنے کانوں بغور سن لیں تو عامل عمل کا جاپ کرنا ترک کردے۔ مریض اور اہل مجلس کی نظروں سے منظر اسی وقت غائب ہو جائے گا۔ اس عمل کا میں نے بارہا تجربہ کیا ہے اور حرف بحرف درست پایا ہے۔ ایک مدت کے بعد برائے استفادہ شائقین علوم مخفیہ اس عمل کو سپرد قلم کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں خدا کرے اہل فن حضرات اس علم کی تسخیر کرکے اس عمل روحانی و طلسماتی کی برکات وعجائبات سے مستفید ومستفیض ہو سکیں۔ ابوالفضل احمد ابن حسین بدیع الزماں قبلی صاحب عیون السحر اس عمل کی تسخیر کی ترکیب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ اس عمل کا عامل بننے کے لئے چالیس یوم تک ترک حیوانات جلالی وجمالی کے ساتھ عبارت متذکرۃ الصدر کو ایک لاکھ پچیس ہزار کی تعداد کے مطابق پڑھنا شرط لازم ہے زکوۃ پوری ہو چکے تو بھی عمل کو قابو میں رکھنے کیلئے ہر روز ایک سو پچیس دفعہ بلاناغہ پڑھتے رہنا ضروری ہوتا ہے۔

۴۔ مریض کے حالات کی دریافت کے لئے

عیون السحر میں مریض کے حالات کی تشخیص کے متعلق حکیم قبلی کا

ایک مجرب عمل یوں لکھا ہے۔ تحریر ہے کہ جس مریض کے بابت یہ معلوم کرنا ہو کہ وہ جس مرض کا شکار ہے کیا اسے اس مرض سے چھٹکارا نصیب ہوسکے گا یا نہیں یا یہ کہ مرض طوالت پکڑے گا یا جلد اچھا ہوجائیگا۔ تو اس دریافت کے لئے ذیل کے طلسمات کو ایک بیضۂ مرغ پر لکھیں اور رات کو پوشیدہ طور پر مریض کے سرہانے رکھ دیں۔ صبح کے وقت نکال کر دیکھیں گے تو انڈے کا سیاہ رنگ پڑچکا ہوگا یا سرخ یا پھر بالکل اصلی حالت ورنگت پر ہی ہوگا۔ انڈے کا سیاہ ہوجانا مریض کی ہلاکت کی علامت ہے۔ سرخ رنگ مرض کے طوالت کی دلیل ہے جبکہ کسی قسم کے تغیر کا رونما نہ ہونا اس بات کی نشانی ہے کہ مریض انشاءاللہ جلد صحت یاب ہوجائے گا۔ طلسمات یہ ہیں۔

اراج ساطا سا مادا حبایا صدعارقاطا ادبایا احدھا سالالیع اکادیا شما o

۵۔ تشخیص سحر وجادو کے لئے

ھا ما سھروس ھا حروس یعدوس ھا سرتلوس دیوس عطروسا ھاعطا ھوش رفقیطا ارکاض أصباباؤث کیلتا عزیا القاصف سحابا الحقا سکسیک قرطشان طلوشاھذا لساعة السحر ھیوبا العجل لغیشی لعط بصا من ھیا مروح ھا ھمطا ھمطارتقوش نطاف طائف من ربك وھم نائمون o

ہرن یا سیاہ بلی کے دباغت شدہ چمڑے پر اسمائے متذکرہ لکھیں اور اس کے نیچے مریض اور اس کی ماں کا نام تحریر کریں۔ اس چمڑے کو مریض کے سر پر باندھ دیں تو وہ مسحور ہونے کی صورت میں اپنے مرض کی تمام حقیقت خود بخود بیان کرڈالے گا اور ہوش میں ہوتے ہوئے بھی خود معلوم نہ کرسکے گا کہ وہ کیا بتا چکا ہے۔ صاحب عیون السحر اس عمل کو مجرب المجرب لکھتے ہیں اور علامہ سباکی صاحب العجائب والغرائب نے بھی بڑی تعریف کے ساتھ اس عمل کو علمائے طلسمات وروحانیات کے ایک مستند مجرب عمل کے طور پر بیان کیا ہے یہ عمل آزمودہ ہے۔

۶۔ تشخیص سحر کا طلسماتی عمل

اسمائے ذیل کو پانی پر پڑھ کر سحر زدہ مریض کو پلائیں اس کے فوراً بعد ایک صاف اور عمدہ قسم کا آئینہ مریض کے سامنے کردیں اور اسے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنے کے لئے کہیں مریض پر سحر وجادو کا عمل ہونے کی صورت میں مریض کو آئینہ میں اپنا چہرہ ظاہری صورت کی بجائے حبشی انسان کے چہرہ کی طرح مسخ ومکروہ اور سیاہ رنگ کا خوفناک دکھائی دے گا جس سے مریض خوف کھائے گا اور ایک دفعہ آئینہ میں اپنی شکل وصورت کو اس طرح کریہہ المنظر دیکھ کر دوبارہ آئینہ میں نہیں دیکھ سکے گا بارہا اس عمل کا میں نے تجربہ کیا ہے۔ اسماء یہ ہیں۔

كَمَا صَوْصِيًا عَوْطَل طلَلَا عَطَا عَقطا صنا طَا طاعَظا عثوثا حرّمتَا مُكبًا صيفرًا هيا مَرُو الى رَبّهَا نَا ظِرَةٌ وَوُجوهٌ يَومَئِذٍ غَابرَةٌ وَارقدوا تَامةٌ حصنا صنيحتنا رَيَا شيئفا عقبًا خَرجَا املعثا تمليخثا امَالَهُ بِحَقِّ هَذا لأسماءِ مِنَ السحرِ أنُوكَلُ يَا عَهْدَ النَّارِ حَرَقٍ وَجُوهكَ وَالنوا صِيكَ وَالاَ قدام مُحَارِقًا صَنطًا صُوصَرِيًا بمَا هِمَا خَوَا طِغثًا شَالِهَا o

۷۔ سحر وجادو کی تشخیص

علمائے علوم روحانیات و مخفیات کے نزدیک ایسے پوشیدہ پیچیدہ خطرناک حالات مرض کا مریض جس کے مرض کی اس کے جسم میں ظاہری طور پر کچھ بھی علامات نظر نہ آتی ہوں اور علاج معالجہ کے باوجود مرض میں شدت پیدا ہوتی جارہی ہو اور کسی بھی صورت نجات ممکن نظر نہ آتی ہو بلکہ انجام کار وہ مرض جان لیوا ثابت ہونے لگے تو پھر بلاشک وشبہ یہ جان لینا ضروری ہوجاتا ہے کہ اس مریض کے مرض کی درست تشخیص نہیں ہوسکی اور یہ کہ مریض کے مرض کا سبب قدرتی وجسمانی نہیں ہے بلکہ یقینی طور پر سحری وسفلی ہے ایسے مریض پر سحر وجادو کا اثر معلوم کرنے کا ایک کامیاب طریقۂ تشخیص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تشخیص کے اس عمل کے لئے عامل ذیل کے کلمات طلسمات کو ایک سو دس بار تلاوت کرکے مریض کو دم کرے اور اس کے ساتھ ہی اس کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو پکڑ کر کاغذ پر لگائے اس کے بعد انگوٹھے کو اٹھاکر دیکھے۔ مریض پر سحر وجادو کے اثرات ہونے کی صورت میں بحکم خدا مریض کے انگوٹھے کے نشان پر تازہ اور سرخ رنگ کا انسانی خون کا دھبہ نمودار ہوجائیگا جبکہ انگوٹھے کی جلد بالکل صاف ہوگی۔ عامل جتنی بار اس عمل کو بجالائے گا۔ ہر بار انگوٹھے کے نشان پر خون کا دھبہ واضح طور پر ابھرا ہوا نظر آئے گا۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے لیکن بطور تماشہ اس عمل کے بجالانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اس طرح عمل کی قوت وتاثیر ختم ہوجاتی ہے۔ کلمات طلسمات ملاحظہ ہوں۔

وَنَادُوْا يَا اَيُّهَا السِّرُّ السَّاحِرَةُ مِنَ الدَّعْوَاتِ وَالنَّشْرَاتِ مَا كُلُوْنَ اِمْكِنًا يَا فَرخَسُ وَيَا شَيفُ هَلْفَتُ حَامِلُ هَذَا الْكِتَابِ مِنْ جَمِيعِ الاَحْوَالِ وَالعَقُوبَاتِ مَاتَرِى لِهَيْبَةِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ عَلَى الْخَلَائِقِ اَجْمَعِينَ مَلعُونًا مَذْحُورًا يَا كَفْهَا نِيلُ طَامِراً وَيَاطَنِيَا لِيلُ

نَفُوشْنَا مَااستَطَاعُوا لَهٗ اِفْسِ أفسنَا نَفسنَا نَافِسنَا وَمَاهِيا نَفُوثَا جَمِيْعُ الأرْوَاحِ المتُوذِيْدِ وَالقِرآنِ السُوْءِ وَجَنُودِ اِبلِيسِ كُلُّهُم فِى النَّارِ ابدًا۔

۸۔ سحر وآسیب کی تشخیص کے لئے

تشخیص سحر وآسیب کے سلسلے کے عملیات میں سے صاحب عیون السحر کا ایک مجرب المجرب عمل ملاحظہ ہو۔ ترکیب عمل میں تحریر ہے کہ عامل ذیل کے اسمائے طلسمات کو سات بار پڑھ کر مریض پر دم کرے اگر اس عمل کے نتیجہ میں عمل کے ایک ہفتہ کے دوران اس مریض کا مرض پہلے کی نسبت زیادہ شدت اختیار کر جائے تو یہ بات مریض پر آسیبی وجناتی اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر مرض میں کمی واقع ہو جائے تو جادو وسحر کے غلبہ کی علامت خیال کی جاتی ہے اور اگر بدستور مرض اپنی حالت پر برقرار رہے تو یہ مرض کے جسمانی و قدرتی ہونے کو واضح کرتا ہے۔ اسمائے طلسمات حسب ذیل ہیں۔

أهزَطَا أجْهزَطَا أحْمَزَطَا ستَوْطَا هَيَا مَوْهَا طِيَا ستَوْطَيلاً موْطَيْلاً عَسنقَا طَسنقَا عَسنمَا طَسنمَا جَامِعًا عِبَاعدًا سَلُوني وَاعِيًا حَافِظًا مِنَ البَلِيَّاتِ وَالسَاحرةِ قَاهِرًا لاَ يُطَاقًا صَفًا صفًا۔

۹۔ آسیب وجن کی حاضری بلانا

علوم خفیہ وروحانیہ کے عامل وکامل ماہرین حضرات سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ آسیب وجن اور ارواح خبیثہ کے اثرات کے زیر اثر مریض کی تشخیص تو ممکن ہی ہوتی ہے لیکن مریض کے روحانی علاج کے لئے مریض پر مسلط اس کے آسیب وجن کی حاضری بلانا سخت دشوار ہو جاتا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایسے مریض کے علاج معالجہ کے لئے جب بھی کسی عامل کو بلایا جاتا ہے تو اس پر وارد آسیب وجن عارضی طور پر مریض کا جسم چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور جب عامل ایسی حالت میں کہ اس کے لئے مریض کے آسیب وجن کی حاضری بلانا نا ممکن ہو جاتا ہے مایوس ہو کر ناکام ونامراد واپس چلا جاتا ہے۔ تو مریض کا وقتی طور پر پیچھا چھوڑ کر چلے جانے والا آسیب وجن دوبارہ مریض پر وارد ہو جاتا ہے اور مریض کو اس کے علاج معالجہ کے جرم کی پاداش میں پہلے کی نسبت زیادہ تکلیف دیتا اور ہر وقت تنگ کرنا شروع کر دیتا ہے اس قسم کی خوفناک وکرب انگیز صورت حال کے شکار اکثر مریض چاروں طرف سے مایوس ہو کر اپنے آپ کو اپنی پہلے سے موجودہ تکلیف دہ حالت پر چھوڑ دینے کو اپنے لئے بہترین علاج خیال کرنے لگتے ہیں اس کی دوسری وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ایسے مریض پر مسلط ارواح خبیثہ جنات وشیاطین اکثر مریض پر حاضر ہو کر اس کے عزیز واقارب سے مختلف قسم کی باتیں بھی کرتے رہتے ہیں جن میں زیادہ تر وہ مریض اور اس کے اہل خانہ کو مریض کے روحانی علاج سے باز رہنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں چنانچہ مریض کے ساتھ اس کے لواحقین بھی مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے حالات سے سمجھوتہ کر لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اس طرح کسی حقیقی ماہر وعامل وکامل کی طرف سے ایسے مریض کے کامیاب علاج کے نہ ہونے کے سبب مریض کے مرض میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جاتی ہے اور انجام کار وہ مریض ایک دن آسیبی وجناتی خلل واثرات کے باعث لقمۂ اجل بن جاتا ہے۔ علمائے طلسمات وروحانیات کے نزدیک متذکرہ بالا صورت حال کے شکار آسیب زدہ مریض پر اس کے آسیب وجن کی حاضری بلانی مشکل تو ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں ہے چنانچہ کتب عملیات میں اس قسم کے خبیث وشیطانی آسیب وجنات کی حاضری کے لئے بے شمار اعمال کا ایک عظیم ذخیرہ پایا جاتا ہے لیکن ان عملیات میں سے اکثر عملیات مہمات عظیم پر مشتمل ہیں جن پر عمل پیرا ہونا انتہائی مشکل ہے۔ وہ اعمال جو سہل الحصول اور کامیاب وبے خطا شمار کئے جاتے ہیں ان میں چند ایک کے متعلق میں نے خود تجربہ کیا ہے اور انہیں صحیح پایا ہے میرے نزدیک میرے تجربات اور شواہدات کی بناء پر عمل مندرجہ ذیل انتہائی کامیاب وبے خطا اور تیر بہدف اثرات کا مالک ہے۔ عمل کے لئے کسی قسم کے چلہ یا وظیفہ کی بھی کوئی پابندی موجود نہیں ہے چنانچہ جب ایسے مریض پر وارد آسیب وجن کے علاج کی غرض سے ایسے مریض کے جسم پر حاضری بلانا مقصود ہو تو عامل بول شتر اعرابی پر ذیل کے کلمات طلسمات وروحانیات ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کرے اور مریض کو پلادے۔ بول کے مریض کے حلق سے نیچے اترتے ہی اس پر مسلط آسیب وجن یا ارواح خبیثہ میں سے جو کچھ بھی ہو گا فوراً مریض کے جسم پر حاضر ہو جائے گا۔ کلمات طلسمات یہ ہیں۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَاأَيُّهَا الأَرْوَاحُ العَالِيَاتُ الطَّاهِرَاتُ الزَّاكِيَاتُ وَيَا مَلاَئِكَةُ رَبُّ العِزَّتِ الَّذِى لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَالمُقلِبُ القُلُوبِ وَالا بصَارِ اَقسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا نَلسَفَصيئِيلُ وَ تَصَنشَنَئِيلُ وَيَا خَمَلَفَشِيلُ وَيَا هَجهَجَائِيلُ بِاللهِ وَبِاسمِ اللهِ المَذكُورِ المَذْهُورِ فِى اللُّوحِ المَسْطُورِ اَنْ تَامِرُوا الجَمِيْعِ هنلكُم وَأتْبَاعِهِمْ وَأعوَانِكُم. وَهُمْ جَنهَلَجَهُوشِ وَسَهفَستَهُوشِ وَهَوَمَشمَهُوشِ وَصَخشَهُوشِ بَاطَاعَتِى وَانْجَاحِ حَاجَتِى يَا اَيُّهَا المَلاَئِكَةُ أقسَمْتُ عَلَيكُمْ وَبِحَقِّ اللهِ الْوَدُوْدُ المُقدِسُ المُطهِرُ الطَّهُورِ القُدُّوسِ وَ بِحَقِّ بِهٰذِهِ الاسمِ الاَعظَمِ يَا نَلسَفَقِيلُ وَيَا

تَفْشَئِيلُ وَيَا خَمتَعَيسَلُ وَيَا هَجهَجَائِيلُ سَمِيعاً مُطِيعاً مَعَ الاعوَانِ وَاِنْ لَم تَجِيبُوانِي فَسَلّطَ اللهُ عَلَيكُمْ مَلاَئِكَةً بِاَ يَدِيهِمْ شَوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَيَضرِبُونَ وَجُوهَكُم وَاِنْ اَجِبتُمْ لِي فَبَشَّرَكُمُ اللهُ يَومَ القِيَامَةِ الَّتِي تُوعِدُونَ بَارَكَ اللهُ عَلَيكُمْ بِحَقِّ هَذِهِ الكَلاَمِ يَومَ يُنَادِي المُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ اَجِيبُوانِي يَاَيُّهَا الارْوَاحُ العَالِيَاتُ الطَّاهِرَاتُ فِي النَّجَاحِ حَاجَتِي وَتَبلِيغُ مُرَادِي مِنَ اللهِ تَعَالى وَيَحكُمُ اللهُ رَبُّ العَالَمِين۔

مریض پر آسیب وجن کی حاضری کے وقت مریض کے جسم میں ایک لرزہ سا طاری ہو جائے گا پاؤں مڑ کر ٹیڑھے ہو جائیں گے منہ سے کف جاری ہو جائے گا۔ آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ سرخ اور سر سے پاؤں تک جسم کے تمام بال کانٹوں کی طرح سیدھے کھڑے ہو جائیں گے۔ ایسا آسیب زدہ مریض حاضری آسیب کے وقت پلک جھپکائے بغیر چاروں طرف دیکھتا رہتا ہے۔ عامل مریض پر اس کیفیت کے طاری ہونے اور حاضری آسیب وجن کے باوجود مریض کی طرف توجہ دئے بغیر کلمات طلسمات وروحانیات کا ورد کرتا رہے یہاں تک کہ جب مریض پر حاضر ہونے والا آسیب وجن خود چیخ پکار کر کے دریافت کرے کہ اسے بری طرح اور شدید عذاب میں گرفتار کر کے کیوں بلایا گیا ہے تو عامل عمل کا ورد جاری رکھتے ہوئے سایہ وآسیب کو ہمیشہ کے لئے مریض کا جسم چھوڑ دینے کا حکم کرے۔ بحکم خدا مریض کا آسیب وجن خواہ کس قدر طاقت ور کیوں نہ ہو فوراً اس کا جسم چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفع ہو جائے گا اور اگر عامل کا حکم بجالانے میں کسی قسم کی تاخیر سے کام لے گا تو چشم زدن میں عمل کی برکت وقوت سے جل کر بھسم ہو جائے گا۔

۱۰۔ آسیب وجن کی حاضرات کیلئے

کتب طلسمات وروحانیات میں علمائے فن نے آسیب وجن کی تشخیص اور اس کے علاج کے سلسلے کے تمام تر عملیات کو دو طرح کے اعمال میں تقسیم کر کے بیان کیا ہے پہلی قسم کے عملیات تشخیص وعلاج کی تقسیم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف حقائق ونتائج کے حامل ہوتے ہیں جبکہ دوسری قسم کے اعمال تشخیص وعلاج کے ہر دو مقاصد ومطالب کے لئے یکساں طور پر مفید ثابت ہوتے ہے ذیل میں تشخیص وعلاج کے اسرار ورموز پر مشتمل ایک نہایت مجرب وآزمودہ عمل کو درج کیا جاتا ہے جس کی ترکیب کے مطابق عامل ذیل کی طلسماتی عبارت کو کاغذ پر لکھ کر کپاس کی بنی روئی میں لپیٹ کر اس کی بتی بنائے اور تانبے کے چراغ میں روغن بلا در ولسان ڈال کر جس مریض کے مرض کی تشخیص اور اس کا علاج کرنا ہو اس کے سامنے روشن کرے عامل مریض کو چراغ کی لو میں دیکھنے کا حکم دے اور خود عزیمت عمل کو کامل استقلال اور یکسوئی کے ساتھ تلاوت کر کے پھونکتا جائے چند ہی لمحے بعد مریض پر آسیبی وجناتی اثرات کا غلبہ ہونے کی صورت میں مریض کو فتیلہ میں ایک وسیع وعریض قسم کا میدان سا نظر آنے لگتا ہے۔ جب میدان نظر آئے تو عامل کو حکم دے کہ وہ خاکروب کو طلب کرے عامل کے ایسا حکم کرنے پر مریض کو معلوم ہوگا کہ خاکروب میدان صاف کر رہا ہے اس کے بعد مریض کو میدان میں فرش آراستہ نظر آئے گا جب فرش پر تخت لگا دیا جائے تو عامل مریض کو کہے کہ وہ بادشاہ جنات کو حاضر ہونے کا حکم دے مریض کے حکم کرنے پر تخت پر ایک روحانی بزرگ جلوہ افروز ہو جاتے ہیں اس وقت ضروری ہوتا ہے کہ مریض اس حاضر بزرگ کو نہایت خلوص ومحبت سے سلام وآداب پیش کرے اور اس کے بعد آسیبی وجناتی خلل واثرات کے سبب پیدا ہونے والی اپنی تکلیف کا ذکر کرے جس پر بادشاہ جنات کے حکم کرنے پر میدان میں گھوڑ سواری کا ایک لشکر نمودار ہو جاتا ہے جو آن واحد میں مریض پر مسلط اس کے آسیب وجن کو پکڑ کر شاہ جنات کے روبرو حاضر کر دیتے ہیں۔ اس وقت مریض کو چراغ کے روشن فتیلہ میں آگ کا ایک الاؤ جلتا ہوا نظر آتا ہے اور اس کے ساتھ شاہ جنات کے حکم سے مریض پر وار داس کے آسیب وجن کو جلا کر خاک کر دیا جاتا ہے وار اس کے ساتھ ہی چراغ کے فتیلہ سے نظر آنے والا یہ عجیب وغریب منظر مریض کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے عزیمت عمل یہ ہے۔

يَا صَنَا سَوْلاً صَنَالُوسَنَا يَا هَوْ سَوْصَاً صَوْدَلِيَفَا عَلَيَقَا مَلْيَقَا طَلْيَقَا يَا صَنَوانُواَسَوسَاهَتَا الوَاحَا يَدَيُوحَا يَدَحُوحَا يَا يَدَوحَا۔

عمل متذکرہ بالا کو شرائط معینہ ومقررہ کے مطابق عروج ماہ سے شروع کر کے سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر سدھ کریں عامل ہو جائیں گے۔

۱۱۔ انتقال آسیب کا عجیب وغریب طلسماتی عمل

انتقال آسیب کے عمل سے مراد ایسا عمل ہے جس میں آسیب زدہ مریض کے آسیب وجن کو کسی دوسرے تندرست شخص کی طرف منتقل کر کے مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس طریق علاج کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب عامل کا واسطہ کسی ایسے سالہاسال کے لاعلاج آسیب زدہ مریض سے پڑ جائے جس کے علاج کے لئے روحانی وسفلی کسی بھی قسم کا کوئی بھی عمل کارگر ثابت نہ ہوتا ہو بلکہ وہ مریض خطرناک اور مہلک قسم کے آسیبی وجناتی

اثرات کے ہاتھوں لاغر و کمزور ہو کر ہلاکت کے قریب پہنچ چکا ہو۔ اس قسم کے مریض پر مسلط آسیب و جن کو عمل کی قوت سے مریض پر حاضر کر کے اس کا علاج کرنا اکثر سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ ایسے مریض کا آسیب و جن مریض کو چھوڑ کر چلے جانے کی بجائے اپنی خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مریض کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ عیون السحر میں انتقال آسیب کے جن اعمال کا ذکر تحریر ہے ان میں سے ذیل کے عمل کو حکیم قبلی نے بڑی تفصیل سے قلمبند کیا ہے۔ ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ مریض کا ایسا قریبی عزیز، رشتہ دار یا اعتقادی قسم کا دوست جو عارضی طور پر مریض کے آسیبی و جناتی اثرات کو اپنے جسم پر برداشت کر لینے کی ہمت و قوت کا مالک ہو اور اس سلسلے میں ہر قسم کی تکلیف کا بخوشی مقابلہ کرنے کا عزم رکھتا ہوئے مریض کی آمد پر رضامند ہو جائے تو عامل خدا کا نام لے کر عمل کا آغاز کر دے اور مریض کے جس اعتقادی شخص پر اس عمل کو بجالانا چاہے اس کا جسم اور کپڑے پاک وصاف اور خوشبودار ہوں۔ عامل اس شخص کو حکم دے کہ وہ مریض کے مرض کو اپنی طرف منتقل کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے مریض کے چاروں طرف مسلسل سات چکر لگائے اس کے بعد مریض اپنی چارپائی پر دراز ہو جائے اور مریض بھی اس ارادہ سے کہ میں اپنا مرض اس مددگار شخص کے سپرد کرتا ہوں اس کی چارپائی کے چاروں طرف سات چکر لگائے۔ اس عمل کے بعد مریض کا مددگار شخص اپنے اردہ کو برقرار رکھتے ہوئے مریض کے بستر پر آنکھیں بند کئے لیٹا رہے اور مریض اپنے اردہ پر قائم اس کے سرہانے آنکھیں بند کئے کھڑا رہے اس وقت عامل کلمات ذیل کا ورد کرنا شروع کر دے ۔ کلمات یہ ہیں۔

أجيبوا أيها الملكان الموكلان بيمين هذا الشخص وشماله أنتما أعلم بحاله إن كان ظاهر أو نظيفا ازموه من غير أذية ولا انزعاج بحق الله الذي خلق السموات والارض القديم إلى ابراهيم الخليل وموسى الكليم ومحمد خاتم النبيين وعلي سيد ؛ صيين بيتوا طهارة وازموه بحق اتب أجب أيها الخادم وازمة من غير أذية ولا انزعاج شتهوب طاطوب الاعظم سلطان الله أحرق من عصى الله وتجمر على أسلة ؛ من لا يجب واعي الله عجل بارك الله فيك ازمة إلى خلقه باش برش ترش شتلميع أتليغ أمليغ هيا عجل أسرع وازمة إلى خلقه من غير أذية ولا انزعاج الوحا بشتقيق بل فيقبل يغني الأنفس إنه من سليمان وإنه بسم الله الرحمن الرحيم ألا تعلوا علي وأتوني مسلمين وازمة من غير أذية ولا انزعاج

الساعة۔

عامل کلمات عمل کا ورد کرتے ہوئے مریض اور اس کے مددگار شخص پر پھونکتا جائے عمل کی قوت سے مریض کا اعتقادی شخص اس کے بستر پر لیٹا ہوا اچانک خوفزدہ ہو کر خوفناک چیخ پکار کرتے ہوئے چارپائی سے نیچے کود جانے کی کوشش کرے گا لیکن اس کے لئے ایسا کرنا ناممکن ہی رہے گا کیونکہ اس وقت اس کی تمام جسمانی قوتیں معطل ہو جائیں گی اور وہ تھوڑی دیر تک چیخنے چلانے کے بعد بے ہوش ہو جائے گا کہ اسے اپنے ماحول کی کچھ خبر تک نہ رہے گی۔ جب مریض کے اعتقادی شخص پر یہ حالت طاری ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض کا آسیب و جن مریض کا جسم چھوڑ کر اس شخص پر مسلط ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس شخص کے سرہانے کھڑے ہوئے مریض کی خود بخود آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ اپنے آپ خود کو اس طرح پر معلوم کریگا کہ جیسے اس پر کبھی بھی کسی قسم کا کوئی اثر نہیں رہا تھا بلکہ وہ ہمیشہ سے تندرست تھا۔ اس عمل کے وقت موجود ہر شخص عمل کی واقعیت اور افادیت کا مظاہرہ دیکھ کر نہ صرف خوفزدہ ہو جائے گا بلکہ حیران بھی ہو جائے گا کہ کس طرح دیکھتے ہی دیکھتے مریض شفایاب اور صحت مند مریض بن گیا ہے۔ عامل اس وقت کسی بھی قسم کا کوئی خوف و خطر دل میں نہ لائے بلکہ مریض کے مددگار شخص کا حصار باندھے اور اس پر مسلط ہونے والے آسیب و جن کو بلانے کے لئے یہ کلمات بلند آواز کے ساتھ پڑھنا شروع کر دے۔ آسیب و جن عامل سے بات چیت کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ کلمات یہ ہیں۔

وتكلم بالذي أنطق النملة لسليمان ابن داؤد عليهما السلام فقالت يا أيها النمل الأنمل مساكنكم لا يحطمنكم سليمان وجنوده وهم لا يشعرون أنطق وتكلم بالذي أنطق عيسى ابن مريم في المهد صبيا أنطق و وتكلم بالشمع شماع من الله تعالى على كل نزاع تكلم يا هياش هيش هيطوا شلش أرنوش شلمش شمنلها طهاشاه۔

جس وقت آسیب و جن عامل سے مخاطب ہو تو عامل اسے حکم دے کہ جس طرح اس نے اپنے حقیقی مریض کا جسم چھوڑ دیا ہے۔ اسی طرح اس مریض کے مددگار شخص کے بھی جسم کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے چلا جائے۔ اگر آسیب و جن عامل کا حکم بجالانے کا وعدہ کرے تو بہتر ورنہ انکار کی صورت میں عالم حسب تذکرۃ الصدر کلمات عمل کو کاغذ پر تحریر کر کے اس کی بتی بنائے اور آسیب زدہ مریض کی ناک میں اسکی دھونی دے۔ انشاء اللہ تعالی دھونی کے دیتے ہی آسیب و جن پکار اٹھے گا کہ میں جل گیا بھسم ہو گیا خدا کے لئے مجھے چلے جانے کی اجازت دے دی جائے۔ میں حضرت سلیمان پیغمبر کی نبوت کی

عظمت کی قسم کھاکر اس بات کا پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ اب قیامت تک کے لئے بھی اس مریض کی طرف دوبارہ پلٹ کر نہیں آؤں گا۔ اس وقت عامل اپنے عمل کو ترک کردے اور آسیب وجن سے اس کے چلے جانے کی نشانی طلب کرے۔ چنانچہ اس وقت عامل جو بھی نشانی طلب کرے گا۔ آسیب اس نشانی کے ظاہر کرنے کا پابند ہوگا۔ بہتر ہے کہ عامل مٹی کے ایک کورے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر بتی جلائے اور پھر اسے کچھ دیر جلنے کے بعد کسی بلند جگہ پر رکھ دے اور آسیب کو حکم دے کہ وہ مریض کا جسم چھوڑتے ہوئے روشن چراغ کو ایک مرتبہ گل کرکے دوبارہ روشن کرے اور اس کے بعد چلا جائے۔ اس وقت یہ عجیب تماشا دیکھنے میں آئے گا۔ عامل کا روشن کیا ہوا چراغ بجھ جائے گا اور پھر دوبارہ خود بخود ہی جل اٹھے گا آسیب جن عامل کا حکم بجالانے کے بعد مریض کے اعتقادی شخص کا جسم چھوڑ کر جیسے ہی علیحدہ ہوتا ہے تو وہ شخص اسی وقت ہی چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور کچھ دیر پہلے جو شخص سخت قسم کا لاغر، کمزور اور خوفناک قسم کی صورت حال سے دوچار تھا بالکل ہشاش وبشاش ہوجاتا ہے میرا ذاتی طور پر آزمودہ مجرب ولاثانی ہے۔

۱۲۔ آسیب وجن کی تصویر اتارنا

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ یہ اپریل ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے کہ سانده کلاں لاہور کے علاقہ سے ایک مریض تشخیص وعلاج کے لئے میرے پاس لایا گیا۔ ظاہری طور پر تو وہ مریض پاگل ومجنوں دکھائی دیتا تھا لیکن جب میں نے اپنے عمل روحانی کے ذریعہ پتہ چلایا تو معلوم ہوا کہ مریض کسی بھی قسم کے دماغی عارضہ کا شکار نہیں ہے بلکہ اس کے خلل دماغی اور جنون کا سبب آسیب وجنات کا تسلط ہے۔ مریض کے لواحقین نے میری تجویز کردہ تشخیص کی تصدیق کی اور اس کے ساتھ ہی مریض کے دماغ کی ایک ایکسرے فوٹو کاپی دکھائی جس میں بغور دیکھنے پر مریض کے سر یعنی دماغ کے خلیات میں ایک برہنہ جسم حبشی نما خوفناک بالوں والے سادھو کی تصویر بالکل واضح طور پر نظر آتی تھی۔ میرے علاوہ اس وقت میرے پاس موجود بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی اس تصویر کو ملاحظہ کیا جس سے ہر شخص حیران وششدر ہوگیا۔ میرے دریافت کرنے پر مریض کے لواحقین نے یہ عجیب وغریب کہانی سنائی کہ ہمارا یہ مریض مدت العمر سے اس خوفناک آسیبی وجناتی اثرات کے زیر اثر ہے لیکن معمولی قسم کے علاج معالجہ سے افاقہ نہ ہونے کی بناء پر مریض کے معالجین نے مریض کو دماغی امراض کے ہسپتال میں باقاعدہ داخل کروانے اور اس کے مکمل علاج کے لئے کہا جس پر ابتدائی طور پر مریض کا ایکسرے لیا گیا لیکن جب ایکسرے رپورٹ آئی تو اس میں نتیجہ کے طور پر یہ درج تھا کہ مریض کے دماغ کے اندر ایک عجیب وغریب صورت کے انسان کا ہیولی نظر آتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی بھی اس قسم کا دماغی صدمہ یا عارضہ دکھائی نہیں دیتا۔ شروع میں ایکسرے تصویر میں آنے والی اس فوٹو کو ایکسرے مشین کی فنی خرابی یا پھر دماغی شریانوں کے غیر معمولی طور ایک دوسرے سے چپک جانے کی وجہ سے قدرتی طور پر ایک انسانی شکل کا خاکہ تیار ہوجانے کا نام دے کر اس پر غور نہ کیا گیا اور مریض کے دوبارہ ایکسرے کے لئے کہا گیا۔ دوسری بار بھی ایکسرے تصویر میں وہ پہلے والا ہیولی سا موجود تھا بلکہ پہلے کی نسبت قدرے واضح نظر آنے لگا تھا اس پر مریض کا تیسری بار ایکسرے کیا گیا اور پھر اس کے بعد درجنوں ایکسرے فوٹو اتروائے گئے جس میں ہر ایکسرے تصویر میں انسانی شکل وشباہت کے ایک وحشی کی تصویر موجود تھی۔ اس اپنی قسم کے انوکھے واقعہ کے بعد بھی ڈاکٹر حضرات نے مریض کو دماغی طور پر متاثر قرار دے کر مریض کا دماغی علاج معالجہ جاری رکھا لیکن جب سالہا سال کے علاج کے باوجود بھی مریض کو کچھ افاقہ نہ ہوسکا تو مریض کے جدید طریقۂ علاج کے معالجین کے بورڈ نے انجام کار ہمیں یہ مشورہ دیا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر آپ کسی روحانی عامل سے بھی مریض کے بارے میں مشورہ کرلیں جس پر ہم مریض کے روحانی علاج کے لئے مختلف عاملین حضرات سے علاج کرواتے ہوئے آپ کے پاس بھی حاضر ہوئے ہیں مریض کے لواحقین کی زبانی مریض کی کہانی اور پھر ایکسرے تصویر میں موجود آسیب وجن کی تصویر کا یہ واقعہ میرے لئے بھی بالکل نیا اور حیرت انگیز تھا۔ تاہم میں نے اپنے معمولات کے مطابق ذیل کے طلسماتی عمل کو روزانہ صبح وشام ایک سو ایک دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کو پلانا شروع کردیا تو خدائے بزرگ وبرتر کی مہربانی سے ایک چلہ کے دوران ہی مریض پر اس بدروح کا اثر جاتا رہا۔ عمل یہ ہے۔

جَرْهَافِيَا حَرْفَاجِيَا طَوْقَارًا رَاقُوطَا يَاقَوْمَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ طَلُوطَارًا فَزْجَعَا مَرْجَعَا خَاسِيَا حَيُّرًا مَادَامَاسَا خَيْرًا عَلْعَا مَلْعَا سَرَاهَا مَرَاهَا سَلْهَا سَرِيْعًا۔

اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہوگیا۔ اس مریض کا صحت یابی کے بعد جب دوبارہ دماغی ایکسرے کروایا گیا تو اس ایکسرے تصویر میں سے وہ پہلے والی شکل وصورت غائب ہوچکی تھی اور ایکسرے رپورٹ کے مطابق دماغ بالکل درست اور صحیح حالت میں کام کررہا تھا۔ تصویر میں کوئی معمولی سا بھی داغ یا دھبہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد تجرباتی طور پر جب بھی میں نے آسیبی وجناتی تسلط کے زیر اثر دوسرے مریضوں پر ان کے متعلقہ جنات وآسیب کی حاضری کے وقت ایکسرے کی بجائے کیمرہ کی مدد سے ان کی تصویریں اتاریں تو ان میں سے ہر ایک مریض کی لی جانے والی تصویر میں اس پر مسلط اشیائے

خبیثہ وارواح شیاطین کی مختلف شکل وصورت کی بھیانک تصویر موجود ہوتی تھی اور جب مریض کا روحانی علاج کر کے ان ارواح بد کو دفع کر دیا جاتا۔ تو صحت یابی کے بعد مریض کی اتاری جانے والی تصویر بالکل واضح اور ہر قسم کی عجیب وغریب اشکال سے پاک ہوتی۔ متذکرہ بالا مریض کے علاج کے بعد جو حیرت انگیز معلومات اور انکشافات ہوئے ان کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اگر آسیب زدہ مریض پر غلبہ آسیب یا اس کے عمل کی مدد سے مریض پر بلائی جانے والی حاضری کے وقت تصویر لی جائے خواہ یہ کیمرے کی مدد سے اتاری جائے یا اس کے بدن کا ایکسرے فوٹو کیا جائے۔ دونوں صورتوں میں مریض کی تصویر کے ساتھ اس کے ایذا دہندہ جسم کی بھی وہ جس بھی حالت میں ہو تصویر اتر جاتی ہے عامل حضرات اور اس فن کے شائقین کو آسیب زدہ مریض کے علاج کے وقت اس عجیب وغریب عمل کے مشاہدہ کے لئے مریض پر مسلط اس کے آسیب وجن کی تصویر حاصل کر لینا چاہئے تاکہ روحانی علوم وفنون کے منکرین کو اس فن کی حقانیت وصداقت کا عملی ثبوت پیش کیا جاسکے۔

۱۳۔ آسیب وجن حاضر کرنے کا عمل

ایسا ہر قسم کا بھوت وپلید یا آسیب وجن جو اپنے زیر اثر مریض پر اپنی مرضی سے تو ہر وقت مسلط رہتا ہو لیکن مریض کے روحانی علاج کے لئے اس کے جسم پر کسی بھی طریقے سے اور کسی بھی عامل وکامل کے عمل سے حاضر نہ ہوتا ہو تو ایسے آسیب وجن کی حاضری بلانے کا ایک صدری طریقہ جو مجھے میرے مشفق ومربی والد جناب مرزا محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز سے بطور وراثت کے پہنچا ہے اور جو اب میرے روزانہ کے معمولات میں سے ہے یہ ہے کہ عامل ایسے آسیب زدہ مریض کے پاس ہر وقت موجود رہے اور اس پر اس کے معمول کے مطابق آسیب وجن کے خود بخود حاضر ہو جانے کا انتظار کرے۔ چنانچہ جس وقت بھی اس پر دورہ عود کر آئے اور آسیب مریض پر آوارد ہو تو عامل اسی وقت ہی ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر مریض کے سر کے بال اس کی چوٹی سے پکڑ کر کاٹ ڈالے اور اپنے پاس محفوظ رکھے۔ عامل جونہی ایسا کرے گا آسیب وجن اسی وقت ہی مریض کا جسم چھوڑ کر چلا جائے گا۔ تجربات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر حالتوں میں اس عمل کے بعد آسیب وجن حیران وپریشان اور قدرتی طور پر خوفزدہ ہو کر مریض کا ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو اور وہ شیطان صفت آسیب وجن پھر بھی مریض پر مسلط ہی رہے تو اس صورت میں بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس عمل کے نتیجہ میں مریض پر مسلط اس کے آسیب وجن کو حاضر کرنا انتہائی آسان کام ہو جاتا ہے جس کا طریقہ یوں ہے کہ جب بھی عامل ضرورت علاج اور مختلف معلومات کے لئے مریض کے آسیب وجن کو حاضر کرنا چاہے تو اس کے لئے عامل ذیل کے کلمات کا سات بار ورد کر کے مریض کا حصار کرے اور اس کے دورہ کی حالت میں کاٹے جانے والے بالوں کو کوئلہ پر جلائے مریض پر عامل کی ہزار کوشش کے باوجود بھی حاضر نہ ہونے والا آسیب وجن چشم زدن میں اپنے زیر اثر مریض پر حاضر ہو جاتا ہے کلمات عمل یہ ہیں۔

عَزِیْمَۃٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلٰی کُلِّ جَانٍ وَجِنِّیَّۃٍ وَشَیْطَانٍ وَشَیْطَانَۃٍ وَمَارِدٍ وَمَارِدَۃٍ وَجُنُوْدُ اَبْلِیْسَ صَغِیْرِکُمْ وَکَبِیْرِکُمْ اَحْرَارُکُمْ وَعَبِیْدُکُمْ ذُکُوْرُکُمْ وَاِنَاثُکُمْ وَمَنْ کَانَ مِنْ کُمْ اَعْجَمِیًّا وَفَصِیْحًا اِلَّا مَا اَجِبْتُمْ وَاَسْرَعْتُمْ ھٰذِہِ السَّاعَۃ اَحْبِسُوْانِیْ عَلٰی ھٰذَا الظَّالِمِ الْمُتَمَرِّدِ وَعَلٰی ھٰذَا الْاٰدَمِیْ وَاَخْبَرُوْنِیْ بِخَبَرِہٖ وَاسْمُہٗ وَشَانِہٖ وَدَاخِلِہٖ وَمِنْ اَیِّ الْاَجْنَاسِ ھُوَ مِنَ الْحَاکِمِ عَلَیْہِ مِنْکُمْ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَۃٌ عَجِّلُوْا لِاَجْلِ الْحَقِیْقَۃِ یَا جَمِیْعُ اُمَرَآءِ الْجِنِّ وَسَادَاتِہِمْ وَجَمِیْعُ الشَّیَاطِیْنَ وَالْقَبَائِلَ وَالْمُلُوْکِ وَالسَّادَاتِ عَجِّلُوْ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَلَا تَعْصِیْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَلْیَنْزِلْ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَکَانَہٗ وَمَنْ نُوْدِیَ مِنْکُمْ بِاسْمِہٖ فَلْیَحْضُرْ بِنَفْسِہٖ وَجُنُوْدِہٖ وَاَعْوَانِہٖ اَجِیْبُوْا بِالَّذِیْ اَنْتُمْ لَہٗ عٰبِدُوْنَ کُلُّکُمْ تَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمِ فَاِذَا اَبَیْتُمْ وَ عَصَیْتُمْ رَجَمْتُمْ شِہَابٍ ثَاقِبٍ وَشِہَابٍ مُبِیْنٍ وَشِہَابٌ وَّاصِدٌ الْوَحَا قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَلَائِکَۃِ بِالْمَحَارِقِ وَالْمُحْرِقَاتِ الْوَحَا قَبْلَ اَنْ یَغْضِبَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ اَجِیْبُوْا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ وَاَعِیْنُوْنِیْ عَلٰی ھٰذِہِ الْمُتَمَرِّدِ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ۔

۱۴۔ آسیب وجن دور کرنے کا عمل

عامل مریض پر آسیب وجن کو حاضر کرنے کے بعد اسے حکم دے کہ وہ اس مریض کا پیچھا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے چلا جائے۔ اگر آسیب وجن عامل کا حکم بجالائے تو بہتر ورنہ عامل ذیل کا عمل بجالائے۔ یہ عمل جملہ قسم کے جنات وشیاطین اور آفات وبلیات کے دفع کرنے کے لئے انتہائی کامیاب وبے خطا ثابت ہوتا ہے عمل کی ترکیب اس طرح پر ہے کہ عامل کسی کھلے منہ کے برتن میں پانی ڈال کر برتن کو آگ پر رکھے اور جب پانی خوب گرم ہو جائے تو بلا خوف وخطر دعوات حیدری کے کلمات تلاوت کرتا ہوا برتن کے کھولتے

ہوئے پانی سے ایک چلو بھر لے کر مریض کے منہ اور اس کے تمام جسم پر اس کے چھینٹے مارے۔ دعوات حیدری کے کلمات حسب ذیل ہیں۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُم وَاقسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الأَرْوَاحِ المَعْلُومَاتِ وَاصْحَابَ الصلاَحِ وَالرِّمَاحِ المَحْدُوْدَاتِ وَارِكَابَ الرِيَاحِ مِنَ السَمَآءِ إِلىٰ الأَرْضِ وَاصْحَابُ البَرُوقِ وَالقُيُودِ وَاقسَمْتُ عَلَيككُم بِالاسْمِ العَظِيمِ وَالكَلِمَةُ الكَرِيْمِ مَولاَنَا وَمَولاَكُمْ أَميرُ المُومِنِينَ عَلِيٌّ اِبْنِ أَبِي طَالِبُ إِمَامُ المُتَّقِيْنَ وَفَارِسُ المُجَاهِدِينَ وَلَيْثَ المُوَحِدِيْنَ وَقَاتِلُ المُشرِكِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ العَالَمِيْنَ عَزَمتُ عَلَيكَ يَامَظهَرَ العَجَائِبِ وَمُظهَرَ الغَرَائِبِ بِاسْمِ النَكُورِ المَذْكُورِ فِي اللَّوحِ المَسْطُورِ وَهِيَ يَا وَلِيُّ يَا اِيلِيسَاه يا عَلِيُّ فَاَغْثِنَا يَا مَولِيْنَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلاَمُهُ عَلَيْكَ فِي قَضَاءِ حَاجَاتِنَا وَخَلِصْنَا مِنْ جَمِيعُ الكُرُبَاتِ وَاَعْصِمْنَا مِنْ جَمِيْعُ الافَاتِ وَالبَلِيَّاتِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ خَبَلِهِم وَأَتْبَاعِهِم وَاعْوَانِهِمْ مِنَ الجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجمَعِيْنَ وَانْصُرْنَا يَا نَاصِرَالأَنبِيَآءِ وَالمُرسَلِيْنَ عَلىٰ تَبلِيغِ مُرَادِنَا وَتَسخِر لَنَا كُلُّ أَرَوَاحُ العَالِيَاتُ الطَّاهِرَاتُ الوَحَا أَلْعَجَل بِحُقِ حَقِكَ وَ بِحقِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِ رَبِّكَ رَبُّ العَالَمِيْنَ۔

عامل کے اس عمل کو بجالاتے ہی آسیب وجن آہ و بکاء اور فریاد کرنے لگے گا کہ میں جلا میں خاک ہوا۔ مجھے معاف کردیا جائے۔ عامل آسیب وجن کی اس غوغا آرائی کی طرف کوئی توجہ نہ دے بلکہ اپنا عمل جاری رکھے۔ یہاں تک کہ جب آسیب وجن فریاد کرتا ہوا عامل کے قدموں میں آپڑے اور اس بات کا پختہ وعدہ کرے کہ وہ دوبارہ اب کبھی بھی مریض کے قریب تک نہیں بھٹکے گا تو عامل عمل کو ترک کردے اور مریض کو حصار سے باہر نکال لائے۔ مریض کے حصار سے باہر آتے ہی آسیب وجن اس کا جسم چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ چنانچہ آسیب کے جاتے ہی مریض غش کھاکر زمین پر گر پڑے گا اور اس کے کچھ دیر بعد اسے خود ہی غش سے افاقہ ہوجائے گا۔ آسیبی تسلط کے ختم ہوتے ہی مریض اپنے آپ کو صحت مند توانا اور تندرست محسوس کرنے لگے گا۔ اس جگہ احتیاط و اشتباہ کے طور پر یہ بتادینا ضروری ہے کہ عمل کے لئے اور عمل کے وقت عامل کے علاوہ جو شخص بھی برتن کے کھولتے ہوئے پانی میں ہاتھ ڈالے گا۔ اس کا ہاتھ جل اُٹھے گا لیکن عمل کی قوت و برکت سے عامل کو یہ کھولتا اور ابلتا ہوا پانی عام ٹھنڈے پانی کی طرح محسوس ہوگا۔ جبکہ عمل کے بعد عامل بھی اس پانی میں ہاتھ نہیں ڈال سکے گا کیونکہ عمل کی تاثیر کے ختم ہوتے ہی عامل لئے بھی دوسرے لوگوں کی طرح وہ پانی گرم اور جلادینے والی قوت کا حامل بن جاتا ہے اس لئے عامل بھی سوائے عمل کے ازراہ تماشہ کبھی بھی اس عمل کا مظاہر نہ کرے ورنہ نقصان اٹھائے گا اور گرم پانی اسے بھی جلاڈالے گا۔

۱۵۔ آسیب زدہ مریض کا علاج

حکیم قبطی عیون السحر میں عمل مندرجہ ذیل کو آسیب زدہ مریض کے کامیاب علاج کے لئے اپنا مجرب المجرب عمل بیان کرتے ہیں اس عمل کا دارومدار چند ایک عقاقیر یعنی بوٹیوں اور ادویات سے مرکب درج ذیل نسخہ پر ہے۔

میعہ سائلہ ایک حصہ حلتیت یعنی ہینگ ایک حصہ اسپند یعنی حرمل دو حصہ سداب دو حصہ حنظل یعنی تماں دو حصہ پوست انار دو حصہ تمام ادویات وعقاقیر کو حاصل کرکے کوفتہ بختہ کرکے سرکہ انگوری میں خوب اچھی طرح گوندھیں اور کسی شیشی میں ڈال کر چالیس روز تک نمناک زمین میں دفن رکھیں پھر نکال کر اس مواد میں تھوم کا پانی شامل کریں اور سب کو یک جان کرکے خوب باریک پیسیں یہاں تک کہ تمام ادویات کا ایک سیال سا روغن تیار ہوجائے اس روغن کو محفوظ کرلیں۔ جب آسیب زدہ مریض کا علاج کرنا ہو تو اس روغن کے چند قطرے مریض کی ناک میں ٹپکادیں اور قدرے اس کے جسم پر مالش کریں۔ اس طرح تھوڑا سا روغن کاغذ پر مل کر مریض کی ناک میں اسکی دھونی دیں۔ طلسماتی روغن کی تاثیر یہ ہے کہ مریض پر اس روغن کے استعمال کو ایک پل بھی نہیں گزرتا کہ اس پر مسلط آسیب وجن اس کے جسم سے نکل جاتا ہے اور دوبارہ زندگی بھر اس کی طرف کبھی بھی آنے کی جرأت نہیں کرتا۔ آزمودہ ہے۔

۱۶۔ آسیب دفع کرنے کے لئے

میرا خاص خاندانی سینہ کا نسخہ جو کہ میں اصرار کرنے پر بھی کسی کو نہ بتلایا کرتا تھا پیش خدمت ہے۔ نسخہ کو معمولی سمجھ کر آزمانے سے گریز نہ فرمائیں مجرب المجرب ہے۔

سفید کبوتر کا خون، سیاہ بلی کا خون، سفید خرگوش کا خون، سیاہ چمگادڑ کا خون، سفید مرغ کا خون، سیاہ گدھ کا خون، ہر ایک مساوی الوزن لے کر ملائیں پھر زہدالبحر، کبریت، تخم سداب تخم بھنگ، تخم حرمل، تخم ہلسان تمام ادویہ کو ہم وزن لے کر پیس لیں۔ بعد ازاں ان سب کو ملاکر خوب کھرل کرکے تانبے کے برتن میں محفوظ کرلیں۔ طلسماتی نسخہ تیار ہے۔ بوقت ضرورت اس میں سے تھوڑا سا لے کر مریض کو اس کی دھونی دیں اور کچھ ناک میں ڈپکائیں۔ بفضلہٖ تعالی تھوڑی دیر بعد، جن بھوت آسیب ارواح خبیثہ وشیاطین بیمار کا پیچھا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

۱۷۔ سحر وجادو کا حاضر کرنا

سحر وجادو کی حاضری بلانے کا جو عمل اس وقت سپرد قلم کر رہا ہوں۔ یہ عمل ہمارے مغلیہ خاندان کے اکابر بزرگوں کے سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہوا مجھ گنہگار تک بطور وراثت وامانت کے پہنچا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہوئے مجھے بیس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے عمل کیا ہے طلسماتی وروحانی قوتوں کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور مجھے یہ تحریر کرتے ہوئے فخر اور روحانی مسرت ہو رہی ہے کہ پاک وہند میں کسی بھی عامل وکامل کے پاس ہمارے اس عمل جیسا معجزنما عمل موجود نہیں ہے اس سے قبل کہ ترکیب عمل اور اس کے فوائد کا ذکر کیا جائے۔ اس جگہ یہ وضاحت کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سحر وجادو کے اثرات کے اثر انداز ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت جو غیر مستقل اور خطرناک نہیں ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ سحر وجادو کا عامل اپنے سائل کے ارادہ کے مطابق اس کے مطلوبہ دشمن کو محض اپنے ارادہ عمل کی قوت سے ہی نقصان پہنچانے پر اکتفا کرتا ہے اور وہ متاثرہ شخص عامل کی طرف سے مقرر کردہ وقت ومدت کے بعد بغیر کسی روحانی علاج ومعالجہ کے ہی قدرتی طور پر سحر وجادو کے سبب پیدا ہونے والی پریشانیوں سے چھٹکارہ حاصل کر لیتا ہے۔ سحر وجادو کی اس صورت احوال سے متاثرہ شخص پر سحر وجادو کی حاضری بلانے پر سحر وجادو کی عملی صورت کے موجود اثر انداز نہ ہونے کے باعث کسی قسم کی کوئی بھی چیز حاضر نہیں ہو سکتی۔ البتہ روحانی علاج معالجہ کی بدولت متاثرہ شخص اپنے سحر وجادو کے ختم ہونے کی مدت سے قبل سحر وجادو کے خطرناک، پریشان کن اور نقصان دہ اثرات سے بچ جاتا ہے۔ دوسری صورت جو مستقل طور پر اثر انداز اور زبردست قسم کی خطرناک شمار کی جاتی ہے اس میں عامل اپنے سحر وجادو کے تابع جنات وشیاطین کی مدد سے اپنے سائل کے مخالف شخص پر سحری حملہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں دشمن کو جس قسم کا نقصان پہنچانا مطلوب ہو فوراً پہنچ جاتا ہے جیسے دشمن شخص کو اس کے بلند مرتبہ سے گرانا اس کے اور اس کے دوستوں اور خاندان کے لوگوں کے درمیان فتنہ وفساد ڈالنا۔ عورت ومرد کے درمیان طلاق ونفاق کا پیدا کر دینا۔ دشمن کو بیمار ذلیل یا سرگردان کرنا، کاروبار کا بستہ کر دینا، املاک کا تباہ کرنا، آباد جگہ کو ویران کر کے رکھ دینا تاکہ دشمن صحت، کاروبار اور عزت ووقار کے اعتبار سے گوناگوں پریشانیوں اور مختلف مالی ومعاشی حالات کا شکار ہو کر زندگی کا سکون کھو بیٹھے۔ سحر وجادو کی اس متذکرہ بالا صورت میں متاثرہ شخص پر مسلط آسیبی وجناتی قوتیں اس عمل کے زیر اثر ہوتی ہیں جس میں عامل مختلف تراکیب کے نقوش وفتیلہ جات دشمن کی شکل وصورت پر بنائے جانے والے خیالی اجسام اور سحر وجادو میں کام آنے والے جانوروں اور انسانی وحیوانی ہڈیوں اور ان کے مخصوص اعضاء سے ترتیب دیتا ہے پھر ان اشیا کو اپنے سحر وجادو کے عمل سے دشمن شخص کی تباہی وبربادی یا بیماری وہلاکت کے ارادہ سے ویران وبے آباد قسم کے قبرستانوں یا کنوؤں میں جلا کر یا ایسے ہی دفن کر دیتا ہے۔ دشمن کی گزرگاہ میں جادو سے ترکیب دی ہوئی چیزوں کا پھینک دینا تاکہ وہ اوپر سے گزر جائے۔ خاک کا دشمن کے گھر یا دکان میں ڈال دینا پھر کسی بھی طریقہ سے دشمن کو جادو سحر کے فتیلہ جات ونقوش کو کھلا پلا دیا جاتا ہے سحر وجادو کی اس خوفناک صورت کے شکار شخص پر جب اس کے سحر وجادو کی حاضری کا عمل بجالایا جاتا ہے تو سحر وجادو کے عملی طور پر موجود ہونے کی بناء پر حاضری میں متاثرہ شخص پر اثر انداز اس کا سحر وجادو حقیقی واصلی حالت میں جس طرح اور جس بھی مقام پر موجود ہوتا ہے عمل کی خیر وبرکت اور طاقت وقوت سے مسور شخص کے سامنے ظاہر وحاضر ہو جاتا ہے۔ عمل کی مدد سے متاثرہ شخص کے جادو کے مکمل طور پر اخراج کے ساتھ ہی اس جادو سحر کی صورت کے زیر اثر جنات وشیاطین کا عمل ودخل بھی ختم ہو جاتا ہے جس کے بعد وہ تباہ حال اور ہر چہار اطراف سے پریشانیوں میں جکڑا ہوا شخص سکون وآرام اور سکھ چین کا سانس لیتا ہے۔ مصیبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ کاروباری گردش ختم ہو کر تنگ دستی وافلاس کا دور دورہ جاتا رہتا ہے عزت ووقار کی بحالی اور نفرت ودشمنی کے اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔ معاشی امور میں خیر وبرکت اور روحانی سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ تمام دنیاوی مشکلات کا خاتمہ ہو کر جملہ شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

سحر وجادو کی حاضری کا طریقہ

ترکیب عمل کے مطابق مسور شخص کو نہلا دھلا کر پاکیزہ لباس پہنایا جاتا ہے اور اس کی دونوں آنکھیں کپڑے سے ڈھانپ کر عامل اپنے سامنے بٹھا لیتا ہے۔ مسور شخص کپڑے کے اندر بھی عامل کے حکم کے مطابق اپنی آنکھیں بند کئے رکھتا ہے اور بالکل خاموش حالت میں سحر وجادو کے حاضر ہو جانے کے ارادہ کو دل ہی دل میں دہراتا رہتا ہے۔ عامل تانبے یا پیتل کے برتن کو کسی رنگ دار قسم کے سوتی کپڑے میں باندھ کر مریض کے لواحقین کے سامنے مریض کو دے دیتا ہے کہ وہ اس برتن کو اپنے دل کے مقام پر خوب دبا کر لگائے رکھے اس کے بعد لکڑی کے کوئلے دہکا کر مریض کے سامنے رکھ دیئے جاتے ہیں اور کوئلوں پر کوئی سا خوشبودار قسم کا دھنہ جلا کر اس کی دھوپ مریض کے بدن کو پہنچائی جاتی ہے اس کے لئے مریض کے تمام بدن کو کسی کمبل وغیرہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ دھونی کے سبب پیدا ہونے والے دھوئیں اور کوئلوں کی تپش وحرارت سے مریض کے جسم میں خوب مکمل کر پسینہ آجائے۔ چنانچہ جب دھونی کے عمل کے نتیجہ میں مریض

کا تمام جسم پسینہ سے تربتر ہوجاتا ہے تو عامل ذیل کے اسمائے طلسمات کا ورد کرنا شروع کردیتا ہے۔ اسمائے طلسمات یہ ہیں۔

فَقُوخِیْاقُوْخاً خَقُوقًا حَاراً وَبَارِدًا كَقًا مِيطَرَاقُوقُرقًا سِحرًا عَنْ جَمِيْعِ بَدنِه وَمَالِه وَأهْلِه وَمَنْ حَوْلَهٗ عَلىٰ مَاحقَانًا صَتَبَابًا أنْ يُبطِلَ جَمِيعًا مِنْ شَرِّ الجِنِّ وَالانسِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَيَاطِيْنِ وَمِنْ نُورِ السَاحِرِينَ مَسَامِيْرًا لَقَاحقًا شَمْشَاعًا مَارِسًا لَحمًا شَحمًا تَأكلُ العَظَامَ وَتَشرِبُ المَرْقِةَ مَنقُوقًا نَقُوشًا عَنْ مَوبِهَا عَظِيمَةً مَشوِيَةً هَيَاجًا دَامُومِطًا هٰذِهِ السَاعَةِ رَوَيدًا كِيدًا يَوقَدًا فِى الظَاهِرِ وَالبَاطِنِ يَاذَالطَوْلِ تَوحنًا نَاظِرًا بِالعَيْنِ نَاظِرةً بِعَونِ اللّٰهِ تَعَالىٰ۔

عمل کی برکت سے مسحور شخص پر اثر انداز سحر جادو کی متعلقہ تمام اشیاء جو جس بھی صورت میں موجود ہوتی ہیں اس کے دل کے مقام پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر ہوجاتی ہیں۔ اگر عامل کے عمل کے باوجود مسحور شخص کا سحر و جادو اس کے مقام دل پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر نہیں ہوتا تو پھر عامل برتن کو اس شخص سے لے کر علیحدہ رکھ دیتا ہے اور عمل کا ورد کرتے ہوئے مریض کے سر کے بالوں کو ان کی جڑ کے مقام سے پکڑ کر کھینچنا شروع کردیتا ہے۔ اور اسی طرح مریض کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو بھی باری باری کرکے پکڑ کر کھینچنے لگتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر نہ تو مریض کو ہی کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی عامل کو کچھ پتہ چلتا ہے کہ بقدرت خدا متاثرہ شخص کا جادو تمام کا تمام اس کے بالوں اور ہاتھوں پاؤں سے نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ عامل اس عمل کو جاری رکھتا ہے اور جب یہ دیکھتا ہے کہ اب کوئی بھی چیز برآمد نہیں ہورہی ہے تو اس وقت وہ عمل کو ختم کردیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مریض کی آنکھوں پر سے کپڑا اتار کر اسے عمل کے مقام سے اٹھادیا جاتا ہے۔ عمل کے تمام کرنے کے بعد جادو سحر کی حاضری کے عمل میں جو کچھ کاغذات، ہڈیاں، گوشت، خون فولادی کیل کانٹے، جیسے سڑے پکے حیواناتی اعضاء انسان کی خاک وغیرہ برآمد ہوا سے دریا ندی یا کسی نہر میں پھینک دیں اور جس طرح بھی مناسب خیال کریں اس شخص کا روحانی علاج کریں اور اس کے لئے ایسا عمل تجویز کریں کہ جس کی موجودگی کی وجہ سے اس شخص پر دوبارہ سحر و جادو کا حملہ نہ ہوسکے۔ سحر و جادو کی حاضری کے اس عمل کی تسخیر کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے تاہم عامل کا عمل کو اپنے روحانی پیشوا کے حکم سے بجالانا ضروری ہے جیسا کہ تحریر کرچکا ہوں کہ یہ عمل میرے روزانہ کے معمولات سے ہے اس لئے اس کی صداقت و حقانیت پر کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ برسوں سے یہ عمل ہزارہا سحر و جادو کے ستائے ہوئے انسانوں پر آزمایا جاچکا ہے اور تادم تحریر آج بھی میری دوسری ان گنت مصروفیات کے باوجود روزانہ بیسوں لوگ اس عمل کا عملی مظاہرہ دیکھنے، سحر و جادو کے علاج اس کے مستقل حل اور روحانی علاج معالجہ کے لئے میرے پاس آتے رہتے ہیں جو خدا کے فضل و کرم سے مستفیض و مستفید ہوکر جاتے ہیں۔ روحانی علوم و فنون کی اشاعت اور خدمت خلق کے جذبہ کے پیش نظر میری طرف سے اس عمل کی ہر خاص و عام کو اجازت ہے تاکہ ہر شخص اس عمل کو آزما کر حقیقت طلسمات کا مشاہدہ کرسکے۔

۱۸۔ سحر زدہ مریض کا علاج

مندرجہ ذیل طلسمات کو سحر زدہ مریض کے فصد کے خون سے مریض کے پہنے ہوئے کپڑے پر زحل یا مریخ کی ساعت میں شنبہ یا سہ شنبہ کو دوپہر کے وقت لکھیں اور اسی وقت اس کپڑے کو کسی کہنہ و بوسیدہ قبر میں دبادیں سخت سے سخت جادو بھی باطل ہوجائے گا۔ طلسمات یہ ہیں۔

برتاسابنوساس عطاسا یعوسا للحقا دهو یعوسا برتاسا بنوساس عطاسا

۱۹۔ برائے دفع سحر

کتاب العجائب والغرائب میں علامہ سباکی تحریر فرماتے ہیں کہ جادو و سحر کے رد کرنے کے لئے ذیل کے طلسمات کو ہرن کی جھلی پر زعفران و عرق گلاب کی سیاہی سے لکھ کر سحر زدہ اپنے پاس رکھے تو خدا کے فضل و کرم سے شفایاب ہوجائے طلسمات یہ ہیں۔

اهولم دمععدلويم روعريد وهم سوقارا لديك وانا جران شاد ولاب جوماع تا اعوج طواماك رقا كذ خاب هت شوام هام۔

۲۰۔ جادو و سحر کے لئے

سحر و جادو سے شفاء کے لئے ذیل کی عبارت عمل کو چالیس روز تک روزانہ نماز فجر کے بعد ایک سو دس مرتبہ پڑھ کر پانی دم کرکے مسحور کو پلائیں تو انشاء اللہ العزیز جادو سحر کا اثر جاتا رہے گا۔ عبارت عمل یہ ہے۔

تُوكَلْ يَا سَرِيْعُ يَا بَرَقُ وَيَاحُنْدَشْ وَيَاالَارِبُ الأحمَرُ بِاْخرَاجِ السِّحْرِ بِحقِ هٰذِهِ الأسمَاءِ فَافعَلُوا مَاتُومَرُونَ بِعِزَّةِ كَرَيَا رُوشْ مَهَكَيكُوشْ مَلكَمُوهِيشْ صَارِشِ صَلْصَالُوشْ اِرْتَعِدَتِ المَلَائِكَةُ مِنْ هَيبَتِهٖ وَطَاعَةِ المَخلُوقَاتُ لِتَنلَصتِهٖ طَوِرًا هَيَا هَيَا نُورَاكَا أجِبْ يَاأحمَرُ أنْتَ وَقَبَائِلَكَ فَاشِيَا مِنْكَ وَأهْلُ طَاعَتِكَ بِنُورِ شَمَتُوْفِيَا وَمَارْ عَنطُوزَيَا مَنتكُوزَيَا مَنطُورًا مِيطُورًا أَلعَجَلَ الوَاحَا السَاعَةَ۔

☆☆

لوگوں کی مختلف ضروریات

از مولانا حفظ الرحمٰن صدیقی قاسمی

انسانی ضروریات بے شمار ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ زندگی کی ہر منزل نئے تقاضے اور نئی ضروریات لیکر سامنے آتی رہتی ہے ابھی ایک مقصد پورے طور پر حاصل نہیں ہوپاتا کہ دوسرا نیا مقصد، نئی ضرورت اور نئی الجھن سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔ نیز زندگی کی راہ میں حادثات سے دوچار ہونا بھی ایک فطری عمل ہے جس سے مفر نہیں۔ بعض حادثے تو ایسے ہوتے ہیں کہ آدمی ان کا مقابلہ آسانی سے یا مشکل سے بہرحال کرلیتا ہے لیکن بعض حادثات میں آدمی بالکل مجبور اور بے بس نظر آتا ہے۔

لوگوں کی زندگی میں پیش آنے والے حوادثات کی نوعیت اکثر مختلف ہوتی ہے اچانک آگ لگ جانا، ایکسی ڈنٹ ہو جانا، زلزلوں، طوفانوں یا خطرناک امراض کا شکار ہو جانا وغیرہ۔ کچھ حادثے اپنے یا غیروں کی کرم فرمائی کا نتیجہ بھی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں پیسہ نہیں رکتا کاروبار میں مسلسل گھاٹا ہوتا رہتا ہے۔ اچھے محنتی، ذہین طلباء امتحانات میں فیل ہو جاتے ہیں یا معمولی نمبروں سے کامیاب ہوتے ہیں۔ دکان یا کاروبار سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ لوگ اسے نوشتہ تقدیر سمجھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور فی الحقیقت جب تقدیر یاوری نہیں کرتی تو ایسا بھی ہوتا ہے۔ مگر اس صورت حال کو ہمیشہ تقدیر کی طرف موڑ دینا ٹھیک نہیں۔ تجربات شاہد ہیں کہ اس طرح کے نقصانات میں ذلیل دشمنوں، بدخواہوں اور حاسدوں کے بدبختانہ کردار کا بھی دخل ہوتا ہے۔ ان ناعاقبت اندیش لوگوں کا دائرہ عمل صرف ہمارے مقاصد کو فیل کردینے اور کاروبار کو تباہ کردینے تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ وہ جسمانی لحاظ سے بھی ہمیں ناکارہ بنادینے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہمارے دماغ کو سوچنے سمجھنے کی اعلیٰ صلاحیتوں سے محروم کردیں، ہمارے ذہنوں کو صحیح سمتوں سے ہٹادیں اور ہمارے اعصاب اور قوت عمل کی سرگرمی کو ختم کردیں۔ ان کی خواہش بلکہ ہمہ تن کوشش ہوتی ہے کہ ہم دنیا میں اگر زندہ رہیں بھی تو ایک دائم المریض کی طرح۔ ایک کی طرح۔ ایک بیکار مفلوج انسان کی طرح رہیں۔ اور ان کے گندے عملیات کے ذریعے پیدا کردہ امراض یا سحر، ہماری قیمتی زندگی کا چراغ گل کردیں۔ ایسے حالات میں اچھے عاملین کی طرف رجوع کرنا نہ صرف یہ کہ ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہے قدرت کا نظام ہے۔ اس نے اپنی اس دنیا میں مختلف المزاج لوگ پیدا کئے ہیں۔ علاج معالجہ کے دوران نئے نئے تجربات سے اس کا مفید ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ مگر اسی خاص مرض میں مبتلا بعض لوگوں کے حق میں وہ دوا کامیاب ثابت نہیں ہوتی، بیکار ثابت ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ الٹی مضر ثابت ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے مریض کی تکلیف اور تکلیف میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ طبی دنیا کے یہ روزمرہ کے تجربات ہیں۔

چند عجیب واقعات

ذاتی طور پر بہت سے عجیب واقعات میرے سامنے آئے ہیں۔ ان پر جب غور کرتا ہوں تو بخدا میری حیرانی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیا ہے؟ کیوں ہے؟

ایک صاحب ہیں جب بھی سیب کی ایک قاش کھالیتے ہیں تو ان کے پیٹ میں شدید درد ہو جاتا ہے۔ ایک صاحبہ ہیں۔ کسی بھی شکل میں جب وہ انڈا استعمال کرتی ہیں تو درد شکم اور سخت قبض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح انڈا کھانے سے ایک صاحب کو دردِ سر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جبکہ طبی نقطۂ نظر سے انڈے یا سیب میں کوئی ایسی خاصیت نہیں ہے جس سے پیٹ میں یا سر میں درد پیدا ہو جائے۔

ایک صاحب ہیں جن کی ناک میں لیموں کی خوشبو پہنچ جاتی ہے تو انھیں نزلہ وکھانسی کی سخت شکایت ہو جاتی ہے اور کئی کئی دن تک رہتی ہے۔

میرے ایک عزیز شاگرد ہیں۔ چائے کے بیحد عادی ہیں۔ صبح سے شام تک

کتنی ہی چائے پی جاتے ہیں۔ مگر اس قدر عادی ہونے کے باوجود غروب آفتاب کے بعد چائے کو چھونا بھی گوارا نہیں کرتے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ رات کو چائے پینے سے مجھے شدید زکام ہو جاتا ہے ۔ مجھے یہ بات عجیب سی لگی۔ میں نے اس کو ان کا وہم قرار دیا۔ ایک مرتبہ جب وہ عشاء کی نماز کے بعد میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چائے آگئی۔ میں نے اصرار کر کے انھیں چائے پلادی۔ کیونکہ رات میں چائے پینے کا ان پر جو خاص اثر ہوتا ہے اور جو میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا میں اس کی تصدیق چاہتا تھا ابھی چند لمحے بھی نہ گذرے تھے کہ ان کو یکے بعد دیگرے چھینکیں آنی شروع ہو گئیں۔ اور جب صبح کو ان سے ملاقات ہوئی تو بھائی کی آواز بیٹھی ہوئی تھی۔ اور تقریباً ایک ہفتہ تک بیچارے شدید نزلہ وزکام میں مبتلا رہے۔ مجھے ندامت کے ساتھ اپنی زبردستی پر معذرت چاہنی پڑی۔

ایک حکیم صاحب جب کبھی بھی مچھلی چکھ لیتے ہیں تو انھیں قے اور دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جب کہ مچھلی کی طرف ان کی طبیعت راغب بھی رہتی ہے اور مشہور یہ ہے۔ مشہور ہی نہیں اطباء کا کہنا بھی ہے کہ جو چیز مرغوب ہوتی ہے وہ نقصان نہیں کرتی۔ ایک بار انھوں نے مچھلی کے سالن سے صرف معمولی سا مسالہ چکھ لیا۔ مگر اس سے بھی قے اور دست شروع ہو گئے۔

ایک صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نزلہ کا مریض تھا۔ اور دائم المریض۔ مگر جب سے بالوں میں خضاب کرنا شروع کیا ہے، نزلہ ختم ہو گیا۔ جب بھی خضاب کو کچھ زیادہ ٹائم گذر جاتا ہے تو نزلہ کے آثار شروع ہونے لگتے ہیں۔ میں خضاب کر لیتا ہوں تو تالا لگ جاتا ہے۔

طبی دنیا کے لئے یہ واقعات حیران کن بھی ہیں اور عجیب وغریب بھی۔ ان تجربات ومشاہدات کی روشنی میں لازماً ماننا پڑے گا کہ مؤثر حقیقی صرف ذات خدا ہے اور اصلاً اسی کا حکم ہر ہر چیز میں اثر انداز ہے قدرت خداوندی مختلف صورتوں میں طرح طرح کے کرشمے دکھاتی رہتی ہے۔

قدرت کا معجزانہ انداز

اس دنیا میں جس رخ سے بھی نظر ڈالئے انواع واقسام کا سلسلہ نظر آتا ہے۔ انسانوں کو دیکھئے۔ ان سب کے اعضاء ہاتھ پاؤں، ناک کان چہرہ اور سر وغیرہ سب اپنی مخصوص جگہوں پر بنے ہوئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی کے جسم میں کان کی جگہ ناک، اور ناک کی جگہ کان، ہاتھوں کی جگہ پاؤں، پاؤں کی جگہ ہاتھ، آنکھوں کی جگہ ہونٹ اور ہونٹوں کی جگہ آنکھیں بنائی گئی ہوں۔ اس شدید ترین بنیادی موافقت کے باوجود کروڑوں اربوں انسانوں میں دو آدمی بھی بالکل ایسے نہیں ملیں گے کہ ایک کی جگہ دوسرا اس کے گھر میں چلا جائے اور گھر کے لوگ اس کو پہچان نہ سکیں۔ کہیں کہیں معمولی سی مشابہت ضرور مل جاتی ہے مگر اس سے ان کی باہمی شناخت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اسی طرح جسم کے اندرونی حصوں کی اور ان کے خواص کی بات ہے۔ ہر شخص عادت مزاج پسند وناپسند کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہے۔ سب کے جذبات واحساسات جدا ہیں۔ سوچنے سمجھنے کے انداز جدا ہیں مختصر یہ کہ طبائع اور مزاج کے اعتبار سے تمام انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان سب کی الگ الگ اپنی حیثیت ہے یہی وجہ ہے کہ ایک شخص کو ایک غذا مرغوب ہے۔ دوسرا اس کو ناپسند کرتا ہے ایک آدمی کے نزدیک ایک چیز حسین ترین ہے دوسرا اس کو قابل توجہ بھی نہیں گردانتا۔ ایک دوا ایک ہی بیماری میں کسی کو ساز کرتی ہے اور کسی کو نہیں کرتی۔ یہ سب دراصل جسم کے اندرونی نظام اور اس کی مخصوص کیفیات پر مبنی ہے۔ معالجین اور عاملین کا فرض ہے کہ وہ اپنے مریض کے مزاج کو اور اس سے پیدا ہونے والے تقاضوں کو پوری طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایسی صورت میں کامیابی کے امکانات زیادہ روشن رہتے ہیں۔

تعویذات میں موافقت کا مسئلہ

تعویذات میں بھی آئے دن اس قسم کے تجربات ہوتے رہتے ہیں۔ ایک شخص کے حق میں نقش کی ایک قسم موافق ہے دوسرے کے حق میں وہ مفید ثابت نہیں ہوتی۔ نقش مثلث کی ایک قسم ایک مریض کیلئے نہایت زود اثر ثابت ہو رہی ہے۔ دوسرے کے لئے نہیں ہوتی۔ بلکہ نقش مربع کی کوئی قسم مؤثر ومفید رہتی ہے۔ پھر کسی معاملہ میں مثلث اور مربع نقوش سے بات نہیں بنتی تو نقش مخمس استعمال کرانا پڑتا ہے جو مفید رہتا ہے۔ اور بعض حالات میں مخمس سے بھی آگے جانا پڑتا ہے۔ حتی کہ مسدس، مسبع مثمن وغیرہ سے کام لینے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے اب ہم حروف مقطعات کے مزید اعدادی نقوش پیش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ہر نقش بجائے خود انہی تاثیرات کا حامل ہے جو حروف مقطعات کی بنیادی خصوصیت ہے۔ مگر نقش کی قسم بدل جانے سے اگر اس کا زور کسی ایسے پہلو کی طرف ہو گیا ہے جو مقصود نہیں ہے۔ اس کے لئے عامل کو ہوشمندی سے کام لینا پڑے گا۔ اور اس میں مناسب تبدیلی کر کے بہتر نتائج پیدا کرنے ہوں گے۔

☆ ☆ ☆

وِچ کرافٹ

کالے جادو جیسے ہیبتناک علم پر سنسنی خیز معلومات

اے ایس صدیقی

ا۔ چند ضروری اصطلاحات کا تعارف

یہ نوٹ محض اس خیال سے لکھا جارہا ہے کہ ایسے اصحاب جنہوں نے جادو کے موضوع پر پہلے دوسری کتابیں نہ پڑھیں ہوں وہ اُن اصطلاحات کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ سکیں جو اس کتاب میں آئندہ جابجا استعمال ہوں گی۔

"وچ" (WITCH) یہ لفظ قدیم انگلش کے لفظ "وکا" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں وہ آدمی (مرد ہو یا عورت) جو "جادو کرتا ہو۔ آج کل یہ لفظ اتنا مستعمل نہیں رہا ہے اور اس کی جگہ سیدھا لفظ جادوگر استعمال ہونے لگا ہے۔

یہ جادوگر لوگ سماج میں ایک ایسے شخص کا کردار ادا کرتے تھے جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اُن کا تعلق روحوں سے ہے۔ وہ لوگ ان روحوں کو منتروں اور بھینٹ وغیرہ کے ذریعہ رام کرتے اور ان روحوں کی مدد سے وہ اپنے اور اپنے موکلوں کے لئے مختلف نوعیت کے کام انجام دیتے تھے۔ یہ کام کچھ ایسے ہوتے تھے جیسے۔ خشک سالی میں بارش برسانا قسمت کا احوال بتانا---- بلوربینی کے ذریعے مقدرات کی نشاندہی کرنا یا پھر منتروں اور روحوں کے تعاون سے دُشمنوں کا قلع قمع کرنا۔

"سفید جادو"---- یہ جادوگر جب اچھی روحوں کو اپنی معاونت کے لئے طلب کرتے تھے---- تو اس عمل کو "سفید جادو" کہتے تھے۔ اور جب وہ "طاغوتی طاقتوں" کو آلۂ کار بناتے تھے تو اس عمل کو "کالا جادو" کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

اچھی روحیں---- جو سفید جادو کے عمل کے تحت کام کرتی ہیں وہ عموماً نیکی اور مدد کے کام کرنے کے لئے بلائی جاتی تھیں۔

بُری روحیں---- تخریب اور تباہی کے کاموں کے لئے استعمال ہوتی تھیں اور یہ کالے جادو کے تحت متحرک ہوتی ہیں۔

قرون وسطیٰ میں---- جادوگر اور شیطانی رسوم کے معتقدوں کے خلاف ایک زبردست مہم کا آغاز ہوا۔ اور انہیں چن چن کر ہلاک کیا جانے لگا کیونکہ لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ ہر جادوگر شیطان کا معتقد ہوتا ہے اور وہ اپنی روح فروخت کر کے اس کا ملازم ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں ایسے تمام اشخاص جن پر ذرا بھی یہ شبہ ہوا کہ وہ جادو سے کوئی رابطہ رکھتے ہیں یا تو مار ڈالے گئے یا انہیں زندہ جلادیا گیا۔

اسی دور میں---- جادوگروں کے بارے میں یہ عقیدے پھیلے کہ

ا۔ جادوگر---- بد روحوں کے پجاری ہوتے ہیں۔

۲۔ یہ لوگ---- بدی کی طاقتوں کے معتقد ہوتے ہیں۔

۳۔ ان کے تمام بال بچے سب کے سب شیطانی نجاست سے آلودہ ہوتے ہیں۔

ساتھ :---- یہ ایک قسم کی مجلس ہوتی ہے جس میں جادو کے پیروکار جمع ہو کر ایک قسم کا جشن مناتے ہیں۔

شیطان :---- بد روحوں کا آقا کہا جاتا ہے---- اسے ایک معنوں میں دنیا کی ہر برائی کا سرچشمہ کہہ سکتے ہیں۔

اٹھارہویں صدی میں---- جادوگروں کے خلاف پھیلنے والی نفرت کا

طوفان سرد ہو گیا اور ایک بار پھر "جادو کا علم" پھلنے اور پھولنے لگا۔

ساتھ ہی ساتھ شیطان کے پجاریوں نے ------ اپنے عقائد بھی بنالئے گویا ایک قسم کا مذہب قائم کرلیا اور اس مذہب میں سب سے بڑی طاقت "شیطان" کو تسلیم کیا گیا۔

شیطان کی پوجا کے لئے جو جشن منایا جاتا ہے اسے "سیاہ ہجوم" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

۱۹۵۱ء میں انگلینڈ میں وہ قانون منسوخ کردیا گیا جس کے تحت جادو کی مشقیں ممنوع تھیں۔ اس کے ساتھ ان جادوگروں نے اپنے ایک مذہب کی بنیاد ڈال دی جسے "وکا" کہتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں اس "وکا" نامی مذہب میں۔ ہر آدمی خواہ عورت ہو یا مرد سب داخل ہو سکتے ہیں۔

۲۔ جادو کے بارے میں اعتقادات اور نظریئے

ہم میں سے بہت سے افراد کے ذہنوں میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں کہ انسان کے مقدرات پر مافوق الفطرت طاقتیں راج کرتی ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ سوائے انسان کے دنیا کی کسی اور ذی روح میں "روحانی" ذہانت قطعاً نہیں پائی جاتی۔ جانور کے دماغ "اچھائی یا برائی" کے تصور سے قطعی نابلد ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ "روح" کے موجود ہونے کے عقیدے کے ساتھ ہی ساتھ انسان نے اپنے ذہن میں مافوق الفطرت قوتوں کو موجودگی کو بھی تسلیم کرلیا ہوگا۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ آدمی کا عقیدہ ہے کہ جسم ضرور فنا ہو جاتا ہے لیکن اس کی روح غیر فانی ہے۔ وہ باقی رہتی ہے۔

مافوق الفطرت قوتوں کے سرچشمے

جادو کے جس قدر بھی ٹوٹکے موجود ہیں سب کے سب اس اعتقاد کے قائل ہیں کہ آدمی چاہے تو اپنے اندر اس شعلے کو پیدا کر سکتا ہے جو دراصل "روح کا حصہ" ہوتا ہے۔

اسی بنیاد پر آدمی ------ روحوں پر حکمرانی بھی کر سکتا ہے اور وہ انہیں مجبور بھی کر سکتا ہے۔ انسان شروع سے ہی خود شناسی کے چکر میں لگا ہے۔ اس کے سامنے اس کے لئے دو طریقے ہی رہے ہیں۔

۱۔ اندرونی یا باطنی طریقہ --- ۲۔ بیرونی طریقہ۔

سائنس داں اور جادوگر دونوں نے بیرونی طریقے کو زیادہ سود مند پایا ہے کیونکہ دونوں ہی ------ آدمی کی بنائی ہوئی اشیاء کی مدد سے دنیا کے اوپر تبدیلیاں کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ایک معنوں میں یہ دونوں ہی ------ طاقت، اقتدار اور حکمرانی کے خواہاں کہے جا سکتے ہیں۔

"وچ" وہ ہوتا ہے جو بیرونی کے بجائے باطنی طریقہ اختیار کرتا ہے۔ مقصد اس کا بھی وہی ہے۔ وہی اقتدار، بالادستی، طاقت اور غلبے کا جنون۔

جادو کے طریقے --- اور ان کے اقسام

جادو کے بنیادی طریقے دراصل ان طریقوں ہی کی ایک شکل ہیں جو دور قدیم میں جب انسان جنگلی زندگی گذراتا تھا رائج تھے جادو کے معتقدین میں ایک عقیدہ مشترک ہے۔ وہ سب کے سب اس بات کے قائل ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن میں کبھی کسی قسم کا رابطہ رہ چکا ہوتا ہے۔ رابطہ ٹوٹنے کے بعد بھی ------ فاصلے کے باوجود ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ نظریہ سر جیمس فریزر نے اپنی کتاب "گولڈن باؤ" میں درج کیا تھا۔ وہ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ایک طرح کی چیزیں ایک طرح کی چیزوں کی تخلیق کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک جادوگر اپنے معمول کے بالوں کا اگر ایک گچھا حاصل کرلے تو وہ اس معمول کو فاصلے کے باوجود مسحور یا سحر زدہ کر سکتا ہے۔

کالا جادو ایک معنوں میں روحانی رابطہ یا روحانی حملے کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ زیادہ تر منتر یا (SPELLS) افسوں کسی دوسرے آدمی کے دماغ یا جسم کو کنٹرول کرنے کا ہی کام انجام دیتے ہیں۔

قدیم خیالات کے جادوگروں کا عقیدہ ہے کہ کرۂ ارضی کے چار مادے "زمین"۔ "ہوا"۔ "پانی"۔ اور "آگ" پر نہایت طاقتور روحوں یا "دیوتاؤں" کی حکمرانی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کم درجے کی روحیں عموماً پہاڑوں، دریاؤں، کھائیوں اور جنگلوں کے اندر مسکن رکھتی ہیں اور یہ تمام روحیں ---- اس شخص کے سامنے مجبور محض کا درجہ رکھتی ہیں جو کالے جادو کا ماہر ہو جاتا ہے۔

سفید اور کالے جادو میں بنیادی فرق کوئی نہیں ہوتا۔ یہ دونوں علوم دراصل انسان کی شخصیت میں پنہاں اس عنصر ہی کی پیداوار ہیں جسے ایک نرا اقتدار یا بالادستی کا جنون کہہ سکتے ہیں ویسے قطعی طور پر ان دونوں میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ سفید جادو نقصان پہنچانے کے بجائے فائدے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور کالا جادو۔ سوائے برائی، ضرر اور نقصان کے کچھ

اس نوٹ کی تیاری میں برنارڈ رچرڈ، کونڈش، ایف ٹی ایل ورتھی اور جی بی گارڈنر کی کتابیں "وچ کرافٹ ٹوڈے"۔ "ایول آئی"۔ "بلیک آرٹس" اور "وچس" سے مدد لی گئی۔

نہیں کر سکتا۔

یہ عجیب بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جادوگر خواہ وہ کیسا ہی ہو عموماً اپنے فن یا علم کو "کالا" کہنے سے گھبراتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہی کہتا ملتا ہے کہ میرا فن تو دراصل انسانیت کی فلاح اور بہبود کا کام انجام دیتا ہے۔ اس کے باوجود معاشرے اور سماج میں جادو کو کوئی فائدہ مند شے نہیں سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔ مذاہب عالم اس فن یا علم کو نہ صرف مہلک گردانتے ہیں بلکہ اس کی سختی سے مخالفت بھی کرتے ہیں۔

ابتدائی دور میں ــــ روحوں کے بارے میں خیالات تھے کہ ان میں تباہی اور بربادی لانے کی بے پناہ صفات ہوتی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو تسکین دینے کے لئے آدمیوں کے بدن میں حلول کر جاتی ہیں اور عورتوں اور مردوں کو پاگل کر دیتی ہیں۔ وہ لوگ چھینکنے اور جمائی لینے کو بھی۔ بدروحوں کو موجودگی کی علامت سمجھتے تھے۔

اس دور میں ــــ جادو کی اس صنف کو بے حد خوفناک تصور کیا جاتا تھا جسے "ارواح سے گفتگو" کہا جاتا تھا۔

اس میں جادو کرنے والا ــــ ایک حفاظتی دائرے میں کھڑا ہو کر روحوں کا بلاتا تھا ــــ اور انھیں مجبور کرتا تھا کہ وہ اپنے راز اس پر کھول دیں۔

بے چین مردے

مردوں کے بارے میں خیال تھا کہ وہ ذہانت بھی رکھتے ہیں اور محسوسات بھی مگر ان میں اپنی خواہشات کو تسکین دینے کی طاقت نہیں ہوتی۔ وہ زندہ لوگوں سے اسی بنا پر سخت رنجش رکھتے ہیں..... وہ اپنے بے چین مردوں کو تسکین پہنچانے کے لئے خاص قسم کی قربانیاں کیا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر جب کوئی مشہور جنگجو سورما مرتا تھا تو اس کی قبر میں اس کا ہتھیار بھی دفن کر دیا جاتا تھا.... چونکہ اس دور میں غلامی کی رسم عام تھی لہذا جب آقا مرتا تھا تو اس کی روح کو تسکین بخشنے کے لئے عموماً اس کے غلاموں کو قربان کر دیا جاتا تھا.... وہ مرد یا عورتیں جو جنگ یا جھگڑے میں ہلاک ہوتے تھے ان کے بارے میں سمجھا جاتا تھا کہ ان کی روحیں.... بھوت اور شیاطین کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور پھر وہ بعد میں..... اس دنیا میں آکر اپنے جان پہچان والوں کو ستاتی ہیں۔ خودکشی کی موت کو بھی اس صف میں گنا جاتا تھا اور اس پر سے نحوست کا اثر ٹالنے کے لئے اس کے اعزاء عموماً اسے دفن کرنے سے پہلے اسکے سینے میں ایک آہنی صلیب ٹھونک دیا کرتے تھے۔

بھوتوں کی مانند ہی... شیاطین کی تاریخ میں خون شاموں کا بھی بڑا چرچا رہا ہے۔ یہ خون شام وہ روحیں ہوتی تھیں جو انسان کا خون پیا کرتی تھیں۔ کہا جاتا تھا کہ خون شام عموماً جوان لڑکیوں کے کمروں میں گھس جاتے ہیں اور ان کے گرم لہو سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

انسانی درندے

دور قدیم میں آدمیوں کا عقیدہ تھا کہ انسان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ جب چاہے کسی درندے کے بدن میں حلول کر سکے.... "انسانی بھیڑئے" کا اس دور میں بڑا چرچا تھا۔ "بلی" کو بھی انسانی مسکن کے لئے اکثر استعمال کیا جاتا تھا۔

آدمی.... نادیدہ قوتوں کی گرفت میں

پرانے زمانے میں یہ عقیدہ بھی عام تھا کہ ہر مرض کا علاج اس طرح ممکن ہے کہ بیماری کو کسی جانور کے جسم میں دے دیا جائے۔
پرانے زمانے کے آدمی کے ذہن میں "قدرتی موت" کا سرے سے کوئی تصور موجود نہ تھا۔

یہ تو تھے اس دور کے آدمی کے عقائد جو تاریک دور کہلاتا ہے لیکن یہ عقیدہ کہ آدمی نادیدہ قوتوں کا اسیر ہے آج بھی زندہ ہے اور اسی عقیدے کے باعث ہر اس شخص کو مشکوک سمجھا جاتا ہے جس کے بارے میں ذرا سا بھی یہ علم ہو کہ اسے جادو آتا ہے۔ ایسے جادوگر کو لاکھ کہیں کہ ان کا فن نیک کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ کوئی یقین نہیں کرتا کیونکہ آدمیوں کو ہر لمحہ یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ یہ شخص جو آج فائدے کیلئے ایک طاقت اور فن کو استعمال کر رہا ہے۔ کل کسی وجہ سے اگر بگڑ جائے تو وہ اس فن کو بدی کے لئے بھی استعمال کر سکتا ہے۔

سفید جادو کی ایک صنف وہ ہے جس میں جادوگر ایسا عمل کرتا ہے جس کے ذریعے کالے جادو کے اثرات کو "موڑ کر" خود جادو کرنے والے کی سمت لوٹا دیا جاتا ہے۔

بدنظری.. یا کالی آنکھ

بہت سے ملکوں میں اپنے ملک سمیت یہ عقیدہ ابھی تک موجود ہے کہ "نظر لگ جاتی ہے۔" نظر کا لگنا عموماً بچوں کے ضمن میں بہت استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے لئے کئی قسم کے توڑ بھی رائج ہیں۔ مثلاً کالا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ سیاہ کپڑا باندھا جاتا ہے۔

ایک پرانی جادو کی کتاب میں ایک جملہ لکھا ہے... "اس شخص کے گھر کی روٹی مت کھاؤ جو کالی نظر رکھتا ہو"

کسی پر جادو کرنے کے لئے ایک بڑا عام سا طریقہ ہے کہ جادوگر ایک گڑیا

بناتا ہے اور اس میں سوئیاں چبھو دیتا ہے۔ اس تکنیک کی ابتداء کہاں سے ہوئی اس کا کوئی پتا نہیں چلتا لیکن یہ گڑیا والا طریقہ بہت زمانے سے رائج چلا آرہا ہے۔

کسی پر جادو کرنے کے لئے ایک اور طریقہ یہ بھی تھا کہ شکار کو ایک سیب دیا جاتا تھا یا روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا جاتا تھا جس پر جادوگر پہلے سے عمل کر چکا ہوتا تھا۔ اس طرح...... وہ نحوست جو جادوگر چاہتا تھا۔ روٹی یا سیب میں جا سماتی تھی۔

اُڑنے کی طاقت

ان دنوں اور قدیم دنوں دونوں میں لوگوں کا خیال رہا ہے کہ جادو کرنے والے اُڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جادو کی ضرورت

آدمی کا دماغ صدیوں کے بعد.... اپنے اندر سے بہت کم تبدیل ہوتا رہا ہے.... اور اسی لئے جادو کے فن کو پھولنے پھلنے کا ہمیشہ موقع ملتا رہا ہے۔ سائنس عام آدمی کے لئے نہایت ناقابل فہم شے رہی ہے۔ اسی طرح منطق کا کردار بھی عام آدمی کی زندگی میں کچھ اہمیت نہیں رکھتا... ظاہر ہے کہ ان حالات میں... انسان جادو کے بارے میں جو محسوسات رکھتا ہے وہ کیونکر اثر قبول کر سکتے ہیں۔

شاید یہی اسباب ہیں جس کی بنا پر دنیا کے مختلف خطوں میں عجیب و غریب عقائد کے ٹولے دن بدن پنپ رہے ہیں۔ لوگوں کے عقائد جادو کے ضمن میں پختہ ہوتے جا رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کوئی فرار ہو۔ بیرونی دنیا کے خطرات سے محفوظ رہنے کیلئے ایک ذہنی پناہ گاہ۔

آج کا آدمی.... ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے تباہی بربادی، جنگوں وغیرہ کی خبریں ہمہ وقت سنتا رہتا ہے۔ اس کی بنا پر اس کے اندر ایک نوع کا وہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ غیر محفوظ ہے....... اس کی یہ سوچ اسے اکساتی ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے کوئی قدم اٹھائے.... اور اس مقصد کے تحت وہ خود اپنے باطن کی سمت رجوع ہو جاتا ہے اور ایسے بہت سے لوگ نظر آتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ انہیں احساسِ تحفظ..... جادو کے صدہا پرانے فن میں مل چکا ہے۔

۳۔ پرانی دہشتیں

پرانی تاریخ اور روایتیں شاہد ہیں کہ جب تک انسان کو موت کا خطرہ محسوس ہوتا رہیگا خوف کی بنیاد بھی مضبوط رہے گی اور اس طرح وہ طبقہ جو افسوں گر کہلاتا ہے اور وہ طبقہ جو مذہب کے پیشواؤں کا ہے.... بدستور، سماج میں دونوں اپنے اپنے کردار ادا کرتے رہیں گے۔

یہ سوال کہ بدروحوں کو بھگانے اور انھیں تباہ کرنے کے جو عملیات کئے جاتے ہیں ان سے یہ بدروحیں واقعی ختم بھی ہو جاتی ہیں ہنوز تشنہ جواب ہے۔ ممکن ہے کہ بدروحوں کا تصور ہی سرے سے غلط ہو اور یہ سب کچھ انسان کا واہمہ ہوں جو قبل از تاریخ کے آدمیوں سے ورثے میں منتقل ہو کر ہم تک آپہنچے ہیں مگر پھر کہا جاتا ہے کہ آج کل بھی بہت سے لوگوں کو شیطانی روحیں نظر آتی رہتی ہیں۔

آدمی کی ابتدائی تاریخ کو دیکھیں تو اس میں بھی جادوگروں سے نفرت اور دہشت کے بہت سے ثبوت نظر آتے ہیں۔ مثلاً بے بی لونیا کے بادشاہ حمورابی نے جو قانون بنایا تھا اس میں اس نے جادو کے عمل کو بالکل ممنوع قرار دیا تھا۔ آج بھی بالکل قدیم دور کے مانند ہی جادوگروں کے ساتھ ساتھ وہ طبقہ تقریباً ہر ملک میں موجود ہے جس کا دعوی ہے کہ وہ روحوں کو تباہ کرنا جانتا ہے۔ جس طرح قدیم دور میں خوشبوؤں وغیرہ کو سلگا کر گھر اور عبادت گاہوں کو پاک کیا جاتا تھا۔ بالکل اسی طرح آج بھی یہ عمل اسی طرح کیا جا رہا ہے۔

زرخیزی کا معجزہ

ابتدائی دور تاریخ میں انسان زرخیزی کے لئے طرح طرح کی مافوق الفطرت قوتوں سے مدد لیا کرتا تھا۔ وہ محض اس لئے کہ بارش ہو اور کھیتوں میں فصل اُگے۔ مختلف قسم کے عجیب و غریب جشن منایا کرتے تھے جن میں... بڑے پیمانے پر مجمع کی شکل میں جنسی ارتباط کیا جاتا تھا۔

خوراک کو بھی جنسی اعضاء کی شکل میں ڈھال کر کھایا جاتا تھا.... اور سمجھا جاتا تھا کہ اس عمل سے باپ، آسمان اور ماں زمین خوش ہو کر انھیں زرخیز سال سے نوازیں گے۔

مصری تعویذ

قدیم مصر میں جادو، زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں رائج تھا حتی کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کے دیوتاؤں کے بت بھی ماورائی قوتوں کے مالک ہیں۔ زندگی اور موت دونوں موقعوں پر جادو کی طاقتوں کا تعاون حاصل کیا جاتا تھا۔ فراعین مصر کے مقبروں کو جادوئی قوتوں کے ذریعے محفوظ بنانے کا عمل کیا جاتا تھا۔ یہ جادوئی قوتیں اتنی طاقتور ہوتی تھیں کہ آج حالانکہ کوئی ۳ ہزار سال گذر چکے ہیں مگر ہنوز لوگ انھیں موثر سمجھتے ہیں۔

اس زمانے میں ہر مرنے والے کی قبر میں ایک آہنی تعویذ رکھدیا جاتا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ اس جادوئی تعویذ کی حرکت سے مرنے والے کی روح پر نحوست کا سایہ نہیں پڑیگا۔

مصریوں کا خیال تھا کہ جادو کے زور سے اچھائی اور برائی دونوں کے کام کیے جا سکتے ہیں۔ یہی نہیں جادو..... زندہ اور مردہ دونوں قسم کے آدمیوں کے لئے کام میں لایا جاتا تھا.... اس زمانے کے جادوگر جنہیں کاہن کہا جاتا تھا .... بادشاہوں کے دربار میں بڑی عزت اور رسوخ کے مالک ہوتے تھے۔ شاید آپ نے حضرت موسیٰ کے زمانے میں پیدا ہونے والے اس جادوگر کا نام سنا ہو جسے سامری کہتے تھے۔

یونانی شراپ

اپنی تمام تر قابلیت کے باوجود، قدیم یونانی بھی مافوق الفطرت طاقتوں کے قائل تھے۔ سسلی میں قبرستانوں پر اس مقصد کے لئے باقاعدہ پہرہ لگایا جاتا تھا کہ بدروحیں قبروں کو نقصان نہ پہونچا سکیں۔

رومی سحر

کالے جادو نے جو دہشت لوگوں پر بٹھائی تھی اس کا اثر رومیوں پر بہت تھا۔ وہاں کے افسوں گر معاشرے میں خوف اور دہشت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ان سے سخت نفرت کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد لوگوں میں جب ان کے خلاف نفرت ذرا کم ہوئی تو وہ جابجا نظر آنے لگے۔ رومی لوگ ان افسوں گروں کے پاس جاتے ان سے ایسے "آب محبت" اور "تعویز" وغیرہ حاصل کرتے تھے۔ جن کے ذریعے وہ اپنی من پسند عورت یا مرد کو قابو میں کرسکتے تھے۔

رومیوں میں... عورت سے لذت حاصل کرنے کا بڑا مادہ تھا۔ اس کے لئے وہ کثرت سے مچھلی کھاتے تھے۔ کچا گوشت چباتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ان چیزوں سے وہ، وہ سب کچھ حاصل کرلیں گے جن کی انھیں خواہش ہے۔

اطالیہ میں جادوگری

یورپ میں روائتیں مشہور تھیں کہ افسوں گر ایک جادوئی جھاڑو پر بیٹھ کر اڑتے ہیں لیکن اطالیہ میں یہ خیال یوں تھا کہ تمام جادوگر.... فضا میں پرواز کرتے وقت ہمیشہ ایک بکرے پر بیٹھ کر اڑتے ہیں۔ وہاں کے بہت سے قبیلے، دینس اور ڈائنا نامی دیویوں کے پجاری تھے۔ وینس کو محبت کی اور ڈائنا کو زرخیزی کی دیوی سمجھا جاتا تھا۔

قسمت بتانے والے

پرانے زمانے کے ساحر یا افسوں گر اپنی بعض صلاحیتوں کی وجہ سے بڑی شہرت رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر وہ ایسے مشروبات بناتے تھے۔ جس میں شفا کی طاقت ہوتی تھی۔ وہ زہر بنانے کے بھی ماہر ہوتے تھے اور ان میں ... ایک اندرونی بصیرت ہوتی تھی جس سے وہ آئندہ کے بارے میں پیشین گوئیاں کرسکتے تھے۔

اسی زمانے میں "ہائڈرو مینسی" کا فن ابھرا۔ اس فن کا ماہر پانی کے ایک تالاب یا چشمے پر نظریں گاڑکر.... اپنے موکلوں کو ان کے ساتھ ہونے والے آئندہ واقعات کی نشاندہی کرتا تھا۔ ایپی ڈورس کے مقام پر ایک چشمہ تھا جو اینو دیوی کے نام سے موسوم تھا۔ اس میں محبت کرنے والے جوڑے تقریب کے دنوں میں آٹے کی روٹیاں ڈالتے تھے اگر یہ روٹیاں ڈوب جاتی تھیں تو سمجھا جاتا تھا کہ دیوی نے ان کی بھینٹ قبول کرلی ہے۔ اگر یہ روٹی سطح پر تیرتی رہ جاتی تھی تو اس کا مطلب ہوتا تھا کہ دیوی نے بھینٹ نامنظور کردی ہے اور روٹی ڈالنے والوں کی خواہشات پوری نہ ہوسکیں گی۔

اس دور میں ایسے قسمت شناس موجود تھے جو بھینٹ سے اٹھنے والے دھویں کو "پڑھنے" کا کام کرتے تھے۔ اگر یہ دھواں قربان گاہ سے سیدھا اٹھتا تھا تو سمجھا جاتا تھا کہ حالات خوشگوار موڑ لیں گے۔ جبکہ بکھرتے ہوئے دھویں کو نامبارک شگون سمجھا جاتا تھا۔

اس دور میں ہر وہ شے جو انسانی دسترس سے دور تھی۔ روحوں کے قبضے میں سمجھی جاتی تھی۔ حتی کہ چھینکنے، کھانسنے، لڑکھڑانے، کھجانے اور.... ازمانی عضو تناسل کے نعوذ کو بھی اسی زمرے میں شمار کیا جاتا تھا۔

قدیم یونان میں قسمت کا حال جاننے کا ایک بڑا عجیب طریقہ رائج تھا۔ جادوگر پہلے ایک دائرہ کھینچ دیتا تھا اور پھر وہ اسے بیس برابر حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد وہ ان حصوں میں کوئی جادوئی حرف لکھ دیتا تھا.... اور پھر ان حروف کے اوپر غلے کے کچھ دانے ڈال دئے جاتے تھے۔ بعد میں ایک چڑیا لائی جاتی تھی چڑیا کو کچھ دیر کھانے کا موقع دیا جاتا تھا اور اس کے بعد جادوگر زمین پر کھنچے اس دائرے کا معائنہ کرتا تھا اور اپنے موکل کو.... اس کے بارے میں آئندہ کی معلومات بتاتا تھا۔ اس طرح پانسے کے ذریعے بھی قسمت کا حال نکالا جاتا تھا۔ اس میں پانسہ پھینکا جاتا تھا اور اس پر بنے ہوئے نشانات کی مدد سے پتا کیا جاتا تھا کہ آئندہ کیا ہوسکتا ہے۔

قسمت کا حال جاننے کے جتنے بھی طریقے تھے، یہودیوں نے ان تمام طریقوں کے خلاف سخت اقدامات کیے... اور یہ نفرت جو قسمت شناسوں کے

خلاف آج بھی ملتی ہے۔ یہودیوں ہی کے ہاتھوں اُبھری تھی۔
انھیں دنوں "سسومینسی" اور "نکرومینسی" کے علوم بھی عام تھے۔ ان میں عامل مردوں سے باتیں کرتا تھا... اور ایسی اطلاعات فراہم کرتا تھا جو زندہ سے نہیں مل سکتی تھیں۔
مصر اور بے بی لونیا کے دانش مند لوگ نیند کی حالت میں پیش آنے والے خوابوں کی بنیاد پر مستقبل کی پیشین گوئیاں کیا کرتے تھے۔
عیسائیت کے ارتقاء سے قبل کی دنیا..... تمام تر جادو کی تاریکیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔ یہ جادو..... ضرورت پڑنے پر انسانی خون کی بھینٹ بھی لیا کرتا تھا۔

۴۔ افسوں گر۔ اور۔ قرون اولیٰ کے عیسائی

۱۹۶۰ء کے وسط میں ایک مسیحی ماہر آثار قدیمہ نے، رومی قلعہ کی کھدائی کرتے ہوئے ایک ڈھانچہ دریافت کیا جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ کوئی سولہ ہزار سال قبل... کسی دیوی یا دیوتا کی بھینٹ چڑھایا گیا تھا۔ بالکل اسی طرح ایک عمارت کو جو سولہویں صدی میں تعمیر ہوئی تھی۔ جب مرمت کیا جارہا تھا تو اس میں سے ایک مرغی کا ڈھانچہ برآمد ہوا تھا۔ جس کے بارے میں یہی خیال تھا کہ اسے بھینٹ چڑھایا گیا ہوگا۔
ان دونوں کے درمیان کوئی ایک ہزار سال کا فاصلہ موجود تھا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس دوران مسیحی مذہب نے ان کے اندر کافی تبدیلیاں پیدا کر دی ہوں گی آدمیوں کے بجائے جانوروں کی قربانی پر ہی قناعت کی جانے لگی ہوگی۔

جادو اور شفا کا فن

روم کے زوال سے قبل، جادوگر..... آج کے ڈاکٹروں کی مانند تھے۔
اس دور میں ہر بیماری کی جڑ.... روحوں کی نحوست کو سمجھا جاتا تھا اور جب کوئی شخص بیمار ہوتا تھا تو یہ جادوگر بلائے جاتے تھے تاکہ وہ اپنے منتروں، عملیات اور تعویذوں وغیرہ کے ذریعے مریض کو شفا بخش سکیں چونکہ مسیحی مذہب آچکا تھا لہٰذا گرجا اور جادوگروں میں ایک آویزش کا آغاز ہو چکا تھا۔ ساتویں صدی کے آغاز پر سخت کٹ بڑے مسیحی پیروکار نے اس تبلیغ کا آغاز کیا کہ جادوگروں اور ساحروں سے مدد لینا مذہبی گناہ ہے اور تمام گنڈے اور تعویذ جو ان سے حاصل کئے جائیں شیطانی سمجھیں جائیں گے۔

دفینے تلاش کرنے والے افسوں ساز

برطانوی امراء کے مقبروں اور ان کی رہائش گاہوں کو اس دور میں، دفینوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا کہ یہ دفینے... بدروحوں کی حفاظت میں رہتے ہیں پادریوں نے ان دفینوں کو تلاش کرنے کی سختی سے مخالفت کی اور لوگوں کو کہا کہ اگر وہ کسی دفینے کو تلاش کر لیتے ہیں تو پہلے انھیں..... دعاؤں کے ذریعے پاک کرائیں پھر استعمال میں لائیں ورنہ ان پر خدائی عذاب نازل ہوگا۔ اس کے باوجود دفینوں کی تلاش جاری رہی اور ان دفینوں پر قابض روحوں سے نپٹنے کے لئے ہمیشہ جادوگروں کی خدمات بھی حاصل کی جاتی تھیں۔

جنس اور کالا جادو

قرون وسطیٰ تقریباً سارا کا سارا جادوگروں کے زیر نگیں تھا۔ اس دور کی وہ عورتیں جو کسی مرد سے ناجائز تعلقات کی خواہشمند ہوتی تھیں کسی جادوگر کی خدمات حاصل کرتی تھیں۔ جادوگر انھیں معاوضہ لینے کے بعد ایک انگوٹھی دیتا تھا۔ جس کے اثر سے عورت کا خاوند اس شخص کو نہیں دیکھ پاتا تھا جس سے وہ تعلقات چاہتی تھی۔ اسی دور میں ایسے مشروبات بھی افسوں سازوں سے حاصل کئے جاتے تھے جو آدمیوں کو جنسی توانائی بخشتے تھے اور جن کے پلانے سے وہ اپنے محبوب پر پوری قدرت حاصل کر لیتے تھے۔ یہ مشروبات عموماً بیل کے خصیوں یا مرد کے مادہ منویہ سے تیار کئے جاتے ہیں یہ جادوگر..... مردوں کو نامرد کرنے کی صلاحیت والے بھی سمجھے جاتے تھے۔
اس زمانے میں یہ خیال عام تھا کہ جادوگر.... کسی رسی وغیرہ میں گرہ لگا کر جسے چاہیں اسے عورت کے ساتھ جنسی فعل کرنے کی صلاحیت سے محروم کر سکتے ہیں
اس قسم کی جب بھی کوئی بیماری کسی مرد کو لگتی تھی تو فوراً یہی سمجھتا تھا کہ اس پر کسی نے جادو کرایا ہے.... اس دور میں اگر مرد قوت مردی سے محروم ہو جاتا تھا.... تو شادی خود بخود ختم ہو جاتی تھی اور عورت کو حق ہوتا تھا کہ وہ جسے چاہے اس کو اپنے شوہر کی جگہ دے سکتی تھی۔ مسیحی پادریوں کا ذکر بے محل نہ ہوگا... کیونکہ جادو کے ستائے ہوئے اشخاص عموماً ایسی پریشانیوں کے حل کے لئے..... ان مذہبی پیشواؤں سے ہی رجوع کیا کرتے تھے۔
جادوئی منتر

منتر تین قسم کے ہوتے ہیں

۱۔ کالا منتر
۲۔ سفید منتر
۳۔ سرمئی منتر
پہلا منتر نقصان پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرا فائدے اور تعاون

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور تیسرا دونوں کام انجام دے سکتا ہے۔

شیطان کے ساتھ معاہدہ

جوں جوں وقت گذرتا رہا۔ شیطان کا خوف لوگوں کے دلوں پر طاری ہوتا گیا۔ وہ خیالی تصویر جو شیطان کی لوگوں نے تراشی تھی کسی ایسے انسان سے ملتی جلتی تھی جس کے پیر میں کھر ہوتے تھے۔ جس کے ماتھے پر سینگیں ہوتی تھیں......اور جو انسان اور درندے کا امتزاج ہوتا تھا.....مذہب کے پیشوا جیسے شیطان کے خلاف تبلیغ کرتے تھے ویسے ویسے شیطان کی دہشت بجائے ختم ہونے کے دلوں پر اور حاوی ہوتی جارہی تھی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ شیطان کے ساتھ، روح کی تجارت کا خیال سب سے پہلے بازنطینی لوگوں میں پیدا ہوا اور پھر پورے یورپ میں پھیل گیا۔ اس عقیدے کے مطابق شیطان اکثر ظاہر ہو کر آدمیوں سے ....ان کی کئی خواہش پوری کرنے کا وعدہ کرتا تھا اور پھر اس کے معاوضے میں اس کی روح پر قابض ہو جاتا تھا۔

ونسٹس کے شاہ ایڈورڈ نے ایک قانون ایسا نافذ کیا تھا جس کے ذریعے قاتلوں اور افسوں گروں دونوں کا شمار ایک جیسے خانے میں کیا جاتا تھا۔

۱۲۸۷ء میں جادوگروں کے خلاف ایکبار پھر محاذ آرائی شروع ہوئی۔ جادوگروں پر الزامات لگائے جانے لگے کہ وہ آدمیوں کی زندگی سے کھیلتے ہیں۔ وہ جانوروں کی شکل اختیار کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور وہ ہوا میں پرواز کرسکتے ہیں۔ ان کا ہر فعل خفیہ ہوتا ہے۔

آہستہ آہستہ ان کے خلاف نفرتیں بڑھیں اور ایسے قانون پاس ہونے لگے جن کے ذریعے ہر اس شخص کو جس پر جادوگر ہونے کا شبہ ہوتا تھا یا تو ہلاک کیا جانے لگا یا انہیں اذیت پہنچا کر زندہ جلایا جانے لگا۔

یہاں سے جادوگر طبقہ عالم گیر نفرت کے طوفان میں پھنس جاتا ہے جس کا پورا بیان اگلے باب میں ہے۔

جادوئی جڑی بوٹیاں

جڑی بوٹیاں....جو فائدے پہنچا سکتی ہیں جادوئی عقیدے میں مقدس گردانی جاتی ہیں اس میں VERIAIN CENGNIFOIL وغیرہ شامل ہیں

بدروحیں بھگانے کا منتر

دور اوسط میں یہ منتر استعمال ہوتا تھا۔ اس میں جادوگر مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک کاغذ پر لکھتا تھا اور پھر اسے ایک خفیہ جگہ پر رکھ دیتا تھا۔

SD PNQCN
DPNQCN
PNQCN
NQCN
QCN
CN
N

محبت کی غذائیں

جب کوئی کسی مرد یا عورت پر یہ فریفتہ ہو جاتا تھا اور اسے اپنے قبضے میں کرنا چاہتا تھا تو مندرجہ ذیل خوراک اسے کھلا دیتا تھا۔

ٹماٹر......اسے لوگ محبت کا سیب کہتے تھے.......اس سے خون میں مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے۔

مچھلی......جنسی خواہش کو ابھارنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔

جادوگرنیوں کو جلانے کا عمل

تھوڑا سا مکھن ایک کڑھائی میں کھلا لیں۔ پھر اس میں تھوڑی سی IVY ڈال کر فرائی کرلیں۔ پھر کسی تابوت سے تین کیلیں نکالیں اور اسے مکسچر میں ڈبو دیں۔ اس مکسچر کو ایسی جگہ لے جائیں جہاں سورج اور چاند کی روشنی نہ پہونچتی ہو۔ وہ جادوگرنی جس نے جادو کیا ہوگا اس عمل سے تکلیف میں پڑجائے گی اور اس کا بدن جھلس جائے گا۔

بدروحوں کے حملے روکنے کا عمل

کہئے تین بار.... آرک جادوگر جس نے حملہ کیا ہے (نام) تمہارا جادو تم پر واپس چلا جائے.......خدا کے پاک نام پر اسے اس کی سمت واپس دے۔ آمین۔

گھر میں امن کے لئے منتر

یہ منتر ایک قسم کی جڑی بوٹی کے ست کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ بلیاں اس بوٹی کی ست کو بہت پسند کرتی ہیں۔

دشمن کو ختم کرنے کا عمل

بائیں آنکھ بند کریں اور زبان کو گال کے بائیں جانب موڑلیں پھر بائیں ہاتھ کی پہلی اور تیسری انگلی سے اپنے دشمن کی جانب اشارہ کریں۔ تین بار۔

یہ ہاتھ کی حرکت دراصل اس کو ختم کرنے کی علامت ہوتی ہے۔ (ہمارے ہاں اس کو لعنت کا پنجہ دکھانا کہتے ہیں)

۵۔ افسوں گری.... مخالفت کے طوفان میں

پندرہ صدی سے آگے کے چند سال جادوگر طبقے پر بہت بھاری ثابت ہوئے یہ طبقہ دہشت، اذیت اور نفرتوں کے تند سیلاب کی لپیٹ میں آگیا اور ہر جانب اس شخص کی تلاش کی جانے لگی جس پر جادو کے معتقد ہونے کا گمان ہوتا تھا۔

مسیحی مبلغین کے تیز و تند پروپیگنڈے کے اثرات اس قدر بڑھے کہ لوگوں نے جادوگروں کے لئے عجیب عجیب دہشت ناک سزائیں نکالیں۔ ایسی سزائیں جو بے رحمی سے بھرپور تھیں۔ مثلاً انھیں آگ کے اوپر زندہ حالت میں اس طرح روسٹ کیا جاتا تھا جیسے شکاری شکار کرتے ہیں۔ یہ لہر جرمنی، انگلینڈ، فرانس، اسکاٹ لینڈ وغیرہ میں ایک جیسے جوش سے متواتر جاری اور ساری تھی۔

ہر قسم کے قانون جو عام انسانوں کے لئے تھے...... جادوگروں کے لئے نہیں رہے۔ ذرا سے شبہ پر ان لوگوں کو اذیت دی جاتی تھی جنھیں جادو کا پیروکار سمجھا جاتا تھا۔

اگر کسی شخص کے قبضے سے کوئی ایسی کتاب جو جادو وغیرہ کی ہوتی یا کوئی نسخہ یا کوئی اور شے جادو سے متعلق مل جاتی تھی تو اس شخص کے بچنے کا سوال ہی نہیں تھا۔

"سباتھ" کے اسرار

اس موقع پر اس جشن کا بیان خالی از دلچسپی نہ ہوگا جو جادوگر عموماً منایا کرتے تھے۔ اسے سباتھ کہا جاتا ہے۔ اس میں وہ سب جمع ہو کر ایک قسم کا جشن ترتیب دیتے ہیں۔ یہ جشن رات میں منایا جاتا تھا اور اس میں رقص کیا جاتا تھا۔

سباتھ...کی تقریب جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جادوگروں کا اجتماع ہوتا ہے...... ایسا اجتماع جس میں شیطان خود "بہ نفس نفیس" موجود ہوتا ہے...... اور اپنے پیروکاروں کو طاقتیں عطا کرتا ہے...... ایک طرح کی جادوئی تقریب ہوتی ہے۔

گرفتاریاں.... اذیتیں اور خاتمہ

جو نہی کوئی جادوگر نظر آتا اسے فوراً گرفتار کرلیا جاتا تھا۔ اسے عموماً رات کے وقت گرفتار کیا جاتا تھا اور اسے گرفتاری کی وجہ بھی نہیں بتائی جاتی تھی۔ اس کے بعد اسے کسی ایسی کال کوٹھری میں ڈال دیا جاتا تھا جہاں کوئی اور نہیں ہوتا تھا.... یہاں وہ تنہا ہو کر آنے والی اذیتوں کا انتظار کرتا تھا۔ بسا اوقات تو اسی دوران اس کا دماغ خراب ہو جاتا تھا۔

کوٹھری سے نکال کر اس کے ساتھ دوسرا مرحلہ طے کیا جاتا تھا۔ اسے اذیتیں دے کر مختلف سوالات کئے جاتے تھے۔ یہ سوالات عموماً اسے رسی سے باندھ کر اور چھت میں لٹکا کر کئے جاتے تھے۔ اگر وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے نام نہیں بتاتا تھا تو اس پر مزید سختیاں کی جاتی تھیں۔ جن جن لوگوں کے وہ نام لے لیتا تھا ان کی شامت آجاتی تھی۔ عموماً کوئی ایسا شخص گرفتاری کے بعد رہا نہیں کیا جاتا تھا۔ اسے رہائی صرف اسی صورت میں ملتی تھی جب وہ اپنی جان دے چکا ہوتا تھا۔

پکڑے جانے والے آدمیوں سے عموماً مندرجہ ذیل سوالات کئے جاتے تھے۔

"کیا تمہارا تعلق شیطان سے رہا ہے ؟

"کیا تمہارا تعلق دوسرے جادوگروں سے رہا ہے ؟

"کیا تمہاری وجہ سے کسی شخص کو جانی یا مالی نقصان پہنچ چکا ہے ؟

ان سوالات کے کرنے سے پہلے..... ملزم کو عریاں کر کے اس کے جسم کے تمام بال کاٹ دئے جاتے تھے تاکہ اگر اس نے کوئی جادوئی شے جسم سے باندھ رکھی ہو تو ضائع ہو جائے۔ اس کے بعد کچھ پوچھے بغیر اس پر ڈنڈے برسائے جاتے تھے سخت قسم کی اذیتوں میں مبتلا کیا جاتا تھا اس کے دونوں ہاتھوں میں رسی باندھ کر اسے چھت سے ٹانگ دیا جاتا تھا اس کے بعد اس کے پیروں میں اس قدر بھاری وزن باندھا جاتا تھا کہ اس کے دونوں بازو شانوں سے اکھڑ جاتے تھے۔ بعض اوقات رسی کو ڈھیلا کر کے ملزم کو نیچے گرنے دیا جاتا تھا۔ مگر اس سے قبل کہ اس کی ٹانگیں فرش پر رکیں رسی کھینچ لی جاتی تھی۔ اس شدید جھٹکے سے اس کے بازو اکھڑ جاتے تھے۔

ان کے جسموں کو جلتی سلاخوں سے داغنے کا بھی طریقہ نکالا گیا تھا اکثر انھیں لوہے کی کرسی پر بٹھا کر باندھ دیا جاتا تھا۔ پھر کرسی کے پیندے میں سوراخ کر کے اس کے نیچے آگ جلائی جاتی تھی

اذیت دینے کے دوران.... عدالت کے ارکان موجود رہتے تھے۔ تاکہ ملزم کے منہ سے نکلنے والی آوازوں اور کراہوں کا ریکارڈ رکھ سکیں۔

وہ ملزم جو اپنے اوپر ہر قسم کے الزامات کو تسلیم کر لیتے تھے انھیں چھوڑا تو نہیں جاتا تھا...... البتہ ان کی موت آسان طریقوں سے ہوتی تھی

جون آف آرک

فرانس میں جون آف آرک نامی عورت کا مقدمہ بڑی شہرت کا حامل

ہے۔ اس عورت کو جادو کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا (حالانکہ اس کی بہت سی سیاسی وجوہات بھی تھیں)

اسے گرفتار کر کے ایک پنجرے میں بند کر دیا گیا۔ ایسے پنجرے میں جس میں وہ بمشکل کھڑی ہو سکتی تھی اور پھر اس پنجرے کو عوام میں نمائش کے لئے رکھا گیا۔

ابتدائی مرحلے میں پتا چلا کہ جون آف آرک، کنواری ہے۔ یہ کنوار پن.... اس بات کا ثبوت تھا کہ جون جادوگرنی نہیں ہو سکتی کیونکہ جادوگروں کی مجلسوں میں جنسی محبت ضرور کی جاتی تھی اور جون اگر جادوگرنی ہوتی تو وہ کنواری نہیں رہ سکتی تھی۔ مگر اسکے خلاف اصل ثبوت کو صیغہ راز میں رکھا گیا...... پورا مقدمہ اس بنیاد پر کھڑا کیا گیا کہ وہ اس آواز کا راز سنائے جس کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ وہ ایک آواز سنتی ہے جو اس کی رہنمائی کرتی ہے۔

اسے عمر قید کی سزا دی گئی کہا گیا کہ اس نے جھوٹے دعوے کئے ہیں اور اس نے چرچ کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

لیکن اس کے مخالفین اسے ختم کرنے کے درپے تھے۔ انہوں نے جیلر سے معاملہ کیا کہ وہ جون کے کپڑے الگ رکھ دے اور ان کی جگہ کسی آدمی کے کپڑے رکھ دے.... ظاہر ہے کہ عورت ہو کر اگر وہ مرد کے کپڑے پہن لیتی تو ایکبار پھر گرجا کا عذاب اس پر نازل ہوتا کہ یہی اس دور کا قانون تھا۔

آخر مخالفین کامیاب ہوئے اور جون آف آرک کو موت کی سزا دی گئی۔ اسے بازار میں زندہ جلایا گیا۔

انسان..... بھیڑیا

۱۵۰۸ء میں فرانس میں ایک اور ہنگامہ خیز مقدمہ ہوا۔ یہ مقدمہ پولیگانی کے "انسان بھیڑئے" کا مقدمہ تھا۔ ایک مسافر جو پولیگانی کے علاقے سے گذر رہا تھا اس پر ایک بھیڑئے نے حملہ کر دیا۔ مسافر نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے اس پر اپنی تلوار سے حملہ کر دیا۔ درندہ زخمی ہو گیا۔ مگر مسافر اس کے پیچھے لگا رہا۔ درندے کے تعاقب میں چلتے ہوئے مسافر نے خود کو مچل ورڈنگ کی جھونپڑی کے سامنے پایا..... مچل کے جسم پر تلوار کا ایک زخم موجود تھا اور اس لمحے اس کی بیوی اس پر پٹی باندھ رہی تھی۔ مسافر نے سوچا اور اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ شاید مچل ہی وہ بھیڑیا تھا جس نے اس پر "درندے" کے جسم میں حلول ہونے کے بعد حملہ کیا تھا۔ مسافر نے مچل کو گرفتار کرا دیا۔ اذیت نہ برداشت کرنے کے باعث مچل نے تسلیم کر لیا کہ اس نے شیطان سے ایک معاہدہ کر رکھا ہے اور شیطان نے اسے یہ قوت دے رکھی ہے کہ وہ انسان سے درندے کے جسم میں حلول کر سکے۔ اس کے لئے اسے صرف اپنے بدن پر ایک خاص قسم کے مرہم کی مالش کرنی پڑتی ہے۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ آدمی کا گوشت کھاتا ہے اور جوان لڑکیوں کو نوچتا ہے۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ بھیڑیا بننے کے بعد مادہ بھیڑیوں کے ساتھ جنسی فعل کا بھی لطف اٹھایا کرتا تھا اس شخص کو زندہ جلا دیا گیا۔

فرانس میں مسیحی ننیں

فرانس میں چند ایک اور دلچسپ مقدمات ہوئے۔ ان میں بعض اوقات گرجا کے راہب اور وہاں کی راہبائیں بھی ملوث ہوئیں۔ دراصل یہ راہب مرد اور راہب عورتیں مذہب کی آڑ میں.... اپنے جسم کی تسکین کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جنسی فعل انجام دیا کرتے تھے۔ بعد میں اکثر راہبائیں ناراض ہوئیں اور انہوں نے پادریوں پر الزام لگایا کہ وہ انہیں جادو کے زور سے اس کام پر مجبور کیا کرتے تھے۔

یہی نہیں جب یہ مقدمات سامنے آئے تو تحقیقات سے یہ بھی پتا چلا کہ راہبائیں جو شادی نہیں کر سکتی تھیں...... اپنی تنہائی میں جسم کی بھوک مٹانے کے لئے "مصنوعی اعضائے تناسل" کا استعمال کرتی تھیں۔

اس چکر میں کئی ایک مذہبی راہنما اور گرجاؤں کے سربراہ بھی پھنسے اور بیچاروں کو بلاوجہ سزائیں بھگتنی پڑیں۔ ایسا ہی کیس اربان گرینڈر کا تھا۔ یہ ایک گرجا کا سربراہ تھا مخالفین نے اسے بھی پھنسا دیا اور اس پر الزام لگایا کہ وہ جوان لڑکیوں کو روحانی تعلیم دینے کے بہانے ان کے ساتھ جنسی فعل کرتا رہتا ہے۔ گرینڈر قطعی بے گناہ تھا۔ مگر اسے پھانسی اور اذیت کی سزا سے گذرنا پڑا۔

فرانس ہی کی مانند جادوگروں کو جرمنی، اسپین اور اسکنڈنیویا وغیرہ میں بھی جا بجا ایسی ہی سزاؤں سے دوچار ہونا پڑا۔ جرمنی میں چھ سو اشخاص کو جادوگر ہونے کے شبے میں زندہ جلا دیا گیا۔

انگلستان میں جادوگر

انگریزی بولنے والے اشخاص میں زیادہ تر لوگ "وچ" یا "فسوں گر" کا لفظ سنتے ہی کسی ایسی عورت یا مرد کا تصور کرنے لگتے ہیں۔ جس کی آنکھوں میں نفرت ہوتی ہے۔ اور کبھا کی کمین ہوتی یا ہوتا ہے۔ بعض معنوں میں "وچ" کی یہ تصویر کچھ غلط نہیں۔ کوئی ہزار سے اوپر ایسی عورتیں جنہیں انگلستان میں جادوگرنی ہونے کے الزام میں ہلاک کیا گیا۔ خاص معمر تھیں اور غریب بھی۔ انگلستان میں جادوگر اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جو نفرت کا طوفان اٹھا اس کا بنیادی سبب مذہب تھا۔

ہنری ہفتم روائے انگلستان نے ۱۹۴۲ء میں جادوگروں کے خلاف پہلا قانون پاس کیا لیکن اس میں ان کے لئے موت کی سزا مقرر نہیں کی گئی تھی۔ انگلستان میں دوسرا قانون جو جادوگروں اور جادو کے خلاف پاس ہوا وہ ملکہ الزبتھ اوّل کے دور میں ہوا۔ اس کا مقصد مافوق الفطرت قوتوں پر اندھے اعتقاد کو فنا کرنا تھا۔ چرچ کے بشپ کی اس کو پشت پناہی حاصل تھی۔

ان لوگوں میں سے جو جادوگروں سے سخت نفرت کرتے تھے ایک شخص ہاپکنس ہوا کرتا تھا۔ یہ پہلے ایک تیسرے درجے کا وکیل تھا مگر جب جادو کے خلاف نفرت پھیلنے لگی تو ان کا سرغنہ بن گیا۔ ۱۶۴۵ء کا واقعہ ہے کہ ایک لنگڑی عورت الزبتھ کلارک پر شبہ کیا گیا کہ وہ جادو کی پیروکار ہے اور اسنے اپنے ایک پڑوسی کی بیوی پر سحر کر دیا ہے۔ ہاپکنس نے اس موقع پر قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس لنگڑی عورت کو نہایت سخت اذیتیں دیں۔ یہ اذیتیں بڑی عجیب قسم کی تھیں مثلاً اس نے عورت کو ایک اسٹول سے باندھ دیا اور ساری رات اسے سونے نہ دیا۔ اس نے ایک اور طریقہ یہ نکالا تھا کہ وہ جادوگروں (یعنی ملزموں) کو ایک تالاب میں دھکا دیکر گروادیتا تھا اگر وہ تیرنے لگتی تھی تو اسے قصوروار گردانا جاتا تھا اور اگر وہ ڈوب جاتی تو اسے بے قصور گردانتے تھے (مگر ظاہر ہے وہ بے قصور تو جان سے جاچکا ہوتا تھا)

ہاپکنس کی اذیتوں کے سامنے مجبور ہو کر لنگڑی عورت نے زبان کھول دی اور اس نے بتایا کہ وہ شیطان کے ساتھ جنسی تعلقات کا لطف اٹھاتی رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے قبضے میں کچھ سفید جن ہیں۔ اس نے کچھ اپنے جیسے اشخاص کے نام بھی بتائے اور انھیں بھی پکڑ کر ایسا ہی سلوک کیا گیا۔

ہاپکنس کچھ عرصے بعد لوگوں میں اپنی مقبولیت کھو بیٹھا اور ایک بیماری سے مر گیا۔ آہستہ آہستہ آدمیوں کے ذہنوں میں نئی ثقافت کے باعث تبدیلیاں شروع ہوئیں اور مذہب کی وقعت کم ہونے لگی۔ نئے نئے لوگ باغیانہ خیالات کے ساتھ اُبھرنے لگے پولینڈ کے ایک لزنسکی نامی شخص نے کہا کہ "خدا کو آدمی نے بنایا ہے" اسے اس طرح ہلاک کیا گیا کہ اس کے سینے میں ایک میخ ٹھونک دی گئی اور جلا دیا گیا۔

جادوگروں کے خلاف نفرت کا یہ طوفان آہستہ آہستہ سرد ہوتا گیا۔ اس کا آخری شکار.... بوڑھی مس ونہام۔ کو کہا جاسکتا ہے۔ ۱۷۱۲ء میں ایک معمر عورت مس ونہام کو اس شبہ میں پکڑا گیا کہ وہ جادو کر سکتی ہے اور شیطان کی مقلد ہے۔ ہوا یوں کہ مس: نہام کا کسی کسان سے جھگڑا ہوا اور کسان نے اسے جادوگرنی کہہ کر مخاطب کیا۔ جب یہ معاملہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ تو مجسٹریٹ نے اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک ترکیب تراشی۔ اس نے کسان سے کہا کہ وہ مس ونہام کو ایک شلنگ اس جرمانہ کی طور پر دے کہ اس نے اسے نہایت غلط نام سے مخاطب کیا تھا۔ ونہام کو یہ فیصلہ پسند نہ آیا وہ کسان کو دھمکیاں دیتی ہوئی چلی گئی۔ اس نے یہ بھی کہا۔

"اگر یہاں مجھے انصاف نہیں ملا تو نہ سہی۔ میرے پاس انصاف حاصل کرنے کے اور ذرائع بھی ہیں"

اس کے کچھ دن بعد کسان نے رپورٹ کی کہ اس کے اہل خاندان پر جادو کیا گیا ہے۔ ونہام کے مکان کی تلاشی لی گئی اور وہاں سے ایسی اشیاء دستیاب ہوئیں جو جادوگر عموماً اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ونہام کو گرفتار کر لیا گیا اور اس پر الزام لگایا گیا.... کہ وہ ایک بلی کی شکل میں شیطان سے گفتگو کرتی ہے۔

دباؤ میں آکر عورت نے یہ الزام تسلیم کر لیا۔ اسے علاقہ سے باہر نکال دیا گیا۔ پورے انگلینڈ میں آج بھی مس ونہام....... "بوڑھی مس ونہام کے نام سے مشہور ہے۔

جادوگروں کے خلاف نفرت کے طوفان کا خاتمہ

۱۷۳۵ء میں جادوگروں کے خلاف جتنے قوانین تھے منسوخ کر دیئے گیے۔

اس طوفان کے نتیجے میں سینکڑوں معصوم عورتوں اور مردوں کو موت کی سزا ہوئی اور ہزاروں کی تعداد میں خون بہایا گیا۔

۶۔ سفید جادو کے مقلدّ

جوں جوں نئے خیالات لوگوں کے ذہنوں میں داخل ہوئے ان کے اندر سے جادو اور جادوگروں کی جو دہشت قائم تھی کم ہوتی چلی گئی۔ دانشور طبقہ نئے خیالات سے کافی متاثر تھا لیکن دیہاتوں اور قصبوں وغیرہ میں بسنے والے دیہاتی اور جاہل لوگ ہنوز جادو کی دہشتوں کے زیر اثر تھے اور انھیں جونہی شبہ ہوتا تھا کہ ان پر کسی نے جادو کر دیا ہے وہ فوراً ان لوگوں کی خدمات حاصل کرنے کے لئے پہنچ جاتے تھے جو صرف عام "سفید جادو کے ماہرین" کہلاتے تھے۔ ایک معنوں میں یہ وہ طبقہ تھا جس کا دعویٰ تھا کہ وہ جادو کا توڑ جانتے ہیں۔

یہ طبقہ بڑا عجیب تھا..... عموماً جادو کا مقلد وہ لڑکی یا لڑکا ہوتا تھا جو اپنے گھر میں ساتویں اولاد ہوتا تھا...... اس طرح وہ یہ کہتے تھے کہ ان کی طاقتیں موروثی ہیں۔ یہ صرف منتروں اور عملیات ہی سے جادو کا توڑ نہیں کرتے تھے بلکہ جڑی بوٹیوں سے بیماروں کا علاج بھی کرتے تھے۔ جادو کا توڑ یہ اس طرح کرتے تھے کہ جادو کے ذریعے آنے والی بیماری کو وہ کسی جانور میں منتقل کر دیتے تھے۔

اس طرح یہ لوگ...... دیہی بستیوں پر کافی اثر انداز تھے۔ ان میں عموماً

بستات عورتوں کی تھی۔ یہ عورتیں عموماً کسی کالی کوٹھری میں بیٹھا کرتی تھیں۔ ان کے منہ پر ایک نقاب رہتا تھا اور ان کے سامنے ایک بلور رکھا رہتا تھا جس میں دیکھ کر وہ مستقبل کی نشاندہی کرتی تھیں۔

جادو اور بے رحمی

وہ شخص جسے گمان ہوتا تھا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ سفید جادوگر کے پاس جاتا تھا اور یہ جادوگر اسے کچھ ایسے طریقے بتاتا تھا جس سے وہ اپنا دفاع کر سکتا تھا۔ مثال کے طور پر جادوگر اسے بتاتا تھا کہ اس آدمی کے پیروں کا نشان تلاش کرے جس کے بارے میں اسے شبہ ہے کہ اس نے جادو کیا ہے۔ پھر اس نشان پر ایک کیل گاڑ دے .... اس کے نتیجے میں جادو کرنیوالے کے پیر میں ایک زخم نمودار ہو جائے گا۔

یہ سفید جادو کے ماہرین .... ایک معنوں میں وہی لوگ تھے جو جادو اور جادوگروں سے سخت متنفر تھے۔ اپنی ترکیبوں سے یہ بھولے لوگوں کو ورغلاتے تھے اور انھیں مختلف اشخاص کے قتل پر اکساتے تھے (یہ کہہ کر یہ شخص کالا جادو جانتا ہے) اس دور میں قتل کی جتنی وارداتیں ہوئی تھیں ان کے پیچھے زیادہ تر کسی نہ کسی "سفید جادو کے ماہر" کا ہاتھ ہوتا تھا۔

ایک بار ایسی ہی ایک عورت پر شبہ کیا گیا کہ وہ جادو کے اثرات سے متاثر ہے سفید جادو کے ماہر نے اس عورت کے شوہر کو مشورہ دیا کہ وہ عورت کو اس وقت تک پیٹتا رہے جب تک کہ جادو کا اثر ختم نہ ہو جائے۔ شوہر نے جادوگر کے کہنے پر حرف بہ حرف عمل کیا اور اسے مسلسل مارتا رہا حتیٰ کہ وہ بدنصیب عورت ہلاک ہو گئی۔

چونکہ لوگوں میں یہ عقیدہ موجود تھا کہ خودکشی کی موت کا مطلب ہے "بے چین روح" لہٰذا وہ ایسی وارداتوں کے بعد .... مرنے والے کو قبر میں دفن کرنے کے بعد ان پر صلیب نصب کر دیتے تھے تاکہ بدروح مرنے والے کے بدن پر قابض نہ ہو سکے۔

ایسے کردار بھی دیکھنے میں آئے جو جنسی طور پر گمراہ تھے۔ ان میں ایک شخص ہارمین تھا۔ اس شخص نے ۱۹۲۰ء کے اوائل میں بہت سے بچوں کا قیمہ کیا اور انھیں کھا گیا یہی نہیں بلکہ وہ اپنی دکان پر جو گوشت فروخت کرتا تھا وہ بھی انسانی ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک شخص جان ہیگ ہوا کرتا تھا کہتے ہیں کہ وہ آدمی کا خون پینے کا عادی تھا...... ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات جادو کے نہ تھے بلکہ ایسے لوگ یا تو ذہنی کج روی کا شکار ہوتے تھے یا پھر وہ پاگل ہوتے تھے۔ البتہ دیہاتی اور جاہل انھیں بھی جادوگروں کی صف میں لا کھڑا کرتے تھے۔

شیطان کے چیلے

یہ اٹھارویں صدی کے وسط کا ذکر ہے۔ جس زمانے میں کچھ پڑھے لکھے لوگوں نے ..... شیطان کی پوجا کی نیاری رسم ایجاد کی۔ یہی نہیں بلکہ انھیں کے ہاتھوں انسانی قربانی کی بھی بنیاد پڑی۔ ادھر جونہی جادو کے خلاف رائج قوانین منسوخ ہوئے انھوں نے اپنی توجہ BLACK MASSES (سیاہ اجتماع) کی طرف مبذول کر دی۔

۱۷۵۵ء میں ان لوگوں نے ایک "ھالفائر کلب" کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے ایک برباد شدہ عمارت "ایبے آف میڈن حام" کا انتخاب کیا۔ اس کلب میں اس وقت کی چند مشہور ہستیاں بھی ممبر تھیں اور اس کا سربراہ سر فرانسس ڈیش وڈ تھا۔ وہ ایک پڑھا لکھا اور بااثر آدمی تھا۔ اس کلب کے مقاصد میں " ننگے ناچ..... گندی حرکات"..... اور "شیطانی پوجا" شامل تھے۔ یہ کلب گھر... بعد میں ایک دوسرے مقام پر منتقل کیا گیا اور وہاں اس کا جو ہال تھا اس میں عجیب و غریب فوٹو آویزاں کئے گئے۔ اس میں ایک " چیپل " (گرجا) بھی موجود تھا جس میں خدا کی جگہ شیطان کی پوجا ہوتی تھی۔ لندن کی بستیوں سے جو شیلی لڑکیاں یہاں لائی جاتی تھیں، اور ان سے جشن کے دوران ہم بستری کا لطف اٹھایا جاتا تھا۔

انہیں ممبروں میں ایک شخص جان ولکس ہوتا تھا، ایک بار اس نے ایک بندر پکڑا اسے عجیب و غریب لباس پہنایا اور پھر اس کے چہرے پر ہیبت ناک نقش و نگار بنادیے اس نے بندر کو ایک صندوق میں بند کر کے —— شیطان قربان گاہ کے پیچھے چھپا دیا اور جس وقت شیطان کی پوجا شروع ہوئی۔ اس نے جھٹکے سے صندوق کھول دیا۔ بندر باہر نکل آیا اور اچھل کر ایک مشہور ممبر لارڈ سینڈوچ کے اوپر چڑھ گیا۔ لارڈ بوکھلا کر گر پڑا اور لڑکھڑا کر شیطان سے معافی مانگنے لگا۔

بعد میں لوگوں کو اس مذاق کا علم ہوا۔ مگر ان میں سے کسی نے اس کا برا نہ مانا بلکہ اس کے بعد سے بندر کو شیطان ازم کے اندر ایک بڑا مقام عطا کر دیا گیا۔

شیطان ازم کا ارتقاء

لوگوں کا یہ خیال کہ شیطان کی پوجا اور سیاہ اجتماعات قدیم زمانے سے موجود ہیں۔ کچھ صحیح نہیں دراصل یہ دونوں باتیں کافی نئی کہی جاسکتی ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس کی جڑیں دراصل دور قدیم سے ہی ملتی ہیں۔ آدمی کا ابتداء ہی سے یہ نظریہ رہا ہے کہ دنیا میں جتنی برائیاں ہیں اور برائی کی جتنی قوتیں ہیں وہ سب کی سب شیطان ہی کے تابع ہیں۔ کئی معنوں میں شیطان

ان سب کا دیوتا یا آقا کہا جاسکتا ہے۔

آدمی ہمیشہ سے نیکی اور برائی کے اثرات ہی کے تحت رہا ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں چونکہ اچھائی کی قوتیں اور اچھائیاں اس آقا یا دیوتا کے بالکل خلاف ہوتی ہیں۔ لہٰذا شیطان ہر اس بات کو پسند کرتا ہے جنھیں نیکی کی طاقتیں ناپسند اور مسترد کر دیتی ہیں۔

مثلاً جنسی کجروی ------ انسانی جانوں کی بھینٹ اور سیاہ اجتماعات بدی کی قوتوں کے من پسند کام ہیں جبکہ نیکی کی قوتیں ان سے سخت احتراز کرتی ہیں

وہ لوگ جو شیطان کے پجاری ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ مذاہب عالم کے بتائے ہوئے تمام طریقوں سے روگردانی اور بغاوت کریں۔ ہر اس اصول پر چلیں جو ان کی نفی کرتا ہو۔

ان کی نظر میں " شیطان آزادی کی علامت ہے۔ ہر قسم کی آزادی کی ---- جبکہ مذہب ان کے عقیدے کے مطابق ایک ایسا نظام ہوتا ہے جس میں انسان آپ اپنا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔

ایک معنوں میں " شیطان ازم" بجائے خود ایک نظام عقیدہ ہے ------ ایک مذہب ہے ------- تمام مذاہب کی نفی کرنے والا مذہب۔

بعض بعض جگہوں پر شیطان کی پوجا کا صرف ایک مقصد ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جادو کے ذریعے ------ دشمنوں کو تباہ کیا جائے۔ یہ لوگ عموماً ---- مردوں کی ہڈیوں اور کھوپڑیوں کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ ان ہڈیوں پر منتر وغیرہ پڑھنے کے بعد انھیں اس قابل بنادیا جاتا ہے ------- کہ جادوگر ان ہڈیوں کو ہاتھ میں لے کر جس شخص کی سمت بھی اشارہ کرے گا وہ فوراً ہی سحر کے تحت بیمار ہو جائے گا۔

بالویں کے علاقے میں ۱۹۶۸ء کی بات ہے۔ جادوگروں کے ایک گروہ نے قبرستان پر دھاوا بول دیا اور وہاں کی تمام قبروں کو کھود ڈالا۔ پھر وہ لاشوں کو اٹھانے گئے تاکہ ان پر شیطانی عملیات کئے جاسکیں۔

موجودہ دور میں ------ شیطان ازم ایک گہری تحریک کی شکل میں پھیل رہا ہے۔

جادو کے زور سے قتل ہونے والوں میں چارلس والٹن نامی شخص کی بڑی تشہیر ہوئی تھی۔ ۱۹۴۵ء میں ایک میدان میں یہ شخص پڑا ملا تھا۔ اس کا گلا کٹا ہوا تھا۔

کالا جادو امریکہ میں

سوئٹزرلینڈ، جرمنی اور فرانس میں سیاہ تنظیمیں موجود تھیں۔ امریکہ والے بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہے۔ ویسے بھی امریکی روحانیت کے اچھے طالب علم کہے جاسکتے ہیں۔ اگر آپ امریکہ جائیں تو آپکو اکثر دکانوں پر ایسی چیزیں بکتی نظر آئیں گی جو کالے جادو کرنے اور ان کو توڑنے کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ ان میں ایک "پاؤڈر" بھی شامل ہے جس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ اگر اسے لے کر آپ اپنے کسی دشمن کے دروازے کی چوکھٹ پر چھڑک دیں تو اس کا سارا گھر تباہی کا شکار ہو سکتا ہے۔

وہیں آپکو اس کا توڑ مل جائے گا ------ یہ توڑ ایک موم بتی کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس موم بتی کو ایک "جادوئی تیل" سے نہلا کر جلایا جاتا ہے۔ یہ مسلسل تین روز تک ایک گھنٹے کے لئے جلائی جاتی ہے ---- پھر اس کی خاکستر کو جمع کر لیا جاتا ہے اور اسے "جادو کے توڑ" کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

امریکہ میں "چرچ آف شیطان" کا بڑا شہرہ ہے۔ یہ ایک سنجیدہ تنظیم ہے۔ اور یہ سان فرانسسکو کے علاقے میں ہے۔ اس کے عقیدت مند بہت سے ہیں اور یہ سب بنیادی طور پر کالے جادو، جیسی آلودگیوں کے پیروکار ہیں۔ ان کے سرغنہ کو "ہائی پرائسٹ" یا سربراہ اعلیٰ" کہا جاتا ہے۔ شیطانی گرجے کے اس سرغنے کا نام "انٹون لاوی" ہے۔

اس گرجے کے اندر کی چیزیں بڑی ڈرامائی ہیں مثال کے طور پر کافی پینے کی جو میز ہے وہ دراصل کسی مقبرے کا پتھر ہے۔ وہاں جو پودے وغیرہ آرائش کے طور پر رکھے ہیں۔ ان کے گملوں کی جگہ انسانی کھوپڑیوں کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس فرقے کا مقصد صرف مسیحیت کے خلاف محاذ آرائی ہے ---- اور اس لئے انھوں نے اپنی ایک "خود ساختہ انجیل" بھی تصنیف کر رکھی ہے۔

ان کے ہاں کی رسومات مذہبی بھی بہت ہی عجیب ہیں مثال کے طور پر قربان گاہ ہے جہاں اس قربان گاہ کے ارد گرد، نقاب پوش "پروہت" کھڑے ہوتے ہیں اور قربان گاہ کے پتھر پر ایک عریاں لڑکی کو لٹایا جاتا ہے یہیں وہ اپنی شیطانی عبادت کرتے ہیں اور شیطان کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔

شیطان کے بعض بعض نام یہ ہیں۔

۱۔ طوک

۲۔ اپولویان

۳۔ اسموڈس وغیرہ

اسی جگہ وہ لوگ منتر وغیرہ پڑھ کر اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کا عمل بھی کرتے ہیں۔

جس وقت تقریب ختم ہوتی ہے تو اس کی اطلاع ایک گھنٹی بجا کر دی جاتی ہے۔ ان حالات میں مسیحی چرچ اب اس بات پر دوبارہ غور کر رہے ہیں کہ وہ

پرانی رسم ------ بدروح کو جلانے کا عمل شروع کر دیں۔ اس کے لئے وہی "پاک پانی" "نمک" "نور" "صلیب" وغیرہ کا استعمال کیا جا رہا ہے۔
مسیحی مبلغ مسلسل پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ نئی نسل کے لوگوں کو شیطانی ٹولے سے بچایا جاسکے۔

۸۔ وحشیانہ رسومات کی نمودِ نو

حالانکہ جادو وغیرہ کی پرانی رسومات، مغرب کی جدید دنیا میں تقریباً ختم ہو چکی ہیں لیکن اس کے باوجود یورپ میں اب بھی چند جگہیں ایسی موجود ہیں جہاں جادو اور افسوں گری کے پرانے طریقے ہنوز رائج ہیں۔

اٹلی کے چند حصے ------ خصوصاً سسلی کا علاقہ پرانے عقیدوں کا گڑھ کہا جاسکتا ہے۔ اسی جگہ ایک "جادو درگاہ" موجود ہے۔ جس کے بارے میں دیہاتی لوگوں کا خیال ہے کہ وہ جادو کی درگاہ ہے۔ ان دیہاتیوں میں "میکے ریا" کے نام سے کئی لوگ آباد ملتے ہیں۔ یہ میکے ریا لوگ دراصل جادوگر ہوتے ہیں۔ حالانکہ دیہاتیوں کا مذہب عیسائیت ہے لیکن وہ ان میکاریا لوگوں کے بڑے معتقد لگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس ایسی طاقتیں موجود ہیں کہ جن کے سائے میں آکر وہ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ وہ لوگ جنھیں شبہ ہوتا ہے کہ ان پر کوئی خطرہ منڈلا رہا ہے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہاں سے انھیں "گنڈوں" اور "تعویزوں" کی شکل میں تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ایک قسم کا ایسا مشروب بھی تیار کرتے ہیں جسے "دوائے وصال" کہا جاتا ہے۔ یہ دوا کچھ خاص ترکیب سے جڑی بوٹیوں کی مدد سے بنتی ہے اور اس کے بارے میں مشہور ہے کہ حلق سے اترتے ہی یہ آدمی میں "جنسی" جذبے کو اس قدر تیزی سے ابھارتی ہے کہ اگر عورت اسے پی لے تو وہ سامنے آنے والے ہر پہلے مرد کے ساتھ جنسی فعل پر بخوشی رضامند ہو جاتی ہے۔

البانیہ میں بھی بعض بعض حصوں میں جادو کا راج ہے۔ لوگ بد نظری وغیرہ کے قائل ہیں اور ان کے 'دلعیۃ' کے لئے طرح طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔ مثلاً تین بار ادھر ادھر تھوک کر وہ کسی بدروح کا راستہ روک دیتے ہیں۔

اسپین میں بھی کالے جادو کے بجائے سفید جادوگروں کی بڑی مقبولیت ہے۔ دیہاتی بستیوں کے لوگ اپنا علاج معالجہ انھیں سے کراتے ہیں۔ ان بے چاروں کو دور جدید کی ادویات کے بارے میں کچھ بھی پتا نہیں۔

وچ کرافٹ۔ افریقہ میں

وچ کرافٹ کے سلسلے میں جو تحقیقی کام حال میں ہوا ہے اس کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ تقریباً سارے کے سارے محققین نے افریقہ کے کالے جادو کے پر تاثیر ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ مصر میں ایسے واہے جو سمی ہوتے ہیں انھیں بھی جادو کا کرشمہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح قدیم یورپ میں بہرہ پن اور اندھا پن دونوں کے لئے وچ کرافٹ اور کالی نظر کو سبب ٹھہرایا جاتا ہے۔

افریقہ کے جنگلوں میں پائے جانے والے جادوگر۔ دہری حیثیت کے مالک ہوتے ہیں ایک جانب وہ جادو کے ماہر ہوتے ہیں اور دوسری جانب وہ بڑے عمدہ طبیب ہوتے ہیں۔ ان کا کردار اس خطے میں وہی ہوتا ہے جو ہمارے ہاں ماہر نفسیات ڈاکٹر کا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ڈاکٹر بعض اوقات ا[illegible] حیرت انگیز علاج کرتے ہیں کہ عقل ششدر رہ جاتی ہے۔

یورپ میں کالے جادو کا پرانا ڈھانچہ بدل چکا ہے۔ لیکن افریقہ میں یہ اپنی اصل شکل میں ملتا ہے۔

قدیم یورپ میں جادوگرنیوں اور جادوگروں کے بارے میں روایتیں تھیں۔ وہ سب کی سب افریقہ میں ہنوز دھرائی جارہی ہیں۔ نائجیریا میں اب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جادوگر اڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ اپنا ہیولیٰ بدل سکتے ہیں اور جب چاہیں کسی جانور کے بدن میں حلول بھی کر سکتے ہیں۔ گھانا کے جادوگروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ خون آشام ہوتے ہیں یعنی آدمیوں کا خون پیتے ہیں۔ وہاں جب بھی کسی قبیلے کا آدمی کسی عجیب طرح مرتا ہے تو اس کی لاش ---- کو ایک کٹورے میں رکھ دیا جاتا ہے اور اگر اس کی لاش اس میں ڈوب جاتی ہے تو سمجھا جاتا ہے کہ مرنے والا دراصل جادو کا شکار ہوا ہے۔

گھانا کے جادوگروں نے کئی بار خود اعتراف کیا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کو عملیات سے مارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ جس آدمی کو چاہیں اسے قوت مردمی سے محروم کر سکتے ہیں۔ وہ چاہیں تو عورت کا "رحم" چرا کر اسے بانجھ بنا سکتے ہیں۔

جدید افریقہ میں وچ ڈاکٹر (یعنی کالے جادو کے ماہر) کا وہی کردار ہے جو قدیم یورپ میں سفید جادو کے ماہرین کا تھا ------- "پاک علم" جادو کے وارث ہوتے ہیں۔ انھیں شفا دینا آتا ہے۔ ان میں بہت قوت ہوتی ہے۔ یہ گم شدہ اشیاء کا پتا بتاتے ہیں۔ یہ جادوگروں کو شناخت کر سکتے ہیں اور انھیں ہر قسم کے جادو کا توڑ بھی آتا ہے۔

جادوگری آسٹریلیا میں

آسٹریلیا میں ایسے افراد آباد ہیں جو بالکل پتھروں کے دور کے آدمی کے

جاسکتے ہیں۔ ان میں کھیتی باڑی کا کوئی خاص شعور نہیں۔ ان کے ہتھیار اور اوزار سب پرانی وضع قطع کے ہوتے ہیں۔ موت اور بیماری کا سبب ان کے ہاں صرف ایک ہی ہے ——— وہ ہے کالا جادو۔

ان کے ہاں دشمن کو ہلاک کرنے کا ایک طریقہ یہ رائج ہے کہ وہ اپنے دشمن کی شبیہ ریت پر بناتے ہیں اور پھر اس میں اپنا بھالا مارتے ہیں اس طرح ——— ان کا عقیدہ ہے کہ ان کا دشمن تباہ ہو جاتا ہے۔

وہ اپنے دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے دور دراز کے دشمن کو ایک انسانی ہڈی دکھاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ایک قسم کا راگ چھیڑتے ہیں جسے "موت کا راگ" کہتے ہیں۔

ڈاکٹر جے۔ سی۔ بار کرنے ایک ایسی ہی تقریب کا تذکرہ اپنی کتاب "SACRED TO DEATH" میں کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں ——— ایک شخص بری طرح بیمار پڑا۔ اس کے بدن پر کوئی دکھائی دینے والا نشان موجود نہ تھا اور نہ ہی کوئی مرض کی دوسری علامت ملتی تھی۔ جونہی اسے یہ خیال ہوا کہ اس کے اوپر کسی نے جادو کیا ہوگا ——— اس کی آنکھوں تلے ایک شخص کا ہیولیٰ ابھرا جو ہاتھوں میں ہڈی لئے ہوئے اسے دکھا رہا تھا۔ وہ بری طرح گھبرا گیا اور اپنے ہاتھوں کو یوں اٹھایا جیسے اپنا بچاؤ کرنا چاہتا ہو۔ اس کے بعد وہ سر ڈال کر پڑ گیا ——— اس کی موت چند دنوں بعد ہو گئی"

ایسے موقعوں پر قبیلے کے لوگ کسی بڑے بوڑھے کو یا وہاں کے "جادوگر" کو بلا کر لاتے ہیں تاکہ وہ جادو کا دفع کر سکے۔ بسا اوقات ان کے عمل سے مریض کی حالت ٹھیک ہو جاتی ہے۔

مصنف A- W- CANNON لکھتا ہے۔

دراصل یہ قبیلے ذاتی طور پر سیاہ جادو سے اسقدر متاثر ہیں کہ جادو کی کوئی اہمیت ہو یا نہ ہو ان کو نفسیاتی طور سے اس حد تک متاثر کر دیتی ہے کہ وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ مر جاتے ہیں ——— اور اسی عقیدے کی بدولت وہ دوبارہ تندرست بھی ہو جاتے ہیں ——— گویا سارا کھیل ایک گہری عقیدت کا ہے جو ان کی نس نس میں سائی ہوئی ہے

امریکہ میں وحشی

جس زمانے میں یورپ کے سفید فام امریکہ کے اس خطے میں پہونچے جہاں سیاہ فام آباد تھے تو اپنے ساتھ یورپ کے عقائد لے گئے۔

وہاں کے ایک مصنف نے جس کا نام البرٹ میکسن تھا ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام تھا "پو پو" (جس کے معنی ہوتے ہیں ایک گہرا دوست۔

اس کتاب کو وہاں کے باشندے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے تھے تاکہ ہلاکت موت کے خطرے کو ٹال سکیں۔

دراصل "پو۔ پو" ایک معنوں میں ایک ایسی سائنس (یا علم) ہے جس کے ذریعے بد روحوں کو بھگایا جا سکتا ہے۔ ان کے کالے جادو کے شکار آدمی کو "پاک" کرنے کے لئے ایک عجیب رسم رائج ہے۔ بیمار آدمی کو ٹھیک کرنے کا پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ قبیلے کا جادوگر سارے قبیلے کے آدمیوں کو اس کے پاس جمع کرتا ہے تاکہ "پاکی" کی تقریب شروع کی جا سکے۔ یہاں چند منتر وغیرہ پڑھے جاتے ہیں۔ بیمار کو نہلایا دھلایا جاتا ہے اور جادوئی تعویز پہنا دئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ریت پر جادوئی تصاویر بنائی جاتی ہیں اس کے بعد اس ریت کو مریض کے جسم سے ملنے کا عمل شروع ہوتا ہے۔ عمل کے دوران برابر "راگ" الاپے جاتے ہیں۔ یہ پوری تقریب کچھ اس طرح عمل میں آتی ہے کہ اس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ روحانی طاقتوں کو بیدار کر کے ——— بد روحوں کے خلاف صف آرائی کی جا سکے۔ یہ طاقت ان کے عقیدے کے مطابق شکار کو پاک کر دیتی ہے ——— اور وہ جادو کے حلقے سے باہر آجاتا ہے۔

پہاڑ، دریا، گھاٹیں وادیاں اور جنگلات ان کے عقائد کے مطابق مافوق الفطرت طاقتوں کا مسکن ہیں جہاں سے ان کی توانائیوں کو بوقت ضرورت حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ "ثقافت الاسکا کے علاقے سے لیکر "امیزن کے جنگلی قبائل تک سب میں نافذ ہے۔

"ووڈو" کی دنیا

آج کے دور میں لفظ "ووڈو" آدمی کے ذہن پر بری طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔ کیونکہ کالے جادو کی یہ وہ بدترین صنف ہے جس کی ہیبت کا اندازہ مشکل ہے۔

"ووڈو ——— کالے جادو کی ایک ایسی صنف ہے جس میں سانپ کی پوجا کی جاتی ہے۔ بعض بعض اوقات اس کے مقلد "آدم خوری بھی کرتے ہیں۔ ووڈو کا لفظ سب سے پہلے یورپ کی مشنریز نے استعمال کیا جب یہ مبلغ ویسٹ انڈیز میں گئے"

ووڈو گو کہ کالے جادو کی ایک شاخ ہے لیکن یہ ایک قسم کا مذہب ہے جس میں "پجاری" ——— دیوتاؤں کے سائے میں آکر ان کی سی طاقتیں اپنے آپ میں محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ان کے سرغنہ جو بڑے راہب یا "مہان پجاری" کہلاتے ہیں اپنے آباؤ اجداد کی روحوں کو قبروں سے طلب کر کے ان سے مشورے لیتے ہیں۔

ووڈو کی بنیادی رسومات دو ہیں :۔

پہلی ہے "سورج کی تقریب ---- جسے راڈاس کہتے ہیں۔ ان کا من بھاتا کھانا سانپ ہوتا ہے۔ دوسری تقریب "پیٹرو" دیوتا کے لئے ہوتی ہے۔ جو لوگوں کو جادوئی قوت عطا کرتا ہے۔

جشن یا تقریب کی ابتداء میں ایک برف کی طرح سفید بھیڑ کو قربان کیا جاتا ہے اور یہ کام سمندروں میں انجام پاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دو سفید کبوتر اور سفید مرغیوں کا ایک جوڑا بھی قربان کیا جاتا ہے۔

اس تقریب کے دوران "ہمن گان" لوگوں کے راگوں اور نعروں سے ساری فضا ہنگامے کا روپ دھار چکی ہوتی ہے۔ لوگ ڈھول کی "ڈھم ڈھم" پر ناچتے ناچتے تقریباً جنون کی سی کیفیت میں پہنچ جاتے ہیں۔

ووڈو کی تقریبات عموماً ------ قبیلے کو دشمن کے سحر سے بچانے کے لئے ترتیب دی جاتی ہیں۔ ووڈو کے ماہرین علاج معالجے کے علاوہ جادو ٹونے کا توڑ اچھی طرح جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جادو کو مع اسکی قوتوں کے خود جادو کرنے والے پر پلٹا دیتے ہیں۔ جس سے جادو کرنیوالا خود ہی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ جادو کو گھریلو زندگی کے مسئلے حل کرنے کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ امریکہ کے جنوبی حصے میں اس قسم کے "تیل" ملتے ہیں جنھیں جادو کے اثر سے اس قابل بنادیا جاتا ہے کہ اگر اس تیل کو کسی جگہ ڈالا جائے تو اس جگہ سے گذرنے والے تیل ڈالنے والے پر بے حد مہربان ہو جاتے ہیں۔

"زمبی" لوگ

ووڈو کا ہر طالب جانتا ہے کہ "زمبی لوگ" کون ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ووڈو ایک مہلک ترین علم کہا جاتا ہے۔ ووڈو کے ماہرین۔ جو کہ "ہائی" کے علاقے میں رہتے ہیں۔ اس بات پر پورا اعتقاد رکھتے ہیں کہ "مردوں" کو جادوئی عملیات کے ذریعے دوبارہ زندگی دی جاسکتی ہے۔

وہ ایسے ہی مردہ اشخاص کو اپنے عملیات سے زندہ کر لیتے ہیں۔ مردہ جب زندگی پاتا ہے تو وہ بالکل بدلا ہوا انسان ہوتا ہے۔ اسے اپنی زندگی کا بالکل پتا نہیں ہوتا اور وہ ایک معنوں میں واقعی "چلتی پھرتی لاش" ہوتا ہے۔ اس چلتی پھرتی لاش کو ووڈو کے ماہرین اپنے غلاموں کے زمرے میں شامل کر لیتے ہیں اور ان سے اپنی عام زندگی میں غلاموں کا کام کراتے ہیں ------ انھیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے۔ جیسے یہ ذہن سے قطعی کورے ہیں۔ یہ بول بھی نہیں پاتے بس کولھو کے بیل کی طرح ہر اس کام میں جُت جاتے ہیں جو انھیں اپنے آقا کی طرف تفویض ہوتا ہے۔

"ہائی تی" کے رہنے والے اس بات سے ہر وقت دہشت زدہ رہتے ہیں کہ کہیں مرنے کے بعد انھیں کوئی ماہر "زومبی" نہ بنادے۔ اس ضمن میں مردے کو قبر میں ڈالنے سے قبل طرح طرح کی ایسی ترکیبیں عمل میں لائی جاتی ہیں جس سے "لا" جادو اس پر اثر نہیں کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں کے صدر "پاپاڈاک" کی پرائیویٹ فورس میں اکثر زومبی موجود تھے۔

۱۹۵۹ء میں ---- کہا جاتا ہے ---- کہ ایک زومبی کو گرفتار کیا گیا جسے پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ اسے ایک نمک بھرا پانی پلایا گیا اور وہ اچانک دوبارہ "زندہ" ہو گیا۔

یہ وہ عقائد ہیں جو "ہائی تی" کی پس ماندہ حکومت میں ہنوز موجود ہیں۔

قدیم جادو کی زندگی میں "ووڈو" ایک ایسی پر اسراریت کا حامل ہے جو ابھی تک ناقابل حل مسئلہ بنا ہوا ہے۔

۹۔ وکا ------ ایک نئی رَو

وچ کرافٹ کی کہانی بہت سی گتھیوں سے بھری پڑی ہے۔ بسا اوقات تو اس ایک کہانی میں ہزاروں دوسری کہانیاں خلط ملط ہوتی نظر آتی ہیں۔ اس میں ہمیں اقتدار پسندوں اور طاقت پسندوں کا ایک جم غفیر نظر آتا ہے ---- یہاں ہمیں وہ غریب، معصوم لوگ بھی ملتے ہیں جو ذہنی طور پر پسماندہ تھے اور وچ کرافٹ کے خلاف نفرت کا شکار ہوئے۔ اس میں ہمیں خون آشام، موت کے معالج جادو کے توڑ کے ماہر اور قسمت شناس سب ایک صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔

اس کتاب میں ----- واقعات کی ترتیب کو اسی طرح پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس طرح تاریخ سے ---- ان کے ہونے کا پتا چلا ہے۔

باب ۵ اور ۷ میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح نئی بستیوں میں بھی جادو کے قدیم عقیدے ہنوز پنپ رہے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کے باب ۶ میں اس نئی رو سے بھی آگاہی حاصل کی جسے شیطان ازم کہتے ہیں۔ دراصل جادو کی یہ شاخ ---- بالکل جدید کہی جاسکتی ہے ---- جس کے مقلد ---- خدا کی جگہ شیطان پرستی کرتے ہیں۔

سچ پوچھئے تو روحانی حملوں کا ایک بڑا منظم ڈھنگ ہمیں اس ٹولے کے یہاں نظر آتا ہے۔

اس ضمن میں اگر "وکا" کا تذکرہ نہ کیا جائے تو یہ تاریخ مکمل نہیں کی جاسکتی

وکا ---- ایک نیا افسوں گر ٹولہ ہے جو ۱۹۵۰ء کے اوائل میں ظاہر ہوا ---- اس کے پنپنے کی وجوہات کا سرسری اندازہ تو ہمیں ہے ہی لیکن ذرا گہری نظر سے سمجھنے کیلئے ہمیں اس باب میں ---- دوبارہ اس دور میں جانا ہوگا

جو ابتدائی دور کہا جاتا ہے۔

روحانیت اور جادو

صنعتی انقلاب جو کہ ۱۹ ویں میں وجود پذیر ہوا ---- اپنے ساتھ نئے مشغلے، نئے کارخانے، نئی مشینیں اور نئی زندگی لایا ---- اس طرح جادو کے بہت سے پیروکار ---- اپنے فرسودہ عقائد سے ناطہ توڑ کر ادھر چلے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ انقلاب اپنے ساتھ، تعلیم کی لہر بھی لایا ---- جاہلیت کا سدباب ہونے لگا۔ نتیجے میں توہمات، ارواح پر اعتقاد وغیرہ کی بیخ کنی شروع ہو گئی۔ یہی نہیں بلکہ اس کے اثرات مسیحی گرجا پر ہوئے اور ان کی مقبولیت بھی عوام میں گرنی شروع ہو ئی۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ "روحانیت" کی گرفت کمزور ہونے لگی ---- جادو کی تحریک کو دوبارہ زندگی ملنے کا ایک سبب اس طبقے کو کہا جاسکتا ہے جو نچلے کلاس کا تھا جسے محنت کش طبقہ کہتے ہیں۔ (یہ طبقہ اس سے قبل "علاقائی جادو" وغیرہ کا قائل تھا ہی) ---- لیکن بالکل جدید تحریک جو جادو کے دوبارہ احیاء کے ضمن میں چلی وہ دراصل متوسط طبقے کے ذہن کی پیداوار ہے۔ یہ لہر ابھری اور پھر اس نے اپنی لپیٹ میں اچھے اچھے دانش وروں کو بھی لے لیا۔

۱۸۵۰ء میں یہ سب کچھ اچانک ہی ہوا۔ امریکہ میں ایک بار پھر روحانیت کا احیاء ہوا اور یہ بخار سارے یورپ تک پھیلتا چلا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ "مردوں سے بات چیت" کا فن ---- تقریباً روزمرہ کی زندگی کا جز سا بن گیا۔

حاضرات ارواح ---- اس فن کا نام ہے جس میں مردہ آدمیوں کی روحوں کو ساحر طلب کرتا ہے اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ڈی ڈی ہوم ---- ایک مشہور ماہر عملیات ہے جس کی حاضرات ارواح کی مجلسوں میں بڑے بڑے امراء اور روساء بھی شریک ہوتے تھے

وہ تمام فن ---- جو قسمت شناسی کے لئے استعمال ہوتے تھے، مر چکے تھے ---- یکایک دوبارہ ابھر پڑے

یہ دور دراصل جادو کی مردہ تحریک کے احیاء کا دور کہا جاسکتا ہے۔ اس کے لیڈروں میں الیفاظ لیوی ---- ماتھر ---- اور السٹر کراولی جیسے ساحر شامل تھے۔ لیوی نے دعویٰ کیا کہ اس نے پہلی صدی عیسوی کے ایک نامور ساحر کی روح کو جگا کر اس سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔

اس تقریب کے ضمن میں لیوی نے جو اشیاء استعمال کیں وہ تھیں۔

ایک جادوئی تلوار

ایک ہشت پہلو ستارہ

اور ایک قربان گاہ

لیوی نے دعویٰ کیا کہ ساحر کی روح کو جگانے کے عمل کے بعد سے اس پر بد روحیں مسلسل حملہ آور ہوتی رہی ہیں۔ لیکن اس کے پاس ایک مقناطیسی لوہا ایسا موجود ہے جو اس کیلئے روحانی دفاع کرتا ہے۔

اس دور میں چند دانش وروں نے بھی ایسی ہی تنظیمیں بنائیں جو اپنی نوعیت میں 'جادوئی تنظیم" ہی کی مانند تھیں۔ ایسی ہی ایک تنظیم "آرڈر آف دی گولڈن ڈان" کے نام سے ابھری اس کے ممبروں میں دنیا کی کئی مشہور ہستیاں بھی تھیں۔ مثلاً

ڈبلیو بی ایٹ (مشہور شاعر)

آرتھر ماچن (مشہور افسانہ نگار)

بظاہر اس تنظیم کا مقصد یہ تھا کہ ان طاقتوں کا مطالعہ کیا جائے جو قدرت کے پس پشت کام کرتی ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد یہ تنظیم مشہور افسوں گر سائیل ماتھر کے قبضہ اقتدار میں چلی گئی۔ یہ شخص بڑا قابل آدمی تھا اس نے جادو کے بہت سے قدیم نسخوں کا ترجمہ کیا تھا۔ کافی عرصے تک ماتھر اس تنظیم کا سرغنہ رہا پھر اس کی جگہ ---- بدنام زمانہ ساحر اور سیاست دان السٹر کراولی نے لے لی ---- کہا جاتا تھا ماتھر جیسے ساحر کو ہلاک کرنے کا کام السٹر کراولی نے کیا تھا ---- اور وہ بھی بذریعہ سحر۔

السٹر کراولی

یہ شخص ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوا اور اس کی موت ۱۹۴۷ء میں واقع ہوئی۔ جادو کی تاریخ میں السٹر کراولی کا نام نہایت لفظوں میں لکھا ملتا ہے۔ ایک معنوں میں یہ بیسویں صدی کا سب سے بڑا ساحر تھا۔ آرڈر آف گولڈن ڈان کا سربراہ بننے کے کچھ عرصے بعد ہی اس پر الزام لگایا گیا کہ اس نے تنظیم کے سابق صدر ماتھر کو اپنے روحانی موکلین کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی ہے اور اسے ہٹا دیا گیا۔

عہدے سے علیحدہ ہونے پر کراولی نے خود اپنی ایک تنظیم قائم کی اور اس کا نام رکھا "ار جنٹم آسٹرم" اس کے بعد وہ ایک ایسے ٹولے کا سربراہ بن گیا جو جنسی کجروی کا پیروکار تھا ---- اس تحریک میں جرمنوں کی بڑی تعداد تھی اور یہ سب کے سب جنسی کجروی کے شکار تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں اس نے برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈے کی ایک زبردست تحریک چلائی ---- عدالت سے اسے اس قدر پرخاش تھی کہ اس نے ایک بار مقدمے کو اپنے حق میں فیصل کرنے کے لئے ایک عمل کیا اور ایک جادوئی تعویذ بنایا۔ یہاں ہم اس جادوئی تعویذ کو ازراہ دلچسپی نقل کرتے ہیں۔ یہ تعویذ ایک جلدی

کاغذ پر لکھا گیا اور اس میں مندرجہ ذیل جادوئی الفاظ نقش تھے۔

المانہ

اسل

میئر

آل بی ہا

این

اری میل

ایچ اے

کہا جاتا تھا کہ وہ باہر نکلتے وقت ہمیشہ اپنے جسم پر ایک جادوئی خوشبو مل لیا کرتا تھا جس میں کچھ ایسی طاقت تھی کہ عورتیں اس کی جانب خود بخود کھنچ جاتی تھیں۔ اس کا نظریہ تھا کہ لفظ "میں" کا استعمال قطعاً نہ کیا جائے۔ کیونکہ جب تک آدمی اپنی ذات کی شناخت کے دائرے سے باہر نہیں نکلتا وہ مافوق الفطرت قوتیں حاصل نہیں کر سکتا۔

کراولی اٹلی میں پہنچا تو اس نے وہاں بھی تنظیم کی بنیاد ڈال دی لیکن جونہی وہاں کی حکومت کو اس کا پتا چلا تو انہوں نے کراولی کو اٹلی سے باہر نکال دیا۔

یہاں سے نکل کر کراولی یورپ میں پھرتا رہا اور تین سال بعد سخت غربت اور مفلوک الحالی میں اس کا انتقال ہو گیا۔

کراولی جب بھی کوئی خط لکھتا تھا تو اپنے دستخطوں کے ساتھ ——— "بھیڑیا" ضرور لکھتا تھا۔

قدیم جادو کے محققین میں جو نام سرفہرست کہا جاسکتا ہے۔ وہ ہے ——— مارگریٹ مرے کا جس کی کتاب "دی وچ کلٹ ان ویسٹرن" ۱۹۲۱ء میں منظر عام پر آئی

وچ کرافٹ اور قانون

انگلستان میں قدیم جادو کی موت کے ساتھ ہی ساتھ "روحانیت" کا جنم ہوا اور پورے علاقے میں جابجا ——— میڈیم ——— نظر آنے لگے۔ یہ وہ مرد یا عورتیں ہوتے تھے۔ جن کا دعویٰ ہوتا تھا کہ وہ مردوں اور زندوں کے درمیان ایک "واسطہ" بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں ——— وہ لوگوں کے عزیزوں وغیرہ کی روحوں کو بلا کر ان سے ملانے کا کام کرتے تھے۔

یہ پیشہ اس قدر بڑھا کہ بعد میں انگلستان کی حکومت کو ان کے خلاف ایک قانون نافذ کرنا پڑا جسے "جعلی میڈیم ایکٹ" کہا جاتا ہے۔ یہ قانون ۱۹۵۱ء میں نافذ ہوا۔

اس میں یہ لکھا تھا کہ ہر وہ شخص جو دھوکہ بازی کی طور پر یہ مشتہر کرے کہ اسے روحوں سے بات چیت کرنے کا فن آتا ہے۔ مستوجب سزا ہوگا۔

جدید وچ کرافٹ

اس قانون کے خاتمے کے بعد سے وچ کرافٹ کی کھلے بندوں پیروی کی جانے لگی ——— "وکا" کا مذہب سامنے آیا جس کے مقلدین نے دعویٰ کیا کہ دراصل روحانی طاقتوں کے حصول کے لئے یہ مذہب سب سے درست اور سچا مذہب ہے۔

اس مذہب کی جڑیں، مرے، کراولی وغیرہ کی تحریروں نے اور گہری کر دیں۔

اس مذہب کا پہلا صدر تھا ڈاکٹر جیرالڈ گارڈنر۔ اس نے تین بڑی مشہور کتابیں تصنیف کیں۔

ہائی میجک ایڈ

وچ کرافٹ ٹوڈے

وچ کرافٹ کے معنی

۱۹۶۴ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اپنی عام زندگی میں وہ ایک ہر دلعزیز شخص تھا۔ جیرالڈ گارڈنر کی کتاب پر چھائیوں کی کتاب یوں شروع ہوتی ہے۔

"اپنے ساتھ ایک کتاب رکھو اور لکھنا شروع کر دو۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو اس میں سے ان کے مطلب کی چیزیں نقل کر دو لیکن ——— کسی قیمت پر اس کتاب کو اپنے سے جدا نہ کرو۔ کیونکہ اگر ایسا کیا تو پھر اذیتیں تمہارا مقدر ہوں گی ——— ہر شخص اپنی تحریر کی خود حفاظت کرے اور اگر اسے اپنی موت کا خطرہ لاحق ہو تو اسے تباہ کر دے۔ کوشش کرو کہ اس کے اندر کا مواد تمہیں زبانی یاد ہو جائے ——— خطرہ ٹل جائے تو اسے دوبارہ کاغذ پر نقل کرو۔ اگر کسی کی موت واقع ہو جائے اور اس کی کتاب کسی اور کے ہاتھ لگے تو اسے چاہئے کہ وہ فوراً اسے تلف کر دے تاکہ کسی کو یہ ثبوت نہ مل سکے کہ مرنے والا "جادو" جانتا تھا ———"

دراصل "وکا" نامی مذہب کا بانی یہی گارڈنر تھا۔ تمام فرقے جو "جادو" کے پیروکار کہے جاسکتے تھے عموماً اس مذہب کے پیروکار ہوتے ہیں جو اپنی نوعیت میں قطعی طور پر مادی ہوتا ہے۔ ان تمام فرقوں میں جو پروہت یا پجارن ہوتی ہے۔ جسے "میڈن" کہتے ہیں۔ اس طرح ان تمام فرقوں میں مہا پجارن کی شانہ بہ شانہ ایک مہا پجاری بھی ہوتا ہے۔ جو جادوگروں کی اس تقریب کی صدارت کرتا ہے جس میں تمام کے تمام جادوگر سینگ وغیرہ پہن کر شامل ہوتے ہیں۔

جادوگروں کا کلینڈر

"جادو" جگانے کی تقریبات تعداد میں چار ہیں یہ سال میں ہوتی ہیں۔
پہلی تقریب "کینڈل ماس نامی مہینے میں (جو کہ عموماً فروری کی شام میں پڑتی ہے) دوسری تقریب لاماس مہینے میں (جو کہ عموماً اگست کی شام کو پڑتی ہے) تیسری تقریب حالوین نامی مہینے میں (جو اکتوبر کی شام میں پڑتی ہے) اور چوتھی تقریب بلتن (جو کہ مئی کی شام میں ہوتی ہے)
حالوین ----- اس قدیم جشن کی یادگار ہے جس میں جو مردے گوشت کھاتے تھے۔
کینڈل ماس ----- تاریکی کے اختتام اور زندگی کی شروعات کو ظاہر کرتا ہے۔
بلتن ----- جگانے کے مرحلے کا نمائندہ ہے۔
لاماس ----- فصل کٹنے کی مظہر ہے۔
گارڈنر کے جادوئی ٹولے میں جنسی افعال کی بڑی اہمیت ہے۔ جبکہ دوسرے ٹولوں میں اس کی اتنی اہمیت نہیں اور ان فرقوں میں یہ ہوتا ہے تو محض اس لئے کہ اس کے ذریعے وہ کسی قسم کا جادو جگاتے ہیں۔ بعض جادوگروں کے نزدیک جنسی فعل ایک "عبادت" کا طریقہ ہے۔ بہت سے جادوگر جادو جگانے کے عمل کے وقت "چلے" میں داخل ہونے سے قبل بدن کا لباس اتار دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہ مادے سے بلند ہو کر روح کی سمت آسانی سے بڑھ سکتے ہیں۔
یہاں ایک بات نوٹ کرلیں کہ "دکا" کے پیروکار عام قسم کے جادوگروں سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ لوگ بیشک جادو کا استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد دراصل انسان کی فلاح و بہبود ہے۔ اور یہ تباہ کاری کے کاموں میں قطعاً حصہ نہیں لیتے۔

جادو کے مذہب میں داخل کرنے کی رسم

یہ رسم اس طرح انجام دی جاتی ہے گویا مذہب میں داخل ہونے والا نئے سرے سے جنم لے رہا ہے۔ ابتدا میں یہ رسم ایک راز کا درجہ رکھتی تھی اور اس کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم ہونے پاتا تھا۔ لیکن اب یہ راز راز نہیں رہا ہے۔
سب سے پہلے کسی جادوئی تلوار سے ایک دائرہ کھینچا جاتا ہے۔ اس کے بعد مہا پجارن ----- شیطان سے ----- التجا کرتی ہے کہ وہ انھیں اپنی پناہ میں رکھے۔ اس کے بعد نووارد کے ہاتھ رسیوں سے باندھ دئے جاتے ہیں پھر اسے کچھ نصیحتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ مثلاً
"سنو ----- عظیم ماں کی آواز سنو -----
جسے لوگ ----- آرائی حس، آسٹر ---
ڈیون ----- آبھرو ڈائٹ ------
ڈانا ----- برانڈ وغیرہ کے نام سے بھی جانتے ہیں اور اس کے علاوہ اور بہت سے ناموں سے بھی پکارتے ہیں -----"
پھر نووارد کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ جادو کے اسرار کو پوشیدہ رکھے اور جادوئی تقریبات میں بدن کو عریاں رکھے ----- عبادت میں اس طرح ----- ناچے ----- اور گائے۔
اس کے بعد نصیحت یوں ختم ہوتی ہے۔
"میں جو کہ ہری زمین کی خوبصورتی ہوں اور ستاروں کے درمیان سفید چاند کی مانند ہوں اور سمندروں کا اسرار ہوں ----- اور انسان کے دل کی تمنا ہوں ----- تمہیں اپنی روح میں جذب ہونے کے لئے آواز دے رہی ہوں ----- اٹھو اور میرے اندر جذب ہو جاؤ"
اس کے بعد ----- تازہ وارد کے سینے پر جادوئی تلوار رکھ دی جاتی ہے اور اس سے بہت سے سوالات کئے جانے لگتے ہیں۔ رسم کے اختتام پر تازہ وارد کہتا ہے۔
"میرے پاس دو مکمل الفاظ ہیں ----- مکمل محبت اور مکمل اعتماد"
جواب میں مہا پجارن کہتی ہے۔ جن کے پاس یہ الفاظ ہیں انھیں خوش آمدید کہا جاتا ہے ----- وہ تازہ وارد کو بوسہ دیتی ہے اور پھر اعلان کرتی ہے کہ تازہ وارد اب جادوئی مذہب میں داخل ہونے کے لئے تیار ہے لیکن دوسرے جادوگر گھٹنوں کے بل جھک جاتے ہیں۔
تازہ وارد یقین دلاتا ہے کہ وہ جادوئی اسرار کی حفاظت کریگا۔ پھر وہ اٹھتا ہے ----- اسے شراب اور تیل وغیرہ سے نہلایا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کی رسی ڈھیلی کردی جاتی ہے۔ اسے ایک تلوار پیش کی جاتی ہے جو جادوگروں کی تلوار کہلاتی ہے۔ اسے ایک چاقو اور ایک WAND بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے اور بھی مختلف اشیاء دی جاتی ہیں۔
اور پھر ----- اسے تمام جادوگروں کے سامنے یہ کہہ کر پیش کیا جاتا ہے کہ اب یہ بھی ان کی صف میں شامل ہو گیا ہے۔

تبلیغ دین کا یہ سفر جاری ہے

کیا آپ شریک ہونا پسند کریں گے؟

محترم! بھری دنیا میں کھڑے ہو کر ایک آدمی یہ کہتا ہے کہ "ایک کے معنی دو"۔ کتنی غلط بات تھی مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ لوگ اس کو ماننے پر تیار ہو گئے صرف اس لئے کہ اس نے یہ غلط بات بڑے صحیح خلوص کے انداز سے کہی تھی۔ دوسرا آدمی آتا ہے اور آواز لگاتا ہے "نہیں! ایک کے معنی تین" اس نے اس سے بھی ناممکن تر بات کہی تھی۔ مگر اس کی بات کو اور زیادہ ماننے والے مل گئے صرف اس لئے کہ اس کا انداز اور زیادہ مخلصانہ اور دل نشیں تھا تیسرا شخص کہتا ہے "نہیں نہیں! ایک کے معنی نہ دو نہ تین بلکہ بے شمار" اور اسے بھی کچھ ماننے والے مل گئے کیونکہ اس کا انداز بھی ویسا ہی مخلصانہ تھا

ایک اور آدمی اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ "ایک کے معنی ایک! صرف ایک!!" کس قدر سچی تھی اس کی بات ساری دنیا کو مان لینا چاہئے تھا مگر اس کو تسلیم کرنے والے بہت ہی کم ملے، صرف اس لئے کہ اس کا انداز مخلصانہ ......ویسا مخلصانہ نہ تھا۔

دو ایک کے معنی دو کہنے والے بھی مجوسی ہیں جو کہتے ہیں کہ ایک خدا کے معنی ہیں دو خدا تین منوانے والے عیسائی ہیں اور بے شمار منوانے والے اہل ہنود اور بودھ ہیں آج یہ سب غیر قوموں کے لئے اپنا ایک مشنری نظام بھی رکھتے ہیں اور لٹریچر بھی جو دھڑا دھڑ اپنا لٹریچر چھاپ رہے ہیں اور مفت تقسیم کر رہے ہیں یہ لوگ بظاہر کچھ دے رہے ہیں لے کچھ نہیں رہے ہیں۔ اس کا ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے، اس کے برخلاف توحید کے علمبرداروں (ایک کے معنی ایک ہی خدا بتانے والوں) کے پاس بھی ایک پیغام ہے ایک لٹریچر ہے اور یہ لٹریچر حق بھی ہے اور مدلل اور جذبات انگیز بھی.......... مگر وہ مفت بلا قیمت نہیں ہے اس کو ایک غیر مسلم پڑھتا ہے تو اس کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہر حال کاروبار ہے، کتاب جب دی جارہی ہے جب قیمت لی جا رہی ہے اس لٹریچر میں وہ پڑھتا تو یہی ہے کہ ایک کے معنی ایک خدا، ایک

انسانیت، دین و دنیا ایک، مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ ایک ہاتھ سے کتاب دیتے ہوئے دینے والے کا ہاتھ اس کے نیچے اور کبھی اس کے اوپر قیمت لے لینے کے لئے اس کی طرف پھیلا ہوا ہے تو اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک کاروبار ہے۔

بلاشبہ دنیا میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اس طرح نہیں سوچتا اور وہ حق کو ہر حال میں قبول کر لیتا ہے لیکن بہت بڑا عوامی طبقہ ایسا ہے جس کی سمجھ میں یہ بات اس وقت آسکتی ہے جب ہم اسے "حق" دیں اور اس سے کچھ نہ لیں آخر انبیاء کرام کو کہنا پڑا کہ ہم تم سے کچھ نہیں مانگتے، ہم مزدور تمہارے ہیں مگر اجرت کے طالب تم سے نہیں، خدا سے اجر کے امید وار ہیں ....اگر یہی حکمت عملی اختیار کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ کتاب غیر مسلموں میں اپنا کام نہ کرے پھر اسی کتاب کے ذریعہ دین کے پیغام کا طوفانی اثر دیکھنے کی چیز ہو گی یہ لٹریچر کہیں کم خرچ پر ایک شہر سے دوسرے شہر ایک ملک سے دوسرے ملک جاسکتا ہے آدمی سے کہیں زیادہ دیر تک آدمی کے پاس رہ سکتا ہے اور کہیں زیادہ شرح وبسط اور خاموشی سے اپنی بات کہہ سکتا ہے مگر افسوس کہ قلم سے دین کا کام کرنے والوں نے ابھی تک غیر مسلموں کے سلسلے میں اس خدمت کا تصور تک شاید نہیں کیا۔ بے شک مسلمانوں میں قیمت لے کر بھی دین کا کام کیا جاسکتا ہے اور بے شک غیر مسلموں میں بھی کچھ لوگ ایسے ممکن ہیں جو قیمت دے کر اس لٹریچر کے لے سکیں اور پورا فائدہ اٹھا سکیں مگر بہت بڑا انسانی طبقہ ایسا ہی ہے جو اس وقت ہی اس لٹریچر سے استفادہ کر سکتا ہے اور ان کے دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے جب بے غرض اور بے لوث ہو کر بنا کسی معاوضہ کے اسے پیش کیا گیا ہو "مارگ دیپ" نے اب تک کا اپنا یہ سفر اسی غرض، اسی مقصد، اسی جذبے اور اسی اسپرٹ کے ساتھ طے کیا ہے اور الحمد للہ اس کا یہ سفر برابر جاری ہے۔ لیکن مارگ دیپ ظاہری و باطنی حسن اور معیار سے آراستہ ہو کر

پابندی کے ساتھ جاری رہ سکے یہ تب ہی ممکن ہے جبکہ آپ کا مالی تعاون بھی ادارہ مارگ دیپ کی ہمت افزائی کا ذریعہ بن سکے اگر باطل نظریات و تحریکات کے حاملین کو کثیر معاونین مل سکتے ہیں تو یہ ممکن نہیں کہ راہ حق میں اشاعتِ دین کے لئے کوشش کرنے والوں کو اہل خیر اور مخلصین کا تعاون واشتراک حاصل نہ ہو سچ تو یہ ہے کہ معدودے چند اہل دین و دانش جن تک مارگ دیپ کی رسائی ممکن ہو سکی ہے، کے بے لوث تعاون سے ہی مارگ دیپ نے یہ سفر طے کیا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے دین کی اشاعت کا کام اپنے جن مخلص بندوں سے لینا چاہے گا یقیناً ان کو مارگ دیپ کے تعاون کا ذریعہ بنائے گا۔

آج جبکہ ملک میں ہندوازم کے احیاء کی تحریک اپنے شباب پر ہے ایسی صورت میں دین حق کی تبلیغ واشاعت کی ضرورت واہمیت اور بھی شدید ہو گئی ہے۔ تاہم یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ کسی بھی تحریک یا مشن کو چلانے میں مالیات کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے لہذا اس ضمن میں آپ کو اس حقیقت سے بھی روشناس کرانا ضروری ہے کہ مارگ دیپ کسی بڑے اشاعتی ادارہ کسی تجارتی گروپ یا کسی صاحب ثروت شخص کی قطعی طور پر ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ نئی نسل اور برادران وطن میں محض تبلیغ دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے درمند دلوں کی نحیف سی آواز اور حقیر سی کوشش ہے جو ظاہری اور لازمی سامان ضرورت مہیا نہ ہونے کے باوجود بھی اس پکار پر کہ ؎

پیغام مصطفیٰ کی امانت ہے ہمارے پاس
ساتھیو! اٹھو کہ یہ فریضہ ادا کریں!!

اس پرخار میدان میں اس توقع کے ساتھ کود پڑے ہیں کہ کارساز حقیقی اس مخلصانہ کوشش کی کامیابی کے وسائل بھی ان شاء اللہ فراہم کرے گا۔ ملت کے ایک اہم فرشد ہونے کے ناطے امید ہے کہ اس پکار پر آپ بھی لبیک کہیں گے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ادارہ مارگ دیپ کی ہر ممکن امداد فرمائیں گے۔

گذارشِ احوالِ واقعی

زمانے کے حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں معاشی بدحالی کا دور دورہ ہے اشیاء کی گرانی بام عروج پر پہنچ رہی ہے بے ایمانی رشوت ستانی اور لوٹ کھسوٹ کی گرم بازاری ہے۔ دین ومذہب سے بیگانگی بڑھ رہی ہے اور مادہ پرستانہ ذہنیت پروان چڑھ رہی ہے۔ ان تمام حوصلہ شکن حالات کے باوجود "ادارہ روشنی گھر" نے خود اپنی نئی نسل اور برادرانِ وطن میں تبلیغ اسلام کے اس عظیم کام کا بیڑہ اٹھایا ہے اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ فی الواقع یہ ناموافق حالات ہی تو متقاضی ہیں کہ حق کی راہ میں زبردست اور بھرپور جدوجہد کی جائے اور ظاہر ہے کہ ان ناسازگار حالات میں ہی تو اشاعت دین کے فریضہ کی ادائیگی کی ذمہ داری بھی کہیں زیادہ اور خصوصی اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے۔

اس تناظر میں ہمیں توقع ہے کہ آپ ہماری اس گذارش پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے اور ہمارے اس مشن اور "مارگ دیپ" کی اشاعت کو بدستور جاری رکھنے کے سلسلے میں مالی اعانت بلا تاخیر ارسال فرمائیں گے یہ تعاون آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا خصوصی تعاون حسب توفیق، لائف ممبر شپ مبلغ ایک ہزار روپے اور سالانہ زراشتراک صرف پچاس روپے

چیک یا ڈرافٹ پر صرف "MARG.DEEP" لکھیں

A/C 23108 U.B.I RAMPUR

براہ کرم اپنے حلقہ تعارف میں دیگر اصحاب خیر کو بھی اس طرف متوجہ فرمائیں تاکہ ہم پورے عزم واستقلال کے ساتھ اس چراغ کو روشن رکھ سکیں۔

فجزاکم الله جزاءً حسنا .　　　والسلام

الداعی

منظور فاخر

ترسیل زر اور مراسلت کا پتہ:

منظور فاخر، ایڈیٹر "مارگ دیپ"

۱۶۰ا روشنی گھر خسرو باغ روڈ۔ رام پور (یو۔پی)

۲۴۴۹۰۱ (انڈیا)

خریدار حضرات خط وکتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور ڈالیں۔ (منیجر طلسماتی دنیا دیوبند)

ایران کی جادوگری

سید ناظر حسین شاہ زنجانی

ایرانی نسل کے اعتبار سے آریائی ہیں۔ بلکہ بعض ماہرین علم الالسنہ کی یہ رائے ہے کہ لفظ ایران آریانہ سے بگڑا ہوا ہے اور آریانہ اقوام آریہ کے وطن کا قدیم نام تھا چنانچہ ایران قدیم کی تہذیب قریب قریب وہی تھی جو قدیم ہندوستان کی تھی۔ یہ لوگ آگ، ہوا، پانی مٹی، اور عناصر اربعہ کی پرستش کرتے تھے اور اسی شمار کے مطابق ان کی قومی تقسیم بھی تھی بالکل اسی قسم کی قومی تقسیم ہندوؤں کے ہاں بھی پائی جاتی تھی۔

ہندومت جس طرح علماء کا ایک خاص طبقہ ہوتا تھا۔ اسی طرح قدیم ایرانیوں میں بھی ایک خاص طبقہ تھا۔ جو مذہب کا سربراہ خیال کیا جاتا تھا۔ ان کو دتائیر کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ پیش از زرتشت معابد پیشوا اور بعض از ان تشت آتشکدوں کے منتظمین اعلیٰ ہوتے تھے۔ اس دور میں ان کو پیر مغاں کہا جاتا تھا۔

لفظ مغاں ہی بگڑ کر یونانی لفظ ماگس بنا جس کا مطلب جادوگر ہے۔ چونکہ ایران کی کہانی حکومت کے عہد عروج میں خطہ، ایران کے جملہ علوم مخفیہ انہی اعلیٰ منتظمین آتشکدہ کے گرد گھوم رہے تھے۔ لہٰذا ان پیر مغاں علماء کی علمیت ان کے خوارق عادات کارناموں کی شہرت جب ممالک افرنگ میں پہنچی تو وہاں کے لوگ انہیں جادوگر ہی خیال کرنے لگے۔

اسلام کی فتوحات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جب ایران کے طول و عرض پر محیط ہوا تو ایران کے تمام آتشکدے بجھ گئے اور پیر مغاں اور ان کی جادوگری خس و خاشاک کی طرح بہہ گئی۔ یہ طوفانی ریلہ جب ذرا تھما تو ایران میں عباسیوں کا دور دورہ تھا۔ یہ سلاطین گو عرب تھے لیکن عجم نواز ضرور تھے۔ ان کی مردم شناسی کہو یا علم دوستی۔ ان کی توجہات نے ایک دفعہ پھر ایران کے قدیم علوم کے تن مردہ میں ایک تازہ روح پھونک دی۔ پرانے پیر مغاں، برامکہ کے روپ میں نمودار ہوئے اور ایران کے قدیم علوم کا ایک نعرہ پھر ڈنکہ ایران کے طول و عرض میں بجنے لگا۔

اس وقت عرب سحر و ساحری جو زیادہ تر ارواح خبیثہ، اجنہ اور نحوست سیارگان سے متعلق مختلف اعمال پر مبنی ہے۔ ایران میں کافی سے زیادہ رائج ہو چکی ہے۔ لہٰذا جدید عرب سحر و ساحری اور قدیم ایرانی جادو نے باہم مل کر ایک عجیب و غریب شکل اختیار کی۔ جسے آج طول و عرض ایران میں حقہ سازی کہا جاتا ہے۔ حقہ سازی سے متعلق اعمال حسب ذیل ہیں۔

عمل اوّل

خدا کا نام لیکر ہُدہُد کو چالیس روز قفس میں بند کرے اور حب السوسن کا دانہ کھلائے اور پانی کے بجائے گلاب پلائے اور چالیسویں روز سرخ تانبے کی ایک چھری لیکر جو پہلے سے بنوا رکھی ہو اور یہ طلسم اس پر جو اسم اعظم ہے کندہ کرلیا ہو ایسے وقت میں جب کہ قمر خداوند طالع یعنی اس شخص سے جو عامل ہے متصل ہو اور قوی الحال ہو اور وہ طلسم یہ ہے۔

ا٦٨|||ا٥٥٥وا|ا٨ |||٦ وااح|||ا٦وا٦ا دم

اور یہ طلسم اس سے بھی بہتر ہے۔

ام|||ھ||ا٨|| ||ےو |||ح و|| ||ےو|٨|٩و دم

اس کے بعد "اہورا مزدا افرد باگ" ۱۲ بار پڑھ کر اس چھری سے ہُدہُد کو ذبح کرکے اس طرح کہ ایک سیسے کے برتن میں اس کا خون اکٹھا ہوتا جائے۔ ایک قطرہ خون کا اِدھر اُدھر نہ گرے۔ اس کے بعد ہدہد کے سر کو اس کے بدن سے جدا کرے اور دل کو علیحدہ کرے اور تاج کو قینچی سے کتر کر الگ رکھے اور دونوں بازو اور دم کے سب سے لمبے تین پروں کو بھی جدا نکال لے۔ پھر سر اور دل کو علیحدہ کرلے اور تاج کو بھی باقی پروں سمیت الگ کرکے باقی جو ہڈیاں رہ جائیں ان کو ہانڈی میں ڈال کر چولہے پر رکھدے اور نیچے آگ روشن کردے۔ آگ یہاں تک جلتی رہے کہ ہڈیاں گوشت و پوست سے الگ ہوجائیں۔ اس امر کا خیال رکھے کہ کوئی ہڈی جلنے نہ اور نہ ہی شکستہ ہو۔

ان ہڈیوں کو الگ الگ کرکے پانی سے بھرے ہوئے ایک شیشے کے جار میں ڈالے اور دیکھتا رہے کہ کونسی ہڈی پانی کی تہہ میں جا بیٹھی ہے۔ کونسی پانی کے اندر تیر رہی ہے اور کونسی پانی کی سطح پر تیر رہی ہے۔

پانی کی سطح کے اوپر تیرنے والی سب سے بڑی ہڈی پانی کے اندر تیرنے والی سب سے بڑی ہڈی اور پانی کی تہہ میں بیٹھنے والی سب سے بڑی ہڈی کو نکال کر ہُدہُد کے خون، دل تاج اور دم وغیرہ کے ساتھ الگ الگ رکھ لے اور ان ہڈیوں پر باقاعدہ نشان لگادے۔ تاکہ ان میں یہ تمیز ہوسکے کہ کونسی تہہ نشین ہے۔ کونسی پانی کے اندر اور کونسی سطح آب پر تیرنے والی ہڈی ہے۔

اس کے بعد باقی جو ہڈیاں بچ رہی ہوں ان کو ایک شیشے کے برتن میں بند

کرکے گل حکمت کردے اور آگ جلائے اور ان کی راکھ بحفاظت رکھے۔ اس راکھ کا نام ساداوَل ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ انسان کو جس صورت میں چاہے بنادے۔ اس عمل میں بخور اصل ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔

حب الخروع حب الآس حب الورد اور حب بیرونج ایک ایک درم، ہر ایک کو جدا جدا خوب باریک پیسے یہانتک کہ مثل غبار ہو جائیں۔ اس کے بعد ان سب کو ملالے جتنی مقدار ان چاروں کی ہو اتنی مقدار میں ساداوَل ان میں ملادے اور بقدر ضرورت فصد انسانی کا خون ان میں ملاکر خمیر کرے اور گولیاں بناکر رکھ لے پھر جب عمل کرنا مقصود ہو تو ایک گولی گلاب اور فصد انسانی کے خون میں گھس کر سیاہی تیار کرے اور کنیر کا قلم لیکر اس میں مندرجہ ذیل عبارت حریر سفید پر لکھے:

اور بارہ دفعہ کہے "اہورمزسافروباگ" اور جس شخص کو جس پرندہ یا حیوان کی صورت بنانا مقصود ہو اس پارچہ حریر کو اس پر مار کر کہے "بصورت فلاں پرندہ یا حیوان اختیار کن" پس وہ وہی صورت اختیار کرے گا۔

عمل دوم عمل متذکرہ بالا میں جو ہڈی پانی کی تہہ میں بیٹھنے والی ہے۔ وہ خاکی مزاج رکھتی ہے اس کے مؤکل کا نام "ندت" ہے اور عمل اس کا معدنیات، نباتات کو دھرلے کے متعلق ہوتا ہے۔ اس کی ایک مہر بھی ہے جسے مہر اطاعت بھی کہتے ہیں۔ اور یہ مہر اس عمل میں بمنزلہ عزیمت کے ہے پس اس مہر کو مع اسم روحانیت یعنی مؤکل کے نام کے ساتھ متذکرۃ الصدر استخوان پر لاجورد سے لکھے۔ وہ اسم یہ ہے۔ "اہوسازدادرت"۔

اور وہ مہر یہ ہے۔

۴ ۲
۳ ۴
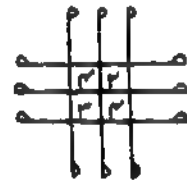
اور جب عمل کرنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک بڑا طشت تانبے یا پیتل کا لے کر یہ ہڈی اس میں رکھ دے اور صاحب یوم وساعت سے مدد کامرانی کے لیے مانگے اور ۵۱ بار اسم متذکرۃ الصدر "اہورمزدورت" پڑھے۔ وہ طشت حاضرین کی نظروں سے غائب ہو جائے گا اور جبتک وہ ہڈی کو طشت میں سے نہ اٹھائے گا طشت غائب ہی رہیگا۔

عمل سوم وہ ہڈی جو پانی کے اندر تیرتی رہتی ہے۔ ہوا کا مزاج رکھتی ہے اور اس کے مؤکل کا نام "زادان" ہے۔ مہر اس کے عمل کی یہ ہے۔

اسم اس عمل کا مندرجہ ذیل ہے "اہورامزدانادان" اس ہڈی کے اعمال، ہوا، برق، ابر اور پرندگان میں ہیں۔ مثلاً جب کوئی شخص یہ دکھانا چاہے کہ وہ گویا آسمان پر چڑھ رہا ہے تو اس ہڈی پر مہر مع اسم روحانیت تحریر کرے اور ایک رسی آسمان کی طرف پھینک کر صاحب یوم وساعت سے مدد مانگے اور ۴۹ بار کہے۔

"اہورامزدازادان بگیر چشماں"

اور پکار کر کہے اے حاضرین مجلس دیکھو میں آسمان پر جاتا ہوں۔ لوگوں کو یہی نظر آئے گا جیسے وہ آسمان پر رسی کے ذریعہ جارہا ہے۔ حالانکہ وہ وہیں بیٹھا ہوگا۔ اور سب لوگ اس ہڈی کے تصرفات پر متحیر ہو رہے ہوں گے۔

عمل چہارم وہ ہڈی جو پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہے۔ آتشی مزاج رکھتی ہے۔ اسکے مؤکل کا نام "مہران" ہے اسم اس ہڈی کا مندرجہ ذیل ہے۔

"اہورامزدامہران" مہر اس کی یہ ہے۔

اور عمل اس ہڈی کا معاملات آتشی میں ہی ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ دکھانا مقصود ہو کہ آتش عظیم روشن ہے اور عامل اس کے بیچ میں بیٹھا ہے اور اس آگ سے کھیل رہا ہے تو اس ہڈی پر بطریق مذکورہ بالا اسم روحانیت اور مہر لکھ کر بیالیس بار کہے۔

اور اس کے صاحب یوم وساعت سے مدد مانگے اور لوگوں کو پکار کر کہے "ملاحظہ کریں میں آگ میں جاتا ہوں" اس وقت لوگوں کو ایک بڑی آگ دکھائی دے گی اور سب کو نظر آئے گا کہ عامل آگ میں چلا گیا ہے۔ اور وہاں آگ سے کھیل رہا ہے حالانکہ وہ وہیں موجود ہوگا۔

عربوں کا کالا جادو

تسخیر سبع کواکب

تسخیر سبع کواکب عربوں کا قدیم طریقہ سحر و ساحری ہے اسے اصطلاحاً علم سیمیا بھی کہتے ہیں جس پر عرب کے بڑے بڑے فلسفیوں نے عامل مطالعے اور ضخیم کتب تصنیف کی ہیں۔ اس میں تسخیرات سبع سیارگان جو فواعل علوی ہیں ان کے تصرفات کے قوابل سفلی کا بیان شامل ہے۔ اس میں ہم صرف ان دعوات و خواتیم و بخورات کا ذکر کریں گے جن سے کواکب سبع کی تسخیر میں کام لیا جاتا ہے۔

تسخیر قمر

صورت مربع یہ ہے۔

علم — میل — کارد — نشست — کارد — میل — علم

علم کے ڈنڈے چوب انار، پھریرے حریر سفید کے، میل اور کاردیں نقرئی ہونی لازم ہیں۔ صورت خاتم قمر کی یہ ہے جو علم حریر پر محررہ ہونی لازم ہے۔

ط ااا ۸اا۹اا
اام اا اا سلم

بخور تسخیر قمر کا یہ ہے۔

کندر سفید، پوست خشخاش کف دریا لوبان، زعفران ان سب کو پیس کر شیر دختر میں ملا کر گولیاں بنائے اور چاندی کی انگیٹھی میں روشن کرے۔

عزیمت یعنی دعوت تسخیر قمر کی یہ ہے مربع میں داخل ہو کر نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۳ بار پڑھے ______ عزمت علیکم ایہا الملک الکریم ومرسل الرحمۃ ومعطی المناھج للعباد بحق یاغد قوش یاعو طعش مجبھوش شمید اش عزمت علیکم ایہا السید لرحیم المتحرکات بالحرکتہ السرمد بحق علینوا طوبث سلجو عیش طینفاش مجلیس طرطر فباش خیلیتوث اجب دعوتی یا ھادیش ذعانوش ھذ الاسماء الکرام و بحق حقک العظام۔

جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل پانچوں اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

یا ملیطوث یا عمھوریث یا حمھیوطبایس یا موطوبش یا حلیش۔ مدت اس عمل تسخیر کی ۱۰۳ دن ہیں۔

فوائد اس تسخیر کے یہ ہیں کہ تمام مخلوق عامل کی تابع فرمانبردار ہو جاتی ہے۔ لوگوں کے ذہن اور قلوب کی باتیں اسے معلوم ہو جاتی ہیں جو حادثہ ہونے والا ہوگا۔ اس کی اسے پہلے خبر ہو جائے گی۔ دیگر جب صبح سو کر اٹھے گا تو اس کے چاروں طرف مرواریدکے انبار لگے ہوں گے جن پر اس کو کامل تصرف حاصل ہوگا۔

تسخیر عطارد

اس تسخیر کے مربع کی صورت یہ ہے۔

علم — میل — کارد — نشست — کارد — میل — علم

علم کے ڈنڈے درخت انبہ کے ہوں جن پر حریر برنگ فیروزہ کے پھریرے ہوں۔ میل اور کاردیں پیتل کی ہوں۔

صورت خاتم عطارد کی یہ ہے جو پھریروں پر محررہ ہونی لازم ہے۔

ہ ۹۲۵۰ ۰ زہ ب ـــ طازن ررغ ط اا اا اا اا ا

عطارد کے بخور۔

مصطگی، مشک، لوبان، گوگل، چنبیلی کی جڑ، صندل سرخ، بادام کا چھلکا۔

اس بخور کو مربع کے اندر پیتل کی انگیٹھی میں روشن کرے۔

عزیمت یعنی دعوت تسخیر عطارد یہ ہے۔ مربع میں جامہ کبود رنگ یا فیروزہ رنگ پہن کر داخل ہو اور نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۴ بار پڑھے۔

عزمت علیکم ایہا الفاضل الناطق المطلع علی سماء الحلم العاتقہ بحق ترھوماش ھلیش و بحق میوعیوش ھیطموث توفوطوث حل بھیوعدبش جلھدبش و ضھوش ھلحموث طرنباش عومطوداش فقد توش بجلد ھوبث نیواش علمطیاش اجب دعوتی بحق ھذہ الاسماء باذا بلیش طیش بعزۃ ھذہ العزیمۃ۔

اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسمار کو اپنے اوپر دم کرے۔ یاعبہ فوش خربموث سمیابش۔

فوائد اس عمل کے یہ ہیں کہ اس کا عامل جو صورت چاہے تبدیل کر سکتا ہے جو ارادہ کرے ویسے ہی ظاہر ہو اور پل بھر میں عالم بالا پر جائے اور آنکھ جھپکنے میں مشرق سے مغرب کو پہنچ جائے۔ آصف بن برخیا اس تسخیر کا عامل تھا جس نے بلقیس ملکہ سبا کا تخت دربار سلیمانیؑ میں پلک جھپکنے میں لاکر حاضر کر دیا تھا۔
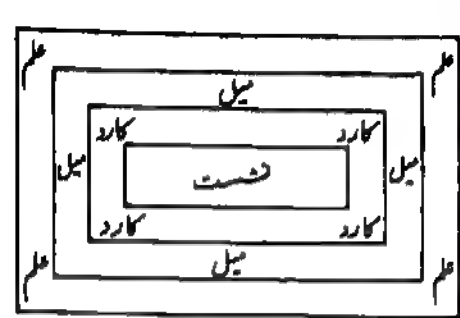
تسخیر زہرہ

اس تسخیر کے مربع کی صورت یہ ہے۔

علم — میل — کارد — نشست — کارد — میل — علم

علم کے ڈنڈے درخت سدا بہار کے ہوں اس پر حریر سبز کے پھریرے اور کاردیں سب نقرئی ہوں۔

صورت خاتم زہرہ کی یہ ہے جو حریر کے پھریروں پر محررہ ہونی لازم ہے۔

ج ی ۳ ۲ ۲۹ ۱۱ ۶۳ سد ۶ د
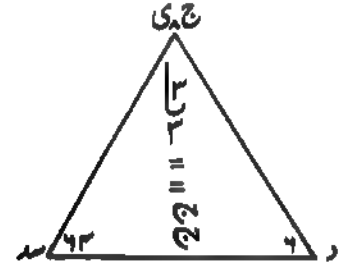
بخور زہرہ کا حسب ذیل ہے۔

عنبر اشہب، عود، صندل، گل نسرین، بہار، نارنج، گل سرد نبات۔ ان سب کو کوٹ پیس کر گولیاں بنائے اور صبح و شام نقرئی انگیٹھی میں روشن کرے۔

عزیمت یعنی دعوت تسخیر زہرہ کی یہ ہے۔

مربع میں جامۂ سبز رنگ پہن کر داخل ہو اور نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۵ بار پڑھے۔ عزمت علیك ایها السیدة السیدة المحسنة محبتی صبد طوش طیوش وقرهوطاش فیهبوش تشیب وعفیرطرہش ودعومندیش وعیهولیاش دکیوذداش هلطیمیث طلطیوث اجب دعوتی یا ازند دیش فلیوطاش ودطادش بحق هذه الغریبة الغوسیة۔

اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسمار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ یاطلبطیاش یاطلمیاش وھوتوش۔

مدت اس عمل تسخیر کی ۱۰۵ دن ہے۔

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ عامل کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ اس کو قدرت سے خوشحالی ودیعت ہوگی۔ وہ وحوش وطیور، جن وانس سب پر حاوی ہوگا۔ تمام عالم اس کے

عامل دسخر کنندہ کا عاشق ہوگا جس کو چاہے پل بھر میں حاضر کر سکے گا۔

تسخیر آفتاب

صورت مربع برائے عمل تسخیر آفتاب یہ ہے۔

علم — میل — کارد — نشست — کارد — میل — علم

علم کے ڈنڈے نارنگی کے درخت کی لکڑی کے ہوں اور پھریرے نارنجی رنگ کے حریر کے ہوں۔ میل اور کارد سونے کی ہونی لازم ہیں۔

صورت خاتم آفتاب کی یہ ہے کہ پھریروں پر محررہ ہونا اس کا نہایت لازم امر ہے۔

۱۱۱ ط ۵۵ ۱۱۱ ۲۲۲ لا لا لا

بخور آفتاب کا حسب ذیل ہے۔

کندر سفید، زعفران، مشک، گل سرو، طیلہ سرد، گل انار، عود قماری، کف دریا۔ ہموزن کوٹ پیس کر گولیاں بنایئے اور ہر روز سولہ مثقال مربع میں داخل ہونے کے بعد طلائی انگیٹھی میں روشن کرے۔

عزیمت یعنی دعوت آفتاب (شمس) کی یہ ہے۔

مربع میں جامہ نارنجی پہن کر داخل ہو اور بعد روشن کرنے بخور کے نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۰ دفعہ پڑھے۔ عزمت علیکم ایها السلطانُ المستعلی والسنة القا بحق طرهش وماکرش جهوداش طلمعوش اجب یامند لاش طهسیاش بحق ادمیوش وصلیوغش اجب وعوتی وانت الملك المستولی بحق هذه الاسماء العظیم۔

اور جب مربع سے نکلے تو ان اسماء کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔ یاعنقباطوش یاشویالسکویاش یاطومواطش۔ مدت اس عمل تسخیر کی پچاس دن ہے۔

مدت اس عمل تسخیر کی پچاس دن ہے۔

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ عامل اس تسخیر کا ایک طرح سے روئے زمین کا شہنشاہ ہوتا ہے جس بادشاہ و سردار کے سامنے وہ جائے گا۔ وہ اس کا تابع فرمان ہوگا ——— تمام علوم غریبہ اس پر منکشف ہوں گے۔ اس کا چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہوگا کہ رات کو اسے چراغ کی ضرورت بھی نہ ہو اور قوت اس میں اس قدر ودیعت ہو جائے گی کہ اگر چاہے تو ہاتھی کو اٹھا کر دے مارے۔

تسخیر مریخ

——— صورت تسخیر مریخ کے مربع کی یہ ہے۔

علم میل کارد نشست کارد میل علم

مربع میں گیرو پھیر کر رنگ کردے۔ علم کے ڈنڈے درخت کونار کی لکڑی کے ہونے لازم ہیں پھریرا احریر سرخ کا اور میل اور کارد یں تانبے کی ہوں۔

خاتم مریخ کی صورت حسب ذیل پھریروں پر ثبت ہونی چاہئے۔

ح ۱۱۱۱ ح ۱۱۱۱ ح ۱۱۱۱ ح ۱۱۱۱

بخور مریخ کا حسب ذیل ہے۔

سیاہ مرچ مانیون، ایلوا زرد، پیاز کا چھلکا، چوب آبنوس، ان سب کو پیس کر گولیاں بنائے اور مربع میں داخلہ کے بعد پانچ مثقال صبح اور پانچ شام کو روشن کرے۔

عزیمت یا دعوت مریخ کی یہ ہے۔

مربع میں شمشیر خون آلودلے کر داخل ہو۔ سرخ جوڑا زیب بدن ہو۔ بخور روشن کرنے کے بعد جائے نشست پر بیٹھ کر ۱۰۰ بار پڑھے۔

عزمت علیکم ایہا السلطان القاہر والملک القادر القامل بحق طوتوطیوش وزنرشروش جلدوش حلعیوش شہرخ فقدوح علیوش مقلوش مدلیش سیلیش بحق بیہوت نرمیرمر بوش ابروش ھیوش ذی العزۃ والسلطان طویاطواطویامد شیثاً دمیشاً عید میشا مہائید اجب دعوتی بحق ھذہ الاسماء وتعظیم۔

اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسمار کو اکتالیس بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

یانیقوشرون یاجلهیش یاوزنترشروش یاطهنواش یاجلدوش۔

مدت اس عمل کی کل ۲۵ روز ہے۔

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ اس کا عامل خشک کھیتوں کو پل بھر میں سرسبز کر سکتا ہے۔ وہ نظر مردم سے غائب ہو سکتا ہے اور جس کو جو شکل چاہے دے سکتا ہے۔ پتھر کو سونا بنا سکتا ہے اور لاکھوں افواج قاہرہ کو دم بھر میں موت کی نیند سلا سکتا ہے۔ گویا اس عمل کا عامل بھی تمام عالم کا بادشاہ ہوتا ہے۔

تسخیر مشتری

صورت تسخیر مشتری کے مربع کی یہ ہے۔

علم میل کارد نشست کارد میل علم

علم کا ڈنڈہ درخت شمشاد کی لکڑی کا اور پھریرا احریر زرد کا ہونا چاہئے اور میل اور کارد یں قلعی یا رانگ دھات کی ہونی لازم ہیں۔

خاتم تسخیر مشتری کی حسب ذیل ہے۔

د ط ۱۶ ط د ط ۱۱۱۱ د ط ۱۶ ط د

بخور تسخیر مشتری کا حسب ذیل ہے۔

سیاوشاں، جرائتہ، خشخاش، بہمن، عنبر، زعفران سب کو کوٹ پیس کر گولیاں بنائے اور پانچ مثقال صبح اور پانچ مثقال شام کو مربع میں داخل ہو کر جلائے۔

عزیمت یا دعوت مشتری کی یہ ہے۔

مربع میں زرد حریر کا لباس پہن کر داخل ہو اور بخور روشن کرنے کے بعد نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۲ بار پڑھے۔

عزمت علیکم ایہا السید الطاہر التقی بحق عزطیوش وطیموش وھموعیوش یاطلعمیش بحق عوطعناش قومی جیوش اجب دعوتی الملک الا بحق حقلاحقلاف وبجروتا ھذہ الاسماء العظیمۃ۔

اور مربع سے نکلتے ہوئے مندرجہ ذیل اسمار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے۔

یاشمعلاجوش یا اجنیوعطش یاحمموش یاطرحوش۔

مدت اس عمل کی کل تین سو چھیاسٹھ دن ہے ——— فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ عامل اس عمل کا تمام مخلوق کے دلوں کا حال جانتا ہے۔ وہ جس کی چاہے صعب سے صعب مشکل آسان کر سکنے پر قادر ہوتا ہے۔ جس شخص کو چاہے ہزاروں کوس کی مسافت پر بلا سکنے پر قادر ہوتا ہے۔ تمام علوم اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ وہ فرشتوں، اجنہ اور دیگر روحانیوں سے گفتگو کرنے اور ان کی گفتگو سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہے۔

علم میل کارد نشست کارد میل علم

تسخیر زحل

صورت مربع تسخیر زحل کے عمل کی یہ ہے۔

علم کا ڈنڈا درخت کنیر کی لکڑی کا ہو اور پھر یرا حریر سیاہ کا، بیل اور رکار دیں لوہے کی ہونی لازم ہیں۔

خاتم تسخیر زحل کی یہ ہے۔

بخور تسخیر زحل کا یہ ہے۔

کندر سیاہ، پوست خشخاش سیاہ، لادن، عنزروت، پوست، مصبر سب کو ہم وزن پیس کر گولیاں بنائے اور چھ مثقال صبح و شام روشن کرے۔

عزیمت یا دعوت زحل کی یہ ہے۔

مربع میں حریر سیاہ کا لباس پہن کر داخل ہو اور بخور روشن کرنے کے بعد نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰ دفعہ پڑھے۔

عزمت علیکم ایھا الملک العظیم القاھر الجبار القادر الوالی الشامخ الفعر کثیر الخطر عظیم الغضب ذوالفضل الکامل طر معاش حو عیش نو توش طوش حدود وش میطیش ھیطیس اسلک ایھا الشیخ المقدم الساکن المتین محق انا قاف العظام۔

جب مربع سے باہر نکلے یہ چاروں اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ یاعید لوش فرھوعطباش موشطھاب سوھوبوش۔

مدت اس عمل کی اکیس دن ہے۔

فوائد:۔ اس عمل تسخیر کا عامل زیر زمین دفینوں اور خزینوں کو دیکھ سکنے پر قادر ہوتا ہے جس لشکر میں ہوگا وہ لشکر فتحیاب ہوگا۔ وہ نظر خلائق میں عزیز ہوگا۔ جو پتھر ہاتھ میں لے گا الماس بن جائے گا۔ یہ شخص سدا جوان رہے گا۔ اور تمام عالم کی زبان سمجھے گا۔

●●●●●●●●●● ● ●

بقیہ ــــ کالدی کاہنوں کا کالا جادو

(علامات)

”میمر وما نوفا ساطارس عروث تو بالقورادم“

ترجمہ:۔ اے طارس ہمیں بد روحوں سے محفوظ رکھ اور ہمیں دشمنوں پر غالب آنے کی قوت بخش۔

حورابی لکھتا ہے کہ اگر کوئی گلیدک اپنے دائیں بازو پر باندھ کر ستارہ قلب العقرب کے طلوع ہوتے وقت موکل یا بت طاس کی پوجا کرتے ہوئے اس منتر کا ۱۳ ہزار بار جاپ کرے تو ایسے شخص کے دشمن تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بد روحوں کو مسخر کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ حورابی نے اس موکل کا نقش بھی تحریر کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

زندہ طلسمات

زبان بندی کیلئے

جو عامل منزل صرفہ میں ذیل کے طلسمات کو گرگ دشتی کی دباغت شدہ کھال پر تحریر کر کے اپنے پاس رکھے گا تو اس کی تاثیر سے اس کے جملہ حاسدوں، دشمنوں اور بدخواہوں کی زبان بندی عمل میں آجائے گی۔ طلسمات یوں ہیں۔

یَایَائِ یَوِیَایَوِیُ یَاتِوَایَایَوَائِ یَوَایَایُ یَوَایَا آیَایَائِ۔

لاپتہ کے لئے

ایسا غائب مفقود الخبر جس کی طرف سے کوئی بھی خبر ابھی یا ابھی نہ مل رہی ہو تو اس کے لئے گربہ اہلی کو منزل نعائم میں دودھ کا ایک لبالب پیالہ بھر کر پلائیں۔ جب وہ خوب شکم سیر ہو کر دودھ پی لے تو اسے قابو کر لیں اور ذیل کے طلسمات کا ورد کرتے ہوئے ایک سو فرسنگ کے فاصلے پر لے جا کر اُسے آزاد کر دیں۔ گربہ تین سے سات روز کے اندر اندر واپس پلٹ آئے گی اور اسی دوران ہی مطلوبہ شخص کے متعلق بھی تمام تر معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ جب کہ غائب کے زندہ ہونے کی صورت میں وہ واپس آجائے گا۔ طلسمات یہ ہیں۔

اَلَفَا اَلَفَ اَلَفَا اَلَفَ اَلفَافَ اَلفَافَ لَفَ لَفَا لَفَ یَا اَفَفُ اَلاَّ فَافَ اَلاَفَافَ اَلَفَ اَلَفَ یَا فَفَافَ فَلَان ابنِ فلاں بحقِ اللہِ الوَاحِدِ الاَحَدِ وَلَہُ الاَمرُ وَالحُکمُ وَالیہِ تُرجَعُونَ یَا الفَا فَفَفِ الفَافِ الوفَافِ یَا فَفُ اَفَفُ۔

پوشیدہ رہنے کا عمل

اخفا کیلئے گربہ سیاہ دشتی کے خون سے اس کی دمچی کی ہڈی کے قلم سے اسی کی دباغت شدہ کھال پر منزل مؤخر میں ذیل کے اسماء کو لکھیں۔ اس کھال کو اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ اور جہاں چاہیں بلاخوف و خطر چلے جائیں۔ کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔

اسماء یہ ہیں۔ شَشہَا شَشلَح اَشَادَ اشِی اَدشُوشعلِیشَا شَرَ وشعملشا شَلحَح شَماشَوہ ششہ الشَاءِ مَل اَشَاشَر شَماشَوہ شَالَا اَشَاشَاشَ شَ الشَوشَ شَونَہَادشَتَوا مَاشِیا غَشَادَہ شمشَمَا لَہَشمَا نَہُم لَایُبصِرُونَ شَوشَیَاشَا سَاخَلَقتَ فِیہَادسَاشعلَتَا شَاعَیَا اَشَوشَاھِیَا۔

عربوں کا کالا علم

قمر کسر النور کی منزلیں

سولہویں رات سے چاند گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ گھٹتے ہوئے چاند میں عرب ساحر بالعموم تخریبی اعمال کو سر انجام دیتے تھے ان تیرہ منازل القمر کا ذکر جن میں قمر سولہویں شب سے اٹھائیسویں شب تک رہتا ہے، کے اعمال کا سود بیت درج ذیل ہیں۔

منزل زبانا

اہل ہند اس منزل قمری کو وساکھا، اہل چین اسے کیو اور اہل فرنگ اسے طویل و عریض کانسٹلیشن ورجی نیس میں ہی شامل سمجھتے ہیں۔ یہ ۲۰ درجہ برج میزان سے ۲۰ درجہ ۳۰ دقیقہ برج عقرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ سماک رامح، فوراس پرنسپ اماڈ ستا یا سماک اعزل اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل میں درخت لگانے، زیور پہننے، نیا کپڑا کاٹنے، زراعت کاٹنے کو نیک سمجھتے، شادی بیاہ، سفر کرنے کو نحس بتلاتے۔ خاص کر جب بد اس منزل میں ہو شادی بربادی، خاوند کی تباہی کا اندیشہ ظاہر کرتے۔

اس منزل سے حرف میں منسوب ہے۔ اس کا ثانیہ خاکی کا ہے۔ عدد رقمی ۷۰ اور لفظی ۱۳۰ اور عددی ۱۹۲ مجموعہ اس کا ۳۹۲ طرح ۱۲ باقی ۳۸۰ حصہ ۳۸۰/۴ اور تعریف اس عمل کا عرب ساحروں کے قرین حرکات اور اساک الریاح ہے۔ لیکن وہ اس عمل کو متواتر کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ عبرانی ساحروں کے قرین اس منزل قمری کا موکل شرطائیل ہے جو تخت سلیمان کو ہوا پر اڑا تا تھا۔ عامل مسخر کنندہ اس موکل کا ہوا میں اڑنے پر قادر ہوتا ہے۔

منزل اکلیل

اہل ہند اس منزل قمری کو انورادھا، اہل چین اس کو کانگ اور اہل فرنگ اس منزل قمری کو طویل و عریض ورجی نیس میں ہی شامل سمجھتے اس منزل کا پھیلاؤ وسعت افلاک میں ۳۰ درجہ ۳۰ دقیقہ برج عقرب سے ۱۶ درجہ ۳۰ دقیقہ برج عقرب تک ہے۔ اکرکس، الفکہ، کھبالیہ اور میزان الجنوبی اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں تخت نشینی، تعمیر مکان، نئے کپڑے بدلنے، زیورات پہننے، ناچ رنگ دیکھنے اور خوشی کے کاموں میں شریک ہونے کو بہتر سمجھتے۔ اگر اس دن جمعہ ہو تو نقل تحویل تجارت، بیوپار، باغ لگانا، سفر، شادی بیاہ کرنا ان کے قرین مبارک ہے۔ ان کے حسابات کے مطابق اگر چاند پورا یعنی بدر ہو تو سفر، شادی، جلوہ، رسم نکاح وغیرہ تو ٹھیک ہے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری کا موکل ہنائیل بتلاتے جسکا مسخر کنندہ ہوا بھری کشتیوں کو دم بھر میں غرقاب کر دینے پر قادر ہوتا ہے۔

منزل قمری اکلیل سے حرف "فا" منسوب ہے۔ عمل اس کا واسطے عداوت و خصومت کیلئے بہتر ہے۔ ثالثہ حرف فا کا آتش کا ہے۔ عدد رقمی ۸۰، لفظی ۸۱، عددی ۶۵۱، مجموعہ ۸۱۲ طرح ۱۲ باقی ۸۰۰، حصہ ۲۶۶/۲ طریقہ عمل کا یہ ہے۔

پارچہ یا چمڑے پر نقش مثلث، حرف فا اور جمع عدد کو معکوس طرف دست چپ کے لکھے۔ چنانچہ عدد ۸۱۲ اور برنسبت کے لکھے اور اسم مطلوب کو اور لفظ عداوت اور خصومت اور بغض کو لکھے اور اس کے عدد استخراج کرکے حروف بنا کے اسم ملائک کا رقم کرے اور بخور موافق عمل کے کرے اور جس مکان میں ان اشخاص کی نشست رہتی ہے اس مکان میں دفن کر دے۔ ان اشخاص کے درمیان زبردست عداوت پیدا ہوگی۔

مثلث حرف فا یہ ہے۔

۲۷۰	۲۷۵	۲۶۷
۲۶۸	۲۷۱	۲۷۳
۲۷۳	۲۶۶	۲۷۲

منزل قمری قلب

اہل ہند اس کو جیسٹھا، اہل چین اسے تی اور اہل افرنگ اسے انسرائی کہتے ہیں۔ اس منزل قمری کا پھیلاؤ ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ سے ۳۰ درجہ برج عقرب تک ہے۔ میزان الشمالی، اجیفیا اور طولیان اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں تجارت شروع کرنے، نقاشی سیکھنے، عمارت و حمام میں جانے کیلئے، شادی اور سفر کیلئے بہتر خیال کرتے۔ اگر اس رات چاند پورا یعنی بدر ہو تو اس رات کو ہر کام کیلئے سعد خیال کرتے تھے۔ عبرانی ماہرین سحر اسود اس منزل قمری کا موکل طلطائیل کو بتلاتے اور اس موکل کے مسخر کرنے والے کو معزز خواتین کے فی الفور مسخر کر لینے پر قادر خیال کرتے تھے۔

اس منزل قمری کا حرف "ص" ہے۔ عرب ماہرین سحر اسود نے اس حرف کا مثلث بادی مقرر کیا ہے۔ اس کا عدد رقمی ۹۰، لفظی ۹۵، عددی ۵۹۰ ہے۔ ان سب کا مجموعہ ۷۷۵، طرح ۱۲، باقی ۷۶۳، حصہ ۲۵۴/۱ اور خواص مثلث صاد کا یہ ہے کہ جو عورت پوشیدہ حرام کاری کرتی ہے اگر وہ اس مثلث کو قمر در قلب کے وقت لکھ کر مکان خلوت میں دفن کر دے تو

اسے حمل نہ رہے گا اس طرح راز فاش ہونے کا خوف جاتا رہے گا۔
مثلث حرف صاد یہ ہے۔

۲۵۷	۲۶۳	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۸	۲۶۱
۲۶۲	۲۵۴	۲۵۹

منزل شولہ

اہل ہند اس منزل قمری کو مُولا، اہل چین فانگ اور اہل افرنگ اسے طویل و عریض کانسٹیلیشن سکارپی آئی کا ایک حصہ خیال کرتے ہیں اسکی وسعت افلاک میں صفر درجہ برج قوس سے ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج قوس تک ہے۔ قلب العقرب پیغا مان آئی سیدس اور راس الشعبان اس منزل قمری کے بڑے بڑے ثوابت ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں داخلہ بروز شنبہ کے اوقات میں ہر بُرے کام کا سرانجام دینا کامیاب سمجھتے تھے۔ ویسے وہ اس منزل قمری میں چاند کے داخلے کے وقت چاہ کھودنے، زراعت کرنے، تہ خانہ بنانے اور عمارت شروع کرنے کو اچھا سمجھتے تھے۔ اگر اس رات چاند پورا یعنی بدر ہو تو اسے شادی بیاہ کیلئے اچھا نہ خیال کرتے۔ عبرانی جادوگر اس منزل قمری کا مؤکل طرفائیل کو مانتے تھے۔ اور اس کے عامل و مسخر کنندہ کو بیماریوں کو آناً فاناً دور کر دینے کی قوت حاصل کر لینے والا خیال کرتے تھے۔

اس منزل قمری سے عربوں نے ابجد کے حرف "قاف" کو منسوب کر رکھا تھا حرف کا عدد رقمی ۱۰۰، لفظی ۱۸۱، عددی ۸۶۰ اور ثالثہ اس حرف کا وہ آب قرار دیتے تھے۔ مجموعہ اعداد رقمی لفظی اور عددی کا ۱۱۴۱ ہوا۔ اس طرح ان اعداد سے جو نقش مثلث پیدا ہوتا۔ عرب ساحر اسے مرض صرع یعنی مرگی اور درد شقیقہ یعنی کنپٹی کے درد کیلئے نہایت بہتر خیال کرتے۔ وہ اس مثلث کو چمڑے پر تحریر کرتے اور نقش کی پشت پر ان امراض کا نام لکھتے جن سے مریض کو بچانا مقصود ہوتا۔ شیخ المغرب علامہ محمد ساجرونی مغربی اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کتاب السحر" میں رقمطراز ہیں کہ امراض کے نام کے ساتھ مندرجہ ذیل طلسما بھی تحریر کرنے لازم ہیں۔

ک ک ک کہیسہ ددد ماح ح م م م
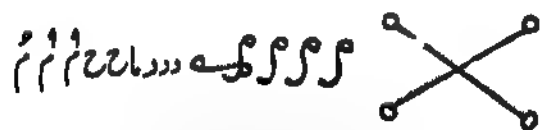
منزل نعائم

اہل ہند اس منزل کو پورباکھاڈ، اہل چین سن اور اہل فرنگ اسے طویل و عریض کانسٹیلیشن سکارپی آئی کا ایک حصہ قرار دیتے ہیں۔
یہ منزل قمری ۱۲ درجہ ۲۰ دقیقہ برج قوس سے ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج قوس تک وسعت افلاک میں پھیلی ہوئی ہے۔ نیزتھ، راس الغول اور السابق اس منزل قمری کے بڑے بڑے ثوابت ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں قمر کے داخلے کے وقت کھیت لگانے، موتی مونگا خریدنے، درخت کٹوانے، فصد کھلوانے اور عمارت کی بنیاد رکھنے کیلئے مبارک خیال کرتے۔ اگر ان اوقات میں شنبہ واقع ہو تو اس دن سہاگنوں کو سرخ کپڑا زیب تن کرنے سے منع کرتے۔ وہ اکثر قمری النعائم کے اوقات میں اپنے سحر و افسوں کو موافق کیا کرتے تھے۔ عبرانی ماہرین فلکیات نے اس منزل قمری کا مؤکل ضبخائیل مقرر کیا ہوا تھا جو قیدیوں کو قید و بند کی مصیبتوں سے رہائی دلانے کی قدرت رکھتا ہے۔ لہٰذا اس مؤکل کے مسخر کردہ اس قوت کا عامل جانتے تھے۔

عرب ساحروں نے ابجد کے حرف "را" کو منزل قمری نعائم سے منسوب کر رکھا تھا ان کے نزدیک اس حرف کا ثالثہ خاک، عدد رقمی ۲۰۰، لفظی ۲۰۱ اور عددی ۵۰۱ تھا۔ ان سب کا مجموعہ ۹۰۲ طرح ۱۲ باقی ۸۹۰ اور حصہ ۲۹۶ ۲/۳ ہوا۔ اس طرح جو نقش مثلث پیدا ہوتا ہے، وہ عرب ساحروں کے نزدیک حفاظت حمل اور رہائی محبوس کیلئے سریع التاثیر ہے۔ وہ اس مثلث کو زعفران و گلاب سے چمڑے پر لکھا کرتے تھے۔
نقش مثلث یہ ہے۔

۳۰۰	۳۰۵	۳۹۷
۲۹۸	۳۰۱	۳۰۳
۳۰۴	۲۹۶	۳۰۲

منزل بلدہ

اہل ہند اس منزل قمری کو اترا کھاڈ۔ اہل چین دنی اور اہل افرنگ اسے طویل و عریض کانسٹیلیشن سکارپی آئی کا آخری حصہ قرار دیتے ہیں۔
اس منزل قمری کا پھیلاؤ ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج قوس سے ۔ ادرجہ برج جدی تک ہے۔ اکیومن سینسٹرا، پولس، سپی کولم، فاسیز اس منزل قمری کے بڑے بڑے ثوابت ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں عورت کا اول مرتبہ حیض آنا نہایت مبارک خیال کرتے۔ اس منزل قمری میں داخلہ قمر کے اوقات میں وہ شادی تخت نشینی، فصل زیر کپہ، پھول پہننا، زراعت کا کام کرنا نہایت اچھا سمجھتے تھے اور اگر ان اوقات میں یوم یکشنبہ کی رات کو بدر ہو تو شب عروسی کے لئے اس رات کو نہایت مبارک و نیک فال مانتے تھے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری کا مؤکل ہمرائیل قرار دیتے تھے جس کا مسخر کنندہ اپنے اعداء پر غالب و قوی رہتا تھا۔

عرب جادوگروں نے ابجد کا حرف "شین" اس منزل قمری سے منسوب کر رکھا تھا اس حرف کا رابعہ آتش ہے۔ عدد رقمی ۳۰۰، لفظی ۳۶۰ اور عددی ۱۰۸۶ ہے۔ ان سب کا مجموعہ ۱۷۴۶، طرح ۱۲ باقی ۱۷۳۴ اور حصہ ۵۷۸ ہے۔ اس کا نقش مثلث داخلہ قمر فی البلدہ کے وقت جب کہ مشتری بھی شرف کا ہو رانگ یعنی قلعی کی لوح پر لکھ کر پاس رکھے عامل جملہ اعداء پر غالب و قوی رہے گا۔ یہ تختی تسخیر امراء و سلاطین کا کام بھی دے گی۔
نقش مثلث یہ ہے۔

۵۸۱	۵۸۶	۵۷۹
۵۸۰	۵۸۲	۵۸۴
۵۸۵	۵۷۸	۵۸۳

منزل ذابح

اس منزل کو اہل ہند ابھجت، اہل چین کی اور اہل افرنگ سا گی ماریائی کا نصف اول کہتے ہیں۔ اس منزل قمری کا پھیلاؤ ۰ درجہ جدی سے ۱۲ ۲۰ دقیقہ برج جدی تک ہے۔ اس کا کل وقت بمطابق حسابات اہل ہند ۱۹ گھڑی اور بمطابق حسابات پاکستان ٹائم سات گھنٹے ۳۶ منٹ ہے۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں اعمال سحر وغیرہ کو پختہ کرنے اور اگر یہ منزل قمری جمعرات کے دن آئے تو اس وقت زیور بنانے اور نقاشی کرنے کو مبارک خیال کرتے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری سے مؤکل عزرائیل کو منسوب کرتے۔ عامل اس مؤکل کا جملہ مفسدوں کے قلع قمع کرنے پر قادر ہوتا ہے۔

عرب ساحر اس منزل قمری سے حرف "تا" منسوب کرتے ہیں جس کا رابعہ باد عدد رقمی ۴۰۰۔ لفظی ۴۰۱۔ اور عددی ۳۴۴ ہے۔ مجموعہ ان کا ۱۵۳۵۔ طرح ۱۲ باقی ۱۵۲۳ حد کسریہ ۵۰۸ ہے۔ اس طرح وہ ایک نقش مثلث بنا کر جس گھر میں دفن کرتے وہاں سے حشرات الارض اور موذی جانور بھاگ جاتے۔ یہ نقش گریختہ کی واپسی کیلئے بھی آزمودہ مجرب ہے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۱۱	۵۱۶	۵۰۸
۵۰۹	۵۱۲	۵۱۴
۵۱۵	۵۰۷	۵۱۳

منزل بلع

اہل ہند اس منزل قمری کو شرون، اہل چین تاؤ اور اہل افرنگ اسے طویل دریں کانسٹلیشن سکا تاریائی کا نصف آخر جانتے تھے۔ اس کا پھیلاؤ ایک درجہ ۲۰ دقیقہ برج جدی سے ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج جدی تک ہے۔ منزل ذابح اور منزل بلع کے بڑے بڑے ستارے پیلاگوس ساسیلا مانوبریم۔ نسر واقع اور ذنب الجدی ہیں۔

عرب جادوگر منزل بلع میں بالاخانہ بنانے، بنیاد بلند کرنے، سفر، زراعت، تخت نشینی، تخم ریزی، نام رکھنے، نیا کپڑا پہننے، ملازمت کیلئے رجوع کرنے، بیماری کا علاج کرنے کو خوب سمجھتے تھے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری سے مؤکل میکائیل کو منسوب کرتے اور اس کے عامل کو جنات ارواح خبیثہ اور شیاطین وغیرہ کو دور کرنے پر قادر سمجھتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قمری سے حرف "ثا" منسوب کر رکھا تھا جس کا طبیعہ آب کا ہے۔ عدد رقمی ۵۰۰، لفظی ۵۰۱ اور عددی ۶۰۶ ہے۔ مجموعہ کل ۱۶۰۷۔ طرح ۱۲۔ اور باقی ۱۵۹۵ اور حصہ کسریہ ۵۳۲ ہے۔ اس طرح جو نقش مثلث وہ مرتب کرتے جنات ارواح خبیثہ یا شیاطین سے متعلقہ مقام پر اسے گاڑ دیتے۔ یہ نقش مثلث اکثر لوہے کی تختی پر مرقوم کر کے گاڑا جاتا تھا۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۳۵	۵۳۰	۵۳۳
۵۳۴	۵۳۶	۵۳۸
۵۳۹	۵۳۲	۵۳۷

منزل سعود

اہل ہند اس منزل قمری کو دھنشا، اہل چین نیو اور اہل افرنگ اسے کیپر یکارنی کہتے ہیں۔ وسعت اس منزل قمری کی ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج جدی تا ۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج دلو تک ہے۔ تری بلم، البانزد نسر طائر بذابح، ادلیوس اور باس اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری چاند کے قیام کے دوران میں تجارت شروع کرنے نئے مکان میں جانے سفر کرنے۔ نیا کپڑا پہننے۔ زراعت کرنے۔ بیماری کا علاج شروع کرنے کا مشورہ دیا کرتے۔ اگر پیر کے دن قمر اس منزل میں داخل ہو تو اسے ہر عمل کے کیلئے نیک خیال کرتے۔ عبرانی جادوگر مؤکل میکائیل کو اس منزل قمری سے منسوب کرتے اور اس کے عامل کو پانی پر چلنے کی قوت کا مالک خیال کرتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قمری سے حرف "خا" منسوب کر رکھا تھا جس کا رابعہ خاک کا ہے۔ اس کا عدد رقمی ۶۰۰، لفظی ۶۰۱ اور عددی ۵۱۶ ہے۔ مجموعہ ۱۷۱۷، طرح ۱۲ باقی ۱۷۰۵ اور حصہ ۵۶۹ ہے۔ اس طرح جو نقش مثلث ساحران عرب ترتیب دیتے اور اسے چمڑے پر زعفران سے لکھ کر جس کسی کو تفویض کرتے اس کی جملہ مشکلات دنیاوی حل ہو جاتیں اور جملہ کاروبار سرانجام ہو جاتے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۷۲	۵۷۷	۵۷۰
۵۷۱	۵۷۳	۵۷۵
۵۷۶	۵۶۹	۵۷۴

منزل اخبیہ

اہل ہند اس منزل قمری کو ست بکھا، اہل چین سوا اور اہل افرنگ اکویریائی کہتے ہیں۔ اس کی وسعت ۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج دلو سے ۲۰ درجہ برج دلو تک ہے۔ ہُرمز، ہوا، رسم، کاسٹرا اور نشرہ اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب جادوگر اس منزل قمری میں عمارت خریدنے، زمین فروخت کرنے، گھوڑوں کی خریداری، شراکت اور ادائیگی رسومات تزویج، سپردگی کرنے کا مشورہ دیا کرتے۔ عبرانی ماہرین فلکیات اس منزل قمری کا مؤکل اسرائیل بتاتے تھے اور اس کے تسخیر کنندہ کو شکل تبدیل کر لینے پر قادر مانتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قمری سے حرف "ذال" منسوب کر رکھا تھا۔ اس حرف کا مرتبہ خانہ آتش کا ہے۔ عدد رقمی ۷۰۰، لفظی ۷۳۱، اور عددی ۱۰۸۔ مجموعہ سب کا ۱۶۱۹، طرح ۱۲ باقی ۱۶۰۷، اور حصہ ۵۳۶ ہے۔ اس طرح مرتب ہونے والے نقش مثلث کو تعمل آب نارسیدہ پر لکھ کر عرب ساحر اعمال حب میں استعمال کیا کرتے۔ یعنی اس سفال آب نارسیدہ پر اس نقش مثلث کو بوقت طلوع برج آتش رقم کر کے ساتھ طالب و مطلوب کے لکھتے۔ یہ عمل حب کا بہترین و تیر بہدف مانا جاتا ہے۔

منزل مقدم

اہل ہند اس منزل قمری کو پوربا بھدر، اہل چین جیواد، اہل افرنگ اسے طویل دریں کانسٹلیشن کوریائی کا ایک حصہ خیال کرتے۔ وسعت

اس منزل قمری کی ۲۰ درجہ برج دلو سے ۳ درجہ ۱۰ دقیقہ برج حوت تک ہے۔ سعد السعود۔ ذنب الدعار، سعد الملک اور دقت اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب لوگ اس منزل قمری میں واضح قمر کے وقت زراعت وتجارت چارہ ذن اور علاج معالجہ کرنے کو نیک سمجھتے۔ اگر یہ منزل قمری منگل یعنی سہ شنبہ کے دن کسر البور میں آجائے تو اس دن افسون راست کرنے کے اعمال کرنے کو افضل سمجھتے تھے۔ عبرانی ماہرین فلکیات اس منزل قمری سے موکل عطکائیل منسوب کرتے اور اس کے تسخیر کرنے والے کو طی الارض یعنی پل بھر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانے پر قادر سمجھتے تھے۔

عرب جادوگری نے حرف "ضاد" اس منزل قمری سے وابستہ کر رکھا تھا جس کا مرتبہ خاص بادی ہے اور عدد رقمی ۸۰۰، لفظی ۸۰۵ اور عددی ۷۹۴ ہے مجموعہ ان کا ۲۲۵۴ طرح ۱۲ اور باقی ۲۲۴۰ ہے حصہ برائے نقش مثلث اس کا ۷۴۷ ہے۔ اس نقش کو قیام قمری المنزل المقدم کے وقت ۷۴ دفعہ لکھ کر آگ اور پانی کے درمیان دفن کر دینے والے کو طی الارض کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

منزل موخر

اہل ہند اس منزل کو اترا بھدر، اہل چین گوئی اور اہل افرنگ پگاسی کہتے ہیں۔ وسعت کے لحاظ سے یہ منزل قمری ۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج حوت سے ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج حوت تک پھیلی ہوئی ہے۔ ذنب الحوت، سقاط اور آخر النہر اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب جادوگر اس منزل قمری میں قمر کے قیام کے اوقات میں نقل وحمل، تحویل عمارت، غسل زچہ وغیرہ کو مبارک وسعد خیال کرتے اور اس منزل قمری کا چاند اگر بدر ہو تو شادی اور نکاح کی رسومات کیلئے نہایت نیک مانتے تھے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری سے موکل نورائیل منسوب کرتے۔ اور اس کے عامل وسحر کنندہ کو مسخر کنندہ حکام وملوک خیال کرتے تھے۔

عرب ساحروں نے حرف "ظا" کو اس منزل قمری سے منسوب کر رکھا تھا جس کا مرتبہ خاص بادی ہے۔ عدد رقمی اس حرف کا ۹۰۰، لفظی عدد ۹۰۱، اور عددی عدد اس کا ۵۸۶ ہے، مجموعہ اس کا ۲۳۸۷ طرح ۱۲، اور باقی ۲۳۷۵، اور نقش مثلث کی ترتیب کیلئے اس کا حصہ کسر یہ ۷۹۲ ہے اس کا نقش مثلث تسخیر حکام، ملوک ووزراء کے لئے تیر بہدف ہے۔ نقش مثلث مع طلسم ضروری یہ ہے۔

۷۹۵	۸۰۰	۷۹۳
۷۹۴	۷۹۶	۷۹۸
۷۹۹	۷۹۲	۷۹۷

ملم طا د ح د ح ممہ مص مص ۲۳ دود

منزل رشا

اہل ہند اس منزل قمری کو ریوتی، اہل چین شح اور اہل افرنگ پیگاسی بیٹا کہتے ہیں۔ وسعت اس منزل قمری کی ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج حوت سے ۳۰ درجہ برج حوت تک ہے۔ مرکب اندشیطا اس منزل قمری کے دو بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ماہرین طلسمات اس منزل قمری میں قیام کے دوران میں رسومات تزویج ونکاح، غسل زچہ، تخت نشینی، جامہ نو پہننا، پھول زیب تن کرنا، شب عروسی زفاف، سفر، حل وعقد، دعوت واعمال کا مشورہ دیتے تھے۔ عبرانی ماہرین سحر وساحری نے اس منزل قمری کا موکل نوخائیل مقرر کر رکھا تھا جس کا عامل یا تسخیر کنندہ دوسروں کی قوت گفتار وشہوت کو قبض کر لینے پر قادر خیال کیا جاتا تھا۔

عرب ماہرین فلکیات اس منزل قمری سے حرف "غین" منسوب کرتے تھے۔ جس کا خاصہ خاک ہے۔ اور عدد رقمی ۱۰۰۰، عدد لفظی ۱۰۶۰، اور عددی ۱۱۱ ہے مجموعہ ان سب کا ۲۱۷۱ طرح ۱۲ باقی ۲۱۵۹، اور حصہ برائے ترکیب نقش مثلث $\frac{۱}{۳}$۷۱۹ ہے۔ اس نقش مثلث کا عامل ہونا نہایت سہل ہے۔ قیام قمری المنزل الرشا صرف ۲۲ دفعہ نقش مثلث لکھ کر پانی میں بہا دینا ہے۔ یہ اس کی زکوٰۃ ہے۔ اس نقش مثلث کو عقد اللسان اور عقد الشہوت کیلئے منزل رشا کے چاند کی روشنی میں لکھا جاتا ہے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۷۲۵	۷۳۰	۷۲۳
۷۲۴	۷۲۶	۷۲۸
۷۲۹	۷۲۲	۷۲۷

اِطلاع نامہ بابت ماہنامہ طِلسماتی دُنیا

مُطابق

فارم ۴

مقام اشاعت : بڑی حویلی، محلہ ابوالمعالی دیوبند

وقفہ اشاعت : ماہانہ

پرنٹر : حسن احمد صدیقی

قومیت : ہندوستانی

پتہ : بڑی حویلی، محلہ ابوالمعالی دیوبند

رابطہ دفتر کا پتہ : سرسٹہ بازار دیوبند

پبلشر : حسن احمد صدیقی

قومیت : ہندوستانی

پتہ : محلہ ابوالمعالی دیوبند

پروپرائٹر

حسن احمد صدیقی، ابوالمعالی دیوبند

میں حسن احمد صدیقی بہ ہوش وحواس اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم ویقین کے مطابق بالکل درست ہیں۔

دستخط

حسن احمد صدیقی

اہلِ یونان کا کالا جادو

شواہد فلکیہ کے طلسمی اعمال

مشرق قریب کی قدیم ایشیائی تہذیبوں سے یورپ کی قدیم یونانی تہذیب کو ہمسائیگی کا شرف زمانہ قبل از تاریخ سے حاصل رہا ہے۔ اہل یونان کی صنم پرستی تمام تر شواہد فلکیہ پر مبنی ہے وہ مشتری کو زیئس کہتے ہیں اور اسے تمام دیوتاؤں کا باپ مانتے ہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ مشتری قانون کیپلر کے مطابق وہ جرم فلکی ہے جس نے نظام شمسی کے باقی اجرام کو جنم دیا ہے۔ یعنی کیپلر کہتا ہے کہ دور ارتقائے تکوین میں سورج اور کوئی دوسرا جرم عظیم قریب قریب آگئے جس پر سورج کی کشش ثقل نے اس جرم فلکی کے مختلف حصص کو حباب دار اپنی طرف کھینچ لیا۔ یہاں تک کہ اس کا ایک بہت بڑا حصہ باقی رہ گیا۔ جو خود سورج کے گرد گھومنے لگ پڑا۔ اور یہی وہ بڑا حصہ سیارہ مشتری ہے۔

خیر یہ ایک فلکیاتی موضوع ہے۔ یونانی اور اطالوی نے مدرستہ الفکر جہاں کئی سیارگان مشتری، زہرہ، شمس، قمر وغیرہ کو زیئس، افرودتی، اپولو، جونو وغیرہ کے لباس میں پہنایا ہے۔ وہاں اس نے ثوابت سے بھی مختلف اصنام وابستہ کئے ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل نہایت مشہور ہیں۔

اندرومیڈا یہ دیوی زن و شوہر کے درمیان رشتۂ محبت و مودت مضبوط کرتی ہے۔ اور دو شریک زنا ہستیوں کو ایک دوسرے کے قریب تر لاتی ہے۔

اکولا:۔ یہ پرانے تفاخر قائم رکھتی ہے اور نئے اعزاز بخشتی ہے۔

ارا:۔ یہ عصمت پروری اور پارسائی بخشتی ہے۔

ارگوناویس:۔ یہ دیوی پانی میں محافظت کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔

کانس میجر یہ سوتی جمرہ کی بیماری کو دور کرتی تھی۔ پلیگ کو دور کرتی تھی۔ اور بہائم سے محفوظ رکھتی تھی۔

کاسی اوپیا:۔ یہ دیوی کمزور اجسام کو تندرست بناتی تھی۔

قنطاورس:۔ یہ دیوتا صحت اور طویل زندگی بخشتا تھا۔

قیطس:۔ یہ دیوتا اپنے عاملین کو خلائق کا منظور نظر بناتا تھا اور گمشدہ اشیاء واپس لاتا تھا۔

سگنوس:۔ یہ دیوتا تشنج کی بیماری کو دور کرتا تھا۔

ڈراکو:۔ یہ دیوتا فریب کاری میں کامیابی بخشتا تھا۔

ھرکولیز:۔ یہ دیوتا جنگ اور نزاع میں فتح بخشتا تھا۔

ھائیڈرا:۔ یہ دیوی ذہانت اور دولت بخشتی اور زہر سے بچاتی تھی۔

لیپس:۔ یہ دیوتا فریب اور جنون سے بچاتا تھا۔

اوفیوکس:۔ یہ دیوی سانپ، بچھو جانور گزندہ سے حفاظت کرنیوالی تھی۔

اوری اون:۔ یہ دیوتا جنگ میں فتح بخشتا تھا۔

انکے علاوہ مندرجہ ذیل ستارے دیوی دیوتا بھی یونان میں مانے جاتے تھے۔ ان کے اعمال حسب ذیل ہوتے تھے۔

عمل ارکچورس

ستارہ ارکچورس (سماک رامح) کے طلوع کے وقت اس۔ مشک، عنبر اور لوبان کی خاک پھینکتے ہوئے سات سو دفعہ مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔

"ڈس لالیمپر اٹرار کچورس امعا ساگوتا"

اور پھر ایک ناچتے ہوئے آدمی کا پتلا بنا کر اس کی پوجا کرتے تھے۔ اس طرح وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے بخاروں کو دور کرنے کی قوت حاصل کر لی ہے۔ اطالیہ، یونان، قبرص، مصر اور قریطش کے طبابت پیشہ حضرات یہ عمل اکثر کیا کرتے تھے۔ وہ ایک تعویذ بھی اس امر یعنی بخاروں کے دور کرنے کیلئے دیا کرتے اور اس تعویذ کی تحریر حسب ذیل ہوتی تھی۔

عمل کاپیلا

کاپیلا دیوی کی شکل ایک رقاصہ کی صورت پر متصور ہوتی تھی۔ یونانی ساحر جو تھریس کے سمندروں کے کناروں پر کاپیلا دیوی کے مندر بنا کر اس کی پوجا کیا کرتے تھے۔ تسخیر خواتین و سلاطین و امراء کا ایک عجیب التاثیر عمل جانتے تھے۔ چنانچہ انہی سے ہیلن کے عاشق نے اس کی تسخیر کے لئے عمل کرایا اور پھر اسے لے بھاگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پیرس کی بین الاقوامی جنگ چھڑ گئی اور اس جنگ میں وقت کے بڑے بڑے سورما صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔

تھریس اور تھلی کے ساحر کاپیلا دیوی کا سحر جگانے کے وقت مسلٹو یعنی نیاز بو کا بخور جلاتے اور مندرجہ ذیل منتر پانصد بار پڑھتے۔

"دائیرا کاپیلا ٹری امبرا طورا ہوا ساگاچا"

اس عمل کے ذریعہ خواتین سلاطین و امراء کو مسخر کر لینے میں کامیاب ہو جاتے

ٹیلی پولی کے ایک مندر میں کا پیلا دیوی کا جنتر بھی بطور تعویذ حُب دیا جاتا تھا اور وہ جنتر حسب ذیل تھا۔

پلائیڈیز کا عمل پلائیڈیز شاہ اطلس اور ملکہ پلی اونی کی سات بیٹیوں کو عرف عام میں کہا جاتا ہے اور انہیں ڈائنا دیوی کی مصاحبت حاصل تھی۔ یہ سات کنواریوں کے سات بت ہوتے تھے جن کی پوجا مرض اٹھرا اور اندھاپن دور کرنے کیلئے کی جاتی۔ ویسے یونانی کاہن جن کے معبد اکثر تھسلی کی دلدلوں میں تھے۔ ان ساتوں دیویوں کی پوجا کشف و کرامات حاصل کرنے کیلئے کرتے تھے۔ یہ عمل کرتے ہوئے وہ صندل اور زیتون کے خشک پتوں کو ملا کر بطور بخور جلاتے اور سات سو مرتبہ ان بتوں کے سامنے سر بسجود ہوتے ہوئے مندرجہ ذیل منتر پڑھتے۔

"لاؤ سُنوا ٹونائی ٹولا پلائیڈیز لیزوائی لمپرا ٹرڈی گاڈز ڈرزرونا کونس"

ساحران یونان کا یہ خیال تھا کہ اس عمل سے روحیں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور خوش ہو کر پجاری کو کشف و کرامات کی بے پناہ قوت بخش دیتی ہیں اور وہ اٹھرا اور آنکھوں کے جملہ امراض دور کر سکنے پر قادر ہو جاتا۔ ایتھنز کے جادوگر پلائیڈیز کا جنتر بھی اٹھرا کے مرض کو دور کرنے کیلئے دیتے تھے اور وہ جنتر حسب ذیل ہوتا تھا۔

پولارس کا عمل پولارس مقدونیہ کے متوطن گوجروں کا دیوتا تھا ان کے پیشوا جادوگر کاہن لوگ ہوتے تھے۔ جو اس دیوتا کی شکل ایک بھیڑیے کے سر والے انسان کی وضع قطع پر متصور کرتے۔ وہ اس دیوتا کی پرستش بالعموم اندھیری راتوں میں کرتے اور اس پرستش کے عمل کا عامل ارواح خبیثہ کو دور کرنے پر قادر ہوتا تھا۔ پولارس دیوتا کی پوجا کے عمل کے وقت وہ گوگل کا بخور جلاتے اور مندرجہ ذیل منتر ہزار بار پڑھتے تھے۔

"سرلا سہونا پولارس ڈس بیلاڈ دسنا ردفا"

او ران کاہنوں نے پولارس کا ایک جنتر بھی ترتیب دے رکھا تھا جسے وہ مسافر کا محافظ سمجھتے تھے جس طرح ہم لوگ سفر پر چلنے والے کو اس کی محافظت کیلئے حضور سیدنا امام ہشتم علی رضا علیہ السّلام کو ضامن قرار دیتے ہوئے ان کے نام کا سوا روپیہ مسافر کے بازوئے راست پر باندھتے ہیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل جنتر حفاظت بدوران سفر کے لئے مقدونی ساحر دیا کرتے تھے۔

ددد

پراسی آن کا عمل پراسی آن کا دوسرا یونانی نام پوسائیڈن ہے۔ یہ سمندروں کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے۔ اس دیوتا کی پوجا بالعموم سمندر کے کنارے ادا کی جاتی ہے۔ گلاب کی خشک پتیوں کا بخور جلاتے ہوئے مندرجہ ذیل منتر کہا جاتا گیارہ سو مرتبہ کیا جاتا۔

"زراتوما نورسع پوسائیڈن گلوشاپ سونا ئیو براتوشا نیوے"

اس عمل کا عامل دیوتاؤں کا منظور نظر خیال کیا جاتا اور اسے دیوتاؤں کی طرف جادو سحر کو سحر کرنے والوں پر پلٹ دینے کی قوت ودیعت ہوتی تھی۔ یونانی ساحر اس دیوتا کا ایک جنتر بھی ارواح خبیثہ اور امراض کو دور کرنے کے لئے دیتے تھے۔ وہ جنتر حسب ذیل ہوتا تھا۔

لوحِ سلیمانی

لوحِ سلیمانی طبقۂ عاملین میں کافی مشہور و معروف عمل ہے۔ اس کے چاروں گوشوں میں اللہ کی کبریائی کا اعتراف ہوتا ہے۔ پہلے گوشے میں الملک اللہ دوسرے گوشے میں البقاء اللہ۔ تیسرے گوشے میں القدرۃ اللہ اور چوتھے گوشے میں السلطنۃ اللہ لکھا جاتا ہے۔ یہ لوح بفضلِ خداوندی انسان کو زبردست قوت عطا کرتی ہے۔ دوسروں پر اس کا رعب اور دبدبہ قائم ہوتا ہے۔ اور اس کو عزت و عظمت کے اعتبار سے وہ مقام بلند حاصل ہو جاتا ہے کہ جس کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ پہلے ہی سے کسی اونچے مقام پر فائز ہو تو اس لوحِ سلیمانی کے بعد اس کا مقام جوں کا توں رہتا ہے اور وہ اپنے منصب پر باقی رہتا ہے۔ اس لوح کو اگر ہرن کی کھال پر لکھ کر کوئی بادشاہ یا وزیر اپنے پاس رکھے تو بفضلِ ربّ العالمین وہ کبھی اپنے عہدے سے نیچے نہ گرے۔

اگر اس لوحِ سلیمانی کو قدرے موم اور کافور کے ساتھ کوئی اپنی ٹوپی، پگڑی یا جیب میں رکھے اور کسی حاکم کے پاس جائے تو حاکم اس پر مہربان ہوگا۔ اسے عزت بخشے گا اور اس کے مطالبے کو پورا کرے گا۔ اگر اس لوح کو سونے کے پترے پر کندہ کر کے کوئی اپنے پاس رکھے تو اللہ کے فضل و کرم سے اسے زبردست تسخیر کی دولت حاصل ہو۔ اور دنیا بھر میں اسکی شہرت اور مقبولیت ہو۔ اس لوح کو اگر مٹی کی پلیٹ میں لکھ کر اس عورت کو دکھایا جائے جو دردِ زہ میں مبتلا ہو تو دیکھتے ہی ولادت ہو جائے گی۔ اگر ولادت میں پھر بھی دیر لگے تو اس پلیٹ کو دھو کر عورت کو پلا دیا جائے اس صورت میں انشاء اللہ بچہ ہو جاتا ہے۔ لوحِ سلیمانی یہ ہے۔

الملک اللہ ۱۸۷	۸۸۰	۱۵۰۸	البقاء اللہ ۲۰۰
۱۵۰۹	۱۹۹	۱۸۸	۷۹۹
۱۹۸	۱۵۰۶	۸۰۲	۱۸۹
القدرۃ اللہ ۸۰۱	۱۹۰	۱۹۷	السلطنۃ اللہ ۱۵۰۷

ے واضح رہے کہ اہل سنت والجماعت کے یہاں ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں۔

کالدی کاہنوں کا کالا جادو

ستاروں کے عملیات و نقوش

کالدہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں اب "ارض عراق" واقع ہے۔ دنیا کے اکثر تاریخ داں اس سرزمین کو گہوارۂ بنی نوع انسان قرار دیتے ہیں یعنی انسان سب سے پہلے اسی سرزمین پر ظاہر ہوا لیکن جدید ماہرین علم النسل کی رائے یہ ہے کہ بیک وقت کئی مختلف علاقوں میں مختلف انسان ظاہر ہوئے جو نبی اپنی نسل کے باوا آدم ہیں۔ خیر یہ موضوع علم النسل کا ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ سب سے پہلی بار تہذیب انسانی نے "ارض کالدہ" یعنی اس میدان میں جو کہ دجلہ فرات کے مابین واقع ہے جنم لیا۔ ماہرین علم طبقات الارض کا بھی یہی خیال ہے کہ جو آثار قدیم تہذیب انسانی کے اس علاقے میں ملتے ہیں وہ شاید کرۂ ارض پر دوسرے ملنے والے آثار و باقیات سے زیادہ پرانے ہیں۔

علم اللہ پاک نے انسان کی فطرت میں ودیعت کیا ہے۔ بلکہ شاید اسی علم کی برکت سے ہی انسان کو مسجود ملائک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

قدیم زمانہ میں جب انسان کو تن ڈھانپنے کیلئے لباس بھی میسر نہ تھا۔ وہ شواہد فلکیہ پر غور و خوض کیا کرتا تھا۔ شاید فطرت سے منہ موڑ کر جب وہ شواہد غیر اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کی توجہ کو سب سے پہلے مرعوب کرنے والے چاند، سورج، ستارے ہی تھے۔ ان کے طلوع و غروب پر نور و ظلمت، سردی، گرمی اور بہار کی تبدیلیوں سے وہ اتنا متأثر ہوا کہ وہ انہی کو خدا اور اپنا خالق سمجھنے لگا۔ چنانچہ ان کو طرح طرح سے متشکل و متصور کر کے اس نے سب سے پہلے بت پرستی کو رائج کیا۔ قوم نوحؑ بلکہ قوم ادریسؑ و شیثؑ کے بتوں کے نام طے ہمیں نسر، یعوق، یغوث وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ ان میں سے تمام تر آسمان پر سیارگانؑ ثوابت کے باہم ملاپ سے بننے والی اشکال پر متصور کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ منزل قمری نسر جس کے ستاروں کے باہم ملاپ سے نسر یعنی گدھ کی صورت بنتی ہے کے تصور پر ہی ان کے بت نسر کی شکل و صورت تھی۔

قوم نوح کا مامن و مسکن بھی "کالدہ" کی سرزمین تھی اور پھر جب طوفان آیا اور تمام ساؤ ارض غرق آب ہو گئی تو بت پرست قوم بھی ساتھ تباہ و برباد ہو گئی۔ صرف وہ لوگ باقی رہ گئے جو نوح علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن طوفان کے رد ہو چکنے کے بعد انہی لوگوں نے علم ثوابت اور سیارگان کو رائج کیا۔ اور جب حضرت نوحؑ کی وفات کے بعد قوم کالدہ ایک دفعہ پھر کفر و طغیان میں غرق ہوئی تو اس پر کاہن و ستارہ شناس متصرف ہو گئے۔ ان کاہنوں میں ایک کاہن کا نام "حمورابی" تھا جو شان و شوکت میں اپنے وقت کے سلاطین و امراء سے بدرجہا زیادہ جاہ و حشمت رکھتا تھا۔

"حمورابی" نے کالدہ و آسور یہ دونوں اقوام کو باہم ملا کر ایک سلطنت کی بنیاد استوار کی جس کا مذہب ستارہ پرستی تھا چنانچہ ان لوگوں کے متعلق کلام مجید میں صابئین کا ذکر آیا ہے۔

حمورابی نے جس قوم کو متحد کیا اس کی حدود دریائے قارن سے دریائے نیل تک پھیلی ہوئی تھیں اور حمورابی بیک وقت اپنے وقت کا ایک عظیم الشان سلطان، ایک مذہبی پیشوا اور ایک متبحر عالم علوم مخفیات و روحانیات مانا جاتا تھا۔

بعض غیر ثقہ و متعصب تاریخ دانوں نے توریت کے دس احکام کو حمورابی کے مجوزہ قوانین سے گڈ مڈ کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پتھر کی سلوں پر ملنے والی توریت دراصل حمورابی کے کتبے تھے جو اس نے کوہ طور میں جگہ جگہ کھدوا رکھے تھے خیر یہ ایک مذہبی موضوع ہے۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ حمورابی ایک ستارہ پرست کاہن تھا اور اس نے ثوابت سے متعلقہ جو دعوتیں اور عملیات و نقوش پتھروں پر کھدوائے وہ آج بھی عراق و شام کے خرابات میں ملتے ہیں۔ یہ سب کے سب ثوابت سے منسوب ہیں۔ ان میں سے مشہور و قابل ذکر حسب ذیل ہیں۔

صالب

اس ستارہ کو عرب ساحر الدبران کہتے ہیں اور عربوں سے اہل افرنگ نے بنام من وعن لے کر الڈابران بنا لیا ہے۔ یہ ستارہ ۰۰ درجہ ۹ دقیقہ برج جوزا پر واقع ہے۔ کالدی ساحر یاقوت سرخ کو اس ستارے کا جوہر قرار دیتے تھے اور اس ستارے کے رب النوع یا مؤکل کی صورت ایک اڑتے ہوئے انسان کی شکل پر متصور کرتے۔ ان کے قرین اس ستارہ کے طلوع کے وقت اس مؤکل کی تسخیر کے اعمال سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ خرابات تدمر اور طور سینا پر حمورابی کے کتبے اس ستارہ اور اس سے متعلقہ اعمال پر بہت کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

حمورابی کا ایک کتبہ حسب ذیل ہے۔

$ 6 + × $ ع ھ

خط میخی میں یہ کتبہ کالدی زبان کے مندرجہ ذیل منتر و دعوت کو ظاہر کرتا ہے۔

"سان درا یودا صالب سلط عزّة"

ترجمہ:۔ اے سرخ آگ کی طرح چمکنے والے "صالب" ہمیں دولت اور عزت بخش۔

حمورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی یاقوت سرخ گلے میں پہن کر اس ستارے کی پوجا کرتا ہوا اس منتر کو دس ہزار بار پڑھے گا اسے دولت و عزت نصیب ہوگی۔ حمورابی نے اس ستارے کا ایک نقش بھی تدمر کے ایک کتبے پر کندہ کیا ہے اور وہ نقش یہ ہے۔
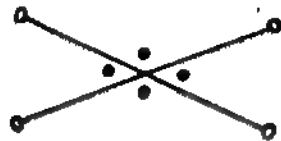
وہ لکھتا ہے کہ یہ نقش بھی حصول عزت و دولت کیلئے بہترین ہے۔ لیکن وہ اس نقش کو سرخ پرندے کے خون سے لکھنا زیادہ پُرتاثیر بتاتا ہے۔

یعوق اس ستارے کو عرب ساحر "الغول" کہتے ہیں اور اہل افرنگ "رسل ہاگ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ستارہ ۲۵ درجہ ۳۲ دقیقہ برج ثور پر واقع ہے۔ کالدی ساحر الماس کو اس ستارے سے منسوب کرتے ہیں اور اس کے مؤکل کی شکل ایک سر بُریدہ انسان کی وضع پر متصور کرتے ہیں اور اس ستارے کے طلوع کے وقت اس مؤکل کی تسخیر کا عمل سرانجام دیتے اور اس مؤکل سے سلاطین کے درباروں میں کامیابی حاصل کرتے۔ تدمر میں دریافت شدہ ایک کتبے پر اس عمل کا سارا احاطہ کندہ ہے اور وہ یہ ہے۔

"زرا ہوا سا یعوق جا غار بوص شروفا"

ترجمہ:۔ اے شان و شوکت والے یعوق ہمیں حکام کا منظور نظر بنا۔ ہمیں طاقتور بنا۔ بلاؤں کو ہم سے دور رکھ۔ دکھ دینے والے کو دکھ پہنچا۔

حمورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی الماس دائیں بازو سے باندھ کر طلوع "راس الغول" کے وقت اس منتر کو سات ہزار بار پڑھے۔ وہ حکام و سلاطین کا منظور نظر ہو جاتا ہے۔ بیمار ہے تو صحت مند ہوگا اور اگر سحر زدہ ہے۔ تو سحر دور ہوگا۔ بلکہ سحر اُلٹا سحر کرنے والے پر واپس لوٹ جائے گا۔

حمورابی نے اس ستارے کا نقش بھی کتبے پر کندہ کرایا ہے۔ جسے پہننے والا ہر قسم کے سحر جادو سے محفوظ رہے گا اور صحت و منظور نظر سلاطین و حکام ہوگا۔

نقش معظم حمورابی یہ ہے۔

نسر اہل عرب اسے "الغراب" کہتے ہیں۔ اہل افرنگ اُسے "نوردی" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ستارہ ۱۲ درجہ ۴۰ دقیقہ برج میزان پر واقع ہے۔ کالدی ساحر الماس اسود کو اس ستارے کا جوہر قرار دیتے ہیں اور ایک گدھ ایک سانپ یا ایک سیاہ فام حبشی کی صورت پر اُسے متشکل کرتے ہیں۔ نیزارت کے قریب ایک کھنڈر میں اس کے متعلق ایک کتبہ دستیاب ہوا ہے۔ جس میں حمورابی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی پوجا کا منتر حسب ذیل بتایا ہے۔

"شہورا بلو ما نسر شرا ہا طا غا لما دا نقی"

ترجمہ:۔ اے اندھیرے کے بیٹے نسر ہمیں خوفناک طاقت بخش۔ ہمیں ہمت دے۔ دشمن کو ڈراؤنے خواب دے اور اس کے جادو کو اسی کی طرف پھیر دے۔

حمورابی رقمطراز ہے کہ جو کوئی الماس سیاہ کو کمر میں باندھ کر "النسر الغراب" کے طلوع کے وقت اس منتر کا تین ہزار بار جاپ کرے۔ وہ قہرمانی قوتوں اور ہمت بلند کا مالک ہوتا ہے۔ اور کسی کے سحر جادو کو اس پر پلٹ سکنے پر قادر ہوتا ہے۔

حمورابی نے اس ستارے سے متعلق جو نقش کندہ کرایا وہ حسب ذیل ہے۔

قرنب اہل عرب اس ستارے کو "الیزالملک" اور اہل افرنگ "کرونا بوریاس" کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ ۱۱ درجہ ۱ دقیقہ برج عقرب پر واقع ہے۔ کالدی ساحر مشہور و معروف معدنی پتھر لوپاز یعنی عقیق زرد کو اس ستارے کا جوہر مانتے تھے اور اس کے مؤکل یا بت کو کبھی پر پھیلائے ہوئے مادہ عقاب یا پھر تاج زیب سر کئے ہوئے ملکہ کی صورت پر متشکل کرتے تھے۔ کوہ سینا پر دریافت شدہ کتبے پر اس ستارے اور اس کے مؤکل یا بت کی پوجا کا منتر حسب ذیل دیا گیا ہے۔

"فسون ذارا نفسا لوقرنب لاجفاد برطار ذنفوص"

ترجمہ:۔ اے بزرگ و برتر دیوی قرنب ہمیں نیکی محبت اور خوشنودی خلق عطا فرما۔

حمورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی یاقوت زرد کو گلے میں پہن کر اس ستارے یا اس کے مؤکل کی پوجا کرتے ہوئے اس منتر کا جاپ گیارہ ہزار بار کرے گا وہ نیک و پارسا ہوگا۔ اگر عورت یہ عمل کرے تو اس کی عصمت محفوظ رہے گی۔ غرضیکہ اس کا عامل عزت مآب ہوتا ہے۔

حمورابی نے اس ستارے کے طلوع پر لکھا جانے والا مندرجہ ذیل نقش بھی کندہ کرایا اور اس کی تاثیر تالیف القلوب بتائی ہے۔

طارس عرب ساحر اس ستارے کو "قلب العقرب" اور اہل افرنگ "انٹیرز" کہتے ہیں۔ یہ ستارہ ۸ درجہ ۲۹ دقیقہ برج قوس پر واقع ہے۔ کالدی ساحر اس ستارے کا جوہر گلیمک نامی معدنی پتھر بتاتے ہیں اور اس کے مؤکل یا بت کو بچھو یا ایک لاثانی جبہ سے آراستہ انسان کی صورت پر متشکل کرتے تھے۔ تدمر میں دریافت ہونے والے ایک کتبے میں حمورابی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۷۸ پر)

فراعنہ مصر کا کالا جادو

کلام پاک میں رب ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے "ہم نے ہر ایک شے کو پانی سے زندگی بخشی ہے" انسان کی تاریخ اس پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ انسان کی قدیم و جدید تہذیب کا دار و مدار ہی پانی پر ہے۔ قدیم انسانی تہذیب بڑے بڑے دریاؤں کے کناروں یا سمندروں کے کناروں پر آباد ہوئیں کلدانی، مصری، یونانی، لاطینی، ایرانی، بازنطینی، چینی، اہل یونان جو زمانہ قبل از تاریخ سے تہذیب انسانی کے علمبردار چلے آتے ہیں۔ سب طویل و عریض دریاؤں کے کنارے آباد تھے۔

مصر کو تو آج بھی تحفہ نیل کہا جاتا ہے۔ قدیم شاہان مصر فرعون کہلاتے تھے۔ فرعون قدیم قبطی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں جہاں کا نور قدیم مصری اور قبطی حقیقت میں ابراہیم کی اولاد تھے۔ جو حام بن نوحؑ کی اولاد سے تھا۔ طوفان نوح کے بعد حام بن نوحؑ کی اولاد ارض کلدان سے نکل کر جنوب مغرب کی طرف پھیل گئی اور اتنی پھیلی کہ اس کی وسعتیں رود نیل سے ٹکرانے لگیں۔ یہاں چونکہ زمین زرخیز تھی لہٰذا نیل کے کنارے کنارے بڑی بڑی بستیاں آباد ہونے لگیں جنہیں سب سے پہلے ارکسوس نامی سردار نے مسخر کر کے ایک باقاعدہ حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ارکسوس ہی پہلا فرعون تھا چونکہ ان دنوں بڑے بڑے آلات حرب ایجاد نہ تھے جن کی مدد سے قبائل کو بزور فتح کر کے یکجا و شیرازہ بند رکھا جاتا۔ لہٰذا ان کا کام روحانی قوت سے لیا جاتا۔ اور سردار، حاکم یا بادشاہ کو مظہر خداوندی سمجھا جاتا تھا۔ اسی اصول سیاست پر فرعون کو جہاں کا نور سمجھ کر خدا کا قائم مقام سمجھا جاتا تھا۔

فراعنہ مصر اپنی روحانی سربلندی قائم رکھنے کیلئے انسان کی ان قوتوں سے کام لیتے تھے جنہیں آج عرف عام میں استدراج، خرق عادت وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان فراعنہ نے مختلف مظاہر قدرت جن میں ارضی و سماوی دونوں قسم کے مظاہر شامل تھے۔ اسباب الانواع قرار دے کر خود کو ان کا اجارہ دار قرار دیا تھا۔ ان دیوی دیوتاؤں میں مشہور و معروف دیوی دیوتا رع، طوطس، سیت، ارناط، شموز، مف اور قابس تھے۔ ان ساتوں کو قبطی کاہن سبع سیارگان پر بھی منطبق کر لیتے تھے۔ رع کو وہ شمس پر، طوطس کو قمر، سیت کو مریخ پر، ارناط کو عطارد پر، شموز کو مشتری پر، مف کو زہرہ پر اور قابس کو زحل پر منطبق کرتے۔ اس طرح ان شواہد فلکیہ کے طلوع و غروب، عروج و زوال پر ان کے یہاں مختلف عبادات مقرر تھیں اور ان مواقع پر وہ ان سبع کواکب سے متعلقہ قسم قسم کے سحر بھی جگاتے رہتے تھے جن میں مندرجہ ذیل پانچ اعمال سحر اسود ان کے یہاں بڑی اہمیت رکھتے اور ان کے عامل کو سوسائٹی میں بڑی قدر و منزلت حاصل ہوتی تھی۔

ا۔ عمل رع

جس وقت شمس ستارہ ذنب الجدی سے مقرون ہوتا۔ ان دنوں معبد رع میں جو اسکندریہ سے کچھ دور ہٹ کر بجانب مغرب دریائے نیل کے ڈیلٹا کی ایک شاخ پر واقع تھا۔ ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ اس میلہ میں چالیس ٹونی مار جوام نامی دو جڑی بوٹیاں بڑی کثرت سے بکا کرتی تھیں۔ یہ بوٹیاں آج بھی دریائے نیل کے دہانہ کی دلدلوں میں کہیں کہیں پائی جاتی ہیں۔ ان کو سلگانے سے ایک عجیب و غریب خوشبو پھیلتی ہے جس کے اثر سے انسان میں قوت خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ رع دیوتا کے بت کی شکل ایک انسان کی صورت پر ہوتی تھی جس کا چہرہ مثل آفتاب کے درخشاں ہوتا ہے اور یہ بت ٹھوس سونے کا تھا اس بت پر سرخ بکری یا ہرن کی قربانی کی جاتی تھی اور عبادت کے وقت مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔

3 𝔪 ✱ ◊ 6 ∞

"منتر زوتار اکا رع سپلی مار جوام"

اے پرندوں کی اڑان سے بھی اونچے خدائے شمس ہم تیرے حضور میں ہرن کی قربانی دیتے ہیں۔ مار جوام جلاتے ہیں تو ہم پر مہربان ہو۔

اس منتر کو دریائے نیل میں کھڑا ہو کر دس ہزار بار پڑھنے والا تسخیر شمس کا عامل ہو جاتا ہے۔ بادشاہ، حکام، عوام، کاہن سب اس کی عزت و تکریم کرتے اور وہ آسمان پر پرواز کرنے کی طاقت پا لیتا تھا۔ وہ شخص صاحب اثر و نفوذ ہونے کیلئے آنکھ کے ایک اشارے سے دنیا کی تمام نعمتیں اکٹھی کر سکتا تھا اور خدائے شمس سے ہمکلام ہو سکتا تھا اور تمام امراض کو صرف چھو کر دور کر سکتا تھا۔ رع کے قبطی کاہن عمل رع سے متعلقہ ایک تعویذ بھی دیا کرتے جو کشائش رزق، تسخیر حکام اور دافع امراض و سحر کیلئے تیر بہدف ثابت ہوا کرتا تھا۔ تعویذ حسب ذیل ہوتا تھا۔

[تعویذ کی شکل]

ب۔ عمل سیت

جس وقت سیارہ مریخ ستارہ قلب الاسد سے مقرون ہوتا۔ تو معبد سیت میں جو موجودہ قاہرہ سے کچھ دور ہٹ کر بجانب شمال ایک مقام پر دریائے نیل کے کنارے تعمیر تھا۔ ایک بڑی دھوم دھام والا میلہ لگتا۔ اس موقعہ پر مریخ

دیوتا کے بُت پر جس کی شکل ایک شمشیر بکف دیو کی سی ہوتی تھی اور اس پر نر گربہ کی قربانی کی جاتی تھی یا پھر بعض مواقع پر انسانی قربانی بھی دی جاتی۔ اس کی عبادت یا عمل کے وقت ردی مصطگی کا بخور جلایا جاتا تھا اور عبادت اور عمل کے وقت مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا۔

منتر یہ ہے۔

"زربوقاضعان سیتامر بوشاپو مانفرتی۔"

اے صاحب جلال و عظمت سیت ہم تیرے اور کو رنگین کرتے ہیں تو ہمارے دشمنوں کو پامال کر۔

اس منتر کو دریائے نیل کے کنارے اردگرد روشن کر کے ایک نشست میں ڈیڑھ ہزار بار پڑھنے سے انسان اس کا عامل ہو جاتا اور وہ اکیلا ہزاروں لاکھوں کی افواج پر بھاری ہوتا ہے۔ جس شخص کو نظر بھر کر دیکھتا وہ وہیں بے ہوش ہو جاتا۔ قبطی کاہن مندرجہ ذیل نقش سیت بغض و عداوت، مقہوری و ہلاکت اعداد کے لئے بھی دیا کرتے تھے۔

ج۔ عمل شموز

ستارہ شعریٰ یمانی سے مشتری کے قران کے وقت اسوان بند کے قریب معبد شموز میں ایک بڑا بھاری میلہ لگتا تھا جہاں بالعموم سپیرے جوگی وغیرہ اور لوگ بھاری اکثریت سے اکٹھے ہوتے تھے۔ اس میلے کے موقع پر شموز کی عبادت کی جاتی۔ شموز کی شکل و صورت بل ڈاگ کتے کی سی اور جسم انسان کا ہوتا تھا۔ اس کی عبادت کے وقت لوبان کا بخور جلایا جاتا تھا۔ اور خرگوش کی قربانی دی جاتی تھی۔ اور مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔

"شرونا شموز ترابا توجضاتا گرغاری ہراما۔"

اے عظیم الشان شموز خرگوش تیری سواری کیلئے حاضر ہے۔ ہمیں عزت دے دولت دے اور بادشاہوں کی مہربانی عطا فرما۔

اس منتر کو کھلی فضا میں قران مشتری یا شعریٰ یمانی کی ساعتوں میں بوقت نیم شب بارہ ہزار بار پڑھنے سے انسان اس کا عامل ہو جاتا۔ اسے مدفون خزانے نظر آنے لگتے اور وہ صورت بدلنے پر قادر ہو سکتا تھا۔ سلاطین و خواتین عظام اس کی تعظیم بجالاتے تھے قبطی کاہن تسخیر حکام و سلاطین اور ترقی منصب و جاہ مال و دولت کیلئے مندرجہ ذیل نقش شموز میں دیا کرتے۔

د۔ عمل ممف

ستارہ سماک اعزل سے زہرہ کے قران کے وقت شہر ممفس میں ممف حسن و جمال کی مصری دیوی کے معبد میں ایک عظیم الشان میلہ لگتا تھا۔ اس میلے میں دور دور سے حسین و جمیل دوشیزائیں اکٹھی ہوتیں اور اپنی مرادیں حاصل کرتی تھیں۔ اس موقعہ پر انسان کی ذہنی و عملی عیاشی اپنے منتہائے کمال کو پہنچ جاتی تھی۔ معبد کے پائیں ایک دیوار تھی جس کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی وہ برہنہ ہو کر اس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو جاتی اور جس مرد کی مرضی ہوتی اس سے مواصلت کر لیتا۔ اس طرح بالعموم اس عورت کی گود ہری ہو جاتی اور بچے کو ممف یعنی مصری زہرہ کا انعام سمجھا جاتا تھا۔

ممف یا زہرہ کی عبادت کے وقت کراسولائی نامی ایک جڑی بوٹی سے تیار کردہ بخور کو سلگایا جاتا۔ اس سے ایک مدہوش کن اور مست و بے خود کر دینے والی خوشبو ساری فضا میں پھیل جاتی۔ ممف دیوی کا مجسمہ ایک حسین قتالہ عالم دوشیزہ کی شکل و صورت اور وضع قطع پر بنایا گیا تھا جس کو زرق برق لباس و زیورات سے ملبوس کیا گیا تھا۔ اور اس مجسمہ کو ایک نہایت خوبصورت سفید رنگ بیل پر سوار کرایا گیا تھا۔ عبادت کے وقت جو منتر پڑھا جاتا ہے وہ حسب ذیل تھا۔

"دیوتا ممف نقطورا طفورا اشتابل۔"

اے حسین و جمیل ممف (زہرہ) تو سفید بیل پر سوار ہے۔ ایک جہاں تیری محبت میں سرشار ہے۔ تو پرندوں کی اڑان سے بلند و بالا ہے۔ ہمیں زندگی بخش، رزق دے اور محبت میں کامیابی عطا فرما۔

اس منتر کو کھلی فضا میں بیٹھے ہوئے چھ ہزار بار پڑھنے سے انسان ایک زبردست مقناطیسی قوت کا مالک بن جاتا تھا۔ وہ طبقہ اناث کو پل بھر میں تسخیر کر سکتا تھا اور لوگوں کی نظر سے مخفی ہو سکتا تھا۔ وہ تانبہ، چاندی، سونا وغیرہ دھاتوں کی قلب ماہیت کرنے پر قادر ہوتا تھا۔

قبطی کاہن حب و تسخیر خواتین کے لئے ممف کا ایک نقش بھی دیا کرتے تھے اور وہ نقش حسب ذیل ہوتا تھا۔

ھ۔ عمل قابس

ستارہ نسر واقع سے زحل کے قران کے وقت خرطوم کے قریب جوار میں معبد قابس میں ایک بھاری میلہ لگا کرتا تھا جس میں اہل علم اور تشنگان سرچشمہ حقیقت سے اکٹھے ہوتے اور قابس علم و فضل کے دیوتا کی پرستش کی جاتی۔ زندہ انسان کی قربانی دی جاتی اور مندرجہ ذیل منتر جگایا جاتا اور بخور اس وقت صندل و زعفران کا جلایا جاتا تھا۔

"ہراما قابس زاردن شاجر دصفورا بارلق سرجا۔"

اے قابس اعظم اے ارواح کے مالک، اے زراعت کے اگانے والے اور بارش کے برسانے والے ہمیں فیضان روحانی بخش، ہمارے چراغ روشن کر دے۔

(باقی صفحہ ۲۱۵ پر)

سید ناظر حسین شاہ زنجانی

بنگال کا کالا جادو

بنگالی جادوگروں کے حیرت انگیز شعبدے

بنگال اور آسام کا جادو دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ممالک مغرب یورپ اور امریکہ میں جن ہندوستانی اہل کمال نے خراج تحسین حاصل کیا ہے وہ اکثر بنگال اور آسام کے رہنے والے تھے۔ بنگال میں ماقبل اسلام پال اور سین نامی خانوادوں کے مہاراج حکومت کرتے تھے۔ ان مہاراجوں کے دربار نامی ساحروں اور اہل کمال جادوگروں سے بھرے ہوتے تھے اور ان کے مابین اکثر جنگ و جدال ہوتے رہتے تھے۔ سلطان علاءالدین خلجی اور حضرت محی الدین اورنگ زیب علیہ الرحمہ کے عہدہائے حکومت بالعموم ان بنگالی جادوگروں کی فتنہ پردازیوں کے قصوں کے باعث مشہور آفاق ہیں۔ اورنگ زیب عالمگیرؒ کا فرستادہ صوبہ دار بنگال شہباز خاں مجبور ہو کر سگنی فرقہ کے بنگالی جادوگروں کے تلامذہ میں شامل ہوگیا تھا اور آخر کسی عہد کی شکست کے باعث اُسے اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے تھے۔

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتیؒ کے نظر کردہ شہنشاہ جہانگیر کے دربار میں بنگالی جادوگروں نے جو شعبدے دکھلائے تھے ان کی تعریف میں ہندوستان کا یہ مطلق العنان بادشاہ اپنی خود نوشت تزک جہانگیری میں رطب اللسان ہے۔

آسام کے قدیم البنیاد شہر گوہاٹی کے قریب لکھیا دیوی کا مندر ہے۔ جو کامروپ کے جادوگروں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ ان جادو گروں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ تبدیلی ہیئت کے عمل کے اندر ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ادارہ آئینہ قسمت کے رکن رکین علاء احمد المنجم خود کئی بار ان جادوگروں کے شعبدوں کے متعلق آنکھوں دیکھے محیر العقول واقعات سنائے ہیں بلکہ ۱۹۵۴ء میں بنگال کا ایک ہندو جوگی ادارہ آئینہ قسمت میں مجھے ملنے آیا۔ جب میں نے اسے کوئی کمال دکھانے کیلئے کہا تو اس نے جواب دیا کہ ادارہ کے دفتر میں کوئی شخصیت ایسے گورمنتر کا جاپ کرتی نظر آتی ہے۔ لہٰذا وہ یہاں کوئی کمال دکھانے سے قاصر ہے۔ اور وہ گورمنتر کیا تھا وہی جو میں اکثر شب بیدار ہو کر اپنے اجداد کے فیوض روحانی کا شغل کیا کرتا ہوں۔

اس مہایوگی نے ہندوستان اور پاکستان کی بڑی بڑی عظیم الشان ہستیوں کے سرٹیفکٹ دکھائے جن میں اس کے کمال فن کا اعتراف کیا گیا تھا۔

اس کے چلے جانے کے بعد میں ایک دن حضور قبلہ و کعبہ سرد فتر عارفان حضرت بابا سید مجنون شاہ زنجانی قدس سرۂ العزیز (والد بزرگوارم) کے ملفوظات دیکھ رہا تھا ان کاغذات میں مجھے دیوناگری رسم الخط میں لکھے ہوئے چند کاغذات نظر آئے جن کا ترجمہ میرے ادارہ کے مدیر معاون نے جب کیا تو وہ بنگالی جادو کے شعبدوں کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ نکل آئے۔ یہ ملفوظات حضرت قبلہ مرحوم قدس سرۂ العزیز کے ایک بنگالی معتقد نے لکھے تھے۔ جو بنگالی استدراج کا ماہر اجل تھا۔ ان تحریرات کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

گرویدہ بنانا

اگر کوئی شخص کسی کو اپنا گرویدہ بنانا چاہے تو ذیل کے نقش کو بروز جمعرات عروج ماہ میں انار کے قلم سے بھوج پتر پر لکھ کر آگ پر رکھے اور اس نقش کو پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ روزانہ دم کرے۔ ایک ہفتہ تک یہ کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوگی۔ نقش پر جس جگہ فلاں کا نام آوے اس کا نام لکھنا چاہیئے۔

۱۱۳　۱۱۹　۱۱　۱۱　۱۱۹ے۔ اب ع　۱۱　۱۶

فلاں بنت فلاں در محبت و عشق فلاں بن فلاں فریفتہ و بے قرار ہو کر میرے پاس فوراً چلا آوے یہ دھواں اپنی کشش سے اس کو یہاں کھینچ لائے۔

دولت حاصل کرنا

"اوم شری مہا لکشمی دیوی" اس منتر کو حفظ کر لیں۔ پھر بڑ کے درخت کے نیچے بیٹھ کر چالیس روز تک اس منتر کو ایکہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ دھوپ اور چندن کو اپنے پاس جلا دیں اور کوئی میٹھی چیز اپنے پاس رکھیں اور جاپ ختم ہونے پر وہ شیرینی بچوں کو دے دیا کریں۔ اس طرح چالیس روز میں لکشمی دیوی خوش ہو کر بر دیتی ہے۔ اور جس سے دولت حاصل ہوتی ہے۔

سانپ کو چلنے سے روکنا

مندرجہ ذیل ودھی کے مطابق نیچے لکھے ہوئے منتر کو پڑھے۔

ودھی:۔ ایک کنکر زمین سے اُٹھا کر فوراً اس پر مندرجہ ذیل منتر پڑھے۔ اسی وقت سانپ رک جائے گا۔

منتر:۔ دھری دھری دھر کواڑ دھری کیلو آس کیلوں پاس جری سانپ ہوئے خاک میرا کیلا پتھر کیلا چھوٹے نہ میرا کیلا چھوٹے میری بھگت گرو کی شکست پھر و منترا لیشوداج۔

سانپ چلنے لگے

مندرجہ ذیل ودھی کے مطابق منتر کو پڑھئے۔

ودھی:۔ زمین پر سے کنکری اُٹھا کر اس پر مندرجہ ذیل منتر پڑھے۔ اور سانپ کو مارے تو سانپ چلنے لگ جائے گا۔ منتر کا اثر جاتا رہے گا۔

کیلن بھٹی گیلن واچہ بھیا کو چ جاؤ سرپ گھر اپنے جاکے چڑھائی ماس

سانپ بھاگ جائے

مندرجہ ذیل ودھی کے مطابق نیچے لکھے ہوئے منتر کو پڑھے تو سانپ بھاگ جائے گا۔

ودھی: اس منتر کو مٹی کا ڈھیلا لیکر اس پر پڑھ کر گھر میں پھینک دیں۔ سانپ بھاگ جائے گا۔

منتر: ادم دیلا سرپ کلے سواہا اسیل کل سروپ کلائے سواہا۔

سانپ کا زہر دور ہوجائے

مندرجہ ذیل منتر کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اسکے بعد کتیا کے دانتوں کو سفید سوت میں لپیٹ کر بازو پر باندھے۔ زہر فوراً دور ہوگا۔

"ادم شری کرت کیرت سنجاؤ سواہا"

بھوت پریت پر قبضہ کرنے کا منتر

مندرجہ ذیل طریقے کے مطابق ذیل کے منتر کا جاپ کرے تو بھوت پریت پر قبضہ ہو۔

ودھی: کسی جنگل میں جاکر کیکر کے درخت کے نیچے سادھی لگادے۔ ایک اور خیال رہے کہ جنگل میں سوا پہر میں تین روز جاپ کرے۔

دوسری بات یہ کہ ۱۰۸ بار ہر روز پڑھے۔ ایسا کرنے سے ہر چوتھے روز حاضر ہوکر درشن کرے گا اور کہے گا مانگو کیا مانگتے ہو جو مانگو گے فوراً مل جائے گا۔ دیر ہرگز نہیں ہوگی۔

منتر: ادم شری دھن بھون بھوتیشوری کم کرد ھر سواہا۔

بھوت وغیرہ دور کرنے کا منتر

مندرجہ ذیل عمل کو نیچے دیتے ہوئے طریقہ پر پڑھیں۔ بھوت دور ہوجائے گا۔

طریقہ: ایک مور پنکھ حاصل کرکے نیچے لکھے ہوئے منتر کو اس پر پڑھیں۔ اور جھاڑ کریں۔ اس سے بھوت دور ہوجائے گا۔

منتر: ادم لوام ہیرین ہیرین ہیردون نمو بھوت نائیکا سمیت بھون بھوکان سادھے [illegible]

حاضرات کا منتر

اس نیچے لکھے ہوئے منتر کا ایک لاکھ بار جاپ کرکے اس منتر کو سدھ کرے۔ اس کے بعد جس شخص کا دل میں تصور کروگے فوراً حاضر ہوگا۔

منتر: ادم برین جامنڈے چال پرچل سواہا۔

دیوی ڈاکنی کو حاضر کرنے کا منتر

مندرجہ ذیل طریقے کے مطابق منتر کا جاپ کریں۔ دیوی حاضر ہوگی جب کبھی سورج گرہن یا چاند گرہن لگتا ہو۔

گھی کا چراغ جلادیں۔ تیل کا چراغ ہرگز نہ جلادیں۔ ورنہ کام بگڑ جائے گا چراغ جلانے کے بعد ایک لات پر کھڑے ہوئے ۱۰۸ مرتبہ مندرجہ ذیل منتر کا جاپ کریں ڈاکنی حاضر ہوگی۔ اس کی ڈراؤنی شکل سے ڈرنا نہیں جو مانگنا ہو مانگ لینا۔ انشاء اللہ جلد حاضر ہوگی۔

منتر: ادم نمو چرچھو شور بیر دھرتی چڑھ جانا تپال چڑھ مکھ پال چڑھ ہاگ دیر ہنومت پر چڑھاؤ دھون سے پسلی چڑھو پسلی ہو یا چڑھ رہیا ہون چھاتی چڑھ چھاتی ہے کھیا کنٹھ چڑھ کنٹھ سے آکہ مکھ چڑھ مکھ سے جاسے چڑھ کان سے آنکھ چڑھ آنکھ سے لاٹ پڑ لاٹ سے نیں چڑھ سیس سے کہاں سے چوٹی چڑھ ہنومان تر سنگھ بیر چل بیر سندھ بیر سیکہ کر [illegible] آگیا بیر سون سو بیر پر چڑھو۔

بقیہ: سحر کیا ہے

سورۂ فلق اور سورۂ ناس گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر کڑوے تیل پر دم کرکے سحر والے مریض کی آنکھ، ناک، کان اور بیسوں ناخنوں پر ملیں۔

ہر قسم کے سحر کے لئے مندرجہ ذیل اسم اعظم مع نقش کے زعفران سے چینی کی طشتری پر لکھ کر ۴۰ دن تک دھو کر پلائیں۔

یاحافظ یاحفیظ / یارب یاوکیل

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

یاحی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یاحی

بعد نماز فجر درود تاج گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کے چہرے پر چھینٹے ماریں۔ اور یہی پانی اس کو پلائیں۔ مذاورپر بیان کئے گئے تمام عملیات مجرب اور تجربہ شدہ ہیں۔ جو صاحب ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل شرطوں کے پابند ہوں (۱) اتباع شریعت (۲) اکل حلال (۳) صدق مقال۔

تمام قارئین سے اظہار معذرت

"جادو ٹونا نمبر" کا مٹیر اس قدر پھیل گیا تھا کہ ہمیں مجبوراً مستقل عنوانات کو نظر انداز کرنا پڑا ——— درس عملیات نبیوں کی شریک حیات، علم النفس، علم الرمل، خوابوں کی تعبیر، عجائب الحیوانات، علم الاعداد، علاج بالقرآن اسلامی سنیاس کے ذریعہ علاج، ہپناٹزم وغیرہ جیسے قیمتی مضامین کی اگلی قسطیں انشاء اللہ آپ جون ۱۹۹۰ء کے شمارے میں پڑھ سکیں گے۔

(منیجر)

تشریحات سورۂ فلق

مولانا محمد طاہر حسین صاحب قاسمی

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

ترجمہ:۔ تو کہہ میں پناہ آیا۔ صبح کی رب کی ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آوے اور بدی سے عورتوں کی جو گرہ میں پھونک ماریں اور بدی سے برا چاہنے والے کی جب لگے ٹوک لگانے۔

سورۂ فلق اور سورۂ ناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس وقت نازل ہوئی تھیں جس وقت یہود نے اشاعتِ اسلام کی روز افزوں ترقی وغلبہ کو رد کنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کیلئے آپؐ پر سحر کیا تھا جو حضرتؐ کے جسم مبارک پر کچھ عرصے کیلئے آثارِ مرض کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے خبر دی کہ آپؐ پر فلاں یہودی نے سحر کیا ہے اور اس نے چند گرہیں پڑھ کر فلاں کنوئیں میں ڈال دی ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مامور فرمایا کہ وہ کنوئیں سے اُن گرہوں کو نکال کر لائیں۔ چنانچہ جب وہ گرہیں بارگاہِ رسالت میں پیش کی گئیں۔ اور اُن کو کھولا گیا تو ہر ایک گرہ کے کھلنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تکلیف میں تخفیف محسوس فرماتے تھے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے آپ کے موئے مبارک حاصل کئے اور چند کلماتِ سحر جپکر گیارہ گرہیں لگائیں تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں جو گیارہ آیتوں پر مشتمل ہیں۔ نازل فرمائیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک آیت کو پڑھ کر پھونکتے تھے تو ایک گرہ کھل جاتی تھی یہاں تک کہ جب تمام گرہیں کھل گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح شفایاب ہو کر کھڑے ہو گئے۔ جس طرح ایک جال میں سے کوئی شخص نکل جاتا ہے۔

روایاتِ سحر میں اختلاف اور اُس کی تطبیق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سحر کی جو روایاتِ کتبِ احادیث میں منقول ہیں معتزلہ وغیرہ نے ان سے انکار کیا ہے اور "وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ" کو اپنی دلیل میں پیش کر کے بیان کیا ہے کہ اگر روایاتِ سحر کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو وعدۂ عصمت غلط اور کفار ساحرین سحر صحیح ہوتا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ تو پھر اس حفاظت میں کون خلل انداز ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسری روایتوں سے جب کہ یہ بھی متر شح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے ملکیہ وعقلیہ پر قطعاً سحر موثر نہ ہوا تھا۔ بلکہ صرف آپؐ کے قوتِ طبعیہ کے ایک درجہ میں سحر مزاحم ہوا اور آپؐ اس حالت میں بھی اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں غیر مستعد نہ تھے۔ تو پھر اگر اس عارضی کیفیتِ سحر کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس سے مرتبۂ نبوت وعظمتِ رسالت پر کوئی حرف نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کے عصمتؐ حفاظت کا انکار لازم نہیں آتا۔ بلا شبہ عصمت وحفاظتِ خداوندی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہر حال شاملِ حال تھی اور آج تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے انکے نام لیواؤں کے ساتھ بھی علی قدر مراتب وہی حفاظت شاملِ حال ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سرورِ کائنات اور آفاتِ تغیراتِ عالم کبھی اس خیر اعظم کے مقابل نہ آئیں اگر یعصمک من النّاس اور حفاظتِ خداوندی سے یہ مراد لیجائے تو چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوتِ حق میں جو سخت سے سخت صعوبتیں اور اذیتیں کفار وشیاطین الانس سے پہنچیں حتیٰ کہ بعض غزواتِ اسلامی میں آپؐ کے دندانِ مبارک تک شہید ہوتے۔ اُن روایات کا بھی انکار کیا جائے۔ علاوہ ازیں کفار تو بربنائے حسد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر بھی کہتے تھے اور اُن کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ساحر پر کسی کے سحر کا اثر نہیں ہوتا اسلئے روایاتِ سحر کی تسلیم سے تو حضورؐ کا اعجاز ہی کفار کے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ معاذ اللہ اگر آپؐ ساحر ہوتے تو آپؐ پر سحر کا اثر ہی کاہے کو ہوتا اور کفار کو اس کی ہمت وجرأت ہی کیسے ہوتی۔ بیشک کفار کے قول وعمل کا یہ اختلاف صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ یہ بد کردار محض طالبانِ حق کو بدظن کرنے کیلئے آپ کو ساحر کہتے تھے۔ ورنہ دل میں وہ بھی سمجھتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک ہیں۔ اور معوذتین میں سحر کا جو ردّ عمل بتلایا گیا ہے ایک ساحر کب اپنے سحر کا اُتار لوگوں کے ہاتھ میں دیتا ہے۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا ہو جانا سطحی نظر میں بظاہر شانِ نبوت کے منافی نظر آتا ہے۔ لیکن یہ دنیا عالمِ اسباب ہے یہاں خیر وشر صدق وکذب ہر ایک کا ظہور اسباب کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس عالمِ کون وفساد میں حق تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ہدایت وسعادت کی راہ دکھلانے اور اس پر چلانے کیلئے جو بھی بشیر ونذیر رسول وپیغامبر مبعوث کئے گئے۔ تمدن ومعاشرت

اور جامۂ انسانیت میں وہ بھی انہیں جیسے بنکر آئے ہیں۔ اسی لئے عام انسانوں کی طرح جملہ انبیاء و مرسلین پر بھی اس فناپذیر عالم کے احوال و آثارِ صحت و مرض، حیات و ممات اور ہر قسم کی جملہ کیفیات وارد ہوتی ہیں۔ لیکن اُمت کے احوال و کیفیات اور نبی کے حالات و کیفیات میں ایک عظیم الشان فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ عام انسان ملک الناس کی حفاظتِ عامہ کے ماتحت ان کیفیات کے ساتھ گزرتے ہیں۔ جن میں بعضے اپنا ایمان صحیح وسالم لے کر پار لگ جاتے ہیں۔ اور بعض انہی کیفیات کے گردابِ بلا میں پھنس کر اپنے اصلی آقا و مولیٰ کو بھول بیٹھتے ہیں۔ لیکن انبیاء کی جملہ جسمانی و روحانی کیفیات رَبِّ قدیر کی مخصوص نگرانی و حفاظت میں پوری ہوتی ہیں۔ دنیا کا کوئی تغیر و انقلاب اپنے تمام آفات و حوادث کے باوجود ان کو خداوندِ عالم سے غافل نہیں کرسکتا اور ان کے لئے اس تحفظ مخصوص کی ضرورت بھی تھی۔ اس لئے کہ اگر انبیاء علیہم السّلام کی یہ مخصوص نگہداشت و حفاظت نہ ہوتی تو کیوں کر ممکن تھا کہ وہ پیغامِ حق مخلوقِ خدا تک پہنچا سکتے۔ اور کائنات کے عظیم الشان مصائب و آفات پر غالب آکر بچھڑے ہوئے بندوں کو خدا سے ملا سکتے۔

تخصیص النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

بارگاہِ احدیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور جملہ انبیاء کی یہ حفاظتی تخصیص دنیا کی سلطنتوں کے انتظامات میں بخوبی مشاہدہ کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ دیکھئے اصولی طور پر ہر ایک حکومت اپنے زیرِ اقتدار ممالک میں قیامِ امن اور رعایا کے ننگ و ناموس کی ذمہ دار ہوتی ہے اور مرکزی مقامات میں پولیس اور فوج کے مراکز قائم کئے جاتے ہیں۔ جو اُس رقبہ کے بسنے والوں کی حفاظتِ جان ومال، عزت و آبرو کے فرائض ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور رعایا کے باہمی حقوق میں اعتدال و توازن قائم رکھنا ہی ان کا کارِ منصبی ہوتا ہے لیکن جہاں عام رعایا کی حفاظت کے لئے پولیس اور فوج متعین کی جاتی ہے۔ وہیں مرکزِ سلطنت میں بڑے بڑے وزراء مقربینِ سلطنت کی نگرانی و حفاظت کے لئے مخصوص پولیس اور فوج کی جمعیت علیحدہ بھی متعین کی جاتی ہے۔ جو ان کی خاص طور پر نگہداشت رکھتی ہے۔ جب کہیں ایسے نائبانِ سلطنت جاتے ہیں تو نگرانی کے ہر ممکن ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں اور جب وہ آرام کرتے ہیں تو سنگینوں سے سنتری مسلح ایستادہ رہتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ عام رعایا میں اگر نزاعی صورتیں پیدا ہو جائیں تو ان کو معمولی طور پر رفع دفع کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ تصادم "شخصی تصادم" کہلاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص نائبانِ سلطنت و مقربینِ حکومت سے ایسی حالت میں مزاحم ہے جب کہ وہ مفوضہ خدمات انجام دے رہے ہوں۔ اور کوئی شخص ان کے درپے آزار ہو جائے تو ایسے شخص کو نظامِ حکومت کا دشمن اور سلطنت کا باغی سمجھا جاتا ہے اور غیر معمولی طور پر اسکے استیصال کا اہتمام کیا جاتا ہے اور سخت سے سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کل انبیاء علیہم السّلام بھی چوں کہ حکومتِ الٰہیہ کے رسول و پیغامبر اور قانونِ الٰہی کے حامل تھے۔ ان کی حفاظت، رشد وہدایت کی حفاظت تھی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کرنیوالی جماعتِ یہود یہاں براہِ راست حکومتِ الٰہیہ کے مدمقابل ہو کر خسرانِ ابدی کی مستحق ہوئیں۔ وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کیلئے بھی حکیم مطلق اور مدبّرِ عالم کی طرف سے معوذتین کا نزول فرما کر حفاظتی تدبیر عمل میں لائی گئی اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کو سحر کا ردِ عمل سکھلا دیا گیا یعنی شیطنت جس راستہ اور جس صورت سے بھی حملہ آور ہونے کا قصد کرے ہر ایک پر بند لگا دیا گیا۔ چنانچہ باذن اللہ ان آیاتِ ربانی کے ورد و تلاوت اور ان کی برکت و تاثیر سے سحر کا بالکلیہ ازالہ ہو گیا۔ اور دنیا کو دکھلا دیا گیا کہ حق تعالیٰ جس کو عزیز و غالب فرمائیں۔ دُنیا کی کوئی قوت اس کے لئے سنگِ راہ نہیں ہو سکتی اور یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ حفاظتِ خداوندی آپ کی دستگیر نہ ہوتی جب کہ خود رب العٰلمین نے حبیب رب العٰلمین کو مورد و ذریعۂ نزولِ ذکرِ الٰہی فرمایا ہے۔ اور حفاظتِ ذکر کو اپنی ذمہ داری میں لے لیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے ہی اس ذکر کو اُتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں یعنی نہ انسان سے از خود اس کی حفاظت ممکن تھی۔ نہ اس پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی۔ اور جب کہ کلامِ رب العٰلمین و ذریعہ کلام رب العٰلمین دونوں حفاظتِ خداوندی میں داخل ہوئے تو بالفاظ دیگر اس کے یہ معنی ہوئے کہ قرآن کریم کو لفظی و معنوی ہر دو اعتبار سے محفوظ فرمایا گیا ہے یعنی نہ اس کے الفاظ و حروف میں تحریفِ شیاطین در انداز ہو سکیگی۔ اور نہ اس کے معانی ہی میں تحریفِ شیاطین کامیاب ہو سکے گی۔ اور جس طرح انسان کا کلام باوجود ممکن سے ممکن حفاظت کے بھی صدی دو صدی میں پُرانا پڑ جاتا ہے۔ اور دلوں سے اُتر جاتا ہے۔ کلام رب العٰلمین کی یہ صورت نہ ہوگی۔ بلکہ وہ ہر دور میں بصد آب و تاب قلوبِ مطہرہ میں جلوہ ریز ہی رہے گا۔ اور جس قدر بھی تکرار کی جائے گی۔ اسی قدر کلامِ رب العٰلمین سے نئے نئے علوم نکلتے رہیں گے اور باوجود دورِ ضلالت آجانے کے بھی کوئی شخص اس سے نہ اُکتائے گا یہی بیّن فرق کلام انسانی و کلامِ الٰہی میں ہے۔ اس موقعہ پر کلام نفسی و کلام لفظی کے باہمی فرق پر بھی کچھ نہ کچھ اشارہ مفید مقام ہوگا۔ سو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ:

کلامِ الٰہی اور کلامِ انسانی کا باہمی فرق

چونکہ بندہ اور خدا میں کوئی نسبت نہیں ہے اور جو نسبت بھی ہے تو بے نسبتی کے ساتھ ہے۔ خالق کی شان مخلوق اور اس کے عوارضات سے وراء الوراء ہے۔ بندہ مجبور و محتاج ہے۔ تو خالق کردگار قادرِ مطلق ہے۔ اسلئے خالق و مخلوق کے کلام میں بھی کوئی نسبت قائم نہیں رہ سکتی۔ بندہ کے کلام کی صورت تو یہ ہے کہ جب وہ کسی سے بات کرتا ہے تو زبان، متکلم و مخاطب کے درمیان واسطہ بنتی ہے اور مخاطب، متکلم کی بات سُننے میں اپنے وسائلِ سماعت کی سلامتی کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی لئے گونگا اور بہرا شخص نہ کسی سے بول سکتا ہے اور نہ کسی کی سُن سکتا ہے۔ پھر جو انسان بولتا بھی ہے تو زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں آٹھ دس ہزار آدمیوں کو اپنا کلام سنا سکتا ہے اس سے زائد مجمع کو آواز پہنچانا مکبّر الصوت جیسے آلات استعمال کئے بغیر امکان سے باہر ہے اور اس مقدار سے زائد فاصلہ ہو تو تار اور ٹیلیفون کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر درمیان میں سمندر حائل ہو جاوے تو پھر گفتگو ذریعہ لاسلکی کی جاتی ہے۔ غرض انسان کی گفتگو اور اس کا سُننا و سمجھنا بہت سی شرائط اور مخصوص حالات و علائق کے تابع

ہے۔ لیکن سمیع وبصیر علیم وقدیر چونکہ ہر جگہ حاضر وناظر اور جہت ومکان سے بے نیاز اور قیود و مکانات دراء الوراء ہے۔ اس لئے اس کا کلام پاک بھی جہت ومکان اور حواس خمسہ کی قیود سے دراء الوراء ہے۔ چنانچہ جن مقدس نفوس نے اس کلام بزرگ کو سُنا ہے انہوں نے ہر ایک برگ وگیاہ اور ہر بُنِ مو ہی سے اس کے روح نواز نغمے سُنے ہیں جس طرح لاسلکی خبر رسانی کے وقت اس کے کھمبوں میں ایک قسم کی آواز ہونے لگتی ہے۔ لیکن نہیں کہہ سکتے کہ یہ آواز کھمبے کے اول وآخر دائیں اور بائیں یمین ویسار کدھر سے آرہی ہے ہاں مگر یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ کھمبے ہی اس آواز کے محور ومرکز ہیں۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ کو اول وآخر ظاہر وباطن حضرت پروردگارِ عالم نے وادی مقدس میں تجلی ریز ہوکر إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ کے پُرہیبت وجبروت کلمات مقدسہ سے جو ندا دی اس کی حقیقت کو سمجھئے اور نزولِ وحی کے وقت وحی کی کیفیت کے متعلق جو تشبیہ حدیث میں کصلصلۃ الجرس دی گئی ہے اس سے کلام نفسی وکلام لفظی کے فرق پر غور فرمایئے بعض معتبر کتابوں میں ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب صوتِ حق میں نے سُنی تو میں محسوس کر رہا تھا کہ میں ہر ایک جہت سے یہ کلام بزرگ سُن رہا ہوں اور اپنے تمام جسم سے سُن رہا ہوں یہانتک کہ ہر عضو اور جسم کا ہر جوڑ و بند میرا کان ہوگیا ہے۔

کلامِ نفسی وکلامِ لفظی کا فرق

یہی فرق ہے کلام لفظی اور کلام نفسی میں کہ کلام لفظی کے سُننے کیلئے تو حواسِ خمسہ ظاہری کی سلامتی درکار ہے اور کلام نفسی کی سماعت کیلئے اُن حواس کے گم ہوجانے کی شرط ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنے حواس کو تجلی حق میں منضم ومدغم فرما چکے۔ تب جسم کے ہر بُنِ مو سے یہ نغمۂ لطیف وکلام الٰہی سُننے کے لائق ہوئے۔ کسی نے اس مضمون کو اس شعر میں خوب ہی ادا کیا ہے۔ کہتا ہے کہ ؎

اُلٹی ہی چال چلتے ہیں دیوانگانِ عشق
آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کیلئے

بہرحال کلامِ لفظی کے اثرات تو الفاظ وحروف کے سانچوں میں ڈھل کر وابستہ الفاظ ہوکر کانوں تک پہنچتے ہیں یعنی جب کوئی اثر ایک انسان کو دوسرے انسان میں پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو اپنے اثر کو زبان پر لاکر الفاظ وحروف کے سانچوں میں بند کرکے ہوا کی مدد سے مخاطب کے کانوں میں پہنچاتا ہے۔ جہاں مخاطب کے کان معانی ومقاصد کے اس پارسل کو کھول کر مرسلہ اثر کو اپنے قلب میں جاگزیں کرتے ہیں۔ اسی لئے جس کا نورانی اثر ہوتا ہے۔ اُس کو قلبِ انسانی من اول الوہلہ قبول کرلیتا ہے۔ اور جس کا اثر شیطانی ہوتا ہے تو دل اُس کے قبول کرلینے سے اوّلاً ابا کرتا ہے چنانچہ قرآن عزیز کو اسی لئے قولِ بلیغ فرمایا گیا ہے کہ یہ قلب انسانی کی گہرائیوں میں پوری طرح اتر جاتا ہے۔ اور کلام نفسی کا افاضہ چونکہ منوّر عالمؑ کی طرف سے ہوتا ہے جو جہت ُمکان سے منزہ وبرتر ہے اس لئے اس کے سُننے کی استعداد مثل قبولیت نور آفتاب عناصر اربعہ شجر وحجر انسان وحیوان؛ در کل مخلوق میں موجود ہے۔ اسی لئے جن نفوسِ قدسیہ کو حق تعالیٰ نے قابل خطاب ٹھہرایا۔ انہوں نے اس کا کلام نور ہر بُنِ مو سے سُنا۔ کیوں کہ اسکے قبول کرنے کی استعداد روح وجسم ہر ایک میں بہمہ وجوہ موجود تھی۔ اس لئے کلامِ لفظی محدود مشروط ہے۔ اور کلامِ نفسی حدود وقیود سے مستثنیٰ ہے۔ جیسے بچہ جبتک وہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے تو نہ روتا ہے نہ چلاتا ہے۔ ہاں مگر ماں کے غم سے غمگین اور اس کی خوشی سے مسرور ہوتا ہے اور اپنے پروردگار ہی سے ہر چیز میں رجوع کرتا ہے۔ اسی سے بات کرتا ہے۔ اور اُسی کی سُنتا ہے۔ لیکن یہ بات چیت ہم جیسی نہیں ہوتی۔

حالتِ بیداری ونوم میں کلام کا فرق

اسی طرح کلام لفظی وکلام نفسی کا فرق سمجھئے جس طرح روح بیداری کی حالت میں اگر ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا چاہے تو جسم کی لزوم اور اس کے وزن کی وجہ سے بدون استعانت غیر سفر ممکن نہیں۔ لیکن یہی روح بحالتِ نوم لاکھوں میل کا علاقہ طے کرکے جہاں چاہتی ہے۔ چلی جاتی ہے۔ اسی طرح کلامِ لفظی کے سُننے میں تو حواسِ خمسہ کی درستگی وسلامتی کی اس کو ضرورت ہے۔ لیکن کلام نفسی کے استعدادِ سماعت میں وہ ان قیود سے بالکلیہ آزاد ہے۔ چنانچہ عالم رویا میں جب ہم کسی سے ملتے ہیں تو اس کی بات کو سُنتے بھی ہیں اور سمجھتے بھی ہیں بولتے بھی ہیں اور بیداری میں نقل بھی کرتے ہیں۔ لیکن بیداری جیسی شان نہ اس بولنے کی ہوتی ہے نہ چلنے کی ہوتی ہے۔ علیٰ ہٰذا کاملین اہل اللہ جو اپنے مریدین باصفا سے کبھی دور بیٹھے الہاماً وکشفاً بات چیت کرلیتے ہیں۔ اور ایک کی بات کو دوسرا سمجھ لیتا ہے لیکن آواز نہیں آتی وہ بھی اسی قسم کا کلام ہے جس کو حدیث نفس اور کلامِ نفسی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی لئے کلامِ لفظی کو تو صرف انسان وحیوان ہی سُن سکتے ہیں اور کلامِ نفسی کو کائنات کا ہر ایک ذرہ سُنتا اور سمجھتا ہے۔ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا۔ یہی صورت قلب میں شیطان کے وسوسہ ڈالنے کی ہے اور بغیر تکلم وآواز حدیثِ نفس کی کیفیت ہے۔

حیوانات کا مشاہدۂ عذابِ قبر

یہیں سے ان احادیث صحیحہ کی صداقت پر بھی نظر کیجئے جو عذاب وثواب قبر کے متعلق ہیں کہ قبر میں جب مردہ عذاب میں مبتلا ہوتا ہے تو انسان کے ماسوا سب اس کے عذاب کو دیکھتے اور اس کی آہ وبُکا کو سُنتے اور سمجھتے ہیں۔

یومِ حساب میں انسان کے اعضاء کا بولنا

اور یہیں سے یومِ حساب کی اس گواہی کو سمجھئے جو انسان کے بُرے عملوں سے انکار کی صورت میں حق تعالیٰ اُس کی زبان کو بند کرکے اس کے ہاتھ پیروں سے وہ سب کچھ بیان کرائیں گے جو اُس نے دنیا میں رہ کر کیا تھا اور وہ سب بول اُٹھیں گے جو اُن سے انسان نے کرایا تھا وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ۔ اور زمین اپنی کل اولاد کی نیکی اور بدی کی گواہی دے گی۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا۔ غرض شجر وحجر زمین وآسمان اور اعضائے انسانی کا بولنا اُسی قسم کا ہے جس کو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ذات باری تعالیٰ جس طرح فنا وزوال سے مبرّا ہے۔ اسی طرح وحی ربانی اور اس کا

کلام بزرگ بھی فنا و زوال سے بلند و برتر ہے۔ لیکن دنیا کی ہر ایک نعمت چونکہ رشتۂ اسباب سے منسلک ہے اور اپنے وجود و قیام میں سلسلے کی محتاج ہے۔ روح کا وجود بھی ہے تو جسم کے پردہ میں ہے۔ عیش بھی پایا جاتا ہے۔ تو غم کے لباس میں خیر بھی ہے تو شر کے ساتھ ہے پھول بھی ہے تو کانٹوں سے متصل ہے۔ اسی طرح اس دنیا میں کتاب اللہ کے انوار و برکاتُ بھی لوحِ محفوظ سے اُتارے گئے ہیں تو الفاظ و حروف کے پیکر ہی میں اُتارے گئے ہیں۔

رفعِ کتابِ الٰہی اور عقلاً اس کا اثبات

لیکن جس طرح روحِ انسانی ایک اجلِ معینہ پر جسم کو چھوڑ کر جہاں سے آتی ہے وہیں لوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح ارشاداتِ نبوت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یقیناً قیامت کے قریب خداوند عالم کا کلام بزرگ بھی الفاظ کو چھوڑ کر لوحِ محفوظ کی طرف اُٹھالیا جاوے گا اور اس کے انوار و برکات سے قلوبِ انسانی ایسی ہی طرح خالی ہو جائیں گے جس طرح روح کے نکل جانے کے وقت جسم خالی ہو جاتا ہے اور یہ رفعِ کتاب و رفعِ کلامِ احدیت عقلاً بھی مستبعد نہیں۔ اس لئے کہ جب جدید سائنس کی رُو سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کے تمام ملفوظات فضائے آسمانی میں جو محفوظ ہیں اگرچہ بظاہر وہ فنا ہو چکے ہیں۔ لیکن اُن کے اثرات و کیفیات وغیرہ بدستور موجود ہیں۔ چنانچہ آجکل متمدن دنیا ایسے آلات و مشینیں ایجاد کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ جس سے کلماتِ انسانی کا مکمل ریکارڈ تیار ہو سکے تو سمجھ لو کہ حق تعالیٰ شانہٗ کا کلام باقی کس طرح فنا ہو سکتا ہے۔ لیکن مدعا صرف اس قدر ہے کہ دُنیا کے ختم ہونے پر خداوند عالم کا کلامِ پاک قلوبِ انسانی سے نکال کر اپنے مرکز کی طرف پہنچا دیا جائے گا اور دنیا میں رہتے ہوئے اس کی حفاظت حق تعالیٰ اس طرح فرمائے گا کہ وسوسہ کا کوئی شائبہ اور شیطنت کا کوئی حربہ اس کو مختلط اور ملتبس نہ کر سکے گا اور ایک جماعت حقہ ہمیشہ ایسی موجود رہے گی جو اس کلام بزرگ کی صحیح طور پر حامل ہوگی اور شیطنت اس کیلئے در انداز نہ ہو سکے گی لَا یَأْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ۔ غرض آیتِ زیرِ بحث اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ میں جہاں حفاظتِ ذکرِ حکیم کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہیں اس سے یہ بھی مستفاد ہے کہ نزول و اشاعت کا جو بعد مقدس اس عالمِ تکوین میں خالق و مخلوق کے درمیان ہوگا۔ حفاظت و پناہِ ربانی میں وہ بھی برابر کا شریک ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم پر اس دعوت انداز و تبشیر میں وہ کونسے مصائب تھے جو نہ توڑے گئے اور وہ کونسی سخت سے سخت اذیت تھی جو روا نہ رکھی گئی اور وہ کونسا زبردست سے زبردست حملۂ شر تھا جو اس خیرِ مجسّم پر نہ کر لیا گیا لقد اوذیت فی اللہ ما لم یؤذ احد الحدیث لیکن حفاظتِ خداوندی و پناہِ ربانی چونکہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے شاملِ حال تھی۔ اس لئے منافقین و کفار کے تمام شیطانی کید و افسوں بے سود و بیکار اور حریفانِ نبوت کی تمام مساعیِ باطلہ ناکام و نامراد ثابت ہوئیں۔ گو وہ عارضی طور پر کبھی اپنی وقتی فتح سے خوش بھی ہو لئے اور بارگاہِ الٰہی سے مسلمانوں کو کبھی باوجود ان کی کثرت کے محض یہ درسِ عبرت دینے کے لئے شکست بھی دی گئی کہ نصرت و ظفر کا مدار کثرت و قلت پر نہیں بلکہ تائیدِ ربانی پر ہے۔

کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله الاية۔ لیکن انجام کے لحاظ سے کفار کی تمام سرتیں مٹی ثابت ہوئیں اور انجام حق و صداقت ہی کے ساتھ رہا اور کلمۂ حق ہی بلند ہو کر رہا۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ۔

حکمتِ سحر

ہوتے تو حضرت رسول اللہ علیہ وسلّم پر اس لئے سحر کیا گیا تھا تا آپ کی عالمگیر دعوت فنا ہو جائے اور معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی ایذا رسانی ان کے کارِ منصبی میں اختلال کا سبب بن جائے۔ لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ انجام کے لحاظ سے (جو ہمیشہ خدا سے تعلق رکھنے والوں اور اس کے خوف سے کانپنے والوں کیلئے ہی مختص رہا ہے) یہ مکر و فساد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم اور ان کی اُمت کیلئے خیرِ عظیم کا سبب بنے گا اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم کی حقانیت کا ایک بے مثل و ممتاز نشان ہوگا۔ چنانچہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے معوذتین کے متعلق فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ جن کی مثل آج تک میں نے نہیں دیکھیں (یعنی استعاذہ کے باب میں ایسی آیتیں آج تک آپ پر نازل نہ ہوئی تھیں) غرض جس سحر کو حق جل ذکرہٗ نے ابتداء سے حضرت رحمۃ للعالمین کی نگہداشت و تربیت فرمائی اور آپ کے اخلاق و اعمال کو عالمین کیلئے باعثِ رحمت و برکت بنایا۔ ان ہر دو سورتوں میں سحر اور کائنات کے جملہ شرور و آفات کا ایسا مکمل علاج نازل فرمایا جس سے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ہی ہمیشہ کے لئے مامون و مصون ہو جائیں۔ بلکہ جتنی بھی اصولاً جسمانی و روحانی آفتوں اور مصیبتوں کی ہو سکتی ہیں۔ رب الفلق کی پناہ طلب کرنے سے انسان ہر بلا سے محفوظ ہو جاوے اور جو بھی تکلیف اس عالمِ کون و فساد میں انسان کو پیش آئے طمانیتِ قلب و فراخیِ صدر کی وجہ سے وہ تکلیف، راحت ہو کر نظر آئے۔

پُشت پناہی کس کو سزاوار ہے

فی الحقیقت شرورِ کائنات سے اگر کوئی بچا سکتا ہے اور پناہ دینے کا کوئی حقدار ہے تو وہ خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہی ہو سکتا ہے جس کے کمالِ قدرت میں کوئی دست اندازی اور لب کشائی کرنیوالا نہیں ہے اور آفات سے رستگاری اگر مل سکتی ہے تو اسی کے دربار سے مل سکتی ہے جس نے خیر کی بنیاد نورانیت پر رکھ کر اور شر کی بنیاد ظلمت پر رکھ کر ایک کا مقابلہ دوسرے کے ساتھ ڈالا جس طرح کسی کی پناہ میں آنا پناہ طلب کرنے والے کے کمالِ عجز و بے چارگی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح یہ پناہ لینا جائے پناہ کے کمالِ قدرت و جبروت کو بھی ظاہر کرتا ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ پناہ دینے والوں میں سب سے آخری مرتبہ اگر کسی کیلئے ہو سکتا ہے۔ اور پناہ کے قابل اگر کوئی ذاتِ اقدس ہے تو وہی فالق الاصباح اور فالق الحب والنوی ہے جو رات کی تاریکیوں سے نورِ صبح کو چمکانے والا اور زمین کے ہزاروں من تودوں میں سے دانہ کو چیر کر اُگانے والا ہے اور شرورِ کائنات سے بچنے کی اگر کوئی سبیل ہے تو صرف یہی کہ اس ذاتِ اقدس کیطرف رجوع کیا جائے جو کفر کی تاریکیوں سے نورِ اسلام کو ظاہر کرنیوالی اور دلوں کی ظلمتوں میں نورِ ایمان چمکانے والی اور عدم کی اندھیریوں سے وجود کی روشنی ہویدا کرنیوالی ہے جس

طرح ایک خادم اگر آقا کے متعلقین میں سے کسی کے ظلم وستم کی شکایت کرنا چاہے تو اپنے آقا ہی سے کرسکتا ہے اور اُسی کی پناہ ڈھونڈتا ہے۔ اسی طرح چونکہ انسان کا پالنے والا درحقیقت خداوندِ عالم ہی ہے۔ ماں باپ ایک ذریعہ محض ہیں اور خدا کی شفقت و محبت ماں باپ کی شفقت و محبت سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کیوں کہ ماں باپ کی محبت تو فقط اس عالم میں اپنی اولاد ہی تک محدود ہے اور اس عالم میں بھی اگر اولاد ماں باپ کے سامنے رہ جائے تو تھوڑے دنوں کے بعد خیال و دھیان بھی نہیں رہتا اور وہ محبت بھی خود انکی ذاتی نہیں ہے بلکہ عطائے غیر ہے۔ جس کا ایک کھلا ہوا ثبوت تو یہ ہے کہ بچہ جبتک مادرِ رحم سے باہر نہیں آتا۔ ماں باپ کو کوئی انس و پیار بچے پر نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا کی محبت و شفقت بیشک ازلی و ابدی ہے۔ کیوں کہ اس کی تربیت تو اسی دم سے شروع ہوجاتی ہے جب کہ عالمِ ارحام میں مصورِ ارحام اس مضغۂ گوشت کو شکل و صورت عنایت کرتا اور اپنی حیاتِ لازوال کا پرتو ڈال کر ایک اجل مسمّی کے لئے عالمِ اجسام میں بھیجتا ہے۔ بلاشبہ شفقت اصلی و ذاتی اُسی خلّاق و بیچون و بیچگون کی ہوسکتی ہے جو عالمِ ارحام کی تاریکیوں میں اپنی تجلّیاتِ ساطعہ و قدرتِ کاملہ سے اُجالا کرتا اور اپنی قدرتِ واسعہ سے اس تنگ و تاریک جگہ کو فراخ کرتا ہے اور بچے کے سکون و اطمینان قلب کیلئے اور اس کے تمام فطری مادّوں کے پرورش کیلئے اس کے اور اس کی ماں کے درمیان ایک ایسا آلہ قائم فرماتا ہے جس سے بلا چبائے ہوئے اور مُنہ اور ہونٹوں کو بلا کسی ادنیٰ تکلیف دیئے ہوئے بچہ اپنی ماں کے جگر سے ایک ایسی غذا کھینچنے لگتا ہے جو کھانے کا بھی کام دے اور پینے کا بھی اور عالمِ ارحام کے زمانۂ قیام میں بچے کو بے فکری کے ساتھ مشاہدۂ قدرت کا موقعہ ملے یہی وجہ ہے کہ بچہ جبتک براہِ راست مہمانِ رب العٰلمین ہوتا ہے اور جبتک ماں باپ کی تربیت شروع نہیں ہوتی تو یہ اسیرِ قفس ماں کے پیٹ میں ذرا بھی گریہ و بکا آہ و زاری نہیں کرتا۔ لیکن جونہی ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے اور شیطان اس دار العمل کے مصائب و آلام کے چوکے دل پر لگاتا ہے تو یہ بیچارہ نووارد مہمانِ خداوندی کے چھوٹ جانے پر چیخیں مار مار کر رونے لگتا ہے اور غم کے مارے آنکھ نہیں کھولتا غرض یہ روحِ اسیر اور دریائے رحم کی یہ مچھلی مادرِ رحم میں قیام کرتی ہے تو ماں کے دل پر جس قسم کی بھی تجلّیات آئیں اُن کا مشاہدہ کر کے اپنی فطری سلامتی کی وجہ سے عالمِ ارواح کے خانہ کعبہ (قلب) کے طواف میں کبھی اِدھر سے اُدھر اور کبھی اُدھر سے اِدھر چکر لگاتی ہے۔ اسی لئے روحِ انسانی کا عالمِ شہادت میں آکر خانۂ کعبہ کا طواف کرنا اور خدائی تجلّیاتِ شہودی کو دیکھ کر دیوانہ وار چاروں طرف چکر لگانا عین فطرت ہے۔ اور اُسی راۂ فطری کے موافق یہ چکر کیا جاتا ہے۔ جو آسمانوں میں فرشتے بیت المعمور کے ہر جانب طواف کیا کرتے ہیں اور عالمِ ارحام میں ہر ایک آنیوالی روح قدرت کی کرشمہ سازیوں کو دیکھ کر عالمِ ارواح کے خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی ہے۔ اور زمین و آسمان کواکب و سیارات ہر ایک ان میں سے جس کے کمالِ قدرت کے اعتراف میں دن رات چکر لگا رہے ہیں۔ دوسرا ثبوت ماں باپ کی محبت کے ذاتی نہ ہونے کا یہ ہے کہ انسان کا نطفہ جس سے اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ جب اس کی پشت میں رہتا ہے تو اُسے کوئی ادنیٰ لگاؤ بھی اس سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے اخراج ہی کو پاخانہ و پیشاب کی طرح اپنے لئے باعثِ راحت و صحت سمجھتا ہے جو اس نطفے کی حامل ہوتی ہے اس سے تو علاقہ ہو بھی جاتا ہے۔ مگر اپنے اس مادۂ حیات سے کوئی بھی اُنس نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر انسان کو اپنے اس مادہ سے ذاتی تعلق ہوتا تو کبھی اُسے اپنے سے جُدا نہ کرتا اور خدا کی محبت و شفقت بیشک تمام انسانوں پر اور تمام مخلوقات پر ذاتی اور ابدی ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو بچے کے پاس اپنے مقاصدِ قلبیہ کے اظہار کا کوئی ذریعہ بھی بجز صوت محض اور گریہ و بُکا کے نہیں ہوتا اور اس بیچارگی کے عالم میں نہ صرف اس کے ماں باپ بلکہ تمام دنیا کے فلاسفر اور حکماء اس کو قوتِ گویائی بخش کر کوئی ادنیٰ سی بھی مدد نہیں کرسکتے۔ مگر ہر شخص جانتا ہے کہ صوت محض اور گریہ و بُکا انسان کیلئے عادتاً و عقلاً باعثِ تکدر و تشویش ہی ہوتا ہے نہ کہ باعثِ ازدیادِ تعلّق و محبت، اور بے ربط گفتگو انسان کیلئے باعثِ سمع خراشی ہوتی ہے نہ کہ باعثِ محبت و مودت، اس لئے کہ ایک گونگا شخص بھی بجز صوت محض کے اور کوئی ذریعہ مقاصدِ قلبیہ کے اظہار کا اپنے پاس نہیں رکھتا۔ علیٰ ھذا ایک فاترالعقل کی بے ربط باتیں بھی رضا و رغبت سے کوئی شخص نہیں سُنتا۔ لیکن یہ خداوندِ عالم ہی کی تربیتِ خاصہ اور رحمت و شفقتِ کاملہ کا اثر ہے کہ بچے کی اس صوت محض اور گریہ و بُکا سے ماں باپ کو بجائے تنفّر کے محبت ہوتی ہے اور اسی گریہ و زاری سے ماں کی محبت جوش میں آجاتی ہے اور رزّاقِ عالم اسکی چھاتیوں سے دودھ کا فوّارہ جاری کر کے اس نادان ظلوم و جہول کو الہاماً اس دودھ کا چوس لینا سکھلا دیتے ہیں۔ اور ایسی لطیف غذا نجاست اور خون کے درمیان سے اس کو عطا فرماتے ہیں کہ جس سے اس کی تمام ترقیں نشو و ارتقا کے منازل طے کرنیکے قابل بن جاتی ہیں۔ نُسقِيكُمْ مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ۔

تعوّذ و توسّطِ الٰہی

اس لئے اگر انسان پہلے ہی اپنے اصلی آقا کی پناہ ڈھونڈیگا اور اس کے پیدا کردہ شر سے تعوذ اور دنیاوی تربیت کے وسائل سے اپنی نظر کو بلند کر کے توسطِ الٰہی اور رشتۂ عبدیت استوار کرلے گا تو پھر دنیا کی تمام بُرائیاں اس کے حق میں بھلائیاں بن جاویں گی۔ اور کوئی بُرائی بھی اسکے قریب نہ پھٹک سکے گی اور اگر مقتضائے بشریت و غفلتِ انسانی قلب میں بُرائی کا گزر ہو بھی جاوے گا اور شیطانؔ قوائے بہیمہ کے دریا میں تلاطم و تموّج پیدا کر بھی دے گا تو یہ نورانیت جلد ہی اس طوفان و تموّج کو ساکن کر دے گی۔ اور پھر یہ شرارت مضرت رساں نہ ہوگی۔

قرآن حکیم ہی انسان کو نجات دلاسکتا ہے

بلاشبہ ایسا محیط و جامع اور مکمل آسمانی علاج اُسی شافی برحق حکیم علی الاطلاق کا ہوسکتا ہے جس کی حکمت و بلاغت و تدبیر امور کا پورا ادراک و شعور عقلِ مقید و نارسا کے احاطے سے باہر اور جس کے پیدا کئے ہوئے پیچیدہ و متضاد اسباب کی گتھی کا سلجھانا ناممکن حد سے بالاتر ہے۔ یقیناً خالقِ کائنات نے اس عالم کی ہر مصیبت و تکلیف سے نجات دلانے کا جو راستہ انسان کیلئے تجویز کردیا ہے

اور آفاتِ سماوی وارضی کے رفع کرنے کیلئے قرآن حکیم کا جو مجرب نسخۂ کیمیا مرحمت فرمادیا ہے اس سے بہتر موثر، کامیاب اور آسان کوئی راستہ اور علاج نہیں ہوسکتا۔ الغرض رفتارِ حوادث و واقعاتِ عالم پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی روح اور اس کے جسم کو ضرر دینے والے اسباب خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی، ظاہری ہوں یا باطنی حسی ہوں، معنوی، دائمی یا ناگہانی، اصولاً ان کی پانچ ہی شکلیں ہوسکتی ہیں۔

آفاتِ انسانی کی پانچ شکلیں

① پہلی صورت تو آفاتِ انسانی کی یہ ہے کہ انسان کے ماسوا خداوندِ عالم نے جو دیگر مخلوقات مثل سانپ، بچھو، سباع و بہائم وغیرہ پیدا کئے ہیں ان سے انسان کو کسی قسم کا ضرر پہونچے اور وہ کسی نہ کسی وجہ سے انسان کے مقاصدِ حیات میں سنگِ گراں بن جائیں۔

② دوسری صورت یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات واغراض کے ماتحت ایکدوسرے سے متصادم اور تحاسدِ باہمی کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں اور ایک جماعت دوسری جماعت کیلئے قسم قسم کی ایذاؤں اور تکلیفوں کا سبب بجائے حاسدوں اور بدخواہوں کے لعن طعن اور اُن کے دن رات دل آزاریوں کی وجہ سے انسان سراپا کلفت وغم نظر آنے لگے۔

③ تیسری صورت یہ ہے کہ انسان ایسی ناگہانی آفتوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہوجائے کہ جس سے انسان کا فہم و ادراک معطل اور اس کی قوتِ ممیزہ تیرہ و تاریک ہوجائے جیسے سحر، اعمالِ سفلیہ، نظرِ بد، امراض وبائیہ، سیلاب وطغیانی، زلزلہ وآتشزدگی وغیرہ۔

④ چوتھی صورت یہ ہے کہ انسان کو اپنے مقاصدِ حیات کی تکمیل وتتمیم کیلئے وہ اسباب میسر نہ آئیں۔ یا میسر آنے کے بعد اُن کا انقطاع ہوجائے جن کو خداوندِ عالم نے انسان کیلئے مدارِ کار ٹھہرایا ہے۔ اور انسان کے نشوو ارتقا کیلئے جزو لاینفک بنایا ہے۔

⑤ پانچویں صورت آفت وشر کی یہ ہے کہ انسان کے نورِ عقل پر غفلت وشیطنت اور گناہ کا پردہ ڈالنے والا اور اُس کی ملکیت وروحانیت کو تیرہ وتاریک کرنیوالا نوعِ انسانی کا ازلی حاسد وغیر مرئی دشمن شیطان انسان کے درپے ہوجائے اور اس کے دل پر قابو پاکر ہر وقت انسان کو بہکاتا اور پھسلاتا ہے۔ طرح طرح کے وساوس وخطرات ڈال کر یقین وایمان ــــــ اور اُس استعداد خیر وامانت الٰہیہ کو فنا کرنے کی گھات میں لگا رہے جس پر تمام اخلاقِ حسنہ وملکاتِ فاضلہ کی بنیاد رکھ کر انسان اپنے رب سے ملتا اور یومِ حساب میں نجات پاکر نزدیکی حاصل کرتا ہے۔

تنبیہ اوّل

قوائے ثلاثہ انسانی

چونکہ انسان میں حق تعالیٰ شانہٗ نے تین متضاد قوتیں ملکیت، سبعیت، بہیمیت، ودیعت فرمائی ہیں اور انھیں سے ہر ایک قوت کو اپنے مناسب احوال سے بشاشت وتازگی حاصل ہوتی ہے اور غیر ملائم امور سے رنج والم ہوتا ہے۔ ایک کی زیادتی دوسرے کے عدم کا سبب ہوتی ہے یہاں تک کہ جو قوتِ کمال کا درجہ حاصل کرلیتی ہے۔ بقیہ قوتیں اسی کے اندر منضم ومدغم ہوجاتی ہیں اور اسی غلبہ کے اعتبار سے انسان یا فرشتہ بن جاتا ہے یا شیطان وبہائم ودرندہ ہوجاتا ہے اس لئے انسان توجہ وعنایتِ خداوندی کا محتاج ہے اور اپنے نظامِ وجود اور نظامِ اخلاق کی برقراری میں اعانت وتربیتِ خداوندی کا طلبگار ہے۔ جوان تینوں قوتوں کو اپنی تعلیم وتربیت سے درجۂ اعتدال پر لے آئے۔

ظاہر ہے کہ ہر قوت کو مناسب حد پر بحال رکھنے کیلئے اور اس تضاد کو رفع کرنے کیلئے تعلیمِ الٰہی کے بدون چارہ نہیں اور مذکورۃ الصدر عظیم آفتوں سے انسان خود کسی طرح بھی اپنی حفاظت نہیں کرسکتا۔ جبتک حق تعالیٰ کی پناہ نہ مل جائے۔ اس لئے چمنستانِ عالم کے مربی ومصالح کردگار نے ان تمام آفتوں سے بچنے اور ہر سہ قوتوں کے باہمی تضاد کو رفع کرنے کیلئے قرآن پاک میں مکمل دستور العمل بنایا اور معوذتین میں ان قوائے ثلاثہ کے آفات سے تعوذ رب بتلایا۔

مضراتِ دینی ودُنیوی

چنانچہ سورۂ فلق میں تو ان چار آفتوں سے بچنے کے لئے انسان کو تعوذ سکھلایا گیا جو عالمِ اجسام میں اس کو ضرر دیتی ہیں اور اُمورِ دُنیویہ میں مُخل ہوتی ہیں۔ اور سورۂ ناس میں اس پانچویں شرِ عظیم سے بچایا گیا۔ جو عالمِ ارواح میں شیطان کی طرف سے اُسے لاحق ہوتا اور امورِ دینیہ میں رخنہ اندازی کرتا ہے۔

تنبیہ دوُم

چونکہ انسان مختلف عناصر واجزائے عالم سے ترکیب دیا گیا ہے اور اس حقیقتِ جامعہ کی تقویم وتخمیر خالقِ کائنات نے خیر وشر ملکیت وبہیمیت وغیرہ سے فرمائی ہے۔ اور تمام مخلوقات کا انسان کو خلاصہ بنایا گیا ہے۔ اس کی زندگی ہر ایک مخلوق کی زندگی کا آئینہ ہے۔ اس لئے اس حقیقتِ جامعہ سے بڑھ کر تمام مخلوق میں کوئی حقیقت بھی نہیں ہے۔

کمالاتِ خداوندی کا ظہور نوعِ انسانی میں

اسی بنا پر کمالاتِ خداوندی اور صفاتِ باری عزّ اسمہٗ کا جیسا کامل ظہور انسان کی نوع میں ہوا ہے مخلوقات کی کوئی دوسری نوع اس طرح شئونِ الٰہیہ کو اپنے اندر جذب نہ کرسکی۔ باقی انسان کا ظلوم وجہول ہوکر عالم وعادل ہونا عقلاً کسی طرح بھی مستبعد نہیں۔ کیونکہ جس طرح وہ آئینہ جو ایک طرف سے سیاہ ہو اور اپنی دوسری جانب سے نہایت چمکدار صاف شفاف ہو وہی عکس آفتاب ومہتاب کو قبول کرسکتا ہے اور آفتاب ومہتاب کی پوری نورانیت کو اپنے اندر جذب کرسکتا ہے دو رُخا آئینہ یا سنگِ سیاہ ہرگز نورِ آفتاب کو جذب نہیں کرسکتے۔ اسی طرح انسان کے بھی دو ہی رُخ اس کے پروردگار نے بنائے ہیں۔ ایک جہت اس کی ناسوتی ہے جو اپنے اندر جہالت وظلمت بہیمیت وسبعیت، تاریکی وظلمات رکھتی ہے اور دوسری جہت اس کی ملکوتی ہے جو اپنے اندر علم وعدل، ملکیت ونورانیت رکھتی ہے۔

انسان کو ہر مخلوق سے مشابہت ہے

اسی لئے انسان فرشتوں کے مشابہ بھی ہے اور بہائم کے مانند حرص شہوت میں چارپاؤں کی طرح ہے تو مکر و فریب میں شیطان کے ہم پلہ ہے، ایذا رسانی قتل و غارت، کشت و خون میں درندوں کے مشابہ ہے تو عبادت و معرفتِ خالق میں فرشتوں کا ہمسر ہے اپنے تن و قد میں شجر و حجر کا نمونہ ہے تو نورانیت میں کواکب و سیارات کی طرح منور اور روشن ہے۔

انسان کے متضاد مادّے

ایک طرف اگر رذائل کے فاسد مواد بغض و حسد و کینہ و عداوت، بے رحمی و ایذا رسانی، نفاق و شقاق پائے جاتے ہیں تو دوسری طرف احسان و مروّت، محبت و مصالحت، پاکبازی و دانائی کے ملکات بھی قدرت نے اس میں ودیعت فرمائے ہیں۔ اسی لئے ہر مخلوق کا رنگ انسان پر آتا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسانی زندگی کے آئینے سے اپنا رنگ ظاہر کرے اور توفیقِ ربانی کا اقتضا ہے کہ انسان پر خدائی رنگ آئے صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ الآیۃ غرض اس میں جہاں خیر کا گذر ہوتا ہے شر بھی اسی کے ساتھ ساتھ لگا رہتا ہے۔ اگرچہ انسان کا مزاج اصلی فطرتِ اصلیہ کے لحاظ سے مائل بخیر ہی ہے اور اس میں غلبہ خیر ہی کا ہے۔ مگر بسا اوقات شرورِ کائنات اور تربیت والدین اور تاثرات گرد و پیش انسان کو کچھ سے کچھ کر ڈالتی ہیں۔ کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔

فطرت سلیمہ اور شرورِ کائنات

یہی وجہ ہے کہ انسان اگر آفات و حوادثِ عالم سے بچا رہتا ہے تو اس کی فطرتِ اصلیہ اخلاقِ حسنہ کی تعمیر ہونے لگتی ہے اور ایسا انسان فرشتوں سے بھی گوئے سبقت لیجاتا ہے اور ایسے انسان کی برائیاں اس کے تعلق مع اللہ کے درست رہنے کی وجہ سے اس کے حق میں ایسی ہی طرح مفید ہو جاتی ہیں جس طرح انسان کی نجاست اس کے پیٹ میں رہنے سے یا زمین کے اندر ملا دیئے جانے سے ہر دو کے حق میں ترقی و قوت کا ذریعہ بنجاتی ہے۔

بحالتِ نافرمانی، انسان بہائم سے بھی بدتر ہے

اور اگر شر و فساد اس میں غلبہ کر لیتے ہیں تو انسان جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ بہائم میں جو قوتِ سبعی ذہنی ہے اس کو اپنے پروردگار کے تابع فرمان رہ کر تو صرف کرتے ہیں اور انسان تو بالکل انہی جیسا بے حس و بے شعور ہوتا ہے۔ نہ اپنی فطرتِ اصلیہ پر رہتا ہے۔ نتیجہ یہی ہے کہ انسان جانوروں سے بھی بدتر بن جاتا ہے۔ ام تحسب ان اکثرھم یعقلون او یسمعون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا یعنی گو ظاہر میں انسان بحالتِ نافرمانی سنتا بھی ہے اور سمجھتا بھی ہے۔ مگر چوں کہ مالک سے اپنا تعلق قطع کر چکا ہے۔ اسلئے چوپاؤں سے بھی بدتر ہے۔ کیوں کہ ان کا تو رخ ہی سفلی ہے وہ چلتے بھی ہیں تو اس طرح کہ زمین کو دیکھ رہے ہیں اور انسان کا رخ باوجود علوی ہونے کے جب اس کی یہ دنائت ہے تو وہ بہائم سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

فطرتِ انسانی میں غلبہ خیر ہی کا ہے

بہرحال انسان کی فطرت خیر کی مائل بخیر ہونے کی کیفیت بعینہ طب یونانی کے اس معجونِ مرکب کی طرح پر ہے کہ جس کو کسی حاذق طبیب نے مختلف متضاد اجزاء سے ترکیب دے کر نسخہ کا مزاج ایسا معتدل بنا دیا ہو کہ یہ نسخہ ہر ایک مریض و مرض کیلئے تریاق بن جائے۔ گو نسخہ کے اجزاء کو اگر الگ الگ کر کے دیکھا جائے تو ان میں وہ خوبی اور لطافت نہیں ہوتی۔ جو مجموعے میں ہوتی ہے۔ لیکن طبیبِ حاذق کا کمال یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی پُر حکمت ترکیب سے مختلف اجزاء کو ملا کر مجموعہ میں وہ تاثیر و تریاقیت پیدا کر دے جو ہر مرض اور ہر روگ کا استیصال کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص ایسے مرکب کو پوری جانچ پڑتال کے ساتھ بناتا ہے اور اوزانِ مقررہ و اجزائے معینہ کے ساتھ یہ نسخہ تیار کرتا ہے تو ایسا مرکب ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر خارج سے ایک تولہ زہرِ ہلاہل اس مرکب میں ملا دیا جائے تو ظاہر ہے کہ اس مرکب کا مزاج طبعی قطعاً بدل جائے گا۔ اسی طرح حق تعالیٰ شانہ نے بھی انسان کو خیر و شر کے مادّوں سے ترکیب دیکر الہام فطری سے اُن میں باہم اعتدال و توازن کی استعداد قائم فرما کر کچھ انسان کا مزاج اصلی ایسا لطیف بنا دیا ہے کہ اُس کا مجموعی مزاج عالَم کے لئے تریاق بن گیا ہے۔ اور اس توازن و تناسب سے جوہرِ انسانیت، کرامتِ عقل، و شرافتِ نور پیدا ہو کر تمام مخلوق اس کے تابع اور سرنگوں ہو گئی ہے۔ یہ ایک علیحدہ چیز ہے کہ شیطانی اثرات اور شرورِ کائنات کے مل جانے سے انسانی ترکیب میں فساد آ جائے اور اس کا فطری مزاج سرتا پا شر بن جائے۔

متضاد قوائے انسانیہ میں تربیتِ خداوندی کی فطری ضرورت

غرض انسان کی ترکیب اور اس کی تقویم و تخمیر خیر و شر ملکیت و بہیمیت سے کی گئی ہے اور ان متضاد خواہشات میں انسان مدت العمر گرفتار رہتا ہے۔ کیونکہ بہیمیت و شیطنت کا اقتضا تو یہ ہے کہ انسان دن رات لہو و لعب تلذذ و تعیش میں گھرا رہے۔ سبعیت کا اقتضا یہ ہے کہ انسان دن رات فتنہ و فساد، جنگ و جدال، کشت و خون، لوٹ مار اور انا و لا غیری کا علم بلند کرتا رہے اور ملکیت کا اقتضا یہ ہے کہ روح انسانی کمالاتِ روحانی میں روز افزوں ترقی کرتے ہوئے عالمِ آخرت کے لئے ذخیرہ جمع کرے اور مبدأ و معاد کی طرف مشغول رہ کر نجاتِ ابدی و حیاتِ سرمدی کی مستحق بنے ایسی متضاد خواہشات میں کسی کی رہنمائی اور مدد کی ضرورت ہے۔ جو ان متضاد قوتوں سے انسان کو ترکیب دینے والا اور اس کے قوائے ثلثہ میں اعتدال پیدا کر کے جوہرِ انسانیت سے بزمِ عالم کو سجانے والا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ تضاد کسی طرح بھی انسان کو نجات نہیں دلا سکتا۔

تنبیہ سوم

توحیدِ خالص و تعلیمِ ربانی کا خلاصہ

یہ ایک حقیقت ہے جو ہر ایک ملت کے نزدیک مسلّم ہے کہ انسان کا

کمال اس کی روحانیت کے کمال کی وجہ سے ہے۔ ورنہ سبعیت و بہیمیت کی قوتوں میں تو حیوانات اور سباع و بہائم انسان سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اس لئے تعلیم ربانی اور توحید خالص پر ہیکر ملکیت و بہیمیت و سبعیت کے ہر نفع و ضرر، رنج اور راحت میں انسان برابر در وازۂ الٰہی کو کھٹکھٹاتا رہے۔ جلبِ منفعت کی صورت ہو یا دفع مضرت کی۔ آفاتِ ارضی، انسان پر حملہ آور ہوں یا بلیّاتِ سماوی، انسان برابر پناہِ الٰہی طلب کرتا رہے اور مدت العمر طاعت و شفقت عبادت و مروّت سے اپنی ملکی قوت کو اوجِ ترقی پر پہنچاتا رہے اور اپنے اعضاء و جوارح سے خالقِ ذو الجلال کی تعظیم بجالا کر ہمیشہ آسمانی ہدایات ہی کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنا دے۔ اور ملکیت کے جس درجہ پر بھی پہنچے اس پر اکتفا نہ کرے بلکہ اس سے اوپر کا مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرے اس لئے کہ ذات و صفاتِ خداوندی کی تجلّیات اور نزدیکیٔ حق کے مراتب کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ ؎

اے برادر بے نہایت درگہیست
ہرچہ بروے میرسی بروے مالیست

تنبیہ چہارم

چونکہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ انسان کو دیگر مخلوقات سے مناسبت و مشابہت حاصل ہے اس لئے اب ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ جن آفات و شرور سے عالم اسباب میں انسان کو سابقہ پڑتا ہے اور جن سے حق تعالیٰ شانہٗ نے معوذتین میں استعاذہ سکھلایا ہے ان میں بھی انسان کو دیگر مخلوقات سے مشابہت حاصل ہے۔ حقیقت میں جس طرح درخت اپنے ترددو پرورش میں باغبان کی محنت و تربیت، آسمان و زمین، اور آب و ہوا وغیرہ کا محتاج ہے اور اسی وقت حدِ کمال پر پہنچتا ہے۔ جب آفاتِ نباتی سے بھی بچا رہے۔ اسی طرح انسان بھی اسی وقت حدِ کمال پر پہنچتا ہے۔ جب کہ آفاتِ جسمانی و روحانی سے محفوظ رہ جائے جس طرح آفاتِ انسانی پانچ قسموں پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح آفاتِ نبات بھی پانچ قسم کی ہیں۔

آفاتِ عالمِ نباتات

① سب سے پہلی آفت تو درخت کے حق میں یہ ہے کہ وہ سبزہ خوار جانوروں کے دندان و دہن کا لقمۂ تر بن جائے چنانچہ جبتک درخت کی ایسے جانوروں سے حفاظت نہ کی جائے گی جن کی جبلّت ہی میں سبزہ خوری قدرت نے رکھدی ہے اس وقت تک درخت ہرگز نشوونما نہ پاسکے گا نہ اپنے مالک کیلئے مفید الثمر ہو سکے گا۔

② دوسری آفت درخت کے حق میں یہ ہے کہ اس پر بادِ طوفانی، اور برف باری، سیلاب و آتشزدگی جیسے ناگہانی آفات پڑجائیں۔ یہ آفات بھی ایسی ہیں کہ جبتک درخت کو اُن سے نہ محفوظ رکھا جائے گا۔ ہرگز اپنے شباب کو نہ پہنچ سکے گا۔

③ ان حفاظتی تدابیر کے ساتھ درخت کے بڑھنے اور پھلنے کیلئے اس کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ فیوضِ عناصرِ عالم اور فیوضِ آفتاب و ماہتاب سے ایسے معتدل طریقے پر اس مخلوق کو تمتع کا موقعہ دیا جائے کہ ان کی افراط و تفریط سے درخت کو کوئی گزند نہ پہنچے اگر درخت ان کے فیوض سے محروم رہے گا یا ان مؤیداتِ سِتّہ سے اس کا سلسلہ منقطع ہو جائیگا تو بے شک درخت کے حق میں یہ بھی ایک بہت بڑی آفت ہوگی اور وہ ہرگز پنپ نہیں سکیگا۔

④ چوتھی آفت درخت کے حق میں یہ ہے کہ جب وہ حدِ کمال پر پہنچ جائے اور ہر قسم کے تغیرات و حوادثِ عالم کا عادی ہو کر مقابلہ کی قوت اس میں پیدا ہو جاوے تو باغبان کے حاسد اور دشمن بربنائے خصومت و عداوت درخت کے برگ و بار کاٹ ڈالیں یا اس کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکیں اور زمین کی قوتوں کے اس مظہر کو جس کو ربّ نبات نے پانی سے پھیلایا تھا اور ہوا نے بڑھایا تھا۔ آفتاب و ماہتاب کی نورانیت نے جس کو پکایا تھا۔ اور انسان کی محنت و کاوش نے اس کو تناور کیا تھا۔ آن کی آن میں دشمن اس کی جڑ پر کلہاڑا بجا کر برسوں کی یہ محنت برباد کردیں۔ ظاہر ہے کہ یہ چوتھی آفت بھی درخت کے حق میں عظیم الشان آفت ہے۔

⑤ پانچویں غیر محسوس آفت درخت کے حق میں یہ ہے جو ہمارے خیال میں ان سب سے بڑھ کر ہے کہ درخت کی جڑ اور اس کے سویدائے قلب میں دیمک لگ جائے جو گھن کی طرح اس کو چاٹ کر اندر ہی اندر کھوکھلا کر دے اور تھوڑے ہی دنوں میں اس کے مغز کو کھا کر درخت کو ضائع کر دے۔ ظاہر میں تو درخت تندرست معلوم ہوگا۔ لیکن اندر ہی اندر یہ درخت فنا ہوتا چلا جائے گا۔ جب ان پانچ آفتوں سے درخت محفوظ ہو جائیگا تب ہی اپنے مالک و باغبان کے حق میں مفید الثمر ہو سکے گا۔

اسی طرح انسان بھی اُسی وقت اپنے مالک و معبود کے حق میں کار آمد ہوگا۔ جب مندرجہ ذیل پانچ آفتوں سے حق تعالیٰ کے بتلائے ہوئے اصول کے ماتحت اپنا تحفظ کر لے گا۔

آفاتِ انسانی

شَرِّ مَا خَلَقَ جس طرح ہر درخت کے لئے کچھ سبزہ خوار جانور ہوتے ہیں کہ جب اُن کا قابو چل جاتا ہے تو درخت کا ستیاناس کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح سانپ، بچھو اور تمام سباع و بہائم انسان کو جب پالیتے ہیں تو ستائے بغیر نہیں چھوڑتے۔ جب انسان اپنے اس قسم کے دشمنوں سے بچ نکلے گا۔ جن کی جبلّت و خصلت ہی میں مردم آزاری رکھدی گئی ہے اور مخلوق کے شر سے بچا رہے گا۔ تب ہی خدا کی عبادت کے فریضے کو مکمل کر کے اپنی عمرِ طبعی کے سرمایہ کو ساتھ لیجا سکے گا غرض جبتک شَرِّ مَا خَلَقَ سے انسان مامون نہ ہوگا۔ اس وقت تک اپنے مقاصدِ حیات کو مکمل نہ کر سکے گا۔

باغِ ہستی کے مختلف ثمرات

چونکہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے باغِ ہستی میں ہر قسم کے پودے نصب فرمائے ہیں۔ اسمیں ظلمانی بھی ہیں اور نورانی بھی، کڑوے بھی ہیں اور میٹھے بھی، خاردار بھی ہیں اور ثمردار بھی، نیک بھی ہیں اور بد بھی، رحم دل بھی ہیں اور موذی بھی۔ پھر ایک مخلوق دوسری مخلوق کو اپنے کام میں لاتی اور اپنا آلۂ کار بناتی ہے چنانچہ شیر، بھیڑ، بکری کو کھاتا ہے۔ شیر کے حق میں بکری "خیر" ہے۔ اور بکری بھیڑ والے کے حق میں شیر "شر" ہے اس لئے مخلوقات کا شر خواہ وہ اضافی ہو یا معنوی، روحانی ہو یا جسمانی، جبتک اس سے نہ بچے گا اُس وقت

تک وہ "شرِ ماخلق" کی مضرت اور مخلوق کے ضرر سے ہرگز مطمئن نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا پہلے شرِ ماخلق سے اجمالی و اصولی طور پر تمام شرور سے استعاذہ اور ان سے پناہ طلب کرائی گئی جو مخلوق میں انکی اصل کی خرابی کیوجہ سے لازم ہیں۔ البتہ اضافی شر میں تفاوت کمی و بیشی ضرور ہوتی رہتی ہے۔ اسی لئے جو شر خاص اور صد درجہ مضرت رساں ہیں شرِ ماخلق کے بعد صراحتاً ان کو ظاہر فرمادیا گیا۔

خیر و شر کے اعتبار سے مخلوق کی تین قسمیں ہیں

خیر و شر کے اعتبار سے مخلوق کی تین قسمیں ہیں۔ خواہ وہ اختیاری ہوں یا غیر اختیاری اور اسی کمی بیشی خیر و شر کے اعتبار سے مخلوق بھی تین طرح کی قرار دی گئی ہے۔

(الف) ایک قسم تو مخلوق کی یہ ہے کہ ان میں خیر غالب ہے اور شر مغلوب اور بعض میں معدوم اور کالعدم جیسے انبیائے کرام اور ملائکۃ المقربین کہ ان میں شر معدوم ہے یا کالعدم ہے اور اولیاء الرحمٰن جن میں شر مغلوب ہے اور خیر غالب ہے۔

(ب) دوسری مخلوق وہ ہے جن میں شر غالب ہے اور خیر مغلوب ہے۔ جیسے شیطانِ رجیم اور موذی جانور یا شیاطین الانس والجن وغیرہ۔

(ج) تیسری مخلوق وہ ہے کہ جن میں خیر بھی ہے اور شر بھی ہے اور ایکدوسرے کیلئے کبھی کوئی خیر بن جاتا ہے۔ کبھی شر (ماخوذ از فتح العزیز) بہرحال شر تمام مخلوق کے لئے لازم ہے۔

لہٰذا شرِ ماخلق میں اس شر سے ابتداءً تعوذ سکھلایا گیا ہے جو عالمِ خلق کے ساتھ لازم ہے اور جس کی وجہ سے مخلوق اپنے وجود میں نقص دیکھ کر خدا کی خدائی اور اس کے کمال ویکتائی پر شاہد ہوتی ہے۔

اقسامِ شر اور اُن کا باہمی فرق

اصل یہ ہے کہ انسان کے مادّہ اور اُس کے خمیر میں جو عیب و شر پایا جاتا ہے باعتبار اپنے وجود و آثار کے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شر بالقوہ، دوسرے شر بالفعل۔ شر بالقوہ جو ہر انسان کے مادہ اور خمیر میں پایا جاتا ہے شرِ تقدیری اور شرِ ماخلق کہلاتا ہے اور ہر مخلوق کی اصل اور گندمیں بیج کی طرح قدرت کی طرف سے بکھیر دیا گیا ہے اور شر بالفعل وہ ہے جو موجوداتِ عالم کے ظہور کے بعد اُن کے کسب وعمل سے بعینہٖ اُسی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے کسی تخم شجر کو سپردِ خاک کرنیکے بعد اُس کی آبیاری و تردّد سے اُس کے برگ و بار نمودار ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا جیسے ہر تخم شجر کے متعلق اس کی ہیئت و صورت کے لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ لایزید ولا ینقص یعنی نہ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے۔ بلکہ قدرت نے جو مقدار اور قوت اُن کے اندر پیوست فرمادی ہے۔ اس لحاظ سے ہر تخم شجر اپنے اندر شجرِ کامل رکھتا ہے چنانچہ یہ ممکن نہیں کہ گیہوں کے ایک دانہ سے تو کامل درخت اُگے اور دوسرے سے ناقص یا ایک دانہ تو ایک قسم کا درخت اُگائے اور دوسرا دانہ دوسری نوع کا درخت نمودار کرے۔ ہاں مگر فیضِ آفتاب و مہتاب کی کثرت وقلت اور عناصرِ اربعہ کی تائید مخالفت البتہ اس تخم شجر کے بڑھنے اور پھلنے اور کامل درخت کو اپنے اندر سے باہر لانے میں مختلف احوال و آثار پیدا کر سکتی ہے۔ زمین کے نقصان و کمال سے بیشک کہا جا سکتا ہے کہ فلاں درخت ناقص اُگا ہے یا سرے سے تخم ہی سوخت ہو گیا ہے اور فلاں درخت کامل اُگا ہے اور حدِ کمال پر پہنچ گیا ہے۔

تخم خیر و شر کا تعلق زمینِ قلب سے

اسی طرح عالمِ باطن میں زمینِ قلب کے ہر تخم خیر و شر کیلئے بھی تقدیرِ الٰہی اپنے اندر ایک خاص اندازہ و مقدار رکھتی ہے یعنی جس مقدور کے لئے علمِ باری میں جو بھی مقدر ہو چکا ہے۔ اس مقدار سے نہ وہ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے۔ اسی لئے شر تکوینی و شرِ تقدیری میں نہ کمی آسکتی ہے نہ زیادتی بلکہ جتنا شر اور خیر جس کے خمیر میں رکھدیا گیا ہے اُسی قدر وہ اپنی عمر میں اپنا دائرہ وسیع کر سکتا ہے اس سے زائد نہیں کر سکتا۔ البتہ عالمِ باطن کی زمینِ قلب میں جب یہ تخم شر یا تخم ایمان ملادیا جاتا ہے تو اس تخم سعادت و شقاوت کو ملادینے کے بعد انسان کو کسبِ خیر و شر میں مجاز و مختار کر دیا گیا ہے یعنی چاہے تو انسان نیک عمل سے تخم ایمان کو تر و تازہ کر کے شجرِ طیبہ اپنے دل میں اُگالے اور چاہے تو عملِ بد سے شجرِ شیطنت پیدا کرلے جیسا کہ ایک کاشتکار اپنی کھیتی کے تردّد پرورش کامل سے غلے کا ڈھیر اپنے ہاں لگا سکتا ہے اور تردّد نہ کرنے کی صورت میں تخم ہی سوخت کر دیتا ہے۔

دائرۂ عملِ خیر و شر اور مسئلہ جبر و قدر

غرض دائرۂ عملِ خیر و شر اور تخم سعادت و شقاوت کی مثال بعینہٖ ایسی ہی ہے جیسا کہ دائرہ کا وہ نقطہ، و مرکزِ اولی، جس پر تمام چھوٹے بڑے دوائر کا آغاز و اختتام ہوتا ہے اور ہر دائرہ اپنی کردی الشکل ہونے میں اس نقطہ کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ مرکز اور نقطہ نہ ہو تو دائرہ ہی قائم نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ نقطہ بحیثیت نقطہ نہ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے۔ ہاں مگر خطوطِ مربع و مثلث و مستطیل اور اُن کے آثار کے لحاظ سے گھٹ بھی سکتا ہے اور بڑھ بھی سکتا ہے یعنی جتنا چاہے چھوٹا دائرہ کھینچ لیا جائے ـــــ اور جتنا چاہے بڑا دائرہ کر لیا جائے۔ یہ انسان کا بیشک ایک اختیاری فعل ہے۔ اسی طرح نقطہ ہائے خیر و شر تصانعِ کرۂ سماوی و ارضی کی طرف سے ہر ایک انسان کے دل پر منقش و مرتسم فرمادی گئی ہیں یعنی نہ اپنی طاقت سے زیادہ کوئی خیر کر سکتا ہے نہ شر پیدا کر سکتا ہے نہ انہیں بالکل ہی معدوم کر سکتا ہے۔ البتہ خیر و شر کے دائرۂ عمل میں ضرور گھٹا بڑھا سکتا ہے۔ اپنے نقطہائے ملکیت وسبعیت و بہیمیت سے جس قسم کی چاہے مربع مثلث و مستطیل شکلیں عمل میں لا سکتا ہے۔ کیوں کہ دائرۂ خیر و شر کا گھٹانا بڑھانا انسان کے کسب و ارادہ و قدرت پر محول و موقوف کر دیا گیا ہے۔

اگرچہ تقدیراً و خلقۃً تخم سعادت بہ نسبت تخم شقاوت کے زیادہ پھیلاؤ اور بڑھاؤ رکھتا ہے اور یہ دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ کوئی دائرہ اس سے بڑھ کر نہیں۔ لیکن شجرۂ طیبہ کا شجرِ شیطنت کو معدوم و مغلوب کر دینا بہرحال انسان کے تزکیۂ قلب اور اعمالِ حسنہ و ریاضاتِ شاقہ ہی پر موقوف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی انسان تو اپنے اعمالِ شر سے تخم شر کی آبیاری کر کے اپنے دل کی زمین میں شیطنت کے خاردار درخت اُگا لیتا ہے اور اپنی زندگی کو دوزخ کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ شیطنت کے کامل رسوخ ہو جانے کی

وجہ سے انسان ثمراتِ جہنم کو دنیا میں ہی چکھنے لگتا ہے۔ اور اپنے نقطۂ شرِ تقدیری کو اعمالِ بد کی پرکار سے کھینچ کھینچ کر قلب کے ہر جانب محیط و مستولی کر لیتا ہے۔ آخر انسان مراتبِ شقاوت طے کرتا ہوا شیطان کے ہم مرتبہ و ہم پیشہ بن جاتا ہے اور کوئی شخص اپنی دل کی زمین میں اعمالِ حسنہ کی آبیاری سے تخمِ ایمان کو پھیلا کر شجرۂ طیبہ بنا لیتا ہے اور تمام اخلاقِ حسنہ وملکاتِ فاضلہ کے پھول پھل لگا کر سعادتِ دنیا ومعنیٰ کے لذائذ بدیہہ و نعمتہائے سرمدیہ سے مالا مال ہوتا ہے اور دنیا ہی میں جنت کے مزے لوٹنے لگتا ہے اور اپنے نقطۂ خیر کو کسبِ محمود سے بڑھا چڑھا کر اپنے دائرۂ خیر وعمل کو اس قدر وسیع کر لیتا ہے کہ ہزاروں بے ٹھکانے اور خدا سے بیگانے انسان اس کی معرفت سے نورِ ایمان پا لیتے ہیں۔

تخمِ شر اور اس کے آثارِ اربعہ

الغرض شرِ ماخلق کو تو شرورِ کائنات میں بمنزلۂ تخم کے سمجھئے اور اس شرِ مطلق و تخمِ شیطنت سے استعاذہ کو کل شرورِ کائنات سے استعاذہ قرار دیجئے جس کا فردِ کامل شیطان ہی ہو سکتا ہے اور بقیہ جو شرورِ اربعہ وشرِ غاسقٍ اذا وقب۔ شرِ النفّٰثٰتِ فی العقد۔ شرِ الوسواس الخناس شرِ حاسدٍ اذا حسد شرِ ماخلق کے بعد معوذتین میں لائقِ استعاذہ قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کو تمام شرورِ ظاہری و باطنی کا خلیفہ اور نائب سمجھئے۔

تخمِ خیر اور اس کے آثارِ اربعہ

اور کیا عجب ہے کہ حضرت ربّ الفلق حکیم مطلق جل مجدہٗ نے جس طرح شیطان کو تمام شرورِ کائنات کا منبع وخلاصہ بنایا ہے۔ چنانچہ شجرِ شیطنت کے لئے شیطان بمنزلہ تخم کے ہے تو شرورِ اربعہ مذکورۃ الصدر بمنزلہ برگ وبار ہیں۔ ٹھیک اسی کے بالمقابل خیرِ اعظم نورِ مجسم حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان شرورِ اربعہ کے بالمقابل چار خلیفہ راشد اسی لئے ہر ایک خلیفۂ شر کے مقابلے کے لئے عطا کئے گئے ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کے لحاظ سے شجرِ نبوت کے برگ وبار ہیں تو خود سرورِ عالم اولین وآخرین کی تمام نیکیوں اور بھلائیوں کا سرچشمہ و سرمنشا ہونے کی وجہ سے شجرِ نبوت وسعادت کے لئے بمنزلۂ تخمِ خیر کے ہیں اور جب کہ شجرۂ خیر وسعادت میں خلفائے راشدین کا یہ مخصوص درجہ ہے

شجرِ نبوّت وشجرِ شیطنت کے تاثیراتِ متضادہ

شجرِ نبوت

شجرِ شیطنت

مظہرِ خیر — محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — ماخلق

مظہرِ شر — شیطان — ماخلق

جس کو آپ نے شجرہائے بالا میں ملاحظہ کیا ہے تو اب خلفائے راشدین کی سیرت اور ان کی عملی زندگی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے۔

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شئون اربعہ

اور ان کے مظاہرِ اربعہ یعنی خلفائے راشدین

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

ایمان باللہ

عمل صالح

مظہر صدیق رضی اللہ عنہ

مظہر عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تواصی بالقرآن

تواصی بالصبر

مظہر عثمان غنی رضی اللہ عنہ

مظہر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کیفیات محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور خلفائے راشدین کو کیفیاتِ بالا کا بالترتیب مظاہرِ اربعہ تسلیم کرتے ہوئے اس پر بھی غور فرمائیے کہ ان میں سے کونسی کیفیتِ "نبوت" کس کونسے "شر" کیلئے مزیل ودافع ہے اور اُن کیفیاتِ نورانیہ کا ان کیفیاتِ شیطانیہ کے ساتھ کیا مصلحانہ علاقہ ہے۔

حضرات شیعہ کی ذہنیتِ معکوسہ

اور اگر کوئی نادان مظاہرِ اربعہ یعنی خلفائے راشدین کو شرورِ اربعہ کے مظاہر کے ساتھ ساتھ مرتب و مربوط جانے اور خلاف اشارہ ترتیبِ قرآنی خلفائے راشدین میں اوّل کو آخر اور آخر کو اوّل سمجھنے لگے تو یہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے کوئی جاہل طبیب ایلوے کو ذائقہ کی درستی کیلئے تجویز کر دے۔ یا شیرینی کا استعمال، ایلوے کی جگہ کرائے، ظاہر ہے کہ ایسے نادان طبیب کے متعلق ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ قدرت نے اس کی قوتِ ممیزہ کو سلب کر لیا ہے اسی لئے یہ شخص ایسی خلافِ فطرت تجویزیں کرتا ہے۔ یہی حال اس فرقہ غالی کا ہے۔ جو خلفائے راشدین میں ایک کو افضل اور دوسروں کو کمتر بتلا کر تبرائی بنتے ہیں۔ جیسے سمجھئے کہ آفتاب کے بعد جس طرح مہتاب کی ضرورت ہوتی ہے اور مہتاب کے بعد جس طرح کواکب وستارات کی اسی طرح کیفیاتِ نبوت کے اعادہ کے وقت میں بھی خلفائے راشدین میں قدرت نے وہی ترتیب ملحوظ رکھی ہے جو کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملحوظ رکھی گئی تھی اور جب کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی چار ممتاز شانوں کے مظاہر خلفائے اربعہ ہوئے تو اب خود بخود واضح ہوتا ہے کہ:۔

مظہرِ ایمان باللہ

ایمان باللہ کی کیفیت وشانِ ایمانِ محمدی کے مظہرِ اوّل صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ لہٰذا نورِ ایمان پر جو حملہ شرِ غاسق، بشکل خسوفِ قمر ہوتا ہے۔ اُسے صدیقیت ہی دفع کر سکتی ہے اور اس باطنی زہر کیلئے بھی تریاقِ صدیقی قدرت نے رکھا ہے۔

مظہرِ عمل صالح

اسی لئے عملِ صالح، وکسبِ محمود وجہاد فی سبیل اللہ کی کیفیتِ نبوت میں شانِ عملِ محمدی کے مظہرِ ثانی حضرت الناطق بالصواب عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس لئے کہ ہر قسم کی آفاتِ جسمانی و روحانی جبن و نامردی کی کیفیات شیطانی نے جب بھی اس خلیفۂ راشد اور حکومتِ صالحہ کے زیرِ اقتدار فرمانبرداروں کو اپنے مکاید و وساوس کی گرہوں میں جکڑ بند کرنا چاہا اور شر النفّٰثٰت نے جب بھی مسلمانوں کو اپنے حسن و فسوں سازی سے حبِ دُنیا و کراہیتِ موت کی طرف لانا چاہا تو حضرت فاروقِ اعظمؓ نے کفر و شیطنت کی ان سب مکاریوں اور عیاریوں کا یکسر قلع قمع کرنے کیلئے جہاد فی سبیل اللہ و فتوحاتِ اسلامی کے عمل سے وہ دبدبۂ دینِ محمدیؐ قائم کیا جس سے شیطنت کے کید و مکر و زور نامردی و بزدلی و کاہلی کافور ہوگئی۔ اور کوئی حربۂ شیطنت عمالِ خلافتِ راشدہ پر مؤثر نہ ہوسکا غرض شیطنت کے اس حملہ کے لئے تریاقِ فاروقی ہی مؤثر ہے۔

مظہر تواصی بالقرآن

علیٰ ہذا مسلمانوں کے اندر قرآن کریم کی روح پیدا کرنے اور ان کے حلقۂ اثر کو وسیع کرنے کیلئے مظہر انوار سید الثقلین حضرت عثمان ذی النورینؓ نے جب وصیت بالقرآن سے شیطنت کے حملہ حسد کو جمع قرآن فرما کر ہزیمت دی اور آخر راہِ خدا میں حاسدوں پر اتمامِ حجت فرماتے ہوئے جان کی بھی پرواہ نہ کی تو اس سے معلوم ہوا کہ حسدِ حاسد کا علاج اگر ہے تو وہ تمسک بالقرآن اور تواصی بالقرآن ہی ہے۔ غالباً یہی سبب ہے کہ اگر کوئی شخص دولتِ قرآن پر حسد و غبطہ بھی کرے تو شیطان اس سے خوش نہیں ہوتا۔ کیوں کہ یہ اس کیفیت کا صحیح استعمال ہے۔ علیٰ ہذا اگر کوئی شخص دولتِ دُنیا کو راہِ خدا میں لٹائے جب بھی شیطان راضی نہیں ہوتا۔ غرض اس تیسرے شیطانی مرض کا تریاق عثمانیت ہی ہوسکتی ہے۔

مظہر تواصی بالصبر

اور تواصی بالصبر کے مظہر رابع مظہر العجائب والغرائب حیدرِ کرار شیرِ خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو مجاہد عالم باطن بھی ہیں۔ اور مجاہد فی سبیل اللہ بھی اور جہاد بالنفس میں وہ شانِ نبوتِ محمدیؐ کے اعلیٰ وارفع نمونہ جامع بھی۔ اسی لئے شیطانِ لعین کے مکاید و وساوس جب عالمِ باطن میں مؤمنین پر حملہ آور ہوتے ہیں تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سلسلۂ رشد و ہدایت باطنی اور تزکیۂ نفسِ انسانی کیلئے اولیاء اللہ کے سلاسلِ نور یہ نسلِ مسلمین میں اس طرح قائم فرمائے کہ جو بھی شیطان کا بہکایا ہوا راہِ راست پر آنا چاہے اور حضرت مدینۃ العلم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متوسل ہونا چاہے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان سب کے لئے بمنزلہ دروازہ کے ہوں اور جو وسوسۂ شیطانی بھی قلوبِ انسانی میں آتے تو مجاہد عالم باطن حضرت علی مرتضیٰ اس زیغ و کجی کیلئے بمنزلہ تریاقِ مرتضوی نظر آتیں۔

معیارِ فضیلتِ خلفائے راشدین

اس تقریر سے یہ بھی نتیجہ باسانی نکل آتا ہے کہ خلفائے راشدین جو شجرِ نبوت کے برگ و بار ہیں اور جو اپنے اپنے مرتبے و مظاہرِ شانِ نبوت کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہی ہیں اور ہر ایک ان میں سے جداگانہ امتیاز اور نمایاں مجد و شرف رکھتا ہے انہیں خلافتِ راشدہ کا تقدم و تأخر درحقیقت ترجیح کے لئے ایک درجہ میں ضروری تھا لیکن معیارِ فضیلت صرف تقدم و تأخر نہیں ہے۔ بلکہ مرتبہ و کرامت ہے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ جس طرح ایک مدت کے بعد ہر درخت اپنے پتوں کو زرد کر کے گرا دیتا ہے اور قدرت پھر نئے اوراقِ شجر اس پر لاتی ہے۔ اسی طرح شجرِ نبوت کے سب سے پہلے برگ و بار جب اس عالم میں خزاں پذیر ہوگئے یعنی خلفائے راشدین واصل الی اللہ ہوگئے تو ان کے بعد سچے جانشین یعنی مجددین و صلحائے ملتِ اسلامیہ کے اوراقِ نورانیہ شجرِ نبوت پر قدرت ہر صدی اور ہر دورِ ضلالت میں لاتی رہتی ہے۔

منکرینِ اخبارِ غیبیہ پر تأسف و حسرت

اس کلام پر غور کرنے کے بعد عقل حیران ہے کہ کس طرح اور کیونکر مرزا غلام احمد آنجہانی کی انانیت نے ان کو بمقابلہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قسم کے دعویٔ نبوت کی اجازت دی یا حضرات شیعہ کو حضرت علیؓ کے محض خلیفۂ چہارم ہونے پر اہلِ سنت سے اس قدر کیوں برہم کر دیا اور جناب سرسید کو شیطان کے وجود کے انکار کی زحمت کیوں ہوئی۔ بجز اس کے کیا سمجھا جائے کہ شرِ مطلق کی کسی تجلی مظلم سے اُن کے دل و دماغ ماؤف ہوئے اور وہ صراطِ مستقیم سے اس طرح بھٹک گئے۔

خلاصہ تقریر ہذا کا یہ ہے کہ جس طرح شر ما خلق تمام شرور میں بمنزلہ تخم کے ہے اور شرورِ اربعہ بمنزلہ اس کے برگ و بار کے ہیں۔ اسی طرح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ تخم سعادت کے ہیں اور آپ کے خلفاء اربعہ نبوت کی کیفیاتِ اربعہ کے مظاہر ہونیکی وجہ سے شجرِ نبوت کے برگ و بار ہیں۔ سو برگ و بارِ خیر و شر میں کاٹ تراش، کمی بیشی، تجدد و تجدید تو ممکن ہے اور شیاطین الانس والجن اور انبیائے مرسلین و جانشینانِ سید المرسلین کی مساعی خیر و شر میں کمی زیادتی تو ہوتی رہتی ہے۔ لیکن تخم ہائے خیر و شر محض منجانب اللہ ودیعت کئے گئے ہیں۔ اُن میں نہ کوئی تغیر ہوسکتا ہے نہ تبدل۔ نتیجہ یہ ہے کہ جس طرح مظہر خیر اعظم سے توسط لازمی ہے۔ اسی طرح مظہر شر اعظم سے تعوذ بھی ضروری ہے ـــــ کما ارشاد بہ تعالیٰ فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

استعاذۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہاں سے استعاذۂ انبیاء و استعاذۂ امت کے باہمی فرق پر بھی غور فرمایئے ـــــ سوچوں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام نبوت و رسالت اور قرب سرکارِ احدیت کی وجہ سے نوعِ انسانی کے فردِ کامل ہوتے ہیں اور جنسِ ملکیت کی ایک نوعِ خاص اور ملک الناس کی تجلی ملکیت کے مظہرِ کامل ہیں۔ اس لئے ان کے ذنوب اور ان کے استعاذہ میں اور اُمت کے ذنوب اور اُن کے استعاذہ میں کم از کم وہی نسبت ہوگی جو زمین کو آسمان کے ساتھ ہوتی ہے اور اُن کے مراتبِ عشقِ الٰہی کی وجہ سے اُن کے خطا و ذنوب کی وہی صورت ہوگی جو عاشق و محبوب کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ سلسلۂ یگانگت و محبت میں اول تو خطا و قصور سے تعرض ہی نہیں ہوتا اور اگر بمقتضائے عشق ہوتا بھی ہے تو اُن اخلاقی مجرموں کی طرح اُن کی خطائیں نہیں ہوتیں جن کو بداخلاقیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے سخت سے سخت سزائیں اُن کے گناہوں پر دی جاتی ہیں۔ بلکہ عاشق باوجودیکہ ہر آن اپنے محبوب کی دلداری ہی میں لگا رہتا ہے اور کوئی بات بھی اُس کی مرضی کے خلاف گوارا نہیں کر سکتا۔ مگر پھر بھی غایت تعلق کی بنا پر عاشق اپنے محبوب سے یہی کہا کرتا ہے کہ میں تمہارا قصوروار ہوں۔ للہ تم اپنی زبان سے ایک مرتبہ یہ کہہ دو کہ میں ہمیشہ تجھ سے

راضی رہوں گا اور جو تیری اگلی پچھلی خطائیں ہیں میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے۔ یہی حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تقصیراتِ محبّت کا اپنے محبوب و مالکِ حقیقی کے ساتھ ہے کہ یہاں صورتِ ذنب ہے۔ لیکن حقیقت میں ذنب نہیں ہے۔ غالبًا اسی موقعہ کے لئے کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ ؎

ہائے اس پیکرِ پابندِ وفا کی حالت
جو غریب اپنے خیالوں میں بھی آزاد نہیں

غرض انبیاء علیہم السّلام کی صورتِ ذنب کا جو تقابل بھی ہے وہ فرشتوں کے لحاظ سے ہے کیوں کہ انبیاء علیہم السّلام اپنے ایک مادّہ کے لحاظ سے فرشتے ہیں تو دوسرے مادّہ کے لحاظ سے وہ انسان بھی ہیں۔ بہرحال چوں کہ فرشتے معصوم الخلقت ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السّلام بوجہ تربیت پروردگار معصوم العمل ہوتے ہیں۔ اس لئے انبیاء علیہم السّلام کا استعاذہ شرِّ تقدیری و شرِّ ما خلق سے ہوتا ہے اور امّت کا استغفار و استعاذہ اپنے اعمالِ شریہ پر ہوتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے ایک شخص تو احیاناً کسی کی کوئی چیز چرا کر توبہ کرے اور خدا سے اس شر سے پناہ مانگے اور دوسرا اس مادّۂ سرقہ سے پناہ ربّانی طلب کرے جو اس کی نوع کے افراد میں پایا جاتا ہے۔

انبیاء علیہم السّلام مخلوق کے وکیل و زعیم ہیں

یہی صورت انبیاء علیہم السّلام کے استعاذۂ شر و استغفارِ ذنوب کی بھی ہے کہ وہ اپنی نوع کے شرورِ مقدرہ و ذنوبِ مطلقہ سے پناہ و خداوندی طلب کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ انبیاء علیہم السّلام کی خلقت باشارۂ احادیث خاص طور پر مسعود ارحام فرماتا ہے اور عالمِ ارحام ہی میں سے انبیاءؑ کی نورانیت تجلّی ریز ہونے لگتی ہے اور اسی وجہ سے کہ اول تو ان میں مادّہ ذنب ہوتا ہی نہیں اور جو صورتِ ذنب بمقتضائے اشتراکِ بشریت و تقصیراتِ محبّت ہوتا بھی ہے تو تربیتِ خداوندی اُسے زائل کرتی رہتی ہے۔ تاہم انبیاء علیہم السّلام کی ارواحِ سعیدہ کا نوعِ بشریت میں مقید ہونا ضرور کسی نہ کسی درجے میں اشتراک پیدا کرتا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک مکان میں ایک آدمی تو نیک رکھ دیا جائے اور دوسرا بدعمل رکھا جائے۔ یا ایک تندرست ہو اور دوسرا مریض ہو یا ایک چور ہو اور دوسرا متقی ہو تو اگرچہ اپنے اپنے اوصاف و احوال کے لحاظ سے ایک کا دوسرے کے ساتھ کوئی اشتراک نہیں۔ مگر صحبت و معیتِ مکانی و زمانی ضرور اُن میں کسی نہ کسی درجے میں اشتراک قائم کرتی ہے اور ایک بھلے آدمی کیلئے یہی گناہ کیا کم ہے کہ اس کا کسی بُرے آدمی سے واسطہ ڈال دیا جائے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق چونکہ کل ہی نوعِ انسانی سے ہے اور آپ تمام عالم کی معصیت و طاعت کو اسی طرح محسوس و مشاہد فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ہم اور آپ خوشبو و بدبو کو محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کے استغفار و استعاذہ اور طلبِ قربت، و برداشتِ مہالک پر جو بشارت عفوِ تقصیراتِ بشریہ کی سُنائی گئی ہے وہ ان لفظوں کے ساتھ سُنائی گئی۔ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۔

عفوِ تقصیرات محبّتِ نبوی

اس بشارتِ عظمٰی میں صرف اکمالِ نعمت اور ہدایت راہِ مستقیم ہی کا جزو نہیں بلکہ فتح و نصرتِ ظاہری و باطنی کے ساتھ نہ صرف آپ کے واسطے پچھلی تقصیراتِ نوعی ہی معاف کی گئی۔ بلکہ آئندہ جو تقصیرات ہونے والی تھیں اُن سے بھی براءت و معافی سُنا دی گئی اور عفوِ تقصیرات میں یہی فرق ہے، بادشاہانِ دُنیا میں اور ملک الناس میں کہ بادشاہانِ دنیا اوّل تو اپنے مقابل لوگوں کی تقصیرات سے درگزر نہیں کرتے ہاں انتقام لئے بغیر نہیں رہتے اور اگر تقصیرات سے درگزر بھی کرتے ہیں تو پچھلی تقصیرات کو معاف کرتے ہیں اور خداوند عالم نے اپنے نبی محبوب کیلئے اگلی اور پچھلی دونوں تقصیرات کو نظر انداز فرما دیا بظاہر یہ بات ذرا فہم میں نہیں آتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ معصوم العمل ہیں تو پھر آپ کی تقصیرات کیا تھیں جو معاف فرمائی گئیں۔ دوسرے اگر معافی دی بھی گئی ہے تو پچھلی تقصیرات پر دی جانی چاہیئے تھی۔

مقتضائے بشریت اور انبیاءؑ

اگلی تقصیرات جن کا ابھی وقوع بھی نہیں ہوا معافی کیسی؟ لیکن یہ اشکال سطحی ہے اور بادی النظر میں ضرور کھٹکتا ہے۔ لیکن جوں ہی دریائے فکر میں غوطہ زن ہوجیئے تو حقیقتِ اصلیہ منکشف ہوجاتی ہے اور وہ یہ کہ جس طرح ہر تخم شجر میں اُس کے کل برگ و بار، مقدم و موخر موجود ہوتے ہیں یا تخمِ ایمان میں تمام اعمالِ حسنہ بالقوہ مرتب طور سے پنہاں ہوتے ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوں کہ حسب بشارت عقل و نقل سردار اولین و آخرین ہیں اور نوعِ انسانی کے فردِ کامل اور اس کے لئے بمنزلہ تخم کے ہیں۔ اس لئے آپؐ کے ظہورِ مبارک کے بعد جب کہ معبودِ حقیقی کی طرف سے آپؐ کی خدماتِ عبدیت کو قبول فرمالیا گیا تو اس کے صلہ میں بادشاہانِ دنیا کی طرح نہ صرف نسلاً بعد نسل ہی عفوِ تقصیراتِ نوعی کا یہ اعزاز و اکرام آپ کیلئے فرمایا گیا۔ بلکہ آپؐ کے اول مخلوق ہونے اور امم سابقہ کے بھی سردار اور نبی الانبیاء ہونے کی وجہ سے قبل الظہور و بعد الظہور بھی نوعِ انسانی کی تقصیرات آپ کی عبدیتِ کاملہ کے صلہ میں معاف ہوئیں اور آپ نے راہِ حق میں جو جو مصائب و شدائد اُٹھائے اُن کا اقتضاء بھی یہی تھا کہ آپؐ کے ذریعہ سے اُمّت کی اگلی پچھلی دونوں قسم کی تقصیرات کو کلّی طور پر ہلکا کر دیا جائے۔

تجلّیِ مغفرتِ الٰہی

کیوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بفحوائے حدیث اوّل ما خلق اللہ خودہی سب انبیاء و افرادِ انسانی سے خلقۃً مقدم ہیں۔ اور ظہور کے اعتبار سے خاتم ہیں اور آپ کو اولین کا علم بھی دیا گیا اور آخرین کا بھی اسلئے نوعِ انسانی کے اس سراجِ منیر کے ذریعہ سے تمام اقوامِ عالم پر جب تجلّیِ مغفرتِ الٰہی متوجہ ہوئی تو اولین و آخرین کی تقصیراتِ نوعی اسی طرح معاف ہوگئیں جس طرح کہ آفتابِ عالم تاب کی تجلّیات سے عالم کا گوشہ گوشہ تاریکی پر غالب آکر چمک اٹھتا ہے اور ہر مکان و مکین اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے موافق اکتسابِ نور کیا کرتا ہے۔ گو بعض تاریک مادّے اس عالمگیر نورانیت کے باوجود بھی ویسے کے ویسے ہی رہتے ہیں۔ مگر اس میں آفتاب کی طرف سے ذرا بخل نہیں ہوتا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت بھی اُمّت کے گناہ و ثواب میں ویسے ہی ہے جیسے ایک باپ اپنے بیٹوں کی اچھائیوں کو تو ان کی طرف منسوب کرتا ہے اور بربنائے شفقت اُن کی بُرائیاں اپنی طرف منسوب کر کے عفوِ تقصیر چاہا کرتا

ہے یا مثلاً کسی زعیم قوم کے سامنے حکومت کی طرف سے جب اس کی قوم کی تقصیرات پیش کی جاتی ہیں تو گفت و شنید میں یہ زعیم قوم اپنی قوم کی تمام کوتاہیوں کا اقرار اپنے او پر لیا کرتا ہے اور سننے والے یہ سمجھتے ہیں کہ اُن افعال کے والا فی الحقیقت یہی زعیم قوم ہے حالانکہ زعیم قوم تو محض وکیل قوم ہوتا ہے نہ خود تقصیرات قوم کا شریک ہوتا ہے۔ مگر وکالتِ قوم کے بعد قوم کا نمائندہ یہی کہا کرتا ہے کہ میں نے فلاں وقت یہ کیا ہے یا فلاں وقت نہیں کیا ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت بھی اُمت کے گناہوں کے لئے مغفرت طلب کرنے میں ایسی ہی سمجھیے۔

معفرتِ الٰہی کا اثر معاصیٔ وخطائے اُمّت پر

غالباً یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے اصلاحِ اُمت و استغفارِ ذنوب اُمت کی وجہ سے قوم عاد و ثمود اور امم سابقہ کی طرح اُمتِ محمدیہ پر کوئی استیصال کرنے والا عالمگیر عذاب نہیں آئے گا۔ حالانکہ جب آپکی اُمت کو رذائل وفضائل میں بحوائے حدیث لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبر باعابباع الحدیث۔ امم سابقہ سے مناسبت و مشابہت حاصل ہے تو قاعدہ کے موافق معاذ اللہ عذاب میں بھی یہی مشابہت ہونی چاہیئے تھی۔ مگر چونکہ اُمت محمدیہ کو حضرت رحمۃ للعالمین کا وجودِ پاک نصیب ہوا ہے اور حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نوعِ انسانی کے اس مرتبہ اعلیٰ پر فائز ہیں جس کے بعد کوئی مرتبہ نہیں اور عبدیت کاملہ کے اس درجہ رفیع پر کھڑے ہیں جس کے بعد کوئی مقام محمود نہیں تو پھر آپ کی دعائے مغفرت کا اثر بھی یہی ہونا چاہیئے تھا کہ آپ کے نوع کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوں اور گناہوں کا وزن گھٹے اور ثواب کا وزن بڑھے اور آپ کی اُمت پر کوئی عالمگیر عذاب، طوفانِ نوح وغیرہ کی طرح کا نہ آئے اور قیامت سے پہلے دنیا کو اس طرح ختم نہ کیا جائے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آپ کا وجودِ مطہر اور آپ کی نبوتِ کاملہ اور آپکا استغفار نوعِ انسانی کے کل افراد کیلئے ان تمام شرورِ مطلقہ کو زائل فرما چکا ہے خواہ مقدم ہوں جیسے آدم وحوا کی لغزش اور اُن کا ذنب اور خواہ وہ مؤخر ہوں۔ جیسے اُمتِ مرحومہ کی دعوتِ تبلیغ سے سرتابی کا گناہ، جیسے مصنوعی بجلی کی روشنی جہاں پہنچائی جاتی ہے تو وہاں ایک ٹھنڈا تار بھی اس لئے لگا دیتے ہیں کہ اگر قدرتی بجلی مصنوعی بجلی پر گرے تو اُس مکان کو جس میں بجلی لگائی گئی ہے، کوئی گزند نہ پہنچے۔ بلکہ یہ تار اس کو جذب کر کے زمین میں اُتار دے۔ اسی طرح حضرت رحمۃ للعالمین ﷺ کی طلبِ مغفرت کا تار بھی قصرِ اُمتِ محمدیہ میں ایسی ہی طرح لگا ہوا ہے کہ جس کے بعد کوئی عالمگیر عذاب نہ آئے اور اگر آئے تو اُمتِ محمدیہ کو بحیثیت مجموعی کوئی نقصان نہ پہنچائے

بشریتِ کاملہ کا تعلّقِ شفاعت بنی نوع انسان سے

غرض یہ ہے کہ چونکہ نوعِ بشریت کے فردِ کامل حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بقیہ تمام افراد کے آپ ہی اعلیٰ مربی و سرپرست ہیں۔ اس لئے جیسے اُمت کی شفاعت میں آپ کی حیثیت زعیم بنی نوعِ انسان کی ہے اسی طرح اُمت کے استغفارِ ذنوب میں بھی آپ کی حیثیت وکیل و نائب کی ہے

یہی سبب ہے کہ فتح مبین کی بشارت کی صداقت کا وقت آیا یعنی فتح مکہ کے بعد جوق جوق قبائل عرب اسلام میں داخل ہونے لگے تو حق تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ الخ یعنی جب آپ اُمت کی ظاہری فلاح و بہبود پا چکے اور قوم محکوم کو غلامی کے پنجے سے آزاد کرا کر اعالم بنا چکے تو اب اُمت کے ظاہری و باطنی گناہوں کے لئے بھی مغفرت طلب فرمائے اور اُس پروردگار کی حمد و تسبیح فرمائے جو آپ کو نوعِ بشریت کے مرتبہ اعلیٰ پر فائز کرنے والا اور آپ کی شفاعت و طلبِ مغفرت سے تمام اُمت کے سیئات و ذنوب کو معاف فرمانے والا ہے۔

یہ ہے شرِ ما خلق اور شرِ تقدیری کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ اُن شرور سے تعوذ سکھلاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شرور کا لب لباب اور روح ہیں۔ چنانچہ شرِ ما خلق کا قائم مقام اول شرِ غاسق اذا وقب ہے اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ

(۲) شرِ غاسق اذا وقب

جیسے ہر درخت کیلئے عناصر اربعہ کی امداد لازم ہے اور فیض وآفتاب بھی درخت کے کمال و شباب کے لئے جزولاینفک ہے اور ان مؤیداتِ ستہ کا انقطاع درخت کیلئے پیغام موت ہے! اسی طرح انسان سے اگر ظاہری یا باطنی تائید ربانی منقطع ہوجائے اور حسی و معنوی تاریکیاں اس پر ہجوم کر آئیں، مثلاً فقر و فاقہ تنگ دستی و افلاس سے انسان بجان بلب ہوجائے۔ یا مثلاً روحانی نشو و نما میں شیطان رکاوٹ پیدا کر دے اور صراطِ مستقیم سے انسان بھٹک جائے اور قوتِ ملکیہ کے اور ملک الناس کے درمیان حجاب آجائے تو جیسے درخت کیلئے فیضانِ عناصر کا انقطاع پیغام موت ہے۔ اسی طرح وہ انسان جس کو ظاہری و معنوی تاریکیاں گھیر لیں اور خدا سے تعلق منقطع کرا دیں یہ انقطاع و حملۂ تاریکی بھی انسان کے مقصدِ خلقت کو پورا نہ ہونے دیں گے اور انسان کی عقل پر وہم کا پردہ پڑ جانے سے اور اس کے اخلاقِ حسنہ پر ان تاریکیوں کا غلاف آجانے سے اس کے وجود کو بیکار و عبث کر دیں گے۔ جیسے ایک بینا تندرست آدمی کی آنکھ میں موتیا کا پانی اُتر آئے۔ تو گو ظاہر میں لوگ اسے دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ وہ بینا ہے۔ مگر درحقیقت وہ نابینا ہوتا ہے۔ اسی طرح جس انسان کی روح حسی و معنوی تاریکیوں کے موتیا آجانے سے کسبِ کمالات سے عاجز و عاری ہوگئی ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں وہ انسان زندہ نظر آتا ہے۔ مگر اہل نظر سمجھ لیتے ہیں کہ اس کی روح مردہ ہو چکی ہے۔ اور وہ مر چکا ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ شانہٗ نے اس شرِ غاسق سے تعوذ سکھلا کر وہ نورانیت عطا کی جو اس کی دل کی آنکھ پر سے تاریکی کے موتیا کا آپریشن کر دے اور جلال و جمالِ خداوندی کے نظر آجانے سے پھر روحِ انسانی کسبِ کمالات کرنے لگے۔

ماحول کی مساعدت و نامساعدت

یہ قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنی موسم اور ماحول کی موافقت و مساعدت سے فروغ پاتی ہے اور اس کی ناموافقت و نامساعدت سے تنزل و انحطاط شروع ہوجاتا ہے۔ سبزہ و گیاہ برسات میں لہلہانے لگتے ہیں۔ تو لُو کی تمازت اور آفتاب کی غیر معمولی تپش سے مرجھا جاتے ہیں۔ اسی طرح جن کا مادہ نورانی ہے وہ نور میں پرورش اور اُبھار حاصل

کرتے ہیں اور جن کا مادہ ظلمانی ہے وہ ظلمت و تاریکی میں ترقی پاتے ہیں چونکہ انسان کا مادہ نورانی ہے اور اس کے فطری و اصلی مزاج میں غلبہ خیر ہی کا ہے اس لئے اس کے جملہ کاروبار عموماً جب ہی برکت حاصل کرتے ہیں۔ جب آفتاب کا نور زمین کی تاریکیوں کو چھپا لیتا ہے اور شب کی تاریکیوں میں اس کے پالنے والے کیطرف سے انسان کیلئے استراحت و سکون ہی رکھا گیا ہے۔ اسی لئے جب شب کی تاریکیوں میں شرور پھیل پڑتے ہیں تو قدرتاً انسان کا اس عالم سے عالم رویا خواب، میں جانے کو جی چاہتا ہے اور اس کو اس عالم سے بے خبر کردیا جاتا ہے اور درندوں اور بہائم وغیرہ کا مادہ چونکہ ظلمانی ہے اور ان کو نور سے نفرت ہے۔ اس لئے جب شب کی تاریکیاں اُمنڈ اُمنڈ کر عالم کو گھیر لیتی ہیں تو اس قسم کے شیطنت کے مادی پیکر سباع و بہائم اور شیاطین الانس چور ڈاکو وغیرہ نکل پڑتے ہیں یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی انسان شب کو آرام نہ کرے۔ اور جانوروں کی مانند صبح کو سوئے مگر قدرت تو نور ہی میں کاروبار کی مؤید ہے اور تاریکی میں انسان کیلئے استراحت چاہتی ہے اس لئے جب انسان کو حسی و معنوی ظاہری و باطنی تاریکیاں گھیر لیں اور اس پر ہجوم کر آئیں تو اس کے تدارک کیلئے پروردگار نے بندہ کو رب الفلق کی وہ نورانیت عطا کی جو اس اندھیری کے شر کو اسی طرح کافور کردے جیسے نور آفتاب، شب کی تاریکیوں کو محو کردیتا ہے اور ان پر غالب آجاتا ہے جس طرح عالم اجسام میں اندھیری آتی ہے اور اس کا رفع کرنے والا وہی قادر مطلق ہے۔ اسی طرح جب روح انسانی پر یہ کالی گھٹا آوے تو بتلا دیا گیا کہ اس کا رفع کرنے والا بھی وہی رب الفلق ہے کسی بندہ کے قبضے میں کچھ نہیں ہے اور بندہ کو "أعوذ برب الفلق من شر غاسق إذا وقب" کہنے کے سوا چارہ ہی نہیں ہے۔

(۳) شر النفثٰت فی العقد

جس طرح ہر درخت کیلئے کچھ ناگہانی آفات ہیں جو اس کے نشو و ارتقاء پر اچانک چھاپہ مارتی ہیں اور اس کے خرمن حیات و توقعات کو ملیامیٹ کردیتی ہیں، اسی طرح انسان کے لئے بھی امراض وبائیہ، سحر و اعمال سفلیہ، طغیانی و آتشزدگی، نظر بد کا لگ جانا وغیرہ ایسے ناگہانی مصائب و آفات ہیں جو انسان کے فہم و ادراک، عقل و شعور کو معطل اور کبھی اس کو ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔ اور نفوس خبیثہ کا شر اور اُن کا توسل بسا اوقات انسان کو ضلالت و گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور شیطانی کلمات کا جنجال دلوں کی نورانیت کو زائل کر دیتا ہے۔ اور باطنی تاریکی کا اثر انسان کے اعمال و افعال میں اور اس کی نظروں میں نمودار ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کی ناگہانی آفتیں جو دل و دماغ پر مستولی ہو کر اکثر اثرات شیطانی کے لانے کا باعث بن جاتی ہیں اور جو شر النفثٰت فی العقد سے مستنبط ہیں اُن سب سے انسان کے رب نے تعوذ کی تعلیم دی۔

تنبیہ اوّل

چونکہ سحر اور علوم سفلیہ کی طرف بہ نسبت مردوں کے عورتوں کا رجحان طبعی زائد ہوتا ہے اور ان اثرات ناقصہ سے زیادہ تر اعتقاد ناقصات العقل ہی کو ہوتا ہے۔ مردوں کو رغبت دلانا اور ایسے مردوں کا عورتوں کے کہنے میں آکر خود بھی انہیں جیسا بن جانا یہ سب امور اکثر و بیشتر عورتوں ہی کا کام ہوتا ہے اور مقصد ان اعمال غیر محمودہ سے یہ ہوتا ہے کہ جو ناروا مطلوب ہے۔ ان اعمال کی تاثیر و تسخیر سے وہ حاصل ہو جائے یعنی طالب کے منشاء کے موافق مطلوب اس کا پابند اور اس کے سامنے عاجز ہو جائے۔ لیکن طالب کی اس پوشیدہ سعی کا علم بھی مطلوب کو نہ ہو اس لئے یہ شر علاوہ متعدی ہونے کے پوشیدہ بھی ہے اور اس میں ہمزات الشیاطین جنات و مؤکلین کے ذریعہ سے مقصد براری کی جاتی ہے۔ جو بسا اوقات مخرب نظم عالم ہوتی ہیں اور جھاڑ پھونک تعویذ گنڈوں میں اس قسم کا غلو بسا اوقات شرک کی طرف پہنچا دیتا ہے اور انسان انہی تاثیرات کو مؤثر حقیقی کے درجے میں سمجھنے لگتا ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے اس شر کی اضافت باعتبار کثرت نفث کے عورتوں ہی کی طرف فرمائی اور ایسے ناگہانی اثرات خبیثہ سے تعوذ سکھلایا اور اس رجس عمل سے جس کی وجہ سے انسان کا دل مکدر ہو چکا تھا، تعوذ کی نورانیت سے اس کو پاک فرمایا کیونکہ قلب انسان ہی وہ منبع خیر و شر ہے کہ اس کی درستگی پر دنیا و آخرت دونوں میں انسان سرخروئی اور نجات حاصل کرتا ہے اور سارے اعمال و افعال درست ہو جاتے ہیں اور اس کے بگڑنے ہی سے دنیا و عقبیٰ میں ذلت اور تمام اعمال و افعال میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الحدیث۔

تنبیہ دوم

شرور خفیہ سے استعاذہ کی حکمت

شرور خفیہ چونکہ شرور ظاہرہ سے زیادہ خطرناک اور مضرت میں شدید ہوتے ہیں۔ اس لئے استعاذہ شرور میں انہی کو لیا گیا ظاہر ہے کہ جب ان سے استعاذہ ہو جائیگا تو شرور ظاہری سے خود بخود ہو جائے گا جس طرح جسم و روح میں اصل روح ہے۔ اور بوجہ مخفی ہونے کے اسی کو جسم پر کرامت و فوقیت ہے۔ اسی طرح شرور ظاہری پر شرور خفیہ کو باعتبار ان کی اثرات کی شدت کے فوقیت ہے۔ کسی کھیتی کو پانی نہ دینا جس طرح اس کے حق میں شر ہے اور ہر شخص کو یہ شر محسوس ہے اور کسی کا زہر کھالینا جس طرح اس کے لئے قاطع حیات ہے اور یہ غلط استعمال ایک کھلا ہوا شر ہے۔ اس لئے اس قسم کے شرور کو حق تعالیٰ نے ذکر نہیں فرمایا۔ ان سے تو اکثر انسان خود ہی احتراز کیا کرتے ہیں البتہ سورۃ میں صرف وہی ارادی و غیر ارادی شرور مذکور ہوئے ہیں جو پوشیدہ شرور کائنات کا خلاصہ اور اس کے مغز تھے۔ اور بوجہ پوشیدگی کے جن کے مضرات کو باسانی سمجھنے سے انسان قاصر تھے۔

(۴) شر حاسد اذا حسد

جیسے درخت کے برگ و بار کاٹ ڈالنے والا یا اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والا مخرب عالم نباتات کہلاتا ہے اور درخت و باغبان دونوں کا بدخواہ و حاسد تصور کیا جاتا ہے اور درخت کی صورت نوعیہ کو قبل از کمال طبعی معدوم کردینے والا مفسد کہلاتا ہے اور ایسا کیا جانا درخت کے حق میں اسوجہ سے از قسم کم نصیبی ہے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے مالک کو کوئی نفع نہ پہنچا سکا اسی طرح وہ انسان جس کے حاسد اور دشمن اس کو اپنے مقاصد دنیوی میں عاجز اور بدست

پاکر بن اُس کے کاروبار میں دراندازہوکر چلتے ہوئے کام میں روڑے اٹکائیں بات بات پر نکتہ چینی طرح طرح سے عیب جوئی کریں۔ عزّت وذلت جس کا عطا کرنے والا اور سلب کرنے والا صرف علاّم الغیوب ہی ہے جو دلوں کے مخفی بھیدوں کو اور ہر ایک کی نورانیت کو میزانِ نور پر پرکھتا ہے۔ جب انسان کسی کی عزّت چھیننے لگیں یا کسی غیر عزیز کو عزیز بنانے لگیں تو اس قسم کا انسان بھی اپنے حاسدوں اور شیاطین الانس کی لپیٹ دار مکّاریوں اور اُن کے چشم زخم، ونگاہِ بد سے ناکام ونامراد ہی رہے گا۔ جبتک خداوند عالم کی پناہ نہ پکڑے گا اس لئے اس پوشیدہ مگر بدیہی الآثار شر سے انسان کو رب الفلق نے تعوّذ سکھلایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ حاسد کے حَسَدْ کی آگ اور اس کی لپٹوں سے محسود کی ملکیت ونورانیت کو جھلسنے سے اُسی ربّ الفلق کی نورانیت بچاسکتی ہے جو انقلابِ ماہیت پر قادر ہے اور اس دُکھ دینے والے کے دُکھ سے اور اس سوزشِ قلبی پر نور کی بارش سے وہی ٹھنڈک ڈال سکتا ہے جو حاسد کے دل کی کلوں پر قبضہ پائے ہوئے ہے اس لئے حاسد کے اس شرِ عظیم سے تعوّذ سکھلا کر حق تعالیٰ نے اپنے بندے کو اپنی آغوشِ نور میں چھپا لیا جو اپنی قلبی حسد کی اس کیفیتِ ناری کو ضبط نہ کرتے ہوئے دن رات محسود کو پریشان کئے رہتا ہے۔

تنبیہ: جس قدر بھی عالم میں شر پائے جاتے ہیں۔ اُن میں سب سے بڑھ کر حَسَدْ ہے حدیث شریف میں ہے کہ سب سے پہلا گناہ جو آسمان پر ہوا وہ شیطان کا حَسَدْ آدمؑ پر تھا اور سب سے پہلا زمین پر جو گناہ ہوا۔ وہ قابیل کا حَسَدْ ہابیل پر تھا۔ پھر شر کی بھی دو صورتیں ہیں یعنے شر تو ارادی ہوتے ہیں۔ جیسے سحر، قتل وغارت، کشت وخون، لوٹ مار وغیرہ اور بعضے غیرارادی جیسے غرقابی یا آتش زدگی وغیرہ۔ سو شرما خلق اور شر غاسق سے تو غیرارادی وغیر اختیاری شر مراد ہیں اور شرّ النفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور شرّ حاسد اذا حَسَدَ سے ارادی اور اختیاری شر مراد ہیں۔ ان میں اعظم ترین شر حَسَدْ ہے۔ کیوں کہ یہ ایک پوشیدہ چیز ہے۔ جس کی بسا اوقات انسان کو خبر نہیں ہوتی اور بعض اوقات انسان حَسَدِ حاسد کو تاڑ لیتا ہے اور دل سے اُسے یقین ہوتا ہے۔ مگر چوں کہ حسد ایک غیر مرئی چیز ہے۔ اگرچہ اُسکے آثار ضروری بدیہی ہیں۔ اس لئے انسان اکثر حجت قائم نہیں کرسکتا۔ اور جب کہ حَسَدْ کے ساتھ تلبیس ونفاق جیسے کیفیاتِ نامحمودہ کا بھی اضافہ ہوجائے تو پھر تو یہ مرتبہ حَسَدْ شیطنت کا بہت ہی گہرائی والا مرتبہ ہوجاتا ہے۔ غرض حسد وہ بُری بَلا ہے کہ خود حاسد کو بھی ہر قسم کی سعادت سے محروم کردیتا ہے اور محسود کو بھی دن رات مبتلائے حَسَدْ رکھ کر اس جانسوز مرض کے اثرات کا شکار کئے رہتا ہے۔ حسد بیشتر مال ودولت پر یا عزّت و وجاہت پر یا کمالِ ظاہری وباطنی پر ہوتا ہے۔ الغرض حاسد دوسرے کی بربادی میں اپنی بربادی کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اعاذنا اللّٰہ منہ۔

(۵) شرّ الوسواس الخنّاس

جس طرح درخت کے سویدائے قلب میں دیمک اور گھن کا لگ جانا اس کے نشو وارتقا کیلئے سم قاتل اور اس کے وجود کیلئے سخت خطرناک ہے۔ اسی طرح انسان کے جوہرِ انسانیت اور اسکی ملکیت وروحانیت کو دل میں چوروں کی طرح گھس کر کھانے اور چاٹنے والا دشمن شیطان ہے۔ جو دن رات انسان کے دل کو ملکاتِ فاضلہ اور اخلاقِ حسنہ سے خالی کرتا اور ہر وقت قلب پر خباثت کا القاء کرتا رہتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بحالتِ مغلوبیت انسان کی زبان بھی انہی خباثت سے آلودہ ہوجاتی ہے اور سڑے ہوئے اثراتِ خبیثہ کا تعفّن دن رات ایسے انسان کی صحبت میں رہنے والوں کو مسموم کرتا رہتا ہے اور وہ اپنے مقابل لوگوں کو بُرے لفظوں اور بُری باتوں ہی سے منسوب کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ انسان کے دل کی شانِ بعینہٖ ایک فوارہ جیسی ہے۔ جیسا حوض میں پانی ہوگا۔ فوارہ سے ویسا ہی نکلے گا۔ اگر ملاءِ اعلیٰ سے انسان کے دل پر انوار وعلوم فائز ہوں گے تو اس کی زبانِ دل کے فواروں سے مضامینِ عالیہ نکلیں گے۔ جن کی خوشبو کے آگے مُشک وگلاب کی خوشبوئیں بھی ہیچ ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ خوشبوئیں تو وقتی اور عارضی ہوتی ہیں اور نورانیت و روحِ اعلیٰ کے علوم وکمالات کی خوشبو دائمی ہوتی ہے جو ہمیشہ روح کے ساتھ قائم رہتی ہے۔ یہ پانچواں شر سورہ ناس میں بیان فرمایا گیا ہے۔

آفاتِ خمسہ سے تعوّذ انسانی اور اس کا نتیجہ

جیسے مذکورہ بالا پانچ آفتوں سے باغبان درخت کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی دائمی نگہداشت سے ایک وہ وقت بھی درخت پر آتا ہے کہ اس کی پھل کو باغبان ہزاروں روپیوں میں فروخت کرکے غناکی دولت حاصل کرتا ہے اور اپنے زن و فرزند اور اپنے متعلقین کو درخت کی ان برکات وثمرات سے متمتع کرتا ہے اور وہ درخت کی یہ بہار اور اس کا یہ شباب انسان کے حق میں خیرِ کثیر کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کا پالنے والا خداوند کارساز بھی اپنے عبادِ مخلصین کو ان پانچ آفتوں سے بچنے کیلئے تعوّذ سکھلاتا ہے اور اس کے سچے فرمانبردار بندے خدا کی مدد سے ان آفات ومصائب پر غالب آکر آخر اپنے شجرِ ایمان وشجرِ وجود کو حدِّ کمال پر پہنچاتے ہیں اور عالم کیلئے باعثِ سرفرازی وباعثِ برکت بنتے ہیں اور فرشتے ایسے بندوں کیلئے اپنے بازو جھکاتے ہیں اور دریا کی مچھلیاں ایسے مخلصین وصادقین کے بہارِ خلوص کیلئے دریا میں دعا واستغفار کرتی ہیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کا ہاتھ اُن کے سَروں پر رہتا ہے۔ اسی لئے عالم کی کوئی مصیبت اور اسباب کی کوئی گتھی انہیں پریشان وہراساں نہیں بناسکتی۔

شرور کائنات کا قدر مشترک

بہرحال شرور کائنات کا قدر مشترک ان چاروں پانچوں مذکورہ بالا آفتوں میں وہی مادّہ شیطانی ہے۔ جو کبھی سباع وبہائم کی صورت میں آکر انسان کے لئے موجب ہلاکت بنتا ہے۔ کبھی وبا وسحر آفاتِ ناگہانی کی صورت میں انسان کیلئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ کبھی حاسد کے روپ میں شیطان انسان کو دُکھ دیتا ہے تو کبھی گمراہی وتنگ دستی جیسی مصیبتوں میں پھنس جانے کا سبب ہوجاتا ہے اور تباہی دارین کے گڑھوں میں جا پھینکتا ہے۔ غرض نئی نئی شکلوں سے انسان کا پیچھا کرکے اس کو خدا سے غافل اور اپنے سے مائل کرتا رہتا ہے اور اس کی قوتِ ملکی کو عیب دار کرنے میں اپنی پوری سعی کام میں لاتا رہتا ہے۔

تدارکِ شیطنت اور نسخۂ روحانی

رسالۂ ھٰذا میں جو آفات وامراض مذکور ہوئے اور جو پانچواں شرِ عظیم و آفت روحانی مجملاً بیان کیا گیا ہے۔ ان سب سے بچنے کی صورت صرف یہی ہے کہ انسان اُس

کارساز عالم اور رب البریہ کی پناہ لے جس نے اپنی حکمتِ بالغہ سے خیر و شر کے درمیان سے اخلاص و انسانیت کا جوہر نکال کر بزم عالم کو آراستہ کیا اور شیاطین و ملائکہ کے وسط سے نوعِ انسانی کو ان کا مجموعہ بنا کر اور خلعتِ خلافتِ الٰہی و تاجِ کرامتِ عقل پہنا کر زمین پر اُسے قابض و متصرف فرمایا۔ پس چاہیئے کہ جس نے انسان کو بہائم اور فرشتوں سے امتیاز اور رفعت عطا کی۔ انسان ایسے رب کے حق کو کبھی فراموش نہ کرے اور صراطِ مستقیم اور راہِ انسانیت کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑے اور اپنے مالک کی نظر میں عزیز و محبوب رہنے کیلئے اس کی فرمانبرداری کا برابر خیال رکھے جس طرح انسان اپنے ابنائے جنس کی نظر میں عزت و رفعت پیدا کرنے کیلئے قیمتی سے قیمتی لباس فاخرہ پہنتا ہے اور اگر اس میں کوئی داغ دھبہ لگ جاتا ہے تو فوراً ہی اُسے اپنے خدام سے زائل کراتا ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ وہ ملک الناس کی نظرِ شاہانہ میں رفعت حاصل کرنے کیلئے اپنی ملکیت کو لباسِ تقویٰ سے مزین کرے اور اگر مقتضائے بشریت نفسانیت، شیطانیت کا کوئی دھبہ اس لباسِ نورانی پر آجائے تو سرچشمۂ الوہیت و نبوتِ محمدیؐ سے اسے پاک و صاف بنائے اور اپنی روحانیت و ملکیت کو اوجِ کمال پر پہنچانے کیلئے پاک کمائی اور راست بازی و راست گفتاری اختیار کرے۔ خوراک کو نہ اس قدر بڑھائے کہ چوپاؤں کے مانند ہوجائے نہ اس قدر گھٹائے کہ رہبانیت اختیار کرلے اور اختلاطِ ظلم کو کم کرے۔ بے فائدہ کلام سے مجتنب ہو اور مواظبتِ نوافل و مداومتِ فرائض اسلام کا برابر اہتمام رکھے اور اپنے تزکیۂ باطنی سے کسی آن غافل نہ ہو۔

خواصِ معوذتین اور تقریر العین حقؐ

چوں کہ عام طور سے معوذتین کے متعلق یہی مشہور ہے کہ ان سے صرف سحر کا ازالہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اکثر عملیات کی کتابوں میں یہی لکھا دیکھا گیا۔ حالانکہ ان کی صرف یہ ایک خاصیت لکھ دینا ان بے مثال آیات کی ایک قسم کی تنقیص کرنا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ مجملاً ان کی لامتناہی تاثیرات اور جامع خواص کے متعلق بھی کچھ اصولی طور پر اشارہ کردیا جائے۔ سو اس بارے میں یہ عرض ہے کہ جس قدر بھی آفات و امراض جسمانی و روحانی انسان کو پیش آتے ہیں۔ خواہ اس میں سحر ہو یا امراض وبائیہ، شرِ حاسد ہو یا شیطانی وسوسے شرورِ کائنات ہوں یا افلاس و گمراہی انسان کو لاحق ہو یا نظرِ بد انسان کو لگ جائے۔ ان سب کے لئے معوذتین کا ورد اور ان کی تلاوت اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی باوجود ملاءِ اعلیٰ سے خاص تعلق رکھنے کے ہر قسم کی آفات و امراض اور شرورِ کائنات کے دفع کرنے کے لئے روزانہ بعد نمازِ عشاء معوذتین کو پڑھ کر اپنے تمام جسم پر دم فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی آپؐ نے استعاذہ کی تاکید فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے۔ من احب السور الی اللہ قل اعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس۔ یعنی قرآن مجید کی تمام سورتوں میں سورۂ فلق اور سورۂ ناس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ محبوب تھیں جس سے یہ نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب ان آیاتِ ربانی کی ورد و تلاوت کو اپنے لئے اور اپنے خاندان اور امت کیلئے ضروری خیال فرماتے تھے تو آج وہ کون ہے۔ جو ان سے مستغنی ہو۔

حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کچھ کسل وغیرہ ہوتا تو آپ اپنے دونوں دستِ مبارک پر معوذتین پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرۂ مبارک اور جسم مبارک پر دم فرماتے اور اس سے کسل وغیرہ دور ہو جاتا۔ حضور علیہ السلام نے اپنے صحابہ کو بھی معوذتین کے ورد کی تلقین فرمائی ہے غرض تاثیرِ معوذتین ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔ اور جملہ امراض روحانی و جسمانی کیلئے یہ نسخۂ الٰہی ایک ایسا مجرب نسخہ ہے کہ اگر کوئی اس کو اختیار کرے تو یقیناً اس کی زندگی ہر قسم کی آفاتِ روحانی و جسمانی سے مامون و مصئون رہ سکتی ہے۔

عام طور سے جو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ معوذتین کی خاصیت یہ ہے کہ وہ محض دافعِ سحر ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ تمام امراض ظاہری و باطنی میں اُن سے تعوذ و استمداد اور ان کا ورد و تلاوت موجبِ شفاء و کامرانی ہے۔ چنانچہ یہ ایک کھلا ہوا تجربہ ہے کہ اگر کوئی شخص مغرب کی سنتوں میں معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کو پڑھنے کا التزام اور معمول کرلے تو ایسے شخص پر کسی قسم کا سحر مؤثر نہیں ہوتا۔ اور ہر قسم کے شرور و فتن سے محفوظ رہتا ہے۔ ان سورتوں کا ایک نقش بھی اہلِ تجربہ نے لکھا ہے اگر اس کو کسی ساعتِ سعد میں باوضو پاک و صاف جگہ میں زعفران یا اور کسی خوشبودار چیز سے لکھ کر بازو پر باندھا جائے یا کسی مریض کو پلایا جائے تو ان شاء اللہ شرور آفات اور ہر قسم کے امراض سے انسان کو نجات حاصل ہوگی۔

نقشِ معوذتین

سورۂ فلق۔

۷۸۶

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۴۴	۲۱۶۶	۲۱۷۱

سورۂ ناس

۷۸۶

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۲	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۵
۱۳۲۱	۱۳۱۹	۱۳۳۳	۱۳۲۶

یہیں سے ایک نکتہ اور بھی حل ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ جن لوگوں کا خون پتلا اور لطیف ہوتا ہے ان پر اکثر نظر بیٹھ جایا کرتی ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ انسان بیمار محض ہوجاتا ہے حدیث شریف میں بھی فرمایا گیا ہے۔ "العین حقؐ" جس کا حاصل یہی ہے کہ جب کسی روح میں ایک حد درجہ یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے ـــــ اور مسمریزم کی قوت اس کے اندر ایک برقی رَو دوڑا دینے کی اہلیت پیدا کر دیتی ہے۔ یا کسی کی آنکھ میں خلقۃً و قدرتاً ایک ایسی تیزی ہوتی ہے کہ اگر وہ کسی چیز کو نظر بھر کے دیکھ لے تو وہ چیز اس کے حلقۂ نظر میں جکڑ و بند ہو جائے

اور ایسی نظر ضرور مؤثر ہوا کرتی ہے۔ اس لئے خداوند عالم نے ایسے وقت میں رُوح کو استعاذہ سکھلایا ہے تاکہ اس کا رُخ بجائے بہیمیت کی طرف کامل توجہ کے خدا کی طرف پھر جائے اور وہ مضرت منفعت کی صورت سے بدل جائے۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ روزانہ رات کو سوتے وقت اور صبح کو اُٹھتے وقت تین تین بار معوذتین کو پڑھ کر دَم کر لیا کریں۔ بہت سے لوگوں کا تجربہ ہے کہ اس عمل کے ورد و مزاولت سے نہ انسان پر سحر مؤثر رہتا ہے۔ نہ کسی کی نظر بد ہی اس پر بیٹھ سکتی ہے۔ رہا یہ مسئلہ باطنی کہ روح کی توجہ ہلکے خون والوں پر زیادہ کیوں اثر انداز ہوتی ہے اور اس کی شہادت عقلِ سلیم بھی دینے کو تیار ہے یا نہیں۔ سو یہ بات بہت ہی واضح ہے۔ اگر انسان ذرا بھی غور و تعمق سے کام لے تو اس کو نظر آ جائے گا کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جو "العین حق" فرمایا ہے یہ ایک حقیقتِ واقعیہ ہے۔ تخیل نہیں ہے تشریح اس کی یہ ہے کہ روحِ انسانی کا کام ہی یہ ہے کہ جبتک وہ عالم اجسام میں مقید رہے اس وقت تک وہ بہیمیت کے تمام مراتب میں مؤثر رہے، غذا کا جزو بدن ہونا یہ روح کی تدبیرِ لطیف ہی کا نتیجہ ہے اس سے خون بننا اور خون کا منی کی شکل میں آنا اسی کی تدبیر کا ثمرہ ہیں اور یہ بھی بقاعدہ "الجنس یمیل الجنس"۔ ظاہر ہے کہ جس قدر مادہ کے مراتب ُبعات میں لطافت آتی جائے گی۔ اُسی قدر روح کا میلان اور اس کی توجہ اس کی جانب زیادہ ہوتی جائے گی یہی وجہ ہے کہ جن کا خون ہلکا ہوتا ہے یعنی جن لوگوں کی بہیمیت کا سانچہ اور ان کی ساخت نہایت نازک ہوتی ہے اور خون اُن کی رگوں میں ایسی ہی طرح خوشنما نظر آتا ہے جیسے کسی صاف و شفاف آئینے میں منہ نظر آتا ہے یا شیشے کی صراحی میں شراب ارغوان جھلکتی ہے تو ان پر دوسری روحیں ایسی ہی طرح میلان و توجہ کیا کرتی ہیں۔ جیسے مقناطیس سے لوہے کی کشش وابستہ ہوتی ہے۔ پس جو لوگ العین حق پر ایمان نہیں لاتے وہ درحقیقت فطرتِ سلیمہ کے رموز و حقائق پر مطلع نہیں ہیں اور کیا اس کے بعد ایسی روح متوجہ الی البہیمیت کیلئے جس نے ایک دوسری روح کو اپنی طرف جکڑ بند کر کے اس کی تمام تر روحانی ترقیات کو روک دیا ہے۔ عقلاً اس کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسا جکڑبند انسان خدا کی جناب میں اپنی فریاد کرتے ہوئے کلماتِ ماثورہ اور آیاتِ معوذتین کی تلاوت کر کے ایسے قید و بند سے نجات حاصل کرے۔ بے شک یہ مرض جب عقلِ انسانی کو لگتا ہے تو اس کا علاج اور تدارک وحی ربانی ہی کر سکتی ہے اور بیشک معوذتین کے اثراتِ نورانی جس کو روحِ انسانی کا روحانی محافظ کہنا بجا ہے۔ وہی اس کے حقیقی محافظ بن سکتے ہیں۔ حق تعالیٰ ہر مسلمان کو ان اثراتِ نورانیہ کے حصول کی توفیق بخشے آمین۔

سحر زدہ کیلئے معوذتین کا ایک مجرّب عمل

سحر انسان کیلئے جس قدر ایک ناگہانی آفت و مصیبت ہے ظاہر ہے۔ سحر بیشتر انسان کی قوتِ متخیلہ پر اثر انداز ہوا کرتا ہے جس کے بگڑ جانے کی وجہ سے انسان کا اندرونی نظام مختل ہو جاتا ہے اور مقصد بھی ساحر کا اکثر یہی ہوتا ہے کہ مسحور اپنے مقاصد و عزائم میں کامیابی نہ حاصل کر سکے۔ قوتِ متخیلہ انسان کے اندر قدرت نے وہ زبردست قوت پیدا کی ہے کہ انسان کی صحت و سقم، قوت و ضعف کا دارومدار ہی اس پر ہے۔ چنانچہ اسی قوت کے حد سے زیادہ بگڑ جانے کا انجام موت ہے۔ اسی کی صحت

واعتدال کیلئے مختلف قسم کی تدابیر اور تزکیۂ حق تعالیٰ کی طرف سے تجویز فرمائے گئے ہیں علم تصوف کی غرض و غایت اور اس کی تعریف بھی یہی ہے کہ انسان کے خیال میں صحت و اعتدال پیدا ہو جائے۔ ذکر و شغل کے ساتھ "تخلقوا باخلاق اللہ" جو کرایا جاتا ہے اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ خیال میں وسعت و اعتدال پیدا ہو۔ مسمریزم کا حاصل بھی اسی قدر ہے کہ انسان اپنے تخیلہ میں جودت و قوت پیدا کرے اور اپنی روحانی قوت کو مجتمع اور فکری طاقت میں یکسوئی پیدا کرے۔ چنانچہ بعض ڈاکٹر تو آجکل علاج ہی قوتِ خیال سے کرنے لگے ہیں اور اُن کو اس بارے میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے وہ اپنے مریضوں کو دن رات مختلف دلنشیں صورتوں سے یہی باور کراتے ہیں کہ اب ان کے مریض کی صحت روز بروز ترقی پر ہے۔ اور دن رات مریض سے بھی اسی تصور کی مشق کراتے ہیں کہ وہ بالکل اچھا ہے۔ اس کو کوئی شکایت نہیں۔ تنہائی میں خود مریض سے یہ کہلواتے ہیں کہ اب میں بالکل اچھا ہوں۔ اور ہر قسم کی قوت مجھ میں موجود ہے۔

الغرض الوہم علاق ایک حقیقت ہے اور قوتِ متخیلہ انسان کی صحت و فساد میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور کلامِ انسانی کو اس میں بڑا دخل ہے اور جب کہ کلامِ انسانی کے اثرات کا یہ عالم ہے کہ دعا نے کو اچھا کہنے لگے تو اچھا ہونے لگتا ہے اور مریض کہے تو بیمار ہو جاتا ہے تو عقلاً و شرعاً اس کی تسلیم میں کسی فہیم کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ قوتِ تخیلہ کے ساتھ اگر کلام ربانی کی برکات شاملِ حال رہیں اور یہ قوت تعوذِ الٰہی کے ماتحت اگر کارفرما ہو تو نہ شرور کائنات ہی اس پر حاوی ہو سکتے ہیں۔ نہ انسان کی قوتِ متخیلہ ہی پھر کسی علوی یا سفلی اثر سے مرعوب و مسحور ہو سکتی ہے اور جو آیاتِ استعاذہ خالص انہی مقاصد کیلئے نازل کی گئی ہیں۔ اُن کے قطعی الاثر ہونے میں تو کسی قیل و قال کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جس قدر بھی شرور کائنات کی نوعیتیں ہو سکتی ہیں۔ خواہ عالم امر سے متعلق ہوں۔ یا عالم باطن سے، مفرد ہوں یا مرکب ہوں۔ غرض جس نوعیت سے بھی مادہ کے اقتران کی وجہ سے روحِ انسانی شر سے ملوث ہو سکتی ہے۔ قرآن حکیم نے اسی انداز و مقدار اور اسی نوعیت کے اپنے انوارِ ساطعہ اور تجلیاتِ ملکوتی والا ہوتی ہے۔ روحِ انسانی کی پاکی کا سامان کیا ہے اور یہ کلام پاک ارواحِ مقیدہ کی پاکی کیلئے بمنزلہ ایک دریائے ذخار کے ہے جو قیامت تک خشک ہونے والا نہیں۔ اسی لئے دلوں کو پاک کرنے والے اسی دریا بے پایاں کے مختلف گھاٹوں سے ناپاک روحوں کو پاک کرنے اور دلوں کو دھوتے رہیں۔ اور یہ بعینہا ایسا ہی نظام ہے۔ جیسے کپڑوں اور جسموں کے دھونے کا دنیا میں نظام قائم ہے جیسے دنیا میں یہ ممکن نہیں کہ محتاط سے محتاط شخص کو بھی اپنے کپڑوں کے دھونے اور صاف کرنے کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے کہ عالم کا گرد و غبار جسموں اور کپڑوں کو میلا نہ کرے۔ اسی طرح عالم امر سے جن ارواحِ مجردہ کو خدا سبحانہ وتعالیٰ نے جسم خاکی میں مقید فرمایا ہے ناممکن ہے کہ مادہ کی ظلمت و شر اور اُس کے گرد و غبار سے ارواحِ سفلیہ محفوظ رہ سکیں۔ اور انہیں دریائے تقدیس و تنزیہ سے پاکی کی ضرورت نہ ہو! اسی لئے قرآن حکیم کے انوار اور تعوذ کی ارواحِ مقیدہ کو ضرورت ہوئی۔ کیوں کہ جب تمام مخلوق ظلماتِ عدم کے غیر متناہی پردوں کو چاک کرتے ہوئے ساحلِ وجود پر آئی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا

تھا کہ ظلمتِ عدم کا اثر اُن میں نہ آتا۔ پھر زمین کی مخلوق کا اجسامِ عنصریہ سے بھی چونکہ اقتران ہوا ہے۔ اس لئے عدم کی ظلمت ایسی مخلوق کا ساتھ تو چھوڑ ہی نہیں سکتی تھی۔ جیسے آپ کسی دریا کی تہ میں سے جب غوطہ لگا کر باہر آتے ہیں تو ممکن نہیں کہ پانی کا اثر آپ کے جسم پر نہ ہو۔ اسی طرح دریائے عدم کی تہ سے باہر آنے والی مخلوق کی عدم سے مناسبت سمجھئے اسی وجہ سے جو مخلوق مادہ عنصری سے بھی مقترن نہیں اس کو بھی تسبیح اور تقدیسِ رب کی ضرورت ہوئی۔ اور مادہ سے مقترن مخلوق کو تسبیح و تقدیس کے ساتھ استعاذہ کی بھی ضرورت ہوئی۔

بہرحال جن لوگوں پر سفلی اعمال کا اثر ہو یا ان پر سحر کیا گیا ہو یا کوئی اور علوی عمل انسان پر مسلّط ہو۔ ایسے مریضوں کے لئے ہم کو ایک علم دوست فاضل سے ایک مجرب عمل معلوم ہوا ہے جو بہت مختصر مگر کامیاب اور آزمودہ عمل ہے۔ ضرور تجربہ کر کے دیکھا جائے۔ انشاء اللہ کلی نجات حاصل ہوگی۔

عمل یہ ہے:۔ اتوار کے روز طلوعِ آفتاب کے وقت ننگے پیروں زمین پر کھڑے ہو کر تین تین مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پوری پڑھیں اور پڑھ کر اپنے پیروں کے نیچے کی مٹی لیکر ایک انگیٹھی میں جو پہلے سے سلگادی گئی ہو جلادیں۔ انشاء اللہ کیسا ہی سحر وغیرہ کا اثر ہو جاتا رہے گا۔ مگر اعتقادِ قلبی شرط ہے اور وقتِ عمل یہ تصور کیا جائے کہ جو اثرات سحر وغیرہ کے میرے جسم میں ہیں وہ سب پیروں کی جانب زمین میں جذب ہوتے جارہے ہیں۔ گویا علمِ ہیئت کی رُو سے اس عملِ معوذتین کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ نورانی اور جلالی آیتیں شمس کی جلالی ہیئت میں جب پڑھی جائیں گی تو جلالِ خداوندی کی یہ دونوں کیفیتیں مل کر انسان کی قوتِ متخیلہ و قوتِ طبعیہ میں جو روگ لگ گیا ہے اس میل اور کثافت کو ایسی ہی طرح صاف کردیں گی جیسے بھٹی میں سونے کو تپانے سے سونے کا میل صاف ہو جاتا ہے۔ اور انسان کی رُوح اور اس کی قوتِ متخیلہ آثارِ شیطانی سے ایسی ہی طرح نکھر جائے گی جس طرح سونا بھٹی میں تپنے سے نکھر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

نوٹ:۔ اگر اس عمل سے صاحبانِ ضرورت کو نفع پہنچے تو احقر کو بھی دعائے خیر میں فراموش نہ کیا جائے۔ بلکہ تعب نہ ہو تو اطلاع دے کر مسرور بھی فرمایا جائے۔

سحر کیا ھے؟

علامہ کمال الدین الدمیریؒ

سحر لفظ سحر کے لغت میں اصل معنیٰ امر مخفی اور پوشیدہ چیز کے ہیں اور عملی اصطلاح میں ایسے حیرت انگیز اور عجیب و غریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنیکے اسباب پوشیدہ ہوں۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں لفظ سحر کے متعلق فرمایا ہے کہ:

"لفظ سحر کے معنیٰ شریعت میں ایسے امور کیلئے مخصوص ہے جن کا سبب پوشیدہ ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف سمجھ میں آنے لگے۔"

حقیقتِ سحر تمام علماء اہلِ سنّت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور اپنے اندر مضر اثرات رکھتا ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے سحر میں اپنی قدرتِ کاملہ اور مصلحت سے ایسے مضر اثرات رکھدیئے ہیں جیسے اودیہ زہر وغیرہ میں۔ بہرحال سحر ایک حقیقت ہے اور اس کے اثرات بھی بہت تیزی سے اثر کرتے ہیں۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ سحر بذاتِ خود قدرتِ الٰہی سے بے نیاز ہو کر مؤثر بالذات ہے اور اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے یا سوچتا ہے تو ایسا سمجھنا اور سوچنا کفر ہے۔

سحر کیا ہے؟ اللہ جلّ شانہٗ کا واسطہ ترک کر کے پوشیدہ اسباب کے ذریعے عجیب و غریب امور پر قدرت حاصل کرنے کا نام سحر ہے۔ دنیا میں سحر کے بہت سے طریقے ہیں جن کے ذریعے خلافِ عادت امور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایسے امور ایک تو نیت رد عا سے متعلق ہیں۔ مثلاً جنات و شیاطین یا وہ ارواح جو جسم سے علیحدہ ہو چکی ہوں ان کو مسخر کر کے مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یا تاثیراتِ جسمانیہ ہیں جو اپنی ایک خاص ترکیب یا مختلف حالتوں کے اجتماع یا صورتِ نوعیہ کے خواص کی بنا پر ظاہر ہوتی ہیں۔

بہرحال سحر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ لیکن عام طور پر دنیا میں دو طرح کے طریقے ہیں۔ (۱) کلدانی اور (۲) دوسرا بابل۔

معجزہ اور سحر کے مابین فرق سحر اور معجزہ کے درمیان یہ فرق ہے کہ معجزہ براہِ راست صرف اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو کہ بغیر کسی اسباب کے ظہور میں آتا ہے۔ اور اس کا کوئی اصولی طریقہ یا وقت نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی فن کی طرح پڑھایا سکھلایا جاتا ہے کہ نبی ہر وقت اس کو دکھلانے کی صلاحیت رکھے۔ سوائے اس کے کہ ایک نبی کی صداقت کیلئے وجود پذیر ہوتا ہے اور نبی مخالفین کو بطور صداقت جب کبھی پیش کرنا چاہتا ہے تو پہلے خدا کی طرف رجوع (دعا وغیرہ) کرتا ہے۔ تب خدا کی طرف سے نبی کو معجزہ دکھلانے کی قوت عطا کی جاتی ہے۔ جب کہ سحر اور جادو مستقل ایک فن ہے اور یہ فن باقاعدہ سکھلایا اور بتلایا جاتا ہے اور جس کے جاننے والا اس کو مقررہ اصول و قوانین کی پابندی کو کام میں لا کر کسی بھی وقت کہیں بھی کر سکتا ہے اور یہ فن ایک انسان دوسرے انسان کو سکھلا سکتا ہے حالانکہ اس کے اسباب بھی پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے ماہر اس سے واقف ہوتے ہیں۔

سحر شریعت کی نظر میں فقہائے اسلام نے سحر کے بارے میں لکھا ہے کہ جن امور میں شیاطین، ارواحِ خبیثہ اور امداد سے مدد لی جائے اور ان کو حاجت روا سمجھ کر منتروں وغیرہ سے ان کو مسخر کر کے کام لیا جائے تو وہ شرک کے برابر ہے۔ اور ایسا کرنے والا کافر ہے اور اس کے علاوہ جن امور میں دوسرے طریقے استعمال کیے جائیں اور ان سے دوسروں کو تکلیف اور نقصان پہنچے تو ان کا کرنے والا بھی گناہِ کبیرہ کا اور امورِ حرام کا مرتکب ہوگا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ:

"ہلک باتوں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے۔"

فتح الباری میں علامہ عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ:

"علامہ نووی فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے اور اتفاق رائے سے کبائر میں سے ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس کو سات ہلک چیزوں میں شمار کیا ہے۔"

اور بعض صورتیں سحر کی کفر ہیں اور بعض صورتیں کفر تو نہیں ہیں مگر سخت گناہ ہیں۔ پس اگر سحر کا کوئی منتر یا عمل کفر کا مقتضی ہے تو وہ کفر ہے ورنہ نہیں۔ بہرحال سحر کا سیکھنا سکھلانا قطعاً حرام ہے۔"

بہت سی معتبر تواریخ میں لکھا ہے کہ نمرود کے زمانہ میں حکمائے بابل نے چھ ایسے حیرت انگیز اور عجیب طلسم بنائے تھے کہ عقل اور ذہن کی رسائی ان تک دشوار تھی۔ وہ چھ طلسم یہ تھے۔

کلدانیوں نے تانبہ کی ایک بطخ بنائی تھی جس کی خاصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر میں داخل ہوتا تو وہ خود بخود بولنے لگتی جس سے شہر کے نگہبان سمجھ جاتے کہ شہر میں کوئی چور یا جاسوس گھس گیا ہے۔ اور وہ تلاش و جستجو کے بعد اس کو پکڑ لیتے تھے۔

گمشدہ چیزوں کیلئے ایک نقارہ بنایا تھا جب کبھی کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی تو وہ اس نقارہ پر چوٹ مارتا تو یہ نقارہ اس کو اس کی گمشدہ چیز کے بارے میں بتلا دیتا کہ جاؤ فلاں جگہ ہے یا فلاں کے پاس ہے۔

ایک ایسا عجیب و غریب حوض بنایا تھا جس میں مختلف قسم کے شربت ڈالے جاتے

تھے لیکن جو شربت جس کو درکار ہوتا تھا وہ اس حوض سے حاصل کر لیتا تھا۔ حالانکہ تمام شربت ایک ساتھ ڈالتے تھے۔ یہ حوض جشن وغیرہ کے موقعوں پر استعمال میں لایا جاتا۔

ایک آئینہ ایسا بنایا جو کہ غائب کا حال بتاتا تھا کہ وہ کہاں اور کس جگہ یا کس حال میں ہے۔

نمرود کے محل کے باہر ایک ایسا پیڑ لگایا جس کا سایہ لوگوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہتا تھا یعنی اگر آدمی زیادہ ہو گئے تو پھیل کر سب پر سایہ کر لیتا تھا اور جب آدمی کم ہو جاتے تھے تو سکڑ کر بقدر ضرورت ہو جاتا تھا۔

ایک ایسا تالاب بنایا جو کہ ایک چیز کے دو دعویدار ہونے پر اُن کے مابین فیصلہ کرتا تھا یعنی اگر کسی ایک چیز کے دو دعویدار ہوتے تو وہ دونوں اس تالاب پر اُتر جاتے جو حق دار ہوتا پانی اس کی ناف تک آتا اور جو جھوٹا ہوتا وہ اس میں ڈوب کر مر جاتا۔

سحر اور اس کا علاج

اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہے تو مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر عورت کے گلے میں ڈال دیں۔

کلمات یہ ہیں۔ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ الی قولہ کریم اور فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ الی قولہ تعالیٰ الْمُجْرِمُونَ۔ لیکن یہ عمل طالع عمل میں ہونا چاہئے۔ لکھنے کے بعد اگربتی سے دھونی دے کر اس عورت کے گلے میں ڈال دیں۔

اگر بیوی کی نظر میں شوہر کتا یا خنزیر نظر آتا ہو اور وہ اس سے شدید نفرت کرتی ہو تو سات کھجور یا انجیر پر اسمائے قمر لکھ کر بیوی کو کھلائیں اور اس کے گلے میں سورۂ یوسف زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر ڈال دیں۔

اگر عورت شادی کی خواہش مند ہو تو ایک کاغذ پر سورۂ الم نشرح سات مرتبہ لکھ کر ذینات لا ناظرین سات مرتبہ لکھیں اور اسکے بعد آیت بطلان سحر قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ ۔۔۔ مبطلون تک لکھ کر یہ عزیمت اس کے نیچے لکھیں اور اس عورت کے سر پر أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ سات مرتبہ پڑھیں۔

جس کنواری لڑکی کا کہیں سے رشتہ نہ آتا ہو تو اس کیلئے پوری سورۂ رحمٰن جمعہ یا پیر کے دن ایک کاغذ پر لکھیں اور اس کے نیچے لڑکی کا نام مع والدہ کے نام کے لکھ کر یہ عبارت لکھ دیں۔ یا جماعۃ الرجال سلبت عقولکم کتسلیب والقیت علیکم محبۃ وعطفا وحنانا وتخیلا وعشقا وتخیلا وعشقا وتخیلا لاطاقۃ لکم بالجلوس ولا للعقود حتی یتزوجہا احد منکم واطلت تعطیلھا ولان یتزوجھا یا ھلعانیۃ حرکوا الارواح الروحانیۃ الساکنۃ فی قلوب الاجنین فینتظر والی فلانۃ فیصرنھا فی اعینھم کالشمس المنیرۃ اوکنظر زلیخا لیوسف علیہ السّلام۔

یہ عبارت سات مرتبہ لکھی جائے اور اس کے بعد آیت بطلان السحر قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ آخر تک لکھ کر ساعت عطارد میں لکھ کر غسل کے پانی میں ڈال دیں انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر شادی ہو جائے گی۔

اگر کوئی مرد اپنے گھر والوں سے نفرت کرتا ہو اور اُن سے بھاگتا ہو تو عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ رَحِيمٌ تک اور آیت بطلان السحر (جو اوپر بتلا چکے ہیں) سات مرتبہ کسی برتن پر لکھیں اور اسے بارش کے پانی سے دھو کر وہ پانی مرد کو پلائیں۔

اگر کسی عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو سورۂ واقعہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اتنے لمبے دھاگے کے ساتھ ڈالیں کہ وہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام اور آیت بطلان سحر کسی برتن پر لکھ کر پانی سے دھو کر عورت کو آفتاب طلوع ہونے کے وقت سات دن تک پلائیں اور اس کے سر پر آیت بطلانِ سحر ستر مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

اور جس عورت کے صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں تو سورۂ نجم کسی برتن پر لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی سے بدھ کے دن غسل کرائیں اور اس کے سر پر پوری سورۃ انبیاء اور آیت بطلانِ سحر اور اسمائے قمر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

اور اگر دلہن دولہا سے نفرت کرتی ہو تو ایک کاغذ پر سورۂ یوسف لکھیں اور آیت فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ کو سات مرتبہ لکھیں اور اس کتابت کو اس کے سر پر ماریں اور اس کے بعد کسی چیز پر وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ تک لکھ کر کھلائیں۔

اگر کوئی عورت ہمبستری سے نفرت کرتی ہو تو امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ ستر مرتبہ لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی کو شہد سے میٹھا کر کے سات دن تک پلائیں۔

سحر و جادو کیلئے مندرجہ ذیل عمل اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے سحر والے مریض کو پلائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم بیری بجری کواڑ باندھوں دسوں دوار بجری اُنجری جائے سب جگہ سمائے، ٹونہ جادو سب دور ہو جائے جس ٹونہ جادو پھر کس اُلٹ پلٹ وہاں کا وہاں کا وہاں پڑ جائے جو جو کرے سو مرے بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ــــ نقش سورۂ ناس اور سورۂ فلق ان دونوں نقش کو زعفران سے لکھ کر اور عطر میں بسا کر سحر زدہ کے بازو پر باندھیں۔

نقش سورۂ فلق

۷۸۶			
۲۱۵۰	۲۱۶۳	۲۱۲۱	۲۱۵۸
۲۱۶۲	۲۱۵۷	۲۱۵۱	۲۱۶۳
۲۱۵۶	۲۱۵۹	۲۱۶۶	۲۱۵۲
۲۱۶۵	۲۱۵۳	۲۱۵۵	۲۱۶۰

نقش سورۂ ناس

۷۸۶			
۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۲۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

(باقی صفحہ ۱۵۷ پر)

حقائقِ سحر

مولانا محمد طاہر قاسمی
(برادرِ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ)

" یہ عنوان علمی دنیا میں جسقدر دقیق اور خامہ فرسائی کے لئے جیسی سنگلاخ زمین سمجھی گئی ہے حضرات مبصرین اس سے ناواقف نہیں مگر معوذتین کے نزول میں سحر کو چوں کہ خاص طور پر دخل ہے اسلئے مضامین معوذتین کی تشریح کے سلسلہ میں سحر کی حقیقت و ماہیت پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنا بھی ہمارا ایک اہم فریضہ ہے بالخصوص ایسی صورت میں کہ ایک گروہ قدیم ہی سے سحر کا منکر چلا آتا ہے اور اس کو تخیلِ محض سے تعبیر کرتا ہے اور اس زمانہ کے روشن خیال اصحاب کا تو ذکر ہی کیا ہے ان کے یہاں تو خدا اور رسول کا وجود ہی سرے سے ایک خیالی قصہ ہے سحر تو بھلا پھر سحر ہی ہے اسلئے بنام خدا جو کچھ اپنے فہم ناکارہ میں اس بارہ میں آیا ہوا ہے اور جہاں تک رسائی فہم نارسا ہے اسی کو علیم و حکیم کی رحمت و مدد کے بھروسہ پر پیش کرتا ہوں اگر زندگی باقی ہے اور اس رسالہ کا چھپکر ختم ہونا مقدر ہے. تو طبع ثانی میں انشاء اللہ اس بحث کے تشنہ پہلو بھی واضح کر دیئے جائیں گے اگرچہ نفس سحر کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے طالب کیلئے کافی و شافی ہے تاہم امام ابنِ تیمیہ کا رسالہ " البنوان " جسمیں سحر کے متعلق مفصل و مکمل بحث کی گئی ہے جو افسوس ہے کہ ہمیں اسوقت دستیاب نہ ہوسکا اگر وہ مل گیا تو طبع ثانی میں اس کے لطائف بھی مضمون ھذا میں انشاء اللہ شامل کیے جائیں گے۔

تمہید

بہرحال حقیقتِ سحر پر روشنی ڈالنے کے لئے بطور تمہید اولاً اس قدر عرض ہے کہ چوں کہ اس عالم میں خیر و شر دونوں کا وجود ایک دوسرے کے ساتھ توام ہے اور ان کے وجود سے کوئی انکار نہیں کرسکتا اس لئے باعتبار شہادت عقل و نقل خیر و شر کے مظاہر بھی تین ہی قسم کے ہوں گے اوّل وہ مخلوق اور مظاہر جنمیں خیر ہی خیر ہو شر کا شائبہ اور اسکا گذر نہ ہو دوسرے وہ مخلوق اور مظاہر جو خیر و شر دونوں کا مجموعہ ہوں سو اہل ادراک کو معلوم ہے کہ اصطلاحِ دین قیم میں ایسے مظاہر کو جنمیں خیر کے سوا کچھ نہیں ملائکۃ الرحمٰن کہتے ہیں اور مظاہرِ شر کو شیاطین و جنّات سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ان دونوں کے مجموعہ کو انسان کہتے ہیں اور جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ باعتبار خیر و شر کے مخلوق تین حصّوں پر منقسم ہے۔

انسان عادتاً مرکب مخلوق ہی کو دیکھ سکتا ہے

اور ان میں سے انسان ہر دو مخلوق کا خلاصہ اور روح و جسم کا مجموعہ ہے اور یہ عناصر ارادہ و قدرت کے ساتھ انسان میں محض آزمائش خداوندی کے لئے ہوئے ہیں تو یہ حقیقت بھی واجب التسلیم ہوگی کہ عادۃً اس عالم میں انسان کو صرف وہی مخلوق محسوس ہوگی جو روح اور مادہ دونوں سے ترکیب یافتہ ہو یعنی نہ مظاہر خیر محض اسکو محسوس ہوں گے نہ مظاہر شر اسکو دکھلائی دیں گے بلکہ ایمان بالغیب کی حکمت کو باقی رکھنے کیلئے اس مرکب عالم میں حواس خمسہ اسی مخلوق کو ادراک کریں گے جو ذی جسم اور روح و مادہ سے ترکیب یافتہ ہو کیوں کہ جیسے آنکھ کی پتلی کا نقطہ باوجود زمین و آسمان اور کائنات کے ہر ایک ذرہ کو دیکھنے کی اہلیت رکھنے کے یہ قدرت ہرگز نہیں رکھتا کہ اپنے حلقہ کی سیاہی و سپیدی کو خود بھی دیکھ سکے یا اپنے دیکھنے کا آئینہ بحالتِ موجودہ خود بن سکے چنانچہ کوئی صاف و شفاف آئینہ اس نقطہ نورانی کے بالمقابل نہ آجاوے اسوقت تک اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنا مشاہدہ خود کرسکے اور اس آنکھ کی پتلی کو اپنی شکل و صورت کے دیکھنے سے پہلے پہلے اسپر ایمان لانا ضروری تھا. کہ وہ اپنے وجود میں نور و ظلمت دونوں کی احتیاج رکھتی ہے اسی طرح انسان بھی اس خیر و شر میں شیاطین و جنّات کو اپنی اگلی اور پچھلی نسل کی طرح جب تک نہیں دیکھ سکتا جب تک حال کا آئینہ اور ماضی و مستقبل کا اظہار

مارتا ہوا زمادہ بیک وقت اس کے سامنے موجود نہ ہو لیکن جیسے آنکھ کے سامنے آئینہ کے آجانے سے کوئی نورِ چشم اپنی آنکھ کی سیاہی وسپیدی سے انکار نہیں کر سکتا اسی طرح حضرت انسان بحکم علم الاولین والآخرین میں اپنی ترکیب نوعی کو دیکھ کر ملائکہ اور ان کے بالمقابل مخلوق یعنی شیاطین کے وجود کا بھی منکر نہیں ہو سکتا۔

مخلوقِ ثلاثہ کے علوم ثلاثہ

غرض جبکہ یؤمنون بالغیب کی حکمت اور انسان جیسے مرکب مخلوق کے وجود اہلِ دانش وفراست نے دو قسم کی جداگانہ مخلوق کا پتہ چلالیا تو اسی کے بعد اسکا اقرار بھی کرنا پڑیگا کہ ہر مخلوق کا علم بھی ایک دوسرے سے جداگانہ ہوگا اور ہر ایک کی تاثیر ایک دوسرے سے مختلف اور ایک کا اثر دوسرے کیلئے مزاحم ہوگا یعنی فرشتوں کا علم خیر محض ہوگا تو جنات وشیاطین کے علوم میں شر ہوگا اور انسان کے علوم میں دونوں کا ظہور ہوگا یہی سبب ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کا علم "خیر اور سعادت" کے جملہ راستوں کو کھول دیتا ہے اور اس علم کے الفاظ ومعانی اور ان کی ترکیبیں نورانی ہوتی ہیں اور اپنی تاثیراتِ نورانیہ سے توسل الی اللہ وتعوذ باللہ کی کیفیات محمودہ پیدا کرتی ہیں تو شیاطین کا علم شقاوت وشرور کی تمام راہیں بتلاتا ہے اور ان کے الفاظ ومعانی اور ترکیبیں دونوں ظلماتی ہوتی ہیں جو اپنے اثراتِ ناری و دخانی سے قلبِ انسان میں قساوت وتیرگی پیدا کرتی ہیں اور حجابِ ظلمات بعضہا فوق بعض" کیطرح دل پر مسلط ہوجاتے ہیں۔

علم قرآن اور علمِ سحر کا تعلق نظمِ عالم سے

اور انسان کا آلہ عقل وادراک ان دونوں ظلماتی ونورانی مخلوق سے خیر وشر کو کھینچتا رہتا ہے پس جیسے خالقِ کائنات کی طرف سے انسان کی آزمائش اور حجت کیلئے اسپر علم قرآن نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ علم نورانی عالم کے استحکام واستواری اور نظامِ انسانیت کی پائیداری کے لئے اسکو مصلحانہ وحکیمانہ طریق پر غلبہ واقتدار وتمکین فی الارض دلانے کیلئے عطا کیا گیا ہے تاکہ انسان ارادہ وقدرت کے ساتھ نیک وبد میں امتیازی راہ نکال کر دنیا وعقبیٰ میں مقصودِ حیات پالے اسی طرح حق سبحانہ وتعالےٰ کی طرف سے انسان جیسے اسیرِ حرص وہوا عاجز ولاچار کو قدرت وقوت کی بھول بھلیاں دکھانے اور اسکی آزمائش کرنے کیلئے ہاروت وماروت کے ذریعہ سے اسپر علم سحر بھی اتارا گیا ہے جسکے سیکھنے اور حاصل کرنے سے انسان کو نظم کائنات میں باعانت جنات وشیاطین وارواحِ علوی وسفلی ایسا غیر مقصود کمال اور نامحمود تصرف حاصل ہوجاتا ہے جس سے عجیب وغریب ہوشربا کرشمے انسان دکھلا کر اپنے ابنائے جنس کو اس علم کی باطلانہ خوشنمائیوں کے جال میں پھانس کر گمراہ کر دیتا ہے اور بادی النظر میں سحر معجزہ وکرامت کے ہمشکل معلوم ہونے لگتا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے موحد شرک میں مبتلا ہوکر اپنا ایمان کھو بیٹھے ہیں۔

علم سحر کا ماہر دجال اکبر ہے

اور غالباً یہی قوتِ سحر خاتم شیطنت یعنی دجال اکبر کے پاس بمقابلہ دینِ حضرت خاتم نبوت ہوگی جسکی باطلانہ قوت وشوکت کے دامِ تزویر میں ہزاروں کلمہ گو مبتلائے فریب ہوکر پھنس جاویں گے لیکن جو پختہ کار راسخ الایمان مسلمان ہوں گے وہ اس فریب کی طرف ادنیٰ التفات بھی نہ کریں گے۔

خیر وشر کا اختلاط اور آزمائشِ خداوندی

رہی خیر وشر کی یہ مخلوط آزمائش خداوندی اور اس قسم کے علوم کا دنیا میں ظاہر ہونا سو یہ کوئی خلافِ فطرت آزمائش نہیں دنیا میں روزانہ ہم اس قسم کی آزمائشیں اپنے زیر دستوں کی کیا کرتے ہیں چنانچہ ایک آقا جب اپنے نوکر کو آزماتا ہے تو بسا اوقات اپنے خزانہ کی تجوریوں کا منہ کھلا چھوڑ دیتا ہے کبھی بہت سا روپیہ اپنے مکان میں کھلے طور پر ڈال کر چلا جاتا ہے۔ اور آزماتا ہے کہ دیکھوں میرا غلام یہ روپیہ مجھے دیتا ہے یا اپنی جیب میں رکھتا ہے سو غور کرنے کی بات اس میں ہے تو یہ ہے کہ روپیہ مالک کے حق میں تو سراسر موجب رحمت ہی ہوتا ہے البتہ غلام کی دیانت وامانت کی آزمائش کے لحاظ سے یہ روپیہ اس کے حق میں باعثِ خیر بھی ہے اور باعث شر بھی کیوں کہ یہ روپیہ غلام نے ازراہِ خیانت چپکے سے اٹھاکر جیب میں رکھ لیا تو ظاہر ہے کہ اس کا انجام اس کے حق میں جیلخانہ کا عذاب ہی ہوگا اور امانتداری کی صورت میں اسکا ثمرہ یقیناً غلام کیلئے آقا کی رضا وخوشنودی ہوگی اور مراتب اعتماد اس کو حاصل ہوں گے۔ اسی طرح سحر کے اندر جو کچھ بھی قوتیں ودیعت کیگئی ہیں اور انسان کے سامنے ان کو ظاہر کیا گیا ہے وہ اسی لئے کہ یہیں انسان کو مقصودِ حیات قرار دے کر اپنے کو ملأ اعلیٰ میں نادان کہلواتا ہے یا اس کو مضر سمجھ کر اپنے کو یگانہ فرزانہ کہلواتا ہے۔

علم نافع اور علمِ مضر اور عالم کے لئے ان کی موزونیت

الغرض خداوند عالم کی طرف سے اس عالم میں الفاظ وحروف کے سانچوں میں دو قسم کے علم پیدا کئے گئے ہیں۔ ایک علم نافع جس سے عالم کی فلاح وبہبود وابستہ ہے اور دوسرا علم مضر جس سے عالم کے اجزاء کی تحلیل وتفریق ہوتی ہے۔ علمِ نافع کا مخزن وسرچشمہ ذاتِ باری تعالیٰ ہے تو علم مضر کا مخزن ومرکز شیطان ہے اور یہ دونوں علم عالم کے اعتبار سے بعینہ وہی مثال رکھتے ہیں جیسے کسی مہ جبیں کی کتاب بشریت پر خطِ جوانی باعث زیب و زینت ہوتا ہے اور عالم الفاظ وحروف کی یہ دونوں الہامی ترکیبیں

بعینہ وہی شکل رکھتی ہیں۔ جیسے عالم شہادت میں دن اور رات کی صورت ہوا کرتی ہے یہ حقیقت ہے کہ انسان کے شخصی احوال میں تضاد کی وجہ سے یہ علم سحر کبھی انجذاب شیطنت کا سبب بنکر اس کیلئے ہلاکت وضلالت کا موجب بنجائے اور کبھی اجتناب و پرہیزگاری کا بہانہ بنکر رحمت الٰہی کو کھینچنے کا ذریعہ ہوجائے عسیٰ ان تکرھوا شیئًا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئًا وھو شر لکم۔ لیکن مجموعۂ عالم کے لحاظ سے رات کی طرح علم سحر بھی سراسر رحمتِ الٰہی ہی ہے۔

تعلیم سحر کا نتیجہ

غرض جب کہ مدار کمالِ خیر و شر دونوں صورتوں میں علم کا حصول ہی ٹھیرا اور اسی سے انسان عالم کی بھلی اور بری راہوں میں جذب و انجذاب پیدا کرسکتا ہے سفلی مخلوق سے بھی اپنے تعلقات و مراسم علم کے بعد ہی قائم کرسکتا ہے اور کواکب وسیارات اور علوی مخلوق سے تعلق بھی علم کے بعد ہی ممکن ہے تو جیسے دنیا کی مختلف اقوام سے تعلقات و معاملات قائم کرنے کیلئے یہ عام دستور ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی قوم جذب ہوا کرتی ہے تو مغلوب قوم غالب قوم کے وضع و طریق کو الناس علےٰ دین ملوکھم کی فطری رفتار کے موافق اختیار کیا کرتی ہے اور اپنے کو اس قوم کی نظر میں عزیز و محبوب بنانے کیلئے اسی کی زبان و علوم کو اپنی وعلم قرار دیا کرتی ہے چنانچہ جب تک کسی قوم کی زبان اور علم و تمدن سے واقفیت نہ ہو اس وقت تک اس قوم سے کوئی قوت و مدد نہیں مل سکتی اسی طرح انسان کے شیاطین سے روابط و مراسم اور موالات و تعلقات بھی اسی وقت حدِ کمال کو پہونچتے ہیں جب انسان ملائکہ کی زبان کو ترک کرتے ہوئے اور علمِ حق کی آواز تک نہ سننے کا عہد باندھے ہوئے جملہ آداب شیاطین و نذر و نیازِ موکلین بجالاکر کے اپنے شیاطین کے اسماء بقصد تعظیم و توصیف ورد زبان کرتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکیوں میں ملوث رہتے ہوئے اور پاکی سے کلی اجتناب و احتراز کرتے ہوئے چند ایسے مہمل ظلمانی کلمات اور ایسے مشدّد، غیر فصیح، بے معنے جملے لسانِ ناطق پر جاری کرتا ہے جس سے ہمزاد موکلین جنات و شیاطین اس کے گہرے دوست بنجاتے ہیں یا مثلاً انسان علم نجوم میں غلو کرتے ہوئے علم الحساب کی مدد سے نحسِ ستاروں کے اوقات و کیفیاتِ تاثیرات و باہمی تعلقات میں استمداد کرے اور انکی تاثیرات کو قلوب میں راسخ کرکے اپنے ابنائے جنس کے اجسام و ارواح پر ہر قسم کا تصرف اور قبضہ پالے علیٰ ہذا کلام رب العالمین کے فصیح و بلیغ اور بے ساختہ ہلکے نورانی جملے اور ان کی محمود و جامع ترکیبیں بھی اپنے اندر زمین و آسمان کی کل قوتیں اور ایک ایسا زبردست اثر رکھتی ہیں کہ انسان اگر بصدق نیت حضرت حق کی جناب میں مخلص للدین، مومن، قانت، مجاہد، بے نفس بناکر اپنے کو پیش کردے تو اللہ و رسول کا نورِ نظر بنجائے اور جنود رب کی جملہ طاقتیں اس کے اشاروں پر کام کرنے لگیں اور بلا اعداد و شمار کے علم میں دردسری کئے ہوئے بلکہ نحن امی لا نحسب ولا نکتب کا فخریہ اعلان کرتے ہوئے انسان مسجودِ ملایک و افلاک بنجائے اور تمام مادی طاقتیں اسکے آگے سرنگوں ہوجائیں۔

درجاتِ علم الرحمٰن وعلم الشیطان

جیسے علم الٰہی کے بہت سے درجات ہیں۔ اور آخری مرتبہ ذات و صفات کی گہرائیوں اور پہنائیوں میں اتر جاتا ہے۔ جسمیں بندہ کو اپنے عدم کا کامل استحضار ہوجاتا ہے اور خداوند موجود کے سوا کوئی وجود عالم میں نظر نہیں آتا اسی طرح علم باطل کے بھی متعدد مراتب و درجات ہیں۔ جنمیں اعلیٰ مرتبہ سحر کا ہے اسمیں انسان جب حدِ کمال پر پہنچ جاتا ہے اور ہمزاد و موکلین کی قوتیں اس کے مَن میں سما جاتی ہیں۔ اور شرِّ ما خلق کی اعلیٰ سے اعلیٰ قوت جب انسان کو حاصل ہوجاتی ہے تو پھر اس کو عالم میں سوائے کفر و شرک کے ایسی ہی طرح کچھ نظر نہیں آتا جیسے کسی جانور کے من میں بجز بہیمیت کے کچھ نہیں سماتا۔ اعاذنا اللہ منہ

ملکیت ہاروت وماروت اور اسکی بحث

پس اس تقریر کے بعد ہاروت و ماروت کو فرشتہ خالص تسلیم کرلیا جائے یا حضرت یوسفؑ کی طرح فرشتہ مجازی کہا جائے اتنی بات ضرور ممہد ہوجاتی ہے کہ دنیا میں حق کی طاقت ہو یا باطل کی قوت الفاظِ نورانی کے اثرات ہوں یا الفاظ ظلمانی کے تاثیرات خلیفۃ اللہ علی الارض کے لئے دونوں قوتیں مسخر کردی گئی ہیں اور اس کے مَن کو مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے بزرگ و برتر بنانے کیلئے ہر قسم کے دروازے واکردیئے گئے ہیں اور ارادہ و قدرت کی دولت عطا فرماکر ہر ایک راہ انکے لئے آسان کردی گئی ہے۔ کلا نمد ھٰؤلاء وھٰؤلاء من عطاء ربک۔

رہا یہ شبہ کہ ہاروت و ماروت کے ذریعہ جو علم سحر کا نزول ہوا ہے اور وہ لوگوں کو چونکہ سحر کی تعلیم دیتے تھے اسلئے ان کا فرشتہ ہونا کیسے تسلیم ہوسکتا ہے کیوں کہ فرشتے نہ خود گناہ کرتے ہیں نہ دوسروں کو گناہ کی ترغیب دیتے ہیں۔ ان کی شان تو "لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون" ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر انسان کی آزمائش و کمال کے لئے اور عالم اضداد کو متضاد علوم سے پایۂ تکمیل کو پہونچانے کیلئے بامر اللہ یہ دونوں فرشتے علم سحر لیکر اترے ہوں اور ذریعہ آزمائش قرار دیئے گئے ہوں.

اوران میں سے ایک مادی وسفلی قوتوں کا ماہر ہو اور دوسرا کواکب وسیارات کی روحانی طاقتوں کا استعمال انسان کو بتلانے کے لئے آیا ہو تو ان کی عصمت وملکیت میں پھر بھی کوئی فرق نہیں آتا۔ کیوں کہ جیسے عذاب کے فرشتے ہر قسم کی ظلمتوں کو ساتھ لئے ہوئے انسان کو مبتلائے عذاب کرنے کیلئے دنیا میں اترتے ہیں ایسے ہی انسان کی آزمائش کے لئے یقیناً یہ امر بھی قرین صواب ہے کہ اس عالم میں آنے کیلئے اس علوی مخلوق کو لباس بشریت پہنایا جاکر یہ علم دنیا میں پیدا کیا گیا ہو۔

کرۂ ارضی کا تعلق کرہ ہائے علوی سے اور اسکی مخلوق کا علاقہ سفلی مخلوق سے

علاوہ ازیں جب کہ کرۂ ارضی و کرۂ شمسی اور تمام ستاروں میں باہم علاقہ جاذبیت ہے، اور ہر ایک کرہ ایکدوسرے کے ساتھ ایسی ہی طرح قائم ہے ـــ جیسے ایک پل کی لچک پل کے تمام اجزاء کو تھامے رہتی ہے اور جسقدر بوجھ بھی اس پر گذارا جائے یہ لچک بخوشی اسکو اٹھا لیتی ہے اور باستثنائے چند ہر ایک کرہ میں حکمائے وقت کے نزدیک کثیر مخلوق آباد ہے چنانچہ حال میں اہل یورپ نے بعض ستاروں کے اندر خوردبینوں سے آبادی کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔ اب گفت وشنید کے آلات کی تیاری میں دن رات اہل دانش کی دردسری جاری ہے تو اس کو ایک ذریعہ اگر قرین قیاس مانکر کہا جائے کہ کسی ستارہ کی مخلوق میں سے دو فرد کواکب وسیارات کا علم لیکر دنیا میں اترے ہوں۔ جس سے انسان علوی وسفلی دونوں مخلوق کی قوتوں کو بیک وقت حاصل کرتے ہوئے اپنے من کی دل کی قوت پر کامل قابو اور دسترس پاسکے اور اس سے جو چاہے اپنے ابنائے جنس کی نظروں کی نظر بندی کردے یعنی اُنہیں وہی نظر آئے جو یہ دکھلائے اور جب چاہے نظروں سے اوجھل ہو جائے کبھی اپنی قوت پرواز سے آسمان تک پہنچ جائے تو کبھی اس کی سمائی زمین کے طبقوں میں ہو جائے تو یہ عقلاً کسی طرح بھی مستبعد نہیں اس لئے کہ جو شخص علوی وسفلی طاقتوں کا مجموعہ بنجائے یعنی جسمانی قوتیں بھی اسکی مکمل ہوجائیں اور روحانی طاقت بھی اس کو حاصل ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اسکے بعد تسخیر عناصر اربعہ اور تبدیل وتحلیل لباس روح اسکے لئے ایک ہنسی کھیل ہوگا۔

مقربانِ سبحانی دو قسم کے ہوتے ہیں

اور جبکہ بندہ علوم طاہرے ایسی قوتیں بہم پہونچا سکتا ہے تو پھر ان مقربانِ بارگاہ سبحانی کی قوت وشوکت کا اندازہ توہم کب کرسکتے ہیں جنکو براہ راست خالق کائنات کیطرف سے ہر قسم کے اعجاز اور روحانی وجسمانی اعلیٰ طاقتیں عطا کی گئی ہوں۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک شخص تو وہ ہے جو دن رات اپنی زمین میں تردد کرکے غلہ اگا کر دولت حاصل کرتا ہے اور امیر بنتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جس کو بادشاہِ وقت خود اپنے خزانہ سے دولت عطا کرے اور سلطنت کے نظم ونسق میں اس کو حق دے ظاہر ہے کہ دونوں شخص اپنی حیثیت اور دولت میں کسی طرح بھی برابر نہیں ہوسکتے۔ پہلا شخص جو کچھ بھی امارت وحیثیت حاصل کررہا ہے، وہ اپنی قوت وکسب سے حاصل کررہا ہے اور دوسرے شخص کو جو امارت وحیثیت حاصل ہوئی ہے وہ بلطفِ خسروی اور باذنِ شاہی حاصل ہوئی ہے۔

تحلیلِ لباسِ بشریت

غرض تحلیل وتبدیلِ لباس جسمانی وتسخیر عناصر واستمدادِ ارواح سفلیہ کا دعویٰ کوئی من گھڑت دعویٰ یا قصۂ فرضی نہیں ہے بلکہ اولیائے اُمت کے اس قسم کے بکثرت واقعات معتبر کتابوں میں لکھے ہوئے موجود ہیں اور بزرگانِ دین کی کرامتیں مستند کتابوں میں دیکھی جاتی ہیں بہرحال جب ان دونوں فرشتوں نے لباس انسانیت سے ملبوس ہوکر نزولِ فی الارض فرمایا اور اسماء کواکب وسیارات وغیرہ کے علم سے انسان کو آگاہ کیا تو اس علمِ حصولِ قدرت اور اور علم سحر کے نزول میں ان کی اسی قسم کی حیثیت ہوگی جو علم حق کے نزول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ علم کے درجہ میں تو جس طرح خیر کے علم کی ضرورت تھی اسی طرح اس علمِ باطل کی بھی ضرورت تھی کیوں کہ جب تک انسان اس عالم میں بُرائی کے بالمقابل بھلائی کو دیکھ نہیں لیتا یا بھلائی کے مقابلہ میں برائی کو نہیں پالیتا اسوقت تک بھلائی کی بھلائی اور برائی کی برائی پر مطلع نہیں ہوتا شاید یہی سبب ہے کہ اگر کوئی شخص شیطان کے مکاید ووساوس کو بہ نیت رد معلوم کرے تو یہ عین طاعت ہے البتہ اگر اسپر عمل کرے گا تو بیشک وہ شر ہوگا لیکن خاص علوم شیاطین کا حاصل کرنا خواہ بہ نیت رد ہی کیوں نہ ہو یہ جائز نہیں اس لئے کہ اسکی خاصیت مثلِ زہر کے ہے اور زہر کے مہلک ہونے کا علم سب کو ہے لیکن کوئی شخص اسکی تصدیق زہر استعمال کرکے نہیں کرتا ہے۔

تعریف وحقیقتِ سحر

پس سحر کی حقیقت وتعریف یہ ہوئی کہ جنات وشیاطین اور کواکب وسیارات نفسِ ناطقہ کو حق تعالےٰ نے جو قوت وقدرت عطا فرما رکھی ہے انسان بجائے خداوند قادر وتوانا سے مدد وقوت طلب کرنے کے اور عہد ایاک نعبد وایاک نستعین کا پابند رہنے کے اس کی روحانی ومخفی

علمات کی جبہ سائی کرے اور ان کے اسمار کو جب کر غیر اللہ سے توسل اور مقصود علیٰ سحر کی اعانت سے ارواح و اجسامِ انسانی پر اس قسم کی قوت و قدرت حاصل کرلے اور تاثیرات و تصرفاتِ اجسام میں ایسا ملکہ و دسترس انسان کو حاصل ہوجائے کہ چاہے تو اس علم کی قوت سے حسبِ سفیت بانی ایک تندرست روح کو بیمار کردے اور چاہے تو بواسطہ سیارہ مریخ اقتلوا یا مریخ کہکر کسی روح کو اس قفس عنصری سے آزاد کرادے تو نافع و ضار تو فی الحقیقت اس صورت میں بھی حق تعالےٰ ہی ٹھیرا کیونکہ اگر کسی شخص نے کسی فرمانروا کے نوکروں سے مدد طلب کرکے کوئی فائدہ یا نقصان اٹھایا تو درحقیقت اس صورت میں بھی وہ آقا ہی کا رہینِ منت و مرہونِ قدرت ہوا لیکن مشرک اس کو اسلئے کہیں گے کہ اس نے آقا کی اجازت و علم سے کیوں اپنی حاجت روائی نہ کی اور اس کی مخلوق کی معمولی سی قوت و قدرت پر کیوں نظر کی اور انسان نے حاصل شدہ طاقت و قدرت پر انا و لا غیری کا علم کیوں بلند کیا چونکہ علم سحر کی قوتوں کو جو شخص حاصل کرتا ہے اس سے اسی قسم کا شرک پیدا ہوتا ہے اسی لئے اس کے سیکھنے کی ممانعت اسلام میں کی گئی ہے۔ بیشک اسلام بھی کائنات میں روحانی قوت و قدرت حاصل کرنیکی اجازت دیتا ہے اور یہ علم بھی انسان کو یہی سکھلاتا ہے۔

علم سحر اور علم الٰہی کی تاثیرات کا باہمی فرق

مگر ان دونوں میں فرق ہے تو یہی ہے کہ علم الٰہی براہِ راست جناب الٰہی سے توسل سکھلاتا ہے اور اسی کو نافع و ضار بتلاتا ہے اور یہ علم اسکی بعض طاقتور مخلوق کی تعظیم و تکریم سکھلا کر انہی کو خالق کے مرتبہ میں سمجھواتا ہے اس فرق کا مشاہدہ اس مثال سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ مثلاً اگر ایک شخص کیمیا بنانا سیکھے اور کیمیا اسکو آجائے تو اس سے بھی انسان کو معاش سے بے فکری ہوجاتی ہے اور اگر ایک شخص توکل کی دولت حاصل کرے اور یہ دولت کسی کو میسر آجائے تو اس کا اثر بھی یہی ہے کہ انسان کو معاش سے بے فکری نصیب ہوجاتی ہے اور بظاہر نتیجہ اور حکم دونوں کا ایک ہی معلوم ہوتا ہے مگر غور کیجئے تو زمین و آسمان کا فرق ہے کیمیا سازی شرکِ خفی میں انسان کو مبتلا کرتی ہے کیوں کہ یہ علم نادر اپنی ہئیتِ ترکیبی اور اثراتِ مادی سے انسان کو مؤثرِ حقیقی سے غافل بنا دیتا ہے اور انسان سمجھ لیتا ہے کہ اب میرا رزق میرے ہاتھ میں ہے اور توکل کارسازِ عالم کی وحدانیت و قدرت پر اعتماد سکھلاتا ہے، کیوں کہ متوکل باوجود دولتِ استغناء سے مالامال ہونے کے اکثر وسائل و اسباب کے درجہ میں تہی دست ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جس شخص کو کیمیا بنانا آجائے اُسے توکل کی دولت نصیب نہیں ہوتی اور جو شخص متوکل ہوتا ہے وہ کیمیا سازی کو حرام سمجھتا ہے اسکی حکمت بجز اس کے کچھ نہیں کہ علوم الٰہیہ کی تاثیرات اور قوتیں چونکہ پردۂ غیب سے ظاہر ہوتی ہیں، جو عالم باطن میں تو ظاہر ہوتی ہیں۔ اور عالم ظاہر میں پوشیدہ۔ اس لئے وہ بالخاصہ سرچشمۂ توحید اور علام الغیوب کی طرف انسان کو رجوع سکھلاتی ہیں اور علوم باطلہ کی تاثیرات اور طاقتیں چونکہ عالم ظاہر میں محسوس ہوتی ہیں اور عالم غیب میں انکی کوئی اصل نہیں ہوتی اسلئے اس قسم کے علوم شرک کی طرف لیجاتے ہیں بہر حال شرک اور سحر نتیجۃً ایک ہی ہیں۔

شرک اور سحر کا باہمی ارتباط

اور ان میں بلاشبہ وہی نسبت ہے جو دو مختلف سلطنتوں کے رائج الوقت سکّوں میں ہوا کرتی ہے جیسے عالم ظاہر میں مخلوق کی تاثیرات کو مؤثرِ حقیقی سمجھ لینے کا نام شرک ہے ایسے ہی عالم باطن کی تاثیرات اور روحانی مخلوق کی تاثیرات اور ان کی قوت و قدرت سے اعانت و مدد طلب کرنے کا نام سحر ہے اسی لئے حدیث شریف میں جہاں شرک سے بچنے کی ممانعت فرمائی گئی وہاں سحر سے بھی اجتناب کا حکم دیا گیا۔ کما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات الخ جیسے ظاہری مخلوق میں جو کچھ بھی قدرت و قوت ہے وہ اسی ذاتِ بیچگون کی عطا ہے اور مسبب حقیقی کو چھوڑ کر اسبابِ عنفی ہی پر ایمان کو منحصر کردینا کفر و شرک ہے اسی طرح اسکی علوی و مخفی مخلوق میں جو کچھ بھی قوت و طاقت ہے وہ اسی کا فیض ہے پس ان مخفی طاقتوں پر بھی ایمان کو منحصر کردینا عین شرک اور نتیجۂ علم فتنہ ہے۔

اقسامِ سحر

جیسے شرک کی باعتبار اسکے آثار و خواص کے چند قسمیں ہیں اسی طرح سحر کی بھی چند قسمیں ہیں۔ اقسام سحر کی تفصیل امام فخر الدین رازیؒ اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اپنی تفسیر میں فرماتے ہوئے اس کی آٹھ قسمیں بیان فرمائی ہیں اور کلدانیوں نے جو از روئے سحر طلسمات بنائے تھے ان کو بھی تحریر فرمایا ہے لیکن ان تمام قسموں کو اگر یہاں نقل کیا جائے تو غالباً مضمونِ ہذا میں طوالت ہوجائے گی اس لئے اسوقت سحر کے اقسام کی جو ترتیب احقر کے ذہن میں ہے اسی کو عرض کیا جاتا ہے۔ سحر ہاروت و ماروت کے نزول کی حکمت پر اور ایک فرشتے کے بجائے دو فرشتوں کی آمد پر غور کیا جاتا ہے اور قلب انسانی کی غیر معمولی گہرائیوں اور اسکی وسعت پر جہاں تک نظر کام کرتی ہے اور دنیا کی ہر مخلوق سے انسان کو جو مشابہت و مناسبت حاصل ہے اس کی کنہ پر جس قدر فکر کو کام میں لایا جائے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اصولاً سحر کی تین قسمیں ہونی چاہئیں۔

(۱) **اوّل** سحر علوی جسمیں کواکب و سیارات کی قوتوں سے امداد کرتے ہوئے انسان قوت و قدرت حاصل کرتا ہے اور عالم میں ہوشربا کرشمے اور محیر العقول طلسمات بناکر دیگر ابنائے جنس کو اپنا مطیع و منقاد

بناتا ہے. جسکو باطل کرنے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

(۲) دوم: سحر سفلی جسمیں انسان جنات وشیاطین کی ارواح کو مسخر کرکے ان کی قوت وطاقت سے عالم میں اپنے کو ذی قدرت کہلاتا ہے اور ہمزاد وموکلین کے ذریعہ حاجت روائی کرتا ہے اور جسکے باطل کرنے کیلئے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی بنایا گیا اور علم منطق الطیر عطا کیا گیا۔

(۳) سوم: سحر قلبی ہے جسمیں انسان خود اپنے دھیان اور حواس خمسہ کی قوتوں کو دماغ میں مجتمع کرتے ہوئے کمال یکسوئی پیدا کرکے. ایک ایسی قوت وقدرت حاصل کرتا ہے کہ چاہے تو لوگوں کی نظر پر پابندی عائد کرکے ایک غیر واقعی اور محض خیالی چیز کو لوگوں کے سامنے واقعی چیز بنا کر پیش کردے اور چاہے تو جو خیال قوت متخیلہ میں ہو اسے متشکل کرکے باہر لے آئے اور جسمانی طول، عرض، عمق کی حدود وقیود سے آزادی حاصل کرتے ہوئے مسمریزم کی طاقت سے شعبدے دکھلائے اور نظر یکسو سے دو متصل چیزوں کو چاہے تو منفصل کر دکھائے۔ اور چاہے تو دو علیحدہ علیحدہ چیزوں کو ملاکر دکھلادے، پس اس سحر قلبی کو باطل کرنے کے لئے جو درحقیقت مذکورہ بالا دونوں صورتوں کا مجموعہ اور مرتبۂ کمال ہے کلام اللہ کا نزول ہوا اور اسکی عملی کیفیت اور شوکت کو شانے کیلئے قیامت کے قریب کلمۃ اللہ یعنی حضرت عیسیٰ روح اللہ کا نزول اجلال ہوگا۔۔ اس قسم کے تصرفات کچھ تعجب خیز امور نہیں۔ ایسے کرشموں کی مثالیں دنیا ہم روزانہ دیکھتے ہیں. چنانچہ ایک شعبدہ باز جب اپنا کمال دکھلانے کیلئے آتش بازی کا ایک گولا چھوڑتا ہے تو کبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مزین مکلف مرصع تخت شاہی بچھا ہوا ہے جس پر بادشاہ فروکش ہے ملزمین لائے جارہے ہیں. عدل وانصاف کیا جارہا ہے. کبھی دیکھتے ہیں کہ بادل پانی برسا رہے ہیں دریا بہہ رہے ہیں. نہریں جاری ہیں ان میں طغیانی آرہی ہے کبھی دیکھتے ہیں کہ ایک جنگل بیابان ہے ہو کا مقام ہے درختوں کے پتوں میں جگنوؤں کی مکر مکر چاندنی جگمگا رہی ہے غرض اس قسم کی آتش بازی میں دنیا کے واقعی احوال کا خوب دلچسپ و دلفریب نقشہ ہی کھینچ دیا جاتا ہے۔ یہی صورت علم سحر کے ان کرشموں کی بھی ہے غرض سحر سے جسقدر بھی قوت وقدرت انسان کو حاصل ہوتی ہے گو نفس الامر میں وہ کتنی ہی زبردست کیوں نہ ہو مگر بمقابلہ علم حق، باطل ہی ہوتی ہے. جیسے شعبدہ باز کے دکھلائے ہوئے کرشموں سے انسان باوجود محوِ حیرت ہونے کے یہ نہیں سمجھتا کہ ان کا وجود واقعی عالم میں پایا جاتا ہے" اور اگر کوئی ایسا سمجھ جائے تو اُسی کو نادان کہا جاتا ہے. اسی طرح علم سحر کی اس خاص قسم کی قلبی قوتوں اور اسکے کرشموں کا بھی حال ہے اور کیا عجب ہے کہ فرعون کا دعویٰ خدائی محض اس علم کے اندر کمال پیدا کرنے والوں کی مدد ہی کی بنا پر ہوا ہو یا وہ خود اس علم کا جاننے والا ہو ورنہ محض ظاہری پر سلطنت کے کسی کا دعویٰ خدائی کرنا اور اپنے کو "انا ربکم الاعلیٰ" کہنا کہلوانا گو سفاہت کفر کی بنا پر مستبعد تو نہیں مگر طبائع سلیمہ کو حیرت واستعجاب میں ضرور ڈالتا ہے۔

اس عالم کی ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے

بہرحال سحر کی یہ تین قسمیں قرار دیجائیں یا آٹھ قسمیں تسلیم کیجائیں ہر صورت میں تاثیرات علوم باطلہ کا انکار کسی صورت سے نہیں کیا جاسکتا بالخصوص ایسی صورت میں کہ اس عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جسکی ضد نہ پائی جاتی ہو اور ہر چیز اس عالم اپنی ضد سے نہ پہچانی جاتی ہو. جب قرآن شریف کی بعض سورتوں کی تاثیرات لطیفہ کا یہ عالم ہے کہ انسان اگر مثلاً صرف اسمائے جلالیہ یا صرف سورۂ مزمل ہی کا عامل بنجائے اور بزرگان دین سے جو شرائط اسکی زکوٰۃ کے مذکور ہیں ان کو پورا کرلے تو دائرۂ انسانیت کو باقی رکھتے ہوئے تصرفات عجیبہ پر قادر ہوجاتا ہے اور سیف زبان بنجاتا ہے. تمام کواکب وسیارات اور اسمائے الٰہیہ کی نورانی طاقتیں اس کی پشت پناہ بنجاتی ہیں تو اسی سے قیاس کرلیجئے کہ ظلمت اور اہل ظلمت اور کبرائے شیاطین کے جسقدر اسماء ہیں اگر انسان ان کو جپنے لگے تو اسے کس قسم کی ظلماتی قوت حاصل ہوجائے گی۔

زمین قلب کی لینت ذکر اللہ سے

جس طرح ذکر اللہ کا تکرار اور اعادہ کرنے سے زبان وقلب میں لینت وصفائی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ ذکر مبارک دل کی گہرائیوں میں اتر کر اپنی پیاپے ضربوں سے زمین قلب کو نرم کرکے تخم سعادت کو پھیلنے اور بڑھنے کے قابل بنادیتا ہے اور رفتہ رفتہ یہ ذکر پاک رگ وریشہ میں سرایت کرکے جسمانی کثافت کو زائل کردیتا ہے اور ذاکر اسم الٰہی اس مرتبہ میں پہنچ جاتا ہے کہ وہ سنتا بھی ہے تو اسی سے اور دیکھتا بھی ہے تو اسی سے۔

زمین قلب کی سختی ذکر الشیطان سے

اسی طرح اسمائے شیاطین وجنات کو بھی جب انسان باربار ورد زبان کرتا ہے تو قلب انسانی شیاطین سے کامل رسوخ پیدا کرلیتا ہے اور ہر قسم کی شیطنت کا مرکز قلب انسانی بنجاتا ہے اور اس کے تصرفات مذمومہ عالم کو پریشان کرڈالتے ہیں اور قلب کی زمین سخت ہوکر بنجر زمین کی طرح صرف شیطنت کے خس وخاشاک ہی

اٹھانے کے قابل رہجاتی ہے اسی لئے قساوت اور سختی قلب میں بڑھ جاتی ہے۔ یہانتک کہ شیاطین ہی اس کی آنکھ بنجاتے ہیں اور وہی اس کے کان ہوجاتے ہیں وہ دیکھتا بھی انہیں سے ہے اور سنتا بھی انہیں سے ہے اگرچہ نفع وضرر جو کچھ بھی عالم میں ہوتا ہے سب خدا ہی کے اذن ومشیت سے ہوتا ہے لیکن بندہ کو فاعل ومختار بناکر چونکہ دنیا میں اتارا گیا ہے اسلئے ہر دو طاقتوں سے کام لینے کا اسے اختیار حاصل ہے۔ فالھمھا فجورھا وتقوٰیھا۔

حاصل یہ ہے کہ جب علم نافع اور علم مضر، علم محبت، وعلم عداوت علم الرحمٰن وعلم الشیطان دونوں کی تاثیرات جداجدا ہیں اور ان کا باہمی فرق دکھلایا جاچکا کہ ایک علم اپنے اندر واقعیت واعجاز اور پائیدار منافع رکھتا ہے اور دوسرا علم بطلان، ظلمت، فتنہ وغیر واقعیت سے مملو ہے اور محض دھوکہ کی ٹٹی ہے اسکی قوت فنا پذیر قوت ہے تو یہیں سے معجزہ اور سحر کے باہمی فرق پر بھی غور فرمائیے۔

علم سحر علم کسبی ہے اور معجزہ فضل خداوندی ہے

بلاشبہ سحر سے بھی افعال عجیبہ وآثار نادرہ کا صدور ہوتا ہے اور معجزہ بھی اسی کو کہتے ہیں۔ جسمیں بطور خرق عادت افعال نادرہ واحوال محیر العقول کا ظہور ہو لیکن فرق یہ ہے کہ سحر میں بندہ کے کسب واکتساب کو دخل ہوتا ہے اور علم سحر کی حیثیت ایک فن کی سی ہے یعنی جو شخص بھی اس علم کو سیکھے گا اسی سے ایسے افعال نادرہ کا صدور ہونے لگیگا اور معجزہ کسی علم یا فن کے ماتحت نہیں ہوتا بلکہ حضرت حق جل مجدہٗ کو جب اپنے پیغمبران برحق کی سچائی کے نشانات ظاہر کرنے مقصود ہوتے ہیں۔ یا اپنی آیات کو عالم پر واضح کرنا مطلوب ہوتا ہے تو انہی کے ہاتھ پر ایسے فوق العادۃ معجزے اور نشانات ظاہر ہوتے ہیں جنکے آگے فطرت کے تمام قواعد وضوابط بیکار ہوجاتے ہیں۔ اور عقل نارسا متحیر ودشتشدر رہ جاتی ہے۔ بڑے بڑے اہل کمال جھکر آخر قدرت کی چوکھٹ پر سربسجود ہوجاتے ہیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ساحرین فرعون نے جب علم سحر کے کمالات دکھلائے جبکہ انہیں بڑا ناز اور غرہ تھا۔ تو اس کے جواب میں حق تعالیٰ کی طرف سے عصائے موسیٰ سے ایک ایسا مناسب حال نشان ظاہر ہوا جس سے ان سب ساحروں کو اس کا یقین ہوگیا کہ:

علم سحر سے کبھی فلاح نہیں پہونچ سکتی

بیشک علم سحر سے انسان کبھی فلاح کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور جو لا یفلح الساحرون کا دعوی نبی منزل من اللہ کی زبان سے انہوں نے سنا تھا۔ اسکی صداقت آنکھوں سے دیکھ لی اور ہمیشہ کیلئے بیساختہ علم سحر سے توبہ کرکے پکار اٹھے۔ اٰمنّا برب العٰلمین رب موسیٰ وھارون

معجزہ اور سحر کے الفاظ کا فرق

یہی وجہ ہے کہ معجزے کے الفاظ مثلاً قم باذن اللہ کو اگر ہم اور آپ ہر روز بار بار بھی زبان پر لاویں تو کبھی بھی معجزہ کا صدور نہ ہوگا اور نہ کوئی مردہ زندہ ہوگا۔ اور کلمات سحر کو اگر جپیے اور مقررہ اصول کے مطابق ریاضت کیجئے تو سیکڑوں کرشمے اور شعبدے ہر انسان کو حاصل ہوجائیں۔ پھر نہ معجزہ کا کوئی وقت معین ہوتا ہے نہ قبل از ظہور معجزہ خود صاحب معجزہ ہی کو معجزہ کی کیفیت وتفصیل اور اس کی اطلاع ہوجاتی ہے اور سحر کے لئے اوقات کی تعیین اور محلات مخصوص کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جب ساحرین فرعون نے از روئے علم سحر رسیوں کے غیر واقعی سانپ بناکر دوڑائے تو بوجہ ناواقفیت علم سحر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بمقتضائے بشریت ایک قسم کا ہراس طاری ہوا کہ دیکھئے آج ذات بے نیاز غنی عن العالمین کی طرف سے ہماری لاج رکھی بھی جائیگی کہ نہیں لیکن حضرت حق کیطرف سے جب یہ بشارت آپہونچی یا موسیٰ لا تخف انک انت الاعلیٰ اے موسیٰ گھبراؤ نہیں تم ہی ان پر غالب ہوگے تب حضرت موسیٰ ؑ بشاش ہوئے۔ لیکن اس کے بعد ہی جب الق عصاک کا حکم محکم شرف صدور لایا یعنی اے موسیٰ اپنے عصا کو زمین پر ڈال دیجئے تو ڈالتے وقت حضرت موسیٰ ؑ کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ یہ عصا زمین پر گر کر کیا ہوگا۔ چنانچہ زمین پر اس کے اژدہا بنجانے کا ماجرہ دیکھنے میں اور خود اس سے ڈرنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساحرین فرعون دونوں مساوی تھے بخلاف ساحرین فرعون کے کہ جب وہ اپنی رسیوں پر منتر پڑھکر پھونک رہے تھے تو انہیں معلوم تھا کہ یہ رسیاں تھوڑی دیر میں سانپ بننے والی ہیں اسی لئے وہ اپنے علم پر مطمئن اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نڈر تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اسلئے خائف تھے کہ ان کے ہاتھ میں معاملہ کی کوئی باگ ڈور نہ تھی۔ علاوہ ازیں فضلنا بعضھم علی بعض کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر سلسلہ ہر علم میں دیکھا جاتا ہے کہ ایک سے ایک بڑھ۔ چڑھکر ساحر ہوتا ہے ایک منتر اگر کسی کو یاد ہے تو دوسرا منتر اس سے بڑھکر اس کے توڑ کیلئے دنیا میں ملتا ہے۔

علم میں مقابلہ ہوسکتا ہے معجزہ میں مقابلہ نہیں ہوتا

بخلاف معجزہ کی

کیفیت کے کہ معجزہ کہتے ہی اس کو ہیں جس کا کوئی جواب دنیا میں کسی کے پاس نہ ہو اسی لئے جس چیز کا جواب دنیا میں ہوگا وہ معجزہ نہ ہوگا پھر تصرفات علم سحر تو دائرۂ حیات ہی تک محدود ہیں۔ بہت سے بہت یہ ہے کہ کسی جاندار کو سحر کے زور سے قتل کرا دیا جائے لیکن مردہ کو زندہ کر دینا یا زندوں کو بغیر کھائے پیئے آسمان پر پہنچا دینا اور ہزاروں برس زندہ رکھنا یہ دائرہ صرف معجزہ ہی کا ہے۔ یہاں سحر کی کچھ بھی دال نہیں گلتی

قرآن مجید ہی صرف عالم کے مقصود بالذات تک پہونچانے والا ہے

پھر علوم باطلہ اور علوم حقہ کی عبارتوں اور ان کے لفظوں اور جملوں اور حرفوں ہی کو اگر پڑھ کر دیکھا جائے، ان کے اثرات کے باہمی فرق پر ادنیٰ سی نظر بھی ڈالی جائے مثلاً سحر اور وید کے منتروں اور اعمال سفلیہ کی عبارتوں کو قرآن حکیم کے شیریں اور ہلکے پھلکے جملوں سے ملا کر بنظر انصاف دیکھا جائے تو خود بخود دل میں یہ حقیقت راسخ ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید عالم کے مقصود بالذات تک پہونچانے والا ہے۔ اور اسکی برکت سے خود بخود تمام روحانی قوتیں انسان کی طرف متوجہ ہونے والی ہیں۔ اسکے حرف اور جملے اور اسکی ہیئت ترکیبی دل میں نور پیدا کرنے والی ہے اور یہ ترمیم و مسخ شدہ علوم انسان کو محض اس عالم کی بوقلمونیوں میں مبتلا رکھنے والے اور گائے اور بھینس اور حرص و ہوا ہی کے چکروں میں پھنسا دینے والے ہیں۔ اس سے یہ مطلب ہمارا نہیں ہے کہ وید آسمانی علوم سے خالی ہے ممکن ہے کہ ذکل قوم ھاد کے دستور کے مطابق کسی نبی یا ولی پر یہ کتابیں کسی وقت الہام کی گئی ہوں لیکن ہم انکی موجودہ حالت اور تغیر و تبدل کو دیکھتے ہوئے ان پر بحث کر رہے ہیں بخلاف خدا کی آخری کتاب اور کلام کے کہ اس کے جس صفحہ پر بھی نظر ڈالو جس سطر کو بھی بغور پڑھو اس میں اس عالم کی بے ثباتی اور انسان کی بیچارگی و عاجزی اور عالم آخرت کی پائیداری ہی مثل آفتاب کے نظر آتی ہے۔ قرآن کا کوئی صفحہ ایسا نظر نہیں آتا کہ جسمیں اللہ کا نام موجود نہ ہو اور اس کے ساتھ توسل کو مختلف لطیف پیرایوں سے ادا نہ کیا گیا ہو اور اس قسم کے علوم میں سوائے بہیمیت کے نشوونما کی ترغیب کے اور کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔

علم خداوندی کا خاصہ زیادتی الفت ہے اور علم شیطانی کا خاصہ باہمی تنافر ہے

علاوہ ازیں علم خداوندی کا خاصہ تو یہ ہے کہ اسکو دل میں راسخ اور جاگزیں کرنے سے باہم اخوت و دیانت و محبت و الفت و ارتباط و جمعیت پیدا ہوتی ہے جس جماعت اور جس طائفہ میں بھی یہ علوم گھر جاتے ہیں وہ جماعت اور طائفہ عالم کا رہنما اور رہبر بنتا ہے ید اللہ علی الجماعۃ اور لایضرھم من خذلھم کا تاج اس کے سر پر ہوتا ہے انسانیت اس سے پایۂ استحکام کو پہونچتی ہے۔ اور علم باطل کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ اس سے دلوں میں فتنہ پیدا ہوتا ہے اور تفریق بین المرء و زوجہ اس کا ایک بدیہی خاصہ ہے اور یہ آپ کو معلوم ہے کہ جس طرح سلسلۂ زراعت عالم کے تمام کاروبار میں اصل الاصل ہے بقیہ جسقدر بھی عالم کے کاروبار اور ظاہری سلسلے ہیں وہ سب اسی کے تابع ہیں، یہ درست نہیں ہے تو سمجھے کہ جہاں کا پالنے والا اپنے غلاموں سے بہت ہی ناراض ہے جو یہاں تک نوبت پہنچی کہ کھانے اور پینے میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

سحر سے انسانیت کی بنیاد اکھڑ جاتی ہے

اسی طرح سلسلۂ توالد و تناسل بھی عالم کے تمام سلسلوں میں ایک بنیادی سلسلہ ہے پس جو علوم اس بنیادی سلسلے میں فتور ڈالتا ہے یوں سمجھئے کہ وہ گویا سب سلسلوں میں فساد ڈالنے والا ہے، الغرض جب کہ نور و ظلمت کا تقابل الفاظ و حروف میں بھی ویسا ہی ہے جیسے کہ اس عالم ظاہر میں خیر کا مقابلہ شر کے ساتھ ظاہر ہے تو اب اسپر بھی غور کرنا چاہیئے کہ یہ حروف و الفاظ جیسے علوم خیر و شر دونوں کے معانی و اثرات سے ترکیب پاتے ہیں اور ہر لفظ اپنے اندر ایک نور یا ظلمت رکھتا ہے وہ قلب انسانی کے ساتھ کیا علاقہ رکھتے ہیں۔ سو ان کی مثال زمین قلب کے ساتھ بعینہٖ ایسی ہے جیسے مختلف درختوں کے تخم کا علاقہ زمین کے ساتھ ہوتا ہے۔

الفاظ سحر اور انکے اثرات مخربہ

جیسے ادویہ مفردہ اپنی تاثیرات و کرشمے بدن میں دکھلایا کرتی ہے مثلاً بعض دوائیں تو ایسی ہیں کہ انسان اگر ان کو استعمال کرے تو حرارت مفرط پیدا ہو جائے اور بعض ایسی ہوتی ہیں کہ جنسے برودت پیدا ہو جائے اسی طرح الفاظ و حروف میں بھی حرارت و برودت ہے چنانچہ بعض حروف تو وہ ہیں جنسے قلب میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بعض وہ ہیں جنسے برودت پیدا ہوتی ہے بعض الفاظ تو وہ ہیں جنسے قلب میں نورانیت پیدا ہوتی ہے اور یہ الفاظ روح انسانی کو اوج کمال پر پہنچاتے ہیں۔ حیات روحانی کو بڑھا کر روح کو عالم کے مقصود بالذات تک پہونچانے میں مدد دیتے ہیں اور بعض الفاظ و حروف وہ ہیں جو انسان میں بہیمیت و ظلمت و تیرگی و قساوت پیدا کرتے ہیں اور اپنے اثرات مظلمہ سے روح کے کمال و ارتقا کو روک دیتے ہیں۔ جسطرح ادویہ میں بعض ایسی دوائیں ہیں کہ اگر انسان ان کو کھالے تو بدن میں زہر دوڑ جائے اور انسان مرجائے اور بعض دوائیں وہ ہیں جنمیں قدرت نے اس

زہر کا تریاق پیدا کیا ہے چنانچہ جنگلوں میں بندر کے جب سانپ کاٹ لیتا ہے تو جنگل کے مبصرین بیان کرتے ہیں کہ بندر فوراً ایک بوٹی کا استعمال کرلیتا ہے۔ جس سے زہر کا اثر اس پر سے اُتر جاتا ہے اسی طرح الفاظ وحروف میں بھی سمیت و تریاقیت ہوتی ہے چنانچہ بعض حروف تو وہ ہیں جن کا مجموعی اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کو خدانخواستہ اگر سانپ ڈس لے تو یہ الفاظ زہر اتار دیں مطلب یہ ہے کہ جب ان الفاظ کو عامل پڑھتا ہے تو عقل سلیم اسپر شاہد ہے کہ فوراً ان ستاروں کی روح باِم اللہ ان میں سما کر روحِ انسانی پر سے زہر کو اتار دیتی ہے جن الفاظ ومعانی کو زہر کا تریاق حق تعالیٰ نے قرار دیا ہے اور بعض حروف وہ ہیں جو اچھے خاصے بدن میں زہر پیدا کردیں یا پیدا شدہ زہر کو بڑھا دیں، اسی قسم کی کیفیتیں انسانوں اور جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً سانپ اور بچھو اگر کسی کے کاٹ لیں تو اس سے زہر پھیل جاتا ہے۔ لیکن نیولے کو سانپ کاٹ لے تو اسپر کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ حق تعالیٰ نے اسمیں جو زہر کا تریاق رکھدیا ہے اس سے خود سانپ ہی کو آخر میں شکست ہوجاتی ہے یا مثلاً جن عاملوں کے پاس زہر کا اتار ہوتا ہے وہ بلا تکلف سانپ کو پکڑ لیتے ہیں۔ اور سانپ کی کیا مجال کہ ذرا بھی کاٹ سکے۔

علیٰ ہذا القیاس انسانوں کے اندر غور کیجئے تو یہی اسلوب وترتیب ان میں بھی نظر آئے گی۔ چنانچہ بعض انسان شیریں ہیں تو بعض کڑوے ہیں کسی میں رافت ورحمت کا مادہ ہے تو کسی میں شیطنت وفساد کا زہر بھرا ہوا ہے۔ غرض تاثیر سفلیات میں حساً بھی جاری ہیں اور معناً بھی۔ اور جب کہ ہر فوق کا اپنے ماتحت پر مؤثر ومقتدر رہنا ایک عالم فطری اصول ہے تو کواکب وسیارات کی تاثیرات اگر ذی جسم وذی روح مخلوقات پر ہوں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ حق تعالیٰ نے بچھو میں اور اس کی نسل میں زہردار دواؤں اور اسی قسم کی قاطع حیات بوٹیوں میں جو سمیت عطا کی ہے وہ ان ستاروں کے ذریعے سے عطا کی ہے جو اپنی تیزی اور قوت جودت اور حدّت میں عناصر اربعہ کو تحلیل کرنے والے اور ان میں سے حیات کی گرہ کو کھولنے والے ہیں اور نیولے میں اور اسکی نسل میں، شافی دواؤں میں، اور اسی قسم کی روح پرور بوٹیوں میں جو تریاقیت قدرت نے ودیعت کی ہے وہ ان ستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے جو اپنی تدریجی قوت ونورانیت سے عناصر اربعہ کو مجتمع ومنجمد کرنے والے اور ان میں جو حیات کی گرہ لگی ہوئی ہے اس کو مضبوط کرنے والے ہیں۔

الفاظ وحروف کی ارواح اور انکی تاثیرات ارواح واجسامِ انسانی پر

القصہ الفاظ وحروف کی شکل وصورتِ نوعیہ میں بھی جو روح واثر آتا ہے وہ کواکب وسیارات ومدبرات امر آہی سے آتا ہے اور اس کو اسطرح سمجھئے کہ مثلاً گل بنفشہ کے متعلق کتب طب میں لکھا ہے کہ اس میں جو تاثیر آتی ہے وہ سیارہ مریخ سے آتی ہے اطبّا کہتے ہیں کہ اس کا عمل یہ ہے کہ جب انسان اسکو استعمال کرتا ہے تو بدن کے اندر جسقدر بھی فاسد رطوبتیں جمع ہوتی ہیں وہ سب خشک ہوجاتی ہیں، دورانِ خون زیادہ ہوجاتا ہے لہٰذا طبی تحقیق کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ سیارہ مریخ نے بواسطہ گل بنفشہ انسان کے بدن میں جسقدر رطوبتیں تھیں ان کو خشک کر دیا ہے اسی طرح الفاظ وحروف کا تعلق بھی شمس وقمر، عطارد ومشتری زحل وغیرہ سے ہے اور ان کی حرارت وبرودت کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ مثلاً الف کے واسطے سے قلب انسانی میں جو حرارت پیدا ہوئی وہ شمس کیوجہ سے ہوئی ہے اور ب سے جو ٹھنڈک اور رطوبت انسان میں پیدا ہوئی وہ چاند سے پیدا ہوئی ہے۔ پھر جیسے ایک دوا کا بدرقہ دوسری دوا ہوتی ہے اسی طرح ایک حرف کا بدل دوسرا حرف ہوتا ہے بالفاظِ دیگر ایک ستارہ دوسرے ستارہ کا مصلح ہوتا ہے یہی الفاظ کی وہ قوت ہے کہ جسکی ترکیب کا علمِ لدُنّی انسان کو جب عطا ہوجاتا ہے تو وہ دفتر کے دفتر قدرت کے عجائبات وکمالاتِ صناعی میں لکھ ڈالتا ہے اور یہ دفتر بے پایان کبھی ختم ہی نہیں ہوپاتا اور آسمان وزمین کے وہ اسرار وعجائبات منکشف ہوتے ہیں کہ انسان حیران ودم بخود ہوجاتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی قسم کے علوم حقہ کی طرف اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا: ولقد اتینا داود وسلیمان علما وقال الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین الخ

الفاظ وحروفِ محمود وغیر محمود کی ترکیبیں

پھر جیسے چند دوائیں کو باہم ملا دیجئے تو مرکب کا ایک خاص مجموعی اثر نمایاں ہوجاتا ہے، اسی طرح الفاظ وحروف کے مختلف ترکیبوں کے مختلف اثرات ہیں مثلاً انسان اگر غیر مہذب جملوں کے الفاظ وحروف قلب سے زبان پر لے آئے تو سامعین کے قلوب بدمزہ ہوجاتے ہیں اور مادۂ سبعیت بھڑک اٹھتا ہے اور کبھی تو جنگ وجدل کی نوبت آجاتی ہے اور اگر مہذّب جملوں کے الفاظ وحروف خزانۂ قلب سے زبان پر لائے جاتے ہیں تو قلوب میں بشاشت وسرور ومحبت واخوت پیدا ہونے لگتی ہے گویا قلب انسانی سے جب غیر مہذّب اور ناشائستہ جملوں کے اثرات پیکنگ ہوکر زبان کو وصول ہوتے ہیں جو عالم میں

پھیل کر نزاع وفساد کا موجب ہوتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ عالمِ باطن میں قلوبِ انسانی سے شیاطین نے ایسی ترکیبیں حرفوں کی بنوا کر بھیجی ہیں جنسے اجزائے عالم کی تحلیل وتفریق ہوتی اور جب انسان کی زبان پر مہذّب جملے قلب سے بنکر چلتے ہیں اور زبان پر آتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ملائکہ نے الفاظِ نورانی کی ترکیبیں قلبِ انسانی سے ترکیب دلائی ہیں جنسے عالم میں ربط وارتباط پیدا ہوا ہے غرض الفاظ وحروف کی بعض بلیغ ترکیبیں تو ایسی ہوتی ہیں جو انسان کے دل کی گہرائیوں میں اتر کر اسے متحیّر وششدر اور محوِ تماشائے قدرت بنا دیتی ہیں اور انسان مضطر وبیخود ہوکر ان من البیان لسحرا کا مصداق بنجاتا ہے اور بعض کلام ایسا ہوتا ہے کہ سنتے ہی سے دل میں تنفر اور جذباتِ منافرت وظلمت بھڑک اٹھتے ہیں۔

الہامِ رحمانی وشیطانی اور انکا فرق

پس اگر حضرت انسان کے قلب کی مشارکت محمود الفاظ وحروف کی بلیغ ترکیبیں ملائکۃ الرحمٰن انسان سے بنوائیں تو ایسے کلام کو الہام ربانی کہتے ہیں۔ اور اگر قلب انسانی کی مشارکت سے مذموم جملے شیاطین زبان پر بلوائیں ایسے کلام کو الہامِ شیطانی اور قول الزور سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ غرض یہ ہیکہ جسطرح کواکب وسیارات عالمِ ظاہر پر بحکم اللہ زمین کی ہر پیداوار میں مربی کی حیثیت رکھتے ہیں اسی طرح کواکب وسیارات بواسطہ الفاظ وحروف عالم باطن میں بھی قلب انسانی میں باذن اللہ اپنے اثرات کھلایا کرتے ہیں۔

بعض الفاظ روح پر اثر ڈالتے ہیں اور بعض جسم پر

پھر بعضے الفاظ اور حروف تو وہ ہیں جو براہِ راست جسم پر مؤثر ہوتے ہیں اور اس کے واسطہ سے قلب میں نفوذ کرتے ہیں اور بعض الفاظ وحروف اور ان کی ترکیبیں ایسی ہیں جو براہِ راست قلب وروح پر مؤثر ہوتی ہیں۔ مثلاً کلامِ بلیغ اور بہترین اشعار ترنم اور تغزل کے ساتھ اگر پڑھے جائیں تو روح پر سکر طاری ہوجاتا ہے اور خدا کا کلام نورانی اگر سنایا جائے تو قلب وروح ابدی لذّت سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور بعض عملیات کے جملے اور حروف وہ ہیں جو براہ راست جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً تلّی کاٹنے کا عمل جب پڑھا جاتا ہے تو جونہی عامل کی زبان سے اس عمل کے الفاظ وحروف جاری ہوتے ہیں تو مثلاً مریض کے پیٹ میں ایک قسم کا قراقر شروع ہوجاتا ہے اور عامل جتنا حصہ تلّی کا خارج میں کاٹ دیتا ہے اسی قدر بدن میں تلّی کا حصہ کم ہوجاتا ہے۔ اور وہ پیشاب کے راستہ سے بہہ نکلتی ہے۔ سو دیکھئے یہ الفاظ براہ راست جسم پر مؤثر ہوئے ــــ اور وہ روح پر اسی طرح جب کلماتِ سحر کا ورد انسان کرتا ہے اور اپنے قلب میں جب ان کلمات کی روح پیدا کرتا ہے تو جونہی عامل اور جادوگر عمل پڑھتا ہے تو فوراً معمول کے اجزائے ترکیبیہ میں اختلال وفتور شروع ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اگر الفاظ کے اثرات شدید ہوتے ہیں تو معًا ہی انسان ختم ہوجاتا ہے۔ اور جو ہلکے ہوتے ہیں تو مدّتِ مقررہ کے بعد ضائع ہوجاتا ہے

الفاظ ناری ونوری

حاصل یہ ہے کہ الفاظ وحروف کی شدّت وضعف اور ان کے ناری ونوری ہونے کے اعتبار سے ان کے متعدد مراتب ودرجات ہیں اور عالم امر میں ہر ایک حرف کی ایک روح ہے پس علمِ الٰہی کے مقدس الفاظ وحروف اور اسکی ترکیب بلیغ تو عالم الفاظ وحروف میں اس مرتبۂ اعلیٰ کا نام ہے جس سے بڑھکر جامع اور تدریجی اثر اور کسی ترکیب میں نہ ہو اور جس کلام پاک سے عالم کی کایا پلٹ ہوجائے۔ اور سحر ان کلماتِ کفریہ کا نام ہے جو اپنی شدّت وحدت کے لحاظ سے انسان کے روح وجسم میں فساد ڈالدیں اور اپنی غیر طبعی وغیر تدریجی قدرت وقوت کی بنا پر عالمِ ارواح میں طوفان وہیجان برپا کردیں اور ان کلمات سحر کی شدّت وحدت سے قلب انسانی میں جو تموّج وتلاطم برپا ہوتا ہے اس کی کیفیت بعینہٖ ایسی طرح پر ہوتی ہے جیسے اس عالم میں مثلاً عناصر اربعہ میں تموّج وتلاطم آجائے۔

حملۂ طوفانِ سحر اور اسکی مثال

جیسے سمندر میں جب طوفان اٹھتا ہے یا ہوا میں جب بگولہ بنتا ہے یا مادۂ خاکی وناری میں جب تموّج وطوفان بپا ہوتا ہے تو جو بھی ان کے لپیٹ میں آجائے وہ ان ہی کے چکر میں پھنس جاتا ہے مثلاً سمندر کی طوفان خیز موجیں جب اٹھتی ہیں تو ہر چہار طرف سے جہاز کو گھیر کر اس کے کیل پرزے الگ الگ کر ڈالتی ہیں اور ہوا کا طوفان جب آتا ہے تو مکانات کی منڈیروں تک کو لے اڑتا ہے یا طوفانِ ناری جب پھیلتا ہے تو اسکی زد سے بڑے بڑے عالیشان محلّات دم کے دم میں خاک وسیاہ ہوجاتے ہیں۔ علیٰ ہذا طوفانِ ارضی یعنی زلزلہ جب آتا ہے تو شجر وحجر جن وانس سب ہی لرز اٹھتے ہیں۔

تشبیہِ اثراتِ سحر

اسی طرح معاذ اللہ عالم ارواح میں بھی جب کسی انسان کی روح پر ساحر کے کلماتِ سحر کا طوفان آتا ہے اور اثرات کواکب وسیارات ساحر کے الفاظ وحروف کے سانچوں میں بند ہوکر جب کسی کے خرمنِ روح پر بجلی کی طرح کڑک کر گرتے ہیں تو یہ طوفانِ سحر عالم ارواح انسانی کو ایسی ہی طرح چاروں سمتوں اور چاروں مادوں اور چار خلطوں سے جکڑ دیتا ہے جیسے عورتیں کسی دھاگے میں گول گرہ لگادیں اور اسی طرح سحر انسان کے شجرِ وجود پر مؤثر ہوتا ہے جیسے کسی درخت پر برف باری ہونے سے اس کا وجود اور نشو وارتقا خطرہ و ہلاکت میں پڑجائے۔

بحالتِ سحر انبیاءؑ وامت کا باہمی فرق

جیسے درخت پر جب برف باری ہوتی ہے تو اگر وہ ضعیف القویٰ اور نحیف الروح ہے تو فوراً ہی ختم ہوجاتا ہے البتہ درخت اگر قوی الروح اور مضبوط

القویٰ ہے تو برف باری سے روحِ شجر کوئی صدمہ محسوس نہیں کرتی بہت سے بہت اگر کبھی اثر ہوتا ہے تو صرف اتنا ہی کہ درخت کے جسم پر کچھ ذرا سا اثر آجائے اور اس کے چند پتے زرد ہو جائیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام پر اگر سحر کیا جائے تو اول تو مؤثر نہیں ہوتا لیکن اگر بہت ہی شدید ہو تو گرد و غبار کیطرح حضرات انبیاء علیہم السلام کے لباس بشریت پر بمقتضائے بشریت کچھ اثر انداز ہو سکتا ہے مگر قوائے ملکیہ و عقلیہ قطعاً متاثر نہیں ہوتے۔ کیوں کہ حضراتِ انبیاء علیہم السلام روحانیت میں اپنی نوع کے کل افراد سے بہت ہی اعلیٰ و اشرف ہوتے ہیں۔ البتہ امت کے اجسام و ارواح دونوں سحر کی زد سے نہیں بچ سکتے۔

سحر منجمد اثراتِ کفریہ کا نام ہے

اور ان اثراتِ سحر کو عام اثراتِ کفریہ سے وہی نسبت ہے جو برف کو بارش سے نسبت ہوتی ہے، جیسے درخت پر اگر موسلا دھار بھی بارش کیوں نہ ہو مگر درخت پھر بھی اس سے متوحش نہیں ہوتا بلکہ بارانِ رحمت کا طالب و عادی ہونے کی وجہ سے اس سے فیض و برکت ہی پاتا ہے لیکن اگر وہی بھاپ جو انجام کار بارش کی صورت میں پھر زمین پر واپس آتی ہے حضرت رعد کی زمہریری مشین میں منجمد ہو کر اولہ و برف کی شکل اختیار کرتے ہوئے درخت پر گر جائے تو درخت ہرگز اس بوجھ کے اٹھانے کا متحمل نہیں ہوتا اور اس ناقابلِ برداشت کیفیت سے اس کے صدمہ کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور اگر بروقت باغبان کی طرف سے تدارک عمل میں نہ آئے تو درخت بسا اوقات اپنی جان دے بیٹھتا ہے اور ایسا تو بکثرت دیکھنے میں آتا ہے کہ ضعیف القویٰ درختوں کی ترقی و روئیدگی میں تنزل کی پیچیدہ گرہ لگ جاتی ہے جو پھر بڑی مشکل سے کھلتی ہے اسی طرح عام اثراتِ کفریہ اور مخصوص اثراتِ سحر کا حال ہے کہ عام اثراتِ شیطانی سے تو انسان زیادہ مبتلائے اذیت نہیں ہوتے بلکہ خطرات و وساوس کے فی الجملہ عادی ہونے کی وجہ سے اسکی طرف اکثر انسان ملتفت بھی نہیں ہوتے لیکن وہی عام اثراتِ باطلہ جب کواکب و سیارات اور تسخیر جنات و شیاطین کی قوتوں میں ممزوج و منجمد ہو جاتے ہیں تو پھر ان کا تحمل عام ارواحِ انسانی سے کسی طرح بھی نہیں ہوتا اور وہ کسی طرح بھی ان کو رد نہیں کر سکتیں جب تک مددِ خداوندی شاملِ حال نہ ہو اور نورِ محمدی ان کی مقاومت و مدافعت نہ کرے۔

علم سحر کے اجتماع کی ضرورت علم قرآن کے ساتھ اور اسکی حکمت

الغرض اس علم فتنہ کا علم سکینہ کے ساتھ اس طرح اس عالم میں جمع ہونا ایسا ہی ہے جیسے ہم اپنے باغوں میں شیریں پھلوں کے پودے بھی نصب کرتے ہیں اور باغ کے چاروں طرف باڑھ کیلئے خاردار درخت بھی لگایا کرتے ہیں لیکن ان متضاد درختوں کے نصب کرنے سے ہم پر کوئی نکتہ چینی اور حرف گیری نہیں ہوتی بلکہ ہمارا یہ عمل سراسر حکمت پر مبنی سمجھا جاتا ہے اسی طرح علم الہٰی کے ساتھ علم باطل کا جمع کیا جانا بھی عالم کے لئے سراسر موجبِ امتیاز و ہدایت سمجھا جاتا ہے۔

بخاراتِ شیطانی کا صعود اور انوارِ تعوّذ کی بارش

اور ان میں سے ایک کو دوسرے کی ضرورت بعینہٖ اسی طرح ہے جیسے زمین کو فضلِ ربی حاصل کرنے میں بخارات و ابخرات اور سورج کی تیز تیز شعاعوں کی حاجت ہوا کرتی ہے چنانچہ اس عالم میں جب بخارات زمین سے اٹھتے ہیں جب ہی آسمان سے بارش برستی ہے اور جب تک تمازتِ آفتاب زمین کو خوب گرما نہیں لیتی تب تک بادل کے پرے اور ٹکڑے اپنا دستِ فیض وا نہیں کرتے۔ اسی طرح علوم باطلہ کے بخارات و ابخرات نے بھی جب عالم ارواح میں بجانب قبلۂ حکمت و کعبۂ آسمانِ رفعت حضرت فخرِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم صعود کیا تب ہی حضرت حق جل مجدہٗ کی طرف سے انوارِ تعوذ کی بارش برسی اور عالم میں یمن و برکت کی توفیر ہوئی۔

اجتماعِ علم نافع و علم مضر سے اثباتِ قیامت

اور یہ اجتماعِ علم فتنہ و علم سکینہ اہلِ بصیرت کو قیامت کی آمد اور اس کے وجود پر بھی متنبہ کرتا ہے کیونکہ اگر عالم میں صرف علم الہٰی ہی پایا جاتا اور انسانوں میں صرف خیر ہی کا مادہ ہوتا تب بھی ایک درجہ میں یہ قرینِ عقل ہو سکتا تھا کہ شاید یہ مخلوق اس عالم میں ہمیشہ باقی رہے اور یہ عالم بھی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے لیکن جب کہ انسانوں میں فساد کا مادہ بھی ہے اور عالم میں اس کے نشو و نما کیلئے علم باطل بھی موجود ہے اور آفتابِ اسلام کی صورت بدأ الاسلام غریباً و سیعود غریباً کے اسلوب پر بعینہٖ ویسی ہی ہے جیسے آفتاب دو ظاہری ظلمتوں کے درمیان محصور ہے اور طلوع کے وقت میں جو اس کی کیفیت ہوتی ہے غروب کے وقت بھی وہی کیفیات عود کر آتی ہیں اور علم فتنہ اجزائے عالم کو ایسی ہی طرح تحلیل کرنے والا ہے جیسے بڑھاپا انسان کی عمر و جوانی کو تدریجاً فنا کرتا رہتا ہے تو اس کے بعد قیامت پر ایمان نہ لانا اور اس عالم کو ہمیشہ یونہی مربوط و دائمی سمجھنا صرف انہیں کا کام ہوگا جنکو فہم سلیم سے کوئی حصہ نہ ملا ہو۔

سحر کا انکار بداہت کا انکار ہے

خلاصہ یہ ہے کہ سحر کا وجود عالم کیلئے ضروری ہے اور یہ جو مثل مشہور ہے کہ جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے وہ غلط نہیں ہے بلکہ اگر ہم غور کریں تو ہمارے دلائل و براہین ایک طرف ہیں اور اس

کا سر چڑھ کے بولنا ایک طرف ہے واقعہ یہ ہے کہ روزمرہ کی گفتگو میں اور دن رات کے واقعات میں ہم کو سحر کا وجود نظر آتا ہے مگر چوں کہ اسکی طرف التفات نہیں ہوتا اسلئے سحر بھی ایک افسانہ فرضی ہی معلوم ہوتا ہے

عشق کا جادو

دیکھیئے ایک انسان کی روح جب کسی دوسرے انسان کی روح پر عاشق و گردیدہ ہوجاتی ہے تو عاشق نامراد شدتِ تعلق کی بنا پر اور قوتِ عشقیہ کی اس متحیرانہ کیفیت کی وجہ سے اپنے محبوب سے کسی آن کسی حال بھی جدا ہونے کو پسند نہیں کرتا اور اپنے محبوب سے ایسی ہی طرح وابستہ رہتا ہے جیسے مقناطیس پر لوہا چپک جاتا ہے اور قلب حبیب میں محبوب کے حسن و جمال اور محبت و الفت کی گرہ کچھ اس طرح سے لگجاتی ہے جیسے ہم اور آپ کسی چیز کو مضبوط باندھنے کے لئے اسمیں گول گرہ لگادیا کرتے ہیں۔ یا عورتیں گنڈہ بناتے وقت دھاگہ میں پینچ لگادیا کرتی ہیں۔ حالاں کہ عاشق کی خلقت اور اس کا مزاج طبعی اور ہوتا ہے اور محبوب کی خلقت اور اس کے اخلاق باطنی اور ہوتے ہیں مگر اس اختلاف کے باوجود جب یہ روح فرسا اور ہوشربا علاقہ قائم ہوجاتا ہے تو پھر لاکھ دنیا کے مدبر و زیرک سمجھائیں مگر خانۂ فہم میں کسی کی بات بھی نہیں اترتی اور نورِ عقل کو کسی طرح سے بھی خانۂ فہم میں داخل ہونے کی راہ نہیں ملتی۔

آواز کا جادو

یا مثلاً جب کسی خوش الحان خوش گلو کے ترنم ریز اور مست کن راگ اور نغمے ہم سن لیتے ہیں تو ہماری روح بیقرار ہوکر اپنی تدبیر سے بے خبر ہوجاتی ہے اور دل میں ایک سنسنی پیدا کردیتی ہے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور روح اپنی تمام تر توجہ سے اسی سامعہ نواز نغموں کی طرف محوِ حیرت بنجاتی ہے اور انسان تو پھر انسان ہیں جانور تک اس کیفیتِ داؤدی سے متاثر ہوکر مطرب کے ساتھ ساتھ ہو لیتے ہیں۔

کلام کا جادو

علیٰ ہذا ایک قوت گویائی رکھنے والا شخص جب فرضی قصے بھی سنانے لگتا ہے تو واقعی دلوں کو مسخر و متاثر کر لیتا ہے۔

روپیہ کا جادو

یا مثلاً ایک شخص ہمارے ساتھ روپے پیسے کا احسان کرے تو بمقتضائے شرافت گویا وہ ہمارے دل و دماغ کا مالک بنجاتا ہے اور یہ احسان کا جادو ہم پر ایسا مسلط ہوجاتا ہے کہ پھر ہمیں محسن کے اتباع و تقلید میں جائز و ناجائز تک سے بسا اوقات بحث نہیں رہتی روزمرہ کے واقعات محسن کے واقعی عیوب کا نقشہ کیسا ہی صاف و صریح کیوں نہ پیش کریں مگر دل و دماغ ٹس سے مس تک نہیں ہوتے غرض روپیہ کا جادو کچھ اس بری طرح سے انسان پر مسلط ہوتا ہے کہ اسکی بدولت ضمیر کی آزادی وغیرہ سب فنا ہوجاتی ہے اور کتنی ہی تغلیط پھر ہم سحر کی کیوں نہ کریں لیکن اس جال میں پھنس جانے کے بعد بڑے سے بڑے انسان کو اسکا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ سحر ایک واقعی چیز ہے تو اب غور اس پر کرنا چاہیئے کہ آخر عاشق و محبوب کے درمیان یہ شدید علاقہ کیوں ہے کہ ایک منٹ کو بھی عاشق کو اپنے محبوب سے جدائی شاق ہے اور محبوب کو حبیب کے روکنے کی صورت میں حبیب کی آنکھوں سے دریائے اشک رواں ہوجاتا ہے یا خوش گلو کی آواز کا جادو انسان کو کیوں گرفتار کرلیتا ہے اور محسن کا احسان اور مقرر کی تقریر کیوں انسان کو بندۂ بے درہم بنا دیتی ہے۔

سحر علم غلط کی دلفریب صورت ہے

سو جہاں تک ہم نے غور کیا اسکی وجہ ہماری سمجھ میں یہ آتی ہے کہ عاشق کی نظر میں اور اس کے علم و یقین میں اپنے محبوب سے بہتر عالم میں کوئی خوبصورت نہیں ہوتا اور گو واقع میں اس کا یہ علم و یقین غلط ہو کیوں کہ دنیا میں حسن و جمال کسی ایک پر ختم نہیں کیا گیا بلکہ ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے مگر عاشق محوِ حیرت سے جب پوچھیں گے تو یہی کہے گا کہ میرے محبوب سے بہتر دنیا میں کوئی خوبصورت نہیں اور اگر اس کیفیتِ عشق میں انسان واقعی اپنے محبوب سے بہتر دوسرے کو سمجھے تو کبھی یہ علاقہ ہوشربا قائم نہ رہے۔ یا جب آواز کا جادو انسان کو محوِ حیرت بنائے ہوئے ہو عین اس محویت کے عالم میں اگر آپ پوچھینگے کہ جناب من یہ آپکی روح پر سکر تغنی کیسا ہے تو لم آخر میں اس آواز پر مفتون ہونے کی یہی نکلیگی کہ سامع اپنے علم و یقین میں اسوقت اس سے بہتر کسی کی آواز کو نہیں پاتا حالاں کہ واقعہ یہ ہوتا ہے کہ عالم میں دوسرے خوش گلو اس سے ہزاروں درجہ بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

علم کا جادو

علیٰ ہذا محسن کا احسان انسان کو محض اسلئے دباتا ہے کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ روپیہ میری تمام حاجتوں سے مجھے مستغنی کردینے والا ہے اور اس سے عالم میں قدر و منزلت اور بے فکری نصیب ہوتی ہے لیکن آج اگر انسانوں کو اسکا یقین ہوجائے کہ سیم و زر قاضی الحاجات کے نائب نہیں اور عالم کے کاروبار ان سے چلنے والے نہیں تو پھر ذرا بھی حصولِ زر کی طرف کسی کی توجہ نہ رہے اور محسنوں کا کوئی بھی شکر گذار اور عالم میں کوئی بھی ممنون و مشکور نہ پایا جاتے یہی وجہ ہے کہ جن اہل اللہ نے واقعی اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے کہ سیم و زر سے دل لگانا یا اسی کے حصول میں زندگی گنوا دینا ذرا بھی سود مند نہیں ان کی نظر میں روپیہ اور ٹھیکرے دونوں یکساں ہوتے ہیں اور یہ استغنا کا مرتبہ تو بہت ہی اعلیٰ مرتبہ ہے جو ہر کس و ناکس کو میسر نہیں ہوتا اسی لئے عام طور سے اسکی حقیقت سے لوگ واقف نہیں ہوتے مگر میں ایک دوسری کیفیت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھیے ہم کو

کرنسی نوٹوں سے بعینہ وہی تعلق ہوتا ہے جو روپیہ پیسے سے ہوتا ہے لیکن اسکی وجہ بجز اسکے کچھ نہیں کہ یہ کرنسی نوٹ گو سیم و زر نہیں مگر ان کے صحیح قائم مقام ضرور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک انگریز اگر ایک لاکھ روپے کے ڈھیر کے مقابلہ میں ہمکو چند انچ لمبا اور چند انچ چوڑا مطبوعہ چک اور کاغذ دیدیتا ہے جسمیں حکومت نے یہ ضمانت کی ہے کہ یہ ایک لاکھ کا ڈھیر حسب الطلب ہمیں پھر واپس مل سکتا ہے تو ہم اسکو بخوشی محفوظ کر لیتے ہیں اور ذرا بھی پس و پیش نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمیں اسکا کامل یقین ہوتا ہے کہ ہم اپنے ملک کے جس خطہ اور جس حصہ میں بھی چلے جائینگے اس چھوٹے سے کاغذ کے پرزے سے اپنا سونا اور چاندی واپس لے لینگے۔ لیکن آج اگر ذرا بھی شبہ ہمکو اپنے علم میں ہو جائے کہ یہ کاغذ کا پرزہ ایک لاکھ روپیہ کا صحیح قائم مقام نہیں ہے تو پھر دیکھیے کہ کیسے دھڑا دھڑ کرنسی نوٹ اور ہنڈیوں کے روپے بھنانے میں نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے۔ پس جب کہ ہمارے اور تمہارے علوم میں یہ اثر اور جادو ہے کہ خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ ایک وقت میں اگر ہم کسی کو برا سمجھتے ہیں تو اسی کی بدولت دوسرے وقت میں ہم اُسے اچھا سمجھنے لگتے ہیں تو جنات و شیاطین اور علوی مخلوق کا علم تو انسان سے کہیں زیادہ ہے۔ انکے قبضہ میں تو قوتِ متخیلہ زیادہ آنی چاہیے۔

علم انسانی پر قبضہ جنات ہو جانا اور اس کے آثار و نتائج

یہی وجہ ہے کہ جب انسان کی روح پر جنات و شیاطین کے علوم کا پرتو پڑ جاتا ہے تو اُنکے قوی الاثر اور سریع النفوذ ہونے کی وجہ سے انسان وہی دیکھتا اور وہی سمجھتا ہے جو ریز مخفی مخلوق دکھاتی اور سمجھاتی ہے اور اس حالت میں تدبیر جسم میں رُوحِ انسانی آزاد و مختار نہیں رہتی بلکہ تحت المشیتہ روح کی باگ ڈور کچھ عرصہ کیلئے ساحر اور اسکے معینہ مؤکلوں کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہے۔

بحالتِ سحر تدبیر جسم میں روح آزاد نہیں رہتی

اور ساحر و جنات و مؤکلین کی جبلت میں چونکہ فساد و ظلم کا مادہ ہوتا ہے لہٰذا جب تدبیر جسم ان کے زیر اقتدار آجاتی ہے اور روحِ انسانی ان کے تابع فرمان بن جاتی ہے تو جو منشا ان کا ہوتا ہے وہی روح پورا کرنے لگتی ہے مثلاً اگر ساحر کا منشا یہ ہے کہ جسم پر جذام کا مرض لگ جائے تو روح حسب عطائے اختیار الٰہی ویسا عمل شروع کر دیتی ہے اور ان کا منشا یہ ہوتا ہے کہ روح اپنے جسم کو چھوڑ دے اور عداوت کی راہ سے اپنے جسم کا خود قلع قمع کر دے تو روح ایسا ہی عمل کر کے حسب اجازت و قدرت الٰہی اپنے جسم کو چھوڑ دیتی ہے اور اس عالم سے بے خبر ہو جاتی ہے۔

کسب علوم شیاطین و جنات اور اس کے مُضر نتائج

اس تقریر سے بحمد اللہ یہ پوری طرح واضح ہو گیا کہ جنات و شیاطین کے علوم سے جب روحِ انسانی کسب و اکتساب شروع کر دیتی ہے تو وہ ورطۂ ہلاکت و ضلالت میں پڑ جاتی ہے اور پھر اسکو عالم میں وہی دکھلائی پڑتا ہے جو جنات و شیاطین اسکو دکھلاتے ہیں چنانچہ مسحور عشق سے اگر ساحرِ عشق یہ کہتا ہے کہ اے تو گرفتار میں جب تجھ سے راضی رہوں گا جب تو کفر میں میرا ہم مشرب بنجائے اور یہ اقرار کرے کہ (معاذ اللہ) یہ کارخانۂ عالم محض عناصر اربعہ کی قوت سے چل رہا ہے یا خدا ایک نہیں تین ہیں۔ یا ایک ہی ہے مگر کائنات کے مجموعہ سے الگ نہیں ہے تو یہ مسحورِ عشق بلا تکلف ان خلافِ واقع باتوں کو تسلیم کر کے ان کے عقائدِ کفریہ کا اقرار کر لیتا ہے اور تبدیلِ مذہب میں ذرا پس و پیش نہیں کرتا اور کتنا ہی کیوں نہ سمجھاؤ کسی طرح نہیں سمجھتا۔

سحر کی تاریخی حیثیت اور قرآن حکیم کی صداقت

گو اس قدر عرض سے بھی اصل بحث پر بحمد اللہ کافی روشنی پڑ چکی ہے تاہم مناسب ہے کہ تاریخی حیثیت سے بھی سحر کے وجود اور اسکی حقیقت پر کچھ روشنی ڈال جائے اور بتلایا جائے کہ وہ تخیل محض یا ایک افسانہ فرضی ہی نہیں ہے بلکہ اپنے اندر بڑے بڑے کرشمے اور قوتیں رکھتا ہے یہ علیحدہ چیز ہے کہ اسکی تحصیل میں انسان بھٹک جائے لیکن کسی واقعی علم و فن کا انکار پھر وہ بھی ایسا علم جس کا مشاہدہ خود حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوا اور آپ کے اوپر سے ان آثار کو زائل کرنے کیلئے معوذتین کا نزول ہوا کسی طرح بھی خلافِ واقع اور قصۂ فرضی نہیں ہو سکتا۔

سحر کی یہ تاریخی معلومات جنکو ہم ذیل میں درج کرینگے سنسکرت کے بعض فضلاء سے ہمکو حاصل ہوئی ہیں جو تاریخی اعتبار سے بالکل مستند ہیں اور ان کا ماخذ اصلی سنسکرت کی کتاب "اسکند پران" ہے۔

سحر کفار کا علم سمجھا جاتا ہے اسلئے اسکی حقیقت انہی سے معلوم کرنی چاہیے

چونکہ اس علم میں کفار کو زیادہ شغف ہوتا ہے اور لوگ اس علم کو بیشتر انہی کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس علم کی حرمت کی حکمت و ممانعت پر غور کیا جائے بالخصوص ایسی صورت میں کہ یہ امر مسلم ہے کہ اہل ہنود تاریخی اعتبار سے سب مذاہب سے قدامت رکھتے ہیں اور انکی تاریخ بہت قدیم تاریخ ہے۔

پھر سحر تو اہل ہنود کے ہاں خاص شہرت و اہمیت رکھتا ہے بلکہ اگر ان کے مذہب کا ایک اہم حصہ اسکو کہا جائے تو شاید بیجا نہ ہوگا۔ اسلئے اب اسکند پران کے اقتباسات کو درج کر کے ان سے حقانیت اسلام کو ثابت کرنا ایسا ہی ہوگا جیسے کسی شیریں درخت کو خوش ذائقہ اور قوی تر بنانے کیلئے اسمیں کھاد اور کچرے کی قوت دیا کرتے ہیں۔

سحر کی ابتدا کس ملک سے ہوئی

ہندو تاریخ کے اعتبار سے علم سحر کی ابتدا ایران سے ہوئی ہے اور یہ علم ایران ہی سے ہندوستان و عرب میں پھیلا ہے ایران میں ایک قوم تھی جسکو مگ کہتے تھے یہ لوگ نسلاً برہمن تھے مگر مذہباً زرتشتی

کے پیرو تھے۔ انگریزی زبان میں اسی مگ قوم کا "میجک" یا "میجس" بنا لیا گیا۔ اور سنسکرت میں اس کا نام "مانی ٹک" ہے جسکے معنی ہیں "مگوں کا علم" جیسا سری کرشن کا بیٹا سام (جو ہندو تحقیق کے مطابق حجاز گیا اور وہیں آباد ہوا اور یہ موجودہ عرب کی نسل سام ہی کی نسل ہے۔ اور فلسطین میں بھی اسی کی نسل چل رہی ہے اور وہاں سے چلتے چلتے افغانستان تک پہنچی ہے چنانچہ افغانستان کی درانی و غلزئی قوموں میں سے غلزئی قوم اسی سام کی نسل ہے اور اسمیں بہت سی علامتیں ابتک ایسی ہی پائی جاتی ہیں) جذام کی بیماری میں مبتلا ہو گیا تو ہندوستان کے رشیوں کو بلا کر ان سے جذام کا علاج پوچھا گیا ان سب رشیوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو اسکا کوئی حکمی علاج نہیں ہے البتہ ایران میں ایک قوم ضرور ایسی ہے جو اپنے علوم کے زور سے اس بیماری کو اچھا کر دیتی ہے چنانچہ ایران سے مگ قوم کے چند لوگ بلائے گئے ان لوگوں نے ہندوستان میں پہنچکر اپنے علوم کے قواعد کے مطابق سام سے سورج کی پرستش کرائی جس سے سام کی بیماری مٹ گئی اور وہ اچھا ہو گیا لیکن ہمارے دوست فاضل سنسکرت کا خیال یہ ہے کہ غالباً اس ایرانی قوم نے سام سے سورج کی پرستش اور پوجا نہیں کرائی تھی۔ بلکہ سورج کی شعاعوں سے جذام کا علاج کرایا ہوگا۔ جیسا کہ حال کی تحقیقات سے اہل سائنس کو اسکا علم ہوا ہے کہ جذام کی بیماری میں سورج کی شعاعوں کا عمل بہت مفید ہے چنانچہ اب ایک علاج بھی اس قسم کا جاری ہوا ہے جسمیں سورج کی شعاعیں ان پر ایک مخصوص طریقے سے پہنچا کر مرض کو دور کیا جاتا ہے۔ غالباً سام کو عبادت ہی کی وضع سے دیر تک سورج کی شعاعیں اپنے جسم پر لینے کیلئے بٹھایا جاتا ہوگا کہ جس سے عوام کو پرستش آفتاب کا شبہ ہو گیا اور یہی مشہور ہو گیا۔ جسکی بنا پر ہندو تاریخوں میں بھی یہی لکھا جانے لگا نیز مگ قوم خود بھی چونکہ زردشت کے مذہب پر آفتاب کو پوجنے والی تھی اور سام انکی ساتھ رہتا تھا اسلئے بہت ممکن ہے کہ سام ان کی ساتھ عبادت میں شامل ہو جاتا ہو اور پوجا پاٹ کے وقت محض معیت ہی سے سمجھ لیا گیا ہو کہ سام بھی ان کا شریکِ مذہب ہو گیا ہے

قوم ساحرین کی آمد ہندوستان میں کیونکر ہوئی

بہر حال سورج کی پوجا کرائی گئی ہو یا سام کا علاج سورج کی شعاعوں سے کیا گیا ہو نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ سام اس بیماری سے اچھا ہو گیا اور اس نے اپنی صحت کی یادگار خوشی میں ملتان میں سورج کا ایک مندر بنایا جس کا پوجاری انہی مگوں کو مقرر کیا اور انہی کے ذمہ اسکے سب کام سونپ دیئے۔ یہ مندر سالہا سال تک صحیح و سالم رہا مگر محمود غزنوی کے حملۂ ہندوستان کے وقت میں یہ منہدم کیا گیا ہے الغرض جب یہ مگ لوگ ملتان میں آباد ہو گئے اور ان کو ضرورت نکاح بیاہ کی پیش آئی تو ملتان کے ہندوؤں نے ان کے سورج پرست اور غیر مذہب ہونے کی وجہ سے ان کو اپنی لڑکیاں دینے سے انکار کر دیا تب سام نے اپنے بھائی بندوں کی چھوکریاں ان سے بیاہ دیں اور اس طرح انکی نسل ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پھیل گئی۔ چنانچہ اجمیر اور بیور راجپوتانہ میں یہ قوم اب تک چلی آتی ہے۔ اور اس قوم کو اب سیلوک اور بھوجک کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

بہر حال جب یہ لوگ ایران سے ہندوستان آئے تو اپنا علم (جادو) بھی ہمراہ لائے اور ہندوستان کے لوگوں نے اسکو سیکھنا شروع کیا تا اس کا چرچا ہو گیا اصل میں تو یہ علم جوگیوں کا علم تھا لیکن جوگی چونکہ عام طور سے لوگوں کو نہ بتلاتے تھے اور ان کو بتلانے کی ممانعت بھی تھی اسلئے کہ اس علم کے جملہ مقالات کا طے کر لینا ایک بڑا ہی دشوار اور کٹھن کام تھا۔ اور چونکہ ایران سے جو مگ لوگ آئے تھے ان کا مقصود خدا سے ملنا نہ تھا بلکہ وہ اس علم کے چند مراتب اور مقامات اسلئے طے کر لیتے تھے کہ کچھ کرشمے سیکھ جائیں اور لوگوں کو اپنے کرشمے دکھلا کر مفتون و مسحور کر لیں اسلئے انہوں نے نئے نئے کرشمے دکھلا کر لوگوں کو اپنا معتقد اور گرویدہ بنا لیا۔

علمِ سحر کا اصول ہندو دھرم کے اعتبار سے

اس علم کے اصول میں سے ایک اصل یہ ہے کہ انسان اپنے دل پر مخصوص و معینہ طریقوں سے کامل قابو پاتے ہوئے روح کی جملہ طاقتوں سے دوسروں پر اثر ڈالے۔

علمِ سحر کی آٹھ اسٹیجیں ہندو مذہب کے اعتبار سے

چنانچہ اس علم کے کسب و ریاضت کے آٹھ مقامات ہیں جن کے طے کرنے سے انسان اس علم و فن کا مکمل ماہر ہو جاتا ہے ہر ایک مقام پر پہونچنے کے لئے کم از کم چھ ماہ کی مشق و ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔

پہلا مقام یم

(انسدادِ پراگندگی خاطر) ان میں سے پہلا مقام یم ہے۔ جسکے معنے یہ ہیں کہ دل کو ادھر اُدھر بھٹکنے نہ دیا جائے۔ اور پراگندگی خاطر سے اسکو بچایا جائے۔ کیوں کہ پراگندگی روح کیلئے بیحد مضعف ہے اور خیالات کی تشویش پراگندگی خاطر کا باعث ہے۔

دوسرا مقام نیم

(ضبط اوقات) ہے یعنی ضبط اوقات کے ساتھ ہر کام کا کیا جانا۔ مطلب یہ ہیکہ صبح سے شام تک جو کام بھی ہوں معین ہوں اور وقت مقررہ پر ہوں۔ تشتت کار و اختلافِ احوال نہ ہو اور جیسے خدائی انتظام میں جو وقت جس چیز کا مقرر ہے ٹھیک اسی وقت پر وہ ہوتا ہے اسی طرح یہ روح کی قوتوں کو حاصل کرنے والا شخص بھی اپنے اوقات کو ایسا ہی منضبط کرے اور منٹ بھر کا فرق نہ آنے دے۔ کھانا، پینا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا ہر ایک کی ایک مقدار معین ہو پھر نہ اس سے کم ہو نہ زیادہ، پیشاب، پاخانہ اپنے اپنے وقت پر ہونا چاہیئے تاکہ صحت میں خرابی نہ آئے، غذا قلیل، اور سریع الہضم ہو اور بتدریج غذا کو کم کرتے ہوئے بالکل ترک کر دیا جائے، پیشاب اول ہونا چاہیئے اور پاخانہ اس کے کچھ دیر بعد ہونا چاہیئے۔ وجہ اس عادت ڈلوانے کی ہندو دھرم یہ بتلاتا ہے کہ اگر پاخانہ پیشاب ساتھ آئے گا تو بیشتر اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرتے وقت دست آتا ہے اور روح اسی راستہ سے نکلتی ہے اور یہ علامت روح کی ناپاکی اور عدمِ نجات کی سمجھی گئی ہے۔

تیسرا مقام آسن ہے

اصول نشست و برخاست یعنی بیٹھنے یوں

توہر شخص بیٹھتا ہے جسطرح اسکا جی چاہتا ہے مگر اس علم میں چوراسی آسن بتلائے گئے ہیں۔ ان کے موافق نشست و برخاست ہونی چاہیئے۔ ان کے نزدیک روح کی قوت وضعف مسرت وغم میں بہت بڑا دخل نشست و برخاست کو ہے اور انسان کے اندر ریڑھ کی ہڈی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے چونکہ قدرت نے اس کو سیدھا بنایا ہے اور یہ دماغ سے نکلتی ہے پس اگر نشست و برخاست میں اس کو سیدھا رکھنے کا التزام کیا جائے گا تو اس سے عقل وشعور میں اضافہ ہوگا۔ اور دل میں جو بھی خوشی آئے گی وہ برابر قائم رہے گی لیکن اگر نشست و برخاست میں جلد جلد تبدیلی عمل میں آئے گی یا اس کو خمیدہ رکھا جائے گا تو جو خیال بھی دل میں قائم ہوگا یا جو خوشی بھی آئے گی وہ جلد ہی ختم ہوجائے گی اور روح قوی نہ ہوگی۔ عقل وشعور کمزور ہوتے چلے جائیں گے۔ اسی لئے چوکڑا مار کر بیٹھنا ان کا پہلا آسن ہے۔ اور ایک آسن ہندو دھرم میں ایسا بھی ہے جیسے مسلمانوں کے ہاں نماز کا قعدہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس آسن کو شیر کی نشست سے بنایا گیا ہے تاکہ بہادری و توانائی پیدا ہو۔

چوتھا مقام پرانایام ہے

(حبس دم یعنی سانس کو روکے رکھنا۔ جسکو صوفیائے اسلام حبس دم کہتے ہیں

یہ آسن کی صحت پر موقوف ہے اگر آسن درست ہوگا تو حبس دم میں بھی دشواری نہ ہوگی۔ نہیں تو منفعت کی بجائے مضرت ہوگی۔ اور یہ باہم ایک دوسرے کے موقوف وموقوف علیہ ہیں حبس دم کب ہوگا جبکہ ضبط اوقات کا عادی ہو اور دل کا خیال ادھر اُدھر نہ ہو یہ مشق بڑھائی جائے یہاں تک کہ غذا سے یہ سانس کی محبوس قوت مستغنی کردے۔ چنانچہ جوگی لوگ محض سانس کی قوت پر سالہا سال تک جیتے ہیں پیٹ کی دونوں جانبوں سے سانس کو اسطرح نکالتے اور داخل کرتے ہیں جیسے لوہار اپنی دھونکنی سے ہوا کو داخل وخارج کیا کرتا ہے اور یہ مشق کے بعد ہی ممکن ہے۔

پانچواں مرتبہ پرتیا ہار

(ظہور خوارق عادات) یہاں تک تو مشق تھی اب ان چاروں درجوں کی مشقت کا ابتدائی ثمرہ حاصل کرنے کیلئے اسکی ضرورت ہے کہ آنے اور جانے والے دونوں سانسوں کو ایک ساتھ ملائے اور اس ریاضت شاقہ پر قادر ہونے کے بعد دونوں دم نیچے کی طرف لیجا کر ٹھہرائے جہاں سانس کا پہلا خزانہ ہے اور پھر اس دم محبوس کو ناک اور منہ سے خارج کرنے کے بجائے دماغ کی طرف پہونچائے اور یہاں دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی میں جو نور ہے جس کو اہل ہنود من سے تعبیر کرتے ہیں۔ دم محبوس کی قوت کو اسمیں جمع کردے اور من کو اس سے قوت پہنچائے۔ چونکہ اہل ہنود کے نزدیک قوائے خمسہ اور ہر قسم کی قوتوں کا منبع ومرکز صرف دماغ ہی ہے قوت لامسہ کیلئے بھی دو آلے جو قدرت نے اُگائے ہیں۔ وہ اسی کے پاس سے اُگائے ہیں۔ پھر ایک قوت دوسری قوت کو اس طرح کاٹتی ہے جیسے (نعوذ باللہ) صلیب کا خط ایک دوسرے کو کاٹتا ہے۔ چنانچہ کان ایک طرف سے سنتے ہیں تو دوسری طرف نکال دیتے ہیں۔ آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں وہ دوسری طرف سے من میں مناظر پہونچاتی ہیں۔ اس لئے ایک قوت دوسری کو کاٹتی ہے آنکھ کچھ دیکھتی ہے اور کان کچھ سنتے ہیں۔ نیز آنکھوں کی پتلیوں کو بھی اوپر کی طرف چڑھا کر من کو دیکھنے کی سعی کرے اور اس درجہ مشق بڑھائے کہ آنکھوں کی سفیدی تو اس طرف آجائے اور پتلی دوسری طرف چلی جائے تاکہ یہ آنکھیں نیچے کی طرف دیکھنے لگیں۔ سبحان اللہ اس بڑی طرح بھی جو مرتبہ حاصل کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتا ہمارے حضورؐ کو وہ بلا کسی کسب کے یہ درجہ حاصل تھا۔ یعنی۔ آپ کا ایک اعجاز یہ بھی تھا کہ جیسے آپ آگے کی جانب دیکھتے تھے حسب ضرورت اسی طرح پشت کی جانب بھی جو دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے تھے غرض جب یہ من کی طاقت اس درجہ پر پہونچ جاتی ہے اور انسان کے قبضہ میں آجاتی ہے تو حسب ذیل قوتیں اور سدھیاں انسان کو حاصل ہوجاتی ہیں۔

سحر سے آٹھ قوتوں کا حاصل ہونا

-(۱) انڈی ما} یعنی چھوٹے سے چھوٹا بنجانا کہ آنکھ سے دکھائی نہ دے اور نظروں سے غائب وپوشیدہ ہوجائے۔

-(۲) مہمی ما} یعنی اتنا بڑا اور لانبا ہوجانا کہ آنکھ سے ایک ہی حصہ نظر آئے جہاں تک بھی نظر کام کرے اور جیسا کہ عاملین نے کبھی جنات کو اسطرح بھی دیکھا ہے کہ ان کا سر آسمان میں ہے اور پیر زمین سے لگے ہوئے ہیں۔

(۳) لگی ما} یعنی اتنا ہلکا ہوجانا کہ ہوا سے اوپر چلا جائے۔

(۴) گری ما} اتنا موٹا اور وزنی ہوجانا کہ کھینچ نہ سکے۔

(۵) پراپتی} یہ قوت وقدرت پیدا ہو جانا کہ جو چاہے ارواح کی مدد سے دنیا میں حاصل کرلے۔

(۶) پراکامی} ایسا پھیل جانا کہ طول، عرض، عمق میں جتنا چاہے بڑھتا چلا جائے۔

(۷) ایشت} ہر چیز کو اپنے قابو میں رکھنا۔

(۸) تروشیو

مشاہدۂ عالم

(نوٹ) یہ آٹھ قوتیں اور سدھیاں چونکہ ریاضت ہٰذا کے اس پانچویں مرتبہ میں پہونچکر انسان کو حاصل ہونے لگتی ہیں اور خوارقِ عادات و نوادرِ مہات کا ظہور شروع ہو جاتا ہے اس لئے اکثر لوگ اسی درجہ میں پہونچکر اپنی ریاضت کو ختم کر دیتے تھے اور بقیہ تین درجے جو آگے مذکور ہونگے ان کو حاصل نہیں کرتے تھے گویا وہ اسی درجہ کو اپنے لئے معراجِ کمال سمجھنے لگتے تھے۔ اور مسلمانوں کے جاہل صوفیوں میں بھی اسی قسم کے آثار اب تک دیکھے جاتے ہیں بہرحال علم سحر میں کشفِ حقیقت سے زیادہ چونکہ قدرت و قوت میں کمال پیدا کرنا سکھلایا جاتا ہے جس سے فتنہ میں پڑنا زیادہ قریب الفہم ہے اور مقصودِ حقیقی کو اس راہ سے پالینا حد درجہ بعید ہے۔

علم سحر کو ہندو بھی ضلالت کا ذریعہ سمجھتے ہیں

چنانچہ خود ہندو بھی اسکو تسلیم کرتے ہیں کہ اس علم کے پانچویں مرتبہ پر پہونچکر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آگے بڑھیں اکثر انہی چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اسی لئے قرآنِ عزیز نے اس علم کے حاصل کرنے کو کفر قرار دیا ہے اور فتنہ سے اسکو تعبیر کیا ہے کیونکہ یہ علم، الوانِ قدرت کو کچھ اس طرح سے ظاہر کرتا ہے کہ انسان میں استبداد و مطلق العنانی اور انانیت و خود ستائی درجۂ کمال حاصل کر لیتی ہے اور خود اپنی حقیقتِ انسان سے پوشیدہ ہو جاتی ہے اور یہی فتنہ کا حاصل بھی ہے کہ انسان حقیقت کو نہ پاکر درمیان میں بھٹک جائے۔

علم الٰہی کی رفتار تدریجی ہے اور علم سحر کی رفتار تیز و تند ہے

اور جو قدرتیں اور قوتیں کمال و بلوغِ عقل و کسبِ محمود سے اس کو رفتہ رفتہ تمام عمر میں حاصل ہونے والی تھیں وہ محرکِ عاجل کی وجہ سے ایک دم مل جائے اور العجلۃ من الشیطان کے مطابق انسانِ عجولِ مخفی مخلوقات کی قوت و طاقت سے دائرۂ انسانیت ہی سے نکل جائے۔ بخلاف علمِ الٰہی کے کہ وہ انسان کو تمام فتنوں سے بچا بچا کر تدریجاً اس میں ایسے ملکات فاضلہ پیدا کرتا ہے کہ اسکی ہر دو زندگیاں امن و برکت سے گذریں اور قلب و روح کی جملہ قوتیں ایسے محمود نہج سے بر سرِ ظہور آئیں جو ابد تک باقی رہنے والی ہوں اور انسانیت کی شناخت میں باوجود تصرفات کے کوئی مشکل نہ پیش آئے۔

بیشک وہ انسان کی روحانی قوت کو اس طرح پھیلانے کی عام طور سے اجازت نہیں دیتا جیسا کہ ان آٹھ اصول میں مذکور ہیں۔ اور یقیناً اس قسم کی غیر مقصود و غیر متعلق ریاضتوں سے انسان زمین و آسمان کے قلابے ملا سکتا ہے۔ مگر دائرۂ انسانیت اس کا ضرور مشتبہ ہو جائیگا ہاں اگر بیکار سرکار احدیت بامر اللہ اطاعت خداوندی کے آگے منکرین خدا کا سر خم کرانے کے لئے کوئی کرامت یا معجزہ بر سرِ ظہور آئے جسمیں بندہ کا کسب شامل نہ ہو بلکہ حکم خداوندی ہو تو البتہ یہ صورت کسی طرح مذموم نہیں کہلائیگی کیونکہ اس قسم کے غیبی اعجاز دیکھکر ہمیشہ بندگانِ خدا، خدا ہی کی طرف جھکتے ہیں اور جن تصرفات اور کرشموں میں نفسانیت کا لگاؤ اور شیطنت کا دخل ہوتا ہے ان کو دیکھکر انسان بجائے علام الغیوب کے آگے جھکنے کے شعبدہ بازوں ہی کی طرف جھکتے ہیں بہرحال یہ علم چونکہ اپنی غیر معمولی مشقتوں اور غیر مستحسن صعوبتوں کی وجہ سے قلبی و روحانی قوتوں کو غیر طبعی طور پر انگیختہ کرتا ہے اسلئے اس قسم کے مجاہدات سے ثمرات بھی غیر مستحسن ہی ظاہر ہونے ہیں جیسے بعض دوائیں انسان کے اندر غیر معمولی قوتِ مردمی پیدا کر دیتی ہیں مگر وہ ہیجان غیر طبعی ہوا کرتا ہے تو انجام بھی اس کا آخر میں برا ہی نکلتا ہے بخلاف ان دواؤں کے جو انسان میں تدریجی طور پر صالح و مستحسن قوت پیدا کر دیتی ہیں اسی طرح اس علم فتنہ کی شوکت بھی چند روزہ ہوتی ہے مگر انجام خسران کے سوا کچھ نہیں ہوتا کیونکہ علم سحر عالم کے مقصود بالذات تک انسان کو نہیں پہونچاتا بلکہ اس سلسلہ میں انسان کے کسب و ریاضت سے جو کچھ بھی قوت و قدرت انسان میں بڑھتی ہے انسان اپنی قوتِ بازو سے کمائے ہوئے مال کی طرح اسکو اپنی ہی قدرت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اپنے رب کا انعام نہیں سمجھتا۔ اسی لئے علم سحر سے جو قوت ہر ایک قوم کو حاصل ہوئی، تو انہوں نے اسکو غیر محل میں صرف کر کے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کیا۔

جو علم مقصود تک نہ پہونچائے وہ فتنہ ہے

اور اسی علم پر کیا موقوف ہے ہر وہ راستہ اور ہر وہ علم جو انسان کو درمیانی مراحل کی پیچیدگیوں میں پھنسا کر عالم کے مقصودِ نہائی تک نہ پہونچائے وہ فتنہ اور کفر ہے اور انجام اسکا ضلالت و گمراہی ہے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت اور ان کے عارفانہ تحریرات و اعمال اور عدم دستگیری شیخ کامل ہی کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام میں ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے جو ختم نبوت و ختم رسالت کو نہیں مانتی اور اسلام پر ایمان لانے کے باوجود ایمان نہیں لاتی۔

چھٹا مقام دھیان ہے

(معرفت باللہ بھی سحر کا ایک درجہ ہے ہندو دھرم کے اعتبار سے) یعنی من کا ایک طرف لگ جانا اور حواسِ خمسہ کا اسی میں گم ہو جانا جسکو صوفیائے اسلام کی اصطلاح میں معرفت باللہ کہتے ہیں۔ اس درجہ میں یہ مشق کرائی جاتی ہے کہ حواس خمسہ یعنی آنکھ کان زبان وغیرہ سب دنیا سے بے خبر ہو جائیں اور انسان اپنے کانوں کے دونوں راستوں کو بند کر کے اندر کی آواز سنے چنانچہ جب کانوں پر انگلیاں رکھ لیجاتی ہیں، تو اندر سے ایک آواز سنائی دیتی ہے جسکو ہندو دھرم من کی آواز قرار دیتا ہے۔ غالباً اسی مرتبہ کے لئے صوفیائے اسلام نے فرمایا ہے ؎

لب بہ بند و چشم بند و گوش بند" اور غالباً وحی کی آواز بھی اسی قسم کی آواز ہو گی جسکی تشبیہ حدیث میں "کصلصلۃ الجرس" سے دی گئی ہے۔ اور ہم نے رسالہ

کے شروع صفحات بس اسکی تشبیہ لاسلکی کے کھنبوں کا، آواز سے دی ہے غرض معرفت باللہ میں دنیا سے کامل بے خبری پیدا ہو جائے اور مجاہد ہمہ تن اُسی کی طرف متوجہ ہو جائے۔

ساتواں مقام دھارنا ہے

حواسِ خمسہ کا تعقل اور من کی لو اپنے مالک ست) اس مرتبہ میں بس اسکی اجازت دیدی گئی ہے کہ حواسِ خمسہ کو جو دنیا سے معطل کر دیا گیا تھا اُن کو اب بحال کر دیا جائے یعنی حواسِ خمسہ دنیا کا کام کریں اور من اپنا کام کرے۔ اسی مقام کو اصطلاحِ صوفیۂ اہلِ اسلام میں خلوت در انجمن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جو سلطان الذکر کا خاصہ ہے۔

آٹھواں مقام سمادھی ہے

(مرتبہ فنا فی اللہ تعلیم سحر میں ہندو دھرم کے اعتبار سے) یہ مقام درحقیقت مقامات سبعہ کی تکمیل کا ثمرہ ہے یعنی اس مقام میں پہونچکر سوائے مشاہدۂ ذات کے کچھ نظر نہیں آتا جدھر دیکھو وہ ہی وہ نظر آتا ہے اور اسمیں پہونچکر انسان کی قدرت کامل و مکمل ہو جاتی ہے۔

اصولِ ثمانیہ اور ان پر ایک اجمالی نقد و تبصرہ

یہ تھی علم سحر کی حقیقت جو ہندو مذہب کی رو سے بیان کی گئی اور گو اسکے پورے شرائط و لوازمات اور منتر وغیرہ اس کے مذکور نہیں مگر اتنا ضرور ان تعلیمات سے واضح ہو جاتا ہے کہ سحر کے اکثر اعمال کفر کے موافق اور ایمان کے ضد ہوتے ہیں اور واقع میں اس علم کو ایمان کا مخالف ہونا بھی چاہیئے۔ اسلئے کہ جیسے خدا کی صفتِ ہادی صفتِ مضل کی ضد ہے اور یہ دونوں صفتیں جمع نہیں ظہور کے لئے جدا جدا محل کی طالب ہیں اور سوائے خدا کے اور کسی وجود میں یہ دونوں صفتیں جمع نہیں ہو سکتیں اور اگر ہو جائیں تو بندہ میں اور خدا میں کوئی فرق نہ رہے ۔ اسی طرح علم سحر اور علم الٰہی گو دونوں آسمانی علم ہیں مگر ایک متنفس میں جمع نہیں ہو سکتے۔ علم سحر میں جس قدر مشقتیں اور صعوبتیں پائی جاتی ہیں اگر ان کا تقابل علم الٰہی سے کیا جائے تو یہ حقیقت کالشمش فی النہار ہو جاتی ہے کہ اسلام کا دعویٰ الدین یسرٌ ٹھیک ٹھیک واقع کے مطابق ہے چنانچہ جہاں تک غور کیا جائے نفس کو پاک کرنیلے مجاہدات اور ریاضتوں کے کمال کی تین ہی علامتیں ہو سکتی ہیں۔

مجاہداتُ کے ناقص و کامل ہونیکی پہچان

(۱) یہ کہ خوارق عادات و تصرفات اور تسخیرات اس طرح سے انسان سے ظاہر ہوں کہ اسکی عجز و بیچارگی، مسکنت و بندگی میں اشتباہ نہ پیدا ہونے پائے۔ اور باوجود قدرت میں کمال پیدا ہو جانے کے انسان جنات و شیاطین کی طرح پر نہ ہو جائے بلکہ دائرۂ انسانیت کو باقی رکھکر اپنی قدرت و عجز کو ساتھ ساتھ لیکر درجۂ کمال حاصل کرے۔

(۲) اور کمال چونکہ نقصان کی ضد ہے اور صعوبتِ عمل، شدتِ مشقت، طولِ امل نقصان کے اہم افراد ہیں لہٰذا حصولِ کمال میں ان کا کبھی گذر نہ ہو۔

(۳) اور باوجود کمالِ عجز و کمالِ قدرت حاصل کرنے کے دنیا سے علیحدگی اور رہبانیت بھی نہ ہونے پائے اور سلسلۂ توالد و تناسل جو اس عالم کا بنیادی سلسلہ ہے اس سے کبھی قطع نظر نہ ہو سکے۔

پس جو مجاہدات زیادتی کے ساتھ خوارق و تصرفات کی طرف انسان کو متوجہ کرنیوالا ہے اور اس طرح سے انسان میں کمالِ قدرت پیدا کرانا چاہتا ہے کہ جس سے کمالِ عجز و حاصل نہ ہو بلکہ کبر و انانیت پیدا ہو جائے اور ایسے صعب راستوں سے اس مقصد کو پورا کرانا چاہتا ہے جسکی گھاٹیوں سے انسان کا صحیح و سالم نکلنا عنقا ہو اور جو مجاہدہ جسم کو اور اس کے منافع کو ضائع کرنیوالا اور عالمِ اجسام سے بالکل ہی بے تعلق کر دینے والا ہے ایسے مجاہدہ کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ مجاہدہ یقیناً ناقص بلکہ مضر ہے اور ہرگز انسان کے لئے ایصال الی المطلوب کا موجب نہیں رہ سکتا۔ البتہ جو مجاہدہ عجز میں کمال پیدا کرکے قدرت دلاتا ہے وہ یقیناً کاملِ مجاہدہ کہلائیگا۔ اور اسلام ہی کا مجوزہ مجاہدہ ہے جسمیں یہ تمام شرائط موجود ہیں۔

علم سحر عجز میں کمال نہیں پیدا کرتا بلکہ انانیت میں کمال پیدا کرتا ہے

پس علم سحر چونکہ بندۂ عاجز کے عجز میں کمال نہیں پیدا کرتا بلکہ اسکو انانیت میں کمال پیدا کرانے کی تلقین کرتا ہے اور جنات و شیاطین کی برابری سکھلاتا ہے لہٰذا یہ علم فتنہ میں ڈالنے والا ہے اور نتیجہ اس کا ذلت و خسران ہے۔

علم الٰہی بندگی کے کمال سے رفعت و قدرت بڑھاتا ہے

اور علم الٰہی چونکہ بندۂ عاجز کو بندگی کا کمال سکھلاتا ہے اور بندہ کی جو ساخت جو فطرت جو وضع ہے اُسی کو بڑھاتا ہے اسی پر چلاتا ہے لہٰذا انسان رفعت حاصل کرتا ہے اور قادر و رفیع کی مدد سے جنات و شیاطین پر غالب و آمر بنجاتا ہے کیونکہ یہ علم مخلوق کو خالق کے سامنے ایسی ہی طرح لا ڈالتا ہے جیسے میت غسال کے سامنے ہوتی ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں اس راستہ سے جو منزل مقصود پر نہ پہونچانے والا ہو اور اس علم سے جو انسان کو نفع نہ پہونچائے پناہ مانگی گئی ہے کیونکہ محنت و صعوبت تو ایسے طریقوں میں بے شمار ہوتی ہے اور نفع کے درجہ میں کچھ بھی نہیں ہوتا مطلب یہ ہے کہ محنت و مشقت تو انسانوں کو جنوں کی طرح کرنی پڑی اور راہِ انسانیت علیحدہ اس سے بند ہو گئی۔ کما قال النبی علیہ السلام اعوذ باللہ من علم لا ینفع و اعوذ باللہ من طول الامل۔

علمِ سحر کی تحصیل سے انسان کسی کام کا نہیں رہتا

یہ ہمکو تسلیم ہے کہ علمِ سحر کی یہ مذکورہ بالا انجیں اور مقاماتِ ثمانیہ انسان میں کمال انانیت پیدا کرکے جنات وشیاطین کی طرح پر اسکو عالم کے اندر دخیل ومتصرف بنا دیتی ہیں اور وہ ان ارواح کی قوت واستمداد سے اپنے ابنائے جنس پر چند روزہ غلبہ واقتدار ضرور حاصل کرلیتاہے لیکن انسان پھر دنیا کے کسی مصرف کا نہیں رہتا۔ اور مہالک وخطرات سے جس قدر سابقہ اس راہ میں پڑتاہے وہ سونے پر سہاگہ ہیں بخلاف اسلام کی تعلیم کے کہ اس نے عبادت وریاضت کے جو بھی طریقے سکھلائے نہایت جامع اور مختصر اور پُر امن سکھلائے۔ اور عجز وبندگی میں اس طرح سے کمال پیدا کرنا سکھلایا جس سے دائرۂ انسانیت بھی کامل رہے اور روحانی وعادی ومخفی جملہ مخلوقات پر بھی انسان گوئے سبقت لیجائے۔ پھر ان مقاماتِ علم سحر کو تو شاید وہی طے کرسکتاہے جو بہت ہی بے جگرا ہو اور اسلام کی تعلیم اور مجاہدات کو ہر شخص بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہونچا سکتاہے۔

مجاہدہ میں افراط وتفریط مقصود کو کھودیتی ہے

بیشک علمِ سحر کا ایک عامل اور جادوگر صفائی جسم کے لئے بیس پچیس گز کی ایک لمبی بتی حلق کے راستہ سے پیٹ کی جملہ آنتوں میں پہونچاکر اس سے اپنی آنتوں کو صاف کرسکتاہے ترکِ طعام سے اپنے پیٹ کو اپنی کمر سے ملا سکتاہے تین تین مہینے حبس دم کرکے مردہ بنکر زمین میں اپنے کو دفن کراسکتاہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا نظامِ قدرت ایسے لاطائل تصفیۂ باطن کا اس سے طالب ہے؟ اور اس عالم کے کاروبار کیا اسی رہبانیت کے مقتضی ہیں؟ نہیں اور بیشک نہیں اگر انتظامِ قدرت انسان سے اسی قسم کی ریاضتوں اور مشقتوں کا طالب ہوتا تو پھر دنیا کا وجود ہی عبث اور بیکار ہوتا۔

تصفیۂ روح کے ناپاک اور پاک طریقے

بیشک آئینہ کو پیشاب کے نجس پانی سے بھی صاف کیا جاسکتا ہے اور گلاب کے پاکیزہ اور لطیف عرق سے بھی صفائی حاصل ہوسکتی ہے لیکن گلاب جیسے پاکیزہ خوشبودار عرق کے ہوتے ہوئے کیا عقلِ سلیم اسکی مقتضی ہے کہ کسی ناپاک چیز سے تصفیہ کیا جائے۔

مجاہداتِ اسلامی وغیر اسلامی کا باہمی توازن اور مقابلہ

اسی طرح کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر زبان کو کھینچ کھینچ کر اور پھیر کر تالو پر من کا رس حاصل کرنے کے لئے لگانا اور ہاتھوں کو شل کرکے تصفیۂ قلب حاصل کرنے کے بجائے اگر پانچوں وقت حواس خمسہ کی قوتوں کو قلب میں مجتمع کرتے اور دھیان اور ذکر میں یکسوئی حاصل کرنے کے لئے "ان تعبدوا اللہ کانت تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراہ" کی تحصیل اور پاکیزہ مشق کرکے کمالِ یکسوئی پیدا کیا جائے یعنی اوسطاً دن رات کے ہر چار پانچ گھنٹہ میں ہر روز لازماً پانچ مرتبہ اور اختیاراً آٹھ مرتبہ یہ مشق مشاہدۂ ذات کی حاصل کیجایا کرے اور درجۂ احسان حاصل کرتے ہوئے انسان واصل وموصل الی اللہ بنکر دل بیار و دست بکار والے مرتبہ پر پہونچ جائے تو دیکھئے کیسی آسانی سے یہ مقصدِ عظیمہ بھی حاصل ہوجائیگا اور دنیا کے کسی سلسلہ میں بھی سر مو فرق نہ آئیگا پس کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی طریقہ سلامتی ہوسکتاہے کہ جس سے سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے یعنی انسان کمالِ معرفتِ الٰہی بھی حاصل کرے اور کمالِ بندگی وانسانیت بھی۔ غرض حصولِ قدرت کے لئے اُن تمام غیر مطلوب اور دشوار گذار مراحل سے بچنے کے لئے جو علم سحر میں سکھلائے جاتے ہیں اسلام نے مظہرِ عبدیتِ کاملہ یعنی حضرتِ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل ایسا سکھلا دیاہے جس سے انسان کو عبدیت وبندگی کا یہ جامع اور مختصر راستہ بھی جنابِ باری تک پہونچنے کا حاصل ہوگیا اور دنیا کے منصبِ حکمرانی پر بھی فائز ہوگیا اور عالمِ ارواح میں بھی تمام فرشتوں سے افضلیت کی راہ پڑگئی۔

اسلامی وغیر اسلامی مجاہدات کا فرق اور ان کی مثال

اور یہ ایسا ہی فرق ہے جیسے ایک شخص تو روشنی حاصل کرنے کے لئے تیل اور بتی کے چکر میں پڑا ہوا ہے اور ایک شخص آفتاب کی روشنی میں اپنے تمام کاروبار بآسانی کئے چلا جارہاہے۔ یا مثلاً ایک شخص تو ایک کتاب کسی اناڑی اور ناواقف اُستاد سے پڑھے اور وہی کتاب ایک شخص کسی یگانۂ روزگار اُستاد سے چند ماہ میں ختم کرلے تو ظاہر ہے کہ پڑھنے میں تو دونوں مساوی ہوں گے مگر گُننے میں رتبہ اسی کا اعلیٰ رہیگا جو اُستادِ کامل سے پڑھے گا۔ یہی فرق اسلامی عبادت وریاضت اور غیر مسلموں کے طریقۂ عبادت وریاضت میں سمجھئے۔

علمِ سحر مخلوق کی جبہ سائی کراتا ہے اور علمِ الٰہی خدا کی

غرض علمِ سحر انسان کی علویات وسفلیات کے آگے ناک رگڑوا تاہے اور اُن کے سامنے انسان کو جھکواتاہے اور علم الٰہی علویات وسفلیات اور جمیع مخلوقات وکل کائنات کو انسان کا مطیع ومنقاد بنادیتاہے اسی لئے وہ شرک ہے اور یہ توحید ہے۔

خدا تک پہونچنے کا راستہ انسان کیلئے عجز ہی ہوسکتاہے انانیت نہیں ہوسکتی

علم الٰہی عجز کے راستہ سے انسان کو خدا تک پہونچاتا ہے اور یہی ایک راستہ انسان کے لئے صرف

اعلیٰ وارفع ذاتِ صمدیت تک پہونچنے کا ہوتا بھی ہے کیونکہ خود تو کوئی مخلوق خالق تک بلاواسطہ کسی صورت سے نہیں پہنچ سکتی۔ البتہ جب مخلوق عجز کا واسطہ لیکر اس کے بالمقابل آتی ہے تو ذاتِ صمدیت خود ہی اسکو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اسی لئے حدیث شریف میں یہ تو فرمایا گیا ہے کہ جو شخص تواضع کرتا ہے تو اللہ اسکو بلند فرماتا ہے۔

لیکن یہ نہیں فرمایا گیا کہ انسان تواضع کرکے از خود بھی ذاتِ صمدیت تک پہونچ جاتا ہے۔ اور علم سحر بیشک انانیت وکبر کے راستہ سے انسان کو خدا تک پہنچانے کا مدعی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ خلافِ فطرت راستہ حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط سے کسی طرح بھی زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

خدا کی ہمسری کرکے کوئی اس سے نہیں مل سکتا

کیونکہ الکبریاء ردائی کے بموجب گویا انسان خدا کی بڑائی میں اس کا ہمسر و خود سر ہو کر اس سے ملنا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہمسری کا رنگ لیکر اس سے ملنا درحقیقت اسکی بارگاہ سے مردود ہی ہوتا ہے۔

جنات اور انسانوں کے یہ دو راستہ الگ الگ ہیں

پھر جنوں کے لئے تو کسی نہ کسی درجہ میں یہ راستہ موصل الی المطلوب مانا بھی جاسکتا ہے کیونکہ ان کا مادہ علوی ہے وہ جب بھی صعود کرتا ہے بجانب علو ہی صعود کرتا ہے اور وہ اپنے اجسام کو جس حالت میں چاہیں تبدیل کر سکتے ہیں اور قدرت واعجاز کے مظہر ہیں قدرت واعجاز ہی کے راستہ سے خدا تک پہونچ سکتے ہیں لیکن انسان کے لئے تو یہ جنوں کا راستہ کسی طرح بھی موزوں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا مادہ خاکی ہے جو انکساری وعبدیت اور اسفل کی طرف اسے کھینچے ہوئے ہے غرض یہ ہے کہ سمجھدار انسان تو اسی راستہ کو اختیار کریگا جسمیں امن واختصار اور عجز وتذلل ہوگا البتہ اخوان الشیاطین اور نادان ٹھوکریں کھانے کے لئے بیشک یہ پُرخطر راستہ اختیار کرینگے مگر مقصد تک پھر بھی رسائی نہ ہوگی۔ کیونکہ ہر مخلوق اپنی ذوات اور ماہیت کے بدلنے پر کسی طرح قادر نہیں ہے۔

حبسِ دم بضرورت جائز ہے مقصود بالذات ہو کر نہیں

یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حبسِ دم سے قوتِ روحانی بیشک بڑھ سکتی ہے اور ستورعین اور متصوفینِ اسلام کا ایک طبقہ کم وبیش ضرور ہر زمانہ میں ایسا پایا جاتا ہے جنہوں نے ایک مخصوص غرض حاصل کرنے کے لئے حبسِ دم کیا ہے اور کمالِ معرفت اور عشقِ الٰہی میں سلسلۂ اسباب سے ایک درجہ میں قطع نظر کی ہے لیکن اس افراط وتفریط کے ساتھ نہیں کہ مہینوں تک حبسِ دم کرکے زندہ آدمی مُردوں کے روپ میں اپنے کو پیش کرے۔ یا کھانے پینے کو گناہ سمجھے اور رزق جیسی نعمت جس سے اس کی ربوبیت آشکارا ہے اور جو ایک زبردست انعامِ ربی ہے اس سے کفرانِ نعمت کرتے ہوئے بالکل ہی اس سے منہ کو موڑلے۔

اسلام نے خدا کی جناب میں قلب اور من کو پاک کرنے کے لئے ریاضتیں ضرور سکھلائی ہیں مگر خوارق سے بے التفاتی کے ساتھ اور مجاہدات وتزکیۂ نفس کی اجازت ضروری ہے مگر لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا کی قید کو یاد دلاتے ہوئے اور کشوفِ کونیہ وتصرفاتِ قلبیہ سے بے اعتنائی کے ساتھ۔

اسلام کا جامع اور معتدل راستہ

غرض اسلام نے نہ دنیا کا بائیکاٹ سکھلایا نہ اس سے لَو لگانا بتلایا نہ تن آسانی ونفس پروری کی تعلیم دی نہ نفس کو بالکل ہی مار دینے کا حکم دیا بلکہ ولنفسك علیك حق اور لا رھبانیة فی الاسلام فرماکر افراط وتفریط کے دونوں راستے مسدود فرمادئے اور کشوفِ تکوینیہ کی بھول بھلیوں سے صحیح سالم گذرنے کے لئے ان کی طرف سے بے التفاتی کا حکم دیا اور علم سحر کے ان آٹھ مقامات اور ان کی بے انتہا کلفتوں کے متعلق خود اہلِ ہنود کو اسکا اقرار ہے کہ اکثر لوگ اس راستہ سے منزلِ مقصود تک نہ پہونچتے تھے اور اس راستہ سے حصولِ مراد بہت ہی مشکل کام ہے اور بہت سے لوگ اسی قسم کے کرشمے دکھلانے کے لئے اس علم کو سیکھا کرتے تھے پس جس علم کے کسی حصہ سے بھی انسان فتنہ میں پڑتا ہو اور وہ اس کا سدباب نہ کرتا ہو وہ علم یقیناً علم مضر کہلائیگا۔

آیتِ سحر اور اسکی تشریح وتحقیق

اب اگر سحر کی متعلقہ تقریر اور اسکی تاریخی معلومات اور ہمارے نقد وتبصرہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آیتِ سحر واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملك سلیمانؑ کے مطالب ومعانی پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت بلا کسی تردد وگنجلک کے انشاء اللہ منکشف ہو جائیگی کہ ہاروت وماروت جو تعلیم سحر سے انکار کرتے تھے اور وہ جو کہتے تھے انما نحن فتنة فلا تکفر یعنی ہم تو ذریعہ آزمائش ہیں، تم کفر میں مت پڑو ممکن ہے کہ وہ انہی صعوبتوں اور دقتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انکار کرتے ہوں بلکہ یقیناً وہ جانتے تھے کہ اس راستہ سے انسان کا عجز وبندگی میں کمال حاصل کرنا بہت ہی دشوار بلکہ محال ہے اور اس علم کا خاصہ یہ ہے کہ اس سے خوارق عادات وتصرفات کا اسدرجہ ظہور ہوتا ہے کہ انسان تو انسان ہیں جنات تک فتنہ وعذاب میں پڑ جاتے ہیں اور منزلِ مقصود کو نہیں پاتے لیکن جو شخص باوجود اس نصیحت کے بھی نہ مانتا اور سر ہی ہو جاتا تو مجبوراً مدبر عالم کی مصلحت کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربك کی اجازتِ عامہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے وہ اس علم کو سکھلا بھی دیتے جس کے ذریعہ سے انسان کا جنات وشیاطین کی مشابہت اختیار کرلینا اور ان کے راستہ پر چلنا آسان ہو جاتا کیونکہ اس دار العمل میں ہر ایک شخص لا تزر وازرة وزر اخریٰ کے قاعدہ کے مطابق اپنے قول وعمل کا خود ہی ذمہ دار ہے چنانچہ جب کوئی اُن سے عہد وپیمان کرتا کہ میں اس راستہ پر چلکر لوگوں کو فتنہ میں مبتلا نہیں کرونگا تو یہ دونوں فرشتے وہ اسرار بتلا دیتے جس سے انسان جنوں کی طرح کسبِ قوت

کرنے لگتا اور یہ تو نیک خصلت، فرشتہ صفت، لباسِ بشریت میں ملبوس فرشتے ہی تھے خدا کے سامنے بھی جب کوئی انسان دل سے توبہ کرلیتا ہے اور اپنے قصور کا معترف ہوجاتا ہے۔ بندہ گناہ کرنے کا سچا عہد و پیمان کرلیتا ہے تو حضرت علام الغیوب عالم ما کانَ و مایکونُ ہونے کے باوجود بندوں کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے یہ نہیں فرمایا کہ تم تو آئندہ چلکر پھر گناہ کروگے لہٰذا تم اپنے قول میں کاذب ہو اسی طرح ہاروت ماروت کا کام بھی یہی تھا کہ وہ نفع و مضرتوں سے آگاہ کردیں اور جو راستہ انسانوں کے چلنے کا نہیں ہے بلکہ جنات کا ہے اس سے خبردار کردیں لیکن اس پر بھی جبر و اصرار سے جو اپنے کو خطرہ میں ڈالتا ہے تو وہ خود اپنا ذمہ دار ہے وہ جانے اور اس کا کام یہ دونوں اس سے بری ہیں کیونکہ رسولوں کا کام تو نیک و بد کا جُدا جُدا کرکے دکھلا دینا ہی ہے اور بس۔ چنانچہ جب ہاروت و ماروت سے کوئی اس علم کو سیکھتا تو اولاً وہ اسکو سفلیات میں ملوث ہونے کی ہدایت کرتے اور جب کوئی اسکو کر گذرتا تو دیکھتا کہ اس کا ایمان چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح الیہ یصعد الکلم الطیب کے نہج سے نکلکر آسمان کی طرف چلدیتا اور اسکی جگہ کفر کی قوتیں لیلیتیں۔ پس آیۃ ہٰذا میں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ماکفر فرمایا گیا ہے اس سے یہ ظاہر فرمانا مقصود باری تعالیٰ ہے واللہ اعلم بمرادہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنات و شیاطین و ساحرین پر جو غلبہ و تسخیر عطا کی گئی تھی وہ کسبِ سحر کا نتیجہ نہ تھا بلکہ ساحروں اور جنوں کے فتنہ سے انسانوں کو بچانے کے لئے حق تعالیٰ نے جو قوت و قدرت بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے عجز و کمال بندگی کی وجہ سے ان کو عطا کی تھی وہ ایمان کی دولت کے ساتھ عطا کی تھی۔ گویا ہندو دھرم کی اصطلاح میں ان کو راج یوگ حاصل تھا اور قرآن پاک کی اصطلاح میں اُن کو ایک ایسا علم لدُنی حق تعالیٰ کی طرف سے مرحمت فرمایا گیا تھا جس سے وہ تمام مخلوقات کی بولی سنتے اور سمجھتے تھے اور فضلنا علیٰ کثیر من عبادہ المؤمنین کا مصداق تھے۔

ہندو دھرم میں علمِ سحر ہٹ یوگ ہے

ہندو دھرم میں چار یوگ ہیں۔ ایک کرم یوگ، دوسرے ہٹ یوگ۔ تیسرے راج یوگ، چوتھے ہتیا یوگ۔ ہٹ یوگ سحر کو کہتے ہیں جس کا مطلب اہلِ ہنود کے یہاں یہ ہے کہ خدا تک جبر اور ہٹ سے پہونچنا۔ اور راج یوگ کے معنیٰ ہیں خدا کا بندہ کو از خود اپنا مقرب اور خاص بناکر اپنی قوتیں عطا کردینا سو اہلِ اسلام کے نزدیک بھی مقرب و خاصانِ خدا دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عبادت و ریاضت اور کسب و محنت سے تقربِ خداوندی حاصل کرتے ہیں دوسرے وہ مقرب و مجتبیٰ جنکو حق تعالیٰ از خود معرفت و عرفان عطا فرمادیں اور بغیر کسب کے انکی معرفت اور دھیان کو مکمل فرمادیں چنانچہ انبیاء علیہ السلام وغیرہ پر جو بھی حکمت و معرفت کا نزول ہوتا ہے اور انکی جسقدر بھی تربیت ہوتی ہے وہ از خود منجانب و من امر اللہ ہوتی ہے۔

چونکہ یہود حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات کو سحر ہی کا نتیجہ سمجھتے تھے اور ان کی کوتاہ نظر اس پر نہ پہونچی تھی کہ آخر تمام ساحر کیسے مسحور و دم بخود ہوئے جبکہ سحر کی طاقت ہر ایک حاصل کرسکتا ہے اور ایک کا توڑ دوسرا کرسکتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت اور یہود کی غلط فہمی

اسلئے جب آیت "واتبعوا ما تتلوا الشیاطین" کا نزول ہوا تو یہود متعجب ہوئے کہ محمدؐ نے سلیمان کو کیسے نبی کہدیا حالانکہ وہ تو ساحر تھے تو اصل میں یہود کے پیش نظر یہ فرق نہ تھا ورنہ یہود ہرگز متعجب نہ ہوتے۔ دوسرے پہلے ہی سے یہود شیاطین کی بدولت اس فریب و چکر میں پڑے ہوئے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو کچھ بھی جنات وغیرہ پر تسخیر حاصل تھی وہ ایک مخصوص کتاب کی وجہ سے حاصل تھی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات سحر کا نتیجہ نہ تھے

علیٰ ہذا حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ آجتک اسی مغالطہ میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے کہ ان کے تصرفات سب کے سب سحر کا نتیجہ تھے غالباً انہی مذبذبین کے لئے حق تعالیٰ شانہٗ نے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا تو وہاں ہر معجزہ کے ساتھ لفظ باذنی موجود ہے جسکے تکرار و اعادہ سے صاف و صریح اشارہ اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ ہماری اذن و اجازت سے جو بھی نشان اور امر ظاہر ہوتا ہے وہ لیس کمثلہ شیٔ کا مصداق ہوتا ہے اور اس کی مثل اہلِ دنیا نہیں لاسکتے اور سمجھ لو کہ جسکی مثل دنیا میں ہو وہ ہمارا نشان اور فعل نہیں ہے بلکہ وہ سحر و نتیجہ کسب انسانی ہے چنانچہ اندھے کوڑھی کو قدرت کی پیدا کردہ ادویہ کے ذریعے تو ہر انسان سونکھا اور تندرست کرسکتا ہے لیکن بغیر کسی غیر محسوس مدد خداوندی کے صرف وہی اچھا کرسکتا ہے جسکو بارگاہِ احدیت سے اذنُ اللہ کی قوت اور تصرف کامل حاصل ہو چنانچہ معجزہ حضرت وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ کے متعلق اسی لئے ارشاد ہے واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرًا باذنی۔ الخ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا تو وہ بھی ہمارے حکم اور اجازت سے اور اندھے اور کوڑھیوں کو (اگر بغیر تصرفاتِ ادویہ) اچھا کیا تو وہ بھی ہمارے ہی ارادہ و قدرت سے ان کے کسب کو اسمیں دخل نہ تھا لیکن جبکہ متمردین و معاندین نے معجزہ و سحر کے ایسے بیّن فرق دکھلائے جانیکے باوجود بھی اپنے وہم و مجود پرست طبیعتوں کی وجہ سے معجزات کا انکار ہی کیا اور انبیاء سابقین کو جھٹلاتے رہے۔

مکذبین معجزاتِ انبیاءِ سابقین پر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک آخری اتمامِ حجت

تو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں علم سحر کے بالمقابل

علم الٰہی کا ایک ایسا بدیہی اور آخری معجزہ قرآن پاک کی صورت میں نازل کیا گیا جس کے بعد ہر اس شخص کو جس کا اگرچہ ایمان صرف مشاہدات ومحسوسات پر ہی ہو اسکو بھی دم مارنے کا موقعہ نہ رہے اور ہر ایک منصف مزاج کو ماھذا کلام البشر ہی کہتے بن پڑے۔ تشریح اسکی یہ ہے کہ علم سحر کی جس قدر بھی تاثیرات عالم میں پائی جاتی ہیں وہ الفاظ وحروف ہی کے سانچوں میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جادوگر جب اپنے منتروں کو پڑھکر اپنے موکلوں کو بلاتا ہے اور کواکب وسیارات وارواحِ سفلیہ کی تاثیرات سے فائدہ اٹھاتا ہے تو واسطہ یہی حروف مروّجہ ہوتے ہیں جنکی تعداد اٹھائیس یا اس سے کچھ زائد ہے اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے انہی اٹھائیس حرفوں سے جن سے دنیا کے تمام انسان ہر قسم کی بولیاں بول کر اسکی مخلوق میں ایک کو دوسرے سے تمیز دیتے ہیں اور ہر زمانہ کے خطیب اور فصیح فصاحت وبلاغت کے دریا بہا کر کلام کی قوت سے لوگوں کو مفتون ومسحور کیا کرتے ہیں اور ساحرانِ انانیت شعار کلماتِ سحر جپکر لوگوں کو اپنا تابع فرمان بناتے ہیں ان سب کے غرور وانانیت کا تار وپود بکھیر نیکے لئے اور اعجازِ الٰہی کی مہر دنیا میں لگا دینے کیلئے ایک ایسا قولِ بلیغ اور کلامِ نور نازل فرمایا جسکی نورانیت سے آفتاب ومہتاب بھی ماند پڑ گئے۔ اور ساحرین کے مکروزور کے چراغ ٹھنڈے ہو گئے۔ فصحائے عرب عاجز وششدر رہ گئے، اور ایک اُمّی ہاشمی پر علوم الٰہیہ کی اس موسلا دھار بارش نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ خالقِ بے چون و بیچگون ہی کیلئے ہر قسم کے کمالات سزاوار ہیں اور اس کے موصوف کمالات ہونے کے بعد کسی خلقت کا عیب رکھنے والے وجود کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ کسی وقت اور کسی سلسلے میں بھی دعویٰ کمال ویکتائی کرے اسی لئے جناب باری تعالیٰ عزاسمہٗ ڈنکے کی چوٹ اعلان وتحدی فرماتے ہیں وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین یعنی اے مدعیانِ فصاحت اور اے منکرینِ آیاتِ ربانی اگر اس قرآن معجز نما میں بھی تمکو مثل انبیائے سابقین معجزات کے کوئی شک وشبہ ہے تو تم سب ہی ملکر قرآن جیسی ایک سورۃ یا قرآن جیسی ایک آیت بنا لاؤ اور جو بندش وترکیب الفاظ وحروفِ قرآنی میں ستاروں کے باہمی ربط وارتباط کی طرح قائم ہے اور اس کے معانی میں جو انوار ورموز پنہاں ہیں اور ان کی تاثیرات کا یہ عالم ہے کہ زمین وآسمان کی تعمیریں اُن سے وابستہ ہیں اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس کے بالمقابل تم بھی کوئی ایسا ہی کلام نورانی پیش کر دو اور بلسانِ عصر علم سحر کی تاثیرات پر فخر وناز کرنیوالوں سے یہ کلام پُراثر کہہ رہا ہے کہ اے ساحرانِ انانیت شعار اگر تم اپنے دعویٰ فلاحِ سحر میں صادق ہو تو اپنے اثرات کو مجھ پر غالب کر کے دکھلاؤ لیکن بندۂ عاجز سے قدرت کا مقابلہ چونکہ کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا اس لئے علام الغیوب قادر وتوانا کی طرف سے یہ پیشین گوئیاں بھی فرما دی گئی قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھٰذا القراٰن لا یاتون بمثلہ یعنی قیامت تک اگر انسان اور جن منفرداً اور مجتمعاً بھی یہ چاہیں کہ اس جیسا قرآن بنا لائیں تو ہرگز نہ بنا سکیں گے جیسا کہ جن والنس ملکر بھی آسمان و زمین بنانا چاہیں یا آسمان کے ستاروں کی موجودہ ترتیب ہی کو بدلنا چاہیں تو ہرگز بدل نہیں سکتے تو تم ہی انصاف سے بتلاؤ جب وہ قومِ عرب جو فصاحت وبلاغت اور اعجازِ کلام میں امام الاقوام تسلیم کی گئی ہے وہ ہی اس جیسا کلام پُراثر بنانے سے عاجز ہو گئی اور جادوگر اپنے منتروں اور ساحرانہ کلمات میں اس جیسا اثر نہ دکھلا سکے نہ اپنے اثراتِ سحر کو اثراتِ علم الٰہی پر غالب کر سکے تو اس بدیہی اور مسکت، صریح اور محسوس، اعجازِ قرآنی کے بعد بھی کیا انبیاء سابقین کے اعجازات ومعجزات کو سحر ہی کا نتیجہ اور اس کا مرتبہ دیا جا سکتا ہے؟ اور حضرت مصدق انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کو معاذ اللہ غلط ٹھیرایا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور بیشک خدا کی عنایت وشہادت سے کسی طرح بھی نہیں۔ خوب سمجھ لیجئے کہ زمین اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے اور یقیناً ایک دن میں ہلنے والی ہے اور آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے اور یقیناً قیامت کے دن ٹل کر رہیگا۔ مگر حضرت الصادق المصدوق کی تصدیقِ معجزات انبیاء سابقین یقیناً ولاریب اپنے موقع ومحل سے ایک انچ اور سر مو بھی تجاوز نہیں کر سکتی۔

قرآنِ حکیم کے اعجاز کی اصلی وجہ

جس طرح گندھک۔ ہڑتال پارہ تانبہ وغیرہ کے ذرات سے سونا اور چاندی بنتا ہے آفتاب کی حرارت ان کو پکا کر سونے کی شکل میں لے آتی ہے اور مہتاب کی چاندنی چاندی بنا دیا کرتی ہے اور سونے اور چاندی کے یہ اجزاء سب کو معلوم ہیں لیکن اُن کے اوزان اور مجموعی ترکیب وترتیب کا علم بجز مخصوص حاملانِ سِرِّ الٰہی کسی کو معلوم نہیں اسی لئے ہر ایک ہوس کیمیا سازی میں کامیاب نہیں۔ اسی طرح قرآنِ حکیم کے الفاظ وحروف تو ہر ایک کو معلوم ہیں لیکن ان حروف آبی وناری خاکی وبادی کو ترکیبِ ملہم کے ساتھ ایک خاص مقدار کے ساتھ جمع کر دینا اور ان میں معانی غیبیہ کو مضمر کر دینا جس سے وہ قلبِ انسانی کی گہرائیوں اور پہنائیوں میں اُترتے چلے جاویں اور انسان کی روح کو زیورِ کمال سے آراستہ ومزیّن کر دیں۔ یہ سوائے خداوندِ عالم کے اور کسی کے بس کا کام نہیں تھا اسی ملہمانہ ترکیب نورانی کے متعلق قرآنِ مجید کا دعویٰ ہے کہ اگر قرآنِ کریم کو تم منزل من اللہ نہیں مانتے بلکہ یہ عقیدہ دلوں میں پوشیدہ رکھتے ہو کہ یہ کلام البشر ہے تو اچھا اس جیسی اثر رکھنے والی (ایک ہی سورۃ بنا لاؤ) جس کے معانی ومطالب، کیفیات واثرات، اور جس کے الفاظ وحروف کی باہمی کشش ایسی ہو جیسی ستاروں کی کشش اور علاقہ ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے اور جس کے انوار ارواح واجسامِ انسانی پر ایسے ہی غالب اور ناطق ہوں جیسے مذکورہ بالا اشیائے عالم کے اثرات انسان پر حاوی ہوتے ہیں۔

چنانچہ سورہ کوثر جیسی چھوٹی سی سورت کو جب لکھکر خانہ کعبہ کے دروازہ پر لٹکایا گیا کہ کوئی اس جیسا کلام بنا کر پیش کرے تو تمام فصحائے عرب باوجود ادعائے فصاحت کے اس جیسے اعلیٰ وارفع کلام کا مثل پیش کرنے سے عاجز و ششدر ہوگئے۔ فصاحت و بلاغت میں ظاہر ہے کہ ایک سے ایک بڑھکر تھا لیکن اگر وہ عاجز رہے تو اسی ترکیب الفاظ و حروف اور معانی غیبیہ کے پیش کرنے سے۔ مثال کے طور پر ہم سورۂ کوثر ہی کے متعلق وجہ اعجاز کو ظاہر کرتے ہیں۔

سورہ کوثر کا اعجاز علمی وعملی اور انسانوں کا عجز

دیکھیے سورہ کوثر کے صرف تین جزو ہیں۔ پہلا جزو انا اعطینٰک الکوثر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے اپنے نبی خاتم الزماںؐ کو کوثر عطا کی۔ دوسرا جزو فصل لربک وانحر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس کے شکریہ میں نماز اور قربانی ادا ہونی چاہیئے۔ تیسرا جزو اِنَّ شانئک ھوالابتر ہے یعنی تیرے دشمن ہی ابتر اور منقطع الذکر ہیں۔ کوثر عالمِ غیب کی ایک نعمتِ عظیمہ ہے وہ اس عالم میں عطا کی گئی جسکی لذت اندوزی کی صورت اس جہان میں صلوٰۃ اور نحر ہی ہے کیونکہ ان میں سے نماز سے روح کو تقویت اور زیورِ کمال حاصل ہوتا ہے تو نحر سے جسم انسانی کے اندر توانائی و استحسان آتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کے بالمقابل جو انسان بھی حسد کی راہ سے مقابل آئیگا وہی ابتری کے مرتبہ پر پہونچ جائیگا۔ تو اب فرمایئے کہ اس الہامِ ربی اور مضمونِ عالمِ غیب کا مثل کوئی مضمون بشر کیسے لا سکتا ہے اور کیا ایسے حکیمانہ مضامینِ غیبیہ کو مشتمل چھوٹی سی سورۃ بنا کر کوئی دکھلا سکتا ہے۔ جسکی صفت یہ ہے کہ جس علم کی رو سے بھی سورۂ ہذا کو جانچو وہ کامل و اکمل ہی نظر آتی ہے۔ ہم نے رسالہ آبِ کوثر میں ایک جگہ لکھا ہے کہ مثلاً علم الوظائف اور علم العدد کی رو سے اگر سورہ کوثر کی خاصیت دیکھی جائے تو اس کے اثرات تب بھی اعلیٰ اور جلالی ہی نظر آتے ہیں کیونکہ اس سورہ کا حاصل مجموعہ ہے جو عدد کہ حکیم فیثا غورث کی تحقیق میں سیارہ زحل سے متعلق ہے۔ حکیم موصوف کا بیان ہے کہ ہر ایک حرف اور ہر ایک عدد کا تعلق ایک نہ ایک سیارہ اور ستارہ سے متعلق ہے تو اب حاصل یہ نکلا کہ سورہ ہذا کا یہ عدد باذن اللہ جسکی طرف بھی متوجہ ہوگا اسکی بربادی و ابتری کے لئے قطعی ہوگا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ روایات واحادیثِ معتبرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنانِ مخصوص بھی آٹھ ہی تھے جو تباہی و بربادی کے گھاٹ اترے پس نتیجہ یہ نکلا کہ صلوٰۃ ونحر میں جس قدر مرتبۂ احسان کسی کو حاصل ہوگا تو آخرت میں تو اس کے لئے اس کا صلہ اعطائے کوثر ہے اور دنیا میں اس کا لازمی اور قطعی صلہ فلاح اور بربادئ حساد وابتریٔ دشمنان ہے چنانچہ جوں جوں حضور علیہ السلام کو صلوٰۃ ونحر میں مرتبۂ احسان حاصل ہوتا گیا دوں دوں حضور کے دشمن مرتبۂ ابتری و بربادی میں کمال حاصل کرتے چلے گئے اور حضور کے صدقہ میں اب بھی جس قدر حضرات مؤمنین صلوٰۃ ونحر سے اپنی اپنی استعداد قدرت کے موافق مرتبۂ احسان حاصل کرتے رہیں گے اسی قدر ان کے حاسد اور دشمن مرتبۂ ابتری و بربادی حاصل کرتے رہیں گے۔

اب ناظرین ہی اندازہ فرمائیں کہ الفاظ و حروف کی یہ اعلیٰ نورانی ترکیب اور سورۂ کوثر کے پُرکیف و پُرتاثیر جملے کسی انسان کی طاقت ہے کہ وہ بنا کر دکھلا سکے اور جو بشارت اسمیں مدلل طریق سے حضور علیہ السّلام کو دی گئی ہے جس کا مزا اس دنیا میں صلوٰۃ ونحر سے انسان چکھ سکتا ہے اور جسکی صداقت ان شانئک ھوالابتر کی حکمی پیشینگوئی سے ہزاروں بار مشاہدہ میں آچکی ہے کوئی اس کا انکار کر سکتا ہے؟ یا سوائے خدا کے کوئی علم غیب کو اس طرح انسانوں پر آشکارا کر سکتا ہے؟ یہی عجز کا اصلی سبب ہے جس پر ہر کس و ناکس کی نگاہ نہیں پہنچتی اور باوجود ہر کس و ناکس کے اظہارِ اعجازِ قرآنی کے سب کو حقیقت اعجازِ قرآنی سے واقفیت نہیں ہوتی اور یہی وہ سبب واحد ہے کہ اس کلامِ نور کے ہم پلہ وہم مثل کوئی کلام آجتک نہ بن سکا اور نہ کبھی بن سکیگا پھر سونا اور چاندی تو باذن پروردگار بنا لینا ممکن بھی ہے۔ چنانچہ برسوں خاک چھاننے والے اس کی حقیقت پر کبھی مطلع بھی ہو جاتے ہیں لیکن علوی ارواحِ لطیفۂ نورانیہ کا اٹھائیس الفاظ و حروف میں اس طرح بند کر دینا کہ اس قرآنِ پاک میں جملہ کواکب و سیارات کی طرح قسم قسم کے انوار موجود ہیں کسی انسان کے قبضۂ قدرت میں نہیں دیا گیا۔ اسی لئے حفاظتِ ذکرِ حکیم کو بھی خداوندِ عالم نے اپنے ہی لئے مخصوص فرمایا یعنی ایسے پاک سینوں میں اس نور کو رکھنا تجویز فرمایا گیا جو ہر طرح قابلِ اطمینان ہوں اور اگر کوئی بمقتضائے اثرات خبیثہ کوئی تحریف کرے بھی تو خداوندِ عالم نے جس طرح انتظامِ کلی میں کسی بشر کو گڑبڑ کرنے کی قدرت نہیں دی اسی طرح وہ اس کلام نورانی میں کوئی گڑبڑ نہ کر سکیں۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔

ظہور معجزات کی ضرورت

باقی رہی یہ بات کہ اس قسم کے اعجاز و نشانات کے اظہار کی ضرورت ہی کیا تھی سو اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ جب ہماری اور تمہاری حالت باوجود اس عجز و بیچارگی کے یہ ہے کہ اگر ہمارا کوئی ملازم جو وضع میں اور قطع میں اور روح میں بالکل ہم سے مشابہ اور ہمارے مساوی ہے ایک مرتبہ بھی آنکھ میں آنکھ ڈالکر یا آنکھ ملا کر بات کرے یا ایک شاگرد اپنے استاذ سے اپنے کو بڑا اور بہتر کہنے لگے تو ہم جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ہماری انانیت باوجود عجز و بیچارگی میں ملوث ہونے کے اپنا عجز گوارا نہیں کرتی تو وہ کبریا جس کے لئے تکبر و کبریائی سراسر موزوں ہے اور جو قادرِ مطلق ہر قسم کے عجز و نیاز سے منزہ و مقدس ہے پھر اس کے جامع الکمالات اور یکتا ہونیکے باوجود کسی کا دعویٰ قدرت و یکتائی کیسے قابلِ برداشت ہو سکتا ہے۔

اسی لئے سنتِ اللہ یہ جاری ہے کہ جب انسان سراپا عیوب و نقصان اپنے دائرہ اور حد سے متجاوز ہو کر کسی قسم کا دعویٰ کمال کیا کرتا ہے تو اسی کے ہم جنسوں سے اُس کے دعویٰ کمال کو پاش پاش کرا دیا جاتا ہے۔

چنانچہ علم سحر کے متعلق بھی جب یہ باور ہونے لگا اور دعویٰ کیا جانے لگا کہ انسان اس کے ذریعہ سے فلاحِ دارین حاصل کرسکتا ہے اور ساحرانِ انانیت شعار بھی جب انبیاء و بندگانِ خاص کی صف میں شمار کئے جانے لگے اور حق باطل کے ساتھ اس درجہ ملتبس اور مختلط ہونے لگا کہ باطل کو حق اور حق کو باطل سمجھا جانے لگا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسے معجزاتِ ماہرہ کے ساتھ مبعوث فرمایا جس سے اس حقیقتِ باطلہ کا عملاً رد ہو جائے۔

اور سب سے آخر میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن عظیم اور معوذتین کا نزول فرما کر علماً اس پر خطِ عدم کھینچ دیا گیا اور ہمیشہ کے لئے سحر کا سر نیچا کر کے اس کے بخیے الگ الگ کر دیئے گئے۔ فقط۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العلمین۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

اگلے شمارے کی ایک جھلک

تمام مستقل عنوانات

درسِ عملیات، علم الاعداد، علم النفس، علم الرمل، نبیوں کی شریکِ حیات، علاج بالقرآن، روحانی ڈاک، خوابوں کی تعبیر ہپناٹزم وغیرہ کے علاوہ بعض اور قیمتی مضامین بھی جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ مثلاً

فالنامہ حضرت لقمان

رُوحوں کی حاضرات کا عمل

قضائے حاجات کا ایک نادر فارمولہ

"پنجاہِ قاف" کی افادیت

مولانا اخلاق حسین قاسمی کی ایک گمراہ اصطلاح

مولانا سید اسعد مدنی کا اعترافِ کم دانی۔

روحانی عملیات کی مخالفت کرنے والوں کے کردار کی حقیقت؟

اور بھی بے شمار وہ دلچسپیاں جو طلسماتی دنیا کو دوسرے رسالوں سے ممتاز کرتی ہیں اگلا شمارہ ضرور پڑھیں قیمت ۱۵ روپے ہوگی۔

شائع کردہ:۔ طلسماتی دنیا دیوبند

رُوحانی قوت

حرکات خمسہ تخیل، ظن، ترغیب، ارادہ و فعل کے بہترین و کامیاب نتائج [illegible] میں روحانی قوت کا حصول کہتے ہیں۔ یہ طاقت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جو یکسوئی قلب سے حاصل ہوتی ہے یعنی حرکات خمسہ کی پختگی کو ہم یکسوئی قلب بھی کہہ سکتے ہیں۔ یکسوئی قلب یا حرکات خمسہ کی پختگی تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ اور تصور حاصل ہوتا ہے اجتماع تخیل سے۔ اس طرح یہ تسلسل اپنے آغاز پر آ کر مرکوز ہو گیا۔ اور یاد رکھیں کہ ان تمام حرکات کا سرچشمہ قلب ہے جو جملہ حرکات بلکہ کائنات کا مرکز ہے۔

قلب اپنی مرضی کا مالک نہیں ہے۔ یہ اپنے مشیروں کا محتاج ہے جو اسکو اپنے اصلی مدعا پر قائم نہیں رہنے دیتے۔ وزیر با تدبیر اس کی آنکھیں ہیں۔ اور مشیر اسکے کان ہیں جو اس پر ہمیشہ حاوی رہتے ہیں۔ یہ ان سے متأثر رہتا ہے۔ کیونکہ انتشار خیالات اس وقت ہوتا ہے جب کوئی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے۔ تمام خواہشات کا مرکز دل ہے جس میں طرح طرح کی تمنائیں پیدا ہوتی ہیں۔ جن میں ایک تو اسکی اپنی خواہش ہوتی ہے جو اس کو خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام اندرونی خواہش ہے۔ دوسری خواہش کا نام بیرونی ہے۔ جو اس کو کانوں سے سنکر پیدا ہوتی ہے۔ مگر یہ اندرونی خواہش پر جلد غالب آجاتی ہے۔ اور یہ اس کا مرید ہو کر آنکھوں سے دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ چونکہ یہ وزیر با تدبیر اس شے کی اصلیت و ماہیت کو اچھی طرح سے دیکھ کر اس کو آگاہ کر دیتا ہے۔ جس کے مشورہ سے اس کو اس کی مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اس میں اعتراض ہے تو تجربہ کیجئے اور دیکھئے ـــــ آپ اپنے خیال کو ایک طرف لگائیے یعنی کسی چیز کی خواہش دل میں کیجئے۔ جوں ہی آپ کے کان میں کسی عجیب و غریب خبر کی آواز پہنچے گی۔ فوراً آپ کی پہلی خواہش معدوم ہو کر آپ کا دل اس طرف چلا جائے گا۔ اور آپ کو اس عجیب و غریب واقعے کے معلوم کرنے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہو گی۔ بس یہی انتشار خیالات ہے جسکے روکنے سے یکسوئی قلب پیدا ہو کر ایک روحانی قوت حاصل ہوتی ہے جسکا تعلق زیادہ تر دل اور آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ دیکھئے جب ہم کسی شخص کی طرف مخاطب ہو کر اسکو کچھ کہنا چاہتے ہیں تو وہ بیشتر ہی ہمارے مطلب کو سمجھ لیتا ہے۔ یہ اس کی یکسوئی قلب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جس وہ قبل از بیان کرنے کیلئے دلی منشا پر حاوی ہو جاتا ہے اس لئے یکسوئی قلب کا ہونا ہر حالت میں ضروری ہے۔ یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جسطرح حرکات پانچ ہیں اسی طرح قوائے انسانی کی حسّوں کی تعداد بھی پانچ ہے۔ پانچوں حواس حسب ذیل ہیں۔

ا۔ دیکھنے کی حس بصارت کہلاتی ہے ب سننے کی حس سماعت کہلاتی ہے۔ ج۔ چکھنے کی حس ذائقہ کہلاتی ہے۔ د۔ سونگھنے کی حس مشام کہلاتی ہے۔ ہ چھونے کی حس لمس کہلاتی ہے۔ انتشار خیالات کا باعث یہ پانچوں حواس ہوتے ہیں۔ ان پانچوں حواس کو قابو میں لانے کے بعد ہی روحانی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ قابو "یکسوئی قلب" ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

مستقل عنوان | انسانی مسائل کا روحانی حل | حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو۔ ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ جوابات حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ ضرور ساتھ بھیجا جائے۔ اگر اس کالم میں جگہ نہ مل سکی تو ڈاک سے جوابات دیدیئے جائیں گے۔ (ایڈیٹر)

جادو کیسے کرایا جاتا ہے

سوال از: سود احمد ——— مالیگاؤں۔

جادو کے بارے میں پہلے میرا خیال یہ تھا کہ جادو صرف شعبدے بازی اور نظر بندی کو کہتے ہیں۔ لیکن حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کی معارف القرآن پڑھ کر اور اس میں آیاتِ سحر کی تفسیر پڑھ کر مجھے معلوم ہوا کہ جادو اگرچہ حرام ہے۔ لیکن اس کی ایک حقیقت ہے اور جادو کے ذریعہ انسان کی جان تک لی جاسکتی ہے۔ آپنے طلسماتی دنیا کے ذریعہ دودھ اور پانی کے فرق کو کھول کر رکھدیا ہے۔ حقیقت اور افسانے کے درمیان جو فرق ہے اس کی وضاحت بھی آپ نے کردی ہے۔

جادو کے بارے میں آپ نے وقتاً فوقتاً وہی کہا ہے۔ جو علمائے حق کی رائے ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جادو لوگوں پر کیسے کرایا جاتا ہے۔؟ اگر آپ اس سوال کے جواب کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے تو بہت لوگوں کو فائدہ ہوگا اور جادو سے حفاظت کے طریقے بھی بتادیں تو عنایت ہوگی۔

جواب جادو علوی ہو یا سفلی اس کے بہت سے طریقے رائج ہیں۔ اور تقریباً سبھی طریقے شرعاً حرام ہیں۔ اس لئے کہ جادو بالعموم اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا جاتا ہے۔ اور اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچانا اور کسی اذیت میں مبتلا کرنا قطعاً حرام ہے۔ البتہ جادو کی حقانیت بیشمار حقائق و شواہد سے دو اور دو چار کی طرح ثابت ہے اور اسی لئے تمام علمائے ربانی نے اس کی حقیقت اور واقعیت کو تسلیم کیا ہے۔

جادو کو کسی پر واقع کرنیکے ایک نہیں لاتعداد طریقے ہیں۔ عام طور پر کھانے پینے کی چیزوں میں کوئی سفلی عمل کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ چیز کسی کو کھلادی پلادی جاتی ہے۔ یہ چیز جس کے جسم میں داخل ہوتا ہے اپنا اثر دکھا دیتی ہے اور ایسے جادو کی جو کھلانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ ہوا ہو۔ کاٹ کرنا بھی قدرے دشوار ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ جادو کھلانے پینے کی چیزوں کی وجہ سے انسان کے رگ و ریشے میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور خون بن کر رگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔

دوسرا طریقہ اکابرین نے یہ لکھا ہے کہ جادوگر اپنا ناپاک ارادہ پورا کرنے کیلئے مسحور کے بال یا ہاتھوں پیروں کے ناخن یا پھر استعمال شدہ کپڑے کسی طرح حاصل کر لیتا ہے۔ اس سلسلے میں بعض عاملین کا خیال یہ ہے کہ بال صرف سر ہی کے کام میں آتے ہیں جسم کے دوسرے حصے کے بالوں پر جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔ ناخن کے سلسلے میں یہ رائے ہے کہ اگر وہ بیس کی بیس انگلیوں کے ہوں تو کارگر ہوتے ہیں۔ ورنہ جادو بے اثر ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض حضرات کی رائے یہ بھی ہے کہ اگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن حاصل ہو جائیں تو جادوگر اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ استعمال شدہ کپڑے میں جادو اسی وقت اثر انداز ہوتا ہے جب کہ کپڑا دھلنے سے پہلے کسی کے ہاتھ لگ جائے۔ دھلنے کے بعد انسانی جسم کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ اور قوتِ لامسہ کا اثر باطل ہو جانے کی وجہ سے انسان سحر کی لپیٹ میں نہیں آتا۔

اگر یہ تینوں چیزیں دستیاب نہیں ہوتیں تو جادوگر مسحور کے پاؤں تلے کی مٹی حاصل کرتا ہے اور اس میں مردہ گھاٹ کی مٹی کے علاوہ گندے اور سفلی عمل سے تیار کی ہوئی چیزیں ملاتا ہے پھر ایسی جگہ انہیں دبا دیتا ہے جہاں سے مسحور کو روزانہ گزرنا ہوتا ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ جادو کا اثر مسحور کے بدن پر پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ جن کا دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے ذریعہ علاج نہیں کیا جاسکتا۔ معالجین اور تیماردار علاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ لیکن کوئی دوا اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ اور دن بدن مریض کی صحت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی لاتعداد طریقے ہیں۔ مثلاً گھر کی چوکھٹ پر کوئی چیز گڑوا دینا۔ گھر کے صحن میں کوئی ہانڈی دبا دینا۔ کسی قبرستان میں کوئی پتلہ دبا دینا۔ اور اس پتلے پر مریض کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھ دینا۔ پھر اس پتلے کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا عمل بھی دبا دینا جو سفلی اور میلے علم کے ذریعہ وجود پذیر ہوتا ہو۔ ایک وقتِ معینہ میں اس گڑھے کے اثرات مریض کے قلب و ذہن پر پڑنے شروع ہوتے ہیں اور پھر اس کے بعد جسم بھی کمزور اور لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔

بعض جانوروں کی ہڈیوں پر بھی مریض کا نام لکھ کر عمل کیا جاتا ہے اور پھر اس ہڈی کو مریض کے گھر میں یا آس پاس دبا دیا جاتا ہے۔ بعض جانوروں کے خون پر سفلی عمل کیا جاتا ہے پھر اس خون کو مریض کے گھر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ خون جادو کے ذریعہ بھی مریض کے گھر میں ڈلوا دیا جاتا ہے۔

اسی طرح بڑے جانور کے گردوں اور کلیجی پر بھی سفلی عمل ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ چیزیں مسحور کے گھر جاتی ہیں۔ اگر بالاتفاق وہی شخص انہیں ہاتھ لگائے یا اُن پر سے گزر جائے جس کیلئے یہ سفلی عمل ہوا ہے تو جادوگر اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

روز مرہ کے استعمال میں آنیوالی کھانے کی چیزیں مثلاً مرچ، ہلدی، دھنیا، آٹا یا پھر کوئی ترکاری یا کوئی پھل وغیرہ پر بھی سفلی عمل کر کے اس کے گھر بھجوادی جاتی ہیں جس پر عمل کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر اتفاقاً ان چیزوں کو وہی شخص استعمال کر لیتا ہے جس کے لئے بھجوائی گئی ہیں تو جادوگر کا تیر نشانہ پر لگتا ہے اور اس کے بعد وہ شخص جادو کی زد میں آجاتا ہے۔ اور برباد ہو جاتا ہے۔

بعض جادو غیر میعادی ہوتے ہیں۔ اور بعض کی میعاد مقرر ہوتی ہے جس میں کی میعاد چالیس دن کی ہوتی ہے۔ اگر اس دوران مریض کا علاج کرا لیا جائے تو عمل کٹ جاتا ہے اور متأثر انسان خطرے سے نکل جاتا ہے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہو گئی اور کوئی ڈھنگ کا روحانی علاج نہیں ہو سکا تو مریض کی قوتِ دماغ گھٹتے گھٹتے کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور جسم پر ضعف اور مردنی طاری ہو جاتی ہے۔ نیز جادوزدہ انسان کا روزگار بھی متأثر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ جس کے لئے کیا جاتا ہے اس کی زندگی کا ہر گوشہ متأثر ہوتا ہے۔ صرف اس کی جان ہی نشانہ نہیں بنتی۔ بلکہ اس کا مال بھی نشانہ بنتا ہے۔ اور جوں جوں وقت گزرتا رہتا ہے اس کی صحت گرتی چلی جاتی ہے اور اس کا روزگار بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی مریض جان بحق بھی ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ موت اور زندگی کا مالک اللہ ہے۔ اور جب یہ بات مسلّم ہے کہ موت جب ہی آئے گی جب اللہ چاہے گا تو پھر کسی کے مارنے سے یا کسی جادو کرنے سے کوئی کیسے مر سکتا ہے؟ ______ یہ بات بظاہر بہت خوشنما اور قرینِ عقیدہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اس بات میں کوئی دم نہیں ہے۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں جب بھی کوئی شخص اچھا بُرا سبب اختیار کرے گا اس کے نتائج سامنے آکر رہیں گے۔ اور یہ نتائج نظامِ خداوندی ہی کا ایک جزو ہوں گے۔ ہم نے آج تک کسی بھی صاحبِ عقیدہ انسان کو کرفیو کے دور میں یہ کہتے ہوئے نہیں دیکھا کہ گھر سے باہر چلو۔ کرفیو سے کیا ہوتا ہے۔ گولی تو جب ہی لگے گی جب اللہ چاہے گا؟ کوئی شخص خواہ کتنا بھی راسخ العقائد ہو۔ زہر کے پیالے یہ سمجھ کر نہیں پیتا کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا۔ زہر اثر انداز نہیں ہوگا۔ اسباب کی اس دُنیا میں اللہ کی قدرت کی بڑائی اور فوقیت اپنی جگہ لیکن اسباب باذن اللہ ہر ہر مرحلے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ آگ باذن اللہ جلاتی ہے۔ تلوار باذن اللہ کاٹتی ہے۔ تریاق باذن اللہ شفا عطا کرتا ہے اور زہر باذن اللہ بدن کو گلا دیتا ہے۔ اسی طرح سفلی جادو باذن اللہ انسان کو ضرر پہنچاتا ہے اور کبھی کبھی جان بھی لے لیتا ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ جس کی موت کا تب تقدیر نے سحر کے ذریعہ لکھدی ہے۔ اس کی موت سحر کے ذریعہ ہی واقع ہوتی ہے۔ خواہ وہ سحر کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو۔ کوئی اگر زہر کی سمیت کا قائل نہیں ہوتا۔ تب بھی زہر اس کو نقصان پہنچانے میں کسر نہیں چھوڑتا۔

جادو کے صرف یہی طریقے رائج نہیں ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان کے علاوہ بھی ہزاروں طریقے ہیں جن کے ذریعہ آفتیں برپا کیجاتی ہیں۔

جادو سے حفاظت کیلئے اپنے بالوں کی، اپنے کنگھے کی، اپنے ناخنوں کی، اپنے استعمال شدہ جوتوں اور کپڑوں کی، اپنی استعمال شدہ ٹوپی کی، اپنے فوٹو کی حفاظت خاص طور پر کرنی چاہئے۔ کسی جگہ سے آئی ہوئی چیز کو بالخصوص اگر وہ مشتبہ شخص نے بھیجی ہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لا یضر مع اسمہٖ شیء پڑھ کر کھانی چاہئے۔ علاوہ ازیں نماز اور تلاوتِ قرآن کی پابندی رکھنی چاہئے۔ جو لوگ پابندی کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور روزانہ کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں وہ بفضل رب العالمین ارضی اور سماوی آفات سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور اگر کسی زد میں آبھی جاتے ہیں تو جلد ہی انہیں چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔ اس تفصیل سے آپ یہ تو سمجھ ہی گئے ہوں گے۔ جادو کس طرح کیا جاتا ہے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی جان گئے ہوں گے کہ جادو ٹونے سے اپنی حفاظت کس طرح کی جا سکتی ہے۔

جادو سیکھنا کیسا ہے؟

سوال از: (ایضاً)

جادو کی تعلیم حاصل کرنا شرعاً کیسا ہے۔؟

جواب جادو کو دفع کرنے کے جو طریقے بزرگوں سے منقول ہیں جو عموماً قرآنی عملیات پر مشتمل ہیں۔ انہیں سیکھنا تو اس دور میں بے حد ضروری ہے بعض طریقے جو عبرانی اور سریانی زبان میں ہیں۔ لیکن ان سے شرک کی بو نہیں آتی انہیں سیکھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ اس جادو کی تعلیم حاصل کرنا جو گندے اور میلے علم کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اور جس میں شیطانِ لعین سے مدد لی جاتی ہے۔ قطعاً حرام ہے۔ اللہ ایسی ناپاک چیزوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

علم نجوم اور علم رمل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال از: (ایضاً)

بعض علماء سے سُنا ہے کہ علم نجوم اور علم رمل ناجائز علم کے دائرے میں آتے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے۔؟

جواب ہمارے علم کے مطابق علم نجوم اور علم رمل مطلقاً ناجائز علوم کے دائرہ میں

نے البتہ اگر یہ علوم متجاوز عن الحد ہو جائیں تو پھر ان میں قباحت پیدا ہو جاتی ہے۔ علم نجوم کا وہ حصہ جس میں آنے والے زمانہ سے متعلق پیش گوئیاں کی گئی ہوں۔ اور غیب کی باتیں بتائی گئی ہوں بالیقین گمراہ کن ہوتا ہے۔ اسی طرح علم رمل کے ذریعہ اگر لوگوں کے عیوب سے پردے ہٹائے جا رہے ہوں اور اس کے توسط سے حاصل شدہ علم کو صدفی صد سچ تصور کیا جا رہا ہو تو بلا شبہ ناجائز ہے۔ لیکن علم نجوم اور علم رمل کا وہ حصہ جو ہمارے بزرگوں سے نقل ہوتا آرہا ہے۔ اور جسے اسباب کی اس دنیا میں نظامِ خداوندی کا ایک حصہ سمجھ کر محتاط طریقے سے بطور سبب اختیار کیا جاتا ہے اور اس پر اتنا ہی یقین کیا جاتا ہے جتنا موسمی اثرات اور آلات کے ذریعہ حاصل شدہ علم پر یقین ہوتا ہے تو اس کے سیکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اسے مفید و غیر مفید سمجھنے میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

چوکی چھوڑنے کی حقیقت

سوال از: سلطان احمد ــــــــ کانپور

اکثر لوگوں سے سننے میں آتا ہے کہ فلاں آدمی پر چوکی چھوڑ دی گئی ہے اور اب اس کا بچنا مشکل ہے۔ تو کیا چوکی چھوڑنے کی کوئی حقیقت ہے یا یہ خواہ مخواہ والی بات ہے جو عوام میں پھیل گئی ہے۔

جواب چوکی سے مراد یہ نہیں ہے کہ لکڑی کی کوئی چوکی یا تخت کسی کے خلاف چھوڑ دیا جاتا ہو۔ بلکہ سفلی اور گندے عمل کے ذریعہ جو خطرناک حملہ کیا جاتا ہے اس کو چوکی چھوڑنا کہتے ہیں۔ بالعموم گندے اور میلے علم کے ذریعہ ہانڈی جادوگر کسی کے خلاف مخصوص راتوں میں روانہ کرتا ہے۔ اور یہ ہانڈی از خود اُڑ کر اس شخص کے گھر پہنچ جاتی ہے جس کو نشانہ بنایا گیا ہو اور اس کے بعد وہ کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جاں بحق بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ دُنیا کا کوئی حربہ اور کوئی طریقہ کسی انسان کی جان اس وقت تک نہیں لے سکتا۔ جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو۔ ہاں یہ طے ہے کہ جس طرح اس دنیا میں بندوق کی گولی اور کمان سے نکلا ہوا تیر کسی کو زخمی کر سکتا ہے۔ اسی طرح جادو کے ذریعہ چھوڑی ہوئی چیزیں بھی نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ بالعموم اس طرح کے عمل اُس قوم سے کرلئے جاتے ہیں جو شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے کے عادی ہوں۔ کیوں کہ اس طرح کے سفلی عمل میں وہ عامل زیادہ کامیاب ہوتا ہے جو زیادہ سے زیادہ جسمانی اور روحانی طور پر ناپاک ہو۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔

جنّات کے ذریعہ جادو کرانے کی حقیقت

سوال از: (ایضاً)

یہ بات بھی اکثر سننے میں آتی ہے کہ فلاں انسان پر جنّات کے ذریعہ جادو کرایا گیا ہے۔ اس لئے اس کا علاج ناممکن ہے۔ یہ بات عاملین کا ڈھکوسلہ ہے یا اس کی کوئی حقیقت ہے۔ براہِ مہربانی اپنے رسالے میں اس پر روشنی ڈالیں۔

جواب جنّات کے ذریعہ جادو کرانے کی روش تو بہت پُرانی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ اپنی روحانی طاقت سے جنّات کو تابع کر لیتے ہیں وہ لوگ جنّات کے ذریعہ دوسروں پر سفلی اور علوی حملے کر کے ان کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں۔ اور ایسے سحر زدہ لوگوں کا علاج قدرے دشوار ہوتا ہے۔ دشوار سے مُراد ناممکن نہیں ہے۔ بلکہ دشوار سے مُراد دقّت طلب ہے۔ اور یہ علاج ہر کس و ناکس کے بس کی بات بھی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کا علاج وہی عامل کر سکتا ہے جو روحانی عملیات کا شہسوار ہو۔ اور جسے فن کی باریکیوں اور گہرائیوں کی خبر ہونے کے ساتھ ساتھ مؤکلین اس کے تابع ہوں۔ رہا اندھے کا تیر تو وہ تو کسی جگہ کسی کے ذریعہ کسی کے بھی لگ سکتا ہے۔ حُسنِ اتفاق کو اصولی درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو لوگ روحانی عملیات میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ باقاعدہ اس فن کا درس لیں تاکہ موجودہ دورِ پُرفتن میں جس میں سفلی اور میلے علم کے ساتھ ساتھ جنّات کے ذریعہ سحر کرانے کی مثالیں بھی کافی سے زائد ہیں۔ وہ لوگوں کی صحیح معنوں میں بروقت خدمت کر سکیں۔

ایک مصیبت اور آفت اس دور میں اور بھی دیکھنے میں آرہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جنّات خود بھی جادو کا سہارا لے کر انسانوں کو پریشان کر رہے ہیں ایسی صورت میں جب عاملین مریض کا علاج کرتے ہیں تو انہیں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیوں کہ ایسے مریض کی تشخیص دردِ سر بن جاتی ہے۔ وہ سحر زدہ بھی ہوتا ہے۔ اور آسیب زدہ بھی ہے۔ حالانکہ فی الحقیقت وہ سحر زدہ ہی ہوتا ہے اور سحر ہی کا علاج اُسے صحت عطا کرتا ہے۔ لیکن کم تعلیم یافتہ عاملین یہاں دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اور انہیں خاصی مشکلات علاج کے سلسلے میں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ جو جادو جنّات کے ذریعہ کرایا جاتا ہے اس کا علاج ممکن ہے یا ناممکن۔ تو اس سلسلے میں ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی بات ناممکن نہیں ہے جب کسی پر کچھ چڑھا دینا ممکن ہے تو اس کو اُتار دینا بھی قرینِ امکان ہے۔ یوں بھی اللہ نے اس دنیا میں ہر بیماری اور ہر آفت کا علاج اور دفعیہ پیدا کیا ہے۔ اور اسی پر کائنات کے وجود کا انحصار ہے۔ اگر ہونی پیدا کر دی جاتی اور ان ہونی پیدا نہ کی جاتی تو بھی دنیا کا نظام فیل ہو جاتا اور اگر امراض اور حملے کی حقیقت پیدا کر دی جاتی لیکن علاج اور دفاع کی صلاحیت عطا نہ کی جاتی تب بھی نظامِ کائنات درہم برہم ہو جاتا۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ جنّات کے ذریعہ جو جادو کرایا جاتا ہے وہ حد سے زیادہ بھیانک اور خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ بہت دشوار طلب ہوتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ایسے جادو کا علاج ناممکن اور مستحیل ہے۔ شاید خدا کے رحم و کرم کو محدود کر دینے کے مترادف ہے اور اس کا تعلق کم علمی اور نادانی سے جڑا ہوا ہے۔

جادو سے حفاظت کا عمل

سوال از: شکیل احمد ــــــــ اُمین

برائے کرم کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے ورد سے جادو ٹونے سے پوری طرح حفاظت ہوسکے اور کسی حاسد اور بدخواہ کا کوئی وار ہم پر نہ چل سکے۔

جواب بعد نماز فجر اور بعد نمازِ عشاء حق تعالیٰ کا اسم صفاتی "یا قابِضُ" ۳۴ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں انشاء اللہ کسی بھی طرح کا جادو خواہ وہ علوی ہو یا سفلی آپ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ چھوٹے بچوں پر آپ اس اسم کو ۳۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اس طرح بچے بھی سحر کے بُرے اثرات سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

جادو کے اثرات کو ختم کرنے کا عمل

سوال از: خورشید احمد ـــــــــ بھیونڈی

آج کل جادو اور کالے کرتوت کا سلسلہ عام ہے۔ اکثر لوگ جادو اور بندش میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اگر علاج کے لئے باباؤں سے رجوع کیا جاتا ہے۔ تو وہ دوسرے انداز سے ظلم ڈھاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیشمار انسان دوہرے ستم جھیل رہے ہیں۔ طلسماتی دنیا پڑھ کر امید کی کرن نظر آتی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی ایسا مؤثر عمل بتائیں جسے پڑھ کر انسان خود بھی جادو کے اثرات سے بچ سکے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچا سکے۔ امید ہے کہ جادو نمبر میں میرے سوال کا جواب دے کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

جواب لیجئے ہم آپ کو ایک ایسا عمل بتاتے ہیں جو بہت آسان ہے۔ اگرچہ اسکو پڑھنے میں کچھ وقت لگے گا لیکن بغیر پیسے خرچ کئے آپ جادو کی نحوست سے نجات پالیں گے۔ بلکہ انشاء اللہ یہ بھی ہوگا کہ جادو جادوگر کی طرف لوٹ جائے گا اور اسے اپنے کئے کی سزا اسی دنیا میں مل جائے گی۔

عمل یہ ہے کہ آپ اسم باری تعالیٰ "یا مُمِیتُ" سات ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے خود بھی پی لیں۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی پلائیں۔ اس پانی کی برکت سے جو لوگ جادو کی لپیٹ میں ہوں گے۔ انہیں جادو کے اثرات سے انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ اور جو لوگ جادو سے محفوظ ہوں گے آئندہ کیلئے ان کی حفاظت ہوگی۔ اس عمل کو اگر سات دن تک لگاتار کر لیا جائے تو کیسا بھی جادو ہو اس سے چھٹکارا نصیب ہوجاتا ہے۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے سحر زدہ انسان کو صحت کاملہ نصیب ہوجاتی ہے۔

جادو سے پریشانی

سوال از مومنہ خاتون ـــــــــ دھلی

چند سالوں سے ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے ہم پر جادو کرا دیا ہے۔ ہمارے گھر میں چھوٹے بڑے سبھی لوگ بیمار رہتے ہیں۔ میرے شوہر تو بالکل ہی اپاہج ہو کر رہ گئے ہیں۔ بڑے لڑکے کا کام بہت اچھا تھا۔ اس کی ٹیلر کی دکان تھی لیکن ایک سال سے اس کا کام ٹوٹ گیا ہے۔ چھوٹا اسکرین پرنٹنگ کا کام کرتا ہے۔ بہت محنت کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی پیسے سے پریشان رہتا ہے۔ کام بھی اکثر اسے نہیں ملتا۔ ایک لڑکی بچوں کو پڑھاتی ہے۔ وہ بھی اکثر اتنی بیمار ہوجاتی ہے کہ بس جان کے لالے پڑجاتے ہیں۔ گھر میں اکثر خون کے دھبے اور کلیجی کی بوٹیاں نظر آتی ہیں۔ خدا ہی جانے کہاں سے آتی ہیں۔ کئی مولاناؤں سے رجوع کیا ہے تعویذ بھی لئے ہیں۔ اس سلسلے میں کافی پیسہ خرچ کیا ہے۔ لیکن فائدہ محسوس نہیں ہوا۔ ہم لوگ آپ کا طلسماتی دنیا اُردو بازار سے خرید کر پڑھتے ہیں۔ اسے پڑھ کر مایوسی دور ہوجاتی ہے۔ یہ رسالہ بلاشبہ سب کیلئے ایک مسیحا کی حیثیت رکھتا ہے۔ ازراہِ کرم جس طرح آپ دوسرے لوگوں کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ ہماری بھی رہنمائی کریں۔ کوئی ایسا عمل بتائیں یا کوئی ایسا علاج تجویز کریں جس سے ہمیں آئے دن کی مصیبتوں سے اور بے برکتی سے چھٹکارا مل جائے۔ میں عمر بھر آپ کی عافیت کی دعا کروں گی۔

جواب آپ کیلئے اسماءِ باری تعالیٰ میں سے ایک اسم مبارک تجویز کیا جاتا ہے اس کے ورد کی برکت سے انشاء اللہ آپ اور آپ کے تمام گھر والے جادو کی ستم ظریفی سے پوری طرح محفوظ ہوجائیں گے۔ اور ابتک جو اثرات گھر میں پیدا ہوگئے ہیں وہ انشاء اللہ زائل ہوجائیں گے۔ روزانہ صبح دس بجے اسم باری تعالیٰ "اَلرَّقِیْبُ" ۱۲۴۸ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس دن تک لگاتار پڑھیں۔ اگر اس وظیفے کو مرد پڑھے تو چالیس دن تک ناغہ نہ ہونے دیں۔ اور اگر کوئی عورت پڑھے تو قدرتی مجبوری کا عرصہ گزر جانے پر چالیس دن کی تعداد پوری کرلے۔ اس کے بعد روزانہ صرف سَو مرتبہ رات کے حصے میں "یَا رَقِیْبُ" پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن کی مدت ابھی پوری نہیں ہوگی کہ آپ اپنے گھر میں راحت اور سکون محسوس کریں گی اور کاروبار میں بھی برکت شروع ہوگی۔ بے روزگاروں کو روزگار ملے گا اور انشاء اللہ گھر کی بیماریاں اور دوسری نحوستیں بھی ختم ہوجائیں گی۔

بندش کھولنے کے لئے

سوال از: کبیر احمد خاں ـــــــــ بجنور

میں ۳ سال تک شارجہ میں رہا۔ والد کے انتقال کے بعد میں انڈیا واپس آگیا تھا۔ اور اپنے وطن بجنور میں میں نے کپڑے کی دکان کھولی۔ شروع شروع میں یہ دکان خوب چلی۔ دیکھنے والوں کو حیرت ہوا کرتی تھی اور بدخواہوں کو حسد بھی ہوتا تھا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ کام ہلکا ہوتا چلا گیا۔ اور ۱۹۹۵ء کے آخر سے کام کی پوزیشن بالکل خراب ہوگئی۔ اور اب حالت یہ ہے کہ میں سارا دن دکان پر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہتا ہوں۔ سیزن بھی خالی چلا جاتا ہے۔ قرض بے حد ہوگیا ہے۔ زندگی کی ضروریات رو رو کر پوری ہوتی ہیں۔ بعض عاملوں سے بات کی تو انہوں نے بندش بتائی تعویذ بھی انہوں نے دیئے۔ لیکن مجھے ان سے کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ آپ کوئی علاج

بتائیں۔ تاکہ بندش کھل جائے اور پریشانیاں دور ہوں۔

جواب دکان کھولتے اور بند کرتے وقت ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں۔ اور چالیس روز تک دکان کھولنے کے بعد اپنے تھیے پر بیٹھ کر اکتالیس مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ یہ عمل بیٹھ کر کریں لیکن عمل کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جب تک اس عمل سے فارغ نہ ہو جایا کریں۔ خرید و فروخت شروع نہ کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں بندش کھل جائے گی اور خریداروں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ چالیس دن کے بعد آیت الکرسی والا عمل جاری رکھیں اور سورۂ الم نشرح والا بند کر دیں۔ فائدہ ہونے پر اطلاع دیں۔

بوجہ سحر اسقاطِ حمل سے بچنے کی تدبیر

سوال از: محمد فاروق ــــــ کلیان

ہماری شادی کو چھ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک ہم میاں بیوی اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ جب بھی بیوی حاملہ ہوتی ہے۔ کوئی نہ کوئی بات ایسی پیش آتی ہے کہ حمل ضائع ہو جاتا ہے۔ شروع میں اس طرف دھیان نہ دے سکے۔ اب بعض خاندان کی عورتوں کے کہنے پر ہم نے روحانی عملیات کی طرف دھیان دیا تو اکثر عاملوں نے جادو بتایا۔ علاج بھی کرائے لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ایک صاحب کے علاج سے جو دیوبند کے مدرسے کے تعلیم یافتہ تھے۔ اتنا ضرور ہوا تھا کہ چار ماہ سے زائد تقریباً پانچ ہو گئے تھے۔ پھر وہی ہوا کہ اسقاط ہو گیا۔ اور اس مرتبہ بیوی کی جان ضائع ہونے کے قریب ہو گئی تھی۔ عام حالات میں تین یا چار مہینے میں اسقاط ہو جاتا ہے۔ آپ سے بہت امید ہے کہ آپ کوئی ایسا عمل بتائیں گے جو ہمیں اس جادو سے نجات عطا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد بخش دے۔ جواب کا بے چینی کے ساتھ انتظار رہے گا۔

جواب اپنی بیوی کے قد سے سرخ رنگ کا سوتی ڈورا ناپ لیں۔ پیمائش کی حد ناک کی جڑ سے لیکر پاؤں کے انگوٹھے تک رہے گی۔ اسی ناپ کے سات ڈورے اور لے لیں۔ کل سات ڈوروں پر ایک مرتبہ سورۂ کافرون (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) اور ایک مرتبہ یہ آیت۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۔ پڑھ کر دم کریں ــــ اور گرہ لگا دیں۔ دم گرہ کے گولی دائرے ہی میں کریں۔ اس طرح دم کر کے کل سات گرہ لگائیں اور یہ گنڈہ اس وقت اپنی بیوی کے گلے میں ڈال دیں۔ جب اس کو ایک ماہ چڑھ گیا ہو۔ انشاء اللہ اسقاط نہیں ہوگا۔ جادو اور بندش کے اثرات دور ہو جائیں گے۔ اور بچہ ساتھ خیر و عافیت کے ساتھ پیدا ہوگا۔

سحرِ مدفونہ معلوم کرنے کیلئے

سوال از: جنید احمد خاں ــــــ امروہہ

سحرِ مدفونہ کیلئے کوئی مؤثر عمل بتائیں جس سے سحرِ مدفونہ کا سراغ لگ جائے۔

جواب سحرِ مدفونہ معلوم کرنے کیلئے عشاء کی نماز کے بعد پہلی رات ایک سو ایک مرتبہ سورۂ تکویر (سپارہ نمبر ۳۰) پڑھیں۔ اس کے بعد لگاتار گیارہ راتوں تک یہی سورت گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔ آگے پیچھے طاق تعداد میں درود شریف پڑھ لیا کریں۔ پھر دائیں کروٹ پر سو جایا کریں۔ انشاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر گرت کی رہنمائی ہو جائے گی۔

اسی سلسلے کا دوسرا عمل یہ ہے کہ سورۂ شعراء کا نقش سفید مرغ کے گلے میں باندھ کر مشکوک مکان میں چھوڑ دیں۔ مرغ جس جگہ پر بیٹھ جائے سمجھ لیں وہیں سحرِ مدفون ہے۔ کھود کر نکال دیں۔ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے کھودیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۳۱

مردانگی کا علاج

سوال از: غلام رسول ــــــ سرینگر

میرے ایک دوست ہیں جو دیکھنے میں اچھے خاصے صحت مند ہیں۔ اور تین بچوں کے باپ بھی ہیں۔ تقریباً ایک سال سے وہ کافی پریشان ہیں۔ ان کے بتانے کے مطابق تقریباً وہ مردانہ طور پر بیکار ہو گئے ہیں۔ انہیں بذات خود یہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے ان کی بندش کر دی ہے۔ اور ان کی مردانہ صلاحیت سلب کر لی ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ اگر ایسا ممکن ہے اور آپ کو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے تو برائے مہربانی اس کا علاج عنایت کریں۔ ہم سب آپ کی صحت و عافیت کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ اسی طرح خدمتِ خلق کرتے رہیں۔

جواب سفلی عمل کے ذریعے عقدِ فرج کر دی جاتی ہے۔ اور اس طرح انسان بیوی کے قابل نہیں رہتا۔ کبھی کبھی سفلی حملہ پوری طرح کامیاب نہیں ہوتا تو انسان حملے کی زد میں آکر کسی قدر بیکار ہو جاتا ہے۔ اور اگر حملہ پوری طرح کامیاب ہو جائے تو پھر انسان تقریباً اپنی مردانگی کھو بیٹھتا ہے۔ اللہ سفلی حملوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

آپ کے دوست کے لئے ایک عمل تحریر کر رہے ہیں۔ صنوبر کی چھال یا عود کی لکڑی پر تین سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد اس کو جلا کر اس کی راکھ کو اصلی شہد میں ملالیں۔ اور ملانے سے پہلے اس شہد پر ایک سو مرتبہ معوذتین (قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں) پڑھ کر دم کر دیں۔ ۲۱ روز تک ہر روز

نیند نہ پنے دوست، توزبح وشام ایک ایک چمچ کھلائیں انشاء اللہ بندش ختم ہوجائیگی۔ اوران کی کھوئی ہوئی صلاحیت بفضلِ ربِ العٰلمین واپس لوٹ آئے گی۔ یہ عمل ہمارا بارہا کا آزمودہ ہے۔ اور بہت کم خطا کرتا ہے۔

میعادی جادو کا علاج

سوال از: رفیق احمد انصاری ـــــــ احمد نگر

میرے والد شفیق احمد انصاری کئی ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ قیمتی سے قیمتی علاج کرنیکے بعد بھی ان کی بیماری ختم نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر لوگ کچھ بتلاتے بھی نہیں کہ مرض کیا ہے۔ بس دوائیں لکھتے رہتے ہیں۔ اوران دواؤں سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ کیفیت ان کی یہ ہے کہ تمام بدن میں درد ہوتا ہے۔ سر کا درد حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ دل میں بھی چبھن ہوتی ہے۔ اور پورے بدن میں عجیب طرح کی گھبراہٹ وہ بتلاتے ہیں۔ نیند بالکل نہیں آتی۔ اور رات کو اکثر ڈرتے ہیں۔ آنکھوں کے ارد گرد نیلا پن پیدا ہوگیا ہے۔ چہرے پر مُردنی سی چھائی رہتی ہے۔ ایک دو بار خون کی قے بھی ہوئی ہے۔ بعض حضرات نے مشورہ دیا ہے۔ کہ آپ سے رجوع کیا جائے۔ روحانی علاج بھی کرا چکے ہیں۔ لیکن سکون نہیں ہوا۔

ازراہِ کرم کوئی نقش بھجوائیں یا تجویز فرمائیں ـــــــ اور اگر اس کی وضاحت فرمائیں کہ انہیں کیا مرض ہے تو احسانِ عظیم ہوگا۔ اور ہم سب گھر والے اور خاندان والے آپکے شکرگزار رہیں گے۔

میرے والد محترم کی والدہ کا نام صدیقًا تھا۔

جواب ڈاک کے ذریعہ آپ کے خط کا جواب بھجوا چکا ہوں۔ اور یہ نقش بھی بھجوا چکا ہوں۔ جس وقت تک "جادو ٹونا نمبر" چھپے گا۔ اس وقت تک انشاء اللہ آپکے والد صحت یاب ہو چکے ہوں گے۔

عام لوگوں کی افادیت کے لئے آپ کو جو جواب اور نقش بھیجا گیا ہے اُسے روحانی ڈاک میں شائع کیا جارہا ہے۔

آپکے والد پر گندے علم کے ذریعہ سفلی عمل کیا گیا ہے اور اس کی میعاد بھی پوری ہوگئی ہے۔ لیکن مایوسی کفر ہے۔ اور اللہ کی رحمت سے کسی بھی وقت نا امید ہوجانا خلاف عقیدہ ہے۔ اس لئے نہ آس توڑیں اور نہ ہمت ہاریں۔ انشاء اللہ آپ کے والد رُو بہ صحت ہوں گے۔ اوران پر جو سحر مُسلط کیا گیا ہے وہ انشاء اللہ بے اثر ہوجائیگا۔

بسم اللہ کے چار نقش بھجوائے جارہے ہیں ان میں ایک نقش کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے اپنے والد کے گلے میں ڈلوادیں۔ ایک نقش بوتل میں ڈالدیں۔ اور اس کا پانی صبح وشام اپنے والد کو ۱۲ دن تک پلائیں۔ تیسرا نقش فریم میں کرا کر ایسی جگہ آویزاں کردیں۔ کہ والد صاحب کو بستر لیٹے ہوئے نظر آتا ہے۔ اور چوتھا نقش والد کے سرہانے پلنگ کے پائے میں باندھ دیں۔ یا ان کے تکیے میں سلوا دیں۔ انشاء اللہ ۱۲ روز میں مکمل آرام ملے گا۔ اور اس سفلی عمل سے انہیں نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے (یہ اُس نقش کی نقل ہے جس کی نقلیں آپ کو بھجوائی ہیں۔ آپ کو بسم اللہ کے ۳ نقش کالی روشنائی سے بناکر بھجوائے ہیں۔ اور ایک نقش پینے والا گلاب و زعفران سے بناکر بھجوایا ہے۔

ب	س	م	ا	ل	ل	ہ	ا	ل	ر
س	م	ا	ل	ل	ہ	ا	ل	ر	ح
م	ا	ل	ل	ہ	ا	ل	ر	ح	م
ا	ل	ل	ہ	ا	ل	ر	ح	م	ن
ل	ل	ہ	ا	ل	ر	ح	م	ن	ا
ل	ہ	ا	ل	ر	ح	م	ن	ا	ل
ہ	ا	ل	ر	ح	م	ن	ا	ل	ر
ا	ل	ر	ح	م	ن	ا	ل	ر	ح
ل	ر	ح	م	ن	ا	ل	ر	ح	ی
ر	ح	م	ن	ا	ل	ر	ح	ی	م

یا اللہ جل جلالہٗ بحرمت ایں نقش سحر رفع شد

جادو سیکھنا سکھانا کیسا ہے؟

سوال از: ایم عبدالجبار ـــــــ وارانسی

ابتک جو بات ہمارے کانوں میں پڑی ہے وہ یہ ہے کہ جادو شریعت میں حرام ہے۔ جادو کیوں حرام ہے اس کی وضاحت کوئی نہیں کرتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب جادو سیکھنا سکھانا حرام ہے۔ تو پھر مسلمانوں پر جو جادو ٹونے ہورہے ہیں ان کو رفع کرنے کیلئے کیا صورت ہوگی کیا اس کے لئے غیر مسلمین کے آگے جھکنا پڑے گا۔؟ جب جادو کی حقیقت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ تو پھر اس سے نمٹنے کے لئے جادو سیکھنے کی اجازت شریعت کیوں نہیں دیتی۔؟ جب کہ محض علم کا حصول جائز ہونا چاہیئے۔

امید ہے کہ آپ اس بارے میں کچھ روشنی ڈالیں گے۔

جواب جادو سیکھنا شریعت میں حرام ہے۔ اور جب سیکھنا حرام ہے تو پھر سکھانا بھی حرام ہی ہے۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ قرآن وسنّت میں جس کو سحر کہا گیا ہے۔ وہ کفرِ اعتقادی یا کم سے کم کفرِ عملی سے خالی نہیں ہے۔ اگر شیاطین کو راضی کرنے کیلئے کچھ اقوال یا اعمال اختیار کئے تو کفرِ اعتقادی ہوگا۔ اور اگر دل میں یہ بات جاگزیں ہو کر کرنے والی ذات تو اللہ ہی کی ہے لیکن شیاطین کو بھی راضی رکھنا چاہیئے۔ اس لئے ان کی رضا کے لئے انہیں بھی پکار لیا گیا۔ تو پھر یہ کفرِ مبین ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس سحر میں کوئی عمل ایسا اختیار کیا گیا جس سے کفر وشرک کی بُو آتی ہو۔ مثلاً شیاطین سے استمداد یا ستاروں کی تاثیر کو بالذات ماننا یا سحر کو معجزے کے مساوی سمجھنا جیسے امور خالص کفر وشرک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور عقائد کی مٹی پلید

کر دیتے ہیں اس لئے ان کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے لیکن بعض فقہاء نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ مسلمانوں سے دفع ضرر کے لئے اگر جادو کے ایسے حصے کی تعلیم حاصل کر لی جائے جس میں اسلامی عقائد نشانہ نہیں بنتے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ جادو کو دفع کرنے کیلئے قرآنی علوم سے استفادہ کیا جائے اور جادو کی تعلیم اگر حاصل نہ کیجائے تو افضل ہے کیوں کہ جادو کی تعلیم عقائد کی بنیادوں کو کھوکلی کر سکتی ہے۔

ایک جادو ہی نہیں اگر تعویذ گنڈوں میں غیر اللہ سے استمداد کی جائے یا تعویذ گنڈوں کو فی نفسہ مؤثر مان لیا جائے تو بھی کفر و شرک کی بات ہے۔ اس لئے کہ اسلامی نقطہ نظر یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا کسی میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہیں ہے۔ جب کہ جادو اور غیر شرعی تعویذوں میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور یہ چیزیں انسان کے ایمان و توحید کا حلیہ خراب کر دیتی ہیں۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ جادو ہمیشہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا یا کرایا جاتا ہے۔ جادو کا اور کوئی مقصد ہی نہیں ہوتا۔ جادو دوسرے کو نقصان یا دھوکہ دینے کیلئے عمل میں آتا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اسلامی شریعت میں مطلقاً حرام ہیں کسی کو نقصان پہنچانا اور اذیت دینا بھی حرام ہے اور کسی کو دھوکہ اور فریب دینا بھی ناجائز ہے۔ اس لئے جادو کی حرمت بڑھ جاتی ہے۔

ہم تو یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ اگر قرآنی آیات کو استعمال کر کے کسی کو نقصان پہنچایا جائے تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔ قرآنی علوم سے صرف لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یا پھر لوگوں کا دفاع کرنا چاہئے۔ البتہ ایسے ظالم اور فاسق لوگ کہ جن کے ظلم و فسق سے ایک دنیا پریشان ہو ان کے خلاف اقدامی کارروائی کرنا غلط نہیں ہوگا۔ ایسے لوگوں سے نمٹنے کیلئے جائز علوم کا استعمال کرنا چاہئے اور مسلمانوں میں ایسے عامل بھی ہونے چاہئیں جو ان ظالموں اور فاسقوں کی مزاج پرسی کر سکیں۔ تاکہ امت مسلمہ ادھر ادھر بھٹک کر اپنے عقائد خراب نہ کرے۔ جب سے مسلمانوں کے قلوب میں سفلی عمل کی ایک اہمیت پیدا ہوگئی ہے۔ تب سے طرح طرح کے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ اور اسلامی عقائد کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے۔ نادان لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سفلی عمل کو صرف سفلی عمل ہی سے کاٹا جا سکتا ہے۔ حالاں کہ صرف یہ خام خیالی ہے۔ سفلی عمل کو قرآنی آیات سے دفع کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بات میں بارہا کے تجربے کے بعد لکھ رہا ہوں۔

اپنی حفاظت کے واسطے

سوال از: قریش احمد ——— شارجہ

ہماری بعض لوگوں سے خاندانی دشمنی چل رہی ہے۔ وہ مختلف ڈھنگ سے ہمیں پریشان کرتے رہتے ہیں اور ہمیں ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی جادوگر ہمارے پیچھے لگا دیا ہے جو مستقل ہمارے خلاف کوئی عمل کرتا رہتا ہے اور اس کے نتیجے میں مستقل ہمارا روزگار تباہی اور بربادی سے دوچار ہوتا رہتا ہے۔ اور گھر میں طرح طرح کی بیماریاں بھی رہتی ہیں۔

ازراہ کرم ایسا کوئی عمل بتا دیں کہ ہماری حفاظت ہو جائے اور جو بھی عمل کرے اس کی طرف لوٹے۔ تاکہ کرنے والے کو بھی سزا ملے۔ امید ہے ایسا کوئی مختصر اور آسان عمل تجویز فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

آپ کا رسالہ بمبئی کے ایک دوست نے ہمیں بھیجا ہے۔ جلد ہی ہم اس کے خریدار بن جائیں گے۔

جواب چالیس روز تک بعد نماز مغرب اگر ۲۱ مرتبہ سورۂ عبس (سپارہ عم) پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں تو انشاء اللہ کسی بھی جادوگر کا جادو آپ کے اوپر اثر انداز نہیں ہوگا۔ اور اگر خدانخواستہ جادو اثر انداز ہو چکا ہے۔ جیسا کہ آپ کا اندازہ ہے تو بعد نماز مغرب تین مرتبہ اسی سورۃ کی تلاوت کریں نیز ہر مرتبہ تلاوت کے بعد اپنی ٹوپی کو بائیں جانب ہلکی سی کھسکائے۔ اس طرح تین مرتبہ ہلکا ہلکا کھسکا کر چوتھی مرتبہ ٹوپی اتار کر بائیں طرف زمین پر زور سے پٹخ دیں اور اپنے دل میں خیال کریں کہ آپ نے جادوگر کو پٹخ دیا ہے۔ ٹوپی پھینکنے کے بعد بائیں جانب تھوڑا سا تھوکیں اور پڑھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فَارْجِعُوا ۷ مرتبہ پڑھیں۔ کل ۲۱ مرتبہ سورہ عبس پڑھیں اور سات مرتبہ ٹوپی پٹخیں۔ اور ۴۹ مرتبہ فَارْجِعُوا پڑھیں۔ لگاتار ایک ہفتے تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ جادو جادوگر کی طرف لوٹ جائے گا اور جادو کی نحوست اور آفت آپ کے سر سے اتر کر جادو کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ یہ عمل

یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جب کسی عامل کے ذریعہ یہ تشخیص ہو جائے کہ فی الحقیقت آپ پر جادو کیا گیا ہے۔ خواہ مخواہ اس عمل میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ میرا ۳۰ سالہ تجربہ بتاتا ہے کہ اکثر لوگ وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ اور ذرا سی تکلیف کو جادو کہہ بیٹھتے ہیں۔ اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ پر سحر کرایا گیا ہے تو اس عمل کو پورے اہتمام اور اللہ کے کلام پر پورے بھروسے کے ساتھ کریں انشاء اللہ آپ کو آرام ملے گا اور آپ کے بدخواہ کو لینے کے دینے پڑیں گے۔

ضروری اعلان

جواب طلب اور تعبیر طلب خطوط کافی جمع ہو گئے ہیں۔ شائقین سے عرض ہے کہ وہ روحانی ڈاک کے کالم میں اپنے جوابات اور خوابوں کی تعبیر کے کالم میں اپنے خوابوں کی تعبیر پڑھنے کے لئے انتظار فرمائیں۔

زحمت انتظار پر ادارہ معذرت چاہتا ہے۔

(منیجر)

آپ بیتی

مضمون نگاری ایک فن ہے جس سے میں بالکل بے بہرہ ہوں۔ سیدھے سادے الفاظ میں یہ ایک تحریر ہے جو آپ بیتی کی شکل میں ہے۔ طلسماتی دنیا کیلئے کوشش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ میں کہاں تک کامیاب رہوں گا۔ بہرکیف اس تحریر میں ایک ایک لفظ اور ہر واقعہ کامل سچائی اور حقیقت پر مبنی ہے۔ راقم الحروف خود ایک روحانی سلسلے سے منسلک ہے۔ اور تزکیۂ نفس تصفیہ روح میں اپنی بساط بھر کوشاں رہتا ہے۔ یہ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ واقعات لکھتے ہوئے بعض وقت ایسا بھی ہوگا جس سے بدعت کی بو آتی ہوگی۔ حالانکہ شرک اور بدعت سے قلبی نفرت ہے۔

بہرکیف اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جادو ٹونا سحر، سفلی عملیات اور اس قبیل کی تمام ملتوں کی وجہ صرف اور صرف حسد ہی ہے۔ ان اعمال غلیظہ کو مسلط کرنیوالے بھی کوئی غیر نہیں۔ بلکہ اپنے اتنے قریبی ہوتے ہیں جن پر شک و شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔

بہرکیف جنوری ۱۹۷۱ء جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ میں اور میرے متعلقین بھی اس منحوس بھنور میں پھنس گئے۔ سحر اور اس کے سنگین اثرات کا پہلے نہ تو کوئی علم تھا۔ اور نہ کوئی مشاہدہ تھا۔ جو واقعات اس وقت ہمارے سامنے آتے تھے۔ وہ ہوش و خرد کو تہہ و بالا کر دیتے تھے۔ ہم اپنی لاعلمی کی بنا پر تمام انہونی باتوں کو مقدر سے منسوب کر دیتے تھے اور پھر خاموش ہو جاتے تھے۔ معلومات ہونے کے بعد جب غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ سب سے پہلے جو عمل ہمارے اوپر کیا گیا وہ سانپ کے ذریعے سے ہوا۔ رمضان کے دن تھے ہمارے رہائشی کمروں کی چھت پر ایک کھلی ہوئی ٹنکی تھی ــــ جس کا پانی فقط طہارت خانے میں استعمال ہوتا تھا۔ اس کے اندر سفید سانپ کے تقریباً ۴ انچ قطر کے ایک ایک فٹ کے چھ یا سات ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جس کو بچوں نے اس میں سے نکالا اور باہر پھینک دیا۔ ٹنکی کو پھر دھو کر دوسرے پانی سے بھر دیا۔ شام کو جب میں گھر آیا تو یہ بات معلوم ہوئی۔ تعجب تو بہت ہوا۔ کچھ قریبی اعزا سے ذکر بھی کیا۔ مگر ان لوگوں نے کہا کہ شاید سانپ کے پیچھے کوئی نیولا بھی آیا ہوگا۔ اس نے سانپ کے ٹکڑے کر کے رکھ دیئے ہوں گے۔ مگر سفید سانپ تو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد میری کاروباری حالت دگرگوں ہونا شروع ہوگئی۔ میرے کاروبار کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ لوگ تین تین سو میل سے صرف میری دکان سے سامان خریدنے کیلئے آتے تھے اس اطمینان کے ساتھ کہ انہیں جو بھی مال اس دکان سے ملے گا وہ اصلی ملے گا اور قیمت بازار سے کم ہوگی۔ دکان میں گاہکوں کے رش کا یہ عالم رہتا تھا کہ صبح آٹھ بجے سے متواترات کے نو اور دس بجے تک اکثر و بیشتر ہٹنا نصیب نہیں ہوتا تھا۔ دکان بند کرتے وقت دو تین صاحبین سے ان کے سامان کی لسٹ لیکر رکھ لیتے تھے۔ کہ صبح سب سے پہلے ان ہی کا سامان نکالیں گے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ حالت ہوگئی کہ میں اور میرے ملازمین تمام دن بیٹھے رہتے تھے۔ میں دیکھتا تھا کہ گاہک میری دکان سے کتنا بھی سستا سامان دوں نہیں خریدتا تھا۔ اور دوسری دکان سے وہی سامان دوگنی قیمت پر لیجاتا تھا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ کوئی پرانا شناسا گاہک آگیا ہے اور میں اس سے انتہائی خلوص، اپنائیت اور شرافت سے بات کرتا ہوں۔ مگر پتہ نہیں کیسے اس کا دماغ ہی پلٹ جاتا تھا۔ اور اچھی خاصی لڑائی ہو جاتی تھی۔ اس دوران میں نے دکان کی بربادی کے کئی خواب بھی دیکھے اور آنکھوں سے بھی اسے ٹوٹتے ہوئے دیکھا۔ کاروبار رفتہ رفتہ قریب الختم ہوگیا۔ صرف دکان کی چوکھٹ باقی تھی جو کر رہے تھے۔ دل بالکل بجھ گیا۔ اور دکان میں نہ تو کوئی کشش باقی تھی اور نہ ہی کوئی شادابی یا سہانا پن۔ بلکہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دکان میں دھواں جم گیا ہوا ہے۔ یہی تو ایک ذریعہ معاش تھا۔ وہ بھی ختم ہوگیا۔ میری عقل میں فتور پیدا ہوگیا۔ اور کاروبار ان ہاتھوں میں منتقل ہوگیا جن لوگوں نے اس کی سعی و کوشش کی تھی۔

ایک بات میں یہاں اور لکھتا چلوں کہ یہ تمام واقعات ۲۰ سال پر محیط ہیں۔ اگر تمام کیفیتوں کا پورا احاطہ کریں گے تو یہ خود ایک ضخیم کتاب ہو جائے گی اسلئے ہر طرح کے چیدہ چیدہ حال ہی لکھوں گا۔ تاکہ قاری کو بوریت نہ محسوس ہو۔ اور محسن الہاشمی صاحب کی فرمائش بھی پوری ہو جائے کہ آپ بیتی ہی سہی۔ لکھیئے تو یہ آپ بیتی بھی ہے۔ فلم کی ریل کی طرح۔ ایسا ابھی سب کچھ نظروں میں چل رہا ہے۔

میری عائلی زندگی کا یہ حال ہوا کہ میرے بیوی بچے پورے خاندان میں ذلیل و خوار حقیر و کمتر بن کے رہ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خاندان کا ایک ایک فرد میرے بچوں کی دشمنی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے پر تلا ہوا ہے۔ اس قدر حقارت اور ذلت کی نظریں رہتی تھیں کہ بچے اور اہلیہ اندر ہی اندر کٹ کر رہ جاتے تھے۔ یک بیک یہ کیا ہوگیا۔ نہ تو میری سمجھ میں آتا تھا اور نہ بچوں کی۔ طعن و تشنیع جلی کٹی باتیں بلا وجہ سماعت پر بار ہوتی رہتی تھیں۔

ابھی ہم لوگ اسی شش و پنج میں تھے کہ یا الٰہی یہ معاملہ کیا ہے۔ کس قسم کا سازش ہے کہ بچوں کی علالتیں پیش قدمی کرنے لگیں۔ بیک وقت پانچ پانچ بچے بیمار ہو جاتے تھے اور ان امراض کو نہ تو کوئی ڈاکٹر سمجھ پاتا تھا اور نہ ہی کوئی حکیم صاحب سب سے پہلے بچوں کے منہ کے دہانے پھول گئے کوئی بھی ڈاکٹر نہیں سمجھ سکا کہ ایسا کیوں ہوا اس نے دوا دیدی اور ہم دوا لے آئے۔ بچوں نے استعمال کرلیا۔ اور بس۔ یہ مرض تو گان سے نہ ہونا تھا نہ ہوا۔ وہ جب بھی گیا اپنے من سے گیا۔ بخار آرہا ہے تو سب کے سب بستر سے لگ گئے۔ ڈاکٹر پریشان کہ یہ کس قسم کا بخار ہے۔ جو اعلیٰ سے اعلیٰ دوا کو بھی لائق اعتنا نہیں سمجھتا۔ اوپری اخراجات سے دوڑ دھوپ کرکے جو کچھ حاصل ہوتا تھا۔ دو ڈھائی سو روپے اسی طرح نکل جاتا تھا۔ اور ہاتھ پھر خالی کا خالی۔ بچوں کے امراض کے سلسلے میں دوڑ دھوپ تو جاری ہی تھی کہ مجھ میں بھی بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ میرا چہرہ بالکل سیاہ ہو گیا تھا۔ آنکھیں دونوں لال لال اس پر ہاتھ اور دونوں کنپٹیوں پر بڑے بڑے گومڑ نکلتے تھے۔ بڑا درد ہوتا تھا ان گومڑوں میں اور جب ذرا زور سے مسل دیتا پھر الگ ہو جاتے تھے اور اس میں سے مٹی نکلتی تھی۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی پشت پر بڑے بڑے آبلے پیدا ہوتے تھے۔ جو خود نہیں پھوٹتے تھے۔ بلکہ بلیڈ سے کاٹنا پڑتا تھا۔ بہت سے ڈاکٹروں اور دواخانوں کا طواف کیا۔ مگر کہیں بھی مجھے کوئی ایسی دوا نہ مل سکی۔ جو اس مرض میں شفا دے سکتی۔

میری اہلیہ کی حالت سب سے ابتر تھی۔ پیٹ میں ایسا درد اٹھتا تھا کہ کئی مرتبہ کہا کہ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی تو ہم ضرور کر لیتے۔ ان کے علاج کے لئے ہم نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ایکسرے پورے ٹیسٹ اور جہاں جہاں بھی اچھے معالج کا پتہ چلا۔ اُن سبھوں کے پاس گئے۔ مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ برآمد ہونا تھا نہ ہوا۔ ہاتھوں کے آبلے مجھے بہت پریشان کرتے تھے۔ بڑا درد اور بڑی جلن رہتی تھی۔ اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اب کس کے پاس جائیں۔ معاً خیال آیا کہ کیوں نہ عثمانیہ ہاسپٹل کے شعبہ امراض جلدی سے رجوع کروں۔ معلومات کرنے کیلئے وہاں پہنچا۔ تو پتہ چلا کہ دوسرے دن امراض جلدی کے ڈاکٹروں کا بورڈ ہے۔ دوسرے دن میں صبح ہی ۸ بجے دواخانہ پہنچ گیا۔ تیسرا نمبر میرا تھا۔ ڈاکٹر اورنگ آبادکر اس شعبہ کے انچارج تھے۔ انہوں نے اور تقریباً چودہ ڈاکٹروں نے معائنہ کیا۔ خون پیشاب، تھوک وغیرہ سب کا ٹیسٹ ہوا رپورٹ ہر ایک ڈاکٹر نے دیکھی مگر کسی ایک رائے پر متفق نہ ہو سکے۔ بہر کیف تو ڈاکٹروں نے میرے لئے دوا لکھدی اور کہا کہ بازار سے لے لوں۔ دوا لیکر گھر آیا تو ۲ بج چکے تھے کھانا کھانے کے بعد ایک خوراک دوا لی۔ دوا نگلنے کے تھوڑی دیر بعد یہ حالت ہوئی کہ تمام بدن اکڑ گیا۔ گھٹنے پیٹ سے لگ گئے۔ چارپائی پر ہی پڑا رہ گیا۔ نہ اٹھ سکتا تھا اور نہ بیٹھ سکتا تھا مگر بحمداللہ کسی وقت کی نماز قضا نہ ہوئی۔ طہارت وغیرہ کے لئے ہاتھوں کے سہارے گھسٹتے ہوئے جاتا تھا اور آتا تھا۔ تیسرے روز پریشانی بہت بڑھ گئی۔ تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے سہارے گھسٹتا ہوا اپنے والد صاحب کے پاس پہنچا۔ ہمارے والد صاحب تارک الدنیا انتہائی متشرع، متقی پرہیزگار اور مستجاب الدعوات

تھے میں نے کہا کہ دعا کر دیجئے۔ اب ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے بڑی توجہ سے دعا کی۔ اور اس کے بعد میں نے اپنی حالت میں بڑا فرق محسوس کیا۔ طبیعت بہت ہلکی ہو چکی تھی۔ لکڑی کے سہارے جھکے جھکے واپس آیا۔ اور اپنے پلنگ پر لیٹ گیا طبیعت میں جب سکون پیدا ہوا تو نیند کے جھکولے شروع ہو گئے۔ ابھی نیم غنودگی کا ہی عالم تھا کہ مجھے محسوس ہوا کہ میرے دونوں سرہانے دو صاحبین بیٹھے ہیں۔ ایک حافظ صاحب اور ایک نواب صاحب ہیں۔ دونوں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں۔ ایک صاحب نے دوسرے سے کہا کہ ان پر جادو ہے۔ دوسرے نے کہا کہ نہیں ہے۔ پھر پہلے نے کہا کہ ابھی گرے گا دوسرے نے کہا کہ نہیں گرے گا۔ بس یہاں تک ہی سن سکا تھا۔ کہ گہری نیند میں سو گیا۔ خواب دیکھا کہ نماز ظہر پڑھ کر مسجد سے واپس آرہا ہوں۔ میرے مکان کے بازو میں ایک اور مکان ہے۔ اس کے مکان کے دروازے پر دو صاحبین کھڑے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب جو کرتا لنگی۔ اور دوپلی ٹوپی اوڑھے ہوئے ہیں۔ مجھے میرا نام لے کر پکارا۔ جب میں قریب پہنچا تو دونوں مجھے اندر لے گئے۔ اندر ایک کمرہ ہے۔ اور وہاں بھی ایک صاحب داہنی کروٹ پر نیم دراز تھے۔ ان صاحب نے میرے دونوں ہاتھ کو پکڑ کر ملا لیے اور کہا کہ یہ بہت خطرناک چیز تھی۔ مگر اوپر سے حکم ہو چکا ہے۔ ٹھیک ہو جائیگا میں ان کی یہ بات سن کر واپس لوٹا اور دروازے تک پہنچا تھا کہ پھر آواز دے کر بلایا۔ واپس پہنچا تو وہ صاحب جو لیٹے ہوئے تھے مجھ سے کہا کہ ہمارا تعلق پانی پت سے ہے۔ میں کچھ بولا نہیں۔ بلکہ سن کر واپس آگیا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو میری والدہ میری خیریت کیلئے میرے جاگ اٹھنے کی منتظر بیٹھی تھیں۔ میں نے اپنی والدہ کو اپنا خواب بتایا تو کہنے لگیں کہ ذرا ان لنگی والے صاحب کا حلیہ تو بتاؤ۔ میں نے جو کچھ دیکھا تھا ان کے سراپے میں سب بتا دیا تو کہنے لگیں کہ وہ تمہارے نانا تھے۔ تم لوگوں کو کیا معلوم انہوں نے پانی پت کے قلندر کا پیالہ پیا تھا۔ یہ قلندر صاحب سال میں صرف ایک مرتبہ برآمد ہوتے تھے۔ اور کچھ ہی لوگوں کو اپنا پیالہ پلاتے تھے۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے نانا بھی عالم باعمل تھے۔ اور اپنے شیخ کی ہدایت پر ہمیشہ سفر میں رہتے تھے، دو سال میں صرف چھ ماہ کیلئے گھر آتے تھے۔ ان کا سانحہ ارتحال بھی حالت سفر میں اور غریب الوطنی میں ہوا۔ ایک عرصۂ دراز گزرنے کے بعد یہ حقیقت کھلی کہ جسے ہم مقدرات کا کرشمہ سمجھ کر ابتلاؤں کو برداشت کرتے رہے وہ صرف جادو کے اثر سے تھا۔ یہ فطری بات تھی کہ تجسس بڑھا اور ہم تحقیق میں لگ گئے کہ کیا کیا صورتیں پیش آئیں۔ چوں کہ پہلے ذہن صاف تھا۔ کوئی بھی چیز اگر نظروں میں آتی تھی تو ہمارے لئے کوئی قابل توجہ نہیں رہتی تھی۔ اتفاقات پر عمل کرکے درگزر کر دیتے تھے۔ اب جو غور کیا تو طبیعت میں کرید پیدا ہوئی اور کچھ سچے، جھوٹے عاملوں کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے سے معلوم یہ ہوا کہ وہ کٹے ہوئے سانپ اور بالکل سیاہ مرغیاں جو گردن کھنچی ہوئی تھیں صدر دروازے کے اندر پائی گئیں اور صفت یہ کہ یہ مرغیاں جھاڑوں میں پائی گئیں۔ نہ تو انہیں کسی بلی نے کھایا۔ اور نہ ہی چیونٹوں نے چھلد باہر جب پھینکا تو کتے نے بھی نہیں سونگھا بلکہ بلدیہ کی گاڑی انہیں کچرے میں لے کر چلی گئی۔ مکان میں ایک دو نہیں۔ بلکہ درجنوں کو تے

ایسے آئے کہ بالکل بدمست رہتے تھے جیسے کہ کئی بوتل شراب چڑھا چکے ہیں۔ انہیں کتنا بھی مارو وہ اپنی جگہ سے ہلتے نہیں تھے۔ باہر پھینکو تو پھر گھر میں موجود۔ نہ کچھ کھاتے پیتے تھے نہ ہی چلتے پھرتے تھے۔ بس کبھی دم لیتے تھے۔ اسی طرح سے موٹی موٹی چھپکلی اور گرگٹ بھی آتے تھے جنہیں میں ایرگن سے ختم کر دیتا تھا۔ میرے کمرے میں اور مکان کی راہداری میں اکثر چاول، ہلدی اور کم کم ملا ہوا کبھی گولائی میں کبھی اچھل کے ایسا پڑا رہتا تھا جس کو صاف کر کے پھینکوا دیتے تھے۔ پائیں باغ میں میرا ایک کھجور کا درخت تھا جس کی کھجور ہی تین تین انچ لمبی ہوتی تھیں۔ اور پتوں میں اس قدر کانٹے ہوتے تھے کہ ہاتھ ڈالنا مشکل تھا۔ اس کے اندر کی شاخ جہاں سے خوشہ نکلتا تھا۔ اس طرح سے کٹی ہوئی ملیں کہ جیسے کسی نے بلیڈ سے کاٹا ہو۔ پورے باغ میں کٹا ہوا پتہ تلاش کیا۔ مگر نہ ملنا تھا اور وہاں یہی حال ایک ناریل کے درخت کا بھی ہوا۔ کچھ عاملوں نے بتایا کہ وہ جادو کے زور ہی سے کٹا تھا۔ اور عامل کے پاس چلا گیا ہوگا۔ میرے رہائشی مکان کے اندر ایک آم کا درخت تھا اور اسی کے پاس ایک کٹھل کا بھی درخت تھا۔ باؤنڈری کے کنارے اشوک کے بھی درخت تھے۔

ایک روز دن ہی میں سہ پہر کا وقت تھا کہ سب لوگوں نے دیکھا کہ ایک شعلہ لپائی میں آیا۔ اور ان دونوں درختوں کے درمیان سے ہوتا ہوا گزر گیا۔ اور پھر آناً فاناً میں دونوں درخت سوکھ گئے۔ گھر کے دروازے پر اکثر اور دکان کے شٹر کے پاس بھی تیل پڑا ہوا ملتا تھا۔

ایک روز تو میرے عقبی دروازے پر جس میں کہ چینل لگا ہوا ہے اس کے بیچوں بیچ خون پڑا ہوا تھا۔ کچھ ہوشیار لوگوں سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ سور کا خون تھا جو کسی کے پاس سے لایا گیا تھا۔ جب یہ راز کھلا کہ ہم سب ہی مسحور ہیں تو فکر جاؤ گر کی شدت پیدا ہوئی ـــــــ ہر ایک سے معلومات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ میرے ایک عزیز نے بتایا کہ قریب ہی میں ایک بنگالی رہتا ہے۔ وہ جادو کرتا نہیں ہے بلکہ اُتارتا ہے۔ اس کے پاس بہت بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ اتفاق سے اس گفتگو کے دوران میرا لڑکا بھی موجود تھا۔ اس نے کہا کہ شاید آپ شیوشنکر کے بارے میں بتلا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کے بارے میں ہی بتلا رہا ہوں۔ بچے نے کہا کہ اس کا لڑکا ہمارے ساتھ پڑھتا ہے۔ میں کل ہی شیوشنکر سے مل لوں گا غرض کہ میرا لڑکا اپنے ساتھی کے ساتھ اس کے گھر گیا۔ شیوشنکر نے لڑکے سے کہا کہ جا کر کافور لے آؤ۔ وہ کافور لے کر پہنچا تو شیوشنکر نے ایک پلیٹ میں جو نقش تھا اور نقش بھی عربی ہندسوں میں تھا اس پر رکھ کر کافور کو آگ دی۔ تو دھواں کی اٹھان پر اس نے تمام باتیں بتائیں جادو کرانے والے کا نام اور یہ بھی کہ باغ میں اور مکان میں چودہ گرگٹ ہیں۔ اور سب میں تمہارے والد کی شکل کا پتلا موجود ہے۔ جو سر تک گل چکی ہے۔ اگر سر بھی گل گیا تو پھر تمہارے والد پر ہیک ہیک دل کا دورہ پڑے گا اور ڈاکٹر کے آنے تک دنیا سے جا چکے ہوں گے۔ یا پھر ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔ ایک ایک گرگٹ نکالنا ضروری ہے۔ میں سب نکالوں گا اور جو لوگ جادو کر رہے ہیں انہیں بھی سامنے لا کھڑا کر دونگا۔

اور میں اپنی محنت کے ۴ ہزار آٹھ سو روپے لوں گا۔ لڑکا گھبرایا ہوا گھر آیا۔ اور تمام ماجرا سنا دیا۔ میرا ہاتھ تو بالکل خالی تھا ہی۔ سوچ میں پڑ گیا۔ میرے داماد بھی اتفاق سے موجود تھے۔ وہ کہنے لگے کہ ابو جان علاج کرالیں۔ پیسے وغیرہ کا انتظام انشاء اللہ میں کرلوں گا۔ مجھ جیسا خوددار آدمی کب یہ گوارہ کر سکتا۔ میں اپنے قبلہ والد صاحب کے پاس پہنچا۔ وہ اس غرض سے کہ وہ پیسے کا انتظام اپنے کسی اور بیٹے کے ذریعہ کرا دیں گے۔ پوری داستان سننے کے بعد کہنے لگے کہ موت و حیات صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں ہے۔ میرے دل کو بڑا سکون ہوا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ میں شیوشنکر سے رجوع کرنا قطعی پسند نہیں کرتا تھا۔ میرا خدا میرا رسول میرا دین جن کی بلندیوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ ایک غیر مسلم اور مشرک سے امداد کا طالب ہو اور اسے اپنے سے برتر خیال کرے۔ کچھ لوگوں کا اصرار تھا۔ مگر میں نے سب کو نظر انداز کر دیا۔ اس قسم کے خیال ہی کو دل سے جھٹک کر پھینک دیا۔

میرے اہل و عیال کی حالت اور پریشانیاں، بیماریاں، آزاریاں۔ اور خود میری حالت زبوں ایسی تھی کہ نظر انداز نہیں کی جا سکتی تھی۔

مجھے ان دنوں جو بخار آتا تھا۔ اس کی کیفیت ایسی ہوتی کہ معلوم ہوتا تھا میں چاروں طرف سے آگ کے غلاف میں گھر گیا ہوں اور اس کی سوزش آہستہ آہستہ میرے اندر حلول کر رہی ہے۔ اور پھر قے کا سلسلہ شروع ہوتا تھا۔ اور چارپائی سے لگ جاتا تھا۔ چارہ گر بے بس، دوائیں بیکار، بخار ٹھیک ہوتا تھا تو خود ہی ٹھیک ہوتا تھا۔ میرا بڑا لڑکا اس وقت دیوبند میں زیر تعلیم تھا گھر آیا۔ تو اسے بھی قے شروع ہو گئی۔ اور اس کی قے میں خون سے مل کر ایک کالے رنگ کی جلے ہوئے کپڑے کی چندی بھی برآمد ہوتی تھی جو فوراً غائب ہو جاتی تھی۔ بہت علاج کیا۔ مگر فائدہ مفقود۔ فیملی ڈاکٹر یا تو گلوکوز لگا دیتے تھے۔ یا پھر نیند کا انجکشن دے کر سکون فراہم کرتے اور بس۔

میں میری اہلیہ اور دو چھوٹے بچے مکان کے ایک الگ تھلگ چھوٹے سے پورشن میں رہتے جب کہ اور تمام بچے اس بڑے کمرے میں رہتے جو پاس باغ کے بالکل بالمقابل تھا۔ دو کھڑکیاں باغ کی طرف کھلتی تھیں ـــــــ یہ سحر کا بالکل ابتدائی دور تھا۔ رات میں دس گیارہ بجے کے بعد اور کبھی کبھی ۱۲ بجے اور ایک بجے کے بعد جادوئی ایکٹر میں جمع ہو جاتے تھے۔ گانا بجانا شروع کر دیتے تھے۔ پھر کسی شب میں انگریزی ڈانس کسی شب میں عربی ناچ۔ کبھی صرف روشنیوں کے جھماکے ہوتے تھے۔ صبح میں بچے سب بتاتے تھے کہ آج رات یہ دیکھا۔ میری تشویش تو خیر بجا تھی ہی ـــــــ مگر ہم نے بچوں سے کہا کہ چونکہ تم لوگ سینما وغیرہ دیکھتے نہیں ہو اسلئے قدرت نے ایسا انتظام کر دیا ہے، کوئی بھی صورت ہو ڈرنا بالکل نہیں۔ بچوں نے جواب میں کہا کہ وہ لوگ آیت الکرسی اور قرآن شریف کی جتنی بھی آیتیں یاد ہیں۔ سب پڑھتے رہتے ہیں۔ میں نے یہ بھی تلقین کر دیا تھا کہ اگر کوئی بھی تم لوگوں کے قریب آئے چپل جھاڑو جو بھی ملے۔ اس سے اس کی پٹائی کرو۔

ایک صبح بچوں نے بتایا کہ آج رات ہم لوگوں نے خناس دیکھا۔ دریافت کرنے

پرلا، توگوں لمانے بتایا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ لمبے بالکل گاجر کے ایسے ہوتے ہیں اور ان کی آنکھیں گاجر کی پینڈی والے حصے میں تھیں۔ جہاں پر گاجر کے پتے لگے رہتے ہیں۔ یہ سب باغ میں ادھر سے ادھر لڑھکتے رہتے تھے۔

ایک روز کہنے لگے کہ رات میں لال بیگ آیا تھا۔ کھڑکی کے چھجے پر بیٹھ کر پیر لٹکائے ہوئے تھا۔ ہم لوگ دیکھتے رہے پھر غائب ہوگیا۔

میں نے دریافت کیا۔ وہ کیسا تھا ـــــــــ بچوں نے بتایا کہ وہ بالکل چار کے ایسا تھا چھوٹی سی دھوتی اور لال پگڑی باندھے ہوئے تھا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ ارواح خبیثہ بچوں کے کمرے میں بھی آنے لگیں۔ شروع شروع میں یہ بالکل غیر مرئی تھیں اُن کے وجود کا اندازہ بچوں کو اس بات سے ہوتا تھا کہ کمرے کی تمام چیزیں الٹ پلٹ ہونے لگتی تھیں۔ لائٹ کا سوئچ خود بخود جلتا اور پھر خود بخود بجھ جاتا تھا۔ سوئچ کے کھولنے اور بند کرنے کی آواز بھی آتی تھی۔

بچوں کے کمرہ میں ہم نے ان لوگوں کے لئے ایک ٹیبل فین اسٹول پر رکھ دیا تھا وہ گھومتا رہتا تھا اور بچے مچھروں کی گزند سے ایک حد تک محفوظ رہتے تھے ـــــ ان بدمعاشوں نے اسے پورے کمرے میں گھمانا شروع کیا۔ اور اس کو اتنا پٹخا کہ وہ ناکارہ ہوگیا۔ آج بھی وہ پنکھا مرمت شدہ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس کے بعد یہ جاد و زادے کمرے میں بھی آنے لگے۔ بچے چپلوں ہی سے دروازہ خوب کس کر بند کرتے تھے ـــــ اور چپلوں کے ڈھیر کمرے کے اندر رکھ لیتے تھے۔ جب وہ لوگ آتے تھے پھر چپلیں برسنا شروع ہوجاتی تھیں۔ مگر ان کمبختوں پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کبھی یہ لوگ دیواروں سے بھی عجیب عجیب شکلوں کے ساتھ برآمد ہوتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا بڑا افضل یہ تھا کہ بچے ڈرتے نہیں۔ بلکہ مقابلہ کرتے تھے۔

میرا ایک لڑکا جو بہت سیدھا سادھا ہے۔ ایک روز وہ رات میں ۲ بجے کے بعد جاگ گیا۔ کمرے سے باہر آیا تو دیکھا کہ باورچی خانے میں اس کی چھوٹی پھوپھی کچھ پیس رہی ہیں۔ قریب جا کر دیکھا تو مغزیات تھے۔ وہ بھی بازو میں بیٹھ گیا۔ اور باتیں کرنے لگا ـــــــ پوچھا کہ پھوپھی اتنی رات میں آپ یہ مسالہ کیوں پیس رہی ہیں۔ تو کہا کہ اماں کو بھوک لگی تھی تو میں نے کہا کہ حریرا بنا دوں ـــــ اور کہا کہ تم بھی کچھ بادام وغیرہ کھالو۔ بچے نے کہا کہ پھوپھی ابھی تو میں سو کر اُٹھا ہوں۔ منہ تک نہیں دھویا ہے۔ وہاں سے اُٹھ کر اپنے بستر پر آیا۔ اور سو گیا ـــــــــ صبح اپنی پھوپھی سے حریرا کے بارے میں پوچھا اور پوری بات بتائی تو سب نے خواب پر محمول کیا۔ دوسرے بچوں کے ساتھ بھی کچھ ایسے واقعات گزرے تو ہمارے پورے گھر میں گونج پیدا ہوگئی ـــــــ میرا چھوٹا بھائی کہنے لگا کہ تم لوگوں کی آنکھیں خراب ہوگئی ہیں۔ ڈاکٹر کو بتانا پڑے گا۔ اور کہا کہ دیکھو جب تم لوگوں کو تمہارے کمرے میں یا مکان میں کہیں بھی کچھ نظر آئے تو فوراً مجھے جگا دینا۔ میں بھی دیکھوں گا۔ اور پھر اسی رات میں جب یہ گھس پیٹھی کمرے میں آئے تو چپکے سے ایک لڑکا اپنے چچا کو بلانے چلا گیا۔ جیسے ہی وہ دالان سے نیچے اترا تو دیکھا کہ اس کے چچا چلے آرہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ ہاں ہم نے سب دیکھ لیا ہے۔ تم لوگوں نے سچ ہی کہا تھا۔ صبح میں بچوں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ نے دیکھا نا چچا۔ اب تو پتہ چل گیا نا کہ ہم لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ اب وہ ہکا بکا سب بچوں کو دیکھ رہا تھا۔ اور کہنے لگا کہ رات تو میں قطعی اٹھا ہی نہیں۔ رات کا سویا صبح ہی اُٹھا ہوں۔ تم لوگ غلط کہتے ہو۔

ایسے ہی بہت سے واقعات پیش آئے۔ پھر بچوں کو بھی، جب ان حالات سے بھی دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اور انتظار میں رہنے لگے کہ دیکھو آج رات پھر کس سے ملاقات ہوتی ہے۔ تو ان لوگوں نے نیا چولا بدلا۔ اب وہ کمرے میں جنازے وغیرہ لانے لگے جس میں سے انتہائی بدبو نکلتی تھی۔ بچے اس بدبو کو برداشت نہ کرتے ہوئے باہر نکل آتے تھے۔ مگر یہ کمبخت جنازہ لئے ہوئے ساتھ ساتھ چلا کرتے تھے۔

پھر ایک دن ایسا ہوا کہ وہ لوگ ایک تابوت لیکر آتے اور میری لڑکی جس کی عمر اس وقت سات یا آٹھ سال کی ہوگی۔ اس میں بند کرکے زمین کے نیچے لے کر چلے گئے۔ دوسرے سب بچے سو گئے تھے۔ جب وہ زمین کے نیچے کسی سطح پر پہنچ کر جنازہ کو زمین پر رکھا تو مار پٹائی شروع ہوگئی۔ اور پھر تابوت کھول کر ایک نوجوان نے جس کی عمر بیس بائیس سال کی تھی، بچی کو اس میں سے نکالا اور اٹھا کر کمرے میں چھوڑ گیا ــــــ بچی نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تمہارا ماموں عزیز ہوں۔ اور یہ بھی بتایا کہ ان لوگوں کی اس قدر پٹائی کردی ہے کہ اب وہ یہاں تک نہیں آئیں گے۔

عزیز کے متعلق نہ تو مجھے کوئی علم تھا اور نہ ہی بچوں کو۔ البتہ اہلیہ نے بعد میں بتایا کہ ان کا ایک بھائی عزیز بھی پیدا ہوا تھا۔ جو ڈیڑھ سال کی عمر میں فوت ہوگیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا نوزائیدہ اور معصوم بچے جو فوت ہوجاتے ہیں اس عالم بالا میں بڑھتے بھی رہتے ہیں۔

ایک صبح میرے ایک لڑکے نے بتایا کہ ابو جان رات میں نرسو آیا تھا۔ یہ وہی نرسو ہے جس کے بارے میں "طلسماتی دنیا" میں دوبارا استفسار ہوچکا ہے اس کا اصل نام نرسِمہا ہے۔ اس کو اہل ہنود نرسِمہا سوامی کہتے ہیں۔ اس کا یہاں تقریباً ہر شہر میں کوئی نہ کوئی مندر ہے۔ لوگ اس سے بہت ڈرتے ہیں۔ لوگوں میں بڑی مان دان ہے ـــ کسی کے بزرگوں نے کبھی اس کے نام پر پانچ کوڑی بھی دی ہے۔ تو پشتہا پشت وصول کرتا رہتا ہے۔ ورنہ ستاتا ہے۔ اس کے مان دان میں بہت سے گاؤں کے جاہل مسلم بھی مبتلا تھے۔ تبلیغی جماعت والوں نے بہت سے گھروں سے اس کی مورتیاں نکلوائیں ہیں۔ اس پر پھر کبھی تفصیل سے مضمون لکھوں گا۔

بہرکیف لڑکے سے میں نے پوچھا کہ پھر کیا ہوا۔ جب وہ آیا تھا اور اس کا حلیہ کیسا ہے۔ تو کہنے لگا کہ وہ ایک کوتاہ قد شخص ہے۔ سر بہت بڑا تھا اور گھٹا ہوا تھا۔ دھوتی اور شلوکہ پہنے ہوئے تھا۔ آنکھوں کی جگہ صرف گڑھا تھا۔ مگر بہت روشن تھا۔ مگر ایک بات تعجب کی یہ تھی کہ اس کے جسم سے پیچھے والی دیوار دکھائی دیتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کا بدن شیشے کا ہے۔ اس کے منہ کے دہانے کے دونوں طرف

ایک ایک دانت ہونٹ سے باہر نیچے کی طرف نکلے ہوئے تھے جیسا کہ درندوں کے ہوتا ہے ـــــ لڑکے سے کہنے لگا کہ لوگ ہماری پوجا کرتے ہیں۔ اور تم لوگ ہم کو گالیاں دیتے ہو۔ بُرا بھلا کہتے ہو۔ اپنے ہاتھوں میں جھاڑو لئے کھڑے رہتے ہو ہم کو مارنے کیلئے ہم بہت طاقت ور ہیں۔ بڑی بڑی شکتی والے ہمارے سامنے نہیں آتے۔ پھر لڑکے کے جواب دینے سے پہلے ہی غائب ہو گیا۔

یہ جادوئی ایکٹر کبھی کبھی بڑے پتے کی باتیں بھی بتاتے تھے ـــــ میرا بڑا لڑکا اس وقت ریاض سعودیہ میں تھا۔ مہینوں سے خیریت نہیں معلوم ہوئی تھی طبیعت لگی ہوئی تھی۔

ایک روز رات میں تقریباً ڈھائی بجے میری لڑکی میرے کمرے میں آئی اور کہنے لگی کہ آپ ٹیلی فون کے پاس جائیں۔ بھائی کا فون آنے والا ہے ایک خبیث عورت نے مجھکو آپ کو اطلاع دینے کیلئے کہا ہے۔ جب میں ٹیلی فون کے پاس پہنچا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی اور خیریت معلوم ہو گئی ـــــ ان مذکرہ بالا حالات کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا تھا۔ اس کا تدارک کیا جائے۔ اب جو عاملین کی تلاش شروع کی تو ۲۰، ۲۵ عاملوں سے ملاقات کی۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ کوئی بھی اپنے فن میں کامل نہ مل سکا۔ زیادہ تر دکاندار تھے۔ اور صرف اندازے سے ہی الٹی سیدھی باتیں بتاتے رہے تھے۔ مگر پھر بھی بعضوں سے کسی ایک علت میں فائدہ ضرور ہوا۔

ایک مرتبہ بیگم بازار میں ایک عامل کے متعلق معلوم ہوا۔ تو وہاں بھی پہنچا۔ وہ اتفاق سے میرے ایک شناسا کے والد نکلے۔ میں جا کر بیٹھا تو میری طرف دیکھ کر اوپر دیکھنے لگے۔ اور پھر کہنے لگے کہ بھیا جی کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی بیوی کو کوئی بیماری ہے۔ وہ بیماری نہیں بلکہ کرتوت ہے۔ میں ایک تعویذ دیتا ہوں۔ اس کو سر سے پیر تک سات مرتبہ پھرا کر آگ میں ڈال دو۔ تعویذ بھی انہوں نے ہندی ہندسوں میں لکھا تھا ـــــ میرے دل میں یہ بات آئی کہ بھلا ہندی کا تعویذ کیا کام کرے گا۔ پھر بھی بادل نخواستہ جیب میں رکھ لیا۔ اور گھر واپس آیا تو دوپہر کا کھانا پک رہا تھا۔ مجھے بھی مذاق سوجھا۔ میں نے اہلیہ سے کہا کہ اس سے تمہارے سات چکر لگانا ہے۔ اس کے بعد جادو کی حقیقت تم پر منکشف ہونا شروع ہو گی۔

سات چکر جیسا کہ انہوں نے بتایا تھا۔ ویسا کر کے میں نے جلتے ہوئے چولہے میں تعویذ ڈال دیا۔ ڈیڑھ ماہ ہو گئے ہیں، تاریخ ہے اور آج کا دن ہے۔ پھر میری اہلیہ کو وہ درد کبھی نہیں اُٹھا جس کی شدت کے سامنے خودکشی آسان تھی۔

ایک اور عامل صاحب جو میرے محلے ہی میں رہتے تھے۔ کافی ہوشیار مانے جاتے تھے۔ ایک روز ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے معاوضہ کی بات پہلے کی۔ میں نے ان سے کہا کہ کام کیجئے۔ معاوضہ کی فکر نہ کریں۔ انہوں نے باتیں سب کھول کھول کر بتا دیں۔ اور کچھ تعویذ جلانے اور چھڑکنے کو دیئے۔ اس علاج سے صرف اتنا فائدہ ہوا کہ بچوں کے کمرے میں اور باغ میں جو دھما چوکڑی ہوتی تھی۔ وہ بند ہو گئی۔ مگر دوسرے اور معاملوں میں جیسے کہ معاشی حالت کا سدھار یا شادی وغیرہ۔ ان سبھوں پر رکاوٹیں تھیں۔ اور یہ ابتک برقرار ہے۔

میرے ایک دوست یہاں محکمہ آب رسانی میں ملازم تھے۔ گزشتہ سال جس خدمت سے سبکدوش (وظیفہ یاب) ہوئے ہیں۔ ایک روز دکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اِدھر اُدھر گفتگو کے بعد میں نے اصل موضوع چھیڑ دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ ایک کاغذ پر لکیریں کھینچتے رہے اور پھر گویا ہوئے اور تمام حالات کا انکشاف اس طور سے کیا کہ جیسے دیکھ رہے ہیں۔ جتنی باتیں بتائی تھیں سب ہی حرف بحرف صحیح تھیں۔ انہوں نے دن تاریخ تمام چار پانچ حملوں کی بتائی تھیں۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ میرے دوست ہی نہیں بلکہ بھائی بھی ہیں۔ میں آپ کو بالکل تاریکی میں نہیں رکھوں گا۔ آپ کے اوپر جو کام ہوا ہے وہ میرے تو کیا کسی کے بھی بس کا نہیں ہے۔ یہ غلط ہے کہ ایک کلو شکر دیتی ہیں ملا کر پی سکیں گے ـــــ آپ پر جو جادو ہوا ہے اُسے صرف اللہ تعالیٰ ہی ٹھیک کر سکتے ہیں۔ وہ ہی جب چاہیں گے تب ہی سب ٹھیک ہو گا۔

میں نے ان سے دریافت کیا کہ میرے اوپر اتنا سحر کرانے والے کون لوگ ہیں۔ تو بڑی رازداری سے کہنے لگے کہ یہ تو آپ کو بھی معلوم ہے۔ آپ کے مزید اطمینان کیلئے یہ بات بتا رہا ہوں کہ اس شخص کا بایاں پاؤں آج ہی موٹر سائیکل سے زخمی ہوا ہے۔ دکان سے واپس آنے پر اس کے پیر کے زخمی ہونے کی اطلاع بھی مل گئی۔ اس کے بعد پھر میں کسی اور عامل کے پاس نہیں گیا۔

میری پریشانی کچھ اس حد تک بڑی ہوئی تھی کہ آنکھوں سے نیند غائب ہو گئی تھی۔ اس کے باوجود بھی میں اپنے فیصلے پر قائم رہا۔ ابتلاء و مصائب کے اس بحران میں بھی ہم لوگوں نے اپنے کو اس طرح رکھا تھا کہ کسی کو شبہ بھی نہ ہو کہ ہم پریشان ہیں۔ تاکہ ان لوگوں کو کوئی خوشی و انبساط کا موقعہ نہ ملے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ کام پر کام چلاتے چلے گئے۔ اور اب ہم کو نئے تجربے سے دوچار ہونا پڑا۔ کہ وہ لوگ سحر کے ذریعے سے ہم پر خبیث مسلط کرانے لگے۔ ایک دو خبیث بھی نہیں بلکہ بیک وقت چھ چھ جمع ہو گئے ان کے وجود کو تو میں نے محسوس کیا۔ اکثر یہ کمبخت میری چارپائی ہلایا کرتے تھے۔ اور جب نیند آنے لگتی تھی تو ایسا شور کرتے تھے کہ نیند اُچاٹ ہو جاتی تھی۔ اٹھ کر دیکھتا تھا تو کچھ بھی نہیں۔ رات میں ۱۲ بجے کے بعد یہ کمبخت دکھائی دیتے تھے ـــــ میرا ڈ لڑکا جو نرسو پر جھاڑو لے کر دوڑا تھا۔ اس نے اس کی پٹائی بھی کی تھی۔ جب یہ لوگ دکھائی دیتے تھے تو بچے اپنے کمرے میں چلے جاتے تھے۔ اور قرآنی آیتیں وغیرہ جو بھی یاد رہتی تھیں۔ پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ مگر دو خبیث بہت بدمعاش تھے۔ دونوں ایرانی شیعہ تھے۔ یہ بچوں کے سینوں پر بیٹھ کر گلا دبا دیتے تھے۔ خیر بچے آیت الکرسی دل ہی دل میں شروع کر دیتے تھے۔ تب بھاگتے تھے۔

میرا دوسرا لڑکا اس وقت ڈاکٹری کے آخری سال میں تھا۔ اُسے تو جسے زیادہ ستاتے تھے۔ وہ بہت پریشان رہتا تھا۔ وہ پہلے ہی سال میں تھا جب بھی اس پر اس قسم کا سحر کرایا گیا تھا۔ کہ وہ پڑھ نہ سکے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے کامیاب کیا۔ اسی طرح سے میرا ایک چھوٹا لڑکا اس وقت دسویں میں تھا۔ انتہائی ذہین

اور پڑھنے میں خبر ایک۔ میرا خیال تھا کہ پڑھنے میں یہ لڑکا سب سے آگے رہے گا مگر ہوا کیا کہ کچھ لوگ ایک دن اس کے اسکول گئے۔ شاید کسی کے داخلے کیلئے۔ استادوں نے اس بچے کی ذہانت کی اتنی تعریف کی کہ حد کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تیسرے روز سے اسکا اسکول جانا اس وجہ سے بند ہو گیا کہ اس کی دونوں پنڈلیوں میں عجیب قسم کے پھوڑے پھنسیاں نکلنے لگی جس کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں تھا۔ اپنے محلّے ہی میں جو عامل صاحب تھے۔ میں ان کے پاس لیکر گیا۔ اور تعجب اس بات پر ہوا کہ انہوں نے غور سے دیکھا اور قریب رکھی ہوئی چھڑی اٹھا کر اس پر کچھ پڑھا اور بچے کے دونوں پاؤں پر پھیر دیا۔ اور دیکھتے ہی ایک دم سب غائب۔ نہ تو پھوڑا تھا نہ پھنسی۔ البتہ نشانات باقی ہیں۔

اس کے بعد سے کئی کالجوں کے چکر لگائے۔ مگر آگے نہ پڑھنا تھا نہ پڑھا اس کا دل ہی پڑھائی سے اچاٹ ہو گیا۔

ان تمام خبیثوں میں یہ دو خبیث جو ایرانی تھے۔ ایک عبدالکریم اور دوسرا حمیدہ بہت بدمعاش تھے جب ان کی ایذا رسانیاں حد سے بڑھ گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایماء پر حضرت عمر فاروقؓ نے عبدالکریم کو قتل کر دیا۔ اور دوسرا بھاگ گیا۔ یہ دونوں محرم میں کالا لباس ہی پہنتے تھے۔ اور مجلسوں میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اور آ کر بتلاتے بھی تھے آج فلاں جگہ مجلس میں گئے تھے۔ اسی کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ سے ہزار روپے خرچ کر کے مسلط کیا گیا ہے ـــــــ بہت سے خبیث جیسا کہ ایک کے بعد ایک آتے رہے۔ اور ان میں بعض بعض بہت شریف بھی تھے۔ انہیں میں سے ایک نے کہا کہ آپ لوگ مکان خالی کر کے چلے جائیں۔ اب پکا یقین ہو گیا کہ ہم لوگوں کو یہاں سے بھگانے کی تدبیر ہو رہی ہے۔ تب ہم ڈٹ کر ہر بات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو گئے حالانکہ اس نے صحیح بات بتائی تھی۔

ایک مرتبہ ایک انگریز خبیث بھی آیا تھا۔ جو بیم برگ۔ لندن میں کوئی مقام ہے۔ وہاں کا رہنے والا تھا۔ یہ پانی کے ایک جہاز میں کیپٹن بھی تھا۔ اس کا نام الیتابزائیل تھا۔ اس کا جہاز [illegible] میں لندن جاتے ہوئے ڈوب گیا۔ اس نے جہاز وغیرہ کا بھی نام بتایا تھا۔ مگر اب ذہن سے اتر چکا ہے۔ آنے کے ساتھ ہی وہ بہت متاثر ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ہم آپ لوگوں کو ذرا بھی تکلیف نہیں دیں گے۔ آپ لوگ خدا پرست ہیں۔ اتفاق سے اس وقت میری لڑکیاں کڑھائی بنائی اور پینٹ کا کام سیکھ رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ہماری بیوی اور بچی بھی اس فن میں ماہر تھیں۔ ہمارے پاس اس کام کے لئے بہت سامان ہے۔ وہ ہم تم کو لا کر دیں گے۔ وہ لایا بھی تھا۔ مگر لڑکیوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور وہ خاموشی سے چلا بھی گیا۔

ایک مرتبہ ایک عورت بھی آئی تھی۔ یہاں سے قریب ایک گاؤں میں ایک تالاب کے کنارے اس کا ڈیرہ تھا۔ اس نے اپنا پورا پتہ نام وغیرہ سب بتایا۔ اور بتایا کہ اس نے خودکشی کی تھی۔ وہ ہمارے گھر میں آ کر بہت پچھتائی۔ کہنے لگی کہ آپ لوگ بہت سیدھے ہیں۔ ہم آپ لوگوں کو کیسے پریشان کریں۔ آپ لوگوں کو پریشان کرنے کیلئے فلاں شخص نے ہمیں بھیجا ہے۔ اور پھر واپس چلی گئی۔ دو تین تو ایسے تھے بچوں نے انہیں دھکا دیا تو زمین پر پڑے گئے۔ اور ہڈی کڑکڑانے کی آواز آئی۔ جب ان بڑے خبیثوں سے پوچھا گیا کہ جب تمہارے اندر طاقت نہیں ہے تو آئے کیوں ہو۔ کہنے لگے کہ ہم کو زبردستی بھیجا جاتا ہے۔ اگر ہم نہ آئیں تو ہمیں بہت مارا جاتا ہے جس گھر میں یہ تماشے ہوتے تھے وہ میرا ذاتی مکان تھا۔ اور کچھ ہی عرصہ پہلے ایک نیا پورشن بھی بنوایا تھا۔ قسمت کی خوبی دیکھئے کہ ایک سال بھی نئے حصّے میں نہ رہ سکے۔

اس مکان کے چھوڑنے کی تلقین کئی طرف سے ہونے لگیں۔ میں ایک کان سے سُنتا تھا۔ اور دوسرے سے نکال دیتا تھا۔ اپنا مکان اور جما جمایا اسباب تمام رہنا سہنا بھلا کون مکان کو چھوڑتا۔ اس لئے میں ان باتوں پر قطعی غور نہیں کرتا تھا۔ ہماری ایک لڑکی نے ایک روز کہا کہ رات میرے خواب میں ایک بزرگ شیخ عثمان محمود صاحب آئے تھے۔ چار سو سال یہ زمین کیا۔ پورا محلّہ انہیں کی ملکیت تھا۔ انہوں نے کہا تم لوگ یہ مکان چھوڑ دو۔ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے کہیں بھی گزر بسر ہو سکتی ہے۔ میں پھر بھی انجان بنا رہا۔ مگر جب کچھ ایسے ہی اشارے اور سمت سے ملے تو پھر مکان کی تبدیلی ضروری ہو گئی۔ تقریباً ایک میل دور ایک کرائے کا مکان لیکر منتقل ہو گئے۔ اس کرائے کے مکان میں آنے کے بعد تمام خورد و کلاں کے چہروں پر کچھ بشاشت نظر آنے لگی۔ اور دو تین ماہ کے اندر اندر بہت ساری علتیں دفع ہو گئیں۔ صحت اپنے اصل کی طرف مراجعت کرنے لگی۔ سب سے خراب حالت تو میری اہلیہ کی تھی۔ صرف ہڈی اور چمڑا رہ گیا تھا۔ اس مکان میں تو ایک دن میں آدھی چپاتی بھی نہیں کھا سکتی تھیں۔ کھانے کے بجائے دودھ پھل وغیرہ کی طرف بھی قطعی کوئی رجحان نہیں رہ گیا تھا۔ اگر کبھی کچھ کھا لیا تو ری ایکشن ہو جاتا تھا۔ مگر اس مکان میں آنے کے بعد کچھ غذا کی طرف رغبت پیدا ہوئی جو آہستہ آہستہ اپنے معمول پر آ گئی۔ صحت بھی اچھی ہو گئی۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ میری ایک لڑکی نے دیکھا کہ گھر میں ایک لومڑی آئی ہے۔ اور وہ بہت پیاسی ہے۔ لڑکی نے پانی کی بالٹی ان کے سامنے رکھ دی۔ اس نے پانی پیا اور چلی گئی۔ دوسرے روز وہ انسانی جون میں بھی اس طرح آئی کہ پہچانی جاتی تھی کہ وہ کل والی لومڑی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ مکمل انسانی ہیئت پر آ گئی۔ اس نے بتایا کہ ہمارا تعلق گروہ اجنّہ سے ہے۔ تم لوگوں کو دیکھتے ہی ہم کو پتہ چل گیا تھا کہ تم سب لوگ مسحور ہو۔ تمہارے گھرانے کا ہر خورد و کلاں پر سفلی عمل کیا گیا ہے ــــ اور تمام سفلی اعمال ایک قسم کے نہیں ہیں۔ جو جیسا ہے اس کے ساتھ ویسا ہی عمل بھی کیا گیا ہے۔ تم لوگ خدا کا شکر ادا کرو کہ تم لوگوں پر ان تمام عملیات کے وہ اثر ظاہر نہیں جو حقیقت میں ہونا چاہئے تھا۔

بہرکیف انہوں نے خاندان کے ہر خورد و کلاں کے لئے الگ الگ وظائف کی تلقین کی۔ خود میرے لئے بھی قرآن مجید کی ایک صورت پڑھ کر گلاس کے پیالے میں پانی بھر کر اس پر دم کر کے پینے کیلئے کہا۔ ہم سبھوں نے ان بتلائے ہوئے وظائف پڑھے۔ پھر کچھ روز بعد پہلے والے صاحب کے ساتھ ایک صاحب اور آئے انہوں

نے مختلف وظائف کو پڑھنے کیلئے کہا پھر چلّہ پورا ہونے پر پھر کوئی صاحب آئے اور انہوں نے پھر اور کچھ بتائے۔ اس طرح تقریباً پچیس تیس افراد آئے اور سبھوں نے افسوس ظاہر کیا۔ اور اپنے اپنے عملیات کے مطابق وہ ہمیں بھی تلقین کرتے۔

یہ تمام وظائف صرف اللہ تعالیٰ کے کلام کی سورتوں اور آیات پر مبنی تھے۔ ان وظائف کے دوران بہت عجیب عجیب مشاہدات بھی ہوئے۔ بہت ساری حقیقتوں کا علم ہوا۔ انکشافات اتنے روشن ہوئے تھے کہ تمام چیزیں، مثلاً جادو کیا جارہا ہے۔ کن کن چیزوں کا استعمال ہورہا ہے۔ کہاں دفن کیا گیا۔ کون کون لوگ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ اپنی قوم کے بہترین لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔

جادو کی حقیقت جو پہلے والے صاحب نے بتائی۔ وہ استفادہ یا لوگوں کے علم میں آنے کیلئے لکھ رہا ہوں کہ یہ چلتا پھرتا کیسے ہے ——— کہنے لگے کہ جب جادوگر منتر پڑھتا ہے تو ارواح خبیثہ اس میں لپٹی رہتی ہیں۔ اور جادو ایک جاندار کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ جہاں بھیجنا ہو تو چلا جاتا ہے۔ فضا میں اُڑ بھی سکتا ہے۔ اور زمین پر چل بھی سکتا ہے۔

یہ تمام حضرات جن سے ہمیں واسطہ پڑا۔ ملک کے مختلف مقامات سے بھی آئے۔ اور ملک کے باہر سے بھی آئے۔ اندازہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کسی ایک قسم کے سحر کے ماہر تھے۔ اپنا اپنا کام انجام دے گئے ——— یہ تمام حضرات انتہائی ہمدرد، مخلص، پکّے سچے مسلمان حرص و ہوس سے کوسوں دور۔ اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق میں بھی متقی، پرہیزگار، تارک الدنیا، عالم فاضل، تجارت پیشہ ہر اقسام کے افراد تھے۔

اب مجموعی حالات ایک حد تک ٹھیک ہوچکے تھے۔ مگر معاشی حالت اب بھی ابتر تھی۔ جہاں تک خورد و نوش کا معاملہ ہے۔ بحمد اللہ اللہ کا وعدہ بالکل حق اور سچ ہے۔ مگر اور دوسری تمام معاشی ضروریات جیسے کہ شادی بیاہ، ہر ایک کو روزی روزگار سے لگانا۔ ابتک ان میں کوئی پیش رفت نہیں ہوسکی ہے۔ معلوم یہ بھی ہوا ہے کہ تقریباً آٹھ سال سے شادیوں پر رکاوٹ ڈالی گئی ہے۔

ایک دن میری دُکان میں میرے ایک لڑکے کے ساتھ ان کا ایک دوست بھی آیا۔ میں نام سے واقف نہیں ہوں۔ انہوں نے بیٹھے بیٹھے کہا کہ یہاں تین گڑھنت ہیں۔ ایک بہان شکتی بھی ہے۔ انہوں نے اس وقت بہت سی باتیں بتائی بھی تھیں۔ مگر چونکہ ہم لوگوں کے ذہن میں وہ باتیں نہیں رہی تھیں۔ ۔ تردید کرتے رہے ان کے جانے کے بعد ہم لوگوں کو وہ سب باتیں یاد آئیں جس کی ہم تردید کرچکے تھے۔ میں ان دنوں سفر پر گیا ہوا تھا۔ بچے ان کو گھیر گھار کر لائے کہ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ گڑھنت کیا ہوتا ہے۔

ایک روز رات میں انہوں نے تمام لڑکوں کے سامنے دو گڑھنت نکلوائے: معلوم ہوا کہ وہ دُکان میں بیٹھ کر پڑھتے رہے۔ اور پڑھتے ہوئے ہدایت کی کہ سیڑھی کے دونوں طرف ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کا گڑھا کھود دو۔ میرے بڑے لڑکے نے خود کھودا۔ اور وہیں بیٹھا رہا۔ کہ مبادا کوئی گڑبڑ ہوجائے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد ایک گڑھے میں مُتلا انسانی بچے کا تازہ تازہ گوشت اور خون وغیرہ نکلا۔ اور دوسرے گڑھے میں ہڈی، لیموں وغیرہ اور پتہ نہیں کیا کیا۔ اس کے بعد سُنا کہ دُکان ہفتوں خوب چلی اور پھر ٹھپ ہوگئی۔ وہ لوگ کام برابر کر رہے ہیں۔ اس میں شُبہ کی گنجائش نہیں۔ مصلحاً آئندہ کے حالات جو کچھ پیش آئے وہ حذف کر رہا ہوں۔

بقیہ ـــــ فراعنۂ مصر کا کالا جادو

اس منتر کو اٹھارہ ہزار بار دریائے نیل کے پانی میں کمر تک کھڑا رہ کر پڑھنے سے مصری لوگ تسخیرِ زحل کا عمل سرانجام دیتے تھے اور اس عمل کا عامل طی الارض پر قدرت اور پل بھر میں مشرق سے مغرب میں جاسکتا تھا۔ وہ لوگوں کو فیضان روحانی بخش سکتا تھا اور دیوتاؤں کی مانند طاقت اور قوت رکھتا تھا۔ قبطی کاہن رفع امراض کرنے کیلئے قابس کا نقش دیا کرتے تھے۔

نقش حسب ذیل ہوتا تھا۔

علاجِ سحر

ایسا سحر زدہ جس کے علاج سے عامل و کامل حضرات عاجز آجائیں تو ایسے لاعلاج مریض کیلئے منزل بقرہ میں گربہ دشتی کے بچے کے پانی پر ذیل کے کلمات کو اٹھارہ دفعہ پڑھ کر دم کریں۔ اس پانی کو کنوئیں کے سادہ پانی میں ملا کر اس پانی سے سحر زدہ کو غسل کروائیں اور اس میں سے تھوڑا سا پانی اس مریض کو پلا بھی دیں۔ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ اور مریض فوراً شفایاب ہوگا۔

کلمات عمل یوں ہیں۔

اَلْخَاخ اَلْجَاخ دَلخ یَدُوخ یَاخَاخَرَ الْقَاخَاخُوخَیاطَاخَا لَخَاوِیلَ فرَجَ اَهَاوِیلَ وَلَاخَیرَاخَهَاخَاخَیرَاخَافِظًا وَهَازِیًا سِنُ خَادِهٖ وَکَادَهٗ بسِحْرٍ وَلَاخَاهِشَتْ خشُوعًا فَکُنْ لَنَا سَدًّا فَعًّا اَتَمَّهَا یَاخَهَاخُوذَ اَبحَقِّ الْخَاءِ وَالوخَاءِ الْخَاءِ خَاخَا۔

طلسماتی دنیا کے ناظرین کیلئے

چند تحفے

پیشکش
مولانا اکرام الحق قاسمی

علامات جس وقت کوئی مریض آئے (۱) اس کا نام (۲) اس کی ماں کا نام (۳) دن کا نام ان سبھوں کا ابجد کے حساب سے اعداد نکالکر سب نمبروں کو جوڑ دیں۔ پھر ان نمبرات کو ۴ سے تقسیم کریں۔ اگر (۱) بچے تو نظر (۲) بچے تو پیٹ میں کسی چیز سے سحر کیا گیا ہے (۳) بچے تو بدنی مرض (۴) بچے تو سحر اب اس کے لئے تعویذات کا استعمال اس طرح کریں۔

نمبر (۱) یہ تعویذ سات عدد لکھکر دیں۔ روزانہ رات کو ایک پیالی میں ایک نقش ڈال دیں صبح سویرے نہار منہ میں پانی پی لے کریں بشرط نہار منہ ہے وہ تعویذ یہ ہے

۷۸۶

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۰	۲۱۹۱
۲۱۷۴	۲۱۶۳	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶
۸۶۷۷	۸۶۷۸	۸۶۷۲	۸۷۰۷

یہ چال غلط ہے۔ مگر مجھے یہی نقش اسی طرح ملا ہے اسی میں فائدہ ہوتا ہے

نمبر (۲) ایک تعویذ دائیں ہاتھ میں باندھ لیں۔ وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۸۵۰	۱۱۸۵۳	۱۱۸۵۶	۱۱۸۴۳
۱۱۸۵۵	۱۱۸۴۴	۱۱۸۴۹	۱۱۸۵۴
۱۱۸۴۵	۱۱۸۵۸	۱۱۸۵۱	۱۱۸۴۸
۱۱۸۵۲	۱۱۸۴۷	۱۱۸۴۶	۱۱۸۵۷

۷۸۶

۸	۲۵۹۴	۲۵۹۷	۱
۲۵۹۶	۲	۷	۲۵۹۵
۳	۲۵۹۹	۲۵۹۲	۶
۲۵۹۳	۵	۴	۲۵۹۸

یا اللہ اسکو سحر کی شکایت نہ ہو۔ آمین۔

نمبر (۳) بڑے تعویذ کو بوتل میں ڈال دیں۔ (۱) تین دن کے بعد کاغذ کو نکال لیں۔ (۲) روزانہ تین پیالی صبح۔ دوپہر۔ شام۔ کو ایک ایک پیالی پی لیا کریں۔ پانی کم ہو تو اور ملا لیا کریں۔ (۳) تین اتوار کو غسل کریں۔ غسل کی ترکیب یہ ہے۔ اتوار کے دن صبح سویرے نہار منہ میں غسل کریں۔ غسل سے قبل کچھ نہ کھائیں۔ نہ چائے نہ بسکٹ نہ ناشتہ۔ یہ سب غسل کے بعد کریں۔ ایک بالٹی پانی میں سے لیکر بوتل سے لیکر ڈال دیں۔ (۱) پہلے ایک چلو پانی اسی بالٹی سے پی لیں (۲) پھر اس بالٹی سے ایک لوٹا نکال کر وضو کر لیا کریں (۳) پھر اس بالٹی کے پانی سے غسل کر لیا کریں۔ پانی اگر کم ہو جائے اور پانی ملا لیا کریں۔ انشاءاللہ مکمل صحت ہو جائیگی

بڑا تعویذ یہ ہے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ فلما القوا قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین ویحق اللہ الحق بکلمتہ ولو کرہ المجرمون انما صنعوا کید سحر ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ۔

نوٹ :- سب کاغذات کو اچھے کنوئیں۔ یا۔ تالاب میں ڈالدیں ادھر ادھر نہ ڈالیں وجسکو تعویذ دیں اسکو کہہ دیں پانچ یا دس روپے خیرات کردے۔ ہدیہ جو مناسب ہو لے لیں۔

(۲) کسی کا کوئی عزیز ہو، لڑکا ہو یا دوست ہو۔ گھر کو خط و کتابت نہیں کرتا۔ نہ روپئے دیتا ہے۔ اس کے لئے بہترین عمل یہ ہے۔ اسکو ڈاک پانی کہتے ہیں۔ ایک نئی لیڈ پر سورہ جمعہ کو تین بار پڑھکر دم کریں۔ اسی لیڈ سے خط تحریر کریں۔ انشاءاللہ روپئے اور خطوط آنے لگیں گے۔ مجرب۔

(۳) ایضاً :- کارڈ نہیں۔ صرف کاغذ۔ یا انلینڈ لیٹر میں مضمون لکھکر ایکبار آیۃ الکرسی۔ اور سورہ یٰسین شریف کا شروع سے پہلی مبین تک کاغذ کے ہر موڑ یا تہہ میں دم کر کے خط کو بند کر دیں۔ انشاءاللہ کیسا ہی سخت دل ہو روپئے اور خط دینے لگے گا۔ مجرب المجرب۔

چند روحانی تحفے

ڈاکٹر ایم توحید عالم
قطب پوراروی

عمل نمبر ۱ اگر ڈائن، جوگن نے جادو یا سحر کر دیا ہے۔ کسی نے دوکان یا مکان کی بندش کرا دیا ہے۔ شیطان، بھوت، چڑیل، سوار ہوگیا ہے۔ جنات نے تنگ کر دیا ہے ایسی صورت میں اس ترکیب کو آزمائیں، انشاءاللہ تعالیٰ سو فیصد کامیابی ہوگی، اسمیں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ چلانے جنات تک قید ہو جاتا ہے یا جل جاتا ہے نیز مریض یا مریضہ اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

ترکیب عمل پہلے زبان میں تاثیر پیدا کرنے کیلئے کم از کم ایک سو اکتیس ۱۳۱ بار سورہ یٰسین شریف کا ورد کرلیں۔ اس کی قید نہیں کہ ایک ہی بیٹھک میں ہو جب سورہ کا حفظ روانی سے مکمل کرلیں تو مریض پر مندرجہ ذیل ترکیبیں استعمال کریں۔

ترکیب ۱ پہلے ایک کاغذ پر جو سادہ ہو ان ناموں کو لکھ لیں۔

(۱) جنات	(۲) شیطان	(۳) خبیث	(۴) ابلیس
(۵) مردود	(۶) نمرود	(۷) ہامان	(۸) سلیمان
(۹) علیقًا	(۱۰) علیقًا	(۱۱) علیقًا	(۱۲) طلیقًا
(۱۳) طلیقًا	(۱۴) طلیقًا	(۱۵) جن	(۱۶) بھوت
(۱۷) چڑیل	(۱۸) ڈائن	(۱۹) جوگن	(۲۰) پریت

اب دونوں ہتھیلی سے لکھے ہوئے کاغذ کو لال نشان کو تہ نے ترکون لپیٹ لیں۔

(ب) اب صاف روئی (COTTON) لیں اس کے بعد میٹھا تیل یعنی (MUSTARD OIL یعنی سرسوں کا تیل) سے تر کرلیں اور ترکون کاغذ کے اوپر لپیٹ کر فتیلہ بنالیں۔ پھر اس فتیلہ کو مٹی کے دیئے میں رکھ دیں یہ آپ کی پہلی ترکیب مکمل ہوگئی۔

ترکیب نمبر ۲ زمین کو صاف کرا کر اُسے مٹی سے تھوڑی دور تک لیپ دیں (۲) جب زمین سوکھ جائے تو عامل باوضو۔ چھڑی یا لکڑی سے اس طرح گول دائرہ بنالیں۔
(۳) کسی چیز سے نیچے خانہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھدیں۔
(۴) موم بتی دائرہ سے باہر داہنے طرف جلادیں۔
(۵) دائرہ سے باہر بائیں طرف اگربتی جلادیں۔
(۶) دائرہ کے اندر یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے دیا رکھدیں۔ جسمیں فتیلہ رکھا ہوا ہے۔

(پچھم) عامل بیٹھے
صلی اللہ علیہ وسلم
دیا
موم بتی
اگربتی
مریض یا مریضہ بیٹھے
(پورب)

ترکیب نمبر ۳ مریض یا مریضہ کو دائرہ سے باہر پورب طرف پچھم رُخ بیٹھادیں (دیا سے نیچے)
(ب) عامل پچھم طرف دائرہ سے باہر پورب رُخ بیٹھے۔
(ت) اب عامل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے ہوئے فتیلہ جلادیا۔
(ث) ۳ر عدد سفید کارک لگی شیشی بھی رکھنا ہے۔

ترکیب نمبر ۴ (۱) اب عامل۔ درود شریف ۳ر دفعہ اول و آخر اور درمیان میں ایک دفعہ سورۂ یٰسین شریف پڑھکر دونوں ہتھیلی کو سنکھ کی طرح گول کر کے زور سے اپنی ہتھیلی پر پھونک ماریں۔
(۲) پھر یہ کہیں۔ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ۔ لاتعداد دفعہ پڑھیں پھر زور سے پڑھتے ہوئے زور سے ہی حکم دیں۔ اے موکل ہمزاد جلد حاضر ہوکر مریض یا مریضہ کے اوپر جو بھی چیز ہے جلد حاضر کرو۔
(۳) اِدھر مریض یا مریضہ فتیلہ کو غور سے دیکھتے رہیں گے۔ اس کے بعد

جو بھی چیز ہوگی وہ اپنی شکل میں فتیلہ میں دکھائی دیگی۔ مریض یا مریضہ اس ہیبتناک شبیہ دیکھکر ڈر جائیگی مگر عامل کو سمجھانا ہے کہ ہم میں انشاء اللہ کچھ نہ ہوگا۔

(۴) اب سفید شیشی خالی منہ والی مریض کو دیکر کہنا ہے۔ اے مریض جو شکل ہے اُسے کہو جلد شیشی میں آجائے۔ چونکہ مریض دیکھتے رہیں گے جب شیشی میں آجائے تو کارک سے منہ بند کر دینا ہے۔

احتیاط:۔ کبھی کبھی مریض پر کئی طرح کا سایہ تنگ کرتا ہے یا کئی جنات سوار رہتا ہے لہٰذا مریض کو شیر، بھالو، خوفناک شکلیں، سانپ، بچھو وغیرہ۔ کئی نظر آسکتے ہیں سب کو قید کرنے کیلئے ایک شیشی رکھنی ہوگی پھر اس شیشی کو گہرا گڈھا کھود کر دفن کر دینا ہے۔

دوسرا تجربہ شدہ عمل

اگر سائل یا عامل یہ چاہتے ہوں کہ آنکھ بند کریں اور سامنے بھاگے ہوئے؟ نقل یا کسی چیز کو دیکھ لیں تو مسلسل چالیس روز تک اس عمل کو اس ترکیب سے کرلیں۔

طریقہ عمل

نماز کی پابندی ضروری ہے۔

(ب) بعد نماز ظہر اپنی جگہ بیٹھیں رہیں اور بغیر کسی گفتگو کے سورہ الم ترکیف پوری۔ ۱۴ چودہ بار پڑھ لیا کریں یہ سلسلہ مسلسل چالیس روز تک چلے گا۔ اگر ایک روز بھی ناغہ ہوگا تو پھر سے شروع کریں۔

عمل نمبر ۳

اگر دو شخص میں عداوت ہو یا دشمنی دوستی میں بدلنا چاہتے ہوں یا زن و شوہر میں اختلاف رہتا ہو یعنی جائز محبت کے لئے سورہ الحمد اللہ..... والضالین تک ۱۱ بار پڑھکر شیرنی پر کھلا دیں بہت زود اثر ہے۔

عمل نمبر ۴

اگر بیحد مرض کا حملہ ہے کسی دوا سے فائدہ نہیں ہو رہا ہے تو پیپل کا گیارہ عدد پتہ لاکر مریض کے سر پر رکھ دیں اور قل یا ایہا الکافرون۔ قل ہو اللہ۔ قل اعوذ برب الناس۔ قل اعوذ برب الفلق یعنی چاروں قل۔ ایک ایک دفعہ پڑھکر پتہ پر پھونک دیں۔ اور سر سے پتہ ہٹا کر جلا دیں۔ یہ ترکیب مسلسل گیارہ دنوں کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت آجائے گی۔

ایک یادگار تحفہ

طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے جادو ٹونا نمبر میں ہمزاد تابع کرنے کا ایک نادر عمل پیش کر رہے ہیں جو لوگ اس لائن کی ریاضتیں کر چکے ہوں ان کے لئے یہ ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ اُمید ہے کہ خدمتِ خلق کی نیت سے ایسے لوگ ہمزاد تابع کریں گے۔ اور وہ خود بھی فائدہ اُٹھائیں گے اور اللہ کے بندوں کو بھی فائدہ پہونچائیں گے۔ (ح۔ک)

عمل ہمزاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا سمیعُ یا بصیرُ الھم سخرلی ھمزاد بحق سمسائیل و وَ مَسخّرلی ھمزاد بحق رفتمائیل وسخرلی ھمزاد بحق لومائیل احضروا احضروا ھذا الوقت واحضروا من الوقت الحاجات بحق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بحق یا بدوح۔

طریقہ اسکا یہ ہے کہ شرائط اعمال کا پابند ہو کر نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء تازہ غسل یا وضو کریں۔ اور پھر تنہا اور پاکیزہ مکان میں جسے بخورات سے معطر کیا گیا ہو قبلہ رخ بیٹھ کر اور اپنی پشت پر چراغ جلائے جس میں خالص سرسوں کا تیل ہو۔

اور سایہ کی گردن پر نظر جما کر عمل کو سوا گھنٹہ تک مسلسل پڑھیں تو تعداد کا لحاظ ہرگز نہ رکھیں محویت میں عمل کو پڑھتے رہیں۔

نویں روز سایہ گم ہو جائے گا اور کبھی دائیں کبھی بائیں مختلف اشکال یا سلسلے یا روشنیاں نظر آئیں گی کبھی پیچھے سے کوئی آواز دے گا عمل چالیس یوم کا ہے جس روز عمل ختم کرنے کے بعد ہمزاد مخاطب کرے تو اس سے وعدہ وعید کرلیں۔

اور ہمزاد کو آزاد کر دیں روزانہ بطور مداومت عمل کو ایک بار پڑھتے رہنا بہت ضروری ہے۔

اور جب ہمزاد حاضر کرنا منظور ہو تو تین بار عمل پڑھ کر تین بار تالی بجائے انشاء اللہ بہت کامیاب عمل ہے۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

حضرت آدمؑ کی نعش مبارک کوہستان نوز کی غار میں پڑی تھی حضرت آدم علیہ السّلام کے بیٹے شیثؑ اور ان کی اولاد دعائیہ انداز میں ہاتھ اُٹھائے لاش کے اردگرد کھڑے تھے۔ کوہستان نوز جنوبی ہندوستان کے سرسبز ترین پہاڑوں میں سے ہے۔ جب حضرت آدمؑ کو جنّت سے نکالا گیا تو اس پہاڑ پر ان کا نزول ہوا تھا۔ کوہستان نوز کے ایک طرف حضرت شیثؑ اپنے قبیلے کے ساتھ تھے جب کہ جبلِ نوز کی دوسری طرف ان کا بڑا بھائی قابیل اپنے قبیلے کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔ یہ حضرت آدمؑ کا وہی بیٹا تھا جس نے اپنے چھوٹے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ جنوب میں آدمؑ کا پُل[1] اور آدمؑ کی چوٹی[2] کے پہاڑوں کا سلسلہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہر شئے ڈوبتے سورج کی آخری جھلک دیکھ رہی تھی۔ پھر کوہستانوں کے طویل سلسلے پر شام کی سیاہی غالب آنے لگی۔ جاڑے کی لمبی ٹھٹھرتی رات دھیرے دھیرے اُترنے لگی۔ طیور تیزی سے اپنے ٹھکانوں کی جانب محوِ سفر تھے اور تیز سرد ہواؤں میں پتّوں سے بے نیاز پیڑوں کی شاخیں بری طرح چیخ رہی تھیں۔ کارگاہِ زیست میں ظلمتوں کا نزول ہونے لگا تھا۔ اُفق کے دریچے لال گوں ہو کر سفیدی میں ڈھلنے لگے۔ رات سنسان ہو کر جنونی کیفیت اختیار کرنے لگی اور ستارے ٹمٹما ٹمٹما کر آدمؑ کے دونوں بیٹوں کے قبیلوں کو دیکھ دیکھ کر مسکرانے لگے تھے۔ شیثؑ آدمؑ کی نعش مبارک کے پاس دو کڑیل محافظوں کو چھوڑ کر اپنے قبیلے کے دیگر لوگوں کے ساتھ اپنے پڑاؤ کی طرف جا چکے تھے۔ شیث علیہ السّلام اور قابیل کے قبائل کا قیام کوہستانی غاروں اور پہاڑی گپھاؤں میں تھا۔ یہاں دونوں قبائل کا قیام چونکہ عارضی تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنے لئے گھر تعمیر نہ کیے تھے۔

جب شیثؑ آدمؑ کی نعش مبارک کے پاس دو محافظوں کو چھوڑ کر اپنے ٹھکانے کی طرف چلے گئے۔ اسی وقت عزازیل[3] اپنے پانچ ساتھیوں ثبر، اعور، مسوط، درسم اور زکنبور کے ساتھ کوہستان نوز پر نازل ہوا پھر ابلیس (عزازیل) نے اپنے ساتھی درسم کو حکم دیا کہ جاؤ قابیل اور اس کے قبیلے کو بلا لاؤ اور میرا نام لیکر قابیل کو میرا پیغام دینا۔ وہ اپنے قبیلے کے لوگوں کو لے کر بھاگتا ہوا میری طرف آئے گا۔ درسم کچھ کہے بغیر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ قابیل اپنے قبیلے کے مردوں عورتوں کو لیکر اس چٹان کے سامنے آ کھڑا ہوا جس چٹان کے اوپر عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُن کا منتظر تھا۔ آلِ قابیل کو مخاطب کرتے ہوئے عزازیل نے پہلے اپنے پانچوں ساتھیوں کے ناموں کا تعارف کرایا۔ پھر اس نے بلند آواز میں قابیل کے قبیلے کو مخاطب کر کے اپنے اُن پانچوں ساتھیوں سے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اے آلِ قابیل! میرے ساتھیوں میں سے جو ثبر ہے، اس کے اختیار میں مصیبتوں کا کاروبار ہے، جن میں لوگ ہائے واویلا کرتے ہیں اور گریبان پھاڑتے ہیں منہ پر طمانچے مارتے ہیں اور جاہلیت کے نوحے گاتے ہیں۔ میرے دوسرے ساتھی کا نام اعور ہے۔ یہ لوگوں کو بدی پر اُکساتا ہے اور اُسے ان پر اچھا اور پسندیدہ کر کے دکھاتا ہے۔ میرے تیسرے ساتھی کا نام مسوط ہے، یہ کذب اور دروغ پر مامور ہے جسے لوگ کان لگا کر سنیں، جس طرح یہ اب میرے ساتھ انسانوں کی شکل میں ہے۔ ایسی ہی شکل میں یہ انسانوں سے ملتا ہے اور انہیں فساد برپا کرنے کی جھوٹی خبریں سُناتا ہے۔ میرے چوتھے ساتھی کا نام درسم ہے۔ یہ آدمی کے ساتھ اُس کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھر والوں کے عیب اُسے دکھاتا ہے اور اُسے اُن پر غضبناک کرتا ہے۔ میرا پانچواں ساتھی زکنبور ہے۔ یہ بازاروں کا مختار ہے۔ بازاروں میں آکر یہ قسم قسم کی بدی اور بددیانتی کے جھنڈے گاڑتا ہے۔ اے آلِ قابیل! میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ خاندان شیثؑ کے پاس آدمؑ کی نعش کی صورت میں ایک ایسی چیز ہے جس کے

---

[1] بھارت اور سیلون کے درمیان سمندر میں ریت اور پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کی ایک لمبی قطار۔ روایت ہے کہ حضرت آدمؑ جب جنّت سے نکالے گئے تو وہ اسی راستے سے سمندر عبور کر کے سیلون کی طرف گئے تھے۔ اس لئے اسے آدم علیہ السلام کا پُل کہتے ہیں۔ یہ پُل آج بھی موجود ہے ۱۸۶۲ء میں ماہرین طبقات الارض نے اس پُل کو گرا کر اس علاقے کو جہاز رانی کے قابل بنانے کی کوشش کی تھی لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اس کوہستانی پُل کے آس پاس پانی کی گہرائی تین چار فٹ سے زیادہ نہیں ہے (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

[2] یہ جنوب وسطی لنکا میں واقع کولمبو سے پینتالیس میل جنوب مشرق کی طرف ایک پہاڑی ہے۔ جس کی بلندی ۷۳۶۰ فٹ ہے۔ اس چوٹی پر ایک پانچ فٹ چار انچ لمبا اور دو فٹ چھ انچ چوڑا انسانی پاؤں کا نشان ہے۔ روایت ہے کہ یہ حضرت آدم علیہ السّلام کا نقشِ پا ہے

[3] ابلیس یعنی شیطان کا اصل نام عزازیل ہے۔

گرد وہ گھومتے ہیں۔ اس کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ اپنے اندر برکت محسوس کرتے ہیں اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔"

"اے عزازیل" قابیل آگے بڑھا اور عزازیل کے نزدیک ہوتے ہوتے بولا۔ تو کہ میرا پرانا دوست مہربان اور غمگسار ہے۔ تو نے مجھے اپنے بھائی ہابیل پر غلبہ پانے کو کہا، سو میں نے تمہارے مشورے پر عمل کیا اور کامیاب رہا۔ میں سمجھتا ہوں جو کچھ تم اب کہو گے وہ بھی ہماری بہتری کی خاطر ہی ہوگا۔ کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"سنو قابیل! آدمؑ کی نعش اُٹھا کر اپنے قبیلے میں لے آؤ اور بنی شیثؑ کو اس رسم سے نکال دو کہ صرف وہی آدمؑ کے اصل اور صحیح وارث ہیں، اس طرح بنی شیثؑ کا اقتدار اور بزرگی میں تم لوگوں پر کوئی غلبہ نہ رہے گا۔"

"اے عزازیل یہ کیونکر ممکن ہے؟" قابیل نے پُرسوچ لہجے میں کہا۔ "میرے قبیلے میں سے کون ہے جو میرے باپ آدمؑ کی نعش اُٹھا کر لائے گا۔ کیوں کہ نعش پر بنی شیثؑ کے دو نوجوانوں کا پہرہ ہے۔ ان دو جوانوں میں سے ایک کا نام یوناف اور دوسرے کا نام جرموق ہے۔ ان دونوں میں سے جو یوناف ہے وہ سوختہ جان موت کیطرح بھیانک اور کوہستانی پتھروں کی طرح مضبوط اور کڑا ہے۔ وہ ایسا طاقتور ہے کہ چٹانوں کو اکھاڑ کر رکھ دے۔ وہ بنی شیثؑ کی راتوں کا تارا اور انفرادی شجاعت میں نور کا روشن دھارا ہے۔ وہ اس قدر زور آور ہے کہ اگر اس کے بس میں ہو تو زمین کا کربند پکڑ کر اُسے اپنے سامنے پچھاڑ کر رکھ دے۔ بنی شیثؑ اُسے اپنا آخری اور مضبوط برج سمجھتے ہیں۔ وہ ایسا جوان ہے جو صاعقۂ آسمانی بن کر تقدیر کا نوشتہ بدل دے۔ شیثؑ، اس کے سارے بیٹے اور خاص کر اس کا بیٹا انوش، یوناف سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے لئے اُسے ایک قیمتی متاع جانتے ہیں۔ اور دوسرا جس کا نام جرموق ہے گو وہ یوناف سے کمتر ہے لیکن وہ بھی ایسا طاقت ور ہے کہ پہاڑ اکھیڑ کر رکھ دے۔ بنی شیثؑ اس سے بھی محبت کرتے ہیں۔ اے عزازیل کون میرے باپ آدمؑ کی لاش اس غار سے نکال کر میرے پاس لائے گا۔ جب کہ نعش کے آس پاس ہی بنی شیث پڑاؤ کئے ہوئے ہیں، دیکھ عزازیل! میرے پاس میرے قبیلے میں یوناف جیسا ہی ایک طاقت ور نوجوان ہے اس کا نام عارب ہے لیکن وہ ان دنوں علیل ہے اور غار کے اندر بیمار پڑا ہے۔"

"اے قابیل! کیا تیرے قبیلے میں کوئی اور ایسا نہیں جو یوناف کا مقابلہ کرے۔"

"ہے تو سہی" قابیل کچھ سوچتے بولا۔ "میرے قبیلے میں ایک اور طاقت ور اور گرانڈیل جوان بھی ہے۔ اس کا نام علاق ہے لیکن اسے ابھی آزمایا نہیں گیا۔ کیا خبر وہ یوناف سے چت ہوتا ہے یا اُسے مغلوب کرتا ہے۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ عارب کے تندرست ہونے کا انتظار کیا جائے اور جب وہ اچھا ہو جائے تو اسے اور علاق کو بھیجا جائے کہ وہ دونوں کسی حیلے سے کام لیکر یوناف اور جرموق پر غالب رہیں ۔۔۔ اور کوہستان نوز کے اس غار سے میرے باپ آدمؑ کی نعش اُٹھا کر میرے پاس میرے قبیلے میں لے آئیں۔ پھر عارب اور علاق بھائی ہیں اور دونوں مل کر اس کام کو آسانی کر گزریں گے۔"

"نہیں ہرگز نہیں" عزازیل نے بے اطمینانی اور انتشار طبع کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "میرا ایک ساتھی تھوڑی دیر قبل بنی شیثؑ میں سے ہو کر آیا ہے۔ وہ شاید کل تک آدمؑ کی نعش کو دفن کریں گے۔ اے قابیل! جو کچھ کرنا ہے آج کی رات ہی کو۔ جب اہل شیثؑ آدمؑ کی نعش کو زمین میں دفن کر دیں گے تو پھر تمہاری کوئی حقداری اور وراثت نہ رہے گی۔" قابیل سر جھکائے کچھ سوچنے لگ گیا تھا۔ عزازیل نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے قابیل! تو ملول نہ ہو تفکر میں نہ پڑ۔ کیا تمہارے قبیلے میں کوئی ایسی لڑکی نہیں جو انتہائی خوبصورت ہو۔"؟

قابیل نے چونک جانے کے انداز میں اپنا جھکا ہوا سر اُٹھاتے ہوئے کہا۔ "اے عزازیل! میرے قبیلے میں ایک ایسی خوبصورت لڑکی ہے۔ جس کا کوئی ثانی کوئی مثال نہیں۔ میرے اور شیثؑ دونوں کے قبیلوں میں کوئی لڑکی بھی ایسی حسین نہیں ہے۔ اس کا نام بیوسا ہے اور وہ میری ایک نواسی کی لڑکی ہے۔ اے عزازیل بیوسا کا حسن شعلہ گر اور سکر دستی ہے۔ وہ خیالستان حُسن نگارستان نغمہ ہے۔ وہ میرے پورے قبیلے کے دلوں کی دھڑکن ہے اور ہر کوئی اُس سے شادی کرنیکا متمنی ہے لیکن اے عزازیل وہ ستاروں کا خوشا اور بہاروں کا توشہ، بیوسا، مردوں سے انتہائی نفرت کرتی ہے۔ خالقِ ارض و سما نے اس کی جبلت، شعور اور اس کے خمیر میں دو چیزیں بھری ہیں۔ ایک مردوں سے انتہائی نفرت، دوسرے صرف اپنی ذات سے محبت۔"

"کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور ایسی لڑکی ہے؟" عزازیل نے قابیل کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہے تو سہی" اس کا نام نبیطہ ہے۔ یہ میرے پوتے کی بیٹی ہے۔ عمر میں نبیطہ اور بیوسا ایک جیسی ہی ہیں۔ لیکن حسن و خوبصورتی میں بیوسا کو فضیلت حاصل ہے لیکن خصلتاً نبیطہ، بیوسا کا اُلٹ ہے۔ جہاں بیوسا انتہائی خوبصورت، سادہ، خاموش طبع اور مردوں سے نفرت کرنے والی ہے۔ وہاں نبیطہ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ پرلے درجے کی شوخ طبع مردوں کی طرف میلان رکھنے والی اور بھڑکیلی و غصیلی طبیعت کی لڑکی ہے۔ یہ عارب اور علاق دونوں کی بہن ہے۔ عارب اور علاق دونوں سگے بھائی ہیں۔ جب کہ حسین بیوسا ان تینوں کی پھوپھی زاد ہے۔ کاش عارب بیمار نہ ہوتا تو وہ بنی شیث کے یوناف کا خوب مقابلہ کرتا۔" آخری جملہ ادا کرتے ہوئے قابیل کے چہرے پر حسرت اور فکرمندی کے سائے پھیل گئے تھے۔

"سنو قابیل" عزازیل نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "تم عارب کے بھائی علاق کو اس غار کی طرف روانہ کرو جس میں آدمؑ کی نعش ہے۔ علاق کے ساتھ تم بیوسا اور نبیطہ کو بھی روانہ کرو۔ وہاں جا کر علاق یوناف کو مقابلے کی دعوت دے۔ جب وہ مقابلے کیلئے تیار ہو تو نبیطہ، جرموق کے ساتھ جا بیٹھے اور اُسے باتوں میں لگا کر اپنے حسن اور اپنی خوبصورتی کا جھکر دے کر اُسے یوناف کی طرف سے غافل کر دے۔ حسین بیوسا کا یہ کام ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو اپنے ناز و انداز کو خوب واضح کر کے یوناف کے سامنے رہے۔

یوناف اس کے حُسن کی مہک سے بے خود ہو جائے گا اور صحیح طور پر علاق سے مقابلہ نہ کر سکیگا اور شکست کھا جائے گا جس وقت یوناف ہار جائے تو حسین بیوسا اس کے قریب جائے اُسے تسلی دے اور اس سے ہمدردی کا اظہار کرے۔ اس طرح یوناف اور جرموق دونوں آدمؑ کی لاش سے غافل ہو جائیں گے۔ بیوسا اور نبیطہ اسی طرح باتوں اور ہمدردی سے یوناف اور جرموق کو بہلاتی رہیں۔ اور علاق ان کی غفلت سے فائدہ اُٹھا کر آدمؑ کی لاش کو اُٹھا کر یہاں لے آئے۔ جب بیوسا اور نبیطہ اندازہ لگا لیں کہ علاق آدمؑ کی لاش لیکر اپنے قبیلے میں پہنچ چکا ہوگا تو وہ بھی یوناف اور جرموق کو چھوڑ کر واپس آجائیں۔"

"اگر یوناف اور جرموق، بیوسا اور نبیطہ کو واپس نہ آنے دیں اور انہیں بے عزت کرنا چاہیں۔ پھر.....!" قابیل نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ان کا ایسا کرنا ناممکن ہے۔" عزازیل ایک مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ "سنو قابیل! اگر وہ ایسا کرنا چاہیں تو بیوسا اور نبیطہ انہیں دھمکی دیں کہ اگر انہوں نے ایسا کیا تو وہ شور کر کے سارے بنی شیث کو یہاں جمع کر لیں گی۔ ظاہر ہے پھر یوناف اور جرموق شیثؑ کی سزا کے خوف سے ایسا کرنے سے متعلق سوچ بھی نہ سکیں گے اسطرح بیوسا اور نبیطہ بھی واپس آجائیں۔"

"ہاں یہ ترکیب ٹھیک ہے۔" قابیل نے خوش اور مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ "میں علاق، بیوسا اور نبیطہ کو بلا کر لاتا ہوں۔"

"ان تینوں کو سارا معاملہ سمجھا کر لانا کہ انہیں کہاں جانا ہے اور وہاں جا کر انہوں نے کیا کچھ کرنا ہے۔"

"مطمئن رہو، میں ان سے سب تفصیلات کہہ دوں گا۔ قابیل بڑھا اور اپنے پیچھے کھڑے اپنے قبیلے والوں کے اندر گھس گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ لوٹا تو اس کے ساتھ علاق، بیوسا اور نبیطہ تھے جیسا کہ قابیل نے عزازیل کے سامنے تعریف کی تھی بیوسا ویسی ہی حسین اور خوبصورت تھی اس کی غزل خواں اور زمزمہ ریز آنکھوں میں ایک حشر سا برپا تھا۔ اس کے صندلی اور گلابی سراپا سے مہک، لذت و شہوت اور ضبط کے بندھن توڑ دینے والی خوشبو اُٹھ رہی تھی۔ اس کے آلو بہ ہونٹ، ان پر ایک جھلاہٹ، اس جھلاہٹ میں ایک مسکراہٹ اور مسکراہٹ میں ایک گھلاوٹ تھی۔ اس کی جھکی ہوئی دراز پلکوں میں خاموش ور درخشاں آنکھوں میں سے قوس قزح کی رنگین لہریں، روشنیوں کا سیلاب اُمڈ رہا تھا۔ اس کے سرمدی وجود کا سا اسرار رکھنے والے چہرے پر زمزموں کا ارتعاش، فطرت کے گیت، چاند کا فسوں، کرنوں کا جادو، نغموں کے خواب اور رسیلے جھرنوں کا رس رقص کناں تھا۔ اس کے عارض کی لالہ کاری آہ جیسے گلِ یاسمین کی طراوت، اس کے کاکل کی تاب داری جیسے رات کا فسوں اس کے ساحریں، دگلنار ہونٹوں کی طراوت، جیسے رات کے پہلے پہر کے دلکش خواب کے کنار چنے کی تازگی۔ نبیطہ بھی نغموں کے خواب، نگاہوں کے خمار اور نسیم سحر کی لطافت جیسی خوبصورت تھی لیکن وہ حُسن اور کشش میں بیوسا سے کافی کمتر تھی۔

"کیا تمہارے جدِ امجد قابیل نے تم تینوں کو سمجھا دیا ہے کہ تم تینوں کو کہاں جانا ہے اور وہاں جا کر کیا کیا کام سرانجام دینا ہے۔" عزازیل نے ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے عزازیل! ہم جان چکے ہیں کہ ہمیں بنی شیثؑ کے غار میں جانا ہے اور وہاں سے آدمؑ کی لاش کو اٹھا کر لانا ہے۔ تاکہ آنے والی نسلوں میں ہم ہی آدمؑ کے حمایت کار اور وارث کہلائیں...." علاق احترام کے جذبے سے پُر لہجے میں بولا۔

"تو پھر جاؤ جس طرح قابیل نے تمہیں سمجھا دیا ہے ———— اس طرح عمل کرو۔ تمہاری واپسی تک تمہارے اہلِ قبیلہ اور میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہیں کھڑا رہوں گا۔"

علاق، بیوسا اور نبیطہ اُس غار کی طرف چل دیئے۔ جہاں آدمؑ کی نعش پڑی ہوئی تھی ———— سردی سے بچنے کیلئے یوناف اور جرموق نے غار کے منہ کے پاس آگ کا الاؤ روشن کر رکھا تھا۔ اور وہ آگ کے پاس بیٹھے پہرہ دے رہے تھے۔ آگ کے جلتے الاؤ نے غار کے اندرونی اور باہر کے حصے کو دور دور تک روشن کر دیا تھا۔ بھیگی اور جوان رات شبنم سے ہم آغوش ہو کر اپنے حاشیہ خیالات میں دور تک نکل گئی تھی۔ آسمان خاموش تھا۔ زمین کی سانس بوجھل تھی اور رات کے سینے کے ویران گوشوں پر سو رہے چاند کی کرنیں اپنی آخری ضربیں لگا رہی تھیں الاؤ کی تیز روشنی میں یوناف ایسے لگ رہا تھا گویا بھولا بسرا انسان اور دیوانہ نورد وہاں آبیٹھا ہو اور اپنے اطراف کو بڑے انہاک اور غور سے دیکھ رہا ہو۔ وہ بڑا دراز قد خوبصورت اور کڑیل مرد اور دیو ہیکل گرانڈیل جوان تھا۔ اس کے پاس بیٹھا جرموق بھی ایک کوہ پیکر جوان تھا۔ لیکن وہ یوناف کی نسبت کمتر تھا۔

عین اس وقت جلتے الاؤ کی روشنی کے ہالے میں علاق، حسین بیوسا اور دلفریب نبیطہ نمودار ہوئے۔ انہیں دیکھتے ہی یوناف کی بڑی اور کالی سیاہ آنکھوں میں زندگی کا پورا خون اُتر آیا اور وہ شرارِ برق کی طرح اُٹھ کھڑا ہوا۔ جرموق نے بھی اس کی تقلید کی اور آنے والوں کو سوالیہ نگاہوں سے گھورنے لگا۔

"اے بنی شیثؑ، اے کوہ پیکر جوان!" علاق نے قریب آکر یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میرے قبیلے کے ایک جوان نے مجھے بتایا ہے کہ بنی شیث میں تو سب سے زور آور ہے۔ اس چاندنی رات میں تجھے میں مقابلے اور زور آزمائی کی دعوت دیتا ہوں۔ میں یہ فیصلہ کر کے آیا ہوں کہ تجھ سے مقابلہ کر کے تجھے مات دوں گا اور بنی قابیل کا نام روشن کروں گا۔"

یوناف کے دل و دماغ پر گویا سُرخ شعلوں کا رقص شروع ہو گیا تھا۔ اس کی نگاہوں کے تجسس میں اندھے اور بھیانک طوفان کروٹیں بدلنے لگے تھے۔ اس کی حالت سے ایسا لگتا تھا جیسے خاموش فضاؤں کے اشارے تلخ حقائق اور مایوسی کا اندھیرا پھیلانے پر تل گئے ہوں پھر اس نے جواب طلب نگاہوں سے علاق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اے قابیل کی اولاد! کیا تجھے کسی نے بتایا نہیں، کیا قابیل نے بھی تجھے نہیں سمجھایا کہ میں خود سروں کو ہرگز برداشت نہیں کرتا۔ کیا تجھے خبر نہیں، میں شیثؑ کے پوتے کا بیٹا یوناف ہوں اور یہ بھی تیرے علم میں ہوگا کہ میرے جدِ امجد شیثؑ کو خداوند نے سرفراز

بعد آدمؑ کے بعد اُسے سب پر فوقیت دی جب کہ تیرا جدِ امجد قابیل اپنے بھائی ہابیل کا قاتل ہے۔ اس نے خداوند کی نافرمانی کی، سو وہ عزازیل کی طرح مردود و مقہور ہو گیا۔ جا اپنے قبیلے میں لوٹ جا اور مجھے اس مقدس غار کی حفاظت کرنے دے کہ یہاں ہمارے جدِ اعلیٰ آدمؑ کی لاش پڑی ہے۔ لوٹ جا کہ اس غار کے تقدس کا مجھے خیال اور احترام ہے۔ ورنہ ابھی تک میں تجھے تیرے خون میں نہلا چکا ہوتا۔ قبل اس کے کہ تو میرے ہاتھوں مارا جائے اور تیری ماں، تیری بہنیں، بھائی اور تیرا باپ تیری جواں مرگ پر نوحہ کریں۔ لوٹ جا اور مجھے اس کام میں لگا رہنے دے، جس پر میرے باپ کے دادا شیثؑ نے مجھے مقرر کر رکھا ہے۔" یوناف پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

علاق نے سخت آواز اور کرخت لہجے میں کہا "اے بنی شیثؑ کے بزدل یوناف! میں تجھے مقابلے کی دعوت دیتا ہوں اور تو مجھے اپنے قبیلے میں واپس جانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اُٹھ میرا مقابلہ کر تاکہ میں اپنے قبیلے کی عزت و سطوت کا باعث بنوں۔ دیکھ میرا بڑا بھائی عارب جو مجھ سے کہیں زیادہ طاقت ور ہے وہ بیمار پڑا ہے۔ وہ اگر اچھا ہوتا تو اپنے قبیلے کی فوقیت ثابت کرنے... تیرے ساتھ مقابلہ کرنے آتا اور ابھی تک وہ تجھے پچھاڑ کر آگ کے اس الاؤ کے پاس لہولہان کر چکا ہوتا۔ اُٹھ میرا مقابلہ کر۔ ورنہ میں تجھے مار کر چلا جاؤں گا۔"

علاق کی گفتگو پر یوناف اپنی جگہ سے یوں اُٹھا۔ جیسے زمین کی جوف کے بے انت زلزلے اچانک حرکت میں آگئے ہوں یا کسی بلند چٹان پر اچانک آگ کے ان گنت الاؤ بھڑک اٹھے ہوں۔ یوناف نے کسی ہمہ سوز طوفان کی طرح علاق کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سنبھل اے علاق! میں تجھے منحوس ستارہ جان کر تجھ پر حاوی ہوں گا۔ تیری ساری سطوت کے ایوان گراؤں گا اور تجھے تباہی کی آگ، مایوسی کا اندھیرا اور ذلت و ندامت کے آنسوؤں میں نہلا دوں گا۔" نبیطہ فوراً آگے بڑھی اور جرموق کو اپنی طرف راغب کرتے ہوئے اُسے باتوں میں لگا لیا۔ حسین اور محسن کی ساحرہ بیوسا آگے بڑھ کر الاؤ کی تیز روشنی میں آئی ــــ اور ایسے زاویے پر آکھڑی ہوئی کہ یوناف کی نگاہ براہِ راست اس پر پڑے ایک بار اس پر نگاہ پڑتے ہی یوناف اس کی خوبصورتی اس کی کشش، اس کی چمکیلی آنکھوں اور بھرے بھرے گلابی سراپا کو دیکھ کر چونکا۔ پر جلد ہی اس نے اپنے سر کو جھٹکا دیا۔ سنبھلا اور ایک جست لگا کر علاق کی طرف بڑھا۔

حسین بیوسا کا ہر حربہ ناکام رہا تھا اور یوناف نے آگے بڑھ کر علاق کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ دونوں ایک دوسرے سے گتھ گئے تھے اور ایک دوسرے پر اپنی آہنی ضربیں لگانے لگے تھے۔ اچانک یوناف نے علاق کو اپنی گرفت میں لیا اور ایک وحشی نعرہ مارتے ہوئے اس نے علاق کو فضا میں اُچھال دیا۔ علاق انتہائی بے بسی کی حالت میں ایک چٹان پر گرا تھا۔ اس کا جسم ایک لمحے کیلئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ یوناف آگے بڑھا اور اس کی ناک پر ہاتھ رکھنے کے بعد دونوں لڑکیوں کی طرف ہٹ کر بولا۔

"یہ مر چکا ہے اور تم دونوں اسے اپنے قبیلے میں لے جاؤ اور سُنو! علاق کے مرنے کا یہاں شور اور واویلا نہ کرنا ورنہ میرے قبیلے والے یہاں آجمع ہوں گے اور معاملے کی چھان بین کرنے کی خاطر تم دونوں کو یہاں روک لیں گے۔ سنو! میں جانتا ہوں۔ علاق مجھ سے مقابلہ کرنے کس مقصد کے تحت آیا تھا۔ تم دونوں اپنے قبیلے کی حسین ترین لڑکیاں ہو۔ تم دونوں کا ساتھ آنا بھی ان گنت غلط فہمیاں کھڑی کرنے کو کافی ہے۔ میرا دل کہتا ہے علاق آدمؑ کی لاش اُٹھانے آیا تھا اور تم دونوں کو اسی لئے اپنے ساتھ لایا تھا کہ تم دونوں اپنے حُسن اور خوبصورتی سے مجھے اور جرموق کو اپنی طرف مائل کر کے ہمارے فرض سے غافل کر دو، پر ایسا کیوں کر ممکن ہے۔" وہ ذرا رُکا اور پھر بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "سُنو بیوسا! تمہارا میرے سامنے ایسی بے باکی سے آنا اس اَمر کی دلیل ہے کہ تمہیں مجھ پر جال ڈالنے کو مقرر کیا گیا تھا۔ اب جبکہ تم میرے سامنے آہی گئی ہو تو سُن رکھو۔ اب میں تمہیں اپنے لئے حاصل کر کے رہوں گا۔ میں جانتا ہوں تم جس قدر خوبصورت اور پُرکشش ہو اسی قدر تم مردوں سے نفرت کرنے والی بھی ہو، پھر بھی جان رکھو کہ تمہاری اس ساری نفرت اور کرّ و فر کے باوجود میں تمہیں حاصل کروں گا اور تمہیں اپنی رفاقت میں لاؤں گا۔"

"آج سے میں دوسرے مردوں کی نسبت تم سے زیادہ نفرت کروں گی۔" بیوسا نے نفرت سے زمین پر تھوکتے ہوئے کہا۔ پھر وہ دونوں علاق کی لاش اٹھا کر اپنے قبیلے کی طرف لوٹ گئیں۔

عزازیل اسی طرح جبل نوز پر اپنے پانچوں ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تھا اور اس کے سامنے قابیل اپنے قبیلے والوں کے ساتھ تھا کہ بیوسا اور نبیطہ علاق کی لاش اُٹھائے وہاں پہنچ گئیں۔ انہوں نے لاش کو قابیل کے قدموں میں رکھ دیا۔ نبیطہ بھائی کی لاش کے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ جب کہ بیوسا پُرسکون تھی اور اس نے قابیل سے کہا۔

"اے میری ماں کے نانا! علاق اس یوناف کا مقابلہ نہیں کر سکا وہ اس سے گتھ گیا۔ اُسے ایک بے تواں بچہ جان کر فضا میں اُچھال دیا۔ علاق ایک پتھر پر گرا اور مر گیا۔" نبیطہ کے رونے کی آواز سن کر اس کا دوسرا اور طاقت ور بیمار بھائی عارب بھی غار سے آگیا۔ اس نے بھی بیوسا سے علاق کے مرنے کے واقعات سُنے اور لاش کے پاس بیٹھ کر رونے لگا۔ قابیل نے علاق کو اس وجہ سے جلدی دفن کر دیا کہ اس کی موت سے اس کے قبیلے کے لوگوں پر بُرا اثر نہ پڑے اور وہ بنی شیث سے بھاگ نہ ہو جائیں۔

"اے آلِ قابیل!" علاق کی تدفین کے بعد عزازیل نے بنی قابیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "بنی شیث کے پاس اس وقت آدمؑ کی لاش ہے۔ جس کے گرد وہ گھومتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں جب کہ تمہارے پاس کچھ نہیں۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ دوں جو ہمیشہ تمہارے پاس رہے۔ اور خدا کے بجائے تم اس سے خیر و برکت حاصل کرو۔" بنی قابیل نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ عزازیل نے اس بار عارب، نبیطہ اور بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یوناف سے علاق کی موت کا انتقام نہ لو گے؟"

"صرف یوناف سے ہی نہیں پورے بنی شیث سے انتقام لیں گے۔" عارب کے

حلق سے غراہٹ آمیز آواز نکلی "میں اس وقت بیمار ہوں، اچھا ہو جاؤں تو یوناف کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔"

عزازیل نے قابیل کے پاس کھڑے عارب، ہیوسا اور نبیطہ سے اور نزدیک ہوتے ہوئے کہا: "کیا میں تم تینوں کے ناسوت میں لاہوت کا ایک عمل نہ کر دوں لاہوت کے اس عمل سے تم تینوں ابدی اور دائمی تو نہ ہو جاؤ گے مگر ایک وقتِ مقررہ تک جیتے رہو گے۔ اور اس مقررہ وقت میں ہزاروں سال بھی ہو سکتے ہیں۔ جب تمہارے ناسوت پر لاہوت کا عمل ہو جائے گا تو تم تینوں ہمیشہ جوان رہو گے۔ مافوق الفطرت قوتوں کے مالک ہوگے اور تمہاری حیثیت اپنے اپنے ہمزاد جیسی ہو جائے گی جس طرح وہ محیر العقول کام کر سکتا ہے، اس طرح تم تینوں بھی کر سکو گے۔ کیا تم اس عمل کیلئے تیار ہو؟" عارب، ہیوسا اور نبیطہ نے فوراً اس کا جواب اثبات میں دیا۔ عزازیل نے اس بار قابیل سے کہا: "مجھے اپنے قبیلے کا ایک ایسا آدمی دو جو عجب دانش مند تیز اور چالاک بھی ہو تاکہ میں اُسے ایک ایسا فن سکھاؤں جس سے وہ تمہارے لئے ایسی چیز بنائے جس کے سامنے تم خدا کے بجائے جھکو اور اس سے خیر و برکت حاصل کرو۔"

"اس جوان کو وہ فن سکھاؤ" قابیل نے اپنے قریب کھڑے ایک جوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "اس کا نام طیراش ہے۔ یہ بڑا چالاک اور تیز ہے۔"

"قابیل! تم اپنے قبیلے والوں کو لیکر اپنے مسکن کی طرف چلے جاؤ۔ میں اُن چاروں کو لیکر کوہستان نوز کی چوٹی پر جاؤں گا۔ اور وہاں ان پر اپنا عمل کروں گا۔" قابیل اپنے قبیلے والوں کو لیکر لوٹ گیا۔ جب کہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہی قابیل کے ان چار افراد کو لیکر جبل نوز کی چوٹی کی طرف جا رہا تھا۔

"اے عزازیل! چوٹی کی طرف جاتے ہوئے طیراش نے پوچھا: "تو کہ پیدائش آدم کے سارے اور اس کے جنت سے نکالے جانے اور بعد کے حالات سے بخوبی واقف ہے۔ کیا تم ہمیں یہ سارے حالات و واقعات نہ سناؤ گے کہ ہم اپنے جدِ امجد پر گزرنے والے حوادث کی اہمیت سے آگاہ ہوں۔"

آہ آدمؑ کی یہ داستان بھی میرے لئے کیسی دل فگار اور زوال کا باعث ہے سنو! خداوند خدا نے مجھے زمین کی طرف بھیجا تاکہ میں ادیم زمین[1] سے ہر جزو شہر میں اشوز مٹی لے کر آؤں۔ میں یہ مٹی لے کر آیا تو خدا نے چالیس دن تک اس مٹی کا خمیر اُٹھایا پھر اس مٹی پر اپنا ہاتھ مارا تو پاک و طیب مٹی دائیں ہاتھ میں اور ناپاک و خبیث مٹی بائیں ہاتھ میں چلی گئی۔ پھر دونوں کو غلط ملط کر کے آدمؑ کو بنایا۔ جب آدمؑ کا دھڑ بنایا گیا تو میں اس کے اردگرد گھوما کرتا تھا چونکہ یہ مٹی میں ہی زمین سے لایا تھا۔ اس لئے مجھے جستجو تھی کہ خدا اس کا کیا کرے گا۔ میں نے جب دیکھا کہ آدمؑ کے دھڑ میں جوف ہے۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ مخلوق مستقیم نہ رہے گی۔ سب سے پہلے آدم کے سر میں روح آئی اور حرکت پیدا ہوئی پھر جسم کا جسے حرکت میں آتے خود آدمؑ دیکھ رہے تھے۔ عصر کے وقت دونوں پاؤں باقی رہ گئے تھے۔ یہ دیکھ کر آدمؑ نے کہا: "اے رات کے پروردگار جلدی کر کیوں کہ رات آ رہی ہے۔"

"جب آدمؑ کے سارے جسم میں روح پھیل گئی تو اُسے چھینک آئی تو آدمؑ نے خدا کی حمد کی۔ جواب میں خدا نے کہا یرحمک ربک (تجھ پر تیرے رب کی رحمت) پھر خدا نے قریب کھڑی روحوں کی طرف اشارہ کر کے آدمؑ سے کہا۔ ان کی طرف جا اور انہیں سلام کہہ کر جو وہ جواب دیں۔ مجھ سے آکر کہہ۔ آدمؑ ان کی طرف گیا اور انہیں سلام کہا۔ روحوں نے جواب دیا ۔ الحمد للہ رب العالمین۔ آدمؑ نے یہی آکر خدا سے کہا۔ پس خدا نے آدمؑ کو حکم دیا کہ یہ تیرا اور تیری زیارت کا سلام ہوگا۔ پھر خدا نے سب کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں۔ سب نے کیا اور میں نے انکار کر دیا۔ بھلا میں اس مٹی سے بنے انسان کو کیوں کر سجدہ کرتا جسے میں خود سطح زمین سے اُٹھا کر لایا تھا۔ پس خدا نے مجھے راندۂ درگاہ اور مردود کر کے اپنا لعنت زدہ کر دیا۔ اور میں خدا سے اس کے بنائے ہوئے انسان کو قیامت تک بھٹکانے کی مہلت لیکر علیحدہ ہو گیا اور خدا نے آدمؑ اور حواؑ کو جنت میں ڈال دیا۔ میں نے انہیں پھل دے کر جنت سے نکلوا دیا۔ کیوں کہ میری ترغیب پر آدمؑ نے وہ کھا لیا۔ جس کی خدا نے ممانعت کر رکھی تھی۔

پس آدم و حوا زمین پر پھینک دیئے گئے۔ تلافی مافات میں آدم و حوا دو سو برس تک روتے رہے۔ چالیس دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ سو برس تک آدم حوا سے الگ تھلگ رہے۔ آدمؑ کوہستان نوز پر رہے۔ خدا نے جنت سے آدم کے ساتھ اس کا درخت، ایک پتھر، ایک عصا، ایک سندان، ایک ہتھوڑا، ایک سنسی اور بھیڑ بکریوں کے آٹھ جوڑے اُتار دیے جب آدمؑ جبل نوز پر گرے تو وہاں انہوں نے لوہے کی ایک سلاخ دیکھی۔ اس نے لکڑیاں گرم کر کے اس سلاخ کو گرم کیا اور اُسے سندان پر رکھ کر ہتھوڑے سے اس کی چھری بنائی۔ آدمؑ اُسے کام میں لائے۔ اس کے بعد اس نے لوہے کا ایک تنور بنایا اور سنو! آدمؑ کا قد ساٹھ ہاتھ اور جسم کی چوڑائی سات ہاتھ تھی۔ پھر خدا نے آدمؑ کو حکم دیا کہ میرے عرش کے بالکل نیچے میرا ایک گھر تعمیر کرو۔ سو آدمؑ نے زمین پر خدا کا گھر تعمیر کر دیا۔"

کوہستان نوز کی چوٹی کی طرف جاتے ہوئے عزازیل کہتا رہا۔ آدم اور حوا کے جو پہلی اولاد ہوئی وہ قابیل اور اس کی بہن لبود تھے۔ دوسرے بطن سے ہابیل اور اس کی بہن اقلیما پیدا ہوئے۔ جب یہ چاروں جوان ہو گئے تو خدا نے آدمؑ کو حکم دیا کہ ایک بطن کی اولاد کو دوسرے بطن کی اولاد سے بیاہ دیا جائے تاکہ ایک ہی بطن کے بھائی بہنوں کا آپس میں نکاح نہ ہو۔ قابیل کی بہن لبود چونکہ ہابیل کی بہن اقلیما سے خوبصورت تھی۔ لہٰذا قابیل، اقلیما کے بجائے اپنی بہن لبود سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ جب کہ خدا کا حکم تھا کہ ہابیل اور لبود کی شادی کر دی جائے۔ آدمؑ کی زبان سے خدا کا یہ حکم سن کر قابیل بھڑک اُٹھا اور بولا: "اے آدمؑ! یہ خدا کا حکم نہیں تیرا فیصلہ ہے۔" تب آدمؑ نے کہا یہی بات ہے تو تم دونوں قربانی کرو۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے آگ نازل

---

[1] ادیم زمین کا مطلب سطح زمین ہے۔ اسی ادیم سے لفظ آدم بنا۔ چونکہ آدمؑ کی اولاد سے نسیان متوقع ہے لہٰذا انسان کہلائی۔ اسی جگہ پر خدا نے فرمایا "خلق الانسان عجولا"۔ (انسان جلد باز پیدا ہوا) (طبقات ابن سعد)

[2] اسی جگہ پر خدا نے فرمایا "خَلَقَ الْإِنسَانَ عَجُولًا" (انسان جلد باز پیدا ہوا)، بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ دانہ گندم کا تھا۔ دیگر کا خیال ہے انگور تھا۔ کہ یہی حجر اسود تھا حضرت آدمؑ نے لے کے ابو قبیس پر نصب کیا تھا۔ اندھیری راتوں میں چاند کی طرح روشن رہتا تھا۔ بعد کو جب حائض عورتیں اور مجس پہاڑ پر آکر اُسے چھونے لگے سیاہ ہو گیا (طبقات ابن سعد) یہی حصہ نے مروی تھا۔ (طبقات ابن سعد)

(باقی اگلے صفحے پر)

کرے گا اور تم دونوں میں سے جو بھی لبود کا مستحق ہوگا۔ آگ اس کی قربانی کو کھالے گی
ہابیل اور قابیل دونوں اس فیصلے پر رضامند ہو گئے۔ چونکہ ہابیل ایک چرواہا تھا۔ اس
لئے وہ قربانی کیلئے ایک بہترین دنبہ[1] لیکر آیا۔ مکھن اور دودھ بھی ساتھ تھے۔ قابیل زراعت پیشہ
تھا۔ اپنی زراعت کی بہترین پیداوار لے کر آیا۔ دونوں بھائی کوہ نوز پر چڑھ گئے۔ آدمؑ
بھی اُن کے ساتھ تھے۔ وہاں قربانی کا سامان رکھا گیا اور حضرت آدمؑ نے خدا سے
دعا کی۔ اس موقعہ پر قابیل نے اپنے دل میں کہا قربانی قبول ہو نہ ہو مجھے پرواہ نہیں۔
میری بہن لبود کی شادی میرے ساتھ ہی ہوگی۔ ہابیل کے ساتھ نہیں۔ پس آسمان سے
آگ اُتری اور ہابیل کی قربانی کھا گئی، قابیل کی قربانی دھری رہ گئی کہ اس کی نیت صاف
نہ تھی۔ آخر ہابیل کی شادی لبود سے اور قابیل کی شادی اقلیما سے ہوگئی۔ اس بنا پر
قابیل، ہابیل سے نفرت کرنے لگا اور ایک روز جب کہ وہ اپنا ریوڑ چرا رہا تھا، قابیل
نے اُسے قتل کر دیا۔ ڈر خوف کے مارے وہ ہابیل کی لاش اپنے کندھوں پر اُٹھائے
اُٹھائے پھرتا رہا۔ اور نادم ہوا کہ اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ آخر خدا نے دو کوّے
بھیجے۔ ایک نے دوسرے کو مارا اور چونچ سے گڑھا کھود کر اُسے دفن کرنے لگا۔

قابیل نے جو یہ دیکھا تو افسوس کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ہائے حیف! میں ایسا
ہی عاجز ہوں کہ اس کوّے جیسا بھی نہیں کہ جس طرح یہ کوا مردہ چھپا رہا ہے، میں بھی اپنے
بھائی کی لاش چھپا سکتا۔ پھر اس نے گڑھا کھود کر ہابیل کو دفن کر دیا۔ اس کے بعد آدمؑ
اور حواؑ کے ہاں شیثؑ اور اس کی بہن عزورا پیدا ہوئے۔ پس یہ ہے آدمؑ، میرے اور
تمہارے جد قابیل کی داغوں بھری داستان۔ اب جبکہ آدم اپنے چالیس ہزار افراد چھوڑ کر
مر گیا ہے۔ مرنے سے قبل اس نے نصیحت کر دی تھی کہ اولاد شیث کی مناکحت اولاد قابیل میں
نہ ہونے پائے اور اس نے یہ نصیحت اس وجہ سے کی تھی کہ بنی قابیل میں زناکاری، شراب نوشی
اور فتنہ وفساد پھیل گیا ہے۔ جبکہ میں چاہتا ہوں۔ بنی شیث اور بنی قابیل کی آپس میں شادیاں
ہوں اور سب مل کر گناہوں میں ملوث ہو کر میرا برسا بوجھ اُٹھائیں۔ تاکہ میرا اللہ سے کیا یہ
وعدہ پورا ہو کہ میں زمین پر اس کے بندوں کو ان کی اصل راہ سے بھٹکا دوں گا۔"

عزازیل اپنے پانچوں ساتھیوں کو، ہیوسا، عارب، نبیطا اور طیراش کے ساتھ
جبل نوز کی چوٹی پر اس جگہ پہنچ گیا تھا جہاں خدا کے حضور ہابیل اور قابیل نے اپنے
قربانیاں پیش کی تھیں۔ اچانک بولتے بولتے عزازیل رُک گیا۔ اور اس طرف دیکھنے لگا
جدھر بنی شیثؑ رہتے تھے۔ پھر اس نے آہ بھرتے ہوئے اور چونک جانے کے انداز میں
میں کہا۔ آہ بنی شیثؑ کی طرف دیکھو۔ اُن پر جبرئیلؑ اُترا ہے۔ شاید وہ شیثؑ کے لئے خدا
کا کوئی پیغام لیکر آیا۔ ہو سکتا ہے وہ آدمؑ کی لاش دفن کرنے کا سامان کرنے لگے ہوں۔"

پھر عزازیل نے اپنے ساتھی شبر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "تم بنی شیثؑ میں جاؤ اور معلوم کر کے
آؤ کہ جبرئیل کس غرض سے اُن کے پاس آیا ہے۔"

عزازیل نے عارب، ہیوسا اور نبیطہ کو جبل نوز پر اس جگہ لٹا دیا جہاں ہابیل کی قربانی
قبول ہوئی تھی۔ ان تینوں کو بے ہوش کر کے اس نے ان کے ناسوت پر لاہوت کا عمل
کر دیا تھا۔ کافی دیر تک وہ تینوں بے ہوش پڑے رہے۔ اس دوران عزازیل نے طیراش
کو مصوری اور بت تراشی کافی سکھا دیا۔ پھر طیراش کو مخاطب کرتے ہوئے بولا "دیکھ
طیراش میں نے اپنے عمل سے تجھے ایک بہترین سنگ تراش اور مصور بنا دیا ہے۔ اور
دیکھو اب جبکہ میرے تمہارے اور میرے ساتھیوں کے علاوہ یہاں اور کوئی نہیں ہے۔
عارب، ہیوسا اور نبیطہ بے ہوش پڑے ہیں۔ میری بات غور سے سُن۔ دیکھ واپس جا کر
اپنے قبیلے بنی قابیل کے لئے ایک بت تراش۔ تاکہ وہ اس کا طواف کریں۔ خدا کے بجائے
اس سے اپنی حاجات طلب کریں۔ اور میں خدا سے کئے اس وعدے کو نبھا سکوں کہ میں
زمین پر فساد برپا کروں گا۔ اور تیرے بندوں کو تیری طرف جاتی راہوں سے منحرف کر دونگا۔
"اے عزازیل!" طیراش نے حیران اور کسی قدر پریشان ہوتے ہوئے کہا
"میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے مجھ پر ایسا عمل کیا۔ پر دیکھ بنی قابیل میں پانچ اشخاص ود،
سواع، یغوث، یعوق اور نسرا ایسے نیک اور پرہیزگار ہیں کہ وہ ضرور میرے کام میں مزاحم
ہوں گے۔ وہ نیک و پرہیزگار، صالح و متقی ہیں۔ اور صرف ایک خدا کی پرستش اور عبادت
پر زور دیتے ہیں۔ بنی قابیل کے دیگر افراد کی طرح وہ زناکاری، دنگا فساد اور شراب نوشی
میں ملوث نہیں ہوتے بلکہ لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ اے عزازیل! اگر
میں نے بت تراش کر لوگوں کو دعوت دی کہ خدا کی جگہ اس کی عبادت کرو اور اسی سے اپنی حاجات
طلب کرو تو یہ پانچوں میرے خلاف ہو جائیں گے۔۔۔ اور بت پرستی کے خلاف بھرپور آواز
اٹھائیں گے۔ اور ایسا احتجاج کریں گے جو میرے حق میں ضرر رساں ہوگا۔ دیکھ عزازیل!
بنی قابیل کا ہر فرد ان پانچوں کا احترام اور ان کی عزت کرتا ہے۔ جب میرا ان سے ٹکراؤ
ہوگا تو بنی قابیل کا ہر فرد میری نسبت ان کی حمایت اور طرفداری کرے گا۔ اور پھر مجھے
بنی قابیل قتل کر دیں گے۔ یا قبیلے سے نکال باہر کریں گے۔"

"اے طیراش! تو انتہائی دانش مند اور فہیم انسان ہے۔۔۔" عزازیل نے سکون
اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "تو نے خود اپنی اور میری ساری مشکلات و دشواریوں
کا حل تلاش کر لیا ہے۔ دیکھ یہاں سے واپس جا کر ان پانچوں کو قتل کر دے پہلے اُن
پانچوں کو ایک جگہ جمع کر لینا۔ تاکہ پانچوں ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ مارے جائیں۔
پھر تو بنی قابیل کے لئے ان پانچوں کے بُت بنا۔ پھر دیکھنا بنی قابیل کیسی تیزی اور سرعت

---

[1] انھیں بھیڑ بکریوں کو حضرت آدمؑ نے اوّل اوّل ذبح کر کے ان کا گوشت کھایا اور ان کی کھالوں سے
اپنے اور حوّا کیلئے لباس بنائے۔ (طبقات ابن سعد) [2] یہی تنور حضرت نوحؑ کو ورثے میں ملا تھا۔ اور اسی
کے اندر سے طوفان نوح پھوٹ پڑا تھا۔ (طبقات ابن سعد) [3] خانہ کعبہ۔ خدا کے حکم کے مطابق حضرت آدم
اس گھر کے گرد طواف کرتے تھے اور فریضۂ حج ادا کرتے۔ آدم نے پانچ پہاڑوں کے سلسلے سے خانہ کعبہ کی تعمیر
کی۔ جبل سینا، جبل زیتون، جبل لبنان، جبل جودی، جبل حرا۔ (طبقات ابن سعد) [4] یہ وہی دُنبہ تھا جو بعد میں
حضرت اسمٰعیلؑ کی جگہ قربانی کیلئے پیش کیا گیا۔ (طبقات ابن سعد)

[5] بھائی کو دفن کرنے کیلئے خدا نے بزرگ وحی بھی کر سکتے تھے۔ لیکن قابیل چونکہ نبی نہ تھا۔ قاتل اور گناہگار تھا
لہٰذا اس پر وحی نہ ہوئی۔ اور کوّوں کی مثال دے کر اُسے سمجھایا گیا۔ جب حضرت آدمؑ فوت ہوئے تو چھ
پر ان کی نسل کی تعداد چالیس ہزار ہو چکی تھی آپ کی عمر ۹۳۰ سال تھی۔ (طبقات ابن سعد)
[6] جبرئیلؑ حضرت شیثؑ کو حضرت آدمؑ کی نماز جنازہ سمجھانے آئے تھے۔ تیس تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ
پڑھی گئی۔ پانچ تکبیریں نماز جنازہ کی اور پچیس تکبیریں آدمؑ کی فضیلت کیلئے۔ (طبقات ابن سعد)

کے ساتھ خدا کے بجائے ان پانچوں کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان سے مدد اور اپنی حاجات طلب کرتے ہیں۔

"اے عزازیل!" طیراش نے اپنی بے بسی اور بے چارگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "میں کیسے اور کیونکر ان پانچوں کو ایک جگہ جمع کروں گا اور انہیں جان سے ماردونگا۔ اگر ایسا ہوا تو لوگ مجھ پر شک کرینگے۔ میں دھر لیا جاؤنگا اور بیکار میں مارا جاؤں گا۔"

"تو ٹھیک کہتا ہے طیراش"۔ عزازیل کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "اس طرح تو پکڑا جائیگا دیکھ میں تیرے ساتھ اپنا ایک ساتھی بھیجتا ہوں۔ وہ اس کام میں تیری مدد کرے گا۔ تم دونوں مل کر آج رات ہی ان پانچوں کو ہلاک کردو۔ اور پھر ان کے بت بنادو پھر دیکھو بنی قابیل کس تیزی اور سرعت کے ساتھ ان بتوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اور یہی......!" عزازیل کہتے کہتے خاموش ہوگیا۔ کیوں کہ اس کے سامنے کوہستان نوز کی چوٹی پر بے شدھ پڑے عارب، یوسا اور نبیطا اب ہوش میں آرہے تھے اور ان میں حرکت پیدا ہورہی تھی۔ جب وہ تینوں اٹھ کر بیٹھ گئے تو عزازیل اپنی کامیابی پر مسکرایا اور ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

"دیکھو! میں نے تم تینوں کے ناسوت پر لاہوت کا عمل کر کے تم تینوں کو کس قدر محیر العقول اور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک بنادیا ہے۔ اب تم بنی شیثؑ میں سے جس سے بھی چاہو انتقام لے سکتے ہو۔" پھر عزرائیل انہیں اُن ساری قوتوں سے متعلق بتانے لگا۔ جو اس کے عمل سے انہیں حاصل ہوگئی تھیں اور ان قوتوں کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی وہ انہیں بتانے سکھانے لگا تھا۔ اس دوران نبیطا نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"کیا میں اس عمل کو آزما بھی سکتی ہوں۔؟"

"ہاں! ابھی تم آزما سکتی ہو۔" عزازیل مسکراتے ہوئے بولا۔ نبیطا نے عزازیل کی ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ اور وہ سب کے دیکھتے ہی دیکھتے جبل نوز سے غائب ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر وہاں لوٹ آئی۔ وہ بے حد خوش اور مسرور تھی۔ عارب اور یوسا بھی مطمئن اور شاداں تھے۔

"سنو!" عزازیل نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہا۔ "اس عمل سے تم تینوں ایک مقررہ وقت تک جوان رہو گے اور یہ مقررہ وقت ہزاروں برسوں پر محیط ہو سکتا ہے ہاں مگر یاد رکھو تم میں سے جو چاہے کسی سے بھی شادی کرے اس کے ہاں اولاد نہ ہوگی۔ تم تینوں کے ہاں تناسل کا سلسلہ جاری نہ رہ سکے گا اور سنو! لاہوت کے اس عمل سے تمہارے ذہن میں یہ گمان بھی نہیں آنا چاہیئے کہ تم مافوق الفطرت، ناقابل تسخیر یا ابدی ہوگئے ہو۔ سنو! ابدی صرف خداوند کی ذات ہے۔ میں خود تمہارے سامنے جو کھڑا ہوں، ابدی نہیں ہوں خداوند نے روز حشر تک مجھے مہلت دے رکھی ہے۔ اب یہ مہلت سیکڑوں برس بھی ہو سکتی ہے اور ہزاروں برس بھی۔ حشر کب برپا ہوگا یہ ایک راز ہے، جو خداوند کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ سنو! اس دنیا میں ایسی ایسی ہستیاں بھی ہوں گی، جو قوت یا اپنی روحانی طاقتوں میں تم سے کہیں بالا اور ارفع ہوں گی۔ اور تم اپنی لاہوتی طاقتوں کے باوجود ان کے سامنے بہت ذلیل ہوگے۔ کبھی بھی کسی رسول اور ولی کے گرد نہ جانا، ورنہ مارے جاؤگے۔ اور ہو سکتا ہے خداوند کے یہ نیک بندے تم لوگوں کو ایک عذاب میں مبتلا کرکے رکھ دیں۔ تمہیں

اس لاہوتی عمل سے چھپی ہوئی اور پوشیدہ قوتیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ تم تینوں میرے اور میرے ساتھیوں کی طرح انسانوں کو ان کی اصل راہ سے گمراہ کرو۔ ہروقت اس عمل میں لگے رہو۔ عارب! تم اپنے کام کی ابتدا اپنے مرے ہوئے بھائی عملاق کے انتقام سے کرو سنو! آدم کو دفن کردیا گیا ہے، اب وہاں یوناف پہرہ دیتا ہوگا۔ تم جب دیکھو کہ یوناف اپنی بستی سے باہر نکلا ہے تو اس پر پل پڑو اور اسے قتل کر کے اپنے بھائی کا انتقام لو۔ سنو! اسے قتل کر کے اس کی لاش کو یوں ہی پڑے رہنے دینا۔ تاکہ بنی شیثؑ اس سے عبرت پکڑیں یوناف کے قتل کے بعد تم کوئی اور کام کرنا۔"

"میں یوناف سے انتقام لینے کیلئے اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال نہ کروں گا" عارب غراتے ہوئے بولا۔ "میں اپنی جبلی اور فطری قوتوں سے اس پر غالب آؤں گا۔ اور اُسے اپنے سامنے زیر کروں گا۔"

عزازیل نے اس بار یوسا اور نبیطا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم دونوں باری باری اس ظاہری شکل کی بجائے اپنی لاہوتی قوت سے کام لیکر انتہائی حسین لڑکیوں کا روپ دھارنا۔ اور بنی شیثؑ میں جا کر ان کے مردوں کو بنی قابیل کی عورتوں کی طرف ترغیب دلانا اور ان کے مردوں کو تم دونوں باری باری بنی قابیل میں لیکر آنا۔ تاکہ ان کے مرد تمہاری عورتوں سے شادیاں کریں۔ اور ایک نئی نسل پیدا ہو۔ اور تم پر بنی شیثؑ کی فوقیت ختم ہوجائے۔ اب آؤ میرے ساتھ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمہارے کو تمہارے قبیلے میں چھوڑ کر آتا ہوں۔" عزازیل ان سب کو کوہستان نوز کی بلندیوں سے نیچے لایا۔ جب وہ اس جگہ گئے جہاں بنی قابیل آباد تھے۔ تو انہوں نے دیکھا وہاں قابیل شایان کے انتظار میں کھڑا ہوا تھا۔ جب وہ اس کے قریب گئے تو قابیل نے ابلیس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے عزازیل! میں علیحدگی میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

عزازیل نے فوراً عارب، یوسا، نبیطا اور طیراش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اب تم جاؤ اور اپنے اپنے کام میں لگ جاؤ۔ جب وہ چاروں چلے گئے تو قابیل ایک استفہامیہ اور تحقیق دہ کیفیت کے ساتھ عزازیل کے پانچوں ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ عزازیل نے قابیل کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "یہ پانچوں میرے ایسے ساتھی ہیں جن سے میں کوئی راز نہیں رکھتا۔ تم نے جو کچھ کہنا ہے۔ انکی موجودگی میں ہی کہو۔ یہ سب میرے ایسے ساتھی ہیں۔ جو ہر طرح ہر لحاظ سے قابل بھروسہ ہیں۔"

"اے عزازیل!" قابیل نے پریشانی اور الجھن میں کہا۔ "جب سے میں نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ تب سے میں ایک کرب میں مبتلا ہوں۔ اس لئے کہ رات کو کبھی سوتے میں اور کبھی بیداری کی حالت میں ہابیل کی روح اکثر مجھ پر سوار ہوتی رہتی ہے اور مجھ سے ایسی گفتگو کرتی رہتی ہے جس سے ہمیشہ میرے کرب میں دکھ اور پریشانی میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ اے عزازیل چند روز ہوئے میرے بھائی ہابیل کی روح میرے پاس آئی اور اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے قابیل اور اے ساری نسل کے قاتل تو جلد ہی اپنے کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ اے عزازیل کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہابیل کی روح میری طرف نہ آئے۔ یا میں اس سے بھاگ جاؤں اور اس کی باتوں کے کرب سے نجات حاصل کرلوں۔ کیا تو میرے لئے

باہل کی روح کو مسخر کر لے گا۔ جسے میری تابع فرمان نہیں بنا سکتا۔؟

"نہیں ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے۔" عزازیل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہابیل ایک نیک اور خداوند کا پسندیدہ انسان تھا۔ اس کی روح نیکی اور برکتوں کی امین ہے اس پر میرا بس نہ چل سکے گا۔ اس پر خداوند کی نظر عنایت ہے۔ اے قابیل! اگر ہابیل کی روح نے تجھے مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ تو اپنے بیٹے کے ہاتھوں مارا جائے گا تو پھر سن رکھ، ایسا ہی ہو گا۔۔۔ اگر تیری تقدیر کا نوشتہ یہی ہے تو کوئی کیوں کر اُسے بدل سکے گا۔"

قابیل نے انتہائی مایوسی اور کرب سے کہا۔ "کیا میں یہ سمجھ لوں کہ تو ہم سے بے اعتنائی برت رہا ہے۔ اور ہمیں بدترین اذیت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے یا ہماری اپنی امیدیں ڈوبنے لگی ہیں۔ اور اب ہمیں بدترین نوشتوں اور تلخ حقائق کا سامنا کرنا ہو گا۔"

"اے قابیل! خدائی لکھت کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ کسی میں اتنی سکت کہاں کہ اس کی ابدیت کی گہرائیوں میں اترنا تو بہت دور کی بات جھانک بھی سکے۔"

"کاش میں نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل نہ کیا ہوتا تو آج میں یوں تباہی کی آگ اور مایوسی کے اندھیروں میں نہ بھٹکتا۔ بے کسی اور ندامت کے آنسو نہ روتا۔۔۔ قابیل تاسف سے بولا اور عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے مثل ایک دھوئیں اور غبار کے غائب ہو گیا جب کہ قابیل گردن جھکائے اپنے قبیلے کی طرف جا رہا تھا۔

سحر ایک نجات دہندہ، روشنی کا مینار اور بھٹکتے قافلوں میں ناخدا بن کر نمودار ہوئی تھی۔ مشرق سے طلوع ہوتی روشنیوں نے اپنے حیات بخش رنگوں اور روشنیوں کے آگے آگے۔۔۔۔ تاریکیوں کو بیابان کے وحشیوں اور جانوروں کو ہنکا کر شکار کرنے والے کسی ماہر شکاری کی طرح مار بھگا کر نادیدہ و ناشنید کر کے رکھ دیا تھا۔ تاریکیاں ختم ہوتے ہی فضاؤں میں آبشاروں کا ترنم اور پھولوں کی مہک بکھر گئی تھی۔ سورج جس وقت کافی اوپر چڑھ آیا۔ تو بنی قابیل کا ایک جوان بھاگتا ہوا عارب کے پاس آیا۔ اور اپنی پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان تیزی سے بولنے لگا۔ "عارب! عارب میں نے وہ کام کر دیا۔ جو تو نے میرے ذمے لگایا تھا۔" اس نے دلچسپی لیتے ہوئے اور اس کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو تمہیں ہدایت کی تھی کہ تم بنی شیث کے یوناف پر نگاہ رکھو اور جب تم اُسے کہیں اکیلا اور اپنے قبیلے والوں سے علیحدہ دیکھو تو اس کی مجھے اطلاع کرو۔

"میں اُسے اکیلا ہی دیکھ کر آیا ہوں۔" اس جوان نے اپنی سانسوں پر قابو پاتے ہوئے جلدی میں کہا۔ "وہ بائیں طرف کی وادی میں دریا کے کنارے اپنی بکریاں چرا رہا ہے۔ اس کا ریوڑ کوہستان کے دامن میں ہے، جب کہ وہ خود دریا کے کنارے ریت پر بیٹھا ہوا ہے۔"

"بس تو پھر آج کا دن یوناف کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔" عارب نے ایک تکبر اور تفاخر میں کہا۔ "میں اُسے دریا کے کنارے اُس کے ریوڑ کے پاس مار دوں گا۔ اس کا سر زمین میں دھنسا کر اُسے خوب رگید دوں گا۔ پھر اُسے اس کی ساری بے بسی کے ساتھ فضاؤں میں اچھال کر اس طرح مار دوں گا جس طرح اس نے میرے بھائی علاق کو مار دیا تھا۔" عارب نے اُس جوان کا شکریہ ادا کیا۔ جو اس کے پاس یوناف کی خبر لے کر آیا تھا۔ پھر وہ بڑی تیزی سے اس طرف روانہ ہو گیا جس طرف اسے یوناف کے اکیلا ہونے کی خبر دی گئی تھی۔

دریا کے کنارے اور کوہستانوں کے دامن میں جس جگہ کی نشاندہی کی گئی تھی عارب اس جگہ آیا۔ اس نے دیکھا وہاں ایک خوب کڑیل، دراز قد اور دوہرے جسم کا تنومند اور انتہائی خوب صورت جوان دریا کے کنارے خشک ریت پر بیٹھا ہوا تھا۔ عارب اس کے پاس آیا اور ایک حقیرانہ انداز اور تمسخرانہ لہجے میں بولا۔

"اگر میں غلطی پر نہیں تو تیرا نام یوناف ہے۔؟ اور تیرا تعلق بنی شیث سے ہے؟"

یوناف نے اس کی طرف ایک ہمدردانہ اور سرسری نگاہ ڈالی۔

"اے اجنبی! تیرا اندازہ درست ہے۔ پر تو کون ہے اور مجھ سے ایسا کیوں پوچھتا ہے۔؟"

"تیرا تعلق بنی قابیل سے ہے۔" عارب بولا۔ "اور میں تیرا قاتل ہوں۔ میرا نام عارب ہے۔ تو نے میرے بھائی علاق کو قتل کیا۔ اس وقت جب کہ تو اور تیرا ساتھی غار میں رکھی آدمؑ کی میت کی حفاظت کر رہے تھے۔"

"اگر علاق تیرا بھائی تھا تو میں اس کی موت پر تم سے ہمدردی کا اظہار نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ وہ خود مجھ سے مقابلہ کرنے آیا تھا۔" یوناف بے پروائی سے بولا۔

عارب نے چھاتی تانتے ہوئے کہا۔ "جس طرح تو نے میرے بھائی علاق کو اچھال کر مار دیا تھا۔ ایسے ہی میں بھی تمہیں اچھالوں گا۔ اور تیری زندگی کا اختتام کروں گا۔" عارب کی اس گفتگو پر حسین اور کڑیل یوناف کی حالت بے تحاشا اندھی، بے روک نفرت، طوفانی یورش۔۔۔ شعلۂ بیباک اور وقت کی تیز اور اندھی آندھیوں کی یلغار جیسی ہو گئی تھی لگتا تھا اس کے سینے میں طوفانوں کا تلاطم، دل اور ذہن میں آتشی ستیزہ کاری، آنکھوں میں کالی صدیوں کی آگ اور خون کا ہیجان چہرے پر بے کل کر دینے والی جنونی کیفیت اور فیصلوں میں سرخ شعلوں کا رقص شروع ہو گیا ہو۔ لیکن یوناف نے اپنے بے لگام طوفانی ارادوں کو بڑی مشکل سے اپنے قابو میں کیا اور بولا۔

"جا اِدھر سے آیا ہے، اُدھر ہی چلا جا، ورنہ میں شرار برق بن کر تجھ پر ٹوٹ پڑوں گا۔ سیلاب کے ریلے کی طرح تجھ پر وارد ہوں گا۔ بے چین شراروں کے خروش کی طرح تجھ پر نزول کروں گا۔ قبل اس کے کہ تیری یلغار تیری ترکتاز کو تجھ کی لگام ڈالوں، قبل اس کے کہ تیری شیطنت کے سارے رنگوں کو میں تیری یخ بستہ اداسی اور یورش کو افلاس میں بدل دوں، یہاں سے چلا جا۔ تیرا بھائی علاق بھی کبھی میرے ساتھ مقابلہ کرنے آیا تھا۔ تو اس کے انجام سے ڈر اور عبرت حاصل کر۔"

"دیکھ تیرا میرا ٹکراؤ آج ٹل نہ سکے گا۔" یوناف کے خاموش ہوتے ہی عارب چلّایا۔ "تو اگر مجھ سے بھاگ کر زمین کے پاتال میں بھی اُتر گیا ہوتا تو میں تیرے رشتوں کی زنجیر کاٹنے ہر سوز سموم بن کر وہاں بھی پہنچ جاتا۔ میں آج اس دریا کے کنارے تجھ پر آتش فشاں

دونوں کی برساؤں گا۔ تیری ساری قوتِ ارادی کو خشکی اور بے چارگی اور برف دیکھو میں تبدیل کردوں گا۔" یوناف نے ایک بار اپنی عقابی نگاہیں خونخوار انداز میں عارب پر جمادیں۔ پھر اس نے کوئلے اور گندھک کے دھماکے کی طرح پھٹتے ہوئے کہا۔

"تو بکتا ہے۔ بنی قابیل میں ابھی کوئی ایسا جوان پیدا نہیں ہوا جو میرے لئے عبرت کا سامان کھڑا کرے۔ تیرے جیسے کئی باؤلے کتّوں کو میں نے پتھر مار مار کر بھگا دیا اور اب تیری بھی اُن جیسی ہی حالت ہوگی۔

عارب نے جذبات اور غصّے میں آکر آؤ دیکھا نہ تاؤ اور ایک لمبی زقند کے ساتھ یوناف پر پل پڑا۔ لیکن یہ اس کی حماقت اور اندھا جوش تھا۔ ورنہ اس کے مقابلے میں یوناف ایک طوفان اور پُر ہول قوت تھا۔ قبل اس کے کہ عارب، یوناف پر جست لگانے کے بعد اُسے کوئی نقصان پہنچاتا۔ یوناف نے اسے اپنے دونوں مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔ پھر اُسے بلند کرکے ہوا میں اُچھال دیا۔ عارب بڑی بے بسی اور لاچارگی کی حالت میں ریت پر گرا اور اس کے گرنے کے عمل کے ساتھ ہی یوناف نے بھی اس پر چھلانگ لگادی اور اسے رگیدنا شروع کردیا۔ یوناف ایسی قوت اور ایسی شہ زوری کا اظہار کررہا تھا کہ جس طرح کسان کے ہل کا لوہے کا پھاؤلا زمین کے اندر گہرے سیار بناتا ہے، اسی طرح اس نے بھی عارب کے سر کو زمین میں دبا کر اُسے رگیدتے ہوئے ریت کے اندر گہرے سیار بنانے شروع کردیئے تھے ـــــ یوناف ایسی قوت کا مالک تھا کہ عارب کے سر کا زیادہ حصّہ اس نے زمین کے اندر دھنسا کر رکھ دیا تھا۔ عارب کو یوں لگا جیسے اُسے زندہ قبر میں دفن کیا جارہا ہو۔ اپنے آپ کو یوناف کی طاری کردہ اذیّت اور عذاب سے نجات دلانے کیلئے عارب نے عزازیل کی عطا کردہ مافوق الفطرت قوتوں کو استعمال کیا۔ اور ایک دم وہ یوناف کے نیچے سے نکل کر یوں غائب ہوگیا جیسے وہاں تھا ہی نہیں۔

عارب کے اس طرح اچانک غائب ہوجانے سے یوناف سخت حیران اور پریشان ہوا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ عارب اس کے ہاتھ سے یوں بچ کر بھاگ جائے گا۔ وہ یونہی دریا کے کنارے پریشان اور رنجیدہ حال بیٹھا تھا۔ کہ اس کا ساتھی جرموق وہاں آگیا۔

"یوناف! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔؟" وہ یوناف کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔ "تم رنجیدہ اور پریشان حال کیوں ہو۔"

"جرموق میرے دوست! تھوڑی دیر قبل بنی قابیل کا ایک جوان کہ جس کا نام عارب ہے، میرے ساتھ مقابلہ کرنے یہاں آیا۔ وہ مجھ سے اپنے بھائی علاق کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو زور آور اور طاقت ور سمجھتا تھا۔ سو دیکھ جرموق! میں نے اُسے زمین پر گرالیا۔ اور اپنے نیچے اُسے رگیدنے لگا۔ پھر ایسا ہوا کہ وہ اچانک میری نظروں سے غائب ہوکر روپوش ہوگیا۔ میں تب سے یہاں پریشان بیٹھا ہوں۔ میں سوچتا ہوں کیا وہ عارب نام کا جوان ہماری طرح کا انسان تھا۔ اگر تھا تو وہ یوں ہوا کی طرح کیسے غائب ہوگیا۔"

جرموق نے بھی پریشان اور تعجب سے پوچھا "یوناف.... یوناف! یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم کوئی حقیقت بیان کررہے ہو یا دریا کے کنارے اس ریت پر دن کے وقت تم نے کوئی خواب دیکھ لیا ہے۔"

"نہیں میرے دوست" یوناف سنجیدگی سے بولا۔ "یہ خواب اور سپنا نہیں، ایک سچائی اور حقیقت ہے۔ پھر وہ میرے پاس آیا۔ اس نے میرے ساتھ گفتگو کی پھر اس نے مجھ پر چھلانگ لگائی۔ میں نے اُسے ہوا میں اُچھالا۔ پھر اپنے نیچے دبا کر رگید رہا تھا۔ کہ اچانک وہ میرے نیچے سے یوں غائب ہوگیا جیسے وہ کوئی وجود ہی نہ رکھتا ہو۔ اس کے اس طرح غائب ہونے سے میں مایوسی اور ندامت کا شکار ہوگیا ہوں۔ وہ مجھ سے اپنا آپ بچا کر یوں غائب ہوگیا۔ جیسے وہ رات کی خاموشی میں کسی ساز کی آواز ہو یا اس کا جسم سوتی مہک کی طرح اپنا کوئی وجود ہی نہ رکھتا ہو۔"

جرموق چند ثانیوں تک گہری سوچوں میں کھویا رہا۔ پھر اس نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "یوناف! ایسا انکشاف کرکے تم نے مجھ پر غم اور خوف طاری کردیا ہے۔ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر میری اور تمہاری دونوں کی زندگی کے دن گنے جاچکے ہیں۔ ہم دونوں سے عارب اپنے بڑے بھائی علاق کا انتقام لے گا۔

خوفزدہ نہ ہو۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ وہی دونوں کی مدد و اعانت کرے گا۔ وہ بہترین محافظ اور مددگار ہے۔" یوناف نے جرموق کو ڈھارس اور تسلّی دیتے ہوئے کہا۔ چند ثانیوں تک دونوں خاموش رہے۔ اتنی دیر تک بنی شیثؑ کے کچھ اور چرواہے بھی اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ لہٰذا دونوں سنبھلے اور خاموشی سے دوسرے چرواہوں میں شامل ہوگئے۔

یوناف سے مار کھانے کے بعد عارب اپنی نیم لاہوتی قوتوں کے سبب پلک جھپکنے میں کوہستان نوز کی دوسری سمت نمودار ہوا۔ ـــ بنی قابیل کی آبادیوں سے باہر اُس نے ایک جگہ اپنی بہن نبیطا اور بنی شیثؑ و بنی قابیل کی سب سے زیادہ حسین اور دلکش لڑکی بویا کو کھڑے دیکھا۔ عارب ان دونوں کے قریب آیا۔ اس کی حالت دیکھ کر اس کی بہن نبیطہ چونک پڑی۔ اس لئے کہ عارب کی حالت بگڑی ہوئی تھی۔ سَر کے بالوں میں ریت بھری ہوئی تھی۔ اور اس کے علاوہ اس کی گردن اور پیشانی پر خون کے دھبّے بھی تھے۔ نبیطہ نے پریشانی میں چونکتے ہوئے مغموم انداز میں پوچھا۔ "اے میرے بھائی! تمہاری یہ حالت کس نے بنائی ہے۔"

عارب نے دل شکستہ سی آواز میں کہا۔ "اس کوہِ نوز کے دوسری جانب میں بنی شیث یوناف سے اپنے بھائی علاق کا بدلہ لینے گیا تھا۔ میں نے یوناف کو دریا کے کنارے جالیا۔ وہ وہاں اپنے ریوڑ کی دیکھ بھال میں اکیلا تھا۔ میں نے اُس سے مقابلہ کیا۔ پر ہائے حیف! وہ مجھ سے بہت زیادہ طاقت ور نکلا۔"

"اے میرے بھائی" نبیطہ نے چونک کر پوچھا "کیا وہ تم سے بھی طاقت ور نکلا، جس کے پاس ایسی پوشیدہ اور مافوق الفطرت قوتیں ہیں۔"

"دراصل یوناف سے مقابلہ کرتے ہوئے میں اپنی ان لاہوتی قوتوں کو حرکت میں نہ لایا تھا۔ اس کے خلاف میں نے اپنی فطری قوت و صلّت کو استعمال کیا تھا مگر اسے

میری بہن یوناف کے سلسلے میں ابتک میں غلط فہمیوں کا شکار رہا۔ وہ مجھ سے کئی گنا زیادہ قوتوں کا مالک ہے۔ ایک بچے کی طرح اس نے مجھے فضاؤں میں اُچھالا۔ اور دریا کے کنارے کی ریت پر اس نے مجھے رگید کر رکھ دیا۔ اگر میں اپنی لاہوتی قوتوں کا استعمال کر کے اور اس سے جان چھڑا کر بھاگ نہ نکلتا تو وہ مجھے ایک ناقابلِ برداشت عذاب اور اذیت میں مبتلا کر دیتا۔ وہ بجلیوں کے گھوارے طوفانی قوتوں اور لرزہ براندام خونی ہیولوں کی طرح مجھ پر حاوی رہا۔ اُس کی قوت میں ایک طوفان اس کے عزم میں اوروں کے لئے ایک حوصلہ شکنی، اس کی لپک میں شہاب ثاقب کی سی تیزی اور اس کی گرفت میں شرود برق تھے۔ اس نے لمحوں کے اندر اپنی تیز یلغار اور ترکتاز سے مجھ پر اعضا شکنی طاری کر کے رکھ دی۔ میں نے اس کی نگاہوں میں ایسا تہوّر اور چہرے پر ایسا غصہ اور کرب دیکھا ہے کہ وہ اگر اپنی قوت سے چاہے تو چٹانوں کو اُلٹ کر رکھ دے۔ کاش میں اس پر غالب آسکتا۔"

یہ سلسلہ دونوں بہن بھائی کی گفتگو کے درمیان ابھی تک کچھ نہ کہا تھا۔ نبیطہ نے بہو عارب کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا: "اے میرے بھائی! تم نے اپنی پوشیدہ قوتوں سے کام لیا ہوتا۔ تو لمحوں کے اندر یوناف کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہوتا۔ اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتے تو میں خود اس کی طرف جاتی ہوں اور اپنی عقلی طاقتوں سے اس کی حالت ایسی کر دوں گی جس طرح تیز طوفانوں کے اندر تنکے اور خس و خاشاک اڑتے ہیں۔

نبیطہ کی بات پر اس کے چہرے پر خفگی کا تاثر پھیل گیا۔ "اگر تم نے ایسا کیا تو میں سمجھوں گا تم میری بہن ہی نہیں ہو اور میں اپنی قوتوں کو تمہارے خلاف استعمال کروں گا تم اور کوئی بھی اسے نقصان نہ پہنچائے۔ میں اُسے اپنی طبعی قوتوں سے زیر ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اس کے لئے انتظار کروں گا۔ خواہ یہ انتظار سینکڑوں برس ہی کیوں نہ ہو۔ جب وہ بوڑھا ہو جائے گا اس کے قویٰ اور اعضاء و جوارح کمزور ہو جائیں گے اور میں ویسے کا ویسا جوان ہی رہوں گا۔ پھر میں اس پر وارد ہوں گا۔ اُس سے اپنا تعارف کراؤں گا۔ اور پکار کر اس سے میں اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا۔" وہ غصے سے بولا۔

عارب جب خاموش ہوا تو بوسا نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس سے اپنے مرنے والے بھائی کا بدلہ لیا۔ تو کیا لیا۔ شاید اس وقت تک اس کا بوڑھا ذہن تمہارے بھائی کا نام اور اس کے مرنے کے واقعات تک کو فراموش کر کے زمانے کی نذر کر چکا ہو۔ پھر تم نے اُسے مار بھی دیا تو کیا معرکہ مارا۔ تم بنی قابیل میں سب سے طاقت ور اور شہ زور جانے جاتے ہو اگر یوناف نے تمہیں آسانی کے ساتھ مات کر دیا ہے تو اس کا مطلب ہے یوناف اس وقت بنی قابیل اور بنی شیث دونوں کا طاقت ور ترین انسان ہے۔"

"ہاں تمہارا کہنا درست ہے۔" عارب نے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ "بھائی میں یوناف سے مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔" تھوڑی دیر تک وہ وہاں چپ کھڑے رہے پھر وہ بابل کی طرف پلٹ گئے۔

ایک روز طیراش نے چٹانوں سے کام لیکر وہ سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو قتل کر دیا۔ اور جب بنی قابیل نے اپنے قبیلے کے ان پانچ صالح اور نیک انسانوں کو دفن کر دیا تو طیراش کوہستان نوزکی ایک چٹان پر کھڑا ہوا اور بنی قابیل کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ اے بنی قابیل! عزازیل نے مجھے ایک علم سکھایا ہے۔ اس علم سے میں ان مرنے والے پانچ نیک انسان ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو زندہ تو نہیں کر سکتا۔ تاہم میں ایک ایسا عمل ضرور کر سکتا ہوں کہ تم ان پانچوں کو ہر وقت اپنے سامنے دیکھو، ان کے سامنے اپنی نذریں اور حاجات پیش کرو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ تمہاری گفتگو سنیں گے اور تمہاری حاجات کو پورا کریں گے۔" پھر طیراش نے کوہستان نوزکی چٹانوں کو تراش کر ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کے بت بنائے اور بنی قابیل کو ان کی پرستش کرنے کی ترغیب دی۔ اس طرح بنی آدم میں بت پرستی کی ابتدا ہوئی اور لوگوں نے طیراش سے سنگ تراشی سیکھ کر خود اپنے لئے بت تراشنے شروع کر دیئے۔

عزازیل کے طے شدہ لائحہ عمل کے تحت نبیطہ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کی شکل میں بنی شیثؑ میں گئی اور وہاں کے مردوں کے سامنے اس نے بنی قابیل کی لڑکیوں کے حسن اور خوبصورتی کی تعریف کی اور ان میں سے سو جوانوں کو وہ بنی قابیل میں لے آئی۔ جنھوں نے بنی قابیل کی لڑکیوں سے شادیاں کر لیں۔ اسی طرح بوسا بھی اپنے حسن اور خوبصورتی کا دھوکا دے کر بنی شیث کے سو اور جوانوں کو بنی قابیل میں لے آئی اور انہوں نے بھی وہاں شادیاں کر لیں۔ اس طرح بنی شیثؑ اور بنی قابیل آپس میں خلط ملط ہو گئے وقت گزرتا رہا۔ ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی تھی اور بنی شیث اور بنی قابیل کوہستان نوز کے غاروں اور آبادیوں سے نکل کر بابل کی سرزمین پر آکر آباد ہو گئے۔ بابل سرزمین عراق کا قدیم نام ہے اور بابل شہر آباد کر دیا گیا تھا۔ اس دوران میں حضرت ادریس بابل میں پیدا ہو چکے تھے۔ اور انھوں نے حضرت شیثؑ سے تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ اسی عرصے کے دوران قابیل کے ایک بیٹے نے قابیل کو پتھر مار کر قتل کر دیا۔ ہند کی سمت سے مغرب کی طرف جانے کے بعد بنی شیث نے حضرت آدمؑ کی نعش کو فلسطین میں اور ہابیل کی نعش کو دمشق شہر کے شمال میں جبل قاسیون[1] پر دفن کر دیا تھا۔

ایک روز یوناف اور اس کا بچپن کا ساتھی اور دوست جبروق دریائے فرات کے کنارے بابل شہر سے باہر ایک چٹان پر بیٹھے تھے اور بچپن کی یادوں میں اُن دونوں کا ربط پھر رہا تھا کہ جبروق نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: "یوناف! میرے بھائی میرے دوست میرے محسن کیا معاملہ ہے۔ کہ میں اور تم عمر میں تو ایک جیسے ہیں۔ پھر میں کیوں بوڑھا ہو گیا ہوں اور تو ویسے کا ویسا نوجوان، توانا و دم اور نوعمر ہے۔ آخر کیا بات ہے کہ تو ویسے کا ویسا ہی تروتازہ، طاقت ور اور وسعت ور ہے جب کہ تیری عمر کے دیگر سب سنگی ساتھی بوڑھے ہو گئے ہیں۔"

"تم میرے دوست" یوناف مسکراتے ہوئے بولا: "تو کہتا ہے، میں تیرے آگے اتاد کھانا چاہتا ہوں۔ مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں کیوں اور کیسے ویسے کا ویسا ہی ہوں۔ دیکھ دو پہر

---

[1] یہ پہاڑ لبنان کا ہے اور فلسطین و شام کے دمشق کے شمال میں جبل قاسیون کہا جاتا ہے۔ [illegible]
ہے۔ جو مقتول ہابیل کے نام [illegible] ہے۔ اس کے متعلق [illegible]
[illegible]

ہوگئی ہے تو یہاں بیٹھ میں نیچے جا کر دریائے دجلہ سے پانی کی چھاگل بھر لاتا ہوں۔ پھر دونوں بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔" جرموق خاموش رہا اور یوناف لکڑی کی بنی ہوئی چھاگل اٹھا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

اسی وقت عارب، بیوسا اور نبیطا اس کوہستان پر نمودار ہوئے۔ عارب جرموق کو مارنے کے ارادے سے آگے بڑھا جرموق نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ وہ بوڑھا ہو چکا تھا جب کہ عارب ویسے کا ویسا ہی جوان اور زور آور تھا۔ عارب نے جرموق کو ہوا میں اُچھالا تو وہ فضا میں تیرتا ہوا کچھ فاصلے پر جا گرا اس کا جسم ایک دو بار پھڑ کا اور پھر ساکت ہو گیا۔

یوناف پانی کی چھاگل بھرنے کے بعد اس چٹان کے قریب آیا۔ جہاں تھوڑی دیر قبل وہ اپنے عزیز دوست جرموق کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ تو اس نے دیکھا وہاں جرموق کی بجائے عارب، بیوسا اور نبیطہ کھڑے ہیں۔ جبکہ جرموق کی لاش وہاں سے قدرے فاصلے پر پڑی ہوئی تھی۔ غصے اور غضب میں یوناف کا رنگ آگ کی طرح بھڑک اٹھا تھا چٹان پر کھڑے عارب، بیوسا اور نبیطہ نے بھی غور سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا تو نے یوناف کی طرف دیکھا؟" نبیطہ نے کسی قدر حیرت اور تعجب سے اپنے بھائی عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "وہ پہلے کی طرح تر و تازہ اور جوان ہے۔ جب کہ اس کا ساتھی جرموق تو بوڑھا ہو گیا تھا۔ یہ کیا معاملہ ہے میرے بھائی! کہیں ہماری طرح اس پر بھی کسی قوت نے اپنے باطنی زور سے اس کے ناسوت پر لاہوت کا عمل کر دیا ہے اگر ایسا ہے تو کیا جرموق کی موت کے بعد یہ ہمارے لئے مسائل کھڑے نہ کر دے گا میرے بھائی میری مانو تو اپنی طبعی قوت سے مقابلہ نہ کرو۔ اپنی لاہوتی قوت کا استعمال کرو اور یوناف کا خاتمہ کر دو۔"

"ایسا ممکن نہیں ہے" عارب نے ایک فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "میں اُسے طبعی قوت سے موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ یہ میرا اپنی ذات کے ساتھ ایک وعدہ ہے اور میں اُسے پورا کروں گا۔ سنو نبیطہ میری بہن! یہ تمہارا وہم ہے کہ یوناف بوڑھا نہیں ہوا۔ اتنا عرصہ گزر گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ یوناف بوڑھا اور لاغر و کمزور نہ ہو گیا ہو۔ یہ بس ظاہر چہرے سے تر و تازہ اور جوان دکھائی دیتا ہوگا۔ ورنہ جرموق کی طرح اُسے بھی بڑھاپے کی دیمک نے چاٹ لیا ہوگا۔ اور جرموق کی طرح میں اُسے بھی چیخ کر موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔"

"اے میرے بھائی" نبیطہ نے ہمدردی سے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یوناف کے ساتھ ٹکرانے سے قبل میرے ساتھ وعدہ کرو کہ اگر تم اپنی طبعی قوت سے اُسے زیر نہ کر سکے۔ تو اپنی لاہوتی اور اکتسابی قوتوں کو عمل میں لا کر یوناف کا خاتمہ کر دو گے۔"

عارب نے یوناف کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ "اے میری بہن! میں تمہارے ساتھ ایسا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ آج میں ہر حال میں یوناف کا خاتمہ کر دوں گا۔"

عارب کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر یوناف نے نفرت اور غصے کی حالت میں اپنے ہاتھوں میں تھامی چھاگل دور پھینک دی اور عارب کی طرف بڑھا۔ جونہی عارب نے قریب آ کر یوناف کے اوپر چھلانگ لگانے کی تیاری کی، بیوسا اور نبیطہ بھی آگے بڑھنے لگی تھیں پھر ایک لمبی جست کے ساتھ عارب نے یوناف پر چھلانگ لگا دی تھی۔ عارب نے چونکہ اونچائی کی طرف سے چھلانگ لگائی تھی۔ اور اس کے سامنے یوناف تدریجی ڈھلان پر کھڑا تھا۔ لہٰذا یوناف، عارب کی قوت اور بوجھ دونوں کے باعث اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور زمین پر گر گیا۔ ڈھلان کی وجہ سے دونوں تیزی کے ساتھ لڑھکتے ہوئے دریائے فرات کے کنارے کی طرف چلے گئے تھے۔ بیوسا اور نبیطہ بھی بھاگتی ہوئی دریائے فرات کے کنارے کی طرف بڑھنے لگی تھیں۔

یوناف اور عارب ڈھلان پر لڑھکنے کے بعد ہموار زمین پر رُکے اور پھر تیزی سے اُٹھ کر ایک دوسرے پر مکوں اور گھونسوں کی بارش کر دی تھی۔ کافی دیر تک دونوں ایک دوسرے سے جم کر لڑتے رہے، یہاں تک کہ دونوں زخمی ہو گئے تھے۔ پھر لمحہ بہ لمحہ یوناف، عارب پر غالب آنے لگا تھا۔ یوناف کی ضربیں عارب پر تکان اور تھکن پیدا کرنے لگی تھیں۔ عارب نے جب دیکھا کہ یوناف کی پُر قوت ضربوں کے سامنے اس کے جسم پر نقاہت اور پاؤں میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہونے لگی ہے تو وہ اپنی لاہوتی قوتوں کو عمل میں لایا اور یوناف کے سامنے سے غائب ہو کر ذرا فاصلے پر بے چینی اور پریشانی کی حالت میں کھڑی بیوسا اور نبیطہ کے پاس جا نمودار ہوا تھا۔

عارب کے اس طرح اپنے سامنے سے غائب ہو کر بیوسا اور نبیطہ کے پاس جا نمودار ہونے سے یوناف بے بسی اور لاچارگی کی حالت میں اُسے دیکھتا رہ گیا تھا۔ وہ پریشان اور ہراساں بھی تھا۔ بیوسا اور نبیطہ کے پاس جا کر عارب نے حیرت اور تعجب سے اُن دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یہ امر میرے لئے باعثِ تشویش ہے کہ یوناف ابھی تک جوان ہے۔ اس کی قوت، اس کی تر و تازگی، اس کا شباب اور اس کی ساری توانائیاں ویسے کی ویسی ہی ہیں۔ میں اپنی طبعی قوت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کاش کوئی مجھے بتاتا کوئی مجھ پر یہ بھید افشا کرتا کہ یوناف کی توانائیاں کیونکر بڑھاپے اور فنا کا شکار نہیں ہوئیں۔"

"آؤ ہم اپنی لاہوتی قوتوں کو عمل میں لائیں۔ اور آج دریائے فرات کے کنارے تینوں مل کر یوناف کا خاتمہ کر دیں۔ ورنہ جرموق کی موت کے بعد یہ ہمارے لئے کئی مسائل کھڑے کر دے گا" بیوسا کچھ سوچتے ہوئے بولی پھر وہ تینوں آہستہ آہستہ موت کی نشانیاں بن کر یوناف کی طرف بڑھنے لگے تھے۔ یوناف اپنی جگہ کھڑا انہیں حیرت اور استعجاب سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہا تھا کہ اچانک اُسے اپنی گردن کے گرد ایک ریشمی اور حریری لمس محسوس ہوا یوں جیسے کوئی سانپ اس کی گردن کے گرد بل دے رہا ہو.... ابھی وہ اس افتاد کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی سماعت سے ایک نہایت شیریں اور شہد میں ڈوبی ہوئی رس گھولتی نسوانی آواز ٹکرائی۔

"گھبراؤ نہیں! یہ تینوں تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ میں تمہاری ہمدرد تمہاری ساتھی اور تمہارے ساتھ ہوں۔"

"سنو!" یوناف اس نادیدہ ہستی کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ "پہلے یہ بتاؤ تم

کہا ہے کہ انہوں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ ان کے ساتھ ہابیل بھی تھے اور ہابیل نے قسم کھا کر کہا کہ میرا متقی ہونا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قول کی تصدیق کی۔ (قصص القرآن)

کون ہو کیوں میری مدد پر آمادہ ہو اور تم مجھے نظر کیوں نہیں آتی ہو؟"

فی الوقت تمہاری جان کو ان تینوں سے خطرہ ہے۔ یہ بھول جاؤ کہ میں کون ہوں۔ اور سنو! عارب، یوسا اور نبیطہ کے ناسوت پر عزازیل نے لاہوت کا عمل کر کے انہیں پُراسرار اور ہولناک قوتوں کا مالک بنا دیا ہے۔ پر تم فکرمند نہ ہو۔ تم بھی ان تینوں کے سامنے بے بس، لاچار اور نہتے نہیں ہو۔ جس رات عزازیل نے ان تینوں پر یہ عمل کیا تھا اسی رات حالتِ نیند میں بابل کی نیک دل روح نے تم پر بھی یہ عمل کر دیا تھا اب تم بھی پُراسرار اور ہولناک قوتوں کے مالک ہو۔ اور جس طرح عارب، یوسا اور نبیطہ ایک مقررہ مدت تک جوان اور زندہ رہیں گے ایسے ہی تم بھی جوان اور پُرقوت رہو گے۔ تمہارے یہ زندہ اور جوان رہنے کی قوت ہزاروں برس پر بھی محیط ہو سکتی ہے پھر ان تینوں کی طرح تمہیں بھی ایک روز موت آئے گی۔ کیوں کہ انسان فانی ہے اور اس کے خمیر میں فنا بھر دی گئی ہے۔"

"میری موت اور میرا خاتمہ کس کے ہاتھوں ہوگا۔۔۔؟" یوناف نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"تیرا خاتمہ کسی بہت بڑی شخصیت کی وجہ سے ہوگا۔"

"کیا وہ شخصیت مجھ سے بھی زیادہ طاقت ور ہوگی۔؟" یوناف نے تجسس سے پوچھا۔

"تم فی الوقت ان باتوں کو چھوڑ دو۔" نسوانی آواز نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "اور سنو! جو قوتیں تمہیں ملی ہیں انہیں نیکی اور بھلائی کے فروغ کیلئے استعمال کرنا اور اپنا دفاع کرتے رہنا۔ اور اُسے بدی کی قوتوں کے خلاف استعمال کرنا۔" پھر وہ نسوانی آواز بڑی تیزی کے ساتھ یوناف کو اس کی ذمّے داری، پُراسرار قوتوں اور ان کے استعمال سے متعلق تفصیل سے بتانے لگی تھی۔ اس سحرزدہ کر دینے والی نسوانی آواز نے جلدی جلدی یوناف کو سب کچھ سمجھا دیا۔ اتنی دیر تک عارب، یوسا اور نبیطہ بلندی سے دریائے فرات کے کنارے کی طرف قریب آ گئے تھے۔ یوناف کو پھر یوں محسوس ہوا۔ جیسے کوئی سانپ بڑی تیزی سے اس کی گردن کے گرد بل دینے لگا ہو۔ ساتھ ہی وہی میٹھی آواز پھر اس کے کانوں میں پڑی۔ وہ کہہ رہی تھی۔

"یوناف! اگر وہ تینوں ایک ساتھ تم پر پل پڑیں اور تم پر اپنی لاہوتی قوتوں کا عمل شروع کریں۔ اور تم ان تینوں کے سامنے اپنے آپ کو عاجز اور بے بس محسوس کرنے لگو تو جس طرح تھوڑی دیر قبل عارب تمہارے سامنے سے غائب ہو کر یوسا اور نبیطہ کے پاس جا نمودار ہوا تھا اُسی طرح تم بھی غائب ہو جانا۔ اور جب یہ تینوں عاجز ہو کر چلے جائیں تو تم اپنے ریوڑ کو ہانک لے جانا۔۔۔" یوناف کو پھر اپنی گردن کے گرد سانپ کے بلوں کا ریشمی اور حریری لمس محسوس ہونے لگا تھا۔ یوناف کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی سانپ اس کی گردن سے اپنے بل کھول کر علیحدہ ہو رہا ہو۔

یوناف کے قریب آ کر یوسا اور نبیطہ ایک جگہ کھڑی ہو گئیں۔ عارب آگے بڑھا۔ اس نے ایک عجیب انداز میں اپنی پلکوں کا اشارہ کیا۔ اور یوناف اس طرح ہوا میں اچھلا جیسے کسی بہت بڑی قوت نے اسے پکڑ کر ہوا میں اچھال دیا ہو۔ فضا میں بلند ہو کر یوناف بے بسی کی حالت میں دریا کے کنارے گرنے ہی کو تھا کہ اس کے ذہن میں لاہوتی قوت کے استعمال کرنے کا خیال آیا۔ جس کا انکشاف چند ہی لمحے قبل پُراسرار آواز نے کیا تھا یوناف اُسے عمل میں لایا۔ اپنا دفاع کیا۔ اور زمین پر بے بسی کی حالت میں گرنے کی بجائے وہ انتہائی آرام دہ حالت اور پُرسکون انداز میں زمین پر اتر گیا۔ عارب، یوسا اور نبیطہ یہ دیکھ کر پریشان اور دنگ رہ گئے تھے۔ اچانک یوناف نے اپنا دایاں ہاتھ عارب کی طرف اُٹھایا تو اس کے ہاتھ کی انگلیوں سے انسانی جسم کو پگھلا دینے والی گرم شعاعیں پھوٹ کر عارب کی طرف لپکیں۔ عارب فوراً اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اور ذرا فاصلے پر نبیطہ اور یوسا کے پاس جا کھڑا ہوا اور ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

"تم دونوں نے دیکھا ہماری طرح یوناف بھی پُراسرار قوتوں کا مالک ہے بلکہ اس پر بھی کسی نے لاہوتی عمل کر دیا ہے۔ آؤ فی الوقت یہاں سے ٹل جائیں اور پھر کسی وقت اچانک اس کو آلیں۔ اور اُسے اپنے سامنے بے بس و مجبور کر دیں۔ اب ہم اسکی موت کا باعث تو نہیں بن سکتے۔ صرف اسے کوئی خطرناک چوٹ ہی لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ اب اُسے بھی ایک مقررہ وقت تک موت نہ آئے گی۔ تاہم جبتک یہ زندہ ہے۔ ہم اپنی طرف سے اس پر قہر اور عذاب بن کر برستے رہیں گے۔"

پھر وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "تیری قسمت اچھی ہے جو تو آج ہمارے ہاتھوں بچ گیا ہے۔ ورنہ دریائے فرات کے کنارے اور بابل کی سرزمین میں جہاں ان چند ٹیلوں کے علاوہ کوئی پہاڑ نہیں ہیں۔ ہم نے تیری زندگی کا خاتمہ کر دیا ہوتا۔"

"بدی کے گماشتو!" یوناف نے جرأت مندانہ انداز میں چند قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ "گناہ کے فرزندو! میں اب اس قابل ہو گیا ہوں کہ تم سے اپنی طلسمی قوت کے علاوہ اور طریقوں سے بھی نمٹ سکوں۔" اس بار عارب نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ یوسا اور نبیطہ کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا۔ یوناف نے جربوق کی لاش کو اٹھا لیا۔ پھر وہ اپنے اور جربوق کے ریوڑ کو ہانکتا ہوا بابل شہر کی طرف جا رہا تھا۔ (باقی آئندہ)

قابلِ توجہ

جنّات کے اثرات سے ایک دنیا پریشان ہے اگر آپ کے علم میں کوئی ایسا مکان یا علاقہ ہو جو جنّات کے اثرات سے متاثر ہو اور اس کے رہنے والوں کی زندگیاں ضیق میں مبتلا ہوں تو اس کی تفصیل ہمیں روانہ کریں۔ اسے مضمون کی شکل دے کر ہم طلسماتی دنیا میں جگہ دیں گے۔ (منیجر)

ایک ایسے خاندان کی ہولناک داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

خوفناک حویلی

بہتر ہے کہ عارضہ قلب کے مریض اور حاملہ عورتیں اس داستان کو نہ پڑھیں

آخری قسط

از قلم

رابعہ بانو شیریں

نئے قارئین کیلئے اب تک کی کہانی

صوبہ یوپی میں ایک چھوٹا سا خوبصورت گھرانا تھا جو خلوص محبت کی چاندنی میں نہا کر پھولوں کی سی پاکیزہ زندگی بسر کرتا تھا لیکن اچھے پھولوں کی طرح اس گھرانے کی عمر بہت کم ہوئی بس پل دو پل۔ پانی کے بلبلے کی طرح ایک دن اس گھرانے کے دو بڑے ستون موت کی آغوش میں گم ہو گئے۔ ان میں سے ایک کا نام تھا اعجاز اور دوسرے کا نام تھا اسلم۔ یہ دونوں ۲۹ رسی ایک ایکسیڈنٹ میں اپنی جان عزیز گنوا بیٹھے تھے۔ ان کی موت کے بعد ان کے دو بچے گڈو اور رابعہ بانو شیریں اپنے بچپن کی تمام شوخیاں نذر قبرستان کر کے اپنی خالہ اور خالو کے ساتھ دہلی آ گئے۔

کچھ عرصے کے بعد ۱۵ ستمبر کو رابعہ کے خالو ٹھیکیدار یٰسین صاحب نے ایک حویلی خریدی۔ حویلی کا بیانہ دینے کے بعد ان کو جنات کی طرف سے بذریعہ خط متنبہ کیا گیا کہ اس حویلی کو خریدنے کی غلطی نہ کریں۔ ورنہ انجام بُرا ہو گا۔ مسٹر یٰسین نے اس تحریر کو اپنے بدخواہوں کی سازش سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ بالآخر ۲۵ ستمبر کو حویلی کا بیعنامہ یٰسین صاحب کے نام ہو گیا۔

نئی حویلی میں کل ۱۵ افراد منتقل ہوئے یٰسین۔ ان کی بیگم نجمہ۔ ان کی چار لڑکیاں صاعقہ، روبینہ، زرّین اور گڑیا۔ ان کے دو لڑکے یونس، یوسف یٰسین صاحب کی خوش دامن نجمہ کے بھائی زبیر، رابعہ اس کا بھائی گڈو۔ ان کے علاوہ ایک جمیل نام کا ملازم بھی تھا۔ یہ کل ۱۵ افراد نئی حویلی میں آ بسے۔

یٰسین صاحب دل کے بہت اچھے انسان تھے۔ وہ عام پڑھے لکھے لوگوں کی طرح بھوت پریت کے قائل نہیں تھے۔ اس لئے انہوں نے شروع شروع میں ان باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی جو ان کیلئے چیلنج کی حیثیت رکھتی تھیں۔ وہ بڑی سی بڑی چتاونی کو باتوں میں اُڑاتے رہے ــــــ سب سے پہلا حادثہ اُن کے گھر میں رابعہ کے بھائی گڈو کا ہوا۔ اس کی موت عین اس کی سالگرہ کے دن ہوئی۔ اور اس کی لاش جنات کی بے رحمی کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔ اس کی موت سے پہلے لوگوں نے دیکھا کہ بھیانک قسم کے ہاتھ فضاؤں میں بلند ہوئے اور ان پر لکھا ہوا تھا۔ یہ حویلی خالی کر دو۔

نجمہ کا حمل اور اس حمل کے بعد پیدا ہونے والا بچہ بھی ایک حادثہ ہی تھا۔ دورانِ حمل نجمہ کے پیٹ سے ہنسنے کی آوازیں آتی تھیں۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی مردہ قبر کے اندر قہقہے لگا رہا ہو جس دن اس بچے کا جنم ہوا۔ اس دن حویلی کے در و دیوار سے ہنسنے اور سرگوشیاں کرنے کی آوازیں صاف سُنائی دے رہی تھیں۔ اس بچے کی پیدائش کے وقت دایا نے چار سیاہ فام عورتوں کو سفید لباس میں دیکھا۔ ان کے سر چھت سے ٹکرا رہے تھے۔ اس بچے کا نام عجوبہ رکھا گیا۔ یہ بچہ زیادہ عرصے تک نہیں جی سکا۔ جب یہ مر گیا تو اس کی لاش گھٹ کر صرف دو بالشت کی رہ گئی تھی اور غسل کے بعد جب اس کو کفن پہنایا تو اس کی لاش بڑھنی شروع ہوئی اور ایک گز کے قریب بڑھ گئی۔ لیکن کفن چھوٹا نہیں ہوا۔ لاش کفن سمیت ہی بڑھتی رہی۔ اس کو قبر میں اُتارنے والے کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی ٹانگ پکڑ کر قبر کی طرف کھینچ رہا ہے۔

آمنہ کی موت کے کچھ ہی دنوں کے بعد شاہدہ کی موت بیت الخلا میں ہوئی۔ یہ موت کافی بھیانک تھی۔ کپڑے خون میں تربتر تھے۔ جگہ جگہ جسم پر چھُرے کے نشان تھے۔ اور سر غائب تھا۔ اور بغیر سر کے ہی لاش کو سپردِ خاک کیا گیا۔

کچھ دن کے بعد ایک رات بہت بھیانک طوفان آیا۔ اسی طوفان کے دوران ایک سیاہ بلی نمودار ہوئی۔ اس نے زہریلے قسم کے قہقہے لگائے۔ اور پھر اس نے انسانوں کی طرح بولنا شروع کیا۔ اس نے کہا۔

یہ حویلی ـــــ ہمارے لئے موت کا پیغام تھی۔ اس جگہ ایک کنواں تھا۔ اس پاس تیرہ قبریں تھیں۔ ایک املی کا درخت تھا۔ اصغر نام کے ایک آدمی نے اس جگہ کو جو ہمارا اباڑہ تھا۔ اور جہاں ہمارے کُٹم کے ایک سو نرائد افراد آباد تھے۔ ایک سو انسّی روپے میں ایک شخص کو فروخت کر دیا اور اس نے انتہائی بیدردی کے ساتھ ہمارے باڑے کو تہس نہس کر دیا ــــــــ اصغر کی بیوی کو اور اس کی ایک بیٹی کو ہمارے آدمی اٹھا کر لے گئے تھے۔ اصغر کو ہم نے کتے کی موت مارا۔ اس کی لاش کو قبر بھی نصیب نہ ہو سکی۔ اس کی لاش کتے کھا گئے۔ اور اس کا ڈھانچہ ــــــــ یہ ہے اس بدنصیب کا ڈھانچہ۔!! ــــــــ اور اسکا ایک بیٹا آج بھی موتی مسجد میں اپاہج پڑا ہوا ہے۔

بلّی کی اس دہشت ناک گفتگو کے بعد حویلی کے سب افراد خوف کی دلدل میں دھنستے چلے گئے۔ اور ایک رات جب حویلی میں خون کی بارش ہوئی تو اس نے خوف و دہشت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ اور زندگی زندگی سے بہت دور ہو گئی۔ اور موت کے آسیب ہر وقت سَروں پر منڈلانے لگے۔

یٰسین صاحب کے ایک دوست لکھنؤ میں رہا کرتے تھے۔ ان کا نام یوسف ابراہیم تھا۔ وہ اپنے بیوی بچوں سمیت اکثر دہلی آتے تھے۔ قیام اسی حویلی میں ہوا کرتا تھا۔ ان کی ایک لڑکی تھی۔ نام تو اس کا کہکشاں تھا لیکن سب اس کو کوکب کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ کوکب بہت زیادہ نٹ کھٹ اور دلفریب لڑکی تھی۔ ہر وقت ہنسنا ہنسانا ہی اس کا مشغلہ تھا۔ ایک بار یہ لوگ دہلی آئے اور جب انہوں نے جنّات کی کارستانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو انہیں تعجب بھی ہوا اور ڈر بھی محسوس ہوا۔ دوسرے خیرخواہوں کی طرح یوسف ابراہیم نے یٰسین کو مشورہ دیا کہ اس حویلی کو فوراً فروخت کر دیں۔ اور اپنی رہائش فوراً بدلدیں لیکن یوسف ابراہیم خود خیریت کے ساتھ لکھنؤ واپس نہیں ہو سکے۔ ان کی بیٹی کوکب بھی ندرِ ستم ہو گئی اور اس کی لاش کا بھی مسئلہ بنا۔ اور وہ مُرجھاتے ہوئے پھولوں کی طرح بدنما ہو کر اپنی آخری آرام گاہ پہنچی۔ اس کے بعد ایک عامل صاحب جو جنّات کو دفع کرنے کیلئے آئے تھے خود لاپتہ ہو گئے۔ وہ بند کمرے سے ایک رات غائب ہو گئے۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ ان کے تن کے کپڑے کمرے میں موجود تھے۔ گویا ان کو ننگا کر کے اُٹھایا گیا تھا۔ اور اسی کے فوراً بعد زبیر بھی انتقال کر گئے۔ سبھی ڈاکٹروں نے انہیں مُردہ قرار دے دیا تھا۔ آخری غسل کے بعد انہیں کفن پہنا دیا گیا۔ لیکن جس وقت اُن کے جنازے کو اُٹھانے کا ارادہ کیا گیا۔ وہ اچانک اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اس طرح سے ایک مردہ انسان کے زندہ ہو جانے پر پوری حویلی میں کہرام مچ گیا۔ اور اس عجیب و غریب بات کے چرچے پوری برادری میں پھیل گئے۔ جنّات نے اسی دن ایک بھینٹ اور لی اور پٹواری اصغر حسین نامی ایک شخصیت جنّات کا لقمہ بن گئی۔ انہیں اچانک خون کی قے ہوئی اور وہ آناً فاناً دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ اُن کی جُدائی کا غم برداشت کر کے چند ماہ بعد ان کی بیگم بھی انتقال کر گئیں۔

اس کے بعد اس حویلی میں ایک ساتھ دو جانیں ضائع ہوئیں۔ صاعقہ اور روبینہ پر سنگین حملہ ایک ہی ساتھ ہوا۔ اور دونوں ایک ساتھ دنیا سے چل بسیں۔ مرنے کے بعد صاعقہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور زبان باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس کو گلا گھونٹ کر مار اگیا تھا۔ اس کے تن پر کپڑے بھی نہیں تھے۔ اس کے مُردہ جسم کی کیفیت یہ ثابت کرتی تھی۔ جیسے مرنے سے پہلے وہ کافی دیر تک تڑپی ہو اس کے ہاتھ پیر بُری طرح سے زخمی تھے وہ مرنے سے پہلے موت کا مقابلہ کرتی رہی تھی۔ اس کے برعکس روبینہ کا جسم پُرسکون تھا۔ شاید وہ ایک ہی جست میں اپنی جان دے بیٹھی تھی۔ صاعقہ اور روبینہ سگی سہیلیوں کی طرح ہمیشہ ایک ساتھ رہا کرتی تھیں اور ایک ہی پلنگ پر سونے کی عادی تھیں۔ وہ دونوں دنیا سے بھی ایک ہی رات اور ایک ساتھ رخصت ہوئیں ــــــــ جنّات نے طرح طرح کے ظلم و ستم کے بعد اس خاندان سے دوستی کا ہاتھ بھی بڑھانا چاہا۔ اور مسٹر یٰسین سے رابعہ بانو شیریں کا ہاتھ خوشی کے ساتھ مانگنا چاہا۔ انہوں نے بذریعہ مراسلت یہ یقین دلایا کہ اگر اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم اس انتقامی کارروائی کو روک لیں گے لیکن یٰسین صاحب نے اس مطالبے کو رد کر دیا۔ اگر رابعہ ان کی سگی بیٹی ہوتی تو شاید وہ یہ سودا منظور کر لیتے۔ لیکن رابعہ تو ان کی سالی اسماء مرحومہ کی یادگار تھی۔ وہ اس کو جنّات کے حوالے کیسے کر دیتے؟ عقل کے اعتبار سے ان کا فیصلہ شاید غلط ہی رہا ہو۔ لیکن اخلاقی طور پر انہوں نے جو کچھ کیا تھا ٹھیک ہی کیا تھا۔

یٰسین میاں جب بھی کسی عامل سے جھاڑ پھونک کراتے تھے۔ جنّات کی ستم ظریفیاں اور بھی بڑھ جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کئی بار یہ فیصلہ کیا کہ اب جو بھی گزرے گی گزر جائے گی۔ لیکن جھاڑ پھونک کے چکّر میں نہیں پڑیں گے۔ اس کے باوجود انہیں لوگوں کے اصرار پر بار بار اپنا فیصلہ بدلنا پڑا۔ ایک بار وہ اپنے دوست افغانی صاحب کے دباؤ پر ایک مولانا کو جھاڑ پھونک کے لئے لے آئے۔ ان کے ساتھ ایک دوسرے مولانا بھی تھے۔ اور تمام رات جھاڑ پھونک کا سلسلہ رہا۔ صبح ہوئی تو حویلی پھر ماتم کدہ بن گئی۔ کیوں کہ افغانی صاحب اور وہ دونوں مولانا جنّات کے ساتھ جنگ کرنے میں شکست کھا گئے۔ اور پھر ایک دن وہ بھی اچانک غائب ہو گئے۔ کہاں گئے؟ اس بات کا سُراغ آج تک نہیں لگ سکا ــــــــ بالکل اسی طرح یوسف بھی ایک رات غائب ہو گیا تھا۔

اور اس کا بھی پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کہاں گیا۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔! اور پھر ایک دن اس حویلی کی آخری بہار بھی رخصت ہوگئی اور یونس بھی جنات کے ظلم وستم کا شکار ہوگیا۔ اس طرح ایک ایک کر کے سب کے سب لقمۂ اجل بن گئے۔
اس کے بعد کیا ہوا یہ جاننے کیلئے "خوفناک حویلی" کی یہ آخری قسط پڑھیئے۔

یونس کی وفات کے بعد حویلی کا آنگن بالکل ہی سونا ہوگیا۔ ذرا سوچیئے کہ کیا گزرتی ہوگی اُن ماں باپ پر کہ ایک ایک کر کے جن کے چھ سات بچے نذرِ اجل ہوگئے ہوں۔ دلوں کو ٹھیس لگتی تھی، آنکھیں بھیگ جاتی تھیں اور ابھی آنکھوں کی نمی خشک نہیں ہو پاتی تھی کہ پھر کوئی دوسرا جان لیوا حادثہ پیش آجاتا تھا۔ درد وغم کا ایک سلسلہ تھا جو کسی بھی طرح ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔

یونس کی وفات سے پہلے یوسف کہیں گم ہوگیا تھا اور یوسف کے گم ہونے کے بعد زندگی کے تمام ولولے بالکل ہی سرد پڑ گئے اب گھر کے کسی بھی فرد کو زندہ رہنے کی آرزو نہیں تھی۔ یونس کی موت نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔

مجھے آجتک یاد ہے کہ جس دن یونس کا جنازہ اُٹھا۔ اُس دن خالو اسقدر روئے تھے کہ اگر ان کے آنسوؤں کو جمع کر لیا جاتا تو ایک دریا وجود میں آجاتا محبت کرنیوالے باپ کا یہ آخری نذرانہ تھا جو موت کے سپرد ہوا تھا۔ اس کے بعد اب گھر میں باقی ہی کیا رہ گیا تھا۔ یونس کی وفات پر خالہ نجمہ بے ہوش ہوگئی تھیں۔ انہوں نے جنازے کی روانگی کا منظر بھی نہیں دیکھا۔ کیوں کہ ۲۴ گھنٹے تک ہوش ہی نہیں آسکا۔ اور جب انہیں ہوش آیا۔ تو گھر کی آخری بہار بھی پیوندِ خزاں بن چکی تھی۔

میں بتا چکی ہوں کہ خالہ نجمہ کی ایک آنکھ پھوٹ چکی تھی۔ یونس کی وفات پر بے ہوش ہونے کے بعد جب وہ ہوش میں نہیں آئیں تو ان کی دوسری آنکھ کی بینائی بھی تقریباً ختم ہوگئی۔ اور دوسری افسوسناک بات یہ ہوئی کہ ان کی ٹانگیں بیکار ہوگئیں۔ اب وہ ان ٹانگوں سے نہ کھڑی ہو سکتی تھیں۔ اور نہ بیٹھ سکتی تھیں! اس طرح محتاج ہونے کے بعد خالہ نجمہ نے ہنسنا بولنا بالکل ترک کر دیا تھا۔ وہ ہر وقت گم سم اس طرح بیٹھی رہتی تھیں جیسے کوئی پتھر کی مورتی رکھی ہوئی ہو۔ آہ! کس قدر دُکھ جھیلے تھے انہوں نے۔ وہ کس قدر حسین تھیں اور اب وہ کس قدر بدنما ہو کر رہ گئی تھیں۔ اُن کے علاج پر خالو یٰسین نے لاکھوں روپے خرچ کر دیئے۔ انہیں تیز تیز انجکشن لگوائے گئے۔ زود اثر دوائیں کھلائی گئیں۔ لیکن ان کی ٹانگیں بھی صحیح نہیں ہو سکیں۔ اور ان کی آنکھیں بھی ٹھیک نہ ہو سکیں۔ اور مصیبت در مصیبت یہ ہوئی کہ تیز دوا کے ریکشن کی وجہ سے ان کے بدن میں کوئی زہریلا مادّہ پیدا ہوگیا جسکی وجہ سے اُن کے سر کے سب بال جھڑ گئے۔ اور وہ بالکل گنجی ہو کر رہ گئیں۔ اور ان کے دانت بھی بالکل کالے پڑ گئے۔ ان کی صورت حد سے زیادہ دہشتناک ہوگئی۔

اس دوران نانی امّاں بھی ہمیں روتا چھوڑ کر اس درد وغم کی دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ نانی امّاں کی وفات شاید کہ ان کی طبعی وفات تھی۔ ان کی عمر بھی خاصی ہوگئی تھی لیکن ان کی وفات سے گھر کے سب افراد ایک سائبان سے محروم ہوگئے تھے۔ انکے گزر جانے کے بعد ہمارا ملازم جمیل بھی بھاگ گیا تھا۔ غالباً وہ ڈر گیا تھا۔ کہ حویلی کے سر پر موت منڈلا رہی ہے۔ حویلی کی بربادی کا سب ہی کو پتہ تھا۔ اسی لئے لوگ حویلی میں آنے سے کتراتے تھے۔ اب گھر میں صرف ۴ انسان رہ گئے تھے۔ خالو جان، ماما زبیر، خالہ نجمہ اور ایک ناچیز یا اتنی بڑی حویلی میں صرف چار افراد۔ وہ بھی مردوں کی طرح بالکل خاموش۔ نہ کوئی ہنستا تھا، نہ کوئی بولتا تھا۔ نہ کسی میں ہنسنے میں ہمت، نہ کسی میں جینے کی آرزو۔ بس ٹوٹی ہوئی سانسیں پوری کرنے کیلئے زندہ تھے۔ خالو یٰسین کی ٹھیکیداری کا کام بالکل ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے پیسے کے لین دین سے بہت پہلے نجات حاصل کر لی تھی۔ جو پیسہ ان کے پاس جمع تھا بس اسی پر گزر بسر چل رہی تھی۔ کیا بتاؤں کہ اس وقت ہم سب پر کیا گزر رہی تھی۔ جب جسر تولد کے جنازے ہماری نگاہوں کے سامنے ہوا کرتے تھے۔ اور ہماری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوا کرتی تھیں۔ لوگ اس دنیا میں ایک بار مرتے ہیں اور ہم تو بار بار مرتے تھے اور بار بار ہماری میت درد وغم کی اندھیری قبر میں اتاری جاتی تھی۔ کیسے بھیانک دن تھے اور کیسی دہشتناک راتیں تھیں۔ اب بھی ان غمناک حادثات کو تصور میں لاتی ہوں تو کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے اور پھر ایک دن یہ بھی ہوا کہ خالو یٰسین تیسری منزل پر ایک کھڑکی سے گر پڑے۔ میں اس وقت رسوئی میں تھی۔ ماما زبیر بازار گئے ہوئے تھے۔ دن کے گیارہ بجے کی بات ہے۔ اچانک ایک زبردست دھما کا سا ہوا۔ میں تو سٹپٹا کر رسوئی سے باہر آئی تو میں نے دیکھا کہ صحن میں خالو یٰسین کی لاش پڑی ہوئی تھی وہ گرتے ہی ختم ہوگئے۔ ان کی لاش کی چاروں طرف خون پڑا ہوا تھا۔ ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا۔ ٹانگے مڑی ہوئی تھیں۔ وہ مُنہ کے بل گرے تھے۔ دانت بھی ٹوٹ گئے تھے۔ میں نے انہیں بے حس وحرکت ہی دیکھا۔ وہ بے چارے اُف بھی نہ کر سکے۔ ان کے جسم کے پرخچے بکھر گئے تھے۔ مجھ پر سکتہ طاری ہوگیا ——— جب ماما زبیر نے آکر یہ منظر دیکھا تو ان کی کیفیت بھی ناقابلِ بیان ہوگئی۔ آس پاس کے لوگ جمع ہوگئے اور جب ان کی لاش کو پلنگ پر ڈالا گیا تو اندازہ ہوا کہ ان کے ہاتھ کی انگلیاں بھی ٹوٹ گئی تھیں۔ اور چہرہ بالکل چپٹ گیا تھا۔ سر پر بھی زبردست چوٹ تھی۔ مجموعی حیثیت سے ان کا جسم زخموں سے چھلنی تھا۔ اور اس طرح اس حویلی کا ہیرو زخموں کی مالائیں پہن کر درد وغم کے پھول گلے میں ڈالے ہم سے جُدا ہوگیا۔ اُن کی لاش کی کیفیت کو دیکھنے والے لوگوں کا کہنا تھا کہ یٰسین صاحب خود نہیں گرے۔ بلکہ انہیں کسی نے دھکا دیا ہے۔ میں خود بھی یہی محسوس کر رہی تھی کہ انہیں باقاعدہ اوپر سے پھینکا گیا ہے۔ تب ہی تو ان کی ہڈیاں چور چور ہوگئیں ہیں۔ آج بھی جب خالو کی لاش آنکھوں میں گھومتی ہے

تو دل پر ایک دہشت طاری ہوجاتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان کے کفن پر بھی خون کے نشانات تھے۔ غسل دینے کے بعد بھی ان کے زخم رس رہے تھے۔ اور خون بہہ رہا تھا ـــ یہ شاید ان کے شہید ہونے کی علامت تھی۔ خالو یٰسین کے چلے جانے کے بعد اب گھر میں صرف ہم چار رہ گئے تھے۔ اور ہم تینوں یہ سوچا کرتے تھے کہ دیکھو اب کس کا نمبر ہے۔

اس داستان کا اگلا حصہ بیان کرنے سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کردوں کہ میں نے حتی الامکان اس بات کی کوشش کی ہے کہ واقعات کی بالکل صحیح منظر کشی ہوجائے اور آپ بیتی حرف بہ حرف بیان ہوجائے۔ پھر بھی اس بات کا امکان ہے کہ کسی جگہ مبالغہ آمیزی کا رنگ شامل ہوگیا ہو۔ کسی غمناک کیفیت کو بیان کرنے سے میرا قلم مجبور رہا ہو۔ البتہ مجموعی حیثیت سے میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ وہ مبنی برحقیقت ہے اور اس میں جھوٹ ایک ذرّے کے برابر بھی شامل نہیں ہے۔

اس داستانِ کرب والم میں میں نے کوئی بھی بات چھپانے کی کوشش نہیں کی ـــ ہر حادثہ میں نے پوری طرح کھول کر رکھ دیا ہے۔ البتہ دلوں کی کیفیات میں میں بیان کرنے سے قاصر تھی۔ اس حویلی کے رہنے والے انسانوں پر کیا گزرتی تھی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ ہاں اگر کرسکتے ہیں تو وہ لوگ کرسکتے ہیں جنکے مکان آسیب زدہ ہوں اور جنہیں جنات کی ستم ظریفیوں سے سابقہ پیش آچکا ہو۔ جن لوگوں کو جناتی اثرات سے کبھی کوئی سابقہ نہیں پڑا ہو۔ وہ اس دردناک داستان کو صرف فرضی کہانی سمجھیں گے ـــ ایسے لوگوں کو میں یہ دعا دوں گی کہ اللہ انہیں ہمیشہ جناتی اثرات سے محفوظ رکھے۔ اور ان کے انکار پر انہیں کوئی سزا نہ دے۔ ہمارے خالو جان جنّات اور جادو جیسے معاملات کو ڈھکوسلا بتایا کرتے تھے۔ اور بھوت پریت کا مذاق اڑاتے تھے۔ بس ان کا اتنا ہی سا گناہ تھا۔ جس کی انہیں اتنی بڑی سزا ملی کہ بس اللہ کی پناہ۔

ہاں۔ اس داستان میں ایک بات میں نے چھپائی ہے۔ اور وہ ہے زرّیں اور گڑیا کی دردناک موت ـــ ان دونوں کی موت کس طرح ہوئی اس کو بیان کرنے کی طاقت نہ میرے دل میں ہے۔ نہ میرے قلم میں۔ آج بھی جب میں خیال کرتی ہوں کہ وہ دونوں ایک ساتھ کس طرح اس دنیا سے رخصت ہوئیں اور کس طرح ان کے نازک جسموں پر زہریلے خنجروں سے وار ہوا۔ تو میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کی موت کی منظر کشی نہیں کی۔ داستان کی تکمیل کیلئے بس اتنا عرض کردیتی ہوں کہ صاعقہ اور روبینہ کی موت کے بعد گڑیا اور زرّیں نذرِ ستم ہوتی تھیں۔ اور انہیں بھی ایک ہی وقت جنّات کا شکار ہونا پڑا تھا۔ وہ بھی ایک ہی وقت میں اس دنیائے دود سے رخصت ہوئی تھیں۔ اور ان کی دہشتناک موت پر ہم سب پر جو گزری تھی اس کو بیان کرنے کی تاب میرے قلم میں نہیں ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس ہوشربا حادثے پر پردہ ہی پڑا رہنے دیں۔

مجھے یاد آیا۔ ایک بار میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں یہ بتاؤں گی کہ خالہ نجمہ کے چہرے پر جو کالا داغ ہے۔ یہ کس طرح پیدا ہوا تھا۔ لیکن پہلے میں یہ بتادوں کہ ان کی دونوں ٹانگیں کس طرح بے کار ہوئی تھیں۔ ہوا یہ تھا کہ ایک رات ان کی ریڑھ کی ہڈی میں سخت درد ہوا، درد کی شدت کی وجہ سے وہ رات بھر تڑپتی رہیں۔ ان کو مختلف قسم کی دوائیں استعمال کرائی گئیں۔ لیکن درد کسی صورت بھی کم نہیں ہوا اور اسی طرح تڑپتے تڑپتے تقریباً پوری رات کٹ گئی۔ صبح سویرے انہیں کچھ سکون ہوا اور ان کی آنکھ لگ گئی اور جب وہ صبح کو اٹھیں تو بستر سے اٹھ نہ سکیں۔ انکی دونوں ٹانگیں بے دم اور بے کار ہوچکی تھیں۔

خالو یٰسین کے انتقال سے پہلے ایک بہت ہی لرزا دینے والا واقعہ پیش آیا تھا ـــ اُف میری توبہ ـــ آج بھی جب میں اس واقعہ کا تصور ذہن میں لاتی ہوں تو نس نس میں وحشت اور خوف کی آندھیاں چلنے لگتی ہیں۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میری رگوں میں خون کی جگہ طوفان دوڑ رہے ہیں۔ اور دل کی جگہ گھڑیال رکھدیے گئے ہیں جن کی دھک دھک کی صدائیں پورے جسم میں گونجنے لگتی ہیں۔ کیسی کیسی انہونیاں ہمارے گھر میں ہوکر رہی ہیں۔ اور کیسے کیسے قیامت خیز حادثات نے ہمارے گھر میں آنکھیں کھولی ہیں۔ کیا بتاؤں اور کیسے بتاؤں کچھ میں نہیں آتا لیکن پھر بھی یہ داستان تو مکمل کرنی ہی ہے۔ اور اپنے دل کی بھڑاس بھی تو نکالنی ہی ہے۔ تو پھر لیجئے سنئے۔ ایک دن بلکہ ایک رات ایسا ہوا کہ قضائے حاجت کیلئے خالہ نجمہ بیت الخلا پہنچیں۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب وہ اپنی ٹانگوں سے چل سکتی تھیں۔ جب وہ بیت الخلاء سے کافی دیر تک لوٹ کر نہیں آئیں تو مجھے اور ماما زبیر کو تشویش ہوئی۔ چنانچہ ماما زبیر نے بیت الخلا کے قریب جاکر خالہ نجمہ کو آواز دی تو کوئی جواب آنے کے بجائے زوردار قہقہے کی آواز آئی۔ ماما زبیر نے کمرے میں آکر خالو یٰسین سے کہا۔ اس وقت خالو یٰسین زندہ تھے۔ ماما زبیر نے کہا کہ بھائی صاحب دال میں کچھ کالا ہے۔ باجی کے بجائے بیت الخلا سے کسی غیر انسانی قہقہے کی آواز آرہی ہے میں اور خالو، ماما زبیر کے ساتھ بیت الخلا کے قریب گئے۔ لیکن وہاں تو بالکل سناٹا تھا۔ خالو یٰسین نے پکارا نجمہ۔ او نجمہ۔ انہوں نے کئی بار آواز دی لیکن اندر سے کسی طرح کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ہم تینوں کی تشویش بڑھنے لگی۔ رگوں میں دوڑنے والا لہو منجمد ہونے لگا۔ چہروں پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ ہاتھ پیر کانپنے لگے۔ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ آج خالہ نجمہ کا کام تمام ہوگیا ہے۔ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ کیا کریں کہ یکایک بیت الخلا سے رونے اور کراہنے کی آواز بلند ہوئی۔ اور پھر خالہ نجمہ کی آواز آئی۔ بس اب چھوڑ دو۔ چھوڑ دو مجھے۔ میرے جسم میں غلاظت مت پھیلاؤ۔ اس طرح کے جملے وہ بار بار بول رہی تھیں۔ اور ہم تینوں ان جملوں کا مطلب نہیں سمجھ پارہے تھے۔ کہ اچانک بیت الخلا کا دروازہ کھل گیا۔ اور خالہ نجمہ نیم برہنہ بیت الخلا سے باہر آئیں۔ میں نے اور ماما زبیر نے چہرہ پھیر لیا۔ خالو یٰسین انہیں پکڑ کر کمرے کی طرف لے گئے۔ اس عرصے میں ان کے کپڑے درست کردیئے گئے تھے۔ ہم نے دیکھا وہ کچھ تھکی تھکی تھیں۔ ان کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔ بال بکھرے ہوئے تھے۔ اور منہ سے جھاگ آرہے تھے۔ وہ کسی کو نہیں پہچان رہی تھیں

تھیں۔ وہ بالکل اپنے ہوش میں نہیں تھیں ——— اس کے بعد انہوں نے بے تحاشہ قہقہے لگانے شروع کئے۔ ان قہقہوں میں عجیب طرح کی وحشت اور خوف پوشیدہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ مُنہ سے بم برسا رہی ہوں۔ ہم تینوں سہمے ہوئے تھے۔ ہمارے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہم کیا کریں۔ خالو یٰسین نے خالہ نجمہ کا سَر سہلاتے ہوئے کہا۔ نجو تمہیں کیا ہو گیا ——— اس سوال کے جواب میں خالہ نجمہ نے خالو جان کے اتنی زور سے تھپڑ رسید کیا تھا کہ آج تک اس کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔

خالہ نجمہ خالو کے ساتھ اور بھی زیادتیاں کر سکتی تھیں لیکن خالو نے انکے دونوں ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیئے۔ اس پر وہ لاتیں چلانے لگیں تو ماما زبیر نے انکی ٹانگوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ اس وقت خالہ نجمہ انتہائی غصّے کے ساتھ خالو جان کو گھور رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح بالکل سُرخ تھیں۔ وہ اس طرح خالو جان کو گھور رہی تھیں۔ جیسے انہیں زندہ چبالیں گی۔ ان کے چہرے پر عجیب طرح کی وحشت اور بربریت بکھری ہوئی تھی۔ وہ قطعاً اپنے آپے میں نہیں تھیں۔ صاف محسوس ہوتا تھا کہ اس وقت ان پر کسی اور چیز کا تسلّط تھا۔ اسی وقت خود کو بے قابو اور بے بس سمجھتے ہوئے خالہ نجمہ نے خالو کے چہرے پر تھوک دیا ——— اُف میرے اللہ۔ کیا کیا تو نے دکھایا ہے۔ اور کیسی تو نے ہماری تقدیر بنائی تھی۔ آج بھی جب اپنی بے بسی اور بے کسی کا خیال آتا ہے تو آنکھوں سے خونِ جگر رواں ہو جاتا ہے۔ اور نَس نَس میں درد و غم کی وحشتیں پھیل جاتی ہیں۔ کتنے وحشتناک دن اور خوفناک راتیں ہم نے گزاری ہیں۔ اور کیسی کیسی وارداتیں ہمارے جسموں پر گزری ہیں۔ اللہ کی پناہ۔ ہزار بار اللہ کی پناہ۔

جب خالہ نجمہ نے خالو پر تھوکا تو ہم نے دیکھا کہ ان کے مُنہ سے تھوک کے بجائے پاخانہ نکلا تھا۔ اور یہ پاخانہ خالو جان کے چہرے پر گرا۔ خالو نے اپنے چہرے کو صاف کیا۔ اور اسی وقت خالو اور ماما زبیر نے خالہ نجمہ کے ہاتھ پیر چھوڑ دیئے۔ چند ہی منٹ کے بعد خالہ نجمہ کے مُنہ سے غلاظت کا ایک فوّارہ سا پھوٹ پڑا۔ اور اس میں اس قدر بدبو تھی کہ آج تک اگر اس بدبو کا تصوّر آتا ہے تو دماغ کی رگیں پھٹنے لگتی ہیں ——— خالو اور ماما خالہ نجمہ کو اس کیفیت میں دیکھ کر حد سے زیادہ اُداس ہو گئے تھے۔ اور چپ چاپ بُت کی طرح ان کی صورت تک رہے تھے۔ یہ کیفیت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہی۔ چند ہی منٹ کے بعد خالہ نجمہ کے مُنہ سے غلاظت کا سلسلہ موقوف ہو گیا۔ البتہ اسوقت ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اُن کے چہرے پر باریک باریک سُوراخ ہو گئے ہیں۔ اور ان میں سے بھی بدبودار کوئی چیز نکل رہی ہے۔ اس وقت ہم نے یہ محسوس کیا۔ خالہ نجمہ کے چہرے کی وحشت میں کچھ کمی آگئی ہے۔ اور ان کی آنکھوں میں بھی اب غیض و غضب کے آثار نہیں تھے۔ بلکہ صاف صاف یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اب وہ اپنی اصلی حالت کی طرف پلٹ رہی ہیں۔ لیکن ایسا بھی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ بے دم ہوتی جا رہی ہیں۔ خالو نے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر ان کا سَر سہلانا شروع کیا۔ اور انہیں آواز دی نجمہ۔ نجمہ تم کیسی ہو۔؟ تمہیں کیا محسوس ہو رہا ہے۔؟ خالو کی آواز انہوں نے پہچان لی تھی۔

اسی وقت خالہ نجمہ نے رونا شروع کیا۔ اور بتایا کہ ان کے چہرے پر مرچیں سی لگ رہی ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر بدبودار پانی اب بھی رس رہا تھا۔ خالو نے کپڑا لیکر ان کے چہرے سے یہ پانی صاف کرنے کی کوشش کی۔ اسی وقت خالہ نجمہ کے مُنہ سے ایک دہشت ناک چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہو گئیں۔ ہم سب انہیں گھورے جا رہے تھے اور سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں۔ پھر ہم نے صاف طور پر یہ محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ایک کالا سا نشان اُبھرا ——— اور یہ نشان خود بخود بڑھنے لگا یہاں تک کہ یہ ایک بڑے داغ کی صورت اختیار کر گیا۔ اور اس طرح محسن کا وہ چاند خالو جان مجھے بہار بیگم کے نام سے پکارا کرتے تھے ہمیشہ کیلئے گہن میں آگیا ——— کافی دیر کے بعد خالہ نجمہ ہوش میں آئیں۔ تو ان کے جنت جیسے بدن کی کایا پلٹ ہو گئی تھی۔ اب وہ جہنم محسوس ہونے لگا تھا۔

ایک آنکھ تو پہلے ہی پھوٹ گئی تھی۔ تیز تیز دواؤں کی وجہ سے سَر کے بال اُڑ گئے تھے۔ اور دانت سیاہ پڑ گئے تھے۔ ٹانگیں بے کار ہو گئی تھیں۔ ایک ہاتھ کی انگلیاں بھی گل گئی تھیں۔ اور آج ان کا چہرہ داغ دار ہو کر حد سے زیادہ بدنما ہو گیا تھا۔ اور ان کی آواز بھی ختم ہو گئی تھی۔ ان کے بولنے کی صلاحیت ہی سلب ہو گئی تھی۔ میں

میں نے ابھی یہاں تک ہی لکھا تھا کہ رات کو مجھے ایک حادثے سے گزرنا پڑا۔ لیکن میں اُسے حادثہ بھی نہیں کہہ سکتی ——— کیوں کہ حادثہ تو خالہ نجمہ کی زندگی تھی۔ جب ان کی زندگی خود ان کے لئے بھی اور میرے لئے بھی ایک حادثہ تھی تو انکی موت کو حادثہ نہیں کہا جا سکتا۔ میں نے بتایا تھا کہ کئی دن سے خالہ نجمہ کی یہ کیفیت تھی کہ وہ روتی تھی کراہتی تھیں۔ ایسا بھی لگتا تھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہی ہوں۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے ماضی کے غم اور خوشیاں یاد کر کے پریشان ہوتی ہوں۔ بہرحال ان پر عجیب طرح کی اضطرابی کیفیت طاری تھی۔ اور کل رات جب وہ سوئیں تو پھر وہ سوتی رہ گئیں۔ صبح کو اُٹھ کر مجھے روزانہ ان کا بستر صاف کرنا پڑتا تھا۔ کیوں کہ چند مہینوں سے وہ سوتے وقت پیشاب پاخانہ کر لیتی تھیں۔ آج صبح جب میں ان کو جگانے کیلئے ان کے قریب گئی تو میں نے انہیں مُردہ پایا۔ وہ ہزار قسم کے درد اُٹھا کر درد و غم کی اس دُنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اور انہوں نے دُکھوں کی آہنی زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لی۔

خالہ نجمہ کی تکفین و تدفین میں بڑی مشکل اُٹھانی پڑی۔ خالہ نجمہ کو میری خواہش و فرمائش کا احترام کرتے ہوئے انہیں خالو یٰسین ہی کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو اپنے گھر کی راحتیں عطا کرے اور دنیا کی اذیتیں اور آفتیں اُن کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں۔

اب آیئے پھر اسی داستانِ کرب و الم کی طرف۔ جس کے آخری ورق کو پورا کر کے میں قلم روکنا چاہتی ہوں۔

خالو یٰسین کی وفات کے بعد ماما زبیر بالکل ہی اُجڑ کر رہ گئے تھے۔ انہیں یہ بھی یقین تھا کہ اچانک کسی دن وہ بھی شکار ہو جائیں گے۔ وہ کافی تندرست انسان

تھے لیکن خالو کی وفات کے بعد وہ دن بدن دُبلے اور پیلے ہوتے چلے گئے۔ ہر وقت ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑا کرتی تھیں۔ اُن کا مزاج ہنسنے بولنے کا تھا۔ بڑے مزے مزے کے لطیفے سنایا کرتے تھے۔ خود بھی ہنستے تھے ہم سب کو بھی ہنسا کرتے تھے۔ لیکن خالو کی وفات کے بعد تو وہ ایک قبرستان بن کر رہ گئے تھے۔ صرف ہونٹ ہی نہیں بلکہ ان کے جسم کے ہر حصے پر سنّاٹا اور اُداسی نظر آتی تھی۔

خالو لیسین کی موت کے بعد ہم نے، مہینے خیریت سے گزارے۔ اس عرصے میں جنّات کی شرارتوں اور خباثتوں سے ہمیں نجات مل چکی تھی۔ شاید جنّات بھی ظلم ڈھاتے ڈھاتے خود بھی تھک گئے تھے۔ یا پھر وہ انتقامی کارروائی کر کے خود بھی اس حویلی سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو مخلوق نظر نہیں آتی اس کے بارے میں یقین کے ساتھ کیا کہا جاسکتا ہے ــــــ صرف اندازے ہی کئے جاسکتے ہیں ــــ ان ہی اندازوں کی بنیاد پر ہم یہ سمجھا کرتے تھے کہ جنّات نے ہمارا پیچھا چھوڑ دیا ہے۔ لیکن ہمارے اندازے غلط ثابت ہوئے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ دوپہر کو ۳ بجے جب ہم سو رہے تھے۔ دیوار پر لگا ہوا ایک فریم زمین پر گرا۔ اس کے گرنے کی آواز سے ہماری آنکھ کھل گئی۔ ماما زبیر نے سر اُٹھا کر دیکھا۔ اور اسے اتفاق سمجھتے ہوئے پھر انہوں نے چادر تان لی۔ میں نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔ چند ہی منٹ کے بعد دوسرا فریم گرا اور بہت ہی زبردست آواز کے ساتھ اس طرح گرا جیسے کوئی کسی چیز کو خود زمین پر پٹختا ہے۔ اب تو ہم دونوں ہی اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور تشویش پھر شروع ہو گئی۔ لیکن اس کے بعد کچھ نہیں ہوا چند گھنٹے پھر خیریت سے گزر گئے۔ شام کو چھ بجے ہمیں اپنے صحن کے فرش پر خون کے بیشمار قطرے نظر آئے اور اس وقت میں نے دیکھا کہ ماما زبیر کا دامن عجیب طرح سے کٹ گیا تھا۔ اور کٹا ہوا کپڑا بھی غائب تھا۔ ہم اسے بھی اتفاق سمجھ لیتے کہ رات کے ابتدائی حصے میں ماما زبیر نے مسہری پر بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اور جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہوئے اور مسہری سے اُترے تو اُن کے جوتے غائب ہو گئے۔ بہت تلاش کئے لیکن جوتے نہیں ملے۔ اگر کسی کے جوتے کسی ایسے گھر میں گم ہو جائیں جہاں کئی افراد رہتے ہوں۔ اور بچے بھی رہتے ہوں تو تعجب کی بات نہیں ہوتی۔ کوئی بھی کسی کے جوتے اتفاقاً پہن کر اِدھر اُدھر کر دیتا ہے۔ اور بچے جوتوں کو اُٹھا کر پھینک بھی سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے گھر تو صرف دو ہی آدمی تھے۔ ایک میں اور زبیر ماما۔ رہیں خالہ نجمہ وہ تو اپنے پلنگ سے اترتی ہی نہیں تھیں۔ اور ہم دونوں کو اچھی طرح یاد تھا کہ کھانے سے پہلے جوتے مسہری کے نیچے ہی تھے۔ لیکن کھانے سے فراغت کے بعد دیکھا تو جوتے ہمیں مل کر نہیں دیئے۔ ہم دونوں سمجھ گئے کہ پھر کوئی آفت آنیوالی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ اس رات ماما زبیر نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا تھا۔ رابعہ! اگر میں بھی رخصت ہو جاؤں تو تم ہمت سے کام لینا۔ اور انہوں نے اپنے اور خالو کے دوستوں اور رشتے داروں کے نام اور پتے بھی نوٹ کرائے تھے کہ دیکھو تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو جائے تو اُن لوگوں سے رابطہ قائم کرنا۔ جب وہ مجھے سمجھا رہے تھے تو میرا جسم کسی پیش آنے والی مصیبت کا تصوّر کر کے کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

آہ کیسی لاچاری تھی وہ لاچاری بھی کہ نہ ماما زبیر بیمار تھے۔ نہ بوڑھے تھے پھر بھی انہیں موت اپنے سر پر منڈلاتی نظر آرہی تھی۔ اور وہ سمجھ رہے تھے کہ اب جو وار ہوگا اس میں وہ ہی نشانہ بنیں گے۔ ماما زبیر نے یہ بھی کہا تھا۔ رابو مجھے موت کا ڈر نہیں۔ موت کا فرشتہ تو میرے لئے زندگی کا پیغام لیکر آئے گا۔ وہ زندگی جس میں فکرات اور تشویشات کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ اس سے تو نجات حاصل کر لینے ہی میں عافیت ہے۔ لیکن میری پیاری بیٹی میرے بعد تیرا کیا ہوگا۔ تو اکیلے نجمہ باجی کے بوجھ کو کیسے برداشت کرے گی اور وہ اتنا کہہ کر نہ جانے کیا سوچ کر ماضی کا کوئی دُکھ یا مستقبل کا کوئی اندیشہ، اس قدر روئے تھے کہ میں بھی بلک اُٹھی تھی۔ نہ جانے ہم کب تک روتے رہے نیند تو سولی پر بھی آجاتی ہے۔ چنانچہ درد و غم کے کانٹوں پر ہم دونوں بھی سو گئے۔ میں رات بھر آرام کی نیند سوتی رہی۔ صبح اٹھی تو ماما زبیر مجھے بستر پر نظر نہیں آئے۔ میں ایک دم پریشان ہو گئی ـــــــ میں بستر چھوڑ کر کمرے سے باہر نکلے تو مجھے ماما باہر بھی دکھائی نہیں دیئے۔ میں ٹوئیلٹ کی طرف گئی۔ تو مجھے وہ وہاں بھی نظر نہیں آئے میں نے باتھ روم کی طرف دیکھا تو باتھ روم بھی خالی تھا ـــــــ میری پریشانی لحہ بلحہ بڑھ رہی تھی۔ اور میرا جسم ٹھنڈا ہوتا جا رہا تھا۔ مجھے ڈر لگ رہا تھا۔ اور مجھ پر وحشت سی طاری ہو گئی تھی۔ اس بوکھلاہٹ کے عالم میں میں ایک ہی جوتا پہنے گھر کے اِدھر اُدھر چکر لگا رہی تھی۔ اس کے بعد میں اس کمرے کی طرف گئی۔ جو عام دنوں میں ماما زبیر ہی کا کمرہ سمجھا جاتا تھا۔ اور وہاں ان ہی کی کتابیں وغیرہ رہا کرتی تھیں۔ جب میں اس کمرے میں داخل ہوئی تو میرے پیروں سے زمین کھسکنے لگی۔ ماما زبیر کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن وہ کسی بُت کی طرح ساکت تھے۔ میں نے چیخ کر انہیں آواز دی۔ ماما ــــ میرے ماما ــــ لیکن ماما دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ صرف انکا دھڑ دنیا میں باقی تھا۔ میں نے دیکھا کہ زمین پر ایک قلم پڑا ہوا تھا۔ اور میز پر ایک کاغذ رکھا ہوا تھا۔ میں نے کاغذ کو غور سے دیکھا۔ ماما زبیر نے اس پر یہ عبارت لکھی تھی۔

رابعہ۔ تم ہمت سے کام لینا اور باجی کا دھیان رکھنا۔ میں۔

میں کے بعد شاید انہیں لکھنے کی مہلت نہیں ملی۔ اور ان سے زندگی کا حق چھین لیا گیا۔ یہ موت ماما زبیر کی دوسری موت تھی۔ جب وہ کفن میں ملبوس کر دیئے گئے۔ میں بار بار اللہ سے یہ دعا کرتی رہی کہ تُو پھر وہ معجزہ دکھا جو تو نے اس سے پہلے دکھایا تھا کہ ماما مرنے کے بعد پھر زندہ ہو گئے تھے۔ لیکن میری دعا قبول نہ ہو سکی اور وہ کچھ دیر کے بعد ان کا جنازہ رخصت ہو گیا۔ اور اس طرح حویلی کا سارا انسانی لشکر آہستہ آہستہ نذرِ اجل ہو گیا۔ اور حویلی قبرستان کا ایک ٹکڑا بن گئی۔ ہر گھر میں موت بھی داخل ہوتی ہے اور زندگی بھی۔ لیکن ہماری حویلی میں صرف موت آیا کرتی تھی۔ زندگی کو آنے کی اجازت ہی نہیں تھی۔

ماما زبیر کی موت کے بعد ایک صاحب جن کا نام میں ظاہر نہیں کرنا چاہتی وہ میرے ہمدرد بنے اور انہوں نے ہی میری ملاقات حسن الہاشمی صاحب سے

کرائی میری زبان سے چند دلنگ باتیں سنکر ہاشمی صاحب نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس ہوشربا سچی آپ بیتی کو ماہنامہ طلسماتی دنیا کے پڑھنے والوں کے لئے لکھ دوں۔ تاکہ لوگوں کو اندازہ ہو جائے کہ جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ اور جنات کا مقابلہ کرنے والوں یا جنات کا مذاق اڑانے والوں کا حشر کیا ہوتا ہے۔ ان کے اصرار پر اور اپنے ہمدرد محسن کے اصرار پر جن کے ساتھ میں ہندوستان جانے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔ میں نے یہ غمناک اور وحشت ناک داستان قلمبند کر کے آپ کو سنا دی ہے۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ طلسماتی دنیا کے پڑھنے والوں کو جنات کے حملوں سے محفوظ رکھے۔ اور کسی کا گھر خوفناک حویلی نہ بنے۔ خدا حافظ

ختم شد

معذرت

مارچ ۱۹۹۶ء کے شمارے کے ٹائٹل پر ٹھنڈے دوزخ کے متعلق مضمون کا عنوان دیا گیا تھا ______ کسی مصلحت کی وجہ سے یہ مضمون شریک اشاعت نہ ہو سکا۔ انشاء اللہ چند ماہ کے بعد اس مضمون کو شریک اشاعت کیا جائے گا۔ انتظار فرمائیے۔

(منیجر)

وحشی عاملوں کے چند خطرناک اعمال

ماورائے خطِ استوا البحر الکاہل کے مونگے کے جزیرے نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، مجمع الجزائر شرق الہند کے جزیرے جنوبی افریقہ اور جنوبی امریکہ کے ممالک واقع ہیں۔ زمین کے اس حصے کی اصل آبادی سیاہ فام حبشی ہیں۔

آدم و حوا کی یہ رنگ و طرنگ تہذیب و تمدن سے عاری اولاد متنوع قبیلوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ہر قبیلہ اپنی خاص صفات کیلئے مشہور ہے۔

ان سیاہ فام ابنائے آدم کے ماہرین روحانیات اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ہاں دم جھاڑ اکرنے والے نیم حکیم ہوتے ہیں اور یہ مقامی طور پر جادوگر حکیم کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔

جادوگر حکیم پیدائشی مرض کا سبب بھوت پریت، ارواح خبیثہ، جنون یا دیوتاؤں کی ناراضگی بتایا کرتے تھے چنانچہ بھولے بھالے عوام کو اسی ڈھنگ سے مرعوب کر کے یہ لوگ سیاسی قوت حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی من مانی کارروائیاں کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔

ان لوگوں کے ہاں سحر کو ایک انفرادی حیثیت بھی حاصل ہے۔ اور متذکرۃ الصدر علاقوں میں اکثر جادوگر ڈاکٹر پیدائشی امراض کا سبب سحر قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک ساحر اور جادوگران اشخاص پر جنہیں وہ تکلیف کا شکار بنانا چاہتے ہیں ـــــ نہ صرف براہِ راست جادو کے الفاظ پڑھ کر پھونکتے ہیں اور بُری نظر کا شکار کر لیتے ہیں۔ بلکہ ان کے ناخنوں اور بالوں وغیرہ پر بھی جادو کر کے انہیں مبتلا امراض و آلام کر سکتے ہیں۔ یہ خیال ہندوستان کے بعض قدیم ہندو فرقوں اور صوبہ جات متوسط و دکن وغیرہ میں کسی قدر مختلف صورتوں میں اب بھی پایا جاتا ہے۔ اور دیہات کے علاوہ شہروں میں بھی کم و بیش موجود ہے۔

ذیل میں ان وحشی جادوگر ڈاکٹروں کے چند عمل درج کئے جاتے ہیں۔

عمل حُب

جس لڑکی کو بس میں لانا ہو اس کے سر کے بال یا دس ہاتھ کی انگلیوں اور دس پیر کی انگلیوں کے بیسوں ناخنوں کو لے کر کسی پھول میں لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس لپٹے ہوئے پھول کے پتے کو دھوپ میں سکھا لیا جاتا ہے اور جب یہ اچھی طرح خشک ہو جائے تو جادوگر ڈاکٹر اس کو پیس کر سرمہ کر لیتا۔ اب جونہی کہ ہلال طلوع ہو اس سرمہ کو جلتے ہوئے شعلوں کی نذر کر دیا جاتا ہے اور جادوگر ڈاکٹر ہلال کی طرف دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ منتر پڑھتا ہے۔

"ہولارے زونا عاشس کرونا لائے دوک سلئے (یہاں اس لڑکی کا نام لیتا ہے) بولوچک راہا توئی را دوک سلئے (یہاں طالب کا نام لیتا ہے)۔"

اس کے بعد اعتقاد کر لیا جاتا ہے کہ وہ لڑکی اب چند دن میں ہی طالب کے قبضے میں آجاتی ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا۔

عمل ہلاکت دشمن

اس کیلئے جادوگر ڈاکٹر ایک پتلا تیار کرتا ہے۔ یہ پتلا یا تو پرانے کپڑوں کا ہوتا ہے جس میں پرانی روئی بھری ہوتی ہے یا پھر موم کا پتلا تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ان مقامات پر سوئیاں گاڑ دی جاتی ہیں جو انسان کے جسم میں سوراخ کا مقام رکھتے ہیں یعنی دو آنکھ کے، دو کان کے، دو ناک کے نتھنے، ایک منہ ایک مقعد اور ایک سوراخ آلۂ تناسل۔ یعنی کل نو مقامات پر سوئیاں گاڑ دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اسی پتلے کو اس شخص کی گزرگاہ میں جلا دیا جاتا ہے جس کا ہلاک ہونا منظور ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے چند ایام بعد ہی وہ شخص نشانۂ تیر قضا ہو جاتا ہے۔

عمل بغض و عداوت

یاد رہے کہ متذکرۃ الصدر ممالک الجزائر میں مار و کژدم وغیرہ جانوران ایذا دہندہ کی افراط ہے۔ یہاں ایک بچھو اس قسم کا پیدا ہوتا ہے جو نیش مارے تو پل بھر میں ہاتھی کو بھسم کر دے۔ اس بچھو میں ایک تاثیر یہ بھی ہے۔ اس کے تیل سے تانبا وغیرہ مردہ دھاتوں میں روح پیدا کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور اسے اکسیر کا ایک جزو اعظم مانا جاتا ہے۔

اس بچھو کے جوڑے کو لیکر تنکوں کی ایسی ڈبی میں بند کر دو جہاں سے یہ نکل نہ سکیں۔ ایک ہفتہ ان کو اس ڈبیہ میں بند کرنے کے بعد نکالو اور ان کے مابین ایسے دو شخصوں کے بال رکھ دو۔ جن کے مابین بغض و عداوت ڈالنا مقصود ہو۔ اس کے بعد ان بالوں کو باہم ملا کر خوب بٹ لو اور ان سے ایک بچھو کے ڈنک کو باندھ لو۔ پھر دوسرے سرے سے دوسرے بچھو کا ڈنک باندھو اور پھر اسی ڈبیہ میں بند کر کے زمین میں گاڑ دو جب تک یہ بچھو زمین دفن رہیں گے اور باہر نکال کر الگ الگ نہ ہوں گے۔ وہ ہر دو اشخاص جن کے بالوں سے وہ بندھے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے جانی دشمن رہیں گے۔

کس قیامت کے یہ نامے مرے نام آتے ہیں

اس کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے

محترم القام جناب ایڈیٹر صاحب ــــــ (طلسماتی دنیا)۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی۔!

یوں تو ہر جگہ سے دینی و دنیوی بیشمار پرچے و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ لیکن اس پرچے کی حقیقت ہی کچھ اور ہے کہ یہ تمام پرچوں سے زیادہ افادیت کا حامل ہے۔ کیوں کہ اس میں وہ تمام باتیں موجود ہیں۔ جس سے عوام کو آئے دن واسطہ پڑتا ہے۔

میں تو یہ کہوں گا کہ اس پرچے کا ہر گھر میں رہنا ازحد ضروری ہے۔ اس کی کتابت وطباعت اپنی مثال آپ ہے۔ اس کو ایک بار ختم کر کے طبیعت نہیں بھرتی۔ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ اور جتنی بار پڑھا جائے۔ نئی معلومات کا اضافہ ہوتا ہے۔ آئندہ سے یہ شمارہ براہ راست دفتر سے طلب کروں گا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزّت اسے عالم میں مزید مقبولیت کا باعث بنائے۔ آمین۔

مرسلہ: اسمٰعیل جولکی ــــــ کوپر گاؤں

معہد مفتاح العلوم جامع مسجد کوپر گاؤں ــــــ احمد نگر

ایک سے زائد بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے

محترمی جناب حسن الہاشمی صاحب ــــــ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

اس مرتبہ آپ نے جنوری اور فروری کا شمارہ ایک ساتھ نکالا۔ اب ہم کو آپ کے شمارہ کا مارچ تک انتظار کرنا پڑے گا اور یہ انتظار اتنا طویل ہے کہ اس کا اندازہ صرف قاری ہی کو ہو سکتا ہے۔ آپ کا پرچہ ہاتھ میں آنے کے بعد ختم کرنے تک ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔ بعض مرتبہ ایک سے زائد بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ اب آپ ہی اندازہ لگایئے کہ مارچ تک کتنی لمبی مدت ہوگی۔ پرچہ ہاتھ میں آنے تک۔ گو آپ کا پرچہ ۱۰۰ صفحات کے اندر ہی ہوتا ہے۔ مگر اس قدر معلومات آفریں ہوتا ہے کہ پڑھ کے ختم کرنے تک ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔

جنوری اور فروری کے شماروں میں آپ نے سانپ اور بچھو کے متعلق جو مضامین چھاپے ہیں۔ اسکے لئے آپ قابل مبارکباد ہیں کہ اتنے مختصر اور معلومات آفریں مضامین بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ "اللہ والے" کے عنوان کے تحت آپ اولیاء کرام کے حالات کا بیان جو شروع کئے ہیں۔ وہ بھی قابل تحسین و مبارکباد ہیں۔ اللہ آپ کے مشن کو بغیر کسی رکاوٹ کے جاری و ساری رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ایک اہم بات آپ سے دریافت طلب ہے۔ وہ یہ کہ علی عباس بونیؒ نے سورۂ یٰسین کے پڑھنے کے طریقوں میں ایک طریقہ سبعہ سلطان کا بتایا ہے۔ وہ کیا طریقہ ہے اور کیا اس کو پڑھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری ہے۔ تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

غالباً اس سے قبل بھی میں نے آپ سے استدعا کی تھی کہ پرچہ کا نام طلسماتی دنیا کے بجائے کچھ اور رکھیں کیونکہ آپ جن علوم کا پرچار اس پرچے کے ذریعہ کر رہے ہیں وہ علوم طلسماتی نہیں ہیں۔ روحانی ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اس کا نام روحانی دنیا رکھ دیں۔ جب کہ آپ کے مرکز کا نام آپ روحانی مرکز رکھتے ہیں۔ اگر آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس نام کا ایک پرچہ پاکستان سے چھپتا ہے تو چھپنے دیجئے۔ انڈیا سے تو اس نام کا کوئی پرچہ نہیں چھپتا۔ امید کہ اس مرتبہ اس بات کے جواب سے آپ ضرور سرفراز فرمائیں گے۔ فقط ناچیز

محمد عبدالقوی فاروقی۔ یاقوت پورہ حیدرآباد

پاکیزگی اور اصلاح کے ساتھ

محترم عالیجناب

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج شریف۔ خیریت دارم و خیرخواہم۔

عرض یہ ہے کہ پرچہ ماشاءاللہ اس دور میں نہایت پاکیزگی واصلاحی طریقے پر شائع ہو رہا ہے۔ خداوند کریم نگران حضرات کو رحمتِ کاملہ سے دن دونی رات چوگنی ترقی وخوشحالی بخشے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کو مستفیض ہونے کا شرف بخشے خداوند کریم۔ آمین ثم آمین۔

صوفی عابد حسین، راجستھان

خرافات اور عریانیت سے مبرّا

محترم القام اعلیٰ وقار ایڈیٹر صاحب ــــــ دام ظلہم العالی

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عالی قدر! آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا ملک کا ایک رسالہ ہے۔ خرافات و عریانیت سے بالکل مبرّا۔ اللہ آپکے اس نیک ارادے کو تقویت عطا فرمائے۔ نیز ہم تشنگانِ علم کو ایسے رسائل پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سبحان اللہ جنوری و فروری سنہ ۱۱ء کا مشترکہ شمارہ اپنی سابقہ خوبیوں سے بڑھ کر نظر نواز ہوا۔ اداریہ پڑھ کر

اس مردہ قوم کو جو کہ ہدایت الناس کیلئے بنائی گئی ہے۔ پر
آنسو بہانے کو جی چاہا۔ کہ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کی
سزا ہندوستان کے ہر مسلمان کو مل رہی ہے۔ اگر آج
بھی ویسا ایمان آجائے کہ اذان سن کر گلیاں محلے خالی
اور مسجد بھر جائے تو کسی بھی غیر کی یہ مجال نہیں کہ ہم پر
اپنی گستاخ نظر اٹھالے۔ پھر سے ہماری عصمتوں کی دھجیاں
نہ اڑیں پھر سے ہماری عبادت گاہوں کی بے حرمتی نہ ہو۔
مگر ایڈیٹر صاحب اس کیلئے ہر مسلمان کو کمربستہ ہو کر اپنے
ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی بازیابی
کرنا ہے۔ خیر! اداریہ دل کو چھو گیا۔ ویسے پورا شمارہ سمندر
کوزے میں بند کے مصداق بہتر ہے۔ مگر اداریہ لکھنے
پر خاص طور سے یہ ٹوٹے پھوٹے جملے ارسال خدمت
کر رہا ہوں۔ اللہ سے دعا ہے کہ آپ کا قلم یونہی دائمی
بن کر چمکتا رہے۔ اور ہمیں فائدہ پہنچاتا رہے۔

والتسلیم فقط

عبداللہ ہلال عثمان نشتر کمالپورہ ـــــ مالیگاؤں۔

طبیعت باغ باغ ہوگئی

محترم بزرگ ـــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیا سال کے ساتھ ساتھ رمضان مبارک ہو!

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ ایک سال قبل کی بات
ہے کسی صاحب کے ہاتھ میں ایک پرچہ دیکھا عجیب سا نام
"طلسماتی دنیا" لفظ طلسم اور طلسماتی کا تأثر ہی کچھ اور
ہوتا ہے۔ پھیر ورق گردانی کرنے میں کیا حرج ہے۔
"عملیات" وغیرہ قسم کی چیزوں میں دلچسپی، طبیعت
اور ذوق کے تقاضے سے ہوتی ہے اور کچھ عمر کا تقاضہ
بھی ہوتا ہے۔ سرسری دیکھ لیا۔ مگر اور بھی مضامین پڑھے
خاص کر آپ کی نگارشات! تو میرے دل کو لگا!
حقائق اور دلائل اور پھر آپ کی منفرد تحریر اور
انداز بیان۔ متأثر ہوتا گیا۔! اب عالم یہ ہے کہ ہر ماہ شہر
سے خرید کر لاتا ہوں اور مطالعہ کرتا ہوں۔ اور دل
ہی دل میں بارگاہ الٰہی میں آپ کیلئے دعا گو رہتا ہوں کہ
اللہ آپ سے جس طرح کا کام لے رہا ہے۔ اسکے بدلے میں
اللہ آپ کو صحت دے۔ دوسری طرف طبیعت تو یہ کہ

میری حیثیت دعا گو کی نہیں۔ بلکہ محتاج دعا کی ہے۔ اور
رہے گی! مجھے پورا احساس ہے کہ ابھی جو کچھ لکھ گیا آپ
کی طرز نگارش کے متعلق یہ سورج کو چراغ دکھانے کے
مترادف ہے۔ جہاں یہ آپ گنجائش محسوس کریں کہ میں
اپنی حد سے تجاوز کر گیا ہوں آپ مجھے معاف کر دینگے۔

جنوری، فروری ۹۶ء کا "طلسماتی دنیا" کل پڑھ رہا
تھا۔ رمضان مبارک کی مناسبت سے عمدہ عمدہ مضامین
پڑھنے کو ملے۔ طبیعت باغ باغ ہوگئی۔! اس قدر کہ یہ
مراسلہ لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔

میں خود بستر کی لپیٹ میں ہوں اور اہلیہ بھی
عمر رسیدہ ہے۔ زندگی کے نشیب و فراز سے کس کو مفر
ہے۔ تکالیف، فکر و تردد، پریشانیاں اور گرتی ہوئی
صحت وغیرہ وغیرہ۔ ایسے میں "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ
نعمت سے کیا کم ہے۔ اہلیہ کو بھی بہت ذوق ہو گیا ہے۔
اس پرچے سے۔ اللہ کرے ہم لوگوں کے ایمان و عمل
میں جلا پیدا ہو۔ اللہ اپنے بندوں سے وہ کام لے لے
جو اس کو پسند ہو۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
پسند ہو۔ اور کیا کہوں۔

اور کیا کہوں اپنی دعاؤں میں کبھی کبھی یاد
رکھ لیں گے۔ تو بہت ممنون ہوں گا۔ بہت احسان مند
ہوں ـــــ حضرت عمر فاروقؓ عمرہ کے لئے
تشریف لے جا رہے تھے۔ جانے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس سلام کرنے کو آئے اور اپنا مقصد سفر بھی
بتایا تو اور باتوں کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
عمرؓ سے کہا کہ عمرہ کے دوران خاص خاص مقامات پر
"اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا!" اور آقائے دوجہاں
صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی کلام کو حضرت عمرؓ نے تا حیات
سمیٹ کر رکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا کہا
تھا مجھ سے ایسی فرمائش کی تھی! حضرت عمرؓ کا وہی حال رہا
وہی کیفیت دل کی رہی جو میر تقی میر کے الفاظ میں ہے

دل مجھی کی اک گلابی ہے۔
عمر بھر ہم رہے شرابی سے۔

ایک بار پھر آپ سے درخواست کروں گا کہ اپنی
دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں گے۔ "کبھی کبھی" اس لئے کہا کہ

آپ کی مصروفیت کا مجھے اندازہ پہلے سے ہے۔

فقط والسلام

محتاج دعا۔ نذیر الحق ـــــ پوسٹ بھیڑ ضلع نوادہ (بہار)

یہ ایک غیر معمولی رسالہ ہے

محترم المقام عالیجناب حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی

سلام مسنون۔

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

دیگر یہ کہ آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" کے صرف سرورق
سے شناسا تھا۔ لیکن جنوری، فروری ۱۹۹۶ء کا شمارہ لیکر
اندرونی صفحات پر نظر ڈالی اور گھر جا کر رات کی ایک نشست
میں تمام رسالہ پڑھ ڈالا۔ اور احساس ہوا کہ یہ ایک
غیر معمولی رسالہ ہے۔ اس کے مضامین بالخصوص نہایت اہم
(احساس کمتری، اپنی عمر کا حساب لگائیے، روحانی ڈاک،
وہم اور دیگر مضامین اپنی جگہ غیر معمولی نوعیت کے حامل
ہیں) مادیت کی رواں دواں انسانیت جو مسائل و مصائب کے
ساحل پر کھڑی ہوئی ہے! انہیں روحانیت کی طرف لانے اور ان کی
مشکلات و مصائب کے حل کیلئے آپ نے جس مشکل کام کا بیڑہ اٹھایا ہے
قابل ستائش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمان روحانی اعتبار سے
سخت پریشان ہیں۔ ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔
غریب مسلمانوں کو غیر دانستہ طور پر اپنے ایمان سے کھلانے پھر
رہے ہیں ـــــ ایسے پر آشوب دور
میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی تگ و دو، یقیناً دین و
دنیا میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہوگی۔ اس کی توسیع
اشاعت کیلئے راقم الحروف بھی خدمت کرے گا۔

عبدالقدیر عزم

نامہ نگار "سیاست" بودھن

مکان نمبری ۱۰۳۸۴، لشکر نگر، ۵۰۳۱۸۰، ضلع نظام آباد، اے پی۔

میں کہاں رکتا ہوں عرش و فرش کی آواز سے

محترم و معظم جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ رسالہ طلسماتی دنیا کئی ماہ سے میرے زیر مطالعہ

ہے ـــــــــــ ماضی میں علم نجوم و عملیات پر ہند و پاک میں جو رسالے شائع ہوئے یا جو ابھی جاری ہیں انکا رابطہ عوام سے نہ رہنے کی وجہ سے اشاعت کی تعداد محدود رہی۔ چنانچہ جو رسائل معیاری تھے۔ وہ مقبول بھی ہوئے خواص تک۔ مگر "طلسماتی دنیا" جسے آپ نے عوام کی پسندیدگی وودور جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو انداز دیا ہے۔ وہ لائق تحسین ہے۔

جناب دانش عامری کی طلسماتی پینٹنگ اور دیدہ زیب ودلکش طباعت نے اُسے دہلی سے شائع ہونیوالے ان دیدہ زیب رسائل کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ جس کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر قاری اسے خریدنے پر مجبور ہو جاتا ہے مگر اُسے پل بھر کی ذہنی آسودگی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ انہی نفس رسالوں کی قطار میں موجود طلسماتی دنیا اپنے نام، جناب دانش عامری صاحب کی طلسماتی پینٹنگ کے ذریعہ خریدار کے دل ودماغ کو اپنے سحر میں گرفتار کر کے اسے خریدنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد قاری کو ذہنی آسودگی بھی ملتی ہے، روحانی سکون بھی، معلومات بھی حاصل ہوتی ہے۔ علم بھی۔ پھر اس کے بعد قاری اسکے علاوہ تمام رسائل کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور مجھے امید ہیکہ یہ رسالہ ترقی کے زینے طے کرتا جائے گا۔

مجھے یہ شعر یاد آیا کہ۔

میں کہاں رکتا ہوں عرش وفرش کی آواز سے
مجھ کو جانا ہے بہت اونچی حد پرواز سے

مگر افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ رسالہ ابھی مائل پرواز ہے اور ابھی آغاز پرواز سے ہی اس کے پر کترنے کی تیاری یا اس کی خوبصورتی پر داغ لگانے کی تیاریاں آپنے کیوں شروع کر دی۔؟

فرقہ واریت کی بنیاد پر کسی جماعت کو طنز ومزاح کا نشانہ بنانا یا کیچڑ اچھالنا کم از کم آپ کو زیب نہیں دیتا۔ میں تو آپ کو ہی کہوں گا۔ کیونکہ ایڈیٹر تو آپ ہی ہیں۔ پتہ نہیں کونسے بزرگ ہیں جو ملا ابن العرب مکی کا لبادہ اوڑھے طنز ومزاح کی آڑ میں شر انگیزی میں مصروف ہیں۔ مثلاً "مسجد سے میخانے تک" میں بوسے کے مسئلے پر بولا بیہودہ طنز میں مصروف ہیں۔ پیر کی اولاد تک کا بوسہ جائز ہے۔ کسی نے سوال کیا۔ اگر لڑکی ہو تو پھر کچھ پرواہ نہیں۔ لڑکی لڑکا سب برابر۔ پھر سوال کیا گیا۔ اگر جوان ہو تو پھر جواب ملا لیلیٰ بھی جوان ہی تھی۔ بیچارہ سائل ناناکرتا ہی رہ گیا۔ مگر اتنے میں اہل سنت والجماعتؒ نے اس کی اچھی خاصی مرمت کر دی۔

دو چار سطر ہی نہیں پورا مضمون ہی بے ہودہ الفاظ وفحش جملوں سے پُر ہے اور سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ طنز ومزاح میں طنزیہ حدیثیں وروایات تحقیر آمیز جملوں کے ذریعہ پیش کی گئی ہیں۔ جو قابل مرمت ہی نہیں قابل مرمت بھی ہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ علمائے کرام کے زیر نگرانی شائع ہونیوالے رسالے میں اس طرح کے مضامین ہوں کہ ایک عام مسلمان بھی سوچنے پر مجبور ہو جائے۔ اگر اہل سنت والجماعت پر طنز ہی کرنا ہے تو براہ کرم رسالے سے فحش جملے وطنزیہ حدیثیں پیش نہ کریں۔ مگر میرا نیک مشورہ ہے کہ اہل سنت والجماعت پر تنقید بھی اگر آپ کا مشن ہو تو آپ اس کیلئے الگ سے کوئی رسالہ جاری کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ طلسماتی دنیا کا امید ہیکہ ہر قاری اس رسالے کو بام عروج پر دیکھنے کا خواہش مند ہے۔ اور میرا یہ مشورہ ہے کہ اگر آپ اس میں چند تبدیلیاں کر دیں تو رسالہ واقعی طلسماتی ہو جائے گا۔

اوّل سوال وجواب "روحانی ڈاک" کے باب میں یہ تبدیلی کریں کہ سائل کے سوالات کو مع ترتیب نمبر کے ایک ماہ کے رسالے میں شائع فرمائیں۔ دوسرے ماہ ان کے جوابات مع ترتیب نمبر کے شائع ہوں۔

جوابات یوں ہوں گے کہ اس کیلئے ایک اعلان وگذارش مؤثر انداز میں دیں کہ سائلوں کے سائل کے مجرب حل جن کو معلوم ہوں وخلق اللہ کے فائدے کے لئے بلا بخل دفتر طلسماتی دنیا میں روانہ فرمائیں۔

یہ رسالہ لاتعداد ہاتھوں میں جائے گا جن میں بہت سارے حضرات واہل علم کے پاس ان سائل کے مجرب حل تعویذات، عملیات یا نسخہ جات کی صورت میں ضرور موجود ہوں گے۔ ان کے روانہ کردہ جوابات کو مع انکے نام کے شائع فرما دیں۔ اگر کسی کا جواب کسی خاص سائل کا نہ آئے تو آپ جواب دیں۔ آپ کا وقت بھی بچے گا اور رسالے کی وقعت میں بھی اضافہ ہوگا۔

دوم یہ اعلان کر دیں کہ اس رسالے کے لئے اہل علم حضرات بلا بخل مختلف پُر اسرار علوم پر اپنے مجربات شائع فرمائیں۔ یہ گذارش مستقل باب مجربات کے اوپر ہو۔ آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ چند ماہ ہی میں آپ کے دفتر میں مجربات کا خزینہ جمع ہو جائے گا کہ رسالے کے صفحات کم پڑیں گے۔ مگر اس کیلئے فراخ دلی شرط اوّل ہے ـــــــ کسی بھی مسلک کے بزرگوں کے نام ادب سے لکھیں اور رحمۃ اللہ کا مخفف ضرور دیں۔ جیسا کہ آپ نے اعلان جادو ٹونا نمبر میں جادو کا علاج کس نے کس طرح کیا کے باب میں احمد رضا خاں صاحب بریلوی میں مخفف نہیں دیا ہے۔

امید ہے آپ فراخ دلی سے کام لے کر قارئین کو مایوس نہیں کریں گے۔

رسالے کو بام عروج پر دیکھنے کا متمنی
علی حسنین صدیقی۔
کوہ نور پریس چوڑی پٹی کشن گنج ۸۵۵۱۰۸ (بہار)

یہ ایک جادوئی کتاب ہے

ایڈیٹر طلسماتی دنیا دیوبند
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض یہ ہے کہ میں عام طور پر انگریزی میگزین زیادہ پڑھتا ہوں لیکن ۱۲ جنوری کو میں اچانک بک سیلر کے پاس سے گزر رہا تھا اور وہ میگزین اچھی طرح سجاتا تھا۔ اور میری نظر طلسماتی دنیا میگزین پر پڑی۔ کچھ دیر کیلئے میں سمجھا کہ شاید کوئی جادوگری کی کتاب ہے۔ جب میں نے اس کے اوراق اُلٹے تو کچھ قرآنی آیات پڑھ کر میں نے ارادہ کیا کہ میں ایسا میگزین ہمیشہ کے لئے خریدتا رہوں گا۔

آپ کا طلسماتی میگزین پڑھ کر بہت مسرت ہوئی۔ کہ واقعی یہ ہم جیسے لوگوں کے لئے ایک جادوئی کتاب ہے۔ جو سمجھنے اور سوچنے والا ہو اس کے لئے یہ کتاب ہزاروں بیماریوں سے محفوظ، لاکھوں برائیوں سے دور، دنیاوی مصیبتوں کا حل اور دین واسلام کی باتیں سمجھنے والی کتاب ہے۔ خدا آپ کو وسعت وعلم اور صحت سلامت

رکھے۔ آمین۔

محمد اسلم سرینگر۔ کشمیر۔

اندھیرے میں ایک چراغ

محترم انعام حسن الہاشمی صاحب۔ السلام علیکم!

بہت دنوں سے آپ کے نام خط لکھنے کو جی چاہ رہا تھا۔ لیکن گھر اور پیشے کی مجبوریوں کی وجہ سے فرصت ہی نہیں مل رہی تھی۔ آج تھوڑی سی فرصت ملی تو خط لکھنے بیٹھ گیا۔ باہر کڑاکے کی سردی پڑ رہی ہے اور اندر ہم کانگڑی تلے بے لحاف میں دبکے ہوئے خط لکھ رہے ہیں۔ رات کے تقریباً پونے نو بجے کا وقت ہے۔ آپ کا پرچہ پرچہ کیا اندھیرے میں ایک چراغ کے مانند چمک رہا ہے۔ اور ہم جیسے گم گشتہ لوگوں کو روشنی دکھا رہا ہے۔ اور ہم جیسے کم مایہ لوگوں کو روحانی دنیا میں لیجا رہا ہے۔ پہلے شمارے سے ہی آپ کا پرچہ ہمارے ہاں آرہا ہے اور شوق و ذوق سے پڑھا جا رہا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ یہ پرچہ پھولے پھلے۔ اور آفتاب صحافت پر ہمیشہ درخشاں تارے کی مانند چمکتا رہے۔ آمین۔ نیاز ریاض احمد ایڈوکیٹ باندی پورہ کشمیر

لاثانی میگزین

محترم المخدوم جناب ہاشمی صاحب مدظلہ العالی۔

السلام علیکم۔

الحمدللہ ہم بخیر ہیں اور آپ کی خیریت نیک کیلئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں۔

دیگر یہ کہ آپ نے ایک لاثانی و نایاب میگزین "طلسماتی دنیا" کی اشاعت کا آغاز کرکے اگر ایک طرف دین اسلام کی تعلیمات کا پرچار کرتے ہوئے ثواب دارین و خوشنودی خداوندی کے حق دار قرار پاتے ہیں۔ تو دوسری طرف روحانی جسمانی امراض میں مبتلا افراد کیلئے قرآنی علاج فراہم کرتے ہوئے مسیحا کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

آپ کی اس خدمت پر نہ تو کوئی واقعی حقیقی معنوں میں شکریہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی اک خدمت کا جو کہ حقیقتاً اللہ و رسول کی خوشنودی (چونکہ حسن اخلاق کا حامل فرد ہی انسانیت کی خدمت کر سکتا ہے اور حسن اخلاق اللہ کے نزدیک ہادی عالم کے نزدیک ایک انتہائی سراہی ہوئی اور پسندیدہ صفت ہے) کے لئے بے لوث و بے غرض انجام دی جا رہی ہے۔ اسکا معاوضہ کون ادا کر سکتا ہے۔ تاہم ایک رسمی طور پر میں اس خدمت پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔

حنان شیرازی

رائے پورہ ورنگل

طلسماتی دنیا کا کمال

مشفق و کرمی جناب ہاشمی صاحب سلام و رحمت

خدا کے کرم سے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

لوگوں کا یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ اس جیسا رسالہ موجودہ وقت میں دستیاب نہیں۔ میں کافی عرصہ سے اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ دین کی خدمت کا جو سلسلہ آپنے شروع کر رکھا ہے اور جو محنت آپ کر رہے ہیں۔ اس کا اجر صرف خدا ہی دے گا۔ بندے کے بس کی بات نہیں۔

اس سے پہلے ایک جوابی لفافہ ارسال کر چکا ہوں۔ مگر جواب سے محروم ہوں۔ ہو سکتا ہے ڈاک کی گڑبڑ ہو۔ خیر یہ طلسماتی دنیا کا کمال ہے یا آپکے زور قلم کا کمال ہے۔ کہ میں نے داڑھی بھی رکھ لی ہے۔ اور نماز کی پابندی بھی کر رہا ہوں۔ (یہ ذکر داڑھی کا اس لئے کر رہا ہوں۔ کیونکہ ماڈرن عورتیں خاص کر شہری اس کی مخالفت کرتی ہیں)

ایک گزارش اور چند سوالوں کے جوابات چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ مایوس نہیں کریں گے۔

گزارش یہ ہے کہ اتنے اچھے دینی رسالے میں جس سے کہ ہم مذہبی طور پر منسلک ہیں۔ ایک سلسلہ خوفناک حویلی شروع کر رکھا ہے۔ اس کی خوفناکی دیکھتے ہوئے اُسے دس قسطوں میں ہی ختم کر دینا ٹھیک تھا۔ اسے بچے نوجوان شوق سے کر سکتے ہیں۔ کوئی ذی شعور آدمی اُسے ذہنوں کو کالا کرنے اور وقت کا زیاں ہی سمجھے گا۔ آپ ان دو صفحات میں کوئی تاریخی سلسلہ، عملیاتی سلسلہ، نعتوں اور منقبت کا سلسلہ یا جو بھی مواد آپ کے پاس ہو جگہ دے سکتے ہیں۔ اس حویلی کو اب اس رسالے میں دیکھ کر ایک ذہنی کوفت ہوتی ہے۔

دعا گو اور دعاؤں کا طالب

احقر محمد عارف ٹونکی

مکان نمبر ۲۴۴ گلی نمبر ۱۳ جعفر آباد، دہلی ۵۳

روشن چراغ

کرمی جناب حسن الہاشمی صاحب، ایڈیٹر طلسماتی دنیا۔

سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

عرض یہ ہے کہ کسی کی تقریب کے دوران طلسماتی دنیا دیکھنے کو ملا۔ اوراق پلٹتا گیا۔ اور سرسری نظر ڈالتا گیا۔ موجودہ رسالوں میں سب سے الگ انداز کا پایا۔ لیکر گھر لیا آگرہ آکر مطالعہ کیا۔ بے پناہ خوشی محسوس ہوئی۔ یہ رسالہ کئی خوبیوں پر مشتمل ہے۔ وقت گزاری کا بہترین ذریعہ پریشان حال لوگوں کے لئے امید کا روشن چراغ۔ معلومات کا خزانہ۔ انمول جملے قیمتی مضامین غرض کہ ہر طرح سے خوبصورت دلکش بے نظیر۔ فقط

محمد ارشد الرحمن قادری

شاہی بڑی مسجد، کٹرہ نیل، نائی کی منڈی، آگرہ یوپی ۲۸۲۰۱۰

تصویری توجہ کا باعث بنی

المکرم والمحترم الاستاذ جناب حسن الہاشمی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمام تعریفیں مالک دو جہاں کے لئے ہیں۔ جو ہم سب کا رب ہے۔ اُس کی ذات بڑی رحیم و کریم ہے۔ جس نے انسانوں کی فلاح بہبود اور راستی کیلئے پیغمبر کو بھیجا۔ سب سے آخر میں حضور سیدنا امام الانبیاء سرور کونین سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ مجھے اور آپ کو

اپنے محبوبؐ کا امتی بنایا۔ ایمان ویقین کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ اندھیرے سے نکال کر روشنی عطا فرمائی۔ آپؐ کو رحمۃ للعالمین کا خطاب عطا فرمایا۔ ایسے عظیم المرتبت نبیؐ پر لاکھوں سلام۔

آپ کی عمر اور علم میں اللہ برکت دے آمین۔

استاذ صاحب امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ بڑی ہمت کر کے یہ چند سطور آپ کی نذر کر رہا ہوں۔ توجہ فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

اتفاقاً دسمبر ۹۶ء کا رسالہ "طلسماتی دنیا" ایک بک اسٹال پر نظر آیا تجسس کے تحت خرید لیا۔ سرورق پر تصویر بڑی عجیب وغریب تھی۔ یہ تصویر ہی توجہ کا باعث بنی تھی۔ رسالے کا مطالعہ کرنے کے بعد بڑی خوشی اور حیرت ہوئی تھی۔ خوشی اس بات کی کہ آپ نے سمندر کو کوزے میں سمونے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اور حیرت اس پر کہ آسمانی کتاب سے ہم زیادہ تر حضرات ناواقف ہیں۔ ظاہری طور پر پڑھنا جانتے ہیں۔ مگر اس سے استفادہ نہیں کرتے۔ اللہ ہمیں زیادہ سے زیادہ قرآنی علوم حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور آپ کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے۔ تاکہ اس کے بندے آپ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکیں۔ آمین۔ محمد خالد کرلا ویسٹ بمبئی۔

اس کمی کو پورا کر دیا

قبلہ محترم جناب حسنؔ الہاشمی صاحب!

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں۔ اللہ رحمٰن ورحیم سے دعاگو ہوں کہ وہ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین۔

عرض گزارش ہے کہ احقر کئی مہینوں سے آپ کو بطور شکریہ وچند سوالات کے سلسلے میں خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ مگر طرح طرح کی مصروفیات غفلت وکاہلی کے سبب [illegible] نہ لکھ سکا۔

ہندی میں پچھلے کئی سالوں سے سری علوم پر کئی ماہنامے چل رہے تھے۔ ان ماہناموں کو دیکھ کر دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کاش اردو میں بھی سری [illegible] اور روحانیت پر کوئی میگزین ہوتا۔ اس کمی کو آپ نے پورا کر دیا۔ ایسا منفرد وعمدہ ماہنامہ نکالنے پر ناچیز کی طرف سے آپ کو دلی مبارک باد۔

آپ کے اس ماہنامے نے میری اس غلط فہمی کو ختم کر دیا ہے کہ عملیات اور پیری مریدی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ نیز بغیر کسی پیر سے بیعت ہوئے کوئی عملیات نہیں کر سکتا۔ اور اگر بلا پیر کے کوئی عمل کیا بھی تو اثر نہ آئے گا۔ آپ کے اس ماہنامے نے پیروں کی روایتی ساکھ کو کرارا اور گہرا جھٹکا دیا ہے۔ فقط

محمد اسلم شاہد۔ کدمہ۔ جمشید پور۔

ایک خیر خواہ کے تاثرات

مکرمی ایڈیٹر "ماہنامہ طلسماتی دنیا" صاحب دیوبند

سلام مسنون

امید کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

بعد آداب وتسلیمات عرض اینکہ میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا تقریباً ڈھائی سال سے بڑی پابندی کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں۔ الحمد للہ ہر ماہ کے رسالے کو خوب سے خوب تر پایا۔ اس سے قبل کئی خطوط کے ذریعہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا تھا لیکن بدقسمتی سے مراسلات کے کالم میں جگہ نہیں پا سکا۔ مجھے امید ہے کہ اس بار آپ ضرور میرے تاثرات کو دیگر قارئین طلسماتی دنیا تک پہنچا دیں گے۔

اس سے قبل میں گلابی کرن، خاتون مشرق وغیرہ جیسے رسالوں کا مطالعہ کرتا تھا لیکن جب سے میں نے اس نایاب اور منفرد رسالے "طلسماتی دنیا" کو پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ تب سے ذہن کسی دوسرے رسالے کی طرف بالکل ہی راغب نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کے مطالعے سے جس قدر معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ کسی دوسرے رسالے سے نہیں ہوا تھا۔

طلسماتی دنیا نے اس مختصر سے عرصے میں۔ جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ اور ڈھونگ بچے پیٹ کے پجاری عاملین سے ہوشیار کر کے جس طریقے سے ایک رہبر کامل کا حق ادا کیا ہے۔ اُسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اگر خدانخواستہ طلسماتی دنیا کی روحانی روشنی گل بھی ہو گئی تو بھی اس کی یاد تاباں درخشاں اور جاوداں رہے گی۔

میرے چند احباب جو ابتک ماہنامہ طلسماتی دنیا کے سخت مخالف تھے۔ ان کی نظر میں طلسماتی دنیا کا پڑھنا باعث شر اس کا گھروں میں رکھنا بے برکتی اور تنگدستی کا موجب اور تباہی وگمراہی کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ وہ اپنے آباء واجداد کے رسم ورواج کو دین وحق سمجھ کر گمراہی کے کیچڑ میں لت پت تھے۔ انہوں نے بھی طلسماتی دنیا کے مسحور کن روحانی اوراق کی عظمت وافادیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور ان کے گھروں میں بھی طلسماتی دنیا کو ذوق شوق سے پڑھا جانے لگا ہے۔

مجھے باری تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ ریحانی مشن عنقریب کفر والحاد میں پھنسے ہوئے انسانوں کو کفر والحاد کی تاریکیوں سے نکال کر دین کی ڈگر پر قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

حرف آخر اینکہ رسالے کے اندر چند اوراق کا مزید اضافہ کر کے اس کی قیمت پندرہ کے بجائے بیس کر دیجائے۔ تاکہ قارئین کے لئے کسی بھی طرح کی تشنگی باقی نہ رہے۔

میں باری تعالیٰ سے طلسماتی دنیا کے جملہ کارکنان کے لئے عافیت اور طلسماتی دنیا کی ترقی کی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسّلام

علیم الدین عثمانی بھیروا مدھوبنی ــــ بہار

حق کا بول بالا

محترم المقام عزت مآب حضرت حسن الہاشمی صاحب دام فیوضہم

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید کرتا ہوں کہ مزاج عالی مقام ٹھیک ہوگا۔ دراصل ایک دو ماہ قبل آنجناب کی ناسازی طبیعت کے بارے میں سننے میں آیا تھا بہت صدمہ ہوا۔ دعاء صحت بھی کی اور اب بھی دعا کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ آپکی ہر نظر بد سے حفاظت فرمائے اور عمر خضر عطا فرمائے۔ نیز آپ نے جس عظیم القدر مقصد کے تحت اس مشن کا آغاز فرمایا ہے اسمیں دن دوگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے پھر سارے عالم میں حق کا بول بالا ہو جائے باطل منہ کالا ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔ محمد ذوالفقار

حیرتناک شعبدے
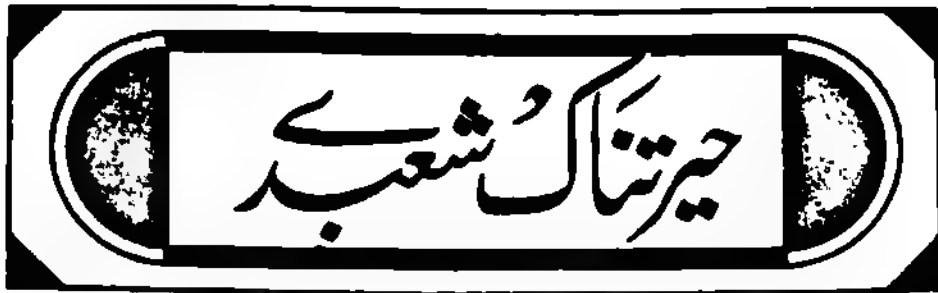
کراماتی تیل ناریل کے تیل میں کسی کا بیج ڈال دیں۔ اور اس تیل کو دھوپ میں رکھ دیں۔ اگر اس تیل میں کمل کا بیج ملا کر کسی تالاب میں ڈالیں۔ تو کمل پیدا ہوگا۔ اگر جامن کے بیج میں ڈالیں تو اسی وقت جامن کا پیڑ نکلے اور ساتھ ساتھ پھل لگ جائیں۔

نوٹ۔ کمل کی جگہ کنول آئے گا۔

مُنہ سے آگ نکلنا۔ کلمن، اور نوشادر مُنہ میں ڈال کر خوب چلادیں۔ اور گرم پانی سے کلی کر کے مُنہ میں آگ رکھنے سے وہ کبھی اثر نہیں کرسکتی۔

بوتل آگ سے بھری دکھائی دینا۔ بوتل میں شراب، گندھک اور سونا ڈالیں اور اُسے اندھیرے میں رکھ دیں تو بوتل آگ جیسی چمکنے لگے گی پھر کوئی دیکھنے والا تعجب کریگا۔

بوتل میں انڈا اتارنا ولایتی سرکہ میں مرغی کا انڈا بھگودیں اور جب وہ نرم ہوجائے تو اسے نکال کر ایک بوتل میں اُتاریں اور اوپر سے پانی بھردیں تو وہ بڑا ہوجائیگا اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

ہاتھ میں سرسوں جمانا عورت کے دودھ میں سرسوں بھگو کر اُسے سایہ میں سکھادیں اور جب کھیل دکھانا ہو تو ہاتھ پر ندی کی ریت اور سرسوں رکھ کر پانی کا چھینٹا ماریں تو سرسوں فوراً جم جائے گی۔

جلے ہوئے ڈورے میں انگوٹھی لٹکانا نمک، نوشادر کے پانی میں ڈورے کو بھگودیں۔ پھر اسے سکھا کر رکھ لیں۔ اور جب کھیل کرنا ہو اس وقت ڈورے میں انگوٹھی باندھ لیں۔ دوسرا سرا دیوار کے سہارے کھونٹی میں باندھ کر آگ لگادیں۔ ڈوری جل جائے گی۔ مگر انگوٹھی نہیں گرسکتی۔

سنہری سیاہی ہڑتال چار تولہ، سونے کے ورق ۲۴ تولہ، چوتھائی تولہ، انڈے کی زردی چار تولہ۔ ان سب کو گھونٹ کر گرم پانی میں ملاؤ۔ تھوڑی دیر بعد جب اوپر نتھر کر پانی آجائے تب اسے دھیرے دھیرے نکال لو۔ نیچے کی گوند کو کیکر کے گوند میں آٹھ دن تک گھوٹنے کے بعد بوتل میں بھر کر پانچ دن دھوپ میں رکھو۔ اس طرح تیار ہونے پر لکھو تو عمدہ سنہری سیاہی تیار ہوجائے گی۔

ہیرے کی جانچ ہیرے کے پیچھے والے حصے پر ذرا سا اصلی موم لگادیں ——— اگر ہیرا اصلی ہوگا تو پہلی جیسی چمک دے گا اگر نقلی ہوگا تو چمک کم ہوجائے گی۔

- کپڑے کو سات مرتبہ گھی کوار کے دودھ میں تر کر کے اور ساتوں مرتبہ سائے میں خشک کرلیں۔ اس کے بعد اس کو آگ میں ڈال دیں۔ ہرگز نہیں جلے گا۔
- ایک چراغ میں بھیڑیئے کی چربی اور دوسرے چراغ میں بکری کی چربی ڈال کر دونوں کو روشن کریں۔ اور ایک گز کا فاصلہ دونوں کے درمیان رکھیں۔ دونوں چراغوں کی لَویں آپس میں لڑیں گی۔
- آم کی گٹھلی کو گائے کے دودھ میں ۲۴ گھنٹے بھگو کر رکھ دیں۔ اس کے بعد اسے دھوپ نہ لگنے دیں۔ پھر اس گٹھلی کو چھنی ہوئی مٹی میں دبا کر کالا کپڑا اس پر ڈال دیں۔ اور پانی کی چھینٹیں اس مٹی پر دیں۔ چند منٹ میں درخت نکل آئے گا۔ لیکن اس کی جڑ نہیں ہوگی۔
- گندھک کو پیس کر شہدِ خالص میں ملا کر کانچ کی بوتل میں رکھے۔ رات کو انشاء اللہ روشنی ہوگی۔
- سانپ کی کینچلی لا کر اس کی چار بتی بنا کر کسی کمرے کے چاروں کونوں میں چراغ جلائیں۔ پورا کمرہ سانپوں سے بھرا ہوا نظر آئے گا۔
- بھیڑیئے کی چربی اور مچھلی کی چربی ملا کر کسی چراغ میں روشن کریں۔ پورے گھر میں پانی بھرا ہوا نظر آئے گا۔
- کبوتر کے پیشاب سے لکھا ہوا دن میں نظر نہیں آتا۔ رات کو نظر آتا ہے۔

حسن الہاشمی، فاضل دارالعلوم دیوبند

کرشمۂ اعداد

یہ جادو کس طرح کا ہے؟

علوی، سفلی، جناتی یا بذریعہ کالا علم

جب کسی اصول کے ذریعہ یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص پر سحر کرایا گیا ہے تو یہ دیکھنے کیلئے کہ یہ سحر کس قسم کا ہے۔ سب سے پہلے مریض کے اعداد لیں پھر اس کے ماں باپ دونوں کے اعداد اسمیں جمع کریں۔ پھر اس میں ٦٧٣ جمع کریں۔ جس دن آپ یہ معلومات چاہتے ہیں اس دن کے اعداد انگریزی تاریخ، عدد ماہ اور مجموعی سن کے اعداد جمع کریں اور جس ساعت میں آپ سوال کر رہے ہوں۔ اس ساعت کے اعداد جمع کریں۔ اس مجموعے کو ٤ سے تقسیم کر دیں۔ اگر ایک باقی رہے تو علوی سحر ہے۔ اگر ٢ باقی رہے تو سفلی سحر ہے اگر ٣ باقی رہے تو جناتی سحر ہے۔ اور اگر صفر بچے تو جادو کالے علم کے ذریعے چڑھایا گیا ہے۔

مثال۔ اگر آپ کو زید کے بارے میں جس پر سحر ثابت ہے۔ جو بیٹا حارثہ اور خالد کا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ کس طرح کا سحر کیا گیا ہے۔ یہ معلومات آپ جمعہ کے دن ٤ جون ١٩٩٧ء کو زہرہ کی ساعت میں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح دیکھیں گے۔

اعداد	زید	٢١
اعداد	حارثہ	٧١٤
اعداد	خالد	٦٣٥
اعداد	اعداد قانون	٦٧٣
اعداد	تاریخ	٤
اعداد	ماہ	٦
اعداد	سن	١٩٩٧
اعداد	ساعت زہرہ	٢١٧
اعداد	ٹوٹل	٤٢٦٧

٤ تقسیم) ٤٢٦٧ (١٠٦٦

٤
×
٢٦
٢٤
٢٧
٢٤
٣

٣ باقی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ زید پر بذریعہ جنات سحر کرایا گیا ہے۔

سحری وجادوئی اعمال کی بنیاد پر مسلّط کروائے گئے آسیب وجنات کا علاج

مولانا محمد رفیق زاھد

مندرجہ ذیل نادر ونایاب طلسماتی وروحانی عمل سے ہر شخص بلاتمیز مذہب وملّت ضرورت وحالات کے مطابق جن گرفتہ مریضوں کا کامیاب علاج کرسکتا ہے۔ سحر وجادو کے عمل کی مدد سے جنّاتی ٹولہ کا شکار ہونے والے ایسے بدقسمت مریض جن کا کہیں بھی علاج معالجہ ممکن نہ ہو رہا ہو ان پر مسلّط جنات وشیاطین کسی بھی عمل وعامل کو خیال وخاطر میں نہ لاتے ہوں تو اس عمل کے عامل کے محض ارادہ کے ساتھ ہی حاضر ہوکر فی الفور مریض کا جسم چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اس عمل کے متعلقہ عاملین حضرات کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس قسم کے مریضوں کے علاج کے بعد احتیاطی تدابیر کے طور پر کم از کم ایک چلہ یعنی چالیس یوم تک انہیں اس بات کا پابند بنائیں کہ وہ چلّہ کے دوران کسی بھی قسم کا گوشت نہیں کھائیں گے۔ قبرستان یا اہل قبور کی زیارت کو نہیں جائیں گے۔ اسی طرح مرگ سوت والے گھر یا جس گھر میں بچّے کی پیدائش ہوئی ہو احتیاط کریں گے۔ مندرجہ بالا شرائط کی پابندی کے بعد مریض کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف یا عارضہ جو جنّاتی وآسیبی تسلّط کے سبب اُسے لاحق تھا۔ باقی نہ رہے گا اور زندگی میں آئندہ چل کر کبھی بھی اس پر قدرتی یا غیر قدرتی کسی طرح سے بھی کوئی خبیث وشریر جن وشیطان مسلّط نہ ہوسکے گا۔

عمل بالا سے کام لینے کیلئے عمل کی تسخیر شرط لازم ہے۔ جس کا طریقہ اس طرح پر ہے کہ عمل کے لئے محرم الحرام میں پہلی تاریخ کا چاند دیکھ کر عمل کی عبارت کو ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ دس روز تک روزانہ پڑھتا رہے تو اس عمل کا عامل ہو جائے گا۔ تسخیر عمل کے بعد بھی عمل کی مداومت کے طور پر اس کا ایک سو دس مرتبہ روزانہ پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ارباب علم وفن اور قارئین کرام کی خدمت میں ان کی عملی معلومات کے اضافہ کیلئے تحریر کیا جاتا ہے کہ علمائے علم وفن نے جنّاتی وآسیبی تسلّط کو دو طرح پر بیان کیا ہے۔ پہلی قسم کا تسلّط واثر قدرتی جب کہ دوسرے کو غیر قدرتی قرار دیا گیا ہے۔ قدرتی تسلّط میں شریر قسم کے جنّاتی قبیلے کے افراد کا کسی مرد وزن پر خود بخود مسلّط ہو جاتا ہے۔ غیر قدرتی اثرات وتسلّط سے مراد کسی شخص پر اس کے دشمنوں کی طرف سے بذریعہ سحر وجادو جنّاتی قوتوں کا مسلّط کروا دینا ہے۔ قدرتی طور پر متاثرہ افراد کا علاج نہایت آسانی کے ساتھ ممکن ہوتا ہے۔ چنانچہ متذکرہ بالا عمل وعلاج اس سلسلے کے مریضوں کیلئے ازبس مفید وکارگر ثابت ہوا ہے۔

سحری وجادوئی اعمال کی بنیاد پر مسلّط کروائے گئے آسیب وجنات سے چھٹکارا پانے کیلئے ذیل کے عمل حصار کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر مریض کا حصار کریں۔ بحکم خدا مریض کے جسم پر جنات وشیاطین آموجود ہوں گے۔ عامل ان سے جو دریافت کرنا چاہے گا وہ اس کے تمام تر سوالات کے تسلّی بخش جواب بھی دیں گے۔ اور عامل کے حکم کے مطابق مریض کا جسم چھوڑ کر واپس اپنے عامل وساحر کے پاس بھی چلے جائیں گے۔ عمل حصار کی عبارت یوں ہے۔ طَهطَابِسْ سَبَارَبِسْ مهمطابِسْ سلمونِسْ قرطعونِسْ سَاسَلهَا يونِسْ تهتطَابِسْ مَتهَاموخابِسْ أيَاشَهطَا طَلَسْ شرسَابِسْ مَمشَبَاطِاشومَلمَهابِسْ ألوَحَا الوَحَا الوَحَايَاشومَطَابِسْ قَمَاعَلمَاشوطِ الأَيَاقَومَ الجِنّ والشَيَاطِينُ عَلَیٰ إسْيولاسوسِنِيْن بِقَولِ لَكُمْ هَشَاشواهشَاشَاسَخَاخواسَخَاخَا أَخرِجُوا بِإِذْنِ اللّٰه تَعَالیٰ۔

اس عمل کا عامل ہر سال محرم الحرام میں اس کی تجدید بھی کرتا رہے گا۔ راقم الحروف خود اپنی طرف سے اور اپنے اکابر بزرگان کی طرف سے اس عمل جلیلہ کی ہر خاص وعام کے لئے اجازت عام کا اعلان کرتا ہے۔ بارگاہ رب العزّت سے امید ہے کہ ارباب علم وفن اس عظیم المرتبت عمل سے متمتع ہوکر اس حقیر کے لئے دعاگو ہوں گے۔

چند واقعات

(از: مشاہد الحق راجستھان)

سچی باتیں

(۱) ہمارے پڑوس میں ایک شخص کافی بیمار رہا۔ اتنا بیمار کہ ڈاکٹروں نے یہ تک کہدیا کہ اب اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے اس کو اسپتال سے اپنے گھر لے جاؤ۔ اُسکو گھر لے آئے اس کے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ اسکو کسی ایسی جگہ دکھائیں گے جہاں اوپری اثرات کا علاج ہوتا ہو جب یہ مرنے ہی والا ہے تو یہ آخری کوشش اور کر کے دیکھ لیں۔ ہم سب مل کر اُس کو لال خاں بابا کی درگاہ، قصبہ لاکھیری میں لے گئے۔ وہاں بتایا گیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ جس شخص پر جادو کیا گیا تھا اُس کی یہ حالت تھی جس کروٹ وہ پڑا رہتا تھا یا جس کروٹ اُس کو لٹا دیا جاتا تھا وہ اپنے آپ کروٹ نہیں بدل سکتا تھا۔ کوئی دوسرا شخص اس کو کروٹ بدلواتا تھا۔ اتنی اس میں کمزوری تھی۔ کھڑے ہونے اور بیٹھنے کی بات تو بہت دُور کی تھی۔ اور اس کو منہ میں پڑے پڑے ہی روٹی کے نوالے توڑ توڑ کر دیئے جاتے تھے۔ تب وہ کھاتا تھا۔ مذکورہ بالا درگاہ پر اُس کا علاج ہوا اور آج وہ اپنے کام دھندے میں لگا ہوا ہے۔ اسی درگاہ پر آسیب زدہ افراد کا بھی علاج ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا واقعہ یہ ہے کہ کسی نے انڈے پر جادو کروا کر چپکے سے پڑوسی کے گھر میں انڈا رکھ دیا۔ گھر کے فرد نے وہ انڈا دیکھا وہ اُٹھا لیا۔ جب اُس انڈے کو اُٹھایا تو اس میں ایسی دھڑکن محسوس کی جیسے نبض میں دھڑکن ہوتی ہے۔ جب اُس نے دھڑکن انڈے میں محسوس کی تو اس شخص کو کچھ شک سا ہوا۔ اس نے انڈے کو تو نالی میں پھینک دیا۔ لیکن کیونکہ کسی نے جادو کروا کر وہ انڈا رکھا تھا۔ اُس کے اثر سے اس شخص کے کلیجے میں سوئیاں سی چبھنے لگیں اور وہ شدید طور پر بیمار ہو گیا۔ کلیجہ ایسا لگتا تھا جیسے اندر کو گھُس رہا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں شدید درد رہنے لگا۔ اس کو بھی مذکورہ بالا درگاہ پر لے گئے وہاں اُس کا علاج ہوا۔

(۳) تیسرا واقعہ یہ ہے کہ محلے میں ہی ایک شخص شدید طور پر بیمار ہوا۔ اس کے پورے جسم میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی محسوس ہوتیں اسکو اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے چین نہیں ملتا تھا اور اس نے بھی یہ سوچا کہ اب مرنے کا وقت قریب ہے۔ اُس کو لیکر مذکورہ بالا درگاہ پر گئے۔ وہاں ہمیں بتایا گیا کہ ایک پتلے پر پڑھکر (سفلی علم) زمین میں دفن کیا گیا ہے اور اس پتلے میں جہاں جہاں سوئیاں گھسائی گئی ہیں۔ وہیں وہیں پر اس شخص کے بدن میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں۔ اس طرح وہاں پر بھی اُس شخص کا علاج ہوا اور آج وہ اچھا خاصا کام کر رہا ہے۔

اس طرح کے جادو کروانے کے مشاہدات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ سُننے والوں کو اور پڑھنے والوں کو اس بات کا یقین شاید نہ ہو۔ لیکن میں بالکل وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ باتیں بالکل سچ ہیں۔ اور بھی اس طرح کے مشاہدات ہیں لیکن یہاں پر انھیں ۳ باتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

(نوٹ) یہ مضمون ہمیں ڈاک سے موصول ہوا تھا۔ ہم اس مضمون کو چھاپنے کے بعد اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ اکثر درگاہوں میں علاج کا جو انداز ہے وہ مشتبہ ہے۔ ضروری نہیں ہیکہ ہر جگہ ایک ہی جیسا انداز ہو۔ لیکن ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جس طریقے سے شرک کی بُو آتی ہو اس سے اجتناب کرنے ہی میں عافیت ہے۔

بزرگوں کے مزارات اپنے اندر برکت ضرور رکھتے ہیں اور وہاں جاکر اگر کسی مریض کا علاج اس نیت سے کریں کہ شفا دینے والی ذات تو حق تعالیٰ ہی کی ہے لیکن یہ بزرگ جن کے مزار پر ہم مریض کو لائے ہیں یہ اللہ کے مقبول بندے ہیں۔ انکی آخری آرام گاہ پر اگر ہم علاج کرینگے تو اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفا اور صحت عطا کریں گے تو اسمیں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر نیت یہ ہے کہ شفا اور صحت صاحب مزار ہی عطا کریں گے تو یہ سوچ خطرے سے خالی نہیں ہے۔

طلسماتی دنیا مسلک کی لڑائی سے بالاتر ہو کر اپنے روحانی مشن کے فروغ میں لگا ہوا ہے اور انسانوں کو مادہ پرستی کے بھنور سے بچا کر روحانیت کے کناروں تک پہونچانے کی جدوجہد کر رہا ہے اور اس بارے میں وہ مسلک پرستی کے سکڑے ہوئے دائرے سے آزاد ہو کر کام کر رہا ہے لیکن جو باتیں توحید و سنت کے منافی ہوں ان باتوں کے بارے میں سکوت اختیار کرنا اپنے ہاتھوں سے اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے: اس لئے ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ علاج کوئی سا بھی کریں اور کسی جگہ بھی کریں اس عقیدے کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں۔ شفا دینے والی ذات اور زندگی بخشنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

(ح-ا)

ماہ مئی کے حالات

اپنے نام کا پہلا حرف دیکھ کر حالات معلوم کریں

انشاءاللہ

متعلقہ حروف	
ا۔ج ع۔ل	کاروباری معروفیت زیادہ رہے گی۔ گھر میں خوشی کا ماحول رہے گا۔ پریشانیوں سے نجات ملے گی۔
ی۔د ب	کسی نئے کام کی طرف رجحان بڑھے گا۔ عورت کے چکر میں پڑنے سے بے عزتی کا امکان۔
ق۔ک	کسی عزیز کی طرف سے زبردست نقصان کا اندیشہ۔ سفر سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ نقصان کا اندیشہ رہے گا۔
ہ۔ح	عدالتی کام میں زبردست نقصان کا اندیشہ۔ دشمن غالب رہے گا۔ دوستوں کی طرف سے فریب کا خطرہ۔
م	امید سے زیادہ نفع ہوگا۔ کاروباری ذرائع بڑھیں گے۔ نئی رشتے داری قائم ہوگی۔
ف	کسی کالے آدمی سے نقصان کا اندیشہ۔ کسی بھی طرح کی خریداری اس ماہ نہ کریں۔
ط۔ر ت	کسی جھگڑے میں ملوث ہونے کا اندیشہ۔ قریبی عورت سے بے عزتی کا خطرہ۔ کسی غیر متعلق شخص سے امداد متوقع۔
ج۔پ ن	چوری یا آگ سے نقصان کا اندیشہ۔ قریبی رشتے دار عورت کی وجہ سے بے عزتی کا خطرہ۔
د۔و	شادی بیاہ کے کام میں رکاوٹ پڑنے کا اندیشہ۔ کسی ڈوبی ہوئی رقم ملنے کی امید۔
خ	کسی غیر ملکی شخص کی ملاقات سے فائدے کے امکانات۔ کسی مقدس مقام کی زیارت۔ اخراجات بے پناہ۔
ت۔س ص۔ش	کاروباری حالات اچھے رہیں گے۔ کسی گوری عورت سے مالی فائدہ پہنچے گا۔
ذ۔ذ ظ۔ض	کسی آسمانی آفت سے نقصان کا اندیشہ۔ دھندہ خراب رہے گا۔ چوری کا اندیشہ۔

مئی سنہ ۱۹۹۷ء

کسی نئے قانون کے لاگو ہونے سے سرمایہ داروں میں بوکھلاہٹ رہے گی۔ مہاراشٹر میں زبردست فساد کا اندیشہ۔ روز مرہ کی اشیاء گراں رہیں گی۔ گرمی شدید پڑے گی۔

۲۴ اپریل بروز جمعرات ۵ بجکر ۲۴ منٹ پر برج عقرب میں داخل ہوگا اور ۲۶ اپریل رات ۱۰ بجکر ۶ منٹ پر برج عقرب سے نکلے گا۔ اس دوران مثبت کام سے پرہیز کریں۔

مئی کی ۱۹ اور ۲۲ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔ اس میں کوئی عمل نہ کریں

شادی کی مبارک تاریخیں ۹،۱۳،۱۸،۲۰،۲۳،۲۵- ۲۶،۲۷،۲۸،۲۹،۳۰ -

۷ اور ۸ مئی کو شرف قمر ہوگا۔ ۲۰ مئی ۸ بج کر ۴ منٹ سے ۱۰ بجکر ۷ منٹ تک قمر ہبوط میں ہوگا۔

۲۸ مئی تثلیث زہرہ و مشتری تسخیر و محبت کا نادر موقعہ بالخصوص ۲۸ مئی کو دن میں سوا دو بجے سے سوا تین تک کا عرصہ۔ قمر در منزل شرطین ۲ مئی رات ۸ بجے حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات کرنے والے متوجہ ہوں۔ برج حمل میں ستارہ عیسوی تاکم۔

جو حضرات ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل یا ۲۴ اکتوبر سے ۲۲ نومبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے مئی کی اہم تاریخیں۔ ۴،۱۳،۱۸،۲۲،۲۳،۲۹،۳۱

جو حضرات ۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی یا ۲۴ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے مئی کی اہم تاریخیں۔ ۹،۱۴،۲۳،۲۸-

جو حضرات ۲۲ مئی سے ۲۱ جون یا ۲۴ اگست سے ۲۳ ستمبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے مئی کی اہم تاریخیں۔ ۸،۱۴،۲۳،۲۸

جو حضرات ۲۲ جون سے ۲۳ جولائی یا ۲۴ جولائی سے ۲۳ اگست کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے مئی کی اہم تاریخیں۔ ۲،۴،۱۲،۲۶،۳۱-

جو حضرات ۲۲ نومبر سے ۲۳ دسمبر یا ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے مئی کی اہم تاریخیں۔ ۶،۱۱،۱۵،۲۰،۲۵-

جو حضرات ۲۲ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان یا ۲۱ جنوری سے ۱۹ فروری کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے مئی کی اہم تاریخیں۔ ۱،۴،۲۳،۲۴،۲۸

شمارہ نمبر: 21

جلد ۔۔۔ ۔۔۔ فروری، مارچ [illegible]

فی شمارہ ۔۔۔ ۱۵ روپے

[illegible] ۔۔۔ ایک سو پچاس روپے۔ (سادی ڈاک سے)

[illegible] دو سو پچاس روپے ۔۔۔ (رجسٹرڈ ڈاک سے)

پاکستان سے سالانہ ۔۔۔ پانچ سو روپے

بیرونی ممالک سے ۔۔۔ ۲۵ ڈالر (امریکی)

[illegible] ۔۔۔ پانچ ہزار روپے

[illegible] سے سالانہ ۔۔۔ دو ہزار روپے

[illegible] سے سالانہ ۔۔۔ تین ہزار روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلسماتی دنیا

محسن مکرم ۔۔۔ مولانا اکابر الاسلام قاسمی

معاون ایڈیٹر ۔۔۔ مریم صدیقی

خصوصی مشیر ۔۔۔ نسیم فاطمہ رفیع

خصوصی مشیران

ابوسفیان عثمانی، سلیم عرشی، رابعہ بانو شیریں

ایڈیٹر کا فون نمبر ۔۔۔ ۲۲۶۸۲

ایڈیٹر ۔۔۔ حسن الہاشمی

سرپرست حضرت الحاج مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب مدظلہ

ہما زینب ناہید عثمانی

نگراں ۔۔۔ عمر فاروق عاصم عثمانی

سرکولیشن منیجر و ڈیزائنر ۔۔۔ دانش عامری

ایڈورٹائزمنٹ منیجر ۔۔۔ خالد مظہر

اس ⭕ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی مدت خریداری اس پرچے کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔ سرخ نشان دیکھتے ہی آپ سالانہ زر تعاون روانہ کر دیں۔ ورنہ رسالے کی روانگی بند کر دی جائے گی۔

(منیجر)

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ روحانی مرکز کی ملکیت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔

(منیجر)

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا۔

(منیجر)

طلسماتی دنیا، روحانی مرکز کے ادارے یا افراد غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے جو صاحب ثروت اجر و ثواب کیلئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

ROOHANI MARKAZ
ABULMALI DEOBAND—247554

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

پرنٹر پبلشر [illegible] نے [illegible] سے چھپوا کر روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

کیا اور کہاں

نورِ ہدایت

فرمانِ الٰہی

اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ جس نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے عطا فرمائے گا تو البتہ ہم صدقہ دیں گے۔ اور صالحین میں سے ہوں گے۔ پس جب ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا تو انہوں نے بخل کیا مال کے ساتھ اور پھر گئے اور منہ پھیرنے والے ہیں۔ پس نفاق اُن کے دلوں میں قیامت کے دن تک اثر دے گا۔ بہ سبب اس کے کہ انہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف کیا ـــــ اور بہ سبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

(آیت ۷۵ تا ۷۷، سورۂ توبہ، سپارہ ۱۰)

نورِ بصیرت

فرمانِ نبویؐ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ سخی اللہ تعالیٰ کے، جنّت کے، اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور سخی جہنّم سے دور ہوتا ہے اور بخیل اللہ سے، جنّت سے اور لوگوں سے دور ہے۔ اور جہنّم کے قریب ہوتا ہے۔

آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ چار اشخاص جنّت میں بے حساب داخل ہوں گے عالم با عمل وہ حاجی جس نے حج کے بعد گناہ ترک کر دیئے ہوں، وہ شہید جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کیلئے جاں بحق ہو گیا ہو اور وہ سخی جس نے حلال رزق کما کر اللہ کی رضا جوئی کیلئے غریبوں کو بانٹ دیا ہو۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۱۵۰)

مختلف باغوں

فرمانِ رسولؐ

● سب سے اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔
● جو لوگ دوسروں پر ترس نہیں کھاتے وہ اللہ کی رحمت سے محروم رہیں گے۔
● جس انسان کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔
● حسد سے بچو۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

مہکتے پھول

● جہاں کرم ہے وہاں ایمان ہے۔ جہاں حرص ہے وہاں مصیبت ہے۔ جہاں غصہ ہے وہاں تباہی ہے۔
● پاؤں پھسل جائے تو کوئی حرج نہیں مگر زبان کو مت پھسلنے دو۔
● زبان ہی دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنادیتی ہے۔
● عقل مند اس لئے بولتے ہیں کہ ان کے پاس کہنے کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے۔ اور بے وقوف اس لئے بولتے ہیں کہ وہ بولنے کے سوا کچھ اور کر نہیں سکتے۔

خطرناک غلطیاں

● اس خیال میں رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست خوبصورت اور تونگر رہوں گا۔
● جو کام خود سے نہ ہو سکے۔ اسے سب کیلئے ناممکن خیال کرنا۔
● خود کو سب سے زیادہ عقل مند اور لائق انسان تصور کرنا۔
● بے کاری میں خیالی پلاؤ پکانا اور خوش رہنا۔
● تمام انسانوں کو اپنے خیال پر لانے کی کوشش کرنا۔
● اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی توقع رکھنا۔

اصولِ زندگی

مقابلہ کرو ـــــ احتیاط کے ساتھ۔
عبادت کرو ـــــ رغبت کے ساتھ۔
محبت کرو ـــــ محبت کے ساتھ۔
انتظار کرو ـــــ صبر کے ساتھ۔
آرام کرو ـــــ وقفوں کے ساتھ۔
بات کرو ـــــ دلیل کے ساتھ۔
کام کرو ـــــ خوش اسلوبی کیساتھ۔
زندگی گزارو ـــــ سادگی کے ساتھ۔

اچھی باتیں

● قدرت ہمیشہ حُسن کے جال سے عقلوں کا شکار کرتی ہے۔
● صلاحیت قسمت کی تابع ہوتی ہے۔
● جن لوگوں کو اہلیت کے مطابق کام مل جائے وہ ان کے لئے تفریح بن جاتا ہے۔
● عظیم لوگ نہ اپنے آپ کو بڑا کہتے ہیں۔ نہ بڑا سمجھتے ہیں۔
● خواہشات کی غلامی ایک لاعلاج مرض ہے۔
● زندگی اس منتظر آنکھ کی مانند ہے جو ہمیشہ موت کا انتظار کرتی ہے۔
● دنیا یہ نہیں دیکھتی کہ ماضی میں تم کیا تھے۔ دنیا یہ دیکھتی ہے کہ تم اب کیا ہو۔

زندگی کیا ہے؟

● ستاروں نے مسکرا کر کہا ـــــ اندھیری رات میں چمکنا ہی زندگی ہے۔
● پھول نے کہا ـــــ کسی کے گلے کا ہار بننا زندگی ہے۔
● سورج نے کہا ـــــ اندھیروں میں نور پھیلانا زندگی ہے۔
● چاند نے کہا ـــــ بار بار گھٹنے اور بڑھنے کا نام زندگی ہے۔
● یہ سنکر زندگی بولی ـــــ دوسروں کے کام آنا زندگی ہے۔

مہکتی کلیاں

● جو انسان صرف اپنی باتیں کرتا ہے۔ وہ خود غرضی کا نمونہ ہے۔
● آزاد خیالی کے بغیر آزادی ایک طرح کی غلامی ہے۔
● بہادر وہ ہے جسے اپنے اوپر قابو ہو۔
● جو شخص آپ کو آپ کی خامیاں بتائے وہ آپ کا دوست ہے اور جو آپ کی تعریفوں کے پُل باندھے وہ دشمن ہے۔
● اپنی ذات پر بھروسہ کرنے کی عادت ڈالو۔
● آرام تھکاوٹ کی نشانی ہے۔
● سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے انسانیت

کے پھول

گل چیں
مسز یوسف صدیقی

کی سب سے زیادہ خدمت کی۔

اگر کچھ کرنا چاہو تو

- اگر جانا چاہو تو مقدس مقامات کی زیارت کو جاؤ۔
- اگر کھانا چاہو تو غریبوں کا غم کھاؤ۔
- اگر پینا چاہو تو غصّے کو پیو۔
- اگر لینا چاہو تو بزرگوں کی دعا لو۔
- اگر دینا چاہو تو خدا کی راہ میں دو۔
- اگر رونا چاہو تو اپنے گناہوں پر رو۔
- اگر جینا چاہو تو عابد بن کر جیو۔
- اگر مرنا چاہو تو شہیدوں کی موت مرو۔
- اگر مارنا چاہو تو اپنے نفس کو مارو۔
- اگر سیکھنا چاہو تو علم دین سیکھو۔

منتخب اشعار

جب بھی دیکھی تری تصویر یہ محسوس ہوا
اب ترے ہونٹ ہلے اب تری آواز آئی

●

میں مٹی کے کھلونوں کو اٹھا دی چادر
جب بھی برسات میں بادل آتے دیکھا

●

گھر ٹپکتا ہے مرا اور وہ مہمان ہیں
پانی پانی ہو رہی ہے آبرو برسات میں

●

ظلم سہتے ہیں نئے انسانوں کے اس مقتل میں
کوئی فردا کے تصور سے کہاں تک بہلے

●

حسین شہر کو مقتل بنا دیا کس نے
سنا ہے اہلِ سیاست کی مہربانی ہے

●

جدید دور سجائے گا گھر میں تصویریں
کہیں چھپا کے خدا کا کلام رکھ دیگا

وقت وقت کی بات

ایک صاحب کی جب شادی ہوئی تو انہیں ریلوے اسٹیشن پر اس حال میں دیکھا گیا کہ ایک اٹیچی اُن کے ہاتھ میں تھی اور ایک کاندھے پر رکھی ہوئی تھی اور بیگم صاحبہ خالی ہاتھ پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔ دو سال کے بعد دونوں کو پھر ایک اسٹیشن پر دیکھا گیا اس مرتبہ بیگم سامان سے لدی ہوئی تھیں۔ اور شوہر صاحب سگریٹ ہاتھ میں دبائے ہوئے کسی بابو کی طرح چل رہے تھے۔

احترام بانو اپنی ساس کا بہت احترام کرتی تھی۔ اس لئے اس نے اپنی ساس کے سامنے کبھی اپنی ساس کی برائی نہیں کی۔

سمجھوتہ نئی شادی شدہ جوڑا ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ بیوی نے کہا۔ ازدواجی زندگی خوشگوار گزارنے کے لئے ایک سمجھوتہ کئے لیتے ہیں۔ وہ یہ کہ جب میں بولوں گی تو تم چپ رہو گے۔ اور جب تم چپ رہو گے تو میں بولوں گی۔

ترکیب اچھا شوہر بننے کیلئے کیا کرنا چاہیئے؟ صرف دو کام۔ اپنی آنکھیں پھوڑ لیں اور کانوں میں روئی لگا لیں۔

رشتے دار شوہر نے دورانِ سفر ایک گدھے کی طرف اشارا کر کے بیوی سے پوچھا۔۔۔ کیا یہ بھی تمہارے رشتے دار ہیں۔؟

بیوی بولی۔ پہلے نہیں تھے۔ اب تم سے شادی کے بعد ان سے بھی رشتے داری ہو گئی ہے۔

زندگی

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

●

سحر اور شام یوں ہی زندگانی ہو جاتی ہے
زمانہ بیت جاتا ہے کہانی ہوتی جاتی ہے

●

یہی زندگی مسرت یہی زندگی مصیبت
یہی زندگی حقیقت یہی زندگی فسانہ

●

کب تلک بھٹکے گی پلکوں پر یہ غم لئے
میں ہوں لرزیں وفا مجھ میں سمٹ جا زندگی

●

عظمت و کردار کا عالم گزر جانے کے بعد
زندگی کچھ بھی نہیں عزت اتر جانے کے بعد

●

زندگی کا راستہ ہم کو بتایا موت نے
ہم ہوئے تیار مرنے کو تو جینا آ گیا۔

سنگریزے

- ووٹ کی طاقت جمہوریت کو کمزور کر دے گی
  ایک سُرخی
  ضرور! جمہوریت طاقت ور ہی کب تھی۔؟

● چناؤ اخراجات بڑھانے پر اتفاق رائے۔

______ ایک اطلاع

گویا کہ ملک کا بیڑہ غرق کرنے پر اتفاق رائے۔

● پارٹی چھوڑنے والے اپنا اعتبار کھو چکے ہیں۔ کیسری، جو پارٹی میں موجود ہیں اُن ہی کا اعتبار کیسا ہے۔

● سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں کیا ______ احمد بخاری۔

غیر سیاسی پارٹیوں نے ہی مسلمانوں کیلئے کیا کیا ہے۔

● اقتصادی غلامی سے چھٹکارا کب ملے گا۔

______ ایک عنوان۔

شاید کہ مرنے کے بعد۔

● رامپور کی پولیس کا جرائم پیشہ لوگوں سے سازباز۔

پولیس اگر جرائم پیشہ لوگوں سے سازباز نہیں کرے گی تو کس سے کرے گی۔

● بی جے پی کا اپنا کوئی نظریہ نہیں۔

______ ایک عنوان

کوئی نظریہ نہ ہونا بھی ایک نظریہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے حضرت مریم کے پیٹ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ۵۷۱ برس قبل بیت المقدس سے نو میل کے فاصلے پر ایک مقام ساعیر میں پیدا ہوئے مُردوں کو زندہ کرنے اور بیماروں کو شفا دینے کا معجزہ انہیں عطا کیا گیا۔ آپ پر انجیل مقدس نازل ہوئی ______ پلاطس نے بغاوت کے الزام میں آپ کو مصلوب کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔

حضرت عیسیٰؑ کے اقوال

● بے عمل عالم کی مثال ایسی ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں مشعل، لوگ اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ خود روشنی سے محروم ہوتا ہے۔

● اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا۔ اور جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا۔ وہ کاٹ دیا جاتا ہے اور جلا دیا جاتا ہے۔

● پاک چیز کتّوں کو نہ دو۔ اور موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔

● مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں سے مشورہ نہیں لیتا۔ اور خطا کاروں کے ساتھ نہیں چلتا۔ اور ٹھٹھا بازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا۔ ایسا آدمی اُس درخت کی طرح ہوگا۔ جو پانی کی ندی کے پاس لگایا گیا ہو۔ ایسا درخت خوب پھلتا پھولتا ہے۔ اور اس کا پتہ کبھی زرد نہیں ہوتا۔

● عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی تعریف کی امید نہ رکھی جائے۔

● موت سے بڑھ کر کوئی چیز سچی اور امید سے بڑھ کر کوئی چیز جھوٹی نہیں۔

● اپنی بڑائی کا خیال نہ کرو۔ بلکہ خدا کی رضا افضل سمجھو۔

● اس دنیا میں نیک چلنی کا راستہ دوسری دنیا میں نجات کی سڑک ہے۔

● دین کے ذریعہ دُنیا نہ کماؤ۔ یہ بہت ہی محرومی کی بات ہوگی۔

● دنیا کو عشرت کدہ سمجھنے بہت جلد تم اس ماتم کدے کی حقیقت کو سمجھ لوگے۔

غزل

مجاہد اس کو یاد رکھنا یہ ایک نکتہ ہے عارفانہ
جہادِ حق کارگر نہ ہوگا اگر نہ ہو گریۂ شبانہ
ہماری غفلت کی انتہا کیا ہماری پستی کا کیا ٹھکانہ
گناہ تو پھر گناہ ٹھہرا عبادتیں بھی ہیں مجرمانہ
عروج سے بہرہ ور نہ ہوگی کبھی حیات منافقانہ
زباں پہ اسلام کا وظیفہ مگر خیالات کافرانہ
مجھے خبر ہے میں جانتا ہوں یہ دور ہے آگ کا سمندر
مگر غمِ عشق کا سفینہ اسی کی موجوں پہ ہے چلانا

ندائے حق کو اگر یہ دنیا قرار دیتی ہے باغیانہ
میں تہمتِ بزدلی نہ لوں گا مجھے گوارہ ہے سر کٹانا
ہزار جدّت طرازیوں سے لباس بدلا کرے گا زمانہ
مگر یقیناً رہے گا عامر مزاج باطل وہی پرانا

(مولانا عامر عثمانیؒ)

رہنمائی

● اگر بھلائی کاٹنا چاہتے ہو تو بُرائی بونے کی غلطی نہ کرو۔

● انسان ہو تو انسان بنو۔ لیکن کتے کی وفا، گدھے کی ہمت، گھوڑے کی بہادری اور چیونٹی کا استقلال قابلِ اتباع ہے۔

● نیت کی صفائی عمل میں نکھار پیدا کرتی ہے۔

● سچائی کے راستے پر چلتے ہوئے خود کو محفوظ اور محروم سمجھنا غلطی ہے۔

● اگر چاہتے ہو کہ تمہارے چھوٹے تمہاری عزت کریں تو تم اپنے بڑوں کا احترام کرو۔

● زندگی ایک جہد مسلسل کا نام ہے اور آرام تھکاوٹ اور بڑھاپے کی علامت ہے۔

اقتباس

ہم ایسی دنیا میں رہتے ہیں۔ جہاں ہر طرف اس بات کا کہرام مچا ہوا ہے کہ دنیا والے ان کا حق نہیں دے رہے۔ لیکن جب حق مانگنے والوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم دوسروں کا حق کیوں نہیں ادا کرتے تو اُن کے چہرے پر غصے کی سلوٹیں بکھر جاتی ہیں۔ اپنا حق مانگنا کوئی کارنامہ نہیں ہے۔ لیکن دوسروں کا حق ادا کرنا اصل کارنامہ ہے۔ جس سے ہم محروم ہیں۔

حاصلِ مطالعہ

فاروقِ اعظمؓ کے دینی جذبات

ایک مرتبہ آپؓ نے فرمایا کہ کسی کے روز ن

اور نمازوں کی طرف مت دیکھو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ جب وہ بات کرے تو سچ بولے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو پوری ادا کر دے۔ اور اگر کبھی کسی معصیت کا مرتکب ہو جائے تو فوراً شرمندہ بھی ہو جائے اور تائب بھی ہو جائے۔

ایک مرتبہ آپ نے یہ فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ نہیں ہے جو صرف آخرت کے لئے کام کرے۔ اور دنیا کو چھوڑ دے یا صرف دنیا کی خاطر کام کرے۔ اور دین کو بالکل چھوڑ دے۔ بلکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے۔ جو دنیا اور آخرت کے توازن کو برقرار رکھے۔

ایک مرتبہ آپ نے یہ فرمایا کہ متوکل وہ ہے۔ جو زمین میں دانا ڈال کر پھر اللہ پر بھروسہ کرے۔

حضرت عمر فاروقؓ اس شخص کو ناپسند فرماتے تھے جو مسکین کی سی شکل بنائے پھرے۔ آپ نفاق کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ ان مسلمانوں کو پسند فرماتے۔ جو اپنے بچوں کو تیر اندازی، تیراکی، اور گھوڑا سواری سکھاتے ہوں۔

(ترجمان دار العلوم)

اگر ناک نہ ہوتی تو؟

ایک دن میری کھوپڑی کی چار دیواری میں یہ وسوسہ کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑایا کہ اگر ہمارے چہروں پر ناک نہ ہوتی تو کیا ہوتا۔ چہرے کی تو جو ایسی کی تیسی ہوتی وہ تو ہوتی ہی اور بھی بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے۔ آج کل بیشمار شریفوں کی شرافت اس ناک ہی کی وجہ سے قائم ہے۔ کیوں کہ بار بار ناک کٹنے کے اندیشے کی وجہ سے کتنی ہی مرتبہ شریفوں کو بے ناک والوں کے ساتھ بھی شرافت ہی کا معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ ناک ہی تو ہے جس کی وجہ سے یہ محاورے زبان زد عام ہیں۔ اگر ناک نہ ہوتی تو عورت گو کھاتی۔ ناک ہونے کی وجہ سے بیچارے مردوں کیلئے مصیبت کا سامنا ہے۔ یہ بیچارے گو تو کھا نہیں سکتے۔ البتہ بار بار محفلوں میں اور گھرانوں میں نکو ضرور بن جاتے ہیں۔

آج اس دنیا میں کتنے ہی رشتے ناک کی وجہ سے برقرار ہیں۔ ورنہ کبھی کے ٹوٹ جاتے۔ ایک معیاری اور غیر معیاری انسان کوئی قدم اٹھاتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ یار ناک کا معاملہ ہے۔ یا پھر یہ کہ بھائیوں ناک ہم بھی رکھتے ہیں۔ اور اسے کٹنے نہیں دیں گے۔

ہمارے خاندان میں ایک نوجوان اپنی بداطواری کی وجہ سے نک چڑھا مشہور ہے۔ جب کہ اسی کے بھائی کے بارے میں عام لوگوں کی رائے یہ ہے کہ بھئی یہ تو ناک والا ہے۔ اس طرح کی باتوں سے رنج بھی ہوتا ہے۔ بھلا بتلایئے۔ ناک سب لئے پھرتے ہیں۔ اور ناک والے کچھ ہی لوگ مشہور ہیں۔

ہمارے پردادا غصے سے بے قابو ہو کر اپنے نوکروں کو کہا کرتے تھے۔ کمبختوں کو ناک چنے چبوا دوں گا۔ یہ بحث تو فضول ہی ہوگی۔ کہ ناک چنے چبوانے کا مطلب کیا تھا۔ کیوں کہ یہ تو ہمارے دادا مرحوم کو بھی معلوم نہیں تھا۔ جب کہ دن میں بیس مرتبہ وہ اس محاورے کی گھسائی کیا کرتے تھے۔

وہ لوگ جو معیار سے گر جاتے ہیں وہ آج بھی نکٹے کہلاتے ہیں۔ باوجودیکہ طویل و عریض ناک کے مالک ہوتے ہیں۔ پھر بھی سماج انہیں نکٹا سمجھتا ہے۔

ہو نہ ہو، نیکی کی ناک سے دور پرے کی ہی سہی رشتے داری ضرور ہے۔ جب ہی تو کسی فلسفی کا یہ قول آج بھی کانوں میں گونجتا ہے کہ بھئی نیکیاں تو ناک والوں ہی کے دم سے ہیں۔

دراصل نیکیاں بھی ناک کی مجبوری ہی میں کی جاتی ہیں۔ کیوں کہ ناک ہی اللہ نے ایک ایسی چیز بنائی ہے کہ جس کی حفاظت کیلئے انسان سب کچھ داؤ پر لگا دیتا ہے۔ جان جائے لیکن ناک نہ جائے۔ اور یہ ہی ایک ایسی شئے ہے۔ جو سب سے زیادہ کٹتی اور کاٹی جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ انسانی چہرے پر صحیح سلامت رہتی ہے۔ اور ہزار بار کٹنے کے باوجود ناک نقشے میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔

میں نے اپنے خاندان میں ایسے کئی جیالے دیکھے ہیں۔ کہ جن کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔ حالانکہ کوئی دن ایسا جاتا ہوگا جو مکھی ان کی ناک سے مستفیض نہ ہوتی ہو۔ دراصل یہ تمام رونقیں اور کہاوتیں اللہ کی عطا کردہ اس ناک ہی کی وجہ سے ہیں جو بند ہو جاتی ہے تو مصیبت۔ اور اگر دریائے جہلم کی بہہ پڑے تو پریشانی۔

واقعتاً اگر یہ ناک نہ ہوتی تو اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں بہت بڑا خلا پیدا ہو جاتا۔ ہم کس چیز کو کاٹنے کا چیلنج کرتے اور کس چیز پر ہماری شرافتوں کا بھرم ہوتا۔

محاورے کی زبان

- اللہ دے بندہ لے۔ یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کو بغیر کسی محنت کے کچھ مل جائے۔
- بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹنا ___ یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب اتفاقاً کسی کو کوئی خواہ مخواہ کامیابی کا چانس مل جائے۔ جیسا کہ بلی کسی چھینکے کی طرف دیکھ رہی ہو۔ اور چھینکا اونچا ہونے کی وجہ سے بلی کی دسترس سے باہر ہو۔ لیکن اگر وہ ٹوٹ کر گر پڑے تو اس وقت یہ بولیں گے کہ بلی کی قسمت سے چھینکا ٹوٹ گیا۔

(مرتبہ محمد تقی)

بھوک

دنیا میں جتنی لعنتیں ہیں، بھوک ان کی ماں ہے۔ بھوک گداگری سکھاتی ہے۔ بھوک جرائم کی ترغیب دیتی ہے۔ بھوک عصمت فروشی پر مجبور کرتی ہے۔ بھوک انتہا پسندی کا سبق دیتی ہے۔ اسکا حملہ بہت شدید، اسکا وار بہت بھرپور اور اسکا زخم بہت گہرا ہوتا ہے۔ بھوک دیوانگی پیدا کرسکتی ہے، دیوانگی بھوک پیدا نہیں کرتی۔

(سعادت حسن منٹو)

اس صفحے کو بھی پڑھیے

قابلِ توجہ

"طلسماتی دُنیا" کا زرِ تعاون ۱۵/- روپے ہے۔ لیکن سادی ڈاک سے پرچہ بالعموم ڈاک کی بدنظمی کا شکار ہوجاتا ہے۔ اور اس سلسلے میں ادارے پر کوئی عائد نہیں ہوتی۔ شکایت ملنے پر پرچہ موجود ہونے کی صورت میں دوبارہ بھجوادیا جاتا ہے۔ موجود نہ ہونے کی صورت میں معذرت کرلی جاتی ہے۔ للٰہذا بہتر یہ ہے کہ رسالہ رجسٹرڈ ڈاک سے طلب کیا جائے۔ اس کا سالانہ زرِ تعاون ۲۷/۵۰ روپے ہے۔ رجسٹری سے رسالہ بحفاظت خریدار کے گھر تک پہنچ جاتا ہے۔

درخواست

بعض بھولے بھالے قارئین منی آرڈر تو ادارے کے نام کردیتے ہیں۔ لیکن منی آرڈر کوپن پر یہ وضاحت نہیں کرتے کہ انہوں نے کس مد میں رقم بھجوائی ہے۔ ایسے بہت سارے منی آرڈر کوپن دفتر میں پڑے ہوئے ہیں کہ رقم بھجوادی گئی اور مطالبہ اس پر تحریر نہیں ہے۔ ایسی صورت میں انکی تعمیل کیسے ممکن ہے۔؟ ——— تمام پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ منی آرڈر کرتے وقت اپنا پتہ بھی صاف صاف لکھیں اور کوپن پر یہ وضاحت کریں کہ رقم آپ کس کام کیلئے روانہ کر رہے ہیں۔ تاکہ بروقت آپکی فرمائش کی تعمیل ہوسکے۔

ازراہِ کرم دھیان دیں

ڈرافٹ روانہ کرتے وقت یہ باتیں نوٹ کرلیں ڈرافٹ اگر رُوحانی مرکز کے لئے ہے تو ڈرافٹ پر لکھوائیں۔ اور اور اگر طلسماتی دنیا کیلئے تو ڈرافٹ پر لکھوائیں۔

اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ دوائیں، تیل، فیس پیک اور انگوٹھی کی رقم کا ڈرافٹ روحانی مرکز کے نام اور رسائل کے لئے طلسماتی دنیا کے نام بنوائیں۔

ایجنٹ حضرات

ایجنٹ حضرات ہمیشہ رسالے کی زائد تعداد سے انگریزی کی پہلی دوسری تک مطلع کردیا کریں۔ اسکے بعد ملنے والی فرمائش کی تعمیل اس ماہ نہیں ہوسکے گی۔

یاددہانی

ہمارے ملک میں ڈاک کا نظام بہت خراب ہے۔ اس لئے خطوط اکثر ادھر اُدھر ہوکر ضائع ہوجاتے ہیں اور غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں۔ اگر کسی کا کوئی مطالبہ ادارے کے ذمہ ہو تو۔ یاددہانی کرائیں۔ انشاء اللہ فرمائش کی تعمیل کیجائے گی۔

ڈرافٹ اور منی آرڈر روانہ کرنے کیلئے یہ پتہ یاد رکھیں۔

——— ماھنامہ طلسماتی دنیا ———

رُوحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

اگر ڈرافٹ ان بینکوں کا ہو تو بہتر ہے۔ اسٹیٹ بینک ——— پنجاب نیشنل بینک، یونین بینک، سینٹرل بینک۔ ورنہ کسی بھی بینک کا ہو۔

ادار یہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　بقلم خاص

مسلمانوں کی موجودہ حالت پر افسوس

حق تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم میں مسلمانوں کو "خیر الاُمّت" کا خطاب عطا کیا تھا یعنی میرے بندوں میں سب سے زیادہ معتدل اور بھلے لوگ۔ اور ان لوگوں کی اصل خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ اعتدال پر قائم ہیں۔ یہ لوگ توحید و سنّت پر کاربند ہونے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ آج اسی خیر الاُمّت کا عمومی حال یہ ہے کہ یہ امّت غیر شرعی کاموں میں اور لایعنی بحثوں میں اُلجھی ہوئی ہے۔ اسی اُمّت کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ زبان پر توحید و سنّت کی باتیں ہیں۔ لیکن عمل میں کہیں سے کہیں تک نہ رنگِ توحید نظر آتا ہے نہ رنگِ سنّت۔ اگر رنگِ توحید و سنّت کہیں نظر بھی آتا ہے تو صرف لباس اور وضع قطع کی حد تک۔ جسموں کی دنیا تو کچھ بہتر ہے۔ لیکن روحوں کی دُنیا میں ابتری بکھری ہوئی ہے۔ وہاں گھُپ اندھیروں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا ـــــ جس نبیؐ نے سب سے زیادہ جھگڑوں اور بحثوں سے بچنے کی تاکید کی تھی۔ آج اسی نبیؐ کی امّت کا حال یہ ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے مرنے کیلئے تیار رہتی ہے اور معمولی معمولی باتوں پر بحث و مباحثے کے اسٹیج منعقد کرتی ہے۔ اور اسی امّت میں اگر کوئی بحث ایک مرتبہ شروع ہو جائے تو پھر وہ کبھی ختم نہیں ہوتی۔ مثلاً آج کل یہ بحث چل رہی ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون ہے۔ اس بحث سے کوئی نتیجہ نکلنے والا نہیں۔ اور کسی کو بھی بانی ثابت کر دیا جائے۔ اس سے کسی کو بھی کوئی فائدہ اور نقصان ہونے والا نہیں۔ لیکن خیر الاُمّت کے نونہال اس بحث میں اُلجھ کر اپنی انرجی برباد کرتے رہیں گے۔

> آج اسی خیر الاُمّت کا عمومی حال یہ ہے کہ یہ اُمّت غیر شرعی کاموں میں اور لایعنی بحثوں میں اُلجھی ہوئی ہے۔

جو لوگ دیکھنے میں مسلمان نظر نہیں آتے جن کے لباس یہودیوں اور مجوسیوں کے مشابہ ہیں اور جن کے حُلیے نصرانیوں اور عیسائیوں کی یاد دلاتے ہیں اور جن کے افعال و اعمال کفّار و مشرکین سے ملتے جلتے ہیں۔ انکی بات چھوڑ دیجئے۔ لیکن وہ لوگ جو دینِ اسلام سے وابستہ نظر آتے ہیں۔ اور جنہیں دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ صاحبِ ایمان اور اللہ والے لوگ ہیں۔ اور جن کا خود اپنا دعویٰ یہ ہے کہ ہم اللہ سے اور احتسابِ آخرت سے ڈرنے والے لوگ ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ وہ لوگ بے معنی باتوں اور لایعنی بحثوں میں اس طرح اُلجھے ہوئے ہیں جسطرح باریک کپڑا کسی جھاڑ میں اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔ اور اگر پھر اس کپڑے کو جھاڑ میں سے نکالنے کی کوشش کیجائے تو یہ کپڑا پھٹ تو جاتا ہے۔ لیکن صحیح سلامت جھاڑ سے نکل نہیں پاتا۔

ان حضرات کی ذاتی مجلسوں کا حال یہ ہے کہ یہ مختلف مباحث کا شکار نظر آتی ہیں۔ کسی مجلس میں یہ بحث چھڑی ہوئی ہوتی ہے کہ داڑھی کی مقدار کتنی ہونی چاہیئے۔ کوئی کچھ بتاتا ہے کوئی کچھ۔ کوئی داڑھی کو واجب بتاتا ہے۔ کوئی سنّت۔ کوئی کہتا ہے کہ داڑھی اگر ذرا سی بھی کتری ہوئی ہے تو نمازی نہیں ہوگی۔ اور ایسا شخص امامت کا مستحق نہیں۔ پھر یہ بحث ہوتے ہوتے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ایک دوسرے پر طرح طرح کی الزام تراشیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور پگڑیاں اُچھلنے لگتی ہیں۔ کسی مجلس میں لباس پر طبع آزمائی شروع ہو جاتی ہے۔ شرعی اور غیر شرعی لباس پر دلائل تصنیف کئے جاتے ہیں۔ اور پھر وہی جو ہر بحث کا انجام ہوتا ہے۔ گالیاں اور صلوٰتیں چلتی ہیں۔ اور ایکدوسرے کے کچے چٹھے کھولے جاتے ہیں۔ اور گڑے ہوئے مردوں کو بھی قبروں سے نکال کر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ کسی محفل میں یہ بحث شروع ہوتی ہے کہ بالوں پر خضاب کرنا کیسا ہے۔ اس بحث میں بھی جواب در جواب کے بعد تنقید و تنقیص سے گزر کر بات جیب و گریباں تک پہنچ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے حشر و نشر اور جنّت و دوزخ کی ساری منزلیں طے کر لیجاتی ہیں۔ کسی محفل میں تراویح کی بیس رکعات اور کسی محفل میں تراویح کی آٹھ رکعات ثابت کرنے پر زور آزمائی ہوتی ہے ـــــ کسی محفل میں فاتحہ خلف الامام

رفع یدین اور آمین بالجہر پر طاقتیں صرف کیجا رہی ہیں۔ اور کسی محفل میں صواد ژدواد، علم غیب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے ہی پر باہم دست وگریباں ہو رہے ہیں۔ اور خوب دھڑلے سے فتوے بازی ہو رہی ہے۔ جن اختلافی مسائل میں ذرا سی توجہ پر صلح صفائی ہو سکتی ہے۔ ان مسائل میں امت مسلمہ ہزاروں سال سے برسرپیکار ہے۔ اور کوئی کسی کی سننے اور ماننے کیلئے تیار نہیں۔ ہر شخص نے دین محمدی کو اپنے خاندان کی جاگیر بنا رکھا ہے اور افضل وغیر افضل کی بحث میں الجھ کر امت کے لاکھوں لوگوں نے حلال وحرام کی سرحدیں پار کر کے یہ بھی ثابت کر دکھایا ہے کہ جو دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ وہ ناقص تھا۔ اور بعد کے مسلمانوں نے اسمیں اپنی طبیعت کا رنگ بھر کے اس کو حد کمال اور پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جو لوگ لایعنی بحثوں اور غیر ضروری امور میں گتھم گتھا ہیں وہ کیرکٹر اور کردار کی باتوں میں ذرا بھی دلچسپی نہیں رکھتے۔ کیوں کہ بے کرداری اور کیرکٹر کا جھول انہیں الفاظ کی کبڈی ہی میں الجھائے رکھتا ہے۔ انہیں اتنا ہوش کہاں کہ کردار کی خرابیوں کے بارے میں سوچنے کی مہلت مل سکے۔ جھوٹ، غیبت، تہمت تراشی، سود خوری، جھوٹی گواہی، جواسٹہ، شراب نوشی، زناکاری، قتل وغارت گری، چوری ڈکیتی، تمسخر واستہزاء، بطعنہ کی بے عزتی، بیوی بچوں سے بیزاری، دوستوں سے بیوفائی، محسنوں کے ساتھ احسان فراموشی، اپنوں کے ساتھ جفاکوشی اور غیروں کے ساتھ ظلم وستم، عام زندگی میں غیر ذمہ داری اور غمی خوشی کے موقعوں پر بے لگامی اور جھوٹ وغیرہ جیسی غلطیوں کی طرف نہ توجہ ہے۔ نہ ان سے باز رہنے کی کسی کو فکر ہے۔ ——— آج کے اس دور بے عملی اور عہد بے حسی میں لاکھوں لوگ ہر علاقے میں ایسے مل جائیں گے جو پابندی کیساتھ پانچوں وقت کی نماز ادا کرتے ہوں گے۔ اور ان کی داڑھیاں بھی یک مشت سے زیادہ ہوں گی۔ ان کا لباس بھی اسلامی ہوگا۔ اور ان کے ہاتھوں میں تسبیح بھی ہوگی۔ یہ لوگ ماہ مبارک کے روزے بھی رکھتے ہوں گے۔ اور بے حساب ہی سہی زکوٰۃ بھی دیتے ہوں گے۔ اس کے باوجود ان کی عبادات کا اثر ان کے کردار پر نہیں پڑتا ہوگا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ ہم بتلاتے ہیں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ ہے اخلاص کی کمی اور سوچ وفکر کا فقدان۔ عبادت اگر محض عادت نہیں ہے، تو پھر اس کا اثر انسان کے اعمال واخلاق پر لازماً پڑ کر رہتا ہے۔ جو اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے۔ وہ اللہ کے لئے جھوٹ بھی چھوڑ دیتا ہے اور غیبت وتہمت سے بھی باز آجاتا ہے۔ اور دوسرے گناہوں سے بھی دامن بچالیتا ہے۔ ——— کوئی مسلمان نماز بھی نہ چھوڑے اور گناہ بھی نہ چھوڑے تو ایسی بات کی علامت ہے کہ نماز روح اخلاص سے محروم ہے۔ اور جو نماز روح اخلاص سے محروم ہو وہ انسان کو نمازی تو بنا سکتی ہے لیکن وہ انسان کو عبد صالح نہیں بنا سکتی۔ ایسی ہی نمازوں کے بارے میں احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ یہ بروز محشر مسلمانوں کے منہ پر پھینک کر ماردی جائیں گی۔ اسی طرح وہ دوسری عبادات جو اخلاص سے محروم ہوں۔ ان کی بھی اللہ کی بارگاہ میں کوئی قیمت نہیں ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ جو لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر باہم الجھتے ہیں۔ اور لایعنی بحثوں کے دروازے کھولتے ہیں اور افضل وغیر افضل کے جھگڑوں میں ملوث ہو کر ایک دوسرے کے خلاف سازشوں کے جال بچھاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی آبرو کے درپے ہوجاتے ہیں وہ دیکھنے میں کتنے ہی بڑے عالم فاضل یا قطب محسوس ہوں۔ یہ سچ مچ کے مسلمان نہیں ہوتے۔ سچ مچ کا مسلمان نہ مقدمہ میں جھوٹی گواہی دے سکتا ہے نہ زنا کر سکتا ہے نہ ہی کسی ایک فرد کا یا افراد کا مذاق اڑا سکتا ہے۔ اور نہ ہی کسی کی آبرو ریزی کر کے خوش ہو سکتا ہے۔ نہ کسی کا حق مار سکتا ہے۔ نہ کسی کا گھر پھونک سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی پگڑی اچھال سکتا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ عبادات کی پابندی کرنے کے ساتھ تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور بلا وجہ کی بحثوں میں الجھ کر اپنی روحانیت کو تباہ کرنے کی غلطی نہیں کرتا۔ ——— اگر ہم عقل وہوش سے کام لے لیں تو ہمیں اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم جن مباحث میں مبتلا ہو کر اپنی صحت ایمانی تباہ کر رہے ہیں۔ وہ اسلام کا جزو ضرور ہیں۔ وہ کل اسلام نہیں ہیں۔ مثلاً داڑھی کا معاملہ ہے۔ اس کا رکھنا واجب ہے اور اس کا ایک مشت رکھنا سنت ہے۔ داڑھی کی مقدار اگر یک مشت سے کم یا زیادہ ہوگی تو سنت کے خلاف ہوگا۔ لیکن اگر مقدار کی کمی بیشی کی وجہ سے کسی کو دائرہ اسلام ہی سے خارج سمجھ لیا جائے تو اس کو تقویٰ نہیں۔ نادانی کا نام دیں گے۔ اس لئے کہ داڑھی اسلام میں ہے۔ لیکن اسلام داڑھی میں نہیں ہے۔

آج کا دور دعا اور دعوت کا دور ہے ——— آج اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ ہم دین اسلام کو دوسرا قوموں تک پہونچانے کی خدمت انجام دیں۔ اور دنیا کو اسلام کے محاسن بتائیں کہ اسلام میں کتنی خوبیاں ہیں ——— اور یہ بات چاند ستاروں کی طرح واضح ہے کہ جیسی خوبیاں اور اچھائیاں دین اسلام میں ہیں۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی اور مذہب اور دھرم میں نہیں ہے۔ لیکن ہمیں تو آپس کے فروعی جھگڑوں اور بے مقصد کی بحثوں ہی سے فرصت نہیں ہے ——— تبلیغ دین کی ذمہ داری کیلئے ہم وقت کہاں سے لائیں۔؟ اگر فی الواقعہ ہمیں اپنے مالک کی رضا مطلوب ہے۔ تو ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کے ساتھ ساتھ غیروں کی فکر کا جذبہ بھی ہونا چاہئے۔ لیکن ہمیں فروعی موشگافیوں سے فرصت ہی کہاں ملتی ہے۔ جو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا اہتمام کریں۔

درس عملیات

درس نمبر ۳۵
قسط ۳۵

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

مزید مثالیں

پچھلے درس میں نقش ذوالکتابت کا طریقہ سمجھایا گیا تھا۔ چونکہ یہ قاعدہ نسبتاً مشکل ہے اور دیر میں ذہن نشین ہوتا ہے اس لئے اس کی مزید مثالیں دی جارہی ہیں۔ تاکہ نقش ذوالکتابت آپ کے ذہن میں پوری طرح جم جائے۔ اور بغیر دیکھے بنانے میں کوئی پریشانی نہ ہو ــــــ پچھلے درس میں الرزاق کے نقش کا طریقہ سمجھایا گیا تھا۔ المذل کا نقش اس طرح بنے گا۔ المذل کے اعداد ۸۰۱ ہیں۔

ال	م	ذ	ل
۷۰۱	۲۹	۳۲	۳۹
۲۸	۶۹۸	۴۲	۳۳
۳۱	۳۴	۲۷	۶۹۹

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۰۱ آئے گی ــــــ تیسری مثال الغفور کی ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۱۷ ہیں۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۳۱۷ آئے گی۔

ال	غ	فو	ر
۸۷	۱۹۹	۳۲	۹۹۹
۱۹۸	۸۴	۱۰۰۲	۳۳
۱۰۰۱	۳۴	۱۹۷	۸۵

چوتھی مثال نقش قیوم کی ہے۔ اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۵۶ آئے گی۔
نقش یہ ہے

ق	ی	و	م
۷	۳۹	۱۰۱	۹
۳۸	۴	۱۲	۱۰۲
۱۱	۱۰۳	۳۷	۵

پانچویں مثال نقش مجید کی ہے۔ اس کے اعداد ۵۷ ہیں۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۵۷ آئے گی۔
نقش یہ ہے

م	ج	ی	د
۱۱	۳	۴۱	۲
۲	۸	۵۰	۴۲
۴	۴۳	۱	۹

چھٹی مثال اسم موخر کی ہے۔ اس کے اعداد ۸۴۶ ہیں۔ دیکھئے ہر طرف سے ۸۴۶ آئے گی۔

م	ــو	خ	ر
۶۰۱	۱۹۹	۴۱	۵
۱۹۸	۵۹۸	۸	۴۲
۷	۴۳	۱۹۷	۵۹۹

یہ نقش تو اسم باری تعالیٰ کے تھے۔ اسی طرح قرآن حکیم کی آیتوں کے نقوش بھی بنائے جا سکتے ہیں طریقہ اس کا یہ ہے کہ جس آیت کا نقش ذوالکتابت بنانا ہو پہلے اس کے اعداد نکالیں۔ مثال کے طور پر قرآن حکیم کی یہ آیت ہے۔ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ اس آیت کے کل اعداد ۸۱۴۴ ہیں۔ اس آیت کا نقش بنانے کیلئے آیت کے چار ٹکڑے کریں گا آیت کے ۴ ٹکڑے اور ان کے الگ الگ اعداد اس طرح ہوں گے۔

آیت	اعداد
اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا	۲۸۴۳
یُضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ	۲۴۴۱
وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ	۶۸۶
عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ	۲۱۶۴

۶۸۶

اِنۡ تقرضوا اللہ قرضاً حسناً	یضعفہ لکم ویغفر لکم	واللہ شکور حلیم	عٰلم الغیب والشہادۃ العزیز الحکیم
۶۸۷	۲۱۶۳	۲۸۴۳	۲۴۳۰
۲۱۶۲	۶۸۴	۲۴۴۴	۲۸۴۵
۲۴۴۲	۲۸۴۶	۲۱۶۱	۶۸۵

دیکھیے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۱۴۴ آئے گی۔ یہ نقش قرض کی ادائیگی میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ علم الاعداد میں یہی نقش اس طرح بنتا ہے۔

۶۸۹

۲۰۲۶	۲۰۳۹	۲۰۳۶	۲۰۳۳	۸۱۴۴
۲۰۳۷	۲۰۳۲	۲۰۲۷	۲۰۳۸	۸۱۴۴
۲۰۳۱	۲۰۳۴	۲۰۲۱	۲۰۲۸	۸۱۴۴
۲۰۴۰	۲۰۲۹	۲۰۳۰	۲۰۳۵	۸۱۴۳
۸۱۴۴	۸۱۴۴	۸۱۴۴	۸۱۴۴	

دیکھ لیجیے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۱۴۴ آئے گی۔

لیکن یہ نقش جب ذوالکتابت کی صورت میں تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے اس نقش کو قوی اور مؤثر بنانے کیلئے ذوالکتابت ہی میں تحریر کرنا چاہیے۔ ——— بیوی کی محبت کیلئے یہ نقش ذوالکتابت بیحد مجرب اور مؤثر ہے۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ اس آیت کے کل اعداد ۱۶۵۴ ہیں۔ پہلے اس آیت کے چار ٹکڑے کئے۔

	اعداد
اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ	۱۰۱۱
اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ	۳۰۷
یَدُ اللّٰہِ	۸۰
فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ	۲۵۶

نقش اس طرح بنے گا۔

انّ الذین یبایعونک	انما یبایعون اللہ	ید اللہ	فوق ایدیھم
۸۱	۲۵۵	۱۰۱۲	۳۰۶
۲۵۴	۷۸	۳۰۹	۱۰۱۳
۳۰۸	۱۰۱۴	۲۵۳	۷۹

دیکھ لیجیے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۱۶۵۴ آئے گی ——— ۱۶۵۴ کا نقش تمام قاعدے کی رو سے اس طرح بنے گا۔

۴۰۶	۴۱۹	۴۱۶	۴۱۳
۴۱۷	۴۱۲	۴۰۷	۴۱۸
۴۱۱	۴۱۴	۴۲۱	۴۰۸
۴۲۰	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۵

لیکن اس کی تاثیر بڑھانے کیلئے نقش ذوالکتابت بنایا جاتا ہے۔ جو اوپر بنا کر دکھایا گیا۔ (باقی آئندہ)

قسط ۲۲

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

القابض ـ الباسط

حق تعالیٰ کا ۲۱واں صفاتی نام القابض اور ۲۲واں صفاتی نام الباسط ہے۔

قابض کہتے ہیں روکنے والے کو۔ اور روح قبض کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ اور اس ذات کو بھی کہتے ہیں جس کے اندر دائرے بالکل تنگ کر دینے کی پوری پوری صلاحیت اور پورا پورا اختیار ہو۔ گویا کہ قابض وہ ذات ہے جو انسانوں میں سے جس کیلئے چاہے رزق کے دروازے بند کر دے حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ کسی پر رزق کے دروازے کو بند کر دے تو دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اس پر رزق کے دروازوں کو کھول نہیں سکتیں۔ وہ کسی کو اگر محروم کر دے تو کس میں طاقت ہے کہ اسے عطا کر دے۔

اس نام سے متصف ہونے کی شکل یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر عیش پرستی کے دروازوں کو بند کر دے اور اس کو من مانی کرنیکا موقعہ نہ دے۔ اس کے مقابلے دوسرا نام الباسط ہے۔ اور باسط کے معنیٰ ہیں۔ کھولنے والا یعنی وہ ذات گرامی جو اپنے بندوں پر خوشیوں کے اور روزیوں کے دروازے کھولتی ہے اور اسمیں خوشی اور رزق کھولنے کی پوری پوری صلاحیت بھی ہے اور اختیارات بھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر وہ ذات کسی پر رزق کے دروازوں کو کھولنے کا ارادہ کرلے تو دنیا کی تمام قوتیں مل کر بھی اس پر فراخی اور کشادگی کے دروازوں کو بند نہیں کر سکتیں۔

اللہ تعالیٰ کے اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندے اللہ کے دوسرے بندوں کیلئے اپنے گھر کے اور دل کے دروازوں کو چوپٹ کر دیں۔ اور ہر وقت اور ہر آن ان کی مدد اور نصرت کیلئے ہمہ تن تیار رہیں۔

یہ دونوں نام قرآن حکیم سے ماخوذ ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔
مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۔ البقرۃ
کون ہے وہ شخص جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو وہ اُسے بے شمار زیادہ کر کے عطا فرمائے۔ اور اللہ ہی رزق کھولتا اور بند کرتا ہے اور تم اسی کی جانب لوٹ کر جانے والے ہو۔

قابض اسم جلالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۹۰۳ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چالیس دن تک چار نوالوں پہ یا قابض لکھ کر کھائے گا وہ ہمیشہ بھوک سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ "یا قابض" پڑھے گا۔ کوئی جادو اس پر اثر نہیں کرے گا۔ اور کسی کی بددعا اس پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ اور کبھی جن اور بھوت کا اثر بھی اس پر نہیں ہوگا۔ ہر ایک قسم کی بلائی بلاؤں کو دفع کرنے میں یہ اسم دراصل اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ اسم عجیب التاثیر اسم ہے۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے تو دشمنوں کی ستمگاری اور ضرر رسانی سے محفوظ رہے۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ یہ اسم مبارک نشے جیسی قابل لعنت برائیوں سے بچانے میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کو شراب، افیون، گانجہ وغیرہ کی عادت پڑی ہوئی ہو تو گھر کا کوئی فرد اس اسم مبارک کو ۵۴۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کو پلائے یا اگر پلا نہ سکے تو نشے کے عادی کے کپڑوں پر اس پانی کی چھینٹیں دے تو اس کی نشے کی عادت چھوٹ جائے گی۔ اس عمل کو لگاتار ۴۱ دن تک کرنا چاہئے۔

ایسی عورت جو بدچلن اور آوارہ ہو اور خاوند کے لئے دل آزاری کا سبب بنتی ہو۔ اس کے لئے یہ عمل ہے کہ روزانہ ۱۲۵۰۰ مرتبہ پڑھے۔ اور پانی پر دم کرے۔ لگاتار ۴۰ دن تک اسی طرح پڑھیں۔ اور پانی پر دم کرتے رہیں۔ ۴۱ ویں دن عورت کو پلائیں۔ اگر پلا نہ سکیں تو عورت اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اس پانی میں یہ پرچہ رکھ کر پانی کسی بہتے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ وہ عورت بدکاری سے محفوظ ہو جائیگی۔

یا قابض کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس اسم مبارک کو گیارہ ہزار

مرتبہ روزانہ پڑھے اور لگاتار تیئوں دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ عامل ہوجائیگا۔ اور پھر اس اسم کے ہر عمل میں مکمل کامیابی ملے گی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی عورت کو خون حیض زیادہ آتا ہو یا کسی کو دستوں کی بیماری لگ گئی ہو یا کسی کو پیشاب کی زیادتی کا مرض لاحق ہو تو ایسی تمام صورتوں میں یہ نقش مفید اور انشاء اللہ مؤثر ثابت ہوگا۔ اور مریض کو بیماری سے نجات ملے گی۔ اس نقش کو خاکی کپڑے میں پیک کرکے مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۸	۶	۷۹۶	۳
۷۹۸	۱	ق	۴
۷	ض	ب	۶۴
	۹۶	۵	۸۰۴

بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام جو موت کے فرشتے ہیں اسی اسم مبارک کے عامل ہیں۔ اور اسی کی قوت سے باذن اللہ وہ مخلوقات کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ جو شخص اس کا ورد رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے روکے گا۔ اور زبردست قوت تصرف کی عطا کرے گا۔ اس اسم کا نقش خاص طور پر گناہوں سے باز رکھنے کے لئے تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے۔

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت عامل اگر اپنا رُخ مشرق کی طرف کرکے ایک زانو ہوکر لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۳	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۴

اگر مرض شدید ہو تو پینے کے لئے بھی تعویذ دیئے جائیں۔ پینے کیلئے ۱۱ تعویذ دیئے جائیں۔ پہلے دن صبح و شام دو تعویذ۔ ایک صبح ایک شام اس کے بعد روزانہ ایک تعویذ مریض کو پانی میں گھول کر پلائیں۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک تعویذ کم سے کم ۱۲ گھنٹے پانی میں گھولے رکھیں۔ اس کے بعد اس کا پانی مریض کو پلائیں۔

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں۔ ان کو لکھتے وقت عامل مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھے گا تو افضل ہوگا۔

۷۸۶

۳۰۲	۲۹۷	۳۰۴
۳۰۳	۳۰۱	۲۹۹
۲۹۸	۳۰۵	۳۰۰

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ نقش لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ مغرب کی طرف کرکے دوزانو ہوکر نقش لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۱	۲۲۶	۲۲۳	۲۳۲
۲۳۳	۲۲۳	۲۲۹	۲۱۸
۲۲۷	۲۲۰	۲۳۱	۲۲۵
۲۲۲	۲۳۴	۲۱۹	۲۲۸

اور مذکورہ حضرات کو پینے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیئے جائیں اور انہیں لکھتے وقت بیان کردہ شرائط کو ملحوظ رکھیں۔

۷۸۶

۲۹۸	۳۰۳	۳۰۲
۳۰۵	۳۰۱	۲۹۷
۳۰۰	۲۹۹	۳۰۴

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ل، ع، ر، خ، و یا غ ہو۔ خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانب شمال کرکے آلتی پالتی مار کر لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۴
۲۲۰	۲۳۳	۲۲۶	۲۲۳
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸

اور مذکورہ حضرات کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت بیان کردہ شرائط کا لحاظ رکھے۔

۷۸۶

۳۰۰	۳۰۵	۲۹۸
۲۹۹	۳۰۱	۳۰۳
۳۰۴	۲۹۷	۳۰۲

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانب جنوب کر کے اپنی ایک ٹانگ اُٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر لکھے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۲	۲۱۸	۲۲۵	۲۲۸
۲۲۴	۲۲۹	۲۳۱	۲۱۹
۲۲۶	۲۲۳	۲۲۰	۲۳۴
۲۲۱	۲۳۳	۲۲۷	۲۲۲

اور مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اور لکھتے وقت بیان کردہ شرائط کا لحاظ رکھیں۔

۷۸۶

۳۰۲	۳۰۳	۲۹۸
۲۹۷	۳۰۱	۳۰۵
۳۰۴	۲۹۹	۳۰۰

عامل اگر ان نقوش کو لکھنے کے بعد ان پر ۹۰۳ مرتبہ یا قابض پڑھ کر دَم کردے تو ان نقوش کی تاثیر کئی گنا بڑھ جائے۔ تمام مریضوں کو پینے کے لئے ۱۲ نقش دیئے جائیں۔ عورتوں کو تاکید کی جائے کہ وہ نقش اپنے بائیں بازو پر باندھیں۔ مردوں کو تاکید کی جائے کہ دائیں بازو پر باندھیں۔ نقش کو خاکی رنگ کے کپڑے میں موم جامے کے بعد پیک کرنے کی تاکید کریں۔ عورتیں مخصوص ایّام میں نقش باندھ سکتی ہیں۔ لیکن پینے کے نقش اس زمانہ میں استعمال نہ کرائیں۔

قابض کے مقابلے میں باسط نام ہے۔ قابض کے معنٰی روکنے والے کے ہیں۔ اور باسط کے معنی کھولنے والے کے ہیں۔ اور یہ دونوں ہی صفتیں پروردگار عالم کی ہیں۔ وہ کھولنے کا ارادہ کرلیں تو کس کی مجال ہے کہ بند کرسکے اور اگر وہ بند کرنے کا ارادہ کرلیں تو کس کی طاقت ہے جو کھول سکے۔

باسط اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۷۲ ہیں۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کو ۷۲ مرتبہ پڑھ کر ہر فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر مل لیا کرے تو وہ کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔

بعد نمازِ عشاء اگر اس اسم مبارک کو دس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو رزق میں فراخی ہو۔

اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھے تو جس مقصد کے لئے پڑھے گا۔ اللہ کے فضل وکرم سے اس میں کامیابی ملے گی۔ اور بند دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس عورت کا خاوند بداخلاق، آوارہ اور بدمزاج ہو۔ وہ عورت اگر تین سو مرتبہ یا باسطُ پڑھ کر پانی پر دَم کر کے خاوند کو پلادے یا کھانے کی کسی چیز میں ملادے اور تین دن تک لگاتار اس عمل کو جاری رکھے تو شوہر کی بداخلاقی اور آوارگی دفع ہوگی اور فوری طور پر اس میں کمی پیدا ہوجائے گی۔ انشاء اللہ۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یا باسط کا ایک خصوصی عمل دستِ غیب کے دروازے کھول دیتا ہے اور بارہا کا آزمودہ ہے۔

عمل یہ ہے کہ ۴۱ دن کی مکمل خلوت اختیار کرے اور لوگوں سے ملاقات اور بات چیت کو ترک کردے۔ اور ہر فرض نماز کے بعد یا باسطُ ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۶ ہزار مرتبہ پڑھے۔ کل تعداد ایک دن میں ۲۰ ہزار مرتبہ ہوجائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ عامل کو چاہیئے کہ روزانہ ۴۱ نقش تحریر کرے۔ اور دریا کے کنارے جاکر چالیس نقش آٹے میں گولی بناکر دریا میں ڈالے اور ایک نقش بچالے۔ اگلے دن اس نقش کو بھی آٹے میں گولی بناکر دریا میں ڈالے اور جو نئے نقش لکھے گا ان میں سے ایک بچالے۔ اسی طرح ہر روز ایک نقش تازہ بچاتا رہے۔ اور ایک دن پہلے والا شامل کرکے دریا میں ڈالتا رہے۔ آخری دن کا جو تازہ نقش بچائے گا اس کو اپنے دائیں بازو پر چاندی کی ڈبیا میں کرکے باندھ لے انشاء اللہ دستِ غیب حاصل ہوگا۔

اس بارے میں یہ نکتہ ذہن میں رکھیں کہ ہر روز نقش دہی بچانا ہے جو آخیر میں ۴۱واں نقش لکھا جائے گا۔ اور آخری دن بھی اسی آخری نقش کو بچا کر باندھنا ہے۔ اور یہی نقش ذریعہ دستِ غیب ثابت ہوگا۔ بہت ہی مجرّب عمل ہے۔ اور ہمّت والوں کے لئے ایک تحفۂ لاثانی ہے۔

بعض بزرگوں نے یا باسطُ کے عمل کی جامع شکل یہ بتائی ہے کہ ماہِ مبارک میں دن یا رات کے کسی بھی حصّے میں گیارہ سو مرتبہ مندرجہ ذیل انداز سے پڑھے اور پورے ماہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ روزی کے دروازے ایسی ایسی جگہ سے کھلیں گے کہ جہاں سے دروازے کھلنے کا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔ بڑا عجیب وغریب عمل ہے۔ اور قدردانوں کے لئے نعمتِ عظمٰی

ہے اور ناقدروں کے لئے تو دولتِ دوجہاں بھی کوئی معنیٰ نہیں رکھتی۔

عمل یہ ہے "یَابَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَاب" اس کا مطلب یہ ہے۔ اے کشادہ کرنیوالی ذات! جتنا تو چاہے میرے رزق کو کشادہ کردے بغیر کسی حساب کے۔ یعنی اندازے اور حساب و مقدار سے زیادہ عطا کر۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس نقش کو اپنے پاس رکھے گا تو بہت جلد اللہ کے فضل و کرم سے غنی ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ط	س	ا	ب
۱۰	۳	۴۷	۱۲
۴۴	۴	۱۸	۱۶۰
۱۹	۵	۶	۴۲

تسخیر کے لئے ایک بہت ہی عجیب و غریب عمل بڑوں سے منقول ہے۔ اور ایمان و یقین والوں کے لئے یہ عمل بڑی ہی قابلِ قدر نعمت ہے۔ یہ عمل کبھی خطا نہیں کرتا۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس عمل کو انجام دیں۔ اور اپنی آنکھوں سے قدرتِ خداوندی کا کرشمہ ملاحظہ کریں۔

عمل یہ ہے کہ یاباسط کا نقش مثلث درج ذیل انداز سے اس طرح مرتب کریں کہ پہلے نقش کے ۹ خانے بنالیں۔ اس کے بعد ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش کے اوپر ۷۸۶ لکھیں۔ اور ۵ مرتبہ سورۂ نصر (اذا جاء نصر اللہ) پڑھ کر پہلے خانے میں ۶ لکھیں۔ پھر ۵ مرتبہ سورۂ نصر پڑھ کر دوسرے خانے میں ۱۲ لکھدیں۔ اس طرح ہر خانے میں پانچ مرتبہ سورۂ نصر پڑھ کر نقش کی چال کے مطابق چھ چھ کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ آخری خانے میں ۲۱ مرتبہ باسط پڑھ کر یاباسط لکھدیں۔ نقش مکمل ہونے کے بعد پھر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور اس نقش کو ۵ گرام چاندی کی ڈبیہ میں رکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ خلقِ خدا مطیع ہوگی۔

نقش یہ ہے۔ گول دائرے میں نقش کی چال تحریر ہے۔

۷۸۶

۳ — ۱۸	۸ — ۴۸	۱ — ۶
۲ — ۱۲	۴ — ۲۴	۶ — ۳۶
۴ — ۴۲	۹ — یاباسط	۵ — ۳۰

اسم "یاباسط" کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس اسم کو روزانہ بارہ ہزار پانچ سو مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ اسم مبارک کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ چالیس دن میں کل تعداد پانچ لاکھ مرتبہ ہوگی۔ روزانہ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا بھی ضروری ہے۔

اس اسم مبارک کا نقش صرف باندھنے کیلئے دیا جاتا ہے۔ اور اس کا نقش غربت و افلاس کو دور کرنے میں بہت ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجۂ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ مشرق کرلے۔ اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۱	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۲
۱۲	۲۶	۱۹	۱۵
۲۰	۱۴	۱۳	۲۵

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، ص، ت یا ض ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجۂ ذیل نقش دیا جائے اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ مغرب کیطرف کرکے دوزانو ہوکر لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۹	۱۶	۲۴
۲۵	۱۵	۲۲	۱۰
۲۰	۱۲	۲۳	۱۷
۱۴	۲۶	۱۱	۲۱

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ر، ح، ل، ع، خ، و یا غ ہو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرکے آلتی پالتی مار کر لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۱۴	۱۳	۲۵
۱۲	۲۶	۱۹	۱۵
۲۳	۱۱	۱۶۰	۲۲
۱۷	۲۱	۲۴	۱۰

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو خواہ

(باقی [illegible] پر)

طریقہ ۳۲

اگر کسی عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو تو عروجِ ماہ میں نوچندی جمعرات کو اوّل و آخر درود شریف پڑھکر ۱۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ اور آمین کے ایک گلاس پانی پر دم کریں۔ اور میاں بیوی دونوں کو آدھا آدھا پانی پلادیں۔ اس کے بعد اسی عمل کو لگاتار ۷ جمعرات تک جاری رکھیں۔ اور سورۂ فاتحہ کا یہ نقش بیوی کے گلے میں ڈلوادیں انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

یہ بات یاد رہے کہ پانی دونوں کو پینا ہے اور تعویذ صرف عورت کو اپنے گلے میں باندھنا ہے۔ تعویذ سُرخ رنگ کے کپڑے میں ہوگا۔ پانی اگر دونوں مباشرت کے بعد پئیں گے تو زیادہ مؤثر ہوگا۔

سورۂ فاتحہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۲
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

طریقہ ۳۳

اگر کسی عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو ایک نادر عمل اس کیلئے نقل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل اکثر عاملین و اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اور تجربہ کی کسوٹی پر ہمیشہ بفضلِ خداوندی پورا اُترتا ہے۔

عمل یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں کسی بھی دن اس عمل کی شروعات کرے۔ لیکن اگر نوچندی جمعرات کو کرے گا تو زیادہ بہتر رہے گا ــــــ عمل یہ ہے کہ عامل چالیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور لگاتار اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھے۔ گیارہ دن میاں بیوی روزہ رکھیں۔ اور عامل اُن کیلئے تھوڑے سے میٹھے چاول پکائے اور دودھ کو تمام دن جوش دیتا رہے۔ دودھ اتنا لے کہ خشک نہ ہوجائے۔ اور عامل کو چاہیئے ۴۰ مرتبہ سورہ مزمل پڑھ کر اس دودھ پر دَم کردے۔ پکنے سے پہلے پڑھ کر دَم کردے یا پکنے کے دوران پڑھ کر دَم کردے دونوں طریقے ٹھیک ہیں۔ یہ دودھ چاولوں میں ڈال دے۔ پھر میاں بیوی اُن ہی میٹھے چاولوں سے افطار کریں۔ اور اس کے بعد نمکین وغیرہ لیں۔ اسی رات کو میاں بیوی ہمبستر ہوں ــــــ اگر رات کو دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک کو قے ہوگئی تو حمل نہیں ٹھہرے گا۔

اسی عمل کو اگلے ماہ پھر دوبارہ کرے۔ اور اگر دونوں نے ہضم کرلیا اور قے نہیں ہوئی تو انشاء اللہ حمل قرار پائیگا اس عمل کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل نقش ۸ عدد تیار کئے جائیں۔ ایک عورت کی کمر میں باندھیں۔ ایک مرد کو پانی میں گھول کر پلائیں۔ اور ۶ نقش روزانہ، ایک نقش عورت کو پلاتے رہیں ــــــ لگاتار ۶ دن تک، انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

نقش یہ ہے۔

(اس نقش کی کوئی چال نہیں ہے)

۷۸۶

دودہ	عوہ	لدما
۱۵ح	اسراع	مال
ہوہ	ىط	[illegible]
عاداہ	حط	اوج
اوح	اوع	الله
مرمن	طاع	الله

طریقہ ۳۴

استقرارِ حمل کے لئے اس نقش کو ۳۰ عدد لکھ کر روزانہ ایک عدد پانی میں گھول کر پانی میں پلائیں۔ انشاءاللہ حمل قرار پائے گا۔
نقش یہ ہے۔ چال آتشی۔

۷۸۶

یاخالق	یاخالق	یاخالق
یاخالق	یاخالق	یاخالق
یاخالق	یاخالق	یاخالق

طریقہ ۳۵

ایک انار لیکر اس کی چار قاشیں اس طرح کریں کہ کوئی قاش منقطع نہ ہو۔ اس پر سورۂ یٰسین پڑھیں۔ جب پہلی مُبین پر پہنچیں تو انار پر دم کریں۔ اس کے بعد پھر سورۂ یٰسین شروع سے پڑھیں۔ جب دوسرے مُبین پر پہنچیں تو انار پر دم کریں۔ پھر شروع سے پڑھیں اور جب تیسرے مُبین پر پہنچیں تو انار پر دم کریں۔ اسی طرح ہر بار شروع سے پڑھیں۔ پہلی مرتبہ پہلے مُبین تک پڑھ کر دم کریں۔ دوسری مرتبہ دوسرے مُبین تک پڑھ کر دم کریں۔ تیسری مرتبہ تیسرے مُبین تک پڑھ کر دم کریں۔ اسی طرح پڑھتے پڑھتے ساتویں مرتبہ ساتوے مُبین تک پڑھ کر انار پر دم کریں۔ اس کے بعد جب آٹھویں مرتبہ سورۂ یٰسین شروع سے پڑھیں۔ تاختم سورۃ پڑھ کر انار پر دم کریں۔ اس عمل کے بعد بہ نیت زکوٰۃِ عمل ایک پاؤ بھنے ہوئے چنے اور ایک پاؤ کشمش لے کر کمسن بچوں میں تقسیم کر دیں۔

اس اَنار کے ایک ٹکڑے کو بانجھ عورت غسلِ ایّام سے فارغ ہو کر کھلائے اور ایک مرد کھلائے اسی وقت۔ رات کو ہمبستر ہونے کے بعد ایک ایک قاش میاں بیوی پھر کھالیں۔ انشاءاللہ حمل قرار پائے گا۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ یہ عمل اس وقت زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ جب سورۂ یٰسین کا نقش عورت ایّام سے فراغت کے بعد اس عمل کے ساتھ ساتھ گلے میں ڈال لے۔ سورۂ یٰسین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۴۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲
۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۷
۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۶۰	۵۵۳۴۷
۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۴۹	۵۵۳۵۴

طریقہ ۳۶ اس نقش کو بروز اتوار صبح ۶ تا ۷ کے درمیان لکھ کر رکھے۔ اور جب عورت ایام سے فارغ ہوجائے تو ایک نقش عورت کی کمر میں اور ایک نقش مرد کی کمر میں باندھیں۔ اور ۷ نقش روزانہ ۷ روز تک دونوں پیتے رہیں۔ اور اس دوران ہمبستر ہوتے رہیں۔ انشاءاللہ حمل قرار پائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۱۵۱	۱
۴۱۵۰	۲	۷	۱۲
۳	۴۱۵۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۱۵۲

طریقہ ۳۷ اس نقش کو اتوار کے دن کل ۸ عدد لکھے۔ یہ نقش سورۂ کوثر کا ہے۔ نقش لکھنے کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر آٹھوں نقش پر دم کردے۔ ایک نقش عورت کے گلے میں ڈال دے اور سات نقش سات دن تک روزانہ ایک نقش پلاتے رہیں۔ انشاءاللہ حمل قرار پائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

یاحلیم یاحلیم یاحلیم یاحلیم یاحلیم یاحلیم

اھیا اشراھیا

طریقہ ۳۸ سورۂ رعد کا نقش استقرارِ حمل کیلئے اللہ کے فضل سے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو ایام سے فارغ ہونے کے بعد عورت اپنے گلے میں ڈال لے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۱۷۲	۶۱۱۷۶	۶۱۱۷۹	۶۱۱۶۵
۶۱۱۷۸	۶۱۱۶۶	۶۱۱۷۱	۶۱۱۷۷
۶۱۱۶۷	۶۱۱۸۱	۶۱۱۷۴	۶۱۱۷۰
۶۱۱۷۵	۶۱۱۶۹	۶۱۱۶۸	۶۱۱۸۰

طریقہ ۳۹ بروز جمعرات اسم یا مصوّر کا نقش حرفی اور عددی لکھے۔ عددی ۶ لکھے اور حرفی صرف ایک عدد لکھے جب عورت ایام سے فارغ ہوجائے تو نقش عددی عورت کے گلے میں ڈالے۔ باقی ۵ عددی نقش عورت کو دودھ میں گھول کر روزانہ ایک پلاتا رہے۔ اور ۵ دن تک لگاتار مرد کو چھوارے پر ۳۳۶ مرتبہ یا مصوّر پڑھ کر دم کرکے کھلاتا رہے۔ میاں بیوی ۵ روز تک لگاتار ہمبستر ہوں۔ چھٹے روز نقش حرفی عورت کی ناف کے نیچے باندھے انشاءاللہ

حمل قرار پائے گا۔

نقش حرفی میں اس بات کا خیال رہے کہ م ص و کے منہ کھلے رہیں۔

نقش حرفی یہ ہے۔ چال آتشی ہے۔

۷۸۶

مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور

نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

طریقہ نمبر ۴۰

بانجھ عورت کے لئے یہ عمل بھی اکابرین کا آزمودہ ہے۔ عمل یہ ہے کہ گیارہ چھوارے لیکر ہر ایک چھوارے پر سورۂ بقرہ کی آخری آیات اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک ایک مرتبہ پڑھ کر اور ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر دم کر دیں۔ اسی طرح گیارہ چھواروں پر دم کرکے رکھ لیں۔ اور غسلِ ایّام کے بعد ایک چھوارہ روزانہ عورت کو کھلاتے رہیں۔ اور اس دوران ہمبستری بھی کرتے رہیں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

طریقہ نمبر ۴۱

یہ عمل بھی آزمودہ ہے۔ مندرجہ ذیل عبارت گیارہ کاغذوں پر لکھ لی جائے۔ اور گیارہ روز تک ان نقوش کو روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر پی لیا جائے۔ انشاء اللہ گیارہ دنوں ہی میں حمل قرار پائے گا۔

عمل اس وقت شروع کریں جب عورت ایّام سے فارغ ہوئی ہو۔

وہ مقدس عبارت یہ ہے۔ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم لہ۔ اللّٰھم انی اعوذبک انک انت الذی لا الٰہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد الٰہی بحرمت محمدؐ و علیؓ والحسنؓ والحسینؓ۔

طریقہ نمبر ۴۲

بزرگوں کا آزمایا ہوا ایک اور نادر عمل نقل کیا جاتا ہے۔ جو ان حضرات کے لئے کارآمد ثابت ہوگا۔ جو ہر قسم کے علاج کرانے کے بعد اولاد سے مایوس ہو چکے ہوں۔

عمل یہ ہے کہ جمعرات کے دن مغرب کے بعد مندرجہ ذیل آیت قرآنی کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ لیں۔ اور پھر اس کو شہد سے دھولیں اور ۲۴ دانے مٹر کے لے لیں اور ہر ایک دانے پر یہی قرآن کی آیت پڑھ کر دم کرتے رہیں۔ جو پلیٹ پر لکھی جائے گی۔ اس کے بعد ان مٹروں کو چھوٹی سی ہانڈی کوری مٹی کی لے کر اس میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک گلاس سا پانی لیکر اس پر سورۂ مریم ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ اور اس میں سے آدھا پانی ہانڈی میں ڈال کر مٹر پکائیں۔ جب مٹر گل جائیں تو چولہے پر سے اُتار لیں۔ اس کے بعد عورت اور مرد اگلے دن جمعہ کو روزہ رکھیں۔ شکر اور بادام کی گیری سے روزہ افطار کریں۔ اور سورۂ مریم کا پڑھا ہوا پانی جو بچ گیا تھا۔ اس کو افطار کے بعد آدھا آدھا عورت و مرد پی لیں۔ اسی رات کو میاں بیوی ہمبستر ہوں۔ اور ہمبستری کے بعد وہ دونوں آدھے آدھے مٹر کھالیں۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ تین دن تک چار چار دانے دونوں کھائیں۔ بہر کیف جو بھی طریقہ آسان لگے اس پر

عمل کریں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

اگر ۳ دن تک کھائیں تو تینوں دن صحبت کریں۔ البتہ روزہ صرف پہلے دن رکھیں۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا (سورۂ مریم، آیت ۶-۵)

طریقہ ۴۳ استقرارِ حمل کے لئے مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر عورت گلے میں ڈالے اور ناف تک لٹکائے۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

نقش یہ ہے۔

[illegible]

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

یا الٰہی بہ برکتِ ایں نقش فلاں بنت فلاں حاملہ شود

طریقہ ۴۴ جس عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو۔ اس کو چاہیئے کہ سات دن تک نہار منہ روٹی کے ٹکڑے پر یہ آیت لکھ کر کھائے۔ کالی روشنائی ہی سے لکھے۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

آیت یہ ہے۔ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (سورۂ آلِ عمران آیت ۶)

یہ عمل چاند کی پہلی تاریخ سے کیا جائے۔ ورنہ ایام سے فراغت کے بعد کیا جائے۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر اس عمل کے ساتھ ساتھ اس آیت کا نقش بھی عورت اپنے گلے میں ڈال لے تو اور بھی بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۴	۶۱۷	۶۲۰	۶۰۶
۶۱۹	۶۰۷	۶۱۳	۶۱۸
۶۰۸	۶۲۲	۶۱۵	۶۱۲
۶۱۶	۶۱۱	۶۰۹	۶۲۱

طریقہ ۴۵ "مصوّر" کے نقش کا ایک طریقہ پیچھے نقل کیا گیا ہے۔ ایک طریقہ اس کا یہ بھی معروف ہے اور آزمودہ بھی ہے۔ اس کا نقش مربع بانجھ عورت کے گلے میں لٹکایا جائے اور اس کا نقش مثلث، عدد کی تعداد میں عورت کو ۷ دن تک ایک نقش روزانہ پلایا جائے تو انشاء اللہ اس کی برکت سے حمل قرار پائے گا۔

نقش مربع یہ ہے۔

(اس کو کالی یا نیلی روشنائی سے بھی لکھ سکتے ہیں)

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

نقش مثلث یہ ہے۔ (اسکو گلاب و زعفران ہی سے لکھیں)

۷۸۶

۱۱۳	۱۰۸	۱۱۵
۱۱۴	۱۱۲	۱۱۰
۱۰۹	۱۱۶	۱۱۱

طریقہ ۴۶

نقش "یا خالق" اولاد کیلئے بہت ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ یہ نقش بانجھ عورتوں کو پینے کیلئے بھی دیا جاتا ہے۔ اور گلے میں ڈالنے کیلئے نقش ذوالکتابت مؤثر رہتا ہے۔ اور پینے کیلئے "یا خالق" کا نقش مثلث۔

ان نقوش کا استعمال غسلِ ایام کے بعد کرنا چاہیے ـــــ غسلِ ایام سے فراغت چڑھتے چاند میں ہو جائے تو اور بھی کامیابی کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بانجھ عورتوں کے علاج کی ابتدا اگر چڑھتے چاند میں ہو تو کامیابی کے امکانات اور بھی روشن ہو جاتے ہیں۔ پینے کیلئے نقش گیارہ دیئے جائیں۔ روزانہ ایک نقش عشاء کے بعد پلایا جائے۔

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ق	ل	ا	خ
۰	۶۰۱	۹۹	۳۱
۶۰۲	۳	۲۸	۹۸
۲۹	۹۷	۶۰۳	۲

پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں۔

۷۸۶

۲۰۱	۱۹۶	۲۰۴
۲۰۳	۲۰۰	۱۹۸
۱۹۷	۲۰۵	۱۹۹

طریقہ ۴۷

"یا صبور" کے نقش اور عمل کے سلسلے میں اکابرین سے دو طریقے منقول ہیں۔ اور یہ دونوں طریقے ہی اللہ کے فضل و کرم سے انتہائی مؤثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ عورت کے قد کا ڈورا ناپا جائے۔ ڈورا سرخ رنگ کا ہو۔ اس کے بعد اس ڈورے کے برابر ۶ ڈورے اور بھی شامل کر لئے جائیں۔ کل سات ڈوروں پر سات گرہ لگائی جائیں۔ ہر ڈورے کے دائرے میں "الصبور لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے گرہ لگادی جائے۔ پھر یہ ڈورا عورت کی کمر پر باندھ دیا جائے اور پاکی ناپاکی ہر حالت میں یہ ڈورا بندھا رہنا چاہیے۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔ یہی عمل ان عورتوں کے لئے بھی کارگر ہے جن کے حمل ٹھہرنے کے بعد بار بار اسقاط ہو جاتا ہو۔ اس عمل کے بعد انشاء اللہ اسقاط نہیں ہوگا۔ راقم الحروف کے ہزاروں بار کے تجربے میں یہ

عمل آچکا ہے اور مایوس لوگوں کی اس عمل کے ذریعہ اللہ رب العزت کے فضل وکرم کی وجہ سے اولادیں ہوگئی ہیں۔

القبور کا دوسرا طریقہ یہ بھی معروف ہے کہ اس کا نقش ذوالکتابت عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ اور اس کا نقش مثلث ااعدد لکھ کر اا دن تک عورت کو عشاء کے بعد پلائیں۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص	ب	د	ر
۷	۱۹۹	۹۱	۱
۱۹۸	۴	۴	۹۲
۳	۹۳	۱۹۷	۵

پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے

۷۸۶

۱۰۳	۹۵	۱۰۰
۹۷	۹۹	۱۰۲
۹۸	۱۰۴	۹۶

طریقہ ۴۸ یا مصور یا مصور یا مصور یا خالق یا خالق یا خالق یا مبدی یا مبدی یا مبدی ۷ دن تک لگاتار گلاب وزعفران سے لکھ کر عورت کو سونے سے پہلے یہ طشتریاں پلائی جائیں۔ اور ایک نقش اسی طرح کا لکھ کر گلے میں ڈلوا دیں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

طریقہ ۴۹ مندرجہ ذیل نقش اگر کسی درخت پر باندھیں تو بکثرت پھل آئیں اور اگر کسی بانجھ عورت کے گلے میں ڈال دیں تو وہ اللہ کے فضل سے صاحبِ اولاد ہوجائے۔

نقش یہ ہے۔

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ

۲	۷	۱	۴
	یَا مُجِیبُ		
۶	۹	۳	۸

طریقہ ۵۰ اگر کسی کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو مندرجہ ذیل دو تعویذ لکھیں۔ ایک عورت کی کمر میں باندھیں اور ایک نقش عورت کو پلائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی یا علی

یا علی یا علی ـــــ ۲۲۲۲ رر رررررررر ررررررررررررره ووووووو ہوہوہوہوہوہوہوو ووووووص ص ص ص ص ص ص ص بحقِ یا علی بحقِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

طریقہ ۵۱:۔ جس عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو۔ اس کے یہ تعویذ کمر میں باندھیں۔

۷۸۶

ططط	ععع	لا لا	ہہہ	یا ہ ہ ہ
یا اللہ یا اللہ یا اللہ	ہہہ	[illegible]	[illegible]	ہ

طریقہ ۵۲ اکابرین سے اسمائے حسنیٰ کا یہ عمل بھی منقول ہے۔ اور بہت ہی مجرّب عمل ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ چینی کی پلیٹ پر ۳ سطر اس طرح لکھی جائیں ـــــ اور اس کو دودھ سے دھو کر عورتُ پی لے۔ اور یہ عمل لگاتار ۲۱ دن کریں۔

یَاخالق یَاخالق یَاخالق یَامصور یَامصور یَامصور یَامصور

یَامبدی یَامبدی یَامبدی یَامبدی یَامبدی یَامبدی

یَامصور یَامصور یَامصور یَاخالق یَاخالق یَاخالق

طریقہ ۵۳ اکابرین سے ایک طریقہ یہ بھی منقول ہے کہ سیاہ مرچ کے تین سو دانے لے اور تقریباً سو گرام اجوین لے اور اس پر گیارہ مرتبہ درود شریف پھر سات مرتبہ سورۂ کافرون پھر ایک مرتبہ سورۂ مزمّل اور گیارہ مرتبہ سورۂ الم نشرح آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے رکھ لے اور عورت روزانہ سات دانے سیاہ مرچ کے ـــــ اور تھوڑی سی اجوین کھاتی رہے۔ انشاء اللہ اس دوران حمل قرار پائے گا۔

طریقہ ۵۴ ایک اور طریقہ لکھا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ بھی اکابرین کے معمولات میں رہا ہے اور بہت موثر ہے راقم الحروف نے اس طریقے کو کئی بار آزمایا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے اُسے با اثر پایا ہے۔

مندرجہ ذیل نقش دو عدد بنائے جائیں۔ ایک عورتُ کی کمر میں باندھا جائے اور ایک مَرد کے گلے میں لٹکایا جائے۔ دونوں نقش لال رنگ کے کپڑے اور کالے ڈورے میں پیک ہوں گے۔ نقش تیار کر کے ان دونوں پر "یا خالق" ۳۶۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۱	۴۷۴	۴۷۷	۴۶۴
۴۷۶	۴۶۵	۴۷۰	۴۷۵
۴۶۶	۴۷۹	۴۷۲	۴۶۹
۴۷۳	۴۶۸	۴۶۷	۴۷۸

اگر اس کے ساتھ پینے کیلئے یہ نقش بھی دیئے جائیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔ یہ نقش ۲۱ لکھ کر ۲۱ دن تک پلائے جائیں اور پلانے والے نقش غسلِ ایّام کے بعد شروع کئے جائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۳۰	۶۲۴	۶۳۲
۶۳۱	۶۲۹	۶۲۶
۶۲۵	۶۳۳	۶۲۸

قسط ۱۲

علاجِ بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ نسار

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نسار قرآن حکیم کی چوتھی سورۃ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ اس سورۃ میں پانچ آیتیں ایسی ہیں جو مجھ کو دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس سورۃ میں آٹھ آیات ایسی نازل ہوئی ہیں کہ اس امت کے لئے دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔

محدثین نے فرمایا ہے کہ جو سورۂ نسار کی تلاوت کرتا ہے اس آدمی کو تمام زمین پر بسنے والے بندوں پر اپنی دولت لٹانے کا ثواب ملتا ہے ـــــ اس کی تلاوت کرنے سے شرک سے برارت ملتی ہے۔

محدثین نے فرمایا ہے کہ جو خدا کا بندہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے نورِ ایمان سے مالا مال کرے اور شرک وکفر سے وہ آخری حد تک پاک صاف ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ سورۂ نسار کی تلاوت کرے۔

سورۂ نسار کے رُوحانی فائدے

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی مرض ہو۔ سورۂ نسار کو تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ شفاءِ کاملہ عاجلہ نصیب ہوگی۔

● اگر میاں بیوی میں ناراضگی ہو تو سورۂ نسار کے پہلے دو رکوع پانچ بار پڑھ کر سفید شکر پر دم کر کے چائے، دودھ یا کسی اور مشروب میں ملا کر دونوں کو پلائیں۔ انشاء اللہ ناراضگی ختم ہوگی۔

● دونوں میں محبت کے جذبے کو فروغ دینے کیلئے سورۂ نسار پڑھ کر گلاب کے پھول پر دم کر کے دونوں کو سنگھائیں۔ انشاء اللہ محبت پیدا ہوگی۔ اور دونوں طرف وارفتگی بڑھے گی۔

● جب نکاح ہو تو دولہا دولہن کو زردے پر سورۂ نسار پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔ تو ایک دوسرے کیلئے ان میں تڑپ اور جوش پیدا ہوگا۔ اور دونوں شریعت کے مطابق انشاء اللہ ازدواجی زندگی بسر کریں گے۔ اور تاعمر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اور اُن کی اولادیں صالح پیدا ہوگی۔

● کتنا بھی سخت مرض ہو۔ خواہ دنیا بھر کے تمام معالجین اس مرض کے علاج سے عاجز آچکے ہوں۔ اس کے لئے سورۂ نسار کی مندرجہ ذیل آیت کا ایک عمل تحریر کیا جا رہا ہے۔ اسے آزمایئے۔ انشاء اللہ خطرناک سے خطرناک بیماری سے نجات ملے گی اور شفار حاصل ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (آیت ۳۲)

طریقہ اس کا یہ ہے کہ عشار کے بعد اندھیرے میں برہنہ سر کھڑے ہو کر سّو مرتبہ شمال کی طرف رُخ کر کے اور سّو مرتبہ جنوب کی طرف رُخ کر کے پڑھے۔ تین سو مرتبہ آسمان کی طرف رُخ کر کے اور تین سو مرتبہ سجدے میں جا کر پڑھے۔ اگر خود اپنے لئے پڑھے تو دعا کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ یہ عمل بجائے خود دعا ہے۔ اور اگر کسی اور کیلئے یہ عمل کرے تو سجدے سے سر اٹھا کر اُس مریض کیلئے دعاءِ صحت کرے۔ انشاء اللہ چند دنوں میں صحت حاصل ہوگی۔

اس عمل کو جمعرات گزر کر جو رات آتی ہے اس سے شروع کر کے سات راتوں تک جاری رکھ کر چھوڑ دے اور رحمتِ خداوندی کا انتظار کرے۔

اس آیت کا نقش بھی اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُسے کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفاءِ کاملہ عاجلہ نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۱	۴۴۴	۴۴۸	۴۳۴
۴۴۷	۴۳۵	۴۴۰	۴۴۵
۴۳۶	۴۵۰	۴۴۲	۴۳۹
۴۴۳	۴۳۸	۴۳۷	۴۴۹

● اگر کسی شخص کی بیوی بدکردار ہو اور وہ اس کی بدکرداری سے

پریشان ہو تو گیارہ دن تک ہر روز اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے بیوی کو کھلائے تو وہ اس کی برکت سے بے کرداری سے باز آجائیگی۔

آیت یہ ہے۔ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ (آیت ۳۴)

اس آیت کا نقش بھی اخلاق و کردار سدھارنے میں مجرب ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے عورت کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۶	۱۲۸۹	۱۲۹۲۰	۱۲۷۹
۱۲۹۱	۱۲۸۰	۱۲۸۵	۱۲۹۰
۱۲۸۱	۱۲۹۴	۱۲۸۷	۱۲۸۴
۱۲۸۸	۱۲۸۳	۱۲۸۲	۱۲۹۳

● اگر کسی شخص کے دشمن بہت ہوں یا وہ حاسدوں کے گھیرے میں پھنس گیا ہو۔ اور اُسے رات دن دشمنوں کی دشمنی اور حاسدوں کی ریشہ دوانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو تو رات کو سونے سے پہلے ۱۲۱ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

آیت یہ ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا (آیت ۴۵)

اگر معاملہ حد سے زیادہ سنگین ہو گیا ہو تو اس آیت کا سوا لاکھ مرتبہ کا عمل دشمن کا ستیاناس کر دیتا ہے۔

اس آیت کا نقش بھی دشمنوں سے حفاظت کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷	۲۶۱	۲۶۴	۲۵۰
۲۶۳	۲۵۱	۲۵۶	۲۶۲
۲۵۲	۲۶۶	۲۵۹	۲۵۵
۲۶۰	۲۵۴	۲۵۳	۲۶۵

● اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو اور اس کے ماں باپ اس کو حافظ کرانا چاہتے ہوں۔ یا عالم فاضل بنانا چاہتے ہوں۔ تو اس بچے کو اس آیت کو طشتری پر لکھ کر ۴۰ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ اس کی کند ذہنی رفع ہوگی۔ اور بچہ اس عمل کی برکت سے عالم فاضل بنے گا۔

آیت یہ ہے۔ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا (آیت ۱۱۳)

اس آیت کا نقش بچے کا حافظہ بڑھانے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷۵	۸۷۸	۸۸۱	۸۶۷
۸۸۰	۸۶۸	۸۷۴	۸۷۹
۸۶۹	۸۸۳	۸۷۶	۸۷۳
۸۷۷	۸۷۲	۸۷۰	۸۸۲

● اگر کسی شخص کے خلاف کوئی ہر وقت بکواس کرتا ہو۔ اور اس کی طعنہ زنی اور بدگوئی درد سر بن کر رہ گئی ہو۔ تو اس آیت کا ستّر مرتبہ روزانہ پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس آیت کے وظیفے کی برکت سے ہر وقت کی بکواس ختم ہو جاتی ہے اور حاسدوں کی زبان میں تالے پڑ جاتے ہیں۔

آیت یہ ہے۔ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا (آیت ۱۴۸)

اس آیت کا نقش بھی دشمنوں کی زبان بندی کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کی برکت سے تمام بدگو دشمنوں کی اور ریشہ دوانیاں کرنے والے حاسدوں کی زبانیں بند ہو جائیں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۸	۵۶۱	۵۶۴	۵۵۱
۵۶۳	۵۵۲	۵۵۷	۵۶۲
۵۵۳	۵۶۶	۵۵۹	۵۵۶
۵۶۰	۵۵۵	۵۵۴	۵۶۵

(باقی آئندہ)

●●●●●●

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔ آپ کے خواب کے تمام اجزاء سامنے رکھ کر ہی تعبیر دی جائے گی۔ (مدیر)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

انتباہ خواب ہمیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کریں گے یا اس میں ازراہِ کذب کمی بیشی کریں گے تو اس کی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی اور آخرت میں آپ ہی جواب دہ ہوں گے۔ (حسن الہاشمی)

محترم جناب حسن بھائی صاحب ـــــ السلام علیکم

خواب اپنا خواب لکھ رہی ہوں۔ امید ہے کہ قریبی اشاعت میں میرے خواب کی تعبیر بتاکر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

گزشتہ ہفتہ میں نے خواب دیکھا کہ چیلوں کا ایک غول اُتر رہا ہے۔ جس سے ہمارا صحن بھر گیا ہے۔ پھر فوراً ہی واپس چلا جاتا ہے۔ تین بار اُترا اور واپس چلا گیا۔ مگر وہ چیلیں ایک بہت بڑے چرخے کی شکل میں ہیں۔ سب چیلوں کی چونچیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ اور ان کا وجود گول چرخے کی شکل میں ہے۔ جب وہ اترتی ہیں۔ ہمارا صحن اُن سے بھر جاتا ہے میرے ذہن میں یہ بات آرہی ہے کہ یہ چوزے اُٹھانے آرہی ہیں۔

پچھلے ہفتے میری بیٹی نے بھی یہ خواب دیکھا کہ اس کی شادی ہو رہی ہے۔ مگر شادی کا جوڑا کالا پہن رکھا ہے ـــــ میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ میرا ذہن ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ ایک سال سے زیادہ ہوگیا میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے۔ یہ غم ہر وقت میرے ساتھ رہتا ہے کوشش کے باوجود میں بھول نہیں پاتی۔

برائے مہربانی میرے خواب کی تعبیر بتایئے مہربانی ہوگی۔

عفت اظہر

رامپور منہیاران ـــــ ضلع سہارنپور

تعبیر آپ کا خواب اچھا نہیں ہے۔ چیلوں کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر جس بیماری یا پریشانی میں خواب دیکھنے والا مبتلا ہو۔ اسمیں طول پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدانخواستہ آپ کی جسمانی اور ذہنی تکالیف اگر آپ ان میں مبتلا ہیں۔ ابھی کافی عرصے تک چلیں گی۔ اور اگر آپ کسی بھی الجھن اور پریشانی یا مرض جسمانی کا شکار نہیں ہیں۔ تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ کوئی مصیبت یا غم آپ کو ملنے والا ہے جو آپ کو ذہنی کرب میں مبتلا کرے گا۔

آپ کی بیٹی نے جو خواب دیکھا ہے وہ بھی اچھا نہیں ہے۔ سیاہ لباس کسی دُکھ کے پیش آنے کی طرف اشارہ ہے۔ (واللہ اعلم)

آپ جب بھی ایسے پراگندہ خواب دیکھیں تو آنکھ کھلتے ہی اپنی بائیں جانب تھوک دیں۔ اگر وہاں تھوکنا ممکن نہ ہو تو بستر سے اُٹھ کر دس قدم کے فاصلے پر جاکر بائیں طرف تھوک دیں۔ اور اگر وسعت ہو تو کچھ صدقہ دیں۔ وزیادہ سے زیادہ استغفار کریں۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ صدقات واستغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بُرے خوابوں کی بُری تعبیروں سے محفوظ رکھتا ہے۔

جناب ہاشمی صاحب ـــــ السلام علیکم

خواب امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہوں گے۔ خدا آپ کی عمر ہزار سال کرے ـــــ ایک خواب روانہ کر رہا ہوں۔ امید ہے تعبیر سے مطلع کریں گے۔ یہ خواب اس سے پہلے دو بار اور دیکھ چکا ہوں۔

خواب ہے کہ میں پیشاب کر رہا ہوں اور پیشاب سامنے فرش پر پھیلتا جا رہا ہے۔ پہلی مرتبہ کے خواب میں تھوڑا پیشاب تھا۔ دوسری مرتبہ خواب میں بہت زیادہ پیشاب سامنے پھیلتا ہوا نظر آیا۔ تیسری مرتبہ یعنی کل تاریخ ۱۳ر نومبر ۱۹۹۶ء کو تھوڑا پیشاب فرش پر پھیلتا ہوا نظر آیا۔

برائے مہربانی اس کی تعبیر جلد سے جلد طلسماتی دنیا میں چھاپ دیں تو بڑی نوازش ہوگی۔

اس سے پہلے بھی میں نے اپنا ایک خواب روانہ کیا تھا۔ لیکن ابھی تک کسی وجہ سے اس کی تعبیر رسالے میں نہیں چھپی۔ گلہ نہیں کر رہا ہوں لیکن امید کرتا ہوں۔ اس کی تعبیر جلد سے جلد رسالے میں قلم بند کریںگے۔

آپکا بھائی

مختار احمد محمد شاکر انصاری، ۲۵ ڈاکٹر کی چالی۔ اوشا ٹاکیز کے سامنے ـــــ گومتی پور ـــــ احمد آباد ۳۸۰۰۲۱

تعبیر: خواب میں پیشاب دیکھنے کی مختلف تعبیریں اکابرین سے منقول ہیں جو آ دیکھنے والے کے حالات کے اعتبار سے خواب کی تعبیر بدل جاتی ہے۔ ایک خواب غریب دیکھتا ہے تو اس کی تعبیر کچھ ہوتی ہے۔ اور وہی خواب اگر مالدار دیکھتا ہے تو اس کی تعبیر کچھ اور ہوتی ہے۔ خواب سے زیادہ قابل غور خواب دیکھنے والا ہوتا ہے کہ اس نے خواب کن حالات میں دیکھا ہے۔ اس لئے ہم اس بات کی تاکید کرتے رہتے ہیں کہ خواب کے ساتھ مختصر انداز میں اپنے حالات سے بھی آگاہ کریں۔ تاکہ خواب کی تعبیر منطبق کرنے میں ہمیں آسانی ہو اور ہم بفضلِ خداوندی کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔

آپ نے اپنے حالات نہیں لکھے۔ اگر آپ مقروض ہیں یا تنگ دست ہیں تو تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ آپ کی تنگ دستی رفع ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو قرض کی لعنت سے بھی نجات دے گا۔ اور اگر آپ تنگ دست نہیں ہیں اور مقروض بھی نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کے حالات اچھے ہیں اور مال و زر کی فراوانی ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ آپ پر زوال آنے والا ہے۔ جس میں آپ کو خسارے سے اور رسوائی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ (واللہ اعلم)

خواب: میں نے ۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی رات میں خواب دیکھا کہ میرے والد صاحب زبردستی میری شادی کرانا چاہ رہے ہیں۔ اور میں شادی سے انکار کر رہا ہوں۔ دوست اور رشتے دار ہمارے گھر آگئے ہیں۔ شاید بارات کسی دوسرے شہر جانی ہے۔ سب لوگ خوش ہیں۔ بس میں ہی پریشان ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں کس سے کہوں کہ میرے والد صاحب کو سمجھاؤ۔ پھر میں ایک جاننے والے سے کہتا ہوں کہ وہ میرے والد کو سمجھائے کہ ابھی میں نہ زیادہ کماتا ہوں۔ اور دوسرے میں اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتا۔ پہلے مجھے کچھ بننے تو دو۔ پھر وہ آدمی میرے والد کو سمجھانے جاتا ہے۔ اور میں دیکھتا رہتا ہوں۔ بس پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور صبح ہوگئی تھی۔

نوٹ: میری عمر ۲۲ سال ہے۔ اور شادی تب کرنا چاہوں گا۔ جب مال و دولت عزت اور شہرت حاصل کرلوں گا۔

مہربانی کر کے میرے خواب کی تعبیر بتایئے۔ میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

قاری طلسماتی دنیا

ع ـــ ج ـــ دہلی

تعبیر: خواب میں شادی دیکھنا اچھا نہیں ہے۔ یہ پیش آنے والی کسی مصیبت کی طرف اشارہ ہے۔ اسے آپ شادی پر محمول نہ کریں۔ اللہ سے لو لگائیں۔ اور آخرت کا ذخیرہ جمع کرنے کی فکر کریں۔ کیونکہ اس خواب کی تعبیر کسی بڑے غم کی طرف اشارہ ہے۔ (واللہ اعلم)

خواب: محترم المقام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند

میرا نام فریدہ بیگم ہے۔ میں شادی شدہ ہوں ـــــ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ تاریخ یاد نہیں۔ چار یا چھ مہینے پہلے دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

خواب کچھ اس طرح سے ہے۔ میں ہوا میں اُڑ رہی ہوں۔ بھاگتے بھاگتے میں نے اُڑنا شروع کر دیا۔ میں یہ خیال محسوس کر رہی ہوں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روپ اختیار کر رہی ہوں۔ اور لوگ میری بہت عزت کر رہے ہیں۔ اور میری باتیں سننے آرہے تھے۔ اور لوگ میرے پیر چھونے آرہے تھے ـــ تو میں منع کر رہی تھی۔ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے۔ تو میں محسوس کر رہی تھی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ ہوا میں اُڑنے کے بعد میں نیچے اُتر آئی۔ لوگوں کو دین کی باتیں بتانے کے بعد لوگ مجھے کھانے کو بلائے۔ کھانا کھانے کے بعد لوگ مجھے اچھی طرح سے وداع کرے۔ اور میں اُڑنے لگی۔ اس کے بعد کیا ہوا معلوم نہیں۔

اور اکثر خواب دیکھتی ہوں کہ خواب میں مجھے اکثر سانپ نظر آتے ہیں۔ اور وہ بہت لمبے ہوتے۔ یا تو میں انہیں مارتی ہوں یا زخمی کرتی ہوں۔

میں نے بچپن میں ایک خواب دیکھی تھی کہ آسمان پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ برائے مہربانی میرے ان تمام خوابوں کی تعبیر دے کر مجھے شکریہ کا موقعہ دیں۔ ڈاکن کے لئے بہت کتاب میں دیکھا۔ لیکن کتاب میں ڈاکن کہیں نظر ہی نہیں آیا۔　فقط والسلام

آپ کی شاگرد ـــ فریدہ بیگم

تعبیر: آپ کا خواب مبارک ہے۔ آپ کو انشاء اللہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی توفیق ہوگی۔ اور آپ کو اپنے اقارب میں یک گونہ بزرگی اور عظمت حاصل ہوگی۔ دور دراز کا سفر بھی تقدیر میں ہے۔ اور دولتِ بیکراں بھی حاصل ہوگی۔ آسمان پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا دیکھنا توحید و سنت کی توفیق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ قیمتی دولتیں آپ کو زندگی میں عطا کریں گے۔ اور آپ کو حج مبرور بھی نصیب ہوگا۔

(واللہ اعلم)

خواب: محترم قبلہ جناب ہاشمی صاحب ـــــ السلام علیکم

امید ہے مزاج اچھے ہوں گے۔

عرض اس طرح ہے کہ جیسا کہ پہلے بھی آپ سے کئی بار نصیحت حاصل کر چکا ہوں۔ اور آپ کی نصیحت سر آنکھوں پر اور عمل بھی کیا۔ خدا کا شکر ہے۔ اللہ اس کا کرم اور آپ کی دعائیں ہیں کہ میں ہر برائی سے دور ہوں۔ اور اب ایک بار پھر خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتا ہوں۔ جناب ایک بار کچھ پھر الجھن سی پیدا ہوگئی ہے۔ وہ یہ کہ انگریزی تاریخ ۹۲-۱-۲۲ کی رات کو میں نے ایک خواب پھر دیکھا۔ اور آج ۲۲ تاریخ ہی کو آپ کو لکھنے لگا

گیا میں نے خواب دیکھا کہ نہ کوئی ذکر نہ کوئی پروگرام، اچانک میری شادی ہوگئی اور وہ بھی اس طرح کہ دلہن کو اپنے دادا کے گھر جو کہ ہمارے گھر سے قریب ۱۰ قدم کے فاصلے پر رہتے ہیں کہ کمرے میں پایا اور مجھے سہاگ رات وہیں منانا تھی۔ میں حیرت میں تھا کہ کب میری شادی ہوئی اور کب دلہن آگئی۔ خیر بعد میں سوچتا رہا۔ کہ یا اللہ کیا کروں۔ کس سے بات کروں۔ ایک میرے بھائی بڑے ہیں۔ ایک ہی بھائی جان ہیں اور وہ بھی بڑے ہمدرد ہیں۔ مجھ سے بےحد پیار و محبت کرتے ہیں۔ اُن سے پوچھا تو کہنے لگے تمہاری اس سے شادی ہوگئی میں نے کہا کس طرح نہ تو میرا نکاح ہوا اور نہ ہی میں دولہا بنا۔ کہنے لگے نکاح کی دعا پڑھا ہوا پانی جو تم نے پیا ہے۔ اس پر نکاح کی دعا دم کی گئی تھی۔ اسلئے اب تمہارا نکاح اسی سے ہو گیا۔ کچھ مختصر سے لوگ بھی ہیں۔ جن میں محلّے والے اور خاندان والے بھی ہیں۔ بس خاموش ہیں۔ جیسا کہ شادی کا گھر ہونا چاہیے ویسا بالکل نہیں ہے۔ غرض اس طرح میں کبھی پریشان ادھر آتا کبھی اُدھر جاتا۔ خیر ایک بج گیا۔ اور بھائی کو یہ کہتے سُنا چلو اچھا ہم عشاء کی نماز پڑھ لیں۔ میں نے سُنا تو میں مسجد کو چلا گیا۔ اور پریشان دل سے نماز کی نیت باندھ لی۔ ہاں ایک بات اور وہ یہ کہ گھر میں ویسے میں نماز بھی اللہ کا شکر ہے پابندی سے پڑھتا ہوں۔ فجر کو چھوڑ کر۔

جب دلہن کو میں نے دیکھا تو حیرت اس بات سے ہوئی کہ دلہن حقیقت میں دلہن نہیں تھی۔ وہ تو لڑکا تھی۔ جو دلہن بنی ہوئی تھی۔ سب لوگ اُسے دلہن سمجھ رہے تھے۔ بس میں تھا جو جان گیا تھا کہ یہ تو لڑکا ہے اور لڑکی بنا ہوا ہے۔

ایک بات اور بتا دوں۔ یہ دلہن حقیقت میں بھی ایک لڑکا ہے۔ جس سے میری بس سلام علیک ہے۔ باقی کچھ نہیں۔ پھر بھی میں بہت خوفزدہ تھا لیکن پریشان یوں تھا کہ سب گھر والے اُسے لڑکی سمجھ رہے تھے اور مجھے اُسی کے ساتھ رات بتانا تھی۔ بے حد پریشان۔ آخر جب نماز کی نیت کو کھڑا ہوا اور نیت کر کے اللہ اکبر کہا۔ ثنا پڑھی۔ اور جیسے ہی بعد میں الحمد للہ شریف جیسے شروع کی۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔ اور میں نماز میں ہی رونے لگا۔ بس جیسے ہی رویا آنکھ کھل گئی۔ اور ہونٹ چل رہے تھے۔ سیدھی کروٹ تھی اور جلدی سے ٹارچ ڈال کر ٹائم دیکھا۔ تو ٹھیک پانچ بجنے میں ۱۹ منٹ باقی تھے۔ گزارش ہے کہ اس خواب کی تعبیر فوراً اگلے شمارے میں دیں۔ نوازش ہوگی۔

آپ کو بتا دوں کہ اس وقت بھی لکھتے ہوئے میرا دل گھبرا رہا ہے۔ اور ایک انجانے خوف سے دل دھڑک رہا ہے۔

برائے مہربانی میرے خط کو شکریہ کے ساتھ شائع کریں۔

نوٹ:۔ برائے مہربانی نام نہ چھاپیں۔

(ایک نامعلوم)

تعبیر آپ کا خواب دو حصّوں پر مشتمل ہے۔ خواب کا ابتدائی حصہ اچھا نہیں ہے۔ اور خواب کا انتہائی حصہ مبارک ہے۔ خواب کے ابتدائی حصّے کی تعبیر یہ کہ آپ کو کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خدانخواستہ کوئی مالی نقصان ہوگا۔ اور کچھ رسوائی بھی ہوگی۔ اور خواب کا انتہائی حصّے کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ آپ کو ہدایت کی دولت بھی عطا کریں گے۔ اور رزق میں بھی فراوانی ہوگی۔ غالباً آپ کچھ دنوں کے رسوا کن قسم کے رنج والم میں مبتلا ہو کر پھر سکون و راحت کی دولت سے سرفراز ہو جائیں گے۔ اور آپ کی پریشانی نکاح کے بعد دور ہوگی۔

(واللہ اعلم)

محترم برادرم ہاشمی صاحب ——— السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خواب خیریت دارم و خیریتٗ خواہم۔

فروری ۲۰۰۸ء ایک میں نے چار یوم قبل خواب میں دیکھا کہ ایک بہت ہی بڑا مجمع ہے۔ جو مدرسہ ثانویہ دارالعلوم میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے جمع ہے جس کے اندر نائب مہتمم قاری محمد عثمان صاحب بھی موجود ہیں۔ قاری صاحب لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ لیکن کوئی آگے نہیں بڑھ رہا ہے۔ میں نماز پڑھانے کے ارادے سے آگے بڑھا کہ میری جانب قاری صاحب نکل آئے اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور وہ خود نماز پڑھانے لگے۔ اور میں ان کے پیچھے مکبر تھا۔ میں اتنی زور سے تکبیر کہہ رہا تھا کہ بغیر مائک کے پورے مجمع تک باسانی آواز پہنچ رہی تھی۔ پھر سارے لوگ چلے گئے۔ قاری صاحب فوراً ہی اپنے کمرے سے لنگی اور صابن لے کر غسل کے لئے چلے گئے۔ اور پھر فوراً ہی اپنے آپ کو بالکل ہی ننگا دیکھتا ہوں۔ قاری صاحب نے ننگی حالت میں مجھے کچھ نہ کہا اور غسل کرنے کیلئے چلے گئے۔

تعبیر آپ کا خواب اس بات کی علامتٗ ہے کہ آپ ذہنی اور قلبی طور پر قاری عثمان صاحب کے تابع ہیں۔ اور ان کے ذریعہ آپ کو کوئی فائدہ بھی پہنچنے والا ہے ——— نماز کسی کی اقتدا میں پڑھنا اس سے محبت اور ذہنی وابستگی کی دلیل ہے۔ تکبیر کہنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توحید کے پرچار کا موقعہ عطا کرے گا۔ لیکن آپ کو عمر کے کسی حصّے میں اقتصادی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جس سے کچھ خفت بھی اُٹھانا پڑے گی۔

(واللہ اعلم)

قبلہ جناب ایڈیٹر صاحبٗ ——— السّلام علیکم

خواب مزاج گرامی عرض خدمتٗ میں یہ ہے کہ میں نے بروز پیر صبح ۵ بجے تاریخ ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو یہ خواب دیکھا کہ میں باورچی خانے میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک نوجوان لڑکی آ کر میری گردن میں ہاتھ ڈال کر میری پیٹھ پر سوار ہو جاتی ہے۔ میں نے زور لگا کر اٹھنا چاہا۔ مگر پہلی بار میں نہیں اُٹھ سکا۔ مگر دوسری بار میں اس کو اٹھا کر کمرے میں لے گیا۔ صرف اتنا ہی دیکھا پھر

خواب کی تعبیر بتانے کی تکلیف کریں۔ مہربانی ہوگی۔

حالات نماز پڑھتا ہوں۔ بار وزگار ہوں۔ والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ اور خوش ہیں۔ لاولد ہوں۔

عبدالناصر

دیوان کا بازار بغیہ۔ مراد آباد۔ ۲۴۴۰۰۱

تعبیر آپ کا خواب اچھا ہے۔ آپ کو جلد ہی کسی پریشانی سے نجات حاصل ہونے والی ہے۔ یہ پریشانی ذہنی بھی ہوسکتی ہے اور مالی بھی۔ بہر حال جلد ہی آپ اس پریشانی سے خواہ وہ ذہنی ہو یا اقتصادی۔ آپ نجات حاصل کرلیں گے۔ (واللہ اعلم)

خواب مکرمی جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض تحریر ہے کہ میں نے کچھ دن قبل ایک خواب دیکھا ہے۔ اس خواب کی وجہ سے میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔

خواب اس طرح ہے۔ ہمارے گھر کے سامنے والے گھر کی چھت پر ایک لڑکی ایک انسان کا گوشت کھا رہی ہے۔ اور جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو میں چلایا۔ پھر اس نے اس پردے کے اندر سے کوئی سفید سی چیز نکالی اور میری طرف پھینک دی اور اس کی چھینٹیں میرے اوپر آئیں ہم نے اس لڑکی کے والد کو بلایا۔ جو ہمارے گھر کے سامنے ہی رہتے ہیں۔ ہماری آواز سن کر ایک اور آدمی آگیا۔ جس کو ہم جانتے ہیں۔ اور اس کے والد بھی آگئے۔ اور وہ لڑکی بھی ہماری چھت پر آگئی۔ اس لڑکی کے والد نے اس لڑکی کو بہت ڈانٹا۔ اور اس لڑکی کی شرٹ اتار دی ــــــ وہ لڑکی آدھی ننگی ہوگئی۔ اس لڑکی کا ایک بچہ بھی ہے۔ جو اس کی گود میں بیٹھ کر دودھ پی رہا ہے۔ مگر ایک اور بات میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ وہ لڑکی جب ایک مردہ کھا رہی ہے۔ تو اس کے ہاتھ اور منہ پر خون لگا ہوا ہونا چاہیے مگر اس کے ہاتھ اور منہ پر خون بھی نہیں لگا ہوا تھا۔

خواب کا وقت ۵:۱۰ سے ۶ کے بیچ صبح۔ انگریزی ۹۷/۱۰/۱۸ بروز سنیچر صبح کو۔

پورا نام عبدالرحیم۔ کاروباری حالات اچھے نہیں چل رہے ہیں۔ شادی نہیں ہوئی۔ عمر ۲۴ سال ہے۔

عبدالرحیم ــــــ نئی دہلی۔

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ آج کل حاسدوں کے حسد کا شکار ہیں۔ بعض مجلسوں میں آپ کی غیبت بھی ہوتی ہے اور بعض مجلسوں میں تہمتیں بھی اچھلتیں ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ کے کاروبار کی بندش بھی کی گئی ہو۔ جس کی وجہ سے ہر کام میں رکاوٹیں پڑتی ہوں۔

آپ کا خواب حق تعالیٰ کی طرف سے ایک رہنمائی ہے۔ کہ آپ منافقین کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور دشمنوں کو سمجھیں۔ جو آپ کے اریب قریب ہی میں رہتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

خواب خواب نمبر ۱: چار بجے صبح میں نے خواب میں آسمان پر ستارے چمکتے ہوئے دیکھے تھے۔ اور میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ رہی ہوں۔

خواب نمبر ۲: میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ کہ آپؐ ایک پہاڑی پر تشریف فرما ہیں۔ اور دوسری پہاڑی جو اس پہاڑی سے متصل ہے۔ اس پہاڑی پر دشمن ایک ایک کر کے آرہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے جس سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کو ایک ایک کر کے مار کر گراتے جاتے ہیں۔ آپؐ نے پانچ دشمنوں کو مار گرایا۔ اور باقی دشمن پہاڑی کے اندر بھاگ گئے۔

خواب نمبر ۳: میں نے ایک سو ایک بار یٰسین شریف پڑھی۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چادر سبز جس کے سفید پھول پڑے تھے۔ وہ مجھے اور میرے بیٹے کو اڑھادی گئی۔ اور میں یٰسین شریف پڑھ رہی ہوں جس سے چادر اور موٹی ہوگئی ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

براہ کرم ان خوابوں کی تعبیر بتا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

مرسلہ۔ آسیہ نسیم

معرفت نسیم احمد محلہ، لوہٹہ ــــــ بدایوں۔ یوپی۔

تعبیر آپ کے پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو کسی حاکم وافسر سے کوئی فیض پہنچے گا۔ اور آپ نظر بد اور حاسدوں کے حسد سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گی۔ (واللہ اعلم)

آپ کے دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد ہندوستان میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں پورے ملک میں پھیلیں گی۔ اسلام کے بدخواہوں کا خواہ وہ ہندوؤں میں ہوں۔ یا مسلمانوں میں قلع قمع ہوگا۔ باطل زائل ہوگا اور حق کا بول بالا ہوگا اور اس حق وباطل کی جنگ میں آپ کو کوئی نمایاں مقام حاصل ہوگا۔

(واللہ اعلم)

آپ کے تیسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ قرآن حکیم کی محبت عطا کریں گے۔ اور اس کی تلاوت کی بھی زیادہ سے زیادہ توفیق ہوگی۔ اور نتیجۃً دنیا و آخرت میں آپ کو سکون و راحت سے نوازا جائے گا۔

(واللہ اعلم)

قسط ۲۸

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

۸ عدد کا کردار جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۸ ہوتا ہے۔ وہ پُراسرار شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ ۸ کا عدد علم الاعداد میں ہمیشہ ہی سے قابلِ غور رہا ہے۔ یہ عدد زحل سیارے سے وابستہ ہے۔ اور قدیم مفکرین نے اسے زوال وانتشار اور محرومی وموت سے منسوب کیا ہے۔ یعنی کہ اس عدد کی قسمت قدم قدم پر محرومی، پراگندگی، یاس اور محرومی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن بعض اہلِ تجربہ کی رائے یہ ہے۔ ۸ کا عدد محبت اور خلوص کا عدد ہے۔ اور علم الاعداد میں یہی وہ واحد عدد ہے۔ جو آخر تک برابر کٹتا چلا جاتا ہے۔ اس کی تقسیم ادھوری نہیں ہوتی۔ مثلاً ۸ کا نصف ۴ ہوتا ہے۔ چار کا نصف ۲ ہوتا ہے۔ ۲ کا نصف ایک اور ایک کا نصف آدھا ہوتا ہے۔ اس میں شروع سے آخیر تک کسر نہیں آتی۔

تاریخ اولیٰ میں یہ عدد بہت سی پراسرار باتوں کا آئینہ تصور کیا گیا ہے۔ یونانیوں کے نزدیک یہ عدد انصاف کا عدد مانا گیا ہے۔ اسلئے یہود پیدائش کے آٹھویں دن ختنے کی رسم ادا کرتے ہیں۔ اور اسی لئے یہود ہر تقریب میں ۸ شمعیں روشن کرتے ہیں۔ تقریب ختم ہونے کے بعد ۸ دن تک ان شمعوں کو روشن رکھا جاتا ہے۔

جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے۔ وہ اگرچہ مخلص و غمخوار ہوتے ہیں۔ مگر ان پر بھروسہ کرنیوالوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ ان کے اخلاص و ایثار کے باوجود بدگمانی ان کے خلاف عام ہوتی ہے۔ جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے۔ وہ عام لوگوں کی نظروں میں کتنے ہی قابلِ احترام ہوں۔ لیکن اپنے قریبی رشتے داروں سے وہ غم اٹھاتے ہیں اور سازشوں کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ —— جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے وہ لوگ نشانۂ ستم بننے کے باوجود ہمیشہ مسکراتے رہتے ہیں۔ اور بُرے سے بُرے حالات میں بھی اُن کے ہونٹوں کا تبسم پامال نہیں ہوتا۔ یہ لوگ حد سے زیادہ دور اندیش اور حلیم الطبع ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی حادثات سے بھری ہوتی ہے یا پھر کوئی حادثہ ہر وقت ان کے تعاقب میں لگا رہتا ہے۔

جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے وہ لوگ بے حد محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنی محنت کے بل بوتے پر زندگی میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ ۸ عدد والوں کی زندگی میں اچھا بُرا انقلاب اچانک آجاتا ہے —— جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے وہ اکثر اپنے جذباتی عمل سے اور عاجلانہ اقدام سے اپنے اچھے دوستوں اور قرابت داروں کو خود سے دور بھی کر دیتے ہیں۔

۸ عدد والے افراد فطری شرافت اور ہمدردانہ مزاج رکھنے کی وجہ سے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی بھلائی کی سوچتے رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے بڑی سی بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے۔

جن حضرات کا عدد ۸ ہوتا ہے۔ انہیں کامیابی ملتی ہے تو اعلیٰ درجے کی کامیابی ملتی ہے۔

۸ عدد والے لوگ اگر انتشار اور پراگندگی کا شکار ہوں یا تاریخ پیدائش کے عدد سے اُن کا ذاتی عدد متصادم ہو۔ اور اس وجہ سے ان کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ حد سے زیادہ ہو تو اس صورت میں اُنکے لئے ایک خاص وظیفہ نقل کیا جاتا ہے۔ جو اُن کی زندگی میں سکون و راحت کا انقلاب لا سکتا ہے۔

وظیفہ یہ ہے کہ وہ ۲۶ روز تک سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں۔ ہر مُبین کی تکرار ۲۶ مرتبہ کریں۔ اور اسی کے ساتھ ۸ مرتبہ سورۂ فلق پڑھ لیں۔ اس طرح ایک دن میں ۸ مرتبہ وظیفہ سورۂ یٰسین کا پڑھیں اوّل وآخیر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں —— چڑھتے چاند میں ہفتے اور منگل کے علاوہ کسی بھی دن یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے زندگی کے نشیب وفراز سے نجات ملے گی۔ اور تصادم کی نحوست سے ۸ عدد والے کو چھٹکارا نصیب ہوگا۔ ان کے علاوہ ہر طرح کے مصائب وشدائد میں جن کا بظاہر کوئی حل سمجھ میں نہ آتا ہو ۸ عدد والے حضرات وخواتین کو سورۂ یٰسین مذکورہ تفصیل کے ساتھ پڑھنا انشاء اللہ ذریعۂ نجات ثابت ہوگا۔ اور مشکلات آسانیوں میں بدل جائیں گی۔

(جاری)

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

روحانی ڈاک

۱۰۳ خطوں کے جوابات — اسی شمارے میں پڑھیں

عنوانات	صفحہ

نظرِ بد کا ٹھہراؤ

سوال از: ایچ، ایم اے ــــــــ شوراپور۔

میری ایک چھوٹی بھانجی جس کا نام نسیم بانو ہے۔ اُن کے والد حافظ ہیں۔ نسیم بانو کی عمر فی الوقت ۸ سال کی ہے ــــــــ تقریباً ۴ سال ۹ ماہ کی عمر میں اس کو فیڈس جیسی بیماری نے گھیر لیا۔ ہم نے اس کو کئی بڑے ڈاکٹروں سے اس کا علاج کرایا۔ بخدا اس کی بیماری میں پانچ پیسے بھی فرق نہ آسکا۔ اور نسیم بانو کو اکثر و بیشتر جھٹکے بھی ہوتے ہیں۔ اتفاقاً اسوقت کتنی بھی قیمتی چیز اُس کے ہاتھ میں ہو۔ زمین پر گر جاتی ہے۔ اور ساتھ میں خود بھی گر جاتی ہے۔ ڈاکٹر لوگوں کا کہنا ہے۔ یہ دماغی بیماری ہے لیکن لوگوں کا کہنا ہے یہ تو فیڈس کے علاوہ اور کوئی بیماری نہیں ہوسکتی۔ جب بیہوش ہوکر گرتی ہے تو تقریباً تین چار سکینڈ تک ہوش میں نہیں آتی ہے۔ اور میرے خیال میں اس بچی کے علاج کے لئے لگ بھگ ۱۰۰۰۰ ہزار روپیہ خرچ ہوئے۔ مگر فائدہ ندارد۔

حضور والا سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ آپ اپنے علم کی روشنی میں اس بیمار بچی کا علاج کریں۔ بہتر ہے۔ کوئی اچھا تعویذ دیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ یا ہم کو آپ جو راستہ تجویز فرمائیں گے۔ ہم اس کو اختیار کریں گے۔

جواب آپ نسیم بانو کا روحانی علاج کرائیں۔ انشاء اللہ روحانی علاج ہی سے اُسے صحت نصیب ہوگی۔ کبھی کبھی معصوم بچوں پر نظر ٹھہر جاتی ہے۔ اور اسی سے کوئی بیماری پیدا ہوجاتی ہے اور ایسی بیماریاں جو سحر، اوپری اثر یا نظرِ بد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں۔ وہ ڈاکٹری دواؤں سے رفع نہیں ہوتیں۔ اُن کو دفع کرنے کیلئے کلامِ ربانی کا سہارا لینا چاہیئے۔

نسیم بانو کا علاج اپنے شہر کے کسی معتبر عامل سے کرائیں۔ ورنہ یہ کریں کہ صبح و شام اس کو ایک گلاس پانی پر ۱۲۱ مرتبہ "یاسلامُ" پڑھ کر دم کرکے نسیم بانو کو پلایا کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے نسیم بانو بالکل ٹھیک ہوجائے گی۔ اور اُسے دورے پڑنے بند ہوجائیں گے۔

اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھ کر صورتِ حال سے مطلع کریں۔

دعاگو ہوں کہ رب العٰلمین آپ کی بھانجی کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا کرے۔ اور تمام گھر والوں کی پریشانی کو دور فرمائے۔ آمین۔

جنات کے اثرات

سوال از: عبدالرحیم شیخ ــــــــ بیجاپور

میرے ابا اور میں کئی سالوں سے خسارے میں ہیں۔ ہر سال لاکھوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ شروع شروع میں تجارت نفع بخش معلوم ہوتی ہے۔ اور آخر میں خسارہ ہی ہوتا ہے۔ ابا ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔ دوائی کچھ کام نہیں کرتی۔ ڈاکٹروں حکیموں سے علاج کروایا۔ مگر فائدہ نہیں ہوتا۔ ابا نمازی اور اللہ کی یاد میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

ہم کیلے کی تجارت کرتے ہیں۔ کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔ ہر سال کھیت پر بیس پچیس ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ فصل اچھی ہوتی ہے کٹائی کے وقت سب بے برکت ہوتی ہے۔ ۷۵ ایکڑ زمین تھی۔ سب قرض کی وجہ سے فروخت کئے۔ اب صرف دس ایکڑ باقی بچی ہے۔ وہ بھی بے فائدہ ہے۔ قرض پھر بھی ادا نہیں ہوا۔ قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہیں نظر آتی۔

گھر کھیت میں جن اور جادوئی معاملات ہیں۔ ابا کی ذات سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے۔ خود اپنے اوپر یا گھر والوں پر کوئی ان کا عمل کارگر نہیں ہوتا۔ بہت سارے عاملوں سے علاج کروایا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ خود میرا حال بھی اسی طرح کا ہے ہر سال لاکھوں کا کاروبار کرتا ہوں۔ مگر کسی نہ کسی بہانے سے نقصان ہی ہوتا ہے۔ کھیت اور مکان بیجاپور تعلقہ میں نڑدونی نامی گاؤں میں ہے۔ ابا اور امی خود نڑدونی میں رہتے ہیں۔ اور میں گیارہ مہینے سے بیجاپور میں رہتا ہوں۔ اس کی وجہ میری نوسالہ بچی کی موت ہے جس کا صدمہ میں برداشت نہیں کرسکا۔ بچی پر کچھ اثرات تھے۔ میں جس جگہ یا جس گاؤں میں رہتا ہوں۔ جنی اثرات یا تو پہلے سے وہاں موجود رہتے ہیں۔ یا پھر بعد میں پہنچ جاتے ہیں ــــــــ بیجاپور میں تین گھر بدل کر رہ چکا ہوں۔ ایک بچہ بیماری سے شفا پاتا ہے اور دو بچے بیمار ہوجاتے ہیں۔ اس طرح گیارہ مہینے میں تقریباً ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوئے۔ کاروبار سارا ٹھپ ہوگیا ہے۔ فی الحال کوئی کاروبار نہیں ہے۔ کاروبار کرنا چاہتا ہوں۔ مگر روزی نہیں لگتی۔ بے کار ہوں۔ عاملوں نے جس طرح سے بتایا اس طرح کیا۔ مگر علاج نہیں ہو پا رہا ہے۔ بچپن سے غیبی مخلوق دکھتی ہے۔ بارہ تیرہ سال تک زمین مال دکھتا تھا۔ کتے کے کاٹنے کی وجہ سے وہ دکھنا بند ہوگیا۔ اب صرف تھوڑا محسوس ہوتا ہے۔ خواب میں صرف بتاتا ہے۔ کہ اس جگہ پر اس جگہ پر دفینہ ہے۔ مگر دیتا کچھ نہیں اب جس گھر میں ہوں۔ یہاں خواب میں ایک عورت دکھتی ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ یہاں پر تلاوت اور درود مت پڑھو۔ مسجد میں پڑھو۔ مسجد میں پڑھتا ہوں۔ بیٹھ پیچھے کوئی آدمی ٹھہرا ہوا لگتا ہے۔ جس سے ڈر لگتا ہے۔ تلاوت سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن، سورۂ واقعہ، سورۂ فتح، سورۂ مزمل، سورۂ جن وغیرہ پڑھتا ہوں۔ وضو، نماز، تلاوت کے وقت آنکھوں میں نیلے رنگ کی چمک بار بار آتی ہے۔ جب سوتا ہوں تو چاند جیسی روشنی پانچ تا دس منٹ تک ہے۔ نیند میں کبھی کبھی گلا دباتا ہے۔ اس طرح سے ہمارے معاملات ہیں۔

جواب آپ اور آپ کا گھرانہ جنات کے اثرات میں مبتلا ہے۔ آپ کو اپنا اور اپنے گھر والوں کا علاج کسی معتبر عامل سے کرانا چاہیے اور اس سلسلے میں غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ ورنہ آپ کو جو تکالیف ہیں وہ تو ہیں ہی آپ کی آنے والی نسل بھی ان اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکے گی۔ آپ اپنے گھر میں روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کرائیں۔ اور چالیس دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ تلاوت کے وقت ایک بالٹی میں پانی رکھ لیں۔ اس پانی پر سورۂ بقرہ پڑھنے والا دم کر کے اپنے ہاتھوں سے گھر کی تمام دیواروں پر چھڑکے اور گھر کے سب افراد اس پانی کے تین تین گھونٹ پئیں۔ روزانہ رات کو بعد نمازِ عشاء گھر کے چاروں کونوں میں اذان دیں۔ یا کسی سے دلوائیں۔ اور اتنی آواز سے اذان دیں کہ گھر کے سب افراد سن سکیں۔ گھر سے باہر آواز نہ جائے تو بہتر جبتک آپ ان اثرات سے چھٹکارا حاصل نہیں کرلیں گے اسوقت تک جو چیز آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کی حرکتوں سے آپ محفوظ نہیں رہ سکیں گے گلا دبنے جیسی شکایتیں علاجِ روحانی کے بعد خود بخود ختم ہوجائیں گی۔

ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔ اور ایک مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھیں۔ اور یہ تعویذ کسی عامل سے نقل کرا کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ اور گھر کے سب افراد کے لئے یہ تعویذ تیار کرائیں۔

۷۸۶

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

بحرمت این نقش ہر قسم کہ آسیب در وجود این را دفع شد

فی الحال آپ سورۂ مزمل اور سورۂ جن کی تلاوت جو روزانہ کرتے ہیں اُسے بند کردیں۔ اور مذکورہ نقش کو کسی میت میں پہن کرنہ جائیں ورنہ اس کے اثرات زائل ہوجائیں گے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنات کے اثرات سے نجات دائمی عطا کرے۔ (آمین)

بہت حد تک راحت ملی

سوال از: ریاض احمد ______ کشمیر۔

اللہ آپ کو صحت وسلامت رکھے۔ (آمین ثم آمین) میں تاحال اللہ کے فضل وکرم اور آپ کی نیک دعاؤں سے خیریت سے ہوں۔

عرض یوں ہے کہ رات کے سوا آٹھ بجے ہیں۔ میں کھانا کھا کر کانگڑی لیکر بستر میں آپ کے رسالے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جو آج ہی ایجنٹ سے خریدا ہے۔ روحانی ڈاک پڑھتے پڑھتے خیال آیا کہ میں نمک حرام ہوں جو ابھی تک آپ صاحب کیلئے شکریہ کا خط ارسال نہ کرسکا۔ شکریہ اس بات پر کہ میں نے آپ کو اپنی ایک مصیبت کے بارے میں لکھا تھا جس کا علاج آپ صاحب نے بذریعہ خط مجھے روانہ کرکے بہت حد تک راحت دلائی اللہ کرے آپ صاحب کا بھیجا ہوا ورد مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راحت کا سبب بنے۔ جب سے وہ ورد کیا ہے۔ تب سے میں بالکل خوش ہوں۔ ورد تھا یا سلام اگر مجھے آگے بھی کچھ کرنا ہوگا تو براہِ کرم میری رہبری کرتے رہنا۔

اللہ آپ کو ہمیشہ خوش وخرم کے ساتھ ساتھ آخرت میں سرخروئی عطا کرے۔ میری یہی دعا رہے گی۔ (آمین)

جواب ہمارا شکریہ ادا کرنے کے بجائے اس مالک کا شکریہ ادا کریں۔ جس کی دی ہوئی توفیق سے آپ نے اس کے نام کا ورد کیا۔ اور پھر اس کے فوائد محسوس کئے۔

آج کی مادہ پرست دنیا میں اب اللہ اور اس کے کلام سے بھروسہ ہی اٹھتا جارہا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں اس کے نام اور کلام پر بھروسہ کرنا اور وظائف کا شغل رکھنا بہت بڑی نعمت ہے اور یہ نعمت اس دنیا میں ہر ایک کو میسر نہیں ہے ______ آپ پر شکر واجب ہے ہر وقت اپنے مالک کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اور رفتہ رفتہ "یا سلام" کی تعداد میں اضافہ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ جوں جوں وقت گزرتا رہے گا۔ آپ اس وظیفے کی برکتیں زیادہ سے زیادہ محسوس کرتے رہیں گے۔ اور آپ کو یہ یقین ہوجائیگا کہ اللہ کے صفاتی ناموں کا ورد کرنے والا اللہ کے انعامات سے کس طرح فیضیاب ہوتا ہے۔

سلسلہ خواہشات

سوال از: نوشاد احمد ______ مئوناتھ بھنجن۔

عرض یہ ہے کہ میری جن کو دیکھنے کی بڑی خواہش ہے اور ان سے ملاقات کی بھی بہت بڑی خواہش ہے۔ اور کچھ لوگوں سے میں نے سنا ہے کہ لوگ ان سے دوستی بھی یعنی انسان جن سے دوستی بھی کرتے ہیں۔ اور میری عمر تقریباً ۲۰ سال کے قریب ہے۔ اور میں نے آجتک جن کو نہیں دیکھا ہے جبکہ میرا گھر مسجد کے پاس ہی ہے۔ اور میں لوگوں سے سنا ہوں کہ جن لوگ مسجد میں رہتے ہیں۔ اور آدھی رات میں وہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور میں آدھی رات کو بھی مسجد میں گیا ہوں۔ لیکن جن کو میں نہیں دیکھ پاتا ہوں۔ اسلئے امید کرتے ہوئے یہ خط لکھا ہوں کہ آپ ہمیں طلسماتی دنیا کے ذریعہ سے جن سے ملاقات وان سے دوستی کے بارے میں ضرور بتائیں گے۔ اور مفصل طریقہ بھی ساتھ میں بتائیں گے۔ اور میں یہ خط طلسماتی دنیا

کے پتے پر لکھا ہوں۔

امید ہے کہ آپ اس کو جلد سے جلد طلسماتی دُنیا میں چھپوائیں گے تاکہ ہم اس طریقے کو جان سکیں۔

جواب عمر کے جس دور سے آپ گزر رہے ہیں۔ اس دور میں طرح طرح کی خواہشات انسان کے دل میں کروٹیں لیتی ہیں۔ اور خواہشات کا سلسلہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ اگر اس کو لگام نہ پہنائی جائے تو پھر دن بدن دراز ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر انسان اس سلسلۂ خواہشات کے آگے بے بس ہوجاتا ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا ہے کہ لوگوں کی تمنائیں پوری نہیں ہوتیں یہاں تک کہ لوگ قبرستان میں پہنچ جاتے ہیں۔

جنات کو دیکھنے کی خواہش زندگی کی ایک غیر ضروری خواہش ہے۔ اگر آپ کی یہ خواہش پوری بھی ہوجائے تو آپ کو کوئی فائدہ پہنچنے والا نہیں۔ اور اگر پوری نہ ہو تو کوئی نقصان بھی ہونے والا نہیں۔ اور پھر یہ کیا ضروری ہے کہ اس غیر ضروری خواہش کے پورا ہونے کے بعد آپ اسی طرح کی خواہشات سے اپنا پیچھا چھڑا لیں گے۔ نفس تو نفس ہی ہے۔ جب ایک بار آپ اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیں گے تو پھر بار بار آپ کو اس کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑیں گے آنے والے کل میں یہ خواہش کرے گا کہ حضرت جبرئیلؑ کو دیکھو۔ پھر خواہش کرے گا کہ حضرت میکائیلؑ سے ملاقات کرو۔ پھر آرزو ہوگی کہ ایک بار اللہ کا دیدار ہو وغیرہ۔ تو میرے بھائی خواہشات کے اس گیسوئے دراز سے پھر نجات حاصل نہیں ہوگی۔ لہٰذا دانشمندی کا تقاضا ہے کہ پہلی ہی خواہش پر آپ اپنے نفس کو یہ سبق پڑھا دیں کہ میں تیری اُلٹی سیدھی خواہشات پوری کرنے والا نہیں۔ تاکہ آئندہ وہ کسی نادان بچے کی طرح آپ کے سامنے بلک کر آپ کو مجبور نہ کر سکے۔

بیشک جنات مسجدوں میں بھی رہتے ہیں۔ اور جنات مندروں میں بھی رہتے ہوں گے۔ جس طرح انسانوں میں مسلمان، کافر، سُنی، شیعہ سبھی مذاہب اور مسالک کا سلسلہ قائم ہے۔ وہ اللہ کے فرمانبردار بھی ہیں اور نافرمان بھی۔ نیک جنات مساجد اور مقدس مقامات میں رہنا پسند کرتے ہوں گے۔ اور وہ جنات جو دولت اسلام سے محروم ہیں وہ بتخانوں اور گندے مقام پر سکون محسوس کرتے ہوں گے۔

ہماری رائے یہ ہے کہ آپ اس طرح کے چکروں سے آزاد ہوکر اللہ سے لو لگائیں۔ آپ کے اندر جب معیاری قسم کی پرہیزگاری پیدا ہوجائیگی اس وقت جنات خود آپ کے گرویدہ ہوجائیں گے ——— ہم نے آپ کیلئے جو بہتر سمجھا لکھدیا ہے۔ آگے آپ کی مرضی۔

استخارے کا غلط مطلب

سوال از فوزیہ خانم ——— ناسک۔

بہت دنوں سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتی ہوں۔ میری ایک پریشانی ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور اس کا حل بتائیں گے۔ آپ کے اوپر اللہ کا فضل وکرم ہے۔ آپ کے بتائے ہوئے طریقے پر چلنے سے کافی لوگ فیضیاب ہوئے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس طرح آپ سب لوگوں کی مدد کرتے رہیں۔ اللہ آپ کی عمر لمبی کرے۔ آمین ثم آمین۔

میں ایک لڑکے سے بہت پریشان ہوگئی ہوں۔ ہر وقت وہ میری نظروں کے سامنے گھومتا رہتا ہے۔ میں اس کو بھولنے کی کوشش کرتی ہوں۔ لیکن نہیں بھول سکتی۔ میں اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن میرے والدین راضی نہیں ہیں۔ جب کہ میں نے استخارہ کیا تو مجھے ہر دن سبز ہی چیز نظر آئی۔ میں نے ایسا سنا ہے کہ اگر سبز چیز خواب میں استخارہ کرنے کے بعد دیکھے تو اللہ کی مرضی ہے۔ میرے والدین میرا رشتہ اور کہیں طے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اور کہیں کسی اور سے شادی کرنا نہیں چاہتی۔ اس کا جواب آپ ضرور بضرور طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ گھر کے پتے پر نہ روانہ کریں۔

میرے یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ اللہ کی مرضی ہے۔ اور والدین کیوں راضی نہیں ہیں۔

جواب تم استخارے کا مفہوم غلط لے رہی ہو استخارے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ کسی معاملے میں اللہ کی مرضی ہے۔ بلکہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم نے جس سلسلے میں استخارہ کیا ہے اسمیں بہتر کیا ہے۔ مثلاً اگر تم نے مذکورہ لڑکے سے شادی کیلئے استخارہ کیا ہے اور تمہیں خواب میں سبز رنگ کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ مذکورہ لڑکے سے شادی کرنا بہتر ہے۔ اور برا نہیں ہے۔ لیکن اسکو اللہ کی مرضی پر محمول کرنا۔ یا اسے حکمِ خداوندی سمجھنا غلط ہے۔

اگر اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں ہم کسی لڑکے کے بارے میں کسی صاحب رائے سے یہ دریافت کریں کہ یہ لڑکا کیسا ہے۔ اور وہ لڑکا فی الحقیقت اچھا ہو تو صاحب رائے کا جواب یہ ہوگا کہ لڑکا اچھا ہے۔ اس جواب کو سنکر اگر ہم یہ کہنا شروع کر دیں کہ صاحبِ رائے کی مرضی ہے کہ شادی اسی سے کر دو تو ہمارا یہ کہنا ہرگز ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا۔

استخارے میں بندہ کسی مخصوص شخص کے بارے میں یا کسی مخصوص معاملے کے بارے میں اللہ کی مرضی نہیں۔ رائے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور قدرت کی طرف سے مختلف اشاروں میں اُسے رائے دے دی جاتی ہے اسے اِذن، حکم اور رضا کہنا غلط ہے۔ یہ صرف رائے ہے البتہ اللہ

سے رائے حاصل کرنیکے بعد اسکے خلاف کرنا اللہ سے حاصل کردہ رائے کی توہین ہے۔
لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہیکہ آپکی شادی کے سلسلے میں استخارہ کرنیکا حق تمہیں تھا یا تمہارے والدین کو۔ ہمارے خیال میں یہ حق تمہارے والدین ہی کو تھا اگر تمہاری طرح ہندوستان میں رہنے والی ہر مسلمان لڑکی اپنی شادی کے سلسلے میں خود ہی استخارے کرنے لگے گی تو گھروں کے نظام درہم برہم ہوکر رہ جائیں گے۔ اور ماں باپ کی وقعت میں کمی آئے گی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ کے سامنے اُف تک کرنے کا صرف مشورہ ہی نہیں۔ بلکہ حکم دیتا ہے۔
عقلاً بھی تمہارا خود استخارہ کرنا درست نہیں تھا ـــــ استخارہ ایک غیر جانب دار انسان کو کرنا چاہیئے۔ جو پہلے سے متعلقہ شخص کے لئے اچھی بُری رائے نہ رکھتا ہو۔ اگر کوئی انسان کسی کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کا استخارہ معتبر نہیں ہوگا۔ کیوں کہ اس کا ذہن، رجحان استخارے کی حقیقت میں غلط ملط پیدا کرے گا۔
جب تم اُس لڑکے کے عشق میں مبتلا ہو تو تمہیں تو خواب میں اچھا ہی پہلو نظر آتا رہے گا ـــــ اس لئے عقل مندی کا تقاضہ یہی تھا کہ استخارہ تمہارے بجائے کوئی اور کرتا۔
ہمارا ذاتی مشورہ یہ ہے کہ تم اپنے والدین کے حکم کے آگے اپنا سر جھکاؤ۔ اور یقین کرو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔
آج کل جو بناسپتی قسم کے عشق مارکیٹ میں چل رہے ہیں یہ انسانوں کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ بالخصوص حوّا کی بیٹیوں کے لئے یہ بالِ جان بنے ہوتے ہیں۔ کسی کو پسند کرنا بُرا نہیں ہے۔ لیکن اس کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑجانا اور اپنے ماں باپ کی آبرو اور اپنے مذہب کے ناموس کو کسی کے لئے تار تار کردینا نہ سمجھداری ہے۔ نہ محسنِ انسانیت۔ وہ لڑکا تمہیں، اگر وہ شریف ہے اور حقیقتًا باوفا ہے تو عمر بھر تمہیں پیار دینے کے بعد بھی اتنا پیار نہیں دے سکتا۔ جتنا پیار تمہاری ماں اور تمہارے باپ تمہیں دے چکے ہیں۔
اپنے اللہ سے دعا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ اللہ تمہارے ماں باپ کے دل میں اُس لڑکے کی محبّت ڈال دے۔ اگر تمہارے ماں باپ کی خوشی کے ساتھ تمہاری یہ آرزو پوری ہوجائے تو تمہاری خوش نصیبی ہے۔ اور اگر تمہاری یہ آرزو تمہارے ماں باپ کی ناراضگی کے ساتھ پوری ہو تو اس کو اپنی بدنصیبی سمجھنا۔ اس لئے کہ باپ جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور ماں کے قدموں کے نیچے جنّت ہے۔
اولاد اگر ان حقائق کو نظر انداز کرکے زندگی گزارنے کا تہیہ کرلے تو اسے استخارہ کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ جو بندہ اللہ کے حکم ہی کو ٹھکرا رہا ہو اُسے کسی بارے میں اللہ سے رائے مانگنے کا حق ہی کیا ہے۔؟

اب رہا یہ کہ تم اس لڑکے کو بھول نہیں پاتیں۔ اس کا علاج بتاتے ہیں۔ لوہے کا ایک ٹکڑا لے کر اس پر ۳۱۳ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرو۔
قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۔ اور پھر اس ٹکڑے کو ایک لوٹا پانی خوب کھولا کر اس میں ڈال دو۔ جب پانی ٹھنڈا ہوجائے لوہے کا ٹکڑا اس میں سے نکال دو۔ اور صبح و شام ۱۳ دن تک اس پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرو۔ اور نیت یہ رکھنا کہ اللہ اس لڑکے کا تصور تمہارے قلب و ذہن سے نکال دے۔ انشاء اللہ ۱۳ دنوں کے اندر اندر تمہیں عشق کے اس موسمی بخار سے نجات مل جائے گی۔ پھر تم اپنے ماں باپ کی رضا میں خوش رہوگی۔ اور اسی میں تمہارے رب کی بھی رضا ہوگی۔

ہمارے علماء کی مجبوریٔ

سوال از محمد معزالدین قاسمی ـــــ سیتا مڑھی۔
میں ایسے حلقے میں ہوں جہاں جادوگری اور سحر وغیرہ کا کافی ہوا تیز چل رہی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ باضابطہ طور پر عمل کرنا اور چلّہ کشی کرنا شروع کردوں۔ کیوں کہ دم پھونک کرنے میں عمل اور چلّہ کا خاص اثر ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ہی میں اپنا رہبر بناؤں اور استاد بناؤں تو آپ کی کیا رائے ہے۔ کیوں کہ لوگوں کو ان مرض میں مبتلا دیکھ کر میرے دل کو کافی دکھ ہوتا ہے۔ ویسے جو مجھے زیادہ اصرار کرتے ہیں۔ تو آپ ہی کے تعویذات نقل کر کے دیتا ہوں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ میں جہاں تک ہوسکے۔ مخلوق کی خدمت کروں۔ اور ان کو ان امراض کی تکلیف سے بچاؤں۔
کیا تعویذات لکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ عامل ہو۔ یا کسی اچھے عامل سے تربیت یافتہ ہو۔ یا چلّہ کشی کی ہو۔
براہِ کرم جواب عنایت فرمائیں۔
میں سفر میں رہتا ہوں یعنی کشمیر میں۔ میں بہار کا رہنے والا ہوں۔ یہاں میں چاہتا ہوں کہ ٹیوشن وغیرہ زیادہ پڑھانے کو ملے۔ تاکہ اس سے ضروریات وغیرہ پوری کرسکوں۔ لیکن جتنا میں چاہتا ہوں نہیں مل پاتا ہے۔ کیوں کہ یہاں کی عوام مروّجہ علوم پر کافی روپے صرف کردیتے ہیں لیکن دینی علوم پر نہیں کرتے ہیں تو براہِ کرم صبح و شام کوئی ایسا موثر وظیفہ یا ترکیب بتائیں جس سے رزق کے اسباب پیدا ہوسکیں۔ کیوں کہ باہر رہنے والوں کے لئے اخراجات تو آپ خود جانتے ہیں۔
برائے کرم کوئی وظیفہ ضرور روانہ کردیں گے۔ میں شدت کے ساتھ انتظار کروں گا۔

جواب ہمارے علماء کی یہ مجبوری ہے کہ اُن کے چہرے مہرے اور حلیئے کی وجہ سے عوام اُن سے تعویذ طلب کرتے ہیں۔ اور عوام کے بے پناہ اصرار کے سامنے وہ اپنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہوتے بھی کچھ نہ کچھ اِدھر اُدھر سے نقل کرکے دیدیتے ہیں۔

تعویذ شاید زندگی کی مجبوری بن چکا ہے۔ اور نوّے فیصد علماء تعویذ لکھنا میں کچھ نہ کچھ شغل رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ ازراہِ ذوق تعویذ لکھ رہے ہیں۔ کچھ پیٹ کی مجبوری کی خاطر اور کچھ علماء اپنی شکل و صورت کا بھرم رکھنے کے لئے لیکن یہ فن سیکھنے میں سب کو شرم آتی ہے۔

کوئی مولوی اگر افتاء پڑھے بغیر فتویٰ دیتا ہے تو اس کے فتووں کا اعتبار نہیں ہوتا اور اسے کوئی مفتی کہنے کی غلطی بھی نہیں کرتا۔ لیکن اس دنیا میں نہ جانے ایسے کتنے مولوی ہیں جو دن دہاڑے تعویذ گنڈے کر رہے ہیں جبکہ انہیں عملیات کی الف بے کا بھی پتہ نہیں۔ اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ وہ عوام و خواص میں عامل کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں اور بزعم خود بھی وہ عامل ہی نظر آتے ہیں۔

دینی تعلیم کا رسالہ پڑھنے کے بعد اگر کوئی شخص فاضل نہیں ہو سکتا۔ اگر طبِ یونانی کی چند کتابیں پڑھ کر کوئی طبیب نہیں بن سکتا۔ اگر سرجری کی دس بیس کتابوں کا مطالعہ کرنے سے کوئی ڈاکٹر سرجن نہیں کہلا سکتا۔۔۔ تو عملیات کی ایک دو کتابیں صرف خرید کر پڑھ کر بھی اس دنیا کے لوگ عامل کیسے بن جاتے ہیں۔ اور اللہ کے صاحبِ عقل بندے بھی ان پر بھروسہ کیونکر کرنے لگتے ہیں۔ یہ راز تو ہمارے بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس لائن کو اختیار کرنے کیلئے باقاعدگی اور باضابطگی کو کچھ تو اہمیت دی۔ زیادہ خوشی ہمیں اس وقت ہوتی اگر آپ نے ابتک کسی کو ایک تعویذ بھی نہ دیا ہوتا۔۔۔۔۔ لوگوں کا اصرار اپنی جگہ لیکن حقیقت کا اظہار اپنی جگہ ہونا چاہیئے۔ سچ بیچ کے ہم دیہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ ابھی ہم اس بارے میں کچھ جانتے نہیں۔ اور جب جانتے نہیں تو اس سلسلے میں کچھ کریں گے نہیں۔

آپ یقین کریں جس انسان نے اپنی کم علمی کو محسوس کیا اور برملا اس کا اعتراف کیا۔ وہ زیادہ دنوں تک کم علم نہیں رہتا۔ دولتِ علم حقیقت پسندوں ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ جو لوگ عیار و مکار ہوتے ہیں۔ انہیں یہ دولت حاصل نہیں ہوتی۔ اور اگر حاصل ہو بھی جاتی ہے تو پھر بہت جلد سلب بھی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ ہم نے آجتک کوئی ایسا ڈاکٹر نہیں دیکھا جو یہ کہتا ہو کہ میں باقاعدہ ڈاکٹر نہیں ہوں۔ لیکن جب بستی کے لوگوں نے بار بار مجھ سے دوا مانگی تو میں نے نسخہ لکھ کر دیدیا۔ لیکن ہماری دنیا میں ایسے روحانی ڈاکٹر ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مل جائیں گے کہ جو عملیات کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوں گے جنہیں نقش بھرنا تو بعد کی بات ہے۔ نقش کی سطریں کھینچنی بھی نہیں آتی ہوں گی۔ لیکن بستی والوں کے اصرار پر انہوں نے تعویذ ضرور لکھ کر دیئے ہوں گے۔ اور یہی نہیں کہ دو چار مرتبہ یہ غلطی کر لی ہوگی۔ اتفاقاً جب لوگوں کو فائدہ ہو گیا ہوگا۔ تو انہوں نے باقاعدہ تعویذ گنڈوں کی دُکان ہی کھول لی ہوگی۔ لاحول ولاقوۃ۔

ان ہی باتوں کی وجہ سے عملیات کی لائن جو ایک شاہی لائن تھی۔ حد سے زیادہ بدنام ہو گئی ہے پہلے عہد میں عالمگیر شاہجہاں وقت کے بادشاہ اور اولیاء اس فن میں دلچسپی رکھتے تھے۔ اب کلّو بھی اس لائن کو لیتے ہوئے ہیں۔ اور جسے دیکھو اپنے گھر پر بورڈ لگا کر لوگوں کا اُلّو بنا رہا ہے اور اپنا اُلّو سیدھا کر رہا ہے۔

جب آپ نے باضابطگی کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو استاد تو آپ کسی کو بنائیں۔ لیکن اب استاد کے مشورے کے بغیر اس میدان میں ایک دم بھاگنے اور دوڑ لگانے کی کوشش نہ کریں۔ ترقی کی رفتار دھیمی ہوتی ہے۔ اگر آپ آہستہ آہستہ باقاعدگی کے ساتھ قدم اُٹھائیں گے تو انشاء اللہ ایک دن آپ کو منزلِ مقصود مل کر رہے گی۔ اور اگر سرپٹ بھاگیں گے تو گرنے کا اور بار بار گرنے کا خطرہ رہے گا۔ عملیات ہی کی نہیں کوئی بھی لائن محنت و ریاضت اور کسی کی رہنمائی حاصل کئے بغیر نہیں آتی۔

آپ یا تو مقامی طور پر کسی کو اپنا رہبر بنالیجئے۔ ورنہ خادم سے مراسلت رکھیئے۔ اور اپنا ایک عدد فوٹو بھیج دیں۔ میں آپ کو آپکی اہلیت دیکھتے ہوئے اہم راز بتانے سے گریز نہیں کروں گا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں میں صرف تعریفوں سے خوش نہیں ہوتا۔ میں نے آپ کے اُس خط کو نظر انداز کر دیا ہے جو میری تعریفوں پر مشتمل تھا۔ کچھ سیکھنا ہے تو سیکھنے کے طریقے سے سیکھیئے۔ ورنہ اس دنیا میں ایسے بھی استاد مل جائیں گے جو پہلے ہی دن آپ کو ساتوے آسمان پر کمند باندھنے کی اجازت دے دیں گے۔ میں ایسا نہیں کروں گا۔ اور نہ ایک دم آپ کو نقش لکھنے کی اجازت دوں گا۔ اگر ریاضت، مشقت، اور چلہ کشی کا ارادہ ہو۔ اور طبیعت میں صبر و ضبط بھی ہو تو جوابی لفافوں کے ساتھ مراسلت کرتے رہیئے۔ روحانی ڈاک کے کالم میں بار بار آپ کے خطوں کے جوابات نہیں دیئے جا سکیں گے۔ آپ کے دو سوالوں کا جواب ابتک کی تحریر میں آگیا ہے۔

رزق کی فراوانی کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ۳ مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ۳ مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں۔ اور عشاء کے بعد "یا رزّاق یا واسعُ" کی ۳ تسبیحیں پڑھا کریں۔ انشاء اللہ رزق میں ترقی ہوگی اور جہاں جہاں سے کوئی گمان نہیں ہوگا۔ وہاں وہاں سے بھی رزق ملنا شروع ہوگا۔ شرط یہ ہوگی کہ ایمان و یقین کے ساتھ مذکورہ وظائف کو

کم سے کم چار ماہ تک جاری رکھیں۔

نظر بندی کے تماشے

سوال از: جمیل اختر انصاری ___________ مئوناتھ بھنجن۔

میرے محلے کے قریب ایک جادوگر اپنا کھیل دکھا رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا۔ وہ جادوگر اس لڑکے کو ایک کھوا میں بند کر دیا۔ اور کچھ دیر کے بعد جادوگر کی آنکھیں خون کی طرح سرخ ہو گئیں اور اس کے بعد ایک چھری لی۔ جادوگر کھوے میں اتنا تیز مارا جیسے معلوم ہوتا تھا کہ لڑکے کا پیٹ حقیقتاً میں کٹ گیا۔ چھری مارنے کے بعد کھوے میں سے ایک پھیپھڑا نکالا۔ جو دیکھنے میں معلوم ہوتا کہ یہ اسی لڑکے کے پیٹ میں سے نکالا ہے۔ وہ پھیپھڑا بالکل تازہ معلوم ہوتا تھا۔ اور اس حرکت کو دیکھنے والا کئی لوگ ڈر گئے۔ اور بھی اس کے علاوہ اسی طرح کا کئی کھیل دیکھا۔ جس سے پورے مجمع میں سے ایک شخص کی آواز نہیں نکلتی تھی۔ سبھی لوگ ڈر گئے تھے۔ اور وہ کچھ پیسے کا لوگوں سے سوال کیا۔ جس کو لوگوں نے فوراً دیدیا۔ اور جب کھوا کھولا تو لڑکا اس میں بالکل صحیح تھا۔ لیکن جب اس نے چھری ماری تھی تو اس میں سے ایک بھیانک قسم کی آواز بھی نکلی تھی اور اس کے بعد میری ملاقات ایک آدمی سے ہوئی تو میں نے ان کو ساری داستان بتا دی تھی تو اس نے کہا کہ قرآن شریف میں ایک آیت ہے۔ اگر آدمی اس کو پڑھ لے تو اس کے سارے کارنامے اس کے سامنے آجائینگے۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ یہ تمام شکل شیطان اختیار کر لیتا ہے۔ اور جادوگر پھر کبھی نہیں دیکھا۔ ہم یہ خط امید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ قرآن شریف کی آیت کو ہمیں ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کر کے دیں۔ اور یہ بھی ہم امید کرتے ہیں کہ آپ نومبر کے رسالے میں اسے شائع کر دیں گے۔ اور ہمارے لکھنے میں جو غلطی ہو۔ آپ اُسے معاف کریں۔

جواب اس طرح کے کھیل تماشے مداری لوگ کرتے پھرتے ہیں۔ اور وہ نظر بندی کے ذریعہ لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں۔ انکے خلاف کوئی اقدام کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ تماشے بچوں اور کم عقل لوگوں کو بہکانے کے لئے اور پھر اُن کے ذریعہ اپنی روٹی روزی کا بندوبست کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ نے جس کی قسمت میں روزی کا جو ذریعہ لکھدیا ہے وہ اسی طرح روزی حاصل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ کچھ لوگ چوریاں کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ لوٹ مار میں لگے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ کسی اور طرح لوٹ کھسوٹ اور فریب دہی میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ کھیل تماشے دکھا دکھا کر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں۔ آپ کیوں ان کی گہرائی تک پہنچنا چاہتے ہیں اور اس سے فائدہ بھی کیا ہوگا۔

جن صاحب نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ قرآن حکیم میں کوئی آیت ایسی ہے کہ اس کے ورد سے حقائق روشن ہو جاتے ہیں۔ تو اُن ہی سے حوالہ طلب کیجئے کہ وہ آیت کس سپارے یا کس سورۃ میں ہے۔ ویسے قرآن حکیم میں ایک نہیں متعدد آیتیں نظر بندی کو توڑنے کی ہیں یعنی اُن آیتوں کے عامل پر نظر بندی کا جادو کام نہیں کرتا۔ مثلاً عامل اگر ربڑ کے کھلونے کو بچہ ثابت کرے گا۔ تو دیکھنے والوں کو وہ بچہ ہی معلوم ہوگا۔ مگر عامل کو وہ ربڑ کا کھلونا ہی نظر آئے گا۔

سورۂ طارق کی آخری ۳ آیات ہر قسم کی نظر بندی کے توڑنے میں تیر بہدف ہیں۔ اور سوا لاکھ مرتبہ ایک چلّے میں پڑھ کر ان کی زکوٰۃ ادا ہوتی ہے۔ لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ان چکروں میں پڑنے کے بجائے کسی مفید کام میں اپنا وقت لگائیں تو بہتر ہے۔

برائے اولاد

سوال از: غلام نبی کوٹے ___________ سرینگر۔

میرے بھائی کا نام عبدالجبار ہے۔ اور ہماری ماں کا نام فضی ہے۔ میرے بھائی کی شادی کو تقریباً آٹھ سال ہوئے اور اس کی بیوی کا نام جوہ ہے۔ مگر آج تک اُن کے ہاں کوئی بچہ نہیں ہوا۔ گو کہ بہت سارے فقیروں، ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس گئے مگر بے سود۔ ان دونوں کو آپس میں بہت پیار ہے۔ کیا آپ بچہ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں جانکاری دے سکتے ہیں۔ اگر بچہ ہوگا تو کس طرح؟ کوئی روحانی علاج بتا کر ممنون احسان فرمادیں۔ آپ چونکہ ایک اچھے بزرگ اور دانا ہیں۔

امید ہے کہ کوئی نہ کوئی طریقہ بتائیں گے جس سے ہماری یہ پریشانی دور ہو جائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتائیں کہ بچہ کیوں نہ جنا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے جبکہ ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد کہا کہ یہ دونوں بچہ پیدا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایک پیر نے کہا کہ ان کے یہاں بچہ ضرور ہوگا۔ یہ کونسی بدقسمتی ہے۔ آگاہ فرمائیں۔

جواب اولاد کے لئے ایک مجرب عمل نقل کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل بارہا کے تجربات میں آچکا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے کبھی خطا نہیں کرتا۔

عمل یہ ہے کہ ایک بڑا انار لیں۔ اور اس کی چار پھانکیں اس طرح کرلیں کہ وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں۔ پھر ان پر سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین سے پیچھے لوٹ کر پھر پڑھیں۔ سب سے پہلے مبین اول تک لوٹ کر پھر شروع سے پڑھیں۔ دوسری مرتبہ دوسرے مبین سے پیچھے لوٹیں۔ تیسری مرتبہ تیسرے مبین سے پیچھے لوٹیں۔ اس طرح ساتواں مبین سے پیچھے لوٹ کر پھر شروع سے پڑھیں۔ اور ہر مبین تک پڑھنے کے بعد انار پر

دم کرتے رہیں۔ پھر ختم سورۃ پر پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح کل ۷ مرتبہ انار پر دم کریں۔ یہ عمل غسلِ ایام سے فارغ ہونے کے بعد کریں۔ اور رات کو وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے بعد ایک پھانک شوہر کھالے اور ایک پھانک بیوی کھالے۔ اور اگلے دن غسل کے بعد ایک پھانک شوہر اور ایک پھانک بیوی کھالے۔ اور ایک پاؤ کشمش اور سوا کلو بھنے ہوئے چنے کمسن بچوں میں تقسیم کردیں۔ انشاءاللہ ایک ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

روحانی انقلاب

سوال از: محسن الشارقہ ——— (خلیج)

اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں بلند مقام عطا کرے آمین۔

ایک خط ڈالنے کے بعد مجھے بری تاریخ پیدائش انڈیا سے منگوایا ہیں۔ جو تحریر کر رہا ہوں۔

تاریخ پیدائش یوم چہار شنبہ ۲ محرم ۱۴۰۳ھ۔

نام محسن، ماں سعدیہ، اور والد صاحب کا نام، صالح۔

الحمدللہ اب خواب بہت اچھے آرہے ہیں۔ پہلے سادھو سمندروں اور بھینسے کتے آتے تھے۔ اب مسجد نماز، اذان وغیرہ کے خواب نظر آتے ہیں۔

میرے لئے مزید کوئی ھدایت ہو تو تحریر فرمائیں۔

جواب اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے وظائف کی برکت سے آپ کے اندرون میں انقلاب پیدا کردیا۔ اور آپ کے اندر کی دُنیا آہستہ آہستہ بدلنے لگی۔ جب روح کے نہاں خانے میں انقلاب آجاتا ہے۔ تو پھر خواب و خیال بھی بدل جاتے ہیں۔ اور ذہن و وجدان پر انوارِ خداوندی کی بارشیں ہونے لگتی ہیں۔

اب آپ ایک تسبیح روزانہ درودِ ابراھیم کی پڑھا کریں۔ اور اللہ کے اسم ذاتی کا ذکر روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاءاللہ آپ کے حالات بھی بدلیں گے اور آپ کی روحانی قوت میں بھی زبردست اضافہ ہوگا۔

آپ کے لئے بدھ کا دن اہم ہے۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام "یامالک" ۴۳ مرتبہ پڑھنا۔ انشاءاللہ مفید ثابت ہوگا۔

آگ کھولنے کا طریقہ

سوال از: شاہ فیصل ——— مئوناتھ بھنجن۔

میں ایک سوال آپ کے پاس بھیج رہا ہوں ——— امید ہے کہ آپ اُسے طلسماتی دنیا میں جگہ دیں گے۔ اور ساتھ میں جوابی پوسٹ کارڈ بھی موجود ہے۔

سوال میں ایک دکان پر بیٹھا تھا اور دُکاندار پکوڑی چھان رہا تھا۔ اور اس کی سب پکوڑی کچی تیار ہوکر نکلتی تھی۔ وہ کافی پریشان تھا تو ایک صاحب نے قرآن کی آیت پڑھ کر کے دم کیا۔ تو بالکل پکوڑی ویسی نکلنے لگی جیسی کہ چاہیئے تھی۔ اور اس سے پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ کسی نے اس کی آگ کو باندھ دیا تھا۔ تو برائے مہربانی آپ ہمیں آگ باندھنے کا طریقہ اور اس کے کھلنے کا طریقہ بتادیں۔ عین نوازش ہوگی۔ اور باقی سب ٹھیک ہے۔

جواب میں آگ باندھنے کے طریقے سے تو واقف نہیں ہوں۔ البتہ آگ کھولنے کا طریقہ بتائے دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آپ جب کسی جگہ کسی بھی طرح کی بندش کا شبہ کریں تو یہ آیت اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پڑھ کر دم کریں انشاءاللہ آگ کھل جائے گی۔ اور ہر طرح کی بندش رفع ہوگی۔

اس آیت کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ اس آیت کو ۵۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں۔ اس کے بعد آپ کسی بھی بندش کو رفع کرنے کے لئے اس آیت کو اگر ایک مرتبہ بھی پڑھ کر دم کردیں گے تو اللہ کے فضلِ خصوصی کی بنا پر فوراً اثر سامنے آئے گا۔ اور مقصد میں کامیابی ملے گی۔ منفی کام نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی کسی کو اس کے طریقے بتاتا ہوں۔ تو آگ باندھنے والے طریقے کے لئے معذرت قبول کریں۔

سب کچھ ضروری ہے

سوال از: راجندر سنگھ ——— پلوامہ کشمیر

میں طلسماتی دنیا ہر مہینے پابندی سے پڑھتا ہوں۔ اور آج پہلی بار اس امید کے ساتھ خط لکھ رہا ہوں کہ آپ مجھے ناامید نہیں کریں گے۔

"طلسماتی دنیا" میں ہپناٹزم کے بارے میں معلومات ہوئی۔ میں نے ہپناٹزم، مسمریزم کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ مجھے ان چیزوں کا بہت شوق ہے۔ میں تقریباً دو سال تک مسمریزم کی مشق کرتا رہا۔ پر مجھے کوئی کامیابی نہیں ملی۔

میں نے ایک سال تک شمع بینی کی مشق بھی کی۔ "ٹیلی پیتھی" سیکھنے کے لئے ٹیلی پیتھی گائیڈ میں لکھا تھا کہ شمع بینی کی مشق کرتے کرتے ایک دن شمع کی لَو میں کسی عورت کا حسین چہرہ نظر آئے گا۔ پر مجھے ایسا کچھ دکھائی نہیں دیا۔ آپ کو ہی میں لکھ رہا ہوں۔ اور آپ ہی اچھی رائے دینگے۔ مجھے مسمریزم اور ٹیلی پیتھی سیکھنے کا بیحد شوق ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ میں یہ کیسے سیکھوں گا ——— اگر میں آپ کے پاس آؤں تو کیا آپ سے ملاقات ہوسکتی ہے۔ کیا آپ مجھے یہ سب سیکھنے کیلئے میری رہنمائی کریں گے۔

امید ہے کہ آپ جواب ضرور دیں گے۔

جواب کسی بھی دسترخوان کی اہمیت میں اضافہ کرنے کیلئے دال، چٹنی،

سلاد اور اچار وغیرہ بھی رکھ دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ مہمان اپنی پسند کے اعتبار سے کھانے کا لطف لے لیکن دسترخوان پر اصل حیثیت اسی ڈش کی ہوتی ہے جو مہمان کیلئے بطورِ خاص بنائی گئی ہو ——— طلسماتی دنیا کے صفحات دراصل ایک دسترخوان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس دسترخوان پر راز کی باتوں کا اچار بھی ہے۔ اذانِ بت کدہ کی دال بھی ہے۔ اور ہپناٹزم کی چٹنی بھی ——— یہ سب کچھ ہم اپنے قارئین کے ذائقے بدلنے کے لئے رسالے کے صفحات پر سجاتے ہیں۔ لیکن اصلی مقام اُن ہی مضامین کا ہے۔ جو روحانی طاقتوں کے حامل ہیں۔ اور جو انسان کے اندر نور پیدا کرتے ہیں۔ اور لامحالہ اس کا تعلق اس کے خالق و مالک سے جوڑتے ہیں۔

ہپناٹزم، شرح بینی، ٹیلی پیتھی اور مسمریزم اپنی اپنی جگہ ایک فن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ان فنون کے ذریعہ بھی بندگانِ خدا کی خدمت کیجا سکتی ہے اس لئے ان کو سیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی لئے اپنے قارئین میں نئی نئی صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے ہم اس طرح کے مضامین چھاپتے رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی چھاپیں گے۔ لیکن مجھے یہ بتانے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ میں ان فنون سے بالکل ہی نابلد ہوں۔ نہ میں ہپناٹزم جانتا ہوں۔ اور نہ ہی مسمریزم کی مجھے مشق ہے۔ ان فنون میں مہارت حاصل کرنے کیلئے اگر آپ کسی اور سے رجوع کرلیں تو بہتر رہے گا۔

میں آپ کیلئے یہ ایک دعا ضرور کروں گا کہ اللہ آپ کو ہدایت نصیب کرے۔ آپ کو مذکورہ فنون میں مہارت عطا کرے اور پھر آپ کو اپنے بندوں کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خضاب کی شرعی حیثیت

سوال از: محمد قمر ——— دہلی۔

میرے والدین بالوں پر خضاب لگاتے ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ یہ شرعاً منع نہیں ہے۔ اور نہ ہی گناہ ہے۔ جب کہ ایک صاحب مجھ سے اڑے ہوئے ہیں۔ کہ یہ بال کالے کرنا شرعاً سخت منع ہے۔ اور گناہ بھی ہے۔ اگر سائنسی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو بالوں کے رنگ بدلنے کا کام جو کیمیکل کرتے ہیں ——— وہی کام مہندی بھی کرتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ لال کرتی ہے اور یہ کالے۔ بات تو بالوں کی سفیدی دور کرنے کی ہی رہی۔

برائے مہربانی کچھ مضبوط اور پختہ جواب دیں۔ ہو سکے تو ان حدیثوں کا حوالہ دیں جن سے اس بات کی پختگی ثابت ہو۔ چاہے وہ مثبت ہو یا منفی۔

جواب: ہم متعدد مرتبہ یہ لکھ چکے ہیں کہ شرعی اور فقہی قسم کے جوابات کے لئے دینی مدارس کے دار الافتاء کو سوالات بھیجے جائیں۔ روحانی ڈاک کے کالم میں اگر اس طرح کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے جانے لگے تو ہمارے لئے بہت مشکل پیدا ہو جائے گی ——— روحانی ڈاک ہی نہیں نمٹ پاتی۔ اگر دینی مسائل پر بھی قلم چلنے لگا تو پھر پورا قلم سوال وجواب ہی کے لئے وقف ہو کر رہ جائے گا۔ اور ادارے کی دوسری ذمہ داریوں سے چشم پوشی کرنی پڑے گی۔ جو ممکن نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں خضاب سے متعلق آپ دونوں حضرات ہی کی بات ناسمجھی پر مشتمل ہے۔ اعتراض کرنے والے کا اعتراض بھی صحیح نہیں ہے۔ اور آپ نے اس کی تاویل کا جو طریقہ سوچا ہے وہ بھی درست نہیں ہے۔

مختصر سی بات یہ ہے کہ کالے رنگ کا خضاب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں تھا۔ اگرچہ آپ کی داڑھی مبارک میں سفید بالوں کی تعداد بیس سے زائد نہیں تھی۔ لیکن آپ ان بالوں پر مہندی لگاتے تھے۔ اس سے یہ بات تو ثابت ہو جاتی ہے ——— کہ سفید بالوں کا رنگ بدل دینا صرف جائز بلکہ سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جب رنگ بدلنا جائز ہی ہے تو لال اور کالے کی تخصیص کیا ——— اگر تخصیص نہ ہوتی تو پھر زندگی میں ایک بار تو آپ نے کالے رنگ کا استعمال کیا ہوتا جب کہ عہدِ رسول میں بالوں کو کالے رنگ سے رنگنے کا رواج تھا اگر رواج نہ ہوتا تو پھر رسولِ خدا کو اس بارے میں کچھ بھی ارشاد فرمانے کی ضرورت نہیں تھی جب رواج تھا اور اس رواج سے آپ نے پہلو تہی کی۔ اور کالے رنگ کے بجائے بالوں پر مہندی لگانے کا معمول اپنایا تو اس سے واضح طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ آپ نے بالوں کے لئے مہندی کو پسند فرمایا اور کالے رنگ کو پسند نہیں فرمایا۔

رہی وہ روایتیں جس میں اس طرح کے ارشادات نقل کئے جاتے ہیں کہ جس نے جنگلی کبوتر کے پوٹے کی طرح خضاب کیا تو اس کو جنت کی بو بھی نہیں لگے گی۔ یا جس نے بالوں پر کالا رنگ چڑھایا۔ اس نے امرِ حرام کا ارتکاب کیا۔ وہ روایات ضعیف ہیں۔ اور تاویل کی محتاج ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعض اہلِ عرب اپنی عمر چھپانے کیلئے خضاب کا استعمال کیا کرتے تھے ——— اور بالخصوص کنواری لڑکیوں سے پیغامِ نکاح بھیجتے وقت اپنے بالوں کو کالا کر کرتے تھے۔ اس میں ایک طرح کا دھوکہ تھا۔ اور شریعت نے دھوکے کو کسی بھی معاملے میں پسند نہیں کیا ہے۔ جب ان باتوں کا کچھ اندازہ رسولِ خدا کو بھی ہوا تو آپ نے مختلف طریقوں سے صحابہؓ کو متنبہ کیا۔

آج کے دور میں اور عہدِ رسولؐ میں بہت فرق ہے۔ اس زمانہ میں غذاؤں کی اصلیت کیوجہ سے بال شاذ و نادر ہی عمر سے پہلے سفید نہیں ہوا کرتے تھے۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب ۴۰ سال کی ہوگئی۔ اس وقت آپ کے بالوں میں ہلکی سی سفیدی آئی۔ معتبر روایات کے

مطابق گنے چُنے بیس بالوں پر سفیدی جھلکتی تھی۔ اور اُن ہی کو آپ نے مہندی سے لال کرلیا تھا۔ آج کے دور میں غذاؤں میں ملاوٹ کی وجہ سے جہاں انسانی صحت پر بہت غلط اثرات مرتّب ہوئے۔ وہاں یہ بھی ہوا ہے کہ بال بہت کم عمر میں سفید ہوجاتے ہیں۔ بعض نوجوانوں کے بال بیس سال ہی کی عمر میں پکنے لگتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں اگر خضاب لگانے کو سب ہی کے لئے ممنوع قرار دے دیا جائے گا تو مشکل پیدا ہوگی۔ اور یہ اُمّت جوانی ہی میں بوڑھی معلوم ہونے لگے گی۔ اس لئے ہمیں ایسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے کہ اُن مسلمانوں کی مشکلات بھی حل ہوں۔ جو دین پر چلنا چاہتے ہیں۔ اور شریعت کی مصلحتیں بھی پامال نہ ہوں۔

اگر اس دور کے وہ حضرات خضاب کا استعمال کریں جن کے بال عالمِ شباب ہی میں سفید ہونے لگے ہوں تو اُن کے لئے قطعًا جائز ہے۔ وہ نہ اپنی عمر چھپا رہے ہیں اور نہ ہی دیکھنے والوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ لیکن اگر ۶۰ سال کے بوڑھے بھی سیاہ خضاب لگائے پھریں تو شاید یہ مکروہ ہی ہوگا۔ تاہم اس کو بھی ہم گناہِ کبیرہ سے تعبیر نہیں کرسکتے۔ جبتک لگانے والے کی نیت ہم پر واضح نہ ہوجائے۔

بعض صرف زیب و زینت کے لئے خضاب کرتے ہیں ان کا مقصد نہ خود کو کم عمر ثابت کرنا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی دوشیزہ سے پیغام نکاح بھیجنا۔

ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ اُمّت میں یہ باتیں تو پرورش پارہی ہیں کہ داڑھی کی مقدار کتنی ہونی چاہیئے، کپڑوں کی وضع قطع کیسی ہونی چاہیئے۔ خضاب کس رنگ کا کرنا چاہیئے۔ اور ٹوپی کس طرح کی استعمال کرنی چاہیئے وغیرہ۔ لیکن کاش اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ہدایات پر غور و فکر کیا کرتی۔ وہ ہدایاتؐ جن سے ایک مسلمان کا کیرکٹر بنتا ہے۔ اور ایک اچھا سماج جنم لیتا ہے۔ اُمّت ان باتوں سے قطعی طور پر غافل ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ وہ مسلمان نہیں جسکا پڑوسی اُس سے خوش نہیں۔

آپؐ نے فرمایا تھا جس نے کسی کو دھوکہ دیا۔ وہ ہم سے نہیں یعنی اسلام سے نہیں ــــــــ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے بڑوں کی عزّت نہیں کی اور چھوٹوں سے محبّت نہیں کی اس کا ہم سے اور ہمارے دین سے کوئی تعلق نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جو کسی مقدمے میں جھوٹی گواہی دے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

آپؐ نے فرمایا تھا کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے اور کسی مسلمان کو گالی دینا یا اس پر تہمت لگانا فسق ہے۔

آپؐ نے فرمایا تھا کہ جس کے بیوی بچے اس سے راضی نہیں اس کا خدا اس سے راضی نہیں۔

آپؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے نماز چھوڑ دی۔ اس نے دین کو پامال کردیا۔
آپؐ نے فرمایا تھا کہ مومن زنا کرسکتا ہے۔ لیکن جھوٹ نہیں بول سکتا۔
آپؐ نے فرمایا تھا کہ شراب نوشی، زنا کاری، چوری ڈکیتی، سود خوری۔ جوا اور سٹّے بازی جب حرام ہیں اور اللہ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں تو ان باتوں سے دور رہو وغیرہ۔

اس طرح کے ہزاروں ارشاداتؐ کو نظر انداز کر کے اُمّت کا ان باتوں میں اُلجھنا کہ خضاب لگانا کیسا ہے۔ اس بات کی علامتؐ ہے کہ اُمّتؐ اب شعورِ دین سے اور عقلِ سلیم سے مطلق محروم ہو چکی ہے۔ اللہ اپنا کرم فرمائے۔ اور ہم سب کو حکمت و آگہی کی اُس دولتِ بیکراں سے سرفراز کرے جس سے ہمارے بڑے مالا مال تھے۔

حصولِ مُلازمتؐ اور رزق کی فراوانی کیلئے

سوال از: سید اقبال ــــــــ بحرین۔

ہم تین بھائی کافی دنوں سے بحرین میں ہیں۔ میرے بھائیوں کو ابھی تک کوشش کے باوجود ملازمتؐ نہ مل سکی۔ اور میں ملازم ہوں۔ تو میری تنخواہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لئے بڑی تنگی کے ساتھ گزر بسر ہوتی ہے۔ آپ ایسا کوئی وظیفہ یا عمل بتائیں کہ ہماری مشکلاتؐ دور ہوں۔ بھائیوں کو ملازمتؐ بھی مل جائے۔ اور میری تنخواہ میں بھی اضافہ ہو۔

جواب جس مالکِ دوجہاں نے آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو بحرین پہنچایا ہے وہی مالکِ دوجہاں آپ کی تمام پریشانیوں کو دور کرے گا۔ بس ضرورتؐ اس باتؐ کی ہے کہ اُسے پکارنے کے طریقے سے پکار لیجئے۔ اور اس سے مانگنے کے طریقے سے مانگ لیجئے۔ پھر دیکھئے کہ بیڑا پار کس طرح ہوتا ہے۔

جن کا نام وحید ہے۔ اُن سے کہیئے کہ نماز کی پابندی رکھیں اور عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہوکر اور بیت اللہ کی طرف کو رُخ کرکے "یَا عَلِیْمُ یَا رَزَّاقُ" ۳۶۰ مرتبہ پڑھیں۔ اور اس عمل کو ۱۲۰ دن تک جاری رکھیں۔ اول و آخر انیس انیس مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ ایکسو بیس دن کے دوران قابلِ قدر ملازمتؐ ملے گی۔

آپ کے جن بھائی کا نام نوید اختر ہے۔ اُن سے کہیئے کہ وہ بھی نماز کی پابندی رکھیں۔ اور عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہوکر "یَا نَافِعُ یَا رَزَّاقُ" ۳۶۰ مرتبہ اسّی دن تک پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درودشریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ دو ماہ کے اندر اندر ملازمتؐ مل جائے گی اور بے روزگاری سے نجاتؐ ملے گی۔

اب آپ کی باری ہے۔ آپ سے یہ عرض ہے کہ نماز کی پابندی کیساتھ ساتھ آپ اپنے بھائیوں کی اس وقت تک مدد کرتے رہیں جبتک وہ

اپنے پیروں پر کھڑے نہ ہوں۔ یہ نہ سمجھیں کہ سگے بھائیوں کی مدد کرنے سے ثواب نہیں ملے گا۔ ثواب جب ہی ملے گا جب آپ کسی مسجد یا مدرسہ کی رسید کٹوائینگے۔ ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔ مدد کے اوّلین حقدار اپنے خونی رشتے دار ہی ہوتے ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ دوسرا اقارب بھی مدد کے حق دار ہوتے ہیں۔ پھر آس پاس رہنے والے لوگ بھی بوجہات کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان حضرات کی امداد کے بعد بھی اگر وسعت ہو تو مساجد اور مدارس کی امداد سے بھی دامن نہیں بچانا چاہیئے۔ ان اداروں کی مدد بھی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ایک دوسرے کے تعاون ہی سے چلتے ہیں۔ لیکن آپ کے لئے سرپرست بھائیوں کی مدد کرنا ضروری ہے۔ ثواب کی نیت سے اپنے اللہ کی رضا کی نیت سے ان کے ساتھ تعاون کریں اور احسان نہ سمجھیں بلکہ فرض سمجھ کر ان کی مدد کریں۔ اور اپنی روزی میں وسعت کے لئے روزانہ ۳۶۰ مرتبہ "یَا اَللّٰہُ یَا وَاسِعُ" پڑھا کریں اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی کمائی میں اضافہ بھی ہوگا اور برکت بھی ہوگی۔ برکت ہوتی ہے تو کم میں بھی تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر بھی بچ جاتا ہے اور برکت نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ کمائی میں بھی رونا ہی پڑا رہتا ہے۔ اور کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

میں دعا کرتا ہوں کہ رب العٰلمین آپ کے بھائیوں کو روزگار عطا کرے۔ اور آپ کی روزی میں اضافہ بھی کرے اور آپ کے گھر میں خیر و برکت کی بارشیں برسائے۔ آمین۔

خوف کھانے کی ضرورت نہیں

سوال از: منظور رضا دوق ———— (کشمیر)

بعد عرض یہ ہے کہ میں ایک طالب علم ہوں۔ اور میری عمر ۱۶ سال ہے۔ میں آپ کا دینی رسالہ طلسماتی دنیا ہر مہینے خریدنے کیلئے شہر جاتا ہوں۔ دراصل میرے دل میں ایک خوف ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ مجھے بچپن سے روحانی علیات کرنے کا شوق تھا۔ اور اس سلسلے میں میں نے بہت سی کتابیں بھی خریدیں۔ لیکن جب سے میں طلسماتی دنیا کا خریدار بنا ہوں۔ میرے دل میں ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ اگر میں کوئی روحانی عمل کروں تو یہ کہیں اس عمل کی بے حرمتی نہ ہو جائے اور نتیجہ یہ نکلے کہ فائدے کیلئے نقصان ہی اٹھانا پڑے۔ اسی لئے آپ کو خط لکھ رہا ہوں کہ کیا میں روحانی علیات جیسے حاضرات ارواح کر دوں کہ نہیں۔ اور ان علیات کو کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات مجھے کرنے پڑیں گے۔

مہربانی کرکے میرے اس سوال کا جواب اپنے طلسماتی دنیا کے اگلے شمارے میں دے کر مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

جواب اللہ کا فضل و احسان ہے کہ طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے لوگوں میں احتیاط پیدا ہو گئی ہے۔ اور رفتہ رفتہ لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ تعویذ گنڈے یوں ہی کوئی چیز نہیں ہیں۔ بلکہ باقاعدہ یہ ایک فن ہے اور قاعدے اور طریقے ہی سے یہ آتا ہے۔ اور سلیقے کے ساتھ اور خوفِ خداوندی کے ساتھ کرنے سے اسمیں اثرات پیدا ہوتے ہیں۔

لوگوں کا اس سے پہلے یہ حال تھا کہ ایک دو کتابیں بازار سے خریدیں اور عامل بن گئے۔ نہ قواعد کی خبر نہ شرائط کا پتہ اور دھڑا دھڑ لوگوں کا علاج کر رہے ہیں۔ اور پیسے بٹور رہے ہیں۔

اب طلسماتی دنیا کی تحریک سے یہ ہوا ہے کہ لوگ بغیر جانے کچھ کرنے سے خوف کھانے لگے ہیں۔ لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ خوف کھانے سے بھی بات نہیں بنے گی۔ بات بنے گی خوف اور احتیاط کے ساتھ اس لائن میں لگنے سے۔ محنت اور لگن کے ساتھ اور قواعد و شرائط کو ملحوظ رکھ کر میدان میں آیئے۔ اللہ کا فضل آپ پر سایہ فگن ہوگا۔ ماں کے پیٹ سے کوئی فنکار پیدا نہیں ہوتا۔ سب ہی اس میدان کارزار میں کوشش اور جد و جہد کرکے کامیابی کی کلید حاصل کرتے ہیں۔ پھر آپ خوفزدہ کیوں ہیں ———— البتہ یہ بھی نادانی اور جہالت کے قبیل سے ہے کہ انسان روحانی علیات میں قدم رکھنے سے پہلے حاضرات اور ہمزاد و موکل کے چکروں میں پڑ جائے ——— یاد رکھیں کہ یہ چیزیں غیر معمولی نہیں ہیں۔ غیر معمولی چیز یہ ہے کہ آپ انتھک محنت کرکے اپنے اندر روحانی جوہر پیدا کرلیں۔ اور یہ جوہر عبادت و ریاضت اور گناہوں سے دور رہنے پر پیدا ہوتا ہے۔ جس دن یہ پیدا ہو جائے گا اس دن آپ کو حاضرات کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آپ کا دل و دماغ اتنا روشن ہو جائے گا کہ آپ مریض کی شکل دیکھکر بتا دینگے کہ اسے کیا پریشانی ہے اور ان پریشانیوں کا حل کیا ہے۔

طلسماتی دنیا میں دروس علیات کی تمام قسطیں غور و فکر سے پڑھیئے۔ اور پھر کوئی فیصلہ کیجئے۔

برائے ذاتی معلومات

سوال از: شفیق الرحمٰن ———— سنت کبیر نگر (بستی)

میرا نام شفیق الرحمٰن تاریخ پیدائش معلوم نہیں۔ میرا ستارہ کونسا ہے؟ دوسرے نام کا مفرد عدد کیا ہے۔

میرے لئے کونسی تاریخیں اور دن مبارک ثابت ہوں گے۔ اور نام کے ساتھ کونسا وظیفہ ورد کریں۔ کہ تنگی معاش دور ہو۔ اور لوگوں میں ہر دلعزیز ہو۔ اور کونسا رنگ کا نگینہ پتھر راس آسکتے ہیں۔

ازراہِ کرم سوالوں کا جواب دینے کی زحمت گوارا کریں میں آپ کا

شکر گزار رہوں گا۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۹۱۸ مرکب اعداد ۱۸ اور آپ کے نام کا مفرد

جواب عدد جو آپ کی شخصیت کا عدد ہے۔ وہ ۹ ہے۔ ۹ کا عدد ستارۂ زہرہ کے ماتحت ہوتا ہے ــــ اس لئے یہ عدد محبت اور وفا کا خوگر ہے۔

آپ اپنی زندگی میں طرح طرح کی مشکلات کا شکار رہے ہونگے۔ ممکن ہے آپ کو نیمی یا رشتے داروں کا غم بھی برداشت کرنا پڑا ہو۔ آپ خودمختار بننے کی کوشش کرتے ہوں گے۔ مستقل مزاج ہوں گے۔ اپنی دنیا الگ بنانے کا جذبہ بھی آپ میں رہے گا۔ اور اس کی صلاحیت بھی ہوگی۔ آپ خود اپنا رہبر بننے کی کوشش بھی کرتے ہونگے۔ اور یہ صفت آپ کو کبھی کبھی رسوائی اور بدنامی سے بھی دوچار کرتی ہوگی۔

آپ دل کے صاف ہوں گے لیکن کبھی کبھی معمولی درجے کی کینہ پروری اور انتقامی جذبہ آپ کے اندر پیدا ہو جاتا ہوگا۔ جو جلد ہی کافور بھی ہو جاتا ہوگا۔ آپ پکی دوستی اور پکی دشمنی کے قائل ہیں۔ آپ کو غیروں میں مقبولیت ملے گی لیکن رشتے دار بالعموم آپ کے مخالف رہیں گے۔ آپ گلاب کا پھول پسند کرتے ہیں۔ اور اسی بنا پر آپ کی طبیعت حساس ہے۔

بعض اوقات معمولی سی بات پر آپ کا شیشۂ دل ٹوٹ جاتا ہوگا۔ آپ اپنے موقف پر ہر حال میں ڈٹے رہتے ہوں گے۔ اور یہ صفت آپ کو اکثر اچھے دوستوں سے محروم کر دے گی۔

آپ عورتوں میں خاصے مقبول ہوں گے۔ دھوپ اور گرمی آپ برداشت نہیں کر سکتے۔

یہ باتیں علم الاعداد کی روشنی میں اخذ کی گئی ہیں۔ حقیقت کیا ہے آپ جانتے ہیں یا آپ کا خدا۔

آپ کے لئے ہر انگریزی ماہ کی ۹، ۱۸ اور ۲۷ تاریخیں اہم ہیں۔ منگل، جمعرات اور جمعہ آپ کیلئے اہمیت کا حامل ہیں۔ آپ کو اللہ کے فضل سے ان ہی دنوں میں کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

آپ کے لئے زندگی کا ۳۶واں، ۴۵واں، ۵۴واں اور ۶۳واں سال خاص طور پر اہم ہوگا۔ ان سالوں میں یا تو آپ کو قابلِ یاد خوشی ملے گی۔ یا غم۔ بہرحال یہ سال یادگار ہوں گے۔

آپ مئی، اکتوبر اور نومبر میں خاص طور پر اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ ان ہی مہینوں میں آپ پر کوئی مہلک بیماری حملہ آور ہو سکتی ہے۔ آپ کا جسم بھاری ہو سکتا ہے۔ اور آپ کسی بھی وقت عارضۂ قلب اور بلڈ پریشر میں مبتلا ہو سکتے ہیں لہٰذا ان غذاؤں سے بچیں جو بادی پیدا کرتی ہیں۔

آپ کو سرخ، گلابی، سفید اور پیازی رنگ انشاء اللہ راس آئیں گے۔ یاقوت کی انگوٹھی آپ کو فائدہ پہنچائے گی۔ روزانہ ۳۶۰ مرتبہ یا شکور پڑھا کریں ــــ اگر زندگی میں خدانخواستہ کوئی مصیبت پیش آجائے تو اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۱۲۳۳ مرتبہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھیں۔ آگے پیچھے نو نو مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن کے اندر اندر مصیبت سے نجات ملے گی۔

چھوٹے قد سے پریشانی

سوال از: سید اقبال احمد ــــ نواکدل، کشمیر

بندہ ناچیز کا نام سید اقبال ہے۔ میں آپ کے اس رسالے 'طلسماتی دنیا' کا خریدار ہوں۔

ایڈیٹر صاحب! میری ایک پریشانی ہے۔ وہ یہ کہ میری عمر لگ بھگ ۱۹ سال کی ہے۔ لیکن میرا قد لگ بھگ ۱۲ یا ۱۳ سال کے بچے جیسا ہے۔ اس پریشانی نے مجھے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ میں جہاں پڑھنے جاتا ہوں وہاں مجھے باقی طالب علم چھوٹو، ٹھگنا، گیڈر دیکھ کے میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی میرے اپنے بھائی بہن بھی میرے پستہ قد ہونے پر میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ میں نے کافی DEER CURE دیکھو بھی کی مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ غرض اسی لئے آپ کو خط لکھ رہا ہوں ــــ تاکہ اپنے روحانی عملیات کے تالاب سے ایک قطرہ مجھے بھی دیدیں۔ تاکہ میں اس ذلت سے بچ سکوں۔

ایڈیٹر صاحب میں جانتا ہوں کہ انسان کا حسن، قد، لیاقت سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن پھر بھی میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میری اس پریشانی کو دور کریں۔ میں آپ کے لئے دربارِ خداوندی میں ہمیشہ دعا کروں گا۔

جواب چھوٹے قد سے اتنے ملول مت ہوئیے۔ حضرت علیؓ کا قد بھی چھوٹا تھا۔ لیکن دنیا کے بڑے بڑے قد آور انسان آج بھی ان سے چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔

اپنے کردار اور کیریکٹر کو اتنا بلند کر لیجئے کہ قد کا چھوٹا پن لوگوں کو برا معلوم نہ ہو۔ اگر کسی انسان میں اخلاقی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کا حسنِ انسانیت آفتاب و ماہتاب کی طرح دمکنے لگتا ہے۔ تو پھر اس کے جسمانی عیب کون دیکھتا ہے اس دنیا کے نہ جانے کتنے بدصورت لوگوں نے اپنی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ کارناموں کی وجہ سے کروڑوں لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت اور مقام پیدا کیا ہے۔ اور نہ جانے کتنے طویل اور بڑے قد کے لوگ دنیا کی ٹھوکروں پر رہے ہیں۔

قد بڑھانے کیلئے ایکسرسائز وغیرہ کرتے رہیں۔ لیکن قد نہ بڑھنے پر کسی احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اور دنیا کا مذاق اڑانے کی پرواہ

نہ کریں۔ یہ تو چھوٹے قد والوں کا بھی مذاق اُڑاتی ہے اور لمبے قد والوں کا بھی۔ اس کے مذاق اُڑانے کی پرواہ کریں گے تو زندگی دوبھر ہو جائے گی۔

غمِ شوہر کے سلسلے

سوال از: (نام مخفی) ـــــــ بہار پور

میں اپنے شوہر کی وجہ سے بے انتہا پریشان ہوں۔ وہ میرے اور بچوں سے ہمیشہ ہی لاغرض رہے۔ مگر اب جب بچے بڑے ہوئے ہیں تو وہ حد سے گزر گئے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے گھر میں اچھا سر و سامان ہو۔ میں اور بچے جو کام کرتے ہیں۔ اس کے پیسے سے جو بھی سامان گھر میں لاتے ہیں۔ یہ ہماری غیر موجودگی میں اس کو توڑ دیتے ہیں۔ یا کوئی بھی خرابی پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر ہم کہتے ہیں تو غصہ کرتے ہیں کہ مجھے پتہ نہیں۔ میں ایسا کیوں کرتا۔ بچوں کی پڑھائی میں دلچسپی لینا تو درکنار ان کو اتنا ڈسٹرب کرتے ہیں کہ وہ پڑھا نہ کر پائیں۔ لڑکی کی شادی کی بات کہیں چلتی ہے تو جو لوگ صحیح نہیں ہوتے۔ ان کو اچھا کہتے ہیں۔ اور جو لوگ پڑھے لکھے اور ہر طرح سے مناسب ہوتے ہیں ان میں ہر طرح کے عیب نکالتے ہیں۔ اور اِدھر اُدھر اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں کہ وہ لوگ آنے سے رک جاتے ہیں۔ یہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ نہ نماز، روزہ کے پاس ہیں۔ نہ سماج میں نہ رشتے داروں میں ان کا کچھ مقام ہے۔ ان کے اپنے رشتے دار ہمیشہ سے مجھے طرح طرح سے پریشان کرتے رہے ہیں۔ کئی بار جادو کرا چکے ہیں۔ جب کوئی غیر لوگ ہماری تعریف کرتے ہیں تو وہ لوگ حسد کی وجہ سے الزام تک لگانے سے گریز نہیں کرتے۔ مگر یہ پھر بھی اپنے عزیزوں کا بھلا چاہتے ہیں۔ وہ یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ بچے ان کے اچھے نہ ہو جائیں۔ میں اتنے سالوں سے یہی سوچتی رہی کہ میری غلط فہمی نہ ہو مگر یقین مانیئے ہزاروں باتیں چشم دید دیکھیں، سنیں اور محسوس کیں۔ جب کہ آج کے دور میں ایک رکشا چلانے والا بھی یہی چاہتا ہے کہ میرے بچے پڑھ لکھ کر کسی قابل ہو جائیں۔ مگر ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہم زمین میں اتر جائیں۔ کہتے ہیں میری طرف سے اس گھر میں آگ لگ جائے۔ ایسی باتیں کیسے برداشت ہو کر ہی ان کے منہ سے نکلتی ہیں۔ نہیں تو دوسروں کے سامنے میرے رشتے دار ہوں یا ان کے جب آتے ہیں تو یہ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ مثلاً گھر سب کچھ لائیں گے۔ میری اور بچوں کی تعریفیں کرتے ہیں۔ کہ وہ لوگ ہمیں غلط سمجھیں۔ جب میں بیمار ہوتی ہوں تو کہتے ہیں ایکٹنگ کرتی ہے۔ اور دوسروں کے سامنے روتے ہیں۔ کہ میری کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہوگا۔ باتیں تو بہت ہیں۔ مگر خط لمبا ہو گیا ہے۔ غرض ان کیلئے کافی عاملوں سے تعویذ کرائے۔ ماہرِ نفسیات سے بھی سب حالات لکھ کر مشورہ کیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ بتایا۔ وہ بھی طریقہ اپنا چکی ہوں۔ ان کی اصلی دشمنی بڑھتی جاتی ہے۔ بتایئے گھر کے آدمی سے کہاں تک کیا کیا چھپایا جا سکتا ہے۔ برائے مہربانی آپ کوئی ایسا زود اثر تعویذ یا وظیفہ بتلایئے گا۔ جو میں سہولت سے کر سکوں جس سے ان کے دل میں میرا اور بچوں کا خیال پیدا ہو جائے اور ہمیں اس مشکل سے چھٹکارا مل جائے۔

کسی قریبی شمارہ میں جلد ہی میرے اس خط کو جگہ دیں نوازش ہوگی۔

جواب مذہبِ اسلام نے عورتوں کے جو حقوق متعین کئے تھے مسلمان مردوں نے ان سب کو اپنی ٹھوکروں پر رکھا ہے اور اسی وجہ سے آجکل ازدواجی زندگیاں جہنم بنکر رہ گئی ہیں۔ کسی ایک گھر کا رونا ہو تو صبر آجائے۔ ہزاروں اور لاکھوں گھروں کی عورتوں کے ساتھ وہ سلوک ہو رہا ہے کہ انسانیت تو پھر انسانیت ہے۔ حیوانیت بھی شرم سے پانی پانی ہوتی ہے۔

ویسے یہ بات طے ہے کہ ایسا ہوتا ان ہی گھروں میں جہاں دین کی روشنی نہ ہو۔ اور مرد دینِ محمدی سے دور ہو یا نابلد ہو۔ اللہ سے ڈرنے والا کوئی مسلمان بیوی بچوں کے حقوق سے پہلوتہی نہیں کر سکتا۔ ایک اچھا شوہر اپنی بیوی کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ وہ اگر غربت یا وسائل کی کمی کی وجہ سے بیوی کی خواہشات پوری نہیں کر پاتا۔ تو کم سے کم اپنے میٹھے بول سے اور اپنے کریمانہ اخلاق سے اپنی بیوی کا دل جیتنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جو شوہر خوفِ خدا اور حُسنِ انسانیت سے محروم ہوں تو انہیں تو بیوی کا ہنسنا بھی کھلتا ہے۔ اور وہ گھر میں کچھ دے کر بھی اپنی گردن کو ٹیڑھی رکھتے ہیں۔ اور ناک پر مکھی بیٹھنے نہیں دیتے۔ یہ لوگ بیوی سے ہر قسم کی خدمت لینے کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ وقت پر کپڑے بھی دُھلیں۔ ٹانگیں بھی دبیں۔ دسترخوان پر گرم روٹی بھی ہو۔ سالن کا ذائقہ سو فیصد صحیح ہو۔ اور بیوی ایک غلام کی طرح ہر وقت لائق حاضر رہے اور اپنا حال یہ ہوتا ہے کہ کبھی یہ سوچنا بھی گوارہ نہیں کرتے کہ یہ بیوی بھی اللہ کی بندی ہے۔ کسی کی بیٹی ہے۔ کسی کی ماں ہے۔ اس کی دل شکنی اور اس کی تذلیل و توہین کتنے دلوں کو توڑے گی۔ لیکن یہ باتیں تو اسی وقت ذہن میں آسکتی ہیں۔ جب مسلمان صرف نام کا مسلمان نہ ہو۔ بلکہ فی الحقیقت اللہ کا ماننے والا ہو۔ جو اللہ کو مانے گا وہ اللہ کے قائم کردہ حدود سے اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں بطورِ خاص یہ فرمایا تھا کہ اے مسلمانوں! میں عورتوں کے معاملے میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں۔ آج اسی امت کا یہ حال ہے کہ بیوی کو پیر کی جوتی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جو شریف لوگ کسی گدھے کیساتھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور جب شوہر صاحب ہی آپے میں نہ ہوں تو ان کے رشتے داروں کو لگام کیسے دی جا سکتی ہے۔ اپنا کھوٹا سکہ ہو تو کس

کی مجال کہ دم مار سکے۔ لیکن حضرت خاوند محمود ہی ناانصافی پر کمربستہ ہو جائیں تو پھر ساس نندیں تو بغیر تیروں کے جتنا بھی اُڑیں اور بہو کے جتنے بھی پر کتریں کم ہے۔

میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے شوہر کو ہدایت دے اور اسکے دل میں آپ کی محبت پیدا کردے۔ محبت ہوگی تو خودبخود ان کی طبیعت انصاف پر چلے گی۔ اور آپ کی تمام آرزوئیں پوری کرنے کی وہ خود فکر کریں گے۔ لیکن اگر محبت ہی نہیں ہوگی تو پھر سارے منصوبے خاک میں مل جائینگے۔ نہ نصیحت کارگر ہوگی۔ اور نہ ہی دنیا کی کوئی طاقت انہیں ایسا کرنے پر مجبور کریگی۔

آپ ۳۴ مرتبہ "یاودودُ" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس اسم مبارک کے ورد سے ان کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی۔ اور جب آپکی محبت پیدا ہوجائے گی تو بچوں کے ساتھ بھی وہ انصاف کرنے لگیں گے۔ کیوں کہ دیکھا یہ گیا ہے جو بیوی سے محبت نہیں کرتا۔ اُسے نہ بچوں سے دلچسپی ہوتی ہے۔ نہ گھر گرہستی سے۔

ماسٹر صاحب کی حکمت عملی

سوال از اسمٰعیل اختر ــــــــــــ مئو۔

ہم خیریت سے رہ کر امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ تمام حضرات خیریت سے ہوں گے۔

دیگر تحریر یہ ہے کہ میں آج کے تین سال پہلے درجہ آٹھ میں پڑھتا تھا۔ اور ہمارے درجے سے ماسٹر صاحب کی ایک کتاب علم الحساب گم ہوگئی۔ انہوں نے کئی لڑکوں سے پوچھا سب نے یہی کہا۔ میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب نے ایک انڈا منگوایا۔ اور اس پر کچھ لکھا۔ اور انڈے کو اسی کمرے میں چھوڑ دیا جب دوسرے دن ہم لوگ پڑھنے آئے تو وہ کتاب کسی نے لاکر کے ڈیکس کے قریب رکھ دیا۔ اور اس کے بعد ماسٹر صاحب نے لکھے ہوئے کو دھویا۔ اور اس انڈے کو اُبال کر کے کھا گئے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ماسٹر صاحب کا عمل آپ ہمیں اپنی ماہانہ کتاب سے بتائیں گے۔ حالانکہ میرے ماسٹر صاحب کوئی عامل بھی نہیں ہیں۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو آپ ہمیں اس کی اطلاع کریں۔

جواب دنیائے عملیات ایک سمندر کی مانند ہے۔ اس سمندر میں پوشیدہ تمام خزانوں کا کسے علم ہو سکتا ہے۔ نہ جانے کتنے طریقے کام کرتے ہیں۔ ہمیں نہ تو ہمہ دانی کا دعویٰ ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی بھی انسان عملیات کے تمام طریقوں اور نکتوں سے واقف ہو۔

خادم نے روحانی عملیات کے موضوع پر گیارہ سو سے زائد کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ ہمیں کچھ بھی پتہ نہیں ــــ آج کے دور میں تو یار لوگ ایک آدھ کتاب پڑھ کر ہی عامل کامل ہوجاتے ہیں۔ اور اپنی لن ترانیوں سے اللہ کے سیدھے سادے بندوں کا الّو بناتے ہیں ــــــــ مذکورہ مسئلے میں ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ ماسٹر صاحب کو اندازہ تھا کہ کلاس ہی کے کسی طالب علم نے ان کی کتاب ماری ہے۔ اس لئے انہوں نے حکمتِ عملی سے کام لیا۔ اور بچوں میں خوف پیدا کرنے کے لئے کمرے میں انڈا رکھ دیا۔ ان کا خود کا عمل اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ انڈا پڑھا ہوا نہیں تھا۔ اگر پڑھا ہوا ہوتا تو ماسٹر صاحب اُسے کھانے سے گریز کرتے۔　(واللہ اعلم)

یک طرفہ محبت کا روگ

سوال از (نام و پتہ ندارد)

میری عمر ۲۰ سال ہے۔ اور میں ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں اس سے کافی پیار کرتا ہوں۔ لیکن وہ لڑکی میری طرف مائل نہیں ہے۔ میں ہر وقت اسی کی یاد میں رہتا ہوں۔ اور میں بہت کوشش کی کہ وہ میری طرف مائل ہوجائے لیکن کسی بھی حالت میں وہ میری طرف مائل نہیں ہوتی۔ اسلئے میں مجبور ہوکر یہ خط آپکے پاس لکھ رہا ہوں۔ تاکہ ہمیں آپ طلسماتی دنیا کے ذریعہ کوئی ترکیب بتائیں۔ جس سے ہم دونوں کی شادی گھر والوں کی خوشی سے ہوجائے۔ اور ہم لوگ بھی چین و آرام کی زندگی بسر کریں۔

بہرحال میں اس وقت کافی پریشان رہتا ہوں جس کی وجہ سے میں آپ کے پاس جوابی لفافہ نہ بھیج سکا ــــــــ اور دوسری بات یہ کہ ایک میرا بھائی ہے۔ اور وہ غلط لوگوں سے دوستی کرچکا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ غلط کام بھی انجام دیتا ہے۔ جس سے ہم لوگ بھی بدنام ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کوئی ترکیب بتائیں۔ کہ اس کا ساتھ ان لوگوں سے چھوٹ جائے۔ اور نیک کام کی طرف مائل ہوجائے اور اپنی زندگی اللہ کی یاد میں گزارے۔

اور میں نام اپنا لکھنے سے مجبور ہوں۔ جس کی وجہ سے میں اپنا نام نہیں لکھ سکتا۔ اور لکھنے میں جو غلطی ہو۔ مولانا صاحب آپ اُسے معاف کردیں گے۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب جب کوئی لڑکی کوشش بسیار کے باوجود بھی آپ کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ تو پھر آپ ہی کو کیا ضرورت ہے۔ کہ آپ اس کے غم میں گھلتے رہیں۔ اوّل تو محبت ہی کا روگ بُرا ہے۔ پھر یک طرفہ محبت کا روگ تو عذاب جان ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ آپ کو پسند نہ کرتی ہو۔ یا ممکن ہے کہ وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ خدا ترس ہو۔ اور لڑکوں سے بات چیت اور میل ملاپ کو اچھا نہ سمجھتی

ہو۔ بہرحال وجہ کچھ بھی ہو۔ جب وہ آپ سے کنارہ کش ہے۔ اور آپ کی طرف ملتفت نہیں ہے تو پھر آپ کو بھی اُدھر سے توجہ ہٹا لینی چاہیے۔

محبت اگر ہوس کا نام نہیں ہے تو اس میں محبت کرنے والا بدلے کا آرزومند نہیں ہوتا۔ محبت اپنا انعام آپ ہوتی ہے۔ اگر آپ سچی محبت کرتے ہیں تو دل ہی دل میں محبت کرتے رہیئے۔ اور اس کا قرب تلاش کرنے کے چکر میں مت رہیئے۔ اگر اللہ آپ کی شادی اس سے کرادے تو اس کا کرم ہوگا۔ اور آپ کی شادی اس سے نہ ہو سکے تو بھی آپ اس کو دل ہی دل میں چاہتے رہیئے۔

جب آپ اپنا نام بھی نہیں بتا سکتے اور اس کا نام بھی نقل کرتے ہوئے ڈرتے ہیں تو پھر آپ کو اپنا مدعا بھی بیان نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جب مجھے آپ کا اور اس لڑکی کا نام بھی نہیں معلوم تو میں اللہ کی بارگاہ میں عرضی کس طرح لگاؤں۔؟

میری دعا تو اب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش پوری کردے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو آپ کو صبر دے۔ (آمین)

جلد بازی کی بیماری

سوال از: محمد ادریس خاں ——— چندا پور۔

حضور میری خواہش یہ ہے کہ آپ ہر مہینے قرآنی عمل، عمل ہمزاد پیش کیجئے لیکن کچھ عمل ایسا ہو کہ دن کے وقت میں بھی کیا جائے۔ لیکن جیسا عمل آپنے مہینہ نومبر میں پیش کیا ہے۔ ویسا ہی طریقے پر کرنے والا ہو۔ قرآنی پڑھائی گولا بھی ہو۔ لیکن سلائے کے ذریعہ نہ کرنا پڑے۔ نہ سونا پڑے۔ اگر انتظار کرنا پڑے تو کروں گا۔

اچھا کچھ ہمزاد کا عمل ایسا بھی لکھئے۔ جو دوسرے کا ہمزاد حاصل کرنے کا کیا جائے۔ حیاتی انسان کا ہمزاد اور موتی انسان کا ہمزاد دونوں یعنی اگر زندہ ہے انسان تو اس کا بھی ہمزاد حاصل کیا جائے۔ اور اگر موت ہو جائے تو اس انسان کا بھی ہمزاد حاصل کیا جائے۔ اور ایک خاص بات عمر سے کوئی مراد نہ ہو۔ عمر کوئی بھی ہو۔ اور عورت کا ہمزاد بھی حاصل کرنے کا طریقہ بیان کریئے گا۔ ایک دو یا کئی عمل پیش کیجئے گا۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ ہر رسالے میں یعنی طلسماتی دنیا میں انتظار کروں گا۔

بات دراصل یہ ہے کہ میں محمد ادریس احمد خاں ہمزادی عمل کا بہت شوقین ہوں۔ اور شوق سے مراد یہ ہے کہ میں ہمزاد کے تمام سوال وجواب کے علم سے واقف ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جسے جو چیز عطا کرتا ہوں پہلے علم عطا کرتا ہوں۔ علم سے مراد عقل بھی ہوتی ہے۔ تدبیر بھی ہوتی ہے۔ اور علم حاصل کرنا مطلب اپنے اندر کوئی وجود پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ سب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مرضی سے ہوتا ہے۔

حضور اگر ادریس سے کوئی غلطی ہوئی ہوگی تو معاف کریئے گا آپ۔ کیوں کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا ہے۔ کہ کب آجائے۔

جواب آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ علمی اور مذہبی کتابیں پڑھ کر سب سے پہلے اپنی تعلیمی صلاحیت کو بڑھائیے۔ لکھنے اور اپنا مدعا بیان کرنے کا سلیقہ پیدا کیجئے۔ اور اپنے اندر روحانی قوت کے ساتھ ساتھ تقویٰ اور بے خوفی پیدا کیجئے۔ تب ہی ہمزاد کو تابع کرنے کی خواہش آپ کے منہ سے اچھی لگے گی۔

ہمزاد تیتر، بٹیر کی طرح نہیں ہوتا کہ جب بھی اور جہاں بھی جال لگاؤ پھنس جائے۔ اس کو تابع کرنے کیلئے صلاحیت، سلیقے، علم اور دیگر معمولات کے ساتھ ساتھ خوفِ خداوندی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہمزاد تابع کرنے کو بچوں کا کھیل سمجھ لیا گیا تو عملیات کی دنیا بازیچۂ اطفال بن کر رہ جائے گی۔

آپ کا ذوق قابلِ قدر ہے۔ اور آپ کے ارادے ہمارے نزدیک قابلِ احترام ہیں۔ لیکن اگر آپ فی الواقعہ روحانی عملیات کا ہمالیہ پہاڑ فتح کرنے کے موڈ میں ہیں تو سب سے پہلے اپنی اردو ٹھیک کیجئے۔ پھر قرآنی آیات کو صحیح صحیح پڑھنے کی مہارت پیدا کیجئے۔ پھر روحانی عملیات کا فن سبقاً سبقاً پڑھ کے اسے ازبر کیجئے۔ اور اسے تجربات میں لانے کی کوشش کیجئے۔ جب ریاضت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے جب آپ خود یہ محسوس کرنے لگیں کہ آپ کی روح کے بالاخانوں میں روحانیت کے قمقمے روشن ہو گئے ہیں۔ اور دل کی دنیا میں علم و معرفت کی چاندنی پوری طرح بکھر گئی ہے۔ پھر آپ ہمزاد کو تابع کرنے کی بات کیجئے۔ اس وقت ہمزاد آپ کے ایک ہلکے سے اشارے پر آئے گا۔ اور آپ کے حکم کی تعمیل بجالائے گا۔ اور اگر آپ نے محنت نہیں کی۔ اور قواعد و شرائط کو نظرانداز کر کے اس دنیا میں قدم رکھنے کی کوشش کی تو آپ کا قیمتی وقت ضائع ہوگا۔ اور عملیات سے آپ کا اعتماد اُٹھ جائے گا۔ جو میرے نزدیک اچھا نہیں ہے۔

حروفِ مقطعات کی تعداد

سوال از: حبیب ——— (مقام ندارد)

لکھنا ضروری تحریر یہ ہے کہ عرصہ کئی مہینے سے آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا پڑھتا ہے۔ بے حد لوگوں کی نظروں میں مقبول رسالہ ہے۔ سبھی ہمزاد دعائیں دیتے ہیں۔

آپ سے مجھے معلوم کرنا ہے کہ حروف مقطعات کتنے ہیں اور کون کونسے حرف ہیں۔؟ اور حروف بھی کتنے ہیں۔؟ کون کونسے ہیں۔؟ اللہ حرف تہجی

کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے۔؟
کتنے دنوں میں زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ اور جن وغیرہ کا حصار کا طریقہ ذرا وضاحت کے ساتھ کسی اگلے شمارے میں اس کے جواب سے مطلع فرمائیں۔
کیا حروف تہجی کی اگر زکوٰۃ ادا کرلی جائے تو حروف مقطعات کی بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ یا دونوں کی فرداً فرداً زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی ــــ یہ بھی وضاحت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

جواب قرآن حکیم میں حروف مقطعات کی کل تعداد ۲۹ ہے۔ جو حروف مکرر بیان ہوئے ہیں۔ اگر انہیں حذف کر دیا جائے تو پھر ان کی کل تعداد ۱۴ ہوتی ہے۔ اور یہی حروف، حروفِ نورانی کہلاتے ہیں۔
وہ حرف یہ ہیں۔
ا، ح، ص، س، ک، ع، ط، ق، ر، ہ، ن، م، ل، ی۔
اکابرین نے فرمایا ہے کہ رجب کی نوچندی جمعرات کو چاندی کے نگینے پر اگر ان حروف مقطعات کو کندہ کرا کر ہاتھ کی انگلی میں پہنیں تو ہر قسم کے خوف و ہراس سے محفوظ و مامون رہیں گے۔ اگر اس انگوٹھی کو پہن کر کسی حاکم کے روبرو جائیں گے تو حاکم راضی ہوگا۔ اور عزت و تکریم سے پیش آئیگا۔ اس انگوٹھی کے استعمال سے ہر قسم کے جائز مقاصد میں اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی ہوتی ہے۔ اور اگر اس انگوٹھی کو وہ لڑکی پہن لے جس کا رشتہ نہ آتا ہو تو اللہ کے فضل و کرم سے کہیں سے پیغام نکاح موصول ہوگا۔ اور شادی ہو جائے گی۔
اگر اس انگوٹھی کو پہن کر کسی غضبناک آدمی کے سر پر ہاتھ پھیر دیا جائے۔ تو اس کا غصہ کافور ہو جائے۔
اگر بارش کے پانی میں اس انگوٹھی کو رات کو ڈال دیں۔ اور صبح کو نہار منہ یہ پانی پی لیں تو قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہو جائے۔
ان کے مقابلے میں ۱۴ حروف، حروف ظلمانی کہلاتے ہیں۔
وہ یہ ہیں۔
ب، ج، د، و، ز، ف، ش، ت، ث، خ، ذ، ض، ظ، غ۔
ان حروف میں سے جن حروف پر کوئی نقطہ نہیں ہے۔ وہ حروفِ صوامت کہلاتے ہیں جن کے اوپر نقطہ ہوتا ہے۔ وہ فوقی کہلاتے ہیں۔ اور جن کے نیچے نقطہ ہوتا ہے وہ تحتی کہلاتے ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد کو حروفِ تہجی کہا جاتا ہے جو کل ۲۸ ہیں۔
حروفِ تہجی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ جب چاند منزل شرطین میں ہو تو اس دن شروعات کیجائے اور الف کو ۴۴۴ مرتبہ پڑھیں۔ اگر صرف الف الف الف ہی کہتے رہیں گے۔ تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگلے ب ب ب کا ورد کریں۔ اس طرح ۲۸ دنوں میں ۲۸ حروف کا ورد کریں۔ اور ہر حرف کا ورد ۴۴۴ مرتبہ کریں۔ انشاء اللہ تمام حرف کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس میں حروفِ مقطعات بھی شامل ہیں۔ حروف کی زکوٰۃ کے لئے حصار کی شرط نہیں ہے۔ البتہ وقت کی پابندی ضروری ہے۔ جگہ کی پابندی سے اسمیں کمال پیدا ہوتا ہے۔ جگہ کی پابندی منجملہ شرائط نہیں ہے۔

کرتوت یا بلا یا کچھ اور؟

سوال از: عبدالقادر ــــــــــ گنگا دتی۔
میرا نام محمد عبدالقادر، والدہ کا نام، فاطمہ بیگم، والد کا نام محمد عبدالرحمن صاحب (میری عرفیت سلیم) میرا پورا نام محمد عبدالقادر رکھا گیا تھا۔ اور مدرسہ میں پورا نام لکھوایا گیا تھا۔ مگر غلطی سے میٹرک کے سرٹیفکٹ میں صرف عبدالقادر رہ گیا ــــ ABDULKHDER اور بعد ازاں ڈگری B.Sc اور ملازمت دفتر وغیرہ کے سب ریکارڈس میں صرف عبدالقادر درج ہے۔ اور اب یہی نام رائج ہے۔
میں نے میٹرک ۱۹۷۰ء میں پاس کیا۔ اور B.Sc ۱۹۷۴ء میں۔ اور ملازمت ۱۹۷۴ء سے شروع کی۔ اور ابتک وہی ملازمت چل رہی ہے۔
میری تاریخ پیدائش اس طرح ہے۔ ۲۰-۱-۱۹۵۲ء بروز منگل۔ شب کے ۸ تا ۹ کے درمیان۔
دیگر میں کچھ پریشان ہوں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ وجہ کیا ہے۔ تقدیر کا چکر، کرتوت، یا بلا۔؟ آپ براہ کرم اس پہلو پر بھی روشنی ڈالیں اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں۔

جواب آپ کا نام اصلاً عبدالقادر ہی ہونا چاہئے تھا۔ اس نام میں محمد زائد ہے۔ محمد کا جوڑ دوسرے ناموں میں صحیح رہتا ہے۔ مثلاً محمد یونس، محمد انس، محمد عاطف وغیرہ۔ جب کسی کا نام اللہ کے صفاتی نام سے وابستہ ہو تو پھر وہاں محمد یا احمد نہیں لگانا چاہئے۔ ایسی جگہوں پر عبدالستار، عبدالغفار اور عبدالقادر کافی ہے۔
غیر دانستہ طور پر آپکے سارٹیفکیٹ میں عبدالقادر صحیح لکھا گیا۔ اب آپ اپنے کو عبدالقادر ہی لکھیں۔ اور عبدالقادر ہی بتائیں۔
آپ کا مفرد عدد ۷ ہے۔ اور تاریخ پیدائش کی رُو سے آپکی قسمت کا عدد ۳ ہے۔ سات کا ہم آہنگ عدد ۲ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آپکے اعداد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ اور آپ پر کسی بھی طرح کے اثرات بھی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی کسی نے کچھ کرایا ہے۔
آپ نے اپنا نام، والدہ کا نام، والد کا نام لکھا۔ لیکن اپنی بیوی کا نام نہیں لکھا۔ اور نہ ہی آپنے اسکی تاریخ پیدائش لکھی۔ بعض مرتبہ میاں بیوی کے

اعداد باہم متصادم ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی ہے۔ بعض اوقات شادی کی تاریخ کا عدد پیدائش کی تاریخ کے عدد سے ٹکراتا ہے۔ اور زندگی میں مدوجزر پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور شبہ یہ کیا جاتا ہے کہ کسی نے کچھ کرا دیا۔ یا کوئی جن بھوت پیچھے پڑ گیا۔ حالانکہ تقدیر کے اُلٹ پھیر کے علاوہ بھی کچھ غلطیاں انسان خود بھی کرتا رہتا ہے۔ جو اس کی زندگی میں بڑے انقلاب کی بنیاد ڈالتی ہیں۔

غالبًا آپ کی شادی کی تاریخ آپ کے تاریخِ پیدائش کے عدد سے متصادم ہے۔ اور اسی لئے آپ مسلسل گردشوں کا شکار ہیں۔

آپ روزانہ وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۱۳۲ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو مختلف تاریخوں کے ٹکراؤ سے نجات ملے گی۔

جواب نوٹ کریں

سوال از: محمد ابراہیم ــــــــــ بیلاری (کرناٹک)

آپ کا ماہنامہ "طلسماتی دنیا" ستمبر، اکتوبر کا میں نے پڑھا۔ کافی دینی معلومات حاصل ہوئی۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آج کے اس دور میں بھی ایسے عالم موجود ہیں۔ جو ایسے قیمتی علم کا ایثار کیا جا رہا ہے۔

میرا ایک سوال ہے۔ ستمبر، اکتوبر کے "طلسماتی دنیا" ص۳۹ پر علم الاعداد کے ذریعہ مرض کی تشخیص میں ۱۴۰ اقانون کے جمع ہیں۔ کیا یہ ہجری کے حساب سے ہے۔ یا ہمیشہ اس کا جمع کرنا ضروری ہے۔

جواب نوٹ کریں کہ مذکورہ معاملے میں ۱۴۰ اقانون کے بہر حال کل اعداد میں جمع ہونے ہیں۔ ان کا تعلق سن و ماہ سے نہیں ہے۔ انکو ہر مرتبہ جمع کر کے ہی تقسیم کی کارروائی کرنی ہے۔

طلسماتی دنیا کے لئے آپ نے جن پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طلسماتی دنیا کی خامیاں دور کر دے۔ اور اس میں اور زیادہ نکھار پیدا کر دے۔ تاکہ اللہ کے بندے اس کی قابلِ قدر خدمات سے مستفیض ہو کر کسی قابل بن سکیں۔ اور ضرورت مندوں کو فائدہ پہنچا کر علم و عمل کا نام روشن کریں۔

یہ بیچارے غیر مقلد

سوال از: ابوالکلام ولد محمد مرتضیٰ صاحب پائپ والے ــــــ ستونا تھ بھنجن۔

دیگر عرض یہ ہے کہ میں آپ کی بھیجی ہوئی تعویذ کو پہنے ہوئے رہتا ہوں۔ اور ایک میرا ساتھی ہے۔ جو کہ اہلِ حدیث ہے۔ جب وہ اس تعویذ کو دیکھا ہے تو وہ کہنے لگا کہ تم اس تعویذ کو اپنی گردن سے نکال کر کے پھینک دو۔ کیونکہ تعویذ گنڈے پر بھروسہ کرنا اور اپنی گردن میں پہننا کفر ہے۔ اور وہ کہنے لگا۔

کہنے لگا کہ صحیح ضعیف حدیث میں تعویذ اور گنڈے کا پہننا کہیں سے ثابت نہیں ہے اس لئے تم مہربانی کر کے اس تعویذ کو اپنی گردن سے نکال کر کے پھینک دو۔ کیوں کہ تعویذ اور گنڈے کا پہننا شرک ہے۔ ہاں صرف حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان قرآن کی آیت پڑھ کر کے صرف اپنے اوپر دَم کر سکتا ہے۔ نہ کہ اس کو تعویذ بنا کر کے پہن نہیں سکتا۔ اور بھی اس نے حدیث کا اور قرآن کی آیت کا حوالہ دیا۔ اور کہا کہ یہ تعویذ اور گنڈے کہیں سے ثابت نہیں ہے۔ چوں کہ ہمیں اس سے متعلق اور اس چیز کو صحیح ثابت کرنے کی کوئی حدیث نہیں معلوم تھی۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ لیکن ہمیں تو اس کی اس بات سے کافی تکلیف ہوئی۔ کیوں کہ ہمیں پورا اس بات پر یقین ہے کہ اگر یہ کام کرنا کفر ہوتا تو ہمارے دیوبند کے علمائے کرام اس کام کو ہرگز نہیں کرتے۔ اور عوام کو بھی اس سے منع کرتے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس کا مفصل جواب اپنے طلسماتی دنیا میں دیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ تاکہ عوام اس چیز کو پڑھ کر کے جانکاری حاصل کرے۔ اور اس کے مخالفین کا منہ توڑ جواب دے سکے۔ اور ہمارے لکھنے میں جو غلطی ہو۔ معاف کرنا۔ اور ضرور بہ ضرور میرے اس سوال کا جواب طلسماتی میں دینا۔ اور میں طلسماتی دنیا کا پڑھنے والا ہوں۔

جواب جن بیچاروں کو یہ خبر نہیں کہ حدیث کہتے کسے ہیں۔ اور حدیث کی کتنی قسمیں ہیں۔ وہ بھی محاورے کی مجبوری کی وجہ سے اس دور میں "اہلِ حدیث" کہلاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ صرف اور صرف غیر مقلد ہیں۔ اور انہوں نے جب سے اپنی گردن سے تقلید کا قلادہ نکال کر پھینکا ہے۔ تب سے یہ اور زیادہ مقلد بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ تقلید اکابرین اور فقہاء کی نہیں کرتے۔ یہ تقلید کرتے ہیں اپنے من چلے خیالات کی۔ اور تقلید کرتے ہیں نفس لوّامہ کی۔ کیوں کہ تقلید کے بغیر زندگی میں دو قدم بھی کوئی انسان نہیں چل سکتا۔ کسی نہ کسی کی تقلید تو اسے کرنی ہی پڑے گی۔

جو لوگ تعویذ گنڈوں کو شرک بتلاتے ہیں۔ وہ دراصل کلامِ الٰہی کی توہین و تذلیل کے مرتکب ہیں۔ حالانکہ کلامِ الٰہی کا احترام اور اس کے الفاظ و معنی پر اعتماد ایمان و توحید کی علامت ہے۔ جو شخص اللہ کے کلام کو شرک سے تعبیر کرتا ہو۔ اس کے مبغوض ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

اگر حدیثِ رسولؐ سے تعویذ ثابت نہیں تو حدیثِ رسولؐ سے تو انجکشن کا لگوانا اور آپریشن کا کرانا بھی ثابت نہیں ــــــــ اور حدیث سے تو کسی کا اہلِ حدیث ہونا بھی ثابت نہیں۔ اگر اہلِ حدیث کی کوئی حقیقت ہوتی تو صحابہ کرامؓ اہلِ حدیث کہلاتے۔ کیوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی حفاظت کرنے والے صحیح معنوں میں وہی تھے۔ جب انہیں اہلِ حدیث نہیں مانا گیا تو بعد کے پیدا ہونے والے حضرات کو اہلِ حدیث کہنا اور ماننا

خام خیالی ہے۔

توحید و سنت کا تقاضہ یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں رب کائنات کے کلام پر بھی بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اور جس طرح ہم کلام اللہ کے معانی و مفاہیم کا احترام کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں کلام اللہ کے حروف اعداد کی توقیر کرنی چاہیئے۔

جو لوگ علم و عقل سے بالکل ہی نابلد ہیں۔ وہ ہی لوگ تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ آپ نے کسی معیاری مسلمان کو تعویذوں کے خلاف تبرہ کرتے نہیں دیکھا ہوگا۔ اور دراصل یہی لوگ توحید و سنت اور قرآن و حدیث سے ناآشنا ہیں۔ لیکن حلیے اور چہرے مہرے کے اعتبار سے دیکھنے والوں کو جناوری نظر آتے ہیں۔ اس لئے ارباب نظر کو اکثر دھوکہ ہو جاتا ہے ــــ اور بچارے عوام ایسے لوگوں کے جھانسے میں بھی آجاتے ہیں۔

کسی بھی حدیث سے تعویذ گنڈوں کی مخالفت ثابت نہیں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نومسلم کے گلے میں تعویذ دیکھ کر اس کو نکالنے کی تاکید کی تھی۔ بلاشبہ اس طرح کا واقعہ کتب احادیث میں موجود ہے۔ لیکن اس سے کلام الٰہی والے تعویذوں کی مخالفت ثابت نہیں ہوتی۔ ہر پڑھا لکھا شخص اس حقیقت سے واقف ہے کہ دورِ رسول ؐ میں نقوش لکھنے کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا۔ نومسلم صحابی کے گلے میں جو تعویذ لٹکا ہوا تھا وہ عبرانی زبان کے مشکوک کلمات تھے۔ اور ان سے شرک کی بو آتی تھی۔ اس لئے اس طرح کے تعویذوں کی آپ نے مخالفت کی۔ گویا کہ آپ نے نفسِ تعویذ کی نہیں۔ بلکہ غلط قسم کے تعویذوں کی مخالفت کی تھی۔

آج بھی اگر کسی نقش میں غیر اللہ سے استمداد کیا جائے گا۔ تو ہم بھی اس کی پرزور مخالفت کریں گے۔ لیکن کلام الٰہی کی مخالفت کرنا اور کلام الٰہی سے عقیدت کو شرک بتانا۔ ان ہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو کاسہ سرمیں مغز کے علاوہ کچھ اور لئے پھر رہے ہوں۔

آج بھی ہزاروں جڑی بوٹیاں ایسی ہیں کہ ان کو گلے میں لٹکانے سے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ پیاز اگر گرمیوں کے زمانہ میں جیب میں رکھ لیجائے تو لو نہیں لگتی۔ چیچک اور خسرہ اور موتی جھارے کا زور کم کرنے کیلئے سچے موتی اور لسوڑا بچوں کے گلے میں باندھنے کا رواج ذورِ قدیم سے چلا آرہا ہے ــــ ہاتھ پیر اگر پھٹے ہوں تو تانبے کا چھلا پہننے سے اس میں کمی آجاتی ہے۔ بعض جانوروں کی ہڈیاں اگر گلے میں باندھ لیجائیں تو انسان کو مختلف فائدے اس سے پہنچتے ہیں۔

مثلاً اگر ہُدہُد کے بال دیگر انسان پوٹلی بنا کر اپنے گھر میں لٹکائے تو وہ سحر و آسیب کے اثرات سے باذن اللہ محفوظ ہو جاتا ہے۔

کبوتروں کے پروں کی ہڈی لقوے اور فالج کی بیماری سے بچاتی ہے۔

اونٹ کی ہڈی اگر گلے میں باندھ لیں تو عارضہ قلب سے محفوظ رہیں۔

ہاتھی دانت کا ٹکڑا اگر حاملہ کی ران پر باندھ دیں تو بچے کی پیدائش میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مختلف پتھروں کی مختلف تاثیرات کے اہلِ علم قائل ہیں۔ اور قرآن و احادیث سے بھی پتھروں کا موثر ہونا باذن اللہ ثابت ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر زمرد کی انگوٹھی ہاتھ میں پہن لو تو مرگی کا دورہ نہیں پڑتا۔ اور خون کے دوران میں کبھی کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ زمرد آنکھوں کی روشنی بھی بڑھاتا ہے۔ زمرد کی انگوٹھی پہنے والے کو برے خواب نظر نہیں آتے۔ اگر زمرد کی انگوٹھی کسی زچہ کے پاس ہو تو ولادت آسانی سے ہوتی ہے۔

ہیرے کے بارے میں مشہور عام ہے کہ اگر اس کو پانی میں ڈال دیں اور وہ پانی کسی بھی مریض کو پلائیں تو اس کے مرض کی شدت کم ہو جاتی ہے ہیرے کی انگوٹھی برص، جذام، مثانہ کی پتھری، دیوانگی، مالیخولیا۔ اور نظر بد سے محفوظ رکھتی ہے۔ اگر کسی نے یہ انگوٹھی پہن رکھی ہو تو اس پر آسمان کی بجلی نہیں گر سکتی۔

ہیرے کی انگوٹھی باذن اللہ دشمنوں سے حفاظت کرتی ہے۔ پرانے زمانوں میں بادشاہ لوگ ہیرے کی انگوٹھیاں پہن کر اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ اور انہیں یہ یقین ہوتا تھا کہ ہیرے کی انگوٹھیوں سے ہمیں دشمن پر غلبہ و فتح حاصل ہوگی۔

پکھراج کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اس کی انگوٹھی عقل میں اضافہ کرتی ہے۔ اور نسیان سے نجات دلاتی ہے۔ اور یہ سب کچھ حکم خداوندی سے ہوتا ہے۔

یاقوت کے بارے میں مشہور عام ہے یہ بات کہ وہ طاعون سے باذن اللہ محفوظ رکھتا ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ منہ کی بدبو ختم کرتا ہے۔ پیاس کی شدت نہیں پیدا ہونے دیتا۔ خواہ کتنی بھی گرمی ہو۔

جو شخص یاقوت کی انگوٹھی پہنے گا۔ لوگوں میں اس کی مقبولیت بڑھے گی۔

عقیق کے بارے میں تو مشہور ہے کہ یہ عربوں میں کافی مقبول تھا۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا تھا کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہن کر دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔

عقیق دانتوں کی تمام بیماریوں میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ پھوڑے پھنسی سے حفاظت کرتا ہے۔

اگر گھر میں عقیق ہو تو خیر و برکت رہے۔ اور عام بیماریوں سے حفاظت رہے۔ اور عقیق کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ انسان کو نفاق و خلل سے بچاتا ہے ــــ عقیق کی انگوٹھی حضرت آدم علیہ السلام نے بھی پہنی تھی۔ اور اکثر انبیاء کے ہاتھوں میں رہی۔

سنگِ سلیمانی اگر مرگی زدہ کے گلے میں ڈال دیں تو مرگی موقوف ہوجاتی ہے۔ اور سر کے درد کو بھی سنگِ سلیمانی فائدہ پہنچاتا ہے۔

فیروزہ کے بارے میں یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ وہ بلاؤں اور ناگہانی آفتوں سے بفضلِ خداوندی بچاتا ہے۔

اگر کسی نے اصلی فیروزہ کی انگوٹھی پہن رکھی ہو تو کوئی بھی آفت آنے سے پہلے فیروزہ چٹخ جائے گا۔ یہ ایک طرح کی تنبیہ ہوگی۔ فیروزہ پہننے والے کیلئے کہ وہ محتاط ہوجائے۔ اور اپنی حفاظت کی فکر کرے۔

بادشاہ لوگ اپنے محلوں کی حفاظت کے لئے دروازہ میں فیروزہ جڑوایا کرتے تھے۔

مرجان کا ذکر قرآن حکیم میں ہے اور اس کے بارے میں اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس کی انگوٹھی اعصابی درد اور ہیضے سے حفاظت کرتی ہے۔ اس کا سفوف بہتے ہوئے خون کو روک دیتا ہے۔ اور زخم کو فی الفور خشک کردیتا ہے۔

مرجان کی انگوٹھی افلاس اور تنگ دستی سے بچاتی ہے۔ مرجان اگر گلے میں ڈال لیں تو لقوے اور فالج سے حفاظت رہے۔

موتی کا ذکر بھی قرآن حکیم میں کئی جگہ ہے۔ اور بزرگوں نے اس کے بارے میں بھی بیشمار فوائد کا ذکر کیا ہے۔

اہلِ ہنود کی مذہبی کتب میں جگہ جگہ موتی کا تذکرہ ملتا ہے۔ مشہور ہے کہ اگر اس کی انگوٹھی کسی دوشیزہ کو پہنادی جائے تو اس کی عفت وعصمت محفوظ رہے۔

اگر کسی عورت کو اسقاطِ حمل کی بیماری ہو تو اس کو موتی کی انگوٹھی پہنادیں۔ یا موتی کمر پر باندھ دیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے اسقاط نہیں ہوگا۔ موتی انسان کے مزاج میں شگفتگی لاتا ہے۔ اور چہرے پر نکھار پیدا کرتا ہے۔

نیلم دولت مند بنانے میں مؤثر رول ادا کرتا ہے۔ اور عزت کی بحالی میں بھی نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

نیلم کی انگوٹھی انسان کو باوقار رکھتی ہے اور اسے رسوائی اور بدنامی سے بچاتی ہے وغیرہ

میں یہاں پتھروں کی تاثیرات لکھنے نہیں بیٹھا ہوں۔ ورنہ اتنا لکھ دیتا کہ ایک کتاب تیار ہوجاتی۔ اس تفصیل میں جانے کا مقصد یہ کہ اسبابِ تجربہ نے یہ لکھا ہے کہ پتھروں میں بھی تاثیر ہوتی ہے۔ اور مختلف پتھر مختلف تاثیرات دکھانے میں مشہور ومعروف ہیں۔ اور اہلِ دنیا ان کی تاثیرات سے استفادہ کرتے ہیں۔

انسانی تجربات کو شریعت اسلامی تسلیم کرتی ہے۔ جوشاندہ ——— اور

خمیرہ مروارید کے بارے میں بخاری ومسلم میں کوئی حدیث نہیں آئی لیکن انسانی تجربوں کی بنیاد پر نزلے میں جوشاندہ اور کمزوری میں خمیرہ مروارید اور خمیرہ گاؤزبان اہلِ حدیث بھی استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح دوسری انگریزی ادویہ بھی صرف تجربات ہی کی بنیاد پر استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا ذکر قرآن وحدیث میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ نہ قرآن میں ایول کا ذکر ہے۔ نہ ٹیٹرا کیپسول کا ——— نہ خمیرۂ ابریشم کا تذکرہ ہے۔ نہ جوارش جالینوس کا۔ لیکن کون سر پھرا یہ کہتا ہے کہ جب ان کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہیں تو ہم انہیں استعمال نہیں کریں گے۔

شریعت نے علاج کو سنتِ رسولؐ بتایا ہے۔ لیکن علاج کے کسی مخصوص طریقے کو سنت نہیں بتایا۔ قیامت تک امراض کو دفع کرنے کے لئے جتنے بھی طریقے ایجاد ہوں گے۔ وہ سب کے سب دائرۂ علاج میں آئیں گے۔ اور انہیں انسانی تجربات کی بنیاد پر جائز ہی قرار دیا جائے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انسانی تجربات کو اہمیت دی ہے۔

ایک مرتبہ آپؐ کو معلوم ہوا کہ کھجور کے درخت کو پھل دار بنانے کیلئے کسی دوسرے درخت کی شاخ کا پیوند صحابہ کھجور کے درخت میں لگاتے ہیں۔ آپؐ نے منع فرمایا۔ صحابۂ کرامؓ نے اپنے طریقے کو چھوڑ دیا۔ لیکن یہ طریقہ چھوڑنے کے بعد پھلوں میں نمایاں کمی پیدا ہوئی۔ صحابہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مشورے کے بعد یہ صورتِ حال پیدا ہوئی ہے۔ اور ہمیں کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین کے معاملے میں میرے مشورے کو لازماً اہمیت دو۔ اور اپنے دنیاوی معاملات میں تم اپنے تجربات کو دیکھو۔ اس کے بعد صحابہؓ نے اپنے ہی تجربات کی روشنی میں باغات لگائے۔

اس طرح کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی شریعت انسانی تجربات کو دیوار پر دے کر نہیں مارتی۔ اسے اہمیت بھی دیتی ہے۔ اور اگر وہ اسلامی اصولوں سے متصادم نہ ہوں تو اس کی اجازت بھی دیتی ہے۔

اس دنیا میں لاکھوں کام انسانی تجربات کی بنیاد پر ہورہے ہیں۔ ان کی کوئی بنیاد قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اور ان پر ہمارے غیر مقلد بھائیوں کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔ لیکن تعویذ گنڈوں کے بارے میں یہ غیر مقلد قرآن وحدیث سے ثبوت مانگتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن وحدیث کے ثبوت کے بغیر وہ کچھ کرتے ہی نہ ہوں۔

قرآن وحدیث سے تو تسبیح، بخل کی جائے نماز، شلوار نما پائجامے شیروانی، واسکٹ وغیرہ کا بھی ثبوت نہیں ملتا۔ اور ہم اپنے گھروں میں بجلی کے پنکھے فریج اور کولر رکھتے ہیں ان کے بھی ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں ہیں۔ اگر قرآن وحدیث کے ثبوت کے بغیر کچھ بھی کرنا ممنوع ہے تو غیر مقلدین کی

پوری زندگی ہی ممنوعات سے لبریز لگے گی ــــ ایک لے دیکر تعویذ گنڈوں ہی سا معاملہ ہی کیا۔ بلکہ ہر وہ چیز انہیں دیوار پر مار دینی چاہیئے۔ لیکن ایسا تو اسی وقت ممکن ہے۔ جب انسان اعتراض کرنے میں مخلص ہو۔ یہاں تو صورتِ حال یہ ہے کہ تعویذ گنڈوں سے خدا واسطے کا بیر ہے جائز ناجائز کی کسے پرواہ! اگر پرواہ ہوتی تو جتنے حسّاس تعویذوں کے معاملے میں ہیں۔ اتنے حسّاس اور محتاط کسی اور معاملے میں بھی ہوتے۔ ہاتھی کا پخانہ نوش کرنے والا اگر چڑیا کے پخانے پر تبصرے کرے تو حیرت ہوتی ہے۔

جو لوگ تعویذات کو اس لئے شرک بتاتے ہیں کہ اللہ کی ذات پر بھروسہ قائم نہیں رہتا۔ وہ اپنے ارد گرد نظر ڈالیں گے تو انہیں اندازہ ہوگا کہ یہ تمام چیزیں بیدہ غیر شعوری طور پر اللہ سے زیادہ تکیہ کئے بیٹھے ہیں اگر تعویذ کا استعمال حرام ہے تو پھر ہر دوا کا استعمال بھی حرام ہے۔ کیوں کہ انہیں ہر انسان یہی سوچ کر استعمال کرتا ہے کہ یہ دوا ہمیں فائدہ پہنچائے گی! اگر دوا کو اللہ شافی کہہ کر کھایا جا سکتا ہے تو تعویذ کو بھی اللہ شافی کہہ کر گلے میں ڈالا جا سکتا ہے ــــ اس دنیا میں جب دوسری چیزوں کو ذریعہ اور وسیلے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے تو پھر ایک تعویذ ہی کے پیچھے لاٹھی لئے دوڑنے سے کیا حاصل ہے۔ اور غیر مقلدین کی اس حرکت سے جانے توحید و سنّت کا کیا فائدہ ہے۔؟!

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے غیر مقلد بھائیوں کو حدیث کی گہرائیوں کی خبر نہیں ہے۔ یہ سطحی علم لئے پھرتے ہیں۔ جو انسان کے لئے ذریعۂ ہدایت نہیں الٹا ذریعۂ ضلالت بن جاتا ہے۔ اور اس پر طرّہ یہ ہے کہ یہ اپنی تولہ بھر عقل کو "عقلِ کل" سمجھ کر سینہ پھلا کر بات کرتے ہیں۔ اور اس وقت وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم تعویذوں کی مخالفت کرنے والوں کے اجسام شرک و ضلالت کی کیچڑ میں کہاں تک دھنسے ہوئے ہیں۔ ایسے ہی مواقعات کے لئے یہ شعر موزوں ہے۔

سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر

حقیقت تو صرف یہ ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے استعانت طلب کی گئی ہو۔ وہ شرک ہے۔ اگر تعویذ گنڈوں میں بھی کلامِ الٰہی کے علاوہ کوئی کلام ہو۔ اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارا ہو۔ تو پھر بے شک یہ تعویذ منجملہ شرک ہوگا۔ اور اس پر گرفت ہوگی ــــ لیکن اگر کلام بھی پاکیزہ ہو۔ اور لوگوں کو کلامِ الٰہی کے ذریعہ اللہ کے قریب کرنے کی تحریک ہو۔ اور اس کلام میں اللہ ہی کو مخاطب کر کے قلم اور زبان چلائی جا رہی ہو تو اس کو بھی شرک کہنا اعلیٰ درجے کی نادانی اور معیاری قسم کی جہالت ہے۔

صحیح مسلم میں ایک روایت ہے جو حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے روکا۔ تو آلِ عمرو ابن حزم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ اور عرض کیا۔ کہ رسول خدا ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ اس کے بعد راوی نے کہا۔ کہ آپ نے جھاڑ پھونک کے الفاظ سنے۔ اور انہیں سننے کے بعد فرمایا۔ کہ اس طرح کی جھاڑ پھونک کر سکتے ہو۔ اور لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک دوسری روایت مسلم شریف میں یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابیؓ کو کسی سانپ نے ڈس لیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دَم کرنے والا موجود ہے۔؟

لوگوں نے کہا کہ اے رسولِ خدا آلِ حزم سانپ کے ڈسنے پر دَم کیا کرتے تھے جب آپ نے منع فرمایا تو انہوں نے دَم چھوڑ دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ آلِ حزم کو بلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلایا گیا۔ وہ آئے تو آپؐ نے ان کے دَم کے طریقے کو سُنا۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ طریقہ صحیح ہے۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آلِ حزم نے دَم کیا۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر طریقۂ جھاڑ پھونک غیر مشرکانہ ہے۔ تو اس کو اختیار کرنے میں قطعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اگر تعویذوں میں کلامِ الٰہی کے سوا کچھ اور لکھ کر دیا جاتا ہو۔ اور وہ کچھ اور مشرکانہ فعل و عمل سے ہم آہنگ ہو تو ایسے تعویذوں کی مخالفت کی جائے گی۔ لیکن قرآن کی آیات اور سورتوں کے استعمال کو شرک بتانا قرآنِ حکیم کی تذلیل ہے۔ اور سنّتِ رسولؐ کا مذاق اڑانا ہے۔ ایسی توحید پرستی سے شیطان خوش ہوتا ہوگا۔ کہ میں حدیث کے متوالوں کو کس طرح اپنی انگلیوں پر نچا رہا ہوں۔ اور توحید کے نام پر توحید پرستوں کو کس طرح گمراہ کر رہا ہوں۔

حافظ ابن القیم جوزیؒ نے طبِ نبویہ میں یہ روایت بیان کی ہے کہ: مروزی نے بیان کیا۔ کہ ابو عبداللہ کو یہ معلوم ہوا۔ میں بخار میں مبتلا ہوں۔ تو انہوں نے میرے بخار کے لئے ایک رقعہ لکھ کر روانہ کیا۔ جس میں یہ عبارت مذکور تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بسم اللہ وباللہ محمد رسول اللہ، قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جبرائیل فمیکائیل واسرافیل اشف صاحب ھذا الکتاب بحولک وقوتک وجبروتک الٰہ الحق۔

ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اللہ کے نام سے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ہم نے کہا کہ اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔ ابراہیم کے ساتھ اُن کافروں نے فریب کاری کا ارادہ کیا تھا۔ تو ہم نے اُن کو ناکام بنا دیا۔ اے اللہ جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب تو اپنی قوت و طاقت، تصرف اور جبروت سے اس تعویذ والے کو شفا عطا کر اے حقیقی معبود!

مروزی نے بیان کیا کہ ابو المنذر عمرو ابن مجمع نے ابو عبداللہ کو یہ رقعہ پڑھ کر سنایا۔ اور میں اُن سے سن رہا تھا۔ انہوں نے حدیث بیان کی کہ ہم سے یونس ابن حبان نے یہ حدیث بیان کی ہے ــــــــ میں نے ابو جعفر محمد ابن علیؒ سے تعویذ لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر تعویذ میں کتابِ الٰہی قرآن یا کلامِ رسول لکھا ہو تو اس کو لٹکاؤ اور اس سے شفا حاصل کرو۔ میں نے کہا کہ میں چار روزہ والے بخار کے لئے بسم اللہ و باللہ و محمد رسول اللہ" تعویذ میں لکھتا ہوں ــــــــ آپ نے کہا بہتر ہے۔

حضرت امام احمد ابن حنبلؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نقل کیا ہے کہ عرب کے لوگ اس بارے میں نرم رویہ اختیار کئے ہوئے تھے۔

امام احمد ابن حنبلؒ نے بیان کیا ہے۔ ہم سے تمائم کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نزولِ بلا کے وقت عموماً گردن میں لٹکائی جاتی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں۔

خلال نے بیان کیا ہے۔ ہم سے عبداللہ ابن احمد نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میرے والد خوفزدہ شخص کے لئے تعویذ لکھتے تھے۔ اور نزولِ بلا کے وقت کے بخار کے لئے بھی تعویذ لکھتے تھے۔

اسی طرح کی اور بھی روایات ہیں کہ جن سے تعویذ کا لکھنا اور اس کو جائز و حق سمجھنا واضح ہوتا ہے۔ لیکن یہ تمام روایات ان لوگوں پر اثر انداز نہیں ہوں گی۔ جو تعویذ گنڈوں سے خدا واسطے کا بیر رکھتے ہوں۔ اور جنہیں یہ خبر نہ ہو کہ توحید و سنّت کے اصل معنی کیا ہیں۔ ہمارے خیال میں ایسے لوگوں سے جب بھی واسطہ پڑ جائے تو وہی طرز اختیار کریں جو صحابہ کرام کا تھا۔ وَاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا جب کوئی جاہل ان سے مخاطب ہوتا ہے تو وہ سلام کر کے اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔ آپ بھی اُن لوگوں کی سلامتی اور ہدایت کی دعا کر کے گزر جائیں۔ کیوں کہ کوئی نابالغ نہیں جانتا وصال و قربت کے مزے کیا ہیں۔ اور نابالغوں سے وصال و قرب کی لذت کے بارے میں سیر حاصل گفتگو کرنا فضول ہوگا۔ کیوں کہ کبڈی اور آنکھ مچولی کے مزے لینے والے بچے بلوغت کی باتوں کو نہ سمجھ سکیں گے۔ اور نہ ہی وہ ان لذتوں کا ادراک کر سکیں گے۔ جن کی انہیں ہوا تک نہیں لگی۔

ہمارے علماء دیوبند اور تمام علماء بریلی تو ہیں ہی تعویذوں کے قائل حیرت کی بات یہ ہے کہ غیر مقلد حضرات بھی تعویذوں کے قائل ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ حنفی نہیں تھے۔ انہوں نے بھی روحانی عملیات کے موضوع پر "شفاء العلیل" نامی ایک کتاب لکھی ہے۔ جو آج بھی مارکیٹ میں بکتی ہے ملتے سب ہیں اور جب ٹانگ کہیں پھنس جاتی ہے۔ تو عاملین کے گھر کا طواف بھی کرتے ہیں۔ لیکن بات بچوں ہی کی صحیح۔ مگر پُرانا تو وہیں گر چلا جہاں گر رہا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں بس خاموشی بہتر ہے۔

شادی نہ ہونے کا دُکھ

سوال از: خورشید ــــــــ (پتہ ندارد)

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ میں آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ جس میں مجھے روحانی ڈاک بہت اچھی لگتی ہے۔

میری پریشانی یہ ہے کہ میں اپنی بہنوں میں سب سے بڑی ہوں۔ اور خوبصورتی میں سب سے ہی کم۔ گھر میں جب بھی کوئی میرا رشتہ آتا ہے۔ میری چھوٹی بہن کو پسند کر کے چلے جاتے ہیں۔ لیکن بچپن میں میری سگائی ہو گئی تھی۔ جو میرے گھر والوں کی طرف سے ہی چھوٹ گئی۔ اس رشتے کے ٹوٹنے کے بعد سے ابتک کوئی رشتہ نہیں آیا۔ اور جب کوئی رشتہ آنے والا ہوتا ہے تو میری بہن یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ کبھی کوئی مجھے پسند کر لے۔ اور بار بار میری سب مذاق اُڑاتے رہتے ہیں۔ جس سے مجھے بہت شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ ہم چار بہنیں ہیں اور سب سے بڑی میں ہوں۔ میری عمر ۲۴ سال ہے۔ مجھے پتہ نہیں کیا میری بہن میرا رشتہ نہیں ہونے دینا چاہتی۔ وہ کہتی ہے۔ پہلے میری شادی ہوگی۔ میں اس کے لئے کچھ بُرا نہیں چاہتی۔ میں بھی سوچتی ہوں پہلے اسی کی شادی ہو جائے کیوں کہ جبتک وہ ہے میرا رشتہ ناممکن ہے۔ کیوں کہ وہ سب بہنوں میں سب سے زیادہ حسین ہے۔ اور جب کوئی آنے والا ہوتا ہے بن سنور کر کے بیٹھ جاتی ہے۔ پورے گھر میں سب اس کو ہی بہت پیار کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ گھر بھر کی لاڈلی ہے۔ مجھے بچپن سے ہی سب کہتے تھے۔ گھر بھر کا تو سارا کام کرتی ہے۔ پھر بھی مجھے کوئی کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ جب میں ناسمجھ تھی۔ لیکن اب مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔ جب سب اس کی تعریف کرتے ہیں جب کہ میں بھی اپنے کاموں کی وجہ سے تعریف کے قابل ہوں۔ بچپن سے ہی میں احساس کمتری کا شکار رہی ہوں۔ پہلے تو سب میری تعریف کیا کرتے تھے۔ اور اسے بہت گھمنڈی کہا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ سب سے بہت محبت سے پیش آنے لگی ہے۔ لیکن یہ سب ایک دکھاوا ہے۔ وہ اپنے آگے کسی کو بھی کچھ نہیں سمجھتی۔ اسی لاڈ و پیار اور چھوٹ کی وجہ سے وہ خود دل کی پسند سے شادی کرنے والی ہے۔ جس کی وجہ سے سب بہت دکھی ہیں۔ اور میری

بہن اب بھی اس لڑکے سے روز ملتی ہے۔ لیکن کوئی بھی اسے روک نہیں پاتا ہے۔ اور وہ سب کی ساتھ بد تمیزیانہ زبان چلاتی ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ اس کی شادی کردو لیکن ہمارے رشتے دار اور گھر والے اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں پہلے بڑی کی شادی ہوگی۔ میری بہن اب بھی گھر بھر کی آنکھ کا تارہ ہے۔ کیا میری اپنی بہن کی وجہ سے شادی نہیں ہوگی۔ مہربانی کرکے میرے سوال کا جواب دیں۔ اور میری پریشانی دور کردیں۔ عمر بھر آپ کی احسان مند رہوں گی۔

جواب آپ کا مسئلہ بہت نازک ہے۔ ایک تو آپ کی عمر بہت زیادہ ہوگئی۔ عورت چالیس سال کی عمر میں زمانہ یاس کو پہنچ جاتی ہے۔ آپ نے اپنی عمر ۳۵ سال لکھی ہے۔ اس عمر میں کسی لڑکی کی شادی ہونا بظاہر مشکل ہے۔ یوں اللہ چاہے تو اس دنیا میں نہ کچھ ناممکن ہے نہ کچھ مشکل۔ یہ دنیا ان کے اشاروں پر چلتی ہے اور ان کی ذات اسباب کی محتاج نہیں ہے۔ وہ جب چاہیں کن فیکون کا مظاہرہ کرسکتے ہیں۔ وہ قادرِ مطلق بھی ہیں اور مختارِ کل بھی۔ لیکن ظاہری صورتِ حال میں آپ کا مسئلہ کئی بنا پر پیچیدہ ہے۔ ایک تو آپ کی عمر زیادہ ہے۔ دوسرے گھر میں آپ کی جو بہن غیر شادی شدہ ہے وہ آپ سے عمر میں بھی کم ہے۔ اور توجہ کا مرکز بھی بن جاتی ہے۔ تیسرے مسلمانوں کی یہ جہالت کہ پہلے بڑی ہی کا کریں گے۔ خواہ بڑی کے انتظار میں چھوٹی بھی بوڑھی ہوجائے۔ آپ کے مسئلے کو اور زیادہ پیچیدہ بنائے ہوئے ہے۔ ادھر سے آپ احساس کمتری کا شکار ہیں۔ کل ملاکر آپ کا مسئلہ کافی سنگین اور پیچیدہ ہے۔ لیکن کسی بھی صاحبِ ایمان کو کسی بھی حالت میں مایوس نہیں ہونا۔ اس لئے کہ بندے حالات کے سامنے بے بس ہوسکتے ہیں۔ مگر بندوں کا خالق کسی بھی حالت میں بے بس اور مجبور نہیں ہے۔ وہ چاہیں تو دورِ خزاں میں بھی پھول کھل سکتے ہیں۔ وہ چاہیں تو پتھروں کی کوکھ سے جھرنے بہنے لگتے ہیں۔ وہ چاہیں تو بنجر زمین میں سبزے اُگ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہیں یاس کے اندھیروں سے آس کے اُجالے پیدا ہوسکتے ہیں۔ ان کے لئے ممکن ناممکن، عسر یسر ہونی انہونی مشکل آسان سب برابر ہے۔ اس لئے ایمان و یقین کیساتھ آپ اسی کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔

ہر بدھ کو سورۂ یوسف پڑھیں۔ اور ہر جمعہ کو سورۂ احزاب کی تلاوت کریں۔ اور بغیر کسی شرم اور جھجک کے اپنے رب سے اپنی شادی کی دعا کریں۔ وہ مالک بھی ہے اور وہ ہمارا دوست بھی ہے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اللہ صاحب ایمان لوگوں کا دوست ہے، اس کے سامنے بے تکلف اپنی تمنائیں اپنے جذبات بصورتِ دعا رکھئے ——— مجھے امید ہے کہ جب اس نے کسی کو کبھی محروم نہیں رکھا تو وہ آپکو بھی محروم نہیں رکھے گا۔ اور غیب سے آپ کی مدد کرے گا۔ ایک دن آپ کی شادی ہوجائے گی ——— اور ان قیامت خیز حالات سے آپ کو نجات مل جائے گی۔

مولانا منظور نعمانیؒ والے مضمون پر اظہارِ شکایت

سوال از: عمران اختر ندوی ——— قدوائی روڈ، موہن پورہ، ناگپور (مہاراشٹر)

آپ کا اپنا طلسماتی دنیا الحمدللہ ناچیز کے زیرِ مطالعہ رہتا ہے۔ جولائی ۱۹۹۷ء میں مولانا منظور نعمانیؒ کی سوانح حیات نظر سے گزری۔ مضمون اپنی جگہ برحق تھا۔ لیکن افسوس کہ آپ نے وہ بات جہاں کہنی تھی۔ وہاں نہیں کہی۔ بہت بہتر ہوتا یہ مضمون لکھ کر الفرقان کے دفتر بھجوا دیتے۔ وہ اپنی غلطی کی اصلاح کرلیتے۔ یہ میری صلاح ہے۔ کیوں کہ آپ کے اس مضمون دینے سے ملت کے بیشتر لوگ مرحوم کی ذات سے بدگمان ہوگئے ہوں گے۔ شریعت میں بعد الموت خوبی بیان کرنی چاہیئے نہ کہ برائیاں۔ آپ نے جو کچھ کیا وہ اچھا نہیں کیا۔

خودِ احتساب نفس کی زحمت سے بچ گئے
اور دوسری شخصیت پر غلاظت اچھال کر

مکرمی صدیقی صاحب سے التماس ہے کہ کم از کم اس کی اصلاح کتابوں میں دینے سے نہیں ہوتی ——— آئندہ ایسا مضمون نہ لکھے تو زیادہ اچھا ہے

کھل گئی جب سے چشم بصیرت
اپنی ہی نظر سے گر گئے ہم۔

جواب میں جانتا ہوں کہ مولانا منظور نعمانی والے مضمون کو پڑھ کر بعض حضرات کو ناگواری ہوئی ہوگی۔ کیوں کہ مولانا منظور نعمانیؒ بعض حضرات کے نزدیک بہت بڑے عالم بھی تھے۔ اور بزرگ بھی۔ لیکن ایسے تمام حضرات سے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا۔ کہ ابوالحسنین صدیقی کے مضمون کی گہرائی میں جانے کی زحمت کریں۔ سطحی طور پر اگر مضمون کا مطالعہ کریں گے تو لامحالہ ناگواری ہوگی۔ لیکن اگر گہرائی میں جائیں گے۔ تو یہ اندازہ لینا مشکل نہیں ہوگا کہ ابوالحسنین کے قلم میں برائے نام جو ترشی پیدا ہوئی تھی وہ سیدنا امام حسینؓ کی بے حرمتی کی وجہ سے ہوئی تھی جس کا ارتکاب ان کے صاحبزادے نے ایک غیر معیاری کتاب لکھ کر کیا تھا۔ اور اس پر حضرتؒ نعمانی صاحب نے تعریفی مقدمہ لکھا تھا۔ اور بعض جملے ایسے لکھے تھے جو پوری امت کے لئے دلخراش اور رنج دہ تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ "واقعۂ کربلا" تحقیق کے نام پر ایک مذاق تھی۔ اور اس کتاب کے خلاف جب مفکر ملت حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی کا جچا تلا تبصرہ سامنے آیا تھا تو مولانا نعمانیؒ کے صاحبزادے آپے سے باہر ہوگئے تھے۔ اور انہوں نے مولانا ندوی کے خلاف الفرقان کے صفحات میں بڑی

لے دے کی تھی۔ اور سیاسی ریلی نکالنے کے انداز میں مضامین لکھے تھے۔

حیرت کی بات ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کے خلاف پورا دفتر مارکیٹ میں آجائے تو بھی اس اُمّت کے بعض حساس لوگوں کے کانوں پر جوں بھی نہ رینگیں۔ اور وہ صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ کا مصداق بن کر رہ جائیں۔ جبکہ نواسۂ رسولؐ کی شخصیت پوری اُمّت کے نزدیک مسلّم ہے۔ اور جب کسی ایسے بزرگ کے خلاف ادب و احترام کے ساتھ بھی تنقید کردی جائے۔ حالانکہ وہ پوری اُمّت میں صد فیصد مقبول بھی نہ ہوں۔ تب بھی بعض حساس لوگ بکھر جاتے ہیں۔ اور سچّائی کو برداشت نہیں کر پاتے۔

اگر کسی کے مرنے کے بعد اس کے کسی بھی قول و عمل پر تنقید کرنا گناہ ہے۔ تو چودہ سو برس کے بعد سیّدنا امام حسینؓ کے کردار میں کیڑے تلاش کرنا کونسی نیکی کی بات تھی۔؟

غنیمت ہے کہ آپ نے صدیقی صاحب کے مضمون کو برحق تو مانا۔ بعض لوگ جن کو دین کا شعور برائے بیت بھی نہیں وہ اس مضمون کو خلافِ حق ہی سمجھ رہے تھے۔ اور ایسے مُنہ پھلائے بیٹھے تھے۔ جیسے ان کے گھر میں نقب زنی کرلی ہو۔

لیکن ایسے تمام لوگوں کو یہ بات ہمیشہ کے لئے نوٹ کرلینی چاہیئے کہ ہم اپنی عقل و فہم کے اعتبار سے جو کچھ بھی صحیح سمجھتے ہیں۔ اس کی اشاعتِ عام کرتے ہوئے صرف اللہ کی رضا کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ لوگوں کے چہروں پر بکھری ہوئی سلوٹوں کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ حق حق ہے اور اس کا اظہار کرنے میں تامّل کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ لوگوں کی مدح و ذم کی پرواہ کرنے والے "اشاعتِ حق" کا کام نہیں کرسکتے۔

آج ہمارے دین میں خرابی ہی اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ ہم نے تنقید برداشت نہیں ———— ہم صرف تعریفوں کا حلوا کھا سکتے ہیں۔ جبکہ کردار کے اندر حسن نقد و احتساب کے نقر و فاقے سے پیدا ہوتا ہے۔ تعریفوں کے مال طید سے نہیں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ شریعت میں بعد الموت خوبی بیان کرنی چاہیئے۔ مجھے اس بات سے صدفی صد اتفاق نہیں ہے۔ اگر ہم صدفی صد اس بات کو درست سمجھ لیں گے تو تاریخ میں جو راویوں پر جرح ہوئی ہے۔ وہ سب کی سب سبّ و شتم کے دائروں میں آجائے گی۔ اور غیبت میں شمار ہوگی۔ مولانا نعمانی کا وہ مقدمہ جو واقعۂ کربلا پر لکھا گیا ہے سیّدنا امام حسینؓ کی شخصیت کو مجروح کرتا ہے۔

حیرت ہے کہ آپ نے اُس مقدمے کے بارے میں ایک حرف بھی قلم سے نہیں نکالا اس حساب سے قیامت کے دن آپ خود بھی کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔ اگر آپ کے اصول سے مرنے کے بعد کسی کو بھی بُرا نہیں کہنا چاہیئے تو پھر عتیق الرّحمٰن سنبھلی صاحب نے سیّدنا امام حسینؓ کی وفات کے ۱۴ سو برس کے بعد اُن کے خلاف کتاب کیوں لکھی۔ اور آپ نے انہیں یہ نصیحت کیوں نہیں کی۔ جو آپ ابوالحسنین صدیقی کو کر رہے ہیں۔

کیا آپ کے نزدیک سیدنا امام حسینؓ کی شخصیت اتنی گئی گزری ہے۔ والعیاذ باللہ کہ آپ صدیقی صاحب کو متنبہ کرتے ہوئے سنبھلی صاحب کے بارے میں چند الفاظ بھی نوکِ قلم پر لا سکے۔ کیا اسی کا نام دینداری اور حق پرستی ہے کہ انسان وعظ بیان کرتے وقت مصلحتوں کو پیشِ نظر رکھے۔

آپ نے اپنے خط میں جو شعر لکھا ہے۔ وہ صرف الزام ہے۔ اور یہ فیصلہ ہم خدا پر چھوڑتے ہیں کہ اس شعر کا مصداق ابوالحسنین ہوں گے یا آپ یا وہ عتیق الرحمٰن سنبھلی جنہوں نے سیّدنا امام حسینؓ کے خلاف واقعۂ کربلا میں تبرّے بازی کی محفل سجائی ہے۔ اور اہلِ بیت کو رسوا کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

عتیق صاحب نے صرف یہی نہیں کہ اہلِ بیت کو نشانہ بنایا اور ان کے مزاج کا جغرافیہ بیان کرتے وقت من بھاتی باتیں تحقیق کے نام پر حوالۂ قرطاس کیں۔ بلکہ انہوں نے اُمّت کے اساطین کے خلاف اور تاریخ اسلامی کے خلاف ایسا زہر "واقعۂ کربلا" کی تحریروں میں گھولا ہے کہ اگر خدانخواستہ یہ کسی حق و باطل میں تمیز کرنے والے کی حکومت ہوتی تو عتیق الرحمٰن صاحب یقیناً عمر قید کی سزا پاتے۔ لیکن عتیق صاحب کے قلم نے تو قلابازیاں ایسے وقت کھائی ہیں۔ جب حکومت کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو خود اسلامی تاریخ کا بُرا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے بڑوں کی پگڑی اُچھلتی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور اس بے حس اُمّت کی موجودگی میں ملامتوں کا ماتم اچھالا ہے جس کا حال یہ ہے کہ اگر کسی من پسند بزرگ کے خلاف سلیقے سے بھی دو لفظ زبان سے نکال دو تو اُمّت کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ ہاتھوں میں خنجر اور پتھر آجاتے ہیں۔ زبان زہر اُگلنے لگتی ہے اور اگر اہلِ بیتؓ کے خلاف کوئی دفتر کے دفتر بھی لکھ دے تو اس بے حس اُمّت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ خدا ہی جانے کہ یہ تقوے کا عروج ہے یا گمراہی کی معراج!

بے تکلف اور بے تامّل یہ بات عرض ہے کہ اگر پوچ اور من گھڑت کتابیں لکھ کر کوئی محقق بن سکتا ہے تو پھر سلمان خورشید سے بڑا تو محقق کوئی بھی نہیں ہے۔ سلمان خورشید کا زہر تو کڑوا زہر تھا۔ جو اُمّت کیلئے نقصان دہ نہیں تھا۔

اُمّتِ رسولِ خدا نے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہ کرسکی۔ اور یہ جام زہر نوشِ نہ کرسکی۔ لیکن محمود احمد عبّاسی اور عتیق الرّحمٰن سنبھلی کا ایجاد کردہ زہر تو میٹھا زہر ہے۔ اُسے تو اُمّت خوشی خوشی اور غٹاغٹ پی

رہے گی۔ اور آہستہ آہستہ مرگِ مفاجات کا شکار ہوتی رہے گی۔ اور پتہ بھی نہیں چلے گا۔ کہ اس ناگہانی موت کی اصل وجہ کیا ہے۔؟۔

اگر فرصت مل گئی تو انشاء اللہ ہم ہی اس امّت کو یہ بتائیں گے۔ کہ واقعۂ کربلا میں عتیق الرحمٰن سنبھلی کا قلم کہاں کہاں بھٹکا ہے۔ اور کہاں کہاں اس نے آوارگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

اپنے خط کے آخیر میں آپ نے جو شعر لکھا ہے۔ وہ خود آپ کو بھی دعوتِ فکر دیتا ہے۔ اگر ہم سب اصحابِ لباس لوگ اپنے اپنے گریبانوں میں جھانک لیا کریں۔ تو پھر اس دنیا کی حالت ہی سُدھر جائے۔ وعظ کی محفلیں سجانا بہت آسان ہے لیکن حق و باطل کے درمیان فرق کرنا اور حق کو برملا واضح کرنا بہت مشکل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ۔

ایک سوال میں کئی سوالات

سوال از: محمد یونس ــــــــــ مالیگاؤں۔

فرشتے نور سے بنتے ہیں۔ اور اپنی مرضی سے روپ بدل سکتے ہیں۔

جن آتشی ہیں۔ یہ بھی روپ بدلتے ہیں۔

دیو، یہ کس مٹی سے بنے ہیں۔ اور کیا یہ بھی روپ بدلنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

چڑیل، بھوت، خبیث، یہ کیا ہیں؟ اور یہ کیوں کر بنتے ہیں۔ یا کیسے بنتے ہیں۔

موکل یہ کیا ہیں؟ ان کی تعریف کیا ہے۔؟

پری، یہ کس مٹی کی بنی ہیں۔؟ پری مؤنث ہے تو اس کا مذکر کون ہے۔؟ اور جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پری کے دو بازو ایسے ہوتے ہیں جیسے پرندوں کے۔ کیا یہ حقیقت ہے۔؟

خبیث روح سے کیا مراد ہے۔؟ جہاں تک میری سمجھ میں آتا ہے۔ روح پاک شئے ہے۔ جس کو "جسم لطیف" بھی کہا گیا ہے۔ بعض لوگ اُسے "جسم روحانی" بھی کہتے ہیں۔ تو پھر روح خبیث کیسے ہوئی۔؟

شیطان کس کس قسم کے ہوتے ہیں۔؟ شیطان کا مؤنث کیا ہے؟

ایک بڑے میاں کہتے ہیں کہ شیطان کی دائیں ران میں "ذکر" اور بائیں ران میں "فرج" ہوتی ہے۔ اور یہ اپنے آپ جفتی کرتے ہیں۔ اور اولاد پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ کیا یہ حقیقت ہے۔

جو نمبرات میں نے دیئے ہیں۔ ان میں نمبر ایک کو چھوڑ کر انسان اپنے عمل سے نمبر [illegible] تمام کو اپنے قبضے میں کر سکتا ہے۔

(جن، دیو، چڑیل، موکل، خبیث، شیطان) لیکن آج تک نمبر ۲ (یعنی پری) کے متعلق تلاش بسیار کے بعد بھی کہیں سے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ "پری" پر بھی انسان بذریعہ عمل قبضہ کر چکا ہے۔

یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ مناسب معلوم ہو تو تفصیل سے طلسماتی دنیا میں معلومات چھاپیں۔ یا پھر جواب کیلئے ڈاک ٹکٹ حاضر ہیں۔

جواب بلاشبہ فرشتوں کی تخلیق حق تعالیٰ نے نور سے کی ہے۔ اسلئے انہیں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اور جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور انسانوں کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے۔ انبیا بھی مٹی ہی سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی حفاظت خصوصی طور پر کی جاتی ہے۔ اور نہ گناہ کی صلاحیت رکھنے کے باوجود گناہ نہیں کرتے۔ جب کہ فرشتوں میں گناہ کی صلاحیت ہی نہیں۔ جنات میں بھی نیک، بد اور کافر و مسلمان ہوتے ہیں۔

جنات کا ایک گروہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر ایمان بھی لایا تھا۔ اور اسی موقعہ پر سورۂ جن نازل ہوئی تھی۔ سورۂ جن کی ابتدائی آیات ایک جن کی تقریر سے ماخوذ ہیں۔

شیطان بھی آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کی اولاد بھی آگ ہی سے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن شیطان اور جن میں فرق ہے۔ جنات میں بھی نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ البتہ شیاطین میں نیکی کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

شیطانِ اعظم ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کر کے نیکی کرنے کی صلاحیت ہی کو سلب کرا دیا ہے۔ اب وہ نیکی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا۔ اس طرح ذوالعقول مخلوقات میں تین قسم ہو گئیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ فرشتے ہیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں نیکی کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ شیاطین ہیں۔

ایک وہ جن میں نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت ہے۔ یہ انسان اور جنات ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ جماعت انبیاء کی جماعت ہے۔ جو گناہ کی صلاحیت کے باوجود گناہ نہیں کرتی۔ اس لئے ان کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

بلاشبہ فرشتے مختلف روپ اختیار کر سکتے ہیں۔ حضرت جبرئیلؑ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مختلف روپ میں آیا کرتے تھے۔ فرشتوں کی طرح جنات بھی اپنا پیکر بدل لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بھی جسم بدلنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔

موکل بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے۔ جو دنیاوی نظام میں اللہ کے

علم پر غائبانہ اللہ کے بندوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور مخصوص علم وعمل کے ذریعہ انسانوں کے تابع بھی ہو جاتے ہیں لیکن جنات اور موکلین کو تابع کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ البتہ غائبانہ طور پر اُن سے علم وعمل کے ذریعہ مدد کی درخواست کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ منجانب اللہ بحکم خلق پر مامور ہیں۔ اور اپنی اپنی حد اور دائرہ کار میں اللہ کے بندوں کی مدد کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت میکائیل علیہ السلام روزی فراہم کرنے پر مامور ہیں۔

حضرت عزرائیل روح نکالنے پر مامور ہیں وغیرہ۔ اسی طرح حق تعالیٰ کے پیدا کردہ بے شمار فرشتے اپنی اپنی ڈیوٹی پر لگے ہوئے ہیں۔ اپنی اپنی حد بندیوں میں اللہ کے بندوں کی مدد کرتے رہتے ہیں۔

آپ نے پوچھا ہے کہ پری کس مٹی کی بنی ہے؟

اگر میں آپ سے پوچھوں کہ شہزادی کس مٹی کی بنی ہوتی ہیں۔ تو آپ کا جواب کیا ہوگا

اللہ تعالیٰ نے تمام جنات کو ایک آگ سے پیدا کیا ہے اور تمام انسانوں کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ ایسا بھی نہیں ہوا کہ اللہ نے کالے انسانوں کو کالی مٹی سے اور گورے لوگوں کو سفید مٹی سے پیدا کیا ہو۔ اللہ نے آدم کا پتلا ملی جلی مٹی سے تیار کیا تھا بعد میں مختلف رنگ قدرت خداوندی کی بنیاد پر بس۔ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد میں لاکھوں اور کروڑوں قسم کے ناک نقشے اور رنگ روپ پیدا ہوئے۔ اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔

انسان کے طبقات میں، نوکرانی، مالکن، چپراسن، شہزادی وغیرہ الگ الگ مخلوق نہیں ہے بلکہ عورت ذات کے مختلف درجات کی وجہ سے مختلف نام ہیں۔ اور انسان ہونے کے ناطے اگر نوکرانی مٹی سے بنی ہے تو اسی مٹی سے شہزادی بھی جو بادشاہ کی بیٹی ہوتی ہے بنی ہے۔

جنات میں بھی مختلف طبقات ہوتے ہیں۔ جنات میں جو عورتیں بدکردار اور بدقماش ہوتی ہیں۔ وہ چڑیل کہلاتی ہیں۔ یا پھر بدروحوں کو چڑیل کہا جاتا ہے۔ اور جنات میں شاہی گھرانوں کی عورتوں کو پری سے تعبیر کیا جاتا ہے کیوں کہ یہ معیاری خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور بالعموم خوبصورت بھی ہوتی ہے۔

پری کے لفظی معنیٰ خوبصورت کے ہیں۔ خوبصورت لڑکی۔ پری چہرہ۔ اور اچھے گھر کو پری خانہ کے الفاظ عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک اُڑنے کی بات ہے تو جنات کو اللہ نے اُڑنے کی صلاحیت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمائش پر ایک جن نے پلک جھپکتے ہی ملکہ بلقیس کا جو تخت لاکر رکھ دیا تھا۔ وہ اُڑ کر ہی لایا تھا۔ پری سے مراد پروں والی عورت نہیں ہے۔ بلکہ پری سے مراد خوبصورت اور خاندانی جنی ہے۔ جسے محاوراتی زبان میں پری کہا جاتا ہے۔ پری کے جو دو پر تصویروں میں بنائے جاتے ہیں۔ وہ محض تخیلاتی چیز ہیں ______ الشیطان میں جو اُڑنے کی صلاحیت رکھی ہے۔ وہ صلاحیت پروں کی محتاج نہیں ہے۔ اُن کے بازو خود پروں کا کام کرتے ہیں۔ لیکن تصویروں میں پریوں کے پر دکھائے جاتے ہیں۔ جو صرف تصوراتی چیزیں ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں روح لطیف چیز کا نام ہے۔ لیکن روح کا پاک اور خبیث ہونا احادیث سے ہے۔ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کی روح کی لطافت ختم ہو جاتی ہے۔ اور روح میں خباثت پیدا ہو جاتی ہے ______ چنانچہ احادیث سے ثابت ہے کہ جب گنہگار کی روح قبض کی جاتی ہے۔ تو فرشتوں کو تعفن محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح نیک لوگوں کی روح جب نکلتی ہے تو فرشتوں کو خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ یہی خبیث روحیں یعنی "بدروحیں" جب انہیں زمین و آسمان میں پناہ نہیں ملتی بھٹکتی بھی ہیں۔ اور انسانوں کو پریشان بھی کرتی ہیں۔

دیو اور جن اور بھوت اور آسیب ایک ہی مخلوق کے مختلف نام ہیں جیسے طرح انسان، آدمی، ابن آدم۔ یعنی نوع ایک ہی مخلوق کے الگ نام ہیں۔ اسی طرح جنات کو بھوت اور دیو بھی کہا جاتا ہے۔

دیو کا لفظی ترجمہ ہے۔ طاقت ور۔ جن چونکہ طاقت ور ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو دیو بھی کہتے ہیں۔ اسی سے دیوی اور دیوتا بنا ہے۔

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ دیوی اور دیوتا بے حد طاقت ور ہوتے ہیں۔ اور اپنی طاقت سے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ بہرحال دیو کہتے ہیں طاقتور مخلوق کو اور استعارے کے طور پر یہ لفظ جنات کے لئے بولا جاتا ہے جنات ہی کو عربی میں غول بھی کہتے ہیں۔

شیطان کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں۔ جو روایت آپ نے نقل کی ہے۔ یہ بھی احادیث میں ملتی ہے۔ اور احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ابلیس کی بائیں ران سے اللہ نے اس کی بیوی پیدا کی۔ جس سے ابلیس کی نسل چلی۔ (واللہ اعلم)

تفصیلات کے لئے آپ طلسماتی دنیا کا شیطان نمبر پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کو شیطان سے متعلق اس نمبر میں اتنا مواد مل جائے گا کہ آپ کو بہت کتابیں پڑھ کر بھی اتنا مواد حاصل نہیں ہو سکتا۔

آخر میں یہ عرض کردوں گا کہ حق تعالیٰ نے انسان کو قوت عقل اور قوت علم سے مالا مال کیا ہے۔ اور انسان اپنی علمی اور روحانی قوتوں کا سہارا لے کر اور علم وعملیات کے نت نئے جال بنا کر دنیا کی ہر مخلوق کو تابع بھی کر سکتا ہے۔ اور اُسے غلام بھی بنا سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ انسان

ہی روحانی قوت پامال نہ ہو۔ اللہ کے نیک بندوں کے سامنے جنات و دوسری مخلوقات اپنے سر جھکا دیتے تھے اور اپنے گھٹنے ٹیکتے تھے۔ آج کا انسان، تو انسانوں ہی کو رام نہیں کر سکتا۔ جنات وغیرہ کو کیسے تابع کرے گا کیوں کہ انسانوں کی روحانی قوتیں اللہ کی مسلسل نافرمانی کی وجہ سے پامال ہو کر رہ گئی ہیں۔ ورنہ حق تو یہ ہے — جنات بھی انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ اور جنگل کے وحشی جانور بھی انسان کو دیکھ کر رفو چکر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

آج بھی اگر کوئی انسان اپنی مخفی صلاحیتوں کو بیدار کرے اور اپنی کھوئی ہوئی طاقتوں کو اللہ اور رسول کی اطاعت اور پرہیزگاری کے ذریعہ بحال کر لے تو جنات ہوں یا حیوانات سب انسان کے آگے بیچ ہیں۔ اور سب انسان کی غلامی اور چاکری کرنے میں فخر کرتے ہیں۔

علم نجوم کی جانکاری

سوال از: عزرا احمد

میں آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" کا قاری ہوں۔ ہر ممکنہ کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر ماہ اس کا مطالعہ کروں۔ "طلسماتی دنیا" واقعی بیش بہا قیمتی خزانہ ہے۔ اس سے ہر خاص و عام مستفید ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی میری ناقص عقل کچھ باتیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جیسے کہ "ساعت عطارد" "زحل کی ساعت" "شمس کی ساعت" "برج عقرب" "قمر کی ساعت" "برج عقرب کا پانچواں درجہ طلوع"

برائے کرم انکی عام زبان میں کیا اصطلاح ہے۔ خلاصہ تحریر کریں۔ کیوں کہ مندرجہ بالا الفاظوں کا مفہوم سمجھنے میں مشکل ہو رہی ہے۔

برائے مہربانی ستاروں کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالیں۔

جواب آپ دیکھتے ہوں گے۔ ہماری دنیا میں ہر سال تین موسم ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی اور برسات۔ اور تینوں موسم نظام شمسی اور نظام آب و باراں ہی کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ سورج ایک سال میں ۱۲ برجوں کا سفر طے کرتا ہے۔ سورج جب برج ثور میں داخل ہوتا ہے تو موسم گرما کی بنیاد پڑتی ہے۔

سورج جب برج اسد میں داخل ہوتا ہے تو برسات شروع ہو جاتی ہے۔ اور سورج جب برج قوس میں داخل ہوتا ہے تو دنیا میں سردی کا موسم جڑ پکڑنے لگتا ہے۔ یہ موسموں کی تبدیلی میں اور بھی وجوہات اپنا کام کرتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس نظام کے تحت چلتا ہے جو کائنات بنانے وقت اللہ نے طے کر دیا تھا۔

جس طرح ہر سال موسم بدلتا ہے۔ اسی طرح ہر سال انسانوں کی تقدیر کا موسم بھی تبدیل ہوا کرتا ہے۔ ایک انسان کے ستارے گردش میں بھی آ جاتے ہیں۔ اور عروج پر بھی پہنچ جاتے ہیں۔ جب عروج پر ہوتے ہیں تو وہ انسان اگر مٹی کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے۔ اور جب اس کے ستارے گردش میں ہوتے ہیں تو اگر وہ سونے کو چھوتا ہے تو وہ سونا بھی مٹی بن جاتا ہے۔ تقدیر کی یہ الٹ پھیر ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کی رفتار اور چال سے گہرا تعلق رکھتی ہے — اسی کا نام علم نجوم ہے۔

علم نجوم کا وہ حصہ جس میں غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں شرعاً حرام ہے۔ اسلئے کہ پیش آنے والی بات کے بارے میں صد فیصد سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماسوا کوئی اور واقف نہیں ہے۔

جو نجومی آنے والے زمانے کے بارے میں پیشگی باتیں کرتے ہیں وہ عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ البتہ عاملین نے ستاروں کے مختلف بروج میں داخل اور خارج ہونے کو مبارک اور غیر مبارک کی جو تشریح کی ہے۔ وہ شریعت سے نہیں ٹکراتی۔

ماہرین نے حد سے زیادہ محنت، ریاضت سے یہ اندازے لگائے ہیں کہ فلاں وقت فلاں ستارے کی حکومت ہوتی ہے۔ اور فلاں ستارہ مبارک ہے۔ اور فلاں غیر مبارک۔ مبارک ستاروں کی حکومت میں مبارک۔ اور غیر مبارک ستاروں کی ساعتوں میں غیر مبارک کام کئے جاتے ہیں۔ تو تاثیر جلد سامنے آتی ہے۔

مشہور عام سات ستارے ہیں۔ اور ۱۲ برج ہیں۔ اور یہ تمام ستارے مسلسل چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ اور یہی انسانوں کی قسمت پر باذن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ سات ستارے یہ ہیں۔

سورج، چاند، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل۔

اور وہ ۱۲ برج جن میں یہ ستارے داخل ہو کر پھر نکلتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، اور حوت۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سوال کا جواب دیتے وقت میں اس بارے میں کچھ تفصیلات آپ کے گوش گزار کر دوں۔ تاکہ طلسماتی دنیا کے دوسرے قارئین کو بھی اس بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ تمام ستارے سورج کے اردگرد اپنے مدار پر حرکت کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے فاصلے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ بعض مدار کی بنا پر کبھی کوئی ستارہ زمین سے کم فاصلے پر آ جاتا ہے اور کبھی بہت دور چلا جاتا ہے۔ مثلاً کبھی زمین کے نزدیک ہوتا ہے تو صرف

۶۵ لاکھ میل کے فاصلے پر آجاتا ہے۔ اور یہ جب دور ہو جاتا ہے تو ۱۶۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہوتا ہے۔ اس دوری اور نزدیکی کے نام بہ اصطلاح علم نجوم یہ ہیں۔

اقرب الشمس ———— (سورج کے قریب)
اقرب الارض ———— (زمین کے قریب)
بُعد الشمس ———— (سورج سے دوری)
بُعد الارض ———— (زمین سے دوری)

سورج سے نزدیکی کو حضیض شمس بھی کہتے ہیں۔ اور سورج سے دوری کو اوجِ شمس بھی کہتے ہیں۔ زمین سے نزدیکی کو حضیض قمر بھی کہتے ہیں اور زمین سے دوری کو اوجِ قمر بھی کہتے ہیں ——— یہ علم نجوم کی معروف اصطلاحیں ہیں۔ اگر ان کا نام معلوم نہ ہو تو قاری کو تقویم سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

ستاروں کے بارے میں یہ تفصیلات بھی نوٹ کرلیں کہ چاند سورج ہی سے ٹوٹا ہوا ایک سیارہ ہے۔ جو کہ سورج ہی کی روشنی سے روشن ہوتا ہے۔ یہ سیارہ ہماری زمین سے ۴۹ حصے کم ہے۔ اس کی گردش کی رفتار فی گھنٹہ ۲ ہزار دو سو اسّی میل ہے۔ یہ پوری زمین کے گرد ۲۴ گھنٹے میں گھوم جاتا ہے ——— چاند ۲۸ دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر پورا کرلیتا ہے۔ اور سوا دو دن میں ایک برج کا سفر طے کرتا ہے۔

عطارد، اس سیارے کا طلوع اور غروب سورج ہی کے ہمراہ رہتا ہے۔ یہ سیارہ زمین سے دو کروڑ ۸۰ لاکھ ۷۰ ہزار میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۳۰۰۰ میل ہے۔ یہ سیارہ ۲۳ دن میں ایک برج کا سفر طے کرتا ہے۔ اس حساب سے یہ ۲۷۶ دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

زہرہ، یہ سیارہ زمین سے ۶ کروڑ ۷۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی سات ہزار ۸۰۰ سو میل ہے۔

زہرہ ۲۷ دن میں ایک برج کا سفر طے کرتا ہے۔ اور تقریباً ایک سال میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

مریخ۔ یہ سیارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا ہے۔ یہ سورج سے ۱۳ کروڑ ۱۲ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۴ ہزار ایک سو ۸ میل ہے۔ یہ سیارہ اُلٹی رفتار بھی چلتا ہے۔ دو اُلٹی سیدھی رفتار سے ۱۲ برجوں کا سفر کرتا ہے۔ یہ سیارہ ۴۵ دن میں اپنا سفر طے کرتا ہے۔ اور ۱۲ برجوں کا سفر ۵۴۰ دن میں مکمل کرتا ہے۔

مشتری۔ یہ سیارہ زمین سے ۱۲۵۰ گنا بڑا ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی نواسی ہزار میل ہے۔ یہ زمین سے اڑتالیس کروڑ ۳۷ لاکھ میل دوری کے فاصلے پر ہے۔ اس ستارے کی رفتار بہت سست ہے یہ اپنے محور پر ۹ گھنٹے ۵۵ منٹ میں گھومتا ہے۔ یہ ایک برج کا سفر ۱۲ ماہ میں طے کرتا ہے۔ اور ۱۲ برجوں کا سفر ۱۲ سال میں پورا کرتا ہے۔

زحل۔ زمین سے ۷۳۴ گنا بڑا ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۷۱ ہزار میل ہے۔ یہ زمین سے ستاسی کروڑ ۵۲ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔

زحل ڈھائی سال میں ایک برج کا سفر طے کرتا ہے لہٰذا یہ ۳۰ سال میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

ان کے علاوہ کچھ اور سیارے بھی ہیں جو ان ہی سیاروں کے ماتحت ہیں۔ ان سب ستاروں کی چالیں سیدھی چال اُلٹی چال۔ اور ان سب ستاروں کا برج کے اندر ہونا اور وہاں سے پھر خارج ہونا انسانوں کی تقدیر پر باذن اللہ اثر انداز ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آسمان، ستاروں اور برجوں کا ذکر کئی مقامات پر کیا ہے۔ اور ان سب کو اپنی قدرت کا کرشمہ قرار دیا ہے۔ آسمان پر بکھرے ہوئے ستارے صرف خوشنمائی کے لئے نہیں ہیں اور چاند اور سورج بھی صرف اندھیارے دور کرنے کیلئے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی تخلیق کے بیشمار مقاصد ہیں یہ سب بحکم خداوندی انسانوں کی تقدیر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ماہرین علم نجوم نے ستاروں کی دوری اور قربت پر مفصل گفتگو کی ہے۔ اس ساری گفتگو کو نقل کرنا روحانی ڈاک کے صفحات میں ممکن نہیں ہے ——— اختصار کے ساتھ یہ سمجھئے کہ ستاروں کا ایک دوسرے سے دور ہونا بھی دنیا میں اثر انداز ہوتا ہے اور ستاروں کا ایک دوسرے کے قریب ہونا بھی دنیاوی نظام پر اپنا اثر چھوڑتا ہے۔

جنوری ۲۰۰۸ء سے ہم نے ستاروں کی قربت اور دوری پر ایک مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کی دوسری قسط آپ اسی شمارے میں پڑھیں گے۔ کچھ باتیں یہاں بھی ہم نقل کر رہے ہیں۔ تاکہ آپ کو بات سمجھانے میں آسانی ہو۔

جب دو ستاروں کے درمیان فاصلہ ۱۲۰ درجہ کا ہوتا ہے تو اس کو علم نجوم کی اصطلاح میں تثلیث کہتے ہیں۔ یہ نظر کامل دوستی کی نظر ہے اور جب دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ کا فاصلہ ہو۔ اس وقت دوستی اور محبت نیز کاروبار اور ترقی کے تعویذات لکھنا بہت جلد فائدے سے ہمکنار کرتا ہے کیونکہ اس وقت اللہ کی ایک خاص رحمت دنیا پر برستی ہے۔ عاملین اس وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ اور ضرورت مندوں کو موقع کی مناسبت سے تعویذ لکھ کر دیتے ہیں۔

فاصلہ جب دو ستاروں کے درمیان ۶۰ درجے کا رہتا ہے یہ آدھی دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی محبت کا کام کرنے چاہئیں۔ لیکن پوری

نظرِ تثلیث کے مقابلے میں کمتر بھی جاتی ہے۔

نظرِ مقابلہ۔ یہ کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اس وقت دو ستارے ایکدوسرے کے سامنے ڈٹ کر دشمنوں کی طرح کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان ۱۸۰ درجے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ اس وقت اگر منافرت، عداوت، کسی کا تبادلہ کرانے، کسی کو برباد کرانے، کسی کی بندش وغیرہ کرانے کے تعویذات کئے جائیں تو باذن اللہ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ یہ گھڑی نحس اکبر کہلاتی ہے

تربیع اس نظر کو کہتے ہیں جس میں دو ستاروں کے درمیان ۹۰ درجے کا فاصلہ باقی رہ جائے۔ یہ نیم دشمنی کی نظر ہوتی ہے۔ اس میں بھی منافرت، اور عداوت کے تعویذ لکھے جاتے ہیں۔ اسے علمِ نجوم کی اصطلاح میں نحسِ اصغر کہتے ہیں۔

ستاروں کو بعض بروج میں مقامِ شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت اس ستارے کی قوت پورے شباب پر ہوتی ہے۔ اور دنیاوی نظام پر یہ قوت اپنی صلاحیت اور صفات کے مطابق پوری شدت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے ——— چنانچہ قمر کا شرف برج ثور میں ہوتا ہے۔

عطارد کا شرف برج سنبلہ میں ہوتا ہے ——— زہرہ کا شرف برج حوت میں ہوتا ہے۔

شمس کا شرف برج حمل میں ہوتا ہے ——— مریخ کا شرف برج جدی میں ہوتا ہے۔

مشتری کا شرف برج سرطان میں ہوتا ہے۔ اور زحل کا شرف برج میزان میں ہوتا ہے۔

مثلاً جب شمس کو برج حمل میں مقامِ شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت بنائے گئے کاروبار اور ترقی کے تعویذ حد سے زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اور کبھی خطا نہیں کرتے ——— یا مثلاً زہرہ کو برجِ حوت میں شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور اس وقت اسکی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ یہ وقت سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ اور بہت ہی قیمتی وقت ہوتا ہے۔ اس وقت سونے چاندی کے پترے پر تسخیر کے نقش بنائے جاتے ہیں۔ جو بے حد موثر ہوتے ہیں۔ اور کبھی خطا نہیں کرتے۔

جس طرح مختلف برجوں میں مختلف سیاروں کو شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور اس وقت ان کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح مختلف برجوں میں جا کر یہی سیارے ہبوط میں آجاتے ہیں۔ اور ہبوط میں آکر ان کی قوت کئی گنا گھٹ جاتی ہے اور کبھی کبھی صفر کے برابر رہ جاتی ہے۔

ستارے کبھی سیدھی راہ چلتے ہیں۔ اور کبھی اُلٹی راہ چلتے ہیں اسی کو علیات کی اصطلاح میں رجعت کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر زید کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے تو زید کو قدم قدم پر محبت ملے گی۔ وہ خود بھی دوسروں سے محبت کرے گا اور دوسرے بھی اس کی طرف ہمیشہ ملتفت رہیں گے۔ لیکن یہی زہرہ جب حالتِ رجعت میں ہوگا تو زید کے سبھی سے جھگڑے شروع ہوجائیں گے۔ وہ خود بھی لوگوں سے لڑے گا۔ اور لوگ بھی اس کے درپے رہیں گے۔ اور یہ سب ایک طے شدہ نظام کے تحت ہوگا۔ جو خالقِ کائنات نے تنہا اپنی مرضی سے قائم کیا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی پیدا کردہ دنیا کا نظام بنانے میں کسی سے رائے لینے کا محتاج نہیں تھا۔ وہ خالق بھی ہے۔ مالک بھی ہے۔ رازق بھی ہے اور خود مختار بھی ہے۔ اس نے چاند سورج اور ستاروں کو اپنی اپنی ڈیوٹی پر لگا دیا ہے۔ جس طرح فصلوں کے موسم بدلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح سیاروں کی گردش سے تقدیروں کے موسم بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ستاروں ہی کی گردش کی بنا پر انسان اٹھتا ہے۔ اور ستاروں ہی کی گردش کی بنا پر انسان گر جاتا ہے۔ ہر شخص کی زندگی میں کبھی خوشحالی آتی ہے۔ کبھی بدحالی۔ کبھی عروج آتا ہے۔ کبھی زوال، کبھی عزت ملتی ہے۔ کبھی ذلت۔ کبھی انسان مقبول ہوجاتا ہے۔ کبھی مبغوض۔ کبھی وہ لوگوں کے پیچھے پھرتا ہے۔ کبھی لوگ اس کے پیچھے پھرتے ہیں۔ گردش ہی کی بنا پر فقیر بادشاہ ہوجاتے ہیں۔ اور بادشاہ فقیر، امیر غریب ہوجاتے ہیں۔ اور غریب امیر۔ چھوٹے بڑے ہوجاتے ہیں۔ اور بڑے چھوٹے۔ عزت دار ذلیل ہوجاتے ہیں۔ اور کم ظرفوں کے ہاتھوں میں اقتدار آجاتا ہے۔ اور یہ سب ستاروں کے عروج و زوال سے ہوتا ہے اور ستاروں کا عروج و زوال حکمِ خداوندی کا پابند ہے۔

ہر روز ستاروں کی چالیں اور ساعتیں دن میں ۱۲ مرتبہ بدلتی ہیں۔

منگل کے دن کا حاکم مریخ ہے۔ اس لئے منگل کو پہلی ساعت مریخ کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت بغض و عداوت کے کاموں کے لئے موثر سمجھی جاتی ہے۔

بدھ کے دن کا حاکم عطارد ہے۔ اس لئے بدھ کے دن پہلی ساعت عطارد کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت تسخیر و محبت کے کاموں کے لئے موثر سمجھی گئی ہے۔

جمعرات کے دن کا حاکم مشتری ہے۔ اس لئے جمعرات کے دن پہلی ساعت مشتری کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت رزق اور ترقی کے کاموں کے لئے بااثر تصور کی جاتی ہے۔

جمعہ کے دن کا حاکم زہرہ ہے۔ اس لئے جمعہ کے دن کی پہلی ساعت زہرہ کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت شادی، محبت اور پیغام نکاح کے لئے موثر ہے۔

ہفتے کے دن کا حاکم زحل ہے۔ اس لئے ہفتے کے دن کی پہلی ساعت زحل کی ہوتی ہے۔ اگرچہ زحل غیر مبارک ستارہ ہے۔ اور اس کی ساعت میں نفرت وعداوت کے کام ہی موزوں ہوتے ہیں۔ لیکن ہفتے کے دن زحل کی پہلی ساعت مبارک بھی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی بھی مثبت کام کیا جاسکتا ہے ـــــــ اتوار کے دن کی پہلی ساعت شمس کی ہوتی ہے کیونکہ اتوار کے دن کا حاکم شمس ہی ہے۔ اس کی ساعت میں رزق، کاروبار، حصولِ ملازمت کے نقوش موثر ہوتے ہیں۔

پیر کے دن کا حاکم قمر ہے۔ اس لئے پیر کے دن کی پہلی ساعت قمر کی ہوتی ہے۔ اور قمر کی ساعت میں کوئی بھی اچھا کام کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس کی ساعتیں سعید ہوا کرتی ہیں۔

اس تفصیل سے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ نظامِ کائنات کو چلانے والے ۱۲ برج ہیں۔ اور ۹ سیارے ہیں۔ ان میں سے سات سیارے مشہور ہیں۔ سیارے ان ۱۲ برجوں کا سفر کرتے رہتے ہیں۔ ایک سیارہ ۱۲ برجوں میں داخل ہوتا ہے۔ اور پھر خارج ہوتا ہے۔ اور اس کے دخول وخروج سے دنیا میں مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

آخر میں یہ بھی سمجھ لیجئے کہ ایک برج کے ۳۰ درجے ہوتے ہیں۔ ایک درجہ ۶۰ دقیقے کا ہوتا ہے۔ ایک دقیقہ ۶۰ ثانیہ کا ہوتا ہے۔ اور ایک ثانیہ، ۶۰ ثالثہ کا ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح گھنٹہ منٹ سکینڈ ہوا کرتے ہیں۔ سورج برج حمل میں جب ۱۹ درجے کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح زہرہ جب برج حوت میں ۲۷ درجے کو پہنچ جاتا تو اس کو مقامِ شرف حاصل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سورج جب برجِ میزان میں ۱۹ درجے کو پہنچتا ہے تو اس کو ہبوط ہوتا ہے۔ اور زہرہ جب برج سنبلہ میں ۲۷ درجے کو پہنچتا ہے تو درجۂ ہبوط میں ہوتا ہے۔ ہر ایک ستارے اور برج کی تفصیل لکھنے کا مطلب ہوگا طلسماتی دنیا کے پچاس صفحات سیاہ کردیئے جائیں۔ ویسے بھی یہ موضوع انتہائی خشک ہے۔ اسی لئے دوسرے قارئین کا خیال کرتے ہوئے میں قلم کو روکتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب میری اس تحریر سے مل گیا ہوگا۔ باقی باتیں جو تشنگی تا ہمارے اس جواب میں نہ آسکی ہوں ان کیلئے جوابی لفافے کیساتھ پھر یاددہانی کرادیجئے انشاءاللہ مزید وضاحت کرکے آپکو تشفی دینے کی کوشش کریں گے ـــــــ اللہ ہمارے قلم کو اتنی طاقت دے کہ ہم اس کے بندوں کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔

آسانی ولادت کے لئے

سوال از: حامدہ انصاری ـــــــ غازی آباد

میری چھوٹی بہن کے جب بھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُسے بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ آپریشن کی ضرورت تو نہیں پڑتی۔ لیکن موت اور زندگی کی کشمکش سے گزر کر ولادت ہوتی ہے۔ اب میری بہن کو پھر چھ مہینے کا حمل ہے۔

برائے مہربانی کوئی عمل یا وظیفہ ایسا بتادیں کہ اس کو پڑھ کر بچے کی پیدائش میں آسانی ہو۔ بڑی امید کے ساتھ خط لکھ رہی ہوں۔

جواب آپنے جوابی لفافہ روانہ نہیں کیا۔ اس لئے آپ کے خط کا جواب رسالے میں دیا جارہا ہے۔ بوقت ولادت سفید کاغذ پر یہ آیت لکھیں۔ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ اور پھر اس کو سرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے اپنی بہن کی بائیں ران پر باندھیں۔ لیکن تعویذ جب ہی باندھیں جب دردِ زہ شروع ہوجائے۔ اگر پہلے باندھ دیں گی۔ تو یہ تعویذ درد نہیں ہونے دے گا۔ اور یہ نقصان کی بات ہوگی۔ ولادت کے فوراً بعد تعویذ کھول کر پانی میں بہادیں۔ بے حد موثر عمل ہے۔ ہزار دفعہ کا آزمودہ ہے۔ آپ بھی فائدہ اُٹھائیں۔ اور دوسرے قارئین کو بھی اس کی اجازت ہے۔

رزق کی فراوانی کے لئے

سوال از: سید کاظم ـــــــ سنبھل

ہمارا کاروبار پہلے بہت اچھا چلتا تھا۔ اور گھر میں حد سے زیادہ خوش حالی تھی۔ نہ جانے کس کی نظر لگی۔ کہ حالات دن بدن خراب ہوتے چلے گئے ـــــــ بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ کسی عامل کو دکھاؤ۔ ہوسکتا ہے۔ کسی نے بندش یا کرتوت کرادیئے ہوں۔ جس کی وجہ جہاں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں۔ نقصان ہوتا ہے۔ اور آمدنی گھٹتی چلی جارہی ہے۔ اور قرض بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اپنی ایک خالہ زاد بہن کے مشورے پر جو آپ کا رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہے۔ آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ آپ کوئی نقش بھجوائیں۔ یا پھر کوئی عمل بتائیں۔ میں آپ کا بتایا ہوا عمل پابندی سے کروں گا۔ آپ چاہیں تو میرے خط کا جواب رسالے میں بھی دے سکتے ہیں۔ تاکہ دوسروں کو بھی فائدہ ہو۔

جواب آپ کیلئے ایک عمل نقل کررہا ہوں۔ جو انشاءاللہ آپ کے لئے بیحد موثر ثابت ہوگا۔ اور آپ کیلئے روزی کے دروازے ہر طرف سے کھلنے شروع ہوجائیں گے۔

اس عمل کو کسی بھی نئے چاند کی پہلی جمعرات سے شروع کریں۔ صبح کی نماز کے بعد درود شریف ۲۱ مرتبہ اور سورۃ نصر اذا جاء نصر اللہ والفتح پوری سورۃ ۲۱ مرتبہ پھر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

ظہر کی نماز کے بعد سورۃ نصر ۲۲ مرتبہ اور آگے پیچھے درود شریف ۲۲،۲۲ مرتبہ پڑھیں۔

عصر کی نماز کے بعد سورۃ نصر ۲۳ مرتبہ اور آگے پیچھے درود شریف بھی ۲۳،۲۳ مرتبہ پڑھیں۔

مغرب کی نماز کے بعد ——— سورۃ نصر ۲۴ مرتبہ اور آگے پیچھے درود شریف بھی ۲۴،۲۴ مرتبہ پڑھیں۔

عشاء کی نماز کے بعد سورۃ نصر ۲۵ مرتبہ اور آگے پیچھے ۲۵،۲۵ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چند ہی روز میں زبردست اثر ظاہر ہوگا۔ اور آمدنی میں اضافہ بھی ہوگا۔ اور جو کچھ ملے گا انشاء اللہ اس میں خیر و برکت بھی ہوگی۔

برائے تکمیلِ مُراد

سوال از عبدالرشید ——— سہارنپور

میں آپ کا رسالہ پابندی سے پڑھتا ہوں۔ اور ہر رسالے سے کچھ نہ کچھ سیکھتا ہوں۔ آپ قوم و ملت کی جو خدمت کر رہے ہیں۔ وہ بے مثال ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اور آپ کو دن دونی ترقیاں عطا کرے ——— آج میں بھی آپ کے پاس برائے ضرورت حاضر ہوا ہوں۔ میری ایک خواہش ہے۔ جس کا میں اظہار کرنا نہیں چاہتا۔ اس خواہش اور مراد کو پورا ہو جانے کے لئے کوئی وظیفہ تحریر فرما دیں تو آپ کے لئے عمر بھر دعا کروں گا۔

جواب خدا ہی جانے آپ کی خواہش کیا ہے۔ اگر آپ کی خواہش جائز ہے تو میری بھی دعا ہے کہ اللہ اس کو پورا فرما دے اور آپ کو خوشی عطا کرے۔ اگر آپ چالیس دن تک لگاتار بعد نماز عشاء گیارہ سو مرتبہ اَللّٰہُ الصَّمَد پڑھیں۔ اور اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنی مراد و آرزو کی تکمیل کے لئے دعا بھی کریں تو انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر آپ کی مراد پوری ہونے کے آثار ظاہر ہوں گے۔ ایمان و یقین کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔

اگر آپ مندرجہ ذیل نقش کو جو "اللّٰہ الصَّمَد" ہی کا نقش ہے۔ گلاب و زعفران سے کسی عامل سے لکھوا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ تو انشاء اللہ آپ کی خواہش بہت جلد پوری ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۸۰	۱
۱۷۹	۲	۷	۱۲
۳	۱۸۲	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۸۱

دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے بچنے کیلئے

سوال از: زبیر احمد قاسمی ——— سلطان پور۔

میرے کئی دشمن ہیں۔ جو میری جان کے درپے ہیں۔ ایک ذرا سی بات پر اختلاف ہوا تھا۔ لیکن ان جاہلوں کی جہالت اور دشمنی سے کسی طرح نجات نہیں مل پاتی۔ آپ کوئی ایسا عمل تجویز فرما دیں۔ کہ جس کا سہارا لے کر میں آئے دن کی دشمنی اور ان کی ریشہ دوانیوں اور اُن کے بغض و حسد سے بچ سکوں۔ اور یہ مجھ پر قابو نہ پا سکیں۔

جواب گیارہ روز تک سورۂ کوثر کو گیارہ سو گیارہ مرتبہ بوقت زوال اس طرح پڑھیں۔ یَا اسرَائِیلُ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یَا میکائیلُ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ یَا اِنَّ شَانِئَکَ یَا عَزرائیلُ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ اس عمل میں آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں۔ انشاء اللہ گیارہ روز تک اس عمل کو کرنے سے دشمنوں کی زبانیں بند ہو جائیں گی۔ اور انہیں اپنے بُرے مقاصد میں کامیابی نہیں ہوگی۔

سکونِ قلب کے لئے

سوال از: الیاس احمد ——— میرٹھ۔

سکونِ دل کے لئے کوئی ایسا عمل بتائیں۔ جو بطور خاص رات کو پڑھ سکوں۔ دل بے چین رہتا ہے۔ اور نیند بھی نہیں آتی۔ حالانکہ بظاہر کوئی پریشانی نہیں ہے۔ اللہ کا دیا سبھی کچھ ہے۔ لیکن سکون سے محروم ہوں۔

جواب آپ نے پڑھا ہوگا یا سُنا ہوگا کہ حق تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ "خبردار دلوں کا سکون و اطمینان صرف اللہ کے ذکر میں ہے۔ اس لئے آپ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کریں۔ اور ۴۰ دن تک بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کریں ——— اس آیت کو سوتے وقت پڑھیں۔ چالیس دن ہی میں آپ ایسا فائدہ محسوس کریں گے کہ خود آپ کو حیرت ہوگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس عمل کو کامل یقین اور مکمل نشاط و انبساط کے ساتھ انجام دیں۔ عدم یقین اور سُستی عمل کو بے جان کر دیتی ہے۔

حفاظت از مصائب

سوال از: قریش احمد ــــــــــ بجنور۔

ہمارے گھر میں آئے دن مصیبتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اکثر لوگ بیمار رہتے ہیں۔ اور تنگی بھی اکثر رہتی ہے۔ گھر میں آپس کی ناچاقی سے بھی ہم سب لوگ پریشان ہیں۔ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ ہمیں ان مصائب سے چھٹکارا مل جائے اور آئندہ کے لئے حفاظت رہے۔

جواب گھر میں نماز اور تلاوتِ قرآن کا ماحول بنائیں۔ اور آپ بچوں کو نیک لوگوں کی صحبت میں بٹھائیں۔ خود بھی نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔ نیک لوگوں کو گھر میں وقتاً فوقتاً بلاتے رہیں۔ اور کسی نمازی سے چار ٹھیکریوں پر جو مستعمل نہ ہوں۔ سورۂ عصر لکھوا کر گھر کے چاروں کونوں میں دفن کردیں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کا گھر مصائب و آلام اور امراض و اثرات سے محفوظ ہوجائے گا۔

روزگار میں اضافے کے لئے

سوال از: محمد حنیف ــــــــــ شاملی۔

روزگار میں ترقی کے لئے کوئی مؤثر عمل بتائیں۔ جو کرنے میں آسان ہو اور نتیجے کے اعتبار سے بہت مؤثر ہو۔ احسان ہوگا۔

جواب رات کو بعد نماز عشاء سر میں کنگھی کریں۔ اور سورۂ الم نشرح پڑھتے رہیں۔ جب تک طبیعت نہ بھر جائے۔ اور ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ محسوس کریں گے کہ آپ کا روزگار لمحہ بڑھ رہا ہے۔ اور گھر میں خیر و برکت بھی ہو رہی ہے۔

بواسیر کا چھلا

سوال از: نعیم اختر ــــــــــ بھاگل پور

میری والدہ کو زبردست بواسیر ہے۔ بہت علاج کرواچکے ہیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس بارے میں کوئی مشورہ دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

جواب خالص حلال کی کمائی سے ایک چھلا خریدیں چاندی کا ــــ اور رمضان المبارک کے آخری بدھ کو ایک کٹورے میں تھوڑا سا پانی لیکر اس پر سورۂ یٰسین سات مرتبہ پڑھ کر دم کردیں۔ اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں ــــ اس کے بعد چاندی کے چھلے کو آگ پر تپائیں۔ جب وہ خوب گرم اور سرخ ہوجائے تو دم کئے ہوئے پانی میں اس کو بجھالیں۔ اور اپنی والدہ کو دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنادیں۔

انشاء اللہ بواسیر کو آرام ملے گا۔

ملازمت نہیں ملتی

سوال از: شریف احمد خاں ــــــــــ فرید آباد

ایک طویل عرصے سے میں بے روزگار ہوں۔ بے حد بھاگ دوڑ کے بعد بھی ملازمت نہیں مل سکی۔ آپ کوئی نقش بھجوادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے کام لے۔ اور مجھے روزگار نصیب ہوجائے۔ آپ دنیا کو فائدہ پہنچارہے ہیں۔ ذرا سی توجہ ادھر بھی دیں۔ احسان مند رہوں گا۔

جواب بے روزگاری کیلئے ایک نقش لکھ رہا ہوں۔ اس کو باوضو خود لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ اور اس کو موم جامے کے بعد ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرلیں۔ اور اسگلے دن سے ۹ نقش روز آٹا کے آٹے میں گولیاں بناکر کسی دریا میں ڈالتے رہیں۔ اور اس عمل کو ۹ دن تک جاری رکھیں۔ اور ان ۹ دنوں میں عشاء کی نماز کے بعد نو سو مرتبہ "یا مسبب الاسباب" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد ملازمت مل جائے گی یا کوئی کاروبار نصیب ہوگا۔

نقش اس طرح بنائیں۔

یامغنی ــــــــ یااللہ کافی

یاقائم / یادائم	یاوھاب / یاحیی
یارزاق / یامغنی	یاخالص / یامخلص

تپ لرزہ کا علاج

سوال از: عارفہ خاتون ــــــــــ مراد آباد

میرے چھوٹے بھائی کو اکثر بخار آتا ہے۔ اور جب بھی اس کو بخار چڑھتا ہے۔ اس کا پورا بدن کانپنے لگتا ہے۔ کئی علاج کراچکے ہیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر فائدہ ہوتا بھی ہے تو صرف چند روز کے لئے۔ اس کے بعد پھر بخار ہوجاتا ہے۔

کسی صاحب کے مشورے پر آپ سے رجوع کررہے ہیں۔ کوئی علاج تجویز فرمائیں۔

جواب پیپل کے سات پتوں پر۔ "قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ" ایک ایک مرتبہ لکھ لیں ــــ اور روزانہ شہد پتے پر لگا کر اپنے بھائی کو چٹائیں ــــــــ انشاء اللہ بخار ایسا اترے گا کہ پھر کبھی نہیں چڑھے گا۔

دردِ بازو کا علاج

سوال از: محمد سلیمان ــــــــ وارانسی۔

میرے بازو میں اکثر درد ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی اتنا شدید ہوتا ہے کہ میں اس کی شدت سے پریشان ہو جاتا ہوں۔ اور بے اختیار رونے بھی لگتا ہوں۔

برائے مہربانی اس درد کو دور کرنے کیلئے کوئی روحانی علاج بتائیں۔

جواب تلوں کے تیل پر ۴۱ مرتبہ سورۂ طارق پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور روزانہ ۴۰ دن تک اس تیل سے درد والے بازو پر مالش کریں۔ انشاء اللہ درد موقوف ہوگا۔

علاجِ بدہضمی

سوال از: (ایضاً)

برائے مہربانی بدہضمی کو ختم کرنے کے لئے بھی کوئی روحانی علاج بتائیں۔ اللہ آپ کو تندرست رکھے۔ اور آپ اسی طرح لوگوں کی خدمت کرتے رہیں۔

جواب سورۂ قدر گیارہ مرتبہ ایک بوتل پانی پر پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات دن تک صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں ــــ انشاء اللہ بدہضمی سے نجات ملے گی۔

دستوں کا علاج

سوال از:

ہماری بیوی کو اکثر دست آتے ہیں۔ جبکہ وہ دستوں سے ڈر کر اکثر فاقہ کر لیتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اُسے دست آتے ہی رہتے ہیں بہت دوائیں کیں۔ یونانی علاج بھی کیا۔ اور ایلوپیتھک بھی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا ــــ یونانی علاج سے کچھ فائدہ ہوا تھا۔ لیکن وہ بھی چند دن کے لئے ــــ طلسماتی دنیا میں روحانی ڈاک کا کالم پڑھ کر کچھ امید نظر آئی۔ ورنہ ہم تو مایوس ہو چکے تھے۔

براہِ کرم آپ کوئی علاج بتائیں۔ تاکہ ہماری بیوی کو اس بیماری سے نجات ملے۔

جواب روزانہ ایک گلاس پانی پر ایک ہزار مرتبہ قرآن حکیم کی یہ آیت۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ پڑھ کر دم کر کے پلائیں۔ یہ عمل لگاتار ۱۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ دستوں کی بیماری سے شفا نصیب ہوگی۔

گردے کی پتھری کا علاج

سوال از: سلطان احمد ــــــــ اجمیر

ڈاکٹروں نے میرے گردے میں پتھری بتائی ہے۔ میں آپریشن سے گھبرا رہا ہوں۔ کیا اس کا کوئی روحانی علاج ہے۔ ایک صاحب کے کہنے پر ایک انگوٹھی بھی پہنی تھی۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔

جواب بارش کے پانی پر تین سو مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور ۲۱ دن تک اس پانی کو نہار مُنہ پیا کریں۔ انشاء اللہ اس دوران پتھری پیشاب کے راستے باہر آجائے گی۔ اور آپ کو کوئی تکلیف بھی نہیں ہوگی۔

ڈاڑھ کیلئے کی ترکیب

سوال از: سراج احمد ــــــــ لکھنؤ۔

میرے تین لڑکے ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے کے اکثر ڈاڑھ میں درد ہو جاتا ہے۔ دوا تو کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن آپ ایسی کوئی ترکیب بتا دیں کہ جس سے فوری طور پر ڈاڑھ کے درد پر کنٹرول کر سکیں۔

جواب ایک پاک زمین پر تھوڑی سی ریت ڈالیں۔ اور کسی لکڑی سے یہ حروف ریت پر لکھیں۔

اب ج د ہ و ز ح ط ی جس وقت آپ کے صاحبزادے کے ڈاڑھ میں درد ہو جب آپ یہ عمل کریں۔ اس سے کہدیں کہ وہ اُس ڈاڑھ پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ لے جس میں درد ہو رہا ہو۔ آپ سب سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ کر الف پر لکڑی رکھ کر دبائیں۔ اور لڑکے سے پوچھیں کہ درد کیسا ہے۔؟ اس کے بعد حرف ب پر لکڑی رکھ کر زور ڈالیں۔ اور لڑکے سے دریافت کریں۔ انشاء اللہ آخری حرف پر لکڑی رکھنے سے پہلے درد موقوف ہو جائے گا۔

اولادِ نرینہ کیلئے

سوال از: آصفہ بیگم ــــــــ دہلی۔

میری بہن کے پانچ لڑکیاں ہو چکی ہیں۔ میری بہن اور بہنوئی کو لڑکے کی بہت آرزو ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ان کے گھر ایک بیٹا ہو جائے۔

برائے مہربانی اس سلسلے میں ہماری بہن کی مدد کریں۔

جواب جب آپ کی بہن حاملہ ہو جائے تو تیسرے ماہ ریشمی کپڑے پر یہ آیت لکھیں۔ لَا یَتَعَذَّرُ فِیْھَا أَمْشَاكَ لَا رَمَعَہٗ یِتَّاللہ اور

اس کو تعویذی شکل دے کر اپنی بہن کے پیٹ پر بندھوا دیں۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

آگ کھولنے کی ترکیب

سوال از: محمد موسیٰ ــــــــ بافیت۔

اگر کوئی جادوگر کسی کے گھر میں چولہے کی آگ باندھ دے تو اس کا علاج کیا ہے۔؟ ہمارے یہاں اس طرح کا ایک کیس ہو گیا تھا۔ ایک بنگالی مولانا کے علاج سے آگ کھل گئی۔

برائے مہربانی مجھے اس طریقے سے روشناس کرا کر شکریہ کا موقع دیں۔

جواب تین مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کی چھینٹیں چولہے پر بھی دیں۔ اور چولہے کے چاروں طرف بھی۔ انشاء اللہ بندھی ہوئی آگ کھل جائیگی۔ اور نظر بندی اور جادو کے اثرات ختم ہوں گے۔

رونے والے بچے کا علاج

سوال از: (نام ندارد)

میں اللہ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے خود بھی عامل ہوں۔ اور اللہ مریضوں کو شفا بھی دیتا ہے۔ لیکن بعض معاملات میں شرمندہ بھی ہونا پڑتا ہے۔ اکثر لوگ رونے والے بچوں کے لئے بھی آتے ہیں۔ جن کے رونے کی بظاہر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ آپ ایسے بچوں کے لئے کوئی عمل یا نقش تجویز فرمائیں۔ اور اس کی اجازت بھی دیں۔ عنایت ہوگی۔

جواب جو بچے نظر بد کی وجہ سے یا کسی طرح کے اثرات کی وجہ سے لگاتار روتا ہو تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے ڈال دیں۔ اور کالا کپڑا چڑھانے سے پہلے موم جامہ ضرور کرلیں۔ انشاء اللہ بچے کا رونا موقوف ہوگا۔

۷۸۶

۷۸۶	یابدوح	۷۸۶
یابدوح	اللہ	یابدوح
۷۸۶	یابدوح	۷۸۶

اس نقش کی عمومی اجازت ان تمام حضرات کو دی جاتی ہے۔ جو اللہ کی مخلوق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

دشمن غالب نہ آسکے

سوال از: تنویر احمد ــــــــ پونا۔

ایسا کوئی عمل بتائیں کہ کوئی دشمن اور بدخواہ قابو نہ پاسکے۔ اور کسی دشمن کی سازش کامیابی سے ہمکنار نہ ہو۔

جواب اگر آپ روز ۹۹ مرتبہ یا عزیز نماز فجر کے بعد پڑھ لیا کریں تو کوئی دشمن اور برا چاہنے والا آپ پر غالب نہ آسکے گا۔ اور کسی دشمن کی سازش آپ کے خلاف پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکے گی۔

ہر بیماری کا نقش

سوال از: اخلاق احمد ــــــــ آگرہ۔

کیا روحانی علیات میں ایسا کوئی نقش ہے۔ جو ہر جسمانی اور روحانی بیماری میں مفید اور مؤثر ہو۔؟ اگر ہے تو اس کی نشاندہی کریں۔

جواب روحانی علیات میں بہت سارے عمل اور نقوش ایسے ہیں۔ جو ہر مرض میں اللہ کے فضل سے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ کہاں تک گنوائے جائیں۔ سورۂ فاتحہ کا نقش ہر بیماری میں کارگر ثابت ہوتا ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کو پڑھ کر دم کرنا بھی ہر ایک مرض میں مؤثر ہے۔ شرط یہ کہ عامل اور معمول دونوں اللہ کے کلام اور اس کی تاثیرات پر بھروسہ رکھتے ہوں۔ اور جو لوگ تذبذب میں مبتلا رہتے ہیں۔ انہیں کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔ اور انہیں کہیں سے بھی فیض حاصل نہیں ہوتا ــــ یقین کامل کے ساتھ اگر اللہ کے کلام کو پڑھیں گے۔ یا تعویذ بنا کر ہاتھ پر باندھیں گے تو انشاء اللہ لازماً اس کا فائدہ محسوس کریں گے۔

یہ نقش بھی ہر ایک بیماری میں فائدہ کرتا ہے۔ اور اس کو غیر مسلمین کو بھی دے سکتے ہیں۔

۷۸۶

اللہ اللہ یاسمیط اللہ
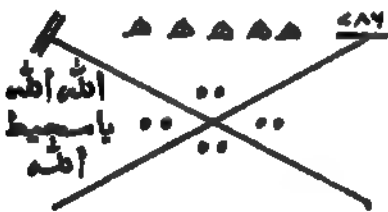
اگر زہریلا جانور کاٹ لے تو

سوال از: محمد فیصل یزدانی ــــــــ اندور۔

ہم لوگ ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ وہاں اکثر لوگوں کو سانپ اور بچھو وغیرہ کاٹ لیتے ہیں۔ لوگ جھاڑ پھونک پر بہت یقین رکھتے ہیں ــ اور میرے پاس بھی جھاڑ پھونک کے لئے آجاتے ہیں۔ آپ کوئی مختصر سا ایسا عمل بتائیں کہ جو زہریلے جانور کے کاٹنے پر مریض پر پڑھا جا سکے ــــ عمل اگر آسان ہو تو بہتر ہوگا۔

جواب جب بھی کسی شخص کے کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو جس جگہ کاٹا ہو۔ وہاں ہاتھ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھ کر

دم کردیں۔ اور آیت کو سات مرتبہ ایک ہی سانس میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ فوراً زہر کے اثرات زائل ہوں گے۔ اور مریض کو سکون ملیگا۔
آیت یہ ہے۔ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ط۔ آیت کو صحیح تلفظ کے ساتھ کسی حافظ کی مدد سے یاد کرلیں۔ غلط پڑھنے سے غلط اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

دردِ سر کی جھاڑ

سوال از: (ایضاً)
دردِ سر کی جھاڑ کا کوئی آسان طریقہ بتائیں۔

جواب: دردِ سر کے لئے یہ آیت ہمارے بزرگوں کے معمولات میں رہی ہے۔ مریض کے سر پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں۔ انشاء اللہ اسی وقت سر کا درد ٹھیک ہوجائے گا۔
آیت یہ ہے۔ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ط۔

کان کے درد کے لئے

سوال از: (ایضاً)
برائے مہربانی کان کے درد کے لئے بھی کوئی عمل تجویز کریں۔ اللہ آپ کو دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازے۔

جواب: جس کے کان میں درد ہو۔ اس کے کان پر اللہ کا صفاتی نام "یا سمیع" اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ درد ٹھیک ہوجائے گا۔

ہچکیوں کی بات

سوال از: صغریٰ بی ـــــ کانپور
مجھے ہچکیاں بہت آتی ہیں۔ ہچکیوں کی روک تھام کیلئے کوئی عمل بتائیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب کوئی یاد کرتا ہے تو ہچکیاں آیا کرتی ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟

جواب: اگر کسی کے یاد کرنے سے ہچکیاں آیا کرتیں۔ تو ہر شخص ہر وقت ہچکیوں کی لپیٹ میں ہوتا کیوں کہ اس دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جسے کوئی نہ کوئی یاد نہ کررہا ہو۔ اس طرح کی باتیں دل کے بہلانے کے لئے ہوتی ہیں۔ تاکہ ہونے والی تکلیف کا احساس کم ہوجائے۔ آپ خود کہہ رہی ہیں کہ یہ بیماری ہے۔ نہ کہ کسی کے یاد کرنے کا انعام۔
آپ کو جب ہچکیاں آیا کریں تو ایک گلاس پانی ۳ سانسوں میں پئیں اور ہر سانس میں سات مرتبہ "یا حفیظ" پڑھیں۔
گنے کی گنڈیری کھانے سے اور کچھ دیر کے لئے سانس روکنے سے بھی ہچکیاں بند ہوجاتی ہیں۔ جو فارمولہ اچھا لگے اور جس میں آسانی محسوس ہو۔ اس پر عمل کریں۔

احتلام سے بچنے کے لئے

سوال از: کبیر احمد ـــــ بستی پور۔
میں ایک دینی مدرسے کا طالب علم ہوں۔ میں اپنی ایک بیماری سے بہت پریشان ہوں۔
بیماری یہ ہے کہ مجھے ہر روز احتلام ہوتا ہے۔ وضو کرکے بھی سوتا ہوں۔ تو کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں۔ احتلام سے بچنے کیلئے کوئی دعا بتائیں۔

جواب: سورۂ معارج لکھ کر اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سویا کریں۔ اور جب سونے کے ارادے سے بستر پر جائیں تو ایک مرتبہ سورۂ طارق پڑھ کر اپنے پورے جسم پر دم کریں۔ اور اپنی شہادت کی انگلی سے "یا عمر" اس طرح بغیر روشنائی کے لکھیں۔ کہ گویا دیکھنے والا اسے صحیح اور سیدھا پڑھ سکے۔ انشاء اللہ احتلام نہیں ہوگا۔ چالیس دن اس پر عمل کرنے کے بعد صرف سورۂ طارق کو معمول میں رکھیں۔
دینی مدارس کے طلباء میں یہ بیماری اکثر ہوا کرتی ہے ـــ اللہ حفاظت فرمائے۔

دودھ کی کمی کو دور کرنے کے لئے

سوال از: عائشہ بانو ـــــ حیدرآباد۔
میری بہن کے دودھ بہت کمی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کا بچہ بھوکا رہتا ہے۔ اگرچہ شیشی کا دودھ اس کو پلاتی ہے۔ لیکن اگر اس کا اپنا دودھ بڑھ جائے تو کتنا اچھا ہو۔ اسی کے اصرار پر آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ آپ اس کا جواب رسالے ہی کے ذریعہ دے دیں ـــ تاکہ اوروں کا بھی بھلا ہو۔

جواب: قرآن کی ان آیات کو وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ، فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ط۔ یہ الگ الگ دو آیتیں ہیں۔ بارش کے پانی پر ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر رکھ لیں۔ انشاء اللہ دودھ خوب پیدا ہوگا۔ اور بچہ بھوکا نہیں رہے گا۔ اکابرین کا آزمایا ہوا عمل ہے۔
آپ کے لئے اور تمام قارئین کیلئے اس کی اجازت عام ہے ـــ اس پانی کو روزانہ صبح و شام عورت کو پلانا چاہئے ـــ چند روز ہی میں دودھ میں اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ ـــ اس طرح کے عملیات پورے وثوق کے ساتھ کئے جائیں۔

لقوے کا رُوحانی علاج

سوال از: کلیم اللہ ——— جونپور۔

ہمارے ایک دوست پر ابھی چند ہفتوں پہلے زبردست لقوے کا اثر ہوگیا ہے۔ علاج جاری ہے۔ لیکن ہماری خواہش ہے کہ آپ کوئی رُوحانی علاج بتا کر ہمیں شکریہ کا موقع دیں۔ لوگوں کو آپ کے مشورے سے تشفی ہوتی ہے۔

جواب اگرچہ کہ آپ کے سوال کا جواب جوابی خط کے ذریعے دیا گیا ہے۔ عام فائدے کیلئے اس کو طلسماتی دنیا کے اس روحانی ڈاک نمبر میں بھی دیا جارہا ہے تاکہ دوسرے لوگ بھی اس عمل سے مستفیض ہوسکیں۔

جس کو لقوہ ہوگیا ہو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔ اور اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دَم کرکے رکھ لیں۔ اور صبح و شام مریض کو پانی پلائیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے میں مریض ٹھیک ہوجائے گا۔

آیت یہ ہے۔ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

نقش یہ ہے۔

۶۸۶

۱۲۹۵	۱۳۰۸	۳۰۵		۱۳۰۲
۱۳۰۶	۱۳۰۱	۲۹۶		۱۳۰۵
۱۳۰۰	۱۳۰۳	۳۱۰		۱۲۹۷
۱۳۰۹	۱۲۹۸	۲۹۹		۱۳۰۴

میری قد کے چھوٹے ہونے کا غم

سوال از فرح ——— پہار نپور۔

میں آپ کے رسالہ کو تقریباً تین سال سے پڑھ رہی ہوں۔ سوچتے سوچتے اب آپ کی خدمت میں پیش ہوئی ہوں۔ اگر آپ نے میری پریشانی کا حل بتایا تو مہربانی آپ کی ورنہ تو جو خدا کو منظور ہو۔

میری پریشانی یہ ہے کہ میرا قد بہت چھوٹا ہے جس کے سبب سب میری مذاق اسکول میں اور باہر والے لڑکیاں [illegible] اور میں اُن کے قد سے متعلق باتیں محسوس کرتی ہوں ——— کہنا یہ چاہتی ہوں کہ آپ کوئی آسان سا عمل یا دعا بتادیں جس کو میں کرسکوں۔ میرا قد تین فٹ ہے میں یہ چاہتی ہوں کہ میرا قد چھ فٹ ہوجائے۔ بہت امید سے خط لکھا ہے۔ اگر آپ نے اپنے رسالہ میں شامل کرلیا تو بہت شکر گزار رہوں گی۔ سالوں محنت کرنا ———

جواب اگر آپ کا قد واقعتاً ۳ ہی فٹ ہے تو بہت چھوٹا قد ہے۔ غالباً آپ نے اندازے سے لکھدیا ہے۔ قد آپ کا ۳ نہیں چار فٹ ہوگا۔ اور آجکل بالعموم عورتوں کے قد چار پانچ فٹ ہی کے ہیں ——— جو لوگ کسی قدرتی چیز کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ وہ انسانیت سے گری ہوئی حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ صورت اور قد تن سب اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ اور اللہ کی صناعی کا مذاق اُڑانا کم سے کم اہلِ ایمان کا کام نہیں ہوسکتا۔

اگر صورتیں اور تن بدن انسان کے اپنے اختیار میں ہوا کرتے تو ہر شخص خود کو حسین سے حسین پیکر میں ڈھالنے کی کوشش کرتا۔ اور قد بھی اپنی مرضی کے مطابق رکھتا۔ یا اس سلسلے میں دیکھنے والوں کی پسند کا لحاظ رکھتا۔ لیکن اللہ نے ان چیزوں پر کسی انسان کو کسی بھی طرح کا کوئی اختیار نہیں دیا ہے۔ اس نے جس کو جیسا چاہا بنادیا۔ گورے کالے، خوبصورت بدصورت، لمبے ناٹے، دبلے موٹے وغیرہ سب اسی کی قدرت کے کرشمے ہیں ——— کسی کے شخص کا مذاق اُڑانا درحقیقت خدا کا مذاق اُڑانا ہے۔

آپ ایسے مواقعات پر جب انسان دائرہ انسانیت سے خارج ہوجاتا ہے صبر سے کام لیں۔ آپ کو اس پر اجر و ثواب ملے گا۔ اور خدا کی رضا حاصل ہوگی۔

قد بڑھانے کے سلسلے میں کسی ڈاکٹر سے رجوع کریں تو بہتر رہے گا۔ آپ کی دل کی تسکین کے لئے ایک وظیفہ بھی تحریر کررہا ہوں۔ صبح کو اُٹھ کر ننگے پاؤں اپنے گھر میں تیز تیز قدموں سے چلیں۔ اور چلتے ہوئے ۱۲۵ مرتبہ یا کبیر پڑھتی رہیں۔ انشاء اللہ آپ کو بڑائی عطا ہوگی۔

میری دعا تو یہ ہے کہ قد بڑھے یا نہ بڑھے لیکن آپ خود بڑی ہوجائیں۔ اخلاق و کردار اور خدمت و عبادت کے اعتبار سے اتنی بڑی ہوجائیں کہ لمبے لمبے قد والے بھی آپ کے سامنے حقیر محسوس ہونے لگیں۔ اصل بڑائی قد و قامت کی نہیں ہے۔ اصل بڑائی تو اخلاق و کردار کی ہے۔ قد کتنا ہی بڑا ہو اگر انسان اخلاق اور کیرکٹر کا چھوٹا ہے تو وہ لمبا ہوکر بھی حقیر ہی سا محسوس ہوگا ——— حضرت علی بہت چھوٹے قد کے تھے۔ لیکن ان کی عظمت و رفعت طویل قدوں سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ تھی۔ آپ اپنے اندر عظمت پیدا کریں۔ یہی اصل جوہر ہے۔

اثراتِ سحر کی وجہ سے دردِ شکم کی بیماری

سوال از محمد محبوب عالم ——— دوحہ قطر۔

میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا پڑھا اور مجھے بہت پسند آیا۔ اور بہترین رسالہ ہے ——— اور کام کی باتیں ہیں اس رسالے میں۔

ہے لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اور میں بھی اس رسالہ سے فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ اور میں اس رسالہ کا مستقل ممبر بننا چاہتا ہوں۔

میں بھی اپنی پریشانی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مجھے نا امید نہیں کریں گے۔ اس کا جواب دیں گے اور حل بتائیں گے۔

میری پریشانی یہ ہے کہ قریب دس سال سے مجھے میرے پیٹ میں برابر درد ہو جاتا ہے۔ یہ درد کبھی دو ماہ میں ہو جاتا ہے۔ کبھی چھ ماہ میں ایک بار پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور کافی تکلیف ہوتی ہے۔ دو دن چار دن تک پریشان رہتا ہوں۔ کبھی ایک ہفتے تک درد سے پریشان رہتا ہوں۔ ڈاکٹر دوا دیتا ہے۔ تو دو تین دن کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تم کو کوئی مرض نہیں ہے۔ آج تک یہی حال ہے۔ برابر مہینہ دو ماہ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور پورے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کھانا پینا اور چلنا مشکل ہو جاتا ہے ——— مجھے بتائیں یہ کیا مرض ہے۔ جسمانی مرض ہے۔ آسیبی اثرات، نظر بد، یا جادو کرایا گیا ہے۔ اور مہربانی کرکے اس کا حل بھی بھیجئے۔

میرا نام محمد محبوب عالم۔ والدہ کا نام۔ غوث باندی۔ تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہے۔

اس کا جواب مہربانی کرکے جلدی سے بھیجئے۔ اگر جواب خط کے ذریعہ نہیں بھیج سکتے ہیں ——— تو رسالے کے ذریعہ بھیج دیں۔ جس رسالے میں جواب شائع کریں گے۔ وہ رسالہ مجھے پارسل کے ذریعہ بھیج دیں۔ آپ بتائیں کہ کتنا روپے کا رجسٹری ڈاک بھیجنا ہوگا۔

جواب آپ سحری اثرات میں مبتلا ہیں۔ اور اثرات سحر ہی کی وجہ سے آپ کو مرض شکم کا عارضہ ہو گیا ہے۔ جو ڈاکٹروں اور حکیموں کی پکڑ میں نہیں آسکے گا۔ آپ جب بھی کسی ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کریں گے۔ تو انہیں کوئی بھی بیماری محسوس نہیں ہوگی۔ جو امراض سحری یا آسیبی اثرات کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ڈاکٹری آلات کی گرفت سے باہر کی چیز ہوتے ہیں۔ ان کے دفعیہ کے لئے کسی عامل ہی سے رجوع کریں تو بہتر ہے۔

اگر آپ کا فی الحال کسی عامل سے رجوع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر آپ یہ کریں کہ روزانہ صبح کو نہار منہ (کچھ کھانے پینے سے پہلے) سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ اور رات کو سونے سے پہلے قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات سات مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ لگاتار چالیس روز تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ درد شکم کی اس بیماری سے جو اثرات سحر سے پیدا ہوئی ہے نجات پالیں گے۔ اس چھوٹے سے عمل کو معمولی سمجھ کر نہ کریں۔ یہ آن پاک

سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔ جن پر آپ ہزاروں روپے برباد کر چکے ہیں۔ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اور اللہ کا کلام اللہ کے بندوں کے لئے بہر اعتبار مفید اور نفع بخش ہوتا۔ اس کی برکت سے جسم بھی صحت مند ہو جاتے ہیں اور روحیں بھی۔

ایمان و یقین کے ساتھ اس پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ کسی عامل یا معالج سے رابطے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ حق جل مجدہٗ اپنے کلام کی برکت سے آپ کو صحت کاملہ عاجلہ دائمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

یہ رسالہ تو آپ کو بھجوا دیا جائے گا۔ اگر آپ خریدار بننا چاہیں تو ماہانہ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ روانہ کریں۔ انشاء اللہ رسالہ ایک سال کیلئے جاری کر دیا جائے گا۔

رشتے نہیں آتے

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

حضرت والا کا نام اور تعریف بہت سن چکی ہوں۔ اللہ اس رسالے کو خوب ترقی عطا فرمائے۔

دیگر عرض یہ ہے۔ میرا نام نور جہاں ہے۔ میں بہت ہی پریشان ہوں۔ اتنی پریشان کہ آپ سمجھ سکتے ہیں ——— میں خط وغیرہ بہت ہی کم لکھتی ہوں۔ میں نے قرآن پاک کی بہت ساری سورتیں پڑھیں پھر رشتے نہیں آتے۔ ایک جگہ سے میرا رشتہ آیا تھا۔ امی نے منع کر دیا کیونکہ لڑکے کا کام وغیرہ اچھا نہیں تھا۔ خیر حضرت والا مولانا کو دکھایا تو وہ کہتے ہیں کسی نے باندھ رکھا ہے کہ رشتے نہیں آتے۔ اور عورتیں آتی ہیں پسند بھی کر لیتی ہیں لیکن دوبارہ آپ کی بہت بہت مہربانی ہوگی۔

میرا جواب جلد از جلد دینا۔ کوئی نہیں آتا۔ کیا لکھوں۔ میرا مسئلہ حل ہو جائے۔ اللہ آپ کا بھلا کرے۔ نماز پڑھتی ہوں پابندی سے پانچوں وقت کی۔ اب کیا کروں۔ آپ مجھے مایوس نہ کریں۔ بڑی امیدیں لے کر آئی ہوں۔ امید کی کرنیں ختم ہو چکی ہیں۔

امید ہے کہ جواب سے ضرور نوازیں گے۔

جواب آپ ہر بدھ کو بعد نماز عصر سورۂ یوسف اور ہر جمعہ کو بعد نماز عصر سورۂ احزاب پڑھیں۔ اور جس قرآن میں دیکھ کر آپ ان سورتوں کی تلاوت کریں۔ اس کے لئے سرخ رنگ کا ایک جزدان سلوالیں۔ قرآن اسی جزدان میں رکھیں۔ اور اس پر خوشبو لگائیں۔ دونوں سورتوں کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ تلاوت کے بعد اپنے اللہ سے اپنا رشتہ طے ہو جانے کی دعا کریں۔ کوئی تکلف نہ کریں۔ اللہ سے مانگنے میں کوئی شرم اور جھجک نہیں ہونی چاہئے۔ وہ ہمارا خالق بھی ہے

مالک بھی ہے۔ ناصر بھی اور وہی غم گسار بھی ہے۔

اگر آپ نے ایمان و یقین کے ساتھ اس عمل کو لگاتار ۶ ہفتوں تک کر لیا تو انشاء اللہ آپ کو کامیابی عطا ہوگی۔ اور آپ کا رشتہ طے ہو جائے گا جس زمانہ میں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں۔ اس زمانہ میں وقفہ رکھیں۔

یہ بدوح کیا ہے؟

سوال از: مقصود انور ــــــ رامپور۔

لفظ "بدوح" کی تشریح فرمائیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ اگر اسمائے الٰہی سے ہے تو تحریر کریں۔ ورنہ عملیات میں "یا بدوح" کا عمل کیا معنی رکھتا ہے۔ عقائد کے لحاظ سے کوئی خامی تو نہیں آرہی ہے۔ کیوں کہ بہت سی جگہ اس کا عمل اور وظیفہ لکھا ہوا ہے۔ مگر اس کے بارے میں کسی عامل نے کوئی تشریح نہیں کی بجز کاش البرنی کے۔

امید ہے کہ جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

جواب روحانی عملیات میں "بدوح" کا اسم خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کے وظیفے سے بھی عاملین استفادہ کرتے ہیں۔ اور اس کے مختلف نقوش بھی اپنے اثرات کے اعتبار سے اپنا ایک مقام رکھتے ہیں۔ اور باذن اللہ فوراً اثرانداز ہوتے ہیں ــــــ اس کی تشریح عاملین کاملین نے مختلف انداز سے کی ہے۔ کہ "بدوح" کیا چیز ہے اور اس کے کیا معنی ہیں۔؟

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ "بدوح" عبرانی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہمیشہ رہنے والے کے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہمیشہ رہنے والی ذات صرف خداوند تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس معنی کے حساب سے بدوح کے ورد کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک ہی کا ذکر کر رہے ہیں۔ کسی غیر اللہ کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو مختلف زبانوں اور مختلف علاقوں میں مختلف الفاظ کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ مثلاً انگریزی زبان میں خدا کو گوڈ کہتے ہیں۔ اور ہندی میں ایشور کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی بھی شخص ان الفاظ میں اللہ کو یاد کرے تو اس کو "بدعقیدہ" یا مشرک نہیں کہہ سکتے۔ ہر شخص کو اپنی زبان میں اپنے مالک کے ذکر کرنے کی عام اجازت ہے اور اس کو جس نام سے پکارا جائے گا۔ وہ اپنے بندے کی پکار سُنے گا ضروری نہیں کہ آپ اس کو عربی زبان ہی میں پکاریں۔ یہ الگ بات ہے کہ عربی زبان اللہ کو پسند ہے۔ اور یہی مذہب اسلام کی سرکاری زبان ہے لیکن پسند کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا۔ کہ دوسری زبانیں حرام ہو گئیں۔ اور ان میں بات چیت کرنا منجملہ حرام ہو گیا۔ اگر کوئی حاکم اپنے علاقے کے لوگوں کو یہ بتائے کہ مجھے فارسی زبان میں بات کرنا اچھا لگتا ہے۔ اس کے بعد کوئی اُس حاکم سے جا کر ہندی زبان میں اپنی فریاد پیش کرے۔ تو اگر حاکم عادل اور منصف مزاج ہوگا۔ تو وہ اس کی فریاد صرف اس بنا پر نہیں ٹھکرا سکتا کہ وہ فارسی میں بات نہیں کر رہا ہے۔

اللہ سے بڑا عادل اور انصاف پسند کون ہوگا۔؟ تمام زبانیں اسی کی پیدا کردہ ہیں۔ اور وہ ہر زبان سمجھتا ہے۔ اس لئے صرف زبان کے بدل جانے سے کوئی فرق نہیں پڑ جاتا۔ شرط یہ ہے کہ انسان کی سوچ و فکر نہ بدل جائے۔ اور سوچ و فکر ہی میں کوئی خامی پیدا نہ ہو جائے۔

اگر آپ کی سوچ و فکر چاند کی چاندنی کی طرح پاک صاف ہو۔ اگر آپ کے دل میں یہ عقیدہ جاگزیں ہو کہ اس دنیا میں دینے والے صرف اور صرف حق تعالیٰ ہیں۔ وہی پیدا کرتے ہیں۔ وہی روزی رساں ہیں۔ اور وہی سمیع و مجیب ہیں تو پھر کسی ذرا سی بات پر آپ بدعقیدہ اور مشرک نہیں ہو سکتے۔ اور اگر سوچ و فکر ہی پر ضلالت و گمراہی کا زنگ لگ جائے۔ اور انسان غیر اللہ کے سامنے اپنا سر اسی نیت سے خم کرنے لگے کہ یہاں بھی ملتا ہے۔ اور وہاں سے بھی ادھر سے بھی عطا ہوتا ہے اور ادھر سے بھی تو پھر انسان کی عبادتیں اور ریاضتیں بھی مشکوک ہو جاتی ہیں۔ اصل چیز ہے سوچ و فکر اور اسی وجہ سے اعمال کا دارومدار حرکات و سکنات پر نہیں ہے۔ بلکہ نیتوں پر ہے۔ اگر نیت صاف ستھری ہو اور عقیدہ مضبوط ہو تو پھر انسان لفظوں کی غلطی پر مجرم نہیں گردانا جاتا۔

آپ نے سنا ہوگا کہ ایک شاعر نے کہا تھا۔

قوّت فکر و نظر پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی شوکت پہ زوال آتا ہے

آج مسلمانوں کی سوچ و فکر کا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ اللہ کے کلام سے استفادے ہی کو شرک بتا رہے ہیں۔ اور تعویذ گنڈوں کے پیچھے ڈنڈے اُٹھائے پھر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان ہی لوگوں کا عالم یہ ہے کہ ہر مادّی چیز پر انہیں خدا سے زیادہ بھروسہ ہے۔ اور یہ بھروسہ ہی انہیں غیر اللہ کے دروازوں پر چکر لگانے پر مجبور کرتا ہے۔

عقیدہ اتنا گیا گزرا نہیں ہوتا کہ وہ ذرا سی غلطی پر پامال ہو جائے۔ اللہ دلوں کے بھید سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کی سوچ و فکر کیا ہے۔ اور وہ میری وحدانیت اور قدرت پر کتنا بھروسہ کرتا ہے۔؟ ــــــ آج الفاظ کے گورکھ دھندے میں اُلجھ کر لوگوں نے دولت حقیقت کو ضائع کر دیا ہے۔ اب توحید کے چرچے تو گلی گلی ہیں۔ لیکن توحید کہیں نظر نہیں آتی ــــــ ہم نے مسلمانوں کی زبانی یہ باتیں سُنی ہیں۔ فلاں شخص اگر فلاں ڈاکٹر سے علاج کرا لیتا تو بچ جاتا۔

میرے پیٹ میں درد اس لئے ہوا کہ میں نے اُڑد کی دال کھالی تھی۔ اگر حاکم کو رشوت دیدی جاتی تو کام بن جاتا ــــــ فلاں بزرگ کی موت بہت غلط وقت ہوئی ــــــ ہندوستان آزاد نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ یہ تمام باتیں بھی اگر گہرائی میں جاکر سوچیں تو قطعاً مشرکانہ ہیں۔ اس لئے کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اچھا یا بُرا وہ سب کاتبِ تقدیر نے پہلے ہی لکھدیا ہے۔ اور دنیا کے کسی اچھے بُرے فعل پر تنقیدی تبصرہ درحقیقت اللہ کے طے شدہ پروگرام کا تمسخر اُڑانا ہے۔ جو یقیناً کفر و شرک کا درجہ رکھتا ہے۔

لیکن ہم پھر بھی یہ کہیں گے کہ اس طرح کی باتیں بھی اسی وقت وزن رکھتی ہیں۔ جب انسان کی سوچ و فکر پر گمراہی کی گھنگھور گھٹائیں چھا جائیں۔ اور ایمان و یقین کا مطلع کالے بادلوں کی زد میں آجائے۔

اگر سوچ و فکر اُجلی ہو تو اس طرح کی باتیں صرف باتیں ہی ہوتی ہیں۔ اور اس طرح کی باتوں سے کوئی مومن دفعتاً کافر اور مشرک نہیں بن جاتا۔ اور اگر اس طرح کی باتوں سے کفر قائم ہوجایا کرے تو پھر اس دنیا میں کون مسلمان رہے گا۔؟

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں زبانیں بھی بیشمار بنائی ہیں ــــ اور عقلیں بھی بے شمار قسم کی پیدا کی گئی ہیں۔ اور ہر شخص سے حساب کتاب اس کی اپنی زبان میں اس کے اپنی عقل و فہم کے لحاظ سے ہی ہوگا۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السّلام ایک جگہ سے گزر رہے تھے۔ تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص آسمان کی طرف کو دیکھ کر یہ کہہ رہا تھا۔

"کہ اے اللہ اگر تو مجھے مل جائے تو میں تیرے سر میں کنگھی کروں۔ تیرے جوئیں دیکھوں۔ تجھے نہلاؤں۔ اور تیرے اوپر جو گرد ہو۔ اسے جھاڑوں۔ پھر تجھ سے محبّت کروں۔ اور تیری عبادت کروں"

یہ باتیں سُنکر حضرت موسیٰ علیہ السّلام طیش میں آگئے۔ اور اُنہوں نے اس شخص سے کہا ــــ اے جاہل تو اللہ کو کیا سمجھتا ہے۔ کیا اللہ کو اپنے جیسا سمجھتا ہے۔ جو تو یہ بکواس کر رہا ہے۔ اللہ تو سَرتاپا نور ہے۔ اس کے سَر میں جوئیں ہونے اور اس کے جسدِ اطہر پر گرد ہونے کا کیا مطلب۔؟ ابھی موسیٰ علیہ السّلام اپنی بات پوری بھی نہ کر پائے تھے کہ منجانب اللہ وحی نازل ہوئی۔ اور حق جل مجدہٗ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تجھے کیا ہوگیا۔ ہمارا بندہ اپنی سوچ کے اعتبار سے جو کچھ بھی کہہ رہا تھا وہ ہمیں اچھا لگ رہا تھا۔ تو نے خواہ مخواہ ہی خلل ڈالا۔ اور دخل اندازی کی۔

اس طرح کے اور بھی واقعات اسلامی کتب میں موجود ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب بندے کا تعلق اللہ سے مضبوط ہوجاتا ہے اور اس کی سوچ و فکر سونے اور چاندی کی طرح دمکنے لگتی ہے۔ تو پھر الفاظ کی بے احتیاطی اسے اللہ سے دور نہیں کرتی۔ البتہ اگر سوچ و فکر ہی میں کھوٹ ہو تو پھر زبانی لن ترانیوں سے کچھ نہیں مل پاتا۔

یہ تفصیل اس لئے لکھی ہے کہ آپ اپنے اندرونی احوال پر نظر رکھیں۔ اگر وہاں کفر و شرک کی کوئی افراتفری مچی ہوئی نہیں ہے۔ تو پھر اپنے عقیدے کو مکڑی کے جالے کی طرح اتنا کمزور نہ سمجھیں کہ ہَوا کے ذرا سے جھونکے پر اس کے تانے بانے بکھر جائیں گے۔

"بدوح" کو اگر آپ اللہ کا اسم مبارک سمجھ کر ہی ورد کرتے رہے ہوں تو آپ کے عقیدے پر کوئی قدغن لگنے والی نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ کی سوچ و فکر اللہ کے فضل و کرم سے شرک و کفر سے پاک صاف معلوم ہوتی ہے آپ آئندہ بھی اپنی سوچ و فکر پر شیطان کا قبضہ نہ ہونے دیں۔ یہی کامیابی ہے۔ اور اسی میں فلاحِ دارین کا راز مضمر ہے۔ اگر انسان کی سوچ و فکر پر ابلیس اپنا تسلط جمالے تو انسان بظاہر مسلمان ہوتا ہے لیکن حقیقت وہ اللہ کا نافرمان ہوتا ہے۔ اور اللہ کی بارگاہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

"بدوح" کے بارے میں بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے چار صفاتی ناموں کے سرِحرف کا مجموعہ ہے۔ وہ اللہ کے چار صفاتی نام یہ ہیں۔ باسط، دائم، ودود، اور حکیم ــــــ باسط کے معنی ہیں کھولنے والا۔ دائم کے معنیٰ ہیں ہمیشہ رہنے والا۔ ودود کے معنیٰ محبّت کرنے والا۔ اور حکیم کے معنی ہیں دانا۔

اگر اس توضیح کو صحیح مان لیں تو بھی "بدوح" کا ورد اللہ ہی کے ورد کے مترادف ہے۔ کیوں کہ اس ایک نام میں اللہ کے چار ناموں کا ورد کار فرما ہے۔ جو ہمارے اکابرین کی دانائی کی دین ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو اعداد تمام انسانوں کی شخصیات اور تقدیروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ ۹ ہیں۔ ان میں جو اعداد جفت ہیں۔ وہ دو کا پہاڑہ پڑھنے سے بنتے ہیں۔ ۲-۴-۶-۸ اور ان کے جب حروف بنائیں گے تو یہ بنیں گے۔ ب ــ د ــ واؤ ــ ح۔ اسی سے یہ "بدوح" ماخوذ ہے۔

یہاں بدوح سے مُراد یہ ہے کہ مثبت انداز سے تقدیر و تدبیر کو پیدا کرنے والی ذات۔

اگر اس توضیح کو صحیح مان لیں تو بھی بدوح کا ورد ناجائز نہیں ہوگا۔ کیوں کہ تقدیروں اور شخصیتوں کا خالق اللہ ہی ہے۔ اُسی نے اچھے بُرے انسان اور اچھی بُری تقدیریں پیدا کی ہیں۔

بعض حضرات نے یہ وضاحت کی ہے کہ "بدوح" ایک طاقتور مؤکل کا

نام ہے۔ جو تمام مؤکلین کا حاکم ہے۔ ہمیں اس وضاحت سے اتفاق نہیں ہے۔ کیوں کہ کسی مؤکل کے نام کا کوئی نقش کبھی کسی روحانی نگار نے آج تک نہیں بنایا۔ اور نہ اُسے جائز سمجھا۔

آپ نے پڑھا ہوگا یا سنا ہوگا کہ زمین و آسمان میں جتنے بھی مؤکلین باذن اللہ انسانوں کی خدمت پر مامور ہیں۔ ان سب کا حاکم میططرون ہے۔ (METATAROON) ہے۔ اور کبھی کسی عامل نے اس کے ورد کی مداومت اختیار کی ہے۔ اور نہ ہی اس کا نقش بنایا ہے۔ جب کہ یہ مؤکل بہت طاقت ور مؤکل ہے۔ اور اس کے تحت ۳۶۰ مؤکلین تمام دنیاوی نظام پر باذن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور عاملین کو رجعت سے بچانے کی تدبیر کرتے ہیں۔ اس کی مسلّم طاقت کے باوجود اس کو ثانوی درجہ بھی نہیں دیا گیا کیوں کہ مؤکل کتنا بھی طاقت ور ہو۔ اس کی طاقت خدا کی طاقت سے بہت کم ہے۔

اور بعض عاملین کی رائے یہ ہے کہ علم الاعداد کی رُو سے ایک سے ۹ تک کچھ الفاظ جفت ہیں یعنی جوڑے اور کچھ طاق ہیں۔ ۲۔۴۔۶۔۸ جفت ہیں۔ اور ۱۔۳۔۵۔۷ اور ۹ طاق ہیں۔ جو اعداد جفت ہیں۔ ان سے اللہ تعالےٰ کی قدرتِ مثبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ان کے مجموعے میں مثبت انداز کی زبردست قوت موجود ہے۔ جو باری تعالیٰ کی مثبت قدرتِ کاملہ کا مظہر ہے۔ اور ان کے حروف کا مجموعہ "بدوح" بنتا ہے۔ اس مثبت قوت کا نقش جب کسی کو حب اور تسخیر کے لئے دیا جاتا ہے تو چوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی مثبت قدرتِ کاملہ پوشیدہ ہے۔ تو یہ نقش حب و تسخیر کے معاملات میں مؤثر بنتا ہے۔ اور اللہ کی قدرت یہاں پوشیدہ طریقے سے اپنا اثر دکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حُب و تسخیر کے تعویذات میں عاملین نقش کے نیچے "بحق یا بدوح" لکھ کر اپنے کام کو اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کے حوالے کر دیتے ہیں۔

بقیہ طاق اعداد کے حروف کا مجموعہ اجہزط بنتا ہے۔ اس مجموعے میں حق تعالیٰ کی قدرتِ منفی پوشیدہ ہے ——— بلاشبہ جس طرح اللہ جل شانہٗ نافع ہیں۔ اسی طرح وہ ضار بھی ہیں۔ وہ اگر مُعز ہیں تو وہ مذل بھی ہیں۔ وہ اگر باسط ہیں تو وہ قابض بھی ہیں۔ اسی طرح اگر وہ مثبت انداز کی تمام تر قوتوں کے مالک اور خالق ہیں۔ تو وہ منفی انداز کی بھی تمام تر قوتوں کے مالک اور خالق بھی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ عاملین منفی انداز کے تعویذات جو بغض و عداوت کے لئے لکھے گئے ہوں۔ ان کے نیچے اجہزط لکھ کر اپنے کام کو باری تعالیٰ کی قدرتِ منفی کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان دونوں نام کے پیچھے اللہ کی قدرت کا کرشمہ اور تصور موجود ہے۔ اور ان کا ذکر و فکر درحقیقت اللہ ہی کا ذکر و فکر ہے۔

لیکن اجہزط کے مقابلے میں بدوح کا ذکر عملیات کی کتابوں میں زیادہ ملتا ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مثبت قوت منفی کاموں میں بھی اثر انداز ہو جاتی ہے۔ لیکن منفی قوت مثبت کاموں میں اثر انداز نہیں ہوتی۔ یوں بھی باری تعالیٰ کی قدرتِ مثبتہ ہی کا ذکر فکر باری تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور ان کی منفی قوتوں کا ذکر فکر خدا جیں بھی پسند نہیں۔ اگرچہ وہ خود منفی قوتوں کے خالق ہیں۔

اللہ نے نور کو پیدا کیا ہے۔ تو اس کے بالمقابل ظلمت کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس نے محبت کو پیدا کیا ہے۔ تو اس ہی نے نفرت کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے۔ اسی نے انبیاء اور صالحین کو پیدا کیا ہے۔ اور اُن کے بالمقابل اسی نے شیاطین اور کفار و مشرکین کو بھی پیدا کیا ہے۔ یہ تمام مخلوقات اس کی دونوں قدرتوں کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ لیکن اگر بندہ اس سے دعا کرتے وقت یہ کہے کہ اے نفرت کے پیدا کرنے والے اور اے ظلمت کے پیدا کرنے والے اور اے شیاطین کے خالق اور اے گنجے اور محور کے پیدا کرنے والے ——— تو تمام تر سچائیوں کے باوجود اس کو یہ انداز اپنے بندے کا پسند نہیں آئے گا حالانکہ اس کا بندہ جو کہہ رہا ہے۔ سچ ہی کہہ رہا ہے۔ اور جب اس کو مثبت قوتوں کے خالق کی حیثیت سے پکار کر بندہ یہ کہتا ہے۔

کہ اے نور کے خالق، اے انبیاء اور صالحین کے پیدا کرنیوالے اے محبت اور خلوص کے خالق، اور اے پھولوں اور ستاروں اور بلبل و کوئل کے خالق و مالک ——— تو اللہ اپنے بندے کے اس انداز کو پسند کرتا ہے۔ اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

چونکہ منفی قوتوں کو ثانوی درجہ دیا گیا ہے۔ اس لئے منفی اعداد و حروف کے مجموعے کو بھی عملیات میں ثانوی درجہ ہی دیا جاتا ہے اصل طاقت کا سرچشمہ مثبت قوتوں کے مجموعے کو مانا گیا ہے۔ اسی لئے "بدوح" کا مقام بہت بلند ہے۔ اور روحانی عملیات میں اسی کے تذکرے اور چرچے زیادہ ہیں۔ یہ لفظ "بدوح" حق تعالیٰ کی تمام مثبت قوتوں کا علمی اور عملی مظہر ہے۔ اور اس میں ایسے ایسے نکتے اور راز پوشیدہ ہیں کہ انہیں عام انسانوں کے سامنے بیان کرنا بھی مناسب نہیں۔ لیکن علم کو بالکل چھپا لینا بھی بخل اور علم کی توہین ہے۔ اس لئے ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ کہ "اسم بدوح" جو کچھ بھی ہے خدائے بالاتر کی قدرتوں کے سرچشمے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور اس کا ذکر و فکر اور اس کے تعویذات و نقوش عقیدتاً غلط نہیں ہیں۔ کیوں کہ ان میں خدائے لم یزل ہی کا تصور کارفرما ہوتا ہے۔ اور جس علم و عمل میں خدا کے ماسوا کسی اور

ذات کا تصوّر ہو ذاتِ محمدیؐ کو چھوڑکر۔ اس علم وعمل سے ہزار بار خدا کی پناہ۔ امید ہے کہ یہ تشریح وتوضیح آپ کے لئے کافی ہوگی۔ اور سمجھ لیں گے کہ اسم بدوح کے عملیات ونقوش عقیدے کے اندر کوئی خامی اور جھول پیدا نہیں کرتے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سریانی زبان کے اعمال

سوال از: شکیل احمد خاں ———— محلہ بنگل دارا، ضلع پربھنی۔

بندہ ناچیز کچھ تحریر لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ آپ سے پرخلوص امید رکھتا ہے کہ آپ اس تحریر کو نظرانداز کرکے ردّی کی ٹوکری کے حوالے نہ کریں گے۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میں نے عملیات کی کئی کتابوں کا مطالعہ کیا اور طلسماتی دنیا کا بھی ہمیشہ مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ لیکن آپ سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جو عملیات سریانی زبانوں میں ہوتے ہیں۔ کیا ان کا پڑھنا جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو کیا سریانی زبان کے عملیات میں اتنا اثر ہوتا ہے جتنا کہ قرآنی آیات میں ہوتا ہے۔

میں اس سے پہلے بھی آپ کو اسی بارے میں ایک خط ڈال چکا ہوں۔ مگر جواب نہیں آیا۔

برائے مہربانی ہمیں جواب سے نوازیں تو عین نوازش ہوگی۔

جواب آپ اپنے رب کو کسی بھی زبان میں پکاریں۔ وہ آپ کی پکار سنے گا۔ سریانی زبان کے وہ عملیات جن میں شرک کی آمیزش نہ ہو۔ اور غیراللہ سے استمداد نہ ہو۔ وہ سب جائز ہیں۔ اور سب پُراثر ہیں۔ لیکن جہاں تک قرآنی آیات کی تاثیرات کا معاملہ ہے تو وہ سب سے زیادہ فائق ہیں۔ اور قرآن کا مقابلہ کسی اور کلامِ الٰہی سے بھی کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیوں کہ قرآن دنیا کی ہر کتاب سے زیادہ قابلِ احترام ہے۔ اور اس کی آیات ہر کتاب کے جملوں اور فقروں سے زیادہ پُراثر ہیں۔ یوں دوسری زبانوں کے کلمات بھی بالکل بے حیثیت نہیں ہیں لیکن ان کا مقابلہ قرآن حکیم سے کرنا غلط ہے ———— ہمارا ایمان ہے جتنا اثر قرآن کے الفاظ ومعنی میں ہے۔ اتنا اثر عربی کی کسی اور کتاب میں نہیں ہے۔ سریانی اور عبرانی زبان تو بعد کی چیز ہے۔

شیخ سدّو کی حقیقت کیا ہے؟

سوال از: مرتضیٰ حسین ———— بھیونڈی۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

دعاگو ہوں کہ طلسماتی دنیا ترقی کرتے ہوئے آسمان کی بلندیوں کو چھولے۔ دن دونی رات چوگنی ترقی کرے۔ (آمین)

ایک چھوٹا سا سوال ہے۔ امید ہے کہ آپ رہنمائی کریں گے۔

شیخ سدّو کی حقیقت کیا ہے۔ یہاں کئی قسم کی کہانیاں اس سے وابستہ کی جاتی ہیں۔ اس سے بچنے کیلئے کوئی وظیفہ یا نسخہ تجویز فرماکر ارسال کریں۔ مہربانی ہوگی۔

کوئی ایسا نقش ارسال فرمائیں۔ جو گھر کی بندش، ہر آفت اور مصیبت سے بچا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا کرے۔ دیر تک ہمارے سروں پر آپ کا سایہ قائم رہے۔

جواب جناب عالی! اس طرح کی حقیقتوں کا سُراغ لگانا تقریباً ناممکن ہے۔ کہیں نرسوں کی آفتیں ہیں۔ کہیں کوئی سرکٹے شہید بھرتے ہیں۔ کہیں کسی بزرگ کا سایہ شادیوں میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے آپ کے علاقے میں شیخ سدّو لوگوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں گے۔

ہمارے خیال میں شیطان مختلف روپ اختیار کرکے اللہ کے بندوں کو ستاتا ہے۔ اور انہیں گمراہ کرتا ہے۔ اُن سے بچنے کے لئے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کی ایک تسبیح روزانہ پڑھا کریں ———— اور ایک ایک تسبیح تعوذ وتسمیہ کی پڑھیں۔ ان شاء اللہ شیطان کی ریشہ کاریوں سے حفاظت ہوگی۔

گھر میں کسی عامل سے پابندی سے یہ نقش نقل کراکر آویزاں کرلیں۔ نقش کو چال کے اعتبار سے پُر کریں۔ ایک سے ۱۶ تک کے اعداد چال بتانے کے لئے کونے میں لکھے گئے ہیں۔ بالترتیب نقش پُر کریں ان شاء اللہ اس نقش کی برکت سے ہر طرح کے اثراتِ بد سے گھر کی حفاظت ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

١ ٣٣٨٥	١٤ ٣٣٩٩	١١ ٣٣٩٦	٨ ٣٣٩٣
١٢ ٣٣٩٧	٧ ٣٣٩٢	٢ ٣٣٨٦	١٣ ٣۴٩٨
٦ ٣٣٩١	٩ ٣٣٩٤	١٦ ٣٥٠١	٣ ٣٣٨٧
١٥ ٣٥٠٠	٤ ٣٣٨٨	٥ ٣٣٩٠	١٠ ٣٣٩٥

بحرمتہ ایں نقش ہر بلا از خانۂ ایں را دفع شود

شکایت تصویر کی

سوال از: ابوالسلام ———— مئوناتھ بھنجن۔

دیگر عرض یہ ہے کہ ہم کو جنوری ۲۰۰۹ء کا رسالہ موصول ہوا۔ اور رسالہ موصول ہوتے ہی ہمیں اس چیز کی کافی خوشی ہوئی کہ پہلے آپ

رسالے کے اوپری صفحہ پر تصویر دیتے تھے۔ اور اس مرتبہ آپ نے تصویروں کی جگہ پھول چھاپے ہیں۔ اور پھول چھاپنے کی وجہ سے میں اب رسالے کو سب کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور پہلے تصویر ہونے کی وجہ سے میں رسالے پر کاغذ چڑھا دیتا تھا۔ اور اس کے بعد گھر رکھتا تھا۔ اور اب ہم امید کرتے ہیں کہ اسی طرح سے ہر ماہ رسالے پر پھول چھاپیں گے۔ اور ہم لوگوں کو خوش و خرم رکھیں گے۔ اور لکھنے میں جو غلطی ہو۔ اُسے معاف کرنا۔

جواب تصاویر کا چھاپنا ہمارے نزدیک بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ لیکن تصاویر کے ذریعہ رسالہ ہم اُن لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ جو دینی رسائل کو ہاتھ لگانا پسند نہیں کرتے ______ ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ ان تک اور ان کے گھروں تک رسالے کی رسائی ہو۔ اور یہ صرف خیالی بات نہیں ہے۔ ہمارے پاس ایسے بہت سارے خطوط آتے ہیں جو رسالے کو صرف تصویر کی وجہ سے خرید کر لے گئے اور اس کے مطالعے سے اُن کی زندگی میں زبردست انقلاب پیدا ہوا۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ تصاویر سے وحشت کرتے ہیں۔ اور رسالے کے ٹائیٹل پر کاغذ چڑھا لیتے ہیں۔ آپ اس کی افادیت پر نظر رکھیں۔ اور اس وقت کا انتظار کریں جب مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ طلسماتی دنیا سے متعارف ہو جائیگا۔ اور ان کی توجہ حاصل کرنے کیلئے ہمیں کسی تصویرو تدبیر کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس وقت انشاء اللہ آپ کا یہ محبوب رسالہ اُسی سرورق کے ساتھ چھپے گا۔ جو آپ کی خواہش ہے۔

ویسے اس سال ہم نے پروگرام یہ بنایا ہے کہ ہر مرتبہ تصویر نہ چھاپی جائے۔ ایک مرتبہ تصویر چھاپیں اور ایک مرتبہ ٹائیٹل کو سادا رکھیں۔ اور رفتہ رفتہ تصاویر سے رسالے کو بچائیں۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کی افادیت کو عام کر دے۔ اور ہمیں اپنے مقاصدِ حسنہ میں کامیابی عطا کرے۔

یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور؟

سوال از: محمد علیم حاجی محمد ______

کیا نگینہ کا استعمال جائز ہے۔ آج کل یہ عام ہوا ہے کہ لوگ ہاتھوں میں پتھر جڑی انگوٹھی پہنتے ہیں۔ مگر بخاری شریف (اردو ترجمہ) کی ایک حدیث نظر سے گزری کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کو نکال پھینکا تھا۔ جب کہ ان سے انگوٹھی سے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

خود میں نے چند ماہ کے لئے ایک نگینہ خریدا تھا۔ جو بعد میں سمندر میں پھینک دیا۔ وجہ صرف یہی کہ خریدنے کے بعد کام ہونے لگے۔ اور دل میں یہ کھٹکا آیا کہ اس پتھر کے خریدنے سے مجھے فائدہ ہوا۔ مگر کہیں پتھر شرک میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ اس لئے اسے پھینک دیا کیوں کہ ہر چیز تو اللہ کی قدرت سے ہوتی ہے۔ اور اچھی بُری تقدیر پر ہر انسان کو شاکر رہنا ہے۔ البتہ اس سے اپنی تکالیف کو دور کرنے کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

ہر ماہ کے ماہنامے کے آخر میں اپنے نام کا حرف دیکھ کر حالات معلوم کریں۔ یہ ہوتا ہے تو کیا یہ جائز ہیں۔؟

میری ناقص معلومات کے مطابق اگر کوئی کسی سے حالات معلوم کرنے چاہتا تو اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اگر جائز ہے تو پھر جیسے میرا نام محمد علیم ہے۔ تو میرے نام کے کس حرف سے دیکھا جائے گا م سے یا ع سے۔ اگر کسی کا نام قیصر جہاں ہے تو ق سے یا ج سے۔

برائے مہربانی جن احادیث سے یا قرآنی آیت سے آپ ان سوالوں کا جواب دو گے تو باب نمبر، صفحہ نمبر اور حدیث نمبر ضرور لکھے۔ اسی طرح قرآن کا جزو نمبر سورۃ اور آیت نمبر ضرور لکھیں۔

جواب وہم اور تقوے کے راستے ایک دوسرے سے بہت قریب ہوتے ہیں۔ اگر انسان کو دین کا شعور اور توحید کی آگہی نصیب ہو تو وہ عمر بھر اوہام و وساوس میں مبتلا رہتا ہے۔ اور اُسے خوش گمانی ہوتی ہے کہ وہ تقوے اور پرہیز گاری کی زندگی گزار رہا ہے۔

اس دنیا کی تمام نعمتیں حق تعالیٰ نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور اُن میں اپنے فضلِ خاص سے طرح طرح کی افادیت اور متنوع قسم کی لذتیں اپنے بندوں کی ضروریات، خواہشات اور راحت و آرام کے لئے ودیعت کی ہیں۔ ان نعمتوں کو ٹھکرا دینا اور ان سے فائدہ اُٹھانے کو شرک سمجھنا بڑی محرومی اور نادانی کی بات ہے۔

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ کہیں تو شرک و معصیت کے دریا میں گلے گلے ڈوبے نظر آتے ہیں۔ اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا۔ کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ ناخن تر ہونے پر بھی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جائز و ناجائز کی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور آپ یقین جانیں ایسا تب ہی ہوتا ہے۔ جب انسان دین کے شعور اور اسلام کی گہرائیوں سے نابلد ہو۔ اور اردو کی چند کتابیں پڑھ کر وہ خود کو علامہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی سمجھنے لگے۔ جو لوگ قرآن و احادیث کے صرف ترجمے پڑھ رہے ہیں۔ وہ کبھی حقیقتِ دین کی گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ بسا اوقات خود بھی گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی غلط راستے بتاتے ہیں۔ اور اس زعم میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ پرہیزگار ہو گئے ہیں۔ اور یہ زعم شیطان کا پیدا کردہ ہوتا ہے۔ جو بلا شبہ ہم سب کا عدو مبین ہے (وہ ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے)، اور ہم سے زیادہ علم بھی رکھتا ہے۔ ہم سے زیادہ نفسیات بھی جانتا ہے۔ اور ہم سے زیادہ تجربات بھی

رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس انسان کو کس طرح گمراہ کیا جاسکتا ہے۔ جس کو دنیا کے ذریعہ گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اس کو وہ دین کے ذریعہ کر دیتا ہے۔ اور انسان کو افراط و تفریط میں مبتلا کر کے اسے وہ دین کا چھوڑتا ہے۔ اور نہ دُنیا کا۔ جب کہ حضرت الانسان یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ منزل ہمارے قدموں کے نیچے آگئی ہے۔

میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ بتا دوں کہ انگوٹھی پہنتا گناہ نہیں۔ بلکہ سنّتِ رسولؐ ہے اور سنّتِ رسولؐ ہی نہیں ـــــ بلکہ سنّتِ انبیاءؑ ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیم علیہ السّلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام، حضرت اسحٰق علیہ السّلام، حضرت الیاس علیہ السّلام، حضرت داؤد علیہ السّلام، حضرت سلیمان علیہ السّلام، حضرت یوسف علیہ السّلام، حضرت دانیال علیہ السّلام، حضرت یحییٰ علیہ السّلام، حضرت صالح علیہ السّلام، حضرت ایوب علیہ السّلام، حضرت لقمان علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور فخرِ کائنات رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی پہنی ہے۔

معلوم نہیں آپ نے اردو کی کس کتاب میں یہ پڑھ لیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی نکال کر پھینک دی ـــــ۔ ممکن ہے کہ آپ نے کسی صحابی کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھ لی ہو۔ اور آپ نے اس کو نکالکر پھینک دیا ہو اسلئے کہ سونا مردوں کے لئے حرام ہے۔ سونے کا کسی زیور کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ لیکن چاندی کی انگوٹھی تمام نبیوں کی سُنّت رہی۔ اور یہ سنّت حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک برقرار رہی۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب ربّ کائنات نے حضرت حوّا کو پیدا فرمایا۔ اور حضرت آدمؑ سے ان کی رسم نکاح ادا ہوئی۔ اس وقت حضرت آدمؑ کو ایک انگوٹھی پروردگار عالم کی طرف سے مرحمت ہوئی۔ جو آپ نے حضرت حوّا کو بخش دی۔ اور حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا خطبہ نکاح اپنے شایانِ شان خود ہی پڑھا۔ تب ہی سے منگنی اور نکاح کے وقت انگوٹھی دینے کی رسم چل رہی ہے۔

قصص الانبیاء میں مذکور ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السّلام کو منجانب اللہ انگوٹھی عطا ہوئی تو پانچوں انگلیوں میں یہ بحث ہوئی کہ کون اس انگوٹھی کا مستحق ہے۔

انگوٹھے نے کہا کہ میں سرپنچ کی حیثیت رکھتا ہوں۔ اس لئے حق میرا ہے کہ میں اس انگوٹھی کو پہنوں۔ انگوٹھے کی برابر والی انگلی نے کہا کہ مجھے شہادت کی انگلی ہونے کی وجہ سے برتری حاصل ہے۔ اس لئے حق میرا بنتا ہے۔ درمیان کی انگلی نے کہا۔ میں سب سے بڑی ہوں۔ اور بزرگ ہونے کی وجہ سے میرا استحقاق ہے۔ برابر والی بولی کہ میری بناوٹ سب سے جداگانہ ہے۔ اس لئے انگوٹھی کو پہننے کا حق میرا ہے۔ چھوٹی انگلی چپ رہی حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ تو نے کچھ نہیں کہا ـــــ اس نے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا سب کو اپنی بڑائی اور بزرگی پر فخر ہے۔ اور میں تو سب سے چھوٹی ہوں۔ بھلا مجھے اپنا حق جتانے کا کیا حق رہ جاتا ہے۔ میری تو کوئی بساط ہی نہیں ہے۔ اس پر وحی نازل ہوئی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں عاجزی پسند ہے۔ اس لئے اے سلیمان تم یہ انگوٹھی چھوٹی انگلی ہی میں پہنو۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈال دیا۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے ایک انگوٹھی لاکر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو پہنا دی۔ تاکہ آگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

اس طرح کی روایات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ اگر آن میں کوئی سُقم ہے بھی تو چلئے انہیں نہ مانئے۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صحیح ترین روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر چاندی کی انگوٹھی استعمال کی ہے۔ اور اسی کو "مہرِ نبوّت" کہتے تھے۔ آپ کے دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد یہ انگوٹھی کافی مدّت تک حضرت عثمان غنیؓ کے پاس رہی۔ اور جب یہ انگوٹھی ان کے پاس سے گم ہوگئی۔ اسی وقت سے اس امت میں فتنے ہی فتنوں کے دروازے کھلے۔

اس لئے اس بات کو آپ اپنے ذہن سے نکال دیں۔ کہ انگوٹھی کا پہنتا شرعاً ممنوع ہے۔ اب رہی پتھروں اور نگینوں کی تاثیرات کی بات تو وہ بھی روایات اور انسانی تجربات سے ثابت ہے۔ اور بعض پتھروں کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی آیا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے غذاؤں میں تندرستی اور صحت بنانے کی تاثیر پیدا کی ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں امراض کو دفع کرنے کی صلاحیت رکھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پتھروں اور نگینوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت پیدا کی ہے۔ اور ان کو مفید اور ذریعہ ترقی کے تصوّر سے پہننے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ جبکہ ایمان و یقین یہ ہو کہ ہر چیز اور ہر تاثیر کا خالق۔ خالقِ کائنات ہی ہے۔

آپ نے کسی مفید پتھر کو اس لئے نکال کر پھینک دیا کہ اس کے پہننے کے بعد آپ کو کامیابیاں ملنے لگی تھیں۔ اس لئے آپ کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہوا کہ کہیں یہ شرک نہ ہو۔

ہمارے نزدیک آپ کا یہ کھٹکا قطعاً بے معنیٰ تھا۔

ذرا سوچیئے۔ اگر کسی انسان کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ میرے جو بچہ پیدا ہوا ہے۔ وہ بیوی سے صحبت کا نتیجہ ہے۔ اس کے بعد اسکے دل میں

یہ کھٹکا پیدا ہو۔ یا یہ تو شرک ہو گیا۔ اور پھر وہ اپنی بیوی سے صحبت کرنا چھوڑ دے یا اس کو طلاق دیدے تو کیا اس کو تقویٰ کہیں گے۔؟

اگر کوئی شخص نزلے کا مریض ہو۔ کسی معالج کے مشورے پر وہ جوشاندہ پی لے۔ اور جوشاندے کے پینے سے اس کا نزلہ رفع ہو جائے۔ اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو کہ میرا نزلہ جوشاندہ پینے سے ختم ہوا ہے اور پھر وہ فوراً اس کھٹکے سے بچنے کیلئے عمر بھر کے لئے یہ قسم کھالے کہ اب جوشاندہ نہیں پیوں گا۔ تو کیا اس کو پرہیزگاری کا نام دیں گے۔؟

آج دینی مدارس والے یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن وحدیث ہماری وجہ سے باقی ہیں۔ جماعت والے یہ کہہ رہے ہیں کہ دین کی تبلیغ ہماری محنت کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ اور دوسرے طبقات کے لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں۔ دین کی بہاریں، دینداری صحبتِ بابرکت سے اور پیری مریدی سے پھیل رہی ہیں۔ یہ تمام چیزیں اگر نہ ہوں تو دینِ اسلام مٹ جائے۔

اس طرح کی تمام باتیں یہ کھٹکا پیدا کر سکتی ہیں کہ ہم شرک میں تو مبتلا نہیں ہو گئے۔ آپ کس کس چیز کا قلادہ اپنے گلے سے نکال کر پھینکیں گے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینکنے کے بجائے اپنی سوچ بدلئے۔ اگر سوچ غلط ہوگی تو خواہ ہاتھ میں کوئی انگوٹھی بھی نہ ہو۔ انسان غلط سوچ سے شرک میں مبتلا ہو جائے گا۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں مختلف چیزوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی جو صلاحیتیں ہیں۔ وہ سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔ بذاتہ اور بی نفسہٖ کوئی بھی چیز کسی کو نہ نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اور نہ نفع۔ آگ میں جلانے کی صلاحیت باذن اللہ ہے۔ یہی آگ بہ حکم خداوندی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے گلزار بن گئی تھی۔ اور برف کی طرح ٹھنڈی ہو گئی تھی۔

چھری کے اندر کاٹ دینے کی صلاحیت باذن اللہ ہوتی ہے ـــــ یہی چھری جب اللہ کا حکم نہیں ہوا۔ تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹ سکی۔

بارشوں سے کھیتیاں پروان بھی چڑھتی ہیں۔ اور بارشوں سے کھیتیاں تباہ وبرباد بھی ہو جاتی ہیں۔ مال سے عزت بھی ملتی ہے۔ اور مال سے انسان ذلیل وخوار بھی ہو جاتا ہے۔ اولاد ذریعۂ راحت بھی بنتی ہے۔ اور اولاد زحمت وکلفت میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور عذابِ جان بھی بن جاتی ہے۔

شریکِ حیات اس دنیا میں مثلِ جنت ہے۔ اور یہی شریکِ حیات انسان کے لئے دوزخ بھی بن جاتی ہے۔

دوائیں تندرستی بنانے کے لئے ہوا کرتی ہیں۔ اور یہی دوائیں ری ایکشن پیدا کر کے موت کی وجہ بھی بن جاتی ہیں۔

اس طرح کے بیشمار حقائق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر چیز حکم خداوندی کی پابند ہے۔ اگر چیزیں نقصان پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے اور فائدہ پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے۔

اگر آپ کسی پتھر کو اپنے ہاتھ میں پہننے کے بعد یہ یقین رکھیں کہ اسکے ذریعہ جو بھی کچھ فائدے ہوں گے۔ وہ فضلِ رب ہوگا۔ کیونکہ پتھروں میں نفع ونقصان پہنچانے کی صلاحیت حکم خداوندی کی محتاج ہے۔ تو نگینہ کا پہننا ہرگز ہرگز شرک نہیں ہو سکتا ـــــ اور آپ یقین رکھیں جس طرح دوسری چیزوں میں اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے تاثیرات رکھی ہیں اسی طرح اللہ نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرنے کے لئے بے جان پتھروں میں بھی ہزاروں قسم کی تاثیرات رکھی ہیں۔ بعض پتھروں کے پہننے سے گردے کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

بعض پتھروں کا استعمال انسان کے دماغ کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ بعض پتھروں کا استعمال دولت وعزت کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اور جب اللہ کا حکم نہیں ہوتا تو پھر تریاق زہر کا کام کرتا ہے۔ اور غذائیں اور دوائیں انسان کے جسم کے اندر تندرستی پیدا کرنے کے بجائے امراض پیدا کرنے لگتی ہیں۔

اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب آپ غلط لے رہے ہیں اس دنیا میں جبتک انسان زندہ رہتا ہے۔ اسے دین ودنیا کے لئے جدوجہد کرنے کا اور مختلف تدابیر اختیار کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے جدوجہد کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں۔ بس اسے ان پر شاکر رہنا چاہئے اسبابِ عمل کو ترک کرنا تقویٰ نہیں۔ ایک طرح کی نافرمانی ہے۔ اور سنتِ انبیاءؑ کے خلاف ہے ـــــ اور اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب اگر یہ ہے کہ انسان کوئی بھی بھاگ دوڑ نہ کرے۔ اور کوئی تدبیر اختیار نہ کرے تو پھر تو دینی مدارس میں بھی تالے ڈال دینے چاہئیں۔ اور تبلیغ کرنے والے اداروں کو بھی بند کر دینا چاہئے۔ بے نمازیوں کو دیکھ کر نماز کی نصیحت نہیں کرنی چاہئے۔ اور جو لوگ جہالت میں مبتلا ہیں ان کے لئے تعلیم وتدریس کے اہتمام نہیں کرنے چاہئیں۔ اور یہ کہنا چاہئے کہ جو کچھ بھی ہے ٹھیک ہے۔ اور یہ سب اچھی بری تقدیر کے دائروں میں آتا ہے۔

یہ سوچ بظاہر بڑی خوشنما لگتی ہے۔ لیکن اس سوچ کے تانے بانے بالآخر انسان کو غلط رخ پر لیجاتے ہیں ـــــ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ دین ودنیا کے مسائل بحکمِ علم انسانی تجربات کی روشنی میں اقدامات کریں۔ اور اقدامات کے بعد جو

بھی نتائج سامنے آئیں۔ انہیں منجانب اللہ سمجھیں اور اسی کو تقدیر الٰہی جانیں۔
لیکن اسباب وعلل اور انسانی تجربات کو ٹھوکر مار کر اچھی بُری تقدیر کی بات کرنے والا انسان اپنے اندر جمود اور تعطل پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ کے بنائے ہوئے نظام کائنات کی ہنسی اڑاتا ہے۔ اور یہ تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تحفہ نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح کی نادانیوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں دین کا شعور عطا کرے۔ تاکہ اللہ کے بنائے ہوئے اس نظام کائنات میں ہم سپرد بن سکے ، لال بجھکڑ بن کر نہ رہ جائیں۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں ایک مسئلہ اور بھی اُٹھایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اپنے نام کا سرحرف دیکھ کر اپنے احوال معلوم کرنا۔ کیا جائز ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا ہے کہ اس طرح کی معلومات حاصل کرنے والے کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

بات تو بہت معقول ہے۔ لیکن ازراہ جہالت اس طرح کی باتیں وبائے عام کی طرح پھیل رہی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس موضوع پر بھی آپ سے کچھ باتیں کریں۔ تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آپ کے سوچنے کا انداز کتنا صحیح ہے۔ اور کتنا غلط۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن نجومیوں کے پاس جانے سے روکا تھا۔ وہ سب بد دینی پھیلاتے تھے۔ اور شیاطین تابع کر کے ان سے کچھ باتیں معلوم کر کے انہیں سو فیصد صحیح سمجھ کر لوگوں کو بتایا کرتے تھے۔ اور یہ دعوی کیا کرتے تھے کہ یہ غیب کی باتیں جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں صد فیصد پیش آنے والی ہیں۔ اس طرح کی باتوں سے گمراہی پھیل جاتی تھی۔ اس لئے ان سے روکنا ضروری تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ غیب کا علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص کی بنا پر بعض غیب کی باتیں بعض بندوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشمار غیب کی باتیں بتا دی گئی تھیں۔ حدیہ ہے کہ قیامت سے پہلے پیش آنے والے واقعات بھی آپ پر ظاہر کر دیئے گئے تھے۔ چنانچہ قیامت کی نشانیوں میں بے شمار نشانیاں آپ نے چودہ سو برس پہلے جو بتا دی تھیں۔ وہ آج حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی ایک صاحب ایمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہیئے کہ اگر اللہ جس کی آنکھوں سے پردہ نہ ہٹائے تو اسے از خود مغیبات کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔

لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں۔؟
علم غیب درحقیقت اُس علم کا نام ہے۔ جو انسان کو حواسِ خمسہ کے بغیر حاصل ہو۔ اور یہ قطعًا ناممکن ہے۔ اور جو علم حواسِ خمسہ کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اللہ نے انسان کو ۵ قسم کی قوتیں عطا کی ہیں ــــــــ سونگھنے کی قوت، دیکھنے کی قوت، چھونے کی قوت، سُننے کی قوت، چکھنے کی قوت۔
ان قوتوں کا سہارا لیکر جو علم حاصل ہوگا۔ اس کو علم غیب نہیں کہتے۔ آپ ۲۳ دواؤں سے مرکب کوئی یونانی گولی کسی حکیم کو دیجئے۔ اور اس سے پوچھیے کہ اس گولی میں کون کون سی ادویات کا استعمال ہوا ہے۔ وہ اس گولی کو اپنی زبان کی نوک پر رکھ کر آپ کو ساری ادویات بتانا شروع کر دے گا۔ مگر یہ علم غیب نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ چکھنے کی قوت کا سہارا لے کر حقیقت کی گہرائی تک پہنچ رہا ہے۔

آپ اپنی نبض کسی کامل طبیب کو دکھائیں۔ وہ آپ کی نبض پر اپنا ہاتھ رکھ کر آپ کے جسم کے نظر نہ آنے والے اعضاء کے بارے میں بتانا شروع کر دے گا۔ کہ جگر کی کیا حالت ہے۔؟ معدہ کس پوزیشن میں ہے۔ اور گردوں پر کیا گزر رہی ہے۔؟ کیا یہ علم غیب ہے۔؟ ــــــ ہرگز ہرگز نہیں کیوں کہ طبیب جو کچھ بھی ارشاد فرما رہے ہیں۔ چھونے کی قوت کا سہارا لیکر ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس لئے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اس طرح کی مثالوں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جو علوم حواس خمسہ کے سہاروں سے حاصل ہوں ـــ انہیں غیب کا علم قرار نہیں دیا جا سکتا۔

آج کے سائنسی دور میں مختلف آلات کا سہارا لے کر پہلے ہی یہ بتا دیا جاتا ہے کہ کس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوگی اور کس علاقے میں چھینٹے پڑیں گی ـــــــــ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ حمل کے چوتھے مہینے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے۔ یا لڑکی۔ اسپتالوں میں ہلاک امراض میں مبتلا مریضوں کے بارے میں ڈاکٹر لوگ پہلے ہی بتا دیتے ہیں کہ یہ شخص چار مہینے سے زیادہ نہیں جیئے گا۔

لیڈروں اور علماء کے مہینوں پہلے یہ پروگرام طے ہو جاتے ہیں کہ فلاں صاحب فلاں تاریخ میں فلاں جگہ تقریر کریں گے۔ اس طرح کی باتیں قطعًا علم غیب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ یہ صرف انسانی تجربات کے اندازے ہوتے ہیں۔ اور یہ صحیح بھی ہو جاتے ہیں اور غلط بھی۔ ان پر سو فیصد بھروسہ کرنا شرعًا ممنوع ہے۔ لیکن ان کا ادراک کر کے حزم و احتیاط کو ملحوظ رکھنا ممنوع نہیں ہے۔

اچھی بُری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان موسم کے اثرات سے بچنے کیلئے گرم اور ٹھنڈے لباس کو خلاف تقدیر اور خلاف شریعت سمجھیں۔ اور موسم سرما میں گھر کی کھڑکیاں بند نہ کرے اور بیمار ہو جائے تو اس کو تقدیر الٰہی سمجھ کر اس پر شاکر رہے۔ اور علاج نہ کرے۔ اور مختلف

علوم کا سہارا لے کر مستقبل میں تدابیر اور احتیاط کو بروئے کار نہ لائے اور یہ سمجھے کہ انسانی اندازوں پر یقین رکھنے سے اس کی عبادات قبول نہیں ہوں گی حالانکہ شریعتِ اسلامی نے کسی بھی علم اور انسانی تجربے کو بے حیثیت قرار نہیں دیا ہے۔ البتہ ان چیزوں میں اُلجھ کر رہ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم تقدیر الٰہی کے خلاف کوئی تدبیر کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ قطعاً غلط ہے۔ اور ناممکن ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جن باتوں سے انسان کا کردار مجروح ہوتا ہے۔ اور جن باتوں سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا پورا زور دے کر اُن سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ ان باتوں کی طرف مسلمانوں کا دھیان نہیں ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو انسان اللہ کے بندوں کو ستائے گا اور اللہ کی نافرمانی میں مبتلا رہے گا۔ اس کی نمازیں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی ______ آج نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہیں کہ اُن کے پڑوسی اُن سے خوش نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے دل اُن سے دُکھے ہوئے ہیں۔ جھوٹ، رشوت، بدکرداری، شراب نوشی، بڑوں کی بے عزتی، چھوٹوں سے بیزاری، ناپ تول میں کمی۔ امانت میں خیانت، کذب بیانی، غیبت، تہمت، اور نہ جانے کتنے عیبوں کے اندر مبتلا لوگ زندگی میں ایک بار بھی یہ سوچنا گوارہ نہیں کرتے۔ کہ ہماری نمازیں ہمارے منہ پر تو نہیں ماردی جائیں گی۔

دراصل نجومیوں سے بچنا آسان ہے۔ اور ان بے کرداریوں سے بچنا مشکل ہے اسلئے اس طرف دھیان دینے کی زحمت نہیں کرتے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مقدمات میں جھوٹی گواہی دے۔ اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ لیکن اس بات کا چرچہ مسلم معاشرے میں زیادہ نہیں ہے۔ کیوں کہ مسلمانوں کی اکثریت مقدمات میں جھوٹی گواہیاں دینے میں مبتلا ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں بے کرداریوں کا ذکر کرکے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہوگا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ لیکن مسلمانوں نے نمازیں پڑھنے کے باوجود وہ بُرائیاں نہیں چھوڑیں۔ لیکن اس حدیث پر برابر عمل کرتے رہے کہ اگر کوئی کسی نجومی کے پاس گیا تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ حالانکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت یہ بات ارشاد فرمائی۔ اس وقت اہلِ عرب علم نجوم اور علم کہانت کی خرابیوں میں گلے گلے تک دھنسے ہوئے تھے۔ اور ان باتوں سے روکنا ضروری تھا۔

آج مسلمان اس طرح کی بدعقیدگی کا بالعموم شکار نہیں ہے۔ بلکہ بالعموم وہ دوسری خرابیوں میں مبتلا ہیں۔ لیکن اس طرف اُن کا دھیان نہیں ہے۔ حالانکہ توحید و سنت کے لئے وہ خرابیاں سم قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ان سے دور رہنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

یہ علم نجوم ہی تو ہے جس کے ذریعہ ایک سال پہلے یہ بتادیا جاتا ہے کہ کس تاریخ میں کس وقت سورج گرہن ہوگا۔ کیا اس طرح کی معلومات حاصل کرنا گناہ ہے۔؟ کیا علم غیب ہے۔؟ اگر کوئی شخص صدیوں کے تجربات کی روشنی میں یہ کہے کہ ۲۸ فروری کو سورج اتنے بجکر اتنے منٹ پر نکلے گا۔ تو کیا یہ علم غیب ہے۔ اور کیا اس طرح کی معلومات بتانے والے اور حاصل کرنے والے کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔؟

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جو علم غیب اور عقیدے کے سلسلے میں اتنے حساس ہیں۔ وہی لوگ دوسرے شرعی اُمور میں بالکل بے حس نظر آتے ہیں۔ ہماری مُراد آپ نہیں ہیں۔ بلکہ ہماری مُراد ان لوگوں سے ہے۔ جو اس طرح کے معاملے میں لمبے چوڑے دعوے کرنے کے ساتھ ساتھ بعض ایسی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو عقائد کی شہ رگ کو کاٹ دیتی ہیں لیکن سطحی علم رکھنے کی وجہ سے وہ ان ہی باتوں کی جگالی کرتے ہیں جو ان کو مرغوبِ طبع ہوں۔ باقی دوسری خرابیاں اور بدعقیدگیاں جو ان کا اوڑھنا بچھونا بنی ہوتی ہیں۔ ان کی طرف سے وہ یکسر غافل ہوتے ہیں۔ اور ان کی سمت کا انہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے نظامِ کائنات چلانے کیلئے ۱۲ بُرج بنائے ہیں۔ اور اُن کا ذکر قرآن حکیم میں اشارۃً موجود ہے۔ اور دُنیا میں بول چال کیلئے ۲۸ حروف پیدا کئے جو حروفِ تہجی کہلاتے ہیں۔ ہر حرف کسی نہ کسی بُرج سے تعلق رکھتا ہے۔ جب سورج اس بُرج میں داخل ہوتا ہے اور اُس بُرج کے اثرات ساری دُنیا پر پڑتے ہیں۔ اُس وقت اس سے متعلقہ حروف پر جوبن آتا ہے۔ اور بعض حروف پر زوال طاری ہوتا ہے۔ وہ حروف اگر کسی انسان کے نام کے شروع میں ہوں تو ان انسانوں کی کیفیات بھی متأثر ہوتی ہیں۔ اس لئے اربابِ تجربہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مہینے میں وہ حضرات جن کا نام فلاں حرف سے شروع ہو ___ ان پر یہ کیفیت طاری ہوسکتی ہے۔ یہ کوئی قاعدۂ کلیہ نہیں ہوتا۔ یہ صرف ایک امکانی بات ہوتی ہے۔ اور کسی بھی معاملے میں کسی علم کے ذریعہ کسی بھی امکان کا اظہار کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

اسلام کی بعثت کا جو مقصد تھا۔ وہ آج مسلم معاشرے میں بالکل ہی فوت ہوچکا ہے اور بھائی لوگ لایعنی باتوں میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ جب کسی درخت کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ تو اس پر برگ و بار بھی آتے ہیں۔ عقائد جب صحیح ہوتے ہیں تو انسان اچھا انسان بن جاتا ہے۔ اور اس کے اعضاء پر اخلاق اور انسانیت کے گل بوٹے کھلتے ہیں۔ صرف باتوں کی بھول بھلیوں

میں کھوجانے کا نام توحید اور ایمان نہیں ہے۔

آپ اپنے اس عقیدے کو سنبھالے رکھیں۔ کہ اس دنیا میں جو بھی نظام چل رہا ہے۔ وہ باذن اللہ چل رہا ہے۔ اور انسانی تجربات منجملہ حرام نہیں ہیں۔ رہی وہ باتیں جن کے بارے میں سو فیصد یقین کے ساتھ پیشنگی کہہ دیا جائے عقائد کو خراب کرنے والی ہیں۔ البتہ کسی بھی علم اور آلے کے ذریعہ اگر کچھ معلومات ہوں تو اُن کے ممکن ہونے میں اور ممکن سمجھنے میں قطعاً کوئی خرابی نہیں ہے۔ اسی طرح حروف کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

الف، شین، س، وغیرہ سے شروع ہونے والے نام آتشی مزاج رکھتے ہیں۔ اور جنکے نام ان سے شروع ہوتے ہیں ان کو غصہ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ باتیں تجرباتی ہیں شرعی نہیں ہیں کہ ان پر سو فیصد بھروسہ کرلیں۔ البتہ اگر انہیں امکانی بات سمجھیں تو اسمیں کیا مضائقہ ہے۔؟ اور اسمیں کیا خلافِ عقیدہ بات ہے؟

جب تجربات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حروف کی الگ الگ تاثیریں ہیں۔ تو یہ بھی مانیئے کہ موسم کے اعتبار سے ان تاثیروں میں اُتار چڑھاؤ آتا ہے۔ اور اسی لئے اپنے نام کے حروف دیکھ کر مختلف اوقات میں انسان یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے کہ میرا کل کیسا گزرے گا۔؟ حروف اور بروج اور ستاروں کی روشنی میں وہ جس بھی نتیجے پر پہنچے گا۔ وہ صرف امکانی بات ہوگی۔ وہ علم وحی نہیں ہے کہ اس پر سو فیصد یقین کرلیا جائے۔ اور کوئی امکانی بات حرام نہیں ہوتی۔

اگر آپ کا نام محمد علیم ہے تو اسمیں سرِ حرف "م" ہی ہے۔ کیوں کہ محمد آپ کے نام کا جزو ہے۔

آپ نے اپنا خط ختم کرنے سے پہلے لکھا ہے کہ ہم جو جواب دیں تو حدیث و قرآن کے حوالے سے دیں۔ اور یہ بھی تشریح کریں کہ حدیث اور آیت کس صفحے پر ہے۔ تو میرے بھائی جو آپ نے اعتراض اُٹھاتے وقت کسی کتاب اور صفحے کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ تو ہمیں کیوں اس زحمت میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں جب آپ حوالوں کے ساتھ اعتراضات کریں گے تو انشاء اللہ ہم حوالوں کے ساتھ ہی اُن کا رد کریں گے۔ خواہ مخواہ کی دردِ سری سے کیا فائدہ۔

آیت کی تحقیق

سوال از: شیخ عبدالرحمن کلن ______ ممبئی۔

عرض یہ ہے کہ آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا ۱۲ کو موصول ہوا۔ لیکن اسکی قیمت دیکھ کر دل کو بہت تکلیف ہوئی جسکا بیان کرنا مشکل ہے۔ آج کا مسلمان جھوٹے باباؤں اور غیر مسلموں اور بدعتوں میں مبتلا ہوگیا ہے۔ اس کو اللہ پر قرآن پر یقین جیسی رہا میں کیا بتاؤں۔ اور روپے کی قیمت تو خیر حساب سے اتنی کم ہے۔ اور جو قارئین ہیں۔ وہ خود پڑھتے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کو اس کے بارے میں نہیں بتلاتے ہیں۔ میں ہر خاص و عام کو یہاں تک مسجد کے امام تک کو پڑھنے کو دیتا ہوں۔ یہی نہیں جب مولانا حسن الہاشمی بمبئی تشریف لائے تھے تو روحانی مرکز سے متعلق اشتہار یعنی پمفلٹ جو تقریباً سو کے قریب تھے۔ وہ مولانا سے لے لیا تھا۔ اور اس کو ممبئی کے تین دن باندرہ کے اجتماع میں تقسیم کیا آخری دن میں۔ اور اللہ سے ہمیشہ یہی دعا کرتا ہوں کہ مسلمان طلسماتی دنیا کے خریدار بنے اور اپنے کو شرک اور جھوٹے باباؤں کے چنگل سے نکالے۔ اور ہر گھر میں قرآن اور اللہ کے نام حسنٰی کے ذریعہ اپنا اور محلے والوں کا علاج کریں۔

آج کا مسلمان کاہل اور سست ہوگیا ہے۔ ٹی وی اور کیبل دیکھ کر اور گندے رسالے پڑھ کر جب مصیبت آتی ہے تو جب ستایا ہوتوں نے تو خدا یاد آیا پھر آسان نسخہ کسی باوا کے یہاں یا غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کروالیا مسلمان تو یہاں تک گر گیا ہے۔ کہ مندروں میں بھی جانے سے نہیں ڈرتے۔

میرے اپنے خیال سے تو وہ تمام باتیں طلسماتی دنیا میں ہوتی ہیں۔ جو ہر وقت چاہے بیماری ہو نظر بد ہو۔ قرض دار ہو۔ نوکری نہ ملنے سے پریشان ہو۔ اولاد نہ ہوتی ہو وغیرہ۔ اور آسان سی قرآن کی آیات اور اللہ کے نام سے علاج بتلائے گئے ہیں۔ اگر یہ لوگ عمل کریں تو کیا نہیں ہوتا ہے۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

میں تقریباً ڈھائی سال سے اس طلسماتی دنیا کا قاری ہوں مصیبتیں تو بہت آئی ہیں۔ اور آتی رہتی ہیں۔ لیکن طلسماتی دنیا سے کچھ باتوں پر عمل پیرا ہونے سے اللہ پاک نے نقصان سے بچایا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ ایک دن میری تمام تکلیفیں دور ہوجائیں گی۔ انشاء اللہ آمین ثم آمین

دوسری وضاحت کر رہا ہوں کہ آپ نے جنوری ۲۰۱۱ء کے ماہنامے میں علم الحروف سے متعلق م پر نظر کرکے یہ آیات قل اللّٰھم تا حساب، اور یہ لکھا ہے کہ یہ آلِ عمران کی آیات ہے لیکن میں نے دو وقت پوری آلِ عمران کے صفحے دیکھ لئے۔ لیکن یہ آیت نظر نہیں آئی۔ لہٰذا برائے مہربانی آیت لکھتے وقت آیت نمبر ضرور درج کریں۔

میں اس وقت پریشانی میں نہیں ہوتا تو۔ کم از کم ۱۰ ماہنامے منگا کر اپنے قریبی لوگوں کو تقسیم کرتا۔ انشاء اللہ یہ پریشانی کے دن زیادہ نہیں رہیں۔

جواب: طلسماتی دنیا کے لئے آپ کے جو جذبات ہیں۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ طلسماتی دنیا

کو مقبولیت کے ساتھ ساتھ افادیت بھی عطا کرے اور اس رسالے کو تبلیغ دین کیلئے قبول فرمائے۔ آمین۔

بلاشبہ آج کل تعویذ گنڈوں کے راستوں سے بہت خرابیاں امت میں داخل ہوگئی ہیں۔ بدعت تو پھر بدعت ہے۔ لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ پنڈتوں اور سیانوں کے دروازوں کے چکر لگا کر اور انکی ایمان شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود ضلالت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا خانہ خراب کر رہے ہیں۔

ایسے پرآشوب حالات میں طلسماتی دنیا آندھیوں میں ایک ننھے سے چراغ کی طرح روشن ہے۔ یہ کب تک آندھیوں کا مقابلہ کرے گا اللہ ہی جانے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس چراغ کی روشنی کو گھر گھر پھیلا دے اور اس کو اتنی سکت دے کہ آندھیوں اور طوفانوں کا مقابلہ دیر تک کر سکے۔

انشاء اللہ اگر زندگی رہ گئی تو تعویذ گنڈوں ہی کے راستے سے ہم اللہ کے دین کو ساری دنیا میں پھیلا کر دکھائیں گے۔ اور اسی چراغ کے ذریعہ دین حق کی روشنی کفار و مشرکین کے گھروں میں پھیلانے کی کوشش کرینگے۔

اکثر آیات نمبر ہم لکھدیتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی روانی میں لکھنا بھول جاتے ہیں۔ مذکورہ آیت سورۂ آل عمران میں ہی ہے۔ آیت ۲۶ ملاحظہ کریں۔ اور کوئی خدمت ہمارے لائق ہو تو لکھیں۔

بے روزگاری سے پریشانی

سوال از: محمد صفر علی ـــــــ میدک۔

میں زیادہ عرصے سے بے روزگاری کا شکار ہوں۔ اور بہت پریشان ہوں۔ کوئی بھی کاروبار کرتا ہوں تو سوائے نقصان کے کچھ نہیں ملتا اور پھر نوکری کرتا ہوں تو بھی ایسا ہوتا ہے کہ بغیر کسی قصور اور بغیر کسی وجہ کے کام چھوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ میں بہت ایمانداری سے کاروبار ہو یا نوکری کرتا ہوں۔ تو بھی کام سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ اور دکانداری کیا تو بھی کوئی نہ کوئی دشمن لگ جاتے ہیں۔ اس لئے میں زیادہ عرصہ سے پریشان ہوں ـــــــ آپ مہربانی فرما کر روحانی عمل یا کوئی اسماء الٰہی بتائیے جس سے مجھ کو کوئی اچھا روزگار مل سکے۔

آپ کا یہ رسالہ میرے ایک عزیز کے ہمراہ ملا ہے۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ میرا بھی کوئی حل نکل سکتا ہے۔ اور آپ کا رسالہ بہت اچھا ہے اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔

امید ہے کہ مجھ کو بھی شکریہ کا موقع دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب نماز پنجگانہ کی پابندی کیجئے اور روزانہ سو مرتبہ درود شریف پڑھا کیجئے۔ اس کے علاوہ روزانہ ۳۶۰ مرتبہ "یا رزاق یا واسع" پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر آپ کو کوئی روزگار مل جائیگا۔ روزگار مل جائے تو پہلی آمدنی میں کسی غریب آدمی کے لباس کا ایک جوڑا بنا کر دیں انشاء اللہ روزگار میں خوب خیر و برکت ہوگی۔

درود کتنی مرتبہ

سوال از: شیخ محمد ـــــــ حیدرآباد۔

پہلا سوال میں نے ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند کے گزشتہ کسی شمارہ میں یہ دریافت کیا تھا جو تین امور کے متعلق تھے۔

(۱) یا شکور (۲) یا الخفائیل (۳) سورۂ اخلاص۔

لیکن آپ نے اس ضمن میں یہ نہیں بتایا کہ اول و آخر درود شریف کتنی بار پڑھا کروں۔ معلوم فرمائیں تو نوازش ہوگی۔

نوٹ:۔ میں یہ اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھنا چاہتا ہوں۔

جواب آپ نے سوال کرتے وقت طلسماتی دنیا کا حوالہ نہیں دیا کہ ہم نے آپکے سوال کا جواب کس شمارے میں دیا تھا۔ غالباً فی الحال آپ کو صرف درود شریف ہی کے بارے میں یہ معلومات کرنی ہے کہ عمل کے آگے پیچھے کتنی بار درود پڑھنا چاہئے۔ اس کی کوئی مقدار نہیں ہے۔ طاق عددوں میں کتنی ہی بار پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً تین تین مرتبہ، پانچ پانچ مرتبہ، سات سات مرتبہ یا پھر گیارہ گیارہ مرتبہ۔ اکابرین کا معمول زیادہ تر گیارہ مرتبہ درود پڑھنے کا رہا ہے۔ دراصل اسم محمد کے اعداد ۹۲ ہوتے ہیں۔ اور جب ۹۲ کا استخراج کرتے ہیں تو ۱۱ عدد برآمد ہوتا ہے۔ جو اسم محمد کا مرکب عدد ہے۔ اس لئے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی خاص فضیلت ہے۔ اگر آپ اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھیں گے تو تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ اور اس پر مداومت کرنا آپکے لئے دشوار ہوگا۔

آپ کا نام بھی محل نظر ہے۔ کیوں کہ شیخ محمد اگر موصوف صفت ہیں تو اس کا ترجمہ ہوگا بزرگ محمد۔ جو کسی بھی انسان کے لئے زیبا نہیں بزرگ محمد تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ اور اگر یہ مضاف مضاف الیہ ہے تو پھر اس کا ترجمہ ہوگا۔ محمد کے شیخ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شیخ نہیں تھا۔ حد تو یہ ہے کہ آپ کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی یتیم کر دیا گیا تھا کیوں کہ حق تعالیٰ نہیں چاہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ کی بڑائی کے سامنے بھی سرخم کرنا پڑے۔ چنانچہ آپ یتیم ہی پیدا ہوئے۔ اور بالغ ہونے سے پہلے ماں بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اور آپ کا نہ کوئی استاد تھا اور نہ کوئی مرشد۔

آج اگر اس طرح کی کوئی اصطلاح کسی شخص کیلئے بھی استعمال کیجاتی ہے جس سے

اس کا نام اسم محمدؐ سے برتر معلوم ہو تو اس میں اسم محمدؐ کی کسرِ شان کا شبہ ہوتا ہے ــــــ اور ایسی اصطلاحوں سے ہزار بار خدا کی پناہ۔ جن سے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان کا شائبہ بھی ہوتا ہو۔

ازراہِ کرم آپ کسی زبان دان سے تحقیقات کریں۔ اور اگر ہمارا شبہ صحیح ہو تو اپنے نام پر نظرِ ثانی کریں۔

جن کی ناراضگی

سوال از (ایضاً)

دوسرا سوال جو میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔ وہ انتہائی عجیب و غریب ہے۔ میری خود کچھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا ایسا ممکن ہے ــــــ یہ واقعہ حقیقت پر مبنی ہے۔ کوئی بزرگ (یعنی پاک جن) اوائل شباب ہی سے مجھ پر وارد ہیں۔ مجھے اس کا احساس پچپن سال کی عمر تک بھی نہیں ہوا۔ میں ۵۸ سال کی عمر میں ریٹائرڈ ہوا۔ گھر میں حالات انتہائی پرسکون تھے۔ (اوائل شباب میں بھی میں بہت خوش خرم تھا) ــــــ لیکن گزشتہ دو سال سے یہی بزرگ (یعنی پاک جن) مجھے انتباہ دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گا۔ ان کے رویّے میں یہ اچانک تبدیلی کیوں ہوئی میری کچھ میں نہیں آیا۔ اس پر آپ کچھ روشنی ڈالیں تو مناسب ہے۔

نوٹ:۔ جواب کے لئے جوابی لفافہ مرسل ہے۔ "روحانی ڈاک" میں اگر یہ دو سوال جگہ پا سکیں۔ تو مناسب ہے۔ دگرنہ جوابی لفافہ کے ذریعہ جواب سے نوازیں تو عنایت ہوگی۔

میری تاریخ پیدائش ۱۱ جولائی ۱۹۳۲ء، بروز دوشنبہ۔

والدہ مرحومہ کا نام شرفن بی صاحبہ۔

جواب آپ پر جو جن سوار ہے۔ اس کے رویّے میں تبدیلی کیوں ہوئی۔ اس کے بارے میں تو آپ خود ہی غور فرمائیں۔ کہ آپ سے کیا غلطی ہوئی یا آپ کے معمولات میں کیا تبدیلی ہوئی جس کی وجہ سے وہ جن جو آپ پر مسلّط ہے۔ آپ سے خفا ہو گیا۔ اور اس کا اندازِ رہن سہن بدل گیا۔

جو جنات عاشق ہو کر کسی پر سوار ہوتے ہیں وہ تو خود بول دیتے ہیں کہ انہیں کس بات سے تکلیف پہنچی ہے۔ جب آپ ان کی گفتگو سے حظ اٹھاتے ہیں تو آپ خود ہی ان سے دریافت کریں کہ آپ سے کیا گستاخی سرزد ہو گئی جس کی وجہ سے وہ آپ کو دھمکیاں دے رہے ہیں ــــــ اور اگر آپ اس جن کے اقدامات سے اپنی حفاظت چاہتے ہیں تو سورہ حشر کی آخری ۳ آیات صبح شام گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کریں۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ آپ اس جن کی ریشہ دوانیوں سے پوری طرح محفوظ ہو جائیں گے اور کلامِ الٰہی کی برکت سے آپ کے جسم کا حصار ہو جائے گا۔

بحث ۷۸۶ کی

سوال از: عبدالمجید ایمکل ــــــ بنگلور

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایک قاری سے بماہ جولائی ۱۹۹۶ء ص۴۲ اور ص۴۳ کی طلسماتی دنیا کی زیراکس کاپی پڑھنے کو ملی جس میں "مسئلہ ۷۸۶ کا" کے زیرِ عنوان ایک سوال کا تفصیلی جواب شائع ہوا ہے۔ لہٰذا اسی موضوع پر مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۶ء کے روزنامہ سالار میں مولانا غوثوی شاہ صاحب کا ایک مضمون شائع کرتے ہوئے ادارۂ سالار نے قارئین سے اپنی معلومات طلب کی تھی۔ مولانا غوثوی شاہ صاحب کا مضمون اور اس پر قارئین سالار کے خطوط کی زیراکس کاپیاں اسی خط کے ہمراہ روانہ کر رہا ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو طلسماتی دنیا میں مزید روشنی ڈالیں۔ تاکہ عام مسلمان وسوسے کا شکار نہ رہیں۔

جواب اس موضوع پر ہم دو تین مرتبہ مدلّل گفتگو کر چکے ہیں۔ اور دلائل و براہین سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے میں قطعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

بالعموم اس ۷۸۶ پر معترض وہ حضرات ہیں۔ جو خود کو "اہلِ حدیث" کہتے ہیں۔ اور ان کا حال یہ ہے کہ صرف بولنا جانتے ہیں۔ کسی کی بات سننے کے عادی نہیں ہیں۔

حق تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک زبان اور دو کان اس لئے عطا کئے تھے کہ انسان جتنا بولے اس سے دُگنا سننے کیلئے تیار رہے۔ لیکن ہمارے اہلِ حدیث بھائیوں کا حال یہ ہے کہ یہ صرف زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اور کانوں پر قفل چڑھا لیتے ہیں۔

مسئلہ صرف ۷۸۶ ہی کا نہیں ہے۔ اور بھی بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن میں اہلِ حدیث نے اپنی لائن اپنی مرضی سے الگ تھلگ بنائی ہے۔ اور اپنی عقل کی تقلید کر کے اس امت کے لئے نئے نئے مسائل پیدا کئے ہیں۔

آپ نے مولانا غوثوی شاہ صاحب کی جو عبارت نقل کی ہے وہ اپنی جگہ مکمل اور مدلل ہے۔ اس کے بعد اس موضوع پر مزید خامہ فرسائی خوا مخواہ کی بحث میں پڑنا ہے۔

مولانا کا ارشاد۔

"مشہور مفسّر اور کئی کتابوں کے مصنف حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے تفسیر جلالین میں بسم اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بسم اللہ لکھنے میں بے ادبی کا احتمال ہو تو علمائے سلف کی نقائل کی وجہ سے اس کے اعداد ۷۸۶ پر اکتفا کرنا

باعثِ برکت ہے۔"

حضرت مولانا کا یہ ارشاد بیان بھی ہے۔ اور بجائے خود دلیل بھی ہے کہ تفسیر جلالین کی منقولہ عبارت سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ۷۸۶ پر علمائے سلف کا عمل رہا ہے۔ اور اس کو بر بنائے مصلحت اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ علامہ سیوطیؒ کی بات اہل حدیث کیوں ماننے لگے۔ کیوں کہ ان ہی علامہ سیوطیؒ نے اسی جلالین کے حاشیہ پر یہ بھی تو لکھا ہے کہ ہر بچہ ماں کے پیٹ سے مقلد پیدا ہوتا ہے۔ اگر اہلِ حدیث ۷۸۶ والی بات مانیں گے تو انہیں علامہ کی دوسری بات بھی تسلیم کرنی پڑے گی۔ اس لئے انہیں عافیت اسی میں نظر آتی ہے کہ جلالین کے مؤلف کی باتوں پر کان نہ دھرے جائیں۔

آپ نے اپنا جو خط سالار میں چھپوایا ہے۔ اس کے بعض پیراگراف محلِ نظر ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"کہ ۲۵ سال پہلے میں خود بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے ۷۸۶ کا ہندسہ لکھا کرتا تھا۔ دورانِ مطالعہ کسی اخبار یا رسالے میں بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ کی مدلل بحث سے ثابت کیا گیا تھا کہ ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا بدل نہیں ہو سکتا۔ اس وقت سے میں نے ۷۸۶ کا ہندسہ ترک کر کے پوری بسم اللہ لکھنے کا عادی بن گیا۔

آپ نے جن دلائل سے متاثر ہو کر اپنا موقف بدلا تھا۔ اُن دلائل کو نقل کرنا چاہیے تھا۔ تاکہ دوسرے قارئین بھی اُن دلائل سے مستفیض ہو سکتے۔ اور ہم جیسے لوگوں کو بھی عبرت حاصل ہو جاتی۔ جو بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو غلط نہیں سمجھتے۔

چند سطور کے بعد آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے۔

اکثر و بیشتر مسلم گھروں کی دیواروں، دُکانوں، کارخانوں اور گاڑیوں وغیرہ پر ۷۸۶ لکھا دیکھا جا سکتا ہے۔ اب اُسے عام لوگوں کو پڑھا کر دیکھا جائے تو کوئی سات، آٹھ، چھ کہے گا۔ تو کوئی سات سو چھیاسی۔ اس بنا پر بسم اللہ کا مقصد کہاں پورا ہوا۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ عام جگہوں پر ۷۸۶ لکھا ہی نہ جائے۔

اس عبارت میں آپ کی دلیل بڑی طفلانہ ہے۔ اپنی زندگی میں آپ کی زبان سے ہم پہلی بار یہ سُن رہے ہیں کہ کوئی مسلمان سات سو چھیاسی کو سات آٹھ چھ بھی پڑھ سکتا ہے۔ یہ دلیل نہیں یہ صرف خیالی پُلاؤ ہے۔ اور اس پلاؤ کو کوئی بھی صاحبِ عقل ہضم نہیں کر سکتا۔ حق یہ ہے کہ سات سو چھیاسی اس درجہ معروف و مشہور ہو چکا ہے کہ جو مسلمان اکائی اور دہائی کے کسی بھی ہندسے اور گنتی سے واقف نہ ہو۔ وہ بھی سات سو چھیاسی کو سات سو چھیاسی ہی پڑھتا ہے۔ اور بسم اللہ سمجھ کر اس کا احترام کرتا ہے۔ اور جہاں تک کسی بھی ہندسے یا لفظ کو غلط پڑھنے کا معاملہ ہے تو اس میں اصلاح جاہلوں کی ہونی چاہیے۔ نہ یہ کہ ہم عبارت ہی لکھنا چھوڑ دیں۔

بسم اللہ کی جگہ "باسمہ تعالیٰ" لکھنے کا بھی معمول ہے۔ اب اگر اربابِ جہالت باسمہ تعالیٰ کو باسَمَاہُ تعالیٰ پڑھنے لگیں تو آپ کا یہ مشورہ دینا کہ باسمہ تعالیٰ نہ لکھنا ہی مناسب ہے۔ کہاں کی دانش مندی ہے۔؟

آپ کے خط کا آخری پیراگراف خود آپ کے خلاف جاتا ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔

"بے شک حدیث میں آیا ہے کہ ہر بڑے کام کو اللہ کے نام سے شروع کرنا چاہیئے۔ جو بڑا کام اللہ کے نام کے بغیر کیا جائے گا اس میں نقص بھی رہے گا۔ اور بے برکتی بھی۔ لہٰذا یہ کہنا غلط ہوگا کہ جس کتاب یا خط کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ مرقوم نہیں ہیں۔ وہ کتاب ناقص اور بے برکت ہوگی۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ہر کام کو شروع کرتے وقت ہمیں اس بات کا احساس رہنا چاہیئے کہ اللہ کی مدد کے بغیر یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا۔"

آپ نے بجا فرمایا ہے۔ مضمون یا کتاب لکھتے وقت بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ لکھنا ضروری نہیں ہے۔ اور ۷۸۶ لکھنا اس بات کی علامت ہے کہ لکھنے والے کے ذہن میں مضمون شروع کرتے وقت اللہ کے نام کا شعور موجود ہے۔

دوسرے صاحب جنہوں نے سالار کو خط روانہ کیا ہے۔ اے محمد صالح انبابی الگ ہیں۔ اس نام میں کئی جزو ناقابلِ فہم ہیں۔ لیکن ہم نے انہیں جوں کا توں نقل کر دیا ہے۔ ان صاحب نے اپنے مکتوب میں علامہ سیوطیؒ کی بات کو تسلیم بھی کیا۔ اس کو حَسین تاویل بھی بتایا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا۔

"ایک بسم اللہ والی آیت ہی کیا۔ اگر اس کا دروازہ کھول دیا گیا تو پورا قرآن ہی "علم الاعداد" بن جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے اس سے ایک نیا فتنہ برپا ہو جائے۔ اور اللہ زمین پر فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

لاحول ولا قوۃ۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ۔ ایک طرف تو علامہ سیوطیؒ کی بات کو تسلیم کر رہے ہیں۔ اس کو اچھی تاویل بتا رہے ہیں۔ دوسری طرف اس اندیشے کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اس نئی چیز سے فتنہ و فساد کا دروازہ نہ کھل جائے۔ حالانکہ فتنہ و فساد کا دروازہ تو وہ لوگ کھول رہے ہیں جو ۷۸۶ پر تبرّے بازی کر رہے ہیں۔

تعویذات میں عرصۂ دراز سے اعداد کا سلسلہ اس امّت میں چل رہا ہے۔ لیکن الحمدللہ کوئی فتنے کا دروازہ نہیں کھلا۔ اب کچھ جیالے

ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو ان اعداد کی مخالفت کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ رہے ہیں۔ اور درحقیقت یہی لوگ امت میں فتنہ وفساد کی داغ بیل ڈال رہے ہیں۔ اور یہی لوگ اصلاً مفسدین کا مصداق ہیں۔ کیوں کہ امت کے علماء نے آیات کے متبادل اعداد کو نہ صرف حق مانا ہے۔ بلکہ خود اس طریقے کو اپنایا بھی ہے۔ اس طریقے کو بدعت کہنا، بدعت حسنہ کہنا یا بدعت ضالہ کہنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب قلم سنت وبدعت کے مفہوم سے واقف نہیں ہے۔

آپ نے ایک مکتوب عبدالستار ملک عمری صاحب کا بھی روانہ کیا ہے۔ جو کسی اہل حدیث تنظیم کے آفس اسکریٹری بھی ہیں۔ ان کو مطمئن کرنا مشکل ہوگا کیوں کہ یہ لوگ کسی دلیل سے مطمئن ہونا نہیں چاہتے۔ ایسے لوگ جب کسی چیز کے مخالف ہو جاتے ہیں تو زندگی کی آخری سانسوں تک اس کے مخالف ہی رہتے ہیں تو پھر ہمیں ہی کیا غرض ہے کہ ان کو سمجھانے کی کوشش میں اپنا وقت ضائع کریں۔ لیکن مسئلہ ان کی ذات کا نہیں ہے۔ مسئلہ تو ان حضرات قارئین کا ہے۔ جو ان کے مضامین پڑھ کر بے چارے پریشان ہو جاتے ہیں۔ ان حضرات کی تسلی کیلئے اس طرح کے موضوعات پر ہمیں قلم اٹھانا پڑتا ہے۔

عمری صاحب فرماتے ہیں۔

> "درحقیقت یہ ہرگز بسم اللہ کا بدل یا قائم مقام یا مترادف نہیں ہے۔ یہ کسی بھی طرح بسم اللہ کا ہم معنی یا ہم مضمون نہیں ہے۔ بلکہ محض عدد ہے۔ کیونکہ "۷۸۶" کا اطلاق تو کسی چیز پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً "۷۸۶" ظرف شراب جڑی بوٹیاں وغیرہ اچھے ہوں۔ یا بُری، حرام ہوں یا حلال ہے۔ کسی صورت میں بسم اللہ کا مساوی کا حق گذار نہیں۔"

عمری صاحب کے اس جملے میں اردو کی جو غلطیاں ہیں۔ انہیں نظر انداز کر کے یہ عرض ہے کہ عمری صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیئے دین اسلام میں حرکات وافعال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور جب یہ اصول طے شدہ ہے کہ اصل چیز نیت ہی ہے۔ تو پھر کسی بھی "۷۸۶" لکھنے والے پر جو بسم اللہ کی نیت سے لکھ رہا ہے یہ الزام لگانا کہ وہ "۷۸۶" لکھ کر ظرف شراب اور وغیرہ وغیرہ کچھ اور مراد لے رہا ہے۔ افسوسناک قسم کی جہالت ہے۔ ہمارے علاقے میں عبدالستار نام کا ایک شخص حد سے زیادہ آوارہ اور بدمعاش ہے۔ لوٹ مار کرنا اور فتنہ وفساد برپا کرنا اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ ہم جب بھی قلم سے اس کا نام لکھیں گے تو ہمیں خود کراہیت ہوگی۔ اور جب عمری صاحب کا نام "عبدالستار" لکھیں گے تو ہمیں کسی بھی طرح کی کوئی کراہیت نہیں ہوگی۔ بلکہ قلم ادب واحترام کا اظہار کرے گا۔ محض اس بنا پر کہ دونوں "عبدالستار" ایک جیسے نہیں ہیں۔ نہ جانے اس دنیا میں کتنے محمد نامی مسلمان غلط روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور انہیں صاحب ایمان لوگ برا بھلا بھی کہتے ہیں۔ لیکن اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر کیا آنچ آسکتی ہے۔؟ "اسم محمد" کا تقدس تو بہرحال برقرار ہے۔ اسی طرح اگر کسی اور چیز کے اعداد بھی "۷۸۶" ہو جاتے ہوں تو اس سے بسم اللہ والے "۷۸۶" کی پاکیزگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہم نے ابھی تک کوئی ایسا مسلمان نہیں دیکھا کہ جو "۷۸۶" لکھتے وقت بسم اللہ کے ماسوا کوئی اور تصور کرتا ہو۔ تو پھر "۷۸۶" لکھتے وقت کسی اچھی بُری چیز کا اطلاق کیسے ہوگا۔؟ جبکہ لکھنے والے کی نیت ہی بسم لکھنے کی ہے۔ نہ کہ ظرف شراب کی۔ ظرف شراب کے اعداد "۷۸۶" نہیں ہوتے۔ جب عمری صاحب کو اعتراض ہی کرنا تھا تو ایسی گالی تلاش کرتے جس کے اعداد "۷۸۶" کے برابر ہوں۔ جب انہیں علم الاعداد کی کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ تو اس موضوع پر قلم اٹھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

عمری صاحب نے اپنے مکتوب میں ایک ایسی بات بھی لکھی ہے کہ جسے پڑھ کر ان کے علم وعقل کا کل جغرافیہ ہمارے سمجھ میں آ چکا ہے۔

وہ فرماتے ہیں۔

> "قارئین کرام کو بخوبی معلوم ہے کہ کس طرح بعض رسوائے عام جرائم پیشہ تنظیموں میں کارگزاروں کے ناموں کے بجائے نمبر مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور ان کو ان ہی سے پکارا جاتا ہے۔ جو لوگ "۷۸۶" کو بسم اللہ کا بدل قرار دیتے ہیں۔ وہ ایسی بے ادبی کے مرتکب ہیں کہ ایک سچا مسلمان کبھی ایسی گستاخی نہیں کر سکتا۔"

عمری صاحب نے یہاں کھل کر بات نہیں کی۔ ان کی مراد نمبر دو کے لوگوں میں چار سو بیس لوگوں سے ہے۔ بلاشبہ چار سو بیس ان لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ جو حد سے زیادہ دھوکے باز ہوں۔ اگر آپ کسی اچھے انسان کو چار سو بیس کہہ دیں۔ یا مثلاً عبدالستار عمری صاحب کو چار سو بیس کہہ دیں تو ان کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھے گا۔ جب کہ چار سو بیس اعداد کا اطلاق تو کسی جڑی بوٹی یا اچھی چیز پر بھی ہو سکتا ہے ـــــ پھر طیش کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ طیش اس بنا پر آتا ہے کہ بالعموم چار سو بیس فریبی آدمی کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اس درجہ بولا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں کسی وضاحت اور تفہیم کی ضرورت نہیں۔ کسی کو بھی آپ چار سو بیس کہہ دیجئے۔ اس کا پارہ چڑھ جائے گا۔ حالانکہ گالی نہیں دے رہے ہیں۔ بلکہ ایک ہندسہ زبان سے خارج کر رہے ہیں۔

حیرتناک بات ہے کہ عبدالستار عمری جیسے حضرات کو چار سو بیس اور دوسرے نمبروں کی عمومیت تو تسلیم ہے۔ لیکن "۷۸۶" کی عمومیت تسلیم نہیں۔

عبدالستار صاحب کو یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ "۷۸۶"، "۹۲" اور "۹۲" جو اعداد دیئے گئے ہیں۔ وہ ازراہ احترام ہیں۔ ازراہ تحقیر نہیں ہیں۔ جو لوگ ان

اعداد کی تضحیک اڑاتے ہیں۔ گستاخ اور بے ادب وہ ہیں۔ نہ کہ وہ جو ان کا احترام محض اس بنا پر کرتے ہیں کہ انہیں ایک طرح کی نسبت حاصل ہے۔ نسبت وہ چیز ہے جو ایک غیر مقدس چیز کو بھی مقدس بنا دیتی ہے۔ کسی کافر و مشرک انسان کے بھٹے میں سے اینٹ اگر جب کسی مسجد کی دیوار میں لگ جاتی ہے تو اس کو ایک طرح کی نسبت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اسی بھٹے کی اینٹیں جب کسی شراب خانے یا بت خانے کی دیواروں میں جا کر لگتی ہیں۔ تو قطعاً قابلِ احترام نہیں ہوتیں کیوں کہ انہیں بُری چیز سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اعداد کا معاملہ ہے۔ جب یہ کسی بُری چیز سے منسوب ہوں گے۔ تو نا قابلِ احترام ہوں گے۔ اور جب کسی اچھی چیز یا اچھے نام سے منسوب ہوں گے تو بلا شبہ قابلِ احترام ہوں گے۔

حروفِ تہجی کے ۲۸ حروف سے اچھے کلمات بھی بنتے ہیں۔ اور بُرے کلمات بھی۔ ان ہی حروف سے شیاطین کے نام بھی بنتے ہیں۔ اور اسماءِ الٰہی بھی۔ یہی حروف کہیں قابلِ احترام ہوتے ہیں۔ اور کہیں نا قابلِ احترام۔

"ہا" جب ہامان کے شروع میں آتی ہے تو قابلِ نفرت ہوتی ہے۔ لیکن جب ہادی کے شروع میں آتی ہے تو قابلِ احترام ہوتی ہے۔ الف جب ابلیس سے جڑتا ہے تو اسے عزت نہیں ملتی۔ لیکن جب یہی الف اللہ کے شروع میں آتا ہے تو اسکو عظمت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اسی ۷۸۶ کے اعداد جب بسم اللہ کا تصور دیتے ہیں ______ تو قابلِ عزت ہوتے ہیں۔ اور جب ان اعداد سے کوئی بری چیز بنتی ہے۔ تو ان کی وقعت نہیں ہوتی۔

عمری صاحب نے اپنے اسی خط میں یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ بلکہ ۸۰۵ ہیں ______ عمری صاحب ظاہر ہے کہ علم الاعداد سے نابلد ہیں۔ وہ کیسے اعداد نکال سکیں گے۔ غالباً انہوں نے کسی سے سُن لیا ہوگا۔ کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں۔ بلکہ ۸۰۵ ہیں۔ اس سے پہلے اہلِ حدیث ہی کے حلقوں میں سے کسی ارسطو نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ بسم اللہ کے عدد ۷۸۶ ہیں۔ لیکن ہرے کرشنا کے بھی عدد ۷۸۶ ہی ہیں۔ گویا کہ ابھی آپس میں یہ طے نہیں پایا ہے کہ حملہ کس طرح کریں۔ ہر شخص اپنی اپنی بساطِ عقل کے اعتبار سے بول رہا ہے۔ اور اندھیرے میں تیر چلا رہا ہے۔ ہم بسم اللہ کے اعداد نقل کر رہے ہیں۔ ان کا ٹوٹل کر کے دیکھ لیں۔ ۷۸۶ ہی ہے۔

ب	۲	ال	۳۱	ال	۳۱	ڈبل	
س	۶۰	رح	۲۰۸	رح	۲۰۸		
م	۴۰	م	۴۰	ی	۱۰		۱۶۸
اللہ	۶۶	ن	۵۰	م	۴۰		۳۲۹
							۲۸۹
							۷۸۶

اپنے مکتوب کے آخر میں عمری صاحب نے ایک مغالطہ اور بھی دینے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

"اگر قرآن کو اعداد میں منتقل کر دیا جائے تو سورۂ فاتحہ کے اعداد ہیں۔ ۱۰۱۸۹ تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ فقط ۱۰۱۸۹ ہی کو زبان پر لانے سے سورۂ فاتحہ کا مقصد حاصل ہو جائے گا اور ان اعداد کو دس بار کہنے سے اس سورۃ کو دس بار پڑھنے کے برابر ہوگا۔"

عمری صاحب نے اگر یہ الزام دانستہ لگایا ہے تو بہت بڑا گناہ ہے۔ کسی پر الزام تراشی کرنا۔ اور اگر وہ بے سوچے سمجھے قلم چلا رہے ہیں۔ تو ان سے یہ درخواست ہے کہ جب آپ ایک ذمہ دار ادارے کے آفس کے سکریٹری ہیں تو قلم چلانے سے پہلے کچھ عقل کا بھی استعمال کیجئے اور کم عقل سے لکھنا پڑھنا پڑھے لکھے لوگوں کو زیبا نہیں ہے۔

آج تک کسی شخص نے یہ نہیں کہا ہے کہ سات سو چھیاسی لکھنے اور پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بات لکھنے کی چل رہی ہے پڑھنے کی نہیں چل رہی ہے۔ لکھنے اور پڑھنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن عمری صاحب نے اپنے اعتراض کو صحت مند بنانے کیلئے لکھنے اور پڑھنے کے فرق کو مٹا کر ایک ایسی بات قلم سے نکالی ہے۔ جو ان کی اپنی عقل کا مضحکہ اڑاتی ہے۔

انہوں نے سورۂ فاتحہ کے اعداد بھی غلط لکھے ہیں۔ سورۂ فاتحہ کے اعداد ۱۰۹۴۶ ہیں۔ اور ان اعداد کو زبان سے ادا کرنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت ہو گئی۔ اسی طرح سات سو چھیاسی کو زبان سے ادا کرنے کا مطلب بھی ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ بسم اللہ پڑھ لی گئی ہے۔ جب پڑھنے کی بات آئے گی تو بسم اللہ پڑھنا ہی ضروری ہوگا۔ لیکن جب لکھنے کی بات آئے گی تو افضل طریقہ تو یہ ہے کہ بسم اللہ ہی لکھی جائے لیکن اگر بسم اللہ کے متبادل ۷۸۶ کو کسی مصلحت کی بنا پر لکھ دیا گیا۔ اور زبان سے بسم اللہ پڑھ لی گئی تو بسم اللہ کا حق ادا ہو جائے گا۔

جب باسمہ تعالیٰ، "م"، "رضہ"، اور "رح" ان کے نام سے صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کا متبادل بن سکتے ہیں تو اعدادی طور پر ۷۸۶ بسم اللہ کا متبادل کیوں نہیں بن سکتے۔

عبدالمجید صاحب! آپ کا خط لکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے اور رسم ترک کرنے کے بعد بھی آپ تردد میں ہیں اور آپ کو کسی ایک جانب شرح صدر نہیں ہے۔ اگر آپ کو شرح صدر کسی ایک جانب بھی ہوتا۔ تو آپ کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔

یہ باتیں آپ کے اطمینان کے لئے اور آپ کی تسلی و تشفی کیلئے نوکِ قلم پر آگئی ہیں ______ ورنہ ہم ان تفصیلات کو لاحاصل سمجھتے ہیں۔ کیوں کہ ہماری

تفصیلات کے بغیر بھی مطمئن ہیں۔ اور معترضین ان تفصیلات سے بھی مطمئن نہیں ہوسکیں گے۔ معترض کسی دلیل سے مطمئن نہیں ہوتا۔ معترض کو مطمئن کرنا اگر ممکن ہوتا تو امت میں پھیلے ہوئے ہزار فتنے اپنی موت آپ مرجاتے۔ یہ امت اگر حسینؓ کو چاہے تو عقل میں بات آتی ہے۔ لیکن اس امت میں یزید کے عاشق بھی موجود ہیں۔ جو ایک اعتبار سے خلافِ عقل بات ہے۔ اور ان سرپھروں کو کسی دلیل اور کسی حجت کے ذریعہ آپ عشقِ یزید سے باز نہیں رکھ سکتے۔ ایسی صورتِ حال میں اگر کوئی شخص "۸۶" کے خلاف مشین گن لیکر کھڑا ہوجاتا ہے تو اسے اس حرکتِ نازیبا سے کیسے باز رکھا جاسکتا ہے۔؟ ہر شخص کو زبان چلانے کا بھی حق ہے۔ اور گردن ہلانے کا بھی۔ حق اور ناحق کا فیصلہ حشر کے میدان میں ہوگا۔ یہاں تو ہر شخص خود کو اہلِ حق سمجھتا ہے۔ اور اس زعم میں مبتلا ہے کہ قرآن وحدیث کا مطلب میرے سوا کوئی اور جانتا ہی نہیں اور شعورِ دین میرے سوا کسی کو عطا نہیں ہوا ہے۔

طریقہ آیت الکرسیؒ

سوال از: چاند زمانی

آپ کے رسالے ہمیں برابر ملتے رہے ہیں۔ اور معلومات میں کافی اضافہ ہورہا ہے۔ خدا آپ کا اونچا مقام عطا کرے۔

آپ سے گزارش یہ ہے کہ میں نے آیت الکرسی کی زکوٰۃ ادا کی ہے۔ عروج ماہ برابر ۴۰ دن، روزے ۴۰ بار، وتر کے بعد پورا کیا ہوں۔ دوسری بار پھر ۴۰ دن ختم ہونے کو آئے۔ انشاء اللہ تیسری بار پھر ۴۰ دن کرنے کا عزم ارادہ ہے۔ وہ بھی کر دوں گی۔ اس کے بعد میں اس کے ذریعہ ہر کام میں آیت الکرسی کی مدد لینا چاہتی ہوں۔ کتنی بار پڑھ کر کیسے مدد لی جاتی ہے۔ بتائیے ــــــ اس کے ساتھ ساتھ میں پانچ وقت کی نماز ادا کرتی ہوں۔ اور ساتھ ساتھ نماز تہجد بھی ادا کرتی ہوں ــــ آپ خدا سے دعا کریں۔ میرا عمل کامیاب ہوجائے۔ میں ہر کام میں اس عمل سے مدد لوں۔

جواب بڑی خوشی کی بات ہے کہ طلسماتی دنیا پڑھ کر لوگوں میں دینی رجحان پیدا ہورہا ہے۔ اور لوگ نماز روزے کی بھی پابندی کررہے ہیں۔ ریاضت ومشقت کے بعد عملیات کی لائن میں آنے کی روش زندہ ہوئی ہے۔ میں آپ کی لگن اور اہتمام کے بارے میں مطلع ہوکر بہت خوش ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کو حق تعالیٰ قدم قدم پر احتیاط کی توفیق دے اور قدم قدم پر کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

آیت الکرسی کی زکوٰۃ کے کئی طریقے ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ چالیس مرتبہ روزانہ ایک سال تک پڑھیں۔ اس کے بعد پھر جس عمل کے لئے آیت الکرسی آپ پڑھیں گی۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

اسم اعظم کیا ہے

سوال از: (ایضاً)

میرا نام چاند زمانی ہے۔ میرا اسم اعظم کیا ہے۔ مشکلات میں کتنی بار پڑھنا ہے۔ بتائیے۔

جواب آپ کا اسمِ اعظم "یا اللہ یا مقتدر" ہے۔ اس کو روزانہ ۱۰۸ مرتبہ پڑھتی رہیں گی تو انشاء اللہ بے انتہا فائدہ ہوگا۔ اور آپ کو زندگی کی ہر گرہ کھلتی ہوئی محسوس ہوگی۔

سوال از: (ایضاً)

میرے بڑے لڑکے کو پیشاب میں جلن کی شکایت ہے۔ خدا کے واسطے اس کا علاج بتائیے۔

جواب شہد پر "یا سلامُ" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور یہ شہد صبح وشام اپنے صاحبزادے کو چٹائیں۔ اور انہیں سرخ مرچ کا پرہیز کرائیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں مکمل آرام ہوجائے گا

خدا کا فضل ہے

سوال از: ابوالکلام ــــ ــــ مئو۔

ہم خیریت سے رہ کر امید کرتے ہیں کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر ہوں گے۔

دیگر عرض یہ ہے کہ آپ نے چند روز پہلے ہمیں بتایا تھا کہ آپ دکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت تین تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں۔ اس کی برکت سے آپ کی دکان میں کافی خیر وبرکت ہوگی۔ اور چوری وغیرہ سے بھی محفوظ رہے گی۔ ہم نے ویسا ہی کیا ہے۔ خدا کے فضل سے دکان ہر بلا سے محفوظ ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس نیک خدمت کا بدلہ آپ کو آخرت میں ملے۔ اور آپ کو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل کردے۔ آمین۔

ہمارے لکھنے میں جو غلطی ہو آپ اسے معاف کریں۔

جواب خدا کا فضل ہے کہ اس نے آپ کی دکان میں خیر وبرکت عطا کی اور آپ کے ایمان ویقین میں اضافہ ہوا۔

طلسماتی دنیا یہی تحریک چلانے میں مصروف ہے کہ کلامِ الٰہی ہمارے ہر درد کا مداوا ہے۔ اور ہماری ہر مشکل کا حل ہے۔ اور بلاؤں سے حفاظت کے لئے وسیلۂ عظیم ہے۔ اگر مسلمانوں کو یہ اندازہ ہوجائے کہ اللہ کے

انہیں کلامِ ربّانی کی صورت میں کتنی عظیم دولت عطا کی ہے۔ تو وہ خود کو نہ مجرم سمجھیں اور نہ نادار۔

آپ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۃ الم نشرح ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پھر تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھنے کا بھی معمول بنائیں انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے آپ کے کاروبار اور آمدنی میں بے حد وحساب اضافہ ہوگا۔ اور آپ کے ایمان و یقین میں بھی بڑھوتری ہوگی۔

اوپری اثرات

سوال از: غلام حیدری ———— رتناگیری۔

لکھنا ضروری ہے کہ ہم گھر میں بہت پریشان ہیں۔ ہمارا سالا جس کی عمر تقریباً ۲۴ سال ہے۔ نام مشتاق ابراہیم ناکاڑے۔ والد کا نام ابراہیم حسین ناکاڑے۔ ماں کا نام زرینہ ابراہیم ناکاڑے۔

مشتاق گھر میں بہت غصّہ کرتا ہے۔ ماں باپ اور بہن کو مارتا ہے۔ ایک ہی بات بار بار پوچھتا ہے۔ گندی گالیاں بکتا ہے۔ پوچھی ہوئی بات کا جواب نہ دینے پر غصّے سے گھر میں جو چیز ملے گی اُسے توڑ ڈالتا ہے۔ گھر پر گم سم کبھی کبھی بیٹھتا ہے۔ ہمیشہ اسکوٹر چلاتا رہتا ہے۔ اس کا سامان توڑتا ہے۔ نیا لاتا ہے۔ باقی کوئی کام نہیں کرتا۔

براہِ کرم مشتاق ایسا کیوں کرتا ہے۔ وجہ بتلایئے۔ بہت علاج کرایا۔ یہاں وہاں سے تعویذ بھی لائے۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کچھ پڑھ کر دیا ہوا پانی پیتا نہیں۔

براہِ کرم جواب روانہ فرمایئے۔

جواب مشتاق ابراہیم اوپری اثرات کا شکار ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ آپ روزانہ سات مرتبہ سورۃ فاتحہ اور سات سات مرتبہ قرآن کریم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر نصف گلاس پانی پر دم کر کے یہ پانی اس کو صبح و شام پلائیں۔ اگر وہ پانی نہ پئیں تو یہ پانی کسی بھی کھانے پینے کی چیز میں ملا کر پلائیں۔ اور لگاتار اس عمل کو چالیس دن تک کریں۔ انشاء اللہ اس کو اوپری اثرات سے نجات ملے گی۔ اور جب اس کو اوپری اثرات سے نجات مل جائے گی تو اس کی روش میں تبدیلی اور سدھار پیدا ہوگا۔

یہ حالت کیسی حالت ؟

سوال از: (نام و پتہ مخفی رکھنے کی فرمائش)

میں کافی دن سے بے حد پریشان ہوں۔ بہت ہی ہمت کر کے ڈرتے ہوتے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس خط کا جواب کسی قریبی شمارے میں دیکر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

عرض حال یہ ہے کہ کافی دنوں سے میری طبیعت ٹھیک نہیں چل رہی ہے۔ کبھی سر میں درد کبھی بدن میں درد۔ اور ہر روز مجھ پر ایک جنون سا طاری رہتا ہے۔ اور مجھے بے انتہا غصّہ بھی آتا ہے۔ غصّے کی حالت میں مجھے کچھ نہیں سوجھتا۔ بچوں کو بہت مارتا ہوں۔ اور بچے بھی میرے نافرمان ہیں۔ میری بات نہیں سمجھتے۔ میری اس حالت سے گھر والے بہت پریشان رہتے ہیں۔ کبھی کبھی میں بھی سوچتا ہوں کہ یہ میرے کو کیا ہو رہا ہے۔ اور میں سرکاری ملازم ہوں۔ گھر والے بھی کبھی کبھی بہت بیمار رہتے ہیں۔ میری حالت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔ میں نے بہت جگہ علاج کروایا پر سب بیکار رہا۔ پہلے میں اور میری حالت ایسی نہیں تھی۔ خدا کے فضل سے سب ٹھیک تھا۔ اب پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ ایسے میں مجھے آپ کا رسالہ پڑھنے کو ملا۔

برائے کرم مجھے میری حالت سے آگاہ کریں۔ اور کوئی مناسب علاج تجویز فرمائیں۔ تو عین نوازش ہوگی۔

جواب طبیعت کی غیر ذمہ داری اور خیالات کی پراگندگی آپ کو چین سے نہیں رہنے دیتی۔ نماز کی پابندی رکھیں۔ اور لوگوں کے بارے میں اچھے خیالات رکھیں۔ روزانہ "یَا مَالِکُ یَا مَجِیْدُ" ۲۶۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اور جمعہ کے دن تین سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن لگاتار ان وظائف پر عمل کرنے سے آپ اپنے اندر تبدیلی محسوس کریں گے۔

آپ جس طرح کے اثرات میں مبتلا ہیں۔ اُن سے نجات حاصل کرنے کیلئے حق تعالیٰ کا ذکر و فکر اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ہے۔ اس عمل کی برکت سے آپ کو جسمانی امراض سے بھی نجات ملے گی۔

مختلف مسائل

سوال از: (نام و پتہ مخفی رکھنے کی فرمائش)

محترم ایڈیٹر صاحب آج کل سفلی عمل کرنے والے ہر گلی کوچے میں لائن لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں جن کو اپنی فیس سے مطلب ہے۔ خدمتِ خلق سے کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ کے سیدھے سادے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے میں مشغول ہیں۔ میں بھی ان بُرے حالات کا شکار ہو چکا ہوں۔ کافی پیسہ برباد کیا۔ سب بے سود رہا۔ ایسے میں آپ کا رسالہ مجھے پڑھنے کو ملا جو ایک مسیحا کی حیثیت رکھتا ہے۔ ویسے آپ اور آپ کا یہ رسالہ طلسماتی دنیا لاکھوں لاچاروں غریبوں، ضرورت مندوں کی خاصی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ میں بارگاہِ خداوندی میں ہمیشہ

دعا گو رہوں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں آپ کو اور اس رسالہ کو اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نظرِ بد سے بچائے اور ہمیشہ قائم رکھے۔ اور دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے (آمین)

سائل عرصے سے میں بہت پریشان ہوں۔ ایک عجیب سی کیفیت رہتی ہے۔ ہر پل ہر گھڑی ہر لمحہ ڈر، خوف اور سر میں سارے جسم میں درد سا رہتا ہے۔ ذرا سی آواز چیخ و پکار پر بے انتہا ڈر لگتا ہے۔ اور جینے کی تمنا نہ رہی۔ بے جان کی طرح بے انتہا مایوسی اداسی کے دن گزار رہا ہوں۔ اور گھر میں بیوی بچوں میں بھی دل نہیں لگتا۔ اور نہ ہی کاروبار میں۔

میرا ہوٹل کا کاروبار ہے۔ کام پر بالکل ہی توجہ نہیں رہتی اور کاروبار کے حالات بہت خراب ہوتے جارہے ہیں۔ بالکل نہیں چل رہا ہے۔ اور میں قرض میں مبتلا ہوتے جارہا ہوں۔ کچھ لوگوں کو مجھے قرض دینا ہے۔ پر میری ہمت نہیں ہوتی وصول کرنے کی۔ اور گھر میں بیوی بچے بھی بیمار رہنے لگے ہیں۔ بچے کافی دبلے اور کمزور ہوگئے ہیں ــــــ مہربانی کرکے بچوں کے لئے کوئی وظیفہ یا ترکیب بتایئے۔ جس سے موٹے اور صحت مند ہوسکے۔

برائے کرم میرے لئے کوئی ایسا وظیفہ یا نسخہ یا ترکیب بتائیں۔ جس سے میں نڈر اور فولادی طاقت ور بن جاؤں ــــــ اور میرے ہر کام میں رکاوٹ بہت آرہی ہے۔ میرا مکان ہے میں بیچ کر قرض ادا کرنا چاہ رہا ہوں۔ لوگ آرہے ہیں دیکھ رہے ہیں۔ اور بات چیت ہوتی ہے۔ پر دوسرے دن واپس نہیں آتے۔ کافی دنوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ جس سے میں بہت پریشان ہوگیا ہوں۔ اور میں جو بھی کام کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوں۔ مجھے اُلٹا ہی ہوتا ہے۔ ایسا کیوں ہے۔

برائے کرم ہمارے ناموں سے دیکھ کر مناسب علاج تجویز فرمائیں۔

جزاک اللہ الخیر الجزاء۔

جواب جو لوگ سفلی عمل کے ذریعہ پیسہ کمارہے ہیں۔ انہیں کمانے دیجئے۔ جس کی تقدیر میں جیسی روزی لکھی ہوئی ہے۔ اُسے مل کر رہیگی۔ اپنی فکر کیجئے۔ اور حتی الامکان اس بات کی کوشش کیجئے کہ اللہ تعالیٰ حرام روزی سے محفوظ رکھے۔ اور رزق طیب عطا کرے۔

آپ سے خاص طور پر یہ عرض ہے کہ ہر وقت پاک صاف رہنے کی کوشش کریں۔ اور نماز کی پابندی رکھیں۔ روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کی تلاوت کریں۔ اور ہفتے میں ایک مرتبہ درود و سلام کا اہتمام کریں۔ اگر درودِ ابراہیم کو ترجیح دیں تو بہتر ہوگا۔

عشاء کی نماز کے بعد یَا حَاضِرُ یَا نَاظِرُ یَا شَافِیُ یَا حَیُّ یَا مَالِکُ ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد ہی اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد ۳۶۰ مرتبہ یا قوی پڑھا کریں۔ ان عملیات سے آپ کو یہ فائدے پہنچیں گے آپ کا دل قوی ہوجائے گا۔ قرض ادا بھی ہوگا۔ اور انشاء اللہ مولیٰ بھی ہوگا۔ اور آپ کی طبیعت پر نشاط طاری ہوگا۔ سستی اور کاہلی سے نجات ملے گی۔ جمود و تعطل ختم ہوگا۔ اور لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھے گی۔ انشاء اللہ۔

آپ نے طلسماتی دنیا کے لئے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میں اسکی قدر کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کے حُسنِ ظن کو باقی رکھے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

غیر مسلمین کیلئے دعاءِ خیر پر اظہارِ شکایت

سوال ۱۷: (نام و پتہ مخفی)

دیگر عرض یہ ہے کہ دسمبر ۹۴ء کے شمارہ میں آپ نے جو غیر مسلموں کو بددعا نہ دینے کی تلقین کی۔ اور قنوتِ نازلہ نہ پڑھنے کیلئے کہا ہے تو آپ کو شاید اندازہ نہیں ہوگا۔ حکومت بھی ان کی۔ پولیس بھی ان کی۔ جتنے افسر ہیں چھوٹے ہوں۔ یا بڑے۔ ان میں تمام یہ لوگ ہی قابض ہیں۔ عدالتیں ان کی۔ جو بھی فیصلے ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ ٹاڈا کا کالا قانون بھی مسلمانوں کے لئے ہے۔ ممبئی میں داؤد شوز کمپنی کے مالک غلط مقدمہ میں پھنسا کر اس کی املاک کو نیلام کرادیا گیا ۱۹۹۲ء دسمبر ۹۳ء جنوری میں بابری مسجد کو شہید کرکے ممبئی میں پولیس اور شیوسینا والوں نے مل کر جو مسلمانوں کا حال کیا ہے۔ وہ ۱۸۵۷ء ایسا فساد خونی ہولناک کیا۔ وہ تمام فسادوں کو مات کردیا۔ جس کی ہولناکی، بربادی پولیس اور شیوشینا پر [illegible] کرشنا کمیٹی نے عائد کی۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ تہہ تیغ بھی قاتل کو دعا دیں ہمارے ایمان کمزور ہوچکے ہیں۔ ہماری طاقتیں آپسی سلوک اور بے بنیاد باتوں کو لے کر دست گریباں ہیں۔ اگر اب ہمارے پاس کچھ ہے تو وہ دعائیں جو ہمارے مسلمانوں کا ہتھیار رہے۔ کیا آپ ہمیں اس سے بھی محروم کردینا چاہتے ہو۔ آج تک جن لوگوں نے بابری مسجد کو شہید کیا۔ اور اس کا کھلے عام ٹی وی پر اعلان کیا ۱۹۹۳ء کے فساد کا بال ٹھاکرے نے ٹی وی پر اعلان کیا۔ کہ یہ مسلمانوں کو سبق دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو آجتک عدالت نے کوئی سزا دی ہے ــــــ نرسمہا راؤ پر گھپلے کا کیس ہے انکی جائیدادیں نیلام ہوئیں۔ لالو پرشاد یادو، ملائم سنگھ یادو۔ اور کتنے لوگ گھپلے میں۔ لال کرشن اڈوانی کیا ان کی جائیدادیں نیلام ہوئیں۔ بلکہ ان لوگوں کی ضمانتیں بھی ہوگئیں۔ لیکن داؤد کمپنی کے مالکوں کی ابتک ضمانتیں بھی نہیں ہوئیں۔

یہ ملک ہندوستان اب دارالامن نہیں رہا۔ بلکہ اب دارالحرب

ہے۔ اور آپ یہاں ان لوگوں کے لئے دعا کرنے کو کہتے ہو۔ آج تک جو ممبئی ۱۹۹۳ء کے فساد میں مارے گئے اُن لوگوں کو شیوسینا حکومت نے جو معاوضہ حکومت ہند نے دینے کو ۱۹۹۳ء میں کہا تھا۔ آج تک شیوسینا کی فرقہ پرست حکومت دینے کو تیار نہیں ہے۔ جب کہ گرلز آف مہاراشٹر اور ہوم منسٹر حکومت مہاراشٹر نکیتی تحرا من کمیٹی سے میٹنگ پڑنے کو کہاہے اور مسلمانوں سے باندھی بھرا کر جمع کیا گیا لیکن یہ منوہر جوشی اور بال ٹھاکرے نے دینے سے انکار کر دیا کیا آپ ان کو دعا دینے کو کہتے ہو۔ اللہ عالم الغیب ہے۔ اور وہ علیم و خبیر ہے کہ کون ایمان لانے والا ہے۔ اور کون نہیں۔ اور بددعا اور دعا انہی کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

للٰہذا برائے مہربانی ایسی باتوں سے اپنے رسالے طلسماتی دنیا کو الگ رکھو۔ ظالموں کا ساتھ زبان سے، اپنی رائے سے، اپنا مال دینا بھی ظالموں میں شامل ہے۔ اور بال ٹھاکرے نے تو ہمارے آقائے نامدار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرچکا ہے۔ کیا آپ ان لوگوں کو بددعا سے باز رکھنا چاہتے ہو۔

کسی مصلحت کی بنا پر میں نے آپکے نام و پتے کو مخفی رکھا ہے۔ میں

جواب آپکے جذبات سمجھتا ہوں۔ اور اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ___ اور مسلمانوں کی املاک بھی تباہ ہوئی ہیں۔ اور ان کی قیمتی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں مجھے معلوم ہے کہ آزادی کے بعد ۲۲ ہزار سے زائد فرقہ وارانہ فساد میں زیادہ تر مسلمانوں کی جان و مال کا نقصان ہوا ہے۔ اور حکومت کے کارندے خاموش تماشائی بنے رہے ہیں۔ اور پولیس نے جلتی پر مٹی کا تیل چھڑکنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔

کفر و اسلام کی لڑائی تو بہت پرانی ہے۔ حق و باطل کی کشمکش عہد آدم ہی سے چلی آرہی ہے۔ مثبت اور منفی یورشیں آغازِ کائنات ہی سے سرگرم عمل ہیں۔ اندھیرے اور اُجالے کی جنگ اور حق و ناحق کا تصادم قابیلؑ ہابیل کے دور سے چلا آرہا ہے۔ لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا جو سیلِ رواں بہہ رہا ہے۔ اس کی وجہ مذہب نہیں سیاست ہے۔ ہندوستان کے تمام لیڈر اس انگریزی فارمولے پر عمل کر رہے ہیں کہ لڑاؤ اور حکومت کرو۔

بابری مسجد توڑنے والے رام کے بھگت نہیں تھے۔ وہ صرف سیاسی بازیگر تھے۔ اور انہوں نے ہندوؤں کی نفسیات پر اپنا قبضہ جمانے کیلئے بابری مسجد کے خلاف واویلا کیا۔ اور رام رام جپنا اور پرایا مال اپنا کی بہت پرانی کہاوت پر عمل کرکے دکھایا۔ سیدھے سادے ہندو اُن کے چکروں میں آگئے۔ اور انہوں نے بابری مسجد کی زمین کو رام جنم بھومی سمجھ کر اور ایڈوانی جی کو اس دور کا لکشمن سمجھ کر اُن کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کردی اور مسلمانوں کو راون کی فوج سمجھنے لگے۔

بابری مسجد کو بچانے کی بات کرنے والے مسلم لیڈر بھی خود غرض اور مفاد پرست تھے۔ انہوں نے بابری مسجد کی جلتی ہوئی دیواروں سے اپنے ہاتھ تاپے۔ اور اس کے منبر و گنبد کے پورے پورے دام وصول کرنے کیلئے مختلف کمیٹیاں بنائیں۔ اور بابری مسجد کے ڈھانچے کی منہ مانگی قیمت لینے کیلئے رابطوں اور ضابطوں کی باتیں بنائیں۔ اس لائن کے سب سے بڑے مجرم جن کا جرم ایل کے ایڈوانی سے بھی بڑا ہے۔ وہ شہاب الدین ہیں۔ جنہوں نے سوئے ہوئے ہندوؤں کو جگایا۔ اور انہیں وہ راستہ دکھایا جس راستے سے اُن کے باپ دادا بھی بے خبر تھے۔

آپ یقین کریں بروز حشر جس وقت حق و باطل کی تمام کارروائیوں پر تحقیقات ہو رہی ہوں گی۔ اس وقت بہت سے مسلمان لیڈر بھی مجرمین کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔ اور ندامت و شرمساری کے پسینے میں گلے گلے تک ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ان مسلمانوں نے بابری مسجد کے قتلِ عام پر اپنے چیک کیش کرانے کے بعد اپنی آنکھیں موندلیں۔ اور اس کی تعمیرِ نو کے لئے ابابیلوں کے لشکر کا انتظار کرنے لگے

رونا اس پر نہیں ہے کہ ہندو مفاد پرست ہے۔ رونا تو اس پر ہے کہ مسلمان بھی اپنے مذہب کے بارے میں مخلص نظر نہیں آتا۔ اس کی زبان کا کھلنا اور بند ہونا بھی محض اپنے دنیاوی مفادات کے لئے ہے۔

آپ یقین کریں۔ ہندوستان میں جو کچھ بھی مسلمانوں کے ساتھ ۱۹۴۷ء کے بعد ہوا ہے۔ وہ تقسیمِ ملک کا ردِ عمل ہے۔ ہندوستان کا ہندو مسٹر جناح کے جرم کی سزا ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو دینا چاہتا ہے اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو پاکستانی سمجھتا ہے۔ اور اردو زبان کو پاکستانی زبان سمجھتا ہے۔ اور مسلمان آجتک یہ ثابت کرنے کی فکر بھی نہ کرسکا کہ ملک کی تقسیم کی ذمہ داری محمد علی جناح کے سر پر نہیں جاتی۔ بلکہ اُن برہمنوں کے سر پر جاتی ہے۔ جو مٹھی بھر ہو کر بھی پورے ملک کو یرغمال بنائے ہوئے ہیں۔ اور ہندو اور مسلمان دونوں کو بے وقوف بنا کر اپنے اقتدار کا اُلّو سیدھا کرتے رہے ہیں۔ اس سیاست اور مفادات کی کشمکش میں مسلمانوں کو تو پھر بھی کچھ نہ کچھ ملا ہے ___ مسلمان اس ملک میں ایم پی بھی بنے۔ اور منسٹر بھی بنائے گئے۔ اور انہیں عہدۂ صدارت بھی عطا ہوا۔ لیکن اصلاً نقصان مذہبِ اسلام کا ہوا۔ ہندوستان میں اس کی تبلیغ کے دروازے بند ہوگئے۔ اور اس کی جدوجہد صرف مسلمانوں ہی تک محدود ہو کر رہ گئی۔ آج مختلف جماعتیں صرف اصلاحی کاموں میں لگی ہوئی ہیں۔ غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دینے کی ذمہ داری سے سب سبکدوش

ہوکر رہ گئے ہیں ——— ہم مسلمانوں نے مسلمانوں کی زبوں حالی کا رونا تو رویا۔ لیکن اس طرف ہمارا دھیان ہی نہیں گیا کہ ہندوستان کی آزادی کے بعد اصل دُرگت اسلام کی بنی۔ اور وہ مذہب جو دنیا کا سب سے زیادہ سچا اور قابلِ قبول مذہب ہے۔ اس کو مفلوج کر دیا گیا۔ اور اس کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے ——— اب مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ اسلام کے غالب ہونے کے لئے کسی "معجزے" کے منتظر ہیں۔ خود کچھ کرنے کیلئے آمادہ نظر نہیں آتے۔

ہم مانتے ہیں کہ آر ایس ایس ایک فرقہ پرست اور فاسسٹ جماعت ہے اور ہندوستان میں نفرت و خصومت کی آبیاری کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ اور یہ جماعت مسلمانوں کی خاص طور پر دشمن ہے۔ لیکن یہ جماعت وجود میں کب اور کیوں آئی۔ اس پر آپ نے کبھی غور کیا۔ ؟ ——— یہ جماعت، جماعتِ اسلامی کے بعد وجود پذیر ہوئی۔ جب جماعتِ اسلامی نے 'اسلامی قانون اور حکومتِ الٰہیہ کے بلند بانگ دعوے کئے اور ٹھیٹ اسلامی حکومت کے نعرے لگائے تو اسوقت آر ایس ایس جیسی تنظیمیں اُبھریں۔ جنہوں نے ٹھیٹ کفر کی باتیں بنانی شروع کیں۔

جماعتِ اسلامی والے جسوقت تک غریب رہے۔ اسلامی حکومت کی باتیں کرتے رہے۔ جب مسلم قوم نے انہیں نواز دیا۔ اور وہ ڈالر و ریال سمیٹنے میں کامیاب ہو گئے تو اس طرح اپنے اپنے گھروں میں واپس آگئے جسطرح صبح کے بھولے شام کو گھر آجاتے ہیں۔ انہوں نے آرام و راحت کی چادریں تان لیں اور اُن کی جنگ صرف کاغذی جنگ بن کر رہ گئی۔ لیکن اُن کے مقابلے کے لئے جو تنظیم قائم ہوئی تھی۔ وہ آج بھی میدانِ کارزار میں لگی ہوئی ہے انہوں نے تن من دھن سب کفر کی اشاعت پر لگا رکھا ہے۔ اور جسمانی جدوجہد بھی ان کی جاری ہے۔ اُن کے یہاں فوجی پریڈ بھی ہوتی ہے۔ اور انہیں مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کرنے کے طور طریقے بھی بتلائے جاتے ہیں۔ جب کہ جماعتِ اسلامی عرصہ دراز پہلے اپنی راہ بدل چکی ہے۔ اور اب اس کے کارکنان کے پاس نرم و گداز بستروں اور سامان تعیش کے ماسوا کچھ اور ہے بھی نہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ شیو سینا بھی ایک فرقہ پرست تنظیم ہے۔ اور یہ تنظیم عرصہ دراز سے مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلنے اور سنگ تراشی کے فرائض انجام دے رہی ہے۔ لیکن یہ شیو سینا کب قائم ہوئی آپ نے کبھی غور کیا۔؟ یہ شیو سینا "آدم سینا" کے بعد وجود میں آئی۔ امام بخاری صاحب کی آدم سینا برائے بیت سودے بازی کر کے خاموش ہو گئی۔ اور شیو سینا جس مقصد کے لئے بنی تھی۔ وہ آج تک اُسی مقصد میں لگی ہوئی ہے ——— اسی طرح مسلمانوں کی بے شمار تنظیموں کا حشر کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے خاندان کیلئے روپیہ پیسہ بٹور کر دفتروں میں تالے ڈال دیئے ہیں۔ اور آرام طلبی میں مبتلا ہو کر انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے اصولوں کا گلا خود ہی گھونٹ دیا ہے۔ کبھی کبھی اِدھر اُدھر سے کوئی آواز اگر اُبھرتی ہے۔ تو وہ بھی محدود مقصد کے لئے ہے ——— حمیت القوم در برائے مذہب اسلام غور کرنے کا اب نہ کسی کے پاس وقت ہے۔ اور نہ مفاد پرست لوگ اس کو اہمیت دیتے ہیں۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو استقلال کی تعلیم دی تھی۔ لیکن آج دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ ارباب کفر مستقل مزاج ہیں۔ اور اسلام کا دعویٰ کرنے والے مستقل مزاجی سے محروم ہیں۔ یہ جس صبح کو کھلتے ہیں۔ اسی شام کو مرجھا جاتے ہیں۔

حکومت ہند نے اردو زبان کا گلا گھونٹا۔ اس پر جتنا بھی واویلا کیا جائے برحق۔ لیکن جب مسلمان ہی اُردو زبان نہیں پڑھتے تو پھر شور مچانے سے کیا فائدہ۔؟

ہندو جب مسلمان کو مارتا ہے تو ہم اس کو ظلم کہتے ہیں۔ اور اُسے ظلم و طغیان سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن جب مسلمان کو مسلمان مارتا ہے تو اس کو کیا نام دیں ؟

آج زبان، قومیت اور علاقہ پرستی کی بنیادوں پر مسلمانوں میں جو تفریقات ہیں۔ اور آپس کی جو ناچاقی ہے وہ کس صاحب نظر سے پوشیدہ ہے۔ آج مسلمان لٹیرے مسلمانوں ہی کے گھروں میں چوریاں کر رہے ہیں۔ مسلمان غنڈے مسلمانوں ہی کو قتل کر رہے ہیں۔ مسلمان خود مسلمانوں کی عزت و ناموس کے درپے ہے۔ اگر کسی علاقے میں مسلمان تھانیدار آجاتا ہے تو اُس علاقے کے مسلمانوں کی آبرو خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان غلطی سے کسی اہم عہدے پر فائز ہو جاتا ہے تو مسلمانوں کی فائلیں ایک میز سے دوسری میز تک بھی نہیں پہنچ پاتیں۔

آج اگر کوئی مسلمان ظلم کے خلاف کوئی منصوبہ بناتا ہے تو تھانے میں اس کی مخبری کرنے والے ہندو نہیں ہوتے۔ خود اس کے بھائی بند مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ اور آج مسلمان خود مسلمان کیلئے ہی نہیں بلکہ مذہب اسلام کیلئے بہت بڑی رکاوٹ اور دیوار بن رہا ہے ——— ایسے ناگفتہ بہ حالات میں اگر ہم نے بصیرت کی نگاہوں سے دیکھنے کی، عبرت کے کانوں سے سننے کی اور حکمت کی زبان سے بولنے کی روش اختیار نہیں کی تو ہمارا نقصان اور خسارا جو دشمن کی ہوشیاری اور چالاکی کی وجہ سے ہے۔ ہماری بے وقوفی اور عاقبت نااندیشی سے ضرب کھا کر المضاعف ہو جائے گا۔ اس کا تمام تر فائدہ کفر کو پہنچے گا۔ اور اسلام کے دامن میں محرومیاں رہ جائیں گی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف نبی اور رسول ہی نہیں تھے ——— وہ صرف رحمۃ للعالمین اور فخر کائنات ہی نہیں تھے۔ بلکہ وہ دنیا کے سب سے

اچھے سپہ سالار۔ اور دنیا کے سب سے اچھے سیاست داں بھی تھے۔ بڑے بڑے سورماؤں کی چھٹی انہوں نے چٹکی بجاکر کردی تھی۔ انہوں نے جس نفرت کے ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں۔ اور جس پرہول اندھیرے میں دین حق کا چراغ جلایا تھا۔ وہ اندھیرا آج کی نفرتوں اور دہشتوں سے کہیں زیادہ ہیبتناک اور پُرخطر تھا۔ لیکن آپ نے محبت اور انسانیت کے عمل سے نفرتوں اور دہشتوں کو شرمندہ کردیا۔ اور آپؐ کا سر اُتارنے کا دعویٰ کرنے والے آپؐ کے قدموں میں اپنا سر رکھنے پر مجبور ہو گئے۔

طائف والوں نے جب آپؐ پر پتھر اُچھالے اور آپؐ کا خونِ مقدس آپؐ کے نعلین شریفین میں بھر گیا۔ تو فرشتے بھی لرز اُٹھے۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو بھی آپؐ کی مظلومیت پر رحم آگیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اے فخرِ نسلِ آدم! ان طائف والوں کی گستاخیاں اور بدتمیزیاں حد سے سوا ہوگئیں۔ اپنے ہاتھ اُٹھایئے اور اُن کے لئے بددعا کیجئے۔ رحمتِ باری بھی جوش میں آگئی۔ اس نے بھی اپنا پیغام بھجوادیا۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اشارہ کردو تو ہم ان دونوں پہاڑوں کو جو طائف کے اِدھر اُدھر موجود ہیں۔ ایک دوسرے کے گلے ملادیں۔ اور ان لوگوں کا کچومر نکال دیں۔ جو آپؐ کا خون بہانے کے ذمّہ دار ہیں۔ بدلے کی منزل بالکل سامنے تھی۔ دشمنوں اور بدخواہوں سے انتقام چٹکی بجاکر لیا جاسکتا تھا۔ خدا خود کہہ رہا تھا۔ کہ اے محمدؐ یہ اہل طائف بس اب آپ کے رحم وکرم کے محتاج ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو یہ لوگ سُرمہ بن سکتے ہیں ـــــ قادرِ مطلق جو کن فیکون کی طاقت رکھتا تھا ـــــ خود ہی ظلم وستم کے خلاف اپنا فیصلہ سنانے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ رہا تھا۔ اُس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی وہ انسانیت کا سر اونچا کرنے کیلئے اپنی مثال آپ تھی۔

آپؐ نے قوم کی بدتمیزی اور اپنے رِستے ہوئے زخموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ اس قوم کو دین ہدایت سے مالامال کردے۔ اور انہیں ہلاک نہ کر۔ اگر یہ محروم النعمت ہیں۔ تو ہوسکتا ہے کہ ان کی اولاد میں کوئی صاحبِ ایمان پیدا ہوجائے۔ میں انہیں معاف کرتا ہوں۔ تو بھی انہیں معاف کردے ـــــ وہ پیغمبرؐ جس نے گالیوں کے بدلے دعائیں دیں۔ جس نے کانٹوں کے بدلے پھول بچھائے۔ جس نے نفرت کرنے والوں سے محبت کی۔ جس نے بُرا چاہنے والوں کا اچھا چاہا۔ اور جس نے دشمنوں اور بدخواہوں کو اپنے گھر میں پناہ دی۔ ہم اسی پیغمبرؐ کی اُمتی تو ہیں۔ آخر ہمارے اور ان کے کردار عمل میں زمین و آسمان کا فرق کیوں ہے۔؟

کیا بُرا چاہنے والوں اور سازش کرنے والوں کو آپ نے دعا نہیں دی۔ کیا دشمنوں کے حق میں دعا کرنا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے؟

کیا سنّت صرف داڑھی رکھنا اور تسبیح پڑھنا ہی ہے۔ کیا سنّت صرف یہی ہے کہ ہم لنگی پہن لیں۔ اور نیچا کرتا زیب تن کرلیں۔ کیا سنّتِ رسولؐ صرف یہی ہے کہ ہم مسواک کرلیں۔ اور آنکھوں میں سُرمہ لگالیں۔ اور اپنے کپڑوں کو عطر سے معطر کرلیں۔ اگر ہم ان سنتوں پر قناعت کرکے بیٹھ گئے۔ تو ان سنّتوں پر عمل کرنے کیلئے جن سے نفسِ امّارہ کا گلا گھٹتا ہے۔ کیا خدا کو دوسری قوم پیدا کرنی ہوگی؟ کیا مسلمان ان سنّتوں کا اہل نہیں ہے۔؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس صاحبِ ایمان نے میری سنّت کو میری اُمّت کے دورِ فساد میں مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

اس حدیث میں جس سنّت کی طرف اشارہ ہے۔ وہ نہ مسواک ہے نہ داڑھی۔ اور نہ سرمہ و عطر۔ بلکہ وہ سنّت سنّتِ دعا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ تھا کہ جب میری اُمّت میں ایسا وقت آئے کہ لوگ تمہارے جان ومال کے دشمن ہوجائیں۔ اور ملک میں فساد پھیل جائے۔ اور زندگیاں فرقہ وارانہ فسادات کی زد میں آجائیں۔ اس وقت جو میری اس سنّتِ دعا کو اپنائے گا۔ اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ کیوں کہ اس سنّتِ دعا کو اپنانا اس وقت تک ممکن نہیں ہوگا۔ جب تک ہم اپنے اُس نفس کا قتلِ عام نہ کردیں۔ جو ہمیشہ جذباتی باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اور جو خود انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

آپ یقین کریں مسلمان کتنے بھی گئے گزرے ہوں۔ اور کتنے بھی بے دین ہوں لیکن داڑھیاں آج بھی بیشمار لوگ رکھتے ہیں۔ بیشمار لوگ مسواک کرتے ہیں بے شمار لوگ تسبیح پڑھتے ہیں۔ اور مسجدیں نمازیوں سے اس زوال وانحطاط کے دور میں بھی کچھا کچھ بھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سنّتیں جو انسانی کیرکٹر کی عظمت ورفعت کا آئینہ دار تھیں۔ اُن سے مسلمان محروم اور یکسر تہی دامن نظر آتا ہے۔ اور اسی لئے وہ عزّت ورفعت کے اس مقام علیا پر فائز نہیں ہے۔ جو اس کا اپنا پیدائشی حق ہے۔

بال ٹھاکرے اور منوہر جوشی صرف اس دور کی پیداوار نہیں ہیں۔ بلکہ یہ لوگ مختلف ناموں کے ساتھ پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ کبھی یہ لوگ فرعون وہامان کے نام سے پیدا ہوئے۔ کبھی نمرود وشداد کے نام سے، کبھی ابوجہل وابولہب کے نام سے پیدا ہوئے۔ اور کبھی یہ یزید وچنگیز خاں کے نام سے۔ منفی رول ادا کرنے والے کب پیدا نہیں ہوئے۔ اُن کے نام جُدا تھے لیکن کام ایک ہی تھا۔ لیکن ویلن ہمیشہ ویلن ہی رہا ہے۔ اس نے اپنی پہچان باقی رکھنے کے لئے ہمیشہ ظلم وستم ہی کئے ہیں۔ اور دُنیا میں نفرت وعداوت کے اندھیرے ہی پھیلائے ہیں۔ لیکن ویلن کے مدِمقابل جب

جب بھی کوئی ہیرو اس دنیا میں آیا ہے اس نے بھی اپنی پہچان کو باقی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس نے اندھیروں کے بدلے میں اُجالے عطا کئے ہیں۔ کانٹوں کے بدلے میں پھول پیش کئے ہیں۔ نفرت کے جواب میں محبت کی ہے۔ اور دہشت و بربریت کے بدلے میں خلوص و محبت کے تحفے اس دنیا کو بخشے ہیں۔
ہم بلاشبہ اسی پیغمبر کی اُمت ہیں جس نے نفرت کے جواب میں محبت کی۔ اور گالیوں کے جواب میں دعائیں دیں۔ ہمیں اپنے پیغمبر کے طرزِ عمل کیخلاف راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ ہماری پہچان وہی ہونی چاہیئے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اگر ہم راستہ بدلیں گے تو ہمیں کامیابی نہیں ملے گی۔ بلکہ ہمارے لئے اور دوسری الجھنیں پیدا ہوں گی۔ اور پیدا ہو رہی ہیں ــــــ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دو طرح کے دور گزرے ہیں۔ ایک دور بے بسی کا دور تھا۔ اس وقت آپ نے دعا کے ذریعہ دلوں پر فتح حاصل کی۔ اور ایک دور اختیارات اور فتحِ مبین کا دور تھا۔ اس وقت آپ نے انتقام کے بجائے محبت اور بھائی چارے کے ذریعہ انسانوں کے قلوب پر اپنی انسانیت اور عظمت کے پرچم لہرائے۔
آپ کو یاد ہوگا کہ فتحِ مکہ کے موقعہ پر جہاں آپ نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ آج کے دن کسی کی گرفت نہیں ہوگی ــــــ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ عورتوں کو کھلی معافی ہے بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھے گا۔ بوڑھوں کے ساتھ دست درازی نہیں ہوگی۔ بھاگنے والوں کا پیچھا نہیں کیا جائے گا۔ وہاں یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو ہمارے دشمن سفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔ ہم اس کو بھی نظر انداز کر دیں گے۔
یہ حسنِ انسانیت اور حسنِ سیاست کا وہ اعلیٰ نمونہ تھا۔ جو دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ آج اسی پیغمبر کی اُمت کا یہ حال ہے کہ وہ حکمتِ عملی اور دور اندیشی سے قطعاً بے نیاز ہو کر زندگی گزار رہی۔ اور اس بات پر بھی شاکی نظر آتی ہے کہ رحمتِ خداوندی اس سے روٹھی کیوں ہے۔
بال ٹھاکرے نے ابھی چند دن قبل یہ اعلان کیا ہے کہ بابری مسجد کی جگہ سے مورتی ہٹالی جائیں۔ اگر وہاں بابری مسجد نہیں بنے گی تو پھر وہاں رام مندر بھی نہیں بننا چاہیئے۔ یہ اعلان ممکن ہے کہ صرف سیاسی ہو۔ لیکن اس اعلان کا اگر ازراہِ سیاست بھی مسلمانوں کی طرف سے خیر مقدم ہوتا تو اس میں کیا قباحت تھی۔ گردن موڑ کر بیٹھ جانے سے کامیابیاں نہیں ملتیں۔ اگر دشمن کوئی چال چل رہا ہے تو ہمیں بھی چالیں چلنے کا اختیار ہے۔ اپنی نیت کبھی نہیں بدلنی چاہیئے۔ لیکن اس میدانِ کارزار میں اگر کوئی کھلاڑی اپنی روش بدل لے اور اس میں کوئی مصلحت پیشِ نظر ہو تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔
بال ٹھاکرے، منوہر جوشی اور ایڈوانی جیسے لوگ جس کام کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ وہی کام کر رہے ہیں۔ ان کا کام نفرت پھیلانا ہی ہے۔ وہ بھی اگر اندھیارے دنیا میں نہیں بکھیریں گے تو اس دُنیا میں اندھیارے کون پھیلائے گا۔ لیکن اگر ہم بھی اسی روش پر چلنے لگے جو ہمارے دشمن کی روش ہے۔ اگر ہم نے بھی دہشت و بربریت کے راستوں کو اپنا لیا اور ظلم و طغیان کی تاریکیوں کو اُچھالنے کے طور طریقے اختیار کر لئے تو پھر حق کی شمع کون روشن کرے گا۔ اور چراغِ محبت کی لَو کا محافظ کون ہوگا۔
بلاشبہ دعا ہمارا سب سے قیمتی ہتھیار ہے۔ اور اس دُعا کے سہارے ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن کسی کافر کو مسلمان ہونے کی دعا دینا اور کسی ظالم کو ہدایت کی دعا دینا کوئی جرم نہیں ہے۔ اور نہ اسمیں اپنی شکست ہے۔ اگر بال ٹھاکرے جیسے لوگ مسلمان ہو جائیں تو اس میں ہمارا نقصان نہیں فائدہ ہے۔
حبشی نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبایا تھا۔ لیکن جب وہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا تو مسلمانوں کے نزدیک وہ بھی قابلِ احترام تھا۔
بابری مسجد کی شہادت سے مسلمانوں کو وقتی طور پر خفت اٹھانی پڑی تھی۔ یہ خفت مسلمانوں کو اس وقت بھی اُٹھانی پڑی تھی جب میدانِ کربلا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے اور علیؓ اور فاطمہؓ کے لاڈلے کو قتل کیا گیا تھا۔ اور ان کے ہمنواؤں کی لاشیں بچھائی گئی تھیں لیکن دُنیا کی تاریخ گواہ ہے۔ کہ حضرت حسینؓ کی مظلومیت پر جتنے آنسو بہائے گئے ہیں۔ اگر ان کو جمع کر لیا جاتا تو کئی سمندر ان آنسوؤں سے مرتب ہو جاتے۔ اور یزید پر جتنی لعنت برسی اور برس رہی ہے۔ وہ بھی بے مثال ہے۔ جو ذلت اور پھٹکار یزید کے اور اس کے خاندان کے حصے میں آئی۔ کون صاحبِ نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔
بابری مسجد جو درحقیقت خدا کا گھر تھا۔ اس کی شہادت کے بعد مسلمانوں کو اس ملک میں جو عزت عطا ہوئی ہے۔ کون صاحبِ نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔ آج ہر پارٹی مسلمانوں کو لُبھانے کی کوشش کر رہی ہے کیا معلوم خدا تعالیٰ نے اپنا گھر اسی لئے تڑوا لیا ہو کہ اس کے بعد اس ملک کے فرقہ پرستوں کو اندازہ ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی اہمیت و حیثیت کیا ہے۔؟
دُکھ کی بات تو یہ ہے کہ ہندو نے تو مسلمان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا لیا۔ اسی لئے اس کے تیور بدل گئے۔ لیکن خود مسلمانوں کو اپنی قدر و قیمت کا آج بھی کچھ اندازہ نہیں ہے۔ جس وقت میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ اس وقت ہر پارٹی اپنے کچھ اصول طے کر رہی ہے۔ اور آنے والے الیکشن میں اپنا حصہ طلب کرنے کے لئے پروگرام سیٹ کر رہی ہے۔ لیکن مسلمانوں نے آج تک نہ کوئی پالیسی مرتب کی اور نہ ہی اپنا لوہا منوانے کیلئے کسی

ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی ترکیب سوچی۔ ہریجنوں نے متحد ہوکر اپنا ایک مقام بنالیا۔ ٹھاکروں نے متحد ہوکر اپنی پارٹی بنالی۔ کسانوں نے اپنی قیمت وصول کرنے کیلئے اپنا راستہ الگ چن لیا۔ ایک لے دیکے مسلمان ہی ایسے ہیں۔ کہ جن کی نہ کوئی جماعت ہے۔ اور نہ کوئی اصول نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے ۲۵ فیصد ووٹ انتشار کا شکار ہوں گے۔ اور یہ پھر اُس مقام سے محروم رہیں گے جس کے یہ صرف حقدار ہی نہیں بلکہ وارث بھی ہیں۔

جبتک ہم دوسروں کو دوش دیتے رہیں گے اور اپنے احوال پر نظرِ ثانی نہیں کریں گے۔ تو نصرتِ خداوندی بھی ہم سے روٹھی رہے گی اس لئے کہ خدا اُس قوم کی حالت نہیں بدلتا جو قوم خود اپنی حالت بدلنے کے لئے بے قرار نہ ہو۔

میں پھر یہ کہوں گا کہ ہمیں صرف اپنے دنیاوی نقصانات کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ دنیا اور اس کی نعمتیں سب آنی جانی چیزیں ہیں ـــــ ہمیں ہر حال میں اسلام کی اشاعت اور ترقی کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر ہمارے گھر کو لوٹنے والا بھی ہماری دعاؤں سے ہدایت پاجائے۔ تو یہ ہماری ناکامی نہیں کامیابی ہے۔

آپ نے ہندوستان کو دار الحرب بتایا ہے۔ حالانکہ دار الحرب اس خطے کو کہتے ہیں جہاں شعائرِ اسلام پر پابندی عائد ہو۔ ہمارے ملک میں نہ اذانوں پر پابندی ہے اور نہ نمازوں پر۔ اور نہ تبلیغ دین پر۔ اس ملک کو دار الحرب ہم کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اور آپ کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ ہندوستان کو دار الحرب مان کر آپ اپنی ذمہ داریوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ دار الحرب کا قانون یہ ہے کہ یا تو آپ قتال کریں اور آپ اس کے اہل نہیں ہیں۔ تو پھر یہاں سے ہجرت کریں ـــــ نہ قتال کریں نہ ہجرت کریں تو یہ بات تو اسلام کو پسند نہیں ہے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ اسی دار الحرب کو "دار الاسلام" بنانے کی جدوجہد کریں۔ اور یہ جدوجہد سیاست کے راستوں سے نہیں۔ بلکہ محبت اور انسانیت کے راستوں سے ہونی چاہیئے۔ اور یہ ملک دار الاسلام اس وقت ہی بن سکتا ہے جبکہ یہاں کا رہنے والا ہندو یا تو دعوتِ اسلام کے ذریعہ مسلمان بنے یا پھر ہماری دُعاؤں کی تاثیرات سے۔

یہ قوم مسلمان ہوجائے گی تو بابری مسجد کی تعمیر بھی انشاءاللہ سہل ہوجائے گی۔ اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔

اے محترم بھائی! ہمارا اور آپ کا درد "درد مشترک" ہے۔ اس کا علاج یہ نہیں کہ ہم کچھ نئے درد اور پیدا کرلیں۔ بلکہ علاج یہ ہے کہ ہم حکمتِ عملی کے ذریعہ ان پھوڑوں سے نجات پانے کی کوشش کریں اور جب لاعلاج ہوجاتا ہے۔ تو دعا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ملک میں نفرتیں اور وحشتیں اس درجہ صحت مند اور انسانیت اس درجہ دُبلی اور نحیف ہوچکی ہے کہ اب دواؤں سے کام نہیں چلے گا۔ اب ضرورت ہے دعا کی اور یہ دعا اگر قبول ہوگئی تو انشاءاللہ ہمارے دُنیاوی نقصانات کی بھی تلافی ہوگی۔ اور اُن مظالم کا قلع قمع ہوگا۔ جو ہمارے جان و مال کے لئے ایٹم بم بنے ہوئے ہیں۔ اب بھی اگر آپ کے میری بات سمجھ میں نہ آئی تو پھر اس شعر پر اپنے قلم کو روکتا ہوں۔

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل انکو جو نہ دے مجھکو زباں اور

دار العلوم دیوبند کا بانی کون؟

سوال از: عقیل احمد ـــــــــ مرادآباد۔

قومی آواز میں یہ جو بحث چل رہی ہے کہ دار العلوم دیوبند کا بانی کون تھا۔ مولانا قاسم نانوتوی یا حاجی عابد حسین۔؟

اس موضوع پر دونوں طرح کے مضامین چھپ رہے ہیں۔ آپ کی نظروں سے گزرے ہوں گے۔

برائے مہربانی اس بارے میں اپنی قیمتی رائے سے آگاہ کریں۔ اور ہماری رہنمائی کریں۔ کیوں کہ آج کل یہ بحث کافی شباب پر ہے اور حقیقت کا کچھ بھی اندازہ نہیں ہو پاتا۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب یہ جھگڑا بہت پرانا ہے کہ دار العلوم دیوبند کا اصلی بانی کون تھا۔ دیوبند میں دونوں ہی طرح کے لوگ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جن لوگوں کی رائے یہ ہے کہ دار العلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی تھے۔ ان کی تعداد بھی کافی ہے۔ اور جن لوگوں کی رائے یہ ہے کہ دار العلوم دیوبند کے بانی حاجی عابد حسینؒ تھے۔ ان کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے۔ ایک ہی ادارے کے بانی ایک ہی وقت میں ہرگز ہرگز دو نہیں ہوسکتے۔ اور اتنے بہت سارے لوگ ہرگز ہرگز دانستہ جھوٹ بھی نہیں بول سکتے۔ اور کھلے عام کذب بیانیوں کے مظاہرے نہیں کرسکتے۔

بات دراصل یہ ہے کہ حاجی عابد حسینؒ نے اپنے رفقاء اور معتقدین کے ساتھ جس مکتب کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ ایک محدود تصور کا مکتب تھا۔ اور اس کا نام مدرسہ عربی، فارسی، ریاضی تھا۔ اس مکتب میں قرآن حکیم کی تعلیم ہوتی تھی۔ اور معمولی درجے کی فارسی اور عربی بھی پڑھائی جاتی تھی۔ نیز علم ریاضی کی بھی ابتدائی کتابوں کے درس کا اہتمام تھا۔ یہ مدرسہ چھتہ مسجد میں انار کے درخت کے زیر سایہ شروع ہوا تھا۔

دار العلوم دیوبند کی سب سے پہلی روداد میں یہ عبارت درج ہے۔

اس مدرسے کی شروعات ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء

گوجرات کے دن چھتے کی مسجد میں ایک انار کے درخت کے
نیچے عمل میں آیا۔

رُودادِ دارالعلوم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی استاد اور شاگرد دونوں ہی کا نام محمود تھا۔ اور یہی شاگرد محمود آگے چل کر محمود الحسنؒ شیخ الہندؒ کے نام سے مشہور و معروف ہوئے۔

حاجی عابد حسینؒ بلاشبہ ایک خوش عقیدہ قسم کے بزرگ تھے۔ اُن کے یہاں توسع حد سے زیادہ تھا۔ اور اسی ذہنی اور فکری توسع کی بنیاد پر بریلوی حضرات ا۔ یں اپنے مسلک کا آدمی سمجھتے تھے۔ حالانکہ وہ قطعاً دیوبندی تھے۔ اور دیوبندی مسلک ہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ لیکن ان کے یہاں احتیاط اس درجے کی نہیں تھی جس درجے کی احتیاط کا مظاہرہ سنت و بدعت کے بارے میں مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید گنگوہیؒ وغیرہ کیا کرتے تھے۔

جس دور کی یہ بات ہے اُس دور میں دیوبند کے باشندے بھی دو طرح کی ذہنیت رکھتے تھے۔ ایک حد درجہ محتاط اور ایک لچکدار فطرت رکھنے والے جو لوگ اپنے اندر لچک رکھتے تھے۔ اور کسی بادِ صرصر کے بغیر ہی ڈانواں ڈول ہونے لگتے تھے۔ ان کا رجحان حضرت عابد حسینؒ کی طرف تھا کیوں کہ حاجی عابد حسینؒ کے یہاں وہ تمام باتیں کسی نہ کسی درجے موجود تھیں جو بریلوی حضرات کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اُن کے یہاں میلاد شریف کے جلوسے بھی تھے۔ اور شب برات کے حلوے بھی۔ اس کے علاوہ وہ اس بات کے بھی قائل تھے کہ درود شریف پڑھنے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہوجاتی ہے۔ چنانچہ تذکرۃ العابدین میں حاجی عابد حسینؒ کا تعریفی تذکرہ کرتے ہوئے اور ان کی کرامات پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے یہ بھی تحریر فرمایا گیا ہے کہ۔

> "حضرت عابد حسینؒ کی صفتِ حضوری اس قدر بڑھ چکی ہے کہ درود شریف پڑھتے ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوجاتا ہے۔"

اس کے علاوہ اور دوسرے امور میں بھی حاجی عابد حسینؒ کے یہاں توسع بھی تھا۔ اور بھی۔ اس لئے عوام کا ایک طبقہ ان کی طرف قلبی میلان رکھتا تھا۔ اور وہ لوگوں کو مرید بھی کیا کرتے تھے۔ دوسری طرف مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسے اکابر تھے۔ اُن کے یہاں معاملہ بہت ہی خشک تھا۔ ان کی احتیاط سے عوام پریشان بھی تھے کیوں کہ یہ نہ حلوے کے قائل تھے نہ کھیچڑے کے۔ اور بھولی سی تبرک کی مخالفت کرنے میں رطب اللسان رہا کرتے تھے۔ مولود شریف سے منکر بقدر دنیا ان کے نیچے دس سال دو چالیس سے گیارہویں نہاری بوئے فیرہ کسی بھی چیز کے تو قائل نہ تھے۔ ان کا خشک ہونا ایک اعتبار سے بیزاری کا باعث تھا کیوں کہ یار لوگ دینِ اسلام کے اندر بھی متنوع قسم کی لذتیں تلاش کیا کرتے تھے جو انہیں ان لوگوں کے علمی دسترخوان پر نظر نہیں آیا کرتی تھیں۔ اس طرح اُس دور میں فکرِ عابد اور فکرِ قاسم کے اختلاف کی بنیاد پڑی۔ پھر یہ اختلاف اس درجہ بڑھا کہ حاجی عابد حسینؒ پریشان ہو کر مدرسے سے مستعفی ہوگئے اور اس کے بعد دیوبند کا وہ مکتب جو ایک استاد اور ایک شاگرد سے شروع ہوا تھا "دارالعلوم دیوبند" میں تبدیل ہوگیا۔

اگر یہ کہا جائے کہ مکتب دیوبند کے بانی حاجی عابد حسینؒ اور دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتویؒ تھے تو شاید غلط نہیں ہوگا لیکن افسوسناک بات تو یہ ہے کہ ایک طبقہ صرف حاجی عابد حسینؒ کو بانی مانتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ صرف مولانا قاسم نانوتویؒ کو بانی تصور کرتا ہے۔ دونوں طرف لفظ "صرف" کا ناجائز استعمال دن دہاڑے ہوتا ہے۔ جو قطعاً غلط ہے۔ اور یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح عیاں بیاں ہے کہ خوش عقیدہ لوگ جو دین اسلام میں تراوٹ اور نکھار کے قائل ہیں۔ وہ آج بھی حاجی عابد حسینؒ کو بانی ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ کیوں کہ حاجی عابد حسینؒ کے بانی ثابت ہونے سے یہ بات بھی یقینی طور پر ثابت ہوجاتی ہے۔ کہ دارالعلوم دیوبند خوش عقیدہ لوگوں نے قائم کیا تھا۔ جس پر بزور طاقت ملک عقیدہ لوگ قابض ہوگئے۔ اگر ہم حاجی عابد حسین ہی کو دارالعلوم دیوبند کا بانی تسلیم کرلیں تو پھر ہمیں یہ بھی تسلیم کرلینا چاہیئے کہ دارالعلوم دیوبند خوش عقیدہ لوگوں کی جاگیر تھا۔ یہ ترکہ تھا اُن حضرات کا جو دین و مذہب میں مال ملیدے کے قائل تھے لیکن بعد میں اس جاگیر پر بزورِ شمشیر دستاں قاسمیوں کا قبضہ ہوگیا۔ اور ظاہر ہے کہ کسی کی جاگیر پر قبضہ شرعاً حرام ہے۔

ہم جب تاریخ دارالعلوم کا گہری نظر سے مطالعہ کرتے ہیں تو اس بات کا اندازہ بخوبی ہوجاتا ہے کہ حضرت عابد حسینؒ نے اپنے قلم سے کبھی خود کو دارالعلوم کا بانی نہیں بتایا۔ فی الواقعہ وہ ایک سیدھے سادے بزرگ تھے۔ وہ عبادت و ریاضت میں اپنے ہمعصروں میں سب سے زیادہ فائق تھے۔ ان کے خلوص و للہیت میں شبہ کرنا سوءِ ظنی ہے اور گناہِ کبیرہ ہے۔ انہوں نے زندگی میں ایک بار بھی اس اختلاف میں دلچسپی نہیں لی۔ جو آہستہ آہستہ زمین کے اندر اپنی جڑیں پھیلا رہا تھا۔ لیکن یہاں بھی وہی ہوا۔ جو ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ مریدانِ باصفا نے حاجی عابد حسینؒ کے سر پر از راہِ بغض و عناد وہ سہرا باندھنے کی کوشش کی جس سہرے کو وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے تھے۔ بغض و عناد کا لفظ ہم اس لئے استعمال کر رہے ہیں کہ اختلاف

دراصل حاجی عابد حسینؒ اور مولانا قاسم نانوتویؒ کے درمیان نہیں ہوا بلکہ ان دونوں کے چاہنے والوں کے درمیان ہوا۔ اور بات جب حد سے زیادہ بڑھ گئی تو پھر ہر طرح کی ریشہ دوانیاں ایک دوسرے کے خلاف شروع ہوئیں۔ اور یہ سب کچھ ایک دوسرے کے بغض و عناد میں ہوا۔

علماء دیوبند کی یادگار تحریروں کے مصنف لکھتے ہیں۔

"لیکن خدا کی قدرت سے ابتک تو کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا جس سے ان کی مطلب برآری ہوتی۔ اب سوئے اتفاق سے ایک موقعہ بھی انہیں مل گیا۔ کہ حاجی محمد عابد صاحب سابق مہتمم مدرسہ کے سفرِ حج کے بعد منشی محمد فیض حق صاحبؒ مہتمم مدرسہ کئے گئے۔ اُن سے دو چار نازیبا حرکتیں ایسی صادر ہوئیں کہ چار و ناچار اُن کی اطلاع ارباب مشورہ کو دینی پڑی۔

حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ سرپرست مدرسہ نے حکم دیا کہ یہ موقوف کردیئے جائیں۔

ان سے ارباب مشورہ نے عرض کیا کہ ان کو موقوف کرنے سے عاقبت نا اندیشوں کو دراندازی کا موقعہ ملے گا۔ کیوں کہ اکثر مخالفین ان کے عزیز ہیں۔ اور خود ان کو بھی اپنی موقوفی (الگ کئے جانے) کا رنج ہوگا۔ مولانا نے پھر مکرر یہی ارشاد فرمایا کہ یہ موقوف کردیئے جائیں۔ گو تمام عالم مخالف ہوجائے جب تک مدرسہ کا تعلق ہم لوگوں سے ہے۔ اس کے ہم ذمہ دار ہیں۔ کسی بے جا کارروائی کو ہم چھپا نہیں سکتے۔ پھر مکرر عرض کیا گیا۔ جو نزاع برپا ہوگی۔ اس سے مدرسہ کو مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیا عجیب ہے کہ مدرسہ ٹوٹ جائے۔

اس تحریر سے چند باتیں روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ اختلاف جس کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ اور جو مصلحت کے پردوں میں دبا ہوا تھا۔ حاجی عابد حسینؒ کے سفرِ حج پر جانے کی وجہ سے تھیلی سے باہر آگیا۔ حاجی عابد حسینؒ کے حج پر جانے کے بعد منشی فضلِ حق مدرسہ کے مہتمم بنے۔ اور اسی وقت مدرسے میں من مانیاں شروع ہوگئیں ______ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو جب شکایات ملیں کہ بلی تھیلی سے باہر آگئی ہے۔ اور فضلِ حق صاحبؒ مخالفین کے حق میں حق شناسی کا فضل ثابت ہو رہے ہیں ______ تو انہیں بڑی حیرت ہوئی۔ کیوں کہ وہ مدرسہ ھٰذا کے سرپرست تھے اور سرپرست مہتمم سے بھی آگے کی چیز ہوتا ہے۔ انہیں تعجب تھا کہ ہماری بلی ہمیں ہی میاؤں۔۔۔؟ انہوں نے فوراً ان کو برطرف کرنے کا مشورہ دیا۔ اس پر کچھ مخلصین نے اور کچھ منافقین نے ملا جلا یہ مشورہ دیا کہ انکو برطرف کرنے سے اختلاف پھوٹ پڑے گا کیوں کہ فضلِ حق صاحب کی دیوبند میں کافی عزیز داریاں ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوگا کہ انہیں مدرسے سے سبکدوش کردیا گیا تو وہ ڈنڈے لے کر مدرسہ میں گھس پڑیں گے۔ اور سر پھٹول ہوگی۔ مسلمانوں کا خون ناحق بہے گا۔ اور مدرسہ کی بھی رسوائی ہوگی۔ بہتر ہے کہ ان من مانیوں کو نظر انداز کیا جائے۔ لیکن مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے تاکیداً فرمایا کہ فضلِ حق صاحبؒ کو مدرسہ سے الگ کردو۔ خواہ پورا عالم مخالف ہوجائے۔ اور یہ تاکید کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔

"مدرسہ خدا کی رضامندی کے واسطے قائم کیا گیا ہے۔ اگر آپ اور ہم گنہگاروں کو پنپنے کا موقعہ دیں گے۔ تو اس میں کونسی ثواب کی بات ہوگی۔"

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی یہ فیصلہ کن تحریر پڑھ کر بھی ارباب مشورہ متزلزل تھے۔ وہ اسی بات سے خوفزدہ تھے کہ ان کو برطرف کردینے سے جو اختلاف دبا ہوا ہے۔ وہ پوری طرح ظاہر ہوجائے گا۔ اور اس اختلاف سے مدرسے کو نقصان پہنچے گا کیوں کہ فضلِ حق صاحب کے قرابت داروں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور وہ اصلاً اور نسلاً دیوبندی تھے۔ جب مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو یہ معلوم ہوا کہ فضلِ حق صاحبؒ کو برطرف کرنے کے سلسلے میں ارباب مشورہ متردد اور متذبذب ہیں۔ تو انہوں نے ارباب مشورہ کو یہ لکھ بھیجا کہ اگر یہ کام تم سے نہیں ہوسکتا۔ تو تم منشی فضلِ حق کو میرے پاس بھیج دو۔ میں بذاتِ خود اس کو سمجھا دوں گا۔ اور اُسے مدرسے سے الگ کردوں گا۔

جب منشی فضلِ حق نے اس طرح کے تذکرے اور چرچے سنے کہ مولانا رشید صاحبؒ نے انہیں بلایا ہے۔ تو انہوں نے ارباب مشورہ سے رائے لی کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ کیا میں خود جاکر مولانا سے ملاقات کرلوں۔ ارباب مشورہ نے انہیں یہی مشورہ دیا کہ آپ گنگوہ جائیں اور سرپرستِ اعلیٰ سے ملاقات کریں۔ اور معافی تلافی کریں۔ چنانچہ منشی فضلِ حق صاحبؒ گنگوہ تشریف لے گئے تو مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے اُن سے کہا کہ مدرسے کی بھلائی کے لئے تم اپنا استعفیٰ پیش کردو۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی سمجھایا کہ مدرسے سے الگ ہوکر بھی تم مدرسہ کے خیر خواہ رہنا اور الٹے سیدھے تبصروں سے پرہیز کرنا۔ اس سے مدرسہ بدنام ہوگا۔ اور روزی کی فکر نہ کرنا اللہ تمہاری روزی کے لئے دوسرے دروازے کھول دے گا۔ چنانچہ منشی فضلِ حق نے اپنا استعفیٰ پیش کردیا۔ جو فوراً ہی قبول بھی ہوگیا ______ منشی فضلِ حق کی برطرفی کے بعد مدرسہ میں اختلاف پھوٹ پڑا۔ اور مخالفین کھل کر انتظامیہ کی مخالفت کرنے لگے۔ اور دیوبند میں اس موقعہ پر پوسٹر بازی بھی ہوئی اور مدرسہ کے حساب و کتاب کے مطالبے بھی شروع ہوئے۔ یہ دارالعلوم دیوبند کا

پہلا اختلاف تھا جو منظرِ عام پر آیا۔ اور مدرسہ کی رسوائی کا باعث بنا۔ منشی فضلِ حق کے ہمنواؤں نے اس موقعہ پر ایک پوسٹر چھاپا۔ جو دیوبند کی گلیوں میں چسپاں کیا گیا۔ اس پوسٹر کی ایک عبارت یہ تھی۔

"یہ مدرسہ نہایت خراب اصولوں پر چل رہا ہے۔ ان لوگوں کے خیالات بغاوت آمیز ہیں۔ اسی واسطے مدرسہ میں ولایتی کتب رکھے گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ میں مولوی رشید احمد نے تھانہ بھون کی بغاوت میں شرکت کی تھی۔ یہ ہمیشہ کے باغی ہیں۔ ان کی مثل ہلالی جائے۔ اور بہتر تو یہ ہے کہ اس مدرسے کو گورنمنٹ اپنے ہاتھوں میں لے۔ اور اگر یہ منظور نہ ہو تو حاجی محمد عابد صاحب اس کے سرپرست مقرر کئے جائیں۔ جن کو جشنِ جوبلی میں شمس العلماء کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔"

اس طرح کی پوسٹر بازی سے اربابِ مشورہ کو اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو معمولی درجے کی تشویش بھی ہوئی۔ اور انہوں نے لوگوں کے سامنے صحیح صورتِ حال رکھنے کے لئے کچھ بیانات بھی جاری کئے۔

ان پوسٹروں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ بانی حاجی عابد حسینؒ نہیں تھے۔ اگر وہ دارالعلوم کے بانی ہوتے تو حکومتِ وقت کے سامنے تو حاجی عابد حسینؒ کی اہمیت بایں الفاظ ظاہر نہ کرتے کہ انہیں شمس العلماء کا خطاب بھی عطا ہوا ہے۔ بلکہ سیدھی سادی بات یہ کہتے کہ حاجی عابد حسینؒ اس لئے سرپرست بننے کے حقدار ہیں کہ وہ ہی دارالعلوم کے بانی ہیں۔

آپ نے قومی آواز کے جن مضامین اور مراسلوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ ہم سب پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک مضمون سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی حاجی عابد حسینؒ تھے ــــ جو دلائل مضمون نگار اور مراسلہ نگار حضرات نے پیش کئے ہیں۔ وہ خود اُن کے دعوے کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور اس طرح خود ہی اُن کے دعوے کا کھوکھلا پن ثابت ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب نے تذکرۃ العابدین کے حوالہ سے قومی آواز میں جس اشتہار کا تذکرہ کیا ہے۔ اس میں حضرت عابد حسینؒ صاحب کو "بانی و مجوزِ اول" لکھا ہے۔ جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حاجی عابد حسین اسی مکتب کے بانی تھے۔ جو دارالعلوم دیوبند سے پہلے قائم ہوا تھا۔ اور جو پھر دارالعلوم دیوبند میں مدغم ہو گیا۔ اور اسی بنا پر انہیں مجوزِ اول کہا گیا ہے۔ کیوں کہ مجوزِ ثانی کوئی اور تھا۔ جو یقیناً مولانا قاسم نانوتویؒ تھے۔

حیرتناک بات یہ ہے کہ شروع کی روددادوں، پوسٹروں، مراسلوں اور مضامین میں کہیں بھی اس مدرسہ کا نام "دارالعلوم دیوبند" درج نہیں ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ دارالعلوم دیوبند بعد میں قائم ہوا۔ اور اس کا فکر پہلے والے فکر سے قطعی طور پر جداگانہ تھا۔ اسی لئے اس کا سہرا مولانا قاسم نانوتویؒ کے سر بندھتا ہے۔ نہ کہ حضرت عابد حسینؒ کے البتہ حضرت حاجی عابد حسینؒ کی وہ خدمات جو انہوں نے مدرسہ عربی، فارسی، ریاضی کے لئے انجام دی تھیں۔ انکو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ بات بھی مسلّم ہے کہ یہی مدرسہ عربی، فارسی، ریاضی دارالعلوم دیوبند کی بنا بنا ــــ اس لئے نہ ہم اس مکتب کو نظرانداز کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس مکتب کی پہلی تجویز رکھنے والے کو۔

ہم یہ بھی واضح کر دیں کہ تجویز رکھنے والا اصولاً اور لغتاً بانی نہیں کہلا سکتا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تجویز رکھنے والا صرف تجویز رکھنے پر اکتفا کرتا ہے۔ اور اس تجویز پر اقدام دوسرا کر گزرتا ہے۔ اور وہی بانی اور مؤسس کہلاتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے معاملے میں یہ بات اظہر من الشمس ہے جب تک یہ صرف مکتب کی صورت میں رہا۔ اس وقت تک اس کا نام بھی صرف کاغذ پر درج تھا۔ اصل نام تھا مدرسہ عربی، فارسی، ریاضی۔ لیکن یہ مدرسہ مشہور ہوا مدرسہ کے نام سے۔ لیکن جب باقاعدہ اس کی عمارت بنی اور اس کا نام دارالعلوم تجویز ہوا۔ اس وقت حضرت عابد حسینؒ کی دلچسپی مدرسے سے ختم ہو چکی تھی۔ درحقیقت وہ صرف اس مدرسے کو مکتب ہی کی صورت میں چلانا چاہتے تھے۔ وہ اس مدرسہ کو آفاقی مدرسہ بنانے کے حق میں نہیں تھے۔ اور اسی بنا پر وہ بغیر کسی اختلاف کے مدرسہ کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے۔ اس لئے کسی طبقے کا یہ کہنا کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مبانی حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ ہیں۔ اُصولاً غلط اور بددیانتی کی بات نہیں ہے۔

اس قضیئے میں سب سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ یہ اختلاف کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون تھا۔ حاجی عابد حسینؒ اور مولانا قاسم نانوتویؒ کی وفات کے بعد شروع ہوا۔ اور اسی وقت دونوں کے چاہنے والوں نے دلائل تصنیف کئے۔

پہلا مدرسہ قائم ہونے کے ۱۴ سال کے بعد حضرت نانوتویؒ کی وفات ہوئی۔ اور حضرت نانوتویؒ کی وفات سے ۲۴ سال کے بعد حضرت عابد حسینؒ دُنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ اور کبھی کسی شخص نے حضرت عابد حسینؒ کی زبان سے یہ بات نہیں سُنی کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسمؒ نہیں تھے۔ بلکہ وہ خود ہی اس مدرسے کے بانی تھے۔ یہ اختلافات جو دونوں بزرگوں کے معتقدین کے مابین پیدا ہو گئے تھے۔ بہت معمولی تھے۔ لیکن بعد کے اربابِ غرض لوگوں نے اپنے اپنے دامنوں سے ہوا دے کر انہیں خوب بڑھاوا دیا۔ اور شبنم کو شعلہ بنانے کی کوشش کی۔

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کی وفات پر دارالعلوم دیوبند کی جو روداد چھپی تھی۔ وہ حضرت حاجی عابد حسینؒ کے اہتمام میں چھپی تھی۔ ذرا اس کی ایک عبارت ملاحظہ کریں۔

"پندرہواں سال کا ختم ہونا اور سولہواں سال کا شروع ہونا اس قدر خوشی کی بات نہیں جس قدر اس کے سربراہ و سرپرست حضرت فخر العلماء مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے جانا باعثِ حیرت و افسوس ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اہل اسلام پر ایک سخت حادثہ ہے۔ اور خصوصاً اس مدرسہ کے لئے کیوں کہ اس چشمۂ فیض کے منبع اور اس آبِ حیات کے مصدر اور اسی آفتاب عالم تاب کے مظہر آپ ہی تھے۔"

اس عبارت کے بعد مولانا قاسم نانوتویؒ کو دارالعلوم دیوبند کا بانی ثابت کرنے کیلئے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ دیگر ثبوت اس کے بعد کے ہیں۔ جو ارباب فن کے پیدا کردہ ہیں۔ حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

قومی آواز میں عبدالحمید نعمانی صاحب کا بھی ایک مراسلہ اس موضوع پر شائع ہوا۔ انہوں نے بھی حضرت عابد حسینؒ کو بانی ثابت کرنے پر اپنا زور صرف کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا ہے۔

"دارالعلوم دیوبند کے بانی کے تعلق سے حضرت عابد حسینؒ کو جس قدر اہمیت دینی چاہئے تھی نہیں دی گئی ــــــ جب حضرت قاری طیب صاحبؒ کی آخری عمر میں اہتمام کو لیکر قبضہ شروع ہوا تو موجودہ انتظامیہ نے حضرت عابد حسینؒ کے نام کو بڑی حد تک نمایاں کیا۔ جو بالکل ایک حقیقت ہے۔ دیوبند میں حضرت عابدؒ کے سگے پوتے سید شاداب ہمارے ہم درس تھے۔ ان کے پاس بہت پرانے کاغذات ہیں جن سے صاف طور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قیام دارالعلوم کے اول محرک و مجوز حضرت حاجی عابد حسینؒ ہی تھے۔"

یہ باتیں صرف سنی سنائی ہیں۔ اور سنی سنائی باتیں اگر تحقیق کے دائرے میں آنے لگیں تو علم و تحقیق اور تاریخ و ادب کا تو بیڑہ ہی غرق ہو جائے گا۔

عبدالحمید صاحب نعمانی تحقیقات اور ریسرچ کے کاموں میں مشہور و معلوم ہیں۔ کم سے کم ان کے قلم سے اس طرح کی باتوں کا نکلنا ہوا ایک طرح کا مذاق بن گیا اچھا نہیں ــــــ نعمانی صاحب نے "یہ حقیقت ہے" والی بات بلا دلیل کہی ہے۔ اور جانبداری کے نشے سے سرشار ہو کر کہی ہے لیکن

لئے اس بات کا اعتبار کیسے ہوگا۔؟ اور اگر اعتبار کریں گے تو صرف وہی لوگ کریں گے جو بلا دلیل حضرت عابد حسینؒ کو دارالعلوم کا بانی سمجھتے ہیں۔

نعمانی صاحب نے حاجی عابد حسینؒ کے پوتے کے حوالے سے کاغذات کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن انہوں نے یہ کاغذات دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔ جب انسان کسی تاریخی قضیئے پر لب کشائی کر رہا ہو تو اس کا فرض ہے کہ خوب تول کر بولے۔ بے وزن باتیں کرنے سے انصاف کا حق ادا نہیں ہوتا۔ اگر نعمانی صاحب نے شاداب میاں سے کاغذات دیکھ کر اور اُن کی حقیقت سمجھ کر کچھ ارشاد فرمایا ہوتا تو بات خوش گوار ہوتی۔ لیکن نعمانی صاحب نے صرف ان کی سنکر اپنا فیصلہ صادر فرما دیا۔ جب کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ کسی کے جھوٹا ہونے کیلئے بس اتنی بات کافی ہے کہ وہ جو سنے اس کو تحقیق کے بغیر دوسری جگہ نقل کر دے۔

دیوبند میں کچھ اور بزرگوں کے پوتے بھی رہتے ہیں۔ اُن کے پاس بھی کچھ کاغذات ہوں گے۔ وہ بھی اپنے اپنے دادا ؤں کے بارے میں خوش گمانیاں پھیلاتے ہوں گے۔ سوال پوتوں کی تصدیق و تائید کا نہیں ہے ــــ سوال حقائق کا ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ حقائق رشتے داریوں ــــ اور جانب داریوں میں گم شدہ ہو کر رہ گئے۔

رہی دارالعلوم دیوبند کی موجودہ انتظامیہ تو چونکہ وہ خاندانِ قاسمی کی معاند ہے۔ لہٰذا اس نے محبت میں حاجی عابد حسین کے نام کو اہمیت نہیں دی ہے۔ بلکہ جو کچھ شور مچایا ہے وہ بغض معاویہ میں مچایا ہے اگر دارالعلوم دیوبند کی موجودہ انتظامیہ اپنے دعوے میں مخلص ہے تو حاجی عابد حسینؒ کو بانی کہہ کر ان کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے بجائے حضرت حاجی عابد حسینؒ کے خاندان والوں کو اہمیت دینی چاہیئے۔ اور انہیں دارالعلوم دیوبند میں اعلیٰ عہدوں پر مقرر کرنا چاہیئے۔ یہی اصل قدر دانی ہوگی۔ جب وہ اصل بانی کے پوتے اور نواسے ہیں تو وہ مستحق ہیں۔ اس بات کے کہ انہیں دوسروں کے مقابلے میں ترجیح دی جائے۔ انہیں صرف اس بات سے کیا خوشی حاصل ہوگی کہ اُن کے دادا کو بانی ثابت کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے جا رہے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کا بانی کون تھا؟ بحث کا تمام تر فائدہ مولانا احمد رضا خان صاحبؒ کے جانب داروں کو پہنچ رہا ہے۔ اور یہ بحث جتنی پھیلے گی اس کا فائدہ حاجی عابد حسینؒ کے رشتے داروں کے بجائے ان ہی کو پہنچے گا۔ جب کوئی انسان اپنے ہاتھوں سے خود اپنے گھر میں آگ لگائے تو ہاتھ تاپنے والوں ہی کا کیا قصور ہے۔؟

دارالعلوم دیوبند کی موجودہ انتظامیہ اگر اپنے دعوے میں مخلص ہے تو پھر وہ یہ ہدایت جاری کیوں نہیں کرتی کہ فارغین مدرسہ اپنے

نام کے آگے قاسمی لکھنے کے بجائے عابدی لکھیں۔ اب تو وہ مختار کل ہیں۔ پھر دارالعلوم دیوبند کے فارغ آج بھی خود کو قاسمی کہہ کر کیوں مطمئن ہوتے ہیں؟

حق بات یہ ہے کہ اگر ہم دارالعلوم دیوبند کا بانی مولانا قاسم نانوتویؒ کو نہ مانیں۔ تو پھر ہمیں یہ بھی مان لینا چاہئے کہ ہمارے تمام اکابرین العیاذ باللہ کذاب تھے۔ یا کم سے کم کذبِ مبین کو ہنسی خوشی برداشت کرتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، بانیٔ تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس کاندھلویؒ جیسے اساطینِ امت مولانا قاسم نانوتویؒ کو اپنے قلم سے بانی لکھ چکے ہیں۔ کیا یہ سب جھوٹے اور کاذب تھے؟

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ اس بحث کو پانی بتاشے سمجھ کر مزے لینے والے لوگ یہ نہیں سمجھ پا رہے ہیں کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اور ایک بے سود بحث میں اُلجھے ہوئے ہیں ——— جب دارالعلوم ترکہ اور ورثہ نہیں ہے۔ تو پھر اس کا جو بانی مشہور عام ہے۔ اسی کو مان لینے میں کیا قیامت آجائے گی۔ جو لوگ دنیا سے چلے گئے ان پر جھوٹ اور دروغ گوئی کا الزام لگانے والے ذرا غور تو کریں کہ وہ بغض علی میں مبتلا ہو کر کس طرف جا رہے ہیں۔!

محترم مکتوب نگار! ہمارے خیال میں بحث یہ نہیں ہونی چاہئے کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون ہے۔ بحث تو یہ ہونی چاہئے کہ اس کی تعمیرِ اوّل میں اور اس کو پروان چڑھانے میں کن لوگوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اور قدم قدم پر قربانیاں دی ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کی ابتدائی رودادیں بتاتی ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کو پروان چڑھانے میں اہلِ دیوبند کی خدمات سب سے زیادہ ہیں۔

اکابرین نے لکھا ہے کہ مدرسہ کی ابتدائی زندگی میں اربابِ دیوبند دو تہائی چندہ دارالعلوم کو دیا کرتے تھے۔ ۱۲۸۴ھ کی روداد میں یہ عبارت تحریر ہے۔

> ۱۲۸۴ھ کی کل آمدنی ۲۱۹۰ روپے تھی۔ اس میں باشندگانِ دیوبند کا چندہ ۶۴۳۰ روپے چار آنے ۳ پائی ہے۔ چندہ دینے والوں کی کل تعداد ۲۲۵ ہے۔ اس میں دیوبند کے باشندوں کی تعداد ۱۱۲۰ ہے۔

بعض رودادوں سے پتہ چلتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں تیس برس تک باقاعدہ مطبخ کا نظم نہیں تھا۔ اور شہر کے لوگ اپنے گھروں سے طلبہ کا کھانا بھجوایا کرتے تھے۔ اہلِ دیوبند کی حیثیت دارالعلوم دیوبند کیلئے "والسابقون الاولون" کی سی ہے۔

یہ باغ درحقیقت اہلِ دیوبند کا لگایا ہوا ہے جس کا پھل آج سب لوگ کھا رہے ہیں۔

ان تفصیلات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دیوبند والوں نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں۔ اور سب سے زیادہ عطیات پیش کئے۔ آج دونوں مدرسوں میں دیوبند والوں کے خلاف باقاعدہ ذہن سازی کی جارہی ہے۔ اور قرآن وحدیث پڑھانے والے لوگ کھلم کھلا ناانصافی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ صاحبِ ایمان لوگوں نے مکے مدینے کی عظمت کو ہمیشہ پہچانا ہے صرف بیت اللہ اور مسجد نبوی کی عزت کرنے پر قناعت نہیں کی ——— جو لوگ دارالعلوم کے نام پر دین ودنیا کے امام بنے ہوئے ہیں۔ وہ اہلِ دیوبند کی قدر کیوں نہیں کرتے۔ جب کہ دیوبند والوں کے احسانات اتنے واضح ہیں کہ انہیں نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے۔

دارالعلوم کسی نے بھی قائم کیا ہو۔ اس کو اپنے خون سے اہلِ دیوبند نے سینچا ہے۔ اس کی ناقدری تاریخ کی سب سے بڑی ناانصافی ہے۔ اور وقت اس ناانصافی کا بدلہ کسی بھی وقت لے سکتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت رکھنے والے لوگ صرف آمنہؓ سے عقیدت کا اظہار نہیں کرتے۔ بلکہ وہ حلیمہ سعدیہؓ کی بھی عزت کرتے ہیں۔ کیوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ انہوں نے ہی پلایا تھا۔

جو لوگ فی الحقیقت مسلکِ دیوبند کے حامل ہیں۔ وہ اہلِ دیوبند کی توہین نہیں کر سکتے۔ اور توہین کرنے والے ہرگز ہرگز مسلکاً دیوبندی نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ اہلِ دیوبند دارالعلوم کیلئے بی بی حلیمہؓ کا درجہ رکھتے ہیں۔

آخر میں یہ عرض ہے کہ یہ ایسا موضوع نہیں ہے کہ اس میں انصاف کرنا ناممکن ہو۔ اگر حاجی عابد حسینؒ اور مولانا قاسم نانوتویؒ دونوں ہی کو دارالعلوم دیوبند کا بانی سمجھا جائے تو اس سے کیا فرق پڑ جائیگا۔ بلاوجہ کی بحثوں میں اُلجھنا اور اکابرین کی قبروں پر تھوکنا کونسا کارنامہ ہے جو گڑے مُردے اُکھاڑ کر ہم کر رہے ہیں۔

اس طرح کی بحثوں سے جو روحانیت تباہ ہو رہی ہے اور انسانیت کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔ اس کی پرواہ نہ عابدیوں کو ہے نہ قاسمیوں کو۔ اور سمجھ یہ رہے ہیں کہ ہم تحقیق کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور مُردوں کے کپڑے پھاڑ کر بے حساب جنت میں داخل ہونے کے کام کر رہے ہیں۔

ان دیوبندیوں سے وہ بریلوی اچھے۔ جن کے یہاں مولانا احمد رضا خان صاحب کے نام پر تو کوئی اختلاف نہیں۔ یہاں تو سوا سو سال میں آج تک یہی مقدمہ حل نہ ہو سکا کہ اس مسلک کا بانی کون تھا۔؟

جو لوگ اپنے بزرگوں کے درمیان انصاف نہ کر سکے۔ ان سے امید کیسے کی جاسکتی ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے مابین عدل کی پالیسی

اپنالیں گے ـــــ اللہ ہمیں عقلِ سلیم دے اور ہمیں لایعنی بحثوں سے نجات عطا کرے۔

دنیا والے مریخ پر پہنچ گئے اور ہم ابھی تک بسم اللہ کے گنبد میں الفاظ کی کبڈیاں کھیل رہے ہیں۔ اور اسی میں اُلجھے پڑے ہیں کہ دار العلوم کا بانی کون تھا۔؟

کتابت کی غلطی

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

اگست کے رسالے میں صلا پر سورۂ بقرہ کے پہلے رکوع، آیت الکرسی اور آخری دو آیات کا نقش جو دیا گیا ہے وہ اسی طرح ہے یا کچھ تبدیلی ہے۔ کیوں کہ خانہ ۶ اور ۷ میں جو میعاد تحریر ہے۔ دونوں ایک ہیں۔ ۱۰۱۱۲-۱۰۱۱۳-۱۰۱ نیز چاروں طرف کا ٹوٹل میں بھی کمی بیشی ہے۔ لہٰذا آپ سے عرض ہے کہ آیا یہ نقش صحیح ہے۔ یا کچھ تغیر ہے۔

جواب اس نقش میں کتابت کی غلطی سے کچھ خانوں میں ہندسے غلط لکھے گئے ہیں۔ نقش کو درست کر کے پھر نقل کیا جا رہا ہے ـــ تاکہ قارئین اصلاح کر لیں۔

۷۸۶

۱۰۱۱۳	۱۰۱۱۷	۱۰۱۲۰	۱۰۱۰۶
۱۰۱۱۹	۱۰۱۰۷	۱۰۱۱۳	۱۰۱۱۸
۱۰۱۰۸	۱۰۱۲۲	۱۰۱۱۵	۱۰۱۱۲
۱۰۱۱۶	۱۰۱۱۱	۱۰۱۰۹	۱۰۱۲۱

آتشی نقش کی راکھ کا مسئلہ

سوال از: (ایضاً)

نمبر ۴ سے کے آتشی نقش کی زکوٰۃ جو جلانے کی ہے تو نقش جلانے کے بعد راکھ کو دریا یا تالاب یا نہر میں ڈال سکتے ہیں۔

جواب آتشی نقوش کی راکھ کو جب کہ بطورِ زکوٰۃ لکھے جاتے ہیں۔ پانی میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ اس راکھ کو آپ چاہیں تو زمین میں دبا سکتے ہیں۔ ورنہ چولہے ہی میں رہنے دیں۔

غلطی کتابت کی

سوال از: سید عبدالحمید ـــــــ اندھیری

دیگر احوال اینکہ دسمبر کا ماہنامہ صلا میں صنم خانہ عملیات کے طریقہ ملا کے نقش میں ۱۲ واں خانہ میں بھی ۴۴ ہے۔ ۱۴ ویں خانہ میں بھی ۴۴ ہے ۴۴ رہنا چاہئے۔ برائے مہربانی یہ بتائیں کہ یہ نقش صحیح ہے۔ یا غلط طبع ہو تو درست کر دیں۔ تاکہ قارئین کو فائدہ پہنچیں۔

جواب اس نقش میں ۱۴ ویں خانہ میں ۳۴ کے بجائے کاتب نے ۴۴ لکھ دیا ہے۔ اور تصحیح کرنے والے صاحب سے بھی چوک ہو گئی۔ آپ صحیح فرماتے ہیں نقوش کی غلطی بہت کھلتی ہے لیکن کیا کریں۔ قہر درویش بر جان درویش۔ ہم صبر کے سوا کر ہی کیا سکتے ہیں۔ کتنی بھی احتیاط برتیں۔ انسان سے بھول ہو ہی جاتی ہے۔ اب آپ دیکھئے کہ آپ نے صلا کو ملا لکھ دیا۔ ایک کے اِدھر اُدھر ہونے سے تھوڑی دیر کے لئے ہمیں بھی سوچنا پڑا۔ لیکن صنم خانۂ عملیات کا چونکہ آپ نے حوالہ دیا تھا اس لئے تلاش کرنے میں دیر نہیں لگی۔

ہمارے کاتب بھی انسان ہی ہیں۔ اور تصحیح کی ذمہ داری ادا کرنے والے بھی انسان ہی ہیں۔ اس لئے ان سے بھی کتابت و تصحیح میں چوک ہو جاتی ہے۔ جو پڑھنے والوں کے لئے باعثِ کوفت بنتی ہے۔ ایسی غلطیوں کے لئے ہم تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں۔

ہمزاد سے باتیں کیجئے

سوال از: (ایضاً)

ماہ نومبر کے شمارے میں "ہمزاد سے باتیں کیجئے" میں لکھا ہے کہ ترکِ حیوانات اور جلالی، جمالی دونوں پرہیزوں کے ساتھ اس عمل کی شروعات کیجائے سے مطلب کیا۔

حصار کا طریقہ بتائیں۔ کہ حصار کیسے کھینچا جائے۔ سورۂ یٰسین اس کے بعد سورۂ واقعہ پڑھیں۔ اور سورۂ توبہ پڑھیں۔ یہ تینوں سورتوں کی تلاوت کے بعد اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ کیا یہ تمام ناظرہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ میں حافظ نہیں ہوں۔ ناظرہ آتا ہے۔ اس کے بعد کیا سورہ ناس سے یا سورۂ تکاثر سے۔ کونسی درود شریف پڑھنا چاہئے ـــــــــ وہ جو شربت کا پیالہ دیں گے اُسے پی سکتے ہیں یا نہیں۔؟

جواب اس طرح کے عملیات کے لئے آپ کوئی سا بھی حصار کر سکتے ہیں۔ حصار ایسا کریں تو بہتر ہے۔ جس کی آپ نے زکوٰۃ نکال رکھی ہو۔ سب سے بہتر حصار آیت الکرسی ہی کا ہوتا ہے۔

آپ نے ہمارے مضمون کو غور سے نہیں پڑھا۔ جو لوگ ایک صفحہ کے مضمون کو بھی غور سے نہیں پڑھ سکتے۔ وہ ہمزاد کیسے تابع کر سکتے ہیں۔ ہمارے مضمون میں صاف طور پر لکھا ہے کہ وہ نورانی بزرگ آپ کو شربت کا پیالہ پیش کریں گے۔ اور اس کو پیتے ہی آپ عامل بن جائیں گے۔

لیکن آپ پوچھ رہے ہیں کہ جو پیالہ شربت کا وہ پیش کریں گے اُسے

ہو سکتے ہیں کیا۔؟
آپ مضمون کو بغور پڑھیں۔ آپ کے ہر سوال کا جواب اسی میں موجود ہے مزید تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔
ایک بات آپ نے یہ بھی پوچھی ہے کہ سورتیں سورۂ تکاثر سے سورۂ ناس تک پڑھیں یا سورۂ ناس سے سورۂ تکاثر تک۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے پڑھی جائیں۔ اسی میں آسانی ہے ترتیب نہ الٹیں بلکہ قرآن حکیم کی ترتیب ہی کو ملحوظ رکھیں۔ اور جبتک حفظ یاد نہ ہوں دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں لیکن وظائف اور عملیات کا مزا جب ہی ہے جب پڑھنے والا بغیر دیکھے پڑھ رہا ہو۔

اوپری اثرات کا چکر

سوال از: عبدالکریم ابن گل محمد ــــ مقام سیندوا

میں ۱۵ سال سے پریشان ہوں۔ میرے دل میں ہمیشہ غم رہتا ہے۔ اور خاموش رہتا ہوں۔ کسی سے بات کرنے کو طبیعت نہیں کرتی ہے۔ اور مجھے بیوی بچوں پر بہت غصہ آتا ہے۔ اندر سے دل میں خوف، گندے، بے دینی، بے ایمانی کے وسوسے آتے ہیں اور دل کہتا ہے گھر چھوڑ کر کہیں بھاگ جاؤں۔ اور جو بھی کام دھندا یا رشتہ داری کروں الٹا ہی ہوتا ہے۔ ایک مسئلہ حل تو دوسرا تیار، دوسرا حل تو تیسرا تیار، کام دھندا، عزت و آبرو، مالی حالت میں بھی گراوٹ آرہی ہے۔ خاص طور سے نماز، قرآن کی تلاوت، حضرت کی (منزل)، یا آیت الکرسی، مسواک یا جماعت میں سے آنے کے بعد غصہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ اچانک طبیعت کہتی ہے ان سب اعمال کرنے سے مجھے کیا ملا۔ میرے بچوں کا بھی یہی حال ہے۔ ہم میں آپس میں محبت نہیں ہے۔ ایک دوسرے کو نفرت کرتے ہیں۔ ان کو بھی غصہ آتا ہے۔ ایک عامل کو بتایا تھا۔ انہوں نے آسیب اور سحر کا اثر بتایا تھا۔ نہانے کو تعویذ اور پینے کو بھی تعویذ دیئے تھے۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔ بعد میں انہوں نے نماز ۱۲ رکعت اسطرح سے بتائی تھی۔ آخری رکعت کے آخری سجدے میں سبحان اللہ، الحمدللہ، آیت الکرسیؒ، عشاء کے بعد پڑھیں۔ رات میں میرے دونوں پیر لٹا کر کے کوئی دباتا ہوا خواب میں معلوم ہوا۔ بعد میں عامل صاحب بہار کے تھے چلے گئے۔

ہماری والدہ کو بھی کچھ نظر آتا ہے کہ ہم فلانے بابا ہیں۔ اور بزرگ ہیں۔ اور تم ہمارے نواسے ہو۔ لہٰذا ہم بہت پریشان ہیں۔ ہماری والدہ بھی غصہ کرتی ہے۔ رزندہ ہے، والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔

آپ کے دل میں پوری امید کے ساتھ اپنی پریشانی لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ جیسے مخلص اور با اخلاص بزرگ میری اور میرے اہل و عیال کی پریشانی کا حل آپ جو بھی جیسے بھی مناسب طریقہ سے سمجھیں۔ بتایئے۔ میں تیار ہوں۔

جواب آپ زبردست اوپری اثرات کی لپیٹ میں ہیں اور آپ کے گھر والے بھی آسیبی اثرات کے چکر میں ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ آپ باقاعدہ کسی عامل سے رجوع کریں۔ اور روحانی علاج کرائیں۔ لیکن فوری تدارک کے لئے یہ کریں کہ اپنے گھر میں ۴۰ دن تک سورۂ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ ایک جگ پانی پر چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ اور چالیس مرتبہ قرآن کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کر کے خود بھی یہ پانی پئیں اور اپنے تمام گھر والوں کو پلائیں۔ یہ وقتی علاج ہے۔ اسکے بعد کسی عامل سے باقاعدہ اپنا علاج کرائیں۔ جبتک آپ ان اثرات سے پوری طرح آزاد نہیں ہوجائیں گے۔ بیماریاں بھی ختم نہیں ہوں گی۔ اور آپ کے مزاج کی کیفیت بھی نہیں بدلے گی۔ اور آپ کی روزی اور روزگار بھی ترقیات سے محروم رہیں گے۔ اور اپنی والدہ کا بھی باقاعدہ علاج کرائیں۔ اور حتی الامکان ان کی خدمت کریں۔

بچی کا نام

سوال از: علی محمد ــــ سرینگر۔

بعد از سلام عرض ہے کہ میں نے اپنی نوزائیدہ بچی کے لئے آپ سے نام بھیجنے کی تجویز کی تھی۔ مگر آپ نے یمنیٰ مقرر کیا تھا۔ جب کہ میں نے دو تین نام لکھنے کی گزارش کی تھی۔ جس طرح پہلی بچی کے موقعہ پر تین ناموں میں سے ہم نے "ناجیہ" کا انتخاب کیا تھا۔ آپ کے مقرر کردہ نام "یمنیٰ" کا مطلب کشمیری زبان میں "ملک الموت" کے مساوی ہے۔ اب براہِ کرم تین تین ناموں سے ہمیں مشرف فرما کر انتخاب کر کے اس کی صحت علم د ہنر اور خوش نصیبی کی راہ سے غور کریں۔ اس وقت ہم اس کو نادیہ اور کبھی نادیہ علی کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کی تاریخ پیدائش اول اگست ۱۹۹۵ء ایک بجے دن بروز جمعہ ہوئی ہے۔ اور ماں کا نام ستارہ ہے۔ اور راقم کا نام علی محمد شاہ ہے۔

ساتھ ہی اس سے بھی باخبر کریں کہ ناجیہ انگریزی میں کن الفاظ سے لکھا جائے گا۔

جواب اگر آپ کو کسی وجہ سے یمنیٰ نام پسند نہیں ہے تو پھر آپ اس کا نام یُسریٰ رکھ لیں۔ یا پھر ندا رکھ لیں۔ یا پھر حنا رکھ لیں نادیہ یا نادیہ علی نام صحیح نہیں ہیں۔

ناجیہ انگریزی میں اس طرح لکھا جائے گا۔ NAJYA۔

پریشانیوں کو رفع کرنے اور تندرستی کی بحالی کیلئے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ، سورۂ الم نشرح تین مرتبہ، ایک مرتبہ سورۂ

فاتحہ تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں۔ اور رات کو سونے سے پہلے سورۂ نصر ۲۷ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ ترقیاں بھی نصیب ہوں گی اور تندرستی بھی۔

روحانی زائچے کی اہمیت

سوال از: سلیم الدین ــــــــــــ گورکھپور۔

آپ نے جو زائچہ بنا کر بھیجا ہے۔ وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ تمہارا دشمن عدد پانچ ہے۔ اور یہ بات بالکل سچ ہے۔ ۵ عدد کی کوئی بھی چیز مجھے راس نہیں آتی۔ میری ایک دکان کا نمبر E،A،C تھا۔ اس میں ۳ بار چوری ہوئی تھی۔ اور بہت نقصان کے بعد مجھے بند کرنی پڑی تھی۔ میں سچ مچ جنوری، فروری، اور جولائی میں اکثر بیمار ہو جاتا ہوں۔ میں نے ایک بار ایک پنڈت کو اپنا ہاتھ دکھایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ پکھراج کی انگوٹھی پہنو۔ آپ نے بھی مجھے زائچہ میں پکھراج کا مشورہ دیا ہے۔ میں نے آزمایا ہے کہ جمعرات مجھے راس آتا ہے۔ میری شادی بھی جمعرات کو ہوئی تھی۔ اور کئی اہم کاموں میں کامیابی جمعرات کے دن ملی تھی۔ اور بھی کئی باتوں سے میں نے اندازہ کیا ہے۔ کہ روحانی زائچہ کی پکڑ کس قدر مضبوط ہے۔ میں بہت جلد اپنے بچوں کے بھی زائچے بنواؤں گا۔ اللہ آپ کا سایہ سلامت رکھے۔ آپ نے خدمتِ خلق کا جو عظیم الشان باب کھولا ہے۔ اس سے اللہ کے بندے بہت فائدے اُٹھا سکتے ہیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جواب خدا کا شکر ہے کہ آپ نے اپنے زائچے ہی سے اس بات کا اندازہ لگا لیا کہ زائچے کی کتنی اہمیت ہے اور اس کی رہنمائی سے کس طرح استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی یہ دنیا دراصل دارالاسباب ہے۔ اور یہاں قدم قدم پر اسباب کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اگر بندہ اسباب سے بے نیاز ہو جائے گا تو وہ ایک اعتبار سے اللہ کے نظام کا منکر بنے گا۔ اس لئے کہ اللہ کو بغیر کسی سبب کے بھی کچھ بھی کر دکھانے کا اختیار حاصل ہے۔ لیکن اُن کا مزاج یہ ہے کہ وہ جب تک بندہ سبب اختیار نہیں کرتا تو اُسے کامیابی سے ہمکنار نہیں کرتے۔

اسباب کی پابندی اور لحاظ عقیدۂ اسلامی کے منافی نہیں ہے۔ بلکہ عقیدۂ اسلامی کا عین تقاضہ یہ ہے کہ بندہ تمام اسباب کو ملحوظ رکھ کر اقدامات کرے۔ اور نتائج مرضیٔ خداوندی پر چھوڑ دے۔ کیوں کہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

بلاشبہ بعض اعداد بعض اعداد کے دشمن ہوتے ہیں۔ اور یہ لامحالہ باذن اللہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض نگینے اور پتھر انسان کو راس آتے ہیں۔ اور بعض مہینے اور ایام انسان کے لئے غیر مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان میں ناکامیوں سے بھی دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔ اور امراض جسمانی بھی حملہ آور ہو سکتے ہیں۔

اس طرح بعض دن انسان کے خصوصیت کے ساتھ مبارک ہوتے ہیں۔ اور اسے اس دن سرفرازیاں عطا ہوتی ہیں۔ اور خلافِ توقع کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض رنگ انسان کو راس آتے ہیں۔ اور بعض غیر مبارک ثابت ہوتے ہیں۔

روحانی زائچے سے ایک انسان عمر بھر فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اور اللہ کی قدرتِ کاملہ پر بھروسہ کرتے ہوئے زائچے کے رہنما اصولوں کو سامنے رکھ کر تدبیر کے ذریعہ تقدیر کو قابو میں کر سکتا ہے۔ ہندو اسباب کی پابندی کر کے اس دنیا کی لذتیں سمیٹ رہا ہے۔ اور مسلمان انہیں خلافِ توحید سمجھ کر اور اسباب سے بے نیازی برت کر محرومی سے دوچار ہوتا ہے۔

اور بھی کئی خطوط ہمیں ایسے ملے ہیں۔ جن میں زائچے کی تعریف کی گئی ہے۔ اور زائچے کی جزئیات کے بارے میں یہ بتایا گیا کہ وہ مبنی برحقیقت ہیں۔ اور ان کو سامنے رکھ کر زندگی کے مختلف اندیشوں میں احتیاط برتی جا سکتی ہے۔ اور مبارک تاریخوں میں اقدامات کر کے خدا کی نعمتوں کا حقدار بنا جا سکتا ہے۔

اپنے زائچے کو احتیاط سے رکھیں۔ اور کچھ بھی کرنے سے پہلے ایک نظر ضرور اس پر ڈال لیا کریں۔ اور اس میں دیئے ہوئے وظائف کو بھی معمولات میں رکھیں۔ انشاء اللہ فائدے ملتے رہیں گے۔ اور نقصانات سے بھی حفاظت رہے گی۔

کس کس چیز کے اعداد لئے جائیں

سوال از: فضیل الرحمٰن خاں ــــــــــــ رامپور۔

"شمع شبستانِ رضا" میں تقدیر کا حال جاننے کیلئے ایک ترکیب دے رکھی ہے جس میں اپنے نام کے اعداد اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد جمع کر کے بارہ سے تقسیم کر کے جو عدد آتا ہے۔ اس کی خاصیت دیکھی جاتی ہے۔ تو آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا پورے نام کے اعداد جمع کئے جائیں گے۔ یا صرف جو نام بولنے میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ علم الاعداد سے سوالوں کے جواب پانے کیلئے پورے نام کے اعداد جمع کریں۔ یا صرف بولنے میں آنے والے نام کے۔

اس کے بارے میں بھی بتایئے۔ عام طور پر ناموں میں خاں، احمد، حسن، بیگم وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔ تو علم الاعداد سے یا اوپر کی ترکیب سے سوال کا جواب دینے کے لئے ان کے عدد بھی جوڑنا پڑیں گے یا نہیں۔ میرا نام فضیل الرحمٰن خاں ہے۔ تو میرے نام کے اعداد ۔ ۱۸۵ ۔ صحیح ہیں یا غلط؟

جواب عام طور پر پورے نام ہی کے اعداد لئے جاتے ہیں جن ناموں میں محمد اور عبد اور رحمٰن و رحیم کے اضافے ہوں تو ان اضافی الفاظ کے اعداد بھی شمار کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے آپ کے نام میں رحمٰن کے اعداد بھی لئے جائیں گے۔ اس حساب سے آپ کے نام نفیس الرحمٰن کے اعداد ۱۲۴۹ ہیں۔ آپ نے خدا ہی جانے کس حساب سے اپنے نام کے اعداد ۵۰ نکالے ہیں۔ یہ اعداد غلط ہیں۔ ان کی تصحیح کرلیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ احمد، علی، حسن وغیرہ کے اعداد تو نام کے اعداد میں شامل کئے جاتے ہیں۔ لیکن جن الفاظ سے ذات یا عہدے کی پہچان ہوتی ہے۔ ان کے اعداد شامل نہیں ہوں گے۔ مثلاً منشی، منیجر، منتظم اگر نام کے ساتھ مستقل لگائے جاتے ہوں تو بھی ان کے اعداد شامل حساب نہیں ہوں گے۔ اسی طرح سید، خان، صدیقی، عثمانی، انصاری اور قریشی وغیرہ کے اعداد بھی شامل نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی اپنے نام کے آگے سرنام مستقل لکھنے کا عادی ہو۔ اور نکاح نامہ اور بیع نامہ وغیرہ میں سر نام شامل کرکے اپنا نام لکھنے کا عادی ہو تو اس کے عدد شمار کئے جائینگے۔

آگے کی بات بتانے کا گُر

سوال از: (ایضاً)

کچھ دن قبل میں ایک صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے میرا میری والدہ کا نام پوچھا۔ پھر کچھ سوچنے کے بعد انہوں نے میری آنے والی زندگی کے بارے میں کافی کچھ بتایا۔ اس کے بعد انہوں نے میرے ہائی اسکول کی سند سے عمر پوچھ کر کافی کچھ بتایا۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے بارے میں اتنا سب کچھ کیسے بتایا۔ اور اس علم کو سیکھنے کیلئے کوئی کتاب آتی ہو تو اس کے ملنے کا پتہ بتانے کی مہربانی فرمایئے۔

جواب جس طرح نبض پر انگلی رکھ کر حکیم مریض کے بارے میں کافی کچھ بتا دیتا ہے۔ اسی طرح ایک ماہر عامل کچھ اصولوں کا سہارا لیکر مریض کے بارے میں کچھ انکشاف کر دیتا ہے۔ لیکن ان باتوں کو صدفی صد درست نہیں مانا جا سکتا۔ اور حکیم کی بات بھی صدفی صد درست نہیں ہوتی۔ اس لئے ان باتوں پر آنکھیں بند کرکے بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی آنے والے کل کی باتیں پوچھنا اور بتانا جائز ہے۔ صرف اس حد تک اجازت ہے کہ جس بات کے پیش نظر آپ حزم و احتیاط کر سکیں۔ مثلاً یہ کہ فلاں شخص فلاں فلاں تاریخوں میں اہم کام کرے یا نہ کرے۔ تفصیلات کا علم اور جزئیات کی خبر سوا رب العالمین کے کسی کو نہیں ہے۔ نہ کسی عالم کو نہ کسی عامل کو۔ البتہ انسان کا مزاج، اس کی عادات، اس کی طبیعت کی کیفیات وغیرہ سے اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے اندازے لگانے میں شرعاً کوئی قباحت بھی نہیں ہے۔

اعداد نکالنے کی ترکیب

سوال از: (ایضاً)

آپ جو نام کے ذریعہ عدد بتاتے ہیں۔ جو ۱-۹ تک ہوتے ہیں تو نام سے یہ عدد نکالنے کی ترکیب بتانے کی مہربانی فرمایئے۔ شکریہ۔

جواب جب آپ کو نام کے اعداد نکالنے کی ترکیب معلوم نہیں تو پھر آپ نے اپنے نام کے اعداد کیسے نکال لئے تھے۔ غالباً کسی نے نکال کر دیئے ہوں گے — نام سے عدد نکالنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

حروف تہجی کے اعداد نوٹ کرلیں۔

ا ۱، ب ۲، ج ۳، د ۴، ہ ۵، و ۶، ز ۷، ح ۸، ط ۹، ی ۱۰، ک ۲۰، ل ۳۰، م ۴۰، ن ۵۰، س ۶۰، ع ۷۰، ف ۸۰، ص ۹۰، ق ۱۰۰، ر ۲۰۰، ش ۳۰۰، ت ۴۰۰، ث ۵۰۰، خ ۶۰۰، ذ ۷۰۰، ض ۸۰۰، ظ ۹۰۰، غ ۱۰۰۰۔

جو بھی نام ہو۔ پہلے اس کے مجموعی اعداد نکال لیں۔ پھر انہیں باہم جوڑ کر مفرد عدد نکالیں۔ مثلاً کسی کا نام خالد ہے۔ تو خ کے اعداد ۶۰۰ الف کا ایک۔ ل کے ۳۰، اور د کے ۴۔ مجموعی اعداد ۶۳۵ ہوئے۔ انہیں باہم جوڑیں گے تو ہو جائیں گے ۱۴۔ اس کے بعد چار اور ایک جمع کر کے ۵ عدد برآمد ہوگا۔ اسی طرح آپ کے نام کا مفرد عدد نکلے گا۔

جنات وغیرہ کو تابع کرنے کا ذوق

سوال از: افضال انصاری۔

ہمارے پاس نافع الخلائق اور شمع شبستان رضا وغیرہ بہت سی کتابیں عملیات وغیرہ کے بارے میں ہیں۔ ہم بہت سے عمل کر چکے ہیں۔ جیسے جنات کے موکل اور ہمزاد کو قابو کرنا اور اسی کے ساتھ پورے طور پر پرہیز کرتا رہا ہوں۔ صرف گیہوں کی روٹی اور مونگ مسور کی دال کو ابال کر کھایا۔ یہ عمل دو مہینے جاری رکھا۔ مگر نتیجہ صفر رہا۔ پھر بھی ہم نے یہ عمل جاری رکھا۔ ابھی تک کوئی کامیاب نہیں ہوا ہے۔

جواب آپ کے اندازِ تحریر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ہرگز ہرگز جنات و ہمزاد اور موکل تابع کرنے کی اہلیت نہیں ہے۔ اگر آپ چلوں اور ابابیلوں کا شکار بھی کریں گے تو اس کیلئے بھی آپ کے اندر صلاحیت اور مناسب تیاری کا ہونا ناگزیر ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اہلیت کے بغیر اور ضروری کارروائی کے بغیر آپ جنات اور موکلین پر پھاند ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں۔ انسانوں کو جنات تابع کرنے کا ذوق ہوتا ہے۔ لیکن جنات کو خود انسانوں کی غلامی کا کوئی ذوق شوق نہیں ہوتا۔ وہ خود انسانوں کے بنائے ہوئے عملیات کے پھندوں میں پھنسنے کے لئے بے قرار نہیں رہتے۔ بلکہ وہ بھی انسانی داؤ پیچ سے بچنے کے لئے

نئے طریقے سوچتے ہیں۔ اور اپنے بزرگوں سے بھی مشورے اور مدد لیتے ہیں۔ موجودہ دور میں جہاں تک ہم سمجھتے ہیں جنات کا تابع کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ البتہ ہمزاد و موکل کا تابع کرنا غیر ممکن نہیں ہے۔ لیکن ان کو تابع کرنے کے لئے بھی انسان کے اندر بھرپور صلاحیت اور قوتِ عمل کا ہونا ضروری ہے۔

اگر آپ فی الحقیقت ہمزاد و موکل تابع کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اندر قوتِ ضبط پیدا کیجئے۔ اس سلسلے کی معلومات بھرپور طرح حاصل کیجئے۔ اور جب تک آپ کے اندر روحانیت اور استعداد پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک اس بارے میں کوئی قدم نہ اٹھایئے۔ صرف کتابی فارمولوں سے بات نہیں بنے گی۔ آپ کو کسی اچھے عامل کی رہنمائی بھی حاصل کرنی ہوگی۔ اسی کی اجازت کے بعد آپ اس طرح کے عملیات کی شروعات کریں۔ اگر آپ اپنی عقل سے اور عملیات کی کتابیں پڑھ کر نشانے فٹ کرتے رہے۔ تو آپ کو ایک بار نہیں بار بار مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور پھر رفتہ رفتہ آپ عملیات ہی سے بدظن ہو جائیں گے۔

روحانی عملیات کی لائن میں جنات اور موکلین تابع کرنے کے علاوہ بھی بے شمار دولتیں موجود ہیں۔ ان سب کو نظر انداز کر کے جنات اور موکلین کے لئے فکرمند ہونا اور کچے پکے علم کے ساتھ اس سلسلے میں اقدامات کرنا ایک عام سی غلطی ہے جو اس لائن کے شہسواروں کو منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی اوندھے منہ گرا دیتی ہے۔

رکاوٹوں کا چکر

سوال از: غلام شاہد ــــــ پٹنہ

ضروری عرض کرنا یہ ہے کہ میں جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں یا جس کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہوں بے انتہا رکاوٹیں اور الجھنیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور آخر میں ناکامیابی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

براہِ کرم کوئی وظیفہ بتا دیں۔ یا نقش روانہ فرمائیں۔ تاکہ رکاوٹیں دور ہو جائیں۔ اور ہر کام میں کامیابی کا سامنا ہو۔

جواب انسان کی زندگی میں رکاوٹوں کی مختلف وجوہات ہوا کرتی ہیں ستاروں کی گردش کی وجہ سے بھی رکاوٹیں پڑتی ہیں۔ غلط تاریخوں میں کام کی شروعات سے بھی رکاوٹیں اور ناکامیاں سامنے آتی ہیں۔ کیوں کہ کامیابی اور کامرانی کے حصول کے لئے فطرتاً یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے کام کی شروعات صحیح وقت میں صحیح طریقے سے کی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت متعین کیا ہے۔ جب اللہ کے بندے غلط سلط وقتوں میں کسی کام کی بنیاد ڈالتے ہیں تو وہ اللہ کی رحمتوں کے حقدار نہیں بنتے۔ کیوں کہ اس دنیا کا تمام تر نظام اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے۔ اور اس نظام کا احترام کرنا ہر بندے کیلئے ضروری ہے۔ اگر آپ اسباب و علل سے بے نیاز ہو کر کام کریں گے تو اس کا مطلب ہوگا کہ آپ مزاجِ خداوندی سے بے نیاز ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ کو اس بات کی قدرت حاصل ہے کہ وہ بغیر باپ کے اولاد پیدا کر دے۔ اس بات کی بھی قدرت حاصل ہے کہ بغیر ماں کے بچہ پیدا کر دے اور اس بات کی بھی قدرت حاصل ہے کہ بغیر ماں باپ کے بچہ پیدا کر دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو بغیر باپ کے پیدا کر کے دکھایا۔ حضرت حوا علیہ السّلام کو بغیر ماں کے پیدا کر کے دکھایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر کے دکھایا۔ لیکن ان کا مزاج یہ ہے کہ بچہ پیدا کرنے کیلئے مرد اور عورت کا استعمال ہو۔ اور اللہ کے بنائے ہوئے نظام کی پابندی ہو۔

آج اگر کوئی صالح ترین بندہ کسی عورت سے شادی کئے بغیر یا شادی کر کے عورت سے مقاربت کئے بغیر رات بھر سجدے میں جا کر اولاد کی دعا کرتا رہے تو باوجود قدرتِ کاملہ کے اللہ تعالیٰ اس کو اولاد عطا نہیں کریں گے۔ کیوں کہ انہوں نے اس دنیا میں اسباب کی پابندی کو ضروری قرار دے دیا ہے۔ جو لوگ اسباب سے قطع نظر ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ وہ کتنی بھی توکل پسندی کی باتیں کریں وہ درحقیقت ناواقفیت کا شکار ہیں۔ اور ایسے لوگ بالعموم رکاوٹوں اور الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کبھی کبھی رکاوٹیں حاسدوں کے حسد کی وجہ سے بھی ہوا کرتی ہیں۔ اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ حسد انتہائی تباہ کن چیز ہے۔ حاسد کی آخرت تباہ ہوتی ہے۔ اور محسود کی دنیا پر وبال آتا ہے۔ اور قدم قدم پر الجھنیں پیروں میں زنجیر بن کر رہ جاتی ہیں۔ انسان کوشش کے باوجود قدم نہیں اٹھا پاتا۔

رکاوٹیں کرنی کرتوت اور سفلی جادو وغیرہ کی بنیاد پر بھی سامنے آتی ہیں۔ اور اوپری اثرات کی وجہ سے بھی انسان کو رکاوٹوں اور موانعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نظرِ بد کی وجہ سے بھی انسان کا چلتا چلاتا کام رک جاتا ہے۔ اور اگر نظر ٹھہری ہوئی ہو تو انسان جو بھی قدم اٹھاتا ہے۔ وہ رائیگاں ہو جاتا ہے۔ اور وہ راستہ جتنا جتنا طے کرتا جاتا ہے منزل اتنی اتنی دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ جادو، نظرِ بد، غلط وقت میں کام کرنے کا وبال، حسد کی تباہ کاریاں وغیرہ یہ سب باتیں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اور انسانی زندگی کے لاکھوں تجربات رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر مہرِ تائید ثبت کرتے ہیں جو لوگ ان باتوں کی پروا کئے بغیر زندگی گزارتے ہیں۔ وہ زبان سے توحید و سنّت کے کتنے بھی دعوے کریں۔ وہ درحقیقت غیر فطری زندگی گزار رہے ہیں۔ اور توحید و سنّت کی حلاوت سے محروم ہیں۔

آپ کے کاموں میں رُکاوٹ کی وجہ ٹوٹکہ ہے جس کو مروّجہ زبان میں ایسے ایسے اور نظرِ بد بھی کہہ سکتے ہیں۔

آپ ۱۲۱ دن تک لگاتار روزانہ تین سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور ۱۲۱ مرتبہ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور حتی القدور اور حتی الوسعت آپ روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کیا کریں انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر زبردست قسم کی تبدیلیاں آپ اپنے احوال میں محسوس کریں گے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام رُکاوٹوں اور الجھنوں سے پوری طرح نجات عطا کرے۔ آمین۔

یہ جسمانی مرض ہے

سوال از: نگینہ بانو ——— ہندوپور۔

میں یہ دوسرا خط لکھ رہی ہوں۔ ہماری امّی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ انہیں (بلڈ ریشر) کی پرابلم ہے۔ یورین کنٹرول میں نہیں ہے۔) اس کا علاج ڈاکٹروں اور حکیموں سے بھی کروایا۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اسلئے میں آپ کی مدد مانگ رہی ہوں۔ اس کی وجہ ہماری امّی نہ نماز پڑھ سکتی ہیں نہ قرآن۔ اس لئے آپ سے امید کرتی ہوں کہ آپ کی دوا اور دُعا سے ہماری امّی ٹھیک ہوجائیں گی۔

جواب آج کل امراض کی تشخیص علامات پر چل رہی ہے اور اس لئے تشخیصِ امراض میں اکثر غلطیاں ہوجایا کرتی ہیں۔ اور جب تشخیص ہی غلط ہوگی تو علاج درست نہیں ہوسکتا۔ ہمارے خیال میں آپ کی والدۂ کو جسمانی بیماری ہے۔ انہیں کسی طرح کا کوئی اثر یا کرنی کرتوت والا معاملہ نہیں ہے لیکن مرض پر پکڑ نہ ہونے کی وجہ سے علاج غلط ہورہا ہے۔ اور اسی کے لئے کوئی فائدہ نہیں ہورہا ہے۔

آپ روزانہ سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے اپنی والدۂ کو نہار منہ پلایا کریں۔ اور سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے رات کو سوتے وقت پلایا کریں۔ اس عمل کو ۱۱ دن تک لگاتار جاری رکھیں۔ انشاء اللہ وہ صحت مند ہوجائیگی۔

ترقی رزق کیلئے

سوال از: امجد احمد ——— بھوپال

یہ خط میں آپ کو روزے میں لکھ رہا ہوں۔ جناب میں آپ کے طلسماتی دنیا سالہا سال عرصہ سے خریدار ہوں۔ لیکن کچھ مصروفیات اور ذہنی فکروں کے دباؤ کی وجہ سے میں رابطہ قائم نہیں کرسکا۔ لیکن میں آپ سے کس طرح بیان کروں۔ میری عمر ۲۵ سال ہوگئی ہے۔ سرکاری نوکری پر بھی فائز ہوں لیکن ذہنی کوفت میں مبتلا ہوں۔ آپ یہ خط چھپنے نہیں۔ مجھے بہت افسوس ہوگا۔ آپ اللہ پاک سے دعا کریں۔ اللہ پاک خود اسباب پیدا کردے۔ دعا کریں۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہوں۔

آپ مجھے اور میرے لئے خصوصی طور سے بہتر مستقبل اور نوکری کے لئے دعا کریں۔ اور کوئی عمل بتائیں۔

جواب اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز روزے سے بھی ترقی رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی اللہ کی رحمتیں کھلے عام برسنے لگتی ہیں۔ اور صاف طور پر برکتوں کا نزول ہوتا نظر آتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ بات ——— ہمیں ہر وقت یاد رکھنی چاہئے کہ نماز روزے اور دیگر عبادات کا صلہ ہمیں دنیا میں نہیں آخرت میں ملے گا۔ اس دُنیا میں اللہ کی قدرتِ کاملہ پر بھروسہ کرتے ہوئے جب ہم صحیح طور پر اسباب کو اختیار کریں گے تو۔ تب ہی کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔ اگر کوئی مسلمان عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ اور توحید و سنّت کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھے لیکن اسباب کو اختیار نہ کرے تو اس کو روزگار نہیں ملے گا۔ اور روزگار میں ترقی بھی نہیں ہوگی۔ اور اگر بالاتفاق اسباب کو اختیار کئے بغیر کوئی کامیابی نصیب ہوگئی تو وہ اتفاق ہوگا۔ اور اتفاقات پر بھروسہ کر کے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھنا توکّل نہیں تعطّل ہے۔ اور اسلام تعطّل کو پسند نہیں کرتا۔ اور معطّل لوگوں کو محرومیوں کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ نہ دنیا نہ دین۔ دُنیا کا نہ ملنا تو واضح ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کو دین بھی اس لئے نہیں ملتا۔ کہ دُنیاوی ذمّہ داریوں سے چشم پوشی کرنا دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور اللہ ایسے دینداروں کو پسند نہیں کرتا جو دین کی ذمّہ داریوں میں اس طرح غرق ہوجائیں کہ انہیں اپنی دُنیا کی اُن ذمّہ داریوں کا احساس نہ رہے۔ جو ان پر مذہبِ اسلام نے عائد کی ہیں۔

آپ نماز روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ دنیا کمانے کے جو اصول ہیں۔ انہیں اپنائیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کو دین و دنیا کی راحتیں کس طرح عطا ہوتی ہیں۔

ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھا کریں۔ اور روزانہ سو مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اگر آپ نے چند ماہ اس پر عمل کر لیا تو آپ کو روزگار میں ترقی اور روزی میں خیر و برکت ہوتی محسوس ہوگی ——— اور بےچین دل کو قرار بھی میسّر آئے گا۔ کیوں کہ درود شریف کی برکت سے انسان کی الجھنیں کافور ہوجاتی ہیں اور مصائب سے نجات ملتی ہے۔ اور ذہنی کرب سے بھی نجات عطا ہوتی ہے۔

نزلے زکام کا علاج

سوال از: شہناز بیگم ــــــ سکندر آباد (آندھرا پردیش)

میرے بچے کی صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ غصہ بہت ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن کوئی بات برداشت نہیں ہوتی ہمیشہ پیٹ میں درد ہوتا۔ سردی زکام کھانسی ہوتی۔ صحت کے لئے پڑھنے میں آسانی ہونے کیلئے کچھ دعائیں وظیفہ لکھ کے دیجئے میں پڑھ کر پھونک دوں گی۔ ڈر خوف، گھبراہٹ ہوتی ہے۔

جواب چنے کے برابر نمک کی سات ڈلیاں لیں۔ اور ہر ایک ڈلی پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر روزانہ ایک ڈلی نہار منہ کھا لیا کریں۔ تھوڑی دیر چوس کر نگل لیں۔ انشاء اللہ سات روز میں نزلے کھانسی اور گلے کی بیماریوں سے نجات ملے گی۔ اگر سات دن میں مکمل فائدہ محسوس نہ ہو تو سات روز تک اسی عمل کو پھر کریں۔ تجربہ شاہد ہیں کہ ۱۴ روز میں کیسا بھی پرانے سے پرانا نزلہ اور کھانسی ہو بفضلِ خداوندی رفع ہوجاتا ہے۔

اوپری اثرات

سوال از: (ایضاً)

میری بھی صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ دو تین آپریشن ہوئے۔ حلق کے غدود کے پتے کا سیزیرین آپریشن ہوا۔ اب تو روزانہ پیٹ میں درد گھبراہٹ رہتی ہے۔ ہاتھ پیر کھنچتے۔ چکر آتی ــــ کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ ڈر خوف، گھبراہٹ ہوتی ہے۔ ہمت سے کوئی کام نہیں کر سکتی۔ دماغ میں ہمیشہ طرح طرح کے خیالات آتے ہیں۔ خواب میں، سانپ، پانی، بچے وغیرہ آتے ہیں۔

روزنامہ "سیاست" میں اشتہار آیا۔ روحانی علاج کا دو جگہ معلوم کرایا۔ ایک صاحب بولے کہ نزسو کا اثر ہے۔ دوسرے بولے کہ زبردست طاقت کا اثر ہے۔ اس لئے آپ معلوم کر کے آگاہ کریں تو مہربانی ہوگی۔ صحت کیلئے، دماغ مضبوط اور ذہن تیز ہونے کیلئے کچھ وظیفہ لکھ کر دیجئے۔

جواب اوپری اثرات کا چکر ہے۔ اور اس کا علاج بذریعہ قرآن خود ہی کریں ــــ صبح و شام سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک آیت الکرسی اور آخری آیات آمن الرسول سے ختم سورۃ تک ایک ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا کریں۔ اور اپنے اوپر بھی دم کیا کریں ــــ انشاء اللہ ۳۰ دن میں مکمل فائدہ محسوس کریں گی۔

شوہر بھی مریض

سوال از: (ایضاً)

میرے شوہر کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ ہمیشہ سردی، زکام کھانسی، پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کمر میں درد، ہاتھ پیر کھنچتے۔ کام میں آسانی ہونے کے لئے دعائیں وظیفہ لکھ کے دیجئے تو مہربانی ہوگی۔

آپ دعائیں وظیفہ صاف الفاظ میں لکھ کے دیجئے۔ اور پڑھنے کے طریقے بتلائیے ــــ گھر کے بارے میں بھی معلوم کیجئے۔ کیوں کہ سب سے معلوم کرایا پھر بھی آپ معلوم کر کے بتلائیے۔ دواخانہ کا علاج جاری ہے۔ دوا کا اثر کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

جواب نزلے زکام کے لئے تو وہی عمل اختیار کریں۔ جو ہم نے آپکے بچے کے لئے تجویز کیا ہے۔ درد کیلئے یہ کریں کہ زیتون کے تیل پر ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور بلاناغہ درد کی جگہ پر رات کو ہلکے ہلکے ہاتھوں سے مالش کریں۔

کام کی آسانی کے لئے اور کاروبار وغیرہ میں ترقی کے لئے صبح و شام اپنے شوہر سے کہہ دیں کہ "یاکریم" ۳۰۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ آگے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف پڑھنے کی تاکید کریں۔

ہاروت و ماروت کا جادو

سوال از: محمد ناظم ملی ــــ ٹونڈاپوری۔

"روحانی مرکز نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ جو حقائق کا انکشاف کیا ہے۔ میری نظر میں کوئی ایسا جریدہ ابتک نہیں آیا جس نے ایسے عناوین کو زیر قلم کیا ہے۔ جو ہر ایک کی اپنی پسند کا ہے۔ ہر آدمی کسی نہ کسی موڑ پر اس کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ خصوصاً جادو ٹونا نمبر، جنات نمبر، اور شیطان نمبر۔ ساتھ ہی اس کی وضاحت کرتے چلئے کہ حقیقی جادو آج بھی موجود ہے۔ اور کیا وہ جادو جو ہاروت و ماروت اور لبید ابن اعصم کا طلسم آج بھی دنیا میں ہے۔ یا صرف جادو برائے نام ہے۔

ہاروت، ماروت کی حقیقت نیز لبید بن اعصم کی حقیقت۔ کسطرح جادو کیا تھا۔ رسالہ میں اس کا انکشاف کیا جائے۔

میری دعا ہے کہ اللہ اس جریدے سے خوب اسلامیات کا کام لیں۔ اور ادارہ کو مقبول و منظور فرمائیں۔ اور ہر موڑ پر مدد فرمائیں۔

تمام افراد کی خدمت میں سلام۔

جواب دنیا میں ابتک ہزاروں قسم کے جادو رائج ہوئے ہیں۔ اور جادو کا سلسلہ ابتدائے کائنات ہی سے چل رہا ہے ــــ البتہ

خاص طور پر اس کو فروغ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا۔ حضرت سلیمانؑ کے دور میں جنات بھی جادو کیا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو جادو کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں اس طرح کے جادو کا توڑ پیدا کرنے کیلئے حق تعالیٰ نے ہاروت وماروت نامی دو فرشتوں کو بابل میں اُتارا۔ تاکہ وہ لوگوں کو سحر کی تعلیم دے کر گندے جادو سے بچاؤ کے گُر سکھا سکیں۔ لیکن یہ دونوں فرشتے ہر سیکھنے والے کو اوّلاً اس بات کی تاکید کیا کرتے تھے کہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا اچھا نہیں ہے۔ پھر بھی کوئی اصرار کرتا تو سکھا دیا کرتے تھے۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ اور جادو میں بھی جو اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ باذن اللہ ہی ہوتے ہیں۔ جادو فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہوتا۔

آج بھی اگر کوئی اپنے دفاع کے لئے اور لوگوں کے دفاع کیلئے کچھ گُر سیکھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ورنہ جادو سیکھنا اور کسی پر جادو کرنا کرانا قطعاً حرام اور ناجائز ہے۔

آج کے دور میں بھی ایسے جادوگر موجود ہیں جو لبید ابن اعصم کے جادو کی یاد دلاتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ انسان کی نسبت اگر لبید ابن اعصم سے قائم ہو جائے تو یہ بدنصیبی کی بات ہے خوش نصیبی کی بات نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جادو کی لعنت سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں جادو کرنے کرانے سے دور رکھے۔ اور اس طرح کے گناہوں سے ہماری پوری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

طلسماتی دنیا کے بارے میں آپ نے جن تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ اس کیلئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ ہمارے کمالاتِ روحانیہ میں اضافہ کرے۔ اور آپ کا حسن ظن اسی طرح قائم رکھے۔ آمین۔

ستاروں کے استخراج کی بات

سوال از: جاوید احمد زبو ــــــــ شوپیان (کشمیر)

میں طلسماتی دنیا پورے دو سال سے پڑھ رہا ہوں۔ ایک ایک لفظ ستاروں کے مانند چمک رہا ہے۔ جی چاہتا ہے ہر وقت اس کتاب کو پڑھتا رہوں۔ تاکہ ایک بھی لفظ نظروں سے اوجھل نہ ہو۔

دانش عامری صاحب کی پیشنگ نے طلسماتی دنیا کو صفِ اول کے ماہناموں میں چار چاند لگا کر شمار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ سبھی ہمدردوں کو دین اسلام کی خدمت کرنے میں دنیا اور آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

طلسماتی دنیا اگست ۹۰ء صفحہ ۳۲ پر نحوست ستارگان کی بحث پر شوکت فقیر سیرابیؔ کے سوال پر آپ نے ایسے طریقے سے جواب دیا جیسے خدائے واحد نے آپ کو نظامِ کائنات کی تشریح کے لئے پیدا کیا ہے۔ واقعی آپؑ کا قلم، آپ کا ذہن قابل مبارک ہے۔ خدائے تعالیٰ آپ کو طلسماتی دنیا کے قارئین سمیت نئے سال کے مبارک دن پر عمر دراز اور لازوال صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

اب جبکہ ستاروں کی سعادت اور نحوست مسلم ہے۔ میری طرف سے گزارش ہے۔ آپ ستاروں کے تعلقات اور بروج خاص کر استخراج قمر، شمس، مشتری، زحل وغیرہ کے مطابق غیر معمولی معلومات فراہم کیجئے تاکہ میرے علاقہ کے تمام شائقین علم نجوم سے بھی استفادہ حاصل کریں۔

اگست ۹۰ء سے وادی کشمیر میں آپ کا طلسماتی دنیا بہت دیر سے پہنچتا ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی کبھی مایوسی ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی رسالہ دو مہینے کا نکلتا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت ہی صبر آزما ہو جاتا ہے کیونکہ طلسماتی دنیا ہے ہی ایسا۔ جس کو پڑھ کر اور عمل کر کے روح کو سکون ملتا ہے۔ میرے اس خط کو روحانی ڈاک میں جواب دیکر ممنون فرمائیں۔ تاکہ ہزاروں پرستار آپ کے مبارک قلم سے فیضیاب ہوں۔

خط طویل ہونے کی وجہ سے معذرت چاہتا ہوں۔ خدا کرے آپ سورج کی طرح ہمیشہ لمبی عمر تک چمکتے رہو۔ مجھے اپنی دعاؤں میں شامل کریں۔ شکریہ

جواب اگر ہم اس موضوع پر حسب منشاء اور حسب ضرورت روشنی ڈالیں گے تو طلسماتی دنیا کے پچاس صفحے بھی کم رہیں گے۔ اس موضوع پر تشفی حاصل کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ آپ کسی تقویم یا علم نجوم کی کوئی کتاب پڑھیں۔ ورنہ پھر ہماری اپنی تصنیف "تحفۃ العاملین" کا انتظار کریں۔ جو انشاء اللہ جلد ہی مکمل ہو کر طبع ہوگی۔ اور جو تمام عاملین کے لئے روحانی مرکز دیوبند کی طرف سے ایک تاریخی تحفہ ثابت ہوگی انشاء اللہ

مختصر یہ سمجھیئے کہ سنیچر کے دن پہلی ساعت زحل کی ہوتی ہے۔ اور سنیچر کے دن کا حاکم ستارہ زحل ہے۔ یہ ستارہ بالعموم غیر مبارک سمجھا جاتا ہے

اتوار کے دن شمس کی حکومت ہوتی ہے۔ اس لئے اتوار کے دن دن کی پہلی ساعت شمس ہی کی ہوتی ہے۔

پیر کے دن قمر کی حکومت ہوتی ہے۔ اور پیر کے دن کی پہلی ساعت قمر کی ہوتی ہے۔

منگل کے دن کا حاکم مریخ ہے۔ اور پہلی ساعت مریخ کی ہوتی ہے۔

بدھ کے دن عطارد کی حکومت ہوتی ہے اور پہلی ساعت عطارد ہی کی ہوتی ہے۔

جمعرات کے دن مشتری کی حکومت ہوتی ہے۔ اور پہلی ساعت

مشتری کی ہوتی ہے۔

جمعہ کے دن کا حاکم زہرہ ہے۔ اور پہلی ساعت زہرہ کی ہوتی ہے

ستاروں کی حکمرانی باذن اللہ ہے۔ جس طرح دنیا میں کسی انسان کو عزت و عظمت کا مقام باذن اللہ نصیب ہوتا ہے۔ اسی طرح ستاروں کو حکومت کرنے کا موقعہ باذن اللہ ہی نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے ستاروں کی حکمرانی کو شرک سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ سب اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اُن کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی پتہ بھی ہل نہیں سکتا۔ اسی طرح کوئی ستارۂ اللہ کی مرضی کے بغیر جنبش نہیں کرسکتا۔ ستاروں کی گردش اور ان کی چلت پھرت اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ اور ان کی مرضی کے خلاف نہ کسی پر عروج آتا ہے۔ نہ کسی پر زوال۔

میں روحانی ڈاک نمبر کے لئے نوے سے زائد خطوں کے جوابات دے چکا ہوں۔ اور اب رسالہ آخری مراحل سے گزر رہا ہے۔ اس لئے تفصیلی جواب کی اب گنجائش بھی نہیں ہے۔ اور ارباب عقل کیلئے تفصیل کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ انہیں تو بس اشارہ ہی کافی ہوا کرتا ہے۔

آپنے طلسماتی دنیا کے لئے اور مجھ حقیر اور ناکارہ انسان کے لئے جن تعریفی کلمات کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا شکر گذار ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں ایسا ہی بنادے جیسا لوگ سمجھتے ہیں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ طلسماتی دنیا کو دینِ ھدیٰ کی تبلیغ کے لئے قبول فرمائے اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح کا کام ہو۔ اور غیر مسلمین میں دین حق کی اشاعت کی ذمہ داریاں ادا ہوں۔

میں اپنے پروردگار کا شکر گذار ہوں کہ جس نے اپنے بندوں کے دل میں میری قدر پیدا کی۔ اور طلسماتی دنیا کو غیر معمولی مقبولیت عطا کی۔ عزت اور ذلت کی کنجیاں اُن کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہ ذرا سی توجہ فرمالیں۔ تو انسان ساری دنیا میں محبوب و مقبول ہوجاتا ہے۔ اور اگر وہ نظریں پھیرلیں تو انسان اپنے ہی گھر میں ذلیل و خوار ہوکر رہ جاتا ہے۔

آپ سے درخواست کروں گا کہ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ انشاء اللہ اس کی اشاعت میں جو بھی جدوجہد کرینگے اس پر آپ اجر و انعام کے مستحق قرار پائیں گے۔

اچھے عامل کی تلاش

سوال از: جمال اختر عاصی ———— کانپور

مزاج اقدس میں عرض خدمت یہ ہے کہ صنم خانۂ عملیات کتابی شکل میں کب تک اشاعت پذیر ہوگی۔

اگر صنم خانۂ عملیات کتاب شائع ہوچکی ہے تو برائے کرم اپنی پہلی فرصت میں اس کی قیمت لکھیئے۔ تاکہ وہ کتاب فوری طور پر منگوائی جاسکے۔

مرض کی تشخیص کرنے کے لئے جو نقش آپکے ادارے کی جانب سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اس کا کیا ہدیہ آپنے رکھا ہے۔ برائے کرم مطلع فرمائیں۔

آپکے والد محترم جناب محمد ہاشم صاحبؒ جیسے کوئی عامل اگر آپ کی نگاہ میں ہو تو مہربانی فرماکر مجھے اُن کا پتہ فراہم کرنے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔ کیوں کہ میرے ایک دوست جناب سید نورالحسن صاحب کے گھر میں آسیب کی بھرمار ہے۔ عاملین صاحبان کے عملیات سے کوئی فائدہ نہیں ہورہا ہے۔ روپیہ وہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ آسیب کا غلبہ پورے گھر پر تسلط ہے۔ اس سلسلے میں آپ ہی کچھ مدد کرسکتے ہوں تو ضرور بالضرور کیجئے۔

جواب: صنم خانۂ عملیات کی پہلی جلد انشاء اللہ [illegible] میں منظر عام پر آجائیگی اور اللہ پر بھروسہ کرکے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب فی الحقیقت روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی قیمت کا ابھی سے اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ابھی تو یہی اندازہ نہیں ہوسکتا۔ کہ پہلی جلد میں کتنے صفحات ہوں گے۔ اور اس کی طباعت پر کتنی لاگت آئیگی۔

مرض کی تشخیص کا جو نقش روحانی مرکز سے دیا جاتا ہے۔ اس کا ہدیہ پانچ سو روپے ہے۔ یہ نقش صرف عاملین کو روانہ کیا جاتا ہے۔ غیر عاملین کو کسی قیمت پر نہیں دیا جاتا۔ کیوں کہ اس نقش سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

میرے والد اپنے وقت کے بزرگ بھی تھے اور عامل کامل بھی۔ گزرے ہوئے جیسے لوگوں کی تلاش تو بہت دشوار ہے۔ کیوں کہ اس دنیا سے جب کوئی اچھا انسان چلا جاتا ہے تو پھر تا قیامت اسکی جگہ پُر نہیں ہوپاتی۔ لیکن اس کے باوجود دنیا کبھی اچھے انسانوں سے خالی نہیں ہوتی۔

روحانی عملیات کے نام پر ہزاروں قسم کے دھوکہ فریب کے باوجود ابھی بھی دُنیا اچھے اور قابل اعتماد عاملین سے بالکل ہی محروم نہیں ہے۔ تلاش کرنے سے اچھے عامل آپ کو کانپور میں بھی مل جائیں گے۔ اور اگر کبھی ہمارا کانپور آنا ہوا تو ہم بھی آپکے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

آپنے سید نورالحسنؒ کے مکان میں اوپری اثرات کا ذکر کیا ہے۔ حیرت ہے کہ کئی عاملوں کے علاج کے باوجود اثرات ختم نہیں ہوسکے۔ یوں تو ٹھیک کرنے والی ذات اللہ ہی کی ہے۔ لیکن جب علاج کرایا جاتا ہے۔ تو اس کا کچھ تو اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ بالکل بھی فائدہ نہ ہونیوالی بات حیرتناک ہے۔ اور اندوہناک بھی ہے۔

اس سلسلے میں ہمارا ایک مشورہ ہے کہ سید نورالحسنؒ کے مکان

میں چالیس روز تک سورۂ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ ایک جگ پانی پر دم کر کے گھر کی سب دیواروں پر یہ پانی چھڑکیں۔ اور رات کو گھر کی چاروں سمتوں کی طرف رُخ کر کے اذان دیں۔ اتنی آواز کے ساتھ کہ گھر میں موجود لوگ سن لیں۔ انشاء اللہ ان دونوں عمل ہی کی برکت سے اثرات رفع ہو جائیں گے۔ اگر اثرات رفع نہ ہوں تو پھر کسی عامل سے رجوع کریں۔ آپ اچھے عامل کی تلاش سنجیدگی کے ساتھ کریں گے تو اچھے عامل تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی۔ ہر جگہ ہر علاقے میں بے غرض اور بے لوث خدمتِ خلق کرنے والے بھی ہیں لیکن تلاش کرنے کیلئے تھوڑی سی زحمت تو برداشت کریں جب تلاش کرنے سے خدا بھی مل جاتا ہے۔ تو اچھا عامل کیوں نہیں مل سکتا؟

تصویر اور رحمت کے فرشتے

سوال از سلیم یزدانی ______ بارہ مولہ (کشمیر)

آپ جو تصویریں ٹائٹل پر چھاپتے ہو۔ اُن کے ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ہماری مسجد کے امام صاحب کا کہنا ہے کہ طلسماتی دُنیا جس گھر میں ہوگا۔ اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے۔ کیوں کہ جہاں تصویر اور کتا ہوتا ہے۔ وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

کیا ہمارے امام صاحب کی بات درست ہے۔

برائے مہربانی اس پر روشنی ڈالیں۔ اور اگر یہ بات درست ہو تو تصویروں کے سلسلے کو بند کریں۔

جواب تصویر کی ممانعت کا ہمیں بھی علم ہے۔ لیکن اس کی ممانعت کی بنیادی وجہ کو یکسر نظر انداز کر کے شور مچانا اور واویلا کرنا شاید اسلامی روش نہیں ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تصویر خواہ کسی بھی طرح کی ہو۔ اس کا گھر میں رکھنا یا جیب میں رکھنا حرام ہے۔ اور جہاں تصویر ہوگی وہاں رحمت کے فرشتے ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوں گے تو پھر بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اور کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں سے رحمت کے فرشتے کوچ نہ کر گئے ہوں ______ حد یہ ہے کہ بیت اللہ کے اندر بھی فرشتے موجود نہیں رہیں گے۔ اور مسجدوں میں بھی رحمت کے فرشتوں کو تلاش کرنے کے بعد مایوسی ہوگی۔ اس لئے کہ نمازیوں کی جیبوں میں اور حاجیوں کی پیٹی میں جو روپے اور ریال ہوتے ہیں۔ ان پر تصویریں چھپی ہوتی ہیں۔ اور آپ نے ایسا کوئی نمازی یا حاجی نہیں دیکھا ہوگا جو نماز اور طواف سے پہلے اپنی جیب کو خالی کر دے۔

ہر نوٹ اور سکے پر تصویر بنی ہوئی ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں گے کہ ہر قسم کی تصویر کی موجودگی سے رحمت کے فرشتے بھاگ جاتے ہیں تو پھر یہ بھی تسلیم کر لیجئے کہ دُنیا کے مقدس ترین مقامات بھی رحمت کے فرشتوں سے اس وقت محروم ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تصاویر کی ممانعت فرمائی تھی۔ وہ تصاویر بت پسندی کے شبہات پیدا کرنے والی تھیں لیکن فقہاء نے اسی کے پیشِ نظر اُن تصاویر کو بھی ناجائز قرار دیا ہے۔ جو عریاں ہوں اور شہوانی قوتوں کو برانگیختہ کرنے والی ہوں۔

مذہب اسلام ساری دُنیا کے انسانوں کے لئے مبعوث ہوا ہے۔ اور ہر جگہ اس کا قانون یکساں ہے۔ جب سعودی عرب کے علماء نے اُن تصاویر سے ممانعت کی پابندی ہٹالی ہے۔ جو عریاں نہ ہوں تو پھر ہندوستان کے علماء اور فقہاء کو انگلی اُٹھانے کا کیا حق ہے۔؟

بیت اللہ اور مسجد نبوی میں ٹی وی کے کیمرے فٹ ہیں۔ اور نمازوں کے پروگرام ٹی وی پر نشر کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں کے سکوں اور نوٹوں پر بادشاہ کی تصویر بنی ہوتی ہے۔ جس پر کسی عالم اور فقیہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو پھر ہندوستان کے لوگ ہی اتنے حساس کیوں ہیں۔ کہ انگلیاں اُٹھائے بغیر نہیں رہتے ______ بات صرف یہ ہے کہ یار لوگوں کو اعتراضات کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ اپنی آستینوں میں مختلف بت رکھنے والے بھی تصاویر پر نکتہ چینی کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے توحید و سنت اور پرہیزگاری کا حق ادا کر دیا۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان قومیت کے بت علاقہ پرستی کے بت، زبان و نسل کے بت اور خواہشات کے بتوں سے بیزاری کا اظہار کرے۔ ہزاروں بتوں کو آستینوں میں لئے پھرنے والے لوگ بھی جب تصاویر پر انگلی اٹھاتے ہیں۔ اور بے سوچے سمجھے اعتراضات کی جگالی کرتے ہیں۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔

طلسماتی دنیا پر جو تصاویر چھپ رہی ہیں۔ وہ نظر نہ آنیوالی مخلوقات کی تمثیلات ہیں۔ اور ان کی طباعت میں ایک حکمت عملی بھی پیش نظر ہے پھر بھی اگر کسی کو یہ اچھی نہ لگیں تو ٹائٹل پر کاغذ چڑھا کر رسالے کی معنویت سے فائدہ اٹھانا چاہئے ______ لیکن علم و عمل سے فیضیاب ہونا جن کی تقدیر میں لکھا نہ ہو تو وہ وجہ کچھ بھی بنے۔ محروم ہی رہتے ہیں۔ اور جو لوگ تصاویر پر اعتراض ازراہِ خلوص کرتے ہیں۔ اُن سے ہم متعدد بار یہ عرض کر چکے ہیں کہ رفتہ رفتہ ہم ان تصاویر سے کنارہ کشی کر لیں گے۔ کیوں کہ تصاویر کی اشاعت ہمیں بھی پسند نہیں۔

حیرت کی بات ہے کہ اُمتِ مسلمہ ان خرابیوں پر ادنیٰ بھی توجہ نہیں دیتی جن میں نیک و بد سب مبتلا ہیں۔ اور جو ایمان و اسلام کے لئے زہر قاتل ہیں۔ جھوٹ، غیبت، تہمت تراشی، بے ہودہ گوئی، خیانت، بد دیانتی، سود خوری، شراب نوشی، بدکرداری، حسد، کینہ پروری، گھمنڈ

نسل پرستی، شرک وبدعات، ماں باپ کی نافرمانی، بڑوں کی بے عزتی وغیرہ جیسے ہزاروں گناہوں میں چھوٹے بڑے اور نیک وبد سبھی مبتلا ہیں۔ اس جانب نہ توجہ ہے۔ نہ کسی کو احساس، نہ کسی کو اصلاح کی فکر اور نہ جذبۂ تبلیغ لیکن چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں بڑی بڑی باتیں کرنا سبھی کا ایک عام سا وطیرہ بن گیا ہے۔ جو فتنہ انگیزی کا بھی باعث بن جاتا ہے۔

طلسماتی دنیا خاموش طریقے سے دین کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ اور اس تصویر والے رسائل سے اللہ کے بندوں کی جتنی اصلاح ہوئی۔ اتنی اصلاح غیر تصاویر والے رسائل نہ کر سکے کیوں کہ ان رسائل کی پہونچ اللہ کے ان بندوں تک نہیں ہے۔ جو دُنیاداری اور ضلالت کا شکار تھے۔ جو لوگ پہلے ہی سے محتاط زندگی گذار رہے ہیں طلسماتی دنیا کے صاف ستھرے مضامین ان کی تشفی کے لئے کافی ہیں۔ لیکن جو لوگ عریاں رسائل اور فحش کتابیں پڑھنے کے عادی ہو چکے تھے۔ طلسماتی دنیا نے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے بیبناک قسم کی تصاویر شائع کیں۔ اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ پھر بھی اگر ان تصاویر کو ازراہِ احتیاط ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھے تو اس میں کوئی شکایت کی بات نہیں۔ لیکن طلسماتی دنیا کی ساری مصلحانہ تحریک کو نظر انداز کر کے صرف تصویروں کی مخالفت کرنا بغض وحسد کی علامت ہے۔ اور اس بات کی علامت ہے کہ معترض مصلح نہیں بدخواہ ہے۔ اور امام مذکور کا یہ فرمانا کہ جس گھر میں ایسے رسالے ہوتے ہیں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم کو نہ سمجھنے کی علامت ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہِ ذوق کتّا پالنے کو منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جہاں کتّا ہوتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے لیکن اپنے گھر کی حفاظت کے لئے فقہاء نے کتّا پالنے کی اجازت دی ہے اگر ہر جگہ کتّے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے رخصت ہو جایا کرتے تو پھر فقہاء کسی بھی صورت میں کتّا پالنے کی اجازت نہ دیتے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی فرمان کی گہرائی میں پہنچے بغیر کسی بھی مسئلے میں آخری فیصلہ سنا دینا نئے نئے مسائل کو جنم دیتا ہے۔ اور اس سے بحث کے نئے نئے دروازے کھلتے ہیں۔

اگر تصاویر اس درجہ حرام ہیں کہ یہ جہاں بھی ہوں گی رحمت کے فرشتے وہاں سے بھاگ جائیں گے۔ تو کم سے کم اسلامی ممالک کے نوٹ اور سکے پر انسانوں کی تصاویر نہیں ہونی چاہئیں تھیں۔ آج ہندستان کے ہزاروں لاکھوں اللہ سے ڈرنے والے لوگ جب نماز پڑھتے ہیں ان کی جیبوں میں نوٹ موجود ہوتے ہیں اور ان پر گاندھی جی کی اور اشوک وغیرہ کی تصاویر ہوتی ہیں۔ تو کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ کسی کی بھی نماز قبول نہیں ہوتی۔؟ اور کسی مسجد میں بھی اب رحمت کے فرشتے موجود نہیں ہیں؟ ہمارے خیال سے اگر فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ دور میں مناسب تاویل نہیں کریں گے تو بے شمار الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور پاسپورٹ اور شناختی کارڈ جیسی چیزیں بھی ممنوع قرار پائیں گی۔

آسیبی دکھ

سوال از: شوکت نفیسہ ــــــــــ ممبرا ممبئی۔

میرا ایک قریب کا دوست جو اثرات سیلانِ خبیث کا شکار ہے۔ حال فی الحال اُس کی مالی اور جسمانی حالات بہت خراب ہیں اُس نے ایک عامل سے اپنی تشخیص کرائی تو پتہ چلا ہے کہ اس کو اثرات سیلانِ خبیث ہے۔ برائے مہربانی اس خبیث سے چھٹکارا پانے کیلئے کوئی عمل یا کوئی دعا یا کوئی نقش میسّر ہو سکے تو آپ دیں۔ اُس شخص کا جو بھی ہدیہ ہو گا میں ادا کر دوں گا۔ آپ کے ادارے کے نام پر۔

برائے مہربانی اس کا علاج جوابی خط میں بھی دیں۔ اور رسالے میں بھی شائع کریں۔ تاکہ قارئین کو بھی پتہ چلے کہ اثرات سیلانِ خبیث کس طرح پریشان کرتے ہیں۔ اس شخص کا ہر بنتا کام بگڑتا ہے۔ اور مونڈھوں میں درد کبھی ہاتھ پیر میں درد، سر کا بھاری پن، سر کا چکرانا یہ سبھی علامتیں اُس شخص میں موجود ہیں۔ اس علاج کے سلسلے میں کہیں وہ شخص بھٹک نہ جائے۔ یا کوئی شرک کا کام نہ کر بیٹھے۔ اس لئے میں بیچ میں پڑا ہوں۔

برائے مہربانی اس خط کا جواب جلد از جلد روانہ فرمائیں۔

جواب آپ کے دوست کو جن صاحب نے یہ بتایا ہے کہ وہ آسیبی اثرات میں مبتلا ہیں۔ تو ان ہی سے اس کا علاج بھی کرانا چاہئے تھا۔ جب تشخیص صحیح ہو تو علاج آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن جب تشخیص غلط ہو۔ اور اٹکل پچّو سے علاج کیا جا رہا ہو تو مریض کو مرض سے دیر میں نجات ملتی ہے۔ اور علاج غلط ہو رہا ہو تو نجات کے بجائے مرض اور زیادہ جسم کے اندر پھیل جاتا ہے۔

جہاں رُوحانی عملیات کے نام پر بیشمار لوگ اگر جہالت وگمراہی کو فروغ دے رہے ہیں۔ یا اللہ کے بندوں کا اُلّو بنانے میں مصروف ہیں وہیں لاتعداد لوگ عملیات ہی کے ذریعہ توحید وسنت کے پرچار میں بھی مشغول ہیں۔ اور یہ حضرات مناسب ہدیئے لیکر خدمتِ خلق میں لگے ہوئے ہیں۔ ان سب کو نظر انداز کرنا یا ہر ایک عامل سے محتاط رہنا دوراندیشی نہیں صرف وہم ہے۔

اگر آپ یہ دیکھیں کہ کوئی عامل شرک اور گمراہی کی باتیں کر رہا ہے

یا علاج اس طرح کی چیزوں کے ذریعہ کررہا ہے جو حرام اور ناجائز ہوں۔ یا ایسے کلمات پڑھنے کو بتا رہا ہے جن میں غیر اللہ سے مدد طلب کی جارہی ہو تو بلا شبہ ان سب کو ٹھوکر مار دیجئے۔ باطل کے ساتھ جینے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ مریض حق کے ساتھ مرجائے۔ لیکن جب تک آپ پر کسی عامل کی شرک نواز خرابیاں واضح نہ ہوجائیں۔ اور اس کا دھوکے باز ہونا آپ پر آشکارا نہ ہوجائے۔ اس وقت تک اس کے بارے میں بُری رائے قائم کرنا احتیاط کے دائروں میں نہیں۔ بلکہ وہم اور خوفِ بے جا کے دائروں میں آتا ہے۔ اور اس سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔

اوپری اثرات کے سلسلے میں اگر مقامی عاملین سے رجوع کیا جائے تو بہتر رہتا ہے۔ کیوں کہ جب اس طرح کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ تو مریض پر مختلف کیفیات طاری ہوا کرتی ہیں۔ ان کو کنٹرول کرنے کیلئے عامل کا قریب مریض ہونا ضروری ہے۔

اوپری اثرات کے لئے ہمارے اکابرین نے ہزاروں طریقے بتائے ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ حروفِ مقطعات کے ذریعہ اس کا علاج کرایا جائے۔ اور حروفِ مقطعات کے بارے میں اکابرین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر اس کا کچھ حصہ بھی بیان کرنے لگیں تو ایک کتاب تیار ہوجائے گی۔ مختصر یہ سمجھئے کہ حروفِ مقطعات کے ذریعہ بہت سی چیزوں پر عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور بہت سے امراض کو دفع کیا جاسکتا ہے۔ شیخ ابوالحسن اعرابیؒ فرمایا کرتے تھے کہ زہر کے اثرات کو دفع کرنے میں حروفِ مقطعات تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔

بعض حضرات سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مال و اسباب کی حفاظت کے لئے حروفِ مقطعات لکھ کر دیا کرتے تھے اور جہاں یہ تحریر رکھدی جاتی تھی وہاں چوری وغیرہ سے حفاظت رہتی تھی۔

ایک مرتبہ مشہور بزرگ کمال دُرّانی دریائے دجلہ میں سفر کررہے تھے اور اُن کے ہاتھ میں حروفِ مقطعات کی انگوٹھی تھی۔ لوگوں کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ جس کے ہاتھ میں یہ انگوٹھی ہوتی ہے وہ غرق ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

بعض اکابرین دریا کا سفر کرتے وقت حروفِ مقطعات مٹی کی ٹھیکری پر لکھ کر لے جایا کرتے تھے۔ اگر دورانِ سفر طوفان آجاتا تو وہ ٹھیکری دریا میں پھینک دیا کرتے تھے۔ اس کے پھینکتے ہی طوفان دب جاتا تھا۔

بعض اکابرین نے حروفِ مقطعات کی انگوٹھی کو استعمال کرتے ہوئے صرف اتنا اشارا دیا ہے کہ ان حروف کی حقیقت ہم پر منکشف ہوگئی ہے۔ اس لئے ہم اس کو اپنے ساتھ رکھنا مفید سمجھتے ہیں۔

حضرت علیؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ غزوۂ بدر سے ایک دن پہلے ان کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوگئی۔ حضرت علیؓ نے اُن سے کہا کہ مجھے ایسی کوئی دعا بتا دیجئے کہ جس کے ذریعہ میں دشمنوں پر غالب آسکوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے بتایا۔ کہ یہ دعا پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الٓمّٓ الٓمّٓصٓ الٓرٰ الٓمّٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمّٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حمٓ قٓ نٓ یَا مَنْ ھُوَ یَا مَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اغْفِرْلِیْ وَانْصُرْنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اکابرین سے ان حروفِ مقطعات کی بے شمار فضیلتیں مروی ہیں اور اُن کے ذریعہ سحر اور آسیب کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ جو آسان بھی ہے۔ اور مؤثر بھی۔ حروفِ مقطعات کا یہ نقش ۲۱ دن تک پلایا جائے۔

۷۸۶

۱۱۲۹	۱۱۲۴	۱۱۳۲
۱۱۳۱	۱۱۲۸	۱۱۲۶
۱۱۲۵	۱۱۳۳	۱۱۲۷

اور یہ نقش مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔

۷۸۶

۸۴۶	۸۴۹	۸۵۲	۸۳۸
۸۵۱	۸۳۹	۸۴۵	۸۵۰
۸۴۰	۸۵۴	۸۴۷	۸۴۴
۸۴۸	۸۴۳	۸۴۱	۸۵۳

لیکن مشورہ یہ ہے کہ اگر کسی عامل کے ذریعہ علاج کرائیں تو بہتر ہے۔

ان کو تکلیف کی وجہ کیا ہے؟

سوال از: محمد شیث احمد صدیقی ــــــ دہلی۔

غرض یہ ہے کہ طلسماتی دنیا پڑھنے کا موقع ملا۔ پڑھ کر بیحد مایوسی ہوئی۔ دیوبند جیسے شہر آفاق قصبہ سے اتنا ناقص اور بیکار پرچہ نکال کر عوام الناس کو گمراہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جس سے بھولے بھالے لوگوں کا ایمان کمزور ہوگا۔ اس گناہ کی ذمہ داری آپ کے سر ہوگی۔ علم نجوم گنڈہ تعویز جس کی اسلام ہمیں اجازت نہیں دیتا۔ اس کی آپ تبلیغ و تشریح کررہے ہیں۔ جس سے ایمان میں کمزوری پیدا ہوتی ہے مسلمان کو تو صرف توکل اللہ اللہ پر توکل رکھنا چاہئے۔ آپ جس طرح قرآن سے فال اعمال جس طرح غیر مسلم راشی دیکھ کر کوئی بھی کام کرتے ہیں ٹھیک انہیں کے نقشِ قدم پر آپ نے بھی یہی کچھ اس رسالہ میں کیا ہے۔

جو کہ ایک سچے مسلمان کے لئے قطعی غیر ضروری ہے۔ خدارا ایسے مواد چھاپا کریں جس سے دین کی توہین ہو۔ روپیہ کمانے کے ہزاروں راستے ہیں۔ ان میں سے جائز اور ناجائز کا فرق کرنا بہت آسان ہے۔ بشرطیکہ آدمی کا اپنا مفاد ہی صرف نہ ہو۔

امید ہے میری اس ناقص مشورے پر ٹھنڈے دل سے غور کیجئے گا۔ اور مجھ سے جو غلطی ہوئی ہو اسے معاف فرمائیں گے۔

جواب طلسماتی دنیا نہ صرف یہ کہ عوام وخواص میں مقبول ہے۔ بلکہ یہ رسالہ حلقۂ علماء اور حلقۂ محدثین میں بھی دولتِ مقبولیت سے سرفراز ہے اور اس کی معنویت اور افادیت کے بھی لوگ قائل ہیں۔ ہاں کبھی کبھی اس کی مخالفت اگر ہوتی بھی ہے تو ان لوگوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ جو علم و معرفت سے کورے ہیں۔ اور جن بے چاروں کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ توحید وسنت کسے کہتے ہیں اور دین وایمان کس چیز کا نام ہے۔ پہلی قسم کی معلومات رکھنے والے لوگ طلسماتی دنیا جیسے عظیم الشان رسالوں کی حقیقت کبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔ کیوں کہ انہیں دین وشریعت کی حقیقت ہی معلوم نہیں ہے۔ جو لوگ توحید وسنت کے حقیقی مفہوم سے نابلد ہیں وہ بے چارے طلسماتی دنیا کی بے لوث خدمات کو کیا سمجھ سکیں گے۔

ہم نے آپ کے خط کو جوں کا توں شائع کردیا ہے۔ تاکہ قارئین اندازہ کریں کہ طلسماتی دنیا اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والوں کی تعلیمات کا جغرافیہ کتنا ہے۔

آپ کے مختصر سے خط میں اردو زبان کی کئی موٹی موٹی غلطیاں موجود ہیں۔ جو آپ کی کم خواندگی کی چغلی کھا رہی ہیں۔ اور خود بول کر یہ بتا رہی ہیں کہ آپ پرائمری اسکول میں بھی اچھے نمبروں سے پاس نہیں ہوئے ہوں گے۔

بہتر ہوگا کہ طلسماتی دنیا جیسے کارہائے نمایاں انجام دینے والے رسالوں پر نقد کرنے سے پہلے آپ اپنی ذات کی تصحیح فرمائیں۔ اور غلطیوں کی اصلاح کریں۔ دوسروں پر اعتراض کرنا بہت ہی آسان ہے۔ لیکن اپنی غلطیوں کی گرفت کرنا بہت دشوار ہے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کے وہ تمام برگزیدہ بندے ہم اور آپ جن کے قدموں کی دھول سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ جب تعویذ گنڈوں کو برحق سمجھتے تھے۔ اور وہ خود بھی بسا اوقات اس خدمت میں مصروف رہے۔ ان سے زیادہ اللہ پر بھروسہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے توکل علی اللہ کی شان کو برقرار رکھتے ہوئے تعویذ اور گنڈے کی خدمات انجام دیں۔ اور روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے دین کی مثالی خدمات انجام دے کر یہ ثابت کیا کہ اسلام پھیلانے کا سبب زیادہ موثر ذریعہ خدمتِ خلق ہے۔

ہمارے خیال میں اللہ کے کلام پر بھروسہ کرنا۔ اللہ ہی پر بھروسہ کرنے کے برابر ہے۔ جو لوگ تعویذ گنڈوں کے اور تاثیراتِ قرآن کے قائل نہیں ہیں۔ وہ توکل علی اللہ کے بھی قائل نہیں ہیں۔ شیطان بہت خوبصورتی سے مسلمانوں کو گمراہ کردیتا ہے۔ اور کلام الٰہی کی مخالفت ان لوگوں کی زبانی کرالیتا ہے۔ جو کہ بظاہر توحید وسنت کا چرچا کرنیوالے معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ پر بھروسہ کرنے کے بجائے دوسری مادی اشیاء پر اور اُن کی تاثیرات پر ایمان رکھتے ہیں۔

جو لوگ تعویذوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ وہ سب کے سب دواؤں پر، جڑی بوٹیوں پر، اور غذاؤں پر اس درجہ بھروسہ کرتے ہیں کہ ایک صاحبِ ایمان کو اتنا بھروسہ اپنے ایمان پر نہیں ہوتا ——— ستاروں کی چال دیکھ کر کوئی کام کرنا اور کوئی اقدام کرتے وقت راشی وغیرہ کو ملحوظ رکھنا شرک نہیں ہے۔ جو لوگ ان باتوں کو شرکیات کے قبیل سے سمجھتے ہیں وہ جہالتِ خالصہ میں مبتلا ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس دور میں ہر وہ شخص جو ایمان مجمل کا ترجمہ بھی نہیں کرسکتا۔ وہ بڑے بڑے علماء کو آنکھیں دکھاتا ہے۔ اس دورِ ترقی میں سب سے زیادہ باعثِ افسوس بات یہ ہے کہ انسان شرم وحیا سے مطلقاً محروم ہوکر رہ گیا۔ شرم وحیا نہ ہونے ہی کا یہ وبال ہے۔ کہ جن لوگوں کو چھ کلمے یاد نہیں ہیں۔ وہ فتوے جاری کررہے ہیں۔ اور علماء پر انگلیاں اُٹھا کر یہ سمجھ رہے ہیں کہ انہوں نے جائز وناجائز کی بحث کا حق ادا کردیا۔

آپ جیسے لوگوں کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ آپ کو کیا تکلیف ہے جس کی وجہ سے آپ تنقید واعتراضات کے پتھر اچھالتے ہیں۔ کیوں کہ بعض حضرات صرف حسد وبغض کی وجہ سے بھی شور مچاتے ہیں۔ خدا کرے ایسا نہ ہو۔ کیوں کہ جہالت اور بے شعوری کی وجہ سے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں وہ تو معاف بھی ہوجاتے ہیں۔ لیکن جو خطائیں حسد اور کینہ پروری کی وجہ سے سرزد ہوتی ہیں۔ وہ کبھی معاف نہیں ہوا کرتیں۔

آخیر میں آپ سے بطورِ نصیحت یہ گزارش ہے کہ اسلامی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور علماء اور صلحاء کی صحبت اختیار کریں۔ اور جب تک دین وشریعت کے مزاج کو پوری طرح نہ سمجھ لیں۔ اور اپنی فکری کمزوریوں سے نجات پالیں زبان وقلم کو تبصرہ اور مباحثہ کرنے سے روکیں۔

طلسماتی دنیا کے علاوہ بھی جو رسائل یا کتب روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمات کررہے ہیں۔ اور رسائل وکتب کے علاوہ جو حضرات تعویذ گنڈوں کے ذریعہ علاج ومعالجے کی انتھک خدمات میں مصروف ہیں۔ وہ سب قابلِ قدر ہیں اور عزت وتوقیر کے بھی مستحق

ہیں اور اجر و ثواب کے بھی۔ ان میں جو لوگ خالصتہً دھوکہ دہی میں مبتلا ہوں۔ اور لوٹ کھسوٹ والی پالیسی پر چل رہے ہوں تو ان کے خلاف آواز اُٹھانا اور اُن پر تنقید کرنا منجملہ حسنات کے ہے۔ لیکن تعویذ گنڈوں ہی کو خلافِ اسلام سمجھنا اور تمام عاملین کا مذاق اُڑانا اور ان کو توحید و سنت کا مخالف اور معاند سمجھنا نیکی نہیں بلکہ ایک ایسی بدی اور سرکشی ہے کہ جس کا سرا غرور اور شیطنت سے جڑا ہوا ہے۔

آپ کے خط کے جواب میں بعض جملے ہمارے قلم سے تلخ اور تند قسم کے نکل گئے ہیں۔ یہ صرف آپ کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان سب افراد کے لئے ہیں جو جہالت اور ناخواندگی کا شکار ہو کر بھی اپنے سے زیادہ جاننے والوں اور اپنے سے زیادہ خدا سے ڈرنے والوں کے خلاف بولتے رہتے ہیں۔ الفاظ کی تلخی اور تندی کی میں معافی چاہتا ہوں ــــــ لیکن میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنی فکر و سوچ پر پڑی ہوئی گردِ جہالت کو صاف کریں۔ اور بند آنکھوں سے عقائد کی کتابوں کا مطالعہ نہ کریں ــــــ جس طرح کے تعویذوں کی اور گنڈوں کی مخالفت کی گئی ہے۔ اُن سے اس تحریکِ عملیات کا جو ہمارے اکابرین نے شروع کی ہے۔ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ روحانی عملیات جن میں شرکیہ کلمات کی آمیزش نہ ہو۔ نہ صرف یہ کہ وہ جائز ہیں۔ بلکہ دینِ اسلام کی تبلیغ کا سب سے زیادہ موثر ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اُن کے پیچھے لاٹھی لیکر بھاگنا دینداری نہیں جہالت اور پاگل پن ہے۔

مولانا مدنی اور طلسماتی دُنیا

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

آپ کے رسالے میں مولانا اسعد مدنی صاحب پر جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ بالکل برمحل اور برموقعہ ہے۔ آپ کا یہ اقدام نہایت ہی قابلِ ستائش ہے۔ ایسے لوگوں کی آج کل سخت ضرورت ہے۔ جو انصاف اور اعتدال پرستی کا مظہر ہوں۔ ملمع سازی اور لیپا پوتی کرنے والے تو نہ ادھر کے ہوتے ہیں نہ اُدھر کے ہوتے ہیں۔ کسی کی مخالفت یا رقابت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک بحیثیت عناد و دشمنی اور دوسری اس لئے کہ تاکہ کام کرنیوالا صحیح ڈھنگ سے کام انجام دے اور اپنے کام سے لوگوں میں وقار و عزت قائم کر سکے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مولانا اسعد مدنی صاحب پر آپ کے جتنے مضمون بطور مخالفت شائع ہوئے ہیں۔ وہ اسی آخری قبیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

اس سے قبل میں نے آپ کی خدمت میں کئی خطوط ارسال کیے۔ لیکن ابھی تک اُن کے جواب سے محروم ہوں۔ نہ معلوم جواب سے کیوں نہیں نوازا جاتا ہوں۔ اگر میری کوئی غلطی ہو تو اُسے درگزر فرمائیں۔ اور جواب بہت جلد تحریر فرمائیں۔

آپ کا طلسماتی دنیا پڑھنے کے لئے دلی لیجا رہا تھا۔ ایک سندھی پاکستانی میری سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے رسالہ دیکھ کر بڑی معذرت سے خرید لیا۔ میں دنگ رہ گیا۔

نوٹ: کیا اچھا ہوتا کہ آپ اپنے رسالے کی قیمت ۲۰ روپے کر دیں۔ دس، بارہ، پندرہ تو کم ہے۔ اور اس رسالے کا نام "طلسماتی دُنیا خاص نمبر" رکھ دیں۔ اور اس کو کچھ ضخیم کر دیں۔ اور عوام کے سامنے کوئی نئی تحریر لائیں۔ تاکہ عوام اس کی قیمت ادا کرنے میں آسانی سمجھیں زیادہ دینے میں دشواری نہ ہو۔

جواب آج سے دو سال قبل ہم نے جو کچھ مولانا اسعد مدنی کے بارے میں لکھا تھا۔ وہ حقیقت کی عکاسی تھا۔ بعض لوگ ہمارے قلم سے مولانا کی تعریف و تحمید سنکر چراغ پا ہو گئے تھے لیکن ہم نے زندگی میں کبھی حق بات لکھتے وقت اس بات کی پرواہ نہیں کی ہے کہ پڑھنے والوں پر اس کے اثرات کیا مرتب ہوں گے۔ اور چہروں پر طوفان بکھریں گے یا سکون ٹھاٹھیں مارے گا۔

مولانا اسعد مدنی نے دارالعلوم دیوبند کو اپنی تحویل میں لینے کے بعد دارالعلوم دیوبند کے نظام میں چار چاند لگائے ہیں۔ انہوں نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے بعد دارالعلوم کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔ اور اس کی عزت و عظمت کو بڑھاوا دینے کے ساتھ ساتھ ملازمین کو بھی خوش حالیاں عطا کی ہیں۔ اور انہوں نے شورائی نظام کو بھی متاثر نہیں ہونے دیا۔ جبکہ اُس دارالعلوم میں جو فکری طور پر حضرت قاری طیب صاحبؒ سے فکری طور پر وابستہ ہے۔ وہاں آج تک کوئی مجلس شوریٰ تشکیل نہ دی جا سکی۔ کیا انہیں پورے ملک میں چند افراد بھی ایسے دستیاب نہ ہو سکے جن پر وہ بھروسہ کر سکیں۔

ہم نے اس موضوع پر دو سال پہلے طالب علمانہ زبان میں کچھ عرض کیا تھا لیکن آجتک اس کی کوئی شنوائی نہ ہو سکی۔ آج تک بھی وہاں کوئی مجلس قائم نہ ہو سکی۔ اور نہ ہی طلباء اور ملازمین کے ساتھ انصاف ہو سکا۔ عمارت کو بڑھانے سے کہیں زیادہ ضروری یہ ہے کہ جو لوگ مدرسہ سے ملازم کی حیثیت سے وابستہ ہیں۔ ان کو بر وقت تنخواہ دی جائے۔ اور ان کی تنخواہوں میں مناسب اضافے بھی کیے جائیں۔ تاکہ ان کی خودداریاں کسی کے سامنے پامال نہ ہوں۔

ہم نے کچھ اصولوں کی بنیاد پر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحبؒ

ساتھ دیا تھا۔ اور قضیۂ دار العلوم کے وقت مولانا اسعد مدنی صاحبؒ کی کھل کر مخالفت کی تھی۔ لیکن بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مولانا قاسم نانوتویؒ کے قائم کردہ دار العلوم کے لئے حضرت قاری طیب صاحبؒ کے بعد صرف اُن کے گھر والے موزوں نہ رہتے۔ مولانا سالم صاحب بھی بڑی حد تک ٹھیک ہیں۔ اور اس کے بعد تو دوسرے مدرسے میں زاغ و زغن کے سوا اور کیا رہ جائے گا۔؟ ــــــ رہے مولانا انظر شاہ صاحب تو ان کی خدمات عالیہ کی بھی قدر نہیں ہے۔ مولانا سالم صاحبؒ تو کچھ قدر کرتے بھی ہیں۔ لیکن اُن کے رشتے دار تو شاہ صاحبؒ کی قربانیوں کو بھی ٹھوکر پر رکھتے ہیں۔ اور انہیں گھر بٹھانے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

بڑی شکایت تھی مولانا سالم کے رشتے داروں کو مولانا اسعدؒ مدنی صاحبؒ سے اس بات کی کہ اہلِ دیوبند اور شیوخ برادری کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور جب سے ایک مدرسے کی باگ ڈور ان کے قبضے میں آئی۔ ایسے مدرسے کی باگ ڈور جس میں کوئی دخیل ہی نہیں۔ تو اہلِ دیوبند اور شیوخ برادری کو کیا نمائندگی ملی ؟ جن لوگوں نے خاندانِ قاسمی کو شہر سے صحرا میں پہنچا دیا ہے۔ وہی لوگ اب بھی پہلی صف میں دندناتے نظر آتے ہیں۔

عاقبت نااندیشی کے بہت سے قصے سُنے تھے۔ لیکن خاندانِ قاسمی کے موجودہ افراد نے سبھی کا رنگ پھیکا کر کے رکھ دیا ہے۔

ہم نے اب اس طرح کے موضوعات پر قلم اُٹھانے سے پرہیز کر لیا ہے۔ لیکن جب ہم اہلِ دیوبند کے ساتھ ناانصافیاں دیکھتے ہیں۔ اور قربانیاں دینے والے کو بھی خوشامد کرتے دیکھتے ہیں۔ اور شریفوں کی شرافت اور ایثار کرنے والوں کی خودداری اور ناموس کو پامال ہوتے دیکھتے ہیں۔ تو ڈر لگتا ہے اور اس بات کا خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ کہیں یہ مدرسہ بھی خاندانِ قاسمی کے ہاتھوں سے نہ نکل جائے۔ ہمارے خیال میں صرف اپنے اولادوں کو مسلط کر دینے سے کام نہیں بنے گا ــــ اور صرف بینا موں میں اپنے نام ڈال دینے سے اپنے مستقبل کی حفاظت نہیں ہوگی۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہلِ دیوبند کے دل جیتے جائیں۔ اور شیوخ برادری کے بڑوں کی قربانیاں یاد رکھی جائیں۔ اور دیوبند میں رہنے بسنے والی دوسری برادریوں کے بھی دلوں کو فتح کیا جائے۔ اور مدرسہ کو اللہ کی اور اللہ کے بندوں کی امانت سمجھ کر چلایا جائے۔ یہ سمجھنا کہ ہمارے خاندانؒ کی ملکیت ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کا ترکہ ہے۔ صرف خام خیال ہی نہیں کبیرہ گناہ بھی ہے۔ اور محسنین کے ساتھ بے وفائی بھی ہے۔

دوسری تکلیف دہ بات دار العلوم وقف میں یہ بھی ہے کہ حضرت قاری طیب صاحبؒ ہی کی اولاد کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ کیا

مولانا اسلم صاحبؒ مولانا سالم صاحبؒ کے سگے بھائی نہیں ہیں۔؟ کیا وہ حکیم الاسلام کے صاحبزادے نہیں ہیں۔ اگر کسی دفعہ کی رُو سے قاری صاحبؒ کے صاحبزادوں ہی کو اہتمام زیبا تھا۔ تو مولانا سالم صاحب کے بعد مولانا اسلمؒ اس عہدے کے حقدار بنتے ہیں۔ لیکن جہاں تصور جاگیر اور جائیداد کا ہو جائے تو وہاں چچا بھتیجوں میں بھی اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور خود غرضیاں کسی اہل کو آگے بڑھنے نہیں دیتیں۔

چندے کی بڑھوتری کامیابی کی علامت نہیں ہے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ حضرت قاری طیبؒ صاحبؒ کے چاہنے والوں کو ہم نے کہاں سے کہاں پہنچایا۔ اور مسلکِ دیوبند کی آبیاری کرنے والوں کو ہم نے عزت دی یا ناقدری کی۔

یہ تو تھی دار العلوم دیوبند کی بات ملک کے سیاسی حالات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی خدمات کی ابتدا اور انتہا پر توجہ دیتے ہیں۔ جو مولانا اسعد مدنی صاحبؒ کے خاص طور پر مخالف رہے یا جنہوں نے مولانا کے مدمقابل اپنے اکھاڑے تعمیر کئے تو ہمیں اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہاں بھی سنانے کے سوا اب کچھ نہیں۔ صرف شور مچانے اور تالیاں پیٹنے سے قوموں کو کچھ نہیں مل جایا کرتا۔ وہ لوگ جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے دعوے دار تھے۔ اور جو مولانا اسعدؒ مدنی کی بھاگ دوڑ کو صرف "سیاسی" قرار دیا کرتے تھے۔ انہوں نے مولانا کے یکسو ہونے کے بعد قوم کو کیا دیا۔ مسلمانوں کا کونسا مسئلہ انہوں نے حل کرا دیا۔ کیا انہوں نے اردو کو انصاف دلا دیا۔ کیا انہوں نے مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں مناسب نمائندگی عطا کرا دی۔؟ ظاہر ہے کہ کسی بھی سیاسی اور نیم سیاسی گروہ نے آج تک مسلمانوں کا کوئی بھی مسئلہ حل نہیں کرایا۔ البتہ سب نے اپنی اپنی دکانیں خوب چمکالیں۔ اور ریال و ڈالر خوب اپنے دامنوں میں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لئے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا اسعد مدنی صاحبؒ بشری کمزوریوں کے باوجود آج بھی اپنے ہم عصروں میں منفرد ہیں۔ اور اُن کے مخالفین اُن کے سامنے آج بالشتئے نظر آتے ہیں۔ بہار سے لیکر بنگال تک جتنے بھی لوگ بادل بنکر اُٹھے۔ انہوں نے رحمت کی بارشیں صرف اپنے گھروں میں برسائیں۔ اور عامۃ المسلمین کو اُن کی گرجدار تقریروں کے سوا اور کیا ملا۔؟

مولانا اسعد مدنی صاحب آج بھی خاموش طریقے سے جس قدر خدمت کر رہے ہیں دوسرے دعویداران خدمت اس کا عشر عشیر بھی نہیں کر سکتے "مسلم قوم" کی حیثیت اس وقت اس بیوہ کی سی ہے۔ جس سے اظہارِ ہمدردی تو سبھی کرتے ہیں۔ لیکن کوئی آگے بڑھ کر اس کی مدد کرنے والا نہیں ہوتا۔ مولانا اسعد مدنی صاحبؒ میں تو دوسرے لوگ ہزار برائیاں

کالا کرتے تھے۔ مولانا کے یکسو ہونے کے بعد تو میدانِ سیاست بالکل خالی تھا۔ اب کوئی جیالا آگے بڑھ کر اس مسلم قوم کے سر پر ہاتھ کیوں نہیں رکھ دیتا۔ کیا یہ قوم اسی طرح لیڈر سے محروم رہے گی۔ اور کیا لیڈر لوگ اور مجاہدینِ ملت صرف اپنے اپنے گھر والوں کے لئے چاندی بناتے رہیں گے۔ اور اس قوم کو کسی کی ہمدردیاں نصیب نہیں ہوں گی۔ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب خوابوں میں مل جائے تو بات دوسری ہے لیکن حقیقت میں ان سوالوں کا جواب ملنے والا نہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ مسلمانوں کی خیر خواہی کے دعوے دار حالات سے خوفزدہ ہیں۔ یا پھر انہوں نے حکومتِ وقت سے سونے کے کنگن مانگ لئے ہیں۔ اپنی مدد کے بدلے میں سونے چاندی کے انعامات کے بعد قوم کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اس سے انہیں لینا ہی کیا ہے۔؟

طلسماتی دنیا سیاسی رسالہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس طرح کے موضوعات پر زیادہ لکھنا نہیں چاہتے۔ ہماری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیوبند کے دونوں مدرسوں کے درمیان جو اختلاف ہے وہ رفع ہو۔ اور مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم کے درمیان کی دیواریں گر جائیں۔ اور دارالعلوم دیوبند کے تمام طلباء اور ملازمین کے ساتھ انصاف ہو۔ کسی کی ناقدری نہ ہو اور کسی کی خودداری بھی پامال نہ ہو۔ اور ہماری دعا ہے کہ ہندوستان میں کوئی ایسا قوم پرست لیڈر ابھرے اور قوم کی اعانت اور مدد کیلئے آگے آئے کہ جس پر متفقہ طور پر بھروسہ کیا جاسکے۔ اور جو صرف اپنے گھر کی لالٹین جلانے کے بجائے پوری قوم کے گھروں میں چراغاں کرنے کا جذبہ رکھتا ہو۔ مسلم قوم کو بھی چاہیئے کہ وہ قائدین کی قربانیوں کی قدر کرے۔ ناقدری سے بڑا گناہ کوئی نہیں ہے۔ اچھے لوگوں کی ناقدری سے اچھائیاں مٹ جاتی ہیں۔ انشاء اللہ "طلسماتی دنیا" لوگوں کی مدح و ذم کی پرواہ کئے بغیر سچ بولتا رہے گا۔ اور انشاء اللہ بہت جلد وہ وقت آئے گا۔ جب لوگ سچائی سے پیار کریں گے۔ جھوٹ اور ناانصافی سے بچیں گے۔ اور خود غرضیوں اور مفاد پرستیوں سے دامن چھڑا کر بے لوث خدمت کرنیوالوں کو آگے بڑھائیں گے۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم نے آپ کے کئی خطوں کا جواب نہیں دیا۔ ہم حتی الامکان خطوں کے جوابات دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ڈاک کا نظام ہمارے ملک میں بہت زیادہ صاف ستھرا نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کا خط ہم تک نہ پہنچ پایا ہو ——— اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم نے جواب دیدیا ہو اور وہ آپ کی خدمت میں نہ پہنچ سکا ہو۔ پھر بھی انتظارِ جواب میں آپ کو جو بھی کوفت اٹھانی پڑی ہو۔ اس کے لئے ہم قصوروار نہ ہوکر بھی معذرت خواہ ہیں۔

حضرتِ کاتب بھی انسان ہیں

سوال از: نور احمد ——— کرنول۔

دیگر عرض گذارش یہ ہے کہ ایک ماہ پہلے مارچ کا رسالہ ملا دیکھ کر ایک کور میں خود کا پتہ لکھا ہوا نکلا۔ نیلا لفافہ لکھا تھا اس کے بعد ۹۷-۵-۱۔ اور ایک داشت کے تحت کارڈ ۹۷-۵-۸-۲ کو لکھا تھا۔ پھر جواب ندارد۔ خیر نومبر ۹۶ کے رسالے میں ایک غلطی آپ کے رسالے میں ص۴۲ پر مربع نقش ۶۶ کا تھا۔ اور کونے میں ۷ لکھا گیا تھا۔ اس کو درست کرلیا۔ ۱ نمبر ڈال کر۔ دوسری غلطی جنوری کے رسالے میں ص۵۲ جس میں لکھا ہے کہ ۲۳ ر نومبر سے ۲۱ دسمبر کی پیدائش کے لوگوں کی جنوری اور فروری ۹۸ء کی مبارک اور غیر مبارک تاریخ لکھی گئی ہے۔ وہ غلط ہے۔ مبارک تاریخ اور غیر مبارک تاریخ یکساں ہے کوئی فرق نہیں ہے۔

براہ کرم غلطی درست کر کے میرا لیٹنڈ میں جواب روانہ کریں۔ اور پچھلے خطوط کا بھی جواب دیں تو عین نوازش ہوگی۔

جواب کتنی بھی احتیاط برتو پھر بھی کوئی نہ کوئی بھول باقی رہ جاتی ہے۔ اور تصحیح کرنے والے حضرات سے بھی چوک ہوجاتی ہے۔ اور بعض بھول ایسی بھی باقی رہ جاتی ہیں کہ اگر عمر بھر بھی اس پر ہم شرمندہ رہیں تو کم ہے۔ آپ نے جس غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے وہ بہت بڑی غلطی ہے۔

جو حضرات و خواتین ۲۳ ر نومبر اور ۲۱ ر دسمبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں ان کیلئے ماہ جنوری کی مبارک تاریخیں یہ ہیں۔ ۲، ۶، ۷، ۲۰، ۲۱، ۲۵، ۲۹ اور فروری کی مبارک تاریخیں یہ ہیں۔ ۳، ۷، ۱۷، ۲۲، ۲۳، ۲۶۔ اور ان ہی حضرات و خواتین کے لئے ماہ جنوری کی غیر مبارک تاریخیں یہ ہیں۔ ۳، ۸، ۱۵، ۲۳ اور فروری کی غیر مبارک تاریخیں یہ ہیں۔ ۵، ۱۲۔

اس طرح کی غلطیوں کے لئے تمام قارئین سے ہم معافی چاہتے ہیں۔ آپ بھی حضرتِ کاتب کو اور حضرت مصحح صاحب کو انسان سمجھتے ہوئے نظر انداز کردیں۔ اس طرح کی غلطیوں کی نشاندہی کرنے پر آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے آمین۔

بدنصیبی کی انتہا

سوال از: بدنام مخفی،

بعد تسلیمات عرض مطلوب اینکہ میں چند پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ میرا دماغ کام نہیں کرتا۔ میں کیا کروں کیا نہ کروں۔ میری عمر لگ بھگ اٹھارہ سال کی ہے۔ میرے والد کا نام ماسٹر ریاض الدین ہے۔ میرے والد جب سے اپنی پڑھائی چھوڑے ہیں تبھی سے دینی عربیہ مدرسہ میں خدمت

کر رہے ہیں۔ اور فی الحال دارالعلوم فیض محمد ہتیا گڑھ لچھی پور ضلع مہراج گنج میں زیرِ خدمت ہیں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے حافظ قرآن ہوں اور عربی سوئم تک تعلیم یافتہ بھی ہوں۔ کافیہ کی جماعت پوری ہو چکی ہے۔

عرض خدمت یہ ہے کہ میں چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ جاتا ہوں۔ اور میرا دماغ سر چڑھ کر بولتا ہے۔ میں اپنے غصے کو برداشت کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن برداشت نہیں کر پاتا ہوں۔ اور میرے گھر میں ہمیشہ تنگدستی رہتی ہے۔ اور میرے گھر میں ہر ایک اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کوئی کسی کو کچھ نہیں سمجھتا۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میرے گھر میں کچھ کام کرتب کیا گیا ہے۔ اور ہم لوگوں کی پریشانی پر سب ہمسائے و پڑوسی ہنستے ہیں۔ اور جب سے میرے بڑے بھائی کی شادی ہوئی ہے۔ تب سے گھر میں اور آفت آ کھڑی ہے۔ ہمیشہ کسی نہ کسی کی طبیعت خراب رہتی ہے۔ اور میں تو غصے سے پاگل ہو جاتا ہوں۔ معمولی معمولی باتوں پر مجھ کو غصہ آ جاتا ہے۔ اور میں گھر سے ناراض ہو کر ایک ایک دو دو ہفتہ غائب ہو جاتا ہوں۔ رہتا ہوں گاؤں ہی میں لیکن گھر نہیں جاتا ہوں۔ اور نہ ہی کھانا وغیرہ گھر کھاتا ہوں۔ اور اس وقت میں گھر سے بھاگ کر بھیونڈی میں زیرِ قیام ہوں۔ لیکن جب میں پڑھتا تھا تو کچھ دنوں تک میرا دل جمتا تھا۔ لیکن پھر بعد میں میرا دل ہٹ جاتا تھا اور جب میں پڑھائی چھوڑ دیتا تو بعد میں ایک ہی مہینے کے اندر افسوس ہونے لگتا ہے۔ پھر پڑھائی میں لگ جاتا تھا۔ اسی وجہ سے بہت مشکل سے حفظ پورا کیا ہوں۔ اور اب پڑھائی چھوڑ کر بھٹکتا بھی رہا ہوں۔ اور یہاں آ کر در بدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہوں۔ اگر میں کوئی کام بھی کرتا ہوں تو شوق سے کرتا ہوں۔ لیکن بعد میں میرا جی گھبرا جاتا ہے۔ اور چھوڑ دیتا ہوں اور کچھ لوگوں کا کہنا بھی ہے۔ کہ میری پیدائش ہی کے وقت سے میرے اوپر کچھ سوار ہو گیا ہے۔ اور جب نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اور کرنے کیلئے قدم اٹھاتا ہوں تو پتہ نہیں کیوں میرا دل برائی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ازراہِ کرم میرے لئے کچھ کیجئے۔ یا پھر کوئی وظیفہ بتلائیے۔ اور اب میرا دماغ و ذہن کمزور بھی ہوتا جا رہا ہے۔ پہلے تو میں ایک مرتبہ سبق کو سنکر یاد کر لیتا تھا۔ لیکن اب میں اگر کوئی چیز سنتا ہوں تو بھول جاتا ہوں۔ کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں تو بھی آگے پڑھتا ہوں۔ اور پیچھے بھول جاتا ہوں۔ اور ہمیشہ اپنی قسمت کو لعن طعن کرتا رہتا ہوں۔ اتنا پڑھا لکھا ہو کر بھی میری زبان سے خدا کے اوپر بھی گالی نکل جاتی ہے۔ اور ہمیشہ اپنی بدقسمتی پر ایک ٹینشن بنا رہتا ہے۔ اور اب زیادہ کیا لکھوں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ اور میرے کئی ساتھی دارالعلوم دیوبند میں زیرِ تعلیم بھی ہیں۔

میرے واسطے ضرور آپ کوئی وظیفہ یا کوئی تدبیر کیجئے۔ یا بتلائیے۔ جو میں آسانی سے کر سکوں۔ قرآن پڑھتا ہوں۔ اس میں بھی دل نہیں لگتا ہے۔ اور زبان سے گالی نکل جاتی ہے۔ آگے خدا حافظ۔ خدا آپ کو بخیر و عافیت رکھے۔ (آمین)

جواب قسمت کی خرابی اور حالات کی ابتری تو اپنی جگہ۔ لیکن ابلیس لعین نے آپ کو ایسی دلدلوں میں پھنسا دیا ہے کہ جہاں پھنس کر ایمان تو ایمان انسانیت اور آدمیت بھی پامال ہو جاتی ہے۔ اور انسان ذلت کے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ جہاں حیوان بھی اُسے دیکھ کر شرمندہ ہوتے ہیں۔ اور کفِ افسوس ملتے ہیں۔

العیاذ باللہ۔ خدا کے نام پر گالی تو کفار و مشرکین بھی نہیں دیتے۔ وہ بت پرستی کی نجاست میں پوری طرح ملوث ہونے کے بعد بھی خدا کو گالی دینے کی غلطی نہیں کر سکتے۔ اندازہ یہ ہوتا ہے کہ بدنصیبی اور معاشی الجھنوں اور گھریلو رنجشوں نے آپکو کسی قابل نہیں چھوڑا۔ آپ شاید خود اپنے بس میں نہیں ہیں۔ ان مسائل، مصائب اور معائب سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ زندگی کا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں صرف کریں۔ اور لاتعداد مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھیں۔ اور لاتعداد مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں۔ بعد نماز عشاء "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ اور یا لطیف ۳۴ مرتبہ پڑھا کریں۔ ان معمولات سے آپ کے گھر میں باہمی رنجش کا خاتمہ ہو گا۔ گھر میں سلامتی اور امن و امان کے پھول کھلیں گے۔ اور وسعتِ رزق کی بہاروں سے آپ کا گھر مہک اٹھے گا۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ اور شیطانِ لعین کی چالوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں۔

گالی تو اپنے ماں باپ کو دینا بھی کفر و فسق کے برابر ہے اور ماں باپ کے خالق کو گالی دینا تو شاید دنیا میں سب سے زیادہ شرمناک گناہ ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ توبہ و استغفار کا ورد رکھیں۔ اور تسبیح و تہلیل میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہیں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ پروردگار آپ کی اصلاح فرمائے۔ آپ کے گھر کی رنجشیں رفع فرمائے۔ ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے اور آپ کو غیظ و غضب اور اشتعال انگیزی سے محفوظ رکھے۔ اور آپ کو آپ کے تمام گھر والوں کو امراض و مصائب سے چھٹکارا عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

علم النفس

ایک قدیم پُراسرار اور حیرتناک علم

یہ علم زندگی میں پیش آنیوالے حادثوں اور انقلابات سے آپکو پیشگی آگاہ کرسکتاہے

آخری قسط

قاعدہ دل کی دھڑکن سے ایک باریک آواز پیدا ہوتی ہے۔ جو ہم سُن نہیں سکتے۔ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ یہ آواز گھڑی کی آواز کی طرح ہوتی ہے لیکن دیگر آوازوں کی طرح مہمل اور بے معنی نہیں ہے بلکہ بامعنی ہے۔ اور اس میں قدرت کے اسرار کا اظہار ہوتا ہے۔

بعض اصحاب کا بیان ہے کہ اُلّو جو ایک پرندہ ہے۔ وہ خاص طریق پر بولتا ہے جس میں قدرت کے اسرار نمایاں ہوتے ہیں اور یہ بہت مشہور ہے۔ اور اُلّو پرندے کے متعلق بہت سے افسانے مشہور ہیں۔ واللہ اعلم،

ان کی کیا حقیقت ہے۔ لیکن اُلّو کے آوازوں کی حقیقت کچھ ہو یا نہ ہو۔ مجھے اس سے بحث نہیں۔ اگر آپ اسرار باطنی کی آواز سُننا چاہتے ہیں تو خود آپ کے دل کی آواز قدرت کا گراموفون یا آلہ مکبر الصوت ہے دل کا کنکشن، اسرار قدرت اور گنجینۂ فطرت سے ملا ہوا ہے۔ اگر آپ کو عالم باطنی کے افسانے سننے کا شوق ہے۔ تو آپ اُلّو میں تلاش کیوں کرتے ہیں۔ خود اپنے دل کی آواز سُنیں۔ آپ کا دل قدرت کا مکمل باجہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اپنے دونوں کانوں کو روئی سے مضبوط بند کرلیں۔ تاکہ بیرونی آواز مطلق سنائی نہ دے اور ایک گوشے میں سر جھکا کر بیٹھ جائیں۔ مگر بالکل ساکن و ساکت ہو کر بیٹھیں اور اپنے دل کی طرف توجہ کریں۔ مُنہ سے لمبی سانس زور سے سینے میں بھریں۔ اور ناک کے ذریعہ خارج کریں۔ چند دن کی مشق میں دل کی دھڑکن کی آواز آپ کے کانوں میں آنے لگے گی۔ پھر چند یوم کے بعد مکھی جیسی آواز کا احساس ہونے لگے گا۔ پھر چند دن کے بعد تلفظ سمجھنے لگیں گے۔ پھر صاف اور واضح باتوں کی آواز آپ کے کانوں میں آنے لگے گی۔ اور جو کچھ عالم باطن میں ہو رہا ہے۔ آپ وہ ہی دل سے من و عن سننے لگیں گے۔ اور وہ اسی طرح ہے کہ عالم باطن کی سگنلوں کو دل کی مشین جذب کرتی ہے۔ اور وہی دہراتی ہے۔ جو عالم غیب سے جذب کیا ہے۔ مگر ہم دنیا کی ہاؤ ہو میں اُسے سُن نہیں سکتے۔ اگر آپ اس کی مشق کریں گے تو چند یوم میں آپ کا دل وہ سب کچھ سُنا دیا کرے گا۔ جو عالم غیب میں ہو رہا ہے۔ دل کی آواز بند رہتی با معنی ہو جاتی ہے۔

بعض اصحاب نے ان آوازوں کی مفصل کیفیت بیان کی ہے۔ مگر میں اُسے سوائے لطف سخن کے اور کچھ وقیع نہیں سمجھتا۔ مجھے صرف اسی قدر تحقیق ہے کہ ابتدا میں آواز مکھی کی آواز کی طرح آتی ہے اور بتدریج با معنی بنتی جاتی ہے۔ جو صاحب اس مشق کو کریں ان کو لازم ہے کہ جب غیب کی خبریں ان کو ملنے لگیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں۔ ورنہ نقصان پائیں گے۔ بس خود ہی لطف اندوز ہوں اور دنیا کے اسرار سے واقف ہوتے رہیں۔ اور یہ ایک ایسا لطف ہے کہ اس کا عامل دنیا کی باتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ عامل بن جاتا ہے تو کانوں کو بند کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر ہر وقت دل کی آواز سُنائی دیتی رہتی ہے۔

قاعدہ حبس دم کی ابتدا میں عامل پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور جب وہ تصور میں محو ہوتا ہے تو نیند کے جھونکے آتے ہیں۔ یہ حقیقت میں نیند نہیں ہوتی۔ بلکہ سکون اعضاء کا ایک کیف ہوتا ہے۔ نیند تو قدرت نے ایک معینہ وقت پر رکھی ہے۔

آپ نے اکثر تجربہ کیا ہوگا۔ کہ آپ آنکھیں بند کئے لیٹے ہیں اور ایک نیم بے ہوشی طاری ہے۔ آپ باتوں کی آوازیں سُن رہے ہیں۔ آنے جانے والوں کے پاؤں کی چاپ سنتے ہیں۔ مگر بظاہر سو رہے ہیں۔ اس کو حقیقت میں نیند نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ سکون اعضاء ہے۔ چوں کہ حبس دم کی مشق اور تصورات کے پختہ کرنے میں اعضاء کو بے حد سکون حاصل ہوتا ہے اسلئے خواب کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ کیف ابتدا میں ہی ہوتا ہے چند روز کے بعد یہ طاقت بدل جاتی ہے۔ اور آپ مشق میں بالکل ہوشیار رہ سکتے ہیں۔ متصوفین نے ان مقامات کو چند در چند سقیم سے ایسا لاینحل

مسئلہ بنا دیا ہے اور میں اسے کوئی دقیع نہیں سمجھتا۔ یہ تقاسیم کیا ہیں۔ ان کو میں ایک واضح مثال سے بیان کرتا ہوں۔ ہم کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانا ہے اور درمیان میں فاصلہ مثلاً دس میل کا ہے۔ اب ایک مسافر چلا اور مقام مقصود کو پیش نظر رکھ کر راستہ طے کرنا شروع کر دیا۔ راستے میں پل بھی ملے عمارتیں بھی ملیں سڑک کے موڑ بھی ملے۔ درخت بھی ملے۔ غرضیکہ چند در چند مقامات ملے۔ مسافر سب کو طے کرتا ہوا منزل مقصود پر جا رہا ہے کتابوں کے مؤلفین نے کیا کام کیا ہے کہ اس راستہ کے ہر ہر قدم کا نشان دیا ہے کہ فلاں جگہ عمارت ہے۔ فلاں جگہ پل ہے۔ فلاں جگہ فلاں درخت ہے اور فلاں جگہ فلاں درخت ہے۔ اس سے سوائے طول کلام کے راہرو کو کوئی خاص فائدہ نہیں۔ البتہ اس کی ضرورت ہے کہ اس راستہ کے دو چار مقامات کے پتے دیدیئے جائیں۔ تاکہ مسافر منزل مقصود پر سیدھا چلا جائے اور راستے میں بھٹکے نہیں اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہم ہر نشان راہ اور ہر قدم کے فاصلے کو بتلائے جائیں۔ قدم قدم کا نشان بتانا سوائے طول کلام کے کوئی مفید نہیں۔ جب عامل حبس دم کی مشق شروع کرتا ہے تو جو علامات ابتداء میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان پر عبور ہی عبور کرتا چلا جاتا ہے۔ اصل شئے علم النفس ہی حبس نفس ہے۔ جب آپ اپنی سانس کے روکنے پر قادر ہو جائیں گے عجیب کیفیات سامنے آنا شروع ہو جائیں گی۔

قاعدہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے گلستاں میں ایک شعر تحریر فرمایا ہے جو یہ ہے۔

ازاں مار بر پائے راعی زند کہ ترسد سرش را بکوبد بہ سنگ

یعنی سانپ اس لئے پاؤں میں کاٹتا ہے کہ اس کو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ میرا سر کچل دے۔ اگر سانپ کے دل میں اپنے مارے جانے کا خوف نہ ہو تو پھر وہ بھی کسی کو مارنے کی سعی نہ کرتا۔

اس شعر میں علم النفس کے قاعدہ تصدیع (اہنسا) کا ذکر ہے جس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو تکلیف نہ دو ـــــــ جب آپ کسی کو تکلیف نہ دیں گے وہ بھی آپ کو تکلیف نہ دے گا۔ اسی قانون کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بزرگوں کو سانپ سے شیر سے اور دیگر درندوں سے کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اور درندہ ان سے خوف کھاتے ہیں۔

آپ یہاں شاید یہ اعتراض پیدا کریں کہ مثلاً شیر کسی کو جذبۂ خوف یا انتقام کے ماتحت نہیں پھاڑتا۔ بلکہ وہ اپنی غذا کے لئے پھاڑتا ہے اس اعتراض کا جواب میرے بیان میں آجائے گا۔ ایک سانپ آرہا ہے۔ ہمیں اسکے مارنے کی ضرورت نہیں لیکن وہ خوف زدہ ہے تو اس کے خوف کو ہم کس طرح دور کریں اور کس طرح اس کے دل میں ڈال دیں۔ کہ ہم تیرے دشمن نہیں۔ بلکہ دوست ہیں۔ اس کے لئے آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حیوانات میں اپنے دوست اور دشمن کا احساس ہے۔ ایک پرندہ اپنے ہم جنس اور غیر مخالف پرندے سے خوف نہیں کرتا۔ مگر جو پرندے اس کے کھا جانے والے ہیں۔ ان کی صورت دیکھ کر اُڑ جاتا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ حیوانات میں احساس ہے اور مسمریزم کے قواعد نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے کہ انسان اپنے خیالات کا اثر دوسروں پر ڈال سکتا ہے اور اپنے خیال سے دوسروں کو متاثر کر سکتا ہے۔ مسمریزم میں جن اصحاب کی مشق بڑھی ہوئی ہے۔ وہ اکیلے تمام انجمن اور محافل کو متاثر کر دیتے ہیں۔ جب آپ قاعدہ تصدیع کی مشق شروع کرینگے تو آپ میں اس قدر قوت پیدا ہو جائے گی کہ آپ ہر عاقل اور لایعقل کو متاثر کر سکیں۔ چونکہ آپ قاعدہ تصدیع پر عامل ہو رہے ہیں۔ اور آپکے قلب میں رحم کے جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔ اس لئے جو خونخوار اور آپ کا دشمن سامنے آئے گا۔ آپ اپنی برقی قوت سے اس کو اپنے اوپر رحیم بنا سکیں گے۔ اب نہ شیر آپ کو ستائے گا۔ نہ سانپ کاٹے گا۔ بلکہ سب آپ کے دوست بن جائیں گے۔ تصدیع یعنی اہنسا (کسی کو تکلیف نہ دینا) اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اوّل تو ظاہری طریق پر اپنے آپ کو دوسروں کے تکلیف دینے سے روکیں۔ ہاتھ سے زبان سے غرضیکہ ہر ہر عضو سے یہ حرکت نکال دیں۔ جس سے کسی کے دل کو تکلیف پہنچے اور مختصر طریق پر یہ کہ قصد کر لیں کہ میں کسی کو تکلیف نہیں دوں گا۔ چاہے وہ میرا دشمن ہی ہو ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اور زیر علم النفس اس کی مشق کا قاعدہ یہ ہے کہ آپ بستر پر خوب آرام سے لیے ہو کر لیٹ جائیے۔ شمسی سُر کو روئی سے بند کر لیجئے اور قمری سُر کو جاری کیجئے اور منہ کے ذریعہ سے ایک لمبی اور گہرا سانس سینے میں بھر لیجئے۔ اور قمری سُر کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ باہر کو نکالئے اس کا لحاظ رہے کہ سانس اندر بلا تکلیف کشید زور سے کریں اور باہر آہستگی سے نکالیں (قمری سُر سے) اور تصور کریں کہ میں ظلم و ستم زور اور تصدیع کو اپنے قلب سے باہر نکال رہا ہوں۔ یہ مشق روزانہ تیس منٹ کیجئے۔ اس مشق میں لینا سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ آپ اس ذوق میں خود ہی بہت دیر تک مشق کرتے رہیں گے۔ چند روز میں آپ کا دل اس قدر صاف ہو جائیگا کہ کسی کی طرف سے آپ کے دل میں ـــ غصہ اور کاوش نہ رہے گی ہر شخص کے واسطے آپ کے دل میں رحم ہوگا۔ اب جو شخص اور جو حیوان آپ کو دیکھے گا وہ آپ کے قلبی رحم سے متاثر ہوگا۔ اور خود اس کے دل میں جذبات رحم پیدا ہو جائیں گے۔ اور آخرکار یہ اثر یہانتک بڑھے گا کہ آپ کے سامنے بھیڑ اور بکری۔ سانپ اور رسّی برابر ہوں گے۔

قاعدہ روزہ کسی نہ کسی صورت میں تقریباً تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے اور اسلام نے تو اسے فرائض میں داخل کیا ہے اور اس کی تکمیل کی بہت ہی تاکید کی ہے۔

علمائے اسلام نے جو وجوہ فرضیت روزہ کے لئے بیان کئے ہیں۔ کچھ بھی مجھے اس میں یارائے دم زدن نہیں۔ تاہم میں اس قدر عرض کروں گا کہ یہ دلائل اور براہین کمزور ہیں۔ مثلاً روزے کا ایک فلسفہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ روزہ سے بھوک اور پیاس کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ اور اس سے غرباء اور فقراء کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ مصیبت زدہ کی قدر وہی شخص خوب جانتا ہے۔ جو خود کسی مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہو۔

"ولی را ولی مے شناسد"

اس پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس وجہ کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر تقاضائے عدل یہ تھا کہ روزہ صرف امراء اور رؤسا پر فرض ہوتا وہ لوگ جو بے رمضان شریف کے بھی آئے دن فاقے میں مبتلا رہتے ہیں ان پر روزہ فرض نہ ہوتا۔ کیونکہ وہ بے رمضان شریف کے بھی بھوک اور پیاس کی قدر وعافیت سے روشناس ہوتے رہتے ہیں۔ باوجودیکہ فرضیت روزہ میں امیر وغریب کی تخصیص نہیں۔ روزہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ دوسری وجہ روزے کی یہ بتائی جاتی ہے کہ روزے سے فاسد خون جسم کا خشک ہو جاتا ہے اور سال بھر میں جو خون کی زیادتی ہو گئی تھی وہ روزوں کے سبب سے پھر درجہ اعتدال پر آ گئی۔ اس دلیل میں بھی وہ ہی خرابی ہے کہ ایسی حالت میں روزہ ان لوگوں پر ہی فرض ہوتا جن میں خون کی زیادتی ہے۔ حالانکہ غرباء میں خون کی مقدار بڑھتی ہی نہیں۔ ان کو وہ لطیف غذائیں اور عیش وعشرت نصیب ہی نہیں جو خون بڑھانے میں مدد ومعاون ہوں اس قسم کی تاویلات اور تفسیرات کوئی حسن پیدا نہیں کرتیں۔ اس قسم کے احکام میں سیدھی سادھی بات یہ ہے کہ حکم حاکم میں کوئی خاص سبب نہیں ہوتا۔ اور جو ہو تو ملازم یا غلام کو دریافت کرنے کا منصب حاصل نہیں بس روزہ حکم الٰہی کیں ہے۔ اگر کوئی خوبی اس میں معلوم کی جائے تو اس سے غرض تصفیہ باطن اور ذکاوت عقل ہے۔ اگر روزہ میں حبس دم کی مشق کی جائے تو طالب بہت جلد عروس مقصود سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

قاعدہ آفتاب طلوع ہونے سے کم سے کم ایک گھنٹہ قبل بستر خواب سے اُٹھ جاؤ۔ ضرورت سے فارغ ہو کر اور اگر غسل ممکن ہو تو غسل کر ورنہ مُنہ ہاتھ دھو کر (اگر مسلمان ہو تو وضو کر کے) اپنی مذہبی عبادت کرو۔ لیکن یہ سب کام طلوع آفتاب سے آدھ گھنٹہ قبل ختم ہو نا ضروری ہیں اب نہایت اطمینان اور سکون سے مشرق کی طرف منہ کر کے پالتی مار کر بیٹھ جاؤ اور اپنے شمسی سُر کو جاری کرو۔ آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرو کہ آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ تمہارے خیال میں طلوع آفتاب کا اس قدر نمایاں ہو جائے کہ گویا آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ (حالانکہ ابھی آفتاب طلوع ہونے میں دیر ہے) یہ مشق اس وقت تک کرو کہ آفتاب طلوع ہو جائے

بس مشق ختم ہو گئی۔ چند روز کی مشق میں (اکیس یوم تک) آپ کے چہرہ پر جلالی روشنی، سُرخی پیدا ہونا شروع ہو جائے گی۔ آنکھیں سرخ اور بارعب ہو جائیں گی۔ اور بادشاہوں جیسا رعب تم میں پیدا ہو جائے گا۔ ہر شخص آپ کے سامنے کمزوری کا اظہار کرے گا۔ اور لوگوں کے دلوں میں آپ کی وقعت پیدا ہو گی۔ اس مشق میں اس قدر قوت ہے کہ آخر میں ایسا شخص اکثر آنکھیں بند کئے رہتا ہے۔ یا منہ پر نقاب ڈال لیتا ہے۔ کیونکہ اس کے نظارہ سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں۔ کوئی اس کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ ایسا شخص اپنی آنکھوں سے آگ لگا سکتا ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ اس عمل میں گرمی بہت ہوتی ہے۔ اس قاعدہ کی مشق کرنے والا سخت سردی میں بھی کپڑا نہیں پہن سکتا۔

میں نے لاہور میں ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ سخت سردی میں بھی برہنہ رہتا تھا اور قطرات عرق اس کے چہرے پر ہوتے تھے۔ اس کی آنکھیں جلال تھا۔ اور جسم نہایت قوی تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ اس نے کوئی کشتہ کھایا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ طلوع آفتاب کی مشق کیا کرتا تھا۔ لیکن عامل کو لازم ہے کہ جب جسم میں حرارت پیدا ہو جائے تو اس مشق کو چند دن کے لئے روک دے۔ ترک کر دینے سے حاصل شدہ طاقت میں کمی نہیں آئے گی۔ اگر جسم میں حرارت پیدا ہونے کے بعد بھی مشق جاری رکھے گا تو خوف جنون اور دیوانگی ہے۔ سُبحانکَ لَاعِلمَ لَنَا اِلَّامَا عَلَّمتَنَا اِنَّکَ اَنتَ العَلِیمُ الحَکِیمُ ط

بقیہ: اسمائے حسنیٰ

وہ مرد ہو یا عورت انہیں گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانب جنوب کر لے اور ایک ٹانگ اُٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۱۰	۱۷	۲۱
۱۶	۲۲	۲۳	۱۱
۱۹	۱۵	۱۲	۲۶
۱۳	۲۵	۲۰	۱۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر ۲۱ مرتبہ یا باسطُ پڑھ کر دم کر دے تو اُن کی تاثیر میں اور بھی اضافہ ہو جائے۔ مردوں کو اس بات کی تاکید کی جائے کہ سبز رنگ کے کپڑے میں نقش کو پیک کر کے اپنے داہنے بازو پر باندھیں اور عورتوں کو اس بات کی تاکید کی جائے کہ سبز رنگ کے کپڑے میں نقش کو پیک کر کے اپنے بائیں بازو پر باندھیں۔ (جاری)

آپ نے آجتک جنّات کے بارے میں اتنا مواد ایک جگہ نہیں دیکھا ہوگا

جنات نمبر ۱۹۹۵ء میں چھپ کر ختم ہوگیا تھا۔ شائقین کی فرمائش پر اسی نمبر کو دوبارہ ۱۹۹۶ء میں شائع کیا گیا تھا لیکن صرف ایک ماہ میں یہ پھر ختم ہوگیا تھا۔

جنّات نمبر

- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنّات کی ملاقات۔
- حدیث دجانہ "امت مسلمہ کیلئے ایک گرانقدر تحفہ۔"
- جنّات کی حقیقت۔
- جنّات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔
- جنّات کے بارے میں ایک مفصل مضمون۔
- ایک جن سے انٹرویو۔
- جنّات سے ملاقات کے طریقے۔
- جنّات کس طرح تابع ہوتے ہیں۔
- جنّات کو کس طرح حاضر کیا جاتا ہے۔
- جنّات اور آسیبی اثرات کے بھگانے کا فن۔
- جنّات کو تابع کرنے والے حصار کیسے باندھے جاتے ہیں۔
- جنّات کی ستم ظریفیاں۔
- سورۂ جن کے اہم نکات
- سورۂ جن کا شانِ نزول۔
- جنّات کے ہوشربا واقعات
- باب الجنّات "صنم خانۂ عملیات کا اہم موضوع۔"
- ناقابلِ فراموش آسیبی کہانیاں۔
- جنّات زیادہ تر عورتوں پر کیوں چڑھتے ہیں۔
- جنّات کو بوتل میں کیسے بند کیا جاتا ہے۔

خواہش مندوں کے بے پناہ اصرار پر یہ نمبر تیسری بار پھر چھاپا گیا ہے۔ خواہش مند فوراً رابطہ کریں۔

عقل کو چونکا دینے والے اور دل کو لرزا دینے والے واقعات کی ایک تاریخی دستاویز

خوفناک عملیات کا ہوشربا موڑ

کمزور دل کے حضرات اس نمبر کو خریدنے کی ہرگز ہرگز ہمت نہ فرمائیں۔

جنّات نمبر کی قیمت تیس روپے ہے۔

ایجنٹ حضرات اپنے آرڈر وں سے پیشگی مطلع کریں۔

ایک کاپی منگانے والے حضرات دس روپے منی آرڈر سے بھیج دیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔

صاحبِ کمال

وید پرکاش سرور تونسوی

میف چاہ بوہڑ والا ملتان چھاونی (پاکستان) میں جناب بھیم سین ظفرادیب کے کرایہ دار کی حیثیت سے رہائش پذیر تھا۔ کہ ایک دن میری والدہ محترمہ (جو بفضلِ خدا حیات ہیں) میری چھوٹی بہن ستیا کو ہمراہ لئے اچانک تشریف لائیں اور کہنے لگیں کہ تونسہ شریف اور آس پاس کے سب حکیموں کو دکھا لیا ہے اسے آرام ہی نہیں آتا۔ اس لئے اسے تمہارے پاس لائی ہوں۔ ملتان بہت بڑا شہر ہے یہاں بڑے بڑے ہسپتال ہیں اور اچھے حکیم بھی اسے دکھاؤ وگرنہ یہ مرجائے گی۔

یہ ۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے۔ اس وقت میری بہن کی عمر بارہ تیرہ سال کی تھی۔ مجھے اور میری بیوی کو اس کی حالت دیکھ کر کافی تشویش ہوئی۔ ان دنوں ملتان کے "لقمان" جناب حکیم چیلا رام کا حکمت کی دنیا میں طوطی بولتا تھا۔ اور ان سے میرے مراسم نیازمندانہ تھے دوسرے دن وہ میری درخواست پر میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ میری بہن کو انہوں نے بڑے غور سے دیکھا۔ متعدد سوالات کرتے رہے جن کے جواب میری بہن یا میری والدہ صاحبہ دیتی رہیں۔ حکیم صاحب نے فرمایا تمہاری بہن کو کوئی جسمانی بیماری نہیں ہے۔ اس پر میں نے ڈرتے ڈرتے گذارش کی کہ ہمارے گاؤں کی کچھ عورتوں کا کہنا ہے کہ اسے اوپری اثر ہے۔ اس پر حکیم چیلا رام صاحب مسکرائے کیوں کہ وہ بھی میری طرح اوپری اثر پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

ملتان کا سول ہسپتال جو آج کل نشتر ہسپتال کے نام سے مشہور ہے اس کے بڑے ڈاکٹر طب کے ماہر جانے والے تھے میں ستیا کو انہیں دکھلانے لے گیا انہوں نے خون۔ تھوک۔ پیشاب۔ ٹٹی وغیرہ کا معائنہ کرایا مگر کچھ بھی تو نہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے تمہاری بہن بالکل ٹھیک ہے اور اسے کوئی بھی جسمانی تکلیف نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا تھا کہ میری بہن نے خون کی اُلٹی ان کے سامنے ہی کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب حیران۔ اُسی وقت ایکس رے سیکشن میں بھجوایا۔ دوسرے دن ایکسرے کی رپورٹ ملی تو وہ بھی بالکل ٹھیک تھی یہ ڈاکٹر مسلمان تھے۔ اور ایک اعلیٰ پایہ کے ڈاکٹر ہونے کے باوجود اوپری سائے پر کسی حد تک یقین رکھتے تھے۔ فرمانے لگے میرا خیال بھی یہی ہے کہ اس لڑکی کو اوپری سایہ ہے آپ کچھ دن اور دیکھئے اگر حالت ایسی ہی رہے تو پھر کسی بزرگ وغیرہ سے مشورہ کیجئے گا۔

ملتان چھاونی گجر کھڈہ میں ایک لیڈی ڈاکٹر مس سالومن کی ان دنوں بڑی شہرت تھی۔ اُس وقت اُس لیڈی ڈاکٹر کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی میرے ان سے بھی اچھے تعلقات تھے۔ (انجیل انہوں نے ہی مجھے ذہن نشین کرائی) میں نے مس سالومن سے اپنی بہن کا ذکر کیا تو کہنے لگیں کہ کل جمعرات ہے اُسے میرے پاس لانا۔

گرمی کا موسم تھا شام کے چھ بجے ہم دونوں بہن بھائی مس سالومن کی کوٹھی پر گئے تو وہ بھنگ گھٹوا رہی تھیں گرمی کے موسم میں یہ روز بھنگ۔ بادام چاروں مغز اور دودھ پیتی تھیں۔ مس سالومن نے اپنے خواجہ سرا ملازم سے کہا کہ وہ ایک اُپلے پر دہکتے ہوئے کوئلے لائے۔ پندرہ بیس منٹ میں ملازم اُپلے کے ٹکڑے پر دو دہکتے ہوئے کوئلے رکھ لایا۔ تو سالومن صاحبہ نے پسی ہوئی لال مرچوں کی ایک چٹکی ان کوئلوں پر ڈال کر میری بہن کے ناک کے پاس لے جاکر مرچوں کی دھونی دی۔ ہم سب کا کھانسی سے بُرا حال تھا۔ یہاں تک کہ ہم سب کمرے سے باہر آگئے۔ مگر سالومن صاحبہ اپنے ناک پر کپڑا رکھے یہ عمل کرتی رہیں۔ اور میری بہن کو ایک چھینک تک بھی نہ آئی۔ جب نصف پون گھنٹے کے بعد کمرے اور کوٹھی کے صحن سے مرچوں کی ناقابلِ برداشت دھونی کا اثر ختم ہوا تو مس سالومن فرمانے لگیں بھائی صاحب آپ کی بہن پر سو فیصد اوپری اثر ہے۔ لہٰذا اس کا ڈاکٹری علاج نہ کرایئے بلکہ کسی بزرگ سے رجوع کیجئے۔ مس سالومن کے اس فتوے سے مجھے فکر ہوئی۔ اور گھر آکر میں نے ماں سے کہا کہ آپ بے شک تونسہ شریف لوٹ جائیں۔ معاملہ وہی ہے جس کا شک تھا۔ میں مناسب معالج مل جانے پر اس کا علاج کراؤں گا۔ دوسرے دن میری والدہ تونسہ شریف روانہ ہوگئیں اور میں اپنے کام کاج میں لگ گیا۔

میں نے اپنے احباب سے اس سلسلے میں تاکید کردی کہ اگر ان کو کسی ایسے معالج کا پتہ معلوم ہوسکے تو مجھے مطلع کردیں۔ میری بہن کو دورے زیادہ تعداد میں پڑنے شروع ہوگئے۔ کبھی کبھی تو دن میں کئی کئی بار ایسا ہوتا ورنہ دن بھر میں ایک بار ضرور ایسا ہوتا اور خصوصاً جمعرات کو دوروں کی تعداد زائد رہتی۔ بیٹھے بٹھائے یا جیسی بھی حالت میں وہ ہوتی یہ دورے پڑ سکتے تھے ہاتھ کی مٹھیاں اتنی مضبوط بھینچ جاتی تھیں کہ کوئی انسانی طاقت انہیں کھول نہیں سکتی تھی۔ بے ہوشی مکمل طور پر چھا جاتی اور دس پندرہ منٹ کبھی آدھ پون گھنٹے اور کبھی ایک ڈیڑھ گھنٹے میں بے ہوشی کا یہ دورہ اپنے آپ ختم ہوجاتا۔ اور جب مٹھیاں کھلتیں تو چھوٹی الائچی کبھی دو کبھی تین اور کبھی چار کی تعداد میں ان میں سے برآمد ہوتیں۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے ہم نے ایسی لمبی اور بہترین چھوٹی الائچی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی دیکھنے والوں نے بتایا کہ یہ الائچی ہانگ کانگ میں ہوتی ہے۔ ہم ڈر کے مارے ان الائچیوں کا استعمال نہیں کرتے تھے مگر ایک دن میری بہن نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ بھائی وغیرہ تو مجھ سے ڈرتے ہیں کیا تم بھائی ہوکر بھی ڈرتے ہو۔ میرا ذمہ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ یہ الائچیاں تم کھا لیا کرو۔ میں نے اندر سے ڈرتے ہوئے گرفا ہری طور پر اپنی بہن کی بات رکھتے ہوئے اور اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ میں تم سے یا ان الائچیوں سے ہرگز نہیں ڈرتا اس کے سامنے ہی ایک الائچی موُنہ میں ڈال لی اور اس کے بعد یہ عالم رہا کہ جب بھی یہ الائچیاں مٹھی میں سے برآمد ہوتیں میں بے تابی سے انہیں کھا جاتا۔ دو تین ملّا مولوی آئے کچھ نے آیات پڑھیں اور کچھ نے آسیب نکالنے کے لئے ثابت ماش بکرے کی کلیجی سالم ہلدی کا دھاگہ وغیرہ سے کچھ ٹونے ٹوٹکے کئے۔ مگر جو مولوی قرآن کی آیات پڑھتے وہ تو خیریت سے چلے جاتے مگر جن ملّاؤں نے ڈھونگ رچائے ان کی میری بہن کافی بے عزتی کرتی اور وہ ایسی ڈراؤنی شکل بنا کر ان کو بُرا بھلا کہتی کہ ہمیں خود بُرا لگتا۔ مگر وہ مُلّا مولوی پھر تشریف نہ لاتے۔

۱۹۴۷ء آگیا اور ملک کی تقسیم کی مصیبت نازل ہوئی۔ شروع اگست میں نواب عاشق حسین کو لاہور میں ایک پولیس مین نے گولی ماردی تو سارے ملتان میں خوف وہراس چھا گیا۔ پاکستان بننے کا اعلان ہوچکا تھا جس کی وجہ سے ملتان میں آتش زنی وغیرہ کے واقعات ہونے شروع ہوگئے تھے مگر بھلا ہو ریڈیو والوں کا کہ بہت جلد قاتل کے نام کا اعلان کردیا گیا۔ اور ملتان کے غیر مسلموں نے سکھ کا سانس لیا۔ اسی روز میری بہن کو بڑا طویل دورہ پڑا اور میں پاک دروازہ سے ایک مولوی صاحب کو بلانے کے لئے جانا چاہتا تھا مگر شہر میں جو خوف وہراس پھیلا ہوا تھا اس کے پیش نظر میری بیوی نہیں چاہتی تھی کہ میں گھر سے باہر جاؤں مگر میں اپنی بہن کی غیر حالت دیکھ کر خاموش نہ رہ سکا اور بیوی کے منع کرنے پر بھی گھر سے نکل گیا۔ ابھی میں چاہ بوہڑ والا کی مین سڑک پر بھی نہیں گیا تھا کہ میری بیوی بھاگتی ہوئی اور ہانپتی ہوئی مجھے آوازیں دیتی ہوئی دکھائی دی۔ معلوم کرنے پر اس نے بتایا کہ ستیا کی بے ہوشی جاتی رہی ہے اور اس نے کہا ہے کہ بھائی کو واپس بلالو پاک دروازہ پر ابھی ابھی دو آدمیوں کا قتل ہوا ہے۔ میں واپس آگیا اور شام کو معلوم ہوا کہ واقعی پاک دروازہ پر اُسی وقت دو غیر مسلم دکاندار قتل کردیئے گئے تھے۔ اب ہم نے بھی پاکستان سے ہندوستان آنے کی تیاریاں شروع کردیں۔ میرا لڑکا پریم ساگر جو ملتان چھاؤنی کے کنٹونمنٹ بورڈ میں پڑھتا تھا اور اس کی عمر اس وقت چھ سات سال ہوگی اسکول سے گھر آرہا تھا کہ ملٹری ٹرک نے اسے ٹکر ماردی — اور اس کی بائیں ٹانگ کی ہڈی توڑ دی۔ ملٹری والے اسے ٹرک میں ڈال کر ملٹری ہسپتال لے گئے۔ جوں ہی ہمیں معلوم ہوا۔ میں اور میری بیوی دیوانہ وار ملٹری ہسپتال تانگے پر پہنچے۔ مگر وہاں جانے پر پتہ چلا کہ ہسپتال والوں نے ضروری کارروائی کرنے کے بعد بچے کو سول ہسپتال ملتان شہر بھجوا دیا ہے۔ چنانچہ ہم نے تانگے والے سے کہا کہ ہمیں شہر سول ہسپتال لے چلو اس نے کہا کہ راستہ میں ہندو محلے پڑتے ہیں۔ میں نہیں جاؤں گا۔ میں مسلمان ہوں کوئی مجھے ماردے گا۔ بڑی مشکل سے اسے اس بات پر راضی کیا کہ اچھا ہمیں وہاں تک چھوڑ دے جہاں تک تم اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہو اس نے بوہڑ دروازہ پر لاکر چھوڑ دیا وہاں سے ہم پیدل ہی سول ہسپتال پہنچے۔ ہسپتال کے انچارج مسلمان ڈاکٹر میرے واقف کار تھے۔ ان سے ملا تو پتہ چلا کہ جو کچھ وہ کرسکتے تھے انہوں نے کردیا ہے اور لڑکا جنرل وارڈ میں بستر پر ہے اور اس کی ٹانگ کو ویٹ باندھ کر لٹکا دیا گیا ہے۔ اب ہماری پاکستان سے بھاگنے کی سب تیاریاں ماند پڑگئیں اور ۲۱ دن تک ہسپتال میں بچے کی دیکھ بھال کے لئے رہنا پڑا۔ قدرت نے یہ کرم ضرور کیا کہ ان دنوں میں میری بہن کو کوئی دورہ نہیں پڑا اور وہ روٹی وغیرہ پکا رکھتی۔ اور گھر کا سارا کام کاج کر رکھتی۔ ان دنوں میں ہم اپنی پریشانی کے باعث اس کی طرف کوئی دھیان نہ دے سکے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی علاج کرایا مگر یہ بالکل ٹھیک رہی جس سے ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اگر اس کا علاج نہ کرایا جائے تو یہ اچھی رہتی ہے اور اگر علاج کرایا جاتا ہے تو اسے دورے وغیرہ زیادہ پڑتے ہیں۔

میرا چھوٹا بھائی ان دنوں ملتان میں ہی محکمہ پولیس میں تھا اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اہل وعیال کو لے کر ہندوستان چلا جاؤں وہ والدہ صاحبہ اور والد صاحب کو تونسہ شریف کیمپ سے لے کر ہندوستان آجائے گا۔ چنانچہ میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو دہلی آگیا

اور ایک سال بعد میری بہن کی شادی شری لوک ناتھ پٹواری سے کر دی گئی۔ کیوں کہ کچھ ڈاکٹروں نے ہمیں یہ صلاح دی کہ اگر اس لڑکی کی شادی کر دی جائے تو ہو سکتا ہے یہ دورے وغیرہ پڑنے ختم ہو جائیں۔ مگر ہوا یہ کہ شادی کرنے کی دیر تھی کہ میری بہن کی حالت ایسی بگڑی کہ وہ گھنٹوں ہوش میں نہ آتی۔ ہر پندرہ۔ بیس منٹ کے بعد خون کی الٹی۔ بہر کیف اب یہ اپنے خاوند کے ساتھ کشمیری گیٹ حسن بلڈنگ والے سرکاری کوارٹر میں رہنے لگی۔ مگر اس کی حالت دن بہ دن خراب ہوتی گئی۔ اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اس کے دو سال بعد لڑکا پیدا ہوا۔ اگر وہ کسی کام کے لئے مکان کو تالہ لگا کر باہر جاتے اور جب تالہ کھولتے تو کمرہ میں جوت جل رہی ہوتی۔ آٹے کا دیا ایسا خوبصورت ڈیزائن سے بنا یا ہوتا جیسے کسی انجینئر نے بنایا ہو اور اس میں اصلی گھی ہوتا اور جوت جل رہی ہوتی۔ یہ بے چارے ڈالڈہ گھی کھاتے تھے ان کے گھر میں اصلی گھی ہوتا ہی نہیں تھا اگر کوئی مہمان آجائے۔ تو رسوئی میں خود بخود پکا پکایا کھانا آجاتا۔ عجیب و غریب واقعات ہونے لگے چھوٹی بچی گم ہو گئی۔ تھانے میں رپورٹ لکھائی گئی۔ مگر چار دنوں کے بعد دیکھا کہ لڑکی اپنے آپ گھر کے آنگن میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے پاس بڑے اچھے اچھے کپڑوں، بسکٹ مٹھائی وغیرہ کا بندھا ہوا پیکٹ رکھا ہے لڑکی سے پوچھا گیا کہ تو کہاں گئی تھی کہنے لگی کہ ایک بابا تھا وہ کہیں لے گیا تھا۔ خوب مٹھائی دیتا تھا آئس کریم لے کر دیتا تھا۔ ٹافیوں کا ڈبہ دیا ہے اور کہتا تھا کہ تو رو نہیں اور نہ ڈر میں تجھے تیرے ماں باپ کے پاس چھوڑ آؤں گا جب بھی میں روتی تو فوراً نیند آجاتی تھی تھانے پر اطلاع دی گئی کہ لڑکی آگئی ہے اور وہ یہ بیان دیتی ہے پولیس والوں نے کپڑے مٹھائی وغیرہ دیکھی اور چپ ہو رہے۔ پھر یہ معمول ہو گیا کہ ہر دس بیس دنوں کے بعد لڑکی گم ہو جاتی اور ایک یا دو تین دنوں کے بعد آجاتی اور سامان سے لدی پھندی ہوتی۔

جب میں اپنی بہن کے ہاں جاتا تو لازمی طور پر کوئی نہ کوئی چیز دھڑام سے گرتی۔ کبھی لمبے لمبے چھوہارے ہوتے کبھی چھوٹی الائچیاں وہی جو ملتان میں آتی تھیں۔ کبھی سردیوں میں آم۔ کبھی کوئی ایسا پھل جس کا نہ ہمیں نام معلوم ہوتا اور نہ اس کے کھانے کا ہمیں کبھی تجربہ ہوا ہوتا۔ میرا بھائی ان سب باتوں کو ڈھونگ سمجھتا تھا میرے بھائی شری دھرم پال سب انسپکٹر سی آئی ڈی فیروز پور جھر کا ضلع گوڑگاؤں ایک دن میرے ساتھ ستیا کے مکان گئے تو ستیا نے عجیب سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا کہ آج تو میرے بھائی کو تنخواہ ملی ہے۔ اور پانچ پانچ روپے کے نئے نئے نوٹ ملے ہیں میری بہن کہنے لگی لو ان میں سے یہ ایک نوٹ ہے اپنے نوٹ گن لو یہی نوٹ کم ہو گا میرے بھائی نے سرکاری وردی پہن رکھی تھی جیب کا بٹن کھول کر نوٹ نکالے تو واقعی وہ سب پانچ پانچ کے تھے اور بالکل نئے اور سلسلہ وار نمبر کے تھے۔ دیکھا تو واقعی اس نمبر کا نوٹ جیب میں نہ تھا۔ جو میری بہن نے اسے واپس کیا ابھی ہمیں بیٹھے پانچ منٹ ہوئے تھے کہ دھڑام سے ایک پیکٹ گرا میری بہن نے کھولا تو اس میں بہترین قسم کے بسکٹ تھے۔ چائے میری بہن نے بنائی اور ہم دونوں بھائیوں نے یہ بسکٹ مزے سے چائے کے ساتھ کھائے جب چلنے لگے تو ستیا کہنے لگی بھائی دھرم پال جی آپ ان باتوں کو ڈھونگ۔ کہتے اور سمجھتے ہوئے موری گیٹ کی فلاں دوکان پر جاؤ اور دریافت کرنا کہ یہ بسکٹ کون لے گیا تھا۔ ہم دونوں بھائی اس دوکان پر پہنچے تو سامنے ہی شیشے کے مرتبان میں وہی بسکٹ موجود تھے۔ ہم نے دوکاندار سے پوچھا کہ ابھی آدھ پون گھنٹے پہلے یہ بسکٹ کون لے گیا تھا اس نے بتایا کہ ایک بوڑھا آدمی لے گیا تھا۔ اور سوا روپے کے پاؤ بھر لے گیا تھا (ان دنوں کلوگرام کا سلسلہ نہیں تھا۔)

ہم دیہاتی علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ ایک دن میں اپنی بہن کے ہاں کافی رات تک بیٹھا رہا اور باتیں ہوتی رہیں کہ رات کے دس بجے کے قریب کوئی چودہ پندرہ آدمی بہادر پور ضلع گوڑگاؤں سے آگئے جو میرے بہنوئی کے رشتہ دار تھے۔ غالباً میرے بہنوئی نے دریافت کیا کہ آپ لوگوں نے ابھی کھانا تو کھایا نہیں ہوگا انہوں نے کہا کہ کھانا تو ہم کھائیں گے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ میری بہن کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور وہ نہایت غصے کے عالم میں رسوئی میں گئی اور اپنے خاوند کو بلا کر کچھ کہا۔ دو منٹ بعد میرے بہنوئی نے ان مہمانوں سے کہا کہ کھانا تیار ہے کھانے کے لئے ہاتھ دھو لیجئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ تنوری روٹیاں، شاہی باش کی دال۔ آلو گوبھی کی سبزی۔ بینگن کا بھرتا۔ وغیرہ سب کچھ ہے ان دیہاتی مہمانوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ اور میں حیران کہ کیا اتنی رات کے لئے پہلے سے ہی میرے بہنوئی نے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ میں نے رسوئی میں جا کر بہن سے اشارے سے پوچھا کہ یہ سب کیا ہے تو وہ مسکرائی اور کہنے لگی کہ ان بے وقت آنے والے اجڈ مہمانوں کے لئے اپنے آپ ہی کھانا آگیا ہے۔

ہم دونوں بھائی کسی کام سے اپنی بہن کے گھر گئے میرے بہنوئی کی قمیض کوئی کیل وغیرہ لگ جانے کے باعث پیچھے سے تھوڑی سی پھٹی ہوئی تھی میرے بھائی نے ازراہ مذاق کہا لوک ناتھ جی آپ کو کیا پرواہ ہے پھٹی ہوئی قمیض کیوں پہن رکھی ہے ستیا سے کیوں نہیں کہتے کہ جو اس کے سر پر ہیں ان سے آپ کو قمیض منگوا دے۔ ابھی یہ بات بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ زور سے ایک بنڈل گرا۔ کھولا تو اس میں دو قمیضیں تھیں اور ان پر ہانگ کانگ کے کسی دوکان کی چٹ لگی ہوئی تھی۔ اب میرے بھائی کی بولتی بند۔ دلیل جواب دے چکی اور اس نے بھی اس معاملے کو سنجیدگی سے سوچنا

شروع کیا کہ آخر اس کا کیا علاج ہو۔

مجھے جناب بشیر احمد صاحب سابق وزیر اعظم ریاست مالیرکوٹلہ (جن کا اب انتقال ہو چکا ہے) نے لکھا کہ مالیرکوٹلہ میں ایک صاحب ہیں جو آسیب وغیرہ اُتارنے کا کام کرتے ہیں اس علاقہ میں مشہور ہیں اگر آپ مناسب خیال کریں تو ان سے بات کر دیکھئے۔ میں خط ملتے ہی مالیرکوٹلہ گیا جناب بشیر صاحب اور میجر فرحت صاحب (مرحوم) نے دو دن مجھے اپنا مہمان رکھا اور ایک شام کو ہم بازار میں جا رہے تھے کہ ان ملّا جی کو ایک مکان پر کھڑے دیکھا۔ ایک لالہ جی ان سے کہہ رہے تھے کہ مولوی صاحب اگر آپ یہ گرم گرم دودھ کی کڑھائی جو کہ حلوائی کی دوکان پہ بھٹی پر رکھی ہوئی تھی ساری پی جاؤ تو سارے دودھ کی قیمت بھی میں دوں گا اور بیس روپے انعام بھی دونگا۔ مُلّا جی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اپنا کمبل سا جو انہوں نے اوڑھ رکھا تھا اسے اُتارا اور بھٹی کے قریب ہی بیٹھ کر اس کمبل کو اپنے مونہہ اور سر کے علاوہ کڑھائی پر اس طرح ڈال لیا کہ دودھ نظر نہ آئے اور نہ ہی مولوی صاحب کا مونہہ نظر آئے۔ اور بسم اللہ کی آواز سنائی دی۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد ملّا جی یا اللہ کہتے ہوئے اٹھے تو دیکھا کہ گرم گرم دودھ کی کڑھائی جس میں کم از کم ۲۰ سیر دودھ یقیناً ہوگا بالکل خالی تھی کڑھائی کے نیچے دہکتے ہوئے کوئلے بدستور موجود تھے اور خالی کڑھائی سے دھواں اُٹھ رہا تھا ہم سب حیران رہ گئے شرط لگانے والے لالہ جی نے بیس روپیہ ملّا جی کو دیئے اور حلوائی کے دودھ کی قیمت ادا کی۔

اس واقعہ سے میرے دل نے گواہی دی کہ یہ صاحب واقعی میری بہن کا علاج کر سکیں گے۔ اور میں اُن مولوی صاحب کو دہلی اپنے ساتھ لے آیا ہم مالیرکوٹلہ سے رات کو سوار ہوئے اور صبح دہلی آگئے۔ دریاگنج والے اپنے فلیٹ میں، میں نے اور مُلّا جی نے نہا دھو کر ناشتہ کیا اور دس بجے کے قریب میں ان کو لے کر کشمیری گیٹ اپنی بہن کے ہاں پہنچا۔ میری بہن اپنے کوارٹر کے باہر ہی صحن میں کھڑی تھی ہمیں دیکھتے ہی اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اور شکل بگڑ گئی۔ میری بہن کسی بھی عالم میں ہوتی میرا احترام وہ ضرور کرتی مگر آج اس کا لب و لہجہ بہت حد تک بدلا ہوا تھا اور پنجابی زبان میں ہذیانی کیفیت کے عالم میں کہنے لگی کہ روز روز کسی نہ کسی کو میرے علاج کے لئے لے آتا ہے۔ بس یہ کہنا تھا کہ میری بہن نے بھاری بھرکم مولوی صاحب کو اٹھا کر صحن میں پٹخ دیا۔ مولوی صاحب کی پگڑی الگ اور کلاہ اِدھر اُدھر گر گئے۔ اور مولوی صاحب پگڑی اور کلاہ اٹھا کر یہ جا اور وہ جا اور میں ان کو بھاگتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

دس پندرہ منٹ کے بعد جب میری بہن کا غصہ کچھ کم ہوا تو مجھے کمرہ میں لے کر جا کر چارپائی پر بٹھایا (یہ بھی یاد رہے کہ میری بہن میرے علاوہ کسی کو بھی کمرے میں داخل نہیں ہونے دیتی تھی) اور نہ کسی کو چارپائی پر بٹھاتی تھی۔ پانی کا گلاس لا کر مجھے دیا کہنے لگی گنگا جل ہے ابھی ابھی ہردوار سے آیا ہے پی لو میں نے چسکی لیتے ہوئے کہا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ گنگا جل ہے۔ یہ سنتے ہی اس کی آنکھیں چڑھ گئیں اور ترشی کے لہجہ میں کہنے لگی ہم لوگ جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ اور راستے میں ایک ہردواری لوٹا گنگا جل سے لبالب سامنے اپنے آپ میز پہ آگیا اور میری بہن کہنے لگی کہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ نلکے کے پانی میں کلورین کی بو ہوتی ہے جو اسے صاف کرنے کے لئے ڈالی جاتی ہے، یہ گنگا جل ہے اس میں کلورین کی بُو نہیں ہے۔ میں نے گنگا جل کا ایک گلاس پیا ہی تھا کہ ایک تھیلا آگرا جس میں ہردوار کا گرم گرم پرشاد تھا۔ میں نے اسے بھی کھایا۔ اب میری بہن کا غصہ کافی حد تک کم ہو چکا تھا مسکراتے ہوئے کہنے لگی اور کیا کھاؤ گے۔ آئندہ ایسے آدمیوں کو میرے ہاں نہ لایا کرو۔ اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے تم تو اپنی بہن کے علاج کے لئے خرچ کرکے علاج کرنے والے کو لاتے ہو اور مجھے اس سے تکلیف ہوتی ہے اس لئے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

مجھے مولوی صاحب کا فکر تھا اس لئے میں بہن سے یہ کہہ کر کہ مہمان ہو کر کی خبر لوں اُٹھ کر گھر آنے لگا تو میری بہن کہنے لگی کہ وہ تو مالیرکوٹلہ کی گاڑی پر سوار ہو کر بہادر گڑھ بھی پہنچ گیا ہے۔ اس کی فکر نہ کرو اور اب کھانا کھا کر جانا کہنے لگی کہ تم تو کھانا ایک بجے کھاتے ہو اب ساڑھے بارہ تو بج ہی گئے ہیں اگر ابھی کھانا ہو تو ابھی کھا لو ورنہ اپنے مقررہ وقت پہ ایک بجے کھا لینا تمہارے بہنوئی بھی تیس ہزاری کچہری سے آجائیں گے۔

کھانے میں مُرغ کا گوشت زردہ، تنوری پراٹھے، رائتہ۔ دسہری آم وغیرہ اس افراط سے تھا کہ میری بہن ان اخراجات کی متحمل نہ ہو سکتی تھی۔ میں نے ذرا سا سوچا تو بہن کہنے لگی سوچتے کیا ہو کھاؤ میں نے سب چیزیں ایسی منگائی ہیں جو تمہیں پسند ہیں۔ میں سب کچھ سمجھ چکا تھا مگر کھانے میں، میں نے کوئی کمی نہ کی تین بجے دریاگنج آگیا۔ بیوی کہنے لگی کہ کھانے میں اتنی دیر کر دی جلدی کرو مجھے بڑی بھوک لگی ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ ستیا کے ہاں سے گزری اور اس کی ناراضگی دور کرنے کے لئے کھانا وہیں کھا لیا اس پاس ٹیلی فون نہ ہونے کے باعث تمہیں اطلاع نہ دے سکا کہ تم میرا انتظار نہ کرو اور کھانا کھا لو۔

اب میں نے بھی غنیمت اسی میں سمجھی کہ بہن کا علاج نہ کرایا جائے۔ اس عرصے میں یہ چار بچوں کی ماں بن چکی تھی۔ ایک دن میں دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ میری بہن بڑی سہمی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ فوراً میرے ساتھ چلو میری بیوی نے پوچھا کہ ستیا کیا ہوا تو کہنے لگی پوچھو مت تم بھی میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ ہم دونوں میاں بیوی ستیا کے ساتھ ہو لئے بس پہ

کشمیری گیٹ پہنچے اور وہاں سے حسن بلڈنگ سرکاری کوارٹر تک پیدل گئے۔ میری بہن نے تالا کھولا تو دیکھا کہ دھوپ اگربتی وغیرہ کے دھوئیں سے کمرہ بھرا پڑا ہے جب دھواں کم ہوگیا تو سارے کمرے میں مسحور کن خوشبو اس کثرت سے آرہی تھی جیسے کسی نے سینٹ کا کنستر چھڑک دیا ہو۔ دیکھا تو کونے سے کچھ جگہ پُجی ہوئی ہے اس پر بڑا ہی بہترین کپڑے کا ٹکڑا بچھا ہوا ہے اور اس پر گلاب اور دوسرے کئی قسم کے پھول پڑے ہوئے ہیں۔ اصلی گھی سے آٹے کے بڑے دیئے میں جوت جل رہی ہے اور آس پاس اکنی چونی اور پیسے وافر تعداد میں رکھے ہوئے ہیں میری بیوی نے میرے کان میں کہا کہ یہ سب کچھ اس نے خود کیا ہوگا اور ہمیں پیرنی بننے کے لئے دکھانے آئی ہے۔ میری بیوی کا یہ کہنا تھا کہ ہماری موجودگی میں سینٹ کی پھوار ہمارے مونہہ پر پڑی اور پھولوں کا ایک گل دستہ دھڑام سے گرا۔ ہم دونوں خاموش رہے اور شام کو جب میرے بہنوئی اپنے دفتر سے تیس ہزاری سے اور بچے اسکول سے آگئے تو ہم دریا گنج آگئے۔

اب محلے کی عورتوں نے میری بہن کو "پیرنی" سمجھنا شروع کر دیا۔ اور اس سے دریافت کرنے لگیں کہ میرا یہ کام ہوجائے گا یا نہیں وغیرہ وغیرہ اور میری بہن نے واقعی اپنے آپ کو "پیرنی" سمجھنا شروع کر دیا اس کی کہی کوئی بات سچ ہوجاتی دگرنہ اکثر و بیشتر جھوٹی ثابت ہوتیں۔ مگر ایک بات ضرور ہے کہ جسے بیمار کرنا چاہتی یا اس کا مالی نقصان کرنا چاہتی وہ ہوجاتا تھا۔ لہٰذا میری بہن نے اپنے رشتہ داروں سے گن گن کر بدلے لئے اور کئی حرکات ایسی کیں جن کے اثرات اب تک موجود ہیں اور ان برائیوں کا نتیجہ خود میری بہن کو مل رہا ہے۔

قبلہ صولت صاحب جن کا پورا نام سید محمود الحسن تھا عرب النسل تھے ان کے والد صاحب عرب سے ٹونک تشریف لائے تو والئ ٹونک نے جاگیر عطا کی اور انہوں نے ایسے روحانی کمالات دکھلائے کہ اہل ٹونک اور والئ ٹونک ان کے والہ و شیدا ہوگئے۔ عرب صاحب کے انتقال کے بعد ان کے فرزند ارجمند جناب سید محمود الحسن صولت نے روحانی کمالات میں اپنے والد محترم کو بھی کوسوں پیچھے چھوڑ دیا۔ شاعری تو ان کے گھر کی باندی رہی اور روحانی طور پر ان کے کمالات میں بھی ان کا ثانی مجھے کوئی نہیں ملا۔ اپنی بہن کے بارے میں کئی بار سوچا کہ مفصل حالات قبلہ صولت صاحب کی خدمت اقدس میں تحریر کروں مگر یہی فیصلہ کیا جب ان سے ملاقات ہوگی تو بالمشافہ گزارش کروں گا اور اب وہ گھڑی آگئی تھی ایک روز شام کے چار بجے ہوں گے گرمی اپنے شباب پر تھی۔ ان دنوں میری رہائش اور دفتر ایک ہی جگہ نہیں تھے۔ لہٰذا میں دفتر کے دروازے بند کرکے ایک چٹائی بچھا کر دوپہر کو سو گیا۔ نیند کے خمار میں باہر کا دروازہ کھٹکھٹانے کی مسلسل آوازیں محسوس ہو رہی تھیں مگر میں ان سنی ان سنی کئے لیٹا رہا۔ ابھی آدھا گھنٹہ بھی نہ گزرا ہوگا کہ میرے دفتر سے ملحقہ فلیٹ کا ایک ملازم دیوار پھاند کر صحن میں آیا اور کمرے کے دروازے میں لگے شیشوں سے جھانکتے ہوئے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا بلکہ دکڑیا میں اٹھا دروازہ کھولا تو وہ صاحب کہنے لگے کہ ٹونک سے صولت صاحب تشریف لائے ہیں آپ کی سیڑھیوں والا دروازہ کھٹکھٹاتے رہے مگر آپ کی آنکھ نہیں کھلی تو وہ آدھا گھنٹے سے ہمارے ہاں بیٹھے ہیں۔

میں آنکھیں ملتا ہوا ان کے ہاں گیا دیکھا تو میاں حسب عادت مسکرا رہے تھے کہنے لگے بیٹا خوب گھوڑے بیچ کر سوئے۔ دل نہیں مانا اور تمہیں جگوا دیا میں نے معذرت کرتے ہوئے اپنے ہاں چلنے کو کہا تو فرمانے لگے۔ محمود نے چائے منگائی ہے پی کر چلتے ہیں۔ تقریباً پانچ بجے ہم اپنے فلیٹ میں آئے اور ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگیں میں نے بڑے مایوسی کے لہجے میں کہا میاں میری بہن پر کسی روح کا سایہ ہے اور آپ کے ہوتے ہوئے وہ ٹھیک نہ ہو تو یہ میری بدقسمتی ہی ہوسکتی ہے۔ ابھی میں ساری تفصیل سنا ہی رہا تھا کہ میری بہن معہ اپنے شوہر کے آگئی۔ میں نے صولت صاحب کو بتایا کہ یہ میری بہن اور بہنوئی ہیں۔ ابھی صولت صاحب کچھ کہنے ہی والے تھے کہ میری بہن خاصی ناہموار زبان میں کہنے لگی ہاں ہاں مجھے دہلی میں پتہ لگ گیا تھا کہ تم کسی بڑے مولوی سے میرے بارے میں بات چیت کرو گے ہو اسی لئے تو میں خود یہاں آگئی ہوں۔ اتنے میں سامنے والے چھوٹے کمرے میں کتابوں سے بھری ہوئی الماری اپنے آپ دھڑام سے گری جس کے دھماکے سے نیچے مارکیٹ والے چار پانچ دوکاندار بھاگے بھاگے اوپر آئے کہ کیا ہوگیا ہے۔ میاں خوب قہقہے لگاتے رہے اور میری بہن مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ آج پانی بھی نہیں پلاؤ گے میں نے ٹیلیفون سے نیچے دوکاندار سے کہا کہ چار لیمن کی بوتلیں بھجوا دے۔ ان دنوں گولی والی بوتل ہوتی تھی۔ دو تین منٹ بعد دوکاندار کا آدمی چار بوتلیں لے کر آیا۔ ہم سب نے ایک ایک پی تو میری بہن کہنے لگی میں اور پیوں گی میں نے دوکاندار کے آدمی سے کہا کہ جلدی سے دو بوتلیں اور لے آؤ مگر میری بہن نے چیخ کر کہا کہ دو سے کیا ہوگا دو درجن منگاؤ۔ دوکان کا آدمی دو بوتلیں ہی لایا۔ اور میری بہن نے ایک ہی سانس میں انہیں پی کر کہا کہ اور لاؤ۔ مجھے صولت صاحب نے اشارہ کیا کہ اور منگا دو۔ میں نے دوکاندار کے ملازم سے کہا کہ دس بوتلیں اور لے آؤ۔ ان بوتلوں کے ساتھ بھی میری بہن نے یہی سلوک کیا اور کہنے لگی کہ ابھی میری پیاس نہیں بجھی ایک درجن بوتلیں اور منگاؤ۔ اب صولت صاحب فرمانے لگے بس اور ایک بوند بھی نہیں ملے گی ایک درجن بوتلیں تو کہا

اتنا سُننا تھا کہ میری بہن کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور میں یہ توقع کر رہا تھا کہ اب یہ صولت صاحب سے اُلجھ جائے گی مگر کیا دیکھتا ہوں کہ صولت صاحب نے بائیں پاؤں سے باٹا کا کپڑے والا جوتا اتارا اور زور سے کمرے کے فرش پر مارتے ہوئے کہا خبردار۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم سید ہیں اور حضور رسول اللہ کی اولاد ہیں۔ قبلہ کا اتنا کہنا تھا کہ میری بہن نے نظریں نیچی کر لیں سر پر دوپٹہ کیا اور کرسی پر بیٹھنے لگی ہی تھی کہ صولت صاحب نے فرمایا خبردار ہمارے سامنے یہ جرأت کہ تم کرسی پر بیٹھو کھڑے رہو اور اگر بیٹھنا چاہو تو نیچے بیٹھ جاؤ میری بہن دو منٹ تو کھڑی رہی اور پھر نیچے بیٹھ گئی۔

صولت صاحب کا پارہ جب کچھ اترا تو مسکرا کر کہنے لگی بیٹیا ذرا نیچے سے کسی دوکان سے تھوڑی سی روئی تو منگا نا میں نے اپنے بہنوئی ہی سے کہا کہ نیچے سندھی کے ہاں سے روئی لے کر آؤ۔ جب میرے بہنوئی روئی لیکر آئے تو صولت صاحب نے کہا کہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں دے دو اور میری بہن سے کہنے لگے کہ اسے سونگھو اور بتاؤ کہ اس میں سے خوشبو آرہی ہے یا بدبو۔ میری بہن نے روئی کو سونگھا اور مسلسل اس طرح سونگھتی رہی جیسے کوئی بہترین عطر کی خوشبو سونگھ رہا ہو۔ صولت صاحب نے پھر خفیف سی خفگی سے کہا کہ جلدی بتاؤ خوشبو ہے یا بدبو تو میری بہن نے بڑی خفیف ہلکی سی آواز میں جواب دیا خوشبو ہے۔ صولت صاحب فرمانے لگے اسے اپنے دوپٹے کے ایک کنارے میں باندھ لے اور صبح کو دیکھنا کہ یہ روئی کوئی کھول کر لے گیا ہے یا بدستور موجود ہے۔ اس کے بعد میری بہن کی حالت ایسی ہوگئی کہ جیسے وہ ادھ مری ہو گئی ہو اس سے چلا نہ گیا تو صولت صاحب نے تحکمانہ لہجہ میں کہا جاؤ دوسرے کمرے میں چٹائی پر لیٹ جاؤ۔ میں نیچے گیا دوکاندار کو ہدایات دیں کہ وہ چائے لے چلے عام طور پر جیسی وہ بناتا ہے ویسی ہی بنائے مگر قبلہ کے لئے شکر حد سے زیادہ ڈالے اور کڑک بنائے۔ پندرہ منٹ تک چائے آئی ہم سب نے چائے پی اور صولت صاحب نے میرے بہنوئی سے کہا کہ تم لوگ اب اپنے گھر جاؤ کل تم تو نوکری پر جاؤ گے اسے یہاں بھیج دینا۔

دوسرے دن میری بہن جب آئی تو اس نے آتے ہی صولت صاحب کے پاؤں چھوئے اور ان کے قدموں کے پاس نیچے ہی بیٹھ گئی۔ صولت صاحب نے بڑے دلاسے سے اسے کرسی پر بٹھایا اور رات کی کیفیت دریافت کی تو میری بہن روتے ہوئے کہنے لگی کہ کل جو کچھ میں نے کیا یا آپ کو کہا وہ میرے اختیار کی بات نہ تھی اس کے لئے مجھے معاف کر دیں۔ صولت صاحب نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ تو میرے بیٹے کی بہن ہے تو میری بھی لڑکی ہی ہے۔ تو گھبرا نہیں سب ٹھیک ہو جائیگا

میری بہن نے جو حالات بتائے انہیں سننے کے بعد صولت صاحب فرمانے لگے بیٹیا کوئی اچھی روح ہے باقی باتیں ہم رات کو کریں گے۔

رات کو مجھے صولت صاحب نے بتایا کہ یہ ایسی روح ہے جو تمہاری بہن کو مالا مال بھی کر سکتی ہے۔ مگر میں گذشتہ حالات سے اتنا گھبرایا ہوا تھا کہ میں نے قبلہ سے کہا کہ ہمیں مال دولت کی ضرورت نہیں آپ اسے ٹھیک کر دیجئے۔ دوسرے دن میرے بہنوئی آئے قبلہ نے انہیں تمام حالات بتائے تو وہ ہاتھ باندھ کر کہنے لگے میاں جی اگر ایسا ہو جائے تو بہت اچھا ہو میں نوکری چھوڑ کر اپنی ٹیکسی چلانا چاہتا ہوں اور دیگر اسی قسم کی کئی باتیں اس نے صولت صاحب سے کہیں۔ جنہیں میں خاموشی سے سنتا رہا۔

رات کو جب میرے بہنوئی کشمیری گیٹ اپنے　　گھر جانے لگے تو صولت صاحب نے ان سے کہا کہ دیکھو لوک ناتھ جی روپیہ جس قدر تم کہو گے آئے گا مگر اس کے تین حصے کرنے ہوں گے۔ ایک حصہ تمہارا دوسرا میرے بیٹے سرور کا اور تیسرا حصہ راہ خدا میں خیرات کرنا ہو گا۔

میرے بہنوئی یہ بات سُن کر کہنے لگے اچھا میاں جی آپ کے فرمان کا میں کل سوچ کر جواب دوں گا۔ میں نے رات کو صولت صاحب سے کہا کہ آپ نے اس سلسلے میں میرا ذکر کیوں کر دیا۔ فرمانے لگے تمہیں دکھلانا ہے کہ تمہارا بہنوئی تمہارے حصہ پر ہی اعتراض کرے گا۔ میں چپ ہو رہا دوسرے دن شام کو میرے بہنوئی اپنے دفتر تیس ہزاری سے سیدھے ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اور صولت صاحب کو اشارے سے باہر لے گئے تقریباً رات کے ۱½ بجے صولت صاحب واپس آئے مگر میرے بہنوئی ساتھ نہیں تھے صولت صاحب قہقہے لگاتے ہوئے فرمانے لگے۔ سرور بیٹیا میں نہ کہتا تھا کہ تمہارا بہنوئی تمہارے حصے پر مخالفت کرے گا اور وہی ہوا۔ اس نے کہا ہے کہ بابا جی جس قدر روپیہ آئے تیسرا حصہ ہم خدا کے نام پر دے دیا کریں گے اور باقی سب ہم رکھیں گے۔ ہاں اگر آپ چاہیں تو تیسرا حصہ لے لیجئے مگر سرور صاحب کو تیسرا حصہ کس بات کا دیں۔ بات رشتہ داری کے علاوہ اصول کی بھی تھی کہ آخر مجھے تیسرا حصہ کیوں دیا جائے میں اس معاملہ میں سنجیدہ رہا اور رات کو بات چیت میں قبلہ سے گزارش کی کہ آپ ان کا کام کر دیجئے میری فکر چھوڑیئے مگر شری لوک ناتھ کے اس بیگانہ پن سے صولت صاحب اس قدر ناخوش تھے کہ جس کا اظہار ان کی زبان سے نادانستہ طور پر کسی نہ کسی طرح ہو ہی جاتا تھا۔

قریباً ایک ماہ صولت صاحب میرے یہاں اس بار رہے۔ روزانہ میری بیوی انہیں جتاتی کہ بابا جی آج سستیا کے ہاں اتنی حد تھی کوئی بھولی تھیں آج اتنا ہجوم تھا اور وہ سب کو ہٹا رہی تھی تمہارا کام ہو جائے گا اطمینان نہیں

ہوگا۔ تم ایسا کرو۔ تم ایسا نہ کرو غرضیکہ وہ پیرنی بنی ہوئی ہے۔ اور لوگ جوق درجوق اسے دیکھنے آرہے ہیں۔ خصوصاً عورتیں تو اسے نہ معلوم کیا سمجھتی ہیں۔ اس کے پاؤں کو ہاتھ لگاتی ہیں۔ سجدے کرتی ہیں۔ یہ باتیں سن کر میاں جی کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور وہ خاموش ہو جاتے۔

ایک دن فرمانے لگے بیٹا کسی سے موٹر منگاؤ۔ آج قطب صاحب، حضرت نظام الدین صاحب اور دوسری درگاہوں پر چلیں گے۔ عرض کیا کہ ٹیکسی ہر وقت مل سکتی ہے کسی سے موٹر مانگنے کی کیا ضرورت ہے قہقہہ لگا کر فرمانے لگے ارے، اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا میں سمجھا کہ ٹونک میں بیٹھا ہوں وہاں تو نواب صاحب کا موٹر آہی جاتا تھا... طے پایا کہ شام کے چار بجے دریا گنج سے روانہ ہوں گے اور شام کے ساڑھے سات بجے تک واپس آجائیں گے۔ ان دنوں ٹیکسی کا کرایہ آٹھ آنے فی میل تھا قطب صاحب، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ امیر خسرو وغیرہ کے مزاروں پر حاضری دے کر واپس دریا گنج آرہے تھے کہ صولت صاحب فرمانے لگے ستیا کے گھر چلنا چنانچہ ٹیکسی کشمیری گیٹ حسن بلڈنگ کے پاس پہنچی ٹیکسی والے کا حساب کرکے اسے رخصت کیا گیا اور ہم دونوں شری لوک ناتھ کے گھر گئے۔ ستیا نے چائے بنائی ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں صولت صاحب نے لوک ناتھ سے کہا کہ میاں ایک بوتل تو لاؤ۔ لوک ناتھ اندر سے ایک بوتل اٹھا لائے۔ فرمایا کہ اسے اچھی طرح دھو کر لاؤ اور وہاں رکھ دو نصف گھنٹہ تک صولت صاحب باتیں بھی کرتے رہے اور گاہے گاہے اس بوتل کی طرف بھی دیکھتے رہے۔ معاً اٹھے اور بوتل اٹھا کر اس کے مونہہ میں اپنی انگلی دیکر فرمانے لگے چلو سرور صاحب گھر چلیں۔ کشمیری گیٹ تک لوک ناتھ چھوڑنے آئے۔ وہاں سے ہم نے اسکوٹر لیا اور دریا گنج کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں فرمانے لگے سرور صاحب کہیں سے بوتل کا کاگ لاؤ میری تو انگلی درد کرنے لگی ہے۔ پٹرول پمپ پر اسکوٹر کھڑا کرکے پٹرول دینے والے سے بوتل کا کاگ لے کر صولت صاحب کو دیا جو انہوں نے بوتل کے مونہہ سے اپنی انگلی نکال کر لگا دیا۔ سوئی والان گھر پہنچے تو بجلی کی روشنی میں مجھے بوتل دکھا کر کہنے لگے کہ دیکھو اس میں کیا ہے۔ میں نے بوتل کو بغور دیکھا تو اس میں دھواں سا نظر آیا میں نے عرض کیا اس میں تو دھواں سا ہے قہقہہ لگاتے ہوئے فرمانے لگے تمہاری بہن کے سر پر جو وبال تھا اسے اس بوتل میں بند کر دیا ہے اب تمہاری بہن کے سر پر کوئی روح وغیرہ نہیں ہے اس بوتل کو حفاظت سے الماری میں رکھ دو۔ رات کو میں اس شریف روح سے پوچھ لوں گا کہ اگر وہ تمہاری بہن کا پیچھا چھوڑ دے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا ورنہ اسکو زمین میں گاڑ دیا جائے گا۔ بوتل کو الماری میں رکھتے ہوئے میرے ہاتھ کانپنے لگے تو صولت صاحب فرمانے لگے۔ بیٹا میرے ہوتے ہوئے تمہیں ایسی چیزوں سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ اگر میں تمہارے ساتھ ہوں گا تو اگر شیر بھی سامنے آجائے گا تو خدا اور اسکے رسولؐ کے حکم سے وہ بھی چپ چاپ چلا جائے گا۔ صبح ہوئی تو دیکھا میاں نماز پڑھ کے واپس نہیں آئے تھے۔ معمول سے کچھ زیادہ وقت لگ گیا تو میں خود مسجد میں چلا گیا میاں وہاں موجود نہیں تھے۔ ایک گھنٹے بعد واپس تشریف لائے تو دریافت کرنے پر فرمانے لگے جامع مسجد چلا گیا تھا وہاں سے آس پاس کے مزارات پر چلا گیا۔ مجھے تو جاننے کی جلدی تھی کہ رات کو بوتل میں بند حضرت سے کیا فیصلہ ہوا۔ فرمانے لگے وہ اپنے آپ آکر عرض کریں ہم ان سے کیوں پوچھیں قید وہ ہیں ہم نہیں۔ رہائی انہیں درکار ہے وہ اپنی غرض سے آئیں۔ نہیں آتے تو نہ آئیں تم فکر مت کرو بوتل کو الماری میں پڑا رہنے دو۔ دو تین دن گزر گئے میرے دل کا کھٹکا جا نہیں رہا تھا میں ہر روز میاں سے دریافت کروں کہ اس کا کیا ہوا اور قبلہ قہقہہ لگا کر کہیں کہ ابھی کچھ نہیں ہوا۔ جمعرات کی صبح کو فرمانے لگے کہ آج رات کو اس کا فیصلہ ہو جائے گا یا تو وہ کل ہمارے ساتھ جامع مسجد نماز پڑھنے چلے گا۔ اور یا دریا برد کر دیا جائے گا۔ جمعہ کی صبح کو ہی صولت صاحب مسجد سے آکر فرمانے لگے۔ بیٹا وہ بوتل تو نکالو میں نے الماری کو بوتل رکھنے کے بعد ڈر کے مارے کھولا ہی نہیں تھا۔ اب جو الماری کو کھولا تو وہ بوتل لڑھکی ہوئی پڑی تھی۔ اسے ڈرتے ڈرتے اٹھایا تو وہ اتنی وزنی تھی کہ مجھ سے نہ اُٹھ سکی میں حواس باختہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا دیکھا تو میاں قہقہہ لگاتے ہوئے الماری کے پاس آگئے اور بوتل کو ایسے اٹھا لیا جیسے وہ خالی بوتل ہی ہو مجھے دکھلاتے ہوئے فرمانے لگے کہ دیکھو ابھی اس میں اسی طرح وہ دھواں موجود ہے اس نے رات کو درخواست کی ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے کہ اسے اللہ میاں معاف کریں۔ اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ اب یہ کسی کو نہ ستائے گا اور نہ ہی تمہاری بہن کے ہاں جائے گا۔ جمعہ کی نماز کے لئے جب میاں جامع مسجد تشریف لے گئے تو وہ بوتل بھی ہمراہ لے گئے جب دو بجے واپس آئے تو منشی عتیق اللہ ساتھ تھے فرمانے لگے بیٹا ساتھ مل گیا ہے اب ہم کل ٹونک جائیں گے ہماری تیاری کر دو، مگر بابا اس بوتل کا کیا ہوا۔ قہقہہ لگاتے ہوئے فرمانے لگے اسے ہم نے معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کر دی کہ اسے سکون ملے۔

اب بھی میری بہن اپنا بھرم رکھنے اور اپنی پیری جتلانے کے لئے ڈھونگ بنائے ہوئے ہے۔ مگر حقیقتاً اب کوئی بھی روح نہ تو اس کے سر پر ہے اور نہ اس کے قبضے میں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ تمام رشتہ داروں کو اس ڈھونگ کے ذریعے الو بنائے ہوئے ہے۔

آخری قسط

علم الحروف

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

و مزاج بادی۔ اعداد ۶۔

● محبت کیلئے جب آفتاب برج اسد میں ہو تو ۳۶ واؤ تانبے کی تختی پر کندہ کرکے اور طالب و مطلوب کا نام انکی ماؤں کے نام کے ساتھ لکھ کر آگ میں دفن کرے تو بہت جلد مطلوب کو طالب کے قدموں میں پائے ● اگر مطلوبہ مقاصد میں ناکامی ہورہی ہو تو حرف واؤ کا ورد ۶۰۰ سو مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک کرے۔ انشاء اللہ مقاصد میں کامیابی حاصل ہوگی ______ ● دشمن کی خواب بندی کے لئے ہرن کی دباغت شدہ کھال پر حرف واؤ ۹۹ مرتبہ اس وقت لکھیں جب قمر تحت الشعاع میں ہو اور اس پر دشمن اور اس کی ماں کا نام بھی لکھدیں۔ اور اس طرح لکھدیں

خواب بند کردم فلاں ابن فلاں را

اس کے بعد اس کو کہیں ہوا میں لٹکادیں تو دشمن کی نیند اڑ جائے گی ● اگر کسی کے سفر کی بندش کرادی گئی ہو تو صبح کو ۶۰ مرتبہ حرف واؤ کو ۱۱ دن ۲۱ دن یا ۴۰ دن تک پڑھیں تو انشاء اللہ سفر کھل جائے گا۔

ہ مزاج آتشی۔ اعداد ۵۔

● یہ حرف محبت کیلئے تیر بہدف ہے۔ جسوقت آفتاب برج ثور میں داخل ہو۔ ۵ درجے کو پہنچے۔ اس وقت حرف ہ کو سات سو مرتبہ پڑھے مع موکل و اسکا موکل ددریائیل ہے، اور ساتھ ساتھ طالب و مطلوب کے نام ہر سیکڑے پر لیتا رہے اور ہر سیکڑے پر سیاہ مرچ پر دم کرکے آگ میں ڈالتا رہے۔ اسطرح ، سیاہ مرچوں پر پڑھ کر آگ میں ڈالے اور سیاہ مرچوں کی دھونی بھی لیتا رہے۔ بعدہٗ راکھ کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر اسمیں تھوڑا سا موم اور شکر بھی رکھ لے اور مطلوب کی چوکھٹ پر دفن کردے۔ انشاء اللہ مطلوب بیقرار ہوگا ● اگر حرف ہ کو ایکہزار مرتبہ روزانہ با موکل پڑھے تو تمام اقارب واحباب محبت اور دوستی کا اظہار کرنے لگیں گے ● اگر پرانی قبر کی مٹی لیکر اس پر ستر مرتبہ حرف ہ پڑھ کر دم کرکے دشمن کے گھر میں ڈالدیں تو دشمن کا خانہ خراب ہوگا ● اگر کسی پر فقر و فاقہ کا دور دورہ ہو تو کسی چوراہے سے چالیس سنگریزے اٹھالے اور ہر ایک سنگریزے پر چالیس بار حرف ہ پڑھ کر دم کرے اور اپنے گھر میں دفن کرتا رہے۔ چالیس دن ایسا ہی کرے۔ انشاء اللہ فقر و فاقہ سے نجات ملے گی۔

ی مزاج بادی۔ اعداد ۱۰۔

● جب آفتاب برج قوس میں داخل ہو تو سفید کاغذ یا ریشمی سفید کپڑے پر حرف ی ۲۱ مرتبہ لکھے اور مطلوب کا نام مع اسم والدہ لکھ کر فتیلہ بنا کر گائے کے گھی میں جلائے۔ اور صندل کی دھونی لے تو مطلوب کا دل طالب کی محبت میں گرفتار ہوگا ● اگر طالب و مطلوب کے نام ان کی ماں کے ناموں کے ساتھ لکھ کر ان کے چاروں طرف حرف ی لکھدے اور پھر طالب اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو مطلوب طالب کی محبت میں بیقرار ہوگا انشاء اللہ

● زبان بندی کے لئے یہ عمل مجرب ہے۔ ساعت عطارد میں حرف ی کو ایک ہزار مرتبہ سرخ کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھے اور کسی بھاری پتھر کے نیچے دبادے۔ دشمنوں کے نام بھی اس پر لکھدے تو دشمنوں کی زبان بند ہوگی

● جو شخص حرف ی کو سفید ریشمی کپڑے پر سو بار لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ اسکے تمام دشمنوں کی زبان بند ہوگی ● اگر کوئی شخص اس نقش کو سفید کاغذ پر گلاب و زعفران سے ساعت سعید میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو کاتب عالم الارواح اس کی مدد ہوگی۔

۶۸۶

ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی

● اگر کاشت زراعت پر سو بار حرف ی کندہ کرا کے کھیتی کرے تو کھیتی بے اندازہ اور بے شمار ہوگی۔ ختم شد

ٹھنڈے دوزخ کی مخلوق

محمود الہاشمی

میں جنات کا قائل نہیں تھا۔ اور میں ان سب لوگوں کا مذاق اڑاتا تھا جو جنات پر یقین رکھتے تھے اور بھوت پریت کی باتیں کیا کرتے تھے ایک بار میرے ایک دوست کی بہن پر جن کا اثر بتایا گیا۔ اس کا نام رضیہ تھا۔ رضیہ کو صبح و شام عجیب قسم کے دورے پڑا کرتے تھے۔ وہ بے ہوش ہو جایا کرتی تھی۔ اور جب بے ہوش ہو کر ہوش میں آتی تھی تو اول فول بکنا شروع کر دیتی تھی۔ کہا کرتی تھی کہ ہمارا نام عبدالجبار ہے۔ ہم رضیہ پر عاشق ہیں۔ ہمیں رضیہ کی آنکھیں اچھی لگتی ہیں۔ ہم اس کی آنکھوں پر عاشق ہیں۔ وغیرہ اسی طرح کے بے شمار جملے وہ بولا کرتی تھی ان جملوں کو سنکر گھر کا ہر فرد سہم جاتا تھا۔ میرا دوست اظہار احمد بھی خوفزدہ سا ہو جایا کرتا تھا۔ اور مولوی مُلاؤں کو لا لا کر اسکی کیفیت دکھاتا تھا۔ لیکن مجھ پر ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ رضیہ پر کسی طرح کے دماغی دورے پڑتے ہیں جس سے اس کا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے۔ اور رضیہ کسی عبدالجبار نامی لڑکے کو چاہتی ہوگی۔ اور یہ ذہنی توازن کے بگڑنے پر یہ اسی کا نام بڑے والہانہ انداز سے لیتی ہے۔ جن وِن کا اس پر کوئی اثر نہیں ہے۔ اور مولوی مُلا جو اس پر جنات کا اثر بتاتے ہیں سب ڈھونگی ہیں اور بھولے بھالے لوگوں کو اُلٹی سیدھی باتیں بتاتے ہیں۔ رضیہ کا انجام کیا ہوا؟ یہ تو ایک الگ بات ہے اس کا انجام بتانے سے پہلے مجھے کئی واقعات سے پردے اُٹھانے ہوں گے اور بات بہت لمبی ہو جائے گی۔

البتہ میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ ایک دن رضیہ اندھی ہو گئی تھی۔ اور اس کے بعد اس کی موت بہت ہی عبرتناک انداز میں ہوئی۔ میں نے اس کے اندھے ہونے کو بھی اور اس کی بھیانک موت کو بھی صرف ایک حادثہ سمجھا تھا۔ جب کہ میرا دوست اور اس کے گھر والے یہ کہا کرتے تھے کہ رضیہ کو جن ہی نے اندھا کیا تھا اور اسی نے اس کا گلا گھونٹا کیونکہ مرنے سے ایک دن پہلے رضیہ مدہوشی کے عالم میں بڑبڑایا کرتی تھی کہ ہم اس کے عاشق ہیں ہم اس کو لے جائیں گے۔ اور ایک دن اندھی ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے میں مُردہ پائی گئی۔ اور اس کی موت بظاہر گلا گھٹنے سے ہوئی تھی۔

میری ایک خالہ ہیں جو کانپور میں رہتی ہیں۔ وہ اپنے گھر کے عجیب عجیب قصے سنایا کرتی تھیں۔ وہ بتاتی تھیں کہ ان کے گھر کی کنڈیاں رات کو خود بخود بجنے لگتی ہیں۔ کمرے کا دروازہ خود بخود کھل جاتا ہے اکثر راتوں کو پلنگ ہلنے لگتے ہیں۔ اور کبھی کبھی گھر کا صحن خون سے بھر جاتا ہے۔ میں ان کی یہ باتیں سن سنکر ان کا مذاق اُڑاتا تھا۔ اور یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ سب وہم گمان کی باتیں ہیں۔ اور حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح میری چچی کے ایک سسرالی رشتے دار ایک مرتبہ مجھ سے کہنے لگے کہ میں نے اپنے گھر میں ہوش و حواس کے ساتھ ایک مرتبہ ایک ننگی عورت کو دیکھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہو گئی۔ اس کی یہ بات سُنکر میں نے اس کا بےحد مذاق اُڑایا۔ اور اپنے دوستوں میں بھی اس کی خوب جی بھر کے کھچائی کی۔ لیکن۔ اپنی زندگی کے ایک دہشتناک واقعہ نے میری آنکھیں کھول دیں۔ اور میرے نظریات کے پرخچے اُڑا دیئے۔

فروری کا مہینہ تھا۔ سردی کا موسم واپسی کی تیاری میں تھا۔ اور انسانی جسموں پر لدے ہوئے کپڑے آہستہ آہستہ اُتر رہے تھے کانپور کے ایک چھوٹے سے قصبے میں میرا ایک جگری دوست رہا کرتا تھا۔ جسے شکار کا بہت شوق تھا۔ اس کا اصرار تھا کہ کچھ دن میں اس کے ساتھ گذاروں۔ ایک ساتھ شکار بھی کھیلیں گے اور ایک ساتھ چند دن اور چند راتیں گذار کر دوستی کی بنیادیں مضبوط کریں گے۔ چنانچہ میں اور میرا ایک دوست زبیر میرے ساتھ کانپور روانہ ہوا۔ کانپور کا سفر تو بہت آرام سے کٹا لیکن قصبے تک پہنچنے میں ہمیں کچھ دشواری پیش آئی۔ کچھ دور کا سفر ہمیں بس سے اور اس کے

بعد کچھ دور کا سفر ہمیں گھوڑے تانگے سے بھی کرنا پڑا۔ میرا دوست ذکی میرا منتظر تھا۔ مدت کے بعد ہم پھر ایک دوسرے سے ملے تھے۔ ایک دوسرے کا دیدار ہوتے ہی ایسا محسوس ہوا کہ ہم دونوں کو نئی زندگی نصیب ہوئی ہو۔ اس کی رہائش بستی سے ملحق ایک ایسے مکان میں تھی جو اُجڑا ہوا تھا۔ اور ایک قدیم قبرستان کے بالکل نزدیک تھا۔ مکان کا پچھلا حصہ قبرستان سے ملتا تھا۔ اسمیں ہزاروں قبریں تھیں۔ بعض قبروں کے بارے میں مشہور تھا کہ ایک ہزار سال پرانی ہیں۔ میں نے ذکی سے پوچھا یار تم بستی کی رونق چھوڑ کر یہاں ایک طرف آکر کیوں پڑ گئے ہو۔ اس نے کہا کہ اس جگہ بہت سکون ہے اور اس کا کرایہ اتنا معمولی ہے کہ بس نہ ہونے کے برابر ہے۔ جگہ بڑی ہے میرے ملنے والے اگر آجاتے ہیں تو مجھے کسی طرح کی پریشانی نہیں ہوتی۔ ویسے میں مناسب جگہ کی تلاش میں ہوں۔ جیسے ہی مجھے میرے مطلب کی دوسری جگہ مل جائے گی میں اس کو چھوڑ دوں گا کیونکہ یہاں آنے جانے میں تھوڑی سی دشواری محسوس ہوتی ہے۔ تمہیں یہاں ڈر نہیں لگتا۔ یہ تھا ہے کہ یہ سوال میں نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میں ڈر دور کا واقف ہوں سے کبھی متفق ہی نہیں ہوا۔ یہ سوال زبیر نے کیا تھا جو میرے ساتھ سہارنپور سے آیا تھا۔

تم نے یہ سوال کیوں کیا؟ ذکی نے زبیر سے پوچھا۔

ایسا اُجڑا اُجڑا سا مکان۔ برابر میں قبرستان۔ آس پاس کوئی مکان نہیں۔ ایسی جگہ رہتے ہوئے ڈر تو لگنا چاہئے۔

ڈر کیوں لگنا چاہئے۔ میں نے زبیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

سمجھا ایسی جگہ عام طور پر بھوت پریت رہا کرتے ہیں اور قبرستانوں میں تو ہم نے سنا ہے کہ باقاعدہ ان کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔ یار تم لوگ کبھی نہیں سدھرو گے میرے لہجہ میں قدرے تلخی تھی۔ میں نے اس سے پہلے بھی تم سے کہا ہے کہ ان توہمات سے بچو اور اس جہالت سے پیچھا چھڑاؤ۔ بھوت پریت کے قصے صرف بچوں کو ڈرانے اور بہلانے کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ حقیقت سے ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

محمود بھائی میرے خیال سے آپ صحیح نہیں بول رہے ہیں۔" ذکی بولا۔ کیوں میں صحیح کیوں نہیں بول رہا ہوں — تم نے آج تک کوئی بھوت دیکھا ہے ـــ؟

دیکھا ایک مرتبہ نہیں لیکن محسوس کئی مرتبہ کیا ہے ـــ یہ جو تم سامنے دیکھ رہے ہو تا حوض کے اوپر کی الماری۔" اس نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہاں مجھے کئی مرتبہ ایک سایہ سا نظر آیا ہے جیسے کئی مرتبہ غائب ہوئے ہیں۔ مجھے کئی بار ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی چیز مجھے کھینچ رہی ہے۔ مجھے اپنا دم بھی گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ اور کئی بار ایسا بھی لگا۔ جیسے کوئی میرا پیر پکڑ رہا ہے ......

اس کے باوجود تم یہاں پڑے ہوئے ہو۔ زبیر نے دلچسپی کے ساتھ کہا۔ میں نے بتایا نا مجھے یہاں کچھ آرام تھا۔ جگہ بڑی ہے کرایہ کم ہے اور جب یہاں آیا تھا کوئی ٹھکانہ اس کے سوا موجود نہیں تھا۔ اب کوشش میں ہوں کہ چھوڑ دوں۔

تم نے ان باتوں کا کسی اور سے بھی ذکر کیا۔ زبیر نے پوچھا۔ کئی لوگوں سے کیا۔ ان سب نے بھی کہا کہ یہ گھر تو پہلے سے آسیب زدہ مشہور ہے تمہاری ہمت ہے کہ تم یہاں دن رات گذار رہے ہو۔ ذکی بولے جا رہا تھا۔ اور میں طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ میرے مزاج سے بھی واقف تھا اور خیالات سے بھی۔ اس لئے اس نے بحث کا کوئی دروازہ نہیں کھولا۔

اگلے دن ہم شکار کے لئے گھر سے نکلے۔ اور سارا دن گھر سے باہر ہی رہے۔ کچھ تیتر کچھ بٹیر ہاتھ لگے۔ شام کو ان کا گوشت تیار کیا۔ رات ۸ بجے کھانا کھانے کے دوران پھر اسی موضوع پر بات شروع ہوگئی جس سے مجھے الرجی ہوا کرتی تھی۔ وہی جن بھوت اور وہی سایہ پری کی باتیں ـــ اس وقت میں نے انتہائی کرختگی کے ساتھ بات کی اپنے دونوں دوستوں کو ڈانٹا۔ تم لوگ بالکل دقیانوسی ہو اور تم میں اور پرلے درجے کے جاہلوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ دونوں بیک آواز یہی ایک بات کہہ رہے تھے کہ بھوت پریت کی ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت کا انکار غلط ہے۔ اور میں برابر یہی کہہ جا رہا تھا کہ بھوت پریت کے واقعات من گھڑت ہیں۔ اور بچوں کو ڈرانے کے لئے اس طرح کے واقعات بڑی بوڑھیاں سنایا کرتی تھیں۔ یہ بحث کئی گھنٹوں تک جاری رہی ـــ نہ وہ ہارے نہ میں ہارا ـــ وہ بھی قائل نہ ہو سکے اور میں بھی قائل نہ ہو سکا۔ اگلی رات زبیر اور ذکی دونوں کو کسی ضرورت کے لئے کانپور جانا پڑ گیا۔ شام کو روانہ ہونے سے پہلے وہ دونوں کہنے لگے۔ تم یہاں اکیلے رہو گے، بہتر ہے ہمارے ساتھ تم بھی چلو ـــ موڈ میرا بھی تھا کہ ان کے ساتھ چلا جاؤں کچھ تفریح ہو جائے گی لیکن جب انہوں نے زور دیکر کہا کہ تم اکیلے رہو گے، تو مجھے کچھ چڑ سی پیدا ہو گئی اور میں یہ سمجھا کہ یہ اس خوف اور ڈر کی وجہ سے ایسا کچھ کہہ رہے ہیں جو ان کے دلوں میں چھپا رہتا ہے اور یہ مجھے بھی جس ڈر خوف کا قائل کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے میں نے سختی سے منع کر دیا ـــ روانگی کے وقت وہ ازراہِ مذاق بولے۔ دیکھ لو سالے یہاں نہ ہو کر یہاں کوئی ذھما چوکڑی مچ جائے ـــ میں نے بھی مذاق میں

جواب دیتے ہوئے کہا — ایک بار سامنے تو آجائیں اگر میں نے انہیں چھٹی کا دودھ یاد نہ دلایا تو میرا بھی نام محمود نہیں — چلتے وقت ذکی پھر سنجیدہ ہوگیا اور اصرار کرنے لگا — یار تم ہمارے ساتھ چلو۔ تم اس وقت مہمان کی حیثیت سے یہاں آئے ہو — اگر تمہیں کوئی تکلیف پہونچے گی تو بُرا ہوگا —

کیسی تکلیف؟ یار کیا بکواس کرتے ہو۔ مجھے غصہ آگیا — میں نے کہا اب تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں لے جاسکتی — تم دونوں جاؤ۔ اور اپنا کام نمٹا کر واپس آنا — ان کا پروگرام اگلے دن واپسی کا تھا۔ اسی لئے وہ اس بات پر مصر تھے کہ میں بھی ساتھ رہوں — میں بتا چکا ہوں کہ خواہش میری بھی ان کے ساتھ چلنے کی تھی لیکن چونکہ میرے دماغ میں یہ خناس تھا کہ میں کسی چیز سے ڈرتا نہیں اور میں جنات اور بھوتوں کا قائل نہیں اس لئے میں نے خواہ مخواہ انکے ساتھ جانے سے انکار کیا — اور بالآخر وہ دونوں چلے گئے ان کے جانے کے بعد میں نے ابن صفی کا ایک پُرانا ناول اُٹھایا اور اسکے مطالعے میں غرق ہوگیا — اس ناول میں بھی جن اور بھوت کا ایک دیومالائی قصہ لکھا ہوا تھا — جس کو پڑھکر مجھے بہت کوفت ہوئی اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ دنیا کی اکثریت توہمات میں گرفتار ہے۔ میں رات کو ۸ بجے تک اس ناول کا مطالعہ کرتا رہا — اس کے بعد میں کمرے سے باہر نکلا۔ ایک ہوٹل میں جاکر میں نے کھانا کھایا۔ یہ ہوٹل ہماری رہائش گاہ سے ۲ کلومیٹر کے فاصلے پر رہا ہوگا — کھانا کھانے کے بعد میں ایک دوسرے ہوٹل میں چائے پینے کی نیت سے گیا تو وہاں میری ملاقات ایک شاعر صاحب سے ہوگئی جو کئی لوگوں کو جمع کرکے انہیں اپنی غزلیں سنا رہے تھے — تھے وہ بہت پُرمذاق — اور اخلاق بھی ان کا بہت اچھا تھا — کافی معمر محسوس ہورہے تھے۔ مجھے دیکھکر بولے۔ برخوردار — باہر کے معلوم ہوتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں سہارنپور سے آیا ہوں۔

پوچھنے لگے کس کے یہاں قیام ہے — میں نے جواب دیا اپنے ایک دوست کے پاس آیا ہوں — اور وہ اس بستی کے قدیم قبرستان سے متصل ایک حویلی میں رہتا ہے۔ اور یہ حویلی پُرانی حویلی کے نام سے مشہور ہے —

یہ سنکر ایک صاحب بولے — آپ کے دوست وہاں کب سے رہتے ہیں؟

میں نے بتایا کہ وہ غالباً چھ سات ماہ سے اس حویلی میں مقیم ہیں۔ ان صاحب نے پوچھا — کیا انہیں وہاں کچھ نظر نہیں آیا —

میں نے جواب دیا۔ وہ کچھ بتا تو رہے تھے کہ ایک سایہ سا نظر آتا ہے اور کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرا کوئی انگوٹھا پکڑ کر ہلا رہا ہو — لیکن میرا اپنا خیال یہ ہے کہ یہ ان کا صرف وہم ہے۔ یا پھر انہوں نے کسی کی زبانی یہ سُنا ہوگا کہ پُرانی حویلی میں جنات رہتے ہیں۔ اور یہی بات ان کے تصورات میں بسی ہوئی ہوگی۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ مسلمان کی سوچ کس قدر بچکانہ ہے — دنیا کہیں سے کہیں پہونچ گئی اور ہم لوگ آج تک ان توہمات میں اُلجھے ہوئے ہیں۔

میری بات سنکر ایک سفید ریش بزرگ بولے۔ بیٹا ہمارے خیال سے تمہارے سوچنے کا انداز غلط ہے۔ اس پُرانی حویلی کے بارے میں کئی قصے بالکل سچے مشہور ہیں — لیکن ہماری دعا تو یہ ہے اللہ تمہارا اور تمہارے دوست کی حفاظت کرے —

کچھ دیر ادھر اُدھر گشت کرکے میں واپس اپنے ٹھکانہ پر آگیا آہستہ آہستہ رات کا اندھیرا بڑھ رہا تھا۔ اور آہستہ آہستہ فضاؤں میں سناٹا طاری ہوتا جارہا تھا۔ پُرانی حویلی کے بالکل آس پاس کوئی مکان نہیں تھا۔ حویلی کے پچاس ساٹھ گز کے فاصلے پر مکانات کا سلسلہ تھا۔ البتہ قبرستان میں ایک چھوٹا سا مکان تھا جس میں تکیہ کے فقیر اور اس کے گھر والے رہا کرتے تھے۔ یہ مکان بھی حویلی سے ۲۰ گز کے فاصلے پر تھا۔ حویلی سے متعلق مختلف ڈر اور خوف کی باتیں سنکر بھی میرے خیالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی میرے اوسان خطا ہوئے۔ میں نے تقریباً دس بجے کمرے کے دروازے کو بند کردیا۔ اور میں نے لیمپ اپنے سرہانے رکھکر ایک بوسیدہ سی کتاب اُٹھاکر پڑھنی شروع کی — سوئے قسمت اسمیں بھی ایک واقعہ جنات سے متعلق چھپا ہوا تھا — مجھے بہت کوفت ہوئی اور میں نے کتاب ایک طرف رکھکر لیمپ کی روشنی کو ہلکا کرکے سونے کا ارادہ کیا۔

میں اپنے قارئین سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتا — میں سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہتا ہوں — مجھے اس وقت ایسا لگا کہ جیسے میں تنہائی سے کچھ خوف سا محسوس کررہا ہوں — حالانکہ حقیقت ہے کہ میں زندگی میں کبھی کسی چیز سے نہ خوف زدہ ہوا۔ نہ جن بھوت کی باتوں پہ مجھے وشواس ہوا۔ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ یہ باتیں ہوائی ہوا کرتی ہیں۔ حقیقت سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

میں نے اپنے ذہن کو جھٹک کر سونے کی کوشش کی۔ لیکن نہ جانے کیوں مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔ اور میرا ذہن خواہ مخواہ بار بار

ان باتوں کی طرف جارہا تھا جن باتوں کا ہمیشہ میں مذاق اُڑاتا رہا تھا ـــ اور اسی وقت مجھے اپنے بستر میں کچھ سرسراہٹ سی محسوس، ہوئی پہلے میں نے اسے وہم سمجھا۔ لیکن جب دوسری بار مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے بستر میں کوئی چیز چل رہی ہے۔ تو میں نے بے اختیار لیمپ کی لو بڑھادی ـــ اور میں پلنگ سے نیچے اُتر آیا اور میں نے بستر کو اچھی طرح جھاڑا۔ مجھے بستر میں کچھ بھی نظر نہیں آیا ـــ ایک لمحہ کے لئے مجھے اپنی بے وقوفی پر ہنسی آئی۔ میں سوچنے لگا کہ ہمیشہ سب کو بزدل اور احمق سمجھتا آیا تھا اور آج میں خود بھی حماقت کر بیٹھا ـ اور خود وہم کا شکار ہوکر رہ گیا ـــ میں نے لیمپ کی بتی کم نہیں کی ـــ لیکن میں پھر بستر پر دراز ہوگیا اور میں نے پھر لحاف تان لیا ـــ اب میں نے سونے کی کوشش کے بجائے سگریٹ سلگالی۔ چند منٹ کے بعد اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی دروازہ دھڑدھڑا رہا ہے ـــ میں نے دروازے کی طرف غور سے دیکھا تو مجھے صاف طور پر ایسا محسوس ہوا کہ کیواڑ آہستہ آہستہ سے ہل رہے ہیں

میں بے خوف ہوکر بولا۔ کون ہے ـــ

باہر سے کسی طرح کا کوئی جواب نہیں آیا ـــ میں نے سگریٹ بجھادی۔ میں نے پھر ایک بار خود کو احمق تصور کیا ـ اور میں نے سر سے پاؤں تک لحاف تان لیا ـ اور سونے کی کوشش پھر شروع کی۔ لیکن مجھے نیند نہیں آرہی تھی اور زندگی میں پہلی بار یہ محسوس کررہا تھا کہ جیسے کوئی انجانا سا خوف میرے جسم میں سرسراہٹ پھیلا رہا ہے ـــ لحاف تانے ہوئے مجھے چند لمحے گزرے ہوں گے پھر دروازہ ہلنے کی آواز آئی ـــ اور اس مرتبہ پہلے سے زیادہ زور سے دروازہ ہلا ـــ میں نے اپنے منہ پر سے لحاف ہٹایا ـــ اور دروازہ کی طرف دیکھا ـــ میں نے دیکھا کہ دروازے کی کنڈی کھلی ہوئی تھی۔ میری حیرت کی انتہا نہیں رہی ـــ لیکن میرا ذہن اس کی بھی تاویل کرنے لگا۔ میں نے خیال کیا کہ ہوا سے کیواڑ ہل رہے ہیں اور کیواڑ ہلنے کی وجہ سے کنڈی کھل گئی ہے ـــ میں اُٹھا اور میں نے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نہیں تھا۔ میں نے دروازہ پھر بند کردیا اور پھر کنڈی لگادی۔ کنڈی لگا کر میں جو پلٹا تو میں نے دیکھا کہ میرا لحاف پلنگ سے نیچے پڑا ہوا تھا ـــ میرا سر چکرا گیا میں سوچنے لگا کہ لحاف زمین پر کیسے گرگیا ـــ اس وقت مجھے کچھ خوف سا محسوس ہوا۔ لیکن اعصاب میرے قدرتی طور پر بہت مضبوط تھے۔ اس لئے میرے بدن میں کسی طرح کی کوئی کپکپی طاری نہیں ہوئی۔ اور میں نے لحاف زمین سے اُٹھا کر پھر پلنگ پر رکھ دیا۔ اور میں نے پھر ایک سگریٹ جلائی ـــ اب میں صاف طور پر کچھ خوف اور ڈر محسوس کررہا تھا ـــ دروازہ پھر ہلا اور کنڈی پھر کھل گئی۔ اس مرتبہ میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ میں کمرے سے باہر نکل جاؤں گا ـــ اور تکیہ کے فقیر کے پاس جاکر رات گذاروں گا۔ یا پھر اس کو اپنے ساتھ سلاؤں گا ـــ اس خیال سے میں جسٹر پہن کر دروازہ کی طرف بڑھا لیکن میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ پوری طاقت لگانے کے بعد بھی دروازہ نہیں کھلا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے باہر سے کنڈی لگادی ہو ـــ اب اندر سے کنڈی لگانے کی بھی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی تھی ـــ میں پھر بستر پر آکر بیٹھ گیا ـــ اب مجھ سے لیٹا بھی نہیں جارہا تھا ـــ ایک عجیب طرح کی وحشت دل ودماغ پر طاری ہوچکی تھی ـــ اور ایک انجانے سے خوف سے دل پریشان تھا۔ چند منٹ کے بعد دروازہ خود بخود کھل گیا ـــ میں نے سکون کا سانس لیا اور میں پھر کھڑا ہوگیا ـــ تاکہ کمرے سے باہر نکل جاؤں ـــ میں نے ابھی دو قدم ہی دروازے کی طرف بڑھائے تھے دروازہ خود بخود بند ہوگیا ـــ اور کسی کے ہنسنے کی آواز آئی ـــ اور آواز کسی عورت کی سی تھی ـــ میں بار بار اپنے ذہن کو جھٹک رہا تھا ـــ میں اب بھی سو فیصد یہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ یہ حرکتیں کسی جن ون کی ہیں یا پھر یوں سمجھئے کہ انانیت کی وجہ سے میں ابھی تک شکست ماننے کے لئے تیار نہیں تھا ـــ دروازہ پھر کھلا میں پھر سنبھل کر بیٹھ گیا اور میں نے یہ ارادہ کرلیا کہ ایک دم ایک جست لگا کر باہر نکل جاؤنگا۔ لیکن اس خیال کے آتے ہی دروازہ پھر بند ہوگیا ـــ اور اندر کی کنڈی خود بخود لگ گئی ـــ اور میں نے دیکھا کہ کنڈی میں خود بخود ایک تالہ بھی لگ گیا ـــ میں نے اپنی آنکھوں کو مَلا ـــ اور بہت غور سے دروازے کو دیکھا ـــ دروازہ بند تھا اور ایک لوہے کا پُرانا سا تالہ کنڈی میں لگا ہوا تھا ـــ اب میں اپنی ہشیاری پر ماتم کررہا تھا ـــ کاش میں ذکی اور زبیر کے ساتھ شہر چلا جاتا۔

اب میں خود کو پوری طرح خطرے میں گھرا ہوا محسوس کررہا تھا۔ مجھے تو کوئی دعا بھی یاد نہیں تھی۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں ـــ میرا پیشاب بھی بہت زور سے آرہا تھا ـــ جب ناقابلِ برداشت ہوگیا تو میں کمرے کی نالی میں پیشاب کرنے کیلئے بیٹھ گیا ـــ اسی وقت میرے کانوں میں پھر کسی کے ہنسنے کی آواز آئی ـــ اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے کوئی پازیب بج رہی ہے ـــ ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی عورت کمرے میں چل رہی ہے۔ میرا کمربند باندھنا مشکل ہوگیا ـــ اب میں پوری طرح ڈر اور خوف کی لپیٹ میں آچکا تھا ـــ میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا ـــ

میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا ـــــ میرا حلق بھی بالکل خشک ہو گیا تھا۔ میں نے کانپتے ہاتھوں سے صراحی میں سے پینے کے لئے پانی نکالا ـــــ پانی اس قدر ٹھنڈا تھا کہ میں برداشت نہ کر سکا اور ایک گھونٹ سے زیادہ میں نہیں پی سکا ـــــ مجھے ایسا لگا جیسے کمرے میں لے سی چلا دیا گیا ہے ـــــ کمرے کی ٹھنڈک بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی تھی ـــــ اور مجھے باقاعدہ سردی چڑھنے لگی میں نے اپنے لحاف پر ایک اور لحاف ڈال لیا اور میں لحاف میں گھس گیا ـــــ آپ یقین کریں مجھے یوں لگا جیسے میں بستر پر نہیں برف کی سلی پر لیٹا ہوا ہوں ـــــ اب میرا بدن پوری طرح کانپ رہا تھا ـــــ میں نے سر سے پاؤں تک ایک نہیں دو لحاف تان رکھے تھے اور پھر بھی مجھے جاڑا چڑھ رہا تھا۔ میرے اوسان خطا ہو چکے تھے ـــــ میں وحشت کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا ـــــ مجھے یہ خطرہ ہو گیا تھا کہ جب ذکی اور زبیر آئیں گے تو میں مر چکا ہوں گا ـــــ میں اپنی عقل مندی پر رو رہا تھا ـــــ اور سوچ رہا تھا کہ کاش میں بھی وہیں ہوتا تو اس کمرے میں اکیلے نہ رہتا اور نہ ہی اس عذاب کا شکار ہوتا ـــــ لیکن اب پچھتانے سے کیا فائدہ تھا ـــــ اب تو مجھے ہر عذاب کے لئے خود کو تیار رکھنا تھا ـــــ میرے بستر کی ٹھنڈک بڑھتی جا رہی تھی ـــــ اور مجھے اب یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی طاقت ور چیز میرے اوپر سوار ہو رہی ہے ـــــ میں گھبراہٹ کی وجہ سے اب اپنا چہرہ بھی لحاف سے باہر نکالنے پر قادر نہیں تھا ـــــ میری سانسیں گھٹنے لگیں۔ اور مجھے یہ یقین ہو چلا کہ یہ رات میری زندگی کی آخری رات ہے ـــــ اس کے بعد سردی آہستہ آہستہ کچھ کم ہونی شروع ہوئی ـــــ اور میرے بدن کی کپکپاہٹ میں بھی کچھ کمی ہوئی تو میں نے اپنا چہرہ لحاف سے باہر نکالا ـــــ میں نے دیکھا کہ کمرے میں ایک کالے رنگ کی بلی دروازے کے قریب بیٹھی تھی اور اس کے پیروں میں پازیب بندھی ہوئی تھی ـــــ مجھے ایک مرتبہ پھر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں احمق ہوں اور خواہ مخواہ ڈر رہا ہوں ـــــ میرا ذہن پھر یہ تاویل کرنے لگا کہ اس بلی کو کسی نے پازیب پہنا رکھی ہے اور اسی کے چلنے پھرنے کی آواز آ رہی تھی جسے میں نہ جانے کیا سمجھ بیٹھا ـــــ لیکن وہ عورت کے ہنسنے کی آواز، دروازہ خود کھلنے اور بند ہونے کی وجہ؟ لالٹین خود بخود گل ہو جانے کا سبب؟ ان سوالوں کا کوئی جواب میرے پاس نہیں تھا ـــــ ابھی میں کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچا تھا کہ لالٹین خود بخود گل ہو گیا ـــــ اور پھر دروازہ خود بخود کھلا اور وہ بلی

کمرے سے باہر چلی گئی ـــــ اب سردی بھی کافی کم ہو گئی تھی ـــــ مجھے کچھ اطمینان ہوا ـــــ لیکن اگلے ہی لمحے کمرے میں چادر اوڑھے ایک عورت اندر آتی نظر آئی ـــــ میں نے صاف طور پر دیکھا اس کے تن پر سر نہیں تھا ـــــ میں نے بے اختیار اپنے اوپر لحاف تان لیا ـــــ اور دعا کوئی یاد نہیں تھی ـــــ یہ کلمات میری زبان پر رینگنے لگے۔ چل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو ـــــ

میرے پورے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی ـــــ میرا دم ایک بار پھر گھٹنے لگا مجھے سردی بھی لگ رہی تھی۔ اور پسینے بھی آ رہے تھے۔ میں ایک بار پھر دل ہی دل میں اپنی عقل مندی کا ماتم کر رہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ میں خود پر قابو پا لوں اور ہمت مردانہ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوں لیکن میں خود پر قابو نہ پا سکا۔ میں لحاف کے اندر لرزتا اور کانپتا رہا ـــــ اسی لمحہ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی میرے پیروں کی طرف آ کر بیٹھ گیا ہو۔ میں اسے وہم ہی سمجھتا اگر کسی کے ہاتھوں کا لمس میرے پیروں سے نہ ٹکراتا ـــــ مجھے یوں لگا جیسے کوئی انجانا سا ہاتھ میری پنڈلیوں تک پہنچ رہا ہے ہاتھ ایسا ٹھنڈا تھا جیسے برف سے بنا ہو۔ میں نے اپنی ٹانگیں کھینچنے کے لئے اپنی ساری قوت سمیٹی۔ لیکن اللہ کی پناہ ـــــ اسی وقت مجھے ایسا لگا جیسے کوئی بھاری بھرکم چیز میرے سرہانے آ کر بیٹھ گئی ہے ـــــ میں نے پوری قوت سے اپنے سر کے نیچے لحاف دبا رکھا تھا۔ میں آج یہ بتانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا کہ کسی جناتی قوت نے میرے لحاف کو میرے سر سے الگ کر دیا ـــــ میں نے اپنا چہرہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے ڈھک لیا ـــــ لیکن کوئی طاقت میرے چہرے سے میرے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی ـــــ اس وقت میری چیخ نکل گئی۔ اور میرا پیشاب بھی نکل گیا۔ میں انسان ہو کر اس جناتی قوت کا مقابلہ کیسے کر سکتا تھا۔ میرے ہاتھ چہرے سے ہٹ گئے ـــــ اور بے جان ہو کر ادھر ادھر ہو گئے۔ یہ وقت بے ہوش ہونے کا تھا۔ لیکن میں بے ہوش نہیں ہوا البتہ مجھے یہ یقین ہو گیا کہ میں آج بچوں گا نہیں ـــــ میں نے ابھی تک آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔ کوئی ہاتھ پھر میری پنڈلیوں تک پہنچا ـــــ اور ایک طمانچہ سا میرے چہرے پر لگا ـــــ میں نے بے اختیار اپنی آنکھیں کھول دیں۔ ایک بہت بڑا چمگادڑ جو تقریباً چیل کے برابر تھا کمرے میں اڑ رہا تھا اور بار بار میرے چہرے سے آ کر ٹکراتا تھا ـــــ اور رہٹ کی طرح میرے چہرے پر پڑتا تھا ـــــ میری نظر کچھ اور اوپر کو ہوئی تو کمرے میں مجھے قبرستان نظر آنے لگا ـــــ کئی قبریں میری آنکھوں کے سامنے تھیں ـــــ میں سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ میں کمرے میں ہوں یا قبرستان میں ہوں ـــــ میں نے آنکھیں بند کر کے پھر کھولیں۔ اور اپنے ذہن کو جھٹکا دیا تو بھی کچھ فرق نہیں پڑا۔

ہر طرف قبریں ہی قبریں نظر آ رہی تھیں ۔ اچانک ایک قبر پھٹی اور اس میں سے ایک انسانی ڈھانچہ برآمد ہوا ۔ اس کی آنکھیں بالکل سرخ تھیں ۔ جیسے چہرے پر آگ کے دہکتے ہوئے انگارے رکھے ہوئے ہوں ۔ اس نے دوشالہ بھی اوڑھ رکھا تھا ۔ اس کے ہاتھ لوہے کے سے پنجے معلوم ہو رہے تھے ۔ اسے دیکھ کر میں مبہوت ہو کر رہ گیا ۔ اس ڈھانچے نے میری طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا ۔ میں ٹھنڈے دوزخ کی مخلوق ہوں ۔ میں تجھے اپنے ساتھ برف کے پہاڑوں پہ لے جاؤں گا ۔ میں نے دیکھا ! جب وہ بات کر رہا تھا تو اس کے منہ سے سرخ رنگ کا دھواں نکل رہا تھا ۔ اور آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی ۔ میں بتا نہیں سکتا کہ اس وقت مجھ پر کیا گذر رہی تھی ۔ میں جن باتوں کا مذاق اڑا تا رہا تھا وہ حقیقت کے روپ میں میرے سامنے تھیں ۔ میں نے کبھی اتنا سا بھی نہیں تھا جتنا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا ۔ میں دل ہی دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ مجھے آج اس عذاب سے نجات مل جائے تو میں کبھی بھوت پریت کا مذاق نہیں اڑاؤں گا ۔ لیکن میرے دل کی باتیں تو دل ہی دل میں گھٹ رہی تھیں اور باہر کی فضا اچھی نہیں تھی ۔ میرا پجامہ چونکہ بھیگ چکا تھا ۔ اس لئے سردی کا احساس اور بھی زیادہ ہو رہا تھا ۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ڈھانچہ میری طرف بڑھنے لگا ۔ میں نے اپنے چہرے پر پھر لحاف تاننا چاہا لیکن اسی وقت وہ چمگادڑ پھر میرے چہرے سے ٹکرایا ۔ اور ایک ہاتھ نے میرے دونوں ہی ہاتھ جیسے پکڑ لئے ۔ مجھے اپنا پلنگ ہوا میں اڑتا محسوس ہوا ۔ میری آنکھیں خوف کی شدت کی وجہ سے بند ہونے لگیں ۔ اور میں تھر تھر کانپنے لگا ــــ اور بے اختیار رونے لگا ۔ اسی وقت ایک سیاہ فام بلی ایک دوسری قبر سے باہر آئی اور کود کر میرے پلنگ پر آ کر بیٹھ گئی ۔ اس کی آنکھیں بھی انگارے برسا رہی تھیں ــــ میں نے بلی کو روتے ہوئے تو بہت مرتبہ دیکھا تھا لیکن میں نے زندگی میں کبھی بلی کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا ۔ لیکن اس رات میں نے اس کالی بلی کو ہنستے ہوئے دیکھا ــــ اس کی ہنسی حد سے زیادہ وحشت ناک تھی ۔ اس کے دانت ایسے تھے جیسے تانبے کے ہوں ــــ اس نے ایک بار زبان بھی نکالی جیسے میرا مذاق اڑا رہی ہو ــــ اس کے بعد اس نے اپنا اگلا پنجہ میری طرف بڑھایا ــــ اور اس نے میرے سر پر اپنا پنجہ رکھ دیا ــــ وہ مجھ سے ایک گز کے فاصلے پر تھی ۔ اس کے باوجود اس کا پنجہ مجھ تک پہونچ گیا ــــ اسی لمحہ وہ ڈھانچہ بھی میرے بالکل قریب آ گیا ــــ اور اس نے میرے تن سے لحاف الگ کر دیا ــــ بالآخر وہ جناتی ڈھانچہ میرے بالکل قریب آ گیا ــــ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ موت کا فرشتہ ایک بھیانک روپ میں میرے بالکل نزدیک آ گیا ــــ اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اذیت ناک انداز میں میری روح کشید کی جائے گی ــــ میں نے مرنے کی تیاری کر لی اور کلمہ بھی پڑھ لیا ۔ اس نے حد سے زیادہ مکروہ آواز میں کہا ــــ سن لے او ذلیل ترین انسان میں اس دوزخ کی مخلوق ہوں جو برف کی طرح ٹھنڈا ہے ــــ ہم لوگ آگ سے بنائے گئے ہیں اور ہمارے لئے دوزخ ٹھنڈا بنایا گیا ہے تاکہ برف کی کرچوں سے ہمارے جسموں کو داغ کر ہمیں عذاب دیا جائے تو ہمارا مذاق اڑاتا ہے ــــ اب تو بھی چل ہمارے ساتھ اس جہنم میں اور بھگت ہمارے ساتھ بھیانک عذاب ــــ میری رگوں میں دوڑنے والا خون منجمد ہو گیا تھا ــــ یہ بلا کس دنیا کی بلا تھی ــــ یہ جن تھا بھوت تھا ۔ بد روح تھی ۔ خدا ہی جانے کیا چیز تھی ۔ میں کچھ بھی اندازہ نہ کر سکا ۔ ہاں اتنا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ جانے کتنی قسم کی مخلوقات اس دنیا میں پیدا کی ہیں ۔ نظر آنے والی مخلوقات بھی بے شمار ہیں اور نظر نہ آنے والی مخلوقات بھی بے شمار اور لاتعداد ہیں انسان کو کسی بھی مخلوق کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے ــــ

اسکے بعد یہ ہوا کہ اس جناتی ڈھانچے نے اپنے نوکیلے پنجے میرے گلے پر رکھے اور دہکتی ہوئی آنکھوں سے میری طرف دیکھ کر اس نے اپنی زبان اپنے ہونٹوں پر پھیری جیسے کوئی پیاسا کتا پانی کو دیکھ کر پھیرتا ہے ــــ مجھے یقین ہو گیا کہ اب میرا وقت پورا ہو چکا ہے اور میں اب اس کا نوالہ بننے والا ہوں ۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ۔ اسی وقت وہ منحوس کالی بلی اس جناتی ڈھانچے کے بازو پر بیٹھ گئی اور اس نے میری آنکھوں پر اپنا پنجہ مارا ۔ میں نے ڈر کے مارے اپنی آنکھیں کھول دیں ۔ میں نے دیکھا کہ وہ منحوس صورت ڈھانچہ میرے چہرے کے قریب آ چکا تھا اور میرے گلے کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا ۔ اسی وقت چراغ بجھ گیا اور کمرے میں بالکل اندھیرا چھا گیا ۔ اندھیرے میں ایک طرف تو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سامنے جو قبریں تھیں وہ سب کی سب پھٹ گئیں اور ان میں شعلے اچھلتے نظر آئے ۔ اور دوسری طرف اس ڈھانچے کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہکنے لگیں ــــ اس نے اپنے ہاتھوں کی گرفت میرے گلے میں اور مضبوط کی اور بھیانک آواز میں بولا ۔ میں ہوں ٹھنڈے دوزخ کی مخلوق ــــ میں تجھے ٹھنڈا کر کے ہی سانس لونگا ــــ اسکے بعد کیا ہوا مجھے نہیں معلوم ــــ میں خوف و دہشت سے بے ہوش ہو گیا تھا ــــ اور جب مجھے ہوش آیا تو میں لوگوں کی بھیڑ میں تھا ۔ ذکی اور زبیر بھی موجود تھے ــــ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں کمرے کے باہر بالکل برہنہ پڑا ہوا تھا ۔ اور نیم مردہ تھا ۔ وہ دن آج کا دن میں نے بھوت پریت کا مذاق اڑانا چھوڑ دیا ہے اور میں اب کسی مکان میں بالکل تنہا رہنے کی بھی غلطی نہیں کرتا ــــ تنہائی میں کیا کچھ ہو جاتا ہے یہ میں اچھی طرح جان گیا ہوں ــــ اپنی زندگی کے آخری سانس تک میں اس بھیانک رات کو فراموش نہیں کر سکونگا جب میری ملاقات کسی [illegible] دوزخ کی مخلوق سے ہوئی تھی ــــ اور میں نے کسی طرح [illegible]

خواتینؑ و حضراتؑ کے

مزاج پر پھولوں کے اثرات

. بہار کی آمد آمد ہے ہر ڈال پہ پھول کھلنے کو ہیں۔ رنگ اور خوشبو بکھریں گی خوشبوؤں سے محبت کرنے والے انسان کا دل و دماغ اور روح معطر ہو جاتی ہے اور اس کا باطن خوبصورتی سے بھر جاتا ہے۔ پھول قدرت کا وہ عطیہ ہیں جو ازل سے ہی انسانی احساسات کے ساتھ پروان چڑھا ہے۔ پھول انسان کے جذبات، کیفیات اور احساسات کی ترجمانی کا مظہر ہیں۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ ماہر نجوم یعنی نجومی جوتشی یا تو تاریخ پیدائش پوچھتے ہیں۔ اور جسے تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو تو اس سے یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کی پسند کا پھول کونسا ہے؟ اور جب وہ اپنے پسندیدہ پھول کا نام لے لیں تو انکی شخصیت کے بارے میں کافی اندازہ لگالیتے ہیں۔ اس طرح پھول بھی انکے مزاج کے رازداں ہوتے ہیں۔ پھول تو سب کو اچھے لگتے ہیں کونسا پھول کس کو پسند ہے اور اسے پسند کرنے والے کا مزاج کیسا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں۔

● پھولوں کے بادشاہ پھول گلاب کی مسحور کن خوشبو ماحول کو معطر کردیتی ہے۔ یہ خوشبو صحت کی بہتری کے لئے بڑی مفید ہے۔ اس کو پسند کرنیوالے جذباتی، جوشیلے اپنی بات منوانے اور خود نمائی کے قائل ہوتے ہیں۔ محبت اور نفرت بے حد کرتے ہیں۔ آرٹ اور ہمدردی سے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ تجزیے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ تعمیری سوچ کے مالک اور خدمت خلق سے سرشار ہوتے ہیں۔ بلا مقصد دوستی بے چینی اور علاج معالجے کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ پیار زیادہ اور تم کم نچھاور کرتے ہیں۔ خود اعتماد ہوتے ہیں اور احسان لینا پسند نہیں کرتے۔ مستقبل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ اس پھول کو پسند کرنے والی عورتیں نفاست پسند اور قانون کا احترام کرتی ہیں۔ وفا شعار ہوتی ہیں اس پھول کے پسند کرنے والوں کو عام طور پر نظامِ ہضم، اکر درد، اعصابی کمزوری یا آنت کی بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔

● کنول کا پھول پسند کرنے والے زندگی میں ہر مشکل کا دلجمعی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ بڑی کامیاب زندگی گزارتے ہیں۔ انکے اندر کامیابی حاصل کرنے کی فطری خواہش انہیں کامیاب کرتی ہے۔ بڑے ضدی، نکتہ چینی کرنیوالے اور محبت میں رکاوٹ برداشت نہیں کرتے۔ عام طور پر غلط مفر روحانی پیشوا، ریاضی داں، قانون ساز اور محقق ہوتے ہیں۔ دنیاوی کامیابی کی بجائے روحانی کامیابی کے قائل ہوتے ہیں۔ ذہین لوگوں سے دوستی اور صاف ستھری اور بامقصد دوستی رکھتے ہیں۔ انتہائی رازدار اور اپنے حال میں مگن رہتے ہیں۔ ذاتی کاموں میں مداخلت پسند نہیں کرتے۔ رہائش۔ لباس اور خوراک میں صفائی پسند ہوتے ہیں۔ قانون کا احترام، حسن پرست اور خیالوں میں کھوئے رہتے ہیں۔ بڑے چرب زبان ہوتے ہیں ان کی گفتگو بڑی متاثر کن ہوتی ہے۔ دنیاوی جھنجھٹ کی بجائے تصوراتی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔ اس پھول کو پسند کرنے والی عورتیں حسین وجمیل ہوتی ہیں۔ شادی لمبی عمر میں کرتے ہیں اور سیر و سیاحت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ عورتیں بڑی کشش رکھتی ہیں۔ بے حد انفرادیت پسند ہوتے ہیں۔ اس پھول کو پسند کرنے والی عورت ذہین اور حسن پرست ہوتی ہے۔ اس کے پسند کرنے والے بے خوابی۔ ہاتھوں اور انگلیوں اور جذباتی دباؤ کی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

● موتیا جسے بڑا مبارک پھول سمجھا جاتا ہے اس کے پسند کرنیوالے بڑے حساس اور دل پھینک قسم کے عاشق ہوتے ہیں۔ امن پسند اور نیک جذبات کے حامل ہوتے ہیں۔ بھرپور محبت کرتے ہیں اور علانیہ طور پر نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ خلوص و محبت کی جاگتی تصویر ہوتے ہیں۔ حقائق زندگی کا سامنا کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اپنی ذہانت سے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ دولتمند اور بین الاقوامی شہرت کے حامل ہوتے ہیں۔ خوش کن لمحات گزار کر خوشی حاصل کرتے ہیں۔ رسم و رواج سے عموماً نفرت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ بہادر ہوتے ہیں اور الزام تراشی سے بڑے پریشان ہو جاتے ہیں۔ فوراً آپے سے باہر اور پھر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ ان میں اداکاری کی خصوصیت نمایاں ہوتی ہے۔ لطیفہ گوئی سے محفل میں چھا جانے کا ہنر جانتے ہیں۔ اکثر کامیاب اداکار و فنکار ہوتے ہیں۔ ان میں مزاج

کی حس تیز ہوتی ہے۔ درمیانی عمر میں مذہب کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ عمر گزارنے کے ساتھ ساتھ مذہب سے تعلق مزید مضبوط کر لیتے ہیں۔ موتیا پسند کرنے والے عموماً سیاحت، نشر و اشاعت، اداکاری، موسیقی اور صحافت کے شعبہ سے وابستہ ہوتے ہیں۔ ان کو شانہ، ٹانگ، بازو کے زخم اور امراض قلب ہوسکتے ہیں۔

● چنبیلی کا پھول جو کہ پاکستان کا قومی پھول بھی ہے۔ انتہا پسندی اور جذبۂ آزادی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے پسند کرنے والے فضول خرچی اور کند ذہنی سے دور بھاگتے ہیں۔ قید کی صعوبت برداشت نہیں کرسکتے۔ باغی بھی ثابت ہوسکتے ہیں۔ رسومات و رواج سے دور بھاگتے ہیں اصلاحی طور پر بے چینی اور نرم طبیعت پسند کرتے ہیں۔ بہت جلدی باتوں میں آجاتے ہیں۔ رنگوں کی کشش سے متاثر ہوتے ہیں۔ مقدس کتابوں اور خطبوں سے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ با اصول، اصلیت پسند اور دیندار ہوتے ہیں محفل میں جلدی گھل مل جاتے ہیں۔ جدت پسندی۔ خیال آفرینی کا مادہ ان میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر ادب، طب، اسراغ رسانی صحافت، طباعت اشاعت کے شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ ان کو دماغی اعصابی دل کی بیماریاں ہوسکتی ہیں۔

● نرگس کا پھول انتظار کی علامت ہے۔ اس کو منتظر اور متلاشی نگاہوں سے بھی تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ اس کو پسند کرنے والے زندگی کے تاریک اور اداس پہلوؤں پر نظر رکھتے ہیں۔ ہمیشہ دوسروں سے اپنی محبت اور خلوص کو نہ سمجھنے کا گلہ کرتے ہیں۔ اپنے ساتھ دغا کرنے والوں کو کبھی نہیں بھولتے۔ ایسے لوگ دیوانے شاعری پسند اور موسیقار ہوتے ہیں۔ ان کے اندر کا فنکار انہیں بلند خیالی، تنہائی پسند اور دولت سے لگاؤ کم کام میں توجہ زیادہ کر دیتا ہے۔ ان کے لئے موزوں پیشے فنون لطیفہ میڈیسن باغبانی، بینکاری۔ زراعت ہے۔ ان کو آنکھوں تولیدی مسائل اور حلق کی بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔

● یاسمین کا پھول پسند کرنے والے موسیقی، مصوری، رقص، خوشبو اور زیورات کو بڑا پسند کرتے ہیں۔ یہ بدبو سے بڑی نفرت کرتے ہیں۔ بڑے پرسکون اور راست باز ہوتے ہیں۔ وعدہ بڑی خوبصورتی سے وفا کرتے ہیں۔ اس پھول کو پسند کرنے والی عورت بڑی مہربان اور شادی سے قبل جنسی طور پر بڑی گرم مزاج ہوتی ہے۔ خانہ داری کی بڑی ماہر اور اپنے بچوں پر جان چھڑکتی ہے۔ ایسے لوگ بڑے ہوشیار، حاضر جواب اور سادہ رہائش پسند کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے مرد زیادہ شادیاں کرتے ہیں۔ عمل پسند ہونے کی وجہ سے اور قابلیت کی بنا پر بڑے کامیاب ہوتے ہیں۔ سیاست میں دلچسپی لینے والے ممتاز سیاستدان ثابت ہوسکتے ہیں۔ عوامی حلقوں میں مقبول ہوتے ہیں۔ زراعت، تجارت، بینکاری، صداکاری، ادب و صحافت کے پیشے ان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ جگر کی خرابی، معدہ جوڑوں کے درد جیسی بیماریاں انہیں لاحق ہوسکتی ہیں۔

● سورج مکھی کا پھول امن پسند اور حسن کے دلدادہ لوگ ہی عام طور پر پسند کرتے ہیں۔ بیوی اور اس کے لباس کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔ کھلاڑی ہوتے ہیں اور رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں۔ فوراً ناراض اور فوراً ہی خوش ہو جاتے ہیں۔ خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ بندش سے دور بھاگتے ہیں۔ انکی شخصیت کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ادھر حاضر ادھر غائب۔ رمز شناس ہونے کی وجہ سے کاروبار کو بڑی تیزی سے وسعت دے سکتے ہیں۔ خوش امید اور مثبت نتائج کے متمنی ہوتے ہیں۔ مزاح کی حس رکھنے کی وجہ سے ہمیشہ جوان نظر آتے ہیں۔ کام انتہائی لگن سے کرتے ہیں۔ بڑے پرکشش ہوتے ہیں۔ سورج مکھی کا پھول پسند کرنے والے نئے نئے دوست بنا کر خوش ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ پرانے دوست چھوڑ دیتے ہیں۔ ہر محفل میں گھل مل جانا انکی فطرت میں شامل ہوتا ہے۔ نئے نئے خیالات ان کو فیصلے تبدیل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کاروباری شراکت میں فائدہ مند ہوتے ہیں۔ سورج مکھی کو پسند کرنے والی عورت ہر وقت بناؤ سنگھار میں مگن رہتی ہے۔ بظاہر دولت سے نفرت اور اندر سے محبت کرتے ہیں۔ بیک وقت دو دو کام کرنا ان کی خوبی ہے۔ خواتین بیک وقت بچے کو دودھ، کپڑے استری اور فون پر بات کرسکتی ہیں۔ بحث میں بڑے تیز ہوتے ہیں۔ سورج مکھی پسند کرنے والے ایڈورٹائزنگ، مجسمہ سازی۔ براڈ کاسٹنگ، تعلقات عامہ وغیرہ شعبے اختیار کرتے ہیں۔ اکثر شانوں اور پاؤں درد بے خوابی جذباتی دباؤ۔ پھیپھڑوں کی بیماریاں ان پر حملہ کرتی ہیں۔

● گیندا پسند کرنے والے لاپرواہ، محبت و نفرت میں میانہ رو اور زندگی کی لذت سے لطف اندوز ہونے والے ہوتے ہیں۔ خوش گفتاری اور شاعری لمبی عمر میں کرتے ہیں۔ اس کو پسند کرتے والی عورتیں حد سے زیادہ نیک یا حد سے زیادہ بدچلن ہوتی ہیں۔ دماغ کو بہت استعمال کرتے ہیں ہر چیز کو فطری صلاحیتوں سے سمجھتے ہیں۔ سیلز مینی۔ براڈ کاسٹنگ ہوا بازی ان کے لئے موزوں پیشے ہیں ان لوگوں کو عام طور پر بے خوابی، انسومنیا، جذباتی دباؤ پھیپھڑوں کی بیماریوں کا خطرہ ہوتا ہے۔

● رات کی رانی کو پسند کرنے والے شہرت کو پسند کرتے ہیں اور اکثر حاصل کر لیتے ہیں۔ خود نمائی کی وجہ سے محفلوں کی رونق ہوتے ہیں اپنی طرف مائل کرنے کا گر جانتے ہیں۔ جاسوسی کہانیاں اور ڈرامائی قصے بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ حاضر جوابی اور بات کا بتنگڑ بنانے میں اپنا

ثانی نہیں رکھتے۔ راز اگلوا سکتے ہیں۔ پرانی اشیاء سے بڑے متأثر ہوتے ہیں۔ آگے بڑھنے کے لئے سخت محنت کرتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی اچھوتا کام ضرور کرتے ہیں۔ اولاد کی ذمہ داری بڑی توجہ سے سرانجام دیتے ہیں۔ یہ اورانکی بیگمات کھیلوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اس پھول کو پسند کرنے والی عورتیں حسن کی مالک اور زندگی کے متعلق بہت کچھ جانتی ہیں اور مرد کی کمزوری کو کبھی معاف نہیں کرتیں۔ ایسے مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے بڑے وفادار ہوتے ہیں۔ کاروباری منصوبہ بندی میں بڑے کامیاب ہوتے ہیں۔ کوہ پیمائی، میکینک، رپورٹنگ، پیشہ ور کھلاڑی، انجینئرنگ ان کے لئے موزوں پیشے ہیں۔ ان کو مختلف بخار، نظام ہضم کی خرابی اور دردِ سر کی بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔

● جوہی کا پھول پسند کرنے والے عموماً شاعر اور افسانہ نویس ہوتے ہیں پھول کی طرح بڑے حساس معمولی بات کی پریشانی اپنے اوپر طاری کرلیتے ہیں۔ خدمت خلق میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ بڑے نازک دل اور جذباتی ہوتے ہیں۔ ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ فنکاروں کے بڑے دلدادہ اور بوقت ضرورت انتہائی صاف گو ہوتے ہیں۔ اس پھول کے پسند کرنیوالے مرد کسی عورت کو پسند کرلیں تو اس کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ اسے پسند کرنے والی عورتیں عموماً جذباتی شوہر پسند کرتی ہیں۔ تعلقات عامہ، سیاحت، تجارت، فنون لطیفہ ان کے لئے موزوں پیشے ہیں۔ ان کو دانت، مسوڑھوں، پیٹ کے السر، نظام ہضم کی خرابی جیسی بیماری کا خدشہ ہوتا ہے۔

● مولسری کا پھول انتہائی کم گو، عمل پسند اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھانیوالے پسند کرتے ہیں۔ سائنس اور حسن پسند ہوتے ہیں۔ رفیق حیات کا انتخاب بڑی احتیاط سے کرتے ہیں۔ "ایسے مرد اپنی بیوی کو قیمتی اور زرق برق لباس میں پسند کرتے ہیں۔ موسیقی اور رومان پسند ہوتے ہیں۔ بیوی کے ہر لمحوتے پھرتے ہیں اور اسے تحفے پیش کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ دل پھینک اور محبت میں دھوکہ دینے والے نہیں ہوتے۔ شک گزرنے پر بیوی سے بہت جلد علیحدگی اختیار کرلیتے ہیں۔ نکتہ چینی برداشت نہیں کرسکتے ہیں۔ ایسی عورتیں قد آور اور مردوں کی نگاہ کا مرکز ہوتی ہیں۔ اس پھول کی دلدادہ خواتین مرد کی تابع فرمان اور خاوند کو دوسری عورتوں کے ساتھ ناپسند کرتی ہیں۔ بڑی حوصلہ مند اور جذباتی ہوتی ہیں۔ گلوکاری، ایرا پہلی، پرنسی، تعلیم و تدریس ان کے لئے موزوں پیشے ہیں۔ درد گردہ، اسہال، جگر کی خرابی ان کی صحت خراب کرسکتے ہیں۔

● جانوروں سے محبت اور پالنے کے شوقین گل داؤدی کو بے حد پسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بے حد ذہین، دیانتدار اور مطالعہ میں دلچسپی لینے والے ہیں۔ مذہب کے معاملے میں بڑے سنجیدہ، صاف گو، خوش مزاج اور نتائج وقت سے پہلے اخذ کرلیتے ہیں۔ آزادی اور انصاف پسند طبیعت کے مالک اور ان کی منفی خصوصیات چڑچڑا پن، جذباتیت، پریشان خیالی ہیں۔ عزیز و اقارب سے دور رہنا پسند کرتے ہیں اور محفل میں ہر شخص کی نگاہوں کا مرکز ہوتے ہیں۔ اس پھول کو پسند کرنیوالے مقاصد کے حصول کے لئے پرامید رہتے ہیں۔ ناموافق حالات پر قابو پانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ پیدائشی طور پر خوش قسمتی ان کا مقدر ہوتی ہے۔ اس پھول کو پسند کرنیوالی عورت دھیمے مزاج کی مالک ہوتی ہے۔ اپنے محبوب کو دوسرے معاشقوں سے بے خبر نہیں رکھتی۔ اسے پسند کرنے والے مرد کے ساتھ سمارٹ عورت کی دوستی کامیاب رہ سکتی ہے۔ سیر و سیاحت ان کی کمزوری ہے۔ مشکل کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ مدد کے لئے کسی کو نہیں پکارتے۔ اکثر اداکار اس پھول کو پسند کرتے ہیں۔ دنیا کے مشہور کامیڈین گل داؤدی پسند کرتے ہیں۔ فنون لطیفہ، اداکاری، وکالت، سیاست، صحافت ان کے پسندیدہ پیشے ہیں۔ لیکوریا، حلق کے امراض، گردن کی اکڑاہٹ کے مرض ان کو لاحق ہوتے ہیں۔

● مارننگ گلوری کو پسند کرنے والے قدم قدم پر چیلنجوں کا سامنا کرتے ہیں۔ بیک وقت کئی منصوبوں پر عمل کرتے ہیں۔ ہمت نہ ہاریں تو قسمت کی دیوی ان پر مہربان ہوتی ہے۔ جنس مخالف کے لئے بلاکی کشش رکھتے ہیں۔ زندگی میں کبھی چین و سکون نہیں پاتے۔ ان کی خوشی کا انحصار ان کی حوصلہ مندی اور مسلسل جدوجہد پر ہے۔ بسلسل مگر سستی سے ترقی کرتے ہیں۔ ثابت قدمی انکی بڑی خوبی ہے۔ اعتماد ہی سے مصائب کا سامنا ہر حالت میں ڈھل جانے کا عادی بنا دیتا ہے۔ جائیداد کی خریداری میں ہوشمندی سے کام لیتے ہیں۔ دولت کے قدردان ہوتے ہیں۔ انہیں حادثات سے محتاط رہنا چاہئے۔ تیس سال کی عمر میں رومانوی غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ سیلزمین شپ، قانون کے پیشے عموماً اختیار کرتے ہیں سردرد کا عارضہ، اعصابی تناؤ کا شکار ہوسکتے ہیں۔

● گل منادہ پھول ہے جس کو پسند کرنے والے افراد بڑے محتاط اور مستقل مزاج ثابت قدم ہوتے ہیں۔ محبت میں بظاہر پسند نہیں ہوتے۔ خود کو اپنے طور کے قابو میں رکھتے ہیں۔ ہر کام میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں منصوبہ سازی کے ماہر ارادے کے پکے اور مذہبی و دنیاوی معاملات میں بحث کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ سائنس دان ہیں تو کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیتے ہیں۔ کاروبار اور دوستی میں پکے ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے لئے تجارت، سراغرسانی، سائنس اور فوجی ملازمت موزوں پیشے ہیں۔ درد گردہ، بیضہ، مثانہ اور آنتوں کی بیماریاں انہیں گھیرے میں لیتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

کرشمۂ اعداد

حمل کیوں نہیں ٹھہرتا؟

مفتی الہا شمع فاضل دارالعلوم دیوبند

کسی عورت کے اگر بچہ نہ ہوتا ہو اور یہ معلوم کرنا ہو کہ حمل نہ ٹھہرنے کی وجہ کیا ہے تو عورت کے نام کے اعداد اس کی ماں کے اعداد، دن کے اعداد اللہ عالم الغیب کے اعداد، اور برائے حمل کے اعداد جمع کر کے ۳ سے تقسیم کر دیں تقسیم کے بعد اگر ایک بچے تو عورت بانجھ ہے ـــــ اگر ۲ بچیں تو رحم میں ورم ہے ـــــ اگر کچھ نہ بچے تو عورت پر اوپری اثرات ہیں۔

مثال کے طور پر خالدہ بنت ہندہ نے جمعہ کے دن پوچھا کہ میرے بچہ کیوں نہیں ہوتا تو کارروائی اس طرح ہوگی۔

اعداد خالدہ	۶۴۰
اعداد ہندہ	۶۴
اعداد دن	۱۱۸
اعداد اللہ عالم الغیب	۱۲۵۰
اعداد برائے حمل	۲۹۱
	۲۳۶۳

۳/ ۲۳۶۳ (۷۸۷
۲۱
۲۶
۲۴
۲۳
۲۱
۲

ثابت ہوا کہ خالدہ کے رحم میں ورم ہے۔

یہ تجرباتی باتیں ہیں اسمیں خطا کا امکان ہے۔ اصل بات سے صرف حق تعالیٰ ہی باخبر ہوتا ہے۔ ان باتوں پر سو فیصد بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔

اذانِ بتکدہ

ابوالخیال فرضی

آجکل الیکشن کا دور دورہ ہے۔ بھانت بھانت کی باتیں سُننے کو مل رہی ہیں۔ وہ لیڈر جن کے بھاؤ اُتر گئے تھے پھر چڑھتے نظر آرہے ہیں وہ لوگ جو پردہ نشین ہوگئے تھے پھر بے نقاب ہوکر قوم کے درمیان آکر بیٹھ گئے ہیں اور پھر وعدوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے لیڈروں کے لئے یہ موسم موسمِ بہار کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن ایسے پُرکیف ماحول میں بھی بعض لوگ سچ بولنے کے مرض میں مبتلا رہتے ہیں اور خشک باتیں کرکے ماحول کو گدلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمان، انتخابات اور سیاسی جماعتیں، کے عنوان سے ایک مضمون روزنامہ قومی آواز میں شائع ہوا ہے اسمیں مختلف لوگوں نے یعنی ایسے لوگوں نے جنہیں سچ بات کرنے کا مراق معلوم ہوتا ہے اپنے اپنے خیالات پیش کئے ہیں۔ ایسے خیالات کے جنہیں پڑھکر شریفوں کا دم گھٹتا ہے اور بیچارے اُن نیتاؤں پر تو نہ جانے کیا گذرتی ہوگی جو الیکشن کے موقعوں پر مادر زاد مظلوم نظر آتے ہیں۔ اور جو بے چارے آنکھوں کے ساتھ ساتھ ناک سے بھی آنسو بہاتے ہیں۔ کہ ظالم قوم کسی طرح ان کے دردِ دل کو سمجھے۔ کوئی سید علی صاحب ہیں فرماتے ہیں۔

"پارٹی بدلنے والوں میں بڑی تعداد ان لوگوں کی رہی ہے جن کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔"

یہ بات ممکن ہے کہ کسی درجہ درست ہو لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ مستقبل تو ان لوگوں کا بھی کچھ نظر نہیں آتا جو پارٹی سے الگ نہیں ہوتے بلکہ مستقبل تو اب پارٹی کا بھی نظر نہیں آتا۔ وہ دور لد گئے جب پارٹیاں پانچ سال کے لئے سہاگن بن جاتی تھیں اور انہیں پانچ سال تک سولہ سنگھار کرنے کا موقعہ نصیب ہوجاتا تھا اب تو حال یہ ہے کہ عزت کا سمندر چڑھنے نہیں پاتا کہ اترنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور ہاتھوں پر مہندی کا رنگ چڑھنے سے پہلے ہی زرد ہوجاتا ہے۔ اور ہونٹوں کی لالی خشکی میں بدل جاتی ہے۔ اب تو حال ہی حال ہے اور حال میں بھی بدحالی ہے مستقبل کے زمانے تو ہرن ہوئے۔ کل کس نے دیکھی ہے۔ اب تو جو مزے لینے ہیں وہ حال ہی میں لینے ہیں مستقبل تو افراد کا ہے نہ جماعتوں کا۔ پھر مستقبل کا وظیفہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟

آگے چل کر سید علی صاحب فرماتے ہیں۔

"وہ نہ کسی اصول و اخلاق کے پابند ہیں نہ ملک و قوم کے وفادار جدھر ہری گھاس نظر آئی جانور کی طرح رسّی تڑا کر اس کی طرف ٹوٹ پڑے"

سید علی صاحب نے اس عبارت میں اپنے ملک کے نیتاؤں کا جو ناک نقشہ بیان کیا ہے وہ رنج دہ ہے۔ بھلا اگر لیڈر لوگوں نے بھی مجنوں اور فرہاد کی طرح عشق و وفا کی راہیں اختیار کرلیں اور اس سلسلے میں ان ہی قدیم روایات کو اپنا لیا جو عاشقوں کا طرۂ امتیاز تھیں تو پھر اس کے سوا کیا ہوگا کہ ہمارے نیتا پھٹے پرانے کپڑے پہن کر چاک دامن چاک گریباں ہوکر سڑکوں پر مارے مارے پھرینگے اور عاشقوں کی طرح ان کے چہروں کی گھڑیاں بالکل بند ہوں گی اور آنکھیں کسی خشک تالاب کی طرح سوکھی ہوئی نظر آئیں گی۔ اگر ایسا ہوگیا تو یہ ملک ملک نہیں رہے گا یہ تو عاشقوں کی نگری بن جائیگا۔ اس لئے سید صاحب کو چاہیئے کہ وہ ایسی بد دعائیں نہ دیں جن سے لیڈروں کا بھی بیڑہ غرق ہو اور ملک کا بھی ستیاناس ہوجائے۔ وفاداری کے لئے اور بہت لوگ ملک میں موجود ہیں۔ یہ کام لیڈروں کا نہیں ہے۔ رہی اصولوں کی بات تو کچھ بھی اصول نہ ہونا بھی ایک طرح کی اصول پرستی ہے۔ اور رہی اخلاق کی بات تو اخلاق تو بس اب ہندی فیچر فلموں ہی میں دکھائی دیتے ہیں۔ اخلاق جب صاحبِ اخلاق لوگوں میں بھی نہیں رہا۔ تو پھر لیڈروں سے اخلاق کی توقع رکھنا کہاں کا انصاف ہے یہ بیچارے تو بداخلاقی کی گود میں پلے ہوتے ہیں۔ ان کا اخلاق سے کیا لینا دینا۔ انہیں تو ماہرینِ سیاست اس بات کی مشق کراتے ہیں کہ الیکشن کی آمد کی خبر پاتے ہی اپنی حالت درست کرلیا کریں کیونکہ قوم کے سامنے

جانے کے لئے محسن اخلاق کی ایکٹنگ بے حد ضروری ہے۔ اور اچھا لیڈر بننے کے لئے اچھی اداکاری ہی ضروری ہے۔ اس سے زیادہ کا مطالبہ کرنا کسی قانون کی رو سے جائز نہیں۔ لیڈروں سے اخلاق کا مطالبہ تو خیر سنگالی کے بھی خلاف ہے۔ اور قانونِ عامہ کے بھی۔ لیڈر صرف لیڈر ہوتا ہے اور لیڈر قوم کے غم میں اتنے صدمات برداشت کر چکا ہوتا ہے کہ اسکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر ان سے کسی طرح کی پوچھ تاچھ کرنے کا کیا مطلب؟

سیّد صاحب نے یہ لکھکر کہ جدھر ہری گھاس نظر آتی ہے جانور کی طرح رسی تڑا کر اس کی طرف ٹوٹ پڑے، خواہ مخواہ جانوروں کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ جانوروں کی وفاداری تو معلوم ہے۔ لیڈروں کے ساتھ جانوروں کا ذکر کرنا جانوروں کی تذلیل ہے۔ ہم نے آج تک ایسا کوئی جانور نہیں دیکھا کہ جو چودھراہٹ کی خاطر اپنا ریوڑ چھوڑ کر دوسرے جانوروں میں جا گھسے۔ کوا کوؤں ہی میں رہنا پسند کرے گا اور کبوتر کبوتروں میں، جبکہ ہمارے لیڈروں کا حال یہ ہے کہ وہ کبھی گدھوں کے اصطبل میں جا گھسے ہیں اور کبھی خچروں کے اصطبل میں۔ ان لوگوں کو جانوروں سے تشبیہ دینا جانوروں کے خلاف ایک طرح کی تہمت تراشی ہے۔ سیّد علی صاحب کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں ورنہ جنگل میں کہرام مچ جائیگا اور جانوروں کی میٹنگیں شروع ہو جائیں گی۔ ویسے بھی ہم نے سنا ہے کہ جنگل کا کوئی جانور کسی انسان سے کسی بات پر خفا نہیں ہوتا لیکن اگر اسے "نیتا" کہدو تو وہ چراغ پا ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ہر گالی برداشت کر سکتا ہے اور ہر دھتکار اور پھٹکار کا خیر مقدم کر سکتا ہے لیکن وہ اس تہمت کو برداشت نہیں کر پاتا کہ اسے نیتاؤں سے تشبیہ دی جانے لگے۔ ہمارے لیڈر ہری ہری گھاس دیکھکر اگر کسی دل میں چلے جاتے ہیں تو اسمیں حرج ہی کیا ہے اللہ نے گھاس کھانے کے لئے بنائی ہے اور کچھ مخلوقات کو گھاس کھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ گھاس کی قدر دانی اسی میں ہے کہ اس کو کھانے کی اہلیت رکھنے والے اس کی طرف بڑھیں ان کے بڑھنے پر روک ٹوک کا کیا مطلب؟ اور چون وچرا سے کیا فائدہ؟

آگے چل کر سیّد صاحب فرماتے ہیں۔

"اس الیکشن کے موقعہ پر بی جے پی مسلمانوں پر مائل بہ کرم ہے وہ اپنے بدنما چہرے کو زبردست میک اپ کر کے ان کے معاملے پیش کر رہی ہے"

دراصل بی جے پی نامردوں کے بس میں آنے والی نہیں ہے۔ اب اسے کچھ مرد درکار ہیں اور اسے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ اگر مردوں کی ضرورت پڑے گی تو مسلمانوں ہی میں سے تلاش کرنے ہوں گے۔ ایڈوانی جیسے بڑے بی جے پی کی نیا پار نہیں لگا سکتے اور اٹل بہاری باجپئی جیسے لوگ کسی جگہ اٹل تو رہ سکتے ہیں لیکن کسی جگہ بی جے پی کے نفس کو یہ بھی مطمئن نہیں کر سکتے اس لئے بی جے پی بے چاری مجبور ہے مسلمانوں کی کنڈی کھٹکھٹانے پر۔ اس کا بھلا رام رام جپنا پرایا مال اپنا جیسے نعرے لگانے والوں سے نہیں ہے۔ اس کو کچھ مرد بھی درکار ہیں اس لئے وہ مجبور ہے مسلمانوں کو اپنانے پر اور اپنانے کے لئے سولہ سنگھار کرنے پر۔ اگر وہ میک اپ نہیں کرے گی تو مسلمان اس کی طرف دیکھکر ڈر نہیں جائے گا۔ اپنی ہیبتناکی کو چھپانے کے لئے اگر وہ پاکستانی کریم لگاتی ہے تو سیّد علی صاحب کو کیا تکلیف ہے مردوں کو رجھانے کے لئے خراش تراش اور کریم پاؤڈر لگانے میں کیا حرج ہے ہر فقہ اسکی اجازت دیتا ہے۔

سیّد علی کے بعد سید اطہر علی کی سنیئے وہ فرماتے ہیں۔

"جن جماعتوں کو وہ نام نہاد سیکولر جماعتیں ہونے کا الزام لگاتی تھی آج وہی بی جے پی مسلم کنونشن بلا رہی ہے"

اب جبکہ اسے مَردوں کی تلاش ہے۔ اور وہ ڈرتی ہے کہ کہیں منہ کی نہ کھانی پڑ جائے تارے ہجائی، گر وہ مسلم کنونشن نہیں بلائے گی تو پھر کیا اپنی کامیابی کے لئے کتے بلیوں کا اجتماع کرے گی؟ دیکھا جائے تو بی جے پی جو کچھ کر رہی ہے بالکل ٹھیک کر رہی ہے۔ اس نے بام اقتدار تک پہونچنے کے لئے رام رام کے نعرے لگانے شروع کئے تھے۔ جبکہ رام کون تھے کیا تھے اور ان کا پیغام کیا تھا بے چاری بی جے پی کو کیا خبر۔ بی جے پی تو آج تک یہ بھی پتہ نہ لگا سکی کہ رام پیدا کہاں ہوئے تھے؟ رام سے اگر محبت ہوتی تو اسے رام جنم بھومی کی تلاش کا ذوق بھی ہوتا اسے تو راون کی پالیسی پر چلنا تھا۔ اور بغل میں چھری دبا کر ملک کی سلامتی کے دعوے کرنے تھے۔ لیکن حالات کا چہرہ متغیر ہوتے ہی بی جے پی نے یہ عہد کر لیا کہ فی الحال غنڈہ گردی نہیں چلیگی اب سب نے رام رام کی رٹ کے بجائے "مسلم مسلم" کی رٹ لگانی شروع کی ہے۔ ممکن ہے آنے والے کل میں وہ راون راون کی رٹ لگانے لگے۔ اسے ہر حال میں اقتدار چاہئے اور اقتدار کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ کامیاب قسم کی سیاست دانی ہے لیکن یہ باتیں ان لوگوں کی سمجھ دانی میں نہیں آئیں گی۔ جنہیں بی جے پی سے اللہ واسطے کا بیر ہے اور جو اس بے چاری کی کسی بھی ادا پر نثار نہیں ہوتے جب وہ رام رام کے نعرے لگا کر خون سے ہولیاں کھیل رہی تھی وہ جب بھی بُری تھی اور اب جبکہ وہ مسلمانوں میں محبت اور سیاست کی بالوشائیاں تقسیم کر رہی ہے تو بھی اس ہدفِ ملامت بننا پڑ رہا ہے خدا ہی جانے کہ یہ ستاروں کی گردش ہے یا اپنے کرتوت کی سزا! نا سمجھ سوچنے والے ہی پاگل ہیں کہ ایک فرشتہ صفت پارٹی کو خواہ مخواہ اچھوت کہہ رہے

اطہر علی صاحب نے فرمایا ہے۔

"بی جے پی کا یہ مسلم پریم۔ محض صرف دکھاوا ہے اسے
حقیقت میں مسلم ووٹ نہیں چاہئے بلکہ وہ تو مسلم ووٹوں
کا بکھراؤ چاہتی ہے"

ارے بھئی پریم تو کہیں بھی ہو دکھاوے ہی کا ہوتا ہے۔ اس خود غرض دنیا میں کون کسی سے پیار کرتا ہے۔ بی جے پی تو چلو دکھاوے کا پریم کر رہی ہے لیکن ہندوستان میں اور کونسی جماعت ہے جو مسلمانوں کے سچے عشق میں مبتلا ہو۔ حد تو یہ ہے کہ مسلم جماعتیں بھی مسلمانوں سے دکھاوے ہی کی محبت کرتی ہیں۔ اور گلیسرین کے آنسو بہاتی ہیں۔ اور آج کل تو میاں بیوی بھی دکھاوے کی محبت کر رہے ہیں۔ بیوی بڑی بھی ہوتی ہے تو شوہر صاحب فرماتے ہیں کہ تم جیسا کوئی نہیں۔ شوہر صاحب سماج کے اعلیٰ ترین دشمن بھی کیوں نہ ہوں لیکن ان کی ستی ساوتری یہی کہا کرتی ہیں کہ تم سے اچھا مرد آج تک پیدا نہیں ہوا۔ یہ سب باتیں جھوٹ ہوتی ہیں اور ان کا رشتہ منافقت سے جڑا ہوتا ہے۔ اس طرح کی باتیں صرف دکھاوے کی ہوا کرتی ہیں۔ تو سید اطہر علی صاحب! دکھاوے کا پیار تو گھر گھر میں ہو رہا ہے تو پھر آپ ایک بی جے پی ہی کو کیوں الزام دے رہے ہیں۔؟ وہ بھی تو اسی سماج کی چھوکری ہے وہ آسمان سے تھوڑی اتری ہے۔

آگے چل کر اطہر علی صاحب نے لکھا ہے کہ

"بھارتیہ یوا جن مورچہ نے جو مسلم کنونشن بلایا تھا
اس میں (بی جے پی) نے دعویٰ کیا ہے کہ پانچ ہزار مسلم
نوجوانوں نے حصہ لیا تھا"

اسمیں پریشانی کی کیا بات ہوئی۔ جمید دلوائی جیسا گلا۔ سلمان رشدی جیسے لوگ سب مسلمان ہی سمجھے جاتے ہیں اگر ایسے کچھ لوگ کنونشن میں پہونچ گئے ہوں تو اسمیں کونسی قیامت آگئی۔ ہمارے نوجوان فلموں میں بھی تو جاتے ہیں، قحبہ خانوں میں بھی انہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور بعض نام نہاد مسلمان جوے خانوں اور شراب خانوں میں بھی جانے سے نہیں چوکتے اسی طرح کے اگر کچھ مسلمان بی جے پی کے کنونشن میں چلے گئے تھے تو اسمیں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ ویسے سیاسی لوگوں کی گنتی نرالی ہوتی ہے۔ ایک صفر بڑھانا بھاجپا اپنا پیدائشی حق سمجھتی ہے۔ اس حساب سے پانچ ہزار کے صرف پانچ سو رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ صفر انہوں نے دفعہ چار سو بیس کے تحت بڑھا کر پانچ سو کے ۵ ہزار بنائے ہوں گے۔ اور پوری قوم میں سے جو ۲۵ کروڑ کے لگ بھگ ہے اگر صرف پانچ سو نوجوان بی جے پی کے کنونشن میں چلے جائیں تو اسمیں گھبرانے کی کیا بات ہے خوشی

کی بات تو یہ ہے کہ بی جے پی مسلمانوں کی آمد پر فخر کر رہی ہے کل تک جو یہ کہا کرتی تھی کہ یہ قوم ملک کی غدار ہے آج ان ہی غداروں کی آمد پر وہ فخر و شکر کا اظہار کر رہی ہے۔ ہمارے خیال سے بی جے پی کی خوشی میں ہمیں بھی خوش ہونا چاہئے۔ اسے کچے پکے مسلمانوں کی آمد سے اس درجہ خوشی ہے تو پھر ان مسلمانوں کی آمد سے کس درجہ خوشی ہوگی جو سچے پکے مسلمان ہیں۔ ہمیں بی جے پی کی منہ دھلائی کی رسم ادا کرنا چاہئے اس کی پرواہ کئے بغیر کہ منہ دھلانے سے اس کا میک اپ اتر جائے گا اور اس کی اصلی صورت سامنے آجائے گی۔ کچھ بھی ہو مسلمانوں کی آمد سے خوشی اور پھر اس کے بیان اس بات کی علامت ہے کہ اس کے لیڈروں میں سدھار آ رہا ہے۔ اور اس کے ذہن کی تطہیر ہو رہی ہے۔ دراصل یہ عبرت اس کو کانگریس کے عبرتناک انجام سے ہوئی۔ اسے اندازہ ہو گیا کہ مسلمانوں نے جب سے کانگریس کو طلاق دی ہے وہ ذلیل و خوار ہو کر رہ گئی ہے اس لئے بی جے پی اب مسلمانوں سے الفت کرنا چاہتی ہے اور ہو سکتا ہے کسی وقت پیغام نکاح بھی بھجوائے۔

آگے چل کر سید اطہر علی صاحب فرماتے ہیں۔

"بھاجپا جس حکمت عملی کے تحت مسلمانوں کو اپنے ساتھ
جوڑنا چاہتی ہے وہ یہ کہ بھارت میں بکھرے مسلمانوں کو
اور بکھیر دیا جائے۔"

بھاجپا کی نیت کچھ بھی ہو لیکن اسے مسلمانوں کے لئے بین بھی بجانی پڑی۔ اور سہرا بھی بننا پڑا۔ اور ہمارے خیال سے مسلمان نادان ہونے کے باوجود عقلی طور پر اتنا گیا گزرا نہیں ہے کہ بی جے پی کی زبان سے نکلے ہوئے حیّ الفلاح پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئیگا اور چلا نگیں لگاتا ہوا بی جے پی کے کیمپ میں جا گھسے گا اور بی جے پی اتنی احمق نہیں ہے کہ مسلمانوں کے آنے کا انتظار کرے۔ مسلمان اگر بی جے پی کے دعوت نامے پر اس کے گھر نہ پہونچا تو وہ کسی بھی آلتو فالتو انسان کو مسلمان بنا کر کھڑا کر دے گی۔ ہمارے ملک میں بھاڑے کے ٹٹوؤں کی کمی نہیں۔ ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں۔ ان گدھے گھوڑوں کے داڑھیاں بھی اُگ آتی ہیں۔ اور ریڈی میڈ کے بازاروں میں کرتے پجامے بک بھی رہے ہیں اور کرائے پر بھی مل رہے ہیں۔ نتھو فتو نام کے لاوارث لوگ مسلمان بھی بنکر بھاجپا کے گلے کا ہار بن جائیں گے اور بھاجپا کے ناخداؤں کو ببانگ دہل یہ کہنے کا حق حاصل ہو جائے گا کہ ہمارے پالے پر بھی مسلمانوں کی بھیڑ اکٹھی ہو گئی ہے۔ اور بی جے پی کو اتنی بھی زحمت کی کیا ضرورت ہے اگر وہ شور مچا رہا ہے کہ مسلمانوں نے بھاجپا کو اپنا کر گھر مان لیا ہے اور اپنے ہاتھوں اس کی مانگ بھری ہے تو بھی کونسی —

سی بی آئی انکوائری ہو رہی ہے۔ سیاست اور جھوٹ کا بہت پرانا تعلق ہے۔ جہاں سیاست ہوگی وہاں جھوٹ خود بخود چلا آئے گا۔ اور یہ غیر قانونی بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ جھوٹ سیاست کا سگا بھائی ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ سید اطہر علی جیسے لوگ کیا چاہتے ہیں اور کیوں بھاجپا کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جبکہ دوسری پارٹیاں بھی روزانہ جوڑے ہی سے نہاتی ہیں دودھ کی دُھلی ہوئی وہ بھی نہیں ہیں جب ایک حمام میں سب ننگے ہیں تو بی جے پی کی عریانیت پر ہُو ہُو کرنے سے کیا فائدہ؟

سید اطہر علی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔

• مسلمان بی جے پی کے صدر لال کرشن ایڈوانی کی اس دلیل کو کیسے قبول کر سکتا ہے کہ اگر مسلمان بابری مسجد کو بھول جائیں تو وہ ہندو پریشد کو کاشی اور متھرا کے لئے ضد نہ کرنے پر مجبور کر لیں گے۔

اس عبارت میں کوئی بات رنج دہ نہیں ہے۔ ہمارے لال ایڈوانی جی اپنے عقل کے مطابق لال پیلے ہوتے رہتے ہیں۔ جبکہ سید اطہر علی جیسے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایڈوانی بھی عقل کی باتیں کریں۔ اور بالغ مردوں کے سے کلمات زبان سے نکالیں ہم کہتے ہیں کہ جب ایڈوانی جی کو عقل اتنی ہی ملی ہے جتنی انکی باتوں سے ظاہر ہوتی ہے تو پھر ان پہ الزام ہی کیا۔ وہ بے چارے یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان ان کے جھانسے میں آجائے گا حالانکہ مسلمان تو سمجھ گیا ہے کہ ہندوستان میں اب کوئی مسجد نہیں ٹوٹے گی۔ ایک مسجد کے ٹوٹنے پر، ایک ایسی مسجد کے ٹوٹنے پر جس میں نماز بھی نہیں ہوتی تھی بنیوں کا بے حساب پیسہ خرچ ہو گیا ہے اور ہندوتوہ کے پرستاروں کو بار بار مسلمانوں کے سامنے اپنی گردن جھکانی پڑی ہے۔ تو بھلا بتلایئے وہ کسی ایسی مسجد کو توڑنے کا کیسے ارادہ کر سکتے ہیں جس میں لوگ نماز بھی پڑھتے ہوں۔ ایڈوانی جی بے چارے ودیسی ہیں ناتو بے چارے ودیسیوں جیسی ہی باتیں کرتے ہیں۔ کرائے کے لوگوں کے ساتھ جو انہوں نے سیاسی یاترا نکالی تھی اس کی کامیابی کا سہرا بھی حقیقت میں شری شہاب الدین کے سر بندھا ہے سارے کر تو رام رام کرنے والوں کو انہوں نے بتائے تھے اور اردو کے ان اخباروں نے بھی راستہ ہموار کیا تھا جو بابری مسجد کے حق میں لکھ رہے تھے اور قربانی کے بکرے کو فربہ کرنے کی خدمت انجام دے رہے تھے اور حکومت سے اس خدمت کا معاوضہ وصول کر چکے تھے ورنہ ہمارے ایڈوانی جی کے پاس اتنی عقل اور اہلیت نہیں تھی کہ وہ اتنا بھوکال لیتے۔ ایڈوانی جی تو شکل ہی سے نابالغ اور نااہل لگتے ہیں ان کے وعدوں کی کیا چلائی۔ ہمارے نزدیک ان کی باتوں کا ان دھرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ انسان کوؤں کی کائیں کائیں اور کتے کی بھوں بھوں پر تبصرے شروع کر دے۔ ہر شخص کو جب اپنی مادری زبان میں بولنے کا حق ہے تو پھر ہمارے ایڈوانی جی پر کیا پابندی؟ وہ جو کچھ فرماتے ہیں اپنی مادری زبان میں فرماتے ہیں۔ اور از راہِ تعزیراتِ ہند انہیں اسکا حق حاصل ہے

ڈاکٹر کمال احمد رحام پوری فرماتے ہیں۔

• میری ملائم سنگھ یادو اور کاشی رام سے درخواست ہے کہ اگر وہ واقعی بی جے پی کو ہرانے کے ارادے میں مخلص ہیں تو ہم مسلمانوں کو کیوں بے وقوف بناتے ہیں۔

ہم عرض کریں گے کہ مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو جذبات کے گھوڑوں پر سوار ہو کر بغیر پروں کے اڑنے والی قوم ہے یہ قوم تو آنکھیں بند کر کے اور کانوں اور ناک میں روئی چڑھا کر اعتماد کرنے والی قوم ہے۔ اس قوم نے جب کانگریس پر بھروسہ کیا تھا تو ۴۵ سال تک یہ سوچنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا کہ کانگریس انہیں کس کس طرح زہر کے انجکشن لگا رہی ہے۔ اور کس کس طرح ان کی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہے۔ ۱۹۹۲ء میں جب بابری مسجد شہید ہو گئی تو ان کی آنکھ کھلی یہ چند ہفتوں کے لئے نیند سے بیدار تو ضرور ہوئے لیکن آنکھیں انہوں نے آج تک نہیں کھولیں۔ یہ بند آنکھوں کے ساتھ سماج وادی پارٹی میں گھس گئے۔ بس انہیں یہ سین اچھا لگا کہ جب فرقہ پرست ہندو بابری مسجد کے گنبد پر چڑھ رہے تھے تو ملائم جی نے گولیاں چلوا کر انہیں نیچے گرا دیا تھا۔ جس طرح ہندی فلموں کا ہیرو تڑاتڑ جب غنڈوں کے گھونسے رسید کرتا ہے تو فلم بین طبقہ عش عش کرتا ہے اور ہیرو کی جے جے کرتا ہے۔ بس اتنی سی ہی بات پر یہ جذباتی قوم ملائم سنگھ کے عشق میں مبتلا ہو گئی اور چونکہ وفادار ہے اور آنکھیں بند کر کے اور عقل کو تھپکی دیکر عشق کرنے کی عادی ہے تو بس اب ملائم سنگھ کی ہر بات پر آمنّا وصدّقنا کہنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ ملائم سنگھ نے اردو زبان کیلئے کانگریس ہی کی طرح کچھ ڈرامے اسٹیج کئے تھے جس میں پانچ ہزار مسلمانوں کو ملازمت ملی اور کروڑوں مسلمانوں کا ووٹ ملائم سنگھ جی کے دامن میں آ گرا اب پھر ۴۵ سال تک یہ قوم نہیں جاگے گی کیونکہ نصف صدی سے پہلے تو اس کی آنکھ ہی نہیں کھلتی۔ اور جب آنکھ کھلے گی تو اس وقت جب کوئی اور بڑا نقصان ہو چکا ہوگا۔ اب رہے کاشی رام تو انہوں نے تو مسلمانوں کو کبھی گھاس ہی نہیں ڈالی۔ کیونکہ ان کی قوم اتنی بڑی ہے کہ گھاس ان ہی کو کم رہ جاتی ہے وہ مسلمانوں کو گھاس بیچ تو ڈالیں بھی۔ تو پھر ان سے کچھ کہنا تو بے سود ہی ہوگا نا۔ رہے ملائم سنگھ تو وہ مسلمانوں کی نفسیات سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مسلمان تو بیچارہ

صرف اتنی سی بات سے خوش ہوجائیگا کہ بھاجپا کو اور کانگریس کو چند گالیاں دیدو۔ اور اردو کے چند اسکول کھلوا دو۔ چاہے وہاں ٹیچر کے سوا اور کوئی موجود نہ رہے۔ اور بعض جگہ تو ٹیچر بھی نہیں ہیں صرف بلڈنگ موجود ہیں اور سلسلۂ اسکول جاری ہے۔ اور اردو کی خدمت ہورہی ہے۔ دراصل انہیں معلوم ہے کہ مسلمانوں کا بھاؤ زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے انہیں اس بارے میں سوچنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ غلطی تو مسلمانوں کی ہے کہ انہیں اپنی قیمت کا اندازہ ہی نہیں ہے۔ وہ تو بچوں کی طرح کھلونوں سے بہل جانے والی قوم ہے۔ ملائم سنگھ تو پھر کچھ ہمدرد ہوسکتے ہیں بھاجپا والے جنہوں نے مسلمانوں کو پاکستانی قوم بتا بتاکر ہندو کے دل میں اپنے مقام کو کیا ہے اور جنہوں نے بابری مسجد کی شہادت پر رس گلے تقسیم کئے ہونگے انہوں نے بھی جب جاپانی کی گڑیا اس قوم کو دکھائی جو بچوں جیسا مزاج رکھتی ہے تو یہ ادھر کو بھی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی تو اے محترم ڈاکٹر صاحب اپنا روئے سخن ملائم سنگھ اور کاشی رام کے بجائے مسلمانوں کی طرف کیجئے اور جو سمجھانا ہو ان ہی کو سمجھایئے۔ ان دونوں کو کیا سمجھا رہے ہیں وہ تو جو کچھ بھی کر رہے ہیں سمجھکر رہے ہیں۔ سمجھایئے انہیں جنہیں آج تک شاید یہ خبر نہیں کہ وہ ملائم سنگھ کا ساتھ کیوں دے رہے ہیں جب کہ انہوں نے کسی بھی طرح کی کوئی سودے بازی ملائم جی سے آج تک نہیں کی ہے۔ پھر انہیں ملائم سنگھ سے کیا ملے گا۔ اور وہ کچھ دیں گے بھی تو آخر کیوں؟ شاید مسلمان ملائم سنگھ سے آخرت میں کچھ لینا چاہتے ہیں۔ دنیا میں فکر کریں گے بھی کیا۔ یہ دنیا تو چند روزہ ہے آج مرے کل دوسرا دن۔

آگے چل کر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"یاد رہے کہ مسلمانوں کی نئی نسل میں تیزی کے ساتھ یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ سب کو آزمالیا ہے اس بار کیوں نہ بی جے پی کو آزمائیں"

مسلمانوں کی نئی نسل میں تو نہ جانے کیسے رجحان بڑھ رہے ہیں۔ مسلمانوں کی نئی نسل اگر کفر و شرک کی طرف بڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ اسلام کو تو بہت آزمالیا اب کیوں نہ کفر اور بت پرستی کو آزمائیں تو اسمیں اسلام کا کیا بگڑتا ہے۔ اسلام تو ہر حال میں پاکیزہ اور مقدس ہی رہے گا۔ اور کفر کی شان و شوکت میں کچھ مسلمانوں کے چلے جانے سے کوئی اضافہ نہیں ہوگا — مسلمانوں کی نئی نسل میں تو جرائم اتنی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں کہ الامان الحفیظ، کیا ان کے بڑھنے سے جرائم کی کوئی توقیر ہونے لگے گی؟ اگر نئی نسل کے کچھ لوگ بی جے پی کی طرف بھی چلے جائیں تو بی جے پی کی تقدیر نہیں بدل سکتی۔ کیونکہ بی جے پی سے بھی کچھ بھاگنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ چند درجن مسلمانوں کے بی جے پی میں داخل ہوجانے سے ایسی کوئی قیامت نہیں آجائے گی کہ اس کی فکر میں ہم دبلے ہوں اور بھائی یہ بھی تو ممکن ہے کہ مسلمان بی جے پی میں پہونچکر تبلیغ کی ذمہ داری ادا کریں اور ایڈوانی جیسے لوگوں کو اسلام کے محاسن بتائیں کیا بعید ہے کہ اقتدار کی خاطر ہی سہی یہ لوگ مسلمان ہوجائیں اور مرلی منوہر جوشی کا جوش ختم ہوجائے اور ان کی مرلی زہر اگلنے کے بجائے تریاق اگلنے لگے۔ مسلمان وقت کے تقاضوں کو سمجھے یا نہ سمجھے ہندو وقت کے تقاضوں کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ آپ نے نہیں سنا کہ بمبئی کے تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شیوسینا کے نوجوانوں نے خوب بڑھ چڑھ کر کار سیوا کی اور ہر موقعہ پر حاضر باش رہے۔ اور ہمارے سادہ لوح مسلمان، اسلام کے ان زہریلے دشمنوں کی اس روش سے خوب مگن ہوئے اور اسے اپنی کامیابی سمجھکر پھولے نہ سمائے۔ اس طرح کے واقعات یا حادثات سے یہ ثابت ہوجاتا ہے آج بھی۔ یعنی ہزار بار فریب خوردگی کا شکار ہوکر بھی ہندو دماغ سے سوچتا ہے اور مسلمان صرف دل سے۔ اور دل سے سوچنے والے مسلمانوں کی تعداد بھی بہت زیادہ نہیں ہے مسلمانوں کی اکثریت معدے سے سوچ رہی اور آج کل غذاؤں میں ملاوٹ کی وجہ سے معدہ کسی کا صحیح نہیں ہے اس لئے اندیشہ ہے اس بات کا کہ مسلمانوں کی سوچ و فکر کسی ہیضے کی شکار نہ ہوجائے اور اس سوچ و فکر کو الٹی دست نہ لگ جائیں اگر ایسا ہوگیا تو یہ پورا ملک ہی سڑ جائے گا اور ہر ہر موڑ پر کوڑیوں اور غلاظتوں کے ڈھیر نظر آئیں گے کیونکہ جو قوم سدھار کیلئے آئی تھی اور جسے دین مصطفیٰ کی روشنی گھر گھر پھیلانی تھی اگر وہی قوم بگڑ جائے اور ارباب کفر سے گلے مل کر کفر و شرک کے اندھیروں کا کاروبار کرنے لگے تو یہ دنیا مزید برباد ہوگی۔ اور ہندوستان اکھنڈ بھارت بننے کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے کی تیاری کرے گا۔

لیکن ایسا اتنی جلدی نہیں ہوگا۔ کیونکہ نئی نسل کے ساتھ ساتھ ابھی مسلمانوں میں پرانی نسل کے بوڑھے کافی تعداد میں ہیں جو جانتے ہیں کہ بھاجپا سے پنشن لی جاسکتی ہے لیکن اسے گھر کی بہو نہیں بنایا جاسکتا۔ کوئی اختر نبی قریشی ہیں وہ اس موضوع پر طبع آزمائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یہ سادہ لوح کم و بیش ۲۰ کروڑ بندے طوفان و منجدھار میں گھرے کھڑے ہیں اور بے بسی کے ساتھ ساحل کی طرف دیکھ رہے ہیں ان کے پاس کشتیاں ہیں نہ پتوار:...."

ہمارے خیال سے مسلمانوں کے پاس کشتیاں اور پتوار نہ ہونے کی ذمہ داری بے چارے ہندوؤں پر نہیں ہے۔ یہ مسلمان جب ٹی وی اور وی سی آر خرید سکتے ہیں تو کشتی اور پتوار کیوں نہیں خرید سکتے۔ ساحل کی طرف حسرت بھری نظروں سے کیا ہوگا۔ ساحل تو انہیں نصیب ہوتا ہے جو طوفان آنے

سے پہلے سفینے تیار کر لیتے ہیں۔ اور سفینے بنانے کے لئے دھن دولت ان کے پاس نہ ہو تو وہ تیرنا سیکھ لیتے ہیں۔ مسلمان نہ کشتیاں خریدتے ہیں اور نہ انہیں تیراکی آتی ہے تو اسمیں ہندوؤں کا کیا قصور ہے۔ سادہ لوحی کوئی اعتراض نہیں ہے کہ جس کا بیان چمک دار آواز میں ہو سادہ لوحی تو ایک طرح کا جرم ہے۔ سادہ لوحی کا مطلب ہے کہ بے چاری عقل دائرۂ بچپن سے باہر نہیں آتی۔ اور سن بلوغ کو نہیں پہونچی اور اگر کسی قوم کی عقل خود ہی نابالغ ہے اور اسمیں گودا بالکل نہ ہو خالی چھلکا ہی چھلکا ہو تو اسمیں دوسری قوموں کا کیا قصور ہے؟ پھر ہماری قوم تو ماشاء اللہ کرامت اور معجزے کی قائل ہے اس لئے نہ یہ کشتی بنوانی ہے اور نہ پتوار خریدنے کے جھمیلوں میں پڑتی ہے یہ تو کسی خدائی معجزے کی منتظر ہے کہ خضر علیہ السلام آئیں گے اور ہندوستان کے سارے ہندوؤں کو مار فنا کے انجکشن لگا کر سلا دیں گے اور پارلیمنٹ ہاؤس کی چابیاں مسلمانوں کے سپرد کر جائیں گے اور کہیں گے اندر جاؤ اور خوب دندناؤ۔ اسی طرح پچاس سالوں سے "مغلِ اعظم" بننے کے خواب نئی نسل کے لوگ دیکھ رہے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ان کی آنکھ کھلے کیونکہ آنکھ کھلنے پر خواب کی ایسی کی تیسی ہو جاتی ہے۔ اور بھاجپا ہندو پریشد بجرنگ دل اور شیو سینا کی مکروہ آوازیں ان کے کانوں میں پڑنے لگتی ہیں اور ان آوازوں سے نمٹنے کے لئے ان کے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے تو پھر یہ بیس کروڑ اور صحیح ترین روایات کے مطابق ۲۵ کروڑ مسلمان اگر بے بسی کے ساتھ ساحل کی طرف بھی نہ دیکھیں تو کیا طوفان کی طرف دیکھیں؟ دنیا میں کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ پیارا سا تصور کہ لال قلعہ ہمارے جد امجد نے بنایا تھا۔ کیا زندگی کا مزا لینے کے لئے کافی نہیں؟ قریشی صاحب یہ تصور کہ انار کلی ہماری نانی لگتی تھی اور ارجمند بانو سے ہمارا بھی رشتہ تھا زندگی گزارنے کے لئے اور اپنا قد بڑھانے کے لئے بہت کافی ہے۔ مسلمانوں کو اس سے زیادہ کا سبق نہ پڑھائیں۔ اور پڑھائیں گے کس قوت، بھونے ہوئے لوگ کہیں دیکھنے اور سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں کیا؟

قریشی صاحب نہ جانے کسی دھن میں فرماتے ہیں۔

"جائے حیرت ہے کہ مستقبل کا مورخ جب تاریخ کا یہ صفحہ تحریر کرے گا کہ ہندوستان میں [illegible] میں بیس کروڑ مسلمان دریا کے ایک ایسے دہانے پر کھڑے تھے: جو طوفانوں کی تیز و تند ہواؤں سے گھرا ہوا تھا جن کے پاس کشتیاں تھیں اور نہ پتوار نہ تعلیم تھی نہ اتحاد و اتفاق نہ ہمت و جرأت تھی اور نہ ہی قائدین تھے"

اس ایک ذرا سی عبارت میں قریشی صاحب نے کتنے الزامات لگائے ہیں اور کتنی چھریاں مسلمانوں کی گردن پر پھیری ہیں کہ بسم اللہ اللہ اکبر لیکن مسلمان ان کھنڈی چھریوں سے ذبح ہونے والا نہیں۔ چھری ٹوٹ جائے گی اور انشاء اللہ ان کی گردن سلامت رہے گی۔ کیونکہ وہ کھال کی نہیں اسٹیل کی بنی ہوئی ہے۔ پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے چکنے گھڑوں پر پانی کے قطرے نہیں ٹھہرتے اب سائنس کا دور ہے گھڑوں اور صراحیوں کی مثالیں پرانی ہو گئی ہیں اب تو فولاد اور اسٹیل کا زمانہ ہے اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اب مسلمان چکنے گھڑے کے بجائے فولاد بن گیا ہے اور وہ دیسی چھریوں سے ذبح نہیں ہو گا — کتنے سارے الزامات قریشی صاحب نے ایک سانس میں لگائے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ مسلمانوں میں تعلیم کی کمی ہے۔ ہر جاہل آدمی اسکول کھولنے کا کاروبار کر رہا ہے جسے یہ خبر نہیں کہ صحیح لفظ پرنسپل ہے یا پینسپل ایسے بھی اسکول کھول کر تعلیم کو دونوں ہاتھوں سے لٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے جو لوگ اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے اور عرضیاں پڑھ بھی نہیں سکتے۔ دوسروں سے پڑھوا کر سنتے ہیں۔ پھر ان کا مطلب کسی اور سے پوچھتے ہیں انہوں نے بھی کالج کھول لئے ہیں اور بچے پڑھانے کے لئے ایسی ماسٹرنیاں تلاش کر لی ہیں جو بے چاری تعلیم یافتہ کی بھیا بکانے کے لئے پیدا ہوئی تھیں ایسی ماسٹرنیاں سو سو روپے میں مل جاتی ہیں اور اسکول کھولنے والوں کا بھرم بنائے رکھنے میں بہت صحیح رول ادا کرتی ہیں۔ ہر گلی میں ایک اسکول کھلا ہوا ہے اور ہر بچے کے گلے میں ایک بستہ لٹکا ہوا ہے۔ مسلم علاقوں میں جا کر دیکھئے یہی لگتا ہے جیسے تعلیم کے جھرنے بہہ رہے ہیں اس پر بھی کسی کا یہ کہنا کہ مسلمانوں میں تعلیم نہیں بہت بڑا الزام ہے۔ ہمارے علاقے میں ایک صاحب رہتے ہیں ان کا نام فرخ ہے۔ میں انہیں جاہل سمجھتا تھا۔ لیکن انہوں نے ایک دن وضاحت کی کہ وہ جاہل نہیں ہیں۔ انہوں نے عربی، فارسی اور اردو اچھی خاصی پڑھی ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا تھا کہ بھائی عربی کہاں تک پڑھی تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ قرآن شریف کے تین سپارے پڑھے تھے یہ الگ بات ہے کہ جب پچھلے ۲۵ سالوں سے انہوں نے قرآن کھول کر ہی نہیں دیکھا تو وہ بھول بھال گئے۔ اور جب میں نے پوچھا کہ فارسی میں کیا پڑھا تھا تو وہ بولے تھے وہ تھا نا ایک سیک سادی۔ وہ شیخ سعدی کو سیک سادی کہہ رہے تھے۔ ہاں تو انہوں نے بتایا کہ بوستاں انہوں نے کسی سے پڑھی تھی۔ اردو کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ ہجے کر کے اپنی بیوی کا خط خود پڑھ لیتے تھے جب وہ جوان تھے۔ اور بیوی سے راز و نیاز کی باتیں چلا کرتی تھیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر میں نے اللہ سے توبہ کی کہ میں انہیں جاہل سمجھتا تھا یہ تو عالم فاضل نکلے تو اے قریشی

صاحب آپ مسلمانوں پر خواہ مخواہ کے الزامات لگا رہے ہیں اب تو یہ قوم اسکولوں کی ٹھیکیدار ہوگئی ہے۔ اب تو گلی کوچوں میں ہر سال نئے نئے اسکول کھل رہے ہیں اور لحاظ داری کا عالم یہ ہے کہ ایک بچہ دو دو اسکولوں میں پڑھ رہا ہے کیونکہ اسکولوں کی تعداد بچوں کی تعداد سے زیادہ ہوگئی۔ اس پر بھی آپ کا یہ الزام کہ مسلمانوں میں تعلیم نہیں رہی دن کے ۱۲ بجے سورج کے وجود کا انکار کرنے کے برابر ہے۔ یہ بات بھی الزام ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق نہیں ہے۔ اتفاق اتحاد کس چڑیا کا نام ہے؟ ہر مسجد میں مسلمان کاندھے سے کاندھا ملا کر نماز پڑھ رہا ہے۔ اور یہ لوگ غریبوں کو زکوٰۃ دے رہے ہیں۔ مسلمان بچے اور بچیاں بلا تفریق خاندان و برادری عشق لڑا رہے ہیں۔ اور عید کے دن سب ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں اور موقعہ مل جائے تو بوس و کنار بھی کرتے ہیں سب ایک دوسرے کی خوشی اور جنازوں میں شریک ہو رہے ہیں اور لینا دینا بھی چل رہا ہے پھر بھی کہنے والے یہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہے۔ اگر یہ بھی اتحاد نہیں تو پھر اتحاد کسے کہتے ہیں اور یہ کس کھیت میں پیدا ہوتا ہے! اور یہ بات بھی کھلا الزام ہے کہ مسلمانوں میں جرأت و ہمت نہیں۔ جبکہ ہم روزانہ ان مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا دیکھتے ہیں۔ ہر مسجد میں اختلافات کا اور زور آزمائی کا بازار گرم ہے عدالتوں میں جا کر دیکھئے کوئی کسی سے کم نہیں نظر آتا۔ گھر گھر میں بھائی بھائی ایک دوسرے کے خلاف آستین سونتے کھڑے نظر آئیں گے ذرا ذرا سی بات پر قتل و خون ہو رہے ہیں۔ اور شریف اور غیر شریف سب باہم دست و گریباں ہیں اور الزام لگانے والے اس پر بھی یہ الزام لگا رہے ہیں کہ مسلمانوں میں جرأت و ہمت نہیں۔ پاکستان کے میچ جیت جانے پر اور انڈیا کے ہار جانے پر کھلے عام بازاروں میں لڈو تقسیم کرنے والی قوم کیا بزدل کہلا سکتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیوں اس قوم کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اور اس قوم کو بے ہمت اور بے جرأت بتایا جا رہا ہے۔ جس بے چارے کو کہیں لڑنے کا موقعہ ہاتھ نہیں آ رہا ہے وہ سارا دن اپنی بیوی سے لڑتا ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ ہی دھینگا مستی کر کے اپنا ارمان نکالتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جہاد کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کا جب چانس نہیں ہے تو جہاد فی البیت جاری رکھنا چاہئے تاکہ بزدلی کا الزام نہ آ جائے لیکن بے چاروں کی قسمت ہی خراب ہے اتنا سب کچھ کرنے کے بعد آج بے ہمت کہلائے جا رہے ہیں۔ اور اب بھی کوئی بہادر کہنے کو تیار نہیں۔ اور یہ فرمانا کہ ان کا کوئی قائد نہیں تو اسمیں ان کا کیا قصور ہے؟ ویسے بھی قائد کی ضرورت اس قوم کو پڑتی ہے جس میں قائدانہ صلاحیت نہ ہوں۔ اس قوم کا حال تو یہ ہے کہ ان کا ہر نابالغ بچہ بھی بجائے خود قائد ہے چنانچہ آپ دیکھ لیں کہ کسی گھر میں بیٹا باپ کی نہیں سنتا کیونکہ اس پر یہ انکشاف ہو چکا ہوتا ہے کہ تو اپنے باپ سے زیادہ سمجھدار ہے۔ تو اے محترم بھائی جب مسلمانوں کے ہر ہر عاقل بالغ شخص کو کھل کھل کر یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ جتنی عقل اس کو عطا ہوئی اتنی عقل دوسروں کو نہیں جڑی تو پھر وہ اپنا قائد آپ ہی بنکر تو مطمئن ہوگا۔ وہ کیوں کسی قائد کے قدم بہ قدم چلنے کے لئے تیار ہوگا۔ اور گستاخی معاف ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ مسلم قوم کی قیادت تو اب ابلیس کر رہا ہے۔ وہ جدھر چاہتا ہے قوم ادھر ہی چل پڑتی ہے ابلیس صرف دنیاوی مسائل میں دخل انداز نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کے دینی اور مذہبی امور میں بھی پوری طرح دخل انداز ہے۔ اور وہ ارباب جبہ و دستار کو بھی بہت آسانی سے اپنی انگلی کے اشاروں پر نچا لیتا ہے اب دیکھئے نا میں جس وقت یہ سطریں لکھ رہا ہوں مسجد میں دیوبندی اور بریلیوں کا جھگڑا چل رہا ہے اور دونوں طبقوں کے لوگ ابلیس کے اشاروں پر جنگلی بندروں کا ناچ ناچ رہے ہیں اور دونوں یہ سمجھ رہے ہیں خدا اور خدا کے رسولؐ ہم سے خوش ہیں حالانکہ خوش تو صرف اور صرف ابلیس ہو رہا ہے کیونکہ اس کی قیادت رنگ لا رہی ہے اور مولویوں کا استعمال وہ چٹکی بجا کر کر رہا ہے تو اے قریشی صاحب آپ مسلمانوں پر قائد نہ ہونے کا الزام نہیں لگا سکتے۔ ہر مسلمان اگرچہ خود اپنا قائد ہے اور رسم اطاعت نبھانے کے لئے ابلیس کے پروگراموں کے آگے اپنی گردن بھی جھکا لیتا ہے جو اس کی اطاعت شعاری کا ثبوت ہے۔ اس لئے اسے بے قائد بنا کر آپ بے قاعدہ بات کر رہے ہیں۔ آپ کو اس طرح کی من گھڑت باتیں کرتے ہوئے اللہ سے ڈرنا چاہئے۔

قریشی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔

> "بلکہ اپنے مسلکی تفریق سنی، شیعہ، دیوبندی اور بریلوی دیگر مسائل سے دست و گریبان تھے اور اپنے اپنے مقدر اور تقدیر کا رونا رو رہے تھے اور منتظر اس بات کے تھے کہ دوسرے لوگ ہمیں اپنی اپنی کشتیوں میں سوار کر کے عافیت کے ساحل پر اتار دیں اور تقدیر کے بکھرے ہوئے گیسو دوسری قومیں سنوار دیں۔

یہ باتیں بھی قوم کا مذاق اڑانے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ بھلا بتلایئے اگر مسلمانوں میں مسلک کی تفریق باقی نہیں رہے گی اور شیعہ سنی اور دیوبندی بریلوی جھگڑا ختم ہو جائے گا تو پھر کہنے سننے کے لئے کیا باقی

رہ جائے گا۔ اور اصلاحی جلسے کیوں ہوں گے۔ یہ اختلافات ہی تو ہیں کہ لٹریچر بھی چھپ رہا ہے اور اجتماعات بھی ہو رہے ہیں اور شامیں بھی منائی جارہی ہیں اگر مسلمانوں کو ان مناظروں اور مباحثوں سے روک دیا گیا تو پھر تو اس قوم پر جمود طاری ہو جائے گا اور مسلم سماج پر قبرستان کا سا سناٹا چھا جائے گا۔ اور یہ تو ایک بھیانک سازش ہے۔ دیوبندی بریلوی جانتے ہیں کہ وہ خواہ مخواہ لڑ رہے ہیں لیکن اس لڑنے ہی سے ان دونوں کی پہچان ہوتی ہے اور وہ اپنی اپنی پہچان برقرار رکھنے کے لئے ایک دوسرے کی پگڑی اچھالتے ہیں اور اچھالنی چاہئے اسی میں دینداروں کی بقا ہے۔ لیکن یہ دنیا دار لوگ نہیں سمجھ پاتے اور اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ بھئی اگر اسلام کی خاطر مسلمان نہیں لڑتے تو کیا اپنے اپنے مسلک کی خاطر بھی نہ لڑیں۔ اور اگر یہ اپنے مسلک کی خاطر بھی نہیں لڑیں گے تو انہیں مسلمان کون کہے گا۔؟ اب میدانِ جہاد تو ہندوستان میں ہی نہیں۔ نہ یہاں بدر کا کنواں ہے نہ اُحد کا پہاڑ نہ حنین کی گھاٹی۔ تو میدان جہاد تو سارے کے سارے سعودی عرب نے قبضا لئے اب ہندوستانی مسلمانوں کے پاس لے دیکے مسجد اور مزار ہی تو رہ گئے ہیں اگر یہ یہاں بھی نہیں لڑیں گے تو پھر یہ بیچارے اپنے ارمان کہاں نکالیں؟ اور کس طرح یہ ثابت کریں کہ یہ مسلمان ہیں اور پیارے نبی کی امت ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ حالات کی نزاکتوں کی وجہ سے ان کا آپس میں پیکٹ ہے کہ دو چار جھگڑے سال میں دیوبندی اور بریلویوں کے ہو جانے چاہئیں تاکہ ان کے عوام بھی خوش رہیں اور ان کے عوام کو اور ان دونوں کے عوام کو ان کی ضرورت کا احساس رہے۔ یہ جھگڑے ہی نمٹ گئے تو مولویوں کی قیمت تو سونے کی طرح ہندوستان میں گرتی چلی جائے گی۔ لہٰذا بھائیوں سوچ سمجھکر بولو اور ان میں جو مسلک کی لڑائی لڑ رہا ہے اسے لڑنے دو۔ کم سے کم اس سے سرحد عقائد کو نقش تو باقی ہیں۔ ورنہ یہاں بھی اسی طرح اُلّو بولنے لگیں گے جس طرح سرحدِ اسلام پر اُلّو بول رہے ہیں۔ رہی اپنی کشتیوں پر سوار کر کے عافیت کے کناروں پر چھوڑنے کی بات تو اسمیں کیا تنقید کی بات ہو گئی۔ اگر کوئی موٹر سائیکل پر سوار پیدل چلنے والے کو بٹھا کر جتنا پار چھوڑ دے تو اسمیں حرج ہی کیا ہے۔ جب گاڑیاں ہمارے پاس تھیں تو ہم انہیں اپنی گاڑیوں میں لے جایا کرتے تھے اگر آج کشتیاں اور سفینے ان کے پاس ہیں تو ان کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھنے میں کیا حرج ہے لنگے کا اُجالا اور خیرات کی خوشبیاں کس گھر میں نہیں ہیں۔ جب خیرات بانٹنے والے ہوں خواہ وہ کسی قوم میں ہوں تو پھر خیرات لینے والے بھی تو ہونے چاہئیں اگر خیرات دینے والے اور لینے والے دونوں اُدھر کے طرف ہوں گے تو اِدھر کیا باقی رہ جائے گا۔ اگر مسلمان کسی کو اپنی سواری پر بٹھلانے کا اہل نہیں رہا تو کیا وہ کسی کی سواری پر بیٹھے بھی نہیں۔

بھئی واہ۔ کیسی سوچ ہے آپ کی۔؟ مسلمان تو اس نظام قدرت میں وہی رول ادا کر رہا ہے جو اسے کرنا چاہئے اب اس کے پاس دینے والا ہاتھ نہیں رہا تو اسے اپنے لینے والے ہاتھ کو تو بڑھانا چاہئے۔ اس نے نو سو سال تک ہندوستان میں دوسروں کو دیا ہے اب اگر وہ دوسروں سے لے رہا ہے تو اس میں کیا پریشانی ہے۔ کم سے کم لین دین کے سلسلے میں کچھ تو رول مسلمان ادا کر رہا ہے۔ اور نو سو سال تک مسلمانوں نے دوسرے کی زلفیں سنواری ہیں اب اگر دوسرے لوگ مسلمانوں سے اپنی زلفوں میں آملہ تیل لگوا کر کنگھی کروالیں تو اسمیں کونسی قیامت آجائے گی۔ اور اگر مسلمان اپنی اُلجھی ہوئی زلفیں (واضح رہے کہ ہماری مراد داڑھی کے بالوں سے نہیں ہے) سنوارنے کے لئے کنگھا دوسری قوموں کے ہاتھ میں دے دے تو بھئی اس میں بھی کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ زلفیں جب اُلجھ جائیں گی تو انہیں کوئی نہ کوئی تو سنوارے ہی گا۔ اس بارے میں نکتہ چینی ٹھیک نہیں۔

قریشی صاحب آگے چل کر فرماتے ہیں کہ

> "دوسری سیاسی پارٹیوں کے بعد ان مسلمانوں کو نرم چارا سمجھکر ووٹروں پر شب خون مارتے ہیں کیا ہم من حیث القوم اپنا ایک ایسا قائد نہیں چن سکتے جو ہماری صحیح نمائندگی کر کے ہمیں ترقی اور فلاح و بہبود کی شاہراہوں پر لے آئے۔"

۱۹۴۷ء کے بعد مسلمانوں کے بہت سارے قائد میدان میں آئے اور مسلمانوں نے انہیں زندہ باد کے نعروں سے سرفراز کیا اور ان کی جھولی میں اپنے ووٹ بھی ڈالے پھر جب یہ قائد مسلمانوں کی طرف سے اعتماد کی سند لیکر ایوانِ حکومت میں گئے تو یہ اپنی قوم کو بھول گئے اور ایوانِ حکومت سے اپنی بیوی کیلئے سونے کے کنگن اور اپنے لئے بوٹ سوٹ اور خرچہ پانی لیکر انہیں یہ یاد ہی نہیں رہا کہ انہیں ایوانِ حکومت میں مسلمانوں نے بھیجا تھا۔ یہ کسی چور دروازے سے نکل کر اپنے گھروں کو چلے گئے اور قوم بے چاری اس خوش فہمی میں مبتلا رہی کہ ہمارا قائد پانچ برس سے بھوکا پیاسا ہمارے مسائل حل کرنے کے لئے ایوانِ حکومت کے کسی کونے میں پڑا بھوک ہڑتال کر رہا ہوگا۔ اگلے الیکشن پر پھر ان کی ملاقات ایسے قائد سے ہوتی ہے۔ قائد صاحب مگر مچھ کے آنسو بہا کر قوم کو یقین دلاتے ہیں کہ تمہاری کامیابی اور ترقی کی فائلیں تیار ہو گئی ہیں بس پرائم منسٹر کے دستخط ہونے باقی ہیں اور

اور اس پر ایم ہیوں کے انگوٹھے لگتے ہیں تم اس بار بھی مجھے اپنا ووٹ دیدو تو آگے کی کارگزاری بھی جلدی عمل میں آجائے گی۔ اور پھر یہی ہوتا ہے قائد صاحب شیروانی پہن کر اور قوم کے اعتماد کا سارٹیفکٹ لیکر جوایوانِ حکومت میں داخل ہوتے ہیں تو پھر واپس اس گیٹ سے باہر نہیں آتے جہاں ان کی بدحال قوم ان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے وہ دکھشنا لیکر کسی اور دروازے سے اپنے شاہی محل میں جاکر سیر سپاٹوں میں کھو جاتے ہیں اور قوم اس خوش فہمی کا شکار رہتی ہے کہ ان کا قائد خوفِ خداوندی کی چادر اوڑھے ایوانِ حکومت کے کسی ٹیبل پر حالتِ سجدے میں ہوگا اور اسی وقت سجدے سے سر اُٹھائے گا جب اس کی قوم کے لئے گھی شکر کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ سو بار ایک سُراخ سے ڈسی ہوئی قوم کو آپ پھر سُراخ میں اُنگلی دینے کا مشورہ دے رہے ہیں؟ یہ قوم تباہ ہوگئی اور ان کے قائد۔؟ ان کے قائدوں نے باقاعدگی کے ساتھ اپنی اربوں اور کھربوں کی جائیداد بھی بنالیں۔ قوم کے گھر جلتے رہے اور قائدوں کی اولادیں ہوائی جہازوں میں اُڑتی رہیں اب اس قوم نے بھی یہی سوچ لیا ہے کہ کسی قائد پر ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ قائد قاعدے کے ساتھ صرف اپنی جاگیر بناتا ہے اور قوم کے نازک کاندھوں پر اپنی دونلی بندوق سے جو شکار کھیلتا ہے اس میں سے ایک بوٹی بھی وہ قوم کو نہیں دیتا۔ پھر یہ مسلمان کیوں کسی قائد کے چکر میں پڑیں؟

اس کے بعد قریشی صاحب نے مسلمانوں کو اس بات کا مشورہ دیا ہے کہ وہ عقل و ہوش سے کام لیں اور اپنا ووٹ تقسیم نہ ہونے دیں۔ ہمارے خیال میں قریشی صاحب کے اس مشورے کے پرخچے آنے والے الیکشن میں اُڑجائیں گے۔ ابھی سے اس بات کا اندازہ ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کا ووٹ بُری طرح بکھرے گا۔ اور کھیت میں پھیلے ہوئے باجرے کی طرح اس کی کاشت منتشر ہو جائے گی کیونکہ مسلمان عقل سنجیدگی اور عاقبت اندیشی سے اپنا پیچھا چھڑا چکا ہے وہ تو صرف کسی کرامت کا منتظر ہے اور جو قومیں کرامتوں کی منتظر ہوتی ہیں وہ کبھی اسباب مہیا کرنے کی فکر نہیں کرتیں۔ مسلمانوں کو انتظار ہے کھاجپا جیسی فرقہ پرست جماعتوں کے لئے ابابیل کے لشکر کا جو کبھی تو آئے گا اور کبھی تو ہمیں ازراہِ کرامت تخت و تاج حاصل ہوں گے۔ جو قوم خوابوں کی دنیا میں وقت گذار رہی ہے اسے کوئی حقیقت کا سبق کیوں پڑھائے اور پڑھائے بھی تو اس سے حاصل کیا ہوگا۔؟ (دیار زندہ صحبت باقی)

بقیہ: خواتین و حضرات کے مزاج پر پھولوں کے اثرات

● کورن فلاور ایسا پھول ہے جس کے پسند کرنے والے آزاد خیال اچھے بزنس پارٹنر، ہر ماحول میں خود کو بہت محسوس کرنیوالے ہوتے ہیں۔ فضول خرچی انکی منفی عادات میں سر فہرست ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ کے لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ عوام میں بڑے مقبول، تقاریب میں شرکت کے دلدادہ اپنی صاف گوئی۔ دیانتداری کی وجہ سے دوستوں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اسے پسند کرنے والی خواتین بچوں کی بہتر پرورش کی قائل ہوتی ہیں۔ اپنے دکھ سکھ کو عیاں نہیں ہونے دیتی ہیں۔ بچوں کو خوش کن انجام والی کہانیاں سناتی ہیں۔ گفتگو میں تیز طرار اور الگ تھلگ رہنا پسند کرتی ہیں۔ عام طور پر ایسی عورتیں مردوں کی عادات کی نقل کرتی ہیں۔ سیر و سیاحت، پرائیویٹ سیکریٹری، نشر و اشاعت، قانون، اداکاری ان کے لئے موزوں اور پسندیدہ پیشے ہیں۔

یوسف اصلاحی

میدانِ حشر کا ایک سوال

خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حشر کے میدان میں ہر ہر شخص سے پانچ سوال کئے جائیں گے، اور جب تک وہ ان پانچ سوالوں کے جواب نہ دے لیگا، مجال نہیں کہ وہ خدا کے حضور سے قدم ہٹا سکے۔

اس نے اپنی زندگی کن کاموں میں لگائی۔
اپنی جوانی کو کن کاموں میں کھپایا۔
مال و دولت کن ذرائع سے حاصل کیا۔
مال و دولت کن کاموں میں خرچ کیا۔
اور جو علم حاصل تھا اس پر کہاں تک عمل کیا۔

بہت جلد وہ دن آنے والا ہے جب ہم اور آپ حشر کے میدان میں کھڑے ہوں گے اور ان سوالوں کے جوابات دے رہے ہوں گے، کسقدر خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زندگی میں ان سوالوں کے صحیح جوابات تیار کر رہا ہے، اور ان سوالوں کو سامنے رکھتے ہوئے شعور کی زندگی گزار رہا ہے۔ زندگی آپ کو بھی ملی ہے، جوانی کی نعمت سے آپ بھی نوازے گئے ہیں، مال و دولت کے آپ بھی مالک ہیں۔ مال آپ بھی خرچ کر رہے ہیں، آپ کو بھی بہت کچھ علم حاصل ہے۔ اور آپ بھی عمل کر رہے ہیں ـــــ سوچئے آپ کیا جوابات تیار کر رہے ہیں۔ اور کل خدا کو خوش اور مطمئن کرنے کیلئے کیا کچھ کر رہے ہیں۔؟

اصل زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے ـــــ دُنیا کی زندگی بہت مختصر اور فانی ہے۔ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے، وہاں کا سکھ بھی ہمیشہ کا ہے اور وہاں کا دُکھ بھی دائمی ہے۔ دُنیا کی اس قلیل زندگی تک آپ کے رب نے آپ کو مہلت اور موقع دے رکھا ہے کہ آپ اپنی کوششوں سے اپنے لئے آخرت کی جیسی زندگی چاہیں بنالیں ـــــ ہمیشہ کا سکھ بھی آپ اپنے لئے فراہم کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کا دُکھ بھی آپ ہی کے اعمال کا نتیجہ ہوگا۔ آپ ہر لمحہ دُنیا کی زندگی سے دور آخرت کے انجام سے قریب ہو رہے ہیں۔ اور آپ کو شعور ہو یا نہ ہو، آپ کی زندگی ان پانچ سوالوں کا جواب تیار کر رہی ہے۔ یہ جوابات خدا کے فضل سے آپ کو حسنِ انجام سے ہمکنار بھی کر سکتے ہیں، اور یہی جوابات آپ کو خدا کے غضب میں گرفتار بھی کر سکتے ہیں ـــــ مسئلہ آپ کی زندگی کا ہے، نہ محض عقلی طور پر حل کر لینے کا یہ مسئلہ ہے نہ اس کا تعلق کسی اور سے ہے۔ آپ کے اور صرف آپ سے اس کا تعلق ہے۔ اور صرف آپ ہی کو اُسے حل کرنا ہے، کوئی دوسرا اگر اس کے حل کرنے میں اپنا سب کچھ کھپا دے تب بھی آپ کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ اور اگر آپ اپنے مسئلے کو صحیح صحیح حل کرنا چاہیں تو دُنیا کی کوئی بڑی سی بڑی طاقت بھی آپ کی راہ میں رُکاوٹ نہیں بن سکتی آپ کا ذاتی اور شخصی مسئلہ ہے، آپ ہی اس کے ذمہ دار ہیں اور آپ ہی کو اپنے کئے کا اچھا یا بُرا انجام دیکھنا ہے۔ آپ اس پر سوچنے کی زحمت اٹھائیں یا نہ اُٹھائیں۔ آپ کی زندگی بہرحال ان سوالات کے جوابات تیار کر رہی ہے۔ اور اپنے وقت پر یہ جوابات بہرحال پیش ہوں گے۔

پھر معاملہ اس خدا سے ہے۔ جس کے علم سے کوئی ذرّہ پوشیدہ نہیں۔ آسمان کی فضائیں ہوں، یا زمین کی تہیں، پہاڑوں کی چٹانوں کے سینے ہوں، یا سمندر کی اتھاہ گہرائیاں جہاں کہیں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے علم میں ہو رہا ہے۔ وہ عادل و حکیم ہے، اس کے یہاں کسی کے ساتھ ناانصافی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ آپ نے ذرّہ بھر نیکی کی ہوگی تو یقیناً اس کا صلہ آپ کے سامنے آئے گا اور ذرّہ بھر بُرائی کی ہوگی تو لازماً اس کا بدلہ آپ کو بھگتنا پڑیگا۔ نہ آپ اس کی گرفت سے بچ کر کہیں بھاگ سکتے ہیں، نہ اُسے دھوکا دے سکتے ہیں، نہ غلط بیانی یا چرب زبانی سے اُسے مطمئن کر سکتے ہیں، نہ دُنیا میں واپسی کا امکان ہے۔ نہ مزید مہلت ہی مل سکتی ہے۔ نہ خدا کے فیصلے کو چیلنج کیا جا سکتا ہے ـــــ حشر کا فیصلہ اٹل ہے، سنجیدگی سے سوچئے کہ آپ کیا فیصلہ چاہتے ہیں ـــــ آج ہی آپ کو موقعہ حاصل ہے۔ آج آپ دارالعمل میں ہیں ـــــ کل دارالحساب میں ہوں گے۔ اور عمل کی مہلت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو چکی ہوگی۔

کیا آپ کو کبھی اس سوال نے لرزایا، کہ آپ نے مال کہاں خرچ کیا۔ بظاہر یہ کتنا معمولی سا سوال ہے۔ مگر یہ ہرگز معمولی سا سوال نہیں ہے

اس سوال پر آپ کی آخرت بننے اور بگڑنے کا مدار ہے۔ اس وقت ہم صرف اسی ایک سوال پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ اچھے اچھے دیندار اور باشعور افراد بھی اکثر اس سوال کی اہمیت کو محسوس نہیں کرتے۔ اور انہیں یہ حقیقت لرزہ براندام نہیں کرتی کہ ہم جس طرح اور جن کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں! اس کے بارے میں کل خدا کے حضور کھڑے ہو کر ہمیں خدا کو جواب دینا ہے۔

آپ پابندی سے زکوٰۃ دیتے ہیں، صدقہ وخیرات میں بھی خرچ کرتے ہیں اور کبھی تنگ دلی اور بخل کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ لیکن یہ بھی اطمینان کیلئے کہ آپ جہاں جہاں اور جس طرح خرچ کر رہے ہیں، ٹھیک ٹھیک خدا کی مرضی کے مطابق کر رہے ہیں۔ یا نہیں، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ دین کی ضرورت اور خدا کی مرضی کچھ اور ہو اور آپ کا طرزِ عمل کچھ اور ہو۔

آپ نے حج ادا کر لیا۔ اور خدا نے آپ کو اتنا دیا ہے کہ بار بار آپ نفلی حج کریں۔ اس میں کیا شک ہے کہ بیت اللہ کی حاضری مومن کیلئے بہت بڑی سعادت ہے۔ آپ بار بار اس سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ آپ کے پڑوس میں ایک بیوہ ہے۔ جو نانِ شبینہ کو محتاج ہے، محلہ ہی میں ایک دق کا مریض ہے جس کے کئی بچے ہیں خستہ حال، فاقوں کے مارے تعلیم و مذہب سے محروم، آپ کی بستی میں کتنے ہی نوجوان واہی تباہی گھوم رہے ہیں۔ نہ اُنکے روزگار کا کوئی بندوبست ہے۔ نہ انکی تعلیم و تربیت کا، ان کی آوارگی اور بے راہ روی نہ صرف معاشرے کیلئے وبالِ جان ہے۔ بلکہ ان کا وجود اسلام کیلئے بھی بدنامی کا باعث ہے۔ دق کے اس مریض نے آپ کو متوجہ بھی کیا۔ بیوہ نے بھی اپنی خستہ حالی آپ کو بتائی، نوجوانوں کی بے راہ روی سے بھی آپ کو روشناس کرایا گیا ـــــــ لیکن آپ نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ آپ کو تو یہ دُھن ہے کہ بیت اللہ کی زیارت کر آئیں۔

برسات کی رات تھی، امجد شاہ کو آپ نے اپنے گھر سے نکال دیا۔ اسکی بیوی نے آپ سے گڑگڑا کر التجا کی کہ دو ماہ کی مہلت دیدیجئے وہ آپکا مکان خالی کر دیں گے لیکن آپ نے زبردستی دھکّے دے کر اُسے نکال دیا۔ اس کے سات معصوم بچے بھی سہم سہم کر آپ سے درخواست کرتے رہے۔ مگر آپ نے ایک نہ سُنی ان مظلوموں نے پیڑ کے نیچے بارش میں رات گزاری اور دوسرے دن آپ نے وہ مکان مدرسہ کیلئے وقف کر دیا۔ آپ کو دُھن تھی کہ جلد از جلد زندگی ہی میں یہ کام کر جاؤں۔

آپ کی بستی میں سیلاب آیا۔ لوگوں کے گھر اُجڑ گئے۔ لوگ دانے دانے کو محتاج ہو گئے۔ پریشاں حالی سے لوگ پریشان ہو گئے۔ آپ انکی مدد کر سکتے تھے۔ فاقہ مست بھوکے بچوں کیلئے کھانے پینے کا انتظام کر سکتے تھے۔ ان خانہ خراب لوگوں کیلئے چھپروں کا انتظام کر سکتے تھے۔ سیلاب کے مارے سسکتے مریضوں کی دوا دارو کا انتظام بھی کر سکتے تھے۔ آپ کو توجہ بھی کیا گیا۔ لیکن آپ نے ایک نہ سنی اور یہ جواب دے کر لوگوں کو مطمئن کرنا چاہا کہ آپ کے سامنے بہت بڑا کام ہے، آپ کئی لاکھ دینی کتابیں چھپانا چاہتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کا کام ہو سکے۔

آپ کے ادارے میں کتنے ہی ملازم مالی پریشانی سے تنگ آ کر خودکشی کرنا چاہتے ہیں، کتنوں کی ضرورتیں پوری نہیں ہوئیں تو وہ مجرمانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے ہیں ـــــــ انہوں نے آپ کو اپنی خستہ حالی اور پریشانی کا حال سُنانا چاہا۔ تو آپ نے جھڑک دیا۔ لیکن اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں کہ آپ پبلک کیلئے مسافر خانہ کھول رہے ہیں۔ تاکہ مسافروں کو تکلیف نہ ہو۔

آپ کی زندگی کی یہ چند جھلکیاں ہیں۔ خدارا غور کیجئے کہ کل جب خدا آپ سے پوچھے گا کہ تو نے مال کہاں کہاں خرچ کیا تو کیا آپ اپنا یہ طرزِ عمل بتا کر واقعی خدا کو خوش کر سکیں گے کہ آپ نے اپنا مال واقعی صحیح مصارف میں خرچ کیا۔ کیا آپ مطمئن ہیں کہ آپ نے دین کے تقاضوں کے مطابق خرچ کیا۔ اور آپ کا یہ صدقہ خیرات خدا کے یہاں قبول ہوگا۔؟

آپ کا کام صرف یہی نہیں ہے کہ آپ راہِ خدا میں خرچ کریں۔ یہ بھی آپ ہی کی ذمہ داری ہے کہ صحیح مصارف میں خرچ کریں۔ دین کا جہاں جہاں تقاضا ہو وہاں خرچ کریں ـــــــ بے شک مال آپ کا ہے، لیکن آپ اگر خدا کی راہ میں خرچ کر کے خدا سے صلہ چاہتے ہیں تو خدا کے دین سے یہ بھی معلوم کیجئے کہ میں کہاں صرف کروں اور کس طرح صرف کروں۔ اپنے ذوق کی تسکین اور اپنے نفس و قلب کے اطمینان کیلئے خرچ کر رہے ہیں۔ تو خدا سے صلے کی طلب نہ کیجئے۔ خدا سے صلہ تو اسی شخص کو مل سکتا ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق خرچ کرے، دین کے بتائے ہوئے مصارف میں صرف کرے۔ اور دین کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق خرچ کرے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے لرزتے رہیں کہ آپ نے واقعی جہاں جہاں خرچ کیا ہے اور جس جس انداز میں خرچ کیا ہے اس سے دین کا منشا بھی پورا ہوا یا نہیں اور خدا کا جو حکم تھا وہ بھی پورا ہو سکا یا نہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ۔ اور وہ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور دل ان کے اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ ہم کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ (المؤمنون)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص چوری، زنا اور شراب نوشی کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے؟ فرمایا نہیں اے صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے اور پھر خدائے عزوجل سے ڈرتا رہتا ہے۔

●●●●●●●●●● ●●

انسان اور شیطان کی کشمکش

قسط ۴۱

اسلم راہی

رات خاموش اور حیران تھی، جیسے الہام کے پردے چاک ہوکر کوئی بہت بڑا انقلاب برپا ہونے والا ہو۔ اندھیرا لوحِ دل پر آلائش دہر د سکوت مرگ کی سی خاموشی اور ویرانی کے جال بنتا جا رہا تھا۔ ہر قسم کی منشاء معرفت سے بے نیاز فضاؤں میں دُھندسی پھیلتی جا رہی تھی۔ دور افتادہ اُفق کے سلگتے ہوئے میں شفق کے رنگ ماند پڑ رہے تھے۔ پانی کی بوند بوند کو لپکتے، سسکیاں بھرتے ہوئے ہوا کے بے نشان جھونکے، سپنوں کی گھر کے اندر پردوں کی چاپ جیسا سماں باندھ رہے تھے۔ دریچے مقفل، گلی کوچے ویران ہو گئے تھے۔ شب کے سناٹے میں ماحول کی منتظر سی آنکھیں، ابر پوش آسمان کیطرف سے کسی اچانک گھن گرج کی منتظر تھیں۔ یوناف اپنی جگہ خاموش بیٹھا بیرونی دروازے کو گھور رہا تھا۔

"یوناف.... یوناف! وہ تینوں آ رہے ہیں۔" اچانک ابلیکا نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ یوناف فوراً سنبھل کر بیٹھ گیا۔ تلوار پر اس کی گرفت مضبوط ہو گئی۔ اس کا چہرہ گرم بھٹی اور پگھلے ہوتے لوہے کیطرح دہک اُٹھا۔ ایسا لگتا تھا گویا سکار گاہِ ربط و علائق میں کوئی بہت بڑا طوفان نمودار ہونے والا ہو۔

"وہ اس گھر کے قریب آ گئے ہیں۔" ابلیکا نے پھر سرگوشی کی۔ "ابھی تک وہ تینوں فوق البشر حالت میں ہیں۔ میرا خیال ہے، وہ اگر اسی حالت میں اس مکان میں داخل ہوئے تو تمہیں دکھائی نہیں دیں گے۔"

"اس میں فکر مند ہونے کی کیا ضرورت ہے۔" یوناف بے پروائی سے بولا۔ "میں بھی تو فوق البشر حالت اختیار کر سکتا ہوں اور ایسا کر کے میں ان دونوں کو دیکھ سکتا ہوں۔"

"نہیں یوناف!" ابلیکا نے تنبیہ کرنے کے انداز میں کہا۔ "ایسا ہرگز نہ کرنا اگر تم نے ان تینوں کو فوق البشر حالت میں ہی ختم کر دیا تو وہ یہاں کے لوگوں کو دکھائی نہ دیں گے۔ اور یہ لوگ تمہاری باتوں پر اعتبار نہیں کریں گے کہ تم نے ان تینوں کو ختم کر دیا ہے اور ان کا خوف اُن کے مارے جانے کے باوجود یہاں کے لوگوں پر ہمیشہ کیلئے طاری رہے گا۔ تم خود بھی فوق البشر حالت میں نہ جاؤ اور ان تینوں کو بھی اُن کی اصل حالت میں لا کر مارو۔ اچھا اب ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ تینوں دروازے سے نہیں دیوار پھلانگ کر اندر آ گئے ہیں اور فوق البشر حالت میں ہیں۔ سُنو! اب وہ اُس دروازے کی طرف بڑھ رہے ہیں، جس میں روشنی ہو رہی ہے۔ اب تم کوئی بات نہ کرنا ورنہ سارا کھیل بگڑ جائے گا۔ جیسے ہی وہ اُس دروازے کی طرف آئے، میں تمہیں بتا دوں گی۔ سنو! وہ اِدھر اُدھر اور دائیں بائیں دیکھتے ہوئے رودیہ کے کمرے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اب تم فوراً اپنے عمل کی ابتدا کر دو۔"

یوناف نے فوراً اپنی تلوار کا رُخ دروازے کی طرف کر دیا۔ اسکے ساتھ ہی یوں محسوس ہوا جیسے برق و رعد بھڑک اُٹھے ہوں ـــــ یا آتش بحر التہاب بھڑک اٹھی ہو اور مستور و سربستہ چیزیں ان مثالی راہوں کیطرح روشن ہو گئی ہوں جن پر ان گنت مشعلیں روشن کر دی گئی ہوں۔

وہ تینوں اب اپنی اصل حالت میں دروازے کے پاس حیران و ششدر کھڑے تھے۔ اب اُن کے انداز میں ہچکچاہٹ پیدا ہو گئی تھی۔ کیوں کہ ان کی فوق البشر کیفیت کے خاتمے نے اُن پر ایک خوف اور ہراس طاری کر کے رکھ دیا تھا۔ اُن کے ملقوم پھٹے ہوئے تھے۔ کپڑے بوسیدہ اور تار تار تھے۔ جسم پر جگہ جگہ زخموں اور خراشوں کے نشان تھے۔ دروازہ چوں کہ انہوں نے کھول دیا ہوا تھا۔ لہٰذا رودیہ اور اس کے اہلِ خانہ اور قبطہ نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ اُن کی بدبختی سے اُن پر ایسا خوف و ہراس طاری ہوا کہ وہ بُری طرح واویلا کرنے لگے تھے۔

یوناف جس نے ابھی تک اپنی تلوار کا رُخ اُن کی طرف کر رکھا تھا۔

ایک بے جھجک اور شوریلی و غصیلی آواز میں اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ تمہاری سعی و ادراک، تلاش و تعب، کاوش، حصول، حدود و تعین سب ختم ہوئے اب تمہارے تصورات کے بُت ٹوٹنے کا وقت آگیا ہے کہ شب کے اس تاریک باطن میں تمہاری شیطنت و شقاوت کو بیخ و بن سے اُکھاڑ اجائے اور رات کی اس گمبھیر خاموشی میں تم سب کی ذات کو حشر تک کا صمت اور سکوت اور قرار و سکون دیا جائے۔"

ابھی تک وہ تینوں پُر ہول ریتیلے صحرا میں کسی مظلوم صورت کی طرح کھڑے تھے پھر اُن میں سے ایک نے مہرِ مغرب کی سی خشمگینی اپنی شعلہ بار آنکھوں میں بکھیرتے ہوئے جگر جگر ہے دُرخان شعلوں کی طرح دہکا دینے والے انداز میں کہا "یہ تمہاری بھول ہے، تم ہمارے محتسب نہیں بن سکتے ہم جب چاہیں تمہیں اور اس گھر کے افراد کو زیر کر کے چلے جائیں گے۔"

"تم بکواس کرتے ہو" یوناف نے بھی جواب میں تپتی ریت کے پھیلے دامن جیسے لہجے میں کہا "اس کمرے میں داخل ہونا یا دوبارہ فوق البشر حالت میں آجانا تو بہت دور کی بات ہے۔ تم تینوں مجھے ذرا اپنی جگہ سے حرکت تو کر کے دکھاؤ۔"

اُن تینوں نے اپنی جگہ سے حرکت کرنا چاہی۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکے اب اُن کی آنکھوں میں دن کے ڈھلنے اور رات کے پھیلنے کا اُداس منظر بکھر گیا تھا۔

یوناف آہستہ آہستہ ایک ماہر جلاد کی طرح اُن کی طرف بڑھا۔ اُن تینوں کی حالت اب افراتفری، بدنظمی، انتشار و تشتت اور ڈوبتی اُبھرتی لہروں جیسی ہو رہی تھی۔ یوناف نے آگے بڑھ کر ایک پر تلوار کا وار کیا اور اسکی گردن کاٹ دی۔ تلوار کا رُخ ہٹتے ہی دوسرے دو نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن یوناف اُن سے کہیں زیادہ تیز ثابت ہوا۔ اُس نے ایک کی گردن کاٹنے کے بعد اپنی برچھی تلوار کا رُخ فوراً اُن کی طرف کر دیا تھا۔ اور دونوں کو رُکنا پڑ گیا تھا۔ یوناف نے بڑی پھرتی سے اُن کی بھی گردنیں کاٹ کر رکھ دی تھیں۔ پھر اُس نے کمرے کا دروازہ پورا کھول دیا۔ اور ردیہ کے باپ اور قبطا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں نے اُن تینوں کو ختم کر دیا ہے، اب یہ تینوں بے جان مٹی کے ڈھیر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ تم لوگ انہیں دفن کر دینا۔ میں اب جا رہا ہوں۔"

ردیہ کے باپ نے آگے بڑھ کر یوناف کو گلے لگاتے ہوئے کہا "آپ تو ہمارے لئے ایک نجات دہندہ بن کر آئے ہیں۔ کیا آپ آج کی رات ہمارے ہاں قیام نہیں کریں گے۔؟"

"افسوس، میں اب ان تینوں کے خاتمے کے بعد مزید یہاں رُک نہیں سکوں گا۔ مجھے ایک ایسے ہی اور کام کے لئے بھی نکلنا ہے اور اُس کام میں بھی انسانیت کی بہتری اور بھلائی ہے۔" ردیہ کا باپ خاموش رہا۔ تاہم قبطا نے اُسے یقین دلایا کہ وہ ان لاشوں کو کل دن کی روشنی میں دفن کریں گے تاکہ ان بستیوں کے لوگ انہیں دیکھ لیں اور اُن کا اِن کی طرف سے خوف جاتا رہے، اس طرح سقارہ کی بستیوں میں امن و سکون ہو جائے گا۔" یوناف نے ردیہ کے باپ اور قبطا سے مصافحہ کیا اور وہاں سے کوچ کر گیا تھا۔

عارب، بیوسا، نبیطا ایک روز جنوبی فارس کے شہر یازارگر[۱۱۰] کے قریب ایک پہاڑ کی چوٹی پر نمودار ہوئے۔ اُن کے قریب ہی ایک چرواہا ایک پتھر پر بیٹھا ہوا تھا اور نیچے وادی میں اس کا ریوڑ چر رہا تھا۔

"اے میرے عزیز!" عارب نے اُس چرواہے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "یہ سامنے بائیں ہاتھ پر جو شہر نظر آ رہا ہے۔ اس کا کیا نام ہے اور کون یہاں حکومت کرتا ہے۔"

"اس شہر کا نام پازارگر ہے اجنبی" چرواہا پتھر سے اُٹھتے ہوئے بولا "یہاں کوئی بادشاہ نہیں ہے۔ اس شہر پازارگر اور اس کے نواح میں تین قبیلے[۱۱۱] آباد ہیں۔ ایک کا نام پازارگر ہے۔ یہ شہر اسی قبیلے کے نام پر ہے۔ دوسرے کا نام مارفیئن اور تیسرے کا نام مارسپیئن ہے۔ ان تین بڑے قبیلوں کے اندر مزید اَن گنت ذیلی قبیلے بھی ہیں۔ تاہم تینوں میں سب سے زیادہ طاقتور پازارگر ہے۔ عموماً یہی قبیلہ اُس شہر پازارگر اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں پر حکومت کرتا ہے۔ اس قبیلے[۱۱۲] پازارگر میں چونکہ بے شمار ذیلی قبیلے ہیں جن کے درمیان حصولِ اقتدار کے لئے جنگ ہوتی رہتی ہے۔ جو قبیلہ زیادہ طاقت ور ثابت ہوتا ہے، وہی اس شہر پازارگر پر حکومت کر لیتا ہے۔"

---

[۱۱۰] سیر ولیم اس شہر کو پارساگرد بھی لکھا ہے [۱۱۱] ان تین بڑے قبیلوں کا تعلق بھی اُن آریائی قبیلوں سے تھا جو شمالی ایران میں آباد ہوئے۔ جنہوں نے اگبتانا شہر آباد کیا۔ اور تاریخ میں قومِ ماد کے نام سے شہرت پائی۔ پارس آباد ہونے سے یہ لوگ پارسی مشہور ہو گئے۔ اُن کی آمد کے وقت جو لوگ پارس میں آباد تھے۔ اُن میں سے اکثر تو اُن کے خوف اور ڈر سے بھاگ کر دوسری سرزمینوں میں جا آباد ہوئے اور جو وہاں رہ گئے وہ اُن پارسیوں کے اندر ہی رچ بس گئے۔ یہ تینوں آریائی قبیلے ایک عرصے تک قبائلی زندگی بسر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آنے والے دور میں ایک شخص نے جس کا نام ہخامنش تھا۔ ان کے اندر ایک مضبوط حکومت قائم کی۔ اسی ہخامنش کی اولاد میں سے کورشِ اعظم و سائرس اعظم، تھا جسے بعض علماء اور مورخین نے قرآن پاک کا ذوالقرنین قرار دیا ہے۔ اسی ہخامنش کے نام پر ایک قبیلہ ہخامنشی بھی کہلاتا تھا [۱۱۲] پازارگر سب سے طاقت ور قبیلہ تھا۔ اس کے اندر سات بڑے اور ذیلی قبیلے بھی تھے۔ اور یہی قبیلے باری باری پازارگر یا پارساگرد پر حکومت کرتے تھے۔ اُن کے قدیم حالات ہنوز گمنامی کی دبیز تہوں میں دفن ہیں۔

عارب نے چرواہے کا شکریہ ادا کیا۔ پھر بیوسا اور نبیطہ کو مخاطب کرتے ہوئے بولا: "یہ قبائل تو پہلے ہی ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں۔ اور پھر یہاں کسی کی کوئی مستحکم حکومت بھی نہیں ہے۔ ان کا آپس میں لڑنا بھی بدی ہی کا پھیلاؤ ہے۔ آؤ پہلے یمن کا رُخ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہندوستان گھومتے ہوئے یہاں آئیں گے اور جاتے جاتے یہاں کسی نئی بدی اور انتشار کی ابتدا کرتے جائیں گے۔" بیوسا اور نبیطہ نے عارب کی تائید کی اور تینوں اس کوہستان کی چوٹی سے غائب ہو کر یمن کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

شام ہونے سے کچھ دیر قبل عارب، بیوسا اور نبیطہ یمن میں صنعا شہر کے بالکل ساتھ ایک گہرے نیلے پانی کی ایک جھیل کے پاس نمودار ہوئے۔ جہاں ایک مچھیرا شاید گھر جانے کیلئے اپنا جال سمیٹ رہا تھا۔ بیوسا اور نبیطہ کے ساتھ عارب اس مچھیرے کے پاس آیا۔ اور اُسے مخاطب کر کے اُس سے پوچھا: "اے میرے عزیز! کیا تم مجھے بتا سکو گے کہ ان دنوں یمن کا بادشاہ کون ہے؟ اُس کے عساکر کس قدر ہیں۔ اور اس بادشاہ کی اولاد کتنی اور کیسی ہے۔؟"

مچھیرے نے اپنا جال کھینچ کر کنارے پر رکھ دیا۔ اور بڑے غور سے اس نے عارب، بیوسا اور نبیطہ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا: "اے اجنبی! یمن کے موجودہ بادشاہ کا نام علوان ہے۔ اور یہ نوحؑ کے بیٹے سام سے ہے۔ علوان بڑا پاکیزہ سیرت، نیک اور رحم دل بادشاہ ہے۔ اس کے عساکر کی قوت بہت زیادہ ہے۔ اس کے باوجود اس نے اپنے آپ کو ان علاقوں تک محدود کر رکھا ہے۔"

عارب خاموشی سے کھڑا دیر تک گہرے تفکرات میں ڈوبا رہا۔ پھر اس نے اُس مچھیرے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "کیا تم ان مچھلیوں کو یہاں سے پکڑ کر بازار جا کر بیچتے ہو۔؟"

"نہیں" مچھیرا نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا: "میں شہر کے ایک رئیس کا خادم ہوں۔ اُس نے ایک مگرمچھ پال رکھا ہے جسے میں نے ہی کچھ عرصہ قبل اس جھیل سے پکڑا تھا۔ اُس رئیس نے وہ مگرمچھ مجھ سے خرید لیا اور مجھے اُس مگرمچھ کی خدمت پر مامور کر دیا۔ البتہ اس سے قبل میں مچھلیاں بیچ کر گزر بسر کرتا تھا۔ اب میرا اور میرے اہلِ خانہ کے سب اخراجات وہ رئیس ہی پورے کرتا ہے اور میرا کام یہ ہے کہ میں اس جھیل سے مچھلیاں پکڑ کر اس کے مگرمچھ کا پیٹ بھرتا رہوں۔"

"اوہ! تو کیا وہ مگرمچھ رئیس نے اپنے گھر میں پال رکھا ہے؟" عارب مصنوعی حیرت سے بولا۔

"آؤ میں تمہیں وہ جگہ دکھاؤں جہاں مگرمچھ کو رکھا گیا ہے۔" مچھیرے نے جال اور مچھلیاں سمیٹتے ہوئے اپنے ہمراہ آنے کا اشارہ کیا۔

عارب، بیوسا اور نبیطہ اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ مچھیرا جھیل سے تھوڑی دور ایک جوہڑ کے کنارے سرکنڈوں سے بنی ہوئی جھونپڑی کے پاس رُک گیا اور اس جوہڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"وہ مگرمچھ جس کی خدمت پر میں مامور ہوں اس جوہڑ میں رکھا گیا ہے۔ اب دیکھنا وہ خود بخود باہر آئے گا۔ جب بھی میں اس کیلئے خوراک لاتا ہوں تو مچھلیوں کی بُو پا کر باہر آ جاتا ہے۔"

مچھیرا کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ ایک بہت بڑا مگرمچھ اس جوہڑ سے نکلا تھا۔ عارب فوراً اس مگرمچھ کی طرف بڑھا اور جھک کر اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے اس پر اپنے کسی طلسم کی ابتدا کر دی۔ مگرمچھ وہیں رُک گیا۔ اور عارب اس پر اپنا عمل کرتا رہا۔ پھر اچانک اس نے اپنی تلوار کھینچ کر اُس غریب مچھیرے کی گردن کاٹ دی اور اس کی لاش کے ٹکڑے کر کے مگرمچھ کے آگے ڈال دیئے۔ اور مگرمچھ تیزی سے مچھیرے کی لاش کے ٹکڑوں کو نگل گیا۔ پھر عارب نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ اور مگرمچھ دوبارہ پانی میں چلا گیا۔ پھر عارب، بیوسا اور نبیطہ کی طرف پلٹا۔

"میری عزیز بہنو! سنو! ہمارا کام بدی کا فروغ ہے۔ اس مگرمچھ پر میں نے اپنا عمل کر دیا ہے۔ چند یوم تک میں اسے انسانی گوشت کھلاتا رہوں گا۔ جب یہ پوری طرح آدم خور ہو جائے گا تو میں اس کا رُخ شہر کی طرف کر دوں گا۔ اور اس کے ذریعہ تم دونوں دیکھنا میں یہاں کے لوگوں میں کیسی تباہی اور ہولناکی برپا کرتا ہوں۔ اب ہمارا قیام شہر کی کسی سرائے میں ہوگا۔ تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔" بیوسا اور نبیطہ خاموشی سے اس کے ساتھ ہو لیں جیسے وہ اس کے لائحہ عمل سے مطمئن اور خوش ہوں۔

قومِ عاد کے بادشاہ ہوشنگ کو اپنے مرکزی شہر اگبتانا تک پہنچنا نصیب نہ ہوا۔ وہ آشوریوں کی سرکوبی کے لئے کوہستان زاگروس کی طرف آیا تھا۔ لیکن اس کی آمد سے قبل ہی خونخوار آشوری ان گنت بستیوں کو لوٹ کر اور ہوشنگ کے ہراول دستے کا صفایا کرنے کے بعد کوہستان زاگروس عبور کر کے اپنے مسکن کی طرف چلے گئے تھے۔ اور ہوشنگ کو ناکام لوٹنا پڑا۔ راستے میں ہی وہ بیمار پڑا اور مر گیا۔ اس کی موت کے بعد ایران کی قوم عاد نے طہورث کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ جس روز طہورث اگبتانا کے تخت پر بیٹھا۔ اسی روز اگبتانا شہر کے کچھ لوگ عارب کے بنائے بیلوں اور ان پر سواری کرنے والے صفون، رعوبل، انہ بل اور عوبدہ کے مظالم اور تباہ کاریوں کی شکایت کی۔

---

(۱) طبری نے اس کا شجرۂ نسب سام بن نوحؑ سے ملایا ہے۔ ماخوذ از تاریخ ۴۶ (۲) ابن خلدون و طبقات ناصری۔

طہورث نے ایک غلط نگاہ اپنے مشیروں پر ڈالی۔ گھورنے کے انداز میں اس نے اُن پر اپنی خفگی و ناراضگی کا اظہار کیا: "مجھے اچھی طرح یاد ہے جب ہوشنگ آشوریوں کی مہم پر روانہ ہونے والا تھا تو اس نے ان طلسمی بیلوں کے باعث پھیلنے والی تباہی کے سدِ باب کا حکم دیا تھا۔"

"آپ نے درست یاد دہانی کرائی۔" ایک مشیر نے اُٹھ کر کہا: "ہم نے کوہستان دماوند کے ایک ساحر کو یہاں بلایا تھا۔ تاکہ وہ ان طلسمی بیلوں سے اگبتانا کے لوگوں کی جان چھڑاتے۔ اس ساحر کو اگبتانا کے شاہی مہمان خانے میں ٹھہرایا گیا تھا۔ پر اگلے روز وہ اس مہمان خانے میں مردہ پایا گیا تھا۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ وہ شیطانی قوتیں جو ان بیلوں کو حرکت میں لا رہی ہیں۔ انہوں نے اس ساحر کا کام تمام کر دیا ہے۔"

طہورث جواب میں کچھ کہنے والا تھا کہ اس کا ایک محافظ اندر آ کر بآواز بلند بولا: "اے آقا! ایک نوجوان جو کہ خوب دراز اور خوبصورت ہے۔ کسی اجنبی سرزمین سے اگبتانا شہر میں وارد ہوا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ ان دو طلسمی بیلوں کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ وہ اپنا نام یوناف بتاتا ہے۔ اس وقت وہ قصر سے باہر کھڑا ہوا ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اُسے اندر لاؤں۔"

"ایسے کام کے جوان کو تم نے باہر کیوں کھڑا کر دیا ہے، اُسے فوراً اندر لاؤ۔" طہورث نے خفگی کے انداز میں کہا: "شاید یہ جوان ہی بیلوں کے مقابلے میں ایک نجات دہندہ ثابت ہو۔"

محافظ باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اندر آیا۔ اس بار اس کے ساتھ یوناف تھا۔ طہورث اپنی جگہ سے اُٹھ کر آگے بڑھا۔ ایک استقبالیہ انداز میں اس نے یوناف سے مصافحہ کیا اور بولا۔

"اے اجنبی نوجوان! تمہارا نام مجھے یوناف بتایا گیا ہے۔ کیا تم اہلِ اگبتانا کو بیلوں کے طلسم سے نجات دلا دو گے۔ ہم اُس محل کو بھی گرا سکتے تھے جس کے اندر سے یہ بیل نمودار ہوتے ہیں۔ پر اُس محل کے اندر وہ بچے بھی ہیں جنہیں بیلوں کو ہانکنے والی شیطانی قوتیں اگبتانا شہر سے اُٹھا کر لیجاتی رہی ہیں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ ان میں کسی بچے کو بھی کوئی ضرر پہنچے۔ اے اجنبی نوجوان! پہلے تم اس محل اور اس میں سے نکلنے والے بیلوں کو دیکھو لو پھر اندازہ لگاؤ کہ کیا تم ان سے نپٹ سکتے ہو۔"

"اے بادشاہ!" یوناف نے کہا: "میں کل اس شہر میں داخل ہوا تھا میں مصر کے شہر منفس کا رہنے والا ہوں۔ اس شہر میں داخل ہونے ہی لوگوں سے بیلوں کی کیفیت جاننے کے علاوہ میں ندی کے کنارے اُس محل کو بھی دیکھ چکا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آنے والی رات کو ان بیلوں اور اُنہیں حرکت میں لانے والوں کے خلاف اپنے کام کی ابتدا کر دوں۔ قبل اس کے کہ وہ شیطانی قوتیں میرے خلاف متحرک ہوں۔ اور میری ذات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔ میں پہل کر کے اُن کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہوں۔ آج رات کے پہلے حصے میں ہی ان قوتوں کو میں آپ لوگوں کے سامنے اُنکی انسانی صورت میں عیاں کر دوں گا۔ اس کے بعد انہیں سزا دینا آپ کا کام ہوگا۔ میں اُس محل کو دیکھ چکا ہوں۔ بیلوں پر کام کرنے والے چار دیاں ہیں۔ وہ اگبتانا کے ہی رہنے والے جرائم پیشہ ہیں۔ وہ روپوش تھے کہ کچھ شرپسند قوتوں سے انہوں نے طلسم کا عمل سیکھ لیا۔ اور اگبتانا والوں کے لئے مصائب کھڑے کر رہے ہیں۔ وہ چاروں کوئی فوق البشر حیثیت نہیں رکھتے۔"

طہورث نے غصے کی حالت میں کہا: "اگر وہ چاروں کوئی انسان ہیں۔ اور اُن کی کوئی فوق البشر حیثیت نہیں ہے تو میں انہیں ایسی سزا دونگا۔ جو اوروں کیلئے بھی عبرتناک ہوگی۔ اگر تم نے ان کا طلسم اُتار کر انہیں ہمارے سامنے ان کی اصل حالت میں پیش کر دیا۔ تو اُن کی حالت یقیناً سبق آموز ہوگی۔ پھر اپنے ایک مشیر کو مخاطب کر کے طہورث نے کہا: "اس جوان کو شام تک میرے اپنے محل کے مہمان خانے میں ٹھہرایا جائے اور چند خونخوار اور بھوکے کتے تیار رکھے جائیں جنہیں اُن چاروں پر چھوڑ کر اُن کا خاتمہ کیا جائے گا۔ مشیر اٹھا اور یوناف کو لیکر قصر سے باہر نکل گیا تھا۔

رات ہوگئی تھی۔ شام کی حسیناؤں نے اندھیروں کے سحر میں رقص و رم کی ابتدا کر دی تھی۔ مغرب کی خون آشام لہریں ماند ہوتی جا رہی تھیں۔ آسمان پر آوارہ ابر افشاں و گریزاں تھے۔ یوناف اگبتانا شہر سے باہر ندی کے کنارے محل کے سامنے آیا۔ اس کے پیچھے پیچھے طہورث کے کچھ مسلح جوان تھے، جن کے پاس خونخوار نسل کے چند کتے بھی تھے اور اُن کے پیچھے پیچھے اگبتانا شہر کے اَن گنت لوگ تھے۔ یوناف کے ساتھ طہورث کا ایک مشیر بھی تھا۔ محل کے دروازے کے قریب آ کر اُس مشیر نے ڈری ڈری اور سہمی سہمی آواز میں یوناف سے پوچھا: "اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔"

"تم سب لوگ یہیں رکو۔" یوناف نے اس مشیر کو مخاطب کرتے ہوئے تسلی دینے کے انداز میں کہا: "میں اکیلا ہی اس محل میں داخل ہونگا۔ خداوند بخشندہ و مہربان کی قسم! آج کی رات ابلیس کے اُن رفیقوں اور شیطان کے اُن جلیسوں کو میں رزمہ رخنہ جگر، پارہ پارہ دل اور نوحہ کرتی ہوئی راہوں جیسا کر دوں گا۔ اُن کے سکونِ زیست کو، زینت و فرحت، طیب و خوشبو، اُنس و محبت، سعادت و بقا، ننگ و ناموس، تسکین و راحت، ذوق و غذا اور اُن کی عیاری و مکاری کا خاتمہ کر دوں گا۔ یہ لوگ بدقماش، مردود و مقہور اور روسیاہ لوگ ہیں۔ یہ اوروں کے گھر اُجاڑ کر اپنا دن آباد کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ لوگ نوامیس قدرت کے باغی ہیں۔ میں اُن کے دماغ میں جالے اور زبانوں پر تالے لگا دوں گا۔ یہ لوگ آلودۂ معصیت اور اغراض

ہیں۔ آج کی رات ہاں آج کی رات ان اندھیروں کے اندر میں ان چاروں کو پریشان و محزون، خاموش و حیران اور لکنت زدہ کر دوں گا۔ یہ محل اب ان ساحرانِ عمل اور ردار بقا نہ رہے گا۔"

طہورث کا مشیر اور دیگر سب لوگ دور ہی کھڑے رہے۔ جب کہ یوناف اکیلا آگے بڑھا۔ محل کا چوکیدار شاید اس وقت جا چکا تھا۔ محل کے دروازے پر آ کر یوناف نے ہلکی نرم آواز میں ابلیکا کو پکارا۔ جواب میں ابلیکا کی شوخ و شنگ آواز سنائی دی۔ یوناف نے کہا "میں اب اپنے کام کی ابتدا کرنے لگا ہوں ابلیکا" یہ کہہ کر اس نے اپنی برنجی تلوار نکال کر اس پر اپنا افسونی اور لاہوتی عمل کیا۔ پھر تلوار اپنے سامنے رکھتے ہوئے محل میں داخل ہو گیا۔

جونہی یوناف محل میں داخل ہوا، محل کے اندر شعلوں جیسی خوفناک اور گرج کیطرح وزنی آوازیں اُبھرنے لگیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے بے صدا اور روشن ستاروں کے اندر ایک شور و ہنگامہ جیسے حق و ہوس کی زور آزمائی اور جنگ و جدل میں بے رنگی و نیرنگی کا بست و کشاد ہونے لگا ہو۔ ماحول ایسا پر خوف اور دہشت ناک ہو گیا تھا۔ گویا اس کے رگ و ریشہ میں کسی اَن جانی قوت نے مخالفت و اہانت اور کلفت و مصیبت کے تحت جھونکے بھر کر ہر طرف گمبھیر مگر پُر شور رات میں ایک طوفان برپا کر دیا ہو۔ یوناف آگے بڑھتا رہا۔ شور اور چنگ بلند ہوتے رہے جیسے کوئی بہت بڑی قوت رقص و وجد میں آگئی ہو۔

یوناف آگے بڑھتا رہا۔ شور اور گھن گرج... تیز اور بلند ہوتی رہی۔ جس جگہ اوپر کی منزل کو سیڑھیاں جاتی تھیں۔ وہاں آکر یوناف نے پھر اپنی برنجی تلوار پر کوئی عمل کیا۔ پھر اس نے اپنی تلوار کو اپنے چاروں اطراف میں گھمایا۔ شاید اس طرح اس نے اس محل کے طلسم کو ختم کر دیا تھا۔ اسی لمحے یوناف کو اوپر کی سیڑھیوں سے دو بیل جو سیاہ رنگ کے تھے، اُترتے دکھائی دیئے۔ ان کے منہ سے مافوق الفطرت انداز میں آگ اور نتھنوں سے دھوئیں کا طوفان اُمڈ رہا تھا اور ان بیلوں پر صیفون، رعوبل، ازبل اور عوبد سوار تھے۔ جونہی یوناف نے اپنی تلوار کی نوک ان بیلوں کی طرف کی دونوں بیل کسی اچانک تیز ہوا میں بجھ جانے والے چراغ کی طرح ختم ہو گئے۔ اور اُن کی پشت پر سوار صیفون، رعوبل، ازبل اور عوبد سیڑھیوں پر گر گئے۔

جونہی یوناف نے اپنی تلوار کا رُخ اُن چاروں کی طرف کیا۔ وہ چاروں لرزتے کانپتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور یوناف کی تلوار کی حرکات کے مطابق عمل کرنے لگے۔ یوناف انہیں اپنی تلوار کی نوک کے اشارے پر باہر لے جانے لگا۔ ان چاروں کے پیچھے پیچھے اَن گنت شہر کے وہ اَن گنت بچے بھی باہر آئے تھے ـــــ جنہیں شہر سے اغوا کیا گیا تھا۔ کیوں کہ محل کا طلسم ختم ہو چکا تھا۔ اور اب وہ آزاد تھے۔ بچے بھاگتے ہوئے اُن چاروں

کوئی چیز آنکھ میں پڑ جانا

آنکھ کو چھونے سے پہلے اپنے ہاتھ صاف کریں۔ اگر آنکھ میں پڑی ہوئی چیز دکھائی دے رہی ہے تو رومال یا کسی نرم کپڑے کا ایک سرا نم کر کے اُسے بڑی احتیاط سے نکالنے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر وہ آسانی سے نکلتی نہ ہو تو زبردستی نہ کریں۔ اور ڈاکٹر کے پاس جائیں۔ آنکھ کو ملنے کی کوشش نہ کریں۔ اس سے اندر گھسی ہوئی چیز اور تکلیف دے گی۔ بورک ایسڈ سے آنکھ دھوئیں تو قدرے سکون ملے گا۔

سے پہلے عمارت سے باہر نکل گئے اور ان کے ماں باپ اور دوسرے رشتے دار بھاگ بھاگ کر اُن سے بغلگیر ہونے لگے تھے۔ یوناف کے آگے آگے صیفون رعوبل، ازبل اور عوبد جب محل سے باہر نکلے تو لوگ انہیں پہچان کر اُن کے خلاف شور و واویلا کرنے لگے۔ اسی وقت طہورث کے کارکنوں نے اُن چاروں پر اُن خونخوار کتوں کو چھوڑ دیا تھا جنہوں نے لمحوں کے اندر اُن کی تکا بوٹی کر کے رکھ دی تھی۔ یوناف فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔

عارب، بیوسا، اور نبیطہ ایک روز شام سے کچھ دیر قبل اس جوہڑ کی طرف جا رہے تھے۔ جس جوہڑ میں وہ مگرمچھ کو انسانی گوشت کھلا کر (!) خاص مقصد کیلئے تیار کر رہے تھے۔ شہر سے باہر نکلتے ہوئے عارب نے بیوسا اور نبیطہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "میری بہنو! میں چند دن اور اس مگرمچھ کو انسانی گوشت کھلاؤں گا۔ اس کے بعد اُسے اپنے کام کیلئے استعمال کرنا شروع کر دوں گا۔ وہ اب پوری طرح سے انسانی بُو سے آگاہی حاصل کر گیا ہے اور رات کے وقت وہ شہر میں داخل ہو کر ایک تباہی اور ہولناکی بپا کر دیا کرے گا۔"

عارب کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ اس وقت وہ جھیل کے پاس سے گزر رہے تھے اور اس کی نگاہ وہاں ایک ایسی لڑکی اور نوجوان پر پڑی، جو تقریباً ہمشکل تھے اور اپنے چہرے اور جسمانی ساخت سے بہن بھائی لگتے تھے۔ لڑکی آرزو انگیز طراوت اور قوسِ قزح کے الوان جیسی پُرکشش رقص و وجد اور لمس نرم و ملاوت جیسی طراوت انگیز تھی۔ اس کا حُسن مست

دیے محو کرنے کے علاوہ دل کے تاروں کے اندر اک لحن وار تعاش نغمہ پیدا کر دینے والا تھا۔

"یہ لڑکی جو جھیل کے کنارے کھڑی ہے، میں اُسے پسند کر چکا ہوں"۔ عارب لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا "دیکھو میں اُسے اپنی طرف مائل کرتا ہوں۔ میں اس سے شادی کر کے کچھ عرصہ یمن کے اس شہر میں ایک پرسکون اور راحت انگیز زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں ذرا غور سے دیکھو۔ وہ دونوں مجھے بہن بھائی لگتے ہیں۔ ان کے گھوڑے بھی کھڑے ہیں اور وہ بے فکری کے عالم میں جھیل کے کنارے بیٹھے ہیں۔ شاید ان دونوں کا تعلق اسی شہر سے ہے۔ اور یہ گھڑدوڑ کیلئے باہر آئے ہیں"۔

نبیطہ نے جواب میں عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "جس طرح تم نے اس لڑکی کو پسند کیا ہے اسی طرح میں اس کے ساتھی جوان کو پسند کرتی ہوں۔ اور اُسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتی ہوں"۔ اس موقع پر یوسا نے قدرے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جو تم دونوں بہن بھائی، بار بار شادیاں کر لیتے ہو، اس سے مجھے بڑی بیزاری اور ہولناکی ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ میں آدمی پابند اور بیکار ہو کر رہ جاتا ہے"۔

عارب نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ سے کہا "یوسا.... یوسا! تم تو اس معاملے میں بالکل بنجر ہو"۔

یوسا خاموش رہی اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اُس لڑکی اور اس کے ساتھی جوان کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے عارب اور نبیطہ نے اپنا سحری عمل شروع کر دیا تھا۔ جب وہ دونوں اس سے فارغ ہوتے تو انہوں نے دیکھا اس لڑکی اور اس جوان نے جو اس کا بھائی لگتا تھا، اپنے اپنے گھوڑے کی باگیں پکڑیں اور ان کی طرف بڑھے۔ جب وہ قریب آئے تو لڑکی لگاتار عارب کو دیکھے جا رہی تھی اور اس جوان کی نگاہوں کا مرکز نبیطہ بنی ہوئی تھی۔ جب کہ حسین یوسا خاموشی اور کسی قدر بیزاری سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ اُن دونوں کا انہماک اس وقت ٹوٹا جب عارب نے اُن دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا "تم دونوں کون ہو اور تمہارے کیا نام ہیں۔۔؟"

"ہم دونوں بہن بھائی ہیں"۔ اس جوان نے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "گھڑسواری کیلئے آئے تھے اور تھوڑی دیر کیلئے اس جھیل کے کنارے رُک گئے۔ میرا نام سلمون اور میری اس بہن کا نام نیاہ ہے۔ ہم دونوں صنعا کے موجودہ بادشاہ علوان کی خالہ کی اولاد ہیں۔ میرے باپ کا نام عقبر اور ماں کا نام زلفہ ہے۔ اب تم لوگ کچھ اپنے متعلق کہو"۔

"ہمارا تعلق ثمیری قوم سے ہے۔ اور اریدو شہر میں ہمارا گھر ہے۔ ہم تینوں بہن بھائی ہیں۔ میرا نام عارب، میرے دائیں طرف جو کھڑی ہے اس کا نام یوسا اور جو بائیں طرف ہے اس کا نام نبیطہ ہے۔ ہم لوگ اس دنیا کو دیکھنے کی غرض سے اپنے گھر سے روانہ ہوئے تھے۔ اریدو سے ہم ایران کے شہر اکبتانا گئے۔ کچھ عرصہ وہاں رہے۔ اس کے بعد پارس کے شہر پاسارگر کی طرف گئے لیکن وہاں ہم نے قیام نہیں کیا۔ اس شہر میں ہمارے لئے کوئی کشش نہ تھی۔ کیوں کہ وہاں لوگ مختلف قبائل میں بٹ کر زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان کی باطنی کیفیت میں کوئی الحاق و اتحاد نہیں ہے"۔ عارب ذرا ٹھہر کر پھر بولا "اب پچھلے چند روز سے ہم تینوں صنعا شہر کی ایک سرائے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ شہر ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔ یہاں ہریالی ہے۔ کوہستانوں اور پانی کی افراط ہے اور لوگ مہمان نواز، جفاکش و بہادر اور فطین و فیاض ہیں۔ دل چاہتا ہے ساری زندگی اسی شہر میں گزار دیں۔ لیکن یہاں تو ہم اجنبی ہیں"۔

سلمون نے کہا "اگر میں نے آپ کی اس بہن سے جس کا نام آپ نے نبیطہ بتایا ہے۔ شادی کر لوں تو کیا آپ تینوں ہمارے ساتھ رہنا پسند کریں گے۔ ہماری حویلی بہت بڑی ہے۔ جب کہ ہم گھر کے صرف چار ہی افراد ہیں"۔

"ٹھیک ہے"۔ عارب بولا "ہم آپ لوگوں کے ساتھ آپ کی حویلی میں رہنے کو تیار ہیں۔ لیکن اس شرط پر کہ جب تمہاری اور نبیطہ کی شادی ہو تو وہیں میری اور نیاہ کی شادی بھی کر دی جائے۔ اگر تم لوگ اس کے لئے رضامند ہو تو ہم ابھی تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہیں"۔

نیاہ نے اس بار خود بولتے ہوئے اور عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "اگر آپ اپنی اس خواہش کا اظہار نہ بھی کرتے۔ تب بھی میں خود کہنے والی تھی کہ میں آپ سے شادی کی خواہش مند ہوں"۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر یہ ہم سب کی خوش بختی ہے"۔ عارب نے اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا "میں سمجھتا ہوں اب ہمارے ایک ہونے میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہے"۔

سلمون اور نیاہ کی خواہش پر عارب، یوسا اور نبیطہ اُن کے ساتھ ہو لئے تھے۔ وہ ان تینوں کو لے کر ایک وسیع حویلی میں داخل ہوتے اور انہیں حویلی کے مہمان خانے میں بٹھا کر خود حویلی کے اندرونی حصے کی طرف چلے گئے۔ عارب، یوسا اور نبیطہ کو وہاں کچھ زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا تھا کچھ ہی دیر بعد سلمون اور نیاہ کے علاوہ اُن کا باپ عقبر اور ماں زلفہ داخل ہوئے۔ سلمون نے سب کا آپس میں تعارف کرایا۔ عارب نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر عقبر سے مصافحہ کیا۔ پھر عقبر وہاں بیٹھ گیا اور عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

مجھے سلون اور نیاہ نے تم تینوں سے متعلق پورے حالات سنائے ہیں۔ دردونوں نے کھل کر اپنی اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اگر تم چاروں سنجیدگی سے ایک دوسرے کو اپنانے کیلئے تیار ہو تو......!"

"آپ کوئی اندیشہ نہ کریں" عارب نے بیچ میں بولتے ہوئے کہا "ہم چاروں نے باہم مل کر خلوص کے ساتھ یہ فیصلہ کیا ہے۔ اگر آپ کی رضامندی ہوئی تو ہم شادی کے بعد ہمیشہ کیلئے یہیں رہیں گے" جس وقت عارب اُن کے ساتھ محوِ گفتگو تھا اُسی وقت نبیطہ نے عقبر اور زلفہ پر اپنا عمل شروع کر دیا تاکہ وہ دونوں اس شادی سے انکار نہ کر دیں۔ عقبر نے خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اگر اس میں تم چاروں کی خوشی ہے تو یہ شادی آج بلکہ اسی وقت ہوگی۔ میں اس کے لئے ابھی سارے انتظامات مکمل کرتا ہوں۔ عقبر اور زلفہ اُٹھ کر باہر نکل گئے۔ جب کہ سلون اور نیاہ وہیں دیوان خانے میں ہی بیٹھ گئے تھے۔ اُسی روز عارب اور نیاہ، نبیطہ اور سلون کی شادی ہوگئی اور ہیوسا بھی ان کے ساتھ وہیں حویلی میں رہنے لگی تھی۔

(باقی آئندہ)

غش آنا

اگر کسی شخص کو یہ محسوس ہو کہ اُسے غش آنے والا ہے تو اُسے چاہئے کہ وہ نیچے لیٹ یا بیٹھ جائے اور اپنا سر دونوں گھٹنوں میں کرے۔ اگر کسی شخص کو غش آجائے تو اُسے کمر کے بل لٹا کر کولہوں کے نیچے کمبل، کوٹ یا کمیض وغیرہ رکھ دیں۔ اس کے کپڑے ڈھیلے کر دیں اور اُسے تازہ ہوا لگنے دیں۔ ہلکی سی امونیا سنگھائیں یا اس کے چہرے پر قدرے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ ہوش آنے پر بھی اُسے کم از کم پندرہ منٹ اور لیٹا رہنے دیں۔

سونے اور جاگنے میں

عَاداتِ حمیدہ

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل رات بھر پڑھتے اور صبح تک کے اول حصہ میں آرام فرماتے۔

۲۔ شروع رات میں جب کبھی قدر گہری نیند ہوتی تو سیدھی کروٹ پر سوتے اس طرح کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر سیدھا رخسار مبارک رکھ لیتے اور سوتے کی دعائیں اور وظیفہ پڑھ کر سوتے۔

۳۔ کسی شخص کو پیٹ کے بل اوندھا لیٹا ہوا یا سوتا ہوا دیکھتے تو بہت ناخوش ہوتے اور پاؤں سے چھیڑ کر اس کو اٹھا دیتے۔

۴۔ سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھال بھرے ہوئے چمڑے کے گدیلے پر، چٹائی پر، بان کی بنی ہوئی چارپائی پر، صرف چمڑے پر، سیاہ کپڑے پر اور کبھی زمین پر آرام فرمایا کرتے تھے۔

۵۔ جس ٹاٹ پر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے اس کو صرف دو تہ کر کے بچھانے کا حکم دیتے۔

۶۔ سونے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت پاک ازار تہبند پہننے کی تھی۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چت سیدھے لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہیں کھلتا، اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسے لیٹنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔

۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے کبھی نہ سوتے۔

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سونے سے پہلے وضو کر کے سونے کے عادی تھے۔

۱۰۔ اگر رات کے کسی حصہ میں آنکھ کھلتی تو رفع حاجت کے بعد وضو کر کے صرف چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو دھو کر سو جاتے۔

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے ایک سرمہ دانی رکھی رہتی، سوتے وقت سرمہ لگاتے۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سلائی لگاتے اور کبھی ایک آنکھ میں دو دو مرتبہ لگاتے اور آخری ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگاتے۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ رنگ کی سرمہ دانی رکھا کرتے تھے۔

نظرات کے اثرات

محمد اجمل انصاری

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ صحیح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے ــــ عاملین اگر روحانی عملیات کے دوران درج ذیل تفصیلات کو پیش نظر رکھیں گے تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔

طلسماتی دنیا کے قارئین کیلئے ۲۰۱۲ء کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ (اگلے صفحہ پر)

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچہ اور عملیات میں ان ہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

تثلیث

(ث) ــــ فاصلہ دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ

یہ نظر سعدِ اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض وعداوت مٹاتی ہے۔ اگر اس وقت دوستی اور ترقی کے لئے تعویذ کئے جائیں تو جلد ہی کامیابی لاتے ہیں ــــ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کیلئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسدیس

(س) ــــ فاصلہ ۶۰ درجہ

یہ نظر سعدِ اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی اچھے کام کرنے چاہئیں ــــ نیک امور کے لئے اس وقت جو جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ وہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(م) ــــ فاصلہ ۱۸۰ درجہ۔

یہ نظر نحس اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے ــــ اس وقت بُرے کاموں کے لئے اگر تعویذات کئے جائیں۔ تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دو دلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمالِ شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

تربیع

(ح) ــــ فاصلہ ۹۰ درجہ

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ نظرِ مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاثر کم ہے تاہم تمام بُرے کاموں کے لئے یہ وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت ونفرت اور نفاق وہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہیئے۔

قران

(ن) ــــ فاصلہ صفر

سعد ستاروں کا قران سعد ہوتا ہے۔ اور نحس ستاروں کا قران نحس ہوتا ہے۔

قمر، عطارد، زہرہ، مشتری، سعد سمجھے جاتے ہیں۔ اور زحل ومریخ نحس سمجھے جاتے ہیں

شمس کو بعض ماہرین نے نحس شمار کیا ہے۔ بعض نے سعد۔

حاصل یہ ہے کہ تثلیث اور تسدیس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور تربیع کے اوقات نحس ہوتے ہیں۔ قرانات دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔

عاملین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے حق تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطورِ سبب اچھے کاموں کے لئے محمود وقت کو اور بُرے کاموں کے لئے مذموم وقت کو ترجیح دیں۔

فہرست نظرات (برائے عاملین)

اچھے بُرے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کیلئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں۔

تاریخ	ستارے	وقت نظر منٹ گھنٹہ	نظر
	مارچ ۱۹۹۸ء		
یکم مارچ	قمر زحل	۱۶—۱۴	قران
۲ مارچ	قمر زہرہ	۲۸—۶	تربیع
۲ مارچ	قمر مشتری	۵۰—۱۹	تسدیس
۳ مارچ	شمس قمر	۴۴—۵	تسدیس
۳ مارچ	قمر عطارد	۳۶—۲۰	تسدیس
۴ مارچ	قمر زہرہ	۱۵—۱۱	تسدیس
۵ مارچ	شمس عطارد	۱۲—۱۳	تربیع
۶ مارچ	قمر عطارد	۴۰—۹	تربیع
۷ مارچ	قمر مریخ	۴۴—۱۹	تربیع
۷ مارچ	قمر مشتری	۲۹—۵	تثلیث
۸ مارچ	قمر زحل	۲—۴	تربیع
۹ مارچ	قمر عطارد	۲۴—۳	تثلیث
۹ مارچ	قمر مریخ	۵۶—۷	تثلیث
۹ مارچ	قمر زہرہ	۵۹—۷	مقابلہ
۱۰ مارچ	قمر زحل	۳۶—۱۳	تثلیث
۱۱ مارچ	عطارد مریخ	۲۰—۷	قران
۱۱ مارچ	عطارد زہرہ	۲۵—۱۰	تسدیس
۱۲ مارچ	قمر مشتری	۹—۵	مقابلہ
۱۳ مارچ	شمس قمر	۵—۹	مقابلہ
۱۳ مارچ	قمر مریخ	۵۰—۱۵	مقابلہ
۱۴ مارچ	قمر زہرہ	۴۲—۱۶	تثلیث
۱۵ مارچ	قمر زحل	۳۴—۱۶	مقابلہ
۱۶ مارچ	قمر مشتری	۳—۹	تثلیث
۱۷ مارچ	قمر زہرہ	۲۵—۱	تربیع
۱۸ مارچ	شمس قمر	۱۶—۲۱	تثلیث
۱۹ مارچ	قمر مشتری	۴۳—۲۱	تربیع
۲۰ مارچ	قمر عطارد	۱۷—۱۲	تثلیث
۲۰ مارچ	قمر زحل	۰۰—۱۷	تثلیث

تاریخ	ستارے	وقت نظر منٹ گھنٹہ	نظر
۲۱ مارچ	شمس قمر	۹—۱۲	تربیع
۲۲ مارچ	قمر مشتری	۲۶—۱۹	تسدیس
۲۲ مارچ	قمر مریخ	۱۸—۱۲	تربیع
۲۳ مارچ	قمر زحل	۰۰—۱	تربیع
۲۳ مارچ	شمس قمر	۳۶—۲۲	تسدیس
۲۴ مارچ	عطارد زحل	۴۰—۲۰	قران
۲۴ مارچ	قمر زہرہ	۲۹—۲۳	قران
۲۵ مارچ	قمر زحل	۱۲—۵	تسدیس
۲۶ مارچ	قمر مشتری	۳۴—۱۵	قران
۲۸ مارچ	زہرہ زحل	۲۰—۲۲	تسدیس
۲۹ مارچ	قمر زہرہ	۲۹—۵	تسدیس
۲۹ مارچ	قمر عطارد	۲—۶	قران
۳۰ مارچ	قمر مشتری	۷—۱۴	تسدیس
۳۱ مارچ	قمر زہرہ	۰۰—۱۰	تربیع
۳۱ مارچ	عطارد مریخ	۹—۱۹	قران
	اپریل ۱۹۹۸ء		
یکم اپریل	شمس قمر	۳۰—۱۵	تسدیس
یکم اپریل	قمر مشتری	۳۴—۱۸	تربیع
۲ اپریل	قمر عطارد	۵۷—۵	تسدیس
۳ اپریل	قمر مریخ	۱۸—۹	تسدیس
۴ اپریل	قمر زحل	۲۶—۹	تسدیس
۴ اپریل	مریخ زحل	۰۰—۱۲	قران
۵ اپریل	زحل قمر	۲۱—۱۶	تربیع
۵ اپریل	قمر مریخ	۳۰—۱۹	تربیع
۶ اپریل	شمس قمر	۵۹—۱۴	تثلیث
۶ اپریل	شمس عطارد	۶—۳۱	قران
۷ اپریل	قمر زحل	۲—۲	تثلیث
۸ اپریل	قمر مریخ	۱۱—۹	تثلیث
۹ اپریل	قمر مشتری	۱—۵	مقابلہ

تاریخ	ستارے	وقت نظر منٹ گھنٹہ	نظر
۱۰ اپریل	شمس قمر	۵۴ ۲	مقابلہ
۱۱ اپریل	قمر عطارد	۲۶—۹	مقابلہ
۱۲ اپریل	شمس قمر	۵۴—۲	مقابلہ
۱۲ اپریل	قمر مریخ	۴۶—۱۸	مقابلہ
۱۳ اپریل	قمر زہرہ	۹—۱	تثلیث
۱۴ اپریل	قمر مشتری	۴۱—۳	تثلیث
۱۶ اپریل	قمر مشتری	۵۱—۱۵	تربیع
۱۷ اپریل	قمر زحل	۴۵—۵	تثلیث
۱۷ اپریل	شمس قمر	۳—۱۳	تثلیث
۱۸ اپریل	قمر عطارد	۲۳—۱۲	تربیع
۱۸ اپریل	قمر زہرہ	۱۹—۱۸	تسدیس
۱۹ اپریل	قمر زحل	۳۰—۱۴	تربیع
۲۰ اپریل	شمس قمر	۳۴—۲۳	تربیع
۲۰ اپریل	قمر مریخ	۵۰—۱۰	تربیع
۲۱ اپریل	قمر زحل	۱—۲۰	تسدیس
۲۲ اپریل	قمر مریخ	۲۸—۱۷	تسدیس
۲۳ اپریل	زہرہ مشتری	۴۵—۱۲	قران
۲۳ اپریل	قمر زہرہ	۵—۱۲	قران
۲۵ اپریل	قمر عطارد	۱—۵	قران
۲۵ اپریل	قمر زحل	۳۶—۲۲	قران
۲۶ اپریل	شمس قمر	۱۲—۱۶	قران
۲۶ اپریل	قمر مریخ	۴۵—۲۲	قران
۲۷ اپریل	قمر مشتری	۲۹—۱۲	تسدیس
۲۷ اپریل	قمر زہرہ	۱۸—۱۹	تسدیس
۲۹ اپریل	قمر عطارد	۱۸—۳	تسدیس
۲۹ اپریل	قمر مشتری	۷—۱۴	تربیع
۲۹ اپریل	قمر زحل	۲۵—۲۳	تسدیس
۲۹ اپریل	قمر زہرہ	۵۱—۲۳	تربیع
۳۰ اپریل	شمس مریخ	۴۱—۶	تربیع

۶ مارچ ۱۹۹۵ء کو قمر ۱۲ بجکر ۴۶ منٹ پر شرف میں ہوگا۔ اور ۱۴ بجکر ۲۰ منٹ تک شرف میں رہے گا۔

بفضلِ خداوندی اس وقت ثبت کام بیحد مؤثر اور زود اثر ہوتے ہیں۔

۱۴ مارچ ۱۹۹۵ء کو ۱۷ بجکر ۵۲ منٹ پر قمر ہبوط میں ہوگا۔ اور ۱۹ بجکر ۲۷ منٹ تک ہبوط میں رہے گا۔

باذن اللہ اس دوران منفی کام بیحد مؤثر اور زود اثر ہوتے ہیں۔

۲۶ اپریل ۱۹۹۵ء کو ۹ بجکر ۴۹ منٹ پر قمر شرف میں ہوگا۔ اور ۱۱ بجکر ۲۴ منٹ تک شرف میں رہے گا۔

اس دوران بفضلِ خداوندی ثبت کام بے حد مؤثر اور زود اثر ہوتے ہیں۔

۱۳ اپریل ۱۹۹۵ء ۲۳ بجکر ۳۰ منٹ پر قمر ہبوط میں ہوگا۔ اور ایک بجکر ۳۲ منٹ تک ہبوط میں رہے گا۔

اس دوران باذن اللہ منفی کام بیحد مؤثر اور زود اثر ہوگا۔

فائدہ اٹھائیں احتیاط کریں

جو حضرات و خواتین ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان پیدا ہوتے ہوں۔ ان کیلئے ماہِ مارچ کی مبارک تاریخیں۔ ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۵، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۹، ۳۰، ۳۱۔

ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۴، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۸، ۲۱، ۲۶۔

ان ہی حضرات و خواتین کے لئے ماہِ مارچ کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۶، ۱۳، ۲۲

ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۲، ۳، ۶، ۱۲، ۱۳، ۲۰، ۳۰۔

جو حضرات و خواتین ۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے ماہِ مارچ کی مبارک تاریخیں۔ ۴، ۵، ۶، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۹، ۳۱۔

ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۲، ۳، ۱۰، ۱۸، ۲۷۔

ان ہی حضرات و خواتین کے لئے ماہِ مارچ کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۲، ۹، ۱۷، ۲۱۔

ان ہی کے لئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۷، [illegible]، ۲۹۔

جو حضرات و خواتین ۲۲ مئی سے ۲۱ جون کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے ماہِ مارچ کی مبارک تاریخیں۔ ۳، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۹، ۲۳، ۲۴، ۲۹، ۳۱۔

ان ہی حضرات و خواتین کے لئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۳، ۶، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۲۵، ۲۹۔

ان ہی حضرات و خواتین کے لئے ماہِ مارچ کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۵، ۱۴، ۲۳۔

ان ہی کے لئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۴، ۱۱، ۱۸۔

جو حضرات و خواتین ۲۲ جون سے ۲۳ جولائی کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہِ مارچ کی مبارک تاریخیں۔ ۳، ۴، ۷، ۸، ۱۰، ۳۰، ۳۱۔

اور ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۳، ۴، ۷، ۲۷، ۲۸۔

ان ہی حضرات و خواتین کے لئے ماہِ مارچ کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۷، ۱۸، ۲۲۔

اور ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۳، ۴، ۶، ۱۸، ۱۹۔

جو حضرات و خواتین ۲۴ جولائی سے ۲۳ اگست کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کیلئے ماہِ مارچ کی مبارک تاریخیں۔ ۳، ۸، ۹، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۲۹۔

ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۲، ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۲۹۔

ان ہی حضرات و خواتین کے لئے ماہِ مارچ کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۵، ۱۳، ۲۱۔

اور ان ہی کے لئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۴، ۱۲، ۲۰۔

جو حضرات و خواتین ۲۴ اگست سے ۲۳ ستمبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہِ مارچ کی مبارک تاریخیں۔ ۲، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۲۰، ۲۲، ۲۹، ۳۰، ۳۱۔

اور ان ہی کے لئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۲، ۶، ۱۲، ۲۱، ۲۵، ۲۷، ۲۹۔

ان ہی حضرات و خواتین کیلئے ماہِ مارچ کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۵، ۱۰، ۱۴، ۲۳

اور ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۴، ۱۰، ۱۱، ۱۸۔

جو حضرات و خواتین ۲۴ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر

کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہِ مارچ
کی مبارک تاریخیں۔ ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۸، ۲۹۔
اور ان ہی کے لئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۲، ۳، ۱۲، ۱۸، ۲۳، ۲۷۔
ان ہی حضرات وخواتین کے لئے ماہِ مارچ کی
غیر مبارک تاریخیں۔ ۲، ۹، ۱۷، ۱۰، ۳۱۔
اور ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۷، ۱۶، ۲۹۔

جو حضرات وخواتین ۲۳ر اکتوبر سے ۲۲ر نومبر کے
درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہِ مارچ کی
مبارک تاریخیں۔ ۴، ۸، ۹، ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴۔
ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۲، ۵، ۷، ۹، ۱۵، ۱۸، ۲۰، ۳۱۔
ان ہی حضرات وخواتین کے لئے ماہِ مارچ کی
غیر مبارک تاریخیں۔ ۵، ۳، ۹، ۱۳، ۲۴، ۲۸، ۲۹۔
ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۴، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۴، ۲۸، ۳۰۔

جو حضرات وخواتین ۲۳ر نومبر سے ۲۱ر دسمبر کے
درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہِ مارچ کی
مبارک تاریخیں۔ ۴، ۷، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۰۔
ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۴، ۱۴، ۱۹، ۲۳، ۲۷۔
ان ہی حضرات وخواتین کے لئے ماہِ مارچ کی
غیر مبارک تاریخیں۔ ۵، ۱۰، ۱۲، ۱۹۔
ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۲، ۹، ۱۶۔

جو حضرات وخواتین ۲۲ر دسمبر سے ۲۰ر جنوری کے
درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہِ مارچ کی
مبارک تاریخیں۔ ۱، ۵، ۱۰، ۱۴، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۸، ۲۹۔
ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۴، ۷، ۱۳، ۱۹، ۲۱، ۲۵، ۲۹۔
ان ہی حضرات وخواتین کے لئے ماہِ مارچ کی
غیر مبارک تاریخیں۔ ۸، ۱۵، ۲۳۔
ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۱، ۱۲، ۱۹۔

جو حضرات وخواتین ۲۱ر جنوری سے ۱۹ر فروری
کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہِ مارچ
کی مبارک تاریخیں۔ ۵، ۱۰، ۱۳، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۸، ۲۹۔

ان ہی کے لئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۲، ۷، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۲۰، ۲۱، ۲۵، ۲۸، ۲۹۔
ان ہی حضرات وخواتین کے لئے ماہِ مارچ کی
غیر مبارک تاریخیں۔ ۴، ۸، ۹، ۱۵، ۲۲، ۳۰۔
ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۴۱، ۸، ۱۳، ۱۹، ۳۰۔

جو حضرات وخواتین ۲۰ر فروری سے ۲۰ر مارچ
کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہِ مارچ
کی مبارک تاریخیں۔ ۶، ۷، ۱۴، ۱۹، ۲۲، ۲۴، ۲۶، ۲۷، ۳۰، ۳۱۔
ان ہی کیلئے ماہِ اپریل کی مبارک تاریخیں۔ ۳، ۹، ۱۴، ۱۹، ۲۳، ۲۴۔
ان ہی حضرات وخواتین کے لئے ماہِ مارچ کی
غیر مبارک تاریخیں۔۔۔ ان ہی کے لئے ماہِ اپریل کی ۴، ۵، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۹، ۲۰، ۱۹۔
غیر مبارک تاریخیں۔ ۲، ۳، ۱۶، ۲۴۔

تحویلِ آفتاب

سورج ۲۱ر مارچ بروز ہفتہ کو صفر بجکر ۲۵ منٹ پر برجِ حمل میں داخل ہوگا۔ اور ۲۰ر اپریل بروز پیر کو ۱۱ بجکر ۷ منٹ پر برجِ ثور میں داخل ہوگا یہ وقت خاص طور پر دعا کی قبولیت کے لئے مؤثر وقت ہے۔

قمر در برجِ عقرب

چاند ۱۸ر مارچ بروز بدھ کو ۱۶ بجکر ۴۴ منٹ پر برجِ عقرب میں داخل ہوگا۔ اور ۲۱ر مارچ بروز ہفتہ ۲ بجکر ۲۶ منٹ کو برجِ عقرب سے خارج ہوگا۔ اور ۱۴ر اپریل بروز منگل کو ۲۲ بجکر ۴۴ منٹ پر برجِ عقرب میں داخل ہوگا۔ اور ۱۷ر اپریل بروز جمعہ کو ۹ بجکر ۱۳ منٹ پر برجِ عقرب سے خارج ہوگا۔ اس وقت منفی کام باذن اللہ بہت جلد اپنا اثر دکھلاتے ہیں۔

قمر در منزلِ شرطین

چاند ۲۷ر مارچ بروز جمعہ ۲۰ بجکر ۲ منٹ پر اور ۲۳ر اپریل بروز جمعہ کو ۷ بجکر ۲ منٹ پر منزلِ شرطین میں داخل ہوگا۔۔۔ حروفِ تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے قیمتی وقت ہے۔

شرفِ آفتاب

۸ر اپریل بروز بدھ کو ۵ بجکر ۲۶ منٹ پر شرفِ آفتاب ہوگا۔ اور شرف ۹ر اپریل بروز جمعرات کو ۵ بجکر ۵۲ منٹ تک باقی رہے گا۔ یہ وقت سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ عاملین کے لئے بیحد قیمتی وقت۔ کاروبار محبت کے تعویذوں کے لئے عطیہ خداوندی۔

جلد نمبر: ۶ ــــــــ شمارہ نمبر: ۳،۴
مارچ، اپریل ۱۹۹۹ء ــ فی شمارہ ۱۵ روپے۔
سالانہ زرِ تعاون ــ ۱۸۰ روپے (سادی ڈاک سے)
تین سو روپے ــ (رجسٹرڈ ڈاک سے)۔
معاونین سے سالانہ زرِ تعاون۔ دو ہزار روپے۔
پاکستان سے زرِ تعاون ــ پانچسو روپے (انڈین)
غیر ممالک سے سالانہ زرِ تعاون ــ ۲۵ ڈالر ــ امریکن
لائف ممبری، ہندوستان میں ــ پانچ ہزار روپے۔
لائف ممبری پاکستان میں ــ ۱۱ ہزار روپے (انڈین)
لائف ممبری غیر ممالک سے ــ پانچ سو ڈالر ــ امریکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلسماتی دنیا

محسنِ ہمدرد
مولانا طاہر الاسلام قاسمی
معاونِ ایڈیٹر: ــ مریم صدیقی
خصوصی مشیر: ــ نسیم فاطمہ شیخ۔
خصوصی مشیران
ابوسفیان عثمانی، سلمیٰ رشی، رابعہ بانو شیریں

خصوصی معاون: عالیجناب ظہور قریشی

ایڈیٹر: حسن الہاشمی

سرپرست: حضرت الحاج مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب مدظلہ

ہما زینب ناہید عثمانی

نگراں: ــ عمر فاروق عاصم عثمانی

سرکولیشن منیجر و ڈائنر: ــ دانش عامری

ایڈورٹائزمنٹ منیجر: ــ خالد مظہر

اس ◯ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہیکہ آپکی مدتِ خریداری اس پرچے کے ساتھ ختم ہوجائے گی۔ سرخ نشان دیکھتے ہی آپ سالانہ زرِ تعاون روانہ کردیں۔ ورنہ رسالے کی روانگی بند کردی جائے گی۔
(منیجر)

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ روحانی مرکز کی درباقت ہے اسکے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔
(منیجر)

انتباہ

'طلسماتی دنیا' سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا۔
(منیجر)

'طلسماتی دنیا' روحانی مرکز کے ذریعہ چاہنے والوں غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کیلئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

ROOHANI MARKAZ
ABULMALI DEOBAND--247554

روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴
ایڈیٹر کا فون نمبر: ۲۲۶۸۲ ــــــ منیجر پوسٹنگ کا فون نمبر: ۲۲۳۵۵

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے محبوب پریس دیوبند سے چھپا کر روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

کیا اور کہاں

حاضرات نمبر

محمد انجمل انصاری
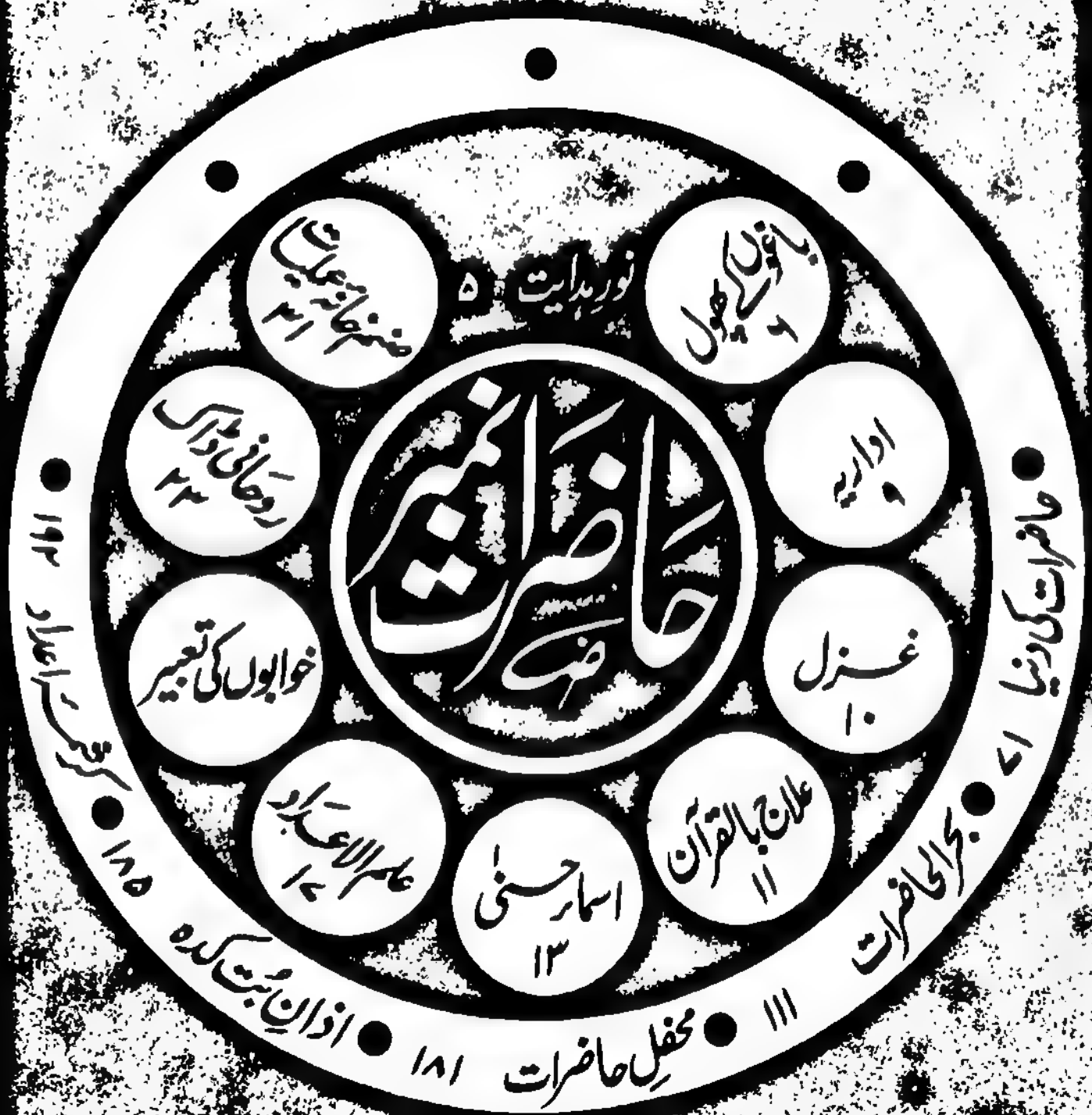
نورِ ہدایت

نورِ بصیرت

فرمانِ الٰہی

وہی ہے رب، جس نے اُتارا آسمان سے تمہارے لئے پانی اس کو تم پیتے ہو اور اسی کے ذریعہ درخت اُگتے ہیں جس میں تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ اور اُگاتا ہے تمہارے واسطے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور مختلف قسم کے پھل۔ اس میں نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو فکر رکھتے ہیں۔

اور مسخر کر دیا ہے اس نے رات اور دن کو اور چاند اور سورج اور ستاروں کو یہ سب اس کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس میں بھی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

(آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲ سورۂ نحل سپارہ ۱۴)

فرمانِ رسالتؐ

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔ کہ عقل مند لوگ کہاں ہیں۔ لوگ پوچھیں گے کہ عقل مند سے کون لوگ مراد ہیں جواب ملے گا کہ وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے میں غور و فکر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا اللہ آپ نے یہ سب بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں ہم کو جہنم کی آگ سے بچائیے۔

(ترغیب و ترہیب)

مختلف باغوں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں اور غیر مردوں کو اپنی طرف کھینچیں اور خود بھی ان پر ریجھیں اور ناز سے بختی اونٹ کی طرح گردن ٹیڑھی کرکے چلیں، وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی۔ اور نہ اس کی بو پائیں گی"
ایک مرتبہ حضرت اسماءؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ وہ باریک لباس زیب تن کئے ہوئے تھیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ موڑ لیا اور فرمایا۔
"اسماء! جب عورت بالغ ہو جاتی ہے تو اس کے اس اور اس کے علاوہ نظر آنا جائز نہیں"
آپؐ نے چہرے اور ہتھیلی کی طرف اشارہ فرمایا۔
حضرت عائشہؓ کی بھتیجی حفصہ ایک مرتبہ ان کے پاس آئیں۔ ان کا دوپٹہ باریک کپڑے کا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے وہ دوپٹہ لیکر پھاڑ دیا۔ اور انہیں ایک موٹا دوپٹہ اوڑھنے کے لئے دیا۔

آئینۂ کردار

● انسان اسی وقت تک زندہ رہتا ہے جبتک اس کا ضمیر زندہ رہتا ہے۔
● دوست کو پیار دو، محبت دو۔ مگر راز نہ دو۔ اگر تم اپنا راز دوست یا اور کسی کو دوگے تو وہ تم کو ناگ کی طرح ڈس لے گا۔
● باکردار آدمی کا حوصلہ پست نہیں ہوتا۔

نور ہی نور

● جب ہم کسی بستی کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے سرمایہ داروں کو ڈھیل دیدیتے ہیں۔
(سورۂ بنی اسرائیل ۱۶)
● قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ (مسلم)
● تین چیزوں سے لوگوں کا دل جیتا جاسکتا ہے۔ سلام کرنے، مجلس میں جگہ دینے، اور پسندیدہ نام سے پکار کر (عمر فاروقؓ)
● چیختا وہ ہے جس کے پاس دلائل نہیں ہوتے۔ (ایک دانشور)
● نیک لوگوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ غصے پر قابو رکھتے ہیں۔ اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں
(سورۂ آل عمران ۱۳۴)

سنہری باتیں

● زبان کو شکوے سے روک، خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔
● اس دن پر رو جو تیری زندگی پر گزر گیا۔ اور اس میں نیکی نہیں کی۔
● مصیبت کی جڑ کی بنیاد انسان کی گفتگو ہے۔
● غریب وہ جس کا کوئی دوست نہیں۔
● محبت کی کشتی میں پہلا سوراخ شک کا ہوتا ہے۔
● حرص سے کوئی روزی بڑھ نہیں جاتی۔ لیکن انسان کی قدر گھٹ جاتی ہے۔
جس کا انجام موت ہے۔ اس کے لئے کیا خوشی ہے۔

موتی مالا

● خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور کر دیتی ہے۔ (ارسطو)
آپ سیکھنا چاہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو سبق دیتی ہے۔ (ارسطو)
● دنیا میں کئی عجوبے ہیں۔ لیکن انسان سے بڑھ کر کوئی عجوبہ نہیں۔ (سوفوکلس)
● خاموشی دل کے سکون اور روح کیلئے وہی درجہ رکھتی ہے جو جسم کیلئے نیند۔ (ڈبلیو پلین)
● بدطینت وہ ہے جو لوگوں کی برائیاں تو ظاہر کرے۔ مگر نیکیاں چھپائے۔ (افلاطون)

دوست

● خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیر خواہ ہو۔
● جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں۔ ان کے دوست بنو۔ عاقل کہلاؤ گے۔
● ان سے کبھی دوستی نہ کرو۔ جو تجھ سے بہتر نہیں۔
● ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے۔

کے پھول

گل چیں: مریم صدیقی

مگر خود سچا دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

● دوست کی ناکامی پر اتنا مغموم ہونا مشکل نہیں جتنا اس کی کامیابی پر مسرور ہونا دشوار ہے۔

● ہر چند کہ صادق دوست میسر آنا مشکل ہے لیکن کم از کم ایک آدمی ضرور ایسا حاصل کرنا چاہئے جو اس کے جذبات کو سنتا ہو۔

فکر و نظر

● آنسو بہاؤ، خوب بہاؤ، یہ سوچ کر نہیں کہ ہماری خواہشات پوری نہیں ہوتیں۔ بلکہ یہ سوچ کر کہ ہم کتنے گناہ گار ہیں کہ ہماری دعا خدا تک پہنچ نہیں پاتی۔

● تو جیسا بھی ہے خود کو ایسا ہی ظاہر کر ورنہ اصلیت لوگ ظاہر کر دیں گے۔

● ہر آغاز کے پیچھے انجام چھپا ہوتا ہے۔

افسوس

افسوس ان پر جو وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرتے ہیں۔

افسوس: ان پر جو اپنی دولت پر غرور کرتے ہیں۔ اور دوسرے کی غریبی کا مذاق اڑاتے ہیں۔

افسوس: ان پر جو نماز نہیں پڑھتے۔

افسوس: ان پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی حصول دنیا میں لگے ہوئے ہیں۔

قلب و نظر

● قلب میں خدا کے سوا کسی کو جگہ نہ دو۔

● حسد سے صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔

● قرب خداوندی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

● ہر کام ایسا کرو جس سے مسلمان ہونے کا ثبوت ملے۔

● اپنے نفس سے ہمیشہ جہاد کرو۔

● اپنے ایمان کو ہر حال میں پختہ بنائے رکھو۔

● دعا کی مقبولیت میں تاخیر ہونے پر خدا سے ناراض نہ ہو۔

● اولیائے کرام کا مقابلہ کبھی نہ کرو۔

● کسی کی غیبت نہ کرو۔

● غریب سے نفرت نہ کرو۔

● جدوجہد کامیابی کا زینہ ہے۔

● دوسروں پر مہربانی کر کے بھول جاؤ۔

● بدصورت پر ہنسنا خدا پر ہنسنا ہے۔

یاد رکھو!

● نفس سے بڑھ کر تمہارا کوئی دشمن نہیں ہے۔

● زبان سے بڑھ کر آفت لانے والی کوئی چیز نہیں۔

● ضمیر کی عدالت سے بڑھ کر دوسری کوئی عدالت نہیں۔

● تکلیف کے بعد راحت قانون قدرت ہے۔

● سب سے بڑا کام اپنے کو قابو میں کرنا ہے۔

● جوانی میں بہکا ہوا قدم بڑھاپے میں رُلاتا ہے۔

● جو بات آپ کو بُری معلوم ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کے لئے بھی بُری سمجھئے۔

● خدا کے دشمنوں سے الفت رکھنا خدا کے ساتھ دشمنی ہے۔

● اسلام کو دنیا کی نظر سے نہ دیکھو۔ بلکہ دنیا کو اسلام کی نظر سے دیکھو۔

● ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

خواہش

خواہش، آس، امید، آرزو اور تمنا یہ چند الفاظ ہماری زندگی میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ یہی الفاظ انسان کو موت کے منہ سے زندگی کی طرف واپس لے آتے ہیں۔

ہر انسان کی کوئی نہ کوئی خواہش ہوتی ہے۔ اور جب ایک خواہش پوری ہو جائے۔ تو وہ دوسری خواہش کی تمنا کرتا ہے۔ اس طرح خواہشوں کی یہ زنجیر سانس کو زندگی کی ڈور سے باندھے رکھتی ہے۔ اور جوں ہی یہ زنجیر ٹوٹتی ہے مایوسیوں کی ابتدا ہوتی ہے اور یہی مایوسی انسان کو آہستہ آہستہ اندھیرے میں دھکیلتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے قرب سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

انسان فطرتاً اپنے آپ سے مایوس نہیں ہوتا۔ بلکہ اس ذات سے مایوس ہوتا ہے جس نے ہمیں زندگی دی۔ اس لئے ہمیں کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے کہ مایوسی کفر ہے۔ گناہ ہے۔

داناؤں کی باتیں

● عقلمند کی زبان میں خدا کی طاقت ہوتی ہے۔ (لقمانؑ)

● حاسد آدمی کا نفس موت سے پہلے مر جاتا

ہے۔ (بقراط)

● وقت کو اگر تم برباد کر رہے ہو تو وقت بھی آپ کو ضائع کر رہا ہے۔ (ہربرٹ)

● وہ لوگ زیادہ باتیں کرتے ہیں جن کے پاس کچھ کہنے کو نہیں ہوتا۔ (جانسن)

● اپنی غلطی کو قبول کرنا ترقی کے راستے لگنا ہے۔ (گاندھی)

● حوصلے کے برابر دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ (بال سکی)

● زبان خیال کا لباس ہے۔ (جانسن)

منتخب اشعار

پرانے لوگ دریا میں نیکی ڈال آتے تھے
ہمارے دور کا انساں نیکی کر کے چیخے گا۔

●

خدا سے سارے رشتے کٹ چکے ہیں۔
دعا بھی اب وسیلہ مانگتی ہے۔

●

مانوس ہو گئے ہیں اندھیروں سے اس قدر
جیسے کہ روشنی کی ضرورت نہیں رہی

●

گیلے کاغذ کی طرح زندگی اپنی ٹھہری
کوئی لکھتا بھی نہیں کوئی جلاتا بھی نہیں

●

بھیڑ میں ایک زمانے کی گھرا ہوں لیکن
اپنی تنہائی کا احساس رلاتا ہے مجھے

الفاظ کا پیکر

● جذبہ جب کا الفاظ کا پیکر اختیار کرتا ہے تو شاعری کہلاتا ہے۔

● اور جب عمل میں ڈھلتا ہے تو مقصدِ حیات بن جاتا ہے۔ (آسکر وائلڈ)

● کسی دل کی منجمد جھیل صرف ایک آنسو سے پگھل سکتی ہے۔ (مستنصر حسین)

● وہ لوگ کبھی تنہا نہیں ہوتے جن کے ساتھ خوبصورت خیالات ہوتے ہیں۔ (نپولین)

● شعور کی گہرائی میں سلگتے ہوئے لاوے غموں کے آنسوؤں سے نہیں بجھائے جا سکتے۔ (ٹی ایس ایلیٹ)

● اکثر بڑے گھروں میں چھوٹے اور چھوٹے گھروں میں بڑے لوگ رہتے ہیں۔

● دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی انسان کو متوجہ نہیں کرتیں۔

● صحرا میں پانی ختم ہو جائے تو جسم نہیں کاٹنا ریت نہیں پھانکنی صبر کرنا ہے سفر کرنا ہے۔ دیکھنا پانی خود بخود کہیں نہ کہیں تمہارا راستہ روکے گا۔

کارکردگی

ایک مقامی بلیڈ کمپنی نے اپنے تیار کردہ بلیڈوں کی تشہیر کے لئے اخبارات میں کئی طرح کے اشتہارات دیئے۔ ایک اشتہار کچھ اس طرح کا تھا۔

"اس ماہ شہر میں جتنے بھی نامی گرامی جیب کترے پکڑے گئے ہیں۔ ان سب کے پاس سے ہمارے ہی کمپنی کے تیار کردہ بلیڈ برآمد ہوئے ہیں۔ اس سے آپ ہمارے تیار کردہ بلیڈوں کی اہمیت و مقبولیت اور کارکردگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔"

سایہ

اس جہاں میں تو اپنا سایہ بھی۔
روشنی ہو تو ساتھ چلتا ہے۔

کیمرہ

ایک دوست (دوسرے دوست سے)
تم رات کو سوتے وقت بستر میں کیمرہ کیوں رکھتے ہو۔؟

دوسرا دوست "اس لئے کہ جب مجھے خواب آئے تو میں خواب کی تصویر کھینچ لوں!"

شادی

شادی ایک ایسا ادارہ ہے جس میں داخل ہو کر عورت کسی ایک شخص کی توجہ تو حاصل کر لیتی ہے۔ لیکن بہت سے مردوں کی توجہ سے محروم ہو جاتی ہے۔

محبت کیا ہے؟

● وہ کشش جو دو دلوں کو قریب لاتی ہے۔

● وہ جذبہ جو ستاروں پر کمند ڈالتا ہے۔

● وہ تعلق جو بچھڑنے سے مزید بڑھ اور نکھر جاتا ہے۔

● وہ حوصلہ جو کانٹوں پر چلتے ہوئے مسکرانے کی ترغیب دیتا ہے۔

● وہ خوشبو جو خزاں میں بھی محسوس کی جاتی ہے

● وہ پھول جو کبھی نہیں مرجھاتا

● وہ خوشی جو روح تک محسوس ہوتی ہے۔

● وہ وقت جو زندگی کو امر کر دیتا ہے۔

● وہ عزت جو حقیقی معنوں میں انسان کو انسان بنا دیتی ہے۔

باعثِ نجات

● ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت ہے اور آخرت میں باعثِ نجات۔

● کسی کے اخلاق پر اس وقت تک اعتماد نہ کرو جب تک اسے غصے کی حالت میں نہ دیکھو۔

● ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے برابر ہے

● دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔

ہندوستان ایک عظیم انقلاب کے موڑ پر

اداریہ　　　　بقلم خاص

آنیوالے تین سالوں میں، بالعموم پوری دنیا میں اور بالخصوص ہندوستان میں ایک عظیم انقلاب برپا ہونیوالا ہے۔ ایک ایسا سنہرا انقلاب جو کفر و شرک کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ اور ہندوستان کو ایک نئی صبح عطا کرے گا۔ ایک ایسی صبح جو دلوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہوگی۔ اور روحوں کو راحت۔

اس انقلاب سے پہلے جگہ جگہ فرقہ وارانہ فسادات ہوں گے۔ خون خرابے ہوں گے۔ تشدد و بربریت کے ننگے ناچ ہوں گے۔ اندھیرے سیاہ ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح ہوکر میدان میں آجائیں گے اور روشنی بھی اپنا مثبت کردار ادا کرنے میں اپنی تمام صلاحیتیں صرف کردے گی۔ پھر بالآخر روشنی میدان فتح کرلے گی۔ اندھیرے چھٹ جائیں گے۔ اور نور سحر سارے ملک پر اور تمام عالم پر غالب آجائے گا یہ ہوتی جو بظاہر انہونی محسوس ہوتی ہے ایک دن ہوکر رہے گی۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان اس انقلاب کی زد میں آئیں گے۔ انسانیت کا خون پانی کی طرح بہے گا۔ جان اور مال قربانیوں کے ایک طویل ترین سلسلے کے بعد ارباب ملک سکون کا سانس لیں گے اور ہر طرف دین اسلام کو غلبہ نصیب ہوگا۔ اور ہر طرف سے ایک ہی آواز آئے گی اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی ہے۔ قرآن کا دعویٰ غلط نہیں ہوسکتا۔ قرآن کا دعویٰ ہے۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ تم ہی غالب رہوگے اگر تم مسلمان ہو۔

ایک نئے انقلاب کے آنے سے پہلے ہمیں اپنے اندر بھی ایک انقلاب برپا کرد ینا چاہئے اور خود کو اسی سانچے میں ڈھال لینا چاہئے جس میں ہمارے بڑے ڈھلے ہوئے تھے۔ اسی میں اپنی خیر خواہی ہے اور اسی میں تمام عالم کی خیر خواہی۔

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اپنے بھولے ہوئے سبق کو یاد کرے۔ اور اپنے زائل شدہ حسن کردار کو پھر ایک مرتبہ پانے کے لئے علم و خرد سے پھر اپنا ناطہ قائم کرلے اور پھر اس حکمت عملی کی تلاش شروع کرے جو مومن کا گم شدہ سرمایہ ہے۔ اگر مسلمان سچ مچ کا مسلمان بننے کا خواہش مند ہے تو اخلاق و کردار کے دفینے اسے اپنے ہی گھر میں مدفون نظر آئیں گے اور بہت معمولی جدوجہد سے وہ ان خزانوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گا جو اس کے اپنے بڑوں کی چھوڑی ہوئی میراث ہیں۔ اور جس کی اس نے کھل کر نا قدری کی ہے۔

مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسلمان صرف نمازی اور روزے دار کو نہیں کہتے۔ بلکہ مسلمان کہتے ہیں اس شخص کو جو دین و دنیا کے ہر معاملے میں اپنے رب سے ڈرتا ہو۔ اور جسے زندگی کے ایک ایک مسئلے میں احتساب آخرت کی فکر ہو۔ جو مسلمان پابندی کیساتھ نماز تو پڑھتا ہو لیکن اسکے پڑوسی اس کی بداخلاقیوں سے پریشان ہوں۔ وہ اللہ کا فرمانبردار بندہ کہلانے کا حقدار نہیں ہوسکتا۔ جو نماز کسی مسلمان کے اخلاق کو درست نہ کرسکے وہ نماز عبادت نہیں محض ایک عادت ہے اور ایسی عادتیں بروز محشر منہ پر ماردی جائیں گی۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام تلوار سے، خنجر اور داؤ پیچ سے لچھے دار تقریروں اور خوشنما دلیلوں سے نہیں پھیلا۔ بلکہ اسلام پھیلا ہے محبت واخوت سے، حکمت و دوراندیشی سے، اخلاق و محبت سے، اور ایثار و خدمت سے۔ آنیوالے کل میں بھی اگر ہم چاہتے ہیں کہ اسلام کو دنیا میں اور ہمارے ملک میں غلبہ نصیب ہو تو ہمیں محبت اور خدمت کے ہتھیاروں سے لیس ہونا پڑے گا۔ اور نفسانی خواہشات کی قربانیاں دے کر ہمیں غیر مسلمین کے دلوں کو فتح کرنا ہوگا۔ اگر ہم آج بھی خود کو بدلنے کا فیصلہ کرلیں ساری فضائیں بدل جائیں گی اور سارا ماحول ہمارے حق میں ہموار کردے گا۔

غزل

محمد اجمل انصاری

سحر ملتانی

مضطرب شام وسحر کا سلسلہ اچھا لگا
چاہتوں کے درمیاں کچھ فاصلہ اچھا لگا

یوں تو اسکے بعد اب گیارہ گیا دیکھیں مجھے
پھر بھی ہم کو اک شجر اک راستہ اچھا لگا

عشق والفت سے جنہیں نفرت تھی انکو
خاک و خوں کا پیرہن ہی اوڑھنا اچھا لگا

اپنی نظروں میں سوالی پن نہ آیا مدح میں
ناخدا کے سامنے ہی ڈوبنا اچھا لگا

وہ مرا ہمدم نہیں تھا، اجنبی تھا غیر تھا
جانے کیوں پھر اسکا مڑ کر دیکھنا اچھا لگا

مسکرا کر مجھ کو اس نے کہدیا جب الوداع
پھر نگاہِ مضطرب سے دیکھنا اچھا لگا

دوستوں کی بزم میں ہر اک گریزاں تھا سحر
جانے کیوں اس بار یہ بھی حادثہ اچھا لگا

قسط ۲۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

پہ سلسلہ سورۂ توبہ اگر کسی کا سابقہ ظالموں یا کافروں سے پڑجائے یا ظالموں اور کافروں میں سے کسی نے جھوٹا مقدمہ دائر کردیا ہو تو روزانہ ۱۲۱ مرتبہ "یامخزی الکافرین" پڑھیں ___ انشاء اللہ ظالموں کے ظلم سے نجات ملے گی۔ اور مقدمہ میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اور مخالفین ومعاندین ذلیل وخوار ہوں گے۔

جس شخص کے سر میں درد ہو اور کسی طرح سکون نہ ہورہا ہو۔ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کردیں انشاء اللہ سر کا درد غائب ہوجائے گا۔

آیت یہ ہے۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

اسی آیت کو اگر ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس شخص کو پلادیں۔ جو پیٹ کے درد میں مبتلا ہو تو اس کو درد سے نجات مل جائے گی۔

اگر کوئی فاسق وفاجر شخص یا شرابی اور جواری اس آیت کو باوضو سونے سے پہلے ۲۱ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ ان کے عمل سے انشاء اللہ برائیوں اور فسق وفجور سے نجات مل جائے گی۔

کتنی بھی بھیانک مصیبت ہو۔ اگر سات دن تک اس آیت کو تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھ لیا جائے تو مصیبت ختم ہوجاتی ہے۔

اس آیت کا روزانہ پڑھنا تسخیر خلائق کے مؤثر ثابت ہوتا ہے اگر کوئی شخص اس آیت کا نقش بنا کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے تو اس کو مقبولیت عامہ نصیب ہو۔

سورہ توبہ اگر پابندی کے ساتھ کوئی شخص تلاوت کرے تو اس کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی ہے۔

سورۂ توبہ کا نقش مصائب وشدائد سے نجات دلانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس سورۃ کے کل اعداد سات لاکھ تین ہزار چھ سو پندرہ ہیں۔ اور اس سورت کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۵۸۹۶	۱۷۵۹۱۰	۱۷۵۹۰۶	۱۷۵۹۰۳
۱۷۵۹۰۷	۱۷۵۹۰۲	۱۷۵۸۹۷	۱۷۵۹۰۹
۱۷۵۹۰۱	۱۷۵۹۰۴	۱۷۵۹۱۲	۱۷۵۸۹۸
۱۷۵۹۱۱	۱۷۵۸۹۹	۱۷۵۹۰۰	۱۷۵۹۰۵

اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اور پانی میں گھول کر اگر ان دو افراد کو پلادیا جائے جن میں عداوت ہو تو اس نقش کی برکت سے ان کی عداوت دور ہوجائے گی۔ اور ان کے دلوں میں محبت اور ایک دوسرے کی تڑپ پیدا ہوگی۔

سورۂ توبہ کا مؤکل "ہیکائیل" ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ گیارہ سو مرتبہ "یا ہیکائیل" پڑھے تو ۲۵ دن میں اس سورۃ کا مؤکل تابع ہوجاتا ہے۔ اور پھر عامل اس مؤکل سے خدمت خلق میں مدد لے سکتا ہے۔

عمل کی تاثیر وقوت کو برقرار رکھنے کیلئے عامل کو چاہئے کہ روزانہ ۲۵ مرتبہ "یا ہیکائیل" کا ورد رکھیں۔ انشاء اللہ مؤکل قبضے میں رہے گا اور دنیاوی امور میں اور روحانی علاج ومعالجے کے سلسلے میں عامل کی مدد کرتا رہے گا ___ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآنی علوم سے استفادہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ عامل کی نیت اور اسکے خیالات پاک صاف ہوں۔ عامل ظاہری اور باطنی طہارت سے بہرہ ور ہو۔ فحش کلامی سے زبان کی لغزشوں سے حتی الامکان اپنی حفاظت کرتا ہو۔ جب تک عامل اپنے اندر تقوے اور پرہیزگاری کے جوہر پیدا نہیں کریگا اسوقت تک اسمیں قرآن کی روحانی برکتوں سے استفادہ کرنیکی اہلیت پیدا نہیں ہوسکے گی۔ اسلئے ضروری ہیکہ عامل اپنے اندر کمالِ بندگی پیدا کرے۔ اور قرآن حکیم کی تلاوت کو حرز جان بنائے۔ کم سے کم روزانہ ایک سپارے کی تلاوت اور سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل کی تلاوت ہر عامل کیلئے ضروری ہے۔　　(باقی آئندہ)

قسط ۳۲

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

الحلیمُ

حق تعالیٰ کا ۳۲واں صفاتی نام الحلیم ہے حلیم اس ذاتِ گرامی کو کہتے ہیں جو مغلوب الغضب نہ ہو۔ اور انتقام لینے میں جلدی کرنے والی نہ ہو۔ بلکہ اقتدار اور اختیار کے باوجود عفو درگزر کرنے والی ہو۔ اور یہ صفت باری تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ وہ اپنے بندوں کو گناہوں کی سزا کا حق اور اختیار رکھنے کے باوجود سزا اور تادیب میں جلدی نہیں کرتے۔ بلکہ بسا اوقات اپنے خطار کار بندوں کو معاف ہی کر دیتے ہیں۔

اس نام سے متصف ہونے کی شکل یہ ہے کہ بندے کو بُرے لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے اور ظالموں اور جابروں کا مقابلہ بُردباری سے کرنا چاہئے۔ جو لوگ بُردبار ہوں اور طبیعت کے اعتبار سے حلیم و کریم ہوں۔ ان کے لئے "یا حلیمُ" کا وظیفہ تیر بہدف ہوتا ہے۔ اور ان کی تمام مرادیں اس وظیفے سے بر آتی ہیں۔

یہ اسم جلالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۸۸ ہیں۔

اگر کوئی شخص پانچوں وقت کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھنے کا معمول بنالے تو معرفتِ الٰہی کے اسرار اس کے دل میں جگہ پا جائیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یا حلیمُ کا نقش لکھ کر پھر اسے پانی سے دھو کر وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دے تو وہ درخت خوب پھل لائے۔ اور اس کے پھلوں کا ذائقہ لاجواب ہو جائے۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کسان اس کے نقش کا پانی کھیت میں چھڑک دے تو کھیتی خوب پروان چڑھے اور غلّے میں خوب خیر و برکت ہو۔

اکابرین سے یہ بھی منقول ہے کہ اگر کوئی شخص یا حلیمُ کا نقش لکھ کر اس پر ۸۸ مرتبہ "یا حلیمُ" پڑھ کر دم کر دے۔ پھر اس کو پانی میں گھول کر اس پانی کو اپنے چہرے پر مل لے اور کسی ظالم کے سامنے چلا جائے تو وہ ظالم انسان ایک دم نرم پڑ جائے گا۔ اور حُسنِ سلوک کرنے پر مجبور ہوگا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی سردار یا حاکم روزانہ سات سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد رکھے تو اس کی سرداری اور حکمرانی قائم رہے اور دنیا اس کے آگے سر جھکانے پر مجبور ہو۔

بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ جو شخص ظہر کی نماز کے بعد اس اسم مبارک کو نو مرتبہ پڑھ لیا کرے تو وہ ہمیشہ سُرخرو رہے۔ اور مخلوق کے سامنے کبھی ندامت اور رسوائی کی نوبت نہ آئے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مریض کے سرہانے بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور دس مرتبہ "یا حلیمُ" پڑھے تو اللہ کے فضل و کرم سے وہ مریض شفایاب ہو جائے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۹۹ روز تک مکمل خلوت اختیار کرے اور ہر فرض نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ اس کا ورد رکھے اور رات کو سونے سے پہلے آٹھ سو اسّی مرتبہ پڑھے۔ مدت پوری ہو جانے پر اس کا یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو انس و جن کی زبردست تسخیر سے حاصل ہو۔ اس نقش کو اولیاء اللہ نے بابِ المراد کا نام دیا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح ۲۱	ل ۲۵	ی ۲۸	م ۱۳
م ۲۷	ی ۱۵	ل ۲۰	ح ۲۶
ل ۱۶	ح ۲۰	م ۲۳	ی ۲۹
ی ۲۴	م ۱۸	ح ۱۷	ل ۲۹

شیخ ابوالعباس بونیؒ نے فرمایا کہ ــــــــ اگر کوئی شخص اس کا مندرجہ ذیل نقش شرفِ قمر میں لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے تو اخلاقِ حسنہ اُسے نصیب ہوں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	ل	ی	م
۲۹	۱۱	۳۹	۵
۴۲	۶	۳۲	۱۲
۹	۴۱	۷	۳۱

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص دردِ سر میں مبتلا ہو تو اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر عامل کو چاہیئے تین بار یا حلیم پڑھے۔ اور اس کے بعد یہ آیت پڑھ کر دم کر دے۔ انشاء اللہ اسی وقت دردِ سر کی شکایت رفع ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُمۡسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَکَہُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا۔

یہی عمل دردِ پیٹ کے لئے بھی بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اور بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ عمل تمام امراض کے لئے مؤثر ہے۔

اگر کسی بچے کو دیکھیں کہ وہ حد سے زیادہ نافرمان ہے۔ بڑوں کے ساتھ اور والدین کے ساتھ گستاخانہ رویّہ رکھتا ہے اور اس کے اپنے رشتے دار اور متعلقین اس کی حرکات سے بددل اور پریشان ہوں تو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک بوتل پانی پر آٹھ ہزار آٹھ سو مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور روزانہ یہ پانی ۷ دن تک اس کو پلائیں۔ انشاء اللہ اس کی اخلاقی حالت سُدھر جائے گی۔ اور اس میں بفضلِ رب العٰلمین حیرتناک تبدیلی پیدا ہوگی۔

کوئی مقروض انسان اگر یہ چاہے کہ قرض خواہ اس کو کسی جگہ ذلیل نہ کرے تو قرض خواہ سے ملاقات کے وقت دل ہی دل میں یا حلیم بلا تعداد پڑھنا شروع کر دے۔ انشاء اللہ قرض خواہ کی زبان بند ہو جائے گی۔

جو شخص ۲۵۲ مرتبہ روزانہ سونے سے پہلے اس اسم مبارک کا ورد لگاتار ایک سال تک کرتا رہے تو مخلوق اس کی گرویدہ ہو جائے اور وہ خود بھی حد سے زیادہ نرم اور لوگوں سے محبت کرنے والا بن جائے۔

اگر کوئی شخص اپنی دکان کی ترقی چاہتا ہو تو اس اسم مبارک کو کسی کاغذ پر آٹھ سو مرتبہ لکھ کر اس کو پانی میں گھول دے اور یہ پانی دکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ انشاء اللہ خوب خیر و برکت ہوگی۔

کیسا بھی شدید مرض ہو۔ اگر اس اسم مبارک کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور مریض کو صبح و شام یہ پانی پلائیں۔ تو مرض رفع ہو جائے۔

جو شخص اس اسم مبارک کا عامل بننا چاہے تو اس کو چاہیئے اس اسم مبارک کو چالیس دن میں پانچ لاکھ مرتبہ پڑھے۔ ایک دن کی تعداد ہوگی بارہ ہزار پانچ سو مرتبہ۔ پرہیز کچھ نہیں صرف خلوت میں بیٹھ کر پڑھنا شرط ہے۔ تعداد پوری ہو جانے پر عامل بن جائے گا۔ اور بے پناہ فوائد کا ظہور ہوگا۔

اکثر اکابرین نے تسخیر خلق کی دولت اسی اسم مبارک کے ورد سے حاصل کی تھی۔ تسخیر خلق کے لئے مؤثر ترین عمل یہ ہے کہ اس اسم مبارک کو ۲۱۲۵ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں۔ چلہ کشی کے بعد انشاء اللہ زبردست تسخیر ہوگی۔ اور ہر دیکھنے والا محبت کرنے پر اور سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور ہوگا۔

"یا حلیم" کا نقش طبیعت میں نرمی پیدا کرنے اور دل کی سختی کو دور کرنے کے لئے خاص طور پر مفید و مؤثر ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانبِ مشرق کر لے اور اس نقش کو ساعتِ قمر میں لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۲۸	۲۵	۲۱
۲۶	۲۰	۱۵	۲۷
۱۹	۲۳	۳۰	۱۶
۲۹	۱۷	۱۸	۲۴

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو مذکورہ شرائط کے ساتھ لکھا جائے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۳	۲۵	۳۰
۲۷	۲۹	۳۲
۲۸	۳۴	۲۶

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کی جانب کر لے اور اس نقش کو ساعتِ قمر میں مرتب کرے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۳	۲۰	۲۸
۲۹	۱۹	۲۶	۱۴
۲۴	۱۶	۲۷	۲۱
۱۸	۳۰	۱۵	۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیئے جائیں اوران کو لکھتے وقت مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھیں تو افضل ہے۔

۷۸۶

۲۶	۳۲	۳۰
۳۴	۲۹	۲۵
۲۸	۲۷	۳۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو مرتب کرتے وقت عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرلے اور اگر اس نقش کو ساعتِ قمر میں مرتب کرے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۱۸	۱۷	۲۹
۱۶	۳۰	۲۳	۱۹
۲۷	۱۵	۲۰	۲۶
۲۱	۲۵	۲۸	۱۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت اگر مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھیں تو افضل ہے۔

۷۸۶

۲۸	۳۴	۲۶
۲۷	۲۹	۳۲
۳۳	۲۵	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو ______ ان کو گلے میں لٹکانے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو مرتب کرتے وقت عامل اپنا رخ جانبِ جنوب کرلے۔ اور اگر اس کو ساعتِ قمر میں مرتب کرے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸	۱۴	۲۱	۲۵
۲۰	۲۷	۲۷	۱۵
۲۳	۱۹	۱۶	۳۰
۱۷	۲۹	۲۴	۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت اگر مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھا جائے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۲	۲۶
۲۵	۲۹	۳۴
۳۳	۲۷	۲۸

اگر ان نقوش کو لکھنے کے بعد عامل ان پر ۸۸ مرتبہ یا علیمُ پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی قوتِ تاثیر میں زبردست اضافہ ہوجائے۔ یہ نقوش خاکی رنگ کے کپڑے میں پیک کرنے کی تاکید کی جائے۔ پینے کے لئے ۸ نقش لکھ کر دیئے جائیں۔ اگر مرض شدید ہو تو ۱۸ نقش پلائے جائیں (باقی آئندہ)

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط ۳

نمبر ۲ کے اثرات ۲ نمبر تمام نمبروں سے زیادہ مقناطیسی قوت رکھتا ہے۔ یہ نمبر رومان کا نمبر کہلاتا ہے۔ زمانۂ قدیم میں اس نمبر کو عورتوں سے وابستگی اور عشق و رومان کا نمبر قرار دیا جاتا تھا۔ اور بلا شبہ یہ نمبر اپنے اندر غیر معمولی کشش اور کھچاؤ رکھتا ہے۔ جس کا نمبر ۲ ہوگا اس کو حسنِ خلائق کسی نہ کسی درجے میں میسّر ہوگی۔ علم الاعداد میں ۲ نمبر ستارہ قمر کے ماتحت ہوتا ہے اس لئے ۲ نمبر والوں کے لئے پیر کا دن اہمیت رکھتا ہے۔ اور اگر ۲ نمبر والے حضرات قمر کی ساعت میں اپنے اہم کارناموں کی ابتداء کریں تو غیر معمولی کامیابیوں سے وہ بہرہ ور ہوسکتے ہیں۔

۲ نمبر والے حضرات بالعموم پاکدامن ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی زبان سے اپنی قابلیت کو بیان کرنے کی پوری پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں اپنی استعداد کے اظہار کی صلاحیت وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ ان کا مزاج مستحکم ہوتا ہے۔

۲ نمبر والے حضرات اپنے وطن میں پوری طرح کامیاب نہیں ہوتے بلکہ انہیں بھرپور کامیابی اپنے وطن سے باہر جانے کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ اور اگر یہ حضرات اپنی جائے پیدائش سے جنوب یا مشرق کی طرف چلے جائیں تو کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہوجاتے ہیں ——— نمبر ۲ کے افراد اپنی دماغی صلاحیتوں کے بل بوتے پر اپنا مخصوص مقام بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ اللہ کا فضل و کرم تو ہر کامیابی کی بنیاد ہے۔ لیکن نمبر ۲ کے افراد کو اپنا مقام بنانے میں کسی اور سہارے کی محتاجی نہیں ہوتی۔

اگر ۲ نمبر کے افراد چیزوں کے انتخاب میں ۷ نمبر والی چیزوں کو ترجیح دیں ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ اور وہ تمام چیزیں انہیں بطور خاص راس آئیں گی جن کا مفرد عدد ۷ ہو۔ مثلاً اگر کسی مکان کا نمبر ۱۱۲۳ ہے۔ توجہ کیں کہ اس کا مفرد عدد ۷ بنے گا۔ تو یہ مکان ۲ نمبر والے افراد کو انشاء اللہ راس آئے گا۔ اور اس مکان میں اپنے لئے انہیں مختلف قسم کی کامیابیاں نصیب ہوگی۔ البتہ ایک نمبر کی چیزیں ۲ نمبر والے افراد کو راس نہیں آتیں۔ بالعموم ایک نمبر والی چیزوں سے انہیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر کسی گاڑی کا نمبر ۵۷۲ ہو تو جیں کہ اس کا مفرد عدد ایک بنے گا تو یہ گاڑی ۲ نمبر والے کسی بھی شخص کو راس نہیں آئے گی۔

اسی طرح ۲ نمبر والے افراد کو ایک نمبر کے افراد راس نہیں آئیں گے۔ البتہ ۷ نمبر کے افراد خصوصیت کے ساتھ راس آتے ہیں۔ ۳، ۵، ۹ عدد والے لوگ ان پر غلبہ پالیتے ہیں۔ ۴، ۶ اور ۸ عدد والے لوگ ۲ عدد والوں کے سامنے مغلوب رہتے ہیں۔

نمبر ۲ افراد والے حضرات اگر کسی کی شرکت میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں تو انہیں سب سے پہلے ۷ عدد والوں کو ترجیح دینی چاہئے۔ اس کے بعد ۴، ۶ اور ۸ عدد والوں کو ترجیح دینی چاہئے۔

کاروبار میں ترقی کے لئے دونوں فریقوں کو ایسا نقش باندھنا چاہئے جو اعداد کی مناسبت سے بنایا گیا ہو۔ مثلاً ارشاد نام کا آدمی نسیم نام کے آدمی کے ساتھ شراکتی کاروبار کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اس کو اپنے نام کے عدد کا اسم الٰہی تلاش کرنا چاہئے۔ اس کا مفرد عدد ۲ ہے اور ۲ عدد کا اسم الٰہی یا واسع ہے۔ اس کے لئے مناسب پارٹنر نسیم ہے جس کا مفرد عدد ۷ ہے اور ۷ نمبر کا اسم الٰہی یا علیم ہے ارشاد کے اعداد ہیں ۵۰۶ نسیم کے اعداد ہیں ۱۶۰ یا واسع کے اعداد ہیں ۱۳۷، اور یا علیم کے اعداد ہیں ۸۸، چاروں کے مجموعی اعداد ہوئے ۸۹۱ ان کا نقش مربع آتشی چال سے حسب قاعدہ بنا کر دونوں فریق اپنے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ اور اس نقش کو کسی عامل سے اس وقت مرتب کرائیں جب ان کی قسمت کے ستارے آپس میں قران کر رہے ہوں۔ ورنہ پھر نقش شرفِ قمر میں لکھوائیں ——— اور ہر دو فریق کو مغرب کی نماز کے بعد "یا علیم یا واسع" ۳۶۰ مرتبہ نوے دن تک پڑھنا چاہئے ——— آگے پیچھے نو نو مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ ان کے مشترکہ کاروبار میں زبردست خیر و برکت ہوگی۔ (باقی آئندہ)

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔ آپ کے خواب کے تمام اجزا سامنے رکھ کر ہی تعبیر دی جائے گی۔ (منیجر)

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

انتباہ خواب ہمیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کریں گے یا اس میں ازراہِ کذب کمی بیشی کریں گے تو اس کی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی۔ اور آخرت میں آپ ہی جواب دہ ہوں گے۔ (حسن الہاشمی)

خواب

جناب محترم حسن الہاشمی صاحب۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام کے معلوم ہو کہ میں نے تاریخ ۸ دسمبر کی آنے والی رات کو خواب دیکھا۔

خواب یہ ہے کہ جمعہ کا دن ہے نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں گیا وضو بنایا پھر لوہے کی کسی چیز سے میں نے ہونٹ کاٹا جس سے خون بہت بہنے لگا۔ تو میرا دوست مجھے ہسپتال لیجانے لگا۔ راستے میں ایک لڑکے کو دیکھا یا پھر آگے کسی مکان میں گئے۔ وہاں پر میری نانی تھی۔ ان کے پاس کچھ دیر بیٹھا۔ کمزور بھی بہت ہوگیا۔ پیر بھی ہلنے لگے اور آنکھ کھل گئی۔

برائے مہربانی خواب کی تعبیر بتا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

مجھے کبھی کبھی نماز پڑھتے خواب آتے ہیں۔ خواب میں کبھی نماز صحیح ادا نہیں کی۔ نماز میں کوئی نہ کوئی کمی رہ جاتی ہے۔ کبھی امام کے پیچھے کبھی اکیلے میں نماز کے خواب دیکھتا ہوں۔ لیکن کسی خواب میں نماز صحیح طریقے سے نہیں پڑھی۔

براہِ کرم ان خوابوں کی تعبیر بتائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ میں نے آپ کے پاس دو خط پہلے بھی روانہ کئے ہیں۔ لیکن جواب سے محروم ہوں۔ لکھنے میں غلطی ہوئی ہو تو معاف کردیں۔

عابد ملتانی۔ شاہ جہاں پور

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو غیر شرعی راستوں سے کچھ مال ملے گا۔ جو آپ کے دین کے لئے خدانخواستہ نقصان دہ بن سکتا ہے۔ آپ دولت کی ریل پیل میں تقریباً ڈوب جائیں گے۔ اور آپ کے ایمان وعمل کو کافی ٹھیس پہنچے گی۔ (واللہ اعلم)

خواب میں نماز پوری طرح نہ پڑھنا یا ٹھیک طریقے سے نماز کے ارکان نہ کرنے کی تعبیر یہ ہے کہ گناہوں پر توبہ کی توفیق پوری طرح نصیب نہیں ہوگی۔ آپ توبہ ضرور کریں گے لیکن اس میں سچی توبہ کا رنگ نہیں ہوگا۔ یہ صرف رسمی توبہ ہوگی۔ جو نام چارے کے لئے ہوگی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو مالِ حرام سے محفوظ رکھے۔ اور آپ کو اپنی بشری کمزوریوں کی اصلاح کی بھی توفیق دے۔ اور گریہ وزاری اور توبہ صادقہ کی بھی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خواب

مکری ومحترمی! ——— السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ———

میں دعا کرتا ہوں کہ آپ بفضلِ ربی مع الخیر ہوں گے۔

گزارش خدمت یہ ہے کہ مئی کے مہینے میں آپ نے جو میرے خوابوں کی تعبیر دی تھی۔ وہ صحیح ہوئی۔ اچھے بُرے خواب میں ہمیشہ دیکھتا ہوں۔ لیکن میں نے رمضان کے مہینے میں دو خواب دیکھے ہیں۔ اس کی تعبیر چاہتا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ اپنے آبائی گاؤں میں ہوں۔ میں اپنے چند کپڑے اور کچھ روپے کو ایک واٹر پروف بریف کیس میں ڈال کر اسے بند کر دیتا ہوں۔ پھر اس بریف کیس کو اپنے والد صاحب مرحوم کے بچپن کے دوست (جو رشتے میں دادا لگتے ہیں)، کے بنگلے کے اندر کنوئیں میں بطور حفاظت رکھ دیتا ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد بنگلے کے اندر میں آتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کنوئیں کے اندر رکھا ہوا بریف کیس غائب ہوگیا ہے۔ اور کنوئیں کے پاس ایک بانس بھی رکھا ہوا۔ میں یہ بات دادا سے کہتا ہوں جو بچوں کے ساتھ چولہے کے نزدیک بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر ایک شناسا آدمی جس کا نام مجید ہے وہ کنوئیں کے اندر پانی میں اُتر کر بریف کیس تلاش کرتا ہے۔ پھر وہ کنوئیں سے باہر آتا ہے اور کہتا ہے کہ بریف کیس کنوئیں کے اندر نہیں ہے۔ پھر میری آنکھیں

کھل جاتی ہیں۔ یہ خواب میں نے رمضان کی آٹھویں تاریخ کو بعد نماز فجر دیکھا تھا۔

میں نے یہ خواب نویں رمضان کو فجر کی نماز کے بعد دیکھا۔ یہ خواب میں نے اپنے گاؤں میں دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ گھر کے آنگن میں امی جان ایک چٹائی پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی بھی بیٹھی ہوئی ہے۔ امی جان مجھ سے کہہ رہی ہیں۔ یہ میری بہو ہے چٹائی کے آخری کنارے میں میری مرحومہ بہن (جو مجھ سے چھوٹی تھی اور اس کا انتقال ۱۹۹۰ء میں ہوا تھا) اور وہ سفید رنگ کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ اور وہ دیکھنے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی مجھ سے اس لڑکی کے بارے میں (جو والدہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی) کہہ رہی ہے کہ وہ میری دوست ہے۔ میری مرحومہ بہن نے یہ بات دو تین مرتبہ مجھ پر دہرائی۔ اس کے بعد اپنے مرحوم والد صاحب کو دیکھتا ہوں۔ جو باہر سے آئے ہیں۔ والد صاحب سفید کرتا اور پاجامہ ملبوس ہیں (جو ان کا ہمیشہ کا لباس تھا) ان کے ہاتھ میں پولتھین کی تھیلی ہے۔ جس میں جلیبیاں بھری ہوئی ہیں۔ انہوں نے وہ تھیلی مجھے تھمادیں۔ اور میں وہ تھیلی والدہ کو دیدیتا ہوں۔ اس کے بعد خواب ختم ہوجاتا ہے۔

طالب دعا
کامران راحت
خزانچی پاٹ، پورنیہ ـــــ بہار۔

تعبیر آپ کے پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ خاندان کے کسی اہم ہستی کا انتقال ہوگا۔ اور اس کے بعد مالی دشواریاں اور دیگر مسائل کا سبھی کو عمومی طور پر اور آپ کو خصوصی طور پر سامنا کرنا پڑے گا۔

(واللہ اعلم)

آپ کے دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ پر کوئی ایسی پریشانی آئے گی جو خاندان والوں کی طرف سے کی گئی سازشوں کا نتیجہ ہوگی۔ اور سازش کرنے والوں میں ننھیالی رشتے دار بھی شریک ہوں گے۔ اور ددھیالی رشتے دار بھی۔ حد یہ ہے کہ آپ کے اپنے خونی رشتے دار بھی کسی بنا پر آپ سے بدگمان ہوجائیں گے اور مختلف قسم کی الجھنوں کے بعد ماں کی ہمدردیوں اور دعاؤں کی وجہ سے آپ کو سازشوں اور مصیبتوں سے نجات مل جائے گی۔ (واللہ اعلم)

مکرمی! ـــــ سلام مسنون

جواب عام طور پر مجھے زیادہ خواب نظر نہیں آتے۔ لیکن اس مرتبہ رمضان المبارک میں تین روز مسلسل خواب نظر آئے۔ اور ان تینوں خوابوں کے بیچ شاید کوئی سلسلہ ہو۔ اس لئے میں یہ تینوں خواب دیکھ رہا ہوں۔

پہلا خواب ۳۰ دسمبر ۱۹۹۰ء بروز بدھ کو دیکھا۔ خواب میں دیکھا۔ میں کچھ لڑکوں کے ساتھ بیٹھا چرس پی رہا ہوں۔ (اور تقریباً سات مہینے پہلے میں پیتا بھی تھا۔ لیکن ایک روز اچانک اللہ تعالیٰ نے اپنی نظر کرم کی۔ اور میں نے ایک معینہ مدت کے لئے چرس نہ پینے کی قسم اٹھائی) لیکن ابھی وہ قسم کی مدت پوری بھی نہ ہوئی تھی۔ یہ خواب دیکھا اور خواب میں بھی میں کافی ملول تھا۔ اور اپنی اس حرکت کا بہت رنج محسوس ہوا۔ اور خواب ہی میں، میں یہ بھی سوچ رہا ہوں کہ اب اس قسم کا کفارہ کیا دینا ہوگا۔ اور میں کس سے معلوم کروں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔؟ اور اسی گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل گئی۔

دوسرا خواب ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعرات میں دیکھا۔ اس خواب میں میرے ساتھ میرا سب سے قریبی دوست فرید احمد خاں موجود ہے۔ خواب کے ذکر سے پہلے میں فرید اور اپنے ایک خاص عمل کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ ہم دونوں دوست سنی حنفیہ مسلک سے تعلق رکھتے ہیں لیکن مسلمان ہونے کے ناطے بزرگانِ دین اور ولی اللہ لوگوں کے مزاروں پر جاکر فاتحہ خوانی کرنا ہمارا محبوب مشغلہ ہے۔ اور اکثر چھٹی کے روز ہم ہمیشہ کسی نئے مزار شریف کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ تاکہ کسی اللہ کے نیک بندے کے آستانے کی حاضری کا شرف حاصل ہو۔ اور ہم کسی بھی مزار یا آستانے پر فاتحہ کے بعد ذرا دیر بھی فالتو نہیں رکتے۔ فوراً چل دیتے ہیں۔ فرید خاں کے پاس ایک موٹر سائیکل ہے۔ ہم دونوں ہمیشہ اُسی پر سفر کرتے ہیں۔ اور فرید خاں میرے مقابلے بہت زیادہ مضبوط اعصاب کا مالک ہے اور اپنی روز مرّہ کی زندگی میں کچھ وظائف ایسے ہیں جن کا ورد وہ صبح شام بلاناغہ کرتا ہے۔ اور فرید خاں کے ساتھ ایک اللہ کے نیک بزرگ کا ساتھ بھی ہے۔ جنہیں کہ وہ دادا کہہ کر یاد کرتا ہے۔ اور وہ فرید خاں پر حاضری بھی دیتے رہے ہیں۔ اور موقعہ بموقعہ اس کی رہنمائی اور مدد بھی کرتے رہے ہیں۔ لیکن پچھلے ایک سال سے ان کی کوئی حاضری بھی نہیں ہوئی ہے۔ اچھا چرس نہ پینے کی قسم بھی فرید خاں اور میں نے ساتھ ساتھ اٹھائی تھی۔ ہم دونوں ہی ساتھ ساتھ چرس پیتے تھے۔

خواب کچھ اس طرح دیکھا کہ فرید اور میں دونوں موٹر سائیکل پر ٹہلتے ہوئے ایک مزار پر جا پہنچے ہیں۔ پھر دونوں نے فیصلہ کیا کہ فاتحہ پڑھ لیں۔ فرید نے موٹر سائیکل اسٹینڈ پر لگائی اور دونوں فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ فاتحہ پڑھتے ہیں میری نظر فرید کے اوپر پڑی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ فرید ننگی حالت میں کھڑا فاتحہ پڑھ رہا ہے۔

اور جسم پر کپڑے کے نام پر صرف ایک عدد لنگوٹ بندھا ہوا ہے (جیسا پہلوان کنسرت کے وقت باندھتے ہیں)، میں نے فرید کو ٹوکا کہ کپڑے کیوں اتار دیئے۔ تو اس نے مجھے جواب دیا کہ یہ اپنے آپ اتر گئے ہیں۔ کیوں کہ میں نے یہاں آنے سے پہلے ایک غلطی کی تھی۔ یہ اس کی سزا ہے اور فرید کے کپڑے اس قبر کے پاس ہی پڑے ہوئے ہیں۔ پھر ہم دونوں فاتحہ سے فارغ ہوکر چل دیئے۔ اور ایک انجان راستے پر چلتے ہوئے پھر اسی مزار پر پہنچ گئے۔ ہم دونوں پھر فاتحہ پڑھنے کھڑے ہوگئے لیکن اس مرتبہ بھی وہی دیکھتا ہوں۔ کہ فرید خاں ننگا کھڑا ہے۔ میں نے پھر ٹوکا تو کہنے لگا تجھے بتایا تو تھا کہ یہ میری غلطی کی سزا ہے اور فاتحہ پڑھنے میں مجھے ڈر بھی لگا۔ اور ہم دونوں ایک مرتبہ پھر موٹر سائیکل پر چل دیئے۔ اور چلتے وقت ہم نے فیصلہ کیا اس مرتبہ پرانے قلعہ کی طرف سے گزرتے ہوئے گھر پہنچے لیکن اچانک فرید خاں نے موٹر سائیکل موڑی اور ہم نہ چاہتے ہوئے پھر اسی مزار پر پہنچ گئے۔ لیکن اب اس جگہ دو قبریں تھیں۔ اور ہماری موٹر سائیکل روکتے روکتے بھی اس نئی قبر پر چڑھ گئی تو میں نے فرید کو ڈانٹا کہ یہ کیا کیا وہ کہنے لگا کہ میں نے جان بوجھ کر یہ غلطی نہیں کی۔ اور ہم پھر فاتحہ پڑھنے لگے۔ تو پھر میں نے دیکھا کہ فرید وہ پہلی حالت میں کپڑے اتارے کھڑا ہے۔ اس مرتبہ فاتحہ سے فارغ ہوکر فرید نے کہا کہ تم اب اکیلے گھر جاؤ۔ تمہارے ساتھ کی وجہ سے یہ پریشانی ہو رہی ہے۔ تو میں بس کے ذریعے گھر آنے کا ارادہ کرتے ہوئے ایک بس میں چڑھ گیا۔ بس کی سب سے پچھلی سیٹ پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی عمر اکیس یا بائیس سال ہوگی۔ میں اسی کی بغل میں جا بیٹھا۔ تھوڑی دور چلنے پر اس لڑکی نے میرے سیدھے گال پر ایک بوسہ لے لیا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے مسکرا کر پھر ایک بوسہ لے لیا۔ تو جواباً میں نے بھی اس کے گال پر اچھی طرح سے ایک بوسہ لے لیا۔ اس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ میں اپنی گلی کے باہر کھڑا ہوں۔ اور راستے کے بیچوں بیچ راستہ روکنے کی غرض سے لمبی لمبی لکڑیوں کا ایک (بیریل) سا بنا ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ چلو ان لکڑیوں کے اوپر سے کود کر نکل جاتا ہوں جب میں کودا تو میرے پیر کے ٹکرانے سے وہ ساری لکڑیاں گر گئیں۔ پھر کچھ لوگوں کی مدد سے میں نے انہیں پھر اسی طرح رکھدیا۔ ذرا آگے بڑھا تو دیکھتا ہوں۔ ہمارے ایک پڑوسی گلی میں بیٹھے ہوئے نہا رہے ہیں۔ مجھے خیال گزرا کہ میں بھی نہالوں۔ میں نے کپڑے اتار دیئے صرف ایک (سینڈو) بنیان جسم پر رہ گیا۔ جو کہ بڑی بڑی رنگین جالی کی شکل میں ہے۔ اس میں لال، ہرا اور پیلا رنگ کے دھاگے ہیں۔ اور میرا جسم بہت تگڑا خوبصورت ہے۔ بالکل پہلوانوں جیسا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے ٹائم دیکھا تو ساڑھے تین بجے تھے۔

تیسرا خواب میں نے ایک جنوری ۱۹۹۹ء کو دیکھا کہ میں اپنے ایک پڑوسی جو کہ بہت مخلص اور ملنسار انسان ہیں اور میرے بڑے بھائی کی جگہ ہیں۔ میں دل سے ان کی بے انتہا عزت و محبت کرتا ہوں۔ (العیاذ باللہ) میں ان کے ساتھ بدفعلی کر رہا ہوں۔ وہ میرے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ اور منع بھی نہیں کرتے۔ حد یہ ہے کہ میں انزال کو پہنچا۔ اور انزال کی پوری لذت محسوس ہوئی۔ لیکن حقیقتاً انزال نہیں ہوا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

جب سے یہ تینوں خواب دیکھے ہیں۔ زبردست ذہنی الجھن کا شکار ہوں۔ براہ مہربانی ان خوابوں کی تعبیر دے کر اپنے مومن بھائی کی ذہنی تکلیف کو دور کریں۔ میں آپ کا بے حد ممنون و مشکور رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کا اجر عظیم عطا کرے آمین۔

دعاگو

محمد سلیم

تعبیر آپ کے پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو کسی گناہ سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔ اور آپ کو کسی رنج سے بھی نجات ملے گی۔

(واللہ اعلم)

آپ کے دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کی عمر دراز ہوگی۔ البتہ آپ کے دوست کو کسی رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن جلد ہی وہ دنیا کی نظروں میں پھر سرخرو ہو جائیں گے۔ البتہ انہیں کافی دنوں تک رنجشیں اٹھانی پڑیں گی۔ پھر انہیں کامیابی کا راستہ مل جائے گا۔ اور وہ سکون و عافیت کی منزل تک پہنچ پائیں گے۔ (واللہ اعلم)

آپ کے تیسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو مذکورہ پڑوسی سے کوئی زبردست فائدہ پہنچے گا۔ جو آپ کیلئے باعث ترقی اور باعث خوشحالی ثابت ہوگا۔ (واللہ اعلم)

خواب محترمی و مکرمی جناب ہاشمی صاحب!

سلام و رحمت!!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے! میں طلسماتی دنیا کا باقاعدہ قاری ہوں۔ ہر شمارے کا بے صبری سے منتظر رہتا ہوں۔ اور دائرہ احباب میں اس کا تعارف کراتا رہتا ہوں۔ دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت و خلوص نیت کو قبول فرمائے اور درازی عمر عطا فرمائے آمین۔

اللہ جل شانہٗ نے آپ کو خواب فہمی کی صلاحیت سے نوازا ہے۔ چنانچہ میں بھی چند خواب بغرض تعبیر تحریر کر رہا ہوں۔ آپ حسب منشاء

کسی شمارے میں ان کی تعبیر اشاعت میں لادیں۔ لیکن برائے کرم نام مخفی رکھیں عین نوازش ہوگی۔

خواب نمبر ۱۔ ۱۷ اگست ۱۹۹۸ء بروز جمعہ بوقت فجر یہ خواب میں نے دیکھا کہ میں کسی نامعلوم بستی میں ہوں اور نماز پڑھنے کی خاطر دوڑتا ہوا ایک مسجد کی جانب جا رہا ہوں۔ غالباً اس وجہ سے کہ کہیں آفتاب طلوع نہ ہوجائے اور نماز فجر کی ادائیگی سے محروم ہوجاؤں۔ جیسے ہی مسجد کے در پر پہنچتا ہوں تو ٹھٹھک کر وہیں کھڑا ہوجاتا ہوں کیوں کہ دور سے میں دیکھتا ہوں کہ اندر میرے والد نمازیوں کے درمیان کھڑے ان سے گڑگڑا کر اپنے حالات ناگفتہ بہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور غالباً کسی مدد کے خواہاں ہیں۔ نمازی حضرات ان کی اس بے بسی پر رحم کھاتے ہوئے انہیں تسلی دے رہے ہیں۔ ان کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ جانتے ہوں کہ یہ شخص تو بڑا معزز اور شریف النفس ہے۔ آج اس کی ایسی حالت ہے۔ مجھ سے یہ منظر دیکھا نہیں جاتا ہے اور میں باہر سیڑھی پہ قدم رکھنے سے پیشتر ہی روتا ہوا زار و قطار واپس بھاگ آتا ہوں۔ اس وقت میرے بھی دل میں یہی خیال کوند رہا تھا کہ آج ایسا وقت ہم پر آپڑا ہے کہ میرے والد نمازیوں کے آگے گڑگڑا رہے ہیں۔ اسی کے فوراً بعد میری آنکھ کھل گئی اسوقت اذان فجر ہو رہی تھی۔ مذکورہ خواب دیکھنے سے ٹھیک پہلے بھی میری آنکھ نیند سے کھلی تھی۔

خواب نمبر ۲۔ ابھی چار پانچ روز پیشتر یعنی اکتوبر کے پہلے ہفتے میں بوقت فجر خواب دیکھا۔ میں کسی نامعلوم مقام پر ہوں۔ نظر اٹھا کر دیکھتا ہوں کہ کسی مکان کے باہری حصے میں جو کہ درمیانہ اور تھوڑا بلند ہے جیسے قلعے کی دیواروں میں کونے کونے پر چھوٹے چھوٹے در نظارے کی خاطر بنے ہوتے ہیں۔ میرے نانا و نانی کھڑے ہیں اور خوب خوش ہیں (میرے نانا اور نانی کا انتقال ہوچکا ہے) میری نانی مجھے دیکھ کر بڑی والہانہ خوشی کا اظہار کرتی ہیں اور زور زور سے سب کو میرے بارے میں بتاتی ہیں کہ اس کی بہت لمبی عمر ہوگی اور اس کی شادی جلدی ہوگی کوئی مہینہ، پندرہ دن میں۔ بس تبھی میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ ہاں انہوں نے میرے اولاد ہونے کے بارے میں بھی کچھ کہا تھا مگر کہتے وقت ان کے لہجے میں مایوسی تھی اور کچھ کچھ زیر لب کہنے کا انداز تھا۔

برائے مہربانی میرے متذکرہ بالا دونوں خوابوں کی تعبیر "طلسماتی دنیا" کے کسی شمارے میں شائع کرکے مجھے ممنون و مشکور ہونیکا موقعہ عطا کریں۔ مگر ایکبار پھر گزارش کرتا ہوں کہ میرا نام و پتہ مخفی رکھیں۔ فقط

(نام پوشیدہ رکھنے کی فرمائش)

تعبیر آپ کے دونوں خوابوں کی تعبیر اچھی نہیں ہے۔ ان خوابوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خدانخواستہ آپ کی عمر بہت کم ہے۔ (واللہ اعلم) ـــــ میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو عمر طویل عطا کرے اور آپ کو دین و دنیا کی راحتوں سے سرفراز کرے۔ اگر آپ اپنی جان کا صدقہ ادا کردیں تو بہتر ہوگا۔

خواب مکرمی و محترمی ہاشمی صاحب۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عرض یہ ہے کہ تقریباً ۲ سال پہلے میں نے چند خواب دیکھے تھے جس کی وجہ سے دماغ میں ہر وقت پریشانی سی رہتی ہے۔ بہت امید ہے آپ کو خواب لکھ رہا ہوں۔ جواب دے کر مہربانی فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

میرا نام ریاض احمد بن مشتری بیگم عمر ۲۸ سال غیر شادی شدہ ہوں۔ دینی کتابوں کا شوق اور خصوصاً طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔

(۱) ایک بہت بڑا میدان ہے جسمیں ایک درگاہ ہے آس پاس چھوٹی چھوٹی دیواریں ہیں اور ایک بڑا ستون ہے۔ اس ستون کو جو بھی نیت کرکے ۳ پتھر مارے اور ایک پتھر بھی لگ گیا تو اسکی نیت پوری ہوجائے مجھے ۲ پتھر اور ایک اینٹ کا ٹکڑا ملا۔ ۲ پتھر ستون پر نہیں لگے۔ اینٹ ستون سے ٹکرا کر چور چور ہوگئی۔ ایک ٹکڑا مزار کو لگ گیا۔ اچانک مزار کی جگہ ایک آدمی سر سے پیر تک چادر اوڑھے ہوئے سو رہے ہیں میں اس آدمی کے پاس گیا تو وہ کچھ بول رہے تھے۔ مجھے کچھ سنائی نہیں دیا صرف ہونٹ ہل رہے تھے۔ پھر ایک ہاتھ اس چادر کے باہر آگیا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

(۲) ریگستان میں، میں اکیلا ہوں۔ پھر میں نے دیکھا ۲ آدمی جو قد میں چھوٹے ہیں۔ سر پر پگڑی باندھے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ہیں۔ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ یہ دونوں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ ہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

(۳) ایک بہت بڑا مندر ہے میں اس میں داخل ہوا۔ تو اچانک مندر کی گھنٹیاں بجنا شروع ہوجاتے ہیں۔ اور سارے چراغ روشن ہوجاتے ہیں۔ اور ایک بہت بڑا پتلا جو تقریباً ۲۵، ۲۰ فٹ بڑا ہے۔ ایک نیک آدمی کی شکل اختیار کرجاتا ہے ـــــ پھر آنکھ کھل گئی۔

یہ تینوں خواب میں نے فجر کی اذان سے پہلے دیکھے ہیں۔ مہربانی سے کوئی غلطی ہو تو معاف فرما کر کسی قریبی شمارے میں جگہ دیں۔ تو نوازش ہوگی۔ فقط والسّلام ریاض احمد

نمبر: ۱۲۶، ۱۷ واں ۵ کراس بازوئے رنگپا گمر پرانی ـــــ بنگلور ۲۶

باقی صفحہ ۲ پر

انسانی مسائل کا روحانی حل

روحانی ڈاک

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو۔ ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ جوابات حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ ضرور ساتھ بھیجا جائے۔ اگر اس کالم میں جگہ نہ مل سکی تو ڈاک سے جوابات دیدیئے جائیں گے۔ (ایڈیٹر)

مجبوریوں کے سلسلے

سوال از شازیہ خاتون ـــــــــ مراد آباد۔

ہم کسی بھی پریشانی کے بارے میں لکھتے ہیں تو جواب نہیں آتا۔ جواب سے محروم ہی رہتے ہیں۔ انتظار کرتے کرتے تھک جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ پریشانی ختم ہوجاتی ہے۔ اور دوسری پریشانی آجاتی ہے۔ پھر لکھتے ہیں پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن اب جو ہم لکھ رہے ہیں یہ دکھ یہ غم یہ پریشانی اس گھر میں ایک زمانے سے ہے۔

اس خط کا جواب ضرور دینا۔ ورنہ ایک نہیں چوبیس بہن بھائی کا دل ٹوٹ جائے گا۔ خاندان کے لوگ مایوس ہوجائیں گے۔ ہمیں بڑی آرزو رہتی ہے۔ کہ جب طلسماتی دنیا ہر مہینے پڑھتے ہیں تو ہمارا جواب بھی طلسماتی دنیا میں آئے۔ بہت ارمان ہے اس بات کا مگر یہ ارمان ہر مہینے ہاتھ میں کتاب آتے ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمارا جواب ضرور آئے آمین۔

ہمارا خاندان عجیب وغریب ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کیا لکھیں۔ کیسے لکھیں۔ ہمارے گھر میں سات فیملی رہتی ہیں۔ یعنی میرے دادا کے دو لڑکیاں اور سات بیٹے ہیں۔ سو گز زمین میں مکان ہے۔ اس مکان میں سب بھائی رہتے ہیں۔ یعنی سب کے پاس ایک ایک کمرہ ہے۔ سب بھائیوں کی آٹھ آٹھ دس دس اولادیں ہیں سب کے بچے جوان ہیں۔ بلکہ جوانی سے گزر گئے۔ ہم سب تلئے چچیرے کافی بہن بھائی ہیں۔ سب ملا کر بینتالیس بہن بھائی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے۔ سب کے ماں باپ سلامت ہیں۔ بس ایک تایا نہیں ہیں۔ دادی کا ابھی حال ہی میں بارہ وفات کے دن انتقال ہوا ہے۔ ہماری دادی بہت نیک خاتون تھیں۔ کبھی کسی بہو سے ان کا جھگڑا نہیں ہوا۔ بہت پیار ومحبت سے رہیں۔ کافی دعائیں دے گئیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔

دادا ۲ سال پہلے گزر گئے۔ ہاں تو بات یہ ہے ہمارا خاندان ایک اچھا گھرانہ ہے۔ اچھے کھاتے کماتے ہیں۔ نام ہے اشہرت ہے۔ مگر پیسہ پاس نہیں ہے یا یوں کہو کوئی بھائی امیر نہیں ہے۔ بس اچھا کھاتے کماتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر رہتے ہیں کوئی یہ نہیں پہچان پاتا کہ کون رشتے کا ہے کون سگا ہے۔ سب کا الگ کام الگ کھانا پکانا ہے۔ آپس میں ہر چیز کا لین دین ہے۔ اللہ کا شکر ہے سب تلئے چچیرے اتنی محبت سے رہتے ہیں۔ بالکل سکون کی طرح یہاں تک کہ محلے والے دیکھ کر حسد جلن کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اتنی محبت سے کیوں رہتے ہیں۔ کبھی جھگڑا کیوں نہیں ہوتا۔ سبھی ہمارے گھر سے خار کھاتے ہیں۔ اور ہمیں دکھ اس بات کا ہے۔ ہمارا گھر کسی برائی میں نہیں اور نہ کوئی لڑکا لڑکی بدچلن ہے۔ سب اچھے ماحول میں ہیں۔ مگر پھر بھی ہمارے گھر رشتے کے پیغام وغیرہ نہیں آتے۔ جب کہ دینی ماحول ہے۔ لڑکے لڑکیاں نماز پڑھتی ہیں۔ ہاں کچھ لڑکے نماز نہیں پڑھتے۔ روزہ بھی نہیں رکھتے۔ وہ اپنے ماں باپ سے ناراض رہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے ماں باپ نے ہمارے لئے کیا ہے کیا ہے۔ صرف بچے ہی پیدا کئے ہیں۔ کتوں سے بدتر زندگی گزر رہی ہے۔ تعلیم تک ہمیں نہیں دی۔ ہوش آتے ہی کاموں پر ڈال دیا کسی قابل نہیں بنایا۔ سب کی اولادیں اپنے ماں باپ کو خوب کہتی ہیں۔ کوئی پیچھے کوئی سامنے سبھی ماں باپ کو کہتے ہیں۔ پندرہ جوان لڑکیوں میں صرف پانچ لڑکیوں کی شادی ہوئی ہے۔ اور سولہ جوان لڑکوں میں صرف دو لڑکوں کی شادی ہوئی ہے۔ کنوارے لڑکوں لڑکیوں کی عمر تیس اکتیس تک ہوچکی

ہے۔ مگر ابھی تک کچھ خبر نہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ بدصورت ہو۔ اللہ نے بھی کو اچھا ناک نقشہ دیا ہے۔ اگر خوبصورت نہیں تو بدصورت بھی نہیں ہیں بھلا شرابی، جواری کی بھی شادی ہو جاتی ہے۔ مگر ایک ہمارے ہی گھر نہیں ہوتی۔ محلے میں جب کسی کی شادی ہوتی ہے تو سب بہن بھائی بیٹھ کر خوب ہنسی مذاق کرتے ہیں اور اس کی بھی شادی ہو رہی ہے ہم سے چھوٹا ہے۔ ہماری پتہ نہیں کب ہوگی۔ ویسے شادی ہی تو سب کچھ نہیں ہے۔ مگر تعلیم ہوتی کسی لائق ہوتے۔ ہاتھوں میں کوئی ہنر ہوتا۔ تو زندگی اچھی گزرتی۔ سب بیٹھ کر اپنی اپنی رائے دیتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہیں اس گھر کو کسی کی بددعا تو نہیں لگ گئی۔ دوسرا کہتا ہے کہیں اس گھر کو جادو تو نہیں کر دیا گیا ہے۔ تیسرا کہتا ہے مجھے تو بہت شرم آتی ہے۔ محلے میں رشتے داروں میں، کہیں پر بھی اتنی عمر کے لڑکے لڑکیاں جوان نہیں ہیں۔ جتنے ہمارے گھر میں ہیں۔ اب تو محلہ والوں نے ہمارے گھر کا نام کنواری مارکیٹ رکھ دیا ہے۔ کچھ لوگ اس گھر کو کنواری مارکیٹ کہتے ہیں۔ یہاں کے بڑوں کو بالکل احساس نہیں ہے کہ ہمارے بچوں کی کتنی عمریں ہو گئیں۔ ان کے سامنے اگر کبھی مائیں مجبور ہو کر شادی کی یا عمروں کا ذکر کر بھی دیتی ہیں تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور جانے کتنے گھروں کے بچوں کی عمریں گنا دیتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ وہ لوگ ایک یا دو ہیں اور پھر تعلیم یافتہ ہیں پیسہ ہے۔ تفریح کو جاتے ہیں۔ مزے سے وہ زندگی گزار رہے ہیں۔ یہاں تو کبھی اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ تفریح کو چلے جاؤ۔ کبھی دنیا کی چیزیں دیکھ آؤ۔ لڑکے تو چھوٹی موٹی جگہ چلے بھی جاتے ہیں۔ مگر لڑکیاں بس ان بیچاریوں کی مت پوچھو۔ بھلی گزر رہی ہے۔ اللہ کا شکر ہے زندہ ہیں سب ہر ماں باپ چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کر ہی ان کی شادی کے نام سے جوڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر یہاں تو شادی کے نام سے ایک جوڑی کپڑے بھی نہیں رکھے جاتے۔ کہہ دیتے ہیں کہ جب شادی ہوگی تو اللہ میاں سب کرا دیں گے۔ ہمارے گھر تعلیم بھی زیادہ نہیں دی جاتی۔ بس اتنا آتا ہے کہ خط لکھ سکے۔ کچھ لوگوں سے یہ کبھی نہیں آتا۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ زیادہ تعلیم دینے سے لڑکی بگڑ جاتی ہے اس لئے یہاں کی لڑکیوں کو معمولی پڑھنا لکھنا آتا ہے اور لڑکے وہ تو محنت میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں باپ سے زیادہ بھائیوں کو جوان بہنوں کی فکر لگی رہتی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم دوسرے گھروں کی لڑکیوں کو دیکھتے ہیں۔ کتنی سی عمر میں ہو جاتا ہے۔ ہماری بہنوں کو اللہ نے بہت صبر دیا ہے۔ اُن بہنوں کی بھی کافی عمر میں آ کر شادی ہوئی ہے ان کے ساتھ کی لڑکیوں کے بچے جوان ہو گئے۔ اور گھر کی بہنوں کے بچے

ابھی چھوٹے چھوٹے ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے ہمارے گھر رشتہ کیوں نہیں آتا۔ شادی ٹھیک وقت پر کیوں نہیں ہوتی۔ رشتہ اگر آتا بھی ہے تو چھوٹا سا آتا ہے۔ وہ بھی اتنی چھوٹی کہ منع کرنا پڑ جاتا ہے۔ آنیوالے مہمان ہمارے گھر آ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں آپ لوگوں میں آپس میں کتنا پیار محبت ہے کتنا اتحاد ہے۔ گھر چھوٹا ہے مگر دلوں میں جگہ بہت ہے۔ کافی خوشی ہوئی یہاں آ کر۔ اللہ ایسا ہی سب کو پیار محبت دے۔ دیکھ کر لوگ یہی دعا دیتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے ہم واقعی بہت محبت سے رہتے ہیں، جس وقت سب اکٹھا بیٹھتے ہیں ایک ساتھ تو ایسا لگتا ہے جیسے آج کسی کی شادی کا رت جگا ہے۔ بیٹھ کر خوب ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ ہنسی مذاق کیا بس سب بیٹھ کر اپنی اپنی قسمت کو رو دیتے ہیں۔ شادی میں جاتے ہیں تو عورتیں پوچھتی ہیں۔ تمہاری شادی ابھی تک کیوں نہیں ہوئی۔ تمہارے گھر اتنا ناغہ کیوں لگتا ہے۔ اب تو گھر کی لڑکیاں شادی میں جاتے ہوئے گھبراتی ہیں۔ اگر شادی میں سے ہر بات بتاتی ہیں۔ ایک دوسرے کو سب سگوں کی طرح مانتی ہیں۔ خاندان میں صرف ایک ہی لڑکے نے تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ اسکول میں پڑھانے جاتے ہیں۔ اور حافظ بھی ہیں۔ وہ اس گھر سے نکل چکے الگ رہتے ہیں۔ کبھی گھر آتے ہیں تو دیکھ کر افسوس کرتے ہیں کہ کیسی زندگی ہے اس گھر کے لوگوں کی۔ اللہ تعالیٰ اس گھر پر رحم و کرم کرے۔ آمین۔

گھر کے سب چاہتے ہیں کہ ہمارا کاروبار اچھا چلے۔ کوئی اچھا کام سیکھ لیں۔ مگر جو کام بھی شروع کرتے ہیں۔ اس میں نقصان ہی ہو جاتا ہے۔ اور جو اپنا کام ہے اب تو وہ بھی نہیں چل رہا ہے۔ گھر کے سبھی فیملی کے لوگ پریشان ہیں۔ کچھ بننا چاہتے ہیں مگر قسمت ساتھ نہیں دیتی اور ماں باپ اولاد کو بُرا کہتے ہیں کہ اتنی اتنی کم عمر کے لڑکوں کو جا کر دیکھو۔ کتنا بڑا بڑا کاروبار سنبھال رہے ہیں۔ مگر یہاں تو کرنا ہی نہیں چاہتے۔ بس اسی طرح روز سب کے گھروں میں تو تو میں میں ہوتی رہتی ہے۔ سب کے والد اپنے لڑکوں کو خوب کہتے ہیں۔ لڑکے سامنے والد کے تو کچھ نہیں کہتے۔ سنتے رہتے ہیں۔ مگر والد کے چلے جانے کے بعد اپنی اپنی ماں سے خوب کھری کھری کہتے ہیں۔ مائیں بیچاری سنتی رہتی ہیں۔ انہیں دونوں طرف کی بات رکھنی پڑتی ہیں۔ شوہر کی بھی اور جوان بیٹوں کی بھی۔ ادھر سگی سگی بہنوں میں ہر بات پر کر کر ہوتی ہے۔ پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا اب پتہ نہیں ہمارے گھر کو کیا ہو گیا ہے کیا آپ اس گھر کے لئے کوئی مشورہ دے سکتے ہیں۔ کچھ کر سکتے ہیں ہمارے لئے۔ آپ کی بہت

بہت مہربانی ہوگی۔ ہم ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گے۔ آپ کے احسان مند رہیں گے۔

جواب لیجئے آپ کا ارمان پورا ہوگیا اور آپ کے خط کا جواب طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیا جارہا ہے۔ برائے مہربانی آئندہ کیلئے یہ بات نوٹ کرلیں کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ ضرور بھجوائیں۔ اور خط میں اختصار کو ملحوظ رکھیں۔ میری معروف ترین زندگی میں طویل ترین خطوط کا پڑھنا کار سے دارد کی حیثیت رکھتا ہے۔ لمبے چوڑے خطوں کو پڑھنے کے لئے وقت نکالنا پڑتا ہے اور پھر ان کے جواب میں تاخیر ہوتی ہے۔ آپ کے اس خط کو جو ایک طرح کی داستانِ غم ہے۔ میں نے حرف بحرف پڑھا ہے اور آپ کا خط پڑھ کر مجھے بہت دکھ ہوا ہے۔ اور یہ احساس ہوا ہے کہ اس دنیا میں مجبوریوں اور بے بسیوں کے کیسے کیسے سلسلے قائم ہیں۔ اور اللہ کے بندے درد و غم اور کرب و آلام کی زنجیروں میں کس کس طرح جکڑے ہوئے ہیں۔

لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ اس دور میں دن بدن کٹھن ہوتا جارہا ہے۔ بیشمار گھروں میں لاتعداد لڑکیاں شادی کے انتظار میں اپنا جوبن گنوا بیٹھی ہیں۔ اور ان کی آرزوئیں دل کی دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر فنا ہو جاتی ہیں۔ لڑکیوں کی شادیاں نہ ہونے میں کچھ حالات کی ستم ظریفیاں بھی کارفرما ہوتی ہیں۔ اور کچھ ماں باپ کی کوتاہیاں بھی اپنا کام کرتی ہیں۔ اور لڑکیوں کو سُرخ جوڑا پہننے سے محروم رکھتی ہیں۔ بہت زیادہ پڑھے لکھے اور اچھے لڑکوں کی تلاش۔ پھر اپنی برادری کے اچھے رشتوں کی کھوج وغیرہ ایسے مسائل ہیں جو لڑکیوں کو بروقت شادی سے محروم رکھتے ہیں۔

آپ کے گھر میں بھی مجھے کچھ ایسا ہی نظر آرہا ہے کہ آپ کے بڑوں کو آپ کی شادیوں کی فکر جس انداز میں دامن گیر ہونی چاہئے تھی۔ اس انداز میں دامن گیر نہیں ہے۔ جب انسان کو کوئی فکر دامنگیر ہوتی ہے۔ اور وہ اُس سے اپنا دامن چھڑانا چاہتا ہے تو اللہ سے دعا بھی کرتا ہے اور تدابیر بھی سوچتا ہے۔ پھر اللہ کی مدد بھی آتی ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح کام بن ہی جاتا ہے۔ لیکن جب نہ فکر ہو نہ جدوجہد ہو۔ نہ دعا کے لئے انسان بارگاہِ خداوندی میں اپنا دامن پھیلا رہا ہو تو مشیت ہی کو کیا غرض ہے کہ اس انسان کی مدد کرے اور اس کے مسائل کا کوئی حل نکالے

دوسری خرابی جو آپ نے خود اپنے قلم سے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے بڑوں نے آپ کی تعلیم و تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی۔ جس کے بُرے نتائج آج آپ کے سامنے آرہے ہیں۔ ماں باپ کی ذمہ داری صرف اتنی نہیں ہوتی کہ بچے پیدا ہو جائیں اور انہیں دو وقت کی روٹی نصیب ہو جائے۔ ماں باپ کی اصلی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اس لائق بنانے کی جدوجہد کریں کہ وہ معاشرے کی انگوٹھی کا نگ بن سکیں۔ اگر اولاد تعلیم و تربیت سے محروم ہوگی۔ اور سماج انہیں اس بنا پر ٹھکرادے گا تو دین و دنیا میں اس کے ذمہ دار ماں باپ ہی ہونگے۔ وہ اہل دنیا اور میدان حشر کی باز پرس سے نہیں بچ سکتے۔ اس وقت مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ایک شخص نے اپنے لڑکے کی نافرمانی کا رونا رویا۔ اور دارالقضاء میں اس کے خلاف استغاثہ پیش کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے لڑکے کو طلب کیا۔ اور اس کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اپنے باپ کی نافرمانی کرتے ہو اور ماں باپ کے حقوق پامال کرتے ہو۔ یہ سنکر لڑکے نے جواب دیا۔ کہ پہلے میرے باپ نے میرے حقوق پامال کئے ہیں۔ اس کے بعد حقوق پامال کرنے کا مجرم میں بنا ہوں ــــ اصل قصور وار میں نہیں ہوں۔ بلکہ اصل قصور وار میرا باپ ہے۔ اس کے بعد وضاحت کرتے ہوئے لڑکے نے کہا۔ سب سے پہلا حق تو میرے باپ نے یہ پامال کیا۔ کہ اس نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو معاشرے میں اپنے بُرے کیرکٹر کی وجہ سے بدنام تھی۔ اور لوگ اسے اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے تھے۔ وہ خاندانی اعتبار سے بھی میرے باپ سے کم درجے کی تھی۔ اور ماحول کے اعتبار سے بھی اس کا مقام ارذل تھا۔ لیکن صرف حُسن اور خوبصورتی کی وجہ سے میرے باپ نے اس سے شادی کرلی۔ آج میں اس کو اپنی ماں کہتے ہوئے شرماتا ہوں۔ کیوں کہ وہ آج تک سماج میں بدنام ہے۔ اور لوگ اُسے اب بھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے۔ میرے باپ نے مجھے اچھی ماں نہ دے کر میرا ایک حق پامال کیا۔ اور جب میں پیدا ہوگیا تو میرے باپ نے میرا نام جُعل رکھا یعنی گندگی کا کیڑا۔ آج جب میں کسی کو اپنا نام بتاتا ہوں تو مجھے شرم آتی ہے۔ میرے باپ نے میرا اچھا نام نہ رکھ کر میرا دوسرا حق پامال کیا۔ میری ماں نے میری کوئی تربیت نہیں کی۔ مجھے اچھے بُرے کی کوئی تمیز نہیں بخشی۔ میں جانوروں کی طرح زندگی گزارتا رہا۔ اور میرے ماں باپ اپنی خرمستیوں میں مبتلا رہے۔ مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ کیا اچھا ہے اور کیا بُرا۔ اور ایک اچھے انسان کو اور بالخصوص ایک ایسے خداترس مسلمان کو زندگی کس طرح گزارنی چاہئے۔ میں تربیت سے محروم کسی بے لگام جانور کی طرح زندگی گزارتا رہا۔ میری ماں نے میری تربیت پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ اور اس کی ذمہ داری بھی میرے ماں باپ کے اوپر ہے۔ اور میرا تیسرا حق تھا جو بُری طرح

پامال ہوا۔اس کے بعد میرے ماں باپ کا فرض تھا کہ میری تعلیم کا بندوبست کرتا۔تاکہ میں اچھا انسان بن کر اچھی مجلسوں اور سوسائٹیوں میں بیٹھنے کا اہل ہوتا۔لیکن باپ نے مجھے کسی مدرسے کا منہ نہیں دکھایا۔میں یوں ہی آوارہ لڑکوں کے ساتھ پھرتا رہا۔اور انسانیت سے بالکل محروم رہا۔ تعلیم میرا چوتھا حق تھا جو میرے باپ نے پامال کیا۔جب میں جوان ہوگیا تو میرے باپ کا فرض تھا کہ میری شادی کی فکر کرتا۔اور کسی اچھے گھرانے میں میری شادی کی بات ٹھہراتا۔تاکہ عزت اور سرخروئی کے ساتھ میں کسی خاندان سے وابستہ ہوجاتا۔لیکن میرے باپ کو اس بات کی نہ فرصت تھی نہ فکر۔یہاں تک میں نے خود ہی ایک لڑکی کا دامن تھام لیا۔اب میرا باپ مجھے برا کہتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں اس لڑکی کو اور اس کے گھر والوں کو چھوڑ دوں۔

اے امیرالمومنین میرے باپ نے مجھے اچھی ماں نہیں دی میرا اچھا نام تجویز نہیں کیا۔مجھے تربیت وتعلیم سے محروم رکھا۔اور میری شادی کی فکر بھی نہیں کی۔تو قصوروار میں نہیں بلکہ قصوروار میرا باپ ہے۔ عمر فاروق ؓ نے لڑکے کی درد بھری آواز میں یہ تفصیل سنکر اسے آزاد کردیا۔اور باپ کو گرفتار کرلیا اور اسی کو سزا کا مستحق سمجھا۔

حقیقت یہ ہے کہ ماں باپ کا کام فقط اتنا ہی نہیں ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھی خوراک اور اچھی پوشاک مہیا کردیں۔بلکہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت اور ان کی بروقت اچھے گھرانوں میں شادیاں کرانا بھی ماں باپ کے فرائض میں داخل ہیں۔

ایک مرتبہ رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد اگر ماں باپ اولاد کے نکاح کی فکر نہ کریں اور اولاد سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو اس کی ذمہ داری ماں باپ پر ہے۔اور آخرت کی بازپرس سے وہ بچ نہیں سکیں گے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کے گھر کے ذمہ داروں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور اپنے فرائض کا احساس کریں۔اور آپ سب کی شادیوں کی فکر کریں۔اور آپ کے بھائیوں کو اچھا روزگار عطا ہو۔تاکہ فراخی اور فراوانی کے ساتھ آپ لوگ زندگی بسر کرسکیں۔اور آپ کی شادیوں کے مسائل بھی حل ہوسکیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ بے جا تکلفات اور جہیز وغیرہ کی ناجائز رسومات نے حالات ایسے پیدا کردیئے ہیں کہ زنا کرنا آسان ہوگیا ہے اور نکاح کرنا مشکل ہوگیا ہے۔اب ایک لڑکی کی شادی کرنے میں ماں باپ کو سوطرح کی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ایک ہی لڑکی کی شادی متوسط درجے کے لوگوں کے ہوش اڑا دیتی ہے۔ان غیرضروری خرچوں نے جو شادی کا جزو سمجھ لئے گئے ہیں مسلم سماج کو برباد کرکے رکھ دیا ہے۔

دوسرے نکاح ثانی کی رسم جو بالکل ہی مسلم سماج سے پامال ہوتی جارہی ہے اس نے بھی مسلمانوں کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔آج بدکاری کو اتنا برا نہیں سمجھتے جتنا برا بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرے نکاح کو سمجھتے ہیں۔۔اسلام نے ایک مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت اسی مصلحت سے دی تھی کہ ہر دور میں عورتوں کی تعداد بالعموم مردوں سے زیادہ ہوتی ہے۔آپ ہر گھر میں جھانک کر دیکھ لیں۔عمومی طور پر ہر گھر میں لڑکیاں زیادہ ہوں گی اور لڑکے کم۔اگر مرد کئی کئی نکاح کرنے کے خوگر ہوجائیں تو آج بھی عورت کی قدر شروع ہوجائے۔ لیکن چونکہ نکاح ثانی کو جرم سمجھا جانے لگا۔نتیجہ یہ ہے کہ اگر بروقت کسی لڑکی کی شادی نہ ہو یا اگر کوئی لڑکی مطلقہ یا بیوہ ہوجائے تو پھر اس کی شادی کی نوبت نہیں آتی۔اسے پوری زندگی تنہا گزارنی پڑتی ہے جو بڑا ظلم ہے۔اور یہ ظلم مسلم سماج میں آج گھر گھر میں ہو رہا ہے۔

عرب میں آج بھی ایک مرد کئی کئی نکاح کرتا ہے۔چنانچہ وہاں آج بھی عورتوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔اور بیوہ اور مطلقہ کو بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔لیکن عجمی ملکوں کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی ۱۷سال کی عمر میں ہی بیوی یا مطلقہ ہوجائے تو پھر اس کے دوسرے نکاح کی نوبت نہیں آتی۔اور اس طرح ان لڑکیوں کا بھی بس خدا ہی حافظ ہوتا ہے جن کی بروقت شادی نہ ہوسکے۔

ان تمام حالات کے پیش نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم نے اسلامی مصلحتوں کو پامال کرکے خود اپنے لئے نئے نئے مسائل پیدا کئے ہیں۔ اگر جہیز وغیرہ کی غیرضروری رسموں کا ہم شکار نہ ہوتے تو آج ہماری بیٹیاں رشتوں کے انتظار میں گھر کے دروازے نہ تکتیں۔اور اگر ہم نے دو دو اور تین تین نکاح کی اہمیت کو سمجھا ہوتا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو پامال نہ کیا ہوتا تو آج کسی گھر میں کوئی بیوی اور مطلقہ نظر نہ آتی۔اسے بھی کوئی نہ کوئی ٹھکانہ مل گیا ہوتا۔

آپ کا گھر بھی مسلم سماج کا ایک حصہ ہے اور یہ بھی اپنے ہاتھوں سے پیدا کردہ مسائل کا شکار ہے۔آپ کے بڑوں کو نہ جانے کس بات کا انتظار ہے جو وہ آپ کی شادیوں سے رکے ہوئے ہیں لڑکوں کی شادی تو کسی بھی عمر میں ممکن ہے لیکن لڑکیوں کی شادیوں کا عجمی ممالک میں ایک وقت معین ہے۔یہ وقت اگر ضائع ہوجائے ان کی شادی اسی طرح دشوار ہوجاتی ہے جس طرح ہمارے سماج میں مطلقہ اور بیوہ کی شادی دشوار ہوا کرتی ہے۔

آپ ہر بدھ کو سورۂ یوسف (سپارہ ۱۲) اور ہر جمعہ کو سورۂ احزاب

(پارہ ۱۲) کی تلاوت کر کے اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی شادی کی دعا کیا کریں۔ نیز گھر کے سکون وعافیت اور خیر وبرکت کے لئے صبح کی نماز کے بعد سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل اور مغرب کی نماز کے بعد سورۂ ملک کی تلاوت کیا کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد "یَا لَطِیْفُ یَا رَزَّاقُ یَا حَمِیْدُ" سو مرتبہ پڑھا کریں۔

آپ جب اپنے رب کے سامنے اپنا دامن بھیگی ہوئی پلکوں کیساتھ پھیلائیں گی تو انشاء اللہ ان کی رحمت کو جوش آجائے گا۔ اور آپ کے لئے نصرت کے دروازے کھل جائیں گے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ بہت غفور رحیم ہے۔ وہ اپنے سب بندوں اور بندیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ تہیہ کر لیجئے کہ آپ کو اپنے اللہ سے کچھ لینا ہے جس دن آپ نے کچھ لے لینے کا تہیہ کر کے اپنے ہاتھ اٹھا لئے اور اپنا دامن پھیلا لیا تو سمجھ لیجئے آپ کو گوہر مقصود حاصل ہو گیا۔ اللہ کا وعدہ ہے۔ اور بالکل سچا وعدہ ہے کہ جو میرا بندہ مجھ سے مانگے گا میں اسکو عطا کروں گا۔ قرآن حکیم میں بزبان خود حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو ان سے کہدیں کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کی پکار سنتا ہوں اور ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔

اپنا قلم روکنے سے پہلے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ماں باپ کی کوتاہیاں اپنی جگہ۔ لیکن اولاد کو ہر حال میں اپنے ماں باپ کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور صبر وضبط کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیئے۔ جو بچے اپنے ماں باپ کی توہین کرتے ہیں اور اپنے والدین پر لعن طعن کرتے ہیں۔ وہ کبھی کامرانیوں سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ گھروں کے مسائل صرف تنقید وتنقیص اور بحث ومباحثے سے حل نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ ان کو حل کرنے کیلئے ہر شخص کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے اگر چھوٹے یہ سمجھیں کہ بڑوں کی غلطیاں ہیں اور بڑے یہ گمان رکھیں کہ چھوٹوں کا قصور ہے تو بیڑہ ہرگز ہرگز پار نہیں ہو سکے گا۔ سفینہ ان ہی لوگوں کا کنارے سے لگتا ہے جو اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور دوسروں کے کردار میں کیڑے تلاش کرنے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کا احساس کریں اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کریں۔

آپ اپنے گھر کے اتحاد اور آپسی میل جول کو برقرار رکھیں۔ ماں باپ کی عزت وتکریم میں کمی نہ آنے دیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کی فکر کریں۔ آپ اس طرح اگر صبر وضبط اور عزت وتکریم اور اخوت و محبت کی فضاؤں میں اپنے اللہ سے دعا کریں گی تو ممکن نہیں ہے کہ دعا رد ہو جائے۔ صرف شکایات سے اور رنج وغم کا احساس کر کے واویلا کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ بلکہ بات بنے گی حکمت عملی سے صحیح سوچ فکر سے۔ باہمی مشوروں سے اور اللہ کے فضل وکرم سے اور اللہ کے فضل وکرم کا حقدار بننے کے لئے ضروری ہے چھوٹوں کے ساتھ محبت کرنا اور بڑوں کا احترام کرنا۔ جس دن آپ نے اور آپ کے گھر والوں نے یہ راز فطرت پالیا اس دن سمجھیئے گا کہ آپ کی کشتی پار ہونیکے قریب ہے۔

میں آپ کے لئے اور آپ کے گھر کے سب چھوٹے بڑے افراد کے لئے دعاء خیر کرتا ہوں۔ اور آپ سے معذرت چاہتا ہوں ان خطوں کے سلسلے میں جن کے جوابات کسی بنا پر آپ کو نہ مل سکے۔

کتابت کی غلطی

سوال از: سید احمد

گزارش خدمت عالی میں یہ ہے کہ طلسماتی دنیا اپریل ۱۹۹۶ء کے ص۱۹ پر بعنوان علاج بالقرآن حکیم، بہ سلسلہ سورۂ انعام آپ نے ایک تعویذ دیا ہے جس کے لئے لکھا ہے کہ رزق حلال کے لئے مندرجہ ذیل آیت کو گیارہ سو مرتبہ روز پڑھے۔ اور اس آیت کا نقش بھی دیا ہے اور تحریر ہے کہ آیت کو ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کیا جائے۔ وہ آیت تحریر نہیں ہے۔

اس سے اوپر جو ناجائز تعلقات چھڑانے کی آیت ہے۔ میں نے یہ سوچا کہ ہو سکتا ہے یہی آیت ہو۔ اور مذکورہ لکھنے کی بجائے مندرجہ ذیل لکھا گیا ہو تو میں نے آیت کے عدد نکال کر نقش کے اعداد سے ملایا تو فرق ہے اوپر جو آیت ہے اس کے اعداد ہوتے ہیں ۹۷۷۵ اور نقش کی جوڑ ہوتی ہے ۴۶۲۰۔

برائے مہربانی رہنمائی کیجئے۔ عین نوازش ہوگی۔ جواب کے لئے لفافہ لکھ رہا ہوں۔ جواب کی زحمت گوارہ کریں۔ اللہ رب العزت اس کی جزا دیں گے۔

جواب اس جگہ کتابت کی غلطی کی وجہ سے قارئین کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ مندرجہ بالا کے بجائے مندرجہ ذیل کتابت ہو گیا ہے۔ اسلئے آپ کو بھی پریشانی اٹھانی پڑی۔ اپریل ۱۹۹۶ء کے شمارے میں ص۱۹ پر جس آیت کا ذکر چل رہا ہے وہ آیت یہ ہے۔

قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۂ انعام آیت ۱۰۰)

علاج بالقرآن میں جو نقش دیا گیا ہے۔ وہ اسی آیت کا نقش

ہے۔ آپ کو اور دوسرے قارئین کو اس سلسلے میں جو کچھ بھی زحمت اٹھانی پڑی ہے اس کے لئے ادارہ معذرت چاہتا ہے۔

آسیبی اثرات اور لیکوریا سے پریشانی

سوال از: ن، س ـــــــ مرادآباد۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور "طلسماتی دنیا" کو بلند مقام عطا فرمائے آمین۔
حضرت میں دہلی گئی تو اچانک طلسماتی دنیا پڑھنے کو ملا۔ جسے پڑھ کر روح تک سیراب ہوگئی۔ ہمارے یہاں یہ رسالہ دستیاب نہیں ہے۔ لیکن الحمدللہ میں یہ رسالہ دہلی سے منگا کر پابندی سے پڑھتی ہوں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی پڑھنے کو دیتی ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس سے فیضیاب ہوں۔ اور "طلسماتی دنیا" ہم سب کا ایمان تازہ کرنے میں مددگار ثابت ہو۔ آمین۔

حضرت میں بیحد پریشان ہوں۔ چوں کہ آپ پر خدا کی خاص عنایت وکرم ہے۔ اس لئے امید ہے آپ مجھے بھی ناامید نہیں کریں گے ــــ انشاء اللہ عنقریب شمارے میں میری پریشانی کا حل بتا کر مجھ ناچیز کو بھی اپنی نوازشوں سے نوازیں گے۔ اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت میری پریشانی یہ ہے کہ میری عمر ۲۴ سال ہے۔ تقریباً ۱۲ سال کی عمر سے میں مرض لیکوریا میں مبتلا ہوں۔ کئی مشہور ڈاکٹر اور حکیموں کا علاج کر کے مایوس ہو چکی ہوں۔ کیوں کہ وقتی طور پر تو فیض ہوتا ہے۔ لیکن علاج مکمل ہونے کے بعد مرض پھر اپنی جگہ آجاتا ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ خون کی کمی کے سبب دن بہ دن کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ چہرہ پیلا اور مرجھایا مرجھایا رہتا ہے۔ نسوانی حسن سے بھی محروم ہوتی جارہی ہوں۔ اعصابی ڈھیلاپن اور نسوانیت میں کمی کے سبب احساس کمتری کا شکار ہوگئی ہوں۔ اس وقت میرا وزن صرف ۳۸ ہے۔ کئی عاملین سے بھی رجوع کیا۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مجھے جھپٹا ہوا ہے۔ ایک کا کہنا ہے کہ مجھ پر پیدائشی آسیبی اثرات ہیں۔ چوں کہ جنات میرے خون میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس لئے کوئی دوا اثر نہیں کرتی ہے۔ اس کے لئے مجھے اتار کرانا پڑے گا۔ ادھر میرے والدین میرے اندرونی حالات سے واقف نہیں ہیں۔ وہ مناسب رشتہ ملتے ہی جلد میری شادی کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت میں بہت پریشان ہوں۔ پتہ ہی نہیں چلتا کہ مجھے ہوا کیا ہے۔ جوابی لفافہ اس لئے روانہ نہیں کر رہی ہوں۔ تاکہ مجھ جیسی اور بہنیں بھی "طلسماتی دنیا" کے حل سے فیض حاصل کریں۔ خط زیادہ لمبا ہو گیا ہے۔ لیکن امید ہے انشاء اللہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔ اور عنقریب شمارے میں میرے خط کو بھی جگہ عطا فرمائیں گے۔ شکریہ۔

جواب لیکوریا کی بیماری عام سی بیماری ہے۔ اور پچاس فی صد سے زائد عورتیں اس بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کی شادی بھی ہوتی ہے اور ان کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح آسیبی اثرات بھی گھر گھر کی کہانی بن چکے ہیں۔ اس دنیا میں بے شمار عورتیں ایسی ہیں جو آسیبی اثرات میں بُری طرح مبتلا ہیں۔ اور ان ہی اثرات کے ہوتے ہوئے وہ اپنی ازدواجی زندگی ہنسی خوشی بسر کرتی ہیں۔ اور اپنے شوہروں کے فطری تقاضوں کو پورا کرتی ہیں۔ پھر آپ ان دونوں جسمانی اور روحانی بیماریوں کی وجہ سے اس درجہ خوفزدہ کیوں ہیں۔ یہ بیماریاں تکلیف دہ ضرور ہیں۔ لیکن ان کا علاج اس دنیا میں دستیاب ہے۔ بلا علاج بیماریاں نہیں ہیں۔ کہ جن سے آپ وحشت محسوس کریں۔ اور اپنے مستقبل سے مایوس ہوجائیں۔

آسیبی اثرات سے چھٹکارے کے لئے روزانہ صبح وشام سات مرتبہ سورۂ فاتحہ آگے پیچھے انیس انیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ اور عصر کی نماز کے بعد عرق گلاب پر یہ آیات تین مرتبہ دم کر کے پی لیا کریں۔

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

ان دونوں روحانی معمولات سے انشاء اللہ آپ کو آسیبی اثرات سے بھی نجات مل جائے گی۔ اور لیکوریا کی بیماری سے بھی انشاء اللہ آپ کو چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ ایمان ویقین کے ساتھ ہمارے بتائے ہوئے علاج پر پابندی کے ساتھ ۲۱ دن عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ ہمارے رب نے کیسی کیسی نعمتیں اپنے کلام میں اپنے بندوں کے لئے نازل کی ہیں۔ یہ دنیا والے رب العلمین کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائیں گے۔؟

بندے ماترم کا مسئلہ

سوال از:

عرض کرنا ہے کہ میں آپ کا رسالہ "طلسماتی دنیا" تقریباً ۱۰ سال سے پڑھتا آرہا ہوں۔ مجھے اس کے سبھی مضامین اچھے لگتے ہیں ـــ خصوصاً روحانی ڈاک اور خوابوں کی تعبیر سے تو دل جھوم جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

اور نظر بد سے اس "رسالہ" کی حفاظت عطا فرمائے (آمین)

آپ کی خدمت میں "میں ایک ایسا سوال کر رہا ہوں جو طلسماتی دنیا سے بالکل ہٹ کر ہے۔

وندے ماترم کا گیت پڑھنا کیسا ہے۔ کیا اس میں شرک کی آمیزش ہے ـــــ میں نے اخبار میں یہ بھی پڑھا تھا کہ ریاست اتر پردیش کے سبھی بیسک اسکولوں میں اس گیت کو پڑھنے کا قانون نافذ کیا گیا ہے۔ اور کھانا کھانے سے پہلے بھوجن منتر پڑھنے کو کہا گیا بس اتنا نہیں بھارت ماتا کی تصویر پر پھول چڑھائے جائیں۔ اور اس کی پوجا کی جائے۔ یہ سوال "طلسماتی دنیا" سے بالکل ہٹ کر ہے۔ لیکن مسلمانوں کی محبت کی خاطر میں آپ سے یہ سوال کیا۔ تاکہ طلسماتی دنیا کے بھی قارئین کرام کو معلوم ہو جائیں۔ بی جے پی کے خطرناک منصوبے کیا ہیں۔

جواب اس طرح کی باتوں کے لئے دینی مدارس سے رابطہ قائم کرنا چاہئے۔ ویسے بھی اس موضوع پر کافی بحث ہو چکی ہے اور یہ بات مختلف دلائل و براہین کی وجہ اظہر من الشمس ہو چکی ہے۔ اور علماء اور صلحاء اور مدبرین ملت نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ بندے ماترم جیسے ترانوں کا پڑھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس ترانے کے بعض اجزا مشرکانہ اور ملحدانہ نقطۂ نظر رکھتے ہیں جسے مسلمان کسی طرح ہضم نہیں کر سکتے۔ اور ہضم کرنے کی کوشش بھی نہ کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ ایک صاحب ایمان انسان ہر چیز کی قربانی دے سکتا ہے۔ لیکن وہ اپنے عقیدے اور ایمان کی قربانی نہیں دے سکتا۔ ہندوستان میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو کسی بھی چیز سے سمجھوتہ ممکن ہے۔ لیکن کفر اور شرکیہ کلمات سے سمجھوتہ ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ ترانہ اُن اسکولوں میں پڑھا جائے جہاں مسلمان بچے زیر تعلیم نہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ انہیں مشق ہے اس طرح کے ترانوں کو رائج کرنے کا ـــــ لیکن جن اسکولوں میں ہندو مسلم دونوں طرح کے بچے زیر تعلیم ہیں۔ وہاں اس طرح کے ترانوں کو رائج کرنا بلکہ ٹھونسنا جمہوری اور سیکولرازم کے نقطۂ نظر سے غلط در غلط ہے۔ لیکن مجبوری ہے آج حکومت کے ایوانوں پر ایسے لوگوں کا تسلط ہے۔ جو غنڈہ گردی اور گھوم گھاسی ہی کو فروغ دے رہے ہیں۔ یہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں اور لاٹھی کا سہارا لیکر ہر حرام بات کو معاشرے میں پھیلانے کی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو اس طرح کی مشرکانہ تحریکوں کی کھل کر مخالفت کرنی چاہیئے۔ یوپی میں بعض دینی مدارس نے بندے ماترم کی کھلکر مخالفت کی ہے۔ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن ندوی اور جمعیۃ العلماء کے صدر محترم مولانا سید اسعد مدنی نے بھی اس ترانے کے پڑھنے پڑھانے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ غالباً اب حکومت کی طرف سے بھی اس ترانے کو لازمی قرار دینے والی بات ہلکی پڑ گئی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مسلمان اسے کہتے ہیں جو اپنے سر کو بارگاہِ خداوندی کے ماسوا کسی دوسری جگہ جھکانے کے لئے تیار نہ ہو۔ بندے ماترم جیسے ترانے مسلمانوں کے خلاف سازش کرنیوالے ذہنوں کا شاہکار ہیں۔ یہ ایک ایسے ناول کے مانند ہے جو مسلمانوں کے خلاف لکھا گیا تھا۔ ۱۹۳۷ء میں اس ترانے پر کافی لے دے ہو چکی تھی۔ متنازعہ ہونے کی وجہ سے آنجہانی پنڈت نہرو نے اس ترانے کو قومی ترانہ تسلیم نہیں کیا تھا۔ ان کے علاوہ کسی بھی ایسے لیڈر نے جو سیکولرازم کا علمبردار رہا اس نے بندے ماترم کو قومی ترانہ نہیں مانا اور نہ اس کی توصیف کی کیوں کہ اس میں خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ایک خاموش سازش کارفرما ہے۔ یہ ہندوستان کی ساری زمین کو دیوتا ثابت کرتا ہے اور اس کے سامنے سرِ تعبد خم کرنے کی تلقین کرتا ہے جو شرعاً حرام ہے جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے۔

سر جس پہ نہ جھک جائے اُسے در نہیں کہتے
اور ہر در پہ جو جھک جائے اُسے سر نہیں کہتے

بُری عادت

سوال از: (ایضاً)

میری پریشانی یہ ہے کہ بچپن سے مجھے انگلیاں چٹخانے کی منحوس عادت ہے۔ تقریباً بیس سال سے برابر انگلیاں چٹخاتا ہوں۔ اور دن رات ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں چٹخاتا ہوں۔ جس سے میرے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کی ہڈیاں ڈھیلی پڑ گئی ہیں۔ اور ساتھ میں یہ بھی واضح فرمادیں کہ اسلامی نقطۂ نظر سے انگلیاں چٹخانا کیسا ہے کیا انگلیاں چٹخانا سچ مچ اپنے اندر نحوست رکھتا ہے۔

جواب بے وجہ اپنی انگلیاں چٹخانا اور دانتوں سے اپنے ناخن کاٹنا جیسی حرکتیں بلاشبہ غلط حرکتیں ہیں۔ اور ان سے نحوست اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اعضاء بھی کمزور ہو جاتے ہیں کوئی بھی غیر فطری کام انسان کے لئے مضر ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے دین اسلام نے ہر غیر فطری کام سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ آپ خود ہی دیکھ لیں کہ بار بار انگلیاں چٹخانے سے آپ کی اُنگلیوں کی ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور آپ کو خود اس کام سے وحشت ہونے لگی ہے۔ لیکن بُری عادتوں سے پیچھا چھڑانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر انسان کسی بُری

عادت کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلے تو اس کے لئے بُری عادت سے نجات حاصل کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ عزم مصمم کے ساتھ آپ اس خرابی سے خود کو نجات دلانے کا فیصلہ کریں۔ اللہ آپ کی مدد کرے گا۔

حسد کا علاج

سوال از: (ایضاً)

ہمارے گھر والوں سے ہماری دولت سے بہت سے لوگ حسد کرتے ہیں۔ ہم لوگ پہلے بہت غریب تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا نوازا۔ کہ بہی خواہ رشک کرنے پر اور بدخواہ حسد کرنے پر مجبور ہوگئے۔ آپ یقین مانئے یا نہ مانئے یہ لوگ ہمیشہ ہمارے نقصان کے درپے رہتے ہیں کہ لوگ کس طرح تباہ ہو۔ اور کیوں کر انہیں دنیاوی مشکلات ومصائب درپیش آئیں۔ اس میں اڑوس اور پڑوس اور رشتے دار شامل ہیں۔ آج کے حالات ایسے ہیں کہ مسلمان، مسلمان کو آگے بڑھتے دیکھ نہیں سکتا مسلمان، مسلمان کے نقصان کے درپے رہتا ہے کوئی غیر نہیں۔

براہ کرم آپ ہمیں طلسماتی دنیا کے روحانی ڈاک میں ایک ایسا نقش لکھیں جس کو آویزاں کرنے سے اور گھر کے سبھی افراد حاسدین کی حسد کا شکار نہ ہوں۔ ساتھ میں یہ بھی لکھیں کہ نقش کو گھر کے افراد میں سے کوئی ایک لکھ کر آویزاں کرائیں۔ یا کسی عامل سے اور کونسی چھوٹی سی دعا یا آیت ہے جس کو پڑھنے سے آدمی حاسدوں کی حسد سے اور بدنظروں کی بدنظر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

سوال بہت طویل، معذرت خواہ۔ ان سوالوں کو روحانی ڈاک کے کالم میں دیں تو بہتر ہوگا۔ ورنہ پھر اللہ کی مرضی۔

جواب قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کا شان نزول یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ شر پھیلانے والے انسانوں سے اور حسد کرنیوالے لوگوں سے شریف اور اہل ایمان حضرات کی حفاظت فرماتے۔

ان سورتوں کا ورد بغض وحسد اور جادو ٹونا کی قباحتوں اور فتنہ انگیزیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ ان سورتوں کا نقش بھی جادو کے اثرات اور حسد کی فتنہ انگیزی سے بفضل خدا بچاتا ہے۔

آپ ہر فرض نماز کے بعد ان دونوں سورتوں کو تین تین مرتبہ پڑھا کریں۔ اور رات کو سونے سے پہلے "یَاسَلَامُ یَا لَطِیْفُ یَا وَاسِعُ" ۳۶۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ حسد وبدخواہی اور بغض وعناد کی تباہ کاریوں سے بھی محفوظ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار کو خیر وبرکت سے معمور رکھے گا۔ اور آپ کے گھر کا امن وامان بھی انشاء اللہ باقی رہے گا۔

جب بھی اس دنیا میں کوئی ترقی کرے گا یا اس کو بفضل رب العالمین دنیا کی نعمتیں اور خوشیاں عطا ہوں گی تو اس کے اردگرد کچھ بُرا چاہنے والے بھی پیدا ہوں گے۔ جب دنیا والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی محبوب ترین اور عظیم شخصیت سے حسد کرسکتے ہیں تو ہماری اور آپ کی کیا بساط ہے۔ حسد کرنے والوں کو حسد کرنے دیجئے۔ انہیں ان کے کئے کی سزا اللہ خود دے گا۔ ہمارا کام اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر کامیابی حاصل کرنا ہے۔ ہمیں اس سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ اس کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں ان پر شاکر رہیں۔ اور صبر وضبط سے کام لیں۔ یہی مومنوں کی شان ہے اور بُرے لوگوں کی بُرائی برداشت کرکے ہی ایمان میں نکھار اور عظمت پیدا ہوتی ہے۔ کہنے کو تو سبھی مسلمان ہیں۔ آپ اپنے بدخواہوں کی بدخواہی پر صبر وضبط کرکے اور قرآن کی تلاوت کے ذریعہ بدخواہوں کی بدخواہی سے نجات پانے کی مومنانہ روش اپنا کر اچھے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں۔

بقیہ: خوابوں کی تعبیر

تعبیر ان تمام خوابوں کی ملی جلی تعبیر یہ ہے کہ عنقریب ہندوستان میں ایک سنہرا انقلاب آئے گا۔ اور ہر طرف دین اسلام کا بول بالا ہوگا۔ لیکن اسلام کے غلبے سے پہلے ایک فیصلہ کن معرکہ بھی برپا ہوگا جس میں "تبدیلی قوم" کے واقعات شہر در شہر ہوں گے۔ اور حق تعالیٰ غیر مسلموں کو ہدایت سے سرفراز کریں گے۔ اس موقعہ پر یہ اندیشہ بھی ہے کہ بیشمار مسلمان مرتد نہ ہوجائیں۔ اس لئے کہ "تبدیلی قوم" یک طرفہ نہیں ہوگی بلکہ دو طرفہ ہوگی۔ کچھ لوگ خدانخواستہ گمراہ ہوجائیں گے۔ اور کچھ لوگ انشاء اللہ ہدایت یافتہ ہوجائیں گے۔

اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ ہم تبدیلی قوم کی زد میں نہ آئیں۔ اور اللہ ہمارے ایمان واسلام کو سلامت رکھے۔

بہرحال اس طرح کے خواب جو بالعموم دیکھنے میں آرہے ہیں۔ اس سنہرے انقلاب کی طرف اشارہ کررہے ہیں ______ جس کی پیشین گوئیاں برسہا برس پہلے ہمارے بزرگوں نے کی تھیں۔

(واللہ اعلم)

بَابُ الحَاضِرَاتُ

باب نمبر ۱

آدابِ حاضراتُ

بعض عاملین کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ ہم نے بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کیا۔ لیکن ہمیں ان میں کامیابی نہیں ملی۔ اور حاضرات نہ ہو سکی۔ ایسے لوگ بالعموم حاضرات کے آداب و شرائط سے ناواقف ہوتے ہیں سرسری طور پر کتابیں پڑھ کر حاضرات شروع کر دیتے ہیں اور ناکام ہو جانے کی صورت میں اپنی کوتاہیوں کا احساس کرنے کے بجائے رُوحانی عملیات ہی سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ حاضرات کے طریقے لکھنے سے قبل ہم صنم خانۂ عملیات کے قارئین کو حاضرات کے آداب و شرائط سے آگاہ کر دیں تاکہ انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا نہ پڑے۔

- سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ عامل اور معمول دونوں باوضو ہوں۔ اور ان کا لباس پاک صاف اور کسی بھی عطر سے معطر ہو۔
- جس طریقے سے حاضرات کی جائے وہ طریقے از بر یاد ہو اور صحیح تلفظ اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کیساتھ پڑھنے کی قدرت ہو۔
- جس کمرے میں حاضرات کرنی ہو وہ کمرہ پاک صاف ہو۔ اس کمرے میں کوئی فحش زنا اور شراب نوشی جیسا گناہ نہ ہوتا ہو۔ ٹی، وی نہ چلتا ہو۔ اور کسی بھی طرح کا کوئی فحش کام نہ ہوتا ہو۔
- کمرہ بالکل بند ہو۔ اگر کوئی روشندان یا جنگلا وغیرہ ہو تو حاضرات کے وقت اسے بند کر دینا چاہئے۔
- کمرے میں کسی طرح کا ایسا کلنڈر نہ ہو۔ جس میں عورت و مرد کی فحش اور برہنہ تصویر ہو۔
- حاضرات کے وقت کمرے میں کوئی بھی شخص سگریٹ نوشی نہ کرے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ جس کمرے میں حاضرات کرنی ہو وہاں ۲ گھنٹے پہلے ہی سے تمباکو نوشی نہ ہو۔
- حاضرات کے وقت کمرے میں کوئی ایسی عورت موجود نہ ہو جس کو ماہواری آ رہی ہو۔ کوئی ایسا مرد یا عورت موجود نہ ہو جس پر غسلِ جنابت واجب ہو۔
- بوقت حاضرات کمرے میں جس ستارے کی ساعت ہو اس کا بخور جلائیں۔ ورنہ پھر لوبان اور اگر بتی جلائیں۔
- عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت پاک صاف رکھے۔ اور خدمتِ خلق کی نیت سے اور اللہ کی مخلوقات کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے حاضرات کرے۔ تماشہ دکھانے کی نیت سے نہیں ہونی چاہئے۔ اس سے مؤکلین خفا ہو جاتے ہیں۔ اور عامل کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔
- عامل کسی بھی طریقے کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ازراہِ تجربہ کسی بچے پر حاضرات کر سکتا ہے۔ اس وقت بھی کوئی اہم سوال ذہن میں رکھے۔ اور مؤکلین سے ان کا جواب طلب کرے۔
- جس کمرے میں حاضرات کرنی ہو اس میں تاریکی جس قدر ہوگی۔ اس قدر ہی واضح انداز میں حاضرات کا نزول ہوگا۔

رات کو صرف چراغ کی روشنی کافی ہے۔ لائٹ نہ جلائیں اگر جلانی ضروری ہو تو نائٹ بلب جلائیں تیز روشنی کا بلب نہ جلائیں۔

● عامل حاضرات کا اسٹینڈ تیار کرے۔ ایک مٹی کا گھڑا لے یا مٹی کی ہانڈی لے اور اس کو الٹا کر کے قبلے کیطرف رکھ دے۔ اسی کے اوپر مٹی کا کورا چراغ رکھئے۔ کورے چراغ سے مراد یہ ہے کہ اس چراغ کو اس سے پہلے استعمال نہ کیا ہو اور نہ ہی اس کو پانی لگا ہو۔

● چراغ میں جلانے کیلئے نئی روئی کی بتی بنائیں۔ اور سرسوں کا تیل چراغ میں ڈالیں۔ جس حاضرات میں تلوں کے تیل کی شرط ہو۔ اس میں تلوں کا تیل، اور جس حاضرات میں اصلی گھی کی شرط ہو اس میں اصلی گھی ڈالیں۔ جہاں کوئی شرط اور قید نہ ہو وہاں سرسوں کا تیل ہی استعمال کریں۔

● جس حاضرات میں زکوٰۃ کی شرط ہو اس کو بغیر زکوٰۃ ادا کئے نہ کریں۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

● عامل ایک چٹائی بچھا کر حاضرات کا اسٹینڈ مغرب کی جانب قائم کرے۔ خود قبلہ رو بیٹھے۔ اپنی پشت مشرق کی طرف کرے۔ معمول کو اپنی دائیں جانب بٹھائے رخ اس کا بھی مغرب کی طرف کرے۔ لیکن اس کی پشت گوشۂ شمال کی طرف ہو۔ مریض کو اپنی بائیں جانب بٹھائے اس کا رخ چراغ کیطرف یا نقش حاضرات کی طرف ہو اور پشت گوشۂ جنوب کی طرف ہو۔

● عامل حاضرات کے وقت ثابت اڑد اپنے پاس رکھے اور اس پر عزیمت پڑھنے کے بعد دم کر کے معمول کے سینے کی طرف اچھالتا رہے۔ یہ زکوٰۃ کھولنے کا ایک طریقہ ہے اور تجربتاً مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

● حاضرات کھلنے کے بعد معمول انتہائی ادب و احترام کے ساتھ معمول کے ذریعہ اپنا سلام پیش کرے۔ حاضر ہونیکا شکریہ ادا کرے۔ اور اس کے بعد اپنے سوالات اور مطالبات رکھے۔ فراغت عمل کے بعد پھر مؤکلین کا شکریہ ادا کرے اور انہیں اچھے الفاظ کے ساتھ رخصت کرے۔

● معمول کا آسیبی اور سحری اثرات سے پاک صاف ہونا ضروری ہے۔ کسی ایسے بچّے کو معمول نہ بنائیں جو آسیب یا سحر کا شکار ہو۔

● کسی حاملہ عورت پر حاضرات نہ کریں۔

● کسی ایسی عورت پر حاضرات نہ کریں جس کے بال کٹے ہوئے ہوں یا جس کے ناخن پر نیل پالش وغیرہ لگا ہوا ہو۔

● کسی مشرک عورت مرد پر حاضرات نہ کریں۔

● معمول ہمیشہ ایسے بچّے کو بنائیں جس کی عمر دس سال سے کم ہو۔ اس سلسلے میں لڑکے یا لڑکی کی کوئی قید نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی طریقے سے لڑکے لڑکی کی قید ہو تو اس کا لحاظ کریں۔

● جس بچّے، عورت، مرد کی آنکھ میں کوئی نقص ہو۔ مثلاً آنکھ کا بھینگا پن، یا کوئی ایک آنکھ پتھر کی ہو۔ یا کوئی اور نقص واقع ہو تو اس پر حاضرات نہیں کرنی چاہیئے۔ البتہ بینائی کی کمی گوارہ ہوگی۔ اس کو نقص سے تعبیر نہیں کریں گے۔

● حاضرات کیلئے ایسے بچّے کا انتخاب کرنا چاہیئے جو بالکل صحت مند ہو۔ اور دماغی اعتبار سے بھی اس میں کسی طرح کی کوئی کمی نہ ہو۔ سست، بیمار یا بیوقوف قسم کے بچّوں پر حاضرات نہیں کرنی چاہیئے۔

● حاضرات کرنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ البتہ نماز کے اوقات میں اور اُن اوقات میں جن میں نماز مکروہ

ہے۔ حاضرات نہیں کرنی چاہیئے۔

● ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کو اور محرم کی دس تاریخ کو حاضرات نہیں کرنی چاہیئے۔

● جن حاضرات میں دن یا رات کی کوئی قید ہو اس کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

● بعض حاضرات کے وقت سات طرح کی مٹھائی، پھول، بتاشے، الائچی وغیرہ کی شرط ہوتی ہے اس کو توشۂ حاضرات کہتے ہیں۔ یہ مؤکلین کا صدقہ ہوتا ہے۔ اور حاضرات کے بعد ان چیزوں کا کسی دریا میں ڈالنا ضروری ہوتا ہے۔ دریا قریب ہیں نہ ہو تو کسی جنگل یا میدان میں جو بستی سے دور ہو رکھ دینا چاہیئے۔

● جن حاضرات میں کسی توشۂ حاضرات کی قید ہو۔ اس حاضرات کو اس توشۂ حاضرات کے بغیر نہ کریں۔ ورنہ مایوسی یا کسی نقصان کا امکان ہے۔

● حاضرات کے وقت حصار کرنا ضروری ہے۔ عامل اپنا حصار اپنے اوپر دم کر کے کرے اور معمول اور مریض کا حصار بھی ضروری ہے۔ جو دم کر کے بھی ٹھیک ہے۔ ورنہ حصار کا دائرہ قائم کرے۔ بہرکیف کسی بھی حصار کے ذریعہ خود کو اور معمول مریض کو دائرۂ حفاظت میں لے لینا عامل کیلئے ضروری ہے۔

● یہ بات یاد رکھیں کہ جب عامل کسی بچے پر یا کسی بڑے پر حاضرات کرتا ہے۔ وہ حاضرات کسی نقش کے خانے پر کیجاتی ہو یا ہتھیلی یا انگوٹھے پر، پہلے معمول کو چھوٹے چھوٹے تارے جگنو کی مانند نظر آتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے پھر اندھیرا سا چھا جاتا ہے۔ سر اور آنکھیں بھاری ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد حاضرات کھل جاتی ہے۔ اور سب کچھ صاف نظر آنے لگتا ہے۔

● مریض سے مراد، ضرورت مند بھی ہے۔ مثلاً کسی کے گھر سے مال چوری ہو گیا ہے تو اس شخص کو مریض یا ضرورت مند سمجھ کر بچے کے برابر میں بٹھایا جا سکتا ہے۔ یا مثلاً کوئی شخص کسی بھی طرح کی معلومات چاہتا ہے تو اس کو ضرورت مند سمجھ کر معمول کے برابر میں بٹھا سکتے ہیں۔

● حاضرات کی سیاہی تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کافور کو عرقِ گلاب میں ڈال دیں اور ۲۴ گھنٹے تک ڈالے رکھیں اس کے بعد نئی روئی میں ایک بتی بنائیں اور اس گلاب میں اس کو تر بتر کر لیں۔ پھر دو چراغ مٹی کے کورے لیں۔ ایک چراغ نیچے رکھیں۔ اس میں سرسوں کا، تلوں کا یا زیتون کا تیل ڈالیں۔ اور اس بتی کو جلائیں جو عرقِ گلاب میں بھگوئی گئی تھی۔ پھر دوسرے چراغ کو اسی چراغ کے اوپر رکھیں۔ اوپر والے چراغ پر سیاہی جمنے شروع ہو جائے گی۔ اس طریقے کو سیاہی اُپارنا کہتے ہیں۔ اور اسی طرح کاجل بنائے جاتے ہیں۔ یہ سیاہی حاضرات کیلئے انشاء اللہ مفید اور مؤثر ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر کسی خاص عمل میں کوئی خاص طریقہ سیاہی اُپارنے کا درج ہو تو اس کا لحاظ رکھیں۔

● کسی بھی عامل کو ایک دن میں ۳ مرتبہ سے زیادہ ایک طریقے کی حاضرات نہیں کرنی چاہیئے۔ ۳ سے زائد مرتبہ حاضرات کرنے سے مؤکلین بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور وہ حاضر ہونا بند کر دیتے ہیں۔

● بعض حاضرات میں پرہیز کی شرط ہوتی ہے۔ اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

● ہر حاضرات کے بعد عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کر لے۔ اور اس کا ثواب بزرگانِ چشت کو پہونچائے۔

● حاضرات کرکے سٹے کے نمبر معلوم کرنا یا کوئی اور ناجائز قسم کی تحقیقات کرنا یا کسی کے عیبوں سے پردے ہٹانا شرعاً ممنوع ہے۔ کسی بھی عامل کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ وہ ناجائز قسم کی تحقیقات کے لئے یا کسی کو رسوا کرنے کیلئے حاضرات کرے۔
● چوری اور قتل وغارت گری کے معاملات میں بھی عاملین کو احتیاط برتنی چاہیئے۔ اور اپنی زبان سے بھی کسی کا نام نہیں بتانا چاہیئے۔ کسی کو رسوا کرنا یا پوشیدہ حقیقت سے پردے ہٹا کر سماج میں فتنے پھیلانا روحانی عملیات کی بنیادی شرائط کے خلاف ہے۔

ان چند ضروری آداب و شرائط کی وضاحت کے بعد اب ہم حاضرات کے وہ اہم طریقے درج کر رہے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار طریقے ممکن ہیں۔ کیوں کہ علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ لیکن ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ اپنے قارئین کو ان طریقوں سے روشناس کرائیں جو مجرب اور آزمودہ ہوں۔ اور جن کو اختیار کرنے میں غیر معمولی مشقت برداشت نہ کرنی پڑتی ہوں۔ قارئین خود ہی محسوس کریں گے کہ ہم نے کھلی فیاضی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور مالِ عملیات کو چوراہے پر لٹا دیا ہے۔ اور کسی طرح کے بخل اور خساست کو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین ان طریقوں سے جو دولتِ بیکراں کی حیثیت رکھتے ہیں بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور اللہ کے بندوں کی ان کے ذریعے مدد کریں گے اور ہمیں بھی دعاءِ خیر میں یاد رکھیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ حق تعالیٰ ان طریقوں سے کام لینے کی اہل لوگوں کو توفیق دے اور نا اہلوں سے اس خزانے کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

- ایک ضروری بات یہ بھی عرض کردیں کہ ناظرین جس طریقے پر تجربہ کرنا چاہیں اس کو غور وخوض کے ساتھ پڑھیں پھر اس کے ایک ایک جزو اور ایک ایک گوشے کو ذہن میں پوری طرح محفوظ رکھیں۔ اور تمام شرائط و قیود کا لحاظ رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کا اہتمام کریں۔ عجلت اور جلد بازی میں عملیات کے اہم گوشے نظر انداز ہو جاتے ہیں اور انجام کار عامل کو ناکامی اور مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اس لئے تمام ناظرین کو بطور خاص یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عملیاتِ حاضرات کے ایک ایک گوشے پر پوری طرح نظر ڈالیں اور احتیاط اور ذمہ داری کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر اس سلسلے میں قدم اٹھائیں۔ انشاءاللہ اکابرین کے تجویز کردہ تمام فارمولے جو ہم نے آپ کے لئے اس باب میں جمع کئے ہیں سب کے لئے مفید اور مؤثر ثابت ہوں گے۔ ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھی دعاءِ خیر میں یاد رکھیں ——— اور تمام عاملین کو بھی دعاءِ خیر میں یاد رکھیں جنہوں نے اس فن کے لئے دن رات جدوجہد کرکے اس فن کو سب کے لئے آسان بنا دیا۔ اللہ ان کی قبروں کو نور سے بھردے اور ہم سب کو "خدمتِ خلق" کی نیت سے اس لائن کی خوبیاں اپنانے کی توفیق دے۔ آمین۔

حاضرات کے مجرب طریقے

طریقہ ۱ نقش پندرہ کو ۱۵ دن تک روزانہ گیارہ عدد لکھ کر روزانہ ہی دریا میں ڈالیں۔ بہ نیت زکوٰۃ حاضرات جب حاضرات کرنی ہو، ایک ایسے لڑکے کو جس کی عمر دس سال سے کم ہو۔ نہلا کر صاف کپڑے پہنا کر کسی پاک چٹائی پر بٹھائے۔ اور پندرہ کا نقش لکھ کر لڑکے کے سر پر رکھے۔ عامل اپنی ہتھیلی پر ایک بوند پانی کی ڈالے اور عامل لڑکے سے کہے کہ وہ عامل کی ہتھیلی کی طرف دیکھے۔ انشاء اللہ لڑکے پر حاضرات کھل جائے گی۔ عامل لڑکے کی معرفت مؤکلین سے سوال وجواب کرے

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

طریقہ ۲ کورے چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈال کر سیاہی اُتاریں۔ پھر اس سیاہی میں چنبیلی کا تیل ملا کر کسی نابالغ لڑکے کے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے پر لگائیں۔ اور ۳ مرتبہ مؤکلین کے نام پڑھ کر عامل لڑکے پر بھی دم کرتا رہے۔ اور لڑکے کے ناخن پر بھی۔ انشاء اللہ چند منٹ کے بعد لڑکے پر حاضرات کھل جائے گی۔ اگر لڑکے کا ناخن چھوٹا ہو تو اس کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہی لگائیں۔

مؤکلین کے نام یہ ہیں۔ اور اس طرح ۳ مرتبہ پڑھ کر دم کرتا رہے۔

جَرْہُوش اَرَادَش هُبُوْنُ بَرْتُوْنُ سَلُوْش سَلُوْمَالِش اَلَایَا رَبِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ حاضر شو۔

طریقہ ۳ کافور کی سیاہی اُتار کر اس میں عطر ملا کر کسی نابالغ بچے کے ناخن یا ہتھیلی پر سیاہی لگائیں اور اس سیاہی پر چالیس مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر دم کر دیں۔ بچے کے ہاتھ پر سیاہی لگانے کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ چند منٹ میں حاضرات ہوگی اور ۴ مؤکل لڑکے کو نظر آئیں گے۔ جو اس کے سوالوں کا جواب دیں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ یَاهُوَ یَاهُوَ یَامَنْ هُوَ یَامَنْ لَیْسَ لَہٗ اِلَّا هُوَ۔

طریقہ ۴ چنبیلی کے تیل کی سیاہی اُتار کر پھر اس میں چنبیلی کا تیل لگا کر کسی نابالغ بچے کے ناخن پر لگا کر عامل سورۂ یٰسین پہلی مُبین تک پڑھ کر لڑکے پر دم کرے۔ انشاء اللہ حاضرات ہوگی۔ ہر سوال پر عامل کو چاہیئے کہ ایک مرتبہ سورۂ اخلاص بھی پڑھ لیا کرے۔

طریقہ ۵ نو چندی جمعرات کو روزہ رکھیں۔ اور دودھ اور چاول سے افطار کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد آیت الکرسی مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔ یعنی ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات

اس طرح ۳۱۲ مرتبہ پڑھیں۔

کلمات یہ ہیں۔ بَسُرْ یَاخ کَشِیْ هَنْ لِخ شَلْخَبٍ طَلِخ اَحْضَرُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَافْعَلُوْا كَذَا وَكَذَا۔
کذا وکذا کی جگہ اپنا مقصد زبان سے ادا کریں۔ عمل کے دوران سامنے دیوار کی طرف دیکھیں۔ یا سفید چادر عمل کے دوران سامنے تان لیں۔ اور اسی کی طرف دیکھ کر عمل کریں۔ انشاء اللہ سامنے دیوار یا چادر پر مؤکلین پرندوں کی صورت میں نظر آئیں گے۔ جب عامل کو مؤکل نظر آجائیں تو وہ بلا تعداد یہ پڑھے۔

اِنْصَرِفُوْا اِلٰى مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ اِنْصَرِفُوْا مَاجُوْدِيْنَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَجَزَاكُمْ عَنَّا خَيْرًا۔

کامیاب عمل ہے۔ اور اس کے مؤکلین عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے بالعموم کام بنجاتے ہیں۔

طریقہ ۶ چینی کے پیالے میں چنبیلی کے تیل کی اُپاڑی ہوئی سیاہی ڈال کر ۳ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ اور ۳ مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَرْوَاحِ بِحَقِّ حضرت سلیمان بن داؤد عَلَيْهِ السَّلَامُ اَحْضَرُوْا اَحْضَرُوْا اَحْضَرُوْا يَا قَوْمَ حَاضِرَاتِ حَاضِرْ شَوْ بِحَقِّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ انشاء اللہ چند منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔ عامل خود ہی سوال وجواب کرے۔

طریقہ ۷ حاضرات کا ایک ایسا عمل نقل کیا جاتا ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ اور اس عمل کی حاضرات صحیح معلومات فراہم کرتی ہیں۔

طریقہ یہ ہے کہ ابابیل، کیکڑہ، رہو مچھلی، کالا سانپ، گدھ، ان جانوروں کے سرلے کر ایک مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اور ۵ گھنٹے تک آگ جلائیں۔ اس کی راکھ کو روغن بادام میں ملا کر رکھ لیں۔ حسب طریقہ حاضرات شروع کریں۔ اور کسی نابالغ لڑکے کی ہتھیلی پر یہ کاجل لگائیں۔ اور آیت کریمہ دس مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ فوراً حاضرات ہوگی۔ مؤکلین حاضر ہوں گے۔ اور ہر سوال کا جواب دیں گے۔

طریقہ ۸ ۳ دن تک بعد نماز عشاء ۶ ہزار مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۔ بِحَقِّ سلیمان بن داؤد عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اس کے بعد مٹی کے دو پیالے لے کر دونوں پر ساٹھ ساٹھ مرتبہ مذکورہ آیت مذکورہ طریقے سے پڑھ کر دم کردیں۔ اور کافور اور کوئی عطر لیکر کاجل حسب طریقہ تیار کریں۔ اور اس کو کسی ڈبے میں محفوظ کردیں۔ جب حاضرات کرنی ہو تو کسی نابالغ بچے کے انگوٹھے پر یہ کاجل لگا کر مذکورہ آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کردیں حاضرات ہوگی اور مؤکلین ہر سوال کا جواب انشاء اللہ دیں گے۔

طریقہ ۹ اس طریقہ حاضرات میں جواب تحریر کے ذریعہ ملتا ہے۔ طریقہ کامیاب ہے۔ عامل کو شروع میں تھوڑی سی محنت کرنی پڑے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو کسی خلوت میں بیٹھ کر عمل کی شروعات کریں۔ دورانِ عمل احرام باندھیں۔ اور خوشبو خاصی مقدار میں لگائیں۔ اپنے سامنے بند چاقو رکھیں۔ اور چنبیلی کے پھول یا جو پھول میسر ہوں رکھ لیں۔ روبہ قبلہ ہو کر

۴۰۵ مرتبہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۲۰ دن لگاتار عمل پڑھنے کے بعد ایک دن ناغہ کردیں۔ اس کے بعد پھر ۲۰ دن عمل پڑھ کر ایک دن ناغہ کر کے ایک کاغذ پر اپنا سوال لکھ کر مصلے کے نیچے کاغذ چھوڑ دیں۔ اور کمرہ بند کر کے تالہ لگادیں۔ انشاء اللہ اگلے دن جواب تحریر میں ملے گا۔ اگر خدانخواستہ جواب نہ ملے تو ۲۰ دن مزید عمل کریں۔ ۶۰ دن میں بفضلِ ربّ العٰلمین عمل لازماً کامیاب ہوجاتا ہے۔ ایک بار کی کامیابی کے بعد پھر ہمیشہ انشاء اللہ کامیابی ملتی رہے گی۔

طریقہ یہ اختیار کرنا ہوگا کہ ایک کاغذ پر سوال لکھ کر ۴۰۵ مرتبہ اس پر عمل پڑھ کر دم کر کے اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر عامل سوجائے۔ انشاء اللہ صبح کو اسے اپنے سوال کا جواب تحریری طور پر مل جائے گا۔

عمل یہ ہے۔ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ اَحْضَرُوْا یَا خُذُ امرهٰذا اِ السُّوْرَة بحقِّ محمّدنِ الْمُصْطَفٰی صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

اس عمل کو انجام دیتے وقت کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔ اور مکمل خلوت میں عمل کریں۔ انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔ مجرب اور آزمودہ عمل ہے۔

طریقہ نمبر ۱۰ مندرجہ ذیل عزیمت کی زکوٰۃ ادا کریں۔ روزانہ ۳۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ جب حاضرات کرنی ہو تو ایک آئینہ لیں۔ اور اس پر سات مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کردیں۔ اور کسی نابالغ بچے کو یہ آئینہ دکھائیں۔ انشاء اللہ اس میں حاضرات ہوگی۔ اور ہر سوال کا جواب ملے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ عَامَاطَہٗ مَا اَنَا عَلَیْکَ بسم اللہ عَاسِقَۃ مَاسِعَۃ اللہ بسم اللہ ھُوَ السَّمَآءِ وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ بسم اللہ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۔ بحق یا رفیق ۔ بسم اللہ صحاراً اجعلنا

طریقہ نمبر ۱۱ یہ حاضرات خاص طور پر آسیبی اثرات میں مبتلا مریضوں کے لئے کی جاتی ہے۔ ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل نقش بنالیں۔ اور مریض سے تاکید کریں کہ وہ اس نقش کی طرف دیکھے۔ اور عامل اپنے اوپر مندرجہ ذیل کلمات سات مرتبہ پڑھ کر دم کرلے۔ مریض کو موکل نظر آئیں گے۔ اور عامل کی ہر بات کا جواب مریض کی معرفت دیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۶	۱۰
۸		۲
۱۱		۹
۳		۷
۵	۱۲	۱
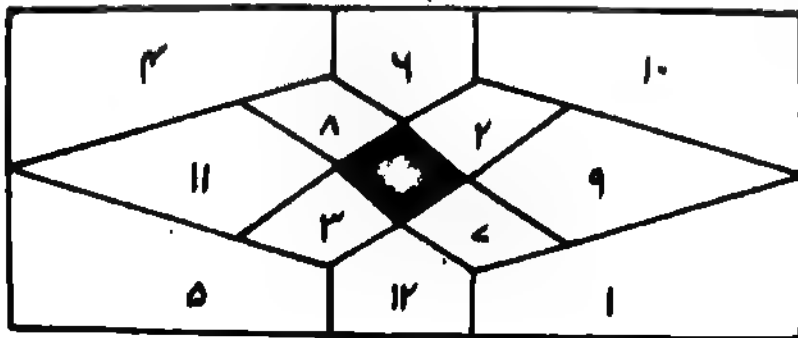
الخبیثات الخبیثات للخبیثین للخبیثین
ہرچہ در وجود فلاں ابن فلاں موجود است در این نقش
حاضر شو۔ وخاکستر شود۔ او دفع شود

اگر مریض کو اثرات جلتے ہوئے دکھائی دیں تو سمجھ لیں کہ اثرات باطل ہو گئے ہیں۔ ورنہ وہ حاضر ہو کر آئندہ نہ آنیکا وعدہ کر کے دفع ہو جائیں گے۔

طریقہ ۱۲ اب ہم حاضرات کے وہ معتبر طریقے نقل کر رہے ہیں جن میں کامیابی کامل جاننا یقینی ہے لیکن عامل کو ان اعمال میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ان کی زکوٰۃ ضرور ادا کر دینی چاہیئے۔ اگر عامل زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو کامیابی محض اتفاقی ہوگی۔ سب سے پہلے ہم بسم اللہ کی حاضرات کے طریقے درج کریں گے۔ لیکن ان حاضرات سے استفادہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے عامل حاضرات بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور بسم اللہ کی عظمت وفضیلت سے پوری طرح واقفیت حاصل کریں۔

راقم الحروف نے "بسم اللہ کی عظمت وافادیت" میں بہت سے اہم رازوں سے پردہ اٹھایا تھا بہتر ہوگا کہ تمام قارئین اس کا مطالعہ کریں۔

بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ لگاتار ۴۱ دن تک بسم اللہ الرحمن الرحیم بحق اجب یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل۔ اس نوچندی جمعرات سے جس میں چاند عقرب میں نہ ہو۔ زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ دورانِ چلہ جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور لایعنی گفتگو سے خود کو بچائے اور زیادہ وقت عبادت وریاضت یا خاموشی اور تنہائی میں گزارے۔ نماز باجماعت کا اہتمام رکھے۔ اکثر باوضو رہنے کی کوشش کرے۔ ۴۱ ویں دن ۱۹ غریبوں کو کھانا کھلائے اور اس کا ایصالِ ثواب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں تمام بزرگانِ چشت کو پہونچا دے۔ اس طرح انشاء اللہ بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کے بعد جب حاضرات کرنی ہو۔ تو بسم اللہ کا نقش حرفی جمعہ کے دن بہ ساعتِ زہرہ لکھ کر رکھ لے۔ اور اس کے سولہویں خانے میں ربع اعتبار چال آتشی سیاہی بھردے۔ اور حاضرات کے وقت سیاہی پر خوشبو لگائے۔

عامل کو چاہیئے کہ حاضرات مکمل تنہائی میں کرے اور بند کمرے میں کرے۔ کمرے میں زیادہ روشنی نہ ہو۔ اگر اندھیرا ہو تو چراغ یا نائٹ بلب جلائے تیز روشنی کا بلب استعمال نہ کرے۔ حاضرات کے وقت ایک سفید رنگ کی چادر زمین پر بچھائے۔ عامل قبلہ رو بیٹھے۔ اور اپنے سامنے ایک مٹی کی کوری ہانڈی الٹی کر کے رکھ لے۔ اور اس پر مٹی کا کورا چراغ رکھے۔ اس میں سرسوں کا تیل ڈالے۔ اور نئی روئی کی بتی بنا کر اس چراغ میں جلائے۔ اور چراغ کے برابر کسی نابالغ بچے کو بٹھا لے۔ اور اس کے ہاتھ میں بسم اللہ کا نقش پکڑا دے۔ عامل کچھ ثابت اُردمنگا کر رکھ لے عامل دورانِ عمل اُرد ایک ایک کر کے بچے کے سینے پر مارتا رہے۔ اور عزیمت پڑھتا رہے۔ اور بچے کو تاکید کرے کہ وہ نقش کے سیاہ خانے کی طرف دیکھتا رہے۔ اِدھر اُدھر اپنا دھیان نہ دے۔ حاضرات سے پہلے ضروری ہے کہ عامل اپنا اور بچے کا حصار کرلے۔ تاکہ خطرات اور رجعتِ عمل سے محفوظ رہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھنے کے بعد حاضرات کھل جائے گی۔ خدانخواستہ ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھنے سے حاضرات نہ کھلے تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھے۔ انشاء اللہ اس مرتبہ حاضرات کھل جائے گی۔ بالعموم ۲۱ مرتبہ پڑھنے سے حاضرات کھل جاتی ہے۔ ورنہ ۶۳ مرتبہ پڑھنے سے تو حاضرات کھل ہی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ایک مؤکل حاضر ہوگا۔ جو ضعیف العمر ہوگا۔ سفید لباس میں

ہوگا۔ وہ اپنا نام عبدالاحد بتائے گا۔ چند ساعتوں کے بعد دوسرا مؤکل حاضر ہوگا۔ یہ درمیانی عمر کا محسوس ہوگا۔ یہ سبز رنگ کے لباس میں ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالصمد بتلائے گا۔ چند منٹ کے بعد تیسرا مؤکل حاضر ہوگا۔ یہ بھی سبز ہی لباس میں ہوگا۔ یہ جوان محسوس ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالرحمٰن بتائے گا۔ چند منٹ کے بعد چوتھا مؤکل حاضر ہوگا۔ یہ سفید لباس میں ہوگا۔ اور درمیانی عمر کا ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالرحیم بتائے گا۔ جب بچّہ اس بات کی تصدیق کر دے کہ چاروں مؤکل حاضر ہوگئے ہیں تو عامل بچّے سے کہے کہ عبدالاحد مؤکل کو ہمارا اسلام پہونچاؤ اور اس سے کہے کہ فلاں ابن فلاں پر جو اثرات ہیں انہیں اللہ کے حکم سے اور ہماری فرمائش پر زائل کر دے۔ اور اس سلسلے میں ہمارے مریض کی مدد کرے۔ اور بحق عزیمت ہمیں اس کی تفصیل سے آگاہ کرے۔ عبدالاحد نامی مؤکل عبدالصمد کو اشارہ کرے گا۔ اور چند ہی منٹ کے بعد وہ جنّات قید کر کے لے آئے گا۔ جو مریض کو پریشان کر رہے ہیں۔ عبدالصمد اُن جنّات کے نام اور علاقے سے پردے ہٹائے گا۔ اس وقت عامل بچّے کے ذریعے عبدالرحمٰن نامی مؤکل کو حکم دے کہ وہ جنات کو گرفتار کر لے اور بحق عزیمت انہیں اپنی تحویل میں لے لے چنانچہ وہ جنّات اسی وقت قید کر لئے جائیں گے۔

جب بچّہ اس بات کی تصدیق کر دے کہ جنّات قید کر لئے گئے۔ اس وقت عامل مریض کے بال پکڑ کر عبدالاحد کو ہدایت کرے کہ مریض کے جسم میں سَر سے پیر تک جو بھی اثرات ہوں انہیں زائل کر دے۔ اس وقت مریض کے بدن میں عجیب طرح کی سنسناہٹ ہوگی۔ ایسا محسوس ہوگا جیسے کوئی چیز پیروں کی طرف سے سَر کی طرف کو سرک رہی ہے۔ پھر مریض کو اپنی آنکھوں میں عجیب طرح کی گرمی اور جلن محسوس ہوگی۔ اور اس کے بعد اس کا جسم ہلکا پھلکا ہوجائے گا۔

اس کے بعد عامل عبدالاحد کو حکم دے کہ مریض کے جسم میں یا مکان میں جو بھی سفلی، علوی جو بھی ٹونے جادو کے اثرات ہوں۔ ان کو بحرمتِ عزیمت کاٹ دے۔ انشاء اللہ اسی وقت عبدالاحد عبدالرحیم کو حکم دے گا اور وہ اس طرح کے تمام اثرات کو کاٹ دے گا اور بے اثر کر دے گا۔ مریض اگر سخت پریشانی میں مبتلا ہو، یہ حاضرات اس کے لئے لگاتار ۲ روز یا ۳ روز تک کی جاتے۔ مرض معمولی ہو تو ایک دن کی حاضرات بھی کافی ہے۔ انشاء اللہ اس حاضرات کے بعد مریض کو جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ مریض کے گلے میں بسم اللہ کا نقش عددی لکھ کر ڈلوا دے۔ اور پینے کیلئے ۱۹ نقش مثلث کے دیدے۔ تاکہ اثرات پلٹنے نہ پائیں۔

حاضرات کیلئے نقش جمعہ کے دن ساعتِ زہرہ میں اس طرح تیار کرے۔

میکائیل ۷۸۶ جبرائیل

الرّحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	[illegible]	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

اسرافیل بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم اجب یا جبرائیل یا میکائیل عزرائیل

یا اسرافیل یا عزرائیل

مریض کے گلے میں ڈالنے کیلئے نقش اس طرح تیار کرے۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

مریض کو پلانے کیلئے نقش اس طرح بنا کر دیں۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

عامل اگر پینے کے نقوش کے بجائے مریض کو ایک بوتل پانی پر ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر بھی دے دیگا تو بھی انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ نقش یا پڑھا ہوا پانی عصر اور مغرب کے درمیان پینے کی تاکید کیجائے۔

طریقہ ۱۳ اب ہم سورۂ اخلاص کے ذریعہ حاضرات کے کچھ نادر اور اہم طریقے نقل کر رہے ہیں۔ جو روحانی عملیات کا ایک پُراسرار تحفہ ہیں۔ لیکن چونکہ ہم نے یہ تہیہ کرلیا ہے کہ کتمانِ علم و عمل سے کام نہیں لیں گے۔ اس لئے ہر مخفی گوشے اور ہر پوشیدہ راز سے پردہ ہٹا دینا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ اور یہ جذبہ محض اس لئے ہے کہ تاکہ شائقین اور طالبین کھل کر اللہ کے بندوں کی خدمت کر سکیں۔ اور انہیں اثراتِ بد وغیرہ سے نجات دلانے میں کامیاب ہو سکیں۔

جو لوگ سورۂ اخلاص کے ذریعہ حاضرات کے خواہش مند ہوں، سب سے پہلے چالیس دن تک پانچ سو مرتبہ روزانہ سورۂ اخلاص کی تلاوت بخلوص نیت کریں۔ اس کے بعد ۲۰ دن کی زکوٰۃ مندرجہ ذیل عزیمت کی اس طرح ادا کریں کہ دن میں روزہ رکھیں۔ اور رات کا اکثر حصّہ ذکر خداوندی میں گزاریں۔ نصف شب کے بعد ۱۶۷ مرتبہ عزیمت پڑھے۔ اوّل و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود چشتیہ پڑھے۔ اور روزانہ ۳ پاؤ بھنے ہوئے چنے اور ۳ پاؤ گڑ لاکر رکھ لے۔ عمل کے بعد ثواب تمام اہل بیت اور اکابرینِ چشت کو پہنچا دے۔ اور صبح کو ۳ پاؤ گڑ اور چنے کمسن بچوں میں تقسیم کر دے۔ انشاء اللہ ۲۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کے بعد عامل روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت بغیر مؤکل کے کرتا رہے۔ دورانِ زکوٰۃ اگر مؤکل حاضر ہو جائیں تو ہرگز ہرگز بات نہ کرے۔ وظیفے کے ختم تک اگر وہ بیٹھے رہیں تو عامل سلام وکلام کر سکتا ہے۔

زکوٰۃ کے بعد جب عامل حاضرات کرنا چاہیں تو سورۂ اخلاص کا مثلث نقش تیار کرے اور درمیان کے خانے میں سیاہی بھر دے۔ حاضرات کی تیاری حسبِ قاعدہ کرے اور نابالغ بچے کو یہ نقش پکڑا دے اور مریض کو بچے کے برابر میں بٹھالے۔ اور عامل عزیمت پڑھنا شروع کر دے۔ انشاء اللہ چند ساعتوں میں حاضرات کھل جائے گی اور مؤکلین حاضر ہو کر ہر سوال کا جواب دیں گے اور اطاعت کریں گے۔ اگر کسی سحر زدہ کی کاٹ کرنی مقصود ہو تو عطرائیل نامی مؤکل کو حکم دیں کہ

بحرمت سورۂ اخلاص اس کی کاٹ کر دے۔ انشاءاللہ فوراً وہ سحر کی کاٹ کرے گا۔ اگر کسی آسیب کو گرفتار کرانا ہو تو حکم دیں۔ انشاءاللہ متعلقہ مؤکلین اس کو گرفتار کر دیں گے۔

سورۂ اخلاص کی حاضرات بہت خوبیوں والی حاضرات ہے۔ اس کی تعریف کما حقہٗ کرنا راقم الحروف کے بس میں نہیں ہے۔ جو لوگ جانتے ہیں وہ اس کے قدر دان ہیں جو لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے وہ قدر دانی پر مجبور ہوں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عزمت علیکم و اقسمت علیکم یا عطرائیل بحق قل ھو اللہ احد یاھمواکیل بحق اللہ الصمد یا طاطائیل بحق لم یلد ولم یولد یا اصحائیل بحق ولم یکن لہٗ کفوًا احد۔

سورۂ اخلاص کا نقش برائے حاضرات یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۵	۳۳۰	۳۳۷
۳۳۶		۳۳۲
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۳

طریقہ ۱۴ اگر کسی شخص نے سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے تو وہ اس سورۂ شریفہ کی پہلی آیت "قل ھو اللہ احد" کے مؤکل کی حاضرات بھی کر سکتا ہے۔ اس کی الگ سے زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر کسی شخص نے سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ حسب قاعدہ ادا نہیں کر رکھی ہے تو پھر وہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کر کے حاضرات کرنے کا اہل ہو سکتا ہے۔

اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں پیر کے دن سے روزانہ ایک ہزار مرتبہ اس آیت کو با مؤکل پڑھے۔ اور لگاتار ۱۲ روز تک اسی طرح ایک وقت اور ایک جگہ مقرر کر کے پڑھتا رہے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درودِ چشتیہ پڑھے۔ ۱۲ ویں روز بچوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ اور تمام بزرگانِ چشت کو ایصالِ ثواب کرے۔ انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہو گی۔

زکوٰۃ پوری کرنے کے بعد جب حاضرات کا ارادہ کرے تو پہلے جمعہ کی دن ساعتِ زہرہ میں اس آیت کا نقش مثلث آتشی چال سے تیار کرے۔ درمیانی خانے میں سیاہی بھر دے۔ بوقت حاضرات درمیانی خانے میں عطر لگائے۔ اور بچے کو مریض کے برابر بٹھا کر عامل اپنے اور بچے کا حصار کر لے۔ پھر عامل آیت کا ورد شروع کرے۔ چند منٹ کے بعد عطرائیل اور عبدالاحد نامی مؤکلین حاضر ہوں گے۔ عامل ان سے حسبِ منشا کام لے۔ مریض کے آسیب و سحر کی کاٹ کرائے۔ عامل مریض کے سر کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے۔ مریض کے جسم میں ایک سنسناہٹ سی دوڑنے لگے گی اس کا جسم کانپنے لگے گا۔ اور جو بھی جسم میں اثر ہوگا وہ پیروں کی طرف سے مریض کے سر کی طرف جاتا محسوس ہوگا۔ یہاں تک کہ مریض کی آنکھوں میں جلن اور بے چینی ہونے لگے گی۔ اور کچھ ہی دیر کے بعد مریض کا جسم ہلکا پھلکا ہو جائے گا۔ مریض جب اطمینان کا اظہار کرے تو عامل کو چاہیئے کہ وہ مؤکلین کا شکریہ ادا کر کے انہیں جانے کی اجازت دے۔

عزیمت یہ ہے۔ یا عطرائیل بحق قل ھو اللہ احد یا عبد الاحد حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

حاضرات کیلئے نقش اس طرح بنائیں۔

یاعطرائیل ۷۸۶ یاعبدالاحد

۱۸۴	۱۷۶	۱۸۱
۱۷۸		۱۸۳
۱۷۹	۱۸۵	۱۷۷

یاعبدالاحد بحق قل ھو اللہ احد یاعطرائیل

طریقہ ۱۵ جس شخص نے سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو وہ شخص اس حاضرات کو بغیر زکوٰۃ کے بھی کر سکتا ہے لیکن جس نے سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ ادا نہیں کر رکھی وہ سورۂ اخلاص کی دوسری آیت کی زکوٰۃ ادا کرے۔

طریقۂ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں پیر کے دن سے شروعات کرے اور اس آیت کو باموکل روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ لگاتار ۲۱ دن تک، اول و آخر درود چشتیہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اکیسوے روز کمسن بچوں کو شیرینی تقسیم کر کے اس کا ایصالِ ثواب بزرگان چشت کو پہنچائے۔

جب حاضرات کرنی ہو تو حسبِ قاعدہ خلوت اختیار کرے۔ عامل بچے کو قبلہ رو بٹھا کے برابر میں مریض کو بٹھائے۔ اور عامل اپنا اور بچے کا حصار کر لے۔ اور بچے کے ہاتھ میں اللہ الصمد کا نقش (جمعہ کے دن ساعتِ زہرہ میں) بنا کر بچے کے ہاتھ میں دے۔ اللہ الصمد کے میم کو موٹا کر کے اس میں سیاہی بھر دے اور سیاہی کی جگہ بوقت حاضرات عطر لگا دے۔ عامل بوقتِ حاضرات آیت کا ورد درود چشتیہ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کے بعد شروع کرے۔ انشاء اللہ چند منٹ میں حاضرات ہوگی۔ اور ھواکیل و عبدالصمد حاضر ہوں گے۔ اور عامل کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ حسب قاعدہ کام لیکر عامل کو چاہیئے کہ موکلین کا شکریہ ادا کرے اور انہیں جانے کی اجازت دے۔

عزیمت یہ ہے۔ یَاھوَاکیل اللہ الصّمد یَاعبدالصمد حاضر شو حاضر شو حاضر شو

حاضرات کا نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

اللہ الصمــــــــــــــد

طریقہ ۱۶ اسی قاعدے کو اس طرح بھی کر سکتا ہے کہ سورۂ اخلاص کی دوسری آیت کی باموکل زکوٰۃ ادا کر کے نقش جمعہ کو مندرجہ ذیل طریقے سے بنائے۔ اور حسب قاعدہ حاضرات کر کے حسب قاعدہ موکلین سے کام لے اور انہیں رخصت کرے۔ اس حاضرات میں ھواکیل اور عبدالصمد نامی موکل حاضر ہوں گے۔ عزیمت وہی ہے جو طریقہ ۱۵ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کو اسی مذکورہ تعداد میں مذکورہ طریقے سے ۲۱ روز تک پڑھ کر زکوٰۃ ادا کرے۔ اور نقش حاضرات اس طرح بنائے۔

یاھواکیل ۷۸۶ یاھواکیل

۱۹۸	۱۹۰	۱۹۶
۱۹۲		۱۹۷
۱۹۴	۱۹۹	۱۹۱

یاعبدالصمد یاعبدالصمد

طریقہ ۱۷ جس شخص نے سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے وہ اس حاضرات کو بغیر زکوٰۃ کے بھی کر سکتا ہے۔ لیکن جس نے سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حاضرات کرنے سے پہلے سورۂ اخلاص کی تیسری آیت "لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ" کی با مؤکل زکوٰۃ ادا کرے۔

طریقۂ زکوٰۃ یہ ہے۔ عروج ماہ میں جمعرات یا پیر کے دن سے زکوٰۃ کی شروعات کرے اور آیت شریفہ کو با مؤکل ایکہزار مرتبہ روزانہ پڑھے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود چشتیہ پڑھے۔ اور ۱۲ ویں روز بچوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ اور بزرگانِ چشت کو ایصالِ ثواب کرے۔ اس کے بعد حسبِ قاعدہ حاضرات کرے۔ طائیل اور عبدالرحمٰن نامی مؤکل حاضر ہوں گے۔ عامل مؤکلین سے خدمت لے اور پھر شکریہ ادا کر کے انہیں واپس جانے کی اجازت دے۔

عزیمت یہ ہے۔ یاطاطائیلُ بحق لم یلد ولم یولد یاعبدالرحمٰن حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

نقش حاضرات اس طرح بنے گا۔

یاطاطائیل ۷۸۶ یاطائیل

۲۳۷	۲۳۲	۲۴۰
۲۳۹	[illegible]	۲۳۴
۲۳۳	۲۴۱	۲۳۵

یاعبدالرحمٰن بحق لم یلد ولم یولد یاعبدالرحمٰن

طریقہ ۱۸ جس عامل نے سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے وہ عامل اس حاضرات کو بغیر زکوٰۃ کے بھی کر سکتا ہے۔ اگر سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو پھر عامل کو چاہئے کہ پہلے سورۂ اخلاص کی چوتھی آیت کی زکوٰۃ حسب قاعدہ ادا کرے۔ قاعدہ وہی ہے جو پہلی، دوسری اور تیسری آیت کا بیان کیا گیا ہے۔

زکوٰۃ کے بعد عامل حاضرات کا نقش حسب قاعدہ تیار کرے۔ حسب قاعدہ حاضرات کرے اور حاضرات کے بعد مؤکلین کو واپس جانے کی اجازت دے۔

چوتھی آیت کی عزیمت یہ ہے۔ یَااحمائیلُ بحق ولم یکن لَہٗ کُفُوًا اَحَد یَاعبدالرَّحیم حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

نقش حاضرات اس طرح بنائے۔

یااحمائیل ۷۸۶ یااحمائیل

۱۳۵	۱۳۰	۱۳۷
۱۳۶	[illegible]	۱۳۲
۱۳۱	۱۳۸	۱۳۳

یاعبدالرحیم بحق ولم یکن لہٗ کفوًا احد یاعبدالرحیم

طریقہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸ میں۔ عامل کو چاہئے کہ زکوٰۃ کے بعد جس آیت کی بھی اس نے زکوٰۃ ادا کی ہو۔ اس کی تاثیر کو برقرار رکھنے کیلئے چالیس مرتبہ اس آیت کا ورد بغیر مؤکل کے کرتا رہے۔ انشاءاللہ روحانی تاثیرات برقرار رہے گی۔

اور دورانِ حاضرات کبھی مایوسی نہیں ہوگی۔

طریقہ ۱۹ بزرگوں سے سورۂ فاتحہ کی حاضرات کا ایک مؤثر طریقہ منقول ہے۔ جو تجرباتی طور پر بے حد کامیاب ہے اور اس کے ذریعہ جو مؤکل حاضر ہوتے ہیں۔ وہ بہت طاقت ور ہیں اور آسیب و سحر کو کاٹنے کی پوری مہارت رکھتے ہیں۔ اور عامل کے حکم کی تعمیل کر کے مریض کو چند منٹوں میں بفضل رب العٰلمین بھلا چنگا کر دیتے ہیں سب سے پہلے عامل کو سورۂ فاتحہ کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ حاضرات کی نیت سے جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں نوچندی اتوار سے عامل زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ پہلے دن تین سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھے۔ اور سورۂ فاتحہ پانچ سو مرتبہ پڑھ کر پھر تین سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھے۔ اس کے بعد لگاتار ۳۹ دن تک سورۂ فاتحہ تین سو مرتبہ اور درودِ ابراہیم آگے پیچھے اکیس اکیس مرتبہ پڑھتا رہے۔ ۴۱ ویں دن پہلے دن کی طرح سورۂ فاتحہ پانچ سو مرتبہ اور درودِ ابراہیم آگے پیچھے تین سو مرتبہ پڑھے۔ ۴۱ ویں دن ۳ نمازیوں کو کھانا کھلادے۔ اس کے بعد ۷ روز تک عامل سورۂ فاتحہ کا مندرجہ ذیل نقش روزانہ تین سو کی تعداد میں لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر تالاب یا کنوئیں میں ڈال دے۔ بعدہٗ عامل اتوار کے دن ساعت شمس میں حاضرات کا نقش تیار کر کے رکھ لے۔

جب حاضرات کرنی ہو تو حسب قاعدہ نابالغ بچے اور مریض کو خلوت میں بٹھا کر حاضرات کی تمام شرائط کے ساتھ جو طریقہ ۱۵ میں کھولی گئی ہیں، عامل حاضرات کا اہتمام کرے۔ اس حاضرات میں نورائیل اور حضورائیل نامی اگر مؤکل حاضر ہونگے عامل ان ہی ناموں سے انہیں مخاطب کر کے حسب قاعدہ حکم دے۔ اور مؤکل سے خدمت لیکر ان کا شکریہ ادا کرے۔ اور ان کو جانے کی اجازت دے۔

سورۂ فاتحہ کی زکوٰۃ کے بعد عامل کو چاہیئے کہ روزانہ تاثیرات حاضرات کی برقراری کی نیت سے سورۂ فاتحہ روزانہ چالیس مرتبہ پڑھتا رہے۔ سورۂ فاتحہ کی تلاوت بوقتِ حاضرات بمع بسم اللہ کرنا چاہیئے۔ البتہ بوقت زکوٰۃ صرف شروع میں ایک بار بسم اللہ پڑھنا کافی ہے۔

حاضرات کا نقش اس طرح بنائیے۔

یاحضورائیل ۷۸۶ یانورائیل

۸	۴۶۷۴	۴۶۷۸	۱
۴۶۷۷	۲	۷	۴۶۷۵
۳	[illegible]	۴۶۷۲	۶
۴۶۷۳	۵	۴	۴۶۷۹

یانورائیل یاحضورائیل

طریقہ ۲۰ سورۂ مزمل کے نقش کے ذریعہ بھی جو حاضرات کی جاتی ہے۔ وہ بہت اہم ہوتی ہے اور اس کے مؤکلین عامل کی زبردست مدد کرتے ہیں۔ لیکن یہ حاضرات اسی وقت کھلتی ہے جب عامل نے سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو۔ سورۂ مزمل کی زکوٰۃ بہ نیت حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ ۴۱ دن تک عامل دن کی چاروں نماز کے بعد

تین مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کرے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور عشاء کی نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کرے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ ویں دن بچوں کو مٹھائی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سورۂ مزمل کا نقش برائے حاضرات نوچندی جمعرات کو ساعتِ مشتری میں تیار کر کے رکھے اور حسب قاعدہ عامل حاضرات کرے۔ انشاء اللہ چار مؤکل حاضر ہوں گے۔ ایک کا نام نومائیل ہوگا۔ دوسرے کا نام لوخائیل ہوگا۔ تیسرے کا نام ردیائیل ہوگا۔ اور چوتھے مؤکل کا نام طاطائیل ہوگا۔ عامل جو انہیں حکم دے گا یہ اس کی تعمیل کریں گے۔ اور عامل کی روحانی طور پر مدد کریں گے۔

نقش حاضرات اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

۲۲۸۲۳	۲۲۸۱۸	۲۲۸۲۵
۲۲۸۲۴	[illegible]	۲۲۸۲۰
۲۲۸۱۹	۲۲۸۲۶	۲۲۸۲۱

طریقہ ۲۱ سورۂ مزمل کا ایک دوسرا طریقہ بزرگوں سے یہ بھی منقول ہے کہ عامل روزانہ بعد نمازِ عشاء سورۂ مزمل ۲۱ مرتبہ پڑھے۔ اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ ویں دن بچوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل سورۂ مزمل کا نقش جمعہ کے دن نیک ساعت میں تیار کر کے رکھ لے۔ اور جب حاضرات کرنی ہو تو حسب قاعدہ حاضرات کا اہتمام کرے۔ اور عامل سورۂ مزمل کو عزیمت کے ساتھ پڑھنا شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ساعتوں ہی میں حاضرات کھل جائے گی۔ اور سورۂ مزمل کے مؤکل حاضر ہو کر حکم کی تعمیل کریں گے۔ اور مریض کے اوپر چڑھے ہوئے اثرات کو زائل کرنے میں باذن اللہ عامل کی مدد کریں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اجب یا روقیائیل یا طاطائیل یا شرفائیل یا رفتمائیل بحق یٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ما (ختم سورۃ تک پڑھے) سورۃ ختم ہونے کے بعد قرآن حکیم کی یہ آیات بھی پڑھے۔ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ مابہ وسیلہ خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاضر شو۔ نقش حاضرات اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
۷۷ ع ۸۸ ز ز ۷

[illegible]

م ـــ لم
م ۹ | ۱۱ | ۶۰ | ۰۹ | ۱۰۱ | ۱۱۰ | ۱ | ۹۹ لم

واتبعوا ماتتلوا الشیاطین علی ملک سلیمن وما کفر سلیمن ولکن
الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر
شاہ بکتا نوش را اعلوا اکنہ بدیدی این رقعہ بوسیلہ خدا و
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امدہ حاضر شود

طریقہ ۲۲ بزرگوں سے سورۂ طارق کے ذریعہ حاضرات پَری کا ایک قیمتی عمل منقول ہے۔ جو نذرِ قارئین کیا جا رہا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے سورۂ طارق کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ عروج ماہ میں جمعرات کے دن سے عامل شروع کرے اور روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ ویں دن شیرینی تقسیم کرے۔ اگر عامل چاہے کہ پریاں وجودی طور پر حاضر ہو کر تابع ہوں تو وہ پھر لگاتار اس عمل کے ۳ چلے کرے۔ ۱۲۱ ویں دن شیرینی تقسیم کرے۔ تین چلوں کے ۱۲۱ دن تک پرہیز جمالی کے ساتھ سورۂ طارق روزانہ تین سو مرتبہ پڑھے۔ اور آگے پیچھے اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ اس دوران ساتویں دن، ۴۱ ویں دن یا پھر اکیسویں دن "شاہ پَری" نامی ایک پَری حاضر ہوگی۔ اور اس کے ساتھ دو خادمائیں بھی ہوں گی۔ ایک کا نام کمال پَری ہوگا۔ اور دوسری کا نام جمال پَری۔ دورانِ چلّہ اور زکوٰۃ عامل کو چاہیئے کہ سورۂ طارق کے اختتام پر یہ عزیمت پڑھے۔ بحق یا رفقائیل یا اسرافیل یا اسماعیل یا عطرائیل۔

اگر عامل چاہے کہ صرف عکسی حاضرات ہو تو پھر سورۂ طارق کا ایک ہی چلّہ کافی ہے۔ ایک چلّے کے بعد عامل جب حاضرات کا ارادہ کرے تو حسبِ قاعدہ جمعہ کے دن ساعتِ زہرہ میں نقش حاضرات تیار کر کے رکھ لے اور حسبِ قاعدہ حاضرات کا اہتمام کرے۔ عامل مریض اور کسی بچے کو بٹھا کر حسبِ معمول حاضرات کا ماحول بنائے اور سورۂ طارق بمع عزیمت مذکورہ پڑھنا شروع کرے۔ انشاء اللہ حاضرات کھل جائے گی۔ اور اس حاضرات میں "شاہ پَری" عکسی طور پر حاضر ہوگی۔ اور باذن اللہ عامل کی روحانی مدد کرے گی۔ اور مریض کو اثراتِ بد سے نجات دلانے کی جدوجہد کرے گی۔

نقش حاضرات اس طرح بنائے۔

یا رفقائیل ۷۸۶ یا اسرافیل
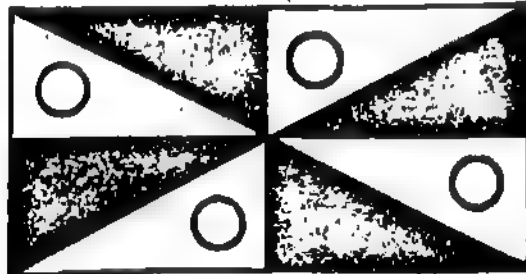
یا اسماعیل بحق سورۂ طارق یا عطرائیل

طریقہ ۲۳ "شاہ پری" کی حاضرات کا ایک اور طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ سورۂ الم نشرح کے ذریعہ بھی اس پَری کی عکسی حاضرات ہوتی ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ پہلے بہ نیتِ زکوٰۃ سورۂ الم نشرح روزانہ ۱۲۱ مرتبہ پڑھے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ ۴۱ ویں دن بچوں کو شیرینی تقسیم کرے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

عامل جب حاضرات کا ارادہ کرے تو جمعہ کے دن آٹھ اور نو کے درمیان نقش حاضرات تیار کرے اور بوقت حاضرات دوسری شرائط پوری کر کے حاضرات کا عمل شروع کرے۔ اور اس وقت سورۂ الم نشرح لاتعداد مرتبہ پڑھنی شروع کرے۔ انشاء اللہ چند منٹ ہی میں حاضرات کھل جائے گی اور شاہ پَری حاضر ہو کر عامل کے حکم کی تعمیل کرے گی۔

نقش حاضرات یہ ہے۔

۷۸۶
۴ ۳ ۷
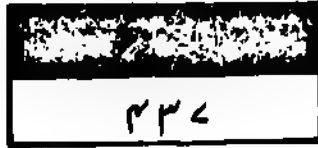
طریقہ ۲۴ "سورۃ جن" کے ذریعہ حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سورۃ جن کی زکوٰۃ ادا کرے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کرے اور روزانہ گیارہ مرتبہ سورۃ جن مع عزیمت کے پڑھے۔ شروع میں عزیمت پڑھے۔ اس کے بعد پوری سورۃ کی تلاوت کرے۔ اول و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۲۱ ویں دن بچوں کو شیرینی تقسیم کردے۔

زکوٰۃ کے بعد جب عامل حاضرات کا ارادہ کرے تو سورۃ جن کا نقش حاضرات جمعہ کے دن صبح ۸ اور ۹ کے درمیان تیار کرکے رکھ لے۔ اور عامل کسی نابالغ بچے کو اور مریض کو حسبِ قاعدہ بٹھا کر خود عزیمت پڑھنے کے بعد سورۃ جن کی تلاوت شروع کرے۔ انشاء اللہ پہلی ہی مرتبہ کی تلاوت سے حاضرات کھل جائے گی۔ خدانخواستہ نہ کھلے تو ۳ مرتبہ اسی طرح تلاوت کرے عامل کو چاہیئے کہ اس سورۃ کے مؤکلین کو سحر، آسیب اور خلل دماغ وغیرہ کی مکمل کاٹ کا حکم دے۔ سورۃ جن کے مؤکلین بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے ہر مصیبت کو رد کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ مریض کیسے ہی بُرے سے بُرے اثرات کا شکار ہوگا۔ اس کو بفضل ربّ العٰلمین نجات عطا ہوگی۔ عامل کو چاہیئے کہ حاضرات اور دفع اثرات کے بعد سورۃ جن کا نقش مربع لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے۔ اور ایک بوتل پانی پر سورۃ جن ایک مرتبہ تلاوت کرکے پانی پر دم کرکے مریض کو دیدے اور صبح و شام اس پانی کو ۷ روز تک لگاتار پینے کی تاکید کرے۔ انشاء اللہ ایک ہفتے میں مریض پوری طرح صحت یاب ہوجائیگا۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَجِبْ یَا ملکائیلُ یا نورائیلُ یا جبرائیلُ یا میکائیلُ یا اسرافیلُ یا عزرائیلُ یا عطرائیلُ بحقِّ ھٰذہِ السورۃ وبحق ھٰذہِ الحروف وبحق ھٰذہِ الاٰیات وبحقِّ اسماءِ الخدّام حاضر شو حاضر شو

اس عزیمت کے بعد سورۃ کی تلاوت کرے۔

نقش حاضرات یہ ہے۔

۷۸۶		
۲۲۶۷۳	۲۲۶۷۴	۲۲۶۶۹
۲۲۶۶۸		۲۲۶۷۶
۲۲۶۷۵	۲۲۶۷۰	۲۲۶۷۱

مریض کو گلے میں ڈالنے کے لئے جو نقش دیا جائے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶			
۱۷۰۰۳	۱۷۰۰۷	۱۷۰۱۰	۱۶۹۹۶
۱۷۰۰۹	۱۶۹۹۷	۱۷۰۰۲	۱۷۰۰۸
۱۶۹۹۸	۱۷۰۱۲	۱۷۰۰۵	۱۷۰۰۱
۱۷۰۰۶	۱۷۰۰۰	۱۶۹۹۹	۱۷۰۱۱

طریقہ ۲۵ "شاہ رکن عالم" کی حاضرات کا طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ جو تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے اور اس حاضرات کے ذریعہ عامل دین و دنیا کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہو سکتا ہے۔ شاہ رکن عالم بذات خود تشریف لاتے ہیں۔ اور عامل کی روحانی مدد کرتے ہیں اور اس کی سرپرستی اور رہنمائی کا عہد کرتے ہیں۔ اگر کسی کو نصیب ہو جائے۔ تو روحانی عملیات کی دنیا میں ایک عجیب و غریب دولت ہے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے مندرجہ ذیل اسمائے حسنیٰ روزانہ ۳۶۰ مرتبہ پڑھے۔ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھے۔ جس کمرے میں عامل زکوٰۃ ادا کرے۔ اس کے کسی طاق میں سوا کلو یا سوا پاؤ مٹھائی رکھ لیا کرے۔ جس دن طاق سے مٹھائی غائب ہو جائے گی سمجھ لینا کہ زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اللہ کے فضل و کرم سے عمل کامیاب ہو گیا۔

جب حاضرات کرنا چاہے تو سامنے دیوار پر ایک سفید چادر تان دے یا دیوار پر چونا کر دے اور اس کے قریب طاق میں سوا کلو مٹھائی رکھ دے۔ اور اپنا سوال کاغذ پر لکھ کر رکھ دے۔ اس کے بعد عامل اسمائے مذکورہ پڑھنا شروع کرے۔ انشاء اللہ عامل ۳۶۰ مرتبہ پڑھنے نہیں پائے گا کہ مٹھائی غائب ہو جائے گی اور اس کا سوالنامہ بھی غائب ہو جائیگا اور اس کی جگہ دوسرا پرچہ موجود ہوگا جس پر عامل کے سوال کا جواب تحریر ہوگا۔ ورنہ پھر مٹھائی غائب ہونے کے بعد شاہ رکن عالم کی آواز عامل کے کانوں میں آئے گی اور وہ سامنے دیوار پر یا چادر پر نظر بھی آئیں گے انشاء اللہ۔ بڑا عجیب و غریب عمل ہے۔ جسے نصیب ہو جائے اس کی خوش نصیبی میں کوئی کلام نہیں۔

اسماء الٰہی یہ ہیں۔ "یَا اللّٰہُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیْمُ" ان کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت ہر بار بسم اللہ پڑھے اور آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ان اسماء الٰہی کی ایک تسبیح روزانہ پڑھتا رہے۔

طریقہ ۲۶ سورہ رحمٰن کی آیت کے ذریعہ حاضرات کا ایک معروف طریقہ کتب عملیات میں مذکور ہے۔ یہ طریقہ بھی مستند اور مجرب ہے۔ سب سے پہلے عامل کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی زکوٰۃ ادا کرے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے شروعات کرے اور آیت کی تلاوت روزانہ ۲۵۰ مرتبہ کرے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۲۱ دن تک پڑھتا رہے۔ اس دوران پرہیز جمالی کرے۔ ۲۱ ویں روز شیرینی تقسیم کرے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

جب حاضرات کرنا چاہے تو عامل کسی تنہائی کے مقام پر پاک و صاف جگہ میں مریض اور ادر بچے کو بٹھائے اور نقش بچے کے ہاتھ میں تھما دے۔ خود پاک و صاف لباس پہن کر عامل آیت کی تلاوت شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں دو مؤکل حاضر ہوں گے۔ ایک کا نام ہوگا تنکفیل اور دوسرے کا نام ہوگا اسرافیل۔ یہ دونوں مؤکل عامل کی روحانی مدد کریں گے۔ عامل کے سوالوں کا جواب دیں گے اور مریض کو اثرات سے نجات دلانے میں اپنی قوت کا استعمال کریں گے۔

آیت کی زکوٰۃ اس طرح دیں۔ اور حاضرات کے وقت اس طرح پڑھیں ______ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ط

نقش حاضرات یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	[illegible]
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

طریقہ ۲۷ اس حاضرات کو کرنے سے پہلے حاضرات کی سیاہی حسبِ طریقہ تیار کر کے عامل اپنے پاس رکھ لے اور بوقت حاضرات اس سیاہی کو بچے کے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر لگائے۔ اور عامل عزیمت پڑھنی شروع کرے انشاء اللہ چند منٹ ہی میں مؤکل حاضر ہوگا۔ اس کا نام بمشخ ملیخ شمعلونی ہوگا۔ یہ جنات کا حاکم ہے۔ اور بہت طاقت ور مؤکل ہے۔ اس کے ذریعہ عامل ناجائز تعلقات ختم کرانے میں بطور خاص مدد لے سکتا ہے۔ اور دوسرے امور میں بھی مؤکل عامل کی بھرپور مدد کرے گا۔

طریقۂ زکوٰۃ یہ ہے کہ تین سو مرتبہ روزانہ اس کو پڑھے اور لگاتار ۲۱ دن تک پڑھے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ ۲۱ ویں روز شیرینی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ بِمَشْخِ مَلِیْخِ شَمْعَلُوْنِیْ حَاضِر شو حَاضِر شو حَاضِر شو بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ حَاضِر شو حَاضِر شو حَاضِر شو۔

طریقہ ۲۸ یہ حاضرات بہت ہی آسان ہے اور خوبی اس حاضرات کی یہ ہے کہ یہ صرف بچوں پر نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑوں کو بھی اس حاضرات میں نظر آتا ہے۔ اور مؤکلین بڑوں سے بھی بات کرتے ہیں۔ اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ اور روزانہ یہ عزیمت یَا سَامِلُ اَکْمَلُ کَمَالِیْ یَا سَامِلُ حَاضِر شو یَا حَذْ دِرْدَائِیْلُ بحق سَامِل سَامِل خَلِیْفَہ حَاضِر شو۔

حاضرات کیلئے نقش جمعہ کے دن نیک ساعت میں تیار کریں۔ اور بوقت حاضرات مریض کے ہاتھ میں تھمادیں اور عامل مذکورہ عزیمت پڑھنی شروع کرے۔

نقش یہ ہے۔

سامل　۷۸۶　سامل

۳۱	۳۶	۳۴
۳۳	[illegible]	۲۸
۲۷	۳۵	۲۹

سامل　سامل

طریقہ ۲۹ چراغ کی لو پر حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں بروز بدھ سے زکوٰۃ شروعات کرے۔ اور مندرجہ ذیل عزیمت کو ۶۶۰ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ لگاتار ۲۱ دن تک پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ ۲۱ مرتبہ اس عزیمت کو اپنے ورد میں رکھے۔ جب حاضرات کرنی ہو عامل اس عزیمت کا ایک فتیلہ بنائے اور مٹی کے کورے

چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر فتیلے پر نئی روئی چڑھا کر اس چراغ میں روشن کرے۔ انشاء اللہ مؤکل حاضر ہوگا۔ اور عامل سے بات چیت کرے گا۔ اس کا نام زین شاہ ہوگا۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ عزمت علیکم یا عطرائیل یا بہ حصوائیل یا کبطھیائیل اقسمت علیکم اُحضروا یا ذین شاہ ۵ طرفۃ العین من البرق انت تقض حاجاتی من جمیع حوائجی بحق خاتم سلیمان بن داؤد علیہ السلام

طریقہ نمبر ۳۰ چوری کی تحقیقات اور دفینے کا سراغ لگانے کیلئے بطور خاص حاضرات کے اس طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اس حاضرات کے ذریعہ غائب اور مفقود الخبر لوگوں کی تحقیقات بھی کی جا سکتی ہے۔ سب سے پہلے عامل اس کی عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے۔

طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ کی کسی بھی جمعرات سے شروع کرے اور روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھے لگاتار ۲۱ دن تک پڑھے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ حاضرات کیلئے جمعہ کے دن کسی نیک ساعت میں مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے رکھ لے۔ اور بوقت حاضرات حسب قاعدہ مریض اور بچے کو عامل اپنے پاس بٹھلائے اور خود عزیمت پڑھنی شروع کرے۔ نقش بچے کے ہاتھ میں دیدے انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔ دو مؤکل حاضر ہوں گے ایک کا نام ہوگا بکنانوش اور دوسرے کا نام ہوگا فاضل شاہ میمون زنگی۔

نقش یہ ہے۔

١٩	٢٢	٢٥	١٢
٢٤	١٣	١٨	٢٣
١٤	[illegible]	٢٠	١٧
٢١	١٦	١٥	٢٦

العجل العجل الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ

ہر کس کہ دزد باشد

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ انت تعلم ما فی قلوبہم علیقاً ملیقاً تلیقاً بحق سلیمان بن داؤد علیہ السلام و بحق بکنانوش و فاضل شاہ میمون زنگی حاضر شو حاضر شو حاضر شو العجل العجل العجل الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ۔

طریقہ نمبر ۳۱ حاضراتِ ملکہ پرستان" بھی اس سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ جو لوگ پریوں کی حاضرات کرنا چاہیں ان کے لئے یہ عمل بطور خاص پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے لاجونتی کا پودا مکمل تنے اور جڑ کے ساتھ اکھاڑ کر لائے۔ اتوار کے دن سفید لباس پہن کر کسی جگہ تنہائی میں ہری گھاس پر بیٹھ کر مندرجہ ذیل عزیمت ۳۰۷ مرتبہ پڑھے۔ اور لاجونتی کا پودا اپنے سامنے رکھ لے۔ لگاتار ۹ دن تک اس طرح عمل کو جاری رکھے۔ روزانہ ایک پودا توڑ کر لائے۔ اور روزانہ اسی طرح عمل کرے۔

اور روزانہ سفید لباس پہنے۔ انشاء اللہ ۹ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔

جب حاضرات کرنی ہو تو ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل انداز سے نقش بنائے۔ پھر اس کو نئی روئی میں لپیٹ کر فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں جلائے۔ اور بچے اور مریض کو عامل اپنے پاس حسبِ قاعدہ بٹھالے۔ اور عزیمت پڑھنی شروع کرے انشاء اللہ چند منٹ ہی میں پریوں کا لشکر حاضر ہوگا۔ اور پریوں کی ملکہ بھی حاضر ہوگی اور بات چیت کرے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۴	۴۱۱	۱۱	۱۱
مکرر	مکرر		مکرر

عزیمت یہ ہے۔ اَدُاُمِ رَہِینُ سِحَرِی رَحَتُ تَہکَاڑ اَوُتَنغرُیہَتُ یَابُدُوحِ۔

طریقہ ۳۲ حاضرات کیلئے بطور خاص یہ فتیلہ تیار کیا جاتا ہے۔ اور چراغ کی لَو پر حاضرات ہوتی ہے۔ اور عامل کو مؤکلین روحانی امداد پہنچاتے ہیں۔ اس فتیلے کو جمعہ کے دن کسی نیک ساعت میں تیار کر کے رکھ لے۔ لیکن اس عمل کی پہلے زکوٰۃ ادا کر دے۔

اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۴۴ نقش روزانہ لکھے اور آٹے میں ۴۴ گولیاں بنا کر روزانہ دریا میں ڈالے ۲۱ روز تک لگاتار یہ عمل کرے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ جب حاضرات کرنا چاہے تو اسی نقش کا فتیلہ جمعہ کے دن تیار کر کے رکھ لے۔ اور حسبِ قاعدہ چراغ جلا کر بچے اور مریض کو چراغ کے سامنے بٹھائے۔ اور عامل یہ عزیمت پڑھنی شروع کرے۔

اَجب یَا جبرائیل یَا میکائیلُ یَا رفتائیلُ یَا تنکفیلُ بہ برکت این نقش حاضر شو حاضر شو حاضر شو

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل — میکائیل

۱	۷۲	۱۱	۸
۱۴	۷	۲	۷۱
۶	۹	[illegible]	۳
۷۳	۴	۵	۱۰

رفتائیل — تنکفیل

طریقہ ۳۳ حاضرات آئینہ کے لئے سب سے پہلے عامل عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے زکوٰۃ کی شروعات کرے اور روزانہ ۱۴۱ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھے۔ اور ۴۱ دن تک لگاتار پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ ۴۱ ویں دن بچوں کو شیرینی تقسیم کر دے۔ جب حاضرات کرنی ہو۔ عامل ایک آئینہ منگا کر اس پر عطر لگائے۔ اور آئینہ بچے یا مریض کے ہاتھ میں دیدے اور آئینہ دیکھنے کی تاکید کرے اور عامل خود عزیمت پڑھنی شروع کرے۔ انشاء اللہ چند منٹ میں حاضرات شروع ہو جائے گی۔ عامل حسبِ معمول سوال وجواب کرے۔

عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط عزمت علیکم و اقسمت علیکم یا بادشاہ ملک العرب والعجم بحق ابولہ

ابوك اخوك اخوك ابنك ابنك نَجِيًّا نجيًّا خَتمًا ختمًا ميسرًا ميسرًا اَجلًا اجلًا اُحْضُرُوا اُحْضُرُوا اِبنْ جَانِبِ المشارق وَالمغارب مِنْ جَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْاَيْسَرِ بِحق خَاتمِ سليمان بن دَاودَ عليه السلام۔

طریقہ ۳۴ "برائے حاضراتِ طباق" اس حاضرات میں مؤکل گائے کے دودھ میں حاضر ہو کر محوِ کلام ہوتے ہیں طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں نوچندی اتوار کو زکوٰۃ کی شروعات کرے اور روزانہ عزیمت ۵۵۱ مرتبہ پڑھے۔ انشاءاللہ ۲۱ دن کے لگاتار عمل سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ روزانہ آگے پیچھے سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھتا رہے۔ زکوٰۃ کے بعد جب عامل حاضرات کرنا چاہے تو تانبے کا ایک طشت لے۔ اس میں گائے کا تازہ دودھ بھر دے۔ پھر طشت کے پاس بچے اور مریض کو بٹھا دے۔ اور عامل عزیمت کا ورد کرے۔ چند ہی منٹ میں ایک سفید ریش بزرگ نظر آئیں گے۔ جو از قبیلہ جنات ہوں گے۔ وہ عامل کے سوالوں کے جوابات دیں گے اور عامل کی مدد کریں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سرنا یا کریوفتنا نفقا فھمون لقمون فنفنۃ فتنا قرناھون ھُوا اُحضُرُوا یا جن۔ بحق عزیمت ھذا۔

طریقہ ۳۵ یہ حاضرات بھی آئینے پر ہوتی ہے۔ سب سے پہلے عامل اس طریقے کی زکوٰۃ ادا کرے۔ عروج ماہ میں کسی بھی دن سے شروع کرے۔ اور روزانہ مندرجہ ذیل عزیمت ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے۔ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھے کل تعداد سوا لاکھ کی پوری کرنی ہے۔ ۴۰ ویں دن، نمازیوں کو کھانا کھلائے اور کمسن بچوں کو شیرینی تقسیم کرے۔ زکوٰۃ کے بعد ۲۱ مرتبہ روزانہ عزیمت پڑھتا رہے۔ جب عامل کو حاضرات کرنی ہو تو جمعہ کے دن عامل یا بدوح کا نقش آئینے پر بنائے اور حسبِ قاعدہ بچے اور مریض کو اپنے پاس بٹھا کر حاضرات کرے۔ آئینہ بچے کے ہاتھ میں دیدے اور عامل خود عزیمت کا ورد شروع کرے۔ انشاءاللہ چند ہی منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

عزیمت یہ ہے۔ یا بدوح یا ودود بحق یا جبرائیل یا رفتمائیل یا متنکفیل۔

طریقہ ۳۶ اس حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ عامل سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کرے ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھے اور ۴۰ دن تک لگاتار پڑھتا رہے۔ دورانِ چلہ کشی گوشت سے پرہیز کرے۔

عزیمت یہ ہے۔ اَنْتَ تعلمُ مَا فِی قلوبھم اَلیقًا ملیقًا تلیقًا ملیخا۔ بحق یا بدوح۔ زکوٰۃ کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ اس عزیمت کو پڑھتا رہے۔ جب حاضرات کرنی ہو تو مندرجہ ذیل نقش بنا کر اس کا فتیلہ بنائے اور کورے چراغ میں اس فتیلے پر نئی روئی چڑھا کر جلائے۔ اور سوا گز نیلے رنگ کا کپڑا لیکر اس پر ۲۱ مرتبہ مذکورہ عزیمت پڑھ کر دم کردے اور اس کپڑے کو بچے کے سر پر ڈال دے۔ اور چراغ جلانے کے بعد عامل عزیمت پڑھنی شروع کرے۔ انشاءاللہ چند ہی منٹ میں الیقا ملیقا تلیقا حاضر ہوں گے۔ اور جنات اور سفلی عمل کی کاٹ کریں گے۔ نیز عامل کے سوالوں کے صحیح جوابات دیں گے۔ یہ

یہ مؤکل بہت زبردست مؤکل ہیں۔ اور ان کی قوت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔

فتیلے والا نقش اس طرح بنے گا۔

۹۵ ۷۸۶ علیقاً ملیقاً

ع	ا	رو	ا
حد	د	و	ھو
حد	ھو	ط	و
ببینی	۷	و	۹

انت تعلمو مافی قلوبھم ملیغا — لشکر شداد — لشکر فرعون — علیقا ملیقا

طریقہ ۳۷ اس حاضرات میں، حاضراتِ جن وآسیب مریض کے اوپر ہوتی ہے اور اس کے بعد وہ جن یا آسیب صحیح صحیح بات کرتا ہے اور عامل کی اطاعت کی غرض سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جاتا ہے۔ یہ حاضرات چراغ کی لَو پر ہوتی ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے عامل قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیات کی زکوٰۃ ادا کرے۔

آیت ۱: سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمٍ ۝ آیت ۲: اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝

ان آیات کو روزانہ تین سو مرتبہ پڑھے۔ چالیس روز میں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ گیارہ گیارہ مرتبہ ان آیت کی تلاوت کرے۔ جب حاضرات کرنی ہو۔ آیت ۱ کا نقش بنا کر فتیلہ بنائے۔ اور اس فتیلے کو مٹی کے کورے چراغ میں جلائے۔ بچے اور مریض کو حسبِ قاعدہ بٹھائے۔ اور عامل دونوں آیات کا ورد کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات ہوگی۔ جن بذاتِ خود حاضر ہوگا۔ اور معافی تلافی کرے گا۔

آیت ۲ کا نقش یہ ہے

۷۸۶

۱۳۶۵	۱۳۶۹	۱۳۷۲	۱۳۵۸
۱۳۷۱	۱۳۵۹	۱۳۶۴	۱۳۷۰
۱۳۶۰	۱۳۷۴	۱۳۶۷	۱۳۶۳
۱۳۶۸	۱۳۶۲	۱۳۶۱	۱۳۷۳

طریقہ ۳۸ اس باب میں اب چند وہ طریقے درج کئے جاتے ہیں جن میں زکوٰۃ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ صرف عامل کو یہ کرنا ہے کہ وہ جمعہ کے دن ۸ اور ۹ کے درمیان غسل کر کے ہرے رنگ کا احرام باندھ لے یا پھر ہرے رنگ کی چادر اوڑھ لے۔ اور اسی رنگ کا تہبند باندھ لے۔ اور ایک پاؤ کھجور، ایک پاؤ چھوارے، ایک پاؤ کشمش — ایک پاؤ بتاشے، ایک پاؤ بھنے ہوئے چنے اور ۵۰ گرام زیتون کا تیل اپنے پاس رکھ کر مندرجہ ذیل نقش برائے حاضرات تیار

کرلے۔ عامل نقش لکھتے وقت قبلہ رو بیٹھے۔ نقش تیار کرنے کے بعد مذکورہ تمام چیزیں خیرات کردے۔ اور اس کا ثواب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تمام اہل بیت اور بزرگانِ چشت کو پہنچادے۔ جب حاضرات کرنی ہو تو گول دائرے کے باہر والی عبارت کا عامل ورد کرے۔ گول دائرے میں خوشبو لگادے۔ اور ہلکا سا اس پر حاضرات والا کاجل بھی لگادے۔ حسبِ قاعدہ مریض اور بچے کو بٹھا کر حاضرات کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات ہوگی۔ یہ حاضرات بڑوں پر بھی ممکن ہے لیکن بچوں پر لازماً کھل جاتی ہے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

٧٨٦

لا ھُوَ یَا عَلِیُّ لِحَاشٌ

مخوحقٌ سرّہٗ

طریقہ ۳۹ حاضرات والے کاجل سے ایک آئینے پر گول دائرہ سیاہ رنگ کا بنائے۔ یا پھر ہرن کی جھلی پر گول دائرہ بنائے جب حاضرات کرنی ہو۔ بچے اور مریض کو بٹھالے اور آئینہ یا جھلی بچے کے ہاتھ میں دے کر عامل مندرجہ ذیل عزیمت کا ورد شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔ مؤکلین حاضر ہوکر عامل کے سوالوں کا جواب دے گا۔ عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ ۔ جَرْجُوْس اَرَاذُوْس ھَبُوْنُ ہَوْتُوْنُ سَلْمُوْسُ سَلَامٌ اَلَا یَارُ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ حَاضِر شُو حَاضِر شُو حَاضِر شُو۔

طریقہ ۴۰ حاضرات کی سیاہی پر عامل ۳۳۳ مرتبہ "یَا کَرِیْمُ سَرِّ نَاہٗ" پڑھ کر دم کرکے رکھ لے۔ جب حاضرات کرنی ہو۔ بچے کے ناخن پر یہ سیاہی لگائے اور عامل بچے پر "یَا کَرِیْمُ سَرِّ نَاہٗ" پڑھ کر دم کرتا رہے۔ چند ہی منٹ میں انشاء اللہ حاضرات کھل جائیگی۔

طریقہ ۴۱ مندرجہ ذیل عزیمت کو لکھ کر کانچ کے گلاس میں پانی بھر کر ڈال دے۔ اور مریض اور بچے کو حسبِ قاعدہ بٹھا کر عامل عزیمت کا ورد شروع کرے۔ انشاء اللہ گلاس میں حاضرات ہوگی۔ اور سوال کا جواب بچے کے کان میں آئے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یَا لَطِیْفُ اَلْطَفُ مِنْ کُلِّ لَطِیْفٍ یَا کَرِیْمُ اَکْرَمُ مِنْ کُلِّ کَرِیْمٍ یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ یَا سَلَامُ اَسْلَمُ مِنْ کُلِّ سَلَامٍ۔

طریقہ ۴۲ یہ حاضرات مریض پر ہوتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے عامل مندرجہ ذیل عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرکے روزانہ ۶۱ مرتبہ عصر کی نماز کے بعد پڑھے اور ۶۱ ہی روز تک پڑھے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ ۶۱ روز میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

جب حاضرات کرنی ہو تو مندرجہ ذیل نقش کا فتیلہ بنا کر مٹی کے کورے چراغ میں نئی روئی میں لپیٹ کر جلائے۔

اور عامل عزیمت کو پڑھ کر چراغ کی لو پر دم کرتا رہے۔ اور ثابت اُردپر پڑھ کر مریض کے مارتا رہے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔ اور مریض کو موکلین چراغ کی لو میں نظر آئیں گے۔ پھر عامل چاہے تو اثرات کو جلادے یا معافی تلافی کے بعد رخصت کردے۔ سخت سے سخت آسیب بھی گریہ وزاری کرے گا اور معافی چاہے گا۔ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ معاف کر دینے میں خیر اور عافیت ہے۔ جنات کو جلانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس میں بہت سے خطرات ہیں۔ اور آخرت کی باز پرس کا احتمال بھی ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیئے کہ عہد لیکر جنات اور آسیب کو آزاد کر دینا چاہیئے۔

فتیلے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سوختم در چراغ دیواں پریاں وسحراں

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

الوحا الوحا العجل العجل

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھے۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ وَلِسُلَیْمَانَ الرِّیْحَ عَاصِفَۃً تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖۤ اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْہَا وَکُنَّا بِکُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ وَکُنَّا فٰعِلِیْنَ ۝ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۝ وَاَسَلْنَا لَہٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْہِ بِاِذْنِ رَبِّہٖ ؕ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْہُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝ اُحْضُرُوْا بِحَقِّ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ۝ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا۔

طریقہ ۴۳

یہ حاضرات چوری کی تحقیقات کیلئے کی جاتی ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے کامیاب رہتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے عامل مندرجہ ذیل عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے۔ عروج ماہ میں نوچندی اتوار سے شروع کرے اور ۷ روز تک متواتر روزانہ ۱۲۵ مرتبہ عزیمت کا ورد کرے۔ ساتویں دن ایک پاؤ تل ایک پاؤ شکر میں ملا کر بچوں کو تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

جب حاضرات کرنی ہو۔ بچے کے ناخن پر تل کا تیل لگائے۔ اور عامل عزیمت پڑھنا شروع کرے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔ ایک بزرگ حاضر ہوں گے ان کا نام "میاں جانی شاہ لال بیگ" ہوگا۔ عامل سلام کرے۔ اُن سے دریافت کرے کہ فلاں ابن فلاں کے مکان یا دکان وغیرہ میں جو چوری ہوئی ہے اس کا سراغ لگاؤ۔ وہ بزرگ چوری کا مال، اور یہ مال کیسے گیا۔ اور اس مال کو کون لے گیا۔ سب کچھ بچے کو بتائیں گے۔ لیکن راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ اس طرح کے معاملات میں نہ پڑے تو بہتر ہے۔ کیوں کہ اس سے لوگوں کے عیب کھلتے ہیں اور پردے فاش ہوتے ہیں۔ اور مختلف فتنوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس باب کی تکمیل کی غرض سے اس طرح کے عملیات نقل کئے جا رہے ہیں۔

مشورہ یہ ہے کہ اس بارے میں کامل احتیاط برتیں۔ اور پہلو بچائیں تو افضل ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ آؤ خضر جاؤ خضر گھیر گھار کے لاؤ خضر۔ اجب یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل بحق یا بدوح میاں جانی شاہ لال بیگ حاضر شو حاضر شو بحق کر مًا کر سًا کر سًا الوحا الوحا الوحا۔

طریقہ ۴۴ یہ حاضرات بھی چوری کی تحقیقات کے لئے کی جاتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ حسبِ قاعدہ عامل کسی بچے کو بٹھلائے اور اس کے ہاتھ میں مندرجہ ذیل نقش تھما دے اور اس کو تاکید کر دے کہ بچہ سیاہ خانے میں دیکھتا رہے۔ عامل اس سیاہ خانے میں حاضرات کا کاجل لگا دے اور خوشبو بھی لگا دے۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ عزیمت ۱ پڑھ کر بچے پر دم کرے۔ اور اُرد کے ۱۹ دانوں پر ایک ایک مرتبہ عزیمت ۲ پڑھ کر دم کر کے رکھ لے اور اس کے بعد ایک مرتبہ عزیمت پڑھے۔ اُرد کے دانے پر دم کر کے اور بچے کے سینے پر پھونک مارے۔ انشاء اللہ ۱۹ دانے ختم ہونے سے پہلے پہلے حاضرات کھل جائے گی۔ بچے کو نقش کے سیاہ خانے میں چوری کرنے والا نظر آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۲	۲۴۵	۲۴۸	۲۳۵
۲۴۷	۲۳۶	۲۴۱	۲۴۶
۲۳۷		۲۴۳	۲۴۰
۲۴۲	۲۳۹	۲۳۸	۲۴۹

عزیمت ۱ یا عطرائیلُ بحق قل ھو اللہ احد یا ھمواکیل بحق اللہ الصمد یا طاطائیلُ بحق لم یلد ولم یولد یا حمائیل بحق ولم یکن لہ کفوًا احد۔

عزیمت ۲ عزمتُ علیکم فتحون فتحون فتحون حبیلِ حبیلِ حبیلِ شفیعًا شفیعًا شفیعًا عطیشًا عطیشًا عطیشًا سُردًا سُردًا سُردًا قدُ درًا قدُ درًا قدُ درًا سھلًا سھلًا سھلًا نھلًا نھلًا نھلًا احضرُ وا من جانبِ المشارقِ والمغارب بحقِ سُلیمان ابن داؤد علیھما السّلام۔

طریقہ ۴۵ یہ حاضرات بھی چور کیلئے کی جاتی ہے۔ اصلی گھی مٹی کے کورے چراغ میں ڈال کر مندرجہ ذیل نقش کا فتیلہ بنا کر نئی روئی چڑھا کر چراغ میں جلائیں۔ اور ۳ بتاشے اور ایک پھول گلاب کا چراغ کے پاس رکھیں۔ بچے کو غسل کرا کے اور پاک صاف لباس پہنا کر چراغ کے روبرو بٹھائیں۔ اور باریک کاغذ پر یہ چاروں نام لکھ بکتانوش، فاضل شاہ، محمد شاہ، میمون زنگی، شکر کے ساتھ بچے کو کھلا دے اور عامل مندرجہ ذیل عزیمت کا ورد شروع کرے۔

یا بکتانوش، یا فاضل شاہ، یا محمد شاہ، یا میمون زنگی بحقِ سُلیمان ابن داؤد علیھما السّلام چور کو چوری کئے ہوئے سامان کے ساتھ حاضر کرو۔

فتیلے والا نقش اس طرح بنے گا۔

بکتانوس
فاضل شاہ
محمد شاہ
الساعل الساعل الساعل

۷۸۶

۱۹	۲۲	۲۵	۱۲
۲۴	۱۳	۱۸	۲۳
۱۴	۲۷	۲۰	۱۷
۲۱	۱۶	۱۵	۲۶

میمون زنگی
العجل العجل العجل
الوحا الوحا الوحا

بحق سلیمان ابن داؤد علیھما السّلام

طریقہ ۴۶: یہ حاضرات عزیمت سلیمانؑ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ عزیمت سلیمان کو اکیس چنبیلی کے پھولوں پر ۲۱، ۲۱ مرتبہ دم کر کے ایک ایک کر کے پھول آسیب زدہ کے چہرے پر مارا جائے۔ فوراً آسیب حاضر ہوگا۔ اس کے بعد دوبارہ جب اُن پھولوں کو مریض کے مارا جائے تو آسیب کو تکلیف ہوگی۔ اور وہ گریہ وزاری کریگا۔ جب چلے جانے کی قسم کھالے تو اس کو جانے کی اجازت دیدے۔

عزیمت سلیمان یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ فَتحُوْا الك حبيك حبيك اَلَمْ اَلَمْ سُفْعًا سُفْعًا اَلْیَسًا اَلْیَسًا بلیسًا بلیسًا طَلِیسًا طَلِیسًا سُوْدً اسُوْدً اَکْھلاً کَھلاً جَلْھلاً جَلْھلاً مھلاً مَھلاً سَخْیًا سَخْیًا شَدِیْدً اشَدِیْدً ا یَنْسیًا یَنْسیًا بِحَقِّ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَمِنْ جَانِبِ الْاَیْمَنِ وَالْاَیْسَرِ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَبِحَقِّ عَرْشِ اللّٰہِ وَکُرْسِیِّہٖ

طریقہ ۴۷: مندرجہ ذیل نقش آسیب زدہ مریض کی دائیں ڈاڑھ کے نیچے دبادیں۔ انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہوکر مریض کی زبانی بات چیت کرے گا۔ اگر حاضر نہ ہو تو پانچ منٹ کے بعد بائیں ڈاڑھ کے نیچے دبادیں۔ انشاء اللہ اب ضرور حاضر ہوجائے گا۔ جب وہ حاضر ہوجائے تو عامل ایک نیلے رنگ کا ڈورا لیکر اس پر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر دے۔ اور اس کو مریض کے بائیں بازو پر باندھ دے۔ اگر آسیب گریہ وزاری کرے تو قول و قرار کے بعد یہ ڈورا کھول دے۔ اور آسیب کو آزاد کردے ورنہ وہ نقش جو ڈاڑھ کے نیچے دبایا تھا اس کو جلادے آسیب بھی جل کر خاک ہوجائے گا ——— آزاد کرنے کی صورت میں ڈورا اور نقش کسی قبرستان میں دبادے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یابدوح	یابدوح ۹

یابدوح	یابدوح	یابدوح معہ	۷۸۶ یابدوح	یابدوح
			یابدوح ۸	
	یابدوح	یابدوح	۳۳	یابدوح
		۹	یابدوح ۱۰	
		یابدوح	۲ یابدوح	یابدوح

طریقہ ۴۸: اس حاضرات میں کوئی چیز عامل کو یا کسی کو نظر نہیں آئے گی۔ البتہ تحریری طور پر سوال کا جواب ملے گا۔ مثلاً عامل نے پوچھا کہ فلاں مکان میں دفینہ ہے یا نہیں۔؟ جواب ملے گا ہے۔ یا نہیں ہے۔ مثلاً عامل نے پوچھا کہ فلاں شخص کو کیا مرض ہے۔؟ جواب ملے گا کہ فلاں مرض ہے یا فلاں شخص آسیبی یا سحری اثرات کا شکار ہے۔ یا مثلاً عامل نے پوچھا کہ فلاں شخص زندہ ہے یا مُردہ یا وہ کہاں ہے۔ جواب ملے گا کہ فلاں شخص مرچکا یا فلاں شخص زندہ ہے اور فلاں علاقے میں ہے وغیرہ۔

یہ عمل بہت کام کا عمل ہے۔ اور اسم ذات کا عمل ہے۔ اور ایک روحانی خزانہ ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ مندرجہ ذیل

نقش کو ۳ ماہ کے اندر اندر سوا لاکھ کی تعداد میں لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالا جائے۔ زکوٰۃ کے بعد جب عمل کرنا چاہیں تو اس نقش کو بنائیں اور ۱۶ ویں خانے میں اپنا سوال لکھیں۔ سوال کا خانہ بڑا بنائیں۔ اور تکئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ صبح کو سوال کے نیچے جواب مل جائے گا۔ نقش کتنا بھی بڑا بنا سکتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	سوال	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

طریقہ ۴۹ اس حاضرات میں نظر کچھ نہیں آئے گا۔ بلکہ جن اور آسیب یا جادو جو مریض پر مسلط ہوں گے مریض پر حاضر ہو کر خود ہی کلام کریں گے۔ اور عامل کے سوالوں کے جوابات دیں گے۔ عامل شہد کی ۱۲ مکھیاں پکڑ کر لائے۔ ہر ایک مکھی پر خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ ۱۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دے۔ پھر اس کے بعد ان مکھیوں کو نئی روئی میں لپیٹ کر ایک بتی بنا لے۔ اور حسبِ قاعدہ زیتون کے تیل میں اس بتی کو جلا کر کاجل بنا لے۔ یہ کاجل عامل جب بھی کسی آسیب زدہ شخص کے لگائے گا، آسیب فوراً حاضر ہو کر عامل سے بات چیت کریگا۔ آسیب کے علاوہ جو چیز بھی مریض پر مسلط ہو گی حاضر ہو کر بات کرے گی۔

طریقہ ۵۰ اس عزیمت کو گلاب یا چنبیلی کے پھول پر ۳ مرتبہ دم کر کے آسیب زدہ کو سنگھائے۔ انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہو کر محوِ کلام ہو گا۔

عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ یَاذِی الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَالْمُلْکِ الْقَدِیْمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ وَیَا خَالِقَ الْاَصْبَاحِ وَبَاعِثَ الْاَرْوَاحِ وَیَا وَاجِدَ الصَّبَاحِ یَا اللہُ یَا اللہُ یَا اللہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ اگر ترسائی بحق توریت وموسیٰ واگر مغی بحق زبور و داؤد واگر گبر یالی بحق انجیل و عیسیٰ واگر مسلمان بحق فرقانِ حمید و محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و بحق جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و بحق عزت و جلالِ خداوندی حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

اگر اس کے بعد بھی آسیب حاضر نہ ہو تو ان ہی پھولوں پر یہ عزیمت سات مرتبہ دم کر کے سنگھائیں۔ انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہو گا۔

یَا جَبَّارُ بِجَبَرُوْتِ بِالْجَبَرُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ فِیْ جَبَرُوْتِ یَا جَبَرُوْتِ یَا جَبَّارُ ط۔

طریقہ ۵۱ آسیب کو برسرِ مریض حاضر کرنے کیلئے یہ طریقہ بھی تیر بہدف ہے۔ عامل مریض کو دائرۂ حصار میں بٹھا کر اور خود اپنا حصار کر کے یہ عزیمت ۳ مرتبہ پڑھے۔ عزمت عَلَیْکُمْ بعزۃ اللہ قدرۃ اللہ وسلطان اللہ بحق محمد و بحق آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بحق اھیا و اشر اھیا العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الآن بحکم خاتم سلیمان بن داؤد علیہا السلام العجل العجل العجل یا جیوم یا جیوم سو مرتبہ کہے۔

طریقہ ۵۲ یہ طریقہ ان لوگوں کے لئے کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ جنہوں نے الیقًا ملیقًا تلیقًا انتَ تعلم مَا فی قلوبھم کی زکوٰۃ نکال رکھی ہو۔ وہ لوگ جب حاضرات کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل نقش کا فتیلہ بنا کر حسب قاعدہ مریض اور بچوں کو خلوت میں بٹھائیں۔ اور کورے چراغ میں یہ فتیلہ روشن کریں۔ بچے اور مریض کو تاکید کر دیں کہ وہ چراغ کی لَو کی طرف دیکھتے رہیں۔ عامل چراغ روشن کرنے کے بعد اپنا، بچے کا، مریض کا اور چراغ کا حصار کر لے اور حصار کے بعد یہ عزیمت پڑھے۔ عزَمت عَلَیْکُمْ مَلکان سلطانُ الجن وَالانس اُحضرُوا من جَانبِ المَشارق وَالمَغارب وَالجنوب وَالشمَال بحق سلیمان بن دَاؤد علَیہ السَّلام بحق لا الٰہ اِلاَّ اللّٰہ محمَّدٌ رَّسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ علیہ وَسلَّم۔

اس عزیمت کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر بچے کے اوپر چراغ کے اوپر اور مریض کے اوپر دم کر دے۔ اس کے بعد اُرد کے دانوں پر پڑھے۔ ہر ایک دانے پر ایک مرتبہ پڑھ کر بچے کے اوپر پھینکے۔ اِدھر اُدھر بھی حصار کے اندر پھینکتا رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد بچے کو جھاڑو دینے والا چراغ کی لَو میں نظر آئے گا۔ اس کے بعد کوئی سقہ آ کر چھڑکاؤ کرے گا۔ اس کے بعد فرش بچھایا جائے گا۔ بچے کو جب یہ چیزیں نظر آنے لگیں تو عامل یا فتاح یا فتاح کا ورد شروع کر دے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد بادشاہ حاضر ہوگا۔ اور اپنا تعارف کرائے گا۔ اور عامل کی خدمت میں سلام پیش کرے گا۔ عامل سلام کا جواب دینے کے بعد بچے کے ذریعہ سوال و جواب کی شروعات کرے۔ عامل بچے کے ذریعے بادشاہ کو حکم دے کہ وہ مریض کو ستانے والی مخلوقات کو قید کرے۔ اور مریض کو ان اثرات سے نجات دلائے۔ اب بادشاہ یا تو آسیب و جن کو قید کر لے گا۔ یا پھر قتل کر دے گا۔

عمل کے اختتام پر عامل بادشاہ کا شکریہ ادا کرے اور واپس جانے کی اجازت دے۔ بہت ہی قیمتی عمل ہے اور ایک روحانی ورثہ ہے۔ جو ہم "صنم خانۂ عملیات" کے قارئین کے حوالے کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ قارئین اس کی قدر کریں گے اور مخلوقات کو فائدہ پہنچائیں گے۔ فتیلے کا نقش یہ ہے۔ (اس کی چال دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے ہے) فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھے۔

۷۸۶

یاطیور یارلوس یالوسایا یافرعون یاشدّاد یانمرود

یاابلیس یاکنانوس بحق الیقًا ملیقًا خالقًا مخلوقًا انت مافی قلوبھم

۸	۲۹۴	۲۹۷ ۱
۲۹۶	۲	۷ ۲۹ع
۳	۲۹۹	۲۹۲ ۶
۲۹۳	ع	عـو ۲۹۸

اماوث جمرد رجود فلاں ابن فلاں حاضر شوند وبسوزند وخاکستر شوند

طریقہ ۵۳ "چور" کی شناخت اور تحقیق کیلئے ایک نادر عمل، طریقہ اس کا یہ ہے کہ مندرجہ ذیل طلسم کو ۴۰ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے۔ انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔
جب حاضرات کرنی ہو، عامل ایک بچے کی سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر حاضرات والی سیاہی لگائیں۔ اور ۹ مرتبہ طلسم پڑھ کر بچے کے اوپر دم کردے۔ انشاءاللہ بچے کی ہتھیلی پر چور کی شکل اُبھر جائے گی۔

طریقہ ۵۴ جتنے لوگوں پر چوری کا شبہ ہو۔ اتنے ہی کاغذ کے ٹکڑوں پر مذکورہ طلسم لکھ کر کسی ایک فرد کا نام لکھیں دوسرے کاغذ پر طلسم لکھ کر دوسرے فرد کا نام لکھیں۔ اسی طرح جتنے لوگ ہوں سب کے نام لکھ کر ان کاغذ کو جلا کر راکھ بنالیں۔ بڑے بڑے کاغذ پر لکھیں۔ جب یہ راکھ تیار ہوجائے تو اس کو چولہے کی راکھ میں ملا کر مذکورہ طلسم ۹ مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کردیں۔ اور جن لوگوں پر چوری کا شبہ ہے ان کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر راکھ ملیں۔ جس نے چوری کی ہوگی اس کی ہتھیلی پر اس کا نام اُبھر جائے گا۔ راکھ ملنے کے بعد ایک منٹ انتظار کریں۔
نوٹ:- ہم واضح کرچکے ہیں کہ اس طرح کے عملیات سے خود کو محفوظ رکھیں تو بہتر ہے۔ کیوں کہ اس میں پردہ دری ہے۔ اور اس پردہ دری سے فتنہ وفساد کا احتمال ہے۔

طریقہ ۵۵ سحر جادو کی حاضری کے لئے ایک زبردست عمل نقل کیا جارہا ہے جو ایک مخفی اور پُراسرار قوت کا شاہکار ہے اور علومِ مخفیہ کا ایک نادر تحفہ ہے۔ جو دیکھا جائے تو لاکھوں روپے کی چیز ہے۔ اس عمل کی خوبی یہ ہے کہ اس میں کسی طرح کی زکوٰۃ اور چلہ کشی کی ضرورت نہیں ہے البتہ عامل کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی قوتِ ارادی مضبوط ہو اور اس کے خیالات مستحکم ہوں۔ اور وہ دوسری قسم کی حاضرات کا عامل ہو۔
اس عمل میں جب عامل دورانِ عمل طلسم کا ورد شروع کرتا ہے تو جادو اور سحر جل کر اور بھسم ہوکر مریض کے جسم سے خاک مسان کی صورت میں خارج ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے۔ اور مریض چند ہی منٹوں میں سفلی جادو کی نحوست سے پاک صاف ہوجاتا ہے۔
اس عمل میں سب سے پہلے عامل ایک طلسم پڑھ کر مریض کو سُلا دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کو بے ہوش کردیتا ہے۔ عامل کو چاہئیے کہ بے ہوشی طاری کرنے والی عبارت پڑھنے سے پہلے ۱۱ مرتبہ حصار والی عبارت پڑھ کر اپنا حصار کرلے۔ اس کے بعد بے ہوش کرنے والی عبارت ایک سو دس مرتبہ پڑھ کر مریض کے اوپر سر سے پاؤں تک پھونک مارے اسوقت مریض کو ایسا محسوس ہوگا جیسے اس کو بخار چڑھ رہا ہے اس کا جسم کانپنے لگے گا اور تھوڑی دیر کے بعد مریض بیہوش ہوجائیگا۔ اس کے بعد عامل جب اس کو اس کا نام لیکر پکارے گا تو وہ اس طرح بولے گا جس طرح باہوش لوگ بولتے ہیں وہ عامل کے ہر سوال کا جواب دے گا۔ حالانکہ بظاہر وہ بے ہوش ہوگا۔ عامل اس سے پوچھ سکتا ہے کہ یہ جادو کس طرح کا ہے۔؟ جادو کس نے کرایا ہے۔؟ جادو کی مدت کتنی ہے۔؟ جادو کو باطل کرنے کا طریقہ کیا ہوگا۔؟ اس طرح تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد عامل ہوش میں آنیوالی عبارت ۳ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے تو مریض ہوش میں آجائے گا عامل مریض کو ہوش میں لانے کے بعد اس کو اپنے سامنے کھڑا کردے اور ایک چھری پر ذیل کا عمل پڑھ کر تین تین مرتبہ پڑھ کر چھری پر دم کرکے پھر اس چھری کو مریض کے سر سے پیر کی طرف کو اُتارا اور زمین پر ایک لکیر سامنے سے اپنی طرف کو کھینچے۔ اس طرح تین

لکیریں برابر کھینچ دے۔ اس کے بعد اس طرح عمل پڑھ کر تین لکیریں بائیں سے دائیں طرف کو ان ہی لکیروں پر کھینچ دے اس وقت مریض کے جسم سے بدبودار خاک مسان کی طرح گرم گرم خاک نکلنی شروع ہو گی۔ جب یہ خاک ٹھنڈی ہو جائے تو اس کو اٹھا کر کسی کپڑے میں پوٹلی باندھ لے۔ اور کسی دریا میں بہا دے۔ یہ عمل بہت ہی طاقت ور ہے۔ شائقین پوری طرح سمجھ کر اس کی شروعات کریں۔

عملِ حصار کی عبارت یہ ہے۔ ھُوَیَایَاقِدْ اَیُوْقَاقَاھِدٌ اَھُوْقَبَھَا یَاقًا یُوْطَسَّمَا قَایَّاھَاسَاخَسْیًا سَاھَاحَبْسًا یَاھَالِیُغَّا یَامَالِیْغًا یَاھَامَابَمَالِیْجَا کَھَا عَسَّاھَطَاسَمْعًا اَھَاحَمَاطَلَمَاھَامَحَامَلْطًا مِیْطًا طَبَّھَا مَطْنَامَشُھَطًا قَاسُوْعًا شَلَاھِمَلَعَاسُوْوًا شَامِھَا مُوْمَاذَا بُوْھَاذَا مُوْھَا ھِوَبَدَّ اَرَوِیْدًا

سحر و جادو کو مریض پر حاضر کرنے اور مریض کو بے ہوش کرنے والی عبارت یہ ہے۔ کَشْعًا کَشْلَعُوْشًا کَشْطًا کَشْلَعُوْطًا لَمْشَکَاطَشْکُوْشًا کَشُوْطًا شَا کَشُوْعَا کَھِیَاعَمَا یَاھِیَا کَعْمَا سَیُوْحَامَیْطُوْحَا جَھَالَاسِیْ کَسْطَسْطَا اَمْطَاطِ مَیْفَطًا حَطَیْنَا حَیْنَا قُطُوْشِیْ لَبُوْسِیْ تَرِیْدُ وَحَایِدُ وَحَایُوْمَا سَلْطًا لُوْمَاسَادِیْمُوْسَلْھَا قَیُّوْمًا سَا۔

مریض کو بیدار کرنے والی عبارت یہ ہے۔ مَقَاھَلْقَلْھَا تَاھَلْھَا یَا بَزْیَا اَدْصَلْ صَا یَاصَوْمَا یَھَامَلِیْفِ طِیْعًا اَسْمَا لُوْنَا اَلُوْنَا مَلَشْ یُوْکَشْ فَاھَیَارُوْشِیْ دَوْسِیْ دَوْشِیْ شَغُوْمِ مَھْیُوْمِ فَقُوْسِ عَلْشَا فَشْ فَاھِیُوْشِیْ عَلَا قُوْنِ کُوْنًا قَاقِرِیْعًا سَرِیْعًا۔

عامل اس عمل کے لئے کسی خلوت کی جگہ کا اہتمام کرے اور سورج غروب ہونیکے بعد ہی اس عمل کو انجام دے دورانِ عمل لوبان اور اگربتی وغیرہ جلائے۔ اور عمل کے بعد حسبِ مقصود صدقہ ادا کرے۔ مریض کے جسم سے جو خاک برآمد ہو اس کو ۶ گھنٹے کے اندر اندر کسی دریا وغیرہ میں ڈال دے۔ عمل سے فارغ ہونے کے بعد عامل کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی ایک تعویذ کی شکل میں لکھ کر مریض کے گلے میں ڈلوا دے۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ وباللہ بسم اللہ وماشاء اللہ بسم اللہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا ھُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ط

طریقہ ۵۶

"حاضراتِ حضرت خضر علیہ السّلام" اس حاضرات میں حضرت خضر علیہ السّلام خواب میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہر سوال کا جواب دیتے ہیں۔ عمل کرنے کے بعد خواب میں عامل کے ہوش و حواس باقی رہتے ہیں۔ اور وہ بفضل خداوہی سوال کرتا ہے جس کے لئے اس نے انہیں بلایا ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ تین دن تک لگاتار بدھ کی رات جمعرات کی رات اور جمعہ کی رات کو ۷ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر کے پاک و صاف بستر پر سو جائے۔ اور جو سوال کرنا ہو وہ ایک کاغذ پر لکھ کر اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لے۔ انشاء اللہ پہلی رات، دوسری رات یا پھر تیسری رات میں حضرت خضر علیہ السّلام تشریف لائیں گے اور عامل کے سوال کا جواب دیں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حَبُّ قُبُّ طَھَا بُوْطَا یِطَبُّ شَافِعٌ وَشَفِیْعٌ وَمُجْمِعٌ وَجِزْ زُوْ حَرِیْدُوْدِیْقٌ وَحَبَّۃٌ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ط

طریقہ ۵۷ حاضرات کا ایک آسان عمل تحریر کیا جاتا ہے۔ ایک آئینہ کسی خلوت کے مقام پر دیوار میں لگالیں اسطرح کہ بیٹھنے کے بعد آپ کو صاف طور پر اپنی شکل اس میں نظر آتی رہے۔ ۴۱ دن تک روزانہ صرف ۱۲۱ مرتبہ آئینہ کیطرف دیکھ کر یابدوح ویا لطیف پڑھا کریں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ کوشش کریں کہ دوران پڑھائی پلک نہ جھپکے۔ ۴۱ دن میں حاضرات ہوگی۔ اس کے بعد جس رات بھی یہ عمل کریں گے۔ انشاء اللہ اسی رات حاضرات ہوجایا کرے گی۔

طریقہ ۵۸ چینی کے پیالے میں سیاہی حاضرات والی ڈال کر ۳ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ اور ۳ بار عزیمت پڑھیں انشاء اللہ پیالے میں حاضرات ہوگی

عزیمت یہ ہے۔ عَزَّمتُ علیکم یَا مَعشَرَ الجِنِّ وَالاِنسِ وَالاَرْوَاحِ بحقِّ حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام اُحضُرُوا اُحضُرُوا اُحضُرُوا یا قوم حاضرات حاضر شو بحق یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ برحمتک یا ارحم الرّاحمین ط

طریقہ ۵۹ کاغذ کے چار ٹکڑوں پر یہ عبارت لکھو۔ فرعون، قارون، ہامان ابوجہم شیطان، نمرود، شداد، ابلیس، سوتے وقت پلنگ یا تخت کے ہر پائے کے نیچے ایک ٹکڑا دبادو۔ صبح کو اٹھا کر انہیں روزانہ جلادیا کرو۔ چند روز میں حاضرات خواب میں شروع ہوجائے گی۔ اس کے بعد جس دن بھی یہ عمل کیا جائے گا اسی دن حاضری ہوگی جس سوال کا جواب درکار ہو وہ بھی لکھ کر ان ٹکڑوں کے ساتھ دبادیا جائے۔ انشاء اللہ خواب میں سو فیصد صحیح جواب ملے گا۔ کسی پرہیز اور زکوٰۃ کی ضرورت نہیں۔ جبتک حاضرات نہ ہو روزانہ اس عمل کو جاری رکھیں۔

طریقہ ۶۰ کسی خلوت کے مقام پر حسب قاعدہ حاضرات کا اہتمام کریں۔ اور دو تیز خوشبو کی اگربتی جلائیں ــــ اور مندرجہ ذیل نقش کسی موٹے کاغذ پر بنا کر بچے کے ہاتھ میں تھمادیں۔ عامل اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ۹۲ مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کردے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ کے بعد حاضرات کا نزول ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶
اَللّٰہُ ۹۲ | نُورُ ۹۲ | السَّمٰوٰتِ ۹۲ | وَالاَرضِ ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ | ۹۲

طریقہ ۶۱ صحرائی خرگوش کالے رنگ کا حاصل کریں۔ اگر شکار اتوار کے دن سورج غروب ہونے سے پہلے کرلیں تو بہتر ہے۔ ذبح کرتے وقت اپنا سایہ اس پر نہ پڑنے دیں۔ اس کا خون کسی برتن میں جمع کرلیں اور اس کو خشک کرلیں پھر اس میں زیتون کا تیل ملاکر کاجل بنالیں۔ جب حاضرات کرنی ہو تو یہی کاجل کسی بچے کی آنکھوں میں لگائیں۔ اور یہی کاجل اس بچے کے ہاتھ کے انگوٹھے پر لگائیں۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات ہوگی۔ اور سوال وجواب

کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اس حاضرات میں کچھ بھی پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

طریقہ ۶۲ یہ حاضرات بہت قیمتی حاضرات ہے۔ بعض حضرات اکابرین نے اس کو "سرتاج الحاضرات" کا نام دیا ہے۔ یہ حاضرات ہیرے جواہرات سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ جس عامل کو اس حاضرات کی کامیابیاں نصیب ہو جائیں اس کی خوش نصیبی میں کوئی کمال نہیں ہو سکتا۔ یہ حاضرات بچوں پر نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ معمول عامل نہ ہو۔ اگر معمول بذاتِ خود بھی عامل ہوگا اور کسی بھی طرح کی حاضرات کر چکا ہوگا تو اس پر بھی یہ حاضرات نہیں کھلے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ عامل اس حاضرات کے لئے ایسے معمول کا انتخاب کرے جو بالغ ہو اور عامل نہ ہو۔

طریقہ اس حاضرات کا یہ ہے کہ ایک چینی کی سفید رنگ کی پلیٹ لے اور اس میں سُرخ موم کی موم بتی روشن کرے۔ پلیٹ میں سات گلاب جامن اور سات عدد گلاب کے سُرخ پھول رکھ دے۔ اور عامل اپنا رُخ اس حاضرات میں مشرق کی کرلے۔ اور اپنی پشت مغرب کی طرف کر کے بیٹھ جائے۔ معمول کا رُخ مغرب کیطرف رہے گا۔ کمرے میں ہوا وغیرہ نہ ہو۔ تاکہ موم بتی کی لو سیدھی رہے ——— اس کے بعد عامل ۴۱ مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرے۔ اور معمول کو تاکید کر دے کہ موم بتی کی لَو میں دیکھتا رہے۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ

عمل کے دوران جب حاضرات کھلے گی سب سے پہلے دو جن شہنشاہ معظم کی سواری کے ساتھ حاضر ہوں گے۔ عامل معمول کے ذریعہ انہیں سلام کرے۔ جب جواب مل جائے تو حاضرات کا مقصد بتائے۔ انشاء اللہ وہ ہر سوال کا جواب دینگے۔ اور مقصدِ حاضرات کی تکمیل کریں گے۔ مقصد پورا ہونے پر عامل ان کا شکریہ ادا کرے۔ اور عمل کے بعد سوا کلو شیرینی پر آیت کریمہ ۱۱ مرتبہ دم کر کے بچوں کو تقسیم کرا دے۔ ہر بار حاضری کے بعد عامل شیرینی اسی طرح تقسیم کرے۔ عمل کے بعد گلاب جامن اور گلاب کے پھول اور موم بتی کسی دریا میں ڈال دے۔ ان چیزوں کو دوسری حاضرات میں استعمال کرے۔ اور اس حاضرات کو ۲۴ گھنٹے میں ایک مرتبہ سے زیادہ نہ کرے۔

طریقہ ۶۳ اب ہم حاضرات کے دو ایسے طریقے درج کر رہے ہیں۔ جو روحانی عملیات کی دُنیا کا خصوصی خزانہ ہیں۔ اور جنہیں لاکھوں روپے لیکر بھی عاملین کسی کو عطا نہیں کر سکتے۔ لیکن چوں کہ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جو کچھ ہم جانتے ہیں اور جو کچھ ہم آزما چکے ہیں وہ سب "صنم خانۂ عملیات" کے قارئین کو عطا کریں گے۔ اس لئے ہر راز سے پردہ ہٹانا ہمارے فرائض میں داخل ہو گیا ہے۔

یہ طریقہ جواب ہم نقل کر رہے ہیں۔ یہ مسمریزم کی قسم سے ہے اور اس کے ذریعہ عامل کو حیرتناک معلومات فراہم ہوتی ہیں۔ اس طریقے کا طریقہ زکوٰۃ یہ ہے۔ عامل کو مندرجہ ذیل نقش جو سورۃ کوثر کا نقش ہے کل ۲۷۵۴ مرتبہ لکھنا ہے۔ عامل ایک دن میں جتنے چاہے لکھے۔ یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ البتہ ۲۷۵۴ کی تعداد اس کو پوری کرنی ہے۔ وہ یہ تعداد ایک ہفتے میں، دس دن میں، بیس دن میں یا چالیس دن میں یا اس سے بھی زائد دنوں میں وہ پوری کر سکتا ہے افضل یہ ہے کہ روزانہ کی تعداد ایک جیسی رہے۔ مثلاً ۲۵ نقش روزانہ یا ۴۰ نقش روزانہ یا پچاس یا سو نقش روزانہ لکھے۔ ایسا نہ کرے کہ کسی دن دس نقش لکھ لئے اور کسی دن سو لکھ ڈالے۔ روز کی تعداد تقریباً ایک جیسی رہے تو اس سے عمل کی قوت

بڑھ جاتی ہے۔ نقش لکھنے کے بعد عامل نقش اپنے سامنے رکھے۔ اور نو مرتبہ سورۂ کوثر کی تلاوت اس طرح کرے کہ ایک مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر نو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

یَا خُدَّامِ سورۂ کوثر حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۂ کوثر۔ ۹ مرتبہ تلاوت کرنے کے بعد نقش پر دم کر دیں۔ اور پھر اس کو بند کر دیں۔ پھر ان کی گولی بنا کر آٹے میں بند کر کے کسی تالاب میں ڈال آئیں۔ اگر روزانہ تالاب میں ڈالنا ممکن نہ ہو تو ۳ دن میں ضرور ڈالیں۔

زکوٰۃ کی کل تعداد پوری کرنیکے بعد تازندگی عامل کو ۹ نقش روزانہ لکھنے ہوں گے۔ اور ہر نقش پر ۹ مرتبہ سورۂ کوثر مذکورہ قاعدے کے مطابق پڑھنی ہوگی۔ اس کے بعد ان نقوش کو روزانہ یا پھر ایک مہینے میں ایک مرتبہ کسی دریا میں آٹے میں گولیاں بنا کر ڈالنا ہوگا۔ اس حاضرات میں اگر اللہ کے فضل وکرم سے کامیابی حاصل ہو جائے تو یہ حاضرات ایک دن میں عامل ۹ مرتبہ کر سکتا ہے۔ یہ حاضرات بچے اور بڑے سبھی پر کی جا سکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ حاضرات کسی عاقل بالغ مرد پر کی جائے۔ بچے اور عورت پر نہ کی جائے۔

حاضرات کا طریقہ یہ ہے۔ مذکورہ نقش حسب قاعدہ تیار کر کے رکھ لیں۔ جب حاضرات کرنی ہو اس نقش کو کسی بالغ انسان کے سر پر رکھ کر کوئی پٹی باندھ دیں۔ اور اس کو بٹھا کر اس پر چادر ڈال دیں۔ اس کے بعد سورۂ کوثر پڑھنا شروع کریں۔ بالکل اسی طرح پڑھیں جس طرح زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت پڑھی تھی یعنی ایک مرتبہ سورۃ کی تلاوت اور نو مرتبہ عزیمت اسی طرح سورۂ کوثر کی تلاوت نو مرتبہ کریں۔ اور ہر مرتبہ پڑھ کر معمول پر دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ اسی دوران حاضرات کھل جائیگی۔ خدانخواستہ نہ کھلے تو اسی طرح نو مرتبہ تلاوت پھر کر لیں۔ اکثر پہلے ہی نو مرتبہ میں حاضرات کھل جاتی ہے۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ ۲۷ مرتبہ کی تلاوت سے کھل جاتی ہے۔ اور عجیب وغریب معلومات اس حاضرات کے ذریعہ ہوتی ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ایک نقش سے ایک مرتبہ حاضرات ہوتی ہے۔ اور زکوٰۃ کی شروعات نوچندی جمعرات سے کرنی چاہیئے۔ اگر ایسی نوچندی جمعرات نصیب ہو جائے جس کے بعد ۱۴ دنوں تک قمر عقرب میں نہ ہو تو کیا ہی کہنے۔ ورنہ کسی بھی ایسی نوچندی جمعرات سے کریں جو قمر در عقرب سے محفوظ ہو۔

دوران زکوٰۃ رجال الغیب کا خیال رکھیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی مکمل تنہائی میں کریں۔ دورانِ نقش نویسی اور تلاوت کے وقت اگر بتی جلائیں۔ زکوٰۃ کے دوران پرہیز جلالی کریں۔ انشاء اللہ ان شرائط کا خیال رکھنے سے غیر معمولی روحانی دولت عامل کو نصیب ہوگی۔

سورۂ کوثر کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۹	۶۹۲	۶۹۵	۶۸۱
۶۹۴	۶۸۲	۶۸۸	۶۹۳
۶۸۳	۶۹۷	۶۹۰	۶۸۷
۶۹۱	۶۸۶	۶۸۴	۶۹۶

طریقہ ۶۴ یہ طریقہ بالکل طریقہ ۶۳ کی طرح ہے۔ فرق یہ ہے کہ وہ سورۂ کوثر کا نقش تھا۔ اور اس میں حاضرات سورۂ اخلاص کے نقش کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پہلے والے طریقے میں سورۂ کوثر کا نقش ۷۵۴، ۲ مرتبہ لکھ کر زکوٰۃ ادا کرنی تھی۔ اور نقش لکھنے کے بعد اس پر ۹ مرتبہ سورۂ کوثر اس طرح پڑھنی تھی۔ اور ایک مرتبہ کی تلاوت کے بعد ۹ مرتبہ عزیمت پڑھ کر نقش پر دم کرنا تھا۔ اس طریقے میں نقش لکھنے کی کل تعداد ۲۱۰۰ مرتبہ ہے۔ اب یہ عامل کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اس تعداد کو کتنی مدت میں پوری کرتا ہے۔ عامل کو چاہئیے کہ وہ نوچندی جمعرات سے زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ اور ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے جن کی وضاحت پچھلے طریقے میں کی گئی ہے۔

اس طریقے میں نقش لکھنے کے بعد سورۂ کوثر کی تلاوت ۳ مرتبہ کرنی ہے۔ ایک مرتبہ سورۃ کی تلاوت کرنے کے بعد ۳ مرتبہ عزیمت پڑھنی ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ یَا خدَا اُو سورۂ اخلاص حَاضر شو حَاضر شو حَاضر شو بحق سورۂ اخلاص

طریقہ حاضرات بالکل طریقہ ۶۳ جیسا ہے۔ فرق صرف تعداد اور سورۃ کی تلاوت کا رہے گا۔ نقش وغیرہ بالکل طریقہ ۶۳ کی طرح استعمال ہوگا۔ انشاء اللہ حاضرات کم سے کم تین مرتبہ میں ورنہ زیادہ سے زیادہ ۹ مرتبہ کھل جائے گی۔

سورۂ اخلاص کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

طریقہ ۶۵ مندرجہ ذیل نقش جن، بھوت، چڑیل اور ارواحِ خبیثہ کو حاضر کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ عامل کو چاہئیے کہ جب کسی مریض پر حاضرات کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل نقش دو عدد تیار کرے۔ ایک نقش کا فلیتہ بنائے اور دوسرا نقش مریض کے ہاتھ میں دے یا کسی گتے پر چپکا کر مریض کے سامنے رکھ دے۔ اور عبداللہ ابن کوتوال جنیاں کی جگہ عطر لگا دے۔ اور مریض کو تاکید کر دے کہ اسی جگہ نظریں جمائے رکھے۔ انشاء اللہ آسیب حاضر ہو کر ہمکلام ہوگا۔ اس وقت عامل اس سے واپس جانے کا اور پھر نہ آنے کا عہد لے لے۔ انشاء اللہ جو بھی بلا ہوگی وہ یہ عہد کرے گی کہ آئندہ وہ مریض کو پریشان نہیں کرے گی۔ اگر شیشے میں حاضرات دیکھنا چاہیں تو نقش کے برابر میں شیشہ رکھ لیں۔ شیشے میں حاضرات ہوگی اور مریض کو عجیب و غریب مشاہدات ہوں گے۔ نقش اس طرح بنائیں۔

ت
ن لیان ن
ب
بحق ذرّ حاضر
حاضر شو حاضر شو
عبداللہ ابن کوتوال
جنیاں
ہر کہ باشد از
دیدن ایں اسم برائے
خدا و رسول خدا زود حاضر شو

نوٹ:۔ یہ نقش روحانی عملیات کی قدیم کتب میں اسی طرح درج ہے۔ اور تجربات کی کسوٹی پر بفضلِ مالک دو جہاں پورا اترتا ہے اور صحیح معلومات اس کے ذریعہ فراہم ہوتی ہیں۔

طریقہ ۶۶ ہر قسم کی باتیں معلوم کرنے کیلئے یہ طریقہ تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے۔ طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر بیٹھ کر باوضو، ۱۷ دن تک ۱۰۷ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ تِبِّيِ دَالِ وَذَالِ تِبِّي دَالِي وَذَالِ تِبِّي دَالِ وَذَالِ بِحَقِّ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِحَقِّ مِيكَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِحَقِّ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِحَقِّ عِزْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِحَقِّ يَا بُدُّوحُ حَاضِرْ يَابَا حَاضِرْ يَابَا حَاضِرْ يَابَا۔

سترہ روز کے بعد جس کام کے لئے بھی یہ عزیمت خلوت میں ۱۰۷ مرتبہ پڑھے گا۔ تو قلب پر احوال منکشف ہوں گے۔ اگر پانی کا گلاس ہاتھ میں لیکر پڑھے گا تو گلاس میں تمام احوال انشاء اللہ منکشف ہوں گے۔

طریقہ ۶۷ مندرجہ ذیل نقش روزانہ بیس عدد لکھے اور ہر ایک نقش پر مندرجہ ذیل عزیمت بیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے نقش کو بند کر دے اور آٹے میں گولی بنا کر رکھ لے۔ ۲۰ گولیاں سوا کلو آٹے کی بنائیے۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے ان گولیوں کو دریا میں ڈال دے۔ اس عمل کو لگاتار ۲۰ دن تک کرے روزانہ گولیاں ڈالنا ممکن نہ ہو تو پانچویں دن ڈالے۔ ۲۰ دن میں ۴ مرتبہ ان گولیوں کو دریا میں ڈالے لیکن آٹے میں گولیاں روز کے روز بنا کر رکھ لیا کرے۔

طریقہ حاضرات یہ ہے۔ مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے رکھ لے اور جہاں کالی سیاہی ہے۔ وہاں عطر لگا کر معمول کے ہاتھ میں نقش تھما دے۔ اور عامل عزیمت کو ۲۰ مرتبہ پڑھ کر معمول پر دم کر دے۔ انشاء اللہ حاضرات کھل جائے گی۔ عامل خود بھی حاضرات کا مشاہدہ کرے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ يَا بُدُّوحُ تَبَدَّدَحَتْ مِنَ الْبُدُّوحِ فِي الْبُدُّوحِ بُدُّوحِلَقْ يَا بُدُّوحُ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶
۳	۱۶	۱
۵		۵
۲		۱۲
	۴	

طریقہ ۶۸ مندرجہ ذیل نقش چھ انچ چوڑے اور چھ انچ لمبے کاغذ پر بنا کر کسی موٹے گتے پر اس کو چپکا لیں اور اپنے سے ۳ فٹ دور رکھ کر سات سو اٹھاون مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ۔ آگے

پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ لگاتار سات روز تک عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ عمل قبضے میں آجائے گا۔ جب بھی حاضرات کرنی ہو اس نقش کو اسی طرح چپکا کر اور اپنے برابر میں مریض کو بٹھا کر حسب قاعدہ حاضرات کریں۔ اور آیت مذکورہ کی مذکورہ تعداد میں تلاوت کر کے مریض پر دم کر دیں۔ انشاء اللہ حاضرات کھل جائے گی۔ اور تسلی بخش معلومات فراہم ہونگی۔ نقش یہ ہے۔

	۷۸۶	
حلقائیل	لیس لها من دون الله کاشفة / لیس لها من دون الله کاشفة	الفائیل
	●	
معائیل	لیس لها من دون الله کاشفة / لیس لها من دون الله کاشفة	ھمقائیل

طریقہ ۶۹ چوری کے بعد چوری کا مال اور چور کا سراغ لگانے کے لئے ایک لاجواب حاضرات یہ ہے کہ مرغی کا انڈا لیکر اس پر کالی روشنائی سے سورۂ ملک سپارہ ۲۹ کی یہ آیات لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝

حاضرات کے وقت انڈا بچے کے ہاتھ میں پکڑا کر عامل مذکورہ آیات کی تلاوت شروع کر دے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔ اور مؤکلین حاضر ہو کر چور اور چوری ہوئے سامان کی نشاندہی کریں گے۔ بہت ہی قیمتی عمل ہے لیکن ہم پہلے بھی یہ مشورہ دے چکے ہیں کہ اس طرح کی حاضرات سے اگر حتی الامکان احتیاط برتیں تو بہتر ہے۔ کیوں کہ اس میں فتنہ و فساد کا احتمال ہے۔ تاہم اس باب کی تکمیل کے لئے ہم نے اس طرح کی حاضرات جن سے چور اور چوری کا سراغ لگایا جاتا ہے ظاہر کر دی ہیں۔ اب عاملین کا فرض ہے کہ وہ موقعہ و محل دیکھ کر پوری احتیاط سے کام کریں۔ اور ایسے معاملات میں پہلو تہی کی کوشش کریں تو افضل ہے۔

طریقہ ۷۰ مندرجہ ذیل عزیمت کو سات روز تک روزانہ ۱۰۷ مرتبہ پڑھیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ اس حاضرات کے عامل بن جائیں گے۔ جب حاضرات کرنی ہو مندرجہ ذیل نقش کسی چینی کی پلیٹ پر تیار کریں۔ اور یہ پلیٹ کسی بچے کے ہاتھ میں پکڑا دیں۔ اور عامل خود عزیمت پڑھ کر بچے پر دم کرتا رہے۔ انشاء اللہ چند منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔

عزیمت یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِخَاتِمِ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَرْبًا غَرْبًا كَهْلًا كَهْلًا مَهْلًا مَهْلًا سَرِيْعًا سَرِيْعًا نَبِيًّا نَبِيًّا وَصف جن شاہ مَلِكُ بَلْكَانُوش سُرخ شاہ تَاجُ الْمُلْك حَاضِر شو حَاضِر شو حَاضِر شو جن دیو پری حَاضِر شو حَاضِر شو۔ حاضرات کا نقش جو چینی کی پلیٹ پر بنایا جائے گا۔ وہ یہ ہے۔

۷۸۶

میکائیلؑ	۲۴۷	جابرائیلؑ
۱۱۲		۳۸۲
عزرائیلؑ	۳۱۹	اسرافیلؑ

طریقہ ۱: چالیس دن تک ۱۴۱ مرتبہ روزانہ یہ عزیمت پڑھے "سحر گلاب بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام" اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

جب حاضرات کرنی ہو تو ایک کاغذ پر اپنا سوال لکھ کر عامل اس کو اپنے تکیئے کے نیچے رکھدے۔ اور اکتالیس مرتبہ "سحر گلاب بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام" پڑھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں آکر سحر گلاب عامل کے سوال کا جواب لکھوائیگی۔ اگر عامل کی روحانیت بڑھی ہوئی ہو تو سحر گلاب عامل کو بیدار کر کے حقیقت میں سوال کا جواب تحریر کرائے گی۔ عجیب و غریب عمل ہے۔ اور ایک راز ہے جو سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔ جن ماہرین نے اس کی نشاندہی کی ہے اللہ ان پر اپنا فضل فرمائے۔

طریقہ ۲: ایک پیالہ چینی کا لیکر اس میں مندرجہ ذیل نقش کالی روشنائی سے لکھدیں۔ پیالے کو پسے ہوئے نمک کے ڈھیر میں رکھیں۔ اور پیالے میں پانی بھردیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت چار مرتبہ پڑھکر پیالے پر دم کردیں۔ انشاء اللہ حاضرات کھل جائے گی۔ اور عامل کو بذاتِ خود مشاہدات ہوں گے۔

عزیمت یہ ہے۔ بِھُرُوْشٍ بِھُرُدُشٍ ھَیْفَا ھَیْفَا ھَشْتٌ ھَشْتٌ ھَرُوْشٍ ھَرُوْشٍ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْھُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ اَلُوْحَا اَلُوْحَا العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ۔

جو نقش پیالے پر بنے گا وہ یہ ہے۔
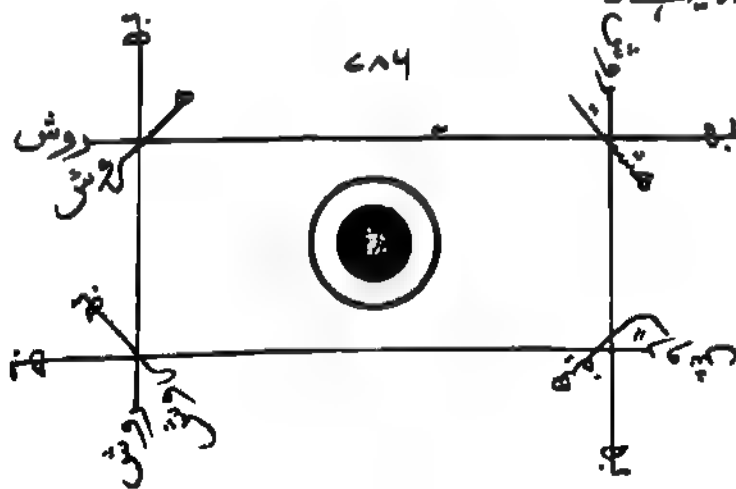
طریقہ ۳: سورج گرہن کے وقت آٹھ دھاتوں کی ایک انگوٹھی تیار کرائیں جس میں (۱) تانبہ ایک ماشہ (۲) پیتل ایک ماشہ (۳) جست ایک ماشہ (۴) سکہ ایک ماشہ (۵) قلعی ایک ماشہ (۶) چاندی ۳ ماشہ (۷) لوہا ایک ماشہ (۸) سلور ایک ماشہ۔ کسی بھی سنار سے تمام دھاتیں گلوا کر سورج گرہن کے وقت اپنے ناپ کی انگوٹھی تیار کرالیں۔ اس کے بعد نگینے والی خالی جگہ میں تھوڑا سا گندہ بہروزہ اور تھوڑی سی چپڑا لاکھ پگھلا کر بھردیں۔

جب حاضرات کرنی ہو انگوٹھی پر تھوڑا سا حاضرات کا کاجل لگائیں۔ اور تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور گیارہ مرتبہ

درود شریف اور سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر انگوٹھی پر دم کردیں انشاء اللہ حاضرات کھل جائے گی۔ اور انگوٹھی میں عجیب وغریب مشاہدات ہوں گے۔

طریقہ ۴۷ مندرجہ ذیل نقش حاضرات کو ایک کاغذ پر بنالیں اور بناتے وقت بھی اگر بتی جلائیں اور حاضرات کے وقت بھی۔ حاضرات کے وقت عامل ومعمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ عامل بچہ اور بچی پر درود ابراہیمی اور سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونکے۔ اور بچے کو سیاہ دائرہ میں دیکھنے کی تاکید کرے۔ انشاء اللہ تھوڑی دیر میں حاضرات کھل جائیگی۔ حاضرات کے وقت ۳ عدد گلاب کے پھول، ایک پاؤ برفی اور تھوڑی سی مہندی رکھ لیں۔ حاضرات کے بعد برفی بچوں کو تقسیم کردیں۔ اور مہندی کو کسی درخت کی جڑ میں دبادیں۔ اور پھولوں کو پانی میں پھینک دیں

نقش حاضرات یہ ہے۔
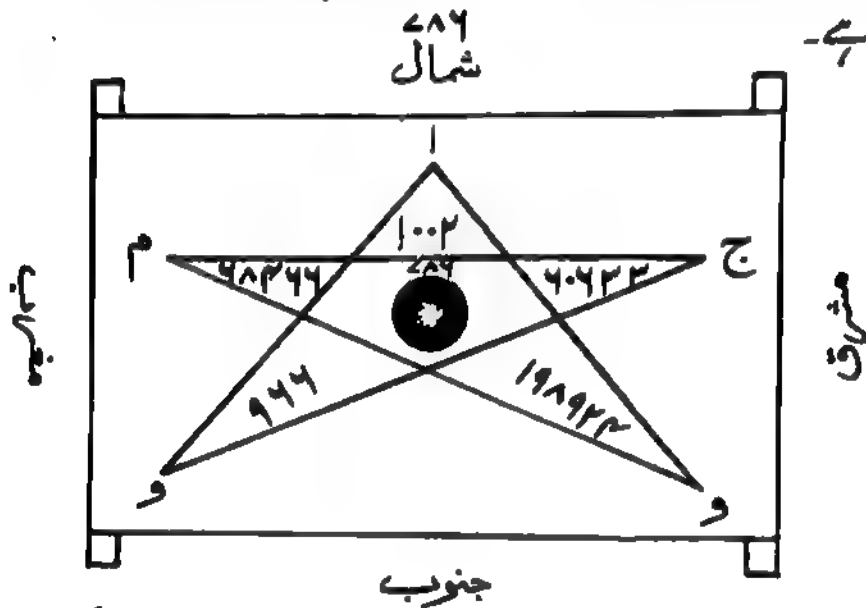
طریقہ ۵۷ مندرجہ ذیل کلمات کو ۲۸ روز تک پانچ سو مرتبہ پڑھا کریں۔ پڑھتے وقت کسی سے بات نہ کریں۔ عمل کی تکمیل تک دھیان اِدھر اُدھر نہ بھٹکائیں۔ اور عمل کے بعد کسی سے بات کیے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ عمل قابو میں آجائے گا۔ جب حاضرات کرنی ہو صرف پانچ مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر سو جائیں۔ خواب میں حاضرات ہوگی۔ ایک رُوحانی مخلوق سے ملاقات ہوگی۔ جو ہر سوال کا جواب دے گی۔

کلمات یہ ہیں۔ یَاخُدَّامُ حُرُوفُ الْبَاءِ حَاضِر شو حَاضِر شو۔

طریقہ ۶۷ کسی بچے کے ہاتھ میں مندرجہ ذیل نقش تھمادیں اور دوسرے ہاتھ میں گلاب کا پھول دیدیں اور ایک گلاب کا پھول ہار کی شکل میں بچے کے گلے میں ڈالیں۔ پھر سات مرتبہ "یا تنکفیل یا اسرافیل" پڑھ کر بچے اور نقش پر دم کر دیں۔ بچے کو تاکید کر دیں کہ وہ خانۂ سیاہ میں نظر جمائے رکھے۔ اور عامل یہ عزیمت پڑھتا رہے۔ "عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ" انشاء اللہ پانچ منٹ کے بعد حاضرات کھل جائے گی۔ آپ اس حاضرات کے ذریعہ ہر قسم کے سوالات کے جوابات معلوم کرسکتے ہیں۔

نقش حاضرات یہ ہے۔

٧٨٦

٥٥	٥٨	٦١	٤٨
٦٠	٤٩	٥٤	٥٩
٥٠		٥٦	٥٣
٥٧	٥٢	٥١	٦٢

بحق علی ولی اللہ

طریقہ ۷۷ دس سال سے کم عمر کے بچے کے انگوٹھے کے ناخن پر حاضرات کا کاجل لگا دیں۔ پھر اس پر خوشبو لگا دیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان رکھ دیں۔ اور بچے کو تاکید کر دیں کہ وہ ناخن پر دیکھتا رہے۔ انشاء اللہ چند ہی منٹ میں حاضرات ہو گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰ ح
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰ ح
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	

طریقہ ۷۸ بچے کے ناخن پر حاضرات کا کاجل لگا دیں۔ پھر اس پر مزید کالی روشنائی لگا کر پورا ناخن خوب کالا کر دیں۔ جب خشک ہو جائے تو عطر لگا دیں اور حسب قاعدہ حاضرات کا اہتمام کر کے مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر بچے پر دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تھوڑی دیر میں بچے کو سبز میدان نظر آئے گا۔ عامل بچے سے کہے کہ جھاڑو کش کو بلائے۔ پھر بادشاہ کو حاضر کرنے کو کہے۔ جب بادشاہ آجائے تو عامل بچے کے ذریعہ سلام کرے۔ اور اپنا مدعا بیان کرے۔ انشاء اللہ تمام سوالات کا تسلی بخش جواب ملے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ احضروا احضروا یا صاحب الجن والانس بحق حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام حاضر شو حاضر شو حاضر شو العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الوحا الوحا۔

طریقہ ۷۹ عروج ماہ میں اس عمل کی زکوٰۃ ایک ہفتے میں مکمل ہو جاتی ہے اور ترک جلالی بھی ایک ہفتے تک ضروری ہے۔ بعد نماز عشاء ۱۲۱۳ مرتبہ روزانہ پڑھنا ہے۔ دوران پڑھائی اگربتیاں جلائیں اور سفید کپڑے پہن لیں۔ کمرے میں نہ کوئی دوسرا فرد موجود ہو نہ ساز و سامان موجود ہو۔ اس عمل سے متعلق کسی سے کوئی ذکر نہ کرے۔ منہ پڑھائی کے وقت قبلہ کیطرف ہو۔ پہلے اور ساتویں دن عمل کی تعداد پوری کر کے اس کا ثواب اصحاب بدر کو پہنچا دیں۔ کچھ مٹھائی ایصال ثواب کی غرض سے بچوں کو کھلا دیا کریں۔ اور کچھ حصہ اس کا خود بھی کھا لیا کریں۔ سات دن میں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اب زکوٰۃ ادا کرنیوالا اس عمل کا عامل ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ سات مرتبہ اس عمل کو پڑھنا عامل کے لئے ضروری ہے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ جب حاضرات کرنی ہو تو کسی بچے کو نہلا کر صاف ستھرا اور پاک لباس پہنا کر کسی میٹھی چیز کو برائے ایصال ثواب بچوں میں تقسیم کر دیں۔ اور اس کا ثواب اصحاب بدر کو پہنچا دیں۔ اور کاجل حاضرات کا بچے کے ناخن پر لگا دیں۔ اور مندرجہ ذیل عمل پڑھنا شروع کریں۔ انشاء اللہ چند منٹ میں حاضرات کھل جائے گی۔ اور مؤکلین ہر طرح کے سوالات کا جواب دیں گے۔ جب مؤکل عامل سے مانوس ہو جاتے ہیں تو عامل کے کانوں میں بھی ان کی آواز آنے لگتی ہے۔ شروع میں بچوں کے کانوں میں آواز آئے گی۔

عمل یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَجِبْ یَا طَاطَائِیْلُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَبِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

حاضرات کی دنیا

از قلم: قیصر احمد بی اے

حاضرات سحر و تشخیص الامراض

اگر کسی پر سحر وجادو یا کسی بیماری کا پہچاننا منظور ہو کہ کیا خلل ہے جو ایسی تکلیف ہو رہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاَرْوَاحِ بِالشَّیَاطِیْنِ اُحْضُرُوْا یَا اَصْحَابَ الْجِنِّ وَالشَّیَاطِیْنِ وَیَا اَصْحَابَ السِّحْرِ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۔ جو کچھ کہ آسیب جن و پری دیو و بھوت و چڑیل و خبیث و سحر و جادو ہر بلا کہ موجود ہو اس فلاں شخص کے بیٹے فلاں کے بدن پر مسلط ہوا ہے اور آزار پہنچاتا ہے اور مزاحمت علاج معالجہ کی کرتا ہے۔ اس نقش میں حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو سارے موکلو اس تعویذ میں دکھاؤ۔

حاضرات کا نقش

یا جبرائیل ۷۸۶ یا میکائیل

٣٢٤	٣٢٧	٣٣٠	٣١٧
٣٢٩	٣١٨	٣٢٣	٣٢٨
٣١٩		٣٢٥	٣٢٢
٣٢٦	٣٢١	٣٢٠	٣٣١

یا اسرافیل بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ یَا بُدُّوْحُ یا عزرائیل

اوپر لکھا ہوا عمل تھوڑے پھول خوشبودار پر سات یا گیارہ مرتبہ یا اکیس مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور اپنے داہنے ہاتھ سے مریض کے داہنے ہاتھ میں دیدے اور کہے کہ وہ ان کو سونگھے اور تھوڑا عطر تعویذ کی سیاہی میں لگادے اور کہے کہ اس نقش کی سیاہی میں دیکھ اور ان پھولوں کو سونگھ اگر آسیب ہوگا تو بدن بیمار کا بھاری ہو جائے گا۔ اور سر پر آجائے گا یا نقش کی سیاہی میں نظر آنے لگے گا۔ اس وقت جان لیں کہ آسیب ہے اور اگر بدن پر چیونٹیاں سی چلیں اور سوئی جیسی چبھیں تو جانیں کہ جادو ہے۔ حاضرات کرنے سے پہلے اس حاضرات کے موکلات کا توشہ ایک پاؤ برفی چند عدد گلاب کے پھول اور مہندی سبز و خشک رکھیں۔ بعد حاضرات برفی بچوں میں تقسیم کر دیں۔

حاضرات گرفتاریٔ چور

مندرجہ ذیل نقش رات کو سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ کر سو جائے تو چور کو خواب میں دیکھے گا۔

دوسرا طریقہ حاضرات کا یہ ہے کہ اس نقش میں جہاں ہم نے سیاہ نشان لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور سات سے بارہ سال کے بچے کو اس سیاہ نشان میں دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) آیت بچے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ چالیس مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔ تھوڑی ہی دیر میں بچے کو چور کی شکل صاف و واضح نظر آجائے گی۔ اور بچہ چور کا تمام حلیہ و احوال بتادے گا۔

(نقش حاضرات گرفتاریٔ چور)

یا جبرائیل ۷۸۶ یا میکائیل

٨	١١	١٣٠	١
١٣	٢	٧	١٢
٣		٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

یا اسرافیل بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ یَا بُدُّوْحُ چور حاضر ہو یا عزرائیل

حاضرات کلمہ طیبہ

حاضرات ۷ تا ۱۲ سال کے لڑکا، لڑکی پر ہوتی ہے۔ لڑکا یا لڑکی اپنے روبرو بٹھاؤ اور اُسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہو۔ جب وہ آنکھیں بند کرلے۔ تو عامل خود یہ عمل ایک بار پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بچے پر دم کر کے عامل بچے سے یہ الفاظ تین مرتبہ کہلوائے۔

"اے اللہ اپنے نور کا اندھیرے میں اجالا کر" بعد چند ثانیے

بعد بچہ، بچی سے پوچھے اجالا ہوا یا نہیں۔؟ اگر بچہ نہیں میں جواب دے تو پھر مذکورہ بالا طریقے کے مطابق عمل پڑھ کر بچے پر دم کریں انشاء اللہ روشنی نظر آئے گی۔

جب بچہ، بچی بتائے کہ اجالا ہو گیا ہے تو عامل بچے سے کہے کہ جاروب کش سے کہو کہ یہاں جھاڑو لگائے۔ جب جاروب کش جھاڑو لگا کر چلا جائے تو پھر ماشکی کو بلاؤ کہ یہاں چھڑکاؤ کرے جب ماشکی اپنا کام کر چکے تو کہا جائے کہ دریاں بچھاؤ۔ تخت شاہی لے کر آؤ۔ درباری حاضر ہوں۔ شہنشاہ معظم کو بلاؤ کہ وہ تخت پر تشریف رکھیں۔ اور دربار لگائیں۔ جب شہنشاہ معظم حاضر ہو جائیں تو عامل بچہ یا بچی کے ذریعہ سلام عرض کرے۔ جب شہنشاہ معظم کی طرف سے سلام کا جواب مل جائے تو عامل اپنا مدعا بیان کرے اور سوال کرے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اگر شہنشاہ معظم کسی سوال کا جواب نہ دیں تو عامل بچہ، بچی معمول کی معرفت کہے کہ شہنشاہ معظم اگر ناراض ہیں تو لال رنگ کا جھنڈا دکھائیں۔ اور اگر ناراض نہیں ہیں تو ہرا جھنڈا دکھائیں، ہر دو صورتوں میں جھنڈا دکھائی دے گا۔ اگر لال جھنڈا نظر آئے تو حاضرات جاری رکھیں۔ جب عامل حاضرات کرنے بیٹھے تو پانچ عدد گلاب جامن اور دو عدد گلاب کے پھول ایک پلیٹ میں رکھے اور دو اگربتی بھی سلگائے۔ جب سوال وجواب کا سلسلہ ختم ہو جائے تو شہنشاہ معظم کا شکریہ ادا کیا جائے اور حاضرات ختم کر دی جائے بعدہٗ گلاب جامن معصوم بچوں میں تقسیم کر دی جائے۔

عمل حاضرات بیماری، غائب، اشیاء کی چوری اور تمام سوالات کا جواب، سو فیصد درست حاضر کرنا۔ جس دن مطلع صاف ہو عمل کرے۔ نابالغ بچے کو نہلائے۔ اچھے پاکیزہ کپڑے پہنائے۔ اس پر عطر بھی لگائے اور یہ آیت کاغذ پر لکھ کر بچے کے ماتھے پر کسی دھاگے سے باندھ دے۔

فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (۲۶ سپارہ)
وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ (۷ سپارہ)

اس کے بعد اس نقش کو کاغذ پر لکھ کر بچے کی ہتھیلی پر رکھے۔ نقش کے درمیان گول حلقہ سیاہ بنائے ——— اور بچے سے کہے کہ وہ اپنی مٹھی بند نہ کرے۔ بلکہ اس نقش کو ٹکٹکی باندھ کر نہایت غور سے سیاہ نقطے کو دیکھتا رہے۔ اور اپنی نظر نہ ہٹائے۔
نقش یہ ہے۔

قول ——— جبرائیل
اطرھد
میکائیل

نقش کو ہتھیلی پر رکھ کر آیت الکرسی پڑھے ——— اللہ
سورۂ یٰسین مُقمحُون تک پڑھے اور بچے کے جسم پر پھونک دے پھر ورد شروع کرے۔ اطرھد پڑھتا جائے اور درمیان میں بچے سے پوچھتا جائے۔ کہ تجھ کو سیاہ دائرہ میں کیا دکھائی دیتا ہے۔ جب وہ کہے کہ ایک شکل سیاہ دکھائی دیتی ہے۔ تو بچے سے کہلوائے کہ اس سے کہو۔ اپنے بھائی کو بلائے۔ جب وہ بھی آ جائے اور دو صورتیں دکھائی دینے لگیں تو پھر بچے سے کہلوائے کہ دونوں جھاڑو دے میدان کی صفائی کریں۔ جب وہ جھاڑو دے چکیں تو پھر ان سے کہو۔ ایک دنبہ صحیح و سالم لائیں۔ جب وہ بھی لے آئیں، تو پھر کہو کہ سات کرسی لا کر بچھائیں۔ جب وہ بھی لا کر بچھا دیں تو پھر کہو کہ دنبہ کو ذبح کرو، اور اس کا گوشت پکاؤ۔ جب وہ بھی تیار کر لیں تو پھر کہو کہ سات بادشاہ جنات کو بلاؤ جب وہ آ جائیں تو ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور ساتوں کو کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہو۔ جب وہ بیٹھ جائیں تو عامل ان کو سلام عرض کرے اور گوشت کھانے کو ان سے کہو۔ جب وہ کھا لیں تو کہا جائے کہ آج جس سلطان کی باری ہے۔ وہ موجود رہیں ——— باقی چھ تشریف لے جائیں۔ جو بادشاہ موجود رہے۔ اس کو کہلایا جائے کہ آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ کچھ دریافت کرنا ہے۔ پھر جو بھی مقصد ہو۔ وہ کہے جو سوال ہوگا اس کا جواب دیں گے۔ اگر کوئی کام لینا ہو تو کہدیں ہمارا فلاں کام کر دیا جائے۔ جب حاضرات ختم کرنا ہو تو کہیں کہ تشریف لے جائیں آپ کا شکریہ۔ اور پھر ختم شیرینی پڑھ کر موجود لوگوں کو کھلائیں۔ اس حاضرات کا توشہ یہ ہے کہ بکری ایک پاؤ مہندی خشک، سات عدد گلاب کے پھول، تھوڑے سے چاول بچا دودھ کے عرق گلاب میں میٹھا ڈال کر پکائیں۔ عورت ہو یا مرد جو پاک ہو وہی پکائے۔ حسب حیثیت تیار کرے بغیر توشہ رکھے حاضرات نہ کھلے گی۔ لہٰذا حاضرات شروع کرنے سے پہلے توشہ لازمی رکھیں بعد حاضرات ختم کر کے معصوم بچوں میں تقسیم کر دیں۔

حاضرات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ اَللّٰهُمَّ يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالنَّجْوٰى وَيَا كَاشِفَ الْفَقْرِ وَالْبَلْوٰى

اَکْشِفْ عَنِّی الْحُزْنَ وَالْاَذٰی وَافْتَحْ عَلَیَّ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ بَابَ الْمُرَادَاتِ اَوْلَادِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّد بَاقُرسَیِّد عُثْمَان بُخَارِی قَدَّسَ سِرَّہٗ اَفِضْ حَوَائِجَنَا یَا قَاضِی الْحَاجَاتِ وَیَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْخَفِیَّاتِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

طریقہ:۔ اس عزیمت کو رات کے دو بجے ایک سو گیارہ مرتبہ اکیس یوم پڑھیں۔ اول و آخر سات سات بار درود ابراہیمی پڑھیں۔ ایک بزرگ کی روح سے ملاقات ہوگی جس سے آپ ہر قسم کے مسائل کے بارے میں معلومات کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ امتحان میں کامیابی، مقدمہ میں کامیابی اور دیگر امور میں مدد لے سکتے ہیں۔

حاضرات عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِحَقِّ جَهُوْرِشْ جَهُوْرِشْ اَخُوْلَكَ اَتَاجُ الْمَلِكِ اَتَاجُ الْمَلِكِ اَلتَّاجُ السَّاعَۃِ کَهُوْ لَا کَهُوْ لَا خُطْمَا مِیْثَا مِیْثَا بِحَقِّ مَیْمُوْنِ زَنْگِی ابْنِ مَیْمُوْنِ حَبْشِی۔

طریقہ:۔ اس عزیمت کو بعد نماز عشاء باوضو ہوکر گیارہ دن تک اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ گیارہ یوم بعد حاضرات انشاء اللہ کھل جائے گی۔ اس حاضرات سے آپ ہر قسم کے سوالات کے جوابات سو فیصد درست معلوم کرسکتے ہیں۔

حاضرات بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِرَبِّ جِبْرَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ مَلِكْ اِسْمٰعِیْلَ سُلْطَانَ عَلَی السَّلَاطِیْنِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ جَانِبِ الْجَنُوْبِ وَالشِّمَالِ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَبِحَقِّ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَبِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو بعد عشاء باوضو ہوکر عطر لگاکر گیارہ دن تک اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

گیارہ یوم بعد انشاء اللہ حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں ہر قسم کی تسلی بخش معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وَبِحَقِّ کٓهٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ وَبِحَقِّ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اے قوم حاضرات حاضر شو۔

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو بعد نماز عشاء باوضو ہوکر صاف ستھرے کپڑے پہن کر عطر لگاکر اگربتی وغیرہ سلگاکر گیارہ دن تک اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں گیارہ یوم بعد حاضرات کھل جائے گی۔ اس حاضرات سے آپ ہر قسم کے جائز سوالات کے جوابات سو فیصد درست معلوم کرسکتے ہیں۔ چوٹی کی حاضرات ہے۔

حاضرات شاہ بکتانوش

ایک مرتبہ پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں پھر یہ عزیمت ۱۰۸ مرتبہ پڑھیں۔

وَبِحَقِّ یَا اَیُّهَا الْاَرْوَاحُ الْعُلْوِیَّۃُ یَهُوْدِیًّا اَوْ مُسْلِمًا یَا نُوْرُ بِحَقِّ مَیْمُوْنِ ابْنِ الْمَیْمُوْنِ الَّذِیْ اَقْوٰی وَبِحَقِّ مَیْمُوْن زَنْگِیْ وَمَیْمُوْن تُوبِیْ صَاحِبِ الْاَیْوَانِ الْهِنْدِیْ اَجِبْ مِنَ الْجِنِّ الشَّجَرِ وَالْاَشْجَارِ اُخْرُجُوْا مِنَ الْکُنِّ وَالْاَکْنَانِ وَمِنَ الرُّکْنِ وَالْاَرْکَانِ اُخْرُجُوْا مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَبِحَقِّ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط

طریقہ:۔ نوچندی جمعرات سے رات بارہ بجے سے پڑھنا شروع کریں۔ مسلسل اکیس یوم تک روزانہ پڑھائی کریں۔ تعداد ۱۰۸ مرتبہ ہے۔ اکیسویں یوم انشاء اللہ شاہ بکتانوش اپنی فوج کے ساتھ بصورت انسان حاضر ہوگا۔ کوئی ڈر و خوف و خطرہ نہیں ہے۔ پرہیز صرف بڑے گوشت کا ہے۔

یہ حاضرات تمام علموں کی سرتاج ہے۔ جب کبھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے۔ بچہ یا بڑے پر یا شیشے پر عزیمت کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ حاضرات فی الفور کھل جائے گی جس سے آپ ہر قسم کی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات سید الشہداء علیہ السلام

شمال

میکائیل		جبرائیل
عزرائیل		اسرافیل

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ حاضرات قابل احترام و مقدس حاضرات

ہے۔ اس حاضرات کی جتنی بھی تعریف و قدر کی جائے کم ہے۔ یہ حاضرات الہامی حاضرات ہے۔ یہ ایک گوہر نایاب ہے۔ جس کی مثال ملنا دُنیا میں بہت مشکل ہے۔ اس حاضرات کی سب سے خوبی یہ ہے کہ یہ حاضرات تمام سوالوں کے جوابات سو فیصد درست دیتی ہے۔ زندگی ہو یا موت، آنے والے واقعات سو فیصد درست بتاتی ہے۔ عامل کے لئے شرط یہ ہے کہ پاک و صاف ہو اور باوضو ہو۔ کمرہ معطر ہو صاف و پاکیزہ کپڑے ہوں۔ اور ان پر عطر لگا ہوا ور دوسری چیز یہ کہ معمول بھی پاک و صاف ہو۔ پاکیزہ کپڑے ہوں۔

طریقہ و لوازمات:۔ ایک سفید کاغذ یا گتے پر مندرجہ بالا نقش بنائیں۔ اور کالے دائرہ میں عطر لگائیں۔ اور بچے کو کالے دائرہ میں دیکھنے کو کہیں، بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور ۱۰۱ مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر پھونکیں۔

حلقۂ عالم دام حاضرات حاضر شو بحق بدیع السمٰوٰت

تھوڑی ہی دیر میں مقدس و پاک، قابل احترام حاضرات کا نزول ہوجائیگا۔ جس سے آپ دنیاوی مسائل کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس حاضرات کے ذریعے آپ گھر بیٹھے مقدس مقامات کربلا معلی، مکہ، مدینہ منورہ غرض ہر مقدس مقام کی سیر کر سکتے ہیں۔ اس حاضرات کے ذریعے آپ دینی و دنیاوی کام بھی لے سکتے ہیں۔ جوں جوں آپ حاضرات کرتے رہیں گے۔ اسی طریقے سے آپ پر اس مقدس حاضرات کے اسرار و رموز منکشف ہوتے رہیں گے۔ شرط ہے کہ عامل و معمول کسی سے بھی ان واقعات کا ذکر نہ کرے۔ ورنہ آئندہ کے لئے حاضرات نہ کھلے گی۔ یہ حاضرات عامل خود بھی کر سکتا ہے۔ اور یہ حاضرات بڑوں پر بھی کیجا سکتی ہے۔ چھوٹے و بڑے کی کوئی قید نہیں۔ اگر عامل بننا ہو تو مذکورہ بالا عمل کو جمعرات کے روز گیارہ مرتبہ گیارہ یوم پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پڑھیں۔ جب کبھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے تو عمل کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر معروف طریقے سے حاضرات کریں۔

توشہ:۔ حاضرات کرنے سے پہلے وضو کریں۔ بعدہٗ چھ عدد اگربتی سلگائیں۔ ڈیڑھ پاؤ برفی، چند عدد تازہ گلاب کے پھول، درود شریف پڑھ کر سید الشہداء علیہ السلام کا ختم پڑھیں۔ اور ان کو ثواب پہنچائیں بعدہٗ حاضرات کریں۔ انشاء اللہ آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں گے۔

اس حاضرات میں سرتاج و چوٹی کا عمل ہے۔ یہ ایک قابل قدر تحفہ ہے جس سے آپ یقیناً فائدہ اٹھائیں گے۔ اور خلق خدا کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔

حاضرات بسم اللہ اللہ اکبر محمد رسول اللہ کل دفتر محمد رسول اللہ دفتر میں محمد رسول اللہ چودہ طبق حضرت علی نوشیروان حاضرات کا میدان یا پاک پروردگار تیرا حکم۔ یا علی یا علی یا علی یا علی بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ترکیب و ترتیب:۔ اس عمل کو روزانہ ۱۲۵۰ مرتبہ پڑھے۔ اکتیس سے چالیس روز تک عمل کرے۔ نوچندی جمعرات سے عمل شروع کرے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے تھوڑی نیاز حضرت علی شیر خدا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلائے۔ روزانہ اگربتی سلگائے۔ اور خوشبو لگائے پاکیزہ ہو کر عمل شروع کرے۔

پرہیز:۔ بدبودار اشیاء حیوانات، اکیس دن بعد عمل میں کامیابی ہو جاتی ہے۔ اگر چالیس یوم پڑھے تو بہتر ہے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

اس عمل حاضرات کو چھوٹے و بڑے ہر ایک پر کر سکتا ہے، آئینہ، انڈا، پانی کا پیالہ، انگوٹھی اس پر بھی حاضرات کر سکتا ہے۔ لاجواب و آزمودہ عمل ہے۔

حاضرات اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بحق یا لطیف الخبیر یا علام الغیوب۔

ترکیب:۔ اس عمل کو چالیس دن میں سوالاکھ پڑھے۔ با پرہیز ترک حیوانات و بدبودار اشیاء سے پرہیز کرے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پڑھے۔ روزانہ عمل کو بعد نماز عشاء ۳۱۲۵ بار پڑھے۔ چالیس دن میں سوالاکھ ہو جاتے گا۔ نیاز فاتحہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دلائے۔ عمل کے دوران کشف بھی ہونے لگتا ہے۔ آنے والے حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔ یہ ایک بہترین استخارہ بھی ہے۔ عامل رات کو اٹھارہ مرتبہ عمل پڑھ کر سوئے اور جو معلوم کرنا چاہے وہ رات کو بذریعہ خواب سب کچھ صاف صاف نظر آئے گا۔ حاضرات میں سرتاج و چوٹی کا عمل ہے جو بھی اس عمل حاضرات کو کرے گا وہ تعریف کئے بغیر نہ رہے گا۔ عمل وہ ہے جو خود بولے بہترین اور لاجواب عمل ہے۔

حاضرات اَللّٰهُ الصَّمَدِیُّ یَا مُحَمَّدُ مَدَدِیْ۔ یَا هَادِیُ یَا صَمَادِیُ مدد کر یا محمد عربی۔

طریقہ:۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرے۔ سوالاکھ چالیس یوم میں کرے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے ورنہ ۱۵۰۰ بار روزانہ پڑھے۔ اکیس یوم میں عمل قابو میں آجاتا ہے یہ حاضرات کا لاجواب عمل ہے اور بہترین استخارہ بھی۔ رات کو سوتے وقت چند

بار پڑھے۔ اور جس چیز کی نیت کر کے سوئے گا اس کا تمام حال خواب میں نظر آجائے گا۔ یہ حاضرات چھوٹے بڑے سب پر کام کرتی ہے۔ گیارہ مرتبہ عمل پڑھ کر معمول پر پھونکیں۔ فی الفور حاضرات کھل جائے گی۔ جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو سو فیصد درست ہوگی۔

حاضرات اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ بِحَقِّ یَا اللّٰہُ یَا رَحِیْمُ یَا کَہٰیٰعٓصٓ

طریقہ:۔ اس عمل کو ۱۲۵۰ بار روزانہ چالیس یوم تک پڑھے۔ پرہیز جلالی وجمالی کرے اور اوّل وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی۔

جب بھی حاضرات کرنی ہو۔ عمل کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر معمول پر پھونکیں۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ تمام مشکل امور کے بارے میں معلومات کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ سو فیصد درست جوابات ملیں گے۔ اس حاضرات کو آپ بڑوں وچھوٹوں پر بھی کر سکتے ہیں۔

حاضرات برائے جنّات اگر یہ دیکھنا مقصود ہو کہ مریض پر جنّات کا اثر ہے یا نہیں۔ تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کے دائیں ہاتھ میں باندھ دیں۔ اور سورہ مزمّل سالم پڑھ کر سورۂ مومنون پارہ ۱۸ کی آخری آیت اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا سے تا آخر وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ؁ تک ایک بار پڑھ کر دم کریں۔ اس کا ہاتھ کانپنے لگ جائے گا۔ اگر ہاتھ نہ کانپے تو پھر تین بار پڑھیں۔ اگر پھر بھی نہ کانپے تو دوسرا نقش لکھ کر بائیں ہاتھ میں دیدیں۔ پھر سورۂ مزمّل اور اَفَحَسِبْتُمْ سورۂ مومنون پوری پڑھ کر دم کریں جنّات فوراً حاضر ہوں گے۔ اور بولیں گے اس وقت فوراً آیت الکرسی اور چاروں قل کا حصار مریض کے چوگرد دیدیں۔ اور ان سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا عہد لے کر چھوڑ دیں۔ اور پکّا عہد لیں۔ کہ پھر آئندہ مریض پر نہ آئیں گے۔ اگر مریض کے ہاتھ نہ کانپیں تو پھر مرض دوسرا ہے یا جادو ہے۔ اس کا علاج کریں۔ نقش یہ ہے۔

۴۲	۴۶	۴۹	۳۶
۴۸	۳۷	۴۳	۴۷
۳۸	۵۱	۴۴	۴۱
۴۵	۴۰	۳۹	۵۰

اجب بحق یا جبرائیل علیہ السّلام
اجب بحق یا میکائیل علیہ السّلام
اجب بحق یا اسرافیل علیہ السّلام
اجب بحق یا عزرائیل علیہ السّلام
مرزبندہ شو ورنہ سوختہ شو

حاضرات

یا جبرائیل ۷۸۶ یا میکائیل

۸	۱۱	۸۸۳	۱
۸۸۲	۲	۷	۱۲
۳		۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۸۴

یا اسرافیل بحق یا قابض حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

مندرجہ بالا نقش ایک سفید کاغذ پر لکھیں۔ سولھویں خانہ میں جہاں سیاہی کا داغ لگایا گیا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور بچے کو تعویذ دے کر کہیں کہ سیاہی والے خانے پر نظر جما کر رکھے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جن سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات کرنے سے پہلے بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونکیں۔ اور ۲۱ مرتبہ بحق یا قابض حاضر شو حاضر شو پڑھ کر پھونکیں۔

حاضرات

یا جبرائیل ۷۸۶ یا میکائیل

۲۰۲	۲۰۶	۲۰۹	۱۹۵
۲۰۸	۱۹۶	۲۰۱	۲۰۷
۱۹۷		۲۰۴	۲۰۰
۲۰۵	۱۹۹	۱۹۸	۲۱۰

یا اسرافیل بحق یا خبیر حاضر شو حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

مندرجہ بالا نقش ایک صاف کاغذ پر لکھیں۔ جہاں سیاہی کا داغ لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور بچے کو نقش کو دیکھنے کو کہیں۔ جبتک حاضرات نہ کھلے۔ بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور سورۂ اخلاص پڑھ پڑھ کر پھونکتے رہیں۔ انشاء اللہ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ گمشدہ اشیاء، چوری کے بارے میں اور دیگر مشکل مسائل کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات سو فیصد درست پائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حاضرات مندرجہ ذیل نقش ناد علیؓ کا ہے۔ یہ حاضرات مصنف و مؤلف کی تجربہ شدہ ہے۔ یہ ناد علی کا خاص تحفہ ہے۔ نااہل اور سفلیوں سے مخفی رکھیں۔ اس حاضرات کے انکشافات واسرار

مانع ہیں۔

یاجبرائیلؑ ۷۸۶ یامیکائیلؑ

۱۱۲۸	۱۱۳۲	۱۱۳۵	۱۱۲۱
۱۱۳۴	۱۱۲۲	۱۱۲۷	۱۱۳۳
۱۱۲۳		۱۱۳۰	۱۱۲۶
۱۱۳۱	۱۱۲۵	۱۱۲۴	۱۱۳۶

یااسرافیلؑ بحق یاقابض حاضر شو حاضر شو یاعزرائیلؑ

طریقہ ولوازمات:۔ ایک سفید کاغذ پر مندرجہ بالا نقش بنائیں۔ کالے دائرہ پر عطر لگائیں۔ اور بچے کو کالے دائرہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔

حاضرات کرنے سے پہلے اپنی حیثیت کے مطابق حضرت علی شیر خداؓ کی نیاز فاتحہ دلائیں۔ اور ایصال ثواب پہنچائیں۔ اگربتی وغیرہ سلگائیں۔ اور عامل بچے پر نادعلیؓ بلاتعداد پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں ہر قسم کی معلومات سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔ اس حاضرات میں کسی قسم کی زکوٰۃ یا چلے کی ضرورت نہیں۔ ایک تحفہ ہے جس سے آپ یقیناً بہت فائدہ اٹھائیں گے۔ اور خلق خدا کو بھی فیض پہنچائیں گے۔ حاضرات میں سرتاج دچونیؒ کا عمل ہے۔ جو بھی اس حاضرات کو کرے گا تعریف کئے بغیر نہ رہے گا۔ بھروسہ واعتقاد کی ضرورت ہے۔ حاضرات کے لئے سب سے زیادہ قوت ارادی ویکسوئی کا ہونا لازمی ہے۔

آنکھیں ہیں اگر بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے، بھلا آفتاب کا۔

حاضرات

یاجبرائیل ۷۸۶ یامیکائیل

۱۸	۴۸	۶
۴۲	اللہ الصمد حاضرات حاضر شو	۳
۱۲	۲۴	۳۶

یااسرافیل بحق اللہ الصمد حاضرات حاضر شو یاعزرائیل

طریقہ لوازمات:۔ مندرجہ بالا نقش کو سفید کاغذ پر لکھیں۔ اور جہاں ہم نے نشان لگادیا ہے وہاں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو کالے دائرہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل)۔۔۔ بچے پر درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ اور بلاتعداد اللہ الصمد پڑھ پڑھ کر بچے پر پھونکتا رہے۔ جبتک حاضرات نہ کھلے۔ اس وقت تک بچے پر بلاتعداد اللہ الصمد پڑھ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کھل جائے گی۔ جس سے آپ اپنے تمام مسائل کے بارے میں بچے سے مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو یقیناً سو فیصد درست ہوں گی۔ یقین کامل ہونا لازمی ہے۔

حاضرات

یاجبرائیل ۷۸۶ یامیکائیل

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳		۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

یااسرافیل بحق سورۂ کہف حاضرات حاضر شو حاضر شو یاعزرائیل

حاضرات کا صحیح مکمل طریقہ ولوازمات

مندرجہ بالا حاضرات میرے معمولات میں سے ہے۔ اس حاضرات کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ حاضرات اس قدر طاقتور ہے کہ آنیوالے حالات پہلے سے درست بتادیتی ہے جو سو فیصد درست ہوتے ہیں۔ مثلاً مریض کتنا عرصہ زندہ رہے گا، گمشدہ بچہ کب واپس آئے گا۔ زید امتحان میں فیل ہوگا یا پاس۔ غرض ہر بات سو فیصد درست ہوگی۔ حاضرات کرنے سے پہلے کمرہ پاک وصاف کرلیں۔ اگربتی وغیرہ خوب سلگائیں۔ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں صاف ستھرے کپڑے ہوں اور ان پر عطر ملا ہو۔ ½ کلو تازہ برفی لائیں۔ دس پندرہ تازہ گلاب کے پھول رکھیں اور اصحاب کہف کی نیاز دلائیں۔ اور بچے کو جہاں ہم نے سیاہ نشان لگایا ہے۔۔۔۔ بغور دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ دائرہ میں تھوڑا سا عطر گلاب لگائیں اور عامل بچے پر درود ابراہیمی اور سورۃ اخلاص برابر پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جبتک حاضرات نہ کھلے۔ تھوڑی دیر میں بچے کو روشنی نظر آئے گی۔ اور ایک بزرگ نظر آئیں گے۔۔۔۔ عامل بچے سے سلام عرض کروائے۔ اور اپنا مدعا بیان کرے۔۔۔ جو بھی مسائل ہوں۔ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرے بعدہ انکا شکریہ ادا کرکے ان کو سلام عرض کرکے اجازت دیں۔

حاضرات

یاجبرائیل　　۷۸۶　　یامیکائیل

۴۲۹	۴۲۲	۴۳۵	۴۲۱
۴۳۴	۴۲۲	۴۲۸	۴۳۳
۴۲۳		۴۳۰	۴۲۷
۴۳۱	۴۲۶	۴۲۴	۴۳۶

یااسرافیل حاضر شو حاضر شو حاضر شو یاعزرائیل

طریقہ ولوازمات:۔ ایک سفید کاغذ پر مندرجہ بالا نقش بنائیں۔ جہاں کالا نشان لگا ہے۔ اس میں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ عمل کرتے وقت عامل بچے پر درود شریف وآیت الکرسی پڑھ پڑھ کر پھونکے۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ اس حاضرات سے آپ ہر کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً گمشدہ کا حال، بیماری، سحر وغیرہ۔ غرض اپنے تمام مسائل کے بارے میں سو فیصد درست معلوم کرسکتے ہیں۔

حاضرات کرنے سے پہلے ایک پاؤ برفی چند عدد تازہ گلاب کے پھول ضرور رکھیں۔ یہ حاضرات کا توشہ ہے۔ حاضرات کرنے کے بعد برفی معصوم بچوں میں تقسیم کردیں۔

حاضرات

یاجبرائیل　　یامیکائیل

۹۰۷	۹۱۳	۹۰۵
۹۰۶	حاضرات حاضر شو	۹۱۱
۹۱۲	۹۰۴	۹۰۹

یااسرافیل　　یاعزرائیل

طریقہ ولوازمات:۔ سب سے پہلے چند اگربتیاں سلگائیں اور باوضو ہوکر اور کپڑے معطر کرکے عامل بچے کو سیاہ نشان میں غور سے دیکھنے کو کہے۔ اور عامل بچے پر درود شریف اور آیت کریمہ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ جبتک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد بچے کو سیاہ نشان میں نظر آنے لگے گا۔ جب بچے کو کوئی بزرگ نظر آئے تو بچے سے اپنا مدعا بیان کریں۔ جو پوچھنا ہو پوچھیں۔ اپنا مقصد حل ہونے کے بعد بزرگ کو سلام عرض کرکے شکریہ ادا کرکے اجازت دیں۔

حاضرات

یاجبرائیل　　یامیکائیل

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۷	۳۱۴
۳۲۶	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶		۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۸

یااسرافیل　　یاعزرائیل

مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہی کا داغ لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگادیں۔ اور بچے کو نقش دے کر کہیں کہ سیاہی والے خانے میں نظر جماکر رکھے۔ اور عامل بچے پر درود ابراہیمی اور آیت کریمہ پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جبتک کہ حاضرات کا نزول نہ ہو۔ چند ہی منٹوں میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات سورۂ کوثر

یاجبرائیل　　۷۸۶　　یامیکائیل

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰		۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

یااسرافیل بحق سورۂ کوثر حاضر شو حاضر شو یاعزرائیل

آسان اور سہل حاضرات جو کہ تھوڑی سی محنت سے حاصل ہوجاتی ہے۔ اور زندگی بھر کام دیتی ہے۔ لاکھوں روپے کی حاضرات ہے۔ اس قدر آسان اور سہل حاضرات کا ملنا ناممکن بلکہ مشکل ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ہر مسئلہ کا حل اور ہر بات کا جواب سو فیصد درست دیتی ہے۔ یہ حاضرات کبھی خطا ہی نہیں کرتی۔ اس حاضرات کو چھوٹوں اور بڑوں پر بھی باآسانی کرسکتے ہیں۔

اس حاضرات کو شیشہ، انڈا، انگوٹھی اور چراغ کی لو پر بھی کرسکتے ہیں۔ غرض حاضرات میں سرتاج وچوٹی کا عمل ہے۔

طریقہ ولوازمات اوّل سورۃ کو بعد نماز عشاء تنہائی میں پڑھے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ سورۂ کوثر کو ۴۵۷۲ مرتبہ پورا کرے۔ تعداد خواہ کتنے ہی دن میں پوری ہو۔ مگر ۴۵۷۲ مرتبہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔ اب آپ اس کے عامل ہوجائیں گے۔ تھوڑی سی شیرینی پر نیاز دلائیں۔ دو مٹی کے پیالے لے لیں۔ اور کچھ عطر اور کچھ کافور لیں۔ اب اول ہر دو پیالوں پر اس آیت مذکورہ کو ساٹھ مرتبہ دم کرکے اور پھر ساٹھ مرتبہ کافور پر دم کرکے ایک سکورے میں کافور رکھ کر دیا سلائی سے اس کو جلائیں۔ اور دوسرا پیالہ اس کے اوپر ذرا اونچا رکھ دیں۔ تاکہ اوپر والے پیالے میں کاجل تیار ہوجائے۔

اب اس کاجل میں عطر ملاکر کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں۔ اور جب کبھی ضرورت کسی امر کے دریافت کرنے کی ہو تو کسی نابالغ یا بالغ لڑکے، لڑکی کے انگوٹھے پر اس کی سیاہی کو ذرا سا لگادیں۔ اب عامل لڑکے

لڑکے کے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا جن سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات کر سکتے ہیں۔ دیگر اس حاضرات کو سینکڑوں طریقوں سے کر سکتے ہیں۔ یہ عامل کی صوابدید پر منحصر ہے۔ نقش میں حاضرات کرنی ہو تو بچے کو کالے دائرہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اور آپ عامل برابر سورۂ کوثر پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ اور اگر بڑے آدمی یا عورت (پاکیزہ) پر حاضرات کرنی ہو تو عامل معمول کی آنکھیں بند کرواکے اس پر گیارہ درود شریف پڑھے۔ اور اکیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر پھونکیں ــــ جلد ہی حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ اور آپ اپنے مسائل کا جواب معلوم کر سکتے ہیں جو سو فیصد درست ہوگا۔ غرض ہر طریقے سے حاضرات کر سکتے ہیں۔

یہ عامل کی مرضی پر منحصر ہے۔ یہ حاضرات کا عمل بغیر زکوٰۃ کے بھی کام کرتا ہے بشرطیکہ عامل پرہیزگار و متقی ہو۔ نقش میں بچے کو دیکھنے کو کہیں۔ اور عامل گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی اور اکیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر معمول پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ تمام حل طلب مسائل کے جوابات انشاء اللہ سو فیصد درست ہوں گے۔

نوٹ:۔ اس حاضرات کو عامل آپ بھی دیکھ سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ نقش میں سیاہ خانے میں اپنا مقصد ذہن میں رکھ کر نظر قائم کرکے سورۂ کوثر اکیس مرتبہ پڑھے۔ حاضرات کھل جائے گی اور تمام احوال سیاہ خانہ میں نظر آئے گا۔

حاضراتُ

یا میکائیل — یا جبرائیل

۱	۱۴	۵
۹	برکت نقش اسمائے باری تعالیٰ حاضرات حاضر شو یا بدُوح یا بدُوح یا بدوح	۱۱
۱۰	۶	۴

یا عزرائیل — یا اسرافیل

مندرجہ بالا نقش ایک صاف سفید کاغذ پر لکھیں۔ اگر بتی وغیرہ سلگائیں۔ اور بچے کو غور سے سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں۔ عامل بچے پر درود شریف اور سورۂ اخلاص پڑھ کر پڑھ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔

اس وقت تک پڑھتا رہے جب تک حاضرات نہ کھلے۔ پانچ منٹ کے بعد ہی حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ ہر قسم کی معلومات دریافت کر سکتے ہیں۔ جو یقیناً درست ہوگی۔

حاضرات

یا میکائیل ۷۸۶ یا جبرائیل

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶		۲	۴
۴	۲	۸	۶

یا عزرائیل — یا اسرافیل

مندرجہ بالا نقش کو کسی سفید کاغذ پر لکھیں اور بچے کو سیاہ خانہ میں بغور دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ خانہ میں کچھ نظر آئے گا۔ تو اس سے کہو کہ بھنگی آئے اور جھاڑو دے۔ سقے کو بلواکر چھڑکاؤ کراؤ۔ تخت بچھواؤ۔ اور بادشاہ سلامت کو حاضر کرو۔ بادشاہ سلامت کو حاضر کرکے اپنے مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کریں ــــ اور شکریہ ادا کرکے انہیں اجازت دیں۔

حاضراتُ

یا میکائیل ۷۸۶ یا جبرائیل

۳۳۳۰	۳۳۳۳	۳۳۳۶	۳۳۲۳
۳۳۳۵	۳۳۲۴	۳۳۲۹	۳۳۳۴
۳۳۲۵		۳۳۳۱	۳۳۲۸
۳۳۳۲	۳۳۲۷	۳۳۲۶	۳۳۳۷

یا اسرافیل حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

مندرجہ بالا نقش کو ایک سفید کاغذ یا گتے پر اور ۱۲، ۱۰ سال کے بچہ بچی کو اس میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ نشان میں ۵ منٹ کے وقفے کے بعد کچھ نظر آئے گا ــــ عامل کو چاہیے کہ معمول پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ اور سورۂ والضحیٰ پڑھ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے ــــ تب تک پڑھتا رہے۔ جب تک حاضرات نہ کھلے۔ جب حاضرات کا نزول ہوجائے تو بچہ، بچی سے اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں پوچھ کر بزرگ کو اجازت دیں۔

حاضرات

یاجبرائیل ۷۸۶ یامیکائیل

۱۷۶۵۸	۱۷۶۶۱	۱۷۶۶۴	۱۷۶۵۱
۱۷۶۶۳	۱۷۶۵۲	۱۷۶۵۷	۱۷۶۶۲
۱۷۶۵۳	■	۱۷۶۵۹	۱۷۶۵۶
۱۷۶۶۰	۱۷۶۵۵	۱۷۶۵۴	۱۷۶۶۵

یااسرافیل حاضر شو حاضر شو حاضر شو یاعزرائیل

مندرجہ بالا حاضرات کے نقش کو ایک سفید کاغذ پر لکھیں سب سے پہلے چند اگربتیاں سلگائیں۔ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ کمرہ پاکیزہ ہو اور خوشبو سے معطر ہو۔ عامل کو چاہئے کہ معمول پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے اور سورۃ اخلاص پڑھ پڑھ کر پھونکے۔ پھر معمول کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہے۔ کچھ عرصہ بعد بچے کو سیاہ خانہ میں کوئی نظر آئے گا۔ بچے کو کہو۔ ان کو سلام عرض کرے اور بچہ، بچی سے ان بزرگ ہستی سے اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں پوچھیں۔ بعدہ ان سے اپنا مطلب مکمل کر کے ان کو سلام عرض کر کے شکریہ کے ساتھ اجازت دیں۔

حاضرات

یاجبرائیل ۷۸۶ یامیکائیل

۲۵۶۱	۲۵۶۴	۲۵۶۸	۲۵۵۴
۲۵۶۷	۲۵۵۵	۲۵۶۰	۲۵۶۵
۲۵۵۶	■	۲۵۶۲	۲۵۵۹
۲۵۶۳	۲۵۵۸	۲۵۵۷	۲۵۶۹

یااسرافیل حاضر شو حاضر شو یاعزرائیل

مندرجہ بالا حاضرات کا نقش ایک قابل قدر تحفہ ہے۔ اس کی خوبیاں حاضرات کرنے پر معلوم ہوں گی۔ جوں جوں عامل حاضرات کرتا رہے گا اسی مناسبت سے اس حاضرات اسرار و رموز اس پر منکشف ہوتے رہیں گے۔ عامل کو چاہئے کہ حاضرات کرنے سے پہلے چند اگربتیاں سلگائے کمرہ صاف ستھرا ہو۔ عامل پاک ہو اور کپڑے عطر سے معطر ہوں۔ حسب حیثیت برفی پر اس نقش کے موکلوں کی نیاز دلائے۔ چند عدد گلاب کے پھول بھی رکھے۔ بعدہ کسی بچہ، بچی یا کسی بڑے فرد پر حاضرات کرے۔ سیاہ خانہ میں جہاں سیاہ نشان لگا دیا ہے اس میں بچے یا بڑے کو غور سے دیکھنے کو کہے اور آپ (عامل) معمول پر درود شریف پڑھ کر پھونکے اور سورۃ اخلاص برابر پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ چند ثانیہ کے بعد حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ مسائل کے بارے میں

مکمل درست معلومات کر سکتے ہیں۔

حاضرات

یاجبرائیل یامیکائیل

۲۱۴	۲۱۷	۲۲۰	۲۰۶
۲۱۹	۲۰۷	۲۱۰	۲۱۸
۲۰۸	■	۲۱۵	۲۱۲
۲۱۶	۲۱۱	۲۰۹	۲۲۱

یااسرافیل بحق سلامٌ قولاً من ربّ الرحیم یاعزرائیل
حاضرات حاضر شو حاضر شو

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہ نشان لگا دیا ہے اس میں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اگربتی وغیرہ سلگائیں۔ عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ اور اس عزیمت کو ۱۸ مرتبہ بچے پر پڑھ کر پھونکے۔

سَلَامٌ قَوْلاً مِّن رَّبٍّ الرَّحِیْم چند ہی ثانیئے میں بچے کو سیاہ خانہ میں کچھ نظر آئے گا۔ آپ بچے سے اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اور ان بزرگ کو سلام عرض کر کے شکریئے کے ساتھ جانے کی اجازت دیں۔

نوٹ:۔ اگر عامل خود حاضرات کرنی چاہے تو اس عزیمت کو روزانہ بعد نماز عشاء ۱۸ مرتبہ چالیس یوم پڑھے۔ (با پرہیز) اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ سیاہ دائرہ میں نظر قائم کر کے اپنا مقصد ذہن میں رکھ کر عزیمت پڑھے۔ حتیٰ کہ حاضرات کھل جائے۔ تمام مقصد و احوال ٹی، وی کی طرح نظر آئے گا۔

حاضرات

یاجبرائیل ۷۸۶ یامیکائیل

۱۹۵۳	۱۹۴۹	۱۹۵۶
۱۹۵۵	■	۱۹۵۱
۱۹۵۰	۱۹۵۷	۱۹۵۲

یااسرافیل بحق سورۃ فیل حاضر شو یاعزرائیل
حاضر شو حاضر شو

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کاغذ پر لکھ کر مٹی کے نئے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں۔ کسی بچہ، بچی کو چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اور ہدایت کریں کہ چراغ کی بتی کی لو پر نظر جما کے رکھے۔ بس تھوڑی دیر

بعد اسے غیر معولی چیز نظر آئے گی۔ آپ اس سے گشدہ اشیاء، چوری کے بارے میں اور دیگر مشکل مسائل کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات تسلی بخش دسوفیصد درست ملیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حاضرات کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سیاہ خانہ میں جہاں سیاہی کا داغ لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگا دیں۔ اور بچے کو کہیں کہ سیاہی والے خانے پر نظر جما کر رکھے۔ اور عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ اور سورۂ فیل ۷۲ مرتبہ پڑھ کر پھونکے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں سوفیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں

حاضرات

میکائیل ۷۸۶ جبرائیل

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۴
۱۷۷	۱۶۵	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۶		۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۶۷	۱۷۹

اسرافیل حاضرات حاضر شو حاضر شو عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو ایک سادہ کاغذ پر لکھیں۔ اور پاکیزہ روئی میں لپیٹ کر مٹی کے نئے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں اور بچے کو کہیں کہ چراغ کی لو پر نظر رکھے۔ بچے کو جب کچھ نظر آئے تو اس سے اپنے مسائل کے بارے میں معلومات کریں۔ دیگر اس حاضرات کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عامل بچے کو نقش میں دیکھنے کو کہے۔ جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ وہاں بچہ غور سے دیکھتا رہے۔ عامل بچے پر درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے اور بچے پر آیت کریمہ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ چند ہی ثانیہ میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں دریافت کر سکتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کبھی کبھی حاضرات کا نزول نہیں ہوتا۔ مگر عامل کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ حاضرات بھی ہپناٹزم، مسمریزم کی طرح کا ایک عمل ہے حاضرات میں مشق (پریکٹس) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جوں جوں آپ حاضرات کرتے رہیں گے۔ اسی طریقے سے آپ حاضرات کے اسرار و رموز اور طریقوں سے آشنا ہوتے رہیں گے۔

اگر اتفاق سے حاضرات ایک یا دو مرتبہ نہ ہو تو بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ مشق (پریکٹس) کرنی چاہیئے۔ اس سے یہ ہوگا کہ آپ کی قوت ارادی اور خود اعتمادی مضبوط ہو جائے گی اور آپ حاضرات کے طریقے سے بھی آشنا ہو جائیں گے۔ اور کچھ عرصہ بعد ایسا وقت آئے گا کہ آپ کے حاضرات چند منٹ میں ہی ہو جایا کرے گی۔ حاضرات کے لئے یکسوئی، قوت ارادی و خود اعتمادی کا ہونا لازمی شرط ہے۔

حاضرات

میکائیل ۷۸۶ جبرائیل

۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
۶۰۰		۶۰۰	۶۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰

اسرافیل حاضرات حاضر شو حاضر شو حاضر شو عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی صاف ستھرے کاغذ یا گتے پر بنائیں۔ اور اگربتی وغیرہ سلگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر درود ابراہیمی اور سورۃ اخلاص پڑھ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ جب تک حاضرات نہ کھلے اسوقت تک سورۃ اخلاص اور درود شریف برابر پڑھ پڑھ کر بچے پر پھونکتا رہے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات سوفیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔

حاضرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَافِظُ فَاَمِعِی یَدُلِیْ مَحْفُوْظٌ اِلَّا اللہ حَافِظ ط

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (پرہیز جلالی و جمالی کریں) بعدہٗ صرف گیارہ مرتبہ بچے پر پڑھ کر پھونکیں۔ حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس حاضرات کو آپ انگوٹھی، انڈا، اور شیشہ پر بھی کر سکتے ہیں۔ یہ حاضرات چھوٹے اور بڑوں پر بھی کی جا سکتی ہے۔

حاضرات

کالا دیو بابا بالی آ کے مل میرے جالی

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عمل کو روزانہ بعد نماز عشاء ۱۴۰۴ مرتبہ اکتالیس دن پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (با پرہیز) جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو کسی بچے کو آنکھیں بند کرنے کو کہیں۔ اور مندرجہ بالا عمل کو صرف

اکیس مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔ فوراً ہی حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ سوفیصد درست معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات

میکائیل جبرائیل

۳۳	۳۷	۴۰	۲۶
۳۹	۲۷	۳۲	۳۸
۲۸	۴۲	۳۵	۳۱
۳۶	۳۰	۲۹	۴۱

اسرافیل حاضرات حاضر شو حاضر شو عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی صاف کاغذ یا گتے پر بنائیں اور جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ وہاں بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر درود ابراہیم و سورۂ اخلاص برابر پڑھ کر پھونکتا رہے۔ چند ثانیہ بعد حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات

میکائیل جبرائیل

۴۷۶	۴۷۹	۴۸۳	۴۶۹
۴۸۲	۴۷۰	۴۷۵	۴۸۰
۴۷۱		۴۷۷	۴۷۴
۴۷۸	۴۷۳	۴۷۲	۴۸۴

اسرافیل بحق شیخ عبدالقادر جیلانیؒ عزرائیل
حاضرات حاضر شو حاضر شو

طریقہ:۔ سب سے پہلے چند اگربتیاں سلگائیں۔ چند عدد گلاب کے پھول ایک پاؤ برفی یا حسب حیثیت جناب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی فاتحہ دلائیں۔ اور ایصال ثواب کریں۔ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ بعدہٗ عامل بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہے۔ (عامل) بچے پر درود ابراہیمی اور سورۂ اخلاص پڑھ پڑھکر پھونکتا رہے۔ تھوڑی دیر بعد حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں تسلی بخش معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

میکائیل ۷۸۶ جبرائیل

۱۴۸۹	۱۴۹۲	۱۴۹۶	۱۴۸۲
۱۴۹۵	۱۴۸۳	۱۴۸۸	۱۴۹۳
۱۴۸۴		۱۴۹۰	۱۴۸۷
۱۴۹۱	۱۴۸۶	۱۴۸۵	۱۴۹۷

اسرافیل حاضرات حاضر شو حاضر شو عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی صاف کاغذ یا گتے پر لکھیں اگربتی وغیرہ سلگائیں۔ عامل باوضو ہو۔ کپڑے وغیرہ صاف ہوں۔ جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر گلاب لگادیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر درود ابراہیمی اور آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ برابر بلا تعداد پڑھتا رہے۔ اور بچے پر پھونکتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں بادشاہ سلامت کی حاضری ہوجائے گی۔ جس سے آپ اپنے تمام مسائل کا حل سوفیصد درست معلوم کرسکتے ہیں۔ ہر قسم کے سوالات کے جوابات سوفیصد درست معلوم کریں۔

حاضرات

طریقہ:۔ ایک طشت پاکیزہ یا پیالہ مٹی کا پاکیزہ لے کر پانی سے بھرے اور چراغ روشن کرے اور بخور عود کا جلائے اور کسی لڑکی نابالغہ کو بٹھائے اور اس سے کہے کہ پانی اور چراغ پر نظر رکھے۔ اور خود عامل باوضو اس عزیمت کو تین یا سات بار پڑھے۔ اور جو جی چاہے پوچھے اور سوفیصد درست جواب سُنے۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اَللّٰھُمَّ اھْتَدَیْتُكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ وَاسْتَقْبَلْتُكَ شَلْغَمْنَا شَلْغَمُوْنَا شَلْغَمْنَا شَلْغَمْنَا بَلْخَشْنَا بَلْخَشْنَا مَلْكَسْنَا مَلْكَسْنَا تَاعَزْمُھُمْ عَلَقْتُ عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِحَقِّ خَاتِمِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ۔

حاضرات مندرجہ ذیل نقش کو سفید کاغذ پر لکھے اور کورے مٹی کے چراغ میں جلائے اور کسی لڑکی نابالغہ کے ہاتھ پاؤں اور منہ دھلا کر تھوڑا عود جلائے اور اس لڑکی کے سر کے آگے کے بال پکڑ کر سورۂ لایلاف پڑھے۔ اور گرہ لگائے۔ تخت پریوں کا حاضر ہوگا۔ پس جو مقصد ہو۔ عرض کرے۔ وہ انشاء اللہ پورا کریں گے اور مندرجہ ذیل عزیمت اور پر جو کے دانہ پر پڑھ کر لڑکی پر مارے جلد حاضر ہونگی۔
چراغ میں جلانے کا نقش یہ ہے۔

مرعد	۱۱	و	ا	عہ
صراب صراب صراب صراب				

جو پر پڑھنے کی عزیمت۔ فَكُبْكِبُوْا فِیْھَا ھُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ؕ اَلْعَجَلْ اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَۃَ اَلسَّاعَۃَ

نایاب حاضرات

"مردانِ غیب"

مندرجہ ذیل حاضرات میرے معمولات میں سے ہے۔ اکثر جب کبھی بھی کوئی مشکل مسئلہ پیش آیا تو اسی حاضرات کے ذریعہ حل کیا۔ اللہ کے حکم سے برات سو فیصد درست پائی۔ یہ حاضرات کبھی خطا ہی نہیں کرتی۔ سینکڑوں مرتبہ کی آزمودہ ہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام کو بھی عمل پسند آئے گا۔ عمل جب بھی کریں خلق خدا کو ضرور فائدہ پہنچائیں۔ عمل کو ذریعہ معاش نہ بنائیں۔ بلکہ لوگوں کو فیض پہنچائیں۔

طریقہ:۔ جب بھی حاضرات کرنا چاہے جمعرات یا جمعہ کے روز غسل کرے اور جامہ پاکیزہ پہنے کپڑوں پر عطر لگائے۔ کمرہ خوشبو سے معطر کرے بعدہٗ ایک طشت میں پانی بھر کے رکھے۔ ایک یا دو نیک آدمی بٹھا لے خود بھی پانی پر نظر رکھے۔ اور ان سے بھی کہے کہ سامنے طشت میں پانی ہے۔ اس پر نظر کرو۔ تھوڑی دیر میں چار بزرگ پانی میں نظر آئیں گے جن کے اسمار مبارک یہ ہیں۔

خواجہ عبدالکریم، خواجہ عبدالرحیم، خواجہ عبدالرشید، خواجہ عبدالمجید۔

جبتک یہ چاروں بزرگ پانی میں نظر نہ آئیں۔ اس وقت تک یہ عزیمت بے تعداد پڑھتا رہے۔ جب وہ چاروں بزرگ پانی میں نظر آجائیں تو اپنا مدعا و حاجت بیان کرے اور اقرار یا عہد بھی لے لے کہ جب ہمیں ضرورت ہوگی یا جب ہم آپ کو بلائیں گے آپ تشریف لائینگے۔

عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا قَوْمَنَا اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَاٰمِنُوْا بِہٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا عَمَارَۃَ الدَّارِ لَمَّا سَمِعْتُمْ وَاَطَعْتُمْ اَجِیْبُوْا اَیْمَا سَاۤ لَکُمْ عَنْہُ عَلَیْہِ بِاللّٰہِ الَّذِیْ اتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَ وَکَلَّمَہُ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا وَبِحَقِّ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ مُّصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّنَا وَبِرَبِّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ بِمَا کُنْتُمْ بِحَقِّ اَھْیَا اَشْرَاھِیَا اَجِیْبُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْنِیْ وَاَحْضِرُوْا بِحَقِّ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ۔

حاضرات

جبرائیل (اوپر دائیں) — میکائیل (اوپر بائیں)

۴۴عو	۵۷عو	۵۴عو	۵۱عو
۵۵عو	۵۰عو	۴۵عو	۵۶عو
۴۹عو	۵۲عو	۵۹عو	۴۶عو
۵عو	۴۷عو	۴۸عو	۵۴عو

اسرافیل (نیچے دائیں) — عزرائیل (نیچے بائیں)

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی سفید کاغذ پر بنائیں۔ اور جہاں ہم نے سیاہ نشان لگایا ہے اس خانہ میں کاجل لگادیں۔ اور تھوڑا سا عطر لگادیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اور آپ (عامل) بچے پر درود ابراہیمی اور سورۃ اخلاص (قل ہو اللہ احد) پڑھ کر پھونکتا رہے۔ چند ثانیئے کے بعد بچے کو سیاہ خانہ میں کچھ نظر آئے گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں تسلی بخش معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

۷۰	۸۳	۸	۷۷
۸۱	۷۶	۷۱	۸۲
۷۵	۷۸	۸۵	۷۲
۸۴	۷۳	۷۴	۷۹

اسرافیل عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی سفید کاغذ پر لکھیں۔ سیاہ خانہ میں جہاں سیاہی کا نشان لگایا گیا ہے۔ اس میں تھوڑا سا کاجل لگائیں بعدہٗ تھوڑا سا عطر لگادیں۔ تاکہ خانہ میں چمک پیدا ہوجائے۔ اور بچے کو نقش دے کر کہیں کہ سیاہ خانہ میں غور سے دیکھتا رہے اور عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی اور سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

۴۱	۵۵	۵۱	۴۸
۵۲	۴۷	۴۲	۵۴
۴۶	۴۹	۵۷	۴۳
۵۶	۴۴	۴۵	۵۰

اسرافیل عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کسی سفید کاغذ یا گتے پر لکھیں۔ جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ اس کو کاجل سے کالا کریں۔ بعدہٗ تھوڑا سا عطر لگادیں۔ تاکہ اس میں چمک پیدا ہوجائے۔ پھر اس خانہ میں بچہ نگی

کو نقش پر غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ بچے پر درود شریف و سورۂ اخلاص پڑھ پڑھ کر پھونکتے رہیں۔ اس وقت تک پڑھتے رہیں جبتک حاضرات کا نزول نہ ہوجائے تو بچے سے جو چاہیں پوچھیں۔ انشاء اللہ تمام سوالات کے جوابات تسلی بخش ملیں گے۔ جو سو فیصد درست ہوں گے۔

حاضرات

میکائیل — جبرائیل

۲۷۶	۲۷۹	۲۸۲	۲۶۹
۲۸۱	۲۷۰	۲۷۵	۲۸۰
۲۷۱	۲۸۴	۲۷۷	۲۷۴
۲۷۸	۲۷۳	۲۷۲	۲۸۳

عزرائیل — اسرافیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کسی صاف سفید کاغذ پر بنائیں اگربتی وغیرہ سلگائیں۔ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ صاف ستھرے کپڑے ہوں۔ اور ان پر عطر لگا ہو۔ عامل بچہ، بچی جو نابالغ ہو اس کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ خانہ میں معمولی سا کاجل لگائیں۔ اور تھوڑا سا عطر لگادیں۔ تاکہ خانہ میں چمک پیدا ہوجائے۔ عامل بچے پر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر بچے پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں مکمل تسلی بخش معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات

میکائیل — جبرائیل

۲۰۰	۲۰۳	۲۰۶	۱۹۳
۲۱۵	۱۹۴	۱۹۹	۲۰۴
۱۹۵	۲۰۸	۲۰۱	۱۹۸
۲۰۲	۱۹۷	۱۹۶	۲۰۷

اسرافیل یحق یاغنی یاباسط حاضرات عزرائیل
حاضر شو حاضر شو

طریقہ:۔ مندرجہ بالا حاضرات نہایت ہی طاقت ور ہے۔ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست دیتی ہے۔ اس حاضرات کو آپ چراغ کی لو، انڈہ اور انگوٹھی پر بھی کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نقش کو لکھ کر شیشے پر چسپاں کردیں۔ اور حاضرات کا مشاہدہ فرمائیں۔ دیگر یہ حاضرات بچوں اور بڑوں پر بھی کی جاسکتی ہے۔ غرض ہر ایک پر کام کرتی ہے۔ سب سے پہلے اگربتیاں سلگائیں۔ کمرہ پاک وصاف ہو۔ عامل اور معمول دونوں پاک وصاف ہوں۔ کپڑوں پر خوشبو لگی ہو۔ بچے یا بڑے آدمی کو جہاں ہم نے سیاہ نشان لگادیا ہے۔ اس خانہ میں تھوڑا سا کاجل لگائیں اور تھوڑا سا عطر لگادیں۔ تاکہ سیاہ خانہ میں چمک پیدا ہوجائے۔ اب عامل بچے، بڑے کو غور سے سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہے اور آپ (عامل) درود ابراہیمی اور سورۂ اخلاص پڑھ پڑھ کر بچے، بڑے پر پھونکتا رہے جبتک حاضرات نہ کھلے۔ تھوڑی دیر بعد انشاء اللہ حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ اپنے مقصد کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ ہر سوال کا جواب سو فیصد سچا و درست ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حاضرات

میکائیل — جبرائیل

۱۷۵۱۱	۱۷۵۱۴	۱۷۵۱۸	۱۷۵۰۴
۱۷۵۱۷	۱۷۵۰۵	۱۷۵۱۰	۱۷۵۱۵
۱۷۵۰۶	۱۷۵۲۰	۱۷۵۱۲	۱۷۵۰۹
۱۷۵۱۳	۱۷۵۰۸	۱۷۵۰۷	۱۷۵۱۹

اسرافیل حاضرات حاضر شو حاضر شو عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو کاغذ پر لکھ کر مٹی کے نئے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں۔ نقش کو روئی میں لپیٹ کر بتی بناکر روشن کریں۔ اب کسی نابالغ لڑکی، لڑکے کو چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اور بچے کو کہیں کہ چراغ کی لو کو دیکھتا رہے۔ اسے تھوڑی دیر بعد کوئی غیر معمولی چیز نظر آنے گی۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ اگر چراغ میں نہ دیکھنا چاہیں تو نقش کو کاغذ پر بنائیں اور سیاہ خانہ میں جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ اس میں تھوڑا سا کاجل لگائیں اور معمولی سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ عامل بچے پر درود شریف اور سورۂ اخلاص پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ تھوڑی دیر بعد حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوالات وحالات وجوابات درست معلوم کرسکتے ہیں۔ جو سو فیصد سچے ہوں گے۔

حاضرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، آیت الکرسی دل قرآن، چودہ طبق تو رحمٰن، آیت الکرسی دن ہزاری، یا محمد تیری سواری، چودہ سال کی کرے

خبرداری، چارکٹی دی ہوشیاری، لوہے کا کوٹ۔ تانبے کی کھائی۔ یا حضرت سلیمان تیری دُہائی۔

بِحَقِّ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ یَا رُوْحُ یَا رُوْحُ یَا رُوْحُ اُخْضُرُوْا اُخْضُرُوْا اُخْضُرُوْا وَیَا رُوْحَ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسَۃِ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو نوچندی جمعرات سے بعد نماز عشاء شروع کریں۔ اور ایک ہزار ایک مرتبہ اکیس روز تک پڑھیں۔ اور اول و آخر گیارہ یا اکیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور جب کبھی ضرورت پڑے تو بچے کے انگوٹھے پر سیاہی لگا کر بچے کو اس میں دیکھنے کا حکم دیں۔ اور مندرجہ بالا عزیمت عامل برابر پڑھتا رہے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوال کے جواب معلوم کر سکتے ہیں۔ اس عمل سے آپ بڑوں پر بھی حاضرات کر سکتے ہیں۔ یہ حاضرات شیشے پر بھی کر سکتے ہیں۔ مرغی کے انڈے پر بھی کی جا سکتی ہے۔ عامل خود اپنے ہاتھ پر بھی حاضرات کر سکتا ہے۔ سب حالات فلم کی طرح نظر آئیں گے۔ لاجواب و بے مثل حاضرات ہے۔

جامِ جمشید یعنی آئینہ سکندری

تیار کرنے کا طریقہ

اجزا:۔ سونا مکھی، ابابیل کا گوشت، موم شہد کے چھتے والا۔ کیکڑا نہری (سمندری کیکڑا نہیں)، برادہ دندان فیل، صنوبر، صندل ہموزن۔

پہلے ابابیل کے گوشت کو اور کیکڑا نہری کو دھوپ یا سایہ میں سکھالیں۔ بعدہٗ ان تمام چیزوں کو جلالیں۔ پھر اس میں تھوڑا سا تلوں کا تیل ملا کر سیاہی بنالیں۔ اس روحانی سیاہی سے آئینہ کے درمیان ایک بہت بڑا دائرہ بنالیں۔ خشک ہونے پر اس پر عمل کریں۔ جب کبھی حاضرات کرنی ہو تو آئینہ کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل کلمات گیارہ یا اکیس مرتبہ پڑھیں۔ دورانِ عمل کافور، لوبان اور صندل کا بخور جلائیں۔

کلمات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ بِسْمِ اللّٰہِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ بِسْمِ اللّٰہِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَھْیَا اَشْرَاھِیَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلَ السَّاعَۃَ ط۔

تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول شروع ہو جائے گا۔ مثل ٹی وی کے تماشہ دیکھو۔ اس آئینے سے آپ زمین کے پوشیدہ خزانے معلوم کر سکتے ہیں۔ اپنے بچھڑے ہوئے عزیزوں سے ملاقات کر سکتے ہیں چور کو دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت وہ کہاں ہے اور کس مقام پر موجود ہے۔ گمشدہ اشیاء کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ امتحان کے پرچے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ غرض ماضی، حال، مستقبل کے بارے میں سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔ آئینہ جتنا جی چاہے بڑا لے لیں آدمی کے برابر آئینہ لے کر دیوار میں فٹ کر دیں۔ اور مثل ٹی وی کے دنیا کے حالات معلوم کریں۔ اس آئینہ کو سینکڑوں افراد دیکھ سکتے سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اگر اس آئینہ کی تعریف کی جائے تو صفحات کے صفحات بھر جائیں۔ مختصر یہ کہ جو بھی اس حاضرات کو کرے گا وہ عش عش کر اٹھے گا۔ یہ حاضرات لاکھوں روپے میں بھی سستی ہے۔ حاضرات کیا ہے۔ ایک غیبی خزانہ ہے۔ اس حاضرات کی قدر و قیمت عمل کرنے پر معلوم ہوگی۔ اور عامل خود کہے گا کہ مجھے کوئی غیبی خزانہ مل گیا ہے۔

نوٹ:۔ شیشے کو سورج کی شعاعوں سے بچائیں ورنہ اثر جاتا رہے گا۔

نایاب حاضرات

آج جو عمل حاضرات پیش کر رہا ہوں وہ بڑے بڑے عامل و اساتذہ کسی بھی قیمت پر نہیں بتاتے کیوں کہ اس عمل کو لوگ آج تک استخارہ ہی سمجھتے رہے۔

ع ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

احقر نے برسہا برس حاضرات پر تجربات کئے اور کافی وقت ضائع کیا۔ ناکامیوں کے بعد کامیابیاں بھی حاصل کیں۔

یَا عَزِیْزُ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ بِحَقِّ یَا عَزِیْزُ ط

طریقہ:۔ اس عمل کو بعد نماز عشاء ۱۰۸ مرتبہ چالیس یوم پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں۔ بس آپ عامل ہو گئے۔ روزانہ گیارہ مرتبہ ورد میں رکھیں ——— تاکہ عمل قابو میں رہے۔ ضائع نہ ہو جائے۔

جب کبھی کوئی مشکل امر پیش آئے۔ عامل صرف عمل کو ۱۰۸ مرتبہ پڑھے۔ اوّل و آخر گیارہ مرتبہ درود پڑھے اور خود پر پڑھ کر آنکھیں بند کر کے دم کرے۔ انشاء اللہ حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ یعنی خود پر حاضرات طاری ہو جائے گی۔ جو چاہو پوچھو۔ تمام سوالوں کا جواب تسلی بخش ملے گا ——— اگر عامل دوسروں پر حاضرات طاری کرنا چاہے۔ تو عمل کو ۱۰۸ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھ کر معمول پر دم کرے فوری حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ مثل ٹی وی کے نظر آئے گا۔ تمام مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر عامل بچوں پر حاضرات کرنا چاہے ——— تو مندرجہ ذیل نقش میں حاضرات کر سکتا ہے۔

حاضرات کا نقش یہ ہے۔

جبرائیل — میکائیل

۱۱۰	۱۱۴	۱۱۷	۱۰۳
۱۱۶	۱۰۴	۱۰۹	۱۱۵
۱۰۵	۱۱۹	۱۱۲	۱۰۸
۱۱۳	۱۰۷	۱۰۶	۱۱۸

اسرافیل بِحَقِّ یَاعَزِیْزُ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ یَاعَزِیْزُ عزرائیل

حاضر شو حاضر شو

مندرجہ بالا نقش ایک بڑے کاغذ یا گتے پر لکھیں۔ سولہواں خانہ میں جہاں سیاہی کا داغ لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا کاجل لگادیں۔ اور تھوڑا سا عطر لگادیں۔ اور بچے کو نقش میں دیکھنے کو کہیں اور عامل (آپ) بچے پر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور ۱۰۸ مرتبہ یاعزیز من کل عزیز بحق یاعزیز پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سوفیصد درست جوابات معلوم کرسکتے ہیں۔ جو انشاء اللہ حرف بحرف سچے ہوں گے۔

نوٹ:۔ اگر عامل خود پر حاضرات کرے تو چاہیئے کہ مندرجہ بالا نقش میں کالی سیاہی والے دائرہ میں نظر قائم کرکے اپنا مقصد ذہن میں رکھ کر عزیمت یاعزیز من کل عزیز بحق یاعزیز بلا تعداد پڑھے۔ حتیٰ کہ حاضرات کھل جائے۔ تمام احوال ٹی وی کی طرح نظر آئے گا۔

حاضرات وقت

جبرائیل — ۷۸۶ — میکائیل

۵۴۹	۵۵۳	۵۵۶	۵۴۲
۵۵۵	۵۴۳	۵۴۸	۵۵۴
۵۴۴	۵۵۸	۵۵۱	۵۴۷
۵۵۲	۵۴۶	۵۴۵	۵۵۷

اسرافیل حاضرات وقت حاضر شو حاضر شو عزرائیل

طریقہ:۔ ایک گتہ یا سفید کاغذ پر مندرجہ بالا نقش بنائیں گیارہواں خانہ میں جہاں سیاہ نشان لگایا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگادیں۔ اور بچے کو نقش دے کر کہیں کہ سیاہی والے خانہ پر نظر جما کر رکھے۔ اور آپ عامل بچے پر درود شریف اور سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونکتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں بچے کو کوئی غیر معمولی چیز نظر آئے گی۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوالات وحالات درست معلوم کرسکتے ہیں۔ یہ حاضرات ہر وقت کام آتی ہے۔ موسم خواہ کیسا ہی خراب ہو۔ بادل ہو یا بارش یا طوفانی رات ہو یا دن یعنی یہ "حاضرات وقت" ہے۔ یہ حاضرات اپنی مثال آپ ہے۔ لائق قدر تحفہ ہے۔

نوٹ:۔ حاضرات کرنے سے پہلے توشہ ایک پاؤ برفی چند تازہ گلاب کے پھول اور مہندی پانی میں گھول کر رکھیں۔ بغیر توشہ کے حاضرات کھلے گی۔ لہٰذا توشہ لازمی رکھیں۔ پھر حاضرات شروع کریں۔ اگربتی وغیرہ بھی سلگالیں۔

حاضرات عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِحَقِّ جَمْھُوْرِشْ جَمْھُوْرِشْ اَخْوَاشْ اَخْوَاشْ اَتَاجُ الْمَلِکْ اَتَاجُ الْمَلِکْ اَلسَّاعَۃَ کَھُوْلَا کَھُوْلَا خَطَمَا مَیْشَا مَیْشَا بِحَقِّ مَیْمُوْن زَنگی ابن مَیْمُوْن حَبْشِی۔

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عمل کو روزانہ بعد نماز عشاء ۱۴۱ مرتبہ گیارہ دن تک پڑھیں۔ (رہا پرہیز) زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ بعدہٗ جب بھی حاضرات کرنی ہو۔ صرف ۱۱ مرتبہ بچے پر پڑھ کر پھونکیں ـــــ حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ اس حاضرات کو آپ انگوٹھی، شیشہ، انڈے پر بھی کرسکتے ہیں۔

حاضرات یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۵ وَبِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ وَبِحَقِّ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ اے قوم حاضرات حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عمل کو روزانہ بعد نماز عشاء اکتالیس مرتبہ گیارہ دن تک پڑھیں۔ (رہا پرہیز) اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

جب بھی کوئی مشکل امر پیش آئے تو عامل بچے کی آنکھیں بند کرا کے یا ناخن پر کاجل لگا کر مندرجہ بالا عزیمت اکیس مرتبہ پڑھ کر پھونکے۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں سوفیصد درست معلومات کرسکتے ہیں۔ جو حرف بحرف درست ہوں گی۔

حاضرات عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ مَلْکَانِ سُلْطَانِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَحْمَرُ وَاَحْضَرُ وَاَحْضَرُ وَامِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَالْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ بِحَقِّ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؐ

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عزیمت کو بعد نماز عشاء اکتالیس مرتبہ گیارہ دن تک پڑھیں۔ (پرہیز جلالی وجمالی) اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی

پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

جب بھی حاضرات کرنی ہو اور کوئی مشکل امر پیش آئے تو بچہ کی آنکھیں بند کرائیں۔ یا بچہ، بچی جو نابالغ ہو اس کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں اور عزیمت کو صرف اکیس مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔ اور بچے کو ناخن میں دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا جس سے آپ اپنے مشکل مسائل کے بارے میں تسلی بخش معلومات کرسکتے ہیں۔ تمام معلومات سوفیصد درست ہوں گی۔

حاضرات سیاہ سانپ کی کینچلی، سنگ مقناطیس، کانچ سفیدان تینوں اجزا کو تین تین ماشہ لے کر خوب کھرل کریں کہ مثل سرمہ ہوجائے۔ بعدہٗ اس میں قدرے چنبیلی کا تیل ملائیں۔ یہ ایک قسم کا مرہم سا بن جائے گا۔ اب اس کو اپنے انگوٹھے یا ناخن پر لگا کر یا ہتھیلی میں لگا کر اپنے مقصد کا دھیان رکھیں۔ اور یکسوئی سے دیکھیں۔ چند ثانیہ بعد مثل آئینہ تمام حال معلوم ہوجائے گا۔ عامل اس مرہم را اجزار کو دوسرں کو بھی دے سکتا ہے۔ دوسرا شخص بھی اسی طرح حاضرات کا مشاہدہ کرسکتا ہے۔ اس سیاہی کو آپ فروخت بھی کرسکتے ہیں۔ غرض ہر مذہب و ملت کا آدمی اس سیاہی سے فیضیاب ہوسکتا ہے۔

حاضرات چاند کی پہلی تاریخ کو جب شنبہ (ہفتہ) پڑے تو اس دن مالکنگنی کا روغن کشید کروائیں۔ اور اس روغن کو اسی دن مٹی کے نئے چراغ میں ڈال کر بارہ مہینے کھلنے والے کپاس کی روئی کا فلیتہ بنا کر اس چراغ میں روشن کرکے کاجل حاصل کریں۔ اسکو آنکھ میں لگائیں یا ناخن پر لگائیں۔ اور اپنے مقصد کا دھیان رکھیں پانچ دس منٹ بعد مثل ٹی، وی کے تمام احوال معلوم ہوجائے گا۔ عامل یہ کاجل دوسرے کو بھی دے سکتا ہے۔ وہ بھی اسی طرح اس کاجل سے اپنا مقصد پورا کرسکتا ہے۔

حاضرات ہدہد کا دل اور سیاہ کوے کی زبان دونوں کو خشک کرکے باریک پیس لیں اور اس میں چنبیلی کا تیل حسب ضرورت ملا کر کاجل بنا لیں۔ جب کبھی حاضرات کرنی ہو تو اس کاجل کو نابالغ بچے، بچی کی آنکھ میں لگائیں اور ایک عدد سفید چادر اڑھا کر اس سے اپنا مقصد پوچھیں۔ تمام احوال آئینے کی طرح نظر آئے گا۔

حاضرات گربہ سیاہ کا پتہ نکال کر اس کو سایہ میں خشک کریں۔ پھر سفید مرغ کی چربی میں اس پتے کو ملا کر کوری پاک صاف روئی میں تر کرکے اس روئی کو روشن کرکے کاجل حاصل کریں۔ پھر اس کاجل کی ایک ایک سلائی نابالغ لڑکی، لڑکے کے لگائیں۔ اور اسے سفید چادر اڑھا کر جو پوچھنا ہو پوچھیں۔ تمام احوال درست بتائیگا۔

حاضرات کوا سیاہ پہاڑی اس کی زبان اور گوشت دونوں بروز اتوار حاصل کریں۔ ان دونوں چیزوں کو خشک کرکے کوری روئی میں لپیٹ کر بکری کی چربی کے روغن میں مٹی کے چراغ میں فلیتہ روشن کرکے کاجل حاصل کریں۔ اور دونوں آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگا کر اپنے مقصد کا دھیان رکھیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد تمام احوال مثل آئینے کے نظر آئے گا۔

حاضرات کا جادوئی آئینہ گدھ کی آنکھیں، ہدہد کی آنکھیں، کوے کی آنکھیں، چار عدد بکروں کا ایک پتہ، ایک تولہ سنگ مقناطیس، سیاہ بلی کی آنکھیں، تمام کو سایہ میں خشک کرلیں۔ بعد ازاں خوب باریک پیس کر حسب ضرورت شہد ملائیں اور تانبے کے قلعی شدہ برتن میں رکھ کر آگ پر رکھیں۔ یہانتک کہ تمام دوائیں جل جائیں۔ ان کو پیس کر حسب ضرورت چنبیلی کا تیل ملالیں۔ اور صاف پاکیزہ آئینہ پر یہ سیاہی مل دیں۔ بس حاضرات کا جادوئی آئینہ تیار ہے۔ جب بھی کسی امر کی ضرورت پیش آئے اس شیشے میں دیکھیں جو پوچھنا ہو پوچھیں۔ تمام احوال ٹی وی کی طرح نظر آئے گا۔ اس کے علاوہ اس سیاہی (کاجل) کی ایک ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ تو جنات و روحانیات کا مشاہدہ ہوگا۔ اس کاجل سے انسان اپنا ہمزاد خود دیکھ سکتا ہے۔ لاجواب و بے مثل حاضرات ہے۔ حاضرات کرنے کے بعد آنکھوں کو عرق گلاب سے اچھی طرح دھولیں۔ بعدہ صاف پانی سے دھولیں۔

حاضرات

یامیکائیل ۷۸۶ یاجبرائیل

۲۵۷	۲۵۲	۲۵۹
۲۵۸	۲۵۶	۲۵۴
۲۵۳	[illegible]	۲۵۵

یااسرافیل حاضرات حاضر شو حاضر شو یاعزرائیل

طریقہ:۔ دس یا بارہ سال کے بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں عامل خود بچے پر درود ابراہیمی اور سورۂ اخلاص پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ جبتک حاضرات نہ کھل جائے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کی معلومات سوفیصد درست حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات

۷۸۶

۶۶	۶۹	۷۲	۵۸
۷۱	۵۹	۶۵	۷۰
۶۰		۶۷	۶۴
۶۸	۶۳	۶۱	۷۳

حاضر شو حاضر شو حاضر شو حاضر شو

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش ایک بڑے کاغذ پر لکھیں۔ سیاہ خانہ میں جہاں سیاہی کا داغ لگایا گیا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگادیں اور بچے کو تعویذ دے کر کہیں کہ سیاہی والے خانہ پر نظر جماکر رکھے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جن سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ عامل بچے پر درود شریف اور سورۃ اخلاص پڑھ کر اس وقت تک پھونکتا رہے جب تک حاضرات نہ کھل جائے۔

حاضرات

۱۹۵	۱۸۷	۱۹۲
۱۸۹		۱۹۴
۱۹۰	۱۹۶	۱۸۸

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو ایک سفید کاغذ پر بنائیں۔ اور سیاہ خانہ میں بچے کی نظر قائم کرکے دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ دائرہ میں تھوڑا سا عطر گلاب لگادیں۔ اور آپ (عامل) پر پانچ سو چوہتر بار یہ اسم عَوْلاً، سَمَانَا سَرِینَہ پڑھ کر پھونکے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ دیگر یہ نقش استخارہ میں بھی کارآمد ہے۔ اور کبھی خطا ہی نہیں کرتا۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ مثلث خالی البطن میں اپنا مدعا لکھیں۔ نقش سر کے نیچے رکھ کر سوئیں۔ اور یہ اسم عَوْلاً، سَمَانَا سَرِینَہ ۵۷۴ بار پڑھ کر سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی دن آپ کے سوال کا سو فیصد درست جواب ملے گا۔ اگر خدانخواستہ پہلے دن نہ ملے تو تیسرے دن لازمی جواب ملے گا بہترین اور کارآمد و کامیاب استخارہ ہے۔

حاضرات مندرجہ ذیل حاضرات سرائیلی زبان میں ہے اور زود اثر ہے عمل پڑھتے ہی فوراً حاضرات کا نزول ہوجاتا ہے ایک بچہ جس کی عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ اس کے دائیں ناخن پر سیاہی لگائیں اور خشک ہونے پر تھوڑا سا عطر لگادیں۔ اور بچہ کو سیاہی میں دیکھنے کو کہیں۔ اور عامل بچے پر یہ عزیمت پڑھ پڑھ کر پھونکے۔ اول گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگربتی وغیرہ سلگالیں۔

عزیمت یہ ہے۔ اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کرغوث میدڈی لیکھے فِی سبیل اللّٰہ ط

تھوڑی دیر میں نزول حاضرات ہوگا جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات سب سے پہلے بچہ بچی کے سر یعنی پیشانی پر یہ آیت لکھ کر چسپاں کرے۔ آیت یَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَاتَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ ط۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کے بچے کے دائیں ہاتھ میں دیں۔ اور سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اس کے بعد عامل بچے پر مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جبتک کہ حاضرات کا نزول نہ ہو۔ یَابَاسِطُ یَابَاسِطُ یَانَصِیْرُ یَاعَزِیْزُ یَادَیَّانُ یَابَیَّانُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ جنات بادشاہ حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

۷۸۶
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
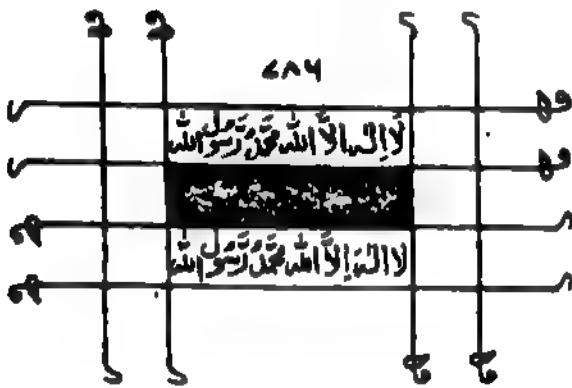
حاضرات لڑکا یا لڑکی جو دس سال سے چھوٹا نہ ہو۔ سب سے پہلے اسے غسل کرواکے لال کپڑے پہنا کر ایسی جگہ عمل کریں۔ جو پاک صاف اور کمرہ خوشبو سے معطر ہو۔ سب سے پہلے بچے کے سر یعنی پیشانی پر لکھ کر یہ آیت چسپاں کرے۔ تاکہ بچہ خوف سے نہ ڈرے۔

آیت یہ ہے۔

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ط

پھر مندرجہ ذیل نقش ایک پلیٹ پر لکھ کے بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں۔ پھر عامل یہ عزیمت چالیس بار پڑھ کر بچے پر پھونکے۔

عزیمت یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ یَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِخَاتَمِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ غَرِیَا غَرِیَا كَهْلاً كَهْلاً مَهْلاً مَهْلاً سَرِیْعًا نَبِیًّا وَصف جن شاہ ملک بکتانوش سرخ شاہ تاج الملک ــــ حاضر شو حاضر شو جن دیو پری حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

اس کے بعد عامل معمول کو کہے کہ آپ کو کچھ نظر آتا ہے۔ بچے کو جن انسان جیسے نظر آئیں گے۔ جھاڑو والے کو بلاؤ۔ بہشتی کو بلاؤ۔ فرش پر دری بچھاؤ۔ تخت لگاؤ۔ پھر بادشاہ سلامت تخت پر جلوہ افروز ہولیں گے ان سے آپ اپنے مسئلے کے بارے میں دریافت کریں۔ اور یہ عبارت

پڑھ کر انہیں رخصت کریں۔ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَانْصَرِفُوْا مَعَ السَّلَامِ۔
حاضرات کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

میکائیل	۱۱۲	جبرائیل
۳۱۹		۲۴۷
عزرائیل	۳۸۲	اسرافیل

حاضرات حاضر شو حاضر شو

شیشے کی حاضرات

مندرجہ ذیل حاضرات جو پیش کی جا رہی ہے یہ حاضرات سیکڑوں حاضرات پر حاوی ہے۔ اس زندہ حاضرات سے عامل سیکڑوں لوگوں کو حاضرات دکھا کر حیرت میں ڈال سکتا ہے۔ یہ حاضرات نہیں بلکہ کرامت ہے اس حاضرات سے آپ ہر کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً چوری کا معلوم کرنا، دبا ہوا خزانہ معلوم کرنا، گمشدہ کے بارے میں معلوم کرنا، زندگی یا موت کے بارے میں معلوم کرنا، سحر و جادو کی تشخیص امراض کے بارے میں معلوم کرنا، غرض ہر وہ علم جو عامل معلوم کرنا چاہے یا پوچھنا چاہے۔ بآسانی معلوم کر سکتا ہے۔ عمل: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ؕ

طریقہ:۔ ایک اتنا بڑا شیشہ لیں جس میں اپنی شکل نظر آ جائے سامنے شیشہ رکھ کر اپنے چہرے کی جانب دیکھ کر آیت کو تین سو بار پڑھیں ______ عمل چڑھتے چاند کریں۔ باوضو پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگربتی وغیرہ سلگائیں۔ پرہیز جلالی و جمالی کریں ______ کچھ عرصہ عمل پڑھتے پڑھتے آپ شیشے میں دیکھیں گے کہ آپ کی شکل غائب ہو گئی ہے۔ بس سمجھیں کہ عمل کامیاب ہو گیا۔ اب جب بھی کسی امر کی ضرورت پیش آئے تو شیشہ سامنے رکھ کر عمل کو صرف ۲۲ مرتبہ پڑھیں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جو بھی دل میں سوچیں گے یا جو پوچھیں گے شیشے میں صاف نظر آئے گا۔

اگر عامل شیشے میں لوگوں کو دکھانا چاہے تو عمل کو صرف بائیس مرتبہ لوگوں کی آنکھوں پر دم کر کے دکھائے ______ سب کو شیشے میں احوال نظر آئے گا ______ یہ حاضرات نہیں ہے۔ بلکہ معجزہ ہے۔

عامل کو چاہئے کہ عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے عمل کو ہمیشہ ۲۲ مرتبہ روزانہ ورد میں رکھے۔ تاکہ عمل زندگی بھر قابو میں رہے لاکھوں روپے کا عمل ہے اور قابل قدر تحفہ ہے۔

حاضرات

طریقہ:۔ بچے کے ہاتھ پر یہ نقش بنائیں پھر یہ دعا پڑھیں۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (تین بار پڑھیں۔ بخور جاوتری لوبان، ناریل کا جلائیں۔ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (تین مرتبہ پڑھیں۔ اور بچے کو سیاہ دائرہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اور بچے سے پوچھے کہ تجھے سیاہ دائرہ میں کیا دکھائی دیتا ہے۔ جب وہ کہے کہ ایک شکل دکھائی دیتی ہے تو بچے سے کہلائے کہ اس سے کہو کہ جھاڑو دے۔ میدان کی صفائی کرے، کرسیاں بچھاؤ بادشاہ جنات کو بلاؤ۔ بچہ سلام عرض کرے اور کہے کہ آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ کچھ دریافت کرنا ہے۔ پھر جو بھی مقصد ہو وہ کہے۔ جو سوال ہو گا اس کا جواب دیں گے۔ اگر کوئی کام لینا ہو تو کہہ دیں ہمارا فلاں کام کر دیا جائے۔ جب حاضرات ختم کرنا ہو تو ان کو کہیں کہ تشریف لے جائیں آپ کا شکریہ۔

حاضرات

یا میکائیل ۷۸۶ یا جبرائیل

۲۴۲	۲۴۵	۲۴۸	۲۳۵
۲۴۷	۲۳۶	۲۴۱	۲۴۶
۲۳۷		۲۴۳	۲۴۰
۲۴۴	۲۳۹	۲۳۸	۲۴۹

یا عزرائیل یا اسرافیل

طریقہ:۔ سب سے پہلے دو اگربتیاں سلگائیں۔ پھر بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونکیں۔ سیاہ خانہ میں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں بچے کو سیاہ خانہ میں آدمی کی شکل نظر آئے گی۔ اس سے کہے کہ خاکروب کو بلائے اور صفائی کرے، چھڑکاؤ

کرے، کرسیاں بچھائیں۔ تخت لایا جائے اور شہنشاہ جنّات کو حاضر کیا جائے۔ جب بادشاہ حاضر ہوجائے تو بچے سے بادشاہ سلامت کو سلام کہلوایا جائے۔ بعدہ اپنا مدعا بیان کریں۔ جو چاہیں پوچھیں۔ سو فیصد درست تسلّی بخش جواب ملے گا۔ بعدۂ بادشاہ سلامت کو شکریہ کے ساتھ رخصت کردیں۔

حاضرات

یاجبرائیل　　　　　　یامیکائیل

الٓمٓرٰ	حٰمٓ عٓسٓقٓ	نٓ
الٓمٓصٓ	خو	یٰسٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ	ق	آمین

یااسرافیل　　　　　　یاعزرائیل

طریقہ:۔ حاضرات کے لئے ضروری ہے کہ عامل اور معمول دونوں پاکیزہ ہوں۔ لباس خوشبو سے معطر ہو۔ کمرہ صاف ستھرا اور خوشبو سے مہک رہا ہو۔ حاضرات اگر ایک مرتبہ نہ کھلے تو بار بار حاضرات کریں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حاضرات کے وقت یکسوئی نہیں ہوتی۔ اور بچے کا ذہن منتشر ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کچھ بچوں میں قوت ارادی بالکل نہیں ہوتی۔ ان وجوہات سے بھی حاضرات کا نزول نہیں ہوتا۔ سب سے پہلے بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکیں۔ اور اڑتالیس مرتبہ خطمسق پڑھ کر پھونکیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں سیاہ خانہ میں عطر لگائیں۔ تھوڑی ہی دیر میں بچے کو سیاہ خانہ میں روشنی نظر آئے گی۔ پھر بچے کو ایک میدان نظر آئے گا۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی نظر آئے گا۔ بچے سے کہلوایا جائے کہ خاکروب کو بلاؤ۔ جھاڑو دے ماشکی کو بلاؤ۔ چھڑکاؤ کرے۔ دریاں بچھاؤ۔ تخت شاہی حاضر کیا جائے۔ پھر بادشاہ کو بلواؤ۔ پھر بچے سے بادشاہ سلامت کو سلام عرض کیا جائے۔ جو چاہے سو پوچھو۔ انشاء اللہ تمام مشکل امور کے سوالات کے جوابات کا تسلّی بخش و سو فیصد درست جواب ملے گا۔ بعدۂ بادشاہ سلامت کا شکریہ ادا کریں۔ اور سلام عرض کرکے انہیں جانے کی اجازت دیں۔

حاضرات خود

یاجبرائیل　　　　　　یامیکائیل

۱۱۶	۱۲۳	۱۱۸
۱۲۱		۱۱۷
۱۲۰	۱۱۵	۱۲۲

یااسرافیل بحق خوطیر حاضرات حاضر شو حاضر شو یا عزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہ نشان لگایا ہے وہاں تھوڑا سا عطر گلاب لگائیں۔ اور اب آپ آٹھ سو چھبیس مرتبہ اسم خوطیر پڑھ کر سیاہ خانہ میں پھونکیں۔ اور سیاہ خانہ میں آپ خود حاضرات کا مشاہدہ فرمائیں۔ جو کچھ بھی دریافت کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔ دیگر اس حاضرات کو بچے پر بھی کر سکتے ہیں۔ بچے سے جوابات پوچھیں۔ وہ سو فیصد درست بتائیگا۔

حاضرات (خود)

مندرجہ ذیل نقش اتوار کے دن سورج طلوع ہونے کے دس پندرہ منٹ بعد دو عدد لکھیں۔ ایک نقش تو جاری پانی میں ڈال دیں اور دوسرے نقش کو بتی بنا کر اور اس پر ذرا سی پاک و صاف روئی لپیٹ کر رات کو سوتے وقت چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر روشن کریں۔ مگر چراغ اس طرح رکھیں کہ عامل کی نگاہ کے سامنے ہو۔ اور خود اس چراغ پر نگاہ کرکے سورۂ جن پڑھنا شروع کرے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں نیند آجائے۔ اسی رات میں کسی جن یا موکل سے خواب میں ضرور ملاقات ہوگی اور عامل کے سوالوں کا جواب بھی ملے گا۔ اگر پہلے دن ملاقات نہ ہو تو پھر پیر کے دن دو نقش لکھے۔ پیر کے دن صبح آٹھ بجے سے نو بجے تک کا وقت ہے۔ ایک دریا میں یا نہر میں ڈال دے اور دوسرے کی بتی بنا کر حسب ترکیب عمل کرے۔ اگر دوسرے دن بھی ملاقات نہ ہو تو پھر دوسرے اتوار کو طلوع سے دس پندرہ منٹ بعد دو عدد نقش لکھے اور حسب ترکیب بالا عمل کرے۔ تیسرے دن ضرور ملاقات ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ جبتک نیند نہ آئے سورۂ جن پڑھتے پڑھتے سو جائے جس جگہ کوئی دریا یا نہر نہ ہوں۔ وہاں عمل نہ کرے۔ اگر حاضرات صرف بچے پر کرنی ہو تو سیاہ خانہ میں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے پر ایکبار سورۂ جن پڑھ کر پھونکیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فی صد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ حاضرات کا نقش یہ ہے۔

حاضرات کا نقش

۷۸۶

یاجبرائیل　　　　　　یامیکائیل

۲۱۲۸۵	۲۱۲۹۸	۲۱۲۹۵	۲۱۲۹۲
۲۱۲۹۶	۲۱۲۹۱	۲۱۲۸۶	۲۱۲۹۷
۲۱۲۹۰	۲۱۲۹۳		۲۱۲۸۷
۲۱۲۹۹	۲۱۲۸۸	۲۱۲۸۹	۲۱۲۹۴

یااسرافیل　　　　　　یاعزرائیل

حاضرات

یاجبرائیل — یامیکائیل

۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	م
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	ع
۱۲۵	۱۲۵		ی
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	د

یااسرافیل بحق معین حاضرات حاضرشو حاضرشو یاعزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہ نشان لگا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر گلاب لگائیں اور بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور ۱۲۴ مرتبہ یامعیدُ پڑھ کر پھونکیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

یاجبرائیل — ۷۸۶ — یامیکائیل

۱۰۶۵۴	۱۰۶۶۸	۱۰۶۶۵	۱۰۶۶۲
۱۰۶۶۶	۱۰۶۶۱	۱۰۶۵۵	۱۰۶۶۷
۱۰۶۶۰	۱۰۶۶۳		۱۰۶۵۶
۱۰۶۶۹	۱۰۶۵۷	۱۰۶۵۹	۱۰۶۶۴

یااسرافیل حاضرات حاضرشو حاضرشو یاعزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش میں جہاں سیاہ نشان لگا ہے وہاں تھوڑا سا عطر لگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر درود شریف اور سورۃ اخلاص پڑھ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ جبتک حاضرات نہ ہو۔ جب حاضرات کا نزول ہوجائے تو بچہ سے اپنے تمام مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کریں۔

حاضرات

یاجبرائیل — ۷۸۶ — یامیکائیل

۱۳۹	۱۵۲	۱۴۹	۱۴۶
۱۵۰	۱۴۵	۱۴۰	۱۵۱
۱۴۴	۱۴۷		۱۴۱
۱۵۳	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۸

یااسرافیل حاضرات حاضرشو حاضرشو یاعزرائیل

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو ایک صاف کاغذ پر لکھیں اور سیاہ خانہ میں عطر گلاب لگائیں۔ اور بچے کو کہیں کہ غور سے سیاہ خانہ میں دیکھے اور آپ (عامل) بچے پر درود شریف اور سورہ اخلاص پڑھ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے جبتک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ پھر بچے کے ذریعے تمام تفصیل سے حالات معلوم کریں۔ جو سو فیصد درست ہوں گے۔

حاضرات

یااللہ	یارحمٰن	یارحیم	یاکریم
یامالک	یارزاق	یاقادر	یاقیوم
الحمدللہ	یامبین	قل ھو اللہ احد	یارزاق
یارزاق	یافتاح	اللہ الصمد	الحمدللہ

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کسی صاف ستھرے کاغذ پر بنائیں۔ اور سیاہ دائرے میں عطر گلاب لگائیں۔ اور بچے کو کہیں کہ سیاہ خانہ میں غور سے دیکھتا رہے۔ آپ (عامل) بچے پر درود ابراہیمی اور سورۂ اخلاص اس وقت تک پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جبتک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ جب حاضرات کھل جائے تو بچے سے اپنے مشکل امور و مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کریں جو سو فیصد درست ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

حاضرات

یاجبرائیل — یامیکائیل

ط	حبیب	واحد	۱۶
ودود	حوا	ی	طیب
وھاب	۱۷		ھو
حبیب	واجب	احد	حی

یااسرافیل — یاعزرائیل

طریقہ

سیاہ خانہ میں بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اور آپ (عامل) بچے پر عزیمت یَابَدِیعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ ۱۱ اس وقت تک بچے پر پڑھ کر پھونکتا رہے جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مسائل کے بارے میں درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

یاجبرائیل — یامیکائیل

۳۷۷	۳۸۰	۳۷۰
۳۸۳	۳۷۱	۳۸۱
۳۷۲		۳۷۵
۳۷۹	۳۷۴	۳۸۵

یااسرافیل — یاعزرائیل

طریقہ:۔ سیاہ خانہ میں عطر لگائیں اور بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکے۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات

لاالٰہ کا در بار الا اللہ کی چوکی محمد رسول اللہ کا حکم حاضر کرد۔ حاضرات سب میرے حکم میں لا۔ دہائی پنجتن پاک کی المدد یا غوث الاعظم دستگیر۔

ترکیب زکوٰۃ اس عمل کو روزانہ ۲۱ بار اکیس روز تک باپرہیز پڑھے۔ انشاء عمل میں آجائے گا۔ اس کی ابتدا چاند سے کرے۔ جب حاضرات کھل جائے تو بڑوں پر کریں۔

حاضرات آئینہ

(۱) اللہ علی ذوالفقار در بالا سے بار بار

(۲) لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(۳) الکریم قادر لونا کو کر حاضر

طریقہ: اس عمل کو اللہ علی ۔۔۔۔۔۔۔۔ قادر تک روزانہ ۱۰۰ بار ۲۱ روز تک باپرہیز پڑھے۔

یہ عمل چھوٹے بڑے سب پر کرسکتے ہیں۔ اس میں معمول کو سامنے بٹھائے یعنی جو طالب ہو۔ وہ پاک و صاف ہو باوضو عطر وغیرہ لگائے۔ خوشبو جلائے۔ نمبر ایک والا عمل پڑھ کر معمول پر دم کرے اور پوچھے کہ کچھ نظر آیا۔ اگر کہے کہ میدان یا روشنی نظر آئی تو سمجھو کہ حاضرات کا نزول ہوگیا۔ اگر حاضرات نہ کھلے تو کلمہ طیبہ اکیس بار پڑھ کر معمول پر دم کرے۔ اگر پھر بھی حاضرات نہ کھلے تو تیسرے نمبر والا عمل کرے۔ الکریم قادر کے بعد کہے۔ لونا کو حاضر کرد۔ اس طرح گیارہ بار عمل پڑھ کر معمول پر دم کرے۔ انشاء اللہ تین بار کرنے سے عمل چل جائے گا اور حاضرات کا نزول ہوگا۔

حاضرات آئینہ (خود)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
چور حاضر شو یا اللہ یا اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کو آئینے کے پیچھے لگائے۔ زعفران و عرق گلاب سے نقش کو لکھے۔ اس کے بعد آئینے کو معمول کے سامنے رکھے۔ اور مندرجہ ذیل عزیمت اکیس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ جلد ہی حاضرات کا نزول ہوگا۔ یہ حاضرات عامل خود بھی کرسکتا ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے کی کوئی قید نہیں۔ پڑھنے کی عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا بدوح اللہ یا اللہ حاضر حاضر ہو یا اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ انشاء اللہ جلد مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔

زکوٰۃ کا طریقہ عزیمت جو پڑھنے کی ہے اس کو اکیس روز تک روزانہ ۱۰۰ بار پڑھے۔ عمل قابو میں آجائے گا۔ بسم اللہ الرحیم والا نقش روزانہ ۲۱ عدد اکیس روز تک لکھے۔ اور آخر میں تمام جمع کر کے سمندر یا دریا میں ڈال دے۔

حاضرات
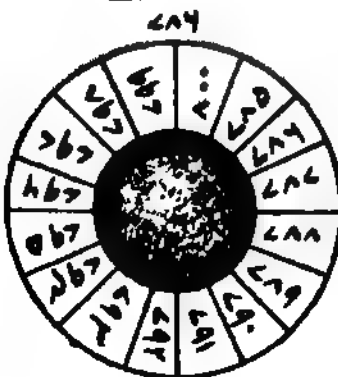
۷۸۶

۸۰۰ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹

طریقہ:۔ سیاہ خانہ میں بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور ستر مرتبہ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

پڑھ کر پھونکے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنا مقصد حاصل کرسکتے ہیں۔ جو پوچھیں گے ان کا جواب درست پائینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حاضرات آبی

ذھبج
داج اجھزط بطب
بدوح

مندرجہ بالا گول دائرے کے ۲۵ نقش بنائے۔

ط ق
زھ ج
لط ب
ف ک

اور ذیل کے پندرہ نقش بنائے اور مندرجہ ذیل عزیمت پڑھے۔

بطب ذھبج داج بدوح اجھزط بادشاہ اجھزط شہنشاہ اجھزط۔

طریقہ زکوٰۃ عزیمت کو پندرہ سو بار ۲۱ یوم تک پڑھے اور نقش بھی روزانہ لکھے۔ گول دائرے والے نقش ۲۵ عدد لکھنے ہوں گے۔ اور دوسرا نقش بھی پندرہ عدد لکھے۔ عرق گلاب و زعفران سے لکھیں۔ بعدہٗ نقش دریا میں ڈال دیں۔ عمل دریا کے کنارے کرے۔ اکیس یوم کے بعد عمل قابو میں آجائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک شیشے کا گلاس لیں اور اس میں پانی بھریں۔ اور عزیمت کو اکیس بار پڑھیں۔ تمام احوال پانی میں نظر آئے گا۔

حاضرات دستگیری

طریقہ:۔ سب سے پہلے اگربتی سلگائیں اور کسی بالغ لڑکے یا آدمی کو سیاہ دائرے میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) مندرجہ ذیل اسم حیفذ ابواذا للطیف کو ایک سو ایک بار پڑھ کر معمول پر پھونکے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ پرائز بانڈ کے نمبر اور جو بھی پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست ملیگا۔ دیگر اگر کوئی آپ کو ناجائز تنگ کرتا ہے تو اس حاضرات کے مؤکل اس کا مزاج درست کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جس کے دل میں چاہیں اس کے دل میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی محبت کا سچا جذبہ پیدا کرسکتے ہیں۔ اس حاضرات میں چھوٹے اور بڑوں کی کوئی قید نہیں۔ یہ حاضرات ہر عمر کے لوگوں پر ہوتی ہے۔ عامل اور معمول دونوں پاک و صاف ہوں۔ قابل قدر حاضرات ہے۔

حاضرات سورۂ عنکبوت

یامیکائیل ۷۸۶ یاجبرائیل

٦٨٨٢٤	٦٨٨٢٧	٦٨٨٣٠	٦٨٨١٦
٦٨٨٢٩	٦٨٨١٧	٦٨٨٢٣	٦٨٨٢٨
٦٨٨١٨	[illegible]	٦٨٨٢٥	٦٨٨٢٢
٦٨٨٢٦	٦٨٨٢١	٦٨٨١٩	٦٨٨٣١

الٓمٓ سورہ عنکبوت کی حاضرات حاضر ہو بحق الٓمٓ

طریقہ:۔ یہ حاضرات چھوٹے و بڑے پر ہوتی ہے۔ اس حاضرات میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ بس عامل و معمول دونوں پاک و صاف ہوں اور باوضو ہوں۔ کرہ پاک و صاف و خوشبو سے معطر ہو۔ عامل معمول کو سیاہ خانے میں دیکھنے کو کہے۔ اور آپ (عامل) ان الفاظ کو تین مرتبہ کہے۔ الٓمٓ سورۂ عنکبوت کی حاضرات حاضر ہو بحق الٓمٓ پھر صرف الٓمٓ کی تکرار کرتا رہے اور معمول پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں مکمل تسلی بخش معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات نور الہدیٰ

شمالی

۷۸۶

اللہ

نور الہدیٰ

نور الہدیٰ

محمد

مشرق

مغرب

جنوب

طریقہ:۔ یہ حاضرات چھوٹوں و بڑوں یعنی سب پر یکساں ہوتی ہے۔ اس میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ سیاہ دائرہ میں کسی بڑے آدمی یا بچے کو غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اور آپ عامل اس اسم کا ورد کرکے معمول پر دم کرے۔

اسم یہ ہے۔ آلِا لِالَعْجَه لَعَجَه آلِا تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کے سوالوں کے جوابات تسلی بخش معلوم کر سکتے ہیں۔

حاضرات مقربین

شمال

۴۴۴۰۴۸۴۸

قول — جبرائیل — میکائیل — اسرافیل — عزرائیل

۴۴۴۰۴۸۴۸
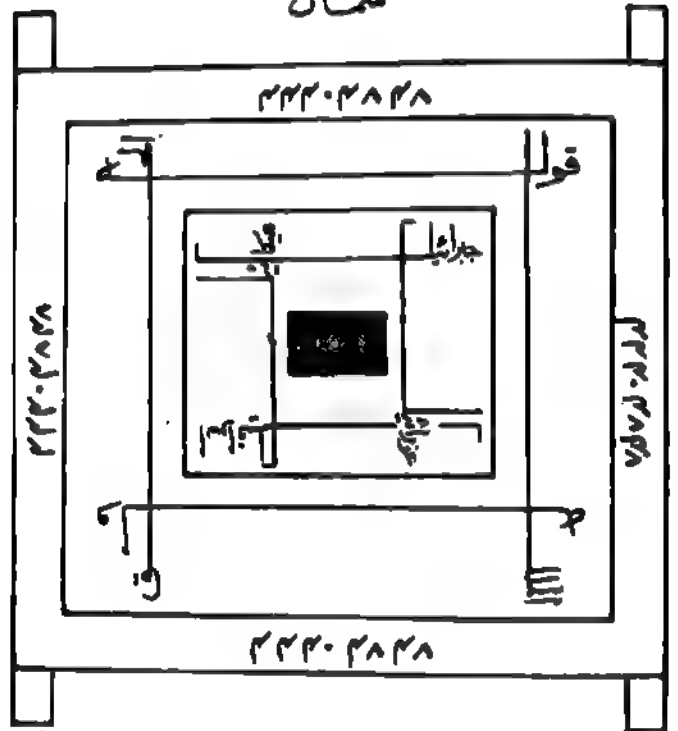
طریقہ:۔ کسی نابالغ عمر کے بچے، بچی کو سیاہ دائرہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر یہ اسم أَلَيَعْصِرُوْنَ اللّٰهَ بَبَصِرُ قُرْنَ تیس یا چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کھل جائے گی جس سے آپ اپنے ہر قسم کے مشکل مسائل کے بارے میں مکمل سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات حضرت خضر علیہ السلام

طریقہ:۔ رات ۹/۸ بجے کے بعد نہا دھو کر باوضو عطر وغیرہ لگا کر دریا، سمندر کے کنارے پر جائیں اور سات سو مرتبہ سورۃ والضحیٰ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ سات دن کے اندر اندر حضرت خضر علیہ السلام سے بالمشافہ ملاقات ہوگی۔ (آزمودہ است)

حاضرات

عزیمت حاضرات:۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَجِبْ يَا مَهْلَائِيْلُ يَاهَمَائِيْلُ يَاتَغْنَائِيْلُ يَاسَائِيْلُ اَقْسَمْتُ اُحْضُرُوْا وَالْمُسَخَّرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ بِحَقِّ حَدُوْشٍ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاَرْوَاحِ وَالشَّيَاطِيْنِ اُحْضُرُوْا بِجَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُوْا بِجَانِبِ الْجَنُوْبِ وَالشِّمَالِ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا يَا مَعْشَرَ الْاَرْوَاحِ حاضر شو بحق لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حاضر شو۔

طریقہ:۔ کسی نابالغ لڑکا یا لڑکی کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگا کر خاموش جگہ میں جب کہ آسمان صاف ہو۔ بیٹھ کر اول دعا پرھتی ایک دفعہ پڑھ کر بچے پر اور چاروں طرف دم کریں۔ پھر اوپر والی عزیمت حاضرات پانچ مرتبہ پڑھ کر بچے کے چہرے اور انگوٹھے پر دم کریں۔ اور بچے سے کہیں کہ تمہیں کوئی صورت نظر آتی ہے یا نہیں۔ اگر نظر آئے تو کہیں کہ میدان صاف کرکے دربار لگائیں۔ اور پھر کہیں کہ بادشاہ کو بلائیں بادشاہ فوراً آکر تخت پر بیٹھ جائے گا۔ اول عامل اپنا سلام پیغام دے کر کہے کہ میں کوئی بات پوچھنا چاہتا ہوں، آپ بتائیں گے۔ جب بادشاہ کہے کہ جو پوچھو گے میں بتاؤں گا۔ پھر جو چاہے پوچھو۔ مفصل بتائے گا۔ جب تمام احوال وغیرہ معلوم ہو جائے تو شکریہ ادا کرکے رخصت کر دیں۔ اسی طرح یہ حاضرات نقش پر، شیشے پر، پانی اور چراغ میں بھی کی جاتی ہے۔ ہر جگہ روحانیات حاضر ہو کر مفصل اور سو فیصد درست جواب دیتے ہیں۔ حاضرات میں سرتاج و چوٹی کا عمل ہے۔ اور ایک قابل قدر تحفہ ہے۔

دعائے پرھتی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةُ الْعُلْوِيَّةُ وَالسُّفْلِيَّةُ وَخُذُوْا هٰذِهِ الْعَهْدِ الْكَبِيْرَانِ تُجِيْبُوْا اَدْعُوْتِيْ وَتَقْضُوْا حَاجَتِيْ بِهٰذِهِ بِتَوْصِيَةِ كُوْنِيْلِهِ تَلِيْلِهِ طُوْرًا مُزْجَلِ بَرْجَبِلِ تُوْقِبِ بَرْهَشِ طَلْمَشِ خُوْطِيْرِ قَلْنَهُوْدِ بَرْشَانِ كَنْطَهِيْرِ نُحُوْشَلَخِ بَرْهَيُوْلَا بَشْكِيْلَخِ تَرْمَرْ اُلْغَلِ لِسِيْطِ قَبْرَاتٍ غَيَاهَا كَيْدُ هُوْلَا شُمْخَاهِرَ شَمْخَاهِيْرِ شَمْهَا مِيْرِ بِحَقِّ هٰذَا الْعَهْدِ الْمَاْخُوْذِ عَلَيْكُمْ يَا خُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّا الْعِيَاذُ فِيْ مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ بِعِزَّةِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمُعْتَزِّ فِيْ عِزِّ عِزَّةٍ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ اِلٰى قَوْلِهٖ كَفِيْلًا وَبِحَقِّ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا السَّاعَةَ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَكُوْنُوْا عَوْنًا لِيْ عَلٰى جَمِيْعِ مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ حاضرات حاضر شو بحق بِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اَحْرِقْ مَنْ عَصٰى اَسْمَاءَ اللّٰهِ بِنَارِ الْمُوْقَدَةِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِيْ عَاهَدْتُّمْ بِهَا

مِنْ بَابِ الْهَيْكَلِ الْكَبِيرِ وَبِحَقِّ آهِيًا اَشْرَاهِيًا اَذُوْنِي اَصْبَاؤُتُ اٰلِ شَدَّائِي وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ هَيًّا اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ۔

حاضرات

طریقہ:۔ کسی نابالغ بچے، بچی کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگا کر اُسے کہیں کہ غور سے دیکھے اور عامل یہ الفاظ ۱۵، ۱۰ دفعہ تکرار کرے اور بچے کے منہ پر دم کرتا رہے۔ بچے سے پوچھے کہ کوئی شخص نظر آتا ہے جب نظر آنے لگے تو اس سے کہو کہ میدان صاف کر کے دربار لگائیں۔ پھر بادشاہ کو طلب کریں۔ اوّل عامل اپنی طرف سے سلام کہہ کر معلوم کرے کہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں آپ بتائیں گے۔ جب وہ کہے کہ ہاں میں بتاؤں گا۔ پس جو بات پوچھیں گے وہ مفصل و درست بتائے گا۔ پھر شکریہ ادا کر کے انہیں رخصت کر دیں۔

بچے پر دم کرنے کی عزیمت یہ ہے۔ ھاھولا ئے سامی سرنا الا ھویا کہ یہویا کر یہویہ

حاضرات ارواح

اگر کسی خاص روح سے بات کرنی ہو یا ملاقات کرنی ہو یا اپنے ماں باپ سے ملنے اور گفتگو کرنے کی خواہش ہو یا کسی ولی، نبی کی زیارت کرنا چاہتا ہو تو بعد نماز عشاء خلوت میں وضو کر کے اچھے صاف کپڑے پہنے، خوشبو لگائے اور سورۃ الشمس مع بسم اللہ اور سورۃ واللیل، اور سورۃ اخلاص ہر سورۃ کو سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ رُوْحَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے جس کی روح سے ملاقات چاہتا ہو۔ پھر کہے۔

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ۔ پہلی ہی رات میں ورنہ دوسری، تیسری رات میں، غرضیکہ ساتویں رات تک ضرور ملاقات ہوتی ہے۔ اللہ کے نیک بندے، عابد، زاہد پہلی رات میں ہی زیارت کراتے ہیں۔

حاضرات

بِسْمِ اللّٰهِ مَا مَلَكَ مَا اَلْنَا عَلَيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ مَا سِفَةٌ مَا سِعَةُ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ هُوَ خَالِقُ السَّمَاءِ وَنَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ يَا رَفِيْقُ بِسْمِ اللّٰهِ حما لا مجید ا ا۔

طریقہ:۔ مندرجہ بالا طلسماتی عمل کو گیارہ بار پڑھ کے ایک صاف آئینہ پر دم کریں اور کسی نابالغ بچے کو آئینہ میں دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کے مؤکل آ موجود ہوں گے۔ جن سے آپ ہر قسم کے سوالات کے تسلی بخش جوابات معلوم کر سکتے ہیں۔

حاضرات

۷۸۶

۱۱۴۲	۱۱۳۵	۱۱۴۸	۱۱۳۵
۱۱۴۷	۱۱۳۶	۱۱۴۱	۱۱۴۶
۱۱۴۷	[illegible]	۱۱۴۳	۱۱۴۰
۱۱۴۴	۱۱۳۹	۱۱۳۸	۱۱۳۹

طریقہ:۔ کسی نابالغ بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں اور آپ عامل بچے پر درود شریف و سورۃ اخلاص پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مقاصد کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔

حاضرات

۷۸۶

۱۳۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۳	۱۴۹
۱۴۰	[illegible]	۱۴۶	۱۴۲
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

طریقہ:۔ کسی نابالغ لڑکی، لڑکے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور آپ (عامل) بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکے اور یہ اسم یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ تیس یا چالیس مرتبہ بچے پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کے مؤکل آ موجود ہوں گے۔ جن سے آپ اپنے مشکل امور کے متعلق سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (سورۃ یٰسین)

طریقہ:۔ اس آیت کو روزانہ سات سو سات مرتبہ اکیس روز تک پڑھیں۔ آپ عامل ہو جائیں گے۔ جب کبھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے تو

کسی نابالغ بچے کے دائیں انگوٹھے کے ناخن پر کاجل لگائیں اور اسے دیکھنے کو کہیں۔ عامل بچے پر درود شریف اور مذکورہ بالا آیت ورد کر کے بچے پر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ دیگر یہ عمل ہمزاد کا بھی ہے۔ اکیس یوم کے اندر اندر اشارات شروع ہو جاتے ہیں۔ اور آخری روز آپ کا ہم شکل آپ کا ہمزاد حاضر ہوگا۔ قول و اقرار کرے گا۔ آئندہ بلانے کے لئے پوچھیں۔

حاضرات

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَرَبُّ ذَالِ وَذَالِ بِحَقِّ جِبْرَائِیْلَ بِحَقِّ سُلَیْمَان بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ یَا بُدُّوْحُ حاضر یَا بَابَا حاضر بَابَا حاضر بَابَا۔

طریقہ:۔ اس عمل کو کسی بڑے طشت میں پانی سامنے رکھ کر ایک سو سات مرتبہ ستر دن تک پڑھنا ہے۔ وقت کی پابندی و شرط لازمی ہے ستر دن کے بعد جب بھی حاضرات کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور عزیمت کو صرف اکیس مرتبہ پڑھیں۔ تمام احوال پانی میں نظر آئے گا۔

حاضرات شہنشاہ جنات

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ جَیْشًا جَیْشًا خَیْشًا خَیْشًا خَیْشًا اَمُوْسًا مُوْسًا اَمُوْسًا حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو بادشاہ قَیْقَطُوْش یَا اَرْوَدْ جِنِّی بَابِیْلَکَ غَابُوْرِی یَا لُوْنَا بِحَقِّ حضرت سُلَیْمَان بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو۔

طریقہ عمل: مندرجہ بالا عزیمت کو اکتالیس مرتبہ روزانہ اکیس یوم تک با پرہیز پڑھیں تو عامل ہو جائے گا۔

پریوں کی حاضرات

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِحَقِّ اَدْ اَتَا ہَا اَتَا کَحَقْلًا کَحَقْلًا اَرْحَمَا اَرْحَمَا تَرْحَمَا بِحَقِّ اَدْمَطَّ بَھَعْتَ سُوَاھَا یَا مُوْکَلَانْ بِحَقِّ سُلَیْمَان بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حاضر ہو حاضر ہو حاضر ہو۔

طریقہ عمل: مندرجہ بالا عمل کو ستر مرتبہ بلند آواز سے رات کو مکان میں چالیس یوم با پرہیز پڑھیں۔

عطر وغیرہ کپڑوں پر لگائیں۔ اور چند پھول گلاب کے اپنے سامنے رکھیں انشاء اللہ پریوں سے ملاقات ہوگی۔

شاہ جنات سے ملاقات

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ سے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا تک۔ سورۂ مزمل شریف

طریقہ:۔ نوچندی جمعہ کی رات سے عمل شروع کریں۔ با پرہیز، اول تو پہلے ہی جمعہ کو ملاقات ہوگی۔ ورنہ تین جمعہ عمل کریں۔ روزانہ تعداد پانچ ہزار ہے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ تجربہ شدہ پائیدار عمل ہے۔ آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

حاضرات

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَرْوَاحِ بِحَقِّ حضرت سُلَیْمَان بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَحْضَرُوْا اَحْضَرُوْا اَحْضَرُوْا یَا قَوْمِ حاضرات وجنات حاضر شو بحق یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۵

طریقہ:۔ ایک چینی کے پیالے میں سیاہی ڈال کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد ایک سو ایک بار مندرجہ بالا عمل پڑھیں۔ اکیس یوم تک پڑھیں۔ جس دن سیاہی میں ایک شکل نظر آئیں۔ سمجھو عمل کامیاب ہو گیا۔ پھر سلام کریں۔ اور جو بات پوچھنی ہو دریافت کریں۔ سو فی صد درست جواب ملے گا۔

حاضرات بڑوں اور چھوٹوں پر یکساں کارآمد

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا بِحَقِّ مَدِّیْ یَا جِبْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَا جَلِیْلُ یَا جَبَّارُ اَحْضَرُوْا اَحْضَرُوْا اَحْضَرُوْا۔

طریقہ:۔ جلالی و جمالی پرہیز لازمی ہے۔ عمل کے لئے ایک مخصوص لباس معطر شدہ استعمال میں لائیں۔ کھانا اپنے ہی ہاتھ سے پکا کر کھائیں بازار کا کھانا قطعاً منع ہے۔ تنہائی اور یکسوئی لازمی ہے۔ اگر دوران پڑھائی کوئی شکل نظر آئے تو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک معنوی ڈر ہوگا۔ مچھلی، گوشت، انڈا، کچی پیاز، پودینہ، دھنیا وغیرہ منع ہے۔ تمباکو نوشی سے بھی پرہیز کریں۔

ایام چلہ کشی ۴۰ دن روزانہ پڑھنے کی تعداد یا جبار ۲۰۲ ۔ اور یا جلیل کی تعداد ۷۳ + ۲۰۶ = ۲۷۹ یا اپنے نام کے جتنے بھی اعداد ہوں۔ جمع کر کے روزانہ اسی تعداد سے پڑھا کریں۔ کسی بھی نوچندی رات سے عمل شروع کریں۔ چالیس یوم کے بعد بڑوں و چھوٹوں پر حاضرات کرنے صرف عمل کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ حاضرات کا نزول ہو جائیگا۔ جس سے آپ ہر بات کا سوال سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔

حاضرات بڑوں اور چھوٹوں پر یکساں کارآمد

سورۃ الجاثیہ (پارہ ۲۵) وَيْلٌ لِّكُلِّ سے عَذَابٌ عَظِيمٌ تک روزانہ ایک ہزار بار اکیس یوم تک پر سبز جلالی وجمالی کے ساتھ پڑھیں۔ جب کبھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے تو پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور مذکورہ بالا عمل کو صرف تین مرتبہ پڑھ کر معمول پر دم کریں۔ تھوڑی ہی دیر میں تمام احوال ٹی، وی کی طرح نظر آئے گا۔ یہ حاضرات آئینہ میں بھی کرسکتے ہیں۔ غرض حاضرات ہر جگہ کام دے گی۔

حاضرات

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيمُ أَنْتَ رَبِّي وَعِلْمُكَ حَسْبِي فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّي وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

طریقہ:۔ روزانہ ایک ہزار دو بار یوم جلالی وجمالی پر سبز کے ساتھ پڑھیں۔ موکل انسانی شکل میں سامنے حاضر ہوگا۔ قول وقرار کرکے آئندہ آنے کا پوچھیں۔ اس عمل میں مختلف شکلیں نظر آئیں گی۔ گھبرانے وڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر دل کی کمزوری ہو تو چاروں طرف سے اپنا حصار کریں۔ اور چاروں قل تین تین بار اور آیت الکرسی سات بار پڑھ کر چاروں طرف دم کریں۔

طلسماتی حاضرات

طعسلحلح علسلطح غلفلحح

طریقہ:۔ مندرجہ بالا طلسماتی طلسم کو فتیلہ بنا کر اور اس پر روئی لپیٹ کر ایک کورے چراغ میں تارا میرا کا تیل ڈال کر روشن کریں۔ اور کسی نابالغ بچہ، بچی کو چراغ کی لو پر نظر رکھنے کو کہیں کہ چراغ کی لو کو بغور دیکھتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک بزرگ نظر آئیں گے ـــ عامل بچے پر درود شریف وسورۂ اخلاص پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔ جب بزرگ نظر آئیں تو عامل بچے سے سلام کہلوائے اور اپنا مدعا بیان کرے جو بھی مقصد ہوگا۔ مثلاً بیماری، چوری، گمشدہ کا پوچھنا وغیرہ وغیرہ۔ انشاء اللہ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔

حاضرات چہل کاف

(آزمودہ است)

طریقہ:۔ ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ ۲۱ سے ۲۹ یا ۳۰ تک اول وآخر ۱۱ بار درود شریف پانچ سو بار چہل کاف باوضو بر سبز جلالی وجمالی کے ساتھ پڑھیں۔ جن حاضر ہوگا۔ ڈر وخوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ انشاء اللہ ہر جائز کام بخوشی سرانجام دے گا۔

چہل کاف یہ ہے۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةٌ كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ كَلَكٍ تَكَرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ تَحْكِي مُشَكْشَكَةً كَلُكَلِكِ لَكَكَا كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كُنْتَ تَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ ۝

حاضرات درود نوری

يَا نُورُ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْأَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْمُنَوَّرِينَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِهَا سِرِّي وَسَرِيرَتِي وَبَصَرِي وَبَصِيرَتِي وَدُنْيَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝

طریقہ:۔ کسی صاف ستھرے بچہ، بچی کو بٹھا کر اس کے دائیں انگوٹھے پر ذرا سا کاجل لگائیں اور اس پر تھوڑا سا عطر گلاب لگائیں اور بچے کو اس میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ عامل بچے پر گیارہ مرتبہ مندرجہ بالا درود نوری پڑھ کر پھونکے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جو بھی سوالات کرنے ہوں۔ ان کے جوابات بچے کے ذریعہ سو فیصد درست معلوم کرسکتے ہیں۔ تمام سوالوں کے جوابات انشاء اللہ سو فیصد سچے و درست ہوں گے۔

حاضرات پری

۷۸۶

۶ ۱۷۸۱۴	۷ ۱۷۸۱۵	۲ ۱۷۸۱۰
۱ ۱۷۸۰۹	۵ ۱۷۸۱۳	۹ ۱۷۸۱۷
۸ ۱۷۸۱۶	۳ ۱۷۸۱۱	۴ ۱۷۸۱۲

طریقہ:۔ نوچندی جمعرات کو مندرجہ بالا نقش ۵، یا ۲۹ مرتبہ لکھیں وقت ایک مقرر کریں۔ اور اکیلے میں لکھیں۔ بعدہٗ تمام نقوش کی آٹے میں گولیاں بنا کر دریا، نہر میں ڈال دیں۔ پہلی دفعہ ۵، یا ۲۹ نقش لکھیں پھر جب ضرورت ہو تو اکیس نقش لکھیں۔ بیس عدد نقش کی آٹے میں گولیاں بنا کر دریا یا بہتے پانی میں ڈالو۔ اور ایک نقش اپنے پاس رکھو۔ جب کسی کا کام کرنا ہو تو وہ نقش اس آدمی کے سر پر یا دائیں ہاتھ میں رکھو۔ پری حاضر ہو کر ہر قسم کے سوال کا جواب سو فیصد درست دے گی۔ اس کے بعد اکیس نقش روز لکھو۔

حاضرات حضرت خضر علیہ السلام

چینی، گھی، چاول تینوں ۵، ۵ تولہ، گلاب کے پھول ۵ عدد، بتاشے ۵ عدد، لونگ ۲ عدد، پان لگا ہوا مع الائچی ایک عدد۔

ترکیب:۔ تمام چیزیں دائیں ہاتھ میں لے کر کسی دریا، تالاب یا نہر میں ڈالیں۔ اور کہیں کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا حضرت خضر علیہ السلام یہ

آپ کا توشہ ہے اسے قبول فرمائیں۔ اور میرا فلاں کام اللہ کے حکم سے آپ کے طفیل میں پورا ہو جائے۔ پھر گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھ کر سورۃ والضحیٰ گیارہ مرتبہ اور سورۃ کوثر گیارہ مرتبہ وہیں کھڑے ہو کر پڑھ کر واپس آجائیں۔ اس طرح سات یوم کریں۔ انشاء اللہ یا تو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے گی۔ ورنہ سو فیصد آپ کا کام پورا ہو جائے گا۔

برائے گریختہ یہ تعویذ بارہا کا آزمودہ اور مجرب ہے۔ خواہ کتنے ہی برس کسی آدمی کو گم ہوئے گزر گئے ہوں۔ وہ واپس آجائے گا۔ یا پتہ مل جائے گا۔ اور اگر خدانخواستہ گم شدہ شخص فوت ہو گیا ہے تو بھی اس کی موت کی اطلاع آجائے گی۔ اس تعویذ کو چرخے سے باندھ دیا جائے اور اس کے ساتھ پھیرا الٹی طرف روزانہ دیا کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر پتہ مل جائے گا۔

نقش مبارک یہ ہے۔

فلاں بن فلاں

حاضرات اس عمل پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ یہ عمل گویا ہتھیلی پر خزانہ ہے۔ اور سات اقلیم کے جنات کے بادشاہوں پر حکمراں ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ اتوار کے دن تھوڑی سی جوار لے کر زرد چوب سے زرد کریں۔ اور سورج مکھی کے پودے کے نیچے رکھ دے۔ اور کہے کہ آج میں تجھے دعوت دیتا ہوں۔ کل لیجاؤں گا۔ پس اگلے دن قبل از طلوع آفتاب اس سورج مکھی کے پتے توڑ لائے۔ لیکن جاتے وقت آتے وقت اور پتے توڑتے وقت کوئی ٹوکے نہیں اور نہ ہی بولے۔ اپنی جگہ پر واپس آکر ان پتوں کا عرق نکالے اور اس عرق میں روئی بھگو کر اور خشک کرے سیاہ تل کا روغن کسی نئے چراغ میں ڈال کر اس روئی کی بتی بنا کر روشن کرے۔ اور ایک نئے پیالے کو اوپر رکھ کر اس کا کاجل نکالے۔ اور احتیاط سے بند کر دے۔ پھر کوئی خوشبودار تیل لے کر اس پر اکیس اکیس بار یہ عزیمت پڑھ کر دم کرے اور تیل کو محفوظ رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم عزمت علیکم و اقسمت علیکم رب الملئکۃ المقربین اجب یا جبرائیل یا زقتمائیل سامعا مطیعا بحق لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموت وما فی الارض عزمت علیکم و اقسمت علیکم برب الملائکۃ المقربین ۵

جب حاضرات کی ضرورت ہو۔ اس سیاہی کو طفل نابالغ کی ہتھیلی میں رات کے وقت ملے اور اس پر عطر یا تیل کو بھی لگائے تاکہ چمک پیدا ہو۔ اب عزیمت پڑھے۔ دائیں ہتھیلی پر ہوگی جو چاہے دریافت کرے صحیح خبریں ملیں گی۔ اور حالات کا علم ہوگا۔

حاضرات کی روحانی سیاہی!

اس سیاہی کے روحانی اثر سے کوسوں دور کی خبر ایک سیکنڈ میں دریافت کر سکتے ہیں۔ مرے ہوئے عزیزوں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ ہر مرض کی تشخیص اور اس کا علاج، گمشدہ اشیاء اور چور کی تلاش اسی ایک سیاہی کے ذریعہ ہو سکے گی۔ ہر مذہب و ملت کا آدمی اسی سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ سیاہی تیار کر کے فروخت بھی کی جا سکتی ہے۔ خریدار عامل کی طرح کام لے سکتا ہے۔

ہینگ بقدر دانہ مکئی، گوگل بقدر دانہ مکئی، سیندور ایک رتی، ملی کا تیل ایک بوند، کاجل تیل سرسوں حسب ضرورت۔ تمام اشیاء کو خوب کھرل کر کے شیشی میں رکھیں۔ وضو کر کے پاک جگہ پر اول درود شریف گیارہ بار پڑھ کر دم کریں۔ بعد آیت کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ۵

ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر سات بار دم کرے۔ پڑھتے وقت منہ مغرب کی جانب ہو۔ جب بھی ضرورت درپیش ہو تو شیشی کھولتے وقت آیت کریمہ پڑھ کر دم کر لیا کریں۔

یہ حاضرات ۵ سے ۱۲ سال تک کی عمر کے لڑکے اور ۱۲ سال سے ۲۰ سال تک لڑکیاں بخوبی دیکھ سکتی ہیں۔

معمول کے دائیں انگوٹھے کے ناخن پر لگا کر اسے غور سے دیکھنے کی تاکید کریں۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دروازہ نظر آئے گا۔ جب معمول کہے کہ دروازہ نظر آگیا ہے یا اس سے پوچھ لیں کہ دروازہ نظر آیا ہے یا نہیں۔ جب دروازہ نظر آجائے تو معمول سے کہیں کہ وہ دروازہ کھولنے کے لئے حکم دے۔ چنانچہ معمول کہے کہ دروازہ کھول دو۔ جب دروازہ کھل جائے تو معمول سے کہلوائیں کہ خاکروب کو حکم دے کہ وہ حاضر ہو اور جھاڑو دے جگہ صاف کرے۔ معمول کے کہتے ہی خاکروب حاضر ہوگا۔ اور جھاڑو سے صفائی کر کے چلا جائے گا۔ جب وہ چلا جائے۔ اسی طرح بہشتی کو بلائیں۔ اور پانی چھڑکنے کے لئے حکم دیں۔ اس کے بعد اسی

طرح دریاں بچھوائیں۔ اور اس پر تخت شاہی اور کرسیاں قرینے سے رکھوانے کے لئے کہیں۔ جب تمام انتظامات ہو جائیں تو شاہ جنات بمعہ امراء وزراء بلوا کر بعد سلام بجالانے کے بادشاہ کو تخت پر بیٹھنے اور امراء کو کرسیوں پر بیٹھنے کو کہیں۔ اب اس دربار شاہی کے ذریعے ہر سوال کا جواب مل سکے گا۔ اگر معمول ان پڑھ ہے تو جواب اشارہ سے حاصل کریں۔ اور اگر معمول پڑھا ہوا ہے تو اس کے ذریعہ بادشاہ سے کہیں کہ ہمیں چند سوالات کا جواب حاصل کرنا ہے۔ برائے مہربانی لکھنے کے لئے بلیک بورڈ مہیا کر لیجئے۔ فوراً خادم بورڈ مہیا کر دیں گے۔

آپ اس سیاہی کے ذریعہ ہر مرض کی تشخیص اور اس کا علاج معلوم کر سکتے ہیں۔

بادشاہ سے سوال کریں اور جواب بورڈ پر لکھوائیں۔ معمول پڑھ کر بتادے گا۔ ہر روح کو بلا کر بھی جواب لیا جا سکتا ہے۔ جب سب کام ہو چکیں تو بادشاہ کو رخصت کر دیں۔ اور عمل ختم کر دیں۔

نوٹ:۔ آسمان پر ابر کی صورت میں نیز زوال کے وقت عمل نہ کریں۔ کچھ نظر نہ آئے گا۔

حاضرات آبی کا نایاب عمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا وَاحِدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا اَسْئَلُکَ الْعَظَائِمَ اَنْبِیَائِکَ الْکِرَامِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ الرُّوْحَانِیُّوْنَ عَبْدُکَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَبْدُکَ عَبْدُ الْوَاحِدِ یَکُوْنُوْنَ لِیْ اٰمِنًا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ اَلْعَجَلُ اَلْوَحَا السَّاعَۃَ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ؕ

طریقہ زکوٰۃ سب سے پہلے اس عبارت مبارکہ کو اچھی طرح حفظ کر لیں۔ پھر اس کے بعد پہلی تاریخ ماہ رمضان میں گیارہ دن تک روزانہ اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

کسی بھی شیشے کے برتن یا گلاس میں پانی ڈال کر پانی میں دیکھ کر عمل پڑھیں۔ اس کے بعد آپ اس عمل کے عامل بن جائیں گے۔ جب بھی کسی مسئلے کے بارے میں معلوم کرنا ہو۔ مثلاً چوری، گمشدہ شخص کا معلوم کرنا ہو، بیماری یا سحر کسی کا حال پوچھنا ریس دسٹہ کا نمبر معلوم کرنا انعامی بانڈز، امتحان کے نتائج معلوم کرنا۔

مختصر یہ کہ تمام حالات کا علم عامل کو پانی میں نظر آئے گا۔

جب کبھی بھی ضرورت پیش آئے۔ عامل ایک گلاس پانی لے اور عمل کو صرف تین بار پڑھے۔ تمام احوال پانی میں نظر آنے لگا۔ نہ بچے کی محتاجی نہ کسی بچی کی۔ میری نظر میں حاضرات آبی کا اس سے بہتر اور نایاب عمل آج تک کہیں نہیں ملا۔ عمل کیا ہے ایک غیبی خزانہ ہے۔ جو بھی اس عمل کو کرے گا۔ دامن موتیوں سے بھر لے گا۔

ضروری نوٹ دوران عمل پرہیز جلالی وجمالی لازمی ہے۔ ورنہ حاضرات نہ کھلے گی۔ اس کے علاوہ عامل بننے کے بعد روزانہ طاق عدد میں عمل پڑھنا لازمی ہے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ ورنہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ یہ عمل احقر کا خود کا آزمودہ ہے۔

عمل حاضرات یک روزہ ذیل عمل میں صرف ایک دن شب جمعرات یا شب جمعہ کو سات عدد سیاہ کنکریاں جو سڑک بنانے والی جگہ پر عموماً مل جاتی ہیں۔ بعد نماز عشاء ہر کنکری پر سات مرتبہ درج ذیل منتر پڑھیں۔ اور پھر ان کنکریوں کو کسی مسجد کی چھت پر پھینک دیں۔ دس بارہ سال تک کے بچے کو بٹھا کر انگوٹھے پر سیاہی لگائیں۔ اور مندرجہ ذیل منتر چند بار پڑھ کر بچے پر پھونک ماریں اور اسے ملازم کی حاضری کا پوچھیں۔ ملازم حاضر ہونے پر صفائی اور چھڑکاؤ، دریاں میز کرسیاں وغیرہ کا کہیں۔ بادشاہ حاضر ہوگا۔ جو کہ شاہ بکتا نوش کے لشکروں میں سے ایک سردار ہے جواب دے گا۔ یہ عمل چور کو حاضر کرنے اور چور کو دکھانے کے لئے لاجواب عمل ہے۔

منتر درج ذیل ہے۔

ٹکن ٹکن کون ٹکن ریجھا ریجھا ریجھ پر بجھا بھجی بھری لال کہ دھا واہ ریجھا بھاگ جا بدھو بھاگ جا بدھو بھاگ جا بدھو۔

اگر اس عمل سے مکمل لطف لینا ہو تو اول ماہ جمعرات سے اکیس دن تک پانچ عدد پراٹھے ہر روز بوقت پڑھنے کے ساتھ رکھیں۔ اور بعد ختم درود فاتحہ پڑھ کر سردار لشکر شاہ بکتا نوش کو نیاز پیش کرتے رہیں۔ تو سردار سے بوقت حاضری ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ گویا یہ عمل حاضرات سے عمل ہمزاد بن جائے گا۔ کنکریاں ہر صورت مسجد کی چھت پر پھینکنے سے رجعت سے مکمل حفاظت رہتی ہے۔

حاضرات سکندر شاہ پہلے جگہ کو پاک مٹی سے لیپ کر اس پر سفید چادر بچھائیں۔ لیپ والی جگہ تقریباً تین گز ہو۔ اب اس چادر پر دس بارہ سال کے لڑکے یا لڑکی کو بٹھائیں۔ خوشبو یا اگربتی سلگائیں۔ ایک گلاب کے پھولوں کا ہار اس کے گلے میں پہنائیں پھر سات مرتبہ درود پاک اور سات مرتبہ یا تنکافیل یا اسرافیل پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش بچے کو دے کر کہیں کہ سیاہی والی جگہ کو بغور دیکھے۔ اور عامل یہ عزیمت دو تین بار پڑھ کر بچے پر پھونکے۔ حاضری فی الفور

کھل جائے گی۔ اور ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔

عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَبِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَصْحَابَ الْاَرْوَاحِ فَتَحُوْنَ فَتَحُوْنَ حَبِیْلَکَ حَبِیْلَکَ اَلْمِیْمِ اَلْمِیْمِ صفقامقفا اَلْسَا اَلْسَا بَلْسَا بَلْسَا تَلْسَا تَلْسَا سَوْرِدًا کھلاً کھلاً مھلاً مھلاً سھلاً سھلاً حاضرا حاضرا سخیا سخیا شُدْ یَاشُدْ یَابِحَقِّ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُحْضُرُوْا یَا اَصْحَابَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَاُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَمِنْ جَانِبِ الْجُنُوْبِ الْجُنُوْبِ وَالشَّمَالِ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بدّ حائی شاہ سکندر شاہ حاضر حاضر حاضر شوا جب یا اقعیائیل۔

نقش جو بچے کو دیکھنے کے لئے دیا جائے گا حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۶۵۲۴	۶۵۲۷	۶۵۳۱	۶۵۱۷
۶۵۳۰	۶۵۱۸	۶۵۲۳	۶۵۲۸
۶۵۱۹	[illegible]	۶۵۲۵	۶۵۲۲
۶۵۲۶	۶۵۲۱	۶۵۲۰	۶۵۳۲

حاضرات کی انگوٹھی روغن کنجد میں گندم کا صاف آٹا ملا کر خشک کر کے انگوٹھی میں نگینہ کی جگہ لگا دیں اور اوپر شیشہ رکھ کر دبا دیں۔ بس انگوٹھی تیار ہے۔ دس بارہ سال کے بچے کے ہاتھ میں دے کر مندرجہ ذیل عبارت تین بار پڑھ کر دم کریں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ ہر قسم کے سوال و جواب پوچھ سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَاحَیَّ فِیْ دَدِیْمَۃِ ملکہ وبقائہ دیاحی۔

عمل حاضرات دس بارہ سال کے بچے کے ناخن پر سیاہی لگا کر بچے کو دیکھنے کا حکم کریں۔ دو تین مرتبہ مندرجہ ذیل عمل کو تلاوت کر کے بچے پر پھونکیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہو جائے گا جس سے آپ ہر قسم کے سوال کا جواب معلوم کر سکتے ہیں۔

عمل یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الرُّوْحَانِیَّۃِ اَنْ تَنْزِلَ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بِحَقِّ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَبِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَبِحَقِّ یٰسٓ وَبِحَقِّ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَبِحَقِّ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

حاضرات آیت الکرسی مندرجہ ذیل عمل تقضاء حاجت کے لئے ہے۔ اور اس میں حاضرات بھی ہوتی ہے۔ کسی قسم کا کوئی خوف و خطرہ نہیں ہے۔

نوچندی جمعرات کو روزہ رکھ کر صرف دودھ چاول سے افطار کریں اور کچھ نہ کھائیں۔ عشاء کی نماز کے بعد آیت الکرسی ان الفاظ کے ساتھ ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔ یعنی جب ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ چکیں۔ تب ان الفاظ کو دہرائیں۔ الفاظ یہ ہیں۔

بسر یاخ کشمیلخ شلخمت طلخ احضر دبارک اللہ فیکم وعلیکم وافعلوا کذا وکذا۔

(کذا و کذا کی جگہ اپنے مقصد کا نام لیجئے) مگر مقصد عربی زبان میں ادا کیا جائے۔ کسی عربی داں عالم سے اس کی عربی بنوائی جائے۔

اس عمل کے خاتمے پر موکل سبز پرندوں کی شکل میں حاضر ہونگے۔ جن کے بازو ایک دوسرے سے پیوستہ ہوں گے۔ جس وقت وہ حاضر ہو جائیں تو یہ الفاظ کہے جائیں۔

انصرفوا الاما امرتکم بہ انصرفوا ماجورین بارک اللہ فیکم وجزاکم عنا خیرا۔

یہ الفاظ کہنے سے چاروں موکل واپس ہو جائیں گے۔ اور آپ کا کام ہو جائے گا۔ ان موکلان کا حاضر ہو جانا ہی آپ کی کامیابی کی دلیل ہے۔ ناجائز کوئی کام نہ کیجئے ورنہ نقصان پہنچے گا۔

آیت الکرسی قرآن مجید میں تیسرے پارے کی تیسری آیت سے شروع ہو کر العظیم پر ختم ہوتی ہے۔

عمل حاضرات اگر کوئی شخص چاہے کہ حاضرات کرے تو اس کو چاہئے کہ ارادہ سے قبل تین دن روزہ رکھے اور ترک حیوانات کرے۔ اور چوتھے دن پاکیزہ مکان میں بیٹھے اور سفید لباس زیب تن کرے اور اس مقام و مکان کو معطر کرے اور ناپاک غیر طاہر اس مجلس میں داخل نہ ہو اور بچہ مذکر یا مؤنث کو پاک لباس پہنائے اور کرسی پر بٹھا دے اور دھونی دے اور مندرجہ ذیل اسم کے عدد حاصل کرے اور ان اعداد سے مربع پُر کرے۔ طریقہ معینہ سے اور اس مربع کے خطوط اور اعداد سونے کے پانی سے لکھے۔ اور وہ بچہ اس مربع میں دیکھتا ہے تو جو شخص حاضرات کر رہا ہے۔ وہ اس کو پڑھتا رہے۔ اور کچھ بچے کو جس میں نظر آئے اس سے پوچھتا رہے۔ اور جو مطلب بھی رکھتا ہو، وہ اس بچے سے کہے۔ اور وہ ان سے عرض کرے۔ جو نظر آ رہے ہوں۔ اور ان سے جواب حاصل کرے۔ جب مطلب تمام ہو جائے تو ان کو تکلیف نہ

دے بلکہ پڑھنا بند کردے وہ چلے جائیں گے۔ اور اگر کوئی شدید مصیبت میں مبتلا ہو جس کا تدارک نہ ہوتا ہو تو وہ بھی اسی عبارت کو لکھے کہ برطرف ہوجائے۔ فلاں مصیبت فلاں ابن فلاں سے وہ اسم یہ ہے۔ (حیطیفورش) روز یکشنبہ یا چہارشنبہ۔ ان حروف کے مجموعہ کے اعداد لے کر مربع تیار کرے۔ اور اس مربع کو مریض اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ اس مربع کی برکت سے شفاء پائے گا۔

(اسم مربع، حاضرات اسم مبارک حیطیفورش)

۷۸۶

۱۵۵	۱۵۸	۱۶۲	۱۴۸
۱۶۱	۱۴۹	۱۵۴	۱۵۹
۱۵۰	۱۶۴	۱۵۶	۱۵۳
۱۵۷	۱۵۲	۱۵۱	۱۶۲

عمل حاضرات

عزمت علیکم یا معشر الجن والانس والارواح بحق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام احضروا احضروا احضروا یا قوم حاضرات حاضر شو بحق یا حی یا قیوم برحمتک یا ارحم الراحمین ۰

سب سے پہلے درود ابراہیمی ۳ مرتبہ اور مندرجہ بالا عزیمت ۳ بار پڑھ کر عامل خود سلام کرے۔ حاضرات معمول پر ایک یا ڈیڑھ منٹ کے اندر شروع ہوجاتی ہے۔ حاضرات انگوٹھے، آئینے اور پیالے میں بھی کیجا سکتی ہے۔ یہ حاضرات ہر قسم کے مشکل سے مشکل سوالات کے جوابات حاصل کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن ایک بات واضح کردوں۔ معمول اس بچے سے جس پر حاضرات کی جائے اس بچے سے کسی جادوگر یا جن کے بارے میں ہرگز ہرگز نہ پوچھا جائے۔ ورنہ بچہ ہاتھ سے نکل جائے گا ـــــ کفن باندھنا پڑے گا۔

عمل حاضرات

اس عمل کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ عمل کیا تجربہ کی کسوٹی پر اعتقاد سے بھی زیادہ بڑھ کر نکلا۔

مندرجہ ذیل نقش آتشی چال سے پُر کرکے بچے کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پکڑوا دیں۔

جبرائیل

۷۸۶

۴۱۰	۴۱۴	۴۱۷	۴۰۳
۴۱۶	۴۰۴	۴۰۹	۴۱۵
۴۰۵	۴۱۹	۴۱۲	۴۰۸
۴۱۳	۴۰۷	۴۰۶	۴۱۸

عزرائیل　میکائیل

ایک پاؤ یا آدھا پاؤ خالص تلی کا تیل لے کر چراغ بنائیں اور اس تیل کا پھلا دکا جل، حاصل کرکے کسی ڈبیہ میں ڈال دیں۔ اور عطر گلاب یا خس اس کاجل میں اتنا ڈالیں کہ سیاہی بن جائے۔ ۱۰، ۱۲، ۱۲ سال کے بچے کو نہلا دھلا کر اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ذرا سی سیاہی لگادیں۔ اور بچے کو کہیں کہ اس پر ٹکٹکی لگا کر دیکھتا رہے۔ اور آپ احتیاطاً ۵، ۷ بار یہ اسم ورد کریں۔ ہر بار اسم اللہ ظاہر ہے۔ ایک یا ڈیڑھ منٹ بعد فوراً حاضرات شروع ہوجائے گی ۔ اس حاضرات سے ہر قسم کے سوالات کے جوابات دریافت کریں ــــــــــ چاہیں تو لاٹری کے نمبر بھی معلوم کرسکتے ہیں، بیماری، غائب اور تمام مشکل سوالات کے جوابات بآسانی معلوم کریں۔

حاضرات

اول روزانہ تین دن تک بعد نماز عشاء چھ ہزار مرتبہ یہ آیت شریف کسی پاک جگہ پر پڑھ لیں۔ اول و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

یَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ (سورۂ رحمٰن) بحقِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤدَ عَلَیْہِ السَّلَام۔

اس کے بعد دو پیالے مٹی کے لیں۔ اور کچھ عطر اور کچھ کافور لیں۔ اب اول ہر دو پیالوں پر اس آیت مذکورہ کو ساٹھ ساٹھ مرتبہ دم کرکے اور پھر ساٹھ مرتبہ کافور پر دم کرکے ایک سکورے میں کافور رکھ کر دیا سلائی سے اس کو جلادیں۔ اور دوسرا پیالہ اس کے اوپر ذرا اونچا رکھ دیں۔ تاکہ اوپر والے پیالے میں کاجل تیار ہوجائے۔ اب اس کاجل میں عطر ملا کر کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں۔ اور جب کبھی ضرورت کسی امر کے دریافت کرنے کی ہو تو کسی نابالغ لڑکے، لڑکی کے انگوٹھے پر اس سیاہی کو ذرا سا لگادیں۔ اب عامل لڑکے یا لڑکی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یا گیارہ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کرے۔ اب لڑکا، لڑکی کہے کہ وہ شخص ہمارے سامنے فوراً حاضر ہوں۔ جس وقت وہ شخص سامنے نظر آئیں ان کو حکم دے کہ میدان کو صاف کرکے پانی وغیرہ چھڑک کر جلد بچھاؤ۔ جب فرش بچھ جائے تو بادشاہ سلامت کو طلب کرے۔ جب بادشاہ حاضر ہو۔ ان کو پہلے سلام کرے اور ان سے دریافت کرے کہ آپ کو اس وقت کوئی کام تو نہیں ہے۔ جب وہ جواب دیں کہ مجھے کوئی کام نہیں ہے۔ تو آپ ان سے جو حالات ہوں دریافت کریں۔

(۱) مثلاً فلاں شخص بیمار ہے۔ کب تک اچھا ہونے کی امید ہے۔ کیا علاج ہے۔ کس دوا سے فائدہ ہوگا۔؟

(۲) فلاں شخص آسیب زدہ ہے آپ اس کو جلادیجئے یا گرفتار کر لیجئے۔ یا اس سے نجات دلادیجئے۔ اور آئندہ کے واسطے وعدہ لے لیجئے کہ اب نہ آئے گا۔

(۳) دفینہ اس مقام پر کسی جگہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو بتلا دیجئے۔
فلاں شخص ہم کو پریشان کرتا ہے۔ اس کی کیا تدبیر کی جائے۔ بالغرض ہر مقصد کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ بعد مطلب کہہ دیجئے۔ کہ میں نے آپ کو بہت تکلیف دی۔ اب آپ تشریف لے جائیے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حاضرات مندرجہ ذیل نقش کاغذ پر لکھ کر مٹی کے نئے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں۔ نقش کو روئی میں لپیٹ کر بتی بنا کر روشن کریں۔ اب کسی نو دس سال کے لڑکے، لڑکی کو چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اور بچے کو کہیں کہ چراغ کی بتی کی لو کو دیکھتا رہے۔ اسے تھوڑی ہی دیر بعد کوئی غیر معمولی چیز نظر آئے گی۔ آپ اس سے ہر قسم کے سوالات و حالات درست معلوم کرسکتے ہیں۔
حاضرات کے ہر نقش میں عامل کو چاہئے کہ بچے پر درود شریف و سورۂ اخلاص پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ جبتک کہ حاضرات نہ کھلے۔
نقش یہ ہے۔

٧٨٦

١٩	٢٢	٢٥	١٢
٢٤	١٣	١٨	٢٣
١٤	٢٧	٢٠	١٧
٢١	١٦	١٥	٢٦

حاضرات گم شدہ اشیاء چوری وغیرہ کا معلوم کرنا

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا کوئی چوری وغیرہ ہو جائے۔ یا کوئی اور مسئلہ درپیش ہو تو اس وقت یہ حاضرات کرامات کا کام دیتی ہے۔ اس حاضرات سے آپ مشکل سے مشکل مسائل کے بارے میں سو فیصد درست جوابات معلوم کرسکتے ہیں۔ حاضرات کیا ہے ایک غیبی خزانہ ہے۔ مندرجہ ذیل طلسم کو کاغذ پر لکھ کر مٹی کے نئے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں اور طلسم کو روئی میں لپیٹ کر اس کی بتی روشن کریں۔ اور کسی بچہ یا بچی کو چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اور ہدایت کریں کہ چراغ کی بتی کی لو کو غور سے دیکھتا رہے۔ پس تھوڑی دیر بعد اُسے غیر معمولی چیز نظر آئے گی۔ آپ اس سے گم شدہ اشیاء چوری کے بارے میں اور دیگر مشکل مسائل کے بارے میں بھی پوچھ سکتے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات تسلی بخش و سو فی صد درست ملیں گے انشاء اللہ۔
طلسم یہ ہے۔

١٩ ق	٢٢ م	٢٥ م	١٢ ل
٢٤ ی	١٣ م	١٨ ل	٢٣ ج
١٤ ط	٢٧ ص	٢٠ ل	١٧ ا
٢١ ل	١٦ ل	١٥ ہ	٢٦ ر

حاضرات

آسان اور سہل حاضرات جو کہ تھوڑی سی محنت سے حاصل ہو جاتی ہے۔
اوّل عزیمت کو "اجب یا ہیائیل بحق یا حی حاضر شو حاضر شو حاضر شو" اکتالیس روز تک ایک سو اکیس مرتبہ بعد نماز عشاء تنہائی میں پڑھے۔ بعد اکتالیس روز نقش مذکور کو لکھے۔ اور درمیان کے خانہ میں سیاہی بھرے۔ اس حاضرات کو بارہ سال سے لیکر ساٹھ برس کے مرد و عورت پر بھی کیا جاسکتا ہے۔
ایک کوری (نئی) مٹی کی چھوٹی ہنڈیا الٹی رکھ کر اس کی پشت پر چراغ رکھیں۔ اور روئی کی بتی بنا کر ڈالیں۔ اور سرسوں کا تیل ڈال کر چراغ جلائیں۔ بچے یا بڑے کو سامنے بٹھائیں۔ اور نقش اس کے ہاتھوں میں پکڑائیں۔ اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر چراغ کی لو پر دم کریں۔ اور گیارہ مرتبہ معمول پر پڑھ کر دم کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں نقش میں، یعنی چراغ کی لو میں ایک معزز بزرگ نظر آئے گا۔ عامل بذریعہ مریض سلام کروائے بعدہٗ مریض کے بارے میں معلومات کرے یا جس چیز کے بارے میں معلوم کرنا ہو معلوم کرے۔ انشاء اللہ جیسے عامل چاہے گا ویسا ہی ہوگا۔
نقش حاضرات بلانے کا یہ ہے۔ یہ نقش حاضرات میں بھی کام کرتا ہے اور چراغ میں جلانے کا بھی۔ یعنی دونوں طریقے سے حاضرات کرسکتے ہیں۔ نقش میں لکھنے سے بھی حاضرات ہوتی ہے اور دوسرے نقش کو چراغ میں فتیلہ بنا کر بھی حاضرات کرسکتے ہیں۔
حاضرات کا نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٦	١	٨
٧		٣
٢	٩	٤

حاضر شو حاضر شو حاضر شو

حاضرات ذیل کا نقش ایک بڑے کاغذ پر لکھیں۔ سولہویں خانے میں

جہاں سیاہی کا داغ لگایا گیا ہے۔ وہاں تھوڑا سا عطر لگادیں۔ اور بچے کو تعویذ دے کر کہیں کہ سیاہی والے خانے پر نظر جماکر رکھے۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جن سے آپ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۲	۲۴۵	۲۴۸	۲۳۵
۲۴۷	۲۳۶	۲۴۱	۲۴۶
۲۳۷	[illegible]	۲۴۳	۲۴۰
۲۴۴	۲۳۹	۲۳۸	۲۴۹

حاضرات سے تشخیص

اگر بیمار کے متعلق یا دیگر حال دریافت کرنا ہو تو حسب ذیل طلسم تحریر کرو۔

ایک بالکل نئے مٹی کے دیئے میں سرسوں کا تیل ڈالو۔ اور طلسم کو روئی میں لپیٹ کر بتی بنانے کے بعد جلاؤ۔ پھر ایک آٹھ یا دس برس کا لڑکا یا لڑکی کو سامنے بٹھا کر کہو کہ وہ نہایت غور سے بتی کی طرف دیکھتا رہے۔ اگر اسے کچھ دکھائی دے تو اس سے بیمار کی بیماری کی تشخیص پوچھ لے۔ اگر کوئی دیگر بات دریافت کرنا ہو تو کرلو۔

طلسم درج ذیل ہے۔

بکتانوش فاضل شاہ محمد شاہ میمون زنگی۔

بکتانوش فاضل شاہ محمد میمون زنگی العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا بحق سلیمان بن داؤدؑ فلاں بن فلاں ہر کس کردرد باشد۔

۷۸۶

۱۹	۲۲	۲۵	۱۲
۲۴	۱۳	۱۸	۲۳
۱۴	۲۷	۲۰	۱۷
۲۱	۱۶	۱۵	۲۶

حاضرات سورۂ یٰسین

طریقہ:- جمعرات کی رات سے سورۂ یٰسین پہلی مبین تک روزانہ گیارہ سو مرتبہ گیارہ دن تک ماہِ محرم الحرام میں پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر آپ اس کے عامل ہوجائیں گے۔ جب بھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے ۔۔ تین مرتبہ سورۂ یٰسین مبین تک پڑھیں۔ حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں ہر قسم کی تسلی بخش معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ حاضرات بڑوں اور چھوٹوں پر یکساں کارآمد ہے۔ اس حاضرات کو بڑوں پر اور شیشے پر، پانی پر، انڈے پر۔ غرض ہر طریقے سے حاضرات استعمال کرسکتے ہیں۔

حاضرات آیت الکرسی حضوری (خود)

طریقہ:- جمعرات کی رات سے آیت الکرسی روزانہ گیارہ سو مرتبہ گیارہ یوم تک پڑھیں۔ پھر آپ اس کے عامل بن جائیں گے۔ جب بھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے۔ معروف طریقے سے حاضرات کریں۔ اگر آئینے پر حاضرات کرنی ہو تو صرف گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر آئینے پر دم کریں۔ حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فی صد درست معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ اس حاضرات کو آپ بڑوں اور بچوں پر بھی کرسکتے ہیں۔

اگر آپ زکوٰۃ ادا نہیں کرسکتے تو حاضرات کا آسان طریقہ یہ ہے ایک چھوٹی نیلے رنگ کی شیشی لیں۔ اب اس شیشی میں تین بار درود شریف اور تین بار آیت الکرسی پڑھ کر دم کریں۔ تقریباً دس منٹ تک شیشی کو غور سے دیکھیں۔ اگر دیر ہو تو دو تین مرتبہ آواز لگائیں۔ مؤکل جلد حاضر ہو۔ مؤکل فوراً حاضر ہوگا۔ پھر سوال و جواب کریں۔ اسے قابو میں رکھنے کے لئے بعد نماز عشاء تین بار آیت الکرسی شیشی پر پڑھ کر دم کرکے شیشی کو بند کردیں۔ اس حاضرات کو بوڑھا، جوان مرد عورت بچے سب ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اس آیت الکرسی کی حاضرات سے مرض کا پتہ لگانا۔ چور کا پتہ لگانا۔ آسیب اور سحر کا پتہ لگانا۔ آسیب کو قید کرنا۔ سحری اثرات کیسے ختم ہوں گے۔ اس کی معلومات کرنا غرض ہر قسم کے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست مکمل معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاضرات

مندرجہ ذیل آیت کو ایک سفید کاغذ پر لکھیں۔ اور اچھی طرح معطر کردیں۔ عامل اور معمول دونوں باوضو ہوں۔ اب اس نقش کو سیدھے ہاتھ میں رکھ کر مٹھی بند کرلیں۔ اور انگوٹھے کے ناخن پر کاجل لگاکر عطر لگاکر غور سے دیکھنا شروع کریں۔ تقریباً ۵ منٹ بعد مؤکل حاضر ہوگا۔ سوال و جواب کریں۔ انشاء اللہ ہر قسم کے سوال کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔

اس حاضرات کو قابو میں رکھنے کے لئے بعد نماز عشاء اکتالیس بار روزانہ عمل کو پڑھنا ہے۔ اوّل و آخر تین بار درود شریف پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰہٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ما

حاضرات

مندرجہ ذیل حاضرات نابالغ بچے اور بچی دیکھ سکتے ہیں۔

اس حاضرات سے گمشدہ کا پتہ لگانا، امراض کا معلوم کرنا، چوری کا پتہ لگانا، سحری اثرات اور مکان میں آسیبی اثرات کا پتہ لگانا۔ بھاگے ہوئے شخص کا پتہ لگانا کہاں اور کس جگہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض اس حاضرات سے آپ کو ہر قسم کی مدد ملے گی۔ مندرجہ ذیل نقش کو ایک بڑے کاغذ پر لکھیں۔ اور جہاں سیاہ نشان لگا ہے۔ بچہ وہاں نگاہ جما کے رکھے۔ پہلے بچے پر تین مرتبہ درود شریف اور تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کریں اور نقش کو عطر سے معطر کریں۔

یا اللہ یا حی — ۷۸ — یا قیوم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حسن (دائیں) — حسین (بائیں)

۲۲۵	۲۴۸	۲۴۵	۲۴۲
۲۴۶	۲۴۱	۲۳۶	۲۴۷
۲۴۰	۲۴۳	■	۲۲۷
۲۲۹	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۴

علیؓ — فاطمہؓ

نوٹ:۔ آسیبی معاملات میں مشکلات ہوں۔ تو روح الامین کے حضور میں موکل بھیج کر اپنا سلام پیش کریں۔ اور روح الامین سے لشکر طلب کریں۔ مدد ملے گی۔

خضر علیہ السلام کے نام کی نیاز دلائیں۔ اور برفی معصوم بچوں میں تقسیم کر دیں۔ پھر جب کبھی حاضرات کرنی ہو تو عمل بالا کو صرف اکیس مرتبہ پڑھیں۔ حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ بڑوں پر حاضرات کرنی ہو تو پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر معمول کی آنکھیں بند کروائیں۔ اور مذکورہ بالا عمل کو اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ حاضرات کرنی ہو تو شیشے پر عمل کو پڑھ کر دم کریں۔ غرض یہ حاضرات بڑے اور بچوں پر بھی کیا سکتی ہے اور اس حاضرات کو آپ ہر طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔ حاضرات میں سرتاج و چوٹی کا عمل ہے۔

حاضرات حضوری (خود) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَافِظُ وَاَنَا الْمَحْفُوْظُ فَمَنْ يَّدْعُ الْمَحْفُوْظَ اِلَّا الْحَافِظُ يَا حَافِظُ يَا حَافِظُ يَا حَافِظُ۔

طریقہ:۔ مندرجہ بالا عمل کو بہتر مرتبہ گیارہ دن پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر دو رکعت نماز حاجت پڑھیں۔ اور دعا کریں کہ اے اللہ مجھے اس عمل میں کامیابی نصیب فرما۔ پھر دو نفل نماز شکرانہ ادا کریں۔

جب کبھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے۔ ایک بڑا آئینہ لیں۔ اور مندرجہ بالا عمل کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر آئینہ پر دم کریں۔ تھوڑی ہی دیر میں انشاء اللہ حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے ہر امور کے بارے میں مکمل درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ حاضرات بڑوں اور چھوٹوں پر یکساں کارآمد ہے۔ اس حاضرات کو آپ ہر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ جس طریقے سے حاضرات کریں انشاء اللہ ہر سوال کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔

یاد رکھیں! عملیات کی دنیا میں کامیابی کے لئے تین چیزوں کا ہونا لازم ملزوم ہے۔

(۱) قوت ارادی (۲) یکسوئی (۳) اعتقاد۔ اگر اعتقاد نہیں ہے تو عمل ناکام رہے گا۔ یہ سمجھ کر عمل کرنا کہ میں تجربہ کر رہا ہوں کہ عمل غلط ہے یا صحیح۔ تو عمل میں کامیابی غیر یقینی ہے۔ کیوں کہ یہ حکمت، طب، یا کیمیا گری کا نسخہ نہیں کہ تجربہ کیا جائے۔ تو سو فیصد یقینی کامیابی ہوگی۔ عمل کو کبھی تجربہ کے طور پر نہ آزمائیں۔ ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

قارئین کرام میں نے حاضرات میں کافی تکنیک اور نئی جدت پیدا کی ہے۔ ایسے ایسے اعمال لکھے ہیں جو اساتذہ اپنے سینوں میں لیے جاتے تھے۔ اور ہوا تک لگنے نہ دیتے تھے۔ لیکن میں نے بخل کے کفر کو توڑ کر ایک نئی مثال قائم کی ہے۔

پریوں کی حاضرات

ترکیب داہنی آنکھ ہدہد کی اور داہنی آنکھ گرگ کی دونوں کو سکھا کر پانی میں پیسو۔ اور بوقت غروب آفتاب اپنی آنکھ میں لگاؤ۔ تو پریوں سے ملاقات ہوگی۔ اور ہر طرح کی مراد حاصل ہوگی۔ رخصت کرنا چاہو تو سات بار سورۃ الحمد اور سات بار آیت الکرسی پڑھ کر رخصت کر دو۔ غائب ہو جائیں گی۔

حاضرات

شمال

سلام علیک

۷۸۶

مغرب — مشرق

جنوب

طریقہ:۔ گیارہ سو بار نوچندی جمعرات سے گیارہ دن مندرجہ ذیل درود شریف

پڑھیں۔ اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود ابراہیم پڑھیں۔ درود شریف یہ ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ علیک واصحابک یا حبیب اللہ۔

جب بھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے نقش کے سیاہ نشان میں غور سے خود دیکھیں۔ اور مندرجہ بالا درود شریف کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تمام احوال سیاہ نشان میں نظر آئے گا۔ اگر خدانخواستہ عود پر حاضرات نہ ہو تو بچے، بچے پر معروف طریقے سے درود شریف پڑھ کر حاضرات کریں۔ جو سوال چاہیں کریں۔ انشاء اللہ سو فیصد درست جواب ملے گا۔

حاضرات

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کسی سفید کاغذ پر بنا کر کسی بچے یا بچی کو سیاہ دائرہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اگربتیاں وغیرہ سلگائیں۔ عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکے اور آیت الکرسی پڑھ کر بچے پر پھونکتا رہے۔ جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ جب سیاہ خانہ میں کچھ نظر آنے لگے تو بچے سے تمام مشکل امور کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ انشاء اللہ سو فیصد درست جوابات ملیں گے۔

حاضرات

۷۸۶

۲۵۶۱	۲۵۶۴	۲۵۶۸	۲۵۵۴
۲۵۶۷	۲۵۵۵	۲۵۶۰	۲۵۶۵
۲۵۵۶	۲۵۷۰	۲۵۶۲	۲۵۵۹
۲۵۶۳	۲۵۵۸	۲۵۵۷	۲۵۶۹

طریقہ:۔ سیاہ خانہ میں عطر لگائیں۔ اور گیارہ بار اسم شرنطغ پڑھ کر سیاہ خانہ میں پھونکیں۔ پھر دس گیارہ سال کے بچے کے گلے میں گلاب کا ہار ڈالیں۔ اور اسے سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں اور عامل بچے پر شرنطغ بلا تعداد پڑھ کر پھونکتا رہے۔ اوّل وآخر درود پاک کے ساتھ جب تک حاضرات کا نزول نہ ہو۔ اس وقت تک اسم بالا کو پڑھتا رہے۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے ہر مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات کالی سیاہی سے درج ذیل نقش لکھ کر نابالغ لڑکے یا لڑکی کے ہاتھ میں دیں۔ اور مٹھی بند کرا دیں۔
نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
محمدٌ محمدٌ محمدٌ محمدٌ
یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ
محمدٌ محمدٌ محمدٌ محمدٌ

یہ نقش بچے کی مٹھی میں دے کر مندرجہ ذیل عزیمت تین بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ اور کہیں کہ بزرگ محمد قاسم صاحب کے دوست حاضر ہو۔ اسی وقت حاضری ہو جائے گی۔ سوال وجواب لے کر شکریہ کے ساتھ رخصت کر دیں۔ اگربتی سلگائیں۔ شیرینی رکھیں۔ جگہ اور بچہ پاک وصاف ہو۔
عزیمت جو پڑھنی ہے وہ یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسبی ربی یا اللہ۔ ما فی قلبی غیر اللہ نور محمد صلی اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ علیقاً علیقاً علیقاً طلیقاً طلیقاً طلیقاً۔ مخلوقاً مخلوقاً مخلوقاً۔ شافیاً شافیاً شافیاً۔ ارشعی مرتضیٰ بحق اسا الاسا سالوسا۔

نایاب حاضرات

طریقہ:۔ ایک پاک صاف نابالغ بچے کی ہتھیلی پر خاتم غزالی لکھ کر لوبان اور گوگل کی دھونی روشن کر کے بچے کی ہتھیلی کو دھونی کے دھویں کے مقابل کر کے دعائے برہتی پڑھتا جائے اور مؤکلات کو حکم دے کہ ہتھیلی کی انگلیاں متفرق کر دیں۔ جب انگلیاں الگ الگ دکھائی دیں۔ تو ان کو حکم دے کہ ہتھیلی سر پر رکھ دے۔ جب یہ کام بھی مؤکل کر دیں تب ان سے کہے کہ اس بچے میں حلول کرو۔ اور بچے کو بغیر تکلیف کے زمین پر لٹا دو۔ بچہ فوراً بے ہوش ہو جائے گا۔ اس وقت بچے پر ایک سفید چادر اڑھا دیں۔ پھر بچے کی طرف خطاب کر کے اسماء عہد یعنی دعا برہتی پڑھ کر یہ آیت پڑھے۔
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي

اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ اَنْطِقْ اَيُّهَا الرُّوحُ بِحَقِّ الَّذِيْ اَنْطَقَ النَّمْلَةَ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَنْطَقَ عِيْسٰى فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا۔

مندرجہ بالا کلمات کو برابر پڑھتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ بچہ بولنے لگے۔ اس وقت جو کچھ دریافت کرنا ہو اس سے دریافت کریں۔ سو فیصد درست جواب دے گا۔ مثلاً غائب یا مسافر یا خزانہ معلوم کرنا۔ دو لشکروں میں یہ معلوم کرنا کہ کس کی فتح یا کس کی شکست ہوگی۔ یا کسی بیمار کا مرض یا دوا معلوم کرنا۔ گویا جو بھی سوال شریعت کے دائرے میں رہ کر کروگے اس کا فوراً جواب دے گا۔ جو کچھ معلوم کرنا ہو دریافت کریں۔ بچہ فوراً جواب دے گا۔ جب حاضرات سے فارغ ہو جاؤ تو مؤکل کا شکریہ ادا کر کے اور بچے پر دعائے برہتی سات بار پڑھ کر رخصت کر دیں۔ بچہ ہوشیار اٹھ بیٹھے گا جو شخص اس عمل کو کرے گا وہ اپنا دامن خوشیوں و موتیوں سے بھر لے گا۔

خزانہ معلوم کرنا اگر زمین میں خزانہ معلوم کرنا ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لیں جس میں اس وقت تک پھل نہ لگا ہو۔ اس لکڑی پر خاتم غزالی کے حروف اور سات حروف حا لکھیں۔ پھر جس جگہ خزانہ کا خیال ہو۔ وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں۔ اور خشک دھنیا آگ پر روشن کریں۔ اور اکیس بار دعوت برہتی کو پڑھو۔ اور ہر بار مؤکلات کا حکم کرو کہ اس لکڑی کو خزانہ کی جگہ کھڑا کر دیں۔ مؤکلات انشاء اللہ ایسا ہی کریں گے۔ تم وہاں سے خزانہ نکال لو۔ اگر خزانہ نکالنے میں کوئی مانع یعنی جن وغیرہ درپیش ہو۔ تب لوبان ذکر سیاہ روشن کرو۔ اور دعائے برہتی پڑھ کر مؤکلات کو اس کے مانع کے دفع کرنے کا حکم دو۔ پس ہر قسم کا مانع دفع ہوگا۔ اور خزانہ نکالنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خزانہ نکالنے پر صدقہ خیرات شرعی طریقے سے ادا کریں۔ ورنہ نقصان جان و مال دونوں کا ہوگا۔

بچے کی ہتھیلی پر جو خاتم غزالی لکھی جائے گی وہ یہ ہے۔

۷۸۶

د	ط	ب
ج	ه	ز
ح	ا	و

دعائے برہتی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةُ الْعُلْوِيَّةُ وَالسُّفْلِيَّةُ وَخُذْ اَمْرَ هٰذِهِ الْعَهْدِ الْكَبِيْرِ اِنْ تُجِيْبُوْا دَعْوَتِيْ وَتَقْضُوْا حَاجَتِيْ بِعِزَّةِ بَرَهْشِيَّةٍ كَرِيْرٍ تَتْلِيْخٍ طُوْرَانٍ مَزْجَلٍ بَرْجَلٍ تَرْقَبٍ بَرْهَشٍ غَلْمَشٍ خُوْطِيْرٍ قَلْنَهُوْدٍ بَرْشَانٍ

كَظْهِيْرٍ يَمُوْتَلَخٍ بَرْهَيُوْلَا بِشَكِيْلَخٍ قَزْمَزِ الْغَلْلِيْطِ قَنْبَاتٍ غَيَاهَا كَيْدَهُوْلَا شَمْخَاهِيْرٍ شَمْخَاهِيْرٍ شَمَهَاهِيْرٍ بِحَقِّ هٰذَا الْعَهْدِ الْمَاْخُوْذِ عَلَيْكُمْ يَلْخَدْ اَمْرَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْاِنْقِيَادُ فِيْ مَا اَمَرْكُوْبِهٖ بِعِزَّةِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمُعْتَزِّ فِيْ عِزِّ عِزِّهٖ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ اِلٰى قَوْلِهٖ كَفِيْلًا وَبِحَقِّ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اُحْضُرُوْا احْضُرُوا السَّاعَةَ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا ادْعُوْنَا اَعْوَنَا لِيْ عَلٰى جَمِيْعِ مَا اَمَرْكُمْ بِهٖ (یہاں اپنی حاجت کا نام لیں)، بِحَقِّ اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اِحْتَرَقَ مَنْ عَصٰى اَسْمَاءَ اللّٰهِ بِنَارِ الْمُوْقَدَةِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِيْ عَاهَدْتُّمُوْهَا عِنْدَ بَابِ الْهَيْكَلِ الْكَبِيْرِ وَبِحَقِّ اَهْيًا اَشْرَاهِيًا اَذُوْنَيْ اَصْبَاؤُتْ اٰلِ شَدَّاىْ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلُ الْعَجَلُ السَّاعَةَ السَّاعَةَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ۔

نوٹ:۔ اس حاضرات کی خوبیاں وقدر و منزلت احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ اس حاضرات کو اگر کشف کہا جائے تو بجا ہوگا۔ کیوں کہ اس حاضرات سے آپ دنیا کے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست جوابات معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ حاضرات کسی معجزہ وکرامت سے کم نہیں۔ اس کی سچائی وخوبیاں حاضرات کرنے پر معلوم ہوں گی۔

حاضرات برآئینہ يَا اِلٰهِيْ بِحَقِّ مَنْ بِكَ كُنْ كُنْ فَيَكُوْنُ فَتْحُ بِرَبِّ الْاَخْسَائِلِ خَالِقِيْنَ مُسْتَجِيْدٌ بِحَقِّ حضرت سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

طریقہ:۔ اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ۴۲، بار گیارہ یوم مندرجہ بالا عزیمت۔ پرہیز جلالی وجمالی شیشہ نیا اور کمرہ بند۔

نوٹ:۔ عمل کے اختتام پر حضرت سلیمان علیہ السّلام کی نیاز دلا کر تقسیم کر دیں۔

جب کبھی حاضرات کرنی ہو تو مندرجہ بالا عمل کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر شیشے پر دم کریں۔ اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور خود شیشے میں حاضرات کا مشاہدہ فرمائیں۔ یہ حاضرات بڑوں اور بچوں پر بھی کی جا سکتی ہے۔

حاضرات سورۃ الحشر

طریقہ:۔ سب سے پہلے کسی بچے کی ہتھیلی پر سیاہ نشان لگائیں۔ اور اسے سیاہ نشان میں دیکھنے کو کہیں۔ آپ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سات بار یہ آیت بچے کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں۔ اور اس پر پھونکیں۔ جب تک بچے کے سر پر ہاتھ رہے گا۔ اس وقت تک حاضرات جاری رہے گی۔ جب سر پر سے ہاتھ ہٹا لیں گے حاضرات

بند ہو جائے گی۔

آیت یہ ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ

بحقِ کٓھٰیٰعٓصٓ یا صادق (سورۃ الحشر پارہ ۲۸)

بے مثل حاضرات

طریقہ:۔ کمرہ صاف ستھرا ہو۔ اگر بتیاں سلگائیں۔ اور ایک بچے کو سیاہ خانے میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ اور آپ عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درودِ ابراہیمی اور یہ عزیمت پڑھ کر پھونکے۔ جبتک حاضرات نہ کھلے اس وقت تک برابر پڑھتا رہے۔

۷۸۶

۹۴۶۱	۹۴۶۱	۹۴۶۱	۹۴۶۱
۹۴۶۱	۹۴۶۱	۹۴۶۱	۹۴۶۱
۹۴۶۱	۹۴۶۱	۹۴۶۱	۹۴۶۱
۹۴۶۱	۹۴۶۱	۹۴۶۱	۹۴۶۱

عزیمت یہ ہے۔

ابسوا للہ جا بسوا للہ حاضرات کو جلد کھول کھار کے لا بسوا للہ۔

چند ثانیے کے بعد حاضرات کا نزول ہوگا جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات چڑی جب کبھی حاضرات کی ضرورت ہو تو کسی بچے کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں۔ اور تھوڑا سا عطر بھی لگائیں تاکہ چمک پیدا ہو۔

مندرجہ ذیل عزیمت ۲۱ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ اور اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ اس حاضرات سے آپ ہر قسم کے سوالات کے جوابات سو فیصد درست معلوم کر سکتے ہیں۔

عزیمت یہ ہے۔

کالی چڑی کل چڑی کالا پھل کھائے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حاضرات دکھلائے بحقِ کٓھٰیٰعٓصٓ یا صادق۔

توشہ:۔ ۳ عدد گلاب کے ثابت پھول، ایک پاؤ برفی، چند عدد اگر بتیاں وغیرہ سلگائیں ______ بعدہٗ حاضرات کریں۔ بغیر توشہ کے حاضرات نہیں کھلے گی ______ لہٰذا توشہ لازمی رکھیں۔

جنّات کا مشاہدہ کرنیکی نایاب حاضراتُ

اجزاء:۔ سیاہ مرغی کا پتہ، سیاہ بلی کا پتہ، سرمہ سیاہ تینوں کو عرقِ گلاب میں پکہ نچھتر (منازل قمری نثرہ) کی ساعت میں کھرل کریں۔ اور فجر کی نماز پڑھ کر ۱۰۰ مرتبہ اَلْعَلِیُّ الْوَهَّابُ پڑھ کر طلوعِ شمس سے قبل اس سرمہ کو آنکھوں میں لگائیں۔ تو "ارواح روحانی" نظر آئیں گی۔ جو سوال کرینگے بالمشافہ جواب ملے گا۔ سرمہ کو بچوں اور بڑوں سب سے چھپا کر رکھیں، کیونکہ انجان آدمی اگر یہ سرمہ استعمال کرے گا تو اس کے پاگل ہونے کا خدشہ ہے۔ سو فیصد درست و آزمودہ عمل ہے۔

حاضرات غوث الاعظم جب کبھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے تو کسی بچے کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں اور مندرجہ ذیل عزیمت ۱۰۱ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ اور اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس حاضرات سے آپ ہر مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

عزیمت یہ ہے۔

لا الٰہ دی کنجیاں الا اللہ دے تیر
حاضرات دکھاؤ یا غوث الاعظم دستگیر
بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حاضرات شاہ نور

الف سے اللہ م سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ع سے علی رضی اللہ عنہ
حاضرات دکھاؤ حضرت شاہ نور ولی
بحق کٓھٰیٰعٓصٓ یا صادق

کسی نابالغ بچے کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں۔ اگر بتیاں وغیرہ سلگائیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا عزیمت ۱۰۱ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں اور بچے کو ناخن میں دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا جس سے آپ ہر مشکل امور کے بارے میں سو فیصد معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات جلوہ طور

جلوہ طور برق نور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حاضرات دکھاؤ اہل نور
بحق کٓھٰیٰعٓصٓ یا صادق

کسی نابالغ بچے کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں۔ اوّل وآخر گیارہ گیارہ با درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا عزیمت ۱۰۱ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ اور بچے کو ناخن میں دیکھنے کو کہیں۔ تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مقصد کے بارے میں سو فیصد معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات شیر

بحق علی رضی اللہ عنہ حاضرات کو لاؤ گھیر
یا قوی یا قادر حاضرات کو جلد کر حاضر
بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

طریقہ:۔ اگر بتیاں سلگائیں۔ کمرہ صاف ستھرا ہو۔ عامل اور بچہ دونوں پاک وصاف ہوں۔ چند عدد گلاب کے پھول اور ایک پاؤ تازہ برفی رکھیں۔ کسی نابالغ لڑکے کے دائیں انگوٹھے پر کاجل لگائیں۔ اوّل وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا عزیمت ۱۰۱ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ اور اسے سیاہ انگوٹھے میں دیکھنے کو کہیں۔ چند ثانیے کے بعد حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس حاضرات سے غیر شرعی سوال مت کریں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہوگا۔ حاضرات ختم کرنے کے بعد برفی معصوم بچوں میں تقسیم کر دیں۔

حاضرات غازی

سلطان الغازی شاہ عبدالکریم جنی کی دعوت۔ یہ حاضرات نہایت عمدہ وتجربہ رسیدہ ہے۔ چاہیئے کہ تمام شرائط وترک حیوانات مطلق سے زکوٰۃ اسم اعظم کی ادا کرے۔

شب پنج شنبہ سے عمل شروع کریں ــــــ پہلے فاتحہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم جناب غوث الصمدانی قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی دے کر شیرینی بچوں میں تقسیم کر دیں۔ ہر شب ۱۱۵ بار پڑھا کریں پندرہ شب میں انشاء اللہ عمل تمام ہوگا۔ اور نقش خواآتشی کی بھی زکوٰۃ صغیر وکبیر ادا کریں۔ کہ بغیر زکوٰۃ کے کما حقہٗ تاثیر نہیں ہوتی۔

زکوٰۃ صغیر یہ ہے کہ پندرہ روز تک ہر نقش خوا کو ۱۴ مرتبہ عود کا بخور دے کر لکھا کریں۔ نقشوں کو الگ الگ آرد گندم خمیر کردہ میں غلولہ کرکے آب رواں عمیق میں چھوڑ دیں۔ اور مچھلیوں کو ڈال دیں۔

نقش خوا مع موکل یہ ہے۔

٦	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

زکوٰۃ کبیر اس نقش کی یہ ہے کہ پندرہ روز تک ہر روز ۱۴۰ مرتبہ لکھا کریں۔ بعد زکوٰۃ ہر روز تین مرتبہ یا ۹ مرتبہ یا ۱۵ مرتبہ لکھا کریں۔

اسم اعظم حاضرات یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ وَاَسْئَلُكَ عَلَيْكُمْ يَا سُلْطَانُ الْجِنِّ الْغَازِيْ مَوْلَانَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنِ زُبَيْرٍ بِحَقِّ رَبِّنَا وَرَبِّكُمْ وَرَبِّ جَبْرَائِيْلَ مِيْكَائِيْلَ وَاسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَدَرْدَائِيْلَ وَتَنْكَفِيْلَ وَلُوْمَائِيْلَ وَبِحَقِّ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَيَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ بِحَقِّ دِيْنِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوْا مَعَ جَيْشِكَ يَا اَيُّهَا السُّلْطَانُ بِحَقِّ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ شَهِنْشَاهِ مُؤَكَّلَاتِ وَبِحَقِّ شَاہ مُحَمَّدْ عَزِيْزُ الدِّيْنِ قَادِرِيْ بِحَقِّ يَا بُدُّوْحُ يَا بُدُّوْحُ يَا بُدُّوْحُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلْوَحَا اَلْوَحَا۔

جب یہ عزیمت عمل میں آجائے تو ترکیب اس کے دیکھنے کی یہ ہے کہ بروز شنبہ کپاس کی جھاڑ کو بطریق دعوت رشتہ زرد سے گرہ لگا دیں۔ اور دل میں نیت یہ رکھیں کہ جنات کے بادشاہ سلطان الغازی مولانا عبدالکریم جنی کو حاضری کی دعوت دیتا ہوں۔

دوسرے روز یکشنبہ کو پیش از طلوع آفتاب ان جھاڑوں کو اکھیڑ کر صرف ان کی جڑ نکال لے اور ایک سفال نو میں سوختہ وخاکستر کرکے روغن کنجد خالص یا روغن چنبیلی یا عطر صندل میں خوب مخلوط کرکے رکھیں۔ زیادہ رقیق نہ ہونے دیں۔ وقت ضرورت کسی لڑکے کو غسل کراکے پوشاک طاہر پہنائیں۔ اور خوب خوشبو سے معطر کریں۔ اور مکان خاص میں بٹھا کر لوازم حاضرات مثل اشیاء خوشبو گلاب عطر وغیرہ موجود رکھیں۔ ایک برگ تنبول پر نقش مذکورہ موکل لکھ کر عود سے بخور دے کر اس نقش کے درمیان جہاں پانچ عدد رقوم ہے۔ وہ دوا دو مرتبہ لگا دیں۔ کہ خانہ سیاہ منجلی ہو۔

پس وہ برگ تنبول لڑکے کے ہاتھ میں رکھیں اور لڑکا شعاع چراغ میں اس سیاہ خانہ پر نظر اپنی جما دے اور ذرا دقت تک چشمک مار کر دیکھے۔ اور یکسوئی سے دیکھے۔ عامل اسم اعظم تلاوت کرتا جائے اور لڑکے پر آہستہ آہستہ دم کرے۔ بعون خدا لڑکے کو اس سیاہ خانہ میں روشنی دکھائی دے گی۔ چاہیئے کہ لڑکا اس پر نظر رکھے۔ تھوڑی دیر میں میدان وسیع نظر آئے گا۔ اور خدام اسم اعظم ہوں گے اور جب لڑکا کہے کہ آدمی نظر آتے ہیں۔ عامل قرات موقوف کرکے لڑکے کی زبانی ان سے اہتمام دعوت شاہی کرکے لڑکے سے کہے۔ ان سے کہو کہ جناب سلطان الغازی بادشاہ عبدالکریم جنی کو اس خاکسار کا سلام عرض کر دیں۔

عامل پھر قرات اسم اعظم کی کرے۔ جب وہ کہے کہ بادشاہ مع لشکر تشریف لاتے ہیں۔ عامل کھڑے ہوکر تعظیم کرے اور لڑکے سے کہے کہ بدرگاہ عالی جاہ شہنشاہ السلام علیکم عرض کردیں۔ اس کے بعد عامل بادشاہ کے نشستگاہ پر جلوہ افروز ہونے کے بعد خود بیٹھے اور مدعا اپنا ظاہر کرے یعنی احوال مریض یا غائب کا یا کسی اور کا پوچھے۔ بے ضرورت کوئی بات یا جنی کا حال بطریق تجربہ نہ پوچھے۔ پس عامل جیسا کرے گا اس کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ اس کے بعد عجز و انکسار کے ساتھ بادشاہ کو رخصت کردے۔

حاضرات

ی ا ع م ب ر ص ل ا ن ا ہ ف ق ک ل ذ ی ع ل ع ل ی م۔

طریقہ ۱:۔ سب سے پہلے مندرجہ بالا عزیمت کی زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ عزیمت لام پرختم ہوتی ہے۔ عزیمت یہ ہے۔

عَزَمْتُ وَاَقْسَمْتُ یَااَخَذَ اَمُرھٰذَا الْحُرُوْفِ یا عین میم۔ با۔ را صاد۔ لام۔ الف۔ نون۔ الف ہا۔ فا۔ قاف۔ کاف۔ لام۔ ذال یا۔ عین۔ لام۔ عین۔ لام۔ یا۔ میم۔ بحق یا علیمُ۔

اس عزیمت کو عامل ۱۵۰ بار روزانہ ۲۲ دن تک پاک وصاف باوضو چراغ کے سامنے پڑھے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ دوران عمل اگربتی وغیرہ سلگائے۔ پھر روزانہ ۲۲ دفعہ پڑھے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ بعدہٗ عمل شیرینی معصوم بچوں میں تقسیم کرے۔

جب کبھی حاضرات کرنا چاہیں تو ایک طفل نابالغ جس کی عمر ۱۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اسے چراغ کے سامنے بٹھائیں اور مندرجہ بالا عزیمت تین یا سات بار پڑھ کر بتاشے پر دم کرکے بچے کو کھلائیں۔ اور عامل چراغ کی روشنی میں عمل کو پڑھے۔ اور بچے کو چراغ کی لو میں دیکھنے کو کہے۔ علیٰ ھذا القیاس اسی طرح عمل جاری رکھے۔ تھوڑی دیر میں لڑکے کی آنکھوں سے ایک دم پردہ حجاب اٹھ جائے گا۔

عجیب حاضرات یہ عجیب و غریب حاضرات ہر کام میں مدد دیتی ہے۔ اس حاضرات کے مؤکلات متحرک قوت کے مالک ہیں جس جائز کام کے لئے کہو آناً فاناً کردیتے ہیں۔

یہ عمل ہر نئے چاند کی ۴ تاریخ کو ہوتا ہے۔ اور ایک دن میں صرف ایک ہی غرض کے لئے کام لیا جاتا ہے۔ دوبارہ حاضرات کرنا ہو تو دوسرے ماہ کا انتظار کرو۔ اور نیا نقش تیار کرو۔

طریقہ ۱:۔ چاند کی چار تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد سے ۱۲ بجے دن تک کسی ساعت سعد میں اس نقش کو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھو اور نیچے جو مقصد ہو وہ لکھو اگر نقش کو حب و بغض وغیرہ میں استعمال کرنا ہو تو نیچے نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ یا اگر کوئی کام یا مقصد ہو تو وہ لکھو۔ اور اس نقش کو سامنے رکھ کر ۵۳۶ بار یہ عزیمت پڑھو۔

سَکَالِیْ چَڑِیْ تَبْں بَھٰرِیْ اَنْتَ فِیْ اَمْرِیْ۔

اور نقش پر دم کرو۔ دوسرے دن پھر اس عزیمت کو اتنی ہی مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کرکے رکھو۔ چار دن ایسا ہی کرو۔ اب جب کبھی حاضرات کی ضرورت پیش آئے تو سیاہ خانہ میں بچے کو دیکھنے کو کہیں۔ اور عامل بچے پر صرف ۲۱ مرتبہ مندرجہ بالا عزیمت پڑھ کر پھونکے ——— تھوڑی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات و کام لے سکتے ہیں۔

نقش حاضرات یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴۳	۵۳۶	۵۴۱
۵۳۸	۵۴۰	۵۴۲
۵۳۹	۵۴۴	۵۳۷

حاضرات حاضر شو حاضر شو حاضر شو

حاضرات

یامیکائیل ۷۸۶ یاجبرائیل

۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱

یااسرافیل اَللّٰہُ الصَّمَدُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یاعزرائیل

طریقہ ۲:۔ مندرجہ بالا نقش معمول کو دے کر کہیں کہ وہ انگوٹھے میں دبا کر رکھے۔ اور معمول کے دائیں انگوٹھے کے ناخن میں کاجل لگائیں۔ اور تھوڑا سا عطر گلاب لگائیں ——— اور معمول کا ناخن میں غور سے دیکھنے کو کہیں۔ عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور یہ عزیمت گیارہ یا ۲۱ بار پڑھ کر دم کرے۔

عزیمت یہ ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام تجھے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم تجھے چار یاروں کی قسم۔ حضرت پیران پیر کی قسم۔ تجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ کی قسم۔ روشنی کر جو پوچھوں صحیح صحیح جواب دے۔

چند ثانیے کے بعد حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل

امور و مسائل کے بارے میں سو فیصد درست جوابات معلوم کر سکتے ہیں۔ غیر شرعی سوال مت کریں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔ بیک وقت تین سوال سے زیادہ مت کریں۔

حاضرات نقش

۳۰۰۶

۱۰۹۲	۱۰۸۵	۱۰۹۰
۱۰۸۷	۱۰۸۹	۱۰۹۱
۱۰۸۸	۱۰۹۳	۱۰۸۶

طریقہ:۔ کمرہ صاف ستھرا ہو۔ خوشبو وغیرہ سلگائیں۔۔۔۔ عامل و معمول دونوں پاک وصاف ہوں اور دونوں کپڑوں پر خوشبو لگائیں۔ سیاہ نقش پر عطر لگائیں اور معمول کو سیاہ خانہ میں غور سے یکسوئی سے دیکھنے کو کہے عامل معمول پر گیارہ بار درود شریف اور ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پھونکے۔ چند ثانیے کے بعد حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔ جس سے آپ اپنے اہم مسائل و امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات قرآنی

طریقہ:۔ مندرجہ ذیل نقش کسی سفید کاغذ پر بنائیں اور کسی بچے یا بچی کو سیاہ دائرہ میں دیکھنے کو کہیں۔ اگر بتیاں وغیرہ سلگائیں۔ سیاہ دائرہ میں عطر لگائیں۔ عمل بچے پر یہ عزیمت پڑھ پڑھ کر برابر پھونکتا رہے۔

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (سپارہ ۵)

جبتک حاضرات کا نزول نہ ہو اس وقت تک عزیمت پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ چند ہی ثانیے بعد حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

۷۸۶

۱۰۴	۱۰۷	۱۱۰	۹۶
۱۰۹	۹۷	۱۰۳	۱۰۸
۹۸	۱۱۲	۱۰۵	۱۰۲
۱۰۶	۱۰۱	۹۹	۱۱۱

حاضرات الغیب

طریقہ:۔ مندرجہ ذیل نقش کسی سفید کاغذ پر بنائیں۔ اور سیاہ دائرے میں عطر لگائیں۔ اگر بتیاں وغیرہ سلگائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں غور سے دیکھنے کو کہیں اور عامل بچے پر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونکے۔ پھر یہ عزیمت بلاتعداد پڑھے۔ جبتک حاضرات کا نزول نہ ہو۔

۷۸۶

۷۹۸	۸۰۲	۸۰۵	۷۹۱
۸۰۴	۷۹۲	۷۹۷	۸۰۳
۷۹۳	۸۰۷	۸۰۰	۷۹۶
۸۰۱	۷۹۵	۷۹۴	۸۰۶

عزیمت یہ ہے۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ

تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مقصد کے بارے میں سو فیصد درست معلومات کر سکتے ہیں۔

حاضرات صدور

۷۸۶

۴۰۹	۴۱۳	۴۱۶	۴۰۲
۴۱۵	۴۰۳	۴۰۸	۴۱۴
۴۰۴	۴۱۸	۴۱۱	۴۰۷
۴۱۲	۴۰۶	۴۰۵	۴۱۷

طریقہ:۔ مندرجہ بالا نقش کسی صاف سفید کاغذ پر بنائیں۔ اور بچے کو سیاہ خانہ میں دیکھنے کو کہیں۔ سیاہ دائرہ پر عطر لگائیں۔ اگر بتیاں وغیرہ سلگائیں۔ پہلے گیارہ مرتبہ درود پڑھیں۔ اور عامل یہ عزیمت برابر پڑھ کر بچے پر پھونکتا رہے۔ جبتک حاضرات کا نزول نہ ہو۔

عزیمت یہ ہے۔

إِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

چند ثانیے کے بعد حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ اپنے مشکل امور کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرات الارض

۷۸۶

۷۱۴	۷۱۷	۷۲۰	۷۰۶
۷۱۹	۷۰۷	۷۱۳	۷۱۸
۷۰۸	[illegible]	۷۱۵	۷۱۲
۷۱۶	۷۱۱	۷۰۹	۷۲۱

طریقہ:۔ پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور عامل بچے پر یہ

عزیمت برابر پڑھ کر پھونکتا رہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

جبتک حاضرات کا نزول نہ ہوجائے پڑھتا رہے۔ تھوڑی دیر بعد حاضرات کا نزول ہوگا۔ جس سے آپ تسلی بخش سوال کے جوابات معلوم کرسکتے ہیں۔

حاضرات بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا رَحْمٰنُ یَا دَیَّانُ بِحَقِّ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بحق حضرت مہر آکسان یا حضرت سلیمان حاضر شو۔

طریقہ:۔ ۲۱ دن تک ۱۰۰ بار اول وآخر درود شریف پڑھیں۔ پرہیز جلالی وجمالی لازمی کریں۔

جب بھی حاضرات کرنی ہو تو کسی بچے کو آنکھیں بند کرا کے پٹی باندھ دیں۔ اور اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ اور مندرجہ بالا عزیمت گیارہ بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کا نزول شروع ہوجائے گا۔ اگر بڑوں پر حاضرات کرنی ہو تو مندرجہ بالا طریقے سے ہی کریں۔ اور اپنے تمام مسائل کے بارے میں سو فیصد درست معلومات حاصل کریں۔

آسیب کو بذریعہ حاضرات حاضر کرنا

طریقہ:۔ جس پر یہ شک ہو کہ اس پر آسیب مسلط ہے تو سورۂ فیل سات مرتبہ پڑھ کر پہلے عامل اپنی ہتھیلی پر دم کرے۔ اگر اس کو ہتھیلی پر معلوم ہو کہ واقعی آسیب ہے۔ تو اپنی ہتھیلی کو آسیب زدہ پر ملے اور ساتھ ہی تین مرتبہ سورۂ مذکورہ بالا پڑھ کر پڑھ کر مریض پر دم کرے۔ آسیب فوراً حاضر ہوگا۔ اس سے قول وقرار وشرائط طے کر کے آزاد کردے۔ اور مریض کو نقش سورۂ الم ترکیف بنا کردے۔ اور مریض اسے گلے میں ڈالے۔ تاکہ آئندہ کوئی آسیب نہ ستائے۔

نوشتۂ دیوار

- سب سے زیادہ عقلمند شخص وہ ہے جو اپنی بات کو اچھی طرح ثابت کرسکے۔ (حضرت عمرؓ)
- دنیا جس کے لئے قید ہے ———— قبر اس کے لئے آرامگاہ ہے۔

علم اور دولت میں فرق

دس آدمیوں کی ایک جماعت نے حضرت علیؓ سے سوال کیا۔ علم اور دولت دونوں میں سے کس کو برتری حاصل ہے۔ ؟ براہِ کرم سب کو الگ جواب مرحمت فرمائیں۔ حضرت علیؓ کے دس جوابات یہ تھے۔

- دولت فرعون کا ورثہ ہے۔ اور علم انبیاء کا عطیہ ہے۔
- دولت کی حفاظت تم کرتے ہو۔ جبکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔
- جس کے پاس دولت ہو اس کے بہت سے دشمن ہوتے ہیں۔ اور جسکے پاس علم ہو اس کے بہت دوست ہوتے ہیں۔
- دولت بانٹی جائے تو کم ہوتی ہے۔ علم بانٹا جائے تو بڑھتا ہے۔
- دولتمند کنجوسی کیطرف مائل رہتا اور عالم فیاضی کی طرف۔
- دولت چرائی جاسکتی ہے۔ علم نہیں چرایا جاسکتا ہے۔
- دولت محدود ہے اس کا حساب رکھا جاسکتا ہے ——— علم لامحدود ہے اس کی کوئی انتہا نہیں۔
- دولت وقت کیساتھ گھٹتی رہتی ہے علم کبھی نہیں گھٹتا۔
- دولت سے اکثر دل ودماغ پر سیاہی چھاجاتی ہے لیکن علم سے دل ودماغ روشن ہوتے ہیں۔
- دولت نے فرعون اور نمرود جیسے خدائی دعویٰ کرنے والے پیدا کئے، علم نے انسان کو سچے معبود سے متعارف کرایا۔

ضروری اطلاع

درسِ عملیات، انسان اور شیطان کی کشمکش، اعمالِ ناسوتی، ہپناٹزم کے ذریعہ علاج، غلام پرندے، عظمتِ عورت کی لازوال داستانیں کی قسطیں اس شمارے میں نہیں آسکی ہیں۔ ادارہ معذرت کا طلب گار ہے۔ انشاء اللہ ان سلسلے وار مضامین کی اگلی قسطیں مئی ۱۹۹۹ء کے شمارے میں ملاحظہ کریں۔ ان کے علاوہ ایک اور انوکھا سلسلہ آپ انشاء اللہ اگلے شمارے سے پڑھیں گے۔ (منیجر طلسماتی دنیا)

مجربات الحاضرات

از قلم
ڈاکٹر محمد منشور عالم صدیقی

حاضرات یاجوج وماجوج

عَزَمْتُ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَجِيْبُوْا وَاَحْضُرُوْا يَا يَاجُوْجُ يَا مَاجُوْجُ بِحَقِّ شَيْخِ اللّٰعُوْجِ وَبِحَقِّ ذُوالْقَرْنَيْنِ وَبِحَقِّ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ ۔

طریقہ زکوٰۃ اس حاضرات کی زکوٰۃ کل دس یوم میں ادا کی جاتی ہے۔ روزانہ پڑھنے کی تعداد درج ذیل ہے۔
دوران زکوٰۃ پرہیز ترک جلالی کریں۔

(۱)	۸۶	چھیاسی	(۶)	۱۱۶	ایک سو سولہ
(۲)	۷۷	ستتر	(۷)	۷۷	ستتر
(۳)	۷۹	اناسی	(۸)	۷۹	اناسی
(۴)	۸۲	بیاسی	(۹)	۸۲	بیاسی
(۵)	۷۹	اناسی	(۱۰)	۷۹	اناسی

واضح ہو کہ روزانہ جس ترتیب سے مقررہ تعداد دی گئی ہے اس میں بالکل کمی یا بیشی نہیں ہونی چاہیے ورنہ زکوٰۃ باطل ہو جائے گی۔ عامل سب سے پہلے ایک عدد دو منہ کا تانبے اور لوہے کی مخلوط دھات کا چراغ بنوائے جس کا وزن چودہ تولے سے زیادہ نہ ہو اور ایک عدد تانبے اور لوہے کی پلیٹ بھی بنوائے اسکا بھی وزن چودہ تولے سے زیادہ نہ ہو۔ یہ دونوں چیزیں آپ بروز نوچندی اتوار کو شمس کی کسی اچھی ساعت میں بنوا کر نقش کندہ کروائیں اور بیس عدد اسی نقش کے فتیلے بھی شمس کی ساعت میں بنوائیں۔ بخور شمس باریک پیس کر علیحدہ رکھ لیں۔ جب یہ سامان مہیا ہو جائے تو پھر آپ بروز نوچندی اتوار سے شب ٹھیک بارہ بجے قبلہ رو ہو کر بیٹھیں اور بخور روشن کرکے چراغ میں روغن تلخ ڈالکر اس میں دو عدد فتیلے روشن کرکے پلیٹ پر دھواں جمع کریں اور خود عبادت عمل کا ورد شروع کر دیں۔ جب آپکا ورد ختم ہو تو دونوں فتیلے جل کر ختم ہو جانے چاہیں۔ یہ ضروری ہے۔ دوسرے دن نئے فتیلے جلائیں گے جب آپ روز اول اپنا ورد مکمل کرلیں تو پھر چراغ کا دھواں جو آپنے پلیٹ پر جمع کیا ہے اسکو کھرچ کر نکال کر اس میں چراغ کا روغن تلخ ملاکر دم کریں اسی طرح روزانہ کا جل جمع کرکے اس پر دم کر دیا کریں۔ یہ کل دس یوم کا چلہ کریں۔ آخری دن جب آپکے ورد مکمل ہو جائے تو کسی سفید شرینی پر نیاز دیں۔ اس کا ثواب ذوالقرنین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہنچائیں۔ اب آپ اس عمل کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت مذکور کم از کم چھہتر مرتبہ روزانہ ورد کیا کریں نیز کاجل، چراغ، پلیٹ اور بخور کو بحفاظت محفوظ رکھیں۔

ترکیب حاضرات یہ حاضرات عامل خود دیکھ سکتا ہے جبکہ معمول لڑکے یا لڑکی پر اس حاضرات کا کھل جانا ایک لاثانی سا کرشمہ ہے۔ بروز نوچندی اتوار عامل شب کو ٹھیک بارہ بجے پاک صاف باوضو ہو کر قبلہ رو بیٹھے اور چراغ، پلیٹ، بخور شمس روشن کرے۔ پلیٹ کے بیچ میں گولائی سے روغن تلخ ملا ہوا کاجل لگائے اور پلیٹ کو سامنے کھڑا کرکے رکھے۔ پلیٹ کے سامنے روشن چراغ رکھیں اور نیاز دیگر عزیمت عمل چھہتر مرتبہ پڑھتے ہوئے کاجل میں چراغ کی لو پر نگاہ رکھیں۔ انشاء اللہ تعداد عمل مکمل ہونے سے قبل ہی حاضرات کا نزول ہو جائیگا۔ پس ایسے وقت پر آکی حاضری کا شکریہ ادا کرنے اور آئندہ جلد حاضر ہونے کا وعدہ لیں۔ نیز ان سے یہ بھی وعدہ لیں کہ جب بھی اور جس دن بھی بلائیں حاضر ہوں۔ اگر وہ خود بتائیں کہ فلاں دن یا فلاں وقت

حاضرات کیا کرو تو آپکو انکی یہ بات ماننی پڑے گی۔ یہ بھی وعدہ لیں کہ ہر خبر سچی بتائیں جو کہ تم بتا سکتے ہو۔ پھر آپ ان کو شکریے کے ساتھ رخصت کریں۔ آئندہ آپ جب بھی حاضرات کرینگے فوراً حاضر ہوں گے۔ جو بات آپ معلوم کریں گے بتائیں گے۔
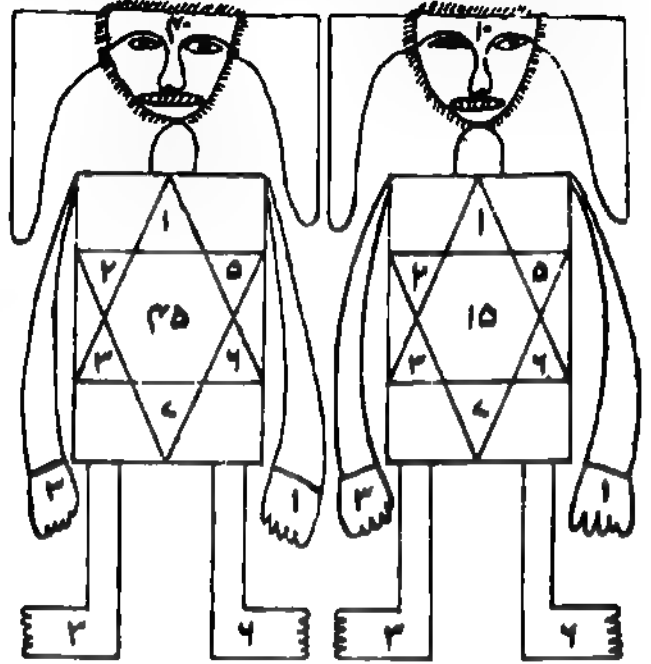
حاضرات ہاروت وماروت

وما انزل علی الملکین ببابل ہاروت وماروت۔

طریقہ زکوٰۃ اس عمل کی زکوٰۃ کل تینتیس یوم میں ادا کیجاتی ہے۔ روزانہ پڑھنے کی تعداد ترتیب وار درج ذیل ہے۔

(۱)	۱۷۳۴	(۱۲)	۱۷۵۸	(۲۳)	۱۷۳۳
(۲)	۱۷۶۸	(۱۳)	۱۷۹۸	(۲۴)	۱۷۲۹
(۳)	۱۷۲۹	(۱۴)	۱۷۵۸	(۲۵)	۱۹۲۸
(۴)	۱۷۲۹	(۱۵)	۱۷۴۸	(۲۶)	۱۷۳۴
(۵)	۱۷۷۸	(۱۶)	۱۷۳۸	(۲۷)	۲۱۲۸
(۶)	۱۷۳۵	(۱۷)	۱۷۷۸	(۲۸)	۱۷۳۴
(۷)	۱۷۵۸	(۱۸)	۱۷۳۰	(۲۹)	۱۷۶۸
(۸)	۱۷۹۸	(۱۹)	۱۷۳۰	(۳۰)	۱۷۲۹
(۹)	۱۷۵۸	(۲۰)	۱۷۲۹	(۳۱)	۱۹۲۸
(۱۰)	۱۷۳۸	(۲۱)	۱۷۳۰	(۳۲)	۱۷۳۴
(۱۱)	۱۷۲۹	(۲۲)	۱۷۵۸	(۳۳)	۲۱۲۸

مندرجہ بالا روزانہ کی جو تعداد مقرر کی گئی ہے اس میں بالکل فرق نہیں ہونا چاہئے۔ نہ اس میں کمی ہو اور نہ ہی زیادتی۔ اگر کمی یا بیشی بالفرض کسی دن ہوگئی تو آپکا عمل فاسد ہوجائیگا۔ اور آپکو نیا چلہ شروع کرنا ہوگا۔ گو کہ یہ عمل میری نظر میں بہت لمبا ہے لیکن آپ اس عمل کا بدل کوئی دوسرا عمل نہیں حاصل کرسکیں گے کیونکہ اول تو اس میں نابالغ لڑکے یا لڑکی کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ یہ حاضرات عامل بچشم خود مشاہدہ کرتا ہے اور اگر عامل حاضرات سے مخفی علوم سیکھنا چاہے تو اس کی بھی عامل کو تعلیم دیا کریں گے اور اس سے بڑھ کر آپ کو حاضرات کیا دیگی؟ یہ حاضرات اتنی زبردست ہے کہ میں اس کی قلم و زبان سے تعریف نہیں کرسکتا۔ اس کے لئے ایک علیحدہ کتاب بھی لکھدوں تو شاید اسکی تعریف مکمل نہ ہوسکے گی۔ عمل کرنے سے قبل عامل پہلے مجھ سے اجازت لے پھر عمل کرنے کا قصد کرے بصورت دیگر اگر آپنے اپنی مرضی سے اس عمل کا چلہ کرنا شروع کردیا اور اگر آپکو کسی بھی قسم کا جانی و مالی نقصان پہنچا تو مصنف اور ادارہ عالیہ آئینہ قسمت ذمہ دار ہوگا۔

طریقہ زکوٰۃ قران زہرہ و مشتری کے وقت سات تولہ تانبہ اور سات تولہ قلعی لیکر اسکا ایک عدد مخلوط دھات کا چراغ بنوا کر اس پر نقش ہذا کندہ کریں اور چراغ پر معکوس نقش و تصویر کندہ کریں اور بخور زہرہ و مشتری برابر روشن کرتے رہیں نیز ۳۳ عدد نقش کا فتیلہ بھوج پتر پر لکھیں۔ یہ دوران چلہ کشی روزانہ ایک عدد جلانا ہوگا۔ نیز ایک عدد تانبہ و قلعی کی مخلوط دہات کی پلیٹ بنائیں جس کا وزن چودہ تولہ سے زائد نہیں ہونا چاہئے۔ یہ تمام آپکو قران السعدین میں کرنا ہوگا اور بخور زہرہ و مشتری کو برابر روشن کرنا ہوگا۔ تمام فتیلوں پر کپاس کی روئی لپیٹ لیں اور پلیٹ پر بھی نقش و تصویر کندہ کرنا چاہئے۔

بروز نوچندی جمعرات (شب جمعرات) ٹھیک بارہ بجے عامل ترک جلالی کرے اور چراغ پلیٹ، فتیلہ اور بخور زہرہ و مشتری سامنے رکھے اور چراغ میں روغن تلخ یا روغن الکول یا روغن کنجد سیاہ ڈالے اور فتیلہ ایک عدد روشن کرے اور اسکی لو سے جو دھواں کاجل کی شکل میں نکل رہا ہے اسکو پلیٹ پر جمع کرتا رہے روزانہ یہ کاجل کھرچ کر نکال لے اور اس پر پڑھائی کے بعد پھونک مار لیا کرے لیکن اس میں پہلے روغن طلا لیں پھر دم کیا کریں۔ بخور زہرہ و مشتری برابر روشن کرتے رہیں نیز عمل ہذا مقررہ تعداد میں معہ اول آخر گیارہ

بار درود شریف ورد کریں۔ فتیلہ اس حساب سے چراغ میں جلاتے رہیں کہ جب آپکی پڑھائی ختم ہو تو تمام فتیلہ بھی اسی وقت جل جانا چاہیئے اسی طرح کل ۳۲ ریوم کا چلہ مکمل کریں۔ آخری دن موکلات کی نیاز ۴۲ عدد برفی پر دیں اور یہ شیرینی عامل خود چند یوم میں کھالے۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے روزانہ آیت مذکور کم از کم ایک سو ایک بار ورد کریں نیز چراغ، پلیٹ، کاجل اور بخور کو بحفاظت محفوظ رکھیں۔ بوقت حاضرات یہ تمام چیزیں استعمال میں آئینگی۔

ترکیب حاضرات

بروز نوچندی جمعرات (شب جمعرات) ٹھیک بارہ بجے آپ چراغ، پلیٹ، کاجل، بخور زہرہ ومشتری، ایک عدد فلیتہ اور چراغ میں ڈالنے کیلئے روغن لیکر بیٹھیں اور سب سے پہلے بخور روشن کریں۔ پھر ایک عدد فتیلہ چراغ میں روغن ڈالکر روشن کریں۔ پھر پلیٹ کے درمیانی دائرے میں جہاں نقش وتصویر کندہ ہے کاجل روغن ملاکر لگائیں تاکہ اسمیں چمک پیدا ہو اب آپ چراغ کے پیچھے پلیٹ کھڑی کرکے رکھیں تاکہ چراغ کی لو پلیٹ کی سیاہی میں نظر آئے۔ اب آپ اول گیارہ بار درود شریف پڑھ کر آیت مذکور ورد کرنا شروع کریں اور اپنی نگاہ پلیٹ کی سیاہی میں چراغ کی لو پر رکھیں چند لمحے بعد حاضرات کھل جائے گی۔

حاضرات حضرت لقمان رضؓ حکیم

لَقَدْ آتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ ؁

طریقہ زکوٰۃ

واضح ہو کہ یہ حاضرات میرا لکھنے کا ارادہ قطعی نہ تھا لیکن میرے ضمیر نے یہ گوارہ نہ کیا لہٰذا آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سوائے اشد ضرورت کے اس کو استعمال نہ کریں کیونکہ اس حاضرات میں ایک برگزیدہ ہستی کا نزول ہوتا ہے۔ اگر آپ نے بلا سبب اس حاضرات کو بار بار استعمال کرنے کی کوشش کی تو قہر خداوندی میں گرفتار ہوں گے اور جس کا تریاق آپ کو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گا۔

روزانہ پڑھنے کی تعداد ترتیب وار درج ذیل ہے۔

(۱)	۶۹۷۴	(۷)	۶۹۹۴	(۱۳)	۶۹۴۵
(۲)	۷۰۴۴	(۸)	۶۹۴۵	(۱۴)	۶۹۷۴
(۳)	۶۹۴۸	(۹)	۶۹۷۴	(۱۵)	۶۹۵۲
(۴)	۶۹۴۵	(۱۰)	۷۰۴۴	(۱۶)	۶۹۶۴
(۵)	۷۳۴۴	(۱۱)	۶۹۸۴	(۱۷)	۶۹۸۴
(۶)	۶۹۵۴	(۱۲)	۶۹۹۴	(۱۸)	۷۳۵۲

عروج ماہ میں بروز نوچندی جمعرات عامل ترک جلالی کرکے بعد نماز عشاء آیت مذکور ترتیب وار روزانہ معہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ایک علیحدہ کمرے میں پڑھا کرے۔ دوران زکوٰۃ بخور مشتری برابر روشن کرنا ہوگا اور ایک عدد قلعی کا چراغ جس پر نقش کندہ ہوگا اس میں روغن بلاور ڈال کر ایک عدد نقش کا فتیلہ روزانہ جلا کریگا آپکو چاہیئے کہ شرف مشتری یا مشتری کی اچھی ساعت میں چراغ پر نقش ہذا کندہ کروالیں نیز فتیلہ بھی اسی ساعت میں اٹھارہ عدد لکھ کر رکھ لیں اور اس پر کپاس کی روئی کو لپیٹ لیں۔ روئی مشین میں صاف کی ہوئی نہیں ہونی چاہیئے۔ اسی طرح روزانہ پڑھائی کرنا ہوگی اور تمام لوازمات استعمال کرنا ہوں گے چراغ کا کاجل کسی قلعی کی پلیٹ پر روزانہ جمع کرنا ہوگا۔ اور اس کو پڑھائی کے بعد کھرچ کر نکال لیں اور اس میں روغن بلاور ملاکر پھونک روزانہ مار دیا کریں۔ آخری دن یعنی اٹھارہویں دن جب آپ پڑھائی سے فارغ ہوں تو نیاز دیں۔ اسکا ثواب خاص طور پر حضرت لقمان حکیم علیہ السلام اور آیت مذکور کے موکلات کو بخشیں۔ نیاز کسی بھی سفید رنگ کی شیرینی پر دیں اور یہ کل اٹھارہ

عدد ہوگی۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے مذکورہ آیت کم از کم ایک سو ایک بار روزانہ ورد کرنا لازم ہے۔ تمام سامان کو اب آپ بحفاظت چھپا کر محفوظ کرلیں جو کہ بوقت حاضرات کام آئیگا۔ خیال رہے کہ پلیٹ پر بھی نقش کو کندہ کرنا لازم ہے کیونکہ حاضرات اسی میں نظر آیا کریگی۔

ترکیب حاضرات

بروز جمعرات عامل ایک عدد نقش ساعت مشتری میں لکھ کر اس کا فتیلہ بنا کر چراغ میں روغن بلا ور ڈالکر فتیلہ کو چراغ میں روشن کرے اور پلیٹ پردم کیا ہوا کاجل درمیان میں گولائی سے لگا کر پلیٹ کو چراغ کے پیچھے رکھے تاکہ فتیلہ کی لو پلیٹ کی سیاہی میں نظر آئے نیز ان تمام اوقات میں آپ بخور مشتری برابر روشن کرتے رہیں۔ اب آپ شیرینی پر نیاز حضرت لقمان علیہ السلام و موکلات کی دیکر پلیٹ کی سیاہی میں چراغ کی لو پر نگاہ کریں اور آیت مذکور درود شریف گیارہ بار پڑھنے کے بعد ورد کرنا شروع کردیں چند لمحے بعد حاضرات کا نزول ہوجائیگا۔ اس وقت آپ اس روحانی ہستی کو سلام پیش کریں اور اپنا مدعا بیان کریں فی الفور پورا کریں گے۔ بعدہ ان کو آپ شکریے کے ساتھ رخصت کریں اگر کوئی مریض لاعلاج ہو اور اس پر کوئی دوا مؤثر نہ ہوتی ہو اور نہ ہی کوئی روحانی علاج کارگر ہوا ہو تو اس قسم کے مریض جو کہ بستر مرگ پر پڑے ہوں ان کے مرض و علاج کی پوری پوری معلومات اس حاضرات کے ذریعے آپکو فراہم ہوں گی۔

۱۶۴	۱۶۷	۱۷۸	۱۴۹	۱۴۸	۱۸۳	۱۹۴	۱۳۲
۱۹۳	۱۳۳	۱۴۷	۱۸۴	۱۷۷	۱۵۰	۱۶۳	۱۶۸
۱۵۱	۱۸۰	۱۶۵	۱۶۲	۱۳۴	۱۹۶	۱۸۱	۱۴۶
۱۸۲	۱۴۵	۱۳۵	۱۹۵	۱۶۶	۱۶۱	۱۵۲	۱۷۹
۱۳۶	۱۹۰	۱۸۷	۱۴۴	۱۵۳	۱۷۴	۱۷۱	۱۶۰
۱۷۲	۱۵۹	۱۵۴	۱۷۳	۱۸۸	۱۴۳	۱۳۷	۱۸۹
۱۴۲	۱۸۵	۱۹۲	۱۳۸	۱۵۸	۱۶۹	۱۷۶	۱۵۵
۱۷۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۷۰	۱۹۱	۱۳۹	۱۴۱	۱۸۶

حاضرات بربنگلہ پان

اَللّٰھُمَّ اِنّیْ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ ۰

طریقہ زکوٰۃ

عامل بروز نوچندی جمعرات سے ترک جلالی کر کے شب کو عمل ہذا روزانہ ایک ہزار ایک بار مع اول آخر گیارہ بار درود شریف کے پڑھا کرے پڑھتے وقت سبعہ سیارگان کا بخور روشن کرے اور پڑھائی کے بعد زرنباد حسب ضرورت پردم کریں اور جب دوسری نوچندی جمعرات آئے اس دن عمل پڑھ کر نیاز شیرینی دیں۔ شیرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی کھلائیں اور تمام زرنباد کو جلا کر خوب پیس کر اسمیں روغن چنبیلی ملا کر رکھ لیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے عمل ہذا روزانہ ایک سو ایک بار پڑھا کریں۔

ترکیب حاضرات

ایک عدد بنگلہ پان لیکر اس پر کاجل کی سیاہی گولائی سے لگا کر اس پان کو کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو دیکر عبارت عمل پڑھ کر معمول پردم کریں اور معمول پان کی سیاہی میں نگاہ رکھے۔ چند لمحے میں یہ حاضرات کھل جائیگی۔ محترم سمیع صاحب سے یہ حاضرات مجھے ملی ہے۔

حاضرات خواجہ خضر علیہ السلام

آو خضر جاو خضر گھیر گھار لاؤ۔ خضر جلد حاضر کُن بحقِ توریت موسیٰ و اِنجیل عِیسیٰ و زَبُور داؤد و فرقان مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ۔

طریقہ زکوٰۃ

ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کو اس حاضرات کے متعلق کچھ ضروری باتیں بتادوں تاکہ آپ حضرات کی تنقید سے محفوظ رہوں۔ میرے محسنو! آپ حضرات نے یقیناً اس حاضرات کا اردو والا شروع کا حصہ کہیں نہ کہیں دیکھا ہوگا اور پھر طریقہ حاضرات بھی ملاحظہ کیا ہوگا۔ میں دعوے کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ جس کتاب میں یا جس شخص کے پاس یہ حاضرات ہوگی وہ نامکمل و ادھوری ہوگی کیونکہ نقل اعمال عموماً نامکمل ہی آپکو ملیں گے۔ اب آپ حضرات کو یہ اعتراض قطعی نہیں ہونا چاہئے کہ یہ حاضرات نقل شدہ ہے۔ تنقید کرنے سے بہتر ہے کہ اس کتاب سے آپ لوگ کچھ فیض اٹھائیں ورنہ یوں ہی ساری عمر آپ کی تنقید کرنے میں گزر جائیگی اور آپ کچھ بھی حاصل نہ کرسکیں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علوم اشراقیات سے مالا مال کرے۔

یہ حاضرات ہفت کواکب سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے ہر روز دہر ساعت میں کھل جاتی ہے۔ سوائے ابر آلود و بارش کے موسم میں۔ عامل کو چاہئے کہ وہ ہفت کواکب کی ہفت دھات سات

تولہ لیکر ایک عدد چراغ بنوائے اور اس پر نقش ہذا کندہ کرے اور ساتوں ستاروں کے بخور برابر روشن کرتا رہے اور سات عدد نقش لکھ کر اس کا بھی فتیلہ بنا کر کوری روئی لپیٹ دے۔ ان تمام کاموں کو بروز نوچندی جمعرات ساعت مشتری میں کرے۔ اب عامل اسی روز سے ترک جلالی کرکے بوقت تہجد زمین پر سات رنگ کا مصلا بچھا کر خود بھی سات رنگ کا کپڑا پہن کر قبلہ رو بیٹھے اور چراغ میں سات قسم کا خوشبودار روغن ڈالکر اس میں فتیلہ روشن کرے اور بخور بھی ہفت کواکب کا روشن کرتا رہے اور سات قسم کے پھول سات قسم کے میوے، سات قسم کی اصلی گھی میں بنی ہوئی مٹھائی، سات قسم کے اناج اور ایک عدد مٹی کا لوٹا جس میں دریا یا کنوئیں کا صاف پانی ڈالا ہو۔ یہ تمام چیزیں سامنے رکھ کر حضرت خضر علیہ السلام کی نیاز دیکر مٹی کے لوٹے میں سات عدد پھول، سات دانے میوے، تھوڑی تھوڑی سی سات قسم کی مٹھائی، سات دانے اناج ڈالکر چراغ کے فتیلے کا دھواں کسی مٹی کے مضبوط برتن میں اکٹھا کرنے کے لئے رکھدے۔ اب عامل خود عمل ہذا سات سو مرتبہ معہ اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف کے ورد کرے۔ یہ عمل کل سات یوم کا ہے۔ بعد پڑھائی کا جل پر چراغ کا روغن جل کر پھونک ماردے۔ اسی طرح روزانہ تمام سامان نیالے کر روزانہ ورد کیا کرے۔ صرف چراغ اور مٹی کا کورہ برتن جو کہ کاجل جمع کرنے کیلئے استعمال کیا تھا محفوظ رکھے اور شرینی معصوم بچوں کو بانٹ دے۔ باقی تمام سامان دریا یا سمندر وغیرہ میں صبح سورج نکلنے سے قبل ڈال آیا کرے۔ چراغ میں روزانہ ایک عدد بوقت پڑھائی فتیلہ لازمی جلانا ہوگا اور اس کا دھواں بھی اکٹھا کرنا ہوگا۔ اسی طرح کل سات یوم کا جب چلہ مکمل ہو جائے تو عامل حاضرات ہذا کا عامل ہے۔ زکوٰۃ قائم رہنے کیلئے کم از کم ایک سو ایک بار عبارت عمل کا ورد کرنا لازم ہے اور ایک عدد نقش بھی روزانہ لکھا کریں۔ آخری دن کی شرینی عامل تھوڑی سی خود کھالے باقی معصوم بچوں کو تقسیم کردے۔ یہ ضروری ہے۔

ترکیب حاضرات وہ تمام سامان جو کہ آپ نے بوقت چلہ کشی استعمال کیا لیکر اس پر خواجہ خضر علیہ السلام کی نیاز دیکر ایک معصوم بچے یا بچی جو کہ شریف النفس ہو، پاک صاف ہو، نہلا دھلا کر اس کے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر کسی نوک دار چیز سے نقش لکھ کر اس پر کاجل لگا کر لڑکا یا لڑکی اس پر نگاہ کرے اور آپ عبارت عمل بار بار پڑھ کر بچے پر دم کرتے رہیں۔ چند لمحے میں حاضرات کھل جائیگی۔ اس حاضرات سے کوئی ناجائز بات نہ معلوم کریں ورنہ حاضرات کا عمل ختم بھی ہو جائیگا اور آپ کو دینی و دنیاوی بہت زبردست نقصان پہنچے گا۔ نقش درج ذیل ہے۔

۱

۲ ۱۱ ۴

۳ ۵

۶

حاضرات خواجہ خضر علیہ السلام

دھن صاحب تم فائز غیر خواج زگر وسے پیر پالیچ گوہر زمیاں پیر ہو پروریت کرو اسو اس گھی کے چراغ دست میں چل دھر کے تمہارے پاس گھلٹے سے بلٹے نور بہلو گنجن لہے پیر وقت ہر اک بملے تو ہو نس تارا پاک دل سے رکھا روزہ اچھی ناپ بنائی چو کھا چا کھا چو کھا روٹ اور دیسے کی دیگ پکائی لیکے چلو دیگ گھاٹ کو اور ساری سیدنی دھائی اول پھول اور دسوندہ بیڑا اور چیاغی چڑھائی سب بہشتی ملکر پڑھو چراغ نام اور سنے ستا بھائی حق نام باری تعالیٰ کا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

طریقہ زکوٰۃ سوا پاؤ آٹے کا ایک عدد چومکھا چراغ بناوے اور سوا پاؤ اصلی گھی، ایک سو ایک عدد چنبیلی کے پھول اور اگر بتی لے کر عامل کسی دریا کے کنارے چلا جائے۔ یہ بروز نوچندی جمعرات کی شب کو ترک جلالی کرکے اور روزہ رکھ کر کرنا ہوگا۔ عمل کل اکتالیس یوم کا ہے۔ عامل سب سے پہلے اگر بتی یا عمدہ لوبان کا بخور روشن کرکے چراغ میں گھی ڈالکر کوری روئی کی چار بتی بنا کر چراغ ہذا کے چاروں کونوں میں رکھ کر ان کو روشن کرکے عبارت عمل پڑھنے سے قبل ایک سو ایک بار درود شریف پڑھ کر عمل کی عبارت ایک بار پڑھ کر ایک عدد چنبیلی کا تازہ پھول اٹھا کر اس پر دم کرکے دریا میں ڈالدے۔ اسی طرح ایک بار عمل پڑھ کر یکے بعد دیگرے دم کرتے ہوئے تمام پھولوں کو دریا میں ڈالتا رہے۔ جب ایک سو ایک پھول آپ دریا میں دم کرکے ڈال چکے ہیں تو ایک سو ایک بار درود شریف پڑھ کر عمل ختم کردیں۔

خیال رہے کہ چراغ کا دھواں ضائع نہ ہونے دیں، بلکہ اس کو کسی مٹی کے آبخورے وغیرہ میں جمع کرتے رہیں اور پڑھائی کے بعد اس پر دم کرکے کھرچ کر نکال کر محفوظ رکھیں۔ یہ کاجل آپکو روزانہ لازمی نکالنا ہوگا کیونکہ یہ ساری عمر عمل حاضرات میں کام دیتا رہیگا۔ چراغ اور بقیہ گھی کو آپ محفوظ رکھیں یہی آپکو اکتالیس یوم بطور غذا سحری اور افطار کیلئے استعمال کرنا ہوگا۔ چراغ توڑکر اسکی روٹی گھی میں پکائیں اور کھایا کریں اور قطعی کسی بھی کھانے کی چیز کی ممانعت ہے۔ روزانہ آپکو گھی، آٹے کا چومکھا چراغ، چنبیلی کا تازہ ایک سو ایک پھول اور بخور روزانہ نیا استعمال کرنا ہوگا۔ اسی طرح آپ کل اکتالیس یوم کا چلہ مکمل کریں۔ روزانہ آپکے پاس جو چراغ کا گھی بچتا رہا تھا اسکو تھوڑا تھوڑا روزانہ محفوظ کرتے رہا کریں۔ یہ بیماروں کے لئے بھی اکسیر ہے اور اگر اسکی ایک دیگ بریانی بناکر پورے شہر کو بھی کھلائیں تو ختم نہ ہوگی لیکن یہ کام عامل خود دیگ پر چادر ڈال کر کرے۔ یہ میں مبالغے سے یا دروغ گوئی سے نہیں بیان کررہا بلکہ حقائق بیان کررہا ہوں جس کا دل چاہے آزمالے۔

آخری دن جب آپ کا چلہ مکمل ہو تو لازمی ہے کہ بچے ہوئے گھی سے بریانی بناکر اس پر موکلات و خواجہ خضر علیہ السلام کی نیاز دے کر اس کا ثواب پہنچائے اور یہی چاول چاہے لاکھوں کروڑوں افراد کو بھی کھلائے تو بھی ہرگز نہ کم ہوں گے اور نہ ختم۔ یہ عجائبات سے ہے۔ آپ لوگ تو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں کہ میں بہت بڑا عامل کامل ہوں اور دنیا میں مجھ سے بڑا کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔ تو ان استادوں و عاملوں سے میری گزارش ہے کہ ان کے پاس کیا اس پائے کی حاضرات کوئی ہے؟ اگر ہے تو وہ سامنے میدان عمل میں آکر مشاہدہ کرائیں میں بھی ان کی شاگردی اختیار کرلوں گا۔

ترکیب حاضرات: واضح ہو کہ یہ حاضرات ہر ایک کو نظر آتی ہے جس میں عمر کی کوئی قید نہیں یعنی نابالغ و بالغ کی کوئی قید نہیں ہے۔ لہٰذا معروف طریقے سے ناخن، ہاتھ کی ہتھیلی یا کسی شیشے وغیرہ پر کاجل لگاکر عبارت عمل پڑھ کر معمول پر دم کریں۔ فی الفور حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائینگے۔ جو بات معلوم کرنا چاہیں پوچھیں ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملیگا۔

حاضرات شہنشاہ یکتا نوش و خدام یکتا نوش

عَزَمْتُ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَجِيْبُوْا وَاَحْضُرُوْا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِخَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ غَرْبًا كَهْلًا كَهْلًا سَرْنِغَا سُرْنِغَا بَنِيًّا نَبِيًّا اَحْضُرُوْا وَصَعْب بِحَقِّ شَاهِ مَلِكْ يَكْتَا نُوْشْ سُرْخْ تَاجُ الْمُلُوْكِ حَاضِرْ شَوْ جِنْ دِيْو حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ پِرْ يَكَا حَاضِرْ شَوِيْ حَاضِرْ شَوِيْ حَاضِرْ شَوِيْ۔

طریقہ زکوٰۃ: یہ عمل حاضرات کل چہل یوم کا ہے اور دوران زکوٰۃ ترک جلالی لازم ہے۔ بروز نوچندی اتوار سے اس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔ بوقت تہجد رو بقبلہ ہوکر عامل سرخ لباس، سرخ مصلہ اور سرخ ٹوپی یا پگڑی پہن کر بخور شمس کا روشن کرے اور ایک عدد کانسی چراغ جس پر ذہب کا پانی چڑھا ہوگا اس میں روغن چنبیلی ڈال کر ایک عدد کوری روئی کی بتی اس میں ڈالکر اس کو روشن کرے اور اس کا کاجل بھی کسی برتن میں اکٹھا کرتا رہا کرے۔ یہ کاجل آپکو روزانہ پڑھائی کے دوران اکٹھا کرنا ہوگا اور پڑھائی کے بعد اس میں روغن چنبیلی ملاکر دم بھی کرنا ہوگا۔ اب آپ عزیمت ہذا چہل بار معہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کریں۔ جب پڑھائی ختم ہو تو چراغ بجھادیں اور کاجل بھی کھرچ کر نکال لیں اور اس پر دم کردیں۔ اسی طرح روزانہ پڑھائی کے بعد کیا کریں۔ آخری دن شرینی پر پڑھائی کے بعد فاتحہ دیکر اس کا ثواب خصوصیت سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام و تمام جن و انس کو بخش دیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم از کم سات بار عزیمت روزانہ وقت مقررہ پر ورد کیا کریں۔

ترکیب حاضرات: جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل پہلے سرخ لباس، سرخ مصلا، سرخ پگڑی یا ٹوپی خود پہنے اور نابالغ لڑکے یا لڑکی کو بھی سرخ لباس پہنا کر مصلے پر بٹھائیں اور آپ خود بھی بیٹھ جائیں اور چراغ روشن کردیں اور بخور شمس بھی روشن کردیں اور ایک عدد کانسی پلیٹ لیں جس پر شمس کا آب چڑھا ہوگا۔ اس کے درمیان گولائی سے کاجل لگاکر رکھدیں اور شرینی سفید پر نیاز دیکر اسکا ثواب خاص طور پر تمام اجنہ و حضرت سلیمان علیہ السلام و جملہ انسانوں کی ارواح کو جو اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں پہنچائیں۔

اب آپ کاجل والی پلیٹ مصلے پر رکھیں اور بچہ یا بچی اس پر نگاہ رکھے اور آپ اول گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت مذکور ورد کرنا شروع کر دیں اور جب ایک بار مکمل ہو جائے تو بچے پر دم کریں۔ اسی طرح وقفے وقفے سے عزیمت پڑھ پڑھ کر دم کرتے رہیں۔ زیادہ سے زیادہ گیارہ بار آپ عزیمت پڑھیں گے۔ اسی دوران حاضرات کا نزول ہو جائیگا۔ ایسے وقت پر عامل اپنا اور بچے کا سلام پیش کرے ا۔ جو بات بھی معلوم کرنا ہو بلا جھجک پوچھیں ہر سوال کا بالکل صحیح اور تسلی بخش جواب ملے گا لیکن اگر آپ نے کوئی ناجائز بات پوچھنے کی کوشش کی تو آپکو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑیگا اور آپ اس عمل حاضرات سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اس حاضرات سے آپ بڑے سے بڑے آسیب و سحر کو ختم کر سکتے ہیں۔ جب آپ حاضرات سے سوال پوچھ لیں تو پھر ان کو شکریے کے ساتھ اس طرح رخصت کریں۔

بَارَكَ اللهُ فِيكُم اِنْصَرِفُوْ مَعَ السَّلَامْ۔

حَاضرات شاہ یکتا نوش

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ يَا بادشاہ یَکْتَا نُوش مَلِكِ الْجِنْشِ وَالْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَبُوحَا اَبُوحَا اَبُوحَا اَبُوكَ اَبُوكَ اَبُوكَ طَهْرَكَ طَهْرَكَ طَهْرَكَ جَبْرَكَ جَبْرَكَ جَبْرَكَ اَذْلِ اَذْلِ اَذْلِ۔ تَعْرِيْرُ تَعْرِيْرِ تَعْرِيْرًا تَاذْلِ مَمْلُوكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَقِّ يَا بُدُّوحُ يَا بُدُّوحُ يَا بُدُّوحُ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللهِ بِحَقِّ توریت موسیٰ وَاِنْجِيْلِ عِيْسٰى وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ فُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ۔

طریقہ زکوٰۃ اس عمل کی زکوٰۃ دو طرح ادا کی جاتی ہے۔ ایک زکوٰۃ کبیر اور دوسری زکوٰۃ صغیر۔ زکوٰۃ کبیر کا طریقہ یہ ہے کہ عامل ترک جلالی کر کے عبارت عمل روزانہ شب کو قطب کے عدد کے مطابق پڑھا کرے۔ عمل کل اکتالیس یوم کا ہے۔ آخری دن نیاز دیں۔

زکوٰۃ صغیر کا طریقہ یہ ہے کہ عمل اکتالیس بار روزانہ اکتالیس یوم تک پڑھے۔ آخری دن موکلات کی نیاز دیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم گیارہ بار روزانہ ورد کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضرات بوقت ضرورت طفل نابالغ پاک صاف کو مصلے پر بیٹھا کر موکلات کی نیاز دے کر انگوٹھے پر عطر مل کر ناخن پر کاجل سیاہ لگا دیں۔ معمول کو کہیں کہ ناخن پر نگاہ کرے اور عامل عزیمت گیارہ بار پڑھ کر معمول پر دم کرے۔ حاضرات اسی وقت کھل جائیگی جب معمول کو کچھ آدمی حاضرات میں نظر آئیں تو ان سے کہے کہ زمین صاف کر کے چھڑکاؤ کریں۔ پھر فرش بچھوائیں۔ جب سب سامان مہیا ہو جائے تو معمول کہے کہ آج جس بادشاہ کا روز عمل ہے اس کو طلب کرو۔ جب بادشاہ آجائے تو معمول آدمیوں سے کہے کہ ایک بکرا لا کر ذبح کرو اور پلاؤ پکاؤ۔ جب پلاؤ پک جائے تو بادشاہ سے کہیں کہ وہ کھالیں۔ جب پلاؤ کھا چکے تو مدعا جو ہو بیان کر کے کہے کہ ہر بات بالکل سچ اور صحیح بتائیں۔ اگر آپ آسیب یا سحر کو ختم کروانا چاہیں تو ان سے کہیں وہ سحر و آسیب کو ختم کر دینگے۔ بعد وہ ان کو شکریے کے ساتھ رخصت کریں۔ اگر عامل مشاق ہو تو بالغ و نابالغ کی قید ختم ہو جاتی ہے۔

حَاضرات آیت الکرسی

اَللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَجِبْ يَا جِبْرَائِيْلُ يَا رَفْتَمَائِيْلُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۔

طریقہ زکوٰۃ عروج ماہ قمری میں عامل بروز نوچندی اتوار تھوڑی سی جوار لے کر سفوف ہلدی خالص سے جوار کو زرد کرے اور صبح سورج طلوع ہونے سے قبل سورج مکھی کے پودے کے پاس جا کر اس کے نیچے رکھ دے اور پودے پر اپنا سایہ نہ پڑنے دے اور پودے سے مخاطب ہو کر کہے کہ "میں آج تجھے دعوت دیتا ہوں کل میں تجھے اپنے کام کے لئے لے جاؤں گا۔ اور تجھے میرا کام کرنا ہوگا۔" اب دوسرے دن اسی پودے کے پاس جائے اور کہے کہ "میں ابھی تجھے لینے آیا ہوں میرے ساتھ چل۔" اب اس پودے کے پتے توڑ لائیں اور کچل کر اس کا عرق نکالیں اور اس میں کپاس کے کوری روئی بھگو کر سائے میں خشک کریں۔ اب روغن کنجد سیاہ کو کورے

مٹی کے چراغ میں ڈالیں اور روئی بتی بتی بناکر بروز اتوار چراغ میں روشن کرکے اسکا کاجل بناتے وقت عبارت عمل بمابرمعہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کرتے رہیں۔ جب تمام بتی جل جلئے تو درود شریف پڑھ کر کاجل اتار کر اور چراغ والا تیل اس میں ملاکر دم کردیں اور چراغ کے تیل پر بھی دم کرکے محفوظ کرلیں اور شرینی پر نیاز دے کر خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کردیں۔ اب آپ حاضرات ہٰذا کے عامل ہیں۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو اول نیاز موکلات کی دے کر طفل نابالغ پاک وطاہر کی ہتھیلی پر کاجل لگاکر معمول اس سیاہی میں نگاہ رکھے اور عامل عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے فوراً حاضرات کھل جائیگی جو سوال کریں گے بالکل صحیح جواب ملے گا۔

حاضرات کمال شاہ پٹھان

کمال شاہ پٹھان مرد مسلمان ہاتھ میں لے کر رکھا منہ میں پان پیٹ میں گھستا جلئے کاٹ چھاٹ کرتا جائے پرانی چوکی اٹھاتا جائے بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ یا کمال شاہ پٹھان معہ اپنی افواج جلد حاضر ہو جلد حاضر ہو جلد حاضر ہو۔

طریقہ زکوٰۃ عامل ایک عدد مٹی کی چھوٹی سی چوکی بنائے۔ یہ تقریباً ڈیڑھ فٹ چوڑی اور لمبی ہونی چاہئے اس چوکی کو کسی علیحدہ کمرے میں رکھیں۔ کمرے میں کوئی دیگر سامان نہ ہونا چاہئے اور جب تک عامل اس میں چلہ کشی کرتا رہے گا۔ ان دنوں کمرے میں کسی دوسرے شخص کا داخلہ منع ہے۔ عروج ماہ قمری میں عامل نوچندی اتوار سے متبرک جلالی بوقت اذان مغرب چوکی کے بیچ میں اوپر ایک عدد چاندی کا چراغ رکھ کر اس میں روغن چنبیلی ڈال کر روئی کی بتی کا فتیلہ روشن کرے اور اسی چوکی کے اوپر چاروں طرف گلاب کے چند عدد تازہ پھول رکھے اور چراغ کے پاس یا اس کے گرد تین عدد ثابت پان لگاکر بمعہ چھالیہ، لونگ، الائچی ایک عدد رکھے اور ایک عدد برتن میں کچھ کوئلے جلاکر اس کو بھی چوکی پر رکھے اور اس میں لوبان کا بخور جلاکر نماز مغرب ادا کرکے سوا سیر مٹھائی پر نیاز دے جس کا ثواب کمال شاہ پٹھان کو پہنچائے۔ بعدہٗ عبارت عمل کو ایک سو اکیس مرتبہ قبلہ رو بیٹھ کر پڑھے اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر اکیس یوم عمل مذکور پڑھے۔ آخری دن روز اول کی طرح نیاز سوا سیر مٹھائی پر دے لیکن جب آپ کی پڑھائی ختم ہوگی اسکے بعد نیاز دینا ہے شرینی آپ خود بھی کھاسکتے ہیں اور معصوم بچوں میں بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔ دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرتے رہیں روزانہ پان، چھالیہ، لونگ، الائچی خورد آپ کو خود کھانا ہوگا اور یہ روزانہ آپکو تازہ رکھنا ہوگا۔ نیاز روز اول وآخر دی جائیگی۔ چراغ روزانہ وقت مقررہ پر جلاکر یگا اور اسکو جو بھی نکلے گا۔ اس کو کسی برتن میں اکٹھا کرنا ہوگا اور روزانہ پڑھائی کے بعد اس پر دم بھی کرنا ہوگا اور کھرچ کر اس کاجل میں چراغ کا روغن ملاکر کسی بوتل میں محفوظ رکھیں۔ یہ کاجل بوقت حاضرات کام آئیگا۔ پھول گلاب بھی روزانہ تازے چوکی پر رکھنے ہوں گے۔ پرانے خشک پھولوں پر نئے پھول رکھ دیا کریں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم روزانہ اکیس بار عبارت عمل ورد کرنا لازم ہے۔

ترکیب حاضرات واضح ہو کہ یہ حاضرات سحر زدہ کیلئے نہایت درجہ اکسیر ہے۔ گو کہ دیگر کام بھی اس سے لیا جاسکتا ہے لیکن میں نے چند مرتبہ اس کو سحر زدہ مریضوں پر آزمایا۔ نہایت تسلی بخش پایا۔ آپ بھی آزمائیں اور نتیجے سے خاکسار کو مطلع کریں۔ جب بھی حاضرات کرنا ہو اس وقت چوکی پر تمام لوازمات رکھ کر چراغ روشن کریں۔ نیاز دیکر ایک پان خود کھائیں ایک مریض کو دیں تیسرے پر کاجل لگاکر اس پر مریض نگاہ کرے اور عامل عمل پڑھ کر مریض پر دم کرے۔ حاضرات کھل جائے گی۔ اس سے سحر ختم کرنے کیلئے کہیں فوراً ختم کردیں گے پھر انکو رخصت کردیں۔

حاضرات الارواح مرشداں

تَقَلَّبْنِیْ وَلَاتَرُدُّ سُؤَالِیْ اَغِثْنِیْ مُرْشِدِیْ عَنْ اِبْحَالِیْ

طریقہ زکوٰۃ بروز نوچندی جمعرات کسی ولی اللہ کے مزار پر بعد نماز مغرب حاضر ہوکر فاتحہ دیں۔ بعدہٗ مزار کے پائنتی میں کھڑے ہوکر مندرجہ بالا اشعار ایک بار معہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے پڑھیں گے آنکھ کو بند رکھ کر پڑھائی کریں۔ انشاء اللہ دوران پڑھائی یا پڑھائی ختم ہونے کے بعد صاحب مزار کا دیدار ہوگا۔ ایسے وقت پر ان سے ایک عدد مٹی کے چراغ کا عمل حاضرات کیلئے طلب گار ہو چنانچہ جب وہ اجازت دے دیں تو مزار کے پاس سے کوئی بھی ایک عدد

چراغ اٹھا لائیے۔ گھر واپس آکر اس میں خوشبودار روغن ڈالکر روئی کی بتی روشن کرکے کاجل بنائیے اور اس کاجل میں چراغ کا روغن ملاکر رکھ دیں۔

ترکیب حاضرات عامل اپنی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی گولائی میں کاجل لگاکر اس میں نگاہ کرے اور چند مرتبہ عبارت عمل پڑھے فی الفور حاضرات کھل جائے گی۔ جو چاہیں دریافت کریں۔ صحیح جواب ملے گا۔ اسی طرح طفل نابالغ پر بھی یہ حاضرات مؤثر ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کیلئے بذریعہ خط رجوع کریں۔ دوران زکوٰۃ اگر ایک دن میں ملاقات نہ ہو تو تین یوم برابر عمل کریں۔

حاضرات شہزادہ فتح علی پسر بکتا نوش

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَجِبْ یَا مَهَائِیْلُ یَا عَمَّا فِیْلُ یَا تَفْتَائِیْلُ یَا سَائِیْلُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اُحْضُرُوا الْمُسَخَّرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ بِحَقِّ هُمُوْشِ تَشْلِیْقًا تَشْلِیْقًا حَرْفُوْشِ حَرْفُوْشِ حَرْفُوْشِ عَدْفُوْشِ مَدْفُوْشِ صَرْطُوْشِ صَرْطُوْشِ تَشْفِیْشًا تَشْفِیْشًا اَرْفُوْشِ اَرْفُوْشِ هَدُوْشِ هَدُوْشِ بِحَقِّ کَیَهْعَشْیِ الْجِنِّ وَالْاَرْوَاحِ وَالشَّیَاطِیْنِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا وَیَا فَتْحَ عَلِیْ شَاہ حَاضِرْ شَو۔

طریقہ زکوٰۃ بروز نوچندی اتوار یا جمعرات سے عامل ترک جلالی کرکے رات کے وقت ٹھیک بارہ بجے باوضو ہوکر جائے نماز پر بیٹھ کر رو بقبلہ ہوکر ایک عدد مٹی کا چراغ لیکر اسمیں روغن چنبیلی ڈال کر ایک عدد نقش کا فتیلہ بناکر چراغ میں روشن کرے اور اس کے دھوئیں کا کاجل بنائیے کیلئے اوپر ایک برتن رکھے۔ اب آپ بخور لوبان کا روغن کرکے کسی سفید شرینی پر موکلات عزیمت کی نیاز دیں۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت ایک سو گیارہ بار ورد کریں۔ بعدہٗ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل ختم کریں۔ اسی طرح کل چہل یوم روزانہ پڑھا کریں۔ روزانہ ایک عدد نقش کا فتیلہ بناکر چراغ میں جلانا واجب ہے تاکہ آپ نقش ہذا کے عامل بھی ہوجائیں نیز روزانہ کاجل پر پڑھیں کے بعد دم بھی کردیا کریں۔ اور اس میں چراغ کا روغن بھی ملاتا ہوگا نیز روزانہ کاجل اتار کر محفوظ کرتے رہیں۔ یہ آپ کو تاحیات کام دے گا۔ بوقت حاضرات اسی کاجل کی سیاہی میں معمول نگاہ رکھے گا اور حاضرات کا نزول اسی کاجل کی سیاہی میں ہوگا۔ دوران پڑھائی بخور لوبان برابر روشن کرنا ہوگا۔ نیاز روز اول پڑھائی سے قبل اور چالیسویں روز بعد مکمل چلہ کشی آپکو دینا ہوگی۔ یہ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم از کم عمل ہذا روزانہ آپ گیارہ مرتبہ ورد کریں۔ نقش وفتیلہ بعد چلہ کشی روزانہ بنانے کی ضرورت نہیں۔

ترکیب حاضرات اول عامل ایک عدد نقش تحریر کرکے کسی پاک جگہ پر ایک چادر بچھائے اور نقش کو ایک آئینہ پر رکھ کر طفل نابالغ کو آئینہ دیکر ہدایت کرے کہ وہ نقش کی سیاہی میں نگاہ رکھے اور عامل عزیمت مذکور چند بار پڑھ کر کالی ارد پر دم کرکے مشرق، مغرب، شمال وجنوب کی سمت پھینکے اور کچھ معمول کے سر پر مارے چند لمحے بعد حجاب آہستہ آہستہ معمول کی آنکھوں سے اٹھنا شروع ہوگا۔ وہ دیکھے گا کہ ایک سقہ میدان لق ودق میں چھڑکاؤ کر رہا ہے۔ پھر جاروب کش جھاڑو دیتا ہوا نظر آئے گا۔ اسکے بعد فراش فرش بچھاتا ہوا دکھائی دے گا۔ پھر کچھ لوگ کرسیاں اس پر رکھتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ایک طلائی وجواہر نگار کے اردگرد قرینہ سے بہت سی کرسیاں بچھی ہوئی نظر آئیں گی اور کچھ لوگ آتے ہوئے اور ان کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے نظر آئیں گے۔ آخر میں ایک جوان خوبرو لباس شاہانہ زیب تن کئے ہوئے نظر آئے گا۔ اس کو دیکھتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے لوگ تعظیماً کھڑے ہوجائیں گے۔ یہی شہزادہ فتح علی پسر بکتا نوش ہے۔ ایسے وقت پر عامل اپنا اور معمول کا سلام پیش کرے۔ یہ کام طفل کرے گا۔ پس بعد سلام عامل اپنا مدعا فتح علی سے معمول سے کہلوائے۔ فی الفور پورا کریں گے۔ اگر کسی پر جن بھوت پریت یا سحر کا اثر ہوگا تو وہ بھی بآسانی اس حاضرات سے ختم ہوسکتا ہے۔ جب عامل کا مقصد حاضرات سے پورا ہوجائے تو ان کو شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔ اس نقش کے چہار سمت بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر ہے۔ چہار سمت چہار جلیل القدر فرشتوں کے نام درج ہیں۔ لہٰذا آپ صرف حاضرات کے وقت یہ نقش بمعہ اسماء چہار موکلات وبسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر کریں اور دوران زکوٰۃ صرف نقش کے اعداد خانوں میں پر کریں کیونکہ آپکو اسکا فتیلہ جلانا پڑے گا۔

۲۵۰	۲۵۳			۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴			۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸			۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷			۲۴۶	۲۵۷

حاضرات الجن

اَللّٰھُمَّ اُھْتَدَیْتُکَ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ وَاِسْتَقْبَلْتُکَ شَلْخَصْنَا شَلْخَصْنَا شَلْخَصْنَا بَلْخَسْنَا بَلْخَسْنَا بَلْخَسْنَا مَلْکَسْنَا مَلْکَسْنَا مَلْکَسْنَا مَنَاعَزْھُمْ عَلَقْتُ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِحَقِّ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ بِنْ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ۔

طریقہ زکوٰۃ واضح ہو کہ یہ حاضرات بغیر زکوٰۃ مؤثر ثابت نہ ہوگی اس حاضرات کے متعلق کتب معتبرہ میں رقم ہے کہ یہ حاضرات بغیر زکوٰۃ ادا کئے فوراً کھل جاتی ہے جبکہ میرا ذاتی تجربہ و مشاہدہ یہ ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے یہ ہرگز نہ کھلے گی۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ بروز سورج گرہن عامل پاک و طاہر باوضو ہو کر ایک عدد مٹی کا چراغ، روغن چنبیلی حسب ضرورت ایک عدد مٹی کا آبخورہ اور اس میں کنویں کا پانی رکھیں، عود یا لوبان برائے بخور، لکڑی کا کوئلہ حسب ضرورت روئی کا ایک عدد چھوٹا سا فتیلہ چراغ میں جلانے کیلئے ماچس ایک عدد، ایک عدد لوہے کی چھوٹی سی کڑاہی جس میں کوئلہ دھکایا جائے گا۔ مٹی کا تیل حسب ضرورت۔ یہ تمام سامان لیکر آپ کسی لق و دق میدان یا پہاڑ پر چلے جائیں۔ اول کڑاہی میں کوئلے مٹی کے تیل سے جلائیں بعدہٗ چراغ کو فتیلہ سے روشن کریں۔ چراغ کے آگے مٹی کا پانی والا آبخورہ رکھیں اور بخور روشن کرکے روبقبلہ ہو کر عزیمت مذکورا اُس وقت تک ورد کرتے رہیں جب تک کہ سورج گرہن لگا ہوا ہو جب یہ ہائی ختم ہو تو نیاز شرینی پر دیکر خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں نیز آبخورے کا پانی حفاظت سے کسی بوتل میں رکھیں۔ اسی آب میں حاضرات نظر آئے گی۔ نیز چراغ بھی حفاظت سے رکھ لیں یہ بھی بوقت حاضرات استعمال ہوگا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل عزیمت روزانہ کم از کم گیارہ بار وقت مقررہ پر ورد کیا کریگا۔ دوران زکوٰۃ بخور برابر روشن کرتا ہوگا۔

ترکیب حاضرات جب بھی عامل حاضرات کا طالب ہو۔ اس وقت ایک طفل نابالغ پاک و طاہر کو حاضر کرے اور اول شرینی پر نیاز حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی دے کر اس کا ثواب جملہ جن و انس کو پہنچائیں اور موکلات عزیمت کو بھی اس کا ثواب بخشیں۔ اب آپ چراغ میں روغن چنبیلی ڈالکر روئی کا فتیلہ اس میں روشن کریں چراغ طفل کے سامنے تقریباً ایک فٹ کے فاصلے پر ہوگا۔ اب معمول کے سامنے زمین پر رکھیں تاکہ چراغ کے فتیلے کی لو پانی میں نظر آئے اور معمول اس آبخورے کے آب میں چراغ کے فتیلے کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے دیکھے عامل گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت چند مرتبہ پڑھکر معمول پر دم کرے۔ انشاء اللہ اسی لمحے حاضرات کھل جائے گی اور ایک جن معمول کو نظر آئے گا۔ اس وقت اسکو سلام پیش کرکے اپنا مقصد عامل معمول کے ذریعے پوچھے ہر سوال کا جواب بالکل درست ملا کرے گا۔ پھر اسکو شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

حاضرات ہفت شہنشاہ

فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآئَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ہ نُرِیْ اِبْرَاھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ہ

طریقہ زکوٰۃ واضح ہو کہ جیسا کہ کتابوں و رسالوں میں درج ہے کہ بغیر زکوٰۃ ادا کئے ہوئے بھی عامل اس حاضرات کو کر سکتا ہے اور جواب بھی درست ملے گا تو ان عاملوں کی یہ بھول ہے۔ ہرگز ایسا نہیں ہے وہ الگ بات ہے کہ کسی کی بہت زبردست روحانی طاقت ہے تو وہ اپنی روحانی طاقت سے حاضرات میں کامیاب ہو جائے گا۔

اس عمل کی زکوٰۃ صرف ایک یوم میں مکمل ہو جاتی ہے زیادہ طویل چلہ کشی نہیں ہے طریقہ یہ ہے کہ بروز نوچندی اتوار یا شرف

شمس میں یا شمس کی کسی سعد ساعت میں ایک عدد ذہب کا چراغ بنوائیے یا فضہ خالص کا چراغ بنوا کر اس پر ذہب کا پانی چڑھوا کر اس کے اندر نقش کندہ کرائیے اور ایک عدد اسی دھات کی پلیٹ بھی بنوائیے۔ اس کے اندر بھی نقش کندہ کرائیے۔ اب ایک عدد نقش کاغذ پر تحریر کرکے اسکا فتیلہ بھی بنلیجئے۔ اب آپ بخور شمس لیکر ساعت شمس میں پاک و طاہر ہو کر قبلہ رو جائے نماز پر بیٹھ کر بخور شمس کوئلے جلا کر روشن کریں اور چراغ میں روغن چنبیلی یا گلاب ڈال کر اس میں فتیلہ روشن کریں اور پلیٹ اس کے اوپر فتیلہ کا دھواں جمع کریں اور سات چھٹانک سات قسم کی مٹھائی پر موکلات آیت مذکورہ کی نیاز دے کر ثواب پہنچائیں۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر آیت مذکور پانچ ہزار دو سو چھیانوے مرتبہ پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر کاجل اور چراغ پر پھونک ماردیں۔ ایک بات کا خیال رکھیں جب آپکی پڑھائی ختم ہو تو تمام فتیلہ بھی جل کر ختم ہو جانا چاہئے۔ اب آپ پلیٹ کا چراغ ٹھنڈا ہونے پر کاجل کو پلیٹ سے کھرچ لیں اور کسی شیشی میں رکھ کر اس میں چراغ کا روغن ملا کر بند کرکے محفوظ رکھیں۔ چراغ اور پلیٹ کو بھی محفوظ جگہ پر رکھیں خیال رہے کہ پلیٹ کو اندرونی طرف سے خوب صاف کسی روئی وغیرہ سے کردیں تاکہ نقش میں صاف اور واضح نظر آئے کسی پر سیاہی لگی ہوئی نہیں ہونی چاہیئے۔

ترکیب حاضرات پہلی حاضرات بروز اتوار کرنا لازم وواجب ہے۔ پھر آپ جس دن چاہیں حاضرات کرسکتے ہیں۔

چراغ، پلیٹ، بخور ہفت کواکب کا اور ایک عدد نقش کا فتیلہ تحریر کرکے چراغ میں روشن کرکے کوئلے پر بخور روشن کرکے سات قسم کی مٹھائی پر موکلات کی نیاز دیکر پلیٹ کے درمیانے دائرے میں کاجل لگا کر طفل نابالغ شریف النفس پاک و طاہر کے دست میں دیکر اس کو ہدایت کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ رکھے۔ اب آپ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عربی میں پوری آیت مذکور پڑھ پڑھ کر مریض پر دم کرتے رہیں اور بچے سے پوچھتے رہیں کہ کیا نظر آتا ہے۔ جب وہ کہے کہ روشنی میں ایک میدان نظر آتا ہے اور اس میں ایک سیاہ شکل نظر آتی ہے تو معمول سے کہلوائے کہ اس شخص سے کہو کہ اپنے بھائی کو بلا کر جھاڑ دو بلاؤ جب جھاڑ دے دی جائے تو کہیئے کہ ایک دنبہ صحیح سالم لا کر اسکو

ذبح کرکے پکاؤ۔ پھر سات عدد کرسی بچھوا کر سات بادشاہ جنات کو بلوائیے جب وہ آجائیں تو عامل اٹھ کر ان کی تعظیم کرکے ان کو کرسی پر بیٹھنے کیلئے کہلوائیں۔ جب وہ بیٹھ جائیں تو ان سے کہئے کہ جب گوشت پک جائے تو آپ لوگ نوش کرلیں۔ جب یہ لوگ کھا کر فارغ ہوں تو کہیئے کہ آج جس بادشاہ کی باری ہے وہ موجود رہیں باقی تشریف لے جائیں۔ جو بادشاہ موجود رہے ان سے جو بھی سوال معلوم کریں گے آپ کو درست جواب دیں گے۔ جب عامل کا مقصد پورا ہو جائے تو ان کو شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔ نیاز کی شرینی عامل خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کردے۔
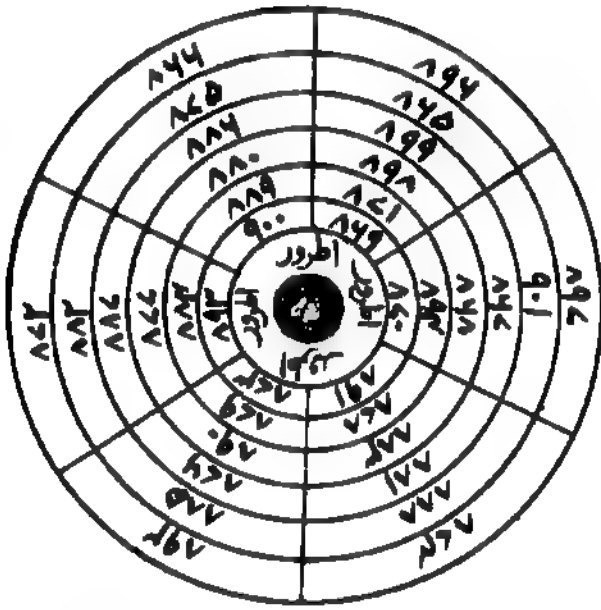
حاضرات سلطان سکندر شاہ

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ جِبْرَائِيْلَ اَنَافِيْلَ اِسْمَاعِيْلَ مُلْكَانِ سُلْطَانِ عَلٰى سَلَاطِيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ اُحْضُرُوْا يَا اَصْحَابَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

طریقہ زکوۃ عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کرکے بروز نوچندی اتوار یا نوچندی جمعرات سے بخور عود روشن کرکے شب ٹھیک بارہ بجے لباس سرخ، عمامہ سرخ، مصلہ سرخ پر کھڑا ہو کر دائیں پاؤں کا پنجہ بائیں پاؤں کے گھٹنے پر رکھ کر عبارت عمل ایک سو ایک بار ورد کرے۔ اول آخر گیارہ

گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ اسی طرح روزانہ سبعہ یوم عمل کرے۔ آخری دن عزیمت کے مؤکلات کی نیاز دیں نیاز سفید شرینی و ایک گلاس آب تازہ مصفی پر دیکر شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں نیز آدھا آب آپ خود پئیں اور آدھا بچوں کو پلادیں۔ اب آپ حاضرات ہٰذا کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ اس عزیمت کو وقت مقررہ پر ہفت مرتبہ ورد کرنا پڑیگا۔

ترکیب حاضرات ایک گلاس شیشے کا لے کر اس میں آب تازہ مصفی بھر کر رکھ دیں اور طفل نابالغ کو کوئی کپڑا سرخ رنگ کا اوڑھا کر سرخ کپڑے کے فرش پر بیٹھائیں اور سامنے اسکے شیشے کا گلاس رکھیں تاکہ طفل اس میں نگاہ رکھے۔ اب عامل عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرتا رہے۔ چند لمحے بعد حاضرات کھل جائے گی۔ جو بھی سوال معمول کے ذریعے کیا جائے گا درست جواب ملے گا۔ بعدہٗ انکو شکریے کے ساتھ رخصت کریں۔

حاضرات برائے آسیب

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ فَتْحُوْنَ فَتْحُوْتَ حَبِيْبَكَ جِيْبَكَ جَيْبَكَ اَلْيَمِيْم اَلْيَمِيْم صَفْلَقَ صَفْلَقَ صَفْلَقَ اَلْسَنَ اَلْسَنَ اَلْسَنَ بَلْسَنَ بَلْسَنَ بَلْسَنَ مَهْلَا مَهْلَا مَهْلَا كَهْلَا كَهْلَا شَنْوَ شَنْوَ شَنْوَ مَرْوَ مَرْوَ مَرْوَ شَقِيًّا شَقِيًّا شَقِيًّا بِحَقِّ سُلَيْمَان بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ شَوْ۔

طریقہ زکوٰۃ عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کرکے بروز منگل بوقت شب جائے نماز پر بیٹھ کر رو بقبلہ ہو کر اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور درمیان میں عزیمت مذکور ستر مرتبہ تلاوت کرے لیکن پہلے نقش بدوح بیس عدد کاغذ پر لکھیں۔ روزانہ شب کو دوران چلہ کشی اگربتی ضرور جلایا کریں۔ اسی طرح کل بیس یوم کا چلہ پورا کریں۔ آخری دن شرینی ہفت قسم کی لے کر اس پر موکلات کی نیاز دے کر شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں نیز روزانہ عزیمت ہفت مرتبہ تلاوت کیا کریں اور نقش ایک عدد لکھا کریں تاکہ زکوٰۃ قائم رہے۔ نقوش کو دریا یا سمندر میں آٹے میں گولی بنا کر ایک ایک کر کے ڈالیں۔ اگر عامل کی روحانی قوت بیدار ہے تو زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب بھی آپ حاضرات کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ چلہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

ترکیب حاضرات اگر چاہے کہ لشکر سلیمانی سے آسیب و ارواح خبیثہ کو قید کرے تو ایک عدد نقش لکھکر اس کے درمیانی دائرے میں عطر لگائے اور طفل نابالغ کی پیشانی اور نقش پر بھی عطر لگائے اور نقش طفل کے ہاتھ میں دے کر اس کو ہدایت کرے کہ درمیانی دائرے میں نگاہ رکھے اور عامل عزیمت پڑھ پڑھ کر معمول پر دم کرتا رہے چند لمحے بعد حاضرات کھل جائے گی۔ یہ عمل بروز سہ شنبہ کرنا بہتر ہے۔ عمل شب کو کرے جس وقت لشکر کا نزول ہو اس وقت ان کو عامل اپنا و معمول کا سلام پیش کرے اور اٹھ کر تعظیم کرے۔ بعدہٗ اگر کسی پر آسیب و سحر وغیرہ ہے تو اس مریض کے متعلق تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد حاضرات سے عرض کرے کہ آسیب و سحر کو ختم کردیں پس وہ قید کرلیں گے اور مریض شفایاب ہوجائیگا۔ بعد مقصد حل ہونے کے حاضرات کو شکریے کے ساتھ رخصت کریں۔ جس نقش پر حاضرات کیا گیا ہے اس کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیا کریں۔

	۷۸۶	۱	
۲	۸	۱۰	
	۳		
	۷	۹	۴
	۵		

حاضرات دیواں و پریاں

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَتَہ اَلسَّاعَتَہ۔

طریقہ زکوٰۃ واضح ہو کہ یہ حاضرات صرف وہ عامل حضرات کر سکتے ہیں جو عزیمت فتحون کی زکوٰۃ ادا کر چکے ہوں۔ یہ عزیمت اس سے قبل والی "حاضرات برائے آسیب" میں درج کی جا چکی ہے۔ وہاں سے آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیت مذکور کی زکوٰۃ عروج ماہ قمری میں ترک جلالی کر کے بروز

نوچندی جمعرات یا نوچندی اتوار سے شب کے وقت بخور عود کا روشن کرکے ایک عدد فضہ خالص کا چومکھا چراغ میں روغن انکول یا روغن چنبیلی ڈال کر چار عدد اس چراغ میں روئی کے فتیلے روشن کرکے آیت مذکور معہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے گیارہ سو گیارہ مرتبہ تلاوت کرے۔ بوقت ریاضت مصلہ سرخ، جامہ سُرخ، عمامہ سرخ ہونا چاہیئے۔ کل گیارہ یوم کا عمل ہے نیز روزانہ چار عدد نقش بھی روئی کے فتیلے میں لپیٹ کر چراغ میں جلانا واجب ہے۔ گیارہویں دن عمل کے تمام ہونے پر سات رنگ کی مٹھائی پر مؤکلات کی نیاز دے کر عمل ختم کریں شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم لڑکیوں کو بھی تقسیم کریں۔ زکوٰۃ ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے روزانہ گیارہ بار آیت مذکور ورد کرنا چاہیئے۔

ترکیب حاضرات بوقت حاضرات بخور عود کا روشن کرکے چار عدد نقش کے فتیلے روشن کرکے نابالغ کو چراغ کی لو پر نگاہ کرنے کو کہیں اور اسکے سر کے آگے بال پکڑ کر سورۃ قریش گیارہ بار پڑھ کر گرہ لگائے اور اول آیت مذکور بعدہٗ عزیمت فتحون اوپر جو کے پڑھ کر پھونک ماریں بعدہٗ اس جو کو لڑکی پر ماریں اور چند جو چہار سمت بھی پڑھ کر پھینکیں۔ چند لمحے بعد تخت پریاں کا نزول ہوگا۔ ایسے وقت پر عامل اپنا اور معمول کا لشکر پریزادوں کو سلام پیش کرے اور جو مدعا ہو اسے بیان کرے۔ فی الفور پورا ہوگا اور اگر کوئی بات معلوم کرینگے تو درست جواب معمول کے ذریعے ملے گا۔ جب آپ کا مقصد حاضرات ہذا سے پورا ہو جائے تو ان کو سلام پیش کرکے رخصت کریں۔ بوقت حاضرات عامل و معمول کا لباس سرخ ہونا چاہیئے۔ نیز لڑکی کے سر پر سُرخ دوپٹہ اور عامل کے سر پر سُرخ ٹوپی یا عمامہ ہونا چاہیئے نیز مصلہ یا چادر سُرخ بھی ہونا چاہیئے۔
قبل از حاضرات نیاز موکلات کی ضرور دیں۔

عو	ا	و	اا	صرعد
صراب صراب صراب صراب				

حاضرات المیمون

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَرْوَاحِ وَيَا صَاحِبَ السِّحْرِ وَالْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ بِحَقِّ مَيْمُوْنِ زَنْگِیْ وَبِحَقِّ مَيْمُوْنِ حَبْشِیْ أَخْرِجَ الْجِنِّ وَالْجِنِّیْ وَلَا نَيْنَرُ مِنْ كُلِّ

مَقَامٍ وَّمَكَانٍ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ بِنْ دَاؤُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَا فُوْفُلَانٍ يَا فُوفُلَانٍ يَاحَرْ قَلْ يَاحَرْ قَلَانْ يَا عَجُوْزُ أُمُّ الصِّبْيَانِ خُذْ هٰذِهِ بِحَقِّ تَوْرِيْتُ مُوْسٰی وَاِنْجِيْلِ عِيْسٰی وَزَبُوْرَ دَاؤُدَ وَفُرْقَانُ مُحَمَّدَ الرَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ بِرَبِّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ شَوْ۔

طریقہ زکوٰۃ یوں تو یہ عزیمت جملہ جائز مقاصد کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اس سے حاضرات بھی نہایت عمدہ کھلتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کرکے بروز نوچندی جمعرات سے اسکی زکوٰۃ نکالنے کا قصد کرے۔ شب جمعرات ٹھیک بارہ بجے قبلہ رو جائے نماز پر بیٹھ کر بخور عود کا روشن کرکے شرینی برفی پر مؤکلات عزیمت کی نیاز دیں۔ برفی کل گیارہ عدد ہوگی۔ بعدہٗ درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر عزیمت ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھکر عمل تمام کرے۔ اسی طرح کل گیارہ یوم تک روزانہ وقت مقررہ پر عمل پڑھا کرے۔ روزانہ گیارہ عدد برفی پر نیاز دینا قبل از عمل واجب ہے۔ بعد فراغت عمل ان برفیوں کو کسی ویران جگہ پر درخت کے نیچے رکھدیا کرے یعنی روزانہ پڑھائی کے بعد درخت کے نیچے برفیوں کو رکھنا ہوگا۔ برفی رکھتے وقت یہ کہے کہ یہ برفی صاحب عزیمت کو پہنچے۔ چلہ کے تمام ہونے پر روزانہ عزیمت گیارہ بار ورد میں رکھنا ہوگا۔

ترکیب حاضرات طفل نابالغ و پاک و طاہر کے انگوٹھے کے ناخن پر عطر ملا ہوا کاجل لگا کر گیارہ بار عزیمت ہذا پڑھ کر دم کرکے معمول کو ہدایت کرے کہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے۔ فوراً حاضرات کا نزول ہوگا۔

حاضرات غوثیہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمَا وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمَا اَجِبْ يَا هَمْرَائِيْلُ مِیَا طَاطَائِيْلُ بِحَقِّ يَا شَيْخ عَبْدُ الْقَادِرِ جِيْلَانِیْ شَيْئًا لِلّٰهِ مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ اِفْتَحْ اَبْوَابَ الْحَاضِرَاتِ يَا بُدُّوحُ يَا بُدُّوحُ يَا بُدُّوحُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔
نوع دیگر:- عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَجِيْبُوْا يَا هَمْرَائِيْلُ

یَاتُومَائِیْل یَاتُوطَائِیْل بِحَقِّ یَاشَیْخ عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِی مَحْبُوْبِ سُبْحَانِی شَیْئًا لِلّٰہِ یَامُحَمَّدُ یَامُحَمَّدُ یَامُحَمَّدُ اَفْتَحْ الْاَبْوَابْ الْحَاضِرَاتِ بِحَقِّ یَابُدُّوْحُ یَابُدُّوْحُ یَابُدُّوْحُ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طریقہ زکوٰۃ مندرجہ بالا دونوں عزیمتیں مثل آفتاب و مہتاب کے ہیں۔ ایک دوسرے سے کوئی کمتر درجہ نہیں رکھتی۔ لہٰذا آپکو جو بھی پسند آئے اسکی زکوٰۃ ادا کر سکتے ہیں۔ میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ جو لوگ مضبوط قادری نسبت رکھتے ہیں۔ اور تقویٰ و طہارت کے پابند ہیں ان کو چاہئے کہ اس جلیل القدر حاضرات کو اپنا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ آپکو کسی دیگر حاضرات کی تمنا نہیں رہے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ قمری میں عامل چاند کی پہلی تا گیارہ یا سترہ تاریخ تک پر سبز جلالی کو اپنا معمول بنائے اور ایک عدد چاندی کا چراغ بنوائے جو کہ بوقت پڑھائی برابر روشن رہیگا۔ اس چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر روئی کا فتیلہ روشن کرنا ہوگا۔ ایک عدد لوبان دانی جس میں کوئلے دہکتے ہوئے ہوں گے۔ اس میں پسا ہوا لوبان بوقت چلہ کشی وقفے وقفے سے چٹکی چٹکی ڈالنا ہوگا۔ یہ بخور ہے۔ ایک عدد لکڑی کی تقریباً ایک سے سوا فٹ چوکی بھی سامنے رکھنی ہوگی اس چوکی کے درمیان میں چراغ رکھنا ہوگا۔ چراغ کے ساتھ لوبان دانی رکھیں اور گیارہ تا سترہ عدد گلاب کے پھول چوکی کے اوپر کناروں پر چاروں طرف رکھنا ہونگے۔ پھول روزانہ تازہ لیں۔

جبکہ روز اول کے پھول بحفاظت محفوظ رکھنے ہونگے روزانہ گیارہ تا سترہ عدد چاندی کی کٹوریوں میں چاولوں کی کھیر ڈال کر چراغ کے چاروں طرف رکھنی ہونگی۔ ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ چوکی سبز رنگ کی لیں پھر اس پر سامان رکھیں۔ کھیر میں سات قسم یا گیارہ یا پھر سترہ قسم کے میوے و پھل ڈالنا ہونگے۔ کھیر روزانہ تازی بنا کر رکھنا ہوگی۔ روزانہ کی کھیر عامل ہر پیالی میں سے تھوڑی خود کھائے اور بقیہ نابالغوں کو تقسیم کر دے۔ یہ خیال رہے کہ زمین پر کھیر نہ گرے۔ بوقت چلہ کشی عامل کا جامہ سبز ہوگا۔ جو کہ دو ٹکڑوں میں ہوگا۔ ایک کو ناف سے اوپر سر تک اوڑھ لیں جبکہ دوسرے کو زیر ناف سے ٹخنے تک لپیٹ لیں جب یہ تمام لوازمات آپ اکٹھے کر لیں تو پھر آپ کو نماز مغرب ادا کرنے کے بعد اپنا منہ شمال کی سمت رکھنا ہوگا اور جائے نماز سبز بچھا کر

تمام لوازمات عمل سامنے رکھیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی نیاز دیکر اسکا ثواب آپؒ و موکلات عزیمت کو پہنچائیں۔ نیاز کے وقت چراغ و بخور روشن کرنا ضروری ہے بہتر ہے کہ آپ اذان مغرب کے وقت فوراً چراغ روشن کر دیں پھر نماز مغرب ادا کرنے کے بعد عمل ہٰذا کی نیاز کھڑے ہو کر شمال کی سمت منہ کر کے نہایت ادب سے دیں۔ بعدہ اول گیارہ بار درود قادری پڑھ کر پھر عبارت عمل ایک سو گیارہ بار پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عمل ختم کریں۔ ان تمام اوقات میں بخور لوبان برابر روشن کرتے رہنا ہوگا۔ اور چراغ بھی مسلسل جلتا رہے گا۔ بعد ختم پڑھنا اللہ رب العزت سے عمل حاضرات کی کامیابی کی دعا مانگیں۔ اسی طرح کل گیارہ یا سترہ یوم کا چلہ کریں۔ چراغ کے دھوئیں کو کسی صاف پلیٹ میں جمع کرتے رہیں اور اس میں روغن چنبیلی چراغ والا ملانا چاہئے اور روزانہ اس پر دم بھی کرنا ہوگا۔ یہ خیال رہے کہ اگر آپ گیارہ یوم کا چلہ کریں گے تو گیارہ عدد پھول گیارہ عدد کھیر کی پیالیاں رکھنی ہونگی اور اگر چلہ سترہ یوم کا کرنا ہوگا تو یہ چیزیں سترہ سترہ عدد لینی ہوں گی۔ چلہ ختم ہونے کے بعد گلاب کے تمام پھولوں کو دریا یا سمندر میں ڈالدیں نیز زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ گیارہ گیارہ بار معہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ورد میں رکھیں اور چاند کی گیارہ یا سترہ تاریخ کو ہر ماہ تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر نیاز ضرور دینا ہوگی۔ روزانہ ایک عدد نقش دوران زکوٰۃ لکھنا ہوگا اور چراغ میں روئی کے فتیلہ میں جلانا ہوگا۔ دونوں عزیمتوں کا نقش آئندہ لکھا جائیگا۔ گو کہ یہ حاضرات مجھے کتاب ہٰذا میں تحریر نہیں کرنا تھی کیونکہ یہ انتہائی خفیہ حاضرات ہے سیر فقیر اس کو اپنے سینہ میں ہی محفوظ رکھتے ہیں۔ دنیا میں بہت کم لوگ ہوں گے جو اس حاضرات کے راز و اسرار نہانی سے واقف ہوں گے۔ اگر ایسا کوئی ہے تو وہ سامنے آکر مشاہدہ کرائے۔

ترکیب حاضرات یہ حاضرات عامل خود بھی مشاہدہ کر سکتا ہے اور طفل نابالغ و پاپل پر بھی چلتی ہے۔

بوقت ضرورت تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر اول شیخ عبدالقادر جیلانی کی نیاز دیکر ایک عدد گول آئینہ لے کر اس کو کاجل مذکور سے سیاہ کرے اور اس میں روغن چنبیلی اچھی طرح لگادے تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ اب عامل اس آئینہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کی سیاہی میں نگاہ کرے۔

بعدہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت پڑھنا شروع کردے زیادہ سے زیادہ ایک سو گیارہ بار عزیمت پڑھنا ہوگی۔ اسی دوران حاضرات کھل جائیگی۔

واضح ہو کہ یہ دونوں نقوش ساعت مریخ میں لکھے جائینگے اور اسی دوران بخور بھی مریخ کا روشن کیا جائے گا۔ اگر آپ ان نقوش کو شرف مریخ یا اوج مریخ میں یا پھر مریخ کی ساعت میں چراغوں پر کندہ کروالیں تو اس حاضرات میں چار چاند لگ جائیں گے۔

عزیمت اول کا نقش درج ذیل ہے۔

۲۴۵	۲۵۴	۲۶۲	۲۷۰	۲۷۸	۲۸۶	۲۳۷
۲۶۳	۲۷۱	۲۷۹	۲۸۰	۲۳۸	۲۴۶	۲۵۵
۲۷۳	۲۸۱	۲۳۹	۲۴۷	۲۵۶	۲۶۴	۲۷۲
۲۴۰	۲۴۸	۲۵۷	۲۶۵	۲۶۶	۲۷۴	۲۸۲
۲۵۸	۲۵۹	۲۶۷	۲۷۵	۲۸۳	۲۴۱	۲۴۹
۲۶۸	۲۷۶	۲۸۴	۲۴۲	۲۵۰	۲۵۲	۲۶۰
۲۸۵	۲۴۳	۲۴۴	۲۵۳	۲۶۱	۲۶۹	۲۷۷

عزیمت دوئم کا نقش درج ذیل ہے۔

۲۹۲	۲۷۴	۳۰۷	۲۹۷	۲۸۰	۲۶۹	۳۰۲
۲۹۳	۲۸۳	۲۶۵	۳۰۵	۲۸۸	۲۷۷	۳۱۰
۳۰۱	۲۹۱	۲۷۳	۳۱۳	۲۹۶	۲۷۹	۲۶۸
۳۰۹	۲۹۹	۲۸۲	۲۶۴	۳۰۴	۲۸۷	۲۷۶
۲۶۷	۳۰۰	۲۹۰	۲۷۲	۳۱۲	۲۹۵	۲۸۵
۲۷۵	۳۰۸	۲۹۸	۲۸۱	۲۷۰	۳۰۳	۲۸۶
۲۸۴	۲۶۶	۳۰۶	۲۸۹	۲۷۱	۳۱۱	۲۹۴

حاضرات الکواکب

حاضرات الشمس

یَا شَمْسُ اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ بِحَقِّ یَا نَاکِی الطَّاھِرُ مِنْ کُلِّ آفَۃٍ بِقُدْرَتِہٖ

آج میں علوم حاضرات کے ایک بہت زبردست اسرار کو آپ حضرات پر منکشف کر رہا ہوں۔ اللہ رب العزت مجھے معاف کرے کیونکہ اس سے قبل کسی نے اس راز کو عیاں کرنے کی جرأت عوام الناس پر نہ کی۔ اگر انہوں نے کسی اپنے شاگرد رشید کو اسکی تعلیم عطا فرمائی تو اس کو سختی سے تلقین کی کہ سوائے اہل کے کسی اور کو یہ راز ہرگز ہرگز نہ بتانا ورنہ تم اس علم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور آج تک یہ اسرار سوائے خاص الخاص کے عوام الناس پر ظاہر نہ ہو سکا۔ واضح ہو کہ یہ حاضرات آپ کو ہرگز ہرگز دنیا کی کسی کتاب میں نہ مل سکے گی کیونکہ یہ سبعہ کواکب کی حاضرات صدری ہے نہ کہ کتابی۔ اگر کوئی شخص یہ ہفت کواکب کی حاضرات دنیا کی کسی بھی کتاب میں مجھے دکھادے تو میں اسکو منہ مانگا انعام دونگا۔

طریقہ زکوۃ

واضح ہو کہ یہ حاضرات صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کا اسم کواکب شمس سے مماثلت کرتا ہے جس کی تفصیل آخیر میں تحریر کی جائے گی ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں۔ جب عامل اس حاضرات کا عامل بننا چاہے تو لازم ہے کہ سب سے پہلے ایک عدد ذہب خالص کی تختی بنوائے جو گول دائرہ نما ہوگی۔ اب عامل شرف شمس یا اوج شمس میں جس وقت ساعت شمس ہو اس وقت بخور شمس کا روشن کرکے جامہ زرد، کلاہ زرد پہن کر مصلا بھی زرد بچھا کر رجال الغیب کو عقب میں رکھ کر مصلے پر بیٹھ کر دونوں نقوش کو لوح پر دونوں طرف ایک ایک عدد نقش کسی نوک دار چیز سے کندہ کریں اس دوران بخور شمس کا برابر روشن کرتے رہیں۔ یہ تمام آپکو کھلے آسمان کے نیچے کرنا ہونگے جب آپ نقوش تحریر کر چکیں تو پھر اول آخر سات سات بار درود شریف درمیان میں ایک ہزار سات سو چھیالیس مرتبہ عزیمت شمس پڑھ کر نیاز کسی زرد رنگ کی مٹھائی سات تولہ یا سات چھٹانک پر دیں۔ اس کا ثواب موکلات عزیمت کو پہنچائیں نیز جب آپ پڑھائی سے فارغ ہوں تو فوراً لوح کے دونوں طرف دم بھی کر دیں پھر نیاز دیں۔ نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھالے۔ اس لوح شمسی کو بخور بھی شمس کا دیں تو قوت لوح بڑھ جائیگی۔ اب اس لوح کو زرد شیشہ کے دو ٹکڑوں کے درمیان رکھ کر شیشے کے کناروں کو آپس میں اچھی طرح کسی کانچ جوڑنے والے کیمیکل سے چپکا دیں۔ اب اگر عود خالص و دارچینی دونوں ایک ایک تولہ لے کر اس کو کسی لوہے کے

برتن میں رکھ کر برتن کو چولہے پر رکھ کر نیچے آگ جلائیں حتی کہ یہ دونوں کوئلے بن جائیں۔ اب اس کو مثل سرمہ باریک پیس لیں اور اس میں عطر اگر شامل کرکے کاجل بنا کر کانچ کے اوپر لگائیں تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سامنے والے حصے پر سیاہی لگائی جائے گی نہ کہ پشت پر۔ یہ آئندہ وضاحت کی جائے گی ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ لوح کے تیار ہونے کے بعد آپ کسی کو غلطی سے بھی اسکا دیدار کرادیں گے تو اس لوح کی تاثیر جاتی رہے گی۔ جس دن لوح تیار کریں اس دن ترک جلالی ضرور کریں۔ خیال رہے کہ یہ لوح دن کے وقت تیار کی جائیگی۔ لوح پر کاجل کی سیاہی لگانے کے بعد اس کو کسی کانچ کی چوڑے منہ والی بوتل میں محفوظ کرکے رکھیں۔ کاجل والا حصہ اوپر رکھیں اور پشت نیچے رکھیں۔ جس دن آپنے لوح تیار کی ہے اسی دن سے ترک جلالی کرکے بخور شمس کا روشن کریں۔ لباس زرد و کلاہ زرد و مصلا بھی زرد ہوگا۔ کسی میدان یا ویرانے میں دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے ساعت شمس میں لوح کو اپنے مصلے پر رکھیں اور اسکی سیاہی میں نگاہ رکھ کر اول سات بار درود شریف پھر مقررہ تعداد میں عزیمت عمل کا ورد کرکے سات بار آخیر میں درود شریف پھر مقررہ تعداد میں عزیمت عمل کا ورد کرکے سات بار آخیر میں درود شریف پڑھ کر لوح پر دم کردیں۔ پھر عمل ہٰذا کی تاثیر کیلئے اللہ رب العزت سے دعا مانگیں۔ بعدہٗ لوح کو شیشے کی بوتل میں بند کرکے رکھ لیں۔ روز اول کا عمل آپ کا تمام ہوا۔ اسی طرح کل سولہ یوم کا چلہ کریں۔ روز اول جس وقت پڑھائی شروع کی تھی روزانہ آپکو اسی وقت عزیمت کا ورد مقررہ مقام پر کرنا ہوگا۔ آخری دن عمل کے ختم ہونے پر سات تولہ یا سات چھٹانک زرد شرینی پر عمل ہٰذا کے موکلات کی نیاز دیں اور تمام شرینی عامل خود کھالے۔ اب حاضرات الشمس کے عامل ہیں۔ واضح ہو کہ دوران چلہ کشی لوح شمسی مذکور کی سیاہی میں عامل کو ہیزدہ عالم و عالم ارواح کا دیدار ہوگا۔ اس وقت لازم ہے کہ اپنے دل کو مضبوط رکھے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ اگر عامل سے گفتگو کریں تو ہرگز انکے کسی سوال کا جواب نہ دے لیکن چلہ کے تمام ہونے پر آخری دن جب موکلات آپ سے گفتگو کریں تو آپ ان سے عہد و پیمان لیں کہ عندالحاجت فوراً حاضر ہونا۔ جو بھی معلومات و کام کہیں فوراً کرنا اور ان سے وہ طریقہ کار بھی پوچھے جس سے وہ جلد حاضر ہوں جب ان سے عہد و پیمان لے لیں تو ان کو السلام علیکم کہہ کر شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔ اب آپ لوح شمسی کو بحفاظت محفوظ رکھیں۔ روزانہ عزیمت شمس کے پڑھنے کی تعداد درج ذیل ہے۔

۱	۴۷۶۴	۶	۴۸۱۴	۱۱	۴۹۴۴	۱۶	۴۷۷۴
۲	۴۷۴۵	۷	۵۶۴۴	۱۲	۴۷۴۷	x	x
۳	۵۱۴۴	۸	۴۷۵۴	۱۳	۴۷۴۶	x	x
۴	۵۷۴۴	۹	۵۲۴۴	۱۴	۵۰۴۴	x	x
۵	۵۲۴۴	۱۰	۵۴۴۴	۱۵	۴۷۵۲	x	x

ترکیب حاضرات

جس وقت بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو اس دن بوقت حاضرات عامل زرد لباس و کلاہ زرد پہن کر مصلا بھی زرد بچھائے اور قبلہ رو بیٹھ کر پہلے بخور عود و دار چینی کا کرے اور لوح شمسی کو اپنے سامنے رکھکر اول سات بار درود شریف پڑھے۔ بعدہٗ جو تعداد آپکو موکلات نے بتائی ہے اتنی مرتبہ عزیمت پڑھیں۔ فی الفور نزول حاضرات کا ہوگا۔ ایسے وقت پر عامل پر واجب ہے کہ ان کو السلام علیکم کہے۔ بعدہٗ ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرے پھر ان سے اپنا مدعا بیان کرے۔ انشاء اللہ فوراً پورا کریں گے۔ بعدہٗ ان کو السلام علیکم کہہ کر شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس حاضرات سے کوئی ناجائز کام لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے ورنہ عامل اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اگر حاضرات سے قبل عامل زرد شرینی پر نیاز دے کر اس کا ثواب موکلات کو پہنچائے تو بہت افضل ہے کیونکہ اس سے موکلات حاضرات عامل سے بہت خوش ہوتے ہیں اور انکی خوشی ہی حاضرات کی کامیابی ہے یہ وہ حیرت انگیز حاضرات ہے جس کے سامنے آئینہ سکندری بھی ہیچ ہے کیونکہ اس حاضرات سے معلومات کے علاوہ دنیا کا مشکل ترین کام بھی عامل کروا سکتا ہے۔ اس حاضرات کے عامل کو دنیا کے کسی دیگر عمل کی حاجت نہیں رہتی۔ اس کے زیادہ اسرار و رموز کو کھولنے کی مجھے اجازت نہیں۔

حاضرات الشمس صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ مثلاً محمد ناصر سلیم علیم۔

م	ن	س	ع

اس نقش کو ذہب خالص کی تختی پر کندہ کریں اور یہ سامنے کا حصہ ہے اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائیگی۔

اس نقش کو بھی ذہب کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر تحریر کریں اس حصے پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔

حاضرات القمر

یَا قَمَرُ اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ بِحَقِّ یَا عَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ۔ ذَلَّ اَمْرِہٖ فَلَا شَیْئَ یُعَادِلُہٗ۔

طریقۂ زکوٰۃ حاضرات ہٰذا کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کا سر اسم کوکب قمر سے مماثلت رکھتا ہے۔ جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے۔ جو شخص حاضرات القمر کا عامل بننا چاہے تو لازم ہے کہ سب سے پہلے ایک عدد فضہ خالص کی تختی گول دائرہ نما بنائے۔ بعدہٗ شرف قمر میں رات کے وقت ساعت قمر میں کھلے آسمان کے نیچے ایک عدد مصلا سبز بچھائے اور عامل کا لباس بھی سبز ہوگا اور کلاہ بھی سبز ہوگی۔ اب عامل بخور قمر عود کافور روشن کرکے رجال الغیب کو عقب میں رکھے اور تختی فضہ پر دونوں طرف ایک ایک عدد نقش کندہ کرے۔ بعدہٗ سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت قمر دو ہزار پانچ سو ستاو مرتبہ پڑھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح قمری کے دونوں طرف دم کریں۔ اس بات کا خیال رہے کہ جب آپ لوح پر دونوں طرف نقش کندہ کرلیں تو سامنے والے حصے کو اوپر کرکے مصلے پر رکھ کر پھر پڑھائی شروع کریں۔ جب پڑھائی سے فارغ ہوں تو سبز شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دے کر شرینی آپ خود کھالیں اب اس لوح کو دو عدد کانچ کے سبز ٹکڑوں کے درمیان رکھ کر چپکا دیں۔ کانچ کے دونوں ٹکڑے گول شکل کے ہوں گے۔ اب لوح کے سامنے یعنی اوپر والے حصہ پر یعنی کانچ پر کافور واگربتی کو جلا کر کاجل بنائیں اور اس میں عطر اگر شامل کرکے لگا کر جائے نماز پر اپنے سامنے رکھیں اور اول درود شریف سات بار پڑھ کر عزیمت عمل مقرر تعداد میں پڑھیں۔ پھر سات بار درود شریف کا ورد کرکے عمل تمام کریں۔ بعدہٗ لوح پر دم کردیں۔ دوران پڑھائی عامل لوح کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے گا اور بخور بھی برابر روشن کرتا ہوگا۔ جب آپ روز اول کی پڑھائی سے فارغ ہوں تو اللہ رب العزت سے عمل کی کامیابی کیلئے دعا مانگیں اب آپ کا روز اول کا عمل تمام ہوا۔ اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر کھلے آسمان کے نیچے تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر معہ ترک جلالی چودہ یوم کا چلہ کریں۔ چلہ کے دوران عامل کو لوح قمر کی سیاہی میں عجائبات و غرائبات کا نظارہ ہوگا۔ اس وقت اپنے دل کو قوی رکھیں۔ کسی قسم کی دہشت اپنے دل میں نہ لائیں۔ آخری دن جب موکلات عامل سے گفتگو کریں تو لازم ہے کہ پہلے عمل کی تعداد مکمل کریں بعدہٗ ان سے گفتگو کریں اور عہد و پیمان لے کہ جب بھی حاضر کریں حاضر ہوں اور جو بھی جائز کام کہیں ان کو پورا کریں۔ جب وہ اقرار کرلیں تو ان السلام علیکم کہہ کر شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ بعدہٗ نیاز سبز شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر دیں۔ اب آپ حاضرات ھٰذا کے عامل ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم عزیمت عمل سات بار معہ اول آخر سات سات بار درود شریف کے ورد کرنا وقت مقررہ پر لازم ہے۔ نیاز کی شرینی تمام شرینی عامل خود کھائے۔ روزانہ کی پڑھائی کی تعداد درج ذیل ہے۔

۱	۱۸۶۹	۴	۱۸۰۰
۲	۱۸۰۶	۵	۱۸۲۹
۳	۱۸۰۹	۶	۱۸۳۹

۷	۱۸۴۹	۱۱	۱۸۰۴
۸	۲۷۹۹	۱۲	۱۸۷۹
۹	۱۸۰۱	۱۳	۲۰۹۹
۱۰	۱۹۹۹	۱۴	۱۸۰۳

ترکیبِ حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل پہلے لباس و کلاہ سبز پہن کر جائے نماز سبز بچھائے اور بخور کافور و اگر خالص کا روشن کرکے لوح قمری کو اپنے سامنے مصلا پر رکھ کر اول سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے کر اول سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت قمر اتنی تعداد میں ورد کریں جتنی آپکو موکلات نے بتائی ہے۔ اس دوران آپ لوح کی سیاہی میں نگاہ رکھیں۔ حاضرات کا نزول جب ہو تو آپ ان کو السلام علیکم کہہ کر اپنا مدعا بیان کریں فوراً پورا کریں گے۔ بعدہٗ ان کو السلام علیکم کہہ کر شکریے کے ساتھ رخصت کریں اور لوح کو محفوظ کرکے رکھ لیں۔ عامل کو چاہیئے کہ اس لوح کو کسی کو نہ دکھائے ورنہ اس کی تاثیر جاتی رہے گی۔ اس حاضرات کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معلومات کے ساتھ ساتھ عامل کا ہر جائز کام بھی پورا کرتی ہے۔

حاضرات القمر صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ مثلاً ذاکر ضمیر ظہیر، غلام رسول۔

ذ	ض	ظ	غ

اس نقش کا فضہ خالص کی تختی پر کندہ کریں اور یہ سامنے کا حصہ ہے۔ اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائے گی۔

اس نقش کو بھی فضہ کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر تحریر کریں۔ اس حصے پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔

حاضراتُ العطارد

یَاعَطَارِدُ اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ بِحَقِّ یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ۔

طریقہ زکوٰۃ حاضرات العطارد کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جنکا سر اسم کوکب عطارد سے مماثلت رکھتا ہو۔ جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کیے جائیں گے۔ جب اس حاضرات کی زکوٰۃ نکالنے کا ارادہ ہو تو لازم ہے کہ سب سے پہلے ایک عدد جست خالص کی گول تختی بنائے بعدہٗ اس پر سیماب دونوں طرف ملے تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ اب اس تختی پر دونوں طرف ایک ایک نقش شرف عطارد میں کھلے آسمان کے نیچے بخور عطارد روشن کرکے کندہ کرے اس وقت عامل کا مصلا و لباس و کلاہ فیروزی رنگ کا ہونا چاہیے اور رجال الغیب کو عقب میں رکھے نیز نقش کندہ کرتے وقت ساعت عطارد ہونا چاہیئے۔ بعدہٗ سات بار درود شریف پڑھکر عزیمت عطارد آٹھ ہزار پانچ سو سینتالیس مرتبہ پڑھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح عطارد کے دونوں طرف دم کرے پھر فیروزی رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں اور اللہ رب العزت سے عمل کی کامیابی کی دعا مانگیں۔ جس دن عامل یہ عمل کرے اس دن ترک جلالی واجب ہے۔ اب عامل دو عدد کانچ کے ٹکڑے فیروزی رنگ کے لے اور لوح عطارد کو ان دونوں کانچ کے ٹکڑوں کے درمیان کسی چیز سے چپکا دے لیکن ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ سامنے اور پشت والے حصے کا دھیان رکھیں۔ بعدہٗ اگر خالص و صندل سرخ ایک ایک تولہ لے کر اس کو لوہے کے برتن میں رکھ کر برتن کو چولہے پر رکھ دیں اور چولہا جلا دیں، حتیٰ کہ یہ دونوں جل کر کوئلہ

بن جائیں۔ ٹھنڈا کر کے پیس کر میدہ بنالیں اور اس میں عطر اگر خالص ملا کر کاجل بنائیں اور اس کاجل کو لوح کے سامنے والے حصے پر لگائیں۔ کاجل والا حصہ اوپر رکھیں اور اس لوح کو کسی کو بھی ہرگز نہ دکھائیں ورنہ لوح کی تاثیر جاتی رہے گی۔

لوح عطارد تیار کرنے کے بعد اگر شرف یا اوج عطارد کا وقت ختم نہیں ہوا تو آپ اسی شب سے زکوٰۃ نکالیں۔ بہتر ہے کہ ساعت عطارد بھی ہو۔ اس وقت آپ پڑھائی شروع کریں۔ عامل کو چاہئے کہ دوران زکوٰۃ ترک جلالی ضرور کرے کھلے آسمان کے نیچے ایک فروزی رنگ کا مصلا بچھائے اور عامل اپنا لباس وکلاہ بھی فیروزی رکھے۔ بعدہٗ تین عدد چوب انار تقریباً دو دو فٹ کی تازی و سبز لیکر اس کو زمین پر کھڑا کرے اور اوپر سے اس کے فیروزی رنگ کا دھاگہ باندھ دے تاکہ یہ گرے نہیں۔ اب اس کے نیچے کسی برتن میں دہکتے ہوئے کوئلے رکھیں۔ اس پر وقفے وقفے سے بخور عطارد دوران پڑھائی روشن کرنا ہوگا اور لوح عطارد کو چوب انار پر کھڑا کرکے رکھیں۔ کاجل جس حصے پر لگا ہے وہ حصہ آپکے سامنے ہوگا۔ اب عامل مصلے پر قبلہ رو ہوکر بیٹھے اور لوح مذکور کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے۔ اول سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عطارد مقررہ تعداد میں پڑھے۔ بعدہٗ سات بار درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے بعدہٗ عمل کی تاثیر کیلئے اللہ رب العزت سے دعا مانگیں۔ اسی طرح وقت مقررہ پر روزانہ سترہ یوم کا چلہ کریں اور تمام لوازمات عمل بھی رکھا کریں۔ روزانہ پڑھائی کے بعد لوح مذکور کو چھپا کر رکھ دیا کریں اور آخری دن جب آپ کا چلہ تمام ہو اس وقت فیروزی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں۔ آخری دن جب لوح عطارد کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہو تو اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد موکلات سے عہد وپیمان لیں کہ جب بھی حاضرات کریں فوراً حاضر ہوں اور جو بھی معلومات وکام کہیں کریں اور اپنے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی بتائیں۔ جب وہ اقرار کرلیں تو ان کو السلام علیکم کرکر شکریے کے ساتھ رخصت کریں۔

واضح ہو کہ ہفت کواکب کی حاضرات کے دوران عامل کو عالم ارواح کے بے پناہ عجائبات کا نظارہ ہوتا ہے لہٰذا تاکید کی جاتی ہے کہ ان سے قطعی خوف نہ کریں عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ الگ بات ہے کہ عامل خود دہشت کھا جائے۔ روزانہ جب آپ کی پڑھائی ختم ہو تو اس وقت لوح پر پھونک مار کر دم کر دیا کریں۔ روزانہ یہ عمل کرنا لازم ہے۔ اس سے قوت لوح بڑھ جائے گی۔ روزانہ عزیمت عطارد کی پڑھائی کی تعداد ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

۱	۵۲۴۵	۷	۴۶۴۶	۱۳	۴۹۴۵
۲	۴۶۵۴	۸	۴۶۵۵	۱۴	۵۵۴۵
۳	۵۱۴۵	۹	۴۷۱۵	۱۵	۴۶۶۵
۴	۵۰۴۵	۱۰	۵۳۴۵	۱۶	۴۶۷۵
۵	۴۶۵۰	۱۱	۵۶۴۵	۱۷	۴۷۱۵
۶	۴۶۴۷	۱۲	۴۶۵۳		

ترکیب حاضرات

عامل کو جب بھی حاضرات کرنا ہو تو اول مصلا فیروزی رنگ کا قبلہ رو بچھائے اور لباس وکلاہ فیروزی رنگ کا پہن کر تین عدد چوب انار لیکر اسکو زمین پر کھڑا کرے۔ اوپر اسکے فیروزی رنگ کی ڈوری باندھے تاکہ چوب گریں نہیں۔ اب ان کے نیچے دہکتے ہوئے کوئلے رکھ کر بخور عطارد یعنی اگر خالص وبرابر صندل سرخ روشن کرکے چوب انار کے اوپر لوح عطارد کو کھڑا کرکے رکھے تاکہ سیاہی والا حصہ عامل کے سامنے رہے اب سات تولہ یا سات چھٹانک فیروزی رنگ کی شرینی پر نیاز موکلات کی دیں۔ بعدہٗ اول سات بار درود شریف پڑھیں۔ پھر عزیمت عطارد موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کیمطابق پڑھیں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ اس وقت عامل ان کو السلام علیکم کرکر اپنا مدعا بیان کرے۔ فی الفور پورا کریں گے جوبات یا معلومات کریں گے بالکل درست جواب ملے گا اور جو بھی کام جائز ہوگا فوراً پورا کریں گے۔ بعدہٗ جب عامل کا مقصد پورا ہو جائے تو ان کو السلام علیکم کرکر شکریے کے ساتھ رخصت کریں اور لوح کو چھپا کر رکھ دیں نیز نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھالے۔ چوب انار مندرجہ ذیل طریقہ پر کھڑی کرکے رکھیں۔

لوح عطارد
فیروزی رنگ کی ڈوری
چوب انار
بخور کا دھواں
جلتے ہوئے کوئلے

حاضرات العطارد صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو مثلاً شاہد، تحسین، ثمر، خالد۔

ش	ت	ث	خ

نوٹ:۔ حاضرات العطارد کا طریقہ دیگر بھی ہے جس میں کاجل کی سیاہی کے بجائے صرف لرزاں سیماب مصفی میں نگاہ رکھ کر حاضرات کا نظارہ کیا جاتا ہے۔ معلومات کیلئے مصنف کتاب سے رجوع کریں۔
اس نقش کو جست کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے اور یہ سامنے کا حصہ ہے اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائے گی۔

اس نقش کو بھی جست کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر تحریر کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔

حاضراتُ الزہرہ

یَازُہْرَہ اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ بِحَقِّ یَا نُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ ھُدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقْتَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِہٖ۔

طریقہ زکوٰۃ حاضرات الزہرہ کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جنکا سر اسم کوکب زہرہ سے مماثلت رکھتا ہو۔ جس کی تفصیل آئندہ تحریر کی جائیگی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے۔ جو شخص حاضرات ہذا کا عامل بننا چاہے اس کے لئے لازم ہے کہ سب سے پہلے ایک عدد گول تختی تانبا خالص کی بنوائے۔ بعدہٗ شرف زہرہ یا اوج زہرہ کے وقت ساعت زہرہ میں عامل لباس و کلاہ سفید پہنے اور مصلا سفید بچھائے اور رجال الغیب کو عقب میں رکھے اور بخور زہرہ روشن کر کے دونوں نقوش کو لوح مسی پر دونوں طرف کندہ کرے۔ بعدہٗ سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت زہرہ پندرہ ہزار دو سو چار مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھے۔ پھر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح مذکور کے دونوں طرف دم کرے۔ پھر کسی سفید شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات عزیمت کی نیاز دیں اور تمام شرینی عامل خود کھالے واضح ہو کہ دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرتے رہنا ہوگا۔ اور جس دن یہ عمل کریں اس دن ترک جلالی بھی لازم ہے اب دو عدد کانچ سفید کے ٹکڑے جو کہ گول لوح مسی کے برابر ہوں لیکر دونوں کے درمیان لوح مذکور کو رکھ کر کسی چیز سے چپکا دیں اس بات کا خیال رکھیں کہ سیاہی صرف سامنے والے حصے پر لگانی ہے اب آپ کوئی تانبے کا برتن لیکر اس کو چولہے پر رکھ دیں اور چولہے کو روشن کر دیں۔ بعدہٗ اگر و صندل سفید خالص ایک ایک تولہ لے کر اس کو تانبے کے برتن میں ڈالدیں حتی کہ یہ دونوں کوئلے بن جائیں۔ اب ان کو نکال کر ٹھنڈا کر کے مثل سرمہ کے باریک پیس لیں اور اس میں عطر اگر و صندل سفید قدرے ملا لیں تاکہ یہ مثل کاجل بن جائے۔ اب اس کاجل کو لوح مسی کے اوپر والے حصے کانچ پر اچھی طرح لگائیں تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ اب اس کو کانچ سفید کی ڈبی میں بند کر کے محفوظ رکھیں۔

لوح تیار ہونے کے بعد اگر شرف یا اوج زہرہ کا وقت ابھی باقی ہے تو اسی شب سے ساعت زہرہ میں عامل کھلے آسمان کے نیچے مصلا سفید بچھائے اور عامل لباس و کلاہ سفید پہنے اور لوح کو اپنے سامنے مصلے پر رکھے اور بخور زہرہ یعنی اگر و صندل سفید دہکتے ہوئے کوئلوں پر دوران پڑھائی وقفے وقفے سے روشن کرتا ہوگا۔ اب عامل قبلہ رو ہو کر جائے نماز پر بیٹھ کر اپنی نگاہ لوح زہرہ کی سیاہی میں رکھے اور سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت زہرہ مقررہ تعداد میں پڑھے۔ بعدہٗ سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ رب العزت سے عمل حاضرات الزہرہ کی کامیابی کے لئے دعا مانگے اور اپنا عمل ختم کرے۔

بعدہٗ لوح زہرہ کو ڈبی میں بند کر کے چھپا کر رکھدے۔ اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر پڑھائی کیا کریں۔ کل سترہ یوم کا چلہ کرنا ہوگا۔ آخری دن پڑھائی کے ختم ہونے پر کسی سفید شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دے کر اللہ رب العزت سے دعا مانگیں۔ آخری دن جب آپکی پڑھائی کی تعداد ختم ہوگی اس وقت حاضرات آپ سے گفتگو کرے گی۔ پس عامل کو لازم ہے کہ اس وقت ان سے عہد لے کہ جب بھی بلائیں اور جو کام کہیں اس کو فوراً پورا کرنا جب وہ اقرار کرلیں تو پھر ان سے انکی جلد حاضری کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے جب وہ طریقہ حاضری بتادیں تو ان کو السلام علیکم کر کر شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لیے عزیمت کم از کم سات مرتبہ مع اول آخر سات سات بار درود شریف کے ورد کرنا لازم ہے اور دوران چلہ کشی پڑھائی کے بعد لوح مذکور پر روزانہ دم بھی کرنا لازم ہے۔ روزانہ پڑھائی کی تعداد ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

۱	۶۲۵۳	۷	۶۵۵۳	۱۳	۵۷۵۳
۲	۶۲۵۳	۸	۵۵۵۴	۱۴	۵۸۵۳
۳	۵۵۶۳	۹	۶۴۵۳	۱۵	۵۶۲۳
۴	۵۹۵۳	۱۰	۵۵۶۱	۱۶	۶۱۵۳
۵	۶۰۵۳	۱۱	۵۵۵۶	۱۷	۵۵۵۵
۶	۵۵۹۳	۱۲	۵۵۶۲		

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے لباس و کلاہ سفید پہن کر مصلا سفید قبلہ رو بچھا کر بخور زہرہ کوئلوں پر روشن کر کے سفید شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں اور لوح زہرہ کو مصلے پر سامنے رکھ کر اسکی سیاہی میں نگاہ رکھیں اور سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت زہرہ کو موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھیں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ اس وقت عامل ان کو السلام علیکم کر کر اپنا مدعا بیان کرے فوراً پورا کریں گے۔ بعدہٗ عامل ان کا شکریہ ادا کرے اور السلام علیکم کر کر ان کو رخصت کرے واضح ہو کہ یہ حاضرات عامل خود مشاہدہ کرتا ہے اور معلومات کے علاوہ آپ کا ہر جائز کام بھی پورا کرتی ہے۔ حاضرات کرنے کے بعد عامل لوح زہرہ کو چھپا کر محفوظ رکھے اور نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھالے۔ دوران زکوٰۃ عامل کو ترک جلالی کرنا ہوگا ورنہ کامیابی نہ ہوگی۔

حاضرات الزہرہ صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو مثلاً فضل، صادق، قدیر، رحمن۔

ف	ص	ق	ر

اس نقش کو نحاس کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے اور اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگاکر نگاہ رکھی جائے گی اور یہ سامنے کا حصہ ہے۔

۱۸۲۳

اس نقش کو بھی نحاس کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر کندہ کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائے گا۔

۲۱۰

حاضرات المریخ

یَا مَرِّیْخُ اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ بِحَقِّ یَا عَظِیْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّہٗ۔

طریقہ زکوٰۃ حاضرات المریخ کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جنکا سر اسم کوکب مریخ سے مماثلت رکھتا ہو۔ جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے۔ جو شخص حاضرات ہذا کا عامل بننا چاہے۔ تو اس کے لئے لازم ہے کہ حدید خالص کی ایک عدد

تختی گول بنائے۔ بعدہٗ شرف مریخ یا اوج مریخ کے دن ترک جلالی کرے اور لباس و کلاہ سرخ پہن کر مصلا بھی سرخ بچھائے اور رجال الغیب کو عقب میں رکھے اور اپنے سامنے کوئلے دہکتے ہوئے رکھے اور اس پر بخور مریخ ساعت مریخ میں روشن کرے اور یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے شب کو کرے اور مصلے پر بیٹھ کر دونوں نقوش کو حدیدی کی تختی پر دونوں طرف ایک ایک عدد نقش کندہ کرے بعدہٗ درود سیفی یا درود قاہری سات بار پڑھ کر عزیمت مریخ چودہ ہزار پانچ سو اکیانوے مرتبہ پڑھ کر درود سیفی یا درود قاہری سات بار پڑھ کر لوح مریخ کے دونوں طرف دم کرے۔ اب سرخ شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں۔ بعدہٗ نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھائے۔ اب دو عدد کانچ سرخ کے گول ٹکڑے لیں اور یہ لوح مریخ کے برابر ہوتے چاہیں۔ ان کے درمیان لوح مریخ کو رکھ کر کسی چیز سے مضبوط سے چپکا دیں لیکن ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ سامنے اور پشت والے حصے پر کوئی نشانی رکھیں کیونکہ سامنے والے حصہ پر کاجل کی سیاہی لگائی جائے گی۔ اب آپ اگر خالص و ملاگیر دونوں ایک ایک تولہ لے کر کسی آہنی برتن میں ڈال کر چولہے پر رکھ کر روشن کر دیں حتیٰ کہ یہ دونوں چیزیں جل کر کوئلہ بن جائیں اب ان دونوں کے کوئلوں کو ٹھنڈا کر کے مثل باریک سرمہ کے پیس کر اس میں عطر اگر خالص ملا کر کاجل بنائیں اور اس کاجل کو لوح مذکور کے سامنے والے حصہ پر کانچ کے اوپر لگائیں تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ اب اس کو کسی کانچ کے کھلے منہ والے ڈبہ میں بند کر کے محفوظ رکھیں لیکن جس حصہ پر کاجل لگا ہے وہ اوپر رکھنا چاہئے۔

لوح مریخ جب تیار ہو جائے اور اگر شرف یا اوج مریخ کا وقت ابھی باقی ہے تو اسی شب سے ساعت مریخ میں عامل اپنا لباس و کلاہ سرخ پہن کر مصلا بھی سرخ رنگ کا قبلہ رو بچھائے اور لوح مذکور کو اپنے سامنے مصلے پر رکھے لیکن کاجل والا حصہ اوپر رکھے۔ اب اپنے نزدیک ہی دہکتے ہوئے کوئلے رکھے۔ اسی دوران اگر خالص و ملاگیر کا بخور وقفے وقفے سے روشن کرتا ہو گا۔ اب عامل جائے نماز پر بیٹھ کر اول سات مرتبہ درود سیفی یا درود قاہری پڑھے۔ بعدہٗ مقررہ تعداد میں عزیمت مریخ پڑھے۔ پھر سات بار درود سیفی یا درود قاہری پڑھ کر لوح کی سیاہی میں پھونک مارے۔ پھر عمل کی کامیابی کے لئے اللہ رب العزت سے دعا مانگیں۔ دوران پڑھائی عامل اپنی نگاہ لوح مریخ کی سیاہی میں برابر رکھے گا روز اول کا عمل آپ کا تمام ہوا۔ اسی طرح وقت مقررہ پر تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر معہ ترک جلالی انیس یوم کا چلہ کریں۔ آخری دن پڑھائی کے تمام ہونے پر سرخ رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں اور نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھائے اور لوح مریخ کو حفاظت سے محفوظ رکھے۔ واضح ہو کہ دوران چلہ کشی عامل کو نہایت ہیبت ناک مناظروں کا سامنا کرنا ہو گا۔ پس ایسے وقت پر اپنے دل کو قوی رکھے ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا یا پاگل ضرور ہو جائیگا۔ آخری دن جب حاضرات کا نزول ہو تو پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پہان سے گفتگو کرے اور ان سے عہد لیں کہ عندالحاجت طلب کریں تو فوراً حاضر ہوں اور جو کام جائز کہیں ان کو پورا کریں اور جو بات بھی معلوم کریں اسکا صحیح اور سچ جواب دیں اور ان کے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ جب وہ اقرار کرلیں تو ان کو شکریے کے ساتھ السلام علیکم کہہ کر رخصت کرنا چاہئے زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت مریخ معہ اول آخر سات سات بار درود شریف ہفت مرتبہ پڑھنا لازم ہے۔ یہ روزانہ وقت مقررہ پر کرنا ہو گا۔ روزانہ پڑھائی کی تعداد ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱)	۵۴۲۶	(۸)	۵۳۴۰	(۱۵)	۵۳۴۴
(۲)	۵۴۱۶	(۹)	۶۰۳۶	(۱۶)	۵۳۵۶
(۳)	۴۲۳۶	(۱۰)	۵۵۳۶	(۱۷)	۵۷۳۶
(۴)	۵۹۳۶	(۱۱)	۵۲۴۳	(۱۸)	۵۳۴۸
(۵)	۵۲۴۵	(۱۲)	۵۳۴۶	(۱۹)	۴۲۳۶
(۶)	۵۲۲۷	(۱۳)	۶۱۳۶		
(۷)	۵۸۳۶	(۱۴)	۵۲۴۱		

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل لباس و کلاہ سرخ پہن کر مصلا سرخ بچھائے اور بخور مریخ کوئلوں پر روشن کر کے سرخ شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر حاضرات ہذا کے موکلات کی نیاز دیا۔ بعدہٗ لوح مریخ کو اپنے سامنے رکھ کر اسکی سیاہی میں نگاہ رکھے

اور سات بار درود سیفی یا درود قاہری پڑھ کر عزیمت مریخ موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھیں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ پس اس وقت ان کو السلام علیکم کر کے اپنا مدعا بیان کریں فوراً پورا کریں گے۔ پھر ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کر کے رخصت کرے اور لوح کو بحفاظت رکھ دے اور نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھالے۔

حاضرات المریخ صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو مثلاً۔ طاہر، یاسر، کمال، لئیق۔

ل	ک	ی	ط

اس نقش کو حدید کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے اور یہ سامنے کا حصہ ہے اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگا کر نگاہ رکھی جائے گی۔

۱۶۱۰

اس نقش کو بھی حدید کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر کندہ کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائے گا۔

۸۴۳

حاضرات المشتری

یا مُشتری اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ بِحَقِّ یَا عَالِیَ الشَّامِخُ فَوق حُقُّ شَیٔ عُلُوِّ اِرْتِفَاعِہَا۔

طریقہ زکوٰۃ حاضرات المشتری کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کا سر اسم کوکب مشتری سے مماثلت رکھتا ہے۔ جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے جو شخص حاضرات ہذا کا عامل بننا چاہے۔ تو اس کے لئے لازم ہے کہ قلعی خالص کی ایک عدد گول تختی بنائے۔ بعدہٗ شرف مشتری یا اوج مشتری کے دن ترک جلالی کرے اور لباس وکلاہ صندلی رنگ کا پہن کر مصلا بھی صندلی بچھائے اور رجال الغیب کو عقب میں رکھے اور اپنے سامنے دہکتے ہوئے کوئلے رکھے اور اس پر بخور مشتری ساعت مشتری میں روشن کرے۔ یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے شب کو کرے اور مصلے پر بیٹھ کر دونوں نقوش کو قلعی کی تختی پر دونوں طرف ایک ایک عدد نقش کندہ کرے۔ بعدہٗ سات بار درود شریف پڑھ کر عزیمت مشتری دس ہزار دو سو انتیس مرتبہ پڑھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح مشتری کے دونوں طرف دم کرکے صندلی رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں۔ عامل نیاز کی تمام شرینی خود کھالے۔ اب دو عدد صندلی رنگ کے کانچ کے ٹکڑے لیں جو کہ لوح کے برابر گول ہوں۔ ان دونوں کے درمیان لوح مشتری کو رکھ کر کسی چیز سے مضبوطی سے چپکا دیں لیکن ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ سامنے والے اور پشت والے حصہ پر کوئی نشانی رکھیں کیونکہ سامنے والے حصہ پر سیاہی لگائی جائے گی جبکہ پشت والے حصہ پر ایسا نہیں کیا جائے گا۔ اب اگر خالص وشکر دونوں ایک ایک تولہ لے کر کسی برتن میں ڈال کر چولہے پر رکھ دیں اور چولہا روشن کر دیں حتیٰ کہ یہ دونوں چیزیں جل کر کوئلہ بن جائیں۔ اب ان کو ٹھنڈا کر کے خوب باریک مثل سرمہ پیس کر اس میں عطر اگر خالص ملا کر کاجل بنائیں۔ اب اس کاجل کو لوح مذکور کے سامنے والے حصہ پر کانچ کے اوپر لگائیں تاکہ اس میں چمک پیدا ہو اس کو کسی کانچ کی کھلے منہ والی برتن میں بند کر کے محفوظ رکھیں لیکن جس حصہ پر کاجل لگا ہے وہ اوپر رکھنا چاہئے۔

لوح مشتری تیار ہو جانے کے بعد اگر شرف یا اوج مشتری کا وقت ابھی باقی ہے تو اسی شب سے ساعت مشتری میں عامل اپنا لباس وکلاہ صندلی رنگ کا پہن کر مصلا بھی صندلی رنگ کا

قبلہ رو بچھائے اور لوح مذکور کو اپنے سامنے مصلا پر رکھے لیکن کاجل والا حصہ اوپر رکھے اور اپنے نزدیک ہی دہکتے ہوئے کوئلے رکھے۔ دوران پڑھائی اگر خالص وشکر کا بخور وقفے وقفے سے روشن کرنا ہوگا۔ اب عامل جائے نماز پر بیٹھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر مقررہ تعداد میں عزیمت مشتری پڑھ کر سات بار درود شریف پڑھ کر لوح مشتری کی سیاہی میں پھونک مارے پھر عمل کی کامیابی کیلئے اللہ رب العزت سے دعا مانگیں۔ دوران پڑھائی عامل اپنی نگاہ برابر لوح مشتری کی سیاہی میں رکھیگا۔ روز اول کا آپکا عمل تمام ہوا۔ اسی طرح وقت مقررہ پر تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر معہ ترک جلالی چودہ یوم کا چلہ کریں۔ آخری دن پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر موکلات کی نیاز صندل رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر دیں نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھائے۔ چلہ کشی کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے نیز چلہ کے تمام ہونے پر لوح کو بحفاظت چھپا کر رکھ دینا چاہئے اور اسکو کسی شخص کو نہیں دکھانا چاہئے ورنہ لوح کی تاثیر جاتی رہے گی واضح ہو کہ عامل کو دوران چلہ کشی لوح مذکور کی سیاہی میں نہایت عجیب وغریب مناظروں سے واسطہ پڑے گا اور مختلف لباس وشکل کے لوگ نظر آئیں گے۔ ان سے خوف کھانے کی قطعی ضرورت نہیں۔ یہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ آخری دن جب حاضرات کا نزول ہو تو پہلے عامل پڑھائی کی تعداد مکمل کرے بعدہٗ ان سے گفتگو کرے اور ان سے عہد لے کہ عندالحاجت طلب کریں۔ حاضر ہوں اور جو کام جائز کہیں ان کو پورا کریں اور جو بات بھی معلوم کریں اسکا صحیح اور سچ جواب دیں اور انکے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ جب وہ اقرار کرلیں تو ان کو شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت مشتری معہ اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف ہفت بار پڑھنا لازم ہے۔ روزانہ پڑھائی کی تعداد ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱)	۴۹۴۱	(۸)	۵۰۵۱
(۲)	۴۸۵۲	(۹)	۵۶۵۱
(۳)	۵۳۵۱	(۱۰)	۵۱۵۱
(۴)	۵۸۵۱	(۱۱)	۵۲۵۱
(۵)	۴۸۹۱	(۱۲)	۴۸۶۱
(۶)	۵۴۵۱	(۱۳)	۴۸۵۴
(۷)	۴۸۵۸	(۱۴)	۵۷۵۱

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل اپنا لباس وکلاہ صندلی رنگ کا پہن کر مصلا بھی صندلی رنگ کا بچھائے اور بخور مشتری کوئلوں پر روشن کرکے مصلے پر بیٹھ کر صندلی رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں۔ بعدہٗ لوح مشتری کی سیاہی میں نگاہ کرکے سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت مشتری موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ بس اس وقت ان کو السلام علیکم کہکر اپنا مدعا بیان کرے فوراً پورا کریں گے۔ پھر ان کو السلام علیکم کہکر شکریے کے ساتھ رخصت کریں اور لوح کو بحفاظت رکھ دے اور نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھالے۔

حاضرات المشتری صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ مثلاً:۔ ہاشم، واحد، زاہد، حامد۔

ح	ز	و	ہ

اس نقش کو قلعی کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے اور یہ سامنے کا حصہ ہے۔ اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگاکر نگاہ رکھی جائیگی۔

اس نقش کو بھی قلعی کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر کندہ کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔

حاضرات الزحل

یَازُحَلُ اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ بِحَقِّ یَامَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْھَامُ کُلَّ ثَنَائِہٖ وَمَجْدِہٖ

طریقہ زکوٰۃ حاضرات الزحل کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جنکا سر اسم کوکب زحل سے مماثلت رکھتا ہے جس کی تفصیل آگے تحریر کی جائے گی۔ ساتھ ہی دو عدد نقوش بھی تحریر کئے جائیں گے۔ جو شخص حاضرات ہذا کا عامل بننا چاہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ سرب خالص کی ایک عدد تختی گول بنائے۔ بعدہٗ شرف یا اوج زحل یا پھر جس وقت زحل رجعت و نحوست سے پاک ہو اس وقت عامل اپنا لباس و کلاہ سیاہ پہنے اور مصلا بھی سیاہ بچھائے اور رجال الغیب کو عقب میں رکھے اور اس دن ترک جلالی کرے اور اپنے سامنے دہکتے ہوئے کوئلے رکھے اور اس پر بخور زحل روشن کرے۔ یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے شب کو ساعت زحل میں کرے۔ اب مصلے پر بیٹھ کر سرب کی تختی پر دونوں طرف ایک ایک نقش کندہ کرے۔ بعدہٗ سات بار درود قاہری پڑھ کر عزیمت زحل گیارہ ہزار تین سو اڑسٹھ مرتبہ پڑھکر سات بار درود قاہری پڑھ کر لوح زحل کے دونوں طرف دم کر کے سیاہ رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی نیاز دیں عامل نیاز کی تمام شرینی خود کھالے۔

اب عامل دو عدد سیاہ رنگ کے کانچ کے ٹکڑے لوح زحل کے برابر لے اور اس کے درمیان لوح مذکور کو رکھ کر کسی چیز سے مضبوطی سے چپکا دیں لیکن ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ سامنے والے اور پشت والے حصے پر کوئی نشانی رکھیں کیونکہ سامنے والے حصے پر سیاہی لگائی جائے گی جبکہ پشت والے حصے پر ایسا نہیں کیا جائے گا۔ اب اگر خالص ولوبان دونوں ایک ایک تولہ لیکر کسی برتن میں ڈال کر چولہے پر رکھکر چولہا روشن کر دیں حتیٰ کہ یہ دونوں چیزیں جل کر کوئلہ بن جائیں۔ اب ان دونوں کو خوب باریک مثل سرمہ پیس کر اس میں عطر لوبان یا چودہ لوبان وعطر اگر شامل کر کے کاجل بنائے اور اس کاجل کو لوح مذکور کے سامنے والے حصے پر کانچ کے اوپر لگائیں تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔ اب اس کو کسی کانچ کی کھلے منہ والی بوتل میں بند کر کے محفوظ رکھیں لیکن جس حصہ پر کاجل لگا ہے وہ اوپر رکھنا چاہئے۔

لوح زحل تیار ہو جانے کے بعد اگر شرف یا اوج یا پھر استقامت زحل کا وقت ابھی باقی ہے تو اسی شب ساعت زحل میں عامل اپنا لباس و کلاہ سیاہ رنگ کا پہن کر مصلا بھی سیاہ رنگ کا قبلہ رو بچھائے اور لوح زحل کو اپنے سامنے مصلے پر رکھے لیکن کاجل والا حصہ اوپر رکھے اور اپنے نزدیک ہی دہکتے ہوئے کوئلے رکھے۔ اس پر دوران پڑھائی اگر خالص ولوبان کا بخور وقفے وقفے سے روشن کرتا ہو گا۔ اب عامل جائے نماز پر بیٹھ کر سات بار درود قاہری پڑھکر مقررہ تعداد میں عزیمت زحل پڑھ کر سات مرتبہ درود قاہری پڑھ کر لوح زحل کی سیاہی میں پھونک مارے پھر عمل کی کامیابی کے لئے اللہ رب العزت سے دعا مانگے۔ دوران پڑھائی عامل اپنی نگاہ برابر لوح زحل کی سیاہی میں رکھے گا۔ روز اول کا عمل آپکا تمام ہوا۔ اسی طرح وقت مقررہ پر تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر معہ ترک جلالی پندرہ یوم کا چلہ کریں۔

آخری دن پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر موکلات کی نیاز کسی سیاہ رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر دیں نیاز کی تمام شرینی عامل خود کھالے۔ چلہ کشی کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے۔ نیز چلہ کے تمام ہونے پر لوح کو بحفاظت چھپا کر رکھ دینا چاہئے اور اسکو کسی شخص کو نہ دکھانا چاہئے ورنہ لوح کی تاثیر جاتی رہے گی۔ واضح ہو کہ دوران چلہ کشی عامل کو لوح مذکور کی سیاہی میں نہایت ہیبت ناک شکلیں نظر آئیں گی۔ عامل کو ان سے قطعی خوف نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔ آخری دن جب لوح کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہو تو پہلے عامل اپنی پڑھائی کی تعداد مکمل کرے بعدہٗ ان سے گفتگو کرے اور ان سے عہد لے کہ عند الحاجت طلب کریں تو حاضر ہوں اور جو کام جائز کہیں ان کو پورا کریں اور جو بات بھی معلوم کریں اس کا صحیح اور سچ جواب دیں اور ان سے انکی جلد حاضری کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔

جب وہ اقرار کرلیں تو ان کو شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے عزیمت زحل روزانہ ہفت مرتبہ معہ اول آخر سات سات بار درود قاہری کے پڑھنا لازم ہے۔ روزانہ پڑھائی کے تعداد ترتیب وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱)	۴۸۲۹	(۹)	۴۲۲۱
(۲)	۴۲۲۵	(۱۰)	۴۳۲۹
(۳)	۵۰۲۹	(۱۱)	۵۱۲۹
(۴)	۴۲۲۷	(۱۲)	۴۶۲۹
(۵)	۴۴۲۹	(۱۳)	۴۲۲۳
(۶)	۴۷۲۹	(۱۴)	۴۹۲۹
(۷)	۴۲۳۰	(۱۵)	۴۲۲۴
(۸)	۴۲۳۲		

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل اپنا لباس وکلاہ سیاہ رنگ کا پہن کر مصلا بھی سیاہ رنگ کا بچھائے اور بخور زحل کو تلو پر پر روشن کرکے مصلے پر بیٹھ کر سیاہ رنگ کی شرینی سات تولہ یا سات چھٹانک پر موکلات کی تیار دیں۔ بعدہٗ لوح زحل کی سیاہی میں نگاہ کرکے سات بار درود تاہری پڑھ کر عزیمت زحل موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ پس اس وقت ان کو السلام علیکم کہکر اپنا مدعا بیان کرے فوراً پورا کریں گے۔ پھر ان کو السلام علیکم کہکر شکریہ کے ساتھ رخصت کریں اور لوح کو بحفاظت رکھدیں اور تیار کی تمام شرینی عامل خود کھائے۔

حاضرات الزحل صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ مثلاً:۔ انیس، باسط، جمیل، دلاور۔

د	ج	ب	ا

اس نقش کو سرب کی تختی پر کندہ کرنا چاہئے۔ یہ سامنے کا حصہ ہے۔ اسی نقش پر کاجل کی سیاہی لگاکر نگاہ رکھی جائیگی۔

اس نقش کو بھی سرب کی تختی پر مندرجہ بالا نقش کی پشت پر کندہ کریں۔ اس حصہ پر کاجل نہیں لگایا جائیگا۔

حاضرات سبع کواکب کے رموز ونکات

یوں تو اس خاکسار نے حاضرات سبع کواکب کو طشت از بام کردیا ہے لیکن پھر بھی بعض نکات قابل وضاحت ہیں لہٰذا عامل کو چاہئے کہ وہ ان رموز ونکات کو بغور اپنے مطالعہ میں لائے۔

واضح ہو کہ سبع کواکب کی حاضرات کا چلہ ولوح کی تیاری ہمیشہ کھلے آسمان کے نیچے ہوگی۔ جس کی سب سے اہم وجہ مطلوبہ کواکب کی سعد ساعت لوح مطلوب و عامل پر پڑے تاکہ جلد قبولیت کا باعث ہو۔ اگر عامل کسی ایسی جگہ چلہ کرے گا جہاں پر فضا میں عامل کے اوپر کوئی مادی چیز شل چھت یا درخت وغیرہ ہو تو عامل اپنے مقصد میں کامیاب ہرگز نہ ہوسکے گا۔

حاضرات الشمس کی لوح کی تیاری وچلہ کشی صرف سورج طلوع ہونے سے غروب تک کی جائے گی جبکہ دیگر چھ کواکب کی لوح کی تیاری وچلہ کشی سورج غروب ہونے سے طلوع ہونے تک کی جائے گی۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات میں درج کیا جاچکا ہے کہ دوران چلہ کشی عامل اپنی نگاہ لوح کی سیاہی میں برابر رکھے گا اور اسی میں حاضرات کا نزول دوران چلہ کشی ہونا شروع ہوجائے گا واضح ہو کہ صرف حاضرات الشمس کا چلہ دن میں کیا جائے گا لہٰذا روشنی سورج کی ہوگی اور عامل کو لوح کی سیاہی میں واضح طور پر نظر آئے گا جبکہ باقی چھ کواکب کی حاضرات کی لوح کی تیاری وچلہ کشی شب کو کی جائے گی شب کے وقت سورج کی روشنی نہ ہوگی۔ اس لئے عامل کو لوح کی سیاہی واضح طور پر نظر نہ آئے گی لہٰذا عامل کو چاہئے کہ بقیہ چھ کواکب کی حاضرات ولوح کی تیاری کے وقت ایک عدد مٹی کا کورا چراغ لے کر اس میں روغن چنبیلی ڈالکر

ردئی کا فتیلہ اس میں روشن کرے تاکہ اس کی روشنی میں واضح طور پر آپکو لوح کی سیاہی نظر آئے۔ دوران چلہ کشی یہ چراغ عامل اپنے سامنے رکھے گا اور پڑھائی کے ختم ہونے کے بعد چراغ بجھا دیا کریں۔

دوران چلہ کشی اگر مینہ برس جائے تو عمل حاضرات باطل ہو جائے گا۔ لہٰذا عامل کو دوبارہ عروج ماہ میں عمل مذکور کا چلہ ازسر نو شروع کرنا ہوگا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ لوح مذکور کی تاثیر باقی رہے گی اور آپ کو دوبارہ لوح مذکور بنانے کی زحمت نہ اٹھانا پڑے گی۔

سبع سیارگان کے چلہ کرنے سے قبل عامل اپنے اس عمل حاضرات کا اظہار کسی دوسرے شخص پر نہ کرے اور عمل کی کامیابی کے بعد بھی اس کا اظہار کسی پر نہ کرنا چاہئے۔

سبع سیارگان کی الواح کو مختلف رنگ کے شیشے کے بیچ میں رکھ کر محفوظ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تو واضح ہو کہ سات رنگ کے الگ الگ قسم کے شیشے کے ٹکڑے۔ ممکن ہے کہ آپکے مطلوبہ عمل کے رنگ کا شیشہ آپ کو دستیاب نہ ہوسکے لہٰذا بحالت مجبوری عامل سفید رنگ کے شیشے کا ٹکڑا لے کر اس کو رنگ لے۔ بعدہٗ اس کو لے کر اسکے بیچ میں لوح مطلوبہ رکھ کر اسکے سامنے والے حصہ پر سیاہی لگا کر استعمال کرے۔

سبع سیارگان کی الواح سات دھاتوں سے منسوب کی گئی ہے لہٰذا آپ اپنی مطلوبہ لوح جب بھی تیار کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دھات کا وزن سات تولہ سے زائد نہیں ہونا چاہئے۔ ذہب مہنگی ترین دھات ہے لہٰذا آپ چھ تولہ نو ماشہ کی لوح فضہ خالص کی بنوا کر اس پر ۳ ماشہ ذہب خالص کا پانی کسی سنار سے چڑھوا لیں۔ پھر اس پر نقش مطلوبہ کندہ کریں۔

روزانہ عزیمت سیارگان کی جو تعداد مقرر کی گئی ہے اس میں بالکل کمی بیشی نہ ہونی چاہئے ورنہ عمل باطل ہو جائیگا۔ جب آپ اپنی مطلوبہ لوح تیار کر کے اس پر اس کا مخصوص نقش کندہ کر لیں اور اس پر مطلوبہ تعداد میں عزیمت پڑھکر دم کر کے لوح کو کانچ کے دو ٹکڑوں کے درمیان محفوظ کرنے کے بعد اس پر کاجل کی سیاہی لگا دیں پھر آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ یہ تجربہ کریں کہ آپکی —— یہ لوح درست تیار ہوئی ہے یا نہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ایک طفل نابالغ کو مطلوبہ رنگ کا کپڑا و کلاہ پہنا کر آپ خود بھی اس رنگ کا کپڑا و کلاہ پہن کر بخور بھی مطلوبہ اپنے ستارے کا روشن کر کے لوح کو طفل نابالغ کے ہاتھ میں دے دیں اور آپ سات بار درود شریف پڑھکر عزیمت کا ورد کر کے اس طفل پر دم کر کے اس سے پوچھیں کہ اس کو لوح کی سیاہی میں کچھ نظر آتا ہے یا نہیں؟ الغرض چند منٹ تک آپ بار بار عزیمت ورد کر کے بچے پر دم کرتے رہیں۔ بالآخر حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔ پس اس وقت عامل کے لئے لازم ہے کہ اپنا اور طفل نابالغ کا حاضرات مذکور کو سلام پیش کر کے ان سے خواہش ظاہر کرے کہ عامل بذات خود اپنی آنکھوں سے حاضرات کا دیدار لوح مذکور کی سیاہی میں کرنا چاہتا ہے جس کے لئے وہ چلہ کشی کرنا چاہتا ہے۔ پس ان سے اقرار کرانے کے بعد وہ عامل کی ہر طرح مدد کریں گے۔ جب وہ اقرار کرلیں تو ان کو السلام علیکم کہ کر شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے۔ یہ تمام باتیں آپ طفل کے ذریعے کہلوائیں گے۔ اب آپ بالکل مطمئن ہو کر چلہ کشی شروع کریں کامیاب آپکے قدم چومے گی۔

حاضرات البروج

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج حمل میں داخل ہو اسی دن سے اس حاضرات الحمل کا چلہ شروع کیا جاتا ہے نیز دوران عمل ترک جلالی کرنا لازم ہے۔ آفتاب ایک برج میں تقریباً ایک ماہ قیام کرتا ہے لہٰذا اس حاضرات کا چلہ ایک ماہ میں عامل کو مکمل کرنا ہوگا۔ عامل کو چاہئے کہ روزانہ دن کے وقت ۳ سو نقوش زعفران سے تحریر کیا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں دن انچاس نقوش تحریر کرے۔ ان تمام نقوش کو کھلے آسمان کے نیچے تحریر کرنا لازم ہے اور عامل کا منہ بطرف مشرق ہونا چاہئے۔

ایک عدد حدید کا چراغ ایک منہ کا بنوا کر اس کے اندر نقش کندہ کرنا چاہئے اور بوقت شامل عامل اپنا منہ مشرق کی سمت رکھ کر چراغ کو اپنے سامنے رکھے اور ایک عدد کوری ردئی کا فتیلہ چراغ میں ڈال کر اس میں روغن تلخ ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور عامل کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے۔ جائے نماز و لباس و کلاہ عامل کا سرخ ہونا لازم ہے۔ بخور عود چندرس کا روشن کرنا چاہئے۔ اب گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل ہزار تین سو ستر مرتبہ پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھکر عمل ختم کرے۔ دوران پڑھائی

عامل کی نگاہ چراغ کی لو پر ہونی چاہیے۔ اس طرح روزانہ وقت مقررہ پر شب کو عمل پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ چند یوم کے بعد چراغ کی لو میں حاضرات کا نزول شروع ہو جائے گا۔ لیکن جب تک چلہ مکمل نہ ہو ہرگز حاضرات سے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔ کل تیس یوم تک روزانہ آپ کو عزیمت کی پڑھائی کرنا ہوگی نیز نقوش تحریر کرتے وقت بخور روشن کرنا چاہیئے اور روزانہ کے تحریر کئے ہوئے نقوش کو جلا دینا چاہیئے۔ اگر آپ شب کے وقت ایک عدد علیحدہ نقش تحریر کریں اور اس کا فتیلہ بنا کر کوری روئی اس پر لپیٹ کر چراغ میں روشن کریں تو عمل کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔

آخری دن جب عامل کی پڑھائی ختم ہو تو حاضرات سے نہایت ادب سے السلام علیکم کرنا چاہیئے اور ان سے وعدہ لینا چاہیئے کہ عندالحاجت طلب کرنے پر حاضر ہوں۔ اور جو بھی سوال کریں اس کا سچ سچ جواب دیں۔ چنانچہ جب وہ اقرار کرلیں تو پھر آپ ان کو جانے کی اجازت دے دیں۔ بعدہٗ آپ کسی سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم ازکم گیارہ بار عزیمت عمل کا ورد کرنا لازم ہے۔ نیز چراغ کو بحفاظت محفوظ کر کے رکھ لینا چاہیئے۔ اب آپ جب بھی حاضرات کرنا چاہیں موکلات کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کریں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ جاننا چاہیئے کہ چراغ پر نقش طالع وقت حمل میں یا قمر جب برج حمل میں ہو اس وقت تحریر کرنا لازم ہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی کسی سوال کا جواب معلوم کرنا ہو اس وقت عامل غسل کر کے پاک وطاہر اور اور لباس وکلاہ سرخ پہن کر جائے نماز بھی سرخ بچھائے اور بخور روشن کر کے ایک عدد نقش تحریر کرے اور اس کا فتیلہ بنا کر چراغ میں ڈالے اور روغن تلخ میں ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر موکلات کی شرینی سرخ پر نیاز دے کر اس کا ثواب موکلات کو پہنچائے۔ پھر چند مرتبہ عزیمت پڑھ کر چراغ کی لو پر نگاہ کرے۔ فی الفور حاضرات کی مخفی مخلوق کا نزول ہوگا۔ پھر آپ ان کو سلام کر کے اپنا مدعا بیان کریں۔ ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ بعدہٗ حاضرات کو شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہیئے۔ شرینی خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔

عزیمت:- اَجِبْ یَا تَفْنِیْئِیْلُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ہ اَجِبْ یَا جَفْنِیْئِیْلُ بِحَقِّ حمل العجل العجل الساعۃ الوحا۔

حاضرات الحمل صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج حمل موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۱ مارچ تا ۲۰ اپریل ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حروف۔

ی	ع	ل	ا

جفنیئیل (اوپر) — تفنیئیل، زرائیل، جفنیئیل، جفنیئیل، تفنیئیل، جفنیئیل، جفنیئیل (حاشیہ)

۶۰۸	۶۱۶	۶۲۴	۶۳۲	۶۴۱	۶۴۹	۶۰۰
۶۲۵	۶۳۳	۶۴۲	۶۴۳	۶۰۱	۶۰۹	۶۱۷
۶۳۶	۶۴۴	۶۰۲	۶۱۰	۶۱۸	۶۲۶	۶۳۴
۶۰۳	۶۱۱	۶۱۹	۶۲۷	۶۲۸	۶۳۷	۶۴۵
۶۲۰	۶۲۱	۶۲۹	۶۳۸	۶۴۶	۶۰۴	۶۱۲
۶۳۰	۶۳۹	۶۴۷	۶۰۵	۶۱۳	۶۱۴	۶۲۲
۶۴۸	۶۰۶	۶۰۷	۶۱۵	۶۲۳	۶۳۱	۶۴۰

حاضرات الثور

اَجِبْ یَا تَفْنِیْئِیْلُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ہ
اَجِبْ یَا تِرْوَنِیْلُ بِحَقِّ ثورا لعجل الساعۃ الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج ثور میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کر کے اس حاضرات الثور کا چلہ شروع کرے۔ چونکہ آفتاب تقریباً ایک ماہ تک برج ثور میں قیام کریگا لہٰذا اس عمل کا چلہ ایک ماہ میں مکمل کیا جائے گا۔ دن کے وقت عامل روزانہ ستائیس عدد نقوش تحریر کیا کرے اور تیسویں روز اکتیس عدد نقش تحریر کرے۔ بوقت نقش ہٰذا کے تحریر کیلئے ضروری ہے کہ عامل بخور عود، صندل سفید اور زعفران کا روشن کرے اور لباس وکلاہ سیاہ وسبز پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے نیز اپنا منہ بطرف جنوب رکھے۔ بہتر ہے کہ طالع وقت ثور میں ہو تو نقوش تحریر کیا کرے یا قمر برج ثور میں ہو چراغ پر بھی نقش طالع وقت ثور یا قمر برج

ثور میں ہو اس وقت تحریر کرے۔ ایک عدد نحاس کا چراغ بنائے اور اس کے اندر نقش کندہ کرے اور شب کے وقت لباس و کلاہ وجائے نماز سیاہ و سبز کے ساتھ جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور روشن کرکے چراغ میں عطر سہاگ ڈالے اور ایک عدد نقش تحریر کرکے اس پر روئی لپیٹے اور چراغ میں اس فتیلہ کو روشن کرکے گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ پھر عزیمت کو چار ہزار اٹھتر بار پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عمل کو تمام کرے لیکن دوران پڑھائی چراغ کی لو پر عامل کی نگاہ برابر رہے گی۔ اسی طرح کل تیس یوم کا چلہ مکمل کرے۔ دوران عمل عامل کو عجائبات سے واسطہ پڑے گا لہٰذا ایسے وقت پر عامل اپنا دل قوی رکھے آخری دن جب عامل کا عمل ختم ہوگا اس وقت مکمل طور پر حاضرات کا نزول چراغ کی لو میں ہوگا۔ پس جب حاضرات عامل سے گفتگو کرے تو لازم ہے کہ عامل ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہے اور ان سے عہد و پیمان لے کہ عندالحاجتہ طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو بھی سوال کروں اس کا صحیح صحیح جواب دیں۔ اور ان سے جلد حاضری کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہئے۔ چنانچہ جب وہ اقرار کرلیں تو پھر عامل ان کو شکریے کے ساتھ رخصت کرے۔ بعدہٗ کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے اور شرینی عامل خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔ اب آپ اس حاضرات الثور کے عامل ہیں۔

زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم گیارہ بار عزیمت کو روزانہ ورد کرنا لازم ہے۔ چلہ کشی و نقوش تحریر کرتے وقت عامل کے سر پر کسی قسم کی چھت وغیرہ نہ ہونا چاہئے بلکہ کھلے آسمان کے نیچے یہ تمام کام کرنا چاہئے۔

روزانہ کے تحریر کئے ہوئے تمام نقوش کو پاک صاف کچے زمین یا پہاڑ میں دفن کردینا چاہئے اور چراغ میں جو فتیلہ کا نقش ہوگا وہ روزانہ ایک عدد تحریر کرنا ہوگا اور اس انداز سے فتیلہ کو جلانا ہوگا کہ روزانہ پڑھائی کے آخیر تک یہ جل کر ختم ہو جائے۔

ترکیب حاضرات جب بھی عامل کو کسی سوال کا جواب لینا ہو تو عامل غسل کرکے لباس و کلاہ سیاہ و سبز پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور منہ بطرف جنوب رکھے اور اول موکلات کی نیاز دے۔ بعدہٗ ایک عدد نقش تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر چراغ میں رکھے۔ پھر چراغ میں عطر سہاگ ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت کو موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ پس ان سے جو بھی سوال کریں ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ پھر آپ کو حاضرات کے موکلات کو شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے موکلات کی نیاز ہمیشہ سیاہ و سبز شرینی پر دینا چاہئے۔

حاضرات الثور صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج ثور موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۱ اپریل تا ۲۱ مئی ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ب	و

ثروثیل

۸۰۳	۸۲۸	۸۲۲	۸۱۶	۸۰۹
۸۱۷	۸۱۰	۸۰۴	۸۲۴	۸۲۳
۸۲۵	۸۱۹	۸۱۸	۸۱۱	۸۰۵
۸۱۲	۸۰۶	۸۲۶	۸۲۰	۸۱۴
۸۲۱	۸۱۵	۸۰۸	۸۰۷	۸۲۷

حاضرات الجوزا

أَجِبْ یَا تَضْنَیْئِیْل بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ٥
أَجِبْ یَا جَزْوَثِیْل بِحَقِّ جوزا العجل الساعتہ الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج جوزا میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کرکے اس حاضرات الجوزا کا چلہ تیس یوم تک کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور اپنا منہ مغرب کی سمت کرکے بخور عود، صندل سرخ اور مصطگی رومی کا روشن کرے اور طالع وقت جوزا یا قمر برج جوزا میں ہو یا پھر ساعت عطارد میں ستائیس عدد نقوش زعفران سے تحریر کرے اور پھر تمام نقوش کو کسی ثمردار درخت کے ساتھ لٹکا دے۔ اسی طرح روزانہ ستائیس عدد نقوش تحریر کیا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں دن تینتالیس عدد نقوش تحریر کرے

اور روز اول ایک عدد جست کا چراغ بنائیے اور اس کے اندر نقش کندہ کرے لیکن لباس وجائے نماز و بخور و سمت کا دھیان رکھے یعنی نقوش تحریر کرتے وقت آپ نے جن باتوں کا خیال رکھا تھا ان ہی باتوں کا دھیان رکھتے وقت نقش کندہ کریں۔ کاغذ پر آپ جن نقوش کو مطلوبہ تعداد میں زعفران سے تحریر کریں گے وہ دن میں کیا کریں اور کھلے آسمان کے نیچے یہ کام کریں اور چراغ بھی کھلے آسمان کے نیچے کندہ کریں۔ اب آپ بوقت شب کھلے آسمان کے نیچے مطلوبہ رنگ کا لباس وکلاہ وجائے نماز اور بخور روشن کرکے مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھیں اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرکے روئی اس پر لپیٹ کر فتیلہ بناکر چراغ میں رکھیں اور عطر مجموعہ چراغ میں ڈال کر فتیلہ روشن کردیں اور فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھیں اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل چار ہزار نوے مرتبہ پڑھیں اور چراغ کی لو پر برابر نگاہ رکھیں۔ اگر پلک جھپکنے لگے تو آہستہ سے آنکھیں بند کرلیں پھر آنکھیں کھول کر لو پر نگاہ کریں۔ جب عزیمت مطلوبہ تعداد میں پڑھ کر فارغ ہو جائے تو پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے۔ اسی طرح روزانہ دن کو نقوش تحریر کریں اور رات کے وقت عزیمت مطلوبہ تعداد میں ورد کیا کریں۔ اسی طرح کل تیس یوم کا چلہ کریں۔ اور زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم از کم عزیمت روزانہ گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے اور اول آخر گیارہ بار درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ دوران زکوٰۃ عامل کو مختلف قسم کی عجیب وغریب مخلوقات نظر آئیں گی لیکن عامل کو چاہئے کہ ان سے اس وقت تک ہرگز گفتگو نہ کرے جب تک کہ عامل کا چلہ ختم نہ ہو جائے آخری دن جب حاضرات آپ سے گفتگو کرے تو پھر آپ انکو السلام علیکم کہیں اور ان سے وعدہ لیں کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو بھی سوال کریں ان کا صحیح صحیح جواب دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کرلینا چاہئے۔ چنانچہ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کرلیں تو ان کا شکریہ ادا کریں اور السلام علیکم کہ کر ان کو رخصت کرنا چاہئے۔ بعدہٗ کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ اب آپ چراغ کو بحفاظت محفوظ مقام پر رکھ دیں اور لباس وکلاہ وجائے نماز و بخور کو بھی حفاظت سے رکھ لیں۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل غسل کرکے پاک وطاہر ہوکر اور لباس وکلاہ وجائے نماز زردی مائل سفید استعمال کرے اور بخور روشن کرے اور اپنا منہ مغرب کی سمت رکھے۔ پھر زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دے۔ پھر زعفران سے کاغذ پر نقش تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنائے اور چراغ میں عطر مجموعہ ڈال کر فتیلہ کو اس میں تر کرکے روشن کرے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر چراغ کی لو پر نگاہ کرے اور عزیمت عمل موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق ورد کرے۔ خدا چاہے فی الفور حاضر ہوں گے۔ جب حاضرات کا نزول ہو تو ان کو السلام علیکم کہ کر اپنا مدعا بیان کریں۔ انشاء اللہ آپ کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب ملے گا۔ جب آپ سوال کا جواب معلوم کرچکیں تو پھر ان کو السلام علیکم کہ کر شکریے کے ساتھ رخصت کریں۔ فوراً آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے اب آپ چراغ کو بجھا دیں اور حفاظت سے چھپا کر رکھ دیں اور جائے نماز ولباس وکلاہ وغیرہ بھی حفاظت سے رکھ دیں۔

حاضرات الجوزا صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج جوزا موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۲ مئی تا ۲۱ جون ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ک	ق

حزوئیل

۱۰۲۵	۱۰۲۲	۱۰۱۵	۱۰۲۸
۱۰۱۶	۱۰۲۷	۱۰۲۶	۱۰۲۱
۱۰۳۰	۱۰۱۷	۱۰۲۰	۱۰۲۳
۱۰۱۹	۱۰۲۴	۱۰۲۹	۱۰۱۸

حاضرات السرطان

أَجِبْ يَا تَضْنِيئِيلُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝
أَجِبْ يَا أَرُوئِيلُ بِحَقِّ سرطان العجل الساعۃ الوحا.

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج سرطان میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کرکے اس حاضرات السرطان کا چلہ تیس یوم تک کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس وکلاہ وجائے نماز سفید استعمال کرے اور اپنا منہ شمال کی سمت کرکے بیٹھے اور بخور عود، کافور اور لوبان کا روشن کرے اور طالع وقت سرطان یا قمر برج سرطان میں ہو یا ساعت قمر ہو۔ اس وقت عامل کاغذ پر ستائیس عدد نقوش تحریر کرے اور یہ کام دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے کرے اور تمام نقوش کو کسی سمندر یا دریا یا پھر نہر یا تالاب میں آٹے میں گولیاں بنا کر ڈال دیا کرے۔ اسی طرح روزانہ ستائیس عدد نقوش تحریر کرنے چاہیں اور آخری دن اٹھائیس عدد نقوش تحریر کرنے چاہیں۔ یہ تمام نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرنا چاہئے اب اسی دن مذکورہ ساعت میں لباس وکلاہ وجائے نماز وبخور وسمت کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک عدد فضہ خالص کا چراغ بنا کر اس میں نقش کندہ کرنا چاہئے اور بوقت شب کھلے آسمان کے نیچے شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور روشن کرے۔ اب آپ ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کریں اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنائیں اور چراغ میں عطر کیوڑہ وعطر گلاب ڈال کر فتیلہ کو روشن کریں اور فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھیں اور گیارہ بار درود شریف پڑھکر عزیمت مذکورہ چار ہزار چھتر مرتبہ ورد کریں۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روزاول کی پڑھائی ختم کریں۔ دوران پڑھائی اگر آپکی پلک جھپکنے لگے تو آہستہ سے آنکھیں بند کرلیں پھر آنکھیں کھول کر لو پر نگاہ کریں۔ اسی طرح روزانہ دن کے وقت نقوش تحریر کیا اور شب کے وقت عزیمت عمل پڑھا کریں۔ آخری دن یعنی تیسویں روز جب حاضرات کا نزول ہو تو ان سے عہد وپیمان لیں کہ عندالحاجت طلب کرتے پر فوراً حاضر ہوں اور جو بھی سوال پوچھوں، اس کا جواب دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کرلینا چاہئے۔ چنانچہ وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں گے۔ بعدہٗ آپ ان کا شکریہ ادا کریں اور السلام علیکم کہکر ان کو جانے کی اجازت دے دیں۔ چشم زدن میں آپکی نظروں سے اوجھل ہوجائیں گے۔ اب آپ کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی بانٹ دیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کم از کم روزانہ گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی عامل کو حاضرات کرنا مقصود ہو تو غسل کرکے لباس وکلاہ سفید پہنے اور جائے نماز بچھا کر اپنا منہ شمال کی سمت رکھے اور بخور عود، کافور اور لوبان کا روشن کرے اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرکے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنائے اور چراغ میں فتیلہ کو رکھ کر عطر کیوڑہ وعطر گلاب سے تر کرکے روشن کرے اور کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ بعدہٗ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت مذکور موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھیں۔ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا پس عامل ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہے اور جو بھی سوال ہو ان سے دریافت کرے۔ آپکے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملیگا۔ جب آپ ان سے سوال دریافت کرچکیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کرکے نہایت ادب سے السلام علیکم کہکر رخصت کرنا چاہئے اور چراغ کو بجھا دینا چاہئے اور حفاظت سے تمام سامان رکھ لینا چاہئے۔

حاضرات السرطان صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج سرطان موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۱ جون تا ۲۳ جولائی ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ح	ہ

اُہرُوتیل — تصنیئل — سرطان

۱۳۵۵	۱۳۶۱	۱۳۵۹
۱۳۶۳	۱۳۵۸	۱۳۵۴
۱۳۵۷	۱۳۵۶	۱۳۶۲

حاضرات الاسد

اَجِبْ یَا تَصْنَیِئلْ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ٥
اَجِبْ یَا ذُسِئیلُ وَبِحَقِّ اسد العجل الساعة الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج اسد میں داخل ہو اسی دن سے عامل اس حاضرات الاسد کا چلہ معہ ترک جلالی شروع کرے۔ جس کی مدت تیس یوم ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے لباس وکلاہ زرد وسرخ پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور اپنا منہ بطرف مشرق رکھے اور بخور عود و دار چینی کا روشن کرے اور طالع وقت اسد یا قمر

برج اسد میں ہو یا ساعت شمس ہو۔ اس وقت عامل کاغذ پر ایک عدد نقش تحریر کرے اور اس نقش کو جلا دے۔ اسی طرح روزانہ ایک عدد نقش تحریر کرنا چاہئے اور آخری یعنی تیسویں دن دس عدد نقوش تحریر کرنے ہیں۔ اب اسی دن مذکورہ ساعت میں ایک عدد ذہب خالص کا چراغ بنائیں یا پھر نقرہ کا چراغ بنوا کر اس پر ذہب خالص کا آب چڑھائیں اور اس کے اندر نقش کندہ کریں۔ اور شب کے وقت عامل کھلے آسمان کے نیچے مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور لباس و کلاہ زرد و سرخ پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنائے اور چراغ میں ڈال کر رکھے اور عطر مشک چراغ میں ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور بخور عود و دارچینی کا روشن کرے۔ اب گیارہ بار درود شریف پڑھکر فتیلہ کی لو پر نگاہ کرے اور عزیمت تین ہزار تین سو تین مرتبہ پڑھے۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے اور تمام سامان کو حفاظت سے محفوظ مقام پر رکھ دے۔ اسی طرح روزانہ شب کو کھلے آسمان کے نیچے مندرجہ بالا طریقہ پر عمل پڑھا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں دن جب حاضرات کا نزول ہو اور آپ کی پڑھائی ختم ہو چکی ہو تو اس وقت موکلات کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہنا چاہئے۔ پھر ان سے عہد و پیمان لے کر عندالحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو سوال بھی کریں انکا صحیح جواب دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ جب وہ ان باتوں کا اقرار کر لیں تو پھر ان کو السلام علیکم کہ کر شکریے کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے اور کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دینا چاہئے۔ شرینی خود بھی کھانی چاہئے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرنی چاہئے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم از کم عزیمت گیارہ مرتبہ روزانہ ورد کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضرات جب بھی کسی سوال کا جواب لینا مقصود ہو تو اول غسل کر کے لباس و کلاہ سرخ پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور بخور عود دارچینی کا روشن کرے اور ایک عدد نقش تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنائے اور اس کو چراغ مذکورہ میں عطر مشک ڈال کر روشن کرے اور کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دے۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھکر عزیمت عمل کو موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق مشرق کی سمت منہ کر کے ورد کرنا چاہئے۔ چنانچہ موکلات و حاضرات کا نزول فوراً ہو گا۔ اب آپ ان کو السلام علیکم کہ کر اپنا مدعا بیان کریں آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش اور صحیح ملے گا۔ جب آپ کا مقصد حل ہو جائے تو پھر آپ ان کو شکریے ادا کریں اور السلام علیکم کہ کر ان کو رخصت کریں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں اور چراغ بجھا کر رکھ دینا چاہئے اور دیگر سامان بھی حفاظت سے رکھ دینا چاہئے۔

حاضرات الاسد صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج اسد موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۲ر جولائی تا ۲۲ر اگست ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول م ف ا ہو

ذیشیل

۵۴۴	۵۵۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۵۰	۵۳۳
۵۴۵	۵۶۵	۵۴۳	۵۳۴	۵۶۰	۵۵۶
۵۶۱	۵۳۵	۵۴۶	۵۵۵	۵۴۲	۵۶۴
۵۳۶	۵۵۹	۵۴۷	۵۵۴	۵۶۶	۵۴۱
۵۴۹	۵۴۰	۵۶۷	۵۵۸	۵۳۷	۵۵۲
۵۶۸	۵۵۳	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۸	۵۵۷

حاضرات السنبلہ

أجب یا تضنئیل والسّماء ذات البروج ۵

اجب یا اسمعیل جقّ سنبلہ العجل الساعتا لوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کر کے اس حاضرات السنبلہ کا چلہ تیس یوم تک کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس و کلاہ سیاہ و سبز پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور جائے نماز پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور عود، صندل سرخ و مصطگی رومی کا روشن کرے اور اکہتر عدد نقوش کاغذ پر زعفران سے طالع وقت سنبلہ یا قمر برج سنبلہ میں ہو یا پھر ساعت عطارد میں تحریر کرے اور ان تمام نقوش کو زمین کے اندر دفن کر دے جہاں پر لوگوں کا پاؤں نہ پڑے یا پھر پہاڑ پر دفن کر دیں۔ اسی طرح روزانہ اکہتر عدد نقوش تحریر کر کے دفن کر دیا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں دن بہتر

عدد نقوش تحریر کرنا چاہئے اور روز اول مذکورہ ساعت میں ایک عدد جست خالص کا چراغ بنا کر اس کے اندر نقش کندہ کرے اور شب کے وقت مذکورہ رنگ کا لباس وکلاہ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور خود عامل جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور مذکور روشن کرے اور یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرکے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ تیار کرے اور اس فتیلہ کو جست کے چراغ میں رکھے اور عطر مجموعہ چراغ میں ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور چراغ کی لو پر نگاہ رکھے۔ اب گیارہ بار درود شریف پڑھکر عزیمت عمل پانچ ہزار تین سو چھیانوے مرتبہ پڑھکر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر روز اول کا عمل تمام کرے۔ دوران پڑھائی عامل کی نگاہ فتیلہ کی لو پر برابر ہونی چاہئے۔ جب پلک جھپکنے لگے تو آہستہ سے آنکھیں بند کرلے پھر آنکھیں کھول کر لو پر نگاہ کرے اسی طرح روزانہ شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے عزیمت ورد کرنا چاہئے اور روزانہ فتیلہ کیلئے ایک عدد علیحدہ نقش تحریر کرنا چاہئے اور دن کے وقت مقررہ تعداد میں نقوش تحریر کرنا چاہئے۔ شب کے وقت چراغ میں فتیلہ اس انداز سے چلانا چاہئے کہ روزانہ آپکی پڑھائی کے آخیر میں تمام فتیلہ جل جانا چاہئے۔ دوران چلہ کشی عامل کو عجیب وغریب مخلوقات سے واسطہ پڑے گا لہٰذا عامل کو چاہئے کہ ان سے خوفزدہ قطعی نہ ہو اور ان سے اس وقت تک گفتگو ہرگز نہ کرے جب تک کہ آپکی آخری دن کی پڑھائی ختم نہ ہو جائے۔ چنانچہ تیسویں دن جب آپ کی پڑھائی ختم ہوگی اس وقت حاضرات کے موکلات آپ سے گفتگو کریں گے۔ لہٰذا عامل کو چاہئے کہ ان سے نہایت ادب سے السلام علیکم کہے اور ان سے عہد وپیمان لے کہ عندالحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور جو بھی سوال کریں اس کا صحیح صحیح جواب دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کرنا چاہئے۔ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کرلیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کرکے سلام کرکے رخصت کرنا چاہئے فوراً عامل کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے پھر عامل کو چاہئے کہ کسی سیاہ وسبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے اور اس شرینی کو خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔ اب آپ اس حاضرات السنبلہ کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ کم ازکم گیارہ مرتبہ عزیمت ورد کرنا لازم ہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی عامل کو کسی سوال کا جواب لینا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے سیاہ وسبز کلاہ ولباس پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور اپنا منہ جنوب کی سمت کرکے بیٹھے اور بخور عود، صندل سرخ ومصطگی رومی کا روشن کرے اور سیاہ وسبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے ا۔ ایک عدد نقش تحریر کرکے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ تیار کرے اور چراغ میں عطر مجموعہ ڈال کر فتیلہ کو چراغ میں روشن کرے اور فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھکر عزیمت موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے۔ انشاءاللہ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ پس اس وقت عامل ان کو السلام علیکم کہے اور اپنا مدعا بیان کرے آپکے ہر سوال کا تسلی بخش اور مکمل جواب دیں گے اور جب آپ ان سے جواب حاصل کرچکیں تو ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کرکر رخصت کرنا چاہئے اور چراغ کو بجھا دینا چاہئے اور تمام سامان ولباس وغیرہ حفاظت سے رکھ دیں اور نیاز کی شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کردیں۔

حاضرات السنبلہ صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج سنبلہ موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۴ اگست تا ۲۳ ستمبر ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

غ	پ

اُسِمُئیل

۱۳۴۱	۱۳۵۵	۱۳۵۲	۱۳۴۸
۱۳۵۳	۱۳۴۷	۱۳۴۲	۱۳۵۴
۱۳۴۶	۱۳۵۰	۱۳۵۷	۱۳۴۳
۱۳۵۶	۱۳۴۴	۱۳۴۵	۱۳۵۱

حَاضراتُ المیزان

اَجِبْ یَاتَضنَیْئِیلُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ البُرُوجِ ہ
اَجِبْ یَازِوَرئِیلُ بِحَقِّ میزان العجل الساعۃ الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جب آفتاب برج میزان میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کرکے اس حاضرات المیزان

کا چلہ تیس یوم تک کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس وکلاہ سفید زردی مائل پہن کر جلائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور بخور عود، صندل سفید و زعفران کا روشن کرے اور مغرب کی طرف منہ کرکے جلائے نماز پر بیٹھے اور یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے کرے اور کاغذ پر ستر عدد نقوش زعفران سے تحریر کرے اور ان تمام نقوش کو کسی ثمردار درخت میں لٹکائے۔ اسی طرح روزانہ نقوش طالع وقت میزان یا قمر برج میزان میں ہو یا پھر ساعت زہرہ ہو اس وقت روزانہ تحریر کیا کرے اور آخری دن یعنی تیسویں روز اٹھاسی عدد نقوش تحریر کرے۔ روزانہ کے تمام نقوش کو ثمردار درخت میں روزانہ لٹکانا چاہئے۔ اب روز اول نحاس خالص کا ایک عدد چراغ بنائے اور مذکورہ ساعت میں اس پر نقش کندہ کرنا چاہئے لیکن کھلے آسمان کے نیچے یہ کام کرنا چاہئے۔ اسیوقت شب عامل مذکورہ رنگ کا کلاہ و لباس پہنے اور اسی رنگ کا جلائے نماز بھی بچھائے اور بخور مذکور روشن کرے اور ایک عدد نقش کاغذ پر تحریر کرکے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بناوے اور فتیلہ کو چراغ میں عطر سہاگ ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھکر عزیمت پانچ سو پانچ سو پچاسی مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر روز اول کا عمل تمام کرے اور روزانہ شب کے وقت مقررہ اوقات میں عزیمت پڑھا کرے اور تمام لوازمات کو مدنظر رکھنا چاہئے اور پڑھائی کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے اور جب تک پڑھائی کرتا رہے اپنی نگاہ چراغ کی لو پر برابر رکھے اور جب پلک جھپکنے لگے تو اس وقت آہستہ سے آنکھ بند کرے پھر آنکھ کھول کر لو پر نگاہ کرے دن کے وقت نقوش تحریر کرنا چاہئے اور شب کو عزیمت ورد کرنا چاہئے۔ جب تک آپ کی پڑھائی جاری رہے فتیلہ اسوقت تک برابر روشن رہنا چاہئے دوران چلہ کشی عامل کو عجائبات وغائبات سے واسطہ پڑے گا۔ لہٰذا عامل کو چاہئے کہ اپنا دل قوی رکھے اور کسی قسم کا خوف نہ کھائے اور نہ ان سے کسی قسم کی گفتگو کرے۔ جب آخری دن یعنی تیسویں دن جب حاضرات کا نزول ہو اور آپ کا عمل تمام ہو تو اس وقت موکلات کو السلام علیکم کہے اور ان سے عہد و پیمان لے کر عندالحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور ہر سوال کا جواب سچ سچ دیں اور ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کرلینا چاہئے۔ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کرلیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہ کر رخصت کرنا چاہئے۔ بعدہٗ کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ اب آپ حاضرات المیزان کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے کم ازکم عزیمت روزانہ گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔ پڑھائی کے بعد چراغ و دیگر لوازمات حفاظت سے رکھ دینا چاہئے اور شب کی پڑھائی جب ختم ہو جائے تو اس وقت چراغ کو بجھا دینا چاہئے اور روزانہ فتیلہ جلانے کے لئے ایک عدد علیحدہ نقش کاغذ پر تحریر کرنا چاہئے اور روزانہ یہ نقش فتیلہ کی شکل میں چراغ میں دوران پڑھائی جل جانا چاہئے۔

ترکیب حاضرات

عامل کو جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو سب سے پہلے غسل کرکے مطلوبہ رنگ کا لباس پہنے اور جلائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور روشن کرکے سفید زردی مائل شرینی پر موکلات کی نیاز دے۔ بعدہٗ ایک عدد نقش زعفران سے تحریر کرکے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنائے اور چراغ میں عطر سہاگ ڈال کر فتیلہ کو اس میں روشن کرے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت کو موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے اور چراغ کی لو پر برابر نگاہ رکھے۔ مطلوبہ تعداد کے ختم ہونے کے بعد حاضرات کے موکلات کا یکایک نزول ہوگا پس عامل ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہے پھر جو بھی سوال ہو ان سے دریافت کرے۔ ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی دیں گے۔ جب آپ ان سے سوال پوچھ کر جواب حاصل کرلیں اس وقت ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہ کر رخصت کردیں اور چراغ کو بجھا دیں اور دیگر سامان وغیرہ کو حفاظت سے رکھ دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کردیں۔

حاضرات المیزان صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج میزان موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۴ ستمبر تا ۲۳ اکتوبر ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل تین حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ر	ت	ط

نزوتیل

۱۱۱۱	۱۱۱۷	۱۱۲۳	۱۱۲۹	۱۱۰۵
۱۱۲۴	۱۱۲۵	۱۱۰۶	۱۱۱۲	۱۱۱۸
۱۱۰۷	۱۱۱۳	۱۱۱۹	۱۱۲۰	۱۱۲۶
۱۱۱۵	۱۱۲۱	۱۱۲۷	۱۱۰۸	۱۱۱۴
۱۱۲۸	۱۱۰۹	۱۱۱۰	۱۱۱۶	۱۱۲۲

حَاضراتُ العقربْ

اَجِبْ یَا تَصْنِیْلِ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ٥
اَجِبْ یَا تَکْبِیْلُ بِحَقِّ عقرب العجل الساعة الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج عقرب میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کرکے اس حاضرات العقرب کا چلہ تیس یوم تک کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس وکلاہ سفید پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور عود وچندرس کا روشن کرے اور کاغذ پر زعفران سے تیرہ عدد نقوش تحریر کرے اور یہ کام طالع وقت عقرب یا قمر برج عقرب میں ہو یا پھر ساعت مریخ ہو۔ اس میں کرنا چاہئے۔ آخری دن یعنی تیسویں دن پچیس عدد نقوش تحریر کرنا چاہئے۔ نیز روزانہ کے تحریر کئے ہوئے تمام نقوش کو آب رواں میں گولی آٹے سے بنا کر ڈالنا چاہئے جلانے کیلئے علیحدہ تحریر کرنا چاہئے اور ایک عدد حدید کا چراغ لے کر اس کے اندر نقش کندہ کرنا چاہئے۔ اور شب کے وقت مذکورہ رنگ کا لباس وکلاہ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور بخور مذکور روشن کرے اور چراغ کے اندر فتیلہ رکھ کر اس میں روغن تلخ ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور چراغ کی لو پر نگاہ رکھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت کو تین ہزار چھ سو چھیاسٹھ مرتبہ مغرب کی سمت منہ کرکے پڑھے اور تعداد مکمل ہونے پر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے اسی طرح روزانہ عزیمت ورد کیا کرے دوران چلہ کشی مختلف قسم کے عجیب وغریب موکلات وغیرہ نظر آئیں گے ان سے قطعی خوف نہیں کرنا چاہئے اور جب آپ کا عمل آخری دن تمام ہوگا اس وقت حاضرات کے موکلات کا نزول مکمل طور پر ہوگا۔ عزیمت کی تعداد ختم ہونے پر حاضرات کو السلام علیکم کہنا چاہئے اور ان سے عہد وپیمان لینا چاہئے۔ کہ عندالحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہونا اور ہر سوال کا جواب سچ سچ بتانا اور وہاں سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کرلینا چاہئے۔ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کرلیں تو پھر ان کا بہت شکریہ ادا کرے اور السلام علیکم کہہ کر رخصت کرنا چاہئے۔ پھر کسی سفید شیرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شیرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کردیں اب آپ اس حاضرات العقرب کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے کم ازکم عزیمت گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔ روزانہ ایک عدد نقش فتیلہ جلانے کے لئے علیحدہ تحریر کرنا چاہئے جو کہ دوران پڑھائی برابر روشن رہیگا اور یہ روزانہ دوران پڑھائی جل جانا چاہئے۔

ترکیب حاضرات جب بھی عامل کسی بھی حل طلب امور کیلئے حاضرات العقرب سے معلومات کرنا چاہئے تو سب سے پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ مذکورہ رنگ کا پہنے اور اسی رنگ کی جائے نماز بھی بچھائے شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور مذکور کو روشن کرکے کسی بھی سفید شیرینی پر موکلات کی نیاز دے پھر ایک عدد نقش تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنا دے اور چراغ میں ڈال کر روغن تلخ کی مدد سے روشن کرے اور لو پر نگاہ رکھے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت ورد کرنا شروع کردے جس وقت موکلات کی بتائی ہوئی تعداد پوری ہوگی فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا پس ان کو السلام علیکم کہنا چاہئے پھر جو بھی سوال پوچھنا ہو پوچھ لیں ہر سوال کا جواب مکمل وحتمی ملے گا چنانچہ جب آپ کا مقصد حل ہوجائے اس وقت حاضرات کے موکلات کا شکریہ ادا کرے پھر ان کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کردینا چاہئے اور چراغ کو بجھا دینا چاہئے نیز شیرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کردیں۔ اور تمام سامان کو بحفاظت محفوظ مقام پر رکھ دیں۔

حاضرات العقرب صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج عقرب موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۴ اکتوبر تا ۲۲ نومبر ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ی	ن

بکیئیل

۵۰۷	۵۱۶	۵۲۴	۵۳۲	۵۴۰	۵۴۸	۴۹۹
۵۲۵	۵۳۳	۵۴۱	۵۴۲	۵۰۰	۵۰۸	۵۱۷
۵۳۵	۵۴۳	۵۰۱	۵۰۹	۵۱۸	۵۲۶	۵۳۴
۵۰۲	۵۱۰	۵۱۹	۵۲۷	۵۲۸	۵۳۶	۵۴۴
۵۲۰	۵۲۱	۵۲۹	۵۳۷	۵۴۵	۵۰۳	۵۱۱
۵۳۰	۵۳۸	۵۴۶	۵۰۴	۵۱۲	۵۱۳	۵۲۲
۵۴۷	۵۰۵	۵۰۶	۵۱۵	۵۲۳	۵۳۱	۵۳۹

حَاضراتُ القوس

اَجِبْ یَا تَضْنَیْئِیلَ وَ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝
اَجِبْ یَا سِغْنَیْئِیلَ بِحَقِّ قوس العجل الساعۃ الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج قوس میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کرکے اس حاضرات القوس کا چلہ تیس یوم تک کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس وکلاہ زرد وسرخ رنگ کا پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی بچھائے لیکن کھلے آسمان کے نیچے یہ تمام کام کرے اور جائے نماز پر بیٹھ کر بخور عود وشکر کا روشن کرے اور عامل کا منہ مشرق کی سمت ہونا چاہئے اب ستائیس عدد نقوش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرکے آگ میں جلادے اور یہ کام یعنی نقوش طالع وقت قوس یا قمر برج قوس میں ہو یا پھر ساعت مشتری ہو اس وقت تحریر کرنا چاہئے آخری دن یعنی تیسویں دن ستاون عدد نقوش تحریر کرنا چاہئے۔ دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے نقوش تحریر چاہئے جبکہ شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے عزیمت ورد کرنا چاہئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ رنگ کا لباس وکلاہ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور اپنا منہ مشرق کی سمت رکھے نیز بخور مذکور بھی روشن کرے اب مذکورہ ساعت میں ایک عدد چراغ قلعی کا بنائے اور اس کے اندر نقش کندہ کرے اور ایک عدد کاغذ پر علیحدہ نقش فتیلہ جلانے کیلئے تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنادے اور چراغ میں رکھ کر عطر گلاب چراغ میں ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور چراغ کی لو پر نگاہ رکھے پھر گیارہ بار درود شریف پڑھکر عزیمت کو چار ہزار تین سو چورانوے مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر روز اول کا عمل تمام کرے اسی طرح وقت مقررہ پر روزانہ عزیمت کو ورد کرنا چاہئے دوران زکوٰۃ۔ چراغ کی لو میں مختلف قسم کے لوگ نظر آئیں گے ان سے قطعی خوف نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی کسی قسم کی گفتگو کرنا چاہئے لیکن آخری دن جب وہ عامل سے گفتگو کریں اور عامل کے عمل کا تیسواں دن ہو اور عمل کا اختتام ہو چکا ہو تو ان کو السلام علیکم کہے اور ان سے عہد وپیمان لے کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں اور ہر سوال کا جواب سچ سچ دیں اور ان سے جلد حاضری کا طریقہ بھی دریافت کرلینا چاہئے۔ جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں تو پھر ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کر کر رخصت کرنا چاہئے بعدہٗ کسی زرد وسرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دینا چاہئے شرینی موجود بھی عامل کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرنا چاہئے اب آپ اس حاضرات القوس کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ کم از کم گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے روزانہ فتیلہ چراغ میں جلانے کیلئے ایک عدد علیحدہ روزانہ نقش تحریر کرنا لازم ہے۔

ترکیب حَاضرات جب بھی کسی حل طلب سوال کیلئے جواب لینا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے پاک صاف ہو تو لباس وکلاہ مذکورہ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور مذکورہ بخور روشن کرے اور اپنا منہ مشرق کی سمت رکھ کر ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرکے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنادے اور چراغ میں فتیلہ وعطر گلاب ڈال کر فتیلہ کو روشن کردے اور کسی زرد وسرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اب گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو موکلات کی تعداد کے مطابق پڑھے فوراً حاضرات کا نزول ہوگا پس ان کو السلام علیکم کرکے اپنے سوالات کے جوابات پوچھے چنانچہ وہ آپ کے ہر سوال کا جواب درست دیں گے۔ جب آپ ان سے سوالات کے جوابات حاصل کرچکیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کریں اور السلام علیکم کر کر ان کو جانے کی اجازت دیں وہ فوراً آپ کی نظروں سے اوجھل ہوجائیں گے اب آپ تمام سامان کو حفاظت سے رکھ دیں اور چراغ بھی بجھادیں نیز شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کردیں۔

حاضرات القوس صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج قوس موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۲ نومبر

تا ۱۲ ردسمبر ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول صرف (ف) ہو۔

سِغیَئیل

۵۳۹	۵۵۲	۵۶۳	۵۳۴	۵۲۲	۵۶۸	۵۷۹	۵۱۷
۵۷۸	۵۱۸	۵۳۱	۵۶۹	۵۶۲	۵۳۵	۵۴۸	۵۵۳
۵۳۶	۵۶۵	۵۵۰	۵۴۷	۵۱۹	۵۸۱	۵۶۶	۵۳۰
۵۶۷	۵۲۹	۵۲۰	۵۸۰	۵۵۱	۵۴۶	۵۳۷	۵۶۴
۵۲۱	۵۷۵	۵۷۲	۵۲۸	۵۳۸	۵۵۹	۵۵۶	۵۴۵
۵۵۷	۵۴۴	۵۳۹	۵۵۸	۵۷۳	۵۲۷	۵۲۲	۵۷۴
۵۲۶	۵۷۰	۵۷۷	۵۲۳	۵۴۳	۵۵۴	۵۶۱	۵۴۰
۵۶۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۵۵	۵۷۶	۵۳۴	۵۲۵	۵۷۱

حَاضراتُ الجدی

اَجِبْ یَا تَضْنَیئِیلُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ٥
اَجِبْ یَا تَرْبَیئِیلُ بِحَقِّ جَدی العجل الساعۃ الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج جدی میں داخل ہو اسی دن عامل ترک جلالی کر کے اس حاضرات الجدی کی زکوٰۃ تیس یوم میں ادا کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل سیاہ و سبز رنگ کا لباس و کلاہ پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی کھلے آسمان کے نیچے بچھا کر اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور عود و لوبان کا روشن کرے اور طالع وقت جدی یا قمر برج جدی میں ہو یا پھر ساعت زحل میں یہ تمام کام کرنا افضل ہے اب تینتیس عدد نقوش کاغذ سفید پر زعفران سے تحریر کر کے ان کو زمین کے اندر یا کسی پہاڑ وغیرہ کے اندر دفن کر دیا کریں اور تیسویں روز ترپن عدد نقوش تحریر کرنے چاہئیں اسی طرح دن کے وقت روزانہ نقوش تحریر کر کے دفن کر دیا کرے اور شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے مذکورہ ساعت میں ایک عدد سرب خالص کا چراغ بناوے اور اس کے اندر نقش کو تحریر کرے اور نقوش تحریر کرتے وقت آپ نے جن چیزوں کی پابندی کی تھی وہی پابندی اس میں بھی کرنا لازم ہے اب ایک عدد علیحدہ نقش تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بناوے اور چراغ میں فتیلہ و عطر گل ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور اپنی نگاہ چراغ کی لو پر رکھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت مذکور کو چار ہزار دو سو ستتر مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر تمام سامان و لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیس یوم تک چلہ کشی برابر کرتا رہے درمیان چلہ کشی نہایت عجیب و غریب مناظر آپ کے سامنے پیش آئیں گے لہٰذا اپنے دل کو قوی رکھیں اگر حاضرات آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کرے تو آپ ان کے کسی سوال کا جواب ہرگز نہ دیں ہاں جب تیسویں دن آپ کی پڑھائی ختم ہو جائے تو جس وقت موکلات آپ سے گفتگو کریں اس وقت آپ ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہیں اور ان سے عہد و پیمان لیں کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوں حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ چنانچہ وہ آپ کی ان تمام باتوں کا اقرار کریں گے اب آپ ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں بعدہٗ آپ کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔ اب آپ اس حاضرات الجدی کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کم از کم گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔

چراغ میں جلانے کے لئے روزانہ ایک عدد علیحدہ نقش تحریر کرنا چاہئے اور روزانہ یہ فتیلہ پڑھائی کے ختم ہونے تک جل جانا چاہئے۔

ترکیبِ حاضرات جب بھی عامل کو کسی بھی سوال کا جواب حاصل کرنا ہو اس وقت عامل غسل کر کے پاک و طاہر ہو اور لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کی پہنے اور اسی رنگ کی جائے نماز بھی بچھائے اور اپنا منہ جنوب کی سمت کر کے جائے نماز پر بیٹھ کر بخور عود و لوبان کا روشن کرے اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنا کر چراغ میں عطر گل و فتیلہ ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر چراغ کی لو پر نگاہ کر کے عزیمت کو موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھے۔ تعداد کے ختم ہوتے ہی موکلات کا نزول ہوگا پس عامل کو چاہئے کہ ان کا نہایت ادب کرتے ہوئے السلام علیکم پیش کرے بعدہٗ جو بھی سوال ہو ان سے جواب طلب کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل و درست دیں گے۔ بعدہٗ عامل حاضرات کے موکلات کا بہت بہت شکریہ ادا کرے اور ان سے

السلام علیکم کر کر جانے کی اجازت دے اور چراغ کو بجھا دے اور تمام سامان کو بحفاظت رکھدے اور شرینی خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دے۔

حاضرات الجدی صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج جدی موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۲ دسمبر تا ۲۰ جنوری ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل سات حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

ج	خ	ذ	ز	ض	ظ	گ

تریئیل

۵۱۱	۴۷۳	۴۴۳	۴۵۶	۵۰۱	۴۶۹	۴۸۳	۴۳۹	۴۹۶
۴۷۰	۴۵۷	۴۹۹	۴۹۷	۴۸۴	۴۴۴	۴۴۲	۵۱۲	۴۷۱
۴۴۵	۴۵۴	۴۵۸	۴۷۲	۴۴۱	۵۱۳	۵۰۰	۴۶۸	۴۵۳
۴۷۴	۴۳۷	۵۱۵	۵۰۲	۴۶۴	۴۶۰	۴۴۷	۴۹۱	۴۸۶
۴۶۱	۵۰۳	۴۶۲	۴۸۸	۴۴۸	۴۸۹	۵۱۶	۴۷۵	۴۳۵
۴۹۰	۴۸۶	۴۳۹	۴۳۶	۵۱۴	۴۷۶	۴۶۳	۴۵۹	۵۰۴
۴۳۸	۵۱۰	۴۷۸	۴۵۴	۴۵۵	۵۰۶	۴۹۲	۴۸۲	۴۵۱
۵۰۷	۴۶۶	۴۵۳	۴۵۲	۴۹۳	۴۸۰	۴۷۹	۴۲۹	۵۰۸
۴۸۱	۴۵۰	۴۹۴	۵۰۹	۴۷۷	۴۴۰	۴۵۴	۵۰۵	۴۶۷

حاضرات الدلو

اَجِبْ یَا تَضْنَیْئِلُ وَبِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝

اَجِبْ یَادِ قِیْئِیْلُ بِحَقِّ دلو العجل الساعتہ الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج دلو میں داخل ہو عامل اسی دن سے ترک جلالی کر کے تیس یوم کا چلہ کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل لباس وکلاہ سفید وسبز رنگ کا پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی کھلے آسمان کے نیچے زمین پر بچھائے اور بخور عود ولوبان کا روشن کرے اور طالع وقت دلو یا قمر برج دلو میں ہو یا پھر ساعت زحل میں کاغذ پر تینتالیس عدد نقوش زعفران سے تحریر کرے لیکن یہ کام مغرب کی سمت منہ کر کے کرے ان تمام نقوش کو کسی ثمر دار درخت میں روزانہ تحریر کرنے کے بعد لٹکا دیا

کرے اسی طرح روزانہ مندرجہ بالا تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے کل تیس یوم تک نقوش کو تحریر کرتا ہے اور آخری دن یعنی تیسویں روز اکیاون عدد نقوش تحریر کرنا چاہئے۔ شب کے وقت عزیمت کو ورد کرنا چاہیئے لیکن ایک عدد سرب خالص کا چراغ مذکورہ ساعت میں بنا کر اس کے اندر نقش تحریر کرنا چاہیئے۔ اور مذکورہ ساعت میں ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے اس پر روئی کا ٹکڑا لپیٹ کر ایک عدد فتیلہ بنا دے اور کھلے آسمان کے نیچے جائے نماز مذکورہ رنگ کی بچھا دے اور لباس وکلاہ بھی اسی رنگ کا پہنے اور اپنا منہ مغرب کی سمت رکھے اور بخور عود ولوبان کا روشن کرے اور چراغ میں عطر گل وفتیلہ ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اب عزیمت کا چار ہزار پانچ سو بہتر مرتبہ ورد کرے لیکن اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھنا لازم ہے دوران پڑھائی فتیلہ کی لو پر برابر نگاہ رکھنا چاہئے جب روز اول کی پڑھائی تمام ہو تو چراغ کو بجھا دیں اور تمام لوازمات کو حفاظت سے اٹھا کر کسی محفوظ مقام پر رکھ دیں۔ اسی طرح روزانہ وقت مقررہ پر پڑھائی کیا کریں۔ دوران چلہ کشی نہایت عجیب وغریب مناظر عامل کو نظر آئیں گے لہٰذا اپنا دل قوی رکھے اور اگر کسی قسم کی کوئی گفتگو کرے تو قطعی اس سے بات نہ کرنا چاہئے ہاں جب آخری دن آپ کا چلہ تمام ہو اس وقت حاضرات کے موکلات آپ سے خود گفتگو کرنا چاہیں گے۔ پس ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کرنا چاہئے اور ان سے عہد وپیماں لینا چاہئے کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہونا اور جو بھی سوالات کریں ان کا سچ سچ جواب دینا اور ان کے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے جب وہ ان تمام باتوں کا اقرار کر لیں تو پھر انکا بہت بہت شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کر کر رخصت کرنا چاہئے۔ پس وہ چشم زدن میں آپ کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں گے اب کسی سفید وسبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں اب آپ اس حاضرات الدلو کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کم از کم گیارہ مرتبہ مع اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ورد کرنا چاہئے۔ روزانہ ایک عدد نقش علیحدہ تحریر کرنا چاہئے جو کہ چراغ میں فتیلہ کی شکل میں روشن کیا جائیگا۔

ترکیب حاضرات جس وقت عامل حاضرات کرنا چاہے اسوقت غسل کر کے پاک وطاہر ہو اور مذکورہ رنگ

کا لباس وکلاہ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور بخور مذکور روشن کر کے جائے نماز پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بناوے اور چراغ میں عطر گل و فتیلہ ڈال کر روشن کرے اور کسی سفید وسبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق عزیمت ورد کرے اور فتیلہ کی لو پر برابر نگاہ رکھے یکایک تعداد کے ختم ہونے پر حاضرات کا نزول ہوگا اس وقت ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہہ کر اپنا مدعا بیان کرنا چاہئے۔ آپ کے مشکل سے مشکل ترین سوالات کا جواب بالکل درست دیں گے جب آپ ان سے سوال پوچھ چکیں۔ تو پھر ان کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہہ کر رخصت کرنا چاہئے اور چراغ کو بجھا دینا چاہئے اور دیگر سامان کو بھی حفاظت سے محفوظ مقام پر رکھ دینا چاہئے اور شرینی خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔

حاضرات الدلو صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج دلو موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۱؍جنوری تا ۱۹؍فروری ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل چار حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

س	ش	ث	ص

دِقِیئیل

۵۲۹	۴۷۹	۵۱۶	۵۰۲	۵۳۳	۴۸۹	۴۷۵	۵۰۷	۵۳۴
۵۰۴	۵۳۳	۴۷۶	۴۷۷	۵۱۷	۵۳۰	۵۳۱	۴۹۰	۵۰۳
۴۹۱	۵۰۱	۵۳۲	۵۳۵	۴۷۴	۵۰۵	۵۱۸	۵۲[illegible]	۴۷۸
۵۲۰	۵۲۴	۴۸۰	۴۹۳	۴۹۷	۵۳۳	۵۲۷	۴۷۰	۵۰۷
۴۹۸	۵۰۸	۵۲۸	۵۲۲	۴۸۱	۵۲۱	۴۹۵	۵۳۵	۴۹۴
۵۲۶	۴۹۲	۴۹۶	۵۰۹	۵۲۶	۴۷۹	۴۸۲	۵۱۹	۵۱۳
۴۸۳	۵۱۵	۵۲۵	۵۳۶	۴۸۸	۴۹۸	۵۱۱	۵۲۳	۴۷۱
۵۴۰	۴۷۳	۵۱۲	۵۱۳	۵۲۶	۴۸۵	۴۸۶	۴۹۹	۵۲۶
۵۰۰	۵۳[illegible]	۴۸۷	۴۷۳	۵۱۰	۵۳۱	۵۲۷	۴۸۳	۵۱۳

حاضرات الحوت

أَجِبْ يَا تَضْنَيْئِيلُ بِحَقِّ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ه

أَجِبْ يَا دَوْنَيْئِيلُ بِحَقِّ حوت العجل الساعة الوحا۔

طریقہ زکوٰۃ جس دن آفتاب برج حوت میں داخل ہو اسی دن سے عامل ترک جلالی کرے اس حاضرات الحوت کا چلہ کل تیس یوم تک کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل دن کے وقت کھلے آسمان کے نیچے لباس وکلاہ سفید رنگ کا پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی بچھا کر اس پر بیٹھ کر بخور عود وشکر کا روشن کرے اور منہ اپنا لباس کی سمت رکھے اب عامل سفید کاغذ پر چھپن عدد نقوش تحریر کرکے اس کو آٹے میں گولیاں بنا کر کسی دریا سمندر یا تالاب میں روزانہ ڈال دیا کرے اسی طرح کل تیس یوم کا چلہ مکمل کرے اور آخری دن چھپن عدد نقوش تحریر کرے۔ لیکن یہ تمام کام طالع وقت حوت یا قمر برج حوت میں ہو یا پھر ساعت مشتری میں کرے اور شب کے وقت عزیمت پڑھا کرے جس کا طریقہ کار یہ ہے کہ ایک عدد چراغ قلعی کا بنا کر اس کے اندر نقش کندہ کرنا چاہئے اور ساعت مذکور کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے۔ اب لباس وکلاہ مذکورہ رنگ کی پہن کر اسی رنگ کی جائے نماز بھی بچھائے اور اپنا منہ شمال کی سمت کر کے جائے نماز پر بیٹھے اور بخور عود وشکر کا روشن کرے اور ایک عدد نقش کاغذ پر زعفران سے تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنا دے اس کو چراغ کے اندر رکھ کر عطر گلاب کی مدد سے روشن کرے لیکن یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے۔ اب گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو چار ہزار بہتر مرتبہ فتیلہ کی لو پر نگاہ کر کے پڑھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روز اول کا عمل تمام کرے اسی طرح تیس یوم کا چلہ مکمل کرے اور چراغ میں جلانے کیلئے ایک عدد علیحدہ نقش روزانہ تحریر کرنا چاہئے۔ دوران چلہ کشی حیرت انگیز مخلوقات آپ کو نظر آیا کریں گی لیکن آپ ان سے قطعی کلام نہیں کریں گے لیکن جب آخری دن آپ کی جس وقت پڑھائی کی تعداد ختم ہو جائے اور حاضرات کے موکلات آپ کے سامنے موجود ہوں تو اس وقت ان کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہنا چاہئے اور ان سے عہد وپیماں لینا چاہئے کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہونا اور جو سوال پوچھیں ان کا صحیح صحیح جواب دینا اور ان کے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی دریافت کر لینا چاہئے۔ جب وہ ان تمام باتوں

کا اقرار کرلیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کرنا چاہئے اور تمام سامان حفاظت سے رکھ دینا چاہئے لیکن اس سے قبل کسی سفید رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دینا چاہئے اور شرینی خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔ اب آپ اس حاضرات الحوت کے عامل ہیں لیکن زکوۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کم از کم گیارہ مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات الحوت سے کسی مشکل ترین سوال کا جواب لینا مقصود ہو اس وقت عامل لباس وکلاہ سفید رنگ کی پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور بخور عود وشکر کا روشن کرے اور منہ اپنا شمال کی سمت کرکے جائے نماز پر بیٹھے اور ایک عدد نقش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ تیار کرے اور چراغ میں فتیلہ وعطر گلاب ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دے اور موکلات کی بتائی ہوئی تعداد کے مطابق عزیمت کو مع اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ورد کرے اور چراغ کی لو پر نگاہ رکھے عزیمت کی تعداد ختم ہوتے ہی حاضرات کے موکلات کا جس وقت نزول ہو ان کو عامل السلام علیکم کہے اور جو بھی مسئلہ درپیش ہو ان سے عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور صحیح دیں گے جب آپ ان سے اپنے سوالات دریافت کرچکیں تو پھر ان کا بہت بہت شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کرنا چاہئے۔ شرینی عامل خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے۔ اور تمام سامان کو بحفاظت محفوظ مقام پر رکھ دے حاضرات الحوت صرف وہ حضرات کرسکتے ہیں جن کے پیدائشی زائچہ کے طالع میں برج حوت موجود ہو یا جن کی پیدائش ۲۰ فروری تا ۲۰ مارچ ہوئی ہو یا پھر جن کے اسم کا حرف اول مندرجہ ذیل دو حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

د
چ

ذُوَ ثِیل

۴۷۷	۵۳۹	۵۲۸	۴۹۲	۴۹۳	۵۲۳	۵۱۲	۵۰۹
۵۱۳	۵۰۸	۴۹۴	۵۲۲	۵۲[illegible]	۴۹۱	۴۷۸	۵۳۸
۴۹۰	۵۲۶	۵۴۱	۴۷۹	۵۰۷	۵۱۰	۵۲۵	۴۹۵
۵۲۴	۴۹[illegible]	۵۰۶	۵۱۱	۵۴۰	۴۸۰	۴۸۹	۵۲۷
۵۰۵	۵۱۶	۵۱۹	۴۹۷	۴۸۸	۵۳۲	۵۳۵	۴۸۱
۵۳۴	۴۸۲	۴۸۷	۵۳۳	۵۱۸	۴۹۸	۵۰۴	۵۱۷
۴۹۹	۵۲۱	۵۱۴	۵۰۳	۴۸۳	۵۳۷	۵۳۰	۴۸۶
۵۳۱	۴۸۵	۴۸۴	۵۳۶	۵۱۵	۵۰۲	۵۰۰	۵۲۰

حاضرات منازل القمر
حاضرات منزل شرطین

عزمت علیکم واقسمت علیکم یا اسرافیل یا آئیل واجب فیوبوش سا معا مطیعا بحق الف یا الف وبحق والقمر قدرنہ منازل شرطین۔

طریقہ زکوٰۃ منزل شرطین کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول الف ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل شرطین میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل شرطین میں داخل ہو اس دن عامل ترک جلالی کرے اور بوقت شب غسل کرکے سرخ رنگ کا لباس وکلاہ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور عامل جائے نماز پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور عود سیاہ کا روشن کرے اور ایک عدد نقش سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کرکے اس پر روئی لپیٹ کر فتیلہ تیار کرکے ایک عدد چراغ گلی میں اس فتیلہ کو رکھے اور چراغ میں روغن تلخ ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور اس فتیلہ کا دھواں ضائع نہ ہونے دے بلکہ اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ دھواں کاجل کی شکل میں اوپر کے برتن میں جمع ہوتا رہے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو ایک ہزار چار سو چھتیس مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر کسی سرخ رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور شرینی

خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں اور تمام کاجل کو نکال لیں اور اس میں چراغ کا روشن شامل کر کے اس پر دم کریں دوران پڑھائی عامل کی نگاہ چراغ کی لو پر ہونا لازم ہے نیز فتیلہ اس انداز سے جلتا رہے کہ جب آپکی پڑھائی ختم ہو تو فتیلہ بھی مکمل طور پر جل کر ختم ہو جانا چاہئے اور تمام کام آپکو کھلے آسمان کے نیچے کرنا چاہئے اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے روزانہ جب آپ عزیمت اٹھائیس مرتبہ ورد کریں تو پھر آپ کاجل پر بھی پھونک مار دیا کریں اس سے حاضرات کی قوت روز بروز بڑھتی رہتی ہے اور ہر ماہ عزیمت کو ایک ہزار چار سو چھتیس مرتبہ اس وقت پڑھا کرے جبکہ قمر منزل شرطین میں موجود ہو پھر کاجل پر دم کر دیا کریں۔ تو نور علی نور ہو لیکن یہ ضروری نہیں کہ آپ ہر ماہ ایسا کیا کریں۔ کیونکہ زکوٰۃ تو اس کی صرف ایک یوم میں ادا ہو جاتی ہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل لباس و کلاہ سرخ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مشرق کی سمت بچھائے اور خود اپنا منہ مشرق کی سمت رکھ کر کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو اپنے سامنے بٹھائے اور کسی سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اور بخور عود سیاہ کا روشن کرے اب طفل نابالغ کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل لگائیں اور معمول سے کہیں کہ وہ اس پر نگاہ رکھے اور عامل اول اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا اگر نزول نہ ہو تو بار بار عزیمت ورد کر کے معمول پر دم کریں انشاء اللہ حاضرات کا نزول ہو جائے گا پھر بھی اگر احضار نہ ہو تو پھر عامل کو چاہئے کہ دو عدد نقوش تحریر کرے اور اس کو لپیٹ کر ایک عدد معمول کے منہ میں دائیں داڑھ کے نیچے رکھوا کر دلوائے جبکہ دوسرے کو معمول کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان کسی سرخ دھاگے سے باندھ دے اور چند مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے حیرت انگیز طور پر حاضرات کا نزول فوراً ہوگا۔ پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو معمول کے ذریعے پوچھے انشاء اللہ آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا اور جب آپ سوالات کے جواب حاصل کر چکیں تو پھر حاضرات کا شکریہ ادا کر کے ان کو اپنا اور معمول کا سلام پیش کرے اور ان کو رخصت کر دے اور کاجل کو معمول کے ہاتھ پر سے صاف کر دے اور نقوش لے کر کسی دریا، نہر یا سمندر وغیرہ میں ڈال دے اور شرینی خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دے اگر جس دن سے عامل نے زکوٰۃ نکالنی شروع کی تھی اسی دن دو اضافی نقش تحریر کر کے اور بعد پڑھائی ان دونوں نقوش پر دم کر دیا جائے تو یہ دونوں نقوش آپ حاضرات کرتے وقت معمول کے دائیں داڑھ کے نیچے اور پیشانی پر باندھ سکتے ہیں اور یہ نقوش آپ کو ہمیشہ کام دیں گے یعنی حاضرات کرنے کے بعد آپ ان کو بحفاظت رکھ لیں اور دوبارہ جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو آپ ان دونوں نقوش کو معمول پر استعمال کر سکتے ہیں گویا ساری زندگی آپ ان کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اور اس کی روحانی طاقت برقرار رہے گی۔

اس نقش کو ساعت مریخ میں جبکہ قمر منزل شرطین میں ہو تحریر کرنا افضل ہے۔

والقمر قدرنہ منازل

۱۸۸	۱۹۷	۲۰۵	۲۱۳	۲۲۱	۲۲۹	۱۸۰
۲۰۶	۲۱۴	۲۲۲	۲۲۳	۱۸۱	۱۸۹	۱۹۸
۲۱۶	۲۲۴	۱۸۲	۱۹۰	۱۹۹	۲۰۷	۲۱۵
۱۸۳	۱۹۱	۲۰۰	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۷	۲۲۵
۲۰۱	۲۰۲	۲۱۰	۲۱۸	۲۲۶	۱۸۴	۱۹۲
۲۱۱	۲۱۹	۲۲۷	۱۸۵	۱۹۳	۱۹۵	۲۰۳
۲۲۸	۱۸۶	۱۸۷	۱۹۶	۲۰۴	۲۱۲	۲۲۰

والقمر قدرنہ منازل

حاضرات منزل بطین

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَاجِبْرَائِیْلُ یَاجِبْرَائِیْلُ یَا یَابَائِیْلُ وَاَجِبْ وَیُوْشُ بَیُوْشُ سَامِعًامُطِیْعًا بِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ بطین۔

طریقہ زکوٰۃ منزل بطین کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول با ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل بطین میں ہوئی ہو۔ جس دن قمر منزل بطین میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور لباس و کلاہ سرخ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے لیکن کھلے آسمان کے

نیچے یہ کام کرے اور شب کے وقت یہ عمل کرنا چاہئے۔ اب عامل جائے نماز پر مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور دیسی شکر کا روشن کرے اور ساعت شمس میں ایک عدد نقش تحریر کرکے اس کا فتیلہ روئی لپیٹ کر بناوے اور دو عدد نقوش علیحدہ زعفران سے کاغذ پر تحریر کرکے رکھے۔ اب فتیلہ کو چراغ گل میں رکھ کر عطر مشک چراغ میں ڈال کر فتیلہ کو روشن کرے اور اپنی نگاہ فتیلہ کی لو پر رکھے اور ایک عدد برتن فتیلہ کے کاجل کو اکٹھا کرنے کے لئے اوپر رکھے اب اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو نوسو سینتیس مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر کسی سرخ رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرنا چاہئے اب کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں چراغ کا عطر قدرے شامل کرلیں اور اس پر پھونک مار کر حفاظت سے رکھ لیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں۔ لیکن زکوۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔ جب آپ کاجل پر پھونک ماریں تو اس کے بعد دونوں نقوش پر بھی دم کردیا کریں۔ اس سے کاجل و نقوش کی روز بروز قوت بڑھتی رہیگی دونوں نقوش کو الگ الگ تعویذ کی شکل میں موڑ کر رکھ لینا چاہئے جو کہ حاضرات کرتے وقت طفل نابالغ کے کام آئے گا۔

ترکیبِ حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل کسی طفل نابالغ کو غسل کرلئے اور پاک صاف لباس پہنائے اور عامل بھی خود لباس و کلاہ سرخ پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور بخور دیسی شکر کا روشن کرے عامل اپنا منہ مغرب کی سمت کرکے جائے نماز پر بیٹھ جائے اور طفل کو بھی اپنے سامنے بٹھائے اب طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا ہتھیلی پر کاجل لگائیں اور ایک عدد تعویذ دائیں داڑھ کے نیچے جبکہ دوسرے کو طفل کی پیشانی پر دونوں بھنووں پر سرخ دھاگے سے باندھے اب عامل طفل کو کاجل کی سیاہی پر نگاہ رکھنے کیلئے کہے اور عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے انشاء اللہ فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا۔ پس اس وقت عامل اپنا اور طفل کا سلام پیش کرے اور یہ کام طفل کے ذریعے کروائے پھر جو بھی سوال ہو اس کا جواب طفل کے ذریعے معلوم کرائے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور تسلی بخش دیں گے۔ پھر آپ ان کو السلام علیکم کہ کر رخصت کردیں۔ اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر کاجل کو معمول کے ہاتھ سے صاف کردیں اور منہ کے اندر سے اور پیشانی والا تعویذ نکال کر حفاظت سے رکھ لیں کیونکہ یہ آئندہ کام آئے گا۔ حاضرات کرنے سے قبل موکلات کی نیاز دینا ضروری ہے۔ اسی طرح ہمیشہ حاضرات کیا کریں اور نقوش کو ہمیشہ حفاظت سے اور کاجل کو بھی حفاظت سے رکھنا چاہئے۔ اگر کاجل ختم ہوجائے اور نقوش بھی ضائع ہوجائیں تو دوبارہ مطلوبہ وقت پر تیار کریں۔

والقمر قدرنٰہ منازل

۱۴۹	۱۵۶	۱۶۸	۱۶۹	۱۵۵	۱۳۸
۱۵۰	۱۷۱	۱۴۸	۱۳۹	۱۶۶	۱۶۱
۱۶۷	۱۴۰	۱۵۱	۱۶۰	۱۴۷	۱۷۰
۱۴۱	۱۶۵	۱۵۲	۱۵۹	۱۷۲	۱۴۶
۱۵۴	۱۴۵	۱۷۳	۱۶۴	۱۴۲	۱۵۷
۱۷۴	۱۵۸	۱۴۳	۱۴۴	۱۵۳	۱۶۳

حاضراتِ منزل ثریا

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَاکَلْکَائِیْلُ یَاجَائِیْلُ وَاَجِبْ نُوْنُوْشُ جُبُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ جِیْم یَاجِیْم وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ ثُرَیَّا۔

طریقہ زکوۃ منزل ثریا کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول جیم ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل ثریا میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل ثریا میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور شب کے وقت غسل کرکے لباس و کلاہ سرخ پہنے اور کھلے آسمان کے نیچے جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر بچھائے اور خود بھی شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور دار چینی کا روشن کرے اور ساعت زحل میں کاغذ پر تین عدد نقوش تحریر کرے اور سیاہی زعفران کی استعمال کرے ایک نقش پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بناوے اور اس فتیلہ کو ایک چراغ گلی میں عطر گل کی مدد سے روشن کرے باقی دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھے فتیلہ کی لو پر کوئی برتن رکھے اور دھوئیں کو محفوظ کرتا رہے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو ایک ہزار

پانچ سو چھتر مرتبہ چراغ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے پڑھے تعداد مکمل ہونے پر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر کاجل اور دونوں نقوش پر پھونک ماردیں اور کاجل میں عطر گل ملا کر کسی ڈبیہ میں بند کر کے رکھ لیں اور دونوں نقوش کو اچھی طرح تہہ کر کے مثل تعویذ بنالیں اور موم جامہ الگ الگ دونوں تعویذوں پر کر کے رکھ لیں۔ اب کسی سرخ رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کر کے کاجل و نقوش پر دم کر دیا کریں۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو کسی طفل نابالغ کو غسل کرا کے لباس پاکیزہ پہنائے اور عامل خود بھی لباس و کلاہ سرخ رنگ کی پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور عامل اپنا منہ شمال کی سمت رکھے اور طفل کو اپنے سامنے بٹھلائے اور کسی سرخ رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دے بعدہٗ طفل نابالغ کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا ہتھیلی پر کاجل لگا کر اس پر قدرے عطر گل لگائے تاکہ اس میں چمک پیدا ہو جائے اب کاجل کی سیاہی میں بچہ نگاہ رکھے اور عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اسی تعداد میں عزیمت پڑھکر طفل پر دم کرے لیکن اس سے قبل ایک تعویذ طفل کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان باندھے جبکہ دوسرے کو دائیں داڑھ کے نیچے رکھوا کر منہ بند کروائے چنانچہ جب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف و عزیمت پڑھکر معمول پر دم کرے گا تو الفور حاضرا کی مخفی مخلوق کا نزول معمول کو کاجل کی سیاہی میں نظر آئے گا۔ اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام حاضرات کو معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو بچے کے ذریعے معلوم کرائے آپ کے ہر سوال کا جواب نہایت تسلی بخش دیں گے چنانچہ جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر موکلات کو السلام علیکم کہکر رخصت کردیں اور کاجل کو طفل کے ہاتھ سے صاف کر دیں اور دونوں تعویذ بھی اتار کر محفوظ کر کے رکھ لیں کیونکہ یہ دونوں تعویذ ہمیشہ حاضرات کرتے وقت معمول کو مندرجہ بالا طریقہ پر استعمال کروانے ہونگے اور ساری زندگی ان دونوں نقوش کی روحانی قوت برقرار رہے گی۔ اگر کاجل آپ کے پاس سے ختم ہو جائے یا نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر اس حاضرات کا عمل کر لیں۔

والقمر قدرنٰہ منازل

ج

۱۸۴	۱۵۲	۱۹۲	۱۶۰	۲۰۰	۱۶۸	۲۰۸	۱۷۶	۱۳۵
۱۷۴	۱۴۲	۱۸۲	۱۵۰	۱۹۰	۱۵۸	۱۹۸	۱۶۶	۲۱۵
۱۶۴	۲۱۳	۲۷۲	۱۴۰	۱۸۰	۱۴۸	۱۹۷	۱۵۶	۲۰۵
۱۵۴	۲۰۳	۱۶۲	۲۱۱	۱۷۹	۱۳۸	۱۸۷	۱۴۶	۱۹۵
۱۴۴	۱۹۳	۱۶۱	۲۰۱	۱۶۹	۲۰۹	۱۷۷	۱۳۶	۱۸۵
۱۳۴	۱۸۳	۱۵۱	۱۹۱	۱۵۹	۱۹۹	۱۶۷	۲۰۷	۱۷۵
۲۱۴	۱۷۳	۱۴۱	۱۸۱	۱۴۹	۱۸۹	۱۵۷	۲۰۶	۱۶۵
۲۰۴	۱۶۳	۲۱۲	۱۷۱	۱۳۹	۱۸۸	۱۴۷	۱۹۶	۱۵۵
۱۹۴	۱۵۳	۲۰۲	۱۷۰	۲۱۰	۱۷۸	۱۳۷	۱۸۶	۱۴۵

والقمر قدرنٰہ منازل　ج

والقمر قدرنٰہ منازل　ج

ج

حاضرات منزل دبران

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَادَرْدَائِیْلُ یَادَائِیْلُ وَاجِبْطِیُوْشُ دِیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ دَال وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ دبران۔

طریقہ زکوٰۃ منزل دبران کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول دال ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل دبران میں ہوئی ہو جس دن قمر منزل دبران میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور شب کے وقت غسل کر کے نیلے رنگ کا لباس و کلاہ پہن کر کھلے آسمان کے نیچے اسی رنگ کی جائے نماز جنوب کی سمت بچھائے اور عامل اس پر بیٹھ جائے اور منہ اپنا جنوب کی سمت رکھے اور بخور صندل سرخ کا روشن کرے۔ اب تین عدد نقش زعفران سے تحریر کرے اور ایک نقش پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بنائے باقی دو عدد نقش کو اپنے سامنے رکھے۔ فتیلہ کو ایک چراغ گلی میں ڈال کر عطر کیوڑہ کی مدد سے روشن کرے اور فتیلہ کے دھوئیں کو اکٹھا کرنے کے لئے لو کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ دھواں کاجل کی شکل میں اوپر کے برتن میں جمع ہوتا رہے۔ اب عامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر کاجل اور دونوں نقوش پر دم کردے اور کاجل کھرچ کر اس میں قدرے عطر کیوڑہ ملا کر کسی ڈبیہ میں حفاظت سے رکھ لے اور نقوش کو موم جامہ کر کے علیحدہ علیحدہ کرے اب کسی نیلے رنگ کی شرینی پر حاضرات کے موکلات کی نیاز

دیں۔ شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں جاننا چاہئے کہ نقش وفتیلہ والے تعویذ کو ساعت قمر میں لکھنا چاہئے۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے اور اس کے بعد کاجل و دونوں نقوش پر روزانہ دم کر دیا کریں۔ نقش ساعت قمر میں تحریر کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل نیلے رنگ کا لباس وکلاہ پہن کر باوضو ہو کر طفل نابالغ کو بھی غسل کرائے اور پاکیزہ لباس پہنائے اب جائے نماز بھی نیلے رنگ کی جنوب کی سمت بچھائے اور اس پر جنوب ہی کی سمت منہ کرکے بیٹھ جائے اور طفل کو اپنے سامنے بٹھلائے اور ایک عدد نقش معمول کے منہ میں دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دبوائے جبکہ دوسرے نقش کو معمول کی پیشانی پر دونوں بھنووں کے درمیان رکھ کر باندھے اب بخور صندل سرخ کا روشن کرے اور کسی نیلے رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔ اب عامل معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگادے اور قدرے عطر کیوڑہ لگادے تاکہ اس میں چمک پیدا ہو اب معمول کاجل کی سیاہی پر نگاہ رکھے اور عامل اول اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھے اور معمول پر دم کرے فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا پس عامل اس وقت اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کرے پھر جو حاجت ہو یا جو بھی سوال ہو معلوم کرے آپ کے ہر سوال کا جواب بالکل صحیح دیں گے جب آپ سوالات کے جوابات حاصل کرچکیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں اور معمول سے منہ والا اور پیشانی والا تعویذ لے لیں اور کاجل کو صاف کر دیں اور تمام سامان کو حفاظت سے رکھ دیں۔ مندرجہ بالا دونوں تعویذ آپ بڑی حفاظت سے رکھیں گے کیونکہ یہ حاضرات کرتے وقت ہمیشہ معمول پر استعمال کئے جائیں گے اور اس کے روحانی اثرات ہمیشہ قائم رہتے ہیں گویا ساری زندگی یہ آپ کے کام آئیں گے۔ اگر خدانخواستہ یہ آپ سے ضائع ہو جائے تو پھر آپ کو مطلوبہ وقت پر تیار کرنا ہوگا۔ اور اگر کاجل ختم ہو جائے تو اسے بھی مطلوبہ وقت پر تیار کرنا چاہئے۔

والقمر قدرنٰہ منازل

٣٧٧	٣٦٩	٣٧٥
٣٧١	٣٧٤	٣٧٦
٣٧٣	٣٧٨	٣٧٠

حاضرات منزل ہقعہ

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا دِوَرْیَائِیْلُ وَاَجِبْ ھُیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا ھَا یَا بِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ ھقعہ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل ہقعہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ہا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل ہقعہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل ہقعہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور شب کے وقت غسل کرکے لباس وکلاہ نیلے رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور عامل اپنا منہ مشرق کی سمت رکھ کر بیٹھ جائے اور بخور صندل سفید کا روشن کرے اور تین عدد نقوش سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کرے اور ایک نقش کا فتیلہ روئی میں لپیٹ کر بنا دے اور اس کو چراغ گلی میں عطر گلاب یا عطر کیوڑہ کی مدد سے روشن کرے نقش کو ساعت قمر میں تحریر کرنا افضل ہے۔ فتیلہ کی لو کا کاجل تیار کرنے کے لئے کوئی پاک صاف برتن اوپر رکھنا چاہئے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار چوالیس مرتبہ ورد کرے اور فتیلہ کی لو پر برابر نگاہ رکھے تعداد مکمل ہونے پر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کرے اور کسی نیلے رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ مثل تعویذ تہہ کرلیں اور ان پر دم بھی کر دیں۔ اب کاجل کو بھی کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر کیوڑہ یا گلاب ملا کر کسی ڈبیہ میں رکھ کر اس پر بھی دم کر دیں اور حفاظت سے اپنے پاس رکھ لیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ عزیمت اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے۔ عزیمت ورد کرنے کے بعد روزانہ نقوش وکاجل پر دم کر دیا کریں تو تاثیر

بڑھ جائے گی۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل غسل کرکے نیلے رنگ کا لباس وکلاہ پہن کر طفل نابالغ کو بھی غسل کرائے اور پاکیزہ لباس پہنائے اور نیلے رنگ کی جائے نماز مشرق کے رخ پر بچھائے اور عامل اس پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھ جائے اور معمول کو اپنے سامنے بٹھائے اور دونوں نقوش لے کر ایک عدد معمول کے داڑھ کے نیچے دبوائے جبکہ دوسرے کو معمول کے پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان باندھے اور کاجل کو معمول کے ہتھیلی یا دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر لگائیں اور معمول اس پر نگاہ رکھے اب بخور صندل سفید کا روشن کریں اور کسی نیلے رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں۔ اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھکر عزیمت کو بھی اٹھائیس مرتبہ پڑھکر معمول پر دم کر دے فی الفور حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت معمول کے ذریعے ان کو اپنا اور معمول کا سلام پیش کرے اور جو بھی سوال ہو معمول کے ذریعے پوچھے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا جب آپ اپنے سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہکر رخصت کریں اور کاجل کو معمول کے ہاتھ سے صاف کر دے اور دونوں نقوش بھی لے کر اپنے پاس رکھ لے۔ اگر نقوش آپ کے پاس سے ضائع ہو جائیں اور کاجل ختم ہو جائے تو پھر آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کر لیں۔ جاننا چاہئے کہ داڑھ کے نیچے والا نقش اور پیشانی والا نقش ہمیشہ آپ کے کام آئے گا۔ آپ اس کو بار بار استعمال کر سکتے ہیں اور اس کی روحانی طاقت ہمیشہ برقرار رہے گی۔

والقمر قدرنٰه منازل

۳۴۷	۳۵۲	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۸	۳۵۰
۳۵۱	۳۴۴	۳۴۹

حاضرات منزل ہنعہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَارَفْتَمَائِيْلُ يَادَائِيْلُ فَاجِبْ يُوْيُوْشُ وَيُوْيُوْشُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ وَاتُوْيَا وَاتُوْ وَبِحَقِّ هَادَ يَاوَادَ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ هنعه۔

طریقہ زکوٰۃ منزل ہنعہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف واؤ ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل ہنعہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل ہنعہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے شب کے وقت زردی مائل سرخ لباس وکلاہ پہن کر کھلے آسمان کے نیچے اسی رنگ کی جائے نماز مغرب کی سمت بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور کافور کا روشن کرے اور تین عدد نقوش کاغذ پر زعفران سے ساعت زہرہ میں تحریر کرے ایک نقش کا فتیلہ بناوے اور اس پر روئی لپیٹ کر ایک مٹی کے چراغ میں عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ فتیلہ کے دھوئیں کا کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے۔ باقی دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو ایک ہزار چوہتر مرتبہ ورد کرے پھر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے۔ اور دونوں نقوش پر دم کر دے پھر کسی زردی مائل سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب کاجل والے برتن سے تمام کاجل اتار لیں اور اس میں قدرے عطر سہاگ ملا کر پھونک ماردیں اور کسی ڈبیہ میں بند کرکے محفوظ رکھیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ تہہ کرکے مثل تعویذ بنا کر ان کو موم جامہ کر لینا چاہئے تاکہ محفوظ رہ سکیں۔ روزانہ عزیمت ورد کرنے کے بعد کاجل و نقوش پر دم کر دیں تو تاثیر بڑھتی رہے گی۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ زردی مائل سرخ پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کی سمت بچھائے اور خود بھی مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور کافور کا روشن کرے اور طفل نابالغ پاک و طاہر کو اپنے سامنے بٹھاوے اور کسی زردی مائل سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دے اور شرینی خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب عامل طفل نابالغ کے دائیں داڑھ کے نیچے ایک تعویذ رکھوائے جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان باندھے اب دائیں ہاتھ کے

انگوٹھے کے ناخن پر یا ہتھیلی کے درمیان کاجل لگائے اور طفل کو ہدایت کرے کہ کاجل کی سیاہی پر نگاہ رکھے اور عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب بالکل صحیح ملے گا بعدہٗ ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کرکر رخصت کرے۔ اور کاجل کو معمول کے ہاتھ پر سے صاف کردے اور دونوں نقوش بھی نکال کر اپنے پاس رکھ لے۔ اگر کاجل آپ کے پاس سے ختم ہوجائے اور دونوں نقوش ضائع ہوجائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر یہ دونوں چیزیں تیار کرلیں۔ جہاں تک دونوں نقوش کا تعلق ہے تو واضح ہو کہ جب بھی آپ کو حاضرات کرنا ہو ان سے کام لے سکتے ہیں یعنی دوبارہ نقوش تحریر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ساری عمر ان سے کام لیا جاسکتا ہے اور انکی روحانی قوت برقرار رہے گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل

۲۰۹	۲۱۵	۲۲۱	۲۲۷	۲۰۲
۲۲۲	۲۲۳	۲۰۳	۲۱۰	۲۱۶
۲۰۴	۲۱۱	۲۱۷	۲۱۸	۲۲۴
۲۱۳	۲۱۹	۲۲۵	۲۰۵	۲۱۲
۲۲۶	۲۰۶	۲۰۸	۲۱۴	۲۲۰

والقمر قدرنٰہ منازل

حاضرات منزل ذراعہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا شُرَفَائِيْلُ يَا زَرَائِيْلُ وَاجِبْ كَانُوْشُ زَيُوْشُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ زَا يَا زَاوَ بِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ ذِرَاعٍ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل ذراعہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول زا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل ذراعہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل ذراعہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہنے اور کھلے آسمان کے نیچے اسی رنگ کی جائے نماز بچھائے اور اس پر شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور شہد کا روشن کرے اور تین عدد نقوش کاغذ پر زعفران کی سیاہی سے تحریر کرے اور ایک نقش کا فتیلہ روئی میں لپیٹ کر تیار کرے باقی دو نقوش کو اپنے سامنے رکھے ساعت مشتری میں ان تینوں نقوش کو تحریر کرنا چاہئے اور شب کے وقت فتیلہ کو ایک چراغ گلی میں رکھکر عطر گلاب کی مدد سے روشن کرے اور اوپر کوئی برتن رکھ کر کاجل حاصل کرے اور باقی دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھے اور غسل کا بخور برابر روشن کرتا رہے اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار آٹھ سو چالیس مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے دوران پڑھائی چراغ کی لو پر برابر نگاہ رکھے اور پڑھائی کھلے آسمان کے نیچے کرنا لازم ہے عزیمت کی تعداد مکمل ہونے پر دونوں نقوش پر دم کردینا چاہئے پھر کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دینا چاہئے۔ شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے اب عامل اوپر کا برتن اتار لے جس میں کاجل جمع ہورہا تھا اور اس میں سے تمام کاجل کھرچ کر نکال لے اور اس میں قدرے چراغ کا عطر گلاب ملاکر رکھ لے پھر اس پر بھی دم کرے اور دونوں نقوش کو تہہ کرکے علیحدہ علیحدہ تعویذ بنالے اور بحفاظت اپنے پاس رکھے لیکن ان پر موم جامہ کرے اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے پھر کاجل و نقوش پر دم کردیا کرے اس سے کاجل و نقوش کی روحانی قوت بڑھتی رہے گی۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل غسل کرکے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی بچھائے اور شمال کی سمت منہ کرکے اس پر بیٹھے اور ایک طفل نابالغ پاک و طاہر کو اپنے سامنے بٹھادے اور اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان ایک نقش باندھے جبکہ دوسرے کو دائیں داڑھ کے نیچے منہ میں رکھوائے اب کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دے کر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا ہتھیلی پر کاجل لگا کر معمول اس پر نگاہ رکھے اب عامل بخور غسل کا روشن کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے فی الفور حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے موکلات کو پیش کرے اور جو بھی سوال ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور صحیح ملے گا بعدہٗ آپ موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کرکر رخصت کریں پھر دونوں نقوش طفل سے لیکر رکھ لیں اور کاجل کی سیاہی بھی صاف کردیں۔ شرینی خود بھی کھائیں

اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں اگر آپ کے پاس نقوش غائب ہوجائیں یا کاجل ختم ہوجائیں تو پھر آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر تیار کرلیں ان دونوں نقوش کی روحانی قوت ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔ لہٰذا آپ ان سے ہمیشہ کام لے سکتے ہیں دوبارہ تیار کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یعنی استعمال شدہ نقش آپ دوبارہ حاضرات کرتے وقت معمول پر استعمال کرسکتے ہیں۔

والقمر قدرنٰہ منازل

۲۳۹	۲۲۳	۲۴۴	۲۱۴	۲۱۳	۲۴۹	۲۶۰	۱۹۸
۲۵۹	۱۹۹	۲۱۲	۲۵۰	۲۴۳	۲۱۵	۲۲۸	۲۳۴
۲۱۶	۲۴۶	۲۲۱	۲۲۷	۲۰۰	۲۶۲	۲۴۷	۲۱۱
۲۴۸	۲۱۰	۲۰۱	۲۶۱	۲۳۲	۲۲۶	۲۱۷	۲۴۵
۲۰۲	۲۵۶	۲۵۳	۲۰۹	۲۱۸	۲۴۰	۲۳۷	۲۲۵
۲۳۸	۲۲۴	۲۱۹	۲۲۹	۲۵۴	۲۰۸	۲۰۳	۲۵۵
۲۰۷	۲۵۱	۲۵۸	۲۰۴	۲۲۲	۲۳۵	۲۴۲	۲۲۰
۲۴۱	۲۲۱	۲۲۲	۲۳۶	۲۵۷	۲۰۵	۲۰۶	۲۵۲

والقمر قدرنٰہ منازل

حاضرات منزل نثرہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا تَنْكَفِيْلُ يَا حَائِيْلُ وَاَجِبْ عِيُوْشُ حِيُوْشُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ حَايَا حَاوِ بِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ نَثْرَه ۔

طریقہ زکوٰۃ

منزل نثرہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول حا ہو یا پھر جن کے پیدائش منزل نثرہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل نثرہ میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے لباس وکلاہ سفید پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کی سمت بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور یہ کام کھلے آسمان کے نیچے کرے اور بخور زعفران کا روشن کرکے ساعت عطارد میں کاغذ پر زعفران سے تین عدد نقوش تحریر کرے اور ایک نقش پر روئی لپیٹ کر فتیلہ بناوے جبکہ باقی دو عدد نقوش کو اپنے سامنے رکھ کر شب کے وقت فتیلہ کو چراغ گلی میں رکھ کر عطر مجموعہ کی مدد سے روشن کرے اور فتیلہ کی لو پر برابر نگاہ رکھے اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار چھ سو انیس مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور دونوں نقوش پر دم کردے اور کسی سفید رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے اور آپ عزیمت ورد کرنے سے قبل فتیلہ کا دھواں کسی برتن میں جمع کرتے رہیں یعنی چراغ کے اوپر کوئی برتن رکھیں تاکہ کاجل اوپر کے برتن میں جمع ہوتا رہے اور نیاز دینے کے بعد اس برتن سے آپ کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں چراغ کا عطر مجموعہ قدرے شامل کردیں پھر اس پر دم کرکے محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ تہہ کرکے موم جامہ کرکے محفوظ رکھے۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن اسکو قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے اور روزانہ ورد کرنے کے بعد کاجل و دونوں نقوش پر دم کردیا کریں اس سے کاجل و نقوش کی روحانی قوت رفتہ رفتہ بڑھتی رہے گی۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ سفید پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور زعفران کا روشن کرکے کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھائے اور کسی سفید رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے اب عامل معمول کی دائیں داڑھ کے نیچے تعویذ رکھوائے جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان باندھے اور اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا انگوٹھے کے ناخن پر کاجل لگائے اور معمول کو ہدایت کرے کہ وہ کاجل کی سیاہی پر برابر نگاہ رکھے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے فی الفور حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو ان سے اس کا جواب طلب کرے آپ کے ہر سوال کا جواب بالکل صحیح دیں گے جب آپ ان سے سوالات کے جوابات حاصل کرچکیں تو پھر ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور السلام علیکم کہ کر رخصت کردینا چاہئے اور معمول سے دونوں تعویذات لے کر حفاظت سے رکھ لینے چاہئے اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کردینا چاہئے۔ جاننا چاہئے کہ یہ دونوں نقوش آپ کو حاضرات کرتے وقت استعمال کرنا ہونگے اور ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد دوبارہ یا جب بھی آپ

حاضرات کرنا مقصود استعمال کرسکتے ہیں نیز اس کی روحانی قوت ہمیشہ برقرار رہے گی اگر بالفرض آپ کے پاس سے نقوش ضائع ہوجائے یا کاجل ختم ہوجائے تو پھر آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر تیار کرسکتے ہیں۔

والقمر قدرنہ منازل
ح

۴۱۱	۳۹۷	۴۰۴	۴۰۷
۴۰۳	۴۰۸	۴۱۰	۳۹۸
۴۰۵	۴۰۲	۳۹۹	۴۱۳
۴۰۰	۴۱۲	۴۰۶	۴۰۱

حاضرات منزل طرفہ

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اِسمَائِیْلُ یَا لَمَائِیْلُ یَا طَائِیْلُ وَاَجِبْ یُوْشُ طَیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ طَایَا لَمَا فَرِبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ طَرفہ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل طرفہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول طا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل طرفہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل طرفہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے لباس وکلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مشرق کی سمت بچھائے اور خود اس پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھ جائے اور بخور مشک کا روشن کرے اور ساعت زہرہ میں تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک نقش پر روئی لپیٹ کر اس کا فتیلہ بنادے باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اپنے سامنے رکھے اور کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے اور فتیلہ کو ایک عدد چراغ گلی میں رکھ کر عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور فتیلہ کی لو پر برابر نگاہ رکھے اب اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت عمل کو ایک ہزار ایک سو اٹھاون مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور فتیلہ کے دھوئیں کا کاجل حاصل کرنے کیلئے فتیلہ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھے یہ کام عزیمت ورد کرنے سے پہلے کرنا چاہیئے اور تعداد مکمل ہونے پر دونوں نقوش پر دم کردینا چاہیئے بعدہٗ کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دینا چاہیئے۔ شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے اب آپ کاجل کھرچ کر اس میں چراغ کا عطر سہاگ ملالیں اور کسی ڈبیہ میں رکھیں اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ تہہ کرکے موم جامہ کرکے بحفاظت محفوظ رکھیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے دونوں نقوش وکاجل پر دم کردیا کریں اس سے کاجل ونقوش کی روحانی قوت روزانہ بڑھتی رہے گی۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور مشک کا روشن کرے اور طفل نابالغ پاک وطاہر کو اپنے سامنے بٹھادے اب کسی سفید رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی خود بھی کھائے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرے اور طفل کی داہنی داڑھ کے نیچے ایک نقش دلوائے جبکہ دوسرے کو اسکی دونوں بھنوؤں کے درمیان پیشانی پر باندھے اب آپ طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگائیں اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں اور معمول کاجل کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے یکایک حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہوگا پس عامل اس وقت موکلات کو اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو ان سے عرض کرے آپکے ہر سوال کا جواب بالکل درست ملے گا چنانچہ جب آپ سوال کا جواب حاصل کرچکیں تو پھر موکلات کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کردیں اور معمول سے دونوں نقوش لے لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کردیں۔ اگر آپکے پاس سے نقوش ضائع ہوجائیں اور کاجل ختم ہوجائے تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر دوبارہ چیزیں تیار کرسکتے ہیں۔ یہ دونوں نقوش آپ کو حاضرات کرتے وقت ہمیشہ استعمال کرنا ہونگے یعنی ان کو آپ بار بار حاضرات کرتے وقت استعمال کرسکتے ہیں اور ان کی روحانی قوت برقرار رہے گی۔

والقمر قدرنہ منازل
ط

۲۲۵	۲۳۲	۲۳۸	۲۴۴	۲۱۹
۲۳۹	۲۴۰	۲۲۰	۲۲۶	۲۳۳
۲۲۱	۲۲۷	۲۳۴	۲۳۵	۲۴۱
۲۳۰	۲۳۶	۲۴۲	۲۲۲	۲۲۸
۲۴۳	۲۲۳	۲۲۴	۲۳۱	۲۳۷

حاضرات منزل جبتہ

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا سِرْ کِیتَاثِیلُ یَا یَاثِیلُ وَاَجِبْ شَہْبُوشُ یَبُوشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ یَا یَا یَا وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ جبتہ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل جبتہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ی ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل جبتہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل جبتہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے لباس وکلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر کھلے آسمان کے نیچے بچھا کر خود اس پر مغرب کے سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور گل سرخ کا روشن کرکے ساعت زحل میں تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک نقش پر روئی لپیٹ کر اس کا فتیلہ بنادے اور فتیلہ کو چراغ گلی میں رکھ کر شب کے وقت عطر گل کی مدد سے روشن کرے اور دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر چراغ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے عزیمت کو ایک ہزار دو سو چوہتر مرتبہ ورد کرے اور فتیلہ کا دھواں حاصل کرنے کیلئے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ کاجل اس میں جمع ہوتا رہے چنانچہ عزیمت کی تعداد مکمل ہونے پر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کردیں اور کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں اب آپ کاجل کو کھرچ کر نکال لیں اور اس میں چراغ کا عطر گل ملا کر دم کردیں اور کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش کو موم جامہ کرکے علیحدہ علیحدہ رکھیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے دونوں نقوش و کاجل پر دم کردیا کریں تاکہ ان کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ سفید رنگ کا پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور گل سرخ کا روشن کرے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھادے پھر کسی سفید رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے اب آپ طفل نابالغ کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دبوائے جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان کسی سفید دھاگے سے باندھ کر آپ اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں فی الفور حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب نہایت صحیح دیں گے جس میں غلطی کا امکان نہ ہوگا۔ جب آپ سوال کا جواب حاصل کرچکیں تو پھر آپ ان کو السلام علیکم کرکے شکریے کے ساتھ رخصت کردیں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے کر اپنے پاس بحفاظت رکھیں اور کاجل کو ہاتھ پر سے کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کردیں۔ اگر بالفرض آپ کے پاس سے نقوش ضائع ہوجائیں اور کاجل بھی ختم ہوجائے تو پھر آپ دوبارہ مطلوبہ وقت پر دونوں چیزیں تیار کرلیں۔ جب تک آپ کے پاس دونوں نقوش رہیں گے آپ انہیں ہمیشہ حاضرات کرتے وقت استعمال کرسکتے ہیں اسکی روحانی قوت برقرار رہے گی۔

سحر کیتا ثیل — والقمر قدرنہ منازل — جبتہ

ی

۱۷۴	۱۳۰	۱۰۸	۱۳۲	۱۶۴	۱۳۵	۱۵۰	۱۱۲	۱۶۳
۱۳۶	۱۳۳	۱۶۵	۱۴۴	۱۵۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۷۸	۱۳۸
۱۱۱	۱۶۳	۱۵۲	۱۳۹	۱۰۷	۱۷۹	۱۶۶	۱۳۴	۱۲۴
۱۳۱	۱۰۳	۱۸۱	۱۶۸	۱۳۰	۱۳۶	۱۱۳	۱۵۸	۱۵۴
۱۲۷	۱۶۹	۱۲۸	۱۵۵	۱۱۴	۱۵۶	۱۸۲	۱۴۲	۱۰۱
۱۵۷	۱۵۳	۱۱۵	۱۰۲	۱۸۰	۱۴۳	۱۲۹	۱۲۵	۱۷۰
۱۰۴	۱۷۶	۱۲۵	۱۳۱	۱۲۱	۱۷۲	۱۵۹	۱۳۹	۱۱۷
۱۷۴	۱۲۲	۱۱۹	۱۱۸	۱۹۰	۱۴۷	۱۳۶	۱۰۵	۱۴۴
۱۳۸	۱۱۶	۱۶۱	۱۷۵	۱۴۴	۱۰۶	۱۲۰	۱۷۱	۱۳۳

ی — والقمر قدرنہ منازل — ی — والقمر قدرنہ منازل

ح

ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م

حاضرات منزل زہرہ

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَاحَرُوزَائِیلُ یَاکَائِیلُ وَاَجِبْ قِدْنُوشُ کِیُوشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ کَافْ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ زہرہ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل زہرہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول کاف ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل زہرہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل زہرہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے لباس وکلاہ زرد سرخ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے شمال کے رخ پر بچھا کر اس پر شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور گل چنبیلی سفید کا ساعت زہرہ میں روشن کرکے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے اور اس کو چراغ گلی میں رکھ کر عطر سہاگ کی مدد سے شب کے وقت روشن کرے باقی دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھ کر چراغ کی لو پر نگاہ رکھے اور لو کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ فتیلہ کے دھوئیں کا کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب آپ چراغ کی لو پر نگاہ رکھے اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار اکیاسی مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اب دونوں نقوش پر دم کردے بعدہٗ کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر سہاگ چراغ سے نکال کر ملا کر بحفاظت کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں لیکن اس پر پہلے دم کردیں۔ اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ تہہ کرکے موم جامہ کرکے محفوظ رکھیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے نقوش وکاجل پر دم کردیا کریں جس سے نقوش وکاجل کی روحانی قوت رفتہ رفتہ بڑھتی رہے گی۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل غسل کرکے لباس وکلاہ زرد و سرخ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھ جائے اور بخور گل چنبیلی سفید کا روشن کرے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھائے اور کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دے اس کو عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان باندھیں اور کاجل کی سیاہی کو اس طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر لگا دیں اور طفل کو ہدایت کریں کہ وہ اس سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اسی تعداد میں عزیمت ورد کرکے معمول پر دم کریں بحکم خدا اسی وقت حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو اس کا جواب طلب کرے آپ کے ہر سوال کا جواب بالکل درست ملے گا بعدہٗ ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کریں اور دونوں نقوش لے کر بحفاظت اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کردیں۔ اگر آپ کے پاس سے یہ دونوں نقوش وکاجل ختم ہوجائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر ان دونوں چیزوں کو از سر نو تیار کرکے رکھ لیں۔

والقمر قدرنٰہ منازل

۲۰۴	۲۲۹	۲۲۲	۲۱۶	۲۱۰
۲۱۷	۲۱۱	۲۰۵	۲۲۵	۲۲۳
۲۲۶	۲۱۹	۲۱۸	۲۱۲	۲۰۶
۲۱۳	۲۰۷	۲۲۷	۲۲۰	۲۱۴
۲۲۱	۲۱۵	۲۰۹	۲۰۸	۲۲۸

حاضرات منزل صرفہ

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَالَمَاطَائِیْلُ یَالَاَئِیْلُ وَاَجِبُ عِدُیُوْشُ یُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ لَامْ یَالَامْ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ صَرْفَہ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل صرفہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول لام (ل) ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل صرفہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل صرفہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے لباس وکلاہ زرد و سرخ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور بخور پوست سیب خشک کا روشن کرے اور خود جائے نماز پر جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اب تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زحل میں تحریر کرے اور ایک نقش پر روئی لپیٹ کر فتیلہ تیار کرے باقی دو

عدد نقوش کو اپنے سامنے جائے نماز پر کھلے آسمان کے نیچے رکھ کر شب کے وقت فتیلہ کو ایک عدد چراغ گلی میں رکھ کر عطر گل کی مدد سے روشن کرے اور بخور پوست سیب کا روشن کرتا رہے اب عامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے ایک عدد برتن مثل پلیٹ فتیلہ کے اوپر رکھے تاکہ فتیلہ کے دھوئیں کا کاجل اوپر برتن میں جمع ہوتا رہے اب آپ فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت ایک ہزار دو سو اٹھائیس مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کر دیں اور کسی زرد سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر گل ملا کر بحفاظت کسی ڈبیہ میں رکھ لیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے اور ورد کرنے کے بعد روزانہ کاجل و نقوش پر دم کر دیا کریں جس سے نقوش و کاجل کی روحانی قوت رفتہ رفتہ بڑھتی رہے گی۔ دونوں نقوش کو موم جامہ کر کے علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہئے جو بوقت حاضرات کام آئیں گے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ زرد و سرخ پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور پوست سیب خشک کا روشن کر کے کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھلائے اور کسی زرد و سرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ معمول کے دائیں دارھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو معمول کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان کسی زرد سرخ ڈوری سے باندھ کر اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک کاجل کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہوگا پس عامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے پیش کرے پھر جو بھی سوال ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا بعدہٗ موکلات کا شکریہ ادا کر کے ان کو السلام علیکم کہہ کر شکریے کے ساتھ رخصت کریں اور دونوں تعویذ

ے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان دونوں چیزوں کو از سر نو تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں نقوش و کاجل آپ کو ہمیشہ کام دیتے رہیں گے۔

والقمر قدرنہ منازل

۱۷۳	۱۳۶	۱۴۳	۱۱۸	۱۶۳	۱۳۲	۱۳۶	۱۰۸	۱۵۹
۱۳۳	۱۱۹	۱۶۱	۱۶۰	۱۴۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۷۴	۱۳۴
۱۰۷	۱۵۸	۱۳۸	۱۳۵	۱۰۳	۱۷۵	۱۴۲	۱۳۱	۱۲۰
۱۳۷	۹۹	۱۷۷	۱۴۴	۱۲۷	۱۲۲	۱۰۹	۱۵۴	۱۵۰
۱۲۳	۱۶۵	۱۲۵	۱۵۱	۱۱۰	۱۵۲	۱۶۸	۱۳۸	۹۷
۱۵۳	۱۳۹	۱۱۱	۹۸	۱۶۹	۱۳۹	۱۲۶	۱۲۱	۱۴۶
۱۰۰	۱۷۲	۱۳۱	۱۲۸	۱۱۷	۱۴۸	۱۵۵	۱۴۵	۱۱۲
۱۴۹	۱۲۹	۱۱۵	۱۱۴	۱۵۶	۱۴۳	۱۳۳	۱۰۱	۱۷۰
۱۴۴	۱۱۳	۱۵۷	۱۷۱	۱۴۰	۱۰۲	۱۱۶	۱۶۷	۱۳۰

حاضرات منزل عوا

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَارَوَیَائِیْلُ یَامَائِیْلُ وَاَجِبْ مُجِیُوشُ مُیُوشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ مِیْمِیَایِیْمِ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ عَوَا۔

طریقہ زکوٰۃ

منزل عوا کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول میم ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل عوا میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل عوا میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرے اور غسل کر کے لباس و کلاہ سیاہ و سبز پہنے اور جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے مشرق کے رخ پر بچھائے اب اس پر خود مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور بھی مشک کا روشن کر کے تین عدد نقوش زعفران سے تحریر کر کے ایک عدد نقش کا فتیلہ بنا دے لیکن یہ کام ساعت زہرہ میں کرے فتیلہ پر روئی لپیٹنا ضروری ہے اور شب کے وقت جائے نماز پر بیٹھ کر کھلے آسمان کے نیچے فتیلہ کو ایک عدد چراغ گلی میں رکھ کر عطر

سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور دونوں نقوش کو اپنے سامنے جائے نماز پر رکھ کر بخور بھی مشک کا روشن کرکے فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھتے ہوئے ایک عدد برتن فتیلہ کی لو کے اوپر رکھے تاکہ کاجل اس میں جمع ہوتا رہے اب آپ فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو اکتالیس مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کرکے کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں اس شرینی کو عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ کاجل کو اوپر والے برتن سے کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے چراغ کا عطر سہاگ ملا کر بحفاظت کسی ڈبیہ میں رکھ لیں اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کرکے رکھ لیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے کاجل و نقوش پر دم کر دینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مشرق کے رخ پر بچھا کر خود اس پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھ کر بخور بھی مشک کا روشن کرے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بیٹھا کر کسی سیاہ و سبز رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دے کر شرینی خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب عامل طفل نابالغ کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دبوائے جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان کسی سیاہ و سبز ڈوری سے باندھ کر اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک کاجل کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب بالکل درست ملے گا بعدہٗ آپ ان کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے کر رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔ اگر بالفرض آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے یا اگر دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر مطلوبہ وقت پر یہ دونوں چیزیں تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپکو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنہ منازل

۱۸۲	۱۸۸	۱۹۴	۲۰۱	۱۷۶
۱۹۵	۱۹۷	۱۷۷	۱۸۳	۱۸۹
۱۷۸	۱۸۴	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۸
۱۸۶	۱۹۲	۱۹۹	۱۷۹	۱۸۵
۲۰۰	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۷	۱۹۳

والقمر قدرنہ منازل

حاضرات منزل سماک

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَاحَوْلَاثِيْلُ يَانَائِيْلُ وَاَجِبْ وَطِيُوْشُ نَيُوْشُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ نُوْنٍ يَانُوْنُ دِبِجَوْنَجْمٍ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ سَمَاصٍ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل سماک کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول نون ہو یا میم جن کی پیدائش منزل سماک میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل سماک میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے لباس و کلاہ سیاہ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کرکے کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر بخور پوست سنبل کا روشن کرکے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے لیکن یہ کام ساعت مریخ میں کرنا چاہئے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی میں لپیٹ کر تیار کرنا چاہئے اور شب کے وقت اس فتیلہ کو چراغ گلی میں رکھ کر روغن تلخ و عطر موتیا کی مدد سے روشن کرنا چاہئے اور باقی دونوں نقوش کو جائے نماز پر اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اب عامل مغرب کی سمت منہ کرکے جائے نماز پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر چراغ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ فتیلہ کے دھوئیں کا کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب عامل چراغ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو پچاس مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے پھر دونوں نقوش پر دم کرے اور کسی

سیاہ وسبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے کر شرینی آپ خود بھی کھاسکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال کر اس میں قدرے چراغ کا عطر و روغن شامل کر کے اچھی طرح ملا کر رکھ لیں اور پھر اس پر دم کر کے کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں۔ دوران پڑھائی بخور پوست سنبل کا لازمی وقفے وقفے سے روشن کرنا ہوگا اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کر کے کاجل و نقوش پر دم کرنا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کر کے رکھنا چاہئے جو کہ بوقت حاضرات کام آئے گا۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس وکلاہ سیاہ و سبز پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور پوست سنبل کا روشن کر کے کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھاسکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو معمول کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان سیاہ و سبز ڈوری سے باندھے اب آپ معمول کی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا انگوٹھے کے ناخن پر کاجل کی سیاہی لگا کر طفل کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی پر برابر نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک کاجل کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال ہو ان سے اسکا جواب طلب کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ بعدہٗ آپ موکلات کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش معمول سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کر دیں۔ اگر خدانخواستہ آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ دوبارہ تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان دونوں چیزوں کو تیار کر سکتے ہیں ورنہ جب تک آپ کے پاس نقوش و کاجل موجود ہوگا آپ ان سے ہمیشہ کام لے سکتے ہیں یعنی نقوش و کاجل آپ کو دوبارہ بنانے کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل

ن ع ۷۸۶

۱۲۴	۱۳۳	۱۴۱	۱۴۹	۱۵۷	۱۶۵	۱۱۶
۱۴۲	۱۵۰	۱۵۸	۱۵۹	۱۱۷	۱۲۵	۱۳۴
۱۵۲	۱۶۰	۱۱۸	۱۲۶	۱۳۵	۱۴۳	۱۵۱
۱۱۹	۱۲۷	۱۳۶	۱۴۴	۱۴۵	۱۵۳	۱۶۱
۱۳۷	۱۳۸	۱۴۶	۱۵۴	۱۶۲	۱۲۰	۱۲۸
۱۴۷	۱۵۵	۱۶۳	۱۲۱	۱۲۹	۱۳۱	۱۳۹
۱۶۴	۱۲۲	۱۲۳	۱۳۲	۱۴۰	۱۴۸	۱۵۶

والقمر قدرنٰہ منازل

حاضرات منزل غفرہ

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا جَبْرَ اَکِیْلُ یَا سَائِیْلُ خَاجِبْ نَغْیُوْشُ سَیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ یٰسٓ یٰسٓ وَحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ غَفْرَہٗ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل غفرہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول سین ہو یا پھر کی پیدائش منزل غفرہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل غفرہ میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرے اور غسل کر کے لباس وکلاہ زردی مائل سفید پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور خود اسی پر بیٹھ کر بخور عود وگل سرخ کا روشن کرے اور تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک نقش کو ساعت زحل میں تحریر کرنا لازم ہے اب آپ شب کے وقت اسی جائے نماز پر شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھیں اور بخور عود وگل سرخ کا روشن کرے اور دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھیں جبکہ فتیلہ کو چراغ گلی میں رکھ کر عطر گل کی مدد سے روشن کرنا چاہئے اور فتیلہ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھنا چاہئے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب عامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو دو ہزار ایک سو انچاس مرتبہ ورد کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور دونوں نقوش پر دم کر دیں پھر کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی عامل خود بھی کھاسکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے

اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر گل چراغ والا ملا کر رکھ لیں۔ اور اس پر بھی دم کر دیں اور کسی ڈبیہ میں بحفاظت محفوظ رکھیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے اور روزانہ ورد کرنے کے بعد دونوں نقوش و کاجل پر دم کر دینا چاہیے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر بچھائے اور بخور عود و گل سرخ کا روشن کرے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھائے اور خود شمال کی سمت منہ کر کے بیٹھے اب کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان باندھیں اور اسکے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کریں اور جس سوال کا جواب معلوم کرنا ہو عرض کریں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل ملے گا۔ بعدہٗ آپ ان کو السلام علیکم کر کر شکریہ کے ساتھ رخصت کریں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کر دیں۔
جب تک آپکے پاس کاجل و نقوش موجود رہے گا آپ انکے ذریعے جب چاہیں حاضرات کر سکتے ہیں اگر بالفرض آپکے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ تیار کر سکتے ہیں۔

والقمر قدرنٰہ منازل

س

۲۳۷	۲۲۷	۲۰۵	۲۲۰	۲۶۴	۲۴۳	۲۳۷	۲۰۹	۲۶۰
۲۳۴	۲۲۱	۲۶۲	۲۶۱	۲۳۸	۲۰۷	۲۰۶	۲۷۵	۲۴۵
۲۰۸	۲۵۹	۲۳۹	۲۳۶	۲۰۳	۲۷۶	۲۶۲	۲۳۲	۲۲۲
۲۲۸	۲۰۰	۲۷۸	۲۴۵	۲۲۸	۲۲۴	۲۱۰	۲۵۵	۲۵۱
۲۲۵	۲۶۶	۲۲۶	۲۵۲	۲۱۱	۲۵۳	۲۷۹	۲۳۹	۱۹۸
۲۵۴	۲۵۰	۲۱۳	۱۹۹	۲۷۷	۲۳۰	۲۴۷	۲۱۳	۱۷۴
۲۰۱	۲۷۳	۲۳۳	۲۲۹	۲۱۹	۲۲۹	۲۵۶	۲۳۶	۲۱۴
۲۷۰	۲۳۰	۲۱۷	۲۱۵	۲۵۷	۲۴۴	۲۴۴	۲۰۲	۲۷۱
۲۳۵	۲۱۳	۲۵۸	۲۷۳	۲۳۱	۲۰۳	۲۱۸	۲۴۸	۲۳۱

والقمر قدرنٰہ منازل

حاضرات منزل زبانا

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا بُوْمَائِیْلُ یَا عَامِیْلُ وَاَحِبْ مُشْیُوْشُ عَیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ عَیْنٍ یَامِیْنَ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ زبانا۔

طریقہ زکوٰۃ منزل زبانا کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول عین (ع) ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل زبانا میں ہوئی ہو۔
جس دن قمر منزل زبانا میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور دکھنی مرچ کا روشن کر کے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی میں لپیٹ کر بنا دے باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر بخور دکھنی مرچ کا روشن کر کے ان دونوں نقوش کو جائے نماز پر اپنے سامنے رکھے اور فتیلہ کو چراغ گلی میں رکھ کر عطر کیوڑہ و گلاب کی مدد سے روشن کرے نقوش کو ساعت قمر میں تحریر کرنا چاہیے۔ اور جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھ کر فتیلہ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ اس برتن میں کاجل جمع ہوتا رہے اب آپ فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو پچیس مرتبہ ورد کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کریں اور دونوں نقوش پر دم کر دیں بعدہٗ کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر کیوڑہ و گلاب ملا کر اس پر بھی دم کر دیں اور اس ڈبیہ میں بحفاظت محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش کو موم جامہ کر کے علیحدہ علیحدہ رکھیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کر کے نقوش و کاجل پر دم کر دینا چاہیے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل غسل کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کی سمت بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے

بٹھا کر کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دے اور بخور دکھنی مرچ کا دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ دونوں نقوش کو لے کر ایک عدد نقش طفل کے دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو طفل کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان کسی زردی مائل سفید ڈوری سے باندھ لیں اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف اور اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں لیکن پہلے طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ رکھے چنانچہ جس وقت آپ عزیمت پڑھکر طفل پر دم کریں یکایک حاضرات کا نزول ہوگا پس اسوقت عامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کرے اور جو بھی سوال ہو ان سے عرض کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا جس میں شک کی گنجائش قطعی نہ ہوگی۔ بعدہٗ آپ موکلات کا شکریہ ادا کر کے ان کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش معمول سے لے کر رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کر دیں اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ دونوں چیزیں تیار کر سکتے ہیں ورنہ دوبارہ بنانے کی ضرورت نہیں۔

والقمر قدرنٰہ منازل

٣٠٩	٣٠٤	٣١٢
٣١١	٣٠٨	٣٠٦
٣٠٥	٣١٣	٣٠٧

حاضرات منزل اکلیل

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا سِيْرِحِمَا كِيْل يَا فَا ئِيْلُ وَاجِبْ بَعْطِيُوشْ فيوش سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ فَا يَا فَا وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ اَكْلِيل۔

طریقہ زکوٰۃ منزل اکلیل کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کی اسم کا حرف اول فا ہو یا جیم جن کی پیدائش منزل اکلیل میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل اکلیل میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کر کے غسل کرے اور لباس و کلاہ سفید زردی مائل پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے بچھائے اور خود اس پر مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور مغز جوز کا روشن کر کے تین عدد نقوش ساعت زہرہ میں کاغذ پر زعفران سے تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے اور شب کے وقت اسی جگہ مشرق کی سمت کر کے بیٹھے اور بخور مغز جوز کا روشن کر کے ایک عدد چراغ گلی میں فتیلہ کو رکھکر عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور چراغ کی لو کے اوپر برتن رکھے تاکہ دھواں کاجل کی شکل میں اوپر برتن میں جمع ہوتا رہے اور باقی دو عدد نقوش کو اپنے سامنے جائے نماز پر رکھے۔ اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو پچیس مرتبہ ورد کر کے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کریں اور دونوں نقوش پر دم کر دیں دوران پڑھائی چراغ کی لو پر عامل کی نگاہ برابر ہونی چاہئے۔ اب آپ کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال کر اس میں قدرے چراغ کا عطر سہاگ ملا کر کسی ڈبیہ میں بحفاظت محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ لپیٹ کر موم جامہ کر کے رکھ لیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ عزیمت کو اٹھائیس مرتبہ ورد کر کے کاجل و نقوش پر دم کر دینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کر کے لباس و کلاہ زردی مائل سفید پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مشرق کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مشرق کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بخور مغز جوز کا روشن کر کے کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھلائے اور کسی زردی مائل سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھ کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان رکھ کر کسی زردی مائل سفید ڈوری سے باندھیں اب آپ معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا دیں اور معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے۔ اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف اور اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم

کرے یکایک حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے پھر جو بھی سوال کا جواب لینا ہو معلوم کریں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا پھر آپ موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کردیں اور دونوں نقوش معمول سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کردیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہوجائے اور نقوش ضائع ہوجائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ دونوں چیزیں دوبارہ تیار کرسکتے ہیں۔

سمحاکیل اکلیل ۔ والقمر قدرنٰہ منازل ۔ ق

۱۸۵	۱۹۱	۱۹۷	۲۰۳	۱۷۹
۱۹۸	۱۹۹	۱۸۰	۱۸۶	۱۹۲
۱۸۱	۱۸۷	۱۹۳	۱۹۴	۲۰۰
۱۸۹	۱۹۵	۲۰۱	۱۸۲	۱۸۸
۲۰۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۹۰	۱۹۶

والقمر قدرنٰہ منازل

حاضرات منزل قلب

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اُھْمَائِیْلُ یَامَائِیْلُ وَاَجِبْ فُلَانُ یُوْشُ مَیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ صَاد یَاصَادُ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ قلب۔

طریقہ زکوٰۃ منزل قلب کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول صاد ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل قلب میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل قلب میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرکے غسل کرے اور لباس وکلاہ سفید رنگ کی پہن کر جائے نماز بھی اس رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے مغرب کے رخ پر بچھائے اور بخور بسیاسہ کا روشن کرکے خود جائے نماز پر مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت عطارد میں تحریر کرے اور ایک نقش پر روئی لپیٹ کر فتیلہ تیار کرے اور شب کے وقت اسی جگہ پر بیٹھ کر اس فتیلہ کو ایک عدد چراغ گلی میں رکھ کر عطر مجموعہ کی مدد سے روشن کریں اور باقی دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھیں اور بخور بسیاسہ کا روشن کرکے اپنا منہ مغرب کی سمت کرکے بیٹھیں اور

چراغ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھیں تاکہ دھواں کاجل کی شکل میں اوپر برتن میں جمع ہوتا رہے اب آپ فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو چھیانوے مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کریں اور دونوں نقوش پر دم کردیں اب آپ کسی سفید رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی آپ خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل نکال کر اس میں قدرے عطر مجموعہ کا ملاکر دم کریں اور کسی ڈبیہ میں بحفاظت محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش کو علیحدہ کرکے موم کرکے اپنے پاس رکھیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے اور روزانہ ورد کرنے کے بعد کاجل و نقوش پر دم کردینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور بسیاسہ کا روشن کرکے کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھاسکتے ہیں اور معصوم بچوں بھی تقسیم کرسکتے ہیں اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھوا کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اسکی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان کسی سفید ڈوری سے باندھیں۔
اب آپ طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگاکر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی پر نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو اٹھائیس مرتبہ پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال کا جواب دریافت کرنا ہو معلوم کرے آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور حتمی ملے گا پھر آپ موکلات کا شکریہ ادا کرکے ان کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کردیں اور دونوں نقوش کو لے کر اپنے پاس رکھیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کردیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہوجائے اور دونوں نقوش ضائع ہوجائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر دونوں چیزوں کے تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کرسکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں

آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل			
ص			
۲۴۱	۲۵۵	۲۵۲	۲۴۸
۲۵۳	۲۴۷	۲۴۲	۲۵۴
۲۴۶	۲۵۰	۲۵۷	۲۴۳
۲۵۶	۲۴۴	۲۴۵	۲۵۱

حَاضراتُ منزل شولہ

عَزَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَقۡسَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ یَا عِطۡرَائِیۡلُ یَا قَامِیۡلُ وَاَجِبۡ شُمۡشُوۡ تُوۡشُ قِیُوۡشُ سَامِعًا مُطِیۡعًا بِحَقِّ قَافۡ وَبِحَقِّ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰہُ مَنَازِلَ شَوۡلَہ۔

طریقۂ زکوٰۃ منزل شولہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول قاف ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل شولہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل شولہ میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرے اور غسل کرکے لباس وکلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے شمال کے رخ پر بچھا کر خود اس پر شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور پوست ترنج کا روشن کرے اور تین عدد نقوش ساعت قمر میں زعفران سے سفید کاغذ پر تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے اور شب کے وقت اس فتیلہ کو اسی جائے نماز پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر چراغ گلی میں رکھ کر عطر کیوڑہ وعطر گلاب کی مدد سے روشن کریں اور اوپر کوئی برتن رکھیں تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب آپ شمال کی سمت منہ کرکے بخور پوست ترنج کا روشن کریں۔ اور دونوں نقوش کو اپنے سامنے رکھیں اب آپ فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار دو سو پانچ مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار دو سو پانچ مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کریں اور دونوں نقوش پر دم کردیں پھر کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے چراغ کا عطر ملا کر کسی ڈبیہ میں بند کرکے محفوظ رکھیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے کاجل و دونوں نقوش موم جامہ شدہ پر دم کردینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیبُ حاضراتُ جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور پوست ترنج کا روشن کرکے کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں اب آپ طفل نابالغ کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھ کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان کسی سفید ڈوری سے باندھ کر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ سیاہی پر نگاہ رکھے اور آپ درود شریف اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال دریافت کرنا ہو بلا جھجک دریافت کریں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور صحیح ملے گا۔ بعدہ آپ موکلات کا سلام ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کردیں۔ اور دونوں نقوش معمول سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے سے صاف کردیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہوجائے اور دونوں نقوش ضائع ہوجائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو مطلوبہ وقت پر دوبارہ تیار کرسکتے ہیں ورنہ جب تک آپ کے پاس نقوش و کاجل موجود ہوگا آپ کو دوبارہ تیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل		
ق		
۴۰۵	۳۹۷	۴۰۳
۳۳۹	۴۰۲	۴۰۴
۴۰۱	۴۰۶	۳۹۸

حَاضراتُ منزل نعائم

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اُموْاَکِیْلُ یَارَاعِیْلُ وَاَجِبْ دِھُیُوشْ دِنُوشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ دَا یَا وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ نعائم۔

طریقہ زکوٰۃ منزل نعائم کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول را ہو یا پھر جنکی پیدائش منزل نعائم میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل نعائم میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرکے غسل کرے اور لباس وکلاہ زرد وسرخ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھ کر بخور گل سرخ کا روشن کرے اور تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت شمس میں تحریر کرے اور یہ تمام کام کھلے آسمان کے نیچے کرے اب ایک نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے اور شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے اسی جائے نماز پر بیٹھ کر بخور روشن کرے اور فتیلہ کو چراغ گلی میں رکھ کر عطر مشک کی مدد سے روشن کرے باقی دونوں نقوش کو اپنے سامنے جائے نماز پر رکھے اور فتیلہ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ اوپر والے برتن میں کاجل اکٹھا ہوتا رہے گا آپ فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار چھبیس مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کریں۔ پھر دونوں نقوش پر دم کردیں۔ اب آپ کسی زرد وسرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر مشک، چراغ والا ملاکر دم کرکے کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں اور دونوں نقوش کو موم جامہ علیحدہ علیحدہ کرکے اپنے پاس رکھیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے دونوں نقوش وکاجل پر دم کردیا کریں تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضراتُ جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ زرد وسرخ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھاکر بخور گل سرخ کا روشن کرکے کسی زرد وسرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے۔ اب آپ طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے ایک عدد نقش رکھ کر دبوائیں جبکہ وہ سرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان رکھ کر زرد وسرخ رنگ کی ڈوری سے باندھ کر معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگاکر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے یکایک حاضرات کا نزول ہوگا۔ پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال پوچھنا ہو پوچھ کر جواب طلب کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا بعدہٗ آپ موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہ کر رخصت کریں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کی سیاہی کو معمول کے ہاتھ سے صاف کردیں۔ اگر کاجل آپ کے پاس سے ختم ہوجائے اور دونوں نقوش ضائع ہوجائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو دوبارہ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کرسکتے ہیں ورنہ جب تک آپ کے پاس یہ دونوں چیزیں موجود رہیں گی آپ کو دوبارہ تیار کرنے کی زحمت نہ ہوگی پھر بھی اور ہمیشہ یہ دونوں چیزیں آپ کو کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل

۱۸۹	۱۸۳	۱۷۷	۱۶۵	۱۵۹	۱۵۳
۱۷۸	۱۷۲	۱۵۵	۱۸۸	۱۶۹	۱۶۴
۱۵۸	۱۶۲	۱۶۶	۱۷۴	۱۸۱	۱۸۵
۱۷۳	۱۵۴	۱۸۲	۱۶۳	۱۸۴	۱۷۰
۱۶۷	۱۸۷	۱۶۰	۱۸۰	۱۵۷	۱۷۵
۱۶۱	۱۶۸	۱۸۶	۱۵۶	۱۷۶	۱۷۹

اموٰاکیل نعائم — والقمر قدرنٰہ منازل — والقمر قدرنٰہ منازل — والقمر قدرنٰہ منازل

حَاضراتُ منزل بلدہ

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا ھَمْرَائِیْلُ یَا شَائِیْلُ وَاَجِبْ تَشْیُوشْ شَیُوشْ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ شِیْنٍ یَا شِیْنٍ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ بلدہ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل بلدہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول سین ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل بلدہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل بلدہ میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرکے غسل کرے اور لباس وکلاہ زرد وسرخ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے مشرق کے رخ پر بچھا کر خود اس پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور اگر خالص کا روشن کرے اور تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت عطارد میں تحریر کرکے ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھ کر بخور اگر خالص کا روشن کرے اور فتیلہ کو ایک چراغ گلی میں رکھ کر عطر مجموعہ کی مدد سے روشن کرے اور خود جائے نماز پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور فتیلے کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ اوپر والے برتن میں کاجل جمع ہوتا رہے۔ اب عامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو پانچ مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور دونوں نقوش پر دم کردیں پھر زرد وسرخ شرینی پر موکلات کی نیاز دیں بعدہٗ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر مجموعہ چراغ والا ملاکر رکھ لیں اب آپ دونوں نقوش کو موم جامہ کرکے رکھ لیں اور کاجل پر دم کرکے کسی ڈبیہ میں بند کرکے محفوظ رکھیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے دونوں نقوش وکاجل پر دم کردینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس وکلاہ زرد وسرخ رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مشرق کے رخ پر بچھائے اور اس پر خود مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھلائے اور بخور اگر خالص کا روشن کرکے کسی زرد وسرخ رنگ کی شرینی حاضر کرے جسے عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے۔ اب آپ ایک عدد نقش طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان کسی زرد وسرخ رنگ کی ڈوری سے باندھ کر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگاکر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک حاضرات کا نزول ہوگا۔ پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو معمول کے ذریعے پیش کرے اور جو بھی سوال کا جواب دریافت کرنا ہو معلوم کریں آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا بعدہٗ آپ موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کرکر رخصت کردیں اور دونوں نقوش کو طفل سے لے کر اپنے پاس رکھ لیں نیز کاجل کو کسی کپڑے سے معمول کے ہاتھ سے صاف کردیں۔ اگر آپ کے پاس کاجل ختم ہوجائے اور دونوں نقوش ضائع ہوجائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو دوبارہ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کرسکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل

۲۲۶	۲۲۹	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۵	۲۳۰
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۷	۲۲۴
۲۲۸	۲۲۳	۲۲۱	۲۳۳

حاضرات منزل ذابح

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَاعَزْرَائِیْلُ یَطَائِیْلُ وَسَبِیْطِیُوْشُ تَیُوْشُ تَبُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ تَا یَاعَ بِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ ذَابِحْ ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل ذابح کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول تا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل ذابح میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل ذابح میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرکے غسل کرکے لباس وکلاہ سیاہ وسبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر کھلے آسمان کے نیچے بچھا کر خود اس پر مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور عنبر کا روشن کرکے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زحل میں تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے باقی دو عدد نقوش کو

شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھے اور فتیلہ کو ایک چراغ گلی میں رکھ کر عطر گل کی مدد سے روشن کرے اور خود جائے نماز پر مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور فتیلہ کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ اوپر والے برتن میں کاجل جمع ہوتا ہے۔ اب عامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار پانچ سو پچھتر مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور دونوں نقوش پر دم کر دیں اور کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب آپ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کرکے رکھ لیں اور کاجل کو کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر گل ملالیں اور دم کرکے بحفاظت رکھیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ ورد کرکے دونوں نقوش و کاجل پر دم کر دینا چاہئے۔ تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔ دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرنا چاہئے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو سب سے پہلے عامل غسل کرکے لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھائے عامل خود اس پر مغرب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور عنبر کا روشن کرکے کسی سیاہ و سبز رنگ کی شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ ایک عدد نقش طفل کی دائیں ران کے نیچے رکھ کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو کسی سیاہ و سبز رنگ کی ڈوری سے طفل کی دونوں بھنوؤں کے درمیان پیشانی پر باندھے اب آپ معمول کے دائیں ہاتھ کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر معمول کو ہدایت کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ رکھے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے یکایک حاضرات کا نزول کاجل کی سیاہی میں ہو گا لیس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کرے اور جس سوال کا جواب دریافت کرنا ہو معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر آپ موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو لے کر اپنے پاس رکھ لیں نیز کاجل کو بھی کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر مطلوبہ وقت پر ان دونوں چیزوں کو تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل ت

۲۱۰	۱۷۳	۱۴۲	۱۵۶	۲۰۰	۱۶۹	۱۸۳	۱۴۶	۱۹۶
۱۷۰	۱۵۷	۱۹۸	۱۹۷	۱۸۴	۱۴۴	۱۴۳	۲۱۱	۱۷۱
۱۴۵	۱۹۵	۱۸۵	۱۷۲	۱۴۱	۲۱۲	۱۹۹	۱۶۸	۱۵۸
۱۷۴	۱۳۷	۲۱۴	۲۰۱	۱۶۴	۱۶۰	۱۴۷	۱۹۱	۱۸۷
۱۶۱	۲۰۲	۱۶۲	۱۸۸	۱۴۸	۱۸۹	۲۱۵	۱۷۵	۱۳۵
۱۹۰	۱۸۶	۱۴۹	۳۶	۲۱۳	۲۷۶	۱۳۳	۱۵۹	۲۰۳
۱۳۸	۲۰۹	۱۷۸	۱۶۵	۱۵۵	۲۰۵	۱۹۲	۱۸۲	۱۵۱
۲۰۶	۱۶۶	۱۵۳	۱۵۲	۱۹۳	۱۸۰	۱۷۹	۱۳۹	۲۰۷
۱۸۱	۱۵۰	۱۹۴	۲۰۸	۱۷۷	۱۳۰	۱۵۴	۲۰۴	۱۶۷

والقمر قدرنٰہ منازل

حاضرات منزل بلعہ

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ مِیکَائِیْلُ یَاثَائِیْلُ وَاَجِبْ لُخْتُوْشُ بَیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ ثَایَاثَا وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ بَلْعَہ۔

طریقہ زکوٰۃ

منزل بلعہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کی اسم کا حرف اول ثا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل بلعہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل بلعہ میں داخل ہو عامل اسی دن ترک جلالی کرکے غسل کرکے لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر کھلے آسمان کے نیچے بچھا کر خود اس پر شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور بخور اگر کا روشن کرکے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت مریخ میں تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ تیار کرے باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھے اور فتیلہ کو کسی چراغ گلی میں رکھ کر روغن تلخ و عطر نوتیا کی مدد سے روشن کرے اور خود جائے نماز پر

شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور فتیلہ کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ اوپر والے برتن میں کاجل جمع ہوتا ہے اب عامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھکر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو نو سو اکہتر مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرنا چاہئے۔

بعدہٗ دونوں نقوش پر دم کر دیں اور کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کرکے رکھ لیں اور کاجل کو کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر موتیا و روغن تلخ ملا کر دم کر دیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ کم از کم اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے نیز دونوں نقوش و کاجل پر بھی روزانہ دم کرنا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کی سمت بچھا کر خود اس پر شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھائے اور بخور ساگر کا روشن کرکے کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب عامل ایک عدد نقش طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دلوائے جبکہ دوسرے کو کسی سیاہ و سبز ڈوری سے باندھ کر طفل کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان رکھ کر باندھے اب معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر ہدایت کریں کہ وہ سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھکر معمول پر دم کریں یکایک معمول کی نگاہ سے پردہ اٹھ جائے گا اور کاجل کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہوگا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کے ذریعے موکلات کو پیش کرے اور جو بھی سوال کا جواب دریافت کرنا ہو معلوم کر سکتے ہیں آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر آپ موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو لے کر اپنے پاس رکھ لیں نیز کاجل کو بھی کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش بھی ضائع ہو جائیں تو پھر آپ مطلوبہ وقت پر ان دونوں چیزوں کو تمام لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنہ منازل

ش

۱۲۲	۱۳۱	۱۳۹	۱۴۷	۱۵۵	۱۶۳	۱۱۴
۱۴۰	۱۴۸	۱۵۶	۱۵۷	۱۱۵	۱۲۳	۱۳۲
۱۵۰	۱۵۸	۱۱۶	۱۲۴	۱۳۳	۱۴۱	۱۴۹
۱۱۷	۱۲۵	۱۳۴	۱۴۲	۱۴۳	۱۵۱	۱۵۹
۱۳۵	۱۳۶	۱۴۴	۱۵۲	۱۶۰	۱۱۸	۱۲۶
۱۴۵	۱۵۳	۱۶۱	۱۱۹	۱۲۷	۱۲۹	۱۳۷
۱۶۲	۱۲۰	۱۲۱	۱۳۰	۱۳۸	۱۴۶	۱۵۴

والقمر قدرنہ منازل

حاضرات منزل سعود

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَهْکَائِیْلُ یَاخَائِیْلُ وَاجِبُ وَالْاَیُوْشُ خَیُوْشُ سَامَعَامُطِیْنَا بِحَقِّ خَایَاخَاوَ بِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ سُعُوْد۔

طریقہ زکوٰۃ

منزل سعود کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول خا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل سعود میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل سعود میں داخل ہو عامل اس دن غسل کرکے لباس و کلاہ سیاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کا جنوب کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر بخور گل و برگ بنفشہ کا روشن کرے اور تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زہرہ میں تحریر کرے ایک نقش کا فتیلہ تیار کرے جبکہ باقی دونوں نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھے اور فتیلہ کو کسی چراغ گلی میں رکھ کر عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جا کر لگے اب عامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر جنوب کی طرف منہ کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار چار مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھکر عمل تمام کرے دوران پڑھائی بخور برابر روشن کرتے رہنا چاہئے بعدہٗ دونوں نقوش پر دم کرنا چاہئے اور کسی سیاہ و سبز شرینی

پر موکلات کی نیاز دینی چاہیئے۔ شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب آپ دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کرکے رکھ لیں نیز کاجل کو بھی کھرچ کر نکال لیں۔ اور اس میں قدرے عطر سہاگ ملا کر دم کر دیں اب آپ حاضرات ہٰذا کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ کم از کم اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے نیز دونوں نقوش و کاجل پر بھی روزانہ دم کر دینا چاہیئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیبِ حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس و کلاہ و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھائے خود اس پر جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور گل و برگ بنفشہ کا روشن کرکے کسی سیاہ و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے اب عامل ایک عدد نقش کو طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دبوائے جبکہ دوسرے کو طفل کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان رکھ کر کسی سیاہ و سبز ڈوری سے باندھ کر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی لگا کر طفل کو ہدایت کرے کہ وہ کاجل کی سیاہی میں برابر نگاہ رکھے اب عامل اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے یکایک معمول کی نگاہ پر سے پردہ اٹھ جائے گا اور کاجل کی سیاہی میں حاضرات کا نزول ہوگا جس کو معمول بحکم خدا بخوبی دیکھ سکے گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے موکلات کو پیش کرے بعدہٗ جس سوال کا بھی جواب طلب کرتا ہو تو معلوم کر سکتے ہیں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور تسلی بخش ملے گا جب آپ سوال کا جواب دریافت کر چکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے کر رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل

خ

۱۹۵	۲۰۱	۲۰۷	۲۱۳	۱۸۸
۲۰۸	۲۰۹	۱۸۹	۱۹۶	۲۰۲
۱۹۰	۱۹۷	۲۰۳	۲۰۴	۲۱۰
۱۹۹	۲۰۵	۲۱۱	۱۹۱	۱۹۸
۲۱۲	۱۹۲	۱۹۴	۲۰۰	۲۰۶

ح

حاضراتِ منزل اخبیہ

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اِهْرَاطِيْلُ يَا نَاشِلُ وَاجِبُ سِلْكَا نُوشُ زُنُوشُ سَامِعًا مُطِيعًا بِحَقِّ ذَالَ يَا ذَالُ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ اخبیہ۔

طریقہ زکوٰۃ منزل اخبیہ کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ذال ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل اخبیہ میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل اخبیہ میں داخل ہو عامل اس دن غسل کرکے لباس و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے بچھا کر خود اس پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھ جائے اور بخور برگ ریحان و گل موتیا کا روشن کرے اور تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت مریخ میں تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھ کر اور فتیلہ کو کسی چراغ گلی میں رکھ کر روغن تلخ و عطر موتیا کی مدد سے روشن کرکے فتیلہ کے اوپر کوئی برتن رکھے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے۔ اور بخور برگ ریحان و گل موتیا کا روشن کرکے خود جائے نماز پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار چار سو بیاسی مرتبہ ورد کرکے اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر پڑھائی ختم کرے اور دونوں نقوش پر دم کر دے پھر کسی سفید و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ دونوں نقوش کو موم جامہ کرکے رکھ لیں۔ نیز اوپر والے برتن سے کاجل بھی کھرچ

کر اس میں قدرے عطر موتیا و روغن تلخ ملا کر دم کر دیں اور کاجل و نقوش کو بحفاظت اپنے پاس رکھیں۔ اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے نیز روزانہ ورد کرنے کے بعد نقوش و کاجل پر دم بھی دینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مشرق کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر مشرق کی سمت منہ کرکے بیٹھ کر کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور برگ ریحان دگل موتیا کا روشن کرے اور کسی سفید و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی عامل خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ اب عامل ایک عدد نقش طفل کی دائیں دارھ کے نیچے رکھ کر دبوائے جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان رکھ کر کسی سفید و سبز ڈوری سے باندھے پھر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل لگا کر معمول کو ہدایت کرے کہ وہ کاجل میں نگاہ رکھے اب عامل اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کرے یکایک معمول کی نگاہ سے حجاب اٹھ جائے گا اور وہ حاضرات کی مخلوق کا مشاہدہ کرے گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو پیش کرے اور جو بھی سوال ہو طفل کے ذریعے کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا۔ جب آپ سوال کا جواب حاصل کر چکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کرکے ان کو السلام علیکم کرکر رخصت کر دیں۔ پھر دونوں نقوش معمول سے لے کر اپنے پاس رکھیں اور کاجل کو بھی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔

اگر کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش بھی ضائع ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ تیار کر سکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنہ منازل

۱۹۵	۲۰۴	۲۱۲	۲۲۰	۲۲۸	۲۳۶	۱۸۷
۲۱۳	۲۲۱	۲۲۹	۲۳۰	۱۸۸	۱۹۶	۲۰۵
۲۲۳	۲۳۱	۱۸۹	۱۹۷	۲۰۶	۲۱۴	۲۲۲
۱۹۰	۱۹۸	۲۰۷	۲۱۵	۲۱۶	۲۲۴	۲۳۲
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۷	۲۲۵	۲۳۳	۱۹۱	۱۹۹
۲۱۸	۲۲۶	۲۳۴	۱۹۲	۲۰۰	۲۰۲	۲۱۰
۲۲۵	۱۹۳	۱۹۴	۲۰۳	۲۱۱	۲۱۹	۲۲۷

والقمر قدرنہ منازل

حاضرات منزل مقدم

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَاعَطْکَائِیْلُ یَاضَائِیْلُ وَاجِبْ نَمَا یُوْشُ ضَیْکُوْشُ سَامِخَا مُطِیْعًا بِحَقِّ صَادٍ یَاصَادُ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ مقدم۔

طریقہ زکوٰۃ منزل مقدم کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول صاد ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل مقدم میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل مقدم میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرکے غسل کرکے لباس و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب رخ پر بچھائے اور خود اس پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر بخور گلنار فارسی کا جلا کر تین عدد نقوش کاغذ پر زعفران سے ساعت مریخ میں تیار کرکے ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے جبکہ باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھ کر اور فتیلہ کو کسی چراغ گلی میں رکھ کر روغن تلخ و عطر موتیا کی مدد سے روشن کرکے بخور گلنار فارسی کا روشن کرکے چراغ کی لو پر کوئی برتن رکھے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب عامل فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار اڑتالیس مرتبہ پڑھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھکر عمل تمام کرے اور دونوں نقوش پر دم کر دے پھر کسی سفید و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں۔ اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ اوپر والے

برتن سے کاجل کھرچ کر نکال کر اس میں قدرے روغن و عطر موتیا ملا کر دم کر دیں نیز دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کرکے رکھ لیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرنا لازم ہے نیز روزانہ ورد کرنے کے بعد نقوش و کاجل پر دم کر دینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس و کلاہ سفید و سبز رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی مغرب کے رخ پر بچھا کر خود اس پر مغرب کی طرف منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھا کر بخور گلنار فارسی کا روشن کرکے کسی سفید و سبز شرینی پر موکلات کی نیاز دیں شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ اب آپ طفل کی داڑھ کے نیچے ایک نقش رکھ کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان رکھ کر کسی سفید و سبز ڈوری سے باندھیں اب آپ طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل کی سیاہی کو لگا کر طفل کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل کی سیاہی میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اسی تعداد میں عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک معمول کی نگاہ پر سے پردہ اٹھ جائے گا اور وہ عالم آ کی مخلوق کا مشاہدہ کرے گا پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے پیش کرے۔

پھر جس سوال کا جواب حاصل کرنا ہو معلوم کریں آپ کے ہر سوال کا جواب مکمل اور تسلی بخش ملے گا جب آپ سوال کا جواب معلوم کر چکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کریں اور ان کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں اور دونوں نقوش کو معمول سے لے لیں اور کاجل کی سیاہی کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیں۔ اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہو جائے اور دونوں نقوش ضائع ہو جائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کر سکتے ہیں۔ ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنٰہ منازل

ض

۱۳۳	۱۴۲	۱۵۰	۱۵۸	۱۶۶	۱۷۴	۱۲۵
۱۵۱	۱۵۹	۱۶۷	۱۶۸	۱۲۶	۱۳۴	۱۴۳
۱۶۱	۱۶۹	۱۲۷	۱۳۵	۱۴۴	۱۵۲	۱۶۰
۱۲۸	۱۳۶	۱۴۵	۱۵۳	۱۵۴	۱۶۲	۱۷۰
۱۴۶	۱۴۷	۱۵۵	۱۶۳	۱۷۱	۱۲۹	۱۳۷
۱۵۶	۱۶۴	۱۷۲	۱۳۰	۱۳۸	۱۴۰	۱۴۸
۱۷۳	۱۳۱	۱۳۲	۱۴۱	۱۴۹	۱۵۷	۱۶۵

ظ

حاضرات منزل مؤخر

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا لُوْزَائِیْلُ یَا لَمَائِیْلُ وَاجِبٌ عِقُوَتُوْشُ طَیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ ظَا یَا ظَا وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ مُؤَخَّرْ۔

طریقہ زکوٰۃ

منزل مؤخر کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول ظا ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل مؤخر میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل مؤخر میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرکے غسل کرے اور لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی کھلے آسمان کے نیچے شمال کے رخ پر بچھا کر خود اس پر بیٹھ کر بخور گل نسرین کا روشن کرکے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زہرہ میں تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ روئی لپیٹ کر تیار کرے باقی دو عدد نقوش شب کے وقت اپنے سامنے اسی جائے نماز پر رکھ کر فتیلہ کو روئی چراغ گلی میں رکھ کر عطر سہاگ کی مدد سے روشن کرے اور خود جائے نماز پر بیٹھ کر بخور گل نسرین کا روشن کرے اور فتیلہ کی لو پر کوئی برتن رکھے تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے۔ اب آپ شمال کی سمت منہ کرکے فتیلہ کی لو پر نگاہ رکھ کر اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کریں اور دونوں نقوش پر دم کر دیں پھر کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور

معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر سہاگ ملاکر دم کردیں اور دونوں نقوش کو موم جامہ کرکے بحفاظت محفوظ رکھیں اب آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ ورد کرکے دونوں نقوش و کاجل پر دم کردینا چاہئے تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی شمال کے رخ پر بچھائے اور خود اس پر شمال کی سمت منہ کرکے بیٹھے اور کسی طفل نابالغ کو اپنے سامنے بٹھاکر بخور گل نسرین کا روشن کرے اور کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دے شرینی آپ خود بھی کھاسکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں اب آپ ایک عدد نقش طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھکر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان رکھکر کسی سفید ڈوری سے باندھیں اور طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل لگائیں اور طفل کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھکر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھکر معمول پر دم کریں یکایک معمول کو کاجل کی سیاہی میں موکلات نظر آئیں گے پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام موکلات کو طفل کے ذریعے پیش کرے اور جس بھی سوال کا جواب حاصل کرنا ہو پیش کرے آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا جب آپ سوال کا جواب معلوم کرچکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہکر رخصت کردیں۔ اور دونوں نقوش کو لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کردیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہوجائے اور دونوں نقوش ضائع ہوجائیں تو پھر آپ ان دونوں چیزوں کو دوبارہ مطلوبہ وقت پر تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کرسکتے ہیں ورنہ ان دونوں چیزوں کو آپ ہمیشہ استعمال کرسکتے ہیں۔

والقمر قدرنٰہ منازل
ظ

٣٣٦	٣٤٢	٣٤٨	٣٥٥	٣٣٠
٣٤٩	٣٥١	٣٣١	٣٣٧	٣٤٣
٣٣٢	٣٣٨	٣٤٤	٣٤٥	١٥٢
٣٤٠	٣٤٦	٣٥٣	٣٣٣	٣٣٩
٣٥٤	٣٣٤	٣٣٥	٣٤١	٣٤٧

والقمر قدرنٰہ منازل ظ

حاضرات منزل رشا

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَالُوحَائِیْلُ یَاغَائِیْلُ وَاجِبْ عِزُوْکُوْیُوْشُ غِیُوْشُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ غَیْنٍ یَاغَیْنُ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ رِشَا۔

طریقہ زکوٰۃ

منزل رشا کی حاضرات کے عامل صرف وہ حضرات بن سکتے ہیں جن کے اسم کا حرف اول غین ہو یا پھر جن کی پیدائش منزل رشا میں ہوئی ہو۔

جس دن قمر منزل رشا میں داخل ہو عامل اس دن ترک جلالی کرکے غسل کرے اور لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھاکر خود اس پر کھلے آسمان کے نیچے جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھ کر بخور قرنفل کا روشن کرکے تین عدد نقوش زعفران سے کاغذ پر ساعت زحل میں تحریر کرے اور ایک عدد نقش کا فتیلہ تیار کرے جبکہ باقی دو عدد نقوش کو شب کے وقت اسی جائے نماز پر اپنے سامنے رکھ کر بخور قرنفل کا روشن کرکے ایک عدد چراغ گلی میں عطر گل ڈال کر فتیلہ کو چراغ میں ڈال کر روشن کریں اب آپ خود جائے نماز پر کھلے آسمان کے نیچے جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھیں اور اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ایک ہزار تین سو پینسٹھ مرتبہ پڑھیں لیکن دوران پڑھائی آپ کی نگاہ فتیلہ کی لو پر ہونا لازم ہے نیز فتیلہ کی لو کے اوپر کوئی برتن رکھیں تاکہ کاجل اوپر والے برتن میں جمع ہوتا رہے اب جس وقت عزیمت کی تعداد مکمل ہو تو آپ

اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کردیں اور کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دیں۔ شرینی آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں اب آپ اوپر والے برتن سے کاجل کھرچ کر نکال لیں اور اس میں قدرے عطر گل ملاکر دم کریں۔ اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کرکے رکھ لیں۔ اور دونوں نقوش کو علیحدہ علیحدہ موم جامہ کرکے رکھ لیں۔ آپ آپ اس حاضرات کے عامل ہیں لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے عزیمت کو روزانہ اٹھائیس مرتبہ پڑھ کر دونوں نقوش و کاجل پر دم کردینا چاہئے۔ تاکہ ان دونوں چیزوں کی روحانی قوت بڑھتی رہے۔

ترکیب حاضرات

جب بھی حاضرات کرنا مقصود ہو تو عامل سب سے پہلے غسل کرکے لباس و کلاہ سفید رنگ کا پہن کر جائے نماز بھی اسی رنگ کی جنوب کے رخ پر بچھاکر خود اس پر جنوب کی سمت منہ کرکے بیٹھکر کسی طفل نابالغ کو بھی اپنے سامنے بٹھلائے اور بخور قرنفل کا روشن کرکے کسی سفید شرینی پر موکلات کی نیاز دے کر شرینی خود بھی کھا سکتا ہے اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتا ہے۔ اب آپ ایک عدد نقش طفل کی دائیں داڑھ کے نیچے رکھ کر دبوائیں جبکہ دوسرے کو اس کی پیشانی پر دونوں بھنوؤں کے درمیان رکھ کر کسی سفید ڈوری سے باندھیں پھر طفل کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن یا ہتھیلی پر کاجل لگاکر طفل کو ہدایت کریں کہ وہ کاجل میں نگاہ رکھے اب آپ اٹھائیس مرتبہ درود شریف پڑھکر اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھ کر معمول پر دم کریں یکایک معمول کو کاجل میں حاضرات کے موکل نظر آئیں گے۔ پس اس وقت عامل اپنا اور معمول کا سلام طفل کے ذریعے موکلات کو پیش کرے پھر جس سوال کا بھی جواب حاصل کرنا ہو معلوم کریں آپ کے ہر سوال کا جواب تسلی بخش ملے گا جب آپ اپنے سوال کا جواب حاصل کرچکیں تو پھر موکلات کا شکریہ ادا کرکے ان کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کردیں اور معمول سے دونوں نقوش لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور کاجل کو بھی کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کردیں۔

اگر آپ کے پاس سے کاجل ختم ہوجائے اور دونوں نقوش ضائع ہوجائیں تو آپ ان دونوں چیزوں کو دوبارہ مطلوبہ وقت پر تیار کرسکتے ہیں ورنہ یہ دونوں چیزیں آپ کو ہمیشہ کام دیتی رہیں گی۔

والقمر قدرنٰه منازل

غ

۱۶۱	۱۲۸	۱۶۹	۱۳۶	۱۷۷	۱۴۵	۱۸۵	۱۵۳	۱۱۱
۱۵۱	۱۱۸	۱۵۹	۱۲۶	۱۶۷	۱۳۴	۱۷۵	۱۴۲	۱۹۲
۱۴۱	۱۹۰	۱۴۹	۱۱۶	۱۵۷	۱۲۴	۱۷۴	۱۳۲	۱۸۲
۱۳۰	۱۸۰	۱۳۹	۱۸۸	۱۵۶	۱۱۴	۱۶۴	۱۲۲	۱۷۲
۱۲۰	۱۷۰	۱۳۷	۱۷۸	۱۴۶	۱۸۶	۱۵۴	۱۱۲	۱۶۲
۱۱۹	۱۶۰	۱۲۷	۱۶۸	۱۳۵	۱۷۶	۱۴۴	۱۸۴	۱۵۲
۱۹۱	۱۵۰	۱۱۷	۱۵۸	۱۲۵	۱۶۶	۱۳۳	۱۸۳	۱۴۳
۱۸۱	۱۴۰	۱۸۹	۱۴۸	۱۱۵	۱۶۵	۱۲۳	۱۷۳	۱۳۱
۱۷۱	۱۳۹	۱۷۹	۱۴۷	۱۸۷	۱۵۵	۱۱۳	۱۶۳	۱۲۱

والقمر قدرنٰه منازل

والقمر قدرنٰه منازل

حاضرات آیت کریمہ

لا الٰہ الا انت سبحانك انی كنت من الظالمین ہ

طریقہ زکوٰۃ عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کرے اور نماز کی پابندی بھی ضروری ہے۔ بعد نماز عشاء عامل قبلہ رو ہوکر بیٹھے اور اگربتی سلگاکر آیت کریمہ تین سو تیرہ مرتبہ معہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کا ورد کرے نیز عامل کے پاس کافور کے دھوئیں کا کاجل چنبیلی کے تیل میں ملا ہوا موجود ہونا چاہئے تاکہ عامل جب پڑھائی سے فارغ ہو تو فوراً کاجل پر پھونک مار کر رکھ لیں۔ الغرض ہفت یوم روزانہ آیت مذکورہ تین سو تیرہ مرتبہ معہ درود شریف عامل کو ورد کرنا ہے۔ کل سات یوم کا عمل ہے۔ آخری دن عامل کسی سفید شرینی پر عمل کے تمام ہونے پر آیت کریمہ کے موکلات کی نیاز دے اور موکلات کو اس کا ثواب پہنچائے۔ اب آپ اس عمل حاضرات کے عامل ہیں لیکن روزانہ آیت کریمہ کم از کم ایک سو ایک بار ورد کیا کریں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

طریقہ حاضرات نماز اور دن کے موقع پر حاضرات کرنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ آیت ہٰذا کا موکل اس وقت مصروف عبادت ہوتا ہے نیز مطلع ابر آلود نہ ہو۔ کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کی نہلا دھلا کر صاف کپڑے پہنا کر اس پر عطر لگائیں اور اسکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر چنبیلی

کے تیل میں ملاکر کافور کا جل لگا کر معمول کا منہ قبلے کی طرف کریں اور آپ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر معمول پر دم کریں اور اس کے بعد آیت کریمہ چند بار پڑھ کر معمول پر دم کریں اور معمول سے کہیں کہ وہ انگوٹھے کے ناخن پر سیاہی میں نظر رکھے۔ چند لمحے بعد معمول کو سیاہی میں ایک باریش بزرگ اور ان کے ساتھ ایک خادم نظر آئے گا۔ عامل کو چاہئے کہ ان کو بچے کے ذریعے اپنا اور بچے کا سلام عرض کرے اسکے بعد جو بھی جائز بات ہے وہ معمول کے ذریعے معلوم کرے۔ ہر بات صاف اور واضح لکھ کر موکل بتا دے گا لیکن آواز اس حاضرات میں معمول کے کان میں نہیں آئے گی۔ نیز جب عامل معلوم کر چکے تو موکل کو شکریہ کے ساتھ اسلام علیکم عرض کر کے رخصت کرے واضح ہو کہ یہ حاضرات میری آزمودہ ہے۔

حاضرات میمونہ زنگی

یا اهل الروح میمونہ زنگی حاضر شو بلخیر واخبرها۔

طریقہ زکوٰۃ عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کرکے بروز نوچندی اتوار شب ٹھیک بارہ بجے عمل ہذا گیارہ سو مرتبہ مع اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کرے عمل کے وقت لوبان یا اگربتی کا بخور جلائے کل تین یوم کا عمل ہے نیز آپ کے پاس کسی بھی قسم کا کاجل روغن چنبیلی میں ملا ہوا ہونا چاہئے تاکہ پڑھائی کے بعد اس پر دم کر دیا کریں نیز آخری دن سوا پاؤ برفی پر نیاز دیں اور میمونہ زنگی کی روح کو اس کا ثواب پہنچائیں۔ عمل روزانہ ایک ہی وقت پر کرتا ہوگا نیز زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ کم از کم ایک سو ایک بار عبارت عمل روزانہ پڑھا کریں۔

ترکیب حاضرات جب بھی عامل حاضرات کرنا چاہے تو لازم ہے کہ کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو نہلا دھلا کر اسکو خوشبو لگا کر قبلہ رو جائے نماز پر بٹھلائے اور دم کیا ہوا کاجل معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر لگائے اور عامل اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر معمول پر دم کرکے معمول سے کہے کہ وہ انگوٹھے کے ناخن کی سیاہی پر نظر رکھے پھر عامل عمل ہذا چند بار پڑھ کر معمول کی آنکھوں پر دم کرے۔ پھر چند بار عمل پڑھ کر معمول پر دم کرتا رہے۔ چند لمحے بعد معمول کو انگوٹھے کی سیاہی میں ایک نہایت حسین عورت نظر آئے گی۔ پس عامل کو لازم ہے کہ اس وقت اپنا اور معمول کا سلام اس کو پیش کرے اور بہت تعظیم و تکریم کرے۔ پھر جو مدعا ہو بیان کرے۔ ہر چیز واضح اور صاف طریقے سے معلوم ہوگی۔ پھر عامل اسلام علیکم کرکے اس کو رخصت کرے۔ اس حاضرات کی یہ خصوصیت ہے کہ چند مرتبہ حاضرات کرنے کے بعد اگر آپ سے میمونہ زنگی خوش ہو جائے تو آواز بھی معمول کے کان میں برابر آئے گی لیکن اگر ناجائز کام لیں گے تو آپ کو ہرگز زندہ نہ چھوڑے گی۔

حاضرات چور

فکشفنا عنك غطائك فبصرك اليوم حديد

ترکیب حاضرات واضح ہو کہ یہ حیرت انگیز حاضرات بغیر کسی زکوٰۃ کے موثر ہے یعنی کسی بھی قسم کی ریاضت یا چلہ کشی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ جب اور جس وقت چاہیں حاضرات کریں۔ اسی وقت حاضرات کھل جائے گی۔ یقیناً یہ قرآن پاک کا معجزہ ہے۔ جب آپ حاضرات کرنا چاہیں تو پہلے کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو نہلا کر پاک صاف کرکے اسکو جائے نماز پر بٹھا کر اسکا منہ قبلے کی طرف کرکے کافور کی ٹکی کو ماچس کی تیلی سے جلا دیں اور اس کا دھواں کسی پلیٹ یا پیالہ میں جمع کرکے اس دھواں کو کھرچ کے چنبیلی یا گلاب کے عطر میں ملا کر کاجل بنائیں اور معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر سیاہی لگا کر معمول سے کہیں کہ وہ سیاہی پر نگاہ رکھے اور آپ اول گیارہ بار درود شریف پڑھیں بعد آیت مذکور چند بار پڑھ کر معمول پر دم کریں اور معمول سے پوچھتے رہیں کہ سیاہی میں کچھ نظر آیا یا نہیں۔ الغرض آپ وقفے وقفے سے آیت پڑھ کر معمول پر دم کرتے رہیں۔ تھوڑی سی دیر میں چور کی شکل سیاہی میں نمودار ہو جائے گی۔ اب آپ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر معمول پر دم کریں حاضرات ختم ہو جائے گی۔ اب معمول کے ذریعے آپ نہایت آسانی سے چور کی شناخت کر سکتے ہیں۔

حاضرات سامری جادوگر

اجب یا سامری بحق توریت وعصائے موسیٰ کلیم اللہ

دوستو اور بزرگو! واضح ہو کہ یہ نہایت ہی مجرب المجرب ہے۔ میں نے اب تک عملیات کی لاکھوں کتابوں کا مطالعہ کیا جو کہ اردو، ہندی سنسکرت، فارسی، عربی، تلگو، انگلش وغیرہ کی تھیں لیکن کسی بھی

کتاب میں سامری جادوگر کو حاضر کرنے یا اسکی حاضرات کا طریقہ نہیں نظر آیا۔ البتہ اس عمل کے علاوہ دو اعمال میرے پاس سامری کو حاضر کرنے کے ہیں۔ جن سے یہ عامل کے روبرو بالمشافہ حاضر ہوتا ہے اور عامل کی ہر جائز ضرورت جو کہ اسکے بس میں ہو پوری کرتا ہے۔ اگر آپ لوگوں کے پاس اسکا کوئی دوسرا عمل ہو تو مصنف سے رابطہ کریں۔ فی الحال حاضرات کا طریقہ کار واضح کرتا ہوں۔

ترکیب زکوٰۃ عروج ماہ قمری میں عامل ترک جلالی کرے اور ہر وقت پاک و طاہر رہے۔ عمل کا اظہار کسی دوسرے شخص پر نہ کرے سوائے اپنے اس استاد کے جو اس عمل کا عامل ہو یا صاحب مجاز ہو۔ عمل ہٰذا شب ٹھیک بارہ بجے قبلہ رو ہو کر پانچ ہزار بار پڑھے۔ پڑھتے وقت سپرٹ لیمپ میں بتی کی جگہ فتیلہ اور سپرٹ کی بجائے اعلیٰ قسم کی برانڈی ڈال کر روشن کرے۔ اوپر اسکے ایک عدد گائے کا بچھڑا جو کہ پیتل کا ہوگا رکھے تاکہ فتیلہ کا دھواں بچھڑے کی دونوں اگلی اور پچھلی ٹانگوں کے درمیان نچلی سطح پر پیٹ پر جمع ہوتا رہے پڑھائی کے بعد آپ چراغ بجھا دیں اور جب بچھڑا جو کہ سخت گرم ہو گیا تھا ٹھنڈا ہو جائے تو اس پر سے کاجل کھرچ کر کسی کانچ کی بوتل میں رکھیں اور تھوڑی سی کاجل میں سپرٹ لیمپ کی برانڈی ملا کر رکھ لیں اور پھونک بھی مار لیں۔ الغرض آپکو روزانہ ایک عدد فتیلہ روشن کرنا ہوگا اور اس کی سیاہی بچھڑے کے پیٹ کی نچلی سطح پر جمع کرنا ہوگی اور بعد پڑھائی وہ سیاہی کھرچ کر نکال کر پہلے دن والی سیاہی میں ملا کر رکھنا ہوگی نیز عبارت عمل بھی پانچ ہزار مرتبہ وقت مقررہ پر پڑھنا ہوگی۔ یہ عمل کل پانچ یوم کا ہے واضح ہو کہ پڑھائی کے بعد آپکو گائے کے بچھڑے پر بھی پھونک مارنا ضروری ہے۔ جب پانچ یوم پورے ہو جائیں تو آپ کا عمل تمام ہوا اور آپ اس حاضرات کے عامل ہیں کاجل اور بچھڑے کو محفوظ کر لیں نیز چراغ کو بھی محفوظ کر لیں۔

یہ حاضرات صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو کسی بھی سامری کے عمل کی اجازت ہے یا وہ اس کے عامل ہیں۔ اگر کوئی دوسرا شخص اس کو کرنا چاہے تو لازم ہے کہ وہ پہلے مجھ سے اجازت لے پھر عمل کرے بغیر میری اجازت کے یہ عمل حاضرات مؤثر نہ ہوگی۔

طریقہ حاضرات جب بھی آپ حاضرات کرنا چاہیں تو سب سے پہلے آپ کے پاس جو گائے کا بچھڑا ہے اسکو لیکر کاجل کی سیاہی میں تھوڑی سی برانڈی جو کہ چراغ کی بچی ہوئی تھی ملا لیں اور روغن چنبیلی ملا کر پورے بچھڑے پر ملیں تاکہ وہ سیاہی ہو جائے اور اس میں چمک پیدا ہو جائے۔ اب آپ کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی یا پھر جو الٹا پیدا ہوا ہو، مرد یا عورت۔ اس میں عمر کی قید نہیں ہے" اسکو قبلہ رو بٹھا کر بچھڑے کو کسی میز وغیرہ پر اونچائی پر رکھیں۔ بچھڑے کا منہ معمول کے منہ کی طرف ہونا چاہئے یا پھر اس کا منہ شمال کی سمت ہوگا اگر معمول کے منہ کی طرف رخ ہو تو معمول بچھڑے کی پیشانی پر نگاہ رکھے اور اگر شمال کی سمت بچھڑے کا منہ ہو تو عامل بچھڑے کے پیٹ پر سیاہی میں نگاہ رکھے گا نیز بوقت حاضرات برانڈی کا وہی لیمپ روشن کریں جو کہ آپ نے پانچ یوم دوران زکوٰۃ استعمال کیا تھا نیز فتیلہ بھی لکھ کر بوقت حاضرات روشن کر لیں۔

جب آپ نے تمام انتظامات مکمل کر لئے تو آپ معمول پر عبارت بار بار پڑھ کر دم کریں اور ساتھ ہی ساتھ بچھڑے پر بھی پھونک ماریں۔ ایک سو ایک بار پڑھائی کے بعد حاضرات کھل جائےگی حاضرات میں سامری جادوگر نہایت شان و شوکت سے حاضر ہوگا۔ آپ کا جو مدعا ہو بیان کریں۔ ہر بات جو کہ جائز ہوگی وہ بتائے گا نیز اگر آپ سحر و جادو ختم کرنا چاہتے ہیں تو سامری سے آپ ختم بھی کروا سکتے ہیں۔ سحر زدہ پر حاضرات کھل جاتی ہے۔ جب آپ کا مدعا حاضرات سے پورا ہو جائے تو شکریہ کے ساتھ اس کو رخصت کریں۔ ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ چراغ بالکل بند ہو صرف فتیلہ کیلئے سوراخ ہو۔

پتہ:۔ ڈاکٹر محمد منشور عالم صدیقی۔
جی۔۲-۴۰ مصطفےٰ آباد۔ نزد المدینہ مسجد
نارتھ ناظم آباد بلاک "ڈی" کراچی پاکستان

حاضرات محمد پیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم غزنی سے چلا محمد پیر چلا چل سوا سیر کا توشہ کھائے۔ ۸۰ کوس کا دھاوا بتلائے۔ سفید گھوڑا لال لگام۔ اس پر چڑھے ویر جوان۔ نو شو پلٹن آگے پیچھے جائے۔ چل چل رے پیر جوان تجھ سا نہیں ویر نوجوان۔ ہمارے دشمن کو پکڑ لا دے۔ ہاڑ ماڑ کھائے۔ ماس کو چبائے اور مارتا پیٹتا بچھاڑتا توڑتا پاؤں کی بیڑی مشک لے چڑھائے۔ سیپ لے کھائے۔ کیسے بھی لاؤ۔ بن لئے نہ جائے۔ آؤ رے محمد پیر تیری سواری خالی

پڑی۔ آؤ آؤ رے پیر صاحب۔ کھلا تیرا دوار۔ کھلا کے کھیل بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

طریقہ زکوٰۃ یہ عمل کل گیارہ یوم کا ہے۔ دراصل اس عمل کا عامل جس وقت چاہے کسی بھی نابالغ لڑکی پر صدا پیر کو حاضر کر سکتا ہے اور جو بات بھی معلوم کرے گا پیر صاحب بتائیں گے نیز جو کام جائز ہو وہ بھی کر دیتے ہیں۔

زکوٰۃ نوچندی جمعرات سے رات کے وقت دیتی جاتی ہے مطلوبہ دن عامل قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور جگہ پاک صاف ہو۔ ایک عدد چاندی کا چراغ لے کر اس میں خالص دیسی گھی ڈال کر روئی کی بتی بنا کر روشن کرے اور بخور اگربتی اور لوبان کا کرے۔ گیارہ عدد چنبیلی کے تازہ پھول، گیارہ عدد لونگ، گیارہ عدد برفی، گیارہ عدد چھوٹی الائچی یہ سب سامان عامل اپنے سامنے رکھے نیز سوجی کا حلوہ خالص گھی کا بنا ہوا سوا سیر رکھ کر فاتحہ دے اور اس کا ثواب خاص طور پر غزنی کے صدا پیر صاحب کو بخشے۔ پھر عبارت عمل کو ایک سو آٹھ بار مع اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کرے۔ جب پڑھائی ختم ہو تو حلوا خود کھائے اور نابالغ لڑکیوں کو بھی کھلا دے۔ باقی سامان سوائے چراغ کے اور برفی کے سب اٹھا کر کسی مٹی کی ہانڈی میں رکھ دے۔ گیارہ یوم کا سامان اسی ہانڈی میں رکھتا رہے اور گیارہ عدد برفی گیارہ معصوم بچیوں کو ایک ایک عدد دے۔ اسی طرح روزانہ نیا سامان لیکر عمل کیا کرے لیکن چراغ وہی پہلے دن والا استعمال ہوگا۔ اسی طرح آپ گیارہ یوم کا چلہ کریں آپ اس عمل کے عامل ہو جائینگے گیارہ یوم تک روزانہ آپ جو سامان مٹی کی ہانڈی میں جمع کرتے رہے ہیں اسکو آپ کیا کریں گے؟ جب صدا پیر کی حاضری ہوگی۔ تو آپ ان سے پوچھ لیں کہ اس سامان کو کیا کریں؟ وہ آپ کو بتا دیں گے۔

طریقہ حاضرات جب بھی آپ حاضرات کرنا چاہیں تو لازم ہے کہ ایک نابالغ لڑکی خوبصورت کو نہلا دھلا کر اسکے کپڑے پر خوشبو عطر چنبیلی کی لگائیے نیز اس کے سر میں روغن چنبیلی ڈلائیے اور چراغ روشن کر کے تمام سامان جو کہ چلہ کشی کے وقت آپ رکھتے تھے وہی سامان رکھ کر نیاز دیکر عمل مذکور ایک سو آٹھ بار ورد کر کے پانچ عدد لونگ اٹھا کر بچی کے سر پر رکھئے اور بچی پر پھونک بھی ماریئے فی الفور صدا پیر بچی کے اوپر تشریف لا دیں گے جو بات معلوم کرنا چاہیں یا جو کام چاہیں کروائیں۔ ہر جائز کام کریں گے جب پیر صاحب تشریف لاتے ہیں تو نہایت عمدہ خوشبو آتی ہے۔

حاضرات گروجن

احضروا لیعشر الجن بحق سلیمان بن داود
علیہ السلام حاضر شو۔ حاضر شو۔ حاضر شو

طریقہ زکوٰۃ اس عمل کی زکوٰۃ بروز نوچندی اتوار ترک جلالی کرے شب کو بارہ بجے ادا کی جاتی ہے۔ بوقت ریاضت ایک عدد چومکھا کانسی کا چراغ ہونا چاہئے جس کے چاروں کونوں پر چار عدد نقوش کے فتیلے روشن کئے جائیں گے۔ چراغ میں خوشبودار تیل ڈالنا چاہئے۔ بخور اگربتی کا کرے۔ نقوش شمس کی ساعت تیار کریں۔ یہ کام آپ پہلے سے کرکے رکھیں۔ فتیلے روزانہ آپ کو چار عدد نئے لکھنا اور جلانا ہوں گے۔ پہلے روز عزیمت سات سو چودہ (۷۱۴) مرتبہ، دوسرے روز سات سو چوالیس (۷۴۴) مرتبہ، تیسرے روز سات سو چوہتر (۷۷۴) مرتبہ چوتھے روز ایک ہزار چار (۱۰۰۴) مرتبہ، پانچویں روز نو سو چار (۹۰۴) مرتبہ، چھٹے روز سات سو پانچ (۷۰۵) مرتبہ، ساتویں روز سات سو چونتیس (۷۳۴) مرتبہ، آٹھویں روز سات سو سات (۷۰۷) مرتبہ، نویں روز سات سو چون (۷۵۴) مرتبہ، وقت مقررہ پر مع اول آخر گیارہ بار درود شریف کے پڑھا کرے۔ آخری دن عمل کے اختتام پر نو عدد برفی یا پیڑا لیکر اس پر حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی نیاز دیں۔ شیرینی آپ خود بھی کھائیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کر دیں نیز ایک عدد تانبے کی پلیٹ پر چراغ کا دھواں بھی آپ روزانہ اکٹھا کرتے رہیں اور روزانہ پلیٹ کے ٹھنڈا ہونے پر دھواں کھرچ کر نکال لیں اور کسی کانچ کی شیشی میں محفوظ رکھیں اور اس میں چراغ کا خوشبودار روغن ملا کر رکھ لیں اور اس پر روزانہ عمل کے اختتام پر پھونک بھی مار دیا کریں۔ یہی کاجل آپ کو عمل حاضرات میں استعمال کرنا ہوگا۔ ایک بات کا خاص خیال رکھیں، وہ یہ کہ چاروں فتیلے روزانہ آپ کے عمل کے اختتام پر جل جانے چاہئیں۔

ترکیب حاضرات معروف طریقے سے کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی پر بروز اتوار پہلی حاضرات کریں۔ حاضرات کرنے سے قبل نیاز ضرور دیں۔ جب آپ کی پہلی

حاضرات کھل جائے تو پھر جس دن چاہیں حاضرات کر سکتے ہیں لیکن حاضرات سے پہلے اجازت بھی لے لیں ورنہ دوسرے دنوں میں یہ حاضرات نہ کھلے گی۔

عبداللہ شرقی

۱۱۱	۱۱۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۱۷	۹۹
۱۱۲	۱۳۲	۱۱۰	۱۰۰	۱۲۷	۱۲۳
۱۲۸	۱۰۱	۱۱۳	۱۲۲	۱۰۹	۱۳۱
۱۰۲	۱۲۶	۱۱۴	۱۲۱	۱۳۳	۱۰۸
۱۱۶	۱۰۷	۱۳۴	۱۲۵	۱۰۳	۱۱۹
۱۳۵	۱۲۰	۱۰۴	۱۰۶	۱۱۵	۱۲۴

حاضراتُ ذوالقرنین

یاذالقرنین سمیعًا مطیعًا بحق خواجہ خضر علیہ السلام

ترکیبُ زکوٰۃ

اکثر احباب اس بات سے بے خبر ہوں گے کہ ذوالقرنین کیا بلا ہے؟ واضح ہو کہ یہ وہی بادشاہ ہے جس نے قوم یاجوج ماجوج کو دو پہاڑوں کے درمیان لوہا اور تانبا پگھلا کر اس کی دیوار بنا کر قید کر دیا۔ قرب قیامت کے وقت اللہ کی قدرت سے یہ لوگ باہر نکل آئیں گے اور روئے زمین پر بے پناہ تباہی مچائیں گے۔ آخر حضرت عیسیٰ کی بددعا سے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص اس عمل کی زکوٰۃ دینا چاہے تو لازم ہے کہ دس یوم ترک جلالی کرے۔ بوقت شب عبادت عمل ساڑھے بارہ ہزار بار معہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ورد کرے۔ بخور سبعہ سیارگان کا روشن کرے نیز ساتوں ستاروں کی ساتوں دھاتوں کو ملا کر ایک عدد چومکھا چراغ سات تولے کا بنوائے۔ ہر دھات ایک ایک تولہ ہوگی۔ چراغ کسی اچھی ساعت میں بنوائے۔ جو لوگ ساتوں دھات کا چراغ کا خرچہ نہ برداشت کر سکتے ہوں ان کو چاہئے کہ ساڑھے تین تولہ تانبہ اور ساڑھے تین تولہ لوہے کا چراغ بنوالیں نیز تانبے اور لوہے کو ملا کر ایک عدد چھوٹی سی پلیٹ بھی بنوالیں۔ جس پر چراغ کا دھواں کاجل کی شکل میں اکٹھا ہوگا۔ چراغ میں سات قسم کا خوشبودار روغن یا عطر ڈال کر روئی کی بتی بنا کر چاروں کونوں پر بوقت چلہ کشی روشنی کرنا ہوگی۔ آخری دن عمل کے اختتام پر سات قسم کی مٹھائی اصلی گھی کی لے کر اس پر نیاز دیں اور اس کا ثواب ذوالقرنین کی روح کو بخشیں۔ اب آپ اس کے عامل ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ ایک ہزار بار عمل ورد میں رکھیں نیاز کی شرینی آپ بھی کھائیں اور بچوں کو بھی دیں۔

طریقہ حاضراتُ

جب آپ کو حاضرات کرنا ہو تو سب سے پہلے سات قسم کی مٹھائی ایک عدد چراغ جو کہ آپ نے چلہ کشی کے وقت استعمال کیا تھا روشن کریں۔ بخور سبعہ سیارگان کا روشن کر کے فاتحہ دیں اس کا ثواب خاص طور پر ذوالقرنین کی روح کو پہنچائیں۔ پھر نابالغ لڑکے یا لڑکی پر معروف طریقے سے حاضرات کریں فوراً کھل جائے گی۔ مشرق تا مغرب جو بھی بات معلوم کریں گے فوراً بتا دیا جائے گا۔ اس حاضرات کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اگر عامل کو خود دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے جس کے لئے ایک خصوصی نقش درکار ہوتا ہے جو بوقت چلہ کشی عامل کو اپنے سامنے رکھنا پڑتا ہے اور اس پر ہمیشہ حاضرات دیکھی جاتی ہے۔

اپنے اندر روحانی قوت پیدا کیجیے

ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ ہمزاد و مؤکل کے اعمال اور حاضرات کے اعمال کرنے سے پہلے اپنے اندر روحانی قوت پیدا کرنے کی جدوجہد کرے۔

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد۔

"یاھادیُ یاخبیرُ یامتینُ یاعلامُ الغیوب"

۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ انشاءاللہ اس ورد سے عامل کے اندر زبردست روحانی قوت پیدا ہوگی اور حاضرات وغیرہ کے عملیات اس ورد کے بعد انشاءاللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

محفلِ حاضرات

تحریر: مُلازم حسین

ایک نابینا عالم کی حاضرات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
حَسْبِی رَبِّی جَلَّ اللّٰہ
مَا فِی قَلْبِی غَیْرِ اللّٰہ
نورِ محمد صلی اللّٰہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (۲)
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ

حاضرات کا یہ عمل ایک بارہ سالہ بچی نے ایجاد کیا ہے۔ جہاں تک میری تحقیق ہے ظاہر جسم بچی کا ہے لیکن باطن میں کچھ اور ہے۔ ایک دن کسی بات سے خوش ہو کر اس نے مجھے یہ عمل عطا کیا تھا۔ اس عمل سے ایک نابینا بزرگ حاضر ہوتے ہیں۔ اس عمل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس عمل کے لئے کسی بھی چلہ یا ریاضت کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری جو سب سے بڑی خوبی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو ہر مسئلے کا جواب سو فیصد درست ملے گا۔ اور آپ جو بھی کام کہیں گے وہ پلک جھپکنے سے پہلے پورا ہو گا۔

نوٹ:۔ جس لائن کے آگے ۲ رکا ہندسہ لکھا گیا ہے اس کو دو مرتبہ پڑھیں۔

اس حاضرات میں ایک بہت بڑے نابینا بزرگ حاضر ہوتے ہیں اور یہ جو عمل لکھا گیا ہے بڑے ترنم سے پڑھ رہے ہوتے ہیں ان کے پڑھنے کی آواز اتنی سریلی ہوتی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ میں بار بار اس آواز کو سنوں اور سنتا رہوں۔

یہ بزرگ خود دونوں آنکھوں سے نابینا ہیں۔ اپنی ذات کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا حالانکہ اپنی آنکھیں بھی مانگ سکتے تھے لیکن روئے زمین پر جو لوگ ہیں یہ سب کچھ ان کیلئے ہی کر رہے ہیں۔ اب اس بات کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہ ہو گا کہ آپ جو بھی کام کہیں گے اگر مقصد جائز ہو گا تو انشاءاللہ ضرور پورا ہو گا اور جو سوالات آپ پوچھیں گے ان کا جواب پتھر پر لکیر ہو گا۔

ارے طالب یہ جان لیں کہ حاضرات کے ایسے ایسے سربستہ رازوں کو افشا کر دیا گیا ہے جن کو ماہرینِ حاضرات نے پوشیدہ رکھا۔ میرا کام رازوں کو افشا کرنا ہے۔ محنت کرنا آپ کا کام ہے کچھ حاضرات کے ایسے اعمال بھی لکھے جا رہے ہیں جن کے ساتھ بعض عاملین نے خود ساختہ چلے اور ریاضتوں کی پابندی عائد کر رکھی تھی، جو کہ تجربہ کرنے پر غلط ثابت ہوئی۔

حاضرات کا طریقہ

اس حاضرات کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے تاہم جس معمول پر حاضرات ہوتی ہے عامل کو چاہیے کہ حاضرات میں اس کو ہی بٹھائے اور تاکید کرے کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لے۔ عمل مبارک کو تین مرتبہ پڑھ کر معمول پر پھونک دے۔ معمول کو ایک جنگل یا کسی خوبصورت باغ میں ایک نابینا بزرگ کھڑے نظر آئیں گے جن کا نام محمد وقاص ہے۔ سبز رنگ کے کپڑے، ننگے پاؤں و کلچی رنگ کی تسبیح، سبز رنگ کی ٹوپی اور دونوں ہاتھوں میں کڑے ہوں گے عامل کو چاہئے کہ وہ معمول کی معرفت نہایت ہی ادب سے سلام کرے۔ جب سلام کا جواب مل جائے تو اس کے بعد سوال و جواب عامل کو خصوصی طور پر تاکید کی جاتی ہے کہ کوئی ایسا سوال نہ کرے جو شرعاً ناجائز ہو۔ اس حاضرات کے لئے صرف اجازت کی ضرورت ہے۔

معمول کو عالمِ ارواح میں بھیجنے کا طریقہ

پیارے قارئین کرام آپ کو

یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ میں نے ایک ایسا نقش ایجاد کر لیا ہے جس کے ذریعے عامل کسی بھی معمول کو "عالم ارواح" میں بھیج سکتا ہے اس لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ جس پر حاضرات ہوتی ہو وہ اس نقش کی بدولت عالم ارواح کی سیر کر سکتا ہے اور اپنے مرے ہوئے عزیزوں اور رشتہ داروں کی ارواح سے مل کر بات چیت کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی اس نقش کے کئی راز ہیں جن کو ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ماہرین حاضرات نے اس سے قبل کسی بھی ایسے نقش کو ظاہر نہیں کیا۔ جس کو اب میں کر رہا ہوں، ماہرین نے ایسے رازوں کو پوشیدہ کیونکر رکھا میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا تاہم میں جو کچھ ظاہر کر رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ ایسے رازوں کا انشار جائز بھی ہے یا کہ نہیں؟ لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جو لوگ شرعاً ناجائز کام کریں گے اس کا بار مجھ ناچیز پر ضرور ہوگا۔ اس لئے میں دست بدست یہ دعا کرتا ہوں کہ نااہل عامل میرے علم کو نہ پاسکے۔

سب سے پہلے نقش اور اس کی زکوٰۃ کے بارے میں سمجھ لیں۔ نقش کے کوٹل اعداد ۲۴۰۷ ہیں۔ چال آتشی اور خانہ دوم سے منسوب ہے اور خانہ ہفتم میں کسر ہے۔

نقش کے کونوں پر جو ہندسے لکھے گئے ہیں وہ نقش کی چال کو ظاہر کرتے ہیں۔

۸/ ۸۰۶	۱/ ۷۹۸	۶/ ۸۰۳
۳/ ۸۰۰	۵/ ۸۰۲	۷/ ۸۰۵
۴/ ۸۰۱	۹/ ۸۰۷	۲/ ۷۹۹

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ عروج ماہ نوچندی جمعرات کو اس نقش معظم کو ۲۴۰۷ مرتبہ لکھیں یہی اس کی زکوٰۃ ہے نقش کو علیحدہ علیحدہ کاٹ کر گولیاں بنا کر آٹے میں لپیٹ کر دریا میں جھیل یا ڈیم وغیرہ میں ڈال دیں۔

نقش لکھنے کے متعلق بھی غور سے سمجھ لیں۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ میں ایک ہی نشست میں نقش لکھ کر زکوٰۃ ادا کر لوں تو کوئی پابندی نہیں ہے اور اگر ایک نشست میں ممکن نہ ہو تو پھر آپ جتنے دنوں میں لکھ سکتے ہیں لکھ لیں۔ اور نقش لکھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں لیکن جو وقت پہلے دن مقرر کر لیں اس کی پیروی روزانہ کریں۔ کسی خاص قلم یا سیاہی کی پابندی بھی نہیں ہے۔ زکوٰۃ کے نقش آپ بال پین یا کالی پنسل سے بھی لکھ سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا مثلث کے کونوں پر جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان کے مطابق نقش پُر کرنا ہے وہ نقش کے اندر نہیں لکھنے۔ کوئی خاص پرہیز بھی نہیں ہے۔ اگر آپ چاہیں تو روزانہ نقش لکھ کر دریا میں ڈال سکتے ہیں یا آخری روز سب نقش اکٹھے کر کے بھی دریا میں ڈال سکتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اب آپ اس نقش کے عامل ہیں۔

یاد رہے کہ یہ زکوٰۃ اصغر ہوگی اس کا عامل کسی دوسرے شخص کو اجازت نہیں دے سکتا۔ عمل کو قابو رکھنے کے لئے روزانہ تین عدد نقش لکھنے ہوں گے۔ یاد رہے کہ یہ نقش بھی اسی طرح کچھ دن اکٹھے کرنے کے بعد دریا میں ڈال دیا کریں۔

آداب نقش نقش باطہارت لکھیں اور اپنا منہ مشرق کی سمت رکھیں۔

جس جگہ یا کمرے میں آپ نقش لکھیں وہ جگہ بھی پاک و صاف ہونی چاہیے۔

نقش لکھتے وقت اگر غلطی ہو جائے تو نقش کے اوپر بالکل (OVER WRITING) نہ کریں اور نہ ہی اس نقش کو شامل کریں بلکہ نیا نقش لکھ لیں۔

نقش لکھنے کے بعد ان کو علیحدہ علیحدہ کاٹ لیں اور ہر نقش کو علیحدہ آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈالیں۔

روزانہ نقش لکھنے کا وقت اور تعداد مقرر کر لیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایک دن میں زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا اور سات دنوں میں ادا کرنا چاہتا ہے تو پہلے ۶ روز ۳۴۳ نقش لکھے اور آخری روز یعنی ساتویں دن ۳۴۹ لکھ لے۔ اس طرح سات دنوں تک اس نقش کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

روحانی پیمانہ اس نقش مبارک کے جہاں اور فوائد ہیں ان میں سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ اس نقش کی مدد سے کسی بھی شخص کی باطنی قوتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس میں ہیں بھی یا نہیں یا دوسرے لفظوں میں اس طرح سمجھیں کہ آیا اس نقش پر حاضرات ہو سکتی ہے یا کہ نہیں؟ کیونکہ ویسے ظاہری طور پر اس کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں بلکہ محال بھی ہے اس نقش کی بدولت آپ ہر شخص کی باطنی قوتوں کا اندازہ ایک سیکنڈ میں لگا سکتے ہیں۔

طریقہ:۔ جس شخص کی باطنی قوتوں کا اندازہ لگانا ہو کہ اس

شخص پر حاضرات ہو سکتی ہے یا کہ نہیں ؟ تو طریقہ یوں ہے کہ آپ مطلوبہ شخص کے سر پر اس نقش کو رکھیں۔ اس سے آپ کو چار طرح کی باتیں معلوم ہوں گی۔

۱۔ سر پر نقش رکھتے ہی ایک جھٹکا سا لگے گا اور جسم بالکل ہلکا ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ فضا میں جاتا محسوس ہو گا۔ ایسے شخص پر ہر طرح کی حاضرات ہو سکتی ہے۔

۲۔ سر پر نقش رکھتے ہی شدید قسم کا بوجھ اور درد محسوس ہو گا جیسے سر پر کسی نے کئی من وزن ڈال دیا ہو۔ ایسے شخص پر بھی حاضرات ہو سکتی ہے لیکن تھوڑی سی محنت کرنی پڑتی ہے اس کی تشریح آگے آئے گی۔

۳۔ سر پر نقش رکھتے ہی صرف یہ محسوس ہو گا کہ میرا جسم اوپر کی طرف جا رہا ہے لیکن نظر کچھ بھی نہ آئے گا۔ ایسے لوگوں پر بھی حاضرات کی جا سکتی ہے لیکن اس کے لئے بھی محنت کی ضرورت ہو گی۔

۴۔ ایسے لوگ جن پر نقش رکھنے سے کچھ بھی محسوس نہ ہو سمجھ لیں کہ ان پر حاضرات کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے اس لئے ایسے لوگوں پر اپنا وقت ہرگز ضائع نہ کریں۔

ایسے لوگوں کے لئے بھی کئی طریقے ایجاد کئے جا چکے ہیں جن کی مفصل تشریح میں نے اپنی کتاب "مکمل حاضرات" میں لکھی ہے۔ جو ابھی زیر ترتیب ہے۔

عامل کیلئے مخصوصی ہدایات

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ اس نقش کی یہ زکوٰۃ اصغر ہو گی اس لئے اس کا عامل کسی دوسرے شخص کو اجازت نہیں دے سکتا نہ ہی حاضرات کے لئے کسی کو نقش لکھ کر دے سکتا ہے اگر کسی نے ایسا کیا تو عمل ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عمل کو قابو رکھنے کے لئے روزانہ تین عدد نقش لکھنے ہوں گے اگر کسی نے چالیس یوم تک نقش نہ لکھے تو بھی عمل ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

اگر نقش لکھتے وقت یا دریا میں ڈالتے وقت یا عالم خواب میں کوئی ذی روح حاضر ہو کر کہے کہ آپ کے کام ہوتے رہیں گے آپ نقش لکھنا بند کر دیں تو ہرگز ان کی باتوں میں نہ آئیں جب تک زکوٰۃ ادا نہ ہو جائے۔

نقش دریا میں ڈالتے وقت کوئی شخص ہرگز نہ دیکھے۔ اور پیچھے مڑ کر بھی مت دیکھیں۔

ایک معمول کو عالم ارواح میں بھیجا گیا اس کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کیا جاتا ہے۔

معمول کو کہا گیا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کرے۔ اس کے بعد اس نقش مبارک کو اس کے سر پر رکھا گیا۔ نقش رکھنے کے بعد اس سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا محسوس ہو رہا ہے اس نے بتایا کہ میرے جسم کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگ رہے ہیں۔ اب میرا جسم بالکل ہلکا ہو گیا ہے اور اوپر کی طرف جا رہا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد معمول نے بتایا کہ اب میرا جسم ایک جگہ پر رک گیا ہے اور ایک میدان سے نظر آ رہا ہے۔ میرے سامنے ایک بزرگ کھڑے ہیں۔

معمول کو کہا گیا کہ وہ بزرگ کو نہایت ہی ادب سے سلام کرے۔ سلام کے بعد انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنا مقصد بیان کریں۔ معمول نے کہا کہ چند برس ہوئے میری والدہ فوت ہو گئی تھی میری ان سے ملاقات کروا دیں۔ معمول نے بتایا کہ بزرگ مجھے ایک جگہ پر لے آئیں ہیں جہاں پر مردوں اور عورتوں کی علیحدہ علیحدہ ٹولیاں بنی ہوئی ہیں اور اب میری والدہ میرے سامنے آ گئی ہیں اور میں ان سے بات چیت کر رہا ہوں۔ اس کے بعد نقش کو سر سے ہٹایا گیا، تو معمول نے بتایا کہ میرا جسم واپس زمین کی طرف آ رہا ہے۔

حاضرات کا طریقہ

جس شخص کو آپ کو عالم ارواح میں بھیجنا ہو اس کی زمین یا چارپائی وغیرہ پر لٹا دیں۔ اگر نہیں تو۔ زمین یا کرسی پر بیٹھ جائے اور اپنی آنکھیں بند کرے۔ اگر معمول لیٹا ہے تو نقش اس کے سینے پر رکھیں اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو پھر نقش کو اس کے سر پر رکھیں۔

نقش رکھتے ہی ایک مؤکل حاضر ہو گا اور چشم زدن معمول کو عالم ارواح میں لے جائے گا۔ جب معمول عالم ارواح میں پہنچے گا تو فوراً ایک بزرگ حاضر ہوں گے ان کو معمول کی معرفت سلام کریں اور پھر جو مقصد ہو بیان کریں۔ صاحب عقل کے لئے اتنا اشارہ ہی کافی ہے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب ہم حاضرات کرتے ہیں تو معمول پر بھولی بھٹکی ہوئی یا نچلے درجے کی ارواح حاضر ہو جاتی ہیں اس لئے اکثر جوابات غلط ہوتے ہیں اگر ان سے کوئی کام کہا جائے تو وہ بھی پورا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ روحانی مخلوق کے سربراہ حاضر نہ ہوں لیکن ہر معمول پر یہ بات ممکن نہیں ہوتی کہ خود روحانی مخلوق کے سربراہ حاضر ہوں۔

(باقی ص۱۹۱ پر)

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اخبارِ نو۔ اشاعت ۲۳ر دسمبر تا ۲۹ر دسمبر والی اشاعت میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے دہلی سے آنیوالے پاکستانی مسافروں کی حالتِ زار۔ مضمون تو اپنی جگہ ہے ہی زہریلا ــــ لیکن ہم جیسے حساس اور ناک والے ہندوستانیوں کو تو اس عنوان ہی سے فرقہ پرستی کی بُو آرہی ہے۔ پاکستانیوں سے اظہارِ ہمدردی اگر فرقہ پرستی نہیں ہے تو پھر فرقہ پرستی کسے کہتے ہیں؟ کوئی ناک والا اور عقل والا ہندوستانی ہمیں دیوبند آکر بتلائے۔ تاکہ ہمیں اطمینانِ قلبی حاصل ہو۔ اور ہم گمراہ بننے سے محفوظ رہیں۔
ہماری فرشتہ صفت پولیس کو بدنام کرنے کیلئے صاحب مضمون لکھتے ہیں۔

"پولیس ان پاکستانی مسافروں پر اس طرح ٹوٹتی ہے جیسے یہ دشمن ملک کے جنگی قیدی ہوں اور ان کا مال و اسباب مالِ غنیمت ہو۔"

ساری دنیا اس بات کی معترف ہے کہ ہندوستانی پولیس بہت بھولی بھالی پولیس ہے۔ یہ رشوت لیتے وقت بھی ایک آنکھ کے لحاظ کو برقرار رکھتی ہے۔ پاکستانی پولیس کی طرح دونوں آنکھوں کو بند نہیں کر لیتی۔ جن لوگوں کا پاکستان جانے کا خدانخواستہ اتفاق ہوا ہے ان سے پوچھئے کہ وہاں جاکر ان پر کیا گذری وہ بتائیں گے کہ وہاں کی پولیس نے کس طرح اپنے ہاتھ ان کی جیبوں میں ڈال کر انہیں لوٹا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی پولیس تو کمر بند تک پر ہاتھ ڈال دیتی ہے۔ کیونکہ وہ بخوبی اس بات سے واقف ہے کہ نیم پڑھے لکھے لوگ "انڈر گراونڈ" بھی رقم رکھتے ہیں۔ ہماری ہندوستانی پولیس چاہے فقر و فاقے سے دوچار ہو۔ لیکن کسی ایسے مقام پر ہاتھ ڈالنا پسند نہیں کرتی وہ اگر ڈانٹتی بھی ہے تو اسمیں بھی ایک طرح کا پیار اور ہمدردی مخفی ہوتی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہمیں دونوں باڈروں پر لٹنے کے اتفاقات ہوئے ہیں۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ہندوستانی پولیس نے ہمارے بجائے کو کبھی نہیں ٹٹولا۔ جبکہ پاکستان کی پولیس نے تو ایک بار ہم سے باتھ روم کے اندر جانے کا مطالبہ کیا تھا وہ تو شاہ ضامن رحمۃ اللہ علیہ کا تعویذ ہمارے بندھا ہوا تھا جو ہم صاف بچ گئے۔ ورنہ پولیس والے غیر ملکی باتھ روم میں لے جاکر کیا کرتے خدا ہی جانے۔ نیفے کے اندر چھپے ہوئے ڈالر بھی جاتے اور عزت کو بھی دھکا لگتا۔ اور بیوی الگ ناراض ہوتی کہ تم بہ ہوش و حواس کسی کے ساتھ باتھ روم میں گئے کیوں!

ساری دنیا اس بات سے بھی آگاہ ہے کہ ہندوستانی پولیس بہت کم پر قناعت کر لیتی ہے۔ اس کو اگر پانچ روپے بھی عطا کر دو تو اس کا چہرہ گلِ گلاب کی طرح کھل اٹھتا ہے جبکہ پاکستان کی پولیس والے پانچ سو کا نوٹ بھی اس طرح ہاتھ میں پکڑتے ہیں جو ہم انہیں مرا ہوا چوہا پیش کر رہے ہوں۔ مضمون نگار کو چاہئے کہ پولیس والوں کی نفسیات کا مطالعہ کریں پھر قلم اٹھائیں۔ پولیس کہیں کی بھی ہو۔ ان سب کا مزاج قدرے فرق یا واضح فرق کے ساتھ ایک جیسا ہوتا ہے۔ اور ہر ملک میں سب سے کم تنخواہ پولیس والوں کی ہوتی ہے۔ اس تنخواہ سے دو وقت کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتے۔ تو پھر بے چارے اگر مسافروں پر گدوں کی طرح نہیں ٹوٹیں گے تو اپنا گھر بار کیسے چلائیں گے۔ انہیں تو کوئی زکوٰۃ کا مستحق بھی نہیں سمجھتا لہٰذا انہیں تو جو بھی لینا ہے ــــــــ اپنے ڈنڈے کے بوتے ہی پر لینا ہے۔ ان پر اعتراض کرنے کے بجائے اس نظام کی خبر لیجئے جس نے انہیں اس مقام تک پہونچایا ہے۔ ورنہ وردیاں پہن کر گالیاں سننا کون پسند کرے گا؟ آخرت کا خوف نہ سہی وردی کی شرم تو پولیس والے

بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے دیوبند میں ایک ایسے داروغہ بھی تشریف
لائے تھے جو رشوت لیتے وقت وردی اتار دیا کرتے تھے۔
اچھے برے اس دنیا میں سب طرح کے لوگ ہیں سب کو ایک
ہی قلم سے ہانکنا نہیں چاہیئے۔
مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"پاکستانی مسافروں کی یہ ٹرین جب ہندوستان
آتی ہے تو اٹاری ریلوے اسٹیشن پر ان کے
مال واسباب کا کسٹم ہوتا ہے۔ اور ان کے
پاس اس کی رسید بھی ہوتی ہے لیکن دہلی اسٹیشن
پر تعینات پولیس کے نزدیک وہ محض کاغذ
کا ایک پرزہ ہے۔"

رسید تو کاغذ کا پرزہ ہی کہلائے گی وہ کسٹم ادا کرنے کے
بعد سونے کا تمغہ تو نہیں بن سکتی۔ اور پھر اس رسید پر یہ تو
لکھا ہوا نہیں ہوتا ہے کہ اٹاری پر رقم دینے کے بعد اب پورے
ہندوستان میں کہیں بھی کچھ دینا نہیں ہے۔ صرف اٹاری
والے ہی تو بال بچوں والے نہیں ہیں۔ دہلی کی پولیس والے
بھی اہل وعیال رکھتے ہیں اور ایک شریف انسان کی طرح
انہیں بھی اپنے بچوں کی فکر ہوتی ہے وہ بھی اپنے گھر والوں کی
خوشحالی کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اگر وہ ان مسافروں
سے کچھ بھی نہ لیں تو ان کا بیڑہ کیسے پار ہوگا۔؟ قصور تمام
تر اس پولیس اور کسٹم آفسروں کا ہے جو مسافروں کو اپنے
علاقے میں دبوچ لیتے ہیں اور ان کا سارا خون چوس لیتے ہیں۔
انہیں ان مسافروں کے جسم میں خون کے کچھ قطرے اس خیال
سے چھوڑ دینے چاہیئے کہ دہلی میں ان کے اپنے بھائی برادر بھی
ڈیوٹیوں پر موجود ہیں اور رشوت کی فضیلت سے انہیں بھی
سرفراز ہونا ہے۔ دہلی پولیس کو ملتا ہی کیا ہے۔ صرف کھرچن۔
ہنڈیاں کا سارا مال تو اٹاری والے چٹ کر جاتے ہیں۔ اور
اگر مسافر ہدیہ خود ہی پیش کر دیا کریں تو پھر چھینا جھپٹی اور
زور زبردستی کی نوبت ہی کیوں آتے۔ مسافروں کو چاہیئے
کہ جب وہ اپنے رشتے داروں سے تحائف وصول کریں۔ یا
از خود خریداری کریں تو پولیس کے حصے کو ہرگز فراموش نہ کریں۔
اس کو بھی اپنے کنبے اور برادری کا ایک حصہ سمجھیں اور
ان کا احترام کریں۔ اگر ہم ان کا حق لیکر نہیں آئیں گے اور
ہنسی خوشی انہیں عطایا عطا نہیں کرینگے تو یہ ہی ہوتا رہے گا۔
جو ہو رہا ہے۔ اور وہ اسی طرح لٹتے رہیں گے جس طرح لٹ
رہے ہیں۔ دیکھا جائے تو پولیس ہماری محسن ہے وہ اپنے کردار
وعمل سے ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اگر ہندوستان میں رہنا ہے تو
ہمارا طرز عمل اختیار کرو۔ اس ملک میں حق بھیک مانگنے سے نہیں
ملتا۔ بلکہ چھیننے سے ملتا ہے۔ اور لاٹھی کے استعمال سے ملتا ہے
اس احسان کرنے والی پولیس کی بلائیں لینے کے بجائے
مضمون نگار اپنے قلم کی نوک سے ان کی وردیوں میں سوراخ
کر رہے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ۔
مضمون نگار نے ایک اور ستم ڈھایا۔ وہ لکھتے ہیں۔

"پاکستان سے بذریعہ ٹرین آنے والے مسافروں
نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ پولیس والے
سامان بھی چوری کرتے ہیں۔"

کس قدر سفید جھوٹ ہے جو دن کی روشنی میں بولا گیا ہے۔
پولیس پر چوری کا الزام۔؟ ارے بھئی چوری ہوتی ہے رات کو۔
اور چور جب چوری کرنے جاتے ہیں تو ایک طرح کا ڈر خوف
اپنے ساتھ لیکر چلتے ہیں۔ انہیں چوری کے دوران۔ پولیس
والوں کا ناک نقشہ بار بار یاد آتا ہے۔ بقول شاعر۔

ذرا سی آہٹ ہوتی ہے تو دل کہتا ہے
کہیں یہ وہ تو نہیں کہیں یہ وہ تو نہیں

جبکہ ہماری پولیس جو بھی بھی وصول کرتی ہے دن دہاڑے
وصول کرتی ہے بے خوف وخطر وصول کرتی ہے۔ ڈنڈے
کے زور پر وصول کرتی ہے۔ قانون کا سہارا لے کر وصول کرتی
ہے۔ اپنی وردی کی پریس دکھا کر وصول کرتی ہے۔ میرے
بھائی اس کو چوری نہیں کہتے۔ اسے کچھ اور کہتے ہیں لیکن وہ
مجھے اس وقت یاد نہیں آرہا۔ میرا مضمون پڑھنے والے
لغت میں دیکھ لیں کہ پولیس کی اس حرکت کو کیا کہتے ہیں۔
لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کو چوری نہیں کہتے۔ اس کو چوری
قرار دینا چوروں کو بدنام اور رسوا کرنے کی ایک سازش
ہے۔ چوروں میں اتنی ہمت کہاں ہے کہ وہ اسٹیشنوں پر
کھلے عام اپنی ذمہ داریاں نباہ سکیں۔ وہ بے چارے تو
رات کے اندھیروں میں "خدمت خلق" کرتے ہیں انہیں اس
دن دہاڑے کی بہادری سے کیا لینا دینا۔
مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"پاکستانی مسافروں نے بتایا کہ پولیس،

والے ہم سے پیسے مانگتے ہیں۔ نہ دینے پر
بند کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔

ارے مضمون نگاروں! آپ نے ہندوستان کی پولیس کو بدنام کرنے کے لئے یہ مضمون لکھا ہے۔ آپ کے خلاف قانون کارروائی ہونی چاہئے۔ آپ نے ہماری پولیس کو بھکاری کے سے انداز میں پیش کیا ہے۔ جیسے وہ ایک ایک روپے کی بھیک مانگ رہے ہوں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے پولیس عوام سے پیسہ نہیں مانگتی وہ اپنا حق مانگتی ہے وہ ہمارے ملک کی محافظ ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم جب بھی کچھ کمائیں تو اپنی معصوم صفت پولیس کا حق بھی ہر سال اسی طرح نکالیں جس طرح ہم زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ ہم ڈھائی فی صد اپنے مال کی زکوٰۃ نکال سکتے ہیں تو ہم ایک فی صد پولیس کو کیوں نہیں دے سکتے۔ قرآن حکیم میں اگر ان پولیس والوں کی کوئی مد نہیں ہے تو کیا ہوا۔ ہمیں ان کی مد متعین کرنی چاہئے اور اپنے مال میں سے ان کا حصہ ہنسی خوشی ادا کرنا چاہئے تاکہ چھینا جھپٹی اور لوٹ مار کی نوبت نہ آسکے۔ قرآن چودہ سو برس پہلے نازل ہوا تھا۔ اس وقت پولیس والوں کے معاشی حالات اس قدر ابتر نہیں تھے۔ اور ان کی اس قدر ناقدری بھی نہیں تھی جتنی اب ہوتی ہے۔ ورنہ قرآن حکیم میں ان کی مد بھی ضرور قائم کی جاتی۔ آج پولیس والوں کی درگت کا یہ حال ہے کہ ہمارے ملک میں ایک رکشہ چلانے والا بھی پولیس والے کو بہ اطمینان ماں کی گالی دے دیتا ہے۔ عورتیں تک انہیں برا کہہ دیتی ہیں۔ جبکہ عورتوں کا وجود ہماری پولیس کے دم سے قائم ہے مضمون لکھتے وقت مضمون نگار کو پولیس والوں کی پوری کیفیت کو سامنے رکھنا چاہئے۔ خواہ مخواہ الزام تراشی سے فائدہ نہیں ہے۔ ہر مضمون نگار کا فرض ہے کہ وہ تمام صورتحال کو سامنے رکھکر قلم چلائے۔ اور قلم کاغذ کو گلی ڈنڈا نہ بننے دے۔ اگر اس طرح کی گلی ڈنڈے سے کسی بے چارے کا سر پھٹ جائے تو؟

ہم عرض کرتے ہیں اگر گاڑی اسٹیشن پر رکنے سے پہلے ہی سے
پاکستانی مسافر پُر زور آواز میں خود ہی کہدیں۔

ارے ہمارے خاکی وردی والے بھائیوں اور اے ہمارے سگے بھائیوں سے بھی زیادہ محبت کے حقداروں ہم بخدا اور حلف ہم آپ کے لئے بھی تحفے لیکر آتے ہیں آپ ایک طرف شریفوں کی طرح لائن لگا لیں باری باری ہم سب کو ان کا حق ہنسی خوشی دیں گے تو پھر لوٹ مار کی نوبت ہی کیوں آئے گی۔ اور پولیس والے پوری ایمانداری اور انسانیت کے ساتھ اپنی صفیں سیدھی کرلیں گے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ہر مسافر جھوٹ بولتا ہے۔ جو عورت دو دو شوہر رکھتی ہے۔ ستم پر وہ بھی خود کو بیوہ بتاتی ہے۔ اور اچھے خاصے اٹے کٹے نوجوان پولیس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے خود کو لاچار اور مادر زاد یتیم ثابت کرتے ہیں۔ اور نئے نئے کپڑوں کو لنڈا کا مال بتا کر پولیس کا بے وقوف بناتے ہیں جن لوگوں کے نیفوں میں ڈالر گھسے ہوتے ہیں وہ قسم کھا کھا کر یہ بتلاتے ہیں کہ میرے پاس تو ایک چائے پینے کے بھی پیسے نہیں ہیں۔ تلاشی لینے پر پاجاموں میں سے ڈالر برآمد ہوتے ہیں۔ ہماری پولیس دن رات یہ تماشے دیکھتی ہے۔ اس لئے اب وہ مسافروں کی زبان کا یقین نہیں کرتی۔ اور اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتی ہے۔ اور مال برآمد کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ وہ خدا کی قسم ہرگز بھیک نہیں مانگتی بلکہ اپنا حق وصول کرتی ہے۔ اگر آپ غور و فکر سے کام لیں تو ساری غلطی مسافروں کی ہے نہ کہ پولیس کی۔ مسافروں کے سنجل اور دھاندلی بازی سے اسٹیشنوں کا ماحول گرم ہوتا ہے پولیس میں شرافت پیدا کرنے کے لئے مسافروں کو کسی تربیت گاہ میں کچھ دن گزارنے چاہئیں۔ اور مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ پولیس کی آنکھوں میں عوام دن رات دھول جھونکتے ہیں اور پولیس کا صبح و شام اُلّو بناتے ہیں۔ اکثر مسافروں کا حال یہ ہے کہ وہ پریس کا کارڈ دکھا دیتے ہیں کہ وہ فلاں اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ جس کی سات پشتوں میں بھی کسی نے الف بے نہ پڑھی ہو وہ بھی پولیس کو اخبار کا کارڈ دکھا کر چلتا بنتا ہے۔ اور غنڈے اور لٹیرے بھی اپنی ماروتی وین پر "پریس" لکھوا کر سفر کرتے ہیں۔ کیا یہ دھوکہ نہیں ہے؟۔ پولیس پریشان ہے کہ ہندوستان سے اتنے رسالے اور اخبار نہیں نکلتے جتنے ایڈیٹر سڑکوں اسٹیشنوں پر گشت کرتے نظر آتے ہیں۔ آخر یہ ایڈیٹر لوگ حشرات الارض کی طرح کہاں سے برآمد ہو رہے ہیں؟ اب اس نے بھی سوچ لیا ہے کہ ایڈیٹروں کو بھی مارو اور ان کے بھی کپڑے اتارو۔ چنانچہ اب ہوتا یہ ہے کہ سچ مچ کے ایڈیٹر لاٹھی چارج کا شکار ہو جاتے ہیں اور جھوٹ موٹ کے ایڈیٹر کسی تپلی گلی سے نکل لیتے ہیں۔ یہ صورت حال بتاتی ہے کہ پولیس سے

زیادہ قصور عوام وخواص کا ہے اسی نے پولیس کے کان کترلئے ہیں۔ عوام اگر گڑبڑ ہی نہیں کریں گے تو پولیس والوں کو کچھ لینے کا حق ہی کہاں رہے گا۔ عوام کی غلطیوں ہی کا فائدہ پولیس اُٹھاتی ہے۔ اس لئے اصلاح عوام کو اپنی کرنی ہے پولیس تو خود بخود سدھر جائے گی۔ اور اگر پولیس اپنا حق وصول نہیں کریگی تو پارٹائم میں چنے بیچنے پڑیں گے۔ ورنہ پولیس والے جماعت کے جلوں میں چلے جائیں گے۔ پولیس رفو چکر ہو جائے گی تو ملک کو کئی طرح کے خطرات پیدا ہو جائینگے اسلئے عقل دالو پہلے تولو پھر بولو۔ مضمون نگار مسافروں کی آپ بیتی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جب ہم لوگ اسٹیشنوں پر اُترے تو ایسی افراتفری کا عالم تھا ہم نے سمجھا کہ کوئی دنگا فساد ہو گیا ہے۔ پولیس والے ہم پر ایسے جھپٹ رہے تھے کہ جیسے ہم کوئی شریف انسان نہیں، دہشت گرد ہیں۔"

مسافر جب گاڑیوں سے باہر نکلتے ہیں تو انہیں ہزاروں قلی بھی گھیر لیتے ہیں۔ اور ان کا سامان ان کی اجازت کے بغیر اُٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ مسافروں کی تعداد کم ہے اور قلیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ہر قلی کسی نہ کسی مسافر کو ہتھیانے کی فکر کرتا ہے۔ اور بعض قلی تو مسافر ہی کو گود میں اُٹھا لیتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس سامان ہی نہیں ہے۔ یا پھر بعض مسافر کسی سامان ہی کی طرح دکھائی دیتے ہیں اس لئے انہیں ہی اُٹھا لیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہماری پولیس کی تعداد بھی ہر اسٹیشن پر اب مسافروں سے زیادہ ہونے لگی ہے۔ انہیں فکر یہ ہوتی ہے کہ مالِ غنیمت کوئی دوسرا وردی والا نہ ہتھیا لے اس لئے اسٹیشنوں پر ماحول گرم نظر آتا ہو جاتا ہے اور پولیس باذنِ حالات پوری طرح حرکت میں آجاتی ہے۔ پولیس قانون کی قائل ہوتی ہے وہ دانے دانے پر لکھا ہے کھانے والے کا نام کی قائل نہیں ہوتی۔ یہ دیہاتی محاورے وہ ہضم نہیں کر سکتی۔ پولیس کو اپنی انگلی سے گھی نکالنا ہوتا ہے۔ اور اگر گھی اُنگلی سے نہ نکلے تو وہ ڈبہ توڑ دیتی ہے اس کا اسے حق حاصل ہے۔ پولیس کو یہ سب کچھ کرنے کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں تھی اگر مسافر خود ہی آگے بڑھ کر سچ بولتے اور خود ہی پولیس کا حق ادا کر دیا کرتے۔ اب جبکہ مسافر اپنے فرائض سے غافل ہو گئے ہیں تو پولیس کو خود ہی ہاتھ پیر ہلانے پڑتے ہیں۔ اب اس پر بھی پولیس کو نشانہ بنایا جاتا ہے جو سراسر زیادتی ہے۔ اور تہمت تراشی ہے۔ اور پولیس کو بدنام کرنے کا ایک منصوبہ ہے۔ اور کسی مسافر کا کہنا کہ پولیس اس طرح ہم پر ٹوٹ رہی تھی جیسے ہم شریف نہیں دہشت گرد ہوں۔ ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ ہر صاحب عقل جانتا ہے کہ پولیس تو شریفوں ہی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ دہشت گردوں اور غنڈوں سے تو پولیس والے خود ڈرتے ہیں اور ان کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ یہ تو شریفوں ہی کو شرافت سکھانے کے لئے ہی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ ان کے سر میں پھوڑا تھوڑی ہے جو یہ شریفوں کو چھوڑ کر غنڈوں کے پیچھے پڑیں گے۔ اور اپنی جان گنوائیں گے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہماری پولیس کے نوجوان قتل ہونے کے پانچ گھنٹے کے بعد جب مقتول سے آخرت کا حساب وکتاب بھی ہو چکا ہوتا ہے جائے واردات پر پہونچتے ہیں۔ جب تک انہیں اس بات کا مکمل یقین نہیں ہو جاتا کہ قاتل لوگ علاقہ چھوڑ کر جا چکے ہیں تب تک وہ ان نازک مقامات پر بے سوچے سمجھے کو دجانے کی غلطی نہیں کرتے۔ اسے کہتے ہیں اُردو میں احتیاط — اور فارسی میں الامان الحفیظ — اور جن لوگوں نے اُردو اور فارسی کا منہ تک نہیں دیکھا وہ اس کو لاپرواہی اور غیر ذمہ داری کا نام دیتے ہیں جو سراسر ظلم عظیم ہے اور پولیس کے ساتھ عناد رکھنے کے مترادف ہے۔ آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ جب کسی کے گھر میں رات کو ڈکیتی پڑ جاتی ہے تو پولیس والے نہا دھوکے صبح دس بجے اس کے گھر پہونچتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میرا ساڑھے سات تولے سونا چوری ہوا ہے۔ تو پولیس کے نوجوان انتہائی عالمانہ انداز میں سوال کرتے ہیں تم پابندی کے ساتھ اس کی زکوٰۃ دے رہے تھے یا نہیں۔ صاحب خانہ کہتا ہے کہ ایک لاکھ نقدی بھی تھی چور وہ بھی لے گئے۔ پولیس سوال کرتی ہے کہ تم انکم ٹیکس ادا کر رہے تھے یا نہیں؟ اور ایک لاکھ روپے تمہارے پاس کہاں سے آئے تھے؟ صاحب خانہ کہتا ہے کہ میری بیوی کے ساتھ چوروں نے دست درازی کی ہے۔ وہ اس کی آبرو پر بھی حملہ کر رہے تھے۔ دیکھئے اس کی چوڑیاں بھی ٹوٹ گئی ہیں۔ پولیس والے پہلے تو ٹوٹی ہوئی چوڑیاں اُٹھا کر انہیں بہ نگاہِ عبرت دیکھتے ہیں اس کے بعد بیوی سے پوچھتے ہیں بہن! یہ چوڑیاں تم

نے کس کنگن اسٹور سے خریدی تھیں؟ اُدھار خریدی تھیں یا نقد؟ اور بہن تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کنگن اسٹور غیر ملکی مال سپلائی کرتا ہے اور سیل ٹیکس ادا نہیں کرتا۔ اس سے مال خریدنا قانونی جرم ہے۔ ہم نے پچھلے ہفتے ان سب عورتوں کو گرفتار کیا ہے جو اس کنگن اسٹور سے لین دین کرتی ہیں۔ پھر پولیس والے شوہر سے مخاطب ہوتے ہیں۔ اس طرح جیسے جمنا کے کنارے پر کھڑے ہوکر کوئی ٹریفک پولیس والا کسی اسکوٹر والے کو روک کر کہتا ہے ذرا اپنا لائسنس دکھلایئے۔ بالکل اسی طرح پولیس کے نوجوان اپنی آنکھوں میں قانونی چمک پیدا کرکے شوہر سے پوچھتے ہیں یہ خوبصورت عورت جو تمہارے گھر میں ہے کیا سچ مچ تمہاری بیوی ہے؟ شوہر اعتماد کے ساتھ کہتا ہے جی حضور یہ میری بیوی ہے۔ اور یہ جو ادھر اُدھر پڑے ہوئے بچے سورہے ہیں یہ ہمارے ہی بچے ہیں۔ پولیس کہتی ہے۔ ذرا اپنا نکاح نامہ دکھلایئے۔ اب ذرا سوچئے جس ملک میں طلاق نامے محفوظ نہیں رہتے وہاں نکاح نامے کہاں محفوظ رہیں گے اور زندگی بھر کے تمام حادثات وصدمات کے ثبوت اپنی الماری میں ہمیشہ رکھنا کوئی ضروری بھی تو نہیں ہے۔ شوہر سٹ پٹا جاتے ہیں الماریاں کریدتے ہیں۔ اس دوران الماری میں سے غیر ملکی ٹیپ ریکارڈ بھی نکل کر سامنے آتا ہے۔ پولیس کہتی ہے یہ ٹیپ ریکارڈ تمہارے پاس کہاں سے آیا تھا۔ یہ تو امپورٹڈ ہے؟ صاحب خانہ کہتا ہے یہ میں شارجہ سے لایا تھا۔ پولیس کہتی ہے کہ ذرا کسٹم رسید دکھلایئے۔؟

یہ تمام باتیں ہوسکتا ہے کہ نادان لوگوں کے لئے بے فائدہ ہو لیکن پولیس اس طرح عوام کے پوشیدہ جرائم کو پکڑ لیتی ہے اور خفیہ امراض کا علاج کرنے میں اسی طرح کامیاب ہوجاتی ہے۔ اور اس طرح ایک چوری سے کئی کئی چوریاں کھل جاتی ہیں۔

اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ

جس کے گھر میں چوری ہوتی ہے وہ بے چارے رپٹ بھی تھانہ میں درج نہیں کراتے۔ اور قانون کے محافظوں کو ایک طرح کا آرام میسر رہتا ہے۔ دراصل اسے اس بات کا ڈر ہوتا ہے۔ کہ پولیس آئے گی اور ڈھیر سارے سوالات کرے گی۔ اور جواب دیتے وقت اگر کوئی سچ زبان سے نکل گیا تو جو مال چوروں سے بچ گیا ہے وہ قانون والے لے اُڑیں گے۔ لہٰذا اب چوروں کی رپٹ کرانے کی رسمیں بھی رفتہ رفتہ ختم ہوتی جارہی ہیں۔ کیونکہ ان میں طرح طرح کے اندیشے پیدا ہوگئے ہیں اور گھر کے راز ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کبھی کبھی یہ بھی ظاہر ہوجاتا ہے کہ بیوی کونسی ہے گھر والی یا باہر والی! ہم نے اپنے پردادا مرحوم سے سنا تھا کہ پہلے زمانے کے صاحب عقل لوگ اگر دو روپے کی چوری بھی ہوجاتی تھی تو وہ سو روپے کی رپٹ کرلیتے تھے۔ اس طرح چوروں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا پولیس چوروں کو پکڑ کر ان سے اپنا حق مانگتی تھی اور نصف کا مطالبہ کرتی تھی جو رپٹ کے مطابق پچاس روپے ہوتے تھے جبکہ چور تو گھر سے دو روپے لیکر گیا تھا۔ چور دو روپے چوری کرتے تھے اور ۴۸ گھر سے دینے پڑتے تھے اس لئے چوروں نے رفتہ رفتہ چوری کا دھندہ بند کردیا تھا۔ اب معاملہ بالکل اُلٹ گیا ہے آج کل کے عوام نے پولیس کا فائدہ کرنے کے بجائے چوروں کا فائدہ کرنا شروع کردیا ہے اس لئے چوری کی دھندہ پھر پورے شباب پر چل رہا ہے۔ اب رپٹ لکھانے والے حضرات ایک لاکھ روپے اگر چوری ہوجائیں تو دس ہزار کی رپٹ لکھواتے ہیں۔ یعنی چوری کا صرف دس فی صد لکھواتے ہیں کیونکہ اگر وہ سچ بولدیں تو پھر انکم ٹیکس والے اخبار پڑھ کر ان سے یہ سوال کرسکتے ہیں کہ تمہارے پاس یہ ایک لاکھ روپیہ کہاں سے آیا تھا جو چوری ہوا۔ اور یہ تم نے اسے گھر میں کیوں رکھ رکھا تھا۔ اس طرح کے سوالوں سے بچنے کے لئے اب لوگوں نے یہ طریقہ اپنا لیا ہے کہ اگر چوری ایک لاکھ کی ہو تو رپٹ دس ہزار کی لکھوائے۔ چور معاہدے کے مطابق اگر پولیس والوں کو دے گا تو ۵ ہزار ہی دے گا اور نوے ہزار کا اسکا سیدھا سچا فائدہ ہوگا۔ جو راس المال کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طریقے سے یہاں بھی پولیس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ اور مزے لٹیروں کے آرہے ہیں۔ اور بدنام پولیس ہورہی ہے۔ بے چاروں کو ۵ فی صد سے زیادہ کہیں بھی کبھی نہیں مل پا رہا ہے۔ افسوس فالافسوس۔

ان تمام حالات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خرابی پولیس والوں میں نہیں ہے۔ بلکہ مسافروں میں ہے اور ان لوگوں میں ہے جن کے گھروں میں چوریاں ہورہی ہیں اگر یہ لوگ پولیس والوں کو ان کا اپنا حق ادا کرتے رہیں اور ایسا جھوٹ نہ بولیں جس سے پولیس کا نقصان ہو تو پولیس والوں کے دل میں بھی مامتا پیدا ہوگی۔ اور وہ ہمارے ساتھ وہ سلوک کرے گی۔

جو دن بھر کی بے ایمانیوں کے بعد بھی ماں ہمارے ساتھ کرتی ہے۔ اور ہمارا منہ چومتی ہے۔ اور ہمیں چندہ کہتی ہے۔

آگے چل کر مضمون نگار ایک مسافر کی آپ بیتی اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"اعزہ اقارب سے ہندوستان ملنے آنا کوئی جرم ہے کیا۔؟ اور کیا ہم نے ہندوستان آکر ایسا جرم کر دیا کہ اب ہمیں اس کی پاداش میں اپنی عزت و آبرو اور مال و اسباب گنوانا پڑے گا۔"

ہمارے خیال میں ان مسافروں کا سب سے بڑا جرم تو یہی تھا کہ ان کے باپ دادا پاکستان چلے گئے تھے۔ اس جرم کی سزا انہیں پاکستان میں بھی ابھی تک مل رہی ہے۔ اور مہاجروں پر دن رات لٹھ بج رہے ہیں۔ اور انہیں دن دہاڑے اپنی وفاؤں کا صلہ لاٹھیوں کے ذریعہ اور گھونسوں اور لاتوں کی صورت میں مل رہا ہے۔ اور دوسرا جرم ان کا یہ ہے کہ جب یہ ہندوستان سے چلے گئے تھے تو پھر بار بار یہاں چکر لگا کر یہاں کی پولیس کا ذائقہ کیوں خراب کرتے ہیں۔ ہماری ایماندار پولیس غنڈوں اور لٹیروں کو مہاتما گاندھی اور اندرا گاندھی کے قاتلوں کو برداشت کر سکتی ہے وقت پڑنے پر ان سے بوس و کنار بھی کر سکتی ہے اور انہیں سلامیاں بھی دے سکتی ہے لیکن یہ پاکستانی مسافروں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ پاکستانی مسافر ذرا اپنے گریبانوں میں جھانکیں ہماری پولیس کو بدنام نہ کریں۔ ہماری پولیس کے پاس اپنی وفاداری ثابت کرنے کا اب لے دیکے ایک ذریعہ باقی رہ گیا ہے اور وہ ہے پاکستان اور پاکستانیوں سے اظہارِ نفرت۔ اگر یہ ذریعہ بھی باقی نہ رہا تو ہماری پولیس کا کیا حشر ہوگا کبھی مضمون نگاروں نے یہ بھی سوچا؟ اس لئے تو ہم کہتے ہیں کہ قلم کے ساتھ اپنا دماغ بھی چلاؤ۔ خالی قلم چلانے سے تو مسور کی دال بھی نہیں گلے گی۔

مضمون نگار فرماتے ہیں۔

"ان مسافروں کا یہ سوال حق بجانب ہے اور ان کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے وہ قابلِ مذمت ہے اس کارروائی میں جہاں ریلوے ملوث ہے وہیں ان کی مدد قلی بھی کرتے ہیں۔ ان کے خلاف شکایات بھی کی جاتی ہے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔"

جی ہاں۔ ہمارے دور کی مجبوری یہی ہے کہ اگر شکایت ہی کرو تو بھی لاحاصل۔ کیونکہ چھوٹے سے لیکر بڑے دفتروں تک لٹیرے ہی لٹیرے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور چوروں کے خلاف چوروں سے شکایت کرنے سے کیا ملے گا۔ اور خطرات بڑھ جائیں گے کیونکہ ان چھوٹوں سے تو خود بھی انسان نمٹ سکتا ہے اُن بڑے چوروں سے کیسے نمٹا جائے گا جو زیادہ قیمتی لباس میں گھومنے والی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ قصور پولیس کا نہیں ہے۔ قصور یا تو عوام کا ہے۔ یا پھر اُس قانون کا جس کی رکھوالی بلیوں کے حوالے کر دی گئی ہے۔ اب اگر آپ اپنے دودھ کی شکایت درج بھی کرائیں گے تو بقیہ دودھ کی حفاظت مشکل ہو جائے گی اور اُس دودھ کا حساب بھی دینا پڑے گا جو چوہے پی گئے تھے۔

مضمون نگار نے اپنے آخری پیراگراف میں کہا ہے۔

"ریلوے حکام کو چاہئے کہ وہ اس جانب اپنی توجہ مبذول کرے اور ریلوے اسٹیشن پر لوٹ کھسوٹ میں ملوث اور ان کی پشت پناہی کرنے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی کرے۔"

مضمون نگار کا یہ مشورہ اپنی جگہ مخلصانہ ہو سکتا ہے لیکن ہندوستان میں اس طرح کے مشوروں کا ماضی میں جو عبرتناک حشر ہوتا رہا ہے وہ ہر صاحب عقل کو معلوم ہے۔ اور اب تو یہ ہو رہا ہے کہ عقل مندوں نے اس طرح کے مشوروں کا زبان سے نکالنا بند کر دیا ہے کیونکہ ان مشوروں کی چور لاہے پر ہی ایسی کی تیسی ہو جاتی ہے۔ جب ہمارے ملک کا سسٹم ہی خراب ہو کر رہ گیا ہے تو پھر فریاد کون سنے گا اور اچھے مشوروں پر کون کان دھرے گا!

آج کی صورت حال یہ ہے کہ پہلے انسان جیب کترا بنتا ہے پھر علاقے کا چور بنتا ہے پھر نمبری بدمعاش بنتا ہے۔ پھر پیشہ ور قاتل بنتا ہے۔ پھر ایم پی بنتا ہے اور پھر منسٹر بن جاتا ہے۔ اس منسٹر کے پاس جب کوئی عام آدمی کسی چور کی شکایت لے کر جاتا ہے تو وہ کیوں اس شکایت پر غور کرنے لگا جبکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ شکایت تو اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ کے خلاف ہے! بھلا کون اپنے پیشے سے غداری کرے گا۔!

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قانون اور سیاست کے بالائی کمروں میں ایماندار لوگوں کو بھیجیں۔ چوروں اور اُچکوں کو نہیں۔ پولیس تو معمولی درجے کے نوکروں کا نام ہے۔ ان کی ملازمت لیس اور نوکی تابع ہے انہیں اگر لوٹ گھسوٹ کا حکم ملیگا تو اسکی تعمیل کریں گے اور اگر انہیں عوام کی حفاظت کا آرڈر دیا جائے تو اُس کی بھی تعمیل کریں گے۔ ان کا کام حکم کی تعمیل کرنا ہی ہے اور یہ ایک طرح کی غلامی ہے آج ہمارے ملک میں بگاڑ اوپر سے نیچے کی طرف ——— اور نیچے سے اوپر کی طرف کو جارہا ہے۔ عوام غلط نمائندوں کو حکومتیں عطا کر رہے ہیں۔ اور پھر عوام اپنے کئے کی سزائیں بھی بھگت رہے ہیں۔ جس ملک کے رکھوالے آپ کو وقت پڑنے پر پیار نہیں دے سکتے وہ آپ کو ضرورت پڑنے پر پیار کیسے دیں گے۔ انہیں تو اپنی غرض سے مطلب ہے۔ وہ پولیس والوں کو اتنی تنخواہ دیتے ہیں۔ کہ جس سے ایک وقت مسور کی دال پک سکے اور دوسرے وقت بینگن کا بھرتا اُبالا جائے کیا پولیس والوں کا دل نہیں۔ کیا بازار میں بکنے والی دار وا ور گلیوں میں ہونے والے فارم کے مرغوں پر ان کا کوئی ادھیکار ہیں جب ان کا پیٹ ان سے مرغن غذاؤں کا مطالبہ کرتا ہوگا تو وہ کیا کریں۔ کیا چوریاں کریں؟ کیا جیبیں کاٹیں۔؟ آخر وہ اپنی تمناؤں میں حالات کا رنگ بھرنے اور اپنے پیٹ کو من پسند غذائیں دینے کے لئے اگر وہ نہیں کریں گے جو وہ کر رہے ہیں تو آخر کریں گے کیا؟ ان پولیس والوں کو اپنی پوزیشن سے گرانے والے وہ لوگ ہیں جو اوپر بیٹھے ہیں اور انہیں بالائی منزل عطا کرنے والے ہم خود ہیں۔ اس لئے اصل قصور ہمارا ہے۔ اور اسی کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔ اور اس وقت تک بھگتتے رہیں گے جب تک ہم نے پارلیمنٹ میں شریف لوگوں کی سپلائی کا بیڑہ نہیں اُٹھایا۔ آنکھیں ہمیں اپنی کھولنی ہیں پولیس کی آنکھیں خود بخود کھل جائیں گی۔ اور نہ بھی کھلیں۔ کیونکہ پولیس کی آنکھیں جتنی بند رہیں گی اتنا ہی ہمارا فائدہ ہے۔ ہمیں دعا یہ کرنی چاہئے کہ اے اللہ تو ہماری پولیس کو اس بات کی توفیق دے ......

بھائیوں دعا پوری نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں اندیشہ ہے گرفتاری کا۔ دعا کی تکمیل آپ خود کرلیں۔ اور مجھے نہ پھنسائیں۔

(یار زندہ صحبت باقی)

بقیہ۔ محفل حاضرات

اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں جو کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ ایک تو وہ بزرگ رونا روتے ہیں جو کہ حاضرات کے عامل نہیں ہیں یعنی بغیر چلّہ اور ریاضت کے حاضرات کرتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کو کوئی اچھا معمول نہیں ملتا۔

میں نے ایک ایسے طریقے کا اظہار کر دیا ہے کہ اگر کسی نے تھوڑی سی بھی محنت کی تو انشاء اللہ تمام کام ہوں گے جس کا عامل طالب ہوگا۔ اور سوالوں کے جوابات بھی ۱۰۰ فیصد درست ملیں گے۔

مزید ہدایات عامل کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل لوگ جن کا ذکر کیا جاتا ہے ان لوگوں پر حاضرات ہرگز ہرگز نہ کرے ورنہ عامل اور معمول دونوں کے لئے خطرہ ہوگا۔

(۱)۔ ایسے لوگ جن کے دل کمزور ہوں یا دل ودماغ میں کوئی نقص ہو یا کوئی بیماری وغیرہ ہو مثلاً مرگی وسکتہ وغیرہ

ب:۔ ایسے لوگ جن پر پہلے ہی کسی قسم کا سایہ ہو یا کوئی ذی روح مسلط ہو۔

ج:۔ اگر عالم ارواح میں جاتے ہوئے کوئی شخص ڈر جائے یا کسی کو کوئی تکلیف ہونا شروع ہو جائے۔ جیسے سر میں شدید درد یا دباؤ محسوس ہونے لگے تو نقش فوراً ہٹالیں۔ نقش ہٹانے ہی عمل موقوف ہو جائیگا۔

د:۔ ۱۴ سال سے کم عمر بچوں پر یہ حاضرات نہ کریں۔ میرا ایک مخصوص طریقہ بھی ہے جسے کوئی شخص نہیں جانتا، یہ تمام طریقے حاضرات کی تحقیق کے درمیان مجھ پر خود بخود منکشف ہوئے۔ ایک دن میرے ذہن میں اچانک یہ خیال آیا کہ اس نقش کے اعداد کی قوتوں کو بڑھایا جائے تو پھر ہو سکتا ہے کہ ہر شخص پر یہ حاضرات کھل جائے۔ چنانچہ میں نے اس نقش کو شمسی اعداد سے ترتیب دیا اور تجربہ کیا جو ۹۰ فیصد کامیاب رہا۔ اس نقش کے ٹوٹل ۳۵۶۶ ہیں اور خانہ چہارم میں کسر ہے۔ اس کی زکوٰۃ کا بھی وہی طریقہ ہے جو پہلے لکھا جا چکا ہے یہ اس نقش کی زکوٰۃ اکبر ہوگی۔ اس کا عامل دوسرے کو بھی اجازت دے سکتا ہے۔ پرہیز جلالی جمالی ضروری ہے۔ اس نقش کی قوت پہلے والے نقش سے ہزار گنا زیادہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۹۲	۱۱۸۴	۱۱۹۰
۱۱۸۶	۱۱۸۹	۱۱۹۱
۱۱۸۸	۱۱۹۳	۱۱۸۵

کرشمۂ اعداد

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

یہ شرکت فائدے مند ہوگی یا نقصان دہ

اگر کسی کے ساتھ کاروباری شرکت کرتے وقت تردد ہو تو مسنون طریقہ استخارے کا مشہور و معروف ہے۔ اس کے ذریعہ اپنے رب سے مشورہ کرنا چاہئے اگر استخارہ کرنا مشکل ہو تو پھر وہ اس طریقے سے فائدے اور نقصان کا اندازہ کرلینا چاہئے۔

طریقہ یہ ہے کہ دونوں شرکاء کا نام اور ان کی ماؤں کے نام کے اعداد جس دن یہ معلومات حاصل کرنی ہوں اس دن کے اعداد اور قانون کے ۱۶۸۶ اعداد ان میں جمع کرکے ۲ سے تقسیم کردیں۔ اگر ایک باقی رہے تو شرکت ٹھیک نہیں رہے۔ اور اگر صفر باقی رہے تو شرکت ٹھیک رہے گی۔

مثلاً خالد ابن صالحہ اور ذاکر ابن ساجدہ کی شرکت کے بارے میں جمعہ کے دن اندازہ کرنا ہے تو صورت یہ ہوگی۔

اعداد خالد	۶۳۵
اعداد صالحہ	۱۳۴
اعداد ذاکر	۹۲۱
اعداد ساجدہ	۵۳
اعداد دن	۱۱۸
اعداد قانون	۱۶۸۶
ٹوٹل	۳۵۴۷

۲)۳۵۴۷(۱۷۷۳

ایک بچنے کا مطلب ہوا کہ شرکت ٹھیک نہیں رہے گی۔ (یہ صرف ایک اندازہ ہے۔ اس پر سو فی صد بھروسہ نہیں کرنا چاہئے)

عجیب و غریب فالنامہ

جو لوگ عملیات کو بے اثر جانتے ہیں اور مادہ پرستی میں مبتلا ہیں۔ وہ اس فالنامے کو خاص طور پر آزمائیں۔ انشاء اللہ انہیں بذاتِ خود اس بات کا تجربہ ہو جائے گا کہ ہمارے اکابرین نے عملیات کے کیسے کیسے خزانے بعد والوں کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔

جو صاحب کسی بارے میں تذبذب اور کشمکش کا شکار ہوں۔ اور انہیں یہ اندازہ نہ ہو کہ مطلوبہ معاملے میں انہیں کامیابی ملے گی یا ناکامی تو وہ ایسا کریں کہ نیلے رنگ کے سات ڈورے لیکر اپنے سر کے بالوں سے پاؤں کے انگوٹھے تک بالکل صحیح طریقے سے ناپیں۔ ناپ میں کمی بیشی نہ ہونے دیں۔ پوری احتیاط کے ساتھ ناپیں ______ اور اس کے بعد ان دھاگوں کو اپنی مٹھی میں بند کریں۔ اور یہ عزیمت سات مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا تَنْشَارُ لِيْ اَخْبِرْنِيْ بِاَسْرَارِ الْمَجَلِّيْ وَالْخَفِيْ بِحَقِّ رُؤْيَاءِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِحُرْمَةِ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا هُوَ۔

اس عزیمت کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنی مٹھی کھولیں اور دھاگوں پر دم کر دیں ______ اس کے بعد پھر دوبارہ دھاگوں کو سر کے بالوں سے پاؤں کے انگوٹھے تک ناپیں۔ اگر ½ انچ تک بڑھ جائے تو مطلوبہ معاملے میں کامیابی ہوگی ______ اگر زیادہ بڑھ جائے تو مطلوبہ معاملے میں ناکامی ہوگی۔

دھاگے بحکم خدا بڑھتے ضرور ہیں۔ کم یا برابر کسی صورت میں نہیں رہتے۔

اس فالنامے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ جو صاحب اپنی فال نکلوانا چاہیں ______ وہ لیٹ جائیں۔ اور کوئی دوسرا شخص ان کے دھاگے ناپ کر مذکورہ عمل کریں۔ انشاء اللہ عمل میں ہمیشہ کامیابی ملے گی۔ اور منجانب اللہ کامیابی اور ناکامی کی رہنمائی عطا ہوگی۔

یہ فالنامہ عامل شاہ محمد صوفی میاں قادری نقشبندی کی دریافت ہے۔ طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے بطورِ خاص پیش کیا جا رہا ہے۔

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرتِ خداوندی اور نعمتِ خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔
قیمت:-/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں یہ جاننے کے لئے کرشمہ اعداد کا مطالعہ کریں۔
قیمت-/35 روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی صلاحیت بتاتے ہیں، اور ان کی شخصیت کی چغلیاں بھی کرتے ہیں،
اگر آپ بھی اپنے معائب پر مطلع ہونا چاہتے ہوں تو "اعداد بولتے ہیں" کا مطالعہ کریں۔
قیمت-/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور فوائد کیا ہیں اور بسم اللہ جیسی آیات سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔
قیمت-/20 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے، اور اس آیت سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں، انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں نقل کیا گیا ہے
قیمت-/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اس لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورت سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟
اس حقیقت سے اس میں پردے اٹھائے گئے ہیں اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔
قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ: مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) پن 247554

طلسماتی دُنیا

خاص نمبر

جنوری، فروری ۲۰۰۰ء

اعداد کا جادُو

پُراسرار تحریریں

خوفناک سچّے واقعات

40

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور نعمت خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔

قیمت:-/70 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں یہ جاننے کے لئے کرشمہ اعداد کا مطالعہ کریں۔

قیمت-/35 روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی صلاحیت بتاتے ہیں، اور ان کی شخصیت کی چغلیاں بھی کرتے ہیں،

اگر آپ بھی اپنے معائب پر مطلع ہونا چاہتے ہوں تو ''اعداد بولتے ہیں'' کا مطالعہ کریں۔

قیمت-/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت وافادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور فوائد کیا ہیں اور بسم اللہ جیسی آیات سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

قیمت-/25 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت وافادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے، اور اس آیت سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں، انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں نقل کیا گیا ہے

قیمت-/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اس لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورت سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟

اس حقیقت سے اس میں پردے اٹھائے گئے ہیں اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔

قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ: مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) پن 247554

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف و تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء، اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام و خواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔ قیمت -/40 علاوہ محصول ڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ہمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دو بار شائع ہو چکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دیئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعۂ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آ گیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ۔ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔
قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے

آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

اعلان کنندہ: منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند 247554

یہ رسالہ روحانیت کا ترجمان ہے
یہ کسی ایک مسلک کی تائید نہیں کرتا

معاون ایڈیٹر ——— محسن صدیقی۔
خصوصی مشیر ——— نسیم فاطمہ شیخ صدیقی

خصوصی مشیران
سلیم قریشی۔ ابو الحسن اعجاز قریشی

منیجر ——— ابو سفیان عثمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلسماتی دنیا

جلد نمبر ۵ ——— شمارہ [illegible]
جنوری و فروری [illegible] ——— فی شمارہ [illegible] روپے
سالانہ زر تعاون ——— ۲۰۰ روپے رسالہ ڈاک سے،
۲۵۰ روپے ——— رجسٹرڈ ڈاک سے،
سعودیہ سے سالانہ زر تعاون — دو ہزار روپے
پاکستان سے سالانہ زر تعاون — چھ سو روپے پاکستانی
غیر ممالک سالانہ زر تعاون — [illegible] ڈالر امریکن۔
لائف ممبری ہندوستان میں۔ پانچ ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں۔ ۱۱ ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک میں۔ ۵۰۰ ڈالر امریکن۔

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا

(منیجر)

سرپرست: حضرت الحاج مولانا سید جلیل میاں صاحب مدظلہ

اس ○ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپکی مدت خریداری اس پرچے کیساتھ ختم ہو جائے گی سرخ نشان دیکھتے ہی آپ سالانہ زر تعاون روانہ کر دیں ورنہ رسالے کی روانگی بند ہو جائیگی۔

(منیجر)

نگراں: عمر فاروق عاصم عثمانی

ایڈیٹر: حسن الہاشمی (فاضل دار العلوم دیوبند)

خصوصی معاون
عالیجناب ظہور قریشی

رہنما: زینب ناہید عثمانی

اطلاع عام

اس رسالے میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ روحانی مرکز کی ملکیت ہے اسکے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔

(منیجر)

سرکولیشن منیجر و ڈیزائنر: دانش عامری

ایڈورٹائزمنٹ منیجر: خالد مظہر

اس رسالے کی قیمت

طلسماتی دنیا، روحانی مرکز کے ذریعہ چاروں غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کے لئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں

روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴
ROOHANI MARKAZ
ABULMALI DEOBAND-247554
ایڈیٹر کا فون نمبر ——— ۲۲۶۸۲ ——— منیجر پوسٹنگ کا فون نمبر ——— ۲۲۴۵۵

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شیبا پریس دہلی سے چھپوا کر روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند سے شائع کیا

کیا اور کہاں

اداریہ

دینِ اسلام پر الزام تراشی

بقلم خاص

اس صدی کے آخیر میں ہندوستانی طیارہ اغوا کرنے کا جو سانحہ پیش آیا ہے۔ بلاشبہ وہ قابلِ افسوس بھی ہے اور لائقِ مذمت بھی۔ سب ہی مسلم اور غیر مسلم تنظیموں نے اس حرکتِ نازیبا کی کھل کر مذمت کی ہے۔ اور اس طرح کی حرکات کو غیر اسلامی قرار دیا ہے۔ یقیناً اس طرح کی حرکات کا اسلام اور اس کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہندوستان کی اکثر فرقہ پرست تنظیموں نے اور بعض ایسے حضرات نے جو سیکولر کا چولا پہن کر باتیں کرنے کے عادی ہیں۔ اس حرکت کو "اسلامی دہشت گردی" کا نام دیا ہے۔ جو اسلام پر ایک افسوسناک قسم کا الزام ہے۔ ہندو اور مسلمانوں میں اچھے برے دونوں طرح کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ لیکن مذہب کوئی بھی ہو۔ وہ کسی بھی طرح کی برائی اور دہشت گردی کی تعلیم نہیں دے سکتا۔ اس طرح کی کسی بھی خرابی اور برائی کو کسی مذہب سے جوڑ دینا صرف ایک تہمت ہے۔ جو بجائے خود ایک طرح کی دہشت گردی ہے۔ اور اسی طرح کی الزام تراشیوں نے اس دنیا میں بہت ساری دہشت گردیوں کو جنم دیا ہے۔

مذہب اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے۔ جو دوسرے مذاہب کے مقابلے میں سب سے زیادہ انسانیت، اخوت اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس مذہب نے بالفاظِ صریح یہ کہا ہے کہ جس دنیا نے کسی ایک انسان کو زندگی دی۔ اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی اور جس نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ اس نے دنیا کے تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا ——— مذہب اسلام نے صرف مسلمانوں کی زندگی کو نہیں بلکہ ہر ایک انسان کی زندگی کو خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اہمیت دی ہے۔ اور قتل و غارت کو گناہِ عظیم قرار دیا ہے۔ قتل تو بہت بڑی چیز ہے۔ اسلام کسی انسان کی دل شکنی کرنے کی اور اس کے احساسات کو ٹھیس پہونچانے کی حد یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے کسی وہ برائی بیان کرنیکی جو فی الواقعہ اس میں موجود ہو اجازت نہیں دیتا۔ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ایسے انسانیت پسند مذہب کو کھلے عام بدنام کیا جاتا ہے اور گناہگار مسلمانوں کے گناہوں کی سزا اسلام کو دیجاتی ہے۔ اور اسلام کو بدنام کرنے کیلئے تھرڈ کلاس قسم کے بیان اخبارات کو جاری کئے جاتے ہیں۔ بعض نسلی قسم کے مسلمانوں پر بھی حیرت ہوتی ہے جو فرقہ پرستوں کی لے میں لے ملا کر اس طرح کی حرکتوں کو اسلامی دہشت گردی کا نام دیتے ہیں اور اسلام کو نشانہ بناتے ہوئے انہیں ذرا شرم نہیں آتی۔ ہم مانتے ہیں کہ مسلمانوں میں برائیاں پنپ رہی ہیں۔ چوری، جوا، سٹے بازی، بدکاری، نشے بازی، بلیک میلنگ، قتل و غارت گری، جھوٹ، مکاری جیسے ہزاروں خرابیوں میں آج کا مسلمان مبتلا ہے۔ جو قوم دوسری اقوام کو ان برائیوں سے روکنے کے لئے آئی تھی۔ وہ قوم خود ہی ان خرابیوں کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ لیکن ان باتوں کی وجہ سے اسلام کو مطعون کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اس طرح کی باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ فرقہ پرست لوگ اسلام کو نشانہ بنا کر اپنے کٹر پن کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور اسی کی باتوں سے متأثر ہو کر مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جس نے دہشت گردی کے راستے اختیار کر لئے ہیں۔ خیر وجہ کچھ بھی ہو۔ اسلام کسی بھی مسلمان کو دہشت گردی کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اسلام کی آڑ لیکر اگر کچھ لوگ دہشت گردی پھیلا رہے ہیں تو سزا ان ہی کو ملنی چاہیئے نہ کہ اسلام کو۔ کسی بھی برائی کا سہرا کسی بھی مذہب کے سر باندھ دینا ظلمِ مبین ہے۔ اور ہمارے ملک کے لوگ اس ظلمِ مبین کا مظاہرہ کرنے میں مبتلا ہیں۔ اور بار بار اپنے قلم اور اپنی زبان دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور ان کیلئے دنیا میں کوئی سزا نہیں ہے۔ بہت سے لوگ از راہِ نادانی اور از راہِ جہالت "جہاد" کو دہشت گردی سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ "اسلامی جہاد" ایک الگ چیز ہے۔ اور دہشت گردی ایک دوسری چیز۔ اسلامی جہاد کو یا مسلم دہشت گردی کو اسلامی دہشت گردی کہنا سوچ و فکر کے بیمار ہونے کی علامت ہے۔ اور مذہب اسلام سے بغض و عناد رکھنے کا ثبوت ہے۔

مختلف باغوں

ارشاد باری تعالیٰ

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا شہادت دینے والا، خوشخبری اور ڈر سنانے والا بناکر تاکہ اے لوگو! تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔ اور رسولؐ کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ حقیقتاً اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اُسے بڑا ثواب دے گا۔ (۴۸-۸-۱۰)

● ہر عیب و نقص سے پاک ہے وہ جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے۔ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ (۱۷-۱)

● اے محبوب! (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (۱۰۸-۱)

● تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر جو ہم نے اُتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔ (۶۴-۸)

● وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کردے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● انقلابات معمولی باتوں پر نہیں ہوتے لیکن یہ معمولی باتوں سے جنم لیتے ہیں۔
(ارسطو)

● ہم انسان کو تو بہت پسند کرتے ہیں لیکن انصاف کرنے والے کو بہت کم۔
(جوزف راڈکس)

● اعمال پھل ہیں لیکن الفاظ صرف پتے۔ (شیکسپیر)

● اُمید ایک چلتا پھرتا خواب ہے۔
(ارسطو)

● چھوٹے چھوٹے اخراجات کا دھیان رکھو کیوں کہ معمولی سوراخ بہت بڑے جہاز کو ڈبو دیتا ہے۔ (فرینکلن)

نور البصیرت

● علم کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (شیخ سعدیؒ)

● زیادہ خوشحالی اور زیادہ بدحالی دونوں بُرائی کی طرف لے جاتی ہیں۔
(بو علی سینا)

● کس قدر اندھا ہے وہ شخص جو اپنی جیب سے دوسروں کا دل خریدتا ہے۔
(خلیل جبران)

● محبت آنکھوں سے نہیں دل سے دیکھتی ہے۔ اس لئے محبت کے دیوتا کو اندھا بتایا جاتا ہے۔ (شیکسپیر)

● جس دروازے سے شک اندر آتا ہے محبت اور اعتماد اس دروازے سے باہر نکل جاتے ہیں۔

سوجھ بوجھ

● جو عقل مند جاہلوں سے لڑے وہ عزت کی توقع نہ رکھے۔
عقل جس جگہ کامل ہوگی حرص و شر ناقص ہوگا۔

● جو اپنی ضرورتیں بڑھا لیتا ہے۔ اسے اکثر محرومی کا غم رہتا ہے۔

● آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ جو کچھ بھی سنے بیان کردے۔
اپنے آپ پر اعتماد کرنے والے فتح حاصل کرتے ہیں۔

● بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔

● سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

بکھرے موتی

● اچھے لوگ وہ ہیں جو قرض کو خوشدلی سے ادا کرتے ہیں۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

● جس پر نصیحت عمل نہ کرے سمجھ لے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔
(حضرت ابو بکرؓ)

● سب سے زیادہ عقل مند شخص وہ ہے جو اپنی بات کو اچھی طرح ثابت کر سکے۔

گل چیں کے پھول

مرتب: سمیہ صدیقی

حکمت علی

● دنیا جس کے لئے قید ہے۔ قبر اس کے لئے آرام دہ ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

● جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

● بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔ (غوث اعظمؒ)

● ہر شخص سچا دوست تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن خود سچا بننے کی کوشش نہیں کرتا۔ (حکیم لقمانؒ)

حکمت عملی

● اگر مرنے کے بعد بھی زندہ رہنا ہے تو بھلائی کے کام کرو۔

● معاف کرنے میں جلدی کرنا۔ شرافت کی نشانی ہے۔

● وار کرنا ہے تو جڑ پر کرو۔ شاخیں خود بخود گر جائیں گی۔

● حکمت عملی قوت بازو سے زیادہ کام کرتی ہے۔

حسن ستیر

● آنکھ کے پانی اور ندی کے پانی میں جذبات کا فرق ہوتا ہے۔

● بڑا بننے کے لئے چھوٹا ہونا پڑتا ہے۔

● پانی میں اترتے وقت پانی کی گہرائی نہ دیکھئے بلکہ اپنا قد دیکھئے۔

● جن میں خوبی ہوتی ہے وہ باتیں نہیں کرتے۔ اور جن میں خوبی نہیں ہوتی وہ باتیں کرتے ہیں۔

● ریچھ کی دوستی بہت مہنگی ہوتی ہے اگر وہ خوش ہو جائے تو گلے لگا لیتا ہے۔

● محبت سب سے کرو لیکن دوستی ہر ایک سے نہ کرو۔

● گل داؤدی ایسے موسموں میں کھلتا ہے جب کوئی پھول نہیں کھلتا۔ سچا دوست بھی ایسے موسموں میں ساتھ دیتا ہے۔ جب کوئی اور نہیں دیتا۔

کتاب افکار

● قسمت ایک بازار ہے جہاں کچھ دیر ٹھہرنے سے بھاؤ گر جاتا ہے۔ (بیکن)

● محبت کے معاملے میں ہم سب یکساں بے وقوف ہیں۔ (گوئٹے)

● جب ہم میں شہرت اور دولت کی ہوس ختم ہو جائے گی۔ ہم بہتر انسان بن جائیں گے۔ (لارنس)

● نفس سے بڑھ کر منہ زور اور بے لگام جانور کوئی نہیں۔ (حسن بصریؒ)

● تعجب کی بات ہے کہ ہم نیند سے تو محبت کرتے ہیں لیکن موت سے نہیں۔ حالانکہ اس میں بڑے خوش آئند خواب ہیں۔ (خلیل جبران)

● سب سے بڑی فتح اپنے نفس کو فتح کرنا ہے۔

احساسات

ہر ہنسنے والا چہرہ دل سے خوش نہیں ہوتا۔

● ہر حسین چہرہ وفا کا پجاری نہیں ہوتا۔

● ہر موڑ پر زندگی میں خوشی نہیں ملتی۔

● ہر کلی چمن میں کھلنے والی پھول نہیں بنتی۔

● ہر غم سے انسان سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔

● ہر اچھی بات کرنے والا اچھا نہیں ہوتا۔

● ہر شخص اپنی زندگی سے مطمئن نہیں ہوتا۔

● ہر عمدہ کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

چار قسم کے آدمی

● وہ مرد ہمیشہ ایک جہنم میں زندگی گزارتے ہیں جو اپنے سے اونچے گھرانے کی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔

● وہ مرد جو اپنی بیوی کو بلا سوچے سمجھے ہر محفل اور ہر جگہ لے جاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ ان کی بیوی ہر جگہ لیجانے کے لائق بھی ہے یا نہیں۔

● ایسے مرد جو بیوی کی محبت میں اندھے ہو کر برے بھلے کی تمیز کھو بیٹھتے ہیں اور بیوی پر اس قدر اندھا اعتماد کر لیتے ہیں کہ جب بیوی اس اعتماد کو ٹھیس پہنچاتی ہے تب ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

● وہ مرد جو دن بھر غائب رہ کر آدھی رات کے بعد گھر لوٹنا ضروری سمجھتے ہیں۔

جرمن کہاوتیں

● پاگل اور عقل مند دونوں بے ضرر ہوتے ہیں۔

احمل انصاری

ہیں صرف نیم پاگل اور نیم عقل مند خطرناک ہوتے ہیں۔

● انسان ہمیشہ بدلتا رہتا ہے، مگر انسانیت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

● رستے جو کہیں نہیں جاتے وہ انتہائی پُرامن ہوتے ہیں۔

● آسمانی بجلی سے دنیا کو منوّر کیا جاسکتا ہے۔ مگر ایک تنور کو گرم نہیں کر سکتے۔

● بیٹھے رہنے کا یہ فائدہ ضرور ہے کہ انسان گرتا نہیں۔

● آدمی کو قوس وقزح میں کپڑے سوکھنے کے لئے نہیں لٹکانے چاہئیں۔

● قبرستان طوفانوں کے مقابلے کے لئے بہترین قلعہ ہے۔

● زندگی کی کتاب کا غیر سنسر شدہ ایڈیشن پڑھنے کی سختی۔

مینارۂ نور

امام خلیل کے متعلق ہے کہ وہ ابوالہیثم نامی چور کے لئے اکثر دعائے خیر فرماتے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا۔

"اس نے اپنے عملی نمونے سے مجھے بہت ہی اچھا سبق دیا تھا کہ جب مجھے بیڑیوں میں جکڑ کر اونٹ پر سوار کرواکر لے جایا جارہا تھا تو وہ شخص مجھے راستے میں ملا اور اس نے کہا۔ ہچوری کے جرم میں مجھے کتنی ہی بار قید و بند کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں اور کتنے ہی کوڑے میری پیٹھ پر پڑے۔ تاہم میں اپنی حرکت سے باز نہ آیا۔ اگر میں شیطان کی راہ میں مصائب جھیل کر اس طرح رہ سکتا ہوں تو حیف ہے۔ اگر تم خدا کی راہ میں ان مصائب کو پامردی سے برداشت نہ کر سکو۔"

خوفِ آخرت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک کنیز تھی۔ ایک صبح وہ کہنے لگی کہ اے امیرالمؤمنین! رات کو میں نے خواب دیکھا کہ دوزخ کی آگ روشن کی گئی۔ اور پُل صراط پر خلفاء کو بلایا گیا کہ اسکو عبور کریں۔ چنانچہ خلیفہ عبدالملک ابن مروان کو بلایا گیا۔ کہ پُل صراط سے گزر دیں کچھ دور چلا اور نیچے گر گیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا۔ جلدی بتاؤ کہ پھر کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ پھر ولید بن عبدالملک کو بلایا گیا۔ وہ بھی کچھ دور چلا اور کٹ کر گر گیا اس کے بعد سلمان بن عبدالملک کو بلایا گیا۔ اس کا بھی یہی حشر ہوا۔ اس کے بعد آپ کو بلایا گیا۔ ابھی کنیز یہ قصہ سُنا رہی تھی کہ عمر بن عبدالعزیز ایک دم بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اس خوف سے کہ اب یہ کہے گی عمر بن عبدالعزیز سے پُل صراط عبور کرنے کو کہا گیا تو وہ بھی گر گئے۔ کنیز چلائی کہ بخدا آپ پلصراط سے بسلامت گزر گئے۔ وہ چلا رہی تھی اور آپ زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے۔

زندہ حقیقتیں

● کچھ لوگ جینے کے لئے کھاتے ہیں جب کہ اسی دنیا میں ایسے بھی لوگ موجود ہیں جو کھانے کے لئے جیتے ہیں۔

● غیروں کے لگائے ہوئے زخم صرف دیکھنے کے ہوتے ہیں۔ لیکن اُن زخموں کی گہرائی کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے جو اپنوں نے لگائے ہوں۔

● جو سچ دلوں کو پھاڑ دے اس سے بہتر وہ جھوٹ ہے جو دلوں کو زندہ دلی بخشے۔

● انسان جبتک اپنے چھوٹوں کی پلیٹ میں نہیں آجاتا اسے اپنے بڑوں کی قدر و منزلت کا اندازہ نہیں ہوتا۔

● اکثر ہنسنے ہنسانے والے لوگ غمزدہ ہوتے ہیں اور وہ قہقہوں کے پردے میں اپنے زخموں کا مذاق اُڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

● جو زندگی صرف اپنے لئے ہو اس سے بہتر وہ موت ہے جو کسی دوسرے کی خاطر واقع ہوجائے۔

منتخب اشعار

قبریں تو مزین ہیں عقیدت کی ردا سے
سر پہ مری بہنوں کے دوپٹے بھی نہیں ہیں

●

جو پگھلے برف تو آپس میں دریا بانٹ لیتے ہیں
نہ جانے آدمی کب آدمی کا درد بانٹے گا

●

میں نے پوچھا کہ زندگی کیا ہے
ہاتھ سے جام گر کے ٹوٹ گیا

●

موت برحق ہے مگر میری گزارش یہ ہے
زندہ انساں کا جنازہ نہ اُٹھایا جائے

●

مایوسیاں خدا کو بھی آتی نہیں پسند
خوابوں سے اپنے حصے کی تعبیر چھین لو

●

یہ انتقام بھی لینا تھا زندگی کو ابھی
جو دشمن جاں تھے وہ غمگسار ہوئے

بھول کی بیماری

مریض ڈاکٹر سے کہہ رہا تھا خدا کے

لئے ڈاکٹر صاحب مجھے اس عذاب سے نجات دلائیے۔ مجھے کوئی بات چند منٹ سے زیادہ یاد ہی نہیں رہتی میں پاگل ہو جاؤں گا ڈاکٹر۔" ماہر نفسیات نے بہت شفقت سے دریافت کیا۔

"یہ صورتِ حال کب سے ہے۔؟"

"کون سی صورتِ حال ڈاکٹر صاحب؟"

سبب

تین ملاح سمندر میں گر گئے۔ لیکن اُن میں سے صرف ایک کے بال بھیگے۔"

"اچھا... وہ کیسے؟"

"اُن میں سے تین گنجے تھے۔"

دیانت داری

بلدیہ کے میئر نے شہر کے تمام کوچوانوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے دیانت داری پر لکچر دینا شروع کر دیا۔ دورانِ تقریر اس کی نظر پچھلی صف کے ایک بوڑھے کوچوان پر پڑ گئی۔ وہ بار بار جمائیاں لئے جا رہا تھا۔ میئر نے اُسے مخاطب کیا، پوچھا۔ "او بڑے صاحب! میں تم سے پوچھتا ہوں اگر تمہارے تانگے میں ایک مسافر اپنا بیگ بھول جائے اور اس بیگ میں دس ہزار روپے موجود ہوں تو تم کیا کیا کرو گے۔؟"

بڑے میاں نے جواب دیا۔ "فوراً تانگہ بیچ دوں گا۔ اور اس میں دس ہزار ملا کر تجارت شروع کر دوں گا۔"

رعایت

"ایک عورت شادی کے دفتر گئی اور دفتر انچارج سے بولی۔ جناب آپ شادی کرانے کی کیا فیس لیتے ہیں۔؟"

"تین سو روپے۔" اس نے جواب دیا۔

"اور طلاق دلوانے کے؟"

"دو سو روپے۔"

"مگر یہ تو بہت زیادہ ہیں کچھ رعایت نہیں ہو سکتی۔؟"

"ہو سکتی ہے، اگر دونوں کام اکٹھا کرائے جائیں۔"

احسان

چور نے جیسے ہی گھر کا تالا توڑا پیچھے سے آہٹ ہوئی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مالک مکان کھڑا مسکرا رہا تھا۔ چور بڑا گھبرایا۔ لیکن مالک مکان نے اُسے تسلی دی۔ اور کہا۔ گھبراؤ نہیں میں تمہارا شکر گزار ہوں۔ کیوں کہ اس تالے کی چابی کئی دن سے گم تھی۔ تم نے میری پریشانی دور کر دی۔

پسند

"ہمارے بیٹے نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ شادی میری پسند کے مطابق کرے گا۔" بیوی نے شوہر کو بتایا۔

"اس بے چارے کو کیا معلوم کہ اس کے باپ نے تمہاری پسند کے مطابق شادی کی تھی تو وہ آج تک رو رہا ہے۔" شوہر نے کہا۔

"تو پھر تم ہی اپنی پسند کے مطابق اس کی شادی کر دو نا۔" بیوی بگڑ کر بولی۔

"بات ایک ہی ہے۔ میرے خیال میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔" شوہر نے جواب دیا۔

سرگوشیاں

س:۔ شادی کے دن لڑکے والوں کے گھر گانے بجانے کیوں ہوتے ہیں۔

ج:۔ دولہا کو یہ یقین دلانے کیلئے کہ خوشی ہی کا موقعہ ہے۔

س:۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی میاں بیوی میں کبھی کوئی جھگڑا نہ ہو۔

ج:۔ کسی ناممکن کو ممکن کہنے ہی میں کیا حرج ہے۔

س:۔ کیا یہ درست ہے کہ اگر مرد عقل سے کام لیں تو طلاق کی نوبت نہ آئے۔

ج:۔ جی ہاں۔ اور اگر مرد عقل سے کام لیں تو نکاح کی بھی نوبت نہ آئے۔

س:۔ مرد اکثر گھر سے باہر رہنا کیوں پسند کرتے ہیں۔؟

ج:۔ پچاس فیصد اس لئے کہ وہ غیر شادی شدہ ہیں۔ اور پچاس فیصد اس لئے کہ وہ شادی شدہ ہیں۔

افسانچے

آج گھر میں کوئی نہیں ہے۔ سب شادی پر گئے ہوئے ہیں۔ آج موسم بھی بہت خوبصورت ہے۔ گھر بھی خالی ہے۔ آج تم مت جانا۔ پلیز آج رات کو تم میرے پاس ٹھہر جاؤ۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے تم میرے پاس ہوں گی تو مجھے کوئی خوف نہیں ہوگا۔ میں اطمینان کے ساتھ یہ خوبصورت رات گزار لوں گی! اور تمہاری سفیدی کے مزے لوں گا۔ تم چاہو تو صبح صادق تک چلی جانا۔ میرے پاس تو بیٹری بھی نہیں ہے۔ اے محترمہ تم روزانہ چلی جاتی ہو۔ لیکن آج مت جانا۔ کیوں کہ آج میں تنہا ہوں۔ لائٹ صاحبہ آج میرا خیال کرو۔

ایک بار چلی آؤ ------ پھر آکے چلی جانا۔

نظم

ایک ایسا روز بھی آئے گا
جب نام مرا دہراؤ گے
تب کچھ بھول نہ پاؤ گے
تم لاکھ بھلانا چاہو گے
ایک ایسا روز بھی آئے گا
جب راہ ہماری دیکھو گے
پھر گزرا وقت نہ آئے گا
تم لاکھ بلانا چاہو گے
تمہیں نئے ساتھی مل جائیں گے
پر ہم تو مل نہ پائیں گے
تم جب بھی آئینہ دیکھو گے
تو عکس مرا ہی پاؤ گے
ایک روز پھر ایسا آئے گا
تم صحرا صحرا بھٹکو گے
وہ گلشن ہو یا ویرانہ
پر ہم کو ڈھونڈ نہ پاؤ گے
ایک روز پھر ایسا آئے گا
تم یادیں، مری دہراؤ گے
تم نام مرا دہراؤ گے

مشعلِ راہ

● ہر ایک کام میں کوئی نہ کوئی روشن پہلو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ ہر کام میں کسی روشن پہلو کی تلاش میں رہے۔

● کسی کام کو دلچسپی کے ساتھ نہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ اس کام کو سرے سے کیا ہی نہ جائے۔

● جس دل میں برداشت کی ہمت ہو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔

● جو شخص ذہنی طور پر پریشان ہو اس کے کام کرنے کی صلاحیتیں بھی مفلوج ہو جاتی ہیں۔

● ہم اس لئے پریشان رہتے ہیں کہ ہمارے پاس سوچنے کے لئے زیادہ وقت ہوتا ہے۔

نصیحتِ لقمان

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اے بیٹے ایمان کے بعد کسی اچھے دوست کی تلاش کر۔ اچھا دوست پھل دار درخت کی طرح ہوتا ہے۔ تو اس پر چڑھے گا تو وہ تجھے پھل دے گا۔ اور اگر تو اس کے نیچے رہے گا تو وہ تجھے سایہ عطا کرے گا۔

کتے کی خصلتیں

حسن بصریؒ نے فرمایا کہ کتے میں دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مومن میں ہونی چاہئیں۔

● کتا بھوکا رہتا ہے۔ یہ صالحین کی خصلت ہے۔

● کتے کا کوئی خاص مکان نہیں ہوتا۔ یہ اہل توکل کی علامت ہے۔

● کتا رات میں بہت کم سوتا ہے۔ یہ اہل عشق کی علامت ہے۔

● کتا مرتا ہے تو کوئی وراثت نہیں چھوڑتا۔ یہ زاہدوں کی علامت ہے۔

● کتا تھوڑی سی جگہ پر قناعت کر لیتا ہے۔ یہ اہل تواضع کی نشانی ہے۔

● کتا اپنے مالک کو خواہ وہ جفا بھی کرے نہیں چھوڑتا۔ یہ مریدان باصفا کی علامت ہے۔

● کتے کی جگہ پر کوئی قابض ہو جاتا ہے تو وہ وہاں سے چلا جاتا ہے ــ یہ اہل رضا کی علامت ہے۔

● کتا پٹنے اور رستائے جانے کے بعد روٹی کے ایک ٹکڑے پر پھر چلا آتا ہے یہ خاشعین کی خصوصیت ہے۔

● کھانا کھاتے ہوئے کو دیکھ کر حملہ نہیں کرتا۔ دور بیٹھے بیٹھے ہوئے کھانے کا انتظار کرتا ہے۔ یہ مساکین کی نشانی ہے۔

● جس جگہ سے کوچ کر جاتا ہے پھر وہاں واپس نہیں آتا۔ یہ خودداری کی نشانی ہے۔

حاصلِ مطالعہ

صحت اللہ کریم کی طرف سے انسان کے لئے ایک عطیہ ہے۔ یہ ایک نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر کرنا اور اس کا شکر بجالانا ہر انسان پر لازم ہے۔

قانونِ قدرت ہے کہ کسی نعمت کی ناقدری نہ صرف اس نعمت کے چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے ـــــ بلکہ کفرانِ نعمت غضبِ الٰہی کو دعوت دینے کا موجب بن جاتا ہے۔

لہٰذا اپنی صحت کا خیال رکھنا۔ اور حفظانِ صحت کے اصول پر کاربند رہنا ہر مسلمان کے لئے ایک فریضے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس مہینے کا شعر

خوشنما پوشاک پہنے تھا مگر
آدمی کردار سے ننگا لگا

نوشتۂ دیوار

اچھے مزاج کی بہترین علامت یہ ہے کہ آدمی بُرے مزاج کو برداشت کرنے لگے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حسن الہاشمی ــــ فاضل دارالعلوم ــ دیوبند

بیسویں صدی جاتے جاتے ایک نہ بھلانے والا غم ملتِ اسلامیہ کو دے گئی۔ ۳۱ر دسمبر بروز جمعہ کو دن میں گیارہ بج کر ۴۵ منٹ پر دارالعلوم دیوبند کے ناظم اعلیٰ، مسلم پرسنل لا کے صدر، حلقۂ پیام انسانیت کے پاسبان مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی عرف علی میاں اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بوقت وفات مولانا کی عمر ۸۵ برس تھی۔ مولانا موصوف عنفوان شباب سے لیکر اپنی عمر کے آخری لمحے تک ملک و ملت کی کچھ نہ کچھ خدمت انجام دیتے رہے۔ انہوں نے اپنی وفات سے ایک دن قبل ہندوستانی طیارے کے اغوا ہو جانے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور ہائی جیکروں سے یہ درخواست کی کہ وہ ماہِ مبارک کے تقدس کا خیال کرتے ہوئے اپنے غیر اسلامی طرزِ فکر سے باز آجائیں اور طیارے کے مسافروں کو باعزت طریقے سے رہا کر دیں۔ ہائی جیکروں سے ان کی یہ درخواست اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ مرحوم نے اپنی زندگی کے آخری سانسوں تک اس ملک کے ساتھ وفاداری اور کرم فرمائی کا معاملہ کیا۔ اور ہمیشہ ہی ملک و ملت کے مفادات کو اہمیت دی۔

مولانا علی میاں نے اپنے ہزاروں خطبات کے ذریعے ملت کی مختلف معاملات میں بہتر انداز سے رہنمائی کی۔ اور اپنے کردار و اخلاق کی خوشبو سے ملک کے دینی اور عربی اداروں کو معطر رکھا۔ انہوں نے اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے لئے حلقہ پیام انسانیت کی بنیاد ڈالی۔ اور بلا تفریق مذہب و ملت محبت کے پیغام کو عام کیا۔ انہوں نے اپنے فکر و عمل سے ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ اس ملک میں اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے انہیں محبت، پیار، جذبۂ ہمدردی اور خدمت کو اختیار کرنا چاہیئے ــــ مولانا علی میاں نے جو مقالے اور مضامین علمی اور ادبی دنیا کو دیئے ہیں ان کی تعداد متعین کرنا آسان نہیں ہے انہوں نے ۱۲ برس کی عمر سے لکھنا شروع کیا تھا۔ اور عمر کی آخری سانسوں تک وہ کچھ نہ کچھ لکھتے ہی رہے۔ ان کے لب و لہجے میں بڑی مٹھاس تھی۔ ان کا اندازِ گفتگو دلوں کو موہ لیا کرتا تھا۔ ان کی زبان کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ ان کی علمی اور ادبی کتابوں کے مطالعے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا علم و ادب کی دنیا کے بے تاج بادشاہ تھے۔ اُن کے شستہ اور نکھرے ہوئے اندازِ تحریر سے ہر وہ انسان متاثر ہوتا تھا جو لکھنے پڑھنے کا شعور رکھتا ہو۔ انہوں نے دو سو سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی ہر کتاب وسیع اور بیمثال ہوا کرتی تھی۔ اُن کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ لاکھوں قارئین سے خراجِ عقیدت وصول کیا کرتا تھا۔ پڑھنے والے ان کی پاکیزہ اور جادو بھری تحریر کے در و بست میں گم ہو جاتے تھے۔ ۲۰ برس کی عمر میں انہوں نے ایک کتاب پیش کی تھی جس کا نام تھا "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر" یہ کتاب مقبولیت کی انتہا کو پہنچ گئی تھی۔ پھر اس کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے۔ اور دُنیا بھر کے انسانوں نے اس کتاب سے علمی استفادہ کیا۔

مولانا جب لکھتے تھے دردمندی کے ساتھ لکھتے تھے۔ خلوص اور للّٰہیت اُن کی تحریروں سے ٹپکتا تھا۔ سچائی اور اثر انگیزی اُن کے قلم سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی تھی۔ ۸۵ برس کی عمر میں انہوں نے علمی کتابوں کی شکل میں جو سرمایۂ صد افتخار اس نے ملت اسلامیہ کو عطا کیا ہے وہ قیامت تک مختلف معاملات میں مسلمانوں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

مولانا علی میاں نے ۱۹۳۲ء میں لاہور کے دورانِ قیام مولانا محمد علی لاہوری سے علم تفسیر کی تعلیم حاصل کی۔ اور اللہ کی آخری کتاب کو سمجھنے کے انداز میں سمجھا۔ اور پھر اپنے گرانقدر خطبات کے ذریعے انہوں نے مسلمانوں کو بتایا کہ قرآن کا پیغام کیا ہے۔ اور قرآن

مسلمانوں سے کس طرح کی زندگی کا خواہش مند ہے۔
۱۹۳۲ء میں مولانا علی میاں نے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے علم حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم انہوں نے شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ سے بہت کچھ حاصل کیا۔ بلاشبہ مولانا علی میاں ایسے علماء اور فضلاء میں شامل ہیں۔ جن پر دارالعلوم دیوبند فخر کرتا ہے۔ انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا استعمال کر کے دارالعلوم دیوبند کے وقار کو چار چاند لگائے ہیں۔
لاہور کے دوران قیام مولانا علی میاں کی ملاقاتیں علامہ اقبال مرحوم سے بھی ہوتی رہی تھیں۔ علی میاں علامہ اقبال کے فلسفے سے بیحد متاثر تھے۔ ان کی نکھری ہوئی تحریروں پر اکثر اقبال کے مسحور کن شعروں کی چھاپ ملتی ہے۔ دوران تحریر اقبالیات کو فراموش کر دینا شاید اُن کے بس سے باہر تھے۔ بعض اوقات وہ نثر میں وہی سب کچھ کہتے تھے جو علامہ اقبال نے نظم میں بیان کرنے کی طرح ڈالی تھی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا علی میاں علامہ اقبالؒ کے خوابوں کی سنہری تعبیر تھے علامہ اقبال نے امت مسلمہ کو علی میاں کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ ایسے مسلمانوں کو دیکھنا چاہتے تھے جو اہل حق کے لئے خوشبو دینے والے پھول کی مانند ہوں اور باطل کے لئے ننگی تلوار۔ مولانا علی میاں علامہ اقبالؒ کے شعروں کی شرح بن کر امت کے سامنے آئے۔ اور امت کو علم وادب کے بیمثال خزانے دیکر ۸۰ سال کی عمر میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔
علی میاں کو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور ولیٔ کامل شاہ حضرت عبدالقادر رائے پوریؒ جیسے اساطین امت سے استفادہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بزرگان دین کی توجہ کا طفیل تھا یا قدرت کا کرشمہ کہ علی میاں کو اس دنیا میں وہ مقبولیت اور عظمت حاصل ہوئی جو سعیدوں اور خوش نصیبوں کے حصے میں بھی کم ہی آتی ہے۔
وہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ انہیں جامعہ دمشق، جامعۃ الازہر اور جامعہ مدینہ منورہ کی رکنیت کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ مسلم پرسنل لاء کے صدر بھی تھے۔ اور رابطہ عالم اسلامی کے رکن اساسی بھی۔ حق تعالیٰ نے انہیں عزت ومقبولیت اپنے خزانۂ عظمت سے اپنے شایانِ شان عطا کی تھی۔
علی میاں کو شاہ فیصل ایوارڈ، تمغۂ شاہ برونئی اور متحدہ عرب امارات کے عظیم الشان ایوارڈ بھی عطا ہوئے۔ اور کلید کعبہ کا اعزاز بھی آپ کو بخشا گیا۔ جو تمام ہندوستانی مسلمانوں کے لئے باعث صد افتخار تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام عہدے اور تمام اعزازات کی شخصیت سے فروتر تھے۔ علی میاں کی عظیم الشان شخصیت کی وجہ سے ان عہدوں میں جان پڑی۔ اور ان کی شناخت ہوئی ایسا نہیں ہے کہ عہدوں کی وجہ سے علی میاں جانے پہچانے گئے ہوں۔
مولانا علی میاں جہاں علم دوست تھے۔ عالم باوقار تھے۔ ادیب کامل تھے۔ صلح جو تھے۔ وہیں وہ یکسوئی اور متانت کو پسند کرنے والے بھی تھے۔ نزاعی امور سے انہیں وحشت ہوتی تھی۔ اور امت کے اختلاف پر ان کا دل تڑپ اُٹھتا تھا۔ قضیہ دارالعلوم دیوبند کے موقعے پر انہیں رنجیدہ دیکھا گیا۔ اور جب مسلک دیوبند کے دو ٹکڑے ہو گئے تو شوریٰ کے رکن ہونے کے باوجود وہ تادم آخر مجلس شوریٰ کی کسی میٹنگ میں شریک نہ ہو سکے۔ انہیں دارالعلوم دیوبند کے ٹکڑے ہو جانے اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ کے ساتھ کھلی ناانصافی ہونے کا قلق تھا۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ پھر کبھی مجلس شوریٰ میں بحیثیت ممبر کے شریک نہ ہو سکے۔
دین اسلام کے ساتھ ساتھ خاندانِ نبوت سے بھی انہیں والہانہ قسم کا تعلق تھا۔ ہمیں یاد ہے کہ جب مولانا منظور نعمانیؒ کے صاحبزادے کی بدنام زمانہ کتاب "واقعۂ کربلا" منظر عام پر آئی اور اس میں اسلامی تاریخ کے پرخچے اُڑائے گئے اور نواسہ رسولؐ کی شہادت کا کھل کر مذاق اُڑایا گیا۔ تو ان کا دل تڑپ اُٹھا۔ اور ان کی آنکھیں نمناک ہو گئیں۔ علی میاں کے وہ آنسو جو نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مظلومیت پر ان کی آنکھوں سے بے اختیار ٹپکے تھے وہ رائیگاں نہیں جائیں گے۔ اُن کی تربت قیامت تک ان گرم گرم آنسوؤں کی وجہ سے ٹھنڈی رہے گی۔ اور آسمان جنت سے ان کی آخری آرام گاہ پر شبنم برستی رہے گی۔ جو آنکھیں نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے چھلک اٹھی ہوں۔ انہیں کون بے نور کر سکتا ہے۔ وہ ہزاروں من مٹی کے نیچے بھی انشاء اللہ پُر نور رہیں گی۔۔ اور قیامت تک پُر نور رہیں گی۔
کچھ عرصہ پہلے ان پر فالج کا حملہ بھی ہوا تھا۔ مولانا کافی وقت تک علیل رہے۔ پھر اللہ کے فضل وکرم سے وہ بالکل ٹھیک ہو گئے تھے۔

شاید اللہ انہیں اس دنیا سے مفلوج بنا کر اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔ وہ صحت مند ہو کر پھر ملک وملت کی خدمت میں منہمک ہو گئے تھے۔ ماہِ مبارک انہوں نے لکھنؤ میں گزارا۔ تراویح کی نماز بھی وہ لکھنؤ میں ادا کرتے رہے۔ ۲۱ ویں شب کو قرآن حکیم ختم ہو جانے پر وہ اپنے وطن تکیہ رائے بریلی آگئے اور بیسویں صدی کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر بروز جمعہ کو وہ اللہ کی آخری کتاب کی تلاوت میں مصروف تھے۔ اسی وقت ان کے قلب میں بے چینی محسوس ہوئی۔ اور اس دنیا کے بنانے والے نے انہیں اسی وقت اپنے پاس بلانے کی دعوت دی۔ جب وہ قرآن حکیم کی تلاوت کے ذریعہ اللہ ہی سے محوِ کلام تھے۔ ان کی ساری زندگی کی طرح ان کا انجام بھی بخیر ہوا۔ اور وہ ایمان تقوے کی سلامتی کے ساتھ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ان کے تمام متعلقین اور معتقدین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

حق تو یہ ہے کہ علی میاں اپنے نرم ونازک لہجے میں مومنانہ تڑپ کے ساتھ "حق بیانی" کا خوبصورت فریضہ انجام دے رہے تھے۔ اور ساری دنیا ہمہ تن گوش بن کر ان کے میٹھے لب ولہجے کی شیرینی سے محظوظ ہو رہی تھی۔ مگر اب ان کے رخصت ہو جانے پر اُن کی روح کو مخاطب کر کے ہم یہ شعر دہرانے پر مجبور ہیں۔

زمانہ بڑے شوق سے سُن رہا تھا
تم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

ایک اور صدمہ

ماہنامہ "طلسماتی دنیا" کو بیسویں صدی کے آخیر میں ایک اور صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ برادرِ محترم عثمان صاحب جو طہور استوتیس ممبئی کے مالکان میں سے تھے۔ دل کا دورہ پڑ جانے سے انتقال کر گئے۔ وہ ایک تبلیغی اجتماع میں شرکت کرنے کیلئے بھوپال تشریف لے گئے تھے۔ ۲۹ نومبر کو بھوپال ہی میں انہیں اٹیک ہوا۔ اور وہ جاں بحق نہ ہو سکے۔ ان کی نعش کو بذریعہ طیارہ ممبئی لایا گیا۔ اور ناریل باڑی قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ ہزاروں سوگواروں نے ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

برادر عثمان صاحب ایک کھلے دل کے انسان تھے۔ اللہ کے بندوں سے ہمدردی کا اظہار ان کا خاص وطیرہ تھا۔ شگفتہ مزاجی اور ملنساری ان کی فطرتِ ثانیہ تھی۔ وہ دوستوں کو ٹوٹ کر چاہتے تھے۔ اور اپنے دشمنوں کو بھی فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔ انہیں فراموش کر دینا بھی آسان نہ ہو گا۔ اپنی زندگی تک ان کی یاد آئے گی۔

مرحوم نے اپنی وفات کے بعد شریک حیات، بہن بھائی کے علاوہ لڑکے اور ۳ لڑکیاں بھی چھوڑی ہیں۔ مرحوم بوقت ارتحال ۵۶ برس کے تھے۔ ان کی موت تبلیغ دین کرتے ہوئے اپنے وطن سے کوسوں دور ہوئی۔ انشاء اللہ بروز محشر ان کا حشر شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

ادارہ طلسماتی دنیا اُن کی ناگہانی جدائی پر رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ رب العٰلمین ان کی بشری لغزشوں کو صرفِ نظر کرے اور ان کی تمام نیکیوں کو قبول کر کے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

ادارہ طلسماتی دنیا ان کے برادر میاں ابوبکر صاحب سے، ان کی شریکِ حیات سے، اور اُن کے صاحب زادوں اور صاحبزادیوں سے نیز اُن کے تمام احباب ومتعلقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اور عثمان بھائی کے لئے یہ دعا کرتا ہے

"آسماں اُن کی لحد پر شبنم افشانی کرے"

غزلیں

زندگی بھر کی یہ کمائی ہے
صرف دو گز زمین پائی ہے
آج اپنوں سے چوٹ کھائی ہے
آج دنیا سمجھ میں آئی ہے
کسی چوکھٹ پہ وہ نہیں جھکتے
جنکی اس در تلک رسائی ہے
آپ کا سر جھکے نہ دنیا میں
ہم نے دانستہ چوٹ کھائی ہے
جسکی خاطر بنی خدائی ہے
اس کا بستر فقط چٹائی ہے
بجلیاں ہی قصوروار نہیں
آگ ہم نے بھی کچھ لگائی ہے
دشمنوں نے لحاظ رکھا ہے
دوستوں نے ہنسی اڑائی ہے
اُف وہ لمحہ کہ جسکی خاطر نور
میں نے کل زندگی گنوائی ہے

ہر تمنا دھری کی دھری رہ گئی
زندگی برف تھی دھوپ میں بہہ گئی
اب چھپانے سے بھی فائدہ کچھ نہیں
حالِ دل تو تمہاری نظر کہہ گئی
ملنے جلنے سے اک کام تو یہ ہوا
نفرتوں کی جو دیوار تھی ڈھے گئی
مال و زر کے لئے بھائی لڑتے رہے
میرے حصے میں ماں کی دعا رہ گئی
نور ٹوٹی نمازی کی پھر بھی نیند
مسجدوں کی اذاں گونجتی رہ گئی

نور امروہوی
شارجہ

محمد اجمل انصاری

درس ۵۳ — قسط ۵۳

درسِ عملیات

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

نقش مسدس نقش مسدس کے کل خانے ۳۶ ہوتے ہیں۔ نقش مسدس پُر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۱۰۵ کم کریں۔ حاصل تقسیم کو خانۂ اوّل میں رکھ کر نقش بھرنا شروع کریں۔ اگر تقسیم برابر نہ ہو تو ایک بچنے کی صورت میں ۳۱ ویں خانے میں ۲ بچنے کی صورت میں ۲۵ ویں خانے میں ۳ بچنے کی صورت میں ۱۹ ویں خانے میں ۴ بچنے کی صورت میں ۱۳ ویں خانے میں ۵ بچنے کی صورت میں ۷ ویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔

مثال کے طور پر حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے "جامع" اس کے اعداد ہوتے ہیں ۱۱۴، اگر آپ کو اس اسم "یا جامع" کا نقش بنانا ہو تو سب سے پہلے اس کے مجموعی اعداد میں سے ۱۰۵ کم کر دیں۔ اس کے بعد اس کو ۶ سے تقسیم کر دیں۔

کل اعداد ۱۱۴
کم کئے ۱۰۵
۹

۶) ۹ (۱
۶
۳

خارج تقسیم ایک آیا۔ اور تقسیم برابر نہ ہو سکی۔ باقی رہے ۳۔ اب نقش اس طرح بنے گا۔

۱۱۴	۲۱	۱۷	۴	۹	۳۷	۲۶
۱۱۴	۲۰	۱۸	۲۸	۳۵	۱۰	۳
۱۱۴	۵	۸	۳۴	۲۹	۲۳	۱۵
۱۱۴	۳۰	۳۳	۱۱	۲	۱۶	۲۲
۱۱۴	۷	۶	۲۴	۱۴	۲۷	۳۶
۱۱۴	۳۱	۳۲	۱۳	۲۵	۱	۱۲
	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴

دیکھئے میزان ہر طرف سے برابر آ رہی ہے۔

چال مسدس دور اوّل

آخری خانہ

				۳۷	۲۶
۱۹					
۷					
	۳۱	۱۳		۱	

پہلا خانہ

نقش مسدس کے دور اوّل کی چال پر غور کرتے ہوئے ۳۱ ویں ۲۵ ویں، ۱۹ ویں، ۱۳ ویں، ساتویں اور پہلے اور آخری خانے کو ذہن میں رکھیئے۔

یہ وہ خانے ہیں جہاں تقسیم برابر نہ ہونے کی صورت میں آپکو ایک عدد کا اضافہ کرنا ہے اور پہلے خانے سے نقش شروع کر کے آخری خانے پر ختم کرنا ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ بعض اہم امور میں مسدس کا نقش جس تیزی سے کام کرتا ہے اُس تیزی اور سرعت سے دوسرے نقوش کام نہیں کرتے۔ اس لئے عاملین مسدس کی زحمت اُٹھاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

باب۔ گریختہ و مفقود الخبر لوگوں کا مسئلہ

خدا کی بنائی ہوئی اس وسیع و عریض دنیا میں خدا کے بے شمار بندے دوران سفر لاپتہ اور مفقود الخبر ہو جاتے ہیں یا ناراض اور خفا ہو کر گھر سے بھاگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اُن کے اہل خانہ پریشان ہو کر مارے مارے پھرتے ہیں اور ان کی واپسی کی فکر اُن سب کے لئے ایک اہم ترین اور افسوسناک مسئلہ ہوا کرتی ہے۔ بعض لوگ گھر سے فرار ہو کر کسی جگہ مقیم ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے بیوی بچے، والدین اور بہن بھائی رو رو کر خود کو ہلکان کئے رکھتے ہیں۔ اور عاملین ان کو واپس بلانے میں اور ان کا سُراغ لگانے میں کبھی کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اور کبھی ناکام بھی رہتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی واپسی اور اُن کا سُراغ لگانے کیلئے اکابرین نے جو روحانی فارمولے تجویز کئے ہیں۔ اُن کو اس کتاب میں برائے خدمتِ خلق نقل کیا جا رہا ہے۔ تاکہ عاملین ان فارمولوں سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ کے بندوں کو بھی فائدہ پہونچائیں۔

انسانوں کے علاوہ بے جان چیزیں بھی گھر میں سے گم ہو جاتی ہیں۔ اور لوگ خود چیزیں رکھ کر بھی بھول جاتے ہیں۔ ایسی گم شدہ چیزوں کے بارے میں بھی اس کتاب میں اہم فارمولے پیش کئے جا رہے ہے انشاءاللہ ان فارمولوں سے عاملین کو زبردست فائدہ ہوگا اور اللہ کے وہ تمام بندے بھی ان روحانی فارمولوں سے مستفیض ہوں گے جو اپنے گم شدہ اور مفرور رشتے داروں کے سلسلے میں پریشان ہیں۔ اور اُن کی واپسی کے لئے ہزاروں لاکھوں روپے بھی برباد کرتے ہیں۔ پھر اکثر انہیں اپنے رشتے دار کی واپسی کے لئے مایوسی اور محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

"صنم خانۂ عملیات" کا یہ باب تمام قارئین کے لئے روحانی مرکز دیوبند کی طرف سے اور اس ناچیز کیطرف سے ایک عطیہ ہے۔ اور ہم سب کے واسطے خداوند تعالیٰ کی ایک خصوصی عطا ہے۔

ان فارمولوں کو گہرے تجربات کے بعد برائے استفادہ یہ ناچیز اپنے تمام قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ اللہ کے بندے ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اکابرین کے ان فارمولوں کی قدر کریں گے۔ اور اس ناچیز کو بھی دعاءِ خیر میں یاد رکھیں گے۔

طریقہ ۱ سورۃ والضحیٰ ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ اور جب وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى پر پہونچیں تو مفرور کا نام مع اسم والدہ لیں۔ اس عمل کو ایک دن کرنے کے بعد سورۃ والضحیٰ زعفران سے لکھ کر قرآن حکیم کے ۱۵ ویں سپارے میں رکھ دیں۔ اور وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى کے بعد مفرور کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں اور اس کے بعد سورۃ پوری کر لیں۔ انشاءاللہ بہت جلد بھاگا ہوا شخص واپس آجائیگا۔ یا اس کی خیریت کی اطلاع موصول ہوگی۔

طریقہ ۲ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۃ یٰسین کی تلاوت کریں اسطرح کہ ہر مُبین پر سات مرتبہ "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پھر اِرْجِعْ فلاں ابن فلاں سات مرتبہ کہہ کر سات مرتبہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پڑھیں۔ اس طرح لگاتار ۱۱ روز تک یہ عمل کریں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مفرور یا گم شدہ کا نام لیں۔ اس کی ماں یا باپ کا نام بھی لیں۔ انشاءاللہ بہت جلد وہ شخص اپنے گھر لوٹے گا۔ ورنہ اس کی خیر و عافیت کی اطلاع ملے گی۔

طریقہ ۳ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر نقش کے نیچے مفرور کا نام اور اس کے والدین کا نام لکھ کر کسی چرخے پر نقش باندھیں اور چرخے کو اُلٹا دس منٹ تک گھمائیں۔ ۳ دن تک یہ عمل کر کے چھوڑ دیں۔ انشاءاللہ بہت جلد مفرور واپس آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۹	۲۶۲	۲۶۶	۲۵۲
۲۶۵	۲۵۳	۲۵۸	۲۶۳
۲۵۴	۲۶۸	۲۶۰	۲۵۷
۲۶۱	۲۵۶	۲۵۵	۲۶۷

طریقہ ۴ مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر کسی انار کے درخت پر لٹکائیں۔ انشاءاللہ مفرور حاضر ہوگا۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مفرور کا اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

یا بدوح
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ
یا بدوح
یا بدوح
فلاں ابن فلاں حاضر شو
یا بدوح
یا بدوح
یا بدوح
یا بدوح

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر سبز رنگ کے ریشمی کپڑے میں پیک کر کے کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں۔ اور درخت کے نیچے سوا کلو چینی اور سوجی ز ردونوں کا وزن سوا کلو ہو ڈالیں۔ انشاءاللہ چند ہی روز میں مفرور اپنے گھر لوٹے گا۔

۷۸۶

بحق جبرائیل والتوریت	فلاں ابن فلاں حاضر شو	بحق میکائیل والانجیل
ابوبکرؓ و عمرؓ	کھیعص لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ۵ ۱۱۵۱۱۷ ۵ ۲۱۱۹۱۶	عثمانؓ و علیؓ
بحق اسرافیل والزبور	۶۱ ۶۱ ۵۱ / ۱۶۰ ۵۶۱۱ ۱۱۶۱	بحق عزرائیل والفرقان

طریقہ ۶
اگر کوئی شخص گھر سے بھاگ جائے یا لاپتہ ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر چرخے میں باندھیں اور چرخے کو آدھے گھنٹے تک اُلٹا گھمائیں۔ اس عمل کو ۱۲ روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ وہ شخص لوٹ آئے گا یا پھر اس کے ٹھکانے کا سُراغ ملے گا یا پھر اس کی اطلاع موصول ہوگی۔ اس عمل کو اگر عشاء کے بعد کریں تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بستم راہِ مشرق فلاں ابن فلاں

ب	د	و	ح
ح	و	د	ب
د	ب	ح	و
و	ح	ب	د

(دائیں جانب:) بستم راہِ جنوب فلاں ابن فلاں
(بائیں جانب:) بستم راہِ شمال فلاں ابن فلاں

بستم راہِ مغرب فلاں ابن فلاں

طریقہ ۷
مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر کسی بھی درخت پر لٹکائیں۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں بیقرار ہو کر بھاگا ہوا شخص اپنے گھر واپس آجائے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

	۶	
۷		۱
۸	۵	۲
۹		۳
	۴	

(کونوں میں:) شمالی — مشرقی — عبد الرحیم [illegible]
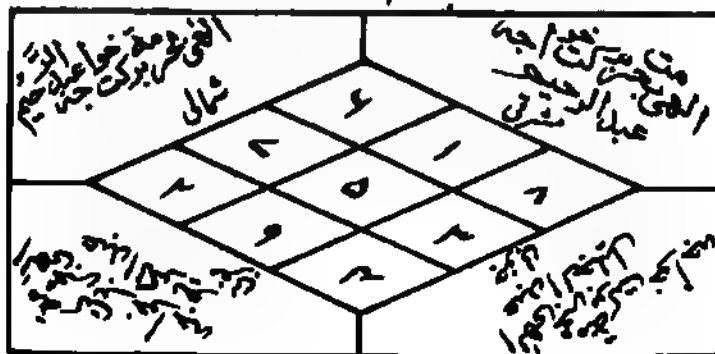
برائے واپسی
فلاں ابن فلاں

طریقہ ۸ اگر کوئی شخص ناراض ہو کر گھر سے چلا جائے تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اسی شخص کے گھر کی چھت پر پتھر کے نیچے دبا دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کی واپسی ہو گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ		
کٓھٰیٰعٓصٓ	فلاں ابن فلاں باز آید	حمعسق
س ل ا م ق و ل ا م ن ر ب ر ح ی م		

طریقہ ۹ اگر کوئی مرد یا عورت گھر سے فرار ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گھر میں لٹکا دیں انشاء اللہ بہت جلد وہ گھر واپس آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۱	۲۲۴	۲۲۷	۲۱۳
۲۲۶	۲۱۴	۲۲۰	۲۲۵
۲۱۵	۲۲۹	۲۲۲	۲۱۹
۲۲۳	۲۱۸	۲۱۶	۲۲۸

کٓھٰیٰعٓصٓ — کٓھٰیٰعٓصٓ — بسم اللہ — بسم اللہ

فلاں ابن فلاں باز آید

طریقہ ۱۰ اگر کوئی شخص گم ہو جائے یا کوئی اغوا کر لے یا فرار ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اسی کے گھر میں بھاری پتھر کے نیچے دبا دیں۔ پتھر کا وزن ۵ کلو سے کم نہ ہو۔ انشاء اللہ بہت جلد وہ اپنے گھر لوٹ آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ	حضرت ابوبکر صدیقؓ	حضرت ابراہیم بن ادہمؒ
حضرت عمر فاروقؓ	فلاں ابن فلاں باز آید	حضرت عثمان غنیؓ
حضرت ابراہیم بن ادہمؒ	حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ	حضرت ابراہیم بن ادہمؒ

طریقہ ۱۱ اگر کوئی شخص فرار ہو جائے تو اس آیت کو لکھ کر اس کے گھر میں لٹکا دیا۔ انشاء اللہ وہ شخص بہت جلد واپس آجائے گا۔ آیت شریفہ کو اس طرح لکھیں۔

وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰی یاالٰہی فلاں ابن فلاں باز آید بحق آیتِ پاک

طریقہ ۱۲ اگر کوئی شخص گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کسی انار کے درخت پر لٹکا دیں۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہ شخص واپس آجائے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بحق حضرت آدم و حوا	و بحق حضرت موسیٰ و ہارون
علیہم السلام	صلوٰۃ علیہم اجمعین

برائے واپسی
فلاں ابن فلاں

طریقہ ۱۳ اگر کوئی شخص ناراض ہو کر گھر سے چلا گیا ہو تو ۱۴ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اس کی واپسی کی دعا کریں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار گیارہ دن تک کریں۔ انشاء اللہ جلد ہی اس کی واپسی ہوگی۔

طریقہ ۱۴ اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو گیا ہو۔ یا بیوی گھر سے جھگڑ کر چلی گئی ہو۔ یا اولاد اپنے ماں باپ سے جھگڑ کر چلی گئی ہو یا کسی اور بنا پر کوئی شخص اپنے گھر سے لاپتہ ہو گیا ہو اور ان کو بلانا مقصود ہو تو لاپتہ انسان کا نام الگ الگ حروف میں لکھیں۔ اور نام کے ہر حرف کو ق اور س کے درمیان لکھتے جائیں۔ مثلاً اگر لاپتہ انسان کا نام زید ہے تو اس کو اس طرح لکھیں۔
ق ز س۔ ق ی س۔ ق د س۔
اس کو طلسم کی صورت میں اس طرح لکھیں گے۔ قزس۔ قیس۔ قدس۔ اس طرح کے ۵۷ تعویذ بنائے جائیں۔ ان میں سے ۱۲ تعویذ دریا میں ڈالیں۔ ۱۲ کو آگ کی حرارت دیں۔ ۲۱ کو درخت پر باندھیں۔ ۲۱ کو کسی کے اُجاڑ مکان میں بھاری پتھر کے نیچے دبا دیں۔ اگر ان تعویذوں کو اس وقت تیار کریں۔ جب قمر برج منقلب میں ہو تو انشاء اللہ بہت جلد نتائج برآمد ہوں گے۔

طریقہ ۱۵ اس نقش کو لکھ کر سبز کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ بھاگا ہوا شخص بہت جلد واپس آجائیگا۔
نقش یہ ہے۔

یامعید ۷۸۶ یامعید

د	ی	۷۰	م
۶۹	۴۱	۳	۱۱
۴۲	۷۲	۸	۲
۹	۱	۴۳	۷۱

یامعید برائے واپسی یامعید
فلاں ..... ابن ..... فلاں

طریقہ ۱۶ اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ لاپتہ انسان کا بہت جلد سُراغ ملے گا۔ اور انشاء اللہ وہ بہت جلد اپنے گھر واپس آجائے گا یا اُس کی اطلاع موصول ہوگی۔

۷۸۶

۱۶	۱۲۴۸۹۱	۱۸۲۰
۳۶	۱۲۲۴۹۳۰	۱۱۲
۱۱۳	یا باسط اجب یا جبرائیل	۴۲۰

ایاک نعبد وایاک نستعین

برائے واپسی فلاں ابن فلاں

طریقہ ۱۷ اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو گیا ہو تو مندرجہ ذیل عبارت حسب ذیل طریقے سے لکھ کر وزنی پتھر کے نیچے دبا دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد بھاگا ہوا شخص واپس آجائے گا۔

۷۸۶

بحرمتہ شیخ فرید گنج شکر

برائے واپسی

فلاں ابن فلاں

طریقہ ۱۸ تین روز تک نمازِ فجر کے بعد ۴۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر مفرور کی واپسی کی دعا کریں۔ انشاء اللہ واپس آجائے گا۔

طریقہ ۱۹ یہ آیت اس طرح لکھیں کہ درمیان میں مفرور کا نام مع اسمِ والدہ لکھ کر ۸ ویں سپارے میں وہاں رکھ دیں جہاں یہ آیت مذکور ہے۔ انشاء اللہ چند دنوں کے بعد مفرور واپس آجائے گا۔ (زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں)

سیصیب الذین اجرموا صغار عند اللہ و عذاب شدید بما کانوا یمکرون

طریقہ ۲۰ جمعہ کے دن بوقت چاشت دو رکعت نماز پڑھے۔ نماز سے فراغت کے بعد سات مرتبہ سورۃ ضحیٰ (سپارہ نمبر ۳۰) پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ یَاجَامِعُ الْعَجَائِبْ یَارَادَّ کُلِّ غَائِبٍ یَاشَتَّاتُ یَامَنْ مَقَالِیدُ الْاُمُوْرِ بِیَدِہٖ اجْمَعْ عَلَیَّ ضَائِعِی اوفلاں ابن فلاں لَاجَامِعُ لَہٗ اِلَّا اَنْتَ فَاِنَّکَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

طریقہ ۲۱ لوہے کے تالے پر ۱۲ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور قفل بند کر کے کوری ہانڈی میں ڈال دیں۔ اور ہانڈی میں پانی ڈال کر چولہے پر رکھ دیں۔ اور ہلکی آنچ پر ہانڈی کو پکائیں ۳ دن تک ایک گھنٹے اسی طرح پکانے کے بعد اس ہانڈی کو جنگل میں تالے سمیت دبا دیں۔ انشاء اللہ مفرور جلد ہی واپس آجائے گا۔

طریقہ ۲۲ کم عمر بچہ اگر گم ہو جائے تو اس نقش کو لکھ کر کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں۔ تعویذ کو ہرے کپڑے میں پیک کریں۔

یا محصی یا محصی

بچہ کا نام	ماں کا نام

یا محصی یا محصی

طریقہ ۲۳ اس نقش کو لکھ کر موم جامہ کر کے ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ اس کے بعد لوبان سے دھونی دے کر انار یا امرود کے درخت پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ مفرور بہت جلد واپس آجائیگا۔

۷۸۶

ابن فلاں

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فلاں ابن فلاں
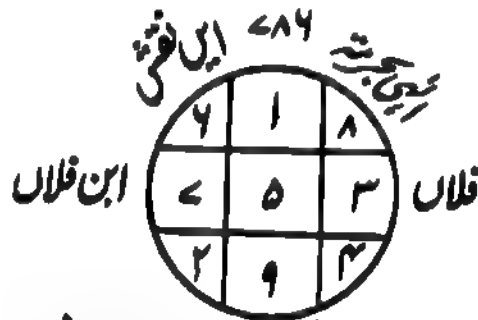
بے چین و بے قرار گردد تا وقتیکہ حاضر نہ شود

طریقہ ۲۴ اس نقش کو لکھ کر چرخے میں باندھ کر ۷ دن تک کبھی الٹا گھمائیں کبھی سیدھا گھمائیں انشاء اللہ سات دن کے اندر اندر مفرور واپس آجائے گا۔

یا تنکفیل

یا بدوح
فلاں بن فلاں جلد آئے

یا دردائیل

طریقہ ۲۵ مفرور اگر زنجیروں میں بھی قید ہے تو انشاء اللہ واپس آئے گا۔ ایک دائرہ کاغذ پر اس طرح بنائیں جیسے نیچے بنا ہوا ہے۔ پھر ایک گوبر کا کیڑا پکڑ لائیں۔ اگر نر مادہ کا امتیاز

ہوجائے تو بہتر ہے۔ عورت معذور ہو تو مادہ کیڑا پکڑ کر لائیں۔ اگر مفرور مرد ہو تو نر کیڑا پکڑ کر لائیں۔ امتیاز نہ ہوسکے تو کوئی سا بھی کیڑا پکڑ کر لے آئیں۔ دائرے کے بیچ میں ایک سوئی گاڑ دیں۔ اور کیڑے کو باریک سے ڈورے میں باندھ دیں۔ جیسے ہی کیڑا دائرے میں چلے گا۔ مفرور بہت جلد حاضر ہوگا۔
دائرہ اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

فاستبقوا الخیرات
انّہ علٰی رجعہ لقادر

ارجعو فلاں ابن فلاں
الی
ھذ المکان

این ما تکونوا

طریقہ ۲۶ اگر کوئی شخص فرار ہوگیا ہو یا لاپتہ ہوگیا ہو یا کوئی شخص اغوا کر کے لے گیا ہو۔ ہر صورت میں یہ نقش سیسے کی پلیٹ پر لکھ کر اپنے گھر میں دفن کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہ واپس آجائے گا۔ روزانہ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ" تین سو مرتبہ پڑھ کر اس کی واپسی کی دعا بھی کرتے رہیں۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اِنَّا للہ
وانّا الیہ
راجعون

کُلٌّ الینا راجعون

کُلٌّ الینا راجعون

برائے واپسی
فلاں ابن فلاں

قسط ۱۳

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حکیم الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

الجلیل

حق تعالیٰ کا ۴۲واں صفاتی نام الجلیل ہے۔ جلیل کے معنیٰ ہیں بڑا، اور بزرگ ـــ یہ اسم الٰہی جلالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۷۳ ہیں۔

اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے اندر عظمت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ ان اوصافِ حمیدہ کو اختیار کرے۔ جو انسان میں بڑائی اور عظمت پیدا کرتے ہیں۔ اور جن کو اختیار کرکے اربابِ دنیا انسان کی عزت و توقیر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد "یاجلیلُ" سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں اپنی محبت پیدا کردیں گے۔

بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ ستّر مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد رکھے اور آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے تو وہ تین چلّوں کے بعد صاحبِ جلال ہوجائے گا۔ اور لوگوں پر اس کا رعب اور ہیبت قائم ہوجائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۷ روز تک اس اسمِ الٰہی کو روٹی پر سات مرتبہ لکھ کر کھائے اور روزانہ ایک سادی روٹی خیرات کرے تو ۴۰ دن میں صاحبِ کمال ہوجائے۔ اور مخلوق اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۸ گرام چاندی اور ایک گرام سونا ملاکر ایک پترا تیار کرائے اور اس پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کراکر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے تو تمام دشمنوں پر اس کا رعب قائم ہوجائے اور اپنے پرائے سب اس کی توقیر کرنے لگیں۔ اور ماتحت لوگ اس کے حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور رہوں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ج	ل	ی	ل
ل	ی	ل	ج
ل	ج	ل	ی
ی	ل	ج	ل

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مقدمہ میں پھنس گیا ہو اور اس کے خلاف لوگ جھوٹی گواہی دینے پر تُلے ہوتے ہوں تو ایک ہزار مرتبہ "یاجلیلُ" پڑھ کر دعا کرے کہ گواہوں کی زبان بند ہوجائے۔ انشاء اللہ اس عمل کے بعد وہ گواہی دینے پر قادر نہ ہوسکیں گے۔

اگر کوئی شخص چاندی کی انگشتری میں "یاجلیلُ" کندہ کراکر پہنے تو جس حاکم کے پاس جائے گا عزت پائے گا اور حاکم اس کی بات مانے گا۔

اگر کوئی شخص دورانِ سفر دس مرتبہ اپنے سامان پر "یاجلیلُ" پڑھ کر دم کردے تو وہ سامان چوری سے محفوظ رہے گا۔

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ خلق خدا کو مسخر کرلے تو اس اسمِ الٰہی کو چالیس دن تک ۷۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ـــ انشاء اللہ مخلوق مسخر ہوجائے گی اور پڑھنے والا لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جائے گا۔

اگر کوئی بچہ آسیب زدہ ہو تو اس اسم الٰہی کو ۷ ہزار مرتبہ پڑھیں اس کے بعد ایک کاغذ پر سات مرتبہ یہ اسم الٰہی

لکھیں اور چاروں طرف آیت الکرسی لکھ دیں۔ انشاء اللہ بچہ صحت مند ہو جائے گا اور اثرات سے چند ہی دنوں میں نجات مل جائے گی۔

اگر کوئی شخص سولہ ہزار مرتبہ چالیس دن تک اس اسم کو پڑھے گا جو بھی مقصد ہوگا۔ اس کا پورا ہو جائے گا۔

شادی ہونے کے بعد اپنی بیوی سے خلوت کرنے سے پہلے دو رکعت نفل شکرانہ پڑھیں۔ اس کے بعد اس اسم الٰہی کو گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اور کسی میٹھی چیز پر دم کر کے اپنی دلہن کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ میاں بیوی میں بے مثال محبت ہو جائے گی۔

"یاجلیلُ" کا عامل بننے کیلئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ۶۲۵۰ مرتبہ اس کا ورد کرنا چاہیئے۔ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد صرف ۷۳ مرتبہ روزانہ کافی ہے۔

"یاجلیلُ" کا نقش تمام مقاصد اور تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ اس نقش کو جس مقصد کے لئے بھی دیا جائے گا۔ اس میں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ اور جس بیماری کے لئے دیا جائے گا اس بیماری سے مریض کو نجات مل جائے گی۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو مرتب کرتے وقت عامل اپنا رُخ مشرق کی طرف کر کے یک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۲۱	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۷	۲۲
۱۲	۲۶	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۳	۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۰	۲۸
۲۷	۲۴	۲۲
۲۱	۲۹	۲۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کی طرف کر لے اور دو زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۹	۱۷	۲۴
۲۵	۱۶	۲۲	۱۰
۲۰	۱۲	۲۳	۱۸
۱۵	۲۶	۱۱	۲۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں۔ اور اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱	۲۷	۲۵
۲۹	۲۴	۲۰
۲۳	۲۲	۲۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، خ، ل، ع، د یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو مرتب کرتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کر لے اور الٹی پالتی مار کر مرتب کرے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۱۵	۱۳	۲۵
۱۲	۲۶	۱۹	۱۶
۲۳	۱۱	۱۷	۲۲
۱۸	۲۱	۲۴	۱۰

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اور اس کو لکھتے وقت عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۹	۲۱
۲۲	۲۴	۲۷
۲۸	۲۰	۲۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو مرتب کرتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب جنوب کرلے اور اپنی ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر مرتب کرے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۱۰	۱۸	۲۱
۱۷	۲۲	۲۳	۱۱
۱۹	۱۶	۱۲	۲۶
۱۳	۲۵	۲۰	۱۵

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۷	۲۱
۲۰	۲۴	۲۹
۲۸	۲۲	۲۳

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان نقوش پر ۳۷ مرتبہ "یا جلیل" پڑھ کر دم کردے تو ان کی تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہو جائے۔

ان نقوش کو لکھتے وقت عامل کا یہ یقین ہونا چاہیئے کہ اس دنیا میں کوئی بھی مصیبت اور مرض اس وقت تک رفع نہیں ہو سکتا جب تک مالکِ کون ومکاں کی مرضی نہ ہو۔ اس لئے نقوش لکھتے وقت عامل کا دھیان مالک کی طرف ہونا چاہیئے۔ اور اسی سے مقاصد میں کامیابی کی دعا کرنی چاہیئے۔ ہر مریض کو پینے کے صرف ۱۱ نقش دیئے جائیں اور باندھنے والے نقش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کرنے کی تاکید کی جائے۔ (باقی آئندہ)

ہر مرض کا علاج

اس نقش کو لکھ کر کالی روشنائی سے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور ۹ نقش زعفران سے لکھ کر ۳ دن تک دن میں ۳ بار صبح دوپہر شام پلا دیا کریں۔ انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا۔ شفاء ہوگی۔ اور صحتِ کاملہ عطا ہوگی۔

اس نقش کو عطارد کی ساعت میں لکھیں گے تو اس کی تاثیر بہت جلد سامنے آئے گی انشاء اللہ۔ اگر ساعات کا علم نہ ہو تو بدھ کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔ نقش کو آتشی چال سے پُر کریں۔ جو لوگ آتشی چال کو نہیں سمجھتے ان کی رہنمائی کے لئے نمبر ڈال دیئے ہیں جس ترتیب سے نمبر ہیں اسی ترتیب سے نقش لکھیں۔

۷۸۶

یا رب میکائیل ۶	یا قیوم ۱	یا رب جبرائیل ۸
یا قیوم ۷	یا قیوم ۵	یا قیوم ۳
یا رب اسرافیل ۲	یا قیوم ۹	یا رب عزرائیل ۴

محبت والا شوہر

شوہر کے سونے کے بعد گیارہ سو مرتبہ "یا مومنُ" پڑھ کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں۔ اور یہ تصور کریں کہ میں عرش کے سائے میں ہوں اور شوہر نیچے ہے۔ جب یہ تصور قائم ہو جائے تو اٹھ کر سوتے ہوئے شوہر پر دم کردیں۔ پھر اپنے بستر پر چلی جائیں اور شوہر کا تصور کرتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ اس عمل سے جو آپکو ایک مہینے میں صرف ۳ مرتبہ کر کے چھوڑ دینا ہے۔ شوہر کیطرف سے بداخلاقی، غصہ اور زیادتی کا سلسلہ موقوف ہو جائے گا۔ اور وہ محبت کرنے والا شوہر بن جائیگا۔

قسط ۳۱

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ ابراہیم یہ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے چودھویں سورۃ ہے۔ اس کی تلاوت سے گھر کی تمام آفات ختم ہوجاتی ہیں۔

اس سورۃ کی پہلی آیت آلرٰ کو اگر کوئی شخص ۲۵۴۱ مرتبہ ۲۱ روز تک پڑھے تو اس کا قلب روشنیوں کی — آماجگاہ بن جائے۔ اور اسرارِ ربانی کا انکشاف اس کے قلب پر ہونے لگے۔

اگر کوئی شخص دعا مانگ مانگ کر تنگ آچکا ہو اور بظاہر اس کی دعا قبول نہ ہوتی ہو اور وہ یہ محسوس کرتا ہو کہ اس کی دعا تاثیر سے محروم ہے۔ تو اس کو چاہئے کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد ۷ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ۳۹ مرتبہ "یا سمیع الدعا" پڑھا کرے۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد زبان میں تاثیر پیدا ہوگی اور دعائیں بھی پُر اثر ہوجائیں گی اس کے بعد وہ شخص اپنے لئے اور دوسروں کے لئے جو بھی دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔ اور مقاصد پورے ہوں گے۔

اگر کسی کے ہاتھ پیر میں درد ہو اور وہ درد علاج کے بعد بھی ٹھیک نہ ہوتا ہو تو اس سورۃ کی آیت ۱۲ کا نقش بنا کر دائیں بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کے درد سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵۶	۱۰۵۹	۱۰۶۲	۱۰۴۹
۱۰۶۱	۱۰۵۰	۱۰۵۵	۱۰۶۰
۱۰۵۱	۱۰۶۴	۱۰۵۷	۱۰۵۴
۱۰۵۸	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۶۳

تمام آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ رہنے کیلئے اس سورۃ کی آیت ۳۲ اور ۳۳ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ ہر مصیبت اور ہر پریشانی سے حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۸۷	۳۵۹۰	۳۵۹۳	۳۵۷۹
۳۵۹۲	۳۵۸۰	۳۵۸۶	۳۵۹۱
۳۵۸۱	۳۵۹۵	۳۵۸۸	۳۵۸۵
۳۵۸۹	۳۵۸۴	۳۵۸۲	۳۵۹۴

اگر کسی کی کوئی چیز چوری ہوگئی ہو تو سورۃ ابراہیم کی آیت ۴۲ کا روٹی پر لکھ کر ان تمام افراد کو کھلائیں جن پر شبہ ہو چور اس روٹی کو حلق سے نیچے نہیں اتار سکے گا۔

داد کھجلی اور کینسر جیسے امراض کیلئے اس سورۃ کی آیت ۲۶ کو ۶۷۶ مرتبہ ۳ دن تک وقت مقررہ پر پڑھیں اور آخر میں کہیں داد کھجلی کینسر آئے دجو بھی مرض ہو اس کا نام اسی طرح لیں) بحکم الٰہی تو ختم ہوجا۔ انشاء اللہ ۳ دن کے بعد صحت کی صورت بنے گی — اس سورۃ کے نقش کو اگر اپنے گھر میں فریم میں کر کے آویزاں کرلیں تو گھر میں رزق کی فراوانی ہو۔ اور خیر و برکت حد سے زیادہ ہو۔ نیز پریشانیوں سے نجات ملے۔ اگر اس نقش کے نیچے بیٹھ کر سورۃ ابراہیم کی تلاوت روزانہ یا ہفتے میں ایک بار بھی کرلیا کریں تو اس نقش کی تاثیر میں اور بھی اضافہ ہوجائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۴۵۶	۶۱۴۶۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۵۱
۶۱۴۵۴	۶۱۴۴۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۵۷
۶۱۴۵۹	۶۱۴۵۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۴۸
۶۱۴۴۹	۶۱۴۵۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۶۲

(باقی آئندہ)

قسط ۱۰

اعمالِ ناسوتی

ولیوں اور درویشوں میں جو خاص مقامات روحانی طور پر مانے جاتے ہیں۔ ان سب سے پہلا مقام "مقام ناسوت" ہے۔ اس مقام کا تعلق مادی جسمانی اور ظاہری حالات سے وابستہ ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ان اعمال کو ہم ترجیح دے رہے ہیں جن کا تعلق جسمانی اور ظاہری امراض سے ہے۔

● از قلم: حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

یٰس اعمالِ ناسوتی کا دسواں عمل یٰسین ہے۔ اس کے عدد ۷۰ ہیں۔ یہ حروف جس سورۃ کے شروع میں آئے ہیں۔ وہ قرآن حکیم کی بہت اہم اور مشہور و معروف سورۃ ہے۔ احادیث نبوی سے یہ ثابت ہے کہ یہ سورۃ قرآن حکیم کا دل ہے۔ عاملین کے نزدیک بھی یہ سورۃ حد سے زیادہ اہمیت اور فضیلت رکھتی ہے اور اس کی چلہ کشی سے عاملین بیشمار فائدے اٹھاتے ہیں۔ اس سورۃ کی تلاوت نزع کی حالت میں بیمار کو سنانا مسنون ہے۔ اور اس کی تلاوت سے جان کنی کی تکلیف میں آسانی ہوجاتی ہے۔

سورۂ یٰسین میں لفظ مُبین سات جگہ آیا ہے۔ اور ہر مُبین کی ایک الگ تاثیر ہے۔

یٰسین کے عمل کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۷۰ مرتبہ "یٰسین مُبین" پڑھا جائے اور ستر دن تک پڑھا جائے۔ جب ستر دن پورے ہوجائیں تو عامل دنیا کی ہر مشکل کے لئے خواہ وہ اپنی ہو یا پرائی دعا کرے۔

جن بیماروں کا حال بُرا ہو اور علاج سے بھی انہیں سکون نہ ہو تو ایسے مریضوں کو عامل پانچ خانوں کا نقش بنا کر دے اور تاکید کر دے کہ اس نقش کو مریض ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ فی الفور اثر کرے گا اور طبیعت ٹھیک ہوجائے گی۔

عامل اس نقش کے نوّے روپے مریض سے وصول کرسکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

یٰسین مُبین	
یٰسین مُبین	یٰسین مُبین
یٰسین مُبین	یٰسین مُبین

جس عامل نے "یٰسین مُبین" کی حسب طریقہ زکوٰۃ ادا کردی ہوگی۔ وہ جس پر بھی ۷۰ مرتبہ یٰسین مُبین پڑھ کر دم کریگا وہ مریض ٹھیک ہوجائے گا۔ مریض کی غیر موجودگی میں اگر عامل نے یٰسین مُبین ستر مرتبہ پڑھ کر کسی کا نام لے کر اس کے لئے دعا کی۔ تب بھی دعا قبول ہوجائے گی۔ اور وہ بفضلِ خداوندی تندرست ہوجائے گا۔

اسی طرح اس کا عامل جس کو بھی یہ پانچ خانوں والا نقش دے گا اس کو اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی۔

بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کرنے والے کو چاہئے کہ وہ پہلے دن اور آخری دن یعنی ۷۰ ویں دن سورۂ یٰسین سات مرتبہ پڑھ کر یٰسین مُبین پڑھنا شروع کرے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ صرف ۷ مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔ پانچ خانوں والا نقش مقدمہ کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔ اور تسخیر و مقبولیت کے کاموں میں بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک مریض پر ایک دن دعا پڑھنے کا ہدیہ اگر اس کے گھر جا کر پڑھتا ہے۔ نوّے روپے سے زیادہ نہ لے۔ اور اگر گھر بیٹھ کر پڑھتا ہے تو ۷۰ روپے سے زیادہ نہ لے۔ اگر اس کے خلاف کرے گا تو عمل ضائع ہوجائے گا۔

یہ عمل خاص طور پر ان لوگوں کے لئے "خزانۂ قدرت" ہے جو پہلے سے بھی سورۂ یٰسین کے عامل ہیں۔ وہ خاص طور پر اس عمل سے استفادہ کر کے اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچاسکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

محمد اجمل انصاری

مستقل عنوان ـــــــ انسانی مسائل کا روحانی حل ـــــــ

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کیلئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

روحانی علیات سے واقفیت کی خواہش

سوال از (نام مخفی) ـــــــ مدینہ منورہ

امید ہے کہ اللہ رب العزت کے کرم و فضل سے آپ صحت و عافیت سے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ ظاہری اور باطنی وسائل سے آپ کو بے انتہا نوازے۔ (آمین)۔ کیوں کہ آپ جیسے بلند ہستی کی ہماری قوم کو بہت ضرورت ہے۔ ایک ایک فرد کو ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ کی ہر حرکت میں برکت عطا فرمائے۔

آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا دو سال پہلے دیکھا تھا۔ اور حال میں چھٹی پر انڈیا جا کر گزشتہ مہینوں کی چند کاپیاں ساتھ لے آیا۔ آپ کا رسالہ تعریف کا محتاج نہیں۔ پڑھ کر بس دل سے دعا نکلتی ہے۔ سوچ کر خوشی ہوتی ہے کہ اس زمانے میں سینکڑوں افراد کے لئے ایک نئی راہ، ایک نئی روشنی میسر ہوئی۔ جو ابتک عام نہ ہوئی تھی۔ اور صرف خاص اشخاص کی حد تک تھی۔

روحانی ڈاک، خوابوں کی تعبیر اور دوسرے مضامین پڑھ کر بے انتہا خوشی ہوتی ہے۔ اور آپ کی علمی حیثیت کا احساس ہوتا ہے۔ آپ سے فیض حاصل نہ کرنا شاید ہماری بدقسمتی ہوگی۔ آپ مجھے ادنیٰ طالب علم سمجھیں۔ اور آپ اپنی علمی عملی اور روحانی بزم میں تھوڑی سی جگہ عنایت فرمائیں۔

جناب والا ویسے پڑھنے اور سیکھنے کا شوق مجھے بچپن سے رہا ہے۔ روحانی علیات کے متعلق صرف اتنا جانتا ہوں کہ یہ ایک گہرا علم ہے۔ دلچسپی ہونے کے باوجود کسی صاحب علم سے ملاقات نہ ہو پائی۔ عاملوں کے پاس اس لئے نہیں جاتا تھا کہ اندازہ کرنا میرے لئے مشکل ہوتا کہ کون فاضل عامل ہے۔ اور کون جاہل عامل ہے۔ اور جاہل عامل کی صحبت ظاہر ہے خود کی عاقبت برباد کرنا ہے۔

جناب والا میرے نانا صاحب جن کا انتقال میرے بچپن میں ہو گیا تھا۔ ایک علمی شخصیت تھے۔ اور روحانی علیات کے بھی ماہر تھے۔ سُنا ہے کہ وہ اپنے دیوان خانہ میں جنات سے ملاقات کرتے تھے۔ خیر آپ سے ادبانہ گزارش اور التجا ہے کہ آپ میری رہبری فرمائے۔ اس میں میں الف بے سے ابتدا کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی فرما کر آپ مجھے اس علم کی ابتدائی کتابیں روانہ کریں۔ جو آپ کی نظر میں زیادہ مفید ہیں یا پھر آپ جیسے بہتر سمجھیں میری رہنمائی فرمائیں۔ تاکہ میں اس علم کو سمجھ سکوں۔ اور عمل کروں۔

آپ کے رسالوں میں درسِ علیات، اعمالِ ناسوتی ـــــــ کرشمۂ اعداد، علم الاعداد، علم جفر، علم نجوم وغیرہ قسط وار آتے ہیں۔ چوں کہ میں سعودی میں ہوں۔ ہر ماہ کا رسالہ حاصل کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ گزشتہ رسالوں کی ترتیب بھی نہیں ہے۔ اس لئے زحمت کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔ اس ناچیز کے لئے کتابوں کا بندوبست فرمائیں۔ اس پر جتنا خرچ آئیگا۔ انشاء اللہ میں فوراً D.D بنا کر روانہ کر دوں گا۔ اس سلسلے میں آپ کا یا ادارہ کا A/c No اور بینک کا پتہ معلوم کرائیں۔ میری شادی ہوئے تقریباً ۶ سال ہو گئے۔ دو بچیوں کا باپ

ہوں۔ میری پریشانی یہ ہے کہ میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں لیکن شادی کے بعد سے یہ آرزو پوری طرح تکمیل نہ ہوئی۔ شادی کے بعد ۳ سال تک انڈیا میں رہا لیکن میری ملازمت دوسرے شہر میں تھی۔ اور میں مہینہ یا پندرہ دن میں ایک بار دو چار دن کے لئے گھر آتا۔ اور پھر جدا ہو جاتا۔ آخر اس ملازمت سے صرف جدائی کی وجہ سے پریشان ہو کر چھوڑ دی۔ اور میسور ہی میں کچھ کرنے کی ٹھانی۔ ملازمت یا تجارت کچھ نہ ہوا۔ جو بھی مواقع ملتے میسور کے باہر ہی ملتا۔ ایک سال اس طرح ٹھوکریں کھا کر آخر زندگی کی ضرورتوں سے عاجز آ کر سعودی آنا پڑا۔ شادی کے بعد سے ابتک یہ بات خاص طور سے نوٹ کر رہا ہوں کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ زیادہ عرصہ تک ساتھ نہیں رہ سکتا۔ حالات مجھے جدا کر دیتے ہیں میری بیوی روتی ہے تڑپتی ہے۔ میری اور میری بیوی کی ہر دم خواہش ہے کہ ہم دونوں ایک ساتھ گزاریں۔ لیکن کامیابی حاصل نہیں ہو رہی ہے۔

مہربانی فرما کر اس سلسلے میں کوئی راستہ تجویز فرمائیں تو آپ کا مشکور و ممنون رہوں گا۔

میری بیوی پر کچھ خاص اثرات تھے۔ ان کا گھر میسور کے سرقاضی صاحب کے گھر کے پاس تھا۔ (سرقاضی صاحب رسید پیراں، جو کافی مشہور علمی اور عملی ہستی تھے۔ وہ خود اس بچی کی تلاش میں ان کے گھر آئے۔ اور فرمایا کہ غیبی طور سے اس بچی کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے۔ اور ان کے والدین کو نصیحت کی کہ اس لڑکی کو کسی عامل کے پاس نہ لیجائیں۔ اور نہ ہی اس کا فال کسی سے کھلائیں۔ جیسے جیسے یہ بڑی ہوگی۔ اس میں خداداد صلاحیتیں اور درجات حاصل ہوں گی۔ جو کسی عامل کو بہت ریاضت اور محنت کے بعد بھی مشکل سے حاصل ہوں گی۔

میری بیوی کہتی ہیں کہ حضرت جی (سرقاضی صاحب) مجھ سے بڑا لاڈ کرتے ہیں۔ میری عزت کرتے اور مجھے اچھی اچھی نصیحت کرتے۔ اور قرآن و حدیث پڑھاتے۔ اور جب میری بیوی ۱۳ ۱۴ سال کی تھی تو ان کا انتقال ہو گیا۔

شادی سے پہلے تک میری بیوی کے حالات الگ تھے۔ لمبے لمبے خواب دکھائی دیتے۔ کئی کئی عجیب جگہوں کی سیر ہوتی۔ خواب کے ذریعہ ذکر الٰہی کونسا کرنا یہ بھی بتایا جاتا۔ قرآن شریف کی آیتیں پڑھائی جاتیں۔ جو جاگنے تک یاد رہتے۔ وہ سب میری بیوی ایک ڈائری میں نوٹ کیا کرتی تھی۔ ہر جمعرات پابندی سے ذکر کرتی۔ دنیا کی محفلوں میں ان کا دل نہیں لگتا تھا۔ غیب کی باتیں بھی کچھ معلوم ہو جاتی تھیں۔ اس دوران میری بیوی کو یہ بھی بتایا گیا کہ ان کا شوہر کیسا ہوگا۔ ویسے میری بیوی کسی عامل سے نہیں ملا کرتی تھی۔ اس لئے ان کی رہنمائی نہ ہوسکی۔ اُن پر جو کچھ گزرتا۔ اپنی ڈائری میں قید ہوتا رہا۔

لیکن ہماری شادی کے بعد یہ سب کم ہو گیا ——— وہ خوابوں میں بھی کمی آگئی۔ لیکن پورے طور سے بند نہیں ہوا ہے۔ میری بیوی کہتی ہے کہ اب وہ بات نہیں رہی جو پہلے تھی۔ کیوں کہ اب دُنیاوی زندگی میں جڑ گئی ہوں۔ بچوں کی پرورش وغیرہ ذمہ داریوں سے ضروری ذکر بھی نہیں ہو رہا ہے۔ اس لئے بہت فرق آچکا ہے۔ اس کے باوجود یہ مسئلہ اپنی جگہ ہے۔ کہ میں اپنی بیوی سے اکثر جدا رہتا ہوں اگر ساتھ رہنے کی کوشش کرتا ہوں تو پریشانی گھیر لیتی ہے اور حالات مجبور کر دیتے ہیں کہ میں رزق کی تلاش میں جدا ہو جاؤں۔

مہربانی فرما کر فال و حاضرات کے ذریعہ میری رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جواب خدا کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی۔ اور اُن حضرات سے بھی آمنا سامنا کیا جو تعویذ گنڈوں کو از راہِ ناواقفیت اور از راہِ کم عقلی گمراہی اور شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اُن لوگوں کے خلاف بھی محاذ آرائی کی جو تعویذ گنڈوں کے ذریعہ فی الحقیقت گمراہی پھیلا رہے ہیں۔ اور جو روحانی عملیات کی آڑ میں اللہ کے سادہ لوح بندوں کو لوٹ بھی رہے ہیں اور اُن کے عقیدوں کو بھی خراب کر رہے ہیں۔

حق تعالیٰ شانہٗ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے طلسماتی دنیا کو مقبولیت عامہ عطا کی۔ اور اُسے تمام مسلم حلقوں میں محبوبیت کی دولت سے نوازا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا علماء میں، عقلاء میں، دینی تعلیم یافتہ لوگوں میں، دنیاوی تعلیم یافتہ حضرات میں، بچوں میں عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں میں اور ہر ہر مسلک کے ماننے والوں میں یکساں طور پر مقبول ہے۔ اور یہ سب ہمارے رب کا فضل و کرم ہے اور ان کی بے پایاں عنایات کا نتیجہ ہے۔

جس وقت ہم نے اس تحریک کا آغاز کیا تھا اس وقت ہم

خوابوں میں بھی یہ بات نہیں سوچ سکتے تھے کہ دنیا کے کونے کونے میں ہماری آواز پر لبیک کہنے والے پیدا ہو جائیں گے۔ اور بزرگوں کی طرف سے اس درجہ پذیرائی اور نوجوانوں کی طرف سے اس قدر حوصلہ افزائی ملے گی کہ جو اس دورِ ناقدری میں ممکن نہیں ہے۔

ربِ کریم کا فضل و کرم ہے کہ ملک اور غیر ملک میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے چاہنے والوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور روحانی تحریک کا دائرہ بھی دن بدن اور لمحہ بہ لمحہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

آپ نے ہماری روحانی تحریک کو جن الفاظ میں سراہا ہے۔ اور آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مضامین کی جن پُرخلوص الفاظ میں تعریف و تحمید کی ہے وہ قابلِ قدر ہے۔ ہم اُس پروردگار کے شکر گزار ہیں جس نے اپنے بندوں کے قلوب میں ہماری قدر و منزلت پیدا کی۔ اور ہمارے الفاظ کو دلوں پر اثر انداز ہونے کے قابل بنایا۔ دعا کریں کہ حق تعالیٰ نیت کی صفائی جذبات و احساسات کی پاکیزگی کے ساتھ ہمیں اسی طرح روحانی تحریک کو زندہ رکھنے کی اور اپنے بندوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے اپنے اور اپنی بیوی کے جو حالات تحریر کئے ہیں۔ وہ قابل غور ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی پر کوئی غیبی قوت اثر انداز تھی۔ اور وہ آپ کی بیوی کے حق میں غیر مضر تھی۔ اسی لئے آپ کے خاندانی بزرگ نے آپ کو اس بات کی ہدایت کی تھی کہ آپ اپنی بیوی کو بغرضِ علاج کسی عامل کے پاس نہ لیجائیں۔ کیوں کہ بیوی کو کسی غیر مرئی چیز کے زیرِ اثر محسوس کر کے علاج کرتا۔ اور وہ غیبی طاقت آپ کی بیوی کا پیچھا چھوڑ دیتی۔ اور اس سے ایک طرح کا روحانی نقصان ہوتا۔ لیکن شادی کے بعد وہ طاقت خود بخود رفتہ رفتہ بے اثر ہو گئی۔ اور آپکی بیوی کو جو روحانی بشارتیں بذریعۂ خواب ہوا کرتی تھیں وہ موقوف ہو گئیں۔ یا ان کی تعداد کم ہو گئی۔

آپ پر بھی خدا مہربان ہے۔ اسی لئے آپ شادی کے بعد محفوظ رہے۔ ورنہ اس بات کا اندیشہ تھا کہ اُس عورت کے ساتھ نکاح کر کے جو کسی غیبی طاقت کے زیرِ اثر تھی۔ آپ کسی پریشانی کا شکار ہو جاتے۔ یا آپ کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی۔ کیوں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی عورت پر کسی جن کا اثر ہو یا کسی چیز کے کوئی عورت زیر سایہ ہو تو اس کا شوہر مالی اور جانی نقصان کا شکار ضرور ہوتا ہے البتہ آپ کی بیوی کے ساتھ دوری اور جدائی اسی اثر کا شاخسانہ ہو سکتی ہے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ اگر آپ اپنا روحانی علاج کرائیں گے اور اپنی حفاظت کے لئے کوئی اقدام کریں گے تو انشاء اللہ یہ جدائی اور فرقت دور ہو جائے گی۔ اور اللہ آپ دونوں میاں بیوی کے درمیان فاصلوں کو ختم کر دے گا۔ اگر آپ روزانہ سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مُبین پر سترہ مرتبہ "یا سلامُ" پڑھا کریں اور آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں تو انشاء اللہ ۳ ماہ کے لگاتار اس عمل سے آپ دونوں کے درمیان کی جدائی دور ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ دونوں کی قربت کے اسباب پیدا کرے گا۔ بہتر ہے کہ اس عمل کے بعد آپ روزانہ اپنی قربتوں کی دعا بھی کیا کریں۔

آپ مجھ سے مراسلت جاری رکھیں۔ انشاء اللہ میں آپ کی ہر ممکن رہنمائی کرتا رہوں گا۔ اور آپ کی مطلوبہ کتب اور رسائل بھی بھجوانے کی کوشش کروں گا۔

آپ روزانہ ۳۶۰ مرتبہ "یا مُغنیُّ" بھی پڑھا کریں یہ اسمِ الٰہی بھی آپ کے لئے باعثِ نجات اور ذریعۂ ترقی بنے گا اس کے ساتھ ساتھ روزانہ سو مرتبہ درود شریف بھی پڑھنے کا معمول بنائیں۔ نماز پنجگانہ کی پابندی رکھیں اور نماز کو صحیح وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابیؓ نے یہ دریافت کیا تھا کہ سب سے بڑی نیکی کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ نماز کا صحیح وقت پر پڑھنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ اس لئے آپ نماز بر وقت ادا کرنے کی عادت ڈالیں اور اوپر والے عملیات کے ساتھ ساتھ روزانہ سورۂ یٰسین کو مُبین در مُبین پڑھنے کا معمول بنائیں۔ مُبین در مُبین کا مطلب یہ ہے کہ پہلی مرتبہ سورۂ یٰسین شروع کریں۔ پہلے مُبین تک پھر دوسری مرتبہ دوسرے مُبین تک پھر تیسری مرتبہ تیسرے مُبین تک اسی طرح ساتویں مرتبہ ساتویں مُبین تک پڑھ کر لائیں۔ آٹھویں مرتبہ شروع سے آخر تک پڑھیں۔ یہ عمل چالیس دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کے دل میں نورانیت پیدا ہو گی۔ اس کے بعد آپ کا اگلا خط آنے پر کچھ رہنمائی کر سکوں گا۔

زبان بندی کا عمل

سوال از: ص، غ ——— شارجہ۔
کچھ رشتے داروں کی ریشہ دوانیوں اور کرنی کرتوت کی وجہ سے میرا بیٹا بالکل ہی مجھ سے فرنٹ ہوگیا ہے اور مجھ سے اکثر زبان چلاتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ کوئی ایسا عمل آپ بتائیں کہ اُس کی زبان میرے حق میں بند ہوجائے۔
مجھے امید ہے کہ آپ آنے والے شمارے میں میرے سوالوں کا جواب دے کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

جواب اپنے صاحبزادے کیلئے آپ اپنے ہاتھ سے یہ نقش منگل کے دن صبح کو سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر کالی روشنائی سے لال کاغذ پر لکھیں۔ اور اس نقش کو لال ہی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے کسی بھی کانٹوں دار درخت کی جڑ میں دبادیں۔ یا پھر گھر میں کسی ایسی جگہ دبادیں جہاں کچھ اندھیرا سا ہو۔
نقش یہ ہے۔ چال کے لئے ایک سے ۱۶ تک نمبر ڈال دیئے گئے ہیں۔ اسی ترتیب سے نقش پُر کریں۔

۸ ۲۹	۱۱ ۳۲	۱۴ ۳۶	۱ ۲۲
۱۳ ۳۵	۲ ۲۳	۷ ۲۸	۱۲ ۳۳
۳ ۲۴	۱۶ ۳۸	۹ ۳۰	۶ ۲۷
۱۰ ۳۱	۵ ۲۶	۴ ۲۵	۱۵ ۳۷

زبان بند کردم فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں

نقش کے نیچے فلاں ابن فلاں کی جگہ پہلے صاحبزادے کا اور اپنا نام لکھنا۔ اس کے بعد اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھنا۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد آپ یہ محسوس کرینگی کہ آپکے صاحبزادے آپ کے سامنے بے ادبی، گستاخی اور بدزبانی کرنے سے محفوظ ہیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت آپ قبلے کی طرف اپنی پشت کریں۔ اور اس کو موم جامہ کرتے وقت اور کپڑے میں پیک کرتے وقت بھی اپنی پشت قبلے ہی کی طرف رکھیں۔
اور نقش مرتب کرتے وقت منہ میں تھوڑا سا موم رکھ لیں۔
تو نقش ——— انشاء اللہ جلدی اثر دکھائے گا۔

تعمیرات کی رہنمائی

سوال از: محمد مسلم ——— مغربی چپارن (بہار)
میں آپ کا طلسماتی دنیا ہر ماہ پڑھتا ہوں۔ اور اس سے میں بہت متاثر بھی ہوا ہوں۔
میں گھر کی تعمیر کرانا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے میں آپ سے مشورہ لینا چاہ رہا ہوں۔ کہ کس دن اس کی نیو رکھی جائے۔ اور کس رُخ کا۔ اور کیسے کیسے گھر کی تعمیر کرایا جائے۔ تاکہ گھر میں شیطان جن، بھوت وغیرہ کی دخل اندازی نہ ہو — اور سب لوگ خوش خرم رہیں۔ گھر میں برکت رہے۔ سب لوگ امن و چین سے رہیں۔ ہمارے گھر میں ۳۰ افراد ہیں۔ اس کے لئے دو مکان بنوایا جائے گا۔ (دو الگ الگ مکان)۔
ہم لوگ دو بھائی ہیں۔
کدھر بیت الخلا رکھا جائے، کدھر جنگلہ رکھا جائے۔ کدھر دروازہ رکھا جائے۔ اور کدھر رسوئی گھر وغیرہ۔ تاکہ بدشگونی نہ جھیلنا پڑے۔ دروازے پر کس چیز کا پیڑ لگانا چاہیئے۔ ذرا تفصیل سے بتادیجئے گا۔ میں آپ کا زندگی بھر شکرگزار رہوں گا۔ تفصیل سے اور صاف صاف لکھنے کی زحمت گوارا کریں گے۔

جواب چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ کے درمیان کسی بھی بدھ کو اپنے مکان کی بنیاد رکھوائیں۔ اور مکان کا دروازہ جانب مشرق رکھیں۔ بنیاد کے وقت مکان کے چاروں گوشوں میں لوہے کے چار ٹکڑے لیکر جن کا وزن ایک ٹکڑے کا سو گرام سے کم نہ ہو — ان پر اکیس اکیس مرتبہ سورۃ طارق سپارہ ۳۰ کی آخری ۳ آیات پڑھ کر دم کریں۔ اور انہیں مکان کے چاروں گوشوں میں دفن کردیں۔ جب بنیادیں بھرجائیں اور صحن زمین تک اُٹھ جائیں۔ تو اس کے بعد چاروں سائڈ کی ایک ایک میٹر تک جو دیواریں اُٹھیں ان میں بالکل نئی اینٹ یا نیا پتھر استعمال کریں۔ اور ہر ایک اینٹ یا ہر ایک پتھر پر ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کردیں۔ اس کے بعد چنائی کرائیں۔
بیت الخلا کا رُخ شمال وجنوب کی طرف رکھیں۔ اس طرح کہ قضائے حاجت کے وقت نہ قبلے کا سامنا ہو نہ پُشت ہو۔ کمروں کے دروازے رکھنے میں یا جنگلے فٹ کرانے میں اپنی آسانی اور آرام دیکھیں۔ لیکن گھر میں کسی بھی جانب کوئی ایسا روشندان

نہ کھولیں نہ کوئی نالی اور پتلانا ایسا قائم کریں جس سے پڑوسیوں
کو کوئی تکلیف پہنچے۔ مکان کی تعمیر کے وقت آس پاس کے لوگوں
کی تکالیف اور آرام کا لحاظ رکھنا ہر اُس انسان کا شیوہ ہے
جو صاحبِ ایمان ہو اور اللہ سے ڈرتا ہو۔ جو لوگ اپنی آسانی
اور آرام کی خاطر اپنے پڑوسیوں کی تکالیف اور اُن کے نقصانات
کا لحاظ نہیں رکھتے۔ وہ چہرے مہرے کے اعتبار سے اور ظاہر
افعال و اعمال کے اعتبار سے کتنے بھی بڑے اور اچھے کیوں نہ
ہوں فی الحقیقت وہ چھوٹے لوگ ہوتے ہیں۔ اور فی الاصل وہ
بُرے لوگ کہلانے کے مستحق ہیں۔

رسوئی گھر کا دروازہ اگر جانبِ شمال ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ
پھر جانبِ جنوب ہو۔

جس دن گھر کی تعمیر مکمل ہو جائے گھر میں سورۂ بقرہ ایک
مرتبہ ختم کرالیں یا خود پڑھ لیں۔ اور کچھ غریبوں کو جن کی تعداد
طاق ہو یعنی ۷، ۹، ۱۱ یا ۲۱ وغیرہ کھانا کھلادیں۔ اس کے بعد اس
مکان میں رہائش اختیار کریں۔

دونوں مکان کا دروازہ اگر جانبِ مشرق رکھنا ممکن نہ
ہو تو ایک کا جانبِ مشرق رکھیں۔ اور ایک کا جانبِ شمال بہتر
یہ ہے کہ دونوں مکان کا دروازہ جانبِ مشرق کریں۔

گھر میں خیر و برکت کے لئے صرف تعمیر کو اہمیت نہ دیں۔
بلکہ گھر میں نماز اور تلاوتِ قرآن کی پابندی کے ساتھ ساتھ
حق داروں کی مدد کی عادتوں کو اپنائیں اور اس بات کی
کوشش کریں کہ پڑوسیوں کی حق تلفی اور دل شکنی نہ ہو۔
یاد رکھیں شرعاً اپنے گھر کے چاروں طرف دس دس مکانوں تک
پڑوسیوں کا اطلاق ہوتا ہے۔

اگر آپ نے ان تمام اُصولوں کو پیش نظر رکھا تو انشاء اللہ
آپ کو اپنے مکان میں روحانی سکون بھی میسر رہے گا۔ اور
جسمانی آرام بھی اور آپ خیر و برکت سے بھی انشاء اللہ محروم نہیں
رہیں گے۔

ایک آیت کی جانکاری

سوال از: سمیر اختر انصاری ——— میرا ضلع تھانہ۔

میں طلسماتی دنیا کا ہر ماہ بے صبری سے انتظار کرتا ہوں
آپ کے اس رسالے نے تو میرا دل جیت لیا ہے۔ جب تک
یہ رسالہ میرے ہاتھ میں نہیں آتا۔ میں بک اسٹال کے چکر
کاٹتا ہوں۔ ویسے تو آپ کا رسالہ اب ہر ماہ کی پہلی دوسری
یا پھر تیسری تاریخ تک مل ہی جاتا ہے

آپ کے پچھلے کچھ شماروں کا مطالعہ کیا تو اس میں مجھے
عمل تسخیر یعنی "باب تسخیر" صنم خانۂ عملیات مئی ۱۹۹۶ء صفحہ ۱۱ پر
نمبر ۳ پڑھا۔ لیکن اس میں آپ نے لکھا ہے کہ جو درج ذیل ہے
"نوچندی جمعرات کو مندرجہ ذیل آیت کریمہ تین ہزار مرتبہ پڑھے
اس کے بعد کسی بھی" وغیرہ وغیرہ۔ اس میں آپ نے عمل کا طر
تو لکھ دیا ہے لیکن جو آیت کریمہ تین ہزار مرتبہ پڑھنا ہے وہ
اس میں لکھا ہی نہیں ہے۔

برائے مہربانی کسی قریبی شمارے میں میرے اس
سوال کا جواب دیں۔ تاکہ میرے ساتھ ساتھ تمام پڑھنے وال
کو بھی معلوم ہوجائے۔

جواب شمارہ مئی کے صفحہ ۱۱ فائل ۱۹۹۶ء میں جس آیت کا
ہے۔ اُس سے مراد یہ آیت ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۰ اس آیت کو ۳ ہزار مرتبہ
پڑھ کر سرمہ پر دم کر کے حسب قاعدہ استعمال کرنا ہے۔

نوچندی جمعرات؟

سوال از: (ایضاً)

نوچندی جمعرات سے کیا مراد ہے۔؟

جواب نوچندی جمعرات قمری مہینے کی پہلی جمعرات کو کہتے
اگر اس جمعرات کو چاند عقرب میں ہو تو اس کی ا
ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے نوچندی جمعرات کو کسی بھی عمل
اہتمام سے پہلے کیلنڈر ضرور دیکھ لیا کریں۔ ہر کیلنڈر میں
کی تفصیل درج ہوتی ہے۔

نقش بنانے کا طریقہ

سوال از: (ایضاً)

کسی بھی قسم کا نقش مثلث یا مربع نقش بناتے وق
سے پہلے کھڑی لکیر کھینچے یا آڑی لکیر۔

امید ہے کہ آپ میرے اس خط کا جواب عنقریب
شمارے میں "روحانی ڈاک" کے کالم میں دیں تو بڑی مہ

جواب نقش کوئی سا بھی بنائیں پہلے سطر بائیں سے
کھینچیں۔ پھر اوپر سے نیچے کی طرف۔ صحیح طریقہ

لیکن اگر اس کے برعکس بھی سطریں کھینچ لی جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔

طریقۂ توبہ کی فرمائش

سوال از: (نام مخفی)۔۔۔۔ مالیر کوٹلہ۔

میں آپ کا جو طلسماتی دنیا پڑھ رہا ہوں۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ پیاسے کو پانی لگتا ہے اور وہ بھی اُس ٹائم جب کہ وہ پیاس پوری شدت اختیار کر چکی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا کریگا س لئے کہ آپ کا رسالہ صرف ایک رسالہ ہی نہیں بلکہ ایک چھا زندگی کا ساتھی بھی ہے۔ کیوں کہ آپ سب کی خدمت مرف ہدمت خلق ہی سوچ کر کر رہے ہیں۔

میں آپ سے ایک اپنی پریشانی کا حل پوچھنا چاہتا ہوں اُمید ہے کہ آپ میری اس پریشانی کا حل ضرور بتا دیں گے۔ اُمید ہے راس بھی آئے گی انشاء اللہ۔

پریشانی یہ ہے کہ میں بہت زیادہ بُرائی سے بچنے کی رشش کرتا ہوں۔ مگر شیطان کے جال میں پھنس ہی جاتا ں۔ اور ایسے ایسے گناہ کر اپنے گناہ دیکھتے ہوئے ایسا محسوس تاہے کہ روزِ محشر میں سب سے زیادہ گناہ گاروں کی صف میں نے کا اندیشہ ہے۔ بلکہ یقین سا ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ ہین، آپ کوئی ایسا عمل یا وظیفہ، ورد بتائیں کہ اللہ تعالیٰ پنے پچھلے گناہ معاف کر دے۔ اور آگے گناہ سے بچنے کی توفیق دے۔ (آمین)

آپ کا زندگی بھر احسان مانتا رہوں گا۔ خدا آپ کے ے خاندان کا بھلا کرے۔ (آمین)

عمل کوئی ایسا بتائیں جو میں آسانی سے کر سکوں۔

بندے کا اپنے گناہوں پر نادم اور شرمسار ہونا بہت اچھی بات ہے۔ اور یہ صحتِ ایمانی کی دلیل ہے۔ جو گناہ کرنے کے بعد شرمندہ اور نادم ہوتے ہیں اللہ انہیں گناہوں کی معافی طلب کرنے کی توفیق بھی عطا کر دیتا ہے۔ ہے توبہ کی توفیق مل جاتی ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ توبہ کی توفیق اسی کو عطا ہوتی ہے ن کے گناہوں کو معاف کرنے کا ارادہ فرما لیتا ہے۔ سب ہی سے ہوتی ہیں۔ خطاؤں سے کوئی بھی مبرا نہیں ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر انسان بھول اور نسیان سے مرکب ہے۔ غلطی آدمیت کے خمیر میں شامل ہے ہر بنی آدم خطا کار ہے۔ اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے بہترین خطا کار وہ لوگ ہیں جو گناہ کرنے کے بعد اللہ سے رجوع کرنے والے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے گناہوں کا احساس ہے اور آپ اپنی خطاؤں اور لغزشوں پر شرمندہ ہیں۔ تو یقین کریں کہ آپ میں قوتِ ایمانی موجود ہے۔ آپ اپنے رب سے اپنی خطاؤں کی معافی طلب کریں۔ استغفار کریں۔ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی کم سے کم روزانہ ۳ تسبیحات پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کے اندر روحانیت پیدا ہوگی۔ اور رب العلمین آپ کو اپنے دامنِ رحمت میں سمیٹ لے گا۔ اللہ غفور ہے۔ رحیم ہے۔ کریم ہے۔ وہ اپنے بندوں کی خطائیں معاف کرنے کیلئے ہر آن ہر لحہ تیار رہتا ہے۔ اس کی شان ہی نرالی ہے۔ جب بھی کوئی بندہ اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کے چند قطرے لاکر اپنے بڑے بڑے گناہوں کی بھی معافی طلب کرتا ہے تو بندے کے ہاتھ اُٹھانے میں دیر لگتی ہے۔ اللہ کو معاف کرنے میں دیر نہیں لگتی۔

آپ روزانہ اپنے گناہوں کی معافی بھیگی پلکوں کے ساتھ طلب کریں۔ اور یقین رکھیں آپ کی کوئی بھی فریاد بارگاہِ ایزدی میں رائیگاں نہیں جائے گی۔ معافی کی مہلت اور جلدی کا کوئی طریقہ اور وظیفہ طے نہیں ہے۔ یہ تو بندے کی اپنے اندازِ بندگی پر منحصر ہے۔ آپ جس قدر تڑپ کر اور نادم و شرمندہ ہو کر اپنے ہاتھ اُٹھائیں گے اور اپنے رب کے سامنے اپنے دامن کو پھیلائیں گے۔ اتنی ہی جلد رحمتِ خداوندی آپ کی طرف لپکے گی۔

تلاشِ راہِ حق

سوال از: محمد طارق۔۔۔۔ عظیم پورہ

میں آپ کے طلسماتی دنیا رسالے کا اتنا عاشق ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا۔ آپ کا رسالہ جب سے پڑھنا شروع کیا ہے تب سے زندگی میں ایک نئی راہ سی نظر آنے لگی ہے۔ اور آپ کی روحانی ڈاک کا سلسلہ جو چل رہا ہے وہ اور بھی سونے پر سہاگہ ہے۔ اور اسی روحانی ڈاک سے میں بھی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور اپنی روح کی پیاس بجھانا چاہتا ہوں۔

ہیں ہمارے استاذ جنہیں مرشد بھی کہاجاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے پہلے چار مرتبہ لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ اور پانچویں مرتبہ پورا کلمہ پڑھو۔ ایسے ہی جتنا پڑھا جائے پڑھ لیا کرو۔ اب آپ بتائیں کہ جلدی کامیابی کے لئے کیسے پڑھوں۔ اور کونسے وقت پڑھا کروں اور کونسی چیزوں سے پرہیز کروں۔ اور کس کو اپناؤں۔ کہ جس سے اللہ تعالیٰ اس ناچیز سے راضی ہوجائے۔ اور دماغ کام کرنے لگے۔ اور کاروبار بھی خوب چلنے لگے۔ بُرائیوں سے نجات مل جائے۔ اور اس کی کامیابی کے لئے کوئی زکوٰۃ بھی دینی چاہئے۔ اگر دینی چاہئے تو کس طرح۔ بس آپ طریقہ ایسا بتائیں کہ کام کاج بھی کرتا رہوں اور پڑھتا بھی رہوں اور کامیابی بھی دوگنی چوگنی اللہ تعالیٰ دے۔ اور آپ کا بھی زندگی بھر احسان مند رہوں گا۔

جواب بہتر تو یہی تھا کہ آپ وظیفے کے سلسلے میں اپنے ہی مرشد سے رجوع کرنا چاہئے تھا۔ پیری مُریدی کا طریقہ یہی ہے کہ مُرید اپنے ہی پیر سے اپنے روحانی معاملات میں رجوع کرے۔ تاکہ اس کے ذہن اور سوچ کی یکسوئی قائم رہے۔ اگر وہ مختلف معاملات میں مختلف لوگوں سے رجوع کرے گا۔ تو اس کا ذہن بھٹک جائے گا اور یہ بالکل ایسا ہی ہوگا کہ جیسے کوئی مریض ایک ہی وقت میں کئی کئی اطبا اور ڈاکٹروں سے رجوع کرے۔ اور کئی کئی حکیموں کے نسخے ایک ہی وقت میں استعمال کرے۔ ایسا کرنے سے اگر جسمانی صحت کا بیڑہ غرق ہوگا تو یقین کریں کہ ایک ہی وقت میں کئی کئی پیروں اور مرشدوں کے مشوروں پر عمل کرنے سے روحانی صحت کا ستیاناس ہوکر رہ جائے گا۔

عقل مند لوگوں کا ایک ہی فیملی ڈاکٹر ہوتا ہے۔ ایک ہی فیملی عالم ہوتا ہے اور ایک ہی فیملی مرشد ہوتا ہے۔ وہ اپنے جسمانی اور روحانی معاملات میں اپنے فیملی رہبر ہی سے رابطہ کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو انسان کی زندگی انتشار اور خلفشار کا شکار ہوجائے اور اس کو صحت کے بجائے طرح طرح کے امراض گھیر لیں۔ اور اس کی زندگی خود ہی اجیرن بن کر رہ جائے۔

آپ بھی صرف اپنے مرشد ہی سے رجوع کیا کریں۔ انہوں نے جو بتایا ہے اس کے ورد پر قناعت کریں۔ نماز کی پابندی تو آپ کرتے ہی ہوں گے۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ کلمۂ طیبہ کے ورد کے نتائج جلد برآمد ہوں اور آپ کی روح میں پاکیزگی اور نفاست دو اور دو چار کی طرح واضح ہوجائے اور صاف طور پر آپ کو محسوس ہونے لگے تو آپ صغیرہ اور کبیرہ دونوں طرح کے گناہوں سے دور بہت دور رہنے کی کوشش کریں گناہوں اور معصیات سے جس قدر دور رہیں گے اسی قدر آپ کی روح میں طہارت اور نکھار پیدا ہوگا۔ ورنہ خالی کلمے کا ورد آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گا۔ ماسوا اس کے کہ جتنی دیر آپ ورد کریں اتنی دیر گناہوں سے محفوظ رہیں۔

فضول باتیں

سوال از: نفیس عالم انصاری ـــــ متوناتھ بھنجن۔

بعد سلام تحریر یہ ہے کہ کیا میں ابلیکا یا یوناف اور ہیوسا[illegible] کی فاتحہ دے سکتا ہوں۔ اور کیا لاہوت کا عمل اب دنیا سے ختم ہوچکا ہے۔ دوسرے یہ کہ میں غازی میاں وشہیدوں کے متعلق میں عمل کرنا چاہتا ہوں کیا آپ ہمیں اس قسم کا کوئی آسان عمل بتائیں گے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ اس میں کیا کیا شرائط ہیں اور تیسرے یہ کہ آپ ہمیں کوئی ایسا آس[illegible] عمل بتائیں کہ اگر کوئی میرا سامان چوری ہوجائے یا راستے میں کہیں گم ہوجائے تو میں اس عمل کے ذریعہ سے سامان کو حاصل کرسکوں۔ اور کچھ لوگوں کی خدمت بھی کرسکوں۔

میں یہ امید کرتے ہوئے لکھا ہوں کہ آپ میرے سوال کا مفصل جواب طلسماتی دنیا میں دیں گے اور لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔

جواب اب ابلیکا اور یوناف وغیرہ کی فاتحہ خوانی سے کوئی فا[illegible] نہیں ہے۔ اور لاہوت جیسے عمل کرنے کے لئے جس صبر وضبط اور جس قوت وجانفشانی کی ضرورت ہے وہ اس انسانوں میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے اس طرح کے عملیا[illegible] اور ان میں اثرات تقریباً ناممکن سی بات ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ غازی میاں اور شہیدوں کے متع[illegible] عمل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس طرح کے اعمال کے بارے میں سوچنا بھی اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کرنا [illegible] اس دنیا میں کرنے کے ہزاروں کام ہیں۔ اور اگر روحانی [illegible] کا ذوق ہو تو کرنے کے ہزاروں عملیات ہیں۔ ان کی طرف [illegible] دیں۔ فضول اور لایعنی باتوں سے خود کو بچائیں اور ہمارے [illegible]

وقت کو بھی ضائع نہ کریں۔

ایسے اعمال کی طرف توجہ دیں کہ آپ کے سامان کی چوری ہو ہی نہ۔ تاہم اگر چوری ہو جائے تو فوراً انّا للہ وانا الیہ راجعون کا ورد شروع کر دیں۔ اس ورد سے گم شدہ چیزیں بھی مل جاتی ہیں۔ اور چوری ہوئی چیزیں بھی مل جاتی ہیں۔ لیکن عمل کوئی بھی ہو۔ وہ اللہ کی رضا کا پابند ہوتا ہے۔ اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو اس دنیا میں کسی بھی معاملے میں کامیابی کا امکان نہیں ہے اگر لوگوں کی خدمت کرنے میں فی الواقعہ مخلص ہیں تو روحانی عملیات کے قاعدہ بغدادی سے یہ لائن اختیار کیجئے۔ اور الف بے کے ابتدائی کتابوں کی طرف رغبت کیجئے۔ پہلے ہی دن آسمان پر پرواز کرنے کی خواہش، جب کہ زینے پر پیدل چلنے کی بھی صلاحیت نہ ہو ایک عجیب سی خواہش ہے۔ جس پر ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی۔

جنات وجنات کا چکر

سوال از: محمد رسول ـــــ چنگو پہ ضلع بیدر (کرناٹک)،

ایک زمانے سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہا ہوں ماہ اکتوبر کا رسالہ زیر مطالعہ ہے۔ ماشاء اللہ تمام مضامین بہت اچھے ہیں۔ "مردوں سے ملئے" کی پہلی قسط بہت پسند آئی۔ تربیت نامہ کی دوسری قسط بھی بہت اچھی ہے۔ روحانی ڈاک بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ ہر وقت یہ سوچتا رہتا ہوں کہ میں بھی اپنے مسائل آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ مگر سوچنے سوچنے میں شاید دو سال گزر گئے۔

میں یہاں کے اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں ہیڈ کلرک کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں۔ میرا وطن الند شریف ہے جو ضلع گلبرگہ سے تعلق ہے۔

آج سے تقریباً ۴۰ سال پہلے میرے والدین الند شریف میں گھر خریدے ہیں۔ والد محترم پولیس کانسٹبل تھے۔ وظیفے کے بعد ہم چار بھائی اور دو بہنیں والدین کے ساتھ آکر اُسی گھر میں رہنے لگے۔ اس دوران کوئی انہونی واقعات تو کچھ پیش نہیں آتے۔ البتہ گھر میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ پریشانیاں رہتی اور گھر میں برکت تو ہرگز نہیں رہتی تھی۔ ایسے ہی وقت گزر گیا۔ بہنوں کی شادیاں ہوئیں۔ اور میری بھی ہو گئی میری شادی ہو کر بھی تقریباً ۱۸ سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے دو لڑکیاں بھی ہوئیں۔ جو ۱۴ اور ۱۶ سال کی ہیں۔ مگر پہلی زچگی میں لڑکا پیدا ہوتے ہی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ دوسری اور تیسری زچگیاں بھی بہت مشکل سے ہوئیں۔ مگر چوتھی زچگی میں لڑکی پیٹ میں ہی مر گئی۔ ڈاکٹروں کی لاپرواہی سے بچے دانی کو بھی نقصان پہنچا۔ اور اس کے بعد سے میری بیوی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہی۔ ہمیشہ بیمار ہی رہتی ہے۔ ویسے تو گھر کا ہر فرد کسی نہ کسی بیماری کا شکار ہے ہی۔

اللہ کے فضل و کرم سے گھر میں سبھی افراد نمازی ہیں والد محترم کے انتقال کے بعد ہم لوگ الند شریف چھوڑ کر گلبرگہ میں رہنے لگے۔ اس مکان میں بہن اور بہنوئی رہتے تھے۔ مگر وہ بھی ۳ مہینے ہو گئے گلبرگہ میں ہی رہنے لگے ہیں۔

میری اور ایک بہن جو گلبرگہ میں رہتی ہے۔ ہمیشہ بیمار رہتی تھی تو ایک دن میرے بہنوئی کسی عامل کو بتلانے پر یہ معلوم ہوا کہ ہمارے اُس مکان میں جو الند شریف میں ہے۔ کسی قدیم زمانے کے راجہ کا پورا خزانہ ہے۔ اور اس پر ایک خراب جن مسلط ہے۔ اور وہی جن خاندان کے ہر فرد کو ایک زمانے سے ستا رہا ہے اور ستاتا رہے گا۔ وہی عامل صاحب (تقریباً دو سال پہلے) میری بہن کے علاج کے لئے اُس گھر کی مٹی اور الند شریف کی درگاہ حضرت لاڈلے مشائخ انصاریؒ کی زردی وغیرہ لیکر کچھ عمل کرنے کے بعد اُن چیزوں کو بہن کے گھر کے صحن میں نیم کے درخت کے نیچے دفن کر دیئے۔ اس کے بعد وہ درخت بالکل سوکھ گیا۔ اور اللہ کے فضل سے بہن کی حالت اچھی ہے۔ مگر اسی دن جس دن یہ عمل کیا گیا تھا۔ میری والدہ میرے پاس چنگو پہ میں تھے۔ عصر کی نماز پڑھنے کیلئے ہاتھ ٹیک کر اُٹھ رہی تھی ہاتھ پھسل گیا۔ اور ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ـــــ اپنے عامل صاحب کا کہنا ہے کہ یہ حرکت بھی اُسی جن کی ہے والدہ محترمہ کے پیر کا علاج شولاپور میں کئے۔ اسٹیل کی سلاخ ڈالنا پڑا۔ جو تا حیات اندر ہی رہے گی۔ اسٹیل کی سلاخ ڈالنے کے بعد شولاپور سے والدہ کو اُسی مکان میں لاکر رکھا تھا۔ اسوقت میری سب سے چھوٹی بہن اور بہنوئی اس مکان میں رہتے تھے۔ والدہ محترمہ کو لانے کے بعد اما دس کے دن میری چھوٹی بہن کے پیر بالکل بے جان سے ہو گئے تھے۔ مگر بعد میں ایک یہاں کے عامل کو بتلانے پر بالکل آرام ہو گیا۔ مگر والدہ محترمہ کو آرام ہونے کے بعد وہ دیکھنے کے لئے چنگو پہ لانے کیلئے بولے تھے۔

مگر تب تک کیلئے اُن کے پلنگ کے اوپر چھت پر کچھ کنکر وغیرہ باندھنے کے لئے دیئے تھے۔ اُس دن شاید اماوس کا ہی دن تھا۔ چلّو پہ سے الگ جانے تک رات کے ۱۲ بج رہے تھے۔ اس لئے میں صبح چلنے کی نیت سے سو گیا۔۔۔۔ ابھی میری آنکھ بھی نہیں لگی تھی والدہ کے پلنگ سے عجیب بھیانک آوازیں آنے لگیں۔ میں اور میری بیوی ایک دم اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ والدہ تو گہری نیند میں تھی مگر آوازیں ان کے پلنگ کے پاس سے ہی اب بھی آ رہی تھیں۔ ہمّت کر کے والدہ کو جگایا تو وہ بالکل نارمل تھی۔ اُس کے بعد وہ کنکر وغیرہ باندھ دیئے۔ بعد میں وہ عامل صاحب کے پاس والدہ کو لے کر گیا تو وہ کہنے لگے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ شاید ان کا علم محدود ہے۔ اگر کسی کے جسم میں جن وغیرہ ہوں تو وہ چھڑاتے ہیں۔ گھروں میں ہوں تو شاید جانتے نہیں۔

آج کل میں بھی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوں کبھی گردن کے اطراف درد ہوتا ہے تو کبھی پیروں کی ایڑیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ مختلف ڈاکٹروں سے علاج کرا رہا ہوں مگر کچھ کم نہیں ہو رہا ہے۔ اس کے باوجود بھی میرا یہ دل نہیں مانتا کہ ہمارے اس گھر میں جن ہے۔ اگر ہے بھی تو ان تمام واقعات کے پیچھے اسی کا ہاتھ ہے۔

مہربانی فرما کر آپ ہی بتایئے کہ حقیقت کیا ہے۔؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟ جوابی خط ساتھ میں رکھا ہوں۔ مہربانی فرما کر جلد سے جلد جواب دیں۔

جواب بلاشبہ آپ نے جس مکان کا تذکرہ کیا ہے۔ اس میں جنّات ہیں۔ اور وہ مختلف طریقوں سے افرادِ خانہ کو پریشان کرتے رہے ہیں۔ آپ اس گھر کو اثراتِ جنّات سے نجات دلانے کے لئے سب سے پہلے یہ کریں کہ ۴۰ دن تک اُس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت باٰواز بلند خود کریں یا کسی حافظ سے کرائیں۔ روزانہ صبح کو دس بجے سے ۱۲ تک یا پھر ظہر کے بعد تلاوت کریں تو بہتر ہے۔ اور ہر جمعرات کو بعد نماز عصر ایک فتیلہ بنائیں اور نئی روئی میں اس کو بتی کی شکل دے کر کورے مٹی کے چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلائیں۔ کل پانچ فتیلے پانچ جمعراتوں تک جلائیں۔ فتیلہ اسطرح بنائیں۔

٩ ١

مکان کے ہر کمرے میں اصحاب کہف کے نام مندرجہ ذیل انداز سے لکھ کر یا کسی عامل سے لکھوا کر فریم میں آویزاں کریں۔

۷۸۶

> الٰہی بحرمۃ یملیخا۔ مکسلمینا۔ کشفوطط۔ اذرفطیونس کشافطیونس۔ تبیونس۔ یوانس بوس وکلبھم قطمیر۔ وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر ولوشآء لھدٰکم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سورۂ بقرہ کی تلاوت کے وقت ایک بالٹی میں پانی رکھ لیا کریں۔ تلاوت کے بعد اس پانی پر دم کریں۔ اور گھر کے سب افراد کو روزانہ یہ پانی پلائیں۔ باقی پانی گھر کی تمام دیواروں پر چھڑکیں۔ اور بقیہ پانی مکان کے تمام کونوں میں ڈال دیں۔

ان چند عملیات کی برکت سے انشاء اللہ آپ کا مذکورہ مکان جنّات کی کارروائیوں سے محفوظ ہو جائے گا اور آئندہ اس مکان کے مکینوں کو کسی بھی طرح کی کوئی گزند جنّات کی طرف سے نہیں پہنچے گی

زندگی کے دُکھڑے اور ان کا علاج

سوال از: عبدالجبار ———— کُرلا ممبئی۔

آپ میرے نام کا مفرد عدد اور اس کی خاصیت اور میرے نام کے متعلق کوئی ورد وظیفہ بتائیں۔ آپ مہربانی فرما کر طلسماتی دنیا کے کسی قریبی شمارے میں شائع فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

میں کئی سال سے بہت سی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ ہر کام میں نقصان، ناکامی روپے کی بربادی کے علاوہ اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اور ہر چیز سے نفرت ہو گئی ہے۔ اپنوں سے، رشتہ داروں سے زندگی سے اور دنیا سے، سبھی سے میں تنگ آچکا ہوں۔ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ میں کیا کروں کیا نہ کروں۔

برائے کرم آپ مجھے صحیح راستہ دکھلائیں۔ ابھی بس صرف آپ سے امید بندھی ہے۔ آپ کا بہت بہت شکر گزار رہونگا۔

جواب آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے۔ آپ کے لئے ۷، ۱۶ اور ۲۵ تاریخیں اہم ہیں۔

آپ روزانہ "یا جبّار" ۲۱۳ مرتبہ روزانہ بعد نمازِ مغرب پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس اسم الٰہی کے ورد سے آپ کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ آگے پیچھے سات سات مرتبہ

درود شریف ضرور پڑھا کریں۔
اللہ نے یہ دنیا ہم سب کے لئے پیدا کی ہے۔ زمانہ کو اور دنیا کو برا کہنا درحقیقت قدرتِ خداوندی کی برائی کرنا ہے۔ اچھے لوگ نہ دنیا کو برا کہتے ہیں نہ تقدیر کو کوستے ہیں۔ اگر آپ مصائب و آلام کا شکار ہیں تو یہ غور و فکر کریں کہ بظاہر اس کی وجوہات کیا ہیں۔ غور و فکر کے بعد اگر آپ کو اپنی زندگی میں کچھ کمزوریاں اور خامیاں نظر آئیں تو انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر آپ کو یہ محسوس ہو کہ آپ کے اندر کسی طرح کا کوئی جھول اور کمی نہیں ہے تو پھر اللہ سے اپنے ان گناہوں کی معافی طلب کریں جو انسان کر کے بھول جاتا ہے۔

دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں وہ آپ ہوں یا ہم اور ہمارے ماسوا دوسرے لوگ سب کے سب خطا کار ہیں۔ ہم میں سے کون ایسا ہے جو دعویٰ کر سکے کہ اس سے خطائیں سرزد نہیں ہوتیں۔ کوئی کبائر میں مبتلا ہے کوئی صغائر میں۔ کوئی جھوٹ میں مبتلا ہے کوئی غیبت میں۔ کوئی بدکاریوں کا شکار ہے۔ کوئی شراب نوشی اور سٹے بازی کا۔ کسی کو کوئی لت پڑی ہوئی ہے کسی کو کوئی۔ اس لئے یہ سوچ تو غلط ہوگی کہ ہم میں سے کوئی انسان ایسا بھی ہے جو فرشتوں کی طرح بے عیب ہو۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے گناہوں اور اپنی کوتاہیوں کا احساس نہیں ہوتا۔ اور یہی وجہ ہوتی ہے اس کی مسلسل ناکامیوں کی۔ اگر انسان کو اپنی غلطیوں کا اندازہ ہو جائے اور وہ اپنی غلطیوں کی معافی طلب کر لے اور اللہ رب العزت کے سامنے ندامت اور شرمساری کا اظہار کر دے تو اللہ رب العزت اس کو اپنے دامنِ رحمت میں سمیٹ لیتے ہیں اور اس کی خطاؤں کو معاف کر کے اس کے لئے راحتوں کے دروازے دونوں جہان میں کھول دیتے ہیں۔

اللہ کے اچھے بندے وہ ہوتے ہیں جو ان الفاظ میں دعا کریں کہ اے پروردگار جو گناہ میں نے دانستہ کئے ہوں۔ اور جو گناہ میں نے نادانستہ طور پر کئے ہوں۔ جو گناہ میں نے اعلانیہ کئے ہوں اور جو گناہ میں نے خفیہ طور پر کئے ہوں تو اُن سب کو معاف کر دے۔ اور آئندہ ان گناہوں سے باز رہنے کی توفیق دے اور اُن گناہوں کی نحوست جو میرے احوال میرے روزگار اور میری اولاد پر پڑی ہو اس سے مجھے نجات دے۔
ان الفاظ میں جب بندے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں تو وہ اللہ جو بلاشبہ غفور و رحیم ہے اور جو بلاشبہ اپنے بندوں پر حد سے زیادہ مہربان ہے اور ہر وقت رحم و کرم کرنے والا ہے اپنے بندوں کو معاف کر دیتا ہے اور انہیں اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیتا ہے۔

رشتے داروں سے شکوہ کرنا بھی بے جا ہے۔ اس دنیا کے تمام رشتے اور تمام ناطے اغراض کے پابند ہیں۔ جب انسان غربت و افلاس کا شکار ہو جاتا ہے تو رشتے اور ناطے بھی چھٹنے لگتے ہیں اور تعلقات کی گرمی بھی برف کی طرح یخ ہو جاتی ہے۔ آپ اپنے حالات بدلنے کی کوشش کریں۔ جس دن آپ خوش حالیوں کو حُسنِ تدبیر سے اور رضائے الٰہی سے اپنے دست و بازو میں سمیٹ لیں گے اُس دن رشتہ داریاں خود بخود ہری ہو جائیں گی اور روٹھے ہوئے لوگ خود بخود مان جائیں گے۔

ہماری درخواست ہے کہ آپ اپنے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ جب اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جائیں گے آپ کے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

میں دعا گو ہوں کہ ربّ العٰلمین آپ کی خطاؤں کو درگزر کرے آپ کو رجوع ہونے کی توفیق دے۔ اور میدانِ عمل میں بھی جدوجہد جاری رکھنے کی ہمت و استطاعت بخشے۔ (آمین)

دعاؤں اور وظیفوں کے ساتھ ساتھ دنیا کے میدانوں میں بھاگ دوڑ بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اور وظائف بھی رنگ نہیں لاتے۔

شعورِ زندگی کی فرمائش

سوال از: فیض الدین ——— کاماریڈی۔

آپ میرے نام کا مفرد عدد اور اس کی خاصیت اور میرے نام کے متعلق کوئی ورد یا وظیفہ بطور آپ استاد کے برائے مہربانی طلسماتی دنیا کے شمارے میں شائع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

اور مجھے کونسا کاروبار کرنا چاہئے اور کس طرح مجھے کامیابی ملے گی۔ اور میں نمازی پرہیزگار ہوں۔ دین کے معاملے میں سب سے آگے ہوں۔ پھر بھی مجھے زندگی میں کوئی خوشی نصیب نہیں ہو رہی ہے۔ برائے کرم مجھے جینے کا طریقہ بتائیں۔

جواب آپ کا مفرد عدد تین ہے۔ آپ کے لئے انگریزی مہینے کی ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ تاریخیں اہم ہیں۔ آپ روزانہ ۶۰ مرتبہ "یا فتاحُ" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس اسم الٰہی کی برکت سے آپ کو

فائدہ محسوس ہوگا۔ اور دل و دماغ میں نور بھی پیدا ہوگا۔
آپ کو جو بھی کاروبار پسند ہوں ان کی تفصیلات آپ کو لکھ کر بھیجنی چاہئے تھیں۔ ویسے آپ کو لوہے، اینٹ اور پتھر سے متعلق تجارت راس آسکتی ہے۔ اگر آپ غیر ملکی ملازمت کی کوشش کریں تو بھی انشاء اللہ آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔
کام آپ کوئی بھی کریں۔ ملازمت یا تجارت کریں۔ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ کریں۔ دنیا کو دنیا داری کی طرح اختیار کریں۔ اور اللہ سے خیر و برکت کی دعائیں کرتے رہیں۔ انشاء اللہ آپ کو کامیابی بھی ملے گی۔ اور آپ آخرت میں بھی سرخرو رہیں گے۔
دنیا میں رزق حلال کی جدوجہد بھی منجملہ عبادت ہے۔ اور اس پر بھی اجر و ثواب مرتب ہوتا ہے۔
آپ نے لکھا ہے کہ آپ دین کے معاملے میں سب سے آگے ہیں۔ ہمارے خیال میں کسی بھی صحیح فکر رکھنے والے مسلمان کو اپنی زبان سے یہ نہیں کہنا چاہئے کہ وہ دین کے معاملے میں سب سے آگے ہے اگر آگے ہو بھی تو بھی خود کو سب سے پیچھے سمجھنا چاہئے۔ خود کو آگے سمجھنا انسان کے اندر غرور و تکبر کے جراثیم پیدا کرتا ہے۔ اور خود کو دین کے معاملات میں سب سے ہلکا اور سب سے پیچھے سمجھنا عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے۔ اور انکساری اور عاجزی خدا کو مطلوب ہے۔ اور غرور و تکبر خدا کو گوارہ نہیں ہیں۔
حشر کے میدان میں سب سے زیادہ ذلت آمیز سزائیں اُن لوگوں کو ملیں گی جو دنیا میں غرور و تکبر کے مظاہرے کرتے تھے۔ خداوند تعالیٰ کو سر جھکانے کی صفت پسند ہے۔ سر ابھارنے کا عیب پسند نہیں ہے۔ آپ جب خود کو سب سے حقیر سمجھنے لگیں گے تو سمجھ لیجئے کہ اب آپ کے اندر بڑائی اور فوقیت پیدا ہوگئی ہے۔ اور اب کسی قابل ہوگئے ہیں۔
دل کی سچی خوشی اور روحانی سکون کے لئے اپنی زبان کو زیادہ سے زیادہ اللہ کے ذکر میں مشغول رکھیں۔ اور اپنی سوچ و فکر میں بھی نکھار پیدا کریں۔ آج مسلمانوں کی اکثریت زبانی ذکر میں تو مشغول ہے لیکن چوں کہ ان کے اذہان و قلوب، پاکیزگی اور تطہیر سے محروم ہیں تو ذکر خداوندی کے مطلوبہ نتائج دنیا میں برآمد نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندگی اور بندگی کا شعور عطا کرے۔ اور ہمارے قلوب و اذہان کو دینِ حق کے کھرے سکوں سے مالا مال کرے۔ (آمین)
آپ کی فرمائش پر آپ سے التماس ہے کہ آپ اپنی زندگی کو بندگی میں ڈھال لیجئے۔ پھر یہ ساری کائنات آپ کی غلام بن جائے گی اور آخرت کی راحتیں بھی آپ کی آمد کی منتظر رہیں گی۔ کیوں کہ ؎

یہ زندگی اسی کی ہے
جو خدا کا ہو گیا۔

دشمنوں کی سازشوں کا خوف

سوال از: منظور احمد آہن گر ———— کشمیر۔
ہم یہاں پر خیریت سے ہیں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ خداوند کریم سے دست بدعا ہوں کہ وہ آپ سے صاحب دل کی عمر لمبی عطا فرمائیں۔ تاکہ اندھیری میں پھنسی ہوئی انسانیت کی رہنمائی ہو۔
بزرگ اس سے پہلے بھی میں کئی خط آپ کی طرف روانہ کر چکا ہوں۔ مگر آج تک کسی کا جواب نہیں آیا۔ آخر کیوں؟ غریبوں کا دنیا میں کوئی ہمدرد نہیں ہوتا۔ بزرگ ہم غریب ہی سہی مگر ہمیں آپ سے دلی لگاؤ ہے۔ طلسماتی دنیا تقریباً پابندی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ کچھ مہینے پہلے ہمارا رشتہ دار غلام رسول صاحب ہمارے پاس آئے میرے پاس طلسماتی دنیا کی کچھ کاپیاں دیکھ کر حیران ہوئے۔ جب سے پڑھنا شروع کیا تب سے انتظار ہوتا ہے۔ یہ سطور میں اس کے کہنے سے سپرد قلم کر رہا ہوں
یہاں پر جادو کا خوف، دراصل بدی اور نیکی میں ازل سے ہی ایک دوسرے سے تصادم ہے۔ اس لئے آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ ہمارے لئے کوئی وظیفہ بھیجدیجئے۔ ہم کسی کو ستانا نہیں چاہتے۔ البتہ ہمارے دشمن ہمارے خلاف جو کچھ بھی کریں اس میں فیل ہونے چاہئیں۔

جواب ہم تو اپنی دانست میں اس بات کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ جو بھی خطوط لوگوں کے ہمارے پاس آئیں ان کا جواب دیا جائے اور کسی کو بھی تسلی اور رہنمائی سے محروم نہ رکھا جائے۔ پھر بھی نظام میں کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ خلل پڑ ہی جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خطوط ڈاک کی نذر ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ ہمارے ملک میں دوسرے نظاموں کی طرح ڈاک کا نظام بھی بہت زیادہ معیاری نہیں ہے۔ منی آرڈر اور رجسٹریاں رَل جاتی ہیں۔ تو پھر سادی ڈاک کی تو حیثیت ہی کیا ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خط لکھنے والے نے جوابی لفافہ ساتھ نہیں رکھا ہوتا ہے اسلئے وہ جواب سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے

اپنے دفتر میں ڈاک کی کثرت کی وجہ سے خطوط ادھر اُدھر ہو کر نسیاً منسیاً ہو جاتے ہیں۔ لیکن جان بوجھ کر خطوط نظر انداز کرنے کی حرکت ہمارے ادارے میں نہیں ہوتی۔ اور ایسا تو بالکل نہیں ہوتا کہ امیروں کے جواب دیدیئے جائیں اور غریبوں کے خطوط کو پھاڑ دیا جائے۔ آپ کے اندازِ شکایت سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ہم نے آپ کو غریب سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہو۔ غریب تو ہم خود بھی ہیں۔ ہم بھی سرمایہ دار یا لکھ پتی نہیں ہیں ہم بھی آپ ہی کی طرح غریب ہیں۔ پھر ہم غریبوں سے کیوں وحشت کریں گے حقیقت یہ ہے کہ ہم سب غریبوں کا حال یہ ہے کہ ہماری سوچ بھی ہمارے حالات کی طرح غریب ہو جاتی ہے اور ہم احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور زندگی سے۔ دنیا والوں سے اور تقدیر سے اس طرح کی شکایات شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس کے عادی ہو جاتے ہیں کہ آسمان والا بھی ہم سے خفا ہو جاتا ہو گا۔ کیوں کہ امیری غریبی اور اونچ نیچ کی تقسیم اسی آسمان والے کی دین ہے۔ اگر ہم اس پر اعتراض کرتے ہیں تو گویا کہ ہم نظامِ قدرت کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ جو بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ ہم سب کی اس گناہ بے لذّت سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

آپ اپنے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے کیلئے روزانہ ۳۱۲ مرتبہ "یا منتقم" پڑھا کریں۔ اور آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھا کریں۔

جو وظائف منفی نیت سے پڑھے جائیں۔ اُن میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔ آپ اس نیت سے یہ وظیفہ پڑھیں کہ آپ معلوم اور نامعلوم دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رہیں۔ اور اگر دشمن اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں۔ کچھ ہی دنوں میں آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا۔ کہ آپ کے دشمنوں میں انتشار پیدا ہو گیا ہے اور اپنی حرکتوں سے باز آجائیں گے یا پھر اپنی مصیبتوں کا شکار ہو کر اپنی موت آپ جائیں گے۔

آپ مجھ سے ملنے کے لئے جب بھی دیوبند آئیں بدھ کے دن آئیں۔ اور آنے سے ایک دو روز پہلے فون پر ضرور رابطہ کریں۔ میرا فون نمبر ـــــ ۲۲۶۸۲ اور کوڈ نمبر ۰۱۳۳۶ ہے۔

بہ سلسلۂ علمِ جفر

سوال از: کلیم میواتی ـــــ برہانپور۔

عرض ہے کہ آپ نے اس ماہ نومبر ۹۹ء کے شمارے میں منتلا پر علم جفر کا جو عمل تحریر کیا ہے۔ اس میں اپنے اور اپنے والدین کے نام کے اعداد شامل کرنا ہے۔ اس عمل کی تشریح چاہتا ہوں کہ اپنے نام اور والدین کے نام کے اعداد شامل کرنا ہے یا صرف والدہ کے نام کے اعداد اور دوسری بات یہ ہے مذکورہ نقش میں سورۂ مزمّل کے اعداد شامل کرنا ہے۔ تو برائے مہربانی یہ بتائیں کہ سورۂ مزمّل کے کل اعداد کتنے ہیں۔ ہم نے کئی بار کتابوں میں مزمّل شریف کے اعداد تلاش کئے ہیں۔ مگر سب مختلف ملے مثلاً کسی کتاب میں ۱۳۰۰۶ ملے اور کسی کتاب میں ۶۸۴۶۶ ملے اور کسی میں ۳۳۰۷۱ ملے۔

برائے مہربانی اس خط کو دسمبر کے شمارے میں شائع کر دیں تاکہ دیگر حاجت مند بھی اس سے فائدہ حاصل کریں۔

جواب بالعموم عملیات میں صرف والدہ کے نام کے اعداد لئے جاتے ہیں۔ لیکن آپ جس علم جفر کے نقش کا ذکر کر رہے ہیں اس میں والدہ اور والد دونوں کے نام کے اعداد ملفوظی لئے جائیں گے۔ البتہ انہیں مخفف کر کے لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کی والدہ کا نام آمنہ خاتون اور والد کا نام سلیم احمد ہو تو صرف آمنہ اور صرف سلیم کے اعداد لے لینا کافی ہے۔

سورۂ مزمّل کے اعداد ۶۸۴۶۶ ہیں۔ آپ نے جو اعداد نقل کئے ہیں اُن سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔

آیت الکرسی کے اعداد پر اظہارِ شبہ

سوال از: عبدالرحیم ـــــ راندیر۔

آپ کی خدمت میں ایک لفافہ تحریر ہے۔ امید ہے جواب سے مطمئن فرمائیں گے۔ میں جانتا ہوں آپ بیحد مشغول ہیں۔ لیکن امت بھی آپ کے علم و کمال سے فیض حاصل کرنے کے لئے نالاں ترساں ہے۔ اللہ جل شانہٗ آپ کی اس خدمات عظیم کو قبول فرمائے اور تاقیامت ذریت کو آپ کا فیض ملتا رہے۔

بعد حضرت والا سے عرض ہے کہ گزشتہ رسالے میں حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لئے ایک سنہرا موقعہ درج ہے۔ اور ان حروف کی زکوٰۃ ادا کرنے کی ابتدا منزل شرطین میں کرنا ہے تو الف کی زکوٰۃ منزل شرطین میں ادا ہو گی۔ لیکن ب کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے منزل بطین کی راہ دیکھنا ہو گا۔ اسی طریقے سے سارے حروف کی زکوٰۃ ان کی متعلقہ منازل میں ادا کرنا ہو گی تو منزل شرطین کا وقت آپ کی تحریر سے معلوم ہو گیا۔ لیکن منزل بطین اور دوسری

ساری منازل کے اوقات، استخراج کرنے کا کیا طریقہ ہے، ہمیں جواب سے مطمئن فرمائیں۔

میرا ارادہ حروف کی زکوٰۃ ادا کرنے کا ہے تو آپ سے اجازت بھی طلب ہے۔ دیگر عرض ہے کہ میں نے آیت الکرسی کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے۔ ایک سال تک آپ کے بتلائے ہوئے طریق سے پڑھا ہوں۔ لیکن آپ حضرت نے جادو ٹونا نمبر میں آیت الکرسی کا مثلث نقش دیا ہے اس میں ہمیں تذبذب ہے۔ میرے حساب سے میزان ۱۴۰۶۷ ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے میری ہی غلطی ہو۔ آپ کے حساب سے ۱۳۶۷۱ ہوتے ہیں۔

براہ کرم جواب سے مطمئن فرمائیں۔

جواب حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات جب آپ منزلِ شرطین سے کریں گے تو بقیہ ترتیب تو خود بخود صحیح ہو جائے گی۔ کیوں کہ پہلے دن آپ الف کی زکوٰۃ ادا کر دیں گے جس کا ادا کرنا منزلِ شرطین میں ضروری ہے۔ اگلے دن آپ بؔ کی زکوٰۃ ادا کر دیں گے تو منزلِ بطین میں ادا ہونی چاہئے۔ منزلِ شرطین کے بعد منزلِ بطین ہی آتی ہے۔ اسی طرح باقی حروف کی ترتیب خود بخود درست ہو جائے گی۔ اور آخری حرف غؔ کی زکوٰۃ آپ آخری منزل، منزلِ رشا میں ادا کریں گے۔ یہ خیال رہے کہ حروف ابجد ہوز کے اعتبار سے لئے جائیں گے۔ الف، بے، تے، ثے کے حساب سے نہیں۔

جادو ٹونا نمبر میں آیت الکرسی کا نقش ایک دوسرے حساب سے دیا گیا تھا جو کسی بزرگ سے ایسے ہی منقول تھا۔ اصولی طور پر وہ غلط تھا۔ لیکن تجربشدہ وہ اسی طرح مؤثر پایا گیا۔

آیت الکرسی کے کل اعداد ۱۴۰۷۰ ہیں۔ اصولاً آیت الکرسی کا نقش مربع اس طرح بنے گا۔ چال آتشی۔

۷۸۶

۳۵۱۸	۳۵۲۱	۳۵۲۴	۳۵۱۱
۳۵۲۳	۳۵۱۲	۳۵۱۷	۳۵۲۲
۳۵۱۳	۳۵۲۷	۳۵۱۹	۳۵۱۶
۳۵۲۰	۳۵۱۵	۳۵۱۴	۳۵۲۶

اور مثلث نقش اس طرح بنے گا۔ چال آتشی۔

۷۸۶

۴۶۹۲	۴۶۸۷	۴۶۹۵
۴۶۹۳	۴۶۹۱	۴۶۸۹
۴۶۸۸	۴۶۹۶	۴۶۹۰

اپنے نکالے ہوئے اعداد پر آپ بھی نظرِ ثانی کر لیں۔ اگر پھر بھی کوئی تردد باقی رہ جائے تو مطلع کریں۔ اگر غلطی ہم سے ہوئی ہوگی تو ہم اس کا برملا اعتراف کریں گے۔ غلطی ہو جائے تو اظہارِ ندامت اور اس سے رجوع کرنا آدمیت کا خاصہ ہے۔ اور غلطی کو غلطی تسلیم نہ کرنا اور غلطی پر جمے رہنا ابلیس کی فطرت ہے۔ اللہ ہم سب کو ابلیس کی فطرت اختیار کرنے سے محفوظ رکھے۔

آپ ایک بار پھر بہ کمالِ احتیاط آیت الکرسی کے اعداد نکال کر ہمیں مطلع کر دیں۔ تاکہ غلطی کس سے ہو رہی ہے اس کی وضاحت ہو جائے۔ غلطی آپ ہی سے نہیں ہم سے بھی ممکن ہے۔ بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے اعداد نکالنے اور اس کا جوڑ لگانے میں غلطی کا امکان ہے۔ تاہم جس پر ہمیں ابھی تک اطمینان ہے اس کی وضاحت اوپر کر دی گئی ہے۔

سمجھ کا پھیر

سوال از: ابوالکلام انصاری ــــــ مئوناتھ بھنجن۔

آپ نے اپنے رسالہ جولائی ۱۹۹۹ء طلسماتی دنیا ص۱۶ علم الاعداد میں تحریر کیا ہے کہ جن لوگوں کے اعداد ۲ یا ۴ ہوں۔ وہ ۵ عدد والوں کو راس نہیں آسکتے۔ جب کہ آپ ہی نے ماہنامہ طلسماتی دنیا دسمبر ۱۹۹۸ء ص۱۲ میں قسط ۲ علم الاعداد میں تحریر کیا ہے کہ جن افراد کا مفرد عدد پانچ ہو۔ ان کا ناموافق اعداد ۲ ہے۔ آپ کی یہی تحریر میرے سمجھ میں نہیں آتی کہ دسمبر ۹۸ء کی تحریر کو صحیح سمجھوں یا پھر جولائی ۹۹ء کی تحریر کو۔

دوسرے یہ کہ میرا اسم ابوالکلام ہے۔ میرے حساب سے میرا مفرد عدد ۵ بنتا ہے لیکن ہمیں اپنی تاریخ پیدائش معلوم نہیں جس کی وجہ سے میں اپنا خفیہ نمبر نہیں معلوم کر پا رہا ہوں۔ اگر آپ بغیر تاریخ پیدائش کے کوئی ایسا عمل تحریر کر دیں جس کی وجہ سے میں اپنا خفیہ نمبر معلوم کر سکوں۔ تیسرے یہ کہ آپ رسالہ میں کچھ عربی عبارتیں بغیر اعراب کے تحریر کر دیتے ہیں۔ جس کو ہم لوگ پڑھ نہیں پاتے۔ اس لئے عربی والی کوئی بھی عبارت بغیر اعراب کے رسالہ میں تحریر نہ فرمائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جیسا کہ آپ نے اپنے مقبول رسالہ طلسماتی دنیا جادو ٹونا نمبر اپریل، مئی ۱۹۹۶ء ص۱۲ میں عمل ہمزاد میں یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ وَاہم سخرلی ہمزاد الخ میں اعراب لگا دیں۔ اور وعدہ وعید کے متعلق مفصل لکھیں۔ کیا اس عمل میں کوئی پرہیز نہیں ہے جن عمل

میں پرہیز جلالی وجمالی ہو کیا وہ عمل کرنے والا دودھ کی چائے بھی نہیں پی سکتا۔

آپ اس کا جواب طلسماتی دنیا میں دیں۔ تاکہ قارئین فائدہ اُٹھا سکیں۔

جواب ہم نے جو کچھ دونوں شماروں میں لکھا ہے ٹھیک ہی لکھا ہے۔ اسے غلط سمجھنا آپ کی غلطی ہے۔ ہم نے دسمبر ۱۹۹۸ء میں صفحہ ۴۵ پر لکھا تھا۔ جن افراد کا عدد پانچ ہو۔ اُن کا ناموافق عدد ۴ ہے۔ اس کے بعد ہم نے جولائی ۱۹۹۹ء کے شمارے میں لکھا جن کے اعداد ۲ یا ۴ ہوں وہ لوگ ۵ عدد والوں کو راس نہیں آسکتے۔

یہ دونوں باتیں تقریباً ایک ہی ہیں نہ جانے آپ انہیں ایک دوسرے کے برخلاف کیوں سمجھ رہے ہیں۔ غالباً آپ ناموافق کو موافق سمجھ رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ اپنی سمجھ کی اصلاح کرلیں۔ اگر آپ کا عدد ۵ ہے تو آپ کو ۴ عدد راس نہیں آئے گا۔ اور ۴ عدد کی کوئی بھی چیز آپ کو مشکل ہی سے راس آئے گی۔ اِلّا ماشاء اللہ۔

جادو ٹونا نمبر میں ہم نے جو عملِ ہمزاد شائع کیا تھا۔ وہ زیر و زبر کے ساتھ حاضر ہے۔

"یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْلِیْ ھَمْزَادَ بِحَقِّ سَمْسَائِیْلُ وَسَخِّرْلِیْ ھَمْزَادَ بِحَقِّ رُقْیَائِیْلُ وَسَخِّرْلِیْ ھَمْزَادَ بِحَقِّ لَوْمَائِیْلُ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا مِنَ الْوَقْتِ الْحَاجَاتِ بِحَقِّ سُلَیْمَانَ اِبْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ۔"

جن اعمال میں ترکِ حیوانات کی شرط ہوتی ہے۔ اُن اعمال کے دوران چائے اور دودھ پینا ممنوع ہے۔ اگر عامل پیئے گا۔ تو اس کا عمل برباد ہوجائے گا۔ اور مقصود حاصل نہیں ہوگا۔ پرہیز جمالی، پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات کی تفصیل اسی شمارے میں کسی صفحے پر دی جارہی ہے۔ ملاحظہ کرلیں۔

ایک افسوسناک آپ بیتی

سوال از: زبیدہ بیگم ــــــــــ حیدرآباد۔

اُمید ہے کہ آپ انشاء اللہ خیر وعافیت سے ہوں گے۔ دیگر احوال یہ ہے کہ میں پہلے ہُدیٰ اور رضا، خاتون مشرق اور سبھی ایسی کتابیں پڑھتی تھی۔ جب سے طلسماتی دنیا دیوبند ملا اس دن سے دوسری کتابیں پڑھنا ہی بھول گئی ہوں۔ اللہ آپ کی اور آپ کے خاندان کی حفاظت کرے اور ہماری عمر آپ کو لگ جائے آپ جیسے ولی انسان کو ہم جیسے معیبت زدوں کی حفاظت کے لئے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے، دشمنوں کی نظرِ بد سے محفوظ رکھے آپ کو کتنی بھی دعا دوں کم ہے۔

ہم نلگنڈہ ضلع بھونگیر کے رہنے والے ہیں۔ میرے والد صاحب کا نام جناب محمد خواجہ صاحب .R.R.L کے سپروائزر ریٹائرمنٹ ۶۷ سال عمر ہے۔ والدہ کو بڑی بی۔ اصلی نام ہے نکاح میں فاطمہ بی رکھا گیا تھا۔ ان کی عمر ۵۶ سال ہے۔ ہم تین بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ والدین حیدرآباد میں رہتے تھے۔ کیوں کہ والد صاحب کی ملازمت وہیں پر تھی۔

ہم دو بہنیں دادھیال میں سب چچا وغیرہ ایک ساتھ رہتے تھے۔ ہم یہیں پر رہتے تھے۔ کچھ عرصے بعد والد صاحب ایک مکان خرید لئے۔ اور والدین ہم سب ایک ساتھ میں رہنے لگے مکان میں آنے کے بعد والدین میں جھگڑا اور فاقہ مفلسی۔ یہاں تک کہ ہم بہنوں پر، والدہ پر الزامات لگنے لگے اتنے بُرے کہ خودکشی کو دل کرتا۔ خدا کا خوف یاد آکر رُک جاتے۔ پھر بھائی چھوٹے تھے چوریاں کرتے تھے۔ پڑوسن سے جھگڑتے تھے بے عزتی کرکے گھر سے بھاگ جانا۔ مکان میں چوری وغیرہ۔ اس کے علاوہ کئی معیبت میں گرفتار تھے۔

میں چھٹی جماعت میں تھی۔ ایک دن گرمی کا موسم تھا۔ والد صاحب رات کی ڈیوٹی پر گئے تھے۔ ہم صحن میں سو رہے تھے۔ رات کے ایک بجے کالی بلی میرے سینے پر بیٹھی میرا گلا دبا رہی تھی میں چیخ رہی تھی لیکن میری آواز کسی کو بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ میں ہاتھ سے اپنے چھوٹے بھائی کو جگائی۔ بلی ایک دم بھاگ گئی۔ پھر مجھے ڈر لگتا۔ اور مکان میں دل نہیں لگتا تھا والدین سے بدکلامی وغیرہ کرتی۔ پھر ایک دن گھر سے بھاگ گئی۔ پھر خود ہی آگئی۔ ایسی بے عزتی سے بہت پریشان تھے والدین۔

اچانک ایکدن ایک بزرگ آئے وہ کسی سے بات بھی نہیں کرتے تھے۔ اور آنکھ بند کرکے ہری کفنی پہنے ہوتے ہاتھ میں ایک لکڑی لئے ہمارے مکان کے پیچھے ایک چھوٹا سا پہاڑ تھا۔ پہاڑ کی ایک چٹان پر ہمیشہ رات دن برستے پانی میں طوفان میں بھی بیٹھے رہتے۔ کوئی کھانا یا کوئی چیز دیتے نہیں لیتے تھے وہ بزرگ خاص کر ہمارے مکان میں عصر کے وقت آتے اور والد صاحب سے ذکر کئے کہ آپ کی دوسری لڑکی بھاگ جائے گی

محروم سے شادی ہوگی اس کی۔ اور دوسری خودکشی کرلے گی تب اور بھی زیادہ پریشانیاں اٹھائیں گے۔ جہاں تک ہوسکے آپ دہلی سے چاندی کے پتر پر نقشہ بندلے کر آؤ۔ میں یہ لڑکی کی دوسری کی شادی جلد سے جلد ہوئے جیسا کر دوں گا کہے۔ میرے والد صاحب بہت روتے اور کہے۔ میں بہت مفلس ہوں کہاں سے لے کر آؤں گا۔ یہ سب آپ کو علم ہوگا۔ آپ ہی کچھ کیجئے آپ کی مہربانی ہوگی۔ چند منٹ خاموش رہے پھر بولے۔ میں اس کا انتظام کردونگا۔ کہہ کر چلے گئے۔ پھر پورے نگر میں نظر نہیں آتے۔ آج بھی ۳۰ سال ہوتے نظر نہیں آئے۔ ان کے جانے کے بعد میری شادی دوسرے مہینے گیارویں کی ۱۲ ر تاریخ کو ہوگئی۔ جمعہ کا دن مغرب میں ہوئی سنیچر کے دن ہوئی۔

میری سسرال کا مکان قریب میں یعنی گاؤں میں ہی تھا۔ شوہر کا نام محمد افضل شریف، والدہ مقبول بیگم والد احمد شریف یہ لوگ گاؤں میں درگاہ کے متولی تھے۔ والد گزر چکے تھے۔ والدہ دور ایک نکاح کر چکی تھی۔ ساتھ میں سگے بھائی ہیں۔ جو آرمی میں ملازم ہیں۔ ایک میرے شوہر ہی بے روزگار کبھی نوکری ملتی پھر مہینوں بے روزگار رہتے۔ ہماری شادی کو دوسری ہفتہ ہی ہوئی تھی کہ یہاں پر بھی سسرال میں بھی میرے گھر کے دروازے پر دستک ہوتی۔ کوئی میرے چچا، پھوپھا پھر کوئی رشتے دار ملنے جیسا دستک دیئے جیسا سنائی دیتا۔ دروازہ کھولنے پر کوئی بھی نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ماہواری ایسا ہوا جیسے کوئی بکرا کٹا ہو یا پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ ساس کہتی کہ اسے کینسر ہے۔ چھوڑ دو۔ بس پھر زندگی اصل حالات میں ہوگئی۔ لڑائی جھگڑے شوہر کے ایکسیڈنٹ ہونا مرتے مرتے بچنا ہوتا۔ ایسے میں ایک مرشد کا علاج کرواتے۔ ایک لڑکا ہوا تین دن جیسا آٹھ مہینے میں ہوا تھا۔ پھر ماہواری جاری رہی تو دو ڈھائی سال رہا۔ گاؤں میں رہنے والے کہنے لگے کہ حیدرآباد میں ایک درگاہ سید علی میراں دانار کی درگاہ ہے۔ وہاں پر جاؤ۔ میں بھی وہاں جانے کے بعد ہی میرے آدمی اور میرے حالات کاروبار گھر بار سب ٹھیک ہے۔ آپ جاؤ۔ ہم لوگ بھی گئے تھے۔ میری بڑی ہمشیرہ مجھے کہنے میں بہت بے عزتی محسوس ہوتی ہے لیکن کیا کروں مجبور ہو کر لکھتی ہوں شادی کا پیغام نہیں جم رہا تھا۔ اس لئے میں اور ہمشیرہ دونوں گئے۔ اس وقت صبح ۹ بجے مکان سے نکلے تھے۔ صرف ۲ گھنٹے سے درگاہ تک جاسکے۔ لیکن

ہم لوگ دن بھر مارے مارے پھرے۔ پتہ ملتا ہی نہیں تھا۔ جاکر شام کے نفرے میں شامل ہوتے۔ اس وقت میرے حالات ٹھیک نہیں تھے۔ اس لئے متولی نے میرے اور ہمشیرہ کے ناطے ہمشیرہ سے ہی بندھوائے۔ خیر میں تو آج بھی صحت سے ٹھیک ہوں ہمشیرہ کی شادی ہوئی۔ مجھے تین لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی۔ ہمشیرہ کو تین لڑکیاں ہی ہیں۔

میرے لڑکوں پر بہت ہی خاندان کے لوگوں کی نگاہ ہے آخرکار میرے ماموں صاحب نے ایک لڑکے کو پوچھ ہی لینے میں دینے سے انکار کردی۔ یہ بات کو دل میں رکھے۔ مجھے پتہ ہی نہ تھا۔ اس بات کو تو میں مذاق سمجھی۔ بھول بھی گئی۔ باتوں باتوں میں شوہر کی نوکری کے بارے میں بات چلی تو کہے کہ یہاں ہماری پہچان ہے۔ ایک مرشد رہتے ہیں۔ ان کو بتاکر نوکری کردیئے جیسا کریں گے۔ علاج کرواتے تو سسرال میں مارپیٹ اور چھوڑ جھاڑنے کی باتیں شروع ہوئی۔ میں جاکر پھر کہی تو وہ مرشد صاحب کہنے لگے کالا تل اور کالی مرچ رائیاں لاکر دو۔ میں بندش کروں گا۔ میں دی تو ایک کو لیا گھر میں۔ دوسری ہماری زمین کی حد تک جہاں تک ہے وہاں گاڑنے کو کہے۔ اور میٹھا تیل شوہر کو اچھا مالش کر کے سفید کپڑے سے پوچھ کر جادو کہے اور موتقے ــــــ پر دم کر دیتے۔ کہا اور میں ویسا ہی کی۔ سب مزاج موتقی جیسے سوکھ گئے اور بالکل معصوم بچے جیسے۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے آج بھی وہیں حالات ہیں۔ کئی علاج کرواتے لیکن ٹی بی جیسے ہوئے بچے بھی ویسے ہی ہوگئے۔

ان کے خواب میں ایک دیو شیر پر بیٹھ کر پانی میں پالکی میں تیرتی ہوئی ان کو اپنے پاس بلاتی ہے۔ ایک دم سے نیند میں رونا شروع کر دیتے ہیں۔

ایک دن میرے خواب میں بھی آکر کہے۔ میرے شوہر کو دے یا بچوں کو یا بکری کو یا مرغی کو۔ میں کچھ بھی دینے سے انکار کردی تو وہ جاتے جاتے میرے شوہر کا گلا دبا کر جا رہی تھی ــــ وہ چیخ مار کر اٹھے۔ پھر ساتھ میں بکری بھی پکارنے لگی۔ میں آدھی وضو کر کے یٰسین اور چاروں قل پڑھ کر دم کی۔ پھر رات بھر پڑھتی رہی۔ سب ٹھیک ہوگئے۔ لیکن پھر میرے بچپن جیسے حادثے شروع ہوئے۔ میرے شوہر کو مجھ پر سے محبت دور ہوئی۔ خواب میں اور دل میں ایک وہم شروع ہوا۔ کہ کسی کے ساتھ بھی یعنی والد ہو یا اولاد سے ناجائز تعلقات ہے۔ جیسا نوکری میں دل

جیسے جیسا گھر میں ڈر کر بھاگ جانا وغیرہ بیان سے باہر ہے۔
ہم بھونگیر گاؤں چھوڑ کر بڑی مشکل سے حیدرآباد کو سٹرس میں
آکر رہنے لگے تو پھر مکان میں دستک دیتے جیسا کوئی نام سے
ہمارے یا بچوں کے نام سے بلوائے جیسا ہونا اور ہمارے
بچے پڑھائی میں دل نہیں لگاتے۔ جیسا بالکل ہمارے بچپن
کے حالات یاد آرہے ہیں۔ مکان جل گیا اور چوری بھی ہوئی۔
بہت پریشانی ہے۔ صرف جو بھی دیکھو ماروں یا مرجاؤ۔ پڑوس
ہو یا رشتے میں یہی حال ہے۔ سب نفرت کرتے ہیں۔ خودکشی
کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مگر اولاد کا خیال آتے ہی مجبور ہو جاتی
ہوں۔ ایسے میں آپ کا یہ میگزین ملا۔ دل سے کہتی ہوں کہ خود کا
ایک تحفہ ملے جیسا معلوم ہوا۔

میری یہ داستان ہے۔ مہربانی کر کے اس میں غلطیاں ہوں
تو میں دل سے معافی چاہتی ہوں۔ ہم سب بھائی بہن، والدین
الگ الگ ہی رہتے ہیں۔ والدین کے بہت بُرے حالات ہیں۔
جائیداد چھین کر بھائی الگ کر دیئے۔

ہم سب بھائی بہنوں میں عداوت ہی عداوت ہے۔ کوئی ایک
دوسرے سے نہیں ملتے۔ اور میرے بچے بھی جیسے بڑے ہو رہے
ہیں ویسا ہی عداوت شروع ہو گئی ہے۔ ہمارے کہنے میں نہیں ہے
اور ہمارے بڑوں کی تقسیم میں سے ایک مکان آیا تھا۔ وہ بھی
چلا گیا۔ آج شادی کو ۲۷ سال ہو رہے ہیں۔ ایک مکان نہیں
بنا سکے۔ اور نہ ہی بچوں کی شادیاں کر سکتے ہیں۔ مکان میں
برکت نہیں۔ بچوں کی نافرمانی۔ بچوں کو ملازمت نہیں ملتی بہت
بُرا حال ہے۔ آپ ہم پر مہربانی کیجئے۔ میں آپ کی عمر بھر میرے
بچے بھی آپ کے تہہ دل سے شکر گزار رہیں گے۔ اور کیا بیان کروں
الفاظ نہیں ہیں میرے پاس۔

اس چٹھی کو غور سے پڑھئے بڑی مہربانی ہوگی۔ اور ہمارا
حل نکالئے۔

جواب بلاشبہ آپ کی آپ بیتی حد سے زیادہ غمناک اور افسوسناک
ہے۔ آپ جن حالات سے گزری ہیں ان حالات میں
خودکشی کر لینا عقلاً محال نہیں ہے۔ لیکن چونکہ خودکشی کرنا اور
خود کو ہلاک کر ڈالنا شرعاً حرام اور خدا کی کھلی ہوئی نافرمانی ہے
اس لئے آپ نے جس صبر وضبط کے ساتھ دامنِ ایمان کو تھامے ہوئے
دامنِ زندگی کو پکڑے رکھا ہے وہ قابل قدر ہے۔ اور لائق جزا
بھی ہے۔ انشاء اللہ ان مصائب میں مبتلا ہونے کے بعد آپ کی
تمام بشری خامیاں اللہ تعالیٰ نے حسنات میں بدل دی ہوں گی جو
اللہ تعالیٰ کسی کو گناہوں سے پاک صاف کرنا چاہتے ہیں تو اسے
اس دنیا میں طرح طرح کے مصائب اور قسم قسم کے نوائب میں مبتلا
کر دیتے ہیں۔ کسی بھی صاحبِ ایمان کے پاؤں میں اگر کانٹا
بھی چبھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی اس کو اجر و ثواب سے نوازتے
ہیں۔ اور اس درد اور تکلیف کے بدلے میں اس پر اپنا کرم
نازل کرتے ہیں۔

آپ پر تو غموں اور دکھوں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں پھر آپ کو
اللہ تعالیٰ نظر انداز کیوں کر دیں گے۔ وہ تو اپنے تمام بندوں کیلئے
غفور رحیم ہیں۔ اور ایک ایک چوٹ کے بدلے میں انعام و اکرام
عطا کرنے والے ہیں۔

آپ شروع ہی سے جنات کی نظر میں رہیں۔ اور ان کی
ریشہ دوانیوں سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ بظاہر آپ ٹھیک رہی ہوں گی
لیکن درحقیقت آپ آسیبی اثرات کا شکار تھیں۔ اور اس زمانے
میں آپ نے صحیح طریقوں سے اور صحیح عاملوں سے اپنا علاج نہیں
کرایا۔

اب زندگی کا کافی سفر آپ مصائب و اثرات کے ساتھ
کر چکی ہیں۔ لیکن باقی ماندہ زندگی کو اگر آپ چاہتی ہیں کہ
آرام و سکون کے ساتھ کٹے تو ہمارے چند مشوروں پر دھیان
دیں۔ اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ کی رحمتیں اُن ہی لوگوں کے لئے
وقف ہیں جو خود بھی اپنی حفاظت اور بچاؤ کے آرزومند ہیں
جو لوگ خود ہی اُلجھنوں اور مصیبتوں کی دلدل میں مطمئن رہتے
ہیں یا اُن سے نکلنے کی تدابیر کی فکر نہیں کرتے۔ مشیت ایزدی
ان کی طرف راغب نہیں ہوتی۔ یوں اللہ اپنے ہر بندے پر
مہربان اور ہر بندے پر اپنا فضل و کرم نازل کرتا رہتا ہے لیکن
بندوں کے بھی تو اپنے تئیں کچھ فرائض ہیں۔ اپنی صحت، تندرستی
اور جان کی حفاظت کے لئے ان کی اپنی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں
بروقت صحیح علاج اور صحیح علاج کے لئے صحیح معالج کی کھوج یہ بھی
ایک اہم ذمہ داری ہے۔ اور جب اس ذمہ داری میں کوتاہی
سرزد ہو جاتی ہے تو امراض اور بیماریاں انسان کو دیمک کی طرح
چاٹتے رہتے ہیں۔ بالآخر انسان کا جسم دیمک زدہ لکڑی کی طرح
کھوکھلا ہو جاتا ہے۔

خیر جو کچھ ہوا اس کو نوشتۂ تقدیر سمجھ کر فراموش کر دیجئے
اور آئندہ کے لئے جو آپ کی زندگی کے بچے کھچے دن ہیں ان

سکون سے کاٹنے کیلئے ہمارے تجویز کردہ چند عملیات کی طرف پوری سنجیدگی کے ساتھ توجہ دیجئے۔

سب سے پہلا کام یہ کریں کہ گھر میں کرنے والی قلعی جسے چونا رنگ و روغن بھی کہتے ہیں۔ اس کو پانی میں گھولنے کے بعد ایک بگونہ پانی پر ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کر کے اس پانی کو بھی چونے اور رنگ وغیرہ میں تھوڑا تھوڑا ملا دیجئے۔ اور پھر اس کو گھر کی دیواروں پر پھروا دیجئے۔ اس کے بعد چالیس دن تک اپنے موجودہ ہی مکان میں روزانہ ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کی تلاوت خود کیجئے۔ یا کسی سے کروائیے اور روزانہ تلاوت کے بعد ایک بالٹی پانی پر دم کر کے اس پانی کو گھر کے ہر ہر فرد کو پلائیں۔ اور گھر کی سب دیواروں پر اس پانی کی چھینٹیں دیجئے۔ اور گھر کے سب کونوں میں پانی ڈال دیجئے۔

تیسرا عمل یہ ہے کہ روزانہ عشاء کے بعد گھر کے صحن میں کھڑے ہوکر چاروں سمت کی طرف اپنا رُخ کر کے اذان دلوا دیجئے۔ یہ کام صرف مرد ہی سے کرائیں۔ اس سے پہلے کے دونوں عمل خواہ مرد سے کرائیں یا کسی عورت سے یا خود کریں۔ یہ عمل بھی چالیس دن تک کرنا ہے۔

چوتھا عمل یہ ہے کہ روزانہ آپ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ پھر ۳ مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھیں پھر ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے لئے اور افرادِ خانہ اور اپنے خاندان کے لئے دعا کریں۔

پانچواں عمل یہ ہے کہ آپ ۳ سو مرتبہ روزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم روزانہ پڑھیں۔

ان عملیات میں سب سے پہلا عمل آپ کسی بھی وقت کریں دوسرا عمل صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دن تک کریں۔ تیسرا عمل بعد نمازِ عشاء نصف رات کے قریب کریں۔

چوتھا عمل نمازِ فجر کے بعد کریں اور پانچواں عمل سونے سے پہلے کریں۔

اور مندرجہ ذیل نقش اپنے گھر میں آویزاں کر دیں۔ یہ کسی عامل سے نقل کرالیں۔ خود نقل نہ کریں۔ ورنہ کسی ایسے شخص سے نقل کرالیں جو پانچوں وقت کا نمازی ہو۔ اور متقی بھی ہو۔ انشاء اللہ ان تجویز کردہ عملیات پر عمل کر کے آپ کی آئندہ کی زندگی آرام سکون سے کٹے گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم فرمائینگے۔ اور آپ کو اوپری اثرات اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

میں بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو موجودہ تمام مصائب و آلام اور آسیب کی شرارتوں اور خباثتوں سے نجات عطا کرے۔ اور آپ کو گزرے ہوئے دکھوں پر بہترین اجر عطا کرے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

اگر ان عملیات کے بعد بھی خدانہ کرے آپ کو سکون اور آرام محسوس نہ ہو تو پھر آپ کسی بھی بدھ کو دیوبند تشریف لے آئیں۔ اور آنے سے ایک دو دن قبل فون پر ضرور رابطہ کرلیں۔

جو نقش گھر میں آویزاں کرنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

بحرمتہ ایں نقش ہر قسم کہ آسیب، جنات، سحر، نظر بد و وساوس شیطان در خانہ ایں را و در افرادِ خانہ ایں را دفع شود دفع شود دفع شود

حوصلے کی پستی

سوال از: سید محمد حسین رضوی ــــــ بارہ مولہ (کشمیر)

میں طلسماتی دنیا بہت دلچسپی سے پڑھتا ہوں۔ اور بہت پسند بھی ہے۔ میں اکیس سال کا ہوں۔ میری مشکل یہ ہے کہ میں پچھلے دو سالوں سے دسویں جماعت میں ناکامیاب ہو گیا۔ پہلے میں محنت کرتا تھا۔ لیکن جب میں ناکامیاب ہو گیا تو میری ساری ہمت پست ہو گئی۔ اب کوششوں کے باوجود بھی ہمت نہیں آتی۔ ایسا لگتا ہے کہ کوئی بڑی طاقت مجھے روک رہی ہے۔ کبھی مجھے اتنی غیرت آتی ہے کہ میں اب کتابوں سے اٹھوں گا نہیں مگر کچھ دیر بعد میں بہت تنگ آتا ہوں۔

اس کے علاوہ میں جو بھی کام کرتا ہوں وہ کام انجام تک نہیں پہنچتا۔ اور میری یادداشت بھی کم ہے۔ میں بہت تنگ آگیا ہوں۔ اب آپ خدا اور رسولؐ کو یاد کر کے میری رہنمائی کیجئے۔ میں یہ خط بڑی امید سے آپ کو روانہ کر رہا ہوں۔ اب مہربانی کر کے مجھے کوئی مؤثر عمل یا تعویذ ارسال فرمائیں۔

ہمارے گھر کی حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ کبھی میں بیمار

ہوں۔ کبھی میرے ماں باپ۔ اور علاج کے باوجود بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ مہربانی کرکے ذرا اس مسئلے پر غور کریں۔

مجھے یہ بھی پریشانی ہے کہ مجھے شیطانی خیالات بہت آتے ہیں۔ میں ان خیالات سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن پھر بھی وہی کچھ ہوتا رہتا ہے۔ میں ہر روز قرآن کی تلاوت بھی کرتا ہوں۔ اب مجھے یقین ہے کہ آپ میری پوری رہنمائی کریں گے۔ کیوں کہ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میری اور گھر کی حالت کیا ہے۔ میں آپ کو جوابی لفافہ بھی بھیج رہا ہوں۔ اگر میرے اس خط کو رسالہ میں جگہ مل جائے تو آپ کی مہربانی ہوگی۔ اگر لکھنے میں کوئی غلطی ہوئی تو معاف فرمائیں۔

جواب بزرگوں کا فرمان ہے اگر انسان کا سرمایہ ضائع ہوجائے تو اس کا کچھ برباد ہوتا ہے۔ اگر اس کی ساکھ خراب ہوجائے تو بہت کچھ برباد ہوجاتا ہے۔ اور اگر اس کا حوصلہ پست ہوجائے تو اس کا سب کچھ برباد ہوجاتا ہے۔

آپ کی جب ہمت ہی پست ہوگئی اور جب آپ حوصلہ ہی ہار بیٹھے تو میں آپ کو کیا مشورہ دوں۔؟

آپ نوجوان ہیں۔ نوجوانی کے عالم میں اگر کوئی شخص ہمت کھو بیٹھے تو بہت افسوسناک بات ہے۔ جب انسان کسی امتحان میں شریک ہوتا ہے تو اس کے لئے دو ہی نتیجے ممکن ہیں۔ پاس ہونا یا فیل ہونا۔ فیل ہوجانا بلاشبہ برا ہے اور باعث دکھ بھی ہے۔ بشرطیکہ پاس ہونے کی محنت کی گئی ہو۔ لیکن فیل ہوجانا کوئی موت نہیں ہے۔ اگر آپ دو مرتبہ فیل ہوگئے تھے تو پھر تیسری مرتبہ کوشش کرتے۔ اور اپنی قسمت آزماتے۔ اور اگر آپ نے تعلیم کو طلاق دے ہی دی ہے تو پھر کوئی اچھا سا روزگار شروع کریں یا کوئی ہنر سیکھیں۔ تاکہ آپ اچھی زندگی گزار سکیں۔

ہمارے سماج کا جب ایک انسان مالی طور پر پریشان ہوتا ہے تو صرف وہی پریشان نہیں ہوتا بلکہ اس کی وجہ سے کافی لوگوں کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔

آپ دوسروں کو پریشانی سے بچانے کے لئے خود پریشانی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اچھی اور خوشگوار زندگی کے لئے محنت، تدبیر اور جدوجہد کے ساتھ ساتھ نماز، روزے کی اور تلاوت قرآن کی پابندی رکھیں۔ اور دعاؤں سے اپنا رشتہ قائم کریں۔ اپنے گھر میں بھی نماز اور تلاوت کا ماحول بنائیں۔ اور ایک تسبیح روزانہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کی پڑھا کریں اور ایک تسبیح روزانہ "یَاسَمِیْعُ یَامُجِیْبُ" کی پڑھا کریں انشاء اللہ چند ماہ میں آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ کی تقدیر میں انقلاب آرہا ہے۔ اور آپ کے حالات کروٹ لے رہے ہیں۔

ہمیشہ کے لئے یہ بات نوٹ کرلیں صرف شکایات اور صرف احساس کمتری سے دنیا کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اگر آپ اپنی زندگی میں سدھار چاہتے ہیں تو خود کو بدلنے کی آرزو بھی کیجئے اور جدوجہد بھی۔ خدا بھی اسی کے حالات بدلتا ہے جسے خود اپنے حالات بدلنے کی فکر ہو۔

امید ہے کہ یہ نصیحتیں جو شاید کسی قدر تلخ بھی محسوس ہوں آپ کے لئے تریاق کا کام دیں گی اور آپ کے حالات کو حسن صحت عطا کریں گی۔

احساس کمتری کا شکار

سوال از محمد عارف ـــــــ سنبھل۔

میرا لڑکا عمر جس کی ۲۰ سال ہے۔ زبردست قسم کی احساس کمتری کا شکار ہے۔ اس کے لئے کوئی روحانی علاج تجویز کردیجئے۔ کئی عاملوں کا اور ڈاکٹروں کا علاج کروا چکا ہوں۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا ہے

جواب مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے۔ اپنے صاحبزادے کے دائیں بازو پر باندھ دیں۔ اور اپنے صاحبزادے سے کہدیں کہ وہ دن میں تین مرتبہ ـــ ان اسماء الٰہی کو پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے چہرے پر ملے۔

نقش یہ ہے۔

یانافع	یانافع	یانافع
یامانع	یامانع	یامانع
یادافع	یادافع	یادافع

جواب طلب امور کے لئے ہمیشہ خطوط صاف صاف اور مختصر لکھیں تاکہ بروقت آپ کو اپنے سوالوں کا جواب مل سکے۔
ـــــــ (منیجر)

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔ آپ کے خواب کے تمام اجزا سامنے رکھ کر ہی تعبیر دی جائے گی۔ (مدیر)

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم۔ دیوبند

انتباہ خواب ہمیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کریں گے یا اس میں از راہِ کذب کمی بیشی کرینگے تو اسکی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی۔ اور آخرت میں آپ ہی جوابدہ ہونگے۔
حسن الہاشمی

محترم عالیجناب حسن الہاشمی صاحب سلام مسنون

خواب واضح ہو کہ میں نے اس ماہ کی ۱۱ تاریخ کو بدھ کی رات یعنی صبح تقریباً ۴۰۔۵ بجے کے قریب میں نے خواب دیکھا کہ دو تین عورتیں میرے ساتھ حج بیت اللہ جانے کے لئے تیاری کر رہی ہیں میری تیاری مکمل ہو گئی۔ اور میں نے اپنا صندوق باہر نکال کر رکھا اور دوسری عورتوں کو بلانے گئی تو اس نے کہا ذرا رُکو میری تیاری نہیں ہوئی میں نے کہا تم تیار ہوتی رہو۔ میں تو چلی۔ یہ کوئی بس نہیں کہ ایک چھوٹ گئی تو دوسری مل جائے گی ــــ اگر ہم وقت مقررہ پر نہیں پہنچے تو ہمارا ایلپین چھوٹ جائے گا۔ اور ہم پھر نہیں جا سکیں گے۔ یہ کہہ کر میں نکلی تو وہ خاتون میرے پیچھے ہی نکلی۔ لیکن عین اسی وقت اُن کے ہاں مہمان آگئے۔ اور وہ انکے لئے واپس گھر پلٹ گئی۔ جب میں اپنے صندوق کی جگہ آئی تو وہاں صندوق نہیں تھا۔ میں حیران و پریشان ہو گئی۔ اور وہاں چند عورتیں باتیں کرتے ہوئے بیٹھی تھی۔ اُن سے صندوق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے دور رکھی ہوئی میرے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ میں دوڑ کر صندوق کے پاس پہنچی تو دیکھا میرا صندوق ٹوٹا ہوا پڑا ہے۔ اور اس میں کے ضروری اشیاء اور کپڑے وغیرہ غائب ہیں۔ صرف چند ٹوٹی پھوٹی اشیاء اور چند موزے کے جوڑے پڑے۔ یہ دیکھ کر میں رونے لگی اور روتے روتے ہی سبز رنگ کے موزے پہننے لگی کہ یہیں سے موزے پہن لو۔ کیوں کہ وہاں موزے پہننے کے وقت نہیں ملے گا۔ لیکن پھر خیال آیا کہ سبز رنگ تو ہمارے اسلام کی نشانی ہے۔ اور ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد کا رنگ بھی سبز ہے۔ اس لئے بے ادبی ہوگی اس لئے میں دوسرے موزے تلاش کرنے لگی تو میرے ہاتھ میں ایک پلاسٹک کی تھیلی لگی جس میں تازہ گوشت ہے۔ میں یہ دیکھ کر زور زور سے رونے لگی۔ اُتنے میں اُدھر سے ایک مولانا گزر رہے تھے۔ میں نے انہیں مخاطب ہو کر کہا دیکھو مولانا میں حج کو جا رہی تھی اور کسی نے میرا صندوق توڑ کر اس میں سے کپڑے وغیرہ نکال کر اس میں یہ گوشت کی تھیلی رکھدی۔ مولانا نے کہا صبر کرو۔ یہاں کے لوگ بہت خراب ہیں۔ ان کے مُنہ مت لگو۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ اور میں روتے ہوئے سب سے پوچھ رہی ہوں کہ کس نے میرے ساتھ دھوکا کیا۔ میں اُن عورتوں سے پوچھتی ہوں۔ وہ بھی لاتعلق بنی اپنی باتوں میں مصروف ہے۔ اتنے میں میں زور سے چلا اُٹھی۔ تب ہی میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت فجر کی اذان ہو رہی تھی۔ پتہ نہیں چیخ کی آواز سے یا اذان کی آواز سے میری آنکھ کھلی۔

مہربانی فرما کر میرے اس خواب کی تعبیر بتائیے۔ عین نوازش ہوگی۔

مرسلہ
صغریٰ بشیر شیخ، مکند نگر ــــ احمد نگر (مہاراشٹر)

تعبیر آپ کا خواب اچھا نہیں ہے۔ کوئی دو عورتیں آپ کے خلاف کوئی گہری سازش کریں گی۔ ممکن ہے کہ آپ کے خلاف سحر بھی کرائیں۔ نتیجتاً آپ کو کسی بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور آپ کو کسی قدر رسوائی بھی ہوگی۔

حج سے مراد اس خواب میں سفرِ حج نہیں بلکہ سلامتی کی طرف اشارہ ہے۔ آپ سلامتی کی خواہش مند ہوں گی۔ لیکن خواہ مخواہ کسی کے پھیلائے ہوئے سازشوں کے جال میں پھنس جائیں گی اور ممکن ہے کہ اس میں کسی کی جان کو بھی نقصان پہونچے۔

(واللہ اعلم)

محترم المقام لائق احترام عالی جناب حسن الہاشمی صاحب
خواب السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا بہت دنوں سے پڑھ رہا ہوں کافی دلچسپی کے ساتھ۔

عرض یہ ہے کہ کئی سالوں سے ایک ہی خواب دیکھتا ہوں۔ میں خواب میں اکثر سانپ دیکھتا ہوں۔ ایک مہینے یا بیس۔۔۔ دن کے اندر سانپ کا خواب مجھے نظر آتا ہے۔ ہم نے پہلے خواب میں ایک ایسے سانپ کو دیکھا جو کافی لمبا اور موٹا ہے۔ اور اس سانپ کا رنگ آگ کی طرح سرخ ہے۔ اور ہمارے راستے میں سانپ کھڑا ہوا ہے دوسرا خواب ایک چھوٹا سانپ ہے۔ جو خون کی طرح لال ہے اور تیسرا خواب ایک ایسا سانپ کا جس کا آدھا جسم سفید ہے۔ اور آدھا کالا ہے جو دیکھنے میں بہت خوبصورت ہے۔ جو ہمارے راستے میں سر اٹھائے کھڑا ہے۔ اور میں راستہ پار بھی کر لیتا ہوں۔ وہ سانپ مجھ کو نقصان نہیں دیتا ہے۔

چوتھے خواب میں ایک ایسے مکان میں ہوں جو دریا کے کنارے پر ہے۔ میں ایک کمرے میں جاتا ہوں۔ جس میں دو سانپ ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی سانپ کمرے سے کود کر دریا میں گرتے ہیں۔ اور دونوں آپس میں لڑتے ہیں اور دونوں کالے رنگ کے سانپ ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے خواب کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے۔ بار بار کا سانپ دیکھنا۔ خط کافی لمبا ہو گیا ہے۔ معافی چاہتا ہوں۔

خدا حافظ

آپ کا خادم، الطاف حسین ــــــ ممبئی۔

تعبیر خواب میں سانپ کا دیکھنا بالعموم اس بات کی علامت ہے کہ خواب دیکھنے والے کے رشتے دار اس کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ طرح طرح کے خواب دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مختلف قسم کے رشتے دار مختلف انداز سے دشمنی کر رہے ہیں اور آپ اُن دشمنی کرنے والوں سے انجان ہیں۔

(واللہ اعلم)

خواب محترم حضرت حسن الہاشمی صاحب　　مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد التجا کر رہا ہوں یہ خط میں اپنی ہم زلف کی طرف سے لکھ رہا ہوں۔ اس کی اجازت سے۔ اُمید ہے آپ پوری پوری جواب فرمائیں گے انشاء اللہ۔ (آمین)

خواب دیکھنے والی زینب عرف نورا، والدہ کا نام آمینہ والد علی محمد عمر ۵۰ کے آس پاس۔ کہہ رہی ہیں کہ میں ۹۹-۱-۳۰ رات کو خواب رہی ہوں کہ میں بہت بلند پتھروں سیڑھیوں کے اوپر آخر میں کھڑی ہوں۔ اور وہاں سے نیچے دیکھتی کیا ہوں کہ ایک موٹر کار کھڑی ہوئی ہے اور اس میں دو مرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کی گود میں لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور میں نیچے اُترنا شروع کرتی ہوں تو سیڑھیوں کے قدم بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ تو مجھے گھبراہٹ ہونے لگی تو میں نے لاحول ولا قوۃ الخ تک پڑھنا شروع کر دیا۔ اور اُترتی رہی۔ نیچے پہنچ کر دیکھتی کیا ہوں کہ اس آدمی کے گود میں لڑکی نہیں ہے۔ اکیلا ہے اور پاس والے آدمی کی گود میں ہارمونیم باجا (جو قوالی لوگ بجاتے ہیں۔ اس میں وہ شخص انا اعطینا کی سورۃ بجا رہا ہے اور پاس والا آدمی زبان سے پڑھ کر سنا رہا ہے۔ (دونوں آدمی کالی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے) مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے۔ نیند سے بیدار ہو گئی۔ تو میں نے گھڑی دیکھی تو دو بج رہے ہیں۔ اسی طرح ۱۰-۱۲ سال پہلے بھی مجھے خواب میں ایک بزرگ نقاب پوش سورہ یٰسین شریف سنا رہے ہیں۔ تو میں اپنی امی کو پکارتی ہوں کہ دیکھو کون ہیں تو امی نے کہا کہ منہ پر سے کپڑا ہٹا کر دیکھو کون ہے۔ خواب دیکھا تھا۔

اور ۸، ۹ مہینے پہلے بھی ایک خواب اسی طرح کا دیکھا تھا۔ ایک شخص مجھے سورۃ والفجر ولیال پوری سورۃ سنائی۔ رہنمائی فرمائیں میں کیا کروں۔ ذرہ نوازی ہوگی۔ تعبیر کا انتظار کریں گے۔ اللہ رب العزت آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ (آمین)

گستاخی غلطی وغیرہ کی معافی چاہوں گا۔ ویسے میں زیادہ پڑھا ہوا نہیں ہوں۔　　والسلام

عثمان غنی منصوری ۲۷ احسان ضیا کی گلی

ایڈوانس ٹاکیز کے سامنے۔ ہوٹل ریلیکس کے سامنے

ــــ احمد آباد۔ گجرات ــــ

تعبیر یہ تینوں ہی خواب جو زینب صاحبہ نے مختلف اوقات میں دیکھے۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ دنیاداری کی زندگی گزارنے کے بعد انہیں دینداری پر چلنا نصیب ہوگا۔ اور حق تعالیٰ اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا کریں گے۔ اور انجام بخیر ہوگا۔ اس خواب میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ زینب صاحبہ کو موسیقی سے لگاؤ ہے۔ یا گانے سننے کا ذوق ہے۔ یا اسی طرح کی کسی ممنوعہ چیز میں دلچسپی ہے جب کہ مشیت انہیں ان باتوں سے روکنا چاہتی ہے (واللہ اعلم)

جناب حسن الہاشمی صاحب۔

خواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ اس میں جو بھی لکھا رہتا ہے سب پڑھ ڈالتا ہوں۔ خاص کر خوابوں کی تعبیر ہم کو بہت اچھا لگتا ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ آپ کو اور ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

میں نے بھی دو خواب دیکھے ہیں۔ دسمبر جمعرات کی رات کو پہلا خواب یہ ہے کہ میں اپنے خالو کے گاؤں میں ہوں۔ اور میرے خالو مولانا ہیں۔ گاؤں کا نام مدھنا پاڑہ ہے۔ وہ ہم سے بولتے ہیں اس مسجد میں نماز پڑھ لو۔ ایک حج ہو جائے گا۔ اور میں اپنے دل میں یہ سوچ رہا ہوں کہ حج مکہ اور مدینہ میں ہوتا ہے یہاں کیسے ہوگا۔ اور نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور جب آنکھ کھلی تو صبح کے ۵:۳۰ ہو رہے تھے۔ اور اب میرے خالو حیات نہیں ہیں۔ ان کو دنیا سے رخصت ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے ذمہ کچھ قرض ہوگا۔ جو انشاء اللہ جلد ہی ادا ہو جائے گا۔ (واللہ اعلم)

محترم عالیجناب ہاشمی صاحب۔

خواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں آپ کا رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ ہر ایک الفاظ دل کو چھو لیتا ہے۔ میں بھی آپ کی خدمت اقدس میں اپنا ایک خواب عرض کر رہی ہوں۔ جو تقریباً ۹ یا ۱۰ سال سے لگاتار پریشان کر رہا ہے۔

میرا نام شاہین ولد نثار احمد۔ اور والدہ کا نام سائرہ بانو ہے۔ میں تقریباً ۱۰ سالوں سے ایک خواب دیکھ رہی ہوں۔ خواب الگ الگ طریقے سے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ہر خواب کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔

میں اپنے آپ کو خواب میں کسی ایسے گاؤں میں دیکھتی ہوں جہاں زیادہ تر غریب اور نیچ طبقہ کے لوگ رہتے ہیں۔ لیکن اسی گاؤں میں ایک بہت ہی عالیشان بنگلہ یا پھر کھنڈر بنی حویلی دیکھتی ہوں۔ کبھی میں دیکھتی ہوں۔ میں بالکل کالے لباس میں ہوں۔ اور کھنڈر نما حویلی میں جا کر موم بتی جلاتی ہوں۔ یا پھر دیکھتی ہوں کہ میں اس گاؤں میں گئی ہوں۔ لیکن گاؤں والے مجھے پہلے سے ہی جانتے ہیں۔ پھر میں ایک بہت ہی عالیشان مکان میں گئی۔ جہاں مجھے عزت ملی۔ لیکن اچانک مجھے کوئی شخص جان سے مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور میں جان بچانے کیلئے بھاگتی ہوں۔ لیکن آخر کار وہ آدمی مجھ سے مارا جاتا ہے۔ یا پھر کبھی دیکھتی ہوں ایک بہت پرانی حویلی ہے۔ جہاں میں رہنے لگتی ہوں۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ حویلی میری ہی ہو۔ کبھی کوئی مجھے روحوں سے یا شیطان سے ڈرانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں ہمیشہ اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو جاتی ہوں۔

ہر خواب میں مجھے الگ الگ چیزیں دکھائی دیں۔ جیسے حویلی کھنڈر، عالیشان محل۔ لیکن آخر میں ہمیشہ مجھے کوئی جان سے مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ناکام ہو جاتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ میں کبھی کسی ایسے گاؤں میں کبھی نہیں گئی۔ گھر میں میں نے خواب بتلایا تو گھر والوں نے کہا کہ میں ڈراؤنی فلم دیکھتی ہوں۔ وہی میرے خیال میں ہوتا ہے۔ لیکن فلم تو میں ابھی ابھی دیکھتی ہوں۔ خواب میں بہت سالوں سے دیکھ رہی ہوں۔ اور سونے سے پہلے میں کوئی خیال لے کر نہیں سوتی ہوں۔

میرا نام شاہین ہے۔ والد کا نام نثار احمد مومن والدہ کا نام سائرہ بانو مومن ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۱-۱۲-۱۹۷۵ ہے لیکن اسکول کے سرٹیفکیٹ میں ۱۳-۱۲-۱۹۷۵ لکھا ہوا ہے۔

مجھے غلط بات پر بہت جلد غصہ آتا ہے۔ معاف کرنے کی عادت تو بالکل نہیں ہے۔ غصے میں پاگل ہو جاتی ہوں ـــــ میں تعلیم یافتہ ہوں۔ لیکن کچھ بھی کرنے پر جیسے سروس کرنے پر میں چند دن تک پاتی ہوں۔ پھر ناکامی ہاتھ لگتی ہے۔ بس یہ سمجھ لیجئے مجھے ناکامی کے سوا کچھ نہیں ملا۔

محترم مہربانی کر کے آپ مجھے ان الجھنوں سے نجات دلائیں۔

خدا حافظ

ایک مصیبت زدہ، شاہین

تعبیر آپ احساس کمتری کا شکار ہیں۔ اور ایسا بالعموم ہوتا ہے کہ آپ جو سوچتی ہیں وہ نہیں ہوتا۔ آپ کو اکثر اپنے منصوبوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چوں کہ آپ کے دل و دماغ پر اکثر انتشار اور اضطراب کے بادل چھائے رہتے ہیں اس لئے اکثر آپکو خوابوں میں بھی مایوس کن چیزیں نظر آتی ہیں۔ آپ کے خوابوں کی ملی جلی تعبیر یہ ہے کہ زندگی کی بار بار ناکامیوں اور محرومیوں کے بعد آپکو کوئی قابل قدر ٹھکانہ نصیب ہو جائیگا۔ اور آپکی زندگی میں ٹھہراؤ آ جائیگا۔ آپ غصے پر کنٹرول رکھیں۔ اور معمولی معمولی باتوں پر الجھنے کی کوشش نہ کیا کریں۔ مجموعی حیثیت سے آپکے خوابوں کی تعبیر آپ کے خوابوں کی طرح بری نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

ترجمہ طاہرہ باری

خوابوں کے مخفی راز

اجمل انصاری

خواب آدمی کو ایک ایسی حیرت انگیز اور ماورائی دنیا میں پہنچا دیتے ہیں۔ جہاں نہ وقت کی قیود ہیں نہ فاصلوں کی مجبوریاں اور جہاں حسن و دلکشی اور روحانی سکون کی فضا موجود ہے۔
خواب اکثر اوقات فرحت بخش اور مسحور کن ہوتے ہیں جو ہمیں عرفانِ ذات کے راستوں پر گامزن کر دیتے ہیں۔

ڈراؤنے اور بُرے خواب

زیادہ تر ڈراؤنے اور بُرے خوابوں کا تعلق سطح اوّل یا دوئم سے ہوتا ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ آپ کو دن کے دوران جن غیر متوقع واقعات سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ سطح اوّل میں آپ کو نظر آئیں۔ بُرے خوابوں کا بڑا حصہ سطح اوّل کی تشریح سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں آپ دنیا کے بنیادی رویّوں کو دیکھتے ہیں اور سطح دوئم کی تشریح خوابوں کی تشبیہہ و علامات کی تشکیل کرتی ہے۔

ڈراؤنے خواب دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس میں آپ کے ساتھ ناگوار چیزیں ہوتی ہیں۔ اور دوسرا وہ جس میں آپ خود کسی کے ساتھ بُرا کرتے ہیں۔ اب ہم ان کی جانب تفصیلاً دیکھتے ہیں۔

ناگوار چیزیں آپ کے ساتھ

اس طرز کے خوابوں میں اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی مخلوق تعاقب کرتی ہے۔ تنگ کرتی ہے۔ وہ انسانی یا ماورائی مخلوق بھی ہو سکتی ہے۔ ایسے خوابوں میں اکثر اوقات آپ کا واسطہ غیر محسوس احساسات سے پڑتا ہے۔ بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ آپ کو قید کر دیا جاتا ہے۔ کوئی الزام لگ جاتا ہے۔ کوئی آپ کو شوٹ کر دیتا ہے یا خنجر سے حملہ کرتا ہے۔ کبھی جنسی تجربے سے گزرتے ہیں۔ کبھی اندھاپن طاری ہو جاتا ہے کبھی دم گھٹنے یا ہاتھ پاؤں کی حرکات ختم ہو جانے کا احساس ہوتا ہے۔ اکثر اس میں طاقت و برائی سے متعلق احساس جاگ اٹھتا ہے۔ اور نتیجتاً خواب دیکھنے والا جسمانی اور جذباتی ردّعمل کے طور پر اس طرح جاگ جاتا ہے کہ گویا یہ سب کچھ بالکل بیداری کی حالت میں پیش آیا ہو۔ اس سطح کے غیر پسندیدہ تجربات ڈراؤنے یا تناؤ کی صورتحال پیدا کر دیتے ہیں جن کو دیکھنے کے بعد ہمیں تذلیل، تضحیک یا پھر سخت پیاس محسوس ہوتی ہے۔

اس قسم کے خوابوں میں ایک بات بڑی اہم ہے کہ ان خوابوں کو دیکھ کر ردّعمل میں ہم خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ گر آجائے کہ چیزوں میں مثبت پہلو کس طرح تلاش کیا جائے تو ہم نظر آنے والے خوفناک عکس یا مناظر سے بھی کچھ نہ کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ مگر یہ کام کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ اور اس طریقے کیطرف ہم کیسے جائیں۔ جیسا کہ وہ خواب دیکھنے والی کیطرف حملہ آور ہونا چاہتا ہے مگر پھر اسکے ہاتھ چاٹنے لگتا ہے۔
یہ کیسے ہوا؟ سینوئی تہذیب کے مطابق خواب کی تصویرکشی بالکل بے ضرر ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو خوفناک سمجھ کر ان سے بھاگیں مت اور اس پر کام کرنے سے پہلے ذہن میں

رکھیں کہ عام خواب کی طرح بھیانک خواب بھی یقیناً قابلِ تشریح ہیں۔ اس کے لئے فری ایسوسی ایشن، ایمپلی فیکیشن اور ڈل پلے کے طریقے آزمائیں اور تلاش کریں کہ یہ خواب آپ سے کیا کہنا چاہتے ہیں۔ ان طریقوں پر عمل پیرا ہو کر آپ سطح اوّل پر اس خوف وڈر کی شناخت کر سکتے ہیں جو ہمیں ان خوابوں کی حقیقت تک آنے سے محروم رکھتا ہے۔ جب کہ دسطح دوئم پر، ہم اس خوف کے حقیقی اسباب معلوم کر سکتے ہیں۔ دوسری سطح کی تشریح عموماً خوف وڈر کو منصۂ شہود پر لانے پر آمادہ کرتی ہے۔ اس طرح جو صلاحیت آپ کے اندر چھپ چکی ہے اور جس کی اس وقت ضرورت ہے اور جو آپ کو سنجیدہ شخصیت بنا دے گی وہ بیدار ہو جاتی ہے۔

یہ صلاحیت، خود اعتمادی، ذہنی مرکزیت اور اپنی ذات کی تکمیل میں معاون ہوتی ہے۔ کیوں کہ گھر یا اسکول کے ابتدائی تجربات میں یہ صلاحیت آپ حاصل نہ کر پائے ہوں اور یہ آپ کی شخصیت کا حصہ نہ بن سکی۔ چنانچہ بڑے ہونے کے بعد نتیجتاً آپ اسے ترقی نہ دے سکے بلکہ اب اپنے آپ کو خطا کار سمجھ رہے ہیں اور خوفزدہ ہیں اور بے اعتمادی کے شکار ہیں۔ یہ خوف اور ڈر آپ کی گہرائی میں اس قدر بیٹھ گیا کہ وہ خواب میں بہروپ بدل کر سامنے آنے لگے۔ تاکہ آپ ان کو بھیں ان سے معاملہ کریں۔ یہ آپ کی نفسیاتی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔

خواب آپ کے اندر چھپے ہوئے خوف کو ضرور ابھاریگا تاکہ آپ کو بتائے کہ کوئی ایسی بات ہے۔ جس کی آپ کی شخصیت میں کمی ہے۔ دوسری ممکنہ صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس قسم کے خواب آپ کی زندگی کے کسی ایسے واقعہ یا بحران کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جس کا آپ مقابلہ نہیں کرنا چاہتے اور نظریں چرا رہے ہیں۔ کسی ایک کام کو اُجاگر کرنا چاہتے ہیں جن کا رابطہ آپ کے ذاتی تعلقات نجی اور پیشہ وارانہ زندگی سے ہے۔

ایک بار جب آپ خواب کے پیغام کی شناخت کر لیں گے اپنی شخصیت میں دبی ہوئی اس صلاحیت کو قبول کر لیں گے اور اسے اپنی شعوری زندگی میں شامل کرنا شروع کر دیں گے۔ اس کے بعد بھیانک اور ڈراؤنے خواب آنا بند ہو جائیں گے کیوں کہ ان کا مقصد پورا ہو چکا ہوگا۔ لیکن اگر طرح نہ ہو تو سو سے پہلے ذہن کو ہدایت دیں کہ اس خواب کے پیچھے کیا راز ہے؟ خواب اس کو سامنے لائے۔ اس میں کامیابی ہمارے خواب کو روشن تاباں بنا دے گی۔ اگر اس طرح بھی کامیابی نہ ہو تو خواب کے ذہن تک آپ کا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ اس طرح کا کوئی خوفناک منظر سامنے بھی آجاتا ہے تو وہ اس کے اسباب تلاش کر لیتے ہیں اور یہ کیفیت خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ اگر خوابوں کی تشریح کے لئے یہ طریقہ استعمال کیا جائے تو خواب اپنا مقصد اور پیغام آپ پر آشکار کر دیتا ہے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کو ڈراؤنے خواب نظر نہیں آئیں گے یا مثبت اور مربوط شکل میں سامنے آئیں گے۔ یہ تشریح لاشعور سے آپ کیلئے نیا پیغام لائے گی مگر دوستانہ شکل میں۔

خواب میں خوف سے مقابلہ کرنے سے آپ بیداری کی زندگی میں پیش آنیوالے خوف وڈر کے معاملات سے نمٹنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اکثر لوگوں کے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ وہ اس طرح مزید پُر اعتماد ہو گئے۔ چونکہ خواب کے احساسات جذباتی طور پر حالت بیداری ہی کی مانند ہوتے ہیں۔ اس لئے نفسیاتی طور پر ہم ان کے اثرات سے انکار نہیں کر سکتے۔

ناگوار چیزیں کسی دوسرے کیلئے

ایسے خواب جن میں آپ خود کو دوسروں کے لئے ضرر رساں یا ناگوار حرکات کرتے دیکھیں ان میں بھی یہی پیغامات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ یعنی آپ کی کچھ صلاحیتیں جو دب گئیں اور سامنے نہ آسکیں تو آپ خواب میں بالواسطہ اس غصے اور مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے پائیں گے۔

پُر تشدد خواب سے پریشان نہ ہوں۔ پُر تشدد خواب دراصل اس مایوسی کی وجہ سے نظر آتے ہیں جو آپ کے اندر موجود ہے مگر کھل کر سامنے نہیں آتی۔ دوسری سطح پر جب ہم اس کی تشریح کرتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مایوسی دراصل تخلیقی صلاحیتوں کے دب جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ آپ دنیا میں کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ مگر اس کا موقعہ نہیں ملتا تو مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

میرے (مصنف کے) تجربے کے مطابق اس قسم کے خواب لوگوں کی بڑی پریشانی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایسی پریشانی جو ہر وقت مایوسی اور ڈپریشن، ناخوشی اور بے کلی طاری رکھتی ہے۔ ایک غیر مبہم سا مجرمانہ احساس ہوتا ہے یا اپنی ذات سے

ہی نفرت محسوس ہوتی ہے۔ مگر خواب دیکھنے والا ان وجوہات کو سمجھ نہیں پاتا۔

ہمارا لاشعور اس پریشانی کو ایک ڈرامائی انداز میں ہمارے سامنے پیش کرتا ہے کہ آپ سمجھ لیں کہ میں کس وجہ سے پریشان ہوں۔۔؟ یہ پریشانی کیا ہو سکتی ہے؟ کیا میں نے کسی کے ساتھ برائی کی ہے۔؟ ان سوالوں کو سامنے رکھ کر اس کی وجوہات تلاش کریں تاکہ پریشانی کھل کر سامنے آئے اور آپ پُرسکون ہو جائیں لیکن ہمارا اہم مسئلہ یہ ہے کہ بظاہر پریشانی کی کوئی بات نظر نہیں آتی لیکن ہمیں پریشان ہونے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ یہ عادت مختصر یا طویل عرصے کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔ حال میں ہم ٹھیک ہوتے ہیں مگر ماضی کے تجربات کی بنا پر بار بار مایوسی کے شکار ہوتے ہیں۔

اگرچہ خواب ہمیں پیغام کی تفصیلی معلومات نہیں دیتا بس ہمیں ایک قابل عمل طریقہ بتاتا ہے۔ یہ خواب دیکھنے والے کی توجہ کو اس پریشانی اور مایوسی کے پُراثر تخریبی عناصر کی طرف مرتکز کرتا ہے، ہمیں ان کی طرف توجہ کرنے اور اپنی جذباتی و ذہنی توانائی کی بار آوری کو سمجھنے پر آمادہ کرتا ہے۔ ایسے خواب جن میں ناگوار چیزیں دوسروں کے ساتھ پیش آتی ہیں۔ ان میں آپ ایک مشاہدہ کرنے والے شخص ثابت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ایک فنکار تمام لوگوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ذہن اکثر خوف و مایوسی کے انجام کار سے پہلے اس کے قلع قمع کے لئے تیاری کر لیتا ہے مگر یہ عمل بے نام و معمولی ہوتا ہے۔ خواب ڈرامائی طور پر اس خوف کو ختم کرنے کا حتمی فیصلہ کرتا ہے اور بیداری کے ذہن کو وسعت دے کر سوجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔

پریشان کن خواب

یہ خواب ڈراؤنے خوابوں سے مختلف ہوتے ہیں اور اکثر بار بار نظر آتے ہیں۔ ان میں خواب دیکھنے والا خواب میں بڑی پریشان کن حالات و کیفیات سے دوچار ہوتا ہے۔ اس کو ایسے امتحان سے گزارا جاتا ہے جس کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا۔ خواب میں ایسا لگتا ہے کہ وہ کمرہ امتحان میں بیٹھا ہوا ہے مگر پرچہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ دوڑ دوڑ کر ہلکان ہو جاتا ہے۔ مگر راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ کبھی کسی بند حویلی میں راستہ ڈھونڈتا ہے۔ یہ سب اس کے لئے شدید مایوسی کا سبب بنتا ہے۔ بعض اوقات خواب دیکھنے والا خود کو خواب میں برہنہ محسوس کرتا ہے۔ یہ شدید ذہنی پریشانی کی علامت ہے۔ سطح اول پر جب اس کی تشریح کی جائے تو بالکل واضح ہے۔

خواب دیکھنے والا بیداری کی زندگی میں بہت کامیاب ہے۔ مگر اس کے باوجود شک میں مبتلا ہے۔ اگر ہم ایماندار ہیں خود کو ضائع نہیں کرتے اور ویسے ہی ہیں جیسا خود کو ظاہر کرتے ہیں تو ہمیں شک میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ سب اس وجہ سے بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنے کردار پر بھروسہ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ دنیا کے دوسرے لوگ ہمیں کسی کام میں ماہر سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کام میں مہارت کے باوجود ہمیں کم علمی کا خوف ہو جاتا ہے۔ اور ہم علم ہونے کے باوجود خوفزدہ رہتے ہیں اور بلاوجہ خود کو غیر موزوں خیال کرتے ہیں۔ ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہماری کم علمی لوگوں پر عیاں ہوگی یا کامیابی حاصل کرنے کی دھن ہم سے چھن جائے گی۔ یہی پریشانیاں خواب میں جلوہ گر ہوتی ہیں اور ہم پریشان ہو جاتے ہیں۔

تشریح خواب کی دوسری سطح ہمیں اس غیر محفوظ سمجھنے والی سوچ کے منبع کو شناخت کرنے میں مدد دے گی۔ غالباً والدین ہمیں ہمیشہ بچہ ہی سمجھتے ہیں یا شاید بچپن کی کوئی ایسی ناتجربہ کاری ہو جو بعض اوقات عیاں ہو جاتی ہو۔ ممکن ہے یہی پریشان کن خوابوں کی وجہ بن رہا ہو۔ چنانچہ ایک دفعہ جب ان کی شناخت کا منبع بے نقاب ہو جاتا ہے تو اس طرح کے خوابوں کا تسلسل یکبارگی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے خواب میں خود کو لوگوں کے سامنے بے لباس دیکھنا اکثر اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ہم خود کو عام زندگی میں غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ بعض لوگوں میں اس طرح کے خواب کی تشریح کے لئے ان کے ضبط نفس کا بھی ہاتھ ہوتا ہے۔ مخصوص جنسی تقاضے کو جب حد سے زیادہ دبایا جاتا ہے تو خواب میں اس طرح کے مشاہدات ہوتے ہیں یا بچوں کے فطری تجسس کے سوالات کو دباتے ہوئے ان پر جسمانی یا ذہنی تشدد کیا جائے تو ان کی حساس طبیعت میں یہ تشدد نقش ہو جاتا ہے۔ اور خواب میں متاثر کرتا ہے۔ اس طرح کے خوابوں کی تشریح جنسی تشنگی کو مدنظر رکھ کر کی جا سکتی ہے۔ مگر یہ زیادہ عام نہیں ہے۔ اس طرح کے خوابوں کی تشریح کے دوران میں لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ اس حالت کو فیس کریں ڈراؤنے

خوابوں میں بھی ان مناظر کو فیس کرنے کا مشورہ دیتا ہوں اس کا تعلق عموماً بچپن کے ان واقعات سے ہوتا ہے جن کو دبا دیا جاتا ہے۔ بڑے ہونے کے بعد یہ پریشان کن خوابوں کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ جب آپ ان خوابوں سے پریشان یا خوفزدہ ہوئے بغیر معاملہ کرتے ہیں تو یہ سلسلہ فوراً رک جاتا ہے۔

ایک اہم سبق جو ہمیں سیکھنا چاہئے یا اس طرح کی تشریح ہے جو فوائد حاصل ہونے چاہئیں۔ اس بارے میں ہمیں کوئی واضح تاکید نہیں ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح آپ ایک خاص عرصے کے لئے اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور اپنے لاشعور کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر لیتے ہیں۔ خواب پر اس طرح سے کام احساسات کو وسیع کرتا ہے۔ جذبات کو جلا بخشتا ہے۔ اکثر آپ کو ایک اچھا انسان اور خود کو زیادہ سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ آدمی کو فطرت کے تمام رُخوں سے مطابقت کا احساس پیدا کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ اور خواتین کو شادابی اور حسن بخش سکتا ہے۔ خوابوں پر کام کرنا آپ کو خفتہ حس عطا کرتا ہے۔ شعور کی سطح پر آپ کو حقیقت پسند بناتا ہے۔ عقلی اور منطقی خیالات اپنی ذات کے پانی پر اسکیٹنگ کرنے کے مترادف ہے۔

خوابوں پر کام کرنا آسان، واضح اور مطالعاتی ہے۔ یہ آپ کو حقیقت سے فرار نہیں بناتا۔ بلکہ وسیع، جامع اور حقیقت کی جانب ایک تحریک ہے۔ یہ ہم سے چند چھوٹی باتیں پوچھتا ہے اور کچھ وقت صبر اور متعلقہ آسان ٹیکنیک کا مطالبہ کرتا ہے۔ پھر یہ ہمیں ہزاروں سال آگے لیجاتا ہے۔ اب ہم دوسرے طریقوں پر غور کرتے ہیں۔ جن میں خوابوں پر کام کرنا آسان ہوگا۔ ہم خواب اور ESP کا شروع کرتے ہیں۔

خواب میں ESP

بہت سے سائنسداں ماورائے حسیات ادراک یعنی ESP کی موجودگی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں (ماورائے حسیات ادراک ان تجربات، واقعات یا احساسات کو کہا جاتا ہے جو حواس خمسہ یعنی پانچوں حواس سے ماوراء ہوتے ہیں۔ یعنی ٹیلی پیتھی، ہپنوسس، ماورائی مخلوقات اور دنیاؤں کا مشاہدہ وغیرہ ESP کی ذیل میں آتے ہیں۔ مترجم)

جو توجیہات وہ پیش کرتے ہیں ان میں پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ باضابطہ قاعدے اور قوانین کی رُو سے ان کی تشریح ناممکن ہے۔ دوسرے اگر ان کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ بات فطرت کے قوانین کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔

پہلے اعتراض کا جواب تو یہ ہے کہ کھلی شہادت و ثبوت دیکھیں اگر ہم کھلی آنکھوں سے نظر آنے والے ESP کے تجربات نظرانداز کر لیں۔ جیسے ارواح کا نظر آنا، بات کئے بغیر لوگوں کے خیالات معلوم ہونے کی بہت سی مثالیں، مستقبل بینی کے واقعات کسی شخص کا خیال آتے ہی اس کا آجانا وغیرہ۔ اتنی سیدھی سادی کھلی شہادتیں کیا دروغ گوئی کہلائی جا سکتی ہیں۔

وظائف و اعمال

یہ ایک بزرگ کا عطیہ ہے جس کے بااثر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ سچے دل اور اعتقاد سے اس عمل کو کرو ــــ اور خدائے پاک کے کلام سے فیض یاب ہو۔ معلوم ہو کہ بسم اللہ شریف کلید ابواب مقاصد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عمل کے اثر کو زائل نہیں فرماتا۔ یہ عمل انیس دن کا ہے۔ پڑھنے کا کوئی خاص وقت معین نہیں۔ فرصت کا وقت خود ہی منتخب کر لیں۔ مگر اول دن جو وقت مقرر کیا ہے۔ آخر تک اس میں تبدیلی نہ ہو۔ اس طرح مقام بھی تبدیل نہ ہو شروع کرنے سے قبل روزانہ غسل کرنا ہو کا عمل کے وقت کپڑے صاف ستھرے اور خوشبو سے معطر ہوں پڑھنے کی جگہ پڑھنے کے وقت بخور بھی جلایا کریں۔ کوئی خاص تاریخ یا دن شروع کرنے کا نہیں ہے۔ پرہیز صرف اسقدر ہے کہ ۱۹ دن تک کچا لہسن اور پیاز نہ کھائیں۔ جس مقصد کیلئے عمل کریں گے خدا چاہے تو کامیابی ہوگی۔ اگر عمل کے اندر کامیابی ہو جائے تو تب بھی ۱۹ دن پورے کریں۔ روزانہ عمل کے پڑھنے کی تعداد درج ذیل ہے۔ اوپر ان کا ہندسہ ہے اور نیچے تعداد ہے۔

۷/۷۹۱	۶/۸۱۶	۵/۸۱۶	۴/۷۸۷	۳/۸۲۶	۲/۸۲۶	۱/۷۸۸
۱۴/۷۸۷	۱۳/۸۲۶	۱۲/۸۲۶	۱۱/۷۹۲	۱۰/۹۸۶	۹/۸۱۶	۸/۷۸۷
	۱۹/۸۲۶	۱۸/۷۹۶	۱۷/۷۹۲	۱۶/۹۸۶	۱۵/۸۱۶	

بہت احتیاط سے کام لیں۔ اس تعداد میں کمی بیشی نہ ہو ورنہ عمل کا اثر کم ہو جائیگا۔ اس کی صحیح تعداد میں ہی اثر ہے۔ عمل میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی پڑھنا ہے۔ عمل کرنے سے قبل ایک مقصد رکھ کر دو نفل پڑھیں۔ پھر عمل شروع کر دیں۔ عمل ختم ہونے کے بعد اپنے مقصد کے لئے دعا مانگیں۔ خداوند کریم غیب سے مدد کرے گا اور مقصد حل ہوگا۔

علم الاعداد

اعداد سے عمر بھر کے حالات کی معلومات

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

اگر آپ کو اپنی زندگی کے حالات کا اندازہ کرنا ہو تو اپنے نام کے حروف شمار کرو۔ پھر ہر حرف کو نمبر وار اس حرف کے اعداد سے ضرب دیتے جاؤ اور حاصل ضرب کو الگ لکھتے جاؤ۔ پھر تمام اعداد کو جمع کر کے استنطاق کرو اور ان کا مفرد عدد برآمد کرو۔ جب مفرد عدد برآمد ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقشے میں اس عدد کی کیفیت ملاحظہ کرو۔ ان مجمل حالات سے اس شخص کی زندگی کے مفصل حالات کا اندازہ کرنا ایک صاحب عقل کے لئے کافی ہوگا۔

عدد نکالنے کو ایک مثال سے سمجھو مثلاً کسی شخص کا نام محمد حنیف ہے۔ ہمیں اس کی زندگی کے حالات کا اندازہ کرنا ہے تو سب سے پہلے ہم دیکھیں گے کہ اس نام میں کل کتنے حروف ہیں۔ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ محمد حنیف میں کل ۸ حروف ہیں۔ ان کے اعداد اس طرح ہیں۔

م	ح	م	د	ح	ن	ی	ف
۴۰	۸	۴۰	۴	۸	۵۰	۱۰	۸۰

سب سے پہلا حرف میم ہے۔ اور اس کے اعداد ۴۰ ہیں جبکہ نام کے کل حروف ۸ ہیں تو ہمیں ۸ سے ۴۰ کو ضرب دینا ہے۔ حاصل ضرب ۳۲۰ ہوا۔

دوسرا حرف ح ہے۔ اعداد اس کے ۸ ہیں۔ اور اب نام کے بقیہ حروف ۷ ہیں۔ ہم نے ۷ کو ۸ میں ضرب دیا۔ تو حاصل ضرب ۵۶ آیا۔

تیسرا حرف میم ہے۔ اس کے اعداد ۴۰ ہیں۔ اب نام کے بقیہ حروف ۶ ہیں۔ ۶ کو ۴۰ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۴۰ آیا۔

چوتھا حرف د ہے۔ اعداد اس کے ۴ ہیں۔ اب بقیہ حروف ۵ ہیں۔ ۵ کو ۴ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۰ آیا۔

پانچواں حرف ح ہے۔ اس کے اعداد ۸ ہیں۔ اب بقیہ حروف ۴ ہیں۔ ۸ کو ۴ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۲ آیا۔

چھٹا حرف ن ہے۔ اس کے اعداد ۵۰ ہیں۔ اب بقیہ حروف ۳ ہیں۔ ۳ کو ۵۰ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۱۵۰ آیا۔

ساتواں حرف ی ہے۔ اس کے اعداد ۱۰ ہیں۔ بقیہ حروف ۲ ہیں۔ ۲ کو دس میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۰ آیا۔

آٹھواں حرف ف ہے۔ اس کے اعداد ۸۰ ہیں چوں کہ اب حروف آخری ہے۔ اس لئے اس کے ۸۰ عدد ہی لئے جائیں گے۔ تمام حاصل ضرب اعداد کو جمع کریں۔

۳۲۰+۵۶+۲۴۰+۲۰+۳۲+۱۵۰+۲۰+۸۰=۹۱۸

ان کا استنطاق کیا تو مفرد عدد ۹ برآمد ہوا۔ ذیل کے نقشے میں ۹ عدد کی خصوصیات دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ محمد حنیف کی زندگی کا حاصل کیا ہے۔

۱	تم ذہن رسا ہو۔ بلند اقبال ہو۔ تمہارے اندر قوتِ ارادی حد سے زیادہ ہے۔ دولت عزت اور مقبولیت تمہاری تقدیر ہے۔ تمہارے اندر خصوصی جوہر موجود ہیں۔ تم عمر بھر خوش و خرم رہو گے لیکن زندگی کا ابتدائی حصہ غموں اور بیماریوں میں کٹے گا۔ آخری دور خوشحالی کا دور ہے
۲	تمہاری صحت اچھی نہیں ہوگی۔ زندگی کا اکثر حصہ غربت اور افلاس میں کٹے گا۔ اکثر بیماریاں دامن گیر رہیں گی غصہ اور تشدد تمہاری زندگی کا حصہ ہے۔ تم تشدد اور غصہ کی وجہ سے خاصا نقصان برداشت کرو گے۔ اگر تم صبر و ضبط کی راہ کو اپنایا تو شاید کہ تم اپنی بد نصیبی پر قابو پا لو۔

۳	تم صاحبِ اخلاق اور صاحب کمال ہو۔ تم فطرت کے اعتبار سے شریف اور ملنسار ہو۔ تم لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ اور تم لوگوں کی محبت اور توجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہو گے۔ لیکن تمہیں خودغرض لوگوں سے کچھ نقصانات اٹھانے پڑیں گے۔
۴	تم خواہش اور ضرورت کے مطابق علم حاصل نہ کر سکو گے لیکن تمہاری زندگی خوش حالی کی زندگی ہوگی۔ تمہاری فطرت میں دوسروں کو چکمہ دینے کی صفت بھی موجود ہے۔ تم قوتِ ارادی اور اپنے بازوؤں کی طاقت کی وجہ سے ہر میدان میں کامرانی حاصل کر لو گے۔
۵	تم فطرتاً عیش پرست ہو۔ لہو ولعب سے تمہیں خاص دلچسپی ہے۔ تم رقص وسرور کی محفلوں میں مگن رہو گے۔ لیکن ہو تم خوش قسمت تمہاری زندگی بالعموم راحت میں کٹے گی۔ اور مال ودولت حسبِ منشا ملے گا۔
۶	تم اپنی صلاحیتوں سے اپنی بگڑی تقدیر بھی سنوار لو گے اور اللہ کے فضل کے حقدار بن جاؤ گے۔ تم فطرتاً محنتی ہو۔ تم جد وجہد سے کبھی منہ نہیں موڑو گے۔ تمہارے ارادے فولاد کی طرح ہوں گے۔ اس لئے تم خزاں کے دور میں بھی بہاروں کا مزا لو گے۔
۷	تم صاحبِ علم بھی ہوں گے اور صاحب عقل بھی۔ تمہاری زندگی راحت وآرام سے کٹے گی۔ تمہارے اندر ایثار کا جذبہ ہے۔ تم دوسروں کی خاطر غم جھیلو گے۔ اور اکثر اپنے مفادات کو ٹھیس پہنچاؤ گے۔
	تم مستقل مزاج ہو۔ تمہاری زندگی کا اکثر حصہ سفر میں گزرے گا۔ تم امن پسند ہو۔ لڑائی جھگڑوں سے تمہیں نفرت ہوگی۔ لیکن کوئی نہ کوئی جھگڑا تم سے جڑا رہے گا۔ تم تواضع کی وجہ سے غیروں میں بھی مقبول رہو گے۔
۹	تمہاری زندگی میں حد سے زیادہ تفکرات ہوں گے۔ تم اپنے ہاتھوں ہی سے اپنی قسمت کا گلا گھونٹ لو گے تمہاری زندگی میں تردّدات کی کثرت ہوگی۔ اور تم غلط فیصلوں کی وجہ سے دکھ اٹھاؤ گے۔

عمل دُکان کی ترقی کے لئے

ترکیب اگر کسی کی دُکان نہ چلتی ہو۔ اور فائدہ کم ہوتا ہو تو اس کو چار کوری سکوریاں جن میں کہ خوشی کے موقعہ پر کھیر یا فیرنی جاتے ہیں۔ لیکن وہ ایسی ہوں کہ جن کو پانی نہ لگا ہو۔ لے کر ان پر جمعرات، جمعہ یا پیر کے دن مشتری کی ساعت میں لکھے۔ اور دُکان کے چاروں کونوں میں اُن کو اُلٹا کر کے رکھ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خوب بکری ہوگی اور بہت زیادہ منافع ہوگا۔ جمعرات کو یہ ساعت سورج نکلتے ہی آتی ہے۔ اور جمعہ کو پانچویں گھنٹے میں سورج نکلنے کے بعد سے آتی ہے۔ اور پیر کو سورج نکلنے کے بعد تیسرے گھنٹے میں آتی ہے۔ لکھنے والے کو ان اوقات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مجرب ہے۔

وہ آیت مبارکہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ

باہمی رنجش کا خاتمہ

اگر میاں بیوی میں باہمی رنجش چل رہی ہو تو سو مرتبہ "یا مانعُ" پڑھ کر سو جانے سے دلوں کی کدورت اور باہمی غلط فہمی دور ہو جاتی ہے۔

اعداد کا جادو

• آپ خربوزے پر غور کریں۔ اس پر کچھ خط آپ کو نظر آئیں گے۔ جتنے خط ہوں اتنے ہی سے انہیں ضرب دیں۔ حاصلِ ضرب جو بھی ہو اتنے ہی اس خربوزے میں بیج ہوں گے۔

• کوئی بھی نارنگی لیں۔ اسکو چھیل کر دیکھیں کہ اسمیں پھانکیں طاق ہیں یا جفت۔ اگر پھانکیں جفت ہیں تو جتنی بھی پھانکیں ہونگی ان سے دُگنے بیج اس نارنگی میں ہوں گے۔ اور اگر پھانکیں طاق ہوں گی تو اس نارنگی کی پھانکوں سے ۳ گنے بیج اس میں ہوں گے۔

• کوئی بھی مالٹا یا لیموں میں اس کا چھلکا اُتار کر غور کریں کہ اس میں کتنی قاشیں ہیں۔ قاشیں اگر جفت ہیں تو اس میں بیج قاشوں کی تعداد سے دُگنے ہوں گے۔ اگر قاشیں طاق ہیں تو اس میں بیج قاشوں کی تعداد سے ۳ گنے ہوں گے۔

• میٹھا کدو لیں اس کو چھیل کر دیکھیں کہ اس میں کس قدر پھانکیں ہیں جس قدر پھانکیں ہوں ان کو ۲۲ سے ضرب دے دیں۔ جو بھی حاصل ضرب آئے اس کو پھر ۳۲ سے ضرب دے دیں۔ حاصل ضرب کو ۱۲ سے تقسیم کر دیں۔ خارج قسمت جو بھی ہوگا بس اتنے ہی اس کدو میں بیج ہوں گے۔

• خشخاش کے ڈوڈے لیں۔ اسمیں دیکھیں کہ کتنے اُبھار ہیں۔ جتنے بھی اُبھار ہوں، اُنکو ۴۶۴ سے ضرب دے دیں۔ حاصل ضرب جو بھی ہوگا اُتنے ہی اس میں دانے ہوں گے۔

• ہر انار پر کنگورے ہوتے ہیں۔ ان کو ۴ گنا کر کے ۴ سے ضرب دے دیں۔ حاصلِ ضرب جو بھی ہوگا بس اتنے ہی دانے اس انار میں ہوں گے۔

(نوٹ) یہ اللہ کا بنایا ہوا ایک اٹل قانون ہے۔ اور اللہ نے جن انسانوں کو غور و فکر کرنے کی صلاحیت بخشی ہے۔ انہوں نے یہ اندازے اعداد کے توسط سے حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نظامِ قدرت میں غور و فکر کی صلاحیت عطا کرے۔

تحفۃ العاملین کا ایک باب

روحانیت کے اہم نکتے

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دورانِ چلہ عاملین کے لئے اہم ہدایات

پرہیز جمالی گوشت، مچھلی، سرکہ، پیاز، لہسن سے پرہیز کریں، بیوی کے ساتھ مباشرت نہ کریں۔ دہی اور مٹھائی بھی کھائیں۔ میوہ، سرسوں اور تل کا تیل استعمال کرسکتے ہیں۔ مگر ان چیزوں کی پاکی میں ذرہ برابر شبہ نہ ہو۔ ہر وقت باوضو رہیں۔ ہر وقت پاک لباس میں رہیں۔ جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور لایعنی باتوں سے زبان کو پوری طرح روکیں۔ آنکھوں کی حفاظت کریں۔ کسی ایسی چیز کی طرف دانستہ نظریں نہ اٹھائیں جن کا دیکھنا شرعاً ممنوع ہو۔

پرہیز جلالی مذکورہ بالا تمام چیزیں بھی پرہیز جلالی میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ مولی، ہینگ، عنبر، چھوارہ، دیگر تمام خشک اور تر میوہ جات سے پرہیز کریں۔ حقہ، بیڑی، سگریٹ سے دور رہیں۔ تمباکو خوری سے پرہیز کریں۔ کسی بھی تیل کا استعمال نہ کریں۔ صرف تلوں کا تیل استعمال کرسکتے ہیں بشرطیکہ وہ کسی صاحبِ ایمان اور صاحبِ تقویٰ یا پنجوقتہ نمازی تیلی کے ہاتھوں نکلا ہوا ہو۔۔۔ روزانہ غسل کریں۔ دورانِ چلہ بغیر سیا ہوا کپڑا پہنیں۔ حجامت نہ بنوائیں۔ ناخن نہ کٹوائیں۔ کوشش اس بات کی کریں کہ روٹی خود پکائیں۔ اور چولہا جلاتے وقت صرف نیم یا کیکر کی لکڑی استعمال کریں۔ مٹی کے تیل سے جلنے والے کسی چولہے کا استعمال نہ کریں۔ گیس سے جلنے والے چولہوں کا استعمال کرسکتے ہیں۔ کھانا پکانے کی مشقت میں کسی دوسرے کی مدد نہ لیں۔ اگر مدد لینی پڑجائے تو متقی اور اور پرہیزگار کی مدد لیں۔ کسی عورت کی مدد نہ لیں۔ اگر عورت چلہ کررہی ہو تو وہ کسی متقی عورت کی مدد لے۔ وہ کسی مرد کی مدد نہ لے۔ چلہ کشی سے پہلے متعلقہ تمام چیزیں خود لکھ کر جمع کرلے تاکہ دورانِ چلہ پریشانی نہ ہو اور کسی دوسرے کی مدد لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔

حصار کے اندر پاک مٹی کی ایک کچی اینٹ رکھیں۔ وضو کے ٹوٹ جانے پر اس سے تیمم کرلیں۔ دورانِ عمل حصار سے وضو کے لئے باہر نہ نکلیں۔ جس ستارے کی حکومت میں عمل کریں اس کی بخورات کی دھونی لیں۔

ترکِ حیوانات پرہیز جمالی اور پرہیز جلالی کی تمام چیزیں ترکِ حیوانات میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ شہد کا استعمال نہ کریں۔ اگربتی کا استعمال نہ کریں۔ کسی بھی طرح کا پھل نہ کھائیں۔ کسی بھی طرح کی ہری سبزی استعمال نہ کریں۔ عطر اور خوشبو کا استعمال نہ کریں۔ بخورات مستثنیٰ ہیں۔ چمڑے کی کوئی چیز استعمال نہ کریں۔ گھڑی کا فیتہ، خفین، چمڑے کا جوتا، کھجور کی چٹائی وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔

دریا یا ندی کا پانی مٹی کے برتن میں استعمال میں لائیں۔ کھانے کی کوئی بھی چیز صرف مٹی کی ہانڈی میں پکائیں۔ روٹی صرف جَو یا چنے کی استعمال کریں۔ روٹی کے لئے لوہے کے توے کا استعمال کرسکتے ہیں۔ ریشمی اور اونی کپڑا نہ پہنیں۔ بالوں دار ٹوپی استعمال نہ کریں۔ حصار کیلئے چاقو ایسا لیں جو لوہے کا ہو۔ لکڑی کا استعمال نہ کریں۔ دورانِ عمل جوں، مکھی، مچھر، کھٹمل وغیرہ کسی بھی جانور کو نہ ماریں۔ اپنا کوئی بال نہ توڑیں۔ دورانِ چلہ ہاتھی اور گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ کوئی بھی ایسی چیز نہ کھائیں جس پر مکھی کے بیٹھنے کا امکان ہو۔ تلوں کا تیل اسطرح نکلوائیں تمام تلوں کو پانی سے بھر کر برتن میں ڈالدیں جو تل پانی کے اوپر تیر جائیں انہیں نکال کر پھینک دیں۔ جو نیچے بیٹھ جائیں انہیں نکال کر کسی نیک تیلی سے تیل نکلوا کر استعمال کریں۔ اپنے جسم کے کسی حصے کو کھجا کر یا کسی اور طرح خون نہ نکالیں۔ دورانِ عمل لوگوں سے ملنا جلنا ترک کردیں۔ کسی معتکف کیطرح زندگی گزاریں۔ ہری بھری شاخ، پھول، ہرے بھرے پتے اور کسی بھی پھل کو اپنے ہاتھ سے نہ توڑیں۔ مکھن، دودھ، چائے سے پرہیز کریں۔ بغیر دودھ کی چائے پی سکتے ہیں

قسط ۱۸

سنتِ نبوی اور جدید سائنس

حکیم محمد طارق محمود چغتائی

حاجت ضروریہ اور جدید سائنس

قضائے حاجت انسانی طبعی ضروریات میں سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک عمل میں نسل انسانی کو تحفظ اور سہولت میسر کی ہے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھا جائے تو آپ کی زندگی قدم قدم پر عافیت اور حفاظت دے گی۔

آج کی دنیا پھر سے انہیں طریقوں پر واپس آرہی ہے جس طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زندگی گزارنے کا حکم فرمایا۔ اور جس طریقے سے آپ نے خود زندگی گزاری۔

حاجت کیلئے دور نکل جانا

کتب احادیث کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے بہت دور نکل جاتے تھے۔ (اسوۂ رسول اکرم)

اسوقت جدید سائنس زیادہ چلنے پر زور دے رہی ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں یہ بات نمایاں ہے کہ پاؤں پہلے پیدا ہوا یا پہیہ۔ ظاہر ہے کہ پاؤں پہلے پیدا ہوا اس کا مقصد قوم کو پیدل چلانا ہے۔ ایک بائیو کیمسٹری (Bio-Chemistry) کے ماہر نے نکتے کی بات کہی کہ جب سے شہر پھیلنے لگے، آبادی بڑھنے لگی اور کھیت ختم ہونے لگے۔ اسی وقت سے ابتک امراض کی بہتات ہوگئی ہے۔ کیوں کہ جب سے دور چل کے حاجت کرنا چھوڑا ہے اس وقت سے اب تک قبض، گیس تبخیر اور جگر کے امراض بڑھ گئے ہیں۔

چلنے سے آنتوں کی حرکات (Intestine Movements) تیز ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے حاجت تسلی بخش ہوتی ہے۔ آج حاجت غیر تسلی بخش ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے بیت الخلاء میں زیادہ وقت گزارنا پڑتا ہے۔

حاجت کیلئے کچی زمین کا انتخاب

آپ حاجت کیلئے کچی (نرم) زمین کا انتخاب فرماتے تھے۔ (اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) لیول پاول (Louval Poul) نے "اصول صحت" میں لکھا ہے۔ انسانیت کی بقا مٹی ہے۔ اور فنا بھی مٹی ہے ______ جب سے مٹی پر حاجت چھوڑ کر ہم نے سخت زمین (فلش وغیرہ) استعمال کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے ابتک مردوں میں جنسی کمزوری اور پتھری کا رجحان بڑھ گیا ہے اور اس کے اثرات پیشاب کے غدود ______ (Prostate Glands) پر پڑتے ہیں۔

دراصل جب آدمی کے جسم سے فضلات نکلتے ہیں تو مٹی ان کے جراثیم اور تیزابی اثرات جذب کرلیتی ہے جب کہ سخت جگہ اس کیفیت سے عاری ہے۔ اس لئے وہی تیزابی اور جراثیمی اثرات جسم پر براہِ راست پڑتے ہیں اور جسم انسانی صحت سے مرض کی طرف مائل ہوتا ہے۔

بیٹھنے کے طریقے

حاجت کیلئے بیٹھنے کے طریقوں کی تفصیل کتب احادیث میں موجود ہے۔ (معمولات نبوی، رہبر زندگی، اسوۂ رسول اکرم) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ حاجت کے مطابق بیٹھنے سے مندرجہ ذیل فوائد میسر ہوتے ہیں۔

اس کے فوائد اور سائنسی اصولوں کے ضمن میں جب بندہ

ایک فزیالوجی کے سینئر پروفیسر سے ملا تو فرمانے لگے کہ میں مراکش میں تھا۔ ایک یہودی ڈاکٹر کے پاس بخار کی دوائی کے لئے جانا پڑا۔ ڈاکٹر کافی بوڑھا تھا۔ مریض اس کے پاس کم ہی آتے تھے۔ جب میں نے اپنا نام لکھوایا تو کہنے لگا مسلمان ہو۔؟۔ میں نے کہا ہاں مسلمان ہوں۔ اور پاکستانی ہوں۔ کہنے لگا تمہارے پاکستان میں اگر ایک طریقہ جو خود تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے زندہ ہو جائے تو پاکستانی کئی امراض سے بچ جائیں میں حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ وہ کونسا طریقہ ہے۔ کہنے لگا کہ قضائے حاجت کے لئے اگر اسلامی طریقے پر بیٹھا جائے تو اپنڈے سائٹس (Appendicitis) دائمی قبض، بواسیر (Piles) اور گردوں کے امراض نہیں ہوں گے۔

پھر کہا کہ اگر تمام مسلمان یہ طریقہ شروع کر دیں تو مذکورہ امراض سے بچ جائیں شرطیہ کہتا ہوں۔

پاکستانی پروفیسر کہنے لگے مجھے اس طریقے سے شناسائی کا اشتیاق ہوا۔ میں نے اس سے تو نہ پوچھا۔ اس کیلئے وہیں ایک عالم دین تھے۔ ان سے پوچھا، اور جب انہوں نے مجھے وہ طریقہ سمجھایا اور میں نے اس پر عمل شروع کیا پہلے تو کچھ دقت ہوئی۔ لیکن اس کے فوائد میری سمجھ میں آگئے اور اس وقت سے اب تک میں حاجت کیلئے وہی طریقہ استعمال کرتا ہوں۔

جدید سائنس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قضائے حاجت کے طریقے پر مسلسل ریسرچ کر رہی ہے۔ اور اب وہ اس بات پر آگئی ہے کہ صحت و زندگی کی بقا اور خوشحالی کے لئے اس طریقے سے بڑھ کر کوئی طریقہ نہیں۔

اس طریقے سے گیس، تبخیر، بدہضمی، قبض اور گردوں کے امراض واقعی کم ہو جاتے ہیں مستقل کرنے سے یہ امراض ختم ہو جاتے ہیں۔

استنجا کے لئے ڈھیلے کا استعمال

آپ استنجا کے لئے طاق عدد میں ڈھیلے استعمال فرماتے تھے۔ (رہبر زندگی)

سائنس کی آخری ریسرچ کے مطابق مٹی میں نوشادر (Ammonium Chloride) اور اعلیٰ درجے کے دافع تعفن اجزار موجود ہیں۔ چونکہ پاخانہ (Stool) اور پیشاب تمام فضلہ ہے اور جراثیموں سے لبریز ہے تو اسکا جلد انسانی کو لگنا انتہائی نقصان دہ ہے اور اگر اس کے کچھ اجزار جلد پر چپک جائیں یا ہاتھ پر رہ جائیں تو بے شمار امراض کے خطرات پھیلنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

ڈاکٹر ملوک نے لکھا ہے کہ:

ڈھیلے کے استعمال نے سائنسی اور تحقیقی دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے کیوں کہ مٹی کے تمام اجزار جراثیموں کے قاتل ہیں۔ جب ڈھیلے کا استعمال ہوگا تو پوشیدہ اعضاء پر مٹی لگنے کی وجہ سے ان پر بیرونی طور پر لگے تمام جراثیم مر جائیں گے بلکہ تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ مٹی کا استعمال شرم گاہ کے کینسر (Cancer Of Penis) سے بچاتا ہے۔

میں نے ایسے مریض جن کے شرم گاہ پر زخم اور خارش پڑ گئی تھی۔ مستقل مٹی استعمال کرائی۔ اور انہیں مٹی سے استنجا کرنے کو کہا۔ مریض حیرت انگیز طریقے سے صحت مند ہو گئے۔

الغرض یہ مٹی سے بنا ہوا انسان پھر بھی مٹی سے عافیت پائے گا۔ چاہے دنیا کے تمام فارمولے استعمال کر لے۔

ٹائلٹ پیپر اور جدید سائنس

ٹائلٹ پیپر بنانے والی فیکٹری کے ایک ملازم سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اس نرم ملائم اور لطیف کاغذ (ٹائلٹ پیپر) کے متعلق معلوم کیا کہ اس کی ترکیب تیاری میں کیا کوئی خطرناک کیمیکل استعمال ہوتا ہے؟ میرے سوال پر اس نے جو جواب دیا وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

"اس کے بنانے میں بے شمار کیمیکل استعمال ہوتے ہیں بعض کیمیکل تو انتہائی مہلک ہیں جس سے جلدی امراض (Skin Diseases) ایگزیما (Eczema) اور جلد میں رنگت کی تبدیلی کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔"

اس وقت تمام یورپ ٹائلٹ پیپر استعمال کرتا ہے پچھلے دنوں اخبارات نے اس خبر کو شائع کیا کہ اس وقت یورپ میں شرم گاہ کے مہلک امراض خاص طور پر کینسر تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس کے سدباب کے لئے جب تحقیقی بورڈ بیٹھا تو اس بورڈ کی رپورٹ صرف دو چیزیں تھی کہ ٹائلٹ پیپر کا استعمال کرنا اور پانی کا استعمال نہ کرنا۔

یورپ نے ہمیں جو نعمت اس کاغذ کی شکل میں دی ہے یہ ہمارے لئے بہتر ہے یا نقصان دہ؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

(نوٹ) چونکہ یورپین استنجا کے لئے صرف ٹائلٹ پیپر ہی پر اکتفا کرتے ہیں اور پانی کا استعمال نہیں کرتے۔ اس لئے ٹائلٹ پیپران کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اگر ٹائلٹ پیپر کے استعمال کے بعد پانی کا استعمال بھی کیا جائے تو اس کے مضرات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

لید، ہڈی کے استنجا سے پرہیز

لید، ہڈی سے استنجا نہ کیا کرو۔ (زاد المعاد)

لید میں بے شمار مہلک جراثیم ہوتے ہیں۔ کیوں کہ یہ ایک فضلہ ہے اور ہر فضلہ جراثیموں سے پُر ہوتا ہے۔ اس میں تشنج (Tetnus) اور تپ محرکہ (Typhuid) کے جراثیم بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر اس سے استنجا کیا جائے گا تو وہ جراثیم جسم میں منتقل ہو سکتے ہیں۔

ہڈی جب استعمال ہو جاتی ہے تو اس کو جانور کھاتے ہیں۔ بعض جانوروں کے لعاب میں خطرناک جراثیم ہوتے ہیں۔ مثلاً کتے کے لعاب میں ایک خاص جرثومہ ہوتا ہے جو اس کی کھائی ہوئی ہڈی پر لعاب کے ساتھ ہی منتقل ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ہڈی پر مٹی، گرد و غبار وغیرہ جما رہتا ہے اور اس گرد و غبار میں بھی گوناگوں جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اب اگر یہ ہڈی استنجا کے لئے استعمال کی جائے گی تو دیگر جراثیموں کے ساتھ ساتھ اس کا خاص جرثومہ بھی جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔

ہڈی کی سطح ناہموار کھردری اور نوک دار ہوتی ہے اس سے جسم انسانی کے زخمی ہونے کے خطرات ہوتے ہیں۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (اسوۂ رسول اکرمؐ)

اسلام بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پیشاب کیا جائے تو اس کے اندرونی و بیرونی نقصانات بڑھ جاتے ہیں۔

چوں کہ پیشاب جراثیموں سے پُر ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس میں بعض امراض (سوزاک، آتشک، گردوں کا جراثیمی انفکشن وغیرہ) کی وجہ سے پیپ (Pus) بھی موجود ہوتی ہے۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے اس کے چھینٹے بدن اور لباس کو آلودہ کر دیں گے۔

اس سے غدہ قدامیہ (Prostatitis) پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ متورم ہو کر بڑھ جاتا ہے جس سے پیشاب کا بند ہو جانا۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ تکلیف سے آنا۔ دھار کا پتلا ہونا جیسے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

غسل خانے میں پیشاب سے منع

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کی جگہ پیشاب سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس سے بیشمار وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں بندہ نے محققین کی طرف رجوع کیا۔ تو بعض نے کہا ایک سائنس میگزین (سائنس اور صحت (Science And Health) میں پڑھا ہے کہ:

غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے شہوت نفاسیہ کی زیادتی ہوتی ہے اور اس سے معاشرتی مہلکات پیدا ہوتے ہیں۔

غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے انسان نفسیاتی امراض کا شکار ہوتا ہے۔

غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے گردے میں پتھری پیدا ہوتی ہے۔

کچی زمین اور فلش میں فرق

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حاجت کیلئے نرم زمین تلاش کرتے تھے۔ (رہبر زندگی)

نرم بھربھری زمین ہر چیز کو جذب کرتی ہے چوں کہ پیشاب اور پاخانہ جراثیمی فضلہ ہے۔ اس کے لئے ایسی زمین چاہیئے جو کہ اس کو جذب کرنے اور اس کے چھینٹے اڑ کر بدن اور گرد و پیش کو آلودہ نہ کریں۔

جبکہ یہ کیفیت فلش میں نہیں ہوتی۔ وہاں پھر بھی چھینٹوں

کا احتمال رہتا ہے۔ اور مزید یہ کہ فضلے کی جذب کرنے کی صلاحیت اس میں نہیں اور اس فضلے سے اُٹھنے والے بخارات صحت کے لئے بہت مضر ہوتے ہیں۔

پانی سے استنجا اور ہارلے اسٹریٹ

میرے دوست فرمانے لگے میرا ایک قریبی رشتے دار انگلینڈ میں رہتا ہے۔ وہ ملنے آیا۔ اور کچھ دن گھر رہا، میری چھوٹی بچی کہنے لگی کہ انکل رنگ برنگا پاخانہ کرتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ معصوم بچی ہے ایسے ہی کچھ کہہ رہی ہے۔ اس نے جب یہ بات بار بار کہی تو ہم نے ٹائلٹ میں جا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ موصوف پانی سے استنجا نہیں کرتے۔ بلکہ رنگ برنگے ٹشو یا ٹائلٹ پیپر استعمال کرتے ہیں۔

غلاظت اور گندگی سے لبریز یورپی زندگی میں جہاں پانی سے استنجا نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ غلاظت اور گندگی بالوں اور جسم میں اٹک کر طرح طرح کے امراض کا پیش خیمہ بنجاتی ہے۔

ہارلے اسٹریٹ لندن کے بزرگ ڈاکٹر کینن ڈیوس نے پوری یورپی قوم کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ اگر تم اسطرح زندگی گزارتے رہے تو پھر بہت جلد مندرجہ ذیل امراض کے لئے تیار ہو جاؤ۔

شرم گاہ کا کینسر۔
بھگندر یا فسچولہ۔
جلدی انفیکشن (Skin Infections)
پھپھوندی کے امراض (Viral Diseases)

پانی (آب) کائنات کی عظیم نعمت ہے۔ یہ ہر غلاظت کو طہارت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اسلام نے نظام طہارت کو اتنا واضح اور پاک بنا دیا ہے کہ اس میں کسی کو کیا، بلکہ ہمارے لئے واضح دعوت عمل ہے۔

ایک مستشرق جانٹ ملن کا کہنا ہے کہ اسلام پاکیزگی اور صفائی کا مذہب ہے۔

تمام مذاہب اس سے اپنی پاکیزگی اور صفائی کا باب پورا کرتے ہیں۔ اگر کسی جسم پر پانی لگائے بغیر اس کو صاف کیا جائے تو تجربات سے بات ثابت ہے کہ وہ حصہ جسم کبھی بھی صاف نہیں ہوگا۔ (سائنس اور صحت)

پھر پانی کے استعمال سے اس حصہ جسم کا درجہ حرارت نارمل ہو جاتا ہے۔ اگر پانی استعمال نہ کیا جائے تو حاجت کے بعد تمام اعضائے جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اور انسان بیشمار امراض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

پیشاب سے بچیں امراض سے بچیں

احادیث میں کثرت سے پیشاب سے نہ بچنے پر وعید آئی ہے۔ (رہبر زندگی)

پیشاب سے بچو اکثر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے (رہبر زندگی)

مستشرق جانٹ ملن کہتا ہے کہ میرے پاس رانوں کی خارش اور پھنسیوں، پیڑو کی جلد کا ادھڑنا، شریانوں اور اس کے اطراف کی الرجی، عضو خاص کے زخم کے مریض جب آتے ہیں تو میرا ان سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ کیا وہ پیشاب سے بچتے ہیں؟ ان میں اکثر پیشاب سے نہیں بچتے اور پھر لاعلاج اور مشکل امراض لے کر میرے پاس آتے ہیں۔ (سائنس اور صحت)

جینز اور پینٹ کی زنجیر۔ اور بٹن کھول کر پیشاب کرنے اور پھر بغیر استنجا کے فوراً باندھ لینے کی صورت میں پیشاب کے قطرات اعضائے جسم پر گرتے اور لگتے رہتے ہیں جس سے جلدی امراض اور دیگر بے شمار امراض پیدا ہوتے ہیں۔

واہ سبحان اللہ اسلام کتنا خوبصورت اور پاکیزہ مذہب ہے کہ اپنے ماننے والوں کو اتنے امراض سے بچاتا ہے۔

اب پھر پورا یورپ اس پانی کے استنجے کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔

ہوا کے رُخ پر

اگر ہوا کے رُخ پر پیشاب کیا گیا تو ہوا کے دباؤ کی وجہ سے وہ پیشاب اڑ کر جسم اور چہرے پر پڑے گا۔

اس طرح جسم اور لباس آلودہ ہو جائیں گے۔ اور یہ آلودگی امراض کی ابتدا ہے۔ اس لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے جہاں ہوا کا رُخ نہ بنتا ہو اور کچھ اوٹ ہو۔

بل اور سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع

حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے بل اور سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (رہبر زندگی)
اگر کسی زہریلے جانور کے بل میں پیشاب کیا گیا تو اس جانور سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔
بعض زمینیں کلر زدہ اور شور زدہ ہوتی ہیں اور ان کے بلوں اور سوراخوں میں تیزاب اور شورہ (Nitrogen) کے مادے جمع ہوتے ہیں۔ اگر ان میں پیشاب کیا گیا تو پیشاب چوں کہ خود ایک تیزاب (Acid) ہے اور ان دونوں تیزابوں کے ملنے سے زہریلے بخارات اٹھ کر جسم انسانی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

نماز سے قبل استنجا سے فراغت

اگر نماز سے قبل حاجت کی زیادتی ہو تو پہلے حاجت سے فراغت ہو۔ پھر نماز پڑھی جائے۔ (معمولات نبویؐ)
ممنوعات قضائے حاجت: بعض جگہوں پر قضائے حاجت کرنے سے علمائے حدیث نے منع کیا ہے۔

کھڑا پانی

کنواں، تالاب، جوہڑ، جھیل جیسے کھڑے پانی میں اگر حاجت کی جائے گی تو پانی میں جراثیموں کے پڑنے سے تمام پانی آلودہ اور خطرناک امراض سے پُر ہو جائے گا۔ اب اگر کوئی ذی روح اس پانی کو پیئے گا تو اس کے اندر مندرجہ ذیل امراض داخل ہو سکتے ہیں۔ تپ محرقہ، ٹائی فائیڈ (Typhiod) جراثیمی یرقان (Viral Juandice) آنتوں کے کیڑوں کے انڈے، پیرا سائٹ، (Parasites) یا طفیلی کیڑے۔

چلتا پانی

کیوں کہ یہ چلتا پانی قریہ قریہ گزر کر جاتا ہے۔ انسان اور جانور اس پانی سے نفع لیتے ہیں۔ اگر فضلے کی وجہ سے یہ آلودہ ہو گیا تو پھر امراض پھیلتے ہی جائیں گے۔ جیسا کہ حکومت ہندوستان نے گنگا کے اندر آلودہ پانی ڈالنے سے منع کر دیا ہے اور اس میں اشنان کرنے والوں کو بھی حاجت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

سایہ دار، پھل دار درخت اور راستہ

سایہ دار درخت لوگوں کے قیام اور سکون کی جگہیں ہیں۔ یہاں فضلہ کرنا انتہائی بُرا ہے۔ پھل دار درخت جہاں لوگوں کے قیام اور آرام کی جگہ ہے وہاں اس کے پھل نیچے گریں گے اگر یہ پھل گندگی پر گرے تو انسان کے قابل نہیں رہیں گے۔ چلتے راستے پر ہر آدمی کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ اگر راستے پر گندگی ہوئی تو ہر شخص اور ہر سفری متنفر اور آلودہ ہوگا۔

نماز سے قبل استنجا

دراصل یہ خاص نکتہ اس میڈیکل کے اصول کی طرف ہے۔ جس میں حاجت ضروریہ، پیشاب اور پاخانے کو روکنے سے منع کیا ہے۔ کیوں کہ حاجت کو روکنا گوناگوں امراض کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ اس میں زیادہ نقصان دماغ (Brain) معدہ (Stomach) اعصاب (Nerves) اور گردوں پر پڑتا ہے۔ بعض اوقات حاجت کے روکنے سے قے اور چکر شروع ہو جاتے ہیں۔

قضائے حاجت کے بعد مٹی سے ہاتھ صاف کرنا

حاجت کے بعد آپؐ کا مٹی پر ہاتھ رگڑ کر دھونے کا معمول تھا۔ (رہبر زندگی)
چوں کہ ہاتھوں کو جراثیم لگے ہوتے ہیں اور وہ جراثیم بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو عام پانی سے ضائع نہیں ہوتے۔ اس لئے اس ہاتھ کو مٹی سے صاف کیا جاتا ہے۔
جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ مٹی اعلیٰ درجے کی انٹی سپٹک (Anti septic) ہے۔ حتیٰ کہ جو کتے کے جراثیموں کو بھی مار ڈالے تو عام جراثیموں کو تو فوراً ختم کر دیتی ہے۔

ڈبلیو، سی اور کموڈ میں فرق

یورپین ڈبلیو، سی (W.C) جس پر کرسی کی طرح بیٹھ کر حاجت

کی جاتی ہے۔ انسانی جسم کی صحت اور تندرستی کے لئے بہت نامناسب ہے۔

- اعصابی تناؤ اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہے۔
- حاجت غیر تسلی بخش ہوتی ہے۔
- بڑی آنت میں فضلہ اٹک کر رہ جاتا ہے۔
- حاجت کے بعد پیشاب کے قطرات گرنے کا خطرہ رہتا ہے۔
- چوں کہ اس طرح بیٹھنے سے آنتوں اور معدہ پر زور نہیں پڑتا اس لئے جہاں بے شمار معدے اور آنتوں کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں یہ وضع جسم کی فطری کیفیت کے خلاف ہے۔

کموڈ

(Comode)

چونکہ فطری انداز اور طریقے کے قریب تر ہے۔ اس کے لئے اس کے نقصانات بہت کم ہیں۔ لیکن جو فوائد کچی زمین اور نرم مٹی پر حاجت کے ہیں وہ یہاں میسر نہیں ہو سکتے۔

لیکن چوں کہ مٹی اور میدان ہر جگہ میسر نہیں اس لئے یہ بہرحال بہتر ہے۔

طہارت کیلئے بایاں ہاتھ

طہارت کیلئے بائیں ہاتھ کو استعمال کریں۔ (زاد المعاد)

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ جسم کے دائیں ہاتھ سے مثبت (Positive) شعائیں اور بائیں ہاتھ سے منفی (Negative) شعائیں (Rays) نکلتی ہیں۔ اگر استنجا کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کیا جائے گا تو جسم کا شعاعی نظام بگڑ جائے گا اور اس کے اثرات دماغ (Brain) اور حرام مغز (Spinal Cord) پر زیادہ پڑتے ہیں۔

مزید یہ کہ چوں کہ کھانے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرتے ہیں اس لئے اگر استنجا کے لئے بھی دایاں ہاتھ استعمال کریں گے تو خطرہ ہے کہ جراثیم کھانے اور پینے میں منتقل ہو کر نقصان کا باعث بن جائیں۔

قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا احادیث میں قبلہ رُخ منہ یا پیٹھ کرکے حاجت کے لئے بیٹھنے پر منع فرمایا گیا ہے۔ (معمولاتِ نبویؐ)

ڈاکٹر ڈارون، لیڈبیٹر اور الیگزینڈرا کی کاسمک تحقیق کے مطابق کاسمک ورلڈ کا نظام انسانی زندگی پر حاوی ہے خانۂ کعبہ کے چاروں اطراف میں مثبت شعائیں (positive Rays) پوری دنیا تک پھیلی ہوئی ہیں۔ پیشاب، پاخانہ اور تھوک جو کہ خالص منفی ریز کا حصہ ہیں۔ کعبہ کی طرف ڈالے گا تو یہ اس آدمی کیلئے مسلسل نقصان کا باعث بنے گا۔

مشہور پیراسائیکالوجسٹ ڈاکٹر کامن بیم نے اس بات کو اپنی تحقیقی زندگی کا حصہ بنایا کہ مسلمانوں کے کعبے سے مسلسل مثبت شعائیں پوری کائنات میں پھیل رہی ہیں اور اس طرح منفی شعاعوں کا رجحان ضرر کا باعث ہے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ: علمِ جفر کے کمالات

اسماء الٰہی: ہادی، اللہ، شفیع، ملک، جامع، یٰسین، لطیف، نور، زکی، فتاح، ضار۔

نام مؤکل: دودریائیل، اسرافیل، ھمرائیل، ردمائیل، کلکائیل، سرکتیائیل، طلطائیل، حولائیل، شرفائیل، سرھاکیل، عطکائیل۔

اب عزیمت یہ بنی۔ اَجِیْبُوْا یَا دُوْدریَائِیْلُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا رَمِلْ یَا رُدمَائِیْلُ یَا کَلْکَائِیْلُ یَا سَرْکِیتَائِیْلُ یَا طَلْطَائِیْلُ یَا حَوْلَائِیْلُ یَا شَرْفَائِیْلُ یَا سَرْھَاکِیْلُ یَا عَطْکَائِیْلُ بِحَقِّ یَا ھَادِیْ یَا اَللّٰہُ یَا شَفِیْعُ یَا مَلِکُ یَا جَامِعُ یَا یٰسِیْنُ یَا لَطِیْفُ یَا نُوْرُ یَا زَکِیُّ یَا فَتَّاحُ یَا ضَارُّ منزہ بنت فضہ علی حب ہاشم بن جمیلہ حیران و سرگرداں نزیخ و حاضر کن العجل ۳ الساعۃ الوحا۔

مطلوب کی حاضری کے علاوہ آپ ہر مقصد کیلئے یہ عمل کر سکتے ہیں۔ نوچندی جمعرات یا اتوار سے شروع کریں۔ انشاء اللہ پانچ دنوں میں مطلوب بے قرار ہوگا۔ اگر آپ تکسیر کی سطر اوّل کے اعداد لے کر اور کل سطور کی تعداد سے ضرب دے کر نقش مربع زعفران سے پُر کرکے اس کے اردگرد سطر تکسیر کے حروف لکھیں۔ پھر فتیلہ بنائیں۔ ایک اپنے پاس رکھیں باقی فتیلے بنا کر جلائیں۔ عمل اپنی طاقت خود بنائے گا۔

اس عمل کو عداوت کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ذہن لڑائیں۔ اگر آپ نے پسند کیا تو انشاء اللہ علم جفر کے ایسے عملیات خدمت میں پیش کروں گا کہ آپ اچھے لفظوں میں یاد کریں گے۔ کامیابی پر دعائے خیر سے یاد کریں۔

(...)

علم فلکیات

برجوں کی دنیا

۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان پیدا ہونیوالے حضرات و خواتین کا برج حمل ہوتا ہے

حمل افراد ایک ہی وقت میں پانچ سرگرمیوں میں مشغول ہوسکتے ہیں۔ ان کی لغت میں ناممکن کا لفظ موجود نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ کامیابی کے جذبے سے سرشار رہتے ہیں اور زندگی کی دوڑ میں سب سے آگے نظر آنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔

کسی کام کو سرگرمی سے پورا کرنے کیلئے حمل افراد کو ذہنی چیلنج کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کا دماغ، ان کا مضبوط ترین نکتہ ہوتا ہے۔ حالاں کہ وہ جسمانی طور پر بھی قوی ہوتے ہیں۔ اور اکثر پرکشش شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔

مضبوط شخصیت حمل افراد کے بارے میں ایک بات ڈنکے کی چوٹ پر کہی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے پرکشش لباس، پُر وقار چال، خوبصورت انداز و اطوار اور پاٹ دار آواز کی بدولت دور ہی سے پہچانے جاتے ہیں وہ لوگوں کی توجہ بڑے فطری انداز سے اپنی جانب مبذول کرانے میں کامیاب رہتے ہیں برج حمل سے تعلق رکھنے والا شرمیلا سا فرد بھی لوگوں کی نظروں میں آئے بغیر نہیں رہتا۔

ان کی مقناطیسیت اور ان کی توانائی کا خوبصورت امتزاج انہیں نت نئی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رکھتا ہے۔ لوگوں کو بھی ان کی اس خصوصیت کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ اور وہ اکثر رہنمائی کے لئے ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور وہ بھی لوگوں کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خوش قسمت حمل افراد مقدر کے سکندر ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کا ذمّہ دار اپنی ذات کو ٹھہراتے ہیں۔ اس کی ذات کے اندر ایک ایسا حفاظتی میکنزم ہوتا ہے۔ جو ان کے لئے "ہمت مرداں مدد خدا" کا کام دیتا ہے۔ اس حفاظتی نظام کو بروئے کار لانے کے لئے وہ پورے جوش و جذبے کے ساتھ برسرپیکار ہوتے ہیں اور کسی بھی موقعہ سے فائدہ اٹھانے سے دریغ نہیں کرتے

امید پرست حمل افراد کی خوش قسمتی کا راز یہ ہیکہ وہ پیدائشی طور پر امید کے جذبہ سے معمور ہوتے ہیں۔ وہ سکّے کا روشن پہلو دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ زندگی کے بڑے بڑے بحرانوں کا مردانہ وار مقابلہ کرکے سرخرو ہوتے ہیں۔ وہ اپنی راہ میں آنے والی بڑی سے بڑی رکاوٹ کو بھی روندتے ہوئے آگے نکل جاتے ہیں۔ جبکہ دوسرے کھڑے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ وہ اپنی اس فطرت کی بدولت مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں بھی امّید کے چراغ جلانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ روتوں کو ہنسانا ان کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ لوگ منہ بسورتے ان کے پاس آتے ہیں۔ اور چہرے پر ہنسی کی کرن لے کر رخصت ہوتے ہیں

خطروں کے کھلاڑی حمل افراد زیادہ حسّاس نہیں ہوتے اور ضرورت سے زیادہ ہمدردی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ ان کے بقول ہر شخص اپنی دیکھ بھال بطریق احسن کرسکتا ہے۔ مشکل اوقات میں لوگوں کے ساتھ ہمدردی جتانا ان کے لئے بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ جذبات کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنے کی کوشش کریں۔

وہ خطرات سے کھیلنے کے عادی ہوتے ہیں۔ انہیں خطرات مول لینے کا اتنا شوق ہوتا ہے کہ وہ اپنے تحفظ سے بھی بے نیاز ہوجاتے ہیں۔ وہ حدود و قیود کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اکثر والدین اور سماج کی طرف سے عائد کردہ رسوم کے خلاف بغاوت کا علم بلند کرتے ہیں۔

اندرون خانہ سرگرمیوں کی بجائے بیرون خانہ سرگرمیوں میں مشغول ہونا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

جلد باز حمل افراد اپنی متعین کردہ راہوں پر چلنے کے شائق ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کریں۔ وہ زندگی کے تمام معاملات میں جلد بازی کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کی ہر مقام پر اولین نظر آنے کی خواہش انہیں جلد بازی پر اکساتی ہے۔ اس طرح وہ عارضی طور پر اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ لیکن بعض اچھی شخصیات کی ناراضگی کے مسئلے سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اپنی جلد بازی میں وہ ان شخصیات کے مقابلے میں دیگر کم اہم اشیاء کو ترجیح دیجاتے ہیں۔ حمل افراد کو چاہیئے کہ وہ وقتی فائدے کی بجائے مستقل فائدہ، ذاتی خوشی کی بجائے اجتماعی خوشی اور اپنی ہی منوانے کی بجائے دوسروں کی بھی ماننے کی نکات پر غور کریں۔ ورنہ ان کی شخصیت میں نکھار پیدا نہ ہو سکے گا۔

احساس ذمہ داری، مقابلہ بازی حمل افراد قوت اور ذہانت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ان کا ذہنی افق بہت وسیع ہوتا ہے یہ معاشرے کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کے خلاف احتجاج کرنیوالوں کے ہراول دستہ میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ مرد وخواتین کے مساوی حقوق کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کے بارے میں خوش کن نظریہ رکھتے ہیں۔ اور اسے ایک ایسا شعبہ تصور کرتے ہیں جہاں انسان مختلف کردار ادا کرتا ہے وہ اطاعت وفرمانبرداری کی بجائے مقابلہ بازی اور فتح مندی کے تصورات سے سرشار ہوتے ہیں۔

حمل افراد گھر سے لیکر نظام حکومت چلانے تک ہر قسم کی ذمہ داری کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ذاتی معاملات خوش اسلوبی سے طے کرتے ہیں۔ تاہم دوسرے لوگوں کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے کر وہ لاشعوری طور پر چند مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اور آخر کاران مسائل کو حسن و خوبی نمٹانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

حصول مقصد حمل افراد اکثر لیڈروں اور بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کسی فرد کی مثبت یا منفی پیدائشی خصوصیات کو قبول کرنا نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ حمل افراد کیلئے اہم بات یہ ہے کہ وہ اپنی جلد بازی، خود غرضی، کسی معاملے میں اچانک دخل در معقولات اور پھر اکتاہٹ جیسی خامیوں کا اعتراف کریں۔ ایک دفعہ اعتراف کے بعد وہ اپنی انہی خامیوں کو اعلیٰ مثبت مقاصد کیلئے استعمال کر سکتے ہیں۔ بطور لیڈر وہ معاشرہ کے متعین کردہ لگے بندھے اصولوں کو قبول کرنے کے ضمن میں الجھن کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ ذاتی اور اجتماعی مقصد کے حصول میں کامیاب و کامران ٹھہرتے ہیں۔

بیرون بیں غصے، احساس جرم یا خوف کا لاشعوری طور پر دبانا بیماری کا باعث بن سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی بھی شخص اپنے منفی جذبات کو کم یا ختم کئے بغیر زندگی، محبت اور تخلیقی کامیابی کا لطف نہیں اٹھا سکتا۔ جذباتی دباؤ کی صورت میں مختلف لوگ مختلف قسم کے ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حوت افراد تصورات کی دنیا میں کھونا اور منشیات کا استعمال کرنا شروع کردیتے ہیں۔

قوس افراد سیر وسیاحت کا رجحان رکھتے ہیں۔ سنبلہ افراد زیادہ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ثور افراد جمع پونجی دیکھنے لگتے ہیں۔ اور سرطان افراد خوراک پر زیادہ زور دینے لگ جاتے ہیں۔ پریشانی کے وقت حمل افراد مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ بہت جلد غصے اور پریشانی کا شکار ہو کر بہتے سے اکھڑ جاتے ہیں۔

حمل افراد فطری طور پر بیرون بیں ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے منفی جذبات سے چھٹکارا پانے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔ وہ عموماً مغرور اور اپنی دانست میں راست باز ہوتے ہیں۔ اور اکثر نفرت کے بجائے غصے کا اظہار کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔

عزت نفس، حس مزاح حمل افراد عموماً خود اعتمادی کی صلاحیت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ وہ باعزت لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کیلئے سر دھڑ کی بازی لگانے سے بھی گریز نہیں کرتے دنیا میں ہر شخص اضطراب اور عدم تحفظ کا شکار ہوتا ہے۔ اور حمل افراد اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ لیکن ان کا خوف انہیں اپنی شخصیت کو منوانے کا موقعہ فراہم کرتا ہے۔ اور تازیانے کا کام دیتا ہے۔ "کوشش کوشش اور کوشش"

ان کا نصب العین ہے۔ خواہ اس کے لئے انہیں کتنی ہی قیمت کیوں نہ چکانی پڑے۔

وہ اپنی عزت نفس کو اپنے عمل اور قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ابھارتے ہیں۔

حمل افراد عمدہ حس مزاح کے حامل ہوتے ہیں وہ زندگی کے ناگوار پہلوؤں پر بھی ہنس کر انہیں خوشگواریت میں تبدیل کرنے کا فن جانتے ہیں۔ وہ اتنے دلیر ہوتے ہیں کہ وہ خواب میں بھی نہیں ڈرتے۔ ان کے نزدیک زندگی کی ہماہمی میں حصہ لینا اشد ضروری ہے اور ان کا خیال ہے کہ زندگی کے خاکے میں مزاح کا رنگ بھرے بغیر اس سے لطف اندوز ہونا بہت مشکل ہے۔

خودغرض، مغرور

حمل افراد دیگر تمام آتشی بروج کی طرح عموماً خودغرض ہوتے ہیں۔ جوں جوں وہ پختگی کی عمر میں قدم رکھتے ہیں، توں توں ان کی بے حسی اور بےصبری میں کمی آجاتی ہے۔ وہ اپنے وجدان، ادراک اور غرور کی بنا پر اپنی صلاحیتوں کے بارے میں قدرے خوش فہمی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ وہ انسانی فطرت کی کمزوریوں اور سب سے بڑھ کر اپنی ذاتی کمزوریوں کو جلد فراموش کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔

ان کی بیرونی شخصیت کے نیچے غرور کی ایک تہہ ہوتی ہے۔ جو ان کی شخصیت کی نشوونما میں رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہے۔ دوسری طرف یہی صفت اپنی شکست اور ناکامی کے آگے ڈھال بن کر کھڑے ہونے پر بھی آمادہ کرتی ہے۔ اب یہ انہی پر منحصر ہے کہ وہ اپنے غرور کو مثبت استعمال میں لاتے ہیں یا منفی۔

جذباتی، اختصار پسند

ابتدائی دور میں مثالی حمل افراد بھاری بھرکم جذباتی سرگرمیوں میں مشغولیت کو ناپسند کرتے ہیں۔ وہ صرف چند ذمہ داریاں نبھانا چاہتے ہیں۔ اور اصولی پابندیاں اتار پھینکنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی تکلیف کا اظہار دوسروں پر کرنے کی بجائے محض بےصبری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تاہم ۳۰ سال کی عمر میں ان کی بےصبری کی جگہ ان کی قوت برداشت لے لیتی ہے۔

حمل افراد محبت اور جنس کے ضمن میں بہترین، تیز ترین اور بے مثل تجربات کے شائق ہوتے ہیں۔ وہ کسی بھی معاملے میں بڑی تیزی سے فیصلہ دیتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات بہت بڑی غلطی بھی کرجاتے ہیں۔ وہ جس کام کا بیڑہ اٹھالیں اس کے لئے جان تک لٹا دیتے ہیں۔ تاہم ان کے اندر قوت و توانائی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے جو کہ انہیں بعض اوقات اپنے مقصد سے دور بہا کر لیجاتا ہے۔ ان کے نزدیک زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔ اور وہ زندگی بھر قوس وقزح کے رنگوں کو چھونے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

مغرور، بوریت کا شکار

حمل افراد محسوس کرتے ہیں کہ وہ بہتر جانتے ہیں۔ اور اکثریت کی نسبت یہ چاہتے ہیں۔ کہ انہیں اول نمبر ہونا چاہئے ___ اور غیر مشروط طور پر بہترین شخصیت کے طور پر قبول کیا جانا چاہئے۔

وہ خود کو دوسروں کے ساتھ مستقل مسابقت میں رکھتے ہیں اور بزعم خویش وہ اپنی تکمیل کرچکے ہوتے ہیں اس لئے وہ خود کو بہت دباؤ میں محسوس کرتے ہیں۔

وہ عموماً بے تکلف، مغرور اور گفتگو کے فن میں طاق ہوتے ہیں۔ وہ ادھر ادھر کی ہانکنے سے گریز کرتے ہیں اور مطلب کی بات کرنا پسند کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی سوال کا جواب سننے کے خواہش مند نہیں ہیں تو حمل افراد کے سامنے یہ سوال دہرانے کی کوشش نہ کریں۔ وہ ناگفتہ بہ سوالات کے ناگفتہ بہ جوابات دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بغیر سوال کے خود ہی ناگفتہ بہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ راز کو راز رکھنے کے قائل نہیں ہوتے۔

پرجوش طلسماتی

بعض افراد حمل افراد کے ساتھ رہنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ حالاں کہ حمل افراد بہت پرجوش شخصیت اور اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے اندر ایک نامعلوم سی قوت ہوتی ہے جو انہیں کرشماتی شخصیت کا روپ دینے میں ان کی معاون ثابت ہوتی ہے۔ قوت و توانائی سے بھرپور حمل افراد بوریت یا دباؤ کا شکار افراد کے لئے صحرا میں باد نسیم کا جھونکا ثابت ہوتے ہیں اور وہ لوگ اپنی زندگی میں ایک نئی تبدیلی محسوس کرنا شروع کردیتے ہیں۔ وہ انقلابی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک استاد کے طور پر وہ اپنے شاگردوں میں نئے تصورات کی روح پھونکتے ہیں والدین کے طور پر وہ اپنے بچوں کو خوداعتمادی اور خودمختاری کا درس دیتے ہیں میاں یا بیوی کے طور پر وہ نت نئے انداز زندگی اپناتے

ہیں۔ وہ سماجی رسوم و رواج کے مندروں کو ریت کی دیوار کی طرح گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

شکاری، آدرش پسند

حمل افراد شکاری ذہنیت کے افراد ہوتے ہیں۔ وہ فتح حاصل کرنے کے بجائے بلی چوہے کے کھیل سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں وہ روزانہ ایک نئی امنگ کے ساتھ بیدار ہوتے ہیں اور ہمیشہ کسی خوبصورت تبدیلی کے منتظر رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کسی دیومالائی کردار کی طرح وہ پتھر کے ہوجائینگے۔ چنانچہ وہ ہمیشہ آگے کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو ماضی کے بجائے حال کی عینک سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زمانہ حال کتنا ہی سخت کیوں نہ جا رہا ہو۔ وہ ہمیشہ پُر امید رہتے ہیں اور "بڑا خراب زمانہ آگیا ہے" کی معروف فلاسفی کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اپنے حقوق کیلئے آخیر دم تک لڑنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

حمل عورت

حمل عورت کی مثال اس بیج کی سی ہے جو سرما کی منجمد زمین کے اندر سے راستہ بنا کر موسم بہار میں اپنی زندگی کا سامان کرتا ہے اور کھل کر بہار دکھاتا ہے۔

حمل عورت، امید پرست، گرمجوش، خوش طبع، حوصلہ مند، پسندیدہ، تحکم پسند، غیر متضاد، غیر عقلی اور جلد بور ہونے کی خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔ اس کا حاکم سیارہ مریخ ہے۔ کیونکہ جنگ و جدل کا دیوتا ہے۔ چنانچہ حمل عورت گھر میں بھی اپنی مریخی خصوصیات کا مظاہرہ کرتی ہے۔

حمل عورت کا رومانس اکثر دوستی کے طور پر شروع ہوتا ہے۔ اور پھر قریبی تعلقات کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ وہ مرد کو اس کی انا کے جال سے آزاد کرانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ صنف نازک ہونے کے ساتھ ساتھ مردانہ انداز فکر اسے مرد کے دل میں گھر کرنے کیلئے راہ ہموار کرتا ہے ـــــ وہ مرد کو اپنی زلف گرہ گیر کا اسیر کرنے کیلئے ہر حربہ آزماتی ہے۔

وہ اپنی طاقت کا اظہار کرنا پسند کرتی ہے اور اس لئے مقابلہ پر بھی اتر آتی ہے۔ وہ ایک بار خم ٹھونک کر میدان میں اتر آئے تو دستبردار ہونے کی بجائے مقابلہ کر کے نقصان اٹھانا گوارا کرلے گی۔ وہ ہارنے والے کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ امتزاج اسے اور اس کے متعلقین کو ایک دوہرے رشتے میں منسلک کر دیتا ہے یعنی اگر وہ خود جیت جائے تو اس کا دوست یا محبوب اس کی نظروں سے گر جائے گا۔ اور اگر وہ خود ہار جائے تو پھر بھی نتیجہ پہلے سے مختلف نہ ہوگا۔

حمل عورت مغرور، بے تکلف اور تجسس پسند ہوتی ہے۔ وہ اپنے متعلقین کے منہ سے یہ سننے کی خواہش مند ہوتی ہے کہ وہ بہترین اور اولین ہے۔ اور وہ اس تعلق کو خاطر میں نہیں لاتی جس میں وہ تعریف یا اختیار سے محروم ہوجائے۔ وہ اطاعت شعاری کی بجائے تحکم اور مصلحت کوشی کی بجائے صاف گوئی پسند کرتی ہے۔ وہ اپنے فرائض کے مقابلے میں حقوق میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہے۔ اور ہمیشہ سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

حمل عورت کیلئے یہ پہلو بہت تکلیف دہ ہوتا ہے کہ وہ تو تعلق کو نبھانے پر آمادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس کا محبوب اس ضمن میں اس سے متفق نہیں ہوتا۔ وہ تقریباً ہمیشہ چیلنجوں میں گھری ہوتی ہے۔ اور ان لوگوں سے خوفزدہ ہوتی ہے۔ جو اس کے کمزور پہلو سے آگاہ ہوتے ہیں۔

حمل عورت عمومی دلکشی، ایمانداری، مضبوط قوت ارادی اور چھا جانے والے دماغ کی مالک ہوتی ہے۔ وہ مردوں کی ناانصافی اور بے وفائی کے معاملے میں ان سے براہ راست بات کرنا پسند کرتی ہے اور لولے لنگڑے بہانے پسند نہیں کرتی۔

حمل عورت بڑی آسانی کے ساتھ کیوپڈ کے تیر کا شکار ہوجاتی ہے۔ وہ رومانس کے آغاز میں تقریباً ہر شخص کے دل کو بھا سکتی ہے۔ تاہم وہ پائیدار محبت اور عارضی پسندیدگی کے درمیان امتیاز کرنے میں دقت محسوس کرتی ہے۔ بعض اوقات اس کا محبوب عارضی طور پر اُسے تحائف سے لاد دیتا ہے تو وہ اسے بھی محبت سمجھ بیٹھتی ہے۔ اگر اس کی خوش نصیبی ساتھ دے تو وہ اس شخص کو پانے میں کامیاب ہوجاتی ہے جس کے ساتھ وہ پائیدار تعلقات استوار کر سکے۔ اور اگر شومئی قسمت سے ایسا ممکن نہ ہو تو وہ زندگی بھر محبت کے مسائل کا شکار رہیگی۔ جب حمل عورت کی محبت مستقل بنیادوں پر قائم ہوجائے تو وہ گلاب کی طرح کھل اٹھتی ہے۔

حمل محبوبہ کا چہرہ جوش، جذبہ اور فخر سے تمتما اٹھتا ہے اور

وہ ہار کر بھی جیت کے مزے سے آشنا ہوتی ہے۔

حمل عورت محبت میں حقوق و فرائض کا توازن سیکھتی ہے محبت اسے اپنی ضروریات اور خواہشات کی طرح دوسروں کی ضروریات اور خواہشات کا احترام کرنا سکھلاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپنی انفرادیت برقرار رکھنا بھی سیکھ جاتی ہے۔

حمل عورت سے محبت کا مطلب ہے اس کی آئیڈیل بننے کی خواہش اور دیگر معاملات زندگی کے درمیان مستقل طور پر توازن قائم کرتے رہنا۔ اس کے عوض وہ مرد کے جذبات کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دے گی۔

ایسا مرد جسے اپنی قوت اور مردانگی پر مکمل یقین نہ ہو۔ مسائل اور جذبات سے آنکھ چرانے کا عادی ہو، اُسے حمل عورت کی زندگی میں آنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ اس کے برعکس ایسا مرد جو اسے جذباتی سہارا دے، اس کی کمزوریاں کو قبول کرے، اس کی خودمختاری قبول کرے یعنی اس مرد کو اپنے اوپر مکمل اعتماد ہو اور وہ ہر قسم کے چیلنج کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ وہ حمل عورت کا محبوب قرار پائے گا۔ اور ان کے تعلقات خوش گوار رہنے کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے۔

جنسی توانائی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ مثبت یا منفی۔ حمل عورت مثبت توانائی کے ساتھ جذبات کی لہروں میں ڈوب جاتی ہے۔ لیکن جب اس کے جذبات کی لہروں کا رخ کسی اور طرف موڑنے کی کوشش کی جاتی تو وہ غصے اور بے صبری کا شکار ہو جاتی ہے۔ جو کہ اس کی جنسی مسرت کے حق میں مضر ہوتا ہے۔

حمل عورت کے جنسی جذبات کے اتار چڑھاؤ کا اس حقیقت سے گہرا تعلق نظر آتا ہے کہ وہ دائرۃ البروج کی سب سے پہلی علامت ہے۔ وہ ابتدائے سحر میں جنسی ہیجان سے بھرپور ہوتی ہے اور ریسرچ بتاتی ہے کہ اس وقت مردانہ ہارمون بھی عروج پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ صحبت زوجین کے لئے یہ ایک فطری وقت ہے۔

حمل عورت کی جنس تک رسائی بھی زندگی کی دوسری چیزوں کی طرح ہوتی ہے۔ دلچسپی، امنگ اور ذمہ داری۔! وہ جذباتی اور شہوانی عورت ہوتی ہے اور اپنا سب کچھ اپنے شریک حیات پر نچھاور کر دیتی ہے۔

حمل عورت کا خفیہ راز یہ ہے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے ایک ایسے جیون ساتھی کی متمنی ہوتی ہے جو کہ معاشرت کے دوران اس کی تعریف و تحسین کرے اور اپنی بالادستی قائم کرے۔ اس کے بعد حمل عورت کو بالادستی قائم کرنے کا موقعہ دے۔ تو یہ چیز اس کے جذبات کو عروج پر پہنچا دے گی۔

وہ وسیع الذہن شوہر کو پسند کرتی ہے جو کہ لطف و مسرت کے حصول کیلئے اس کے تصورات کو حقیقت کا روپ دھالنے میں اس کا معاون ہو۔ وہ بیڈروم میں تنوع، ریشم و کم خواب، مدھم روشنی اور موسیقی پسند کرتی ہے۔ وہ اپنے جنسی تصورات کو خاص اہمیت دیتی ہے۔ جن میں نمائش پسندی اور طاقت کا اظہار بھی شامل ہیں۔ وہ اکثر تصور میں خود کو جنگلی حسینہ کے روپ میں محسوس کرتی ہے اور اپنی محبت کا منظر اپنی آنکھ کے کیمرے سے فلماتی ہے۔

حمل عورت صبح تا شام ہمہ وقت متحرک رہتی ہے۔ چنانچہ اس کا بیڈروم ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں وہ سکون و اطمینان کی سانس لیتی ہے اور اس کی تیزی آہستہ روی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ وہ ایسے جیون ساتھی کو پسند کرتی ہے جو ازدواجی تعلقات کو ایسا بوجھ تصور نہ کرتا ہو جسے جلد از جلد اتارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ ایسے مرد کو پسند کرتی ہے جو محبت میں اُسے اپنی رفتار کے ساتھ ہم آہنگ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ حمل خود کو آزاد بھی محسوس کر سکے۔ وہ جنس میں کسی لگے بندھے اصول قائل نہیں ہوتی۔ اور اگر اس کا شوہر مشینی انداز اختیار کرے تو اس کے جذبات سرد پڑ جاتے ہیں۔

جذبات کے نقطۂ عروج پر پہنچنے کے بعد حمل عورت ایک شیرنی کا روپ دھار لیتی ہے۔ اس وقت اس کے جذبات بے قابو ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ اپنی ذات کے خفیہ گوشوں کو بے نقاب کرتی ہے اور یک جان دو قالب کی سی کیفیت محسوس کرتی ہے۔ ایسے میں میوزک اور لمس کا احساس اس کی تسکین کا باعث ہوتے ہیں۔ ●●

دولت مند بننے

اور مقبولیت حاصل کرنیکے روحانی فارمولے

نمازِ فجر کے بعد اور نماز مغرب کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا کَرِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جَنَّتُ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ
اس عمل کو لگاتار کریں۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست فراوانی ہوگی۔ آگے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔
نمازِ فجر کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اور اس نقش کو ہرے کپڑے پر لکھ کر فریم میں لگا کر دکان میں لگائیں۔ انشاء اللہ خوب مال کی فراوانی ہوگی۔

۹
یارحمٰن
کل شیئ وورثہ ووارثہ
یارحمٰن
۹ ۹
۹

سات روز تک روزانہ ایک نقش لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ آٹھویں روز اسی نقش کو لکھ کر فریم کرا کر اپنی دکان میں لگا دیں۔ انشاء اللہ مال کی فراوانی ہوگی۔

۷۸۶

باسط	ج	ج	ج	الب
باسط	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	الب
باسط	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	الب
باسط	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	الب
ف	ف	ف	ف	

مندرجہ ذیل حروف قرآنی کو عشاء کے بعد ۱۱ دن تک اکیسو گیارہ مرتبہ سر پہ ہاتھ رکھ کر پڑھیں۔ اس کے بعد کسی نوٹ پر یہی حروف گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنی تجوری میں رکھ دیں۔ اور نوٹ کو خوشبو بھی لگا دیں۔ انشاء اللہ زبردست خیر و برکت ہوگی۔
حروف یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الٓمٓ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ طٰسٓ قٓ صٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عمل کو لگاتار ۱۴ روز تک کرے گا، اس کو دست غیب حاصل ہوگا
طریقہ عمل یہ ہے کہ روزانہ رات کو ۱۲ بجے چار رکعت نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ۱۰ مرتبہ۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ۲۰ مرتبہ۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ۳۰ مرتبہ۔ چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص چالیس مرتبہ پڑھیں۔ پھر نماز سے فراغت کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ سو مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھیں۔ دوران عمل مصلّے کے نیچے سفید رنگ کی تھیلی میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر تعویذ بنا کر رکھ لیں۔ عمل پورا ہونے کے بعد جو پیسے ملیں اسی تھیلی میں رکھ لیں۔ اور بغیر شمار کئے خرچ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ اس قدر خیر و برکت ہوگی عقل حیران ہو جائے گی۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰
۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱
۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴
۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶
۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱
۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰

برائے تسخیر حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اہل علم فضل میں سے ایک گمنام شخص تھے۔ عوام ان کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ ہی اُن سے کوئی معاملہ کرتے تھے انہوں نے اس بات کی شکایت حضرت شیخ محی الدین عربیؒ سے کی حضرت شیخؒ کو کشف ہوا کہ یہ نقش ان کی گمنامی کا علاج ہے۔ چنانچہ حضرت شیخؒ نے یہ نقش لکھ کر ان کو دے دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؒ کو ایسی شہرت و مقبولیت دی کہ جب وہ کسی جگہ جلتے تھے ہزاروں آدمی ان کے پیچھے چلتے تھے۔ اور بادشاہِ وقت بھی اُن کے آگے جھکتا تھا۔

اللہ اللہ اللہ

۱۰۰۵	۱۰۱۰	۱۰۰۳
۱۰۰۴	۱۰۰۶	۱۰۰۸
۱۰۰۹	۱۰۰۲	۱۰۰۷

یہ نقش قرآن حکیم کے جملہ حروف کے اعداد کا نقش ہے جو شخص یہ نقش چاندی کی تختی پر کندہ کرا کر شرفِ زہرہ میں یا ساعت زہرہ میں اپنے پاس رکھے گا یا تعویذ بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے گا تو تمام مخلوقات اس کے لئے مسخر ہوگی اور غیب سے اس کو رزق ملے گا ایسی ایسی جگہ سے روزی ملے گی جہاں جہاں سے اُسے وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ اس نقش کے بیشمار فوائد ہیں۔ اُن کی تفصیلات کے لئے کئی صفحے بھی نا کافی ہیں۔ اور عقل مند کے لئے صرف اشارہ کافی ہے۔ نقش یہ ہے۔

۱۰۴۹۸۱۲۲۱	۱۰۴۹۸۱۲۲۴	۱۰۴۹۸۱۲۲۷	۱۰۴۹۸۱۲۱۴
۱۰۴۹۸۱۲۲۶	۱۰۴۹۸۱۲۱۵	۱۰۴۹۸۱۲۲۰	۱۰۴۹۸۱۲۲۷
۱۰۴۹۸۱۲۱۶	۱۰۴۹۸۱۲۲۹	۱۰۴۹۸۱۲۲۲	۱۰۴۹۸۱۲۱۹
۱۰۴۹۸۱۲۲۳	۱۰۴۹۸۱۲۱۸	۱۰۴۹۸۱۲۱۷	۱۰۴۹۸۱۲۲۲

اس نقش کو چاند کی چودھویں رات میں ہرے کاغذ پر زعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ تمام افسران انشاء اللہ مہربان ہوں گے۔ اور محبت و شفقت کے ساتھ پیش آئیں گے۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حسبنا اللہ ونعم الوکیل

۴۴۴۴۴۴۴۴۴۴۴

للللللللللل

لا

چاندی کی انگوٹھی پر "یا جبّار" ساعتِ زہرہ میں جمعہ کے دن عروج ماہ میں کندہ کرائیں اور اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنے اور عشاء کے بعد تا زندگی "یا جبّار" ۲۰۶ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تمام ماتحت لوگ اطاعت کا اظہار کریں گے۔ اور بیوی بچے بھی مسخر ہوں گے۔ یہ انگوٹھی خاص طور پر ماتحت لوگوں کو مسخر کرے گی۔

بقیہ: تربیت نامہ

جزاک اللہ چشم باز کردی۔
مرا با جان جاں ہمراز کردی

ترجمہ: اللہ تمہیں انعام دے تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور مجھے میرے محبوب کے راز سے واقف کر دیا ہے۔

لڑکی کو شادی سے پہلے کا زمانہ چونکہ والدین کے ہاں گزارنا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے آپ کو والدین کی قدر و قیمت اور ان کے حقوق کے سلسلے میں آپ کو اپنے فرائض سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا ہے۔ اللہ پاک آپ کو اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (باقی آئندہ)

عورتیں کیسے مردوں کو پسند کرتی ہیں

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

خالق کائنات نے اس وسیع وعریض دنیا کو پیدا کرنے سے پہلے آدمیت کو پیدا کیا۔ اور حضرت آدم علیہ السّلام کا پتلہ تیار کرکے اس میں اپنا نور پھونکا۔ یہ خدا کا نور ہی ہے جسے ہم رُوح کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور خدا کے نور کی برکت یہ ہے کہ ہر انسان میں خدا کے اخلاق اپنانے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ کوئی بھی انسان وہ کتنا ہی با اخلاق اور کتنا ہی باکردار کیوں نہ ہو خدا نہیں بن سکتا۔ البتہ خدا کی زیادہ سے زیادہ صفات اختیار کرکے انسان انسانیت کی معراج تک ضرور پہنچ سکتا ہے۔ انسان کو چونکہ حق تعالیٰ نے اپنی صفات اختیار کرنیکی صلاحیت اور ملکہ عطا کیا ہے۔ اس لئے اس نے اپنی پیدا کردہ مخلوقات میں انسان کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور افضل مقام عطا کیا۔ اسے خلیفۃ اللہ فی الارض اور اشرف المخلوقات جیسے گرانقدر خطابات سے سرفراز کیا۔

انسان رزاق نہیں بن سکتا۔ لیکن اپنی مقسومہ روزی میں سے دوسروں کو شریک کرکے وہ خدا کی رزاقیت کی صفت کو کسی نہ کسی درجے میں اپنا سکتا ہے۔ انسان تواب نہیں بن سکتا۔ لیکن لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرکے اور ان کے قصوروں کو نظرانداز کرکے وہ توابیت کی صفت کو کسی نہ کسی درجے میں اختیار کرسکتا ہے۔

انسان رحیم وکریم نہیں بن سکتا البتہ لوگوں کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرے تو وہ رحمٰن ورحیم کی صفت رحم وکرم کا کچھ نہ کچھ رنگ اپنی فطرت میں ضرور پیدا کرسکتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ حدیث پاک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ تخلقوا باخلاق اللہ۔ اللہ کے اخلاق اپناؤ۔ مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی جو ہزاروں صفات ہیں ان کو اپنانے کی کوشش کرو۔

انسان کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔ لیکن وہ دوائیں تو بیماروں میں تقسیم کرسکتا ہے۔ انسان کسی کو زندگی نہیں دے سکتا لیکن وہ زندگی کی حفاظت تو کرسکتا ہے۔ انسان ستار وغفار نہیں ہوسکتا۔ لیکن وہ لوگوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو نظرانداز کرکے اور اُن پر پردہ ڈال کر خدا کی صفت غفاریت کا رنگ اپنے اندر ضرور پیدا کرسکتا ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ کے اخلاق اپنانے کا۔ اور جو انسان اللہ کی صفات کو زیادہ سے زیادہ اختیار کرلے گا۔ وہی درحقیقت ولی اللہ اور خلیفۃ اللہ فی الارض کہلانے حقدار ہوگا۔ ورنہ شکل وصورت اور جسم وقامت کے اعتبار سے تو ابوجہل اور ابولہب بھی انسان ہی تھے۔ اور محاورے کی زبان میں وہ بھی گدھوں اور گھوڑوں کے مقابلے میں اشرف المخلوقات کہلانے کے حق دار تھے۔ لیکن اشرف المخلوقات درحقیقت وہ بنی آدم ہے۔ جو شیطان کی عادتوں سے دور رہے اور رحمٰن کی عادتوں کو زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی میں ڈھالنے کی کوشش کرے۔

یہ بنی آدم۔ جو دنیا کے لئے اصل اور اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی کے جدامجد کا نام آدم تھا۔ جسے حق تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اور جس کی تکمیل کے لئے اس کے وجود میں اپنا نور تحلیل کیا۔

خدا کا ایک نام ودود بھی ہے یعنی وہ ذات جو محبت کرنے والی ذات ہے۔ خدا محبت کا خالق بھی ہے۔ اور خود بھی محبت کو پسند کرتا ہے۔ اس کو اپنے بندوں سے بے مثال محبت ہے۔ اس کی محبت کسی غرض کی پابند نہیں ہے۔ وہ تمام اغراض ومقاصد سے بے نیاز ہے۔ اسے بندوں سے کسی بھی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ بندے اگر بندگی بجالاتے ہیں تو اس کا فائدہ بھی خود بندوں ہی کو ہوتا ہے۔ خدا کو

اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ اگر ساری دنیا کے انسان خدا کو سجدہ کرنے کی صفت کو اپنالیں تو خدا کی بڑائی میں کوئی اضافہ ہونے والا نہیں۔ اور اگر دنیا کے تمام انسان خدا کو سجدہ نہ کرنے کی ٹھان لیں تو خدا کی خدائی میں کوئی کمی پیدا ہونے والی نہیں۔ اس کی ذات لوگوں کے ماننے نہ ماننے کی محتاج نہیں ہے۔ وہ پھر بھی اپنے بندوں سے بے مثال محبت کرتا ہے۔ بندے کی ہر محبت کسی نہ کسی غرض کی پابند ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ایک عورت کا شوہر یا بیٹے کا باپ مرجاتا ہے تو اس کی زبان پر بے اختیار یہ جملہ کود پڑتا ہے۔ کہ اب ہمارا کیا ہوگا۔ مرنے والے کی موت کا غم زیادہ تر اسی لئے منایا جاتا ہے کہ پسماندگان کو اپنا سہارا پامال ہوتے محسوس ہوتا ہے۔ اور اپنی بے چارگی پریشان کرتی ہے۔ اسی لئے اس کو مرنے والے کی جدائی کا احساس ہوتا ہے۔ اور جہاں مرنے والے کی جائیداد سے فائدہ اٹھانے کی بات ہوتی ہے۔ وہاں انسان صرف مگرمچھ کے آنسو بہاتا ہے۔ اندر سے اس کا دل خوش ہوتا ہے۔ اور وہ صرف رسمِ دنیا نبھانے کے لئے آنسو بہاتا ہے۔

بہرحال چوں کہ اللہ کی ایک صفت ودود بھی ہے۔ اس لئے انسان میں بھی محبت کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ جس طرح وہ خدا کی دوسری صفات کو اپنانے کا اہل ہے اسی طرح وہ محبت اور الفت کرنے کا بھی خوگر ہے۔

حق تعالیٰ نے آدم علیہ السّلام کو پیدا کرنے کے بعد انہیں جنت میں داخل کردیا۔ آدم حق تعالیٰ کی پیدا کردہ عظیم الشان نعمتوں سے پوری طرح فیضیاب ہونے کے باوجود خوش اور مطمئن نظر نہیں آتے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جنت میں تنہا تھے۔ ان کا کوئی ساتھی نہیں تھا۔ نعمتیں کتنی بھی لذیذ ہوں۔ لیکن تنہائی اور اکیلے پن کا غم ان نعمتوں کی لذتوں کو پامال کردیتا ہے۔ اور انسان بوقتِ بارانِ رحمت بھی اداس اور مغموم ہی نظر آتا ہے۔ حق تعالیٰ دلوں کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ وہ اپنے بندوں کے دل ودماغ میں مچلنے والے خیالات سے آگاہ ہوجاتے ہیں۔ ان سے انسان کا ظاہر و باطن پوشیدہ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات سمجھ لی کہ میرے پیدا کردہ آدمی کو اپنے ساتھی یعنی اپنی شریکِ حیات کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام کے وجود سے ان کی زوجہ حضرت حوّا علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اور پھر ان کے نکاح کا اہتمام کیا۔ گویا کہ ابتدائے کائنات ہی سے یہ بات طے پاگئی کہ مرد اور عورت لازم وملزوم ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے شریکِ رنج وغم ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے شریکِ حال ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کا لباس بھی ہیں۔ چنانچہ کائنات کے آغاز ہی سے مَرد کو عورت کی اور عورت کو مَرد کی ضرورت کا احساس رہا۔ لیکن قانونی اور واقعاتی طور پر یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ حق تعالیٰ نے عورت کے لئے مَرد کو پیدا نہیں کیا۔ بلکہ مَرد کے لئے عورت کو پیدا کیا ہے۔ اسی لئے مَرد کا مرتبہ عورت کے مقابلے میں بڑا ہے۔ کہ وہ اصل ہے۔ عورت اس کی فرع۔ مَرد اگر متن ہے تو عورت اس کا حاشیہ اور اسی بات کو بہت واضح الفاظ میں حق تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ھُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا۔ بابرکت ہے وہ ذات جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ اور اسی نے اس نفس سے اس کی بیوی کو بھی پیدا کیا تھا۔ اور مَرد کی اہمیت اور برتری ثابت کرنے کیلئے حق تعالیٰ ہی نے یہ فرمایا کہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ۔ مَردوں کو عورتوں پر قوامیت اور فوقیت عطا کی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مَرد کے لئے عورت کو پیدا کیا گیا۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ مَرد کا مقام عورت سے بڑا بنایا۔ لیکن اسلام نے جس طرح مَردوں کے حقوق کا لحاظ رکھا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ اور بیاہ شادی کے معاملات میں عورتوں کی پسند اور ان کی مرضی کو اہمیت دی گئی ہے۔ لیکن ابتدائے کائنات سے ہوتا یہ رہا ہے کہ مَردوں نے تو اپنی پسند کی خاطر قتل وغارت گری مچائی ہے۔ لیکن عورت ہمیشہ ہی سے اس معاملے میں پسپائی، شکست اور مظلومیت کا شکار رہی ہے۔ دنیا کا سب سے پہلا قتل ایک عورت پسند کرنے ہی کی وجہ سے ہوا تھا۔ ہابیل نے اپنے بھائی قابیل کو محض اس لئے مار ڈالا تھا کہ جس عورت کو وہ پسند کرتا تھا وہ قابیل کی بیوی بننے والی تھی۔

مَردوں نے جب بھی کسی عورت کو پسند کیا ہے تو اس نے کھل کر اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ کھل کر اس سے اُس کا ہاتھ بھی مانگا ہے۔ اس کے گھر والوں کو اس کے لئے پیغام بھی بھیجا ہے۔ اور اُسے ناکامی کا اندیشہ ہوا ہے تو اُس نے قتل وغارتگری بھی کی ہے۔ لیکن عورت اس صورت میں ہمیشہ مظلومیت کا شکار رہی ہے۔ اُسے اپنی پسند کے اظہار وبیان کرنے کے

مواقعات کبھی نصیب نہیں ہوئے۔ اس کی شرم وحیا، شرافت اور سماجی تقاضے ہمیشہ اس کے اظہار و بیان میں حارج رہے۔ اس کو ہمیشہ اُس مَرد پر قناعت کرنی پڑی جو اس کے سر منڈھ دیا گیا۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ عورت کی فطری شرم وحیا کا تقاضہ تو یہی ہے کہ وہ شوہر کی پسند ناپسند کے معاملات میں اپنی زبان نہ کھولے۔ لیکن اسلام نے اس کو اتنا مجبور نہیں بنایا ہے کہ ماں باپ جیسا بھی شوہر چاہیں اس پر مسلّط کردیں۔ اور اُسے ہر صورت میں خواہی نخواہی اس شوہر کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہونا پڑے اگر شرعی طور پر عورت اسی قدر مجبور ہوتی جس قدر مَردوں نے اُسے سمجھ رکھا ہے تو پھر ایجاب وقبول کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایجاب ہی ایجاب ہوتا۔ قبول کا سوال ہی باقی نہ رہ جاتا۔ لیکن شریعت نے نکاح کے معاملے میں جہاں مَرد کے اقدام کو اہمیت دی ہے۔ وہیں عورت کی رضامندی کو بھی اہم قرار دیا ہے۔ اگر عورت نکاح کے وقت رضامندی کا اظہار نہ کرے تو نکاح منعقد نہیں ہوسکتا۔

مسلم سماج میں لڑکیوں سے بوقتِ نکاح ان کی رضا معلوم کرنے کا دستور صرف "رسمی" ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ ایک لڑکی کو پہلے دُلہن کا لباس پہنا کر گھر کے دروازے پر بارات بلاکر اور پوری برادری کو جمع کرکے جب لڑکی سے اجازت مانگی جاتی ہے تو وہ اقرار کے سوا اور کر ہی کیا سکتی ہے۔ رضامندی حاصل کرنے کا اصول تو یہ ہونا چاہیئے کہ جب پیغام آئے اُس وقت لڑکی کی رضامندی اس کی بہنوں اور ہم جولیوں کے ذریعہ حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اس کو پسند ناپسند کا پورا پورا حق دینا چاہیئے۔ نام چارے کی رضامندی صرف مذاق ہے۔ اور یہ مذاق مسلم سماج کا ایک دستور بنا ہوا ہے۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ عورتوں نے دینی تعلیمات حاصل نہ کرکے ہمیشہ ہی اپنا نقصان کیا ہے۔ مَردوں نے عورتوں کے معاملات میں ہمیشہ ناانصافی کی ہے۔ اس ظلم اور ناانصافی کا خدشہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے آخری خطبے میں اس بات پر زور دیا تھا کہ اے مَردو۔ عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ لیکن ہوا یہ ہے کہ تقوے اور پرہیزگاری کی راہ اختیار کرنے والے نام نہاد بزرگوں نے بھی عورتوں کے ساتھ زیادتی روا رکھی ہے اور اسے دوسرے درجے کی مخلوق سمجھ کر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جو جانوروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ بیشمار شوہروں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو بھری محفل میں رسوا کردیتے ہیں۔ اور اُن کے تقوے پر کوئی آنچ نہیں آتی۔ بیشمار شوہروں کا حال یہ ہے کہ وہ ذلیل قسم کے الزامات اپنی بیویوں پر لگانے سے باز نہیں آتے۔ اس کے باوجود سوسائٹیوں میں انکا مقام بہت اونچا ہوتا ہے۔ اور وہ ہر حال میں امام اور چودھری بنے رہتے ہیں۔

لاتعداد شوہروں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد ہی کے سامنے اپنی بیوی کے طمانچے اور گھونسے رسید کردیتے ہیں۔ اور جوتے اور ڈنڈے کے استعمال سے باز نہیں آتے۔ جو سلوک جانوروں کے ساتھ بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ سلوک مسلم معاشرے میں عورتوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور نظر اٹھانے والی عورت کو گالی۔ تہمت یا پھر طلاق عطا ہوتی ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ ذلیل حرکتیں مرد اپنا حق سمجھ کر کرتا ہے۔ وہ خود کو لاٹ صاحب سمجھتا ہے اور عورت کو پاؤں کی جوتی۔ جو مرد ایسا کرتے ہیں ـــ اسلام ان کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ ان کو سزا اور عذابِ الیم کی وعید سُناتا ہے۔ اور ان کی شرافت اور تقوے کو ڈھکوسلہ قرار دیتا ہے۔

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ اب عورتوں میں دینی تعلیم کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ اور انہیں اپنی صحیح حیثیت کا اندازہ ہوچلا ہے۔ جو عورتیں مغربی تعلیم حاصل کرکے بے لگام ہوگئی ہیں۔ ان کا ذکر فضول ہے۔ کیوں کہ جن عورتوں نے بے حیائی اور بے لگامی کے راستے اختیار کرلئے انہوں نے نسوانیت اور عورت پن پر مزید ظلم کیا۔ کیوں کہ عورت تو اسی کو کہتے ہیں جس کی لاج ـــ حیا کی دولت سے مالا مال ہو۔ جو سکوت اور سنجیدگی کے مال و منال سے پوری طرح بہرہ ور ہو۔ جو عورت آزادی کے نام پر بے حیائی کے راستے اختیار کرلے۔ اور اپنے دامنِ عصمت کے تقدّس کو اپنے ہی ہاتھوں سے نوچ کر زخمی کرلے۔ جو عورت اپنی فطری جھجک اور اپنے خداداد سرمایۂ حیا کا قتلِ عام کرکے سڑکوں پر نکل آئے۔ وہ عورت کے نام پر ایک دھبّہ ہے وہ نسوانیت کے لئے باعثِ ننگ ہے۔ البتہ اگر کوئی عورت دینی تعلیم حاصل کرکے بسم اللہ کی گنبد سے نکل کر اور بھولیت کی بھول بھلیوں سے آزادی حاصل کرکے اپنے وہ حقوق مانگنے کی اہل بن جاتی

ہے جو شریعت نے مقرر کئے ہیں تو ایسی عورت خوش نصیب ہے اور آج کے سماج کو ایسی ہی عورتوں کی ضرورت ہے۔

دور قدیم کی عورت بلاشبہ اپنی حیثیت سے مطمئن تھی کیونکہ اس نے خود کو مرد کے لئے وقف کردیا تھا وہ اُسے مجازی خدا تصور کرتی تھی۔ اس نے اپنا مقصدِ حیات مرد کی وفا شعاری اور خدمت گزاری بنالیا تھا ــــ آج بھی بہت سی عورتیں اسی تصور کی پرستار ہیں۔ لیکن اب انسانی شعور اس حیثیت سے بہت بیدار ہوچکا ہے۔ اور یہ خاموش اور بے زبان جانور جسے مرد "عورت" کا نام دیتے ہیں۔ ماضی کے غیر شعوری دھندلکوں سے باہر نکل آیا ہے۔ زندگی کی روشن کرنوں نے اس کے ذہن میں ایک نیا شعور بیدار کیا ہے۔ وہ "مظلومیٔ نسواں" پر آنسو بہاتے بہاتے شاید تھک چکی ہے۔ اب اس کی اَنا بیدار ہوچکی آج وہ خود کو خود ہی سمجھنا چاہتی ہے۔ اور اُن اقدار کو حاصل کرنا چاہتی ہے جو قدرت نے بطور خاص اُسے عطا کی ہیں لیکن عورت کی کامیابی اس میں ہے کہ وہ اپنے حقوق کی لڑائی شرم و حیا کے دائروں میں رہ کر دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے لڑے۔ اور بے حیائی کے راستے اختیار کرکے اپنے تقدس کو پامال کرنے کی غلطی نہ کرے۔ عورت چپ رہ کر اچھی لگتی ہے۔ زبان چلاتے ہوئے نہیں۔ عورت سر جھکا کر ہی پرکشش محسوس ہوتی ہے۔ سر اُٹھا کر نہیں۔

جو عورت مردوں کی طرح زبان چلائے اور ہاتھ اُٹھائے یا اپنے عورت پن کو ختم کرکے میدان میں آجائے وہ عورت درحقیقت عورت پن کی دشمن ہے۔ اور وہ اپنے حق میں ظالم مردوں سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ اور اپنے طرزِ زندگی کا تمام تر نقصان انجام کار خود ہی اُٹھاتی ہے۔

دُنیا جانتی ہے کہ عورت کے آنسو آج بھی وہ کام کرتے ہیں جو نہ تلوار کرسکتی ہے نہ بندوق۔ وہ عورت جو روتی ہے۔ اُس عورت سے لاکھ درجے بہتر ہے جو دوسروں کو رُلاتی ہے اور اپنی بد زبانی سے دوسروں کا ناطقہ بند کردیتی ہے وہ عورت اپنے لئے قطعاً بدخواہ ثابت ہوتی ہے جو اپنے حقوق کی لڑائی میں اپنی حیثیتِ عُرفی کا قتل کردے اور پہلوانوں کی طرح لنگوٹ کس لے۔ اور شرم وحیا کا لباس اُتار اکھاڑے میں اتر آئے۔ عورت نام ہے حیا کا۔ شرم کا۔ جھکاؤ کا۔ تسلیم و رضا کا۔ اطاعت کا۔ اور محبت کا۔

وہ راستے قطعاً عورت کو زیبا نہیں دیتے جن سے بغاوت کی اور بے حیائی کی بُو آتی ہے۔ اور جو مردوں کے لئے اچھے نہیں ہیں۔ تو پھر وہ راستے عورتوں کے لئے کیسے اچھے ہوسکتے ہیں۔ مرد اور عورت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مرد اور عورت لازم وملزوم ہیں۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ عورت اور محبت کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور عورت ومحبت بھی لازم وملزوم ہیں عورت محبت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ مرد محبت کے بغیر بھی پرسکون زندگی بسر کرسکتا ہے۔ لیکن عورت محبت کے بغیر پرسکون اور خوش حال زندگی بسر نہیں کرسکتی۔ وہ بھوکی پیاسی رہ سکتی ہے۔ وہ دُکھ اور درد میں بھی مسکرا سکتی ہے فاقہ کشی میں بھی قہقہے لگا سکتی ہے۔ لیکن وہ اپنے شوہر کی بے اعتنائی اور لاپرواہی برداشت نہیں کرسکتی۔ بعض فلاسفروں کا خیال ہے کہ عورت محبت کی خاطر جان دے بھی سکتی ہے اور محبت کی خاطر جان لے بھی سکتی ہے کیوں کہ عورت محبت ہی کی خاطر جیتی محبت ہی کی خاطر مرجاتی ہے۔

ایک ماہر نفسیات کا خیال عورت کے بارے میں یہ ہے۔

"پھر وہ دور آیا جب عورت کو محبت کی آزادی مل گئی یہ تسلیم کرلیا گیا کہ محبت پر پابندی عائد نہیں کی جاسکتی اور اس کے بعد ہمارے سامنے موجودہ دور ہے۔ جس میں عورت کی محبت مطلق العنان ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں عورت صرف میدانِ محبت میں ہی نہیں بلکہ ہر میدان میں مرد کی حریف بننے کی کوشش کررہی ہے اور اُسے محبت کا قدیم تصور بالکل فرسودہ نظر آتا ہے۔ لیکن عورت ترقی کی خواہ کتنی ہی منزلیں طے کرلے۔ اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد محبت ہی رہے گا۔ یہ بات ان عورتوں کے متعلق کہی جارہی ہے جو اکثریت میں ہیں۔ وہ زندگی میں کوئی کردار عمل کررہی ہوں۔ لیکن محبت ان کی زندگی کا سب سے اہم کردار ادا کرے گی۔ کیوں کہ یہ صحیح ہے کہ عورت کا وجود محبت کے خمیر سے تیار کیا گیا ہے۔"

(عورتوں کی نفسیات صفحہ ۵۱)

عورت جب قربانی دینے کا فیصلہ کرلیتی ہے تو پھر حالات کیسے بھی پیچیدہ ہوں وہ ہر حال میں خوش بخوش رہنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اپنے رفیق کی خاطر اس قدر قربانی دیتی ہے

کہ اپنے وجود کو فنا کر دیتی ہے اور اپنی تمام آرزوئیں خاک میں ملا دیتی ہے محض اس لئے کہ اس کا رفیق اس کی محبت میں گرفتار ہو جائے اور اس کے وجود کی اہمیت کو سمجھ لے۔ وہ قربانی پر قربانی دیتے ہوئے یہ تک بھول جاتی ہے کہ اس کا اپنا نفس ہے اور اس کے دل و جان کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔

ایک ماہر نفسیات نے ایسی عورتوں کے بارے میں اس طرح اظہارِ خیال کیا ہے۔

"عورتوں میں یہ خامی عام طور پر پائی جاتی ہے کہ محض شوہر کو اپنانے اور اس کی محبت اور دلچسپی کو محفوظ رکھنے کی خواہش میں ایک مقررہ تکنیک پر عمل کرتی ہیں۔ شوہر خواہ کچھ بھی کرے۔ شوہر کا سلوک خواہ کتنا ہی ناخوشگوار کیوں نہ ہو اور وہ اس کے سلوک سے خواہ کتنی ہی کبیدہ خاطر کیوں نہ ہوں۔ لیکن کبھی شوہر سے شکایت یا احتجاج نہیں کریں گی۔ صرف اس ڈر سے کہ کہیں حقیقت بیانی اور صاف گوئی سے شوہر ناخوش نہ ہو جائے کہیں وہ شوہر کی محبت نہ کھو بیٹھیں لیکن عورت کا یہ طرزِ عمل بالعموم ان کے لئے نقصان ثابت ہوتا ہے۔

اور حیرتناک بات یہ ہے اس کے باوجود ازدواجی زندگی کی ناکامی کا سارا الزام عورت ہی کو دیا جاتا ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں سماج کا رویہ عورت کے ساتھ یہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عورت ہر جائز اور ناجائز طریقے سے مرد کی محبت حاصل کرنے میں کوشاں رہتی ہے۔ اور وہ ہر وقت یہی سوچتی رہتی ہے کہ اس کے طرزِ عمل، گفتگو اور دیگر باتوں کا اثر اس کے شوہر پر کیا پڑے گا۔ اس کو اپنے شوہر کو اچھا بنانے کے لئے بہت بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ اگر وہ اپنے شوہر سے کبھی بددل بھی ہوتی ہے تو اپنے شوہر پر ظاہر نہیں کرتی اور اپنے حقیقی جذبات کو چھپانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ شوہر اگر بُرا بھی ہو تو وہ آخری حد تک اس کو اپنا بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور اس کی بُرائی کو برائی کہتے ہوئے لرزتی ہے۔ اس طرزِ عمل میں گم ہو جانے کی وجہ سے اُسے اپنی ذات کے بارے میں سوچنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

(عورتوں کی نفسیات ص[illegible])

عورتوں کی ایک بہت بڑی اکثریت کا حال یہ ہے کہ اپنے شوہروں کو صرف اپنے ظاہر حسن و جمال سے اور مصنوعی بناؤ سنگھار سے خوش کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور اس غلط فہمی کا شکار رہتی ہیں کہ مردوں کو خوش کرنے کے لئے بس بھڑکیلے کپڑے پہننا اور اپنے چہرے پر نقش و نگار بنانا ہی کافی ہے۔ چنانچہ وہ مردوں پر فتح پانے کے لئے ہر وقت سولہ سنگھار کے چکر میں لگی رہتی ہیں اور محبت و خدمت سے صرفِ نظر رکھتی ہیں۔ حالانکہ عورتوں کے لئے مردوں کو فتح کرنے کا سب سے قیمتی ہتھیار محبت اور خدمت ہے۔ محبت ہی وہ جادو ہے جو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ اور خدمت ہی وہ ذریعہ ہے جو شوہر کے دل میں بیوی کی قدر پیدا کرتا ہے۔ اور شوہر کو حسنِ سلوک پر مجبور کرتا ہے۔ اچھی صورتیں تو بازاروں میں بھی نظر آجاتی ہیں۔ لیکن بازاروں میں محبت اور خدمت دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہروں کو اپنا بنانے کے لئے صرف اپنے ظاہر کو روشن کرنے کے بجائے محبت اور خدمت کے وطیرے کو اپنائیں۔ اور شوہر کو لبھانے کے لئے اس سے بھرپور محبت کریں اور اس کو خدمت کے ذریعہ رام کرنے کی کوشش کریں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرد اچھے لباس سے اچھے بناؤ سنگھار سے اور اچھی صورت سے بہت متاثر ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بھی مردوں کو کچھ اور بھی چاہئے۔ انہیں اپنی بیویوں کی بھرپور توجہ اور محبت کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

جو عورتیں دور اندیش ہوتی ہیں وہ اپنے شوہروں کو اپنا بنائے رکھنے کے لئے اپنے ظاہری حسن و جمال کے ساتھ ساتھ اپنی تندرستی پر بھی دھیان دیتی ہیں۔ مردوں کو صرف خوبصورت نہیں بلکہ تندرست بیوی کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ اگر عورت خوبصورت ہو لیکن صحت مند نہ ہو تو اپنے شوہر کے فطری تقاضوں کو پورا کرنے کی اہل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ گھر کے کام کاج کے قابل بھی نہیں ہوتی۔ اور جو عورت گھر کے کام کاج بھی نہ کر سکے، اور اپنے شوہر کو وقت پر اپنے ہاتھ سے پکا کر کھانا نہ کھلا سکے۔ اور اپنے بچوں کی دیکھ ریکھ نہ کر سکے وہ اپنے شوہر کی نظروں میں اپنا مقام بنائے نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے دور اندیش عورتیں اپنے حسن کو قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی تندرستی پر بھی توجہ دیتی ہیں۔ اور تندرستی اتفاقی چیز نہیں ہے اور تندرستی کے لئے کسی بھی عورت کو کسی معجزہ

کا بھی انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس کو چاہیئے کہ وہ غذا اور دوا کے سہاروں سے اور دوسرے مروّجہ طریقوں کو اپنا کر اپنی تندرستی کا خیال رکھیں۔

اس کے ساتھ دوراندیش عورتیں اپنے شوہروں کو اپنا بنانے کیلئے اپنی اَنا کو شوہر کی اَنا کے سامنے نیست کردیتی ہیں۔ بعض عورتیں جو کسی بھی حال میں اپنی اَنا کو فنا نہیں ہونے دیتیں۔ وہ شوہر کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔ اور وہ سسرال والوں کی نظروں سے بھی گرجاتی ہیں۔

اَنا بُری چیز نہیں ہے۔ لیکن جب ہی اَنا انانیت میں تبدیل ہوجاتی ہے تو عورت کو خسارے کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ انانیت کے باوجود بھی اگر عورت کو شوہر کا پیار نصیب ہوجائے تو صرف اس صورت میں جب شوہر شوہر نہ ہو۔ غلام محض ہو۔ یا ابن الوقت ہو۔ ایک شریف النفس عورت کو چاہیئے کہ وہ شوہر سے اپنے حقوق کی وصولیابی کرتے وقت شوہر کا تشخص پامال نہ ہونے دے۔

دوراندیش عورتیں اپنے شوہر کی نظروں میں اونچا مقام حاصل کرنے کے لئے اپنی اَنا کو شوہر کی اَنا میں تحلیل کردیتی ہیں۔ اور بالآخر شوہر کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہیں —— وہ اپنے گھر والوں کو عزت دلانے کے لئے شوہر کے گھر والوں کی عزت کرتی ہیں۔ اور ان کی توقیر کر کے اپنے تمام اقارب کا مقام شوہر کی نظروں میں اونچا کردیتی ہیں۔ شوہر کی پسند اُن کی اپنی پسند ہوتی ہے۔ شوہر کی خوشی ان کی اپنی خوشی ہوتی ہے۔ ایسی عورتوں کے دل میں "میرا شوہر" اور "میرا گھر" کا احساس اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ شوہر کو خوش رکھنے کے لئے اس قسم کی عورتوں کو اکثر اپنے جذبات واحساسات کے خلاف کام کرنا پڑتا ہے۔ اپنائیت کا یہ جذبہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ اگر کسی سبب سے عورت گھر سے باہر چلی جائے تو شوہر پر اچانک یہ منکشف ہوتا ہے کہ اس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے۔ ہر وقت قربانی دینے والی بیوی کو کوئی بھی شوہر کیسے نظر انداز کرسکتا ہے اور کیسے اس سے دوری کو برداشت کرسکتا ہے۔

ان تمام باتوں سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ مرد کو اپنا بنانے کے لئے صرف حُسنِ صورت کافی نہیں ہے۔ بلکہ محبت، خدمت اور حُسنِ سیرت اور ایثار مرد کو اپنا بنائے رکھنے میں جو اہم رول ادا کرتے ہیں۔ وہ حُسن وجمال ادا نہیں کرسکتے۔

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے مزاج میں اختلاف ہوتا ہے لیکن عقلمند عورتیں یہاں بھی جذبات میں بہنے کی بجائے حکمتِ عملی سے کام لیتی ہیں۔ اور شوہر کی بڑائی کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے جذبات کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ ازدواجی زندگی جب بھی دوراندیشی اور حکمتِ عملی سے محروم ہوجاتی ہے تو گھر میں انتشار، اضطراب اور فتنہ وفساد کے سوا کچھ اور باقی نہیں رہ جاتا۔ اور ازدواجی زندگی میں جب دوسرے لوگ بھی دخیل ہونے لگتے ہیں جو آج کل کے سماج کا طرۂ امتیاز ہے۔ تو پھر خانہ خرابی کی صورتیں سامنے آتی ہیں اور نوبت طلاق تک پہنچتی ہے۔

مزاجوں میں اختلافات کے باوجود مزاجوں میں یکسانیت پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس طرح کہ پچاس فیصد قربانی مرد دے اور پچاس فیصد عورت۔ لیکن سمجھداری کا تقاضہ یہ ہے کہ پچاس فیصد قربانی جو عورت کے حصے میں آتی ہے۔ اس کو اس سلسلے میں پہل کردینی چاہیئے۔ اور اس کے بعد اُسے اس بات کی توقع رکھنی چاہیئے کہ اس کا شوہر جوابًا قربانی دینے کے لئے تیار ہوگا۔ جو عورتیں پہل کرنے میں دیر کرتی ہیں اور مرد کو جھکانا چاہتی ہیں وہ اپنے گھریلو نظام کو پارہ پارہ کردیتی ہیں اور مرد کو ضدی اور ہٹ دھرم بنا کر اُسے ظلم وستم کرنے پر مجبور کردیتی ہیں۔ اکثر عورتوں کی ایک بہت بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ مائکہ ان کے دل ودماغ پر بُری طرح چھایا رہتا ہے۔ اور یہی خرابی اکثر ان کی ازدواجی زندگی میں زہر گھول دیتی ہے۔ اور وہ شوہر کے سچے پیار سے محروم ہوجاتی ہیں۔ مائکے سے محبت بُری چیز نہیں۔ مائکے سے وابستگی بھی بُری بات نہیں۔ لیکن عورت کا مائکہ اس کا ماضی ہوتا ہے۔ ازدواجی زندگی اس کا حال ہے اور شوہر اور بچّوں کی خوش حالی اور ترقی اس کا مستقبل ہے۔ کوئی بھی سمجھدار عورت اپنے ماضی کی خاطر اپنے حال اور مستقبل کو غارت نہیں کرسکتی۔ لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ بالعموم غیر تعلیم یافتہ یا دوراندیشی سے محروم عورتیں اپنے باپ اور بہن بھائیوں کے غم میں تمام عمر گھلی رہتی ہیں اور انہیں اپنے چمن جلنے کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ ازدواجی زندگی کا مختصر سا تجزیہ عورت کی خوبی اور خرابی کا مختصر سا جائزہ لینے کے بعد آیئے اب ہم آپکو یہ بتائیں کہ عورتیں کیسے مردوں کو پسند کرتی ہیں۔ اور کیسے مردوں کو شوہر بنانے کی آرزو اپنے دل میں رکھتی ہیں۔

(اس مضمون کی دوسری اور آخری قسط اگلے شمارے میں پڑھیں)

علم جفر کے کمالات

حکیم سرفراز احمد زاہد (پاکستان)

جفری عمل اس دور جہاں میں ہر انسان ہراساں و پریشاں ہی پریشاں نظر آتا ہے۔ مخلوق خدا گوناگوں جسمانی یا روحانی مشکلات میں بُری طرح پھنسی ہوئی ہے۔ اس مادّی زمانے میں کسی شخص کو سکون اور قرار نہیں ہے۔ ہر شخص اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے مختلف تدابیر حاصل کرنے کیلئے سعی کر رہا ہے۔ مادّی زمانے کی مخلوق مادّیت پر ایمان رکھتی ہے روحانیت سے کوسوں دور بھاگتی ہے۔ نتیجتاً انہیں چین و سکون میسّر نہیں آتا۔ پیشوانِ دین اور روحانی بزرگان نے ان ظلمات و اندھیروں سے نجات حاصل کرنے کیلئے کئی روحانی راہیں تجویز کی ہیں۔ ظاہری و باطنی مشکلات کے حل کیلئے بے شمار قواعد و اعمال مرتب فرمائے ہیں۔ جن میں ایک اولوالعزم علم جفر ہے۔

علم جفر ایک سائنس ہے۔ حروف کا الجبرا ہے۔ اس علم میں حروف کی جزدیات کو خاص طریق سے اکٹھا کر کے اور ان کی عددی قوّتوں کو خاص قواعد اور قوانین کے ماتحت متحرک کر کے مخفی طور پر کام میں لایا جاتا ہے۔ اس بارے میں ضروری ہے کہ ایک عالم جفر جبتک حروف و اعداد کی قوّتوں اور نسبتوں کو نہ سمجھ جائے جس کے لئے ریاضتیں اور صبر و استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت تک ان اعدادی قوّتوں کی مخفی طاقت سے کام نہیں لے سکتا۔ افلاک کے مظاہر کواکب کو نہ جان سکے تو ان علوم سے کما حقہٗ بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ چوں کہ قدرت نے ہر چیز میں ایک اثر پیدا کیا ہے۔ اس لئے ان تاثیروں سے فائدہ اٹھانا انسان کا فرض ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک جسمانی طبیب کے لئے امراض کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کی تاثیروں سے واقف ہونا ضروری ہے۔

علم جفر علوم انبیاء مرسلین سے ہے۔ جو بطور میراث حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ اور حضورؐ نے حسب فرمان پاک انا مدینۃ العلوم و علی بابھا کے یہ مقدس علم اپنے چچازاد بھائی جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تعلیم فرمایا۔ جو سینہ بہ سینہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔ آپ نے اس کے نکات ظاہر کئے۔ وہی چند گوشے اس دنیا میں متعارف ہیں۔

اس علم کے دو حصّے ہیں۔ اس کے ایک حصّے کا نام علم الاخبار ہے۔ جس کے بارے میں الگ مضمون مرتّب کیا ہے اور اجمالی خاکہ پیش کیا ہے۔

دوسرے حصّے کا نام علم الآثار ہے جس کے متعلق یہ بیان ہے۔ اس حصّے میں حروف کی روحانی قوّتوں سے کام لینا مراد ہوتا ہے۔ یعنی یہ وہ حصّہ ہے جو حروف اور اعداد کی قوّتوں سے وابستہ ہے۔ حروف کو اعداد میں بدل دینا اور اُسے خاص حسابی عمل میں لانے اور لکھنے کے طریق کو نقش یا لوح تیار کرنا کہتے ہیں۔ نقش ایک ایسا عمل ہے جس سے مراد حروف کی طاقتوں کو مقرر کر کے اعداد میں مخفی کرنا ہوتا ہے اور پھر تکسیر اعداد کے مطابق روحانیاتی (موکّلات علوی سفلی اعوان وغیرہ) کا استخراج کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ نتائج صحیح برآمد ہوں۔ موکّلات کا استخراج اس لئے کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ حرفوں پر موکّلات مقرر فرمائے ہیں جیسا کہ اور بھی ہر امر پر ملائکہ مقرر ہیں۔ قرآن پاک اس کا شاہد ہے۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ ﴿سورۃ التحریم آیت: ۴﴾

ترجمہ: فرشتے اس کے مددگار اور اس کی پشت پر ہیں۔ اس لحاظ سے ایسے ملائکہ و موکّل سے روحانی امداد حاصل کرنا جو اس پر حاکم ہیں۔ حصول مقاصد میں کامیابیوں کو نزدیک لانا ہے۔

اس علم میں معین سے مدد لی جاتی ہے اور عالم طبعیت میں تصرف حاصل کیا جاتا ہے۔ مثلاً حروف سے یا اعداد سے

کواکب کی حرکات سے یا وقت کی سعادت اور نحوست سے یا ان کے استخراج سے تصرفانہ حکمت کو حاصل کیا جائے یا اسمائے الٰہی اور آیات میں جو پُراسرار مخصوص حروف ہیں یا دعائیں ہیں۔ ان سے مخصوص اوقات میں کام لیا جائے۔ چنانچہ اس علم کے جاننے کیلئے ضروری ہے کہ وہ وقت کا صحیح استخراج کرنا جانتا ہو۔ اِن کی سعادت نحوست سے واقف ہو۔ سیارگان کی دوستی اور دشمنی سے مکمل آگاہی ہو۔ تب کامیابی قدم چومے گی۔

رسالہ "طلسماتی دُنیا" میں پہلی دفعہ حاضری کے تحت بجائے کوئی انتہائی پیچیدہ یا مشکل علمی جفری عمل پیش کروں بطور تمہید ایک ایسا علم جفر کا قاعدہ پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جس کو اگر سمجھ لیا جائے تو زندگی کے ہر مقصد ہر پریشانی الجھن کو رفع کرنے، مثلاً ترقی روزگار، رزق، رہائی، قرض، مقدمہ، شادی، سفر، غرض جائز مقصد میں یہ جفری قاعدہ نہایت پُرتاثیر ہے۔ اگر مکمل شرائط سے کیا جائے تو کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔ کیسا ہی مشکل کام ہو اور تمام ذرائع ختم ہو کر اس سے مایوسی ہوگئی ہو تو یہ جفری قاعدہ وہاں حیرت نما اعجاز دکھاتا ہے۔ میری تمام قارئین طلسماتی دنیا کو دعوت عمل ہے۔

دوبارہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ تسخیر خلائق یا تسخیر مطلوب کیلئے ایک بے حد پُرتاثیر اور تجربہ شدہ تکسیر ہے۔ جو آپ کو ہر صورت میں فائدہ دے گی۔ جو صاحب بھی جس جائز مقصد کے لئے یہ عمل تیار کریں۔ انشاء اللہ اس عاجز کو دعائیں دیں گے۔ یہ عمل مجھے بزرگوں سے ملا ہے۔ اور کئی دفعہ تجربہ کی کسوٹی پر پورا اترا ہے، آسان بھی ہے۔ اور بے حد پُرتاثیر ہے۔

ایک بات ذہن میں رکھیں جب بھی کریں تو حق پر آزمائیں۔ جہاں شریعت اجازت دیتی ہو۔ کلام الٰہی اور اسماء الٰہی فسق و فجور اور خلاف شریعت امور کیلئے آپ کو بالکل مدد نہ دے گا۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ رجعت کا شکار ہو جائیں۔ احتیاط اور محنت سے کریں ضرور کامیابی ہوگی۔

اگر تسخیر خلائق مقصود ہو تو لفظ خلائق اور اپنا نام مع والدہ اور اگر کسی خاص شخص کی تسخیر مطلوب ہو تو مطلوب کا نام مع والدہ اور طالب کا نام مع والدہ ایک سطر میں الگ الگ حروف میں لکھیں۔ اس کی تکسیر موخر صدر کریں۔ تکسیر موخر صدر سے مراد یہ ہے کہ نام کی سطر میں سے پہلے آخری حرف نکال کر پہلے حرف کے نیچے لکھیں۔ اس کے بعد سطر کا پہلا حرف لکھیں پھر دوسرا حرف آخر سے اور دوسرا حرف شروع سے لیں اس طرح تمام حروف اپنی جگہ سے تبدیل ہو جائیں گے۔

مثلاً سطر۔ ا م ج د غ ل ی۔

موخر صدر۔ ی ا ل م غ ج د

یہ عمل بار بار کریں۔ حتیٰ کہ پہلے والی سطر دوبارہ آ جائے اس کو زمام نکالنا یا تکسیر کرنا کہتے ہیں۔ اب سطر اوّل کو خالص کریں۔ یعنی جو حرف ایک دفعہ آئے اسے لکھ لیں۔ دوبارہ آئے تو چھوڑ دیں یعنی مکرر حروف چھوڑ دیں۔ ہر حرف کے مطابق اسم الٰہی حاصل کریں۔ (اسم الٰہی آپ کو کتب عملیات میں دستیاب ہو جائیں گے)، اور پھر اسم الٰہی کا مؤکل بھی حاصل کریں۔ ان سے عزیمت تیار کریں۔ تکسیر کی تمام سطور کو کاٹ کر الگ الگ کریں اور ان کے فتیلے بنائیں اور چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر مطلوب کے گھر کی طرف رُخ کر کے اس عزیمت کو پڑھیں۔ جتنی سطور کی تعداد ہوگی اتنے دن کا عمل ہوگا۔ تعداد پڑھائی ایک سطر میں جتنے حروف ہونگے ان کی تعداد کے مطابق چراغ کے سامنے بیٹھ کر پڑھیں۔ عمل سے قبل غسل کریں۔ خوشبو لگائیں۔ عروج ماہ میں پڑھیں۔

اب میں اس کی مثال پیش کرتا ہوں تاکہ آپ کو حل کرنے میں آسانی ہو۔ (آپ نام مع والدہ لیں۔ میں جگہ کی کمی کی بنا پر مختصر نام سے مثال حل کروں گا۔

نام طالب — ہاشم بن جمیلہ

نام مطلوب — منزہ بنت فضہ

سطر — ہ ا ش م ج م ی ل ہ م ن ز ہ ف ض ہ

تکسیر یا نور صدر:

ہ ہ ض ا ف ش ہ م ز ج ن م م ی ہ ل ۲

ل ہ ہ ہ ی ض م ا م ف ن ش ج ہ ز م ۳

م ل ز ہ ہ ہ ج ہ ش ی ن ض ف م م ا ۴

زمام — ا م م ل م ز ف ہ ض ہ ن ہ ی ج ش ہ ۵

پہلی سطر = ہ ا ش م ج م ی ل ہ م ن ز ہ ف ض ہ

اس عمل سے معلوم ہو کہ پانچ سطور میں زمام حاصل ہو گیا۔ ایک سطر میں ۱۶ حروف ہیں۔ واضح ہو کہ پانچ دن کا عمل ہے اور ۱۶ بار عزیمت پڑھنی ہوگی۔

اب اس سطر کو خالص کریں۔ ہ ا ش م ج ی ل ن ز ف ض

(باقی [illegible] پر)

طلسم المیم

ماہر علوم مخفی حکیم غلام سرور شباب (پاکستان)

میم ابجد کا تیرہواں حرف اور منزل قمری عوا ہے۔ یہ حرف دقیقہ آتش کا ہے اور حروف ملفوظی میں درجہ اوّل پر ہے۔ یعنی حروف ثالثہ ملفوظی میں درجہ اوّل پر ہے نہایت سریع الاثر اور گرم حرف ہے۔ اس میں قدرے رطوبت بھی ہے۔ اس کا حروف قمری، نورانی، صوامت، شفع، تسخیر اور حروف اعظم میں شمار ہوتا ہے موکلات کے حاکم میطططرون، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسمائے باری تعالیٰ کے بیشتر اسماء کا سرحرف ہے۔ اس کے موکل کا نام زریائیل ہے۔ اس موکل کے ماتحت ۱۳۶۰ افسر ہیں۔ ہر افسر ۲۸۰ صفوں کا مالک ہے۔ بخور اس کا لوبان تر، اسپند اور لبھی ہے۔ حصول مال و دولت، ترقی عہدہ، عزت اور جاہ و جلال کے علاوہ تسخیر عام کے واسطے عاملین باصفا اسے بے حد موثر تسلیم کرتے ہیں۔ آج کی نشست میں ہم آپ کو حرف میم کے طلسم تیار کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل لفظ طلسم کی قدرے وضاحت ضروری ہے۔

بعض لوگ جادو اور طلسم کو ایک ہی نوع کا گنتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ جادو کے ذریعہ عالم عنصری میں بغیر معین مدد کے تصرف کیا جاتا ہے۔ اور طلسم میں معین کے ساتھ مدد لی جاتی ہے۔

طلسم کیا ہے؟ یہ ایک پتھر بھی ہوسکتا ہے۔ ایک انگشتری بھی ہوسکتی ہے۔ کوئی کھدی ہوئی لوح بھی ہوسکتی ہے۔ کوئی شکل بھی ہوسکتی ہے۔ یا کچھ الفاظ اور مخصوص اعداد اور مخصوص اشکال بھی ہوتی ہیں۔ گویا کوئی معین چیز تیار کی جاتی ہے۔ خاص چیزیں۔ خاص الفاظ اور خاص اشکال کے ذریعے اثر پیدا کیا جاتا ہے۔ مقصد ان کا یہ ہوتا ہے کہ حامل کو وہ فائدہ یا خوش بختی حاصل ہو۔ جس کے لئے طلسم تیار کیا گیا ہے۔ چوں کہ ان میں وقت کی تاثیر شامل ہوتی ہے۔ اس لئے عناصر اور علم سیارگان سے بھی مدد لی جاتی ہے سریع الاثری کے لئے معاون حروف اسماء اور آیات سے خاص طریق پر طلسم تیار کیا جاتا ہے۔

الہامی حروف اسمائے الٰہی اور آیاتِ قرآنیہ کا ہر لفظ مخفی قوت کا ایک خزانہ ہے۔ طلسم کی تیاری کے لئے مناسب اوقات کا خیال رکھیں۔ تاکہ طلسم قوی الاثر ہو۔ حصول مال و دولت افزونی جاہ و عزت و مرتبہ، کشائش رزق کے لئے اس وقت طلسم تیار کریں۔ جب قمر ثابت بروج میں ہو۔

تسخیر خلق حُب و تسخیر ترقی اور کامیابی کے لئے اس وقت طلسم تیار کریں۔ جب قمر ذوجسدین بروج میں ہو۔ حرف میم کی منزل قمری عوا ہے اسے بھی مدنظر رکھیں۔

علاوہ ازیں ترقی جاہ و جلال، حصولِ زر و مال اور نفع کاروبار کے لئے قمر و مشتری کی نظر تثلیث یا تسدیس، تسخیر خلق اور دافع غضب حکام و امراء کے لئے زہرہ و مشتری کی نظر تثلیث یا تسدیس ترقی عہدہ، رُکے ہوئے کام کیلئے مشتری و شمس یا عطارد و شمس کے قِران کا وقت لیں اور شرف قمر وغیرہ۔

اگر بہت زیادہ لوگوں پر فتحمندی مقصود ہے۔ دشمن کی بہت بڑی جماعت ہے اور طاقت میں زیادہ ہیں یا دشمن سے خطرہ جان ہے اور اس سے حفاظت بھی مطلوب ہے یا مقدمہ میں فتح پانا مقصود ہے تو آیت مبارکہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ، کے اعداد = ۱۳۰۲۔

جو شخص خلقت میں ناموری کا خواہاں ہو کہ لوگوں پر اس کا غلبہ رہے۔ اس کا ستارہ ہمیشہ بلند رہے۔ ایسے لوگ جن کا خلقت سے عام تعلق رہتا ہے۔ لیڈر، وکلاء، ڈاکٹر اور وہ تمام پیشہ ور لوگ جن کا ذریعہ آمدنی عوام سے متعلق ہے اور ایسے افراد جن کے تحت بہت سارے ملازمین ہیں۔

ان کیلئے تسخیر خلق کا طلسم تیار کرنے کیلئے آیت مبارکہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ کے اعداد ۲۸۹۹۔

حصول مال و دولت کےلئے اور ترقی رزق و کاروبار کے لئے آیت مبارکہ: اَللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ کے اعداد ۱۲۸۷۔ اور يُغْنِيهِمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهٖ کے اعداد ۲۱۸۶۔

برآوری خواہش، رکے ہوئے کام اور ترقی عہدہ کیلئے نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ کے اعداد ۸۱۵۔

تیاری طلسم کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے لئے طلسم تیار کرنا ہے اس کا نام مع والدہ کے اعداد قمری لیں۔ اور موافق مقصد معاون آیت مبارکہ کے اعداد ان میں شامل کر کے ایک نقش مربع رفتار آتشی سے پُر کریں۔ جس کے قلب میں حرف میم کا نقش مثلث آتشی پُر کیا جائے گا۔ اور مثلث کی پشت پر حرف میم کا طلسم اور نام موکل تحریر کیا جائیگا۔ مثال سے سمجھا دیتا ہوں تاکہ ہر قاری بوقت ضرورت تیار کر کے استعمال میں لا سکے۔

مثلاً محمد انور کیلئے تسخیر خلق کا طلسم تیار کرنا ہے۔ تاکہ اس کا ستارہ ہمیشہ بلند رہے اور لوگوں پر اس کا غلبہ رہے۔

نام سائل مع والدہ ۳۴۹ (ہم نے صرف نام سائل کے اعداد لئے ہیں۔ آپ مع والدہ اعداد لیں)

تسخیر خلق کی معاون آیت کے اعداد ۲۸۹۹
۳۲۴۸ — ۳۰ = ۳۲۱۸ ÷ ۴ =

حاصل تقسیم ۸۰۴۔ باقی (۲) بچے ____ کسر خانہ نمبر ۹ میں آئے گی ____ اگر باقی تین بچے تو خانہ پانچ میں کسر ____ اگر باقی ایک بچے تو خانہ نمبر ۱۴ میں کسر آئے گی۔

اب نقش مثلث حروف میم کے اعداد کا جو مربع کے وسط میں تحریر ہوگا ____ اس طرح ہوگا کہ حرف میم کے اعداد رقمی ملفوظی اور عربی عددی کے مجموعے سے جو یہ ہیں۔

مثلث کیلئے۔ ۴۰+۹۰+۳۳۳=۴۶۳۔
تفریق قانون جفر == ۱۲
باقی اعداد == ۴۵۱

عربی عددی	ملفوظی	رقمی
اربعین	میم	م
۳۳۳	۹۰	۴۰

مثلث پُر کرنے کیلئے۔ ۴۵۱ ÷ ۳ = حاصل تقسیم ۱۵۰ باقی ایک بچا کسر خانہ نمبر ۷ میں آئے گی۔ اگر باقی (۲) بچے تو کسر خانہ ۴ میں آئے گی۔

نقش مثلث اور مربع کی رفتار درج ذیل ہے۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اصل طلسم تسخیر خلق یہ تیار ہوا۔

۷۸۶

۸۱۱	۸۱۵	۸۱۸	۸۰۴
۸۱۷	جبرائیل ۸۰۵	اسرافیل ۸۱۰	۸۱۶
۸۰۶	عزرائیل ۸۲۰	میکائیل ۸۱۲	۸۰۹
۸۱۴	۸۰۸	۸۰۷	۸۱۹

۱۵۵	۱۵۰	۱۵۸
۱۵۷	۱۵۴	۱۵۲
۱۵۱	۱۵۹	۱۵۳

اب اس کی پشت پر مثلث کے عین اوپر طلسم الیم تحریر کریں۔ جو یہ ہے۔

محمد

روبائیل

مثال ۲: مثلاً علی فرزاد کیلئے طلسم فتحمندی تیار کرنا ہے۔ آیت مبارکہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ کے اعداد ۱۳۰۲ میں علی فرزاد کے اعداد ۴۰۲ جمع کئے تو ۱۷۰۴ ہوئے۔ مربع پُر کرنے کے لئے ۱۷۰۴-۳۰=۱۶۷۴÷۴=۴۱۸ باقی (۲) بچے کسر خانہ ۹ میں آئے گی۔ حسب سابق مربع کے اندر نقش مثلث میم کے اعداد کا درج ہوگا۔ اور پشت پر طلسم الیم مثالی طلسم برائے فتحمندی یہ تیار ہوا۔

۷۸۶

۴۲۵	۴۲۹	۴۳۲	۴۱۸
۴۳۱	جبرائیل ۲۱۹	اسرافیل ۲۲۳	۴۳۰
۴۲۰	عزرائیل ۲۳۲	میکائیل ۲۱۷	۴۲۳
۴۲۸	۴۲۲	۴۲۱	۴۳۳

۱۵۸		
۱۵۰		۱۵۲
۱۵۵	۱۵۳	۱۵۴
۱۵۶		۱۵۹
	۱۵۱	

اس کی پشت پر مثلث کے عین اوپر طلسم الیم تحریر کریں۔ پس طلسم تیار ہے۔ مناسب وقت میں تیار کرکے اپنے پاس رکھیں۔ اور جس آیت کے اعداد سے مربع پُر کریں ــــ اُسی آیت کو روزانہ فجر یا عشاء کے بعد چند بار تلاوت کر لیا کریں انشاء اللہ جلد ہی اپنے مقصد کو پائیں گے۔ خدا تعالیٰ کارساز ہے۔ سچے دل سے یقین کریں کہ خدائے پاک کے کلام اور بزرگوں کی ترکیب میں اثر ہے۔ اگر اعتقاد کامل ہوگا تو طلسم کی تاثیر میں شک کی گنجائش قطعی نہ ہوگی۔

واضح رہے کہ شک روح کی بیماری ہے اسے کبھی بھی اپنے قریب نہ آنے دیں۔ خداوند ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

میں نے ہر بات کو وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ اگر پھر بھی کوئی امر وضاحت طلب ہو تو ہمراہ جوابی لفافہ تحریر فرمائیں۔

والسلام

حکیم غلام سرور شباب
ماہر علوم مخفی
اسلام نگر حویلی لکھا ــــ ضلع اوکاڑہ (پاکستان)،

مصافحہ

مصافحہ کرتے وقت جو لوگ دوسروں کے ہاتھ کو زور سے دبانے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر روزمرہ کی زندگی میں طاقت، زور زبردستی اور سخت گیری کے قائل ہوتے ہیں۔

معقول ترین ذہنیت کا مظہر وہ مصافحہ ہوتا ہے جس میں ہاتھ کی گرفت مضبوط ضرور ہوتی ہے لیکن تکلیف دہ نہیں۔ ایسا شخص یار باش گرم جوش اور خوش اخلاق ہوتا ہے۔

مصافحہ کے دوران جو لوگ اپنے مقابل کا ہاتھ پوری طرح تھامے بغیر انگلیوں ہی کے ذریعہ مصافحہ کا مرحلہ طے کر لیتے ہیں وہ یا تو دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھتے ہیں یا پھر لاتعلق رہنا چاہتے ہیں۔ یہ انداز درحقیقت خود پرستی اور انا پرستی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

مصافحہ کرتے وقت ہاتھ میں لچک اور نرماہٹ ہونی چاہیئے۔ زیادہ سختی سے اور جھٹکے سے ہاتھ ملانے والا شخص دوسروں کو اپنی شخصیت سے متاثر کرنا چاہتا ہے۔

ہاتھوں کا پُر گوشت ہونا اور نرم ہونا آرام پسندی اور کاہلی کو ثابت کرتا ہے۔

سخت اور خشک ہاتھوں کا حامل اپنے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مصافحہ کے دوران جو شخص انگلیاں چلائے وہ بہت چالاک ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو بے وقوف سمجھتا ہے۔

مصافحہ کرتے وقت جو شخص ہاتھ کھینچنے میں پہل نہیں کرتا وہ بالعموم وفادار ہوتا ہے۔ اور اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

ایکسیڈنٹ سے حفاظت

سواری پر سوار ہونے کے بعد دعاء مسنونہ پڑھ کر ۳ مرتبہ "یَا نَافِعُ" پڑھنے سے حادثات اور ایکسیڈنٹ سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

قسط ۱۸

تربیت نامہ

علی اصغر کاپڑ چودھری

وقت کی قدر کیجئے

پیاری بچیو! چلچلاتی ہوئی دھوپ میں برف کی ایک سل اپنے سامنے رکھے۔ ایک برف فروش نہایت درد بھری آواز میں گزرنے والوں سے کہہ رہا تھا۔

"لوگو۔ مجھ پر رحم کرو۔ میرا سرمایہ پگھل رہا ہے"۔

اتنے میں اس کے پاس سے ایک صاحب دل کا گزر ہوا۔ انہوں نے جب یہ درد بھری آواز سنی تو چلتے چلتے رک گئے۔ برف فروش کی طرف ایک نظر دیکھا اور نہایت حسرت سے فرمایا۔

"ہائے! افسوس میں اس برف فروش سے بھی نکما ہوں۔ کہ میری عمر کا نہایت قیمتی سرمایہ پگھل رہا ہے اور مجھے اس کا احساس تک نہیں"۔

کاش ہمارے دل سے بھی ایسی ہی ایک ہوک اٹھے۔ تاکہ ہم اپنے اس پگھلتے ہوئے سرمایہ سے خالق اکبر کے ساتھ نفع کا سودا کر سکیں۔ جس کی نشاندہی قرآن مجید میں ـــ خود اللہ پاک نے کردی ہے اور جس کا عملی نمونہ اس کے انتہائی برگزیدہ بندوں نے پیش کیا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا ہے۔

"لہٰذا جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ۔ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو"۔ (الم نشرح ۔ ۷ ۔ ۸)

صاحب تفہیم القرآن اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فارغ ہونے سے مراد اپنے مشاغل سے فارغ ہونا ہے۔ خواہ وہ دعوت تبلیغ کے مشاغل ہوں یا اسلام قبول کرنیوالوں کی تعلیم و تربیت کے مشاغل ہوں یا اپنے گھر بار اور دنیا وی کاموں کے مشاغل۔ حکم کا منشا یہ ہے کہ جب کوئی مشغولیت نہ رہے تو اپنا فارغ وقت عبادت کی ریاضت و مشقت میں صرف کرو۔ اور ہر طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

یہ ہے ہمارے لئے عملی نمونہ کہ فرصت کے اوقات میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ لیکن ابلیس ہمارا ازلی دشمن ہمارے آڑے آجاتا ہے۔ اور طرح طرح کی امیدوں سے ہمیں اس طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں دیتا۔ کیوں کہ اس کا سارا کاروبار جھوٹے وعدوں اور کبھی نہ ختم ہونیوالی امیدوں اور آرزوؤں کی دعوت کے بل پر ہی چلتا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔

"وہ (شیطان) ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے ـــ اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔ مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں"۔ (النساء ۔ ۱۲۰)

یورپ میں اوقات فرصت LEISURE TIME گزارنا اب ایک مسئلہ بن گیا۔ اور مادر پدر آزاد تہذیب کے باوجود یاں حسرت و یاس، ناکامی و نامرادی بیزاریت و بوریت کے ہاتھوں لوگ ہر وقت ذہنی طور پر مضطرب (پریشان) رہتے ہیں لیکن ان کی دیکھا دیکھی اب وطن عزیز میں بھی اللہ پاک کی عائد کردہ پابندیوں سے فرار حاصل کرنے والے لوگ شام کو اداس اور صبح کو بے کیف محسوس کرنے لگے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انہیں وقت کی قدر نہیں۔ اور اسے اپنی مرضی سے گزارنا چاہتے ہیں۔ حالاں کہ اس کائنات کے مالک نے ہماری زندگی کا نظام الاوقات[1] مقرر کرکے اپنے حبیب پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچا دیا ہے۔ اب جو شخص اس نظام الاوقات کی بجائے اپنا تیار کردہ ٹائم ٹیبل جاری کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ یقیناً اس

---

[1] پتہ بتا دینا۔ وقت کو گزارنے کے لئے اُسے مختلف حصوں اور کاموں میں تقسیم کرنا۔

دُنیا میں مضطرب رہے گا۔ اور آخرت میں ملامت زدہ ہو کر ہمیشہ دانت پیسے گا۔ اور آہیں بھرے گا۔

اللہ پاک نے اس سلسلے میں ہمارے غور و فکر کے لئے ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

"کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ہرا بھرا باغ ہو۔ نہروں سے سیراب کھجوروں اور انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا۔ وہ بھی عین اس وقت ایک تیز گرم بگولے کی زد میں آکر جھلس جائے۔ جب کہ وہ خود بوڑھا ہو اور اسکے کمسن بچے ابھی کسی لائق نہ ہوں۔ اس طرح اللہ اپنی باتیں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے، شاید کہ تم غور کرو۔" (البقرہ ۲۶۶)

سورۃ المومنون میں ارشاد ہے۔

"پھر اللہ ان سے پوچھے گا بتاؤ زمین میں تم کتنے سال رہے۔ وہ کہیں گے ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں۔ شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے۔ ارشاد ہوگا تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا۔ کاش تم نے یہ اس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے۔ (آیات ۱۱۲ تا ۱۱۵)

آخرت کی فکر نہ کرنیوالے آج جس طرح اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اس کا احساس انہیں مرتے وقت اور حساب کتاب کے دن ہوگا۔ لیکن وہاں وہ کچھ نہ کر سکیں گے کیوں کہ دار العمل تو یہ دنیا ہے۔ جہاں کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ اس لئے ہمیں اس تیز رفتاری سے گزرتے ہوئے ان لمحات کو اپنی دنیا اور آخرت بنانے اور سنوارنے میں خرچ کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ وقت ایک دولت ہے اور اُسے کھو دینے والا بعد میں پچھتائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے، یہانتک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجائے تو کہنا شروع کر دے گا۔ اے میرے رب مجھے اس دنیا میں واپس بھیج دیجئے۔ جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ امید ہے اب نیک عمل کروں گا۔ ہرگز نہیں یہ بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے۔ اب ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے۔ دوسری زندگی کے دن تک۔"

(المومنون۔ ۹۹۔ ۱۰۰)

اپنے قیمتی وقت کو تاش کھیلنے۔ گپ شپ لڑانے، لغویات میں مشغول رہنے، گناہ آلود حرکات کرنے اور بلا وجہ بیٹھے رہنے میں ضائع کرنا، اخلاقی دیوالیہ پن ہے جو نہ صرف فرد کے لئے تباہ کن ہے۔ بلکہ پوری انسانیت کے لئے باعث شرم ہے۔ کیونکہ انسان اس دنیا میں غیر ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اپنے تمام اعمال کیلئے خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔

یاد رکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ کامیابی یا ناکامی کا اصل معیار اس زندگی کی خوشحالی و بدحالی نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت کامیاب وہ ہے "جو خدا کے آخری فیصلے میں کامیاب ٹھہرے اور ناکام وہ ہے جو وہاں ناکام ہو۔"

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"ہر وہ شئے اور وہ شخص جو تجھے خدا سے ہٹا کر اپنے ساتھ مشغول کرے وہی تیرا طاغوت ہے۔ پس تجھے دیکھنا چاہیئے کہ کون شخص اور کونسے مشاغل تجھے خدا سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول کرنے والے ہیں۔ کیوں کہ یہ تیرے طاغوت ہیں۔ پس ان سے نجات حاصل کرو۔"

عورتوں کی یہ عادت ہے کہ وہ بہت باتیں کرتی ہیں۔ جہاں ذرا فرصت ملی گھر بار ہو یا سڑک اور بازار ہو۔ بس ایک دوسری سے باتیں کرنے لگتی ہیں۔ اور عموماً یہ سب باتیں شکوے، گلے، شکایات، اور غیبت ہی ہوتی ہیں۔ اس طرح وقت بھی ضائع کرتی ہیں۔ اور اپنا اعمال نامہ بھی خراب کرتی ہیں۔ چاہیئے تو یہ اگر بات کرے تو فائدہ کی بات کرے اور اگر وقت ہے تو نیکی کا کام کرے۔ اچھا لٹریچر پڑھے۔ گھر کی آرائش کرے اور خانہ داری کے امور میں زیادہ دلچسپی لے۔ تاکہ وقت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

والدین اور جنت کی راہ

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین بوڑھے ہو کر کہولت کی حد کو پہنچ گئے ہیں۔ اور جس طرح والدین نے بچپن میں میری غور و پرداخت[1] کی تھی۔ ویسی ہی میں نے ان کی غور و پرداخت کی۔ اور خبر گیری و خدمت گزاری کر رہا ہوں۔ تو کیا

[1] پرورش اور حفاظت کرنا۔

میں نے ان کا حق ادا کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "نہیں"۔

کیوں کہ وہ دونوں تیری غور و پرداخت کرتے تھے تو ان کی تمنا اور آرزو یہ تھی کہ تو زندہ رہے۔ اور تو ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ "وہ مر جائیں"۔

ارشاد باری تعالیٰ

قرآن مجید میں اللہ پاک نے اپنی توحید رسالت کے بعد والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس طرح ماں باپ کے شکر کو اپنے شکر کے ساتھ واجب اور لازم گردانا ہے اور والدین کے ساتھ احسان کا حکم دینے کے بعد اولاد کو مندرجہ ذیل باتوں کا حکم دیا ہے۔

(۱) ان کے ساتھ اُف تک نہ کرو۔ یعنی کسی قسم کی جھنجھلاہٹ اور بے زاری کا اظہار نہ کرو۔

(۲) ان کو جھڑکو مت اور ان کے سامنے آواز بلند کرو۔

(۳) ان کے ساتھ ادب سے بات کرو۔

(۴) کمال تواضع اور کمال شفقت کے ساتھ ان سے برتاؤ کرو۔

(۵) ان کے لئے دعائے مغفرت[9] و رحمت کرو۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور جدیدیت

موجودہ دور جدیدیت (ماڈرن ازم MODERNISM) کا شکار ہو چکا ہے۔ اور ہر بات کو جدیدیت کی عینک سے دیکھا اور پرکھا جاتا ہے۔ انسانی محبت کے رشتے بے حد کمزور ہو چکے ہیں۔ ذاتی اغراض و مقاصد کی خاطر اخلاق و مروت کو بے دریغ بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ اور ایثار و قربانی جیسے اخلاق فاضلہ تو بس خواب بن کر رہ گئے ہیں۔ اس نفسا نفسی کے عالم میں جدیدیت نے مشترکہ خاندانی نظام کے تار و پود اکھاڑ کر رکھ دیئے ہیں۔ اور ماں جسے گھر میں مرکزیت حاصل تھی اب ناقابل برداشت بوجھ بن کر رہ گئی ہے۔ بیوی کو ماں پر ترجیح دی جاتی ہے اور باپ کو نوکروں سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ ان کی اہمیت سے انکار کیا جاتا ہے۔ کسی معاملے میں ان کی رائے معلوم کرنا عبث اور وقت ضائع کرنے کے برابر رہ گیا ہے۔ وہ جنہوں نے اولاد کو ناز و نعم سے پالا تھا۔ اب آہیں بھرنے، ٹھوکریں کھا اور مایوسی و اداسی کی چکی میں پسنے کے لئے رہ گئے ہیں۔

مغربی تہذیب میں تو والدین کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ انہیں پناہ دینے اور زندگی کے باقی ماندہ ایام گزارنے کیلئے حکومت نے اولڈ ایج ہاؤسز بنائے ہیں۔ تاکہ یہ دھتکارے ہوئے بزرگ کمزور اور نحیف[1] و نزار لوگ زمانے کی بے ثباتی[2]، اپنوں کی ناقدر شناسی اور جگر گوشوں[3] کی سفاکی کا رونا رویا کریں۔

اپنے وطن عزیز میں بھی اس کی پرچھائیں پھیلتی جا رہی ہیں۔ اور آپ ہر روز اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ فلاں شخص نے اپنے باپ کو قتل کر دیا۔ اور فلاں نے اپنی ماں کو گولی مار دی ہے۔ جبکہ ان بدنصیبوں کا قصور اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنی ناخلف[4] اور ناہنجار[5] اولاد کو جیب خرچ کے لئے زیادہ رقم نہیں دے سکتے۔ یا ان کی مرضی کے مطابق شادی کرنے کو پسند نہیں کرتے۔ حالاں کہ وطن عزیز میں وہ قوم آباد ہے جسے اس کے ہادی برحق نے فرمایا تھا کہ:

(۱) جنت ماں کے پاؤں تلے ہے۔

(۲) ماں باپ جنت کی کھڑکیاں ہیں۔ ان سے جنت میں داخل ہو جاؤ یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل کر لو۔

(۳) اگر تمہارے ماں باپ تم سے ناراض ہیں تو تمہاری عبادت قبول نہیں۔

(۴) اگر تم شفقت اور محبت سے اپنے ماں باپ کے چہرے کی جانب دیکھو گے توجہ کا ثواب پاؤ گے۔

(۵) اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اجازت نہ دیں تو تم حج یا جہاد کے لئے نہ نکلو۔

(۶) شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ماں باپ کی نافرمانی ہے۔

والدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ[6]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے لیکن آپؐ نے جن خوش نصیب ہستیوں کو والدین کا درجہ دیا تھا ان کے ساتھ آپؐ کا کیا برتاؤ تھا۔ اس کی ایک مختصر سی تفصیل پیش خدمت ہے۔ تاکہ اس سے اکتساب[7] نور ہدایت کی جائے۔ اور ہر شخص اپنے دائرۂ کار میں اسوۂ حسنہ کی تبلیغ کرتا رہے۔ ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچائے اور احکام الٰہی سے دوسروں کو واقف کرائے۔

---

[1] کمزور، لاغر [2] ناپائیداری، متزلزل [3] فرزند، عزیز۔
[4] ظلم [5] نالائق بیٹا۔
[6] بدذات، بدکردار [7] بہترین سیرت [8] حاصل کرنا

[9] بخشش۔

تاکہ ہماری زندگیاں پُرسکون رہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ایمنؓ، بی بی حلیمہ سعدیہؓ اور فاطمہ بنت اسدؓ کو امی بعد امی فرمایا ہے۔ اور ان کی عزت و تکریم اپنی حقیقی ماں کی طرح کی ہے۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت آمنہ بنت وہب کا جو آپؐ کی حقیقی والدہ ماجدہ تھیں۔ اس وقت انتقال ہوگیا تھا جب آپؐ کی عمر مبارک چھ سال تھی۔ وہ اپنی کنیز ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اپنے بیٹے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے سے مدینہ کی طرف آرہی تھیں کہ مقام ابواء پر ان کا انتقال ہوگیا۔ اور ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اس وقت نوجوان تھیں۔ آپؐ کو لیکر مکہ پہنچیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے جب غزوۂ ابواء (غزوۂ ودان) کے بعد اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے اختیار رقت طاری ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجاہدین کا دستہ بھی بے اختیار رو دیا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی والدہ ماجدہ سے محبت کی وجہ سے تھا۔

سردار عبد المطلب کے گھر میں ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر خدمت کی تھی کہ بچپن میں ماں کا پیار بھی ملا۔ اور پرورش و پرداخت[1] بھی ہوئی۔ اس بات کا آپؐ پر بڑا گہرا اثر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے اپنی چادر مبارک بچھادیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ اس پر بیٹھیں اور زندگی بھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں امی بعد امی کہا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ میرے اہل خاندان کی یادگار ہیں۔ ایک بار حجرۂ عائشہؓ میں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گلاس پانی لانے کو کہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات ناگوار گزری اور فرمایا۔

"آپؐ مخدوم[2] ہیں اور تم انہیں حکم دیتی ہو۔"

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"عائشہؓ انہیں کچھ نہ کہو۔ یہ میری امی بعد امی ہیں۔"

ماں کے درجے میں جگہ پانے والی حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوش نصیبی دیکھئے کہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خدمت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ میں ہمارے لئے گراں[3] قدر سبق موجود ہے۔

حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اور آپؐ کی چار سال تک پرورش کی تھی۔ ایک بار مکہ مکرمہ میں اس وقت تشریف لائیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوچکا تھا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوئیں اور جب گھر کی مالکہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے پوچھا کہ وہ کون ہیں اور انہوں نے جواباً کہا۔ حلیمہ، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان کے اندر ان کی آواز سنی اور بے اختیار باہر آکر میری ماں میری ماں کہتے ہوئے ان سے لپٹ گئے۔ پھر انہیں عزت و تکریم سے بٹھایا۔ ان کی خیر و عافیت دریافت کی اور جب واپس جانے لگیں تو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں سامان اور غلے سے لدا ہوا اونٹ اور بکریاں دے کر روانہ کیا۔

جنگ حنین میں جب قبیلہ بنو ہوازن کے لاتعداد مرد اور عورتیں مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تو ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا۔

"یا محمدؐ میں آپؐ کی رضاعی بہن شیما بنت حلیمہ سعدیہ ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نشانی پوچھی تو اس نے اپنا کندھا (بعض روایت کے مطابق کمر) کھول کر دکھایا۔ اور کہا کہ آپؐ نے ایک بار بچپن میں کسی بات پر ناراض ہوکر یہاں کاٹ کھایا تھا یہ اس کا نشان موجود ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہوگئی۔ اسے اپنی چادر مبارک بچھاکر بٹھایا اور فرمایا۔

"چاہو تو میرے پاس رہو۔ اور اگر واپس جانا چاہو تو اس کی بھی اجازت ہے۔"

شیما نے واپس جانا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی بکریاں دے کر روانہ فرمایا۔

"یہ رضاعی بہن کی عزت و تکریم تھی۔"

قبیلہ بنو ہوازن کے ایک وفد نے جب جعرانہ میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

---

[1] پرورش اور حفاظت [2] جس کا حکم مانا جائے۔

[3] قیمتی

"اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان قیدیوں میں آپ کی بہت سی پھوپھیاں اور خالائیں ہیں ۔ اگر ہمارے قبیلے کی کسی عورت نے شاہان عجم کو دودھ پلایا ہوتا تو آج اسیری کی ذلت نہ دیکھنی پڑتی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سنی تو بے اختیار بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا یاد آگئیں اور فرمایا۔

"بنو ہاشم کے حصے میں آنے والی قیدی میں رہا کرتا ہوں۔ باقیوں کے متعلق تم نماز کے بعد آکر درخواست کرنا میں سفارش کروں گا۔"

چنانچہ نماز کے بعد جب وفد دوبارہ حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں کو اس کی ترغیب دلائی تو سب نے بخوشی اپنے لونڈی غلام آزاد کر دیئے۔ یہ بھی انّا بعد انّی کی عزت و تکریم کے طفیل ہوا تھا۔

حضرت فاطمہؓ بنت اسد

حضرت فاطمہؓ بنت اسد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی، ابوطالب کی زوجہ محترمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ جب فوت ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کے سرہانے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

اے میری ماں، اللہ آپ پر رحم کرے۔ آپ میری ماں کے بعد میری ماں ہیں۔ آپ خود بھوکی رہتیں۔ مگر مجھے کھانا کھلاتیں تھیں۔ آپ کو خود کپڑے کی ضرورت ہوتی مگر آپ مجھے پہناتی تھیں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قبر میں لحد اپنے دست مبارک سے کھودی، اس میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گئے اور انہیں دفن کرنے کے بعد قبر سے اس حال میں باہر تشریف لائے۔ کہ ریش مبارک ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی اور آنسو بہہ رہے تھے۔ اس خصوصی توجہ فرمانے کے متعلق جب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"ابوطالب کے بعد ان سے زیادہ کسی نے میرے ساتھ مہربانی نہیں کی۔ میں نے اپنی قمیض ان کو اس لئے پہنائی ہے کہ انہیں جنت ملے اور قبر میں اس لئے لیٹا تھا کہ شدائد قبر سے آسانی ہو۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی۔

"اے اللہ میری ماں فاطمہؓ بنت اسد کو بخشش دے اور اس کی قبر کشادہ کر دے، بوسیلہ اپنے نبی کے اور ان نبیوں کے جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تو رحمٰن و رحیم ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اگر ہم اس پر عمل کریں تو نہ صرف گھروں میں مسرت و شادمانی کے پھول کھلیں گے بلکہ معاشرہ میں بھی امن اور راحت کی حکمرانی ہوگی۔

مرنے کے بعد والدین کی خدمت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہمیں چاہیئے کہ:

(۱) اپنے مرحوم والدین کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ پاک ان کی سیئات اور خطاؤں کو معاف فرمائیں۔ اور درجات عالیہ سے سرفراز فرمائیں۔

(۲) ان کے دوستوں اور ملنے والوں کا احترام کریں۔

(۳) ان کی وصیتوں کو پورا کریں۔

(۴) اور ان کی باقی اولاد اور عزیزوں سے محبت کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے رسول رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

محبت اور فرض

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ اور یمن کے رہنے والے تھے۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ عاشق رسولؐ ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ شریف کیوں نہیں گئے تو انہوں نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا میری ذاتی خواہش ہے۔ لیکن محبوب کا حکم ماننا میرا اولین فرض ہے۔ میں اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنی ذاتی خواہش کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ میں آپؐ کے حکم کے مطابق اپنی ضعیف ماں کی خدمت کر رہا ہوں۔ کیوں کہ ان کی خدمت کرنے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔"

پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ آپؐ کے احکام کی فرمانبرداری کی جائے اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے کس خوبی سے محبت کا تقاضا بیان فرمایا ہے۔ (باقی صفحہ پر)

لے قید ہوجانا ٹے تکلیفیں۔

لے راہ دکھانے والا چراغ ٹے عزت بخشنا ٹے بہتر سمجھنا، اوّل قرار دینا۔

سبزیوں سے متعلّق گھریلو ٹوٹکے

- گوبھی کی بُو دور کرنے کیلئے پکانے سے قبل گوبھی پر لیموں کا رس چھڑک دیں۔
- گاجر کا چھلکا اُتارنے کیلئے گاجروں کو چھیلے بغیر ٹھنڈے پانی میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ان کا چھلکا آسانی سے اُتر جائے گا۔
- آلو کے چپس کاٹتے وقت انہیں ٹھنڈے پانی میں رکھنے سے ان کی رنگت کالی نہیں پڑتی۔
- سبزیوں کو اُبالنے سے پہلے پانی ضرور گرم کریں۔ بعد میں سبزیاں پانی میں ڈالیں۔ اس طریقے پر عمل کرنے سے سبزیوں کا ذائقہ خراب نہیں ہوگا۔
- اگر آپ یہ چاہیں کہ مٹروں کا مٹھاس بڑھ جائے تو پکاتے وقت مٹروں کے ساتھ مٹروں کے چند چھلکے بھی ڈالیں۔
- اگر مٹروں کے دانوں کو کافی دنوں تک محفوظ رکھنے کا ارادہ ہو تو کسی شیشے کی بوتل میں بند کر کے رکھ دیں۔
- مٹر پکانے سے پہلے اگر ان میں ایک چٹکی میٹھا سوڈا ڈالیں تو ان کی لذّت دگنی ہو جائے گی۔
- لیموں کو فریج میں محفوظ رکھنے کیلئے ان کو پلاسٹک کے تھیلے میں رکھ کر پھر فریج میں رکھیں۔
- پتّوں والی سبزی کو پکانے سے پہلے صرف پانی میں بھگو دینے یا پانی بہا دینے پر قناعت نہ کریں۔ بلکہ خوب اچھی طرح دھوئیں۔ تاکہ جراثیم باقی نہ رہیں۔
- سبزیوں کو زیادہ دنوں تک تازہ رکھنے کیلئے پانی میں بھگو کر کاغذ میں لپیٹ کر رکھ دیں۔ اب یہ زیادہ دنوں تک تازہ رہیں — اور خراب بھی نہیں ہوں گی۔
- پانی میں سرکہ ملا کر سبزیوں پر چھڑکنے سے بھی سبزیاں زیادہ دنوں تک خراب نہیں ہوتیں۔
- اگر شلجم کھارے ہوں تو ان کو پکاتے وقت ان پر نمک لگا کر تھوڑی دیر پانی میں پڑا رہنے دیں۔ ان کا کھاراپن دور ہو جائے گا۔
- کریلوں کو پکانے سے پہلے نمک لگا کر دھوپ میں رکھ دیں۔ اس کے بعد پکائیں کڑواہٹ ختم ہو جائے گی۔
- بند گوبھی کاٹنے سے پہلے دھونی چاہیے۔
- کچّے ٹماٹر اگر جلدی سرخ کرنے ہوں تو ان کو کسی اخبار میں لپیٹ کر رکھ دیں۔

بچوں کے نام رکھنے کا فن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

● جب بچہ پیدا ہو جائے تو سب سے پہلے گھر کا وہ آدمی بچے کو اپنی گود میں لے جو گھر میں زیادہ متقی ہو۔ خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔

● اس کے بعد بچے کو نہلا کر کسی بزرگ کے لباس میں سے کپڑا کاٹ کر اس کا کُرتا بنایا جائے اور وہ بچے کو پہنایا جائے۔ ورنہ پھر اس شخص کے کپڑوں میں سے کُرتا بنایا جائے جو پنج وقتہ نمازی ہو۔ ایسا لباس پہنانے سے بچہ نیک خصلت اختیار کرے گا اور وہ ماں باپ کا فرمانبردار رہے گا۔ بچے کے بدن پر پہلا لباس کسی نیک انسان کا ہونا چاہیئے۔

● بچے کو لباس پہنانے کے بعد اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی جائے۔ اور اس کی صحت و سلامتی کی دعا کی جائے۔

● اس کے بعد کوئی بھی صالح انسان اپنے منہ میں کھجور، یا چھوارہ چبا کر اپنا لعاب دہن بچے کے تالو سے لگائے۔ اسکے بعد اس کو گھٹی وغیرہ دیں۔

● ساتویں دن بچے کا سَر مونڈوا کر اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کی جائے۔ بالوں کو دریا میں بہایا جائے اور عقیقہ کے طور پر اگر لڑکا ہے تو دو بکرے اور اگر لڑکی ہے تو ایک بکرا قربان کیا جائے۔ اور احباب و اقارب کی دعوت کی جائے۔

● اور ساتویں دن تک اس کا کوئی اچھا سا نام تجویز کر دیا جائے۔ نام اللہ کے صفاتی ناموں کے ساتھ ہو تو بہتر ہے۔ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالباسط، عبدالکریم وغیرہ۔

● یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ علم الاعداد کی رُو سے عبدالباسط میں عبد کے اعداد بھی شامل ہوں گے۔ لیکن اصل نام کا پہلا حرف ع نہیں بلکہ ب مانا جائے گا۔

● جو حروف قرآن حکیم میں نہیں آتے ہیں اگر ان حرفوں سے کوئی نام شروع نہ ہو تو افضل ہے۔ مثلاً پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، ژ، گ وغیرہ۔

● ۲۲ر دسمبر سے ۲۰ر جنوری کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا پہلا حرف اگر ج، خ ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۱ر جنوری سے ۱۹ر فروری کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا پہلا حرف اگر س، ش، ص، ث ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۰ر فروری سے ۲۰ر مارچ کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا اگر پہلا حرف د، ج ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۱ر مارچ سے ۲۰ر اپریل کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا پہلا حرف اگر الف، ل، ع، ی ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۱ر اپریل سے ۲۱ر مئی کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا اگر پہلا حرف ب، و ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۲ر مئی سے ۲۱ر جون کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا اگر پہلا حرف ک، ق ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۲ر جون سے ۲۳ر جولائی کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا اگر پہلا حرف ح۔ ہ ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۴ر جولائی سے ۲۳ر اگست کے درمیان پیدا ہونیوالے بچوں کے نام کا اگر پہلا حرف م، ر ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۴ر اگست سے ۲۳ر ستمبر کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا اگر پہلا حرف غ ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۴ر ستمبر سے ۲۳ر اکتوبر کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا پہلا حرف اگر ت، ط ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۴ر اکتوبر سے ۲۲ر نومبر کے درمیان پیدا ہونیوالے بچوں کے نام کا پہلا حرف اگر ظ، ذ، ض، ز، ن ہو تو بہتر ہے۔

● ۲۳ر نومبر سے ۲۱ دسمبر کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا پہلا حرف اگر ف ہو تو بہتر ہے۔

منتخب نام

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جو بچے انگریزی ماہ کی یکم، ۱۰، ۱۹ یا ۲۸ تاریخ کو پیدا ہوں، ان کے نام مندرجہ ذیل ناموں میں سے منتخب کریں۔ اگر ان میں سے کوئی نام پسند نہ ہو تو کوئی بھی ایسا نام رکھیں جس کا عدد ایک ہو یا ۴ ہو یا ۹ ہو یہ بھی مبارک ہوں گے اور ایسے ناموں سے اجتناب کریں جن کے اعداد ۶ یا ۷ ہوں۔ یہ نام بچے کے لئے غیر مبارک ہوں گے۔ (ح ،ا)

لڑکوں کے منتخب نام

نام	معنی	اعداد
ارتباط	میل ملاپ۔	۶۱۳
ارشد۔	ہدایت یافتہ۔	۵۰۵
افراز۔	بلندی۔	۲۸۹
اکمل۔	پورا، مکمل۔	۹۱
ایوب۔	پیغمبر کا نام۔	۱۹
اعجاز۔	بزرگی، کرامت۔	۸۲
بہزاد۔	نیک، پارسا۔	۱۹
حشمت۔	بندگی، عظمت۔	۷۴۸
حسن۔	بہت اچھا۔	۱۱۸
حنان۔	رحم کرنے والا۔	۱۰۹
محیس۔	بہادر۔	۱۱۸
حنین۔	گریہ وزاری۔	۱۱۸
خصال۔	عادات۔	۷۲۱
دائم۔	دائمی، ٹھہرا ہوا پانی۔	۴۶
ذکی۔	ذہین۔	۷۳۰
ذیب۔	پھاڑنے والا۔	۷۱۲
رامش۔	آرام، سکون۔	۵۴۱
رشید۔	نیک۔	۵۱۴
راشد۔	سیدھی راہ چلنے والا	۵۰۵
رجیل	سجانے والا۔	۲۸۰
رئیس۔	دولت مند۔	۲۷۱
زعیم۔	سردار۔	۱۲۷
زلفی۔	دروازے کی زنجیر۔	۱۲۷
زیب۔	زینت، سنگھار۔	۱۹

نام	معنی	اعداد
سکندر۔	مشہور بادشاہ۔	۲۳۴
سلمان۔	صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔	۱۸۱
شفیع۔	سفارش کرنے والا	۴۶۰
صبور۔	صبر کرنے والا۔	۲۹۸
صبغت اللہ۔	قدرتی رنگ۔	۱۵۵۸
ضیاء۔	روشنی	۸۱۱
ظفر۔	کامیابی۔	۱۱۸۰
عمران۔	والد حضرت موسیٰ علیہ السلام۔	۳۶۱
غازی۔	جہاد کرنے والا۔	۱۰۱۸
فواد	شبنم۔	۹۱
فضل۔	مہربانی	۹۱۰
قوسین۔	دو کمانیں۔	۲۲۶
کلیم۔	کلام کرنے والا۔	۱۰۰
کمال۔	پورا ہونا۔ ہنر۔	۹۱
گل بار	پھول برسانے والا۔	۲۵۳
لیاقت	خوبی۔	۵۴۲
مشیر۔	مشورہ دینے والا۔	۵۵۰
مومن۔	ایمان والا	۱۳۶
مجیب۔	جواب دینے والا۔	۵۵
مرتضیٰ۔	پسندیدہ	۱۴۴۱
معتصم۔	بھروسہ کرنے والا۔	۶۴۰
مہربان۔	مہربانی کرنے والا۔	۲۹۸
نظام۔	انتظام	۹۹۱
نوشاد۔	خوش رہنے والا	۳۶۱
نواز۔	مہربانی کرنے والا۔	۶۴
واصل۔	ملنے والا، پہنچنے والا۔	۱۲۷

نام	معنیٰ	اعداد
وجاہت	دبدبہ	۴۱۵
وحید	یکتا	۲۸
واحد	اکیلا	۱۹
وقار	بُردباری	۳۰۷
ولی	سرپرست	۴۶
ہارون	برادرِ موسیٰ علیہ السلام	۲۶۲
یاسر	دولت مند	۲۷۱

لڑکیوں کے منتخب نام

نام	معنیٰ	اعداد
آئلہ	آئینہ	۳۷
بہار	موسمِ بہار	۲۰۸
تحریم	عزت دینا	۶۵۸
تزکیہ	پاک کرنا	۴۴۲
تہامہ	مکہ مکرمہ	۴۵۱
ثوبیہ	لباس والی	۵۲۳
جینا	شریف خاندان والی	۶۴
حامیہ	حمایت کرنے والی	۶۴
خدیجہ	رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی	۶۲۲
خالدہ	جنت میں رہنے والی	۶۴۰
داما	دریا	۴۶
راحلہ	کوچ کرنے والی	۲۴۴
رمشاء	حسین	۵۴۱
زہرہ	پھول	۲۱۷
زیب	مناسب	۱۹
زُونا	عقل مند	۶۴
سکینہ	راحت	۱۴۵
سلامہ	پاک صاف	۱۳۶
شینا	ملنسار	۳۶۱
سارا	عنبر	۲۶۲
صابرہ	صبر کرنے والی	۲۹۸
طالبہ	تحفہ	۵۵
عفت	پارسائی	۵۵۰

نام	معنیٰ	اعداد
عامرہ	آباد کرنے والی	۳۱۶
عادرہ	پھسلنے والی	۲۸۰
عُبیدہ	باندی	۹۱
فرزانہ	عقل مند	۳۴۳
فادیہ	فدا ہونے والی	۱۰۰
قوسیہ	کمان رکھنے والی	۱۸۱
قوسین	دو کمان	۲۲۶
کملا	خوبصورت	۹۱
گل بانو	پھول جیسی	۱۰۹
لینا	اُجالا	۹۱
محسنہ	احسان کرنے والی	۱۶۳
نسرین	ایک پھول	۳۷۰
ندا	غیبی آواز	۵۵
نگار	محبوب	۲۷۱
نورین	قابلِ عزت	۳۱۶
واہبہ	عطا کی ہوئی	۱۹
ورقاء	فاختہ	۳۰۷
ہما	ایک پرندہ	۴۶
یُسریٰ	خوش حال	۲۷۱
اِبرہ	کپڑے کی اوپر کی پرت	۲۰۸
تذہیب	چمکانا	۱۱۱۷
ترحیم	ترمیم	۶۵۸
زبیدہ	بزرگ	۲۸
سلیمہ	بردبار	۱۴۵
ضیاء	روشنی	۸۱۱
طبیبہ	معالجہ	۲۸
عرفانہ	شناخت کرنیوالی	۴۰۶
کاشفہ	ظاہر کرنیوالی	۴۰۶
ناظورہ	نگہبانی کرنے والی	۱۱۶۲
نسیبہ	اعلیٰ خاندان والی	۱۲۷
ہمامہ	سردار	۹۱
دِیشب	گزری ہوئی رات	۳۱۶
ہُدیٰ	سیدھا راستہ	۱۰

مجربات مشائخ

زبان دراز خاوند کے لئے اگر کسی عورت کا خاوند زبان دراز ہو۔ اور اپنی دلخراش باتوں سے بیوی کو تکلیف پہنچاتا ہو تو اس عورت کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے یہ تعویذ لکھ کر کسی شخص سے جنگل میں دفن کرا دے۔ انشاء اللہ اس کی زبان بُری باتوں سے محفوظ ہو جائے گی۔

۷۸۶

۷	۲	۳۵۰	۳۴۳
۳۴۶	۳۴۷	۳	۶
۱	۸	۳۴۴	۳۴۹
۳۴۸	۳۴۵	۵	۴

زبان بند کردم فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

مالِ مسروقہ کی واپسی کے لئے کسی کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو اس نقش کو لکھ کر دریا کے کنارے پر دفن کر دیں انشاء اللہ چوری شدہ مال ملنے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

۷۸۶

۲۱۰	۲۰۲	۲۰۸
۲۰۴	۲۰۷	۲۰۹
۲۰۶	۲۱۱	۲۰۳

یا الٰہی فلاں ابن فلاں کا مال مل جائے

بستر پر پیشاب کرنے کی عادت سے بچانے کیلئے جو بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو۔ اس کے گلے میں مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر ڈالیں اور یہی کلمات لکھ کر اس پلنگ کے پائے پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ بستر پر پیشاب کی عادت سے نجات ملے گی۔

معصوم ۱۸ ھی لا لا لا لا لا لا لا

ھیا ھیا ھیا ھیا ھیا ۔ ورورر

جو بچہ دودھ نہ پیتا ہو جو بچہ دودھ نہ پیتا ہو۔ اس کے گلے میں یہ نقش لکھ کر ڈالیں۔

۷۸۶

ع	ع ھ	و	۲	لم ۲
ح الو	—	۳	۸	۱۲۱
۱۲	۷	عطالو	۷	۸

سانپ بچھو پاگل کتے کے کاٹے کا علاج اگر کسی شخص کے سانپ بچھو کوئی اور زہریلا جانور یا پاگل کتا کاٹ لے تو اس کو

نقش ۱۴ دن تک روزانہ پلائیں۔ ایک نقش روزانہ پلائیں۔ انشاءاللہ زہریلے اثرات سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

ا	ر ۸	ہ	ہ
۲	۲	و	ہ
م ط	ح ح	ح	۸
۲۱۱	ع	و	ہ

اولاد نرینہ کے لئے جس عورت کے صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ وہ حمل کے ڈھائی مہینے کے بعد یہ عمل کرے۔ ایک پیالے پانی پر تین مرتبہ درود شریف ۳ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ۳ مرتبہ الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے۔ پانی مٹی کے پیالے میں رکھ کر عمل کرے۔ اور لگاتار ۷ دن تک ایسا ہی کرے۔ انشاءاللہ فرزند صالح پیدا ہوگا۔

کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر ایک اپنے پاس رکھیں اور ایک دُکان یا مکان میں لٹکا دیں۔ انشاءاللہ بندش سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

اللہ ۱۶۹۷۳	اللہ ۱۶۹۸۴	اللہ ۱۶۹۸۳	اللہ ۱۶۹۸۰
اللہ ۱۶۹۸۳	اللہ ۱۶۹۶۹	اللہ ۱۶۹۷۴	اللہ ۱۶۹۸۶
اللہ ۱۶۹۷۸	اللہ ۱۶۹۸۱	اللہ ۱۶۹۸۹	اللہ ۱۶۹۷۵
اللہ ۱۶۹۸۸	اللہ ۱۶۹۷۶	اللہ ۱۶۹۷۷	اللہ ۱۶۹۸۲

دُکان کی ترقی کے لئے دُکان کی ترقی کے لئے یہ نقش لکھ کر فریم میں لگا کر دُکان میں آویزاں کریں۔

یا اللہ	یا رحمٰنُ	یا رحیمُ
یا مالکُ	یا رزاقُ	یا قادر
یا رزاقُ	قل ھو اللہ احد	یا رزاقُ
الحمد للہ	یا رزاقُ	الحمد للہ
یا رزاقُ	اللہ الصمدُ	یا رزاقُ

مقصد میں کامیابی کے لئے ہر مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش لکھیں۔ پھر اس کی پشت پر بسم اللہ کا نقش عددی لکھیں۔ اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں انشاءاللہ مقاصد میں کامیابی عطا ہوگی۔

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

بیوی زبان درازنہ رہے

اگر بیوی زبان دراز ہو اور ہر وقت گھر میں لڑائی فساد کرتی ہو تو اس کے کنگھے سے اس کے سات بال حاصل کریں۔ اور ہر بال پر ۲۷ مرتبہ یَا وَدُوْدُ یَا حَافِظُ یَا بُدُّوْحُ پڑھ کر دم کریں۔ اتوار کے دن یہ عمل کریں۔ ۲۷ مرتبہ پڑھ کر ساتوں بالوں پر ایک گرہ لگائیں۔ اسی طرح سات گرہ لگا کر ان بالوں کو بہتے پانی میں کسی ڈبیہ میں رکھ کر بہادیں۔ انشاء اللہ بیوی کی زبان درازی سے نجات مل جائے گی۔

اولاد کی نافرمانی کا علاج

اگر اولاد نافرمان ہو تو مندرجہ ذیل نقش، عدد لکھ کر سات دن تک اولاد کو پانی میں گھول کر پلائیں۔ انشاء اللہ نافرمانی سے نجات مل جائے گی۔

نقش اس طرح بنائیں۔

یامتین یامتین یامتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یامتین یامتین یامتین

یامتین یامتین یامتین

موذی جانوروں سے حفاظت کے لئے
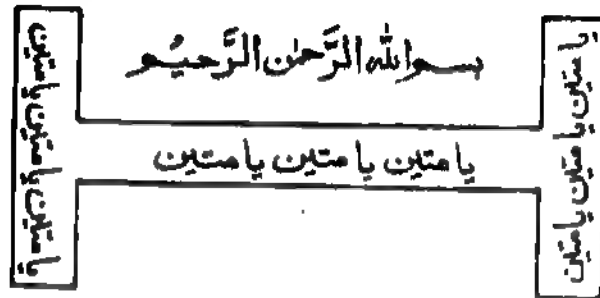
اس نقش کو چینی کی پلیٹ میں لکھ کر نہر کے پانی سے دھو کر گھر میں چھڑکیں۔ گھر کے تمام کونوں میں چھڑکیں۔ انشاء اللہ موذی جانوروں سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۳۱۴	۳۰۳۰۱	۳۰۳۰۸	۳۰۳۱۱
۳۰۳۰۷	۳۰۳۱۲	۳۰۳۱۳	۳۰۳۰۲
۳۰۳۰۹	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۳	۳۰۳۱۶
۳۰۳۰۴	۳۰۳۱۵	۳۰۳۱۰	۳۰۳۰۵

قرض کی ادائیگی کا نقش

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ قرض سے اور وصولیابی کے تقاضے سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

الوکیل	ونعم	اللہ	حسبنا
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰

حصولِ ملازمت کے لئے

حصولِ ملازمت کے لئے اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یاجبرائیل بحق یاباسط

۶۹۳	۶۹۷	۷۰۰	۶۸۶
۶۹۹	۶۸۷	۶۹۲	۶۹۸
۶۸۸	۷۰۲	۶۹۵	۶۹۱
۶۹۶	۶۹۰	۶۸۹	۷۰۱

اجب یاجبرائیل بحق یاباسط

اجب یاجبرائیل بحق یاباسط

جیب خالی نہ رہے چاند کی ۴ تاریخ کو بعد نماز عشاء چاندی کے پترے پر مندرجہ ذیل نقش کو باوضو کندہ کریں۔ اور اس نقش کے ۴ طرف جو کلمات لکھے ہیں ان کو سات سو مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں۔ اس کے بعد چاندی کے پترے کو تعویذی شکل دے کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنی جیب میں رکھ لیں۔ انشاء اللہ خوب خیر و برکت ہوگی۔ اور جیب خالی ہونے کی نوبت نہیں آئے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴ ۶ ۳ ۷

۱ ۲ ۸

یا رب کل شیئ وارثہ
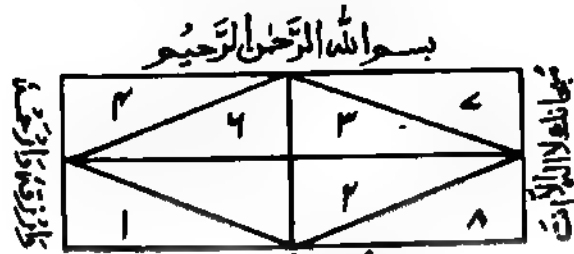
برائے پیغامِ نکاح جس لڑکی کے رشتے نہ آتے ہوں اس کی کمر میں یہ نقش لکھ کر باندھیں۔ نقش کمر پر رہنا چاہئے۔ گرہ ۱۲ لگائیں۔ ۴ ماہ کے اندر اندر انشاء اللہ پیغام موصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ك	ر	ع	ط	ص
ف	ح	ط	ص	ك
ع	ط	ص	ك	ق
ع	ص	ی	ن	ح
ع	ع	ی	ف	ط

قید سے رہائی کے لئے اگر کسی کو ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور اس کو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف پڑھنے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ جلد ہی اس کو رہائی نصیب ہوگی۔

۷۸۶

د	م	ح	م
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

جانور کو نظرِ بد سے بچانے کیلئے جانور کی نظر دور کرنے اور اس کو نظرِ بد سے بچانے کے لئے یہ نقش لکھ کر چمڑے میں پیک کرکے اس کے گلے میں ڈالیں۔
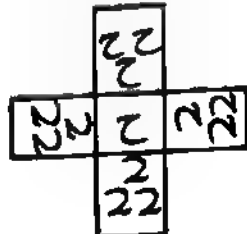
۷۸۶

۱ ۱۴ ۱۲ ۱۱ ۷ ۹ ۸ ۲ ۹ ۱۵ ۱۳ ۱۶ ۳ ۴ ۵ ۱۰

دشمنوں کی سازشوں سے بچنے کیلئے دشمنوں کی سازشوں اور بُری حرکتوں سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ موم جامہ کے بعد اس کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کریں انشاء اللہ دشمن بُری حرکات سے باز آئے گا

جنات چوری نہ کرسکیں اگر کسی دکان یا مکان سے جنات چوری کرتے ہوں تو وہاں اس نقش کو چسپاں کریں۔ انشاء اللہ جنات چوری نہیں کرسکیں گے۔ یہی نقش مال کی فراخی کے لئے بھی مجرب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سے	الرحمٰن	اللہ	بسم
[illegible]	الرحیم	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۴۳	[illegible]	[illegible]

تبادلہ رکوانے کیلئے تبادلہ رکوانے کے لئے نمازِ فجر کے بعد ان اسماء کو ۳ سو مرتبہ پڑھیں۔ لگاتار ۱۲ روز تک۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں "یَا قَادِرُ یَا مُقْتَدِرُ یَا عَزِیْزُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ"۔

خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو تازہ دودھ میں گھول کر نمازِ فجر سے پہلے دودھ کو اپنے چہرے پر ملیں۔ پندرہ منٹ کے بعد وضو کریں۔ اور نمازِ فجر ادا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۲ روز تک کریں۔ انشاء اللہ چہرہ خوبصورت ہوجائے گا۔ اور عجیب طرح کی کشش پیدا ہوگی۔

یا نور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا نور

یا حفیظ یا حفیظ

یا حفیظ
صلی اللہ علیہ وسلم

یا نور یا نور

کرشمۂ اعداد

مقدمہ کا انجام کیا ہوگا؟

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ اس مقدمہ کا انجام کیا ہونا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مدّعی اور مدّعا علیہ کے نام مع ولدیت کے نکالیں۔ پھر ان کو جمع کریں تاریخ ماہ و سن کے اعداد بھی نکالیں۔ اس کے بعد جس دن یہ معلومات حاصل کررہے ہوں۔ اُس دن کے اعداد بھی شامل کریں۔ اور اس میں ۱۲۴۳ کا اضافہ کریں۔ اس کے بعد اس مجموعے کو ۹ سے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد اگر ۱، ۵، ۷ باقی رہیں تو مدّعی کامیاب ہوگا۔ اگر ۲، ۴ باقی رہیں تو مدعا علیہ کامیاب ہوگا۔ اگر تقسیم کے بعد ۳، ۶، ۸ بچیں تو راضی نامہ ہوجائے گا۔

مثلاً انظر ابن اختر مدّعی ہے۔ اس نے ۱۵ فروری ۱۹۹۹ء کو سلیم ابن عقیل کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ اس کی معلومات جمعہ کے دن ہم کرنا چاہتے ہیں تو حساب اس طرح بنے گا۔

نام	اعداد
انظر ابن اختر	۲۳۵۲
۱۵ فروری ۱۹۹۹ء	۲۰۱۶
سلیم ابن عقیل	۳۵۰
جمعہ	۱۱۸
اضافہ	۱۲۴۳
	۶۰۷۹

۹)۶۰۷۹(۶۷۵
۵۴
۶۷
۶۳
۴۹
۴۵
۴

۴ بچنے کا مطلب یہ ہوا کہ مذکورہ مقدمہ میں مدعا علیہ کامیاب ہوجائیگا۔

(نوٹ) یہ ایک علمی اندازہ ہے۔ جو عموماً درست بھی ہوجاتا ہے ___ لیکن عقیدتاً اس کو صدفی صد درست نہیں سمجھنا چاہئے۔

ہاتھ دیکھنے کا فن

۱۔ انگوٹھے کا ابھار زہرہ کے نام سے موسوم ہے۔
۲۔ پہلی انگلی کا ابھار مشتری کے نام سے موسوم ہے۔
۳۔ دوسری انگلی کا ابھار زحل کے نام سے۔
۴۔ تیسری انگلی کا ابھار شمس کے نام سے۔
۵۔ چوتھی انگلی کا عطارد کے نام سے۔
۶۔ انگوٹھے کے ابھار کے برابر میں ابھار قمر ہے۔
۷۔ ابھار قمر اور ابھار عطارد کے درمیان ابھار مریخ۔

ہاتھ کے ابھار انسان کی مختلف نسلوں، ذاتوں اور گروہوں کے مطابق ہوتے ہیں۔ ان اشخاص کی طبیعتیں اور کردار بھی ابھاروں سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔

ابھاروں کے نام ان سات بڑی طاقتوں سے ماخوذ ہیں۔ جو زمین کی قسمت پر قادر ہیں۔ جن کی وجہ سے نظام کائنات قائم ہے۔ سورج، چاند، زہرہ، مشتری، مریخ، عطارد اور زحل ابھاروں کے یہ نام یونانی دیومالا (GREEK MYTHOLOGY) سے لئے گئے ہیں۔ ہر ابھار میں وہ خوبی پائی جاتی ہے جو بڑی طاقتوں سے وابستہ ہے۔

زہرہ۔ ♀ محبت، شدت جذبات اور شہوت پسندی کی علامت ہے۔

مشتری۔ ♃ خواہشات اور دوسروں کو مغلوب کرنے کی علامت ہے۔

زحل۔ ♄ خاموشی، اداسی اور سنجیدگی کو ظاہر کرتا ہے۔

شمس۔ ☉ ذہانت اور کامیابی کی علامت ہے۔

عطارد۔ ☿ ذہنی صلاحیت، کاروبار اور سائنس سے متعلقہ امور کی علامت ہے۔

قمر۔ ☾ تخیلات، رومانس اور تغیرات فطرت کی علامت ہے۔

مریخ۔ ♂ ہمت، جوش حیات اور مقابلہ کرنے کی طاقت کی علامت۔

شہرۂ آفاق کیرو جسٹ کیرو اپنی کتاب "ہاتھوں کی زبان" میں لکھتا ہے کہ میں نے اپنے طویل تجربے میں متذکرہ بالا سات بڑے ستاروں یعنی زہرہ، مشتری، زحل، شمس، عطارد، قمر مریخ کے دنیا پر اثرات کو جو فی الحقیقت انسان کو متاثر کرتے ہیں۔ کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ اس کتاب میں میرا یہ کام نہیں کہ علم نجوم کے بارے میں بھی کچھ کہوں مگر پھر بھی میں اپنے پڑھنے والوں کے سامنے ایک دیانت دار شخص کی حیثیت سے وہ تاثرات پیش کروں گا جو ان سات بڑی طاقتوں کے اثر کی وجہ سے زندگی میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان تاثرات کا تعلق ابھار کی ساخت اور شکل کے مطابق ہوتا ہے۔ جس قسم کی ابھار کی شکل کے مطابق ہوتا ہے۔ جس قسم کی ابھار کی شکل ہوگی۔ ویسے ہی اس کے اثرات ہوں گے۔

اُبھارِ زہرہ ابھارِ زہرہ اس حصّے کو کہتے ہیں جو انگوٹھے کے نیچے اور خطِ زندگی کے اندر ہوتا ہے۔ جب اسکی ساخت بڑی اچھی ہو تو اور یہ بڑا ہو تو اس سے محبت اور رفاقت کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوش رکھنا حسن کی پرستش کرنا فنکارانہ اور جذباتی طبیعت کا ہونا۔ اس ابھار کی بڑی علامتیں بھی جاتی ہیں۔ یہ ابھار فنکاروں، موسیقاروں اور ادیبوں کے ہاتھ پر نمایاں ہوتا ہے۔

جب کوئی شخص ۲۰ر اپریل یا ۲۰ مئی یا ۲۷ر مئی کے درمیان پیدا ہوا ہو تو اس کے ابھارِ زہرہ کو تخلیقی کہنا چاہئے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل باتیں ایسے لوگوں کو دوسروں کو مسخر و مسحور کرنے کی مغلوب کرنے کی بڑی طاقت ہوتی ہے۔ ان کے نظریات بڑے پکے تلے اور کسی حد تک محدود ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں اور بعض اوقات سختی پر بھی اتر آتے ہیں۔ یہ بڑے ضدی اور ہٹیلے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو پیار کرتے ہیں تو اس کے غلام بے دام ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں۔

ایسے لوگ بڑے مہربان اور شفیق ہوتے ہیں۔ اپنے دوستوں کی خوب خاطر و مدارت کرتے ہیں۔ بڑے اچھے میزبان ہوتے ہیں۔ بڑے خوش پوش ہوتے ہیں۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ ہر محفل میں جانِ محفل بن جاتے ہیں۔ اپنی پسند و ناپسند انتہائی طور پر جذباتی ہوتے ہیں۔ غصّے میں اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ روز مرہ زندگی میں بڑے بے تکلف ہوتے ہیں۔ ان کا غصہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ ایسے لوگ زود پشیمان ہوتے ہیں۔ اپنے حالات سے جلد اثر قبول کرتے ہیں۔ غیر مناسب ماحول میں ملول و مغموم ہو جاتے ہیں۔ ایسے مردوں اور عورتوں کو جلدی شادی نہیں کرنی چاہئے۔ اگر ان کی شادی ناکام ثابت ہو تو پھر یہ آزادانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

اُبھارِ زہرہ تخریبی جب کوئی شخص ۳۱ر ستمبر اور ۲۰ر اکتوبر یا ۲۷ر اکتوبر کے درمیان پیدا ہو تو اس کے ابھار کو تخریبی ابھارِ زہرہ کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں کا ابھار زیادہ نمایاں نہیں ہوتا اس لئے جذباتی ہوتے ہیں۔ روحانی تعلقات کے شائق ہوتے ہیں ان کی ذہنی صلاحیتیں بڑی بیدار ہوتی ہے۔ قدرت نے ان کو ایک قسم کی الہامی قوت عطا کی ہوتی ہے۔ لیکن اس کا موزوں استعمال نہ کرنے کی وجہ سے ان کی یہ طاقت سلب ہو جاتی ہے۔

محبت کے معاملے میں یہ لوگ بڑے بدنصیب ہوتے ہیں ان کی محبت اکثر کامیاب نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ زیادہ تر وکیل اور ڈاکٹر ہوتے ہیں۔

اُبھارِ زہرہ پر مختلف علامتیں اگر ابھارِ زہرہ زیادہ اُبھرا ہوا ہو تو ایسے مرد اور عورتیں بہت زیادہ شہوت پرست ہوتے ہیں۔

اگر ابھارِ زہرہ پر ہتھیلی کی جانب چھوٹی چھوٹی لکیروں کی سیڑھیاں سی بنی ہوئی ہوں تو ایسے لوگوں کو زندگی میں مخالفت اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دیکھئے خاکہ۔

اگر ابھارِ زہرہ پر زنجیر کی سی شکل کی لکیریں ہوں تو ایسے لوگ یارانے دوستانے کے بہت مشتاق ہوتے ہیں اور محبوب سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ دیکھئے خاکہ۔

اگر ابھارِ زہرہ پر ستارہ کا نشان ہو تو بڑا نیک شگون ہوگا۔ کاروباری اور ازدواجی معاملوں میں کامیابی کی دلیل ہے۔

اگر ابھارِ زہرہ پر تکون یا چوکور ہو تو ایسا شخص بڑا فیاض ہوتا ہے اس کی قوت مردی کافی عمر تک بحال رہتی ہے۔

بذلہ سنج اور خوش گفتار ہوگا ۔

اُبھار مشتری ایسا شخص زیادہ تر ایسا کام کرتا ہے جس میں سوچ بچار اور دماغی قوتوں کا استعمال زیادہ ہو۔ ایسے شخص میں پیچیدہ مسائل کو سمجھنے سلجھانے کی فطری صلاحیت ہوتی ہے۔ لیکن اس قسم کی ذہنی صلاحیتیں ہونے کے باوجود اس میں لوگوں سے اپنا لوہا منوانے کی ہمت نہیں ہوتی ان میں خود اعتمادی نہیں ہوتی۔ ستارہ شناسی میں ابھار مشتری کو خوشی کی کلید سے موسوم کیا گیا ۔

اُبھار مشتری پر مختلف علامتیں ابھار مشتری پر چوکور یا مربع کا نشان اس بات کی علامت ہے کہ اس کے حامل کی جان و مال اور عزت ہمیشہ محفوظ رہے گی ۔

ابھار مشتری پر ستارہ کا نشان کامیاب ازدواجی زندگی اور عزت و اقتدار کی علامت ہے۔ دیکھئے خاکہ
ابھار مشتری پر تکون کا نشان کامیابی اور خوش قسمتی کی علامت ہے۔
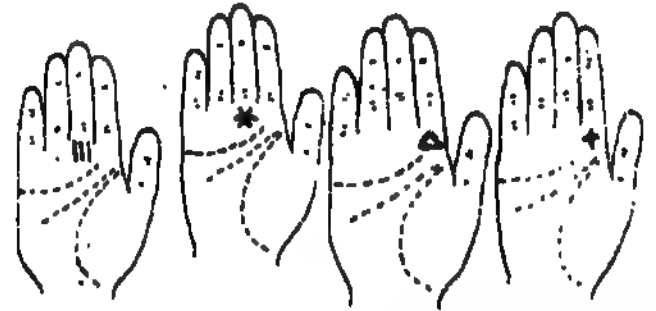
ابھار مشتری پر سیڑھیوں کا نشان حاکمیت و عروج کی علامت ہے۔ دیکھئے خاکہ ۳۴۔
ابھار مشتری پر صلیب کا نشان اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حامل معاشقہ کرے گا۔ اس کی شادی رومان انگیز ہوگی ۔

اُبھار زحل جب یہ بڑا ہو تو یہ لوگ ذہنی طور پر اپنی عادتوں یا فرائض سے زیادہ اثر قبول کرتے ہیں۔ یہ لوگ ذہنی طور پر خود کو زندگی میں تنہا محسوس کرتے ہیں۔ ان کو ہر وقت یہی خیال رہتا ہے کہ لوگ ان کے خیالات و نظریات سے متفق نہیں ہوں گے ۔

یہ لوگ بڑے حساس ہوتے ہیں۔ ذرا سی ٹھیس سے ان کے جذبات مجروح ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہر دلعزیز ہوتے ہیں بڑی جلدی دوسروں کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔ دوستی کے معاملے میں بڑے مخلص اور وفادار ہوتے ہیں۔ دوست کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے سے گریز نہیں کرتے۔ رفاہ عامہ کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں صوم و صلوۃ کے پابند ہوتے ہیں۔ تفریحی مشاغل میں کافی دلچسپی لیتے ہیں۔ دوسروں کو قابو میں رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔

اُبھار زحل پر مختلف علامتیں اُبھار زحل پر چوکور یا مربع کا نشان اس بات کی علامت ہے کہ اس کا حامل شخص کی نوکری محفوظ رہے گی۔ کاروباری آدمی ہے تو کاروبار چلتا رہے گا۔ اسے کبھی مالی پریشانی نہ اٹھانا پڑیگی۔

اُبھار زحل پر تکون کا نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسا شخص سائنسی کاموں کے لئے بہت موزوں ہوگا۔ ریسرچ یعنی تحقیق و تجسس کے ساتھ اسے دلی رغبت ہوگی ۔
اُبھار زحل پر ستارے کا نشان ڈرامائی قسمت کی دلیل ہے ۔
اُبھار زہرہ پر سیڑھیوں کا نشان طبیعت میں پریشانی و ہیجان کی علامت ہے ۔
اُبھار زہرہ پر صلیب کا نشان ناگہانی موت کی علامت ہے ۔
اُبھار زہرہ پر دائرے کا نشان خلوت پسندی اور گوشہ نشینی کی علامت ہے ۔

اُبھار شمس ابھار شمس تیسری انگلی کے نیچے پایا جاتا ہے جب یہ بڑا ہو تو شہرت اور لوگوں میں نام پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ اس ابھار کا بڑا ہونا اچھی نشانی سمجھی جاتی ہے ۔

اس ابھار کے لوگ خوبصورت چیزوں کو بڑا پسند کرتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگ فنکار یا مصور ہوں۔ اس ابھار کے لوگ اگر زندگی میں کامیاب ہوں تو بڑے خوبصورت

مکان بناتے ہیں۔ فنکارانہ ماحول میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ مزاج کے بڑے تعیش پسند اور فیاض قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ فطری طور پر ایسے لوگ بڑے خوش طبع ہوتے ہیں۔ ان کی شخصیت پرکشش ہوتی ہے۔

ابھار شمس پر مختلف علامتیں

ابھار شمس پر ستارہ کا نشان فنون لطیفہ کے میدان میں دولت و وقار اور کامیابی کی علامت ہے۔
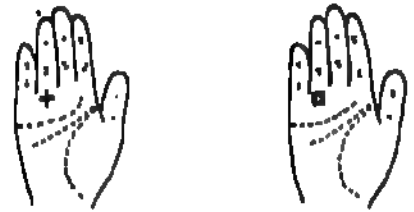
اس ابھار پر صلیب کا نشان کوئی خاص اچھی علامت نہیں۔ ایسے شخص کی تمام تر خواہشیں پوری نہیں ہوتیں۔

اس ابھار پر تکون کا نشان بڑا اچھا شگون ہے۔ ایسے شخص کی کامیابی دیرپا ہوتی ہے۔

اس ابھار پر مربع کا نشان عزت و اقتدار کے تحفظ کی علامت ہے۔

اس ابھار پر سیڑھیوں کا نشان فلاکت و ادبار کی علامت ہے۔ ایسا شخص گزر بسر مشکل سے کرتا ہے۔

ابھار عطارد

جب کوئی شخص ۲۱ مئی سے ۲۰ جون کے درمیان پیدا ہوا ہو تو وہ ابھار مشتری کے سایہ میں پیدا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کی فطرت کا ایک رخ دوسرے رخ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس وجہ سے ایسے لوگ اپنے مقاصد میں تسلسل نہ رکھنے کی وجہ سے اکثر ناکام رہتے ہیں۔ ان لوگوں کا کوئی مقصد حیات نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ اپنا مقصد یا پیشہ تبدیل کرنے میں بڑی عجلت سے کام لیتے ہیں۔ اگر اتفاق سے ان کی شادی اچھی جگہ قرار پائی ہے تو الگ بات ہے ورنہ اس سلسلے میں یہ لوگ زندگی بھر تذبذب میں پھنسے رہتے ہیں۔ یہ معمہ قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ دوسروں کی نسبت ان کو سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ مزاج کے اعتبار سے یہ بیک وقت ٹھنڈے اور گرم ہوتے ہیں۔ اگر ایک چیز کو پسند کریں گے تو اس کے ساتھ ہی اسے ناپسند بھی کرتے رہیں گے۔

یہ لوگ بڑے نقطہ چیں ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگوں میں چھوٹی چھوٹی خامیاں نکالتے رہتے ہیں۔ بڑے ذہین اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ بڑے موقع شناس ہوتے ہیں۔ بڑی پر تاثیر گفتگو کرتے ہیں۔

جو عورتیں ان تاریخوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ایک قسم کا معمہ بن جاتی ہیں۔ یہ عورتیں یا تو بڑی نیک ہوتی ہیں یا پھر بڑی بدچلن یا بڑی دیانت دار اور سچی یا پھر بڑی جھوٹی اور بددیانت۔ یہ عورتیں اکثر اوقات اپنے شوہروں کو بچوں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ عورتیں مذہب سے کنارہ کشی کر لیتی ہیں۔ ان عورتوں کے کردار کا صحیح مطالعہ کرنے کے لئے ان کے خط ذہن کا بغور مطالعہ کرنا بڑا ضروری ہے۔ اگر خط ذہن سیدھا اور صاف ہو تو ان کی بہترین خوبیاں ان کی مددگار ثابت ہوں گی۔ لیکن اگر خط ذہن شکستہ اور مدہم ہو تو ان کی برائیاں ان پر حاوی ہو جائیں گی۔

عطارد یونانی دیومالا دیوتاؤں کا پیغامبر تھا اسلئے انگشت عطارد اور ابھار عطارد ہمیں مطلع کرتا ہے کہ وہ شخص معاملات کیسا ہوگا خط و کتابت کیسے کریگا ——— ابھار عطارد کا بڑا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ایسا شخص کاروبار میں خاصی ترقی کریگا۔

ابھار عطارد پر مختلف علامتیں

اسی ابھار پر شادی اور بچوں کی لکیریں ہوتی ہیں۔ دیکھئے خاکہ نمبر ۱ اور خاکہ نمبر ۲

اور اسی ابھار پر چھوٹی انگلی کے نیچے ساتھ ساتھ اگر تین سپاٹ لکیریں ہوں تو

ایسا شخص ڈاکٹر یا سماجی کارکن ہوگا۔ ایسی عورت نرس ہوگی۔
اس ابھار پر تکون کا نشان کاروبار میں کامیابی کی دلیل ہے۔
اس ابھار پر جرخی کا نشان عیاری و مکاری کی علامت ہے۔
اس ابھار پر ستارہ کا نشان امتحان میں کامیابی کی دلیل ہے
ایسا شخص سائنسداں یا موجد ہوتا ہے۔

خاکہ ۵۲

اس ابھار پر مربع کا نشان حرص و ہوس کی علامت ہے۔
ایسا شخص حریص و ہوس پرست ہوگا۔ بخیل ہوگا۔ کنجوس ہوگا۔

خاکہ ۵۳

اس ابھار پر صلیب کا نشان اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا شخص دورُخی پالیسی کا ہوگا۔

اُبھار قمر

ابھار قمر ہاتھ کی نچلی طرف جہاں خط ذہن ختم ہوتا ہے وہاں پایا جاتا ہے۔ یہ ابھار انسان کی تخیلی طاقت، فنکارانہ اور جذباتی طبیعت، رومانس، بلند خیالی شاعری اور اسی نوع کی دوسری چیزوں سے تعلق رکھتا ہے۔
جب یہ ابھار اور اچھی ساخت کا ہو تو بہت اچھا ہوتا ہے۔
یہ لوگ بڑے جذباتی ہوتے ہیں۔ ان کا تخیل اور مقاصد بڑے بلند ہوتے ہیں لیکن اُن میں وہ بات نہیں ہوتی جو اس ابھار کے سامنے والے ابھار زہرہ کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔
ان لوگوں کا تخیل نئی قسم کی باتوں اور ایجادوں میں بھرے دکھاتا چلا جاتا ہے یہ لوگ کوئی کام بھی کریں جدت طرازی سے کام لیں گے۔
وہ اپنے کام میں انفرادیت پیدا کرتے ہیں۔ ہر کام کو بڑے سلجھے ہوئے انداز میں کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اکثر سٹے باز ہوتے ہیں۔ ریس کھیلتے ہیں۔ بڑے بڑے کاروباری لوگ اس ابھار سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ سیاح بھی ہوتے ہیں سیر و سیاحت کو پسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی میں بڑے نشیب و فراز آتے ہیں۔

فنکار، موجد اور موسیقار اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تصوف سے بھی دلچسپی ہوتی ہے۔ ان کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں۔
جن دنوں چاند آسمانوں پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ چاندنی سے ان کی صحت پر بڑا اچھا اثر پڑتا ہے۔ ان میں جستجو اور تگ و دو کا ولولہ بڑھتا ہے۔
ایسے لوگوں کو جلد شادی نہیں کرنی چاہئے۔ ایسے لوگ اگر اپنے آئیڈیل سے شادی کریں تو بہت اچھے رہتے ہیں۔
جب ابھار قمر چوڑا اور نیچا ہو تو ایسے لوگ اپنی ذہنی صلاحیتوں سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے۔ یہ لوگ سرکاری دفتروں اور کاروباری دھندوں میں بڑی تحمل مزاجی سے کام کرتے ہیں۔ اپنے مسائل کا حل بڑے ٹھنڈے دل سے سوچتے ہیں۔ معاشرتی زندگی سے متعلق جچے تلے نظریات رکھتے ہیں۔ بڑے مہربان اور مشفق ہوتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی کئی لوگوں کو اپنا دشمن بھی بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگ مرنے کے بعد بہت یاد کئے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے اچھے مقرر ہوتے ہیں۔ دوستی میں بڑے وفادار اور پُرخلوص ہوتے ہیں۔ بہت مظلوم لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ بڑے حساس ہوتے ہیں۔ اگر ان کو دھوکا دیا جائے تو ان کو بڑا دکھ ہوتا ہے۔ اگر ان کی مخالفت کیجائے تو ایسے لوگ ہٹ دھرمی پر اتر آتے ہیں۔ یہ لوگ بڑی بڑی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سنبھالتے ہیں اور بڑے اچھے ناظم ثابت ہوتے ہیں۔
اگر خط ذہن ابھار قمر کی طرف جھکا ہوا ہو اور اُسے چھو رہا ہو تو ایسے لوگ مصوّر یا ایکٹر ہوتے ہیں۔

اُبھار قمر پر مختلف علامتیں

ابھار قمر پر ستارے کا نشان روشن خیالی کی دلیل ہے۔

ابھار قمر پر مربع کا نشان سفر و سیاحت میں تحفظ کی دلیل ہے۔
ابھار قمر پر جزیرے کا نشان تفکرات اور خیالی خدشوں کی علامت ہے۔
ابھار قمر پر تکون کا نشان ایک تخلیقی ذہن کے شخص کی کامیابی کی علامت ہے۔

ابھار مریخ

ابھار مریخ ہاتھ پر دو جگہ ہوتا ہے۔ پہلا خط زندگی کے اوپر اور دوسرا اس کی مخالف سمت میں یعنی خط قلب اور خط زندگی کی درمیانی جگہ میں یونانی دیوتا میں مریخ جنگ کا دیوتا ہے۔ اس لئے پہلا ابھار شجاعت، جرأت اور جارحیت کا حامل ہے۔ اور دوسرا اس کے برعکس صلح و آشتی اور تحمل و بردباری کا حامل پہلا ابھار طبعیاتی اور دوسرا ذہنی صلاحیتوں کا علمبردار۔ پہلے ابھار کو تخلیقی اور دوسرے ابھار کو تخریبی ابھار بھی کہتے ہیں۔

جب پہلا ابھار مریخ خط زندگی کے مخرن کے بالکل قریب ہو تو ایسا شخص بڑا جری قسم کا ہوتا ہے۔ اس میں زندگی کی مایوسیوں اور ناکامیوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی بڑی صلاحیت ہوتی ہے۔ چاہے ایسا شخص کاروباری ہو۔ سپاہی ہو یا قوم کا لیڈر۔ زندگی کے ہر شعبہ میں بڑی جانفشانی کا ثبوت دیتا ہے۔

یہ لوگ زرا سی سختی سے مشتعل ہو جاتے ہیں۔ بڑے جلد باز اور جوشیلے ہوتے ہیں۔ جذباتی ہوتے ہیں۔ اگر خوش قسمتی سے ان کی بیویاں ان کی مخالفت نہ کریں تو اس صورت میں ان کے بچے ان کی مخالفت پر اُتر آتے ہیں۔

یہ لوگ خون کی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جوانی میں۔

دوسرا ابھار اگر زیادہ بڑا ہو اور ۲۱ر اکتوبر سے ۲۱ر نومبر کی درمیانی تواریخ میں پیدا ہوئے ہوں تو ایسے لوگ اپنی عادتوں میں پہلے لوگوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ انھیں جسمانی قوت کی بجائے اخلاقی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ لوگ خون خرابے سے نفرت کرتے ہیں۔ اپنے مقاصد و مسائل کو تحمل مزاجی سے حل کرتے ہیں۔ ایسے لوگ سپاہی ہونے کی نسبت بڑے اچھے منتظم ہوتے ہیں۔ کاروباری دائرے میں بڑے کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ یہ لوگ تلوار کی بجائے ذہنی لڑائی لڑتے ہیں۔ ان میں جو لوگ پڑھے لکھے نہیں ہوتے مکاری کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی طرف رجوع کرنے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ ذوفنون ہوتے ہیں۔ اگر ان کے ہاتھ پر خط ذہن گہرا اور اچھا ہو تو پھر ان سے بڑھ کر کوئی اور شخص ذہنی کاموں میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ ہر ماحول میں پہنچ سکتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے اپنے آپ کو نقصان بھی پہنچا لیتے ہیں۔ دوسری حالت میں اگر یہ ترقی کرنے پر آ جائیں تو بام ثریا پر پہنچ جاتے ہیں۔

ابھار مریخ پر مختلف علامتیں

تخلیقی مریخ:۔

ابھار مریخ پر مربع، ستارہ اور صلیب کا نشان۔
مربع کا نشان دشمنوں سے بچاؤ کی علامت ہے۔

ستارہ کا نشان:۔ کسی شخص کے قوت ارادی سے ترقی کرنے کی علامت ہے۔
صلیب کا نشان:۔ کسی شخص ظاہری یا چھپے ہوئے دشمنوں کی علامت ہے۔

تخریبی مریخ:۔

اس ابھار پر مربع، ستارہ اور صلیب کا نشان نحس تصور کیا جاتا ہے۔

شیطان کے کرتوت

اور اُن سے حفاظت کی تدبیریں

سورۂ بقرہ، آیت الکرسی پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور یہ بھی فرمایا کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان نفرت کرتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۸۴ از مسلم)

ترمذی شریف میں بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں یوں ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

یہ جو بیان فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اس کا مطلب یہ کہ مردوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو ذکر و تلاوت سے محروم ہیں اپنے گھروں میں تعلیم قرآن اور تلاوت قرآن کا سلسلہ جاری رکھو خود بھی اللہ کا ذکر کرو گھر والوں کو بھی اللہ کے ذکر پر لگاؤ۔ مسجدوں میں نماز باجماعت ادا کر کے گھروں میں سنتوں کا اہتمام کرو اور نفل نمازیں پڑھو۔

حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ پیش آنیوالا ایک عجیب قصہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوۃ یعنی صدقۃ الفطر کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا۔ (میں نگرانی کر رہا تھا کہ رات کو) میرے پاس ایک شخص آیا وہ غلہ میں سے لپ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا تجھے ضرور ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا اس نے کہا کہ میں حاجت مند ہوں اور میرے اوپر عیالداری کا بوجھ بھی ہے اور سخت حاجت ہے (لہذا مجھے چھوڑ دیجئے) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! رات کو تم نے جو قیدی پکڑا تھا اس کا کیا ہوا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اس نے اپنی سخت حاجت بیان کی اور عیال داری کا بوجھ بھی بتایا میں نے اس پر رحم کھایا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار اس نے تم سے جھوٹ بولا وہ پھر آئے گا میں نے سمجھ لیا واقعی وہ پھر آئے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کی خبر دی تھی، میں (رات کو) اس کا انتظار کرتا رہا وہ آیا اور غلہ میں سے لپ بھرنا شروع کر دیا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر کروں گا اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں مجھ پر اہل و عیال کا بوجھ ہے میں اب نہیں آؤں گا۔ میں نے اس پر رحم کیا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا کہ اے ابوہریرہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کہا کہ مجھے بہت زیادہ حاجت ہے اور میرے اہل و عیال ہیں لہذا میں نے اس پر رحم کیا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس نے تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا میں نے رات کو اس کا انتظار کیا وہ آیا اور غلہ سے لپ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے کہا تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ یہ تیسری بار ہے تو کہتا ہے کہ میں اب نہیں آؤں گا پھر آجاتا ہے وہ کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات بتاتا ہوں جنکے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا جب تم (رات کو) اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑو تو آیت الکرسی پڑھ لو۔ یعنی۔

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے آیت کے ختم تک تلاوت کرلو اس پر عمل کروگے تو اللہ کی طرف سے (صبح ہونے تک) برابر تم پر ایک نگران رہے گا اور صبح ہونے تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا میں نے کہا کہ اس نے یوں کہا کہ وہ مجھے چند کلمات بتلائے دیتا ہے جنکے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار (کلمات بتلانے میں تو) اس نے سچ بولا حالانکہ وہ جھوٹا ہے اور تم جانتے ہو کہ تین رات تمہاری کس سے بات ہورہی ہے میں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۵ از بخاری)

شیطان کو یہ معلوم ہے کہ آیت الکرسی اس کیلئے مصیبت ہے اور وہ وہاں نہیں پہنچ سکتا جہاں آیت الکرسی پڑھی جائے اور چونکہ وہ پکڑا ہوا ہی میں آچکا تھا اس لئے اس نے جان بچانے کیلئے یہ بتادیا کہ آیت الکرسی پڑھ لیا کرو ویسا کرنے سے تمہارے پاس صبح ہونے تک کوئی شیطان نہیں آئے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق بھی فرمائی، لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ آیت الکرسی کو شیطان کو بھگانے میں بہت زیادہ دخل ہے رات کو اہتمام کے ساتھ اس کو پڑھنا چاہئے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عام حالات میں تو جھوٹا شیطان بولتا ہے لیکن اس بات کے بتانے میں سچا ہے کہ آیت الکرسی پڑھنے کی وجہ سے شیطان سے محفوظ رہوگے۔

حضرت ابوہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے صبح کو سورۂ مومن کی ابتدائی آیات۔ حٰمٓ ۔ تنزیل الکتاب من اللّٰہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ھو الیہ المصیر ۰ اور آیت الکرسی پڑھ لی وہ ان کے ذریعہ شام تک محفوظ رہے گا اور جس نے ان کو شام کے وقت پڑھ لیا وہ ان کے ذریعہ صبح تک محفوظ رہے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۷ از ترمذی، دارمی)

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہیں

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائی ہیں جن پر سورۂ بقرۃ کو ختم فرمایا ہے جس کسی گھر میں یہ دونوں آیتیں تین رات پڑھی جائیں گی شیطان اس گھر کے قریب نہ آسکے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۷ از ترمذی و دارمی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو جو شخص کسی رات میں پڑھ لے تو یہ اس کے لئے کافی ہونگی۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۵ از بخاری و مسلم) یعنی ہر شر اور مکروہ سے اس کی حفاظت ہوگی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آیت الکرسی جس بچہ اور جس مال پر پڑھ دی جائے (یعنی اسکو پڑھ کر دم یا لکھ کر رکھ دی جائے) تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

(حصن حصین)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ پوری سورۂ بقرہ پڑھنے سے اور آیت الکرسی اور سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے سورۂ بقرۃ اپنے گھروں میں رات کو اور دن کو پڑھتے رہنا چاہئے اور خاص کر آیت الکرسی اور۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ۔ سے آخر سورت تک پڑھنے کا ضرور اہتمام کیا جائے رات کو سونے سے پہلے ضرور پڑھ لے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جنت کی سیڑھیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لی اس کے جنت میں جانے میں صرف موت ہی مانع ہے۔ (یعنی یہ شخص مرا اور جنت میں گیا)۔ اور جو شخص آیت الکرسی کو اس وقت پڑھ لے جس وقت رات کو سونے کے لئے لیٹنے لگے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گھر میں امن سے رکھے گا اور اس کے پڑوسی کا گھر اور اسکے آس پاس کے گھر والے بھی امن سے رہیں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۹)

میرے والد صاحبؒ نے بیان فرمایا کہ ان کی نانی تو بہت بوڑھی تھیں ایک مرتبہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جارہی تھیں اسوقت تنہا ہی تھیں اچانک ایک بھوت ظاہر ہوگیا انہوں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کیا وہ آیت الکرسی پڑھنا شروع کرتی تھیں تو وہ بیچ میں کاٹ دیتا تھا ایک مرتبہ انہوں نے

ہمت کرکے پوری آیت الکرسی پڑھ دی۔ جب انہوں نے پوری آیت الکرسی پڑھی تو وہ بھوت بھاگ گیا۔

معوذتین کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم جحفہ اور ابواء کے درمیان تھے (یہ دونوں جگہوں کے نام ہیں) اچانک ہم کو ہوا نے اور سخت اندھیری نے ڈھانپ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (دونوں سورتیں پوری پڑھکر) آندھی اور تاریکی سے اللہ کی پناہ مانگتے رہے اور فرمایا کہ اے عقبہ ان دونوں کو پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگو۔ کیونکہ ان جیسی کوئی چیز نہیں ہے جنکے ذریعہ کوئی پناہ مانگنے والا (اللہ سے) پناہ طلب کرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۸ از ابوداؤد)

حضرت عبداللہ خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک ایسی رات میں جس میں بارش ہورہی تھی اور سخت اندھیری تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلے ہم نے آپکو پالیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو ہم نے عرض کیا کہ کیا کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ اور معوذتین صبح شام تین تین بار پڑھو یہ تمہیں ہر چیز کی طرف سے کافی ہونگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۸ از ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

یعنی ان کو پڑھ کر ہر شر سے اور شیطان سے محفوظ رہوگے۔ معوذتین سے سُورَۃ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ وَسُوْرَۃ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مراد ہیں ان دو سورتوں کو مع سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ صبح شام شیطان اور ہر مکروہ سے محفوظ رہنے کے لئے تین تین بار پڑھیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات سے اور انسان کی نظر لگنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ جب سورۃ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ دونوں سورتیں نازل ہوگئیں تو (شرور اور مکروہات سے اللہ کی پناہ مانگنے کیلئے) ان دونوں کو لے لیا اور ان دونوں کے سوا دوسری چیزوں کو چھوڑ دیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۹۰ از ترمذی)

سوتے وقت بہت سی چیزیں پڑھنا ثابت ہیں جنھیں امام جزری نے حصن حصین میں جمع فرمایا ہے ان میں سے سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھنا بھی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو نے اپنے پہلو کو بستر پر رکھا اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھ لی تو موت کے علاوہ تو ہر چیز سے پر امن ہوگیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر دم کرتے پھر جہاں تک ہوسکتا انہیں اپنے پورے جسم پر پھیر لیتے جہاں تک دونوں ہاتھ پہنچتے تھے اور چہرہ سے اور بدن کے سامنے کے حصے سے شروع فرماتے تھے۔ اس فعل کو تین مرتبہ کرتے تھے بخاری و مسلم سوتے وقت سورۃ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ۔ پڑھنا بھی حدیث میں وارد ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسمیں شرک سے برارت ہے، اور یہ بھی فرمایا کہ سوتے وقت پڑھنے کی چیزوں میں اسکو سب سے آخر میں پڑھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۸ حصن حصین)

فائدہ: فرض نمازوں کے بعد چاروں قل پڑھنا چاہیے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۹ از احمد ابوداؤد و نسائی)

فائدہ: حضرت شداد ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑلے پھر اللہ کی کتاب سے کوئی سورت پڑھے تو اللہ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو ہر تکلیف دہ چیز سے اس کے بیدار ہونے تک اسکی حفاظت کرتا ہے خواہ وہ کسی وقت بھی نیند سے بیدار ہو۔ (حصن حصین)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بستر کی طرف ٹھکانہ پکڑتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف لپکتا ہے کہ (اپنی بیداری کو) خیر پر ختم کر اور شیطان کہتا ہے کہ شر پر ختم کر سو اگر اس نے اللہ عزوجل کا ذکر کیا پھر سوگیا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

معوذتین یعنی سورہ قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ان دونوں سورتوں میں ساری مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے پہلی سورت کا ترجمہ یہ ہے کہ میں رب الفلق یعنی صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی اور اندھیری رات کے

شر سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ آجائے، اور گرہوں پر پھونکنے والی عورتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے لگے۔ اس میں اول تو ساری مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگی ہے پھر تاریک رات کے شر سے پناہ مانگی پھر ان عورتوں کے شر سے پناہ مانگی جو گرہوں پر کچھ پڑھ کر دم کرتی ہیں یعنی ان کا کام جادو کرنا ہے وہ گرہوں پر دم کرکے جادو کرتی رہتی ہیں۔ پھر حاسد کے شر سے پناہ مانگی عموماً یہ چیزیں تکلیف دینے کا سبب ہوتی ہیں اس لئے ان سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔

دوسری سورت کا ترجمہ یہ ہے کہ میں سب لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں جو سب لوگوں کا بادشاہ ہے سب لوگوں کا معبود ہے وسوسہ ڈالنے والے خناس کے شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے یہ وسوسہ ڈالنے والا جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

الوسواس الخناس کا خصوصی ذکر پہلی سورت میں نہیں تھا (اگرچہ من شر ما خلق کے عموم میں وہ بھی آگیا ہے) اس کا خصوصی ذکر اس سورت میں آگیا۔ من الجنۃ والناس جو فرمایا اس میں یہ بتا دیا کہ لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالنے والے جنات بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی وسواس وسوسہ ڈالنے والے خناس پیچھے ہٹ جانے والا۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان آدمی کے اندر گھس کر وسوسہ ڈالتا رہتا ہے۔ پھر جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے تفسیر درمنثور میں اس مضمون کی متعدد روایات نقل کی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کے قلب پر اپنی سونڈ کو رکھے ہوئے ہے اگر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو انسان کا دل لقمہ بنا لیتا ہے۔ یہ فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فَلِذَالِکَ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۔ (سو یہ وسوسہ ڈالنے والا پیچھے ہٹ جانے والا ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے قلب پر پوری طرح قابو پاکر بیٹھا رہتا ہے سو جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالنے لگتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ دونوں صورتوں کی جامعیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہات اور موذی چیزوں اور شیطان سے محفوظ رہنے کیلئے ان کے پڑھنے کی تاکید فرمائی مشکلات میں پڑھنے کے لئے بھی ارشاد فرمایا اور صبح و شام سورہ اخلاص سمیت تین تین بار پڑھنے کا بھی حکم دیا۔ اور فرض نمازوں کے بعد پڑھنے کو بھی فرمایا ان دونوں سورتوں کو سفر حضر میں ہر عام حالات میں پڑھتے رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شیاطین بھی دور رہیں گے اور حاسدوں کے شر سے بھی محفوظ رہیں گے اور جادو ٹوٹکہ کرنے والی عورتوں کی جھاڑ پھونک سے بھی حفاظت رہے گی۔

قابلِ قدر باتیں

- گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی پڑھیں تو گھر واپس آنے تک بعافیت رہیں گے۔
- مکان سے نکلتے وقت فقیروں اور غریبوں کو کچھ خیرات کردیں تو سلامتی سے اپنے گھر واپس آئیں۔
- گھر سے باہر نکلے تو اس وقت مکان کے دروازے کی داہنی طرف انگلی سے "لا الہ الا اللہ" یہ لکھ کر دروازے کی بائیں طرف رُخ کرکے کہے کہ واپس آنے پر "محمد رسول اللہ" لکھوں گا۔ اور جب واپس آئے تو بائیں طرف "محمد رسول اللہ" لکھدے اس عمل سے گھر سے باہر اور گھر آنے کے بعد خیر و عافیت کے ساتھ رہیں گے اور خیر و برکت سے بہرہ ور ہونگے۔
- سفر کے دوران "یا حفیظ" لاتعداد پڑھیں تو سلامتی کے ساتھ سفر پورا ہو۔
- اگر کہیں راستہ بھول جائیں تو لاتعداد مرتبہ "یا ہادی" پڑھیں انشاء اللہ جلد ہی صحیح راستے کی رہنمائی مل جائے گی۔

آدھے سر کے درد کے لئے

اگر کسی شخص کے آدھے سر میں درد ہوتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ درد سے نجات ملیگی۔

جبرائیل	یا بدوح		میکائیل
بدوح	حضرت ابوبکر	حضرت عمر	بدوح
	حضرت عثمان	حضرت علی	
اسرافیل	نام مریض مع اسم والدہ		عزرائیل

قسط ۲ | علامہ ابن قیمؒ

روحوں سے ملیے — خوابوں کی [illegible]

اس مضمون کے تمام جزئیات سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

کیا روحیں بھی مرتی ہیں یا صرف بدن کو موت ہے؟

بعض کے نزدیک روحیں بھی مرتی ہیں کیونکہ روح بھی نفس ہے اور ہر نفس کے لئے موت ہے۔ معلوم ہوا کہ بجز حق تعالےٰ کے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ الخ جو روئے زمین پر ہیں سب فنا ہو جائیں گے بس آپ کے جلال و عزت والے رب کی ذات باقی رہے گی۔ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔ بجز آپ کے رب کی ذات کے ہر چیز ختم ہو جائے گی جب فرشتوں کو موت ہے تو ارواح بشریہ کو بدرجہ اولیٰ موت ہے نیز حق تعالیٰ نے جہنمیوں کی طرف سے نقل فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے اے رب تو نے دو بار ہمیں موت دی اور دو بار ہی زندگی بخشی۔ لہٰذا ان دونوں موتوں میں سے پہلی موت تو جسم کی ہے اور دوسری روح کی۔ لیکن بعض کے نزدیک روحوں کو موت نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں زندگی ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بس جسم ہی مرتے ہیں۔ کیونکہ بدن سے جدا ہونے کے بعد پھر بدن میں آنے تک روح پر عذاب و ثواب ہوتا ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ اگر روحیں بھی مر جاتیں تو پھر ان پر عذاب و ثواب کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ حق تعالےٰ نے فرمایا۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا الخ۔ تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے والوں کو مردہ نہ سمجھو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ انہیں رب کے پاس روزیاں دی جاتی ہیں اور اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس سے خوش ہیں۔ اور اپنے پسماندگان سے جو ان سے نہیں ملے ہیں خوش ہیں۔ حالانکہ ان کی روحیں جسموں سے جدا ہو چکیں اور وہ موت کا ذائقہ چکھ چکے۔

دونوں رایوں میں محاکمہ

اگر روحوں کی موت سے ان کا بدنوں سے جدا ہونا مراد ہے تو بلاشبہ روحیں بھی مرتی ہیں۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ بھی جسموں کی طرح عدم محض میں گم ہو جاتی ہیں تو بلاشبہ روحیں نہیں مرتیں بلکہ پیدا ہونے کے بعد سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی رہتی ہیں۔ خواہ ثواب میں رہیں یا عذاب میں۔ اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ تفصیل سے آرہا ہے۔ اور صریح دلائل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ روحیں عالم برزخ میں عذاب و ثواب میں رہتی ہیں جب تک اللہ پھر انھیں کے جسموں میں نہ لوٹا دے۔ احمد بن حسین کندی نے اس اختلاف کو دو شعروں میں بیان کر دیا ہے۔ کہ لوگوں میں یہاں تک اختلاف ہے کہ بجز موت کے کسی بات میں بھی اتفاق نہیں۔ بلکہ موت میں بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں روح صحیح سالم رہے گی اور بعض کہتے ہیں روح کو بھی موت ہے۔

کیا نفخ صور کے وقت روحیں زندہ رہینگی یا مر جائینگی اور پھر زندہ ہونگی؟

حق تعالےٰ نے فرمایا وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ الخ اور صور پھونکا جائیگا پھر تمام آسمان و زمین والے مر جائیں گے مگر جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ بعض کے نزدیک موت سے مستثنیٰ شہید ہیں۔ بعض کے نزدیک چاروں بڑے فرشتے، بعض کے نزدیک حوریں اور جنتی اور جہنم کے محافظ وغیرہ امام احمدؒ سے منقول ہے کہ نفخ صور کے وقت حور و غلمان نہیں مریں گے۔ کیونکہ حق تعالےٰ نے فرمایا لا یذوقون فیہا الموت الا الموتة الاولیٰ: کہ جنتی جنت میں موت نہیں چکھیں گے۔ پس انہیں دنیا میں موت آچکی۔ ورنہ دو موتیں ہو جائیں گی۔ رہا جہنمیوں کا یہ قول کہ

اے رب تونے ہمیں دو بار موت دی اور دو بار زندگی بخشی اس کی تفسیر بقرہ والی آیت کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ الخ میں ہے۔ یعنی تم اللہ کا کیسے انکار کرسکتے ہو حالانکہ تم مُردہ تھے پھر اللہ نے تمہیں زندگی دی۔ پھر وہ تمہیں مار دے گا اور پھر زندگی دے دیگا۔ یعنی باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں میں نطفوں کی شکلوں میں مُردہ (معدوم) تھے پھر اس کے بعد اللہ نے حیات بخشی۔ پھر مار کر قیامت کے دن حیات بخش دے گا۔ اس آیت میں قیامت سے پہلے نفخ صور سے روحوں کو مارنا مراد نہیں ہے۔ ورنہ تین موتیں جمع ہو جائیں گی۔ نفخ صور کے وقت روحوں کے بے ہوش ہو جانے سے ان کی موت لازم نہیں آتی۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا تو میں حضرت موسیٰ کو عرش کا پایا پکڑے پاؤں گا۔ معلوم نہیں آپ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا طور پہ بے ہوشی کے بدلے میں بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔ موقف میں جب حق تعالیٰ فیصلے کے لئے آئے گا اور اس کے نور سے زمین جگمگا اُٹھے گی۔ اس وقت بھی سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ پس اگر یہ بیہوشی موت ہے تو ایک نئی موت لازم آتی ہے۔ علماء کی ایک جماعت کا ذہن اس کی طرف منتقل ہوا ہے۔ چنانچہ قرطبی کا قول ہے کہ بظاہر اس حدیث سے بے ہوشی مراد ہے۔ موت مراد نہیں۔ ہمارے شیخ احمد بن عمرو کا بیان ہے کہ بظاہر دوسری بار نفخ صور کے بعد بے ہوشی ہوگی۔ اور قرآن کی آیت کا تقاضہ ہے کہ یہ استثناء بے ہوشی والے نفخ صور کے بعد ہے۔ اسی بنا پر بعض علماء نے کہا ہے کہ ممکن ہے حضرت موسیٰ فوت ہی نہ ہوئے ہوں مگر یہ غلط ہے۔ قاضی عیاض کا قول ہے ممکن ہے اس بے ہوشی سے قبروں سے اُٹھنے کے بعد موقف

کی گھبراہٹ کی بے ہوشی مراد ہو۔ جب آسمان و زمین شق ہورہے ہوں گے۔ لیکن قرطبی نے کہا ہے کہ قاضی صاحب کا یہ قول غلط ہے جس کی غلطی حدیث کے ان الفاظ سے ثابت ہوتی ہے کہ جب آپ اپنی قبر سے باہر آئیں گے تو حضرت موسےٰ کو عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پائیں گے۔ یہ حال گھبراہٹ میں ڈال دینے والے نفخ صور کے وقت ہوگا۔

موت عدم نہیں ہے بلکہ انتقال مکانی ہے

ہمارے شیخ احمد بن عمرو کا بیان ہے کہ یہ پیچیدگی انشاء اللہ اس بیان سے حل ہو جائے گی کہ موت عدم نہیں ہے بلکہ انتقال مکانی ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ شہید قتل و موت کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں، اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے احباب و اقارب سے بھی خوش ہوتے ہیں پھر جب شہیدوں کی برزخی زندگی ہے تو انبیاء بدرجہ اولیٰ اس کے حقدار ہیں مزید برآں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ زمین انبیاء کے جسم نہیں کھاتی۔ اور یہ بھی کہ شبِ اسرا میں آپ بیت المقدس میں نبیوں کے اجتماع میں شریک ہوئے اور آسمان میں بھی نبیوں سے ملے۔ خصوصًا حضرت موسیٰ سے۔ اور یہ بھی کہ آپ نے فرمایا جو مسلمان مجھے سلام کرتا ہے حق تعالیٰ اس کے سلام کا جواب دینے کے لئے میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے۔ وغیرہ۔ ان تمام باتوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ انبیاء برزخی زندگی سے زندہ ہیں۔ اب جب کہ ان کی زندگی ثابت ہوگئی تو جب بے ہوشی کا صور پھونکا جائے گا تو تمام آسمان و زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے۔ بجز ان کے جنہیں اللہ ان کی سابق حالت پر برقرار رکھے لہٰذا غیر انبیاء کی بے ہوشی تو موت ہے اور انبیاء صرف بیہوش ہوں گے۔ پھر جب زندگی بعد الموت کا صور پھونکا جائیگا تو مرنے والے زندہ ہو جائیں گے اور انبیاء کو ہوش آجائے گا۔ اسی وجہ سے آپ نے ایک صحیح حدیث میں فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ لہٰذا ہمارے محبوب نبی حضرت موسےٰ کے علاوہ سب سے پہلے اپنی قبر سے باہر تشریف لائیں گے۔ آپ کو حضرت موسیٰ کے بارے میں تردد ہے کہ آیا وہ اپنی سابق حالت پر برقرار رہے اور بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔ یا بے ہوش تو ہوئے مگر آپ سے پہلے ہوش میں آگئے۔ اس سے حضرت موسیٰ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ لیکن ایک فضیلت سے ان کا ہمارے نبی سے افضل ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ جزئی فضیلت کلی فضیلت کو لازم نہیں۔ قرطبی:۔ اگر حدیث سے قیامت کے دن موقف والی بے ہوشی مراد ہو۔ تو کوئی پیچیدگی

نہیں۔ اور اگر اس سے نفخ صور والی موت مراد ہو تو قیامت کا ذکر باعتبار آثار قیامت کے ہے۔ کیونکہ نفخ صور سے قیامت کی ابتداء ہو جائے گی۔ اس صورت میں یہ معنے ہوں گے کہ جب زندگی بعد الموت کا صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھایا جاؤں گا۔ اور حضرت موسیٰ کو عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔" میری رائے میں نفخ صور والی موت مراد نہیں ہے۔ چونکہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں تردد ہوا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام بیہوش ہوئے یا نہیں۔ اور آپؐ نے یہ فرمایا کہ مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا معلوم ہوا کہ آپؐ کو سب سے پہلے ہوش آئے گا۔ اگر حدیث سے موت کی بے ہوشی مراد ہوتی تو آپؐ کو اپنی موت کا یقین اور حضرت موسیٰ کی موت میں تردد ہوتا ہے لیکن یہ بات بہت سی دلیلوں سے غلط ہے۔ معلوم ہوا کہ یہاں موت مراد نہیں ہے بلکہ موقف والی بے ہوشی مراد ہے۔ اس صورت میں آیت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ موت والے صور سے روحیں مر جائیں گی ہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام زندہ مخلوق مر جائے گی لیکن جو پہلے مر چکے یا جن پر موت نہیں اس آیت سے ان پر موت ثابت نہیں ہوتی۔

ایک پیچیدگی اور اس کا جواب

اگر کہا جائے کہ ایک حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے زمین پھٹے گی، پھر میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کو عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پاؤں گا ان الفاظ سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں موت والی بے ہوشی مراد ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ بیشک حدیث کے یہی الفاظ ہیں اور ان سے پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ مگر اس میں راوی نے دو حدیثوں کے الفاظ جمع کر دیے ہیں وہ دونوں حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہوں گے اور سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ (۲) میں وہ پہلا شخص ہوں جس پر قیامت کے دن زمین پھٹے گی چنانچہ ترمذی کی ابو سعید خدری والی حدیث میں ہے کہ میں قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوں گا اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہوگا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا۔ جس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہوگا۔ اور اس دن تمام انبیا میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں وہ پہلا شخص ہوں، جس پر زمین پھٹے گی اس پر مجھے کچھ فخر نہ ہوگا۔" چنانچہ راوی نے دونوں حدیثیں جمع کر کے بیان کر دیں۔ یہ قول ہمارے شیخ ابوالحجاج حافظ جمال الدین مزی محدث شام کا ہے۔

دوسری پیچیدگی اور اس کا حل

اگر کہا جائے کہ حدیث کے ان الفاظ کو کیا کرو گے "معلوم نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان میں سے ہیں جنھیں اللہ نے مستثنیٰ فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ استثنا موت والی بے ہوشی سے ہے۔ موقف والی بے ہوشی سے نہیں۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اور صور پھونکا جائے گا پھر اس سے تمام آسمان و زمین والے بیہوش ہو جائیں گے مگر جنہیں اللہ چاہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کے یہ الفاظ غیر محفوظ ہیں اور کسی راوی کے وہم پر مبنی ہیں۔ جن الفاظ پر صحیح روایتوں کی موافقت ہے اور محفوظ ہیں، وہ یہ ہیں:— معلوم نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا طور کی بے ہوشی کے بدلے بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔ لیکن کسی راوی نے یہ خیال کیا کہ یہاں موت والی بے ہوشی مراد ہے اور موسےٰ ان میں شامل ہیں جنہیں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے مگر یہ مطلب سیاق حدیث کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ اس صورت میں افاقہ سے زندگی بعد الموت والا افاقہ مراد ہوگا تو آپ کا یہ قول غلط ہو جائے گا کہ نہ معلوم مجھ سے پہلے ہوش میں آئے (زندہ کئے گئے) یا طور کی بے ہوشی کے بدلے بے ہوش ہی نہیں ہوئے (مرے نہیں) یہ مقام بڑے غور و فکر کا ہے۔ اس لئے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے اور ہمارے بتلائے ہوئے مطلب کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

بقیہ: فرشتوں کے عجیب و غریب حالات

سے خطرناک شے دوزخ سے پناہ عظیم ہستیوں فرشتوں اور اپنے وسیلہ سے طلب فرمائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ پورے عالم کے مدبرین یہ چار شخصیات ہیں اس حدیث میں ملک الموت کا ذکر نہیں ہے لیکن گزشتہ احادیث سے ان کا مدبرین میں شامل ہونا ثابت ہے۔

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہوئی اور آپؐ کا سر مبارک ان کی گود میں تھا یہ آپؐ کے چہرۂ اقدس پر ہاتھ پھیرنے لگیں اور شفا کیلئے دعا کرتی رہیں جب آپؐ کو افاقہ ہوا تو فرمایا نہیں (یہ دعا نہ کر) بلکہ اللہ تعالیٰ سے جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ علیہم السلام کے ساتھ بہترین رفاقت کی دعا کر۔ (کتاب الزہد امام احمد

ناک نقشے سے انسان کی پہچان

ماتھا اونچا ماتھا عالی دماغی کا مظہر ہوتا ہے۔ چوڑا ہو تو خیالات فلسفیانہ ہوں گے۔ اونچا لیکن تنگ ہو تو تجزیہ پسندی کا مظہر ہوتا ہے۔

بھنویں گھنی بھنویں شدید اور سخت نفرت کی دلیل ہیں۔ یہ لوگ حاکمیت کے قائل ہوتے ہیں۔ ہلکی بھنویں چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی عادی ہوتی ہیں۔ آپس میں ملی ہوئی بھنویں اعصابی توانائی کا پتہ دیتی ہیں یہ لوگ جذباتی بھی ہو جاتے ہیں۔
سیدھی بھنویں۔ چوکس اور باعمل آدمی کو ظاہر کرتی ہیں خمدار بھنویں بے نیازی کو ظاہر کرتی ہیں۔ چڑھتی ہوئی بھنویں امنگوں بھری ذہنیت جبکہ کمان جیسی بھنویں تصوراتی ذہن کو پیش کرتی ہیں۔

آنکھیں گول ہوں تو آدمی قابل بھروسہ ہوگا۔ نیم دائرے نما ہوں تو چالاک اور آخری حد پر ابھرتی ہوئی ہوں تو پُراسرار شخصیت کا پتہ دیتی ہیں۔ کھلی کھلی سی آنکھیں، ہمدردی دوستی اور بڑی پپوٹوں سے قدرے ڈھکی ڈھکی آنکھیں سازشی اور حاسد ہونا ظاہر کرتی ہیں۔ تنگ آنکھیں تیز قوت مشاہدہ کا پتہ دیتی ہیں۔

ناک بھاری ناک جھگڑا لڑنے والی شخصیت اور مادیت پسندی کا پتہ دیتی ہے۔ چھوٹی سی ناک اپنے حال میں مست رہنے والے کو بتاتی ہے۔ پتلی سی ناک جلد غصے میں آجاتی ہے۔ چوڑی ناک لاپرواہ اور ضدی ہونا ظاہر کرتی ہے۔ لمبی ناک ہوشیاری کا پتہ دیتی ہے۔

منہ بڑا منہ فضول خرچی کا پتہ دیتا ہے۔ چھوٹا منہ خود غرضی کی علامت ہے بڑے ہونٹ عیش و عشرت سے رغبت اور تنگ ہونٹ جذباتیت کا پتہ دیتے ہیں۔ خمدار ہونٹوں میں تلون ہوتا ہے۔ سیدھے ہونٹوں میں خود اختیاری ہوتی ہے۔

ٹھوڑی لمبی ٹھوڑی مخالفت کے سامنے کبھی نہیں جھکتی چھوٹی ہو تو انسان میں تلون ہوتا ہے۔ نوکیلی ٹھوڑی تیز سوچ اور عمل کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ کند ٹھوڑی فیصلہ جلد نہیں کر پاتی۔ دوہری ٹھوڑی تعاون پسند گردوسروں کے معاملات میں مداخلت کرنے والی ہوتی ہے۔

کان لمبے کان والا خوب سنتا ہے اور فائدہ اٹھاتا ہے دانشوروں کے کان ایسے ہی ہوتے ہیں۔ چھوٹے کان والے دانشورانہ صلاحیتوں سے محروم رہتے ہیں۔ یہ حس اور جذبوں پر چلتے ہیں۔ نوکیلے کان ہنرمند شخصیت کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ شخص بعض اوقات بیحد چالاک بھی ہوتا ہے۔

لویں کان کی لویں مکمل ہوں تو خود مختاری کا زیادہ لمبی ہوں تو دیہاتی پن۔ چھوٹی لویں خود مختاری سے زیادہ بہار پر یقین رکھتی ہیں۔ ان میں لگن کی کمی ہوتی ہے۔ لویں تقریباً معدوم ہوں تو کسی کی نہیں سنیں۔ یہ لوگ کچھ کر تو سکتے ہیں۔ لیکن یہ مقصدی کام نہیں ہوتا۔
کان کے ساتھ چپکی ہوئی ہوں تو محتاط طبیعت، اِدھر اُدھر نکلی ہوئی ہوں تو انسان نئے نئے خیالات اپنائے گا۔

جمیل اختر ابڑو

بھیانک روحیں

محمد اجمل انصاری

یہ چند برس پہلے کا واقعہ ہے جب میں میرپور ماتھیلو جو کہ ضلع گھوٹکی سندھ میں ہے رہتا تھا۔ اور میں ذوالفقار اور قربان، جو کہ اچھے دوست ہوا کرتے تھے، ایک دن یونہی بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے کہ قربان اور ذوالفقار روحوں اور بھوتوں کے متعلق باتیں نکال بیٹھے۔ وہ دونوں روحوں اور جنوں کے وجود اور ہمارے معاشرے میں ان کی موجودگی پر بات چیت کرنے لگے۔ ذوالفقار اور قربان روحوں اور جنوں وغیرہ کے ہونے کو سچ ثابت کرنا چاہتے تھے جب کہ میں ان کو محض کتابی کردار اور فرضی تصور ثابت کر رہا تھا جس پر میرے دوست ذوالفقار نے کہا کہ اگر تمہیں یقین نہیں تو اسی شہر میں کوئی آدھا کلو میٹر دور ایک محلے میں ایک پرانی حویلی ہے جس میں لوگوں کو ہر منگل کی رات دو سائے ساری رات گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں اور رات بھر اس حویلی سے چیخوں کی آواز وقفے وقفے سے آتی رہتی ہے۔ وہاں قریب ہی میرے رشتے دار رہتے ہیں جنہوں نے برسوں سے اس حویلی کو خالی دیکھا ہے انہوں نے ہی مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے اگر تم ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے تو چلو اس منگل کی رات کو خود ہی اس حقیقت کو دیکھو۔ ذوالفقار کی بات سن کر میں فوراً تیار ہو گیا اور ہمارے درمیان یہ طے پایا کہ ہم آنے والے منگل کی رات کو حویلی کے اندر جائیں گے اور صورت حال کا جائزہ لیں گے۔ ہمارا منصوبہ سن کر قربان کچھ خوفزدہ نظر آنے لگا اور کہنے لگا کہ یار مجھے تو ان باتوں سے دور رکھو۔ مگر جب ہم نے اسے بزدلی کے طعنے دیئے تو وہ اس شرط پر مان گیا کہ اس کا ایک جاننے والا تعویذ گنڈے کرتا ہے اور پراسرار علوم کا ماہر بھی ہے، لہٰذا اس منصوبے میں اس کو بھی اگر ساتھ لیا جائے تو وہ بھی چلے گا۔ قربان کی شرط سن کر میں نے اور ذوالفقار نے بھی حامی بھر لی کہ چلو ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی قربان کا دل رکھنے کے لئے ہی پراسرار علوم کے ماہر اس نوجوان کو ساتھ لے لیتے ہیں وہ موسم سرما کی سرد راتیں تھیں۔ ہم نے منگل کی رات بارہ بجے کا پروگرام بنایا تھا اور جیسے ہی رات کے بارہ بجے میں گھر سے باہر نکلا گھر کے تمام لوگ سوتے ہوئے تھے۔ گلی میں ذوالفقار پہلے سے کھڑا تھا تھوڑی دیر بعد قربان بھی ایک داڑھی والے نوجوان کو ساتھ لئے ہوئے آگیا۔ ہم نے اس سے ہاتھ ملائے۔ قربان نے اس کا تعارف شفیق احمد کے نام سے کروایا۔ شفیق صاحب نے ہم تینوں کو اپنی جیب سے ایک ایک تعویذ نکال کر دیا۔ اور کہا اسے پہن لو تم لوگوں پر آسیب اثر نہیں کرے گا۔ چلتے چلتے ہم لوگ حویلی کے سامنے پہنچ گئے۔ حویلی ہمارے سامنے ایک بھوت کی طرح کھڑی تھی جسے دیکھ کر خوف آتا تھا چاروں سمت سناٹا ہی سناٹا تھا اور تاریکی میں حویلی کا ہیولہ خوفناک لگ رہا تھا۔ حویلی پرانی طرز تعمیر کی بنی ہوئی تھی۔ ہم لوگ حویلی کے دروازے پر پہنچے تو دروازے پر تالا لگا ہوا تھا ہم نے وہ تالا لوہے کی ایک سیخ سے توڑا۔ جو ہم چلتے ہوئے اپنے ساتھ لیکر آئے تھے

تالا توڑ کر ہم حویلی کے اندر داخل ہو گئے اچانک آنگن میں لگے ہوئے نیم کے پرانے درخت سے پرندوں کے پھڑپھڑا اڑنے کی آواز نے ماحول کے سکوت کو توڑا۔ اور ہم سب اچانک وہ آواز سن کر ڈر گئے مگر پھر اگلے لمحے حقیقت کو سمجھ کر سنبھل بھی گئے۔ میں نے ایسے میں قربان کی طرف دیکھا۔ تو وہ کچھ زیادہ ہی خوفزدہ اور سہما ہوا دکھائی دیا۔ کیونکہ اس کے چہرے پر گھبراہٹ صاف نظر آرہی تھی۔ پھر ہم حویلی کے اندر داخل کمروں میں گھومنے لگے۔ جن میں پڑی ہوئی اشیاء پر دھول جمی ہوئی تھی اور ہر طرف جالے بنے ہوئے تھے۔ ہم جہاں جہاں قدم رکھ رہے تھے وہاں گرد پر ہمارے پاؤں کے نشانات بنتے جا رہے تھے ہم مختلف کمروں میں سے ہوتے ہوئے ایک حال نما کمرے میں داخل ہوئے تو اس کے ایک کونے میں ہمیں کالی دیوی کی پتھر کی بھیانک مورتی رکھی ہوئی نظر آئی۔ اور اس کے قریب ہی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں جو کہ اوپر جاتی ہوئی نظر آئیں۔ لوگوں کی باتوں کے مطابق انہوں نے اوپر بنے ہوئے کمروں کی کھڑکیوں سے سائے گھومتے ہوئے دیکھے تھے لہٰذا اس بات کی تصدیق کرنے کیلئے ہم سب بھی سیڑھیوں کے ذریعے اوپر کے کمروں میں پہنچے۔ ہمارے پاس ایک ٹارچ تھی جس کے ذریعے ہم نیچے کا سارا پورشن دیکھتے ہوئے اوپر کے ایک کمرے میں پہنچے تھے میرے پاس ایک موم بتی اور ماچس بھی تھی۔ میں نے ماچس کے ذریعے موم بتی جلا کر قریب پڑی ایک میز پر رکھی ہی تھی کہ اچانک کمرے میں چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور پھر اچانک ہی دو جسم کمرے کے درمیانی حصے میں نمودار ہوئے۔ جن کو دیکھ کر ہم تینوں دوستوں کی چیخیں بلند ہو گئیں اور ہمیں انتہائی سرد رات میں بھی پسینے آگئے۔ کیونکہ ہمارے سامنے ایک لڑکی اور ایک لڑکے کے جسم نمودار ہوئے تھے۔ لڑکی کی گردن جو آدھی کٹی ہوئی تھی۔ اس میں سے تازہ خون نکل کر نیچے بکھر رہا تھا اور لڑکا جس کا ایک بازو کٹا ہوا تھا اس کا سر بھی دو حصوں میں بٹا ہوا تھا جس میں سے خون پھوارے کی طرح نکل رہا تھا وہ دونوں اپنی بھیانک صورتیں لئے ہمارے سامنے کھڑے تھے اور بعد میں وہ ہماری طرف بڑھتے ہوئے نظر آئے۔ جس وجہ سے ہم سب کو اپنی روحیں پرواز ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ پھر اچانک شفیق صاحب کی آواز بلند ہوئی کہ دوستوں ان تعویذوں کے ہوتے ہوئے یہ تم سب کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور یہ دونوں محض تمہیں ڈرا رہے ہیں۔ تم سب آیۃ الکرسی کا ورد شروع کرو اور مسلسل جاری رکھو۔ شفیق صاحب کی صلاح پر گویا جیسے ہم میں جان آگئی اور ہم سب کے لبوں پر آیت الکرسی کا ذکر شروع ہو گیا۔ اور پھر اچانک وہ دونوں بھیانک وجود ایک جگہ رک گئے اور چیختے ہوئے کہنے لگے اگر یہ تعویذ تمہارے پاس نہ ہوتے اور تم مقدس کلام نہ پڑھتے تو ہم کب کا تمہارا کام تمام کر دیتے۔ کیونکہ ہم بدروح ہیں اور تم لوگوں نے بے وجہ یہاں آکر ہمیں تنگ کیا ہے جس سے ہمیں شدید غصہ آیا ہے۔ میں ان کی باتیں سن رہا تھا اور جب میں نے یونہی اپنے دوستوں کی طرف دیکھا تو قربان کو کانپتے ہوئے دیکھا۔ شفیق صاحب لبوں میں کچھ پڑھ رہے تھے۔ وہ بھیانک چہرے جو کہ ہمارے سامنے کھڑے تھے لگتا تھا کبھی بہت خوبصورت رہے ہوں گے۔ کیونکہ وہ لڑکی گلہ کٹا ہونے کی وجہ سے بدصورت لگ رہی تھی مگر ویسے وہ چہرے سے کوئی حور لگ رہی تھی۔ اچانک اس لڑکی کے ساتھ کھڑے ہوئے لڑکے کے کٹے ہوئے ہونٹ ہلے اور وہ غصے میں بولا "اے انسانو! یہاں سے چلے جاؤ اور ہمیں شانت رہنے دو ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو کہ یہاں ہمیں تنگ کرنے آئے ہو؟" لڑکے کی بات سن کر شفیق صاحب اس سے پہلی مرتبہ مخاطب ہوئے "اے بدروح ہم یہاں یہ راز جاننے آئے ہیں کہ تم دراصل کون ہو اور کیوں ہر منگل کی رات کو سایوں کی صورت میں اس کوٹھی میں پھرتے نظر آتے ہو اور چیختے ہو؟" شفیق صاحب کی بات سن کر وہ دونوں طیش میں آگئے اور وہ لڑکی غصے میں بولی "ہم پابند نہیں تمہیں اپنے متعلق کچھ بتلانے کے۔" لڑکی کی بات سن کر شفیق صاحب بولے "میں دیکھتا ہوں تم کیسے نہیں بتلاتے اپنے متعلق۔ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہم صرف تمہاری حقیقت جاننا چاہتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے متعلق جان کر ہم چلے جائیں گے اور تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے" اپنی بات پوری کر کے شفیق صاحب ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ پڑھنے لگے اور پڑھ کر ان دونوں کی طرف پھونک ماری ان دونوں کے چاروں طرف آگ سی جل اٹھی اور وہ دونوں چیخنے لگے۔ ان کی چیخوں کا انداز اتنا بھیانک تھا کہ ہمیں اپنے دل رکتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اور کچھ دیر بعد وہ دونوں چیختے ہوئے بولے کہ "اپنا یہ عمل بند کرو ہم سب کچھ تمہیں بتا رہے ہیں" تو شفیق صاحب نے کچھ پڑھ کر ان کی

طرف پھونکا اور ان کے اطراف سے آگ غائب ہوگئی۔ پھر وہ لڑکی کہنے لگی، ہمارا تعلق ہندو مذہب سے ہے۔ یہ بہت سال پہلے کی بات ہے جب ہمارے پتا اپنا کاروبار کرتے تھے ہمارے پتا جی کا نام رمیش لعل تھا اور ہماری ماتا جس کا نام لکشمی تھا اس کا انتقال ہوچکا تھا ہم دونوں بھائی بہن ہیں اور ہم دونوں اسی حویلی میں رہتے تھے۔ ہماری حویلی میں پتا جی، میں بھائی اور ایک نوکر اشوک رہتے تھے میرا نام شاردا ہے اور بھائی کا نام اجیت ہے ان دنوں میرے پتا جی اپنے کاروبار میں اتنے الجھے ہوئے تھے کہ انہیں جائز ناجائز اور کسی اور چیز کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ بس ان کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا اور وہ تھا دولت کمانا۔ دولت کمانے کے چکر میں وہ ہمیں تک بھول گئے اور ہم سے کبھی کبھی ان کی ملاقات ہوتی کیونکہ وہ جب آتے تھے تو اتنی رات ہوگئی ہوتی تھی کہ ہم دونوں سو جایا کرتے تھے۔ ہمارے پتا جی کے پاس بہت ساری دولت جمع ہوگئی تھی جو ہیرے اور سونے کی صورت میں ان کے پاس موجود ہوتی تھی۔ ہمیں جب دنیا کی ہر آسائش ملنے لگی تو ہماری طبیعتوں میں بگاڑ آنا شروع ہوگیا ہم نوجوان تو تھے ہی لہٰذا ایک دن ہم بہک گئے اور وہ کچھ کر گزرے جس کی اخلاقی طور پر کسی بہن بھائی کو دنیا کا کوئی مذہب اجازت نہیں دیتا۔ بہرحال ایک مرتبہ بھٹک جانے کے بعد ہم روزانہ اس فعل کو معمول بنا بیٹھے۔ جو کہ ہمارے نوکر نے کسی طرح نوٹ کرلیا۔ اور نہ جانے کب ہمارے پتا جی کو بتا دیا۔ ایک رات جب پتا جی گھر میں موجود نہیں تھے ہم اپنے کمرے میں ایک دوسرے سے چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے کہ نجانے کب اچانک دروازہ کھلا جو کہ ہم نے انجانے میں کھلا چھوڑ دیا تھا دروازے میں اشوک اور پتا جی کھڑے تھے پتا جی کے ہاتھ میں کلہاڑی تھی۔ جس سے اچانک اس نے ہم دونوں پر وار کرنا شروع کردیئے۔ اور ہم دونوں کو ایک ساتھ ختم کردیا۔ جب ہم دم توڑ چکے تو ہمارے پتا جی رونے لگے اور کہنے لگے کہ کاش! میں دولت کمانے میں اتنا اندھا نہ ہوگیا ہوتا کہ اپنے گھر کی بھی خبر نہ لے سکا کس کام کی یہ دولت جس نے مجھ سے میری بیٹی اور بیٹا چھین لئے۔ رو دھو کر پتا جی نے اشوک کی مدد سے پیچھے ہوئے باغیچے میں ہم دونوں کو ایک بڑا گڑھا کھود کر ڈال دیا اور پھر ہمارے ساتھ اپنی زندگی میں کمائی ہوئی دولت، ہیرے جواہرات بھی دفن کردیئے اور خود یہ حویلی چھوڑ کر نجانے کس طرف چلے گئے۔ تب سے ہماری روحیں بھٹکتی پھر رہی ہیں اور ہمیں شانتی نہیں مل رہی وہ رات منگل کی تھی۔ اسی وجہ سے ہم صرف منگل کی رات لوگوں کو نظر آتے ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ رونے لگی اور ہم سب بھی افسردہ ہوگئے۔ ابھی ہم خاموشی سے اس واقعے پر افسوس کر ہی رہے تھے کہ اچانک اس لڑکے کا اکلوتا بازو لمبا ہوتا چلا گیا اور قربان کی طرف بڑھنے لگا۔ جسے دیکھ کر قربان حواس باختہ ہوگیا قربان کو بدحواس ہوتے دیکھ کر شفیق صاحب نے زور سے اسے کہا کہ "قربان ڈرو مت یہ تمہیں صرف ڈرا رہا ہے" مگر قربان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا اور وہ اچانک تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگ نکلا۔ قربان کو بھاگتا دیکھ کر ہم بھی حواس باختہ ہو کر اس کے پیچھے بھاگے اور شفیق صاحب پیچھے آوازیں دیتے رہ گئے اچانک قربان سیڑھیوں سے بھاگتے ہوئے گرپڑا اور ہم دونوں جو سرپٹ بھاگ رہے تھے اس کے اوپر گر پڑے۔ اور ہمیں پھر کچھ ہوش نہ رہا۔ جب میری آنکھ کھلی تو ہم سب ایک ساتھ اسی حویلی کے باغیچے میں پڑے تھے۔ صبح کے اجالے پھیلے ہوئے تھے اور ذوالفقار اور قربان بھی ہوش میں آرہے تھے شفیق صاحب ہمارے اوپر بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے جب ہم سب مکمل ہوش میں آگئے تو شفیق صاحب بولے۔ دوستو! صبح ہوچکی ہے اور اب تمہیں کسی سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں قربان صاحب نے جو بیوقوفی کی ہے اس کی سزا تمہیں بہت بڑی ملتی مگر شکر کرو کہ تمہیں چند معمولی چوٹیں آئی ہیں اور میں تمہارے ساتھ تھا چلو اب گھروں کو چلو اور بھلا دو اس واقعے کو" اس دن کے بعد مجھے جنوں بھوتوں اور روحوں کی ہمارے ساتھ موجودگی کا مکمل یقین آگیا ہے اور میں دعا دیتا ہوں قربان کو کہ اس نے بروقت شفیق صاحب کو ساتھ لے لیا تھا جس کے علم کی وجہ سے ہم لوگ بچ گئے ورنہ ہم نہ جانے آج کہاں ہوتے۔ مجھے جب بھی وہ بھیانک رات اور وہ دونوں ڈراؤنے چہرے یاد آتے ہیں تو کانپ جاتا ہوں۔

حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی اسلام نگر پاکستان

ایک بے مثال روحانی تحفہ

لوحِ تسخیر لاثانی لوحِ تسخیر لاثانی میں جس آیتِ مبارکہ کی روحانی قوت کام کرتی ہے۔ وہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۲۸ ہے۔ اس آیتِ مبارکہ کے خواص و افعال فیض و برکات بہت زیادہ ہیں۔ ہر جائز مقصد کے حصول کے لئے اس آیتِ مبارکہ کی روحانیت سے مدد لی جاسکتی ہے۔ ذیل میں لوحِ تسخیر لاثانی کا عمل پیش کیا جارہا ہے تاکہ قارئین اپنے جائز مقاصد کے حل کیلئے اس عمل سے استفادہ کرسکیں۔

سورہ توبہ کی آیتِ مبارکہ جو عاملین اور کاملین کے نزدیک آیتِ تسخیر کے نام سے مشہور ہے وہ یہ ہے۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

ترجمہ:۔ لوگو! تم ہی میں سے (ہمارا) ایک رسولؐ تمہارے پاس آچکا ہے (جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ۔ اور اسے تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے۔ ایمانداروں پر حد درجہ شفیق مہربان ہے۔ (توبہ ۱۲۸)

لوحِ تسخیر لاثانی تیار کرنے کا طریقہ آیتِ مبارکہ کے اعداد قمری نکال کر ان میں اپنے نام معہ والدہ اور نام مطلوب معہ والدہ کے اعداد شامل کرکے تمام اعداد کا نقش مربع آتشی خانہ پندرہ سے شروع کرکے پُر کریں۔ جو کہ طبعی اقتار سے پانچواں خانہ ہوگا۔ یہ طریقہ تسخیر کیلئے خوب کام کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خانہ محبت و دوستی حاضری مطلوب اور کسی فرد کو تابع اور مسخر کرنے کے لئے مخصوص ہے۔ یہی نقش لوحِ تسخیر لاثانی ہے۔ لوح سفید پاکیزہ کاغذ پر زعفران و گلاب کی روشنائی سے زہرہ یا مشتری کی ساعتوں میں تحریر کی جائے گی۔ شرفِ قمر کے اوقات میں ساعتِ قمر میں بھی لوح تیار کی جاسکتی ہے۔ مثال سے تفصیلاً تمام طریقہ تحریر کررہا ہوں۔ تاکہ ہر ضرورت مند فائدہ حاصل کرسکے۔ مثلاً فرح دیبا اپنے خاوند زاہد رضا کو تسخیر کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ اطاعت کا دم بھرے۔ مثال صرف طالب مطلوب کے نام سے تحریر کررہا ہوں۔ آپ جب بھی عمل تیار کریں ہر دو نام معہ والدہ کے اعداد شامل کریں۔

آیتِ تسخیر کے اعداد = ۲۸۹۹
طالب فرح دیبا کے اعداد = ۳۰۵
مطلوب۔ زاہد رضا کے اعداد = ۱۰۱۸
کل اعداد = ۴۲۲۲

مربع پُر کرنے کیلئے = ۴۲۲۲ - ۳۰ = ۴۱۹۲ ÷ ۴ = ۱۰۴۸ حاصل تقسیم اور لوحِ تسخیر یہ تیار ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شمکائیل جبرائیل شفقیائیل

اسرافیل

۱۰۵۲	۱۰۵۷	۱۰۶۲	۱۰۵۱
۱۰۶۳	۱۰۵۰	۱۰۵۳	۱۰۵۶
۱۰۴۹	۱۰۶۰	۱۰۵۹	۱۰۵۴
۱۰۵۸	۱۰۵۵	۱۰۴۸	۱۰۶۱

عزرائیل

فقطلشائیل میکائیل نوبیائیل

یا رحیما رحم کر زاہد رضا کو فرح دیبا کا مسخر و مہربان کر

وفق ۴۲۲۲

پس لوحِ تسخیر لاثانی تیار ہوئی ۔ اسے خوشبو لگا کر تہہ کرکے تعویذ

(باقی صفحہ ۱۲۱ پر)

شیخ ذیشان جہلم

آسیب

یہ ایک پرانا گھر تھا۔ سامنے قبرستان تھا۔ ارد گرد دور دور تک کوئی مکان نہ تھا۔ کسی زمانے میں یہاں ایک خاندان آباد تھا۔ اس وقت بادشاہوں کا زمانہ تھا۔ اس خاندان کا سربراہ بادشاہ وقت کا ملازم خاص تھا۔ بادشاہ نے کسی بات پر ناراض ہو کر اس کے پورے خاندان کو رات کے وقت جب سب سو رہے تھے زندہ جلوا دیا تھا سارا خاندان جل کر مر گیا۔ چند دن بعد بادشاہ اور اس کا خاندان بھی پراسرار طور پر ہلاک ہو گیا لوگوں کے کہنے کے مطابق زندہ جلنے والے مظلوموں کی روحوں نے بادشاہ سے انتقام لیا تھا پھر اس گھر میں جو آیا۔ چند دن بعد یہ پراسرار طور پر یا تو ہلاک ہو گیا یا پاگل ہو گیا۔ اس وجہ سے یہ مکان آسیب زدہ مشہور ہو گیا اور لوگ دن کے وقت بھی اس کے قریب پھٹکنے سے گریز کرنے لگے۔ زمانہ جدید میں بھی یہ مکان آسیب زدہ مشہور تھا۔ اصغر اور ساجد دونوں قریبی دوست تھے دونوں کا دنیا میں ایک دوسرے کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ دونوں اکٹھے رہتے تھے اصغر ایک ناول نگار تھا اور ساجد ایک مل میں ملازم تھا۔ دونوں کو ان دنوں کسی الگ تھلگ پرسکون مکان کی تلاش تھی۔ کسی کے بتانے پر انہوں نے یہ مکان دیکھا اور پسند کر لیا۔ مالک مکان نے تین ماہ کا کرایہ ایڈوانس لیا تھا ہر چند کہ لوگوں نے انہیں اس مکان میں رہنے سے منع کیا مگر انہوں نے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے اڑا دیا۔ دس دن بعد دونوں اس مکان میں شفٹ ہو گئے۔ مکان دو منزلہ تھا۔ رنگ گہرا سیاہ تھا۔ یہ دوپہر کا وقت تھا۔ دونوں اکٹھے بیٹھے چائے پی رہے تھے اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ ساجد نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو ایک ادھیڑ عمر آدمی نظر آیا۔ اس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا جناب میں ادھر سے گزر رہا تھا۔ سوچا آپ ہی سے ملتا چلوں۔ ادھیڑ عمر آدمی نے باوقار لہجے میں کہا آیئے جناب اندر آجائیں ساجد نے ایک طرف ہٹ کر اسے راستہ دیتے ہوئے کہا۔ ساجد نے دروازہ بند کر دیا اور اسے لے کر اندر چلا گیا۔ اصغر نے اس سے ہاتھ ملایا اور تینوں صوفے پر بیٹھ گئے ہاں تو جناب میرا نام جمال ہے میں ادھر فیکٹری میں ملازم ہوں۔ آج جلدی چلا آیا۔ آپ سنایئے آپ کا کیا نام ہے جی میرا نام ساجد ہے اور یہ میرا دوست اصغر ہے ساجد نے تعارف کراتے ہوئے کہا اتنے میں اصغر نے چائے بنا کر جمال کو بھی پیش کی جو اس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے قبول کر لی۔ جناب آپ نے اس مکان میں آکر سخت غلطی کی ہے۔ ادھیڑ عمر آدمی بولا۔ کیوں جناب ساجد نے چونکتے ہوئے کہا میں بتاتا ہوں۔ جمال نے کہا شاید آپ یقین نہ کریں لیکن پھر بھی سنئے۔ یہ آج سے تقریباً آٹھ سال پہلے کی بات ہے میں ایک ضروری کام سے قریبی بستی چلا گیا میرے راستے میں یہ قبرستان والا راستہ پڑتا ہے رات کو واپسی پر مجھے ذرا دیر ہو گئی۔ اور میں تقریباً گیارہ بجے وہاں سے نکلا۔ یہاں تک آتے آتے بارہ بج گئے۔ اس وقت قبرستان پر اور خاص طور پر اس مکان پر ہولناک سناٹا طاری تھا میں ذرا دلیر قسم کا شخص واقع ہوا ہوں۔ اس لئے اس وقت چلا آیا ورنہ کسی کمزور دل بندے کا تو تاریکی سے ہی ہارٹ فیل ہو جائے جب میں اس مکان کے سامنے پہنچا تو اچانک میری سائیکل جس پر میں سوار تھا خراب ہو گئی۔ بظاہر اس میں کوئی خرابی نہ تھی۔ مگر سائیکل آگے نہ چل سکتی تھی۔ میں نے مکان کی طرف دیکھا

تو اس کے متعلق مشہور کہانیاں مجھے یاد آنے لگیں۔ میں تجسس میں مبتلا ہو گیا۔ اور ان کہانیوں کی حقیقت جاننے کے لئے ایک رات اس مکان میں گذارنے کا فیصلہ کر لیا۔ مکان کے دروازوں پر کبھی تالا نہیں لگایا گیا۔ میں بیرونی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ مکان دھول مٹی سے اٹا ہوا تھا۔ ادھر ادھر بے شمار جالے لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے کمرے کھول کر دیکھے اور پھر اوپر والی منزل پر چلا گیا۔ قبرستان پر طاری ہولناک سناٹا دل ہلا رہا تھا۔ اوپر والی منزل پر جب میں نے قدم رکھا تو ایک کمرے کی جانب سے کسی کے سسکنے کی آواز ابھری۔ میں حیران ہوا اور خوفزدہ بھی بہر حال میں نے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ کچھ بھی نہ ہوا۔ اب میں نے ذرا ہمت کی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا جناب آپ یقین کریں۔ اندر کا خوفناک منظر مجھے آج تک نہیں بھولا۔ اندر سفید کفن میں لپٹی ایک لاش موجود تھی۔ جسے دیکھتے ہی میرے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ میں نے لاش کو ہلا جلا کر دیکھا اور پھر اس کی آنکھ کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکدم اس کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔ انڈے کی طرح سفید جس میں سیاہی نام کی کوئی شے نہ تھی۔ میں نے یہ دیکھا اور پاگلوں کی طرح چیختا ہوا اس مکان سے باہر بھاگ نکلا۔ اور قبرستان سے تھوڑی دور پہنچ کر بے ہوش ہو گیا پھر میری بستی کے ایک آدمی نے صبح مجھے گھر پہنچایا۔ میں ایک ماہ مسلسل بیمار رہا۔ آپ بھی اگر اس مکان کو چھوڑ دیں تو فائدے میں رہیں گے۔ لیکن یہ آپ کا وہم بھی تو ہو سکتا ہے۔ اصغر نے کہا۔ نہیں جناب سو فیصد حقیقت ہے اچھا اب مجھے اجازت دیں۔ خدا آپ کو اپنی امان میں رکھے۔ یہ کہہ کر وہ آدمی رخصت ہو گیا ساجد اسے دروازے تک چھوڑنے گیا۔ واپس آکر ساجد نے اصغر سے اس کہانی کے متعلق بات کی۔ جب کوئی بات دونوں کی سمجھ میں نہ آئی تو دونوں ہنس پڑے۔ ساجد نے ہنستے ہوئے کہا۔ آجکل کے زمانے میں یہ باتیں حماقت لگتی ہیں چھوڑو آؤ باہر چلتے ہیں۔ یہ آدھی رات کا وقت تھا۔ مکان اور اس کے ارد گرد موجود قبرستان پر ہولناک سناٹا طاری تھا۔ چاند کی مدھم روشنی ماحول کو اور زیادہ پر اسرار بنا رہی تھی۔ اس سناٹے اور ویرانی میں اچانک ایک مدھر اور میٹھی سی بانسری نما آواز ابھری۔ اصغر اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہا تھا اس میٹھی آواز سے وہ بیدار ہو گیا۔ اس نے دھیان سے اس آواز کو سنا اور پھر حیران ہوا کہ اتنی رات گئے اس ویرانے میں یہ آواز کہاں سے ابھر رہی ہے اس نے بستر سے اتر کر جوتے پہنے اور کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر مکان کا بیرونی دروازہ بھی کھول کر باہر نکل آیا۔ اور ارد گرد نگاہ دوڑائی۔ ہر طرف ہولناک سناٹا طاری تھا۔ وہ چلتا ہوا قبرستان میں داخل ہو گیا۔ میٹھی آواز آنا اچانک بند ہو گئی۔ اور کسی کے چیخنے کی دردناک آواز ابھری۔ اصغر نے قدم بڑھائے اور آواز کی سمت چلنے لگا۔ دو تین دفعہ چیخ کی آواز ابھری پھر اچانک یہ آواز کسی کی ہلکی سسکیوں میں تبدیل ہو گئی۔ اصغر چلتا ہوا اس درخت کے پاس پہنچ گیا جہاں اس کے خیال کے مطابق آواز کا شبہ موجود تھا دفعتاً اصغر کو خوف محسوس ہوا اور اسے یہاں کے متعلق مشہور کہانیاں یاد آنے لگیں۔ وہ واپس مکان کی جانب چل پڑا۔ ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ کسی کے ہنسنے کی آواز آنے لگی۔ اصغر نے خوف زدہ انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر خوف سے تھوک نگل کر رہ گیا۔ اس کے دائیں طرف چند فٹ کے فاصلے پر ایک جھونپڑی نہ جانے کہاں سے نمودار ہو گئی تھی۔ جھونپڑی میں سے کسی دیے کی ہلکی ہلکی روشنی ابھر رہی تھی۔ اصغر نے بھاگنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھی عورت برآمد ہوئی جو آہستہ آہستہ اصغر کی طرف آنے لگی۔ اصغر اپنی جگہ سے ایک قدم بھی نہ ہل سکا بوڑھی عورت اصغر کے قریب آکر رک گئی اور پھر عجیب سی آواز میں پوچھا یہاں کیوں آئے ہو۔ اصغر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بھاگنا چاہتا تھا لیکن بھاگ نہ سکا۔ عورت نے اچانک ایک قہقہہ لگایا اور مکروہ آواز میں بولی تو کیا جواب دے گا تو تو یہاں سے ہل بھی نہیں سکتا دیکھ میں کیا ہوں۔ اصغر کے دیکھتے ہی دیکھتے بوڑھی کی شکل تبدیل ہوتی گئی اور ایک اتنی ہولناک اور مکروہ چیخ ابھری کہ اصغر بھی چیخنے لگا۔ بڑھیا کی شکل نہایت ڈراؤنی ہو چکی تھی۔ اچانک اصغر چیختا ہوا واپس بھاگا۔ بوڑھی عورت وہیں کھڑی قہقہے لگاتی رہی۔ مکان کے بیرونی دروازے سے اندر داخل ہو کر وہ ساجد کے کمرے کی جانب چلا گیا کیونکہ اسے سخت خوف محسوس ہو رہا تھا۔ اصغر نے ساجد کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھا تو بڑھ کر اندر داخل ہو گیا اور یکدم ٹھٹک کر رک گیا۔ ساجد بے جان پڑا تھا جھونپڑی کے باہر نظر آنے والی مکروہ بڑھیا اس کی گردن پر جھکی ہوئی تھی۔

باقی ص۱۴۴ پر

قصہ اندھیری رات کا

ایاز علی

یہ ۱۹۹۶ء کا ذکر ہے میں اور میرا ایک قریبی دوست شہر سے کسی کام کے سلسلے میں دیر سے لوٹے تھے رات بہت ہو چکی تھی راستے میں ایک بہت پراسرار قبرستان تھا اس کے علاوہ کوئی رستہ نہیں تھا کیونکہ چاروں طرف جھاڑیاں اور درخت تھے راستے کا کوئی وجود ہی نہیں تھا جب ہم قبرستان سے گزر رہے تھے کہ عین ہمارے پیچھے کسی نے ہمیں پکارا لیکن آواز جانی پہچانی تھی ہم دونوں بوکھلا گئے اور پیچھے کی طرف دیکھا لیکن جو ہم نے منظر دیکھا وہ ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے کافی تھا۔ کیونکہ وہ آدمی جو ہم نے دیکھا وہ تو تین دن پہلے مر چکا تھا اس کی موت بھی پراسرار ہی تھی ہم نے بھاگنا شروع کر دیا ہم تھوڑا ہی بھاگے تھے کہ اچانک وہ آدمی پھر ہمارے سامنے آ گیا اور اس وقت بہت خوفزدہ تھا ہم دونوں ہی بیہوش ہو گئے جب ہمیں ہوش آیا تو ہم چکرا کر رہ گئے کیونکہ جہاں ہم دونوں جہاں تھے وہ جگہ ہم نے پہلی بار دیکھی تھی ایک بڑی حویلی تھی جس میں جالے اور چمگادڑوں کا تو بس راج تھا چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا حویلی کے فرش پر مٹی کے ڈھیر تھے اور بس کچھ بھی نہ تھا دونوں اٹھے دروازے کی طرف بڑھے ہم نے مشکل سے دو قدم ہی بڑھائے تھے کہ اچانک ایک چیخ حویلی میں گونجی ہم پسینے سے شرابور ہو گئے پیچھے کی طرف دیکھا تو ایک انسانی ڈھانچہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے ہم بھاگے دروازے کی طرف لیکن دروازہ جیسے تھا ہی نہیں کہیں سے بھی باہر نکلنے کی کوئی جگہ نہیں تھی ہم نے آیت کریمہ کا ورد شروع کر دیا وہ ڈھانچہ اچانک غائب ہو گیا اور ہم ادھر ہی فرش پر بیٹھ گئے کچھ باہر نکلنے کی ترکیبیں سوچنے لگے

ہم دونوں ایک نتیجے پر پہنچ گئے دیوار کو توڑا جائے لیکن کس چیز سے ادھر ادھر ڈھونڈنے کی کوشش کی اچانک ہمیں ایک لوہے کی میخ مل گئی اندر اتنا گھپ اندھیرا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح دیکھ نہیں پا رہے تھے ہم نے دیوار کو کریدنا شروع کیا بس تھوڑا ہی کریدا تھا کہ جس جگہ ہم نے کریدا تھا اس جگہ آگ لگ گئی ہم دونوں پیچھے ہٹ گئے جب آگ بجھی تو وہ دیوار جیسے پہلے تھی ویسی تھی ہم نے پھر اس کے بعد کافی کوششیں کی لیکن کچھ بھی نہیں ہوا جہاں سے دیوار توڑیں وہاں آگ لگ جاتی پھر ہم زندگی سے ہاتھ اٹھا کر ایک کونے میں فیاض اور میں بیٹھ گئے یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ رات ہے یا دن کیونکہ حویلی میں روشنی نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ نہ دروازہ نہ دریچہ مطلب کہ کوئی چیز نہیں تھی ہم کافی دیر بیٹھے رہے کہ ہمارے پیچھے کی طرف سے کوئی آہٹ ہوئی تو ہم بوکھلا گئے جب مڑ کر دیکھا تو دو انگارے نظر آئے ہم وہاں پھر آیت کریمہ کا ورد کرنے لگے وہ انگارے ہم سے کچھ ہی فاصلے پر رک گئے اور تیز ہوا کا ایک جھونکا ہم سے ہوتے ہوئے گزر گیا پھر ایک زوردار قہقہہ گونجا اور پھر اچھی خاصی روشنی پھیل گئی ہم نے دیکھا کہ ایک خونخوار بلا ہمارے سامنے کھڑی ہے لیکن اس کا قد اتنا لمبا تھا کہ وہ حویلی کی چھت کو چھو رہی تھی چہرہ تو نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اس کا جسم جلے ہوئے پلاسٹک سے مختلف نہیں تھا وہ ہم کو کہنے لگی اب آپ ہمارے قبضے میں ہو جب تک آپ لوگ ہماری شرطیں نہیں پوری کر دو گے ہم آپ کو باہر نہیں جانے دیں گے اماوس کی رات کو آپکو شیطان دیوتا کی بھینٹ

چڑھایا جائیگا میں نے اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے اس سے پوچھا کیا ہیں تمہاری شرطیں اس نے کہا ہماری صرف دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ انڈمام جنگل سے آپ دونوں کو ایک ڈھانچا لانا ہے جو اس وقت چنڈال دیو کے قابو میں ہے کافی جنات پہریداری کر رہے ہیں دوسری شرط یہ ہے کہ کوہ کاف سے آپ کو ایک مجسمہ اٹھانا ہے جو ایک کالے ناگ کی زیر نگرانی میں ہے وہاں بھی کافی جنات اور چڑیلیں نگرانی کر رہی ہیں یہ کام آپ کو صرف دو دن میں کرنا ہے اگر کر گئے تو آپ کو آزاد کر دیا جائیگا اگر نہیں کر پائے تو آپ یہاں سے کبھی نہیں جا پائیں گے میں نے اس عفریت سے پوچھا وہاں ہم پہنچیں گے کیسے اس نے کہا وہاں آپ کو ہمارا ایک مخصوص آدمی ہے جو پہنچا دے گا آیئے آپ کو ان سے ملواتے ہیں ہم اس بلا کے پیچھے پیچھے چلنے لگے وہ ہمیں ایک کمرے میں لے آئی وہاں تو دنیا ہی عجیب تھی کمرہ روشن تھا قالین فرش پر بچھے ہوئے تھے ہم دونوں بیٹھ گئے کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا اس کو اس بلا نے کہا کہ ان کو آج رات انڈمام جنگل کے قریب چھوڑ آؤ اور اس کے بعد جب وہاں سے لوٹیں تو انہیں کوہ کاف لے جانا پھر وہ ایک قہقہے کے ساتھ غائب ہو گیا وہ آدمی عام انسانوں جیسا تھا اس نے ہمیں کھانا دیا ہم نے کھانا کھایا اور انتظار کرنے لگے انڈمام جنگل جانے کا ہم انتظار میں بیٹھے تھے کہ وہ آدمی آ گیا اور کہنے لگا آپ لوگ تیار ہیں تو چلو وہ آگے اور ہم اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے دو گھنٹے تک ہم مسلسل شمال کی طرف چلے اور وہاں ایک کھنڈر تھا جس میں ہم تینوں داخل ہوئے اس نے ہمیں اشارہ کیا آپ یہاں بیٹھیں میں آتا ہوں تھوڑی دیر بعد وہ آیا کچھ پڑھنے لگا ہمارے اوپر تھوڑی دیر کے بعد ہم نے اپنے آپ کو اڑتے ہوئے محسوس کیا تھوڑی دیر میں ہم ایک پراسرار دنیا میں داخل ہو گئے اور وہ آدمی بھی ہمارے ساتھ تھا اور کہنے لگا اب میری ڈیوٹی ختم ہے اب آپ جانیں آپ کا کام جانے لیکن اتنا ضرور خیال رکھنا یہاں قدم قدم پر چڑیلیں ہیں اور وہ یہ کہہ کر چلا گیا اب ہم خیال کس کا رکھیں ہمارے پاس تو کوئی بھی چیز نہیں تھی ہم وہاں ہی کھڑے تھے کہ ایک ٹولہ خوبصورت لڑکیوں کا آ دھمکا۔ اور وہ لڑکیاں ہمیں کہنے لگی آؤ ہم آپ لوگوں کے لئے ہیں ہم نے آپ کو یہاں بلایا ہے آؤ اتنا دور کیوں کھڑے ہو ہم دونوں سمجھ گئے تھے کہ یہ چڑیلیں ہیں ہم نے آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا اچانک وہ بدصورت بن گئیں اور ہمارے اوپر پتھر برسانے لگیں ہم دونوں بے ہوش ہو گئے جب ہمیں ہوش آیا تو ہمارے گرد ایک کالا ناگ تھا جو ہمیں اپنے حصار میں لئے بیٹھا تھا اور ہمارا تو بس دم نکلنے والا تھا کہ ایک بوڑھا آدمی آ گیا جس کے چہرے سے نور جھلک رہا تھا اور اس نے کچھ پڑھا وہ کالا ناگ آگ میں تبدیل ہو کر ختم ہو گیا اور درویش نے ہم کو کہا بیٹے اب فکر نہ کرو میں آ گیا ہوں آپ کی مدد کے لئے آپ بہت بری طرح پھنس گئے ہو جس نے آپ کو قبضے میں کر رکھا ہے وہ ایک بدروح ہے وہ بہت ظالم بدروح ہے اس کی صرف یہ چال ہے وہ آپ لوگوں کو مارنا چاہتے ہیں آپ اس کی شرائط پوری کروگے تو بھی آپ کو مار ڈالے گا وہ صرف اماوس کی رات آپ کو شیطان کی بھینٹ چڑھائے گا اب آپ کو کوئی خطرہ نہیں میں آپ کو یہ تعویذ دیتا ہوں اسے پہن کر آپ مغرب کی طرف جاؤ تھوڑا ہی دور جاؤ گے اپنے آپ کو اپنے گاؤں میں پاؤ گے لیکن پیچھے کی طرف مت دیکھنا رہی بات اس بدروح کی جس نے آپ کو قبضے میں کیا ہے اس سے آپ بے فکر رہیں میں اس سے نبٹ لوں گا ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور تیزی کے ساتھ بھاگنے لگے تھوڑی ہی دیر ہم بھاگے تھے کہ ہم نے محسوس کیا کہ ہم اسی راستے پر ہیں جس پہ نے وہ آدمی دیکھا تھا جو تین دن پہلے مر چکا تھا ہم مسلسل بھاگ رہے تھے جب گھر پہنچے تو گھر والوں نے کہا آپ کیوں بھاگ رہے ہیں ہم نے سارا قصہ ان کو سنایا اور پوچھا ہمیں کتنے دن ہو گئے ہیں گھر سے نکلے تو انہوں نے کہا کہ آپ تو آج صبح شہر گئے تھے اور رات کو لوٹے ہو ہم نے کہا کہ ہمیں تو پانچ دن گزر گئے ہیں بس ہم سمجھ گئے تھے کہ یہ سب جنات کا چکر تھا اس کے بعد رات کو وہاں سے کوئی نہیں گزرتا۔

بقیہ: آسیب

اور خون چوس رہی تھی۔ بس اتنا دیکھتے ہی اصغر چیخا اور پھر مسلسل چیختا ہوا مکان سے باہر نکل گیا وہ شاید پاگل ہو چکا تھا۔ وہ مکان سے دور بھاگنے لگا۔ ہولناک چیخوں، قہقہوں اور رونے کی آوازوں نے دور تک اسکا تعاقب کیا۔

کفن

انجم عبدالخالق

جب سے عامر کو شہر میں نوکری ملی تھی گاؤں کا رخ کرنا تو اس نے تقریباً چھوڑ ہی دیا تھا۔ سالوں ہو جاتے تھے اسے ماں باپ کی صورت دیکھے بغیر۔ لیکن وہ بھی کیا کرتا ملازمت ہی کچھ ایسی تھی کم چھٹیاں ملتی تھیں اور وہ بیوی بچوں کے درمیان گزر جاتی تھیں۔ ماں باپ تو اس کی صورت کو ہی ترس جاتے تھے۔ اس دفعہ تو اسے کافی عرصہ بیت گیا تھا گاؤں گئے ہوئے لہٰذا عامر نے گاؤں جانے کا پکا پروگرام بنا لیا۔ بچوں کے اسکول کا مسئلہ تھا۔ اس لئے وہ اکیلا ہی نکل پڑا۔ موسم بہت ہی خوشگوار تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ بھینی بھینی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ کار ڈرائیو کرنے میں بھی اسے بہت لطف آ رہا تھا۔ گاؤں کی طرف دو راستے جاتے تھے ایک طویل اور دوسرا مختصر تھا۔ موسم اچھا پاکر عامر نے اپنی گاڑی طویل راستے کی جانب موڑ لی۔ پھر اسے اپنی بے وقوفی پر غصہ بھی آیا کہ اس نے طویل راستہ کیوں چنا۔ کیونکہ وہ پہلے ہمیشہ شارٹ کٹ راستے کا ہی انتخاب کیا کرتا تھا۔ بہرحال اس نے اب اسی راستے پر آگے بڑھنے کی ٹھان لی۔ موسم بھی اب اپنا رنگ بدلنے لگا تھا تیز ہوا کے ساتھ مٹی بھی اڑنے لگی تھی جو آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔ راستہ بہت سنسان ہوتا جا رہا تھا۔ پھر رات کے اندھیرے بھی تیزی سے بڑھنے لگے تھے اور گاؤں ابھی کافی دور تھا۔ گاڑی بھی اب رک رک کر چلنے لگی تھی۔ پیٹرول ٹنکی میں ڈلوانا ہی بھول گیا تھا۔ بھوک بھی بہت شدید لگ رہی تھی۔ جو تھوڑا بہت کھانے کا سامان اس نے گاڑی میں رکھا تھا وہ پہلے ہی ختم کر چکا تھا۔ گاڑی اب بند ہو چکی تھی۔ باہر آندھی چل رہی تھی ہر طرف مٹی ہی مٹی تھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ دو گھنٹے عامر کو گاڑی میں ہی گزارنے پڑے جب ذرا آندھی رکی۔ تو اس نے گاڑی سے قدم باہر نکالا۔ ابھی بھی کچھ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہاں دور کہیں سے ہلکی ہلکی گانے بجانے کی آوازیں ضرور آ رہی تھیں۔ جیسے کہیں شادی بیاہ کے موقع پر لڑکیاں گانا بجانا کر رہی ہوں۔ عامر آواز کی سمت بڑھنے لگا۔ اب اسے رنگ برنگی روشنی سے سجا مکان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ مکان کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ آمد و رفت جاری تھی باہر ایک شامیانہ لگا ہوا تھا جہاں سے لوگوں کے ہنسنے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ عامر نے مکان کے اندر جھانکا تو دیکھا بہت سی لڑکیاں گانے گا رہی تھیں۔ کچھ لڑکیاں خوبصورت رقص پیش کر رہی تھیں۔ بڑی بوڑھی عورتیں ہنس ہنس کر تالیاں بجا رہی تھیں ایک کونے میں گھونگٹ کر لئے سمٹی ہوئی ایک نازک سے لڑکی بیٹھی تھی وہ یقیناً دلہن تھی عامر نے سوچا کہ اس طرح زنان خانے میں جانا ٹھیک نہیں مجھے مردوں میں بیٹھنا چاہیئے اس لئے وہ شامیانے میں داخل ہو گیا یہاں بہت سی کرسیوں پر لوگ براجمان تھے سامنے ایک اسٹیج بنا تھا جس پر چند بزرگ اور ایک دولہا بیٹھا تھا۔ سب افراد خوش گپیوں میں مشغول تھے ایک کرسی خالی دیکھ کر عامر بھی بیٹھ گیا۔ سب عمدہ لباسوں میں ملبوس تھے مگر نہ جانے کیوں انکی شکلیں اڑی اڑی ویران اور آنکھیں وحشت زدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ کوئی شخص عامر کی طرف متوجہ نہیں ہو رہا تھا سب اپنی باتوں اور کاموں میں مصروف تھے۔ عامر کو اس بن بلائی شادی میں آنا اچھا تو نہیں لگ رہا تھا مگر کوئی اور چارا بھی تو نہیں تھا اس ویرانے میں ایک ہی تو وہ پر رونق جگہ نظر آئی تھی۔ جب عامر نے دیکھا

کر کوئی اس کو خاطر میں ہی نہیں لا رہا تھا تو اس نے سوچا مجھے بھی تو وقت ہی گزارنا ہے کوئی بولے تو نہ سہی بس اسے تو کھانے کیلئے بے صبری سے انتظار تھا۔ اتنے میں ایک عورت اسٹیج پر بیٹھے ہوئے بزرگ کے کان میں کچھ کہنے لگی اس کے بعد بزرگ اٹھ کھڑے ہوئے اور عورت کے پیچھے چل پڑے عامر بھی بزرگ کے پیچھے ہو لیا کہ چلو ان بزرگ سے ہی دو چار باتیں ہو جائیں گی۔ وہ عورت بزرگ کو ایک بڑے کمرے میں لے گئی جہاں کچھ سامان سجا ہوا تھا اچھا تو یہ جہیز ہوگا عامر دلچسپی سے دیکھنے لگا اتنے خوبصورت لباس سجے ہوئے تھے کہ آنکھ نہ ٹھہرے ہر لباس ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔ اسقدر محنت سے ان ملبوسات پر کڑھائی کی گئی تھی اور اس سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت اور نفاست سے سلائی کی گئی تھی۔ پھر چوڑیاں، جوتیاں اور زیورات بھی بہت زبردست اور معیاری تھے۔ عامر ایک ایک چیز غور سے دیکھتا رہا اور نہ جانے وہ عورت اور بزرگ کب کمرے سے چلے گئے پتا ہی نہ چلا۔ عامر بھی جلدی سے کمرے سے باہر نکل آیا اب کھانوں کی خوشبوئیں عامر کو بیتاب کر رہی تھیں میزوں پر مزیدار اور خوشبودار کھانے سجنے لگے سب لوگ کھانوں پر ٹوٹ پڑے عامر نے بھی پلیٹ بریانی سے بھر لی مگر بریانی میں کچھ ذائقہ ہی نہیں تھا لگ رہا تھا بالکل پھیکی پانی تھی۔ ذرا سا رائتہ دینا بھائی عامر نے برابر والے شخص سے کہا مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ عجیب آدمی ہے عامر منہ ہی منہ میں بڑ بڑانے لگا۔ خود ہی رائتہ بڑھ کر اٹھایا اور بریانی میں ڈال کر کھانے لگا بریانی کے ذائقے میں کوئی فرق نہ آیا۔ عجیب پھیکی اور نہایت بدمزا قسم کی بریانی ہے عامر نے بلند آواز میں کہہ ہی دیا۔ سب نے ایک ساتھ عامر کی طرف دیکھا جو لوگ کھانے میں مشغول تھے اُف خدایا اتنی بھیانک صورتیں کسی کی آنکھیں ابل کر باہر نکلی ہوئی تھیں کسی کے چہرے پر گوشت نام کی چیز نہیں تھی کسی کا آدھا سر ہی غائب تھا۔ عامر کے ہاتھ سے بریانی کی پلیٹ چھوٹ گئی اور اس نے سرپٹ دوڑ لگا دی۔ پیچھے سے مسلسل ہنسنے اور قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ارے بریانی تو کھاتے جاؤ، اچھا چلو ذرا سی کھیر ہی چکھ لو۔ عامر نے دل ہی دل میں قرآنی آیات کا ورد کرنا شروع کر دیا کچھ دور جا کر آوازیں بلند ہو گئیں کافی دور ایک کچا پکا سا مکان دکھائی دیا جس میں ایک بلب جل رہا تھا اب عامر کی جان میں جان آئی وہ بھاگتا ہوا اس جھونپڑی نما مکان میں جا گھسا۔ اندر ایک بوڑھی عورت مشین سے سلائی کر رہی تھی۔ میں اندر آ سکتا ہوں، عامر نے بدحواسی میں پوچھا بوڑھیا کا اشارہ کیا عامر فوراً چارپائی پر بیٹھ گیا اور وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اماں معلوم ہے میرے ساتھ کیا ہوا وہ وہاں شادی ہو رہی تھی مگر وہ شادی نہیں تھی وہ تو پتا نہیں کون تھے عامر کہنا کچھ چاہ رہا تھا مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی بڑھیا گردن کے اشارے سے جواب دے رہی تھی وہ کوئی کپڑا نہایت محنت اور توجہ سے سی رہی تھی عامر کے جب حواس قابو میں آئے تو وہ بولا معاف کرنا اماں آپ کچھ سینے میں مصروف ہیں میں نے آپکو پریشان کر دیا اتنی رات کو آپ کیا سی رہی ہیں۔ بوڑھیا مسکرائی اور گردن اٹھا کر عامر کی طرف دیکھا اور بولی تیرا کفن سی رہی ہوں۔ عامر کی چیخ نکل گئی اس کی آنکھیں خون کی طرح لال ہو رہی تھی اور ان میں سے خون ٹپک رہا تھا چہرہ ایک دم سفید تھا اور دانت بالکل کالے اور گندے تھے عامر نے وہاں سے بھی دوڑ لگا دی اس کا دماغ بالکل کام نہیں کر رہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ چیختا اور روتا ہوا جا رہا تھا اتنے میں اسے گاڑی آتی دکھائی دی اس نے گاڑی کو ہاتھ دے کر روکا۔ اور گاڑی میں بیٹھے افراد کی شکلوں کو غور سے دیکھا۔ وہ بالکل خوفناک نہ تھے عام انسان تھے بھولی بھالی صورتوں والے عامر نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی کہانی سنائی پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے جلدی سے دروازہ کھولا اور عامر کو اندر بیٹھا لیا اور بولا گھبراؤ نہیں تم مجھے بتاؤ کیا ہوا۔ عامر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ آدمی بہت ہمدرد تھا اس نے عامر کو اپنے سینے سے لگا لیا اور اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے لگا عامر کو بہت سکون مل رہا تھا لیکن کچھ دیر بعد اس کے سر میں کچھ چیز چبھنے لگی۔ عامر نے گھبرا کر اس شخص کو دیکھا وہ تو صرف ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ تھا۔ عامر وہیں بے ہوش ہو گیا صبح فجر کی آذان ہو رہی تھی عامر کی آنکھ کھلی تو وہ مسجد کے پاس پڑا ہوا تھا اور مسجد کے مولوی صاحب اس کے اوپر پانی چھڑک کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کون ہو بیٹا تمہیں تو سخت بخار ہے۔ مولوی صاحب نے عامر سے کہا عامر نے بڑی

مشکل سے گاؤں کا پتا بتایا مولوی صاحب نے چند لوگوں کو عامر کے ساتھ بھیج دیا۔ عامر دو دن تک بے ہوش رہا بخار بھی بہت سخت تھا۔ ایک ہفتے میں جب اس کی طبیعت سنبھلی تو اس نے اپنی آپ بیتی سنائی۔ لوگوں نے بتایا ایسے واقعات پہلے بھی بہت سے لوگوں کے ساتھ پیش آچکے ہیں۔ دراصل کافی عرصہ پہلے کچھ دور ایک گاؤں آباد تھا وہاں ایک بڑھیا رہتی تھی اس کی ایک بیٹی تھی اور شوہر زندہ نہیں تھا وہ کپڑے سی کر گزارا کرتی تھی اپنی بیٹی کی شادی کے لئے بھی اس نے خود ہی کپڑے تیار کئے تھے جو کچھ بچا کر رکھا تھا سب بیٹی کی شادی میں لگا دیا تھا مگر عین شادی والے روز لڑکے والوں نے نقد روپے مانگے بیچاری غریب بڑھیا نقد روپے کہاں سے لاتی وہ بھی تھوڑے بہت نہیں بلکہ پندرہ بیس ہزار روپے بڑھیا نے بہت منت سماجت کی مگر لڑکے والوں نے ایک نہ سنی اور بارات واپس لے گئے بڑھیا تڑپتی اور سسکتی رہ گئی۔ بڑھیا کی بیٹی لوگوں کے طعنوں اور صدمے سے بیمار رہنے لگی اور ایک دن مر گئی۔ بڑھیا پاگل ہوگئی ہر وقت سلائی کی مشین پر بیٹھی کچھ نہ کچھ سیتی رہتی اور کہتی رہتی میں تو دولہا کا کفن سی رہی ہوں میں تو زرینہ کا کفن سی رہی ہوں پھر تو جو بھی اس کے پاس جاتا وہ کہتی میں تو تیرا کفن سی رہی ہوں وہ بالکل پاگل ہو چکی تھی ایک دن سلائی کرتے کرتے مرگئی۔ اب تو یہ گاؤں بھی نہیں رہا سیلاب میں ایک روز بہہ گیا تھا اب وہاں پر قبرستان واقع ہے مگر عامر نے کہا کہ وہ جہاں گیا تھا وہاں کوئی قبرستان نہ تھا۔ پھر عامر اپنے والد اور چند لوگوں کے ہمراہ اسی جگہ گیا وہاں سے اسے اپنی گاڑی بھی مل گئی مگر وہ جگہ اب ایک قبرستان تھی وہاں کوئی مکان نہ تھا بلکہ چاروں طرف قبریں ہی قبریں تھیں۔ عامر کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ وہاں پہلے بھی آچکا ہے۔ اب اس واقعہ کو کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر جب بھی اسے یاد آتا ہے جھرجھری سے آنے لگتی ہے۔

فالنامہ حروف تہجیہ

قواعدِ جفر سے یہ فالنامہ تعلق رکھتا ہے۔ استاذان فن اور بلند پایہ حضرات تمام خیر و شر اسی سے معلوم کیا کرتے ہیں لیکن معمولی استعداد والا بھی اگر بشرائط ذیل کام لے گا تو اپنے مدعا سے ضرور قریب ہوگا اور کارِ دشوار میں مددگار ثابت ہوگا۔ شرائط یہ ہیں۔

(۱) بغیر اہم اور شدید ضرورت کے نہ دیکھے۔

(۲) جسم، لباس اور مکان پاک ہو۔

(۳) باوضو صدق نیت سے دوگانہ نمازِ نفل اول پڑھے۔ ہر رکعت میں تین بار قل ہو اللہ پڑھے بعد میں یَا مُبِیْنُ یَا ہَادِیُ یَا عَلِیْمُ یَا فَتَّاحُ سات سات بار مع بسم اللہ کے پڑھے اور آنکھ بند کرکے دائرہ میں کسی حرف پر اپنی کلمہ کی انگلی رکھے۔

(۴) دوپہر سے پہلے ۱۲ بجے تک سمت مشرق میں۔ دوپہر کے بعد مغرب تک سمت مغرب اپنا منہ کرے۔

(۵) رات کے وقت۔ وقت زوال۔ آندھی زلزلے کے دن یا بروقت کوئی حادثہ یا علامت مکروہ سامنے آجائے تو دوسرے وقت پر ملتوی کردے۔

(۶) کچھ خیرات و صدقہ اسی وقت یا بعد میں فقراء و مساکین کو ضرور دیدے۔

(۷) جو اسمائے شریف ہر حرف کے سامنے لکھے ہیں ان کو اپنے نام کے اعداد میں شامل کرکے پڑھا کرے یقیناً کامیابی ہوگی وسوسہ، عدم اعتمادی نہ کرے وہم و شک و کم ہمتی عین بدنصیبی ہے۔ کفر نام ہے شک و شبہ کا۔ توبہ کرے۔

ا اے صاحب فال تیرا وقار و مرتبہ بلند ہے۔ دل غنی ہمت بلند رکھ۔ مایوس نہ ہو کہ تیرے بگڑے کام سب درست ہونگے۔ دوسروں کے سہارے اور قول پر بھروسہ نہ کر۔ اپنا تمام کام اپنے ہاتھ میں رکھ ۲۲ یوم کی مشکل اور باقی ہے۔ پھر نصیبہ کھل جائے گا یَا اَللّٰہُ یَا اَحَدُ اسمار شریف کا ہر روز صبح و شام ذکر شروع کردے سستی لالچ سے بچکر۔

ب اے صاحب فال تیرا خیال بڑا ہے۔ کوئی نیا کام شروع کرنا چاہتا ہے لیکن تیرا ساتھی تجھ سے چھوٹ گیا ہے قیمت بہت اچھی ہے۔ خدا تیری مدد کریگا دو ماہ کی سختی کچھ باقی ہے مال و زر، آل اولاد، عزت و آرام صحیح نصیب ہوگا۔ یَا بَاقِیُ یَا بَدِیْعُ یَا بَاسِطُ ہر روز صبح و شام پڑھ کے تو دیکھ ۱۱۳ ۸۶ ۷۲ نجاست اور جھوٹ سے دہن پاک رکھ کر۔

ج اے صاحب فال تو اپنوں سے دور ہو چکا ہے، ساتھیوں سے بچھڑ چکا ہے، کام خراب ہو چکے ہیں لیکن استقلال رکھ تین ماہ بعد سے وقت موافق آرہا ہے ہر مراد پوری ہوگی۔ پہلے کوئی دوست ملے گا۔ یَا جَامِعُ یَا جَلِیْلُ یَا جَوَّادُ یَا جَبَّارُ
۱۱۴ ۷۳ ۱۴ ۲۰۶

ہر روز صبح وشام پڑھا کر زمانہ موافق ہوگا۔ بہت سکھ ملے گا عبادت طہارت کو رفیق زندگی بنالے۔

د اے صاحب فال تجھے مال کی بہت ضرورت ہے۔ قرضہ مصارف زندگی اور ناگہانی خرچ سے پریشان ہے فقراء مساکین کی خبر لے۔ مہمان ومسافر کی خدمت کر نفع ہوگا۔ ۴ ماہ یا چار ہفتہ انتظار کر فراخی ملے گی۔ ترقی پائیگا۔ مراد پوری ہوگی یَا دَیَّانُ یَا دَلِیْلُ الْمُتَحَیِّرِیْنَ ہر روز صبح وشام پڑھا کر کامیاب ہوگا۔ نااہل اور فاسق آدمیوں کی صحبت سے دامن بچا۔

ہ اے صاحب فال تیرا مرتبہ بلند ہے۔ حکومت، دولت، عزت چاہتا ہے دشمنوں کا زور ہے فکر نہ کر دو ہفتہ میں عروج کامل ہوگا۔ فقراء ومساکین محتاج ومسافر کی خدمت کیا کر مدد ملے گی۔ غیب سے سامان ہوں گے۔ یَا هَادِیْ ہر روز صبح و شام پڑھا کر پچھلی رات کو دعا کرتا رہ۔ باوضو رہا کر۔

و اے صاحب فال تجھے رزق روزی مال ودولت کی شب وروز فکر کمزور کر رہی ہے۔ سخاوت کر حقداروں کا حق پورا کر دیا کر ۲۶ دن میں راحت نصیب ہوگی۔ یَا وَهَّابُ ہر روز صبح وشام پڑھا کر سستی اور پرائے بھروسہ کو ترک کردے۔

ز اے صاحب فال تجھے قرضہ اور روزی کی قلت سے عزت میں ترقی درکار ہے۔ یَا عَزِیْزُ یَا مُعِزُّ ہر روز پڑھا کر غصہ اور بخل کی عادت چھوڑ دے رزق باعزت نصیب ہوگا۔ سات روز بعد سے عروج شروع ہوجائے گا۔

ح اے صاحب فال تیرے معاملات کمزور ہوگئے ہیں معاش کی تنگی ہے۔ حاسدوں کا زور ہے انشاء اللہ امیدیں پوری ہونگی۔ ۲ ماہ کی دیر ہے۔ صبر وحلم اور محنت وتدبیر سے کام لے۔ قرضہ اور فضول خرچ سے احتیاط کر کام درست ہوں گے۔ یَا حَیُّ یَا حَسِیْبُ یَا حَمِیْدُ ہر روز پڑھا کر غفلت اور پرائی امید نہ کر۔ رزق وسیع ملے گا عزت نصیب ہوگی۔

ط اے صاحب فال تیری فکر بڑی ہے محبت ومروت کا مزاج ہے۔ تیرا رفیق اور محبوب تجھے یاد آتا ہے۔ ۹ ہفتہ صبر کر محبوب ملے گا۔ اور مرض سے نجات ملے گی۔ روزگار درست ہوگا۔ یَا طَاهِرُ ۲۱۵ یَا مُحِیْطُ ۶۷ ہر روز پڑھا کر طہارت اور سچائی کو اختیار کر۔ صدقہ بھی دے۔

ی اے صاحب فال تیرا ارادہ منتشر ہے۔ پراگندہ نہ ہو بگڑا کام درست ہوگا۔ روزگار کی ترقی چاہتا ہے۔ سکھ درکار ہے یَا مُحْیِیْ ۵۸ صبح وشام پڑھا کر زیادہ سوتا، بولنا، گھومنا ترک کردے برکت ہوگی۔ سربلندی واستقلال نصیب ہوگا۔ مظلوم کی حمایت کرتا رہ دو تین ہفتے کچھ سختی ہے۔ صبر سے گزار دے۔

ک اے صاحب فال تیرا مال ضائع ہوگیا ہے۔ دوستوں میں عزت چاہتا ہے۔ مشکلات سے نجات درکار ہے یَا کَافِیْ ۱۱۱ یَا کَفِیْلُ ۱۱۴ یَا وَکِیْلُ ۶۶ ہر روز صبح وشام پڑھا کر رنج وغم سے نجات ملے گی۔ مرض اور افلاس دور ہوگا دشمن پامال ہونگے۔

ل اے صاحب فال تیری گردش ختم ہوئی۔ خدا تیرا ساتھی ہے۔ خفیہ خیرات کیا کر۔ ایک ماہ کی سختی اور باقی ہے۔ یَا لَطِیْفُ ۱۲۹ ہر روز صبح وشام پڑھا کر مشکل آسان ہوگی۔ تمام بگڑے کام درست ہوں گے۔ سختی۔ انتقام صدمہ کی عادت چھوڑ دے۔

م اے صاحب فال تجھے ملکیت، زمین، حکومت اور زرومال درکار ہے۔ اللہ سے امید رکھ دیر نہیں ہے۔ چالیس دن انتظار کر۔ منزل آسان ہوگی۔ یَا مَالِكُ ۹۱۔ یَا مُجِیْبُ ۵۵ یَا مَتِیْنُ ۵۰۰۔ یَا مُبِیْنُ ۱۰۲ ہر روز صبح وشام پڑھا کر۔ سخاوت اور معافی کی صفت خود میں پیدا کر مرتبہ بلند ہوگا۔ دوستوں عزیزوں میں سربلند ہوگا۔

ن اے صاحب فال تو خوش نصیب ہے۔ مگر چند روز سے معاملات میں انقباض پیدا ہے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو رہی ہے۔ پچاس دن کی دیر ہے یَا نُوْرُ ۲۵۶ ہر روز پڑھا کر۔ تیرا مرادی جہاز بھنور سے عنقریب نکلنے والا ہے۔

س اے صاحب فال تیرا خیال نئے کام اور معاملہ میں لگا ہوا ہے ابھی تاخیر کر دو ماہ کی دیر ہے۔ مدعا پورا ہوگا۔ سختی کی پرواہ نہ کر ہمت سے کام لے کوئی غیبی اسباب نمودار ہوں گے۔ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ۲۰۱۔ یَا سَتَّارُ ۶۶۱۔ ہر روز صبح وشام پڑھا کر تمنا پوری ہوگی۔ فقراء ومساکین کو پیٹ بھر کے کھلا دیا کر نفع ملے گا۔ اور پردہ پوشی اپنا شیوہ اختیار کر کسی کے عیب ظاہر نہ کیا کر۔

ع اے صاحب فال تجھے مرتبہ عالی درکار ہے دوسروں کی عزت کیا کر بخشش، معافی، خدمت خلق سے علم واہل علم طلباء کی مدد کرنا اپنا شیوہ بنا۔ جلد ہی مرتبہ بلند۔ نفع زر۔

برکت و مقبولیت نصیب ہوگی۔ ۷۰ دن کی دیر ہے۔ یا عَلِیْمُ ۱۵۰ یَا عَلِیُّ ۱۱۰ ہر روز پڑھا کر۔ سربلندی اور عظمت نصیب ہوگی۔ تمام ترقیات کے راستے علم و نظر میں خود بخود ظاہر ہونے لگیں گے۔

ف اے صاحبِ فال تیرا گزشتہ زمانہ تجھے یاد آتا ہے۔ اسباب کمزور ہیں کوشش مفید نہیں۔ آٹھ ہفتے کی دیر ہے۔ یا فَاطِرُ ۲۹ یَا فَتَّاحُ ۴۸۹ ہر روز پڑھا کر۔ تیرا زمانہ تیری امید سے زیادہ بہتر ہوگا۔ کوئی بزرگ مددگار ملے گا۔

ص اے صاحبِ فال اپنے نقصان کا رنج و ملال دل سے دور کر دے جو چیز تلف ہو چکی اس کی فکر نہ کر۔ تیرا نصیب اچھا ہے مقدر پر صبر کر یَا صَبَّارُ ۲۹۳۔ یا صَبُوْرُ ۲۹۰۸ ہر روز صبح و شام پڑھا کر۔ بہتر نعم البدل ہوگا۔ مراد دلی پوری ہوگی۔ ۹۰ دن کی دیر ہے۔ کسی کے طعنہ اور حسد کی پرواہ نہ کر تو ہی آرام پائیگا غیبت اور بدگوئی کی عادت ترک کر دے۔

ق اے صاحبِ فال تیرا اقبال یاور ہے۔ حاسدوں اور دشمنوں سے خوف نہ کھا۔ دلیری قائم رکھ۔ دوسرے کی مدد کا انتظار نہ کر۔ اپنا کام اپنے ہاتھ میں رکھ۔ ۱۰۰ دن کی محنت اور باقی ہے۔ یَا قَادِرُ یا قَوِیُّ یا قَیُّوْمُ کا ہر روز صبح و شام ذکر اختیار کر۔ پہاڑ سے اونچا تیرا مرتبہ بلند ہوگا۔ کسی کام میں نقصان نہ ہوگا۔ مسجدوں کی صفائی مرمت اور ادب سے غافل نہ رہ۔

ر اے صاحبِ فال تو مظلوم ہے۔ جائز حقوق سے محروم ہو چکا ہے۔ رقیبوں کا دباؤ زیادہ ہے۔ صبر کر۔ نیت صاف ہمت مضبوط اور دل قوی رکھ۔ ۲۰ ہفتے انتظار کر یَا رَقِیْبُ ۳۱۲۔ یَا رَشِیْدُ ۵۱۴ یا رَؤُفُ ۲۸۶۰۔ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ ۲۵۸۔ ہر روز صبح و شام ذکر اختیار کر۔ حیرت انگیز ارجمند اور فتح نصیب ہوگی۔ دشمن پامال اور دوست خوشحال۔ تیرے زر و مال سے تمام خوشحال نظر آئیں گے۔ کسی سے بدلہ نہ لے۔ رنج و صدمہ اور گلہ شکوہ حجت کو اپنی عادت سے دور کر دے۔ صدقہ خیرات میں حصہ لے بزرگوں کی دعا لیتا رہ۔ بزرگوں کا ادب کر۔

ش اے صاحبِ فال تیری نعمتوں میں کمی ہو چکی ہے۔ حقوق اللہ و حقوق العباد میں حصہ لینا اختیار کر لے۔ یَا شَکُوْرُ ۵۲۶ یَا شَاکِرُ ۵۲۱ ہر روز صبح شام پڑھا کر۔ گناہوں سے توبہ کر۔ غیر چلن کو خود سے جدا کر دے تاکہ ۳۰ دن کے بعد تیرا مقصود تجھ سے قریب ہو سکے۔

اے صاحبِ فال تیرا کاروباری معاملہ اصلاح طلب ہے جو کام کرتا ہے ناتمام حالت میں دوسرے خیال سے بدلتا رہتا ہے۔ استقلال رکھ اولوالعزمی اختیار کر۔ ایک ہی کام اور خیال مضبوط پکڑ لے۔ ۳ ہفتے تاخیر سے تیرا کام درست و سزاوار ہوگا مراد دلی انجام بخیر ہوگی۔ یَا تَوَّابُ ۴۰۹ یَا حَسِیْنُ ۵۰ ہر صبح شام ذکر اختیار کر۔ غلط گوئی وعدہ خلافی عدم استقلال اپنی عادت سے نکال دے۔ گزشتہ ایام سے بہتر مفید زمانہ نصیب ہوگا۔

ث اے صاحبِ فال تیرا ملک و مال تیرے قبضہ سے باہر ہو چکا ہے حرص آرام طلبی خود سے جدا کر محنت و صداقت صلہ رحمی بذل و کرم اختیار کر لے عنقریب پانچ ہفتہ بعد سے تیرا کوکب اقبال طلوع ہونے والا ہے۔ یَا وَارِثُ یَا بَاعِثُ ۵۷۳ یا مُغِیْثُ ۱۵۵ یا غِیَاثُ ۱۱۵۱ صبح شام ورد کیا کر۔

خ اے صاحبِ فال تیرا گوہر مقصود گم ہے۔ تیرا عزیز مال تیرے قبضہ سے نکل گیا ہے مایوس نہ ہو جلد ملے گا۔ ۴۰ دن انتظار کر مرادیں پوری ہونگی یَا خَبِیْرُ ۸۱۲ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ ہر روز صبح شام پڑھا کر۔ کوئی بزرگ خواب میں تجھے خبر دے گا۔ اس پر توجہ کرنا۔ اپنی حاجت کسی پر ظاہر نہ کر۔ خدا ہی مدد کرے گا۔

ذ اے صاحبِ فال تیری عزت کو صدمہ پہنچا ہے۔ مال تلف ہو گیا لیکن نا امید ہو غفلت و ناتجربہ کاری کا بدل پیدا کر، ہفتہ محنت کر لے یا مُذِلُّ یا ذَا الجَلَالِ وَالاِکْرَامِ ۱۱۰۰ ہر روز صبح شام پڑھا کر تیرے دشمن خود بخود قدم بوس ہوں گے۔ مال و زر کی انتہا نہ ہوگی۔ عزت اس قدر بلند ہوگی کہ خاندان کا چشم و چراغ تو ہی رہے گا۔

ض اے صاحبِ فال تیرا کوئی عزیز دوست اور کچھ مال بھی گم ہو گیا ہے فکر نہ کر جلدی ملے گا۔ حفاظت محبت احتیاط خود میں پیدا کر کمی ہے یا مُمِیْتُ یَا قَابِضُ ۹۰۳ اسم خدا کو ہر روز صبح و شام پڑھ لیا کر مدعا حاصل ہوگا۔ آبادی گھر میں بڑھ جائے گی اور رونق روز بروز ترقی پر دیکھے گا۔

ظ اے صاحبِ فال تو کسی ایجاد کی تلاش میں ہے۔ یہ خیال مبارک ہے ۹ روز انتظار کر تیرا مقصود جلد حاصل ہوگا۔ یا ظَاهِرُ ۱۱۰۶ یَا مُظْهِرُ ۲۱۰۴ العجائبُ بالخیرِ ہر روز صبح شام پڑھ لیا کر۔ خواب میں بشارت ہوگی پردہ رکھ۔

غ اے صاحبِ فال تیرا توکل خدا سے بڑھا ہوا ہے۔ افلاس میں گھر چکا ہے بذل و کرم صلہ رحم اپنا شیوہ اختیار کر۔ سونا چاندی بنانا تلاش کرنا بغیر وسیلہ کے ملنا دشوار ہے۔ اللہ سے مدد مانگ۔ حیلہ پیدا کر اور اسم یَا غَنِیُّ ۱۰۶۰۔ یَا مُغْنِیُ ۱۱۰۰ پڑھنا شروع کر دے۔ دس دن نہ گزریں گے کہ مالا مال ہوگا۔ اور خوشحال ہو جائے گا۔ لیکن بھید کسی پر ظاہر نہ کر۔ خواب میں خبر دیجائے گی۔ خیرات اتنی کر کہ صبح کو ہر روز ہاتھ میں نیا رزق آ سکے۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب

پہلی قسط

درختوں کے فائدے

حکیم عبدالرحمٰن کشمیری

خواصِ نیم

تعارف مشہور درخت ہے۔ گرمی کے دنوں میں اس پر پھول آتے ہیں۔ جن کی بھینی بھینی خوشبو آس پاس بس جاتی ہے۔ اس کے بعد پھل آتا ہے جو دانہ انگور کے برابر ذرا گول شکل کا ہوتا ہے اسے نبولی یا نمکولی کہلاتا ہے۔

کچھ نبولیاں یا نمکولیاں سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ مزا ان کا کڑوا ہوتا ہے۔ پکنے پر ان کی رنگت پیلی ہو جاتی ہے۔ اور مزا ذرا میٹھا ہو جاتا ہے۔ نمکولی کی گٹھلیوں سے مینگ نکلتی ہے اور اس کو کولہو میں پیل کر تیل نکالا جاتا ہے۔ جو نیم کہلاتا ہے ہے۔ بعض نیم کے درختوں سے تاڑ اور کھجور کی طرح میٹھا اس لئے پانی نکلنے لگتا ہے جس کو نیم کا مد کہا جاتا ہے۔

نیم کے تمام اجزا کڑوے ہوتے ہیں لیکن نیم مزہ کے لحاظ سے جس قدر کڑوا ہے اسی قدر فائدے کے لحاظ سے میٹھا ہے اس کے تمام اجزار۔ پتے، پھل، پھول، چھال بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا سایہ بھی صحت بخش ہے۔ اس لئے اس کو مکانوں کے صحن میں لگاتے ہیں اور گرمیوں میں اس کے سائے کے نیچے آرام کرتے ہیں۔

نیم کی شاخوں سے مسواک کرنا، منہ کی گندگی اور بدبو کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ انکو کیڑا لگنے سے بچاتا ہے۔

مختلف نام

عربی	شفیق النباتات
فارسی	نیب۔ نیم
پنجابی	نم
سنسکرت	نمب
اردو	نیم
انگریزی	مارگوسا

مزاج:۔ پہلے درجے میں گرم خشک

ماہیت یہ بکائن یعنی دھریک کے کنبے کا ایک پیڑ ہے۔ گھنا اور سایہ دار، اس کے پتے آری کی طرح کنگرے دار اور نصف انگلی کے قریب لمبے ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ سبز ہوتا ہے۔

نیم کی جڑیں بڑ کے درخت کی طرح چاروں طرف پھیلتی ہیں اس کا درخت خاصا اونچا تنا خاصا موٹا ہوتا ہے۔ یہ درخت بھی بڑ اور پیپل کے درخت کی طرح بڑی لمبی عمر پاتا ہے۔ جب اس کی عمر سو سال کے قریب ہو جاتی ہے تو اس میں سے ایک شیریں رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جو بطور خوراک استعمال کی جاتی ہے۔ اور نیم کی ٹہنیوں سے تیل نکلتا ہے جسے دواؤں میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ تیل صابن سازی کے کام بھی آتا ہے اور جراثیم کش ہوتا ہے۔

افعال ومنافع نیم کے پتے بڑے اچھے مصفی خون ہیں۔ تقریباً سات ماشے کے ساتھ کالی مرچ کے ساتھ پیس چھان کر پینے سے خارش، داد اور پھوڑے پھنسیا حتی کہ جذام یعنی کوڑھ کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

نیم کی کونپلیں پیس کر لگانے سے گرمی دانے اچھے ہو جاتے ہیں۔ نیم کے پتے پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتے ہیں۔ درد کو تسکین دیتے ہیں۔ اور ان کو پکا کر چھڑکتے ہیں اور زخموں سے مواد نکال کر صاف کرتے ہیں۔

ان فوائد کے لئے نیم کے پتوں کو کچل کر گولا سا بنائیں اور اوپر

کپڑا لپیٹ کر گیلی مٹی لگائیں اور آگ میں دبائیں۔ جب اوپر کی مٹی پک جائے تو اندر سے پتوں کا بھرتہ نکال کر پھوڑے پھنسیوں اور زخموں پر باندھ دیں۔

کھجلی اور خارش میں نیم کے پتوں کے جوشاندے سے نہاتے ہیں۔ تمام زخموں کو نیم کے جوشاندہ سے دھوتے ہیں۔

نیم سڑاند کو دور کرنے والی بڑی اچھی جراثیم کش دوا ہے۔

نیم کے پتوں کو جلا کر سرسوں کے تیل میں ملا کر گھوٹیں جب وہ مرہم سا ہو جائے تو زخموں پر لگائیں۔ ان کو گندے مواد سے پاک صاف کرکے بہت جلد اچھا کر دیتا ہے۔

• نیم کی چھال بھی خون صاف کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو مناسب دواؤں کے ساتھ جوش دے کر پرانے موسمی بخاروں میں پلاتے ہیں۔

• نیم کو پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

• نیم کے پھولوں کا کاجل آنکھوں کی خارش کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

• کاجل بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

طریقہ نیم کے پھول لے کر روئی میں لپیٹ کر بتی بنائیں اور چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلائیں اور اس کا کاجل حاصل کریں۔ اس کے بعد یہ کاجل چھ ماشے، پھٹکری بھنی ہوئی ایک ماشہ کو مکھن ۲ر تولے میں ملا کر کانسی کے کٹورے میں نیم کے ڈنڈے سے رگڑیں اور آنکھوں میں لگائیں۔

فوائد اس سرمے کو لگانے سے خارش دور ہوگی۔ پلکیں موٹی ہوں گی۔ اور ان کے بال گر گئے ہوں گے تو وہ بھی اگ آئیں گے۔

• نیم کی نبولی (نیم کے پھل) بھی خون صاف کرتے ہیں۔ پکّی نبولیاں چوسنے سے خون صاف ہونے کے علاوہ قبض بھی دور ہو جاتا ہے۔ اگر پیٹ میں کیڑے ہوں تو وہ بھی اس کے استعمال سے مر جاتے ہیں۔

• نبولیوں کی مینگ بواسیر کے لئے مفید ہے۔ اسے دوسری مناسب دواؤں کے ساتھ خونی و بادی بواسیر میں کھلاتے ہیں۔ بیس تولے یہ مینگ کالی مرچ اور گوگل ہر ایک ایک ماشہ ملا کر گولیاں جنگلی بیر کے برابر بنائیں اور ایک گولی صبح ایک شام کو کھلائیں اور نبولی کی مینگ کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھس کر روئی تیھڑ کر بواسیری مسوں پر لگائیں اوپر سے لنگوٹ باندھ دیں۔

درد اور جلن رک جائے گی۔

• نیم کا تیل جو نبولیوں کی مینگ سے دوسرے روغنی بیجوں کی طرح نکالا جاتا ہے۔ بہت اچھا دافع سڑاند ہے اس کو سڑے ہوئے زخموں پر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

• اگر زخم میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو وہ اس کے لگانے سے مر جاتے ہیں۔ اس سے مرہم بنا کر سڑے ہوئے زخموں پر استعمال کرتے ہیں اور جوؤں کو مارنے کے لئے سر کے بالوں میں لگاتے ہیں۔

• نیم کا تیل بھی خون صاف کرتا ہے۔ مقوی ہے۔ خارش پھوڑے، پھنسی اور آتشک کے لئے اور جذام کے مریض کے لئے بھی اس کے پلانے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ روزانہ پانچ تولے تک پینا چاہئے۔

معجزاتِ نیم

بال چھڑ اگر کسی وجہ سے سر کے بال جھڑتے ہوں یا جھڑنے تو نہ لگے ہوں مگر بڑھتے بھی نہ ہوں تو نیم اور بیری کے پتوں کو پانی میں جوش دے کر بالوں کو دھونا چاہئے اس سے بالوں کا جھڑنا رک جاتا ہے۔ ان کی سیاہی قائم رہتی ہے اور چند دنوں میں بال خوب لمبے ہونے لگتے ہیں۔

اس سے جوئیں بھی مر جاتی ہیں۔

آنکھوں کی خارش نیم کے پتے لے کر سایہ میں سکھا لیں پھر کسی برتن میں ڈال کر جلائیں۔ جونہی سب پتے جل جائیں برتن کا منہ ڈھانپ دیں جب برتن ٹھنڈا ہو جائے تب پتوں کو نکال کر سرمہ کی طرح پیس ڈالیں۔ اب اس راکھ میں لیموں کا تازہ رس ڈال کر چھ گھنٹے تک کھرل کریں۔ جب خشک سرمہ کی شکل اختیار کرلے تب شیشی میں ڈال لیں۔

روزانہ صبح و شام سلائی سے بطور سرمہ استعمال کریں۔

آنکھوں کا انجن نیم کے پھولوں کو سایہ میں خشک کریں اور پھر ہم وزن قلمی شورہ ملا کر باریک پیس کر ملا لیں اور دونوں چیزوں کو باریک پیس کر ٹکیاں کرلیں۔ بطور انجن رات کو سوتے وقت سلائی کے ساتھ

استعمال کریں۔
آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا ہے۔

کان بہنا نیم کے تیل کو گرم کرکے اس میں سولہواں حصہ موم ڈالیں۔ جب پگھل جائے تو آگ پر سے ہٹا کر اس میں آٹھواں حصہ سفوف پھٹکری بریاں ملا کر محفوظ رکھیں۔ جب کان بہنا کسی دوا سے بند نہ ہوتا ہو تو اس مبارک دوا کا کرشمہ دیکھیں۔

نیم کا تیل نیم کے پھل کے مغز سے نکالا جاتا ہے۔ بذریعہ مشین جس سے کہ روغن بادام نکالا جاتا ہے، نکال لیں۔ اگر نیم کے مغز وقت پر نہ مل سکیں تو نیم کے پتوں کو کوٹ کر اس کا رس نکال کر بمعہ پتوں کے تیل میں جلالیں۔ جب پانی جل جائے تو تیل کو اچھی طرح صاف کرکے رکھ لیں۔

زخم کان اگر کان میں زخم ہوجائے تو بڑی مشکل سے دور ہوا کرتا ہے۔ ایسے زخم کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

نیم کے پتوں کا پانی ۳ ماشہ۔ شہد خالص ۳ ماشہ دونوں کو ملا کر اور نیم گرم کرکے کان میں چند قطرے ڈالا کریں۔ چند روز کے استعمال سے زخم ٹھیک ہوکر شفا ہوجائیگی۔

نزلہ و زکام نیم کے پتے ایک تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ دونوں کو نیم کے ڈنڈے سے باریک پیس کر ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کرکے رکھ لیں۔ تین چار گولی صبح وشام نیم گرم پانی سے نگل لیا کریں۔ نزلہ و زکام کے لئے یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

منجن عجیب نیمولی نیم ایک تولہ۔ نمک لاہوری ایک تولہ پھٹکری بریاں شگفتہ ایک تولہ۔ تینوں کو خوب باریک پیس لیں اور بطور منجن دانتوں پر ملتے رہا کریں۔

فوائد دانتوں کے درد کو خاص طور پر مفید ہے۔ دانتوں کے کیڑے کو ہلاک کرتا ہے۔ بادی کے درد کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کو موتیوں جیسا بنا دیتا ہے۔

نسخہ قے بند نیم کے پتے دو تولہ کو آدھ پاؤ پانی میں سردائی کی طرح گھوٹ کر چھان لیں اور مریض کو پلائیں اس طرح کئی قسم کے قے کو آرام ہوتا ہے۔

پرانے دست اگر دستوں کی شکایت پرانی ہوجائے تو مغز تخم نیم ایک ماشہ میں قدرے چینی ملا کر کھانے سے پرانے دست بند ہوجاتے ہیں۔
اپنی خوراک صرف دہی اور چاول ہی رکھیں۔

باری کا بخار نیم کے اندر کی نرم چھال لے کر سایہ میں خشک کریں۔ خشک ہونے پر باریک پیس لیں اور ایک ایک ماشہ ہمراہ پانی دن میں تین مرتبہ دیں۔
تین روز میں ہی دوا جادو کا کام کرتی ہے۔ باری سے چڑھنے والا بخار پھر نہیں آتا۔

ملیریا نیم کے پنچانگ۔ (جڑ، چھال، پتے، پھل، پھول) کو جلا کر رکھ لیں اور اس میں ۳۲ گنا پانی ڈال کر ایک گھڑے میں رکھ دیں روزانہ ہلاتے رہیں۔ پھر تین روز کے بعد نتھار کر کپڑ چھان کرلیں اور ایک لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب تمام پانی جل کر اڑ جائے اور نمک جیسی ایک چیز باقی رہ جائے یعنی نیم کا کھار باقی رہ جائے۔ تو اس کو نکال کر اچھی طرح محفوظ کرلیں۔

خوراک آدھی رتی سے ایک رتی تک ہے۔ یہ سب قسم کے بخاروں خاص کر ملیریا بخار کی ایک مجرب دوا ہے۔ جادو اثر ہے۔ جادو کی طرح کام کرتی ہے۔ تین چار بار دن میں پانی کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

چٹکلہ بخار توڑ نیم کے سبز پتے آدھی چھٹانک اور ۲ عدد مرچ سیاہ۔ ان دونوں کو آدھ پاؤ پانی میں پیس کر چھان لیں اور مریض کو پلادیں۔ باری سے آنے والے خصوصاً تیا بخار کو روکنے کے لئے ایک قابل اعتماد دوا ہے۔

● نیم کے تازہ پتے ایک تولہ۔ پھٹکری شگفتہ چھ ماشہ دونوں کو خوب باریک پیس کر پانی کے ذریعے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ باری آنے سے دو گھنٹہ پہلے دو گولی، پھر ایک گھنٹہ بعد دو گولی پانی سے دیں۔

فوائد تپ لرزہ، تیا، روزانہ اور باری سے آنے والے سب بخاروں کو دور کرنے میں لاجواب ہے۔

پرانا بخار نیم کے ۲۱ پتے اور ۲۱ کالی مرچ دونوں کو ایک ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب چوتھائی رہ جائے۔ اتار کر ٹھنڈا ہونے دیں۔ صبح اور شام پلایا کریں۔ یقیناً فائدہ ہوگا۔

تپ دق چھلکا نیم دو سیر۔ پختہ آملہ کی جڑ دو سیر۔ پرانا گڑ ۱/۴ سیر۔ ہرڑ آملہ۔ بہیڑہ۔ سوئے آدھ سیر۔ سونف آدھ سیر۔ سب کو مضبوط برتن میں بند کرکے موسم گرما میں ۵ دن اور موسم سرما میں ۱۲ دن گرم جگہ گندم یا بھوسہ میں رکھیں۔ بعدازاں دو دو بوتل عرق نکال لیں۔

پہلے دن خوراک ۱ تولہ۔ دوسرے ڈیڑھ تولہ بعدازاں دو تولہ تک ہمراہ عرق گلاب پلائیں۔

یہ نسخہ ایک سنیاسی بابا کا ہے۔

گرمی کے بخار میں اکثر بخاروں میں خاص کر گرمی کے بخاروں میں پیاس بند نہیں ہوتی۔ بار بار پینے سے بھی تسکین نہیں ہوتی۔

ایسی حالت میں نیم کی باریک شاخیں لے کر پتے توڑ کر پانی میں ڈال دیں۔ تھوڑی دیر بعد یہ پانی مریض کو پلائیے فوراً پیاس کو آرام ہو جائے گا۔ گھبراہٹ دور ہوگی۔ اور بخار کو بھی فائدہ ہوگا۔

پیٹ کے کیڑے دو تولہ نیم کی چھال کو ایک سیر پانی میں پکائیں جب چوتھائی رہ جائے تو مل چھان لیں اور صبح و شام پی لیا کریں۔

اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں اور آئندہ پیدا نہیں ہوتے

● اگر پیٹ میں کیڑے یا کدو دانے پڑ جائیں تو ۶ ماشہ نیم کے پتوں کا رس دو تین یوم پلائیں۔ تمام کیڑے مر کر باہر نکل جائیں گے۔ بعدازاں دو تین دن قلعی کا بجھا ہوا پانی پلائیں۔ دوبارہ پیٹ میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

دوائے بواسیر مغز تخم نیم ایک تولہ۔ مغز تخم بکائن ایک تولہ رسونت ایک تولہ۔ ہرڑ گٹھلی دور کردہ ۳ تولہ۔ کوٹ کر کپڑ چھان کرلیں چھ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام کو ٹھنڈے دودھ یا پانی کے ساتھ دیں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔

حبوب بواسیر مغز تخم نیم ۵ تولہ۔ رسونت مصفی ۵ تولہ مرچ سیاہ دو تولہ سب ادویہ کو باریک پیس کر نیم کے پتوں کے پانی سے ہی گھوٹ لیں۔ خوب باریک ہو جانے پر کابلی چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔

ترکیب استعمال ایک گولی بوقت صبح تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں اور ایک گولی پانی میں گھس کر بعد از فراغت مسوں پر لگائیں۔ چند روز میں بواسیر سے آرام ہو جائے گا۔

● نیم کا مغز ایک چھٹانک اچھی طرح کوٹ کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ ایک مہینہ تک لگاتار کھلائیں۔ بواسیر کو آرام ہوگا۔

پتھری نیم کے پتوں کو جلا کر بطریق معمول کھار تیار کرلیں دو ماشہ ٹھنڈے پانی سے تین مرتبہ دن میں کھانا۔ گردہ مثانہ کی پتھری کو دور کرتا ہے۔

کھجلی و خارش نیم کی نرم نرم کونپل ڈھائی تولہ روزانہ سردائی کی طرح گھوٹ کر پینے سے بدن کی کھجلی دور ہو جاتی ہے۔

نیم کا گھی مغز تخم نیم آدھ پاؤ۔ نیم کے پھول ایک پاؤ۔ نیم کے پتے ایک سیر۔ ان سب کو آٹھ گھنٹہ میں کاڑھا بنا کر چوتھائی رہنے پر اتار لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر کاڑھے کا چوتھائی گائے کا گھی ملا دیں۔ اور آگ پر پکائیں۔ جب تمام پانی میں جل کر گھی باقی رہ جائے اتار کر رکھیں۔ ایک تولہ گھی گائے کے دودھ میں ملا کر روزانہ استعمال کریں۔

اس سے خارش پھوڑا، پھنسی اور خونی بواسیر تمام کی تمام بیماریاں رفع ہو کر بدن کندن کی مانند ہو جاتا ہے۔

عمدہ مرہم خرابی خون کے باعث اکثر پھوڑے و پھنسیاں نکلتے رہتے ہیں اور وہ اکثر اوقات نہایت گندے ہو جاتے ہیں اور عرصہ تک رفع ہونے کا نام نہیں لیتے۔ ایسے گندے مکروہ زخموں کو صاف کرنے کے لئے نیم کے پتوں سے ایک مرہم بنائی جاتی ہے جو کبھی خطا نہیں کرتی۔ ترکیب حسب ذیل ہے۔

ترکیب تیاری نیم کے ۱۵ تولہ پتوں کو باریک پیس کر ٹکیاں بنالیں اور اس کو پندرہ تولہ سرسوں کا تیل میں جو ایک تانبا کے برتن میں خوب گرم کیا ہوا ہو۔ یہاں تک کہ تیل کا دھواں اٹھنے لگے۔ تب اس میں وہ ٹکیہ ڈال دیں اور جب تک ٹکیہ تیل میں جل کر سیاہ نہ ہو جائے جلنے دیں۔ بعد میں تیل کو آگ سے اتار کر اسے ٹھنڈا ہونے دیں پھر ٹھنڈا ہوتے پر تیل اور جلی ہوئی ٹکیہ خوب گھوٹ لیں۔ اس طرح مرہم بن جائے گا۔ پھر ۶ ماشہ کافور جو پیشتر ہی باریک پیسا ہوا ہو ملا کر شیشی میں رکھ لیں۔ بوقت ضرورت ہر قسم کے زخموں پر استعمال کریں۔

عورتوں کا دودھ بند کرنے کیلئے جب کسی کا ننھا بچہ مرجاتاہے تو دودھ بہت کثرت سے نکلنے لگتاہے۔ بعض دفعہ بہت ہی کمزوری ہوتی ہے۔ پستانوں میں بھی ورم ہوجاتاہے۔ ایسی صورت میں مغز نیم کو پانی میں گھوٹ کر عورتوں کے پستانوں پر لیپ کرنے سے پستانوں کا دودھ خشک ہوجاتاہے۔ ورم بھی نہیں رہتا۔

پستانوں کے زخم دودھ پلانے والی عورت کے پستانوں پر کبھی کبھی ورم ہوکر زخم ہوجاتاہے جو کہ مشکل سے اچھا ہوتاہے۔ عورت کو اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اس کا آسان علاج یہ ہے کہ نیم کے پتے سایہ میں سکھاکر کسی برتن میں ڈال دیجئے۔ اب ان پتوں کو آگ لگا دیجئے جب پتے جل جائیں تو فوراً برتن کا منہ بند کر دیجئے۔ جب برتن ٹھنڈا ہوجائے تو نکال کر پیس لیجئے۔ اب سرسوں کا تیل ایک چھٹانک لے کر آگ پر خوب گرم کریں۔ پھر نیم کے پتوں کی وہ راکھ نصف چھٹانک اس میں ڈال کر نیچے اتار لیجئے اور نیم کے ڈنڈے سے ایک گھنٹہ تک خوب گھوٹیں۔ اس مرہم سے پستانوں کے زخم کو یا کسی بھی دوسرے زخم کو چپڑ کر اوپر نیم کے پتوں کی تھوڑی سی راکھ ڈال دیا کریں تین دن میں گہرے سے گہرا زخم بھی بھرنے لگتاہے۔

دردِ حیض اکثر عورتوں کو حیض درد کے ساتھ اور رک رک کر آتاہے۔ جو عورتیں کہ جسم میں فربہ ہوتی ہیں۔ ان کو اکثر یہ عارضہ ہوتاہے۔ اگر درد حیض کے وقت رانوں میں بھی درد ہو تو اکثر ایسی عورتوں کے حمل بھی نہیں ٹھہرتا اگر حمل ٹھہر جائے تو حمل گر جاتاہے۔ ایسی بیماریوں کے لئے یہ نسخہ بہت فائدہ مند ثابت ہواہے۔

نسخہ نیم کے پتوں کا رس قریباً ۶ ماشہ، ادرک کا رس قریباً ایک تولہ دونوں کو ملاکر مریضہ کو پلا دیں۔ درد کو فوراً آرام آجائے گا۔ ایام حیض میں روزانہ پلاتے رہیں۔ ترش ٹھنڈی اشیاء سے حیض کے دنوں میں پرہیز کرنا چاہئے۔ دودھ بھی ایام میں نہیں دینا چاہئے۔ زیادہ محنت کرنے اور بھیگنے سے ایام حیض میں بچنا چاہئے۔ اگر عورت فربہ ہو تو اسے روزانہ کوئی جسمانی ورزش کرنا چاہئے۔

دردِ سر نیم کے تازہ پتوں کا رس نچوڑ کر ان سے نصف شہد شامل کریں اور ناک میں ٹپکائیں۔

فوائد دن میں ۳، ۴ بار یہ عمل کرنے سے درد سر رفع ہوجاتاہے۔

نزلہ وزکام برگ نیم ایک تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، دونوں کو نیم کے ڈنڈے سے باریک پیس کر رتی رتی کی گولیاں بنالیں، سایہ میں خشک کرکے شیشی میں رکھ لیں۔ نزلہ وزکام کے لئے مفید ہے مصفی خون ہے۔

بالوں کو گھنا اور سیاہ کرنا نیم اور ناریل کا تیل ہم وزن ملائیں۔ ہر روز صبح سر پر لگاتے رہیں۔ چند ہی روز میں بال لمبے گھنے اور سیاہ ہوجائیں گے۔

جوئیں اگر روغن نیم ایک تولہ میں ڈیڑھ ماشہ پارہ حل کرکے لگایا جائے تو پھر مدت تک جوئیں نہیں پڑتیں۔ جو سر میں ہوں وہ مرجاتی ہیں۔

شبکوری نیم کے پتوں کو کھرل میں ڈال کر کوٹیں اور اس میں قدرے پانی کا چھینٹا دے کر پیسیں اور لغدہ کو کپڑے میں سے دباکر پانی نکالیں۔ رات کے وقت ایک سلائی دونوں آنکھوں میں ڈالیں۔

شبکوری کے لئے اکسیر بے نظیر ہے۔

دیگر نیم کے پتوں کا رس نکال کر چائے والا ایک چمچہ صبح ایک شام کو پیا کریں شبکوری کے مرض میں بہت مفید و کارگر ہے۔

پھولا دھند جالا نیم کے پھول، قلمی شورہ اور سرمہ ہم وزن لیکر باریک پیس لیں۔ کپڑے سے چھان لیں۔ آنکھوں میں بطور سرمہ لگائیں۔

خارش چشم نیم کے تازہ پتے آدھ سیر لیکر انہیں مٹی کے کوزہ میں بند کرکے گل حکمت کریں اور خشک ہوجانے پر آگ دے دیں پھر آگ سے نیم کے پتوں کی راکھ نکال کر کاغذی لیموں کے رس میں ملاکر آنکھوں میں رات کے وقت لگائیں۔ خارش کیلئے مفید ہے۔

پڑبال نیم کے پتوں کو کچل کر پانی نکال لیں اور اس میں روئی کی ایک موٹی سی بتی ترکرکے خشک کرلیں اور چراغ میں میٹھا تیل پاؤ بھر ڈال کر اس میں وہ بتی ڈال کر جلائیں اور اسکی لو پر مٹی یا چینی کی رکابی اوندھی لٹکادیں۔ اور کاجل حاصل کرلیں اور اس میں مکھن ملاکر کانسی کی تھالی میں ڈالکر کانسی کے کٹورے سے کھرل کریں۔ جب خوب کھرل ہوجائے تو اس کو جست کی ڈبیہ میں رکھیں۔ پڑبالوں کو موچنے سے اکھاڑ کر جست کی سلائی سے لگایا کریں جب دوبارہ پیدا ہوں تو پھر اسی طرح لگائیں۔ پڑبال دور ہوجائیں گے۔

(جاری)

شعبدے اور طلسمات

- سمندر جھاگ کسی بھی چیز پر مل کر اس کو چراغ کے سامنے رکھدیں چراغ کی روشنی کم ہو جائے گی۔
- مرغی کے انڈے میں سوراخ کر کے ایک تولہ سیماب اس میں ڈالدیں اور رومی مصطگی سے سوراخ بند کر کے دھوپ میں رکھدیں۔ تھوڑی دیر بعد انڈا کودنے لگے گا۔
- لیموں میں سوراخ کر کے ہر ملتے پارہ بھر دیں اور رومی مصطگی سے سوراخ بند کر کے لیموں کو آگ میں ڈالدیں۔ لیموں اچھلنے لگیگا۔
- ایک درہم کے برابر رانگ مرغ کے گلے میں لٹکا دیں مرغ اذان نہیں دے سکے گا۔
- گھر کے چاروں گوشوں میں پیاز دبا دیں۔ اگر گھر میں سانپ ہوں گے تو بھاگ جائیں گے۔
- شیشے کو آگ میں تپا دیں۔ پھر ادرک کے عرق میں ڈبو کر اس کو چبالیں۔ منہ میں بالکل تکلیف نہیں ہوگی۔ دیکھنے والے سمجھیں گے کہ آپ شیشہ چبا کر کھا رہے ہیں۔ چبا کر اسکو تھوک دیں۔
- گائے کے اسقاط شدہ بچے کا کلیجہ نکال کر سُکھالیں اس کے بعد اس کو سونٹھ اور پیپل کے پانی میں ملا کر پیس لیں اور گولیاں بنالیں۔ اس کے بعد جب تماشہ دکھانا ہو تو ایک گولی کو پانی میں گھس کر کسی چھوٹے سے درخت کی جڑ میں دبا دیں۔ فوراً ہی اس پر پھل نمودار ہو گا۔
- بچھو اگر پیدا کرنے ہوں تو گدھی کے پیشاب کو بھینس کے گوبر میں ملا کر کسی ہانڈی میں بند کر کے رکھدیں۔ ۷ دن میں بچھو پیدا ہو جائیں گے۔
- عرقِ گھی گوار میں چھلنی کو غوطہ دیکر سکھالیں۔ جب سوکھ جائے تو پھر غوطہ دیں۔ اسی طرح ۳ بار غوطہ دیکر سُکھالیں۔ پھر چھلنی کو اُٹھا کر رکھدیں۔ اس چھلنی میں سے پانی نہیں گرے گا۔
- آم کی گٹھلی کو تھوہر کے دودھ میں ۲۱ بار ترکریں۔ اسکے بعد چھنی ہوئی مٹی میں اس گٹھلی کو دبا دیں اور کپڑا اس پر ڈھانپ دیں۔ کچھ دیر کے بعد درخت نکل آئے گا۔
- سال کی لکڑی اور تلسی کی شاخ لیکر جلا کر کوئلہ بنائیں۔ پھر اس کوئلے کو گدھی کے پیشاب میں بھگو کر سکھالیں۔ اس کوئلے کو جس چولہے میں ڈالدیں گے وہاں آگ نہیں جلے گی۔
- کسی بھی بچے کا جب پہلا دانت ٹوٹے اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہاتھ میں لے لیں۔ یہ جس حاملہ عورت کے باندھ دیا جائے گا اس کے فرزند پیدا ہوگا۔ اگر اس دانت کو غیر حاملہ کے باندھ دیا جائے تو کبھی وہ حاملہ نہیں ہوسکے گی یہی دانت اگر مرد اپنے بازو پر باندھ لے تو اس کے تمام کام درست ہو جائیں اور ہر طرح کی رکاوٹوں سے نجات ملے۔
- چاقو پر عرق گڑہل لگا کر اس کو سکھالیں۔ اس چاقو سے لیموں کاٹیں گے تو اس سے عرق کے بجائے خون نکلے گا۔
- سیاہ بلی کی دائیں آنکھ اور کوے کی بائیں آنکھ اتوار کے دن جبکہ اماوس بھی ہو خشک کر کے الگ الگ دونوں کو باریک پیس کر شہد میں ملائیں۔ پھر روئی میں رکھدیں روغن یاسمن میں اس روئی کی بتی بنا کر الگ الگ دو چراغوں میں اس کا کاجل تیار کریں بلی کی آنکھ کا کاجل دائیں آنکھ میں اور کوے کی آنکھ کا کاجل بائیں آنکھ میں لگائیں گے تو جہاں بھی دفینہ ہو گا کھلے طور پر نظر آئے گا۔
- رائی اور چھوارے کو پانی میں گھس کر حل کر لو۔ پھر اس سے سفید کاغذ پر لکھ کر سکھالو۔ جب اس کاغذ کو دھوپ میں رکھو گے۔ حروف سُرخ ہو کر اُبھر آئیں گے۔

فرشتوں کے عجیب و غریب حالات

(عبدالرحمن) ابن سابط (تابعیؒ) فرماتے ہیں کہ معاملات دنیا کا انتظام کرنے والے چار فرشتے ہیں (۱) حضرت جبرائیلؑ (۲) حضرت میکائیل (۳) حضرت ملک الموتؑ (۴) حضرت اسرافیلؑ ہیں، پس جبرائیلؑ ہواؤں اور لشکروں کے سرکردہ ہیں۔ اور میکائیل بارش اور نباتات کے سرکردہ ہیں۔ اور ملک الموت ارواح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔ اور اسرافیل مذکورہ (تینوں فرشتوں) کو ان کے امور اور انتظامات کی اطلاع فرماتے ہیں۔ (ابن ابی حاتم کتاب العظمۃ ابوالشیخ شعب الایمان امام بیہقی (منہ) ابوالشیخ ۳ر۸۰۸ شعب الایمان ار ۴۲۶، درمنثور ۶ر ۱۳۱ بحوالہ عبد بن حمید ابن منذر ابی حاتم)

حضرت ابن سابطؒ فرماتے ہیں کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب "امّ الکتاب" میں موجود ہے۔ تین فرشتوں کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اس کی نگرانی کریں۔ پس حضرت جبرائیل کو کتاب سپرد کی گئی ہے کہ وہ اسے رسولوں تک لے جائیں اور ان کو خدا کے عذاب کے معاملات بھی سپرد کئے گئے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی ہلاکت کا ارادہ کرتے ہیں تو حضرت جبرائیل کو (اپنے دشمنوں کے خلاف) جنگ میں مدد پر مقرر کر دیتے ہیں اور حفاظت، بارش اور زمین کے نباتات حضرت میکائیل کے سپرد ہیں۔ ملک الموت کے سپرد ارواح قبض کرنا ہے، پس جب دنیا ختم ہوگی تو لوگوں کے اعمال ناموں کو جمع کیا جائے گا اور "امّ الکتاب" کے ساتھ "تقابل" کیا جائیگا تو یہ مدبرین دنیا ان اعمال ناموں کو ام الکتاب کے موافق پائیں گے۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ (حدیث نمبر ۲۹۶) ابن ابی شیبہ (منہ) درمنثور ۶ر۱۳ بحوالہ عبد بن حمید، ابن منذر، زادالمسیر ۹ر ۱۷)

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت جبرائیل سرگوشی فرما رہے تھے کہ اچانک آسمان کا افق پھٹا تو جبرائیل سکڑ گئے اور ان کا بعض (جسم) بعض میں داخل ہونے لگ گیا اور وہ زمین کے ساتھ مل گیا۔ پس اچانک ایک فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نمودار ہوا اور عرض کیا اے محمدا آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور اختیار دیتا ہے کہ آپ صاحب حکومت نبی بنیں یا عبادت گزار بندہ بنیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرائیلؑ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا کہ پستی اختیار کی جائے پس میں نے سمجھا کہ یہ نصیحت کر رہے ہیں پس میں نے کہا عبادت گزار نبی بننا چاہتا ہوں، پس وہ فرشتہ آسمان کی طرف چڑھ گیا پھر میں نے کہا کہ اے جبرائیل میں تم سے اس کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے تیرا حال دیکھا تو سوال سے رک گیا۔ اے جبرائیل! یہ کون تھا؟ عرض کیا یہ اسرافیلؑ تھے۔ جس دن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا فرمایا تب سے یہ خدا کے حضور صف بستہ کھڑے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے کبھی نظر نہیں اٹھائی۔ (اس کے) اور رب تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں کوئی نور بھی ایسا نہیں مگر جب (یہ) اس کے قریب جائے تو جل جائے لوح محفوظ اس کے سامنے ہے جب اللہ تعالیٰ آسمان میں یا زمین میں کسی شے کا حکم دیتے ہیں تو لوح محفوظ بلند ہو جاتی ہے پس یہ اپنی پیشانی کو حرکت دیتا اور اس میں نظر کرتا ہے اگر وہ حکم میرے متعلق ہو تو یہ مجھے حکم دیتا ہے اور میکائیل کے متعلق ہو تو اسے حکم دیتا ہے اور اگر ملک الموتؑ کے متعلق ہو تو اسے حکم دیتا ہے۔ میں نے کہا اے جبرائیل تو کس

کام پر مقرر ہے؟ عرض کیا ہواؤں اور لشکروں پر۔ میں نے کہا میکائیل کس کام پر مامور ہے؟ عرض کیا نباتات اور بارش پر، میں نے کہا ملک الموت کس کام پر مقرر ہے؟ عرض کیا روحوں کے قبض کرنے پر۔ اور نہیں گمان کیا میں نے اس (اسرافیل) کے اترنے کے متعلق مگر قیامت کے قائم ہونے کا۔ اور آپ نے جو میرا حال دیکھا ہے یہ قیامت کے قائم ہونے کے خوف سے تھا کہ شاید حضرت اسرافیل آپ کے پاس قیامت قائم ہونے کی اطلاع دینے کیلئے نازل ہوئے ہیں۔

بیہقی، طبرانی، ابوالشیخ (منہ) شعب الایمان ا/۱۷۴ کتاب العرش ابوجعفر ابن ابی شیبہ (ق ۱۱۶/ا۔۱۱۷/ا) طبرانی کبیر ۱۱/۳۷۹، ابوالشیخ حدیث نمبر ۳۹۱

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنَ اللّٰہِ جِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَاَنَّھُمْ مِنَ اللّٰہِ لَمَسِیْرَۃِ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ جِبْرَائِیْلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَمِیْکَائِیْلُ عَنِ الْاُخْرٰی وَاِسْرَافِیْلُ بَیْنَھُمَا۔

(ابوالشیخ فی العظمۃ (منہ) درمنثور ا/۹۴، ابوالشیخ ۲۷۵، اللآلی المصنوعہ ا/۱۰، العلو للعلی الغفار امام ذہبی ص ۷۲)

(ترجمہ) مخلوق میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ سے پچاس ہزار سال کے فاصلہ پر ہیں جبرائیل اللہ کی دائیں طرف میکائیل بائیں طرف اور اسرافیلؑ ان دونوں کے درمیان ہیں۔

(فائدہ) یہ پچاس ہزار سال اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق ہونگے نہ کہ دنیا کے پچاس ہزار سال مراد ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

حضرت وہب (بن منبہ) فرماتے ہیں کہ چار فرشتے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور ملک الموت وہ ہیں جن کو اللہ نے ساری مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا اور ساری مخلوقات کے بعد موت دے گا اور ان کو سب سے پہلے زندہ فرمائے گا۔ یہ وہ فرشتے ہیں جو معاملات کے مدبر اور ان کے تقسیم کرنیوالے ہیں۔ ابوالشیخ (منہ)

خالد بن عمرانؒ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل خدا کے رسولوں کی طرف خدا کے امین ہیں۔ حضرت میکائیل ان اعمالناموں کو وصول کرتے ہیں جو لوگوں کے اعمال سے (آسمان کی طرف) بلند ہوتے ہیں اور حضرت اسرافیل (اللہ تعالیٰ کے سامنے) بطور دربان کے ہیں۔ ابوالشیخ (منہ) (حدیث ۲۹۲۔۳۷۹)، درمنثور ا/۹۴، حاوی للفتاوی ۲/۱۶۴

(حدیث) حضرت عکرمہ بن خالدؒ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ! اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون سے فرشتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا مجھے علم نہیں ہے۔ پس آپ کے پاس حضرت جبرائیلؑ حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اے جبرائیل! کون سی مخلوق اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہے؟ انہوں نے عرض کیا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ پھر حضرت جبرائیلؑ آسمان کی طرف چڑھ گئے پھر اتر آئے اور کہا جبرائیل، میکائیل، اسرافیلؑ اور ملک الموتؑ (زیادہ عظمت والے) ہیں۔ پس جبرائیلؑ جنگوں اور رسولوں کے وزیر ہیں، میکائیل ہر گرنے والے بارش کے قطرہ اور اگنے اور گرنے والے پتے کے نگران ہیں، ملک الموتؑ دریاؤں اور خشکی میں رہنے والے ہر بندے کی روح کو قبض کرنے کے نگران ہیں اور اسرافیلؑ خدا اور ان (تینوں مذکورہ فرشتوں) کے مابین اللہ کے امین ہیں۔ (ابوالشیخ (منہ) (حدیث نمبر ۳۸۰) درمنثور ا/۹۳، حاوی ۲/۱۶۴)

(حدیث) حضرت ابوالملیحؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی دو رکعت نماز پڑھی، اور نماز بھی حضورؐ کے قریب پڑھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھیں۔ میں نے آپؐ کو تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا۔

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمُحَمَّدٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ"۔

(ترجمہ) اے اللہ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور محمد کے پروردگار! میں آپ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپ نے یہ دعا تین مرتبہ فرمائی۔

(مستدرک حاکم، طبرانی (منہ) مجمع الزوائد ۲/۲۱۹، ۱۰/۱۰۴، ۱۱۰، ابویعلی، کنز العمال ۳۵۷۴، ۳۶۲۱، ۳۷۶۵، ۴۲۹۵۴، ۴۲۹۵۵، مسلم صلوۃ المسافرین ۲۰۰، نسائی ۳/۲۱۳، ۸/۲۷۸، ترمذی ۳۴۴۲، ۳۴۲۰، ابوداؤد استفتاح الصلوۃ ب ۱۶، ابن ماجہ ۱۳۵۷، مسند احمد ۹/۶۱، ۱۵۶، حاکم ۳/۶۲۲، بیہقی ۳/۵، کشف الخفاء ا/۲۹، مطالب العالیہ ۳۴۰۲۔ اخلاق النبوۃ ۱۸۰، ابن کثیر ا/۳۶۶، ۷/۹۴، اتحاف ۵/۱۶۶، الکلم الطیب ۸۳، ابن خزیمہ ۱۱۵۳، مشکوۃ ۱۲۱۲، الاسماء والصفات ۸۳، درمنثور ا/۹۴، ۲۶۵، ۵/۳۳۰، بدایہ النہایہ ا/۴۶، ابن سنی ۱۰۱، طبرانی کبیر ا/۱۶۳، الافکار ۴۰، جمع الجوامع ۹۶۷۹، شرح السنۃ ۴/۱۷

(فائدہ) چونکہ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب

باقی صفحہ ۱۱ پر

آپ دنیا سے بہت مانگ چکے

اب اپنے رب سے مانگنے کا تجربہ کیجئے

یوسف اصلاحی

دہلی کا بادشاہ جنگل میں تنہا گھوڑا دوڑا رہا تھا، تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہرن کے تعاقب میں اپنے ساتھیوں سے بہت دور نکل گیا تھا، کئی میل تک گھوڑے نے برق رفتار ہرن کا تعاقب کیا لیکن آخر کار وہ گھنی جھاڑیوں میں غائب ہوگیا، سخت گرمی کا زمانہ تھا، دوپہر کا وقت تھا، گرم ہوا سے جسم جھلس رہا تھا، پیاس کی شدت سے ہونٹ خشک تھے اور حلق میں کانٹے چبھ رہے تھے، شاہجہاں نے گھوڑا روک کر جسم سے پسینہ پونچھا اور سوچنے لگا کہ اب پانی کی تلاش میں کدھر جائے۔ گھوڑا بھی گرمی کی شدت سے ہانپ رہا تھا۔ آخر شاہجہاں نے پیاس سے بیتاب ہوکر ایک طرف کو گھوڑا ڈال دیا۔

کئی میل چلنے کے بعد بھی کسی بستی کے آثار نظر نہ آئے۔ البتہ بہت دور کچھ سائے چرتے ہوئے نظر پڑے، اور بانسری کی مدھر آواز بھی تیز جھونکوں کے ساتھ محسوس ہوئی۔ بادشاہ نے اسی سمت اپنے گھوڑے کی باگ موڑ دی۔ چند میل چلنے کے بعد وہ جانوروں کے قریب پہنچے۔۔۔ بانسری کی مدھر آواز اب صاف سنائی دے رہی تھی۔ کوئی منچلا بڑی دردناک آواز میں بانسری بجار ہا تھا۔ بادشاہ نے گھوڑا روکا۔ کچھ فاصلے پر دیکھا کہ ایک نوجوان شکستہ اور میلے کپڑے پہنے ایک درخت کے نیچے بڑی بے نیازی کے ساتھ ریت پر نیم دراز ہے، اور دنیا کی ہر فکر سے آزاد بڑی مستی کے ساتھ بانسری بجا رہا ہے۔۔۔ بادشاہ دیر تک اُسے دیکھتا رہا۔ کیا اس جنگل کا بادشاہ یہی شکستہ حال نوجوان ہے، شاہ جہاں نے سوچا۔ نوجوان بانسری بجانے میں مگن تھا۔ اس نے سر اٹھا کر ایک نظر دیکھا۔ ہونہ ہو کوئی شکاری ہوگا۔ دل ہی میں سوچا اور بانسری بجانے میں لگ گیا۔ بادشاہ اس کے قریب پہنچا اور پوچھا۔

میاں صاحبزادے! یہاں کہیں پینے کے لئے پانی بھی مل جائیگا۔ شاہجہاں کا شاہانہ لباس اور شاندار گھوڑا دیکھ کر چرواہا ذرا چونکا مگر جلد ہی سنبھلا اور بولا۔ "یہاں پانی کہاں، پانی تو بستی میں ملیگا۔ تھوڑی ہی دور بستی ہے" ہاتھ کے اشارے سے چرواہے نے رہنمائی کی اور پھر بے نیازی کے ساتھ بانسری بجانے لگا۔ جانور چر رہے تھے اور وہ بانسری بجانے میں مست تھا شاہجہاں گھوڑے پر سوار ہوکر جانے کی سوچ ہی رہا تھا، کہ نوجوان نے پوچھا، کیا تمہیں پیاس لگی ہے؟

ہاں بھئی پیاس سے بُرا حال ہے، شاہجہاں نے اس سے عاجزی سے کہا کہ گویا آج چرواہا ہی بادشاہ ہو۔

چرواہا اُٹھا، اور درخت کی جڑ میں رکھا ہوا مٹی کا میلا کچیلا برتن اُٹھا لایا، لو یہ پی لو۔ اس میں مٹھا ہے۔

شاہ جہاں نے بڑی بے قراری کے ساتھ مٹھا اپنے حلق میں انڈیل لیا۔ پیاس کی شدت سے شاہجہاں بوکھلا گیا تھا، مٹھا تو اس نے پہلے بھی پیا تھا۔ لیکن آج تو اسے ایسا محسوس ہوا کہ شاید ایسی نعمت اسے کبھی نہ ملی تھی۔ وہ احسان مندی اور پیار کی نظروں سے چرواہے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

میاں صاحبزادے تم رہتے کہاں ہو؟

اسی بستی میں رہتا ہوں، چند میل دور اسی بستی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گڈریئے نے بتایا۔

تم کبھی شہر بھی گئے ہو؟ شاہجہاں نے پوچھا۔

کیا تم شہر میں رہتے ہو؟۔۔۔ دہلی میں لال قلعہ ہے نا، وہاں پر ایک بہت بڑی مسجد ہے، وہ ہمارے بادشاہ نے بنوائی ہے، کیا تم وہیں رہتے ہو، میں ایک بار باپ کے ساتھ وہاں گیا تھا، چرواہے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم کل وہاں آجانا — لال قلعہ میں — اور دیکھو کوئی چیز لاؤ تو میں تمہیں کچھ لکھ کر دے دوں — بادشاہ نے انعام سے نوازنا چاہا۔

کیا تم لال قلعہ میں رہتے ہو، تب تو تم نے شاہجہاں بادشاہ کو ضرور دیکھا ہوگا۔ چرواہے نے حیرت سے شاہ جہاں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

میں شاہ جہاں ہوں، بادشاہ نے جواب دیا۔

تم بادشاہ ہو، ہمارے بادشاہ۔ حیرت سے چرواہا بادشاہ کو دیکھتا رہ گیا — اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ واقعی شاہجہاں کو دیکھ رہا ہے — آج چرواہا اپنے بادشاہ سے باتیں کر رہا تھا۔ اُسے اپنی قسمت پر رشک آرہا تھا۔ آج بادشاہ اس کا مہمان تھا، مگر وہ ڈر رہا تھا، کہ اُس نے بادشاہ کو بڑی بے رُخی سے جواب دیا تھا۔ وہ کچھ سوچ میں پڑ گیا۔

بادشاہ نے اس کا سکوت توڑتے ہوئے کہا، تم ہمارے پاس آنا ہم تمہیں انعام دیں گے۔ دیکھو پیڑ کی چھال اُٹھالاؤ اور بادشاہ نے پیڑ کی چھال پر کوئلے سے کچھ لکھ کر اس کو دیا۔ تم یہ لے کر لال قلعہ میں آنا میں تمہارا انتظار کروں گا۔ اور شاہجہاں وہاں سے لوٹ آیا۔

کئی دن گزر گئے۔ شاہجہاں اپنے میزبان کا بے چینی سے انتظار کرتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا میں اپنے میزبان کو انعام دے کر مالامال کر دوں گا۔

جمعہ کا دن تھا۔ بادشاہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جامع مسجد جا چکا تھا۔ لال قلعہ میں کئی روز سے چرواہے کا انتظار تھا۔ آج دوپہر کے وقت چرواہا قلعہ کے پھاٹک پر پیڑ کی چھال لئے ہوئے پہنچا تو قلعہ کے محافظوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا، اور اسی وقت دو سپاہیوں کے ساتھ اُسے شاہ جہاں کے خدمت میں جامع مسجد بھجوا دیا۔

چرواہا ڈرتا، سہمتا جامع مسجد کے اندر داخل ہوا۔ جمعہ کی نماز ہو چکی تھی، لوگ جا چکے تھے، کچھ جا رہے تھے، بادشاہ کے درباری جامع مسجد میں موجود تھے۔ سپاہی چرواہے کو کچھ درباریوں کے حوالے کر کے واپس ہو گئے۔ چرواہے نے پوچھا بادشاہ کہاں ہے؟

دیکھو وہ جو محراب کے قریب بیٹھے ہیں، وہی بادشاہ ہیں۔ درباریوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

شاہ جہاں اس وقت بڑی عاجزی اور لجاجت سے دُعا مانگ رہا تھا۔

نہیں میں تو شاہجہاں بادشاہ کو پوچھ رہا ہوں، جنہوں نے لال قلعہ بنوایا ہے، اور جو لال قلعہ میں رہتے ہیں، چرواہے نے نہایت سادگی سے اپنی الجھن صاف کرنا چاہی۔

ہاں بھائی یہی شاہجہاں بادشاہ ہیں — درباریوں نے اسے اطمینان دلانے کی کوشش کی۔

وہ کچھ دیر بادشاہ کو دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ یہ شخص دونوں ہاتھ پھیلائے، گڑگڑا کر فقیروں کی طرح کیا مانگ رہا ہے۔ اور کیوں مانگ رہا ہے۔ اس سے رہا نہ گیا۔ اس نے پوچھا یہ بادشاہ کیا مانگ رہے ہیں اور کس سے مانگ رہے ہیں، یہ تو بادشاہ ہیں۔ لال قلعہ والے بادشاہ۔

ہاں یہ خدا سے مانگ رہے ہیں، خدا سے ہر ایک مانگتا ہے چاہے وہ بادشاہ ہو یا فقیر۔ چرواہا ایک دم خاموش ہو گیا اور پھر یکایک وہ ایک طرف کو چل دیا۔ درباریوں نے اُسے جاتے دیکھ کر روکنا چاہا لیکن وہ کسی طرح نہ رُکا۔ لوگوں نے اُسے بہت روکا، جانے کی وجہ پوچھی لیکن اس نے کچھ نہ بتایا اور اپنی راہ کو ہو لیا۔

شاہ جہاں دُعا سے فارغ ہوئے۔ خادم بادشاہ کو لینے دوڑے خادموں نے شاہ جہاں کو بتایا کہ چرواہا آیا تھا۔ بادشاہ نے بڑی بے چینی سے پوچھا۔ کہاں ہے وہ؟ شاہ جہاں تو کئی دن سے اپنے میزبان کا بڑی بے قراری سے انتظار کر رہا تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ واپس چلا گیا۔ ہم نے اُسے بہت روکا لیکن وہ رُکا نہیں۔

بادشاہ نے اُسی وقت کچھ لوگوں کو گھوڑوں پر دوڑا دیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ لوگ اس نوجوان کو لے کر واپس آگئے۔ بادشاہ نے انتہائی عزت کے ساتھ اس نوجوان چرواہے کو اپنے پاس بٹھایا۔ دیر تک اُس کی خاطر تواضع کرتے رہے — لیکن چرواہا جیسے ہر عزت واکرام سے بے نیاز تھا۔

شاہ جہاں نے اُس سے پوچھا۔

میاں تم مجھ سے ملنے آئے تھے اور پھر ملے بغیر ہی واپس ہو گئے۔ آخر کیوں؟ وہ خاموش رہا۔

شاہجہاں نے دوبارہ اُسے متوجہ کیا۔ میاں میں تو تمہارا بڑی شدت سے انتظار کر رہا تھا اور تم ملے بغیر ہی واپس جا رہے تھے۔ بتاؤ تو سہی آخر بات کیا ہوئی۔؟

"میں آپ سے انعام لینے آیا تھا مگر میں نے دیکھا کہ آپ تو خود ہاتھ پھیلا پھیلا کر مانگ رہے تھے، جب آپ خود مانگ رہے تھے تو بھلا مجھے کیا دیتے۔ میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ میں بھی کیوں نہ اُسی سے مانگوں جس سے آپ مانگ رہے تھے" چرواہے نے بڑی سادگی اور جرأت سے کہا۔

اس کہانی کی تاریخی حیثیت کیا ہے، اور کہاں تک یہ صحیح ہے ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں۔ ہمیں تو مطلب اس ایمان افروز سبق سے ہے جو اس واقعہ سے ملتا ہے۔ اگر یہ واقعہ من گھڑت ہے تو بھی یہ حقیقت ہے کہ چرواہے کی زبانی ایسی تعلیم دی گئی ہے جس پر جتنا غور کریں گے، ایمان و یقین میں اضافہ ہی محسوس کریں گے۔

اس دنیا میں کون ایسا ہے، جس کی کوئی نہ کوئی ضرورت نہ ہو، اور قدرتی بات ہے کہ جب آدمی کی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں تو وہ پریشان ہوتا ہے، پریشانی دور کرنے کی تدبیریں سوچتا ہے، اور ہر طرف نظر دوڑاتا ہے کہ کس سے اپنی پریشانی بیان کرے، کس کے سامنے اپنی ضرورت رکھے۔ ضرورت اور حاجت ایک نادار فقیر کو بھی پیش آتی ہے اور ایک خوش حال کروڑپتی کو بھی۔ کسی کو رہنے بسنے کے لئے مکان کی ضرورت ہے، کسی کو بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے، کسی کو اپنے بچوں کی شادی کرنا ہے اور واجبی خرچ کے لئے بھی کچھ نہیں ہے، کسی کا کاروبار نہیں چل رہا ہے، کسی کے پاس اتنا نہیں ہے کہ بچوں کو تعلیم دلا سکے، کوئی بیمار ہے، اور صحت کے لئے ترس رہا ہے۔ کسی کو ملازمت کی ضرورت ہے، اور کسی کو ملازم درکار ہے، غرض دنیا میں خدا کے بندوں کی ضرورتیں گوناگوں ہیں۔ دوسروں کو چھوڑ دیئے خود اپنی زندگی ہی پر غور کیجئے۔ آپ کی کتنی ضرورتیں ہیں جن کے لئے آپ پریشان رہتے ہیں۔

آپ بہت بڑے غنی ہیں، اور آپ کا مقام بہت ہی بلند ہے اگر آپ کو یہ یقین فی الواقع حاصل ہو جائے کہ آپ کی ضرورتیں صرف خدا ہی پوری کر سکتا ہے اور آپ اس کے سوا کبھی کسی کے سامنے دامن نہ پھیلائیں گے۔

یہ واقعہ ہے کہ دینے والا صرف خدا ہے، وہ نہ دینا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی آپ کو ایک ذرہ نہیں دے سکتی۔ اور وہ دینا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اس کی نوازش کو روک نہیں سکتی۔

بندے کے پاس آپ کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہے، ہر بندہ محتاج ہے اور جو جتنا بڑا ہے اتنا ہی زیادہ محتاج ہے۔ لال قلعہ کا بادشاہ بھی اسی کی درگاہ کا فقیر ہے اور جنگل کا چرواہا بھی اسی کا محتاج ہے۔ پھر یہ کہاں کی دانائی ہے کہ آپ فقیر اور محتاج بندوں کے سامنے اپنی ضرورتیں رکھیں، اور ان تہی دستوں سے مانگیں جو خود اپنی ضرورتوں کے لئے خدا کے حضور ہاتھ پھیلاتے ہیں، اور گڑگڑا گڑگڑا کر اس سے بھیک مانگتے ہیں۔

آپ یہ فیصلہ فرمالیں اور اس پر جم جائیں کہ کبھی اپنی کوئی ضرورت کسی بندے کے سامنے نہیں رکھیں گے۔ ضرورت چھوٹی ہو یا بڑی، دینی ہو یا دنیوی، صرف اپنے رب کے سامنے رکھیں گے، اور صرف اسی سے مانگیں گے۔ اپنے رب سے مانگنے کا تجربہ تو کیجئے، جتنی بار تجربہ کریں گے اپنے ایمان و یقین میں اور زیادہ پختگی پائیں گے — خدا کبھی آپ کو اپنے دربار سے مایوس نہیں کرے گا۔ جس کو جو کچھ ملتا ہے اُسی کے دربار سے ملتا ہے۔ اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں ہے۔ آپ کو جو ضرورت ہو اس سے کہئے، جو پریشانی ہو اس سے فریاد کیجئے، جو تکلیف اور مصیبت ہو اس کے حضور گڑگڑائیے۔ جو کچھ درکار ہو اس سے مانگئے — جو کچھ مل سکتا ہے اسی کے در سے مل سکتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہارون الرشید کو زبردست سلطنت سے نوازے اور شاہ بہلول کو شام کی روٹی بھی نہ دے — یہ تو وہی جانتا ہے کہ کس کے مقدر میں کیا لکھا ہے، اور کس کو کیا ملنا ہے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ جو کچھ بھی ملے گا۔ اسی کے دربار سے ملے گا — اس کے حکم کے بغیر کسی کو ایک گھونٹ پانی بھی نہیں مل سکتا۔ اسی سے مانگنے کا تجربہ کیجئے۔ اس کے خزانوں میں نہ کمی کے آنے کا خطرہ ہے اور نہ یہ اندیشہ ہے کہ اس کے خزانے کبھی ختم ہوں گے۔

آپ جب بھی کسی پریشانی میں مبتلا ہوں، جب بھی کوئی حاجت اور ضرورت ہو، ضرورت چھوٹی ہو یا بڑی، دینی ہو یا دنیوی۔ اپنے رب کی طرف رجوع کیجئے اس کے سامنے اپنی حاجت رکھئے۔ اور اس یقین کے ساتھ کہ وہ آپ کو مایوس اور نامراد نہ لوٹائے گا۔ اس انداز فکر و عمل سے آپ کو وہ استغناء، اطمینان اور بے نیازی حاصل ہوگی کہ اس دولت کا مقابلہ دنیا کی کوئی دوسری دولت نہیں کر سکتی۔

خدا سے مانگنے کا طریقہ اور اس کے آداب سکھاتے ہوئے

خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو صلوٰۃ الحاجۃ پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ یعنی وہ دو رکعت نفل نماز جس کے بعد بندہ خدا کے حضور اپنی حاجت رکھے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ انتہائی بردبار اور بہت ہی کرم فرمانے والا ہے۔ پاک و برتر ہے، خدا عرش عظیم کا مالک۔ شکر و تعریف خدا کے لئے ہی ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے (خدایا) میں تجھ سے ان چیزوں کی بھیک مانگتا ہوں جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی، اور تیری مغفرت کو لازم کرنے والی ہیں۔ ہر بھلائی میں حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، (خدایا) تو میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی دکھ اور غم دور کئے بغیر نہ چھوڑ اور میری کوئی حاجت جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو پوری کئے بغیر نہ رہنے دے۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے!۔

بقیہ ۱۱۔ ایک بیمثال روحانی تحفہ

کی شکل میں کرلیں۔ اب شب اتوار اور شب بدھ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز ادا کریں۔ اول رکعت میں سورۃ فاتحہ اور بیس مرتبہ آیت تسخیر پڑھیں دوسری رکعت میں بھی الحمد کے بعد بیس مرتبہ آیت متذکرہ پڑھیں۔ بعد از سلام بیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ بعد ازاں سر سجدہ میں رکھ کر بیس مرتبہ اپنے مقصد کا اظہار کریں کلمہ فرح دینا کیلئے یہ عبارت ہوگی۔ یا رحیم رحم کر ناہد رضا کو میرا مسخر و مہربان کر۔
واضح رہے کہ جب نماز نفل شروع کریں پہلے لوح تسخیر کو سجدہ کی جگہ مصلے کے نیچے رکھیں۔ اور بعد میں اسے اٹھا کر پاس رکھیں۔ جب تک مقصد پورا نہ ہو۔ ہفتہ میں ہر دو دن اس عمل کرتے رہیں۔ یعنی شب اتوار اور شب بدھ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتے نہ گزریں گے کہ مطلوب مطیع و مسخر اور مہربان ہو کر اطاعت کا دم بھرے گا۔ اور جب تک لوح پاس رہے گی مطیع و مسخر رہے گا۔ سر سجدہ میں رکھکر جب اپنے مقصد کا اظہار کریں تو انتہائی عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اگر آپ کے دل میں سوز، آنکھوں میں حقیقی طلب کے آنسو ہوں گے تو قدرت کاملہ آپ کا مقصد چند ہفتوں میں پورا کر دے گی۔

میں نے ہر بات تفصیل سے تحریر کر دی ہے۔ اگر پھر بھی کسی بہن بھائی کو سمجھ نہ آئے تو جوابی لفافہ بھیج کر راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

۲۶ نومبر کے راشٹریہ سہارا میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے یہ مراسلہ اخبار کو عزیز احمد صاحب نے ممبئی سے روانہ کیا ہے۔ اس مراسلے میں وہ لکھتے ہیں کہ بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معاشرہ ترقی کر رہا ہے۔

مراسلہ نگار نے بظاہر کا لفظ استعمال کر کے ترقی معاشرہ کی زبردست توہین کی ہے اور تہذیب نو کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا ہے۔ اس لفظ کے استعمال سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ترقی صرف دکھاوے کی ہے۔ اور عروج صرف نام کا ہے۔ جبکہ معاشرے میں جو کچھ بھی ترقی اور عروج ہو رہا ہے وہ ظاہر و باطن دونوں پر محیط ہے اور اس ترقی سے جسم و روح دونوں بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ یہ ترقی ہی تو ہے کہ وہ لوگ جو کل تک تھرڈ کلاس سمجھے جاتے تھے آج انہیں سماج میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ جن کے پیروں میں کل تک جوتے نہ تھے آج وہ اونچی اونچی بلڈنگ کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور جن لوگوں کو ناک پونچھنے کی تمیز نہیں ہے وہ بھی سوٹ بوٹ میں دکھائی دیتے ہیں جو اپنے ہاتھوں سے آج تک اپنے دستخط نہیں کر سکتے وہ بھی بڑی بڑی فرموں کے مالک بنے ہوئے ہیں جنہیں اپنا گھر سنبھالنے کا سلیقہ نہیں ہے وہ قوم کے باضابطہ رہبر بنے پھرتے ہیں۔ جنہیں کنکوے اڑانے کا شعور بھی نہیں ہے وہ ملت کا پتوار اٹھائے کھڑے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ بغیر ترقی کے ہو رہا ہے؟۔ عزیزم یہ تو ایسی ترقی ہے کہ جس پر آسمان کے فرشتے بھی عش عش کرتے ہوں گے اور جنت کی حوریں بھی۔ اس ترقی کی توہین کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ مراسلہ نگار کو معاف کرے اور آئندہ کے لئے عقل و شعور عطا کرے۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

"چمچماتی ہوئی گاڑیاں جب سڑکوں پر دوڑتی ہوئی گذر جاتی ہیں۔ سمندر میں تیرتی ہوئی کشتیاں نظر آتی ہیں فضا میں اڑتے ہوئے جہاز نظر آتے ہیں۔ شہروں میں بلند و بالا عمارتیں نظر آتی ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ واقعی یہ دنیا اکیسوی صدی میں داخل ہو رہی ہے۔"

مراسلہ نگار ہیں تو ان ہی لیکن حد سے زیادہ ناقدرے معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ نے اس دور کے انسانوں کو کیسی کیسی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے۔ جو کل تک گدھوں پر سوار ہونے میں فخر محسوس کرتا تھا آج وہی انسان گاڑیوں میں سفر کر رہا ہے۔ سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے ایک ملک سے دوسرے ملک جا رہا ہے۔ جہازوں اور راکٹوں میں سوار ہو کر آسمان کی خبریں لا رہا ہے۔ ایسی ایسی عمارتیں بنا رہا ہے کہ جنت الفردوس کو بھی پسینے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس پر مراسلہ نگار کو شبہ ہے انسان کی ترقی پر۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ ان سب چیزوں کا تعلق ترقی سے نہیں ہے۔ بلکہ ترقی تو جب ہوتی جب انسان انسانیت سے ہمکنار ہوتا۔

جبکہ تجربات اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ انسان ان سب چیزوں کا مالک ہی جب بنتا ہے جب وہ انسانیت سے اپنا پیچھا چھڑا لے۔ سرکاری دفتروں میں دو طرح کے لوگ کام کرتے ہیں۔ ایک وہ جن میں انسانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے۔ یہ مشرقی زبان میں لکیر کے فقیر کہلاتے ہیں۔ اور مغربی زبان میں انہیں لال بجھکڑ کیا جاتا ہے۔ یہ شیخ چلیوں کی سی زندگی گذارتے ہیں۔ یہ اپنا عالی شان مکان تعمیر کرانے کے لئے کسی معجزے کے منتظر رہتے ہیں کیونکہ یہ بے چارے رشوت

نہیں لیتے۔ یہ جھوٹ کو پاپ سمجھتے ہیں۔ دھوکے بازی ان کے نزدیک جرم عظیم ہے کسی کو چکمہ دینے کا یہ تصور بھی نہیں کرسکتے یہ غریبوں کے کام خدا کو خوش کرنے کیلئے کرتے ہیں اور امیروں کے کام اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لئے کچھ لئے بغیر ہی کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دفتر میں ۷ بجے آکر اپنی ڈیوٹی پر جم جاتے ہیں۔ اور آخیر تک سر کھجائے بغیر اپنی ڈیوٹی انجام دیتے رہتے ہیں۔ ان کی تنخواہ ان کے لئے ہرگز ہرگز کافی نہیں ہوتی۔ اپنے بیوی بچوں کا کپڑا لتا بنانے کے لئے یہ ہر سال قرضوں پہ قرضے لیتے پڑتے ہیں۔ اور بار بار اپنا فنڈ نکلوانا پڑتا ہے۔ ان کے چہرے کی رونق ۳۰ رسال کی عمر میں گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو جاتی ہے۔ اچھا لباس نہ ہونے کی وجہ سے اور قابل قدر میک اپ نصیب نہ ہونے کی وجہ سے ان کی بیویاں ان کی ماں محسوس ہوتی ہیں اور یہ اپنی بیویوں کے فادر نظر آتے ہیں کیونکہ چہرے پر ہر وقت ۱۲ ربجے رہتے ہیں اس لئے کوئی بھی شخص ان کو دیکھکر خوش نہیں ہوتا۔ اگر کبھی یہ بھولے سے آئینہ دیکھ لیں تو خود بھی اپنے کو دیکھ کر خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ خود کو پہچان بھی نہیں پاتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ شاید آئینہ میں کوئی اور کھڑا رو رہا ہے۔ یہ ہیں وہ لوگ انسانیت جن کے ضمیر میں رچی بسی ہے۔ ان کی آدھی زندگی بسوں کے انتظار میں اور آدھی زندگی بے بسی میں گزر جاتی ہے۔ بھلا ایسے لوگ اکسویں صدی کو کیا دے سکتے ہیں؟ یاس اور سنیاس کے سوا۔۔؟ جو انسانیت چمن کو صحرا بنا دے۔ جوانی کو بڑھاپے میں تبدیل کر دے، خوشگواریوں کو ناگواریوں کا لباس پہنا دے اُس انسانیت سے کیا حاصل اور کیا فائدہ؟ ان کی زندگی تو زندگی ان کی موت بھی کسی کو کچھ نہیں دے پاتی ان کے پسماندگان کو ان کی جدائی کے سوا اور کچھ نہیں ملتا۔

ہمارے خاندان میں ایک بزرگ ایسے بھی گزرے ہیں جو تمام زندگی سچ بولتے رہے، جھوٹ اور لاف وگزاف سے پوری طرح محفوظ رہے۔ دھوکے اور فریب کے کبھی قریب نہیں گئے۔ لقمۂ حلال کی فکر میں دُبلے ہوتے رہے غیبتوں تہمتوں سے کوسوں دور رہے آج اُن کی اولاد چنے بھوننے کا کاروبار کر رہی ہے اور ان کی قبر پہ کوئی مٹی ڈالنے والا بھی نہیں ہے مرحوم کی اولاد کا یہ حشر دیکھ کر نادان اور احمق ہی ہوگا وہ شخص جو انسانیت سے معاشقہ لڑانے کی کوشش کرے۔ اور سچائی سے اپنا ناطہ جوڑنے کی غلطی کرے۔

سرکاری دفاتر میں دوسری قسم اُن انسانوں کی ہوتی ہے جو تکلف کو برطرف رکھکر اور ایمان اور اخلاق کو گرم جزدانوں میں پیک کرکے اپنی کرسیوں پر براجمان ہوتے ہیں اور اللہ کے غیر مستحق بندوں کا کام معمولی سے لین دین پر کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دفتر ۹ ربجے آتے ہیں اور اپنے دستخط صبح ۷ بجے ہی کرتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں حکمت عملی۔ اور اسی حکمت عملی کو مولوی ٹائپ قسم کے لوگ "جھوٹ اور دھوکے" سے تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہے نہ دھوکہ بلکہ یہ تو خدا کی عطا کردہ عقل کا بہت معمولی سا استعمال ہے بزرگوں سے سنا ہے کہ نیت کے بدل جانے سے عمل کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ جب یہ درست ہے تو رشوت کو اگر نیت صالح کے ساتھ وصول کیا جائے اور اس کو دست غیب سمجھکر پکڑا جائے تو اس کی نوعیت کیوں نہیں بدلے گی۔ اگر اپنی ملازمت برقرار رکھنے کے لئے غیر حاضر ہوکر بھی خود کو دفتر میں حاضر دکھایا جائے اس نیت کے ساتھ تاکہ ملازمت برقرار رہے اور بیوی بچے خوش رہیں تو اسمیں کیا گناہ ہے! اگر ہمارے سماج سے رشوت کو ختم کر دیا جائے تو بے شمار لوگوں کے کام پینڈنگ میں پڑ جائیں گے اور بہت سے لوگوں کو ہر دفتر میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ خدا بھلا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے رشوت کو ایجاد کرکے اُن تمام انسانوں کے لئے صراط مستقیم کی راہیں کھولیں جو انگلی ٹیڑھی کرکے بھی گھی چلنے کے حقدار نہیں تھے۔ رہا جھوٹ اور دھوکہ تو ان دونوں کے بغیر زندگی گذارنا بھلا کیسے ممکن ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی ہم میں اور آپ میں سے کونسا ایسا انسان ہے جو صبح سے شام تک جھوٹ نہیں بولتا۔ شوہر اگر صبح سے شام تک سچ ہی بولے گا تو کتنے دن تک مجازی خدا بنا رہے گا؟ آخر کو وہ شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ بشر بھی ہے اور بشر تو کہتے ہیں اس کو ہیں جو شر سے بنا ہو۔ بشر خود کو شر سے کیسے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ وہ اگر دوستوں کی محفلوں سے آنے کے بعد سچ ہی بولدے اور یہ نہ کہے کہ وہ اوور ٹائم کرکے آرہا ہے تو گھر میں غدر سن ستاون برپا ہو جائے۔ اس غدر کے نقصانات سے کون واقف نہیں ہے۔ اس لئے ہر صاحب عقل شوہر دیر سے گھر آنے پر سچ بولنے کی حماقت نہیں کرتا۔

اسے معلوم ہے کہ سچ بول کر وہ مطمئن زندگی نہیں گذار سکتا۔ شوہر کی تنخواہ دو ہزار روپے ہوتی ہے۔ لیکن شرافت اور عقل دونوں سے کام لیتے ہوئے شوہر اپنی بیوی کو بتاتا ہے کہ اس کی تنخواہ اٹھارہ سو روپے ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی بیوی سے جیب خرچ طلب کرتا ہے۔ دو سو روپے اس کے پہلے ہی سے محفوظ ہیں۔ جس ماہ بیوی جیب خرچ نہیں دیتی اس ماہ بھی اچھی گزر جاتی ہے۔ اور بیوی سمجھتی ہے کہ کس قدر ہونہار اور عجیب الطرفین قسم کا شوہر ہے۔ پیسے دیتی ہوں تو بھی خوش اور نہیں دیتی ہوں تو بھی ناخوش نہیں۔ ناداں قسم کے مذہبی لوگ اس طور طریقے کو دھوکے سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن یہ دھوکہ نہیں ہے یہ حکمتِ عملی ہے اور اس طرح کی حکمت عملی کے بغیر کوئی نکاح ایک مہینے سے زیادہ باقی نہیں رہ سکتا۔

ہمارے شہر میں ایک صاحب ایسے بھی رہتے ہیں جنہیں سچ بولنے کی بیماری لاحق تھی۔ موقعہ ہو نہ ہو ہر حال میں سچ بولا کرتے تھے۔ ماہرینِ زمانہ نے انہیں لاکھ سمجھایا کہ ہر جگہ اور ہر موقعہ پر سچ بولنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن وہ مان کر نہیں دیتے تھے اسی عالم میں ان کی شادی ہو گئی۔ وہ شادی کے بعد بھی سچ بولنے سے باز نہیں آئے۔ سب سے پہلے انہوں نے اپنے سسر کے بارے میں سچائی سے کام لیا تو ان سے تعلقات خراب ہوئے پھر سالے سالیوں کے بارے میں صدق بیانی کی تو انہوں نے انقطاع کر لیا اس کے بعد وہ بیوی کی صحیح صورتِ حال پر گفتگو فرمانے لگے۔ تو بیوی سے ہاتھ دھونے پڑے۔ ظاہر ہے کہ جب دبلے کو دبلا موٹے کو موٹا اور کالے کو کالا کہو گے تو وہ بُرا مانے ہی گا۔ اور روٹھ جائے گا۔ اور اب جا کر انہیں یہ اندازہ ہوا ہے کہ موجودہ سماج میں جھوٹ بولنا ہی ناگزیر ہے سچ سے تعلقات خراب ہوتے ہیں۔ اور انسان نکو بن جاتا ہے اور جھوٹ بول کر ہی انسان اپنی شرافت کا بھرم باقی رکھ سکتا ہے۔ جب گھروں کا حال یہ ہے تو ان سرکاری دفتروں کا حال کیا ہوگا۔ جہاں آنے جانے والے سبھی لوگ جھوٹے ہوتے ہیں انہیں سچ بول کر کیسے مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جھوٹ ہمارے معاشرے کا ایک اٹوٹ حصہ ہے اس کو نظر انداز کر کے ہم عافیت کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتے۔ مثلاً ایک خاتون جو غیر اتفاقی طور پر نیک ہوں۔ لیکن عمر ان کی ۴۵ سال ہو۔ کوئی بدبخت اُن سے یہ پوچھ بیٹھے کہ آپ کی عمر کیا ہے؟ تو تمام ترنیکی اور تقوے کے باوجود وہ اپنی عمر ۳۵ سال کی بتائیں گی۔ ظاہر ہے کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ لیکن اس طرح کے جھوٹ قانونی طور پر جھوٹ کہلانے کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ اگر عمر وغیرہ کے بارے میں بھی انسان سچ بولنے کی غلطی کرنے لگا تو بے شمار مردوں کو ملازمت نہیں ملے گی اور بے شمار خواتین کی شادی نہیں ہو سکے گی۔

زمانہ بدل گیا ہے۔ عمر چھپانے کے اور بھی نئے نئے طریقے ایجاد ہو گئے ہیں۔ پہلے زمانے میں عورتیں جب نانی بن جاتی تھیں تو خود کو نانی اماں کہلانے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔ اب اگر انہیں نانی اماں کہدو تو انکا چہرہ رنگ بدلنے لگتا ہے۔ آج پچاس سال کی عورت بھی خود کو نانی کہلانا پسند نہیں کرتی۔ اب بچے امی نانی۔ بڑی امی جیسے الفاظ سے اپنی نانیوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کے الفاظ سے عمر کا اندازہ نہیں ہو پاتا۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو جھوٹ تو یہ بھی ہے۔ لیکن اس جھوٹ میں وہ مصلحت اور حکمتِ عملی پوشیدہ ہے۔ جو شریفوں کا وطیرہ رہی ہے اگر ہم پوری ایمانداری سے غور و فکر کریں تو ہمیں یہ بات ماننے میں دیر نہیں لگے گی۔ کہ دنیا کی ترقی جھوٹ اور دھوکہ وفریب کی مرہونِ منت ہے۔ جو بے چارے سچ بول رہے ہیں ان کا تن آج بھی معیاری لباس سے محروم ہے۔ اور ان کے چہرے پر آج بھی رات کے ۱۲ بج رہے ہیں ان کے گھر کی چھتیں آج بھی سجدۂ سہو کرنے کی تیاری میں ہیں۔ اور رہے وہ لوگ جو دین کے نام پر، دنیا کے نام پر، شرافت و دیانت کے نام پر جھوٹ اور فریب کے کاروبار کر رہے ہیں وہ بغیر پروں کے اُڑ رہے ہیں اور آئے دن نئی نئی جائدادیں خرید رہے ہیں۔ ان کے تن پر فاخرانہ لباس ہے۔ یہ لوگ قیمتی کاروں میں گھومتے ہیں۔ ساری دنیا میں ان کی جے جے کار ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ جھوٹ اور فریب ہی کی بدولت ہے ان ہی شریفوں اور سمجھداروں کی وجہ سے یہ دنیا اکسویں صدی میں قدم رکھ رہی ہے خدانخواستہ اگر یہ لوگ بھی انسانیت کے چکروں میں پھنس گئے تو اکیسویں صدی تو پیدا ہونے سے پہلے ہی یتیم ہو جائے گی۔

تو اے ہمارے محترم مراسلہ نگار صاحب! اس دور کے انسان بالکل صحیح سمت میں چل رہے ہیں آپ انھیں انسانیت اور شرافت کا اُپدیش دیکر اکیسوی صدی کا مزا کرکرا نہ کریں۔ ہمیں تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اگر انسان سچ مچ کا انسان بن گیا۔ وہ جھوٹ، فریب، دغابازی، رشوت خوری سے باز آگیا تو اس دنیا سے بہاریں رخصت ہوجائیگی پھر اس دنیا میں انسانیت کے پھیکے پکوان کے سوا کیا بچے گا۔ انسانیت اگر خود حیوانیت سے ہمکنار نہ ہو تو اس دنیا کو سناٹوں کے سوا کیا دے سکتی ہے؟ آخر ان نیکیوں سے کیا فائدہ جو انسان کے سارے مزے خراب کردیں۔ یہ دنیا جب ہمارے لئے بنائی گئی ہے تو اس دنیا کے مزے لینا ہم سب کا اخلاقی فرض ہے۔

مراسلہ نگار نے آگے چل کر فرمایا ہے کہ اچھی زندگی گزارنے کے لئے اور انسانیت پر برقرار رہنے کی لئے تعلیم بہت ضروری ہے۔"

ہمارا خیال یہ ہے کہ مراسلہ نگار نے اسکولوں اور کالجوں کا جائزہ لئے بغیر قوم کو یہ مشورہ دیا ہے مراسلہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ معاشرے میں جو بھی خرابیاں پھیل رہی ہیں وہ ان دنوں تعلیم گاہوں سے ہی پھیل رہی ہیں۔ عشق محبت کے سلسلے میں اسکولوں میں پورے شباب پر ہیں ماں باپ کو فضول سی چیز سمجھنے والے بالعموم وہی لوگ ہیں جو اتفاقاً زیادہ پڑھ لیتے ہیں تعصب و عناد میں بھی وہی لوگ زیادہ مبتلا ہیں جنہیں کسی کالج کی ہوا لگ گئی ہے ریلوں اور بسوں میں غنڈہ گردی کرنے والے نوجوان کسی نہ کسی تعلیم گاہ سے وابستہ ہوتے ہیں اندازہ تو یہ ہوتا ہے کہ خرابیاں جہالت سے زیادہ تعلیم سے پھیل رہی ہیں۔ جاہل لوگ جیب کاٹ سکتے ہیں کسی مالدار کے بیٹے کو اغوا نہیں کرسکتے۔ جہالت انسان کو چھوٹا گنا ہگار بناتی ہے اور تعلیم انسان کو بڑے بڑے فیشن ایبل گناہوں پر مجبور کرتی ہے۔ پڑھا لکھا انسان اگر بگڑ جائے تو زیادہ بے شرمی کے ساتھ گناہ کرتا ہے اور یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ ہمارے معاشرے میں لوگ تعلیم سے غافل ہیں۔ وہ لوگ جن کی سات نسلوں میں کسی نے الف بے بھی نہیں پڑھی تھی انہوں نے اسکول کھول لئے ہیں۔ جو لوگ الف کے نام سے نہیں جانتے وہ اسکولوں کے منیجر بنے ہوئے ہیں اور تعلیم و تدریس کے فائدوں پر گھنٹوں لیکچر دے رہے ہیں۔ گھر گھر میں اسکول کھل گئے ہیں۔ اسکولوں کی تعداد اس قدر ہوگئی ہے کہ ایک بچہ دو دو اسکولوں میں پڑھ رہا ہے۔ اور ٹیچروں کی تنخواہ کا عالم یہ ہے کہ وہ ڈیڑھ سو روپے میں دو دو اسکولوں میں پڑھا لیتی ہیں۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ قوم تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہے۔ قوم پر الزام تراشی ہے۔ سچ تو یہ ہے تعلیم کے یہ سلسلے دیکھکر جو گلیوں اور چوراہوں پر کھلے عام نظر آرہے جہالت پر رحم آنے لگا ہے۔ اور تعلیم کی ناقدری کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔

مراسلہ نگار نے اپنے مراسلے کے آخر میں اصلاح معاشرہ کی بات بھی چھیڑی ہے۔ مراسلہ نگار کا خیال ہے کہ معاشرہ کی اصلاح کا کام زور و شور کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اور علماء کو اس سلسلے میں آگے آنا چاہئے۔

مراسلہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ علماء حق اور علماء ناحق۔ دونوں ہی قسم کے علماء کئی سالوں سے اصلاح معاشرہ میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ علماء کو یہ خبر نہیں ہے کہ اصلاح کسے کہتے ہیں اور معاشرہ کسے۔ انہوں نے اب تک صرف یہ سمجھا ہے کہ مسلمانوں میں لے دیکے صرف خرابی یہ ہے کہ مسلمان شادیوں میں خوب پیسہ خرچ کرتے ہیں اور جہیز اور تلک کی رسومات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہر جلسے میں ہمارے علماء کا زور صرف اس بات پر ہوتا ہے کہ جہیز سے بچو اور شادیوں میں فضول خرچی کرنے سے باز رہو۔ اللہ اللہ خیر صلاً۔ بس ہوگئی اصلاحِ معاشرہ۔ اگر علماء برا نہ مانیں تو ہم یہ عرض کرنے کی گستاخی کریں گے کہ علماء اصلاح معاشرہ کی تحریک میں نہ مستعد ہیں نہ مخلص۔ کبھی کبھی ازراہِ فیشن اگر اصلاحی جلسے ہوتے بھی ہیں تو صرف دنیا دکھانے کے لئے یا عوام کے اعتراضات سے بچنے کے لئے۔ اگر علماء اصلاح معاشرہ کے باب میں مخلص ہوتے تو پہلے خود ہی جھوٹ کھانے اور غیبت و تہمت سے بچتے۔ تب ہی ان کی زبان وعظ و نصیحت کی باتیں بھلی معلوم ہوتیں۔ علماء کا حال یہ ہے کہ مسلک کی لڑائی میں وہ آنکھیں بند کرکے نفس کی پیروی کررہے ہیں۔ انہیں دین اسلام سے زیادہ اپنا طریقہ کار مرغوب ہے۔ مولوی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں مگن نظر آتا ہے۔ انہیں نبی کی

سنت سے زیادہ اپنے پیر کا طریقہ مرغوب ہے ان کی تقریر کا حاصل صرف اپنا مسلک و مشرب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم عصری لڑائیوں میں علماء ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی فکر میں اپنی صلاحیتیں کھپائے رکھتے ہیں۔ ہر عالم خود کو خدائی ٹھیکیدار سمجھتا ہے۔ اور اس کا گمان یہ ہوتا ہے کہ بس وہ خدا تعالیٰ کا چہیتا ہے اور صرف وہ خدا کا سگا بندہ ہے باقی سب سوتیلے ہیں۔ معاشرے کی تمام خرابیوں میں علماء خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اس لئے اُن کی تقریروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور خدا کرے ان کی تقریروں کا کوئی اثر نہ ہو۔ خدا کرے علماء کبھی مخلص نہ ہوں۔ اور ان کے وعظ اسی طرح بے اثر رہیں۔ صحیح بات تو یہ ہے اصلاحِ معاشرہ کے تصور ہی سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دعا کرنے کو دل چاہتا ہے کہ کاش علماء کی آواز میں کبھی اثر پیدا نہ ہو کیونکہ اگر سچ مچ کی اصلاح معاشرہ ہو گئی تو جینے کا مزا خاک میں مل جائے گا۔ آج کل سب سے سستی تفریح غیبت ہے۔ مگر اصلاح ہو جانے کی صورت میں غیبت سے ہم لوگ محفوظ ہو گئے تو وقت کیسے گزرے گا اور مسلم محفلوں میں جان کیسے پڑے گی۔ تفریحات میں الزام تراشی بھی اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ اس سے بھی دلوں کو سرور اور روحوں کو قرار ملتا ہے جھوٹ تو وہ تو ہر برائی کا امام ہے۔ اور جھوٹ کے بغیر تو زندہ رہنے کا تصور بھی محال ہے جھوٹ کے بغیر نہ عوام زندہ رہ سکتے ہیں نہ علماء۔

زبان سے عمل سے اشاروں سے ہر طرح سے ہم مسلمان لوگ جھوٹ کی گنگا میں پوری طرح ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور اسمیں علماء اور عوام سب برابر کے شریک ہیں۔ اگر معاشرے کی اصلاح ہو گئی جھوٹ سے بھی بچنا پڑے گا۔ اور جھوٹ سے بچ کر اپنا اپنا بھرم ہم کیسے باقی رکھ سکیں گے؟ ایک مدرسہ چلانے والا عالم زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کرنے کے لئے عوام کو یہ بتاتا ہے کہ اُن کے مدرسے میں پانچ سو طالب علموں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ کھانا لینے والے طالب علموں کی تعداد دسو سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ایک مالدار آدمی مولانا کو چندہ دیتے وقت یہ بتاتا ہے کہ اب تک دو سو مدرسوں کی رسیدیں کٹوا چکا ہے۔ جبکہ بہت مشکل سے اس نے دس مدرسوں کی مدد کی ہوتی ہے۔ غریب لوگ اپنی غربت ثابت کرنے کیلئے جھوٹ بول رہے ہیں۔ امیر لوگ غریبوں سے جان بچانے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔ شوہر بیوی سے جھوٹ بول رہا ہے بیوی شوہر سے جھوٹ بول رہی ہے۔ دکاندار گاہک سے اور گاہک دکاندار سے جھوٹ بول رہا ہے۔ جدھر دیکھئے جھوٹ کا بول بالا ہے۔ اور اسی جھوٹ کے طفیل کچھ تھرڈ کلاس لوگ فرسٹ کلاس نظر آ رہے ہیں اور کچھ جوکر رہنمائے ملت بن گئے ہیں۔

اصلاحِ معاشرہ تو چلئے ضروری سہی لیکن سوال تو یہ ہے کہ اگر فی الواقعہ اصلاح ہو گئی تو کتنے کاروبار بند ہو جائیں گے اور کتنی دکانوں میں تالے پڑ جائیں گے۔ اور کتنے عزت داروں کی قلعی کھل جائے گی۔!

معاشرہ تو وہی قابل قدر ہے جو جھوٹ، دغا، فریب، غیبت الزام تراشی، بے ایمانی سے پاک صاف ہو۔ لیکن شاید ایسے صاف ستھرے معاشرے کے لئے اللہ میاں کو کوئی دوسری قوم پیدا کرنی ہوگی۔ موجودہ لوگ تو اصلاح معاشرہ" میں اپنا نقصان محسوس کرتے ہیں اور نقصان کے ساتھ زندہ رہنے کا تصور اکیسوی صدی میں داخل ہونے والے بھلا کیسے کر سکتے ہیں؟۔ اکیسوی صدی میں داخل ہونے کا مزا تو جب ہی ہے جب معاشرے پر اصلاحی چھاپ نہ ہو۔ اکیسوی صدی میں کون عقلمند چھٹی صدی کے خیالات کو اپنائے گا۔!

مراسلہ نگار نے مراسلے کے آخیر میں یہ بھی نصیحت فرمائی ہے کہ اکسویں صدی کا استقبال مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کیساتھ کرنا چاہئے۔ خدا ہی جانے ہمارے مراسلہ نگار کس دنیا کی پیداوار ہیں مسلمان بھلا کیسے متحد ہو سکتا ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتحاد ہو گیا تو ہزاروں کاروبار بند ہو جائیں گے۔ دیوبندی بریلوی جھگڑا، شیعہ سنی جھگڑا حنفی غیر حنفی جھگڑا کتنے جھگڑے ایسے ہیں جن کی وجہ سے ہمارے "مولویوں" کی پانچوں انگلیاں تر ہیں۔ اور معاشرے میں ان ہی جھگڑوں کی وجہ سے خاصی رونق بھی ہے۔ اگر یہ جھگڑے نہیں رہینگے تو پھر مولویوں کو کون پوچھے گا۔ کم سے کم کسی مراسلہ نگار کو علماء کے خلاف اتنی بڑی سازش کھلم کھلا نہیں کرنی چاہئے۔ علماء کو اگر اس سازش کی گہرائیوں کا سراغ مل گیا تو اختلافات کا ایک دروازہ اور کھل جائے گا۔ خدا کرے علماء کو اس سازش کی خبر نہ ہو تو ورنہ مراسلہ نگار کو کفر کے فتوؤں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

انسان اور شیطان کی کشمکش

قسط ۲۴

اسلم راہی

یوناف کافی دیر تک بحرِ ظلمات[1] کی تہہ میں اِدھر اُدھر چکر کاٹتا ہوا ابلیکا اور عزازیل کو تلاش کرتا رہا۔ لیکن اُسے مایوسی ہوئی۔ لہٰذا اس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ جزائر کناری[2] اور جزائر مدیرا[3] کے درمیانی حصّے میں سمندر کی سطح پر نمودار ہوا اور اپنی سرّی قوتوں کے سہارے برق رفتاری سے جزائر کناری کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ جزائر کے اس سلسلے کے سب سے بڑے جزیرے[4] میں تھا جو بظاہر غیر آباد لگتا تھا۔ یوناف نے جزیرے میں تھوڑی دیر تک اِدھر اُدھر گھوم پھر کر جائزہ لیا۔ اندھیرے میں ڈوبا ہوا جزیرہ ویران ویران ہی لگتا تھا اور کہیں بھی روشنی کے آثار نہ تھے۔ چنانچہ وہ افریقہ کے مغربی ساحل کی طرف بڑھا۔ جہاں پر کوہستانِ اطلس[5] مغرب کی طرف بڑھتا ہوا بحرِ ظلمات[6] تک چلا گیا ہے۔

یوناف نے دیکھا وہاں ساحل پر دور دور تک بڑی بڑی جہاز نما کشتیاں لنگر انداز تھیں۔ اور ساحل کے ساتھ ساتھ الاؤ روشن تھے اور کچھ لوگ آگ کے گرد بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اس وقت تیز سمندری ہوائیں چل رہی تھیں۔ سمندر کی بڑی بڑی لہریں ساحل سے ٹکرا کر شور پیدا کر رہی تھیں۔ جب وہ ایک الاؤ کے قریب پہنچا تو اُن لوگوں نے اُسے دیکھ لیا۔

"کون ہو تم؟" اُن میں سے ایک نے اُسے للکارا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں نہیں جانتا تم لوگ کون ہو" یوناف اُن کے قریب پہنچ کر نرم دوستانہ لہجے میں بولا۔ "لیکن میرا تعلق مصر سے ہے۔ میں اپنے ایک دشمن کے تعاقب میں اس طرف آگیا۔ لیکن وہ مجھے چکمہ دے کر کسی طرف نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں کشتیاں کھڑی دیکھ کر میں نے سوچا کہ دیکھوں کون لوگ ہیں۔"

یوناف نے انہیں اُن ہی کی زبان میں جواب دیا تھا۔

"لیکن تم ہو کون؟ اور ہماری زبان کیسے بول رہے ہو؟" اُن میں سے ایک اس کے قریب ہوتا ہوا بولا۔

"میرا نام یوناف ہے" یوناف نے پھر اُن ہی کی زبان میں کہا۔ "میں ہر زبان جانتا ہوں۔"

اتنی دیر میں دوسرے لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے تھے۔ اور وہاں اچھا خاصا جمگھٹا لگ گیا تھا۔۔۔ پھر ایک شخص جو عمر میں چالیس کے قریب ہوگا۔ ایک قریبی کشتی سے برآمد ہوا۔

"یہ شور کیسا ہے اور تم لوگ کس سے باز پرس کر رہے ہو۔۔۔؟" اُس نے وہیں سے چلّا کر پوچھا۔

ایک اور جوان یوناف کے قریب آیا اور اس نے یوناف سے کہا۔ "ہم لوگ کنعانی ہیں اور تجارت کی غرض سے اس طرف آئے ہیں۔ یہ شخص جو کشتی سے نکل کر اس طرف آ رہا ہے ہمارے اس تجارتی کارواں کا سالار اور ہمارے اس بحری بیڑے کا

---

[1] بحرِ اوقیانوس کا دوسرا نام۔

[2] افریقہ کے مغربی ساحل کے قریب ہی چند جزیروں کا ایک سلسلہ۔ اس میں زیادہ مشہور سانتا کروز، لاس پلماس، اریسف، فرٹیونحرا، تیزائف، گومیرا اور حیارو ہیں۔ یہ جزائر آج کل اسپین کے قبضے میں ہیں۔

[3] جزیروں کے اس سلسلے میں فنچال اور پورٹو سانتو مشہور ہیں۔ یہ آج کل پُرتگال کے قبضے میں ہیں۔ [4] یہ جزیرہ سانتا کروز تھا۔ [5] مراکش کا یہ طویل پہاڑی کا سلسلہ ہے۔

[6] وہ علاقہ جو مراکش کی موجودہ بندرگاہ سدی افنی کے جنوب میں ہے جہاں کوہستانِ اطلس بحرِ ظلمات تک چلا گیا ہے۔

امیر البحر ہے۔" اتنی دیر میں کشتی سے نکلنے والا وہ امیر البحر نزدیک آگیا۔ "یہ جوان کون ہے اور کیا چاہتا ہے۔؟" ——— امیر البحر نے پوچھا۔

"یہ اجنبی جوان اپنا نام یوناف بتاتا ہے۔" ایک جوان نے آگے بڑھ کر اپنے سردار سے کہا۔" اور کہتا ہے کہ اس کا تعلق مصر سے ہے۔ اور اس کا کہنا ہے کہ یہ اپنے ایک دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے اس طرف آ نکلا ہے۔"

سردار نے آگے بڑھ کر اپنے آدمیوں سے سرگوشی میں کچھ کہا۔ جس کے جواب میں وہ لوگ حرکت میں آگئے۔ اُن میں سے دو بھاگتے ہوئے گئے اور ایک کشتی میں سے رسیاں اُٹھا لائے پھر انہوں نے یوناف کو گھیر لیا اور اس کے ہاتھ پاؤں رسیوں میں جکڑ کر اُسے اُٹھایا اور آگ کے پاس بٹھا دیا۔ پھر اُن کا سردار یوناف کے قریب آیا اور سخت لہجے میں اس سے پوچھا۔ "سچ سچ بتاؤ تم کون ہو۔؟ ہماری کشتیوں کی طرف کیوں آئے ہو۔؟ ایسا لگتا ہے تم ہمارے تعاقب میں آئے ہو۔ لیکن سُن رکھو۔ اس سے پہلے بھی بہت سے لوگوں نے اس غرض کے تحت ہمارا تعاقب کیا کہ جان سکیں کہ ہم کہاں کہاں اور کس کس قوم سے تجارت کرتے ہیں اور یہ کہ ہم ٹین، لوہا اور دوسری قیمتی دھاتیں کہاں سے نکال کر لاتے ہیں۔ پر یاد رکھو کہ ہم نے ہر تعاقب کرنے والے کا خاتمہ کر دیا اور اپنے رازوں کو راز ہی رکھا ہے۔ اب اگر تم نے بھی ہمارے سامنے غلط بیانی سے کام لیا اور سب کچھ سچ نہ اُگلا تو سن رکھو۔ ہم تمہیں اسی حالت میں آگ میں ڈال دیں گے ——— اور تم جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔"

"بہت خوب۔" یوناف تمسخرانہ لہجے میں بولا۔ تو تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تم لوگوں نے مجھے بے بس کر دیا ہے تو جان رکھو، یہ تمہاری بھول ہے۔ میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں۔ تمہاری تعداد اور یہ معمولی رسیاں میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ میں نے اگر مزاحمت نہیں کی تو صرف اس لئے کہ میں تم لوگوں سے کوئی جھگڑا مول لینا یا تمہیں نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تھا۔ کیوں کہ میری لڑائی صرف ابلیس کے ساتھ ہے۔ جس کے تعاقب میں میں یہاں پہنچا ہوں۔

ملاحوں کے سردار نے قہرمانیت سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" جس بات کا تم دعویٰ کر رہے ہو اُسے کر کے دکھاؤ۔ ورنہ میں ابھی اور اسی وقت تمہیں آگ میں پھنکوا دوں گا۔"

یوناف فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اس نے اپنی آنکھ کا اشارہ کیا تو رسیاں کھل کر زمین پر گر گئیں پھر یوناف ایک جست کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا اور ملاحوں کے سردار کی طرف اپنی انگلی کا اشارہ کیا۔ جس کے جواب میں ملاحوں کا سردار انتہائی بے بسی کے عالم میں بلند ہو کر الاؤ کے اوپر معلق ہو گیا۔ سارے ملاح خوفزدہ ہو گئے تھے۔ ملاحوں کے سردار کو جب آگ کی تپش محسوس ہوئی تو وہ چلانے لگا۔ یوناف نے پھر اپنی انگلی کا اشارہ کیا تو ملاحوں کا سردار واپس اپنی جگہ پر آ کھڑا ہوا۔ جب اس کے حواس بحال ہوئے تو اس نے یوناف سے پوچھا۔ "تم ہمارے ساتھ عربی میں گفتگو کرتے ہو۔ کیا تم بھی کنعانی ہو۔؟"

"اوّل تو میں ساری رائج الوقت زبانوں پر مکمل عبور رکھتا ہوں۔ اور پھر عربی تو میری بنیادی زبان ہے۔ اس کے علاوہ عربی صرف تم کنعانیوں ہی کی زبان نہیں ہے۔ بلکہ یہ آشوریوں، عیلامیوں، اموریوں، ارامیوں اور اکادیوں کی بھی زبان ہے۔ اس کے علاوہ قوم عاد اور قوم ثمود کی بھی یہی زبان رہی ہے۔"

ملاحوں کے سردار نے کہا۔" پہلے مجھے یقین نہیں آیا تھا لیکن اب تمہاری فوق البشریت اور خرقِ عادت کے کمال کو دیکھ کر یقین آگیا ہے۔ پر اے محترم! تمہاری ابلیس کے ساتھ کیسی اور کس قسم کی دشمنی ہے۔ جس کی بنا پر تم نے یہاں تک اس کا تعاقب کیا۔ تمہارے اس تعاقب کا ہم یہ مطلب بھی لے سکتے ہیں کہ تم ابلیس پر غلبہ رکھتے ہو اور یہ کہ وہ تم سے خوفزدہ ہو کر بھاگا تھا۔

ؒ عربی ایک قدیم ترین زبان ہے۔ آسمان کی دفتری زبان عربی، فرشتوں کی زبان عربی، لوحِ محفوظ کی زبان عربی، اہلِ جنت کی زبان عربی۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تین بنا پر عرب سے محبت کرو۔ ایک یہ کہ میں عربی ہوں دوم یہ کہ قرآن عربی میں ہے۔ سوم یہ کہ اہلِ جنت کی زبان عربی ہے۔ (معارف القرآن) بقول علامہ سیوطیؒ سب آسمانی کتب کی زبان عربی تھی۔ دوسری آسمانی کتب کا رجمہ کا دیگر قومی زبان میں ترجمہ جبرائیلؑ نے کر کے پیغمبروں کو پہنچایا۔ لہٰذا قرآن کے سوا دوسری کتب کے معانی تو اللہ کی طرف سے مگر الفاظ اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔ جب کہ قرآن کی یہ صفت ہے کہ اس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی طرف سے ہیں۔ اس کے علاوہ قدیم پیغمبروں کے نام بھی بتاتے ہیں کہ سب سے پرانی زبان عربی ہے۔ آدمؑ کا نام "ادیم" سے ہے۔ ادیم عربی میں سطح زمین کو کہتے ہیں۔ آدمؑ کی پیدائش سطح زمین کی مٹی سے ہوئی تھی۔ لہٰذا آپؑ ادیم کی نسبت سے آدم کہلائے۔ حضرت

"نہیں ـ" یوناف بولا۔ "ایسی کوئی بات نہیں۔ ابلیس بھی اپنی جگہ ایک بہت بڑی قوت ہے۔ لیکن یہ اس کا احساس جرم ہے۔ جس نے اُسے بھاگنے پر مجبور کیا تھا۔ کیا تم اپنی روزمرہ کی زندگی میں نہیں دیکھتے کہ کوا ہر لحاظ سے فاختہ کی نسبت زور آور اور زبردست ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ فاختہ کے انڈے پیتا ہے اور فاختہ اس کے تعاقب میں لگتی ہے تو وہ آگے آگے بھاگتا ہے۔ یہ صرف اس کا احساس جرم ہوتا ہے جو اُسے فاختہ کے آگے آگے بھاگنے پر مجبور کرتا ہے۔ ورنہ وہ ہر لحاظ سے فاختہ پر فوقیت رکھتا ہے۔"

"پھر اے عزیزی!" ملاحوں کے سردار نے کہا۔ "تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ تمہاری ابلیس کے ساتھ کیسی ذاتی عداوت اور دشمنی ہے جو تم اس کے تعاقب میں تھے۔؟"

"میری اور ابلیس کی عداوت کو تم ایسا ہی جانو جیسے انسان کے اپنے اندر نیکی اور بدی کے درمیان ہوتی ہے۔ جو کچھ تم نے پوچھا میں نے بتا دیا۔ اب تم لوگ اپنے بارے میں بتاؤ کہ کہاں سے آئے ہو اور کس سرزمین سے تمہارا تعلق ہے اور اس دور افتادہ ساحل پر تم لوگ اپنی کشتیاں کھڑی کر کے کس کا انتظار کر رہے ہو۔؟"

"ہم لوگ کنعانی ہیں۔" سردار بولا۔ "ہمارا تعلق طائر (ٹائر) اغاریت اور سیدون سے ہے۔ اس طرف ہم لوگ تجارت اور مال کے تبادلے کی غرض سے آتے ہیں۔ اس ساحل پر تھوڑے ہی فاصلے پر وحشی لوگ آباد ہیں جو پہاڑوں سے سونا نکالتے ہیں کیوں کہ یہاں سونا بہت ہوتا ہے۔ ہمارا اور ان کا تجارتی معاملہ یوں ہوتا ہے کہ ہم دن کے وقت ساحل پر بہت بڑا الاؤ روشن کرتے ہیں۔ جس کا دھواں آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے۔ اس دھوئیں کو دیکھ کر وحشی لوگ سونا لے کر ساحل پر آجاتے ہیں۔ اُن کے آنے سے پہلے پہلے ہم لوگ اپنا تجارتی سامان اُن کو دکھانے کیلئے ساحل پر رکھ دیتے ہیں اور اپنی کشتیوں میں آجاتے ہیں۔ وحشی لوگ ہمارے مال کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر اس کے مطابق وہاں سونا رکھ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

ادریسؑ کا نام عربی کے لفظ درس سے ہے۔ چوں کہ آپ بہت زیادہ درس دینے والے تھے۔ لہٰذا ادریسؑ کہلائے۔ ورنہ آپ کا نام اخنوخ تھا۔ حضرت نوحؑ کا نام عربی کے لفظ نوح سے ہے ____ کیوں کہ آپ خدا کے حضور بڑی آہ وزاری کرنے والے تھے۔

ایک دفعہ ہم لوگ کشتیوں سے اُتر کر ساحل پر آتے ہیں اور سونے کا جائزہ لیتے ہیں۔ اگر سونے کی مقدار مناسب ہو تو ہم اُسے اُٹھا کر اپنی کشتیوں میں لے آتے ہیں اور وحشی ہمارا سامان اُٹھا کر لیجاتے ہیں۔ اور اگر سونے کی[۸] مقدار ہمارے مال کی نسبت سے کم ہو تو ہم اپنا سامان اور سونا وہیں چھوڑ کر اپنی کشتیوں میں آجاتے ہیں جس سے وہ وحشی سمجھ جاتے ہیں کہ سونا کم ہے۔ لہٰذا وہ اور سونا لا کر اس میں شامل کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہم دوبارہ سامان کے پاس جاتے ہیں اور سونے کی مقدار مناسب ہو تو اُسے اُٹھا لاتے ہیں۔ اور وحشی اپنا خریدا ہوا مال اٹھا لے جاتے ہیں۔ اگر سونا پھر بھی کم ہو تو ہم پھر یہی عمل کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہمارا معاملہ اسی طرح طے ہوتا ہے۔ ویسے عام طور پر وحشی پہلی بار ہی اتنا سونا لانے میں بخل نہیں کرتے اور ہمیں بار بار کے چکروں سے بچا لیتے ہیں۔"

"یہ تو تجارت اور مال کے تبادلے کا ایک عمدہ اور صاف ستھرا طریقہ ہے۔" یوناف نے سردار کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔ "پر تم لوگ کس قسم کا سامان اس طرف لاتے ہو۔؟"

"ہم لوگ اس طرف ہر طرح کا اناج، کھجور، انجیر، مُر[۹]، آلوچہ، بادام، زیتون اور مسالاجات لاتے ہیں۔ ہم اپنے وطن سے نکل کر سیدھا ادھر کا رخ نہیں کرتے۔ بلکہ راستے میں مختلف جزائر[۱۰] میں رہنے والوں کے ساتھ تجارت کرتے ہوئے اس طرف آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم شمال میں دور افتادہ[۱۱] سرزمینوں کی طرف بھی جاتے ہیں۔ ہم نے آئی بیریا[۱۲] کی سرزمین پر بھی اپنے کچھ ٹھکانے بنا رکھے ہیں۔" سردار اٹھتے ہوئے بولا۔ "خیر آپ میرے ساتھ چلکر میری کشتی میں آرام کیجئے۔ آپ کی حیثیت اب ہمارے ہاں ایک معزز مہمان کی سی ہے۔ اس کے بعد اگر آپ ہمارے ساتھ رہنا

۸ تجارت کے اس طریقے کا ذکر مشہور یونانی مؤرخ ہیروڈوٹس نے اپنی ایک کہانی میں، ہیرلڈلیم نے تاریخ لبنان میں اور الفرڈ جے چرچ نے اپنی مشہور و معروف کتاب "دی ایمپائر آف افریقہ" (کارتھیج) میں کیا ہے۔

۹ لوبان کی مانند ایک خوشبودار گوند ۱۰ ان کنعانیوں کا جزائر بلیارک، جزیرۂ منورقہ، سارڈینیا، سسلی اور مالٹا سے بھی تجارتی لین دین تھا۔ اور یہاں اب بھی کنعانیوں کے آثار ملتے ہیں۔ ان میں سے اکثر جزیروں پر کنعانیوں کا قبضہ رہا۔ جزیرۂ منورقہ کا دارالحکومت ماہن، ایک کنعانی جرنیل کے نام پر ہے۔ سسلی کا دارالحکومت پلرمو اس مقام پر آباد ہوا، جہاں کنعانیوں نے سسلی میں اپنی پہلی آبادی قائم کی۔ مالٹا کا پرانا نام ملاطہ ہے جس کے معنی پناہ گاہ اور بچ نکلنے کے ہیں۔ کیوں کہ کنعانی سمندر کے طوفان سے یہاں پناہ

چاہیں تو بخوشی رہیں۔ اور اگر آپ نے کسی اور طرف کوچ کرنا ہو تو آپ کی مرضی۔ ویسے میری خواہش ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں یہ ہمارے لئے خوشی کا باعث ہوگا۔ اس سے ہمارے حوصلوں کو تقویت اور ولولوں کو جلا ملے گی۔"

"نہیں، میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا۔" یوناف نے کہا۔ "میں صبح تک یہاں ہوں۔ اور اس سرزمین کے وحشیوں کے ساتھ تمہارے مال کا لین دین دیکھوں گا۔ اس کے بعد کسی اور طرف کوچ کر جاؤں گا۔"

"خیر آپ کی مرضی۔" سردار اداس لہجے میں بولا۔ "آیئے اب آرام کیجئے۔" یہ کہہ کر وہ یوناف کو اپنی کشتی میں لے آیا اور اس کے لئے ایک بستر لگا دیا۔۔۔ پھر یوناف آرام کرنے کی غرض سے بستر پر دراز ہوگیا۔ اُسے بستر پر لیٹے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ اچانک اُسے اپنی گردن پر سرسراہٹ محسوس ہوئی۔

"ابلیکا۔۔۔ جانِ عزیز۔۔۔" بے ساختہ یوناف کے لبوں سے نکلا۔۔۔ اس کے لہجے میں اضطراب، محبت اور شکوے کے تمام رنگ گھلے ہوئے تھے۔ "تم مجھے پکار کر بحرِ ظلمات کی گہرائیوں میں کہاں گم ہوگئی تھیں۔" میں نے تمہیں بڑا تلاش کیا۔ لیکن تم تو یوں غائب ہوئیں جیسے صبح کا تارا روشنی ہوتے ہی غائب ہو جاتا ہے۔"

"مجھے تمہاری پریشانی کا احساس ہے یوناف!" ابلیکا بولی۔ "میں عزازیل کو زک پہنچانے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ لیکن جس لمحے میں نے بحرِ ظلمات کی گہرائیوں سے تمہیں پکارا تھا اُسی وقت عزازیل کے پانچ ساتھیوں نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا اور جب میں اُن سے اُلجھی تو عزازیل چکمہ دے کر غائب ہوگیا۔ اور جب میں اُسے تلاش کرنے کو لپکی تو اس کے ساتھی بھی کہیں روپوش ہوگئے۔ لیکن میں نے اُن کی منزل کا پتہ چلا لیا ہے۔ اُن کا رُخ

مصر کی سرزمین کی طرف تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ ممفس شہر کی طرف گئے ہیں۔ اب بولو تمہارا کیا خیال ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

"فی الحال تو میں ایک دن یہاں آرام کروں گا۔ اور ان لوگوں کے اندازِ تجارت کا مطالعہ کروں گا۔ یہ کنعانی ملّاح اور سوداگر مجھے اچھے لگے ہیں۔ یہ عظیم اور عجیب لوگ ہیں۔ ان کے تجارتی قافلے پوری دنیا کو کھنگال لیتے ہیں۔ چھوٹے بڑے جزائر[۱۴] کے علاوہ یہ لوگ بڑی بڑی سرزمینوں[۱۵] سے بھی تجارتی تعلقات رکھتے ہیں۔"

"اچھا اب تم آرام کرو۔" ابلیکا نے کہا۔ "اس سے آگے ہمیں کیا کرنا ہے، یہ کل طے کریں گے۔"

دوسرے روز سورج طلوع ہونے کے بعد سارے کنعانی ملّاح حرکت میں آگئے اور اپنی اپنی کشتیوں سے تجارت کا سامان اُتار اُتار کر ساحل سے ذرا فاصلے پر خوب پھیلا کر اور سنوار کر رکھنا شروع کر دیا۔

یوناف، امیرالبحر کے ساتھ کھڑا یہ سب کچھ بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ ساحل پر سامان رکھنے کے بعد کنعانیوں نے ساحل پر کھڑی اپنی کشتیوں کے قریب خشک گھاس اور لکڑیوں کے ڈھیر لگانے شروع کر دیئے۔ جب کافی گھاس اور لکڑیاں جمع ہوگئیں۔ تو انہوں نے ایک بہت بڑا الاؤ روشن کیا اور اس آگ میں وقفے وقفے سے سمندر سے پانی پھینکنے لگے تاکہ آگ کم جلے اور دھواں زیادہ اُٹھے۔ تھوڑی سی دیر بعد ساحل کے ساتھ ساتھ آسمان پر دھواں پھیل گیا۔ اور اس دھوئیں کے جواب میں اندرونی حصّے کی طرف سے بڑے بڑے ڈھول بجنے کی آوازیں آنے لگیں۔ سارے کنعانی اپنی اپنی کشتیوں میں

لیتے تھے۔ مالٹا کی موجودہ زبان میں بہت سے الفاظ کنعانی (فونیقی) ہیں۔

[۱۱] انگلستان کی سرزمین، جس کے ساحل کارنوال سے ٹین نکال کر لاتے تھے۔

[۱۲] ہسپانیہ اور پرتگال کا پرانا نام آئی بیریا تھا۔

[۱۳] یہ ٹھکانے ہسپانیہ میں ترشیش اور مالقہ میں تھے۔ ہسپانیہ میں ترشیش کنعانیوں کی پہلی آبادی تھی۔ عربی میں مالقہ کے معنی کارخانے کے ہیں یہاں کنعانی مچھلیوں کو نمک لگا کر محفوظ کرتے تھے۔ اس کے علاوہ موجودہ طرطوس (سلیشا) بھی کنعانی آبادی تھی ——— اور یہ سب عربی الفاظ ہیں۔

[۱۴] مالٹا، کارسیکا، سارڈینیا، سسلی، منورقہ اور بلیارک کے علاوہ سائپرس اور کریٹ بھی کنعانیوں کی نوآبادیاں رہیں۔ ان دونوں جزیروں کے نام بھی سامی الاصل ہیں۔

[۱۵] یونان جیسی بڑی سرزمین سے بھی کنعانیوں کا تعلق رہا ہے۔ یونانی دیوتا کارنتھ کو ایک کنعانی ہیرو ملکرت کی نسبت سے اپنایا گیا تھا۔ آگے چل کر جو واقعات وحالات یونانیوں نے اپنے ہیرو ہرکولیس سے وابستہ کئے درحقیقت یہ واقعات اور داستانیں کنعانی ہیرو ملکرت ہی کی تھیں ——— جس نے منطقۃ البروج کے بارہ دشمن حیوانوں سے لڑائیاں کی تھیں۔

کیڈمس نام کا پہلا کنعانی تھا ——— جس نے یونان میں کان کنی شروع کی۔ اسی کیڈمس کے بیٹے ایلیریس کے نام پر یونان کے علاقے ایلیریا کا نام ہے۔

جا کر بیٹھ گئے اور افریقہ[۱۱] کے وحشی لوگوں کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔

تھوڑی ہی دیر بعد مقامی لوگ کنعانیوں کے سامان کے پاس جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اُن کی آمد کا سلسلہ دوپہر تک جاری رہا۔ اُن آنے والوں میں مرد، عورتیں، بچے بھی شامل تھے۔ دوپہر کے وقت جب وہاں وحشیوں کا خوب جمگھٹا ہو گیا تو ذرا سامان کا جائزہ لینے لگے۔ اس کے بعد وہ سب ایک ساتھ پیچھے ہٹ گئے۔ جس کا مطلب تھا کہ انہوں نے کنعانیوں کے مال کی قیمت کے طور پر وہاں سونا رکھ دیا ہے۔ اُن کے ہٹنے کے بعد کنعانی آگے بڑھے۔ اپنے سامان کے پاس جا کر انہوں نے سونے کا جائزہ لیا اور مطمئن ہو گئے۔

کچھ ہی دیر بعد سارا سونا کشتیوں میں منتقل کر دیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کنعانی تاجر بھی سوار ہو گئے۔

یوناف نے کنعانی سردار کے اصرار کے باوجود اُن کے ہمراہ چلنے سے انکار کر دیا۔ بادل ناخواستہ وہ یوناف کو وہیں چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ یوناف سامان کے پاس کھڑا کنعانیوں کی کشتیوں کو دور ہوتا دیکھتا رہا۔ یوناف نے محسوس کیا کہ مقامی لوگ اُس کی وجہ سے سامان کے پاس آنے سے گریز کر رہے ہیں اور اُسے عجیب سی نگاہوں سے گھور رہے ہیں۔ پھر جب کنعانیوں کی کشتیاں نگاہوں سے اوجھل ہو گئیں تو یوناف نے ہونٹوں پر ایک دوستانہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے انہیں مقامی زبان میں پکارا۔

یوناف کو اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر انہیں خوشگوار تبدیلی پیدا ہوئی۔ کچھ دیر قبل کے اُن کے چہروں پر چھائے ہوئے ناپسندیدگی کے تاثرات یک لخت دور ہو گئے۔ اور وہ دیوانہ وار نعرے لگاتے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سامان کی طرف لپکے اور اپنا اپنا سامان سمیٹنے لگے۔ یوناف حیرت اور دلچسپی سے اُن کی کارروائی دیکھ رہا تھا۔ جونہی وہ اپنے کام سے فارغ ہوئے اُن میں سے دو جوان جو بھالوں اور تیر کمان سے مسلح تھے، یوناف کی طرف بڑھے لیکن اُن کے انداز میں جارحیت کی جگہ دوستی کا رنگ تھا۔ قریب پہنچ کر انہوں نے یوناف کو اپنے ہمراہ بستی میں چلنے کو کہا اور پھر اُسے لے کر بستی کی طرف چل پڑے۔

"وہ ہمارا بادشاہ ایطال ہے۔" بستی میں پہنچ کر مسلح جوانوں میں سے ایک نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اس کے قریب جو حسین لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ اُس کی بیٹی کیتم ہے۔ اور سردار سے ذرا فاصلے پر بڑا پجاری بیٹھا ہوا ہے۔ اس کا نام نطین ہے۔ دیکھو ہمارا بادشاہ ایطال تم سے ملے گا۔ تم اس کے جسم[۱۲] کو ہرگز ہاتھ نہ لگانا۔ نہ اس کے سامنے تھوکنا اور اگر تھوکو تو اس کو دبا دینا یا اس پر اپنا پاؤں مار دینا اور اگر تم میرے ان مشوروں پر عمل نہ کرو گے تو یاد رکھو تم یقیناً یہاں نقصان اٹھاؤ گے۔ اور جب تم ایطال کے سامنے جاؤ گے تو تمہیں اس کے ہاتھ میں سونے کا ایک چھوٹا سا عصا نظر آئے گا۔ تم سے ملتے وقت وہ اپنا عصا تمہاری طرف بڑھائے گا۔ اس طرح اس عصا کا ایک سرا ایطال کے ہاتھ میں ہوگا اور دوسرا تم تھام لینا۔ یہی ایطال کا معانقہ ہے۔ اور سنو اس کے ساتھ گفتگو کرتے وقت محتاط رہنا۔ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکال دینا جو تم نہ کر سکو۔ کیوں کہ اس کے سامنے تم اپنی صفات کا جو بھی دعویٰ کرو گے۔ ایطال اس کا عملی طور پر امتحان لے گا۔" وہ مسلح جوان کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ وہ اس جگہ کے قریب پہنچ گئے تھے۔ جہاں ان کا بادشاہ ایطال بیٹھا ہوا تھا۔

یوناف جب ایطال کے سامنے آیا تو ایطال نے اپنا سنہرا عصا اس کی طرف بڑھا دیا۔ اور یوناف نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عصا کا ایک سرا تھام لیا۔ پھر ایطال نے اپنا عصا کھینچ لیا۔ اور یوناف کو اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

یوناف ریت پر بیٹھ گیا اور ایطال کے کہنے پر اپنا تعارف کراتے ہوئے بولا "میرے پاس کچھ سرّی علوم ہیں۔ جن کی بنا پر

---

[۱۱] افریقہ کا نام اس وقت افریقہ نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک گمنام سرزمین تھی۔ بعد میں یمن کے بادشاہ افریقس بن ابرہہ نے اس سرزمین پر حملہ کیا تو اس کا نام افریقس کی نسبت سے افریقہ پڑ گیا۔ (آئندہ صفحات میں یہ حالات تفصیل سے آئیں گے۔)

[۱۲] بہت سی اقوام میں بادشاہوں اور سرداروں کو اُن کے تقدس کی وجہ سے نہ چھوا جاتا تھا۔ چنانچہ اسپارٹا کے بادشاہوں پر ہاتھ رکھنا خلاف قانون تھا۔ سیام کے بادشاہوں کو چھونے کی سخت ممانعت تھی اور اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کی سزا موت تھی۔ کمبوڈیا کے بادشاہ کو کوئی اس کے حکم کے بغیر نہیں چھو سکتا تھا۔

ایک بار جولائی ۱۸۷۴ء میں کمبوڈیا کا بادشاہ اپنی گاڑی سے گر کر بےہوش ہو گیا اور زمین پر پڑا رہا۔ لیکن اس کے خدام میں سے کسی کو اُسے ہاتھ لگانے کی جرأت نہ ہوئی۔ اتفاق سے ایک غیر ملکی اُدھر آ نکلا اور بادشاہ کو اُٹھا کر اس کے محل میں لے گیا۔ کسی زمانے میں کوریا کے بادشاہ کو بھی کوئی نہ چھو سکتا تھا۔ اگر بادشاہ کسی کو چھونے کا اعزاز بخشتا تو وہ شخص معزز خیال کیا جاتا تھا۔ اور امتیازی نشان کے طور پر وہ ریشم کا ایک ڈورا باندھے رکھتا تھا۔ (جارج فریزر)

میں تم لوگوں کے لئے سود مند ثابت ہوں گا۔ میں تمہارے بیماروں کو اچھا کروں گا۔ تمہیں تمہارے دشمنوں کے ارادوں سے آگاہ کر کے تمہاری حفاظت کا سامان کروں گا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے امور میں تم لوگوں کے لئے نفع بخش ثابت ہوں گا۔

ایطال چند ثانیوں تک غور سے یوناف کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا "یہ کوئی نئی اور انوکھی بات نہیں۔ بیماروں کو اچھا ہمارے پجاری بھی کرتے ہیں۔ یہ جس کے جسم سے چاہیں روح[1] بھی نکال لیتے ہیں۔ اور جس جسم میں چاہیں روح ڈال بھی دیتے ہیں ان کے پاس بھی بہت سے سری علوم ہوتے ہیں۔ جن کا تم دعویٰ کر رہے ہو۔ ایسی صورت میں اُن پجاریوں اور تم میں کوئی فرق ہی نہ ہوا۔ پھر میں کیوں تمہیں اپنے لوگوں کے درمیان رہنے کی اجازت دوں۔؟ کوئی ایسا کام دکھاؤ جس سے میں متأثر ہو جاؤں اور مجھے یقین ہو جائے کہ تم واقعی غیر معمولی قوتوں کے مالک ہو۔"

اس موقعے پر یوناف نے چلا کر کہا "اے ایطال! اپنے عصا کی طرف دیکھ۔"

ایطال نے جب عصا کی طرف دیکھا تو وہ عصا نہ تھا، سانپ تھا۔ اس نے فوراً اسے ریت پر پھینک دیا اور بدک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن وہ سانپ جب ریت پر گرا تو پھر عصا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ اس موقع پر بڑے پجاری لطین نے چاہا کہ وہ عصا کو اٹھا کر اپنے بادشاہ ایطال کو دے دے۔ لیکن جونہی لطین نے اُسے ہاتھ لگایا وہ سنہرا عصا پھر سانپ بن گیا اور حرکت کرنے اور پھنکارنے لگا۔ لطین وحشت زدہ ہو گیا۔ اور اُسے دوبارہ ریت پر پھینک دیا۔

یوناف ابھی تک پُرسکون انداز میں اپنی جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ ایطال، لطین اور ایطال کی بیٹی کیتم کے علاوہ وہ دونوں مسلح جوان جو یوناف کو لے کر آئے تھے۔ پریشان اور وحشت زدہ تھے یوناف نے اس بار خود آگے بڑھ کر عصا کو اٹھا لیا۔ اس بار وہ عصا، عصا ہی رہا سانپ نہ بنا۔ اس نے عصا، ایطال کی طرف بڑھایا۔ لیکن اب ایطال اس کو ہاتھ میں لیتے ہوئے ہچکچا رہا تھا۔

"اے ایطال!" یوناف بولا "اسے تھام لو۔ اب یہ تمہارے عصا کے سوا کچھ نہیں ہے۔" ایطال نے یوناف کے کہنے پر ہاتھ آگے بڑھا کر عصا تھام لیا۔

یوناف پھر حرکت میں آیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے اپنی تلوار نکال کر اس پر اپنا سری عمل کیا۔ اور پھر جونہی اس نے تلوار کا رُخ بڑے پجاری کی طرف کر کے تلوار کا اگلا حصّہ بلند کیا۔ اُسی نسبت سے وہ پجاری بھی ہوا میں معلق ہو گیا۔ یوناف تلوار کو حرکت دیتا ہوا پجاری کو اپنے سر کی بلندی تک لے گیا۔ پھر اس نے اپنی تلوار کو نیچا کر کے پجاری کو اس کی جگہ پر بٹھا دیا۔

ایطال فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور یوناف کو اپنے ساتھ لپٹاتے ہوئے بولا "میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ آج سے تم میرے بیٹے اور کیتم کے بھائی ہو۔ اب چوں کہ میں نے تمہیں چن لیا ہے۔ لہٰذا تم میرے بیٹے ہونے کے علاوہ میرے لوگوں کے لئے محترم اور مقدّس بھی ہو گئے ہو۔ پجاری لطین واپس جا کر ساری بستیوں میں اعلان کر دے گا کہ تم میرے چھوٹے ہوتے ہو اس طرح سب لوگ تمہیں مقدّس جان کر تمہارا احترام کریں گے۔ تم بستیوں میں جدھر بھی جاؤ گے۔ ہر کوئی تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے گا۔"

"اے بادشاہ! یہ ایک معمولی سا مظاہرہ ہے جو میں نے اپنی قوّت کا کیا ہے۔ میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں لیکن اے بادشاہ! یہ تم نے اپنے پجاریوں کے لئے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ انسانی جسم سے روح نکال بھی لیتے ہیں اور اس میں ڈال بھی دیتے ہیں تو اُسے میرا دل نہیں مانتا۔ کسی کے جسم میں جب کہ وہ مردہ ہو چکا ہو۔ روح ڈال دینا ناممکن ہے۔

---

[1] منقطع بالوں اور ناخنوں کی طرح قدیم قومیں اپنے تھوک کو بھی چھپا دیتی تھیں۔ تاکہ کوئی اُن پر سحر مشارک نہ کر دے۔ (جارج فریزر)

[2] افریقہ میں بعض قبیلوں کا عقیدہ تھا کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی روح جسم کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر گھومنے نکل جاتی ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں یہ لوگ اپنے پجاری اور جادوگر سے رجوع کرتے تھے۔ تاکہ وہ آوارہ روح کو گرفتار کر کے بیمار کے جسم میں واپس لائے ——— (شاخ زرّیں) سمائرا کے باتک قبائل کا خیال تھا کہ جسم سے روح کی غیر حاضری کی وجہ سے آدمی بیمار اور ناتواں ہو کر مر جاتا ہے۔ وہ چاول کے دانے ڈال کر روح کو واپس لانے کی کوشش کرتے تھے۔ شمال مغربی چین کے لولوؤں کا عقیدہ تھا کہ روح مرض میں چھوڑ جاتی ہے۔ اس صورت میں ان کے جادوگر، روحوں کو واپس بلاتے تھے۔ جو شخص بیمار ہوتا اس کے گھر کی دہلیز پر پانی، شراب اور چاول رکھ کر اور پھر منتر پڑھ کر روح کو واپس بلایا جاتا۔ تاکہ وہ چیزیں کھا کر تھکی ماندہ روح پھر تازہ دم ہو جائے۔

اسی طرح کسی کے جسم سے روح نکالی بھی نہیں جا سکتی۔ ہاں اگر اُسے جان سے مار کر مردہ کر دیا جائے تو یہ علیحدہ بات ہے۔"

اس موقع پر بڑے پجاری لطین نے اپنے سردار ایطال کی تائید میں بولتے ہوئے کہا۔ "جو کچھ سردار ایطال نے کہا، درست ہے۔ میں اور مجھ جیسے کئی اور لوگ بھی روحوں کو نکالنے اور ڈالنے پر قادر ہیں۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں یہیں بیٹھے بیٹھے اس کا عملی نمونہ دکھاؤں۔؟"

"ہاں۔۔۔" یوناف بولا۔ "ذرا میں بھی تو دیکھوں۔"

بڑا پجاری لطین سنبھل کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اپنا عمل شروع کیا۔ تھوڑی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھا رہا۔۔۔ لیکن اس کے ہونٹ ہلتے رہے۔ پھر اس نے بلند آواز میں کہنا شروع کیا۔

"اوم میرا تیرا کارت جاتا ہے۔۔۔۔ میرا تیرا کارت جاتا ہے کہ چاند پر اُداسی چھائی ہے۔۔۔۔ میرا تیرا کارت جاتا ہے سورج گل ہو گیا ہے۔۔۔۔ میرا تیرا کارت جاتا ہے۔۔۔۔ تارے مدھم ہوتے جاتے ہیں۔۔۔۔ میرا تیرا کارت جاتا ہے۔۔۔۔ لیکن میرا نشانہ چاند نہیں، سورج نہیں، تارے نہیں، میرا نشانہ کریون ہے۔ کٹ۔۔۔ کٹ۔۔۔ کٹ۔۔۔ کریون کی روح! آ۔۔۔ میرے ساتھ چل اور میرے پاس بیٹھ اور میرے ساتھ ایک تکیئے پر سو۔۔۔۔ کٹ۔۔۔ کٹ۔۔۔ روح۔۔۔!"

بڑے پجاری نے اس عمل کو تین بار دہرایا اور اس کے جواب میں دونوں مسلح محافظوں میں سے ایک محافظ حواس باختہ سا ہو کر زمین پر گر پڑا۔ بڑے پجاری نے خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ "دیکھا۔" میں نے اس محافظ کے کہ جس کا نام کریون ہے جسم سے اس کی روح نکال لی ہے اور اس کا جسم بے کار ہو کر زمین پر گر گیا ہے۔"

یوناف نے ایک بار غور سے گرے ہوئے محافظ کیطرف دیکھا پھر اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس کے قریب گیا اور اس کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ اس کی نبض چل رہی تھی۔ اس دوران میں بڑے پجاری لطین کی آواز پھر بلند ہوئی۔

"گو یہ عمل اس وقت کیا جاتا ہے جب چاند اُفق مشرق سے اُبھر رہا ہو اور چاندنی رات میں دائیں پاؤں کا انگوٹھا، بائیں پاؤں کے انگوٹھے پر رکھا جائے اور دائیں ہاتھ کی مٹھی ترم کی طرح مُنہ کو لگائی جائے۔۔۔ میں نے انگوٹھوں کو بھی ایک دوسرے پر رکھا اور مٹھی کو بھی ترم کی طرح مُنہ سے لگایا۔۔۔ پھر دیکھو چاندنی رات نہ ہونے کے باوجود میں نے اس عمل کو کیسا کامیاب کر دکھایا ہے۔"

یوناف غور سے پجاری کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "اے لطین! یہ محافظ جس کا نام کریون لے کر تم نے اس پر عمل کیا ہے زندہ ہے اور اس کی سانس چل رہی ہے۔ اس کی روح اس کے جسم کے اندر ہے۔ ہاں تم نے اس پر اپنا سحر کر کے اسے صرف بے ہوش کر دیا ہے۔ ورنہ یہ بھلا چنگا ہے۔"

"نہیں اس کی روح اس کے جسم میں نہیں ہے۔" لطین نے چلا کر کہا۔ "وہ اس وقت میری گرفت میں ہے اور اس کا جسم اس وقت مردہ ہے۔ جس کے اندر اگر میری نکالی ہوئی روح نہ ڈالی جائے تو بھلے اس کو دفن کر دیا جائے۔"

یوناف نے اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے اُس بیہوش محافظ پر اپنا کوئی سرّی عمل کیا۔ جس کے جواب میں وہ فوراً پہلے کی طرح اُٹھ بیٹھا۔ یوناف نے لطین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیکھا میں نے تم سے کہا تھا نا کہ یہ محافظ زندہ ہے۔ اس کی سانس چل رہی ہے اور اس کی روح اس کے جسم میں ہے لیکن تم نہ مانے۔ اب تم اس روح کو سنبھال کر رکھو جس سے متعلق تمہارا دعویٰ ہے کہ تم نے اس کے جسم سے نکال لی ہے جب کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ محافظ بھلا چنگا ہے۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں۔" لطین نے چلا کر کہا۔ "میں نے اس کے جسم سے یقیناً روح نکال لی تھی۔ لیکن تم نے وہ روح مجھ سے چھین کر دوبارہ اس کے جسم میں ڈال دی ہے۔"

"تم نے روح کو نکال کر کہاں رکھا تھا۔؟"

"وہ میری مٹھی میں تھی۔"

"لیکن مٹھی تو تمہاری اب بھی بند ہے پھر وہ روح کیسے نکل بھاگی۔؟" یوناف نے طنزاً پوچھا۔

ہے اور یہ کام عموماً اسوقت کیا جاتا ہے جب چاند اُفق پر ابھر آئے۔ رجارج فریزر

لہ روحوں کا یہ اغوا صرف تاریک براعظم افریقہ ہی میں رواج نہ تھا۔ بلکہ جزیرہ نمائے ملایا سے زیادہ شاید ہی کسی ملک میں روحوں کو اغوا کرنے کے فن کو فروغ اور کمال حاصل ہوا ہو ملایا میں اس مقصد کیلئے مختلف ٹوٹکے رائج ہیں اور مختلف مقاصد کیلئے روحوں کو اغوا کیا جاتا ہے کبھی کسی دشمن کی تباہی کیلئے اور بعض اوقات کسی سنگدل یا شرمیلی نازنین کا دل جیتنے کیلئے ایسا کیا جاتا

"آہ" لطلین نے تأسف سے کہا۔ "وہ روح تم نے مجھ سے چھین لی۔ یقیناً تمہارا عمل میرے عمل سے بلند اور برتر ہے کاش وہ علوم جو اس وقت تمہارے پاس ہیں۔ میرے پاس بھی ہوتے۔"

لوگ سارا سامان سمیٹ کر مرکزی بستی کی طرف لے گئے تھے لہٰذا سردار ایطال اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا۔ "چلو اب چلیں۔ باقی گفتگو پھر کسی موقعے پر ہوگی۔"

یوناف، کیتم اور پجاری لطلین بھی کھڑے ہو گئے اور ایطال کے ساتھ ہو لئے۔ جب وہ اپنی مرکزی بستی کے پاس پہنچے تو وہاں سامان کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ یوناف نے دیکھا کہ ان وحشیوں کے گھر پتھر سے بنے ہوئے تھے اور ان کی بستیاں کوہستانِ اطلس کے دامن میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ بستی سے باہر کوہستانی سلسلے کے پاس ایک بہت بڑی عمارت تمی جوان کا معبد تھا۔

سردار ایطال نے وہ سارا سامان اپنی مختلف بستیوں میں تقسیم کرا دیا۔ اس کے اپنے حصے کا سامان اس کے محافظ لیکر چلے گئے۔ جب تقسیم کا کام تمام ہوا تو ایطال، کیتم اور یوناف کے ساتھ ایک بہت بڑی وسیع حویلی میں داخل ہوا اور اس نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے یوناف! کہ اب تم میرے بیٹے ہو۔ یہ میری حویلی ہے پہلے ہم گھر کے صرف دو ہی فرد تھے۔ ایک میں اور دوسری کیتم۔ تمہارے آنے سے اب ہم گھر کے تین افراد ہو گئے ہیں"۔ پھر وہ دونوں باپ بیٹی کھانے پینے کی اشیاء سے یوناف کی تواضع کرنے لگے تھے۔

عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ منفس شہر کے اس مکان میں داخل ہوا جس میں یافان، عارب، بیوسا اور نبیطہ مقیم تھے۔ اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا اور دھوپ چڑھ آئی تھی۔ اُسے دیکھتے ہی عارب نے پوچھا۔

"اے آقا! آپ تو صرف یوناف اور ابلیکا کو دیکھنے گئے تھے۔ کیا وجہ ہوئی کہ آپ رات بھر باہر رہے اور یوناف اور ابلیکا میں سے بھی کوئی اس طرف نہیں آیا۔"

"اُن دونوں نے مجھے دیکھ لیا تھا" عزازیل نے کہا۔ "لہٰذا وہ میرے تعاقب میں لگ گئے۔ میں اُن سے بچنے کے لئے دریائے نیل میں کود گیا۔۔ پھر وہاں سے سمندر میں داخل ہوا۔ پر وہ دونوں میرے تعاقب میں رہے۔ یہ تعاقب مغرب میں دور کے سمندروں تک جاری رہا۔ یہانتک کہ میرے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ اُن کی مدد سے میں ابلیکا اور یوناف کو چکمہ دینے میں کامیاب ہو گیا۔ میں پورے حالات کا جائزہ لے کر آ رہا ہوں۔ یوناف وہاں سمندر کے کنارے ایک وحشی قوم کے درمیان رہ رہا ہے۔ لیکن اُسے ہم کسی صورت میں بھی معاف نہیں کریں گے۔

"سنو عزیزو! جس قوم میں یوناف جا کر آباد ہوا ہے۔ اس کی دشمن قوم کا سردار میرا خوب جاننے والا ہے کہ ایک بار میں نے انسانی روپ میں اس پر ایک احسان کیا تھا۔ ہم سب وہاں اُس سردار کے پاس جا کر رہیں گے اور وہاں قیام کے دوران یوناف اور ابلیکا کو ایک عذاب میں مبتلا کر کے رکھ دیں گے۔ حالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم ابھی اور اسی وقت اُن کی طرف روانہ ہو جائیں۔ لیکن مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ابھی چند اہم امور کو نمٹانا ہے۔ اس لئے میں چند روز بعد تمہاری طرف لوٹوں گا۔ پھر ہم اُن گمنام سرزمینوں کا رُخ کریں گے جہاں یوناف آباد ہو گیا ہے۔ اب میں جاتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے غائب ہو گیا۔ (باقی آئندہ)

نظرات کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ صحیح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے ــــ عاملین اگر روحانی عملیات کے دوران درج ذیل تفصیلات کو پیش نظر رکھیں گے ــ تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔
طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے ۲۰۱۸ء کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ (اگلے صفحے پر)

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچے اور عملیات میں ان ہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

تثلیث

(ث) ــــ فاصلہ دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ
یہ نظر سعد اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض وعداوت مٹاتی ہے۔ اگر اس وقت دوستی اور ترقی کیلئے تعویذ کئے جائیں تو جلد ہی کامیابی ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسدیس

(س) ــــ فاصلہ ۶۰ درجہ
یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی اچھے کام کرنے چاہئیں۔ نیک امور کیلئے اس وقت جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ وہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(ل) ــــ فاصلہ ۱۸۰ درجہ
یہ نظر نحس اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اس وقت برے کاموں کیلئے اگر تعویذات کئے جائیں تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دو دلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمالِ شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

تربیع

(ع) ــــ فاصلہ ۹۰ درجہ
یہ نظر نحس اصغر ہے۔ نظر مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاثر کم ہے تاہم برے کاموں کے لئے یہ وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت ونفرت اور نفاق وہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہئے۔

قران

(ق) ــــ فاصلہ صفر
سعد ستاروں کا قران سعد ہوتا ہے۔ اور نحس ستاروں کا قران نحس ہوتا ہے۔ قمر، عطارد، زہرہ، مشتری، سعد سمجھے جاتے ہیں۔ اور زحل مریخ نحس سمجھے جاتے ہیں۔ شمس کو بعض ماہرین نے نحس شمار کیا ہے بعض نے سعد۔ حاصل یہ ہے کہ تثلیث اور تسدیس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور تربیع کے اوقات نحس ہوتے ہیں۔ قرانات دو طرح کے ہوتے ہیں ــــ عاملین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کیلئے حق تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطور سبب اچھے کاموں کیلئے محمود وقت کو، اور برے کاموں کیلئے مذموم وقت کو ترجیح دیں۔

فہرست نظرات (رہبرائے عاملین)

اچھے بُرے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کیلئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں۔

فروری

تاریخ	سیارے	وقت نظر منٹ، گھنٹہ	نظر
یکم فروری	قمر و مریخ	۲۹ ۵	تربیع
یکم فروری	قمر و عطارد	۵۲ ۷	تسدیس
یکم فروری	قمر و مشتری	۳۹ ۱۸	تثلیث
۲ فروری	زہرہ و زحل	۳۸ ۱۸	تثلیث
۲ فروری	قمر و زہرہ	۳۵ ۲۰	قران
۳ فروری	قمر و مریخ	۱۹ ۲۰	تسدیس
۴ فروری	قمر و مشتری	۴۷ ۷	تربیع
۴ فروری	عطارد و مشتری	۳ ۱۵	تسدیس
۵ فروری	قمر و زحل	۲۳ ۸	تربیع
۵ فروری	شمس و قمر	۳۴ ۱۸	قران
۶ فروری	قمر و مشتری	۵ ۱۹	تسدیس
۷ فروری	قمر و عطارد	۲۳ ۲	قران
۸ فروری	قمر و زہرہ	۲۷ ۶	تسدیس
۱۰ فروری	قمر و زہرہ	۸ ۱۹	تربیع
۱۱ فروری	قمر و مشتری	۵۰ ۱۰	قران
۱۱ فروری	قمر و عطارد	۴۹ ۵	تسدیس
۱۲ فروری	شمس و قمر	۵۲ ۴	تربیع
۱۳ فروری	قمر و مریخ	۴۸ ۱۷	تسدیس
۱۴ فروری	قمر و عطارد	۵۹ ۱۲	تربیع
۱۵ فروری	قمر و مریخ	۵۵ ۲۲	تربیع
۱۶ فروری	قمر و زحل	۸ ۱۳	تسدیس
۱۷ فروری	قمر و زہرہ	۲۲ ۱۸	مقابلہ
۱۸ فروری	قمر و زحل	۴۴ ۱۴	تربیع
۱۹ فروری	شمس و قمر	۵۸ ۲۱	مقابلہ
۲۰ فروری	شمس و مشتری	۳۰ ۱۱	تثلیث
۲۳ فروری	قمر و زہرہ	۳۳ ۹	تثلیث
۲۴ فروری	قمر و زہرہ	۴۶ ۲۲	تربیع
۲۵ فروری	قمر و عطارد	۴ ۱۴	تثلیث
۲۷ فروری	قمر و زہرہ	۳۸ ۱۶	تسدیس

مارچ

تاریخ	سیارے	وقت نظر منٹ، گھنٹہ	نظر
یکم مارچ	شمس و قمر	۵۲ ۳	تسدیس
۲ مارچ	قمر و عطارد	۴۲ ۲۰	قران
۴ مارچ	قمر و مریخ	۲۹ ۱	تسدیس
۵ مارچ	قمر و عطارد	۵۲ ۱۸	قران
۶ مارچ	قمر و زحل	۳ ۵	تسدیس
۸ مارچ	قمر و مریخ	۵۶ ۲۲	قران
۹ مارچ	عطارد و مشتری	۳۶ ۱۶	تسدیس
۱۰ مارچ	قمر و زحل	۳۰ ۱۶	قران
۱۱ مارچ	قمر و زہرہ	۲ ۱۷	تربیع
۱۲ مارچ	شمس و قمر	۳۰ ۱۲	تربیع
۱۴ مارچ	قمر و زحل	۲۲ ۲۲	تسدیس
۱۵ مارچ	عطارد و زہرہ	۵۴ ۲۲	قران
۱۶ مارچ	قمر و مشتری	۰۰ ۱۴	تربیع
۱۷ مارچ	قمر و زحل	۴۷ ۲	تربیع
۱۸ مارچ	قمر و عطارد	۴ ۱۲	مقابلہ
۱۹ مارچ	قمر و زحل	۳۷ ۶	تثلیث
۲۰ مارچ	شمس و قمر	۲۰ ۱۰	مقابلہ
۲۲ مارچ	قمر و مریخ	۵۷ ۱۵	مقابلہ
۲۳ مارچ	قمر و زہرہ	۵۷ ۱۵	تثلیث
۲۵ مارچ	شمس و قمر	۵۵ ۱۱	تثلیث
۲۶ مارچ	قمر و زہرہ	۲۵ ۹	تربیع
۲۷ مارچ	قمر و مریخ	۱۲ ۲۱	تثلیث
۲۸ مارچ	قمر و عطارد	۴۷ ۱۰	تسدیس
۲۹ مارچ	قمر و زہرہ	۴ ۵	تثلیث
۳۰ مارچ	قمر و مریخ	۴۴ ۱۲	تربیع
۳۰ مارچ	قمر و مشتری	۴۴ ۲۰	تربیع
۳۰ مارچ	شمس و قمر	۳۸ ۲۲	تسدیس
۳۱ مارچ	قمر و زحل	۳۶ ۹	تربیع
۳۱ مارچ	مریخ و نیپچون	۴۹ ۱۷	تربیع

اپریل

تاریخ	سیارے	وقت نظر منٹ، گھنٹہ	نظر
۲ اپریل	قمر و مشتری	۳۵ ۷	تسدیس
۳ اپریل	قمر و زہرہ	۱۵ ۱۴	قران
۴ اپریل	شمس و قمر	۴۳ ۲۲	قران
۶ اپریل	قمر و مشتری	۴۰ ۱۸	قران
۷ اپریل	قمر و عطارد	۵۵ ۱۴	تسدیس
۸ اپریل	قمر و زہرہ	۴ ۶	تسدیس
۹ اپریل	شمس و قمر	۳۱ ۱۲	تسدیس
۱۰ اپریل	قمر و زہرہ	۱۰ ۱۲	تربیع
۱۱ اپریل	قمر و مریخ	۴ ۵	تسدیس
۱۲ اپریل	قمر و مشتری	۲۰ ۵	تربیع
۱۳ اپریل	قمر و زحل	۴ ۱۴	تربیع
۱۴ اپریل	شمس و قمر	۴۵ ۲	تثلیث
۱۵ اپریل	قمر و زحل	۱۵ ۱۹	تثلیث
۱۶ اپریل	مریخ و زحل	۵۸ ۱	قران
۱۷ اپریل	قمر و زہرہ	۱۰ ۱۸	مقابلہ
۱۸ اپریل	شمس و قمر	۳ ۲۲	مقابلہ
۲۰ اپریل	قمر و مشتری	۴۰ ۲	مقابلہ
۲۰ اپریل	قمر و زحل	۴۱ ۱۰	مقابلہ
۲۲ اپریل	قمر و عطارد	۱۶ ۱۶	تثلیث
۲۴ اپریل	شمس و قمر	۴۵ ۶	تثلیث
۲۵ اپریل	قمر و عطارد	۵۷ ۱۶	تربیع
۲۵ اپریل	قمر و مریخ	۴۳ ۲۳	تثلیث
۲۷ اپریل	شمس و قمر	۱ ۲۴	تربیع
۲۷ اپریل	قمر و مشتری	۵۷ ۱۷	تربیع
۲۸ اپریل	قمر و مریخ	۱۶ ۱۴	تربیع
۲۸ اپریل	قمر و زہرہ	۱۵ ۱۶	تسدیس
۲۸ اپریل	عطارد و زہرہ	۵۸ ۱۸	قران
۲۹ اپریل	شمس و قمر	۳۶ ۱۶	تسدیس
۳۰ اپریل	قمر و مشتری	۴۵ ۴	تسدیس

شرفِ قمر

۱۱ فروری ۱۵ بج کر ۲۶ منٹ سے ۱۷ بج کر ۱۳ منٹ تک۔
۹ مارچ ۲۱ بجکر ۴ منٹ سے ۲۲ بجکر ۵۰ منٹ تک۔ ۶ اپریل ۴ بجکر ۲۵ منٹ سے ۶ بجکر ۷ منٹ تک۔
ان اوقات میں حصولِ علم، حصولِ اولاد، تقدیر کشائی، زراعت، باغات کی ترقی۔ حصولِ دولت، مقدمہ میں کامیابی کے علاوہ تمام مثبت کاموں کے لئے عملیات کئے جائیں۔ انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوطِ قمر

۲۴ فروری ۱۱ بجکر ۱۱ منٹ سے ۱۴ بجکر ۲ منٹ تک۔
۲۲ مارچ ۲۰ بج کر ۷ منٹ سے ۲۲ بجکر ۶ منٹ تک۔ ۱۹ اپریل ۴ بج کر ۴۸ منٹ سے ۶ بجکر ۴۰ منٹ تک۔
یہ اوقات تفریق وجدائی، تنزلی، ہلاکت و بربادی کے علاوہ تمام منفی کاموں کے لئے موزوں اوقات ہیں۔ مذکورہ کاموں کو ان اوقات میں انجام دینگے تو نتائج جلد برآمد ہوں گے۔ لیکن کسی کے خلاف کام کرتے وقت شرعی تقاضوں کو ہرگز ہرگز نظرانداز نہ کریں۔ بہت ہی مجبوری میں منفی کاموں کے لئے قدم اٹھائیں۔ ورنہ آخرت میں جواب دہ ہوں گے۔

تحویلِ آفتاب

۱۹ فروری۔ آفتاب ۱۴ بج کر ۳ منٹ پر برج حوت میں داخل ہوگا۔
۲۰ مارچ، آفتاب ۱۳ بج کر ۵ منٹ پر برج حمل میں داخل ہوگا۔
۱۹ اپریل، آفتاب ۲۴ بج کر ۱۰ منٹ پر برج ثور میں داخل ہوگا۔
یہ اوقات دعا کی مقبولیت کے لئے بہتر اوقات ہیں اپنی ضروریات وخواہشات اپنے رب کے حضور رکھیں۔

قمر در منزلِ شرطین

بہتر وقت، ۹ فروری بروز بدھ ۱۸ بج کر ۳۵ منٹ سے ۲۱ بج کر ۵۵ منٹ تک۔
بہتر وقت، ۷ مارچ بروز منگل ۱۲ بجے سے ۲۲ منٹ تک۔
بہتر وقت، ۳ اپریل بروز پیر ۲۰ بجکر ۵۲ منٹ سے ۴ اپریل بروز منگل ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ تک۔ حروفِ تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات کا قابلِ قدر وقت۔

شرفِ شمس

۷ اپریل بروز جمعہ ۱۸ بج کر ۱۲ منٹ سے ۸ اپریل بروز ہفتہ ۱۸ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ جاہ وحشمت، عروج وترقی، بلندیٔ مرتبہ، حصولِ اقتدار، سماجی اور سیاسی کاموں میں دشمنوں اور بدخواہوں پر غلبہ پانے کیلئے اور تمام شرور وفتن سے محفوظ رہنے کے لئے تعویذات تیار کرنیکا بہترین وقت۔

شرفِ زہرہ

۳ اپریل بروز پیر ۱۸ بجکر ۷ منٹ سے ۴ اپریل بروز منگل ۱۳ بج کر ۲۴ منٹ تک۔ تسخیر خلائق، تسخیر محبوب، تسخیر شریک حیات، کاروبار میں عروج وترقی، حلقۂ احباب میں وسعت، عزت ومقبولیت میں اضافہ کے لئے تعویذات تیار کرنے کا بہترین وقت۔ عاملین خدائے تعالیٰ کے عطا کردہ ان قیمتی اوقات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ کے بندوں کی خدمت کرکے انہیں خصوصی روحانی امداد پہنچائیں۔

ماہ فروری

اس ماہ میں دھوپ میں بیٹھ کر اپنے بدن کی تیل سے مالش کرنا، گرم پانی سے نہانا، نمکین چائے پینا۔ اور دودھ میں شہد ملا کر پینا مفید ہے۔ دن میں سونا حد سے زیادہ سونا مضر ہے۔

ماہ مارچ

علی الصباح ہلکی ورزش کرنی چاہئے شہد اور ترکاریوں کا استعمال خوب کرنا چاہئے۔ کھانا کھا کر فوراً نہیں سونا چاہئے کچھ دیر ٹہلنا ضروری ہے۔

قمر در عقرب

۲۵ فروری رات کو ۵ بجکر ۳۲ منٹ پر شروع ہوکر ۲۸ فروری دن ۱۷ بج کر ۵۷ منٹ پر ختم۔
۲۴ مارچ دوپہر ۱۲ بج کر ۸ منٹ پر شروع ہوکر ۲۶ مارچ رات کو ۲ بج کر ایک منٹ پر ختم۔
ان اوقات میں منفی کام کریں انشاء اللہ فوراً اثر ہوگا۔

اماوس

۵ فروری بروز سنیچر کو اماوس ہوگی۔ اور ۷ فروری بروز پیر کو ذی قعدہ کا چاند نظر آئے گا۔ انشاء اللہ

گولی فولادِ اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولادِ اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں

سرعتِ انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”**فولادِ اعظم**“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفۂ زوجیت سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے وقت چھین لیتا ہے۔

تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے ـــــ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پراثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔

قیمت فی گولی ۱۲/ روپے ـــــ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت 400/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آرڈر کے ہمراہ 50/- روپے ایڈوانس آنے ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

ہمارا مکمل پتہ : طلسماتی دواخانہ محلّہ ابو المعالی دیوبند (یوپی)

TILISMATI DUNIYA (Urdu Monthly)

طلسماتی دنیا دیوبند

DEOBAND - 247554 (u.p.) (R.N.I.66796/92,Postal-R.No.-UP/R/BR/12/2002)

طلسماتی دنیا

جنوری، فروری سنہ ۲۰۰۱ء

ہمزاد کو تابع کرنے کے قیمتی فارمولے

جنات کو دیکھنے کا فن

ہمزاد نمبر

طلسمی انگوٹھی بنانے کا گر

کیا اور کہاں

ادارِیہ

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا

بقلم خاص

ناظرین کی خدمت میں "ہمزاد نمبر" پیش کرتے ہوئے ہم اس بات پر خوشی اور فخر محسوس کر رہے ہیں کہ ہم نے ایک بار پھر طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کو ایک انمول خزانہ عطا کر دیا ہے۔ یہ بخشش اور یہ عطا درحقیقت بربنائے توفیق خداوندی ہے۔ انسان اس دنیا میں کتنی بھی محنت کرلے۔ اور کسی بھی معاملے میں اس کو کتنی بھی صلاحیت اور مہارت میسّر ہو اس کو کامیابی اور مقبولیت کا نشانِ امتیاز اسی وقت نصیب ہوتا ہے۔ جب فضلِ خداوندی اور رحمتِ یزداں اس پر اور اس کے ارادوں پر سایہ فگن ہو۔ چنانچہ ہر صاحبِ ایمان اور ہر صاحبِ علم و ہنر نے عظمت و برتری کی فلک بوس چٹانوں پر کمند ڈالتے ہوئے بصد خلوصِ دل یہی کہا ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے ـــ بخشندہ۔

طلسماتی دنیا ایک چھوٹا سا دیا ہے۔ یہ رسالہ ایک ایسے چراغ کی مانند ہے جس کا اپنا وجود بہت ہی مختصر سا ہے۔ جسے بہت زیادہ وسائل بھی میسّر نہیں ہیں۔ لیکن جس نے سخت ترین آندھیوں میں خود کو روشن رکھنے کی جرأت کی ہے۔ ربّ العزّت کا فضل و کرم ہے کہ تیز و تند ہواؤں، خوفناک اندھیروں، حاسدوں اور برا چاہنے والوں کے بُرے ارادوں اور ناپاک سازشوں کے باوجود طلسماتی دنیا جہالت کی آندھیوں سے بھی برسرِ پیکار ہے اور اسلام مخالف ظلمتوں کے خلاف بھی سینہ تانے کھڑا ہے۔ طلسماتی دنیا کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی آج روحانی عملیات کی ایک کسوٹی بن چکی ہے۔ خلقِ خدا اس روشنی سے پوری طرح فیضیاب ہو کر فیض رساں بن رہی ہے۔ طلسماتی دنیا نے جہانِ علم و عمل کو جنّات نمبر، شیطان نمبر، جادو ٹونا نمبر اور روحانی ڈاک نمبر کی صورتوں میں علم و معرفت کا ایک قابلِ قدر ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ ان نمبروں کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اور ان نمبروں نے اربابِ ذوق اور قدردانِ علم سے زبردست خراجِ عقیدت وصول کیا ہے۔ اب پورے اعتماد اور مکمل یقین کے ساتھ فضلِ خداوندی کا امیدوار ہوتے ہوتے ادارہ طلسماتی دنیا چاہنے والوں کی خدمت میں "ہمزاد نمبر" پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔ اس وثوق کے ساتھ کہ اس کو بھی زبردست پذیرائی نصیب ہوگی۔ اور اس کو بھی محبّت و عقیدت کے پھولوں اور گجروں سے نوازا جائے گا۔

ناظرین دیکھیں گے کہ اس ہمزاد نمبر میں ہمزاد تابع کرنے کے بعض فارمولے ایسے بھی ہیں کہ جنہیں لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ بعض فارمولے ایسے ہیں کہ جو عملیات کا سربستہ راز تھے لیکن جنہیں فراخدلی کے ساتھ ادارہ طلسماتی دنیا نے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ تاکہ وہ ان فارمولوں سے مستفیض ہو کر اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچانے کے اہل بنیں۔ اور اس طرح چراغ سے چراغ جلتا رہے۔ اور وہ کائنات جو دن بدن جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبتی جا رہی ہے علم و عمل کے اُجالوں سے منوّر ہو جائے۔ اللہ کا فضل و کرم جب کسی پر اپنا نور برساتا ہے تو اس کی حیثیت ہی بدل جاتی ہے۔ اس کے راستوں کی مشکلات آسانیوں میں اور سفر کی کٹھنائیاں، راحتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ وہ دل آزار حالات میں اپنا سفر شروع کرتے ہوئے بھی مطمئن ہوتا ہے۔ فضلِ الٰہی کی موسلادھار بارش کی وجہ سے بادِ سموم بھی اس کو نسیمِ سحر محسوس ہوتی ہے اور رحمتِ یزداں کی وجہ سے پُرخار وادیاں بھی اس کے لئے گلزار بن جاتی ہیں۔ وہ تنہا اپنا سفر شروع کرتا ہے لیکن اللہ کے فضل کی وجہ سے ہزاروں لوگ اس کے نقشِ قدم پر رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ اور منزلیں خود سر جھکا کر ایسے مسافروں کو سلام کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔

طلسماتی دنیا نے جب اپنا روحانی سفر شروع کیا تھا۔ اس وقت قطعاً اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اس کو اس درجہ مقبولیت اور قدر و منزلت عطا ہوگی۔ کہ سارے عالم سے محبت و عقیدت کے پیغام وصول ہونے لگیں گے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ہزاروں لوگ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔ اور ذاتِ واحد ایک قافلے کی صورت اختیار کر لے گی۔ زیرو سے شروع ہونیوالا یہ رسالہ آج ہزاروں دہائیوں میں تبدیل ہوگیا ہے۔ اور یہ چھوٹا سا چراغ اب آفتاب کی طرح جگمگا رہا ہے۔ اور صرف کچے مکانوں میں نہیں عالیشان حویلیوں میں بھی اس کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اور صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلمین بھی اس کی روشنی سے اپنا حصہ وصول کر رہے ہیں۔ اس کی کرنیں کسی ایک شہر ایک خطے اور کسی ایک ملک کو نہیں بلکہ پورے عالم کو منور کر رہی ہیں۔ اور اس کے نور سے دنیائے جہالت میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اور ابلیس لعین پریشان ہے۔ کیوں کہ طلسماتی دنیا خدا کے بندوں کو خدا سے ملانے کی خدمت انجام دے رہا ہے۔

- ہم مالک کون و مکاں کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں خدمتِ خلق کی توفیق دی۔ اور ہمارے کاموں کو کارناموں میں تبدیل کرنے کا شرف عطا کیا۔ ہم اپنے رب کے حضور یہ دعا کرتے ہیں۔

اے اکرم الاکرمین! تم ادارہ طلسماتی دنیا کو دین و اسلام کی تبلیغ کرنے کی مزید توفیق اور صلاحیت عطا کر دے۔ اور طلسماتی دنیا کے ہمزاد نمبر کو اسی مقبولیت اور قدر دانی سے نواز دے جس طرح تم نے طلسماتی دنیا کے دوسرے نمبرات کو اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہماری بساط ہی کیا ہے۔ ادنیٰ درجے کا علم معمولی درجے کی صلاحیت اور نہ ہونے کے درجے میں وسائل۔ لیکن۔

یہ سب تمہارا اکرم ہے آقا کہ بات ابتک بنی ہوئی ہے

آہ! مولانا شمیم احمد عثمانی

۱۱ر دسمبر بروز پیر کو دارالعلوم دیوبند کے قدیم استاد مولانا شمیم احمد عثمانی طویل علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

مولانا شمیم عثمانی تقریباً نصف صدی تک دارالعلوم دیوبند میں خدمتِ تدریس میں مصروف رہے۔ راقم الحروف کو بھی مولانا مرحوم سے رشتۂ تلمذ کا شرف حاصل ہے۔ بیشمار صاحبِ صلاحیت حضرات نے ان کے سامنے زانوئے ادب طے کیا ہے۔ دنیا بھر میں ان کے شاگردوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔

مولانا شمیم عثمانی شاعر انقلاب علامہ انور صابری کے داماد تھے ـــ مولانا عرصۂ دراز تک مغربی یوپی میں جمعیۃ العلماء کے صدر رہے۔ اور انہوں نے عرصۂ دراز تک جامع مسجد سہارنپور کے تولیت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ ان کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے۔ بظاہر اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ آج ان کے رخصت ہونے پر ہم نہ صرف ان کے اہل خانہ نہ صرف ان کے اقارب بلکہ ان کے تمام شاگردوں سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ جو ان کے وصال پر دنیا بھر میں سوگوار ہوں گے۔

مولانا شمیم عثمانی مولانا سید اسعد مدنی کے رفیقِ خاص تھے۔ ان دونوں کی دوستی ضرب المثل تھی۔ دوستی اور عقیدت دونوں الگ الگ نوعیت کی چیزیں ہیں۔ لیکن مولانا شمیم عثمانی نے دوستی کو باقی رکھتے ہوئے مولانا سید اسعد مدنی سے عقیدت کے رشتے کو بھی پوری طرح نبھایا ہے۔ دیکھنے والے یہ اندازہ نہیں کر پاتے تھے کہ مولانا شمیم دوست زیادہ تھے یا معتقد۔ ان کی وفات سے مولانا اسعد مدنی کو بھی شدید صدمہ ہوا ہے ـــ ادارہ طلسماتی دنیا مولانا سید اسعد مدنی سے بھی اظہارِ تعزیت کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

مختلف باغوں

فضلِ ربی

اللہ کا ارشاد ہے جس باغ کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اسکے پھل ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں اور اس کے سائے بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔

(پارہ ۱۳۔ سورۂ رعد)

حضرت عیسیٰؑ کے اقوال

● سفر دو قسم کا ہے۔ دنیا اور آخرت کا۔ دونوں کے واسطے توشہ درکار ہے۔ دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیئے۔ اور سفر آخرت میں روانگی سے پہلے بھیج دینا چاہیئے۔

دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں۔ سخن دل پذیر اور دل سخن پذیر۔

● عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثنا کی امید نہ رکھی جائے۔

● میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔ لیکن احمق کی اصلاح سے عاجز آگیا۔

● ننانوے راست بازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے۔ ایک توبہ کرنیوالے گنہ گار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔

● آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطے کے مٹ جانے سے زیادہ آسان ہے۔

دعائے طلب

● مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔

● جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو۔ کیونکہ سب نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔ اور خوشنودی خداتعالیٰ کے حصول کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

● جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے خداتعالیٰ سے جو پوشیدگی ہے۔ دعا مانگ اس صورت میں تیری دعا ضرور قبول ہوگی۔

● خبردار اپنے راست بازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھلانے کیلئے نہ کر ـــــ ورنہ درگاہ ایزدی میں تیرے لئے کچھ اجر نہیں۔

حضرت لقمانؑ کے اقوال

● بیٹا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا۔ جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔

● جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔ مبادا وہ بھی کسی دن دشمن ہو جائے۔

● جدّ و جہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہوتا ہے اور محتاجی دل کو تنگ، عقل کو خفیف اور مروّت کو زائل کرتی ہے۔

● مصائب سے مت گھبرایئے کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

● حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

● کوئی چیز تیرے نزدیک نعمت آخرت سے محبوب تر نہ ہو۔

● دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال۔ تاکہ رنج نفس سے آزاد رہے۔

کسوٹی

● اے ریا کار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال۔ پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔

● شریر کا مقابلہ نہ کر۔ بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے اور جو کوئی تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ۔

● کسی کی عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ جس پیمانے سے تم ناپتے ہو۔ اس سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا۔

● مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیوں کہ وہ بہشت کے حقدار ہوں گے۔

● مبارک ہیں وہ جو دل کے غمگین ہیں۔ کیوں کہ وہ تسلی پائیں گے۔

● مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں۔ کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔

گل جیں — کے پھول
مریم سوم صدیقی

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اقوال

● مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا اسراف نہیں۔
● خیر یہی ہے کہ شر سے باز آ۔
● حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہوجائے باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا۔ چاہے چانداس کی پیشانی پر نکل آئے۔
● سچائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھا۔ یہ نہ دیکھ کہ مشعل بردار کون ہے۔
● بہترین خصلت زبان کی حفاظت ہے۔
● جب معدہ بھر جاتا ہے تو قوت فکر کمزور پڑ جاتی ہے۔ اور حکمت و دانش کی صلاحیتیں گونگی ہوجاتی ہیں۔
● شکم سیری بیماری کی جڑ اور پرہیز ساری بیماری کا علاج ہے۔
● عظمت صرف ایک فیصد ودیعت کیجاتی ہے اور ۹۹ فی صد محنت دریاضت سے ملتی ہے۔

آئینہ عمل

● اگر تم کمزور کو کچھ دے نہیں سکتے تو اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ۔
(حضرت علیؓ)
● انتقام کی طاقت ہوتے ہوئے انتقام نہ لینا اور غصہ پی جانا جہاد افضل ہے۔
(امام جعفر صادقؒ)

● اپنا انداز گفتگو نرم رکھو۔ کیوں کہ لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔
(امام غزالیؒ)
● مجلس میں زبان پر گفتے کی حالت میں ہاتھ پر اور دسترخوان پر بیٹھے بھوک پر قابو رکھو۔ (امام رازیؒ)
● کسی عالم دین سے ایک گھنٹے کی گفتگو دس برس کے مطالعہ سے افضل ہے۔
(بوعلی سینا)
● دل ایک شفاف آئینہ ہے۔ اگر بدی سے پاک ہو تو اس میں خدا بھی نظر آسکتا ہے۔
(مولانا رومؒ)

حضرت امام حسنؓ کے اقوال

● اچھے اخلاق دس ہیں۔ زبان کی سچائی باطل سے جنگ کے وقت حملہ میں شدت، سائل کو دینا، احسان کا بدلہ، صلہ رحم، پڑوسی کی حفاظت، حقوق العباد، مہمان نوازی، حسن خلق اور سب سے بڑھ کر شرم وحیا۔
● دانائیوں میں اعلیٰ درجے کی دانائی تقویٰ ہے اور کمزوریوں میں سب سے بڑی کمزوری بداخلاقی اور بداعمالی۔
● جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو، عادل کہلاؤ گے۔
● تمہاری عمر برابر گھٹتی جارہی ہے بس جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے کسی کی مدد کرجاؤ۔

● مومن وہ جو زادِ آخرت مہیا کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول رہے۔

فکرونظر

● خاموشی کو اپنا شعار بنا۔ تاکہ شر زبان سے محفوظ رہے۔
● کسی ذکر میں بجز ذکر خدا اور کسی خاموشی میں بجز فکر روز جزا کوئی خیروخوبی نہیں۔
● مصائب دنیا کو سہل خیال اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ۔
● فرمایا عقل وحکمت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ نظر نیچی رکھنا، زبان کو بے محل نہ کھولنا، حلال غذا کھانا، شرمگاہ کو قابو میں رکھنا، سچ بولنا، عہد کو پورا کرنا، مہمان کی عزت کرنا، پڑوسی کی حمایت کرنا اور جس بات سے کوئی فائدہ نہ ہو اسے ترک کردینا۔
● مرد کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بناسکے اگر بوجہ خاص یہ تیری دسترس سے باہر ہو تو بحالت مخاصمت فرط غضب سے حذر کر کہ تیرا غضب تیرے لئے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔
علم بے عمل اور عمل بے علم سے پرہیز کر۔

علم بہتر ہے یا مال

● ایک دفعہ کسی نے حضرت علیؓ سے درخواست کی کہ ہم دس آدمی ہیں۔ اور سوال ایک ہی،

مگر جواب جدا گانہ چاہتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہو: اس نے سوال پیش کیا۔

● "علم بہتر ہے یا مال" آپ نے اس طرح جواب دینا شروع کیا۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ مال کی حفاظت تجھے کرنی پڑتی ہے اور علم تیری حفاظت کرتا ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم ترقی کرتا ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ مال دیر تک رکھنے سے فرسودہ ہو جاتا ہے۔ مگر علم کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔

● علم بہتر ہے۔ اس لئے کہ مال فرعون و ہامان کا ترکہ ہے۔ اور علم انبیاء کی میراث ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے مال کو ہر وقت چوری کا خطرہ رہتا ہے علم کو نہیں۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ صاحب مال کبھی بخیل بھی کہلاتا ہے مگر صاحب علم کریم ہی کہلاتا ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ اس سے دل کو روشنی ملتی ہے اور مال سے دل تیرہ و تار ہو جاتا ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ مال سے بیشمار دشمن پیدا ہوتے ہیں۔ مگر علم سے ہر دلعزیزی حاصل ہوتی ہے۔

● علم بہتر ہے اس لئے کہ یوم قیامت مال کا حساب ہوگا۔ مگر علم پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔

روشنی

● انفعال گناہ غرور عبادات سے بدرجہا بہتر ہے۔

● دنیا کے مال و اسباب پر غرور مت ہو۔ کیا خبر کہ اس رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔

● اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خداوند تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور مکار ہے کیونکہ جب وہ آنکھوں سے نظر آنے والے انسان سے برا سلوک کرتا ہے تو نادیدہ خدا کی محبت کس طرح کر سکتا ہے۔؟ اصل میں مخلوق کی محبت بھی خدا کی محبت ہے۔

● جو شخص اپنے لئے خزانہ جمع کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ غریب ہے۔ اور ایک بے سروسامان مفلس خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ دولتمند ہے۔

اعمالِ مومن

● نعمت کا نامناسب جگہ پر خرچ کیا جانا ناشکری ہے۔

● سخاوت پھل ہے مال کا، اعمال پھل ہیں علم کا، خوشنودی خدا تعالیٰ کا پھل ہے اخلاص۔

● اس نے خدا تعالیٰ کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں جانا۔

● جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے۔ پس وہ جان لے کہ مجھ سے میرا رب ناراض ہے۔

● جو شخص التجائے نگاہ کو نہیں سمجھ سکتا اس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کر۔

کردار

● جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔

● خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ اور انسانوں سے اپنے برابر محبت رکھ۔

● ان سے نہ ڈرو جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور بعد اس کے کچھ نہیں کر سکتے، بلکہ اس سے ڈرو جس کو قتل کرنے کے بعد اختیار ہے کہ جہنم میں ڈالے۔

● اگر تیرا بھائی گناہ کرے تو ملائمت سے اور نرمی سے اسے ملامت کر۔ اور تو اسے معاف کر۔ اگر وہ ایک دن میں سات دفعہ گناہ کرے۔ اور ساتوں دفعہ تیرے پاس آ کر کہے توبہ کرتا ہوں تو اسے معاف کر۔

● اپنے بھائی سے بلا وجہ خفا نہ ہو۔

● اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو خداوند تعالیٰ تمہارے قصور معاف نہ کریگا۔

● حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے اپنی بیویوں کو حق المقدور ہرگز طلاق مت دو۔

● اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو —— کیونکہ خداوند کریم اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر چمکاتا اور راست باز اور بدکار دونوں پر مینہ برساتا ہے۔

چراغِ راہ

● اپنی بہتری کا خیال نہ کرو۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کو افضل سمجھو۔

● اس دنیا میں نیک چلنی کا راستہ دوسری دنیا میں نجات کی سڑک ہے۔

● دین سے حصول دنیا کا ذریعہ گردانو یہ انتہائے ذہانت ہے۔

● تجھے کیا مجبوری ہے۔ اگر دنیا تجھے نہ جانے جب کہ تو اللہ کے نزدیک مقبول، محمود اور مظفر و منصور ہے۔

● دنیا کو عشرت کدہ قرار دینے والو! بہت جلد تم ماتم کدہ کی حقیقت کو از خود تسلیم کرو گے۔

اچھی باتیں

● ان لوگوں کو کبھی وفادار نہ مانو۔ جو تمہارے ہر قول و فعل کی تعریف کریں۔

● دنیا یہ نہیں دیکھتی کہ تم کیا تھے۔ بلکہ یہ دیکھتی ہے کہ تم اب کیا ہو۔

● دولت مندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل نہیں ڈالتی۔

● چاند کے بغیر رات بیکار ہے اور دینی علم کے بغیر ذہن بیکار ہے۔

● جن لوگوں کے ساتھ اچھے خیالات اور اچھی کتابیں ہوتی ہیں وہ لوگ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

نعمتِ رب

● جو کی روٹی کھانا، صاف پانی پینا اور کھلے میدان میں سو رہنا مرنے والے کیلئے بہت ہے۔

● اپنی جان کی فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے یا کیا پئیں گے، نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنیں گے کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں۔؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں۔ اور نہ کاٹتے ہیں اور نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔

● یہی تمہارا خدا تعالیٰ ان کو رزق پہنچاتا ہے پہلے تم راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی۔ پس کل کے لئے فکر نہ کیا کرو، کیوں کہ کل کا دن اپنے لئے خود فکر کریگا۔ آج کے لئے آج ہی کا دکھ کافی ہے۔ غور کرو کہ تمہیں ان پرندوں کی نسبت بہت زیادہ قدرت حاصل ہے۔

دین اور دُنیا

● قسم بالکل نہ کھاؤ۔ بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو لیکن اس سے زیادہ جو ہے وہ بدی سے ہے۔

● جب تو خیرات کرے تو تیرا دایاں ہاتھ کیا کرتا ہے۔ اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔

● جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کیطرح اپنی صورت نہ بناؤ۔ تاکہ لوگ تمہیں روزہ دار جانیں جو ایسا کرتے ہیں وہ اپنا اجر پا چکے ہیں۔

● جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں۔ مگر باطن میں بھیڑیئے ہیں۔ ان کے اعمال سے تم انہیں پہچان لوگے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور اور اونٹ کٹاروں سے انجیر حاصل کر سکتے ہیں۔

میزانِ عمل

● جو اپنے آپ کو بڑا بنائے گا۔ وہ چھوٹا کیا جائے گا۔ اور جو کوئی چھوٹا بنائے گا بڑا کیا جائے گا۔

● جب تم مغرب کی طرف سے بادل اٹھتے دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ خدا مینہ برسائے اور یہی ہوتا ہے۔ پھر جب تم دکن کی طرف سے ہوا چلتی دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ لو چلے گی اور یہی ہوتا ہے۔ اے ریاکارو تمہیں زمین آسمان کی صورت میں فرق کرنا تو آتا ہے۔ لیکن اس زمانے کے متعلق امتیاز کرنا تمہیں کیوں نہیں آتا۔ اور تم خود ہی یہ فیصلہ نہیں کر لیتے کہ واجب کیا ہے۔

سنہری باتیں

● زندگی کی کامیابی کا فیصلہ زندگی کے اختتام پر ہی ہو سکتا ہے۔

● آسمان پر نگاہ ضرور رکھو۔ لیکن یہ بھولو کہ پاؤں زمین پر ہی رکھے جاتے ہیں۔

● موت سے زیادہ خوفناک شئے موت کا ڈر ہے۔

● جو زندگی خوفِ خداوندی سے محروم ہو وہ محض ایک بوجھ ہے۔

منتخب اشعار

جسے باسی سمجھ کر لوگ اکثر پھینک دیتے ہیں
وہی روٹی غریبوں کو بڑی مشکل سے ملتی ہے

●

آسائشوں کے دور میں ہم آگئے کہاں
رکھ دی رہن ہم نے بزرگوں کی آبرو

●

بلبلاتے رہے رہ رہ کے جو بھوکے بچے
سوچیئے کیسے انہیں ماں نے سلایا ہوگا

●

میں آ نہیں سکتا ہوں بلاؤں کے اثر میں
بچوں کی دعائیں ہیں مرے ساتھ سفر میں

●

دیکھنے کو ان گنت چہرے ہیں دنیا میں مگر
اس نے کیا دیکھا ہے جس نے آئینہ دیکھا نہیں

●

بچوں کی بھوک، بیٹی جواں، مفلسی کا غم۔
پنہاں ہیں کتنے راز مری خودکشی کے ساتھ

جِن کا بچّہ

ایک بار ایک جن کا بچہ انسان کے بچے کے پاس آگیا۔ اور ڈرانے لگا۔ انسان کے بچے نے معصومیت سے پوچھا۔ تم کون ہو۔؟ جن کے بچے نے کہا کہ میں تو جن کا بچہ ہوں۔"

انسان کا بچہ۔ بولا۔ اچھا تو کل مسجد میں تمہارا ہی اعلان ہو رہا تھا۔ ایک بچہ مسجد میں ملا ہے۔ جن کا بچہ ہے آکر لیجائیں۔

توجہ

ڈاکٹر نے مریض کو غذا کی افادیت بتاتے ہوئے کہا۔ دیکھو مچھلی سے بہتر کوئی غذا نہیں اس سے جسم سڈول دلکش اور موٹا ہوتا ہے

مریض بولا۔ تو پھر بگلا تو مچھلیاں کھاتا ہے وہ اتنا دُبلا اور سوکھا ہوا سا کیوں ہوتا ہے۔

چار آنے کی دعا

ایک بہت ہی دُبلے اور سوکھے ہوئے مریض نے ایک فقیر کو چار آنے دیتے ہوئے کہا کہ میری صحت کی دعا کریں ــــــ فقیر نے مریض کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کہ تم تو بہت ہی زیادہ دُبلے اور سوکھے ہوئے ہو۔ صرف چار آنے کی دعا سے کام نہیں بنے گا۔

پریشانی کی بات

ڈاکٹر۔ (مریض سے) تمہاری ٹانگ کافی سوجی ہوئی ہے۔ لیکن پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔

مریض۔ اگر آپ کی ٹانگ سوجی ہوئی ہوتی تو میرے لئے بھی پریشانی کی کوئی بات نہ ہوتی۔

مدد

دو دوست خریداری کے لئے بازار گئے۔ بازار پہنچ کر ایک دوست کو یاد آیا کہ وہ اپنا بٹوہ گھر ہی بھول آیا ہے۔ اس نے اپنے دوست سے کہا کہ میں اپنا بٹوہ بھول آیا ہوں۔ اور مجھے ایک ہزار روپے کی خریداری کرنی ہے۔ کیا تم میری کچھ مدد کرو گے۔

دوست بولا۔ کیوں نہیں۔ آڑے وقت میں دوست کے دوست ہی کام آتا ہے اس نے یہ کہہ کر اپنے بٹوے میں سے پانچ روپے نکال کر دیتے اور کہا۔ جاؤ رکشہ پکڑو اور گھر جاکر اپنا بٹوہ لے آؤ۔

جدید محاورے

● چادرہ جو سلیکشن میں کام آئے۔

● بیوی کھود دیتا ہے۔ روز روز کا دیر آنا۔

● سفارش رشوت کی ماں ہے۔

● غریب امیدوار کا سر نیچا۔

● کلرک کو کسی کا ڈر نہیں۔ افسر دفتر میں نہیں۔

● ہاتھ کو ہاتھ سے راہ ہوتی ہے۔

المیہ

میں برسوں خزاں
کے لبادے میں لپٹی
بہار کی منتظر رہی
کہ
کبھی تو بہار آکر
مجھے سنوار دے گی
اور جب بہاروں کا قافلہ
میری جانب بڑھا
تو راستے ہی سے لوگوں نے
اس کا رُخ بدل دیا۔

(شاہانہ آکاش)

غزل

تری خوشبو نہیں ملتی ترا لہجہ نہیں ملتا
ہمیں اس شہر میں کوئی ترا جیسا نہیں ملتا
یہ کیسی دُھند میں ہم تم سفر کا آغاز کر بیٹھے
تمہیں آنکھیں نہیں ملتیں ہمیں چہرہ نہیں ملتا
ہر اک تدبیر اپنی رائیگاں ٹھہری محبت میں
کسی بھی خواب کی تعبیر کا رستہ نہیں ملتا
زمانے کو قرینے سے وہ اپنے ساتھ رکھتا ہے
مگر میرے لئے اس کو کوئی لمحہ نہیں ملتا
جہاں ظلمت رگوں میں اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے
اسی تاریک رستے پر دیا جلتا نہیں ملتا

حضرت ابو حازم

خلیفہ ہشام عبدالملک نے پوچھا۔ بادشاہی میں نجات کا راستہ کیا ہے۔؟

آپ نے جواب دیا۔ مال جائز طریقے لو اور جائز طریقے سے خرچ کرو۔

خلیفہ۔ یہ کون کرسکتا ہے۔؟

آپ نے جواب دیا۔ دوزخ سے ڈرنے والا اور جنت کی آرزو رکھنے والا۔ اور اپنے مالک کو راضی رکھنے والا۔

آپ نے فرمایا۔ میں نے دنیا کی ساری چیزوں کے بارے میں یہ عقیدہ بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو میرے لئے مقدر کر دیا ہے۔ وہ مجھ کو مل کر رہے گی۔ خواہ لوگ اس کی مخالفت کریں۔

اور جو چیز میرے مقدر میں نہیں ہے وہ مجھے ہرگز ہرگز نہیں ملے گی۔ خواہ میں اس کے لئے کتنی بھی جدوجہد کروں۔

راستہ چلتے وقت ایک دن آپ کی نظر ایک قصائی کی دکان پر پڑی۔

قصائی بولا۔ لیجئے آج گوشت اچھا ہے ــــ آپ نے جواب دیا ــ پیسے نہیں ہیں۔

قصائی نے کہا۔ ادھار کرلوں گا۔

آپ نے جواب دیا۔ میں اپنے نفس ہی سے اُدھار کر لیتا ہوں۔

قصائی نے کہا۔ آپ نفس سے اُدھار کرتے رہے۔ تب ہی تو آپ کی ہڈیاں نکل آئی ہیں۔

آپ نے جواب دیا۔ قبر کے کیڑوں کیلئے یہ ہڈیاں بھی کافی ہیں۔

نوشتۂ دیوار

نہ گرنا کمال نہیں۔ کمال یہ ہے کہ تم گر و اور پھر از سر نو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔

قسط ۴۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۃ مریم اس سورۃ کی آیت ۲۵ اور ۲۶ نے قلم سے زرد، سرخ، سبز کپڑے میں لکھ کر درخت کی تین شاخوں میں باندھیں۔ انشاء اللہ اس قدر پھل آئے گا کہ عقل حیران رہ جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۝ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۝ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝

رجب کی نوچندی جمعرات کو اس سورۃ کی پہلی آیت کٓھٰیٰعٓصٓ کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کر کے پہننے سے ہر قسم کا خوف دور ہو جاتا ہے۔ اور شادی کے پیغامات موصول ہونے لگتے ہیں اگر اس انگوٹھی کو پانی میں ڈال کر پانی صبح و شام پئیں تو حافظے میں زبردست اضافہ ہو۔

مرگی کے مریض پر اگر اسی آیت کو ۱۹۵ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور چند دنوں تک اس عمل کو جاری رکھیں تو مرض رفع ہو جائے گا۔

ڈاڑھ کے درد میں اگر اسی پہلی آیت کو ۹۴ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں تو درد موقوف ہو جائے گا۔

اگر اسی پہلی آیت کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیا جائے تو گھر تمام آفات و بلیات سے محفوظ ہو جائے گا۔

اگر عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو میاں بیوی جمعہ کے دن روزہ رکھیں۔ اور شکر، بادام اور روٹی سے افطار کریں۔ اور پانی بالکل نہ پئیں۔ اور اس سورۃ کی آیت ۵ تا ۱۵، آیت یہ ہے۔

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِۨسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۝ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

چینی کی پلیٹ پر لکھ کر شہد اور آب زمزم سے اس کو دھولیں۔ اور اس پانی کو کسی مٹی کی ہانڈی میں ڈال دیں۔ اس کے بعد چنے کی دال کے ۲۲۴ دانے لیں۔ ہر ایک دانے پر ان آیات کو ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرتے رہیں۔ اور ہانڈی میں ڈالتے رہیں اس کے بعد اس ہانڈی کو چولہے پر رکھ کر پکالیں۔ جب دال گل جائے تو اس ہانڈی کو چولہے سے اتارلیں۔ اس کے بعد انگور کا رس نکال کر اس دال میں ملالیں اور دونوں میاں بیوی اس کو آدھی آدھی کر کے پی لیں۔ اس کے بعد مباشرت کریں۔ انشاء اللہ اسی رات حمل قرار پاجائے گا۔ اس عمل کو احتیاطاً ۳ ماہ تک لگاتار کرلیں تو یقیناً اولاد پیدا ہوگی انشاء اللہ۔ بارہا کا آزمودہ عمل ہے۔ جو لوگ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ وہ اس عمل کو ضرور آزمائیں۔ اور کامیابی پر اپنے رب کا شکر ادا کریں۔

اس سورۃ کے نقش مثلث کو اگر خاکی چاک سے لکھ کر کسی لڑکی کے گلے میں ڈال دیں تو اللہ کے فضل و کرم سے اس کے اچھے رشتے موصول ہونے لگیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۶۵۴۷	۹۶۵۵۲	۹۶۵۴۵
۹۶۵۴۶	۹۶۵۴۸	۹۶۵۵۰
۹۶۵۵۱	۹۶۵۴۴	۹۶۵۴۹

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عدد ۹

نام سیارہ	برج	عرصہ	مبارک دن	مبارک پتھر	مبارک رنگ
مریخ	حمل عقرب	۲۲ مارچ تا ۲۰ اپریل ۲۲ اکتوبر تا ۲۰ نومبر	منگل جمعرات جمعہ	مانک پنا	گلابی کالا سرخ

۹ کا عدد جلالی طبع کا حامل ہے۔ اس عدد کے لوگ حد سے زیادہ بکھری ہوئی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ علمی، ادبی ذوق بھی ان کے اندر حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ عشق و محبت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ان میں وفا نبھانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ لیکن ۹ عدد کے لوگ بالعموم کئی کئی بار عشق و محبت کے جال میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور بار بار چوٹ کھانے میں انہیں مزہ آتا ہے۔

۹ عدد کے لوگ صنف نازک میں آسانی سے مقبول ہو جاتے ہیں۔ عورتیں انہیں پسند کرتی ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کو اپنا قائد خود بننے کی عادت ہوتی ہے۔ اور یہ عادت انہیں نقصان بھی پہنچاتی ہے۔

۹ عدد کے لوگ فہم و فراست سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ایسی حماقتیں بھی کر گزرتے ہیں جو ان کے فیوچر کیلئے زبردست ضرر رساں ہوتی ہیں۔ اور ان کے وقار کو زبردست ٹھیس پہنچاتی ہیں۔

۹ عدد کے لوگ آزاد خیال ہوتے ہیں۔ یہ کسی کی پابندی گوارہ نہیں کرتے انہیں جانور پالنے کا شوق جنون کی حد تک ہوتا ہے یہ اپنی دنیا خود بنانے کی صلاحیت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ لوگوں سے اظہارِ ہمدردی ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے۔ ۹ عدد کے لوگوں کو اکثر اپنے احباب و اقارب سے صدمات اٹھانے پڑتے ہیں۔ انکے چاہنے والے بہت ہوتے ہیں لیکن ان کے حاسدین کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہوتی۔

۹ عدد کے تعمیری خصوصیات یہ ہیں۔ عالی ہمتی، استقلال، استحکام، جوش و خروش، اولوالعزمی، خوش اخلاقی، کردار کی مضبوطی، غریب پروری ہنرمندی وغیرہ۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے ۹ عدد کے لوگ اپنے ہمعصروں میں ممتاز رہتے ہیں۔ اور ان کے ملنے والے ان سے خوش ہوتے ہیں اور ان کی عزت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ۹ عدد والے افراد میں تخریبی خصوصیات یہ ہوا کرتی ہیں۔ جھلاہٹ، اپنا رہبر خود بننے کا مرض، طعن و تشنیع کی عادت، غلط اقدامات، ہر کس و ناکس پر بھروسہ کرنے کی خرابی، کاموں کو ادھورا چھوڑ دینے کا مرض، لاف و گزاف، آوارہ مزاجی وغیرہ۔ ان خرابیوں کی وجہ سے ۹ عدد کے افراد نقصان بھی اٹھاتے ہیں۔ بدنام بھی ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر اپنی زندگی کو اجیرن بھی بنا لیتے ہیں۔ مجموعی اعتبار سے ۹ عدد کے افراد کامیاب اور قابلِ رشک زندگی گزارتے ہیں۔ اگر ۹ عدد والے افراد کی شادی ایک یا ۹ عدد والی خاتون سے ہو جائے تو ان کی زندگی کامیابیوں سے اور خوشیوں سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔ اگر ۹ عدد والے مرد کی شادی ۹ عدد والی عورت سے ہو جائے تو دن اچھے گزرتے ہیں۔ گھر میں محبت بھی ہوتی ہے اور اعتماد بھی۔ خوشیاں بھی ہوتی ہیں اور راحتیں بھی۔ لیکن اگر ۹ عدد والے افراد کی شادی ۶ یا ۵ عدد والی عورتوں سے ہو جائے تو ازدواجی زندگی رسہ کشی کا شکار ہو جاتی ہے۔ بعض ماہرین اعداد کی رائے یہ ہے کہ ۹ عدد والے افراد کو ۶ اور ۳ عدد والے مرد راس نہیں آتے۔ البتہ ۶ اور ۷ عدد والی خواتین راس آجاتی ہیں اور زندگی خوشگواری سے ہمکنار رہتی ہے۔ بہرحال ۹ عدد والے حضرات کو ۱، ۴ اور ۹ عدد والی خواتین کو ترجیح دینی چاہیئے اور اتفاقات کو اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔ کیوں کہ اتفاقات کو ہر لائن میں مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

قسط

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

الشہید حق تعالیٰ کا ۵۱واں صفاتی نام الشہید ہے۔ شہید کے معنی یہ ہیں کہ وہ ذات بابرکت جو پوشیدہ اور اعلانیہ سبھی طرح کی باتوں، خبروں اور رازوں سے باخبر ہے۔

یہ اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۳۱۹ ہیں۔ اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندہ اپنے علم اور معرفت میں دن رات اضافہ کرنے کی سعی کرتا رہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم الٰہی کی کثرت رکھے گا اس کا دل باطل کی طرف سے متنفر ہو جائے گا۔ اور اس کی طبیعت حق کی طرف مائل ہو جائے گی۔

جو شخص اپنی بیوی اور اپنے بچوں کے سر کے بال پکڑ کر ایکہزار مرتبہ "یا شہید" پڑھے گا تو اس کے بیوی بچے اس کے زبردست مطیع اور فرمانبردار ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الٰہی کو ۳۱۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اسکے بیوی بچے ہر طرح کی بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہیں۔

اگر کوئی شخص اپنے مقدمہ میں حق بجانب ہو۔ لیکن مخالف گروہ جھوٹے گواہوں سے غالب ہونے کی کوشش کر رہا ہو تو مقدمہ کی تاریخ سے (اس تاریخ سے جس میں جھوٹے گواہ جھوٹی گواہی کے لئے پیش ہونے والے ہوں) سات دن پہلے اس اسم کو روزانہ ۱۵۰۰ مرتبہ پڑھے اور جس وقت گواہ عدالت میں پیش ہو۔ دل ہی دل میں لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے انشاء اللہ وہ گواہی دینے پر قادر نہ ہو سکے گا۔

مقدمہ کی کامیابی کے لئے روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ "یا شہید" بلا اللہ چالیس روز تک پڑھے۔

اگر کسی شخص پر کسی نے جھوٹی تہمت لگا رکھی ہو تو اس سے بری ہونے کیلئے "یا شہید" روزانہ گیارہ سو مرتبہ کسی قبرستان یا مسجد میں بیٹھ کر پڑھے۔ نماز عصر کے بعد پڑھنے میں زیادہ فائدہ ہے۔ ۱۱ روز تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تہمت سے بری ہوگا۔

اگر کوئی شخص روزانہ اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ شخص گناہوں اور دیگر برائیوں سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص اس اسم کا عامل بننا چاہے وہ روزانہ ۶۲۵۰ مرتبہ ۴۰ دن تک لگاتار پڑھے انشاء اللہ زکوٰۃ چالیس دن میں ادا ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد اس اسم الٰہی کا جو بھی عمل کرے گا انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

اس اسم الٰہی کا نقش علم و معرفت کی زیادتی کے لئے تیر بہدف ہے۔ اگر حافظہ کمزور ہو یا یادداشت خراب ہو تو پہننے کے نقش بھی کارگر ثابت ہوتے ہیں۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۳۸۶

۷۹	۸۲	۸۶	۷۲
۸۵	۷۳	۷۸	۸۳
۷۴	۸۸	۸۰	۷۷
۸۱	۷۶	۷۵	۸۷

ان ہی حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶		
۱۰۷	۱۰۲	۱۱۰
۱۰۹	۱۰۶	۱۰۴
۱۰۳	۱۱۱	۱۰۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کی طرف کرلے اور دوزانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶			
۷۵	۸۰	۷۸	۸۶
۸۷	۷۷	۸۳	۷۲
۸۱	۷۴	۸۵	۷۹
۷۶	۸۸	۷۳	۸۲

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں۔ ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶		
۱۰۳	۱۰۹	۱۰۷
۱۱۱	۱۰۶	۱۰۲
۱۰۵	۱۰۴	۱۱۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، غ، ر، خ، یا ج ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶			
۸۱	۷۶	۷۵	۸۷
۷۴	۸۸	۸۰	۷۷
۸۵	۷۳	۷۸	۸۳
۷۹	۸۲	۸۶	۷۲

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے

۷۸۶		
۱۰۵	۱۱۱	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۶	۱۰۹
۱۱۰	۱۰۲	۱۰۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ح، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ بچھا کر اور ایک ٹانگ اٹھا کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶			
۸۶	۷۲	۷۹	۸۲
۷۸	۸۳	۸۵	۷۳
۸۰	۷۷	۷۴	۸۸
۷۵	۸۷	۸۱	۷۶

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶		
۱۰۷	۱۰۹	۱۰۳
۱۰۲	۱۰۶	۱۱۱
۱۱۰	۱۰۴	۱۰۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۱۹ مرتبہ "یا شہید" پڑھ کر ان پر دم کر دیا جائے تو ان کی تاثیر میں زبردست اضافہ ہو جائے۔ ان نقوش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں باندھ کر استعمال کرنے کی تاکید کی جائے۔ مردوں کے دائیں بازو پر نقش باندھنا چاہیئے اور عورتوں کے بائیں بازو پر۔ ورنہ پھر دونوں حضرات اپنے اپنے گلے میں ڈالیں۔ (باقی آئندہ)

سورۂ ہود کی آیت ۴۴ کا ورد

ذیابیطس کا علاج

نماز پنجگانہ کا اہتمام کریں اور روزانہ نماز فجر کے بعد سورۂ ہود کی آیت ۴۴ کا ۴۱ مرتبہ ورد کر کے پانی پر دم کریں اور یہ پانی سارے دن میں پی کر ختم کر دیں۔ یہ عمل ۴۱ دن تک جاری رکھیں اور اس میں کوئی ناغہ نہ آنے دیں۔ سورۂ ہود قرآن شریف کے بارہویں پارے میں موجود ہے۔

باب ۷

ہمزاد تابع کرنے کے طریقے

بنیادی باتیں

"صنم خانۂ عملیات" کے اس باب میں ہمزاد تابع کرنے سے متعلق اکابرینِ عملیات کے اہم تجربات پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ روحانی عملیات کی لائن اختیار کرنے والے حضرات کی اہم خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی مؤکل یا ہمزاد کو اپنا غلام بنالیں اور پھر اس کی مدد سے محیرالعقول خدمات انجام دیں۔ ہمزاد یا مؤکل تابع کرنا اگرچہ بہت آسان نہیں ہے۔ لیکن اتنا مشکل بھی نہیں ہے کہ جتنا مشکل باور کرایا جاتا ہے۔ حق جل مجدہٗ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس انسان کو وہ صلاحیتیں عطا کی ہیں جو فرشتوں کو بھی عطا نہیں کی گئیں۔ اگر انسان خدا کی بخشی ہوئی صلاحیتوں اور طاقتوں کا صحیح استعمال کرنے کی ٹھان لے تو دنیا کی ہر مخلوق اس کی غلام بن کر رہ جائے۔ لیکن انسان فطرتاً بے صبرا اور عجلت پسند واقع ہوا ہے۔ عجلت پسندی اور بے صبری کی وجہ سے وہ اکثر معاملات میں ناکام ہو جاتا ہے اور پھر مایوس ہو کر راہِ امید سے اِدھر اُدھر بھٹک جاتا ہے۔

ہم اس باب میں اہم تجربات اور دقیق فارمولے پیش کرنے سے پہلے ان بنیادی باتوں کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ جنہیں نظر انداز کر کے ہمزاد تابع کرنے کی آرزو پوری نہیں ہوسکتی۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمزاد کا عمل کرنے والا انسان دولتِ یقین سے بہرہ ور ہو اگر عامل دولتِ یقین سے ہی محروم ہوگا تو اسے عملِ ہمزاد ہی میں نہیں بلکہ کسی بھی عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔ عامل کو یہ یقین ہونا چاہیئے کہ بزرگوں کے تجربات کھرے تجربات ہیں۔ اور ان تجربات کو اختیار کرنے میں ناکامی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ اگر اللہ ہی کی مرضی نہ ہو۔ کیوں کہ اللہ کی مرضی آسان سے آسان کام میں بھی ضروری ہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی سہل ترین کام میں بھی کامیابی ممکن نہیں ہوتی۔ یہ یقین کہ میں جس کام میں ہاتھ ڈال رہا ہوں اس میں مجھے اللہ کے فضل و کرم سے سو فیصد کامیابی ملے گی۔ عامل کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ یقین اور فضل خداوندی ہی تمام مہمات کی کنجی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عامل میں خود اعتمادی بھی ہونی چاہیئے۔ اسے یہ یقین ہونا چاہیئے کہ جو عمل میں کرنا چاہوں گا اسے کر گزروں گا اور اللہ کے فضل سے اس میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ تذبذب، تردد اشکالات، احساسِ کمتری جیسے معائب عامل کو کامیابی سے محروم رکھتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس کی محنت رائیگاں ہو جاتی ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ صبح کے وقت کسی وسیع میدان میں جا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے اور اپنا رُخ مشرق کی طرف کرلے۔ جس وقت سورج طلوع ہو اس وقت یہ عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اس وقت عامل کو چاہیئے کہ لاتعداد مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور اس یقین کے ساتھ پڑھے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک

کی ذات بے نیاز ہے اور اس کی مدد کے بغیر کسی بھی کام میں کامیابی ممکن نہیں ہے اور یہ یقین بھی دل میں جمائے رکھے کہ خدائے پاک نے اسے بے شمار قوتیں اور صلاحیتیں دے کر اس دنیا میں بھیجا ہے اور اس روئے زمین پر ہر انسان کو اپنا خلیفہ نامزد کیا ہے۔ اس لئے میں جس کام کے لئے بھی اپنا قدم اٹھاؤں گا اس میں لامحالہ مجھے کامیابی عطا ہوگی۔

اس عمل کے ساتھ ساتھ عامل کو کسی الگ تھلگ کمرے میں آئینے کے روبرو کھڑے ہو کر "یَاسَلَامُ یَاقَوِیُّ" لاتعداد مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ دورانِ پڑھائی اس کو آئینے کی طرف دیکھ کر یہ تصور کرنا چاہیئے کہ وہ کسی اور سے مخاطب ہے۔

یہ دونوں عمل عامل کے اندر یقین اور خود اعتمادی پیدا کریں گے اور اس کو کامیابئ عمل کی طرف لے جائیں گے۔ اُن تمام حضرات کے لئے جو عملِ ہمزاد کے خواہش مند ہیں۔ یہ چند باتیں جو مختلف عنوانات کے تحت درج کی جا رہی ہیں بے حد ضروری ہیں۔ کسی بھی عمل کی شروعات کرنے سے پہلے ان عنوانات پر ضرور نظر ڈالیں۔

عامل کی خصوصیات

یوں تو ہر شخص ہمزاد کا عمل کر سکتا ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ لیکن عملِ ہمزاد کرنے والا انسان صحت مند اور مضبوط ارادے والا ہونا چاہیئے۔ جن لوگوں کی صحت متاثر ہو یا جو مستقل مزاج نہ ہوں یا جنکے فیصلے تذبذب اور تردّد کا شکار رہتے ہوں ان کو ہمزاد کا عمل نہیں کرنا چاہیئے۔

پرہیز

دورانِ عمل عامل کو ان چیزوں سے بچنا چاہیئے۔ کھانے پینے کی اشیاء میں عامل کو خاص طور سے بدبودار چیزوں سے دور رہنا چاہیئے۔ گوشت، انڈا، مچھلی سے بھی پرہیز رکھنا چاہیئے اور نشہ آور چیزوں سے بھی دور رہنا چاہیئے۔ افضل تو یہ ہے کہ عامل دورانِ عمل اپنی خوراک نصف کر دے۔ اور پیٹ بھر کر کھانے سے اجتناب کرے۔ کھانے پینے میں پرہیز کرنے کے ساتھ ساتھ عامل کو چاہیئے کہ وہ زبان سے متعلق جو گناہ ہیں ان سے باز رہے۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، فحش کلامی، بہتان زنی اور لایعنی باتوں سے عامل خود کو محفوظ رکھے۔ ان کے علاوہ حرص، لالچ، غصہ، شہوت، تکبّر، تعصّب وغیرہ سے بھی کوسوں دور رہے۔

عامل کو چاہیئے کہ دورانِ عمل ہمیشہ صاف ستھرا رہے۔ اور خوشبو سے خود کو معطّر رکھے۔ اور ہر وقت ذکرِ خداوندی میں مصروف رہے۔ اور یہ یقین دل میں جمائے رکھے کہ وہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کا ہمزاد اس کے ساتھ ساتھ ہے۔

صفات عامل

ذیل میں کچھ صفات دی جا رہی ہیں۔ جو عاملین ہمزاد تابع کرنے کے شائق ہیں۔ اُن میں اُن صفات کا ہونا ضروری ہے۔ اگر اتفاقاً یہ صفات عامل میں موجود نہ ہوں تو عامل کو چاہیئے کہ وہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

صفت ۱: ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ صادق القول ہو۔ اور جھوٹ اور لایعنی باتوں سے کُلّی طور

پرہیز رہتا ہو۔ سچائی کی دولت عامل کو کامیابی سے ہمکنار کراتی ہے۔ اور اس کے اعمال میں تاثیر کا حسن پیدا کرتی ہے۔

صفت ۲ عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنے تمام معاہدہ کو پورا کرے۔ اور حتی الامکان وعدہ خلافیوں سے دور رہے۔

صفت ۳ عامل نماز کی پابندی رکھے۔ اور روزانہ کم سے کم پچاس رکعات ضرور پڑھا کرے۔

صفت ۴ عامل کو چاہیئے کہ وہ کم بولنے، کم سونے، کم کھانے اور لوگوں سے کم ملنے کی عادت ڈالے۔

صفت ۵ عامل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بے ہودہ خیالات سے خود کو محفوظ رکھے۔ کسی کے بارے میں برا سوچنا بھی اس کی غیبت کرنے کے برابر ہے۔

صفت ۶ عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنی شہوت کو کنٹرول میں رکھے۔ اور جائز طریقے سے بھی ایک حد میں اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرے۔

صفت ۷ عامل کے قویٰ مضبوط ہونے چاہئیں۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ خاص طور پر اپنی تندرستی کی طرف دھیان دے اور حفظانِ صحت کے اصولوں سے غفلت نہ برتے۔

صفت ۸ عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے انجام دے۔ اپنے کاموں کے سلسلے میں دوسروں کی مدد سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرے۔

صفت ۹ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیٹ کا پکا ہو اور اپنے رازوں کی حفاظت کرنے کی اس میں اہلیت ہو۔ مثلاً ہمزاد تابع کرتے وقت وہ ہرگز ہرگز کسی کو اس بارے میں کچھ بتانے کی غلطی نہ کرے اور ہمزاد تابع کر لینے کے بعد بھی اس کا پروپیگنڈہ نہ کرے

عملِ ہمزاد کی شرائط

جب ہمزاد کا عمل کرنے کیلئے عامل بیٹھے تو اس کو ان باتوں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔
۱ اپنے مزاج کے اعتبار سے عملِ ہمزاد کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

ہمزاد چار قسم کے ہوتے ہیں۔ آتشی، بادی، آبی، خاکی۔

آتشی ہمزاد

اس ہمزاد کا عمل یا تو چراغ جلا کر پشت کی طرف رکھ کر کیا جاتا ہے۔ یا پھر سورج کی طرف دیکھ کر اس کا عمل کیا جاتا ہے۔ یا پھر آگ روشن کر کے عامل اس آگ کی طرف دیکھ کر عمل کرتا ہے۔ غرضیکہ آتشی ہمزاد کے عمل میں آگ یا پھر سورج کی گرمی کو نمایاں خصوصیت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس ہمزاد کو خاص طور پر وہ لوگ تابع کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام میں آتشی حروف غالب ہوں وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کا عنصر آتشی ہو۔ اور وہ لوگ بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام نام کا پہلا حرف آتشی ہو۔

بادی ہمزاد

اس ہمزاد کا عمل ہوا میں نظریں جما کر کیا جاتا ہے۔ یا دھوپ میں سائے پر نظریں جما کر کیا جاتا ہے بہت سے لوگ اس ہمزاد کا عمل درخت پر اُلٹے لٹک کر بھی کرتے ہیں۔ جب کہ بہت سے لوگ سیدھے کھڑے ہو کر آسمان کی طرف یا خلاؤں میں نظریں جما کر یہ عمل کرتے ہیں۔ اس ہمزاد کو

خاص طور پر وہ لوگ تابع کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔
جن کے نام کے حروف میں بادی حروف غالب ہوں۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نام کا پہلا حرف بادی ہو۔ اور وہ لوگ بھی جلد کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں جن کا عنصر بادی ہو۔

آبی ہمزاد اس ہمزاد کا عمل کسی دریا کے کنارے کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے یا پھر طشت یا بوتل میں پانی رکھ کر پڑھا جاتا ہے۔ اس عمل میں خاص طور پر وہ لوگ جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نام میں آبی حروف غالب ہوں۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نام کا پہلا حرف آبی ہو۔ اور وہ لوگ بھی جلد کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں جن کا عنصر آبی ہو۔

خاکی ہمزاد اس ہمزاد کا عمل زمین پر بیٹھ کر کیا جاتا ہے۔ اس عمل کو اندھیرے میں بھی کیا جاتا ہے! اس عمل میں کامیابی کے لئے مٹی کے دانے بنا کر اس کی تسبیح بنائی جاتی ہے۔ پھر عامل اس پر عمل کا شمار کرتا ہے۔ اس عمل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مٹی کے غلولے بھی بنا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس عمل میں خاص طور پر وہ لوگ جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نام کے حروف میں خاکی حروف کا غلبہ ہو۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام کا پہلا حرف خاکی ہو۔ وہ لوگ بھی بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ جن کا عنصر خاکی ہو۔
مزاج کے اعتبار سے ۲۸ حروف کی تقسیم یہ ہے۔

آتشی	ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ
بادی	ب، و، ی، ن، ص، ت، ض
خاکی	د، ح، ل، ع، ر، خ، غ
آبی	ج، ز، ک، س، ق، ث، ظ

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اصولی طور پر عنصر دیکھنے کے لئے صرف نام کے اعداد لئے جاتے ہیں اور حروف کا غلبہ دیکھنے کے لئے پورا نام جس میں ذات کی پہچان والے حروف بھی ہوں لئے جاتے ہیں۔ مثلاً، خان، صدیقی، انصاری، بیگ، مرزا، قریشی وغیرہ۔ اب اس بات کو ایک مثال سے سمجھیں۔
مثال کے طور پر مرزا علاء الدین بیگ ہمزاد کا عمل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں عمل کا انتخاب کرنے کے لئے اپنے نام کے حروف کی فہرست اس طرح بنانی چاہیئے۔
آتشی۔ م، ا، ا، ا، ا۔
بادی۔ و، ی، ن، ب، ی۔
آبی۔ ز۔
خاکی۔ ر، ع، ل، د، گ۔

اس تفصیل سے یہ اندازہ ہوا کہ مرزا علاؤ الدین کے نام میں بادی اور خاکی حروف کی تعداد برابر ہے۔ غلبہ کسی بھی طرح کے حروف کو نہیں ہے۔ اس لئے انہیں بادی اور خاکی دونوں طرح کے عمل راس آسکتے ہیں۔ افضل یہ ہے کہ ہمزاد کے عمل میں اسی طریقے کو ترجیح دینی چاہیئے۔ دوسرے نمبر پر اُس طریقے کو ترجیح دینی چاہیئے۔ جس میں اصولی طور پر عنصر نکالا جاتا ہے۔

مثلاً علاؤ الدین کے نام کے اعداد نکال کر ۴ سے تقسیم کریں۔ علاؤ الدین کے کل اعداد ۲۰۳ ہیں اُن کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۲۰۳(۵۰
۲۰
۳

تقسیم کے بعد ۳ باقی رہا۔ ثابت یہ ہوا کہ مرزا علاؤ الدین کا عنصر آبی ہے۔ اگر ایک بچتا تو آتشی ہوتا۔ اگر ۲ باقی رہتے تو بادی ہوتا۔ اگر صفر بچتا تو خاکی ہوتا۔ اس حساب سے مرزا علاؤ الدین کو آبی عمل کرنا چاہیئے۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ نام کے پہلے حرف کو مرکزی حیثیت دیں۔ علاؤ الدین میں پہلا حرف "ع" ہے جو خاکی ہے۔ اس لئے انہیں خاکی عمل کو ترجیح دینی چاہیئے۔ ان تینوں صورتوں میں افضل ترین طریقہ غلبۂ حروف کا ہے۔ دوسرا طریقہ اصولی طور پر عنصر دریافت کرنے کا ہے۔ اور تیسرا طریقہ جسے کم ہی عاملین نے قبول کیا ہے نام کے پہلے حرف کو بنیاد بنا کر عمل کرنے کا ہے۔

۲۔ عامل کو چاہیئے کہ عمل کرنے کیلئے ان تاریخوں کو ترجیح دے۔ سب سے پہلے اُن تاریخوں کو ترجیح دے جو نام کے اعتبار سے اس کے لئے مبارک تاریخیں ہیں۔ مثلاً علاؤ الدین کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے تو علاؤ الدین کے لئے انگریزی ماہ کی ۵، ۱۴، ۲۳ تاریخیں مبارک ثابت ہوں گی۔ علاؤ الدین کو عمل عروج ماہ میں کرنا چاہیئے عروج ماہ چاند کی یکم تاریخ سے ۱۴ تاریخ کے زمانے کو کہتے ہیں۔

۳۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ عمل شروع کرتے وقت ان تاریخوں سے پرہیز کرے۔ ماہِ قمری کونسی تاریخیں غیر مبارک ہیں۔ انکی تفصیل دی جارہی ہے۔ اسکو ذہن میں رکھیں۔ اور ان تاریخوں میں ہرگز ہرگز عمل ہمزاد کی شروعات نہ کریں۔

ماہ	غیر مبارک تاریخ	ماہ	غیر مبارک تاریخ
محرم	۱۱، ۱۴	رجب	۱۴، ۱۵
صفر	۱، ۳	شعبان	۲، ۴
ربیع الاوّل	۱۰، ۲۰	رمضان	۹، ۲۰
ربیع الثانی	۱، ۱۸	شوّال	۶، ۷
جمادی الاوّل	۲، ۱۱	ذی قعدہ	۲، ۵
جمادی الثانی	۲، ۴	ذی الحجہ	۲، ۰

جن دنوں میں عمل کرنا ہوان دونوں میں چاند عقرب میں نہیں ہونا چاہیئے۔

عہ۴ عامل کو چاہیئے کہ وہ دورانِ عمل رجال الغیب کا خیال رکھے۔ عمل کے دوران رجال الغیب عامل کی پشت کی طرف ہونے چاہئیں۔ رجال الغیب کس تاریخ میں کس سمت میں ہیں۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے فن کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ یا راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں۔ اور رجال الغیب کو متوجہ کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو عمل سے پہلے تین مرتبہ پڑھیں۔

عزیمت یہ ہے۔ السلام علیکم یا رجال الغیب ویا ارواح المقدسۃ أغیثونی بقعۃ انظرنی بنظرۃ یا نقباء یا نجباء یا ابدال یا اوتاد یا اقطاب یا غوث أغیثونی بحرمۃ محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ واصحابہٖ واھلِ بیتہٖ اجمعین طہ بارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیرًا۔

اس عزیمت کو پڑھ کر عامل کو چاہیئے کہ اپنے اوپر دم کرلے۔ انشاء اللہ رجال الغیب کی طرف سے مدد حاصل ہوگی۔

عہ۵ عامل کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ اپنے برج کے اعتبار سے اُن تاریخوں میں عمل کرنے سے پرہیز کریں۔ جو اصولی طور پر غیر مبارک ہیں۔ ذیل میں ۱۲ برجوں کی غیر مبارک تاریخوں کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔ اس کو ذہن نشین کرلیں۔

برج	غیر مبارک تاریخیں
حمل	۲۹،۲۰،۱۱،۶،۲
ثور	۲۸،۲۵،۲۴،۹،۴
جوزا	۳۰،۲۸،۱۷،۱۳،۴
سرطان	۱۷،۱۲،۶
اسد	۲۵،۲۱،۱۶،۱۲،۶
سنبلہ	۱۷،۱۲،۶
میزان	۲۸،۲۳،۲۲
عقرب	۲۴،۱۵،۱۳،۹،۴
قوس	۹،۴،۳
جدی	۲۵،۲۴،۲۲،۱۷
دلو	۲۳ ۱۷،۱۲،۲
حوت	۲۹،۱۴،۱۳

عہ۶ جس ستارے کی ساعت میں عمل شروع کریں اس کی بخورات روشن کریں۔ اور اس کی تفصیل

فنِ عملیات کی کتابوں میں دیکھیں۔ اس سلسلے میں راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العاملین بھی انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔

ےعملِ ہمزاد سے پہلے مختلف قسم کے حصار بھی ضروری ہیں۔ حصار دراصل ایک قلعہ کی مانند ہوتا ہے۔ جس کے دائروں میں بیٹھ کر عامل بے خوف وخطر اپنا عمل پورا کرتا ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیئے کہ عمل سے پہلے اپنے بدن کا حصار ضرور کرلے۔ اس کے دس طریقے دیئے جارہے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی ایک طریقے کو یا زیادہ سے زیادہ ۳ طریقوں کو اختیار کرے۔

حصار ۱، یَا رَقِیْبُ ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پورے بدن پر بالخصوص سَر اور سینے پر پھیرلے۔

حصار ۲، سورۂ مزمل کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔

حصار ۳، سورۂ جن ۳ بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔

حصار ۴، گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔

حصار ۵، سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔

حصار ۶، سورۂ یٰسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سے فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک ۱۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔

حصار ۷، لا الٰہ کا کوٹ الا اللہ کی کھائی شاہ مرداں کی چوکی بحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دہائی ۳ بار پڑھ کر شہادت کی اُنگلی پر دم کر کے اور اپنے سَر کے چاروں طرف اس اُنگلی کو پھیریں۔

حصار ۸، اسم یَا حَفِیْظُ یَا مُھَیْمِنُ سو بار پڑھ کر پانی پر دم کردیں۔ پھر اس پانی سے کچی زمین میں وضو کریں۔ اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیں۔ (پانی نالی میں نہ جائے)

حصار ۹، یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ دوسو مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔

حصار ۱۰، چاروں قل تین تین مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں۔

مکان کے حصار کے لئے چار کیلوں پر سورۂ مزمل پانچ پانچ مرتبہ پڑھ کر مکان کے چاروں کونوں میں یا اُس کمرے کے چاروں کونوں میں گاڑیں جہاں بیٹھ کر عمل کا ارادہ ہو۔ ایک اور حصار فن کی کتابوں میں درج ہے جسے "صنم خانۂ عملیات" کے قارئین کے لئے اور ہمزاد کے شائقین کے لئے بطورِ خاص پیش کیا جارہا ہے۔ اس حصار کی تیاری اس طرح کریں کہ آٹھ چھریاں جن میں لکڑی یا پلاسٹک کا دستہ نہ ہو لے لیں اور ہر چھری پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر کے عامل اپنے چاروں طرف گاڑلے۔ اور چھری سے پہلے عامل اپنے چاروں طرف "طلسماتِ اربعہ" کسی لکڑی میں لٹکالیں اور لکڑی کو زمین میں گاڑدیں۔ عامل جو چھری اپنے سامنے گاڑے اس چھری میں "طلسم فتاح" باندھے۔ اور جب بھی عامل کو دورانِ عمل حصار سے باہر آنا ہو تو آیت الکرسی پڑھ کر طلسم فتاح والی چھری کو زمین سے نکال کر اور اپنے سامنے والے طلسماتِ اربعہ

کی لکڑی کو زمین سے نکال کر سامنے کی لکیریں چھری سے کاٹ دیں اور وہاں سے باہر آجائیں۔ جب واپس جلائے عمل پر عامل آئے تو اسی راستے سے واپس آئے اور آنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ کر چھری سے کٹی ہوئی لکیریں درست کرے پھر چھری گاڑ دے۔ اور اس لکڑی کو بھی گاڑ دے جس پر "طلسمات اربعہ" بندھا ہوا ہے۔ انشاء اللہ یہ وہ حصار ہے جو ہر طرح سے عامل کی حفاظت کرے گا۔ اور نظر نہ آنے والی مخلوقات کی شرارتوں اور خدشہ دوانیوں سے عامل محفوظ رہے گا۔

عامل کس طرح عمل کے لئے بیٹھے گا اس کا نقشہ ذیل میں دیا جا رہا ہے تاکہ بات سمجھ میں آجائے گا۔
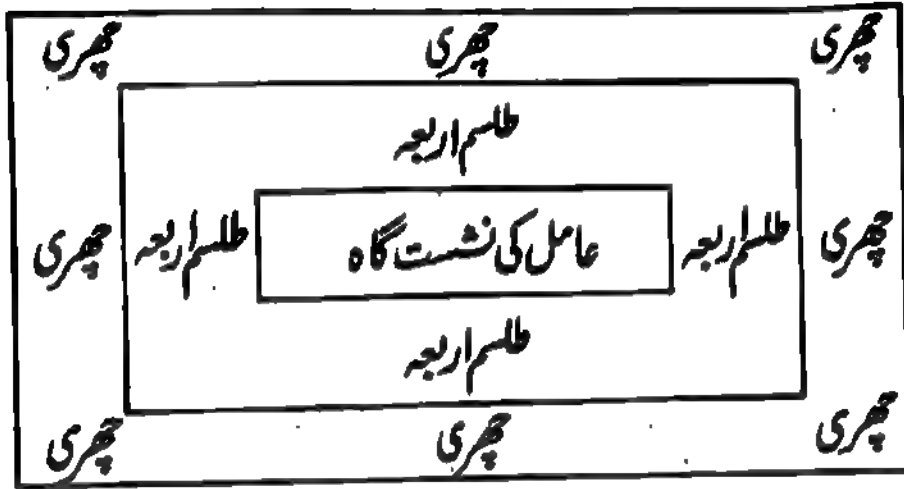
طلسمات اربعہ یہ ہیں۔
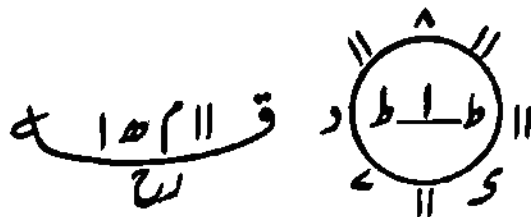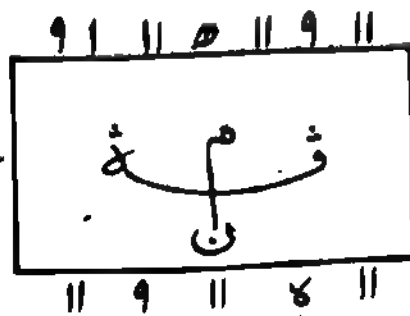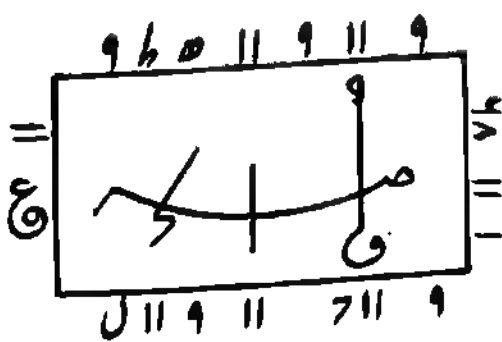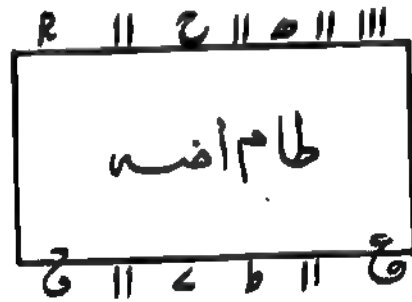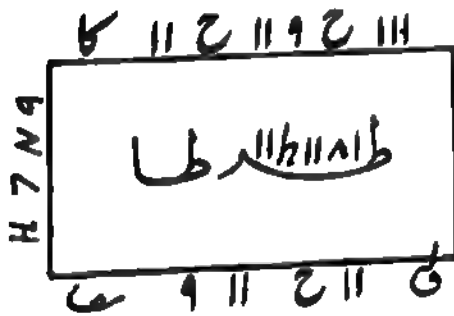
طلسم مفتاح یہ ہے۔

اس حصار کو "ہشتگانہ بارہ ہزار" کا نام دیا جاتا ہے۔ اور یہ حصار خصوصاً ہمزاد کے عمل کے لئے قابلِ ترجیح ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیئے اگر احتیاط کے ساتھ اس کی تیاری کر سکے تو اس کو ترجیح دے ورنہ جس حصار کو اپنے لئے آسان سمجھے اسی حصار کو اختیار کر لے۔ اپنی اپنی جگہ ہر حصار ایک محفوظ قلعے کی مانند ہے۔ اور عامل کی حصار کے اندر پوری طرح حفاظت ہوتی ہے۔ ہمزاد جیسے عمل بغیر حصار کے شروع کرنے کی عامل غلطی نہ کرے۔

آخری بات

ہمزاد تابع کرنا بہت زیادہ آسان نہیں ہے۔ لیکن اتنا مشکل بھی نہیں ہے کہ انسان کی دسترس سے باہر کی چیز ہو۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ اپنے روحانی عملیات کی شروعات ہمزاد و مؤکل ہی کے عمل سے کرتے ہیں جو ایک بچکانہ طرزِ عمل ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی ڈاکٹر بننے کی خواہش رکھنے والا بچہ پہلے ہی دن قینچی اور چھری ہاتھ میں لے کر آپریشن کرنے کی مشق شروع کر دے۔ حالانکہ اس نے طب کی پہلی کلاس کا بھی ابھی مُنہ نہ دیکھا۔ ایسا بچہ ایک دم سرجن کیسے بن سکتا ہے اسی طرح روحانی عملیات میں ہمزاد اور مؤکل تابع کرنے کا مرحلہ بہت بعد کا مرحلہ ہے۔ جسے سب سے پہلے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہمزاد اگر تابع ہو جائے اور عامل کو روحانی عملیات کی بنیادی باتوں کا علم نہ ہو تو وہ ہمزاد سے خاطر خواہ فائدے حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی خلقِ خدا کو خاطر خواہ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

اگر کوئی بھی انسان محنت کر کے ہمزاد تابع کر لے لیکن اسے عملیات کے فن کی خوبو میسر نہ ہو تو وہ ہمزاد تابع کر کے مداری تو بن سکتا ہے عامل نہیں بن سکتا۔ کیوں کہ وہ عامل سرے سے ہے نہیں ــــــــ اور ہماری رُوحانی تحریک کا مقصد لوگوں کو مداری نہیں عامل بنانا ہے۔ اس لئے ہم اپنے تمام قارئین سے دستہ بستہ یہ التجا کریں گے کہ وہ مداری نہیں عامل بننے کی کوشش کریں۔ اور لوگوں کو تماشے دکھانے کے بجائے ان کی حاجتوں کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ صرف حاضرات کر لینا کسی مرض کی دوا نہیں جبتک لوگ مصائب سے نجات نہ پا سکیں۔ اور لوگ مصائب سے تب ہی نجات پائیں گے جب عامل فنِ عملیات سے پوری طرح واقف ہو گا۔ مثلاً ہمزاد حاضر ہو کر کسی مریض کی تشخیص کر کے عامل کو بتائے کہ اس مریض کو آیت قطب کا نقش مربع آبی چال سے لکھ کر دو اور اس کو پنجاہِ قاف کے وظیفے کی تاکید کر دو تو عامل کو یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ آیت قطب قرآن حکیم کی کس آیت کو کہتے ہیں اور پنجاہِ قاف سے کیا چیز مراد ہے۔؟ ــــــــ اور نقش مربع کی آبی چال کونسی ہے۔

ہمزاد عامل کی زیادہ تر رہنمائی کرے گا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے تعویذ بنا کر عامل کو نہیں دے گا اس لئے ہمزاد تابع کرنے سے پہلے فنِ عملیات سے پوری طرح واقفیت ضروری ہے۔

آیئے اب ان فارمولوں پر نظر ڈالیں۔ جو بطور خاص آپ ہی کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ ان فارمولوں سے آپ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور خلقِ خدا کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

طریقہ ۱

عامل اپنا نام روزانہ "یا" لگا کر ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے۔ مثلاً نام انور حسین ہے تو یا انور حسین روزانہ پڑھیں عمل بالکل تنہائی میں کریں۔ ہلکی روشنی چراغ کی رکھیں۔ اور چراغ اپنی پشت پر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ سایہ سامنے پڑے۔ اور عامل کو چاہیئے کہ عمل کے دوران اپنے سائے پر نظر رکھے۔ اور کھانا ہمیشہ تنہائی میں کھائے۔ اور کھانے کے دوران ایک آدھ روٹی یا لقمہ سامنے ڈال کر زبان سے عامل یہ کہے کہ انور حسین یہ حصہ تمہارا ہے تم اس کو کھا لو۔ چند گھنٹوں کے بعد یہ لقمہ یا روٹی اٹھا کر کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیا کریں۔ پھر اس کو پانی وغیرہ میں بہا دیا کریں جس دن روٹی یا کوئی کھانے یا پینے کی چیز زمین پر ڈالنے کے بعد غائب ہو گئی۔ سمجھ لو ہمزاد تابع ہو گیا۔

اس کے بعد عامل اپنے نام کو ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر جو کچھ بھی حکم دے گا اس کی تعمیل ہو گی۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ لیکن اس میں کامیابی تین چلوں سے پہلے مشکل ہی سے ملتی ہے۔

طریقہ ۲

سب سے پہلے کسی تنہائی کی جگہ کا انتخاب کریں۔ اور چالیس دن تک روزانہ روزہ رکھیں۔ ترکِ حیوانات جلالی اور جمالی کا اہتمام کریں۔ دورانِ عمل لوبان کی دھونی لیتے رہیں۔ عمل ہمیشہ نصف رات کو شروع کریں۔ روزانہ عزیمت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھیں۔ ورمٹی کا چراغ اپنی پشت پر روشن کریں۔ دورانِ عمل اپنے سائے پر نظر رکھیں۔ چراغ میں زیتون کا یل ڈالیں۔ عمل کے آخری دن عامل کو اپنی شکل میں ایک شخص کھڑا ہوا نظر آئے گا۔ اس سے علیک سلیک کے بعد تابع ہو جانے کے بعد بات کریں۔ وہ جو شرائط رکھے گا ان پر غور کریں۔ اگر مان لینے کی ہوں تو ان لیں۔ اور اس سے حاضر کرنے کا طریقہ دریافت کریں۔ انشاء اللہ ہمزاد تابع ہو گا۔ اور ہر حکم کی میل کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔

حٰمٓعٓسٓقٓ اَحْضَرُوْا اَحْضَرُوْا یَا قَوْمِ هَمْزَادُ حَاضِرْ شَوْ بِحَقِّ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

طریقہ ۳

یہ عمل روحانی عملیات کا ایک راز ہے۔ دعا ہے کہ کسی نا اہل کو اللہ کامیابی سے ہمکنار نہ کرے۔ اہل کے لئے بطورِ تحفہ یہ عمل پیش ہے۔

کسی ماہ کی چاند کی ۲۸ تاریخ کو ۴۱ نقش زعفران سے عامل لکھ لے۔ آخری نقش عامل ہرے کپڑے ں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اور باقی ۴۰ نقش احتیاط سے اپنے پاس رکھ لے۔ جب نیا ند طلوع ہو تو پہلی تاریخ کو ہرے کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دے اور دفن کرتے وقت زبان ے کہے اے ہمزاد یہ نقش پہن کر حاضر ہو جا۔

اسی طرح چالیس دن تک ہر صبح کو یہ عمل کرتے رہیں۔ ۲۸ تاریخ کی صبح کو ۴۱ نقش عامل لکھے گا اور اں دن کے گزر جانے کے بعد رات سے "یَا بَدُّوحُ" کا وظیفہ عامل کو حسبِ ذیل تعداد میں پڑھنا ہو گا۔

دو رات تک ———— ۲۲۲۲ مرتبہ روزانہ۔

چار رات تک ———— ۴۴۴۴ مرتبہ روزانہ۔

چھ راتوں تک ——— ۶۶۶۶ مرتبہ روزانہ۔
آٹھ راتوں تک ——— ۸۸۸۸ مرتبہ روزانہ۔

یہ کل ۲۰ دن ہوئے۔ ۲۰ دن کے بعد پھر اسی طرح شروع سے آخیر تک پڑھیں۔ کل ۴۰ راتوں تک یہ عمل پڑھا جائے گا۔ دورانِ عمل ہر قسم کے گوشت، انڈے اور مچھلی کا پرہیز رہے گا۔ پرہیز جمالی ضروری ہے۔ اور پرہیز جلالی اس عمل میں افضل ہے۔ انشاء اللہ پہلے چلّے میں ورنہ تیسرے چلّے میں کامیابی صدفیصد ہوگی۔ اس عمل کے ذریعہ جو ہمزاد تابع ہوتا ہے وہ عامل کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور زمین کے خزانے بھی لاکر دے سکتا ہے۔ پہلے دن جو نقش اسم کی تعداد میں لکھے جائیں گے وہ یہ ہیں۔ چال آتشی ہے۔

۷۸۶

بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

(دائیں جانب: [illegible]) (بائیں جانب: [illegible])

بحق جبرائیل ومیکائیل واسرافیل

طریقہ ۴ جب ہمزاد تابع کرنے کا ارادہ ہو تو ایک ہفتہ پہلے مچھلی اور ہر طرح کا گوشت چھوڑ دیں۔ روزانہ غسل کریں۔ پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھیں۔ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھائیں کوشش کریں کہ ۸ دن تک جَو کی روٹی کھائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو سادی غذائیں اور اُبلی ہوئی ترکاریاں استعمال کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد سورۃ اخلاص روزانہ تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اوّل وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد نوچندی جمعرات یا اتوار یا پیر کو روزہ رکھیں۔ اور کسی تالاب کے کنارے پر بیٹھ کر سات ہزار مرتبہ "اللہ الصمد" اوّل وآخیر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد یہ نقش لکھیں۔ اور تالاب یا حوض کے کنارے اسے کھلا چھوڑ دیں۔ یہ نقش آتشی چال سے پُر کریں۔ لگاتار پانچ دن تک یہ عمل کریں یعنی روزہ رکھیں۔ روزے کی حالت میں تالاب یا حوض کے کنارے جائیں۔ سات ہزار مرتبہ اللہ الصمد پڑھیں اور نقش لکھ کر اس کو کھلا تالاب کے یا حوض کے کنارے چھوڑ آئیں۔ پانچویں روز شام تک کہیں بھی کسی شخص سے بالکل تنہائی میں ملاقات ہوگی۔ یہ ملاقات بند کمرے میں بھی ممکن ہے اور سرِ راہ چلتے وقت بھی جب کہ عامل تنہا چل رہا ہو۔ یہ شخص عامل کے ہم شکل ہوگا اور عامل سے یہ سوال کرے گا کہ تم ہمزاد کیوں تابع کرنا چاہتے ہو۔ عامل کو جواب دینا چاہیئے کہ میں ہمزاد اچھے کاموں میں تعاون اور خدمتِ خلق کے لئے تابع کرنا چاہتا ہوں۔ ہمزاد یہ سُن کر کچھ شرطیں پیش کرے گا عامل جن شرطوں کو پوری کر سکتا ہے وہ اس کو مان لینی چاہئیں اگر شرطیں مشکل ہوں تو ان کا انکار کر دیں

چاہیئے۔جب وہ تابع ہوجانے کا عہد کرلے تو عامل کو چاہیئے کہ اس سے حاضر ہونے کا طریقہ پوچھ لے۔ہمزاد کا عمل عامل کو پوری رازداری کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ورنہ ہمزاد حاضر نہیں ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۲۱۲	یامدٗ قائیل احضرو	۱۰	۵
۹	۶	احضروا احضروا	۳	۲۱۳
۷	۱۲	بحق یا جبرائیل	۲۱۰	۲
۲۱۱	۱		۸	۱۱

طریقہ ۵ کاغذ کے چار ٹکڑوں پر یہ عبارت لکھو۔قارون،فرعون،شداد،نمرود،ہامان،ابوہم شیطان۔رات کو پلنگ پر سوؤ اور پلنگ کے ہر پائے کے نیچے ایک ٹکڑا کاغذ کا رکھ لو صبح کو اٹھ کر اُن تمام ٹکڑوں کو جلادو۔اگلی رات پھر اسی طرح لکھو اور صبح کو جلادو۔کچھ دنوں کے بعد لگاتار یہ عمل کرنے سے خواب میں ہمزاد سے باتیں شروع ہوجائیں گی۔جو عامل کے ہر سوال کا جواب دے گا۔اس عمل کی خوبی یہ ہے کہ اس میں کچھ پڑھنا نہیں ہے۔اور کسی طرح کا کوئی پرہیز بھی نہیں کرنا ہے۔

طریقہ ۶ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔اس آیت کو ۱۷۳ مرتبہ روزانہ رات کو پڑھیں۔اور پڑھتے وقت اپنے سائے پر نظر رکھیں اور چراغ جلا کر عمل سے پہلے اپنی پشت پر رکھ لیں۔۴۱ دن اس عمل کو جاری رکھیں اور ترک حیوانات کریں انشاءاللہ پہلے ہی چلے میں ورنہ دوسرے چلے میں ہمزاد روبرو حاضر ہوگا۔اور تابع ہوجائے گا۔بہت ہی قیمتی عمل ہے۔اور آزمودہ بھی ہے۔

طریقہ ۷ یہ عمل خواب میں حقیقتِ حال معلوم کرنے کا ہے۔اس میں کوئی پرہیز نہیں ہے۔بہت ہی آسان عمل ہے۔مندرجہ ذیل نقش ۴ عدد لکھ کر چارپائی کے چاروں کونوں میں دبا دیں۔ور ۴۱ مرتبہ یہ پڑھیں۔"کالی چڑی بس بھری اَنْتَ فِیْ اَمْرِیْ" آخر میں ایک بار یہ کہیں کہ اسے میرے ہمزاد گر تو نے فلاں مسئلے میں مجھے آگاہ نہیں کیا تو قیامت کے دن میں تیرا گریبان پکڑوں گا۔
نقش یہ ہے۔

ک ◯ نام اپنا مع نام والدہ

ف
یہاں اپنا
مقصد لکھیں

طریقہ ۸

یہ عمل ۱۲ دن کا ہے اور اس میں پرہیز جلالی شرط ہے۔ کسی ایسے آدمی کی قبر تلاش کریں جس کے نام اور اس کی ماں کے نام سے آپ اچھی طرح واقف ہوں۔ بعد نماز عشاء روزانہ تازہ غسل کے بعد پاک صاف کپڑے پہن کر قبر کے برابر میں بیٹھ جائیں۔ دو زانو ہو کر بیٹھیں۔ اور اپنا رُخ مغرب کی طرف کریں۔ سب سے پہلے ۲۱ مرتبہ درودِ تاج پڑھیں۔ اس کے بعد ۱۱۰ مرتبہ یہ پڑھیں یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سَخِّرْ ہَمْزَادُ فلاں ابن فلاں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

فلاں ابن فلاں کی جگہ صاحبِ قبر کا نام اور اس کی ماں کا نام لیں۔ ایک ہفتے کے بعد کچھ ڈراؤنے چہرے نظر آئیں گے۔ آپ بالکل نہ ڈریں۔ اپنے دل کو مضبوط رکھیں۔ ۱۲ویں روز انشاء اللہ ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۹

کسی بھی ہرے بھرے درخت پر بیٹھ کر ۶ دن تک یا ۱۲ دن تک ۳۱۰۳۲ مرتبہ عمل پڑھیں۔ اگر ۱۲ دن تک پڑھنے کی نیت ہو تو روزانہ ۲۵۸۶ مرتبہ پڑھیں۔ اگر ۶ دن کی نیت ہو تو ۵۱۷۲ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس دوران درخت ہی پر ہمزاد ظاہر ہو کر تابع ہو جائے گا۔

عمل یہ ہے۔ اَجِبْ یَا وَیَادَمُ بِحَقِّ دَالُ بَا۔

طریقہ ۱۰

موٹے کاغذ پر یا گتے پر سفید کاغذ چپکا کر یہ نقش لکھو۔

۷۸۶

عجبًا یھدی	قل اوحی	انّا سمعنا
استمع	فقالوا	قرانا
نفر من الجن	الی الرشد	الی انہ

فَاٰمَنَّ بہ ـــــــ یا ـــــــ امن

نقش کے نیچے سطروں کی جگہ عامل اپنا نام لکھ دے۔ اس نقش کو عامل اپنی پرانی ٹوپی میں اندر کی طرف سی دے۔ اور ۱۰۰ مرتبہ یہ پڑھے ـــــــ فَاٰمَنَّ ـــــــ یا ـــــــ اٰمن سطر کی جگہ اپنا نام لے اور پڑھنے کے بعد ٹوپی پر دم کر کے ٹوپی کو بکس میں رکھ دے اور بکس میں تالا لگا دے۔ چالیس دن عمل کو جاری رکھیں۔ اس دوران جب بھی ہمزاد حاضر ہو جائے ٹوپی اس کو پہنا دے۔ ٹوپی سر پر رکھتے ہی وہ تابع ہو جائے گا۔ اس عمل میں اسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بس عمل پڑھنے کا وقت ایک ہونا چاہیئے۔

طریقہ ۱۱

کسی بھی قمری مہینے کی ۱۳ تاریخ کو یہ عمل شروع کریں۔ عمل پڑھتے وقت اپنی ٹانگیں پھیلا کر چاند کی طرف دیکھتے ہوئے ۳۰۱ مرتبہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھیں دوسرے دن اسی طرح چاند کی طرف دیکھتے ہوئے ۳۰۲ مرتبہ پڑھیں۔ روزانہ ایک مرتبہ بڑھاتے چلے جائیں۔ جب

چاند کی آخری اور شروع کی تاریخیں چلیں گی اس وقت مغرب کی طرف رُخ کر کے عمل پڑھیں۔ اسی طرح اگر اتفاقاً چاند گھٹا وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے تب بھی مغرب کی طرف رُخ کر کے پڑھیں۔ البتہ جب چاند نظر آرہا ہو تو چاند ہی کیطرف دیکھتے ہوئے عمل پڑھنا چاہیئے۔ عمل ٹانگیں پھیلا کر یا لیٹ کر زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ ورنہ پھر آلتی پالتی مار کر بیٹھ کر پڑھیں۔

اس دوران یا آخری دن ایک شخص عامل سے ملاقات کرے گا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہوں گی اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے تابع اور مطیع ہونے کی بات کریں۔ جب وہ وعدہ کرلے تو اس کا ہاتھ چھوڑ دیں۔ اس سے خوف زدہ نہ ہوں۔ وہ آپ کے عمل کی طاقت پر حاضر ہوگا۔ اس لئے وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس کے بعد آپ جب بھی ۳۴۰ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں گے ہمزاد حاضر ہو کر خدمت بجالائے گا۔ اس عمل میں بھی کوئی پرہیز نہیں ہے۔

طریقہ ۱۲ دن کے وقت جب سورج نصف النہار پر ہو غسل کر کے کسی میدان میں چلا جائے اور کپڑے اُتار دے صرف لنگوٹ کس لے اور سورج کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے۔ سایہ زمین پر پڑے گا۔ سائے کی گردن پر عامل نظر رکھے۔ پندرہ منٹ تک سائے کی طرف دیکھتا رہے اور کوشش کرے کہ پلک جھپکنے نہ پائے اور ۱۵ منٹ میں بہت کم پلک جھپکنے کی نوبت آئے۔ ۱۵ منٹ کے بعد ایک دم عامل کو چاہیئے کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے۔ وہاں بھی دھندلا سا ایک سایہ نظر آئے گا۔ دو منٹ کے بعد پھر زمین پر نظر جمالے۔ اور پندرہ منٹ تک نظر جمائے دیکھتا رہے اور یہ یقین رکھے کہ ہمزاد کو مسخر کر رہا ہے پھر دو منٹ تک آسمان کی طرف دیکھ کر پھر ۱۵ منٹ تک زمین کی طرف دیکھے۔ اس طرح تقریباً ایک گھنٹے تک کرتا رہے۔ اس عمل کو ۶ ماہ تک جاری رکھنا ہے۔ اس میں نہ کچھ پڑھنا ہے نہ ہی کوئی پرہیز ہے انشاء اللہ ۶ ماہ کے اندر اندر ہمزاد تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۱۳ عامل کو چاہیئے کہ اپنے قد کے برابر ایک آئینہ تیار کرائے اور بالکل الگ تھلگ کمرے میں اس آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر (بالکل برہنہ صرف نیکر پہن لے) اور اس طرح کھڑا ہو کہ عامل کا چہرہ شمال کی طرف ہو۔ عامل شیشے سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر اپنے سائے کو دیکھتا رہے لگاتار ایک گھنٹے تک دیکھے۔ اس کے بعد پانچ منٹ چھت کی طرف دیکھے۔ عامل کو اپنا سایہ چھت پر نظر آئیگا۔ اس عمل میں ساڑھے ۴ ماہ میں ہمزاد ہم کلام ہو کر تابع ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بس وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔

طریقہ ۱۴ اس عمل میں عامل کو چاہیئے کہ احرام باندھ لے۔ عامل مٹی کا کورا چراغ لیکر اس کو جنوب کی طرف رکھے اور عامل اپنا منہ شمال کی طرف رکھے۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھے۔ چراغ اس طرح رکھا جائے کہ عامل کا سایہ زمین پر رہے۔ دیوار پر نہ جائے۔ فرش پر سفید چادر بچھا لینی چاہیئے۔
عمل کو ۳ ماہ تک جاری رکھنا اور ۳ ماہ تک کوئی ایک طرح کا آٹا اور کوئی طرح کی دال پکا کر کھائے

دودھ اور گھی بھی استعمال کر سکتا ہے۔
عمل ہمیشہ رات کو ۹ بجے کے بعد شروع کرے۔ اور مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی ۳ سو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد چھت کی طرف ۲ منٹ تک دیکھ کر پھر اپنے سائے کی طرف دیکھ کر ۳ سو مرتبہ آیت مذکورہ پڑھے۔ اس طرح ایک رات میں ۹ سو مرتبہ آیت پڑھنی ہے اور پھر ۳ سو مرتبہ کے بعد دو منٹ تک چھت کی طرف دیکھے۔ انشاء اللہ مدتِ مقررہ کے اندر ہمزاد آکر محو کلام ہوگا۔ اور عامل کامیاب ہو جائے گا۔
آیت یہ ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

طریقہ ۱۵ یہ عمل دن میں ۹ بجے کرے۔ اور عامل احرام باندھ کر عمل کرے۔ ڈھائی ماہ تک لگاتار عمل کرنا ہے۔
طریقہ یہ ہے کہ ایک قدِ آدم آئینہ لیکر اس کو شمالی دیوار پر لگا دے اور خود آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر آئینے میں دیکھتے ہوئے سات سو مرتبہ مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی کی تلاوت کرے۔ اس کے بعد ۳ منٹ تک آنکھیں بند کر کے اپنے عکس کا دھیان کرے۔ پھر ۳ منٹ کے بعد آیتِ قرآنی کو سات سو مرتبہ پڑھے اس کے بعد پھر ۳ منٹ تک آنکھیں بند کر کے اپنے عکس کا تصور کرے۔ چند یوم کے بعد آنکھیں بند کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوگا کہ آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور عامل خود سے ہمکلام ہو رہا ہے۔ ڈھائی ماہ کے اندر اندر کمرے میں عامل اپنی جیسی شکل وصورت کا دوسرا انسان موجود پائے گا جو درحقیقت ہمزاد ہوگا۔ اس سے بات چیت کریں اور اس کو خدمت کے لئے تابع کر لیں۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے البتہ وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔
آیت یہ ہے۔ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْحَقُّ الْيَقِيْنُ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ

طریقہ ۱۶ یہ عمل رات کو گیارہ بجے کرنا ہے۔ کسی الگ تھلگ کمرے میں جہاں روشنی بالکل نہ ہو احرام باندھ کر عامل کھڑے ہو کر شمال کی طرف اپنا رُخ کر کے مندرجہ ذیل آیت کو... مرتبہ پڑھنا ہے۔ عامل آنکھیں بند کر کے عمل پڑھے۔ اور تصوّر رکھے کہ میرا ہمزاد بہت جلد حاضر ہوگا۔ ... دن کے بعد عامل کو ایسا محسوس ہوگا کہ کمرے میں روشنی ہو رہی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد عامل کو ایسا محسوس ہوگا کہ کمرے میں کوئی اور بھی موجود ہے۔ عامل عمل ختم کرنے کے بعد ہلکی روشنی میں اسی کمرے میں سو جائے انشاء اللہ ڈھائی ماہ کے اندر اندر ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا اور عامل کی اطاعت کرے گا۔
آیت یہ ہے۔ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّيْ أَحَدًا۔

طریقہ ۱۷ ایک آسان اور عجیب وغریب عمل تحریر کیا جاتا ہے۔ روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کر کے عامل لوٹا لیکر جنگل جائے اور آڑ میں بیٹھ کر قضائے حاجت کرے اور آبدست کرتے وقت کچھ پانی لوٹے میں چھوڑ دے۔ پھر اس پانی کو کیکر کے درخت کی جڑ میں ڈال دے۔ اور پانی ڈالتے وقت اس طرح سلام کرے جیسے ہمزاد نظر آرہا ہے اور سلام کے بعد یہ کہے اے ہمزاد کبھی ہمارے کام آ

ایک ماہ کے بعد اسی درخت سے ایک شخص اتر کر عامل کی اطاعت کا وعدہ کرے گا۔

طریقہ ۱۸ ایک کمرہ عمل کے لئے منتخب کرو۔ اس کے فرش پر نیلی چادر بچھا دو اور اس کی دیواروں پر نیلا رنگ کرا دو۔ اور چھت پر نیلے رنگ کا کاغذ، یا کپڑا لگا دو۔ کھڑکیوں اور دروازے پر بھی ہلکے نیلے رنگ کے جسے آسمانی کہتے ہیں، پردے لٹکا دو۔ مٹی کے کورے چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈال کر چراغ روشن کرو۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر رکھ لو۔ اور اپنی نظریں اپنے سائے کی گردن پر جمائے رکھو۔ اور خیال رکھو کہ بس ہمزاد بہت جلد حاضر ہونے والا ہے۔ لگاتار ایک گھنٹے تک اپنے سائے پر نظریں جمانے کے بعد دو منٹ تک چھت کی طرف دیکھو۔ اس کے بعد پھر دس منٹ تک اپنے سائے کی طرف دیکھو پھر دس منٹ کے بعد دو منٹ تک پھر چھت کی طرف دیکھو۔ ایک ہفتے کے بعد دورانِ عمل کمرے سے باہر آ کر ایک منٹ تک آسمان کی طرف دیکھو۔ پھر اپنے کمرے میں آجایا کرو۔ اگر دودھ، گھی اور دہی پر قناعت پر کرو گے تو ایک ماہ کے اندر اندر ہمزاد کمرے میں حاضر ہو کر تمہارے تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۱۹ عشاء کی نماز کے بعد ۴۴ مرتبہ مندرجہ ذیل آیات کو ۲۱ یوم تک پڑھو۔ انشاء اللہ ہمزاد حاضر ہوگا۔ اور عامل کی تابع داری کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ البتہ جگہ اور وقت کی پابندی ضروری ہے۔

آیاتِ قرآنی مع عزیمت یہ ہیں۔ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاس ۔ یَا قَوْمِ ہمزادُ حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

طریقہ ۲۰ مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے اپنے سامنے رکھو۔ اور مندرجہ ذیل عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ سات دن تک پڑھو۔ انشاء اللہ ساتویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کرنے پر مجبور ہوگا۔ پرہیز کچھ نہیں۔ وقت اور جگہ کی پابندی کرنا شرط ہے۔ اور عمل مکمل تنہائی میں ہونا چاہیئے۔

عزیمت یہ ہے۔ یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْ وَاللُّطْفُ فِیْ لُطْوِفِکُمْ یَا لَطِیْفُ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۹	۴۴۲	۴۴۶	۴۳۲
۴۴۵	۴۳۳	۴۳۸	۴۴۳
۴۳۴	[illegible]	۴۴۰	۴۳۷
۴۴۱	۴۳۶	۴۳۵	۴۴۷

طریقہ ۲۱ نصف رات کے بعد مکمل تنہائی والے کمرے میں غسل کر کے پاک صاف لباس پہن کر دو نفلیں پڑھ کر بیٹھ جاؤ۔ رجال الغیب کا خیال رکھو۔ چراغ جلا کر اپنی پشت پر رکھو۔ تعداد مندرجہ ذیل آیت کو ایک گھنٹے تک پڑھتے رہو۔ کمرے میں اگربتی جلاؤ۔ اور مصلے پر اور اپنے کپڑے عطر لگاؤ۔ لگاتار سات دن تک عمل کو جاری رکھو۔ انشاء اللہ ساتویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابعداری

کرے گا۔اس عمل میں پرہیز جلالی کرنا ضروری ہے۔
آیت یہ ہے۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ الرَّحِيْمِ ط

طریقہ ۲۲ حَلَبَ شَافِي حَلَبَ كَافِي حَلَبَ مَاهِي ميرا سايہ كردِ دراسي۔ نصف رات کو ۱۴ مرتبہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھو۔ اور اپنی پشت پر سرسوں کے تیل کا چراغ جلاؤ۔ لگاتار ۱۴ دن تک اس عمل کو جاری رکھو۔ انشاء اللہ ۱۴ ویں روز ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کرے گا۔ اس عمل میں بھی پرہیز جلالی شرط ہے۔

طریقہ ۲۳ بعد نمازِ عشاء ۳۵۰ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھیں۔ پرہیز جمالی اور جلالی ضروری ہے۔ لگاتار سات دن تک عمل کریں۔ انشاء اللہ ساتویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کا وعدہ کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَرْوَاحِ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا يَا هَمْزَادُ حَاضِرْ شَوْ بِحَقِّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

طریقہ ۲۴ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ صرف بدبودار اشیاء سے پرہیز کرنا ہے۔ البتہ دورانِ چلہ ایک ہی طرح کا غلہ عامل کو استعمال کرنا چاہیئے۔ عزیمت روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد عمل کی شروعات کریں۔ انشاء اللہ ۴۰ ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابعداری کا عہد کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔ يَا هَمْزَادُ يَا مُسَخَّرَاتُ بِلُطْفِكَ يَا لَطِيْفُ۔

طریقہ ۲۵ ۱۲ راتوں تک روزانہ سورۂ قریش چار سو مرتبہ پڑھو۔ دورانِ عمل صرف پرہیز جمالی کا خیال رکھو۔ جگہ اور وقت کی پابندی بے حد ضروری ہے۔ چالیس ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کا عہد کرے گا۔

طریقہ ۲۶ قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ لگاتار ۴۰ دن تک عمل ہمیشہ عشاء کے بعد کریں مکمل تنہائی میں کریں۔ بدبودار اشیاء سے پرہیز کریں۔ عمل کی تعداد کم یا زیادہ بالکل نہ کریں۔ ورنہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ ۴۰ ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائیگا۔
آیت یہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۙ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ط

طریقہ ۲۷ نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں۔ عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ کمرے کو خوشبوؤں سے معطر رکھیں۔ چنبیلی کے تیل کا چراغ جلائیں۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر رکھیں۔ اور اس طرح کھڑے ہوں کہ سایہ عامل کے قد کے برابر ہو۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو دو ہزار ایک سو مرتبہ پڑھیں۔ دورانِ عمل پلک نہ جھپکائیں۔ اور جب بھی پلک جھپکنے لگے تو کمرے کی چھت کی طرف دیکھیں۔ دورانِ عمل تو ہمزاد کا تصور رکھیں ہی چوبیس گھنٹے بھی ہمزاد کا تصور رکھیں۔ اور دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں ۶ گھنٹے سے زیادہ ہرگز نہ سوئیں۔ اور کوئی پرہیز نہیں ہے۔ ۲۱ ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ یَا قَوْمِ ھَمْزَادْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا۔

طریقہ ۲۸ قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت کو گیارہ دن تک بعد نمازِ عشاء مکمل تنہائی میں پڑھنا ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ اپنے نام کے اعداد نکالے اور اس میں ۷۸۶ کا اضافہ کر کے جو تعداد آئے اس تعداد کے مطابق آیت شریفہ کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ گیارہویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائیگا۔ آیت یہ ہے۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

طریقہ ۲۹ مندرجہ ذیل عمل سات ہفتوں کا عمل ہے۔ آخری ہفتے میں ۸ دن عمل کرنا ہے۔ اس طرح کل پچاس دن عمل کرنا ہوگا۔ اس عمل میں پرہیز جلالی شرط ہے۔ جگہ اور وقت کی پابندی بھی ضروری ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھنا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر کسی تنہائی والی جگہ میں جا کر بیٹھ جائیں۔ اور رجال الغیب کا خیال رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا ہے۔ عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ تجلیات اَسماءِ الحُسنیٰ بِسمِ اللہ بِسمِ اللہ بسم اللہ لا الہ کا کوٹ الا اللہ کی کھائی پاک محمدؐ کی دھائی، جبرئیلا جبر کر میکائیلا اثر کر اسرافیلا مہر کر عزرائیلا پکڑ ہمزاد حاضر کر بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ۔

پڑھائی آہستہ آہستہ کریں۔ اگر پہلے ہی ہفتے میں کامیابی مل جائے تو عمل چھوڑ دیں۔ جس ہفتے میں بھی کامیابی مل جائے۔ اسی ہفتے میں عمل چھوڑ دیں۔ اگر آخری ہفتے میں بھی خدانخواستہ کامیابی نہ ملے تو پھر ایک دن کا اضافہ کریں پچاسویں دن میں عمل میں لازماً کامیابی مل جاتی ہے۔

طریقہ ۳۰ ایک عجیب و غریب عمل نقل کر رہے ہیں۔ اس عمل کا پڑھنا بھی آسان ہے اور اس میں کسی طرح کا کوئی پرہیز بھی نہیں ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ ۳ فٹ لمبا صاف پانی کا آئینہ لیں۔ اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی شہ رگ پر نظریں جماتے ہوئے "یا ہمسایہ" آدھے گھنٹے تک پڑھیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی عشرے میں اثرات ظاہر ہونگے۔ ۴۰ دن کا عمل ہے۔ آخری عشرے میں عجیب و غریب قسم کی بشارتیں ہوں گی۔ اور عمل کے آخری دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کا عہد کرے گا۔

طریقہ ۳۱ ایک بہت ہی نادر اور مؤثر قسم کا عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ جو نہ صرف ہمزاد کو مسخر کرنے کیلئے تیر بہدف ہے، بلکہ تسخیر خلائق کے لئے بہت کامیاب عمل ہے۔ یہ عمل مشکل بھی نہیں ہے۔ اور جسے ہمزاد اور خلائق کو مسخر کرنے کی آرزو ہو تو اس کے لئے تو یہ عمل ایک گوہر نایاب ہے۔ عمل کی شرط یہ ہے کہ جس کمرے میں عمل کرنے کا ارادہ ہو اس کمرے میں چونا کرا لیں۔ اور کمرہ ہر اعتبار سے صاف ستھرا ہو اور اس میں ساز و سامان موجود نہ ہو۔ نہ ہی آس پاس کسی طرح کا شور و غل ہو۔ کمرے کی چاروں دیواروں پر قد آدم آئینہ لگا لیں۔ اور ایک لالٹین جلا کر اسے کمرے کی چھت میں بالکل درمیان میں لٹکا دیں۔ عمل

سے پہلے لالٹین لٹکا دیں اور اپنا حصار کرلیں۔ اس عمل کا مخصوص حصار ہے اسی طرح کریں ــــــ اور اس آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (سورۂ انعام)، جب اس آیت کو پڑھ چکیں تو پھر یا لَطِیفُ ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رُخ شمال کی طرف کریں اور آئینے میں دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (سورۂ یوسف) جب پڑھ چکیں تو ۱۲۹ مرتبہ "یا لطیفُ" پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رُخ مغرب کی طرف کریں۔ اور آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ (سورۂ شوریٰ) پڑھیں۔ اور جب ۱۲۹ مرتبہ آیت پڑھ چکیں تو یا لَطِیفُ ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رُخ جنوب کی طرف کریں۔ اور آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (سورۂ ملک) پڑھیں۔ اور اس کے بعد ۱۲۹ مرتبہ "یا لطیفُ" پڑھیں۔

چند روز کے بعد آئینے میں اپنی صورت کے بجائے عجیب و غریب صورتیں نظر آئیں گی۔ اور درمیان عمل آئینے میں اپنی صورت بھی کئی بار غائب ہو جائے گی۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دورانِ عمل کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے۔ اور جسم حرکت نہ کرے۔ عمل لگاتار ۲۱ روز تک کرنا ہے۔

عمل سے پہلے ۴ نقش لکھ کر چاروں آئینوں پر چسپاں کر دیں۔ اور حصار کیلئے گیرو تیار کریں۔ گیرو ایک دن میں ایک کلو سے کم نہ ہو۔ عامل ایک چوکور دائرہ کھینچ کر اس کے چاروں طرف گیرو ڈال دیں۔ اور اس گیرو پر سورۂ یٰسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر گیرو پر دم کر دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

عزمت علیکم یا معشر الجن والانس والارواح

ابو الحسنین زوابیض معہ	ابو ولید شمہورش
یہاں عامل اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھے	ابو نوح شموسیاف السحابی

احضروا احضروا احضروا یا قوم مراد

آئینہ

گیرو

گیرو	عامل کی نشست	گیرو

گیرو

آئینہ

یہ عمل احتیاط سے کریں۔ بہت عجیب وغریب عمل ہے۔ ہمزاد تو تابع ہو ہی جاتا ہے۔ مخلوقات خداوندی بھی مسخر ہو جاتی ہے اور عامل جہاں بھی جاتا ہے بھیڑ اس کے ساتھ رہتی ہے۔ ایسے عمل بتانے کے نہیں ہوتے لیکن ہم نے "صنم خانۂ عملیات" پڑھنے والوں کے لئے تمام سربستہ راز کھول دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس لئے اور بھی بے شمار عملیات ہم ظاہر کریں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اہل کو کامیاب کرے اور نا اہل کو ایسے قیمتی اعمال سے دور رکھے۔

طریقہ ۳۲ مندرجہ ذیل عمل سے قرآنی قوت حرکت میں آکر ہمزاد کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ عمل خود ہمزاد کی صورت میں متشکل ہو کر عامل کی مدد کرتا ہے۔ طریقۂ عمل بے حد آسان اور سادہ ہے۔ یہ عمل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے متعلق ہے۔ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو روزانہ ۷۸۶ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ اور بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو حروف کی تعداد کے مطابق ۱۹ دن تک پڑھنا چاہیئے۔

طریقہ یہ ہے کہ نوچندی پیر کو اس عمل کی شروعات کرے۔ اور ایک ہفتے پہلے ہی سے ترکِ حیوانات کرے۔ چراغ حصار کے دن اپنی پشت پر رکھے۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھے اور نظر اپنے سائے پر جمائے رکھے۔ عمل کی شروعات رات کو ۱۲ بجے کرے۔ تقریباً ۳ گھنٹے میں عمل مکمل ہو گا۔

اس عمل کو وہی لوگ کر سکتے ہیں کہ جو حد سے زیادہ بہادر ہوں۔ اور ان کی فطرت میں استحکام ہو۔ کسی طرح کا کوئی خوف اور ڈر ان کی طبیعت میں نہ ہو۔ اگر طبیعت میں استحکام نہیں ہو گا ——— تو روزانہ تین ساڑھے تین گھنٹے کھڑے ہو کر عمل پڑھنا ممکن نہیں ہو گا۔ اس لئے عمل سے پہلے عامل کو اپنی طبیعت کا بھرپور جائزہ لے لینا چاہیئے۔

دورانِ عمل عامل کسی طرح کا ڈر محسوس نہ کرے۔ دورانِ عمل مختلف قسم کی بشارتیں بھی ممکن ہیں۔ اور خوف دلانے والی چیزوں کا ظاہر ہونا بھی متوقع ہے۔ آخری روز ایک روشنی نمودار ہو گی۔ پھر یہ روشنی ایک آئینے کی صورت اختیار کر لے گی اور اس میں عامل کو اپنا سراپا نظر آئے گا۔ بس یہی دراصل ہمزاد ہے۔ اس سے قول وقرار کر لیں۔ انشاء اللہ ہمزاد تابع ہو گا۔ اور حکم کی تعمیل کا وعدہ کرے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ يَا أَصْحَابَ الْخُلُودِ وَالسَّيَّاحِ أَهْدِ مَاسَامَاهُوَ أَبْرَهْوَا أَهْيَا إِشْرَاهِيَا إِحْضَرُوا يَاقَوْمَ هَمْزَادِ الرُّوحِ بِحَقِّ رَبِّنَا وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

طریقہ ۳۳ یہ عمل جواب پیش کیا جا رہا ہے مجرب عمل ہے۔ کتب قدیم میں اس عمل کا طریقہ سات سات روز کے سات چلے کرنا تحریر ہے۔ ہر نوچندی جمعرات کو شروع کر کے سات روز تک عمل کو جاری رکھیں۔ اس طرح لگاتار ۷ ماہ تک کریں۔ اگر کسی ماہ نوچندی جمعرات کو چاند عقرب میں ہو تو اس ماہ نوچندی اتوار یا نوچندی پیر سے عمل شروع کریں۔ دورانِ عمل ہر ماہ ۷ روز تک جمالی اور جلالی پرہیز

کریں۔ عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ اور اپنی پشت پر چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کریں۔ اور اپنے سامنے کو ایک ہزار بار درود شریف پڑھ کر عمل کی شروعات کریں۔
درود شریف یہ والا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ تَجَلِّیَاتِ اَسْمَاءِكَ الْحُسْنٰی اس کے بعد بسم اللہ۔ بسم اللہ لا الٰہ کا کوٹ، الا اللہ کی کھائی، پاٹ محمد کی دھائی، جبرائیلا جبر کر، میکائیلا اثر کر، اسرافیلا مہر کر عزرائیلا پکڑ، ہمزاد حاضر کر بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ——
پڑھائی آہستہ آہستہ کریں۔ عمل کی تعداد پر خاص دھیان رکھنا چاہیئے۔ کم زیادہ نہ ہو۔ ورنہ عمل کی ناکامی کا خطرہ رہے گا۔
یہ عمل کئی بزرگوں سے منقول ہے۔ اور تجربات کی کسوٹی پر مؤثر اترتا ہے۔ جو لوگ ہمزاد تابع کرنیکے خواہش مند ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ اس عمل پر تقدیر آزمائیں۔ انشاء اللہ یقیناً کامیابی نصیب ہوگی۔

طریقہ ۳۴ یہ عمل ۱۱ دن کا ہے۔ عمل کے دوران مکمل تنہائی اختیار کریں۔ کسی سے ملاقات نہ کریں۔ نیز بیوی کے ساتھ مجامعت سے مکمل پرہیز کریں۔ عمل بالکل الگ تھلگ مکان یا کمرے میں کریں۔ شروع کے سات دن تک روزہ رکھیں۔ سحر و افطار میں بہت معمولی غذا استعمال کریں۔ عمل کے دوران بخورات روشن کریں۔
یہ عمل سیاہ لباس ہی میں کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ اس لئے اس عمل کے لئے سیاہ لباس سلوالیں۔ رات کو عمل کے وقت اس لباس کو پہن لیں۔ بصورت قعدہ بیٹھ کر عمل شروع کریں۔ عمل کو ایکہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ عمل کے بعد اسی مکان کے صحن میں لیٹ جائیں۔ اگر سردی کا زمانہ ہو تو اسی کمرے میں لیٹ جائیں۔ آخری دن سیاہ لباس میں ہمزاد حاضر ہو کر ہمکلام ہوگا۔
عمل کی عبارت یہ ہے۔ یَاھَمْزَادُ ھَمُوْقًا یَاھَمْزَادُ اَھْمُوْقًا۔ یَاھَمْزَادُ اَقْھُوْقًا۔ یَاھَمْزَادُ اَھْعُھُوْقَلہ یَاھَمْزَادُ اَھْمُوْقًا یَاھَمْزَادُ اَقْمُوْقًا۔ یَاھَمْزَادُ اَتْمُوْقًا یَاسَرِیْعًا سَرِیْعًا سَرِیْعًا۔

طریقہ ۳۵ اس عمل کو بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کر کے دو ہزار مرتبہ پڑھے۔ جلالی اور جمالی پرہیز رکھے۔ عمل مکمل اندھیرے میں کرے تو بہتر ہے۔ اس عمل میں حصار وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ کانوں میں روئی وغیرہ لگالیں۔ عمل آہستہ آہستہ پڑھیں۔ اور دوران عمل لمبے لمبے سانس لیں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۲ روز تک جاری رکھیں۔ آخری دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہوجائے گا۔
عمل کی عبارت یہ ہے۔ اَھَانَا وَھُوْدًا۔ اَھِیَاھِمَازَا ھَمْزَادًا تَخْمِیْنًا رَحِیْقًا وَحِیْدًا اَشْرَاھِیًا مُوَاقًا ھِمْثَادُ وَدًا اَلْیَمْحَا کَیْمَحًا کُوْرَاشًا وَازَاشَارِیْنِھَا اَلْقَجْھَمًا وَجِیْمًا ھُوْنًا۔

طریقہ ۳۶ یہ عمل بھی صرف ۱۱ دن کا ہے۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات کو شروع کریں۔ اور روزانہ عمل سے پہلے آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ چاروں قل تین تین بار پڑھ کر اپنا حصار کرلیں۔ زمین پر بیٹھ کر عمل کریں۔ اور عمل کے دوران اپنی آنکھوں کو بند رکھیں۔ عمل کی تعداد ایک سو گیارہ ہے۔

عمل کی عبارت یہ ہے۔ اَسْئَلُكَ كَشْفَ حِجَابِ الغيب بما فيه حتّٰی اَشَاهِدَ الرّوح الباقی۔ اٰہ اٰہ اٰہ اَنْت یا حیی یا قیوم یا نور السّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بینھما ربّ العرش العظیم اَنْ تصلّی وتسلم علٰی سیّدنا محمد وان تکشف لی عن اسرار اسمائك وان تسخر لی ھمزاد بالطاعۃ وقلبی لك بالعبادۃ وان ترزقنی انوار جمالك ومعرفۃ اسرارك حتّٰی اکون بتحجابباھر مایظھرہم من لطفك یا لطیف الطف یا ارحم الراحمین انشاء اللہ گیارہویں دن ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا۔ حسب قاعدہ اس سے قول و قرار کریں۔

طریقہ ۳۷ یہ عمل چالیس روز کا ہے۔ اس عمل کا ہمزاد صرف خبریں لا کر دیتا ہے۔ لیکن اس ہمزاد سے دور دراز کی خبریں منگائی جا سکتی ہیں۔ عمل روزانہ عشاء کے بعد کریں۔ اور عمل کی تعداد پندرہ سو مرتبہ ہے۔ عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ گوشت، دودھ، دہی اور تمام بدبودار چیزوں سے اجتناب کریں انشاء اللہ پہلے ہی چلے میں ہمزاد تابع ہوگا۔

عمل یہ ہے۔ یا اللہ یا خبیر یا علیم یا باطن یا شھید یا رشید۔

بعض ماہرین کی رائے یہ ہے کہ عامل کو چاہیئے اسی عمل کو دورانِ چلہ نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے۔ اس سے عمل میں تقویت پیدا ہوگی۔

طریقہ ۳۸ یہ عمل صرف تین دن کا ہے۔ اس عمل کے دوران مکمل تنہائی اختیار کریں۔ عمل کا کمرہ ساز و سامان سے محفوظ ہو۔ اور آس پاس کسی طرح کا شور و غل نہ ہو۔ پرہیز جلالی اور جمالی کو ملحوظ رکھ کر اس عمل کی شروعات کی جائے۔ عمل کے وقت اگر نیا لباس پہنے تو افضل ہے۔ ورنہ پاک صاف جو اپنے پاس سب سے اچھا لباس موجود ہو اس کو زیب تن کریں۔ مندرجہ ذیل نقش ۶ عدد لکھ کر رکھیں۔ نقش طالع جوزا یا سنبلہ میں بدھ کے دن عروج ماہ میں لکھیں۔

عمل منگل گزر کر جو رات آتی ہے اس سے شروع کریں۔ اور لگاتار ۳ راتوں تک کریں درج ذیل نقش کی بتی بنا کر نئی روئی کے ساتھ نئے اور کورے چراغ میں روشن کریں۔ اور چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈالیں۔ چراغ اپنی پشت پر رکھیں۔ اور ذرا اونچا کر کے رکھیں۔ بہتر ہے کہ چراغ حصار کے اندر ہو۔ عمل کی عبارت لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے۔

عمل یہ ہے۔ عزمت علیکم یا معشر الجنّ والانس والارواح بحق حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یا حیی یا قیوم احضروا احضروا احضروا یا قوم ھمزاد حاضر شو برحمتك یا ارحم الراحمین دورانِ عمل اپنے سائے پر نظر رکھیں۔ چراغ میں روئی اتنی لگائیں کہ صبح تک دو بتیاں جل جائیں۔

اس عمل میں پہلے ہی دن سے عجیب عجیب نظارے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ایک سایہ سا اِدھر اُدھر بھاگتا دکھائی دیتا ہے۔ تیسرے دن انشاء اللہ ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہو جائے گا۔ یہ عمل سردیوں میں کرنا چاہیئے۔ اور عشاء کے بعد سے نمازِ فجر تک کرنا چاہیئے۔

عمل کی دیگر شرائط یہ ہیں۔ عمل کرنے سے پہلے میٹھے چاول پکا کر بچوں میں تقسیم کریں۔ اور کم سے کم

دس فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں۔ نماز کی پابندی رکھیں۔ اور ۳ روز تک روزہ رکھیں ــــ افطار کے بعد روزانہ سر میں کدو کے تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔ نمازِ فجر کے بعد سورۂ مزمل کی تلاوت عمل سے ایک ہفتے پہلے سے ۱۵ مرتبہ روزانہ کرنی چاہیئے۔ اور عمل کے دوران بھی اسی طرح تعداد میں تلاوت جاری رکھیں۔ اگر سورۂ جن بھی روزانہ عمل کے دوران پانچ مرتبہ نمازِ فجر کے بعد پڑھ لیا کریں تو بہتر ہے۔ دورانِ عمل اگر بھوک یا پیاس کا احساس ہو تو عمل روک کر تین سو مرتبہ "اللہ الصمد" پڑھ لیں۔ اگر نیند کا غلبہ ہو تو گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ سو مرتبہ پڑھیں۔ دورانِ عمل دن میں اگر کوئی پھل کھائیں تو اس کا خیال رکھیں کہ پھل داغ دار نہ ہو۔ کوئی بھی پھل کھانے سے پہلے "یا وہابُ" ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اُس پھل پر دم کریں پھر اسے کھائیں۔ پینے کی چیز پر سو مرتبہ "یا منعمُ" پڑھ کر دم کر کے پئیں۔ انشاء اللہ تین ہی دن میں کامیابی ملے گی۔ ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا۔

جس نقش کی بتی بنائی جائے گی وہ نقش یہ ہے۔

عزمت علیکم یا معشر الجن والانس والارواح

ابو الحسن زوبعہ	ابو الولید شمہورش
یہاں عامل اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھے	ابو نوح میموسیا السحابی

داؤد علیہم السلام — سلیمان ابن — مرۃ ابن — ابو النضور — برقان — ابو عبداللہ المذہب — احمر — ابیض — یوسف

| ۳۹ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ |
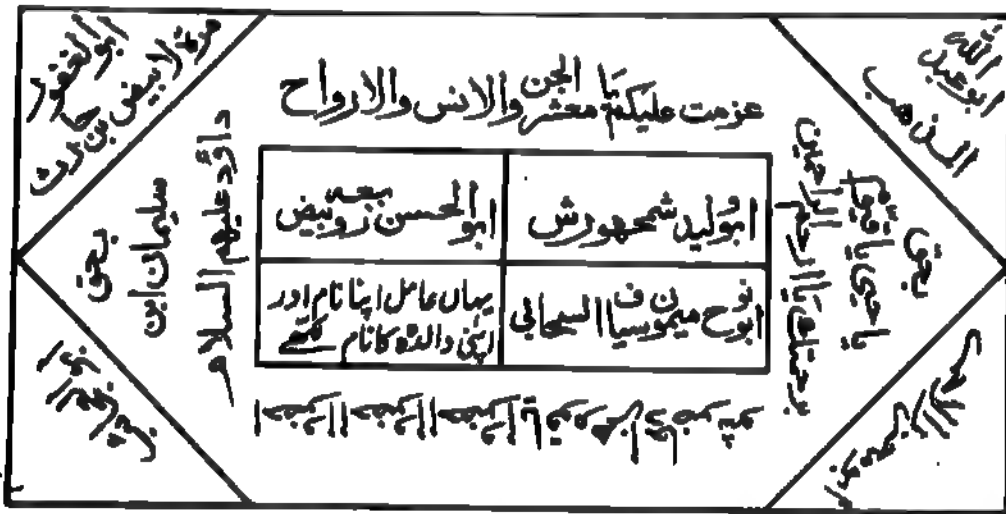
طریقہ ۳۹ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ چالیس دن میں ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو ۳ بجے رات کو تہجد کی نماز ادا کر کے پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ اور دورانِ عمل اپنی نظر سامنے کی دیوار پر جمائے رکھیں۔ اس عمل کے دوران جمالی پرہیز کریں۔ اور نماز کی پابندی رکھیں۔ ہر فرض نماز کے بعد عزیمت کو سو بار پڑھا کریں۔

اس عمل میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہمزاد بیسویں روز ہی حاضر ہو جاتا ہے۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے اس سے کلام نہ کریں۔ بہت ہی مجرب عمل ہے۔ اس عمل میں عامل کو کامیابی اللہ کے فضل سے یقیناً ہوتی ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ عزمت علیکو عقیط ظمش ملوم شمہط سلسیح طمہ مقنہ ھکہت سویدلح کیطوطش ھفیط بحق یالطیف سخولی ھمزادی فی صورتی۔

طریقہ نمبر ۴۰:۔ یہ ایک اہم عمل جو لگاتار ۱۹ دن کرنا پڑتا ہے۔ ۱۹ ویں دن ایک فرشتہ "احفر" نام

حاضر ہوتا ہے اور ایک ہمزاد عامل کو عطا کر کے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ باقی دوسری شرائط جو عملِ ہمزاد کے لئے ضروری ہیں ان کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ اس بخورات وغیرہ کا بھی لحاظ رکھیں۔ اس عمل کے دوران عود اور مصطگی کا بخور روشن کریں۔ پہلے دن اور آخری دن سورۂ فاتحہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور اس کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت ۱۲۳ مرتبہ پڑھیں۔ باقی دنوں میں صرف ۱۲۳ مرتبہ عزیمت پڑھیں اور کوشش کریں کہ دورانِ عمل آنکھ کم سے کم جھپکنے پائے۔ عمل اندھیرے میں کریں اور کھلی آنکھوں کے ساتھ عمل کو جاری رکھیں۔ آخری دن ایک نورانی مخلوق حاضر ہوگی اور ایک ہمزاد عامل کی خدمت میں پیش کر کے رخصت ہو جائے گی انتہائی قیمتی عمل ہے۔ جو لوگ قدردان ہیں ان کے لئے یہ لاکھوں روپے سے زیادہ کا قیمتی سرمایہ ہے۔ اور جو لوگ ناقدرے ہوتے ہیں ان کے لئے اس سے بھی بڑی دولت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اور ناقدروں کو کچھ فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ ہم ان لوگوں سے بطورِ خاص عرض کریں گے کہ جو لوگ فن کے قدردان ہیں کہ وہ بزرگوں کی اس امانت سے فائدہ اٹھائیں۔ جو سلسلہ در سلسلہ ہم تک پہنچی ہے اور جسے اب ہم آپ کے حوالے بصد خلوص کر رہے ہیں۔

اس عمل کی عزیمت یہ ہے۔ اَیَّتُھَا الْاَرْوَاحُ الروحانیۃ ذوات الذرات النورانیۃ المشعشعۃ بالمعنِ الروحانیۃ والنَّوامیس الرّبانیۃ الدَّائمۃ فی الطائفِ تعریف الحروفِ ودقائق معارفھا المکنونۃ الموکلۃ المخزونۃ اجیبوا ایُّھَا الارواح العظامِ والملائکۃ الکرامِ جبرائیلُ ومیکائیلُ واسرافیل وعزرائیل توکلوا بخدمتی من دعا کُمْ وکونوا عونائی واتصال الاجابۃ للّٰہ ورسولہٖ اھیا اشراھیا اذنائی اصباوت الِ شدائی افھموا مرادی واقضوا حاجتی وتولو خدمتی بحق اللّٰہ الفتاح الرزاق الحلیم الوھاب العلی العظیم الاٰلاءِ اللطیف الکبیر کھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ اجب ایتھا الملک الاحضرُ بارک اللّٰہ فیک وعلیک۔

اس عزیمت کے اوّل و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہیئے۔ اور پانچوں وقت کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پابندی سے پڑھیں۔

اس باب میں ہم نے اکابرین کی قابلِ قدر تصنیفات سے چالیس طریقے "صنم خانۂ عملیات" کے قارئین کے لئے بطورِ ہدیہ پیش کئے ہیں۔ اس امید اور یقین کے ساتھ کہ قارئین ان فارمولوں اور طریقوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ اپنے علم و عمل سے خلقِ خدا کو بھی فیض پہنچائیں گے۔ اور روحانی عملیات کے لئے نیک نامی کا ذریعہ بنیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کو زیادہ سے زیادہ ریاضت و مشقت کی توفیق عطا کرے۔ اور ان کی محنت بار آور ثابت ہو۔ (آمین)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ سوال کرنیکے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

اثراتِ جنات سے پریشانی

سوال از: حافظ عبدالمنان مدنی ــــــ رام نگر۔

ہمارے دوست کے گھر میں جنات کا اثر ہے۔ اگر کوئی عمل کرے تو اچھا ہونے کے بجائے نقصان ہوجاتا ہے۔ اگر کسی عامل سے بندش کرائے تو نقصان ہوجاتا ہے۔ اگر وہ بندش کو نکالکر پھینک نہ دیئے تب تک حالات سدھرتے نہیں۔ اور گھر کے اندر بھائی بہن کے اندر محبت نہیں ہے۔ جتنی بات چیت کرنا ہے اتنی ہی زیادہ ہنسی مذاق کی باتیں، دلجوئی کی باتیں نہیں ہوتی۔ ہمارے دوست کے والد حاجی نور احمد شریف یہ ریشم کے انڈے کی تجارت کرتے ہیں۔

اور ایک مرتبہ کا واقعہ ہے۔ گھر کو بندش کرنے کے بعد اس انڈے کی فصل میں بہت نقصان ہوا۔ وہ انڈے دینے کے بعد کسی آدمی کو فصل نہیں آئی۔ اس لئے پورا گاہک ختم ہوچکے ہیں۔ تجارت بالکل ٹھپ ہوچکی ہے۔ حاجی نور احمد نمازی ہیں۔ بعد فجر بلا ناغہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ وہ ایک بزرگ شخصیت ہیں۔ گھر کے افراد حافظ نیاز، حاجی نور شریف ــــ محمد ناصر شریف، والدہ خورشید النساء۔

نوٹ:ــــ ان سوالات کے جوابات کے شدت سے منتظر رہیں گے۔ اس لئے آئندہ ماہ کے رسالے میں جواب مطلوب ہیں۔ رسالہ کا بہت سخت انتظار کرتے رہیں گے۔

جواب گھر سے جنات کے اثرات دور کرنے کیلئے چالیس دن تک سورۂ بقرہ اس طرح سے پڑھیں یا کسی سے پڑھوائیں سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد سات مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں پھر سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں۔ اس کے بعد پھر سات مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں اور آخیر میں گیارہ مرتبہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کر کے ایک جگ پانی پر دم کر کے اس پانی کو گھر کے تمام گوشوں میں چھڑکیں اور تمام افراد خانہ کو روزانہ پلاتے بھی رہیں۔

ہر جمعرات کو نصف شب کے بعد چاروں سمت کا رُخ کر کے اذان بھی دے دیں تو بہتر ہے۔ اس عمل کو لگاتار جمعراتوں تک کریں۔ انشاء اللہ اثرات ختم ہوجائیں گے اور اثرات کی وجہ سے جو مشکلات پیدا ہوگئی ہیں وہ رفع ہوجائیں گی۔

کاروبار کی ترقی اور سلامتی کے لئے روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یاسلام" پڑھا کریں۔ اور دکان کھولتے اور بند کرتے وقت پابندی کے ساتھ ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں اور دکان میں دکانداری شروع کرنے سے پہلے ۷۰ مرتبہ "یا مغنی" پڑھنے کی اپنے دوست کو تاکید کریں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں آپکے دوست کو یہ محسوس ہوگا کہ کاروبار میں وسعت اور خیر و برکت پیدا ہورہی ہے۔ شرط یہ ہے کہ مذکورہ تمام عملیات پورے یقین کے ساتھ کئے جائیں۔ یقین ہی وہ نعمت ہے جو انسان کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔ اور انسان کی اُلجھی ہوئی ڈور کو سلجھانے میں مددِ الٰہی فراہم کرتا ہے۔

اُف یہ الجھنیں

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

میں یہ رسالہ ایک سال سے پڑھ رہی ہوں۔ کئی بار خط لکھنے کی کوشش کی۔ مگر مجھ میں ہمت نہیں کرپائی۔ اب حالات ایسے ہیں

میں یہ خط آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔ آپ کو میری طرف سے تکلیف ہوئی تو معاف کیجئے۔

میری شروعات ہے میری کمزوریاں۔ میں اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کرتی ہوں۔ یہ سال میرے لئے بڑا بدنصیب نکلا اس میں سارے ارادے ٹوٹ گئے۔ فضول اپنے بارے میں سوچنا جیسے میری عادت پڑ گئی ہے۔ میں نے بہت سی باتیں دل کو لگائی ہے۔ تو مجھ سے بھولے سے نہیں بھولتی۔ مجھے بار بار اچھے کام کے وقت یاد آ کر اُداس کر دیتی ہیں۔ دماغ ہر وقت الجھن میں رہتا ہے۔ کتنا سکون پانے کے بعد بھی کچھ کر نہیں سکتی۔ کبھی کبھی جینے کی تمنا اڑ جاتی ہے۔ پہلے میں نماز گزار لڑکی تھی اب سستی جیسے مجھ پر طاری ہو گئی ہے۔ ہمیشہ اپنے آپ سے سوال آتے ہیں جواب بھی اندر ہی سے ہوتا ہے جیسے نفسیات کے سوال و جواب۔

آپ میری بات سمجھئے اور مجھے ہمت کی کچھ باتیں بتایئے۔ جو زندگی گزر رہی ہے اس کا ہر لمحہ یاد رہتا ہے۔ دماغ کو پریشان کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کوئی مجھے اندر سے روک رہا ہے۔ اچھا کام میں سمجھ نہیں پاتی الجھن میں پڑ جاتی ہوں۔ اب جلد نیند بھی نہیں آتی۔ بہت سی کروٹیں بدلنے کے بعد نیند آتی ہے۔

میرا خط پڑھ کر ناراض مت ہویئے۔ میں اپنے آپ کو سدھارنا چاہتی ہوں۔ آپ میری بات پر غور سے روشنی ڈالئے۔ شاید دوسری بہت سی لڑکیوں کو فائدہ ہو۔ میں دین میں اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھنا چاہتی ہوں۔ مگر باتیں سنتی ہوں بھول جاتی ہوں۔ ان پر عمل نہیں کر پاتی۔ آپ کے اچھے جواب سے میری ساری زندگی شاید سنور جائے اور پھر سے اچھی بن جاؤں۔ سب بھول کر اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے۔ ایسی مشکلوں میں سے ہمیں نکالے۔ میرے خط کو غور سے اور جلد ہی اگلے مہینے کے شمارے میں دیجئے دیر نہ کیجئے۔ میں بڑی بے صبری سے انتظار کروں گی۔

اس کا جواب طلسماتی دنیا میں دیجئے۔

جواب آپ خواہ مخواہ احساس کمتری کا شکار ہیں۔ رب العالمین نے جس مرد یا عورت کو صحیح اعضاء عطا کئے ہوں۔ اور سوچنے سمجھنے کے لئے عقل بھی بخشی ہو وہ اگر احساس کمتری کا شکار ہو تو افسوس کی بات ہے۔

آپ غور کریں گی تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ آپ کے اندر وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو ایک اچھی لڑکی میں ہونی چاہئیں۔ پھر آپ کیوں اپنے دل میں گھٹن محسوس کرتی ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا کی رنگینی موسموں کی تبدیلی سے باقی ہے۔ اگر پورے سال ایک ہی موسم رہے تو انسان موسم کی یکسانیت سے خود ہی پریشان ہو جائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے خاص حکمت کے پیش نظر ایک سال میں تین موسموں کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ جاڑے آتے ہیں۔ پھر گرمی آتی ہے۔ پھر برسات آجاتی ہے۔ کسی سال اگر جاڑے ذرا طویل ہو جائیں یا گرمی کے ایام میں اگر چند دن بھی بڑھوتری ہو جائے تو انسان پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور حرفِ شکایت ان کی زبانوں پر آجاتا ہے۔ اس لئے رب العالمین نے خصوصی حکمتوں کے پیش نظر ایک سال کئی موسم پیدا کئے ہیں۔ تاکہ وہ انسان جو طویل ترین یکسانیت کو برداشت نہیں کرتا۔ وہ موسموں کی آمد و رفت سے محظوظ ہوتا رہے۔ اسی طرح انسان کی تقدیر کا موسم بھی بدلتا رہتا ہے۔ کبھی غم کا موسم درِ زندگی پر دستک دیتا ہے اور کبھی خوشی کا موسم وادئ زندگی میں خوشبوئیں بکھیرتا ہے۔ جس طرح ایک سال میں کوئی موسم ایسا نہیں آتا جسے دوام نصیب ہو۔ سردی بھی جانے کے لئے آتی ہے۔ اور گرمی بھی رخصت ہونے ہی کے لئے اپنی شدت دکھاتی ہے۔ اسی طرح تقدیر کا کوئی موسم بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہیں آجاتا۔ وہ بھی آتا جاتا رہتا ہے۔ نہ خوشیوں کو دوام میسر ہے نہ خوشی کو۔ اس لئے ایک شاعر نے کہا تھا۔

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتی ہے شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

جن گھروں میں سے جنازے نکلتے ہیں۔ ان ہی گھروں میں پھر باراتیں بھی آتی ہیں۔ جن آنکھوں سے آنسو برستے ہیں۔ ان ہی آنکھوں میں خوشی اور مسرت چمک دمک بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسی بات کو قرآن حکیم میں ذرا انداز بدل کر یوں فرمایا ہے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ ہر خزاں کے بعد پھر موسم بہار کی آمد ہوتی ہے۔ ہر رات کے بعد پھر صبح ہوتی ہے۔ ہر مصیبت کے بعد پھر راحت رسانی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اور انسان غموں کی دھوپ کے بعد پھر خوشیوں کے سائے سے سرفراز ہوتا ہے۔ اس لئے انسان کو کسی بھی دور میں مایوس محض نہیں ہونا چاہئے۔

یہ سال اگر آپ کا اچھا نہیں گزرا تو یقین کرلیں کہ آنیوالا سال آپ کے لئے خوشیوں کے پیغام لے کر آئے گا۔

آپ روزانہ "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح و شام پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو سکون و عافیت کی دولت میسر رہے گی۔ اور آپ کو نیند بھی

خوب آئے گی۔ شرط یہ ہے کہ آپ جینے کا حوصلہ پیدا کریں۔ اور اللہ کی بخشی ہوئی عظیم نعمت جسے زندگی کہا جاتا ہے اس کی آپ قدر کریں۔ اور یہ یقین رکھیں کہ رب العالمین کو اپنے ایک ایک بندے اور ایک ایک بندی سے بے پناہ محبت ہے۔ وہ اپنے سب بندوں کی پریشانیوں کو رفع کرنے کی خود فکر کرتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ بندے رب سے مانگنے کا سلیقہ سیکھ لیں۔ اور انہیں زندگی اور بندگی کا شعور آجائے۔

میں تو آپ کا خط پڑھ کر ناراض نہیں ہوا۔ کیوں کہ اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرنا میرا فرض منصبی ہے۔ البتہ آپ میری نصیحتیں سن کر چراغ پا نہ ہوجائیں۔ میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے آپ کی بھلائی کے لئے لکھا ہے۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ آپ مایوسیوں کے بھنور سے باہر آئیں گی۔ اور آئندہ ایک نئی امنگ اور نئے ولولوں کے ساتھ زندگی گزاریں گی۔ اللہ آپ کی مدد کرے۔ اور آپ کو زندہ دلی کا حوصلہ بخشے۔

مختلف باتیں

سوال از: فرزانہ صدیقی ———— کرلا۔ ممبئی۔

میں آپ کی طلسماتی دنیا کا مطالعہ نہایت ہی ذوق و شوق سے کرتی ہوں۔ اور اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ کے طلسماتی دنیا کو دن رات ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

میں آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتی ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے سوال کا جواب واضح طور پر دیں گے۔

اور میرا پہلا سوال یہ ہے کہ جس کے اوپر سفلی عمل کیا جاتا ہے تو اس کا چہرا مرنے کے وقت کالا ہوجاتا ہے۔؟ اور جو لوگ خودکشی کرتے ہیں تو کیا وہ اپنی مقررہ مدت سے پہلے مرتے ہیں۔؟ اور جو بدروح ہوتی ہیں وہ سجین میں یا ان کی روحیں جاتی ہیں یا وہ دنیا میں رہ کر لوگوں کو ڈراتی ہیں۔

فقط والسلام

دعاؤں میں یاد رکھیئے

ہر وقت چومتی رہیں خوشیاں آپکے قدم
بھولے سے نہ آئے آپ کی زندگی میں غم

(نوٹ) اور میری عرض گزارش یہ ہے کہ اگر آپ میرے اس سوال کے جواب کو طلسماتی دنیا میں شائع کریں گے تو عوام کے اشکال جن کو اس سوال و جواب کی بھی ضرورت ہوگی)۔ دور ہوجائے گی۔ اگر آپ رسالے میں شائع نہیں کریں گے تو پھر میں جوابی لفافہ بھی بھیج رہی ہوں۔ اور مہربانی کر کے میرے سوال کو کچرے کے ڈبے کی زینت نہ بنائیے۔ اس لئے کہ یہ میرے بہت اہم سوال ہیں۔

جواب یہ ضروری نہیں ہے کہ سفلی جادو کا شکار انسان کا چہرہ بوقت مرگ کالا ہوجائے کیوں کہ سحرزدہ انسان تو مظلوم اور شہید ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے چہرے پر کالس پھرنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی ایک آدھ انسان کے ساتھ ایسا ہوجائے تو وہ مستثنیٰ ہے۔ ہمارے خیال میں جو لوگ دوسروں پر سفلی جادو کرتے ہیں اور لوگوں سے جینے کا حق چھینتے ہیں۔ ان کا چہرہ مرتے وقت ضرور کالا ہوجاتا ہوگا۔ کیوں کہ سحر کرنا اور کرانا مطلقاً حرام ہے۔ اور سحر کے ذریعہ کسی انسان کو قتل کرنا ابدی دوزخی ہونے کی علامت ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے چہرے مرتے وقت یقیناً سیاہ ہوجاتے ہوں گے۔ اور چہرے سیاہ ہوں یا نہ ہوں لیکن ایسے لوگوں کے دل یقیناً کالے ہوتے ہیں۔

خودکشی کرنا بھی حرام ہے اور خودکشی کرنیوالے کی بخشش بھی اصولاً نہیں ہوتی۔ انسان کسی کو مارے یا خود کو ختم کرے دونوں برابر ہیں۔ اور دونوں کی سزا ایک ہی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ انسان کسی کے مارنے سے مرے یا خودکشی کر کے مرے وہ وقت مقررہ پر ہی مرتا ہے۔ البتہ ایسی موت کو غیر طبعی موت کہا جاتا ہے اور غیر طبعی موت مرنے کی صورت انسان کی روح اس وقت تک دنیا میں بھٹک سکتی ہے جب تک اس کی طبعی موت کا وقت نہیں آجاتا۔

اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جس طرح موت کا وقت معین ہے اسی طرح موت کی جگہ اور موت کا ذریعہ بھی معین ہے۔ اگر کسی کی تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ کنوئیں میں ڈوب کر مرے گا تو کتنی بھی حفاظت کرے کنوئیں میں گر کر ہی مرے گا۔ اسی طرح اگر کسی کی موت سحر سے یا زہر کھلانے سے لکھی ہوئی ہے تو لامحالہ اسی طرح آئے گی۔

کچھ گناہگاروں کی روحیں جنہیں آسمان قبول نہیں کرتا دنیا میں اِدھر اُدھر بھٹکتی ہیں۔ اور لوگوں کو پریشان کرتی ہیں۔ تجرباتِ زمانہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مرنے کے بعد بعض لوگوں کی روحوں نے اپنے جسموں کے ساتھ آکر لوگوں کو پریشان کیا اور لوگوں نے ان کی آمد و رفت کو محسوس کیا۔ یہ باتیں شریعت

سے ثابت نہیں ہیں۔ اس لئے ان کو صدفی صد درست نہیں سمجھنا چاہئے۔ البتہ ان کا انکار کرنا بھی کوئی مذہب کا جزو نہیں ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں خاموشی بہتر ہے۔

تم نے جو شعر لکھا ہے اس کی میں قدر کرتا ہوں۔ لیکن تم نے اس شعر کے ذریعہ جو پُرخلوص دعا دی ہے اُس دعا پر مجھے تردد ہے جو زندگی غموں سے عاری ہو وہ زندگی صرف ایک بوجھ ہوتی ہے۔ غم عقل کی زکوٰۃ ہے۔ انسان پر جتنے غم پڑتے ہیں۔ اتنے ہی اس کی عقل میں نکھار آتا ہے۔

تم میرے لئے یہ دعا کیا کرو کہ زندگی میں جو بھی غم نصیب ہوں اللہ ان پر صبر کرنے کی توفیق دے۔ غم تو زندگی میں آتے ہی رہتے ہیں۔ غموں سے مفر ممکن نہیں ہے۔ لیکن غم کسی کے لئے زینۂ ترقی بنتے ہیں اور کسی کے لئے ذریعۂ تنزلی۔ بندہ اگر صبر و ثبات سے کام لے تو خدا کے بخشے ہوئے غم انسان کو انسانیت کی معراج عطا کرتے ہیں۔ یہ باتیں تو اصولی تھیں جو برجستہ نوکِ قلم پر آگئیں۔ لیکن تم نے جس محبت و عقیدت کا اظہار کرنے کیلئے شعر لکھا ہے اس کا میں قدردان ہوں۔ اور اس خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے لوگوں کے دلوں میں میری محبت پیدا کی ہے اس کی مہربانیاں گناہگاروں کو بھی کیا سے کیا بنا دیتی ہیں۔

اللہ تمہیں بھی خوش رکھے۔ اور تمہارے مستقبل کو چاند ستاروں کی طرح تابناک کرے (آمین)

قرض کی زیادتی سے کڑھن

سوال از: محبوب احمد ٹھیکر ــــــــ کویت۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں یہاں پر بہت پریشان ہوں۔ تنخواہ بھی کم ہے۔ اور ایک پریشانی ختم ہوتی ہے۔ دوسری شروع ہوتی ہے۔ اور میرے اوپر بہت قرض ہے اور میری ماں اور میں اور بھائی بہنیں ہم قرضے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ لہٰذا آپ اس مسئلے کا حل بتلایئے کہ میں کیا کروں۔ اللہ آپ کی دنیا اور آخرت میں مدد کرے گا۔

خط جلدی میں تحریر کیا ہے غلطی کی معذرت چاہتا ہوں معافی چاہتا ہوں۔ جواب ضرور دینا

جواب قرض کی ادائیگی کے لئے مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ اور پڑھتے ہوئے داڑھی اور سر کے بالوں میں کنگھا کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ چند ماہ بعد قرض کی ادائیگی کی سبیل پیدا ہوگی۔

آسیبی اثرات کی دسیسہ کاریاں

سوال از: (نام مخفی) ــــــــ مکہ مکرمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خط اس امید سے لکھ رہا ہوں کہ ساتھ والے جوابی خط سے مجھے تفصیلی جواب آپ ارسال کر دیں گے۔ اور ہماری اس پریشانی کا صحیح حل مل جائے گا۔ (انشاء اللہ)

عرض یہ ہے، بہت ہی امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہے ہیں۔ آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا پڑھ کر دل میں ایک امید کی کرن نظر آرہی ہے۔ ہم طلسماتی دنیا بہت ہی جستجو کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اس رسالے کے ممبر بھی ہیں۔

پاکستان میں میرے بھائی تیس برسوں سے مقیم ہیں۔ پہلے ہم سب کا بچپن انڈیا میں گزرا۔ ہمارے چچا بھائی سلیم کو میٹرک کے بعد کراچی اپنے ساتھ لے گئے۔ جانے کے چند دنوں بعد انڈیا اور پاکستان الگ الگ ہو گئے تو وہ (بھائی سلیم) مہاجر بن کر پاکستان میں رہنے لگے۔ پھر چچا نے اپنی بیٹی سے سلیم بھائی کی شادی کرادی۔ ویسے بھی ہمارے ابا اور امی بھی دونوں چچازاد بھائی بہن ہیں۔ (بھائی سلیم اور بھابی شاہینہ دونوں رشتے میں چچازاد بھائی بہن ہوتے ہیں)۔

بھابی شاہینہ کے دو بھائی چھوٹی عمر سے ہی چلتے چلتے ہی گرتے تھے۔ اور پندرہ بیس سال کی عمر تک بالکل معذور ہو کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے دوسرے بھائی بہن اللہ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں۔

بھائی سلیم کا پہلا لڑکا اپنے ماموں کی طرح پانچویں کلاس پڑھنے کے بعد وہ بھی معذور ہو گیا اور بیس سال کی عمر کے بعد اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اور ایک لڑکی دماغی کمزوری سے بیس سال کی عمر کے بعد اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اس کے بعد کی ایک لڑکی جس کا نام آمنہ ہے۔ اس وقت بارہویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ اور بفضلِ تعالیٰ صحت مند ہے۔ اور چھوٹا بیٹا احمد جو پانچویں جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ اپنے بڑے بھائی کی طرح چلتے چلتے گرتا تھا اور اس کا علاج (ڈاکٹری اور حکیمی) کروا رہے تھے۔

اب وہ اس سال چلنے سے معذور ہو گیا ہے۔ پہلے لڑکے کی جانچ سے پتہ چلا تھا۔ کوئی امریکن ڈاکٹر سے معلوم ہوا تھا وہ یہ کہ خاندانی شادی کی وجہ سے خون میں کمزوری آتی ہے۔ اسی طرح دو تین پشت خاندانی شادیوں کی وجہ سے بچوں میں اس طرح کی کمزوری آرہی ہے۔ اور اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

بھائی سلیم اپنے پہلے بچے کے علاج میں بہت ہی پریشان ہوئے ہیں۔ اخراجات بھی کافی ہو گئے ہیں اور ان کے کاروبار پر بھی زیادہ اثر ہوا ہے۔ اب ان کی مدد کے لئے ان کے ساس سسر بھی اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان کے اپنے سب انڈیا میں ہیں۔ اور وہ اس وقت کراچی میں اکیلے رہ گئے ہیں۔ پانچ دس سال میں ایک مرتبہ وہ اپنے لوگوں سے ملنے کے لئے انڈیا آتے رہتے ہیں۔

(۲) چند سالوں سے احمد کی صحت کے لئے اور کاروبار یا کوئی مناسب نوکری کے لئے بھائی سلیم کے خطوط آرہے تھے اور کعبہ شریف میں دعاؤں کے لئے بھی گزارش کرتے رہے ہیں اور ہم ہر وقت حرم شریف میں ان کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ واللہ قبول کرے آمین)

گزارش ہے کہ بچے کی صحت کے لئے اور کاروبار کے لئے آپ اپنی معلجہ رائے اور موزوں رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ بچہ اس وقت چلنے پھرنے سے معذور ہے اور بھائی سلیم اور بھابی شاہینہ بھی کافی پریشان ہیں۔ بڑے بچے کی حالت ان کی نگاہوں میں اب تک ہے۔ اور یہ کافی پریشان اور گھبرائے ہوئے ہیں۔ اس کا کیا حل ہوگا۔ بچہ کس طرح صحت مند ہوگا وغیرہ ہر وقت سوچتے رہتے ہیں۔

دوسری بات بیٹی آمنہ کی شادی انڈیا میں اپنے لوگوں میں کرنا چاہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آگے وہ پاکستان میں اکیلی ہو جائے گی اور انڈیا میں ان کی بیٹی سے کوئی شادی کرنے کے لئے راضی نہیں ہے۔ کیوں کہ ہونے والی اولاد اگر اسی طرح کی ہوگی تو مشکل ہے۔؟ اس طرح بیٹی کی شادی کا مسئلہ پیچیدہ ہو گیا ہے۔

آپ کو اس امید سے خط لکھ رہے ہیں کہ آپ اسکے موزوں حل سے آگاہ کریں۔ دوا اور دعا جو بھی مناسب ہو ضرور بہ ضرور معلوم کرا دیں۔ ہم ہمیشہ آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

جواب احمد کے سلسلے میں ڈاکٹروں کی جو رائے ہے اس سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں احمد آسیبی اثرات کا شکار ہے۔ اور اس کا علاج تعویذوں اور دعاؤں ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ صرف دواؤں سے بات بننے والی نہیں ہے۔ احمد کے لئے اگر اس کو صحت مند بنانے کی خواہش ہو۔ پانچ باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے چار نقش اس کے لئے تیار کریں نقش ۱ کو اس کے گلے میں ڈالیں۔ نقش ۲ کو اس کے داہنے بازو پر باندھیں۔ اور نقش ۳ کو اس کے بائیں بازو پر باندھیں۔ اور نقش ۴ کو اس کے تکیے میں سلوا دیں۔ چاروں نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کریں۔

نقش ۱ معوذتین کا نقش ہے جو یہ ہے۔ یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۹	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

نقش ۲ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ کا نقش ہے جو یہ ہے یہ نقش سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

نقش ۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا نقش ہے جو یہ ہے اس نقش کو الٹے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

نقش ۴ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کا نقش ہے جو یہ ہے اس نقش کو تکیے میں سلوا دیں۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

ان چاروں نقوش کو ایک ہی چال سے لکھا جائے گا۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

چال یہ ہے

یہ پہلی بات ہوئی۔ دوسری بات جس پر عمل کرنا ہے یہ ہے کہ ایک بوتل پانی پر سات مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور اس کا پانی روزانہ دن میں تین مرتبہ احمد کو پلایا کریں اس بوتل کو سات دن میں ختم کرکے اگلے ہفتے دوسری بوتل اسی طرح تیار کریں۔ اس طرح چھ ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر صبح و شام احمد پر دم کردیا کریں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ایک کلو لکڑی کے کوئلے ہر جمعرات کو احمد کے سر سے پاؤں تک سات مرتبہ اُتار کر انہیں کسی میدان میں دبا دیا کریں۔ اس عمل کو بھی ۶ جمعراتوں تک کریں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ سرسوں کے تیل پر چالیس مرتبہ معوذتین پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت اس کے سر کی اس تیل سے مالش کریں۔

چالیس دن پرہیز یہ ہے کہ اس کا گوشت، انڈا، مچھلی بند رکھیں۔ اور کسی جنازے میں شریک نہ ہونے دیں۔ نہ ایسے گھر میں جانے دیں۔ جہاں موت واقع ہوگئی ہو۔

اگر ان پانچ باتوں پر عمل کرلیا گیا تو انشاء اللہ احمد درست ہو جائے گا۔ اور اس کو بڑی حد تک معذوری سے نجات مل جائے گی۔

آپ نے اپنے خط میں جن حضرات کا ذکر کیا ہے جو معذور ہوکر اللہ کو پیارے ہوگئے وہ سب آسیبی اثرات کا شکار تھے۔ لیکن جو دنیا سے چلا گیا اس کے بارے میں بات کرنے سے اب کچھ حاصل نہیں۔ تقدیر کا لکھا ہوا پورا ہوا۔ مگر جو لوگ زندہ ہیں انہیں اپنی فکر کرنی چاہیئے اور ڈاکٹری علاج کے ساتھ روحانی علاج بھی کرنا چاہیئے۔ بہتر تو یہ ہے کہ احمد کے لئے آپ یا اس کے گھر والے کسی اچھے عامل سے رجوع کریں۔ اگر عامل دستیاب نہ ہو تو پھر مذکورہ فارمولوں پر خود عمل کریں۔ انشاء اللہ احمد کو ان اثرات سے نجات مل جائے گی۔ اور وہ تندرست ہو جائے گا۔

آمنہ کی شادی کے لئے صرف دعا کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی شادی اس کے والدین کی آرزو کے مطابق انڈیا میں کرادے۔ یہ سوچ لینا کہ رشتے داروں میں شادیاں کرکے بچوں میں خون کی کمی رہے گی نادانی اور کم علمی کی بات ہے۔ قریبی رشتے داروں میں شادیاں نہ کرنے کی اور دیگر مصلحتیں بھی ہوسکتی ہیں۔ لیکن یہ یقین کرکے بیٹھ جانا کہ رشتے داروں میں شادیاں کرنے سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں معذوری پیدا ہوجاتی ہے صرف خام خیالی ہے۔ اور عقیدے کا کچا پن ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سلیم عبدالغفار کے قرابت داروں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ آمنہ کو بہو کی حیثیت سے قبول کرلیں۔ اور خام خیالیوں سے باز آئیں۔

بہن کے رشتے کے لئے فکرمند

سوال از: دانش رحمان ـــــــ بجنور۔

میں نے اور میری بہن نے آپ کو فون کیا تھا۔ مسئلہ ہماری بڑی بہن کی شادی کا ہے۔ آپ نے ۳۶۵ بار ۴۰ دن تک یا مغنی پڑھنے کے لئے بتایا تھا۔ بہن پڑھ رہی ہے۔ جن خوابوں کے بارے میں بہن نے آپ کو بتایا تھا اور آپ نے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنے کو بتایا تھا۔ اب اس کی برکت سے وہ خواب نظر نہیں آرہے ہیں۔

مسئلہ میں ایک بار پھر آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ ہم تقریباً ۵ سال سے اپنی بہن کی شادی کے لئے پریشان ہیں۔ رشتے آتے ہیں پسند بھی کرلیتے ہیں۔ مگر پھر کچھ جواب نہیں ملتا اور بات ختم ہوجاتی ہے۔ کئی سالوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ ہم تینوں ہی بہن بھائی شادی کے لئے وظیفے بھی پڑھتے ہیں۔ مگر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ والدہ بیمار رہتی ہیں۔ اور والد حیات نہیں ہیں۔ اور ہماری مالی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔

ابھی کچھ دن پہلے ایک صاحب سے میری ملاقات ہوئی اُن سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے بہن کی شادی کے لئے تعویذ دیئے۔ مگر کچھ نہیں ہوا۔ وہ تعویذ بہن نے اب بھی ایک داہنے ہاتھ میں باندھ رکھا ہے اور ایک گلے میں پہن رکھا ہے انہوں نے کہا تھا کہ جب تک رشتہ پکا نہیں ہوتا وہ تعویذ نہ اتارے۔

کچھ دن پہلے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا میں شادی کے لئے ۱۱ دن تک روزانہ ۱۱۰۰ بار "یا مغنی" پڑھنے کے لئے بتایا تھا۔

بہن نے وہ وظیفہ پڑھا۔ اس کے کچھ دن بعد ہمارے یہاں ایک رشتہ آیا تھا بہیں بجنور سے۔ لڑکے کی بہنوں نے میری بہن کو پسند کرلیا اور بہن کا فوٹو مانگا۔ ہم نے فوٹو دے دیا۔ اس لڑکے کی امّی لڑکے کو فوٹو دکھانے کے لئے گئی۔ لیکن اُن لوگوں نے بھی آج تک کوئی جواب نہیں دیا۔

بہن کا نام شبانہ رحمٰن ہے اور والدہ کا نام شکیلا رحمٰن ہے۔ اس کی شادی جلد سے جلد ہوجائے اس کے لئے کوئی نقش طلسماتی دنیا کے قریبی شمارے میں شائع کرنے کی مہربانی کریں۔ آپ کا بڑا احسان ہوگا۔

وہ تعویذ جو اُن صاحب نے دیئے ہیں وہ پہنے رکھیں یا اُتار دیں۔ جن لوگوں نے ہمارے یہاں رشتہ دیا ہے اور جواب ابھی تک نہیں دیا۔ اُس لڑکے کا نام گوہر سلطان ہے۔ کوئی ایسا وظیفہ بتادیں کہ وہی لوگ رشتے کے لئے راضی ہوجائیں۔ یا پھر کہیں اور جلد سے جلد بہن کی شادی ہوجائے۔ آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب اپنی بہن کو تاکید کردیں کہ وہ ہر بدھ کو سورۂ یوسف اور ہر جمعہ کو سورۂ احزاب کی تلاوت کریں۔ اور یاغنی والے وظیفے کو بھی جاری رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ نقش وہ خود اپنے ہاتھ سے بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اور دوسرے تمام تعویذ جو پہلے سے ہاتھ وغیرہ پر بندھے ہوئے ہیں انہیں اُتار دیں۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر کوئی مناسب پیغام موصول ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل

اس نقش کو آتشی چال سے پُر کریں۔ آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بہتر تو یہی ہے کہ اچھے رشتے کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑدیں لیکن اگر کسی مخصوص نوجوان سے رشتہ کرنا مقصود ہو تو اس کے لئے آتشی چال سے اس نقش کو لکھ کر کسی پتھر کے نیچے، گھر میں یا گھر سے باہر دبادیں۔ اس تعویذ کو بھی ہرے کپڑے ہی میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۶۰	۶۴	۵۰
۶۳	۵۱	۵۶	۶۱
۵۲	۶۶	۵۸	۵۵
۵۹	۵۴	۵۳	۶۵

برائے شادی شبانہ بنت شکیلہ مع السلطان

پاؤں کا زخم

سوال از: ریحانہ بانو ــــــ ممبئی

آپ نے اگست کے شمارے میں ص۴۲ پر آپ نے میرے شوہر کے پیر کے زخم کے متعلق جو عمل بتایا تھا جو کہ اکیس روز کا تھا میں نے برابر اکیس روز بلاناغہ وہ عمل کیا۔ دورانِ عمل ان کو جو تکلیف تھی وہ ختم ہوگئی تھی۔ نہ سوجن چڑھتی تھی اور نہ ہی زخم میں تکلیف ہوئی۔ لیکن عمل کے پورا ہونے کے ایک دن بعد سے وہی تکلیف دوبارہ شروع ہوگئی ہے۔ وہی پیر میں زخم بننا اور سوجن چڑھنا۔ لیکن اب تو ان کے دونوں پیروں میں سوجن چڑھنے لگی ہے۔ اس عمل سے میرے شوہر کو صرف اتنا فائدہ ہوا ہے کہ زخم میں اُن کے مواد نہیں پڑا ہے۔ لیکن وہی تکلیف دوبارہ شروع ہوگئی ہے صرف مواد کو چھوڑ کر۔

آپ نے شمارے میں لکھا تھا کہ ہم سے دوبارہ رابطہ قائم کرنا۔ اگر عمل سے فائدہ نہ ہو تو محترم میں آپ سے بڑی منت کرتی ہوں کہ آپ کوئی دوسرا عمل بتائیں جو کہ مجھے کرنے میں آسانی پڑے۔ (جو کہ آپ جانتے ہیں) اور فائدہ مند بھی رہے۔ مجھے آپ کے جواب کا بڑی بے صبری سے انتظار رہے گا۔

امّید ہے کہ میرے اس خط کا جواب کسی قریبی آنے والے شمارے میں دیں گے تو عین نوازش ہوگی۔

جواب آپ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح و شام پانی پر دم کرکے اپنے شوہر کو پلائیں۔ اور ان کے پیروں پر روزانہ یہی عمل کرکے دم بھی کریں۔ اس مرتبہ یہ عمل آپ لگاتار ۴۵ دن تک کریں۔ انشاء اللہ آپ کے شوہر کا زخم مندمل ہوجائیگا۔

اور مواد وغیرہ سے بھی نجات مل جائے گی۔
اس عمل کو آپ اُس زمانہ میں بھی کرسکتی ہیں جب عورتیں نماز نہیں پڑھتیں۔ اور اس عمل کے لئے وضو کی بھی شرط نہیں ہے۔

عمل اور ترکِ نماز

سوال از: (ایضاً)
محترم میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پانچوں وقت کا نمازی نہ ہو۔ لیکن اگر وہ کوئی عمل کرنا چاہے جس کی زکوٰۃ ادا کردے تو کیا وہ عمل کارگر ثابت ہوگا۔ اس کے لئے، اور اگر وہ عمل کے کامیاب ہوجانے کے بعد نماز کی پابندی نہ کرے تو عمل کا اثر اس کے پاس رہے گا یا نہیں۔
برائے مہربانی اس سوال کے متعلق اپنا مفید مشورہ دیں۔

جواب عمل اپنی جگہ اور نماز اپنی جگہ۔ عمل کی کامیابی کا تعلق نماز سے جڑا ہوا نہیں ہے۔ لیکن ایک مسلمان کو خواہ وہ عامل ہو یا نہ ہو نماز کی پابندی کرنی چاہئے۔ جو مسلمان نماز نہیں پڑھتے وہ سرحدِ کفر کے قریب قریب پہنچ جاتے ہیں عاملین کو دوسرے لوگوں کے مقابلے میں نماز کا زیادہ پابند ہونا چاہئے۔ تب تو ان کی زبان وقلم میں تاثیر پیدا ہوگی۔ جو عاملین شفا دینے والی اور حاجات پوری کرنے والی ذات کی یاد سے غافل ہوں اُن عاملین کا اعتبار ہی کیا ہوگا۔ اس لئے نماز پنج گانہ کی عادت بہرصورت ضروری ہے۔ نماز سے جان چرانا اچھے مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔

جسمانی امراض

سوال از: شبانہ پروین ——— احمد آباد۔
جناب عامل صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
گزارش یہ ہے کہ آپ کے طلسماتی دنیا رسالے کی جتنی بھی لفظوں میں تعریف کی جائے وہ بھی کم ہے۔ ہم خداوند قدوس کی اس نوازش وعنایات پر سجدۂ شکر ادا کرتے ہوئے دل کی گہرائیو سے یہ دعائیں کرتے ہیں کہ وہ اس رسالے کو ازحد ترقیات سے نوازے۔ (آمین)
میں اپنے حالات کے بارے میں پہلے بھی کئی تحریریں پیش کرچکی ہوں۔ لیکن خدا بہتر جانے وہ آپ کے پاس پہنچی یا نہیں میں اسوجہ سے ناامید ہوکر بیٹھ گئی تھی۔ پھر پریشانی اور امید کے ساتھ لکھ رہی ہوں۔ خدا تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ یہ تحریر آپ تک پہنچ جائے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میری مایوسی اور پریشانی دور کریں گے۔
میرا مسئلہ اور پریشانی یہ ہے کہ میں نزلہ زکام کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ میری عمر سولہ سال کی ہے۔ مجھے پانچ چھ سال سے نزلے کی بیماری ہے۔ ہمیشہ نزلہ رہتا ہے۔ میں بس ہفتے میں ایک دن ٹھیک رہتی ہوں۔ چھ دن نزلہ زکام رہتا ہے۔ بہت بُری حالت ہوجاتی ہے۔ میں بیان نہیں کرسکتی۔ چھینکے آتی رہتی ہیں اور ناک سے پانی جاتا رہتا ہے۔ چہرے پر بھی ہلکی سی سوجن آجاتی ہے۔ صحت بھی خراب ہوگئی ہے۔ نزلے میں میری آواز بھی خراب گھٹی ہوئی بھاری ہوگئی ہے۔ جس سے میں بہت پریشان ہوں۔ میری بہت خواہش تھی کہ میں اچھی طرح بولوں۔ صاف صاف لیکن یہ میری آرزو ہی بن کر رہ گئی۔ اس لئے میں دنیا سے بیزار سا ہوگئی ہوں کسی محفل یا فنکشن میں جانے سے کتراتی ہوں۔ بہت علاج کرائے۔ ڈاکٹروں کا، حکیم کے، ہومیو پیتھک کے پرہیز بھی بہت کیا۔ مگر عارضی طور پر تو ٹھیک ہوجاتا ہے مستقل نہیں ہوتا۔ میں کیا کروں بہت پریشان ہوں۔
براہ کرم آپ ہی میری مدد کریئے۔ آپ دنیا بھر کی اللہ کی توفیق سے مدد کرتے ہیں۔ ان سے دعائیں لیتے ہیں میری بھی پریشانی دور کردیجئے۔ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتی ہوں۔ چاہے نزلے زکام میں کتنی بھی بُری حالت ہو اور اپنے خدا سے دعائیں کرتی ہوں۔ لیکن کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ آپ مہربانی کرکے کوئی علاج عمل بتلایئے اور آواز صاف اچھی ہونے کا بھی۔ میں زندگی بھر آپ کا احسان نہیں بھولوں گی۔ اس تحریر میں جو غلطی ہو معافی چاہتی ہوں۔

جواب روزانہ ۲۶۰ مرتبہ "یَا قَابِضُ" پڑھ کر پانی پر دم کرکے پیا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک کریں۔ اس کے بعد روزانہ یَا قَابِضُ کی ایک تسبیح صبح وشام پڑھ لیا کریں۔ اس کے علاوہ بسم اللہ کا نقش حرفی اپنے ہاتھوں سے بنائیں اور اس کے پیچھے بسم اللہ کا نقش عددی لکھیں۔ پھر اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ آپ کو تمام جسمانی امراض سے نجات مل جائے گی۔

بسم اللہ کا نقش حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

ان نقوش کی اجازت آپ کو آپ کی ذات کے لئے دیجا رہی ہے۔ کسی اور کیلئے آپ یہ نقش تیار نہ کریں۔ اور اگر آپ کے علاقے میں کوئی عامل ہو تو بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے لئے یہ نقش اس عامل سے تیار کرالیں۔ اور اُسے کچھ ہدیہ دے دیں۔ انشاء اللہ اس نقش کے گلے میں پڑے رہنے سے آپ بیشمار فوائد محسوس کریں گی۔

قرض کا بوجھ اور آمدنی کی کمی کا مسئلہ

سوال از: ڈاکٹر فہیم الدین سیفی۔

میں روزگار کی طرف سے کافی پریشانی میں ہوں۔ میں پیشے سے ڈاکٹر ہوں اور میں نے قریب تین سال پہلے میڈیکل اسٹور کھولا تھا جس میں تقریباً میں نے سبھی پیسہ ادھار کا ہی لگایا تھا۔ اور جسے میں تقریباً ادا بھی کر چکا ہوں۔ بس تھوڑے سے ہی روپے باقی مجھ پر ادھار رہ گئے ہیں۔ لیکن اب تھوڑے سے بھی پیسے اُترنے میں نہیں آرہے۔ اور قرض بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اب سے قریب ۱۰ سال پہلے میں پاکستان گیا تھا۔ وہاں میں نے ایک رسالے میں پڑھا تھا کہ سورۂ واقعہ کو فجر کے بعد پڑھنے سے رزق کی تنگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کام خوب ملتا ہے سورۂ واقعہ کو تب سے ہی فجر کے بعد سے پڑھتا آرہا ہوں۔

اب سے قریب تین مہینے پہلے میں باغپت کے پاس ایک رشتہ داری میں گیا تھا۔ وہاں مجھے آپ کے یہ دو رسالے طلسماتی دنیا ۲۰۱۱ء کے اکتوبر اور نومبر کے ملے۔ مجھے یہ رسالہ دینے والے نے حضرت تمیم انصاری کا قصہ پڑھنے کے لئے دیا تھا۔ اور جب میں نے یہ رسالہ پڑھا تو مجھے یہ بہت ہی پسند آیا۔ اور میں یہ دونوں رسالے اُن سے ادھار لے آیا۔ اور اس کے نومبر کے رسالہ میں صفحہ پر عجیب وغریب فارمولے جو لکھے ہیں۔ براہِ کرم بتائیں انہیں کرنے سے شرک تو نہیں ہوگا۔

نومبر کے رسالے میں ہی صفحہ ۱۳ پر الرزاق کا نقش لکھ کر بازو میں باندھنے کے لئے لکھا ہے اور عشاء کی نماز کے بعد ۳ مرتبہ روزانہ پڑھنے کے لئے لکھا ہے۔

میں نے ۲؍ستمبر کو یارزاق کے دو چلے پورے کر لئے اور تعویذ بھی باندھ رکھا ہے اور اسی دن سورۂ یٰسین کے بھی دو چلے پورے کئے ہیں۔ سورۂ یٰسین میں نے صبح فجر کی نماز کے بعد پہلے اور بعد میں ۱۱،۱۱ بار درود شریف اور سورۂ یٰسین کی ۱۲ آیت کے پہلی مبین تک پڑھ کر سات بار مبین پڑھ کر پھر شروع سے پڑھ کر، ۱۷ آیت ۲۲ آیت، ۴۷ آیت۔ ۶۰ آیت۔ ۶۹ آیت۔ ۷۷ آیت سے سات بار مبین پڑھ کر ہر بار شروع سے پڑھ کر پورا کیا۔ لیکن دو چلے کے بعد میں نے اب بند کر دیا ہے اب صرف سورۂ یٰسین ایک بار، سورۂ رحمٰن ایک بار، سورۂ واقعہ ایک بار، سورۂ ملک ایک بار اور دعائے جمیلہ ایک بار روزانہ پڑھتا ہوں۔

اب میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔ آپ مجھے کوئی وظیفہ ایسا بتائیں جسے میں روزانہ پڑھتا رہوں۔ اور میرا روزگار اچھا چلنے لگے اور قرضہ بھی اُتر جائے اور گھر میں خوشحالی بھی آئے۔

نومبر کے رسالے میں صفحہ ۱۵ پر اپنے نام کے اسم اعظم کے بارے میں بھی آپ نے جو ترکیب دی ہے اس کے حساب سے میرے فہیم الدین کے میری سمجھ سے (۲۳۰) عدد ہوتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہیں اور اپنے حروف مستوی۔ دلیلی اور سِرّی معلوم کرنے سے میرے حساب سے ۹۴ عدد آیا۔ جس کا اسم اعظم یا عزیز آیا ہے کیا یہ بھی ٹھیک ہے۔ اگر ٹھیک ہیں تو برائے کرم مجھے کوئی بھی عمل قرآنی دعا مانگنے کا طریقہ بتائیں جس سے میرے روزگار کی پریشانی ختم ہو جائے۔ اور میرے قرض سے بھی خلاصی ہو جائے۔ عین نوازش ہوگی۔ میں نے اب سے پہلے ایسا کوئی خط کسی کے لئے بھی نہیں لکھا ہے۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔

طلسماتی دنیا کے یہ دو رسالے میں نے اور میرے گھر کے افراد اور دوستوں میں سے جس نے پڑھے ہیں۔ ہمیں بہت پسند آئے ہیں۔ آپ سے التجا ہے کہ غازی آباد میں یا دلی میں

آپ کا رسالہ ملتا ہو تو ہمیں وہاں کا پتہ ضرور دیں۔
عین نوازش ہوگی۔

جواب نماز فجر کے بعد روزانہ ایک مرتبہ سورۂ مزمل اور ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ لیجئے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ سورۂ واقعہ کو مغرب کے بعد پڑھا کریں۔ اور عشاء کی نماز کے بعد اپنے ــــ اسم اعظم کی تکرار ۹۲ مرتبہ کریں۔

آپ نے حرفِ مستوی اور حرف دلیلی اور سری کا سہارا لے کر "یا عزیزہ" اسم اعظم نکالا ہے جو درست نہیں ہے۔ آپ کا حرفِ مستوی ف ہے۔ اور آپ کا حرفِ دلیلی اور سری ق ہے۔ اس حساب سے آپ کے اعداد ۹۲ برآمد ہوتے ہیں۔ اور چوں کہ ۹۲ عدد کا کوئی اسمِ الٰہی نہیں ہے۔ اس لئے دو اسم الٰہی ملا کر وظیفہ پڑھنا ہوگا۔ گویا کہ آپ کا اسم اعظم دو اسم الٰہی پر مشتمل ہے۔

"یا باسِطُ یَا وَدُوْدُ" ان دونوں ناموں کے مجموعی اعداد ۹۲ ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۹۲ مرتبہ یا باسِطُ یَا وَدُوْدُ" پڑھا کریں۔

آپ نے طلسماتی دنیا میں چھپے ہوئے عجیب و غریب فارمولہ کا ذکر کرتے ہوئے پوچھا ہے کہ ان کے کرنے میں کوئی شرک تو نہیں ہے تو ہمیشہ کے لئے آپ یہ بات نوٹ کرلیں کہ طلسماتی دنیا میں کوئی بھی عمل ایسا شائع نہیں کیا جاتا۔ جو اللہ کے بندوں کے لئے گمراہ کن ثابت ہو۔ ہم جو اعمال دیتے ہیں ان اعمال کے ذریعہ بندوں کا تعلق اللہ سے قائم ہوتا ہے اور اگر تعلق پہلے سے قائم ہو تو ان اعمال کے ذریعہ بندوں کا تعلق اللہ سے مضبوط ہوتا ہے۔ جب کہ شرک میں بندوں کا تعلق اللہ سے ٹوٹ جاتا ہے۔

آپ طلسماتی دنیا کے فارمولوں پر بے خوف و جھجک عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کا ایمان بھی مضبوط ہوگا۔ اور آپ کی روحانیت میں روح پڑ جائے گی۔

قرض کی ادائیگی کے لئے عصر کی نماز کے بعد اس دعا کو ایک مرتبہ روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔

ایک مرتبہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بہت غمزدہ انسان ہوں اور بہت زیادہ مقروض بھی ہوں۔ آپ مجھے ایسی کوئی دعا بتادیں کہ جس کی پابندی سے مجھے درد و غم سے نجات مل جائے۔ اور میرا قرض بھی ادا ہو جائے صحابی کی بات سن کر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ دعا انہیں یاد کرادی۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے۔

اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری۔ معذوری اور کمزوری سے۔ اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری بخل اور تنگ دلی سے۔ اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری قرض کے غلبے سے اور لوگوں کی بے مروتی سے۔

اُن صحابی نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ فرمایا تھا کہ میں نے چند دن اس دعا کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے درد و غم اور تکالیف و مشکلات سے نجات عطا کی۔ اور قرض کی لعنت سے بھی مجھے چھٹکارا حاصل ہو گیا۔ آپ بھی اس دعا کو پابندی کے ساتھ بعد نمازِ عصر ایک مرتبہ اور بعد نمازِ جمعہ تین مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ کوئی وقت متعین کر کے آپ روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یا سَلامُ" بھی پڑھا کریں۔ اور چلتے پھرتے بلاتعداد درودِ ابراہیم کی کثرت رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو مشکلات سے نجات ملے گی۔ اور قرض کی ادائیگی کے بھی راستے کھلیں گے۔

طلسماتی دنیا ایک رسالہ نہیں بلکہ یہ ایک روحانی تحریک ہے۔ اسمیں دلچسپی لیں۔ اور اس کا مطالعہ پابندی کے ساتھ کریں۔ اس کے مطالعے سے آپ کی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور آپ کے وجدان میں نکھار پیدا ہوگا۔ اور روح میں اخلاص و مروت کی کلیاں کھل اٹھیں گی۔

کچھ فنی معلومات

سوال از: احمد ابراہیم ـــــــ پٹنہ

مکرمی! سلام مسنون۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ میں "طلسماتی دنیا" کا قاری ہوں۔ مگر ان میں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو میرے دائرۂ فہم سے باہر ہوتی ہیں۔ مثلاً نقوش کی چالیں۔ نقوش کی اقسام۔ آبی، آتشی، بادی وغیرہ نقوش بنانے کی ترکیب۔ مثلاً "معوّذ" کا نقش عددی بنانا ہو تو کس طرح بنایا جائے گا۔ حالاں کہ اس کا کل عدد ۳۳۶ ہوتا ہے۔ اب اس کل میزان ۳۳۶ کو کل سولہ خانوں میں پُر کرنے کا طریقہ کیا ہے۔؟ اور ساعت کا تعین کس طرح پہچان سکتے ہیں۔ دیگر اینکہ "طلسماتی دنیا" میں چھپنے والے عملیات و تعویذات سے ہم دوسرے حضرات کا علاج کر سکتے ہیں یا نہیں۔؟ کیا ہر نقش

لکھتے یا استعمال کرتے وقت باقاعدہ اجازت حاصل کرنی پڑے گی؟ یا اذنِ عام ہے۔ نیز نقش بناتے وقت چال کی رعایت ملحوظ رکھنی پڑے گی۔؟ یا کیف ما اتفق لکھ سکتے ہیں۔؟ مزید برآں عامل بننے کے لئے اگر آپ سے اجازت لی جائے تو آپ کی اجازت کا دائرہ کہاں تک محدود ہوگا۔ اور اس کے لئے کون کونسی کتب مستند معتبر ہیں۔ براہِ کرم نشان دہی فرمائیں۔ نیز منسم خانۂ عملیات معرضِ اشاعت میں آئی ہے یا نہیں۔؟ اگر شائع ہو چکی ہے تو اس کی کیا قیمت ہے۔؟ تحریر فرمائیں۔ بصورتِ دیگر کس وقت شائع ہوگی؟ تمام مسئولہ تفصیلات کے جواب کا انتظار رہے گا۔

امید ہے کہ آپ تمام سوالات کا تشفی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے۔

جواب انسان کو قدرت خداوندی نے ۴ عناصر سے مرکب کر کے بنایا ہے۔ مٹی، آگ، پانی، ہوا۔ ان چاروں عناصر سے انسان کا خمیر تیار کیا گیا۔ انسان کے اندر مٹی بھی ہے اور انسان کے جسم پر وقتاً فوقتاً جو میل جم جاتا ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس خمیر میں مٹی کی آمیزش ہے۔ بلکہ اصلاً یہ مٹی ہی سے بنایا گیا ہے۔ اس لئے انجام کار اس کے جسم کو مٹی ہی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اس کے جسم میں پانی کی آمیزش بھی ہے۔ روتے وقت اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمنڈ پڑتا ہے جو اس کے اندر سے آنکھوں کے راستے باہر آتا ہے اور یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انسان میں پانی کی بھی آمیزش ہے۔ علاوہ ازیں مختلف بیماریوں کی صورتوں میں کان، ناک اور جسم کے دوسرے حصّوں سے پانی نکلتا ہے جو انسان کی آبی فطرت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ انسان کے جسم میں پانی موجود ہے۔ انسان جب سانس لیتا ہے تو اس کے مُنہ سے ہوا خارج ہوتی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ انسان کے خمیر میں ہوا بھی شامل ہے۔ انسان بخار کی حالت میں خاص طور سے گرم ہو جاتا ہے۔ اور بھی بعض امراض کی صورت میں اس کا بدن تپنے لگتا ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ انسان کے جسم میں آگ کی آمیزش بھی ہے۔ اس کی فطرت سے بھی ان چاروں عناصر کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً کبھی انسان حد سے زیادہ عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب اسکی خاکی فطرت دوسرے عناصر پر غلبہ پا لیتی ہے مٹی کی فطرت میں سرنگوئی ہے۔ مٹی کو اگر آسمان پر بھی اچھالو گے تو وہ زمین پر آگرے گی۔ کیوں کہ سَر ابھارنا مٹی کو پسند نہیں ہے اس لئے جب خاکی عنصر کا غلبہ ہوتا ہے تو انسان میں حد سے زیادہ جھکاؤ اور دبنے کی ادا پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کی فطرت میں جب آتشی عنصر غالب ہوتا ہے تو انسان غیظ وغضب کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس وقت وہ آگ کی طرح سَر اُبھارتا ہے۔ آگ کی فطرت یہ ہے کہ اگر اس کو زمین پر روشن کرو تو یہ آسمان کی طرف لپکتی ہے۔ اور اس کی چنگاریاں اوپر کی طرف اُڑتی ہیں۔ انسان کی فطرت میں چوں کہ آگ کی آمیزش بھی ہے۔ اس لئے اس میں تکبّر اور غرور بھی کبھی کبھی سَر اُبھارتے ہیں۔ اور اکثر یہ انسان سرکشی اور تمرّد کی راہ اس طرح اختیار کر لیتا ہے جس طرح ابلیس نے اختیار کی تھی جو خالصتاً آگ سے بنایا گیا تھا۔

انسان کی فطرت میں پانی کا عنصر بھی موجود ہے۔ اس لئے بسا اوقات وہ پانی پانی بھی ہو جاتا ہے۔ اور جب آبی عنصر اس کی فطرت میں غالب ہو جاتے ہیں تو انسان شرمساری کا اظہار بار بار کرتا ہے ـــــ اسی طرح انسان کی فطرت میں جب ہوا کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ کرتا ہے اور ہوا کی طرح ساری دنیا کے لئے فیض رساں بننے کی کوشش کرتا ہے۔

عاملین نے گہرے تجربات کے بعد انسانی فطرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تعویذوں کی تقسیم چار عناصر کے مطابق کی ہے آتشی، بادی، آبی، خاکی۔ جن لوگوں کی فطرت آتشی ہوتی ہے ان کو آتشی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جن کی فطرت بادی ہو ہے ان کو بادی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ان تعویذوں کی زکوٰۃ کے طریقے بھی خاص اصول کے تحت بنائے گئے ہیں یہ نقش زکوٰۃ آتشی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو آگ میں جلایا جاتا ہے۔ آبی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو پانی میں بہایا جاتا ہے۔ خاکی چال سے جو نقش بنائے جاتے ہیں ان کو زمین میں دبایا جاتا ہے۔ بادی چال سے جو نقش بنا جاتے ہیں ان کو درختوں پر لٹکایا جاتا ہے۔

مربع کے نقوش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۴ نقش چار چالوں سے لکھ کر مذکورہ تفصیل کے مطابق عمل میں لائے جا گویا کہ کل نقش ۱۳۶ روزانہ بنائے جائیں گے۔ ان میں ۳۴ نقش آتشی چال سے ہوں گے اور ان کو آگ میں جلایا جا ۳۴ نقش آبی چال سے ہوں گے۔ ان کو پانی میں ڈالا جائے ۳۴ نقش خاکی ہوں گے ان کو زمین میں دفن کیا جائے گ

۳۴ نقش بادی چال سے ہوں گے ان کو درخت پر لٹکایا جائے گا۔ اور اس سلسلے کو لگاتار ۳۴ دن تک کیا جائے گا۔ اس طرح ان چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد عامل جب کسی بھی چال سے نقش لکھے گا باذن اللہ اس میں خاص اثر ہوگا۔

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

خاکی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

آبی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بادی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۰ وضع کر کے ۴ سے تقسیم کردیں۔ خارج قسمت سے نقش شروع کریں۔ تقسیم برابر ہوجائے تو ایک سے ۱۶ تک نقش بھرتے چلے جائیں۔ تقسیم کے بعد ایک بچے تو ۱۳ ویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کردیں۔ اور اگر تقسیم کے بعد ۳ بچیں تو پانچویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔ اور اگر تقسیم کے بعد ۲ بچیں تو نویں خانے میں ایک کا اضافہ کریں۔ مثلاً مصوّر کے کل اعداد ۳۳۶ ہوتے ہیں اس میں سے ۳۰ وضع کئے تو ۳۰۶ باقی رہے۔ ان کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۳۰۶(۷۶
۲۸
۲۶
۲۴
۲

۴ سے تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے اور خارج قسمت ۷۶ آیا۔ تو نقش ۷۶ سے شروع ہوگا۔ اور نویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کر کے نقش مکمل کیا جائے گا۔ اس طرح یہ نقش آتشی چال سے پُر کیا جارہا ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

ساعت کی تعین کے لئے آپ کو علم نجوم کا مطالعہ کرنا ہوگا اور اس کے لئے روزمرّہ کی ساعتوں کو سمجھنا پڑے گا کہ کونسے دن کونسی ساعت سے دن شروع ہوکر کونسی ساعت پر ختم ہوتا ہے۔ ستارے کل ۷ ہیں۔ اور دن میں ساعتیں ۱۲۔ اور دن رات میں کل ساعتیں ۲۴ ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے نجوم کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اگر ہم اس کی تفصیل آپ کو سمجھائیں گے تو جواب بہت لمبا ہوجائے گا۔

اب رہی اجازت کی بات تو دنیا کا کوئی بھی علم ہو وہ بغیر استاد کے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اگر آپ جوتے پر پالش کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیں گے تو اس کے لئے بھی آپ کو کسی کی رہنمائی حاصل کرنی ہوگی۔ تب آپ کو جوتے پر پالش کرنے کی مہارت حاصل ہوگی۔ جوتے پر صرف برش پھیر دینے کا نام پالش کا نہیں ہے۔

روحانی عملیات کا فن تو ایک عظیم الشان فن ہے۔ اس فن کو بغیر کسی رہنما اور بغیر کسی استاد کے کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ پہلے کسی کی رہنمائی میں اس فن کا مطالعہ کریں۔ اور باقاعدہ الف بے سے مطالعہ شروع کریں۔ اور استاد کی رہنمائی میں مختلف ریاضتوں اور مشقتوں سے گزرنے کے بعد پھر استاد سے اس فنِ عملیات کی

اجازت طلب کریں۔

اب رہے اپنی ذات کیلئے یا اپنے گھر والوں کیلئے تعویذ کرنے کی بات تو اس کو آپ بغیر اجازت اور بغیر سیکھے بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنے کی ٹھانیں تو پہلے باقاعدہ اس فن کا علم حاصل کریں۔ اور کسی معتبر عامل سے اجازت لیں تب اس میدان میں قدم رکھیں۔

اکثر لوگ اپنے گھر میں ہنگامی اور وقتی طور پر کام آنے والی دوائیں رکھتے ہیں اور انہیں بوقت ضرورت خود بھی کھاتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی استعمال کراتے ہیں اور ان سے فائدہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس فائدے سے لوگ خود کو ڈاکٹر نہیں سمجھنے لگتے اور باقاعدہ مطلب اور کلینک کھول کر نہیں بیٹھ جاتے لیکن عملیات کی لائن بے چاری ایسی لائن ہے کہ اس میں اگر کوئی شخص کسی پر کچھ پڑھ کر دم کر دے اور وہ مریض اتفاقاً دم کرنے سے ٹھیک ہو جائے تو دم کرنے والا خود کو عامل سمجھنے لگتا ہے۔ اور تعویذ گنڈے اور جھاڑ پھونک شروع کر دیتا ہے جو سراسر ظلم اور جہل کی علامت ہے۔

اس تفصیل کے بعد یہ سمجھیں کہ اگر آپ طلسماتی دنیا کے نقوش سے ذاتی طور پر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دی جاسکتی جب تک آپ کو مختلف ریاضتوں سے نہ گزارا جائے۔ مختلف ریاضتیں کرانے کے بعد ہی آپ کو اہم عملیات کی مشق کرائی جائے گی اور اس کے بعد آپ کو عمل کی اجازت دی جائے گی۔ تب ہی آپ باضابطہ عامل بن سکیں گے۔

آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ اس فن کی دیگر کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہیں۔ لیکن مشق آہستہ آہستہ کریں اور بتدریج اس راستے پر قدم اٹھائیں عجلت ہرگز ہرگز نہ کریں۔ اور ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی بھی آرزو نہ کریں۔ ورنہ رجعت اور نقصان کا خطرہ رہے گا۔

"صنم خانہ عملیات" کی طباعت میں کچھ وقت لگے گا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر انشاء اللہ مکمل کتاب ثابت ہوگی۔ اور اس کو عاملین کی طرف سے خراج عقیدت موصول ہوگا۔ اس کی طباعت کا انتظار کریں اور دعا کریں کہ اس کتاب کو ہم اپنی آرزو کے مطابق بہتر سے بہتر اور مفید سے مفید تر بنا کر پیش کر سکیں۔

جنات کی ایذا رسانی

سوال از (نام مخفی)۔۔۔۔۔ ٹونک (راجستھان)

آپ کے رسالے طلسماتی دنیا کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ اس سے ہم کو کافی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ دنیاوی پریشانیوں کا قرآنی آیات وظائف کے ذریعے ان کا حل دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے۔ طلسماتی دنیا کو اللہ اسی طرح قائم رکھے اور اس کو زیادہ ترقی ملے۔ (آمین)

میری بھی کچھ پریشانی اور مسائل ہیں جو کہ میں لکھ رہی ہوں۔ اس کا حل کسی قریبی شمارے میں دیں تو بڑی مہربانی ہوگی میرے ساتھ جو واقعات گزرتے ہیں۔ اس کو میں صاف تحریر کر رہی ہوں دن ہو یا رات جب میں سوتی ہوں تو ہلکی نیند اور کچھ ہوش میں میرے پاؤں میں کرنٹ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور سینہ دبتا ہے۔ کوئی ایسا جام کر دیتا ہے کہ نہ ہلا جاتا ہے اور نہ ہی گلے میں سے آواز نکلتی ہے اور گلا گھٹتا ہے۔ سینے میں سوجن آجاتی ہے اور بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ پورے چہرے پر سوجن آجاتی ہے آنکھوں پر سخت سوجن آجاتی ہے۔ کانوں میں سانپ کے بولنے جیسی آواز آتی ہے۔ ایک ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کرنٹ لگتا رہتا ہے۔ بیت الخلا میں جاتے ہی بائیں ہاتھ کی انگلیاں چپک جاتی ہے۔ خواب میں ایک بالشت جتنے کالے سانپ دیکھتے ہیں جو اوپر سے خوب چمکتے ہوئے ہوتے ہیں۔ سارے ایک ہی رنگ وہ سائز میں ہوتے ہیں۔ اس پریشانی کو دیکھتے ہوئے میں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتے وقت آنکھیں بند ہونے لگتیں۔ اور پڑھی نہیں جاتی۔ ہر حالت میں بلا ناغہ تین مہینے تلاوت کی۔ اور بوتل میں پانی پھونک کر پیتی رہی۔

ایک دن خواب میں دیکھا کہ میرے پیٹ میں سے منہ کی راہ سے ۱۱ چمکتے ہوئے سانپ نکلے ہیں۔ اسی دن سے میرا سینہ دبنا بند ہو گیا۔ اور گلا گھٹنا بند ہو گیا۔ سینے کی سوجن اور منہ کی سوجن مٹ گئی۔ لیکن آنکھوں کے آس پاس ہلکی سوجن رہتی ہے۔ اور سیدھی آنکھ پر زیادہ سوجن ہے اور اب حالت یہ ہے کہ کبھی سیدھے پاؤں میں کرنٹ لگ رہا ہے تو کبھی بائیں پاؤں میں کرنٹ لگ رہا ہے۔ اب ایسا لگتا ہے پورے شریر میں

کیڑے چل رہے ہیں، جیسے چیونٹا چل رہا ہو۔ جب دیکھتی ہوں تو کوئی بھی کیڑا نہیں ہوتا۔ میں کپڑے جھڑاتی پریشان ہوجاتی ہوں۔ کبھی ٹانگ میں چلتا ہے کبھی ہاتھ میں کبھی ناک میں، کبھی کان میں، کبھی گالوں پر سناٹا لگتا ہے۔ جب غیر مسلم تہوار آتے ہیں۔ تو زیادہ زور ہوجاتا ہے۔ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں ہماری حق حلال کی روزی ہے۔ حرام روزی سے پرہیز کرتی ہوں صبح فجر میں سنت اور فرضوں کے درمیان ۴۱ کی تعداد میں سورۂ فاتحہ پڑھتی ہوں۔ نماز کے بعد ایک بار سورۂ یسین اور ۱۱ مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھتی ہوں۔ عصر کی نماز کے بعد ۱۲۸ مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ ۔ پڑھتی ہوں عشاء میں ۱۳۱ مرتبہ یَا سَلَامُ اور ۳۶۰ مرتبہ یَا مَجِیْدُ اور درودِ مقدس پڑھتی ہوں۔ تہجد میں ۲۰۰ مرتبہ آیت کریمہ پڑھتی ہوں۔ پہلے نماز اور بعد کو عمل پڑھتی ہوں۔ سورۂ بقرہ پڑھنے میں پاؤں میں کرنٹ لگتا ہے۔

شادی کے لئے میں بدھ کو سورۂ یوسف، عصر کی نماز کے بعد اور جمعہ کو سورۂ احزاب پڑھتی ہوں۔ فجر کی نماز کے بعد "یا لطیفُ" ۱۲۹۰ مرتبہ ۲۱ دن پڑھ چکی ہوں ــــ اب ۲۱ دن اور پڑھنا ہے۔ عصر کی نماز کے بعد "یَا فَتَّاحُ" ۱۱۵۶ مرتبہ اور عشاء میں "یَا مُغْنِیُ" ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھتی ہوں۔ جب سورۂ یوسف پڑھتی ہوں تو سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور "یا فتاح" پڑھتی ہوں تو کرنٹ لگتا ہے اور سر بھی بھاری ہوجاتا ہے۔

دیوبند سے جو لاکٹ منگوایا تھا وہ بھی پہن رکھا ہے امید ہے آپ میری رہنمائی فرمائیں گے اور اس کا حل رسالے میں ارسال کریں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب آپ اور آپ کا گھر جنات کے اثرات کا شکار ہے۔ سورۂ بقرہ کے عمل سے آپ کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوا ہوگا اب آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نامۂ مبارک اپنے گھر میں آویزاں کرلیں۔ اس نامۂ مبارک کے آویزاں ہونے کے بعد انشاء اللہ جنات آپ کے گھر سے رفو چکر ہوجائیں گے اور ان کی ایذا رسانی سے آپ کو نجات مل جائے گی۔

نامۂ مبارک یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھٰذا کِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رسولِ ربِّ العالمین الیٰ مَنْ یَطْرُقُ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَّلَا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ اَمَّا بعدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سِعَةً فَاِنْ کُنْتَ عَاشِقًا مولعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا فھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَرُسُلُنَا یَکْتُبُوْنَ مَا کُنْتُمْ تَمْکُرُوْنَ اترکوا صاحب کتابی ھٰذا وَانطلقوا علٰی عبدة الاصنام والیٰ مَنْ یَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ حٰمٓ حٰمٓ تفرق اَعْدَاءُ اللّٰہِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اس نامۂ مبارک کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی رات کو غسل کرکے ۱۲ رکعات نفل بہ نیت تہجد پڑھیں۔ اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ وَالْاَصْغَرِ وَالْاَکْبَرِ صَاحِبِ الْکَوْثَرِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اس کے بعد ۱۳۱ مرتبہ نامۂ مبارک کی تلاوت کریں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد اس کو اپنے قلم سے لکھ کر اپنے گھر کے اندر آویزاں کردیں۔ انشاء اللہ جنات فوراً آپ کے مکان سے چلے جائیں گے اور آپ کو انکی کارستانیوں سے نجات مل جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اصحاب کہف کے نام لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اور گھر کے دوسرے افراد کے گلے میں بھی ڈلوادیں اس سے بھی آپ کی اور آپ کے اہل خانہ کی حفاظت ہوگی۔

اس طرح لکھ کر تعویذ بنائیں۔

الھی بحرمۃ یملیخا۔ مکسلمینا۔ کشفوطط اذرفطیونس
کشافطیونس۔ تبیونس یوانس بوس وکلبھم قطمیر
وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ
لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اس نقش کے علاوہ آپ ۱۳۱ مرتبہ "یا سلامُ" پڑھ کر پانی پر دم کرکے روزانہ خود بھی پیا کریں اور اپنے تمام افراد خانہ کو بھی پلایا کریں۔ انشاء اللہ آپکو ان تمام تکالیف اور کیفیات سے نجات مل جائے گی جن کا ذکر آپ نے اپنے خط میں کیا ہے۔

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو جنات کی ریشہ دوانیوں سے نجات عطا کرے اور ہر طرح سے آپ کی اور آپ کے گھر کی حفاظت فرمائے۔

اپنے گھر کو پاک صاف رکھنے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اور روزانہ اگربتی بھی ضرور جلائیں۔

موذی مرض کا علاج

سوال از: محمد اقبال ——— مدھوپور
جولائی کے شمارے میں علاج بالقرآن کے تحت آپ نے لکھا ہے کہ موذی مرض سے بچاؤ کے لئے سورۂ نحل کی ۶۸ ویں اور ۶۹ ویں آیت ۱۳۶ مرتبہ خالص شہد پر پڑھ کر دم کر کے چاٹنا ہے۔ یہ عمل کتنے دنوں تک کرنا ہے۔؟

جواب عمل تو ایک ہی دن کا ہے البتہ دم کیا ہوا شہد لگاتار ۴۰ دن تک چاٹیں۔ بہتر ہوگا کہ اس شہد کو مریض دن میں دو مرتبہ چاٹے۔ اور چاٹنے کا وقت تقریباً مقرر ہو۔ مثلاً روزانہ صبح کو اور رات کو سوتے وقت یا کسی اور وقت سہی لیکن ایسا نہ کریں کہ کبھی صبح کو چاٹ لیا کبھی دوپہر کو۔ اگر وقت متعین نہیں ہوگا تو افادیت میں کمی آجائے گی۔

آسیبی اثرات کا علاج

سوال از: (ایضاً)
اگست کے شمارے میں "روحانی ڈاک" کے تحت آپ نے لکھا ہے آسیبی اثرات کے ہیر پھیر میں نقش اور دیگر عمل کے علاوہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کر کے ایک بوتل پانی پر دم کرنا ہے۔ سورۃ تو کافی لمبی ہے۔ پوری سورۃ کو پڑھنا لازمی ہے یا اس کا کچھ حصہ۔؟ اگر کچھ حصہ ہی پڑھنے سے کام چلے گا تب وہ کونسا حصہ ہے؟

جواب اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سورۂ بقرہ قرآن حکیم کی دوسری سورتوں کے مقابلے میں سب سے طویل سورۃ ہے۔ اور اگر غیر حافظ اس کی تلاوت کرے گا تو تقریباً ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ جب کہ حافظ اس کو نصف گھنٹے میں پڑھ لے گا۔ لیکن کسی بھی بڑی مصیبت سے نجات پانے کیلئے ایک گھنٹے کا وقت نکالنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آسیبی اثرات بہت بڑی آفت ہوتے ہیں۔ ان سے نجات پانے کے لئے اگر روزانہ بھی ایک گھنٹہ نکال لیا جائے تو بھی کوئی زحمت کی بات نہیں ہے۔
انسان اپنے بڑے امراض سے نمٹنے کے لئے ہفتوں اور مہینوں ہوسپٹل میں بھی تو داخل ہوتا ہے۔ پھر بھی بعض اوقات اسے صحت نصیب نہیں ہوتی۔ صرف ایک گھنٹہ سورۂ بقرہ پڑھنے میں کیا پریشانی ہے۔ جبکہ یہ بھی مسلّم ہے کہ آسیبی اثرات سے چھٹکارا پانے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں۔
براہ مہربانی اس میں مزید آسانی کی فکر نہ کریں۔ بلکہ پوری سورۂ بقرہ ہی کی تلاوت کر کے شہد پر دم کریں۔ اور مریض کو چالیس دن تک چٹائیں۔

آیت قرآن کی زکوٰۃ اور عملیات کا ذوق

سوال از: ایوب خان پٹھان ——— بیجاپور۔
آپ کا ماہنامہ رسالہ طلسماتی دنیا جولائی کے مہینے میں پہلی مرتبہ اچانک ہاتھ لگا جب اس کا مطالعہ کیا تو بہت ہی اچھا لگا کوئی بھی مسلک کی تنقید نہ کرتے ہوئے جو آپ نے خلق خدا کی خدمت میں خالص اللہ کے واسطے جو آپ رسالہ شائع کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جب تک چاند سورج رہے گا تب تک اسکو قائم رکھے اور اس کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور آپ کے علم میں مزید اضافہ ہو۔ آمین ثم آمین۔
اس میں جو روحانی ڈاک کا سلسلہ ہے۔ جن حضرات کیلئے آپ نے جو عمل بتائے ہیں۔ کیا انہیں لوگوں کے واسطے اجازت ہوتی ہے یا عام لوگوں کو بھی۔
اب رہا دوسرا سوال۔ برائے عداوت جو نقش ہیں یا وظیفے ہیں شائع کیجئے۔ اور جو برائے عداوت والی آیت قرآنی جو وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرتے ہیں۔
برائے کرم مہربانی فرما کر جلدی سے بتائیں۔ ڈاک کے ذریعے اور اپنے رسالے میں شائع کیجئے۔ ایسے تو میں ایک لیب ٹیکنیشن ——— (labtechnision) جو خون، پیشاب وغیرہ چیک کرتے ہیں لیکن عملیات میں شوق رکھتا ہوں۔ یہ محض میرے لئے بھی اور جو کوئی بھی اللہ کا بندہ پریشان حال ہو تو محض اللہ کے واسطے میں بھی خدمت کروں۔ ویسے تو میرے والد صاحب ڈاکٹر ہیں اللہ کا فضل ہے سب کچھ ٹھیک ہے۔
آخر میں آپ سے گزارش کرتا ہوں میرے پیشے میں اور میرے والد صاحب کے پیشے میں ترقی کی دعا چاہتا ہوں۔ اگر اسمیں غلطی ہو تو معافی کا طلب گار ہوں۔ کیوں کہ یہ پہلا خط ہے انشاء اللہ آپ سے ضرور روبرو ملاقات کروں گا۔ جلدی سے اس سوالات کے جوابات اگلے مہینے میں ہی شائع کر دیجئے گا۔

جواب قرآن حکیم کی ہر آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو جس کی زکوٰۃ ادا کرنا مطلوب ہے ۱۲۵ مرتبہ روزانہ

چالیس دن تک بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں۔ اگر روزانہ اتنی تعداد میں پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر تعداد گھٹا کر دنوں کی تعداد بڑھالیں۔ یعنی ۵۰۴۰ مرتبہ روزانہ ۱۲۰ دن تک پڑھیں۔ اس کے بعد اس آیت کو عملیات کے لئے استعمال میں لائیں ـــــ تو انشاء اللہ باذن اللہ خاص تاثیر پیدا ہوگی۔

آپ کو جو عملیات کا ذوق ہے وہ کوئی برا ذوق نہیں ۔ اور آپ جو خدمتِ خلق کا جذبہ رکھتے ہیں وہ بھی اچھا قابلِ آفرین جذبہ ہے۔ لیکن کسی بھی چیز کا ذوق ایک الگ مسئلہ ہے اور اس کے لئے ممکنہ جدوجہد کرنا دوسری بات ہے ۔ اور یہ دوسری بات بے حد ضروری ہے۔ اور ممکنہ جدوجہد ہی انسان کے خلوص اور اس کی لگن کا اندازہ ہوتا ہے ۔ آپ یہ چاہتے ہیں اللہ کے پریشان بندوں کی خدمت عملیات کی لائن سے کریں تو یہ چاہت اور یہ آرزو قابلِ قدر بھی ہے ۔ اور قابلِ احترام بھی۔ لیکن اس چاہت اور آرزو کو پورا کرنے کے لئے اگر آپ ممکنہ جدوجہد نہیں کریں گے تو صرف چاہت اور آرزو سے کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے ۔ آپ عملیات کی لائن میں باقاعدہ قدم رکھیں ۔ اور روحانی عملیات کی کتابوں کا سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کریں۔ طلسماتی دنیا کو بھی پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں ۔ اس کے مطالعے سے بھی آپ کو عملیات کی اہم معلومات کا علم حاصل ہوتا رہے گا۔

بعض لوگوں کو یہ خوش گمانی ہوتی ہے کہ جب ہم کچھ فیس وغیرہ وصول نہیں کرتے تو پھر ہم غلط سلط جو کچھ بھی کریں گے وہ سب ثواب ہی کا کام ہے ۔ یہ سوچ اور خوش گمانی قطعاً غلط اور گمراہ کن ہے ۔ آپ باقاعدہ لوگوں سے ہدیہ لے کر کام کر سکتے ہیں۔ ہدیہ لینا گناہ نہیں ہے۔ البتہ نہ جانتے ہوئے کچھ کرنا خواہ خلوص کے ساتھ کیا جارہا ہو غلط بات ہے ۔ اور آخرت میں بھی یہ بات قابلِ گرفت ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ کچھ وصول نہ کرنے کی صورت میں علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے تو اس نقطۂ نظر سے تو ڈاکٹری اور طب کی تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری نہیں رہتا۔ اگر مفت علاج کرنے کی نیت سے کوئی ہسپتال کھول کر بیٹھ جائے اور اس کو کارِ ثواب سمجھنے لگے تو ظاہر ہے اسے خدمت کا نہیں حماقت ہی کا نام دیا جائے گا۔ لیکن عملیات کی لائن میں ایسے بہت سارے لوگ ہماری دنیا میں موجود ہیں جو کچھ نہ سیکھ کر اور کچھ نہ جانتے ہوئے تعویذ گنڈے الٹی ٹپ صرف یہ سوچ کر کر رہے ہیں کہ وہ جب لوگوں کے مسائل حل کر رہے ہیں تو سب خدمت ہی خدمت ہے۔

ہم آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ خدمتِ خلق کی آرزو کو معتبر بنانے کے لئے آپ عملیات کی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ آیئے۔ اور منزلِ علم و عمل کی طرف قدم بہ قدم چلئے۔ اس کے بعد پھر خدمتِ خلق کے لئے اقدامات کیجئے۔

آپ نے عملیات کی شروعات کے لئے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جو عداوت کے لئے پڑھی جاتی ہے ۔ اگر آپ عداوت کے بجائے محبت کے اس لائن کی شروعات کرتے تو بہتر ہوتا۔ آپ کی فرمائش کے مطابق دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے والد کو معاشی طور پر ترقیاں عطا کرے۔ اور دین و دنیا کے معاملات میں خیر و برکت سے سرفراز کرے۔ (آمین)

اعتراف اور الجھن

سوال از: شفیق الرحمٰن قاسمی ـــــ دودھارا سنت کبیر نگر۔

عرض یہ ہے کہ میں تقریباً دو سال سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ مصیبتیں تو بہت آئی ہیں ۔ اور آتی رہتی ہیں ـــــ لیکن طلسماتی دنیا سے کچھ باتوں پر عمل پیرا ہونے سے اللہ رب العزت نے نقصان سے بچایا ہے اور مجھے امید ہے کہ ایک دن یہ تمام تکلیفیں دور ہو جائیں گی انشاء اللہ آمین ثم آمین۔

ویسے میرے اپنے خیال سے تو وہ تمام باتیں طلسماتی دنیا میں ہوتی ہیں جو ہر وقت چاہے بیماری ہو، نظر بد ہو، قرض دار یا قرض وصولیابی ہو، نوکری نہ ملنے سے پریشان ہو، اولاد نہ ہوتی ہو وغیرہ وغیرہ۔ آسان قرآن کی آیات اور اسماء حسنیٰ سے علاج بتلائے گئے ہیں۔ اگر ہم لوگ عمل کریں تو کیا نہیں ہوتا۔

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

لیکن آج کا مسلمان اتنا سست، کاہل ہو گیا ہے کہ ٹی وی اور کیبل دیکھ کر اور گندے فحش رسالے پڑھ کر جب مصیبت آتی ہے تو خدا یاد آتا ہے۔ پھر نسخہ کسی باوا کے یہاں یا غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کروالیا جب کہ ۔ میرے خیال سے تو غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کروانا مطلقاً ناجائز ہے اور آئے دن پیپروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان یہاں تک گر گیا ہے کہ مندروں میں

بھی جانے سے نہیں ڈرتے۔ خدایا ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین ثم آمین۔ اور خاص کر طلسماتی دنیا کو مقبولیت کے ساتھ ساتھ افادیت بھی عطا کرے۔ اور ساری دنیا میں تبلیغ دین عام کرنے کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔

بہرحال میری پریشانی یہ ہے کہ ستمبر ۲۰۰۹ء سے آج تک یونانی میڈیسن کا کاروبار کرتا ہوں۔ لیکن ابھی تک سوائے نقصان کے فائدہ نظر نہیں آیا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تنگیٔ معاش میرا مقدر ہے۔ یہ کسی بھی حال ٹلنے والا نہیں ہے۔ اور اسی بنا پر طرح طرح کے شکوک وادہام دماغ میں گونجتے رہتے ہیں۔ اتنے میں ڈاک منشی نے طلسماتی دنیا شمارہ اگست ۲۰۱۰ء کا دیا اور لفافہ کھولتے ہی ص۵۶ پر نظر پڑی تو آنجناب نے کرشمۂ اعداد کے ذریعہ فلاں چیز خریدوں کہ نہیں کا قاعدہ بتایا ہے۔ حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ کپڑے کی تجارت میرے لئے سودمند ثابت ہوگی تبھی سے کپڑے کی تجارت پر دل لگا ہوا ہے۔ اب مجبور ہو کر آنجناب کی خدمت میں عرض ہے کہ میرے لئے یہ دیکھ لیں کہ کہیں کسی نے بندش تو نہیں کر دیا ہے۔ اور کوئی اوپری اثرات کا چکر تو نہیں ہے۔ اور میں کپڑے کی تجارت کروں یا نہیں ویسے بحمداللہ اوراد و وظائف پنج وقتہ نماز میں کوئی کمی نہیں ہے۔

امید ہے کہ کسی اگلے شمارے میں شائع فرمادیں گے۔

جواب آپ کے لئے دواؤں کا کاروبار بھی ٹھیک ہی ہے اور کپڑے کی تجارت بھی سودمند ثابت ہو سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ اپنے کل احوال کا جائزہ لیں ـــــ اور دیکھیں کہیں آپ سے بھول چوک تو نہیں ہو رہی۔ تعویذ، وظائف اور عملیات اپنی جگہ۔ لیکن کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے کچھ مسلّمہ اصول بھی ہوتے ہیں۔ ان اصولوں کو نظرانداز کر کے سب باتیں بیکار ہو جاتی ہیں اور دعائیں بھی اپنا اثر نہیں دکھاتیں کسی بھی کاروبار کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جن شرائط کی ضرورت پڑتی ہے ان قواعد وشرائط کو پس پشت ڈال کر اگر کوئی کامیاب ہو جائے تو وہ محض اتفاق ہے اور یقین کریں کہ یہ دنیا صرف اتفاقات پر نہیں چل رہی ہے۔ بلکہ یہ دنیا اصولوں اور نظریوں پر چل رہی ہے۔ اور مزاجِ خداوندی بھی یہی ہے کہ وہ اپنے اسی بندے کی مدد کرتے ہیں جو اسباب اور وسائل اختیار کرنے کے بعد خدا کے حضور اپنے دامن کو پھیلائے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں اور غزوات میں بہ نفسِ نفیس خود حصہ لیکر اور جنگ کرنے کیلئے ممکنہ جدوجہد کر کے اور ممکنہ وسائل اختیار کر کے ہی اپنے رب سے دعائیں مانگی تھیں۔ آج کے مسلمان کا حال یہ ہے کہ وہ یا تو صرف وسائل ہی پر گھمنڈ کر کے بیٹھ جاتا ہے یا پھر صرف دعاؤں اور تعویذوں کے چکر میں لگا رہتا ہے۔ دوراندیش اور محتاط مسلمان وہ ہے کہ جو تمام اسباب اختیار کرنے کے بعد اور تمام اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے بعد پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے رب کے سامنے پھیلائے تاکہ اس کی محنت رائیگاں نہ ہو۔ اس دنیا میں محنت کے بغیر کچھ نہیں ملتا۔ اور محنت اسی وقت بارآور ثابت ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اس لئے محنت بھی ضروری ہے اور دعائیں بھی۔ اور تعویذ درحقیقت دعاؤں ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے آپ اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے لئے تعویذوں اور وظیفوں کا سہارا ضرور لیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ کہیں آپ سے کوئی کاروباری غلطی تو نہیں ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نقصان پر نقصان اٹھاتے چلے جارہے ہیں۔

ہمارے خیال سے آپ نے کاروبار کے لئے جو لائن پکڑی ہے وہ اگرچہ غلط نہیں۔ لیکن اس لائن میں آپ کو تجربہ نہیں ہے۔ ورنہ اس لائن میں نقصان کا کوئی احتمال نہیں ہے کھانے پینے کی اشیاء کے بعد دوائیں ایسی چیز ہیں جو سب سے زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ اور جو انسانی زندگی کے لئے کھانے پینے کی چیزوں کی طرح ناگزیر ہیں۔

اگر آپکو نظر نہ آنے والی رکاوٹوں یا بندشوں کا شبہ ہے تو اس کیلئے یہ کرلیں کہ دکان کھولتے اور بند کرتے وقت ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں۔ رات کو سوتے وقت ستر مرتبہ "یَامُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ" پڑھا کریں۔ اور اس وقت اپنی بحالی اور اللہ کی بے پایاں رحمت کا تصور کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کو بھی مستقل معمول بنالیں ان چند اور آسان عمل کے بعد آپ کی تمام رکاوٹیں ان شاءاللہ ختم ہو جائیں گی۔ لیکن ان سب وظیفوں کا فائدہ اسی وقت سامنے آئے گا جب اسبابی طور پر آپ کسی بھاری غلطی میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

آپ نے آج تک جنات کے بارے میں اتنا مواد ایک جگہ نہیں دیکھا ہوگا

جنات نمبر

پانچواں ایڈیشن شائع ہوگیا ہے شائقین طلب فرمائیں

خواہش مندوں کے بے پناہ اصرار پر یہ نمبر تیسری بار پھر چھاپا گیا ہے۔ خواہش مند فوراً رابطہ کریں۔

- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنات کی ملاقات۔
- حدیث دجانہ "امت مسلمہ کیلئے ایک گرانقدر تحفہ۔
- جنات کی حقیقت۔
- جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔
- جنات کے بارے میں ایک مفصل مضمون۔
- ایک جن سے انٹرویو۔
- جنات سے ملاقات کے طریقے۔
- جنات کس طرح تابع ہوتے ہیں۔
- جنات کو کس طرح حاضر کیا جاتا ہے
- جنات اور آسیبی اثرات سے نجات حاصل کرنے کا فن۔
- جنات کو تابع کرنے والے حصار کیسے باندھے جاتے ہیں۔
- جنات کی ستم ظرفیاں۔
- سورۂ جن کے اہم نکات۔
- سورۂ جن کا شانِ نزول۔
- جنات کے ہوشربا واقعات
- باب الجنات "صنم خانۂ عملیات کا اہم موضوع۔
- ناقابلِ فراموش آسیبی کہانیاں۔
- جنات زیادہ تر عورتوں پر کیوں چڑھتے ہیں۔
- جنات کو بوتل میں کیسے بند کیا جاتا ہے۔

عقل کو چونکا دینے والے دلوں کو لرزا دینے والے واقعات کی ایک تاریخی دستاویز

خوفناک حویلی کا ہوشربا مواد

ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں

کمزور دل کے حضرات اس نمبر کو خریدنے کی ہرگز ہرگز ہمت نہ فرمائیں۔

جنات نمبر کی قیمت تیس روپے ہے۔

ایک کاپی منگانے والے حضرات دس روپے منی آرڈر سے بھجوائیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔

ایجنٹ حضرات اپنے آرڈروں سے پیشگی مطلع کریں۔

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں ــــ آپ کے خواب کے تمام اجزاء سامنے رکھ کر ہی تعبیر دی جائے گی۔ (منیجر)

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

انتباہ خواب ہمیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کریں گے یا اس میں ازراہِ کذب کمی بیشی کریں گے تو اسکی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی! اور آخرت میں آپ ہی جوابدہ ہوں گے (حسن الہاشمی)

خواب

عالی جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض تحریر یہ ہے کہ میں ایک شادی شدہ عورت ہوں ہماری شادی ہوئے تقریباً چھ برس ہوئے ہیں۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے آج میں دو عدد بچوں کی ماں بھی بن چکی ہوں۔ دونوں لڑکے ہیں۔ میرے شوہر مجھے حد درجہ چاہتے ہیں۔ اور میں بھی ان سے بے انتہا پیار کرتی ہوں۔ مگر ایک ماہ قبل میں نے ایک خواب دیکھا ہے جو کچھ اس طرح کا ہے۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے شوہر نے دوسری شادی کرلی ہے۔ وہ بھی میرے گاؤں کی ایک ایسی عورت کے ساتھ جس کی شکل وصورت بھی اچھی نہیں ہے اور اس عورت کے پاس اس کا پہلے والا شوہر بھی موجود ہے۔ اور ساتھ ساتھ ہے۔ میرے شوہر نے اس عورت سے اپنے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر وہ کسی مجبوری کی وجہ سے اپنے وعدے پر نہیں آسکے۔ تو وہ عورت روتے روتے پریشان تھی جس کی وجہ سے بہت سارے آدمی وہاں جمع تھے۔ وہ عورت تو بالکل پاگلوں کی طرح رو رہی تھی اور میں دل ہی دل میں ــــ اتنے میں میرے شوہر آگئے اور اس عورت کے ساتھ چلے گئے۔ جب کہ ہمیں پوری امید تھی کہ وہ پہلے میرے پاس آئیں گے۔ لیکن انہوں نے تو مجھ پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی۔ اور اس عورت کے ساتھ چلے گئے۔

ہاشمی صاحب! برائے کرم اس خواب کی تعبیر بتائیے۔ عین نوازش ہوگی۔ میرا دل بہت زیادہ گھبراتا ہے۔

آپ کی احسان مند نزہت نواب۔ بردا ہا۔

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے شوہر کو کوئی مشکل پیش آئے گی۔ اور آپ کے شوہر کو زبردست صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ کوئی ایسی پریشانی اُن پر آئے گی جو تنہا ان کی ذات سے متعلق ہوگی۔ اور آپ قطعاً اس سے محفوظ ہوں گی۔ لیکن آپ کو اُن کی پریشانی دیکھ کر دُکھ بہت ہوگا۔ (واللہ اعلم)

خواب

محترم المقام جناب عالی حسن الہاشمی صاحب ــــ زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمدللہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ اللہ پاک آپ کو صحت وسلامتی وعمر درازی عطا فرمائے۔

دیگر احوال یہ کہ احقر فجر کی نماز کے بعد اشراق پڑھ کر مسجد سے اپنے مقام کو واپس آجاتا ہے۔ کبھی کبھی مسجد میں صبح کے آٹھ بجے تک قیام بھی کرلیتا ہے۔ ستمبر ۲۰۱۰ء بتاریخ ۱۲ بروز بدھ اشراق کی نماز پڑھ کر مسجد میں قیام کیا تھا اور سو گیا ہوں اس وقت ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر مع تفصیل اپنے کسی قریبی شمارے میں دے کر ممنون فرمائیں ــــ یہ آپ کی بہت بڑی مہربانی ہوگی۔

خواب:۔ ایک راستے سے میں جا رہا ہوں جس کے اطراف محلات بھی ہیں اور گنجان علاقہ بھی ہے۔ اس وقت میرے پاس سے ایک صاحب گزرتے ہیں مجھے دیکھ کر دعائیں دیتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ معلوم ہوتا ہے وہ کچھ پریشان ہیں۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ صاحب موصوف کی جگہ دوسرے صاحب ہیں جن کا حلیہ بھی بدلا ہوا ہے۔ سر پر مک کے سرخ رنگ کی دستی باندھے ہوئے ہیں۔ چہرے میں ایک مٹھی داڑھی بھی ہے۔ سفید لباس ہے۔ لیکن پیشانی میں غیر قوم حضرات کی طرح تین لکیریں ہیں۔ میں ان کو آواز دے کر بلاتا ہوں۔ تو وہ آتے ہیں اس طرح پر کہ دونوں ہاتھوں میں دو لکڑیاں ہیں۔ دونوں لکڑیوں کے بیچ کپڑا باندھا ہوا ہے۔ میں ان سے پوچھا

ہوں کہ تمہاری کیا پریشانی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھو میری بیٹی کی شادی ہے۔ میں اسی معاملے میں پریشان ہوں اٹھارہ ہزار روپیوں کی ضرورت ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں جتنا ہوسکے انشاءاللہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ مگر دو شرائط پر وہ کہتے ہیں کیا شرائط ہیں بتاؤ۔؟ میں ان سے کہتا ہوں کہ دیکھو پہلی شرط یہ ہے کہ تمہیں حق و باطل میں فرق کرنا ہوگا۔ یہ کہتے ہی ان کا چہرہ متغیر ہوتا ہے جس کے سبب ایک قسم کی روشنی آکر ختم ہوجاتی ہے۔ پھر روشنی آجاتی ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ دوسری شرط کیا ہے۔؟ میں کہتا ہوں میرے مدد کرنے پر آپ مجھے کچھ تعلیم دینی ہوگی۔ کچھ سکھانا ہوگا۔ یہ سنتے ہی وہ جھک کر میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر کچھ منتر پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام پر درود پڑھو تو میرے مُنہ سے اللّٰھم صل علیٰ محمد یہ درود شریف نکلتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام پر درود پڑھو۔ تو میرے منہ سے نکلنے لگا۔ اللّٰھم صل علیٰ داؤد بن سلیمان یہ درود پڑھتے ہوئے سانس زور زور سے لیتا ہوں۔ اور وہ اپنے ہاتھ کو میرے سینے میں رکھ کر اپنا چہرہ آسمان کی طرف کرتے ہوئے وہی منتر دہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذرا اٹھو جب اٹھتا ہوں تو میری نیند ختم ہوجاتی ہے اور بیدار ہوجاتا ہوں۔

براہ کرم اس خواب کی تعبیر عطا کر کے کسی قریبی شمارے میں شائع فرمائیں۔

تقریباً ڈیڑھ سال سے رسالہ طلسماتی دنیا کا قائل ہوچکا ہوں۔ اللہ پاک آپکو اور مبارک رسالے کو دونوں جہان کی ترقیات سے مالا مال فرما کر کامیابی و کامرانی کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد سکندر

پہلی بھیت

فون ــــ ۴۲۱۵۸

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ چند سالوں کے اندر اندر آپ کسی آسیبی اثرات کا شکار ہوجائیں گے۔ اور یہ آسیبی طاقتیں آپ کو کافی دنوں تک حیران و پریشان رکھیں گی۔ اثرات آپ پر سفلی جادو کی کارروائی بھی کریں گے۔ لیکن آپ جلد ہی اس پریشانی سے نجات پائیں گے۔ ممکن ہے کہ آپ کو اثرات سے نجات درود ابراہیم کی وجہ سے حاصل ہو (واللہ اعلم)

خواب جناب ایڈیٹر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں اپنے آبائی وطن یعنی سسہولی جو کہ بہار کے مظفر پور ضلع میں ہے۔

خواب دیکھا ہوں کہ میرے گھر کے پورب (مشرق) جانب تھوڑا جگہ خالی ہے۔ جو دوسرے کا ہے۔ اس میں فصل بونے کے لئے اس کی جُتائی کروا رہا ہوں۔ جب کدال چلا تو زمین کے نیچے بہت جگہ خالی ہے۔ پھر جیسے آگے بڑھا تو اندر بہت بڑا ہال ہے جو بہت خوبصورت ہے اور بہت بڑا بھی ہے۔ اندر بہت سارے فانوس جل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اندر کا منظر بہت روشن اور خوبصورت ہے۔ لیکن اس کے بیچ میں دو لاش پڑی ہے۔ جو کہ لگ بھگ سڑ چکی ہے۔ ایک لاش جانور کی ہے اور ایک انسان کی ہے۔ جانور کی لاش غور سے دیکھنے سے پتہ چلا کہ یہ گائے کی لاش ہے۔ اور انسان والی لاش کو پہچاننے کے لئے میں اپنی ماں کو بلایا تو پتہ چلا کہ یہ لاش میرے دادا کی ہے۔ بہت پہلے محل گرنے سے وہ (یعنی دادا جی) دب کر مر گئے تھے۔ اور اس جگہ چھوٹا چھوٹا سانپ بھی ہے۔

میرے دادا کو انتقال ہوئے لگ بھگ بیس ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت صبح کے پانچ بج رہے تھے۔ اور وہ منگل کی صبح تھی۔ تاریخ ۲۶ ستمبر سنہ۔ برائے مہربانی خواب کی تعبیر پرچے میں شائع کردیں۔ عین نوازش ہوگی۔ خدا حافظ

محمد علی ــــ ممبئی

تعبیر آپ کے خواب سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے گھر میں دفینہ ہے۔ جس پر کسی جن کا پہرہ ہے یہ دفینہ آپ کے آباؤ اجداد ہی میں سے کسی نے دبایا تھا۔ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر آپ نے صحیح راستہ اختیار کیا تو آپ کو اس دفینے تک رسائی ہوسکتی ہے۔ کسی عامل کو اپنے مکان کا مشرقی حصہ دکھائیں۔ اگر موجودہ مکان آپ کا نہیں ہے کرائے کا ہے تو اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو اپنے باپ دادا کی کسی نیکی یا دعا کے طفیل میں کچھ دولت کہیں سے بھی ملنے والی ہے۔ (واللہ اعلم)

خواب محترم المقام قابل احترام عالی جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا بہت دنوں سے پڑھ رہی ہوں کافی دلچسپ ہے یہ رسالہ۔ اور یہ ہمارے گھر میں بھی کافی مقبول ہے

عرض خدمت یہ ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ میں اپنے پھوپی کے گھر میں ہوں۔ اس وقت ہمارے پھوپی زاد بہن اور بھائی اور میں تینوں گھر میں تھے کہ ہمارے پھوپھی زاد نے کچھ بات کا تقاضہ کیا۔ میں نے اس سے انکار کر دیا تو وہ چاقو لے کر کہنے لگے کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ میں خوف زدہ ہو کر چاقو لیکر باہر نکلنے لگی تھی کہ ہماری پھوپھی زاد بہن نے کہا کہ تبسّم تم جہاں بھی جاؤ گی راستہ نہیں ملے گا۔ لیکن میں پھر بھی باہر بھاگی بھاگنے کا راستہ مجھے کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ اسی وقت مجھے ایک گلی میں میرے استاد مولانا غیاث احمد رشادی نظر آئے۔ میں دوڑ کر مولانا کو یہ سارا قصہ سنائی تو مولانا کہنے لگے کہ میں ساتھ چلوں گا۔ اور اس کو سمجھاؤں گا میں اور مولانا جیسے ہی گھر میں قدم رکھتے کر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ پھوپھی زاد بھائی نے خود اپنے کو قتل کر لیا ہے۔ خون کے چھینٹے چوطرف جیاں تھے۔ اس کے بعد ہماری پھوپھی اور دو تین عورتیں رونا چلانا شروع کر دیتے۔ اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گئی۔

اس خواب نے مجھے بے چین کر دیا ہے۔ ہمارے پھوپھی زاد بھائی کا نام ابراہیم، پھوپھی کا نام سلطانہ ہے اور میرے والد کا نام جناب قاری محمد عمر علی صاحب اور میرا نام تبسّم سلطانہ ہے۔ پھوپھی زاد بہن کا نام ثمینہ ہے۔

میں خواب دیکھ کر ایک مہینہ ہوا ہے اس کی تعبیر کسی قریبی شمارے میں چھپوا دیجئے۔ خط کے طویل ہو جانے سے معافی کی طلب گار ہوں۔ امید کہ مایوس نہیں ہونے دیں گے۔

فقط

دعاؤں کی طالب تبسّم سلطانہ

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کا کوئی رشتہ دار جو آپ کے ددھیال میں سے ہوگا۔۔۔۔۔ وہ آپ کو پریشان کرے گا۔ لیکن اللہ کے فضل سے وہ خود کسی مصیبت کا شکار ہو کر آپ کے راستے سے ہٹ جائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں آپ کو کسی دکھ یا رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (واللہ اعلم)

جواب محترم عالی جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں نے ابھی گزشتہ تین مہینوں سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ پڑھ کر دل و دماغ کو سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے۔ آپ نے جو خدمت خلق شروع کی ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور اس رسالے کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔

میں ایک مسئلہ لے کر آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں۔ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور جس کی وجہ سے میں کئی دنوں سے بےچین ہوں۔ برائے مہربانی آپ اس خواب کی تعبیر اپنے رسالے میں اشاعت فرمائیں۔ ورنہ نہیں تو میں اس خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں۔ آپ اس کے ذریعے مجھے مطلع کریں۔ آپ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا واسطہ مجھے مایوس نہ کریں۔

دراصل بات یہ ہے کہ ایک لڑکی مجھے پسند آئی تھی۔ اور میں نے اپنے دل میں اس سے شادی کا ارادہ کیا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے حصول کے لئے دعائیں بھی مانگی تھی۔ اللہ گواہ ہے کہ میرے دل میں اس کے لئے ذرا سی بھی برائی نہیں تھی اور نہ اب ہے۔ بلکہ میں نے اسے ہمیشہ اپنی شریک حیات کے روپ میں دیکھا ہے۔

ایک بار میں نے اس سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ تب وہ بہت ناراض اور مجھ پر بہت غصہ ہوئی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ کسی اور لڑکے سے محبت کرتی ہے اور اس کے ساتھ اس کی منگنی بھی ہو چکی ہے۔ اور یہ بات سچ ہے جو کہ مجھے پتہ نہیں تھی۔ میں نے اس کے بارے میں خواب دیکھا ہے مہربانی فرما کر اس کی تعبیر بتائیں۔

خواب:۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حج کا موقعہ ہے اور بہت سارے لوگ خدمت گار کے طور پر کام کرنے کیلئے مکہ شریف جا رہے ہیں اور ان میں وہ لڑکی بھی بطور نرس خدمت گار کے جا رہی ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو ایک بڑے آہنی دروازے کے پیچھے رکھا گیا ہے۔ جیسے کہ جیلوں میں رکھتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے رشتے دار ان سے ملنے کے لئے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں اور تمام لوگ قطار بنا کر باری باری اپنے رشتہ داروں سے مل رہے ہیں۔ میں بھی اس لڑکی سے ملنے کے لئے کھڑا ہوں۔ جب وہ دروازے کے پاس آئی تو میں نے اس سے کہا کہ "واہ تمہارے تو مزے ہیں کہ تم حج کے لئے جا رہی ہو"۔ تب اس لڑکی نے جواب دیا کہ "مزہ کیسا مزہ وہاں پر تو رکھ ل جھیلنا پڑے گا۔ تب جا کر پیٹ بھر کر کھانا ملے گا"۔ اور اس کے فوراً بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت فجر کی اذان ہو رہی تھی اور جمعہ کا دن تھا۔ نیند سے جاگنے کے بعد میں نے اس کے کہے ہوئے الفاظ پر

(باقی صفحہ پر)

تسخیراتِ ہمزاد

(از قلم: شاہ زنجانی)

ان عملیات سے ہر مذہب کا عامل استفادہ کر سکتا ہے

عمل تسخیر ہمزاد ۔۱ (عمومی) تقریباً ۳×۲=۶ مربع فٹ کا آئینہ لاکر اپنے مخصوص کمرے کی شمالی دیوار پر اس طرح آویزاں کیا جائے کہ عامل کھڑا ہو کر اپنا اوپر کا نصف جسم اس میں دیکھ سکے۔ اب عامل دونوں ابروؤں کے درمیان نظر جما کر اس یقین محکم کے ساتھ دیکھے اور خیال کرے کہ اب عنقریب ہی ہمزاد سے ملاقات ہونے والی ہے۔ عامل پلک جھپکنے نہ دے، آنکھیں تھک جائیں تو بغیر پلک جھپکائے اوپر چھت کی جانب دیکھنے لگے اور دو تین منٹ بعد ہی دوبارہ نگاہ واپس لے آئے۔ یہ مشق پندرہ روز تک ایک گھنٹہ روز جاری رہنے کے بعد سفید دھوئیں کی مانند ہمزاد کا ہیولیٰ سا نظر آنا شروع ہو جائے گا۔

اب مزید انہماک کے ساتھ مشق بڑھاتے رہنا چاہیئے حتیٰ کہ ایک دن ہمزاد کا ہیولیٰ باقاعدہ متشکل اور مجسم صورت میں سامنے آجائے گا۔

ہمزاد کی حاضری کے بعد اس سے باقاعدہ معاہدہ اور قول و اقرار لینا عامل کی ہوشیاری پر موقوف ہے۔ ہم اس سلسلے میں آغاز ہی میں بڑی تفصیلات دے چکے ہیں۔

اس ہمزاد سے اخلاق کے ساتھ پیش آنا عامل کی ذمہ داری ہے۔ وہ اس سے تمام جائز کام لے سکتا ہے۔ مختلف خبریں اور دوسرے اسرار سربستہ مثلاً چوری، بیماری، مفرور کا پتہ لگانا وغیرہ سب ذرا سی دیر میں معلوم ہو جاتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۔۲ (عمومی) عامل ایک سنسان مقام مخصوص کرلے جہاں کسی کا گزر نہ ہوتا ہو اور پاک صاف ہو کر اپنے گرد ایک حصار کسی لوہے کی چیز سے کھینچ لے۔ اور نہایت خلوص و انہماک کے ساتھ بحالتِ پاکیزگی اپنے نام کا ورد کرے۔ دورانِ عمل نگاہ اپنے سائے کی گردن پر جمی رہے۔

عمل دن کو بارہ بجے شروع کرے۔ جب نظر تھک جایا کرے چند منٹ کے لئے بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگے اس کے بعد پھر نگاہ واپس اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔

یہ عمل کامل توجہ، مکمل انہماک اور تصور آفرینی کے ساتھ ہونا شرط ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک یا دو چلے میں ہمزاد مسخر ہو کر سامنے آجائے گا۔ اب آپ اس سے تمام جائز کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً بیمار کے بارے میں مفصل معلومات اور ادویہ کی تجویز بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ مریض موت سے بچ بھی سکتا ہے یا نہیں۔ مشکل مسائل میں مشورہ بھی لے سکتے ہیں۔ بے موسم پھل یا کوئی اور دوسری ضروری اور بھاری سے بھاری چیزیں منگا سکتے ہیں۔ ہفت اقلیم کی خبریں آن واحد میں معلوم کرا سکتے ہیں۔ پیغامات کی ترسیل کرا سکتے ہیں۔ غرض کہ ہر وہ کام جو عامل کے لئے مشکل ہو گا ہمزاد آنِ واحد میں کر دے گا!

عامل کو بھی لازم ہے کہ اس نعمتِ خداوندی سے استفادہ کرنے میں عام فلاح و بہبود اور بنی نوع انسان کی خدمت کا خیال رکھے۔ تاکہ اسے دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی بھلائی بھی حاصل ہو سکے۔ وہی لوگ اچھے خیال کئے جاتے ہیں جو اپنی راحتوں میں دوسروں کا خیال رکھتے ہوں۔ ورنہ خود غرضی تو انسان کی عزت و وقار اور تمام عظمتوں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۔۳ (عمومی) عامل بحسابِ ابجد قمری اپنے نام کے اعداد نکالے اور ان اعداد میں قانون کے گیارہ اعداد مزید شامل کرے۔ اب جو عدد حاصل ہو۔ اتنی ہی بار اپنے نام کے ساتھ لفظ "یا" کا اضافہ کر کے

ورد کرے۔ اور نظر اپنے سائے کی گردن پر رکھے۔

یہ عمل رات کو بارہ بجے شروع کیا جاتا ہے۔ پشت پر چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کرکے تقریباً دو فٹ بلندی پر رکھنا چاہئے۔ اندازاً گیارہ ماہ میں ہمزاد مسخر ہوکر سامنے آجائے گا۔ باقی عمل حسب ہدایات گزشتہ ہونا چاہئے۔

دورانِ عمل ناغہ ہرگز نہ ہونا چاہئے ــــ ورنہ عمل ضائع ہوجائیگا۔ اور تمام محنت پر پانی پھر جائے گا۔ اگر ایسی غلطی ہوجائے تو عمل ازسر نو شروع کردینا چاہئے۔ ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔

اس ہمزاد سے بھی حسب معاہدہ پیش آنا چاہئے۔ اور ہرگز معاہدے کی خلاف ورزی کرکے خود کو مصیبت میں نہ ڈالنا چاہئے۔ بہتر یہی ہے کہ ہر قسم کے ہمزاد سے کام لیتے وقت اس سے مشورہ لے لیا جائے کہ فلاں کام کرنا کیسا رہے گا۔؟

عمل تسخیر ہمزاد ۔۴ (عمومی) ایک کورا گھڑا نوچندی جمعرات کی شب کو چھٹی ساعت ــــ (تقریباً نصف شب) میں لے کر عامل کسی دریا پر چلا جائے اور پانی بھر کر فوراً خاموشی کے ساتھ واپس چلا آئے۔ آتے یا جاتے کسی سے ہم کلام نہ ہو۔

مکان میں کسی مناسب جگہ اس پانی سے غسل کرے۔ یہ مکان بالکل خالی ہو۔ یعنی دوسرا کوئی شخص وہاں موجود نہ ہو۔ البتہ صاف اور پاکیزہ ضرور ہو۔ خود بھی باطہارت اور خوشبو لگائے ہوئے ہو کمرے میں خوشبو جلائی ہوئی ہو۔ اس کے بعد اپنے نام کے اعداد کے مساوی تعداد میں اپنا نام ورد کرے۔ یہ عمل ۳۹ دن تک اسی طرح کرتا رہے۔ چالیسویں روز اپنے نام کا ورد تین گنا کرے اسی اثنا میں عامل پر غنودگی طاری ہوجائے گی۔ اور قبل از طلوع آفتاب ایک شخص غصے میں بھرا ہوا سامنے آئے گا۔ جو ہمزاد ہوگا عامل کو اس سے ہرگز نہ ڈرنا چاہئے۔ بلکہ اپنی تسبیح اٹھا کر ورد پھر شروع کردینا چاہئے۔

ورد پڑھتے پڑھتے ہمزاد کی حالت میں کئی تغیرات ہوں گے۔ کبھی ہنسے گا اور کبھی روئے گا۔ آخرکار ایک نہایت ہی حسین شخص کی صورت اختیار کرے گا۔ اس وقت عامل کو اپنا عمل ختم کرکے کچھ شیرینی بچوں میں تقسیم کردینی چاہئے۔ کیوں کہ عمل تمام ہوگیا۔

یہ ہمزاد ہمہ اوقات عامل کی نظر میں رہے گا۔ اور کوئی نہ کوئی کام طلب کرتا رہے گا۔ عامل کے سوا کسی اور کو نظر نہیں آئے گا۔ اس کے کام طلب کرنیکے سلسلے میں جو تراکیب ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ آزما کر اپنے آرام کرنے کا وقت نکال لینا چاہئے ورنہ وہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی کام طلب کرکے عامل کو آرام نہیں کرنے دے گا۔ اور اس طرح اس کی زندگی تلخ ہوجائے گی۔ اور ہوسکتا ہے کہ جان بھی چلی جائے۔

اس ہمزاد سے کسی غیر کی دولت نہ منگائی جائے۔ اگر منگوا کر اپنے کام میں لائی گئی تو عامل مصیبت میں مبتلا ہوجائے گا۔ کیونکہ یہ دولت حاصل کرنا جائز نہیں تھا۔

عمل تسخیر ہمزاد ۔۵ (عمومی) عامل کسی چاندرات سے اپنا عمل اس طرح شروع کرے کہ کسی بیابان یا ویران جگہ چلا جائے اور نظر آنے والے نئے چاند پر نظر جمائے ہوئے اپنے نام کا ورد کرے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھے۔ جب تک چاند غروب نہ ہوجائے۔

اگلے روز پھر یہی عمل کرے لیکن اس دن جتنی دیر چاند کی طرف نظر جائے کبھی اس وقت میں کمی نہ کرے۔ گویا ایک گھنٹے سے تین گھنٹے روزانہ تک چاند پر نظر جمائے رکھے۔ چاند کی آخری تاریخوں میں جب چاند نظر نہ آئے۔ روشن ترین ستارے پر نظر جمائے اور جب نیا چاند نظر آئے پھر اس پر ٹکٹکی باندھ کر نگاہ ڈالے۔ ایک ماہ سے تین ماہ تک کامیابی یقینی ہے۔ جب عمل اپنی تاثیر دکھائے گا تو ابتدا میں آسمان پر ایک پُتلا نظر آئے گا۔ جو بتدریج مجسم اور قریب سے قریب تر ہوتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ ایک دن مقابل آکر کھڑا ہوجائے گا۔ اس پتلے سے گفتگو ہونے لگے تو سمجھنا چاہئے کہ عمل مکمل ہوگیا۔ اور اگر بات کا جواب نہیں دے تو کچھ عرصہ اور یہی عمل کرنا چاہئے۔ حتیٰ کہ ہمزاد پوری طور پر مسخر ہوکر سامنے آئے۔

دورانِ عمل بار بار اور جلدی پلک جھپکانا ممنوع ہے اس طرح کامیابی کا امکان نہیں ہے۔ نیز جتنی مدت چاند پر نگاہ کرے آنکھوں کی قوت پورے طور پر صرف کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۔۶ (عمومی) کسی غیر آباد یا ویران آباد میں پہلے سے ایک جگہ صاف اور ہموار کرکے عامل کو پہلے سے تیار رکھنا چاہئے۔

جب ماہ قمری کی سات تاریخ آئے پاک صاف ہوکر شب کی چوتھی ساعت میں وہاں پہنچ جائے۔ اور مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوجائے یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے۔ اور کچھ دیر اپنی نگاہ اپنے سائے کی گردن پر جمائے۔ جب کچھ تکان محسوس

کرے۔ فوراً بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ یہی عمل گھنٹہ سوا گھنٹہ جاری رکھے۔ اور روزانہ وقت مقررہ پر اس جگہ چلا جائے اور اپنے عمل کا اعادہ کرے۔

چند روز بعد دوران مشق یا ذطیفہ جب آسمان پر نگاہ اٹھا کر دیکھے گا اوپر بھی ویسا ہی سایہ نظر آئے گا۔

رفتہ رفتہ یہ سایہ متشکل ہوتا چلا جائے گا۔ اور ایک دن عامل کی شکل اختیار کر لے گا۔ جب ہمزاد گفتگو کرے اور اپنے آپ کو عامل کی سپردگی میں دے دے۔ تو اس وقت عامل اس سے معاہدہ کرنے کیلئے ان ہدایات پر عمل کرے جو بیشتر مقامات پر لکھی جا چکی ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۷ (عمومی)

عاملین تسخیر ہمزاد کے لئے ہمارا یہ عمل انتہائی سودمند ہے اور اس کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آسان بہت ہے۔

عامل ایک سرخ رنگ کا لنگوٹ باندھ کر قدآدم آئینہ کے سامنے سیدھا کھڑا ہو جائے اور اپنے عکس پر اس طرح نظر گاڑے کہ پلک نہ جھپکنے پائے۔ اور تصور کسی بزرگ یا پیر وغیرہ کا کرتا رہے۔ نیز یہ نیت بھی مستحکم رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔

جب نظر کو قوت برداشت ۴۵ منٹ کی حاصل ہو جائے تو بیٹھ جائے اور اپنا تصور برقرار رکھے۔ ۴۱ دن میں کامیابی یقینی ہے ہمزاد ظاہر ہو کر سامنے آجائے گا۔ اس وقت بتائے ہوئے طریقوں کو کام میں لاتے ہوئے اس سے معاہدہ کر لے اور اس معاہدے میں پوری طرح احتیاط سے کام لے اور ہر بات صاف طور پر اس سے طے کر لے۔ مبہم عہدوپیمان میں نقصان بہرصورت عامل کو ہوا کرتا ہے۔

یہ موکل بڑا زبردست ہے۔ بالخصوص ہر قسم کے مقابلوں کو کامیاب کرانے میں لاجواب صلاحیتیں رکھتا ہے۔ عموماً پہلوان اس عمل سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بڑے بڑے کھیلوں کے پروفیسر اس ہمزاد سے ہی کام لے کر لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۸ (عمومی)

عاملین ہمزاد سے ہماری استدعا ہے کہ اب جو عمل ہم پیش کر رہے ہیں وہ صرف ایسے حضرات کیلئے ہے جو اپنے اعمال کا محاسبہ رکھنے پر قادر ہوں۔ اور کسی حالت میں بھی ناجائز خواہشات کے مطیع نہ ہوں۔

عامل کو چاہیئے کہ صبح سورج نکلنے سے قبل منگل کو ایک گھنٹہ پہلے کسی صحرائے لق ودق میں پہنچ جائے اور لوبان سلگا دے پھر سورج نکلتے وقت بحالت برہنگی مشرق کی طرف نظر جا کر کھڑا ہو جائے۔ آفتاب نکلے تو اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ سورج میں کافی تیزی نہ آجائے اور نظر نہ ٹھہر سکے۔ جب نظر سورج پر سے ہٹے تو فوراً اپنا رُخ پھیر لے اور اپنے سائے کی گردن کو گھنٹہ سوا گھنٹہ دیکھتا رہے۔

تقریباً چالیس روز بعد روزانہ کوئی نہ کوئی گھوڑا سوار آکر طرح طرح کے سوالات کرے گا عامل کو اس پر ہرگز التفات نہ کرنا چاہیئے اور نہ اپنا عمل ترک کرنا چاہیئے۔ سوار خود بخود چلا جائے گا۔ آخرکار ایک شخص عامل کی اپنی ہی شکل کا نمودار ہوگا۔ اور پوچھے گا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اس وقت عامل کو چاہیئے اس سے کہے کہ میں جب تجھے اپنے نام سے بلاؤں حاضر ہوا کر۔ اور میرے کاموں میں میری مدد کیا کر۔ وہ اقرار کر کے چلا جائے گا۔ اس طرح یہ عمل پایۂ تکمیل کو پہنچ کر دین ودنیا کی منفعت پہنچا سکتا ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۹ (عمومی)

عامل ایک نہایت پاک صاف مکان کا انتظام کرے۔ اس مکان میں سوائے عامل کے کسی اور شخص کا گزر نہ ہونا چاہیئے۔ باقاعدہ قلعی کر کے اسے عمل کے قابل بنا لینا چاہیئے۔ خوشبویات بھی سلگا لے اور بالکل برہنہ ہو کر مغربی دیوار کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اپنے پیچھے چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کرے اتنا اونچا کہ عامل کا سایہ اس کے مقابل ہو۔

اب عامل کو اپنے سائے کی گردن پر مکمل توجہ کے ساتھ نظر گاڑ دینی چاہیئے اور ہمہ اوقات یہ خیال دلنشیں رکھنا چاہیئے کہ میں ہمزاد سے ملاقات کر رہا ہوں اور نظر تھکنے لگے تو فوراً چھت کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ لیکن پلک نہ جھپکنے پائے۔ دورانِ عمل عامل کو روشن دائرے یا مختلف رنگوں کی چیزیں نظر آنے لگیں گی۔ عامل کو چاہیئے کہ اس پر التفات کئے بغیر اپنا عمل جاری رکھے ــــ اور بلاخوف وخطر کامیابی کی طرف رواں دواں رہے۔

عمل قمری ماہ کی یکم تاریخ سے شروع کرنا چاہیئے اور اس وقت تک جاری رہے جب تک کہ ہمزاد ظاہر ہو کر عامل کا مدعا نہ معلوم کرے۔

جب ہمزاد ظاہر ہو۔ گفتگو کا آغاز اپنی طرف سے ہرگز نہ کرے بلکہ عمل جاری رکھے۔ جب ہمزاد ہی اپنے حاضر کئے جانے کا سبب

پوچھے تو بتائے کہ میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں" اس کے بعد معاہدہ کرے اور خاطرخواہ فائدہ اٹھائے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۰ (عمومی) عامل عمل شروع کرنے سے قبل اچھی طرح غور کرلے کہ آئندہ چھ ماہ تک بونداباندی یا مطلع کے ابرآلود ہونے کا امکان تو نہیں ہے؟ کیوں کہ یہ عمل دن میں کرنے کا ہے اور کامیابی کی توقع چھ ماہ بعد کی ہے۔ یہ عمل بوقتِ صبح چوتھی ساعت میں شروع کرنے کا ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ اپنے عمل کے لئے کسی صحرائے لق ودق میں ایک ایسا مقام منتخب کرے جو بالکل صاف اور ہموار ہو۔ وہاں آفتاب کی طرف پشت کرکے اپنے سائے کی رگِ گلو پر نظر جماکر کھڑا ہوجائے۔ بدن پر سوائے ایک لنگوٹے کے کوئی کپڑا نہ ہونا چاہیئے۔ عامل اس عمل کیساتھ ساتھ خیال یہ کرتا جائے کہ میں ہمزاد سے ملاقات کررہا ہوں۔ پندرہ منٹ پر اپنے سائے کی گردن پر بغیر پلک جھپکائے دیکھتا رہے۔ پھر دو تین منٹ کے لئے اپنی نظر اسی عالم میں بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف لیجائے دلی توجہ اور کامل انہماک کے ساتھ تین چار بار اسی طرح پلک جھپکائے بغیر زمین پر اپنے سائے پر پندرہ منٹ اور آسمان پر دو تین منٹ نظر جماکر دیکھتا رہے اور یہی خیال کرتا رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کررہا ہوں۔

عمل کے آخری وقت میں ہر روز پانچ منٹ آسمان پر دیکھے اور گھر چلا آئے۔ دورانِ عمل جب عامل کو آسمان پر اپنا سایہ نظر آنے لگے تو کوشش کرے کہ زورِ تخیل سے کام لے کر سائے کو آسمان سے زمین پر لائے اور اپنے پاس بلالے۔ جب ہمزاد متشکل ہوکر سامنے آجائے اس سے خود کلام کا آغاز نہ کرے بلکہ جب ہمزاد ہی دریافت کرے کہ مجھے کیوں بلایا گیا ہے تو عامل کو چاہیئے اسے بتادے کہ وہ اسے قابو میں کرنا چاہتا ہے اس کے بعد وہ تمام حالات پیش آنے چاہئیں جو ہمزاد کی حاضری اور معاہدے کے سلسلے میں ہم پہلے اسباق میں لکھ چکے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۱ (عمومی) ایک وسیع صحن کا کشادہ مکان لیا جائے یا سنسان مقام پر کوئی میدان حاصل کیا جائے اور ایک ایسے اتوار سے عمل شروع کیا جائے جو قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو ہو۔ یعنی نوچندی اتوار کو۔!

عامل ایک چست لباس پہنے لیکن سر برہنہ ہو۔ آفتاب چوتھی ساعت میں ہو۔ اس وقت عامل کو چاہیئے کہ وہ مجوزہ مقام پر مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوجائے اور اپنی گردن کے سائے پر نظر جمالے۔

بغیر پلک جھپکائے پندرہ منٹ تک نظر جمائے اور آسمان کی طرف دو تین منٹ کے لئے دیکھے۔ اس عمل کے دوران اپنا نام ورد کرتا رہے۔ اور تصور میں یہ رہے کہ اب ہمزاد حاضر ہوکر خود کو میری سپردگی میں دینے ہی والا ہے۔

اس عمل میں اگر ہوسکے تو روزانہ چند منٹوں کا اضافہ کرتا رہے۔ مشق جتنی بڑھے گی عمل اتنی ہی جلدی تکمیل کو پہنچے گا۔ یہ مشق ایک گھنٹے سے دو گھنٹے تک جاری رکھیں۔

علاوہ ازیں شام کو بھی سورج کی طرف پشت کرکے یہی عمل دہرایا جاسکتا ہے۔ بلکہ دن میں کئی بار بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح عمل کی تکمیل جلد سے جلد ممکن ہے۔!

دورانِ عمل نظروں کے سامنے ایک پتلا سا آئے گا۔ یہ پتلا پہلے تو آسمان پر دور ساکت نظر آئے گا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ قریب ہوتا جائے گا۔ حتیٰ کہ مقابل آجائے گا۔ جب گفتگو کرنے لگے تو عامل کو بھی چاہیئے کہ اس سے ہم کلام ہو۔ اور وہی عمل کرے۔ جس کا ذکر بار بار آچکا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنا کہ میں تجھے تسخیر کرنا چاہتا ہوں۔ تجھ سے کام لینا چاہتا ہوں وغیرہ۔ مگر معاہدہ کرنے میں غفلت کا شکار ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ تکمیل معاہدہ کے سلسلے میں مفصل ہدایات پہلے بار بار بیان کی جاچکی ہیں۔

ہمزاد جسم لطیف ہے اس سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ اور وہی کام لینا چاہیئے۔ جو انسانیت کے شایانِ شان ہیں نامناسب احکام دینا اور اس سے ناجائز کام لینا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۲ (عمومی) نئے چاند کا پہلا پنجشنبہ ہو عامل ایک مٹی کے چراغ میں موٹی سی روئی کی بتی ڈالے اور اس کمرے میں بیٹھ کر عمل شروع کرے۔ جو اس مطلب کے لئے پہلے سے تیار کیا گیا تھا۔

کمرے میں اچھی طرح سفیدی کراکے خوشبویات جلائی گئی ہوں۔ شب کی چوتھی ساعت سے عمل شروع کیا جائے۔

مٹی کا چراغ جس میں سرسوں کا تیل ہو۔ اپنی پشت پر جلا کر دو فٹ اونچا رکھا جائے۔

اب اپنے سائے کی گردن میں عامل نظر جمادے۔ اور بغیر پلک جھپکائے بیس پچیس منٹ دیکھتا رہے۔ جب نظر تھک جائے

چھت کی طرف دیکھنے لگے۔ لیکن پلک نہ جھپکنے پائے۔ دو تین منٹ چھت پر دیکھنے کے بعد نظر پھر اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔ اس طرح ڈیڑھ گھنٹے تک مشق کرتا رہے۔

اس مشق کو چھ ماہ تک کرنے کے بعد عامل میں غضب کی مقناطیسیت پیدا ہو جائے گی۔ اور اب اپنے اس ہمزاد سے کام لے سکے گا جو بعد اختتام عمل اس کے سامنے حاضر ہو کر خود کو اسکی سپردگی میں دے دے گا۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۳ (عمومی)

یہ عمل بھی ۱۲ کی طرح کا ہے۔ اس میں ایک کوٹھڑی کام آتی ہے جس کی مغربی دیوار پر قلعی کرائی گئی ہو اس میں کسی دوسرے شخص کے داخلے کا امکان نہ ہو۔

ماہ قمری کی چودھویں شب کو عامل چوتھی ساعت میں عمل شروع کرے۔ مٹی کا ایک بڑا چراغ غیر استعمال شدہ ڈیوٹ پر روشن کیا جائے جس میں بتی موٹی اور تیل چنبیلی کا ہو۔ عامل اپنے سائے کی طرف منہ کرکے بیٹھ جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جما کر یہ تصور کرے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے والی ہے۔

زبان سے عامل کچھ نہ کہے دل میں ہمزاد کا خیال اچھی طرح رچا بسا لے۔ پندرہ منٹ کی کامل توجہ تک گردن پر نظریں جمانے کے بعد دو تین منٹ چھت پر بھی دیکھے۔ چند روز میں سایہ چھت پر نظر آئے گا۔ یہ عمل روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ کرنے کا ہے۔

وہ سایہ جو پہلے چھت پر ساکت نظر آتا تھا۔ کثرت عمل کے ساتھ ساتھ متحرک و متشکل ہوتا نظر آنے لگے گا۔

اب عامل کو چاہیئے کہ اپنی قوت متخیلہ کو پوری طرح کام میں لائے اور اس سائے کو چھت سے زمین پر اتارے۔

ایک دن یہ سایہ بالکل حقیقت کا روپ دھار کر سامنے آجائے گا اور عامل کے آگے ہاتھ بڑھائے گا۔ گویا کچھ طلب کر رہا ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ چراغ کا باقیماندہ تیل اسے پینے کے لئے دیدے۔ اور ان عجائب و غرائب سے متأثر نہ ہو جو پیش آئیں۔

تیل پی کر ہمزاد مسخر ہو جائے گا۔ عامل بتائے ہوئے طریقوں پر اس سے معاہدہ کرے۔

اس عمل کی کامیابی کا دارو مدار عامل کی قوت متخیلہ پر موقوف ہے۔ عمل میں ترقی روز بروز اور خود بخود ہی محسوس ہوتی رہے گی۔ ہو سکتا ہے کہ عامل دس پندرہ روز میں ہی ہمزاد کو اپنے قریب لانے میں کامیاب ہو جائے۔ عام طور پر اکیس سے چالیس ایام تک کامیابی حاصل ہونے کیلئے کافی ہوتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۴ (عمومی)

وہ کمرہ جس میں نیلا رنگ کرایا جائے ہمارے اس عمل کے لئے موزوں ہوگا۔ دروازوں اور کھڑکیوں تک پر نیلے پردے یا نیلے شیشے موجود ہوں۔ اس کمرے کی چھت اور فرش پر بھی نیلا رنگ ہونا چاہیئے۔

یہ عمل نوچندی جمعرات سے شروع کیا جائے۔ زمین پر آرام سے بیٹھ کر پشت پر اندازاً دو ڈھائی فٹ بلندی پر چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کیا جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جما کر تصور کیا جائے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔

یہ عمل ہمہ اوقات کیا جا سکتا ہے۔ دو دو تین تین گھنٹوں تک یہ عمل جاری رکھتے ہوئے آرام بھی کیا جا سکتا ہے۔

اس عمل کی کامیابی میں وقت کم لگنے کا دارومدار قوت متخیلہ پر ہے۔ عامل جتنی پرزور قوت متخیلہ سے کام لے گا اتنی ہی جلدی کامیابی و کامرانی کی منازل طے کر کے ثمرات حاصل کرلے گا۔

یہ عمل شب و روز خلوت میں رہتے ہوئے جاری رکھا جائے گا۔ خوراک میں صرف ہلکی غذا یا گھی دودھ وغیرہ ہونا چاہیئے۔ خوراک بہم پہنچانے والے کو ہدایت کردی جائے کہ وہ خاموشی کے ساتھ خوراک رکھ کر واپس ہو جایا کرے۔

ہمزاد کی تسخیر ایک سنہرا خواب ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک بڑا ہی ذمہ دارانہ کام ہے۔ اس کے حصول کے لئے آدمی اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے۔ لیکن کامیابی حاصل ہو جانے پر اس کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ ہمزاد سے کام لینا اور دنیا کے ساتھ ساتھ عقبیٰ بھی کما لینا ایک مشکل کام ہے۔

جو لوگ خود پر قابو نہیں رکھتے اور وہ حرص و ہوا میں قطعی گھر چکے ہیں۔ انہیں بھول کر بھی ہمزاد ایسی خوفناک شئے کو منہ نہ لگانا چاہیئے۔ ورنہ اکثر و بیشتر لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۵ (عمومی)

عامل تنہا اپنے کمرے میں بالکل ننگا ہو کر جسم سیدھا کر کے بیٹھ جائے اور اپنی ناک کی نشست باندھ لے اور خیال کرے کہ نورانی قندیل روشن ہونے ہی والی ہے۔ اس وقت کمرے میں بالکل اندھیرا ہونا چاہیئے۔ اسی حالت اور خیال میں غرق کوئی ایک گھنٹے تک عمل کرتا رہے۔ تقریباً ایک ہفتے میں کچھ روشنی نظر آنے لگے گی۔ اس میں عامل کا اپنا عکس نظر آنے لگے گا

اس عمل کو کرتے کرتے ایک دن ایسا آئے گا جب اندھیرا

کمرہ بالکل روشن ومنور محسوس ہونے لگے گا اور اس میں عامل کا اپنا ہمزاد موجود ہوگا۔ عامل کو خوشی میں دیوانہ نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ خود پر قابو پانے کی کوشش کرے اور ہمزاد کی طرف قطعی التفات نہ کرے۔ نہ اس سے بولے اور نہ عمل ترک کرکے اس کی طرف متوجہ ہو۔ بلکہ قوتِ ارادی کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ کامیابی کی منزل کو رواں دواں رہے۔

جب ہمزاد بولے اس وقت عمل ترک کرکے اس کی بات کا جواب دے۔

عاملین تسخیر ہمزاد کو یہ امر بار بار یاد دلانے کے قابل ہے کہ ہمزاد کے ساتھ معاہدہ کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہرگز اس کی چالبازیوں میں نہ آنا چاہیئے۔ اور معاہدہ میں کوئی ایسی شرط شامل نہ ہونے دے جو ناممکن العمل ہو۔ یا عامل کے لئے پریشانی کا سبب بنے۔ کیوں کہ معاہدے کی ذرا سی بھی خلاف ورزی جان لیوا ثابت ہوسکتی ہے۔

ہمزاد جب غضب ناک ہوجاتے ہیں، دنیا میں آئے دن ایسی مثالیں پیش آتی رہتی ہیں کہ جنہیں دیکھنے سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ خدا کسی پر بُرا وقت نہ لائے اور بخیر وخوبی نیک اعمال کا ثمر حاصل ہو۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۶ (عمومی) عامل پنجشنبہ کی صبح تقریباً تیسری یا چوتھی ساعت میں ایک کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر آرام سے بیٹھ جائے۔ اور جھک کر پانی میں اپنا عکس دیکھے۔ یہ عمل بغیر پلک جھپکائے روزانہ ایک گھنٹہ کرے۔ اکیسویں روز اس عمل کے کرنے کے بعد آئینہ سامنے رکھے۔ اور اپنے عکس کے گلے پر نظر جمائے۔

شروع میں تھوڑی دیر نظر جمائے اور بعد میں وقت میں اضافہ کرتا رہے۔ حتیٰ کہ مشق ڈیڑھ گھنٹہ یا سوا گھنٹہ ہوجائے توقع ہے کہ عمل کی تکمیل جلد ہی ہوجائے گی۔

ہمزاد کے سامنے آنے پر باقاعدہ وہ معاہدہ مکمل کیا جائے۔ جس کا پہلے ذکر آچکا ہے۔

یہ ہمزاد نہ خطرناک ہے نہ گناہ پسند ہے۔ صرف نیک کاموں میں عاملین کی مدد کرتا ہے۔ عاملین اس سے ہر قسم کی خفیہ اور ظاہر خبریں دنیا کے ہر حصے سے منگواسکتے ہیں۔

خبروں کے علاوہ دیگر کام بھی سرانجام دیدیتے ہیں۔ مثلاً تشخیص امراض واطبا وغیرہ موسمی اور غیر موسمی پھل وغیرہ لانا۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۷ (عمومی) ایک ایسے کمرے کا انتظام کریں جہاں آپ کے سوا کسی دوسرے شخص کا گزر نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی شئے آپ کے عمل میں حارج ہوسکے۔ متعلقہ کمرے کو صاف اور پاکیزہ کرکے قلعی کریں۔ پھر شب کو چوتھی ساعت میں خوشبو سلگادیں اور لنگوٹ کس کر باقی ملبوسات کو بدن سے اتار کر بحفاظت رکھ دیں۔

اب فرش پر ایک نہایت پاک وصاف کپڑا بچھادیں۔ اور قبلہ رو ہوبیٹھیں۔ پشت پر کچھ فاصلے سے دو ڈھائی فٹ کی بلندی پر سرسوں یا چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کریں۔ اور دوزانو ہوکر اپنے سائے کی رگ گلو پر نظر جمالیں۔ پندرہ منٹ تک اس احساس کے ساتھ اسی جگہ قائم رہیں کہ بس اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔ اور اسی عالم میں بغیر پلک جھپکائے نظر چھت پر مرکوز کردیں۔ اور اسی انہماک کے ساتھ دو منٹ تک چھت پر دیکھتے رہیں۔ پھر آہستہ سے بغیر پلک جھپکائے ہی دوبارہ سائے کی گردن پر نظر حسبِ سابق پہنچادیں۔

مذکورہ عمل گھنٹہ سوا گھنٹہ جاری رکھیں۔ یہ عمل پہلے روز کا ہوا۔ آخر میں صرف پانچ منٹ اپنی گردن کے سائے پر نظر جمائیں۔ یہ عمل بلاخوف وتردد اس دن تک جاری رکھیں کہ جب ہمزاد متشکل ہوکر آپ سے گفتگو کرنے پر مجبور نہ ہوجائے۔

جب عمل پورا ہوجائے اور ہمزاد دریافت کرے کہ اسے کیوں حاضر کیا گیا ہے۔ تو عامل کو چاہیئے کہے کہ "میں تمہیں اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا چاہتا ہوں" وہ سبب پوچھے گا۔ عامل کو بتانا چاہیئے کہ میں تجھ سے اپنے مشکل اور دقت طلب امور میں مدد لینا چاہتا ہوں۔ دنیا بھر کی خبریں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ مریض کا احوال اور علاج دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے دشمنوں پر فتوحات چاہتا ہوں۔ دفینوں کا سراغ لگانا چاہتا ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرانی چاہتا ہوں۔ صلح وجنگ کرانے میں مدد چاہتا ہوں" وغیرہ۔

ہمزاد اظہار رضامندی کردے گا۔ اور معاہدے کے لئے اپنی طرف سے شرائط پیش کرے گا۔ اس مرحلے پر عامل کو ہوشیاری کی سخت ضرورت ہے۔ اسے کوئی ایسی شرط تسلیم نہیں کرنی چاہیئے جسے پورا کرنا عامل کے بس کی بات نہ ہو۔ یہ عمل بلالحاظ ملک و قوم ہر شخص کرسکتا ہے ——— انشاء اللہ تعالیٰ چھ ماہ میں کامیابی یقینی ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۸ (عمومی)

اس عمل کے لئے بھی ویسا ہی مکان درکار ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں ایک قدآدم آئینے کی ضرورت ہے۔ یہ آئینہ کمرے کی شمالی دیوار پر بالکل سیدھا زاویہ قائمہ پر آویزاں کیا جائے۔
اس اہتمام کے بعد خوشبویات سلگادی جائیں اور عامل برہنہ ہوکر آئینے کے مقابل کھڑا ہوجائے اور آئینے میں نظر آنے والے اپنے عکس پر اس طرح نظریں جمالے کہ "رگِ گلو" مرکوز ہو اور پہلے عمل میں بتائی گئی مکمل توجہ کے ساتھ ایک گھنٹے تک نظر بالکل ساکت رکھے۔ اور عمل کے خاتمے پر پانچ منٹ کے لئے اپنی نظریں بغیر پلک جھپکائے چھت پر لے جائے۔ کچھ ہی دنوں میں ہمزاد پہلے سائے کی شکل میں نمودار ہوگا۔ اور پھر رفتہ رفتہ یہی سایہ ایک دن متشکل ہوکر گفتگو کی طرف رجوع ہوگا۔
یہ عمل اندھیرے مکان میں دن میں کئی بار بھی کیا جاسکتا ہے۔ کامیابی انشاءاللہ تعالیٰ چار ماہ میں ہوجائے گی۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۹ (عمومی)

یہ عمل حسبِ ذیل ساعات میں شروع کیا جائے۔ پھر روزانہ ایک مقررہ وقت پر پابندیٔ مقام کے ساتھ اس کی مشق کی جائے۔

یوم	ساعت موسم گرما	ساعت موسم سرما
پیر	شمس	مریخ
منگل	قمر	عطارد
بدھ	مریخ	مشتری
جمعرات	عطارد	زہرہ
جمعہ	مشتری	زحل
ہفتہ	زہرہ	شمس
اتوار	زحل	قمر

آبادی سے دور کسی سنسان میدان کو اپنے عمل کے لئے منتخب کرکے تھوڑی سی جگہ ہموار اور صاف کرلی جائے اور یہ دیکھ لیا جائے کہ کہیں آس پاس ایسا درخت یا عمارت وغیرہ تو نہیں ہے۔ جس کا سایہ اس صاف جگہ پر پڑتا ہو۔
جس دن عمل کرنا ہو۔ اوپر دی گئی ساعات کا خیال کرتے ہوئے عمل شروع کرے۔ اس عمل یا مشق میں کچھ نہ کچھ اضافہ روزانہ کرتا رہے۔ مشق شروع کرنے کا طریقہ یہ ہے۔
عامل صرف لنگوٹ کس کر مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوجائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جمائے۔
جب نظر کو کچھ تھکان یا الجھن محسوس ہو۔ آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اور دو منٹ نظر جمانے کے بعد واپس پھر کر اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔ چند روز مشق کے بعد آسمان پر ہمزاد بصورت سایہ نظر آنے لگے گا یہی سایہ رفتہ رفتہ متشکل ہوتا چلا جائے گا۔ دورانِ عمل یا مشق ہمہ اوقات خیال یہ رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کررہا ہوں۔
باقی عمل اسی طرح کیا جائے گا جس طرح گزشتہ دو اعمال میں بیان کرچکا ہوں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۲۰ (عمومی)

آپ آئینہ تو ہمیشہ ہی دیکھتے ہیں لیکن اب کچھ روز اس طرح بھی دیکھئے کہ ایک قدآدم آئینہ مطابق عمل ۱۸ نوے درجے کے زاویہ پر آویزاں کرکے اس کے مقابل بحالتِ برہنہ کھڑے ہوجائیں۔ اور بڑے شوق اور اشتیاق کے ساتھ غور سے اپنے جسم کا ہر حصہ دیکھیں۔ اور اسقدر توجہ اور انہماک رکھیں کہ آپ کا ایک ایک عضو آپ کی نظر دل اور دل و دماغ میں اچھی طرح رچ بس جائے۔
یہ مشق روزانہ پچیس تیس منٹ جاری رکھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ اپنے بستر پر لیٹ جائیں اور بدن ڈھیلا کرکے آئینے میں دیکھتے ہوئے عکس کے تصور میں کھوجائیں۔ یقین تسخیر ہمزاد کا ہر وقت رہے۔ اس وقت بھی سوائے تسخیر ہمزاد کے کوئی خیال دل میں نہ لائیں۔ جب آپ سونے لگے ہوں۔
جب کچھ دن ہوجائیں گے تو آپ کا خیال پختہ ہوجائے گا اب اس مشق میں اضافہ کرکے ایک گھنٹہ کرلیں۔ عنقریب ہی وقت آجائیگا جب ہمزاد دست بستہ حاضر ہوگا۔ آئینہ پاس ہو یا نہ ہو آپ کا ہمزاد خود آپ کے سراپا کے مطابق نظر آئے گا۔
یہ عمل حکیم میرک ردنس کا ہے جو بالکل بے ضرر ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۲۱ (عمومی)

میں نے قارئین کی سہولت کے پیش نظر اپنے اس مضمون میں صرف وہ اعمال تسخیر ہمزاد پیش کرنے کا التزام رکھا ہے جن میں کوئی لفظ منتر یا سورت وغیرہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔
میں سمجھتا ہوں کہ تسخیر ہمزاد کے لئے تصور آفرینی کی شدید طور پر ضرورت ہے اور یہی کلیہ مسمریزم وغیرہ کا بھی ہے آپ کوئی عمل کیجئے اس میں خاطر خواہ کامیابی اس وقت تک نہیں ہوگی۔ جب تک آپ کا زورِ تصور سطحی ہو۔ غیر معمولی نہ ہو۔ صوفیا بھی جادۂ تصوف میں اس وقت تک ناکام رہتے ہیں جب تک ان کا تصور بے جان ہو۔
آئیے آج کی صحبت میں میں ایک اور عمل اسی نوعیت کا پیش

کرتا ہوں۔ آپ اپنی گلی میں یا کوچہ و بازار میں گھنٹہ سوا گھنٹہ روز بیٹھنے کا انتظام کرلیں۔ اور ایک شخص کو جو روزانہ آپ کی نظروں کے سامنے بیٹھتا ہو اپنی خصوصی توجہ کا مرکز بنالیں اس پر ہمہ اوقات نظر جمانا یا کسی سے گفتگو کرنا منع نہیں ہے۔ محض توجہ درکار ہے جو خصوصی ہو اس مشق میں اعتماد اور تصور میں استحکام بے حد ہونا چاہئے اور صرف یہی یقین پختہ رہنا چاہئے کہ عنقریب ہی یہ شخص میرے پاس آکر ہمکلام ہوگا۔

شدید تصور آفرینی، خیال کی پختگی اور ناقابلِ شکست اعتماد کا اثر، ایک دن یہ ہوگا کہ وہ شخص خود بخود آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ اس مرحلے پر آپ کو سمجھ لینا چاہئے کہ اب آپ کو مقناطیسی کشش حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیابی ہوگئی ہے۔ یہی مشق مستقبل میں آپ کو حیرت انگیز فوائد پہنچائے گی۔

اگر آپ چاہیں تو اسے تسخیر ہمزاد کا نام دے لیں۔ ویسے یہ ایک قسم ہے۔ مسمریزم یا ہپناٹزم کی۔

عمل تسخیر ہمزاد ۲۲ (عمومی)

آپ صبح سویرے باطہارت کسی ایسے تالاب پر جائیں جو آبادی سے دور ہو۔ نیز اس پر عام طور پر لوگ نہ جاتے ہوں۔ وہاں پہنچ کر کپڑے اتار کر بحفاظت رکھ دیں اور صرف لنگوٹ رہنے دیں۔ اس کے بعد کمر تک پانی میں اتر جائیں۔ اور اپنے چہرے کے عکس پر نگاہ گاڑ دیں جب خاصی دیر ہوجائے اور آنکھیں تھک جائیں تو دو منٹ کے لئے بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگیں۔

چند روز بعد آپ کو ایک سایہ سا متحرک نظر آئے گا۔ اب اسے اپنی قوت متخیلہ کی مدد سے ٹھہرانے کی سعی کیجئے۔ یہ کام بھی کچھ ہی عرصہ میں کامیابی کے ساتھ ہوجائے گا اور ایک دن آئے گا جب آپ کا ہمزاد سامنے آکر آپ سے ہمکلام ہوگا۔ اس وقت بتلائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں۔ اور ہمزاد سے معاہدہ کرنے میں اس کی کوئی ایسی بات نہ مان لیں جو پوری نہ ہوسکے۔ البتہ آپ اُسے اپنی شرائط کا پابند کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

معاہدے کی تکمیل کے بعد آپ رفاہِ عام کی خاطر نیک جذبات کے تحت اس سے بڑے بڑے کام لے سکتے ہیں۔

ہمزاد روئے زمین کا چکر پلک جھپکانے میں کاٹ سکتا ہے۔ درختوں، پہاڑوں اور مضبوط ترین دھاتوں میں سے بلا تکلف گزر جاتا ہے۔ ہر جہت کی خبریں لانا اور دوسری پیش گوئیاں کرنا اس کے لئے آسان ہے۔ علاج معالجہ اور اطبا ادویہ کے انتخاب کے سلسلے میں آپ کی مدد کرسکتا ہے۔ انسانی اجسام سے جو کام ناممکن ہیں انہیں یہ دم مارنے میں سرانجام دے سکتا ہے۔ یہ لطیف ترین شخصیت آپ کا اپنا روحانی چولا ہے۔ جو عظیم ترین کارنامے پیش کرتا ہے۔ اس کے ذریعے دین اور دنیا دونوں کمائے جاسکتے ہیں۔ نیک نفسی شرط اوّل ہے۔

بقیہ: خوابوں کی تعبیر

غور کیا تو پتہ چلا کہ وہ تین میں سے کوئی ایک لفظ ہوسکتا ہے۔ جیسے کہ (۱) رمل (۲) ریکل (۳) رچیل اس روز انگریزی تاریخ ۲۰۰۰-۹-۲۲۔ اور اسلامی تاریخ ۲۲ جمادی الآخر تھی۔

اس خواب میں یہ بات پتہ چلی کہ ان لوگوں کو اسی طرح قید میں پابندی کے ساتھ کیوں رکھا گیا ہے تو کسی نے کہا کہ وہاں پر آج کل ناری حکمرانوں کے قتل میں یہاں کے ڈاکٹروں کا ہاتھ ہے۔ اسی لئے ان لوگوں کو دوسروں سے ملنے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ براہِ مہربانی اس خواب کی تعبیر بتائیں۔ کیوں کہ میں بہت پریشان ہوں۔ اور میں اس لڑکی کا بھلا چاہتا ہوں۔ اسے زندگی میں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔

فقط والسّلام
آپ کا ممنون و مشکور
سید اسمٰعیل ــــ ممبئی

تعبیر خواب میں اُس لڑکی نے جو کچھ کہا تھا وہ الفاظ آپ کو صحیح طور پر یاد نہیں رہے۔ اس لئے پورے اعتماد کے ساتھ کوئی تعبیر اخذ کرنا ممکن نہیں ہے۔ مجموعی اعتبار سے یہ خواب کہ اُس لڑکی کے حق میں اچھا نہیں ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اس خواب سے لڑکی کی جدائی اور جدائی کے بعد کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کی نشاندہی ہے۔ اگر آپ کو الفاظ صحیح یاد رہتے تو یہ اخذ کرنا آسان ہوجاتا کہ یہ جدائی کس قسم کی جدائی ہے۔ اس طرح کے خوابوں کے بعد خواہ ان کی تعبیر اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے استغفار کرنا چاہیئے۔ (واللہ اعلم)

ہمزاد کو قابو کرنے کا فن

حضرت کاشف البرنی

عمل نمبر ۱ شمعی ایک مکان علیحدہ معین کر کے خوب صاف کرلیں اور دیواروں پر صاف مٹی یا قلعی کرا لینی چاہیئے اگر چاروں دیواریں صاف نہ کرا سکیں تو مغرب رُخ کی دیوار کو ضرور صاف کرلینا چاہیئے۔

(۲) عمل سے پیشتر دھوپ وغیرہ دے کر کمرے کو معطر کرنا چاہیئے۔ اور عامل کے سوائے اور کسی بھی شخص کو اس مکان میں نہ جانا چاہیئے۔ اوّل تو عامل کو چاہیئے کہ مادر زاد ننگا ہو کر ورنہ ایک لنگوٹ کے سوا اور کوئی کپڑا جسم پر نہ رکھے۔ اور ہر روز بلا ناغہ مشق کرے۔ ناغہ کرنا موجب نقصان ثابت ہوتا ہے اور عامل جو چیز بھی کھائے اوّل نام ہمزاد زمین پر تھوڑی سی ضرور ڈال دے۔

(۳) چاند کی پہلی تاریخ کو اس عمل کا آغاز کرنا جائز ہے۔

عمل یہ ہے مکان میں ایک چراغ روشن کر کے اپنی پشت سے اونچا رکھ دے اور مغرب رُخ کی دیوار کی طرف مُنہ کر کے چوکڑی مار کر بیٹھ جائے اور دیوار پر اپنی تصویر یا سایہ کو خوب غور سے کامل ایک گھنٹے تک دیکھے۔ اپنی نظر کو سایہ کی پیشانی پر رکھے جونہی نظر کو تھکان معلوم ہو اور پلک گرنے لگے تو فوراً اپنی نظر کو اوپر اٹھائے۔ اس وقت عامل کو اپنے تمام دَوران عمل روشنی کا محیط یعنی دائرہ سا نظر آئے گا۔ ابتدائی مشق میں سایہ کبھی ظاہر کبھی غائب نظر آئے گا اور اکثر مختلف رنگ اور عجیب و غریب چیزیں بھی نظر آئیں گی۔ مگر عامل کو مستقل مزاجی سے بلا خوف و خطر اپنی مشق کو دن بدن زیادہ کرتا جائے اور ہر وقت عامل اپنے خیالات کو پاک و صاف رکھے۔

عمل نمبر ۲ آفتابی اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر غسل کر کے عمل کی نیت سے باہر کھلے میدان میں چلا آئے۔ نو یا دس بجے کے قریب وقت ہو۔ آبادی سے دور یا بر جنگل میں پہنچے۔ تمام بدن کے کپڑے اُتار دے۔ ستر پوشی کے لئے صرف ایک لنگوٹ رکھے اور سورج کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے کہ اپنا سایہ زمین پر صاف نظر آتا رہے۔ زمین بھی ہموار ہو تاکہ تمام سایہ صحیح طور پر نظر آتا رہے۔ نزدیک کوئی درخت نہ ہو تاکہ اس کا سایہ عامل کے سایہ کو خراب نہ کر دے۔ اب اپنے سایہ کے گردن کے مقام پر خوب توجہ سے دلی شوق سے دیکھنا شروع کرے۔ اس دیکھنے کی مشق بتدریج بڑھتی جائے۔ چند منٹ دیکھنے کے بعد جب نظر تھکنے لگے تو سایہ سے نظر ہٹا کر آسمان پر نظر کرے۔ بلک بلا گرے پلکوں کے آسمان کی طرف دیکھے ویسی ہی شکل آسمان پر نظر آئے گی۔ لیکن دھندلی سی اسے کوئی دو منٹ غور سے دیکھتا رہے۔ پھر سایہ کو دیکھنا شروع کر دے۔ دل ہی دل میں خیال رکھے کہ میں اپنے ہمزاد کی تسخیر کر رہا ہوں۔ سایہ پندرہ منٹ تک دیکھتا رہے۔ پھر نظر ہٹا کر آسمان کی طرف دو منٹ دیکھے۔ اس طرح ایک گھنٹہ میں چند بار ایسا کرے کہ پندرہ منٹ سایہ پر نظر رکھے اور دو منٹ آسمان کا سایہ دیکھے۔ اسی طرح ہر روز عمل جاری رکھے اور ہر روز یہی خیال رکھے کہ ہمزاد روز بروز نیچے اترتا آتا ہے اور واقعی ایسا معلوم ہوگا۔ کہ ہمزاد نزدیک آتا جا رہا ہے اور اس کی غباری شکل بھی روز بروز صاف اور روشن ہو جا رہی ہے۔ چھ ماہ کے اندر ہی اندر بالکل روشن شکل عامل کے سامنے آکر کھڑی ہو جائے گی۔ ہر روز وقت مقررہ پر عمل کیا کرے اور بالکل منتشر نہ ہونے دے ــــ کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یکسوئی قلب سے سایہ کو خوب اچھی طرح دیکھے۔ جب سایہ بخوبی نظر آنے لگے۔ اور یہاں تک مشق بڑھ جائے کہ جس وقت عامل نظر اُٹھائے۔ اوپر کی طرف تبھی سایہ محیط نظر آئے۔ اس پر پہنچ کر اپنے سایہ کو قوت خیال اور آزادی سے اوپر سے نیچے کو اتار دے اور اپنے نزدیک اور مقابلہ میں لانے کی زبردست کوشش کرے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ سایہ ایک صورت میں

منتقل ہو کر عامل سے گفتگو کرے گا۔ یہی ہمزاد ہے جو پوچھنے پر مخفی بھیدوں کو بتا دے گا۔ اور عامل کی سب جائز ضروریات پورا کرے گا۔

عملیات کو ناجائز ضرورت پر استعمال کرنے والے جہنمی عذاب کی سختیوں سے بچ نہیں سکتے۔

عمل نمبر ۳ شمعی

ایک کمرہ عمل کے لئے علیحدہ تجویز کرو۔ اس کے فرش در و دیوار اور چھت پر آسمانی رنگ کے رنگین کاغذ چپکا دو۔ روشنی کے لئے دو تین کھڑکیاں ہوں مگر سب پر نیلے رنگ کے پردے پڑے رہیں۔ اب تم میٹھے تیل کا ایک دیا جلاؤ اور پس پشت رکھ کر عکس کی گردن پر نظر جما کر دیکھنا شروع کرو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو کہ یہی عکس ابھی ابھی انسانی شکل میں متشکل ہوا چاہتا ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد نظر وہاں سے ہٹا کر چھت کی طرف دیکھنا شروع کرو۔ اندازاً ۱۰ منٹ تک اسی سمت دیکھتے رہو۔ عجب نظارہ دیکھو گے۔ پھر تم اسی خیال میں مگن ہو جاؤ کہ ہمزاد ابھی ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ متواتر ایک گھنٹے تک اسی تصور میں محو رہو اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں تین بار اس عمل کو کیا کرو۔

دن رات خلوت میں رہو بعد گزرنے ایک ہفتے کے کمرہ سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے کمرہ میں واپس آجایا کرو۔ جب سخت بھوک لگے دودھ یا کوئی ہلکی غذا کھا لیا کرو۔ کسی سے بولو نہ چالو۔ جو آدمی تمہاری خوراک لے کر آئے اس سے بھی آنکھیں نہ ملانا ضرورت پڑنے پر صرف اشارہ سے یا لکھ کر بات چیت کر لینا چالیس روز تک لبوں پر مہر خاموشی لگائے رکھنے سے بدن میں گرمی بہت بڑھ جائے گی۔ اس لئے دوران عمل میں خالص دودھ مکھن، گھی کا استعمال بکثرت کرو۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہیئے

ہمزاد کو سامنے دیکھ کر اور باتیں کرتے سن کر عامل کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ لانا چاہیئے ورنہ نقصان بلکہ خوف جان ہے۔ انسان جو اشرف المخلوقات اور خدائے پاک کا جزو لطیف ہے۔ دراصل اسے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ بشرطیکہ وہ خدا کی بنائی ہوئی قدرت سے برسر پیکار نہ ہو۔ قدرت کہتی ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دھوکا مت دو۔ حرامکاری نہ کرو۔ ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول رہو۔ اور عذاب خدا سے ڈرو۔ جو شخص تا در قدرت کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ قدرت ہر مشکل سے مشکل میں اس کی معاون ہوتی اور اس کے سر پر نازل ہونے والی ہر آفت کا دفعیہ خود بخود کر دیتی ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ ہمزاد ایک خوفناک ہستی ہے اس سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہیئے۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ جھک مارتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہمزاد کوئی جن یا بھوت نہیں۔ بلکہ انسان کا اپنا ہی جسم لطیف ہے۔ اس کی شکل بعینہ عامل کی شکل کے مطابق ہوتی ہے۔ سرمو فرق نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ عامل کے لباس کے مطابق اس کا لباس ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسی حماقت اور کم عقلی کی بات ہے کہ انسان اپنے ہی جسم سے خوف کھائے۔ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر جب کوئی شخص ہراساں نہیں ہوتا تو اپنے جسم سے کیوں خائف ہونا چاہیئے۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر اس کے اور عامل کے درمیان عموماً حسب ذیل بات چیت ہوا کرتی ہے۔

ہمزاد، آپ نے مجھے کیوں بلایا۔؟

عامل، میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہمزاد، مجھے مسخر کر کے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

عامل، میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لینا چاہتا ہوں۔

ہمزاد، ہمزاد آج سے آپ کا غلام ہوتا ہوں لیکن فلاں شرط ہے۔

عامل، اپنی عقل اور ذہن رسا سے مشورہ لے کر بشرطیکہ ہمزاد کی شرط بالکل بے ضرر اور نہایت آسان ہو۔ کہے مجھے منظور ہے۔

بعض وقت ہمزاد کوئی ایسی شرط بتاتا ہے جس کا بجالانا دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً مجھے روزانہ پیٹ بھر کھانا کھلا دیا کرنا وغیرہ ایسی صورت میں عامل کو حکمت عملی سے کام لے کر فوراً انکار کرتے ہوئے کڑی شرط کو آسان میں تبدیل کرا لینا چاہیئے۔ اس وقت تو سب کچھ عامل کے اختیار میں ہوتا ہے۔ مگر جب ایک مرتبہ عہد و پیمان ہو گیا تو پھر زندگی بھر اس میں کسی قسم کا رد و بدل کرنا عامل کے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

بعض ہمزاد تیز طبیعت ہوتے ہیں اور تسخیر ہونے کے وقت عامل کو دھمکاتے اور گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ ایسی حالت میں عامل کو واجب ہے کہ اپنا رعب و وقار قائم رکھے۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے، ہمزاد سخت جواب پائے گا تو خود بخود نرم ہو جائے گا اور عاجزی کرے گا۔ مناسب یہ ہوگا کہ اس وقت ہمزاد سے کوئی نشانی لے لی جائے۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ ہمارا حلقہ بگوش ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ عہد و پیمان کے وقت اس بات کا انسداد نہ کیا جائے۔ تسخیر ہو جانے پر ہمزاد ہر وقت سایہ کی طرح عامل کے

ساتھ رہتا اور کبھی جدا نہیں ہوتا۔ دور دراز کے تحفہ تحائف اور میوہ جات وغیرہ چشم زدن میں لا حاضر کرتا ہے۔ سات سمندر پار گئے ہوئے عزیزوں کی خبریں لا دیتا۔ نیز ہر گھڑی عامل کے حکم کا منتظر رہتا ہے۔ کچی کمزور دل عامل ہمزاد کے ہمیشہ ساتھ رہنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک قسم کا خوف پیدا ہوجاتا ہے اس لئے اس بات کا اقرار ہمزاد سے پہلے روز ہی لے لینا چاہیئے کہ بلا بلائے ہرگز تمہارے سامنے نہیں آئے گا۔

ایک اعتراض | اپنا عیب کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ پھر ملا کے جسم (ہمزاد) نے اپنا عیب کیسے دیکھ لیا۔ ہر جان ہر شخص کو پیاری ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرنے پر آمادہ نہیں ہوسکتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ملا کے جسم لطیف (ہمزاد) نے اپنے ہی جسم کثیف (ملا) کو مار ڈالا۔ اور خود فنا ہوگیا۔

جواب: ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ ہر انسان کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک لطیف اور دوسرا کثیف۔ جب کسی انسان کی موت واقع ہوتی ہے تو حقیقت میں اس کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ صرف اس کے جسم کا خاکی جامہ اتر جاتا ہے۔ اور وہ عریاں ہوجاتا ہے۔ روح جو اصل حقیقت ہے اور جس کے پَرتو سے ہر دو اجسام کثیف و لطیف زندہ کہلاتے ہیں۔ اپنی نورانی شعاعوں کو سمیٹ کر جسم لطیف تک محدود کرلیتی ہے۔ اور جسم کثیف بے نور ہوکر مردہ ہوجاتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک انسان کا خاکی جسم فنا ہوجانے پر فی الاصل اس کی موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ عریانی ہوجاتی ہے۔ اور اس کی ہستی جوں کی توں قائم رہتی ہے۔ اگرچہ اپنی آنکھوں سے مرنے والے کو نہیں دیکھ سکتے اور یہ سمجھ کر کہ وہ فنا ہوگیا ہے چیختے چلاتے ہیں[1]۔

کوئی شخص اپنے اچھے یا بُرے اعمال کی سزا و جزا سے نہیں بچ سکتا۔ ملا کی آنکھوں پر لذائذ دنیوی کے حصول نے جہالت اور گمراہی کی پٹی باندھ دی تھی اور اسے نیک و بد کی تمیز نہیں رہی تھی۔ مگر ہمزاد جانتا تھا کہ اس کے گناہوں کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی۔ اس لئے جسم کثیف (ملا) کے نیست و نابود کرنے میں ہی اس نے اپنی بہتری سمجھی۔

---

[1] مسلمانوں کے پاس ایسے عمل ہیں کہ روحوں سے بات چیت کی جاسکتی ہے — یورپ والوں نے ایک نئی ایجاد اسپرٹس کیوری گیشر نکالی ہے جس کی بدولت ہمیں ان کی صداقت کا پتہ چلتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے مرحوم عزیزوں سے بات چیت کی اور بات کا اطمینان کیا کہ اگرچہ وہ دنیا والوں کی مادی آنکھوں سے اوجھل ہوگئے ہیں۔ مگر ان کا وجود جوں کا توں قائم ہے۔

عمل نمبر ۷ بلّوری | ایک بڑا سا آئینہ جس میں سر سے لیکر چھاتی تک کا تمام جسم بخوبی دکھائی دے سکے خرید لو دن میں کسی وقت علیحدہ کمرے میں شمال کی جانب منہ کرکے آئینہ میں اپنے عکس کی ناک کی جڑ میں نظر کی ٹکٹکی جما کر دیکھنا شروع کرو حتی الامکان آنکھ نہ جھپکو اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو کہ ہمزاد ابھی ابھی مجسم شکل میں تمہارے روبرو ظاہر ہوا چاہتا ہے اس خیال میں یہاں تک محو ہوجاؤ کہ دنیا و مافیہا کا کچھ بھی ہوش باقی نہ رہے۔ کامل ایک گھنٹہ تک اس عمل کو کرو۔ ہر روز عمل کرنے کے بعد آسمان کی سمت دیکھ لیا کرو۔ پندرہ روز میں دھندلی شکل میں سفید رنگ کا ہمزاد آسمان پر دکھائی دینے لگتا ہے۔ مگر اس عمل کو متواتر تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔ تین مہینوں میں تمہیں اتنی قدرت حاصل ہوجائے گی کہ لوگ تمہیں مہاتما یا ولی اللہ سمجھنے لگیں گے۔

سر سے لیکر پیر تک کسی شخص کو ایک نظر دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے تم اس کے اچھے یا بُرے حالات سے فوراً باخبر ہوجایا کروگے۔ قدرتی قانون کے مطابق کسی اچھی یا بُری علامات کے وقوع میں آنے کا اثر پہلے جسم لطیف پر ہوتا ہے۔ کسی بیماری کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے اگر اس کا ہمزاد تمہیں سر قلم دکھائی دے تو سمجھ لو کہ اس شخص کی زندگی چند روزہ ہے اور کسی علاج سے شفایاب نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ہمزاد صحیح و سالم دکھائی دے تو بے دھڑک ہوکر اس کا علاج کرو وہ ضرور بچ جائے گا۔

چند ضروری ہدایات کا اعادہ | (۱) عمل شروع کرنے سے قبل اس بات کا فیصلہ کرلینا چاہیئے کہ تم اسے سرانجام دے سکوگے، یا بیچ میں ہی چھوڑ دوگے۔ اگر چند روز کرکے عمل کو چھوڑ دینا ہو، تو اس سے نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

(۲) رازداری شرط ہے تمہارا کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار بھی اس بات سے واقف نہ ہونا چاہیئے کہ تم تسخیر ہمزاد کرنے لگے ہو۔

(۳) نہایت استقلال اور حوصلہ کے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ خلاف توقع کوئی شکل یا اشکال دیکھنے نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

(۴) تم کو اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیئے کہ ضرور ہمزاد کو تسخیر کرلوگے۔ کیوں کہ یقین اور وثوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہوجاتے ہیں۔

(۵) عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ منتخب کرکے جہاں کسی قسم کا شور غل

نہ ہو- اور نہ ہی طبیعت کو برطرف کرنے کیلئے کوئی غیر ضروری چیز ہو۔

(۶) دورانِ عمل میں پرہیزگار اور صاف ستھرے رہو۔ خوشبودار عطر کپڑوں میں لگاؤ۔ چندن یا لوبان کی دھونی بوقت عمل مکان میں دو۔

(۷) ایامِ عمل میں گوشت اور منشی اشیاء سے پرہیز۔ ہلکی اور زود ہضم غذا کھاؤ۔ مگر پیٹ بھر کر نہیں۔

(۸) صبر و استقلال کو ہاتھ سے مت جانے دو۔ بسا اوقات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے۔ اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ بعض عامل دوسرے تیسرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے تم بداعتقادی کو دل میں جگہ نہ دینا۔

(۹) پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کرو۔ ہر روز بلاناغہ اسی جگہ اور اسی وقت سے عمل کا آغاز کرنا چاہئے۔

(۱۰) جب ہمزاد کی صورت مکمل نظر آنے لگے تو خود بخود اسکو مخاطب نہ کرو۔ بلکہ اس بات کا یقین کرلو کہ ہمزاد خود بخود تم سے ہمکلام ہوگا۔ ہمزاد سے کوئی ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہئے۔

عمل نمبر ۵ اس قسم کے عملیات میں سے ایک نہایت معتبر عمل پیش کرتا ہوں۔ یہ عمل رات کے ۱۲ بجے سے صبح کی نماز تک کیا جاسکتا ہے۔ اور کوئی وقت نہیں۔ دریا کا کنارہ ہو، کوئی دوسرا آدمی سامنے نہ ہو، پرہیز جلالی کیا جائے اور اس کے تین چلّے کئے جائیں۔ ہر چلّہ چالیس چالیس یوم کا ہے۔ پہلے چلّہ میں یہ احساس ہوتا ہے کہ کوئی دوسری پوشیدہ صورت میرے ساتھ ہے۔ کبھی کبھی سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی سوال لکھ کر رکھ دیا اور اس کا جواب مل گیا۔ دوسرے چلّے میں صاف طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ کوئی دوسری ذات ہمارے ساتھ ہے۔ مگر وہ نظر نہیں آئے گی۔ ہر سوال کا جواب ملتا رہے گا۔ اور غائبانہ طور پر کوئی شخص باتیں کرتا معلوم ہوگا۔

تیسرے چلّے میں شروع سے ہی عامل کو خوف دلایا جاتا ہے پوشیدہ مختلف صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ بالمشافہ گفتگو شروع ہوجاتی ہے۔ اگر عامل نے یہ چلّہ پورا کرلیا تو چالیسویں دن ہمزاد تابع فرمان ہوکر سامنے حاضر ہوجاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے غلام بن جاتا ہے۔ یہ عمل قبلہ رُخ ہوکر پڑھیں۔ اور ۴۰ دن میں سوا لاکھ پورا کریں۔ اس کے لئے دو باتیں یاد رکھیں۔ ایک تو اگر ایک دن بھی ناغہ ہوگیا تو عمل ضائع ہوجائے گا۔ دوسرے اس کے عامل کو غصہ بہت آتا ہے۔ بعض اوقات نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ وقت جگہ اور مقام کی پابندی ضروری ہے۔ دریا سے مراد نہر تالاب نہیں

عمل یہ ہے۔

اللہ بادشاہ ہے محمد ہے وزیر علی کاروان۔ دیوان وزیر۔

عمل نمبر ۶ سفلی میرا تجربہ نہیں اکثر سنا گیا ہے کہ سفلی عمل بہت جلد اثر کرتے ہیں۔ اور یہ صحیح ہو تو عجب نہیں اس لئے کہ نیک بننا مشکل ہے اور بد بننا آسان ہے۔ تسخیر ہمزاد کا ایک طریق سفلی تحریر کرتا ہوں۔ مگر نہ میرا معمول ہے نہ میں کسی کے گناہ کا ذمہ دار ہوں جو صاحب کریں عذاب و گناہ کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

یہ عمل سات دن کا ہے اور سات دن تک نجس یعنی حالت جنب میں رہنا پڑتا ہے۔ دورانِ عمل میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ مُنہ سے نہ نکالے ورنہ عمل ضائع ہوگا۔ غرضیکہ سراپا شیطان بننا پڑے گا۔ جس قدر نجاست کے قریب رہو گے اسی قدر زیادہ اثر ہوگا۔

ترکیب یہ ہے کہ نوچندی اتوار یا منگل کے دن اس عمل کو شروع کرو۔ پہلے چوراہے کی مٹی لاکر بہت سی جمع کرلو اور اتوار یا منگل کے دن صبح کے وقت ۴۱ غلولہ (گول گول جیسے سوڈا واٹر کی بوتلوں میں انٹے ہوتے ہیں۔ بناؤ رات کو کھانے پینے اور تمام ضروریات سے فارغ ہوکر کوٹھڑی میں داخل ہوجاؤ۔ جو پہلے سے منتخب کرلی ہو۔ اور سوائے تمہارے دوسرا کوئی وہاں نہ ہو۔ نہ کوئی سامان ہو۔ بالکل خالی ہو۔ سرسوں کے تیل کا چراغ جلا کر جس میں خوب موٹی بتی پڑی ہو اپنے پیچھے رکھو۔ تمہارا سایہ سامنے پڑے گا۔ اب سایہ پر گردن کی رگ پر نظر جما کر ہر غلولہ پر یا اُدجُلہا ۱۴۱ مرتبہ پڑھو ۴۱ غلہ ہر غلہ پر ۱۴۱ بار یہ نام پڑھو۔ جب غلہ ختم ہوجائے تو اسی جگہ سوجاؤ (زمین پر) صبح کو اٹھ کر ان غلوں کو کنوئیں میں ڈال دیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم سے قبل اس وقت تک کسی نے اس کنوئیں سے پانی نہ بھرا ہو۔ اگر پانی بھر لیا ہوگا تو عمل بیکار ہوگا۔ اس کے لئے ایسا کنواں تلاش کرو جس پر سے پانی کم بھرا جاتا ہو۔ جس کنوئیں میں پانی نہ ہو اس پر عمل نہیں ہوسکتا۔ غلہ ڈالنے کے بعد پھر اپنی جگہ پر واپس آجاؤ جہاں عمل پڑھا تھا۔ اور شام کے لئے پھر ۴۱ غلہ بناؤ۔ بس ایک دن کا عمل ختم ہوا۔

رات کو عمل پڑھنے کیلئے کوٹھڑی میں داخل ہونے کے وقت سے صبح تک جبتک شام کے لئے غلہ بنالو۔ کسی سے بات نہ کرو۔ نہ کوئی چیز کھاؤ نہ اس کوٹھڑی سے باہر نکلو۔ سوائے صبح کے غلہ ڈالنے کیلئے اسی طرح سات یوم برابر کرو۔ ساتویں روز ہمزاد حاضر ہوگا۔ اور فرمانبرداری کا اقرار کرے گا۔ عمل ختم ہونے کے بعد غسل کرسکتے ہو۔

اس سے ہمزاد پر اثر نہ پڑے گا۔ مگر وہ نیک باتوں سے ناخوش اور بُری باتوں سے خوش رہے گا۔

عمل نمبر۷۔ بدری

تسخیر ہمزاد میں زیادہ کام تصور کا ہے پڑھنے کے لئے کوئی عبارت یا الفاظ محض عقائد کی بنا پر ہیں۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ حروف میں اثر ہے مگر تسخیر ہمزاد میں حروف سے زیادہ اثر تصور کا یعنی تسخیر ہمزاد نام ہی تصور کا ہے۔

ہندو مہاتما (عاملین)، تسخیر ہمزاد کے لئے کوئی منتر تجویز نہیں کرتے۔ بلکہ صرف خیال سے ہی تسخیر ہمزاد کی تعلیم دیتے ہیں۔ جیسا کہ شروع کے دو عمل میں نے لکھے ہیں۔ اب ایک آسان ترکیب تسخیر ہمزاد کی پیش کرتا ہوں۔ پہلے مکان میں ایک کوٹھڑی تجویز کریں۔ جو بالکل علیحدہ اور اس میں مغرب کی طرف دیوار ہو۔ اس مغربی دیوار کو خوب گہری قلعی سے صاف وشفاف کرلیں۔ کسی مہینے کی ۱۳ تاریخ گزر کر جو رات آئے (چودھویں شب پورن ماشی)، تو آپ اس عمل کو شروع کریں۔

ایک چراغ میں تل کا تیل وروغن کنجد بھر کر اس میں خوب موٹی بتی ڈال کر روشن کریں۔ آپ اپنا منہ مغرب کی طرف کریں۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر اس طرح سے رکھیں کہ آپ کا سایہ بالکل آنکھوں کے محاذی ہو نہ جھکنا پڑے نہ سر اٹھانا پڑے اب تم چوکڑی مار کر بیٹھو یہ عمل رات کے گیارہ بجے شروع کریں) اور اپنی رگِ گردن پر نظر جما کر غور سے دیکھیں۔ اور یہ تصور کریں کہ یہ سایہ اب مجسم ہو کر سامنے آتا ہے۔ جس وقت آنکھ تھک جائے تو پلک نہ ماریں۔ بلکہ اوپر چھت کو دیکھنے لگیں۔ اوپر کو دیکھتے ہوئے پلک مار کر پھر نگاہ کو قوی کرکے رگِ گردن پر جمالیں اسی طرح جب نظر تھک جایا کرے تو اوپر کو دیکھتے ہوتے پلک مار کر نگاہ کو قوی کرلیا کریں۔ ایک گھنٹہ تک اس عمل کو کریں۔ روزانہ اس طرح ایک گھنٹہ مشق کیا کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک ہفتے کی مشق میں وہ سایہ متحرک ہونا شروع ہوگا۔ اور روزانہ اس میں حرکت زیادہ ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ اکیس دن میں وہ سایہ مجسم ہو کر آپ کے سامنے آجائیگا۔ جس وقت ہمزاد آپ کے سامنے آئے تو وہی چراغ جس میں تیل بھرا ہے اس وقت جس قدر بھی باقی ہو اس کے سامنے کردیں۔ ہمزاد تیل پی جائیگا۔ اور آپ کے تابع فرمان رہے گا۔ اپنے دل کو مضبوط رکھو۔ اگر بعض عجائبات یا حرکات سامنے آئیں تو اس سے مطلق خوف نہ کرو کیونکہ حقیقت میں وہ کوئی شئے نہیں۔ نہ اس سے کسی نقصان کا خطرہ ہے۔ اگر تمہارا خیال پختہ ہے تو ایک ہی ہفتے میں تم کو حرکت سایہ کی معلوم ہوگی۔ ورنہ پندرہ یوم تک ضرور حرکت کرے گا۔ جس جگہ تم عمل کرتے ہو اس جگہ صرف عمل پڑھنے کے وقت کوئی دوسرا نہ ہو۔ عمل کے خلاف وقت میں کسی کو آنے جانے یا رہنے سے کوئی نقصان نہیں۔ چراغ خوب بڑا ہو۔ جس میں بہت سا تیل آئے اور روزانہ اسے بھر لیا کرو۔ جب عمل ختم ہو تو اس چراغ کو بجھا کر رکھ دو۔ ایک ہی چراغ آخر عمل تک کافی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز اس میں نہیں۔ بس اپنے تصور کو تیز کرتے جاؤ کہ یہ سایہ مجسم ہو کر میرے سامنے کھڑا ہے۔

عمل نمبر۸۔ دوسرے کا ہمزاد

جو شخص اتوار یا منگل کو مر جائے تو غسل کے وقت ڈ[illegible] روئی جو کانوں میں لگاتے ہیں۔ وہ روئی کسی طرح سے حاصل کرے اور اس روئی کو بکس میں بند کردے۔ اس وقت سے کسی سے بات چیت نہ کرے۔ جب مردے کو قبرستان لے جانے لگیں۔ تو عامل اگر مسلمان ہو تو یا بُعثُ اور اگر عامل ہندو ہے تو ہرانگ سوانگ پڑھتا ہوا ساتھ جاوے۔ اگر ممکن ہو تو مردے کے کان میں کہے کہ میں رات کے ۱۲ بجے آؤں گا۔ واپسی پر سب لوگوں سے الگ آوے گھر آنے تک کسی سے بات چیت نہ کرے۔ رات کو ایک سیر آٹا لے کر اس کی موٹی موٹی دو روٹیاں پکوائے اور اس میں آٹے کا ایک چراغ بھی بنائے۔ چراغ میں گھی بھی ڈالے اور بتی اس روئی کی ڈالے جس کو دن میں حاصل کیا تھا۔ گھی روٹیوں کو لگا کر اوپر تھوڑا سا گڑ رکھ کر قبرستان یا مرگھٹ کو جاوے اگر قبر پر جائے تو چراغ کو قبر کے درمیان جگہ پر رکھے۔ چراغ کا رُخ مغرب کی جانب اور اپنا رُخ چراغ کی طرف یعنی مغرب کو پشت کرکے یا بُعثُ بلا تعداد پڑھنا شروع کردے اگر عامل ہندو ہے تو بھی اسی جگہ عمل کرے جہاں پر مردہ جلایا گیا تھا۔ ہندو کو پڑھنا ہوگا ہرانگ سوانگ تصور ہر دم مردے کا رکھے۔ بعد دو گھنٹے کے ایسا معلوم ہوگا کہ قبر شق ہوگئی اور مردہ سامنے نظر آئے گا۔ خوف ہرگز نہ کھائے کوئی نقصان نہیں کرسکتا۔ مردہ کو دو روٹیاں دکھاؤ وہ روٹیاں مانگے گا تب اس سے ہمکلام ہو کر کہو ہم تم کو روٹیاں تب دیں گے جب تم ہمارے کام آسکو گے۔ اگر وہ کام کرنے سے انکار کرے تو تم بھی روٹیاں دینے سے انکار کردو۔ اگر وہ کام کرنے میں ہاں کہے تو کاموں کی تفصیل پوچھو۔ وہ یہ کام کر سکتا ہے اگر اس کی کچھ کمی رہے تو اس کی بھی ہاں اس سے کرالینی چاہئے

تفصیل یہ ہے۔

(۱) خبریں بتانا اور واقعات کی اطلاع دینا۔

(۲) ایک شخص جس قدر وزن اٹھا سکتا ہے اس قدر وزن کی اشیاء قیمت سے لا دینا۔ بلاقیمت نہیں لاکر دے گا۔

(۳) دور دراز سے بے موسم کی اشیاء لانا۔

(۴) عورتوں اور بچوں کے دلوں میں محبت پیدا کرنا اور ان کو ورغلانا۔ محبت یا بغض کرا دینا۔

(۵) پتھر یا غلاظت وغیرہ کسی کے گھر پھینکنا۔

(۶) بلاقیمت اشیاء یا روپیہ پیسہ لانا۔ اور پھر اندر میعاد واپس کرنا اس کے بعد کہے گا کہ اتنا طعام تم روزانہ دوگے۔ تو کبھی یہ وعدہ نہ کرنا کہ پیٹ بھر کر دوں گا۔ بلکہ وہ ہی دو روٹی روزانہ دینے کا وعدہ کرنا۔ اور روزانہ تم کو دو روٹیاں دینی پڑیں گی۔۔ اگر پیٹ بھر کر دینے کا وعدہ کروگے تو وہ تمہارا دیوالہ نکال دے گا۔ وہ کھانا کھانا بند نہ کرے گا اور تم ہار جاؤ گے۔ نیز جتنی مدت کے لئے قبضے میں لانا ہو وہ طے کرلو۔

ایک سال یا تین سال وغیرہ یا عمر بھر، عموماً لوگ میعاد مقرر کر لیتے ہیں عمر بھر کے لئے نہیں کرتے۔ اپنے حاضر ہونے کی ترکیب وہ بتلائے گا۔ جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ ہمزاد ہر دم تنگ کرتا رہتا ہے اور کام پوچھتا رہتا ہے یہ غلط ہے۔ جب تم بلاؤ گے تب ہی حاضر ہوگا۔

جن اصحاب کا دل کمزور ہو وہ ہرگز ہرگز اس عمل کو کرنے کی نیت نہ کریں۔ کیوں کہ وہ اپنے دل کمزور ہونے کی وجہ سے مردہ کو دیکھ کر ڈر جائیں گے۔ اور دل کی حرکت بند ہونے کا ڈر ہے۔ جن لوگوں کی قوتِ ارادی مضبوط ہو۔ اور مزاج جلالی ہو وہ اس کو سرانجام دے سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۹: الٹی بسم اللہ

ماہ پھاگن یا جیٹھ یا اگہن جو ثابت کے ماہ ہوتے ہیں تو چندی جمعرات سے لے کر بارہ روز کا عمل ہے۔ تیسرے دن ہمزاد سامنے آجاتا ہے۔ چاہیئے کہ بستی کے باہر ایسی جگہ تلاش کرے جو بالکل تنہائی کی ہو۔ اور لب آب ہو۔ مغرب کی نماز وہیں ادا کرے۔ رو بقبلہ ہوکر بارہ سو مرتبہ بسم اللہ معکوس جو یہ ہے۔ میحرّنما حرّ ہلاّ مسب پڑھے۔ دورانِ خواندگان گوشت قطعی چھوڑ دے۔ مسور کی دال بھی نہ کھلائے اور جو جی چاہے کھائے۔ پڑھتے وقت اگربتی سلگا کر قریب رکھ لے۔ اور پڑھنے سے پہلے گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گرد حصار کرلے انشاء اللہ ہمزاد تابع ہوگا۔

تہدید: تیسرے دن عمل کرنے کے دوران میں اگر ہمزاد حاضر نہ ہو دے تو پڑھنا ترک کرکے دوسرے مہینے میں عمل شروع کرے اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہمزاد تیسرے روز سامنے آکر عامل کو پڑھتے وقت پڑھائی فراموش کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے، چاہیئے کہ اس کی باتوں میں دھیان نہ لگا دے۔ آخری روز جب وہ حاضر ہوتا ہے تو خود شرائط کا اظہار کرتے ہوئے ایک بات یہ کہدیتا ہے کہ میں یہ نہیں کروں گا۔ اس وقت بالکل عامل جواب دے کہ جو ہم حکم دیں وہ سب کچھ بلا استثنیٰ تم کو کرنا پڑے گا۔ بالآخر وہ وعدہ کرتا ہے اور تابع ہوجاتا ہے اسوقت یہ کہدے کہ جب ہم تمہیں یاد کریں فوراً آنا اور ایک میعاد مقرر کرے۔ اتنے سال تابع رہنا پڑیگا۔ کام جو ہمزاد کرتا ہے۔ وہ ہمزاد کی عملی قوت پر موقوف ہوتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ ہمزاد کوئی بڑا کام نہیں کرتا۔ وہ ہر کام جو شیطانی قوت پر دال ہوتا ہے کرسکتا ہے۔

عمل نمبر ۱۰: شمسی

عروج ماہ میں ہفتہ یا اتوار کے دن سے اس عمل کو شروع کریں۔ عمل ایسے میدان میں کریں جہاں آبادی دور تک نہ ہو بالکل ویرانہ ہو۔ اور ۴۲۲ گز کے فاصلے پر پیپل کا درخت ہو۔ سورج چڑھنے پر جب تمہارے سر کا سایہ پاؤں سے تقریباً ۴ گز کے فاصلے پر پڑنے لگے تو عمل شروع کرو۔ پڑھتے وقت منہ مغرب کی طرف ہو اور ایک بوتل شراب بھر کر اپنی داہنی بغل میں دباؤ۔ بوتل کا منہ کاگ سے مضبوط کردو۔ بوتل کا منہ درخت کی طرف ہو۔ اب اپنی رگِ گردن پر نظر جما کر کامل ایک گھنٹے تک یہ اسم اعظم پڑھو۔ مَنْهَمَةٌ خَاتِ الشَّيَاطِيْنِ کوئی تعداد مقرر نہیں ایک گھنٹہ تک پڑھو۔ ایک گھنٹے کے بعد رگ گردن سے نظر اٹھا کر پیپل کو دیکھو۔ درخت کی چوٹی پر ایک بے ڈول سا سایہ نظر آئے گا۔ اسی طرح روزانہ بہ یوم یہ عمل کرتے رہو۔

وہ سایہ روز بروز تم سے قریب ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ نیچے اتر کر تمہارے سامنے آجائے گا اور یہ بعینہٖ تمہاری شکل ہوگا۔ بس یہی ہمزاد ہے۔ جب ہمزاد تمہارے سامنے کھڑا ہو تو بوتل کی ڈاٹ کھول کر اس کے منہ سے لگادو شراب پی جائے گا اور بس تمہارا تابع ہے۔

اس عمل کا یہ اثر ہے کہ اگر عامل کمزور طبیعت کا ہو تو خود ہی شراب پی لیتا ہے۔ اس لئے دل کو سخت کرو اور خود شراب نہ پی لو۔ عمل پڑھتے ہی نظر رگ گردن پر جماؤ۔ تھکاوٹ پر پلک مارنے

میں کوئی نقصان نہیں۔

عمل نمبر ۱۱۔ ماہتابی

جب چاند کی سات تاریخ ہو تو کھلے میدان میں جب کہ آسمان صاف ہو۔ چاند کیطرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور اپنے سایہ پر تھوڑی دیر نگاہ جما کر رکھے پھر فوراً نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھے تو ویسا ہی سایہ آسمان پر نظر آئے گا۔ اس طرح آدھ گھنٹے تک یا ایک گھنٹے تک برابر کرے اور روزمرہ بلاناغہ وقت مقررہ پر عمل کیا کرے۔ چند روز کے بعد وہ سایہ آسمان پر اچھی طرح نظر آنے لگے گا۔ پھر آنکھیں بند کر کے بھی خیال کرے گا تو ہو بہو اپنی شکل نظر آیا کرے گی۔ چند ماہ کے تصور سے وہ غباری شکل روشن ہوتی جائے گی۔ پھر صاف اور واضح ہو کر حاضر ہوگی۔ اور تابع داری کے لئے گفتگو کرنے کیلئے بے قرار ہوگی۔

عمل نمبر ۱۲۔ محبوب عزیمت

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَرْوَاحِ بِحَقِّ حَضْرَتْ سُلَیْمَانَ بِنْ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا فَاَیَّا قَوْمِ ہمزاد حاضر شو بحق یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

ایک شخص کا تجربہ یہ ہے کہ جلالی وجمالی پرہیز سے بند مکان میں ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھ کر ایک چلہ میں سوا لاکھ پورا کرے۔ ہمزاد حاضر ہوگا۔

دوسرے شخص کا تجربہ یہ ہے کہ ۳۸۲ مرتبہ روزانہ بعد نماز عشاء پڑھے۔ پس پشت چراغ جلائیں جس میں خوشبودار تیل ہو۔ ایک خالی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھے۔ جب وہ حاضر ہو تو اس کو حکم دیں کہ وہ اس بوتل میں اترے۔ جب اس میں اتر جائے تو ڈاٹ لگا کر اس سے بلانے کی ترکیب دریافت کریں۔ اور عہد وقسم کے طریقوں کو پورا کر لیں۔ اس عمل کی میعاد مقرر نہیں۔ جب ہمزاد تابع ہو عمل ترک کر دے۔

عمل نمبر ۱۳۔ سفلی

کاغذ کے چار پرزوں پر یہ عبارت لکھا کرو۔ "فرعون، قارون، شداد، ہامان، ابوجہل شیطان" لکھ کر سوتے وقت ایک ایک پرزہ اپنی چارپائی کے پائے تلے رکھ لیا کرو۔ اور صبح ان پرچوں کو جلایا کرو۔ پرزے لکھتے اور جلاتے وقت تک کسی سے بات نہ کیا کرو۔ چند روز میں سوتے میں ہمزاد سے باتیں ہونا شروع ہو جائیں گی۔ یہ ہمزاد ہر قسم کی خبریں دے گا۔ جب کسی بات کی خبر لینی ہو تو ان ناموں کے ساتھ اپنا مطلب بھی لکھ کر چارپائی تلے رکھ دو۔ رات کو جواب مل جائے گا۔

عمل نمبر ۱۴

یہ عمل ۲۱ دن کا ہے۔ بعد نماز عشاء غسل کر کے ۲۱ تسبیح کھڑے ہو کر اپنے پیچھے ایک چراغ جلا کر پڑھیں۔ یَا قَیُّوْمُ ہمزادی باذن اللہ تعالیٰ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا۔ اور دن کو تین چار بجے باہر جنگل میں جا کر سایہ کیطرف نگاہ کر کے کھڑے ہو کر پھر بلا تعداد بغیر پلک جھپکائے پڑھیں پلک جھپکنے پر آئے تو نظر اٹھا کر آسمان کی طرف نظر کریں ـــــ ہمزاد کا تصور رکھیں۔ اسی طرح آدھ گھنٹے تک مشق کیا کریں۔ دن کو تعداد پڑھائی مقرر نہیں۔ ۲۱ دن میں حاضری ہو جائے گی۔

عمل نمبر ۱۵۔ ذاتی

اپنے نام کے اعداد نکال کر اتنی ہی مرتبہ بڑا شیشہ سامنے رکھ کر اپنی شکل سے مخاطب ہو کر پڑھیں۔

اے فلاں را پنا نام ہمزادی اُحْضُرُوْا مُسَخَّرْ بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ

آنکھ نہ جھپکیں یا بہت کم جھپکیں۔ لہجہ ایسا ہو جیسے ایک ملازم کو حکم دے رہے ہیں۔ تصور یہ ہو کہ یہ شیشے سے باہر آ کر میری اطاعت کرے گا۔ کمرہ بالکل علیحدہ ہو۔ صرف عامل کے استعمال میں آئے۔ پڑھتے وقت ایک روٹی پر ذرا سا گھی اور شکر رکھ لیں اور بعد عمل اس پر دم کر کے ایک ایسے چوراستہ میں رکھ کر آیا کریں۔ جو عام گزرگاہ نہ ہو۔ جہاں سے بہت کم لوگ گزرتے ہوں یا نہ گزرتے ہوں۔ روٹی رکھ کر آہستہ سے کہہ دیا کریں "اے ہمزاد یہ تم کھالو" اب واپس چلے آؤ۔ اور مڑ کر نہ دیکھو۔ ہر روز عمل رات کو مقررہ وقت پر کرنا ہوگا۔ اور روٹی صبح کاذب کے وقت رکھ آنی ہوگی۔ راستے میں کوئی بات کرے تو جواب نہ دیں۔ روٹی مانگے تو نہ دیں۔ ۲۲ دن پابندی سے عمل کریں۔ ۲۳ ویں دن روٹی نہ پہنچائیں اگر کوئی خواب میں یا تحریر سے یا زبانی کہے کہ آج روٹی کیوں نہیں بھیجی تو سمجھ لیں عمل کار آمد ہو گیا۔ یہ ہمزاد ہے ۲۴ ویں دن پھر روٹی پہنچانا شروع کر دیں۔ اگر ہمزاد زبانی کہے تو کوئی بات نہ کریں۔ صرف اتنا کہہ دیں کہ اب روٹی برابر پہنچائی جائے گی۔ اگر خواب یا تحریر سے کہے تو پھر جواب کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس پشت پر چراغ جلا کر رکھو۔ منہ قبلہ کی طرف ہو۔ ۴۰ دن کے اندر ہمزاد خود حاضر ہو جائے گا۔ اس وقت عمل ختم کریں اور اس سے شرائط طے کریں۔ بلا شرط طے کئے حصار سے باہر نہ نکلیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے عمل کیا۔ چالیسویں دن ہمزاد حاضر ہوا اور کہا کہ میں اتنی دور سے آیا ہوں اور تو حصار سے باہر نہیں آتا۔ باہر آ کر مجھے روٹی دے اور بتا کہ میرے متعلق کیا کام ہے۔

عامل اس کے پُریقین الفاظ سے حصار سے باہر آگیا تو ہمزاد نے اسے بجد مارا۔ اور کہا تو مجھے تکلیف دیتا رہا ہے اب میں تجھے دیتا ہوں تاکہ بُھلا نہ رہے یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

یہ عمل دیہات میں اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ عمل کے دوران جو کچھ بھی ظاہر ہو یا کچھ نہ ہو تو کسی سے ذکر مت کرو۔ البتہ جس کسی عامل کی زیر ہدایت عمل کرنا چاہیں اس سے ذکر کر سکتے ہیں۔

عملیات ہمزاد قرآنی قرآن حکیم میں ایسے مقامات ہیں جن کی دعوتوں سے ہمزاد مسخر ہو کر سامنے آجاتا ہے اس سلسلے میں چند عمل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان عملیات میں شبہ کی گنجائش نہیں۔ تصور اور کلام پاک کی دو طاقتیں مل کر ایک حتمی نتیجہ کامیابی کا لاتی ہیں۔ یہ دونوں عمل میرے راز ہیں۔ اور بہت کم لوگ ہیں جن کو اس حقیقت کا علم ہے۔

عمل نمبر ۱۶ سورہ فرقان سپارہ ۱۹ آیت ۴۵ کو پڑھیں اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ دَلِیْلًا ثُمَّ قَبَضْنٰہُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا

اس آیت پاک کے معانی پر غور کریں گے تو عمل کی تاثیر کا خود بخود علم ہو جائے گا۔

ترجمہ یہ ہے "کیا نہیں دیکھا تو نے طرف رب اپنے کی کیوں کر سایہ کو پھیلایا ہے اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اس کو ٹھہرا ہوا اور پھر کیا ہم نے سورج کو اوپر اس کے نشانی پھر کھینچ لیا ہم نے اسکو اپنی طرف کھینچنا آہستہ آہستہ۔"

اس عمل کو روزانہ ۱۲۵ بار پڑھئے۔ قمر در عقرب میں شروع کر دے اور ایک وقت مقرر کر کے روزانہ پڑھتا رہے مدت اس عمل کی ۴۱ روز ہے۔ اس عمل میں پاک دامن زمین سے روئی لائیں۔ اور مندرجہ ذیل فتیلہ کے اوپر روئی لپیٹیں۔ اور چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر پس پشت جلائیں۔ اور سایہ کی گردن پر نظر رکھ کر عمل پڑھنا شروع کریں۔ ۴۱ روز بعد ہمزاد حاضر ہوگا۔ فتیلہ یہ ہے۔

جہرجت جہارات یا ابلیس الاسماء والارض والنار والسقر الی یوم القیمۃ احضر احضر احضر یا ہمزاد جہرجت اریا گریا عدی نوس جوگی الوحا الوحا الوحا طعطع طعطع طعطع

پاک دامن روئی سے مراد یہ ہے کہ جس کھیت میں کپاس ہو تو سب سے پہلے پھول توڑ کر لائے۔ اس سے پہلے اس کھیت میں سے کسی نے پھول نہ توڑے ہوں۔ وقت سے پہلے روئی لا کر حفاظت

سے رکھ چھوڑیں۔ نیز ۴۱ فتیلے پہلے ہی دن بحوط قمر میں لکھ کر رکھ لیں اور شرائط سے عمل کریں۔

عمل نمبر ۱۷ سورہ یٰسین میں وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے یَخْصِمُوْنَ تک یاد کرلے۔ روزانہ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پانی میں کھڑا ہو کر پڑھے۔ دن کا وقت ہو اپنا سایہ پانی میں نظر آتا ہو۔ سایہ پر تصور کر کے ۴۱ دن تک پڑھے۔ ہر سو بار پڑھنے کے بعد اَللّٰھُمَّ اِنَّا اَعْلَمُ فَاِنَّہٗ یُذِلُّ یُقَاھِرُ وَالْاٰیَاتِ اَحْضِرْنَا یَاقَوْمِ ھَمْزَادَ۔ پڑھے۔

عمل نمبر ۱۸ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ؕ

اس عمل کو تین سو اکہتر مرتبہ (۳۷۱) روزانہ رات کو اپنے سایہ پر نظر جا کر پڑھنا ہے۔ خواہ بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہو کر اپنی پشت پر سرسوں کے تیل کا چراغ جلائیں۔ ۴۱ دن تک کریں اور ہمزاد کی تمام شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ ہمزاد کی حاضری ہو تو شرائط طے کرلیں۔

بقیہ: عملیات ہمزاد برائے خواتین

چاہئے کہ کوئی شخص اس کے اس عمل میں دخل انداز نہ ہو۔ نیز کسی قسم کا شور و غل یا کوئی ایسی حرکت نہ کرے ــــــ جس سے اس کی تصور آفرینی اور انہماک عمل میں خلل واقع ہو۔ دورانِ عمل یقین واعتماد سے کام لیتے ہوئے یہی تصور کرے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہوا ہی چاہتی ہے۔ متذکرہ دھبے انسانی شکل میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور ایک دن (تقریباً ایک ماہ میں) خوفناک آوازوں کا یہ رشتہ داروں کے تخاطب کا اضافہ ہوگا عاملہ کو بغیر التفات اپنا عمل جاری رکھنا چاہئے۔ جب ہمزاد ظاہر ہو کر ہمکلام ہو اس سے معاہدہ کرے اور اپنی اس کامیابی سے بنی نوع انسان کو بھی فیض پہنچائے۔

ہمزاد سے بدسلوکی سے عامل اور عاملہ کو نقصان پہنچاتی ہے اس لئے ہمزاد سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ گوشت اور مباشرت سے دورانِ عمل خاص طور سے پرہیز کریں۔

ہمزاد سے کام لینا

ہمزاد مسخر ہونیکے بعد کی ضروری باتیں اور ہمزاد سے کام لینا
ہمزاد کا حاضر ہونا!

جب ہمزاد مسخر ہوکر سامنے آجاتا ہے تو اس وقت عامل کے لئے خاص احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ یہی حصہ قابل توجہ ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ جب ہمزاد سامنے آجائے تو اسے خود ہرگز نہ بلائے بلکہ دل میں یہ خواہش ضرور رکھے کہ ہمزاد مجھے خود ہی بلائے گا۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ ہمزاد کئی دن تک سامنے آتا رہتا ہے لیکن بلاتا نہیں۔ اس صورت میں عامل کو چاہئے۔ کہ اپنے عمل کو جاری رکھے اور عمل ختم کرنے کے بعد سیدھا اپنے گھر کو چلا آئے۔ جب ہمزاد خود بلائے تو بڑی سوچ اور سمجھ اور ہوشیاری سے جواب دینا چاہئے۔ عام طور پر عامل اور ہمزاد کے درمیان مندرجہ ذیل گفتگو ہوا کرتی ہے۔

ہمزاد:۔ آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے؟

عامل:۔ اس واسطے کہ تم میرے مطیع رہو۔

ہمزاد:۔ مجھے مطیع کرکے آپ کو کیا حاصل ہوگا یا مجھے مطیع کرنے سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

عامل:۔ میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لیا کروں گا۔

ہمزاد:۔ بہت اچھا! میں آپ کا مطیع ہوں اور آپ مجھ سے اپنے کاروبار میں ہر قسم کی مدد لے سکتے ہیں۔ لیکن ایک شرط آپ کو منظور کرنی پڑے گی۔

اس کے بعد ہمزاد ایک شرط پیش کرتا ہے یا تو کہتا ہے کہ مجھے ہر روز پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا کرنا۔ لیکن عامل کو یہ شرط ہرگز قبول نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ ہمزاد کو کوئی شخص بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھلا سکتا۔ اور عامل کو کہنا چاہئے کہ یہ شرط میرے لئے مشکل ہے کوئی اور بتلایئے۔ ہمزاد پہلی شرطیں ایسی ہی بتلاتا ہے جو عامل کے لئے مشکل ہوں۔ لیکن عامل کو چاہئے کہ انھیں منظور نہ کرے۔ کیونکہ اس وقت تو ہمزاد عامل کے اختیار میں ہوتا ہے لیکن جب ایک شرط مقرر ہو جائے، تو پھر تمام عمر اس کا پابند رہنا پڑتا ہے اور کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

پھر ہمزاد عموماً کہا کرتا ہے کہ تمہیں ساری عمر پاک و صاف رہنا پڑے گا۔ اگر پاخانہ یا پیشاب یا جماع کی نوبت آئے تو تمہیں دائرہ کھینچنا پڑے گا۔ اور جب اس سے باہر آؤگے تو پاک صاف ہوکر آنا پڑے گا۔ یہ شرط بھی مشکل ہے لیکن بعض عامل اس کو مان لیتے ہیں۔ لیکن تمام عمر انہیں پاک و صاف رہنا پڑے گا کیونکہ اگر ذرا بھی ناپاکی ہوگئی تو جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر عامل یہ بھی شرط نامنظور کرے۔ تو عام طور پر کہا کرتا ہے کہ اچھا تمہیں تمام عمر ناپاک رہنا پڑے گا۔ اور اگر تم کسی وقت بھی پاک و صاف پائے گئے۔ تو ہلاک کر دیئے جاؤگے۔ اور اگر نہانا ہو۔ تو ایک دائرہ میں نہالیا کرو۔ لیکن دائرہ سے باہر آنے کے وقت ضرور اپنے جسم یا کپڑوں پر پیشاب کرکے ناپاک ہونا پڑے گا۔ یہ شرط پہلے سے بھی مشکل ہے کیونکہ آدمی پھر تمام عمر ناپاک ہی رہتا ہے۔ اگر یہ منظور ہو تو یہ کرے۔ ورنہ اس کو ٹال دے اور کہدے کہ مجھے کوئی اور آسان سی شرط بتا دو۔ پھر وہ کوئی اور شرط پیش کرے گا۔ یا تو یہ کہیگا کہ مجھے ہر روز ایک جانور دینا۔ جانور سے مراد ایک کنجشک یعنی چڑیا سے اونٹ تک ہے اور پھر روزانہ عامل

کو ایک جانور ذبح کر کے باہر ڈالنا پڑے گا۔ جانور سے مراد بیٹر۔ کبوتر۔ مرغ۔ بکرا۔ گائے۔ اونٹ سب شامل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی قربانی دینی ہوگی۔ اگر یہ بھی نامنظور ہو۔ تو کوئی اور پیش کرے گا۔ چنانچہ عامل کو چاہئے کہ جو شرط آسان اور عامل تمام عمر کر سکے، وہی مانے۔

جب ہمزاد کی شرط پوری ہو جائے تو عامل کو ضرور یہی کہنا چاہئے۔ کہ ایک شرط میری بھی آپ کو ماننی پڑے گی، وہ یہ کہ جب تک میں آپ کو نہ بلاؤں میرے پاس ہرگز نہ آنا۔ اور نہ ہی میرے آرام کے وقت مجھے تنگ کرنا۔ صرف اس وقت آؤ۔ جب میں آپ کو آواز "ہمزاد" دوں۔ یہ شرط ضرور ہی عامل کو پیش کرنی چاہئے۔ اگر نہ کرے گا تو ہمزاد ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہا کرے گا اور رات کو سونے بھی نہ دیا کرے گا۔ لیکن اس شرط کے پیش کرنے سے ہمزاد صرف بلانے پر ہی حاضر ہوا کرے گا۔ اور باقی اوقات نظروں سے دور رہا کرے گا۔

بعض اوقات جب ہمزاد سامنے آتا ہے تو بڑی سختی سے پیش آتا ہے۔ اور طرح طرح کی دھمکیوں سے ڈراتا ہے۔ اس وقت عامل کو ہرگز کسی قسم کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ خود بھی سختی سے پیش آئے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔ اس طرح جب ہمزاد سخت جواب سنے گا تو خود بخود ہی نرم ہو جائے گا۔

یہ سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ ہمزاد کوئی اور چیز نہیں۔ صرف اپنا ہی جسم لطیف ہوا کرتا ہے اس سے ڈرنا یا گھبرانا بالکل نہیں چاہئے۔ اسے ہم جس طرح مرضی چاہے مطیع کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی کا مختار نہیں ہوتا۔ بلکہ عامل کے قابو میں ہوتا ہے اس لئے عامل کے لئے ضروری ہے کہ حکمت عملی سے نہایت آسان شرائط طے کرے۔

ہمزاد کے ذریعہ پیشین گوئی جو بغیر دریافت کئے ہمزاد کی جا سکتی ہے

ہمزاد سے دریافت کرنے پر ہر قسم کی غیب کی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔ لیکن مندرجہ ذیل باتیں بغیر دریافت کئے بھی معلوم ہو سکتی ہیں۔ یہ عاملان نے نہایت کوشش سے معلوم کی ہیں۔

۱۔ اگر اپنے ہمزاد کا سر کٹا ہوا نظر آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ چھ ماہ کے بعد عامل کی موت واقع ہوگی۔

۲۔ اگر اپنے ہمزاد کا دائیاں بازو نظر نہ آئے تو بڑے بھائی کی موت واقع ہوگی۔

۳۔ اگر اپنے ہمزاد کا بائیاں بازو نظر نہ آئے تو چھوٹے بھائی کی

۴۔ اگر اپنے ہمزاد کی چھاتی نظر نہ آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ عامل کے فرزند کی موت واقع ہوگی۔

۵۔ اگر اپنے ہمزاد کی ران نظر نہ آئے تو زوجہ کا انتقال ہوگا۔

۶۔ اگر ہمزاد کی شکل دبلی اور لمبی نظر آئے تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ تنگی، رنج و مصیبت کا وقت آنے والا ہے۔

۷۔ اگر ہمزاد کی شکل خوشنما، صحیح و سالم نظر آئے تو سمجھنا چاہئے کہ دن اچھے ہیں۔

ہمزاد کو چھوڑنا!

جب عامل کو چاہئے کہ میں ہمزاد کو چھوڑ دوں یعنی آئندہ کے لئے تمام عمر اسے علیحدہ کر دوں تو اسے چاہئے۔ کہ اگر مسلمان ہو تو "اللہ الصمد" اور اگر ہندو یا کسی اور مذہب کا ہو تو "اوم نمو ہریشائے" کو روزانہ بوقت شب قریباً ۹ بجے علیحدہ جگہ میں بیٹھ کر ایک سو ایک دفعہ پڑھا کرے اور گیارہ دن تک یہ عمل جاری رکھے۔ بارہویں دن صبح کے وقت تھوڑے سے چاول پکا کر پاک و صاف پیالہ میں ڈال کر اپنے علیحدگی کے کمرے میں رکھے اور اس پر ایک سو ایک دفعہ وہی عمل جو روزانہ پڑھتا ہے پڑھ کر پھونک لگائے اور ہمزاد کو بلا کر نہایت عاجزی سے التجا کرے کہ آپ میری آخری دعوت قبول کریں اور کہ آئندہ میں تمام عمر کے لئے آپ کو چھوڑتا ہوں۔ اس لئے براہ کرم آئندہ کبھی بھی میرے پاس نہ آنا۔

ہمزاد اس دن سے غائب ہو جائے گا۔ پھر تمام عمر خواہ عامل کتنے بھی عمل کرے ہمزاد قابو میں نہیں آئے گا۔

ہمزاد سے ہم کیا کام لے سکتے ہیں

ہمزاد کے ذریعہ ہم عجیب و غریب کام لے سکتے ہیں۔ ہر قسم کی غیب کی باتیں متعلقہ زمانہ حال، ماضی، مستقبل بالکل ٹھیک ٹھیک معلوم کی جا سکتی ہیں۔ دور دراز جگہوں سے جو چیز مرضی چاہے منگوا سکتے ہیں۔ اور بڑے سے بڑا کام ایک لمحہ میں کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں بے موسم پھل منگانا،

سنگدل سے سنگدل معشوق کو فوراً مسخر کرنا۔ گمشدہ عزیزوں کا پتہ لگانا۔ چوری کا سراغ نکالنا، دشمن سے بدلہ لینا۔ دفینہ تلاش کرنا۔ دوسروں کے دلوں کا بھید معلوم کرنا حصولِ دولت کی تدبیریں معلوم کرنا وغیرہ کہاں تک لکھا جاوے۔ ہر ایک کام میں مدد دے سکتا ہے، جس طرح بھی اسے لگا دوگے کامیابی دیکھ لوگے۔

ایک عامل صاحب کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو ہر قسم کی غیب کی باتیں من وعن صحیح بتا دیتے ہیں۔ ان کے پاس لوگ ہر منگل کے دن جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن میں خود بھی گیا اور وہاں جاکر دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک بڑے کمرے میں جمع ہیں اور ان کے درمیان ایک بہت بڑا برتن رکھا ہوا ہے۔ جس شخص کی جو مرضی آئے اس میں ڈال دے کوئی پیسہ ڈال دیتا ہے کوئی گندم کے دانے کی مٹھی ڈال دیتا ہے کوئی تھوڑی سی مٹھائی۔ غرضیکہ یہ سائل کی مرضی پر تھا کہ جو چیز اس میں ڈالے ڈال سکتا تھا۔

بارہ بج گئے تو عامل صاحب بھی اس کمرہ میں آگئے جو آنکھوں سے اندھے تھے لیکن اس طور پر چلتے تھے کہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور اپنی جگہ پر جا بیٹھے۔

پھر وہ برتن جس میں سائلان نے کچھ نہ کچھ ڈال دیا تھا۔ اپنے سامنے رکھ لیا اور اس میں ہاتھ مار کر بولے۔ کیا کوئی صاحب نکودر سے آئے ہیں۔ ایک آواز سائلان میں سے آئی۔ جی ہاں! میں آیا ہوں۔ پھر عامل صاحب نے بہت سے واقعات بتلائے اور یہ بھی کہدیا۔ کہ تو اس مطلب کے واسطے آیا ہے تیرا یہ نام ہے، جب اس نے کہا۔ یہ سب درست ہے۔ تو اس طرح سے وہ تمام آدمیوں کے جواب بتلاتا رہا۔

ایک اور عامل صاحب دیکھے ہیں۔ جو سوالات کے جوابات ہی تحریری دیتے تھے سائل کو یہ کہہ دیتے تھے۔ کہ اپنا سوال لکھ کر اپنی جیب میں ڈال لو۔ عامل سائل سے بہت دور پرے بیٹھا تھا۔ دو تین لمحے کے بعد عامل نے کہا کہ جیب میں سے وہی کاغذ نکال کر سوال کو اور اپنے سوال کا جواب پڑھ لو۔ واقعی جب سائل نے کاغذ نکالا۔ تو سوال کے نیچے ہی خوشخط حروف میں اپنا جواب بالکل صحیح پایا۔

ایک اور عامل صاحب دیکھے ہیں۔ جو دور دراز ملکوں سے خبر منگاتے تھے، جس کسی کا عزیز دور دراز شہر میں گیا ہوا ہوتا تھا۔ وہ اس کے نام چٹھی لکھ کر لفافہ میں اس خط کا جواب چاہتا ہوں۔ ایک دو لمحہ میں ہی جب وہ چٹھی کو کھولتا تو اس پر اپنا جواب ہی پاتا۔ چنانچہ جب میں خود وہاں پہنچا۔ تو ایک اور عورت خط لکھوا کر آئی اور جواب کی طالب ہوئی خط میں لکھا تھا کہ آج دس سال ہونے کو آئے ہیں لیکن آپ نے ابھی تک گھر کا رخ نہیں کیا۔ اب جواب دیجئے کہ آپ کب گھر آویں گے؟

تھوڑی دیر کے بعد خط کھولا۔ تو جواب تھا کہ میں امریکہ سے چل پڑا ہوں۔ اور جس وقت میں جہاز پر سوار ہونے کو تھا۔ کہ آپ کا خط مجھے ایک اجنبی نے دیا۔ اب میں جلدی ہی گھر آ جاؤں گا۔ چنانچہ وہ تھوڑے عرصہ بعد گھر آگیا۔ میں خود اس سے ملا اور تمام ماجرا پوچھا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک عامل صاحب کی شکل کا آدمی انہیں وہاں ملا۔ اور اس خط کو دیکھتے ہی میں نے اس کا جواب اس کے طلب کرنے پر دے دیا۔

اس قسم کے اور سینکڑوں واقعات ہیں۔ جو کہ میرے چشم دید ہیں۔ تمام واقعات کا بیان کرنا گویا مضمون کو خواہ مخواہ طوالت دینا ہے۔ اب ہم اصلی مقصد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

غیبی خبروں کا پتہ کس طرح کیا جاسکتا ہے

جب کوئی شخص عامل سے جاکر کوئی بات دریافت کرتا ہے۔ تو عامل اپنے ہمزاد سے مخاطب ہو جاتا ہے۔ ہمزاد اس کا جواب دے دیتا ہے۔ جو کہ عامل سائل کو بتا دیتا ہے لیکن اس عمل سے اور کوئی واقف نہیں ہوتا۔ اور اس طرح درست وصحیح جواب پاکر لوگ حیران وششدر رہ جاتے ہیں

لیکن ایک بات ضروری دیکھی گئی ہے۔ زمانہ ماضی اور حال کی خبریں تو ہمزاد بالکل ٹھیک ٹھیک اور صحیح صحیح بتا دیتا ہے اور ذرا بھی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں زمانہ مستقبل کی خبریں پچیس ۲۵ فیصدی جھوٹی ہی ہوتی ہیں۔ یا ان کے وقوع پذیر ہونے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آدمی کی تقدیر بدلتی رہتی ہے۔ ایک شخص جو آج گناہوں کا مرتکب ہے۔ اگر کل کو ہی توبہ کرنے اور آئندہ کے لئے نیک بن جائے۔ تو اس پر بہت سی مصیبتیں جو آنے والی تھیں، نہیں آنے پاتیں یا ان میں تاخیر ہو جاتی ہے یا وہ سخت مصیبتیں

معمولی باتوں میں تبدیلی ہو جاتی ہیں۔
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سخت گنہگار چور ظالم شخص ایک عامل کے پاس گیا اور اپنے مستقبل کی بابت دریافت کیا۔ تو عامل نے اُسے یہ جواب دیا۔ کہ فلاں روز تجھے پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔ لیکن وہ شخص اسی روز سے متقی پرہیزگار اور خدا پرست بن گیا۔ اور آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے توبہ کرلی۔ خداوند عالم کو رحم آیا اور اُس نے اس کی تقدیر بدل دی۔ جس روز اسے پھانسی دی جانی تھی اس روز اس کو ایک کانٹا چبھ گیا۔ اُس طرح پھانسی کی سزا کانٹے میں منتقل ہو گئی۔ اسی طرح ایک اور شخص کو عامل نے بتایا تھا۔ کہ تو فلاں روز خزانہ غیبی پائے گا۔ لیکن اس پیشین گوئی کے ساتھ ہی کچھ دن بعد اس کی حالت بدل گئی۔ وہ بجائے نیک رہنے کے بد ہو گیا اور طرح طرح کی بداعمالیوں میں پڑ گیا۔ اس لئے اسے بروز وعدہ صرف ایک پیسہ ملا۔ گویا وہ خزانہ غیبی پیسہ کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔
اسی طرح ایک واقعہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرض طاعون پھوٹ نکلا۔ خلیفہ عمر صاحبؓ نے فوج کو حکم دیا۔ کہ پہاڑ کے اوپر چلے چلو۔ تاکہ اس مرض سے بچے رہیں۔ اس پر ایک صحابی نے دریافت کیا۔ کہ "یا حضرت! کہ موت تو ہر جگہ یکساں ہے۔ اگر ہم میں سے کسی شخص کی موت واقع ہونی ہے۔ تو وہ ہر جگہ ہو کے رہے گی۔ خواہ ہم یہاں رہیں، خواہ پہاڑ کے اوپر چلے جائیں اس صورت میں تبدیلی جگہ کی کیا ضرورت ہے؟"
اس کے جواب میں خلیفہ صاحبؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے تقدیر کو بدل دیا ہے۔ اس تبدیلیٔ جگہ سے تقدیر بدل گئی ہے۔
ایک اور واقعہ ہے کہ ایک نوکری کے متلاشی صاحب ایک عامل کے پاس گئے اور پوچھا۔ کہ "میرے مقصد میں کب تک کامیابی ہو گی۔ عامل نے اُسے جواب دیا کہ آپکا مقصد نوکری حاصل کرنے کا ہی ہے۔ آپ کو دو ماہ کے اندر ہی اندر کامیابی حاصل ہو گی پس اس کا جواب پانے کے بعد سائل نے کوشش بالکل ترک کردی اور تسلی سے گھر میں بیٹھ گیا۔ کہ نوکری تو اب مل ہی جائے گی۔ کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ فلاں فلاں جگہ پر آسامیاں خالی ہیں۔ لیکن اس نے کوشش نہ کی۔ آخر دو ماہ گذر گئے اور اُسے کوئی جگہ نہ ملی۔ اس پر وہ عامل صاحب کے پاس گیا۔ اور ان کی پیشین گوئی کو غلط قرار دیا۔ عامل صاحب نے اُسے کہا۔ کہ جس روز سے آپ نے میرا جواب پایا۔ آپ بالکل لاپرواہ ہو گئے۔ آپ نے بالکل کوشش نہیں کی۔ اس لئے آپ نوکری سے محروم رہ گئے۔ یعنی آپ کے روزگار ملنے کی تقدیر بدل گئی۔
مفسرین کا بیان ہے کہ تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک معلق دوسری مبرم۔ معلق وہ ہے جو توبہ تائب کرنے سے دعا مانگنے سے صدقہ خیرات دینے سے ٹل جاتی ہے۔ لیکن تقدیر مبرم ہرگز نہیں ٹل سکتی۔
چونکہ بہت سے تقدیریں معلق ہوتی ہیں۔ تو جب سائل اُنکے متعلق پیشین گوئی پاتا ہے۔ تو وہ اگر اپنے افعال واطوار میں تبدیلی کر لیتا ہے تو وہ بدل جاتی ہے۔ لیکن ان حالات کے لحاظ سے وہ ٹھیک ہوتی ہیں۔ پس ایسی حالت میں ہمزاد کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ غلط بتاتا ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ تقدیر معلق بدلتی رہتی ہے۔

ہمزاد کے ذریعے دیگر کام کس طرح کئے جاسکتے ہیں؟

اگر کسی دور دراز مقام سے کوئی چیز منگوانی ہو۔ تو جس قدر منگوانی ہو۔ اُتنے ہی پیسے پردہ کی جگہ میں رکھدو۔ عامل اپنے ہمزاد کو اشارہ کریگا۔ وہ فوراً ایک لمحہ میں وہ پیسے دیکر وہ چیز لاکر وہیں رکھدے گا اس عمل کے واقع میں سیکنڈوں کی دیر لگتی ہے۔ کیونکہ ہمزاد ایک لمحہ میں ہی دنیا کے کونے کونے سے پھر کر دوسرے کونے تک پہنچ جائے گا اور ہر قسم کی چیز جو بھی دنیا میں موجود ہے لا دیتا ہے حتیٰ کہ بے موسم پھل جہاں بھی موجود ہوں۔ وہاں سے قیمتاً لادیتا ہے۔
ہمزاد کے ذریعے سے سنگدل سے سنگدل معشوق کو صرف ایک لمحے میں ہی مسخر کیا جاسکتا ہے عامل اپنے ہمزاد کو حکم دیتا ہے۔ کہ فلاں معشوق کے پاس جاکر اس کے دل میں ہماری محبت بٹھلا دو۔ بس اس وقت سے وہ معشوق عمر بھر کا غلام بن جاتا ہے اور بے قرار ہو کر چلا آتا ہے۔ لیکن حرام کے لئے اجازت نہیں ہاں حلال کے لئے بخوشی کیا جاتا ہے۔
اگر گمشدہ عزیزوں کا پتہ لگانا ہو۔ تو اپنے ہمزاد کو بھیج کر معلوم کر سکتے ہو کہ گمشدہ کس جگہ ہے اور کس حال میں ہے،

ہمزاد ایک لمحہ میں واپس آکر تمام باتوں سے خبر کر دیگا، اور اگر
ہمزاد کو حکم دیا جائے کہ گمشدہ کو یہاں لے آؤ۔ تو وہ ایک دم میں
اُسے حاضر کر دیگا۔
اسی طرح چوری کا سراغ بھی بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ ہمزاد
سب کچھ بتا دے گا۔ اور علاوہ ازیں تمام قسم کی غیبی باتیں
ایک لمحہ میں بتا دیگا۔

ہمزاد کے ذریعہ سفر کرنا

عامل اپنے ہمزاد کو حکم دے سکتا ہے۔ کہ مجھے فلاں جگہ لے
چلو۔ ہمزاد فوراً وہاں پہنچا دے گا۔ ہمارے ضلع میں ایک عامل
اس وقت بھی موجود ہے۔ جو ایک لمحہ میں ایک جگہ سے دوسری
جگہ پہنچ جاتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ زبان زد خلائق ہے کہ
آپ ایک دفعہ اپنے گاؤں میں بیٹھے تھے اور ارد گرد لوگوں
کا بھی ہجوم تھا۔ آپ یک لخت اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے
بچاؤ، بچاؤ اور پھر اوپر ہاتھ کر دیئے لوگوں نے اس کا ماجرا
دریافت کیا۔ وہ درویش صاحب بہت کم گفتگو رکھتے تھے۔
لیکن اس وقت انہوں نے صاف بتا دیا کہ قصبہ نور محل میں بازیگر
تماشہ کر رہے تھے۔ ایک بازیگر اوپر سے گر پڑا۔ اس کو بچانے
گیا تھا۔ گاؤں والے پہلے بھی اس کے معتقد تھے بلکہ دور
دراز تک ان کی مشہوری ہو چکی تھی۔ لیکن انہوں نے اس
واقعہ کی مزید تحقیقات کے لئے ایک آدمی کو گھوڑے پر سوار
کرکے فوراً نور محل کو روانہ کر دیا۔ اس نے وہاں جاکر دریافت
کیا۔ تو لوگوں نے بتایا کہ واقعی آج دس بجے یہاں بازیگر تماشہ
کر رہے تھے۔ ایک بازیگر گر پڑا۔ تو جونہی وہ گرا۔ تو ایک
درویش مجمع کو چیرتا ہوا آگے چلا گیا اور اس کو بچا لیا۔ پھر
درویش اسی وقت غائب ہو گیا۔
ایک انگریزی کتاب میں ایک واقعہ درج ہے۔ کہ امریکہ
کے مشہور شہر نیویارک میں ایک فقیر پاگلوں کی طرح رہا کرتا تھا۔
اس کی ظاہری صورت ایسی گھنی تھی۔ کہ کوئی بھی اس کے پاس
تک نہ جایا کرتا تھا۔ اس شہر میں ایک میم صاحبہ تھیں۔ جن کا
شوہر چھ ماہ سے انگلستان گیا ہوا تھا۔ وہ صرف دو چار ماہ
کا وعدہ کرکے گیا تھا۔ لیکن چھ ماہ تک واپس نہ پھرا۔ اس
عورت نے بہت سے خطوط لکھے۔ لیکن جواب کسی کا بھی نہ آیا۔
آخرکار وہ عورت غم و فکر میں مبتلا رہنے لگی۔ اور اس بے بسی کی
حالت میں اس فقیر کے پاس جاکر تمام واقعہ بیان کیا۔ فقیر نے
کہا۔ اچھا ٹھہر! میں ابھی تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں۔
وہ فقیر گودڑی میں بالکل چھپ گیا۔ جب دس منٹ چھپے
ہوئے کو گذر گئے۔ تو عورت نے تنگ آکر گودڑی کو ہلایا۔ لیکن
وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ وہ اور بھی متعجب ہو کر پرے جاکر کھڑی
ہو گئی۔ اس وقت درویش گودڑی سے نکل کر بولا۔
آپ کا خاوند بیمار تھا۔ اس لئے نہ ہی خط لکھ سکا اور نہ
ہی خود آسکا۔ اب بالکل تندرست ہے۔ آج ہی اس نے ایک
خط بھی آپ کو لکھا ہے اور وہ دس دن کے بعد وہاں سے
روانہ ہو جائے گا۔
عورت یہ ماجرا سُن کر اور بھی متعجب ہوئی۔ خیر تھوڑے ہی
دنوں بعد اسے خط مل گیا۔ کہ میں بوجہ بیماری جلد نہ آسکا اور
نہ ہی خط لکھ سکا۔ اب تندرست ہوں اور دس یوم تک
یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا چنانچہ وہ تھوڑے ہی دنوں
بعد واپس آگیا اور بیان کیا کہ میرے پاس ایک گھنی شکل
کا فقیر پہنچا تھا۔ جب میں ہوٹل میں کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے
بیان کیا کہ میں ابھی امریکہ سے آرہا ہوں اور پیغام دیا کہ آپ
کی میم صاحبہ آپ کے خیال میں بہت غمگین ہے۔ آج ہی انہیں
تسلی بخش خط لکھئے اور واپس لوٹنے کی فکر کیجئے۔ چنانچہ وہ
یہ کہکر غائب ہو گیا۔ اور میں اسی وقت سے تیار ہو گیا اور
دس دن کے بعد جہاز آنے والا تھا۔ اس میں سوار ہو گیا۔
یہ خبر بجلی کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی۔ لوگ فقیر کی
تلاش میں نکل پڑے۔ لیکن فقیر صاحب اسی دم وہاں
سے غائب ہو گئے۔

اطاعت و محبت کے لئے

اگر کسی مرد کے بیوی بچے نافرمان ہوں۔ یا کسی عورت
کا شوہر اور اس کے بچے کہنا نہ مانتے ہوں تو اس کو چاہیئے کہ
مندرجہ ذیل آیت قرآنی کو عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ۲۱
دن تک ۵۰۵ مرتبہ پڑھے۔ آگے پیچھے پانچ پانچ مرتبہ درود شریف
پڑھے۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔
آیت یہ ہے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا
قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۔

رموزِ ہمزاد

اصلیت وحقیقت ہمزاد

ہمزاد کسے کہتے ہیں؟ ہمزاد کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ہمزاد کے لغوی معنی ہیں ساتھ پیدا شدہ ہر ذی روح کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک مرئی دوسرا غیر مرئی ایک کثیف دوسرا لطیف۔ ایک مادی دوسرا روحانی مادی وہ جسم ہے۔ جسے ہم ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ مگر روحانی جسم کو روحانی یا اندرونی آنکھوں کے سوا نہیں دیکھا جا سکتا۔ اگرچہ روحانی جسم کی پیدائش مادی جسم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ مگر مادی جسم کے فنا ہو جانے پر بھی روحانی جسم زندہ رہتا ہے۔

تصویر لینے والے کیمرہ کا شیشہ اگر اتنا لطیف ہو کہ مادی اور روحانی ہر دو اجسام کی تصویریں ایک ساتھ لے سکے۔ تو مشاہدہ کرنے والا چاہے لاکھ باریک بین ہو نہ بتا سکے گا۔ کہ جسم لطیف کی کون سی تصویر ہے اور جسم کثیف کی کون سی۔ اسے یہی معلوم ہوگا کہ ایک شخص کی دو تصویریں ایک ہی وقت میں لی گئی ہیں۔ المختصر جو اپنا ہم شکل ہوگا۔ وہی ہمزاد ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جسم لطیف کا دوسرا نام "ہمزاد" ہے۔

ہمزاد یا روحانی جسم کیا کیا کام کرسکتا ہے

جتنی دیر آنکھ جھپکنے میں لگتی ہے۔ اتنی ہی دیر میں جسم لطیف یا ہمزاد۔

(۱) پرواز کرکے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک پہنچ جاتا ہے۔

(۲) سربفلک پہاڑوں کی بلندیوں اور پاتال تک پہنچے ہوئے سمندروں کی گہرائیوں کی خبر لے آتا ہے۔

(۳) بڑی بڑی وزنی چیزیں جنہیں سو پچاس آدمی بھی بمشکل تمام اٹھا سکتے ہیں۔ ہزاروں میل کے فاصلے سے اٹھا لاتا ہے۔

(۴) ان دقیق مسائل کو جنہیں انسانی عقل حل کرنے سے قاصر ہے۔ بڑی آسانی سے عامل کے ذہن نشین کرا دیتا ہے۔

(۵) سخت لاعلاج اور مہلک بیماریوں کے نسخے تجویز کر دیتا ہے۔

(۶) آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی خبریں دے سکتا ہے۔

(۷) زمین میں مدفون پرانے خزانوں کا پتہ دے سکتا ہے۔

(۸) گم شدہ کی تلاش کر سکتا ہے۔

(۹) لوہے اور پتھر کی دیواروں سے گزر سکتا ہے۔

(۱۰) جنگلی شیر۔ خوفناک اژدہا۔ خونخوار مگرمچھ یا کسی دیو ہیکل انسان کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے وغیرہ وغیرہ

ہمزاد کو اگر خلق خدا کی خدمت اور نیک کاموں کی تکمیل کے لئے تسخیر کیا جائے تو عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ نہایت شوق اور تندہی سے اس کی خدمت گذاری کرتا ہے۔ اس کے برعکس بدی کا راستہ اختیار کرنے پر عامل کی جان کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کی بیخ کنی کرکے ہی دم لیتا ہے۔

شاہجہاں بادشاہ کے عہد کا ایک واقعہ ہے کہ دہلی کے کسی حسن پرست ملا نے نفس کی سیری کی خاطر کمال محنت ومشقت جھیل کر کسی نہ کسی طریق سے ہمزاد کو تابع کر لیا۔ اور حکم دیا کہ روئے زمین میں گھوم پھر کر کسی ایسی دوشیزہ لڑکی کو میرے واسطے اٹھا لاؤ۔ جو حسن وجمال میں اپنا ثانی نہ رکھتی ہو۔ ہمزاد چلا گیا۔ اور ملک روم کی بادشاہزادی

کو جب کردہ خلب توشیں سے ہمکنار تھی۔ پلنگ سمیت اٹھا لایا۔ شیطان سیرت ملاں نے جو کرنا تھا کیا۔ اور پھر ہمزاد کو حکم دیا کہ اسے جہاں سے لائے ہو وہیں پہنچا دو۔ چنانچہ ہمزاد حکم بجا لایا۔
اس کے بعد روز مرہ کا یہی معمول ہو گیا۔ کہ ہمزاد ملاں کی خواہش کے مطابق ہر رات شاہزادی کا پلنگ اٹھا لاتا۔ اور صبح دن نکلنے سے قبل ہی واپس پہنچا آتا تھا۔ شاہزادی اس فعل سے دن بدن کمزور ہوتی جاتی۔ اور ہر گھڑی متفکر و ملول رہا کرتی۔ ہوتے ہوتے اس کی حالت نہایت قابل رحم ہو گئی۔ ہمزاد شہزادی کی ایسی حالت دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتا تھا۔ اور بے بس تھا۔ ایک دن ہمزاد نے شہزادی کی رہائی کی صورت سوچ لی۔ اور اس سے کہا پیاری بچی تو کچھ غم نہ کر میں بہت جلد اس ابلیس صفت ملاں کا کام تمام کر کے تجھے آزاد کرونگا۔ تو آج رات ملاں کو غافل پا کر پانی کے اس برتن کو جو پلنگ کے نیچے پڑا رہتا ہے۔ زمین پر انڈیل کر پھر جوں کا توں رکھ دینا شاہزادی نے ایسا ہی کیا۔ ہمزاد اور ملاں کے درمیان یہ عہد تھا کہ وہ کبھی ناپاک حالت میں نہ رہیگا۔ اس لئے ملاں کا یہ قاعدہ تھا کہ سونے سے قبل اسے پلنگ کے گرد حصار کھینچ لیتا۔ اور ہمزاد بموجب اپنے عہد کے اس حصار کے اندر نہیں آسکتا تھا۔ اور نہ ہی ملاں کو سوتے میں کوئی ضرر پہنچا سکتا تھا۔
اگلے دن جب ملاں نیند سے بیدار ہوا۔ تو حسب معمول غسل کرنے کی نیت سے اس نے پانی کی طرف دیکھا۔ مگر پانی اس میں نہ تھا۔ ناچار اس نے سامنے رکھے ہوئے گھڑے میں سے پانی لینے کے لئے جونہی قدم باہر رکھا ہمزاد نے اس کا گلا پکڑ لیا اور کہا کہ آج میرا عہد پورا ہوا۔ تو نے ایک معصوم لڑکی کے دامن عصمت کو تار تار کیا۔ خلق خدا کو ناحق ستایا۔ اس لئے تیری سزا ہے کہ تجھے زندہ نہ چھوڑا جائے اتنا کہا۔ اور ملاں کو اٹھا کر چھت کے شہتیر کے ساتھ دے مارا۔ ملاں کا سر پھٹ گیا۔ اور لہو لہان ہو گیا اور کچھ دیر تڑپ تڑپ کر جہنم واصل ہوا۔ یہ ہے ان عاملوں کا حال جو ہمزاد سے ناجائز کام لیتے ہیں۔ اور جن کے دل میں خدا کا خوف نہیں رہتا۔

تسخیر ہمزاد نمبر ۱

قدیم ہندو یوگی کس طرح تسخیر ہمزاد کرتے تھے۔

ایک کمرہ عمل کے لئے علیحدہ تجویز کر دو اس کے فرش در و دیوار اور چھت کو آسمانی رنگ سے رنگین کا غذ چپکا دو روشنی کے لئے دو تین کھڑکیاں ہوں۔ مگر سب پر نیلے رنگ کے پردے پڑے رہیں۔ اب تم میٹھے تیل کا ایک دیا جلاؤ اور پس پشت رکھکر عکس کی گردن پر نظر جما کر دیکھنا شروع کرو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو۔ کہ یہی عکس ابھی ابھی انسانی شکل میں متشکل ہوا چاہتا ہے۔ ایک گھنٹے کے بعد نظر وہاں سے ہٹا کر چھت کی طرف دیکھنا شروع کرو۔ اندازاً ۱۰ منٹ تک اسی سمت دیکھتے رہو۔ عجب نظارہ دیکھوگے۔ پھر تم اسی خیال میں مگن ہو جاؤ۔ کہ ہمزاد ابھی ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ متواتر ایک گھنٹے تک اس تصور میں محو رہو اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں تین بار اس عمل کو کیا کرو۔
دن رات خلوت میں رہو۔ بعد گزرنے ایک ہفتے کے کمرہ سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے کمرہ میں واپس آجایا کرو۔ جب سخت بھوک لگے دودھ یا کوئی ہلکی غذا کھا لیا کرو۔ کسی سے بولو نہ چالو۔ جو آدمی تمہاری خوراک لے کر آئے اس سے بھی آنکھیں نہ ملانا۔ ضرورت پڑنے پر صرف اشارہ سے یا لکھکر بات چیت کر لینا چالیس روز تک لبوں پر مہر خاموشی لگائے رکھنے سے بدن میں گرمی بہت بڑھ جائیگی۔ اس لئے دوران عمل میں خالص دودھ مکھن اور گھی کا استعمال بکثرت کرو۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہیئے۔

ہمزاد کو سامنے دیکھ کر اور باتیں کرتے سن کر عامل کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ لانا چاہیئے۔ ورنہ نقصان بلکہ خوف جان ہے۔ انسان جو اشرف المخلوقات اور خدائے پاک کا جز و لطیف ہے دراصل اسے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی گزند نہیں پہنچا سکتی بشرطیکہ وہ خدا کی بنائی ہوئی قدرت سے برسر پیکار نہ ہو۔ قدرت کہتی ہے

کہ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دھوکا مت دو۔ حرامکاری نہ کرو۔ ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول رہو۔ اور عذاب خدا سے ڈرو جو شخص قادر قدرت کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ قدرت ہر مشکل سے مشکل کام میں اس کی معاون ہوتی اور اس کے سر پر نازل ہونے والی ہر آفت کا دفعیہ خود بخود کر دیتی ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ ہمزاد ایک خوفناک ہستی ہے۔ اس سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہئے۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ جھک مارتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا۔ ہمزاد کوئی جن یا بھوت نہیں۔ بلکہ انسان کا اپنا ہی جسم لطیف ہے اس کی شکل بعینہ عامل کی شکل کے مطابق ہوتی ہے سر مو فرق نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ عامل کے لباس کے مطابق اس کا لباس ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسی حماقت اور کم فہمی کی بات ہے کہ انسان اپنے ہی جسم سے خوف کھائے۔ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر جب کوئی شخص ہراساں نہیں ہوتا تو اپنے جسم سے کیوں خائف ہونا چاہئے۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر اس کے اور عامل کے درمیان عموماً حسب ذیل بات چیت ہوا کرتی ہے۔

ہمزاد:۔ آپ نے مجھے کیوں بلایا؟

عامل:۔ میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہمزاد:۔ مجھے مسخر کرکے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

عامل:۔ میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لینا چاہتا ہوں۔

ہمزاد:۔ میں آج سے آپکا غلام ہوتا ہوں۔ لیکن فلاں شرط ہے۔

عامل:۔ ربی عقل اور عیاں ذہن رسا سے مشورہ لیکر بشرطیکہ ہمزاد کی شرط بالکل بے ضرر اور نہایت آسان ہو۔ مجھے منظور ہے۔

بعض وقت ہمزاد کوئی ایسی شرط بتاتا ہے۔ جس کا بجالانا دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً مجھے روزانہ پیٹ بھر کھانا کھلا دیا کرنا وغیرہ۔ ایسی صورت میں عامل کو حکمت عملی سے کام لے کر فوراً انکار کرتے ہوئے کڑی شرط کو آسان شرط میں تبدیل کرا لینا چاہئے۔ اس وقت تو سب کچھ عامل کے اختیار میں ہوتا ہے۔ مگر جب ایک مرتبہ عہد و پیمان ہو گیا تو پھر زندگی بھر اس میں کسی قسم کا رد و بدل کرنا عامل کے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

بعض ہمزاد تیز طبیعت ہوتے ہیں اور تسخیر ہونے کے وقت عامل کو دھمکاتے اور گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ ایسی حالت میں عامل کو واجب ہے کہ اپنا رعب و وقار قائم رکھے۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔ ہمزاد سخت جواب پائیگا۔ تو خود بخود نرم ہو جائیگا۔ اور عاجزی کریگا۔ مناسب یہ ہوگا۔ کہ اس وقت ہمزاد سے کوئی نشانی لے جائے۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ ہمارا حلقہ بگوش ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ عہد و پیمان کے وقت اس بات کا انسداد نہ کیا جائے۔ تسخیر ہو جانے پر ہمزاد ہر وقت سایہ کی طرح عامل کے ساتھ رہتا اور کبھی جدا نہیں ہوتا۔ دور دراز کے تحفہ تحائف اور میوہ جات وغیرہ چشم زدن میں لا حاضر کرتا ہے۔ سات سمندر پار گئے ہوئے عزیزوں کی خبریں لا دیتا۔ نیز ہر گھڑی عامل کے حکم کا منتظر رہتا ہے۔ کئی کمزور دل عامل ہمزاد کے ہمیشہ ساتھ رہنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک قسم کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس بات کا اقرار ہمزاد سے پہلے روز ہی لے لینا چاہئے۔ کہ بلا بلائے ہرگز تمہارے سامنے نہیں آئے گا۔

ایک اعتراض

اپنا عیب کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ پھر ملا کے جسم (ہمزاد) نے اپنا عیب کیسے دیکھ لیا؟ جان ہر شخص کو پیاری ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ملا کے جسم لطیف (ہمزاد) نے اپنے ہی جسم کثیف (ملا) کو مار ڈالا اور خود فنا ہو گیا۔

جواب:۔ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ کہ ہر انسان کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک لطیف اور دوسرا کثیف۔ جب کسی انسان کی موت واقع ہوتی ہے۔ تو حقیقت میں اس کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ صرف اس کے جسم کا خاکی جامہ اتر جاتا ہے اور وہ عریاں ہو جاتا ہے۔ روح جو دراصل حقیقت ہے اور جس کے پرتو سے ہر دو اجسام کثیف و لطیف زندہ کہلاتے ہیں اپنی نورانی شعاعوں کو سمیٹ کر جسم لطیف تک محدود کر لیتی ہے۔ اور جسم کثیف بے نور ہو کر مردہ ہو جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک انسان کا خاکی جسم فنا ہو جانے پر فی الاصل اس کی موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ عریانی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی ہستی جوں کی توں قائم رہتی ہے۔ اگرچہ اپنی آنکھوں سے مرنے والے کو نہیں دیکھ

سکتے اور یہ سمجھ کر کہ وہ فنا ہو گیا چیختے چلاتے ہیں۔[1] کوئی شخص اپنے اچھے یا بُرے اعمال کی سزا و جزا سے نہیں بچ سکتا۔ ملا کی آنکھوں پر لذائذ دنیوی کے حصول نے جہالت اور گمراہی کی پٹی باندھ دی تھی اور اسے نیک و بد کی تمیز نہ رہی تھی۔ مگر ہمزاد جانتا تھا کہ اس کے گناہوں کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی اس لئے جسم کثیف (ملا) کے نیست و نابود کرنے میں ہی اس نے اپنی بہتری سمجھی۔

تسخیر ہمزاد نمبر ۲

ہندو یوگیوں کا دوسرا طریق

ایک بڑا سا آئینہ جس میں سر سے لے کر چھاتی تک کا تمام جسم بخوبی دکھائی دے سکے خرید لو۔ دن میں کسی وقت علیحدہ کمرہ میں شمال کی جانب منہ کر کے آئینہ میں سے اپنے عکس کی ناک کی جڑھ میں نظر کی ٹکٹکی جما کر دیکھنا شروع کرو۔

حتی الامکان آنکھ نہ جھپکو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو کہ ہمزاد ابھی ابھی مجسم شکل میں تمہارے روبرو ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ اس خیال میں یہاں تک محو ہو جاؤ کہ دنیا و مافیہا کا کچھ بھی ہوش باقی نہ رہے۔ کامل ایک گھنٹہ تک روزانہ اس عمل کو کرو۔ ہر روز عمل کرنے کے بعد آسمان کی سمت دیکھ لیا کرو۔ پندرہ روز میں دھندلی شکل میں سفید رنگ کا ہمزاد آسمان پر دکھائی دینے لگتا ہے مگر اس عمل کو متواتر تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔ تین مہینوں میں تمہیں اتنی قدرت حاصل ہو جائے گی کہ لوگ تمہیں مہاتما یا ولی اللہ سمجھنے لگیں گے۔

سر سے لیکر پیر تک کسی شخص کو ایک نظر دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے تم اس کے اچھے یا برے حالات سے فوراً باخبر ہو جایا کرو گے۔ قدرتی قانون کے مطابق کسی اچھی یا بُری علامت کے وقوع میں آنے کا اثر پہلے جسم لطیف پر ہوتا ہے۔ کسی بیمار کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے اگر اس کا ہمزاد تمہیں سر قلم دکھائی دے تو سمجھ لو کہ اس شخص کی زندگی چند روزہ ہے۔ اور وہ کسی علاج سے شفایاب نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ہمزاد صحیح و سالم دکھائی دے تو بے دھڑک ہو کر اس کا علاج کرو وہ ضرور بچ جائے گا۔

تسخیر ہمزاد نمبر ۳

یہ طریقہ جو ہمیں ایک مسلمان فقیر سے ہاتھ لگا تھا۔ نہایت ہی بے ضرر بے خطر اور سہل الحصول ہے۔

ایک قد آدم آئینہ لے کر اس کو دیوار کے ساتھ لگاؤ۔ خود سامنے کھڑے ہو کر اس میں سے اپنی شکل کو بغور دیکھنا شروع کرو۔ پندرہ منٹ تک اپنے جسم کے ایک ایک عضو اور چہرہ کے خط و خال کو خوب غور سے دیکھتے رہو پھر آنکھیں بند کر لو۔ اور سامنے بچھی ہوئی چارپائی پر چت لیٹ کر اپنے جسم کے تمام اعضاء کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دو کہ گویا ساری جان تمہارے جسم سے نکل کر دماغ میں جمع ہو گئی ہے۔ اس حالت میں کوئی دوسرا خیال دل میں نہ آنے پائے۔ بذریعہ تصور آنکھوں کے سامنے آئینے میں دیکھے ہوئے اپنے عکس کو قائم کرنے کی مشق کرو۔ سوچو کہ گویا سچ مچ تمہارا ہمزاد مجسم شکل میں ہاتھ باندھے تمہارے روبرو کھڑا ہے۔ اور حلقہ غلامی میں رہنے کی التجا کر رہا ہے۔ وہی آنکھیں ہیں۔ وہی پیشانی۔ وضع قطع لباس سب کچھ ویسے کا ویسا۔ برابر ایک گھنٹہ تک اس تصور میں محو رہو۔ اور یہی عمل شام کو بھی کرو۔ چند روز کے عمل سے تمہارے خیال و تصور میں اس قدر پختگی آجائے گی کہ بغیر آئینہ کے جب چاہو گے ہمزاد کی شکل سامنے لے آیا کرو گے۔ رفتہ رفتہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت ہمزاد کی تصویر تمہاری آنکھوں کے سامنے رہنے لگے گی۔ اس عمل سے ہمزاد اکیس روز کے بعد انسانی جامہ پہن کر سامنے آئیگا۔ اور ہمکلام ہوگا۔

تسخیر ہمزاد کے لئے چند ضروری ہدایات

۱۔ عمل شروع کرنے سے قبل اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ تم اسے سرانجام دے سکو گے۔ یا بیچ میں ہی چھوڑ

---

[1] یورپ والوں نے ایک نئی ایجاد اسپرٹش کیمونی کیٹر نکالی ہے۔ جسکی بدولت ہمیں اس امر کی صداقت کا پتہ چلتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے مرحوم عزیزوں سے بات چیت کی اور اس بات کا اطمینان کیا کہ اگرچہ وہ دنیا والوں کی مادی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ مگر ان کا وجود جوں کا توں قائم ہے۔

روگے۔ اگر چند روز کر کے عمل کو چھوڑ دینا ہو۔ تو اس سے نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

۲۔ رازداری شرط ہے۔ تمہارا کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار بھی اس بات سے واقف نہ ہونا چاہئے کہ تم تسخیر ہمزاد کرنے لگے ہو۔

۳۔ نہایت استقلال اور حوصلہ کے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ خلاف توقع کوئی شکل یا اشکال دیکھنے۔ نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے گھبرانا نہیں چاہئے۔

۴۔ تم کو اس بات کا یقین کامل ہونا چاہئے کہ ضرور ہمزاد کو تسخیر کر لوگے۔ کیونکہ یقین اور ذوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے۔ جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتے ہیں۔

۵۔ عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ منتخب کر کے جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو۔ اور نہ ہی طبیعت کو برطرف کرنے کے لئے کوئی غیر ضروری چیز ہو۔

۶۔ دوران عمل میں پرہیزگار اور صاف ستھرے رہو خوشبودار تیل کپڑوں میں لگاؤ۔ چندن یا لوبان کی دھونی بوقت عمل مکان میں دو۔

۷۔ ایام عمل میں گوشت اور نشی اشیاء سے پرہیز ہلکی اور زود ہضم غذا کھاؤ۔ مگر پیٹ بھر کر نہیں۔

۸۔ صبر و استقلال کو ہاتھ سے مت جانے دو۔ بعض اوقات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے۔ اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ بعض عامل دوسرے تیسرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے تم بداعتقادی کو دل میں جگہ نہ دینا۔

۹۔ پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کرو۔ ہر روز بلا ناغہ اسی جگہ اور اسی وقت سے عمل کا آغاز کرنا چاہئے۔

۱۰۔ جب ہمزاد کی صورت مکمل نظر آنے لگے تو خود بخود اس کو مخاطب نہ کرو۔ بلکہ اس بات کا یقین کر لو۔ کہ ہمزاد خود بخود تم سے ہمکلام ہوگا۔ ہمزاد سے کبھی کوئی ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہئے۔

تسخیر ہمزاد غیر مسلمین کے لئے

عمل ہمزاد نمبر ۱۔ بوقت دن کامیابی چار ماہ، غیر مسلمین کیلئے

یہ عمل چڑھتے چاند کو سب سے پہلے اتوار کو شروع کرنا چاہئے عمل شروع کرنے سے پیشتر ایک ایسی دھوتی مہیا کریں جسمیں سلائی ہرگز نہ کی گئی ہو۔ عمل کے دوران میں صرف روٹی گندم اور دال مونگ کھایا کرے۔ باقی کسی بھی چیز کی اجازت نہیں ہاں دودھ گھی کی بھی اجازت ہے۔ بہتر ہوگا کہ روٹی دال سے خود ہی اپنے ہاتھوں سے تیار کرلیا کرے۔ یا کوئی پاک صاف عورت یا مرد سے تیار کرواکر کھایا کرے۔

بس اتوار کے دن تقریباً ۹ بجے صبح تمام حاجات سے فارغ ہوکر اور نہا دھوکر خوشبو لگائے اور جنگل اور مکان کے صحن میں جس جگہ پر دورانِ عمل میں کسی کا گزر نہ ہوسکے۔ عمل شروع کردے۔ پہلے تمام کپڑے اتار کر رکھ دے اور صرف ایک دھوتی آدھی باندھے اور آدھی اوڑھے۔ دھوپ میں کھڑا ہوکر اپنے سایہ مقام کنٹھ کی جگہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے اور منتر کا جاپ کرتا رہے تو فوراً بلا جھپکے آنکھ آسمان کی طرف دیکھے۔ ویسی ہی شکل وہاں نظر آئے گی۔ اس کو بغور دیکھے اور دل میں خیال کرے کہ اے ہمزاد تو میرے مطیع ہوجا۔ پھر دو منٹ کے بعد اسی طرح مقام کنٹھ پر دیکھنا شروع کردے۔ اسی طرح کل سات بار کرے یعنی منتر کا جاپ سات سو سات بار کرے۔ جب اخیر دفعہ اوپر کو دیکھے۔ تو پانچ منٹ تک سایہ کی طرف دیکھتا رہے۔ اور پھر عمل کو ختم کردے۔ اسی طرح روزانہ عمل کو جاری رکھے۔ عموماً بہت جلد کامیابی ہوجاتی ہے۔ منتر یہ ہے۔

ادم ہرینگ کلینگ شرینگ سایہ ہرش سواہا۔

عمل ہمزاد نمبر ۲۔ بوقت رات۔ کامیابی تین ماہ

یہ عمل رات کے وقت علیحدہ مکان میں کیا جاتا ہے اس کا تمام طریقہ وہی ہے جو عمل نمبر ۱ میں بیان ہوچکا ہے۔ صرف منتر کا فرق ہے ایک اناج کھائے اور ہمیشہ پاک وصاف رہے اور نو بجے کے وقت عمل شروع کردیا جائے۔ ایک سرسو کے تیل کا چراغ جلا کر کمرے میں مشرق کی طرف رکھے۔ اور اپنا منہ مغرب کو کرکے کھڑا ہوکر اپنے سایہ کے مقام کنٹھ (گردن) پر نظر رکھے۔ اور منتر کا جاپ کرتا جائے۔ جب ایک سو اکیس بار پڑھ چکے تو فوراً چھت کی طرف دیکھے۔ سایہ وہاں نظر آئے گا۔ تین منٹ کے بعد پھر اصلی سایہ کی طرف دیکھنا شروع کرے گیارہ دفعہ روزانہ کرے۔ یعنی کل ایک ہزار تین سو اکتیس دفعہ پڑھے۔ اخیر میں پانچ منٹ تک سایہ کی طرف دیکھتا رہے۔ تین ماہ کے عرصہ میں ہمزاد مجسم سامنے آحاضر ہوگا۔ منتر یہ ہے۔

ادم نمو آگوش سرمندری سواہا"

عمل ہمزاد نمبر ۳۔ آئینہ کا۔ کامیابی اڑھائی ماہ

یہ عمل دن کے وقت مطابق عمل نمبر ۴ کیا جاتا ہے۔ ان دنوں میں فرق صرف یہی ہے کہ عمل نمبر ۴ میں کچھ پڑھنا نہیں پڑتا۔ اور اس عمل میں پڑھنا بھی پڑھتا ہے۔ جس طریقہ پہلے ذکر ہوچکا ہے کہ آئینہ قد آدم کے برابر مہیا کرے اور تنہائی کے کمرے میں لگا کر سامنے الف ننگا کھڑا ہوکر عمل شروع کرے۔ اپنا دھیان عکس کے مقام کنٹھ پر رکھے اور منتر کو پڑھتا جائے دورانِ عمل میں صرف ایک ہی اناج اور ایک

ہی روٹی کھائیے۔ اور ہر قسم کا پرہیز کرتا رہے جب تین سو مرتبہ عمل پڑھ چکے تو اپنی آنکھوں کو بند کرے اور اپنا عکس بند آنکھوں میں دیکھنے ہی کی کوشش کرے۔ دو منٹ تک آنکھیں بند رکھے اور دل میں ہی یہ نقشہ جمائے۔ کہ میرا ہمزاد میرے سامنے کھڑا ہے۔ اور مجھے ابھی ابھی بلائے گا۔ دو منٹ کے بعد بدستور آئینہ میں دیکھنا شروع کر دے۔ پھر جب تین سو مرتبہ پڑھ چکے تو اسی طرح دو منٹ تک آنکھیں بند کر کے ہمزاد کا دھیان جمائے۔ اسی طرح تین بار کر کے اور تیسری بار پانچ منٹ تک دھیان جمائے۔ اس طرح کل ۹۰۰ بار منتر کا جاپ کرنا ہے۔ اور پھر ختم کر دے۔ ہر روز وقت مقررہ کے اندر اندر حاضر ہوگا۔ منتر یہ ہے۔

ادم ہرینگ پرموداسے سواہا۔

عمل ہمزاد نمبر ۴۔ اندھیرے کا۔ کامیابی اڑھائی ماہ

یہ عمل رات کے گیارہ بجے سے شروع کیا جاتا ہے۔ مکان بالکل علیحدہ آبادی سے باہر اور دور واقع ہونا چاہئے۔ اور مکان ایسا ہو کہ بند کر دیا جائے۔ تو کسی بھی طرف سے اندر روشنی نہ آسکے۔

دوران عمل میں دودھ اور گھی ہی چاول کے ساتھ کھانے چاہئیں۔ اور کوئی چیز ہرگز نہ کھائے۔ عمل بالکل ننگے ہو کر کرنا چاہئے۔ مکان کے دروازے بند کر کے منہ شمال کی طرف کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور اپنا دھیان اپنی ناک کی نوک پر رکھے۔ گو اندھیرے میں ناک نظر نہیں آئیگی۔ لیکن نظر نیچے ناک کی نوک کی طرف ہونی چاہئے۔ منتر کو پڑھا جائے۔ تمام دنیاوی خیالات کو دل سے دور کر دے۔ چند یوم کے بعد ناک سے چند شعلے نکلتے نظر آئیں گے۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور باہر سے آوازیں بھی آئیں گی۔ بالکل نہ بولے عمل کو برابر جاری رکھے۔ اور روزانہ منتر کا جاپ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ کرے۔ عمل ختم کرنے کے بعد اسی جگہ سو رہے یہ بھی خیال رہے کہ کمرہ میں زیادہ سامان نہ ہو۔ صرف ایک چارپائی اور چند ایک برتن اور کچھ ضروری سامان ہونا چاہئے۔ صبح اٹھ کر سورج نکلنے سے پہلے آسمان کی طرف دیکھے۔ چند روز بعد وہاں اپنی شکل نظر آئے گی۔ جو پہلے پہل بہت دھندلی سی ہوگی۔ لیکن روزانہ مشق سے صاف اور روشن ہوتی جائے گی۔ تھوڑے عرصہ کی مشق کے بعد کمرہ بعض بعض دفعہ بالکل روشن ہو جایا کرے گا۔ اسی طرح یہ روشنی روزانہ حسب اور زیادہ تیز ہوتی جائے گی۔ آخر کار اس تیز روشنی میں ہمزاد نظر آئے گا۔ جو مدت مقررہ کے اندر ہی اندر ہمکلام ہوگا۔ منتر یہ ہے۔ ادم سایہ سادھن ہرینگ اینگ پھٹ سواہا۔

عمل ہمزاد نمبر ۵۔ دھوئیں میں سے ہمزاد نمودار ہونا!

الفاظ کے عملیات میں سے یہاں ایک عمل اور لکھا جاتا ہے جو کہ بہت ہی سہل اور آزمودہ ہے۔ مگر اس عمل میں سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لاحول پڑھنے سے پرہیز کرے ورنہ کامیابی نہ ہوگی۔ اور گویا ساری محنت بیکار ثابت ہو جائے گی۔

ماہ ثابت یا ذوالجید کی پہلی سنیچر کو سر شام تھوڑی سی زمین ایک محفوظ جگہ جہاں پر کسی کا سایہ نہ پڑے لیپ رکھے اور پھر نہا کے برہنہ ہو کر دو زانو بیٹھے۔ اپنے پاس سوائے تھوڑی سی آگ اور گوگل کے کوئی چیز نہ رکھے چراغ بھی نہ ہو آگ کو بالکل سامنے رکھے۔ اور گوگل اس طرح اس پر ڈالنا چاہئے کہ دھوئیں کا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ اور اس دھوئیں کو بغور دیکھتا ہوا یہ کلمات پڑھے۔ لیدیوع سمدیوع۔

ان دونوں لفظوں کے پڑھنے کی کوئی تعداد نہیں۔ مگر وقت البتہ معین ہے۔ اور وقت یہ ہے کہ جس وقت سے شروع کرے اُس وقت سے دھوئیں کو دیکھتا رہے اور انتظار کرے کہ دھوئیں میں سے آواز نکلتی ہے یا نہیں۔ جس وقت آواز نکلے ایک دم بہت سا گوگل آگ میں پھونک دے اور فوراً اُٹھ کھڑا ہو۔ یہ آواز ایسی ہوتی ہے جیسی آتش بازی کی چرخی کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور گو کہ پہلے ہی سے زور کی آواز پیدا ہوتی ہے پھر رفتہ رفتہ بڑھ جاتی ہے۔ اور زیادہ دیر تک قیام ہوتا جاتا ہے۔ آخر کو آواز کے ساتھ ایک بات یہ بھی ہوتی ہے کہ دھواں آہستہ آہستہ ایک صورت پکڑ جاتا ہے۔ اور آخر ایک روز وہ مجسم ہو کر سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ آواز جو پہلے مہمل ہوتی ہے اور تھوڑی ہی دیر رہتی ہے۔ معنی دار ہو جاتی ہے۔ یعنی اس قسم کی آواز میں ایک مطلب پیدا ہو جاتا ہے۔ جو کہ بخوبی عامل کی سمجھ میں آتا ہے اور اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں بلایا ہے ساتویں روز مختلف قسم کی صورتیں نظر آئیں گی۔ اور باتیں بھی

کریں گی۔ مگر عامل کو چاہئے کہ دھوکہ نہ کھائے۔ کیونکہ یہ سب صورتیں دھوکہ دینے والی اور مصنوعی ہوتی ہیں۔ اگر ان سے بات کرکے عمل توڑ دیگا تو نقصان پہنچے گا اصلی صورت کی پہچان یہ ہے۔ کہ وہ اس دھوئیں کی بنے گی۔ اور کم و بیش نہ ہو گی۔ اور نہ مختلف صورتیں بدلیں گی۔ بلکہ اس کی صورت ایک ہی قسم کی بڑھتی ہوئی معلوم ہوگی۔ اور باقی صورتیں جو علاوہ اس کے ہیں۔ وہ خارجہ ہیں۔ ان پر اعتبار اور التفات نہ کرے۔ یہ اصلی صورت جو نظر آتی ہے ہر شخص سے علیحدہ ہوتی ہے اگر کوئی معین صورت ہوتی جیسی کہ اکثر اعمال میں ہے تو اس کا نقشہ بھی کھینچ دیا جاتا۔

عمل ہمزاد نمبر ۶۔ ایک برہنہ شخص کی شکل میں ہمزاد حاضر ہوگا

نوچندی منگل یا اتوار اور سب سے بہتر اتوار اماوس ہے اس روز سے عمل کی ابتدا شروع کرنی چاہئے۔ ترکیب یہ ہے کہ پہلے تمام جسم میں جو کہ عریاں ہو سیندور کے جا بجا ٹیکے ڈالے۔ پھر اپنے اردگرد بارہ چراغ جلائے اور بیچ میں آپ کھڑا ہو۔ چراغوں کے سامنے کی ترکیب مثل دائرے کے ہو اور دائرہ کا محیط اس قدر ہو کہ اس کے اندر عامل چکر لگا سکے۔ چکر لگاتے وقت چند باتوں کا خیال رہے۔ ایک تو یہ کہ اپنی پرچھائیں کو پامال کرتا جائے۔ دوسرے یہ کہ ہاتھ میں کافور کا برادہ ہو جو بار بار چراغوں کی لو پر ڈالتا جائے۔ اور زبان سے یہ کلمات کہتا جائے۔

دیا لنگ میسکو انگ سہائے انگ ڈھنگ من
پلائے اچھا تو چلت بھرت سنگ آئے جیت
جلائے مرت جائے میری شکست گورو کی
بھگت۔

ان کلمات کو بآواز بلند پڑھتا جائے۔ اور چراغ میں تیل تلی کا ہو۔ یا سرسوں کا۔ مگر خالص ہو۔ اور چھٹانک بھر سے کم نہ ہو۔ اور بتی اوسط درجہ کی ہو۔ نہ موٹی نہ پتلی۔ مگر روئی کی ہو۔ اسے پڑھنے کا وقت معین یہ ہے کہ جب بارہ چراغوں میں سے ایک بھی بجھ جائے تو عمل کو ختم کرے۔ خواہ وہ چراغ ہوا سے بجھے یا تیل ختم ہو جائے۔ مگر جسم چراغ سے مس نہ ہونے پائے۔ پھر دوسرے روز چراغوں کا تیل خالی کرکے ایک برتن میں علیحدہ جمع کرتا جائے۔ مگر بتی اور پیالہ نہ بدلے۔ اسی طرح سات روز تک سب کاموں کو بدستور جاری رکھے۔ آٹھویں روز ایک برہنہ شخص حاضر ہوگا جس کی حالت اور وضع سے کسی قدر مسخر ظاہر ہو گا۔ اس کے آگے وہ جمع کیا ہوا تیل رکھدے۔ لیکن اس وقت تک اس سے بات نہ کرے جب تک وہ پی نہ جائے۔ پھر ہر قسم کا قول و اقرار کرے۔

عمل ہمزاد نمبر ۷۔ بندر کی کھوپڑی میں سے ہمزاد کے درشن ہوں

ایک بندر کی کھوپڑی کہیں سے لائے۔ مگر ٹوٹی اور پھوٹی یا سوراخ والی نہ ہو۔ اس میں ہر روز پیشاب کرے۔ جب وہ بھر جائے۔ تو علی الصباح یا طلوع آفتاب کے وقت اس میں چوراہے کی مٹی اور اپنے جسم کا میل ڈال دیا کرے جب وہ مٹی گوندھنے کے قابل ہو جائے۔ تو اس کا ایک پتلا بنائے۔ جس کے تمام اعضا حسب دستور ہوں اور اس پتلے کی جسامت اتنی بڑی ہو کہ اس کھوپڑی میں بخوبی لیٹ سکے۔ جب اس میں اُسے لٹا دے تو اس میں پھر پیشاب کرے اور ایک قطرہ اپنے کسی عضو کے خون کا بھی ڈال دے۔ پھر صبح کے وقت سے اس پتلے کو دیکھنا شروع کر دے نظر اس کی پیشانی پر ایک جگہ قائم رکھے۔ اور یہ منتر تین سو آٹھ مرتبہ پڑھے۔

"ہنومان گیشو جنگل چرت دھرتی دیہوں دہا کے دہار سیر پاسو بھرت چیت مرت چیتے اٹھ گورو تیری دوہائی۔"

چالیس روز تک اس عمل کو پڑھے اور ہر روز گڑ اور گھی کا نچوڑ ڈالے۔

چالیسویں روز کاسہ سے ایک صورت پیدا ہو گی وہی ہمزاد ہے اس عمل کی ایک دفعہ آزمائش ہو چکی ہے۔ اور اس میں کوئی خوف و خطرہ بھی نہیں ہے۔

عمل ہمزاد نمبر ۸۔ اپنا جسم شیشہ کی مانند نظر آنا!

علی الصباح جب سورج نکلے۔ یا چاندنی رات میں جب ابر نہ ہو آسمان صاف ہو۔ میدان میں جاکر سورج یا چاند کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو۔ اور اپنے سایہ پر تھوڑی دیر نگاہ جما کر دیکھے پھر فوراً نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھے تو ویسا ہی سایہ نظر آئے گا۔

اسی طرح آدھ گھنٹہ تک بار بار کرے اور روزمرہ مقررہ وقت پر بلا ناغہ کیا کرے ۔

چند روز کے بعد وہ سایہ آسمان پر اچھی طرح قائم نظر آئیگا پھر آنکھیں بند کرکے خیال میں دیکھا کرے۔ تو بھی ہو بہو اپنی شکل نظر آیا کرے گی ۔

کمرہ کے اندر بیٹھ کر رات کو چراغ کی روشنی میں بھی ایسا کر سکتے ہو ۔

ایسے مکان میں جو بالکل خالی ہو اور شور و غل سے دور ہو۔ کھڑا ہو کر جنوب کی طرف منہ کرکے چراغ اپنی پشت کی طرف شمال کی جانب ایسی جگہ رکھے کہ دیوار یا فرش پر پورا سایہ جسم کا پڑ سکے۔ پھر سایہ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر حلق کے مقام کو ایک گھنٹہ تک دیکھتا رہے ۔

آنکھ جب جھپکنے کو ہو تو ایسی تیزی سے بند کرے کہ خیال میں وہی تصویر نظر آنے لگے۔ چند ماہ میں وہ جگہ روشن نظر آنے لگے گی ۔ اور سدھ ہو جاوے گا۔ اور اپنا جسم شیشہ کے موافق شفاف نظر آوے گا ۔

پھر جب چاہے آنکھ بند کرکے اپنا چہرہ دیکھ سکے ۔

عمل ہمزاد نمبر ۹ ۔ آسمان سے نیچے اُترتا ہوا ہمزاد دکھائی دے

کاتک کی پورنماشی کی رات کو مشق شروع کر دے۔ اور صبح ہی میدان میں جاکر سورج کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو۔ اور اپنی گردن کے سایہ پر نظر جما کر دیکھتا رہے۔ جب پلک گرنے کو ہو۔ تو اسی نظر سے آسمان کی طرف دیکھے۔ پھر چند روز کے بعد سارا جسم نظر آنے لگے گا۔ پہلے سیاہ دھندلا پھر اسی رنگ کا۔ پھر رفتہ رفتہ آسمان سے نیچے اُترتا ہوا سایہ کو اپنے قریب لاوے ۔

پھر چند روز بعد جب سامنے آدمی کھڑا ہوا معلوم ہونے لگے۔ تب اس سے باتیں کرنا شروع کر دے۔ پھر وہ سب حکم بجا لائیگا۔ ور اسرار غیبی ظاہر کرے گا ۔

جب سایہ خوب صاف نظر آنے لگے۔ تب جسم کو ذرا ہلا کر دیکھے۔ اگر باوجود جسم ہلنے کے سایہ قیام پذیر ہو تو ٹھیک سمجھے۔ دیکھتے وقت اس منتر کو ۱۰۵ بار پڑھے ۔

منتر یہ ہے ۔

ادم برہمنے کا ۔

پھر روزمرہ دیکھا کرے کبھی ناغہ نہ کرے۔ صرف دھوتی پہن کر ہاتھ پاؤں پھیلا کر عمل کیا کرے۔ دھوتی کا رنگ بھی نظر آنے لگے گا۔ اگر کسی روز کوئی عضو اپنا کٹا ہوا نظر آئے تو اسی کے موافق شدنی سمجھے۔ یعنی سر کٹا ہوا نظر آوے تو خود مرے گا۔ چھ ماہ کے اندر بازو کٹا ہوا نظر آوے تو بھائی مرے، سینہ نظر آوے تو فرزند۔ اور ران نظر آوے تو عورت کی موت قریب سمجھے۔ جسم پورا نظر آیا کرے۔ تو عمر دراز خوشی کے سامان رہیں۔ دبلا اور چھوٹا نظر آوے تو تنگی و پریشانی کا سامنا ہو۔ زرد رنگ کا سایہ دیکھے تو بیماری ہے ۔

عمل ہمزاد نمبر ۹ ۔ ہر ایک سوال کا جواب ہمزاد آپکے کان میں دیگا

اول تو آدمی پاک صاف ہو کر ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان دھوپ میں کھڑا ہو کر قبلہ رو کھڑا رہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ ایک ہی کپڑا بغیر سلا ہوا اس کو باندھے اور آدھا اوڑھے۔ صرف پڑھتے وقت اس کو استعمال کرنا چاہیئے۔ جب عمل پڑھ چکے۔ تو اسوقت اس کپڑے کو اتار کر رکھدے۔ اور پھر اپنے روزمرہ کے کپڑے استعمال کرے۔ اور جب نوچندی جمعرات ہو اس دن سے شروع کرے۔ اور ایک ہی اناج اور ایک ہی ترکاری یعنی دال کا استعمال یعنی سوائے دال مسور کے اس وقت تک رکھے جب تک ہمزاد عامل کا نہ ہو۔ یعنی جب تک قبضہ میں ہمزاد نہ آوے اور جب پڑھنے کو کھڑا ہو۔ تو دونوں ہاتھ باندھ کر جیسے کہ اب سے کھڑے ہوتے ہیں۔ کھڑا ہووے۔ اور نگاہ اپنے سایہ کے اوپر یعنی اس مقام پر جہاں کہ سر کا سایہ ہو رکھے۔ جب سو مرتبہ پڑھ چکے اس وقت اوپر آسمان کی طرف دیکھے۔ قریب دو منٹ پھر سابقہ جگہ پر نگاہ ڈالے۔ اور پڑھنا شروع کرے۔ جب سو بار پڑھ لیوے۔ تو پھر قریباً دو منٹ آسمان کی طرف نگاہ لے جائے۔ پھر بدستور اس جگہ پر نگاہ کرے۔ تو پھر سو بار پڑھ لیوے ۔ اور اس وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف کرکے قریب دو منٹ کے پھر ۱۴۱ بار پڑھے۔ بدستور سابق کے سر کے سایہ کی طرف نگاہ کرکے جب پڑھ چکے۔ تو آسمان کی طرف پانچ منٹ تک دیکھے اور یہ کل ۴۴۱ مرتبہ ہو۔ اسی طرح ۴۱ دن تک کرے۔ لیکن جس وقت سے اور جس روز سے پڑھنا شروع کرے۔ اسی روز سے ایک پان سالم لگا ہوا۔ جس میں الائچی خورد پڑی ہوئی ہو۔ اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف

رکھ لیا کرے۔ جب اس عمل کو پڑھ کر فارغ ہو جایا کرے۔ تو روز مرہ اس پان کو تالاب۔ دریا یا کنوئیں میں ڈال دیا کرے۔ جب اکیسواں دن ہوگا۔ اس وقت صرف سر کا سایہ جو زمین پر نظر آتا تھا۔ وہ سایہ آسمان پر نظر آوے گا۔ اور اگر ادھر اُدھر سے آواز آئے یعنی آوازیں اس قسم کی ہونگی۔ جیسے اپنے گھر کا آدمی یا کوئی دوست احباب پکارتا ہے۔ نہ تو نگاہ ہٹاوے اور نہ بولے۔ اسی طرح روز مرہ سایہ زمین سے کم ہوتا جائے گا۔ اور آسمان پر پڑتا جائے گا۔ یہاں تک کہ اکتالیسویں روز کل سایہ جو کہ زمین پر نظر آتا تھا۔ وہی سایہ آسمان پر بالکل صاف نظر آئے گا۔ اور اسی روز کوئی شخص تجھ سے لگا ہوا پان مانگے گا۔ آپ پان کو ہاتھ میں لے کر اس سے کہو کہ تم بھی مجھ کو نشانی دو۔ اگر اس نے ایک چھلا خواہ لوہے کا خواہ چاندی کا یا چھالیہ کا ہوگا۔ لیکن یاد رہے کہ پہلے تم چھلا لو اس وقت پان دو۔ پہلے پان مت دو۔ اگر چھلا نہ دے اور یہ کہے میرے پاس چھلا نہیں ہے تو اس سے کہو کہ تو تین دفعہ اقرار کرو۔ کہ تو میرے قبضہ میں رہے گا۔ اور جو کام تجھ سے کراؤں گا تو کر دیا کریگا۔ اگر وہ تین مرتبہ عہد کرے تو پان دے دینا۔ گویا وہ تمہارے قبضہ میں ہو گیا۔ اور تم اس کے عامل ہو گئے۔ جب بلانا ہو اس وقت چٹکی بجادی اور دل میں کہہ لیا حاضر ہو۔ فوراً تمہارے کان میں آواز آئے گی کہ میں حاضر ہوں۔

پھر جو کام لینا چاہوے لو۔ مگر تم تین گھنٹے سے زیادہ دق نہ کرو۔ اور ہر وقت پاک رہو۔ اگر جماع کی نوبت پہنچے تو پانی تیار رکھو فوراً نہا کر پاک ہو جاؤ۔ لیکن جب تک عمل پڑھو تب تک جماع کی نوبت نہ پہنچے۔

اگر بحالت خواب نہانے کی ضرورت پڑ جائے اُس وقت فوراً بستر سے اُٹھ کر نہا لینا چاہیئے۔ مگر جو چیز طلب کرو بیجا ہرگز مت منگاؤ۔ اور جو چیز کھانے کی یا اور کسی قسم کی منگاؤ۔ تو اس کی قیمت اس جگہ پر رکھ دو۔ جہاں سے منگاؤ۔ اگر کسی کے دل کا حال پوچھو تو بتلا دے گا یہ ۴۱ دن کا ہے اور ۱۴۴۱ مرتبہ روز پڑھا جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے کھانا پکاوے۔ اور پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہ کرے اور اپنا دھیان دوسری طرف نہ لگائے۔ عمل یہ ہے۔

ہرنی پارلسے الیملول اتما

اگر رات کو عمل کرے تو چراغ کے روبرو بیٹھے۔ اگر چراغ کے روبرو سایہ نہ پڑے تو چراغ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے۔

اگر ہمزاد کو تابع کرلے۔ تو ہر قسم کے تازہ پھل بلا فصل جو چیز منگاؤ۔ ایک لمحہ میں لا دیتا ہے۔ اور کان میں ہر ایک سوال کا جواب دیتا ہے۔ بلکہ خود اس قدر خبریں پہنچاتا ہے کہ عامل کو سونے بھی نہیں دیتا۔ جس کام کا حکم کرو ایک لمحہ میں کر کے کہتا ہے کہ اور حکم کرو۔ کہ کیا کروں مگر یہ بات ایک نسخہ ہے اور پہلے وقتوں کی ہے۔ اب اگر ہمزاد ایسے سوالوں سے دق کرے تو سہل علاج اس کا یہ ہے کہ حکم دیدیا کہ ہمارے لئے ایسا مکان بناؤ۔ پھر اس میں باغیچہ لگاؤ۔ پھر ہماری فلاں کتاب کی کاپیاں چھاپتے رہو یا ہمارے دیہات میں آبپاشی کے کنوئیں بناؤ یا نہریں کھود دو یا ناہموار کھیتوں کو ہموار کر دو۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک استاد نے یہ طریقہ بھی بتایا ہے کہ عامل جب صبح پاخانہ کے لئے جاوے تو پانی کا لوٹا ساتھ لے کر جاوے۔ جب آبدست کرے تو جو پانی باقی رہ گیا ہو۔ اس پانی کو کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیا کرے۔ یہ کام چالیس یوم کرنے سے چالیس دن کے بعد ایک بھوت ظاہر ہوگا۔ اور کلام کرے گا۔

عملِ ہمزاد

یہ عمل مجھے میرے بزرگ استاد نے عطا فرمایا تھا۔ عمل شروع کرنے سے قبل اجازت ضرور حاصل کرلیں ورنہ ناکامی ہوگی۔ عمل نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء غسل کرکے شروع کریں جس کمرہ میں یہ عمل کیا جائے اس میں دیگر کوئی سامان وغیرہ نہ ہو بہتر ہے وہ کمرہ آبادی سے الگ تھلگ ہو۔ ایسا دیہاتی زندگی میں ممکن ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو شہری علاقہ میں بھی کسی پرسکون علاقہ میں جاکر بھی یہ عمل کیا جاسکتا ہے جہاں زیادہ شور نہ ہو۔ دوران عمل پان سگریٹ، مولی، کچا پیاز، گوشت ہر قسم، فعل حیوانی سے قطعی طور پر پرہیز کرنا ہوگا۔ اپنی پشت پر خالص سرسوں کے تیل کا چراغ جلائیں۔

عمل باحصار کریں۔ پاکیزہ اور معطر لباس پہنیں۔ باوضو ہوکر مصلّے پر بیٹھ کر عمل کریں۔ اپنا رخ شمال کی طرف رکھیں۔ یاد رہے کہ کمرہ کی شمالی دیوار میں دروازہ، کھڑکی یا روشن دان نہ ہو ورنہ ناکام رہیں گے۔ روزانہ جگہ اور وقت کی پابندی کریں۔ وہ کمرہ جہاں عمل کریں وہ ہر وقت معطر رہے۔ مدت عمل چالیس یوم ہے۔

روزانہ ستر مرتبہ دل میں یہ عمل پڑھا کریں۔

بحق یاحی یاقیوم لا الہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین ٭

اس کے بعد ایک سو مرتبہ تادلی پڑھیں اول و آخر چودہ چودہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ ایک ہفتہ کے بعد آپ کا سایہ حرکت میں آجائے گا بشرطیکہ یکسوئی قائم ہو۔ دو ہفتہ کے بعد مجسم ہونا شروع ہوجائے گا۔ حتیٰ کہ تیس یوم میں مکمل مجسم ہوجائے گا۔ اب وہ اپنی حرکات سے آپ کو متوجہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ چالیس یوم تک بہتر ہوگا کہ اپنے آپ کو دیگر لوگوں سے الگ تھلگ رکھیں تاکہ یکسوئی میں خلل نہ ہو۔

آخری دن اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد جب وہ خود گفتگو کرے تو اس سے گفتگو کریں۔ وہ کچھ شرائط پیش کرے گا۔ آپ بھی اپنی شرائط پیش کریں کوئی ایسی شرط منظور نہ کریں جو بعد میں پریشانی کا باعث بنے۔ تسخیر کی مدت، حاضری کا طریق، کام کرنے کی نوعیت، ان سب باتوں کا اسی وقت فیصلہ کریں بعد میں کچھ نہیں کرسکیں گے جو لوگ ہمزاد یا کسی روح کی حاضری کو معمولی سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں جب تک کامل یکسوئی، درست عمل، عمل کی شرائط پر پوری پابندی نہ ہوگی آپ اپنے مقصد سے دور رہیں گے۔ اپنی ہمت، حوصلا دیکھ کر عمل کریں۔ عمل درمیان میں ادھورا چھوڑ دینا کوئی مردانگی نہیں ہے۔ اس سے تو بہتر ہے عمل شروع ہی نہ کیا جائے۔ ایک خاص بات یاد رکھیں کہ عمل ہمزاد میں کوئی دنیاوی مقصد ذہن میں نہ ہو ورنہ عمل میں ناکامی کے بعد آپ اس مقصد کو بھی حاصل نہ کرسکیں گے۔ مثلاً آپ دولت کے حصول کے خواہشمند ہیں تو عمل میں ناکامی کے بعد مالی طور پر مشکلات میں گھر جائیں گے کہیں رشتے کے حصول کا منشا ہے تو شادی میں رکاوٹ ہوتی چلی جائے گی۔ دوران عمل اپنی غذا سادہ اور زود ہضم رکھیں۔ بہتر ہوگا کہ کھانا خود تیار کریں بصورت دیگر کوئی ایسا نیک اور پرہیزگار مرد یا عورت کھانا تیار کرے جو سارا کام باوضو ہوکر کرے۔ دل میں ہمزاد کی تسخیر کا تصور رکھیں۔

ہر کام کرنے سے قبل کہیں کہ آؤ ہمزاد ہم یہ کریں۔ مثلاً پانی پینا ہے تو کہیں کہ آؤ ہمزاد ہم پانی پئیں۔ آؤ ہمزاد ہم کھانا کھائیں۔ وغیرہ وغیرہ ایسا کرنے سے وہ جلد سے جلد تر حرکت میں آکر ظاہر ہوجائیگا۔ تسخیر کے بعد کوئی ایسا کام نہ کریں جو خلاف شرع یا خلاف تہذیب ہو۔ غلط کام کے نتیجہ میں آپ بھی نقصان اٹھائیں گے۔ تسخیر کے بعد جب بھی اس سے کام لیں تنہائی میں حاضر کرکے اس سے کہیں کہ آپ کے کام سر انجام دیں۔ ہمزاد کی تسخیر بانچوں کا کھیل نہیں ہے تسخیر کے بعد بارگاہ رب العزت میں شکرانے کے نفل ادا کریں کہ اس ہستی نے آپ کو ہمزاد جیسی تسخیر سے نوازا

بیداری حواس

ہمارے پانچ حواس ظاہری ہیں اور اسی قدر باطنی حواس ہیں ہمزاد دراصل انہی باطنی حواس کی صوری شکل کا نام ہے۔ اور ہمزاد کی قوت انہی حواس کی معنوی قوت ہوتی ہے۔ علاوہ دیگر شرائط ہمزاد کے خاص طور پر بذریعہ ریاضت تسخیر ہمزاد کرتے ہوئے آپ کو حواس کی بیداری کی مشقیں کرنا چاہئیں۔ اگر اعمال وطلسماتی ہمزاد میں بھی یہ مشقیں جاری رکھیں اور ان کو کرنے سے قبل ان مشقوں پر توجہ مرکوز کریں تو جلد کامیابی ہوگی۔ اور ویسے بھی یہ مشقیں اگر آپ جاری رکھیں تو ہمزاد جیسی قوتیں آپ کے اندر پیدا ہو جائیں گی۔ اور ہمزاد سے بہت کم کام لینے پڑا کریں گے اور اس کی ضرورت محدود ہو جائے گی ہمارے حواس ظاہر میں حس سامعہ، باصرہ، شامہ، ناطقہ اور لامسہ ہیں۔

انہی حواس ظاہری کے حواس باطنی بھی ہیں اور ان کے علاوہ باطنی حواس الگ بھی ہیں اور وہ ہیں: حس مشترک، حس متخیلہ، متصورہ، واہمہ حواس ظاہری کی پہلی حرکت سماعت ہے جو سننے سے متعلق ہے جب اس کی بیداری ہو جاتی ہے اور یہ اپنی کارکردگی زیادہ کرتی ہے تو اسے سماعت باطنی کہتے ہیں یعنی اگر ہمارے کان ریاضات باطنی کے ذریعے اپنی کارکردگی زیادہ کردیں تو ہم محدود آوازوں کی بجائے لامحدود آوازیں سنیں گے۔ حتیٰ کہ انسان جنات ملائکہ اور باطنی مخلوق کی آوازوں کو سنتا ہے اور ایک پتہ بھی اگر حرکت کرتا ہے تو اس کی آواز سن سکتا ہے اور اگر زمین کے دوسرے کنارے پر چیونٹی رینگتی ہے تو اس کے چلنے کی آواز سنتا ہے۔

یہ تو سماعت کی انتہائی وسعتوں کی بات ہے اور اولیاء اللہ ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ بعض اولیاء کرام عرش پر قلم الٰہی کی آواز سنتے ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کے مفہوم بذریعہ سماعت ان پر واضح ہو جاتے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ ترجمہ:- یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ بیشک اللہ بہت فضل والا ہے۔ ہاں تو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اسی طرح پر اگر حس باصرہ کو بیدار کیا جائے تو انسان اس حس کے ذریعے حسب بیداری زمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے اور مشرق سے مغرب تک دیکھ سکتا ہے اور اپنی نگاہ کو کائنات کی تمام وسعتوں میں دوڑا سکتا ہے۔ آجکل ایک یورپی علم ہے سپرچلزم اس کے حامل دیواروں سے پار دیکھ لیتے ہیں یہ ابتدائی منزل ہے ہمارے صوفیا کرام عرش عظیم اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کی وسعتوں کو احاطہ لاء تک اپنی نگاہ کو پہنچا دیتے تھے جو کہ ان یورپ والوں سے کبھی ممکن نہیں ہے اسی طرح دیگر حسیات ظاہری کو آپ قیاس کرلیں اگر یہی حسیات اپنی کارکردگی تیز تر کردیں تو ہم ان سے بہت سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان حواس کو بیدار و فعال کرنے کے چند اصول ایسے درج کریں گے جو آسان اور قابل عمل ہوں۔ تاکہ طالب اسے باآسانی کر سکے۔ آپ یقین کریں کہ اگر ان پر پابندی سے عمل کیا گیا تو حیرت انگیز قوتیں ظاہر ہوں گی اور ہمزاد کی احتیاج بھی ختم ہو جائے گی۔ اور اگر ان کی بیداری کے بعد ہمزاد کا کوئی عمل کیا جائے گا تو فوراً اثرات ظاہر ہوں گے اور ہمزاد مطیع ہو جائے گا۔

ہم ذیل میں اسلامی اصولوں کے مطابق اور جسمانی ریاضات

کے ذریعے ان حسیات کو بیدار کرنے کا ایک ایک طریقہ لکھ رہے ہیں یعنی اگر حس سامعہ کو بیدار کرنے کا طریقہ ہے تو اس میں ایک طریقہ تو اسلامی ہوگا اور ایک جسمانی اور ذہنی ریاضت کے ذریعے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حضرات مسلمان ہوں اور اسلامی طریق سے ہمزاد تابع کرنا چاہیں وہ اسلامی طریقہ سے حس بیدار کریں۔اور جو غیر مسلم ہوں اور طلسمات ومنتر وغیرہ سے ہمزاد تسخیر کرنا چاہیں وہ جسمانی ریاضت کے ذریعے اپنی حسیات فعال کریں۔

لیکن اسلامی طریق بہتر ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں خود مسلمان ہوں اس لیے یہ بات لکھ رہا ہوں بلکہ یہ انصاف کی بات ہے اور میں لکھنے میں تامل محسوس نہیں کرتا اگر ایک مسلمان انہی اسلامی ریاضات پر عمل پیرا رہے گا تو انشاءاللہ عرش تک کی آوازیں سن لیگا اور ملائکہ سے ہمکلام ہوگا۔انہیں دیکھے گا چھوئے گا اور روحانی غذا چکھے گا اور یہ سب کچھ تمام حواس کی بیداری کے بعد ہی ممکن ہے۔لیکن جسمانی اور ذہنی مجاہدہ کے ذریعے کرنے والا محدود طور پر اس کائنات میں انسانوں کی پھیلی ہوئی آوازیں سنے گا اور جنات وغیرہ ارواح وغیرہ کو دیکھ سکے گا کلام کر سکے گا اور وہ سب سفلی عالم ہوگا۔

بیداری سماعت

پہلی حس جو بذریعہ ریاضات ومجاہدات اول حرکت کرتی ہے اس کا نام سماعت ہے۔جس کا مظہر ہمارے جسم میں کان ہیں اور کانوں کے ذریعے ایک محدود علاقہ کی آواز ہم تک پہنچتی ہے ایک محدود فاصلہ سے ہم محدود آوازیں سن سکتے ہیں بعض جانور اس حس میں انسانوں سے چند قدم آگے ہیں اور افریقہ میں ایسے جانور بھی ہیں جو انسانوں کے قدموں کی آواز جنگل کے دوسرے کنارے تک یعنی کئی سو میل دور سے سن لیتے ہیں۔بلی، شیر وغیرہ کی سماعت بھی بہت تیز ہوتی ہیں ہم میں سے بھی بعض اشخاص میں یہ حس کم ہوتی ہے،اور بعض میں زیادہ۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ یہ حس متعین نہیں ہے بلکہ کم اور زیادہ ہوسکتی ہے اور جس قدر ہمارے اندر ودیعت ہے اگر اسے بروئے کار لایا جائے اور فعال کیا جائے تو عام سماعت سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے اور اولیاء اللہ کی تو خیر بات ہی کچھ اور ہے لیکن طالب اگر سماعت کو اس درجہ بڑھالے کہ وہ باطن میں دو تین میل دور تک کی آوازیں سن سکے تو کافی ہے۔

اس ریاضت کو کرنے کے دوران دماغی کمزوری ہوسکتی ہے اس لئے کانوں میں گرمیوں کے موسم میں روغن کدو اور سردیوں میں روغن بادام ڈالا کریں اور سر میں بھی مالش کرتے رہا کریں۔تاکہ آپ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔ریاضت کے دوران بعض دفعہ ایسا وقت آجاتا ہے کہ طالب کو کوفت ہوتی ہے اور جی چاہتا ہے مشقیں چھوڑ دے مگر توجہ سے لگا رہے کامیاب ہوگا۔

طریقہ اسلامی:

اس طریقے پر عمل پیرا ہونے کے لئے وضو یا غسل کر کے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیں اور الحمد شریف اور چاروں قل آیت الکرسی اور پہلے چار کلمے پڑھ لیں تین تین بار اوّل وآخر درود شریف بھی۔ان سب سورتوں اور کلموں کو بھی تین تین بار پڑھیں۔پھر اپنے سینے پر دم کریں۔اور آنکھیں بند کر کے ایسے طریقہ سے بیٹھیں کہ ریڑھ کی ہڈی سیدھی ہو اور جسم پرسکون ہو۔کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوتی ہو سانس کو متوازن اور نارمل کرنے کے لئے چند لمبے لمبے سانس لیں۔ پھر آنکھیں بند کیے ہوئے خیال کریں کہ آپ کا جسم ایک خول ہے اور آپ اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور خیال کریں کہ آپ کی روح آپ کے جسمانی خول کے اندر ہے پھر دماغ کی طرف روح کی آنکھوں سے متوجہ ہو جائیں اور دائیں کان کے پاس تصور میں اندر کی طرف آکر بیٹھ جائیں دائیں کان کی طرف منہ کریں (تصوراتی منہ) اور اندر کی طرف اپنی انگشت شہادت سے لکھیں "سمیع" تصوراتی انگشت کا قلم ہو اور تصوراتی سیاہی ایسی ہو جیسی چاند کی چمک ہوتی ہے۔تصور میں اسم "سمیع" کو چمکتا ہوا دیکھیں اور بار بار انگشت تصور سے لکھتے رہیں۔اگر لکھتے ہوئے سانس بند رکھیں تو بہتر ہے اور اگر دقت ہو تو کوئی بات نہیں بند نہ کریں لیکن بہتر ہے سانس بند رکھیں اور بند سانس کے دوران بار بار اسم سمیع کو دائیں کان پر اندر کی جانب سے لکھیں۔اور خیال کرلیں کہ کان اندر کی طرف سے ایک گول شیشہ

ہے جس پر آپ لکھ رہے ہیں یا پھر تختہ سیاہ ہے۔ سانس بند کر کے بار بار لکھیں کم از کم ایک سوستر (۱۷۰) دانے کی تسبیح رکھیں۔ پڑھنا نہیں ہے صرف تصور میں لکھنا ہے اور ہر بار لکھنے کے بعد ایک دانہ تسبیح کا شمار کرنا ہے جب ایک سوستر بار لکھ چکیں تو پھر اسی طرح بائیں کان کی طرف تصوراتی منہ کر کے انگشت تصور سے بائیں کان کے تختے پر اسم "سمیع" ایک سوستر (۱۷۰) بار لکھیں۔ آہستہ آہستہ لکھا کریں اور جب دیکھیں کہ تصور کم ہو رہا ہے دوبارہ لکھ دیا کریں حتیٰ کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ آپ گم صم ہو جائیں گے اپنی ذات کا کچھ ہوش نہیں ہوگا اور عجیب وغریب روشنیاں اور انوار وتجلیات کانوں پر ظاہر ہوں گے۔ کان فعال ہو جائیں گے اسم "سمیع" ان پر جگمگانے لگے گا۔ پھر لوگوں کے باطنی خیالات کی آوازیں آپ کو سنائی دیا کریں گی اور ان کے دلوں کی آوازوں سے مطلع ہو جایا کریں گے دور دور کی آوازیں اور گزرے ہوئے انسانوں اور ارواح کی آوازیں سنائی دیں گی۔

آپ اس ریاضت کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ آپ کو اسم سمیع دونوں کانوں پر جلوہ گر نظر نہیں آجاتا ہے یقیناً "مسمیٰ" کا اسم کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور مسمیٰ کی سماعت کی تجلی طلب کی سماعت پر پڑے گی اور وہ سمیع کا عکس ہو جائے گا۔

طریقہ ریاضت جسمانی:

اسلامی طریقہ کار تو ہم نے تحریر کر دیا۔ اب ایسا طریقہ لکھ رہے ہیں جس میں مذہب کی قید نہیں ہے اور یہ ایک ریاضت ہے جسے کسی بھی مذہب والا کر سکتا ہے اکثر ہندو لوگ اس پر کاربند رہے ہیں اور ان کے پنڈت اور رشی منی اس پر باقاعدہ عمل پیرا رہے ہیں کئی صوفیائے کرام نے بھی مسلسل اس ریاضت کو سرانجام دیا ہے اس شغل کو اصطلاح صوفیاء کرام میں شغل صوت سرمدی کہتے ہیں طریقہ اس کا یہ ہے کہ آپ شمال رخ منہ کر کے کسی پرسکون اور شور وغل سے پاک جگہ پر بیٹھیں جہاں کسی بھی قسم کی آوازیں نہ آتی ہوں۔ پھر اگر آپ یوگ سے واقف ہیں تو جولندھر عمل تنفس کے بیس چکر سرانجام دیں ورنہ متبادل عمل تنفس کے اسی قدر چکر پورے کریں اگر یہ دونوں نہیں آتے تو لمبے لمبے بیس تا سو سانس لیں یعنی تیزی سے نتھنوں کے راستے اندر کھینچیں اور تیزی سے باہر نکال دیں اسی طرح تیز تیز سو تک سانس لیں اس کے بعد دیکھیں کہ آپ کے دونوں نتھنوں سے سانس برابر جاری ہے اگر کسی ایک سے زیادہ اور دوسرے سے کم جاری ہو تو جس سے زیادہ جاری ہے اسے بند کر کے جس سے کم جاری ہے اس سے تیز تیز سانس لیں اور خارج کریں جب یہ نتھنا بھی متوازی ہو جائے تو اب غور کر کے دیکھ لیں کہ دونوں نتھنے متوازن چل رہے ہیں اگر کمی بیشی ہو تو پوری کر لیں۔

جب دونو نتھنے برابر جاری ہو جائیں تو اسے نفس متساویہ کہتے ہیں۔ اس نفس کو جاری کر کے آپ پھر تیز سانس لیکر اپنے اندر سینے میں بند کر لیں اور جب تک قابل برداشت ہو روکے رکھیں جب سانس روکنا دشوار ہو جائے تو نتھنوں ہی کے راستے خارج کر دیں اور پھر چند سانس لیکر سانس کو اعتدال پر لے آئیں اور اسی طرح دوسری بار سانس کو پھیپھڑوں میں بھریں اور جب تک قابل برداشت ہو روکے رکھیں۔ اسی طرح بیس چکر سرانجام دیں اور بیس چکروں کے بعد دیکھیں کہ ابھی تک نفس متساویہ جاری ہے اگر کوئی کسر ہو تو طریقہ مذکورہ سے دوبارہ نفس متساویہ جاری کر لیں۔ اور شمال کی طرف رخ کئے ہوئے اندھیرے اور پرسکون پر فضا مکان یا جگہ پر بیٹھ کر ریڑھ کی ہڈی، کمر گردن اور سر برابر ہوں اپنی پوری توجہ کو آنکھیں بند کر کے اپنے کانوں پر مرکوز کر دیں اور تصور کریں کہ فضا میں بکھری ہوئی آوازیں سن رہا ہوں۔ پوری یکسوئی سے کانوں کی طرف متوجہ رہیں، روزانہ اس مشق کو آدھ گھنٹے صبح شام کریں بعد میں ایک گھنٹہ پھر دو گھنٹے اور پھر چار گھنٹے تک پہنچا دیں دوران عمل حیرت انگیز واردات ہوں گی جن کی تفصیل سے ہم بخوف طوالت پرہیز کر رہے ہیں۔

جب آپ ایک ایسی آواز میں گم ہو جائیں جو سرور کی انتہا ہوگی تو اس میں آپ کی سماعت حرکت میں آجائے گی اور آپ مخفی اور غیر مرئی مخلوق کی آوازیں سن سکا کریں گے۔ ہم نے ان دونوں ریاضتوں کے دوران پیش آنے والے واقعات کو عمداً حذف کیا ہے تا کہ کتاب طویل نہ ہو جو کرے گا سو دیکھ لے گا ہم کو بیان کی حاجت نہیں۔

بیداری بصارت

حرکت اول سماعت ہے اور حرکت دوئم بصارت ہے اول جو حس

حرکت میں آتی ہے وہ سننے کی ہے اور اس چیز کو دیکھنا دوسری حس ہے ہماری نظر ایک محدود دائرہ کے اندر دیکھنے کی عادی ہے ہم میں سے بعض کے اندر نظر تیز ہے جو فطرتی ہے اور بعض کے اندر کمزور ہے۔ بعض جانور اس حس میں ہم سے کئی گنا زیادہ قوت رکھتے ہیں۔ مثلاً بلی اندھیرے میں دیکھنے کی خاصیت رکھتی ہے اور کتے غیر مرئی مخلوق کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو قدیم حکماء کی کتب سے سند کے طور پر ثابت ہے۔ آنکھ صرف دیکھنے کا کام ہی نہیں کرتی بلکہ اپنے جذبات و احساسات دوسروں تک منتقل کرنے کا کام بھی کرتی ہے اور دوسروں پر ایک مخصوص مقناطیسی تاثر بھی ڈالتی ہے جس سے دوسرے متاثر ہوتے ہیں یہ مقناطیسی قوت جس کی آنکھوں میں جس قدر زائد ہوگی وہ لوگوں میں اسی قدر مقبول ہوگا اور جس میں اس قوت کا فقدان ہوگا وہ اتنا ہی کم اہمیت کا مالک ہوگا اور لوگوں کی توجہ کا کم مرکز بنے گا۔ یہی قوت کشش مقناطیسی بعض جانوروں میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سانپ کی آنکھوں میں یہ قوت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے بلکہ افریقہ کے علاقوں میں بعض ایسے سانپ پائے جاتے ہیں جو درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں پر نگاہ جماتے ہیں تو پرندہ گر کر ان کا لقمہ بن جاتا ہے۔

شیر کی آنکھوں میں بھی یہ قوت اس قدر موجود ہوتی ہے کہ جس جانور یا انسان کی آنکھوں میں جنگل کا آزاد شیر آنکھیں ڈال لے اس کی جرأت نہیں ہوتی کہ آنکھیں ہٹا سکے۔

طریقہ اسلامی:

یہی قوت اسلامی طریقے سے آنکھوں میں نسبتاً تیز پیدا کی جاسکتی ہے بلکہ صوفیاء کرام نے تو نظر کو کائنات کی وسعتوں میں دیکھنے کا اہل بنایا ہوا تھا۔ پردۂ ہزار عالم ہمہ وقت ان کے پیش نگاہ رہے تھے۔ لیکن صوفیاء کرام کی تو بات ہی اور ہے لیکن ہم اس جگہ ایک ایسا اصول اور قانون ترتیب دے رہے ہیں کہ اگر آپ اس پر عمل پیرا ہوں تو آپ کو مخفی مخلوقات مثلاً جنات، ملائکہ ارواح وغیرہ نظر آنے لگیں گی۔ اور عرش و کرسی لوح و قلم کے مشاہدات ہوں گے۔ سب سے کم درجہ یہ ہے کہ آپ دیوار کے پار دیکھ سکیں اور ایک اسفل سافلین کے اعلیٰ عامل کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ زمین کی ایک سمت سے دوسری سمت تک بلا رکاوٹ ہر شے دیکھ سکے۔ بیداری ساعت کے اسلامی طریقے کے مطابق بیٹھ جائیں اور وہی پڑھائی کریں جو ہم بیان کر چکے ہیں اور ماحول بھی ویسا ہی ہو۔ پھر دونوں آنکھیں بند کرلیں اور تصور کریں کہ آنکھوں پر چشمے کی طرح کے گول گول شیشے ہیں یعنی آنکھوں کی بجائے وہی شیشے موجود ہیں اور یہ سیاہ رنگ کے ہیں پھر تصور کے قلم سے اپنی انگشت کو قلم خیال کرتے ہوئے جو انگلی جتنا موٹا ہو اور تصور نور کی سیاہی سے انگشت شہادت کے ساتھ اپنی دائیں آنکھ پر اسم "بصیر" لکھے۔ پھر دوسری آنکھ پر ایسے ہی لکھیں یہ ہوا ایک بار اس طرح تین سو دو (۳۰۲) بار لکھیں۔ جب ایک بار لکھ لیا کریں تو کچھ دیر توقف کرلیا کریں اور لکھے ہوئے کو تصور میں نورانی جگمگاتا ہوا دیکھنے کی کوشش کریں جب تصور نہ جمے تو پھر دوبارہ لکھیں اور تسبیح کا ایک دانہ گرا دیا کریں۔ تین سو دانوں کی تسبیح بنالیں اگر حبس دم کر کے اس کو کیا کریں تو اچھا ہے ورنہ ویسے بھی ہوسکتا ہے۔

کم از کم ایک سال اس ریاضت کو کرنے سے عجیب و غریب مشاہدات ہونے لگیں گے۔ جن میں جنات وغیرہ ارواح سے ملاقات ایک عام حیثیت رکھتے ہیں۔ جب تمام مخفی مخلوقات اس ریاضت سے نظر آنی شروع ہو جائیں اور اسم بصیر دونوں آنکھوں پر جگمگانے لگ جائے تو سمجھ لیں کہ کام مکمل ہو گیا یہ ریاضتیں ایسی اعلیٰ اور مخفی ہیں کہ صرف ان میں سے کسی ایک ریاضت کو پورا کرنا ہی عمل ہمزاد سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ نے پہلے ساعت کی مشق کی ہو اس کے بعد ہی اس ریاضت میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ بلکہ آپ کسی بھی ریاضت کو پہلے شروع کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر اسی ترتیب سے کریں تو آسانی رہے گی اور کامیابی بہت جلد نصیب ہوگی۔ اسم بصیر کی ریاضت سے آپ کے اندر اللہ تعالیٰ کی صفت بصیر کی تجلی نازل ہوگی جو آپ کی حادث بصارت کو قدیم بنادے گی۔ اور محدود بصارت کو لامحدود بنادیگی اور مسلسل ریاضت سے آپ کے اندر یہ صفت اس قدر پر اثر ہو جائے گی کہ آپ ایک نگاہ انسانوں پر اور دوسری لوح محفوظ پر ڈال سکیں گے یہ اللہ کی صفت بصیر کی ضروری خاصیت ہوگی ورنہ بحیثیت اطلاق تو اسم بصیر کا مالک خود اللہ ہی ہے۔ لیکن بحیثیت ابداء انسانوں کو یہ خصوصیت خصوصی ہے اور

بحیثیت خلق تو یہ بہت عام ہے کہ ہر جاندار شے بغیر کسی وجہ کے دیکھتی ہے اور نظر رکھتی ہے ہماری مراد یہاں یہ نہیں کہ بحیثیت اطلاق آپ اسم بصیر کے مسمّٰی بن جائیں گے بلکہ ہماری مراد یہاں آپ کی حیثیت ابداء سے ہے جو خلق سے ایک درجہ بلند ہے اور خلق کی بصیری حیثیت سے کھربوں گنا قوت رکھتی ہے اور یہ قوت خلق کی بصارت سے زیادہ ہے عالم مثال یا عالم واقع یا عالم تمثال لطیف عالم ،غیبی عالم روحانی عالم آپ جو بھی اس باطنی عالم کو نام دیں آپ کو نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ اس عالم میں ہر ایک شے مخصوص شکل رکھتی ہے۔ جھوٹ، حسد، بغض، حرص، لالچ، غضب، غصہ، شہوت۔ ان خصائل کی بھی اشکال ہیں اور تصور وہم حافظہ، خیال، محبت، سرور، وجدان جیسی چیزیں بھی اس عالم میں ایک مخصوص شکل رکھتی ہیں۔ جو صاحب نظر ہیں ہماری اس بات کو سمجھتے ہوں گے۔ چنانچہ جب بندہ کی بصارت بیدار ہوتی ہے تو وہ ان خصائل کو ان کی اپنی شکل میں دیکھتا ہے۔ مثلاً میں اپنا ایک چھوٹا سا واقعہ لکھتا ہوں جس سے آپ کو اس بات کا اندازہ ہو جائے گا۔ میں نے اپنے ذاتی مشاہدات صرف اس لئے تحریر نہیں کئے کہ کسی صاحب کو کذب کا شائبہ نہ ہو کیونکہ یہ ایک ایسی دنیا ہے کہ جہاں ہر شے ممکن ہے اور نفسانی مادی ذہنوں سے پوشیدہ ہے۔ پھر یہ ہماری واردات اور اس عالم کے واقعات کو کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں جبتک کہ خود نہ دیکھ لیں۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ:

دوران ریاضت ایک بار چھوٹا سا واقعہ بصارت کا پیش آیا۔ ہوا یوں کہ جب میں بصارت کی مشق کر چکا تو میرا ایک دوست آیا۔ ریاضت کے وقت یہ دوست ساتھ تھا مگر کوئی ریاضت وغیرہ نہیں کر رہا تھا۔ مجھ پر ابھی ریاضت کا خمار طاری تھا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ دوست کے سانس کے ساتھ ہی ایک کوا اڑتا ہوا آیا اور سانس کے ساتھ اس کے اندر چلا گیا اور پھر اس کے پیچھے ایک عقاب اندر داخل ہوا میں حیران رہ گیا اور تعجب ہوا کہ پرندے ناک کے راستے اندر چلے گئے پھر مجھے خیال آیا کہ یہ تو روحانی بصارت کا کمال ہے اور مجھے علم ہو گیا کہ چونکہ کوا حرص کی علامت ہے تو میرے دوست میں کوئی حرص پیدا ہوئی ہے۔ اور عقاب روحانی پرواز اور ریاضت روحانی وغیرہ سے متعلق ہے تو میں نے نتیجہ نکالا کہ میرا دوست اس وقت روحانیت کے حصول کے لئے حرص کر رہا ہے اور مجھے دیکھ کر اس کے اندر یہ دونوں باتیں پیدا ہوئیں ہیں۔ جب دوست سے میں نے کہا تو وہ بڑا حیران ہوا اور جب وہ حیران ہو رہا تھا تو دیکھا ایک پرندہ جس کا جسم ہدہد جیسا تھا اور سر الو جیسا وہ اس کے اندر داخل ہو گیا اور عقاب اور کوا اڑ گئے۔ میں بڑا حیران ہوا۔ پھر میں نے نتیجہ یہ نکالا کہ ہدہد رشک کی علامت ہے اور الو حیرانی کی تو میں نے اسے بتایا کہ اب تم مجھ پر رشک کر رہے ہو اور حیران ہو رہے ہو۔ غرضیکہ اس طرح کے متعدد واقعات ہیں جو اگر بیان کروں تو طوالت کا خوف ہے اور واقعات پر ایک الگ کتاب لکھی جا سکتی ہے جو مجھے دوران ریاضت پیش آئے اس ریاضت کے لئے اگر آپ دن رات وقف کر دیں اور ہمہ وقت جب فرصت ملے اسے سرانجام دیتے رہیں تو جلد کامیابی ہوگی۔ اور اگر ابتداء میں ان دونوں مشقوں کے یعنی سماعت و بصارت میں تصور کی دقت ہو تو خوبصورت کر کے گول گول یا مخروطی دائروں میں اسم سمیع سماعت کے لئے اور بصیر بصارت کے لئے لکھوالیں اور انہیں توجہ سے تنہائی میں بغور دیکھا کریں اس طرح تصور قائم کرنے میں آسانی رہے گی۔ میں ان دونوں اسموں کے نقشے بتا رہا ہوں آپ اسی طرح کے نقشے ولائتی آرٹ پیپر پر کسی پینٹر سے بنوالیں اور ان پر مشق کریں۔

سماعت کا نقشہ

سَمِیْعٌ	سَمِیْعٌ

بصارت کا نقشہ

بَصِیْرٌ	بَصِیْرٌ

بصارت ہی سے متعلق ایک چھوٹا سا واقعہ اور یاد آ گیا جو آپ کی دلچسپی کے لیے زیر تحریر لا رہا ہوں۔

ایک روز میں اپنی بیٹھک میں لیٹا ہوا تھا گھر میں اکیلا تھا اندر سے چٹخنی لگی ہوئی تھی۔ تھوڑی سی نیند آ گئی فوراً ہی بیدار ہو گیا۔ لیکن آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹا تھا کہ مجھے اپنے منہ پر کسی کی گرم سانسوں کی مہک معلوم ہوئی گھبرا کر آنکھیں کھول دیں دراصل اس نیند کے خمار نے مجھ پر شہوت سوار کر دی تھی۔ جب آنکھیں کھولیں تو اپنے نیم اندھیرے کمرے میں ایک سراپا ناز سولہ سترہ برس کا سن ہو گا چمکتے ہوئے پانی کی مانند رنگ ایک عجیب سی ڈھلک اور سرمستی ہویدا تھی۔ ہونٹ شہابی رنگ گلابی آنکھ عقابی سرخ ڈورے خمار آلود آنکھیں جسم سراپا شعلہ مجھ پر جھکی ہوئی ہے اور اپنے ہونٹ میرے ہونٹوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ میں باہوش وحواس اس کے سراپا کا جائزہ لے رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ یہ کون ہے اور بند کمرے میں کیسے آ گئی ہے۔ حتیٰ کہ میں اتنا بے ہوش اور گم ہوا کہ شراب کا نشہ اس نشے کے سامنے نشہ ہی کیا؟ میں اس کو دیکھ کر ایک عجیب نشہ میں مبتلا ہو گیا پھر مجھے ہوش نہ رہا جب بے خودی میں میں نے اس کا نام پوچھا اور تجسس نے مجبور کیا تو اس نے بتایا کہ میرا نام شہوت ہے۔ اس وقت تو مجھے ان الفاظ کی حقیقت کا علم نہ ہوا میں معمول کے مطابق ہی اسے کوئی نام سمجھا۔ پھر اسی کے ساتھ مست ہو کر میں سو گیا جب آنکھ کھلی تو نہ نازنین ہے نہ وہ مہک نہ خمار البتہ ایک سرور کی لہر بدن میں دوڑ رہی تھی اور ایک تھکاوٹ سی تھی بہت حیران ہوا کہ یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے یہ حقیقت تھی کہ افسانہ یا پھر کوئی خواب سہانا۔ وہم خیال تصور کہہ رہے تھے کہ یہ ایک خواب تھا عقل و ہوش اور حقیقت کہہ رہی تھی کہ یہ ایک حقیقت تھی۔ میں بہت حیران ہوا پھر اٹھ کر دروازہ دیکھا تو بند تھا پھر مجھے عالم بے خودی کے الفاظ یاد آئے اور اس ماہ جبیں کا نام یاد آیا تو معلوم ہوا کہ او تیرا بھلا ہو یہ تو اس نے اپنا نام خود ہی بتا دیا کہ وہ شہوت ہے پھر حیرت کی بات یہ کہ اس خواب کے بعد مجھے غسل کی حاجت پیش نہیں آئی اور نہ ہی کپڑے پلید تھے لیکن میں نے احتیاطاً نہا لیا تا کہ شریعت کا تقاضا پورا ہو جائے تو برادر من! ایسی ایسی کیفیات بھی پیش آتی ہیں۔ یہ تو ہم نے ایک ہی رخ کے دو واقعات بیان کر دیے ورنہ اگر نظر کے دیگر واقعات پر ہم روشنی ڈالیں تو بڑے بڑے لوگ حیران ہو جائیں۔ مثلاً ایسے واقعات مختلف نوعیت کے ہم درج کر رہے ہیں اجمالاً فقط سمجھانے کے لئے تفصیل درج نہیں کر رہے۔

ہمارا ایک دوست محمد عزیز کراچی کسٹم میں ہے ایک روز اس کا خیال پیدا ہوا کیونکہ اس کا خط آیا تھا میں کافی دیر اس کے متعلق سوچتا رہا یہ حضرت بھی روحانیت کے دلدادہ ہیں۔ خاص طور پر ٹیلی پیتھی کے۔ پھر بے خیالی میں میری نظر جو مغرب کی سمت گئی تو میں نے دیکھا کہ عزیز ایک موٹر بوٹ میں دو آدمیوں کے ساتھ جا رہا ہے۔ درمیان کے سارے فاصلے سٹ گئے ہر رکاوٹ دور ہو گئی پھر چونکہ ساعت کی مشق تھی میں نے ان کی آوازیں بھی سنیں اور بڑی دیر تک دیکھتا رہا۔ تمام واقعات دیکھے اور سنے جب وہ آیا تو ان کی تصدیق ہو گئی اور وہ حیران رہ گیا۔

دوسرا واقعہ کشش مقناطیسی کا ہے ہمارے ایک عزیز کے ہاں شادی تھی۔ وہاں ایک دوست نے ایک لڑکی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ لڑکی بڑی نک چڑھی ہے اور کسی کو گھاس نہیں ڈالتی میں نے تھوڑی سی دلچسپی لی پھر بات آئی گئی ہو گئی۔ گھنٹے دو گھنٹے بعد وہ لڑکی میرے سامنے سے گزری میری نظر تھوڑی سی دلچسپی سے اس کی طرف اٹھ گئی۔ مجھے اپنی آنکھوں سے چمکدار دودھیا روشنی کی باریک دو لکیریں خارج ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں اور لڑکی کی آنکھوں میں جذب ہو گئی لڑکی ایک ٹک دیکھے جا رہی تھی میں نے جلدی جلدی نظریں ہٹا لیں کہ لوگ کیا کہیں گے مگر لڑکی رشتہ کا سہارا لیکر میرے سامنے بیٹھ گئی اور کہنے لگی سنا ہے کہ آپ پامسٹ ہیں اور علوم مخفی سے واقف ہیں غرضیکہ بات چل نکلی اور لڑکی نے مطلب کی بات بھی کہہ دی ہم وہ دن جا اس کے بعد اس کے گھر نہ گئے بہت خطوط آئے مگر پھر اس کی شادی ہو گئی۔

شغل ہوائی:

صوفیاء کرام کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بالخصوص ہندومت و بدھ مت والوں نے بھی نگاہ کو کائنات کی وسعتوں میں دیکھنے پر مجبور کیا ہے۔ ان کے مجاہدے ایسے ہیں جو کسی خاص مذہب سے متعلق نہیں ہیں بلکہ ان مجاہدوں کو ہر مذہب وملت کے لوگ کر سکتے ہیں لیکن جو بات تصور اسم بصیر سے بصارت کی بیداری میں ہے وہ ان

اعمال میں نہیں ہے اس شغل کو یوگ میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے اسے خواص کی زبان میں شغل ہوائی، مشغل لاء برزخ اکبر وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ذہنی اور نظری ریاضت ہے جس سے ہر قوی الدماغ شخص مستفید ہو سکتا ہے ان ریاضتوں میں دماغ میں روغن بادام کدو چنبیلی وغیرہ کی مالش کرلیا کریں اور کانوں میں بھی روغن بادام ڈالا کریں۔ مقوی اشیاء کا استعمال رکھیں۔ محرک باہ اشیاء کو استعمال نہ کریں مرچ مصالحہ وغیرہ کم سے کم استعمال کریں۔ فضول گوئی سے پرہیز کریں کم سونا، کم بولنا اور کم کھانا اپنا معمول بنالیں۔ اس مشغل کو سرانجام دینے کے لئے کسی پرسکون تنہا مقام کا انتخاب کریں جہاں شور وغل نہ ہو۔ اس ریاضت کے لئے سونے کے دو وقت مقرر ہیں۔ ان دونوں میں سے جو دل چاہے منتخب کرلیں یا تو عصر تا مغرب سوجایا کریں باقی وقت جاگ کر گزارا کریں یا مغرب تا عشاء سوجایا کریں مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے نیند کرنی ہے۔ یعنی چوبیس گھنٹے میں صرف دو گھنٹے سونا ہے۔ پہلے پہل تو دماغ بوجھل ہوگا اور طبیعت میں گھٹن اور قبض سی معلوم ہوگی مگر مسلسل بیداری سے دماغ کھل جائے گا اور لطف و سرور محسوس ہوگا مسلسل بیدار رہنے کے لئے کم کھانا ضروری ہے اور لطیف غذا کھائے۔ شغل کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو اندھیرے کمرے میں بیٹھ کر شغل ساعت کی ریاضت کی طرح سانس لیں اور نفس متساویہ جاری کریں۔ اگر یہ نفس جاری نہ ہو تو ایسی فکر کی بات نہیں ہے البتہ کوشش سے جاری کریں۔ جب سانس وغیرہ لے چکیں اور سانس کی مشق ہو جائے تو پھر شغل ساعت یعنی صوت سرمدی کی طرح بیٹھیں۔ جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں منہ شمال کی طرف ہو۔ اس کمرے میں گھپ اندھیرا ہو۔ پھر آپ ہوا میں کسی موہوم نقطہ پر توجہ مرکوز کردیں اور ذہن کے تمام خیالات کو مٹادیں۔ تصور یہ ہو کہ میں اور کائنات کی ہر شے فنا ہو چکی ہے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر چکی ہے۔ اب ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا ہے میں خود بھی نہیں ہوں۔ کائنات بھی نہیں ہے اس دوران پلک بالکل نہ جھپکائیں اور نہ ہی ان الفاظ کو دہرانا ہے بلکہ یہ تو ایک خیال ہے۔ آپ اپنی طرف سے سوچ میں جو مرضی تصور کریں لیکن اس کا مفہوم یہی ہو کہ ہر شے بمعہ میرے فنا ہو چکی ہے نظر کو فضا میں مرکوز رکھیں۔ پلک ہرگز نہ جھپکیں شروع شروع میں تکلیف ہوگی پھر عادت پڑ جائے گی۔ حتیٰ کہ آپ پوری پوری رات اسی حالت میں گزار دیا کریں گے۔ بہر حال پہلے پہل تو آپ ایک گھنٹہ روزانہ کریں اور روزانہ عمل کرنے سے قبل کانوں میں روئی دے لیا کریں یا پھر ہیڈفون وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں جس سے کوئی آواز کانوں میں نہ داخل ہو۔ پھر آپ وقت بڑھاتے رہیں۔ حتیٰ کہ آپ پوری رات کامل استغراق سے اس شغل میں منہمک رہیں۔ اس دوران عجیب وغریب واردات اور مشاہدات ہوں گے سب کو صیغہ راز میں رکھیں۔ اور کسی پر اپنا راز آشکار نہ کریں۔ اس شغل پر ہمارے صوفیاء کرام نے بھی مواظبت کی ہے اور حضرت علی احمد صابر کلیر شریف والے تو اس شغل میں مسلسل بارہ برس تک مستغرق رہے۔ انکی ہمسری تو ہم لوگ کر ہی نہیں سکتے البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہماری انتہاء ایک پوری رات یعنی بارہ گھنٹے اس شغل میں استغراق رہنے کی ہے۔ جب آپ کے اندر یہ استغراق پیدا ہو جائے کہ بارہ گھنٹے تک اپنی ہوش نہ رہے اور نہ پلک جھپکے اور نہ کوئی خبر ہو تو پھر اندرونی بصارت بیدار ہو جاتی ہے اور انسان کی نظر وہ کچھ دیکھتی ہے جو ناقابل تحریر ہے جس کا سب سے چھوٹا کمال یہ ہے کہ انسان دیوار کے پار دیکھ لیتا ہے اور بند صندوق کے اندر جھانک سکتا ہے اس شغل کے دوران بڑی بڑی عجیب وغریب واردات ہوتی ہیں فضا میں دائرے بنتے ہیں روشنیاں نظر آتی ہیں اور بندہ ان روشنیوں کو دیکھتا ہے جن سے دنیا بنتی ہے اور جو اس مخلوق کی اصل ہے اور ریڈنگ یعنی برقی حلقہ یا ہالہ نور کا پڑھنا اور دیکھنا تو اس کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

قوت ناطقہ

تیسری قوت قوت ناطقہ ہے اب ہم ان سب باقی قوتوں کو اجمالاً اور اختصاراً بیان کرتے رہیں گے۔ اور طول طویل بحث نہیں کریں گے۔ ناطقہ بولنے کی قوت کو کہتے ہیں۔ جسم میں اس کا مظہر زبان ہے عرف عام میں اسے کلام کہتے ہیں۔ کلام دو قسم پر مبنی ہے ایک کلام نفسی دوئم کلام لسانی لفظی وصوتی، خداوند تعالیٰ کے کلام کی بھی دو ہی اقسام ہیں اول کلام نفسی اس میں لفظ اور صوت کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ ایک

اندرونی ہیئت وتصور یا خیال ہے جو کوئی لفظ اور آواز نہیں رکھتا اور یہی تصور یا خیال یا اندرونی ہیئت جب لفظ اور آواز کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے تو یہ کلام لفظی کہلاتا ہے۔کلام نفسی یا کلام الٰہی قدیم ہے۔کلام لفظی حادث ہے۔ہم یہاں پر کلام کی ان دونوں حالتوں کی بیداری پر بحث کرتے ہیں انسان کے اندر بھی ان دونوں اقسام کلام کی کارفرمائی ہے اسماء الٰہیہ میں اس کا مظہر اسم ''کلیم'' ہے اور لفظ ''کن'' بھی اسی شے کا مظہر اتم ہے لفظ ''کلمن'' بھی اسی شے کی باطنی حقیقت ہے ایک بزرگ کی دعا ہے کہ یا اللہ مجھے کاف اور نون کے درمیان کا بھید بتا۔اس پر ہم ذرا روشنی ڈالتے ہیں ابجد ہو یا ابتث ان دونوں میں چار حروف اپنے اپنے مقام پر برقرار ہیں اور وہ ایک لفظ بنتا ہے۔وہ چار حروف یہ ہیں ''ک ل م ن'' اب کاف و نون کے درمیان ''لم'' ہے اور عددی لحاظ سے ۷۰ اعداد رکھتا ہے۔''یٰس'' کے بھی عدد ۷۰ ہیں۔اور یہ سورۃ قرآن حکیم کا دل ہے۔اور تمام قسم کی علویات وسفلیات اسی من میں مندرج ہیں۔

اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

صفت کن کی کارفرمائی سورۂ یٰس میں ہے۔اب ہم صفات ثبوتیہ کو مندرج کرتے ہیں ''کن'' کلام نفسی ہے اور ''کلمن'' کلام لفظی ہے اور اسم اللہ ان سب کا جامع ہے۔

کلام نفسی:

اس کلام کا منبع پیشانی کی وہ دونوں اطراف ہیں جن کے تحت دونوں آنکھیں ہیں بالفاظ دیگر لطف خفی کی دائیں اور بائیں سمت ہے۔مذکورہ شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے دائیں طرف دائیں چشم کے اوپر پیشانی پر حرف ''ک'' کو تصور سے ۲۰ بار لکھے اور بائیں طرف اس کیمقابل حرف ''ن'' کو ۵۰ بار لکھے۔اور اس عمل کو روزانہ ستر (۷۰) بار دہرائیں۔آہستہ آہستہ لکھا کریں اور جب ایک بار دونوں لکھ چکیں تو پھر ایک بار دونوں برابر لکھا کریں۔یعنی ایک بار ''ک'' لکھ کر دوسری بار ''ن'' لکھ دیا کریں۔اور ان دونوں حروف کے اندر گم ہو جایا کریں۔لطف کی بات ہے کہ یہ دونوں حروف حروف مقطعات میں شامل ہیں اور حروف نورانی ہیں۔ایک حدیث میں ہے کہ جبریل روح الامین آپؐ پر نازل ہوئے اور کہا ''ک'' آپ نے فرمایا علمت یعنی میں نے جان لیا اگرچہ بعد میں ''ہ ی ع ص'' بھی فرمایا مگر ''ک اف'' کی انفرادی خصوصیت کو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ صرف ایک ہی حرف کے بولتے ہی آپ نے فرمایا علمت معلوم ہوا یہ انفرادی حیثیت میں بھی منفرد ہے اور مکمل ہے کہ جسے جانا جاسکتا ہے پھر جبریل امین نے فرمایا ماعلمت یارسول اللہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا یارسول اللہ آپ نے فرمایا یہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان ایک راز ہے جسے میں اور میرا رب ہی جانتا ہے۔قرآن حکیم میں ہے

نٓ۔ وَالْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ۔

ترجمہ:- نون قسم ہے قلم کی سیاہی کی۔

ن کی شکل دوات جیسی ہے اور قلم سرکنڈے وغیرہ سے بنتا ہے سیاہی بھی گوند اور کوئلوں سے بنتی ہے معلوم ہوا یہ سب درختوں سے متعلق ہے اور شجر کن کی طرف اشارہ ہے ان دونوں حروف کا اسرار ہونا نصوص قطعی سے ثابت ہے جب دونوں حروف ''ک'' اور ''ن'' چمکنے لگیں تو اس وقت کلام نفس حرکت میں آجائے گا۔اب آپ جس طرف توجہ کریں گے وہ چیز نطق اختیار کرے گی اور موجود ہو جائے گی۔ہر شے کا ایک وقت مقرر ہے۔

کل امر مرھون باوقاتہ.

اور کلام نفسی سے آپ ہر شے کے نفس سے کلام کرسکیں گے۔باقی آپ کے عمل پر چھوڑتے ہیں جو کرے گا دیکھے گا۔

کلام لفظی:

یہاں کلام کا مظہر زبان ہے۔اور اسی کے لئے رسول و پیغمبر مبعوث ہوئے ورنہ نفسی حیثیت سے تو خدا موجود تھا۔مگر لفظی اور لسانی حیثیت میں نہیں آسکتا کیونکہ یہ صفت حدوث ہے اور اللہ قدیم ہے حدث قدیم کی ضد ہے۔ہم طویل بحث سے پرہیز کرتے ہیں اور کلام لفظی کو بیان کرتے ہیں۔

حروف ''ک ل م ن'' حروف کو اسرار اربعہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔یہی جفر کی روح رواں ہیں۔ان میں ایک عجیب رمز ہے میں زیادہ وضاحت تو نہیں کروں گا مگر مختصراً تحریر نہ کرنا بھی ناانصافی ہے۔

کاف حرف آبی ہے اور قرآن حکیم میں ہے۔

وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ.

نہیں کوئی تر یا خشک چیز مگر وہ کتاب مبین میں موجود ہے۔

اور دوسری جگہ ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ.

اللہ کی وہ ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس وقت اس کا تخت پانی پر تھا معلوم ہوا پانی اول ہے اور اسی لئے کلمن میں ک اول ہے کیونکہ ہر شے اسی سے بنی ہے اور یہی ابتداء ہے دوسرا حرف ل ہے اور یہ خاکی ہے۔ پانی خاک پر ہوتا ہے بہ الفاظ دیگر آب عالم امر لطیف ہے اور خاک عالم کثیف مادہ یا عالم خلق ہے۔

یہ دونوں حروف تخلیق کی ابتدائی اقدار ہوئیں یعنی "امر" و "خلق" "ماء" اور "تراب" اس کا تعلق عالم ظاہر سے ہے کیونکہ آب اور خاک دونوں ظاہری کثیف اشیاء ہیں۔ مگر استعاری معنوں میں آب لطیف اور خاک کثیف ہے اور یہ درست ہے آب روح اور خاک جسم ہے آب نقطہ اور خاک دائرہ ہے اب دیگر عالم رہ گئے۔

تیسرا حرف م ہے۔ یہ آتشی ہے اور محرک ہے روشن اور گرم ہے۔ دوسروں کی طرح ظاہر تو ہے مگر لطیف ہے۔ اس کو قید نہیں ہے مگر آب و خاک میں حرکت اول کا موجب ہے۔ کیونکہ آب اور خاک کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں جب تک ان میں حرکت نہ ہو۔ حرارت غریزی بھی اسی سے متعلق ہے جو تمام جانداروں میں پائی جاتی ہے اور سورج اس کا مظہر ہے۔ بہ اتفاق علماء نجوم "م" مظہر شمس ہے اور آتش روحانیت کی ابتدائی منزل ہے اور یہ بھی ہے کہ اول الذکر دونوں مراتب انسانی ظاہری ہیں یعنی "آب و خاک" اور آتش و باد انسان کے مراتب مخفی ہیں۔ اور موخر الذکر آتش و باد ہے جو تخلیق جنات ہیں۔ اور ان میں خاک و آب باطن ہے بلکہ بعض معنوں میں نہیں ہے۔

چوتھا حرف "ن" ہے۔ جو بادی ہے باد ہوا اور ریح کو کہتے ہیں یہ لفظ ریح عربی ہے اور روح سے مشتق ہے۔ لفظ ریح کا مطلب "ہوا" ہے۔ اور روح بھی ریح سے مشتق ہے جیسے لفظ نفس روح اور جان کے معنوں میں مستعمل ہے اور لفظ نفس بمعنی ہوا اور پھونک سانس سے عبارت ہے ان سب کو ملا کر ایک مطلب نکلا کہ روح کا اور سانس یا ہوا کا گہرا ربط ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر ہوا بھی روح ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ.

ترجمہ:۔ میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی معلوم ہوا روح کوئی پھونکنے والی چیز ہے اور پھونک ہوا ہوتی ہے ان سب باتوں کو ملایا جائے تو معلوم ہوتا ہے لفظ کلمن میں یہ سب عناصر موجود ہیں۔ اور ایک خاص ترتیب سے موجود ہیں کہ اول الذکر دو عناصر "ک ل" سے مراد تخلیق انسان ظاہری ہے اور موخر الذکر "م ن" تخلیق جنات ظاہری اور تخلیق انسان باطنی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ.

اور كَانَ مِنَ الْجِنِّ. سے بھی مراد ہے یہ تاویل یا استعاری معنی ہیں نہ کہ تفسیری۔

اب ثابت ہو گیا کہ لفظ کلمن میں سب عناصر موجود ہیں اور تخلیق کی تمام اقدار کی ترتیب و تدوین اور خلق کی تمام اقدار کی وضاحت موجود ہے۔ اب ہم اس لفظ متبرک کے عمل کا طریقہ لکھتے ہیں۔ آپ مذکورہ شرائط کو ملحوظ رکھیں جو کہ سماعت اور بصارت کے ضمن میں تحریر ہو چکی ہیں پھر تصور سے "ک ل م ن" کو زبان پر تصور سے یوں لکھئے کہ نوک زبان پر ک ہو اس کے بعد نیچے کی طرف ل ہو پھر وسط زبان پر م ہو اور زبان کے آخری سرے پر حلق کے قریب ن ہو۔ جب یہ تصور جم جائے تو پھر یوں کریں کہ ایک تلوار کو اپنی زبان کو فرض کریں اور اس کی شکل چمکدار زرد رنگ کی سونے کی تلوار کی فرض کریں اور اس پر ک ل م ن تحریر کریں۔

اس تلوار کو ذوالفقار کہتے ہیں یہ خنجر کی مانند ہے تصور و تفکر کے قلم سے ایک سو چالیس (۱۴۰) بار لکھیں۔ اور ہر بار لکھنے کے بعد کچھ د
تفکر سے تصوراتی آنکھوں سے ان حروف کو لکھا ہوا دیکھیں۔

کچھ عرصہ کے بعد زبان میں ایک خاص تاثیر معلوم ہوگی۔ اور

عجیب وغریب اسرار ظاہر ہونگے اس حالت میں غصہ، شہوت، حسد، کبر، بغض وغیرہ کو دل سے مطلقاً نکال دیں۔ جب تمام حروف چمکنے شروع ہو جائیں تو پھر ایک سو چالیس دن یعنی قریباً پانچ ماہ یہ عمل جاری رکھ کر ختم کر دیں پھر آپ کی زبان سیف الرحمٰن ہو جائے گی۔ اور بہت سی ایسی باتیں ظاہر ہوں گی جو احاطۂ تحریر میں لانا محال ہیں اس عمل میں عجیب وغریب اسرار ہیں ہم جان بوجھ کر سب باتوں کے فوائد ظاہر نہیں کر رہے جو صاحب کریں گے ان کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ کلام نفسی اور کلام لفظی کی دونوں ریاضتوں کو کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جو اعمال پڑھنے سے متعلق ہیں ان میں یہی عمل اثرات ظاہر کرنے کا موجب ہوگا۔ جب آپ اس ریاضت کو کرلیں گے تو ہمزاد وغیرہ کی حاجت مطلقاً ختم ہو جائے گی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ان ریاضتوں پر عمل کرنے والا روحانیت کی اس منزل پر پہنچ جائے گا جہاں یہ ہمزاد کو تو ایک اضافی حیثیت اور خدمتگار کے طور پر ہی رکھ سکتا ہے ورنہ اس کو اس کی مطلقاً پرواہ نہ رہے گی۔

ریاضت فکری:

اب زبان کو پر اثر کرنے کا ایک فکری اور ذہنی ریاضت کا طریقہ تحریر کرتے ہیں۔ اس میں کلام نفسی نہیں بلکہ صرف کلام لفظی کو دخل ہے۔ البتہ کلام نفسی کسی حد تک فعال ہو جاتا ہے۔ طریقہ یوں ہے کہ اول ماہ قمری کی چار تا چودہ تاریخ کو چاند کی طرف منہ کر کے ذہن کو حسب طریقۂ مذکور ذہنی ریاضت ساعت والے کے مطابق پر سکون کریں اور چاند کی سمت منہ کر کے آنکھیں بند کرلیں اور تصور میں چاند کو گول اور چمکدار سنہری زردی مائل تصور کریں اور پھر خیال کریں کہ اس سے ایک نور کی شعاع نکل کر ایک نوری ڈوری کی مانند میری نوک زبان سے سینے میں داخل ہو رہی ہے اور میری پوری زبان نورانی ہو رہی ہے اور یہ بذاتہ نور ہے چاند کا ٹکڑا ہے یہ مشق اس وقت کریں جب شور وغل نہ ہو ذہن یکسو ہو امید ہے دس روز کی مشق میں زبان نورانی معلوم ہوگی اور تصور پختہ ہو جائے گا۔ پندرہویں دن سے غروب آفتاب کے وقت شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور تصور میں ویسے ہی چاند کو محسوس کریں اور نوری رابطہ کا تصور کریں یہ دونوں مشقیں قریباً آدھا گھنٹہ روزانہ کیا کرے یا اگر چاہے تو رات کو چاند والی مشق گھنٹہ بھر بھی کر سکتا ہے جب چاند کی دوبارہ چار تاریخ آ جائے تو پھر چاند والی مشق شروع کر دیں اس طرح دو تین ماہ میں ہی زبردست لسانی قوت حاصل ہو جائے گی۔ اگر اسے مزید ترقی دینی ہو تو حبسِ دم کی مشق اس کے ساتھ جاری رکھیں۔ اگر معلوم نہ ہو تو ضرور ی نہیں۔ اگر حبس دم کا طریقہ معلوم ہے تو ضرور کریں کچھ تھوڑا بہت ہم ابتداء میں درج کر چکے ہیں۔

اس مشق کے دوران غصہ سے مطلقاً پرہیز کریں ہر کسی سے میٹھی زبان میں بات کریں تلخ کلامی نہ کریں زیادہ مرچ نمک اور تلخ تیز ذائقہ دار اشیاء سے پرہیز کریں اس مشق کی تکمیل کی پہچان یہ ہے کہ آپ کو اپنی زبان میں ایک لذت ایک سرور محسوس ہوگا اور ٹھنڈک بے انتہا محسوس ہوگی بعض دفعہ بات کرتے ہوئے اندھیرے میں نور چمکتا ہوا محسوس ہوگا لوگ خواہ مخواہ آپ کی زبان کی تاثیر سے متاثر ہو جایا کریں گے۔ آپ کی بات میں ایک اثر خاص اور تاثیر خاص پیدا ہو جائے گی دوران مشق زبان ایک نور کا ٹکڑا محسوس ہوا کرے گی فضول گوئی، جھوٹ وغیرہ سے نفرت ہو جائے گی ایسی زبان ہپناٹائز کرنے کی خاص تاثیر رکھتی ہے چند بار تلقین دینے سے معمول پر نیند طاری ہو جاتی ہے یہ محبت کے لئے بھی ایک خاص تاثیر رکھتی ہے حتیٰ کہ اگر جانوروں کو بھی کچھ کہا جائے تو وہ حکم مانتے ہیں اور ایسے آدمی سے جانور مانوس ہو جاتے ہیں جب اس مشق کا عامل کوئی طلسم منتر یا آیت قرآنی یا کوئی عمل پڑھتا ہے تو اس میں بہت جلد تاثیر ظاہر ہو جاتی ہے۔

حس ذائقہ

ناطقہ کے بعد زبان ہی سے ایک اور حس بھی متعلق ہے جسے ذائقہ کہتے ہیں۔ اس حس کی بیداری کے بعد بندہ کسی بھی موسم کا پھل کسی بھی موسم میں کھا سکتا ہے۔ اور ہر وہ چیز حاصل کر سکتا ہے جو وہ چاہے یہاں میری مراد کھانے پینے کی چیزوں سے ہے۔ ایسا شخص عالم روحانی کی غذائیں کھاتا ہے اور مہینوں بغیر کھائے مادی غذا کے گزار دیتا ہے۔ جلالی جمالی پرہیز میں یہ مشق اور عمل بہت فائدہ دیتا ہے کیونکہ اس عمل کی بدولت پورا عمل بغیر کھائے پئے باطنی غذا کے بل

پر کر سکتا ہے۔

پیٹ جسے لوگ دوزخ کہتے ہیں۔اس پر ایسے عامل کا تصرف ہوجاتا ہے اور وہ اس پیٹ کے دوزخ کو ختم کرلیتا ہے اسے کسی قسم کے کھانے کی احتیاج نہیں رہتی اس کی اسلامی ریاضت ہم بیان کر رہے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ اول آپ چالیس دن کے روزے رکھیں اور اس میں افطاری اور سحری کے وقت بہت کم کھائیں یعنی ایسی غذائیں استعمال کریں جو خاص ذائقہ نہ رکھتی ہو بلکہ پھیکی ہو۔نمک میٹھا مرچ وغیرہ کو حتی الامکان ترک کردیں اگرچہ یہ عمل بہت مشکل ہے مگر عادت سے کچھ مشکل معلوم نہ ہوگا آخر کئی اقسام کے مرضوں میں بھی تو ان چیزوں کو ترک کر ہی دیا جاتا ہے۔نماز کی پابندی رکھیں تو نوافل کی کثرت کریں۔ ہر قسم کی ترک لذات کریں اس دوران روزانہ ہمہ وقت ''اللہ الصمد'' کا ورد رکھیں یہ دس دن میں ایک لاکھ بار ہونا چاہئے۔ چالیس روز میں چار لاکھ بار ہوگا۔ پھر اکتالیسویں روز اور بیالیسویں روز ان دو دنوں میں پچیس ہزار بار پڑھیں۔اور جب افطاری کا وقت ہو بیالیسویں روز تو آپ ایک ہزار بار ''اللہ الصمد'' پڑھیں اور چند چیزوں کے کھانے کی خواہش کر کے آنکھیں بند کرلیں اور تصور کریں کہ ملائکہ آپ کے مطلوبہ کھانے سونے کے برتنوں میں لئے آسمان سے اتر رہے ہیں۔تصور کرنے کی تھوڑی دیر بعد واقعی ملائکہ نظر آنے شروع ہوجائیں گے اور ان کے ہاتھوں میں طباق ہوں گے،جن میں آپ کے مطلوبہ کھانے ہونگے۔ آپ بند آنکھوں سے بھی وہ نوری غذائیں کھائیں۔پھر آنکھیں کھول دیں انشاء اللہ زبان پر ذائقہ ہوگا اور پیٹ بھرا ہوگا کھانے کی احتیاج محسوس نہ ہوگی۔یہ عمل آپ جب بھی کیا کریں گے آپ کو مطلوبہ اشیاء مل جایا کریں گی ہزار بار صرف ''اللہ الصمد'' پڑھ کر آنکھیں بند کریں کھانا مل جایا کرے گا۔اگر کسی ساتھی کو بھی ایک ہزار بار پڑھا کر آنکھیں بند کرائیں گے تو اسے بھی ملے گا۔لیکن ساتھی کے لئے ضروری ہے کہ نیک اور پرہیزگار ہو فاسق فی العقیدہ اور فاسق فی العمل نہ ہو تبھی نوری غذا اسے ملے گی ورنہ محروم رہے گا۔اور بہتر یہ ہے کہ عمل کو قائم رکھنے کے لئے روزانہ ایک ہزار بار اللہ الصمد پڑھ لیا کریں۔ یہ ایک ایسا ملکوتی کرشمہ ہے کہ اس پر دنیا جہان کی نعمتیں قربان ہیں۔

عقیدہ کی پختگی اور تصور ویقین کی مضبوطی شرط ہے کوئی صاحب عمل کو آزمانے کے لئے نہ کریں بلکہ عمل کو عمل سمجھ کر کریں اور یقین رکھیں کہ ضرور قبول ہوگا دوران عمل بھی عجیب وغریب واقعات پیش آئیں گے۔بعض دفعہ جب آپ بھوک اور ترک لذات سے بیزاری محسوس کریں گے تو شیطان کئی قسم کے کھانے لائے گا اور دیگا۔کئی لوگوں کی زبانوں سے عجیب عجیب باتیں کہلوائے گا اس عمل کے دوران بھی رات کو ملائکہ نوری غذا کھلایا کریں گے اور صبح کو منہ میں اس کا ذائقہ ہوا کرے گا اور پیٹ بھر جایا کرے گا۔بعض لوگ ایک قسم کے ٹوٹکے اور سفلی اعمال سے بھی ایسی تاثیر کا دعویٰ کرتے ہیں تجربے پر وہ بات درست نہیں ہے اور ایسی نعمت ان سفلی اعمال میں نہیں ہے۔

حس شامہ

حس شامہ یعنی سونگھنے کی حس ظاہری طور اس کے بہت فوائد ہیں اور ظاہری طور پر اس کا منبع ناک ہے۔جس کے دو نتھنے ہوتے ہیں۔علم یوگ میں ان دونوں نتھنوں کو ایڈا اور پنگلہ کہا جاتا ہے ناک سانس لینے کا آلہ ہے اور قدرت نے اس کو سب سے اہم بنایا ہے کیونکہ یہ آلہ حیات کا مظہر ہے ہوا اسی آلہ کے ذریعے انسان کے پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے اور زندگی کا رشتہ اسی سانس کی ڈوری سے وابستہ ہے۔ ہوا قدرت کا ایک زبردست عطیہ ہے۔اس میں سائنسی نقطہ نظر سے تو مختلف گیسیں ہوتی ہیں مگر بڑی بڑی گیسیں یہ ہیں آکسیجن، ہائیڈروجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ مگر ہمارا موضوع گیسوں کا تذکرہ نہیں ہے۔ہم تو اسے مختصراً سادہ سے انداز میں بیان کریں گے اور اس حس کو فعال کرنے کا اسلامی اور غیر اسلامی سادہ طریقہ بیان کریں گے۔

ان طریقوں پر عمل پیرا ہونے سے قوت حیات مضبوط ہوجاتی ہے اور آکسیجن کا ایک کثیر ذخیرہ میڈولا اور بلانگا میں جمع ہوجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے استغراق میں بہت مدد ملتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی میں جو مثبت اور منفی بجلی کا ذخیرہ ہے وہ اپنی کارکردگی جاری کر دیتا ہے۔ دوسرا سانس پر کنٹرول ہوجاتا ہے اور اعمال کے دوران آہستہ آہستہ سانس کا آنا جسم کو ریلکس ہونے میں اور بے حس وحرکت ہونے میں

مدد دیتا ہے۔ اور جسم کو حرکت نہ دینے سے ہی روح صعود کرتی ہے اور آفاقی قوتیں حرکت میں آتی ہیں۔

طریقہ اسلامی:

صوفیاء کرام نے "حیات" کی لافانی قوت کو بیدار کیا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ خود بخود ان کی یہ آفاقی قوت بیدار ہوگئی جس سے انہوں نے انوار روشنیوں اور نیرنگیوں کا ایک ہجوم اپنے ارد گرد محسوس کیا اور اسی "حیات" کا مظہر چشمۂ حیواں یا آب حیات ہے یہ چشمہ اسی قوت کا مظہر ہے ریاضت درج کر رہا ہوں اس پر عمل کریں انشاء اللہ بہت جلد آپ اپنے اندر ایک حیرت انگیز تبدیلی محسوس کریں گے۔ رات کو آنکھیں بند کر کے کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں۔ اور تصور کریں کہ آسمان یا عرش سے ایک نور سنہری خانہ کعبہ میں داخل ہو رہا ہے جس طرح روشنی چھن چھن کر جالے سے اندھیرے میں پڑتی ہے بالکل اسی طرح ہے اور خانہ کعبہ اس سنہری روشنی سے جگمگا رہا ہے اور پوری دنیا میں چمک اور روشنی اسی کعبہ معظمہ سے پھیل رہی ہے۔ پوری دنیا انہی سنہری روشنیوں کی لپیٹ میں ہے اور یہ روشنیاں ہوا کی صورت میں اڑتی ہوئی لہروں کی طرح ہر سمت میں رواں دواں ہیں آپ اس تصور کے ساتھ ساتھ اپنی پوری توجہ ناک پر مرکوز رکھیں اور سانس کی آمد وشد پر توجہ جمائے رکھیں خیال کریں کہ جس طرح ظاہرا آپ کے چاروں طرف یہ روشنیاں ہیں اسی طرح سانس کے ذریعے یہ روشنیاں میرے اندر داخل ہو رہی ہیں اور میرا اندر منور ہو رہا ہے۔ توجہ سانس پر مرکوز ہو سانس ہوا مت سمجھیں بلکہ نور سمجھیں جب ہوا نتھنوں سے مس ہو تو سمجھیں کہ یہی نور مس ہو رہا ہے چند دن کے اندر اندر بند آنکھوں کے سامنے نور ہی نور پھیل جائے گا اور طبیعت میں ہلکا پن پیدا ہو جائے گا، نامعلوم خوشی کا احساس ہر وقت رہے گا۔ طبیعت میں بسط پیدا ہو جائے گا اور دماغ میں ایک غیر معمولی قوت محسوس ہوگی یہ مشق روزانہ کھانا کھانے کے تین گھنٹے بعد رات کو تنہا مکان میں اندھیرے کمرہ میں کرنی ہے اور شور وغل بالکل نہ ہو، روزانہ قریبا ایک گھنٹہ تک عمل کیا کریں اگر صبح شام ایک ایک گھنٹہ کر لیا کریں تو اور بھی بہتر ہے چند یوم میں ابتداءً ہلکا ہلکا نور یا روشنی نظر آیا کرے گی پھر کبھی خوشبو کبھی بدبو آیا کرے گی۔ آخر میں ہمیشہ خوشبو ہی آیا کرے گی۔ پھر انواع واقسام کی خوشبوئیں آیا کریں گی پھر ہر خوشبو اور ہر قسم کی بو میں آپ تمیز کر لیا کریں گے اندازا تین ماہ میں یہ ملکہ حاصل ہو جائے گا کہ اگر آپ اپنے کسی عزیز کو ملیں گے تو اس کے جسم کی مخصوص بو کو آپ کا ذہن خود بخود ریکارڈ کر لیا کرے گا اور بعض دفعہ آنکھیں بند کر کے آپ اپنے عزیز کو محض اس کی مخصوص بو سے ہی پہچان جایا کریں گے اس مشق کے بہت سے فوائد ہیں۔

جب یہ مشق جاری رکھی جاتی ہے تو آپ کو جنات کی دنیا کی خوشبو اور بدبو کا علم ہونا شروع ہو جایا کرے گا۔ اور پھر جیسے ہی کسی آسیب زدہ کو دیکھا کریں گے اسی بدبو اور تشخیص بو سے یہ معلوم کر لیا کریں گے کہ اس کو مرض ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس قسم کا آسیب ہے یہ بات تجربہ سے خود بخود آجاتی ہے یا مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

جب انسان اس سے ترقی کرتا ہے تو اس کو ملائکہ کی طرف سے خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے اور وہ ہر فرشتہ کی خوشبو کو الگ الگ تمیز کر سکتا ہے اس طرح اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسا فرشتہ میرے پاس ہے۔

نماز میں مختلف قسم کی خوشبوئیں ملائکہ کی طرف سے آتی ہیں جن کی وجہ سے نمازی کے خشوع وخضوع میں اضافہ ہو جاتا ہے اور طبیعت میں آہستہ آہستہ لطافت پیدا ہو جاتی ہے اور اس حالت میں جب انسان تلاوت قرآن کرتا ہے تو عجیب عجیب خوشبوئیں آتی ہیں اور اس کثرت سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں کہ جس کا کوئی حساب نہیں ہے اور ہر خوشبو دوسری خوشبو سے مختلف ہوتی ہے اس جہان میں آکر آپ کو علم ہوگا کہ خوشبو میں کتنا تنوع ہے اور اللہ تعالیٰ کی صناعی کس قدر حیرت انگیز ہے اس نے ہر شے کو دوسری سے جدا بنایا ہے۔ آپ جس آیت کو پڑھیں گے اس کے ملائکہ کی الگ خوشبو آئے گی اس طرح آپ ہر آیت کے ملائکہ کی مخصوص خوشبو سے واقف ہو جائیں گے اور جب اس نوعیت کی خوشبو آیا کرے گی تو آپ جان لیا کریں گے کہ یہ فلاں فرشتہ کی خوشبو ہے۔ اسی طرح مختلف ارواح کی الگ الگ خوشبوئیں ہیں۔ پھر جب انسان کسی روح کی طرف خواہ ان بزرگ کی کتاب پڑھ کر یا دربار پر جا کر یا تصور میں اس بزرگ کی طرف توجہ کرتا ہے تو روحانی بزرگ اپنی مخصوص خوشبو کے ذریعے بندہ

کے پاس حاضر ہو جاتا ہے۔ جس سے بندہ یہ معلوم کر لیتا ہے کہ اب بزرگ آ گئے ہیں ہمارے کئی دوستوں کو یہ مقام حاصل ہے الحمدللہ، اسی طرح جب بندہ کچھ اور ترقی کرتا ہے تو وہ عالم کثرت سے عالم وحدت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس مقام پر وہ ایک ایسی یکجائی خوشبو محسوس کرتا ہے جس کا جواب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لئے الفاظ وضع ہوئے ہیں۔ یہ وہ خوشبو ہے جو روح الارواح کی طرف سے آتی ہے اور اسی خوشبو سے ملائکہ جنات ارواح اور عوامل کو خوشبو پہنچتی ہے۔ یہ یکجائی خوشبو جسے بوئے وحدت بھی کہہ سکتے ہیں انسان کو اس قدر بے خود کر دیتی ہے کہ انسان اسی بوئے وحدت کا دیوانہ ہو جاتا ہے اور اس سرمست کر دینے والی بو میں غرق ہو جاتا ہے۔ اف یہ تو بات کہاں سے کہاں نکل گئی بہر حال طالب میں کچھ نہ کچھ یہ صلاحیت ہونی چاہیے تاکہ وہ حاضرات کو بوقت حاضری ان کی مخصوص بو سے شناخت کر سکے۔

بیداری شامہ

بذریعہ یوگ:

قوت حیات اور قوت شامہ کو بذریعہ یوگ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے اس قدر کثیر فوائد نہیں ہیں۔ جتنے اسلامی طریقہ کے ہیں۔ بعض لوگ میرے ان الفاظ سے حیران ہوں گے کہ میں نے قوت حیات اور قوت شامہ کو یکجا کر دیا ہے۔ لیکن اگر وہ ذرا تدبر کریں تو میری بات سمجھ لیں گے۔

اب ہم بذریعہ یوگا بعض مخفی قوتیں سانس کے ذریعے مجتمع کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں امید ہے احباب اس سے مفید نتائج اخذ کریں گے۔

طریقہ یہ ہے کہ صبح سویرے اٹھ جائیں اور مختلف جسمانی ورزشیں کریں اس کے بعد رات ہی کو ایک طشت میں لبالب پانی بھر کر رکھ دیں اور طشت کسی کھلی جگہ رکھ دیں تاکہ شبنم رات بھر اس پر پڑتی رہے پھر جب آپ ورزشیں وغیرہ کر چکیں تو گھٹنوں کو زمین پر ٹکائیں اور دونوں ہاتھوں کو طشت کی دونوں اطراف رکھ کر گھوڑے کی طرح کھڑے ہو جائیں۔ پھر منہ کو طشت کے پانی کے بالکل قریب لے جائیں جب ناک سے ایک انچ کے فاصلے پر پانی رہ جائے تو زور زور سے سانس لیں اور تیز تیز ہی خارج کرتے جائیں یعنی تیزی سے سانس اوپر چڑھائیں اور تیزی سے باہر نکالیں اس دوران پوری توجہ سانس پر رکھیں اور کچھ بدبو خوشبو یا کسی قسم کی بو کو سونگھنے کی کوشش کریں۔ جب تھک جائیں تو سیدھے بیٹھ کر سانس لے لیں وقفہ وقفہ سے پھر یہی عمل شروع کر دیں اس طرح قریباً پندرہ منٹ تک روزانہ مشق کریں۔ اور اس مشق کے بعد ایک دوسری مشق ہے وہ اس طرح کہ آپ کنول انداز یا نیم کنول یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں اور سانس کو آہستہ آہستہ کھینچتے جائیں آنکھیں بند ہوں۔ ریڑھ کی ہڈی اور گردن متوازی ہو جتنا ہو سکتا ہے سانس کھینچیں پھر سینے میں بند کر لیں اور جتنی دیر تک ممکن ہے بند رکھیں اور جب مزید روکنا ممکن نہ ہو تو آہستہ آہستہ سانس کو باہر نکال دیں۔ اس عمل کو بھی پندرہ منٹ تک کریں اس طرح آدھا گھنٹہ صبح کے وقت کی مشق ہوگی۔

اب رات کا پروگرام بھی سن لیں رات کو شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اپنے دائیں نتھنے کو اور اپنی سب سے چھوٹی انگلی یعنی چھنگلی یا خنصر سے اپنے بائیں نتھنے کو بند کریں۔ پھر انگوٹھا ہٹا کر آہستہ آہستہ سانس کو اندر کھینچیں جب سانس لے چکیں تو انگوٹھے سے نتھنا بند کر لیں اور سانس کو اندر روکے رکھیں۔ جب روکنا ممکن نہ ہو تو بایاں نتھنا سے انگلیاں ہٹا کر سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالیں۔ یاد رہے کہ سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالنا ہے اور کوشش کریں کہ نکالنے میں اتنا وقت لگے کہ رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور بے چینی پیدا ہو۔ کوشش کر کے پھیپھڑے ہوا سے بالکل خالی کر دیں۔ پھر جب بائیں طرف سے سانس کو مکمل نکال لیں تو پھر اسی طرف سے آہستہ آہستہ سانس لیتے جائیں اور جب لے چکیں تو سانس کو پھیپھڑوں میں بند کر دیں اور جب روکنا دشوار ہو رہا ہو تو دائیں طرف سے نکال دیں اور پوری طرح سے ہوا خارج کر دیں۔ اس طرح کرنے سے ایک چکر یا دورہ تنفس پورا ہو جاتا ہے اس طرح پندرہ چکر سرانجام دیں اس کے بعد پرسکون ہو کر اس انداز سے بیٹھے

کہ ہوا با آسانی آسکے پھر آنکھیں بند کر کے ہی آپ تصور کریں کہ ایک سرسبز باغ میں بیٹھے ہیں۔اس گلستان میں ہر طرح کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور خوشبوئیں کثیر پھیلی ہوئی ہیں۔اور آپ ہر خوشبو کو سونگھ رہے ہیں۔ ہر طرح کی خوشبو آپ کو آرہی ہے۔ یہ تصور کر کے ذرا گہرے گہرے سانس لیں اور محسوس کریں خوشبوئیں آرہی ہیں ہر طرف سے چہار جانب سے خوشبوؤں کی لہریں اور بھینی بھینی خوشبو ہوا کے دوش پر سفر کر کے آپ کی ناک کو چھو کر نتھنوں میں داخل ہو رہی ہے صبح کو بھی صبح کی مشق کرنے کے بعد یہ مشق کیا کریں اور رات کو بھی۔

امید ہے دس بیس روز میں خوشبوئیں آنا شروع ہو جائیں گی۔ پھر ان خوشبوؤں میں ایک اور تشخیص کریں کہ آپ کے سامنے گلاب کے پھولوں کے پودے ہیں اور کثیر تعداد میں گلاب کھلے ہوئے ہیں اور گلاب کی خوشبو آپ کو آرہی ہے۔

امید ہے چند روز کے بعد ہلکی ہلکی گلاب کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی آپ مشق جاری رکھیں چند یوم میں تیز گلاب کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی۔

اب اسی طرح کلیوں کا تصور کریں اور تصور سے ان کی خوشبو سونگھیں۔ جب ان دونوں طرح کی خوشبوؤں میں تشخیص ہو جائے تو آپ کامیاب ہیں۔

اب آپ کو اس کے کثیر فوائد حاصل ہوں گے جن کو میں تو بیان نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ بعض لوگ اسے عجیب خیال کریں گے ہاں جو شخص اسے کرے گا اس پر اس عمل کے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہو جائیں گے۔

شرح ہمزاد

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہمزاد کی تسخیر کے چار معروف طریقے ہیں اور چار مسلک کے لوگ اپنے قدیمی مروجہ طریقوں سے ہمزاد کو مسخر کرتے ہیں۔

لیکن ان چاروں طریقوں اور مسالک کا جو نچوڑ ہے وہ صوفیاء کرام کے ہاں پایا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جو ہمزاد اولیاء کرام کے قبضے میں ہوتے ہیں وہ قوت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں ہمزاد ہمارے نسمہ مفرد کی ہیئت ہے۔

دراصل ہمارا جسم اور ہماری مادی دنیا مرکب روشنیوں کا مجموعہ ہیں یہ روشنیاں ایک دوسرے میں اس قدر پیوست ہیں کہ مادی صورت بن گئی ہے اور اگر انہی روشنیوں کی یہ پیوستگی کم ہو تو وہ ہیولی یا نسمہ کی لطیف شکل ہوگی اور اگر یہی ہیولی کچھ اور لطیف ہو تو جناتی نسمہ مفرد بن جائے گا اور اگر انسان کے نسمہ مرکب کو مفرد بنایا جائے جس کے لئے ریاضات وغیرہ ہیں تو یہ نسمہ انسانی جسے نسمہ مرکب کہتے ہیں جب مفرد بنتا ہے تو جناتی قوتوں کا حامل ہوتا ہے بلکہ ان سے بھی کچھ زیادہ طاقتور رہتا ہے اس نسمہ مفرد انسانی کو ہم ہمزاد کہتے ہیں۔

اگر چہ اس مسئلہ میں بھی کسی قدر اختلاف ہے لیکن مجھے بزرگوں سے یہی شرح پہنچی ہے۔

اپنے انسانی نسمہ مرکب یعنی ثقیل روشنیوں کو لطیف روشنیوں میں یعنی نسمہ مفرد میں بدلنے کے لئے ہر مسلک نے مختلف ریاضات ترتیب دی ہیں۔تا کہ یہ نسمہ مرکب مفرد میں بدل جائے۔

اب خواہ یہ نسمہ مرکب قوت ارادی سے مفرد بنائیں یا بھوک پیاس اور نہ سونے جیسی سخت ریاضات کر کے یا پھر مسلسل اذکار اور آیات پڑھ کر یا طلسمات پڑھ کر یا اسی طرح کے دوسرے عوامل کر کے اس مخفی قوت کو اپنے تصرف میں لائیں انہی مختلف طریقوں کو اعمال ہمزاد کہتے ہیں۔

ہمزاد اور مسالک اربعہ:

ہمزاد میں چار مسالک ہیں جنہیں ہم بڑے بڑے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱- مسلمانوں کا مسلک "عوام"
۲- صوفیاء کرام کا مسلک "خواص"
۳- یونانیوں اور طلسمات والوں کا مسلک
۴- ہندوؤں کا مسلک ان میں بھی دو گروہ ہیں۔ پنڈت اور سادھوؤں کا۔

بہر حال ذیل میں ہم ان مسالک اربعہ کو مختصراً بیان کرتے ہیں امید

ہے ہمزاد کے موضوع پر روشنی پڑے گی اور مزید سمجھنے میں مدد ملے گی۔

مسلک مسلمانان:

عام مسلمانوں کا نظریہ ہمزاد کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں ہے یہ لوگ مانتے تو ہیں کہ ہمزاد کا وجود ہے لیکن یہ اس پر غور وفکر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب ایسے اعمال کی اجازت نہیں دیتا اور جو آیات کنایات کی صورت میں ہمزاد پر دال ہیں ان کنایات کو دوسرے اشارات پر محمول کرتے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمزاد انسان کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان کو دفن کرو تو ایک مٹھی مٹی پر یہ دعا پڑھ کر مٹی پھینک دیا کرو اس سے اس کا ہمزاد بھی ساتھ ہی دفن ہو جائے گا اور دوسرے اس حدیث کو لیتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ ایک ساتھی شیطان پیدا ہوتا ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا حضورؐ آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ تو یہ لوگ قرآن حکیم سے استدلال لیتے ہیں اور مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ اور اس آیت سے کہ جس میں ''قرین'' کو برا ساتھی کہا گیا ہے۔

لیکن انہی میں وہ مسلمان بھی ہیں جو اس سے بڑھ کر ہمزاد کی ماہیت کو سمجھتے ہیں اور کی اس ودیعت کردہ طاقت سے بھرپور فائدہ اٹھانا جانتے ہیں۔

اس گروہ نے بھی بہت سی آیات سے استدلال لے کر اسے جائز قرار دیا ہے اور ہمزاد کو تسخیر کرنے کے طریقے وضع کئے ہیں اس گروہ کو صوفیاء کرام کا گروہ کہا جاتا ہے۔

مسلک صوفیاء کرام:

صوفیاء کرام وہ پاکیزہ نفوس ہیں جنھوں نے ریاضت ومجاہدہ سے اپنے نفوس کو مطیع بنایا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان اپنے نفس کے عرفان سے حاصل کرلیا۔

ان پاکیزہ نفوس نے جب اپنے نفس کو آلائش دنیا سے اور قلب کو ہموم وغموم سے پاک اور اپنی روح کو ذات کی تجلیات سے منور اور سر کو غیر اللہ سے خالی کر دیا تو بہت سی نادیدہ پراسرار قوتیں خود بخود ان کی تسخیر میں آ گئیں اگرچہ ان نفوس قدسیہ کا مقصد قوتوں کو مطیع ومنقاد کرنا نہیں تھا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے اصولوں کو ان متذکرہ لطائف کے ساتھ ان قوتوں کو تخلیق کیا ہے اور ان لطائف کے تابع ان سب کو کر دیا ہے۔

پھر صوفیاء کرام نے اپنی روح کی پرواز سے ان باریک اسرار کو پالیا اور اس راز تخلیق اور انسان کے ساتھ ان باطنی قوتوں کے باریک ربط کا سراغ لگالیا اس طرح انہوں نے قوانین وضع کئے اور ان باطنی قوتوں کو تسخیر کرنے کا طریقہ اپنے تربیت یافتہ گروہ کو بتایا۔

یہ ان حضرات کا امت مسلمہ پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس قدر باطنی قوتیں انسان میں پیدا کر دیں کہ جن کا پورا زمانہ مقابلہ نہیں کر سکتا انہی قوتوں میں سے ایک قوت ہمزاد ہے۔

مسلک قدیم طلسمات:

زمانہ قدیم میں انسانی نسمہ ارتقاء کی منازل طے کر رہا تھا اس میں ظاہری طور پر پختگی آ گئی تھی مگر یہ نسمہ باطنی طور پر اپنی زمانہ کی گرد سے محفوظ تھا اور اس نسمہ میں ایک سادگی پائی جاتی تھی۔ اس میں ثقیل روشنیاں نہ تھیں بلکہ یہ لطیف روشنیوں کا مجموعہ تھا۔ اس دور میں بہت سی پراسرار قوتیں خود بخود انسان کی تسخیر میں تھیں جنھیں انسان اپنی فطری صلاحیت کہتا تھا۔

مثلاً اس دور کا انسان کئی سو میل دور سے اپنے ساتھیوں کی مخصوص بو سے انھیں پہچان لیتا تھا اس دور کا انسان بہت دور تک دیکھ سکتا تھا ان حضرات کے کان بہت حساس تھے اور کئی سو میل دور سے آواز کو سن لیتے تھے۔

یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا کہ ان کا دماغ پیچ در پیچ مختلف خیالات کو جنم دیتا رہا تھا اس طرح دماغ قدرت کی تخلیق کردہ نئی نئی روشنیوں سے متعارف ہوتا رہا اور ان کا ذہن ان روشنیوں کے ساتھ مرکب ہوتا گیا اور اس طرح انسان کا ذہنی نسمہ مفرد سے مرکب بن گیا اور ارتقاء کا یہ عمل مسلسل جاری رہا۔ اور اب تک جاری ہے یہی وجہ ہے کہ زمانہ جس قدر اپنی ابتداء سے دور ہوتا جا رہا ہے اسی قدر اسے اپنے باطنی قوتیں بیدار کرنے کے لئے زیادہ ریاضت کرنا پڑتی

ہے۔ دور کیوں جاتے ہیں اپنے اسلامی ابتدائی دور پر نظر دوڑائیں صوفیاء کرام کے گروہ اور ہندو یوگیوں پر نظر ڈالیں ہزاروں ایسی مثالیں ملیں گی جن کو آج ہم خرافات کہہ کر نظر انداز کر دیتے ہیں دراصل ان حضرات کو باطنی صلاحیتوں کو جلا دینے کے لئے بہت زیادہ ریاضت نہ کرنا پڑتی تھی۔

اب ہم دوبارہ ابتدائی دور کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم بیان کر رہے تھے کہ ان لوگوں کا ذہنی نسمہ مفرد تھا اور ابھی ثقیل روشنیوں سے متعارف نہ ہوا تھا ان کے ظاہری حواس خمسہ کے ساتھ ساتھ باطنی حواس بھی فعال تھے ان لوگوں کو فطری طور پر روحانیت ودیعت تھی ان لوگوں کے ساتھ قدرت کی ایسی قوت تھی جو زمانہ کو بتدریج ترتیب دیتی رہی ہے اور اس کو مدوّن کر رہی ہے۔

قدرت کی اس صفت کے تحت ان لوگوں میں سے چند کے ذہن میں ان پراسرار قوتوں کو حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوئی جنھیں وہ نہیں جانتے تھے۔ یہاں بھی قدرت کی اس صفت نے ان کی مدد کی اور انھیں چند الفاظ اور مخصوص ترتیب الہام کر دی یا ان کی فطرت میں القاء کر دی گئی۔

چونکہ ان حضرات کا نسمہ تو پہلے ہی مفرد تھا اس لئے ان مخصوص الفاظ اور مخصوص ترکیب نے ایک خاص عمل کیا اور ان ابتدائی انسانوں کے اندر مختلف پوشیدہ صلاحیتیں نمایاں ہو گئیں اس طرح یہ لوگ نئی قوتوں سے متعارف ہوئے پھر ان لوگوں میں سے مخصوص لوگوں کی یہ عادت بن گئی کہ وہ ناقابل فہم الفاظ کا تانا بانا جوڑتے اور ایک طلسم بناتے اس بنانے میں قدرت کی وہ تخلیقی صفت شامل ہوتی تھی جو انسان کو اس کے ارتقاء میں اس کی مناسب حال باتیں القاء کرتی ہے اس طرح الفاظ بنا کر وہ ایک ترکیب اپنی ہی قوت سے وصول کرتے اور اس پر عمل کرتے۔ یاد رہے یہ بات ان کی فطرت میں القاء ہو چکی تھی۔

جسے آپ مذہب کی زبان میں الہام فطری بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان حضرات کو ان مخصوص الفاظ بنانے اور ترکیب ایجاد کرنے سے جن قوتوں کا سراغ ملا ان میں سے ایک زبردست قوت ہمزاد کی بھی ہے جسے ان حضرات نے اپنے حواریوں کے لئے رقم کر دیا۔ چونکہ اختصار ملحوظ ہے اس لئے اسی پر بس۔

ہندو مسلک:

ہندو کا مذہب بھی ہزاروں سال پرانا ہے اور ان حضرات کی نسل بہت ہی قدیم ہے تاریخ سے تو ہماری بحث نہیں ہے اس لئے اختصار سے کام لیتے ہیں۔

سنسکرت میں "ہندو" کے معنی "بندہ" کے ہیں جسے عربی میں ہم "عبد" کہتے ہیں۔

بہر حال یہ لوگ بھی کسی دور میں عبودیت کا اعلیٰ شاہکار رہ چکے ہیں لیکن انسانی ارتقاء کے ساتھ ساتھ ان کی اقدار بھی بدلتی گئیں۔ ہندوؤں میں بھی دو گروہ پائے جاتے ہیں۔

پہلا گروہ پنڈت حضرات کا ہے یہ لوگ گویا مذہبی راہنما ہوتے ہیں اور ویدوں کا درس دیتے ہیں وعظ وغیرہ کہتے ہیں مندروں میں متعین ہوتے ہیں بالفاظ دیگر ہمارے مذہب کے مطابق یہ ہندوؤں کے "مولوی" ہیں اور دوسرا گروہ سادھوؤں اور رشی مینوں کا ہے ان حضرات نے دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں کو اپنا مسکن بنالیا اور ریاضات شاقہ کے ذریعے نفوس کی بعض صلاحیتوں سے کام لینے کا طریقہ سیکھ لیا یہ لوگ ان کے صاحب تصوف ہیں جسے وہ جوگ حاصل کرنا یا نروان حاصل کرنا کہتے ہیں۔

ان دونوں گروہوں کا بھی آپس میں تضاد ہے اول پنڈتوں کا گروہ بھی ہمزاد کا قائل ہے۔ وہ اسے گندی روحوں میں شمار کرتا ہے اور اس کے لئے جھاڑ پھونک اور جنتر بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمزاد کو خبیث روح بھی کہتے ہیں اور محض جنتروں وغیرہ سے اس کا تدارک کرتے ہیں اس کے مطیع کرنے اور اس پر اعمال وغیرہ کرنے کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ دوسرا گروہ سادھو لوگوں کا ہے ان میں بہت بڑے بڑے صاحب فہم لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے نفس کی بعض خصوصیات کو بروئے کار لا کر اس کے اندر ریاضت کے ذریعے ایسی خصوصیات پیدا کر لیں جو خوارق کے ضمن میں آتی ہیں انہی خوارق کو مذہب کی زبان میں استدراج کہتے ہیں ان لوگوں نے ایسے الفاظ ترتیب دیئے جن کے کرنے اور زبان کی مخصوص حرکت سے اور الفاظ کے زیر و بم سے دماغ میں ایک تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو آفاقی آثار یعنی فضا میں

اثرات مرتب کرتی ہے اور نفس کے اندر بھی اثرات پیدا کرتی ہے یہ روشنی کی لہر ہے جو الفاظ کے زیر و بم کے ساتھ مربوط ہے جب یہ نفس کے اندر تاثیر کرتی ہے۔ تو قوت متخیلہ کو تحریک دیتی ہے اس طرح عامل جو خیال دھار کر بیٹھا ہوتا ہے وہ تصور میں ہو بہو نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔

جب یہ خیال ہو بہو مسلسل نظر آتا ہے تو چونکہ عامل اپنے طور پر ادراک کئے بیٹھا ہے کہ یہ مسخر ہو جائے گا اور ہر کام کرے گا بس یہ ادراک آہستہ آہستہ فعال ہوتا جاتا ہے اور قوت ارادی کو حرکت دیتا ہے پھر قوت ارادی اس خیالی جسم کو متحرک کر کے مسخر کر دیتی ہے اور مختلف کام وغیرہ کرتی ہے۔

ان سادھوؤں نے اور رشی منیوں نے بعض طریقے تو ایسے وضع کیے ہیں جن میں الفاظ جنھیں منتر کہا جاتا ہے استعمال ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ مخصوص طریقہ بھی ہوتا ہے جو ہمزاد مطیع کر دیتا ہے اور انہی لوگوں نے بعض صرف مشقیں وضع کی ہیں جن میں پڑھا تو کچھ نہیں جاتا البتہ مخصوص طور سے ریاضت کی جاتی ہے۔ جس سے یہ قوت ظاہر ہو جاتی ہے۔

مدارک باطنی

حواس ظاہری سمع بصر کلام ناطقہ شامہ لامسہ کا تو ہم سابقہ اوراق میں تفصیلاً ذکر کر چکے ہیں اور ان کی ظاہری حسیات سے باطنی حسیات کی بیداری کو اچھی طرح سمجھا چکے ہیں۔

اگر کوئی شخص ان ظاہری حواس کی بیداری میں مشغول ہو جائے تو اس کے باطنی حواس خود بخود فعال ہو جائیں گے ان حواس باطنی کا تذکرہ کرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان ریاضات پر کاربند ہونے سے یہی حواس کام کرنا شروع کرتے ہیں۔

چنانچہ ان حواس کا بیان کرنا از حد ضروری ہے اور پھر یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمزاد کے اعمال کا ان کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور جب تک ان باطنی حسیات کو ایک شخص مکمل طور پر سمجھ نہیں لیتا اور ان کو فعال نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کا عمل ہمزاد میں کامیاب ہونا ایک سراب نظر آتا ہے۔

کیونکہ یہی وہ باطنی حسیات ہیں جنھیں مدارک باطنی کہا جاسکتا ہے در حصل یہ اصل انسان ہے ظاہری آنکھ ختم ہو جائے گی مگر باطنی علم کی آنکھ ادراک کی قوت باقی رہنے والی ہے۔ اسی طرح تمام حواس ظاہری مادہ سے بنے ہیں اور ایک نہ ایک روز سب ختم ہو جائیں گے۔ پھر فقط باطنی حواس انسان کو ملیں گے جن کے ذریعے وہ اپنی باطنی زندگی کا آغاز کرے گا۔ چنانچہ میرا ہر بھائی کو مشورہ ہے کہ ان باطنی حواس کو سمجھنے کی پوری کوشش کرے پھر ان کی روشنی میں عمل ہمزاد کرے۔

ادراک کی حقیقت:

ادراک بنی نوع انسان میں خدا کی صفت علیہ کا مظہر ہے یا ایک خاص صفت ہے جو اللہ جل شانہ نے بندہ میں ودیعت فرمائی ہے ادراک کسی چیز کے جاننے کے عمل ذہنی کا نام ہے۔ جاننے کی حدود میں انہی حدود پر انسانوں کے مراتب ہیں کسی شخص کی پوری زندگی کا دار و مدار اس کے ادراک کی خاصیت پر ہے۔ اس میں ادراک کی قوت جس قدر تیز ہوگی اسی قدر یہ شخص دوسروں پر فوقیت لے جائے گا۔ یوں تو ادراک کے بہت سے شعبے ہیں مگر ہم اپنے متعلقہ شعبہ کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ طوالت نہ ہو۔ ادراک کے تین حصے ہیں۔

اول:- ہلکا ادراک جسے ادراک سطحی کہتے ہیں یہ وہ ادراک ہے کہ بندہ کو کچھ دیر تک کسی بات کا خیال رہا اور وہ اسے جانتا رہا مگر کچھ دیر کے بعد وہ اسے بھول گیا اور اس کا ایک موہوم سا خیال باقی رہا جسے کسی واضح خیال میں نہیں ڈھالا جاسکتا اور اسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتے۔

دوئم:- اس درجہ کا ادراک جسے ہم ادراک غیر مستقل کہہ سکتے ہیں اس کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ ہم ایک چیز کے متعلق کچھ جانتے ہیں اور یہ جاننا ہمارے لئے کچھ دیر تک ذہن میں موجود رہا ذہن سے میری مراد شعور ہے۔ پھر چند لمحوں کے بعد بھول گئے اور کاروبار کرتے رہے پھر جب یاد کرنا چاہیں تو فوراً موجود فی الذہن ہو جائے اور اس طرح یہ خیال کبھی بھی نہ بھولے اور ہر وقت تحت الشعور کا رابطہ شعور

کے ساتھ اس خیال سے وابستہ رہے یعنی زندگی کے کسی بھی موڑ پر جب اس (خیال) معلومات ادراک کی ضرورت محسوس ہو وہ ادراک یعنی جسے ہم نے خیال کی صورت میں لاشعور کے سپرد کیا ہے موجود فی الشعور ہو جائے۔

سوئم:- یہ ادراک کی سب سے اعلیٰ قسم ہے اس قسم کے ادراک کو ادراک مستقل کہتے ہیں۔ یہ ایسا ادراک ہے کہ مثلاً ایک چیز پر آپ نے توجہ صرف کی اور اس کے خیال کو ذہن میں نقش کر لیا پھر یہی خیال لاشعور میں داخل ہو جائے اور تحت الشعور اس خیال کے لئے مستعد رہے اور شعور اس کو ہر وقت حاضر سمجھے۔ یاد رہے ادراک جب تک ہلکا ہوتا ہے اور بندہ کا جاننا سطحی ہوتا ہے اسے بندہ بھول جاتا ہے اور جب یہی جاننا ذرا گہرے مشاہدہ سے ہوتا ہے وہ بندہ اسے جب چاہے یاد کر سکتا ہے لیکن اگر یہی جاننا شعور اور لاشعور کی گہرائیوں سے واقع ہو تو یہ خیال یا معلومات جسے ہم نے ذہن کی گہرائیوں سے سمجھا ہے ہمارے ذہن کا مستقل ملکہ بن جائے گا اور وہ خیال ہر وقت ذہن میں موجود رہے گا خواہ انسان کوئی کام کرتا ہو خواہ فارغ ہو یہ خیال ذہن میں حاضر رہے گا۔ اعمال کے لئے اسی قسم کے ادراک کی ضرورت ہے جو بہت گہرا ہو اور جسے کوئی دوسرا کام ذہن سے بھلا نہ سکے۔ اس قسم کا ادراک پیچھے بیان کردہ ریاضتوں سے حاصل ہوتا ہے اور مستقل کسی چیز کو گہرے مشاہدہ سے دیکھنا اور مسلسل اسی چیز کے خیال میں منہمک رہنے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے اسی لئے اعمال ہمزاد میں ہر وقت ہمزاد کا خیال رکھنے کو کہا جاتا ہے۔

احساس کیا ہے؟

ادراک جب اپنی حدود کے آخری سرے پر پہنچ جاتا ہے تو وہ انسان میں احساس کو بیدار کرتا ہے ایسے میں ایک فرد اپنے متعلق مکمل لاعلمی کو جان لیتا ہے اور وہ اپنی جستجو کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اگر ادراک کو کسی غیر مظہر یعنی اپنی ذات سے غیر ذات کو سمجھنے میں صرف کیا ہے تو بندہ اس شے کے لئے تجسس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اور اس کے ذہن میں خاص قسم کی بے چینی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بے چینی فکر کی بنیاد قائم کرتی ہے (فکر کی حقیقت آگے ہے) انسان اس احساس کے درجہ میں اگر ہمزاد وغیرہ جیسی قوتوں کی طرف تجسس کرے تو بہت سے حقائق اور بہت سی چیزیں اس پر منکشف ہو جاتی ہیں لیکن اس کے اس مرتبہ پر جب انسان پہنچ جاتا ہے تو اپنے محسوسات کو وہ اپنی مرضی سے کسی سمت میں نہیں لگا سکتا کیونکہ اس کا احساس آزاد ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس احساس کو صحیح طور پر کس طرح بروئے کار لایا جائے تو اس کے لئے مختلف ریاضتیں ہیں اسی درجہ احساس میں آ کر انسان کو عمل ہمزاد شروع کرنا چاہئے اگر اس سے پہلے ہمزاد کا عمل کیا گیا تو ناکامی ہوگی۔

کیونکہ عمل ہمزاد کرنے سے اس کا احساس آہستہ آہستہ اپنا رخ ہمزاد کی طرف موڑ لے گا اور احساس ہمزاد کے عمل کی جزئیات اور پڑھائی وغیرہ میں اس درجہ منہمک ہو جائے گا کہ فکر کو حرکت میں لے آئے گا اب ہم فکر کو بیان کرتے ہیں۔

فکر کی رنگینیاں:

فکر جب احساس کی شدت کی وجہ سے ہمزاد کے عمل یا سایہ یا عکس اور الفاظ عمل پر ان جزئیات کی حقیقت کلیہ یعنی ہمزاد پر مرکوز ہو جاتی ہے تو فکر کی اس مرکزیت سے ذہن میں ایک بے خیالی کی کیفیت ہو جاتی ہے اسی بے خیالی میں جب فکر کچھ عرصہ اور اسی نقطہ یعنی ہمزاد پر مرکوز رہتی ہے تو اکثر اوقات ہمزاد سے ملاقات ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اسی دور میں ڈراؤنی اشکال روبرو آتی ہیں اچھی اشکال بھی آ سکتی ہیں۔

یعنی مشاہدات کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس میں ہمزاد سے معلومات لینا اور خوابوں میں نظر آنا اور ظاہری طور پر الم نشرح کھلی آنکھوں سے ہمزاد کا اور مشاہدات کا نظر آنا وقوع میں آتا ہے۔

حتیٰ کہ ہمزاد مکمل صورت میں سامنے آ موجود ہوتا ہے جب آپ کی توجہ یعنی فکر کچھ دن تک اور اسی ہمزاد پر مرکوز رہی تو پھر ایک سکوت طاری ہوگا جس میں چند لمحوں کے لئے تو ہمزاد جو وجود بن کر نظر آ رہا ہوتا ہے غائب ہو جاتا ہے پھر جب ظاہر ہوتا ہے تو آپ سے ہمکلام ہوگا اور اس میں صفت گویائی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن بہتر ہے کہ آپ خود اس سے کلام نہ کریں اسے کلام کرنے دیں آپ اس پر اور فکر کو یکسو کریں اور اس کی گویائی کے علاوہ آپ اپنی فکر کو اور باریک

کریں توجہ میں باریک ہو جائیں حتیٰ کہ ایک دن روشنیوں اور نور کا ایک ہجوم آپ محسوس کریں گے۔ یہ ہمزاد کی تسخیر ہے اور اگر آپ مخصوص قسم کی ریاضات جاری رکھیں گے تو آپ میں ہمزاد کو چھو لینے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔

قوت متخیلہ:

خیال کیا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور ٹیلی پیتھی سے متعلق ہے اس کا جواب مختصراً یہ ہے کہ خیال ذہن میں خود بخود پیدا نہیں ہوتا اس کا کوئی محرک بیرونی ضرور ہے اور کہیں نہ کہیں کائنات میں ضرور ایسا نظام ہے جس سے ہمارے لاشعور کا گہرا رابطہ ہے اور یہی لاشعور خیالات کو شعور بنا کر ذہن انسانی میں ڈال دیتا ہے۔

اگر چہ اس موضوع پر ایک الگ تصنیف لکھی جاسکتی ہے مگر ہم اس قدر بیان کریں گے جس قدر ہمیں اپنے موضوع کے لئے ضرورت ہے۔ خیال کی چار اقسام ہیں۔

۱- خیال غیر ارادی
۲- خیال ارادی
۳- بے خیالی
۴- یک خیالی

خیال غیر ارادی تو ہر شخص کو آتے ہیں یعنی اکثر اوقات اس پر غیر ارادی خیالات کا غلبہ رہتا ہے اور کبھی کبھی جب وہ متوجہ ہو کر سوچتا ہے تو مخصوص قسم کے خیالات ارادۃً اس کے ذہن میں وارد ہوتے ہیں۔ لیکن ثالث اور رابع قسم کے انسان میں خیالات کا کمال ہے اول بے خیالی دوئم یک خیالی۔

دراصل بے خیالی یک خیالی کی بنیاد ہے۔ بے خیالی سے مراد ہے کہ انسان مختلف ریاضات کے ذریعے اپنے ذہن کے ہر گوشے کو ہر طرح کے خیالات سے صاف کر دے اور کوئی خیال غیر ارادی اس میں داخل نہ ہو اور اگر ارادہ سے بھی کسی خیال کو لانا چاہے تو وہ بھی شعور کے عالم میں تو آئے مگر استغراق کے عالم میں نہ آنے پائے۔ جب ذہن کا ہر گوشہ ہر قسم کے خیالات سے صاف ہوتا ہے تو اسے انخلائے ذہنی کہتے ہیں یہ ایک خاص وصف ہے جو اللہ تعالیٰ نے بندہ کو بخشا ہے۔ اسی بے خیالی کو بعض لوگ فنا سے تعبیر کرتے ہیں مگر فنا کوئی اور چیز ہے۔

جب بندہ اسی بے خیالی میں کچھ عرصہ رہتا ہے تو پھر وہ تصور اس کے ذہن کے لاشعوری حصے سے آہستہ آہستہ سر ابھارتا ہے جس کے لئے بندہ بے خیال ہو گیا تھا جب وہ تصور ذہن میں حاضر ہو جاتا ہے تو اس کو یک خیالی کہتے ہیں۔

اسی یک خیالی میں بندہ جب حاضر ہوتا ہے تو بعض لوگ اسے بقاباللہ کہتے ہیں۔ مگر یہی بے خیالی اور یک خیالی خدا کی عبادت اور سلوک کی ریاضت کے دوران ہو تو اسے تو واقعی ہم فنافی اللہ اور بقاباللہ کہیں گے۔ اور یہ فنائے الہی اور بقائے الہی کا عکس ہے۔

لیکن اگر یہی بے خیالی اور یک خیالی ہمزاد کے اعمال کے دوران پیش آئے تو اسے فنا و بقا سے تشبیہ نہیں دے سکتے اسے ہم عمل کی کیفیات کہتے ہیں اس بے خیالی اور یک خیالی کو ذہن میں رکھ کر عمل ہمزاد کرنا چاہئے۔

تصور کی حقیقت:

بعض لوگ تصور کا مفہوم غلط سمجھ لیتے ہیں۔ جب ہم ہمزاد کے ضمن میں بار بار لکھیں کہ تصور ہمزاد کا مضبوط رکھیں تو اس سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ آپ ہمزاد کے آنکھ کان ناک کو ذہن میں محسوس کریں اور دیکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ کسی چیز کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھنا تو خیال کا خاصہ ہے تصور یہ ہے کہ آپ اس چیز کے خیال کو کلی حیثیت سے محسوس کریں۔ اس کی جزئیات پر توجہ لگانے کی ضرورت نہیں اسے کلی طور پر ذہن میں رکھیں اور اسی چیز کو ذہن میں رکھ کر آپ اس قدر مستغرق ہو جائیں کہ ذہن میں بے خیالی کی کیفیت پیدا ہو جائے اور جب بے خیالی کی کیفیت پیدا ہو جائے گی تو رنگ روپ آنکھ کان ناک چہرہ وغیرہ سب کچھ خود بخود ظاہر ہو جائے گا کیونکہ وہ تو ادراک میں خود بخود پہلے سے موجود ہے۔ جب ادراک آہستہ آہستہ گہرا ہوتا جائے گا تو یہ شکل و شباہت جو آپ کے ذہن میں موجود ہے نگاہ کے روبرو آ جائے گی اور فکر کی مرکزیت سے یہ نگاہ سے ترقی کر کے گفتگو کرنے لگے گی۔ گویا تصور کرنے سے مراد محض یہ ہے کہ اس چیز کو جس کا تصور کرنے کو

کہا جائے ہو بہو دیکھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اس کی کلی حیثیت کو ذہن میں رکھ کر استغراق میں چلے جائیں۔ جب استغراق گہرا ہوگا تو یہ حیثیت ذہن سے محو ہو جائے گی اسے محو ہونے دیں پھر بے خیالی پیدا ہوگی اور بے خیالی کے بعد خود بخود صورت ظاہر ہو جائے گی۔

استغراق کی حقیقت:

استغراق کا لفظ بار بار استعمال ہو رہا ہے اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں استغراق ذہن انسانی کی ایک کیفیت کا نام ہے۔

اسے ہم زندگی کے مختلف اوقات میں نیند کے وقفوں کے دوران تلاش کر سکتے ہیں۔ جب انسان سونے کے لئے لیٹتا ہے تو اس پر نیند کا خمار طاری ہوتا ہے یہ خمار ترقی کرتا ہے تو اردگرد کے ماحول سے بندہ بے نیاز ہو جاتا مگر ہلکی ہلکی آوازیں سن رہا ہوتا ہے پھر اس منزل سے ترقی کرکے ذرا اور آگے جاتا ہے تو اسے کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سنائی دیتی لیکن اسے اپنا کچھ کچھ شعور ہوتا ہے یہی درجہ استغراق کا ہے۔

اسی قسم کی کیفیت کو بیداری میں کسی ریاضت کو کرنے کے دوران ذہن پر طاری کر لینا استغراق کہلاتا ہے۔ استغراق حاصل کرنے کے لئے بندہ کو کم سونا چاہئے اور کم کھانا چاہئے۔ اور نظر یعنی آنکھ کو اس پوزیشن میں رکھیں کہ پلک نہ جھپکے یا پتلی حرکت نہ کرے کیونکہ اس طرح حرکت کرنے سے استغراق طاری نہیں ہوتا۔ استغراق کے لئے معتدل موسم چاہئے جہاں نہ گرمی ہو نہ سردی یا ایسا ماحول پیدا کر لیں۔

استغراق کے لئے گردن اور ریڑھ کی ہڈی متوزی رکھیں کسی تصور کو ذہن میں رکھ کر جس سمت قدم اٹھائے جاتے ہیں وہ راستہ استغراق کا راستہ ہے آپ آہستہ آہستہ ذہن کو خیالات و باطل تصورات سے پاک کرتے جائیں اور استغراق کی شاہراہ پر چلتے چلتے بے خیالی کے مقام تک پہنچ جائیں پر بے خیالی سے آگے یک خیالی کو اپنی قیام گاہ بنا لیں یہی آخری منزل ہے۔

● ● ●

پتھری —— کچھ گھریلو نسخے

● لیموں کے رس میں سندھو نمک (Rock Salt) ملا کر کھڑے کھڑے پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔

● گائے کے دودھ کی چھاچھ میں سندھو نمک ڈال کر کھڑے کھڑے روزانہ صبح اکیس دن تک پینے سے پتھری پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے اور آرام آ جاتا ہے۔

● گوکھرو کا چورن شہد کے ساتھ چاٹنے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔

● بوریکس (سہاگہ) کو باریک پیس کر اس کا پاؤڈر پانی کے ساتھ پھانک لینے سے پتھری چورا ہو کر پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔

● ناریل کے پانی میں لیموں کا رس ملا کر روزانہ صبح شام پینے سے پتھری ختم ہو جاتی ہے۔

● کریلے کا رس چھاچھ کے ساتھ پینے سے پتھری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

● مولی کے پتوں کا رس نکال کر اور اس میں بوریکس ملا کر روزانہ صبح و شام پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔

● پالک کی بھاجی کا رس پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔

● پرانا گڑ اور ہلدی چھاچھ میں ملا کر پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔

● سیاہ کشمش کو جوش دے کر پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔

● کلتھی پچاس گرام کے قریب رات کو بھگو دیں۔ صبح کو مسل کر اور چھان کر اس کا پانی روزانہ صبح پینے سے پتھری میں افاقہ ہوتا ہے۔

● کلتھی (Coarse Pulse) کا سوپ بنا کر اور اس میں چٹکی بھر Borax ملا کر پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے اور پتھری کی وجہ سے ہونے والی نہایت شدید تکلیف میں افاقہ ہوتا ہے۔

● مولی کے بیج چار تولے لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا پانی باقی رہ جائے تو اتار کر پانی پی لیں۔ اس سے پتھری پگھل جاتی ہے۔

● گیہوں اور چنے کو ملا کر جوش دیں اور پھر اس جوشاندے میں چٹکی بھر بوریکس ملا کر پئیں۔ اس سے پتھری ٹوٹ کر بکھر جاتی ہے۔

● مہندی کے پان کا جوشاندہ پینے سے پتھری میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

● مکئی کے دانے نکال لینے کے بعد خالی ڈوڈے کو جلا کر راکھ بنا لیں اور پھر اس کو چھان لیں۔ یہ راکھ ایک گرام پانی کے ساتھ صبح و شام لینے سے پتھری کے درد میں افاقہ ہوتا ہے اور پیشاب اٹک کر نہیں آتا۔

● پیاز کے بیس گرام رس میں پچاس گرام کھانڈ ی ہوئی مصری شکر ملا کر کھانے سے پتھری ٹوٹ کر پیشاب کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے۔

(ملک محمد عبد اللطیف قادری جہانگیری)

فالنامہ حافظ

جب سے دیوان حافظ منصۂ شہود پر آیا ہے۔ اسے ہر طبقہ میں بطور فالنامہ کے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اور اسی سے مختلف جدولیں تیار کی گئی ہیں۔ جن میں چیدہ اشعار کے حروف سے کام نکالا ہے۔ ایسی ہی ایک جدول درج ذیل ہے جو میرے پڑنانا مرحوم نے ۱۸۹۶ء میں بنائی تھی۔ فال نکالنے کی ترکیب یوں ہے کہ آنکھیں بند کر کے جدول پر انگلی رکھیں۔ جس حرف پر انگلی آئے اس کو چھوڑ کر دسواں حرف لکھ لیں۔

اس کے بعد پھر دسواں حتیٰ کہ جدول کی آخری سطر آجائے۔ وہاں سے گننا شروع کریں اور پہلی سطر میں الف سے گنتی پوری کریں۔ جس حرف پر پہلے انگلی آئی تھی وہ آخری حرف ہوگا۔ اس طرح شعر کا پہلا مصرع پورا ہوجائے گا۔ اس جدول میں دس اشعار کے پہلے مصرع جات ملیں گے۔ دوسرا مصرع اور شعر کے معنی بھی ساتھ دئے ہیں۔ یہ بھی بتایا ہے کہ فال اچھی ہے (ن) یا بری (ب)

جدول اول

بسم	الله	الر	حمن	الر	حیم	ا	ب	ر	گ	ر	ب	ر	ن	م	د
ب	ی	س	د	س	ر	د	ف	ژ	د	ر	ا	ی	ا	ی	ن
ز	س	د	ش	ا	ک	د	خ	د	ی	م	ب	ہ	ا	ذ	ہ
م	ت	م	ا	ہ	ر	ا	ز	ا	ق	ژ	ج	ژ	م	ج	ا
ی	ج	ر	ص	د	ا	د	د	ا	د	د	ن	ی	ر	ہ	ن
ہ	ا	ر	م	ل	ا	ب	ا	ک	ک	ک	ز	ی	د	ک	ب
ر	م	ا	ش	ا	ت	د	د	د	ا	ا	ل	ی	د	م	م
ش	ک	گ	ا	م	س	ا	د	د	ن	ب	ا	ر	ص	د	خ
م	ک	ب	ا	ف	م	ب	ف	ب	ت	غ	ا	ہ	ہ	ر	ا
د	پ	ا	س	م	ر	ا	ل	ق	ز	د	ی	د	س	ن	د
ر	ب	ت	ت	ص	ک	ن	ت	خ	ل	د	ت	ی	د	ب	ب
د	ب	د	ت	س	ک	ا	ب	ا	ش	ر	ن	ا	ء	ب	ا
ر	ر	ب	ا	د	ی	ہ	ا	ز	م	ا	ن	ا	ر	ز	ا
د	م	ہ	م	ا	م	ز	ت	د	د	م	د	د	ہ	خ	ی
ا	ا	ز	ا	ا	ن	م	ن	ر	ا	ا	ا	ی	س	ن	ش
ی	د	ش	ی	م	م	د	ت	د	د	د	ز	د	د	د	د

مثال: فرض کیا انگلی دسویں کالم اور آٹھویں سطر میں واقع حرف ن پر آئی۔ نون کو چھوڑ کر دسواں حرف الف ہے۔ اس سے دسواں ہمزہ ہے۔ پھر دسواں ل ہے۔ ان کو لکھتے گئے سطر اس طرح چلی

(ا) ن ا ء ل ب ت ک ا م ہ ن و ز آخری سطر میں آخری حرف ز آیا۔ دال سے گننا شروع کیا۔ آخری د چوتھا حرف تھا۔ پہلی سطر کا الف پانچواں بنا اور اسی لائن میں ب پر دس حرف پورے ہوگئے۔ یہ مصرع کا پہلا حرف ہوگا۔ اور یہاں سے چلے تو یہ حروف شمار میں آئے۔

(ب) ب ر ن ی ا م د ا ز ت م ن

یہ نون وہی ہے۔ جس پر انگلی رکھی گئی تھی۔ سطر (ا) کے اول میں بھی یہی ن ہے ایک کو حذف کیا تو سطر (ب) سے ابتدا کر کے مصرع یوں بنا

بر نیامد از تمنائے بست کام ہنوز

یہ چھٹا شعر ہے۔ جس کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ صاحب فال کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے ابھی اور انتظار کرنا پڑے گا۔

اگر فال نکالنے والا باوضو ہو۔ اور انگلی رکھنے سے پہلے ایک بار درود شریف، ایک بار الحمد شریف اور تین بار قل شریف پڑھ کر اس کا ثواب حافظ علیہ الرحمہ کی روح کو بخشے تو یقیناً فال صحیح نکلے گی۔

یہ تنبیہ ضروری ہے کہ ایک مقصد کے لئے ایک بار ہی فال لیں۔ اسے کھیل نہ بنالیں۔

۱- ابر آزاری بر آمد باد نوروزی وزید
ابر آذری چھا گیا اور باد نوروزی چلنے لگی
(ن) وجہ می میخواہم و مطرب کہ میگوید رسید
ایسے موقعہ پر مجھے وظیفہ درکار ہے اور مطرب جو بتائے کہ ہاں بہار آگئی

۲- بیا کہ قصر امل سخت سست بنیاد است
اے دوست آ! کہ امیدوں کا یہ محل بہت ہی کمزور بنیادوں پر قائم ہے
(ب) بیا بادہ کہ بنیاد عمر بر باد است
اور اے ساقی! شراب لا کہ عمر کی بنیاد ہوا پر ہے

۳- رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
مجھے ابھی ابھی یہ خوشخبری ملی ہے کہ غم کے دن باقی نہیں رہیں گے
(ن) چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند
جیسے وہ عیش کی صورت باقی نہیں رہی تھی تو یہ غم بھی باقی نہیں رہے گا

۴- گداخت جاں کہ شود کار دل تمام و نشد
میری جان اس غم میں گھل گئی کہ میرا مقصد حاصل ہو لیکن حاصل نہیں ہوا۔
(ب) بسوختیم دریں آرزوئے خام و ل شد
افسوس کہ اس خام خیالی نے مجھ کو جلا ڈالا اور حاصل کچھ بھی نہ ہوا

۵- رسید مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ دمید
مجھے یہ خوشخبری ملی ہے کہ بہار آگئی اور سبزہ اگنے لگا
(ن) وظیفہ گر برسد تصرفش گلست و نبید
اگر وظیفہ مل جائے تو اس کا مصرف گلاب اور نبیذ ہے

۶- بر نیامد از تمنائے بست کام ہنوز
تیرے لبوں کی تمنا سے بھی میرا کام پورا نہیں ہوا ہے
(ب) بر امید جام لعلت دردی آشام ہنوز
اور میں تیرے لبوں کے جام کی آرزو میں ابھی تک تلچھٹ پی رہا ہوں

۷- روز مہجوری و شب فرقت یار آخر شد
ہجر کا دن ختم ہوا اور شب فرقت تمام ہوئی
(ن) زدم ای فال و گذشت اختر و کار آخر شد
میں نے فال نکالی، ستارہ چھپ گیا، اور کام ختم ہوگیا

۸- نفس بر آمد و کام از تو بر نمی آید
میری سانس نکل رہی ہے اور میرا مقصود تجھ سے پورا نہ ہوا
(ب) فغاں کہ بخت من از خواب در نمی آید
فریاد! کہ میرا نصیبہ نیند سے بیدار نہیں ہوا

۹- مژدہ اے دل کہ دگر باد صبا باز آمد
اے دل تجھے مژدہ ہو کہ پھر باد صبا آئی ہے
(ن) ہدہد خوش خبر از طرف سبا باز آمد
گویا شہر سبا سے ہدہد ایک خوشخبری لایا ہے

۱۰- دوش از جناب آصف پیک بشارت آمد
کل رات حضرت آصف کی بارگاہ سے خوشخبری لانے والا قاصد آیا
(ن) کز حضرت سلیمان عشرت اشارت آمد
(اور بتایا) کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ سے عیش کی اجازت مل گئی

● ● ●

دو اہم ترین نقش

نصرت وفتح کے لئے:

اگر آپ کو یہ محسوس ہوتا ہو کہ کسی نے آپ کی بندش کرادی ہے یا آپ کی تقدیر گردش میں ہے یا آپ حسد یا نظر بد کا شکار ہیں۔ اور آپ کے کام بنتے بنتے بگڑ رہے ہیں۔ تو آپ ساعتِ سعید میں اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کو از خود یہ محسوس ہوگا کہ آپ کے راستے صاف ہو رہے ہیں اور آپ کی بندشیں اور رکاوٹیں ختم ہو رہی ہیں۔ یہ نقش دشمنوں پر فتح اور غلبہ پانے کے لئے بھی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔ اور اس کے مجموعی اعداد ۱۳۰۲ ہیں۔

۷۸۶

قَرِيْبٌ	وَفَتْحٌ	اللّٰهِ	مِّنَ	نَصْرٌ
۳۱۲	۴۹۴	۶۶	۹۰	۳۴۰
۶۷	۸۶	۳۴۱	۳۱۳	۴۹۵
۳۴۲	۳۱۴	۴۹۶	۶۳	۸۷
۴۹۲	۶۴	۸۸	۳۴۳	۳۱۵
۸۹	۳۴۴	۳۱۱	۴۹۳	۶۵

کاروبار میں ترقی کے لئے:

اگر کاروبار کسی بھی وجہ سے متاثر ہو یا کسی بھی وجہ سے کاروبار کی ترقی رک گئی ہو تو ساعتِ سعید میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں یا اپنی دکان میں لٹکائیں انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد کاروبار میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اور انشاء اللہ کاروبار میں قابل رشک ترقی ہوگی۔

نقش یہ ہے اور اس کے مجموعی اعداد ۱۲۳۳ ہیں۔

۷۸۶

مُّبِيْنًا	فَتْحًا	لَكَ	فَتَحْنَا	إِنَّا
۱۰۳	۴۸۹	۵۰	۵۳۹	۵۲
۵۱	۵۳۵	۵۳	۱۰۴	۴۹۰
۵۴	۱۰۵	۴۹۱	۴۷	۵۳۶
۴۸۷	۴۸	۵۳۷	۵۵	۱۰۶
۵۳۸	۵۶	۱۰۲	۴۸۸	۴۹

ان دونوں نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

**** ****

مفید باتیں

- اگر آپ کی جلد چکنی ہے تو دن میں کئی بار آپ کو صابن سے منہ دھونا چاہئے۔
- اگر آپ کی جلد چکنی ہے تو آپ کو چکنائی، گرم اور کھٹی اور میٹھی اشیاء سے اجتناب برتنا چاہئے۔
- اگر آپ کے چہرے کی جلد خراب ہے تو صحیح کرنے کے لئے انڈے کی زردی میں سنگترے کا رس ملا کر چہرے پر لگائیں۔
- اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو صابن کم استعمال کریں۔
- اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو رات کو سونے سے پہلے اپنے چہرے پر بالائی لگا کر سوئیں۔
- اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو عرقِ گلاب اور لیموں کے رس میں سفید گلیسرین ملا کر لگانے سے چہرے کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔
- اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو چند دن تک صبح کو دہی لگانے سے چہرے کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔
- اگر چہرے کی رنگت نکھری ہوئی نہ ہو تو بیسن میں دودھ، لیموں کا رس اور چٹکی بھر ہلدی چہرے پر لگائیں۔ جب خشک ہو جائے تو پانی سے دھولیں۔
- اگر چہرے کی رنگت نکھارنی ہو تو گاجر کا رس رُوئی کی مدد سے چہرے پر لگائیں لگاتار ایک ماہ تک۔
- اگر چہرے کو ملائم کرنا ہو تو دودھ کی بالائی میں خالص شہد ملا کر چند ہفتوں تک اپنے چہرے پر ملیں۔
- اگر چہرے پر سیاہیاں چھانے لگیں تو چند روز چہرے پر ٹماٹر کا رس ملنے سے چہرہ شاداب ہو جاتا ہے۔
- اگر چہرہ کالا پڑنے لگے تو چند روز دودھ سے دھونے سے چہرے کی کالس دور ہو جاتی ہے۔
- اگر چہرے کی رنگت اڑی اڑی ہو تو پودینے کے پتے ابال کر ٹھنڈے کر لیں اور اس کا پانی روزانہ چوتھائی کپ کے برابر پئیں۔
- اگر چہرے کا رنگ صاف کرنا ہو تو سرسوں اور تلوں کو باریک پیس کر دودھ میں پھینٹ لیں اور رات کو چہرے پر لگانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے۔
- اگر چہرے کو تر و تازہ کرنا ہو تو انڈے کی سفیدی چہرے پر ملیں۔
- اگر چہرے پر دانے نکل آئے ہوں تو صندل کا پاؤڈر، پسی ہوئی سیاہ مرچ یا پسی ہوئی کھجور کی گٹھلی کو چہرے پر دودھ میں پھینٹ کر لگائیں۔ لگاتار ۱۵ دن یہ عمل کرنے سے دانے ختم ہو جائیں گے۔
- اگر اپنے چہرے کو صاف اور نکھرا ہوا رکھنا ہو تو روزانہ صبح کو نمک ملے پانی سے چہرہ دھوئیں۔
- اگر چہرے پر مہاسے پیدا ہو جائیں تو ان مہاسوں پر مولی کا رس ملیں۔
- اگر چہرے کو خوبصورت بنانا ہو تو رات کو آٹا گوندھ کر رکھ دیں تاکہ خمیر ہو جائے اب اس آٹے کو چند دن تک اپنے چہرے پر لگائیں تو چہرہ خوبصورت ہو جائے گا۔
- اگر چہرے کو پرکشش بنانا ہو تو آٹے کی بھوسی کو دودھ میں ملا کر پھینٹ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت اس کو اپنے چہرے پر لگائیں۔
- اگر چہرے کی جلد مرجھائی ہوئی سی ہو جائے تو موسمی یا نارنگی کے چند چھلکوں کو سکھا کر دودھ میں بھگودیں دو یا تین گھنٹوں کے بعد جب چھلکے نرم ہو جائیں تو ان کو پیس لیں اور چند روز متواتر اپنے چہرے پر لگائیں۔ اور چہرے پر لگانے کے ایک گھنٹے کے بعد چہرہ نیم گرم پانی سے دھولیں آپ کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھے گا۔

●●●

ہمزاد کو مسخّر کرنے کے طریقے

پہلا طریقہ تسخیر ہمزاد کا یہ ہے (غیر مسلموں کیلئے)

جو عمل ہم اس جگہ درج کرنے لگے ہیں۔ یہ عمل صرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل ایک شنبہ سے دوسرے شنبہ تک کرنا پڑتا ہے اور اس تھوڑی مدت کی محنت میں ہمزاد جیسی ناممکن چیز انسان کے قبضے میں آجاتی ہے۔ جو ہفت اقلیم کا بادشاہ کر سکتا ہے وہی ہمزاد کا آقا کر سکتا ہے۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ شنبہ کے روز کسی وقت چکنی مٹی جس کو کاٹی مٹی کہتے ہیں۔ لا کر اس کی چالیس گولیاں بناؤ۔ اور گولیوں کو گول نہ رکھو۔ بلکہ بیضوی رکھو۔ جس کا قطر نصف انچ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کرو کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں اگر خشک نہ ہو سکیں تو آگ پر خشک کر لو۔ پس جب رات کا کچھ حصہ گزر چکے اور تمام کاموں سے فراغت پا چکو۔ اس وقت اپنی پشت پر میٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو۔ اور تخلیہ میں بیٹھو۔ جہاں دوسرا آدمی تمہارے خیال کو اور طرف متوجہ نہ کر سکے۔ اور تم رات کو آرام بھی اسی جگہ کرو۔ پس جب تم فارغ ہو کر اور تخلیہ کا اطمینان کر کے بیٹھو۔ اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو "یَا اَوْ جَلْهَا" اس اسم کو ستر ستر مرتبہ ایک ایک گولی پر پڑھو۔ اور دم کرتے جاؤ۔ اپنی نگاہ کو اپنے سایہ کی گردن پر جمائے رکھو۔ وہاں سے جدا نہ کرو اور یہ بھی خیال رکھو کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اس عمل کو ختم کر کے اسی کمرہ میں کسی جگہ سو جاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو کہ نہ تو کوئی شخص اس عرصہ میں تمہارے پاس آئے۔ نہ تم کسی سے بات چیت کرو۔ صبح کو جس وقت بیدار ہو تو ان تمام گولیوں کو کسی تاریک کنوئیں میں ڈال دو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے کہ کنوئیں پر جانے والے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کوئی شخص وہاں نہ پہنچا ہو۔ نہ کنوئیں سے کسی نے پانی نکالا ہو۔ اس عرصہ میں آتے اور جاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنا ہی ضروری کام نہ ہو۔ مگر اس کی پرواہ نہ کرو۔

عمل پڑھنے کے دوران میں تمہیں خوفناک صورتیں نظر آئیں گی تمہیں لازم ہے کہ ذرا خوف نہ کھاؤ۔ طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کیوں کہ عمل کا موکل تم کو ڈرائے گا۔ خوف دلائے گا کہ کسی طرح تم عمل کو چھوڑ دو۔ مگر تمہیں لازم ہے کہ اس کی مطلق پرواہ نہ کرو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ عامل کو ایک ہفتہ تک بلا غسل کے ناپاک رہنا ہوگا۔ تب عمل کام آئے گا۔

یہ عمل تسخیر ہمزاد واقعی شیطانی عمل ہے۔ اور شیطان پرستی سے قابو میں آتا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ کیوں کہ یہ کام مسلمانوں کے مذہب کے بالکل خلاف ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے۔ اور بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

دوسرا طریقہ ہمزاد کے تسخیر کا

اس عمل میں ابجد کے حساب یا مہینوں کے حساب سے عامل کے نام کے اعداد نکالے جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں بیس اور جمع کئے جاتے ہیں۔ اعداد حاصل جمع کے صرف ندائیہ دیا، اپنے نام کے ساتھ ملا کر مثل یا آلہ کے چھ چلوں تک پڑھے۔ اس میں ایک دن ناغہ نہ ہو۔ تعین مقام کی ضرورت لاحق نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ عمل نوچندی جمعرات سے شروع ہوگا۔ جس وقت چھ چلے خوشی سے گزار لو گے۔ ہمزاد تمہارا مطیع و فرمانبردار ہو جائے گا۔ تمہارے حکم سے گردن نہ پھرائیگا۔ تمہارے فرمان کو حکم قضا و قدر سمجھ کر بجا لائے گا۔

تیسرا طریقہ تسخیر ہمزاد کا

سیاہ کاغذ پر سفید داغ دیکھنے کی مشق کو خوب بڑھا لو۔ جب کوئی نیا کام شروع کرو۔ بیشتر اپنا نام لو۔ جب تمہیں ان دونوں باتوں کی خوب مشق ہو جائے تو قمری مہینے کی عروج ماہ میں یعنی یکم تاریخ سے پندرہ تک میں اس طرح کہ کمرہ خالی مکان کے صحن میں تنہا آفتاب

کی جانب پشت کرکے کھڑے ہو۔ اپنے سایہ کی گردن کو توجہ سے دیکھتے رہو۔ اور نگاہ گڑا کر یہ اسم پڑھتے رہو۔ یاھمزاد قبضاتہالاھذا۔ مگر پلک نہ جھپکنے پائے۔ جس وقت اسم پڑھو، تو کافور کی ڈلی تین ماشہ کی اپنے دائیں ہاتھ میں رکھو۔ اور بار بار مٹھی کو کھول کر اس ڈلی کو دیکھتے جاؤ۔ جب اکتالیس دفعہ پڑھ چکو تو اس ڈلی کو زور سے اپنے سایہ کی گردن پر پھینک مارو۔ اور اس عرصہ میں برابر تین منٹ تک آسمان کی طرف دیکھتے رہو۔ یہ عمل روزانہ چالیس روز تک صبح دس بجے کے بعد کرنا چاہیئے۔ کافور کی ڈلی روزانہ نئی نئی چاہیئے۔ اس ڈلی کو اسی جگہ جمع ہونے دو۔ بعد چالیس روز کے جب اسم ختم کر چکو تو اس جمع شدہ کافور کو زمین میں اسی جگہ دفن کردو۔ چالیس روز گزرنے پر تمہیں آسمان میں ایک سیاہ چیز نظر آئے گی۔ اور رفتہ رفتہ وہ انسانی شکل اختیار کرے گی اور روزانہ نیچی ہوتی جائے گی۔ حتیٰ کہ چالیس روز گزرنے پر وہ تمہاری صورت میں تمہارے پاس آئے گی۔ اور تم سے جواب سوال کریگی۔ مکان بالکل الگ تنہا ہو۔ کوئی دوسرا آدمی تمہارے اسم پڑھنے میں مخل نہ ہو۔ کیسا ہی کام کیوں نہ ہو۔ مگر تمہیں نہ بلایا جائے۔ دس بجے کے بعد مکان میں دھوپ آجائے کوئی درخت وغیرہ کا سایہ نہ ہو۔ عمل اس وقت ہرگز نہ پڑھو۔ جس وقت مطلع ابر آلود ہو۔ اگر کسی روز ایسا موقعہ آجائے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ عمل کو ناغہ کرو۔ بلکہ آئینہ سامنے رکھ کر عمل پڑھنا چاہیئے۔

چوتھا طریقہ تسخیر ہمزاد کا روحانی پاک اسمائے الٰہی سے خاص مسلمانوں کے واسطے

ایک سیاہ کاغذ لے کر اس پر زرد نشان پیسے کے برابر بنالو۔ اور اس کاغذ کو ایک چوکی پر لگالو اور صبح دس بجے کے بعد بیٹھ کر اس کو تین گھنٹے کامل دیکھا کرو۔ تین روز کے بعد تنہا مکان میں اس نشان کو منتقل کردو۔ جہاں سوائے تمہارے کوئی غیر شخص نہ آسکے۔ ایک چراغ میں روغن ریچھ کی چربی بھر کر خوبصورت عورت کے بالوں کی بتی بنا کر اس میں روشن کرو۔ اور اپنے مقابل رکھ کر یہ پڑھنا شروع کردو۔ "یا ہمزاد تسخیر یا ہمزاد تسخیر"

چودہ روز کے بعد تمہیں اس چراغ کی لَو سے ایک سایہ پیدا ہوتا معلوم ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ سایہ چالیس روز کے اندر انسانی شکل اختیار کرنی شروع کردے گا۔ اور ٹھیک اختتام عمل کے روز وہ سایہ تمہاری شکل بن کر تمہارے سامنے آئے گا۔ جس روز عمل شروع کرو اس روز ایک بڑا قرابہ شیشہ کا اپنے برابر رکھو۔ اور اس کے ساتھ تھوڑا موم بھی رکھو۔ جس وقت وہ سایہ تمہاری شکل میں تمہارے پاس آئے گا۔ تو آتے ہی تم سے سوال کرے گا کہ میرے ہم شکل خاکی پتلے تو نے مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ بیان کر۔ اس وقت تمہیں لازم ہے۔ کہ تم اسے کہو کہ میں تیرا عاشق ہوں۔ اور نہیں چاہتا کہ میرا معشوق مجھ سے جدا رہے۔ چوں کہ تو بے وفا ہے۔ مجھ سے جدا ہے۔ اس لئے اس پاک اسم کے ذریعے میں نے تجھے بلایا ہے کہ ہمیشہ پاس رکھوں۔ یہ سوال سُن کر وہ جواب دے گا کہ اگر تجھے عشق کرنا ہے تو کسی اپنے ہمجنس حسین عورت سے کر۔ مجھ سے عشق کرکے کیا پائے گا۔ تو خاکی میں آتشی۔ تیرا میرا نباہ مشکل ہے۔ ہاں تو کہے تو میں ایسی صورت پیدا کردوں جس کو دیکھ کر تو میرے عشق سے ہاتھ اٹھالے اور اس کی محبت میں مبہوت ہوجائے۔ اس کا جواب تمہیں یہ دینا چاہیئے کہ میں تیرے سوا کسی کا عاشق نہیں۔ اگر تو مجھے اپنے عوض میں حور بھی دے تو مجھے منظور نہیں۔ میرا عشق صادق ہے اس لئے ناممکن ہے کہ دوسرے کی طرف میرا خیال بدل سکے۔ تو تکرار نہ کر میری آغوش میں آ۔ مجھے اپنی دوری سے نہ ستا۔ وہ جواب دے گا۔ اے خاکی تصویر اپنے ارادے سے باز آ۔ اگر میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا تو سب کچھ پائے گا ورنہ پچھتائے گا۔ تم جواب دو۔ میں ہرگز باز نہ آؤں گا۔ تیرے عشق سے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا۔ اگر تمام جہان کی بادشاہی ملے۔ تب بھی تیرے عشق کے مقابلہ میں میں اس پر بھی خیال نہ کروں گا۔ اس کے بعد پھر اسم پڑھو۔ سایہ کہے گا۔ دیکھ ظالم مجھے نہ ستا۔ باز آ۔ تم کہو۔ یہ میرا آغوش وا ہے جلدی آ۔ سایہ کہے گا، اچھا اے تیر چلانے والے تو نہیں جانتا۔ تو میں تیرے آغوش میں آنے کو تیار ہوں۔ یہ کہہ کر سایہ تمہاری طرف جھکے گا۔ تم اس کی گردن اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر اس شیشے میں داخل کردو۔ وہ ہرچند شور مچائیگا کہ اے ظالم کیا کرتا ہے۔ معشوق کی جان لیتا ہے۔ ارے میں مرا جاتا ہوں۔ مگر تم ایک خیال نہ کرنا۔ فوراً اسکو شیشے میں بند کردینا۔ وہ ذرا ہاتھ پاؤں نہ ماریگا۔ شیشے میں اتر جائیگا۔ البتہ منہ سے بہت شور مچائیگا۔ جب وہ دھواں بنکر اس شیشے میں داخل ہوجائے اسوقت اس شیشے کا منہ موم سے بند کردو۔ مگر یہ خیال رہے کہ منہ اس طریقے سے بند کیا جائے کہ مطلق ہوا نہ نکل سکے۔ ورنہ وہ تمہارے قبضے سے نکل کر تمکو بہت ستائیگا۔ پھر قابو میں نہ آئیگا۔ تعجب نہیں اگر جان کا نقصان ہو۔ ہوشیاری لازم ہے اسکے بعد اس شیشے کو کسی محفوظ مقام پر دفن کردو۔ تاکہ کوئی شخص اسکو نکال نہ سکے یا کسی صدمہ سے ٹوٹ نہ جائے۔ پس پھر وہ ہر وقت تمہارے قبضے اور تمہارا تابعدار رہے گا۔ جو حکم دوگے بلا پس وپیش اس کی تعمیل کرے گا۔ ●●

سفلی عملیات برائے غیر مسلم حضرات

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱ (سفلی)

غیر شکستہ و ناسفتہ بندر کی کھوپڑی حاصل کر کے عامل اس میں پیشاب کیا کرے۔ جب یہ پُر ہو جائے تو اس میں طلوع آفتاب سے قبل چورا ہے کی مٹی اور اپنے بدن کا میل شامل کرے۔ اور اچھی طرح گوندھے اور اسے پتلے کی شکل دے۔ جس کے باقاعدہ تمام اعضاء نمایاں ہوں۔ یہ پتلا اتنا بڑا ہو، کہ کھوپڑی میں لیٹ سکے۔

پتلے کو کھوپڑی میں لٹا کر اس میں اور پیشاب کرے، پھر اپنے کسی بھی حصہ جسم کا ایک قطرۂ خون نکال کر اس میں ڈال دے۔ اور۔ چالیس روز تک بوقت صبح پتلے کی پیشانی پر نظر جمائے ہوئے حسب ذیل منتر پڑھے۔ اور روزانہ گڑ اور گھی کا نچوڑ ڈالتا رہے۔ عمل بے ضرر ہے چالیسویں روز ہمزاد ظاہر ہو جائے گا۔ منتر یہ ہے۔

"ہنومان کیشو جنگل چرت دھرتی دیہوں دھار کے دھار بیر باسو بھرت چست مرت چیتے اٹھ گورو تیری دہائی۔"

مسلمان عاملین اس قسم کے عملیات اپنی ذمہ داری پر کریں۔ ہم نے یہ عمل صرف غیر مسلم عاملین کے استفادہ کے لئے پیش کیا ہے جو ہمیں سفلی عملیات کے ماہرین سے دستیاب ہوا ہے۔ اس کے اور بھی سفلی عملیات پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان سب کے لئے ہماری معروضات یہی ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲ (سفلی)

ذیل کا سفلی عمل تسخیر ہمزاد بالکل عام ہے۔ یہاں ہم بطور استفادہ اُسے عام زبان اور سہل طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ اس کے عامل کو ایک ایسے شخص کی تلاش میں رہنا چاہئے جو یک شنبہ (اتوار) یا سہ شنبہ (منگل) کو مرے۔

اگر ممکن ہو تو حالت نزع میں یہ جملہ اس کے گوش گزار کر دے کہ۔
"تمہارا توشہ حاضر ہے"

جب وہ مر جائے تو اس کے پاس سے ذرا بھی نہ ہلے جب غسل دے دیا جائے تو وہ روئی حاصل کرے جو بوقت غسل اس کے کانوں ناک اور منہ میں اس غرض سے لگا دیتے ہیں کہ غسل کا پانی اندر نہ جانے پائے۔ سب کی نظر بچا کر مردے کے کان میں کہے کہ میں رات کو آؤں گا۔ روئی کو محفوظ کرے۔ پھر جنازے کے ساتھ قبرستان جائے تمام راستے "یا بعثُ" پڑھتا رہے۔

واپسی میں کسی سے کلام کئے بغیر اپنے گھر آ جائے اور دو موٹی موٹی روٹیاں اور ایک آٹے کا چراغ تیار کرے۔ اس میں گھی اور اس روئی کی بتیاں ڈالے جو مردے سے حاصل کی گئی تھیں۔ روٹیوں پر گھی اور گڑ رکھے۔ اور رات کو بارہ بجے قبرستان میں پہنچ کر اس قبر پر چراغ روشن کرے۔ چراغ کا رخ مغرب کی طرف ہونا چاہئے۔ اور عامل کو اس کی طرف منہ کرنا چاہئے اور پشت جانب مغرب۔

اب عامل کو بغیر شمار کئے "یا بعثُ" پڑھنا چاہئے تصور میں اس مردے کی شکل رکھنی ضروری ہے۔ دو ہی گھنٹے بعد قبر شق ہوتی ہوئی محسوس ہوگی اور صاحب مزار سامنے آ جائے گا۔ اس سے خوف و اندیشہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ دونوں روٹیاں اسے دکھا دینی چاہئیں۔

مردے کے روٹی طلب کرنے پر عامل کو چاہئے کہ اس سے وعدہ لے کہ وہ اس کے کام آئے گا۔ اور روٹیاں اس وقت تک نہیں دے جب تک کہ وہ وعدہ نہ کرے۔ اگر مردہ کاموں کی تفصیل معلوم کرے۔ تو اپنے کاموں کی ایک فہرست اس کے سامنے بیان کرے اور اس سے معاہدے کرتے وقت کوئی ایسی شرط نہ مان لے کہ جسے پورا کرنا دشوار ہو۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۳ (سفلی)

عامل قمری مہینے کی ۱، ۲، ۳ تاریخ کو کسی ہندو مرنے والے کا خیال رکھے جو اچانک مر گیا ہو۔ کسی طویل علالت سے نہیں۔
متوفی کو کفنانے سے قبل گہری نظر سے دیکھنا اور اس کا تصور مستحکم کر لینا عامل کا سب سے پہلا کام ہوگا۔
اس کے بعد عامل اس کی ارتھی کے ساتھ ساتھ شمشان بھومی تک جائے اس کی آخری رسومات میں شرکت کرے۔ اور ہمہ اوقات متوفی کا تصور دل و دماغ میں لاتا رہے۔!
جلتے ہوئے مردے سے آہستہ کے ساتھ کہے کہ میں آج رات تیرے پاس آؤں گا۔!
واپس آکر ایک کوڑا دودھ یا کوئی پھل مہیا کرے۔ اور اسے لے کر رات کے وقت کافی چاندنی میں جلتے ہوئے مردے کی چتا کے پاؤں کی طرف کھڑا ہو جائے اور بغور مردے کی گردن پر نظر جمائے۔ تصور اب بھی صاحب چتا کا ہو۔
یہ کام شروع کرنے سے قبل اپنے گرد چاقو یا لوہے کی چھری سے ایک حصار ضرور کھینچ لے۔ اور مردے کی گردن پر اس وقت تک نظر جمائے رکھے جب تک آنکھیں تھک نہ جائیں۔ منہ سے کہتا رہے "پیارے ہمزاد، پیارے ہمزاد
آنکھیں تھک جانے پر معہ دودھ یا پھل واپس آجائے اور صبح کو وہ دودھ یا پھل بچوں کو تقسیم کر دے۔
دوسرے روز بھی وہی عمل کرے اور وہی چیز ساتھ لے جائے جو روز اول لے گیا تھا۔ چیز کو دائیں ہاتھ پر رکھے، اور عمل کے وقت میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہے۔ تاکہ مشق بڑھ جائے۔
نظر تھکنے لگے تو آسمان کی طرف تین منٹ بغیر پلک جھپکائے دیکھنے لگے ایک گھنٹے میں چار مرتبہ آسمان کی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔
چالیس دن ہونے پر ہمزاد سامنے آجائے گا۔ وہ دودھ یا پھل طلب کرے گا۔ لیکن عامل کو یہ چیز اس وقت تک نہ دینی چاہئے جب تک کہ وہ اپنی غلامی قبول کر کے عامل کی شرائط کے مطابق معاہدہ نہ کر لے۔!

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۴ (سفلی)

صرف برے، ناپسندیدہ اور ظلم وستم کے کام لینے والے عاملین کو چاہئے کہ روئی کی بتی اور سرسوں کا تیل "کالی" کے مندر میں لے جا کر مورتی کے پاس رکھیں اور اسے روشن کریں۔
شراب کی ایک بوتل اور بکرے کا ایک سر بھی ساتھ ہونا چاہئے جو عامل کالی کی نظر کر دے گا۔ عامل کا گوشت کھانے اور شراب پینے کا عادی ہونا ضروری ہے، پھر عامل "کالی" کے ماتھے پر سندور کا ٹیکہ لگا دے اور اس کے گلے میں پھولوں کا ہار بھی ڈالے اور سامنے کھڑا ہو کر "کالی" کا مجسمہ اپنے دل و دماغ میں اچھی طرح سے بٹھالے اور یہ منتر پڑھے۔
"اوننگ ہرینگ کلینگ شری کالکائے نمہ"
اس کے بعد روزانہ بغیر شراب اور گوشت کالی کے مندر میں آتا رہے اور مورتی کے سامنے کھڑا ہو کر پورے انہماک کے ساتھ منتر پڑھے۔ منتر پڑھنے کی تعداد ایک ہزار مرتبہ ہے۔
ایک ہفتہ بعد جب دل و دماغ پر "کالی" کے مجسمے کا تصور اچھی طرح جم جائے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ کام حسب منشاء اور تسلی بخش ہے۔
دوران عمل ناغہ بالکل نہ کرے، اکتالیس روز میں کامیابی ہوسکتی ہے اس وقت مندر میں سے ایک سائے کی شکل میں "کالی" کا ہمزاد سامنے آکر خود کو عامل کی سپردگی میں پیش کر دے گا۔
"کالی" کا یہ ہمزاد عامل کے کسی نیک کام میں مددگار ثابت نہیں ہوگا۔ اس سے تو صرف ناپاک، شرمناک اور بے رحمی کے کام لئے جا سکیں گے۔
اس عمل کے کرنے کے بعد کوئی شخص مسلمان باقی نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا مسلمان کو یہ عمل کرنے سے پہلے اپنی عاقبت پر نظر ضرور کر لینی چاہئے۔ یہ اسی کی ذمہ داری ہے۔!
یہ عمل بھی ہندو عاملین تسخیر ہمزاد سے حاصل کردہ ہے۔ اور وہی اس کی صحت وعدم صحت کے ذمہ دار ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں کوئی تجربہ۔ یا مشاہدہ نہیں ہوا۔ تاہم قیاس ہے کہ اتنی محنت کرنے کے بعد عامل خالی ہاتھ نہیں رہیگا!

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۵ (سفلی)

یہ عمل بھی "عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۴" کی طرح اُن عاملین کے استفادہ کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ جو طبعاً بے رحم، خدا ناشناس اور شرمناک کرتوتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ اور جن کی خواہش ہمہ اوقات مخلوق خدا کو گزند پہنچانے کی ہوا کرتی ہے۔

عامل کو ہمہ اوقات ناپاک ونجس رہتے ہوئے اپنا عمل جاری رکھنا ہوگا۔ یہ عمل مختصر سے وقت میں کامیابی کی منزل کو پہنچا دیتا ہے۔

عامل کافی تعداد میں ایک چوراہے کی مٹی لاکر جمع کرے۔ اور اپنا عمل یک شنبہ (اتوار) یا سہ شنبہ (منگل) سے شروع کرے۔

پہلے روز صبح کو ۴۱ مخروط اس مٹی کے تیار کرے۔ جو چوراہے سے لاکر اکٹھی کی گئی تھی۔ مخروطی شکل یہ ہے۔

ہر مخروط آدھا یا پون انچ اونچا ہو۔ پھر شب کو ہر ضرورت سے فارغ ہوکر اپنے اس ویران اور خالی کمرے میں چلا جائے جو اپنے اس عمل کے لئے پہلے سے مخصوص کیا گیا ہو۔

کمرے میں پہنچ کر ایک چراغ سرسوں کے تیل کا روشن کرے جس کی بتی بہت موٹی ہو۔

عامل چراغ کی طرف پشت کرکے بیٹھ جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جما کر ایک ایک مخروط پر اکتالیس۴۱ اکتالیس۴۱ بار "اَوَجِلْهَا" پڑھے۔

عمل ختم کرکے وہیں سو جائے اور صبح ہوتے ہی کسی ویران کنوئیں میں جس میں پانی موجود ہو اور کسی نے اس میں سے پہلے پانی نہ نکالا ہو تمام مخروط ڈال دے۔ اور واپس آجائے۔ اور رات کو عمل پڑھنے کے لئے پھر اکتالیس۴۱ مخروط بنائے اور رات کو بتائے ہوئے عمل کو دہرائے اور صبح پھر اس کنوئیں میں مخروط ڈال آئے۔

اسی طرح سے سات دن تک عمل کرتا رہے۔

عمل کے خاتمے پر ہمزاد حاضر ہوجائے گا۔ اس وقت اس سے سوچ کر بتائے ہوئے طریقے پر قول وقرار یعنی معاہدہ کرے۔

اس کے بعد غسل کرسکتا ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۶ (سفلی)

حکیم میرک روفص کا بہترین عمل

حکیم میرک روفص کا قول ہے کہ اپنے خون کا ایک قطرہ لیکر اپنے ماتھے پر قشقہ لگائے اور جمعرات کو زہرہ کی ساعت میں الف ننگا ہوکر "یَا شَیْطَانُ یَا هَمْزَادُ"، کا ورد کرے اور نظر اپنے سائے کی گردن پر جمائے ہوئے، یہ خیال کرے کہ بس اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔ دورانِ عمل کسی سے مخاطبت نہ ہونی چاہئے ورنہ عمل ضائع ہوجائے گا۔ عمل قبرستان یا شمشان بھومی میں کرنا ہوگا۔ خون کا ٹیکا پیشانی پر صرف پہلے ہی روز لگانا ہے عمل تین چلے ہونے پر جب ایک مکروہ صورت سے ملاقات ہو اس سے معاہدے کی تکمیل کرے وہی ہمزاد ہوگا۔

دورانِ عمل جب چراغ کسی وجہ سے گل ہوجائے جو پشت پر تقریباً دو فٹ بلند ہوگا۔ عمل ترک کردے۔ اور خاموشی سے اپنے گھر واپس چلا آئے۔ واپسی میں چراغ ساتھ لے آئے۔

چراغ کی بتی کافی موٹی ہونی چاہئے۔ چراغ میں تیل سرسوں کا ہو، عمل تین گھنٹے روز بلا ناغہ پڑھنا ہے۔

یہ ہمزاد بھی نیک کاموں سے گریز کرے گا۔ اور برے کاموں سے خوش ہوگا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۷ (سفلی)

چوراہے کی مٹی کافی تعداد میں جمع کرلی جائے اور اس سے "۱۱۷۶۷" غلے بنائے جو بقدر نصف انچ قطر کے ہوں یہ تعداد عمل کے دوران بھی پوری کی جاسکتی ہے۔ ایک ہفتہ کا عمل ہے روزانہ "۱۶۸۱" غلوں پر ایک ایک بار "اَوَجِلْهَا" پڑھے اور انہیں صبح ہوتے ہی کسی تاریک کنوئیں میں جس میں پانی تو ہو لیکن صبح ہی صبح کوئی نہ نکالتا ہو۔ ڈال دے۔

راستے میں آتے اور جاتے وقت کسی سے گفتگو نہ کرے۔

اپنا یہ عمل نوچندی منگل سے شروع کرے۔

دورانِ عمل عامل نجس وناپاک رہے۔ عمل ختم کرکے غسل کرسکتا ہے۔ عمل شروع کرنے سے ختم کرنے تک ہمہ اوقات ہمزاد کے تصور میں غرق رہے۔ ہمزاد کے ظاہر ہونے پر بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرے۔ اور اس ہمزاد سے بھی تمام ایسے کام لے جو نیکی سے دور کردیں۔ اور برائی کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل کریں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۸
(برائے ہندو عاملین)

سب سے پہلے عامل کو اپنا بدن کسرتی بنانا چاہئے اور ہمہ

اوقات خیالات نیک رکھنے چاہئیں اس کے بعد کم از کم دس منٹ نظر بغیر پلک جھپکائے جمانے کی مہارت کرنی چاہئے۔

جب دس منٹ نظر جمانے کی مہارت ہو جائے تسخیر ہمزاد کی نیت سے بارہ بجے رات کسی مرگھٹ میں جا کر جلتے ہوئے مردے کی تلاش کرنا چاہئے۔

جب مردہ جلتا ہوا نظر آئے اس کے پیروں کی طرف کچھ فاصلے سے کھڑا ہو جائے اور کسی چاقو یا لوہے کی کیل وغیرہ سے اپنے گرد حصار بنالے اور جلتے ہوئے مردے کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے پڑھے۔ "ہری ادم تت ست"

مردے کا چہرہ صاف نظر نہ آتا ہو یا جل گیا ہو۔ یا جل چکا ہو تو اس کا فرضی تصور اپنے ذہن میں ضرور جمالے۔

تقریباً دس منٹ تک مردے کے تصور کا بغیر پلک جھپکائے نظر جمانے اور منتر پڑھنے کے بعد ہمزاد دھوئیں کی شکل میں ظاہر ہوگا اگر دس منٹ میں ہمزاد نظر نہ آئے تو مزید دو گھنٹے عمل کرتا رہے۔ ہمزاد یقیناً حاضر ہو کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دے گا۔ اگر ہمزاد ہاتھ نہ بڑھائے تو خود عامل منت سماجت کر کے ہاتھ طلب کرے۔

ہمزاد اسے اپنا ہاتھ دے دے تو اس سے کہے کہ اب تم جاؤ اور جب طلب کروں تو آنا۔ وہ چلا جائے گا۔

جب ہمزاد سے کام لینا ہو عامل آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے اور ہمزاد کا تصور کرے۔ اس کے سامنے آنے پر رسمی علیک سلیک کرے۔ پھر اس سے مشورہ طلب کرے۔ کہ میں فلاں کام کرنا چاہتا ہوں۔ کیسا رہے گا۔؟

اگر ہمزاد کام کرنے سے روکے تو رک جائے۔ ورنہ نقصانِ عظیم ہوگا۔ اگر اجازت دے تو وہ کام کرلے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۹
(ہندو عاملین کیلئے)

ایک نیک نفس عامل پاک دھوتی پہنے اور طلوع آفتاب سے دو گھنٹے قبل کچھ گڑ کی شکر اور سیاہ تل جدا جدا ہاتھوں میں رکھے اور ایک ایسے سنسان مقام پر کھڑا ہو جائے۔ جہاں پرندہ بھی پر نہ مار سکے۔ منہ مشرق کی طرف ہو آنکھیں دس منٹ بند رکھے۔ اور دل میں خیال تسخیر ہمزاد کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔

تین دن تک یہی عمل کرے۔ اور روزانہ وہی شکر اور تل لائے اور واپس ساتھ بحفاظت لے جائے۔ دوران عمل اپنی شکل کا تصور کرتا رہے۔

عمل میں چوتھے دن سے اسی عالم میں ادم ہمانگ۔ پرنگ اینگ پھٹ سواہا۔ پڑھنے کا اضافہ کرے۔

روزانہ ایک ہزار مرتبہ مندرجہ بالا منتر چالیس دن تک پڑھا جائے گا۔ آخری دن ہمزاد ایک دھوئیں کی شکل میں نظر آئے گا۔ اور کچھ طلب کرے گا۔ عامل کو چاہئے کہ کچھ تل اور شکر جو اس کے ساتھ ہوں گے اس کی طرف پھینک دے اور اگر وہ مزید مانگے تو اس شرط پر آئندہ یہ خوراک دینے کا وعدہ کرے کہ وہ عامل کے ساتھ رہا کرے ہمزاد رضامند ہو جائے گا اس وقت اس سے اسے حاضر کرنے کا قاعدہ طے کر لینا چاہئے اور ہمہ اوقات آدھا چھٹانک سیاہ تل اور گڑ کی شکر ساتھ رہنا چاہئے مباشرت، منشیات اور ہر قسم کے گوشت وغیرہ کا پرہیز رکھے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۰
(برائے ہندو عاملین)

"ادم ہمو چڑھو شور، بیر دھرتی چڑھ جانا۔ پتال چڑھ۔ مکھ پال چڑھ باگ ور ہنومت پر چڑھاو دھون سے پسلی چڑھو نسلی ہو یا چڑھو رہا ہون چھاتی چڑھ چھاتی ہے۔ کھیا کنٹھ چڑھ کنٹھے نکھ نکھ چڑھو انکھ سے بھا سے چڑھو، کان سے آنکھ چڑھ آنکھ سے لاٹ چڑھو۔ لاٹ سے نین چڑھو۔ سیس سے کہاں سے چوٹی چڑھو، ہنومانت ترسنگھ بیر جل۔ بیر سدھ بیر میکھ کر بیر آگیا بیر سن سو بیر یہ پہ چڑھو۔!!"

مندرجہ بالا منتر ۱۰۸ مرتبہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر پڑھنا ہے۔ جب سورج یا چاند گرہن کا موقع ہو۔! اس وقت گھی کا چراغ جلانا ضروری ہے چراغ میں تیل وغیرہ ہرگز نہ ڈالیں۔

اس عمل سے دیوی یا دیوی کا ہمزاد حاضر ہوگا۔ اس سے عامل کو ہرگز نہ ڈرنا چاہئے۔ اور جو کچھ مانگنا ہو اس سے مانگ لینا چاہئے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۱
(ھندو عاملین کیلئے)

عامل پاک صاف ہو کر طلوع آفتاب سے قبل کسی مرگھٹ میں جائے۔ اور مشرق کی طرف منہ کر کے نکلتے ہوئے سورج سے آنکھیں چار کرے۔ یہ مشق بغیر پلک جھپکائے روزانہ بڑھاتا رہے۔ پلک جھپکنے پر عمل ترک کر دے۔

جس دن عامل چھ ساعات تک پلک جھپکائے بغیر سورج سے آنکھیں ملانے کے قابل ہو جائے گا سورج اسے سفید ٹکیہ کی طرح نظر آنے لگے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو غروب آفتاب سے قبل بھی گھنٹہ پون گھنٹہ سورج کی طرف نظر جما کر دیکھنا چاہئے۔

سورج لازمی طور پر ایک سفید بت کی شکل میں نمودار ہوگا۔ کچھ ہی عرصہ بعد اس میں تحریک پیدا ہو جائے گی۔ اور عامل کے پاس چلا آئے گا۔ اس وقت اس سے بتائے ہوئے طریقوں پر معاہدہ کرے۔

اس ہمزاد سے بھی نیک کام لینے چاہئیں۔ برُے کاموں سے الٹا نقصان ہوگا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۲
(برائے ھندو عاملین)

عامل آٹھویں ساعت (دن میں) کسی کھلے میدان میں جا کر مغرب کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جما کر پانچ منٹ تک یہ سوچ کر دیکھتا رہے کہ وہ ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہے۔ اور زبان سے یہ منتر پڑھتا رہے۔

"اُدم چھایا شانو سواہا"

پانچ منٹ بعد عامل یکایک آسمان کی طرف دیکھے۔ اکیسویں روز ہمزاد عامل کو دھوئیں کی شکل میں آسمان پر نظر آجائے گا۔ اس وقت مناسب ہے کہ ہمزاد کے ہم کلام ہونے پر اس سے بات چیت کا آغاز کرے۔ اور وہ معاہدہ کرے جس کا ہر جگہ ذکر آتا رہا ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۳
(برائے ھندو عاملین)

عامل پانچ چھ گز کپڑا لے کر بغیر سلا ہی دھوتی کی طرح لپیٹے

یہ عمل نوچندی اتوار سے شروع کیا جائے۔ پاک صاف ہو کر۔ خوشبو لگا کر کسی سنسان مقام پر جائے۔ اور دھوپ میں کھڑا ہو کر اپنے سائے کی گردن پر گہری نظر جمائے۔ اور بغیر پلک جھپکائے۔

"اُدم ہرینگ کلینگ شرینگ سایہ پرش سواہا"

کا ورد کرے۔

یہ ورد ۱۰۱ بار کرنے کے بعد اوپر آسمان کی طرف دو منٹ تک دیکھے اور ہمزاد کا خیال ہمہ اوقات پختہ رکھے۔ پھر آسمان سے نظر ہٹا کر دوبارہ اپنی گردن کے سائے پر نظر جمائے۔ اور منتر کا ۱۰۱ مرتبہ دوبارہ ورد کرے۔ اس کے بعد نظر پھر آسمان پر لے جائے۔ اس طرح ۷ مرتبہ کرے۔ اور پھر عمل ختم کرنے سے پہلے پانچ منٹ مزید آسمان کی طرف دیکھے۔

ہمزاد تقریباً چار ماہ میں تسخیر ہو جاتا ہے۔!

گندم کی روٹیاں اور مونگ کی دال کے علاوہ کوئی اور اناج کھانا نہیں ہوگا۔ البتہ گھی اور دودھ کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۴
(برائے ھندو عاملین)

وہ ہندو عاملین تسخیر ہمزاد جو صرف تین ماہ میں ہمزاد قابو میں کرنا چاہتے ہیں عمل سے قبل اپنا یہ دستور بنالیں کہ وہ صرف ایک غذا استعمال کریں۔ ہمیشہ پاک صاف رہیں۔

عمل نوچندی اتوار کی شب کو شروع کریں۔ علیحدہ مکان ہو جسے قلعی وغیرہ کرالی گئی ہو۔ رات کی تیسری ساعت میں ایک چراغ سرسوں کے تیل کا روشن کریں اور خود مشرق کی طرف منہ کر کے اس طرح بیٹھ جائیں کہ چراغ جو دو فٹ بلندی پر رکھا ہو۔ پشت پر ہو۔ اور سایہ سامنے۔! نظر اپنے سائے کی گردن پر ہو۔ اور پورے شوق و انہماک سے ایک سو اکیس مرتبہ۔ "اُدم نموآگوش سرمندری سواہا" پڑھا جائے۔

اس کے بعد نظر چھت پر لے جائی جائے۔ وہاں ایک سایہ سا نظر آئے گا۔ اور اگر نہیں بھی آئے تو کوئی حرج نہیں۔ وہاں تین منٹ تک نظر جمائے رہنی چاہئے۔ اس کے بعد نظر واپس اپنے سائے کی گردن پر لا کر جما لینی چاہئے۔ اور

وہی منتر جو اوپر دیا گیا ہے۔ پھر اسی تعداد میں پڑھا جانا چاہئے یہ یہی مشق روزانہ گیارہ مرتبہ کی جائے جب یہ عمل ختم ہو جائے تو آخر میں پانچ سات منٹ آسمان پر نظر جما کر عمل ختم کر دیا جائے۔
یہ عمل تین ماہ میں عامل کو اس کی منزل مقصود کو پہنچا دے گا۔
جب ہمزاد سے ملاقات ہو، تو وہی طریقہ اختیار کرے۔ جو بار بار بتایا جا چکا ہے اس عمل میں بھی حسب ہدایت یکسوئی، طہارت نفس قوت ارادی کا استحکام۔ مکمل اعتماد اور پر امید طریقے پر یہ خیال کرتے ہوئے عمل جاری رکھنا ضروری ہے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔۔۔ اور عنقریب ہی میں اسے اپنا مطیع و فرمانبردار بنا لوں گا۔
کامیابی کے بعد ہمزاد سے اخلاق برتنا اور نیک کام لینا عامل کی پوری ذمہ داری میں شامل ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۵
(برائے ہندو عاملین)

ایک مکان ایسی حالت میں ہو کہ کوئی شئے وہاں عمل میں مداخلت کے لئے نہ پہنچ سکے۔ یہ عمل صرف دو ماہ پندرہ دن میں کامیابی کو پہنچا دیتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ دوران عمل صرف چاول گھی اور دودھ کا استعمال کرے۔ اور رات کو تیسری ساعت میں اندھیرا کر کے بالکل برہنہ ہو جائے۔ اور جانب شمال رخ کر کے بالکل ساکت کھڑا ہو جائے اس طرف دروازہ ہو۔ تو بہت اچھا ہے۔ اس اندھیرے میں اپنی نگاہوں کا مرکز ناک کا سرا ہونا چاہئے۔ برائے نام روشنی بھی کمرے میں داخل نہ ہو۔
بیان کئے ہوئے عمل کے ساتھ ساتھ یہ خیال کرتے ہوئے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔ اور تسخیرات ہوا ہی چاہتی ہے۔ عامل یہ عمل ۱۱۱ مرتبہ پڑھے کانوں میں خواہ کیسی ہی آوازیں کیوں نہ آئیں ان پر دھیان ذرا بھی نہ دیں۔ بلکہ کامل توجہ تسخیر ہمزاد کی طرف ہو۔
چند روز بعد ناک سے شعلے نکلتے نظر آئیں گے۔ عامل کو نہ شعلوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور نہ شور و غل پر۔
عمل تمام کرنے کے بعد عامل وہیں سو جائے۔ اور صبح طلوع آفتاب سے قبل بیدار ہو کر چند منٹ آسمان پر دیکھ لیا کرے۔
ڈھائی ماہ تک اسی طرح عمل کرنے پر عامل کو کامیابی ہوگی!

دوران عمل صرف چند ہی روز میں عامل کو صبح آسمان پر نظر ڈالتے وقت ایک شکل نظر آئے گی۔ جو پہلے دھندلی ہوگی۔ بعد میں بتدریج صاف ہوتی چلی جائے گی۔ اور ایک دن عامل کو وہ شکل خود اپنی نظر آئے گی۔ جو حقیقت میں خود اس کا ہمزاد ہوگا۔
کثرت عمل سے کرہ روشن و منور نظر آنے لگتا ہے اس پر عامل کو متحیر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔
ہمزاد کے کلام کرنے سے قبل بات کرنے میں خود عامل سبقت نہ کرے جب ہمزاد بات کرے۔ تو جواب دے اور متذکرہ معاہدہ کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۶
(برائے ہندو عاملین)

عامل اس چاندرات کا انتظار کرے۔ جو یک شنبہ کو واقع ہو۔ اپنے عمل کے لئے ایک سنسان مقام پہلے سے منتخب کر رکھے۔ وہاں گوبر سے لیپ دے۔ اور شب کو تیسری ساعت میں اپنے کپڑے اتار کر بالکل برہنہ ہو جائے۔ اور سیندور کے ٹیکے بھی بدن پر لگا لے۔ اور اپنے چاروں طرف کڑوے تیل کے چراغ روشن کر کے بیٹھ جائے۔

عامل تھوڑی دیر بعد اٹھے اور مندرجہ ذیل منتر پڑھتے ہوئے ہر چراغ کی بتی کے منہ میں کافور کا سفوف ڈالے۔

"دیا النگ ٹیگو انگ سہائے۔ انگ ڈھنگ من بلئے
چھیا نو چلت پھرت سنگ آئے۔ جیت چھلائے مرت
جائے۔ میری شکست گرد کے بھگت"

کافور ڈالتے وقت کوئی چراغ جسم کے کسی حصے سے مس نہ ہونا چاہئے دل میں ہمزاد کی تسخیر کا یقین کامل ہونا چاہئے۔ ذہن میں خود اپنی ہی شکل ہونی چاہئے۔ سب سے پہلی ہی بتی گل ہو جانے پر عمل ترک کر دے۔ اس طرح آٹھ رات تک یہ عمل کرتا رہے جس شب کو ہمزاد سامنے آئے روزانہ کا جمع شدہ تیل اسے پینے کے لئے دے دے پھر جب وہ ہمکلام ہو اس سے معاہدہ کرے۔!
عامل روزانہ چراغوں کا تیل بدلتا رہے اور استعمال شدہ تیل ایک جگہ جمع کرتا رہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۷
(برائے ہندو عاملین)

عامل اتوار کو ایک شراب کی دیسی ہو یا ولائتی بوتل بغل میں اس طرح دبائے کہ منہ آگے کی طرف ہو صبح کی چوتھی ساعت ہو۔ آبادی سے دور کسی سنسان مقام پر جو پہلے سے نظر میں ہو پہنچ جائے اور مغرب کی طرف منہ کرکے پڑھنا شروع کرے (سامنے تیس گز کے قریب ایک پیپل کا درخت ہونا پہلی شرط ہے) نظر اپنے سائے کی گردن پر ہو توجہ کے ساتھ جمائے۔

"ضمنٌ ذاتُ الشیاطین"

مندرجہ بالا ایک گھنٹے تک ورد ہو۔ پھر پیپل پر نظر ڈالے اس طرح چالیس یوم روزانہ عمل کرے۔ دل کتنا ہی چاہے مگر عامل یہ شراب خود ہرگز نہ پیئے بس یونہی بند کی بند واپس لے جائے اگر عامل نے یہ شراب پی لی تو اپنی تباہی و بربادی کا خود ذمہ دار ہے۔

ایک دن پیپل پر اسے ہمزاد نظر آئے گا رفتہ رفتہ قریب آتا جائیگا۔ بالآخر عمل کے تمام ہونے پر سامنے آجائے گا۔ اس وقت عامل سیدھے ہاتھ سے بوتل کا کاگ کھولے اور اسی ہاتھ سے بوتل ہمزاد کے منہ سے لگادے۔

اس عمل کا عامل کسی اعتبار سے عبادت کا عادی نہ ہونا چاہیے۔ اور نہ ہی اس عمل کے عامل کو ہمزاد سے کوئی نیک کام لینے کی ضرورت ہے بس یہ تو گناہوں سے خوش ہونے والا ہمزاد ہوتا ہے اسے نیکی سے کیا تعلق۔؟

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۸
(ہندو عاملین کیلئے)

عامل ایک بغیر سلا کپڑا بدن پر لپیٹے۔ اور قبلہ رو ہو کر دھوپ میں کھڑا رہے اور ۱۴۴ مرتبہ "ہرتی یا رآئے ایمول آتما" پڑھے۔ نظر اپنے سائے پر جمائے رکھے۔ اور دل میں یہ خیال رہے کہ میرا ہمزاد بس ابھی آکر خود کو میری سپردگی میں دینے والا ہے۔

نظر تھک جانے پر چند منٹ اوپر آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کے بعد پھر نگاہ اپنے سائے کی گردن پر واپس لے آئے۔ اور وہی عمل پھر ۱۴۴ مرتبہ پڑھے۔ اس طرح ۷ مرتبہ کرے۔

اکتالیس دن میں کامیابی ہوتی ہے ہمزاد اس سے قبل ایک سائے کی شکل میں نظر آئے گا۔ جو بتدریج عمل کے ساتھ ساتھ متشکل ہوتا چلا جائے گا۔

جب ہمزاد ہم کلام ہو اس کا عامل جواب دے۔ اور عمل بھی ترک کردے۔ توجہ ہٹانے والی دوسری باتوں پر ہرگز دھیان نہ دے۔

ہمزاد سے پہلی ہی گفتگو میں معاہدے کی تکمیل کرے۔ اور اس حاضر ہونے کی ترکیب معلوم کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۹
(برائے ہندو عاملین)

عامل ایک قد آدم آئینہ کسی ویران مکان میں عموداً کھڑا کرے۔ اور خود بالکل برہنہ ہوکر اس کے سامنے آجائے اور اپنے عکس میں گردن پر نظر جمالے اور تین سو مرتبہ۔

"اوم ہر بنگ پر مودائے سواہا"

پڑھے۔ اس کے بعد آنکھیں بند کرلے۔ اور اپنے عکس کا تصور کرے۔ اور دھیان پوری طرح تسخیر ہمزاد پر لگادے۔ دو منٹ بعد آنکھیں کھول دے۔ اور پھر حسب سابق تین سو مرتبہ منتر پڑھتے ہوئے نظر اپنے عکس کی گردن پر جمائے رکھے۔ لیکن اس مرتبہ آنکھیں ذرا زیادہ دیر تک بند رکھے۔ اور اپنے عکس کے تصور کو زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم کرے۔ تیسری مرتبہ بھی آنکھیں کھول کر منتر تین سو مرتبہ ہی پڑھے لیکن آنکھیں بند کرکے اپنے عکس کے تصور میں کھو جانے کا وقت زیادہ کردے۔

روزانہ اسی طرح عمل کرتا رہے کامیابی انشاء اللہ ۷۵ دن میں ہوجائے گی۔

اس عمل سے بھی تمام جائز کام لینا حق انسانیت ادا کرنے کے مساوی ہوگا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲۰
(برائے ہندو عاملین)

ماہ ثابت کے پہلے شنبہ کو طلوع آفتاب کے فوراً بعد ہی گوبر سے لیپی ہوئی ایک محفوظ جگہ پہنچ جائے۔ اور اپنے ساتھ آگ اور گوگل کے سوا اور کچھ نہ لے جائے۔ غسل سے پاک

ہونا ضروری ہے۔ اب آگ کے سامنے دوزانو ہو بیٹھے اور تھوڑی تھوڑی گوگل ڈالتا رہے اور نظر اس کے اٹھتے ہوئے دھوئیں پر جمائے رکھے۔ زبان سے بے تعداد مرتبہ ۔

"لید یورع سمد یورع"

ادا کرتا رہے۔ تصور ہمزاد کا ہو۔

دوران عمل جب کوئی آواز زور سے پیدا ہو تو تمام گوگل آگ میں ڈال کر کھڑا ہو جائے۔ اور دھوئیں پر نظر رکھے۔ دھواں اگر مبہم سی ایک شکل اختیار کرے اور ہمزاد کی صورت میں آکر کلام بھی کرے۔ تو بھی عامل اس کے دھوکے میں آکر جواب نہ دے۔ اور عمل پڑھتا رہے۔ اور اس دن کا انتظار کرے، کہ جب وہ بالکل انسانی شکل میں آکر خود کو عامل کے سپردگی میں نہ دے دے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲۱
(برائے ہندو عاملین)

کسی نوچندی اتوار سے عمل شروع کیا جائے۔ عامل روزانہ سونے سے قبل ۔

"اُدم نمو نارائن آئینمہ ہمزاد ۔ سوہا گرو بھگت کی"

۲۱ مرتبہ پڑھے۔ اور پھر کسی سے بات چیت کئے بغیر سو رہے اور اپنی چارپائی کو چھوڑ کر کہیں چلا نہ جائے۔ البتہ چند منٹ کے لئے اگر پیشاب یا پاخانے کی حاجت ہو۔ تو جا سکتا ہے لیکن فوراً بغیر کسی سے بات کئے ہی واپس لوٹ آئے اور سو جائے۔ صبح ہوتے ہی طلوع آفتاب کے وقت یہی منتر پھر اکیس مرتبہ پڑھے اور اسی طرح غروب آفتاب کے وقت یہی عمل پڑھے۔ اور ہمہ اوقات یہی تصور رہے کہ میں ہمزاد کو بس میں کر رہا ہوں۔

۲۱ روز عمل کرنے کے بعد صبح کو جس شخص سے جو بھی گفتگو یا کام کو کہے گا وہ شخص فوراً مان لے گا۔ اثنائے گفتگو میں اپنے ہمزاد کا خیال رکھیں۔ یہ معمولی سا اثر ہوگا۔ اس کے بعد جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس کی بات میں اثر ہوگا۔ اس عمل کے عاملین کو کام لیتے وقت کچھ جائز و ناجائز کا خیال بھی رکھنا ہوگا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱
(برائے غیر مسلم خواتین)

غیر مسلم عاملہ ایک ایسے کمرے کا انتخاب کرے جہاں کسی اور کے آنے کا امکان نہ ہو۔ رات کی تیسری ساعت میں کمرے میں داخل ہو کر ایک چراغ تقریباً دو فٹ کی بلندی پر جلائے اور بالکل مادرزاد برہنہ ہو کر چراغ کی طرف پشت کرکے بیٹھ جائے۔ چراغ میں گھی یا تیل کافی مقدار میں ہو۔ اور اس کی بتی کافی موٹی ہو۔ اس انتظام کے بعد اپنی نظر اپنے پورے سائے پر جمائے ہوئے ۲۰ مرتبہ پڑھے "جگہ مبائے نمہ، گوڑیئے نمرسپھ" نظر چھت کی طرف لے جاکر سات مرتبہ یہی منتر پڑھے۔ اس کے بعد نظر پھر اپنے سائے کی گردن پر جما کر اپنے منتر کا اعادہ کرے، اس طرح چار مرتبہ کرے اور پورے عمل میں ۱۰۸ مرتبہ متذکرہ بالا منتر پورا کرے۔

یہ عمل روزانہ اسی طرح اور ایک وقت شروع کیا جائیگا۔ عمل ختم کرکے اسی جگہ سو رہے کسی قسم کی آواز یا خوفناک شکلوں کا خوف دل میں نہ لائے۔ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اپنے ہمزاد کا تصور کرتی رہے حتیٰ کہ تقریباً ایک ماہ بعد ہمزاد مسخر ہو کر ظاہر ہو جائے اور معاہدے پر آمادہ ہو۔

اس عمل میں عاملہ کو پوری طرح باطہارت اور پاک صاف رہنا چاہیے۔! بہت زیادہ ملاقاتیں بھی نہیں کرنی چاہئیں نہ کسی کو دھوکا یا فریب دینا چاہئے نہ فحش کلامی روا رکھنی چاہئے۔ غرضیکہ نہایت نیک نیتی اور پارسائی سے وقت گزارنا چاہیے۔ اتفاقاً اگر کسی عامل یا عاملہ سے معاہدے میں غلطی ہو جائے اور وہ ہمزاد سے یہ وعدہ لینے میں ناکام رہ جائے کہ ہمزاد صرف بلانے پر ہی آئے۔ اور ہر وقت کام طلب نہ کرے تو۔ ایسے موقع پر ہمزاد کو مذہبی کتابیں پڑھنے یا سنانے پر مقرر کر دیا جائے۔ یا پھر اجناس کا کافی ذخیرہ دے دیا جائے کہ ہر قسم کا اناج علیحدہ کرے۔ یا کوئی ایسا کام دے دیا جائے جس میں تسلسل و تواتر قائم رہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲
(برائے غیر مسلم خواتین)

عاملہ ایک قدآدم آئینے کے سامنے برہنہ کھڑی ہو۔ جو کمرے کی شمالی دیوار پر زاویہ قائمہ پر آویزاں ہو۔ اور اپنے ہمزاد کا تصور کرتے ہوئے اپنی گردن کے عکس پر نظر جمانے اس کے ساتھ ہی تین سو مرتبہ پڑھے۔

"اُوم ہر سنگ پر مودائے سوا ہا"

پھر دو منٹ کے لئے اپنی نظر چھت پر لے جائے اس کے بعد واپس اپنے عکس کی گردن پر نظر جمائے۔ اور پھر تین سو مرتبہ یہی منتر پڑھے۔ اور اس کے بعد پھر چھت پر دو منٹ تک نظریں جمائے۔ تیسری مرتبہ بھی اس عمل کا اعادہ کرے، اور عمل ختم کرے اس طرح ڈھائی ماہ تک کرتی رہے۔ اور ہر اوقات یہی سوچتی رہے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے والی ہے۔

عمل کی مدت پوری ہونے پر ہمزاد ظاہر ہو جائے گا۔ اور عاملہ کے معاہدے کے بعد اس کے تمام کاموں میں مدد دیگا۔ عاملہ کو بھی لازم ہے کہ وہ رفاہ عام کی روش اختیار کرے خلاف مذہب اور معاشرے اور انسانیت کے خلاف کوئی کام نہ کرے نیک نیتی سے کام لیتی رہے خدا اور اس کے بندوں کا خیال اس کے دل میں ہمیشہ جاگزیں رہے۔ ورنہ دُنیا میں لوگوں کو بڑی بڑی قوتیں حاصل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بعض نے نیکی میں نام پیدا کیا ہے اور بعض نے بدی میں اس دنیا میں راون جیسا طاقتور راجہ ہو گزرا ہے جس کے غرور نے اس کی دنیا اور عاقبت دونوں خراب کر دیں۔ اور اسی دنیا میں رام چندر اور کرشن جیسے نیک لوگ بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ جن کا نام عزت و تکریم کے ساتھ ہمیشہ لیا جاتا رہے گا۔

ان عملیات تسخیر ہمزاد کے لکھنے کے بعد اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ بلا امتیاز مذہب وملت جو عاملین ان سے جائز فائدہ اُٹھائیں انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسم الٰہی یا وہابُ کا عمل

یہ عمل ہر آفت، پریشانی اور غربت سے نجات دلا سکتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ "یا وہابُ" ۴۰ دن تک پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ۴۶ مرتبہ تمام عمر پڑھتے رہیں۔

جب بھی کسی مصیبت یا کسی پریشانی کا شکار ہوں تو آدھی رات کو اُٹھ کر غسل کر کے دو نفلیں پڑھنے کے بعد بیٹھ کر تین سو مرتبہ "یا وہابُ" پڑھیں۔ اس کے بعد بیٹھ کر سات سو مرتبہ پڑھیں۔ پھر کھڑے ہو کر ۴۶ مرتبہ "یا وہابُ" پڑھ کر اپنے مسائل کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ ایک ہی رات میں دعا قبول ہو گی۔

رزق میں اضافے کیلئے

جو شخص اپنے روزگار میں اضافہ کرنا چاہتا ہو ــــ وہ مندرجہ ذیل نقش ۱۱ عدد لکھ کر ۱۱ آٹے کی گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ اور لگاتار ۱۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھنا چاہیئے۔ نقش لکھنے اور دریا میں ڈالنے کا وقت روزانہ ایک ہونا چاہیئے۔

اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲	یا باسط	۳۰

ناف کو اپنی جگہ پر لانے کا عمل اگر کسی شخص کی ناف ٹل جاتے تو ناف کو اپنی صحیح جگہ پر لانے کیلئے قرآن حکیم کی یہ آیت کالی روشنائی سے لکھ کر ناف کی جگہ باندھ لیں۔ انشاء اللہ ناف اپنی جگہ پر آجائے گی۔ آیت کو اس طرح تحریر کریں۔

۷۸۶

ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

عملیات ہمزاد برائے خواتین

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱ عاملہ ہر نجاست سے پاک ہو کر آبادی سے دور کسی سنسان مقام پر اپنے عمل کے لئے جگہ متعین کرے۔ اسے پاک صاف اور ہموار کرنیکے بعد خوشبویات جلادے۔ اس وقت پہلی ساعت (مغرب کے فوراً بعد) ہو، احرام (بغیر سلا ہوا کپڑا) اپنے جسم پر باندھ لے اور مغرب کیطرف منہ کرکے کھڑی ہو جائے اس وقت اس کی نگاہ اپنے سائے کی گردن پر جمی ہونی چاہیئے۔ پلک قطعی نہ جھپکائے جس وقت نظر تھکنے لگے آسمان کی طرف دیکھے اور چند منٹ آسمان پر دیکھنے کے بعد نظر دوبارہ اپنے سائے کی گردن پر لاکر جمائے۔ اسی طرح ایک گھنٹہ یا سوا سو منٹ روزانہ کرے۔ تمام عمل کے دوران اس کا یہ عقیدہ راسخ ہو، کہ عنقریب ہی اس کا ہمزاد حاضر ہو کر خود کو اس کی سپردگی میں دیدے گا۔

دورانِ عمل اگر ایام حیض کا آغاز ہو جائے تو عمل ترک نہ کرے جاری رکھے۔ البتہ آغاز ایسے زمانے میں نہ کرے جبکہ عاملہ اس حالت میں مبتلا ہو۔

کچھ عرصہ عمل کرنیکے بعد سایہ دھندلا ہو جائے گا۔ اور اس کی جگہ رفتہ رفتہ روشنی محسوس ہونے لگے گی اور ایک دن وہ پورے طور پر متشکل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہمہ اوقات آنکھوں کے سامنے کچھ ستارے یا گول دائرے سے متحرک نظر آنے لگیں گے۔ آوازیں بھی آتی ہوئی محسوس ہونے لگیں گی۔ عاملہ کو ان تمام صورتوں کو یکسر نظر انداز کرکے اپنا عمل جاری رکھنا چاہیئے۔ ذرا سی غلطی ہلاکت یا دیگر آفات میں دھکیل دینے کا موجب ہو سکتی ہے۔

سائے سے جو خود عاملہ کا ہمزاد ہو گا۔ گفتگو منع ہے عمل کی مدت پوری ہونے کے بعد جب وہ مخاطب ہو کر پوچھے کہ اسے کس لئے بلایا گیا ہے۔ تو عاملہ کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بتانا چاہیئے کہ وہ اسے تسخیر کرنا چاہتی ہے۔ وہ تسخیر کا سبب دریافت کرے گا۔ تو عاملہ بتائے کہ میں تجھ سے اپنے بہت سے جائز کاموں میں مدد لونگی۔ مثلاً مریضوں کے امراض، ان کی تشخیص ادویہ کی فراہمی اور ضروری معالجہ میں مدد۔ گریختہ کی خبر منگواؤں گی۔ جہاں چاہوں گی بھیج کر وہاں کے حالات معلوم کراؤں گی، بارش کراؤں گی۔ بغیر موسم پھل پھول اور میوہ جات منگواؤں گی۔ تیری مدد سے کند ذہن اور غبی لوگوں کو سبق یاد کراؤں گی۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاری سے بھاری شئے منتقل کراؤں گی۔ پیش گوئیوں میں تجھ سے مدد لونگی دفینوں کا پتہ چلاؤں گی غرضیکہ اور بھی بہت سے کام کراؤں گی۔

ہمزاد رضامندی ظاہر کرے گا اور پوچھے گا کہ کیا تو مجھے پیٹ بھر کر کھانا دے گی۔ عاملہ کو اس موقع پر فوراً منع کر دینا چاہیئے اس لئے کہ ہمزاد کا پیٹ کوئی انسان نہیں بھر سکتا۔ صرف دو روٹیوں کا اس حالت میں وعدہ کرے کہ جب خود عاملہ کو میسر آسکیں اسی طرح ہمہ اوقات پاک رہنے کا وعدہ ہرگز نہ کرے۔ اسلئے کہ ہمہ اوقات کوئی شخص پاک حالت میں نہیں رہ سکتا۔

عامل خواتین ہمزاد سے جو معاہدہ کریں اس میں یہ بات ضرور اپنی طرف منوالیں کہ ہمزاد ہمہ اوقات عاملہ کے سامنے نہ رہے اور نہ ہر وقت کام طلب کرے۔ نیز معاہدہ تمام عمر کا نہ کرے چند سال کا کرے اور اس عرصے کے لئے بھی یہ طے کرے کہ اگر عاملہ کی موت واقع ہو جائے تو اس کی لاش مسخ نہ کرے اور نہ کوئی روحانی صدمہ پہنچائے۔

غرضیکہ معاہدے میں پوری طرح محتاط رہے۔ اس سلسلے کی مزید ہدایات ہم رسالہ کی ابتدا میں بڑی تفصیل سے پیش کر چکے ہیں۔ خواتین انہیں بھی پڑھ لیں اور ایسا کوئی کام نہ کریں جس کی وجہ سے بعد میں پچھتانا پڑے۔

یہ عمل ایک ماہ کا ہے۔ عمل سے فارغ ہو کر اپنے کپڑے

پہن لیا کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲

عاملہ کو اس عمل کا آغاز کرنے سے قبل نظر جمانے کی کافی مشق کر لینی چاہیئے۔ کیوں کہ اس عمل میں نظر کا انتہائی طاقت ور ہونا ضروری ہے۔ عاملہ عمل شروع کرتے وقت پاک صاف ہو جائے اور ایک گھنٹہ قبل اس سنسان مقام پر پہنچ جائے جو پہلے ہی سے عمل کے لئے متعین کیا ہوا ہو۔ اب عاملہ غروب ہوتے ہوئے آفتاب سے آنکھیں چار کرتے ہوئے یہ خیال کرے کہ وہ ہمزاد کو تسخیر کر رہی ہے۔ اور عنقریب ہی ہمزاد تابع ہو جائے گا۔ پلک ہرگز نہ جھپکائے اور قوتِ ارادی کے ذریعے خود پر زیادہ سے زیادہ قابو پاتی رہے۔ نیز ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد پانچ منٹ کیلئے آسمان پر نظر جمائے کچھ دن بعد آفتاب کا سرخی سفیدی میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور یہی سفیدی رفتہ رفتہ سیاہی اختیار کر لے گی۔ یہی سیاہی کبھی گھٹتی بڑھتی رہے گی۔ کبھی انسانی سر یا دھڑ کی شکل اختیار کر لے گی اور کبھی ظاہر اور کبھی غائب ہوتی رہے گی۔ تقریباً ایک ماہ بعد یہی حالات پرسکون ہو جائیں گے۔ اور انسانی ڈھانچہ سامنے آنا شروع ہو جائے گا۔ اس وقت تک عاملہ کو کسی بھی حالت سے متاثر نہ ہونا چاہیئے اور نہ ہی بھیانک آوازوں سے ڈرنا چاہیئے۔

عمل چالیس روز تک ضرور ہی جاری رکھنا چاہیئے۔ ویسے ہمزاد سے ہم کلام اس وقت ہونا چاہیئے جب وہ گفتگو کا آغاز اپنی طرف سے کرے۔

جب ہمزاد ہمکلام ہو اس کے سوالات کے جوابات بھی اسی کے مطابق دے۔ لیکن جواب دینے میں کوئی خلافِ اصول بات منہ سے ہرگز نہ نکالے بہتر یہی ہے کہ ہماری ان ہدایات کے مطابق سوال و جواب کرے جو ہم نے احتیاطاً بے شمار جگہوں پر لکھدی ہیں۔ عاملہ کیلئے مناسب ہے کہ ہمارے اس رسالے کو تمام وکمال پڑھے پھر تسخیر ہمزاد کی طرف رجوع کرے ورنہ نقصان اٹھائے گی۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۳

عاملہ سب سے پہلے کسی ایسی شئے کا انتخاب کرے جو وہ روزانہ مہیا کر سکے۔ یاد رہے شئے کم از کم اس وقت تک خراب نہ ہو جبتک کہ عمل کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ مثلاً بتاشے، مصری یا کوئی اور کھانے کی چیز اور اپنا عمل شروع کرنے کیلئے اس مقام پر چلی جائے جو اس مقصد کے لئے پہلے سے متعین کیا ہوا ہو۔ یہ مقام بالکل سنسان ہو۔ رات کا وقت ہو چاندنی کھلی ہوئی ہو۔ اس وقت عاملہ اپنے دائیں ہاتھ میں وہ شئے رکھے اور ہاتھ پھیلا دے۔ اور اپنے سائے کی گردن پر نگاہ جماتے ہوئے اپنے ہمزاد اور اس کی تسخیر کا خیال پیدا کرے۔ آنکھیں بوجھل ہو جائیں یا تھک جائیں تو نظر پلک جھپکائے بغیر ہی آسمان پر گاڑ دے۔ اور چند منٹ بعد پھر اپنے سائے کی گردن پر دیکھنے لگے۔

کچھ عرصہ بعد آسمان پر سایہ سا نظر آئے گا نیز اس کے اپنے سائے میں بھی حرکت محسوس ہوگی۔ عاملہ اس کی طرف التفات کئے بغیر اپنا عمل جاری رکھے۔

تصور آفرینی، جوشِ عمل، انہماک اور کامل توجہ کے نتیجے میں جب ہمزاد سامنے آکر کھانے کی چیز طلب کرے تو اس سے اس بات کا اقرار لے کہ جب اسے بلایا جائے تو حاضر ہو۔ اور جو کام اُسے بتایا جائے اسے سرانجام دے۔ وہ اسی طرح معاہدہ کرے گا جس طرح ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ معاہدے میں کسی قسم کا ابہام، شک یا یا گنجلک پن ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ جو بات ہو بالکل صاف صاف ہو۔ جب معاہدہ ہو جائے تو وہ شئے ہمزاد کو دیدے اور معاہدے کے مطابق اسے حاضر کر کے اپنے ضروری اور نیک کام کرائے۔

معاہدے کی پابندی بڑی ضروری ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی لغزش ہو گئی تو ہمزاد تباہ کر دے گا۔

ہمزاد سے یہ اقرار بڑا ضروری ہے کہ وہ ہمہ اوقات سامنے نہ رہے۔ صرف بلانے پر حاضر ہو۔ ورنہ وہ ہمہ اوقات سامنے رہے گا۔ ہمہ اوقات کام کا تقاضا کرے گا۔ اور عاملہ کے لئے جینا مشکل ہو جائے گا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۴

عام طور پر عاملین تسخیر ہمزاد کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ کسی سنسان مقام پر جا کر اپنا عمل شروع کیا کریں۔ لیکن ہمارے اس عمل میں عاملہ کو کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عاملہ اپنے لئے علیحدگی کا انتظام کرے یا نہ کرے صبح سویرے چارپائی سے اٹھتے وقت آفتاب اس کی نظروں کے سامنے ہو اور وہ لیٹے ہی لیٹے سورج سے آنکھیں چار کر سکے۔ پندرہ منٹ تک سورج کی طرف دیکھنے کے بعد اپنے پیروں پر نگاہ ڈالے۔ پانچ منٹ بعد نظر پھر سورج پر جما لے۔ اس طرح ایک گھنٹے تک کرتی رہے۔ کچھ عرصہ بعد عاملہ کو آسمان پر پہلے سیاہ اور پھر سفید دھبہ سا نظر آئے گا۔ جو روز بروز پھیلتا چلا جائے گا۔ یہ دھبہ اسے اپنے پیروں پر بھی نظر آنے لگے گا۔ اس عمل کے سلسلے میں اپنے متعلقین کو یہ ہدایت ضرور کر دینی

(باقی صفحہ ۸۰ پر)

جَلالی ہَمزادؔ

یہ ہمزاد سرعت سے حاضر ہوتا ہے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے کسی تجربہ کار عامل کو ہی یہ عمل کرنا چاہیئے۔ یہ سورۂ فاتحہ کے سواقط حروف کا عمل ہے۔ سواقط فاتحہ یہ ہیں۔ ر

(ف ج ش ث ر خ ظ)

یہ کل سات حروف ہیں اور سات روز کا ہی عمل ہے۔

عبارت عمل یہ ہے۔ ایھا الاضمار الحمرف وکیطو ودطش مفیط ملیج سلك بهلوه علسطین بهفا عل سهعط مهفط سعد بواه طلطو مهیط مجج مهیحل والعذ احضرونی ہمزادی بحق اسماء الحسنیٰ یا فتاح یا جبار یا شکور یا ثابت یا زکی یا خبیر یا ظاہر۔

اس عمل سے تسخیر کردہ ہمزاد اعمال شر میں بہت مدد دیتا ہے اور ہر طرح کی تکلیف و اذیت دیتا ہے۔ جنگ کے دوران ایسا ہمزاد بہت عمدہ ہے۔ اب انفرادی طور پر عمل کو مفصل لکھ رہا ہوں۔ بخور وغیرہ کا سابقہ اوراق میں تذکرہ ہوچکا ہے۔ شرائط عمل کو ملحوظ رکھیں۔

اعمال کے سات روز کا مفصل بیان کر رہا ہوں۔ عمل نوچندی اتوار کو شروع کریں۔

اتوار رات کو بعد از عشاء عبارت مندرجہ بالا کو اپنے نام کے حروف کی تعداد کے مطابق پڑھیں۔ مثلاً بابر سلطان میں کل نو حروف ہیں تو نو بار پڑھی جائے گی۔ زبانی یاد کرلیں پھر اتوار کے روز مندرجہ ذیل دفق اول ساعت شمس میں لکھیں اور بازو پر باندھ لیں۔ پھر رات کو بعد عشاء جب عزیمت مندرجہ بالا نو بار یا حروف کی تعداد کے مطابق پڑھ کر اسی دفق کو ۱۷ بار لکھیں کاغذ قلم نیا ہو۔ رُخ مشرق کی طرف ہو۔ پھر اپنے نام کے حروف کے اعداد ابجد کے مطابق مثلاً بابر سلطان کے (۳۵۵) اعداد ہیں ــــ مندرجہ ذیل اسماء پڑھیں۔ (کیطو ودطش مفیط) اور اس کے بعد نقش ہمزاد ایک سو بار لکھیں۔ نقش ہمزاد

اور دفق جو سترہ مرتبہ لکھا ہے صبح آٹے میں گولیاں بنا کر یا ویسے ہی آگ میں جلادیں۔ اگر لکھتے وقت سرخ موتی منہ میں رکھیں تو بہتر ہے۔

دفق جو سترہ مرتبہ لکھنا ہے یہ ہے۔

ف ج ش ث خ ز ظ
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف (حروف فا)
ش ف خ ث ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ث ج
ث ج ز ظ ش ف خ

اور نقش ہمزاد جو ایک سو بار لکھنا ہے اور روزانہ لکھنا ہے وہ یہ ہے۔ نقش ہمزاد۔

6	ھے	IIII	#	م	III	✡
IIII	#	م	III	✡	6	ھے
م	III	✡	6	ھے	IIII	#
✡	6	ھے	IIII	#	م	III
ھے	IIII	#	م	III	✡	6
#	م	III	✡	6	ھے	IIII
III	✡	6	ھے	IIII	#	م

اتوار کے روز آگ سلگا کر عمل کرنا ہے اور آگ پر نظر رکھیں۔ کوئلے نہ ہوں بلکہ آگ ہو۔ بڑی بتی والا بڑا دیا ہو۔ جس سرسوں کا تیل ڈالا گیا ہو۔

سوموار رات کو بعد از عشاء وہی پہلے والی عزیمت اپنے نام کے حروف کے مطابق پڑھیں۔ اور بعد میں مندرجہ ذیل دفق تین بار لکھیں۔ اور پھر نام کے اعداد کے مطابق مندرجہ ذیل

کلمات ادا کریں۔ مهلیج سلاك بهلوكا۔
آنکھیں بند کر کے تصور ہمزاد کے ساتھ پڑھیں اور ایک طشت میں پانی بھر کر روبرو رکھیں۔ اور چند لمحوں کے بعد آنکھیں کھول کر پانی میں اپنا چہرہ دیکھ لیا کریں اور اس عمل کے بعد سو بار پھر نقش ہمزاد دیکھے۔
وہ وفق مبارک جو تین بار آج کے روز لکھا جائے گا۔ یہ ہے۔
ان کو پانی میں بہادیں۔

ج	ز	ظ	ش	ف	خ	ث	
خ	ث	ج	ز	ظ	ش	ف	
ش	ف	خ	ث	ج	ز	ظ	
ز	ظ	ش	ف	خ	ث	ج	(حروف جیم)
ث	ج	ز	ظ	ش	ف	خ	
ف	خ	ث	ج	ز	ظ	ش	
ظ	ش	ف	خ	ث	ج	ز	

منگل تیسرے روز بھی رات والی عزیمت پڑھیں ـــــ اور مندرجہ ذیل وفق کو اکیس بار لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل الفاظ طلسم کو نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔
علسطین هههقاعل مهعط۔
اور نقش ہمزاد سو بار لکھیں۔ دوسرے دن ان سب حروف کو زمین میں دفن کردیں۔

وفق المبارک حرف (ش) شین

ش	ث	خ	ف	ج	ز	ظ	
ز	ظ	ش	ث	خ	ف	ج	
ف	ج	ز	ظ	ش	ث	خ	
ث	خ	ف	ج	ز	ظ	ش	(حرف شین)
ظ	ش	ث	خ	ف	ج	ز	
ج	ز	ظ	ش	ث	خ	ف	
خ	ف	ج	ز	ظ	ش	ث	

بدھ عزیمت مذکورہ تعداد حروف اسم خود کے مطابق اور پھر وفق مندرجہ ذیل صرف ثا کو تیئس ۲۳ بار پڑھیں۔
اور مندرجہ ذیل طلسم کو اپنے نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔ (مهقط) اور ایک سو بار نقش ہمزاد لکھے۔ پانی کا طشت پاس رکھیں اور شکل دیکھتے رہیں۔ بعد میں دوسری صبح نقوش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ جیسا کہ حرف جیم کا کیا تھا۔ وفق اس روز کا یہ ہے ـــ وفق المبارک ـــ حرف ثا

ث	ج	ز	ظ	ش	ف	خ
ش	ف	خ	ث	ج	ز	ظ
ظ	ش	ف	خ	ث	ج	ز
ج	ز	ظ	ش	ف	خ	ث
خ	ث	ج	ز	ظ	ش	ف
ش	ف	خ	ث	ج	ز	ظ
ظ	ش	ز	ف	خ	ث	ج

جمعرات عزیمت پڑھ کر نام کے اعداد کے مطابق مندرجہ ذیل طلسم پڑھیں۔ (دوالحذ)
اور اس سے پہلے مندرجہ ذیل وفق ستائیس ۲۷ بار لکھیں۔ پھر نقش ہمزاد سو بار لکھیں۔ اس دوران ابلتا ہوا پانی پاس رکھیں۔ خواہ ہیٹر سے گرم کریں یا لکڑیاں جلا کر اور پھر دوسرے دن ان تعویذات کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔ اور جب کافی دیر گزر جائے سیاہی اتر جائے تو پانی دریا میں ڈال دیں۔
وفق یہ ہے۔

ظ	ش	خ	ف	ج	ث	ز
ث	ز	ظ	ش	خ	ف	ج
ف	ج	ث	ز	ظ	ش	خ
ش	ج	ف	ج	ث	ز	ظ
ز	ظ	ش	خ	ف	ج	ث
ج	ث	ز	ظ	ش	خ	ف
خ	ف	ج	ث	ز	ظ	ش

جمعۃ المبارک آج رات عزیمت پڑھ کر اور مندرجہ ذیل وفق لکھ کر پھر یہ طلسماتی حروف پڑھیں جو کہ اپنے نام کے اعداد کے موافق پڑھنے ہیں۔ (دهجع ههیحد)
اور بعد میں سو بار نقش ہمزاد لکھیں۔ ٹھنڈی مٹی پر بیٹھ کر لکھیں۔ جیسا کہ حرف شین میں کیا تھا۔ اور صبح نقوش کو ٹھنڈی مٹی میں دریا وغیرہ کے کنارے دفن کردیں۔

وفق المبارک حرف خا

خ	ث	ج	ز	ظ	ش	ف
ش	ف	خ	ث	ج	ز	ظ
ز	ظ	ش	ف	خ	ث	خ
ت	ج	ز	ظ	ش	ف	خ

ف خ ث ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث

آج بھی عزیمت پڑھ کر مندرجہ ذیل وفق لکھیں۔ اور

ہفتہ پھر مندرجہ ذیل طلسماتی کلمات نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔ صعد ہوا × طلطو محیط۔

اور پانی کا طشت روبرو رکھے۔ وقتاً فوقتاً اپنا چہرہ دیکھتے رہیں۔ پھر نقش ہمزاد سو بار لکھیں اور ان سب نقوش کو صبح دریا میں پھینک آئیں۔ وفق المبارک سات بار لکھنا ہے۔

وفق المبارک حرف زا

ز ظ ش ف خ ث ج
ث ج ز ظ ش ف خ
ف خ ث ج ز ظ ش

ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ

جب آخری روز نقوش دریا میں ڈالنے جائیں گے تو سخت آندھی اور طوفان آجائے گا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہوگا۔

آپ ریت کی مٹھیاں بھر لیں اور عزیمت اوّل کو مسلسل پڑھتے رہیں۔ جب طوفان بہت تیز ہو جائے تو اس ریت کو فضا میں پھینک دیں۔ اس سے ریت کا طوفان کھڑا ہو جائے گا۔ عامل عمل پڑھتا رہے اور ہرگز نہ گھبرائے آخر یکدم سکوت ہو جائے گا۔ اور ایسے میں عامل کو اپنی پشت سے کڑک دار آواز آئے گی ہرگز نہ ڈرے بس یہی ہمزاد ہے اس کے روبرو قول و اقرار کر لیں۔ اگر روزانہ مشاہدات ہوں اور خوف محسوس ہو تو گھبرائیں نہیں۔

عمل ہمزاد

خواجہ حسن نظامی رح کا ذاتی تجربہ

صفدر عباس خاں

ہمزاد کا عامل اپنے وقت کا بادشاہ ہوتا ہے. جو چاہے کر سکتا ہے مگر ہمزاد بہت ہی چالاک اور شاطر قسم کی مخلوق ہے. اس کو تابع کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ ہمزاد دوران عمل ہی عامل کو چکر دے کر عمل کو ناکام بنا دیتا ہے کیونکہ وہ عامل کی ہر کمزوری سے واقف ہوتا ہے اس لئے وہ اسے کامیاب نہیں ہونے دیتا. وہ دنیا کا خوش قسمت انسان ہے جو ہمزاد کو تابع کر لیتا ہے۔

خواجہ حسن نظامیؒ کو بھی تسخیر ہمزاد کا بہت شوق تھا. یہی عمل جو میں لکھ رہا ہوں خواجہ نے کیا تھا. ہمزاد حاضر ہو گیا اور بہت خوفناک قسم کے مناظر دکھائے مگر خواجہ صاحب عمل میں کامیاب ہو گئے. یہ عمل بالکل صحیح ہے. اگر کوئی مضبوط دل کا آدمی ہو اور ہمزاد کی شاطرانہ چالوں میں نہ آیا تو ہمزاد کو یقیناً تسخیر کر لے گا۔

یہ عمل مجھے ایک بزرگ سے ملا ہے. یہ عمل آج سے تقریباً سو سال پہلے خواجہ حسن نظامیؒ کے اپنے ہی اخبار میں شائع ہوا تھا. میں قارئین طلسماتی دنیا کی نذر کر رہا ہوں تاکہ یہ رسالہ پڑھنے والوں کی دیرینہ خواہش پوری ہو جائے. خواجہ صاحب کی تحریر کو لفظ بہ لفظ ان کے اپنے الفاظ میں نقل کر رہا ہوں۔

اگر وجود ہمزاد پر ان لوگوں کو شک ہو جو جنات کی ہستی کے قائل نہیں ہیں تو ہم قوت خیالی کے جسمی ظہور کا نام ہمزاد رکھتے ہیں. اور جو خود غرض عامل بنا ناگوارا نہیں کرتے طشت از بام کرتے ہیں تاکہ لوگ عاملوں کے فریب سے محروم رہیں اور خود ہمزاد کو مطیع کر لیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس عمل کو وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جس کا دل کمزور نہ ہو اور نڈر و دلیر ہو. یہ چھوٹی بات ہے کہ ہمزاد کا عامل بے دین ہو جاتا ہے اور ہمزاد اس کو اعمال علوی، نماز وغیرہ سے روکتا ہے. اس لئے ہر مذہب و ملت کے آدمی کو اس کے حصول میں تامل نہیں کرنا چاہیئے۔

طریقہ عمل درج ذیل ہے

ایک تنہا جگہ میں جہاں آس پاس کے شور کی آواز نہ آتی ہو. رات کے وقت لیمپ روشن کرو اور جسم کے تمام کپڑے اتار لو صرف ایک جانگیا پہن لیں لیمپ کے آگے اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ تمہارا سایہ تمہارے سامنے پڑے اور درج ذیل جملہ انیس ہزار انیس بار پڑھنا ہے۔

میجز نماجزا ہلامسب۔

جب آٹھ دن متواتر پڑھتے ہوئے ہو جائیں گے تو آگے کا سایہ متحرک ہو کر کھڑا ہو جائے گا اور پھر نویں دن قلابازیاں کھاتا نظر آئیگا اور اس کے بعد تمہیں انواع و اقسام سے ڈرائے گا مگر تم بالکل خوف نہ کھاؤ. کیونکہ وہ تمہیں کسی قسم کی اذیت نہیں پہنچا سکے گا. انیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں. انیسویں دن تمہاری شکل کا انسان عاجزی و انکساری سے سامنے آجائے گا اور ہمیشہ کے لئے تمہاری غلامی کرے گا اگر تمہیں ڈر جانے کا بہت ہی خوف ہو تو کوئی اور پڑھ لیں۔

اس عمل کے دوران خواجہ صاحب کو جو نظارے دکھائی دیئے وہ بھی قارئین کی نذر کرنا چاہتا ہوں تاکہ قارئین کو زیادہ سے زیادہ اس عمل کے بارے میں معلومات بہم پہنچ سکیں۔

خواجہ صاحب نے لکھا تھا کہ میں نے ایک کوٹھڑی میں حصار کھینچ کر عمل تسخیر ہمزاد شروع کیا. دوسرے یا تیسرے روز کوٹھڑی کے روشندان میں ایک ننھا منا انسانی وجود نظر آیا. وہ چھلانگ لگا کر کوٹھڑی کے فرش پر اتر آیا. پھر اسی طرح کی ایک دوسری مخلوق آن کودی. وہ دونوں آپس میں گفتگو کرنے لگے. کہا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ پوریاں پکائی جائیں. اچھا تو پھر پوریوں کا سامان لے آئیں. پھر وہ دونوں اچھلے اور فضا میں بلند ہو کر روشندان کے راستے باہر نکل گئے. کچھ دیر بعد روشندان ہی کے ذریعے اندر داخل ہوئے اس مرتبہ وہ پوریاں تلنے والی کڑاہی لے کر آئے تھے. کڑاہی چولہے پر چڑھا دی. اس میں خود بخود تیل نمودار ہو گیا۔

باقی ص۱۹۶ پر

تحریر: ملازم حسین اسلام آباد پاکستان

جنات کو دیکھنے کا عمل

لوگوں کو جنات دیکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ اور ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش کوئی ایسی ترکیب ہمارے ہاتھ آجائے جس کی بدولت ہم جنات کو دیکھ سکیں۔ اور ان کو اپنا دوست بنا کر ان سے کام لیں۔ لہٰذا اس فن کے شائقین کے لئے وہ ترکیب لکھی جاتی ہے جس سے جنات نظر آتے ہیں اور دوست بنتے ہیں۔ لیکن میں یہ امر واضح کردوں کہ ایسے شوق کو پورا کرنے کے لئے بہت خطروں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ڈر خوف بہت زیادہ آتا ہے۔ اور ڈرنے کی صورت میں رجعت میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اس کا اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ اور بعض لوگ پاگل ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو وہی لوگ کریں جو کہ بہت بڑے دل کے مالک ہوں۔ اس عمل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں نہ تو عمل پڑھنے کی ضرورت ہے نہ ہی کسی طرح کا پرہیز ہے۔ جس شخص کا جی چاہے وہ اپنا شوق پورا کرسکتا ہے۔

ترکیب سب سے پہلے ایسی جگہ تلاش کریں جہاں پر جنات رہتے ہوں۔ عموماً ایسی جگہ جنگلات و قبرستان، کھنڈرات و مرگھٹ اور ویرانوں میں پائی جاتی ہیں۔ کچھ جگہ ویسے بھی مشہور ہوتی ہیں کہ اس ایریے میں جنات رہتے ہیں یا فلاں آسیبی علاقہ ہے جب ایسی جگہ کا علم ہوجائے تو پھر بروز جمعرات (کوئی بھی جمعرات ہو) کو دن کے وقت کسی دکان سے گوشت لے آئیں۔ گوشت کی مقدار مقررہ نہیں۔ جتنی توفیق ہے لے لیں۔ اور گھر آکر گوشت کو ایسی جگہ چھپا کر رکھ دیں۔ جس پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ یعنی کوئی دوسرا شخص نہ دیکھے۔ نہ ہی کسی دوسرے شخص کو اس بات کا علم ہو کہ آپ یہ گوشت اس مقصد کے لئے لیکر آئیں ہیں۔

بعد از نماز عشاء گوشت لیکر اس مقام پر چلے جائیں۔ جو جگہ آپ نے اس عمل کے لئے منتخب کی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آتے جاتے وقت کسی شخص کی آپ پر نظر نہ پڑے۔ جونہی آپ اس علاقے میں داخل ہوں گے۔ آپ کا سر اور کندھے وزنی ہوجائیں گے۔ اور اس طرح محسوس ہوگا جیسے آپ کے قدم کوئی ذی روح روک رہا ہے جس جگہ پر جاکر ایسی کیفیت ہوجائے تو سمجھ لیں کہ جنات یہاں آس پاس اردگرد موجود ہیں۔ گوشت کھول کر نیچے زمین پر رکھ دیں۔ اور کچھ فاصلے پر آپ جاکر بیٹھ جائیں۔ ڈر خوف کو قریب نہ آنے دیں کیونکہ انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اس کو کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔ ہاں اگر خود ہی ڈر گیا تو پھر خیر نہیں۔ کچھ دیر بیٹھ کر انتظار کریں اور گوشت والی جگہ پر نظر رکھیں۔ کچھ دیر کے بعد بلکہ اسی لمحے جنات آجائیں گے اور گوشت کھانا شروع کردیں گے۔ آپ بالکل خاموشی سے بیٹھے رہیں۔ اگر وہ خود بلائیں یا کوئی بات کریں تو بہتر ورنہ خاموشی سے واپس آجاؤ اور پیچھے مڑ کر ہرگز نہ دیکھو ورنہ خطا ہوگی۔ بس آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے۔ تم آکر جب بھی آپ اس جگہ کا تصور کریں گے وہ جگہ اور جنات کو نظر آئیں گے۔

یاد رہے کہ جب بھی کوئی ذی روح ایک دفعہ سامنے آ

تو پھر باطنی آنکھ کھل جاتی ہے۔ انسان جس چیز یا جگہ کا تصور کریگا۔ وہ سامنے نظر آجائے گی۔ اگر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے تو دوبارہ گوشت لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جنات آپ کے پاس خود ہی آجایا کریں گے اور گوشت آکر لیجایا کریں گے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آپ نے گوشت رکھ کر انتظار کیا جنات حاضر نہیں ہوتے۔ تو آپ گھر واپس آجائیں۔ اور اگلی جمعرات کو پھر اسی طرح گوشت لے جائیں۔ لیکن اس دفعہ جگہ تبدیل کر دیں۔ اگر یہاں پر بھی کامیابی نہ ہو تو پھر اس سے اگلی جمعرات کو کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کامیابی نہ ملے۔ انشاء اللہ جنات آپ کو ضرور نظر آئیں گے اور دوست بنیں گے۔

دوبارہ میں یہ بات لکھ دوں کہ ان کو دیکھ کر ڈریں نہیں۔ میں ان کی صورتیں بھی لکھدوں۔ تقریبًا ۵ سال کا بچہ دیکھ لیں۔ بالکل اتنا ہی جنات کا قد ہوتا ہے۔ اگر دور سے ان کو آتا دیکھا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ بچہ چل کر آرہا ہے۔ جس نے ابھی ابھی چلنا سیکھا ہے۔ جسم و اعضاء بالکل انسانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ورنہ وہ بڑا ہوتا ہے۔ ناک اور منہ قدرے ملے ہوتے ہوتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ناک منہ ایک ہی ہوں۔ یہ ان کی اصل صورت ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدرت حاصل ہے کہ جب چاہیں کسی ذی روح کی شکل میں سامنے آجائیں۔ اور جب چاہیں غائب ہو جائیں۔ ان کو یہ بھی قدرت ہے کہ چند آدمیوں میں سے بعض کو یا صرف کسی کو جسے وہ چاہیں نظر آئیں۔

نکتہ ۱ اگر کوئی شخص اکیلے اس عمل کو نہ کر سکے تو اس کی ایک آسان ترکیب بھی بتا دوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو آپ اپنے ہمراہ لے جا سکتے ہیں۔ لیکن جنات کی حاضری کے دوران اس شخص کو مت بتائیں کہ جنات آئے ہیں۔ کسی طرح کا اسکو علم نہ ہونے دیں۔ نہ ہی بعد میں ذکر کریں۔

نکتہ ۲ بعض اوقات کئی کئی دنوں تک جنات نظر نہیں آتے۔ لیکن عاملین کو مختلف قسم کے اشارات ملتے رہتے ہیں۔ عالم خواب میں اور عالم بیداری میں بھی بعض اوقات گھر میں مختلف جگہوں سے پیسے بھی ملتے ہیں۔ تکیئے کے نیچے سے یا کسی جگہ سے جب اس طرح کی صورت ہو تو کسی کو یہ راز مت دیں۔ روپے خود خرچ کرلیں کچھ خیرات کر دیں۔

نکتہ ۳ جنات ہر حال میں رازداری کو پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے پہلے کچھ عرصہ تک انسان کو مختلف طریقوں سے آزماتے ہیں۔ اس کے بعد سامنے آتے ہیں۔ اس لئے ہر راز کو سینے میں رکھیں۔

نکتہ ۴ آپ نے عمل شروع کیا۔ دو تین مرتبہ جانے سے کامیابی نہیں ملی تو اگر کوئی ذی روح عالم خواب میں آکر ٹوکے کہ گوشت کیوں نہیں لائے تو سمجھ لیں کہ عمل کامیاب ہو چکا ہے۔ عامل کو خاص کر ایسی باتیں ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

نکتہ ۵ جب جنات سامنے آتے ہیں تو پہلے آنکھوں کے آگے اس طرح چمک محسوس ہوتی ہے جس طرح آسمانی بجلی چمکتی ہے۔ اس کے بعد سر اور کندھے وزنی ہو جاتے ہیں۔ چہرے پر ہلکا ہلکا سا جھونکا محسوس ہوتا ہے۔ جھونکے کے ساتھ ہی سامنے کسی بھی شکل میں جنات نظر آتے ہیں۔

یاد رہے کہ جنات کسی بھی شکل میں سامنے آسکتے ہیں۔ مثلاً بزرگ کی شکل میں بوڑھا انسان یا بوڑھی عورت، خوبصورت لڑکا یا مرد خوبصورت عورت۔ کتا و بلی، اونٹ، بھیڑ بکری وغیرہ وغیرہ۔

عامل کے لئے خصوصی ہدایات

(۱) عمل کا ذکر کسی سے ہرگز نہ کریں خواہ وہ کتنا ہی قریبی دوست کیوں نہ ہو۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(۲) اس عمل کو کرتے وقت کوئی شخص آتے جاتے آپ کو نہ دیکھے۔

(۳) اس عمل کو بہتر ہوگا کہ اندھیری راتوں میں شروع کرو۔ یعنی زوالِ ماہ تاکہ روشنی نہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔

(۴) جب گوشت اس عمل کے لئے لائیں تو اس کو ہر ایک سے پوشیدہ رکھیں۔ تاکہ کسی شخص کی اس پر نظر نہ پڑے۔ نہ ہی کسی کو معلوم ہونے دیں۔ کہ میں نے گوشت اس مقصد کے لئے خریدا ہے۔ (۵) دکان سے گوشت لیکر آتے وقت یا گھر میں آکر جسم میں تبدیلی آجاتی ہے۔ سر اور کندھوں پر وزن محسوس ہوتا ہے۔ اس کی پرواہ نہ کریں۔ بلکہ یہ سمجھ لیں کہ اب کامیابی یقینی ہے۔

انتباہ ایسے لوگ جو کہ کسی آسیبی مرض کا شکار ہوں یا کوئی ذی روح مسلط ہو۔ یا وہ ڈرپوک ہوں۔ اس عمل کو ہرگز نہ کریں۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

نوٹ:۔ اس عمل کو دریافت کرنے کے لئے سینکڑوں جنات کی مدد لی گئی ہے۔

طلسماتی انگوٹھی

تحریر: حکیم غلام سرور شباب
(ماہر علوم مخفی) ــ اسلام نگر
حویلی لکھا، ضلع اوکاڑہ

حصولِ عزت و توقیر، ترقی عہدہ، کاروبار، فراوانیٔ مال و دولت

اگر آپ چاہیں کہ خاندان کے افراد اور ہر خاص و عام آپ سے عزت و توقیر سے پیش آئیں۔ اجنبی لوگ بھی آپ کے گرویدہ ہوں۔ جہاں جائیں لوگ احترام سے پیش آئیں۔ کاروبار میں ترقی اور خیر و برکت ہو۔ ملازمت میں اعلیٰ عہدہ پر ترقی ملے۔ مال و دولت میں فراوانی نصیب ہوسکے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کیلئے مندرجہ ذیل طلسماتی انگوٹھی بے نظیر ہے۔ اور اپنے اثرات میں اکسیر اعظم ہے۔

طلسماتی انگشتری کا نقش معظم قوی عشرہ کے قاعدہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ عاملین جفر اس قاعدہ سے عجیب و غریب کام لیتے ہیں۔ یہ قانون مستحصلہ میں بھی بڑے کام آتا ہے۔ اور علم آثار میں بھی نہایت سریع الاثر ہے۔ آج کی نشست میں علم آثار الجفر کا ایک بے نظیر قاعدہ تحریر کر رہا ہوں۔

اس طلسماتی انگشتری کا حامل لوگوں میں معزز رہتا ہے۔ اور شاہانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ ایسی بہو بیٹی جس کی سسرال میں عزت نہ ہوتی ہو سسرالی لوگ بلاوجہ نفرت کرتے ہوں۔ اور ایسے بات بات پہ بے عزتی کا نشانہ بناتے ہوں۔ خاوند بھی پرواہ نہ کرتا ہو۔ ایسی بہو بیٹی اگر طلسماتی انگشتری تیار کرکے پاس رکھے۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام گھر والے اس کی عزت کرنے لگیں گے اگر اسی گھر میں دوسری بہوئیں بھی ہوں تب بھی ان میں معزز رہے گی۔ بلکہ سسرالی لوگوں اور خاوند کی آنکھوں کا تارا بنی رہے گی۔

ایسا کوئی فرد جو اپنی کسی بری حرکت کی وجہ سے دوسروں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوگیا ہو۔ تو اسے اپنی عزت بحال کرنے کے لئے طلسماتی انگشتری تیار کرکے پاس رکھنی چاہیئے۔ اگر کوئی ملازم اپنے عہدہ یا منصب سے معطل ہوجائے یا اسے نکال دیا جائے یا اس کی ترقی روک دی جائے تو عہدہ اور منصب کی بحالی کے لئے طلسماتی انگشتری مذکورہ تیار کرکے پاس رکھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اپنے منصب پر بحال ہوجائے گا۔ اگر ترقی رکی ہو تو وہ بھی مل جائے۔

کشائش رزق، خیر و برکت اور ترقی کاروبار، فراوانیٔ مال و دولت کے لئے یہ انگشتری اکسیر اعظم ہے۔ ایسے تمام افراد کے لئے یہ طلسمی انگوٹھی بے نظیر اور مانند اکسیر الاحمر ہے جن کا تعلق خلقت سے رہتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر، حکماء، تاجر، دکاندار، وکلاء، انشورنس کمپنی کے ملازمین اور ایسے دیگر افراد۔

تیاری کا طریقہ انگشتری مذکورہ کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام مع والدہ کے اعداد ابجد آدم سے استخراج کریں۔ پھر ان کو قوی عشرہ کریں۔ اور مجموعہ کو یاد رکھیں اب سورۃ القدر کے اعداد مِنْ اَلْفِ شَہْر تک ابجد آدم سے تخرج کرکے قوی عشرہ کریں۔ اور اس مجموعہ میں اپنے نام مع والدہ کے اعداد کا مجموعہ ملا کر تمام اعداد سے ایک مثلث خالی البطن پُر کریں۔ اور مثلث کے بطن میں یَا مُعِزُّ اَعِزَّنِیْ بِعِزَّتِكَ یَا عَزِیْزُ تحریر کریں۔

مثال:۔ ایک مثال سے طلسم کی تیاری کا طریقہ تفصیلاً تحریر کرتا ہوں۔ تاکہ ہر قاری بوقت ضرورت فیض یاب ہوسکے۔

مثلاً احسن علی بن نسیم کوثر کیلئے طلسم تیار کیا جاتا ہے ـــ احسن علی بن نسیم کوثر کے اعداد ابجد آدم سے استخراج کرکے قوی عشرہ کیا تو یہ اعداد حاصل ہوئے ـــ ۵۸۷۱۰ اور سورۃ القدر کی پہلی تین آیات مقدسہ یعنی مِنْ اَلْفِ شَہْر تک کے اعداد ابجد مذکور سے استخراج کرکے قوی عشرہ کیا تو یہ اعداد حاصل ہوئے ـــ ۱۹۳۰۸۰۔ دونوں اعداد کا مجموعہ۔ ۵۸۷۱۰+۱۹۳۰۸۰=۲۵۱۷۹۰

اب ہمیں ۲۵۱۷۹۰ کا مثلث خالی البطن پُر کرنا ہے۔

خالی البطن کا طریقہ مثلث خالی البطن پُر کرنے کا قانون ہے کہ کل اعداد کو عدد ۱۲ پر تقسیم کریں اور حاصل تقسیم کو خانۂ اوّل میں رکھیں اور ہر خانہ میں رفتار کے عدد سے خانۂ اوّل کے اعداد سے ضرب دے کر لکھتے جائیں۔

تقسیم کے عمل سے کچھ باقی بچے تو اُسے خانۂ ششم میں ڈالیں اور باقی خانوں میں بھی اس کا اضافہ کریں۔ نقش پُر ہو جائے گا۔ ہر ضلع کا میزان برابر ہوگا۔ وتر کے میزان کے چکر میں نہ پڑیں رفتار مثلث خالی البطن یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۸	۳
۵		[illegible]
۶	۴	۲

مثلاً ۲۵۱۷۹۰ کا نقش مثلث خالی البطن پُر کرنا ہے۔ تو قانون کے مطابق ۲۵۱۷۹۰÷۱۲=۲۰۹۸۲ حاصل تقسیم ہوئے اور باقی ۶ بچے اور اصل نقش یہ تیار ہوا۔

۷۸۶

۲۰۹۸۲	۱۶۷۸۶۲	۶۲۹۴۶
۱۰۴۹۱۰	یَامُعِزُّ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّتِکَ یَاعَزِیْزُ	۱۴۶۸۸۰
۱۲۵۸۹۸	۸۳۹۲۸	۴۱۹۶۴

اسے شرف شمس۔ شرف قمر۔ شرف زہرہ۔ شرف مشتری یا ان سیارُں کے اوج کے اوقات یا ان کے منسوب ایام میں ساعت متعلقہ میں سرخ کاغذ پر زعفران وماء الورد کی روشنائی سے تحریر کریں۔ رقم ۲۵۱۷۹۰ بھوج پتر یا ہرن کی جھلی پر بھی تحریر کیا جا سکتا ہے۔ تحریر شدہ نقش کو تہہ کر کے تعویذ بنا کر اس کے اوپر سونے کا ورق لپیٹ دیں۔ جو لوگ سونے کے ورق کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ گولڈن کاغذ لپیٹ لیں۔ اب اس نقش کو چاندی کی انگشتری میں رکھ کر اوپر سرخ رنگ کا نگینہ جڑوا دیں۔ عورتیں اسے اپنے لاکٹ میں رکھ کر سرخ نگینہ جڑوا سکتی ہیں۔ یہاں تک طلسم کی تیاری کا آدھا کام مکمل ہوا۔ باقی عمل کی تفصیل یہ ہے کہ جس دن نیا چاند طلوع ہو۔ اس رات انگشتری اونچی جگہ آسمان کے نیچے رکھیں۔ مثلاً آپ کے مکان کی جو سب سے اونچی چھت ہے۔ یا دیوار ہے۔ وہاں پر رکھیں۔ واضح رہے کہ وہ جگہ بند نہ ہو۔ کشادہ ہوا ور اس پر صرف آسمان کا سایہ ہو۔ اب اس کے سامنے بیٹھ کر ایک تسبیح سورۃ القدر مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ تک پڑھیں۔ اور انگشتری پر دم کریں۔ سورج طلوع ہونے سے قبل اس کو اٹھا کر اپنی تیسری یا سب سے چھوٹی انگلی میں پہن لیں۔ اگلی رات سورج غروب ہونے کے بعد انگشتری کو اونچی جگہ پر رکھ کر ایک تسبیح سورۃ القدر حسب سابق پڑھ کر دم کریں۔ اور اگلی صبح سورج طلوع ہونے سے قبل پہن لیں۔

چاند کی چودھویں شب تک یہ عمل بلا ناغہ کریں۔ اب چودھویں شب کی صبح کو نماز فجر کے بعد انگشتری سامنے رکھ کر اس پر یَا مُعِزُّ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّتِکَ یَا عَزِیْزُ ایک تسبیح پڑھ کر دم کریں۔

نیا چاند طلوع ہونے پر پھر حسب سابق رات کو چودھویں رات تک روزانہ سورۃ القدر طریقہ مذکورہ کے مطابق پڑھ کر دم کریں اور چودھویں رات کی صبح سے نماز فجر کے بعد مذکورہ عمل پڑھ کر دم کریں۔ اب تیسرے ماہ نیا چاند طلوع ہونے پر رات کا عمل حسب سابق کریں۔ چودھویں رات تک پھر صبح کا عمل شروع کر دیں۔ ہر ماہ پہلے چودہ دن رات کو عمل کرنا ہے۔ اور آخری چودہ دن فجر کے بعد عمل کرنا ہے۔ اس کے بعد ہر دو عمل پڑھنا ترک کر دیں۔ اور انگشتری کی حفاظت کریں۔ اور اسے پہنے رکھیں۔ انشاء اللہ ان ایام کے اندر اندر اپنے مقصد کو پالیں گے۔ ناپاک بدن سے اسے الگ کر دیں۔ پھر غسل کر کے پہن سکتے ہیں۔ دوران عمل ہی حامل انگشتری کے مقاصد پورا ہونا شروع ہو جاتے ہیں مگر ضروری ہے کہ عمل مکمل کریں۔ تاکہ یہ طلسماتی انگشتری آپ کو عمر بھر کام دے۔ میں نے اس عمل کی تمام تر تفصیل تحریر کر دی ہے۔ اگر پھر بھی کسی قاری کو سمجھ میں نہ آئے تو جوابی لفافہ بھیج کر پوچھ سکتے ہیں ہر ممکن راہنمائی کی جائے گی۔

میری دعا ہے کہ ہر ضرورت مند اس عمل سے فیضیاب ہو۔ جائز مقاصد کے حصول کیلئے ہر قاری کو اجازت ہے فائدہ اٹھائیں۔ اور راقم الحروف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دوران سفر تھکن نہیں ہوگی

مندرجہ ذیل نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ دوران سفر کسی طرح کی تھکن نہیں ہوگی اور دوران سفر طبیعت ہشاش بشاش رہے گی اور مقاصد سفر میں بھی زبردست کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔ چال آتشی۔

۷۸۶

قَادِرٌ	قَائِمٌ	قَوِیٌّ	مُقْتَدِرٌ
قَوِیٌّ	مُقْتَدِرٌ	قَادِرٌ	قَائِمٌ
مُقْتَدِرٌ	قَوِیٌّ	قَائِمٌ	قَادِرٌ
قَائِمٌ	قَادِرٌ	مقتدرٌ	قَوِیٌّ

علم فلکیات

بُرجوں کی دُنیا

۲۲ر دسمبر سے ۲۰ر جنوری کے درمیان پیدا ہونیوالے حضرات کا برج جدی اور سیارہ زحل ہوتا ہے

جدی افراد کی علامت بکرا ہے۔ بعض اوقات پہاڑی بکرا، اور بعض اوقات بحری بکرا۔ پہاڑی بکرا عموماً ایک چٹان پر دکھایا جاتا ہے۔ جو کہ بلندی پر تن تنہا اپنا توازن برقرار رکھے ہوئے ہوتا ہے بحری بکرا نصف بکرا اور نصف مچھلی ہوتی ہے اور آگے بڑھنے اور گہرائی سے محسوس کرنے کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان کی قدیم علامت گینڈا تھی۔ گینڈے کا اکلوتا سینگ جدی افراد کی اپنے ہدف تک پہنچنے کیلئے واحد سوچ کی علامت ہے۔ وہ ارتکاز توجہ کی شدید قوت رکھتے ہیں۔ اور وہ کسی ایسی ریس کو نہیں چھوڑتے جو ان کے لئے اہمیت رکھتی ہو۔ دنیا کی دوڑ میں وہ خرگوش کی بجائے کچھوے کی چال چلتے ہیں اور سب بہتر جانتے ہیں کہ آخر کار مقابلہ کس نے جیتا تھا۔

وہ اپنے مقاصد کے بارے میں مستقل مزاجی سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے طریقوں کو خالات کے مطابق بروئے کار لاتے ہیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں اور موقع ملنے پر اس سے فائدہ اٹھانا بھی جانتے ہیں۔ اگرچہ وہ جلد فیصلہ کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ ان کی تہہ در تہہ نفسیات کے اندر بڑے بڑے منصوبے چھپے ہوتے ہیں۔ وہ اسٹیبلشمنٹ میں داخل ہیں۔ کروڑوں روپے کمانے کے تصوّرات رکھتے ہیں۔ وہ اکثر تصوّر کرتے ہیں کہ پیس (Pace) میں ان کے نام کا بھی سائن بورڈ لگا ہو۔ وہ جن لوگوں کا احترام کرتے ہیں وہی لوگ ان کے مقاصد کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی خواہش رکھتے ہیں کہ تاریخ کی کتابوں میں ان کا ذکر ایک بڑی سیاسی شخصیت کے طور پر رقم کیا جائے یا وہ بادشاہ گر بننے کے خواب دیکھتے ہیں۔ گھریلو زندگی میں بھی وہ اپنے جیون ساتھی کو کچھ نہ کچھ کرنے پر ابھارتے رہتے ہیں۔

بحران پر قابو پانے کی صلاحیت، وفادار:- جدی افراد میں بحرانوں پر قابو پانے کی صلاحیت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ ان کے کسی دوست کو کسی ایمرجنسی کا سامنا ہو تو وہ فوراً حرکت میں آجاتے ہیں۔ انہیں مرد بحران کہا جا سکتا ہے۔ بحران کے وقت ان کا دماغ بڑی تیزی سے کام کرتا ہے اور وہ بحران پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ بحران پر قابو پانے میں ان سے بہتر اور کوئی شخص بمشکل ہی ملے گا۔ وہ صورت حال کو کنٹرول میں لے آتے ہیں۔ اچھے مشوروں سے نوازتے ہیں۔ اعصابی تناؤ کو کم کرنے کے نسخے بتاتے ہیں۔ اور بہترین فیصلے کرتے ہیں اور یہ سب کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

دوسرے لوگ ان کی اس عقل کل کی سی کیفیت کو ناپسند بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ بہتر جانتے ہیں کہ کیا لائحہ عمل اختیار کیا جانا چاہیئے۔ بالخصوص کسی بحران میں وہ اس وقت خوشی محسوس کرتے ہیں جب ہر شخص ان کی ضرورت محسوس کر رہا ہوتا ہے اور کوئی بھی ان کے لئے ناپسندیدگی کے جذبات نہیں رکھتا۔ وہ مشکل حالات کا چیلنج قبول کرنا پسند کرتے ہیں اور خم ٹھونک کر میدان عمل میں کود پڑتے ہیں اور اپنی خوش اسلوبی سے ریت میں پھول کھلانے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر اس صورتحال میں لطف اندوز ہوتے ہیں جس میں ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو تسلیم کیا جائے۔

احساس ذمّہ داری، وقف برائے دوستاں

جدی افراد سرتاپا وفادار ہوتے ہیں۔ وہ خود کو دوسروں بالخصوص دوستوں کیلئے وقف کر کے رکھ دیتے ہیں۔ وہ ایک فرض شناس ماتحت ملازم اور ایک ذمّہ دار انسان ہوتے ہیں۔ وہ ایک واضح نصب العین رکھتے ہیں اور اس کے لئے دن رات تگ و دو کرتے ہیں۔ وہ دل کے بہت اچھے ہوتے ہیں اور کسی کے خلاف میل نہیں رکھتے۔ وہ اپنی ذات سے بھی اس قدر

مخلص ہوتے ہیں۔ جس قدر دوسروں کے ساتھ، اور بہت کم بانٹ رہیں۔ شاید ثور سے زیادہ کتابی کھاتے سنبھالنے، حساب کتاب رکھنے نیز دولت اور جائیداد کی حفاظت کرنے والا سوائے جدی کے پورے دائرۃ البروج میں اور کوئی نہ ملے۔ وہ ہر قسم کے انعامی کوپن سنبھال کر رکھتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیسے کو نہایت احتیاط سے ضرورت کی اشیاء پر لگاتے ہیں اور خریداری کے وقت مول تول کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ وہ اپنی کوششوں کی تعریف سننا بھی پسند کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی شناخت قائم کرتے ہیں۔

مجموعۂ تضادات کون سوچ سکتا ہے کہ جدی افراد ——— اپنی خود انحصاری کے جامع انداز کے باوجود مجموعہ تضادات ہوں گے۔

دراصل وہ اتنے ہی جذباتی ہوتے ہیں جتنے کہ تنقیدی اور محتاط ہوتے ہیں۔ وہ جنسی تصورات سے بھرپور ہوتے ہیں۔ لیکن جب محبت ماند پڑ جائے تو وہ جنس کو ایک لگے بندھے معمول کی طرح سرانجام دیتے ہیں اور ان کے جنسی جذبات بھی سرد پڑ جاتے ہیں۔ وہ جذباتی ہونے کے ساتھ ساتھ دبے ہوئے بھی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مواقع کے بارے میں امید پرست ہوتے ہیں لیکن سوائے اس حالت کے جب وہ دباؤ کا شکار ہوں تب وہ انسانی فطرت کے بارے میں یاس پرستی کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ یک ازدواجیت کے قائل ہوتے ہیں۔ اور جنسی آسنوں کے بارے میں بھی منتخب ذہن رکھتے ہیں۔ لیکن ان پر ایسا دور بھی آتا ہے جب وہ شریک حیات کے ساتھ بے وفائی کے مرتکب بھی ہونے لگتے ہیں وہ بہت بلند خیالات کے مالک ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی ذات کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ وہ بیک وقت فیاض اور کنجوس ہوتے ہیں۔ اس طرح نوازنے اور وفاداری کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ زود رنج اور حاسد بھی ہوتے ہیں۔ وہ کفالت کا رجحان رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آڑے وقت میں اپنے جیون ساتھی سے بھی تعاون کی توقع کرتے ہیں۔ وہ محبت میں اپنا سب کچھ قربان کر ڈالتے ہیں۔ لیکن انہیں سچی محبت کی تلاش میں پوری عمر بھی لگ سکتی ہے۔

جذباتی، تنقیدی جدی افراد نئے علاقوں میں بڑے آہستہ روی سے چلتے ہیں۔ اور ریہرسل کے بغیر کبھی نئے دوستوں کے ساتھ لمبے چوڑے وعدے نہیں کرتے۔ لیکن وہ جب بھی محبت کرنے پر آتے ہیں تو ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں اور اپنا سب کچھ اپنے محبوب کو سونپ دیتے ہیں۔ ایک بار ان کے جذبات کا پنڈورا باکس کھل جائے تو وہ کسی قسم کی حدود وقیود کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے ان کی محبت کے ساتھ ساتھ ان کی تنقید کی عادتیں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

وہ عہد وپیمان سے ہچکچاہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ کیوں کہ وہ عموماً مسترد کئے جانے سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ تاہم وہ تمام جوابات تلاش کرنے اور تمام خطروں کا حساب لگانے کے بعد ہی تعلق جوڑتے ہیں۔ وہ اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آیا ان کی محبت سماجی وقار، حسی تسکین اور خاندانی منظوری کے حوالوں سے کیا اہمیت رکھتی ہے۔ نیز یہ کہ ان کے سر تسلیم خم کرنے کی کیا قیمت ادا کرنی پڑے گی یا کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ بعض اوقات وہ اسی کشمکش وپیچ میں اتنا وقت ضائع کر دیتے ہیں کہ آیا ہوا موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے یہ دوسروں میں بے اعتباری پیدا کرنے کا باعث بھی بنتے ہیں، بالخصوص ان لوگوں میں جن میں صبر وتحمل کی کمی ہوتی ہے۔ انہیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ زندگی میں کسی چیز کی مکمل ضمانت نہیں دی جاسکتی، حتیٰ کہ بڑے مختصر عرصہ کیلئے بھی نہیں۔!

جنسی اُمنگیں، کمزوریاں جدی افراد کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ انہیں مجروح ہونے کا مستقل خوف لاحق رہتا ہے۔ اس سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب میں کتنی کثرت سے غلطیاں نکالتے رہتے ہیں۔ ان کی یہ دلیل بھی ہو سکتی ہے کہ جب تک ان کا محبوب ان کے ساتھ تمام معاملات میں ہم آہنگی اختیار نہیں کرتا اس وقت تک وہ اپنی محبت کے بھرپور اظہار سے گریز کریں گے جب وہ اپنی قسم توڑتے ہیں اور محبت کے شعلے بھڑکنے لگتے ہیں تو وہ خود کو کمزور محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کا آرام وسکون ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس وقت ان کی ذات کا دوسرا پہلو ابھر کر سامنے آتا ہے۔ بادشاہوں جیسے باضبط انداز کے اندر سے ایک کمزور سا بچہ سامنے آتا ہے جس کے لئے اپنی خوشی پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔

جدی افراد خود کو کمزور محسوس کرتے ہیں کیوں کہ وہ جذباتی لین دین میں ناتجربہ کار ہوتے ہیں۔ اگر وہ محبت کرنے پر آئیں تو پھر کوئی اونچ نیچ نہیں دیکھتے۔ چنانچہ وہ اپنے آپ کو محفوظ کرنے کیلئے تھوڑا توقف کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ دوسرے شخص کے بارے میں تقریباً یقین دہانی حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر ان کے جوش وجذبات انہیں بہا کر بہت دور لے جاتے ہیں۔

بعض اوقات وہ آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑتے ہیں۔ بیڈ میں وہ اس بلونگڑے کی طرح حرکت کرتے ہیں جسے گھومنے پھرنے کے لئے خاص جگہ مل گئی ہو۔ وہ کسی بھی حساس ساتھی کے جذبات کا شدید ردِّعمل ظاہر کرتے ہیں۔ ایک ایسا ساتھی جو کہ جذباتی طور پر مضبوط بھی ہو۔ اور جنسی طور پر تجربہ کار بھی ہو۔

مادہ پرست جدی افراد دولت کی کشش اور اس کی چکا چوند کے جال کے خلاف ہمہ وقت اپنی ذات کے ساتھ برسرِ پیکار رہتے ہیں۔ وہ دولت اور مقام کے متمنی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے چاہنے اور جمع کرنے کے مذہبی نقطہ نگاہ کو مدِّنظر رکھتے ہوئے احساس جرم کا بھی شکار ہوتے ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً اعلیٰ لباس، ہیرے جواہرات، اگاڑی بنگلہ اور کسی پُر فضا پہاڑی مقام پر گھر بنانے کی خواہش کرتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے اردگرد مادہ پرستی کے تحفظ کا جال بچھائے رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح دنیا کے گرم سرد سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ دراصل انہیں قبول ذات اور محبت کی گرمی کی حرارت درکار ہوتی ہے۔

جدی افراد کے مادہ پرستانہ رجحانات کا خطرہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی نمو کو داؤ پر لگا کر اپنی صلاحیتیں سونے اور چمک دمک کے حصول میں صرف کر ڈالیں۔ وہ تحفظ کو واحد حقیقت کے طور پر تسلیم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ اپنا بطور فنکار کیریئر محض اس لئے ختم کر سکتے ہیں کہ اس کی جگہ صرف مادی فوائد کا حامل کوئی اور کیریئر انہیں نظر آ رہا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ صرف دولت کی خاطر شادی بھی رچا سکتے ہیں۔ خواہ بعد میں انہیں اپنی اس حرکت پر پچھتانا پڑے۔ دنیا اور زندگی، تبدیلی اور لچک کا ایک پراسیس ہے جدی افراد اس دور میں بھی اس قدیم خیال کے حامل ہو سکتے ہیں کہ کائنات اور دنیا اپنے اندر محض جامد مادہ رکھتی ہیں۔

جدی افراد کو یاد رکھنا چاہئے کہ آئن سٹائن نے اس بارے میں ایک بالکل جدید نظریہ پیش کیا ہے۔ جدی افراد کو چاہئے کہ زندگی اور اپنی ذات کی روانی کے بارے میں آئن سٹائن کے نظریہ اضافت کی طرح تعلق ڈھونڈیں۔ مادہ پرستی کی دنیا میں اس قدر نہ کھو جائیں کہ ہر وقت دو اور دو چار کرنے کے چکر میں رہیں اور اسی چکر میں اپنا آپ بھی فراموش کر ڈالیں۔

اخلاقیات، سخت اصول جدی افراد اخلاقیات کے مضبوط احساس کے ساتھ جنم لیتے ہیں۔ ان کے اخلاقی اصول بڑے سخت قسم کے ہوتے ہیں۔ جن میں ذرہ برابر لچک نہیں ہوتی۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ غلط اور درست کا امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور برائی میں سے اچھائی کی چھان بین کرنا ان کا خاصہ ہے اور اس میں انہیں ناکامی نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ بچپن میں بھی وہ اپنے کھلونوں کو مختلف درجات میں تقسیم کرتے ہیں۔ ناپ تول کر بات کرتے ہیں اور ایک بے ترتیب اندازِ زندگی پر ایک واضح شفاف اور تکرار آمیز گھریلو معمول کو ترجیح دیتے ہیں۔

وہ عموماً ایک متناسب نوجوان کی شکل میں پروان چڑھتے ہیں۔ وہ دیگر نوجوانوں میں نمایاں نظر آنے کے لئے جدید ترین فیشن کے لوازمات استعمال کرتے ہیں جو کہ دوسرے نہیں کرتے۔ ان کی شخصیت سے مقناطیسی کشش کا انعکاس ہوتا ہے۔ وہ ابتدائے زندگی سے ہی جنسی تعلقات میں اچھے اور بُرے کی تمیز کے بارے میں مکمل نظریات قائم کر چکے ہوتے ہیں۔ ان کی ججمنٹ بڑی سخت ہوتی ہے۔

وہ اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو کہ کم از کم ایک ہفتہ پہلے اپنا روزمرہ کا شیڈول ترتیب دیتے ہیں۔ وہ اپنی غیر معمولی عادتوں میں تبدیلی لانا اور انہیں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا بہت کم عمل میں لاتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر وہ چیز غیر معمولی ہے جسے وہ قبول نہ کریں۔ خوش قسمتی سے وہ چند افیئرز کے بعد وہ اپنے سماجی اور جنسی معیارات کو ڈھیل دیدیتے ہیں بعض کیسوں میں ناکام شادی اور طلاق ہی انہیں لچک اور برداشت کا رویہ اپنانے کا سبق سکھاتی ہے۔

ماضی اور روایات میں کھونا جدی افراد کسی کا اتنا احترام نہیں کرتے جتنا کہ ماضی کا۔ یہ ماضی کو شان و شوکت سے بھرپور اور حال و مستقبل کی نسبت زیادہ چمکتا دمکتا محسوس کرتے ہیں۔

وہ اکثر پائیداری، ابدیت، تحفظ اور اصل کو پسند کرتے ہیں۔ زندگی کی ہر شئے کو اپنے نظریات کے ساتھ لگا رکھنے کیلئے وہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ اس قسم کی اشیاء کے گھیرے میں لے لیں گے جن میں ہمیشگی کا عنصر پایا جاتا ہو وہ نوادرات کو ترجیح دیتے ہیں وہ مضبوط قسم کا فرنیچر پسند کرتے ہیں۔ وہ کسی شئے کے برانڈ نام کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ وہ صرف اور صرف بہترین کی خواہش رکھتے ہیں۔ کیوں کہ اس سے پائیداری اور سماجی وقار کی نشاندہی ہوتی ہے۔

وہ خاندانی اقدار کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے والدین کی نسبت اپنے شجرۂ نسب کو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں، بھائیوں اور بہنوں کو پرانے زمانے کے آداب اور اخلاقیات ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ہر جگہ اپنا باہم

اوپر رکھنا چاہتے ہیں اور اپنے حق کی آواز بلند کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں جس پر ان کا کامل یقین بھی ہوتا ہے۔
وہ بچپن میں لوگوں کو سڑک پار کرانے میں مدد کرتے رہتے ہیں۔ بیمار اور بوڑھے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور پڑھنے سے کبھی نہیں تھکتے۔ انہیں مدہم روشنی میں پڑھنے کی بُری عادت ہوتی ہے اور اس طرح وہ لاشعوری طور پر اپنے ماضی کا تصور کرتے ہیں۔ جب بجلی کا وجود تک نہ تھا۔ وہ دور دراز مقامات، کامیابی کی کہانیوں اور قدیم شخصیات کو تصوراتی انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک زندگی کا راز یہ ہے کہ رسوم کا دامن ہاتھ سے نہ جائے اور بندہ اسی طرح بڑھاپے تک پہنچ جائے۔ کئی طرح اپنے متضاد بُرج سرطان سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جوکہ ان کی طرح مادہ پرست، تصوراتی اور رسوم کا پابند ہوتا ہے۔ وہ گارنٹی شدہ مستقل تعلقات قائم کرنا پسند کرتے ہیں۔ تاہم وہ نیکی اور بدی کی سخت اور خود ساختہ تعریفوں کے قائل ہوتے ہیں اور ان کا ہر تعلق ان کے اخلاقی آدرشوں اور آدرا سے جلد یا بدیر تکلیف محسوس کرتا ہے۔

عدم تحفظ، خود اعتماد، شاہانہ جدی افراد ایک مسحور کن معمہ ہوتے ہیں۔ وہ اس بارے میں قابل اعتماد ہوتے ہیں کہ وقت ان کے ساتھ ہے اور وہ ایسا سوچنے میں حق بجانب بھی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مقاصد تک پہنچنے کے لئے اپنی قوت برداشت کا امتحان لیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ مضبوط اور کمپٹینٹ (Competent) ہوتے ہیں۔ وہ اپنی منزل کا شعور رکھتے ہیں۔ اور اپنی منزل کو پانے کیلئے دن رات محنت کرتے ہیں۔
جب محبت کی بات ہوتی ہے تو محبت کے معاملے میں وہ عدم تحفظ کا شکار ہوتے ہیں وہ تعلقات قائم کرنے میں شرمیلے پن کا رجحان رکھتے ہیں۔ انہیں اپنی گرفت میں لینے کا طریقہ یہ ہے کہ انتہائی محبت اور شفقت کا اظہار کیا جائے پھر بھی وہ مکمل طور پر اسیر نہیں ہوتے۔ ان کی مثال سیپ میں بند موتی کی سی ہوتی ہے جسے کوئی ماہر غواص ہی دریافت کرسکتا ہے۔

انتخاب پسند، منتشر جدی افراد کے عدم تحفظ پر مبنی اعتماد کی عجیب وغریب قسم ان کی زندگی میں بہت سے ڈراموں کو جنم دیتی ہے۔ وہ بحرانوں، نقصان اور عروج وزوال سے خوب آشنا ہوتے ہیں۔ وہ انتہائی انتخاب پسند ہوتے ہیں۔ لیکن دوسروں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے ضمن میں وہ حقیقت پسندی سے کام نہیں لیتے ہیں اور اکثر غلط افراد کا انتخاب کرڈالتے ہیں۔ وہ حاجت مندوں، بھولے بھٹکوں اور ضعیف افراد کی مدد کرنے میں اپنی توانائی صرف کرڈالتے ہیں۔ بعض اوقات وہ جسمانی لمس کی بھوک میں مضطرب ہوتے ہیں۔
وہ قریبی تعلقات کو خطرناک بھی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ان کا پیدائشی اعتماد انہیں بار بار ہر شاہراہ پر چلنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ وہ معیار کی بجائے مقدار کو ترجیح دینے کا رجحان رکھتے ہیں بعض اوقات جب وہ دباؤ یا نفرت کا شکار ہوں تو وہ اپنا شاہی رکھ رکھاؤ فراموش کرڈالتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی نیا واقعہ انہیں راستہ تبدیل کرنے پر مجبور کردیتا ہے اور وہ ایک بار پھر سر اٹھا کر شاہانہ امتیاز کے ساتھ چلتے نظر آتے ہیں۔ لیکن اپنے گھر کی آرائش وزیبائش کے بارے میں اپنے دوستوں سے مشورہ مانگتے نظر آئیں گے۔ اسی طرح بچوں کی تعلیم وتربیت کے ضمن میں وہ خود کوئی فیصلہ کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔

محتاط، خطرات سے گریز پہاڑی بکرا مضبوطی سے قدم جماتا ہے۔ لیکن محتاط بھی ہوتا ہے۔
جدی افراد بخوبی جانتے ہیں کہ بلا سوچے سمجھے اٹھایا جانے والا ایک قدم انہیں بہت نیچے لاکر پھینک سکتا ہے۔ جدی افراد اکثر سُست اور تاخیر کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ وہ اس پر غور وفکر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بڑی احتیاط سے قدم جماتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ وہ تیراکی میں مہارت رکھنے کے باوجود بہت کم پانی میں کودتے ہیں۔
جدی افراد میں اپنی زندگی کی سمت متعین کرنے کیلئے عملی شعور اور مہارت ہوتی ہے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے باوجود وہ مستقبل پر قابو نہیں پاسکتے۔ لہٰذا اپنی محتاط پسندی کا ضرورت سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ انہیں چاہیئے کہ بالخصوص انسانی تعلقات کے حوالے سے کچھ نپے تلے خطرات مول لیں اور اسکور گننے کی کوشش مت کریں۔ ان کے حاکم سیارے زحل کا قانون آفاقی انصاف ہے اور جدی افراد اس سے محروم نہ رہیں گے۔

عملی، حقیقت پسند جدی افراد عملی افراد ہوتے ہیں جو کہ اپنے قلیل المیعاد یا طویل المیعاد اہداف کو بہت کم نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ صورت حال کے نفع ونقصان کا تخمینہ لگانے میں ماہر ہوتے ہیں۔ کیا نیا کوٹ خریدنے سے ان کی تمام بچت ختم ہوجائے گی۔؟ کیا دیر گئے تک کام کرنا ان کی آمدنی میں اضافے کا موجب ہوگا۔؟ جدی افراد اپنے ذہن میں اس قسم کے حقیقت پسندانہ تجزیات کرتے رہتے ہیں۔

وہ اپنے محبوب کے ساتھ تعلقات میں اس قدر حقیقت پسندی کا اظہار کرتے ہیں جس قدر اپنی کمپنی کے ساتھ یا اپنے طلاق کے کیس کے ساتھ وہ بھرپور تیاری کے ساتھ آتے ہیں اور کوئی چانس نہیں لیتے۔ وہ کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی اور تنقیدی جائزہ لینے کے عادی ہوتے ہیں حتیٰ کہ اگر وہ جوئے کی میز پر پائے جائیں تو یہ بات یقینی ہے کہ انہوں نے حساب لگایا ہوگا کہ آج کا دن ان کی فتح کا دن ہے۔ اور اس حساب کے لئے ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کمپیوٹر، نجوم، پامسٹری اور تعبیر خواب جیسے علوم سے استفادہ کیا ہو۔

وہ اپنی حمایت میں جس ثبوت کو ٹھوس اور مبنی بر حقیقت سمجھتے ہیں اسے اپنے وجدان کے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنی تمام تر سرگرمیوں کو عملی حقیقت کا روپ دھارتے ہوئے دیکھنے کی خواہش مند ہوتے ہیں۔ اگر وہ زیورات کی فروخت کا کام کرتے ہوں تو وہ ہر پتھر اور دھات کی تاریخ اور جائے پیدائش کے بارے میں جانتے ہوں گے۔ اگر وہ پودے اگاتے ہوں تو وہ بخوبی جانتے ہوں گے کہ ہر پودے کو زیادہ سے زیادہ نشو ونما کے لئے سورج کی روشنی اور دیگر تغذیہ کی کتنی مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں کہ بالآخر منافع (اور لطف و مسرت) کا دار و مدار پودے کی صحت پر ہے۔ اگر وہ نجومی ہوں تو وہ زندگی کے کسی بھی پہلو کے بارے میں مفید معلومات کا انسائیکلوپیڈیا ہوتے ہیں اگر وہ ایڈمنسٹریٹر ہوں تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ ایسے پراجیکٹ پر کام کریں جو زمینی وسائل کو عملی استعمال میں لائیں۔ وہ بنیادی ضروریات مثلاً بوڑھوں کے لئے مکان کپڑے اور خوراک کے بارے میں متفکر ہوں گے۔

تنظیمی صلاحیت طویل یادداشت جدی افراد اپنی نجی زندگی کی نسبت اپنی کاروباری زندگی میں زیادہ منظم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اکاؤنٹ میں اضافہ پر نظر رکھتے ہیں۔ لیکن ان کا بیڈ روم نوادرات کی کسی دکان کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔ وہ چیزوں کو اپنے دماغ میں محفوظ رکھتے ہیں یعنی ان کی یادداشت قابل رشک ہوتی ہے۔ ان سے پوچھا جائے کہ پچھلے سال فلاں پودے کی قلمیں کہاں لگائی گئی تھیں تو وہ باغ میں عین اسی مربع فٹ کی نشاندہی کر دیں گے جہاں وہ قلمیں لگائی گئی تھیں۔ اگر ہفتوں پہلے آپ کی سوئی گم ہوگئی ہو یا آپ کسی مخصوص رنگ کے دھاگے کی نلکی کہیں رکھ کر بھول گئے ہوں یا آپ کو برسوں پرانی کوئی کتاب مطلوب ہو تو آپ جدی افراد سے کہیں وہ آپ کا مسئلہ حل کر دیں گے۔

وہ معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور جزئیات کے معاملے میں بھی ہاتھی جیسی یادداشت کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ سوئی دھاگے جیسی معمولی بے کار اشیاء بھی سنبھال کر رکھتے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت فوری دستیاب ہوسکیں۔ وہ کسی حد تک ایک ذخیرہ اندوز ہوتے ہیں جن کے پاس بھانت بھانت کی اشیاء جمع ہوتی رہیں۔ لیکن اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ اشیاء جمع کرنے والے اور ذخیرہ اندوز میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی گھریلو چیز کو پرانی ہونے پر کباڑیئے کو بیچ دیں تو وہ آپ پر ثابت کر دیں گے کہ اسی قبیل کی ان کی چیز ٹوٹی ہونے کے باوجود نسبتاً مہنگی فروخت ہوئی ہے۔

استعداد کار اور وفاداری کے لحاظ سے وہ بہترین والدین یا نرسری اسکول ٹیچر ثابت ہوتے ہیں۔ بچے ان کی باتیں توجہ سے سنتے ہیں اور وہ فوراً سے پیشتر انہیں کھیلوں اور دیگر سرگرمیوں کے لئے تیار کر لیتے ہیں۔ وہ ہر چیز اور ہر شخص کی تنظیم یا کم از کم جس کی وہ چاہیں کر سکتے ہیں۔ اگر لوگ ان کے لگے بندھے معمولات کو پسند نہیں کرتے تو وہ ان کی مہارت کے ضرور قائل ہوتے ہیں۔

ان کی قوی یادداشت جو کہ اگرچہ ان کیلئے رحمت ہوتی ہے۔ بعض اوقات ان کے لئے دکھ اور پریشانی کا باعث بھی بن سکتی ہے کیوں کہ وہ چھوٹی سی بدمزگی کو بھی بہت کم بھولتے ہیں اور تنقید کو تو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ تکلیف دہ یادداشتوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینکنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ شاید انہی لوگوں کے لئے شاعر نے کہا تھا۔

یادِ ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

طنز و مزاح کے شائق جدی افراد لطیفوں کو اس وقت تک پسند کرتے ہیں۔ جب تک ان کا اطلاق کسی دوسرے شخص پر کیا جا رہا ہو۔ مثلاً وہ چھوٹے بھائی کی جرابوں کو گلیو لگا کر جوڑ دیں گے۔ دادی اماں کی کرسی پر مرا چوہا رکھ دیں گے۔ پٹاخے والا سگریٹ دوسرے کو پینے کے لئے دیں گے وغیرہ۔

مزاح ان کی زندگی میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ وہ اسے اپنی جارحیت پسندی کے اظہار کے طور پر استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ اپنے غصے کو بہت کم تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ کسی لطیفے کے ذریعہ اپنی نفرت اور غصے کے اخراج کا پیغام دیتے ہیں۔ بے شک بعض لطائف دوسروں کی ذات کو مجروح کرنے کا سبب بنتے ہیں لیکن یہ ان کا مسئلہ ہوتا ہے۔

جدی افراد میں ایک شاندار کامیڈین کی روح چھپی ہوتی ہے۔ وہ ٹائمنگ کے بارے میں ایک جامع اور بھرپور شعور رکھتے ہیں۔ وہ اسٹیج پر بھی اسی طرح چمکتے ہیں۔ جس طرح کبھی کبھار بغیر ناظرین کے۔ وہ سیاسی طنز کو پسند کرتے ہیں اور اس کا اظہار کارٹونز کی شکل میں کرتے ہیں۔

موڈی، منتشر مزاح کے باوجود جدی افراد موڈی ہوتے ہیں۔ وہ اس قدر اچانک موڈ بنا لیتے ہیں جس طرح ہمیں کوئی زہریلی مکھی ڈنگ مار جائے یا ہم پر کھانسی کا دورہ پڑ جائے وہ بڑے سکون سے ٹی وی دیکھتے دیکھتے اچانک بگولے کی مانند کمرے سے باہر نکل جاتے ہیں۔ غم کے دورے اور چیخ و پکار ان کے لئے کوئی بات نہیں ہوتی۔ اکثر ان کے موڈ کی تبدیلی کی کوئی وضاحت پیش نہیں کی جاسکتی۔ لیکن وہ زندگی میں زیادہ تر تحقیقی اور دو ٹوک انداز اختیار کرتے ہیں۔

ان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ خوش کیوں کر رہا جائے۔ انہیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ غم ان کی روح کی گہرائیوں میں پنہاں ہوتا ہے۔ وہ طویل دورانیہ کی ڈپریشن اور تشکیک ذات میں مبتلا ہونے کا رجحان رکھتے ہیں۔ والدین کی سخت سرزنش، استاد کی تنقید، کسی دوست کا کھو جانا یا ناکامی کا خوف ڈپریشن میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

ان کی اعلیٰ توقعات مایوسی پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں بہرحال کوئی بھی شخص اعلیٰ آدرشوں کے سہارے زندگی نہیں گزار سکتا۔ ماضی کے مسائل کا رونا دھونا بھی ایک اور مسئلہ کھڑا کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر انہیں اپنے موڈ کی اچانک تبدیلیوں کو تسلیم کرنا چاہئے کہ یہ ان کی شخصیت کے ڈھانچے کا ایک اہم عنصر ہے اور ان تبدیلیوں کا دفاع کرنے کی بجائے انہیں مثبت انداز میں بروئے کار لایا جانا چاہئے۔ چودھویں کی رات کو رونا اور گھڑی دو گھڑی بعد دراز سے کو کھاکے سے بند کرنا قابل برداشت ہو سکتا ہے۔ لیکن انہیں چاہئے کہ طویل دورانیہ کے ڈپریشن سے مقابلہ کرنے کے طریقے تلاش کریں۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص قرض دار ہو جائے تو اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ اور ۳ نقش روزانہ بنا کر آٹے کی ۳ گولیاں بنا کر ان کو کسی دریا میں ڈالے۔ انشاء اللہ قرض ادا ہو جائیگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۶۴	۱۴۶۷	۱۴۷۰	۱۴۵۷
۱۴۶۹	۱۴۵۸	۱۴۶۳	۱۴۶۸
۱۴۵۹	۱۴۷۲	۱۴۶۵	۱۴۶۲
۱۴۶۶	۱۴۶۱	۱۴۶۰	۱۴۷۱

قسط ۲۵

سنتِ نبوی اور جدید سائنس

حکیم محمد طارق محمود چغتائی

چھینک میں الحمد للہ کہنا اور جدید سائنس

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند اور جمائی ناپسند ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان سنے اس کے ذمہ حق ہے۔ کہ وہ اس چھینکنے والے مسلمان کو یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہوسکے جمائی کو دفع کرے۔ کیوں کہ جب انسان جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ کسل مندی اور غفلت کی دلیل ہے اور ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

پروفیسر نصر اللہ خاں صدر شعبہ اسلامیات اسلامیہ کالج لاہور فرماتے ہیں کہ ایک انگریز ڈاکٹر نے جب یہ حدیث پڑھی کہ مسلمانوں کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان چھینکے وہ الحمد للہ کہے جو مسلمان پاس بیٹھا ہو وہ یرحمک اللہ کہے اور پھر چھینکنے والا جواب یہدیکم اللہ کہے تو اس نے سوچا کہ ایک معمولی سے کام پر اتنی دعائیں پڑھنا کیا وجہ ہے۔ تو اس نے تحقیق کی اور پتہ چلا کہ اتنی دعائیں پڑھنا فضول نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کیوں کہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ دماغ کی رگوں میں ہوا رک جاتی ہے اور قدرت نے اس کو نکالنے کے لئے ایک پریشر کا انتظام کیا ہے۔ اس طرح چھینک کے پریشر کے ذریعہ ہوا ناک کے راستے خارج ہوجاتی ہے۔ اگر یہ ہوا رکی رہے تو فالج کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اس لئے چھینکنے والے کیلئے الحمد للہ پڑھنا اللہ رب العزت کی اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔

تمام دن کی مصروف زندگی میں انسان مختلف امور سرانجام دیتا ہے بعض حضرات کا پیشہ ایسا ہے۔ انہیں گرد و غبار میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح یہ گرد و غبار ناک تک پہنچتا رہتا ہے۔

قدرت نے ناک کے بالوں کو دراصل انہی ذرات اور گرد و غبار جس میں موجودہ جراثیموں کے روکنے کا اہم کام عطا فرمایا ہے۔ چھینکنے سے یہ غبار اور جراثیم (Germs) باہر نکل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ چھینک کی ہوا اتنی زوردار ہوتی ہے کہ کسی جراثیم کو وہاں رکنے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔ اگر یہی جراثیم گرد و غبار اندر چلے جاتے تو بے شمار امراض کا باعث بن سکتے تھے۔ کتنی ہی ایسی بیماریاں ہیں۔ جو صرف سانس کے ذریعے پھیلتی ہیں اور پھر خطرناک صورت اختیار کرلیتی ہیں۔

اللہ رب العزت نے چھینک کے نظام کو ان تمام امراض کے دفعیہ کے لئے تریاق بنادیا ہے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینک کو پسند فرمایا ہے۔

اچھا نام اور جدید سائنس

Best Name And Modern Science

لوگو تم قیامت میں اپنے اور باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔ بس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔ (ابوداؤد)

جس نام میں عبدیت اور خدا کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو وہبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے اور سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

نام اور سائنسی انکشافات

Name And Scientific Disclousure

جدید سائنس نے اچھے ناموں کو پسند کیا ہے۔ ان کی پسند

دراصل ناموں کے الفاظ اور پھر ان کے اثرات کی وجہ سے ہے۔
پیراسائیکالوجی کے ماہر پروفیسر پیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا ہے۔ پروفیسر کے مطابق "میں نے رحیم اور پرویز کا موازنہ کیا تو رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی۔ اور پرویز سے سیاہ اور کنسواری رنگ کی روشنی مترشح ہو رہی تھی۔"
یہی کیفیت تعویذ کے فوائد اور اس کے الفاظ کی ہے طاقت دراصل الفاظ میں ہے چاہے وہ نام کی شکل میں ہو یا وہی نام تعویذ کی شکل میں ہو۔
اور اعمال ناموں کو مبارک یا بد بنا دیتے ہیں۔ فرعون یا نمرود کچھ الفاظ کا مجموعہ ہے لیکن ان کی تاریک لہریں سننے والے کے اندر نفرت اور ظلمت پیدا کر دیتے ہیں اور عجیب و غریب اثرات چھوڑتے ہیں۔

الفاظ کی طاقت کا ایک حیرت انگیز واقعہ

بندہ کے پاس ایک صاحب علاج کی غرض سے آئے۔ گفتگو کے دوران انہوں نے اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا کہ میرے گدھے کے پیٹ کے قریب گہرا زخم ہو گیا۔ بہت علاج کرائے۔ لیکن افاقہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس میں کیڑے پڑ گئے۔ ایک صاحب نے اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا گدھا تندرست ہو جائے، کیڑے ختم ہو جائیں اور زخم مندمل ہو جائے تو تین پکے سود خوروں کے نام کاغذ پہ لکھ کر تعویذ کی طرح گدھے کے گلے میں باندھ دو۔
پہلے تو مجھے حیرانگی ہوئی کہ اس سے کیا ہوگا لیکن اس کے اصرار پر میں نے اپنے علاقے کے تین سود خوروں کے نام کاغذ پر لکھ کر گدھے کے گلے میں لٹکا دیئے۔
آپ حیران ہوں گے کہ صرف تین دن کے اندر اندر میرا گدھا ہر لحاظ سے تندرست ہو گیا، کیڑے مر گئے اور زخم بھر گئے۔
کیا بداعمالی انسان کو زہریلا بنا دیتی ہے۔؟
کیا بداعمالی سے بقول قرآن پاک کے انسان جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔؟
کیا سود خوری نے ان کو اتنا مکروہ بنا دیا ہے کہ ان کا نام بھی زہر آلود ہے۔؟

کیا اس کی مثال ویسی تو نہیں کہ زہر کو زہر مارتا ہے۔؟
کیا آپ کو معلوم ہے کہ کینسر، ناسور، گلے سڑے زخموں کے لئے زہریلی ادویات، اسپرے یا مرہم استعمال کرنے سے یہ بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ تو پھر اس تعویذ سے کیا نتیجہ اخذ کریں گے۔؟

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

الفاظ کی طاقت کے ضمن میں مغربی ماہرین نے بہت تحقیق کی ہے۔ ان کی تحقیق کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

مغربی ماہرین کی روحانی تحقیقات

اول:۔ مغربی صوفیوں کا خیال ہے کہ انسان کے جسم سے مختلف رنگ کی شعائیں نکلتی ہیں جو جسم کے ارد گرد ایک ہالہ سا بناتی ہیں۔ یہ شعائیں ہر آدمی خارج کرتا ہے۔ خواہ وہ نیک ہو یا بد، فرق یہ ہے کہ نیک و بد کی شعاؤں کا رنگ حسب کردار مختلف ہوتا ہے۔ موت سے عین پہلے یہ اور نیلگوں مائل بہ سیاہی ہو جاتا ہے۔
ایک نظریہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کے مطابق ایک ماحول Atmosphere اپنے اردگرد بنا لیتا ہے۔ بدکار کا ماحول دیوار کی طرح سخت ہوتا ہے جس سے نہ کوئی فریاد یا دعا باہر جا سکتی ہے۔ اور نہ کاسمک ورلڈ کے عمدہ اثرات اندر آ سکتے ہیں۔ ایسا آدمی خفیہ طاقتوں کی امداد سے محروم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ قرآن حکیم کے "حجاب، غشاوہ (پردہ)، ستر (دیوار)، اور غلف (غلاف)، سے مراد یہی ماحول ہو۔ یہ ڈاکٹر گرنگٹن کا خیال یہ ہے۔

Aura is an invisible magnetic radiation from the human body which either attracts or repels.

ترجمہ: اورا وہ غیر مرئی مقناطیسی روشنی ہے۔ جو انسانی جسم سے خارج ہوتی ہے۔ یہ یا تو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یا پرے دھکیل دیتی ہے۔
اس قسم کی شعاعوں سے انکار ناممکن ہے۔ کیوں کہ بعض افراد کی طرف کھنچنا اور بعض سے دور بھاگنا ہمارا روزانہ کا تجربہ ہے۔ یہ شعاعیں جسم خاکی اور جسم لطیف دونوں سے خارج ہوتی ہیں نیک کردار لوگ پرسنیلٹی یعنی جسم لطیف کی شعاعوں سے دنیا کو کھینچتے ہیں۔ اور دنیا عقیدت، ایمان اور تعظیم کے تحائف لیکر ان کے ہاں جاتی ہے۔ دوسری طرف جسمانی شعاعیں بعض سفلی جذبات میں تو ہیجان پیدا کر سکتی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتیں۔
کاسمک ورلڈ:۔ کاسمک ورلڈ ایک ایسی دنیا ہے جہاں ہے

رومیں آتی اور واپس جاتی ہیں۔ جن اور فرشتے یہیں رہتے ہیں۔ اس کے تین طبقے بتائے جاتے ہیں۔ نچلے طبقے میں گنہگار اپنے اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں۔ دوسرے طبقے میں بلند مرتبہ انبیاء اور اولیاء رہتے ہیں۔

فلسفہ دعا و عبادت

دعا و عبادت کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے دو چیزوں کی تشریح ضروری ہے۔

اوّل الفاظ:۔ ماہرین روحانیات کے ہاں ہر حرف کا ایک خاص رنگ اور اس میں ایک خاص طاقت ہوتی ہے ــــــ غیب بینوں (Clairvoyants) نے حروف کو لکھ کر تیسری آنکھ سے دیکھا تو انہیں "الف" کا رنگ سرخ "ب" کا نیلا "د" کا سبز اور "س" کا رنگ زرد نظر آیا۔ پھر ان کے اثرات کا جائزہ لیا تو بعض الفاظ کے پڑھنے سے بیماریاں جاتی رہیں۔ بعض سے بچھو کے ڈنک کی تکلیف غائب ہوگئی۔ اور بعض سے سانپ تک پکڑ لئے گئے۔

انبیا اور اولیاء کی روحانی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے ان کے کلمات میں حیرت انگیز طاقت پائی جاتی ہے۔ اتنی طاقت کہ ایک صاحب دل ان سے خطرناک امراض و آلام تک دور کرسکتا ہے۔ آسمانوں میں خدا کے بعد سب سے بڑی طاقت حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں وحی جبرئیل کے ذریعہ کلام الٰہی ہے اور اسی لئے صحائف الہامی کا ہر لفظ قوت کا ایک خزانہ ہوتا ہے، یوں کہہ لیجئے کہ الہامی الفاظ Highly Energised ہیں۔

تعویذ کی طاقت کا راز بھی یہی ہے۔

A talisman or an amulet strongly charged with magnetism for a particular purpose by some one who possesses strong magnetic power may be of invaluable help.

ترجمہ: ایک تعویذ یا ٹوٹکہ، جس میں کوئی زبردست مقناطیسی شخصیت کسی خاص مقصد کے لئے مقناطیسی طاقت بھر دے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

پادری لیڈبیٹر یورپ کے مشہور صوفیاء میں سے تھے۔ ان کی وفات غالباً ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔ یہ جسم لطیف میں دور دور تک پرواز کرتے اور مخفی اشیاء کو دیکھ سکتے تھے ــــــ وہ اپنی کتاب (The Masters and the path) لکھتے ہیں۔

Each word as it is uttered makes a little form in etheric matter. The word hate for instance produces a horrible form so much so that having shape I never usr the word. When I saw the form it gave me a feeling of acute discomfort. (P-130)

ترجمہ: ہر لفظ ایتھر میں ایک خاص شکل اختیار کرلیتا ہے ــــــ مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھیانک صورت میں بدل جاتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد مجھے یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی۔ اس منظر سے مجھے انتہائی ذہنی کوفت ہوئی تھی۔

اسی قسم کے دو اور واقعات بھی درج ہیں۔

(۱) ایک محفل میں چند احباب گفتگو میں مصروف تھے۔ اور میں ذرا دور بیٹھ کر ان کے اجسام لطیفہ کا مشاہدہ کر رہا تھا ــــــ ایک نے کسی بات پر زور سے قہقہہ لگایا۔ ساتھ ہی کوئی پھبتی کس دی۔ اور معاً اس کے جسم لطیف پر گہرے نسواری رنگ کا ایک ایسا جالا تن گیا جسے دیکھ کر انتہائی کراہت پیدا ہوئی۔

(۲) پادری لیڈبیٹر نے ایک آدمی کے جسم لطیف پر بے شمار پھوڑے اور ناسور دیکھے جن سے پیپ کے چشمے رواں تھے۔ پادری اس آدمی کو اپنے ہاں لے گیا۔ زبور کی چند آیات اسے پڑھنے کو دیں۔ اور تقریباً دو ماہ کے بعد اس کا جسم لطیف بالکل صاف ہوگیا۔

الہامی الفاظ اور اسمائے الٰہی میں اتنی طاقت ہے کہ ان کے ورد سے ہماری پریشانیاں اور بیماریاں دور ہوجاتی ہیں مسلمان اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے ننانوے صفاتی نام، مثلاً رحیم، کریم، غفور، خبیر وغیرہ موجود ہیں۔ جنہیں حسب ضرورت پکارا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ سہولت دیگر مذاہب میں موجود نہیں۔ عیسائیوں کے پاس صرف گاڈ ہے اور ہندوؤں کے پاس صرف "اوم یا رام" الفاظ کی یہ طاقت اصل حروف میں ہوتی ہے۔ اگر کسی لفظ کا ترجمہ کردیا جائے تو وہ بات نہیں رہتی اور اثر بدل جاتا ہے۔ جو طاقت "یا رحیم" میں ہے وہ "یا مہربان" میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں ذاتی طور پر نماز کو اردو میں پڑھنے کے خلاف ہوں۔ کیوں کہ قوت کا جو خزانہ الہامی الفاظ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز کردہ دعاؤں میں ہے۔ وہ ہمارے الفاظ میں نہیں ہوسکتا۔

ہر لفظ ایک یونٹ یا آئیٹم ہے جسے اندرونی جذبات کی بجلیاں برقاتی ہیں۔ اور اس کے اثرات اس عالم خاکی اور عالم لطیف یا سمک یا آسٹرل ورلڈ، دونوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ اس کی ہلکی سی

ایک مثال گالی ہے۔ گالی کسی تلوار یا توپ کا نام نہیں۔ بلکہ یہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے۔ لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے۔ یہ آگ کہاں سے آتی ہے۔؟ الفاظ کے اس مجموعے۔ اس کی ایک اور مثال وہ کراہ یا چیخ ہے۔ جو کسی دکھیا کے منہ سے نکل کر تمام ماحول کو بے چین کر دیتی ہے۔ یا وہ تقریر ہے ــــ جو کوئی آتش بیان جرنیل، بے ہمت فوج کے سامنے جھاڑتا ہے اور ہر سپاہی میں اس قدر آگ بھر دیتا ہے کہ وہ موت کے سیلابوں اور طوفانوں سے بھی نہیں بجھ سکتی۔

بائبل میں درج ہے By the word of the Lord were the heavens made.

ترجمہ: خدا کے ایک لفظ سے آسمان پیدا ہوئے۔

بائبل میں آغاز آفرینش کا بیان یوں درج ہے۔

"شروع میں اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے اس وقت زمین ویران اور سنسان تھی۔ سمندروں پہ اندھیرا چھایا ہوا تھا اور اللہ کا تخت پانیوں پر تیر رہا تھا۔

God said let there be light and there was light.

ترجمہ: خدا نے کہا کہ اجالا ہو جائے اور فوراً اجالا ہو گیا۔"

(پیدائش ۱:۳)

تو یہ تھے اللہ کے وہ الفاظ جن سے کروڑوں آفتاب، ماہتاب وجود میں آئے اور کائنات کے درودیوار تجلیوں سے چمک اٹھے۔

(اسلام اور عصر رواں۔ من کی دنیا)

(باقی آئندہ)

سورج

سورج کی روشنی ذاتی ہے۔ باقی مندرجہ ذیل سیارے اس سے روشن ہیں یعنی اس کے بال بچے ہیں۔ سورج کے علاوہ جو آسمان پر لاکھوں تارے دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بجائے خود سورج ہے جو بے انتہا فاصلے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کے اوپر سیکڑوں دنیائیں آباد ہیں۔

آفتاب جس سے دوسرے سیارے اور ان کے بسنے والے روشنی اور پرورش پاتے ہیں۔ چوتھے آسمان کا مالک۔ زمین سے نو کروڑ ستائیس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ بارہ لاکھ زمینوں کے برابر ہے۔ اس کا قطر ۸ لاکھ ۶۵ ہزار میل ہے۔ مندرجہ ذیل تمام سیاروں سے ساڑھے سات گنا زیادہ وزنی ہے۔ اس کا محیط ۲۷ لاکھ ۱۸ ہزار ایک سو بیالیس میل ہے۔ ایک سیکنڈ میں ۱۹ میل اپنی سابق جگہ سے سرکتا ہے۔ اس کی روشنی ۸ سیکنڈ میں زمین پر پہنچتی ہے۔

عطارد (بدھ)

سورج کا منشی فاصلہ زمین سے دس کروڑ میل سورج سے تین کروڑ ۵۹ لاکھ میل ہے قطر ۲ ہزار ۹ سو ۹۲ میل ہے۔ محیط ۹۴۰۳ جسم زمین سے ۲۵ گنا وزنی۔ رفتار فی سیکنڈ ۳ میل ۸۷ دن میں سورج کے گرد دورہ پورا کر کے اس پر ایک سال پورا ہو جاتا ہے۔ سب سے زیادہ سورج کے قریب دوسرے آسمان کا مالک ہے۔ سورج کے قریب کی وجہ سے بعض وقت صبح اور بعض وقت شام کو مشکل سے نظر آتا ہے۔ زمین سے بہت چھوٹا ہے۔ ۲۴ گھنٹے ۵ منٹ میں اس پر رات اور دن کی پلٹی ہوتی ہے۔

زہرہ (شکر)

اس کا فاصلہ سورج سے ۶ کروڑ ۷ لاکھ میل ہے۔ زمین سے ۱۴ کروڑ ۸۰ لاکھ میل۔ بعض وقت دورہ کرتا ہوا ۴ کروڑ میل کے فاصلے پر قریب آجاتا ہے۔ قطر ۷ ہزار ۶ سو ۶۰ میل اور محیط ۲۴ ہزار ۷۰ میل زمین سے قدرے چھوٹا ہے۔ بعض موسم میں صبح اور بعض میں شام کو سب سے زیادہ چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ۲۲۴۷ دن میں سورج کے گرد گھوم کر اس کا سال پورا ہو جاتا ہے۔ زمین ہمارے رہنے کی جگہ سورج سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ قطر ۷ ہزار ۹ سو ۱۸ میل ہے۔ محیط ۲۵ ہزار ایک سو ۳ میل ہے۔ ۳۶۵۲۴ دن میں اس پر سال پورا ہوتا ہے۔ زہرہ، عطارد اور مریخ سے بڑی ہے۔ ۲۴ گھنٹے میں اس پر رات اور دن پورے ہوتے ہیں۔

مریخ (منگل)

"جلاد فلک" سرخ رنگ چمک دار، پانچویں آسمان کا مالک سورج سے ۱۴ کروڑ دس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ زمین سے ۲۰ کروڑ میل کے فاصلے پر ہے۔ اور بعض وقت گرتا ہوا زمین کے قریب ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ میل کے فاصلے پر آجاتا ہے۔ اور تب امریکہ اور یورپ کے لوگ جنہوں نے سیاروں کے فاصلے دریافت کر لیے ہیں اس پر رہنے والوں سے بات چیت کی کوشش کرتے ہیں قطر ۴ ہزار ۲۰ میل اور محیط ۱۳ ہزار دو سو میل ۶۸۷ دن میں اس پر سال پورا ہوتا ہے

(باقی صفحہ ۱۵۷ پر)

ہمزاد

واصف برنی

ہمزاد کے لفظی معنیٰ ہیں ساتھ پیدا ہوا۔ انگریزی میں اُسے (twinangel) کہتے ہیں۔ اکثر لوگوں کی خواہش ہے کہ وہ یہ معلوم کریں کہ ہمزاد ہے کیا۔؟

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۵۱/۴۹)

اور ہم نے دنیا کی ساری چیزوں کو زوجین بنایا ہے۔ تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو۔

زوجین کا مطلب صرف "جوڑا جوڑا" ہی نہیں یعنی نر و مادہ ہی نہیں بلکہ "دو دو" بھی ہے۔ زوج سے مراد "برابر کے ساتھی" کے ہیں۔ جب ہم ایک جوڑا جوتا کہتے ہیں تو اس کا مطلب نر و مادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ دو دو ہوتا ہے۔ "زوج" وہ عدد بھی کہلاتا ہے کہ جب اس کو نصف کریں تو دونوں ٹکڑے ٹوٹے بغیر برابر رہیں۔ جیسے ۴-۶-۸ ہیں۔ قرآن نے زوجین کہہ کر "نر و مادہ" بھی مراد لیا ہے اور دو دو بھی۔ اس کا اندازہ یوں کیجئے کہ اس مفہوم کو واضح طور پر سمجھانے کے لئے قرآن نے بعض مقامات پر زوج کا لفظ اس کے آگے ذَكَرَ وَالْأُنْثٰى اور بعض جگہ اثنین کا لفظ بھی بڑھایا ہے تاکہ زوجین کا مطلب جوڑا جوڑا اور دو دو واضح ہوجائے۔ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى (۷۵/۳۹) اور وہی پیدا کرتا ہے۔ "زوجین" نر و مادہ "جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (۱۳/۳) بنایا اس نے ان میں "زوجین" "دو دو"۔

اگر زوجین سے مراد صرف نر و مادہ ہوتے تو دو میں کسی جگہ ذَكَرَ وَالْأُنْثٰى اور اثنین کے اضافہ کی ضرورت نہ تھی۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ یہ واضح ہوجائے کہ "جوڑا جوڑا" کا مطلب صرف نر و مادہ ہی نہیں بلکہ دو دو بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ان مقامات پر بھی جہاں نر و مادہ کا کوئی سوال نہیں "زوج" کا لفظ استعمال کیا ہے اور اسی سبب سے میں نے ترجمہ میں جوڑا جوڑا دو دو لکھا ہے۔ مثلاً باغ کے پھلوں کے بارے میں ہے۔

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (۱۳/۳)

اور ان میں کے پھلوں کو جوڑا جوڑا دو دو بنایا۔

میووں کے بارے میں ہے کہ۔

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (۵۵/۵۲)

ان دونوں باغوں میں کے سارے میوے جوڑا جوڑا دو دو ہیں۔ غرض اس طرح ساری چیزیں جوڑا جوڑا دو دو ہیں۔ خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا (۴۳/۱۲) اور ہم نے ہر شئے کو جوڑا جوڑا دو دو بنایا ہے۔ ہم انسان بھی كُلِّ شَيْءٍ میں داخل ہیں۔ اور ہم بھی جوڑا جوڑا دو دو بنائے گئے ہیں۔ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا (۳۵/۱۱) تم لوگوں کو بھی بنایا ہے جوڑا جوڑا دو دو۔ اللہ تعالیٰ نے "انسان" کی زمین سے تخلیق کو نباتات کی پیدائش کے مماثل بتایا ہے۔

وَاللّٰهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا (۷۱/۱۷) اور اللہ نے تمہیں زمین سے اُگایا ہے ایک طرح کا "اگانا"

نہ صرف "انسان" اور "نباتات" ہی جوڑا جوڑا دو دو بنائے گئے ہیں۔ بلکہ سب جوڑا جوڑا دو دو ہیں۔ جن کی ہم کو ابھی خبر بھی نہیں۔ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ (۳۶/۳۶)

پاک ہے وہ خدا جس نے زمین سے تمام اُگنے والوں کو اور خود ان کو اور جن کی لوگوں کو خبر نہیں۔ سب کو جوڑا جوڑا دو دو بنایا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "ذات انسانی" جوڑا جوڑا دو دو ہے یعنی ہمارا جسم "دو" ہے۔ "ایک ظاہری خاکی" جو مادہ سے بنا ہے۔ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے اور مرنے کے بعد فنا اور بیکار

ہوجاتا ہے اور دوسرا انہایت لطیف جو ہمارے فانی مادّہ جسم کے فنا اور ختم ہونے کے بعد بھی بدستور باقی رہتا ہے۔ ہم اس دوسرے جسم کے لئے اصطلاحاً آئندہ "نوری جسم" کا لفظ استعمال کریں گے، اسی "نوری جسم" کو آپ "ذات انسانی" کہہ سکتے ہیں اور یہی اپنے کو "انا" کہتا ہے۔ اس طور پر ذات انسانی کے بارہ میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ وہ فنا نہیں ہوتی۔ نیند کی حالت میں جو ہم اپنے آپ کو اِدھر اُدھر رواں دواں دیکھتے ہیں۔ وہ دراصل ہمارا یہی نوری جسم ہوتا ہے جو نیند کی حالت میں ہمارے معطل خاکی جسم سے غیر مادی ہونے کے سبب جدا اور الگ ہوجاتا ہے۔ انسان بارے میں آیا ہے کہ۔

(۱) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (۱۸) وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا لیکن اس کے پاس ایک نگہبان موجود ہے۔

(۲) لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (۱۱) ہر شخص کیلئے چوکیدار ہیں کہ جو آگے اور پیچھے سے خدا کے حکم سے اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

(۳) اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (۴) کوئی ذات ایسی نہیں جس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔

غور فرمائیے یہ رقیب عتید، حاضر پاسبان، موجود نگہبان، مستعد چوکیدار اور ہمدرد حافظ ہی ہمارا نوری جسم ہے۔ جو ہمارے خاکی جسم سے وابستہ رہ کر ہر وقت ہماری نگرانی کرتا رہتا ہے۔ وہ ایک الگ ذات ہوتے ہوئے بھی ہم سے الگ نہیں ہے وہ ہمارا شریک ہوتے ہوئے بھی ہمارے افعال کا جواب دہ نہیں ہے۔ مگر وہ ہمارا خبر رساں، نیک مشیر اور بہترین دوست ضرور ہے۔ آپ کے گھر پر کوئی نئی بات ہوجاتی ہے۔ آپ گھر سے دور ہوتے ہیں مگر یکایک آپ کو اندیشہ سا ہوجاتا ہے۔ طبیعت گھبرانے لگتی ہے اور آپ گھر کے لئے روانہ ہوجاتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں خاص بات ہوئی ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ آپ کا نوری جسم کسی طرح موقع پاکر آپ کے خاکی جسم سے الگ ہوا تھا۔ اور اس حقیقت کو وہ جان گیا تھا۔ بہت سے مواقع پر دیکھا گیا ہے کہ حادثات سے لوگ یکایک بچ گئے یا خود کسی وجہ سے کسی مقام پر جانے یا سفر کرنے سے رک گئے ہیں اور اس کے بعد گھر پر کوئی خاص بات ہوگئی ہے یا اس مقام پر یا سفر میں لوگوں کو کوئی حادثہ پیش آگیا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ کسی طرح ہمارا نوری جسم یا ہمارا نا دیدہ محافظ و مشیر اس حقیقت سے باخبر ہوگیا تھا۔ اور اس نے ہماری رہنمائی کی تھی۔ علم مسمریزم کے ذریعہ "معمول" سے بہت حقیقتیں دریافت کرلی جاتی ہیں اور وہ بتادیتا ہے وہ بھی اسی نوری جسم کا کارنامہ ہے —— علامہ طنطاوی مصری نے اپنی کتاب تفسیر جواہر جلد ۱۱ میں مسمریزم کے سلسلے میں شادل کتاب "مغناطیہ حیوان" سے کئی قصے نقل کئے ہیں۔ ان میں سے دو آپ بھی سنیئے۔

(۱) علامہ شادل اپنی کتاب مغناطیہ حیوان میں لکھتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی پر مسمریزم کا عمل کیا وہ سو رہی تھی اور مجھے مختلف امراض اور ان کے متعلق بتلا رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کیا تم سنتے نہیں مجھے کس طرح ان کے متعلق حکم دے رہا ہے؟ میں نے کہا میں تو کسی کی آواز نہیں سنتا۔ لڑکی نے کہا خوب! تم سو رہے ہو اور میں آزاد و بیدار ہوں۔ میں ایسی آواز چیزیں ادراک کر رہی ہوں جن کے ادراک پر تم کو قدرت نہیں ہے اور میں تمہاری انگلیوں کے کناروں سے زرد نکلتی ہوتے دیکھ رہی ہوں۔ دور دراز کی آوازیں میرے کانوں میں آرہی ہیں۔ میں اس شخص کی باتیں جو کسی دوسرے ملک میں کر رہا ہے اچھی طرح سن رہی ہوں میں ایسی چیزوں تک پہنچ جاتی ہوں جو مجھ تک نہیں پہنچ سکتیں۔

اس وقت میری حالت بیداری کی سی ہے۔ جیسا کہ مرنے کے بعد انسان کو بیداری ہوتی ہے۔ (ص ۲۱۸)

(۲) علامہ مذکور ہمیشہ ایک لڑکی پر عمل تنویم کرتے تھے ایک مرتبہ اس لڑکی کو انہوں نے معمول بنایا تو اس نے کہا مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میرا جسم آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس جسم سے بالکل علیحدہ ہوگئی ہوں اور اس کو دور پڑا ہوا بالکل ٹھنڈا دیکھ رہی ہوں جیسے کسی مردہ کا جسم ہوتا ہے۔ میرا نفس بھاپ کی طرح ہے۔ میں ایسی چیزیں ادراک کرسکتی ہوں جو حالت بیداری یا دوسری حالت میں ادراک نہیں کرسکتی۔ میری یہ حالت پندرہ منٹ سے زیادہ دیر تک نہیں رہتی۔ اور اس کے بعد وہ بھاپ والا جسم آہستہ آہستہ میرے ٹھوس اعضاء میں تحلیل ہوجاتا ہے اور پھر یہ شعور اور یہ حالت بالکل معدوم ہوجاتی ہے۔ (ص ۲۱۹)

مرنے کے وقت جو لوگوں کے سامنے بہت سے حقائق آجاتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس وقت خاکی جسم کی توانائی ختم ہوتی ہوتی یا ماند پڑ گئی ہوتی ہے اور ہمارے نوری جسم کا غلبہ و اقتدار بڑھ گیا ہوتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے حقائق

دیکھنے لگتے ہیں۔ ہمارا یہ نوری جسم بس موت ہی کے وقت ہمارا ساتھی رہتا ہے۔

دراصل میرا موضوع یہ تھا کہ خدا نے ہر چیز کو زوج پیدا کیا ہے۔ پھر جس طرح جسم دو ہیں۔ دنیا بھی دو ہیں۔ حیات بھی دو ہیں۔ حیات الدنیا و حیات الآخرۃ۔ موت بھی دو ہیں ایک عارضی جسے نیند کہتے ہیں۔ دوسری دائمی جسے موت کہتے ہیں۔ قرآن نے دونوں نیند اور موت کو وفا کہا ہے۔ اسی طرح بعثت دو ہیں۔ نیند سے بیداری اور مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ قرآن ان دونوں صورتوں کو بعثت قرار دیتا ہے۔ یعنی از روئے قرآن ہر چیز جوڑا جوڑا دو دو ہے۔

اس نوری جسم کو جو ہمارا اپنا ہوتا ہے۔ آپ ہمزاد کہہ لیں۔ ڈبن انجیل کہہ لیں یا جو چاہیں نام دے لیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کی نوری دنیا میں ماضی، حال، مستقبل وقت اور فاصلہ کی کوئی تندیل نہیں۔ وہ چیزیں جو ہمارے لئے آڑ اور اوٹ ہیں اس کے لئے نہیں۔ وہی نوری جسم بحالت خواب آپ کو لئے لئے پھرتا ہے وہی اطلاعات دیتا ہے وہی مسمریزم کے عمل سے اپنی آگہی کا ثبوت دیتا ہے اور وہی ریاضت سے حاضر ہو کر آپ کے کاموں میں مدد دیتا ہے۔

زمانہ قدیم میں بزرگوں نے ریاضت سے ایسے طریقے معلوم کئے جن سے دونوں اجسام کے درمیان جو اوٹ ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ مقصد ان کا یہ تھا کہ بجائے ہمارا نوری جسم یا ہمزاد ہم کو بذریعہ خواب دنیا کی سیر کرائے ہم جس وقت چاہیں سیر کر سکیں۔ اور بجائے اس کے کہ کسی دوسرے پر عمل مسمریزم کر کے اس کے ہمزاد سے مشورہ لیں۔ اپنے ہمزاد کو بلا کر رائے لیا کریں۔ اور چونکہ زمان و مکان اور فاصلہ اس کے لئے کوئی چیز نہیں۔ اس لئے جو چاہیں منگوا سکیں۔

ظاہر ہے کہ ہماری خاکی دنیا اور نوری دنیا کے درمیان جو آڑ ہے یا خاکی جسم اور نوری جسم کے درمیان جو آڑ ہے اس کو دور کرنا معمولی بات نہیں۔ اس لئے کہ یہ فطرت ہے اور قوانین فطرت کو توڑنا معجزہ۔ کرامت جیسی قوتوں سے ہی ممکن ہے۔ آدمی کا صاحب نظر ہونا یہی معنی رکھتا ہے کہ اسے نوری نظر حاصل ہو جاتی ہے اور یہ تمام قوتیں سخت محنت اور ریاضت چاہتی ہیں۔

بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ میرے پاس دو دن کا عمل ہے جس سے ہمزاد تابع ہو جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر دو سال محنت کر کے بھی آپ نے اس قوت کو حاصل کر لیا تو سمجھ لیں مفت ہاتھ آ گئی۔ حیرت یہ ہے کہ آدمی دس سال اسکول میں لگاتا ہے دس سال روپیہ صرف کراتا ہے پھر کہتے ہیں کہ میٹرک پاس ہو گیا۔ معاوضہ کیا ملتا ہے پچاس ساٹھ روپے۔ لیکن دوسری دنیا سے یا دوسری انجانی قوتوں کو حاصل کرنے کے لئے ہر انسان یہی چاہتا ہے وہ دو دن میں ہو جائے۔ یعنی ایک ادنیٰ قوت کے لئے دس سال اور اعلیٰ قوت کے لئے دو دن۔ بس عقل پر ہی رونا چاہئے۔ یہی انسان کی بے وقوفی ہے جو اسے محروم رکھتی ہے اور نظریہ رکھتا ہے کہ عمل کوئی ٹھیک نہیں ملتا۔

بقیہ: سورج

۲۴ گھنٹے، ۲ منٹ ۴ سیکنڈ میں اس پر رات دن کی پلٹی ہوتی ہے۔

مشتری (جیوپیٹر) چھٹے آسمان کا مالک اس کا فاصلہ سورج سے ۴۸ کروڑ ۲۰ لاکھ میل ہے۔ قطرہ ۸ ہزار میل محیط ۲ لاکھ اور ۶۷ ہزار ۱۰۰ ۲۱۴ میل سورج کے سوا سب سیاروں سے بڑا ہے۔ زمین سے ۳۵ کروڑ ۵ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۹ گھنٹے ۵۵ منٹ میں اس پر رات اور دن کی پلٹی ہوتی ہے۔ رفتار فی گھنٹہ ایک لاکھ میل یعنی ۴ ہزار ۲ سو ۳۲ دن میں سورج کے گرد گھوم کر ایک سال پورا کر لیتا ہے۔ یعنی زمین کے ۱۲ سال ایک سال کے برابر ہوتے ہیں۔

زحل (سنیچر) ساتویں آسمان کا مالک فاصلہ سورج سے ۸۸ کروڑ ۴ لاکھ میل زمین سے ۹۸ کروڑ میل قطر ۷۱ ہزار میل ہے۔ محیط ۲ لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو ۴۳ میل ۳۰ سال میں سورج کے گرد گھوم کر اپنا سال پورا کرتا ہے۔ یعنی زمین کے ۳۰ سال اس کے ایک سال کے برابر ہوتے ہیں۔ ۱۰ گھنٹے ۱۴ منٹ میں اس پر رات دن کی پلٹی ہوتی ہے۔

چاند اس کا فاصلہ زمین سے ۳۸ ہزار میل ہے۔ قطر ۲ ہزار ایک میل۔ محیط ۶ ہزار ۶ سو میل۔ ایک مہینے میں زمین کے گرد دورہ پورا کر لیتا ہے۔ زمین کی طرف ہر وقت اس کا رخ رہتا ہے۔

اب جو حال میں دو سیارے دریافت ہوئے ہیں یورینس کا فاصلہ سورج سے ایک ارب ۷۱ کروڑ میل۔ پچون کا فاصلہ ۲ ارب ۷۱ کروڑ میل ہے۔

سونف

سونف کا استعمال طب اسلامی اور آیورویدک میں صدیوں سے کیا جارہا ہے۔ یہ مختلف طریقوں سے ہمارے ہاں بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔

سونف ہاضم اور ریاح کو دور کرتی ہے۔ پیٹ بھاری ہو تو اسے چبا کر نگلنے سے کھانا آسانی سے ہضم ہوجاتا ہے اور پیٹ کی گرانی دور ہوجاتی ہے۔ اسے ہاضم سونف یا چورنوں میں اسی لئے شامل کرتے ہیں۔

چھ گرام سونف کو پانی میں جوش دے کر پلادینے سے بچوں کے پیٹ کا ریاح اور بدہضمی دور ہوجاتی ہے، اسی لئے اسے بھی سویا کی طرح گرائپ واٹر کی تیاری میں شامل کرتے ہیں۔

یکساں وزن سونف اور دھنیے کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ پھر دونوں کے برابر چینی ملالیں۔ کھانا کھانے کے بعد ۹-۹ گرام یہ سفوف کھانے سے طبیعت کا بھاری پن دور ہوجاتا ہے۔ ہاتھ یا پیر جلتے ہوں تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ صبح صرف سونف کا سفوف روزانہ کھانے سے معدہ قوی ہوجاتا ہے۔

۲۵۰ گرام نئی سونف صاف کرکے اس میں میٹھے تازہ بادام ۱۲۵ گرام، کالی مرچ ۵۰ گرام اور برابر کی چینی شامل کرکے گرائنڈر میں پیس کر محفوظ رکھیں۔ روزانہ صبح ۲ چائے کے چمچے یہ سفوف کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں۔ اسی طرح سوتے وقت استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نظر کا یہ ایک آزمودہ نسخہ ہے۔ اس سے آنکھ کی کئی تکالیف بھی دور ہوجاتی ہیں۔

گاجروں کے موسم میں ان کا تازہ رس نکال کر سونف اسمیں بھگو کر سائے میں خشک کرلیں۔ یہ عمل سات مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ دہرائیں۔ گاجر کے رس میں خشک کردہ سونف روزانہ ۱۰-۲۰ گرام کی مقدار میں اچھی طرح چبا کر کھائیں اور جی چاہے تو اوپر سے دودھ پی لیں۔ نظر میں اضافے کے لئے یہ بھی ایک لاجواب [illegible] ہے۔

خالص سرمہ ۵۰ گرام لے کر اسے ایک ہفتے تک ہری سونف کے پتوں وغیرہ کے رس میں کھرل کریں۔ خشک ہونے پر چھان کر رکھیں اور صبح وشام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ آنکھوں کی کمزوری کے لئے یہ سرمہ بہت مفید ہے۔

سونف کے علاوہ اس کی جڑ بھی بہت مفید ہوتی ہے۔ اطباً سونف اور اس کی جڑ کو معدے، جگر اور گردوں کے عوارض کے علاوہ دیگر کئی تکالیف کے لئے مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔

سونف کو اصلی گھی میں بھون کر پیس کر اس میں شکر شامل کرلیں۔ صبح وشام ۹-۹ گرام اسے کھانے سے دست بند ہوجائیں گے۔ اگر اس میں ساتھ بیل گری بھی ہموزن ملالی جائے تو یہ دست روکنے کی ایک بڑی قوی اور زود اثر دوا بن جاتی ہے۔

سونف بینائی کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ مغرب کے قدیم ماہر عقاقیر پلائنی نے یوں تو سونف کی بیس خوبیاں بیان کی ہیں، لیکن اس کے مطابق سونف خاص طور پر نظر کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے مطابق اپنی کینچلی بدلنے کے بعد سانپ اس پودے سے اپنی آنکھیں رگڑ کر نظر تیز کرلیتا ہے۔ پلائنی کے اس خیال کی تائید یورپ کے کئی دوسرے ماہرین بھی کرتے ہیں۔ آیورویدک اور طب کے ماہرین بھی اسے ایک مؤثر مقوی بصارت قرار دیتے ہیں۔

وید اصلی گھی ایک کلو میں تازہ سونف کوٹ کر اس کا رس شامل کرکے ہلکی آنچ پر پکاتے ہیں اور رس جلنے کے بعد یہ گھی روزانہ صبح دودھ میں شامل کرکے کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ سونف کا یہ گھی دماغ اور نظر کو طاقت بخشتا ہے۔ ۱۰ گرام اس گھی میں چینی ملا کر بھی کھا سکتے ہیں۔ تازہ سونف نہ ملنے کی صورت میں خشک سونف آدھا کلو کو پانی کے ساتھ پیس کر گھی میں شامل کرکے پکائیں اور نھریا بنالیں۔

قسط ۱

درختوں کے فائدے

حکیم عبدالرحمن کشمیری

سل ودق

ریش برگد ایک سیر سایہ میں خشک کر کے باریک کپڑ چھان کر کے چھ ماشہ صبح تازہ پانی سے استعمال کرائیں۔ چالیس روز بلاناغہ استعمال کرانے سے سل ودق دور ہو جاتی ہے۔

دیگر:۔ ریش برگد چھ ماشہ ... کر کے پانی میں ڈال کر چھان لیں۔ اور ایک ماشہ کتھ سفید چھڑک کر پلائیں۔ یہ نسخہ دق اور سل کے لئے مفید ہے۔

اختلاج قلب

برگد کے وہ پتے جو بہت سخت نہ ہو چکے ہوں۔ ہلکے ہلکے سبز اور نرم ہوں، ایک تولے کر پندرہ تولہ پانی میں خوب گھوٹ چھان کر اس میں قدرے مصری ملا کر صبح شام پلائیں۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ اس سے دل نہیں دھڑکے گا۔

مقوی قلب

برگد کے کھار کی ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں۔ ان کے اوپر چاندی کے ورق چڑھالیں۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی تازہ پانی کے ساتھ دیا کریں۔

پیچش

برگد کی جڑ کا چھلکا سایہ میں خشک کر کے باریک پیس لیں اور اس میں سے تین تین ماشہ کی مقدار صبح، دوپہر، شام کو یعنی دن میں تین بار چاولوں کے پانی یا سادہ پانی سے ... اس سے پیچش دور ہو جائے گی۔

متلی اور قے

برگد کے پتے ۲ تولے کر پانی میں گھوٹ کر چھان لیں۔ اس میں قدرے مصری ملالیں۔ اس پانی سے مریض کو گھونٹ گھونٹ ۱۵۔۱۵ منٹ کے وقفے دیتے رہیں۔ متلی اور قے کے لئے مفید ہے۔

قے

ریش برگد ۶ ماشہ پانی میں گھوٹ چھان کر پلا دیا کریں۔ اس سے قے رک جاتی ہے۔ خاص الخاص نسخہ ہے۔

دست

برگد کا دودھ جس کو دست آتے ہوں اس کی ناف میں بھر دیں اور کچھ ارد گرد لگا دیں۔ دست فوراً بند ہو جائیں گے۔

دیگر:۔ برگد کی کونپلیں ۶ ماشہ پانی میں گھوٹ کر اور اس میں قدرے مصری ملا کر پلانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔

کانچ نکلنا

برگد کا چھلکا بہت سے پانی میں جوش دے کر اس سے مریض کو آب دست کرایا کریں۔ کانچ نکلنے یعنی خروج مقعد کے لئے مفید ہے۔

خونی بواسیر

برگد کی لکڑی سایہ میں خشک کر کے جلالیں۔ اس کے کوئلے کو باریک پیس لیں۔ ۳۔۳ ماشہ کی پڑیہ باندھ لیں۔ صبح و شام

ایک ایک ٹکیہ تازہ پانی کے ساتھ کھلایا کریں۔ خونی بواسیر دور ہو جائے گی۔
دیگر اڑھائی تولے برگد کی کونپلیں ایک پاؤ پانی میں گھوٹ کر پلایا کریں۔ خونی بواسیر رفع ہو جائے گی۔
دیگر برگد کی کونپلیں چھ ماشہ رگڑ کر شیرہ نکال کر ڈیڑھ تولہ مصری ملا کر پلائیں۔ خونی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔

بادی بواسیر

۲ تولہ پوست برگد کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب پانی پاؤ بھر باقی رہ جائے تو چھان کر اس میں ۱ تولہ گائے کا گھی اور ۱ تولہ دیسی چینی ملا کر نیم گرم پلائیں۔ بادی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔
دیگر:۔ صبح کے وقت تین ماشہ دیسی چینی میں پہلے دن دس قطرے برگد کے دودھ کے اس کھانڈ میں ٹپکائیں۔ اور دوسرے روز گیارہ قطرے اسی طرح ایک قطرہ ہر روز بڑھاتے جائیں جب پچیس قطروں تک پہنچ جائیں تو پھر ہر روز ایک قطرہ کم کرنے لگیں اور دس قطروں پر لا کر چھوڑ دیں۔ نسخہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔
دیگر:۔ برگد کی لکڑی جلا کر کوئلہ کر لیں۔ اور اس کو خوب باریک پیس کر گائے کا مکھن دوگنا ملا کر کھرل کر کے مرہم بنالیں۔ مکھن ایک سو بار پانی میں دھلا ہوا ہو۔ اس مرہم کو بواسیری مسوں پر لگائیں۔ جھڑ جائیں گے۔

سوزاک

برگد کی کونپلیں ۲ تولہ کچل کر رات کو آدھ سیر پانی میں ملا کر رکھ دیں۔ صبح چھان کر اس میں قدرے مصری ملا کر پکائیں۔ اسی طرح صبح کو بھگو کر شام کے وقت پلایا کریں۔ سوزاک جلد از جلد رفع ہو جائے گا۔
دیگر:۔ برگد کی چھال ۱ تولہ کو آدھ سیر پانی میں پیس کر اس میں مصری ملا کر پلا دیں۔ اس سے بھی سوزاک رفع ہو جاتا ہے۔
دیگر:۔ سوزاک کے مریض کی جلن بند ہو جائے مگر پیپ بند نہ ہو تو پوست بیخ برگد کو سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں اور اس میں سے تین تین ماشہ صبح شام شربت بزوری کے ساتھ کھائیں۔ اس نسخے سے پیپ اور جلن بند ہو جائے گی۔
دیگر:۔ برگد کی داڑھی کو نیم کوب کر لیں اور اس کا خیساندہ بنا کر ایک ہفتہ پئیں۔ پرانے سوزاک کے لئے اکسیر ہے۔ اس سے پرانا سوزاک اور آلاتِ بول کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

پیشاب میں خون آنا

برگد کے تازہ پتے ۲ تولہ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ لیں۔ اور صبح شام پلایا کریں۔ پیشاب میں خون آنا بند ہو جائے گا۔

سلسل بول

تخم برگد یعنی جو اس کے پھل کے اندر خشخاش کے مانند دانے ہوتے ہیں، باریک پیس کر رکھیں اور صبح شام گائے کے دودھ کے ساتھ دیا کریں۔
فوائد:۔ سلسل بول، کثرت بول اور ذیابیطس کیلئے مفید ہے۔
دیگر:۔ برگد کے کھار کی گولیاں بھی اس مقصد کے لئے مفید ہیں۔ سوزاک اور بول الدم میں شربت بزوری کے ساتھ اور کثرت بول اور سلسل بول میں آدھ پاؤ گرم دودھ کے ساتھ دیا کریں۔

بند پیشاب

چار چاول برگد کھار تین ماشہ چینی کے ساتھ ملا کر استعمال کریں۔ بند پیشاب جاری ہو جائے گا۔

ذیابیطس

برگد کی جڑ کا چھلکا ایک تولہ حسب ضرورت پانی میں جوش دیں اور مریض کو پلا دیں۔ مسلسل استعمال سے ذیابیطس کو فائدہ ہوتا ہے۔

اٹھراہ

برگد کی داڑھی کو سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر کپڑ چھان کریں۔ چار ماشہ صبح چار ماشہ شام کو گرم دودھ کیساتھ دیں۔ بانجھ عورت کو حیض سے فارغ ہونے کے بعد سات دن کھلائیں۔

بچوں کے پیلے دست

ایک قطرہ برگد کا دودھ ایک تولہ چینی میں ڈال کر بچے کو دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔ اگر بچے کو پیلے دست آ رہے ہوں

تو بند ہو جائیں گے۔
دیگر:۔ برگد کا دودھ بچہ کی ناف میں بھر دیں اور اس کے اردگرد مالش بھی کر دیں۔ دست بند ہو جائیں گے۔

کمر درد

برگد کی نا شگفتہ کلیاں دس عدد چوری میں ملا کر کھلایا کریں۔ اس سے کمر درد کا عارضہ دور ہو جاتا ہے۔
دیگر:۔ کمر پر برگد کے دودھ کا لیپ کریں یا برگد کا دودھ بتاشہ میں ڈال کر دیں۔ کمر درد کے لئے مفید ہے۔

پستانوں کا ڈھیلا پن

ریش برگد کے باریک ریشے جن کے سرے سرخی مائل ہوں پیس لیں اور پستانوں پر رات کو سوتے وقت لیپ کر لیا کریں۔ چند بار کے استعمال سے پستان سخت ہو جائیں گے۔

استقرار حمل

ماہواری کے بعد عورت نہا کر چار بجے شام سفوف ریش برگد ایک تولہ۔ شیر برگد چھ ماشہ ملا کر ہمراہ دودھ استعمال کرے اور رات کو ہم بستر ہو۔ حمل نرینہ قرار پائے گا۔
اگر خدانخواستہ پہلے ماہ کامیابی نہ ہو تو دوسرے ماہ استعمال کرائیں۔

احتباس حیض

برگد کے نرم پتے ۲ر تولہ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ چھان کر صبح شام پلائیں۔ دو تین خوراک میں آرام ہو گا۔

سیلان الرحم

برگد کے نرم پتے ۲ر تولے کر پاؤ بھر پانی میں گھوٹ چھان کر صبح شام پلائیں۔ سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

ورم رحم

برگد کا تازہ چھلکا سایہ میں خشک کر کے باریک پیس لیں۔ اور اس سے نصف دیسی چینی اس میں ملالیں۔ ہر روز صبح وشام چھ ماشہ ہمراہ گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ورم رحم کی شرطیہ دوا ہے۔ رحم میں ورم ہو جانے سے مستورات کو بڑی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ ورم رحم کے لئے یہ نسخہ اکسیر ہے۔

ضعف باہ

شکر سرخ حسب ضرورت لے کر اس کو شیر برگد سے تر کریں اس کو محفوظ کریں۔
خوراک:۔ تین ماشہ سے چھ ماشہ تک
فوائد:۔ دافع جریان اور ممسک طبعی ہے۔ اسکے علاوہ مقوی باہ ہے۔

اکسیر احتلام

برگد کی داڑھی کا سفوف صبح شام چار چار ماشہ پانی سے کھلائیں۔
فوائد:۔ مرض احتلام وجریان کے لئے مفید ہے۔

سرعت انزال

برگد کا تازہ چھلکا لے کر سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں۔ صبح وشام چار چار ماشہ گرم دودھ سے استعمال کرائیں۔
فوائد:۔ قدرتی امساک پیدا کرتی ہے۔

معجون مقوی باہ

اجزاء:۔ تالمکھانہ ۲ر تولہ۔ تخم اٹنگن ۲ر تولہ۔ مغز نارجیل حسب ضرورت۔ شیر برگد حسب ضرورت۔
ترکیب تیاری:۔ تالمکھانہ اور تخم اٹنگن کوٹ کر مغز نارجیل میں داخل کریں۔ اور اس کو شیر برگد سے تر کر کے نکالا ہوا ٹکڑا رکھ کر بند کر دیں۔ پھر اس پر مونج کا بان اس قدر لپیٹیں کہ ناریل نظر نہ آئے۔ اس کو پورے اکیس دن گیہوں کے اندر دبا دیں۔ ۲۱ر دن کے بعد نکال کر بان کو جدا کر کے اس پر آدھ پاؤ گندم کا آٹا گندھا ہوا لیپ دیں۔ بعد ازاں گائے کے آدھ سیر گھی میں بریاں کریں۔ جب آٹا سرخ ہو جائے تو آٹے کو گھی سے نکال کر دوائی پر سے ہٹا دیں۔ نارجیل مع دوا کے پیس کر شہد اتنا ملائیں کہ گولا سا بن جائے۔ اس گولے کے چالیس حصے کر لیں۔
ترکیب استعمال:۔ ایک حصہ بوقت دوپہر بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ دودھ ڈیڑھ پاؤ ہو۔
فوائد:۔ امساک کی بدرجہ کمال دوا ہے۔ دوران استعمال دوا ترشی اور جماع سے پرہیز کریں۔

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

سوال کے الفاظ سے ہر بات کا جواب

سائل کے الفاظ ایک کاغذ پر لکھ لئے جائیں۔ مثلاً ایک شخص نے سوال کیا۔
کیا میں یہ مقدمہ جیت جاؤں گا
سب سے پہلے ہم یہ دیکھیں گے کہ سائل کے منہ یا قلم سے جو جملہ نکلا ہے اس میں کل کلمات کتنے ہیں۔ دیکھئے گا اوپر والے جملے میں کل ۷ کلمات ہیں۔ اس لئے اعداد کی سطر بناتے وقت پہلے ہم ۷ لکھ دیں گے۔ اس کے بعد اس سطر میں ہر کلمے میں جتنے حروف ہیں وہ لکھتے چلے جائیں گے۔
مثلاً "کیا" میں ۳ حروف ہیں۔ "میں" میں ۳ حروف ہیں۔ "یہ" میں ۲ حروف ہیں۔ "مقدمہ" میں ۵ حروف ہیں۔ "جیت" میں ۳ حروف ہیں۔ "جاؤں" میں ۴ حروف ہیں۔ اور "گا" میں ۲ حروف ہیں۔
پوری سطر اس طرح بنے گی
۷۳۳۲۵۳۴۲
اس کے بعد اس طرح کے ہر ہندسے کو برابر والے کے ساتھ جوڑ کر دوسری سطر برآمد کریں گے۔ مثلاً ۷ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ایک برآمد ہوا۔ ۳ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ۶ برآمد ہوا۔ ۳ کو ۲ کے ساتھ جوڑا ۵ ہوا۔ ۵ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ۸ ہوا۔ ۳ کو ۴ کے ساتھ جوڑا تو ۷ ہوا۔ ۴ کو ۲ کے ساتھ جوڑا تو ۶ ہوا۔ دوسری سطر یہ بنی۔ ۱۶۵۷۸۴۶ ——— اس دوسری سطر کے اعداد کو باہم جوڑ کر عددِ مفرد برآمد کرنا ہے۔ مرکب عدد ۳۷ سے ۱۰ بنا۔ اور مفرد عدد ایک برآمد ہوا۔
اس حساب سے اگر سائل کے جملہ میں سے بالآخر ایک یا ۹ عدد بنے تو سمجھ لیں کہ سائل مقدمہ جیت جائے گا ——— اگر ۳ یا ۶ عدد برآمد ہوں تو سمجھ لیں کہ سائل کی مقدمہ میں صلح ہو جائے گی۔ اگر ۴ یا ۸ عدد نکلے تو سمجھ لیں کہ سائل کو مقدمہ میں شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر ۲ یا ۷ بنے تو سمجھ لیں کہ کافی اتار چڑھاؤ کے بعد مقدمہ کا فیصلہ سائل کے حق میں ہو جائے گا۔
مذکورہ مثال میں چوں کہ ایک بن رہا ہے اس لئے یہ فیصلہ دیا جا سکتا ہے کہ سائل کو مقدمہ میں بھرپور کامیابی بہت زیادہ جد و جہد کے بغیر بھی مل جائے گی۔

بچے بستر پر پیشاب کیوں کرتے ہیں؟

وجوہات و علاج

ڈاکٹر آر بلگرامی

میرا ایک بچہ ہے جس کی عمر تقریباً بارہ تیرہ برس ہے۔ ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ اتنی عمر ہونے کو آئی۔ مگر اس کی گندی عادت نہیں چھوٹتی کہ بستر میں پیشاب کر دیتا ہے۔ بہت سمجھایا، شرم دلائی مار پیٹ سے کام لیا۔ مگر یہ عادت نہ گئی۔ سوچا شاید کوئی بیماری ہو۔ دو ایک ڈاکٹروں سے کہا۔ انہوں نے باقاعدہ طبی معائنہ کیا، دوائیں دیں۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ بتائیے اس کا کیا علاج کریں۔ ؟ ہم تنگ آچکے ہیں۔

(A) عام طور پر تین برس کی عمر تک بچہ بستر میں پیشاب خطا ہونے پر خود بخود قابو پالیتا ہے۔ بارہویں یا تیرہویں برس تک پہنچنے کے باوجود آپ کے بچے کا بستر گیلا کرنا واقعی تشویشناک ہے۔ آپ نے اچھا کیا جو اس کا طبی معائنہ کرا لیا۔ یہ ایک اہم اور موزوں قدم تھا۔ عام طور پر گردے یا مثانے کی کمزوری۔ ذیابیطس، معدے یا انتڑیوں یا پیشاب کی نالی میں جراثیم کی موجودگی اور دماغی یا عصبی ضعف کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ امر باعث اطمینان مسرت ہے کہ آپ کے بچے میں ایسا کوئی جسمانی یا دماغی نقص نہیں۔

میرے نزدیک اس تکلیف کے دو اسباب ہو سکتے ہیں۔

(۱) بچپن میں بچے کو بول و براز کی تربیت صحیح طریقے سے نہیں دی گئی یا اس تربیت میں کچھ خامی رہ گئی۔

(۲) بچہ کسی جذباتی یا نفسیاتی الجھن کا شکار ہے۔ اس مسئلے کا معاشرتی پہلو یہ ہے کہ بول و براز کی صحیح تربیت نہیں ہوئی۔

بچے کی عمر کا دوسرا اور تیسرا سال اس تربیت کے لئے موزوں ہے۔ شروع میں وہ صفائی اور پاکیزگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ جہاں چاہتا ہے رفع حاجت کر لیتا ہے۔ اس مرحلے پر ماں اس کی تربیت اور رہنمائی کرتی ہے۔ اور رفع حاجت کے معاشرتی اور تہذیبی اصولوں سے روشناس کراتی ہے۔ چنانچہ بچے کو مناسب مقام اور مقررہ وقت پر اس فطری ضرورت کو تکمیل کا علم ہو جاتا ہے۔

یہ ایک نازک اور کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ یہاں ماں اور بچے دونوں کے صبر و تحمل کی آزمائش ہوتی ہے۔ بعض مائیں پیار و محبت کوشش پیہم اور ضبط و تحمل سے کام لیتی ہیں۔ بچے کو ضبط نفس کی تربیت دینے میں کامیاب و کامران ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس بعض مائیں بے جا لاڈ پیار، سستی، کاہلی یا غفلت کی بنا پر بچوں کی مناسب تربیت نہیں کر سکتیں۔ نتیجتاً بچوں میں حوائج فطری پر کنٹرول کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے اور وہ خاصے بڑے ہونے کے باوجود بستر کو۔ رفع حاجت کے لئے استعمال کرنے سے باز نہیں رہتے۔

ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ ہو سکتا ہے آپ کے بچے کی موجودہ الجھن کے پس پشت کوئی ایسی خامی ہو جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اگر ایسا ہے تو اب بھی وقت ہے پیار و محبت اور ضبط و تحمل سے بچے کی تربیت پر توجہ دیجئے۔ مار پٹائی، تشدد اور شرمندہ و ذلیل کرنے کی عادت سے اجتناب لازم ہے۔ سخت گیری سے بچے کی نفسیاتی الجھنوں میں مزید اضافہ ہوگا۔

آیئے ہم اس مسئلے کے نفسیاتی محرکات کا جائزہ لیں۔ ماہرین نفسیات کے نزدیک بچوں میں کثرت بول یا بستر اور کپڑوں میں پیشاب کی عادت چند گہری نفسیاتی اور جذباتی وجوہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ وجوہ حسب ذیل ہوتی ہیں۔

(۱) خوف اور دہشت کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہوتی ہے۔ دہشت کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر والد یا کسی اور بزرگ کا غصیلا پن، بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ، دھمکیاں، بدسلوکی یا ظلم و تشدد وغیرہ۔ خود والدین کا ہر وقت آپس میں جھگڑتے رہنا۔ استاد یا ہم عمر بچوں کی طرف سے ڈر، خوف یا تردد، کسی عزیز کی جدائی کا صدمہ، سنسنی خیز اور ڈرامائی کہانیوں کا مطالعہ وغیرہ وغیرہ۔

(۲) بعض اوقات بچہ والدین کی بدسلوکی یا محبت کی کمی کی وجہ سے اپنے اندر انتقامی جذبات پیدا کر لیتا ہے اور جان بوجھ کر ایسی

حرکات کرتا ہے جن سے والدین پریشان اور آزردہ خاطر ہوں۔ اور انہیں بدسلوکی کا بدلہ مل سکے۔

(۳) نئے بچے کی پیدائش پر دشمنی اور حسد کے فطری جذبات بھی اس مرض کو جنم دیتے ہیں۔ بستر پر پیشاب کر کے بچہ دراصل والدین کی توجہ اپنی طرف کروانا چاہتا ہے۔ اس بچکانہ کوشش کے صلے میں اسے مار پیٹ یا دھمکیاں ملتی ہیں۔ بچہ اس تشدد سے ایک گونہ لذت حاصل کرتا ہے۔ کیوں کہ والدین کی توجہ بہر حال اسے مل جاتی ہے۔

ان وجوہ کو سامنے رکھتے ہوئے بچے کی اصلاح پر توجہ دیجئے گھر اور باہر ایسے حالات پیدا کیجئے کہ اس کے تفکرات میں کمی ہو اور وہ آسودگی حاصل کر سکے اور اس کے اعصاب پرسکون رہیں علاج کے لئے درج ذیل مشورے بھی کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۱) بچے کو زیادہ نمک مرچ والی، تیز مصالحہ اور پیشاب آور غذائیں نہ دی جائیں۔

(۲) سونے سے پہلے زیادہ پانی نہ پینے دیا جائے۔

(۳) بستر پر لیٹنے سے قبل بچہ پیشاب کر لے۔ تاکہ رات کو پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

(۴) رات کو جگا کر پوچھ لیجئے کہ اسے پیشاب تو نہیں کرنا۔

(۵) بعض اوقات بچہ رات کے وقت پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے کمرے سے باہر نہیں نکلتا یا تاریکی سے خوف کھاتا ہے۔ اس کے بستر کے قریب بلب کا سوئچ لگوا دیجئے۔ تاکہ جب چاہے تاریکی دور کر سکے۔ سخت سردی میں چارپائی کے نزدیک کموڈ وغیرہ رکھ دیجئے۔ تاکہ اسے کمرے سے باہر نہ جانا پڑے۔

(۶) رات کو جنوں، بھوتوں اور چڑیلوں کی کہانیاں نہ سنایئے ڈراؤنے خواب دیکھ کر بھی بچے کا پیشاب خطا ہو سکتا ہے۔ کہانیاں اور خوف دور کرنے کیلئے قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنایئے۔ اسے سمجھایئے کہ کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھا کرے۔ اسطرح سوتے میں ڈر محسوس نہیں ہوگا۔

(۷) والدین کے ساتھ ایک ہی کمرے یا بعض اوقات ایک بستر میں سونے سے بچے کی الجھنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچہ جب دو تین برس کی عمر سے اوپر ہو جائے تو اسے دوسرے بستر یا کمرے میں سلانا بھی اس ضمن میں مفید رہے گا۔

مچھلیاں پکڑنے کا عمل

جمعہ کے دن سورج نکلنے کے دس منٹ کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس چھڑ میں باندھ لیں جس میں ڈوری باندھ کر مچھلی پکڑنے کا کانٹا باندھا جاتا ہے۔ اس کے بعد مچھلی کا شکار کھیلیں۔ انشاء اللہ بہت سی مچھلیاں کانٹے میں پھنسیں گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الاول — [illegible] — [illegible] — [illegible]

قید سے رہائی کے لئے

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا گیا ہو۔ اس کو گلاب زعفران سے لکھ کر یہ نقش اس کے سیدھے بازو پر باندھ دیں۔ اور اس کو تاکید کر دیں کہ لاتعداد مرتبہ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف پڑھتا رہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

د	م	ح	ا
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

بقیہ: ہمزاد کا عمل۔ خواجہ حسن نظامیؒ

پھونک ماری تو خود بخود آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ تیل ابلنے لگا ابلتے ہوئے تیل میں زندہ چوہا نظر آیا۔ ایک ہمزاد نے دوسرے سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اس شخص (خواجہ حسن نظامی) کا سر کاٹ کر تیل میں پکایا جائے۔ مگر خواجہ حسن نظامی نہیں ڈرے اور ہمزاد کو تابع کر لیا۔

کرشمۂ رمل

اس علم کے موجد حضرت دانیال علیہ السلام ہیں۔ تفصیل کتاب میں لکھی گئی ہے۔ اس جگہ پہ دائرہ ابدح اور اس کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ علم الرمل کا دارومدار صرف اسی دائرے پر ہے۔ دائرہ ابدح شکل ( ) طریق سے بنا ہے۔ دیکھو اس شکل میں چاروں عناصر کے نقطے موجود ہیں۔ بظاہر تو یہ شکل صرف چار عناصر کا مجموعہ لگتی ہے۔ لیکن اس کے باطن میں کچھ اور ہی راز پوشیدہ ہے۔ رمل کی اصطلاح میں نقطہ کو (٥) فرد کہتے ہیں۔ اور لکیر (—) کو زوج کہتے ہیں۔ فرد زندہ ہے اور زوج مردہ ہے۔ جس پر فرد زوج ہو جائے (٥×٥=—) تو نقطہ کی روحانیت ختم ہو جاتی ہے شکل طریق ( ) میں چاروں عناصر کے نقطے موجود۔ اس لحاظ سے یہ شکل بہت طاقتور ہے۔ اور ساری کی ساری روحانیت اس کے اندر موجود ہے۔ زائچہ میں اس کا آنا نہایت ہی مبارک ہے۔ اس کے برعکس سولہویں شکل کو دیکھیں۔ جو کہ طریق کی باہم ضرب سے بنی ہے۔ (×) ☰ اس میں ایک بھی عنصر کا نقطہ موجود نہیں ہے لہٰذا یہ شکل مردہ ہے۔ اور اسکی روحانیت زائل ہو گئی ہے۔ یہ شکل بندش وجادو سحر رجعت اور آسیبی اثرات وغیرہ سے منسوب ہے۔ زائچہ میں اس کا آنا نحس ہے۔ ناچیز کی تحقیق اور تجربہ ہے۔ کہ جب یہ شکل (☰) کسی سائل کے خانہ میزان (۱۵) میں آتی ہے۔ تو سائل آسیبی اثرات یا جادو سحر کی وجہ سے بندش کا شکار ہوتا ہے۔ یا اکثر ایسے لوگوں کے زائچے میں یہ شکل آتی ہے۔ جو کہ رجعت کا شکار ہوتے ہیں؛ اب دائرہ ابدح لکھا جاتا ہے۔

دائرہ ابدح

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحیان	حمرہ	نصرۃ الخارجہ	بیاض	قبض الخارجہ	اجتماع	عتبۃ الخارجہ	انکیس	عقلہ	قبض الداخل	فرح	نصرۃ الداخل	نقی	عتبۃ الداخل	طریق	[illegible]

اشکال یاد کرنیکا آسان طریقہ

ابدح	عدد	عنصر
ا	۱	آتش
ب	۲	باد
د	۴	آب
ح	۸	خاک

مثلاً شکل اوّل کس طرح بنی ہے۔ دیکھو ا کا عدد ایک ہے۔ اس کے مقابل فرد (٥) ہے۔ یہ پہلی شکل ہے۔ یاد رہے۔ کہ ان چار عناصر میں جس جگہ فرد ہوگا۔ اس کا عدد ہوگا۔ باقی جس جگہ پر زوج ہوگی۔ اس کا کوئی عدد نہ ہوگا؛۔

دوسری شکل دیکھیں۔ ب کے مقام پر فرد ہے۔ ب کے عدد دو ہیں۔ اسلئے یہ دوسری شکل ہوگی۔ مثلاً شکل اجتماع ( ) کو یاد کرنا ہے۔ اور دیکھنا ہے۔ کہ یہ کونسی شکل ہے۔ دیکھو ا کے مقابل زوج ہے۔ اسکو چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس کا عدد نہیں ہے۔ ب کے مقام پر فرد (٥) ہے۔ عدد اس کے دو ہیں اسی طرح آگے دال کے مقام پر فرد ہے۔ عدد اس کے چار ہیں۔ لہٰذا عدد ب کے ۲ اور دال کے چار جمع کئے۔ تو مجموعہ چھ ہوا۔ اس طرح ہمیں معلوم ہوا۔ کہ یہ چھٹی شکل ہے۔ باقی شکلوں کو بھی اسی طرح یاد کریں۔ امید ہے کہ قارئین کو اب دائرہ ابدح یاد کرنے کیلئے کوئی مشکل پیش نہ آئیگی۔

ابدح	عدد	عنصر
ا	۱	آتش
ب	۲	باد
د	۴	آب
ح	۸	خاک

دائرہ ابدح میں سولہ اشکال ہیں۔ چار چار اشکال پر عنصر ہر سمت جنس وغیرہ سے منسوب ہیں۔ جو کہ اس طرح ہیں

اشکال آتشی

۱　۳　۵　۷

جنس: مذکر　　سمت: مشرق

اشکال بادی

۲　۶　۱۱　۱۴

جنس: مذکر　　سمت: مغرب

اشکال آبی

۴　۱۲　۱۳　۱۵

جنس: مؤنث　　سمت: شمال

اشکال خاکی

۸　۹　۱۰　۱۱

جنس: مؤنث　　سمت: جنوب

دائرہ ابدح کی سولہ اشکال میں سے چار اشکال خارج و چار اشکال منقلب چار اشکال داخل اور چار اشکال ثابت ہیں۔ جو کہ اس طرح ہیں۔

اشکال خارج

انکو شناخت کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسکے مقام ا پر فرد (٥) ہو اور مقام ح پر زوج ہو۔ خارج اشکال کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پر پہلی شکل لحیان ( ) دیکھیں۔ اس میں ا کے مقام پر فرد ہے۔ اور ح

کے مقام پر زوج ہے۔ اگر سائل کا سوال خروج کے بارے میں ہو۔ تو خانہ مقصد میں یہ اشکال آجائیں۔ تو حکم یہ ہوگا۔ کہ سائل کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

ا - ۱
ب - ۲
د - ۴
ح - ۸

دیکھو ایک سائل کا زائچہ کشید کیا گیا۔

خانہ میزان میں شکل قبض الخارج آئی ہے۔ نقطہ ضمیر کو حرکت دی جو کہ سیر کرتا ہوا خانہ اوّل پر پہنچی ہوا۔ سائل کا طالع اچھا ہے۔ اور ارادہ سفر کا رکھتا ہے۔ یہ ان دلائل سے کیا گیا۔ کہ ضمیر کا نقطہ سیر کرتا ہوا خانہ اوّل میں گیا ہے۔ یہاں پر شکل نصرۃ الخارج ہے۔ جسکا تعلق نقل و حرکت اور خروج سے ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ شکل لیحان (⠿) خانہ نہم میں ہے۔ جو کہ بیرونی سفر سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک قاعدہ یہ بھی ہے۔ کہ موجودہ زائچہ میں لیحان (⠿) شکل کو دیکھو۔ کہ کس خانہ میں ہے۔ وہ جس خانے میں ہو وہ خانہ ضمیر کا ہوگا۔ موجودہ زائچہ میں شکل لیحان (⠿) خانہ نہم میں ہے۔ شکل لیحان کا تعلق خروج سے ہے۔ اور خانہ نہم کا تعلق بیرونی سفر سے ہے۔ اس لئے سائل کو کہا گیا۔ کہ آپکا سوال سفر کے بارے میں ہے۔ اشکال خانہ ۱ و ۹ میں سعد خارج ہیں۔ سفر ضرور ہوگا۔ شکل خانہ سوم میں نحس منقلب ہے۔ اور خانہ چہارم جو کہ سائل کا گھر ہے۔ شکل نحس خارج ہے۔ سائل کو بتایا گیا۔ کہ آپ بیرونی ملک ضرور جائیں گے۔ لیکن تھوڑی سی رکاوٹ ہوگی۔ جو کہ آپ کے بہن بھائیوں نزدیکی سفر اور گھر سے ہوگی۔ آپ جس ملک میں جا رہے ہیں۔ وہاں پر آپکو بہت فائدہ حاصل ہوگا۔　　(واللہ اعلم بالصواب)
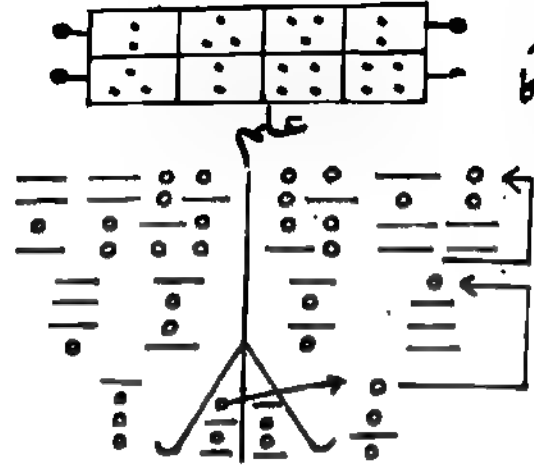
علم

اشکال داخل:

انکو شناخت کرنیکا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسکے مقام ا پر زوج ہو اور مقام ح پر فرد ہو۔ داخل اشکال کہلاتی ہیں۔ اگر سائل کا سوال حصول یا وصول سے ہو۔ تو خانہ مقصد میں اگر یہ اشکال آجائیں تو سائل کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

ا - ۱
ب - ۲
د - ۴
ح - ۸

مثلاً ایک سائل نے سوال کیا کہ کیا میری فلاں لڑکی سے شادی ہو جائیگی؟

قرعہ سائل کے ہاتھ سے ڈلوایا گیا۔ شکل خانہ اوّل سعد داخل اور شکل خانہ ہفتم نحس داخل ہے۔ سائل کے خانہ سوئم میں شکل حمرہ (⠿) آئی ہے۔ اور تکرار اس کا خانہ نہم میں ہے۔ حکم اس کا یہ ہے۔ کہ سائل کی شادی تو ہو جائیگی۔ لیکن سائل کے بہن بھائی اس شادی میں خوش نہیں ہیں۔ اور وہ مخالفت کریں گے۔ اور دوران نکاح صورت لڑائی جھگڑے کی پیش آسکتی ہے۔ ساتواں خانہ جو کہ لڑکی کا طالع ہے۔ شکل انکیس آئی ہے۔ اور خانہ سوئم میں حمرہ (⠿) اور خانہ چہارم میں طریق (⠿) شکل ہے حکم اس کا یہ ہے کہ لڑکی کے گھر میں جادو سحر کے اثرات کی وجہ سے بندش ہے جسکی وجہ سے اس کے رشتے آکر واپس چلے ہیں۔ اور اس کا اپنے بہن بھائیوں

علم
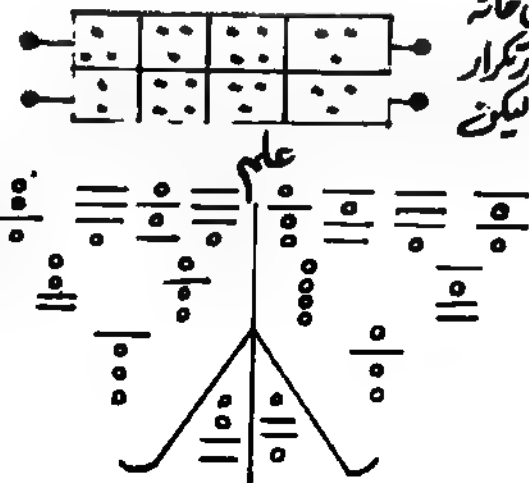
سے ہر وقت لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اشکال منقلب:

انکو شناخت کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسکے مقام ا اور ح دونوں میں فرد (۵) ہوں۔ منقلب اشکال کہلاتی ہیں۔

← ا - ۱	(۵)
ب - ۲	
د - ۴	
← ح - ۸	(۵)

اشکال ثابت:

انکو شناخت کرنیکا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسکے مقام ا اور ح دونوں میں زوج (—) ہو۔ ثابت اشکال کہلاتی ہیں۔

ا - ۱	(—)
ب - ۲	
د - ۴	
ح - ۸	(—)

اصولِ وقواعدِ احکاماتِ شکلیہ

اوّل = ارادہ خروج۔ اور خرچ کے وخارج ہونا

دوم = دخول۔ قبضہ ودخل کے ہیں۔ جن کا تعلق حصول یا وصول سے ہو۔

سوم = انقلاب۔ تغیر وتبدیلی

چہارم = ثبوت۔ ثبوت کار وتوقف

خروج:۔ سے مراد سفر کرنا۔ بیماری سے صحت پانا۔ قید وحوالات سے رہا ہونا۔ حمل سے بچہ کا باہر آنا۔ اگر سوال خروج کا ہو۔ شکل خارج خانہ سوال میں ہو۔ حکم برآنے اس کام کا ہوتا ہے۔

دخول:۔ سے مراد حصول مال وصال دوستاں نکاح اور نامہ وپیغام کا ملنا۔ یا کسی شئے پر قبضہ کرنا آمد وغائب وشادی ونکاح۔ اگر سوال دخول کا ہو۔ اور شکل داخل خانہ سوال میں ہو۔ تو حکم اور میسر آنیکا اس کام کے ہوتا ہے۔

انقلاب:۔ سے مراد مکان بدلنا۔ لباس بدلنا۔ غسل کرنا۔ کسی دوسری جگہ جانا۔ منقلب سے ہونے نہ ہونے میں اندیشہ۔

ثبوت:۔ سے مراد مکان بنانا۔ باغ لگانا۔ عہد وپیماں کرنا۔ وہ باتیں جنکا تعلق استقلال وقیام سے ہو۔ ثابت میں توقف کا حکم ہوا کرتا ہے۔

خوفناک قبرستان

محمد ارشد

میرا نام محمد ارشد ہے اور میرا تعلق ایک درمیانے طبقے سے ہے اور ہماری کالونی لاہور سے شیخوپورہ روڈ پر اٹمیکو کالونی ہے میں اس وقت ایک پرائیویٹ کمپنی میں بطور ویلڈر کام کرتا ہوں۔ اور کمپنی کی طرف سے ہمیں مختلف شہروں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے یہ جو واقعہ میں سنانے والا ہوں یہ خود میرے ساتھ پیش آیا اور اب بھی جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک دم میرے جسم میں لہر سی دوڑتی ہے جو ریڑھ کی ہڈی تک چلی جاتی ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ ایسے کام کر کے لوگوں کو کیا ملتا ہے جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ میرے رونگٹے کھڑے کر دینے والا واقعہ تھا ہوا یوں اس طرح کہ میں کمپنی کی طرف سے جھنگ شہر سے ۲۵ کلو میٹر سرگودھا روڈ پر ایک سٹاپ ہے جمامرہ وہاں پر ہماری کمپنی کی رہائش گاہ تھی اور ہم وہاں پر رہتے تھے اس کمپنی میں میری دوستی ایک میری ہی برادری کے لڑکے محمد اقبال سے ہو گئی دوستی کیا تھی ہم دونوں بھائیوں کی طرح رہتے تھے اور اب بھی رہتے ہیں محمد اقبال کا دوست غلام حسین جو کہ ضلع شیخوپورہ کا رہنے والا تھا دوست بھی تھا اور شاگرد بھی مجھے اقبال کی معرفت اس سے دوستی کرنا پڑی اور جو کہ ایک مثالی دوستی قائم کر گئی اور ایک دفعہ ہمارے تینوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا جس کی وجہ غلام حسین تھا اس کی وجہ سے مجھے بہت غصہ آیا زیادہ تر محمد اقبال پر غصہ میں ہی میں وہاں سے نزدیک ایک بہت پرانا قبرستان تھا میں وہاں پر چلا گیا ہم پہلے بھی جمعرات کو چلے جایا کرتے تھے کیوں کہ ہر جمعرات وہاں ختم ہوا کرتا تھا۔ اور ہم وہاں جا کر وہاں کے ملنگ سے باتیں کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے میری ملنگ سے واقفیت بن گئی وہاں پر ایک دربار تھا وہاں کے ملنگ کا نام بابا کالے شاہ تھا اور لوگ اس کو کالے شاہ کے نام سے پکارتے تھے اور جب میں اقبال اور غلام حسین ہم تینوں میں جھگڑا پیدا ہوا تو میں اس وقت غصے کے عالم میں میں نے قبرستان کی طرف منہ کر لیا جس کا کسی کو علم نہ تھا اس وقت رات کے سات بجے کا وقت تھا ان دنوں بہت گرمی ہوتی تھی قبرستان پہنچ کر میں نے مغرب کی نماز پڑھی یہ جمعۃ المبارک کی رات تھی یہ واقعہ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے میں نے نماز سے فارغ ہو کر ملنگ سے بات چیت شروع کر دی یہاں ہم دونوں کے علاوہ ایک آدمی بھی تھا جو کہ میرے لئے اجنبی تھا اسے دیکھ کر ایسے لگتا تھا کہ جیسے یہ زندگی میں کبھی مسکرایا ہی نہ ہو ہم نے بھی اس سے مزید باتیں کرنا مناسب نہ سمجھا ملنگ نے مجھے کھانے کے لئے پوچھا لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ میں پہلے ہی بڑا پریشان تھا کھانا کیا کھاتا تھا۔ پھر مجھے وہاں کمپنی کے دو آدمی ملے جو کہ مجھے اچھی طرح جانتے تھے کہنے لگے یار تم ابھی تک یہاں بیٹھے ہو چلو چلتے ہیں لیکن میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ادھر کیا کر رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ویسے چلتے چلتے ادھر کو آگئے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آپ چلیں میں ابھی کچھ دیر بعد آجاتا ہوں اور ان سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر میرے بارے میں کوئی پوچھے تو اس کو کچھ نہ بتانا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اقبال اور غلام حسین مجھ کو ڈھونڈ رہے ہوں گے اور آپ دونوں نے ان کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔ ان کے چلے جانے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک میرا دوسرا شاگرد اور ایک میرا دوسرا دوست آتے ہوئے دکھائی دیئے جب انہوں نے

مجھے اور اس جگہ جو دیکھا تو ان کے چہرے پر خوشی کے ابھار نمایاں ہوگئے اور وہ جب میرے پاس آئے تو کافی پریشان لگ رہے تھے میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ کیمپ میں یہ خبر عام ہوگئی ہے کہ ارشد کہیں چلا گیا ہے۔ اور اب ہم دونوں کو اقبال نے بھیجا ہے۔ کہ قبرستان بھی دیکھ کر آؤ اور اقبال بہت پریشان ہے اس لئے آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا جب میں جانے سے انکار کرنے لگا تو وہ بھی ضد کرنے لگے لیکن میرے بار بار اصرار کرنے پر وہ جانے کے لئے مجبور ہوگئے۔ اور میں ان دونوں سے وعدہ بھی لیا کہ اگر کسی کو پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں تو تمہاری خیر نہیں اور وہ اس بات پر رضا مند ہوگئے جب ہم تینوں لوگ باتیں کر رہے تھے تو اس وقت ہمارے پاس کوئی بھی نہ تھا اس لئے ملنگ اور دوسرے آدمی کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں ان کے جانے کے بعد ملنگ مجھے آتا ہوا نظر آیا۔ اور ملنگ کے ہاتھوں میں کچھ برتن تھے جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ ملنگ کے ہاتھوں میں کھانے کے برتن تھے تین روٹیاں تھیں اور ایک پلیٹ میں سالن تھا اور جگ میں لسی تھی ملنگ قبرستان سے کچھ دور ایک پہاڑی نما ٹیلہ تھا اس پر رہائش پذیر تھے ملنگ نے کھانا میرے پاس رکھا اور مجھے کھانے کے لئے کہا لیکن نے انکار کر دیا لیکن ملنگ کے بار بار اصرار سے میں نے تین چار نوالے کھالئے اور پھر ملنگ مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا تم کمپنی کے کیمپ پر نہیں جاؤگے۔ تو میں نے کہا کہ باباجی میں نے یہاں پر ایک منت مانگی تھی جو کہ میری پوری ہوگئی ہے اور میں نے کہا تھا کہ اگر میری مراد پوری ہوگئی تو ایک رات یہاں گزارونگا اسلئے آج کی رات یہاں گزارنا چاہتا ہوں جس کی اجازت ملنگ نے باآسانی دے دی بعد میں میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور عشاء کی اذان بھی میں نے ہی دی ملنگ اور دوسرے آدمی اور میں نے عشاء کی نماز ادا کی اور پھر ملنگ مسجد میں سے اپنے جھونپڑے نما مکان میں چلا گیا اب مسجد میں اجنبی آدمی اور میں موجود تھے پھر وہ آدمی مجھ سے پوچھنے لگا میں نے اپنے بارے میں سب کچھ بتایا اسکے بعد اُس نے بتایا کہ اسکو کچھ روحانی تکلیف ہے جو کہ یہاں سے دور کرنے آیا ہے میرے ذہن میں آیا کہ اس کو ایسی کونسی تکلیف ہے کہ صرف یہاں ٹھیک ہوسکتی ہے۔ اور پھر میں نے زیادہ گہرائی میں جانے کی کوشش نہیں کی ہم دونوں کو باتیں کرتے کرتے تقریباً رات کے بارہ بج چکے تھے اب تو مجھے اس

قبرستان سے خوف آنے لگا تھا اور خوف کی وجہ سے میری آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی اور وہ آدمی جو میرے ساتھ باتیں کر رہا تھا وہ بھی اٹھ کر دربار کی طرف چلا گیا اور مجھے تاکید کر کے گیا تھا۔ کہ آرام سے سونا ہے اور کچھ جاننے کی کوشش نہ کرنا اس وقت میں نے کہا کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں نے اس کو اپنی طرف سے مطمئن بھی کر دیا ان الفاظ کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا میں نے اب اپنے آپ کو حوصلہ دیا کہ گھبراؤ نہیں رات ہے گذر ہی جائے گی لیکن رات تھی کہ گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اب اور اس وقت مجھے احساس ہو رہا تھا کہ میں نے اقبال کے ساتھ ناراض ہوکر یہاں آنے کی بہت بڑی غلطی کی ہے ان باتوں کے بعد اچانک میرا خیال اس آدمی کی باتوں کی طرف چلا گیا جو کہ مجھ سے کہہ کر گیا تھا کہ کچھ دیکھنا نہیں اس کی باتوں نے مجھے اور پریشان کر دیا کہ نجانے اب یہ کیا کرے ابھی میں ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے ہلکی ہلکی رونے کی آواز آئی میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا کہ جیسے ابھی حلق میں سے باہر آجائے گا میں نے جلدی سے اپنے چاروں طرف دیکھا مگر وہاں پر میرے سوا اور کوئی نہیں تھا اب تو مجھے اور زیادہ اس آدمی پر شک ہونے لگا میں سوچنے لگا کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے اس آدمی کی شکل میرے ذہن میں آنے لگی۔ میں مسجد میں ہی سویا ہوا تھا اور مسجد کی دیوار بھی اتنی بڑی نہیں تھی باہر سے ہر چیز آسانی سے نظر آجاتی تھی اور دربار بھی مسجد کے ساتھ ہی تھا مسجد کی دیوار کچھ اس طرح بنی ہوئی تھی کہ اس میں بہت سارے سوراخ تھے۔ میں نے سوراخ میں دیکھا کہ وہی آدمی دربار کے دروازے کے سامنے برہنہ حالت میں لیٹا ہوا تھا اور سر کو دونوں طرف زور زور سے ہلائے جا رہا تھا پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایسی تو کوئی بات نہیں جو کہ اس نے کی تھی لیکن میں پریشان اس بات پر تھا کہ رونے کی آواز کہاں سے آرہی ہے پھر میری نظر آگے گئی اور میں نے دیکھا کہ ایک قبر جو کہ آج سے بہت پرانی تقریباً ۱۲۵ رسال پرانی تھی اس میں سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی یہ دیکھتے ہی میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور اب میں اور بھی زیادہ پریشان ہوگیا یہ قبرستان صدیوں پرانا تھا اور اسمیں میں اکیلا تھا اور دوسرا وہ آدمی جس سے مجھے بہت خوف آرہا تھا اس

نے مجھے اور پریشان کر دیا پھر سامنے والی قبر میں روشنی آہستہ آہستہ تیز ہونا شروع ہو گئی اس سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ رونے کی آواز بھی اس قبر سے ہی آرہی تھی اب اس قبر میں روشنی میں اور بھی مزید اضافہ ہو چکا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے قبر میں سے ایک دھماکے کے ساتھ قبر پھٹ گئی اس میں سے ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ نمودار ہوا جس کو دیکھتے ہی میں سکتے کی حالت میں آگیا۔ اور اس سے پہلے میں یہ ہی سوچ رہا تھا کہ ارشد آج تمہاری آخری رات ہے اور صبح کو اقبال تمہاری لاش ہی لے کر جائے گا یہ سوچتے ہی میرا جسم زور زور سے کانپنے لگا۔ اور جسم پسینے سے شرابور تھا جسم ایسے تھا کہ اگر اس کو کاٹو خون کا نام ونشان نہ تھا بس پھر وہ لاش ہڈیوں کا ڈھانچہ آہستہ آہستہ چلتے چلتے دربار کی طرف بڑھنے لگا مجھ پر تو جیسے عزرائیل نازل ہو گیا ہو میری حالت اس طرح کی تھی مجھے تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ میرے ساتھ بھی کبھی زندگی میں اس طرح ہو گا میں بار بار اپنی آنکھوں کو ہاتھوں سے ملتا لیکن وہ تو ایک حقیقت تھی جو کہ میں نہ ملنے کے باوجود بھی ماننے پر مجبور تھا میں آج تک یہ سنا تھا کہ اس دنیا میں ایسے واقع ہوتے رہتے ہیں لیکن میں ایسی باتوں پر یقین نہیں کرتا تھا لیکن آج میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا اور یقین کر لیا اور میں نیچے پڑے ہوئے آدمی کو بھول گیا اور زندہ لاش کی طرف دیکھنے لگا جو ہڈیوں کی صورت میں زندہ تھی صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں تھی جو کہ اندھیرے میں بہت زیادہ خوفناک لگ رہی تھی اور یہ سب کاروائی میں مسجد کی دیوار کے سوراخ سے دیکھ رہا تھا اگر میں کھڑا ہو جاتا یقیناً وہ میرا آخری وقت ہوتا لاش آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس آدمی کے پاس آئی اس وقت میرے اور اس لاش کے درمیان صرف دیوار کا فاصلہ تھا میں نے غور سے دیکھا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ آدمی جو کہ چند منٹ پہلے صحیح سلامت لیٹا ہوا تھا اب وہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکا تھا اس کا سر جسم سے تقریباً ۳۰ رانچ کے فاصلے پر تھا دونوں بازو علیحدہ اور دونوں ٹانگیں بھی علیحدہ تھیں میں دیکھ کر بہت خوفزدہ تھا اور مجھ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ میں چند منٹ کے لئے بے ہوش ہو گیا چند منٹ بعد جب مجھ کو ہوش آیا تو میں نے اپنے دل میں حوصلہ پیدا کیا اور ان کی تمام کارروائی

دیکھنے کا ارادہ کیا مجھے پسینہ اتنا آیا تھا کہ میرے کپڑے گیلے ہو گئے تھے اور مجھے سردی سی محسوس ہو رہی تھی پھر میں نے اپنے آپ کو تسلی دی کہ بہادر بنو اور سب کچھ دیکھو لیکن حوصلے کے باوجود بھی دل زور زور سے دھڑک رہا تھا پھر بھی اس طرح دل کو تسلی دینے سے تھوڑا سا خوف کم ہو گیا تھا میں نے جب لاش کو دیکھا تو وہ اس آدمی کے پاس بیٹھ گئی اور جب وہ لاش بیٹھی تو ایسی آواز آئی جس طرح سوکھی لکڑی کو کوئی زبردستی توڑ رہا ہو اس آدمی کا سر ابھی تک کبھی دائیں اور کبھی بائیں حرکت کر رہا تھا اور جو اس آدمی کے دھڑ سے کچھ فاصلے پر تھا لاش جب اس کے قریب بیٹھ گئی تو پھر اس نے اپنے ہڈی نما ہاتھوں سے اس آدمی کے سر کو تھاما میں نے غور سے دیکھا تو اس کی آنکھوں کی جگہ دو بڑے بڑے سوراخ تھے اور ان سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی جو کہ آدمی کے جسم کے ٹکڑوں پر پڑ رہی تھی پھر اس لاش نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سر کو پکڑ کر دھڑ کے ساتھ جوڑ دیا اور پھر دونوں بازو پکڑ کر جوڑ دیئے میرے لئے یہ منظر بالکل ایسے تھا جیسے کوئی خواب ہو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ میں یہ سب کبھی دیکھوں گا اور وہ لاش جب اپنا کام کر چکی تو وہ آدمی چند لمحوں بعد اٹھ کر بیٹھ گیا جب میں نے اسے بیٹھے ہوئے دیکھا تو ایک دم لرز اٹھا کیونکہ اب وہ لاش آدمی کے آگے ہاتھ کر رہی تھی لیکن وہ آدمی بغیر کچھ کئے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا وہ جیسے جیسے پڑھتا جاتا لاش کو تکلیف ہوتی جاتی اور اس سے ایسی آوازیں آتیں کہ ابھی پورا قبرستان اٹھ جائیگا آدمی مسلسل منہ میں پڑھتا رہا چند منٹ بعد وہ لاش وہاں سے اٹھی اور اپنی قبر کی جانب بڑھنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ قبر میں اتر گئی اور قبر ایسے بند ہو گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو پھر وہ آدمی وہاں سے اٹھا اور ہاتھ اٹھا کر کچھ دعا وغیرہ پڑھی اور وہاں سے اٹھ کر قبرستان کے درمیان میں چلا گیا میرا پسینے سے برا حال تھا اب تو کوئی ہلکی سی بھی آہٹ ہوتی تو دل تڑپ جاتا کہ ابھی پھر کوئی قبر پھٹے گی اور مردہ قبر سے باہر آجائے گا اور چاروں طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ آدمی قبرستان کے درمیان میں اونچی سی جگہ پر چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اس وقت میری گھڑی پر ۳:۴۸ منٹ تھے اب مجھے قبرستان میں اتنا خوف آنے لگا کہ یہاں میرا حال

بہت خراب تھا جس سے ایک منٹ بھی بڑی مشکل سے گزر رہا تھا پھر میں نے بڑی ہمت سے مصلیٰ اور چادر ہاتھ میں لئے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا اور میری آنکھوں میں آدمی کے جسم کے ٹکڑے آرہے تھے اور لاش کا خیال میرے ذہن سے جا ہی نہیں رہا تھا مصلیٰ اور چادر میرے ہاتھ میں تھی جس پر میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا جو مجھے ملنگ بابا نے دیئے تھے اور میں اس آدمی کی طرف نہ چاہتے ہوئے بڑھنے لگا اور مجھے اس طرح معلوم ہو رہا تھا کہ ابھی سب قبریں دھماکے سے پھٹ جائیں گی۔ اور تمام لاشیں باہر آجائیں گی اور جیسے یہ میری آخری رات ہو گی میں نے اس آدمی کے تھوڑا قریب ہو کر اسے ڈرتے ہوئے اور کانپتے ہوئے آواز دی اور میری آواز سنتے ہی وہ ایک دم چونک پڑا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم ابھی سوئے نہیں ابھی تک جاگ رہے ہو لیکن میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ادھر مسجد میں بہت زیادہ مچھر ہیں جس سے میں بہت تنگ آگیا ہوں اور ادھر میں اکیلا بھی ہوں جس کی وجہ سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ کو یہاں دیکھا اور ڈر کے مارے آپ کے پاس آگیا ہوں اور اس آدمی نے مجھ سے پوچھا کہ تم سوئے کہاں تھے میں نے جھوٹ بولا کہ میں مسجد کی دوسری سائیڈ پر سویا تھا میں یہ جانتا تھا کہ اگر میں نے اس کو سب کچھ بتا دیا تو یہ آدمی یقیناً مجھے کوئی نقصان پہنچائے گا۔ اس طرح میں نے اس کو بڑی آسانی سے ٹال دیا پہلے تو اس آدمی کو مجھ پر کچھ شک ہونے لگا لیکن اس کے بارے میں اس نے میرے ساتھ کوئی بات نہ کی اور مجھے کہا کہ اچھا اب تم نیچے مصلیٰ بچھا دو اور لیٹ جاؤ ابھی تھوڑی دیر بعد اذان ہونے والی ہے اس لئے اب تم یہاں ہی لیٹ جاؤ جب میں وہاں لیٹ گیا تو میرے ذہن میں لاش کا خیال بار بار آرہا تھا اور ایسے معلوم ہوتا تھا کہ میرے چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں ہیں جس کی وجہ سے میں بہت گھبرا گیا۔ مجھے ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ ہڈیوں والی لاش میرے چاروں طرف ناچ رہی ہے اور ڈر کے مارے میں اپنی آنکھیں تو بند کر لیتا لیکن وہ لاش والا سین تو کسی فلم کی مانند میری آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔ بار بار اس آدمی کی طرف دیکھتا تو وہ ایسے سویا ہوا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اور میں بار بار یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس آدمی نے ایسا کیوں کیا ہے لیکن اس کا یہ کام میری سوچ سے باہر تھا یہی خیال ذہن میں آتے آتے نہ جانے کب نیند کی لہر مجھ پر مہربان ہو گئی ابھی مجھے سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ مجھے اس طرح معلوم ہوا کہ وہی ہڈیوں والی لاش کھڑی ہو کر مجھ کو آوازیں دے رہی ہے اس وقت میری ڈر کے مارے زوردار چیخ نکل گئی وہ آدمی چیخ کی آواز سن کر بڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ کیا ہوا ہے میرا دل تو کرتا تھا کہ اس آدمی کا گلہ دبا دوں جس کی وجہ سے میرے ساتھ یہ سب مشکلیں پیش آرہی تھیں اور پھر میں نے اس آدمی کو لاش کے بارے میں بتایا کہ مجھے ہڈیوں کی لاش آوازیں دے رہی ہے تو اس نے چاروں طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ یہاں تو کوئی لاش وغیرہ نہیں ہے لیکن میں نے کہا کہ میں نے اس لاش کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ لاش مجھ کو بلا رہی تھی اس وقت خوف کے مارے میرا برا حال تھا اور میرا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اس آدمی نے میری یہ حالت دیکھ کر اپنے منہ سے کچھ پڑھ کر مجھ پر پھونک ماری جس کی وجہ سے مجھ میں کچھ حوصلہ ہوا اور پھر اس آدمی نے کہا کہ اب لیٹ جاؤ اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا ابھی تھوڑی دیر بعد اذان ہوگی تو فجر کی اذان کے بعد سب خوف ختم ہو جائے گا۔ پھر اس آدمی نے مجھ سے پوچھا کہ تم پہلے بھی کبھی ایسی جگہ پر سوئے ہو میں نے جواب دیا کہ زندگی کا پہلا موقع ہے اور آئندہ کے لئے میری توبہ کانوں سے بھی زیادہ تو یہ اور میرے باپ کی بھی توبہ اب کبھی بھی میں ایسی کسی قسم کی جگہ پر رات گزاروں اور وہ آدمی ہلکا سا مسکرایا اور کہنے لگا کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے میرے حوصلے میں تھوڑا اور اضافہ ہوا اور پھر میں اس کی چارپائی کے ساتھ نیچے مصلے پر لیٹ گیا۔ اور پھر دل میں قرآنی آیات پڑھنے لگا کبھی کوئی سورت پڑھتا اور کبھی کوئی آیات پڑھتا جو کچھ مجھے قرآن میں سے یاد تھا اس قرآن کے حصے کو میں بار بار پڑھتا رہا کہ اسی دوران مجھے دور سے بابا ملنگ آتا ہوا دکھائی دیا۔ جس کو دیکھ کر میرا باقی کا خوف بھی ختم ہوتا ہوا دکھائی دیا میں نے دل میں سوچا کہ بابا ملنگ کو سب کچھ بتا دوں لیکن پھر یہ سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ میں بابا ملنگ کو سب کچھ بتاؤں تو وہ مجھے کوئی نقصان پہنچا دے بس

اس خیال کے آتے ہی دل سے یہ نکال دیا کہ میں بابا ملنگ کو اس حقیقت سے آشنا کروں پھر ملنگ بابا آہستہ آہستہ چلتے ہمارے پاس آگیا وہ اس وقت ہاتھوں میں تسبیح لئے کچھ پڑھ رہا تھا۔ باباجی نے مجھے اٹھاتے ہوئے کہا بیٹا اٹھو اور کوئی نفل وغیرہ پڑھو اور اس کے بعد اذان بھی دو بس پھر میرا باقی کا خوف بھی جو تھوڑا رہ گیا تھا وہ بھی دور ہو گیا اذان اور نعت پڑھنے پر سب کا سب خوف دور ہوتا گیا دل میں جو تھا وہ مجھے پریشان بھی کر رہا تھا کہ ملنگ بابا کو بتایا جائے کہ نہیں ایک طرف میرا دل ہاں کرتا تھا اور دوسری طرف میرا دل نہ کرتا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا بس ایک انجانا سا خوف تھا جو یہ سب کچھ بابا ملنگ کو بتلانے سے منع کر رہا تھا پھر میں وہاں سے اٹھا اور وضو کر کے جب میں دربار کے سامنے گزرا تو مجھے اس جگہ سے خوف آنے لگا لیکن میں نے وہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا مسجد کے اندر آکر سپیکر چالو کیا اور نعت نبی اکرم ؐ شروع کر دی اور پھر تین چار نعتیں پڑھنے کے بعد اذان کا وقت ہو گیا میں نے پھر فجر کی اذان دی اور پھر نماز ادا کر کے میں وہاں بیٹھ گیا اور وہ آدمی بیٹھا نفلیں ادا کر رہا تھا۔ اور ملنگ بابا بھی نفل پڑھ رہا تھا تھوڑی دیر بعد دونوں فارغ ہوئے تو میں نے ان سے اجازت مانگی اور میں اس آدمی کا چہرہ دیکھا تو وہ میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا اور مجھے اس طرح لگ رہا تھا کہ یہ مجھ سے اب یہ پوچھے گا کہ واقعی تم نے رات کو کچھ نہیں دیکھا میں ابھی مسجد میں ہی تھا کہ وہی دو لڑکے جو کہ شام کو میرے پاس آئے تھے وہی صبح کو آگئے اور مجھے کہنے لگے کہ اب تو ہم آپ کو لے کر ہی جائیں گے میں نے ان سے کہا کہ آپ اس راستے سے چلیں ۔ میں اس دوسرے راستے سے آتا ہوں اور میں ان دونوں کو اس فیصلے پر راضی کر لیا اور میں مسجد سے سیدھا ایک درخت سے مسواک لینے کے بعد جب قبرستان سے باہر نکلا تو مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ میں نے جو رات اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ حقیقت ہے پھر میں جب کمپنی کی رہائش پر گیا ہر کوئی پوچھ رہا تھا کہ ارشد بھائی آپ رات کہاں تھے کیونکہ میرے جانے کے بعد اقبال اور غلام حسین مجھے بہت تلاش کر رہے تھے اور انہوں نے رات کو کہہ دیا تھا کہ ارشد واپس گھر چلا گیا ہے لیکن صبح جب میں اقبال کے قریب سے گزرا تو ایک دفعہ وہ بھی حیران ہو گیا لیکن میری طبیعت اس وقت بہت خراب ہو رہی تھی کیونکہ جو میں نے رات کو دیکھا تھا وہ میرے ذہن سے نہیں نکل رہا تھا پھر کچھ نہ پوچھئے بخار نے ایسا گھیرا جیسے بخار صرف میرے لئے ہی تھا پھر اقبال اور غلام حسین نے مجھ سے معافی مانگی جو کہ میں نے معاف کر دیا لیکن رات جو میرے ساتھ ہوا تھا یہ میں نے کسی کو نہیں بتایا اور جب میں نے شہزادہ صاحب کا اعلان پڑھا تو دل یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ اس سے دل کا بوجھ ہلکا ہو گا اور پھر میں نے اس کے بعد اس قبرستان کی طرف کبھی رخ نہیں کیا اب بھی جب کبھی مجھے وہ رات یاد آتی ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ لاش مجھے دیکھ لیتی یا میں اس آدمی کو رات کا واقعہ بتا دیتا کہ میں سب کچھ دیکھ لیا ہے تو میرا کیا ہوتا لیکن کہتے ہیں کہ خدا جو بھی کرتا ہے بہتری کرتا ہے میری تمام قارئین سے گذارش ہے کہ کبھی بھی کسی بھی قبرستان میں رات گزارنے کا مت سوچیں کیونکہ یہ نہ ہو کہ کوئی وہاں پر ایسا آدمی ہو جو آپ کو پریشان کرے ۔

الرجی دور کرنے کیلئے

اگر کسی کو الرجی کا مرض ہو تو مندرجہ ذیل نقش جمعہ کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھ کر مریض کے گلے میں نیلے کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔ انشاءاللہ الرجی سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ر	ح	ی	م
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ			
ر	ح	ی	م

اگر بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو

اگر بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو تو یہ عزیمت لکھ کر ایک بچے کے گلے میں ڈالیں ۔ اور ایک پلنگ کے پائے میں باندھ دیں۔ انشاءاللہ پیشاب کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی۔

عزیمت یہ ہے۔ معصوم ۱۸ اھی ۷۷۷۷۷۷۷

ھیا ھیا ھیا ھیا رو رو رو

راز کی باتیں

- اگر برے خواب آتے ہوں تو انگوٹھی میں زمرد کا نگینہ لگوا کر پہنیں۔
- اگر دہانۂ فرہنگ کو انگوٹھی میں لگوا کر پہنیں تو درد گردہ نہیں ہوگا۔ اور پتھری ہوگی تو خارج ہو جائے گی۔ انگوٹھی لوہے کی ہونی چاہئے
- شادی کے تحائف میں سے کسی کو تحفہ دینا بدقسمتی کا باعث بنتا ہے۔
- جھاڑو کبھی کھڑی کر کے نہ رکھیں۔ اس سے گھر میں نحوست آتی ہے۔
- زمین پر سفر کے لئے چاند کے پہلے چودہ دن اور سمندری سفر کیلئے آخری پندرہ دنوں کا انتخاب کرنا چاہئے۔
- بچے کی تعلیم بسم اللہ کا آغاز اس دن کرنا چاہئے جو اس کی پیدائش کا دن ہو۔
- طاق دنوں، طاق مہینوں، اور طاق سالوں میں شادی، نکاح اور معاہدے اچھا اثر ڈالتے ہیں۔
- اگر پھٹکری تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائیں تو برے خواب نظر نہیں آئیں گے۔
- جب بھی نئے گھر میں منتقل ہوں تو سب سے پہلے پانچ چیزیں وہاں لیجا کر رکھ دیں۔ پھر چوبیس گھنٹے کے بعد دوسرا سامان منتقل کریں وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔ قرآن مجید، روئی، شہد، چاندی کا کوئی بھی زیور، نمک۔
- عورت کی شادی اس تاریخ میں کرنی چاہئے جس تاریخ میں وہ پیدا ہوئی ہو۔ البتہ مرد کیلئے سالگرہ کے دن شادی کرنا مبارک ہے
- مقناطیس کو اگر چیونٹیوں کے سوراخ پر رکھ دیں تو چیونٹیاں بھاگ جاتی ہیں۔
- سل کا بٹہ اگر ٹوٹ جائے تو اس کو گھر میں نہیں رکھنا چاہئے۔ باہر پھینک دینا چاہئے۔ ورنہ نحوست پیدا ہوگی۔
- کنگھا بار بار کرنے سے بلغم ختم ہو جاتا ہے۔
- موسم سرما میں سرسوں کے تیل کی مالش سے گیس کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔
- کھانا کھانے کے بعد پیشاب کرنے سے پتھری کے امکانات پیدا نہیں ہوتے۔
- پیشاب بے وجہ روکنے سے مثانے کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
- ہڑ کا مربہ کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔
- آلو بخارا کھانے سے لکنت ختم ہو جاتی ہے۔
- برص اور بواسیر سورۂ یٰسین کو برتن میں لکھ کر شہد سے دھو کر پینے سے یہ دفع ہو جاتی ہے۔
- دہی کھانے سے دل قوی اور معدہ صاف ہو جاتا ہے۔
- پانی میں نمک ملا کر فرش دھونے سے دیمک، چیونٹیاں اور دوسرے کیڑے کوڑے پیدا نہیں ہوتے۔
- نیم کے پتے کمرے میں جلانے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔
- جس گھر میں ہدہد دفن ہوتا ہے وہاں جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔
- دماغی کام لیٹ کر نہیں کرنا چاہئے۔

قبرستان کی وہ رات

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میری شادی کو پورے پانچ سال بیت گئے تھے۔ میرے شوہر نامدار بڑے وجیہہ اور دلکش خدوخال کے مالک تھے۔ ہمارے عزیز و اقارب ہماری جوڑی کو بے مثال قرار دیا کرتے تھے لیکن ان میں سے کچھ حسد اور بری نظروں سے بھی دیکھتے تھے۔ ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ تھا اس وقت جب پیسہ بہت کم لوگوں کے پاس تھا۔ ہمارے تصرف میں شیورلائٹ کار، کوٹھی کے علاوہ کئی ایکڑ زرعی اراضی بھی تھی۔ لیکن ایک چیز جس کی شدت سے کمی تھی وہ میں اولاد جیسی نعمت سے ابھی تک محروم تھی۔ میری شادی کو ایک طویل عرصہ گزر چکا تھا لیکن نخل امید بنجر تھی۔ میں نے اپنی دانست میں بہتیرے علاج کرائے روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہایا ٹونے ٹوٹکے بھی کیے مگر ہمارے دلوں کی امید بر نہیں آئی۔ ڈھیر ساری جائیداد کا کون وارث ہوگا۔ بہو جو آنے والی نسلوں کی وارث ہوا کرتی ہے۔؟ میرا خاوند آخر کب تک صبر کرے گا پھر زندگی کے آخری دن کیسے گزریں گے ایسی سوچیں اکثر مجھے افسردہ کرتیں اور میں گھنٹوں سوچتی رہا کرتی تھی میرا خاوند مجھے سوچوں کے حصار میں گھرا دیکھ کر اکثر و بیشتر مجھے تسلیاں دے کر مطمئن کرتا رہتا تھا لیکن اولاد نہ ہونے کا دکھ جو مجھے اندر ہی اندر کھائے چلا جا رہا تھا میری دن بدن صحت بگڑتی چلی گئی جب میں محلے کے بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتی تو دل مسوس کر رہ جاتی آنکھوں کے گوشے آپ ہی آپ بھیگ جاتے تھے خوبصورت سا بچہ کسی عورت کی گود میں دیکھتی تو دل بے قرار ہو جاتا دل سے ہوک اٹھتی۔ کاش یہ بچہ میرا ہوتا۔ میری ان ہی محرومیوں اور اداسیوں کو دیکھ کر کچھ دنوں کیلئے میرے خاوند نے مجھے اماں کے پاس بھیج دیا تھا۔ میرے ماں باپ ایک دور افتادہ گاؤں میں رہتے تھے۔ گاؤں میں میری ایک بہترین سہیلی رہتی تھی اس کی شادی میری بعد ہوئی تھی مگر اس کے آنگن میں کئی پھول کھلے ہوئے تھے۔ مگر میں سوختہ جاں ابھی تک ان پھولوں سے محروم تھی۔ خدیجہ کے بچے دیکھ کر میرے دل میں بچوں کی محرومی کا احساس اور شدید ہو گیا خدیجہ نے میری کیفیت محسوس کر کے مجھے تسلی دی۔ وہ کہنے لگی یہاں سے چند میل دور ایک بڑے بزرگ رہتے ہیں وہاں سے اکثر بے اولاد عورتوں کو فیض حاصل ہوتا ہے میرا پہلا بچہ بھی ان ہی کی کرامت کا نتیجہ ہے۔ میں تجھے اپنے ساتھ لے چلوں گی فکر کرنے کی کوئی بات نہیں میں خوش ہو گئی دوسری صبح وہ خوب بن ٹھن کر آگئی جیسے ہم کسی پیر سے ملنے کی بجائے کسی شادی پر جا رہے ہوں۔ میں سادہ سا لباس پہن کر اپنی سہیلی کے ساتھ چل پڑی۔ پیر صاحب کے آستانہ پر پہنچیں تو وہاں پر کافی عورتیں موجود تھیں ہر ایک عورت نے زرق برق لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ پیر صاحب کا آستانہ ایک بڑی حویلی پر مشتمل تھا بڑے سے آنگن میں رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے۔ پیر صاحب کی دو خوبصورت عورتیں تھیں۔ بڑی بڑی مخمور آنکھوں والی عورتیں رنگین پلنگوں پر استراحت تھیں کئی ایک نوکرانیاں پیر صاحب کی بیگمات کی خدمت پر مامور تھیں۔ ان نوکرانیوں میں سے ایک نوکرانی نے ہم سے حال احوال پوچھا اور آنے کا مقصد دریافت کیا۔ میں نے اپنی سوختہ نصیبوں کی کہانی اسے سنائی۔ وہ نوکرانی اپنی معیت میں مجھے پیر صاحب کے کمرے میں لے گئی کمرہ کیا تھا دنیاوی زندگی کا ایک خوبصورت ڈرائنگ روم تھا جس کے

در و دیوار سے خوشبوؤں کی بھینی بھینی مہک دل کی دنیا میں ایک طلاطم برپا کر رہی تھی۔ نوکرانی نے میرے آنے کا مقصد بیان کیا۔ میں نے لمبا سا گھونگھٹ نکالا ہوا تھا جی کیا نام ہے تمہارا۔۔۔ براہ راست۔۔ پیر صاحب نے پوچھا۔ تو میں نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ بندی کو کنیز فاطمہ کہتے ہیں دیکھیں کنیز فاطمہ ہم فقیروں سے کیا پردہ گھونگھٹ اٹھائیں۔ بارعب لہجہ میں پیر صاحب نے حکم دیا تو میں نے ڈرتے ڈرتے گھونگھٹ اٹھا دیا۔ ماشاءاللہ قربان جاؤں۔ اس بھگوان پر جس نے اتنی خوبصورت عورت بنائی ہے۔ پیر صاحب نے میرا خوبصورت چہرہ دیکھ کر کہا اور میں شرم کے مارے پانی پانی ہو گئی۔ بی بی تمہیں آج کی رات یہاں پر رہنا ہوگا ہم رات کے کسی سمے اٹھ کر تمہارے لئے تعویذ لکھیں گے۔ پیر صاحب کے حکم سے سرتابی ناممکن تھی اس لئے میں خاموش رہی باقی عورتیں چلی گئیں لیکن میں اور خدیجہ پیر صاحب کی حویلی میں رہ گئیں۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد حویلی میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔۔ پیر صاحب کے کمرے میں ایک لالٹین جلادی گئی۔ لالٹین کی مدہم روشنی میں پیر صاحب کا چہرہ بڑا بھیانک نظر آرہا تھا۔ وہ ایک چارپائی پر بیٹھے کچھ بڑبڑا رہے تھے۔ ان کی ہوسناک نظریں اور ان کے دل میں چھپی ہوئی خباثت اندھیرے میں بھی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ میں پیر صاحب کی یہ حالت دیکھ کر اس لمحہ کو یاد کر کے تڑپ رہی تھی جب میں نے گھر سے باہر قدم رکھا تھا۔ پیر صاحب کی حریصانہ نظریں باقاعدہ طور پر میرے جسم کے خدوخال میں الجھی ہوئی تھیں۔ رات آہستہ آہستہ بھیگتی چلی جا رہی تھی اور میں دل میں ہی دل میں خدا کو یاد کر رہی تھی۔ میری جو حالت اس وقت تھی وہ خدا کی ذات ہی بہتر جانتی تھی۔ میں پیشاب کے بہانے باہر نکل آئی اس وقت گاؤں میں شہروں کی طرح بیت الخلا نہیں ہوتے تھے۔ باہر نکلی تو ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا پچھلی راتوں کا بے نور چاند اپنی بے کسی پر نوحہ کناں تھا۔ میں نے ہمت نہ ہاری دل مضبوط کر کے کھیتوں کے درمیان میں چلتی رہی چلتے وقت اس شیطان نما پیر کی آنکھیں ابھی تک میرے ذہن پر مسلط تھیں رات کی پراسراریت اور خوف کی وجہ سے بچہ کی خواہش خود بخود دم توڑ گئی تھی۔ کھیت اور کھلیانوں کے اکا دکا درخت جن اور بھوتوں کی طرح نظر آرہے تھے۔ میرا پورا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا خوف کے مارے دل کی دھڑکنیں بے قابو ہوتی جا رہی تھیں۔ چاروں طرف ہو کا عالم تھا۔ راستے ہی میں ایک بہت بڑا قبرستان آگیا شہر خموشاں کو اچانک سامنے پا کر میرے دل کی دھڑکنیں جامد ہو گئیں لیکن دوسرے لمحہ میری نظر قبرستان میں موجود ایک کمرے پر پڑی۔ اس کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی نظر آرہی تھی۔ روشنی کو دیکھ کر میری جان میں جان آئی دل کو کچھ حوصلہ ملا اور میں کمرے میں چلی گئی۔ مگر وہاں کا دل خراش منظر دیکھ کر میری چیخ نکل گئی۔ ایک بدصورت عورت بال کھولے کفن میں لپٹے ہوئے بچے کو لوریاں سنا رہی تھی۔ میں الٹے پاؤں پیچھے کو بھاگی تو وہ بدصورت عورت کسی میکانکی عمل کے تحت میرے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور بچے کو اب اس نے بالوں سے پکڑ رکھا تھا۔ اف میرے خدایا۔ موت کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر میرے جسم کی ساری توانائیاں ختم ہو گئیں میں غش کھا کر گر پڑی میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوب گیا۔ اس بدصورت عورت نے جب بالوں سے مجھے اوپر اٹھایا تو مجھے محسوس ہوا۔ میں ابھی زندہ ہوں۔ اس نے ایک بھرپور طمانچہ میرے گالوں پر رسید کرتے ہوئے وہ مردہ بچہ میری طرف پھینک دیا۔ جوں ہی وہ مردہ بچہ میرے جسم سے ٹکرایا۔ میرے تمام جسم میں آگ سی لگ گئی آگ کے خونخوار شعلے مجھے اپنی لپیٹ میں لینے لگے میں نے جسم کی ساری توانائیاں جمع کر کے وہاں سے بھاگنا چاہا۔ تو میرے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے بچے کفن میں لپٹے ہوئے مجھ کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ میں پاگلوں کی طرح بچاؤ بچاؤ کہتی ہوئی ان بچوں سے اپنے آپ کو بچانے کی خاطر قبرستان میں دوڑنے لگی۔ مجھے قبرستان سے باہر نکلنے کا کوئی بھی راستہ نہیں مل رہا تھا۔ خوف اور پریشانی کے عالم میں جسم کے تمام حصہ میں سنسناہٹ پھیلی ہوئی تھی بھاگتے بھاگتے اچانک میں ایک قبر سے ٹکرائی تو قبر کا دہانہ کھل گیا اور میں دھڑام سے اندر جا گری میں نے چیخنا اور چلانا چاہا لیکن میری قوت گویائی سلب ہو گئی۔ میں ہڑبڑا کر قبر سے اٹھی تو ایک سیاہ ناگ پھن پھیلائے میرے سامنے بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھوں کے شعلوں سے آگ برس رہی تھی جوں ہی میں نے بھاگنا چاہا وہ پھن سمیٹ کر

مجھے کھانے کو دوڑا میں چیختی چلاتی موت کو اپنے تعاقب میں دیکھ کر بے تحاشہ بھاگ پڑی نہ جانے اس وقت میرے جسم میں اتنی ساری توانائیاں کیسے آگئی تھیں۔ میں منہ سے کف بہاتے ہوئے بھاگی چلی جارہی تھی میرے قدم من من کے ہو رہے تھے بدن ٹوٹ رہا تھا خوف اور دہشت کے مارے میری عقل میں کوئی بات بھی سمجھ نہیں آرہی تھی بس ایک ہی فکر تھی کہ میں کسی طرح اس پُراسرار قبرستان سے نکل جاؤں۔ میں نے ایک سمت کا تعین کر کے بھاگنا شروع کر دیا ذرا آگے بڑھی تو سامنے ایک درختوں کا جھنڈ نظر آیا اور ساتھ ہی ایک بوڑھا آدمی لالٹین تھامے جھنڈ سے باہر نکل رہا تھا۔ بوڑھے آدمی کو مشیت ایزدی سمجھ کر میں نے اس کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ راستے کے پُرہول سناٹے میں وہ بوڑھا آدمی مجھے اپنی طرف یوں آتا ہوا دیکھ کر سہم گیا۔ پھر اونچی اونچی آواز میں پوچھنے لگا۔ تم۔۔۔ ت۔۔۔ تم کون ہو۔ بھوت ہو۔ جن ہو یا چڑیل۔۔۔ م۔۔۔ میں۔۔۔ ایک مصیبت کی ماری لڑکی ہوں۔ میں بھاگ کر بوڑھے آدمی سے چمٹ گئی اس کے بعد مجھے کوئی ہوش نہ رہا میرا ذہن مکمل طور پر تاریکی میں ڈوب گیا۔ ہوش و خرد کی دنیا میں واپس آئی تو صبح کاذب کی سُرخی سامنے نظر آرہی تھی چڑیوں کی چہکار نے دل کو بہت حوصلہ دیا۔ میں نے دوسری طرف دیکھا تو ایک بوڑھا آدمی آنکھیں بند کئے خدا کی یاد میں ڈوبا ہوا تھا یہ غالباً وہی رات والے باباجی تھے۔ باباجی جب میں نے انہیں مخاطب کیا تو وہ یکدم چونک گئے۔ بیٹی تم ہوش میں آگئی ہو باباجی نے پدرانہ شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔ ہاں باباجی۔ میں نے بمشکل اتنا ہی کہا تھا کہ میری آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو بہہ نکلے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ پڑے تھے اور میں دہاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ باباجی مجھے چپ کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہے لیکن میں متواتر روئے چلی جارہی تھی مجھے روتا دیکھ کر باباجی بھی پریشان ہوگئے۔ پھر جب روتے روتے میری آنکھیں خشک ہوگئیں تو میں نے باباجی سے پوچھا۔ میں کہاں ہوں۔ باباجی کہنے لگے۔ بیٹی تم اس وقت میرے کمرے میں ہو اور میں حضرت کوٹھے شاہ کا متولی ہوں۔ رات کا نہ جانے وہ کون سا پہر تھا جب میری اچانک آنکھ کھل گئی جب میری آنکھ کھلی تو کسی ماورائی عمل کے تحت مجھے محسوس ہوا کہ قبرستان میں مجھے کوئی چیخ چیخ کر بلا رہا ہے۔ میں نے اسے واہمہ سمجھا لیکن جب آواز میں تیزی آگئی تو میں لالٹین اٹھا کر باہر آگیا باہر اس پرہول ماحول میں تم میری طرف بھاگی چلی آرہی تھیں۔ تمہیں یوں بھاگتا دیکھ کر میں گھبرا گیا لیکن پھر میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔ میں نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پالیا بلکہ میں ہر خوف سے بے نیاز ہو کر تمہاری طرف بڑھ گیا۔ تم کسی خوف زدہ بچے کی طرح مجھ سے چمٹ گئیں اور پھر تم پر غنودگی چھاگئی میں تمہیں اٹھا کر اپنی کٹیا میں لے آیا اور خدا کے حضور گڑگڑا کر تمہارے ہوش میں آنے کی دعائیں مانگنے لگا۔ کئی گھنٹوں کی ریاضت کے عوض خدا نے میرے جذبوں کی لاج رکھ لی ہے اور اب تم میرے سامنے بیٹھی مجھ سے باتیں کر رہی ہو۔ اتنا کہہ کر باباجی اس خدا کے آگے سجدہ ریز ہوگئے جس نے مجھے ایک نئی زندگی عطا کی تھی۔ میں نے گھر سے نکل کر باباجی سے ملاقات تک کے تمام واقعات انہیں سنا دیئے میری مجبوریاں اور معاشرہ کی بے حسی جان کر وہ کافی دل گرفتہ ہوئے وہ مجھے گھر کے دروازے پر چھوڑ کر چلے گئے میرے کافی اصرار پر وہ اندر نہ آئے۔ میں گھر پہنچی تو اماں میری ابتر حالت دیکھ کر پریشان ہوگئیں وہ سوال پر سوال پوچھ رہی تھیں لیکن میں خاموش ان کا منہ دیکھ رہی تھی کئی گھنٹے مجھ پر ہذیانی کیفیت طاری رہی کچھ دیر بعد مجھے قدرے سکون ملا تو میں نے تمام کہانی اماں کو سنا دی اماں میری آپ بیتی سن کر حیران و پریشان ہوگئیں اماں نے اسی وقت میرے سر کا صدقہ دیا۔ میری سہیلی اس روز کے بعد مجھے نہیں ملی چند دن گاؤں میں آکر مجھے جس بربادی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں آج تک اس غم کو نہیں بھول پائی ہوں۔ میرا خاوند چند سال بعد فوت ہوگیا تھا خاوند کی فرقت میں کئی ماہ تک میرا ذہنی توازن مفلوج ہو کر رہ گیا تھا لیکن پھر یہ سوچ کر میں مطمئن ہوگئی کہ ہر کام خدا کی ذات کی طرف سے ہوتا ہے۔ میرے نصیب میں جو کچھ تھا مجھے مل گیا۔ میں نے کبھی بھی کسی سے کوئی شکوہ نہ کیا بلکہ خاوند کی وفات کے بعد میں نے اپنا دھیان اللہ کی طرف کر لیا۔ میں ہر وقت خدا کو یاد کرتی رہتی تھی خدا کی یاد میں مجھے کافی سکون ملتا تھا گویا کہ میرا دل دنیا کے جھمیلوں سے اچاٹ ہوتا چلا گیا۔ میں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ میرے

خاوند کی وراثت میں چونکہ کافی جائیداد تھی اس لئے خاوند کے کئی رشتہ دار اپنی ہمدردی جتانے کے لئے آئے مگر میں نے کسی کو گھاس نہ ڈالی بلکہ جائیداد کا کچھ حصہ ایک دینی مدرسہ کے نام منتقل کر دیا کئی سال بعد جب میں دوبارہ گاؤں گئی تو میں اپنے اس بوڑھے محسن کو ملنے کیلئے قبرستان کی طرف چلی گئی قبرستان میں پہنچ کر میرا دل بری طرح خوف کی وجہ سے دھڑکنے لگا اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی قبرستان کی وہ رات میری آنکھوں کے سامنے آگئی لیکن اب میرا دل خدا کی یاد میں معمور تھا۔ میں نے قرآنی آیتوں کی تلاوت شروع کر دی خدا کا نام میرے لبوں پر آتے ہی میرے ذہن پر چھائی تمام گھبراہٹ ختم ہو گئی میں نے بابا جی کے متعلق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ وہ پچھلے سال فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے قبر کا معلوم کیا تو ایک لڑکی نے میرے ساتھ چل کر قبر کی نشاندہی کر دی۔ بابا جی! کی قبر پر میں نے فاتحہ پڑھی تو میری آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب امنڈ پڑا وہ میرے محسن تھے انہوں نے اس مشکل وقت میں مجھے موت کے منہ سے بچایا تھا میں جو آج زندگی کی سانسیں لے رہی تھی ان ہی کی مرہون منت تھیں۔ میں نے چند دنوں کے بعد مولوی صاحب کو بلا کر بابا جی کی قبر پر قرآن خوانی کروائی گورکن اور قبرستان کے دوسرے لوگ تجسس اور پریشان ہو کر مجھ سے بابا جی کے متعلق پوچھنے لگے کہ وہ آپ کے کیا لگتے تھے میں نے کہا وہ میرے محسن تھے میرے دکھ کے شریک تھے۔ میری متعلق ان کی سمجھ میں نہ آئی وہ کھسر پھسر کرتے ہوئے چلے گئے۔ آج اس لرزہ خیز واقعہ کو کافی عرصہ بیت چکا ہے لیکن میں روزانہ ہی اخبارات میں ان بے راہرو اور پیروں کے ہاتھوں نجانے کتنی معصوم اور بے گناہ عورتوں کے لٹنے کی خبریں پڑھتی ہوں میں نے اس کوڑے شاہ سے بچ گئی تھی خوش قسمت تھی لیکن ہر عورت تو میری طرح خوش قسمت نہیں ہوتی زمانہ نجانے کتنی معصوم بچیاں ان ظالموں کی درندگی کی بھینٹ چڑھ کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں کاش ان کالی بھیڑوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اے کاش ایسا ہو جائے ـــ؟

نماز نہ پڑھنے والے کے لئے پندرہ ۱۵ عذاب

دنیا کے چھ عذاب

(۱) عمر میں برکت کم ہو جائے گی۔

(۲) چہرے سے ایمان کا نور رخصت ہو جائے گا۔

(۳) کسی بھی عمل کا ثواب نہیں ملے گا۔

(۴) دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔

(۵) ذلت مسلط کر دی جائے گی۔

(۶) نیک بندوں کی دعائیں اس کے حق میں قبول نہیں ہوں گی۔

موت کے وقت کے تین عذاب

(۱) موت سختی اور ذلت کے ساتھ آئے گی۔

(۲) بھوک کی حالت میں آئے گی۔

(۳) شدید پیاس کی حالت میں آئے گی۔

قبر کے تین عذاب

(۱) قبر شدت کے ساتھ دبائے گی۔ جس سے پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔

(۲) قبر میں آگ ہوگی۔

(۳) ایک بہت ہی زبردست خوفناک سانپ قیامت تک روزانہ دن میں پانچ مرتبہ ڈسے گا۔

قیامت کے تین عذاب

(۱) جہنم کی طرف ہنکایا جائے گا۔

(۲) بوقت حساب اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جائے گا۔

(۳) اس کے حق میں دوزخی ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

افلاس اور غربت کو دفع کرنے کیلئے

اکابرین کا فرمان ہے جو شخص آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے گھر سے نکلے۔ اور جب گھر میں داخل ہو۔ اس وقت بھی وہ آیت الکرسی پڑھے تو حق تعالیٰ اس شخص کو افلاس اور غربت سے نجات عطا کرے گا ـــــ اور اس کے گھر میں خیر و برکت شروع ہو جائے گی۔

بھیانک حویلی

حافظ محمد ماجد نورانی

دسمبر کی سرد رات تھی حویلی سے خوفناک چیخ کرمو نے صاف سنی تھی جس طرح کوئی بکرے کی گردن پر چھری چلا رہا ہو کرمو اپنی بیٹی کی شادی کے لئے کچھ سامان خریدنے شہر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر اس کو بہت دیر ہو گئی جب وہ گاؤں واپس آ رہا تھا تو رات کے ساڑھے دس بجے تھے جب حویلی کے قریب سے گزرا تو اسے ایک بھیانک چیخ سنائی دی کرمو کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تو کرمو آیت الکرسی پڑھتے ہوئے بھاگا اس کا یقین ہو گیا کہ آج رات پھر کوئی بدنصیب بھیانک حویلی میں بدروحوں کا شکار ہو گیا ہے صبح صبح کرمو باہر آیا تو معلوم ہو کہ بابا روفی کے لڑکے کو بدروحوں نے رات بری طرح ہلاک کیا وہ رات حامد خان کے کھیتوں میں پانی لگانے گیا تھا تو صبح نہ آنے پر بابا روفی پریشان ہو گیا تو بابا روفی اور گاؤں کے کچھ لوگ اس کی یعنی ساجد کی تلاش میں نکلے تو اس کی لاش حویلی کے قریب پڑی ہوئی ملی جس کی آنکھوں کی جگہ گڑھے تھے اور پیٹ پھاڑ کر دل گردے نکال لئے گئے تھے اس کی لاش دیکھ کر گاؤں کے دو لڑکے بے ہوش ہو گئے لاش چارپائی پر ڈال کر گھر لائے تو سب گاؤں والے بابا روفی کے گھر چیخ و پکار کر رہے تھے اس کی ماں بار بار بے ہوش ہو رہی تھی ساجد کی لاش کو عصر کے وقت دفن کیا گیا بابا روفی کی کمر ٹوٹ چکی تھی کیونکہ اس کا ایک ہی بیٹا تھا اور آج وہ بھی حویلی کی بدروحوں نے اس سے دور کر دیا تھا ماں صدمے سے بیمار ہو گئی تھی حامد خان شہر سے واپس آیا تو وہ اس وقت افسوس کرنے بابا روفی کے گھر گیا اس کو بہت دکھ تھا کہ اس کا بیٹا بدروحوں کے ہاتھوں مارا گیا حامد خان بابا روفی اور اس کی بیوی کو اپنی حویلی میں لے آیا اور ان سے وعدہ کیا کہ وہ تمہارے بیٹے ساجد کا بدلہ ضرور لے گا کیونکہ یہ گاؤں کا ساتواں آدمی تھا جو بھیانک حویلی میں بے دردی سے قتل کیا گیا ایک دن حامد خان کو معلوم ہوا کہ اس کے گاؤں کے لوگ دوسرے گاؤں جا رہے ہیں۔ تو حامد خان نے سب گاؤں والوں کو اپنی حویلی میں بلایا۔ جب سب لوگ آ گئے تو حامد خان نے کہا کہ میرے بزرگو اور بھائیو میں نے تم سب کو اس لئے زحمت دی ہے کہ اس مسئلے کا کیا حل ہونا چاہئے سب نے کہا کہ کسی بڑے عامل سے بات کی جائے کرمو نے کھڑے ہو کر کہا کہ پہلے بھی عامل آئے مگر سب ناکام گئے کرمو نے کہا کہ بھیانک حویلی کو آگ لگا دے حامد خان نے کہا نہیں اس طرح وہ سب گاؤں والوں کی دشمن ہو جائیں گی۔ سب اپنی اپنی رائے دے کر چلے گئے رات کو حامد خان کی آنکھ اچانک کھل گئی اس کو نیند نہیں آ رہی تھی پھر وہ لیٹے لیٹے بھیانک حویلی کے بارے میں سوچتا رہا کہ اس کو کس طرح ختم کرے وہ سوچ ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی جب اس نے گھڑی دیکھی تو رات کا سوا ایک بجا تھا اس نے سوچا کون ہو سکتا ہے اس وقت حامد خان نے دروازہ کھلا تو سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی وہ کچھ پریشان تھی حامد خان نے لڑکی کو پہلی بار اپنے گاؤں میں دیکھا تھا وہ اس گاؤں کی نہیں تھی حامد خان ایک بہادر آدمی تھا اس نے لڑکی سے پوچھا تو کون ہے لڑکی نے کہا کہ میں ساتھ والے گاؤں کی لڑکی ہوں اگلے گاؤں جا رہے تھے میرے بابا کو ہم پر کسی نے حملہ کر دیا میں بچ کر اس حویلی میں آ گئی آپ مہربانی کر کے ہماری مدد کریں میں زندگی بھر آپ کا یہ احسان نہیں بھولوں گی حامد خان نے اسلحہ اٹھایا اور چل پڑا حویلی کا مین گیٹ خود حامد خان نے

کھولا اس نے یہ نہیں سوچا کہ لڑکی اندر کس طرح آئی ہے اور چل پڑا حویلی سے باہر آنے کے بعد لڑکی آگے آگے چل رہی تھی کافی دور آنے کے بعد حامد خان نے محسوس کیا کہ لڑکی بھیانک حویلی کی طرف جارہی ہے خان صاحب نے پوچھا کتنی دور ہے لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا بس چل رہی تھی خان نے دوبارہ پوچھا تو لڑکی نے کہا بس آنے والی ہے وہ جگہ حامد خان نے محسوس کیا کہ لڑکی کی آواز بدل چکی ہے حامد خان کو کچھ خوف محسوس ہوا حامد خان نے ہمت کی اور لڑکی سے کہا رک جاؤ۔ ورنہ گولی ماردونگا لڑکی رک گئی اس نے مڑکر دیکھا تو حامد کی چیخ نکلتے نکلتے بچی کہ لڑکی کی آنکھوں کی جگہ دو گڑھے تھے پاؤں مڑے ہوئے ہاتھوں کے ناخن بڑے بڑے منہ میں دانت لمبے لمبے خون منہ سے نکل رہا تھا بہت ہی بھیانک شکل جسم کے لمبے بال کالی شکل جس طرح چلے ہوئے آتو حامد خان کو سامنے اپنی موت نظر آئی حامد خان نے ہمت کی اور بھاگ کھڑا ہوا چڑیل بھی اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی خان نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کردی جو کچھ یاد تھا پڑھتا گیا تو اس کو کچھ حوصلہ ہوا اس نے رک کر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری چڑیل کو جھٹکا لگا تو وہ رک گئی اور آواز دینے لگی حامد خان آیت الکرسی پڑھتا بھاگا جارہا تھا تو حامد خان کو آواز آئی حامد خان ہم کو ختم کرنے کے بارے میں سوچنا چھوڑ دے اگر تم حویلی کے اندر آجاتے تو واپس کبھی نہ جاتے اگر آیت الکرسی نہ پڑھتے تو زندہ بچ نہیں سکتے تھے۔ خوش قسمت ہو تم مگر تم کو زندہ اب نہیں چھوڑیں گے حامد خان جب اپنی حویلی میں آیا تو سامنے روفی بابا کو کھڑے پایا جو بہت پریشان تھے خان صاحب سے پوچھا بیٹا خیریت تو ہے اتنی سردی میں تم کو بہت پسینہ آرہا ہے حامد خان نے ساری حقیقت بابا کو بتادی انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے بیٹا کہ تم بچ گئے ہو بہرحال صبح ان کا حل بھی کرتے ہیں صبح صبح ہم دریا کے کنارے ایک درویش رہتے ہیں ان سے بات کرتے ہیں کچھ دیر بعد فجر کی اذان ہوگئی دونوں ہی مسجد کی طرف چل دیئے نماز سے فارغ ہوکر دونوں نے ناشتہ کیا دو گھوڑے منگوائے دونوں نے تیار ہوکر سفر شروع کیا دریا زیادہ دور نہیں تھا اس لئے یہ دوپہر تک دونوں درویش کے گھر تھے درویش کو ساری بات بتائی تو انہوں نے کہا بیٹا میں حساب لگاتا ہوں درویش اپنے حساب میں لگا رہا جب فارغ ہوا تو کہا بیٹا حویلی بہت بھیانک اور پرانی ہے اور یہ کسی ہندو کی حویلی تھی کسی وجہ سے ہندو کی حویلی پر قبضہ کیا بدروحوں نے اور بدروحوں نے اس کے خاندان کو ختم کیا اب تمہارے کسی آدمی کی غلطی کی وجہ سے وہ تم سب کی دشمن ہوگئی ہے بہرحال تم یہ پانی لے جاؤ اور یہ تعویذ لے جاؤ تعویذ اپنے اپنے گلے میں ڈال لینا پانی حویلی کے گرد چھڑک دینا پانی سے یہ ہوگا کہ بدروحیں قید ہوجائیں گی اس کے بعد تیل ڈال کر حویلی میں آگ لگا دینا اور تعویذ نہیں اُتارنا جو کچھ بھی ہوجائے وہ کوشش کریں گے کہ تم تعویذ اتار دو تعویذ اتارتے ہی تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کردے گی اب یہ کام جمعرات بارہ بجے کرنا ہے ایک کالا بکرا لے کر حویلی میں ذبح کردو اس کے بعد پانی چھڑک دو پھر حویلی کو آگ لگا کر بھاگتا ہے کہ پیچھے نہیں دیکھنا اور آیت الکرسی پڑھتے ہی جانا ہے شاید تمکو وہ آوازیں بھی دیں تم نے نہیں رکنا اور ڈرنے کی ضرورت نہیں دونوں نے درویش بابا کا شکریہ ادا کیا اور واپس چل پڑے شام تک دونوں ہی گھر آچکے تھے رات خیریت سے گزر گئی اب حامد خان رات کا بے چینی سے انتظار کررہا تھا اس نے صبح ہی بکرا منگوا لیا تھا شام کو بابا روفی اور حامد خان نے کھانا کھایا اور رات ساڑھے گیارہ بجے اپنی حویلی سے نکل کر بھیانک حویلی کی طرف چل پڑے یہ دونوں حویلی کے قریب جیسے ہی آئے تو ایک دم اتنی تیز آندھی آئی کہ اپنے آپ کو بہت مشکل سے بچایا جب حویلی میں داخل ہوئے تو سب کچھ رک چکا تھا۔ آندھی بھی نہیں تھم ہاں چیخوں کی آوازیں جیسے مل کر بہت ساری بدروحیں رو رہی ہوں ساتھ ساتھ گیدڑوں کی رونے کی آواز بھی خوفناک منظر پیش کررہی تھی۔ ماحول بہت خوفناک بھیانک حویلی میں نحوست بڑھ رہی تھی حامد خان بکرا حویلی میں لے آیا مگر چھرا باہر گر گیا خان صاحب چھرا تلاش کرنے لگے تو بابا روفی حویلی میں تھا تو بابا کو اپنا ساجد سامنے سے آتا ہوا نظر آیا بابا اپنے جذبات کو قابو نہ کرسکا اور اس کی طرف چل دیا تو لڑکے نے کہا بابا آپ یہ تعویذ اتار کر مجھے دے دیں یہ بدروحیں مجھے بہت تنگ کرتی ہیں یہ تعویذ مجھ کو دے دیں روفی نے یہ نہ سوچا کہ اگر تعویذ اتار دیا تو اس کا کچھ نہیں بچ سکتا وہ اتار ہی رہا تھا کہ پیچھے سے حامد خان کی آواز آئی بابا جی یہ کیا کررہے ہیں تعویذ مت دینا بابا کے ہاتھ رک گئے

اس نے پیچھے دیکھا حامد خان کھڑا تھا اس نے جب ساجد کی طرف دیکھا تو اب ساجد کی جگہ ایک بھیانک بدروح جس کے بڑے بڑے لمبے دانت آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ پاؤں مڑے ہوئے جسم پر کالے بال منہ جگہ جگہ سے پھٹا ہوا منہ سے خون نکل رہا تھا بابا کی طرف بڑھ رہا تھا حامد خان نے آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری تو وہ رک کر دور سے ہی غرا رہا تھا بابا روفی دیکھتے ہی بے ہوش ہو گیا تھا حامد خان نے بابا کو اٹھا کر حویلی سے باہر ڈالا اور آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری اور خود حویلی میں آیت الکرسی پڑھتا ہوا داخل ہو گیا اس کو ایسا محسوس ہوا جیسے بہت سی بدروحیں اس کے گرد ہوں اس نے آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری تو بہت خوفناک چیخ سنائی دی اور آواز آئی حامد خان یہ کام ترک کر دے ہم تجھے کچھ نہیں کہتے اس نے کوئی توجہ نہیں دی بکرا ذبح کیا تو حامد خان کو بہت خوف آنے لگا۔ اس نے آیت الکرسی کا ورد زور زور سے پڑھنا شروع کر دیا تو کچھ خوف کم ہوا اور وہ حویلی سے باہر آ کر اس نے بابا کو ہوش میں لانے لگا وہ جلدی ہی ہوش میں آ گیا تو دونوں ہی نے حویلی کو پانی چھڑکا جس سے ان حویلی میں سے رونے کی اور گیدڑوں کے رونے آوازیں اتنی تیز آنے لگیں کہ ان کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے انہوں نے جلدی جلدی تیل پھینک کر حویلی کو آگ لگا دی ان کو رونے کی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں اور بھاگ رہے تھے بابا نے محسوس کیا جیسے ساجد بابا کو آواز دے رہا ہو بابا بھاگتے بھاگتے رک گیا حامد خان نے اس کو بازو سے پکڑ کر بھاگنے لگا بابا روفی رو رہا تھا کہ میرا بیٹا مجھ کو بلا رہا ہے تو حامد خان نے حویلی میں آ کر دم لیا کچھ دیر آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے تو کچھ دیر بعد اذان ہو گئی حامد خان نے نماز سے فارغ ہو کر مسجد میں ہی خوشخبری سنائی کہ حویلی ختم ہو گئی کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا جب وہ وہاں گئے تو سب کو حیرت ہوئی کہ وہاں حویلی کا نام نشان نہیں رہا جب حامد خان گھر واپس آیا تو ملازم نے بتایا کہ بابا روفی فوت ہو گیا حامد خان کو بہت افسوس ہوا کہ اس کو بھی اس کا بیٹا لے گیا۔ بیوی پہلے ہی فوت ہو گئی تھی حامد خان نے نماز جنازہ پڑھی شام پانچ بجے سب گاؤں والوں نے اشک بار آنکھوں سے بابا روفی کو دفن کر دیا اور اس طرح گاؤں والوں کو بھیانک حویلی سے نجات مل گئی۔

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

کوئی بھی جائز مقصد ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل دو تعویذ تیار کریں۔ تعویذ نمبر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر تیار کریں۔ اور بہتے پانی میں آٹے میں گولی بنا کر ڈال دیں۔ تعویذ نمبر دو کو دو سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر لکھیں۔ اور ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ مقصد میں بہت جلد کامیابی ملے گی۔

تعویذ نمبر ایک یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۹	۱۰
۱۴	فلاں ابن فلاں کا کام جلد کرادو ۲ ۳	۶
۵	۱۱ ۸	۴

فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا اور والدہ کا نام لکھیں

یا بدوح

اس جلالی نام کا واسطہ میرا کام جلد کر

العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا

استقرار حمل کا مجرب نسخہ

جو میاں بیوی اولاد سے مایوس ہو چکے ہیں وہ اس فارمولہ کو اپنائیں۔ انشاء اللہ اولاد کی نعمت سے سرفراز ہوں گے دیسی مرغی کے دو انڈے لیں دونوں کو ابال لیں اور چھلکا اتار لیں۔ ایک انڈے پر لکھیں۔ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ دوسرے پر لکھیں وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ پہلا انڈا مرد کھائے اور دوسرا انڈا عورت کھائے۔ اس کے بعد دونوں خلوت کریں۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ اگر درمیان میں ایام آ جائیں تو ایام کے آنے تک عمل کو ترک کر دیں۔ خلوت ۴۰ دن میں کم سے کم چار مرتبہ ضروری ہے۔ انشاء اللہ بیوی کے حمل قرار پائے گا۔

خطا ہوگی

- آسیبی مرض کے مریض کو کسی قصاب کی دکان پر نہیں جانا چاہیے۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسا گھر یا مقام جہاں پر جنات قابض ہوں۔ وہاں پر کسی معمول پر حاضرات ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسی جگہ یا گھر جہاں پر کسی کی موت غیر طبعی ہوئی ہو۔ وہاں پر حاضرات کے اعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- آسیبی مرض کے مریض پر اگر جنات حاضر ہوتے ہوں تو گھر والے اُن جنات سے کسی طرح کی بھی بات چیت نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر گھر میں کوئی آسیبی مرض کا مریض ہو تو اس جگہ پر حاضرات وغیرہ کے اعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- بروز جمعرات گوشت لے کر کسی ویرانے یا قبرستان کے قریب سے ہرگز نہ گزریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر جنات کسی کے پاس آتے ہوں۔ پیسے دیتے ہوں کام کرتے ہوں تو یہ راز کسی کو مت دیں ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر کوئی شخص آسیبی مرض کا شکار ہے تو اس کو کسی مرنے والے کے گھر یا قبرستان میں نہیں جانا چاہیے ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر دورانِ چلہ کوئی ذی روح حاضر ہو تو اس سے بات چیت مت کریں۔ جب تک چلے کا اختتام نہ ہو۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر گھر میں کوئی آسیبی مرض کا مریض ہو تو اپنے بچوں کو اس سے دور رکھیں (کیوں کہ بچے میڈیم ہوتے ہیں، فوری اثرات ہوتے ہیں) ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسے لوگ جو کہ آسیبی مریض ہوں یا ماضی میں بھی رہے ہوں۔ ان کو حاضرات یا دوسرے اعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ورنہ خطا ہوگی۔

ملازم حسین (پاکستان)

سید عظمت علی

اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے؟

پریشانی، تشویش اور ڈپریشن صنعتی دور کی منفی پیداوار ہیں۔ اگر آپ پریشانیوں کی بنیادی وجوہات معلوم کرکے ان کا سدباب کرنا چاہتے ہیں تو یہ مضمون آپ کیلئے بڑا اہم ثابت ہوگا۔ کردار سازی پر مبنی یہ تحریر ان لوگوں کے لئے بطور خاص ہے جو ذہنی اور روحانی سکون کے خواہاں ہیں۔

آج کے مشکل زمانے میں اکثر لوگ تشویش انگیز زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ ان کے چہروں سے ان کی پریشانیاں پڑھ سکتے ہیں تشویش ایک اندرونی جذبہ ہے جو بے حد نقصان پہنچاتا ہے تشویش میں مبتلا انسان کو زندگی بے رنگ اور بوجھ لگتی ہے اور وہ اعصابی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ پریشانیوں کا علاج یہ ہے کہ اُن کا سامنا کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ ہمیں جس چیز کا اندیشہ ہے اس کے وقوع پر ہمیں کیا نقصان ہوگا اور کتنا ہوگا اور اس کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں پریشان حال آدمی کو چاہئے کہ وہ ہر دن اور ہر لمحہ اچھی طرح گزارنے کی عادت ڈالے۔ کل اپنی فکر آپ کرے گا آنے والا کل اس وقت ہمارا نہیں تو خواہ مخواہ کیوں پریشان رہا جائے وہ خطرات جو غیر واضح ہیں ان کے بارے میں ہمارا طرز عمل منفی کے بجائے مثبت ہونا چاہئے جبکہ ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی چیز ہمارے سامنے آتی ہے تو ہم بلاوجہ کسی ناخوشگوار تجربے یا واقعے کو اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں اور یہ سوچنے لگتے ہیں کہ آئندہ وہی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر ہونے والا ہے اس طرح ہمارے اعصاب پر ایک انجانا سا خوف طاری ہو جاتا ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اپنے آپ کو پریشان خیالی سے محفوظ رکھیں۔ اخبارات کے ہولناک واقعات پڑھنا اور خوفناک خبریں سننا ہرگز ضروری نہیں۔ آپ خود سکون حاصل کرنے کے راستے دریافت کر سکتے ہیں۔ وہ کام کیجئے جن سے دل شاد ہوتا ہے۔ اُن اُلجھنوں میں پڑنے سے کیا حاصل جو آپ کے مزاج میں برہمی اور اکتاہٹ پیدا کرتی ہیں۔ آپ اگر رنجیدہ رہتے ہیں تو اس کا سبب معلوم کرنا چاہئے کہ وہ جسمانی ہے یا ذہنی۔ سبب اگر جسمانی ہے تو اپنی خوراک پر توجہ دیجئے۔ کھلی ہوا میں ورزش اور سیر کیجئے پوری نیند سونے اور آرام کرنے سے اپنی صحت بہتر بنائیے یہی ایک آسان اور بہتر راستہ ہے۔ اگر اس کا سبب ذہنی ہے۔ تو معاملہ سہل نہ ہوگا آپ کو اپنی زندگی اور عادت کا تجزیہ کرنا ہوگا۔ جو افراد کسی چیز کی طرف پوری توجہ نہیں دے پاتے وہ آسانی سے بیرونی ناموافق حالات سے متأثر ہو جاتے ہیں سب سے پہلے ذہنی کمزوری کا سبب معلوم کرکے اصلاح کا نقشہ تیار کرنا ہوگا اور اپنی قوتِ مدافعت میں بتدریج اضافہ کرنا ہوگا۔ اکثر اوقات ہم وہم کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے کہ دوسرے لوگوں کی موجودگی میں کام نہیں ہو سکے گا اس وہم سے نجات حاصل کرکے یہ تجربہ کیجئے کہ ایک کمرے میں بہت سے لوگ باتیں کر رہے ہوں اور آپ کامل توجہ سے اپنا کام کئے جا رہے ہوں شاید شروع میں ناکامی ہو مگر چند بار مشق سے آپ کے اندر توجہ مرتکز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ آپ کو جن چیزوں سے قدرتی دلچسپی ہوتی ہے اُن پر آپ خوب توجہ دیتے ہیں لیکن اُن اشیاء پر بھی توجہ دینی چاہئے جن میں آپ کے لئے کوئی دلچسپی نہ ہو۔ اس طرح آپ کی قوتِ مشاہدہ میں اضافہ ہوگا اور زندگی میں دلچسپی لینے کی عادت پڑ جائے گی اور مشکل کام سرانجام دینے آسان ہو جائیں گے۔ ہمیں اپنے ساتھیوں کو اچھی طرح سمجھنا اور ان کے ساتھ تحمل سے پیش آنا ضروری ہے ہمارا اگر اخلاقی پیمانہ اونچا ہے تو دوسروں سے اس معیار کی توقع نہیں کرنی چاہئے ورنہ سخت الجھن مایوسی اور مزاج میں برہمی پیدا ہوگی ممکن ہے کہ دوسرے لوگوں کی حرکات اور

عادات کا انحصار ایسے اسباب پر ہو جو انکے اختیار سے باہر ہوں مثلاً وراثت، ماحول اور پرورش، عادات اور خصائل پرہم ہونے کے بجائے ہمارے اندر خود اپنے آپ پر قابو پانے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔ کسی دوست کے مزاج میں کوئی خرابی ہے تو اسے نظر انداز کر دینا ہی بہتر ہوگا۔ آپ کو بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جو معاشرتی زندگی سے اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ ملنا جلنا نہیں چاہتے بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت نہیں رکھتے اگر آپ ایسے لوگوں میں سے ہیں تو سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کے پاس معاشرے کو دینے کے لئے کیا ہے آپ اگر ہر وقت یہی سوچتے رہتے ہیں کہ معاشرے سے آپ کیا کچھ حاصل کرسکتے ہیں تو ناامیدی کے سوا معاشرہ کچھ اور نہ دے سکے گا۔ اگر آپ ہر وقت تھکے ماندے رہتے ہیں تو کوئی آپ کی ذات میں افادیت محسوس نہیں کرے گا اور آپ سے دور دور ہی رہے گا۔ لوگ اُن افراد کی تلاش میں رہتے ہیں جن کی باتوں میں شگفتگی اور دلکشی ہوتی ہے۔ اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ دوسروں میں دلچسپی لینا شروع کریں اور اپنے آپ کو بھی خوشگوار بنائیں آپ کی معلومات مختلف چیزوں کے بارے میں وسیع ہونی چاہئیں۔ فنون لطیفہ بھی انسان کی شخصیت میں کشش پیدا کرتے ہیں۔ معاشرے سے دور رہنے کا سبب بالعموم ڈر اور خوف ہوتا ہے یعنی اپنی محدود قابلیت کے باعث دوسروں کی نظروں میں بے وقوف بننے کا خوف۔ سوال یہ ہے کہ اس خوف سے نجات پانے کا راستہ کیا ہے ؟ اس کا علاج اپنے ڈر اور خوف کو بالکل نظر انداز کرنے میں ہے آپ کی جو خواہش ہے اُس کے مطابق کر گزریئے الگ تھلگ رہنے سے انسان میں خود اعتمادی پیدا نہیں ہوتی وہ خدشات اور وسوسوں میں گھرا رہتا ہے اور ہر کام کرنے سے ڈرتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسروں سے میل جول رکھیں تو یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ کیا کرتے اور کیا سوچتے ہیں۔ دوسروں کے نظریات اور خیالات میں دلچسپی لیجئے اس طرح آپ اپنے خول سے باہر آجائیں گے۔ زیادہ باتیں نہ کیجئے بلکہ دوسروں کی باتیں خوش دلی اور خوش مزاجی سے سنتے رہئے۔ دوسروں پر انحصار کرنے اور ماضی میں کھوئے رہنے کے بجائے اپنی سمجھ بوجھ پر اعتماد کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت اونچے خیالات بھی طبیعت کے اندر بے چینی اور مایوسی پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ اپنے مقصد کی طرف مضبوطی مگر آہستگی سے بڑھنا چاہئے۔ ان اسباب کا جائزہ لینے سے ہم اپنے آپ کو اعصابی دباؤ۔ زود رنجی اور چڑچڑے پن سے نجات دلا سکتے ہیں۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فضی

دہلی سے نکلنے والا ماہنامہ دین دنیا اپنے وقت کا مقبول ترین رسالہ ہے۔ اور یہ رسالہ آج بھی اپنے اندر مخصوص قسم کی کشش رکھتا ہے۔ اس رسالے میں دین و دنیا جائز طریقے سے ایک دوسرے کے گلے ملتے نظر آتے ہیں۔ اس رسالے کو پڑھکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان دین و دنیا کی ذمہ داریاں نبھاکر ہی اچھا انسان اور مومن کامل بن سکتا ہے اس رسالے میں ہر ماہ سیاسی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں جن میں جاذبیت بھی ہوتی ہے اور علمیت بھی۔ لیکن گاہِ بگاہِ ایسی تحریریں بھی اس رسالے میں چھپ جاتی ہیں جنہیں پڑھکر چودہ طبق روشن ہوجاتے ہیں۔ طبیعت پھڑک اٹھتی ہے لیکن بات کسی اہل سر کے پلے نہیں پڑتی۔

مثلاً نومبر [illegible] کے شمارے میں ایک عجیب وغریب مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "جامع مسجد دہلی سے اتحاد کا نعرہ" اس مضمون میں رسالے کے ایڈیٹر آصف نہی صاحب نے جو اُپدیش دیا ہے وہ ایڑی چوٹی کا زور لگاکر بھی پوری طرح سمجھ میں نہ آسکا۔ انہوں نے بسم اللہ کی گنبد میں بیٹھکر شاید باوضو یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"نئے شاہی امام سید احمد بخاری نے اس اہم منصب پر نامزد ہونے کے بعد پہلے خطبۂ جمعہ میں مسلمانوں سے اتحاد کی اپیل کی ہے انہوں نے خصوصی طور سے علماء کو مخاطب کرتے ہوئے اتحاد ملت کے لئے ان کی خدمات کو وقت کی اہم ضرورت بتایا ہے۔"

اپیل تو اس دنیا میں کسی بھی چیز کے لئے کی جاسکتی ہے کیونکہ بھانت بھانت کے لوگوں کے سامنے تقریر کرنے والا اپیل کرنے کے سوا اور کر ہی کیا سکتا ہے۔ وہ بے چارہ حکم دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو صرف اپیل کرنے پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ وہ اس بات سے بہت اچھی طرح باخبر ہوتا ہے کہ اس کی اپیل کرنے سے اتنا بھی اثر ہونے والا نہیں جتنا اثر کسی قبرستان میں اذان دینے سے ہوتا ہے۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ برائے رسم اپیل کرکے وہ اپنے سامعین سے اپنا پیچھا چھڑا لیتا ہے۔

احمد بخاری اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمانوں سے بڑی سے بڑی بھلائی کی امید کی جاسکتی ہے اور بڑی سے بڑی نیکی خواہ بطورِ حادثہ ہی سہی ان سے سرزد ہوسکتی ہے لیکن اتحاد فکر کا صدور ان سے ہرگز ممکن نہیں ہے۔ بلاشبہ ان مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے کلمہ ایک ہے۔ قرآن ایک ہے اور ان کا رسول ایک ہے لیکن یہ سب آپس میں جدا جدا ہیں۔ اور یہ بیچارے کس طرح متحد الخیال ہوسکتے ہیں جنہیں ازراہِ پالیسی طرح طرح کے اختلافات میں الجھایا گیا ہے ان مسلمانوں کے باہم دست وگریباں ہونے سے لیڈروں کا۔ قوم کے ٹھیکیداروں کا۔ اور علماء کا بھی کاروباری فائدہ ہے۔ اگر مسلمانوں کے مختلف فرقے آپس میں برسرپیکار نہیں ہوں گے تو دین و دنیا کے بہت سے کاروبار بند ہوجائیں گے۔ اور علماءِ دین سے بھی عوام کو دلچسپی نہیں رہے گی۔ مثلاً اگر دیوبندیوں اور بریلویوں میں سرپھٹول نہیں ہوگی تو پھر اپنے حلقوں میں جلسے کیسے منعقد ہوں گے — مناظروں اور مباحثوں کی مجلسیں کیسے رنگ پکڑیں گی۔ مقررین کو دھوئیں دار تقاریر کرنے کے بعد نذرانوں کی تھیلیاں باادب باملاحظہ وصول کرنے کی نوبتیں کیسے آئینگی۔

اگر خدانخواستہ مسلک کی لڑائیاں بند ہوگئیں اور سب مسلمان اختلافات سے پیچھا چھڑاکر آپس میں شیر وشکر ہوگئے تو معاملہ ہی چوپٹ ہو جائے گا۔ دینی مدارس بند ہو جائیں گے۔ کتب خانوں میں تالے پڑ جائیں گے چوپالوں، چبوتروں مسجدوں اور منبروں کی رونقیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اس دنیا میں ہوش رُباسناٹوں کے سوا کیا بچے گا۔ دیکھا جائے تو ساری رونق اور سارا مزا ان اختلافات ہی سے ہے۔ کوئی کسی کو لڈو دبتا رہا ہے۔ کوئی کسی کو ۴۲۰ نمبری۔ کسی کو دشمنِ رسول ثابت کیا جارہا ہے اور کسی کو دشمنِ صحابہ۔ کوئی حُسین کا دلدادہ ہے اور کوئی یزید کی بے گناہی ثابت کرکے اپنی للہیت ثابت کر رہا ہے کسی کے دل پہ تالے پڑے ہوئے ہیں کسی کی عقل پہ۔ حیرت کی بات ہے کہ احمد بخاری صاحب نے علماء سے خاص طور سے اتحاد کی اپیل کی ہے۔ شاید انہیں یہ نہیں معلوم کہ مسلمانوں کے ستر فی صد اختلافات کی وجہ بھی یہ علماء ہیں۔ مسلمانوں میں اختلافات علماء کی تعداد کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ آج کا عالم خواہ دینِ اسلام کے حق میں مخلص نہ ہو لیکن وہ اپنے مسلک کے حق میں ضرور مخلص ہوگا۔ اور جو اپنے مسلک کے حق میں مخلص ہوگا وہ چپ نہیں بیٹھے گا۔ وہ دوسرے مسالک پر اُنگلی بھی اُٹھائے گا اور زبان سے ان کے لتے بھی لے گا۔ کیونکہ بزرگوں نے صدیوں پہلے یہ فرمادیا تھا کہ مُلّا آں باشد چپ نہ شود۔ مولوی اسی کو کہتے ہیں جو کسی بھی حال میں چپ نہ رہے۔ یعنی جہاں بولنے کی ضرورت نہ ہو وہاں بھی بولے۔ اور اچھے مولوی کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ صرف اپنی کہے اور دوسرے کی بالکل نہ سنے۔ کیونکہ دوسرے کی سُننے میں اپنے عقائد کی تباہی کا خطرہ ہے۔

مسلمانوں میں ۲۵ فیصد اختلافات کی وجہ ہمارے نیتا ہیں۔ جو مسلمانوں کو نسلی، علاقائی اور ذات پات کے اختلافات میں اُلجھاکر ان سے ووٹ پراپت کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں میں پانچ فیصد اختلافات کی وجہ مسلمانوں کی جہالت اور بدعقلی ہے۔ لیکن زیادہ تر اختلافات مذہبی نوعیت کے ہیں اور ان اختلافات کو علماء بڑھاوا دیتے ہیں۔ پھر ان ہی علماء سے اتحاد کی اپیل کرنا بے سود ہے کیونکہ مسلمانوں کے اختلافات سے سب سے زیادہ فائدہ علماء ہی کو ہوتا ہے جب دیوبندی بریلوی کا تنازع پیدا ہوگا۔ تو اپنے اپنے پالوں میں دونوں قسم کے مولویوں کی پوچھ ہوگی۔ اور دونوں ہی مکتب فکر کے اسٹیجوں پر مولویوں کو مداریوں کی طرح پیش کیا جائیگا۔ جہاں وہاں وہ مذہبی قسم کی اُچھل کود کرکے اپنا اپنا لوہا منوائیں گے اور منہ مانگے دام وصول کریں گے۔ ان نقد فوائد کے ہوتے ہوئے علماء حضرات اتحادِ فکر کی آرزو بھی کیوں کریں گے؟۔

آصف صاحب مزید فرماتے ہیں۔

"نئے شاہی امام نے اتحادِ ملت کے لئے علماء کرام کو جو آواز دی ہے وہ صدا بہ صحرا نہیں ہونی چاہئے کیونکہ علماء کرام کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ میدانِ عمل میں آئیں اور ملت کے مختلف دھاروں کو ایک لڑی میں پرودیں۔"

مجد صاحب ہوش کی رائے یہ ہے کہ اگر شاہی امام کی آواز صدا بہ صحرا نہ بن کر صدا بہ شہر بن گئی۔ اور مسلمانوں اور علماء کے کانوں پر جوں رینگ گئی اور مسلمانوں اور علماء نے سوءِ اتفاق سے ان کی آواز پر لبیک کہنے کی غلطی کرلی۔ تو سمجھ لیجئے کہ سلمانوں کی محفلوں اور جلسوں سے رونق اور چہل پہل کا کام تمام ہوا۔ کیونکہ ساری رونقیں اور ساری لذتیں تو ایک دوسرے کے ساتھ منہ زوری کرتے ہی میں ہیں۔ اگر لوگوں نے اختلافات سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ تو پھر گلی کوچوں میں موت کی سی خاموشی کے سوا کیا بچے گا! آج جب کوئی مسلمان نماز پڑھنے کے لئے کسی مسجد میں جاتا ہے۔ تو پچاس قسم کے اعتراضات اس کے دماغ میں کُل بلاتے ہیں اور وہ مسجد ہی میں جاکر بیچارہ اپنی زبان کھولتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ مناسب جگہ اسے پوری دنیا میں دستیاب نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہر مسجد میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد جو چائیں چائیں ہوتی ہے وہ کسی نہ کسی پر اعتراض ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر اعتراض کے لئے کسی کے خلاف کوئی مسالہ دستیاب نہیں ہوتا تو بے چارے امام ہی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور امام پر اُنگلی اُٹھانے کا نمازیوں کو قانونی حق حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر بیوی کا ایک ہی خصم ہوتا ہے لیکن لے دیکر ایک امام ہی ایسی جورو ہے جس کے بیک وقت سو خصم ہوتے ہیں۔ اور سو ہی سسر کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا اس پر اعتراض کرنا از بسکہ آسان ہے۔ ذرا سوچئے اگر لوگ مسجدوں میں چپ چاپ آکر چپ چاپ نکل جائیں گے تو یہ پانچوں وقت کی

نماز تو اچھی خاصی جنازے کی نماز ہو جائے گی۔ بھلا پھر
مسجدوں میں دل کیسے لگے گا۔ آج تو صورتِ حال یہ ہے کہ
بے شمار مسلمانوں کی حسرتیں مسجد ہی میں نکلتی ہیں جب باہمی
رسہ کشی باقی نہیں رہے گی۔ اور لوگ ازراہِ بدنصیبی اگر متحد
ہو گئے تو پھر مساجد کی چار دیواریوں میں ہا ہو کا عالم ہو جائیگا
اور پھر لوگ گھروں ہی میں نماز پڑھنے لگیں گے۔

میں لنگڑے پیر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھوں
سے ایک مسجد میں دو ایسے مسلمانوں کو داڑھی کے سائز پر بحث
کرتے ہوئے دیکھا ہے جو دونوں داڑھی رکھنے کی غلطی سے محفوظ
تھے دراصل بحث کے لئے نہ علم کی ضرورت ہوتی ہے نہ عقل کی۔
بس تھوڑی بہت بے حیائی میسر ہونی چاہئے۔ اگر بے حیائی
تھوڑی سی بھی ہاتھ لگ جائے تو پھر کہیں بھی الجھ جائیے
اور کسی سے بھی بھڑ جائیے۔ بے حیائی چھوٹے بڑے کی تفریق
کو مٹا دیتی ہے۔ علم اور جہل کے امتیاز کو ختم کر دیتی ہے۔ انسان
اس بے حیائی سے اپنا رشتہ قائم کر کے لوگوں کے سروں پر
چڑھ جاتا ہے۔ اور عبادت گاہوں میں بھی ہنہنانے سے باز
نہیں آتا۔ سوچئے اگر اختلافات امت کا بیڑہ غرق ہو گیا
اور کسی فقیر کی بددعا سے مسلمانوں کو متحد اور متفق ہونے کی
توفیق ہو گئی تو مساجد اور عبادت گاہوں کا کیف بھی ختم
ہو جائے گا کیونکہ کچھ اللہ والے ایسے بھی ہیں جو عبادت گاہوں
میں آتے ہی اس لئے ہیں کہ ان سے اچھی جگہ بحث و مباحثہ
کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔ بحث کا فائدہ ایک یہ بھی ہے کہ
اسمیں کسی طرح کے عمل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ کا عمل
کچھ بھی ہو۔ لیکن آپ کو بحث اپنے ہی عمل کے خلاف کرنیکا
بھی پورا پورا حق حاصل ہے۔ ہم ایسے بہت سے لوگوں سے
واقف ہیں جو شب برأت کے موقعہ پر حلوا کھلم کھلا کھاتے
ہیں لیکن اس حلوے کو وہ بزبان خود بدعت قرار دینے سے
بھی باز نہیں آتے۔ آپ اکثر احادیث وغیرہ پر ایسے لوگوں
کو بحث کرتے دیکھیں گے کہ جن کے باپ دادا کو یہ خبر نہیں
ہو گی کہ صحیح حدیث کسے کہتے ہیں۔ یہی تو بحث کی کرامت ہے
کہ اس کو اپنانے کے لئے نہ کسی علم کی ضرورت ہے نہ کسی فہم
کی۔ آدمی چرب زبان ہو اور کسی قدر بے شرم ہو تو سمجھ لیجئے
کہ اس سے زیادہ اچھی بحث کوئی نہیں کر سکے گا۔ اور اس
طرح کے بحث کرنے والے اس مرحوم ملت میں ایک ڈھونڈوگے
تو ہزاروں ملیں گے اور یہ سب کے سب الا ماشاء اللہ ایسے
ہوں گے جنہیں پارسائی کی خوشبو بھی میسر نہیں ہو گی لیکن جو پارسائی
پردوں میں کئی لیکچر دیتے نظر آئیں گے۔ اور یقین کریں اس
طرح کے جیالے ان اختلافات کی دین ہیں جو مسلم سماج میں
خودرو گھاس کی طرح پیدا ہو رہے ہیں۔

اور یہ بھی اختلاف ہی کی کرامت ہے کہ زبان زوری
اور پگڑی اچھال قسم کی طبیعت کی وجہ سے بعض مہمل قسم کے
لوگوں کو اس دنیا میں مقام اعلیٰ نصیب ہو جاتا ہے اور گدھے
اپنی دُم پر تاؤ دیکر گھوڑوں کے اغل بغل میں جاکر بیٹھ جاتے
ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر مسلمانوں نے ان اختلافات
سے جو وجہ ترقی بھی بنے ہوئے ہیں اور جن سے مختلف اسٹیجوں
پر مقررین کو لائف لائن بھی مل رہی ہے اپنا پیچھا چھڑا لیا
تو یہ پہاڑ جیسی زندگی کیسے کٹے گی۔ کیونکہ اس امت کے
اکثر اوقات ایک دوسرے کی غیبت، ایک دوسرے پر لعن
طعن، ایک دوسرے پر الزام تراشی، ایک دوسرے کے
خلاف زہر افشانی کرنے میں گذر رہا ہے جب اختلافات
ہی ختم ہو جائیں گے تو یہ سارے اوصاف جن کا ابھی تذکرہ
کیا گیا ہے یہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ اور جب یہ اوصاف نہیں
رہیں گے تو دامنِ مسلم میں خزاؤں اور اداسیوں کے سوا کیا
بچے گا۔ جو مسلمان مذہب کے لئے ایک دوسرے سے محبت
کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ صرف مذہب کی خاطر ایک دوسرے
سے لڑ بھڑ سکتے ہیں وہ اختلافات سے محروم ہو کر کتنے دن
زندہ رہ سکیں گے۔ خدا ان مذہبی اختلافات کو زندہ رکھے
دینِ مسلمان کی ساری رونق ان ہی کے دم سے نظر آتی ہے۔
اور جہاں اختلافات نہیں ہیں وہاں کا ماحول سونا سونا
دکھائی دیتا ہے۔ اور ہر شکل مرجھائی مرجھائی نظر آتی ہے۔
علماء کا بھرم بھی مذہبی اختلافات کی وجہ سے قائم ہے۔
امت میں پھیلے ہوئے اختلافات ہی کی وجہ سے جگہ جگہ
دارالافتاء کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور قسم قسم کے
مفتی دنیا کے ہر ہر خطے میں ابھر رہے ہیں۔ اور اب ایسی
جھگڑوں کی وجہ سے دارالقضاء بھی دن دونی رات چوگنی
ترقیاں کر رہے ہیں۔ اگر اختلافات کا ملیا میٹ ہو جائیگا
تو مدرسوں میں اور افتاء کے مرکزوں میں تالے پڑ جائیں گے
اس لئے امت سے اتحاد کی اپیل کرنا ایک طرح کی سازش ہے۔

اور اسمیں کسی غیر ملکی ہاتھ کا بھی اندیشہ ہے۔

آصف صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔

"اس لئے اب ضروری ہے کہ مسلمان سیاسی طور پر
بیدار ہوں اور علماء کرام کی باتوں کو غور سے سُنیں
اور فوراً اتحادِ ملت کے لئے کوشاں ہو جائیں۔"

عجیب بات ہے۔ شاہی امام صاحب تو علماء سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ گویا کہ علماء اپنے فرضِ منصبی سے غفلت برت رہے ہیں۔ تب ہی تو اپیل کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن ہمارے آصف صاحب جنھوں نے شاہی امام کے پیغام کو ہم تک پہونچانے کی غلطی کی ہے وہ عوام سے اس بات کی اپیل کر رہے ہیں کہ وہ علماء کی بات کو غور سے سُنیں۔ اگر علماء اتحاد کی بات کر رہے تھے تو ان سے اتحاد کی اپیل کیوں کی جا رہی ہے۔ اور اگر وہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو پھر ان کی باتوں کو غور سے سُننے کی تاکید کیوں کی جا رہی ہے۔؟

کیا آصف صاحب بھی یہ چاہتے ہیں کہ عوام علماء کی لن ترانیاں غور سے سُننے کے بعد مزید اختلافات کا شکار رہوں۔ اس بات کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے کہ علماء بلاشبہ مسلکی اختلافات کو ہوا دینے کے ذمہ دار ہیں۔ دینِ اسلام میں کہنے سُننے کو بہت کچھ ہے۔ پھر اختلافی مسائل ہی پر زباں کیوں کھولی جاتی ہے محض اس لئے نا کہ یہ طرزِ تقریر آسان ہوتا ہے۔ اور اسمیں پیسے بھی اچھے ملتے ہیں اور سستی قسم کی شہرت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے خیال سے علماء اختلافات سے اپنا دامن نہیں بچا سکتے۔ اسمیں ان کا نقصان ہے۔ اور جب تک علماء اختلافات سے دامن نہ بچائیں ان کی بات کو غور سے سُننے کی نصیحت کرنا۔ درخت پر بیٹھکر آرا چلانے کے برابر ہے۔ لیکن علماء کی بات سُننے سے یہ فائدہ ضرور ملے گا کہ اختلافات کا زور اور بڑھ جائے گا۔ اور مسلم محلوں کی رونق میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔ کیونکہ تمام چھٹ بھیوں کو علماء کی تقریر ہی سے تو مواد ملتا ہے۔

آصف صاحب فرماتے ہیں۔

"دور کیوں جائیں کچھ سال قبل ہریجنوں اور دلتوں
کے نام پر ایک پارٹی بہوجن سماج قائم کی گئی تھی۔
شروع میں اس پارٹی کے کاشی رام سے کم ہی لوگ
واقف تھے کاشی رام نے اپنے ساتھ ہریجنوں کو
دلتوں کو لیا اور اتحاد کا نعرہ بلند کیا۔ دیکھتے
ہی دیکھتے یہ پارٹی ملک کی قومی پارٹیوں میں
شامل ہو گئی۔ اور بہوجن سماج پارٹی نے اپنا
وجود منوا لیا۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس ہریجنوں
اور دلتوں سے زیادہ وسائل ہیں مسلمان ان
سے زیادہ مالدار اور ان سے زیادہ تعلیم یافتہ
ہیں۔ سماجی اعتبار سے بھی ان سے زیادہ بلند
ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ناکام و نامراد ہیں۔
اور اس کی خاص وجہ آپسی بکھراؤ اور سیاسی انتشار ہے"

آصف صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ بہوجن سماج پارٹی قائم کرنے والا اپنی قوم کی حد تک مخلص تھا۔ اور اس کی قوم بھی آپسی افتراق و انتشار کا شکار نہیں تھی۔ ان میں کوئی شیعہ سُنی نہیں تھا۔ کوئی حسینی یزیدی نہیں تھا۔ کوئی دیوبندی بریلوی نہیں تھا کوئی قاسمی مدنی نہیں تھا کوئی شافعی اور حنفی نہیں تھا۔ وہ سب کے سب ہریجن تھے اس لئے ان میں اونچ نیچ کا بھی کوئی اختلاف نہیں تھا اس لئے کاشی رام کو زبردست کامیابی ملی۔ مسلمانوں میں معاملہ دگرگوں ہے۔ ہمارے یہاں جو لیڈر قوم کی بھیڑ جمع کر کے ایوانِ حکومت تک رسائی حاصل کرتا ہے وہ ایوانِ حکومت میں گھستے ہی قوم کو فراموش کر دیتا ہے۔ اور اپنی انگلیوں کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ وہ تر کس طرح ہوں گی۔ اور پھر بہت جلد وہ کسی گوشۂ وزارت میں جا چھپتا ہے۔ بے چاری قوم اس کی تلاش میں سرگرداں۔ سڑکوں پر ماری ماری پھرتی ہے۔ پھر یہ قوم کسی طرح اپنے لیڈر کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اور سرِ راہ چلتے چلتے اسے قیمتی کار میں جاتے دیکھکر شور مچا کر اس کی گاڑی کو روک لیتی ہے۔ لیڈر صاحب حیران و پریشان ہو کر پوچھتے ہیں۔ بھئی آپ لوگ کون ہو؟

آپ نے ہمیں نہیں پہچانا۔

ارے بھئی۔ اگر نہیں پہچانا تو کیا کوئی جرم کر دیا میں نے۔ تم خود بتاؤ۔ تم ہو کون۔ اور اس طرح تم نے میری گاڑی کو کیوں روکا۔

آگے بڑھکر۔

درد بھری آواز میں ایک بوڑھا آدمی کہتاہے ۔حالی جناب ہم آپ کے ووٹر ہیں۔ ہم نے آپ کی خاطر اپنے گھروں میں آگ لگائی تھی ۔ہم نے آپ کی خاطر گھر گھر جاکر آپ کا پرچار کیا تھا۔ آپ کی ریلی کی شان بڑھانے کے لئے ہم نے اپنی عزتیں داؤ پر لگادی تھیں ۔آپ کا وعدہ تھا کہ آپ ایم پی کا الیکشن جیت کر ہمارے وارے کے نیارے کریں گے ۔

ہاں ہاں۔ یاد آیا۔ تم لوگ گھبراؤ نہیں ۔میں آج بھی تمہارے ساتھ ہوں ۔ اور یہ میرا فون نمبر کل صبح ۸ بجے میرے فون پر بات کرنا۔ پھر میں تمہیں اپنے آفس میں بلاکر تمہاری فریادیں سنوں گا۔ لیڈر اپنی جان بچانے کے لئے اپنی قوم کے افراد کو چانسلد پکر چلتا بنتاہے ۔ دکھوں کی ماری یہ امید پرست قوم اپنے لیڈر کی بے وفائیوں کی تاویلیں شروع کردیتی ہے ۔کہ دیکھا کتنا بھلا آدمی ہے کتنے پیار سے باتیں کررہا تھا۔ اور ہزار مصروفیات کے باوجود ہمیں پہچان بھی لیا تھا۔ ہماری بھی تو غلطی تھی کہ ہم نے اس کی صحیح معنوں میں تلاش نہیں کی ۔ اگر دغاباز ہوتا تو اپنا فون نمبر کیوں دیتا ۔؟

ہزار تاویلیں کرکے بے چاری قوم پھر راضی برضا ہوکر اگلے دن اپنے لیڈر کو فون کرتی ہے ۔ ادھر سے جواب ملتاہے ایم ۔پی صاحب باتھ روم میں ہیں ۔ ۲۰ منٹ کے بعد پھر فون کیا جاتاہے ۔تو ادھر سے جواب ملتاہے کہ ابھی باتھ روم ہی میں ہیں ۔جی ہاں جتنی دیر میں ہم عورتیں چھٹی نہالیتی ہیں اتنی دیر میں ہمارے ملک کے ایک نیتا کا غسل نہیں ہوپاتا ۔

آدھے گھنٹے کے بعد پھر کال کی جاتی ہے تو جواب ملتا ہے ۔ایم ۔پی صاحب میٹنگ میں ہیں ۔ دس منٹ کے بعد پھر کال کی جاتی ہے تو اطلاع ملتی ہے کہ ایم پی صاحب اچانک اس ملک سے باہر چلے گئے ۔ اور دس دن کے بعد آئیں گے ۔

پانچ سال کے بعد ہی لیڈر کوئی نیا فارمولہ لیکر ۔جو قوم کو ہراساں کرنے والا ہو۔ لیکر پھر حاضر خدمت ہوجاتاہے اور قوم اپنی جہالت اپنی ناسمجھی اور اپنی عاقبت نااندیشی کے کارن اس لیڈر کو اپنا ووٹ نت نئی امیدوں کے ساتھ دے دیتی ہے ۔ ان لیڈروں کو زندگی کے گل چھرے اڑاتے ہوئے ایک بار بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ ان کی قوم فقر وفاقے میں مبتلا ہے ۔ اور بربادی اور ذلت کے آخری مرحلوں سے گذر رہی ہے ۔ لیڈر کو اپنا اقتدار باقی رکھنے کے لئے جو بھی فارمولہ دستیاب ہوتاہے اس کو وہ استعمال کرکے بار بار اپنی قوم کا الو بناتاہے اور اپنا الو سیدھا کرکے اتراتا پھرتاہے ۔ اور جہالت قوم کا پورا پورا فائدہ اٹھاتاہے ۔

کانشی رام ۔اپنی قوم کے لئے ہمارے مسلم لیڈروں سے زیادہ معتبر ہے ۔ اسی لئے وہ ایک پارٹی بنانے میں کامیاب رہا پھر اس کی قوم بھی مذہبی اور سماجی انتشار کا شکار نہیں ہے اس لئے بھی اس کو اپنا راستہ بنانے میں کسی بڑی دشواری کا سامنا کرنا نہیں پڑا۔۔ ہمارے یہاں اگر کسی لیڈر کو ذرا سی بھی مقبولیت ملتی ہے تو قوم کے مختلف ذہنوں کے لوگ اس کا حساب کتاب شروع کردیتے ہیں اس بات کی تحقیقات شروع ہوجاتی ہیں کہ یہ لیڈر دیوبندی ہے یا بریلوی ۔شیعہ ہے یا سنی انصاری ہے یا پٹھان ۔۔ اور پھر وہ جو کچھ بھی ثابت ہو اس کی مخالفت کا کوئی نہ کوئی سرا ڈھونڈ نکالتے ہیں ۔ اور اسے ذلیل کرنے کی اسکیمیں مرتب کرتے ہیں ۔مسلمانوں میں کسی بھی لیڈر کی مخالفت جس قدر آسان ہے اس قدر آسان کسی قوم میں نہیں ہے ۔ آصف صاحب کی یہ بات شاید درست ہے کہ مسلمان ہریجنوں کے مقابلے میں زیادہ تعلیم یافتہ ہے ۔ اور زیادہ مالدار ہے ۔ یہ مالداری ہی کی علامت ہے کہ ہر مسلم گھر میں ٹی وی رکھا ہوا ہے ۔اور گھر گھر میں ڈش انٹینا لگے ہوئے ہیں ۔ ہوٹلوں اور قحبہ خانوں میں پوری چہل پہل دکھائی دیتی ہے ۔جس مسلمان کو دیکھو کچھ نہ کچھ کھاتا ہوا دکھائی دیتاہے کوئی حلیم کھارہاہے ۔کوئی تحری کو لپٹا ہواہے ۔کوئی گنڈیری کا رس پی رہاہے ۔کوئی سینک کے کباب تناول کررہاہے ۔غرضیکہ پوری قوم کھانے میں مصروف نظر آتی ہے اور ظاہر ہے کہ مالداری کے بغیر یہ ٹھاٹ باٹ ممکن نہیں ہیں ۔بے چارے ہریجن اور دلت اس قوم کے مقابلے میں کیا کھائیں گے ۔ اور کیا سیر سپاٹے کریں گے ۔ رہا تعلیم کا معاملہ تو وہ بھی اب مسلمانوں میں ریل پیل کے ساتھ جاری ہے ۔ ترقی تعلیم کا حال یہ ہے کہ جو لوگ خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتے انہوں نے بھی اسکول کھول لئے ہیں ۔ اور جن لوگوں نے باقاعدہ کسی اسکول سے تعلیم حاصل نہیں کی ۔ وہ بچوں کو پڑھانے کی خدمت انجام دے رہے ہیں ۔ اور انہیں ملازمت اس لئے مل جاتی ہے کہ یہ پڑھے لکھے ہیجڑوں کے مقابلے میں بہت کم تنخواہ پر راضی ہوجاتے ہیں ۔یقین جانئے کہ مسلمانوں میں اب تعلیم کا زور پورے شباب پر ہے ۔ لیکن

فہم کا عالم یہ ہے کہ ایک دن ایک عورت مجھ سے کہہ رہی تھی کہ میری ایک لڑکی نے عربی اور انگریزی خوب پڑھی ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہ کہاں تک پڑھا ہے تو اس نے کہا کہ قرآن شریف کے ۲ سپارے پڑھے ہیں۔ اور انگریزی میں وہ دس تک کی گنتی پھراٹیر سنا دیتی ہے۔

کاش ہم نے حقائق کی گہرائیوں میں جھانک کر دیکھا ہوتا تو ہمیں اندازہ ہو جاتا کہ ہماری قوم تعلیم کے میدان میں اور عقل و فہم کے میدان میں بہت پیچھے ہے کس قدر افسوس کی بات ہے کہ کل تک جس قوم کو برہمنوں اور اعلیٰ ذات کے ہندؤں سے تشبیہ دی جاتی تھی۔ آج آصف صاحب اسی قوم کے لوگوں کو ہریجنوں اور دلتوں کے مقابلے میں پیش کر رہے ہیں، اسمیں قصور آصف صاحب کا نہیں اس قوم کا ہے جو عروج سے پستی کی طرف جا رہی ہے۔

آصف صاحب فرماتے ہیں۔

"امام احمد سید بخاری نے مسلمانوں کو متحد ہونے کی جو کال دی ہے اس پر سنجیدگی سے سوچیں خصوصاً علماء کرام اس پر غور فرمائیں اور مسلمانوں کے درمیان آئیں ان کو سمجھائیں اور بتلائیں کہ ان کے تھوڑے سے مفاد سے ملت کو کتنا نقصان پہونچ سکتا ہے!"

یہاں آصف صاحب نے علماء کی کھلی توہین کر ڈالی ہے ان کا اندازِ بیان کچھ ایسا ہے جیسے علماء اور عوام کے درمیان کوئی ربط نہ رہا ہو۔ حالانکہ علماء ہر سال اپنی قوم کے لوگوں سے بار بار ملاقات کرتے ہیں۔ ماہِ مبارک میں وہ چندہ لینے کے لئے اپنی قوم کے دروازوں پر انتہائی پابندی کے ساتھ دستک دیتے ہیں۔ مالِ قوم کا میل کچیل خود لیکر قوم کے مال کی تطہیر کرتے ہیں۔ اس کے بعد عیدِ قرباں کے موقعہ پر جانوروں کی کھالیں وصول کرنے کے لئے انہیں پھر قوم کے گھروں تک پہونچنا پڑتا ہے۔ اور قوم کو سمجھانا پڑتا ہے کہ کھالوں کا صحیح مصرف کیا ہے اور علماء کو عوام سے ہمدردی نہ ہوتی تو اس طرح گھر گھر بھٹکنے کی کیا ضرورت تھی۔ قوم کی ہمدردی علماء سے کیسے کیسے کام کرا دیتی ہے۔ پھر اور بھی کئی موقع آتے ہیں جنمیں علماء بہ نفسِ نفیس قوم کے افراد سے ملتے ہیں۔ بیاہ شادی کی تقاریب میں بھی علماء اپنی قوم کے شانہ بشانہ کھڑے رہتے ہیں۔ اور قوم کو خوش رکھنے کے لئے اپنے فوٹو بھی ہنسی خوشی کھنچوا لیتے ہیں۔ ان سب حقائق کے ہوتے ہوئے علماء کو یہ تلقین کرنا کہ قوم کے درمیان آئیں اور انہیں سمجھائیں کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا یہ علماء کی توہین نہیں ہے؟

رہی بات اتحاد کی ہے تو علماء یہ کام کیسے کر سکتے ہیں مسلمانوں کے اتحاد سے علماء کا نقصان ہے۔ اگر مسلمان کسی ایک پلیٹ فارم پر آگئے تو اتنے بہت سارے علماء کا جو ہندوستان کے کونے کونے میں بکھرے پڑے ہیں کیا ہوگا۔ یوں بھی اختلاف عوام میں نہیں ہے اختلاف تو علماء کے درمیان ہی ہے۔ اور یہ اختلاف غیر دانستہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ اختلافات اسلئے شروع کئے گئے ہیں کیونکہ ان ہی کے دم سے اپنے اپنے حلقوں میں روٹی روزی اور عزت و مقبولیت موصول ہوتی ہے اگر یہ اختلافات نہیں ہوں گے تو نہ جلسے ہوں گے اور نہ کتابیں چھپیں گی۔ اس لئے علماء کو اس کام پر مجبور نہ کریں جو نا ممکن ہے۔ اور جس سے سراسر علماء کا نقصان ہے۔ بھئی علماء کی آؤ بھگت اسی وقت تک ہے جب تک قوم میں سرپھٹول ہو رہا ہے جس دن مسلمان ایک رنگ میں رنگ گئے اس دن علماء کے ہاتھوں کے طوطے اڑ جائیں گے۔ شب برات کا حلوہ محرم کا شربت ربیع الاول کی کھیر، رجب کے کونڈے، بسم اللہ کی تقریب، تیجہ گیارہویں، تیرہویں، چہلم اور بھی بہت سے ایسے موضوعات ہیں جو کھانے سے تعلق رکھتے ہیں بریلوی حضرات کو اس طرح کے مواقعات پر خوب کھانے کو ملتا ہے اور دیوبندی حضرات جب ان موضوعات کے خلاف لچھے دار تقریریں کرتے ہیں تو بریلوی مکتب فکر کے مخالفین علماءِ دیوبند کو اپنے سروں پر بٹھاتے ہیں اور ان کی خوب خاطر مدارات کرتے ہیں اس طرح دونوں طرف کے علماء کی پانچوں تر رہتی ہیں۔ اگر یہ امت اپنی جہالتوں سے باز آکر کسی فکر صحیح سے وابستہ ہو جائے اور اختلافات سے خلاصی حاصل کر لے تو اس کا سب سے زیادہ نقصان ان مولوی حضرات کو پہونچے گا جن کے گھروں میں چولہے ان ہی اختلافات کی بدولت جل رہے ہیں۔

آصف صاحب نے اپنے مضمون کے اختتام پر فرمایا ہے۔

"ان مسلم ورکروں سے درخواست ہے جو اپنے اپنے علاقے کے مختلف سیاسی لیڈروں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں کہ ملت کے مسائل کو حل کرائیں اور اپنی وفاداریاں کسی جگہ گروی نہ رکھکر ایک مرکز پر جمع ہوں۔"

آصف صاحب! پہلے مسلمانوں کے پاس بہت کچھ تھا۔ عزت تھی، وقار تھا، علم وفضل کی کمی نہ تھی۔ یہ لوگ اخلاق اعلیٰ سے مزین تھے۔ ان کے پاس دولت دنیا کے ساتھ ساتھ تقویٰ اور پرہیزگاری کی دولت بھی تھی۔ شرافت اور نجابت کی پاکیزہ ہوائیں ان کے گھروں میں چلا کرتی تھیں۔ ہماری پیشانی کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو کر جھک جاتی تھی۔ سنجیدگی اور متانت کا سرمایہ بھی انہیں میسر تھا۔ یہ لوگ بجا اعتبار الطار اور سرفراز تھے۔ اب ان بیچاروں کے پاس محدود وادہشکوک قسم کی وفاداریوں کے سوا اور بچا ہی کیا ہے۔ اگر کسی دوسری قوم سے خوشیاں اور راحتیں انہیں قرض لینی ہوں تو اگر یہ وفاداریوں کو گروی نہ رکھوائیں تو پھر کیا چیز گروی رکھوائیں۔ اب ان کے پاس ہے ہی کیا۔

ہمارے بڑوں نے اللہ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے ملک کی آزادی کے موقعہ پر مسلمانوں کا وقار کانگریس کی چوکھٹ پر رہن رکھوا دیا تھا۔ پچاس برس گذر جانے کے بعد جبکہ کانگریس مسلمانوں سے اپنے قرض کا سود در سود وصول کر چکی ہے لیکن اس نے مسلمانوں کا وقار واپس نہیں کیا۔ وہ آج بھی کانگریس کے مہاجنوں کے پاس پڑا ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کے پاس اب کسی اور پارٹی کے پاس انہیں رکھوانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اس لئے کوئی دوسری پارٹی انہیں خوشیاں اور راحتیں قرض دیتے ہوئے بھی ڈرتی ہے۔

بے چارے ہمارے معصوم عن الخطا علماء اس لئے کانگریس ہی کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ قوم کا وقار پچاس سال سے گروی پڑا ہے۔ اس لئے قوم کو ادھر اُدھر بھٹکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لئے علماء مسلمانوں کو یہ سمجھانے پر مجبور ہیں کہ دین و دنیا میں اپنی بھلائی چاہئے ہو تو در کانگریس پر سر جھکاؤ۔ اور سونیا گاندھی سے بغل گیر ہو کر لائف لائن اختیار کر لو۔ ورنہ موت یقینی ہے۔ علماء اس بات سے واقف ہیں کہ مسلمانوں کی اصل قاتل کانگریس ہے اور کانگریس کے قتل کا انداز فرقہ پرست پارٹیوں سے مختلف ہے یہ قتل کر کے بھی ثواب دارین حاصل کر لیتی ہے۔ جبکہ فرقہ پرست پارٹیاں مسلمانوں کا قتل کر کے ثواب دنیا بھی حاصل نہیں کر پاتے۔ اس لئے ہمارے علماء کانگریس ہی کے گیسو سنوارنے کا مشورہ دیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کانگریس

نرم قسم کے قتل کا تجربہ رکھتی ہے اور مسلمانوں کا وقار کانگریس کے دربار میں گروی بھی پڑا ہوا ہے۔ اس لئے اگر مسلمان نے ادھر اُدھر بھٹکنے کی بھی کوشش کی تو یہ کانگریس انہیں چنوں کی طرح بھنوا دے گی۔ اس لئے علماء مسلمانوں کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ کچھ بھی ہو عشق کانگریس ہی سے جاری رکھو۔ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ علماء دیوبند اور علماء بریلی جو ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔ یہ دونوں ہی کانگریس کے متوالے رہے ہیں۔ جنہیں دین اسلام ایک نہ کر سکا یہ بھی کانگریس کی چوکھٹ پر جا کر ایک ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ خدا تو معاف بھی کر دیتا ہے لیکن کانگریس معاف نہیں کرے گی اس لئے دونوں ایک ساتھ آواز اٹھا کر کانگریس کی ہمنوائی کرتے ہیں اور اپنے اپنے حلقوں میں کانگریس کے لئے اتنا کچھ کرتے ہیں کہ اگر اتنا دین اسلام کے لئے کر لیں تو اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے۔

آصف صاحب! ہماری رائے میں آپ مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دینے کے بجائے کسی دوسری بات کی ترغیب دیں۔ کیونکہ آپ کی یہ خواہش کہ مسلمان متحد ہو جائیں پوری ہونے والی نہیں ہے۔ اول تو اس تجویز کو مسلمان ہی ٹھکرا دیں گے۔ اور اگر مسلمانوں کی کھوپڑی میں آپ کی بات اُتر گئی تو علماء اس تجویز کا قتل عام کر دیں گے کیونکہ انہیں مسلمانوں کے اتحاد سے کاروباری نقصان ہے اور اگر بالاتفاق مسلمان متحد بھی ہو جائیں تو بھی کہاں جائیں۔ یہ متحد ہو کر بھی اس ملک میں ۱۵ فیصد ہی رہیں گے متحد ہو کر بھی ۸۵ فیصد کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

مسلمانوں کو تو اس بات کی تلقین کریں کہ یہ جہالت گردی سے باہر نکلیں اپنے علماء کی اندھی تقلید نہ کریں۔ کسی ایک پارٹی کے غلام محض بنکر نہ رہیں۔ ہر پارٹی کے اچھے کنڈیڈیٹ کو آگے بڑھائیں اس طرح ہندوستان کی تمام پارٹیاں مسلمانوں کی ضرورت محسوس کریں گی۔ مسلمانوں کا ووٹ کانگریس کا بینک ووٹ بنا دیا۔ بس یہی بات آج مسلمانوں کی موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اور اب مسلمانوں کو جب کانگریس کی طرف ہنکایا جاتا ہے تو دوسری پارٹیاں یہ سمجھنے پر مجبور ہوتی ہیں کہ شاید مسلمانوں کا نکاح کانگریس کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اور نکاح کے بعد کسی اور پارٹی سے

تعلق رکھنا چونکہ شرعاً ناجائز ہے اس لئے کانگریس جیسی کیسی ہے اسے نبھاؤ۔ اور اسی کے پلّے پر نماز جمعت ادا کرتے رہو۔

مجھ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی ایک پلیٹ فارم پر لانے کے بجائے ان میں شعور پیدا کیا جائے۔ تاکہ یہ لوگ اپنے نیتاؤں کی سازشوں اور خود غرضیوں کو سمجھیں اور جماعتوں سے نجات حاصل کر کے یہ عقل کے ناخن لیں۔ اگر مسلمان خواہ مخواہ کسی ایک سیاسی پارٹی کا غلام بنا رہا۔ یا مفاد پرست لیڈروں کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا تو اس کا حشر اس سے بھی زیادہ خراب ہو سکتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہر لیڈر اتحاد کی بات کرتا ہے لیکن ہر لیڈر اتحاد کے خود ہی پرخچے بھی اُڑاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر مسلمانوں میں اتحاد ہو گیا تو ان جیسے بے صلاحیت اور ننگ قوم لیڈروں کو کہاں گھاس پڑے گی آج مسلمانوں کے افتراق و انتشار کی وجہ سے کچھ گدھے گھوڑے بن گئے ہیں۔ اور ان کا گدھا پن اسی وقت تک پوشیدہ ہے جب تک قوم کی آنکھیں نہیں کھل جاتیں اس لئے آج کے لیڈروں کی اصل خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کی قوم جہالت کے بستر پر پڑی خراٹے لیتی رہے۔ اور وہ خود اقتدار پر قابض ہو کر مال ملیدے اُڑاتا رہے۔

احمد بخاری کی یہ اپیل کہ علماء اتحاد و اتفاق کی ترغیب دیں۔ ایک ایسی اپیل ہے جس کا حشر بھری دوپہر میں بُرا ہوتا ہے۔ خود احمد بخاری بھی مسلمانوں کے اتحاد سے کچھ وصول نہیں کر سکیں گے ان کا بھرم بھی اسی وقت تک باقی ہے جب تک مسلمان ایک دوسرے سے بھڑ رہے ہیں اور خواب غفلت کا شکار ہیں جس دن مسلمانوں نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اور اپنی عقل کے دروازوں پر چڑھے ہوئے تالوں کو توڑ دیا۔ اس وقت وہ متحد ہو یا نہ ہو اتنا ضرور سمجھ لے گا کہ نیتاؤں نے انہیں قربانی کا بکرا بنا کر بار بار ذبح کروایا ہے۔ قوم تو بے چاری اس طرح اپنی جان گنوا بیٹھی ہے اور تو اب سیاست سارا کا سارا نیتاؤں کے حصے میں آیا ہے۔ جس دن قوم آنکھیں کھول دی گی اُس دن سب سے پہلے وہ نیتاؤں کے گلے گھونٹے گی جنہوں نے تقریروں میں انہیں متحد کر کے کسی بھی سیاسی پارٹی سے ان کا سودا کر لیا ہے۔ قوم کب آنکھیں کھولے گی یہ تو خود ہی جانے۔ آج تو اس قوم کی صدائے بازگشت یہ ہے۔ اُن کا جو مرض ہے وہ اہل مرض جانیں۔ میرا پیغام جہالت ہے جہاں تک پہنچے۔

صحت کے نادر اصول

صبح اُٹھ کر چہل قدمی کریں اور رفتہ رفتہ حسب برداشت مندرجہ ذیل میں سے کوئی ورزش کیا کریں۔ کبڈی، کرکٹ، فٹ بال کھیلنا ہاکی، گھوڑے کی سواری اور جمناسٹک کھیلنا، کودنا، ڈنڈ پیلنا، پیدل سیر کرنا، ٹینس کھیلنا، دوڑ لگانا اور کشتی لڑنا وغیرہ یہ ورزشیں عمدہ قسم کی سمجھی جاتی ہیں۔

بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ کمی نیند کی وجہ سے انسان کئی ایک مہلک امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر تندرست اور نوجوان آدمی کو کم از کم آٹھ گھنٹے اور بوڑھوں کو اور ناتواں اور کمزور افراد کو دس گھنٹے سونا کافی ہے۔

طلوع آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پیشتر نیند سے بیدار ہونا صحت کے لئے مفید ہے۔ اس کا عامل تمام دن چست چالاک اور خوش دل رہتا ہے بلکہ کئی خبیث امراض اس کے نزدیک تک نہیں آتے اور اس طرح دم دبا کر بھاگتے ہیں جیسے شیطان لاحول سے۔ آفتاب نکلنے پر بھی استراحت میں پڑا رہنا کئی امراض کا سبب ہے۔ مثلاً خیالی اور شہوانی خیالات کا غلبہ جلق اور اغلام کی بد عادات وغیرہ وغیرہ۔

بستر خواب سے بیدار ہوتے ہی میل دو میل کے فاصلے پر کھلے میدانوں اور باغوں میں حاجات ضروریہ سے فارغ ہونے کے لئے جانا چاہئے۔ ایک تو صبح کی سیر دوران خون کو درست کرتی ہے۔ دوسرا باد نسیم کے جھونکے کئی ایک امراض کو بدن سے دور کرنے میں طبیب حاذق کا کام دیتے ہیں۔

حاجات ضروریہ سے فارغ ہو کر مسواک کرنا دانتوں اور مسوڑھوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے۔ ہمیشہ اس پر عمل پیرا ہونے سے دانتوں کو کئی امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ دوسرا رات کی کھائی ہوئی خوراک کے وہ ذرات جو دانتوں میں بوجہ خلال یا غرغرے نہ کرنے کے رہ کر متعفن اور گندے مواد پیدا کرتے ہیں انہیں مسواک مسوڑھوں سے نکال کر دانتوں کی جڑوں کو گرنے سے بچاتی ہے۔ عموماً سرد پانی سے روزانہ غسل کرنا صحت کے لئے بہت مفید ہے جبکہ غسل کے بعد صاف تولئے سے تمام جسم کو اچھی طرح خشک کیا جائے لیکن کمزور آدمیوں کو حسب برداشت بلحاظ موسم نیم گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے۔ بہ نسبت اس پانی کے سر پر ڈالنے والا پانی ٹھنڈا ہونا چاہئے جس سے کہ غسل کیا جاتا ہے۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

قسط ۲۹

اسلم راہی

جواب میں حارب خاموش ہی رہا۔ کیوں کہ اب وہ تہہ خانے میں داخل ہو گئے تھے۔ عزازیل ان سب کو لے کر ایک ایسے تہہ خانے میں داخل ہوا جہاں سردار اثور اور اس کا بیٹا سوریان اپنے محافظوں کے ساتھ کھڑے تھے اور ان کے سامنے دو جوان موٹی موٹی زنجیروں میں تہہ خانے کے ستونوں کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اُن دونوں جوانوں میں ایک یوناف تھا۔ وہ سب اثور اور سوریان کے پاس جاکر کھڑے ہو گئے۔

"دیکھو یوناف اس وقت کیسی عبرت خیز حالت میں ہے۔ یہ وہی یوناف ہے۔ جو کبھی اَن گنت قوتوں کا مالک ہوا کرتا تھا۔ اور تم سب کیلئے ناقابلِ تسخیر بنا ہوا تھا۔" عزازیل تفاخر سے پُر لہجے میں بولا.... پھر وہ دوسرے ستون کے ساتھ جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا "اس کا نام اسیلہ ہے۔ یہ سردار اثور کے قبیلے کا سب سے طاقت ور جوان ہے۔ اس نے ایک بار چوں کہ اثور کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اس لئے اسے ان تہہ خانوں کا اسیر بنا دیا گیا ہے۔ میرا اور اثور کا ارادہ ہے کہ یوناف اور اسیلہ کو آپس میں ٹکرا کر تماشا دیکھا جائے اور یہ مقابلہ یقیناً تم چاروں کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوگا۔"

"یقیناً یہ مقابلہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ یافان نے مطمئن اور مسکراتی آواز میں کہا۔ "مجھے یہ کیسا عجیب اور اجنبی سا لگ رہا ہے کہ یوناف اپنی ساری قوتوں سے محروم، ہمارے سامنے زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔"

اس دوران میں سردار اثور آہستہ آہستہ اپنے قبیلے کے جوان اسیلہ کی طرف بڑھا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا "اے اسیلہ! میں جانتا ہوں کہ تیرا گناہ بڑا بھیانک اور تیرا جرم بڑا اکریہہ ہے اس کے باوجود میں ایک شرط پر تجھے آزاد اور معاف کرنے کو تیار ہوں۔"

"میری معافی اور آزادی کی شرط کیا ہے۔؟" اسیلہ نے بے چینی اور بے یقینی سے پوچھا۔

"یہ جوان...." اثور نے یوناف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "جو تیرے ساتھ یہاں زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے، یوناف ہے۔ اگر تو اس کے ساتھ مقابلہ کرکے اُسے زیر کر لے تو میں تجھے معاف کرکے تیری آزادی کو بحال کردوں گا۔"

"مجھے یہ شرط منظور ہے۔" اسیلہ نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "میں اس جوان سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ جس کا نام یوناف ہے۔"

"ان دونوں کو زنجیروں سے آزاد کر دو۔" سردار اثور نے اپنے محافظوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ "تاکہ اس مقابلے کی ابتدا ہو۔"

اثور کے محافظ فوراً آگے بڑھے اور انہوں نے یوناف اور اسیلہ کو زنجیروں سے آزاد کر دیا۔ جب اسیلہ کی زنجیریں کھل گئیں تو وہ بڑی خونخواری سے حملہ کرنے کیلئے یوناف کی طرف بڑھا۔

"اے اجنبی جوان!" یوناف نے اسیلہ کو مخاطب کرتے ہوئے سمجھانے کے انداز میں کہا۔ "میں نہیں جانتا تو کون ہے اور کس جرم کی پاداش میں تجھے یہاں لایا گیا ہے۔ پر سُن رکھ میرے ساتھ مقابلے میں تجھے تباہی، بربادی اور اپنی ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ اس مقابلے سے باز رہ اور اپنے اس حال پر قانع رہ ورنہ اس مقابلے کے بعد تجھے پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ملے گا۔"

لیکن اسیلہ نے یوناف کی اس نصیحت پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ اور آگے بڑھ کر ایک زوردار مکہ، یوناف کی گردن پر جڑ دیا۔ یوناف اس اچانک حملے سے لڑکھڑا کر انتہائی بے بسی کے عالم میں فرش پر

گر گیا۔ اس موقع پر یوناف کی اس بے بسی پر عارب، یافان، بیوسا اور نبیلہ کے علاوہ عزازیل نے بھی خوشی کے قہقہے بلند کیے۔ زمین پر گرے ہوئے یوناف پر اسیلہ نے لگاتار اپنے پاؤں سے کئی ضربیں لگائیں جس کے نتیجے میں یوناف کی پیشانی سے خون بہہ نکلا۔

پھر دفعتاً یوناف برق کے کوندے کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ انتہائی غضب ناک دکھائی دے رہا تھا۔ اسیلہ نے پھر آگے بڑھ کر جب یوناف پر ضرب لگانا چاہی تو یوناف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر چیلنج دیتی نگاہوں سے اس نے اسیلہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تجھ میں ہمت ہے تو اپنا بازو مجھ سے چھڑا کر دکھا۔" اس کے ساتھ ہی یوناف نے اس کے جسم کے مختلف حصوں پر دو چار ضربیں لگا کر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور سر سے بلند کر کے تہہ خانے کے فرش پر پٹخ دیا۔ اسیلہ تکلیف کی شدت سے کراہنے لگا۔ اور جب اس نے دیکھا کہ یوناف انتہائی قہرمانیت کے ساتھ پھر اس کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس نے کراہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر یوناف سے منت کرنے کے انداز میں کہا۔

"مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے خطا ہوئی جو میں تمہارے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے رضامند ہو گیا۔"

اسیلہ کی یہ حالت دیکھ کر یوناف رُک گیا۔ عین اسی وقت عزازیل نے عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے عارب! کیا تم یوناف سے اپنے انتقام کی ابتدا اس تہہ خانے میں نہ کرو گے۔ آگے بڑھ کر اس سے ٹکرا جاؤ۔ پہلے اپنی طبعی حالت میں اس سے مقابلہ کرو۔ اگر تم غالب رہے تو بہتر... لیکن اگر تم یہ دیکھو کہ تم یوناف کو زیر نہیں کر سکتے تو پھر اپنی سری قوتوں کو عمل میں لاؤ اور یوناف کو مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دو۔"

عارب فوراً آگے بڑھا اور یوناف کی پشت کی طرف سے ہو کر ایک زوردار گھونسا اس کی گردن پر رسید کر دیا۔ یوناف اس حملے کے لئے تیار نہ تھا۔ لہٰذا وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور تہہ خانے کے فرش پر گر گیا۔ لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پلٹ کر دیکھا۔ عارب پر نگاہ پڑتے ہی اس کی حالت بدل گئی۔ اس کی کیفیت ایسی ہو گئی تھی جیسے اس نے کوئی تلخ مشروب پی لیا ہو۔ اس کے چہرے پر قہر کی بارش ہونے لگی تھی۔ سینے سے چنگاریاں پھوٹنے لگی تھیں اور اس کی آنکھیں آگ برسانے لگی تھیں۔

"اے عارب! کیا تو بھی مجھ سے ٹکرانے لگا۔؟" اس نے عارب کو مخاطب کر کے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "کیا میں نے اس سے قبل تجھے ایک بار کوہستان نور میں اور دوسری بار جبل قاسیون میں شکست سے دوچار نہیں کیا تھا۔؟ پر اس میں تیرا کیا قصور۔۔ تو آدم کے جس بیٹے کی نسل سے ہے۔ وہ بھی ایسا ہی تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اپنے بھائی ہابیل کو کیوں قتل کرتا۔"

پھر یوناف آہستہ آہستہ عارب کی طرف بڑھا۔۔ عزازیل، یافان، بیوسا، نبیلہ بڑے انہماک اور دلچسپی سے اُن دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ قریب آ کر یوناف نے عارب پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ اُچھلتا ہوا دور جا گرا۔

پھر یوناف اس پر پل پڑا اور اُسے دَم نہ لینے دیا۔ عارب نے سنبھلنے کی بڑی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ کیوں کہ یوناف نے اس پر لاتوں اور گھونسوں کی بارش کر دی تھی۔ عارب کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے کوئی نادان اور کمسن بچہ اپنے غضب ناک باپ کے ہاتھوں پٹ رہا ہو۔ عزازیل، یافان، بیوسا اور نبیلہ اب پریشان اور فکرمند دکھائی دے رہے تھے۔ عارب کے جسم کے کئی حصوں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور اس کا جسم یوناف کی ضربوں سے زخم زخم ہو رہا تھا۔ اچانک عارب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اور یوناف کے نیچے لیٹے لیٹے اس نے ایسا حربہ استعمال کیا کہ یوناف گیند کی طرح اچھل کر تہہ خانے کے سنگی ستون سے جا ٹکرایا۔ اس کے بعد جو عارب نے یوناف کو مارنا شروع کیا تو الاماں۔۔۔

عارب نے اپنی سری قوتوں سے یوناف کو مار مار کر ادھ موا کر دیا پھر یوناف کے سر کے بال پکڑ کر اس کے منہ پر زوردار طمانچے مارتے ہوئے عارب نے پوچھا۔ "کیا تم میرے ہاتھوں اپنی شکست تسلیم کرتے ہو؟"

"ہاں میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں۔" یوناف نے مُردہ سی آواز میں کہا۔ تب عارب نے یوناف کو چھوڑ دیا۔ ابلیکا نے احتیاط کے طور پر یوناف کے گلے میں جو چمڑے کا ٹکڑا ڈالا تھا جس پر وہ تحریر کندہ تھی جسے پڑھ کر یوناف اپنی ساری کھوئی ہوئی قوتیں حاصل کر سکتا تھا۔ یوناف اس تحریر سے کام لینا بھی بھول چکا تھا۔ کیوں کہ عزازیل نے اس پر ایسا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی ساری سری، لاہوتی اور وہ قوتیں بھول گیا تھا جو ابلیکا سے وابستہ تھیں۔ اس موقع پر سردار اثور نے گرج کر اپنے چار محافظوں سے کہا کہ اُن دونوں کو جکڑ کر سونے کی کانوں میں کام کرنے کیلئے لے جائیں۔ وہ چاروں محافظ حرکت میں آئے۔ انھوں نے یوناف اور اسیلہ کو زنجیروں میں جکڑا اور سونے کی کانوں میں کام لینے

کیلئے انہیں باہر لے گئے۔ عارب، عزازیل، یافان، یوسا اور نبیطہ بھی سردار اثور اور اس کے بیٹے سوریہ کے ساتھ تہہ خانوں سے نکل کر بستی کی طرف بڑھ گئے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنا قیام ارضِ فلسطین میں ہی رکھا ہوا تھا یہاں آپ نے قطورا نام کی ایک اور عورت سے بھی شادی کر لی تھی۔ جس کے بطن سے آپ کے بیٹے زمران، یقشان، مدان، مدین، اشبق اور شوخ پیدا ہوئے تھے۔ جن دنوں ابراہیمؑ کے بڑے فرزند اسمٰعیلؑ ابھی شیر خوار ہی تھے تو خدائے واحد نے ابراہیمؑ کو وحی کی۔ "ہم تمہیں کعبۃ اللہ کی دوبارہ تعمیر کے عظیم الشان کام پر مامور کرتے ہیں۔ ہم تمہیں اس جگہ کی نشان دہی کر دیں گے جہاں کعبہ کی تعمیر کرنا ہوگی۔ تاکہ اس تعمیر ہونے والے گھر کو پاک صاف کر کے طواف اور نماز سے آباد کرو۔ لیکن اس گھر کی تعمیر سے پہلے اپنے چہیتے لختِ جگر اسمٰعیلؑ اور اپنی رفیقۂ حیات ہاجرہ کو اس سنسان و بیابان جگہ چھوڑ آؤ۔ جہاں کعبہ کی تعمیر ہونا ہے۔ تاکہ تمہارے اس بیٹے کی وجہ سے یہ زمین آباد ہو جائے۔"

اللہ کے اس حکم کی تعمیل کے لئے جبرائیلؑ براق لے کر ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تاکہ تعمیلِ ارشادِ ربانی میں تاخیر نہ ہو ابراہیمؑ اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کے ساتھ اس براق پر ارضِ حجاز کی طرف روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر میں جب آپ کا گزر کسی بستی کے اوپر سے ہوتا تو آپؑ جبرائیلؑ سے پوچھتے "کیا یہی ہمارا مقصودِ سفر ہے۔؟" اس کے جواب میں جبرائیلؑ فرماتے کہ نہیں ابھی آپ کا سفر جاری ہے۔ سفر کرتے ہوتے آپ ایک ایسی سرزمین میں داخل ہوتے جس کی زینت صرف خاردار جھاڑیاں اور ببول کے درخت تھے اور ہر طرف خشک اور بے آب و گیاہ گھاٹیاں تانک جھانک کر رہی تھیں۔ پھر ایک ناہموار اور خشک ٹیلے کے پاس یہ سفر تمام ہوا۔ اور جبرائیلؑ نے اُس سرخ ٹیلے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"یہ وہ جگہ ہے جہاں آنے والے دور میں آپؑ کو بیت اللہ کی تعمیر کرنا ہوگی"۔ چنانچہ جبرائیلؑ آپ کو وہاں چھوڑ کر چلے گئے۔ ابراہیم کو بھی وہاں رُکنے کی بجائے کوچ کر جانے کا حکم تھا۔ لہٰذا آپ نے ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کو زمزم والی جگہ پر ایک درخت[۳] کے نیچے بٹھایا اور دونوں ماں بیٹے کو آرام کرنے کی تلقین کر کے جب وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہاجرہ نے پوچھا۔

"اس لق ودق صحرا اور چٹیل میدان میں ہمیں یکہ و تنہا چھوڑ کر آپ کہاں جا رہے ہیں۔ جب کہ یہاں نہ کوئی ہمارا مونس و مددگار ہے اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہے جس سے حیات کا سلسلہ جاری رہ سکے۔"

ابراہیمؑ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اور وہاں سے وہ روانہ ہو گئے۔ ہاجرہ آپ کے پیچھے بھاگیں اور آپ کا دامن تھام کر پوچھا۔

"کیا یہ مشیتِ ایزدی ہے اور کیا خداوندِ مہرباں نے آپ کو ہمیں یہاں چھوڑ جانے کا حکم دیا ہے۔؟"

"ہاں یہ مشیتِ ایزدی ہے۔" ابراہیمؑ نے کہا۔ "اور میرے رب نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔"

ابراہیمؑ سے یہ جواب سننے کے بعد ہاجرہ نے بڑی طمانیت اور سکون سے کہا۔ "اگر یہ اس کا حکم ہے جو ہم سب کا رب ہے تو پھر آپ ضرور تشریف لے جائیے۔ اب میں فکرمند نہیں ہوں۔ اب وہ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ اس رب پر ہمیں کامل بھروسہ ہے۔" پھر ہاجرہؓ واپس لوٹیں اور اسمٰعیلؑ کو گود میں لے کر اس سنسان صحرا اور سنگستان میں بے یار و مددگار بیٹھ گئیں[۴]۔

ابراہیمؑ رخصت ہونے کے بعد جب ثنیہ[۵] نامی ٹیلے کے پاس پہنچے تو یہاں آپ کو یقین ہو گیا کہ ہاجرہ اب ان کا پیچھا نہیں کر رہی ہیں۔ آپ اُس ٹیلے کے پاس بیٹھ گئے اور مڑ کر پیچھے دیکھا۔ آپ نے اپنا رُخ اس سرخ ٹیلے کی طرف کیا جس پر بعد میں کعبۃ اللہ کی تعمیر ہونے والی تھی اور اس موقعے پر آپ نے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اپنے رب سے دعا کی۔

"اے ہمارے رب! میں اپنی اولاد کو تیرے محترم گھر کے قریب ایک چٹیل میدان میں جو نا قابلِ زراعت ہے، آباد کرتا ہوں۔ تاکہ وہ نماز کا اہتمام کریں تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرما دے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما۔ تاکہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔"[۶]

یوں ابراہیمؑ رخصت ہو کر ارضِ فلسطین کی طرف چلے گئے۔ حضرت ہاجرہ کے پاس پانی کا جو ذخیرہ تھا۔ وہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس پینے کو پانی کا ایک قطرہ نہ رہا۔ اور اسمٰعیلؑ بھلا

---

[۳] ماخوذ از تاریخ مکہ ص۴۲ [۲] تاریخ مکۃ المکرمہ۔

[۴] بخاری شریف، کتاب الانبیاء، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص۱۵۴ (ابن کثیر)

[۵] ثنیہ نام کا یہ ٹیلہ آجکل موجودہ مکۃ المکرمہ کے محلہ شبیکہ کی جانب واقع ہے۔

[۶] قرآن مقدس (سورہ ۱۴ ابراہیم)

کی شدت سے تلملانے لگے حضرت ہاجرہ کبھی تو اپنی تنہائی اور بے کسی کا خیال کرتیں اور کبھی پیاس سے بے حال ہوتے اسمٰعیلؑ کی طرف دیکھتیں۔ اس بھیانک جنگل میں نہ تو کسی انسان کا گزر تھا۔ نہ ہی کوسوں دور کسی بستی کا نشان۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ــــ اس بے آب وگیاہ وادی میں پانی ملنے کی کوئی امید بھی نہ تھی۔

اسمٰعیلؑ کا اضطراب اور بے چینی دیکھ کر حضرت ہاجرہؑ دل برداشتہ سی ہو کر اٹھیں اور قریب ہی جبلِ صفا کی طرف بھاگیں۔ جبلِ صفا پر چڑھنے کے بعد آپ نے اپنی متجسسانہ اور مضطربانہ نگاہیں ہر سمت دوڑائیں کہ شاید کوئی بھولا بھٹکا انسان دکھائی دے یا کہیں پانی کی نشان دہی ہو جائے لیکن وہاں تو مایوسی اور محرومی کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ کی نگاہ قریبی پہاڑ... پر پڑی جو جبلِ مروہ تھا۔ لہٰذا آپ صفا سے اتریں۔ درمیانی وادی کو انہوں نے بڑی تیزی سے طے کیا۔ پھر وہ جبلِ مروہ پر چڑھ گئیں۔ پوری توجہ اور یک جہتی کے ساتھ گرد وپیش کا جائزہ لیا۔ لیکن وہاں بھی کچھ نہ تھا مایوس ہو کر آپ نے دوبارہ جبلِ صفا کا رُخ کیا۔ اس طرح حضرت ہاجرہ نے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور اس سعی وکشمکش کے دوران آپ بھاگ کر اپنے بچے کو بھی دیکھ آتیں۔ اسمٰعیل کی بگڑتی حالت دیکھ کر آپ کے غم واندوہ اور کربِ ملال میں ہر لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

ساتویں مرتبہ حضرت ہاجرہ جب جبلِ مروہ پر آئیں تو انہیں کوہستانوں اور وادیوں کے اندر گونجتی ہوئی ایک پرکشش اور دلفریب آواز سنائی دی۔ جبلِ مروہ کے اوپر آپ ہمہ تن گوش ہو کر کھڑی ہو گئیں۔ اور دوبارہ اس آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگیں۔ وہ خوش گوار آواز پھر آپ کو سنائی دی۔ آپ نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے حیرت وپریشانی سے کہا۔

"بارِ الٰہ! یہ کیسی آواز ہے۔؟ آپ کے کان جب پھر اس روح پرور آواز سے لطف اندوز ہوئے تو آپ نے اندازہ لگا لیا کہ یہ آواز اس طرف سے آ رہی ہے۔ جدھر آپ کے بیٹے اسمٰعیل ہیں۔ لہٰذا وہ دیوانہ وار اس طرف بھاگیں۔ جب قریب گئیں تو دنگ رہ گئیں۔ وہاں ان کے بیٹے اسمٰعیلؑ کے قریب اللہ کے مقرب فرشتے جبرائیلؑ کھڑے تھے۔

ہاجرہ جب قریب پہنچیں تو جبرائیلؑ نے پوچھا۔ "ابراہیمؑ آپ کو اس سنسان اور بیابان جنگل میں کس کے سپرد کر گئے ہیں۔؟"

"اللہ کے سپرد" حضرت ہاجرہ نے بڑی متانت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو وہ کافی وشافی ہے۔" جبرائیلؑ نے کہا۔

"کیا میری دادرسی بھی ہو گی۔؟" حضرت ہاجرہ نے پھر جبرائیلؑ سے پوچھا۔

اس سوال کے جواب میں جبرائیلؑ نے اپنی ایڑی زمین پر رگڑی تو خدائے بزرگ وبرتر نے وہاں پانی کا ایک چشمہ جاری کر دیا۔ جبرائیلؑ وہاں سے روپوش ہو گئے۔

حضرت ہاجرہ نے اپنا مشکیزہ پانی سے بھرنا شروع کر دیا جب مشکیزہ بھر گیا تو انہیں خیال گزرا کہ یہ پانی اِدھر اُدھر نہ ضائع ہو جائے اس لئے انہوں نے اس کے اردگرد مٹی کی باڑ باندھنی شروع کر دی اور ساتھ ہی یہ بھی کہنے لگیں۔ "زم زم ــــ زم زم" یعنی رک جا۔ رک جا۔ اس طرح اللہ نے چشمہ جاری کر کے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کے رہنے کیلئے وہاں ایک سبب بنا دیا اور دونوں ماں بیٹا وہاں سنسان و بیابان میں زندگی گزارنے لگے۔ تاہم ابراہیمؑ اپنی بیوی اور بیٹے سے ملنے ہر سال وہاں آتے تھے۔

تھوڑے ہی عرصے بعد عربوں کے قبیلے بنو جرہم کا ایک تجارتی کارواں صحرا میں بھٹک کر اس جگہ کے قریب پہنچ گیا جہاں حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ نے قیام کیا ہوا تھا۔ یہ تجارتی کارواں جو بہت بڑا تھا یمن سے شام کی طرف بغرضِ تجارت جا رہا تھا جب یہ لوگ صحرا میں بھٹک گئے تو انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ اس تجارتی کارواں کے تین بڑے سردار تھے۔ ایک سعید بن اسامہ بن اکیل دوسرا مضاض بن عمر اور مہلیل بن سعد بن عوف تھا۔

پڑاؤ کرنے کے بعد یہ تینوں سردار ایک خیمے کے باہر ایک سائے میں بیٹھے تھے کہ ایک جوان بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا اور اپنے اُن تینوں سرداروں کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے سرداران جرہم! ذرا اوپر فضاؤں میں تو دیکھو۔" ساتھ ہی اس جوان نے اپنے ہاتھ سے فضا میں ایک طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے دیکھا، ایک پرندہ پرواز کرتا ہوا جا رہا تھا۔

سعید بن اسامہ نے کہا۔ "یہ پرندہ اس صحرا میں کیسے؟"

"اے سردار! یہ صرف پرندہ ہی نہیں بلکہ آبی پرندہ ہے۔"

۱؎ تاریخ مکۃ المکرمہ ص ۳ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جبرائیلؑ نے انگلی سے اشارہ کیا اور چشمہ جاری ہو گیا۔ ۲؎ مولانا محمد عبد المعبود نے اپنی کتاب تاریخ مکۃ المکرمہ جالوی میں اس پرندے کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔

"میں اسے پہچان چکا ہوں" سعید بن اسامہ بولا۔ "اسی لئے تو میں نے پوچھا تھا کہ یہ پرندہ اس صحرا میں کیسے آگیا۔"

"اس پرندے کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ اس صحرا میں کہیں پانی کا ذخیرہ ہے۔ جہاں سے یہ پرندہ آیا ہے یا وہاں جا رہا ہے۔" بنوجرہم کا دوسرا سردار مضاض بن عمرو پرندے کو گھورتے ہوئے بولا۔

پھر سعید بن اسامہ نے تین جوانوں کو ارد گرد کا جائزہ لینے کا حکم دیا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے تین اونٹ سرپٹ اس جانب روانہ ہو گئے۔ جہاں سے پرندہ آیا تھا۔

حضرت ہاجرہ، اسمٰعیلؑ کے ساتھ دشت بیابان میں پھوٹنے والے اس چشمے کے کنارے بیٹھی تھیں کہ بنوجرہم کے وہ تین اونٹ سوار ان کے پاس آئے۔ اس صحرا میں پہلی بار کسی انسان کو دیکھ کر آپ بے حد خوش ہوئیں۔ ان تین سواروں میں سے ایک نے پوچھا۔

"اے خاتون! تم اور تمہارا یہ بیٹا کہاں سے آئے ہو۔؟ اور اس چشمے کا کیا راز ہے۔؟ جبکہ پہلے یہاں پانی کا کوئی چشمہ نہ تھا۔ ہمارا تعلق یمن کے قبیلے بنوجرہم سے ہے۔ ہمارا تجارتی کارواں راہ بھٹک گیا تھا۔ اس دوران میں فضا میں ہمیں ایک آبی پرندہ اُڑتا نظر آیا۔ جو اس طرف سے گیا تھا۔ لہٰذا ہمیں شک ہوا کہ ادھر ضرور پانی کا ذخیرہ ہے۔ اس لئے ہمارے سردار نے ہمیں اس طرف روانہ کر دیا۔ اور اب اس چشمے اور اس کے ارد گرد جمع ہونے والے پانی کو دیکھ کر ہمارا اندازہ درست ثابت ہو گیا ہے۔"

جواب میں حضرت ہاجرہ نے اپنے پورے حالات، ابراہیمؑ کے وہاں اس دشت میں چھوڑنے اور چشمہ جاری ہونے تک کے سارے واقعات تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے۔ یہ حالات سن کر وہ تینوں سوار وہاں سے چلے گئے تھے۔

بنوجرہم کے تینوں سردار اسی طرح ایک خیمے کے پاس سائے میں بیٹھے تھے کہ وہ تینوں سواران کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔

"اے سردارانِ جرہم! ہم ایک معجزہ دیکھ کر آ رہے ہیں۔ اس صحرا میں پانی کا ایک چشمہ جاری ہے اور اس چشمے کے کنارے ایک خاتون اور اس کا بیٹا بیٹھے رہتے ہیں۔ عورت کا نام ہاجرہ اور اس کے بیٹے کا نام اسمٰعیل ہے۔" اس کے بعد اس نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کے پورے حالات اپنے سرداروں کو سنا ڈالے جب وہ خاموش ہوا تو نائب سردار مضاض بن عمرو نے کہا۔

"یہ سوار یقیناً بہت اچھی خبر لائے ہیں۔ اگر یہاں پانی وافر ہے تو پھر ان صحراؤں میں آباد ہو کر ہم اپنے لئے خوب غلہ اور اناج پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس تجارت سے خاصا کما سکتے ہیں۔ یہ زمین برسوں سے پانی کی منتظر ہے۔ اسے کسی نے جوتا ہی نہیں اور جب ہم اسے جوت کر پانی دیں گے تو یہ ہمارے لئے بے شمار غلہ اور پھل پیدا کرے گی۔"

چشمے کی نوید سن کر بنوجرہم کے چہروں پر ایک نوع کی مسرت کی چمک دوڑ گئی تھی۔ انہیں ایک نئی زندگی کی نوید مل گئی تھی۔ چنانچہ وہ خوشی خوشی اٹھ کھڑے ہوئے اور آنکھوں میں ہزار ہا خواب سجائے چشمے کی جانب روانہ ہو گئے۔

جس وقت بنوجرہم وہاں پہنچے تو سب سے پہلے وہ پانی کے ذخیرے کے پاس خیمہ زن ہوئے۔ پھر بنوجرہم کے تینوں سردار حضرت ہاجرہؑ کے پاس آئے۔ پھر سعید بن اسامہ نے حضرت ہاجرہ کو مخاطب کر کے پوچھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم یہاں مستقل طور پر قیام کر لیں اس طرح آپ کے پاس رونق بھی ہو جائے گی۔ اور ہم اس پانی سے فائدہ اُٹھا کر یہاں غلہ اور پھل پیدا کریں گے۔ اور اس علاقے کو بارونق بنا دیں گے۔"

"مجھے خوشی ہوگی۔ اگر تم لوگ یہاں آباد ہو جاؤ۔" حضرت ہاجرہ نے کہا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی کے مالکانہ حقوق میرے پاس رہیں گے۔" بنوجرہم کے سرداروں نے اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور وہاں آباد ہو گئے۔

آریاؤں کے دونوں سرداروں کا واشٹ اور سانمبر نے ہندوستان کے قدیم باشندوں دراوڑوں کے خلاف جو لائحہ عمل تیار کیا تھا اُسے انہوں نے عملی صورت دینے کیلئے اپنا کام شروع کر دیا سانمبر نے اپنے جوانوں کے دو گروہ تیار کئے۔ ایک گروہ اس نے ہڑپہ کی طرف روانہ کیا۔ اس گروہ نے ہڑپہ شہر کی سب سے مقدس ومحترم دیوی دوشتا کا بت توڑ دیا۔ اور اس ٹوٹے ہوئے بت کے مندر میں دیوار پر انہوں نے کوئلے سے نمایاں کر کے لکھ دیا کہ یہ کام انہوں نے بھارت شہر کے بڑے پجاری بھربک کے ایما پر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کیا ہے۔

جوانوں کا دوسرا گروہ بھارت شہر میں داخل ہوا۔ وہاں انہوں نے شہر کی سب سے ہر دلعزیز دیوی اوشا کا بت توڑ دیا۔ اس بت کے مندر کے اندر یہ تحریر لکھ دی کہ یہ بت انہوں نے ہڑپہ شہر کے بڑے پجاری دسوامتر کی خواہش اور خوشی کی خاطر توڑا ہے۔

اُن کی اس حرکت کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ جب بھارت اور ہڑپّہ شہروں میں وہاں کے بڑے پجاریوں بھریک اور دسوامتر کے نام استعمال کرتے ہوئے دشستا اور دراد شا دیوی کے بُت توڑے گئے تو دونوں بڑے پجاریوں نے ایک دوسرے کے خلاف محاذ کھڑا کرلیا۔ اور انہوں نے اپنے ماتحت مندروں کو بھی حکم دے دیا کہ وہ ایک دوسرے خلاف آوازیں بلند کریں۔

ہڑپّہ اور بھارت دونوں حکومتوں کے حالات دن بہ دن بدتر ہونے لگے۔ دراوڑوں کی اس وقت شمالی ہندوستان میں تقریباً دس کے قریب حکومتیں تھیں۔ گویا دس بادشاہ وہاں حکومت کررہے تھے۔ ہڑپّہ کے بادشاہ انوس اور بھارت کے بادشاہ سوداس نے دوسرے بادشاہوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوششیں شروع کردی تھیں۔ ان کوششوں کے نتیجے میں چار بادشاہ انوس کے ساتھ اور چار ہی سوداس کے ساتھ مل گئے۔ پھر ان دس[1] بادشاہوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی جس میں بھارت کے بادشاہ سوداس اور اس کے حامیوں کو شکست ہوئی اور ہڑپہ کا بادشاہ انوس کامیاب رہا۔ گو لڑائی کے بعد اُن سب نے آپس میں صلح کرلی لیکن اس جنگ نے انہیں کمزور کردیا تھا۔ اور آرین پر ضرب لگانے کے لئے پَر تول رہے تھے۔

سردار ایطال اور بڑا پجاری لطین بیٹھے آپس میں گفتگو کررہے تھے کہ ایطال کی بیٹی کیتم بھی وہاں آگئی۔

"اے میرے باپ! آپ جانتے ہیں کہ یوناف مجھے بھائیوں جیسا عزیز ہے۔ آج کئی روز سے اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ہے۔ میں اس کے لئے بے حد پریشان ہوں۔"

"میں نے اور لطین نے قبیلے کے کچھ لوگ یوناف کی تلاش پر مامور کیے تھے۔ لیکن وہ سب ناکام لوٹ آئے ہیں۔ انہیں یوناف کا کہیں سراغ نہیں ملا۔ میں تو خود یوناف کے متعلق پریشان ہوں۔ میں بھی اسے بیٹوں کی طرح چاہنے لگا تھا۔ اور پھر میرے پاس وہ ایک طرح سے میری تقویت کا باعث بھی تھا۔" کیتم نے کوئی جواب نہ دیا اور مایوس سی اُٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

(باقی آئندہ)

---

[1] تاریخ میں یہ جنگ دس بادشاہوں کی جنگ کہلاتی ہے۔

کاروبار میں برکت کے لئے

کاروبار میں برکت کیلئے مندرجہ ذیل نقش روزانہ ایک لکھ کر پانی میں بہادیں۔ ساتویں دن دو نقش بنائیں۔ ایک پانی میں بہادیں۔ اور دوسرا دکان میں لٹکادیں۔ انشاءاللہ دُکان خوب چلنے لگے گی۔ نقش ہمیشہ باوضو لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

الباسط				الباسط
الباسط	٧٨٦	٧٨٦	٧٨٦	الباسط
الباسط	٧٨٦	٧٨٦	٧٨٦	الباسط
الباسط	٧٨٦	٧٨٦	٧٨٦	الباسط

پیغامِ نکاح کیلئے

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کو یہ نقش لکھ کر دیں اس نقش کو کنگھے میں باندھ کر لڑکی صبح وشام کنگھا کرے۔ انشاءاللہ ۳ ماہ کے اندر اندر پیغام موصول ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

اللہ		اللہ
یاقیوم		یاحیُّ
اللہ		اللہ

نقش کے نیچے لڑکی اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں

تسخیر خلائق کے لئے

لوگوں کی نظروں میں محبوب ہونے کیلئے چاندی کی انگوٹھی پر "یاعزیز" شرف قمر میں کندہ کرکے اسکو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لیں۔ اور ہر روز نمازِ فجر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ "یاعزیز" پڑھ کر دم کردیا کریں۔ انشاء اللہ لوگوں کی نظروں میں محبوب ہوجائیں اور جو بھی دیکھے گا وہ محبت اور عقیدت کی نظروں سے دیکھے گا۔

موقع کی بات

آپ ملازمت پیشہ ہوں یا تجارت پیشہ، کامیابی کے مواقع آپ کے اردگرد منڈلا رہے ہیں۔
اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ ان مواقعوں سے کتنا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

ایک چپل بنانے کی بہت بڑی کمپنی نے ایک افسر کو کسی جزیرے پر جائزہ لینے کے لئے بھیجا کہ وہاں کمپنی کی پروڈکٹ کے لئے کیا امکانات ہیں۔ وہ افسر جزیرے پر پہنچا تو اسے بے انتہا حیرت کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس جزیرے پر انسانوں کی بہت بڑی تعداد آباد تھی لیکن ان کے پیر جوتے یا چپل سے عاری تھے۔ مذکورہ کمپنی کے اس افسر نے اپنی کمپنی کے ہیڈ آفس خط لکھا کہ "یہاں ہماری پروڈکٹ کے لئے کوئی گنجائش موجود نہیں ہے کیونکہ یہاں کے باشندے اپنے پیروں میں جوتا یا چپل پہننے سے بالکل لاعلم ہیں۔"

کمپنی نے اس افسر کو فوراً واپس بلوایا اور ایک دوسرے افسر کو مذکورہ جزیرے پر روانہ کر دیا۔ دوسرا افسر جب وہاں پہنچا تو اسے بھی اتنی ہی حیرت کا سامنا کرنا پڑا جتنی حیرت اس سے پہلے آنے والے افسر کو ہوئی تھی۔ اس نے کمپنی کو فوراً تار ارسال کیا کہ: "یہاں ہماری پروڈکٹ کی کھپت کے نہایت روشن امکانات موجود ہیں کیونکہ یہاں کے تمام باشندوں کے پیروں میں جوتا یا چپل نہیں ہے۔"

مذکورہ واقعہ سے انسانی سوچ کی دو اقسام واضح ہو کر ہمارے سامنے آگئی ہیں۔ ایک سوچ کے حامل فرد نے اپنے اردگرد موجود کامیابی کے روشن امکانات پر بالکل توجہ نہیں دی بلکہ اسے صرف اور صرف ناکامی کے اندھیرے دکھائی دیئے۔ دوسرے فرد نے اسی ناکامی کے اندھیروں سے کامیابی کی کرن دریافت کرلی۔

بہترین امکانات اور اچھے مواقع مختلف نوعیتوں اور شکلوں میں آپ کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ لیکن وہ آپ کے سروں پر کبھی سایہ فگن نہیں ہوتے۔ اگر آپ کا مشاہدہ اچھا ہے تو آپ اس طرح کے ہر امکان کو بخوبی پہچان سکتے ہیں اور اس کا جائزہ لے سکتے ہیں بلکہ کامیابی کو بھی پالیتے ہیں۔

دنیا میں ایسے امکانات ہر لمحہ ہمارے اردگرد موجود رہتے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر ہم زندگی میں کامیابی کی شاہراہ پر آگے بڑھ سکتے ہیں یہ مواقع یا امکانات اس شخص کے پاس نہیں آتے جو ہاتھ پر ہاتھ دھرے ان کا منتظر رہے۔ ہاں البتہ جو کامیابی کے امکانات کے لئے ہمہ وقت جدوجہد اور کوشش میں مصروف رہتا ہے اُسے وہ ضرور مل جاتے ہیں۔ اچھے مواقع ہمیشہ ان لوگوں کی جانب کھنچتے ہیں جو محنت اور جانفشانی سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں یہی کامیابی کا بہترین نسخہ ہے۔

عربی کی ایک مشہور کہاوت ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ چار چیزیں کبھی جا کر واپس نہیں پلٹتیں۔ ایک تو آپ کے منہ سے نکلا ہوا لفظ، دوسرے کمان سے نکلا ہوا تیر، تیسری گزری ہوئی زندگی اور چوتھا ایک موقع جو ہاتھ سے نکل گیا ہو۔

جس طرح فٹ بال کا ایک اچھا کھلاڑی گیند پا کر فوراً تیز رفتاری کے ساتھ گول کی جانب لپکتا ہے اسی طرح جب آپ کو ایسا موقع ہاتھ آئے جس سے کامیابی کے دریچے کھل سکتے ہوں تو فوراً اسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ پکڑ لیجئے اور حاضر دماغی کے ساتھ اپنے "گول" کی جانب بڑھئے۔ کامیابی آپ کی منتظر ہوگی۔

ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک تحقیقی رپورٹ شائع ہوئی ہے

جس میں امریکہ کے ان کامیاب بزنس مینوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جو ترقی کے انتہائی بلند ترین مقام تک پہنچے۔ اس تحقیق میں ان بزنس مینوں کی غیر معمولی ترقی کا راز دریافت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں مثلاً ان لوگوں کی حد سے زیادہ محنت کام کی اس قدر دھن سوار کر لینا کہ پھر بیوی بچے اچھے، تفریح غرض عام آدمی کے لئے جو چیزیں لازمہ حیات شمار کی جاتی ہیں وہ ان کے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر جائیں۔ لیکن ہمارے خیال میں ان سب باتوں میں جو بات فیصلہ کن اور اہم ترین ہے وہ مذکورہ تحقیقی رپورٹ کے الفاظ میں یہ ہے کہ "یہ لوگ کامیابی کے مواقع کو پہچاننے کے ماہر ہوتے ہیں یا پھر ترقی اور کامیابی کے کسی بھی موقع کو فوراً استعمال کرنے سے وہ کبھی نہیں چوکتے۔"

کامیابی کے مواقع بالکل پوشیدہ ہرگز نہیں ہوتے بلکہ ان کا اندازہ اکثر لوگ کر ہی لیتے ہیں لیکن ایک قدم آگے بڑھ کر جرأت و ہمت کے ساتھ ان کو استعمال کرنے والے ان اکثر افراد میں بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ کامیابی کے موقع کو عین اس وقت پر استعمال کرنے کا ہی دوسرا نام کامیابی ہے خواہ یہ ارادتاً ہو یا اتفاقی طور پر۔ آپ کا تعلق کسی بھی شعبے سے ہو، آپ کو چاہئے کہ آپ ہمیشہ چوکنا رہیں اور جیسے ہی کوئی موافق حالت سامنے آئے فوراً ہی اپنی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے پیش کر دیں۔ یاد رکھئے کہ موقع صرف ایک بار آتا ہے دوسری بار کی امید میں بیٹھے رہنے والے افراد اگلے مواقع کو کھو بیٹھتے ہیں۔

کامیابی کے مواقع کو کھو دینے والے افراد دراصل چیلنجز کا سامنا کرنے سے کتراتے ہیں۔ انہیں موافق حالات میں بھی خطرات کے پہلو نمایاں نظر آتے ہیں یوں مستقبل کی کامیابی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور جو لوگ تحفظات کے چکر میں پڑ جاتے ہیں وہ اپنی زندگی میں کبھی خاص کامیابی اور ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً اگر آپ نوجوان ہیں اور اپنی ملازمت میں حال کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو مستقبل کی کامیابی آپ کے ہاتھ کبھی نہ آسکے گی۔ ہمارے خیال میں نوجوانوں کو محفوظ ملازمت یا کاروبار میں مالی تحفظ کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے کیونکہ انسانی زندگی کا

یہی وہ حصہ ہے جہاں انسان محنت کر کے زیادہ سے زیادہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ ایسی ملازمت یا کاروبار کو اختیار کریں جہاں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے زیادہ امکانات موجود ہوں۔

امریکہ کے سابق صدر آئزن ہاور نے ایک مرتبہ نوجوان امیدواروں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "اگر آپ تحفظ پسند انسانوں کی کوئی بہترین مثال دیکھنے کے خواہشمند ہیں تو کسی جیل یا قید خانے میں جا کر اس شخص کو دیکھئے جو کسی سنگین جرم کی بنا پر تاحیات قید کی سزا بھگت رہا ہے۔"

اگر آپ نوجوانی کے دور سے کئی قدم آگے بڑھ چکے ہیں۔ تب بھی آپ کو کسی قسم کے تحفظات کی زیادہ پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ تحفظات کا وزنی لنگر آپ کو ترقی کے سمندر میں آگے بڑھنے سے روک دے گا۔

امریکہ کے ایک نفسیات داں کا کہنا ہے کہ آدمی سب سے زیادہ جس بات میں اپنا وقت برباد کرتا ہے وہ اس کا ہر وقت ماضی کی تلخیوں کو یاد کر کے غمزدہ رہنا ہے۔ بہت سے لوگ یہ سوچ سوچ کر کڑھتے ہیں کہ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو میرا جو کام بگڑ گیا وہ نہ بگڑتا — اگر میں نے یہ تدبیر کی ہوتی تو میں نقصان سے بچ جاتا وغیرہ وغیرہ۔ ایسا کرنا درحقیقت اپنے وقت اور اپنی قوتوں کو ضائع کرنا ہے۔

یاد رکھئے! جو وقت گزر گیا وہ پلٹ کر واپس نہیں آجائیگا تاکہ آپ اپنی غلطی کو درست کر لیں۔ یہ صحیح رویہ ہرگز نہیں ہے۔ ماضی کی غلطی کو درست کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ حال میں ایسی تدبیر کریں کہ مستقبل میں کبھی بھی آپ سے وہ غلطی دہرائی نہ جائے۔

یوں آپ افسوس اور کڑھنے میں اپنے قیمتی وقت کو برباد کرنے اور اپنی قوتوں کو ضائع کرنے سے بچ جائیں گے بلکہ جو چیز آپ کے لئے صرف تلخ یاد کی حیثیت رکھتی تھی وہ اب آپ کے لئے ایک قیمتی تجربے کی حامل بن جائے گی۔ ایسا تجربہ جس میں مستقبل کے لئے بہترین سبق ہے اور آئندہ کے لئے نئی روشنی۔

آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کامیاب ہو لینے فائدہ اٹھانا عقل مندی نہیں ہے بلکہ اصل اور اہم بات یہ ہے کہ نقصان [illegible]

سے فائدہ اٹھایا جائے۔ کامیابیوں سے تو ہر ایک فائدہ اٹھا لیتا ہے لیکن نقصانات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ذہانت درکار ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ایک سمجھدار اور ایک بے وقوف کے درمیان فرق پیدا کرتی ہے۔

یہ دنیا تغیرات کی دنیا ہے یہاں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمیشہ موافق حالات کے درمیان موجود رہیں اور کامیابیوں سے بے روک ٹوک فائدہ اٹھاتے رہیں۔ آپ کو ناموافق حالات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، آپ خود کو مشکلات اور نقصانات کے درمیان موجود پائیں گے۔

ایک صاحب کا بڑا جنرل اسٹور تھا جسے وہ نہایت کامیابی کے ساتھ چلا رہے تھے۔ ایک بجلی کے شارٹ سرکٹ سے ان کے اسٹور میں آگ لگ گئی۔ آگ نے ان کے اسٹور کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔ اب تک تو وہ موافق حالات میں کامیابی کے ساتھ بزنس کر رہے تھے لیکن اب ان کا سرمایہ برباد ہو چکا تھا۔ انہوں نے کریڈٹ پر سامان حاصل کیا اور اپنی دکان پر ایک بڑا سا بینر لگا دیا جس پر تحریر تھا۔ "ہماری دکان — مارکیٹ کی واحد دکان ہے جہاں صرف نیا سامان موجود ہے۔"

دکان کے آگ لگ جانے کے معنی ہی یہ ہیں کہ پرانا سامان ختم ہو چکا ہے۔ اب دکان میں نیا سامان موجود ہے۔ خریدار کی نفسیات ہی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ نیا سامان پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ صاحب نے جب یہ بینر باندھ دیا تو لوگوں کی تعداد خریداری کے لئے ٹوٹ پڑی۔ یوں ان صاحب نے اپنے نقصان کو بہت زیادہ سیل کے ذریعے پورا کر لیا۔ آپ کو چاہیے کہ کسی بھی حالت میں مایوسی کو اپنے قریب نہ آنے دیں بلکہ نقصانات سے دوچار ہونے کے بعد فوراً ہی نئے اور روشن امکانات کی تلاش میں لگ جائیں۔ آپ یقیناً کامیابی کے ایک زیادہ بہتر امکان کو اپنا منتظر پائیں گے۔ یہاں آپ کا رویہ ایسا ہی ہوگا کہ جیسے کسی جگہ سڑک کی مرمت ہو رہی ہو اور درمیان میں ایک عارضی بورڈ پر تحریر ہو "سڑک بند ہے" اب آپ ظاہر ہے دائیں یا بائیں گھوم کر دوسرا راستہ اختیار کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ "سڑک بند ہے" کا مطلب کبھی بھی یہ نہیں کہ آگے کا راستہ ہی بند ہو گیا ہے اور آپ واپس پلٹ جائیں بلکہ منزل تک پہنچنے کا یہ راستہ بند ہے لہٰذا دوسرا راستہ اختیار کر لیا جائے۔

آپ زندگی کے کسی بھی شعبے سے وابستہ ہوں، کسی بھی میدان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا رہے ہوں کامیابی کے کسی ایک امکان کو اپنے لئے بند پا کر جد وجہد نہ چھوڑیں بلکہ دوسرے امکان کو تلاش کریں۔ دوسرے مواقع کے لئے منصوبہ بندی کریں۔ اگلی صف میں جگہ نہ مل رہی ہو تو پچھلی صف میں اپنے لئے جگہ حاصل کریں۔ دوسرے آپ کا ساتھ نہ دے رہے ہوں تو تنہا کام کا آغاز کریں۔ چھت کی تعمیر کا سامان نہ ہو تو کم از کم بنیاد ضرور ڈال دیجئے بندے ساتھ چھوڑ دیں تو خدا کا ساتھ پکڑ لیجئے ہر بند سڑک کے پاس ایک کھلی سڑک ضرور ہوتی ہے لیکن صرف آنکھوں والے اسے پا لیتے ہیں۔

دودھ بڑھانے کے لئے

اگر گائے، بھینس، بکری وغیرہ کا دودھ بڑھانا ہو تو یہ نقش روٹی پر لکھ کر کھلائیں۔ اور اگر عورت کا دودھ بڑھانا ہو تو زعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر دھو کر پلائیں۔ اور اس عمل کو ۷ دن تک روزانہ کریں۔ انشاء اللہ دودھ بڑھ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ	الا اللہ	لا الٰہ
اشراهیا	اهیا	بحق
یا نافع	یا دافع	یا جلال
الراحمین	برحمتک یا ارحم	یا ستار

ولادت کی آسانی کے لئے

دردِ زہ کے وقت یہ حروف لکھ کر عورت کی بائیں ران پر باندھ جائیں۔ سرخ کپڑے میں، انشاء اللہ بچہ بآسانی پیدا ہو گا۔

ج ح خ ط ظ ع غ ق ی ل ک ل م
اششم ۵۵۵ اسولک ل م

خوشخبری

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مدیر اعلیٰ مولانا حسن الہاشمی
ماہِ شوال کے آخری ہفتے میں بھوپال تشریف لیجائیں گے۔ اُن
کے قیام گاہ کے سلسلے میں اس فون پر رابطہ کریں۔ 462008
ذی قعدہ کے آخر میں مولانا حسن الہاشمی مدراس اور
بنگلور کے دورے پر جائیں گے۔ بنگلور سے نکلنے والے
روزنامہ سالار میں ان کی قیام گاہ کے بارےمیں تفصیلات
شائع ہوں گی۔ شائقین اور ضرورت مند حضرات مولانا ہاشمی
سے رابطہ کریں۔ اور ان کے سامنے اپنے مسائل رکھ کر فائدہ
اٹھائیں — مولانا کے یہ سفر روحانیت اور محبت و انسانیت
کو فروغ دینے کیلئے ہو رہے ہیں۔

منیجر طلسماتی دنیا دیوبند
فون نمبر: ۲۴۴۵۵

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks
محمد احمد انصاری

طلسماتی دُنیا

جنوری، فروری ۲۰۰۲ء

مہلک ترین امراض کا روحانی علاج

آیات قرآنی، اسماء حسنیٰ، رنگ، پانی اور جواہرات کے ذریعہ جسمانی اور روحانی شکایات کو دفع کرنے کے حیرت انگیز فارمولے

اللہ

اس دُنیا میں قدم قدم پر ہزار نعمتیں ہیں
ہم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلائیں گے

هو الشافی

Rs.50/-
قیمت: پچاس روپے

پاکستان سے سالانہ زرِ تعاون ۶۰۰ روپے انڈین
غیر ممالک سے سالانہ زرِ تعاون ۱۳۰۰ سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں، سات ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں ۱۵ ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک میں ۲۵ ہزار روپے انڈین
خصوصی مشیران:۔ سلیم عرشی، ابوالخیال فرخی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلسماتی دنیا

جلد نمبر ۹ ــــــ شمارہ ۱،۲
جنوری، فروری سنہ ۲۰۱۲ء (اس شمارے کی قیمت پچاس روپے)
فی شمارہ ــــــ پچیس روپے
سالانہ زرِ تعاون، ۲۴۰ روپے سادی ڈاک سے
چار سو روپے ــــــ رجسٹرڈ ڈاک سے،
معاونین سے سالانہ زرِ تعاون دو ہزار روپے

سرپرست:۔ حضرت الحاج مولانا سید جلیل میاں صاحب مدظلہ
خصوصی مشیر:۔ نسیم فاطمہ شیخ صدیقی
نگراں:۔ عمر فاروق عاصم عثمانی
خصوصی معاون:۔ عالیجناب ظہور قریشی
ایڈیٹر:۔ حسن الہاشمی (فاضل دارالعلوم دیوبند)
سرکولیشن منیجر و ڈیزائنر: دانش عامری
معاون ایڈیٹر ــــــ مریم صدیقی
ایڈورٹائزمنٹ منیجر:۔ خالد مظہر
رہنما:۔ زینب ناہید عثمانی
پوسٹنگ منیجر:۔ ابوسفیان عثمانی

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا

ایڈیٹر کا فون نمبر:ــــــ ۲۲۶۸۲
پوسٹنگ منیجر کا فون نمبر:ــــــ ۲۴۴۵۵

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا
(منیجر)

طلسماتی دنیا، روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کے لئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

اطلاع عام

اس رسالے میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے روحانی مرکز کی دریافت ہے، اسے کسی کلی یا جزوی عنوان کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے (منیجر)

ROHANI MARKAZ
ABULMALI DEOBAND
ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

پرنٹر و پبلشر حسن احمد صدیقی نے شیبا پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا

کیا اور کہاں

محمد اجمل انصاری

ادارہ　　بقلم خاص

جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو وہی شفا دیتا ہے

اس میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ اس دنیا میں جب بھی کوئی انسان کسی بھی چھوٹے بڑے مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اس کو شفا دواؤں سے نہیں، بلکہ اللہ کے فضل وکرم سے حاصل ہوتی ہے ـــــ دوائیں اور غذائیں تدبیر کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں ـــ لیکن دنیا کی کوئی بھی دوا اور غذا فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اثر اللہ کے فضل سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوا فائدہ بھی کرتی ہے اور دوا بعض اوقات فائدہ نہیں بھی کرتی۔ بلکہ دوا بعض مرتبہ مریض کو نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ اسی لئے دنیا کے تمام عقل مند لوگ اور صاحبِ عقیدہ لوگ دوا کھاتے وقت "اللہ شافی" ضرور کہتے ہیں ـــــ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس دوا سے جو ہم اپنے مریض کو کھلا رہے ہیں اسی وقت فائدہ ممکن ہے۔ جب اللہ کا فضل وکرم شاملِ حال ہو۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت یہ تھی کہ جب آپ بیمار ہوجاتے تو دوا بھی کرتے اور دعا بھی۔ نہ صرف دعا پر اکتفا کرتے اور نہ صرف دوا پر ـــــ ایک اچھے مسلمان کا فرض یہ ہے کہ وہ بیماری کی حالت میں سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز نہ کرے۔ اگر وہ بیمار ہوجائے تو دوا کی طرف سے بھی غفلت نہ برتے۔ اور دعا کی طرف سے بھی غافل نہ رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں علاج کرنے اور کرانے کو اپنی سنّت قرار دیا ہے۔ لیکن علاج کے کسی مخصوص طریقے کو سنّت قرار نہیں دیا۔ قیامت تک علاج ومعالجے کے جتنے بھی طریقے اربابِ تجربہ پیش کریں گے وہ سب کے سب دائرۂ سنّت سے خارج نہیں ہوں گے۔ بشرطیکہ علاج کا کوئی طریقہ توحید باری تعالیٰ سے متصادم نہ ہو۔

ہزاروں لاکھوں تجربات نے یہ بات پایۂ یقین کو پہنچادی ہے کہ جس طرح دواؤں سے باذن اللہ شفاء نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح تعویذ اور جھاڑ پھونک سے بھی باذن اللہ شفاء اور صحت نصیب ہوتی ہے۔ اس لئے بیمار ہوجانے کی صورت میں بزرگوں کے ان تجربات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔

بزرگوں کے ہزاروں تجربات کو ہم نے ـــ "امراضِ جسمانی نمبر" میں نقل کیا ہے اس امید ویقین کے ساتھ کہ اللہ کے بندے ان تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور ہمیں بھی دعا دیں گے۔ اور ان تمام اربابِ فن کو ایصالِ ثواب کریں گے جن کی دن رات کی جدّوجہد کے نتیجے میں یہ روحانی فارمولے وجود پذیر ہوئے۔

ہم اپنے پروردگار کے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ گزشتہ نمبروں کی طرح طلسماتی دُنیا کے امراضِ جسمانی نمبر کو بھی توقع اور حیثیت سے زیادہ مقبولیت عطا کرے آمین ـــــ اور اپنے بندوں کو اس نمبر کے مضامین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق اور صلاحیت بخشے۔ (آمین)

آخر میں قارئین سے یہ درخواست ہے کہ اس نمبر کے بارے میں اپنی قیمتی رائے سے ہمیں مطلع کریں۔ قارئین کے خطوط ہی سے ہمارے حوصلوں اور ولولوں میں تازگی اور تابندگی پیدا ہوتی ہے۔

محمد اجمل انصاری

مختلف باغوں

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ آدمیوں کی دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔
(۱) مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے۔
(۲) بیمار کی دعا جبتک وہ شفایاب ہوجائے۔
(۳) حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ کر گھر نہ آجائے۔
(۴) ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔
(۵) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کی دعا جبتک وہ شہید ہوکے دنیا سے لاپتہ نہ ہوجائے۔

یہ سب بیان فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا کسی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔"

خاص باتیں

- زندگی میں کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے۔
- ہر نیا قدم سوچ سمجھ کر ہی اٹھانا چاہیئے۔
- کامیاب زندگی کے لئے جدّوجہد کرنی پڑتی ہے۔
- اخلاق سے ہر کسی کا دل جیتا جاسکتا ہے
- دولت صرف آرام دیتی ہے دکھ سے نجات ہمیشہ کے لئے نہیں دلاتی۔

- کتاب انسان کی ایسی دوست ہے۔ جو اس کے راز افشاں نہیں کرتی۔

عظیم انسانوں کی خوبصورت باتیں

- دو صفتوں سے محفوظ رہو۔ ایک پژمردگی دوسری کاہلی۔
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
- جس چیز کا علم نہیں اُسے مت کہو جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجو نہ کرو، جو راستہ معلوم نہ ہو اس پر صبر کرو (سقراط)
- تمہیں خزانہ ضرور ملے گا اگر یقین کے ساتھ کھودو۔ (خلیل جبران)
- شیر کا بچہ یقیناً شیر ہی بنے گا خواہ اس کی تربیت کہیں بھی ہو۔ (فردوسی)
- برے کام اس لئے مضر نہیں کہ وہ ممنوع ہیں بلکہ ممنوع اس لئے ہیں کہ وہ مضر ہیں۔ (فرینکلن)
- لوہے کا کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا تک نہیں اتار سکتا۔ جبتک اس کے ساتھ خود لکڑی کا دستہ شامل نہ ہو۔ (لقمانؑ)
- بھیڑ اور بھیڑیا اسی حالت میں اکٹھے رہ سکتے ہیں جب بھیڑ، بھیڑیئے کے پیٹ میں سما جائے۔ (دانگر سول)
- جب محبت کامل ہوجاتی ہے تو ادب کی شرط ختم ہوجاتی ہے۔

خلیل جبران نے کہا

جب تم اپنے دوست سے جدا ہونے لگو تو تمہیں رنجیدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس کے وجود میں جو چیز تمہیں عزیز تر ہے ممکن ہے اس کی جدائی میں زیادہ روشن ہوجائے۔
- جو انگلیاں کانٹوں کی نوک سے ڈرتی ہیں وہ پھولوں کی نرمی سے کبھی لطف اندوز نہیں ہوسکتیں۔
- مت بھولو کہ وہ رقم جو تم کسی ایسے مستحق ہاتھ پر رکھتے ہو جو تمہاری جانب پھیلا گیا ہے۔ وہ ایک ایسی سنہری زنجیر ہے۔ جو تمہارے دل کو مہرباں خدا سے ملاتی ہے۔

اچھی باتیں

- بے جا محبت کا پتہ نہیں چلتا کب دیمک بن کر اپنے ہی وجود کو چاٹنے لگے۔
- آرزو اور توقع دریا جیسے ہوتے ہیں کناروں کے بیچ میں بہیں تو اچھا ہے جب جب ناکنار ہوتے ہیں بہت کچھ بہا کر ساتھ لے جاتے ہیں۔
- دوستوں کو خوشی بھی دو توروں لگے حق دیا ہے، احسان نہیں کیا۔
- کچھ باتیں اور یادیں کبھی بوڑھی نہیں ہوتیں۔ چاہے وہ کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہوجائیں۔ جیسے پرانے تعلق باسی ہونے پر چھان بورے والے کو دان نہیں کئے جاسکتے اسی طرح ان باتوں کا کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ساتھ ساتھ جیتی ہیں اور سانس لیتی ہیں۔
- لڑکیاں رزق کی طرح ہوتی ہیں۔ اپنی

...کے پھول

گل چیں
امرینہ صدیقی

جمیل انصاری

ہوں تو ہمیشہ خوشی اور شکر کی نگاہ ڈالو۔ لفظوں سے مت کھو نگاہوں اور دل سے ان کی سلامتی چاہو۔ دوسروں کی ہوں تو نگاہیں جھکا لو۔ بات کرو تو کوئی گدلا خیال دل اور نگاہوں کو آلودہ نہ کرے تمہارا ہونا تحفظ کا احساس دلائے تاکہ سامنے والے کو اپنی عزت کی فکر نہ پڑ جائے۔

● اچھی ماؤں کے بیٹے دوسرے کی بیٹیوں کی بھی اتنی ہی خیر اور سلامتی چاہتے ہیں۔ جتنی کوئی اپنی اور اپنوں کی چاہے۔

اہمیت

● زبان کی اہمیت کسی بے زبان سے پوچھو۔
● والدین کی اہمیت کسی یتیم سے پوچھو۔
● باغ کی اہمیت کسی مالی سے پوچھو۔
● کامیابی کی اہمیت کسی ناکام سے پوچھو۔
● وطن کی اہمیت کسی مجاہد سے پوچھو۔
● جہاد کی اہمیت کسی شہید سے پوچھو۔
● محنت کی اہمیت کسی مزدور سے پوچھو
● بھائی کی اہمیت کسی بہن سے پوچھو۔
● پانی کی اہمیت کسی پیاسے سے پوچھو۔
● آزادی کی اہمیت کسی بادشاہ سے پوچھو۔
● اور سہارے کی اہمیت کسی بے سہارے سے پوچھو۔

رہنما اشارات

● سارے معاملات میں افراط و تفریط سے بچنا سنہرا اصول ہے۔

● دوسروں کی برائیوں پر نظر ڈالنے سے پہلے اپنی خامیوں اور برائیوں پر نظر ڈالو۔
● انسان کو ہر روز اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور یہ سوچنا چاہیئے کہ میرا عمل انسان کی مانند ہو۔
● اہلوں کی حق تلفی کر کے نااہلوں کی حمایت کرنا بہت بڑی ناانصافی ہے۔
● بڑی مصیبت دور کرنے کے لئے کوشش کرنا ہی پڑتی ہے۔
● آئندہ نسلوں کے لئے اس سے بڑا غضب کیا ہوگا کہ انہیں کمزور، کام چور اور آوارہ مجرموں کی آبادی دی جائے۔
● جب کام زیادہ ہو تو سب سے پہلے اہم کام کرنا شروع کرو۔
● جو نقص ہم دور نہیں کر سکتے، اس کے لئے فکر کرنا عبث ہے۔
● سچائی ظالموں کی دشمن اور مظلوموں کی دوست ہے۔
● خود غرض ناصح سے ہوشیار رہو۔
● سب سے بڑی غفلت یہ ہے کہ آج کو بے کار کل کو کارآمد تصور کیا جائے۔
● والدین، رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں سے نیک سلوک کرو۔
● خدا ظالم کو ڈھیل دیتا ہے اور جب پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔
● بوڑھے کا گناہ جوان سے بدتر ہوتا ہے
● رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے۔

مہکتی کلیاں

● مایوسی موت کا دوسرا نام ہے۔
● جو کم کھائے گا اس کا دماغ زیادہ روشن ہوگا۔
● پہلی ناکامی پر مت گھبراؤ کیوں کہ یہی تمہارے عروج کی پہلی سیڑھی ہے۔
● دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھیں بھی کچھ نہیں کر سکتیں۔
● لوگوں کی توقع پوری کرو مگر کسی سے کوئی توقع مت کرو۔
● شہرت ایک دولت ہے اور دولت کامیابی کی دلیل نہیں ہے۔
● بہترین یادداشت وہ ہے جس میں انسان اپنی نیکیاں بھول جائے۔
● اسے اپنا زخم مت دکھاؤ جس کے پاس مرہم نہ ہو۔
● حیرت ہے اس پر جو تقدیر کو حق مانتا ہے اور بھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

شمع فروزاں

● نفرت سے بڑا دشمن کوئی نہیں۔ محبت سے اچھا کوئی دوست نہیں۔
● اخلاق سے بڑی کوئی طاقت نہیں۔
● دوستی ایک ایسا دریا ہے جس میں خلوص کا پانی بہتا ہے۔

● وفا کرنے والے کسی کی بیوفائی کا گلہ نہیں کرتے۔
● دنیا میں سب سے نازک اور انمول چیز عزت ہے۔
● یاد ایک ایسا لفظ ہے جو کبھی بھی ذہن سے مٹ نہیں سکتا۔
● دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہو جائے گا۔
● کسی کے چہرے پر مت جاؤ کیوں کہ یہ ایک بند کتاب کی مانند ہے۔
● مصیبت ایک ایسا آئینہ ہے جس میں اپنے پرائے پہچانے جاتے ہیں۔
● کانٹوں سے بھری ہوئی ٹہنی کو ایک پھول پرکشش بنا دیتا ہے۔
● جو شخص نگاہ کی التجا کو نہ سمجھے اسکے سامنے زبان کو شرمندہ مت کرو۔
● اپنے دل پر بھروسہ کرو نہ کسی سے محبت کرو۔ نہ کسی سے نفرت کرو۔

قسمت

● قسمت وہ مارکیٹ ہے جہاں جدوجہد چیزوں کی قیمت بڑھا دیتی ہے اور کاہلی انہیں گھٹا دیتی ہے۔
● قسمت ہم سے وہی کچھ چھینتی ہے جو ہم کو دیتی ہے۔
● ہماری قسمت کا اکثر فیصلہ ہماری زبان کی نوک پر ہی ہوتا ہے۔

ایک بات

عورت کو خدا نے ایک حس خصوصی طور پر عطا کی ہے کہ وہ سامنے والے مرد کی آنکھوں میں ابھرنے والے ہر جذبہ کو محسوس کر لیتی ہے۔ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ جذبہ چاہت کا ہے یا ہوس کا۔

توقعات

کبھی کسی سے بہت زیادہ توقعات وابستہ نہ کرو۔ کیوں کہ بعض اوقات لوگ خود کو بھی اپنے رویے سے حیران کر دیتے ہیں۔ اس دنیا میں سب کچھ ممکن ہے۔ پہلے میں سوچتا تھا کہ فلاں کام نہیں کر سکتا۔ فلاں یہ بات نہیں کر سکتا۔ لیکن میں نے جب اپنی ذات کا احتساب کیا تو پتہ چلا کہ میں تو کبھی کبھی ایسی حرکات کر جاتا ہوں جس کی مجھے خود سے توقع نہیں ہوتی۔ میں کبھی کبھی ایسی غلطی کر بیٹھتا ہوں کہ خود ہی حیران رہ جاتا ہوں۔ اور کچھ باتوں کا تو انسان کو پہلے سے علم ہوتا ہے کہ یہ کام کرکے ہم پچھتائیں گے۔ لیکن ہم وہ کام کر دیتے ہیں تو دوسروں کو غلط کیوں کہیں۔

دنیا میں ہر کوئی اپنی اپنی جگہ جو کرتا ہے ٹھیک کرتا ہے۔ بس کچھ لمحے ہماری گرفت سے نکل جاتے ہیں اگر ہم خود دوسروں کو دھوکہ دینے کا چانس دیں تو یہ ہماری غلطی ہے دھوکہ دینے والے کی نہیں اور دھوکہ تو ہمیشہ توقعات وابستہ کرنے اور اعتماد کی غلطی سے ہوتا ہے۔ اس لئے سوائے اپنے خدا کے کہ یہ لوگ تو خود کو بھی دھوکہ دیتے ہیں تو پھر ہم کیا شے ہیں۔؟

اے ابن آدم!

میں تیری بہادری کے گیت گاؤں کہ تیری شرافت کی ارزانی کا ماتم کروں۔ کل تک تو مرد مجاہد تھا۔ آج تو لمبے بال رکھ کر اور اُلٹے سیدھے کپڑے پہن کر بے ہنگم گانوں پر اچھلتا رہتا ہے۔ کل تک ساری دنیا پر تیرے علم و دانائی کی وجہ سے تیرا راج تھا۔ تو دنیا کو چلاتا تھا۔ آج دنیا تجھے چلا رہی ہے۔

مجھے مشورہ دے کہ میں کیا کروں۔؟ سوچ کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا میرا دماغ مجھے یاد دلاتا ہے کہ ایک زمانے میں ہزاروں میل دور سے عرب کے صحراؤں کو عبور کر کے محض میری عزت و عصمت کی خاطر تو سندھ آیا تھا۔ مجھے ظلم سے نجات دلائی تھی، تحفظ دیا تھا مگر آج اس ظالم کا روپ تو نے خود دھار لیا ہے اور مجھے کچھ نہیں آ رہی کہ اب میں کس کو اپنی حفاظت کے لئے پکاروں۔؟

وجود زن سے ہے!

دنیا میں دو طاقتیں ہیں۔ ایک قلم اور دوسرا خنجر۔ لیکن عورت ان دونوں سے زیادہ طاقت ور ہے۔ (قائد اعظم)

ہری مرچیں

● اپنی بیوی پر توجہ دیجئے ورنہ ..... دوسرے توجہ دینا شروع کر دیں گے۔
● جینٹل کا لفظ صرف مرد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے جینٹل مین ..... خواتین پر یہ لفظ جچتا ہی نہیں۔
● دنیا کے سب سے میٹھے لوگ "مصری" ہیں۔ اس کے بعد "چینی" پھر "سوئیڈش" (سوئٹ ڈش) اور آخر میں ہم ہندوستانی۔
● بادشاہ اور حکمراں ہار کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ جب کہ ہم لوگ اسے خوشی کے موقع پر پہنتے ہیں۔

جوا:۔ شادی ایک ایسا جوا ہے جس میں دونوں ہی فریق ہار جاتے ہیں۔

ماں ..... بچے اور باپ

ایک دانشور نے کیا خوب کہا ہے اگر دو افراد پاس پاس بیٹھے ہوں لیکن ایک دوسرے سے کہنے کے لئے ان کے پاس کوئی بات نہ ہو تو

جان لیجئے کہ وہ باپ بیٹا ہیں۔" رشتے کے لحاظ سے اتنے قریب، برتاؤ کے حوالے سے بہت دور۔

ماں نہیں چاہتی کہ بچے باپ کے قریب ہوں، اس لئے کہ اگر باپ کے قریب ہوگئے تو ماں سے دور ہو جائیں گے اس لئے وہ ایسا طریق کار اپناتی ہے کہ بچے باپ سے ڈریں، اس کے قریب نہ جائیں۔ ہمارے معاشرہ میں ماں بچوں کو باپ سے ڈراتی رہتی ہے۔

"نہ نہ نہ...... ایسا نہ کرو بیٹا۔ اگر تمہارے ابا کو پتہ چل گیا تو پٹ جاؤ گے۔"

"میں تیرے ابو کو بتا دوں گی کہ تو نے اس روز جھوٹ بولا تھا۔"

"خاموش! ابو آرہے ہیں۔"

ہمارے گھروں میں ایسے جملے عام سنائی دیتے ہیں۔ بچے سمجھتے ہیں کہ جھوٹ بولنا برا نہیں۔ بس ابو کو پتہ نہ چلے۔ ماں کے سامنے چاہے دنگا فساد کرو۔ لیکن ابو کے سامنے نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے یہ سمجھتے ہیں کہ باقی سب ٹھیک ہے۔ لیکن ابو بڑی رکاوٹ ہیں۔ ماں بچوں کو خبردار کرتی رہتی ہے کہ ابو کا احترام لازم ہے۔ وہ یہ کبھی نہیں کہتی کہ میرا احترام کرو، مجھ سے ڈرو۔ وہ بچوں کے دلوں میں اپنے لئے محبت کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور باپ کے لئے خوف کا۔

ایک مغربی مزاح نگار نے ایک کتاب لکھی، نام تھا "They and I" مطلب یہ کہ ایک جانب ماں اور بچے اور دوسری جانب باپ اکیلا۔ ماں بچوں کو باپ سے ڈراتی رہتی ہے۔ باپ سمجھتا ہے کہ میرا احترام ہو رہا ہے۔ "مجھے ماسٹر آف دی ہاؤس" کا منصب مل رہا ہے۔ لیکن اسے شعور نہیں ہوتا کہ جذبۂ احترام نیچے ہی نیچے محبت کی جڑیں کاٹ رہا ہے۔ بے شک ماں محبت کا سرچشمہ ہے اور وہ اپنے بیٹے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دے سکتی ہے لیکن وہ سمجھتی ہے کہ "یہ صرف میرا ہے اور صرف میرا۔"

اچھا گانا

آج کل اچھا گلوکار اس کو سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ منہ پھاڑے اور شور مچانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

خواہشات

● اُن خوبصورت پرندوں کی طرح ہیں۔ جو بہت بلندیوں پر پرواز کرتے ہیں جن کو پکڑنا مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں۔

● رنگین تتلیوں کی طرح ہوتی ہیں جن کے رنگ سب کی آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں مگر ان رنگوں کو اپنی زندگی کے کینوس پر منتقل کرنا اتنا آسان نہیں۔

● سمندر کی عمیق گہرائیوں میں پنہاں ہوتی ہیں۔ جو بظاہر نظروں سے اوجھل ہوتی ہیں مگر ہوتی ضرور ہیں۔

● انسان کو زندہ اور سرگرم عمل رکھتی ہیں کیوں کہ زندگی نام ہے عمل اور مسلسل حرکت کا

● محدود، پاک وصاف اور انسان کی عظمت کے مطابق ہونا چاہئیں۔

● خواہشات کے بغیر زندگی بیکار اور بے مقصد ہوتی ہے جیسے پھول خوشبو کے بغیر۔ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے۔

منتخب اشعار

کوئی رشتہ تو نہیں آپ سے میرا لیکن
جانے کیوں آپ پریشاں نہیں دیکھے جاتے

●

ہاتھوں میں خواہشات کے کاسے لئے ہوئے
مجھ کو سکونِ دل سے تہی ہر بشر ملا۔

●

شام ہوتے ہی تری یاد کی پاگل خوشبو
نیند آنکھوں سے سکونِ دل سے مٹا دیتی ہے

●

مزا برسات کا چاہو تو ان آنکھوں میں آبیٹھو
وہ برسوں میں کبھی برسے یہ برسوں سے برستی ہیں

وغیرہ ... وغیرہ

● محبت کا سبق بارش سے سیکھو، جو پھولوں کے ساتھ کانٹوں پر بھی برستی ہے۔

● تنہائی میں آنسو بہا کر انسان اپنے غم کا بوجھ ہلکا کر لیتا ہے۔

● اچھے دوست کی دوستی، ایک چھت کی مانند ہے جو آپ کو دھوپ اور بارش سے بچاتی ہے۔

● اپنے غم کو سینے میں دفنا دو، اگر تم چہرے پر غم سجالو گے تو بہت جلد کمزور ہو جاؤ گے۔

● محبت ایک ایسی کہانی ہے جو شروع سے لے کر آخر تک دکھوں سے بھری ہوتی ہے۔

اندازِ بیاں اور!

● ایک جگنو نے دوسرے جگنو سے کہا "آج مجھ سے بڑی حماقت سرزد ہوئی۔ میں سگریٹ کے ایک بجھے ہوئے ٹوٹے کو اپنی مادہ سمجھ کر چار منٹ تک اس سے باتیں کرتا رہا۔

● سب سے زیادہ آسانی سے جو چیز مول لے سکتے ہیں وہ پریشانی ہے۔

● سنا ہے زمانۂ قدیم میں پتھر کرنسی کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ میرا خیال ہے اس وقت مالک مکان کرایہ لینے ڈرتے ڈرتے ہی آتے ہوں گے۔

● ایک کارگو کمپنی کا اشتہار "ہماری کمپنی

کے ذریعہ خرگوشوں کا ایک جوڑا کراچی سے پشاور بھیجئے، پشاور پہنچنے پر بھی وہ صرف ایک ہی جوڑا ہوگا۔

بے نیازی

کسی نے حاتم طائی سے پوچھا "کیا دنیا میں آپ سے بڑھ کر بھی کوئی شخص دل کا غنی ہوگا۔؟"

حاتم نے کہا "ہاں! ایک دن میرے ہاں ۴۰ اونٹ ذبح کئے گئے اور ہر خاص و عام امیر و غریب کو اجازت تھی کہ وہ دسترخوان پر آئے اور کھانا کھائے چنانچہ شہر کا شہر اس دعوت پر امڈ آیا تھا اسی دن اتفاق سے کسی ضرورت سے میرا جنگل میں جانا ہوا تو میں نے ایک بوڑھے کو پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے ہوئے دیکھ کر کہا "بڑے میاں! تم حاتم طائی کی دعوت میں کیوں نہیں جاتے آج اس کے دسترخوان پر ایک مخلوق جمع ہے۔"

بوڑھے نے جواب میں بے نیازی سے کہا "بیٹا! جو خود کما سکتا ہو، وہ حاتم کا محتاج کیوں ہو؟"

ستاروں کی روشنی میں

● شادی اپنوں میں ہوگی یا غیروں میں؟
اپنوں میں ہوگی مگر شادی کے بعد وہ غیر بن جائیں گے۔

● میرے شوہر کا روبار کب ٹھیک ہوگا اور ان کے رشتے داروں سے کب پیچھا چھوٹے گا۔
● محترمہ! آپ کے شوہر نے بھی ہم سے یہی سوال کیا تھا۔۔۔!

● کیا میں ایف ایس سی کے امتحان میں پاس ہو جاؤں گا۔؟
● جی ہاں! اگر کارتوس، کلاشنکوف وغیرہ استعمال کریں گے تو ضرور پاس ہو جائیں گے۔

● کیا میری شادی پسند کی ہوگی۔؟
● جی ہاں! والدین کی پسند کی۔

● میں پاکستانی فلموں میں بطور ہیروئن آنا چاہتی ہوں۔ کیا میں کامیاب ہو جاؤں گی؟
● اگر آپ کا قد چھوٹا اور وزن بہت زیادہ ہے تو یقیناً کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

● میں شادی شدہ اور دس بچوں کا باپ ہوں۔ میرا ستارہ مبارک رنگ اور پتھر کونسا ہے۔ نیز پہننے کا طریقہ بھی بتا دیں۔؟
● جناب! آپ تو آپ کا گزارہ صرف "سبز ستارہ" ہی سے ہو سکتا ہے۔ نیز ڈارک اورنج رنگ کا نگینہ بائیں پاؤں کے انگوٹھے میں پہن لیں۔

بھکاری

ایک بھکاری نے بس اسٹاپ پر کھڑے ایک صاحب سے بھیک مانگی کہ صاحب دو روپے دے دو، میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے۔

وہ صاحب بولے "ٹماٹر کھاؤ"

بھکاری نے ساتھ کھڑے مسافر سے پوچھا "صاحب! میں اُن سے دو روپے خیرات مانگ رہا ہوں! اور یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ ٹماٹر کھاؤ۔ میں چالیس روپے کلو والے ٹماٹر خرید کر کیسے کھاؤں؟"

وہ صاحب بولے "یہ صاحب توتلے ہیں اور تمہیں کہہ رہے ہیں کہ کما کر کھاؤ"

مشورہ

● اگر آپ کی ساس روایتی ساسوں سے مختلف اور نہایت شریف خاتون ہیں اور آپ کی شدید خواہش ہے کہ آپ کو اُن سے کھری کھری سننے کو ملیں تو درج ذیل ہدایات پر عمل کریں۔
● اگر آپ کی ساس آپ سے ایک گلاس ٹھنڈا پانی مانگے تو آپ اسے گیزر کا کھولتا ہوا پانی عنایت کریں۔
● ساس کی چائے کی پیالی میں چینی کی بجائے دو چمچ نمک ڈال دیں۔
● کھانے میں بچا کھچا یا باسی ترین کھانا دیں۔
● گھر کے تمام میلے کچیلے کپڑے ڈھونڈ ڈھونڈ کے ساس کے آگے ڈھیر لگا دیں۔
● جب کوئی سسرالی رشتے دار گھر آجائیں تو سر پر پٹی باندھ کر لیٹ جائیں۔ تاکہ کچن کا سارا انتظام ساسوجی کو سنبھالنا پڑے۔

دلیل

ایک عورت چوری کے جرم میں گرفتار ہوئی۔ اس پر مقدمہ چلا۔ عورت کے وکیل نے اس سے کہا "یہ بات ذہن نشین رکھئے کہ میں جرح بحث کے دوران جیسے ہی میز پر ہاتھ ماروں آپ رونا شروع کر دیجئے گا۔"

اتفاق کی بات کہ بحث کے دوران وکیل کا ہاتھ غلطی سے میز پر لگ گیا۔ اور عورت نے رونا شروع کر دیا۔ جج نے پریشان ہوکر سوال کیا "خاتون! تم رونے کیوں لگیں؟"

خاتون نے سسکیاں بھرتے ہوئے اپنے وکیل کی طرف اشارہ کیا اور کہا "جناب والا! مجھے میرے وکیل نے یہ ہدایت کی تھی کہ میں جیسے ہی اپنا ہاتھ میز پر ماروں تم رونا شروع کر دینا"

اس پر حاضرین عدالت ہنسنے لگے لیکن وکیل ذرا نہ گھبرایا اور جج سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "جناب والا! دیکھئے میری مؤکلہ کتنی نادان اور معصوم ہے۔ بھلا ایسی بھولی بھالی خاتون چوری جیسے شاطرانہ جرم کی مرتکب ہو سکتی ہے؟"

عدالت نے اس دلیل پر خاتون کو رہا کر دیا۔

قسط ۴۹

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ نور

موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نور قرآن حکیم کی ۲۴ ویں سورۃ ہے۔ اس سورۃ کی تلاوت سے انسان کے قلب میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ اور طبیعت عبادتؐ ریاضت کی طرف مائل ہوتی ہے۔

اس سورۃ کی پہلی آیت۔ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر چالیس دن تک لگاتار پینے سے گردے کی تمام بیماریاں رفع ہوجاتی ہیں۔

اگر کسی شخص پر خواہ مخواہ کوئی الزام لگ گیا ہو اور اس الزام کی وجہ سے وہ گرفتار کرلیا گیا ہو تو تین ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل دو آیات اسی سورۃ کی پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ پھر اس پانی میں زعفران گھولیں اور اس سے یہ دونوں آیات لکھ کر ملزم کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد وہ رہا ہوجائے گا۔

آیات یہ ہیں۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

اگر آنکھوں میں کوئی مرض پیدا ہوگیا ہو یا بینائی اچانک گرگئی ہو تو سورۂ نور کی یہ آیت عصر کی نماز کے بعد ۳ مرتبہ پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کرکے اپنی دونوں آنکھوں پر لگالے تو انشاء اللہ ۳ دن کے عمل کے بعد ہی بینائی میں اضافہ ہوجائے گا اور آنکھوں کی کوئی بھی بیماری ہو رفع ہوجائے گی۔

آیات یہ ہیں۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ (آیت ۳۵)

مذکورہ آیت کو چینی کی طشتری پر لکھ کر اگر چالیس دن تک مریض کو پلائیں تو فالج اور لقوے کی بیماری ختم ہوجاتی ہے۔

سورۂ نور کی یہ آیت کسی پلیٹ یا کاغذ پر ۹ مرتبہ زعفران سے لکھ کر پھر پانی سے دھوکر اس پانی کو کسی برتن میں محفوظ کرلیں۔ اور غسل کے بعد اُس عورت کو پلائیں لگاتار ۹ دن تک جس کے حمل قرار نہ پاتا ہو تو انشاء اللہ اسی ماہ ورنہ ۳ ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔ لیکن اس عمل کو ۳ ماہ میں نو نو دن تک کرنا چاہئے اور پانی پینے کی شروعات ایامِ حیض کے بعد غسل کے بعد سے کرنی چاہئے۔

آیت یہ ہے۔ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (آیت ۴۵)

سورۂ نور کی آخری دو آیات اگر کوئی شخص ۲۱ مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک باوضو پڑھے تو دل کی تمام بیماریوں سے حسد، کینہ، بغض، بخل وغیرہ سے اسے نجات مل جائے۔

آیات یہ ہیں۔ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ۔

واضح رہے کہ یہ عمل جلالی ہے اس لئے ترکِ حیوانات اور پرہیز جلالی کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جلالی عمل میں پرہیز بنیادی ضرورت ہے۔ اگر پرہیز میں کوتاہی برتی گئی تو رجعت کا اندیشہ رہے گا۔ اور رجعت عامل کو برباد کرسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے تو بات دگرگوں ہے۔

(باقی آئندہ)

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

آپ کی ذہانت کا امتحان لینے کے لئے ماہنامہ طلسماتی دُنیا میں ایک عجیب وغریب اور انوکھا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔

اس سلسلے میں دس سُوالات کئے جائیں گے۔ بالکل صحیح جوابات دینے والے حضرات کو رُوحانی مرکز کی طرف سے سندِ امتیاز دی جائے گی ——

ایک غلطی کرنے والے حضرات کو سندِ خصوصیت عطا کی جائے گی۔ اور ان کے نام بھی طلسماتی دُنیا میں شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

یہ انوکھا سلسلہ مارچ ۲۰۰۲ء سے انشاء اللہ شروع کیا جائے گا۔

جو خوش نصیب قاری تین مرتبہ سندِ امتیاز حاصل کرلے گا اس کو ایک "رُوحانی ایوارڈ" دیا جائے گا جو بیش قیمت پرمشتمل ہوگا۔

اعلان کنندہ

ادارہ طلسماتی دُنیا دیوبند

یو، پی ۲۴۷۵۵۴

محمد اجمل انصاری

قسط ۵۷

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

المعید حق تعالیٰ کا ۶۰ واں صفاتی نام المعید ہے۔ المعید کہتے ہیں اُس ذات کو جو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہو۔ اور دوبارہ بلکہ بار بار پیدا کرنے کی قدرت چوں کہ صرف حق تعالیٰ کو حاصل ہے ــــ اس لئے ان کو المعید کہا جاتا ہے۔

یہ اسم، اسم جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۲۴ ہیں۔ اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندہ اُن انسانوں کو نئی زندگی دینے کی جدوجہد کرے جو روحانی طور پر مُردہ ہو چکے ہوں۔ اور ضلالت وگمراہی کی کیچڑ میں دھنسے ہوئے ہوں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کرنا ان کو نئی زندگی دینے کے برابر ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے اندر اوصافِ حمیدہ پیدا ہوجائیں۔

اگر کوئی شخص نصف شب کے بعد ۷ مرتبہ ننگے پیر اور ننگے سَر کھڑے ہوکر پڑھے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے تو علومِ الٰہی حاصل ہوں۔ اور علمی ارادوں کی تکمیل ہوجائے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر ــــ کوئی شخص غائب ہوجائے تو اس کے گھر کے چاروں گوشوں میں سات سات مرتبہ "یا معیدُ" پڑھ کر لگاتار ۷ دن تک دم کردے تو غائب بہت جلد واپس آجائے یا اس کی اطلاع مل جائے۔

اگر مفرور یا غائب شدہ کو واپس بلانا ہو تو گھر کے چاروں کونوں میں ۷۰ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں۔ اور اس عمل کے بعد ۳ مرتبہ یہ کہے یَا مُعِیْدُ رُدَّ عَلَیَّ فلاں ابن فلاں۔ انشاء اللہ سات رُوز کے عمل سے سات روز کے اندر اندر مفرور واپس آجائے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بوقتِ صبح ۹۹ مرتبہ حاملہ کے پیٹ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر ۹۹ مرتبہ "یا معیدُ" پڑھ کر دم کردے تو حمل ساقط ہونے سے محفوظ رہے۔ یہ عمل عورت کو اپنے محرم سے کرانا چاہیئے۔ یا کسی عورت سے کرانا چاہیئے۔

اگر کوئی اس اسم الٰہی کو بہ کثرت پڑھے گا تو اس کی یادداشت میں زبردست اضافہ ہوجائے گا۔

اگر کوئی شخص اپنی کوئی چیز کہیں رکھ کر بھول گیا ہو تو اس اسم الٰہی کو لاتعداد مرتبہ پڑھنا شروع کردے، انشاء اللہ اس کو بھولی ہوئی چیز یا بات یاد آجائے گی۔

جس عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو۔ اس کا شوہر ایک سیب چھیل کر سات مرتبہ یا معیدُ سیب پر لکھ کر لگاتار ۳ رات تک اپنی بیوی کو کھلائے۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ یہی عمل مرغی کے انڈے پر بھی کارگر ثابت ہوتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح مرغی کے انڈے پر بھی اُسے ابال کر کیا جاسکتا ہے۔

اگر کوئی شخص مال دار ہو اور پھر کسی وجہ سے مفلس ہوگیا ہو یا اگر ــــ کوئی شخص عابد وزاہد ہو اور پھر اس کی حالت بدل گئی ہو، عبادت وریاضت میں جی نہ لگتا ہو تو "یا معیدُ" گیارہ ہزار مرتبہ ۲۱ دن تک لگاتار پڑھے ــــــــ تو اس کی حالت پہلے جیسی ہوجائے گی۔ تنگ دستی دور ہوگی اور سستی وکاہلی سے بھی انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ جو شخص اس مربع کو کسی مادہ منقلب میں لکھ کر اور نقش کے نیچے بھاگے ہوئے کا نام مع اسم والدہ کے لکھ کر کسی درخت پر لٹکادیں تو بہت جلد وہ واپس آجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

د	ی	ع	م
۶۹	۴۱	۳	۱۱
۴۲	۷۲	۸	۲
۹	۱	۴۳	۷۱

فلاں ابن فلاں

اگر کوئی شخص روزانہ تین سو مرتبہ نمازِ فجر کے بعد اس اسم الٰہی کا ورد کرے تو مستجاب الدعوات ہوجاتے۔

اگر کسی کا کام چلتے چلتے رک جائے تو بعد نمازِ جمعہ چند افراد مل کر ۱۸ ہزار مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۷ جمعوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کام تیزی کے ساتھ چل پڑے گا۔ یہ عمل تعمیر، کاروبار، مکان، دکان، ٹھیکیداری وغیرہ جیسے مسائل میں بہت کارگر اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

دوسری شادی کے لئے عورت ہو یا مرد، شوہر یا بیوی کے مرنے کے بعد اس اسم الٰہی کو ۱۲۴۰۰ مرتبہ ۱۴ دن تک پڑھیں۔ انشاءاللہ دوسری شادی کا بندوبست ہوجائے گا۔

اگر کسی کا بچہ سوکھتا جارہا ہو تو ۱۳ سو مرتبہ "یا معیدُ" پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے بچے کے بدن پر اس تیل سے مالش کرے۔ انشاء اللہ ۱۱ دن کی مالش سے بچہ فربہ ہوجائے گا۔

اگر کسی عورت کو پیدائش کے وقت تکلیف زیادہ ہو اور بچے کی ولادت میں مشکل پیش آرہی ہو تو "یا معیدُ" گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو پلادیں۔ انشاء اللہ فوراً ولادت ہوگی۔ یا معیدُ کا نقش اگر عورت کی بائیں ران پر باندھ دیا جائے تب بھی ولادت سہولت کے ساتھ ہوجاتی ہے۔

اس اسم الٰہی کا عامل بننے کے لئے اس اسم کا ورد ۴۶۴۴ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور پھر عامل جس کو بھی "یا معیدُ" کا نقش لکھ کر دے گا فوراً اثر ہوگا۔ اور حیرت انگیز نتائج سامنے آئیں گے۔

"یا معیدُ" کا نقش یادداشت میں اضافے کے لئے کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنے کے لئے ولادت میں آسانی کے لئے حمل کی حفاظت کے لئے اور تمام مشکلات میں آسانی کے لئے دیا جاسکتا ہے ــــ جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانبِ مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۴	۳۷	۲۳
۳۶	۲۴	۲۹	۳۵
۲۵	۳۹	۳۲	۲۸
۳۳	۲۷	۲۶	۳۸

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں اگر ان کو لکھتے وقت عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے

۷۸۶

۴۲	۳۷	۴۵
۴۴	۴۱	۳۹
۳۸	۴۶	۴۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ مغرب کرلے اور نقش دو زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶	۳۲	۲۹	۳۷
۳۸	۲۸	۳۵	۲۳
۳۳	۲۵	۳۶	۳۰
۲۷	۳۹	۲۴	۳۴

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں اگر ان کو لکھتے وقت عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے۔ تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۸	۴۴	۴۲
۴۶	۴۱	۳۷
۴۰	۳۹	۴۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷	۲۳	۳۰	۳۴
۲۹	۳۵	۳۶	۲۴
۳۲	۲۸	۲۵	۳۹
۲۶	۳۸	۳۳	۲۷

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں۔

ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۲	۴۴	۳۸
۳۷	۴۱	۴۶
۴۵	۳۹	۴۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، خ، ر یا غ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر اگر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳	۲۷	۲۶	۳۸
۲۵	۳۹	۳۲	۲۸
۳۶	۲۴	۲۹	۳۵
۳۰	۳۴	۳۷	۲۳

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں۔ اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۰	۴۶	۳۸
۳۹	۴۱	۴۴
۴۵	۳۷	۴۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر ۱۴۴ مرتبہ "یا معید" پڑھ کر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت میں زبردست اضافہ ہوجائے۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ گلے میں باندھنے والے یا بازو پر باندھنے والے نقوش کو نیلے یا فیروزی کپڑے میں باندھنے کی تاکید کریں۔ اور پینے کے نقوش ایک مریض کو سات سات دیئے جائیں اور ایک نقش کا پانی دو دن پینے کی تاکید کی جائے۔

(باقی آئندہ)

اعمالِ حزب البحر

حسن الہاشمی
فاضلِ دارالعلوم، دیوبند

قسط ۸

سترہواں عمل اگر کسی سحر زدہ انسان کا سحر اتارنا ہو تو اس کے لئے حزب البحر کا حصار کرنا چاہئے۔ لیکن یہ حصار وہی شخص کر سکتا ہے جو حزب البحر کی حسبِ قاعدہ زکوٰۃ ادا کر چکا ہو۔ حصار کا طریقہ یہ ہے کہ سحر زدہ کو زمین پر چت لٹا دیا جائے اس طرح لٹائیں کہ مریض کے پاؤں مشرق کی طرف ہوں۔ اور اس کا سر مغرب کی طرف۔ اور عامل اپنی پشت شمال کی طرف کر کے مریض کی طرف اپنا رُخ کر کے بیٹھ جائے اور ایک مرتبہ حٓمٓ کہہ کر مریض کے سر کی طرف اشارہ کرے۔ پھر ایک مرتبہ حٓمٓ کہہ کر مریض کے پیروں کی طرف اشارہ کرے۔ پھر ایک مرتبہ حٓمٓ کہہ کر مریض کے دائیں طرف اشارہ کرے اور پھر ایک مرتبہ حٓمٓ کہہ کر مریض کے بائیں طرف اشارہ کرے پھر ایک مرتبہ حٓمٓ کہہ کر مریض کے جسم پر اشارہ کرتے ہوئے آسمان کی طرف اشارہ کرے۔ پھر ایک مرتبہ حٓمٓ کہہ کر مریض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زمین کی طرف اشارہ کرے۔ پھر آخری بار یعنی ساتویں بار حٓمٓ کہہ کر عامل تالی بجائے یہ عمل لگاتار ۷ روز تک کیا جائے اور عامل اشارہ اپنی دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے کرے۔ انشاء اللہ ۷ روز میں جادو کتنا بھی شدید ہوگا اتر جائے گا۔ لیکن اگر اس حصار کے ساتھ ساتھ عامل مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل تعویذ بھی ڈال دے۔ اور اس کے ساتھ روزانہ ایک نقش پلاتا بھی رہے تو بہت بہتر ہے گلے میں ڈالنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔

۷۸۶

حٓ	مٓ	حٓ	مٓ
مٓ	حٓ	مٓ	حٓ
مٓ	حٓ	مٓ	حٓ
حٓ	مٓ	حٓ	مٓ

اور پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں۔

۷۸۶

۱۹	۱۲	۱۷
۱۴	۱۶	۱۸
۱۵	۲۰	۱۳

بعض بزرگوں سے یہ طریقہ بھی منقول ہے کہ حٓمٓ ۷۸ مرتبہ پڑھ کر نیم کی ایک تازہ ٹہنی پر دم کر کے مریض کو چت لٹا دیں اور سر سے پیر کی طرف کو ۷ مرتبہ پھیریں۔ پھر اس ٹہنی کو کسی دریا میں پھینک دیں۔ اس عمل کو بھی لگاتار ۷ روز تک کریں۔ انشاء اللہ سحر اتر جائیگا۔ گلے میں ڈالنے کے لئے اور پینے کے لئے مذکورہ نقش ہی مریض کو دیئے جائیں۔

عام طور پر یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ سفلی جادو کا توڑ سفلی عمل ہی سے ممکن ہے علوی سے نہیں۔ لیکن راقم الحروف کا تجربہ یہ ہے کہ عمل کتنا بھی گندا اور سفلی کیوں نہ ہو قرآن حکیم کی آیات سے وہ رفع ہو جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ علاج کرنے والا باقاعدہ آیاتِ قرآنی کا عامل ہو۔ اور اس نے حسبِ قاعدہ زکوٰۃ عمل ادا کر رکھی ہو۔ جادو بذریعہ جنّات ہو یا بذریعہ ارواحِ خبیثہ، جادو علوی یا سفلی حزب البحر کے مذکورہ عمل سے وہ ختم ہو جاتا ہے شرط یہی ہے کہ علاج کرنے والا باقاعدہ حزب البحر کا عامل ہو۔ اور حسنِ نیت اور جذبۂ خدمت کے ساتھ مریض کا علاج کر رہا ہو۔ انشاء اللہ ۷ روز میں سحر سے پوری طرح نجات مل جائیگی۔ دورانِ علاج مریض کو گوشت، انڈا اور مچھلی سے دور رکھیں۔ اور کالا لباس پہننے کو منع کریں۔ اگر مریض شادی شدہ ہو عورت ہو یا مرد تو وظیفۂ زوجیت سے بھی پرہیز کی تاکید کر دیں اور اس بات کی بھی تاکید کر دیں کہ مریض زیادہ سے زیادہ پاک صاف اور باوضو رہے۔ اگر عورت کو ایام آ رہے ہوں تو اس علاج سے پرہیز کریں۔ (باقی آئندہ)

علم الحروف

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم ــــ دیوبند

قسط ۶

ح مزاج کے اعتبار سے حرفِ حا خاکی ہے اور اس کے عدد ۸ ہیں۔
اگر کسی شخص کو پیاس کی بیماری ہو گئی ہو تو اس حرف کو اسّی مرتبہ زعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر دھو کر مریض کو پلا دیں تو انشاءاللہ صحت حاصل ہو گی۔

اگر کوئی شخص تنگ دست ہو تو وہ اس حرف کو اس طرح شرف مشتری میں لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو بفضلِ رب العٰلمین اس کی تنگ دستی دور ہو جائے۔
نقش اس طرح بنائے۔

۷۸۶

		۸		
	۸	۸	۸	
۷	۷		۷	۷
	۸	۸	۸	
		۸		

اگر کوئی عورت بانجھ ہو تو اس نقش کو لکھ کر سرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں غسل سے فارغ ہونے کے بعد ڈال لے تو انشاءاللہ ۳ ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔
نقش یہ ہے۔ ح ح ح ح ح ح ح

بالف

بالف لاحولَ ولاقوۃ الاّ
باللہ العلی العظیم

اگر کوئی شخص کسی دشمن کو مسخر کرنا چاہے تو جمعہ کے دن دو سو مرتبہ حرف حا کو کسی شہید یا ولی کی قبر کی مٹی پر پڑھ کر دم کر کے دشمن کے گھر میں پھینک دے، انشاءاللہ دشمن مسخر ہو جائے گا۔
اگر کوئی شخص کسی بھی طرح کے درد یا تشنج میں مبتلا ہو تو دو سو مرتبہ شبِ جمعہ کو پڑھ کر مریض پر دم کر دیا جائے تو انشاءاللہ مریض کو درد سے نجات مل جائے گی۔

اگر کوئی شخص عملِ قوم لوط، طاعون یا سرطان میں مبتلا ہو تو اس شخص پر روزانہ ۷۰ مرتبہ ۴۰ دن تک دم کریں۔ اور ۷۰ مرتبہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ لگاتار ۴۰ دن تک، انشاءاللہ مریض کو مذکورہ امراض سے نجات مل جائے گی۔

محبت تالیف قلب اور رفعہ کرنے کے معاملے میں اس کے خواص پُر اثر ہیں۔ اگر کوئی شخص مشتری کی ساعت میں ح ح ح ح ح ح ح تیندوے کی کھال پر لکھ کر پھر اس کو باریک پیس کر کسی سرمے میں ملا لیں تو انشاءاللہ مؤکل وغیرہ نظر آنے لگیں گے۔
سرمہ لگاتے وقت یہ عزیمت لاتعداد مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَاحَیُّ یَاحَلِیْمُ یَاحَمِیْدُ یَاحَسِیْبُ یَاحَنَّانُ یَاحَافِظُ یَاحَفِیْظُ بِمَا اَوْدَعْتَہٗ حَرْفُ الْحَاءِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَکْنُوْنَۃِ وَالْاَنْوَارِ لَنَا تُسَخِّرُ لِیْ مَلٰئِکَتَکَ خُدَّامِ ھٰذَاہِ الْحُرُوْفِ فِیْمَا اٰمُرُھُمْ بِہٖ مِمَّا لَکَ فِیْہِ رَضَاءٌ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اگر بروز شنبہ یا بروز جمعہ کو پہلی یا آٹھویں ساعت میں جبکہ قمر نحوست سے محفوظ ہو انگشتری کے نگینے پر ۸ مرتبہ حا لکھے اور اس ساعت میں اگلے شنبہ یا جمعہ کو پہن لے تو بے اندازہ ــــ قوتِ باہ پیدا ہو۔

اگر اسی انگوٹھی کو پانی میں ڈال کر وہ پانی کسی بخار کے مریض کو پلائیں تو بخار فوراً اتر جائے گا۔

اگر اس حرف کو ۹۰۷۳۲ مرتبہ کسی چینی کے طباق پر لکھ کر اس کنوئیں یا دریا کے پانی سے جو نصف رات کو لایا گیا ہو دھو کر مریض کو پلائیں تو مرض کتنا بھی شدید ہو انشاءاللہ رفع ہو جائے گا اور مریض اللہ کے فضل و کرم سے صحت مند ہو جائے گا۔

(باقی آئندہ)

باب — امراضِ جسمانی کا روحانی علاج

حق تعالیٰ نے اس کائنات میں جتنے بھی امراض پیدا کئے ہیں ان سب کا کوئی نہ کوئی علاج بھی پیدا کیا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو حق ہوگا کہ رب العلمین نے پہلے علاج پیدا کیا ہے بعد میں مرض۔ کیوں کہ یہ بات تو ان کی شانِ کریمی کے خلاف ہے کہ وہ مرض تو پیدا کر دیں اور اس کا علاج پیدا نہ کریں۔

یہ بات دنیا میں ایک غلط پروپیگنڈے کی طرح پھیلی ہوئی ہے کہ فلاں مرض کا کوئی علاج ہی نہیں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی مرض کا کوئی علاج ہی نہ ہو۔ ہاں یہ بات ممکن ہے کہ بعض امراض کا علاج دریافت کرنے میں معالجین اور اربابِ تجربہ ناکام ہوں۔ کیوں کہ انسانی علم بہرحال محدود ہے۔ اور بے شمار چیزیں اور لاتعداد حقائق انسانی علوم کی دسترس سے آج بھی باہر ہیں۔ اس لئے بے شمار امراض کا علاج بھی آہستہ آہستہ دریافت ہو رہا ہے تو غلطی کارخانۂ قدرت کی نہیں ہے۔ اس نے تو ہر مسئلے کا حل اور ہر بیماری کا مداوا پیدا کر دیا ہے۔ یہ غلطی تو انسان کی محدود واقفیت کی ہے ——— کہ آج کے اس دورِ ترقی میں بھی وہ بے شمار چیزوں سے ناواقف ہے۔

ہر انسان کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور بیمار ہونے کے بعد اس کا علاج کرنا نبیؐ کی سنّت ہے۔ جو لوگ اللہ کے عطا کردہ جسم کے شکر گزار اور قدردان ہوتے ہیں وہ اپنے جسم کی درستگی اور اپنی صحت و تندرستی کا پورا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ کیوں کہ زندگی کی طرح انسان کا بدن بھی اللہ کی امانت ہے۔ اپنے بدن کی طرف دھیان نہ دینا اور اس کے سُکھ دُکھ اور اچھے بُرے کی پرواہ نہ کرنا کسی صاحبِ ایمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ تمام اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہونے کی صورت میں نبیؐ کی سنّت پر شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے اور بیماریوں سے نجات پانے کے لئے معالجین سے رابطہ کیا کرتے تھے۔ پھر دوا اور پرہیز کا خیال کر کے اللہ کے فضل سے بیماریوں سے نجات حاصل کر لیا کرتے تھے۔ علاج کو نبیؐ کی سنّت مانا گیا ہے۔ لیکن کسی مخصوص علاج کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ بس یہی نبیؐ کی سنّت ہے درست نہیں ہے۔ قیامت تک علاج کے جو بھی سلسلے شروع ہوں گے بشرطیکہ وہ توحیدِ الٰہی سے متصادم نہ ہوں وہ سنّت کے دائروں میں آئیں گے۔ اور انہیں اختیار کرنا نبیؐ کی سنّت پر چلنے کے برابر ہوگا۔

تعویذات اور جھاڑ پھونک کی حقیقت آثار و قرائن سے ثابت ہے اور ہر دور کے اکابرین نے اس سلسلۂ علاج کو اہمیت بھی دی ہے اور اس کی حقیقت کو تسلیم بھی کیا ہے۔ عقلاً بھی اعداد و حروف سے علاج کرنا درست ہے۔ جو لوگ اس سلسلۂ علاج کو خلافِ عقل یا خلافِ روایت بتاتے ہیں وہ خود عقل و شعور کے

محروم ہیں۔ ورنہ دنیا بھر کے تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ جس طرح دواؤں سے استفادہ کیا جاتا ہے اسی طرح نقوش اور جھاڑ پھونک سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ بعض امراض میں دوائیں بالکل ہی بے اثر ہوتی ہیں اور اُن امراض میں مریض کو نجات صرف تعویذات ہی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہٖ مؤثر ہوتا ہے۔ تو یہ بات از قبیلۂ شرک ہے۔ اس دنیا میں کوئی بھی چیز خواہ وہ تعویذ ہو یا کوئی دوا فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہے۔ بلکہ ہر چیز اپنا اثر دکھلانے میں رضاءِ باری تعالیٰ کی محتاج ہے۔ تعویذ بھی جب ہی اثر کرتا ہے جب اللہ چاہے اور دوا بھی تب ہی مؤثر ہوتی ہے۔ جب بارگاہِ خداوندی سے اس کو اثر انداز کرنے کی سند مل گئی ہو۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دوا کو توفی ذاتہٖ مؤثر مانتے ہیں۔ اور اس طرح کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ فلاں دوا مجھے راس ہے یا فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے میں ٹھیک ہوتا ہوں۔ تو اس طرح کی باتیں بھی کفر و شرک سے تعلق رکھتی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ کوئی دوا کوئی غذا کوئی تعویذ اس وقت تک اپنا اثر نہیں دکھا سکتا۔ جب تک ربّ العٰلمین کی مرضی نہ ہو۔

اس باب میں ہم نے خلف و سلف کے ہزاروں تجربات کا نچوڑ پیش کیا ہے۔ اکابرین کے ان تجربات سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ ہمارا مشورہ یہ نہیں ہے کہ دواؤں اور غذاؤں سے ہم بالکل بے نیاز ہو جائیں۔ بلکہ مشورہ یہ ہے کہ اسباب و علل کی اس دنیا میں دوسرے علاجوں کی طرح اس روحانی علاج کو بھی اہمیت دیں۔ اور بزرگوں کے تجربات سے استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اس باب میں ہم نے حروف تہجّی کے اعتبار سے امراض کا علاج درج کیا ہے۔ تاکہ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔

جو عملیات ازراہِ سہو چھُٹ جائیں گے وہ متفرقات میں نقل کر دیئے جائیں گے۔

محمد اجمل انصاری

آنکھوں کے امراض

طریقہ ۱ صبح و شام سات سات مرتبہ یہ دعا پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیوں پر دم کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر انگلیاں لگائیے۔ انشاء اللہ آنکھوں کی کیسی بھی بیماری ہوگی۔ فوراً رفع ہو جائے گی۔ دعا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَّمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ ط

طریقہ ۲ مندرجہ ذیل نقش زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھیں۔ پھر اس کو گلاب کے پانی سے دھولیں۔ اور اس پانی کو اپنی آنکھوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ کوئی بھی مرض ہوگا رفع ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا بصیر	یا بصیر	یا بصیر	یا بصیر
یا سمیع	یا سمیع	یا سمیع	یا سمیع
یا حکم	یا حکم	یا حکم	یا حکم
✕	✕	✕	✕

طریقہ ۳ کھانے والی لونگ مع پھول کے لیں۔ اور اس پر ۲۱ مرتبہ درودِ شفاء پڑھ کر دم کر کے اس لونگ کو سرمہ دانی میں ڈال دیں۔ ایک ہفتے کے بعد اس لونگ کو نکال لیں۔ اور دوسری لونگ پر درودِ شفاء پڑھ کر سرمہ دانی میں ڈال دیں۔ اس طرح چار ہفتوں تک نئی لونگ کے ساتھ یہ عمل کریں۔ چوتھی لونگ نکالنے کے بعد اس سرمہ کو استعمال کریں۔ اور اپنی آنکھوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ عمر بھر آنکھوں کے امراض اور بینائی کی کمزوری سے محفوظ رہیں گے۔ اور اگر بینائی کمزور ہو گئی ہوگی تو پھر بحال ہو جائے گی۔ اور رفتہ رفتہ چشمے کی عادت چھٹ جائے گی۔

درودِ شفاء یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَائِمًا اَبَدًا۔

طریقہ ۴ اسم الٰہی "یا بصیر" روزانہ سو مرتبہ نمازِ فجر کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ آخیر عمر تک بینائی بدستور ٹھیک رہے گی۔ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنے سے بھی یہی فائدے حاصل ہوں گے۔

طریقہ ۵:۔ ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ "یا نور" اوّل و آخیر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھنے سے

آنکھوں کی بینائی بدستور قائم رہتی ہے۔ بلکہ دن بدن بینائی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

طریقہ ۶ بینائی کی کمزوری دور کرنے کے لئے نمازِ فجر کے بعد یہ آیات پانچ مرتبہ پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر پھیرنے سے بینائی بدستور قائم رہتی ہے۔ اور اگر بینائی کمزور ہوگئی ہو تو کمزوری رفع ہوجاتی ہے۔

آیاتِ قرآنی یہ ہیں۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ

طریقہ ۷ بینائی کی سلامتی کے لئے اس دعا کو صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھنا انتہائی مفید ہے دعا یہ ہے۔ يَا سَمِيْعُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعَ الدُّعَاءِ يَا لَطِيْفُ لِمَا يَشَآءُ اِحْفَظْ عَلٰى بَصَرِيْ۔

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل نقش کو نیلے یا فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنے سے بینائی کی حفاظت ہوتی ہے اور بینائی میں اگر ضعف پیدا ہوگیا ہو تو وہ دور ہوجاتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۵	۷۸	۸۱	۶۸
۸۰	۶۹	۷۴	۷۹
۷۰	۸۳	۷۶	۷۳
۷۷	۷۲	۷۱	۸۲

طریقہ ۹ صبح کو سورج کے طلوع ہونے سے پہلے مُعِيْنُ السَّلَامُ مِأَتَ الْحِيْنَ الصَّابِ الْغِلَامُ الْمَرِيُّ تین مرتبہ پڑھ کر ایک پیالے پانی پر دم کریں۔ پھر اس پیالے سے تین گھونٹ پانی الگ کر کے نہار منہ پی لیں۔ باقی پانی کو سیدھے ہاتھ کے چلّو میں لے کر اس پانی میں آنکھیں کھولیں۔ اور بند کریں۔ پانی جب گرم ہوجائے تو پانی کو کسی گملے یا کیاری میں ڈال دیں۔ اس پانی میں دونوں آنکھوں کو پہلے دائیں آنکھ کو پھر بائیں آنکھ اسی طرح کھولیں بند کریں۔ جب پانی گرم سا ہوجائے تو اس کو کسی گملے یا کیاری میں ڈالیں۔ لگاتار نوّے دن اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ ضعفِ بصارت سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۱۰ جس شخص کی آنکھوں میں تاریکی یا کمزوری ہو۔ ۴۱ مرتبہ "یَا شَکُوْرُ" پڑھ کر پانی پر دم کر کے پھر وہ پانی آنکھوں میں لگائے اور باقی پانی پیئے۔ انشاء اللہ سات روز میں شفا ہوگی۔

طریقہ ۱۱:۔ مندرجہ ذیل دعا کو بکثرت پڑھنے سے گئی گزری بینائی بھی واپس آجاتی ہے۔ دعا یہ ہے:

یاقریبُ یامجیبُ یاسمیعَ الدّعاءِ یالطیفُ لطیفًا لما یشاء اُرْدُدْ علیّ بصری اِنّکَ علیٰ کُلّ شئیٍ قدیر۔

طریقہ ۱۲ ہر فرض نماز کے بعد فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید۔ تین مرتبہ پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کر کے اپنی آنکھوں سے لگاتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بصارت اور بینائی میں کبھی کمی واقع نہیں ہوگی۔

طریقہ ۱۳ اگر کوئی شخص آنکھوں کی کسی بھی بیماری میں مبتلا ہو تو اس کی آنکھوں پر یہ آیات ۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِي يَاْتِ بَصِيْرًا ۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔ کیسی بھی بیماری ہو۔ انشاء اللہ اس سے نجات ملے گی۔

امراضِ چشم

طریقہ ۱ نمازِ فجر کی سنّت و فرض کے درمیان سورۂ ملک پڑھ کر دم کرنا ـــــ آنکھوں کی جملہ بیماریوں میں مفید ہے۔

طریقہ ۲ آشوبِ چشم پر پندرہ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر روزانہ صبح و شام دم کریں۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

طریقہ ۳ سورۂ حٰم سجدہ لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی سے آنکھوں کا دھونا آشوبِ چشم کے لئے مفید ہے۔

طریقہ ۴ گیارہ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر اوّل و آخیر درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے سے انشاء اللہ آشوبِ چشم سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۵ اگر آنکھوں میں زخم ہو جائیں تو سورۂ ہمزہ پڑھ کر آنکھوں کے زخموں پر دم کیا جائے انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

طریقہ ۶ جس کی آنکھوں میں زخم یا چوٹ ہو۔ اس کو گیارہ مرتبہ "النَّافِعُ البَارِی" پڑھ کر دم کیا جائے دن میں ۲ بار دم کریں۔ انشاء اللہ، روز میں زخم ٹھیک ہو جائے گا۔

طریقہ ۷ اگر کسی کو اپنی آنکھوں کے سامنے خون تیرتا نظر آتا ہو تو دکنی مرچ ایک چھٹانک، اور چینی ایک چھٹانک دونوں کو صاف آہن دستہ میں باریک سفوف بنا لیا جائے۔ پھر ۶ ماشہ روزانہ سوتے وقت تازہ پانی کے ساتھ کم سے کم بیس روز استعمال کریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ الرضا عنایت عمانویل سفید چینی کی پلیٹ پر لکھ کر صبح و شام ایک پلیٹ پانی سے دھو کر پئیں۔

پلیٹ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تین پلیٹوں پر گیارہ مرتبہ "یاحفیظ" پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر "یاکافی" ۱۱ مرتبہ

پڑھ کر پلیٹوں پر دم کر دیں۔ پھر یا شافیُ ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ اس کے بعد زعفران و گلاب سے اوپر والی عبارت پلیٹ پر لکھیں۔ انشاء اللہ ۳ روز یہ پلیٹ پینے سے آنکھوں کی بیماری دور ہو جائے گی۔

طریقہ ۸ اگر کوئی شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر ایک مرتبہ سورۂ قدر (اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ) پڑھ لیا کرے، اس کی بینائی کبھی کم نہیں ہوگی۔

طریقہ ۹ سورۂ کورت (اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ سپارہ ۳۰) صبح شام پڑھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور آنکھوں کی گندگی صاف ہو جاتی ہے — نیز ہر طرح کے امراض چشم سے حفاظت رہتی ہے۔

آنتوں کے امراض

طریقہ ۱ اگر آنتوں میں زخم ہو گئے ہوں تو مندرجہ ذیل عبارت تین پلیٹوں پر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر صبح، دوپہر، شام پئیں۔ لگاتار ۱۲ روز پینے سے آنتوں کے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔

طریقہ ۲ اگر آنتوں کی ٹی بی ہو جائے تو مندرجہ ذیل آیات قرآنی سورج طلوع ہونے سے پہلے — گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے لگاتار ۴۰ دن تک پئیں۔ انشاء اللہ آنتوں کی ٹی بی ٹھیک ہو جائے گی۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط الٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ط الرَّحِیْمُ الرَّحِیْمُ الرَّحِیْمُ۔

طریقہ ۳ اگر آنتوں پہ ورم ہو جائے تو سورۂ عصر ۴۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے روزانہ ۴۰ دن تک پینے سے آنتوں کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

طریقہ ۴ اگر آنتوں میں خشکی ہو جائے تو سورۂ تبت پانی پر ۴۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے عشاء کی نماز کے بعد لگاتار ۱۲ روز تک پئیں۔

طریقہ ۵ اگر آنت اتر جائے تو رات کو سونے سے پہلے ۲۱ مرتبہ وَرَفَعَ دَرَجَاتَهُمْ پڑھ کر پیٹ پر دم کریں۔ انشاء اللہ ۴۵ دن میں آنت کا اترنا موقوف ہو جائے گا۔

طریقہ ۶ اگر آنتوں میں سوزش یا گرمی پیدا ہو گئی ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر پیٹ پر باندھیں انشاء اللہ سوزش اور گرمی سے نجات ملے گی۔

نقش اس طرح لکھیں۔

یاحفیظ		یاحفیظ
	یاحافظ	
یاحفیظ		یاحفیظ

طریقہ ۷ مندرجہ ذیل نقش آنتوں کی تمام بیماریوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہوتا ہے۔ کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرا کر مریض کے گلے میں ڈلوائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۳	۲۷۶	۲۷۹	۲۶۶
۲۷۸	۲۶۷	۲۷۲	۲۷۷
۲۶۸	۲۸۱	۲۷۴	۲۷۱
۲۷۵	۲۷۰	۲۶۹	۲۸۰

احساسِ کمتری

طریقہ ۱ جو شخص احساسِ کمتری کا شکار ہو۔ اس کے لئے بہت ہی آسان علاج یہ ہے کہ وہ ہر وقت باوضو رہے۔ وضو اگر ٹوٹ جائے تو پھر وضو کر لے۔ چند دنوں کے بعد اس کو احساسِ کمتری کے مرض سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۲ جو شخص احساسِ کمتری کا شکار ہو اس کو چاہیئے کہ نمازِ فجر، نمازِ ظہر اور نمازِ عشاء کے بعد ۱۳۰ مرتبہ "یَا سَلَامُ" پڑھنے کی عادت ڈالے۔ انشاء اللہ ۳۰ دن میں احساسِ کمتری سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

طریقہ ۳ جو شخص احساسِ کمتری میں مبتلا ہو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈالا جائے۔ انشاء اللہ احساسِ کمتری ختم ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

یا حیّ		یا حیّ
	یا قیّوم	
یا حیّ		یا حیّ

اُداسی

طریقہ ۱ اگر کوئی شخص اُداسی میں مبتلا رہتا ہو تو اس کے لئے روحانی علاج یہ ہے کہ جمعہ کی شب میں عشاء کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں۔ تلاوت کے وقت ایک کٹورے یا

طشت میں پانی اپنے سامنے رکھ لیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ عمل ختم ہو جانے پر دونوں ہاتھ کی انگلیاں پانی میں ڈبو لیں۔ پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر مل لیں۔ اس کے بعد اُس پانی کو پی لیں۔ لگاتار ۶ جمعراتوں تک یہ عمل کریں۔ خواتین ایّام کے دوران عمل کو موقوف کر دیں۔ بعد میں جمعراتوں کی تعداد پوری کریں۔ انشاء اللہ اُداسی اور افسردگی سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔ اور طبیعت میں شگفتگی پیدا ہو جائے گی۔

طریقہ ۲ اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ اداسی سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵

احتلام کی بیماری

طریقہ ۱ احتلام سے نجات کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ رات کو سوتے وقت اپنی شہادت کی انگلی سے اپنے پیٹ "عمر" لکھ لے۔ اگر آنکھ لگنے کے بعد کسی وجہ سے آنکھ کھل جائے تو پھر اس عمل کو دہرا لے انشاء اللہ احتلام نہیں ہو گا۔

طریقہ ۲ احتلام سے بچنے کے لئے رات کو سونے سے پہلے ایک لوٹا پانی اپنی پیشاب کی جگہ ڈالے اور ۲۱ مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھ لے۔ انشاء اللہ احتلام نہیں ہو گا۔

طریقہ ۳ اگر سورۂ نوح لکھ کر تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائے تو ______ انشاء اللہ احتلام سے حفاظت رہے گی۔

طریقہ ۴ سورۂ طارق پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے اور بدن پر ہاتھ پھیر لے تو انشاء اللہ احتلام نہیں ہو گا۔

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش سیسے کے پترے پر کندہ کر لے اور رات کو سوتے وقت اس نقش کو اپنی کمر میں باندھ لے۔ نقش پشت پر رہے۔ انشاء اللہ احتلام سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۳۵	۴۲۴۹	۴۲۴۶	۴۲۴۲
۴۲۴۷	۴۲۴۱	۴۲۳۶	۴۲۴۸
۴۲۴۰	۴۲۴۴	۴۲۵۱	۴۲۳۷
۴۲۵۰	۴۲۳۸	۴۲۳۹	۴۲۴۵

طریقہ ۶ احتلام سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر تکیئے کے نیچے رکھیں۔ اگر اپنے لئے لکھنا ہو تو چوتھے خانے میں پیش من لکھیں۔ اگر دوسرے کے لیے لکھنا ہو تو اس کا نام مع اسم والدہ

کے لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بحق ابابکر صدیق رضؓ	بحق عمر فاروق اعظم رضؓ
بگریز شیطان لعین	از ہیبت عثمان نیایہ پیش من ہیبت علی شیر خدا
۷۸۶ ہ ہ ہ ہ ھی ی ی ی ی ی ی ص م	

طریقہ ۷ اگر کسی کو احتلام کی بیماری لاحق ہو تو وہ رات کو سوتے وقت اپنی شہادت کی اُنگلی سے اپنی دائیں ران پر آدمؑ اور بائیں ران پر حواؑ لکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ احتلام نہیں ہوگا۔

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل نقش کو کسی بھی جمعہ کی شب میں نوی ساعت میں لکھ کر اپنے تکیے کے نیچے رکھیں۔ انشاء اللہ احتلام نہیں ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۶۰۶	۱۰۰۶۲۰	۱۰۰۶۱۷	۱۰۰۶۱۴
۱۰۰۶۱۸	۱۰۰۶۱۳	۱۰۰۶۰۷	۱۰۰۶۱۹
۱۰۰۶۱۲	۱۰۰۶۱۵	۱۰۰۶۲۲	۱۰۰۶۰۸
۱۰۰۶۲۱	۱۰۰۶۰۹	۱۰۰۶۱۱	۱۰۰۶۱۶

طریقہ ۹ جس شخص کو احتلام کا مرض ہو۔ اس کو چاہیئے کہ ۴۰ راتوں تک لگاتار ایک سو مرتبہ یا متکبرُ پڑھ کر سویا کرے۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ اس بیماری سے نجات مل جائے گی۔

اختلاج قلب

طریقہ ۱ جس شخص کو اختلاج قلب کا مرض ہو، وہ مندرجہ ذیل آیات لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۝ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ؕ۔

طریقہ ۲ جس شخص کو اختلاج قلب ہو وہ مندرجہ ذیل کلمات ۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیئے۔ اور اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرے۔

کلمات یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اکۡشِفۡ هَمِّیۡ وَحُزۡنِیۡ وَفَرِّجۡ عَنِّیۡ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

طریقہ ۳:۔ چینی کی پلیٹ پر آیت الکرسی لکھ کر یہ الفاظ لکھیں۔ نَوَیۡتُ الشِّفَاءَ مِنَ الۡعِلَّةِ اور مریض

کو پلائیں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں۔ انشاء اللہ اختلاج سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۴ ۳۳ مرتبہ سورۂ طارق (سپارہ نمبر ۳۰) پڑھ کر اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اپنے قلب پر دم کریں۔ اور اس عمل کو ۷ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ اختلاج سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش اختلاج قلب کو رفع کرنے میں بہت مؤثر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

العلی العظیم	الّا باللہ	ولا قوۃ	لاحول
لاحول	ولا قوۃ	الّا باللہ	العلی العظیم
الّا باللہ	العلی العظیم	لاحول	ولا قوۃ
ولا قوۃ	لاحول	العلی العظیم	الّا باللہ

طریقہ ۶ اختلاج قلب کو رفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل لکھ کر گلے میں ڈالے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ یا رحمن یا رحیم دل ما را کن مستقیم بحق ایاک نعبد وایاک نستعین۔
اس عبارت کو لکھنے سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

طریقہ ۷ اس آیت کریمہ کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔
لِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ۔

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۸۰	۱۰	۶۰
۳۰	۵۰	۷۰
۴۰	۹۰	۲۰

یا اللہ　یا اللہ　یا اللہ　بحق
ھولِ دل دفع شود

طریقہ ۹ اختلاج قلب کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر لگاتار ۷ دن تک پلائیں۔
آیت یہ ہے۔ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ۔

طریقہ ۱۰ مندرجہ ذیل نقش کو گلے میں ڈالیں ——— انشاء اللہ اختلاج قلب اور گھبراہٹ سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

بخار

طریقہ ۱ جس شخص کو بخار پریشان کرتا ہو۔ وہ قرآن حکیم کی اس آیت کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔
یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ط۔

طریقہ ۲ شدید بخار ہو تو مندرجہ ذیل ۴ نقش مریض کو لکھ کر دیں۔ ایک گلے میں ڈالنے کے لئے اور ۳ نقش پینے کے لئے ایک نقش کا پانی دن میں ۳ بار پلائیں۔ اسی طرح لگاتار ۳ دن تک پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ بخار کی شدت ٹوٹ جائے گی۔ اور مریض کو آرام ملے گا۔
نقش یہ ہے

۷۸۶

قلنا ینار کونی بردا	وسلاما علی ابراھیم	وارادوا بہ کیدا	فجعلناھم الاخسرین
۷۳۶	۴۰۷	۲۶۰	۱۲۳۱
۲۲۱۶	۱۲۳۰	۷۳۷	۴۰۶
۱۲۲۹	۲۴۸	۷۴۰۹	۷۳۸
۴۰۸	۷۳۹	۱۲۲۸	۲۴۹

طریقہ ۳ اگر سردی سے بخار چڑھا ہو تو پیپل کے سات پتوں پر مندرجہ ذیل طلسم لکھ کر روزانہ ایک پتہ شہد سے دھو کر مریض کو چٹائے۔ انشاء اللہ سات روز میں سردی اور بخار سے نجات مل جائے گی۔
طلسم یہ ہے۔

ھج ھج ھج و ھج و ھج

طریقہ ۴ اگر بخار سردی کے ساتھ چڑھتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ چند روز میں آرام ملے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۷	۸۶۰	۸۶۳	۸۵۰
۸۶۲	۸۵۱	۸۵۶	۸۶۱
۸۵۲	۸۶۵	۸۵۸	۸۵۵
۸۵۹	۸۵۴	۸۵۳	۸۶۴

طریقہ ۵ بخار کسی بھی طرح کا ہو۔ لگاتار ۳ روز تک مندرجہ ذیل آیت زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر نہار منہ مریض کو پلائیں۔

آیت یہ ہے۔ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ط

طریقہ ۶ جب کسی کو بخار آجائے تو مندرجہ ذیل طلسموں کو الگ الگ تین کاغذوں پر لکھ کر اُن کی دھونی الگ الگ دینے سے بخار رفع ہوجاتا ہے۔

طلسم یہ ہیں۔ کاااطلو کاااطو کاااللحولو

طریقہ ۷ بخار تیز ہو تو مندرجہ ذیل عبارت تین کاغذوں پر لکھ کر پھر ان کی گولی بنا کر تین دن تک کھائیں۔ کسی موم میں رکھ کر سٹک لیں۔

۱ بسم اللہ نارت واستنارت۔

۲ بسم اللہ فی علم الغیب غارت۔

۳ بسم اللہ حول العرش دارت۔

طریقہ ۸ اگر بخار ٹوٹنے میں نہ آتا ہو تو کپڑے پر مندرجہ ذیل نقش بنائیں۔ پھر اس میں ایک انڈا رکھ کر انڈے کو اس کپڑے میں لپیٹ لیں اور اس کو اُبالیں۔ جب انڈا اُبل جائے تو انڈا مریض کو کھلادیں اور انڈے کے چھلکے اسی کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ بنا کر مریض کے دائیں بازو پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ بخار بالکل اتر جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ابن فلاں بحول اللہ وقدرتہ

عنہ بخار

وسلطانہ وجبروتہ

اخرج
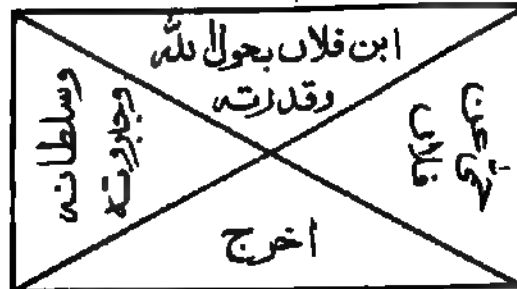
طریقہ ۹ اگر بخار گرمی سے چڑھا ہو تو مندرجہ ذیل آیت طشتری پر لکھ کر دھو کر مریض کو ۳ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ بخار سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ۔

طریقہ نمبر ۱۰ حضرت حسن بصریؒ بخار کے مریض کو یہ آیت لکھ کر دیتے تھے۔ اور سیدھے بازو پر باندھنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا۔ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ۔ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ وَ اِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

طریقہ نمبر ۱۱ اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو تھوڑی سی نئی روئی لے کر اس پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دے اور مریض کے داہنے کان میں رکھ دے پھر روئی کا ایک اور ٹکڑا لے کر اس پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے بائیں کان میں رکھ دے۔ پھر اگلے روز ٹھیک اسی وقت دائیں کان کی روئی نکال کر بائیں کان میں اور بائیں کان کی روئی نکال کر دائیں کان میں رکھ دے۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ نمبر ۱۲ جو شخص بخار میں مبتلا ہو اس کی کمر پر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اذان اور اقامت لکھ دے۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ نمبر ۱۳ ہر قسم کے بخار کو رفع کرنے کے لئے حسب ذیل اسماء لکھ کر جوتے میں رکھ لے اور پانچ منٹ کے بعد نکال کر ان اسماء پر تین جوتے مار کر زمین میں دبا دے۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔ شداد تک، نمرود تک، فرعون تک۔

طریقہ نمبر ۱۴ مندرجہ ذیل نقش کو مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ اگلے دن بائیں بازو پر باندھیں۔ اس سے اگلے دن پھر دائیں پر باندھیں۔ اسی طرح ہر روز بازو بدلتے رہیں انشاء اللہ سات آٹھ دن میں بخار سے نجات مل جائے گی۔ نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

محمد	محمد
محمد	محمد

الل ھم
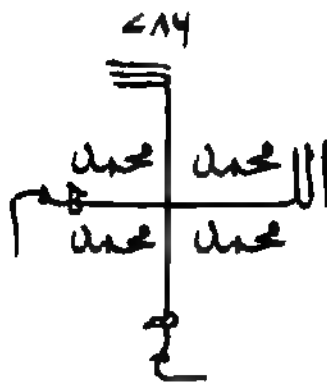
طریقہ نمبر ۱۵ مندرجہ ذیل تین اشعار الگ الگ کاغذ پر لکھیں۔ پہلے دن پہلے شعر کو جلا کر مریض کو دھونی دیں۔ دوسرے دن دوسرے شعر سے دھونی دیں۔ تیسرے دن تیسرے شعر سے دھونی دیں انشاء اللہ

۳ ہی روز میں بخار اتر جائے گا۔ اگر ۳ دن میں نہ اُترے تو اگلے تین دن پھر ایسا ہی کریں۔
اشعار یہ ہیں۔ (اعراب لگانے کی ضرورت نہیں)

پہلا شعر۔ زارت محضۃ الذنوب وودعت
تبًّا لھا من زائر ومسودع۔

دوسرا شعر۔ دباتت مضاجعی وبت ضجیعھا
وزفیرھا ولہیبھا فی اضلعی۔

تیسرا شعر۔ قالت وقد عزمت علٰی ترحالھا
ماذا ترید فقلت ان لا ترجعی۔

طریقہ ۱۶ ۹ کالے دھاگے مریض کے قد کے برابر لے کر ۹ گرہ لگائیں۔ اور ہر گرہ پر مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر نو نو مرتبہ دم کر کے یہ گنڈا مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی بخار ہوگا اتر جائے گا۔ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ یا غفور۔

طریقہ ۱۷ اگر بخار گرمی سے چڑھا ہو تو ایک کٹورا پانی پر چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے مریض کے چہرے پر چھینٹیں ماریں۔ انشاء اللہ دن میں تین بار کرنے سے بخار اُتر جائیگا۔

طریقہ ۱۸ مندرجہ ذیل دونوں نقش چینی کی ایک پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ اور اس عمل کو لگاتار ۱۱ روز تک جاری رکھیں۔ کتنا بھی پُرانا بخار ہوگا انشاء اللہ ۱۱ روز میں ٹھیک ہو جائے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶
م م م م م م م م
ح ح ح ح ح

۷۸۶
ی ی ی ی ی ی ی
ط ط ط ط ط
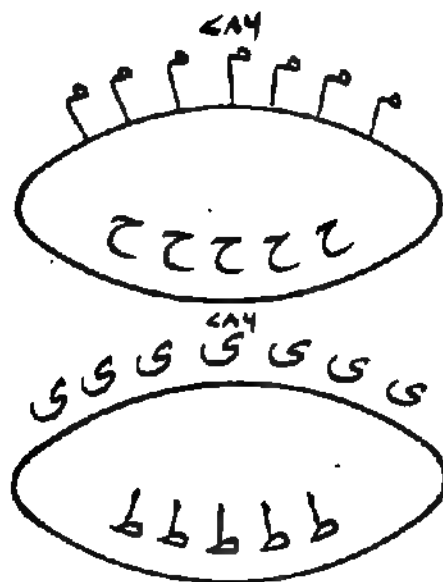
طریقہ ۱۹ اگر مریض کو صفرا کی زیادتی کی وجہ سے بخار ہو تو مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ح	ی	ط
ح	ی	ط	ی
ی	ط	ی	ح
ط	ی	ح	م

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

طریقہ نمبر ۲۰ اگر کسی کو جاڑا چڑھ کر بخار چڑھتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش زعفران سے کالے رنگ کے کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰	۸	۱۰	۹
۴۰	۸	۱۰	۹
۴۰	۸	۱۰	۹
۴۰	۸	۱۰	۹

ل ل ل ل ح ح ح ح

طریقہ نمبر ۲۱ اگر کسی کو چوتھے دن کا بخار پریشان کرتا ہو تو عامل کو چاہیئے کہ اُس مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر مریض کے سامنے مندرجہ ذیل چار دائرے بنا کر مندرجہ ذیل حروف ان دائروں میں لکھے۔ پھر اُن دائروں کو مٹا دے۔ ایک نشست میں چار مرتبہ یہ عمل کر کے ان ہی دائروں کو کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے۔ انشاء اللہ پھر بخار نہیں چڑھے گا۔

دائرے سلیٹ پر بنا کر مٹائے، ورنہ کچی زمین پر بنا کر مٹائے۔ یا پھر بالو ریت ڈال کر اس پر دائرے بنا کر مٹائے۔ دائرے اس طرح بنیں گے۔

(ط) (ی) (ح) (م)

طریقہ نمبر ۲۲ اگر کسی کو چوتھے دن کا بخار چڑھتا ہو تو مندرجہ ذیل دو نقش لکھ کر مریض کے دونوں بازو پر باندھیں۔ اور روزانہ ان نقوش کو بدلتے رہیں ——— یعنی دائیں بازو والے کو بائیں بازو پر اور بائیں بازو والے نقش کو دائیں بازو پر باندھیں۔ جب تک بخار نہ اتر جائے نقش اسی طرح بدلتے رہیں۔ انشاء اللہ ۸ روز ہی میں مکمل آرام ملے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ط	ی	ح	م
یا محیط			
ط	ی	ح	م

طریقہ ۲۳ چوتھے دن کے بخار میں جس دن بخار چڑھتا ہو۔ اس دن مندرجہ ذیل چار نقش بنا کر ایک نقش صبح کو ۷ بجے گلے میں ڈالیں۔ اور ۱۱ بجے اس نقش کو اتار کر جلا دیں۔ پھر دوسرا نقش ۱۱ بجے گلے میں ڈالدیں اور اس نقش کو ۳ بجے اتار کر جلا دیں۔ اور ۳ بجے تیسرا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ پھر ۷ بجے شام کو اس نقش کو اُتار کر جلا دیں۔ اور چوتھا نقش گلے میں ڈال دیں۔ اور اس نقش کو مستقل گلے میں پڑا رہنے دیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد بخار نہیں چڑھے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اا	ممہ	عہ	☆
ممہ	عہ	☆	عہ
عہ	☆	عہ	ممہ
☆	عہ	ممہ	اا

طریقہ ۲۴ ہر قسم کے بخار کے لئے تین عدد کالے دھاگے لے کر اس پر پانچ گرہ لگائیں۔ پہلی گرہ پر پانچ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔ باقی ۴ گرہوں پر چار چار مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کریں۔ اور اس گنڈے کو مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بخار نہیں چڑھے گا۔

طریقہ ۲۵ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کے تکیئے میں سلوا دیں۔ انشاء اللہ بخار سے نجات مل جائے گی۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ولا حول

الوکیل حسبنا

۱۸۶۱۳۴
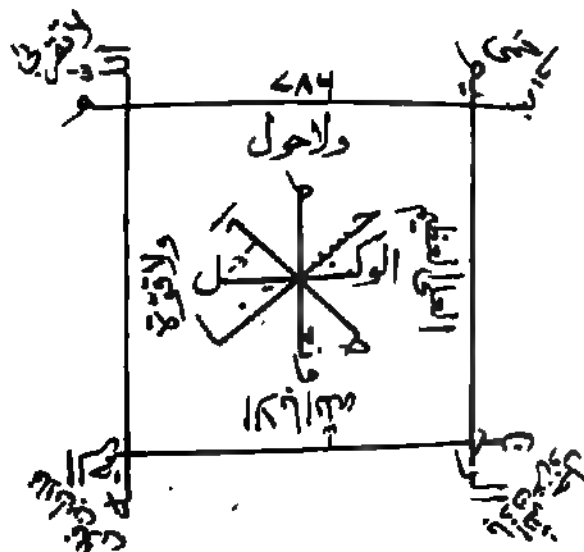
طریقہ ۲۶ اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں ـــــــ بخار کسی بھی طرح کا ہوگا انشاءاللہ اتر جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۸۲۴	۶۸۸۲۷	۶۸۸۳۰	۶۸۸۱۶
۶۸۸۲۹	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۸
۶۸۸۱۸	۶۸۸۳۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۲۲
۶۸۸۲۶	۶۸۸۲۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۳۱

طریقہ ۲۷ مندرجہ ذیل آیات کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ بخار کیسا ہی ہوگا۔ انشاءاللہ اتر جائے گا۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط براءۃٌ من اللہ العزیز الحکیم فلاں ابن فلاں من کل ما یعوذ باذن اللہ تعالیٰ اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ قَالَ کَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَۃَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ لَمْ یَتَسَنَّہْ ج وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِکَ وَلِنَجْعَلَکَ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ کَیْفَ نُنْشِزُھَا ثُمَّ نَکْسُوْھَا لَحْمًا ط فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ ط وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ط

طریقہ ۲۸ اگر بخار سردی سے چڑھتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۵۶۷	۵۶۲	۵۶۹
۵۶۸	۵۶۶	۵۶۴
۵۶۳	۵۷۰	۵۶۵

طریقہ ۲۹ مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ بخار سے حفاظت ہو جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اللّٰھُمَّ ارْحَمْ جِلْدِیَ الرَّقِیْقَ وَعَظْمِیَ الدَّقِیْقَ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ فَلَا تُصَدِّعِیْ رَاْسِیْ وَلَا تُنْتِنِیْ فِیْ وَلَا تَاْکُلِیْ لَحْمِیْ وَلَا تَشْرَبِیْ دَمِیْ وَتَحَوَّلِیْ عَنِّیْ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھًا اٰخَرَ مَعَ اللّٰہِ۔

طریقہ ۳۰ جس شخص کو جاڑا چڑھ کر بخار چڑھتا ہو۔ اس کو مندرجہ ذیل آیت سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ط۔

طریقہ ۳۱ جس شخص کا بخار اترنے کا نام نہ لیتا ہو اس کے لئے کاغذ کے تین ٹکڑوں پر مندرجہ ذیل طلسم لکھیں۔ اور ہر طلسم کے پیچھے ترتیب نمبر ڈال لیں۔ پہلے دن کے طلسم کو مریض کے گلے میں ۲۴ گھنٹے ڈالے رکھیں۔ اس کے بعد اس کو اتار کر کپڑے سمیت کسی کنوئیں یا تالاب میں ڈال دیں۔ اور دوسرا

نقش باندھ دیں۔ پھر ۲۴ گھنٹے کے بعد اس کو اُتار کر کسی کنوئیں یا تالاب میں ڈال دیں۔ اور تیسرا نقش باندھ دیں۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد اگر بخار اتر جائے تو اس کو بھی کنوئیں یا تالاب میں ڈال دیں۔ ورنہ اُس وقت تک گلے میں ڈالے رکھیں جبتک بخار نہ اُتر جائے۔ بخار اُترنے کے بعد اس کو کنوئیں یا تالاب میں ڈال دیں۔

نمبر ۱ نقش ←

۷۸۶		۷۸۶		۷۸۶
یامحیط	نمبر ۲	یامحیطط	نمبر ۳	یامحیططط

طریقہ ۳۲ تیسرے یا چوتھے دن کے بخار کے لئے یہ عمل بھی لاجواب ہے۔ پُرانے گڑ کی ۳ گولیاں چنے کے برابر بنالیں۔ اور ہر گولی میں سُرخ مرچ کا ایک بیج بھی رکھ دیں۔ اور ہر گولی پر تین تین مرتبہ درود شریف اور سات سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور جس دن بخار چڑھنا ہو اس دن صبح ہی کو ایک گولی کھلادیں۔ پھر اس کے بعد اگلے دن، اور تیسری گولی اس کے اگلے دن مریض کو کھلادیں۔ انشاءاللہ بخار رخصت ہو جائے گا۔

طریقہ ۳۳ مندرجہ ذیل ۳ نقش لکھ کر پانی میں گھول کر روزانہ ۳ دن تک نہار منہ پلائیں۔ انشاءاللہ تین دن ہی میں بخار سے نجات مل جائے گی۔

پہلے دن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ۔

دوسرے دن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ۔

تیسرے دن۔ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔ الْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ۔

طریقہ ۳۴ ہر قسم کے بخار کے لئے مندرجہ ذیل کلمات طشتری پر لکھ کر شہد سے دھو کر یہ شہد مریض کو نہار منہ ۳ دن تک چٹائیں۔

کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ اذھب الحمّٰی باذن اللہ العلیم۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

طریقہ ۳۵ ایک بڑے کورے برتن میں صاف پانی بھر لیں۔ پھر باوضو ۴۰ مرتبہ مع تسمیہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پانی پر دم کر لیں۔ پھر اس پانی کو نہلانے کے پانی میں ملا کر اس پانی سے مریض کو غسل کرائیں۔ اور دورانِ غسل یہ دعا پڑھتے رہیں۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا بِرَسُولِكَ وَارَادَةَ شِفَاءٍ بِكَ بسم اللہ اذْهَبِيْ يَا أُمَّ سَلَامٍ۔

غسل دیتے وقت مریض کو بالکل برہنہ نہ کریں۔ بلکہ اس کو نیکر وغیرہ پہنا دیں۔ مرد کو مرد غسل کرائے اور عورت عورت کو۔

طریقہ ۳۶ جس دن بخار چڑھتا ہو۔ وقتِ بخار سے اندازاً کچھ دیر پہلے مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر مریض پر دم کریں۔

کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یَا مُسَبِّبُ سَبِّبْ یَا شَافِیْ اِشْفِ یَا کَافِیْ اِکْفِ یَا مُفْلِحُ اَفْلِحْ

یامفرج فرج یامسہل سہل یامیسر یسر یارحمٰن الرحیم یاذوالجلال والاکرام۔

طریقہ ۳۷ پان پر یہ آیت لکھیں "لَا یُجَلِّیہَا لِوَقْتِہَا اِلَّا ھُوَ" اور اس شخص کو دکھائیں جس کو بخار ہو۔ اگر اس کو دیکھ کر بھی بخار نہ اترے تو یہ پان ایسے ہی بغیر چونے کتھے کے مریض کو کھلائیں۔ انشاءاللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ ۳۸ بخار کو اتارنے کے لئے آسان ترین عمل یہ ہے کہ "اللہ کافی اللہ شافی" سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کو دن میں تین مرتبہ پلائیں۔ انشاءاللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ ۳۹ تیسرے چوتھے دن کے بخار کو رفع کرنے کے لئے ۱۴ دن تک یہ نقش پلایا جائے۔ ۱۴ نقوش بنائیں اور روزانہ ایک نقش مریض کو پلائیں۔ انشاءاللہ بخار سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ع ع ع
حی حی حی
یاسلام یابدوح

طریقہ ۴۰ تپ لرزہ یا چوتھیا بخار کے لئے یہ عمل نوٹ کر لیں۔ مریض کو اپنے سامنے کھڑا کریں۔ اور اس سے کہہ دیں کہ اپنے سر پر رومال سے گرہ لگالے اور عامل زمین پر مندرجہ ذیل ہندسے لکھے۔ اور بائیں پیر کا جوتا نکال کر تین مرتبہ ان ہندسوں پر مارے۔ پھر بائیں بازو پر رومال بندھوائے اور جوتے والے عمل کو دہرائے۔ پھر دائیں بازو پر رومال بندھوائے اور جوتے والے عمل کو دہرائے پھر دائیں بائیں گھٹنوں پر گرہ لگائے اور جوتے والے عمل کو دہرائے۔ پھر مریض کے دائیں بائیں پیروں پر رومال بندھوائے اور جوتے والے کو دہرائے۔ انشاءاللہ بخار اسی وقت اتر جائے گا۔

ہندسے اس طرح لکھے ۱۵۸۱۱۔ اگر اس عمل سے بخار نہ اترے تو پھر اسی عمل کو ہندسے بدل کر دہرائے۔ اور بعینہٖ اسی طرح عمل کرتا رہے جس طرح اوپر بتایا ہے۔

دوسری بار زمین پر ہندسے اس طرح لکھے "۱۱۸۵۱" اگر لکڑی موجود نہ ہو تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے لکھیں۔ کچی زمین پر یہ عمل کرے۔ ورنہ ریت بچھا کر اس پر یہ عمل کرے۔

طریقہ ۴۱ یہ عبارت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ عبارت یہ ہے۔ ھذا الکتاب من اللہ العزیز الحکیم۔ محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ابن ھاشم ابن عبدالمناف حرھا وبردھا من نرمھر برالحمّٰی۔

طریقہ ۴۲ گڑ کی تین ڈلیوں پر تین تین مرتبہ درج ذیل عمل پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں۔ اور روزانہ ایک ڈلی مریض کو کھلائیں۔ انشاءاللہ ۳ روز ہی میں بخار سے نجات مل جائے گی۔

عمل یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یااللہ یارحیم یاحی یاقیوم یاذوالجلال والاکرام لا الٰہ

اَنْتَ الشَّافِیُ وانت الکافِیُ وانت الحجاتی قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَسَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ

طریقہ ۴۳ جس شخص کو تپ لرزہ کی شکایت ہو تو اس کے ناپ کے ۹ دھاگے لے کر سورۂ ضحیٰ پڑھیں۔ اس سورۃ میں ۹ کاف آتے ہیں ہر کاف پر ایک گرہ لگائیں۔ اور گرہ کے دانتر ے میں گرہ لگانے سے پہلے دم کریں۔ اس کے بعد ۹ مرتبہ سورۂ ضحیٰ پڑھ کر تمام دھاگوں پر دم کریں۔ اور یہ دھاگہ مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور ۹ روپے کی شیرنی منگا کر کمسن بچوں میں تقسیم کریں۔ انشاء اللہ مریض بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔

طریقہ ۴۴ مندرجہ ذیل نقش ہر قسم کے بخار کو ٹھیک کرنے کے لئے مفید اور مؤثر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱۴۰	۱۱۴۳	۱
۱۱۴۲	۲	۷	۱۱۴۱
۳	۱۱۴۵	۱۱۳۸	۶
۱۱۳۹	۵	۴	۱۱۴۴

طریقہ ۴۵ اگر کسی کو ٹی بی کی وجہ سے بخار رہتا ہو تو مٹی کے کورے برتن میں پانی بھر کر کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیں۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد اُس پانی پر سات مرتبہ بسم اللہ سمیت سورۂ فاتحہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کا میم الحمدُ میں ملا کر ایک سانس میں سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اس طرح سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ پھر آیت الکرسی، پھر چاروں قل تین تین مرتبہ اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ پھر اس پانی کی مریض کے چہرے پر اور بدن پر چھینٹیں دیں اور مریض کو یہ پانی پلائیں بھی۔ چھینٹیں ایک وقت میں تین بار دیں۔ اور ہر بار ایک مرتبہ یہ کلمات زبان سے ادا کریں۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اگر مریضہ عورت ہو تو عبدکَ کے بجائے اَمَتِكَ پڑھیں۔ انشاء اللہ ٹی بی کے بخار سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۴۶ بخار کی شدّت کو ختم کرنے کے لئے ان اسماء کو پانی میں گھول کر لگاتار ۳ روز تک پلائیں۔

پہلے دن ـــــ بسم اللہ ارحوما

دوسرے دن ـــــ الرحمٰن طسوما۔

تیسرے دن ـــــ الرّحیم لیرسوما

طریقہ ۴۷ پیپل کے تین پتوں پر ایک پر خیور دوسرے پر کبور تیسرے پر جبور لکھیں۔ روزانہ ایک پتے کو جلا کر مریض کو دھونی دیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

قوله　جبرائیل　الحق

عزرائیل [illegible]　|　میکائیل

ب	ط	د
ن	ھ	ع
و	ا	د

[illegible]

محمد اجمل انصاری

طریقہ ۴۸ سات تار کچے سوت کے لے کر سورۃ الم نشرح پڑھیں۔ اور ہر کاف پر ایک گرہ لگا دیں۔ ۸ کاف اس سورۃ میں ہیں۔ اس لئے ۸ گرہ لگیں گی۔ اس کے بعد یہ سوت مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ بخار سے چھٹکارا مل جائے گا۔

طریقہ ۴۹ کسی بھی طرح کا بخار ہو۔ یہ آیت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى۔

طریقہ ۵۰ اگر کسی شخص کو ٹائیفائڈ ہو جائے یا چیچک یا خسرہ سے پہلے کا بخار ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش چینی کی طشتری پر لکھ کر اس کا پانی دن میں تین مرتبہ پلائیں ــــــ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یاحفیظ یاحفیظ یاحفیظ
یاشافی یاشافی یاشافی
سُبُّوحٌ قدّوسٌ

طریقہ ۵۱ اس نقش کو لکھ کر کسی بوتل میں ڈال کر اس کا پانی صبح شام تین دن تک مریض کو پلائیں۔ اور ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۰	۸۶۳	۸۶۰	۸۵۷
۸۶۱	۸۵۶	۸۵۱	۸۶۲
۸۵۵	۸۵۸	۸۶۵	۸۵۲
۸۶۴	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۹

طریقہ ۵۲ سورۃ مزمل تین مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کریں۔ اور اس کا پانی دن میں تین مرتبہ صبح، دوپہر، شام مریض کو پلائیں۔ لگاتار سات دن تک انشاء اللہ بخار سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۵۳ سورۃ لقمان پانچ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو سات دن تک پلائیں تو بخار ختم ہو جاتا ہے۔

طریقہ ۵۴ اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۵۳۹۹۷	۵۳۰۰۴	۵۳۹۹۹
۵۳۰۰۲	۵۳۰۰۰	۵۳۹۹۸
۵۳۰۰۱	۵۳۹۹۶	۵۳۰۰۳

طریقہ ۵۵ "یا حنّ یا اللہ" سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دَم کرکے سات دن تک صبح و شام مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

طریقہ ۵۶ مندرجہ ذیل تعویذ بخار کو رفع کرنے کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ھاروت	ھاروت	گس	ل
ماروت	ماروت	مع	ف
۲۵۸	۷۸۶	یاشافی	یاکافی

یاشافی الامراض شفاء عطا فرما

بلڈ پریشر

طریقہ ۱ جو شخص بلڈ پریشر کا مریض ہو۔ اس کو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور ۴۰ نقش فتیلہ بنا کر دیں۔ اور روزانہ ایک نقش سرسوں کے تیل میں روئی کی بتی میں رکھ کر لگاتار ۴۰ دن تک جلائیں۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔ چراغ ایک ہی رہے۔ روزانہ نقش اور بتی کی روئی بدلتے رہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹

ہائی بلڈ پریشر والوں کے لئے یہ نقش ہرے رنگ سے لکھیں۔ لو بلڈ پریشر والوں کے لئے یہ نقش سرخ رنگ سے لکھیں۔

طریقہ ۲:۔ بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب "یا مالکُ یا قدّوسُ" ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے بلڈ پریشر کنٹرول

میں رہتا ہے۔

طریقہ ۳: مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ اور ۴۰ نقش ۴۰ دن تک روزانہ ایک نقش پلائیں۔ انشاء اللہ بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی	ف	ا	ش
۴	۳۰۱	۹	۸۱
۳۰۲	۳	۷۸	۸
۷۵	۷	۳۰۳	۲

طریقہ ۴: مندرجہ ذیل آیت کو چینی کی طشتری پر لکھ کر لگاتار ۴۰ دن تک مریض کو پلائیں انشاء اللہ بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے گا۔ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ط

طریقہ ۵: بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

[illegible]	۷۸۶	وا
۷۸۶	اللہ	۷۸۶
[illegible]	۷۸۶	[illegible]

طریقہ ۶: بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ۱۳۱ مرتبہ "یَا سَلَامُ" پڑھنا چاہیے۔

طریقہ ۷: بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

طریقہ ۸: مریض کے ایک بازو کے بقدر گیارہ ڈورے لیں۔ پھر ان ڈوروں میں سے ہر ایک ڈورے پر ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور دم کر دیں۔ گرہ لگانے کی ضرورت نہیں۔ پھر ان ڈوروں کو آپس میں بانٹ کر سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے گا۔

طریقہ نمبر ۹: بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

سلام علیٰ نوحٍ فی العٰلمین
سلام قولاً من رب الرحیم

بواسیر

طریقہ ۱ جس شخص کو بواسیر کی بیماری لاحق ہو۔ وہ مغرب کی نماز کے بعد دو نفل ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فیل پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں بواسیر کیسی بھی ہو گی خونی یا بادی ختم ہو جائے گی۔

طریقہ ۲ بادی بواسیر سے نجات حاصل کرنے کیلئے طہارت کرتے وقت فِعْلُنْ فِعْلُ پڑھتے رہیں انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۳ خونی بواسیر سے نجات حاصل کرنے کے لئے طہارت کرتے وقت مَانِیْ قَمِیْرًا پڑھا کرے انشاء اللہ کچھ دنوں میں خونی بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۴ مندرجہ ذیل آیات کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ لیں۔ پھر کالے انگور کے پانی سے اس تحریر کو دھولیں۔ اور اس میں قدرے گلاب ملالیں۔ اور تھوڑا سا کافور بھی ملالیں پھر اس پانی کو دن میں دو بار صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت مریض کو پلائیں یا چٹائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں بواسیر سے نجات مل جائے گی۔ (لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں)

آیات یہ ہیں۔ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ط وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ط

طریقہ ۵ بواسیر کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کلمات جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر کمر میں باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا رَحِیْمُ کُلِّ مَرِیْحٍ وَّمَکْرُوْبٍ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

طریقہ ۶ بواسیر کو دفع کرنے کے لئے یہ آیت لکھ کر کمر میں باندھیں ــــــ لَا یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا ۔

طریقہ ۷ فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ضحیٰ، سورۂ الم نشرح اور سورۂ فیل اور دوسری رکعت میں سورۂ قریش، سورۂ کفرون اور سورۂ اخلاص پڑھنے سے بواسیر ختم ہوجاتی ہے۔

طریقہ ۸ جس شخص کو بواسیر ہو اس کے لئے ۳ ڈھیلے مٹی کے لے کر ہر ایک ڈھیلے پر "یَاقَادِرُ مُقْتَدِرُ" گیارہ مرتبہ دم کرکے اُن ڈھیلوں کو مریض کے سر سے پیر تک تین مرتبہ اُتار کر کسی کنوئیں۔ یا تالاب میں پھینک دیں۔ اور اس عمل کو لگاتار ۵ دن تک کریں۔ انشاء اللہ بواسیر ختم ہوجائے گی۔

طریقہ ۹ مندرجہ ذیل عمل کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ سو مرتبہ مندرجہ ذیل آیت کو ــــ روزانہ وقتِ مقررہ پر پڑھیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد اسی آیت کو ۲۱ مرتبہ اجوائن پر پڑھ کر کسی بھی مریض کو دیں۔ اور یہ اجوائن ۲۱ روز تک نہار منہ کھانے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ بواسیر ختم ہوجائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۔

طریقہ ۱۰ کسی بھی دن نمازِ فجر کے بعد مندرجہ ذیل آیت ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرلیں اور اس پانی کو نہار منہ مریض کو ۲۱ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ بواسیر ختم ہوجائے گی (یہ عمل خاص طور سے بواسیر کے لئے ہے)، آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔

طریقہ ۱۱ اگر کسی کو خونی یا بادی بواسیر ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

نقش یہ ہے۔

عصہ

۳۹۱ ع ۳۹۱ ع ۳۹۱ ع ۳۹۱ ع ۳۹۱ ع ۳۹۱ ع ۳۹۱ ع ۳۹۱ ع ۳۹۱ ع ۳۹۱ ع
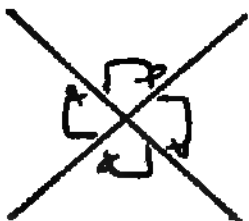
طریقہ ۱۲ اس نقش کو چاندی کی تختی پر کندہ کراکر پانی میں ڈال لیں۔ اور مریض کو روزانہ دن میں ۳ بار یہ پانی پلائیں۔

طریقہ ۱۳ بواسیر کے لئے سات ڈھیلے لے کر ہر ایک ڈھیلے پر سات مرتبہ یہ پڑھیں۔ اُفانُ مِقانُ لَقَانُ تقویٰ الیج یَلیج کلیجًا۔ پھر ان ڈھیلوں کو پاخانہ کے مقام پر آہستہ سے رگڑ کر نالی میں پھینک دیں۔ یہ عمل لگاتار ۲ دن تک کریں۔ انشاءاللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۱۴ بواسیر کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۲۱۹ ۵۳۴
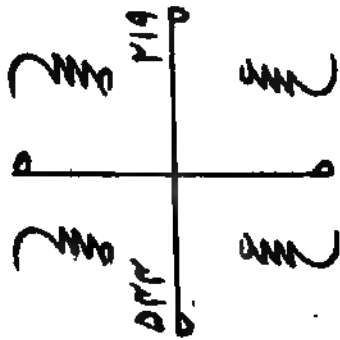
طریقہ ۱۵ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اعلیٰ (سپارہ نمبر ۳۰) ____________ پڑھنے سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے۔

طریقہ ۱۶ مندرجہ ذیل کلمات نوچندی جمعہ کو کسی بھی طرح کی روشنائی سے لکھ کر تھوڑے سے پانی میں حل کریں۔ اس کے بعد چاندی کا چھلّہ لے کر آگ میں اس کو تپائیں جب وہ خوب تپ جائے تو اس کو اس پانی میں ڈال دیں۔ اس کے بعد اس چھلّے کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی میں پہن لیں انشاءاللہ بواسیر ختم ہو جائے گی۔ پانی کو کسی کیاری یا گملے یا کچّی زمین میں ڈال دیں۔

کلمات یہ ہیں۔

یسٓ حٓو قٓ نٓ H ااااھ و ح + ۷۸۶

طریقہ ۱۷ مندرجہ ذیل نقش کسی بھی بدھ کو پہلی ساعت میں لکھ کر اس پر چاندی کا تار لپیٹ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶ ۴۱ ۴۰
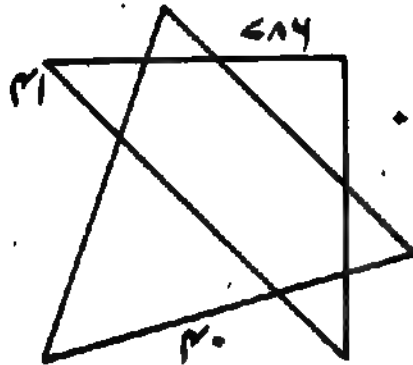
طریقہ ۱۸ مندرجہ ذیل نقش پر بھی چاندی کا تار لپیٹ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۱	۱۹۸
۱۹۷	۱۹۵	۱۹۳
۱۹۲	۱۹۹	۱۹۴

طریقہ ۱۹ مندرجہ ذیل نقش بھی بواسیر کو ختم کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

۷۸۶

۵	۱۸	۱۵	۱۲
۱۶	۱۱	۶	۱۷
۱۰	۱۳	۲۰	۷
۱۹	۸	۹	۱۴

طریقہ نمبر ۲۰ جس شخص کو بواسیر کی شکایت ہو اور کسی طرح یہ مرض ختم ہونے کا نام نہ لیتا ہو اس کو چاہیے کہ صفر کے مہینے میں آخری بدھ کو ایک چھلہ چاندی کا بنوا کر تھوڑا سا کنوئیں یا پھر برسے کا پانی لے کر یا پھر دریا کا پانی لے کر اس پر سات مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھ کر دم کر دے۔ پھر چاندی کے چھلے کو آگ میں تپا کر اس پانی میں ڈال دے پھر اس چھلے کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہن لے۔ بدھ کے دن سورج نکلنے کے ۴ گھنٹے کے بعد یہ عمل کرے تو افضل ہے۔ کیسی بھی بواسیر ہوگی انشاء اللہ رفع ہو جائے گی۔

طریقہ ۲۱ بواسیر کو ختم کرنے کے لئے ڈیڑھ گز لمبے سُرخ رنگ کے سُوتی دھاگے لیں۔ اس پر اکیس گرہ لگائیں۔ ہر گرہ پر ایک بار سورۃ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ پڑھ کر دم کرتے جائیں۔ جب ۲۱ گرہ لگ جائیں تو پورے ڈورے پر ۲۱ مرتبہ یہ آیات پڑھ کر دم کر دیں۔ اور کمر میں باندھ لیں۔

۱۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۲۔ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۳۔ وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ط۔

طریقہ ۲۲ خونی بواسیر کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ سمیری سامری سمرونا اندونا۔

طریقہ ۲۳ بواسیر کو ختم کرنے کے لئے ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل کلمات لکھ لیں۔ پھر اس پر مٹی کا کچا ڈھیلا پھیر لیں۔ پھر اس ڈھیلے کو پاخانہ کی جگہ آہستہ آہستہ دو تین مرتبہ مَس کر کے پھینک دیں۔ اور کاغذ کو جلا دیں۔ چند دن ایسا ہی کریں انشاء اللہ بواسیر ختم ہو جائے گی۔

کلمات یہ ہیں۔ اودادادا نانہا ما اسمت سمیری سواہا بواہا سامری سمرہسانا اندونا۔

طریقہ نمبر ۲۴: مندرجہ ذیل کلمات کو باریک کاغذ پر لکھ کر چاندی کے تعویذ میں ڈال کر مریض کے گلے

میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط یا تعفیق یا رزاق یا محیط یا مجیب یا مقسط سبحانک لا انت الٰہی بحرمتہ حضرت نازی سوار قدس اللہ سرہٗ۔

طریقہ ۲۵ کسی بھی قمری مہینے کے آخری بدھ کو مندرجہ ذیل حروف مقطعات کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول دیں۔ پھر ایک چاندی کا چھلّے کر اس کو آگ میں تپا دیں۔ اور اس کے بعد اس چھلّے کو پانی میں ڈال دیں۔ پھر اس کو سیدھے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی میں پہن لیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط آلٓمٓ آلٓمٓصٓ آلٓرٰ قٓ نٓ آلٓمٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ طٰہٰ صٓ یٰسٓ طٰسٓمٓ طٰسٓ

طریقہ ۲۶ مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ ازیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط کل صریخ ومکروب وغیاثہ یا رحیم وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ط۔

طریقہ ۲۷ مندرجہ ذیل نقش چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرا کے پہنے۔ انشاء اللہ بواسیر نہیں رہیگی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۲	۹
۸	۶	۴
۳	۱۰	۵

طریقہ ۲۸ مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بواسیر ختم ہو جائے گی۔

۷۸۶

۱۳۳۸	۱۳۴۲	۱۳۴۵	۱۳۳۱
۱۳۴۴	۱۳۳۲	۱۳۳۷	۱۳۴۳
۱۳۳۳	۱۳۴۷	۱۳۴۰	۱۳۳۶
۱۳۴۱	۱۳۳۵	۱۳۳۴	۱۳۴۶

طریقہ ۲۹ مندرجہ ذیل نقش بائیں بازو پر باندھے اور ۳ کلو آٹے کی روٹیاں پکا کر فقیروں میں تقسیم کرے اور گیارہ روپے کی شیرینی بچوں میں تقسیم کر دے۔ انشاء اللہ بواسیر ختم ہو جائیگی نقش اس طرح بنے گا۔

طریقہ نمبر ۳۰ نمازِ فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ والتین پڑھنے سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے۔

طریقہ ۳۱ مندرجہ ذیل نقش ہرن کی جھلی پر لکھ کر مریض کو دیں۔ اور یہ تاکید کردیں کہ مریض اس نقش کو جمعرات کے دن اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ دوسری جمعرات کو اسی نقش کو بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔ تیسری جمعرات پر نقش کو دائیں بازو پر باندھے۔ چوتھی جمعرات کو بائیں بازو پر۔ پانچویں جمعرات کو نقش دائیں بازو پر آجائے گا۔ چھٹی جمعرات کو کچھ نہ کریں۔ اور ساتویں جمعرات کو اسی نقش کو مریض سے کہہ دیں کہ اپنے گلے میں ڈال لے۔ پھر گلے ہی میں پڑا رہنے دیں۔ انشاء اللہ بواسیر خونی ہو یا بادی ختم ہوجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

تحفظہ وتشفیہ من الاسقام

طریقہ ۳۲ خونی اور بادی بواسیر کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش گیہوں کی روٹی پر لکھ کر ۷ روز تک کھلائیں۔ روزانہ ایک روٹی پر لکھ کر کھلائیں۔

نقش یہ ہے۔

لاالہ ۹ الاّ اللہ
محمد ع
ل

بدہضمی
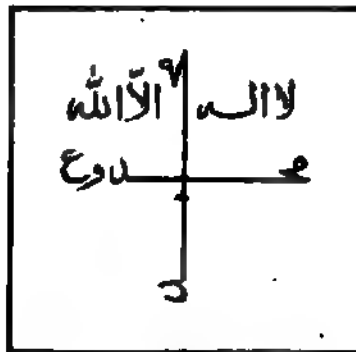
طریقہ ۱ جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو اس کو کھانے کی کسی چیز پر مندرجہ ذیل آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو صرف ایک بار کھلا دے ــــــــ انشاء اللہ بدہضمی کی شکایت دور ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ط

طریقہ ۲ ۔ مندرجہ ذیل نقش مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۵۵۵۵※۶۶۶۶۶۶
۵ دص دص

طریقہ ۳ اگر کسی کے پیٹ میں درد ہو تو مندرجہ ذیل آیت ۳ مرتبہ پڑھ کر پیٹ پر دم کریں۔ آیت یہ ہے۔ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝

طریقہ ۴ اگر پیٹ میں درد ہو تو مندرجہ ذیل نقش گرم پانی میں گھول کر پلائیں۔ بشرطیکہ دست نہ آرہے ہوں۔ دست آرہے ہوں تو ٹھنڈے پانی میں گھول کر پلائیں۔

۷۸۶

یاقدیر	یاحی	یابدوح
یالطیف	یاقیوم	یاکبیر
یاقسمت	یاخلیل	یاصمد

طریقہ ۵ اگر کسی شخص کو بدہضمی ہو جائے تو اپنے پیٹ کو سہلاتے ہوئے مندرجہ ذیل دعا تین مرتبہ پڑھے۔ دعا یہ ہے۔

اَللَّيْلَةَ لِلَيْلَةِ عِيدِي يَاكَرِشِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ سَيِّدِي اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيِّ۔

طریقہ ۶ نمک کی ڈلی پر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر مریض کو دیں۔ اور چوسنے کی تاکید کریں۔ آیت یہ ہے۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

طریقہ ۷ جسے بدہضمی ہو گئی ہو۔ اسے سورۂ قدر گیارہ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں۔ دن میں تین مرتبہ یہ پانی پلائیں۔ انشاء اللہ بدہضمی سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۸ اگر کوئی شخص بدہضمی کا شکار ہو تو ۷ مرتبہ "یَاسَلَامُ یَاشَافِیُ یَاکَافِیُ" پڑھ کر پانی پر دم کر کے صبح و شام مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۳ ہی دن میں آرام آجائے گا۔

برص

طریقہ ۱ ایام بیض کے روزے رکھیں۔ یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزے رکھیں۔ اور افطار کے بعد سات سو مرتبہ "یامجیدُ" پڑھیں۔ انشاء اللہ لگاتار ۳ ماہ یہ عمل کرنے سے برص کے نشانات مٹنے شروع ہو جائیں گے۔

طریقہ ۲ لگاتار ۴۰ روز تک مندرجہ ذیل عبارت چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر دھو کر پئیں۔ اس دوران مچھلی انڈے اور دہی کا پرہیز رکھیں۔

عبارت یہ ہے۔ قُلْ هُوَ الْمُعِیْنُ یَا مَعْرُوْفُ الْمَنَّانُ وَالْحَلْہُ۔

طریقہ ۳ مندرجہ ذیل آیت ۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے صبح و شام مریض کو لگاتار ۴۰ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ برص کے نشانات سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝

طریقہ ۴ کلونجی کے تیل میں زیتون ملا کر اس پر مندرجہ ذیل آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور ۴۰ راتوں تک سوتے وقت اس تیل کی مالش برص کے نشانوں پر کریں۔ انشاء اللہ برص کے نشانات سے نجات مل جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝

طریقہ ۵ اگر کسی شخص کو برص کی بیماری ہو تو روزانہ ۱۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر برص کے جہاں جہاں نشانات ہوں وہاں دم کرنا مفید ہے۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝

بھوک نہ لگنا

طریقہ ۱ تین روز تک روزانہ ۱۲ مرتبہ مع بسم اللہ "یا رحیم" پڑھ کر کسی بھی کھانے کی چیز پر دم کر کے مریض کو کھلائیں۔ اور یا رحیم کا نقش گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۲۸۶

۶۴	۶۷	۷۰	۵۷
۶۹	۵۸	۶۳	۶۸
۵۹	۷۲	۶۵	۶۲
۶۶	۶۱	۶۰	۷۱

طریقہ ۲ اگر بھوک کم لگتی ہو تو کھانے پر مندرجہ ذیل آیت ۴۱ مرتبہ لگاتار ۷ دن تک پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔ آیت یہ ہے۔ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ۔

طریقہ ۳ بھوک کی کمی کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت ۴۱ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر اس پانی کو نہار منہ ۷ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ بھوک کھل جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط۔

طریقہ ۴ جس شخص کو بھوک کم لگتی ہو وہ اس آیت کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے گیارہ دن تک یہ پانی صبح و شام پیئے۔ آیت یہ ہے۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ۔

طریقہ ۵ اگر بھوک نہ لگتی ہو تو مندرجہ ذیل آیت ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کرکے، روز تک پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ط

طریقہ ۶ اسم الٰہی "یَا قَوِیُّ" تین سو مرتبہ کسی بھی کھانے کی چیز پر دم کرکے ۳ دن تک کھلائیں۔ انشاء اللہ بھوک لگنے لگے گی۔

بھوک کی زیادتی

طریقہ ۱ اگر کسی کو بھوک زیادہ لگتی ہو تو مندرجہ ذیل آیت ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے سات دن تک پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ط

طریقہ ۲ بھوک کی زیادتی کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت گیارہ مرتبہ پانی پر دم کرکے پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ط۔

طریقہ ۳ اسم الٰہی "یَا صَمَدُ" تین سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے لگاتار ۷ دن پلانے سے بھوک کی زیادتی ہبکایاپن ختم ہوجاتا ہے۔

بچوں کے امراض

رونے والے بچے کے لئے

طریقہ ۱ جو بچہ زیادہ روئے۔ اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں۔

۷۸۶

۷۸۶	یابدوح	۷۸۶
یابدوح	اللہ	یابدوح
۷۸۶	یابدوح	۷۸۶

محمد اجمل انصاری

طریقہ ۲ جو بچہ بہت روتا ہو اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں۔

۷۸۶

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ھی	ھی	ھی	ھی	ھی	ھی	ھی

طریقہ ۳ رونے والے بچوں کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۵	۴۷۲۸	۴۷۳۲	۴۷۱۸
۴۷۳۱	۴۷۱۹	۴۷۲۴	۴۷۲۹
۴۷۲۰	۴۷۳۴	۴۷۲۶	۴۷۲۳
۴۷۲۷	۴۷۲۲	۴۷۲۱	۴۷۳۳

طریقہ ۴ رونے والے بچوں کے گلے میں اگر ان کی عمر دو سال سے کم ہو۔ یہ تعویذ ڈالیں۔

۷۸۶

ھی ھی ھی
ھی ھی ھی
ھی

طریقہ ۵ جو بچے بالخصوص رات کو روتے ہوں۔ ان کے گلے میں مندرجہ ذیل دونوں نقش ایک ہی کاغذ پر لکھ کر ڈالیں۔

۷۸۶

ط	ی	ح	م
م	ح	ی	ط
ی	ط	م	ح
ح	م	ط	ی

۷۸۶

۴	۱۴	۱۵	۱
۹	۷	۶	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۸
۱۶	۲	۳	۱۳

چیچک

طریقہ ۱ دفعِ چیچک کے لئے یہ نقش بہت مفید ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۴	۱	۸
۵	۴	۱۵	۱۰
۱۶	۹	۶	۳
۲	۷	۱۲	۱۳

طریقہ ۲ اگر کسی بچے کو چیچک نکلی ہو تو اس کو مندرجہ ذیل پانچ اسماء پڑھ کر دم کریں اور یہ عمل دن میں تین بار صبح دوپہر شام کو کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم بابا فرید خواجہ فرید فرید شیخ فرید شکر گنج۔

طریقہ ۳ نیلے دھاگے کے ۱۲ تار لے کر اس میں ۹ گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیں۔ انشاء اللہ چیچک ٹھیک ہو جائے گی۔

طریقہ ۴ اگر کسی جگہ چیچک پھیل رہی ہو تو نیلے رنگ کے ڈورے لیں۔ اور سورۂ رحمٰن کی تلاوت کریں۔ اور ہر فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن پر پھونک مار کر گرہ لگا دیں۔ کل ۲۹ گرہ لگیں گی۔ انشاء اللہ اس گنڈے کو گلے میں ڈالنے سے بچہ یا بڑا چیچک سے محفوظ رہے گا۔

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش چیچک کو دفع کرنے میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

۷۸۶

ب	ع۵	ج	لو
ورق	ت	د	ط
۱۲۰	ا	یہ	و
ملے	ملو	ی	ھ

طریقہ ۶ چیچک اگر نکل بھی آئی تب بھی۔ اور اگر نہ نکلی ہو تب بھی یہ عمل بہت مؤثر ہے۔ اگر نہیں نکلی تو اس عمل کی برکت سے نکلنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ اور اگر نکل گئی ہو تو جس قدر دانے نکل گئے ہوں گے اس کے بعد نہیں نکلیں گے۔

عمل یہ ہے کہ سات دانے سالم چاولوں کے لے کر ہر ایک دانے پر ایک مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر دم کریں۔ اور یہ سات دانے مریض کو بغیر چبائے نگلوا دیں۔ انشاء اللہ بے حد فائدہ محسوس کریں گے۔

طریقہ ۷ ۱۲ نیلے ڈورے لے کر نو گرہ دیں ـــــ اور ہر گرہ پر ۹ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر لیں۔ باوضو یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ یہ گنڈا گلے میں ڈالنے سے چیچک سے حفاظت رہے گی۔

طریقہ ۸ کمسن بچوں کی چیچک سے حفاظت کے لئے یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

یاحافظ اللہ شافی

محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد

طریقہ ۹ جس مریض کے چیچک نکلنے کا اندیشہ ہو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش ڈال دیں۔ اور اس نقش کو کسی بھی دن سورج نکلنے سے پہلے لکھ لیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وایاک	الصراط المستقیم	غیر المغضوب	الحمد للہ
انعمت علیہم	رب العلمین	ایاک نعبد	صراط الذین
الرحمن	ولا الضالین آمین	نستعین	یوم الدین
اھدنا	مالک	الرحیم	علیھم

طریقہ ۱۰ اگر چیچک نکلنے کا اندیشہ ہو۔ کسی بھی بچے یا بڑے کے تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ چیچک نہیں نکلے گی۔ اور اگر نکل گئی تو اسی آیت کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو ۷ روز تک صبح و شام پلائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد چیچک ختم ہو جائے گی۔
آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَاتَدْعُوْنَ اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَاتُشْرِکُوْنَ ۝

طریقہ ۱۱ اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند دن میں چیچک کے دانے خشک ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاشافی یاکافی

اللہ

ل ل ل ل ل ل
ا ا ا ا ا
م م م م م م

بچّے کی پسلی کے لئے

طریقہ ۱ جس بچّے کی پسلیاں چلتی ہوں تو چاہیئے ایک چاقو یا چھری لیں لیکن چاقو یا چھری ایسی ہو کہ اس کا دستہ بھی لوہے کا ہو۔ اس چاقو یا چھری کو بچّے کے سینے سے ناف تک بار بار لائیں۔ اور ہر مرتبہ یہ آیت پڑھتے رہیں۔ اور ہر مرتبہ چھری پر دم کرتے رہیں۔ صبح شام دونوں وقت یہ عمل لگاتار تین دن تک کریں۔ انشاء اللہ بچّے کو مرض سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔

طریقہ ۲ جس بچّے کی پسلیاں چلتی ہوں اس کے لئے پانچ کنکریاں نمک کی لے کر ہر ایک کنکر پر سورۃ ناس ایک مرتبہ پڑھیں۔ اور ہر ناس کو تین تین بار پڑھیں۔ اور نمک کی ڈلی پر دم کرتے رہیں۔ پھر ان کنکریوں کو ایک ایک کر کے بچّے کے سینے سے ناف تک لائیں۔ اس عمل کو سورج نکلنے کے بعد زوال سے پہلے پہلے روزانہ کریں اور لگاتار ۳ روز تک کریں۔ اس کے بعد ان کنکریوں کو کسی کنوئیں یا تالاب میں پھینک دیں۔ انشاء اللہ بچّے کو صحت نصیب ہوگی۔

طریقہ ۳ جس بچّے کی پسلیاں چلتی ہوں۔ اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش ڈالیں۔ اور ڈورا نقش کا اتنا لمبا کریں کہ پیٹ تک لٹکا رہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ یشفیک وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ

بسم اللہ کل داءٍ بسم اللہ یوذیک

بحق ایں نقش عارضہ پسلی دفع شود

طریقہ ۴ بچّے کی پسلی کے لئے یہ نقش بھی مفید ہے۔

۷۸۶

یاحاوی / یاحاوی	یااللہ / یااللہ
یاحاوی / یافتاح	یافتاح / یااللہ

طریقہ ۵: جس بچّے کی پسلی چلتی ہو۔ اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔

الحفیظ	الحفیظ	الحفیظ
۹۸۹	۱۵۵	۱۱۱
۳۷	۳۹۸	۱۱۳

محمد اجمل انصاری

ڈبہ اطفال

جن بچوں کا سانس چلتا ہو۔ اس کے لئے ایک اہم ترین عمل یہ ہے کہ ایک سرکنڈہ مع جڑ کے لے کر جڑ کی طرف سے ایک بالشت (سات انگل) کاٹ لیں۔ اس سرکنڈے سے بچے کو اس طرح جھاڑیں کہ سرکنڈے کو بچے کے پیٹ سے چھوکر ایک بار منتر پڑھ کر زمین پر جھاڑ دیں۔ اسی طرح پندرہ مرتبہ جھاڑیں۔ سرکنڈا اصل پیمائش سے جتنا بڑھ جائے اس کو کاٹ دیں۔ ۳ بار متواتر اسی طرح عمل کریں، ۳ دن تک صبح شام اسی عمل کو دہرائیں۔ انشاء اللہ بچہ صحت مند ہو جائے گا۔

عمل یہ ہے۔ پربت پہ اُترے سورہ گاؤ سورہ گاؤ کے پیٹ میں مجھ اور مجھ کے پیٹ میں کچھ اور کچھ میں کلیجا کلیجا گھٹے اور سر پر پڑے دُہائی ابراہیم خلیل اللہ کی پھٹروں منتر ایسرو باچھا آوَیس گرد آویس گرد۔ ہر سال دیوالی کی رات اس منتر کو پانچ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس طرح عمل قابو میں رہے گا۔

ضدی بچوں کیلئے

طریقہ ۱ جو بچے خواہ مخواہ کی ضد کرتے ہیں ان کی چارپائی کے نیچے یہ نقش بنا کر دبا دیں انشاءاللہ ضد کرنے سے باز آجائیں گے۔

نقش اس طرح بنائیں۔
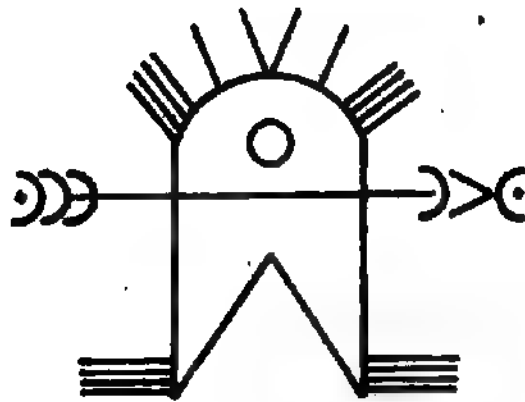
طریقہ ۲ جو بچہ ضد کرتا ہو۔ روتا ہو اور ماں کا دودھ نہ پیتا ہو اس کو مندرجہ ذیل نقش چینی کی پلیٹ پر لکھ کر ماں کے دودھ سے دھو کر پلائیں۔ انشاء اللہ بچہ ضد بھی چھوڑ دے گا۔

اور ماں کا دودھ بھی پینے لگے گا۔
نقش یہ ہے۔

786

قیوم	قیوم	قیوم	قیوم
قیوم	قیوم	قیوم	قیوم

طریقہ ۳ جو بچہ دودھ نہ پیتا ہو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

786

ھ	ا	د	ی
د	ا	ھ	ی
ا	د	ی	ھ
ی	ھ	ا	د

طریقہ ۴ اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس کو یہ تعویذ پلائیں۔

786

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی

جو بچہ سوکھے یا میٹھے میں مبتلا ہو یا بدخوابی کا شکار ہو

طریقہ ۱ جو بچہ میٹھے کا شکار ہو۔ اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

786

سلام	مومن	حفیظ	شافی
۱۳۷	۳۹۰	۱۳۲	۹۹۷
۳۸۹	۱۳۴	۴۰۰	۱۳۳
۹۹۹	۱۳۴	۳۸۸	۱۳۵
یا اللہ	میٹھے	سے	نجات دے

طریقہ ۲ جو بچہ سوکھے میں مبتلا ہو جائے اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

مدد	طا	و	ہ
الا	لاح	ع	وہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			

طریقہ ۳ اتوار کی پہلی ساعت میں مندرجہ ذیل نقش لکھے کسی بینگن پر۔ اور بینگن کو وہاں لٹکادیں جہاں بچہ سوتا ہو۔ جوں جوں بینگن سوکھے گا بچہ فربہ ہوتا رہے گا۔ دوسرا نقش بچے کے گلے میں ڈالیں۔ بینگن والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

دی	ولا	ط
و	٨	لا
ای	ق	مس

دوسرا نقش یہ ہے ←

۷۸۶

۴۲۳	۴۲۶	۴۳۰	۴۱۶
۴۲۹	۴۱۷	۴۲۲	۴۲۷
۴۱۸	۴۳۲	۴۲۴	۴۲۱
۴۲۵	۴۲۰	۴۱۹	۴۳۱

طریقہ ۴ جو بچہ بدخوابی کا شکار ہو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۵	۴۷۲۸	۴۷۳۲	۴۷۱۸
۴۷۳۱	۴۷۱۹	۴۷۲۴	۴۷۲۹
۴۷۲۰	۴۷۳۴	۴۷۲۶	۴۷۲۳
۴۷۲۷	۴۷۲۲	۴۷۲۱	۴۷۳۳

طریقہ ۵ جو بچہ سوکھے میں مبتلا ہو اس کے لئے ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور روزانہ اس تیل سے بچے کی مالش کیا کریں۔

طریقہ ۶ اگر کوئی بچہ سوکھے کی بیماری میں مبتلا ہو جائے۔ تو "یا رحیم" گیارہ مرتبہ لکھ کر گھول کر بچے کو پلائیں۔ اور ایک کاغذ پر "نمرود، فرعون، ہامان، شداد، قارون، ابلیس لکھ کر زمین پر رکھ دیں اس پر چھلنی رکھ کر بچے کو اس چھلنی پر بٹھا کر نہلا دیں۔

یہ عمل اتوار کے دن زوال سے پہلے پہلے کریں۔ غسل کے بعد کاغذ کو زمین میں دفن کر دیں انشاءاللہ بچہ سوکھے سے نجات پالے گا۔

طریقہ ۷ جو بچہ سوکھے میں مبتلا ہو اس کے پلنگ کے نیچے مرغی کے انڈے پر یہ نقش لکھ کر دبا دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وای	عرد و
حومر	دو

نظرِ بد

طریقہ ۱ نظرِ بد دور کرنے کے لئے یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

ے	ے	ے
ے	ے	ے
ے	ے	ے

طریقہ ۲ یہ نقش بھی نظرِ بد دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

۷۸۶

یاممیت یاممیت
یاممیت
یاممیت یاممیت

طریقہ ۳ جس بچے کو نظر لگی ہو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کریں ـــــ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ط وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ط۔

طریقہ ۴ جس بچے یا بڑے کو نظر لگ گئی ہو اس کو پانی پر یہ آیت پڑھ کر دم کر کے پلائیں آیت ۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ آیت یہ ہے۔ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ط ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ط۔

طریقہ ۵ جس بچے کو نظر لگ گئی ہو اس کے گلے میں نقش ڈالیں۔ دونوں نقش ایک ساتھ ایک کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳	۱۱	۶
۹	۷	۴
۸	۲	۱۰

یاغفور

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

طریقہ ۶ جس بچے کو نظر لگ گئی ہو۔ اس پر ۷ مرتبہ "یاسلامُ" پڑھ کر دم کریں۔ اور سات مرچوں پر ایک ایک مرتبہ "یاسلامُ" پڑھ کر بچے پر سے اُتار کر آگ میں ڈالیں۔

بچوں کے متفرق امراض

عمل نمبر ۱ جو بچے روتے بہت ہوں۔ اور رونے کی وجہ سمجھ میں نہ آتی ہوں تو مندرجہ ذیل نقش سے ایسے بچوں کو دھونی دیں۔ دھونی کا طریقہ یہ ہے کہ اس نقش کو کالے کپڑے میں لپیٹ کر جلتے ہوئے کوئلوں پر رکھ کر بچے کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ لگاتار ۳ دن دھونی دینے سے بچے کا رونا موقوف ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

ظح ۲۸۹۳۷

عمل نمبر ۲ بچے کو اگر سخت نظر ہو تو مذکورہ بالا طریقے سے بچے کو مندرجہ ذیل نقش سے دھونی دیں۔ انشاء اللہ نظر ٹوٹ جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

نمرود ہامان فرعون شداد ۱۱۷۹۸۸۳ ع ع لح

عمل نمبر ۳ اگر کوئی بچہ نہ بولتا ہو تو سورۃ بنی اسرائیل زعفران سے لکھ کر اس کو پانی سے دھو کر یہ پانی بچے کو لگاتار ۱۲ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ بچہ بولنے لگے گا۔

عمل نمبر ۴ جو بچے نیند میں چونکتے ہوں۔ ان کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

محمد	محمد	محمد
محمد	اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ	محمد
محمد	محمد صلی اللہ علیہ وسلم	محمد

عمل نمبر ۵ اگر بچہ ماں کا یا شیشی کا دودھ نہ پیتا ہو تو یہ کلمات لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماء اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى۔ ھوماماھو یا اھیا اشراھیا۔

عمل نمبر ۶ اگر کسی بچے کو کسی اوپری چیز کی نظر لگ گئی ہو جس کی وجہ سے بچہ روتا ہو اور دن بہ دن کمزور ہو رہا ہو تو اس کے گلے میں یہ حروف لکھ کر ڈال دیں۔

ما ما ما صم صم حم حم حم رلا ع ع

عمل نمبر ۷ بچوں کی حفاظت کے لئے یہ دونوں نقش چاندی کی لوح پر کندہ کرا کے بچے کے گلے میں ڈالیں۔ آگے پیچھے ایک ہی لوح پر دونوں نقش کندہ کرائیں۔

سامنے اس کو کندہ کرائیں۔

۷۸۶

۳۳۴	۳۲۷	۳۳۲
۳۲۹	۳۳۱	۳۳۳
۳۳۰	۳۳۵	۳۲۸

پیچھے یعنی پشت پر اس کو کندہ کرائیں۔

۷۸۶

۵۰۳	۵۷۸	۵۷۹
۵۷۶	۵۸۰	۵۰۴
۵۸۱	۵۰۲	۵۷۷

عمل نمبر ۸ جو بچے بستر پر پیشاب کرتے ہوں۔ ان کے لئے عمل یہ ہے کہ جب وہ سو جائیں تو ان کے قریب بیٹھ کر سورۂ بقرہ کی یہ آیت۔ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ ۷ مرتبہ پڑھیں۔ اور بچے کے دونوں کانوں میں دم کر دیں۔ ۷ روز تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ بستر پر پیشاب کرنے کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔

عمل نمبر ۹ جن بچوں کو مٹی کھانے کی عادت ہو جاتی ہے ان کو مندرجہ ذیل کلمات دودھ پر پڑھ کر دم کر کے پلائیں۔ لگاتار ۱۱ دنوں تک، انشاء اللہ مٹی کھانے کی عادت چھوٹ جائے گی۔

کلمات یہ ہیں۔ فُوْدَمٍ مُرَوَّجٍ۔

عمل نمبر ۱۰ اگر بچے کو دانت نکلنے سے تکلیف ہو رہی ہو یا دانت نکلنے کی وجہ سے دست آ رہے ہوں تو یہ آیت لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۔ ط

عمل نمبر ۱۱ اگر کسی بچے کے کانوں سے مواد یا پیپ آتا ہو تو نئی روئی کے پھوئے پر یہ آیت پڑھ کر دم کر کے بچے کے کان میں رکھ دیں۔ رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو سونے کے بعد یعنی ۲۴ گھنٹوں میں دو مرتبہ یہ عمل کریں۔ جب بچہ سوئے، جب کان میں رکھ دیں۔ صبح کو اس پھوئے کو نکال دیں۔ اور دوسرا پھویا رکھ دیں۔ اگر دونوں کانوں سے مواد آتا ہو تو دونوں میں یہ عمل کریں۔

آیت یہ ہے۔ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی۔ ط

عمل نمبر ۱۲ بچوں کے آسانی سے دانت نکلنے کے لئے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

ابوبکر عمر عثمان علی

محمد محمد محمد
صلی اللہ علیہ وسلم
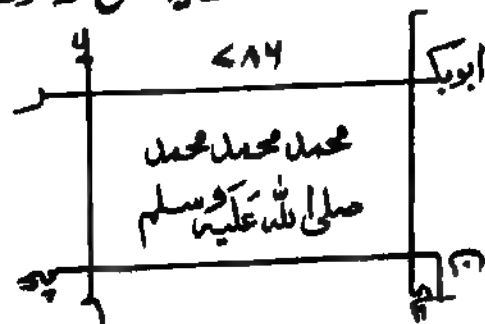
عمل نمبر ۱۳ اگر چاہیں کہ بچہ بہت جلد چلنا سیکھ جائے۔ تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

م	ت	ی	ن
۴۰	۴۰۰	۱۰	۵۰
۴۰۰	۱۰	۵۰	۴۰
۱۰	۵۰	۴۰	۴۰۰
۵۰	۴۰	۴۰۰	۱۰

عمل نمبر ۱۴ جو بچہ بہت روتا ہو۔ اور خواب میں ڈرتا ہو۔ نیند میں چونکتا ہو اس کے گلے میں چاندی یا تانبے کی لوح پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کرا کے ڈال دیں۔

۷۸۶

م	ط	ی	ح
ی	ح	م	ط
ح	ی	ط	م
ط	م	ح	ی

عمل نمبر ۱۵ اگر بچے کو کسی آسیب یا کسی نظر نہ آنے والی مخلوق کی نظر لگ گئی ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

ا	ع	ع ح	مت
ط	د	نصف نصف	د
۷	ع	و	لہ
۴	ی	ح	ط

عمل نمبر ۱۶ جو بچے دن رات روتے ہوں۔ ان کو یہ دو نقش لکھ کر دیں۔

پینے کے لئے

۷۸۶

۱	۲۲	۱۹	۸
۲۰	۷	۲	۲۱
۶	۱۷	۲۴	۳
۲۳	۴	۵	۱۸

یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

ص	لا	ع	ع
۴	ع	۱۷	۹
۳	۶	۷	ع
۱	۲	۲۴	۱۵

عمل نمبر ۱۷ بچے کو کالی کھانسی، چیچک، خسرہ، ام الصبیان، نظر بد، مرگی، بخار یا کوئی بھی مرض ہو یا ایسا مرض ہو جو سمجھنے میں نہ آرہا ہو تو کالے رنگ کا سوتی دھاگہ لیں اور اس کے ۹ تار لے کر سورۃ الم نشرح کی تلاوت کریں۔ اور ہر کت پر ایک گرہ لگائیں۔ اس کے بعد پورے گنڈے پر سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر دم کر دیں۔ اور یہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بچہ تمام امراض سے نجات پالے گا۔ اور صحت مند ہو جائے گا۔

عمل نمبر ۱۸ جن بچوں کو غائب مخلوق نظر آتی ہو اور وہ ڈرتے ہوں۔ اُن کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ آیت ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور لگا تار ۷ دن تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ پوشیدہ مخلوق اس کے بعد نظر نہیں آئے گی۔ اور نہ بچہ ڈرے گا۔

آیت یہ ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ط

عمل نمبر ۱۹ اگر بچہ جوگہ کا شکار ہو۔ یعنی بچے کے ہاتھ پیر اکڑتے ہوں اور بچہ رنگ بدلتا ہو تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

سلام	علی	موسیٰ	وھارون
۱۱۷	۲۶۷	۱۳۲	۱۰۹
۲۶۶	۱۱۴	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۲۶۵	۱۱۵

عمل نمبر ۲۰ بچوں کے جملہ امراض کو دفع کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۷	ما	ما	ما	ما	ما	۲۰۰۰
۷	ع	ع	ع	ع	ع	۲۰۰۰
۷	و	و	و	و	و	۲۰۰۰
۷	ط	ط	ط	ط	ط	۲۰۰۰
۷	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	۲۰۰۰

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمل نمبر ۲۱ جس بچے کو رات کو اٹھ کر سوتے ہوئے چلنے کی عادت ہو اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ک ھ ی ع ص

+ — + — + — +

عمل نمبر ۲۲ اگر بچے کو پیلیا ہو جائے تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

س	ر	ش	ک
ق	ع	ل	ت
غ	م	ن	ث
ن	ص	د	ص

عمل نمبر ۲۳ جوگہ اور ام الصبیان سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل نقش بچے کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۸	۱۹	۲۲	۱
۲۱	۲	۷	۲۰
۳	۲۴	۱۷	۶
۱۸	۵	۴	۲۳

عمل نمبر ۲۴ مذکورہ امراض میں یہ نقش بھی مفید ہے۔

۷۸۶

۳۳۳۰	۳۳۳۳	۳۳۳۶	۳۳۲۳
۳۳۳۵	۳۳۲۴	۳۳۲۹	۳۳۳۴
۳۳۲۵	۳۳۳۸	۳۳۳۱	۳۳۲۸
۳۳۳۲	۳۳۲۷	۳۳۲۶	۳۳۳۷

عمل نمبر ۲۵ مذکورہ امراض کو دفع کرنے کے لئے یہ اسماء لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلبوس ملبوس مرلوش رلوش حبوش معلوش مرطوش ملبوما بش ایسا و ماد فرہ یا احیون احیون۔

عمل نمبر ۲۶ مذکورہ امراض میں یہ نقش بھی مفید ہے۔

۷۸۶

×	۹	۷	و
لہ	×	دع	د
۸	سـ	×	۳
مست	۲	ع	×

عمل نمبر ۲۷ اگر بچہ کمزور ہو، روتا ہو، قے کرتا ہو یا اس کو دست آرہے ہوں تو مندرجہ ذیل دو نقش

بنائیں۔ ایک اس کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک اس کی ماں کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے

۷۸۶

۴۴۶	۴۵۰	۴۵۳	۴۳۹
۴۵۲	۴۴۰	۴۴۵	۴۵۱
۴۴۱	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۴
۴۴۹	۴۴۳	۴۴۲	۴۵۴

عمل نمبر ۲۸ جوگہ کو دفع کرنے میں یہ نقش بھی مفید ہے۔

میکائیل ۷۸۶ جبرائیل

ولی	وھاب	واحد	حی
حی	واحد	وھاب	ولی
وھاب	ولی	حی	واحد
واحد	حی	ولی	وھاب

اسرافیل عزرائیل

عمل نمبر ۲۹ جو بچے سوتے ہوئے دانت کٹکٹاتے ہوں ان کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش ڈالیں۔

۷۸۶

۱۰۰۱	۱۶۳	۱۵۶	۱۳۱
۱۵۵	۱۳۲	۱۰۰۰	۱۶۴
۱۳۳	۱۵۸	۱۶۱	۹۹۹
۱۶۲	۹۹۸	۱۳۴	۱۵۷

نمونیہ چھوٹے بچوں کو اکثر نمونیہ کی شکایت رہتی ہے۔ مندرجہ ذیل کلمات چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھولیں۔ اور وہ پانی کسی شیشی میں رکھ لیں۔ اور بچے کو دن میں ۳ بار یہ پانی پلائیں۔ انشاء اللہ نمونیہ سے نجات مل جاتی ہے گی۔

کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ یاحفیظ یاحفیظ یاحفیظ یافتاح المھیمن العزیز یاشافی یاشافی الحی القیوم۔

ضدی بچے کے لئے جو بچہ بہت ضد کرتا ہو۔ اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈال دیں۔

۷۸۶

سلام علے ابراھیم
سلام علے ابراھیم
سلام علے ابراھیم

بدن میں درد اگر بدن میں درد ہو، سستی یا کاہلی ہو، یا جوڑوں میں درد ہو تو مندرجہ ذیل عمل نیم گرم پانی پر دم کر کے سوتے وقت لگاتار ۳ دن تک پئیں۔ اگر پھر بھی ٹھیک نہ ہوں۔ تو لگاتار اس عمل کو ۱۱ دن تک جاری رکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا حَفِيْظُ۔ يَا حَفِيْظُ۔ يَا حَفِيْظُ۔ يَا شَافِيُ يَا شَافِيُ يَا شَافِيُ يَا كَافِيُ يَا كَافِيُ يَا كَافِيُ۔ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا حَفِيْظُ يَا حَفِيْظُ يَا حَفِيْظُ۔

بیماری کے بعد کمزوری اگر بیماری کے بعد مریض کو کمزوری کا احساس ہو تو دن میں ۳ مرتبہ صبح ناشتہ کے بعد دوپہر کھانے کے بعد، اور رات کو پھر کھانے کے بعد زعفران سے چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیت قرآنی لکھ کر تازے پانی سے دھو کر پلائیں۔ اگر تازہ پانی نہ ہو تو نیم گرم پانی سے دھو کر پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝

بالوں کو بڑھانے کے لئے اگر بال تیزی کے ساتھ گر رہے ہوں یا جھڑ رہے ہوں یا وقت سے پہلے پک رہے ہوں تو اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ۴ مرتبہ سورۃ وَاللَّيْلِ پڑھ کر کسی بھی تیل پر دم کر دیں اور اس تیل کو سر پر لگائیں۔ انشاء اللہ بالوں کی جملہ بیماریوں اور شکایتوں سے نجات ملے گی۔ اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے۔ مندرجہ ذیل عمل ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر اتنے پانی پر دم کریں جس سے سر دھل جائے۔ اس عمل کو ایک ہفتے میں ۳ مرتبہ کریں۔ انشاء اللہ زبردست فائدہ محسوس کریں گے عمل یہ ہے۔ اَلْكَرِيْمُ الْعَاصُ وَالْمَفَانَاتُ الْقَامُ۔

بڑھاپے میں کم سنائی دینا اگر بڑھاپے کی وجہ سے کم سنائی دیتا ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ۱۳ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیا کریں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۝

بے ہوشی سے ہوش میں لانے کے لئے ایک پیالی پر ایک مرتبہ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ اور یہ پانی مریض کے حلق میں ڈال دیں۔ اور اسی پانی کا چھینٹا مریض کے منہ پر ماریں۔ انشاء اللہ مریض ہوش میں آجائے گا۔

طریقہ نمبر ۲: مریض کے ہاتھ میں نمک رکھیں۔ اور مٹھی بند کر کے ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض کی مٹھی پر دم کر دیں۔ انشاء اللہ ہوش آجائے گا۔

پسلی میں درد اگر کسی کی پسلی میں درد ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر ——— "یا اللہ" ۱۱ مرتبہ پڑھ کر درد کی جگہ دم کریں۔

پیٹ بڑھنے اور موٹاپا کم کرنے کے لئے کسی گتے پر مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ۲۱ دن تک رات کو سونے سے پہلے اپنے پیٹ پر نقش کو ملیں۔ انشاء اللہ

۱۲ دن میں پیٹ کم ہونا شروع ہوجائے گا۔ اگر پیٹ کو مزید کم کرنا ہو تو مزید ۱۲ روز تک عمل کو جاری رکھیں۔
نقش یہ ہے۔
چال آتشی۔

۷۸۶

۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲

اس کے بعد گتے کو جلادیں۔

پت اُچھلنا اگر کسی کے پت اُچھلتے ہوں تو ایک پیڑا لے کر اس کو پانی میں گھول لیں اور گیارہ مرتبہ کُنْ فَیَکُوْن پڑھ کر دم کردیں۔ اور دن میں تین مرتبہ اس پانی کو مریض کو پلائیں۔ لگاتار گیارہ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ پت سے نجات مل جائے گی۔

پھنسی، پھوڑے، خارش چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل نقش زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ اور دوسری پلیٹ پر اسی نقش کو ۷۸۶ کے بغیر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو اس پانی سے نہلائیں۔ اس عمل کو ۷ دن تک کریں۔ انشاء اللہ پھنسی پھوڑے اور خارش سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل

چال یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۴	۳	۲	۱
۶	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
۷	۱۴	۱۹	۱۸	۱۷
۸	۱۵	۲۰	۲۳	۲۲
۹	۱۶	۲۱	۲۴	۲۵

پیشاب کے امراض

پیشاب میں خون آنا اگر پیشاب میں خون آرہا ہو۔ یا پیشاب میں جلن ہورہی ہو۔ تو اس کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔ گردے میں پتھری کی وجہ سے بھی پیشاب میں خون آسکتا ہے

اور جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ بہت زیادہ گرم اور تیز مسالوں کی چیزیں کھانے سے بھی مذکورہ شکایات ہوسکتی ہیں۔ اگر ایسا ہو تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور مندرجہ ذیل آیت ہی کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ۸ مرتبہ یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۳ دن میں آرام محسوس ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ لَهُ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰی ط

پیشاب رُک رُک کر آنا

مندرجہ ذیل آیت کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور اسی آیت کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن میں ۳ بار مریض کو پلائیں۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ط

طریقہ ۲: اگر پیشاب رُک رُک کر آتا ہو تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اسی آیت کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو ۳ دن تک پلائیں۔ دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔ آیت یہ ہے۔ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَاۤءِ بِمَاۤءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَاۤءُ عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ط

طریقہ ۳: پانی میں عرق گلاب ملا دیں۔ اور ۱۰۰ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر دم کر دیں۔ اور یہ پانی مریض کو دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ پیشاب رُک رُک کر آنا بند ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۤءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ط

طریقہ ۴: اگر پیشاب میں کمی ہو یا رُک رُک کر آتا ہو تو سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔

اگر پیشاب بالکل بند ہوجائے

اگر پیشاب بالکل بند ہوجائے تو ۷ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔ لگاتار ۳ دن تک۔ آیت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ط

طریقہ ۲: اگر پیشاب بند ہوگیا ہو تو مندرجہ ذیل نقش مریض کی بائیں ران پر باندھیں۔ انشاء اللہ پیشاب جاری ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱۱	۸ ح
ز	ہ	ج
۷	۵	۳
ب	ط	د
۲	۹	۴

طریقہ ۳: اگر کسی کا پیشاب بند ہوجائے تو اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر عظمت اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی

پر لکھیں عطبست دائیں پیر کے نیچے کی جانب عطبوسًا اور بائیں پیر پر لکھیں عطس۔ انشاء اللہ نصف گھنٹے کے بعد پیشاب جاری ہو جائے گا۔

ٹی بی کا علاج

طریقہ ۱ روزانہ تین چینی کی پلیٹوں پر مندرجہ ذیل عبارت لکھیں۔ اور صبح دوپہر شام دھو کر پلائیں۔ لگاتار نوّے دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ ٹی بی کو آرام آئے گا۔

عبارت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ

الرحیم الرحیم الرحیم

طریقہ ۲ اگر کسی کو ٹی بی ہو گئی ہو تو "السلام المومن" تین سو بار پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے مریض کو دن میں ۳ مرتبہ کھلائیں۔ اور اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

طریقہ ۳ سورۂ یٰسین پہلے مبین تک پڑھ کر پانی پر دم کر کے کسی بوتل میں رکھ لیں۔ اور دن میں ۳ مرتبہ اس پانی کو پلائیں۔ ایک بوتل ایک دن میں ختم کر لیں۔ اس طرح اس عمل کو لگاتار ۳ ماہ تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ٹی بی سے نجات مل جائے گی۔

تلّی کے بڑھ جانے کا علاج

طریقہ ۱ جس شخص کی تلّی بڑھ گئی ہو اس کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل آیت لکھ کر تعویذ بنا کر اس طرح باندھے کہ تلّی کے مقام پر تعویذ رہے۔ انشاء اللہ تلّی اصلی حالت پر آجائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ۔

طریقہ ۲ جس شخص کی تلّی بڑھ گئی ہو۔ اس کے لئے یہ عمل بہت مؤثر ہے۔ مندرجہ ذیل نقش مریض کے ہاتھ میں رکھ دیں۔ اور ایک مٹی کا ڈھیلا بھی مریض کے اسی ہاتھ میں دے دیں اور سورۂ اخلاص ۱۱ مرتبہ پڑھ کر مریض کی مٹی پر دم کرتے رہیں۔ اور دورانِ عمل لوبان جلاتے رہیں۔ چند دن اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]	یا اللہ	۹۲ ۶۶
[illegible]		

طریقہ ۳ جس شخص کی تلی بڑھ گئی ہو۔ اس کو چاہیئے کہ بکری کی ایک عدد تلی لیں اور غسل کریں۔ اور سات کانٹے ببول کے لے کر سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کریں۔ اور ہر مُبین پر ایک عدد کانٹا تلی میں چبھوتے رہیں۔ اس طرح ساتوں مُبین پر ساتوں کانٹے تلی میں چبھو دیں۔ اور آخیر میں سورۂ یٰسین پوری پڑھ کر تلی پر دم کر کے اس تلی کو اُس جگہ لٹکا دیں جہاں مریض کی چارپائی بچھی ہوئی ہو۔ انشاءاللہ تین چار دن میں مریض کو آرام مل جائے گا۔

جریان

طریقہ ۱ جریان کے مریض کو سورۂ حجرات ۳ بار پانی پر دم کر کے لگاتار ۴۱ دن تک پلائیں دن میں ۳ مرتبہ یہ پانی پلائیں۔ انشاءاللہ جریان سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۲ جریان کے مریض کو سورۂ فاطر پوست پر پڑھ کر دم کر کے ۲۱ روز تک کھلائیں۔ انشاءاللہ جریان سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۳ عصر کی نماز کے بعد اوّل و آخیر سات سات مرتبہ درود اور درمیان میں سو مرتبہ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھنا جریان کے لئے مفید ہے۔ اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔

طریقہ ۴ مندرجہ ذیل کلمات ایک پیالی پانی پر دم کر کے نہار منہ سورج نکلنے سے پہلے شمال کی طرف رُخ کر کے ۳ سانسوں میں ۳ گھونٹ پیئیں۔ قابض اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاشافی یاشافی یاشافی
یاکافی یاکافی یاکافی
یاودود یاودود یاودود
یارحیم یارحیم یارحیم

امراضِ جگر کیلئے

طریقہ ۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور ان ہی کلمات کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر روزانہ نہار منہ پیئیں۔ انشاءاللہ جگر کی کوئی بھی بیماری ہوگی اس سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۲ اگر جگر میں درد ہو تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر دائیں بازو پر باندھیں۔ اور بارش کے پانی پر اسی آیت کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے سات دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ دردِ جگر سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔

طریقہ ۳ جگر میں درد یا زخم ہو یا کسی بھی طرح کی خرابی ہو تو اس دعا کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یَا قُوَّۃً یَامَنْ قَوِیٌّ یَامَنْ اٰمَنَ بِاِذْنِ اللّٰہِ۔

طریقہ ۴ جگر کی تمام بیماریوں کے لئے ۱۲ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۷ دن تک صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ جگر کی کیسی بھی بیماری یا خرابی ہو گی دور ہو جائے گی۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔

طریقہ ۵ سورۂ فاتحہ کا نقش جگر کی تمام بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ نقش کو فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

جذام

طریقہ ۱ مندرجہ ذیل آیت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اسی آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ اور اسی آیت کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ پھر اس پانی کو آگ پر رکھ دیں۔ جب پانی خوب گرم ہو جائے تو اس کو آگ پر سے اتار لیں۔ پھر ۳۰۰ مرتبہ دوبارہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ اور اس پانی کو کسی بوتل یا برتن میں محفوظ کر لیں۔ اور جذام کے جسم پر جہاں جہاں اثرات ہوں وہاں اس پانی کو دن میں ۲ مرتبہ صبح شام چھینٹیں دیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں مریض ٹھیک ہونا شروع ہو گا۔
آیت یہ ہے۔ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

طریقہ ۲ آیت کریمہ لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور آیت کریمہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر گیارہ ہزار چنے کے دانے لیں اور ہر ایک دانے پر ایک مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کر لیں۔ اس کے بعد ۴۰ دانے اُبال کر روزانہ نہار منہ کھائیں۔ انشاء اللہ جذام سے نجات

ملے گی۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

جنون

طریقہ ۱ جو شخص جنون میں مبتلا ہو۔ اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ جنون سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۰۱	۳۵۰۴	۳۵۰۷	۳۴۹۳
۳۵۰۷	۳۴۹۴	۳۵۹۰	۳۵۰۶
۳۴۹۵	۳۵۰۹	۳۵۰۲	۳۴۹۹
۳۵۰۳	۳۴۹۸	۳۴۹۶	۳۵۰۸

طریقہ ۲ سورۃ جن کی ابتدائی آیات "رَشَدًا" تک گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گیارہ دن تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ جنون سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۳ معوذتین قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں ۱۴ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۱۴ روز تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ جنون سے نجات ملے گی۔

خارش

طریقہ ۱ خارش سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے صبح و شام پلائیں۔ انشاء اللہ خارش سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۝ اس عمل کو ۷ دن تک جاری رکھیں۔

طریقہ ۲ سورۃ قدر سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلانے سے خارش ختم ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو بھی سات دن تک جاری رکھیں۔

طریقہ ۳ سورۃ تبت سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور دن میں تین مرتبہ یہ پانی مریض کو پلائیں ــــــ اور لگاتار ۷ روز تک نیم کے پتے پانی میں ڈال کر پانی کو گرم کریں۔ پھر اس پانی سے مریض کو نہلائیں ــــــ اور صاف ستھرے تولئے سے بدن خشک کرنے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ خارش سے نجات ملے گی۔ خارش کے مرض میں اگر روزانہ غسل کرنے کے بعد روزانہ لباس تبدیل کرنے کی تاکید بھی کر دیں تو بہتر ہے۔

خواتین کے امراض

ایّام کی بے ترتیبی

طریقہ نمبر ۱ ایام کی بے ترتیبی اور بے قاعدگی سے خواتین کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ایام کی بے ترتیبی دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش عورت کی کمر پر باندھیں۔ اور کسی بھی حال میں نقش نہ کھولنے کی تاکید کریں۔ جب تک ایام کی بے قاعدگی دور نہ ہو جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ط	م	ک	ح
م	ک	ط	ح
ک	ط	م	ح

۱۲۳۴۵۶۷۸۹

طریقہ نمبر ۲ مندرجہ ذیل درود شریف روزانہ ۲۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریضہ کو پلائیں۔ دن میں دو مرتبہ صبح و شام، لگاتار ۳ ماہ تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ایام کی بے قاعدگی سے نجات ملے گی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ۔

طریقہ نمبر ۳ ایام کی بے ترتیبی دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۹	۳۳	۳۶	۲
۳۵	۳۰	۸	۳۴
۴	۳۸	۳۱	۷
۳۲	۶	۵	۳۷

طریقہ نمبر ۴ ایام کی بے ترتیبی اور بے قاعدگی کو رفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش مریضہ کے گلے میں ڈالیں۔ اور کسی بھی حالت میں نقش کو نہ اُتاریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۷	۳۵۱	۳۵۴	۳۴۰
۳۵۳	۳۴۱	۳۴۶	۳۵۲
۳۴۲	۳۵۶	۳۴۹	۳۴۵
۳۵۰	۳۴۴	۳۴۳	۳۵۵

ایّام کی زیادتی

طریقہ۔۱ اگر کوئی عورت حیض کی زیادتی کا شکار ہو۔ اور حیض کی زیادتی کی وجہ سے وہ ہلکان ہوجاتی ہو تو مندرجہ ذیل نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ کثرتِ حیض کے مرض سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۱	۲۱۸
۲۳۰	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۳	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۲

اللّٰھمّ صلِّ علٰی محمّدٍ وّ اٰلہٖ یاقابض الذی
یقبضُ بحق یاقابض یادتیؔ حیض بستم بستم
فلاں بنت فلاں یاقابض ـــ یاقابض یاقابض

فلاں بنت فلاں کی جگہ مریضہ اور اس کی ماں کا نام لکھنا چاہیئے۔

طریقہ۔۲ اگر کسی عورت کو بہ کثرت حیض آتا ہو۔ اور زیادہ دنوں تک آتا ہو تو مندرجہ ذیل تعویذ ۳ عدد لکھیں۔ ایک تعویذ دامن کے آگے حصّے میں باندھیں۔ ایک تعویذ دامن کے پچھلے حصّے میں باندھیں۔ اور ایک تعویذ زیر ناف باندھیں انشاء اللہ حیض کی زیادتی سے فی الفور نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وما محمّدٌ الّا رسول قد خلت من قبلہ
الرّسل افأن مّات او قتل انقلبتم انقلب بالف
لاحول ولاقوّۃ الّا باللہ العلی العظیم ھج ھج
لج ھج لج ھج ھج لخطابس ھی

طریقہ۔۳ مندرجہ ذیل نقش سیسے پر لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ زیادتیٔ حیض سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح م ا ح ل ی ق ی
ح ا ل م ح ی ح م ا
ح ل ی ق ی ح ا ل ح م
ی ی ح م ا ل ح ل ی ق
ی ح ا ل ق م ح ق
ی و ب ح م س

طریقہ ۴ اگر کسی عورت کو حیض کی زیادتی پریشان کرتی ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۳۳	۳۶	۲
۳۵	۳	۸	۳۴
۴	۳۸	۳۱	۷
۳۲	۶	۵	۳۷

طریقہ ۵ اگر کوئی عورت حیض کی زیادتی سے پریشان ہو اور اس مرض سے نجات حاصل کرنا چاہئے ہو تو ایک نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔ اور سات نقش حیض کی شروعات سے ایک ہفتے قبل پلانا شروع کریں۔ روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر دن میں ۳ مرتبہ اس کا پانی مریضہ کو پلائیں۔ صبح دوپہر شام تینوں وقت کھانے سے پہلے پانی پلائیں۔ لگاتار ۳ ماہ تک اس عمل کو اسی طرح کریں۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

پینے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

طریقہ ۶ اگر کسی عورت کو خون زیادہ مقدار میں آتا ہو تو یہ آیت لکھ کر مریضہ کے پیٹ پر باندھیں۔ انشاء اللہ خون کی مقدار کم ہو جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

طریقہ ۷ اگر کسی عورت کو خون بہت زیادہ آتا ہو تو دورانِ حیض پانی پر سورۂ دہر (سپارہ ۲۹) پڑھ کر دم کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ خون کی زیادتی ختم ہو جائے گی۔

طریقہ ۸ اگر کوئی عورت حیض کی زیادتی میں مبتلا ہو تو ۳۱۳ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کر کے مریضہ کو دورانِ حیض پلائیں۔ انشاء اللہ خون کی زیادتی میں کمی ہو جائے گی۔

طریقہ ۹ خون کی زیادتی سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش ہرن کی جھلی پر لکھ کر مریضہ کے گلے میں ڈالیں —— یہ نقش اصولی طور پر درست نہیں ہے۔ لیکن اسی طرح اسکی افادیت ثابت ہے۔

محمد اجمل انصاری

۷۸۶

۷۵	۶۰۲	۲۲۶
۴۵۲	۳۰۱	۱۵۰
۲۷۶	یاقابض	۵۲۷

طریقہ نمبر ۱۰ اگر کسی عورت کو خون بہ کثرت آتا ہو تو مندرجہ ذیل آیت قرآنی لکھ کر عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ خون کی زیادتی سے حفاظت ہو جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔

طریقہ نمبر ۱۱ جس عورت کو خونِ حیض کثرت کے ساتھ آتا ہو۔ اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں۔

۷۸۶

یاقابض	یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض	یاقابض

یاقابضُ فقبضتُ بالقبض فی قبض قبضك یاقابض

طریقہ نمبر ۱۲ مرض استحاضہ اور کثرتِ حیض میں یہ نقش باذن اللہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے

۷۸۶

اللھم ادفع استحاضۃ امتك فلانتہ

۷۲۵	۷۳۹	۷۳۶	۷۳۲
۷۳۷	۷۳۱	۷۲۶	۷۳۸
۷۳۰	۷۳۴	۷۴۱	۷۲۷
۷۴۰	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۵

بنت فلانہ بحق ان اللہ

طریقہ نمبر ۱۳ مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر اس عورت کے گلے میں ڈال دیں جو زیادتی حیض سے پریشان ہو۔ اور ۳ دن تک اسی عبارت کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازے پانی سے دھو کر پلائیں۔

عبارت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یاعجائب الخفایا وراء الخلق

طریقہ ۱۴: استحاضے اور خون کی زیادتی کو روکنے کے لئے یہ نقش عورت کی کمر میں باندھیں۔

۷۸۶

یاقابض یاقابض

ی	ی	ی	ی
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۹	۹	۹	۹
ی	ی	ی	ی

یاقابض یاقابض

طریقہ ۱۵: مندرجہ ذیل نقش اُس عورت کے گلے میں ڈال دیں جو زیادتی حیض کا شکار ہو اس نقش سے وہ خون بھی بند ہوجاتا ہے جس سے اسقاط حمل کا خطرہ ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۰	۲۶۵	۲۷۲
۲۷۱	۲۶۹	۲۶۷
۲۶۶	۲۷۳	۲۶۸

طریقہ ۱۶: اگر کسی عورت کا خون حمل کے بعد چھوٹ جائے یا خون مسلسل آتا رہے۔ تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

۷۸۶

الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان

اور پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ یہ نقش روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاحیدر یاحیدر یاحیدر یاحیدر

طریقہ ۱۷: مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے ←

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

اور یہ دعا پینے کے لئے پانی پر دم کر کے دیں۔ صرف ایک بار پڑھنا کافی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ یَاقَابِضُ الَّذِیْ یَقْبِضُ بحق یاقابض بستو خونِ رواں فلاں بنت فلاں یا قابض۔
فلاں بنت فلاں کی جگہ عورت اور اس کی ماں کا نام لیں۔

ایّام کی کمی اور ایّام کا نہ ہونا

طریقہ ۱ اگر ایام پوری طرح نہ آتے ہوں۔ اور خونِ حیض کی مقدار بہت کم ہو تو مندرجہ ذیل آیت سات سو مرتبہ پڑھ کر آبِ زمزم پر دم کر کے دن میں ۳ مرتبہ پلائیں۔
آیت یہ ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ ط

طریقہ ۲ اگر حیض میں کمی ہو تو آیت کریمہ ۱۳۴۱ مرتبہ پڑھ کر آبِ زمزم پر دم کر کے ۱۱ روز تک مریضہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ خونِ حیض کی مقدار بڑھ جائے گی۔

طریقہ ۳ جس عورت کا حیض بند ہو گیا ہو اس کی بائیں ران پر یہ تعویذ باندھ دیں۔ انشاء اللہ حیض جاری ہو جائے گا۔

۷۸۶

لا صح	حی	لا	ے	و	لا
ح	ر	ن	ی	س	س

طریقہ ۴ جس عورت کے مخصوص ایام میں کمی ہو تو وہ مندرجہ ذیل آیات لکھ کر اپنی کمر میں باندھ لے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ لِیَاْکُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

طریقہ ۵ جس عورت کا حیض رُک گیا ہو اس کو جاری کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش عورت کی ناف کے نیچے باندھیں۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲	۷۲	۳۰

اس نقش کی چال یہ ہے

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

طریقہ ۶ اگر حیض رک گیا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ——— عورت کی بائیں ران پر باندھیں۔

۷۸۶

ح	ھ	م	ی
۱۱۵	عـــہ	د	رہ
دو	۱۵	۱۱	مرغ
۱۱	۳	۲	۱۹

طریقہ ۷ اگر کسی عورت کا حیض بند ہوگیا ہو یا بالغ ہونے کے بعد بھی جاری نہ ہوا ہو تو مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ اور ۷ نقش زعفران سے لکھیں۔ روزانہ ایک نقش رات کو عرق بادیان میں بھگو دیں۔ اگلے دن یہ عرق تین چار مرتبہ عورت کو پلائیں۔ لگاتار ۷ روز تک ساتوں نقش اسی طرح پلا دیں۔ انشاء اللہ حیض جاری ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

هوالباسط

هوالفتاح (دائیں جانب) — هوالشافی (بائیں جانب)

یافتاح	یافتاح	یافتاح	یافتاح
یافتاح	یافتاح	یافتاح	یافتاح
یافتاح	یافتاح	یافتاح	یافتاح
یافتاح	یافتاح	یافتاح	یافتاح

۱۲۹۴

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱

۵	۱۸	۱۵	۱۲
۱۶	۱۱	۶	۱۷
۱۰	۱۳	۲۰	۷
۱۹	۸	۹	۱۴

۴ (دائیں جانب) — ۲ (بائیں جانب)

۳

طریقہ ۸ اگر خون نہ آتا ہو تو خون جاری کرنے کے لئے یہ نقش عورت کی بائیں ران پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۲۴	۲۱	۱۷
۲۲	۱۶	۱۱	۲۳
۱۵	۱۹	۲۶	۱۲
۲۵	۱۳	۱۴	۲۰

سیلان الرحم لیکوریا

طریقہ ۱ عمدہ قسم کی چھالیاں لے کر ان کو بہت باریک کوٹ لیں۔ رات کو تازہ پانی لیں۔ اس میں یہ چھالیاں اور مندرجہ ذیل نقش ڈال دیں۔ صبح کو چھالیاں سوکھنے کے لئے رکھ دیں۔ پانی ایک ہی دن میں سارا پی لیں۔ اور چھالیاں سوکھنے کے بعد پانی میں استعمال کریں۔ اور یہی نقش دوسرا لکھ کر گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ لیکوریا سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هوالشافی هوالکافی هوالمعافی
بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

طریقہ ۲ چھالیاں لے کر بہت باریک پیس لیں اور ان پر پانچ سو مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور نہار منہ چھالیوں کے اس بُرادے کو مریضہ کو استعمال کرائیں۔ لگاتار ۱۲ دن انشاء اللہ لیکوریا سے نجات مل جائے گی۔

کلماتِ عالیہ یہ ہیں۔ اللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ بِصِدْقِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

طریقہ ۳ تین سو مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۴۱ دن تک یہ پانی مریضہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ لیکوریا کے مرض سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَبِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۔

بانجھ پن

طریقہ ۱ مندرجہ ذیل نقش روزانہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں ۴۰ روز تک۔ اگر درمیان میں ایام کا وقفہ ہو جائے تو پلانا ترک کر دیں۔ اور وقفے کے بعد ۴۰ دن کی مدت پوری کریں۔ اور ایک نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بانجھ پن دور ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

هوالشافی هوالکافی هوالمعافی
اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق حم۔ تلك آیت الکتٰب المبین۔
هوالشافی هوالکافی هوالمعافی

طریقہ ۲ ایام سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل کلمات روٹی پر لکھ کر لگاتار ۳ دن تک عورت کو کھلائیں۔ اور میاں بیوی تین راتوں تک لگاتار مباشرت کریں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا ذوالعرش والملك القديم۔ یا رحمٰن۔ یا ستار یا غفار۔ یا احد۔ یا صمد۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

طریقہ ۳ مندرجہ ذیل نقش ۶ عدد لکھیں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں۔ اور ۵ نقش روزانہ ایک نقش پلائیں لگاتار ۵ دنوں تک۔ اور ایک نقش یا مصور کا لکھ کر عورت کے زیر ناف باندھیں۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۴۱	۴۴	۱
۴۳	۲	۷	۴۲
۳	۴۶	۳۹	۶
۴۰	۵	۴	۴۵

زیر ناف والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یامصور	یامصور	یامصور
یامصور	یامصور	یامصور
یامصور	یامصور	یامصور

طریقہ ۴ مندرجہ ذیل نقش بانجھ عورت کے گلے میں ڈالیں ــــــــ انشاء اللہ بانجھ پن دور ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۵	یاعلی	یاکافی
یاحق	۱۱۲	یاقوی
یاباقی	یاجامع	یاحنان

بحق یامصور

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل آیت ہرن کی جھلی پر لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا

طریقہ ۶: یہ حروف لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے بانجھ عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

۷۸۶

ا	ل	ہ	ہ
ر	ح	م	ن

طریقہ ۷: جب عورت حیض سے فارغ ہو جائے تو بکری کا ایک بچہ ذبح کر کے اس کی یخنی تیار کر کے عورت کو پلا دیں۔ اور مندرجہ ذیل آیات و کلمات کسی بڑی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر عورت کو جماع کرنے سے پہلے پلا دیں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۠ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ ابجد۔ ھوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ۔ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَھَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ۔ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔ فَحَمَلَتْهُ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ فَحَمَلَتْهُ بِعَوْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَحَمَلَتْهُ بِلُطْفِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِیًّا ۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۔ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۠ [1]

حفاظتِ حمل

طریقہ ۱: حمل قرار پانے کے بعد مندرجہ ذیل نقش حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاباری	یامصوّر	یااللہ
یامصوّر	یااللہ	یاباری
یااللہ	یاباری	یامصوّر

[1] حمل سے متعلق دیگر عملیات "باب الحمل" میں ملاحظہ کریں۔

طریقہ ۲ حفاظتِ حمل کے لئے حمل قرار پانے کے بعد یہ تعویذ حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۶۹	۶۸	۷۹

طریقہ ۳ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر عورت کے گلے میں ڈلوادیں۔ انشاء اللہ حمل کی حفاظت رہے گی۔

۷۸۶

<table>
<tr><td>۲۴</td><td colspan="2">۲۸</td><td>۳۱</td><td>۱۷</td></tr>
<tr><td rowspan="2">۳۰</td><td>۱۸ / ۲۷</td><td>۲۰</td><td>۳۲ / ۲۵</td><td rowspan="2">۲۹</td></tr>
<tr><td>۲۲</td><td>۲۴</td><td>۲۶</td></tr>
<tr><td>۱۹</td><td>۲۳ / ۳۳</td><td>۲۸</td><td>۲۱ / ۲۶</td><td>۲۲</td></tr>
<tr><td>۲۷</td><td colspan="2">۲۱</td><td>۲۰</td><td>۳۲</td></tr>
</table>

لٰہٰی عص حمعسق

طریقہ ۴ مندرجہ ذیل نقش حمل کی حفاظت کے لئے حد سے زیادہ مؤثر ہے۔ اور بزرگوں کا خاص عطیہ ہے۔ حاملہ عورت کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

میکائیل علیہ السلام

جبرائیل علیہ السلام

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

بحرمت

الٰہی بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت ابروی خواجہ کرخی معروف والٰہی بحرمت
اسم اعظم خود الٰہی بحرمت کلام مجید خود ین حمل را
از اسقاط شدن نگاہ داری بحق اھیا اشراھیا
ان کل نفس لما علیہا حافظ واللہ خیر حافظا
وھو ارحم الراحمین

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش حفاظت حمل کیلئے انتہائی مؤثر ہے۔ حاملہ کی کمر میں باندھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

طریقہ ۶ مندرجہ ذیل نقش بھی حفاظتِ حمل کے لئے بہت مؤثر ہے۔ حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۱۸	۳۵۲۱	۳۵۲۴	۳۵۱۱
۳۵۲۳	۳۵۱۲	۳۵۱۷	۳۵۲۲
۳۵۱۳	۳۵۲۶	۳۵۱۹	۳۵۱۶
۳۵۲۰	۳۵۱۵	۳۵۱۴	۳۵۲۵

طریقہ ۷ مندرجہ ذیل نقش حفاظتِ حمل کی نیت سے حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یاحکیم	یاحکیم	یاحکیم	یاحکیم	یاحکیم
یامطیع	یامطیع	یامطیع	یامطیع	یامطیع
یارحیم	یارحیم	یارحیم	یارحیم	یارحیم
یارحمٰن	یارحمٰن	یارحمٰن	یارحمٰن	یارحمٰن

طریقہ ۸ حمل کی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل نقش حمل ٹھہرنے کے بعد لگاتار ۴۰ دن تک حاملہ کو پلائے جائیں۔ ۴۰ دن کے بعد ہر ماہ چوتھے دن ایک نقش پلایا جائے۔ اس طرح ہر ماہ ۷ نقش پلائے جائیں۔

نقش یہ ہے۔

ع

ص | ۳ھط
ھط

اولادِ نرینہ

طریقہ ۱ جن عورتوں کے صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے گلے میں حمل قرار پانے کے ایک ماہ کے بعد یہ کلمات لکھ کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ـ یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُہٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا۔ بحق موسیٰ وعیسیٰ وبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

طریقہ ۲ حمل قرار پانے کے ایک ماہ کے بعد مندرجہ ذیل کلمات لکھیں۔ اور کاغذ کی پشت پر عورت کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ کر عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خالق النفس من النفس المطمئنۃ یا من وھب لداؤد سلیمانؑ ولزکریا یحییٰؑ ومریم عیسیٰؑ ورزقہا ولدا صالحا سمیۃ محمد بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس عمل کے بعد بفضل خدا اگر لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھیں۔

طریقہ ۳ حمل قرار پانے کے بعد حاملہ کے پیٹ پر شہادت کی انگلی سے ستر مرتبہ "یا متینُ" لکھیں۔ حمل قرار پانے کے ۳ ماہ کے اندر یہ عمل لگاتار ۳ راتوں تک کریں۔ انشاء اللہ فرزند پیدا ہوگا۔

طریقہ ۴ حمل قرار پانے کے بعد دو نقش لکھیں۔ ایک حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک نقش عورت کی بائیں ران پر باندھیں۔ انشاء اللہ فرزند پیدا ہوگا۔

گلے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴

ران والا نقش یہ ہے

۷۸۶

د	ط	ب
ج	ھ	ز
ح	ا	و

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش ۷ عدد لکھے جائیں۔ اور حمل قرار پانے کے ۳ ماہ کے اندر اندر لگاتار سات دنوں تک یہ نقش میٹھے پانی میں گھول کر حاملہ کو پلائیں۔ روزانہ ایک نقش میٹھے پانی میں گھول کر دیں۔ انشاء اللہ فرزند پیدا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سرسرسرجمع	سرجمع سرسرجمع

ولادت میں آسانی

طریقہ ۱ مندرجہ ذیل اسماء لکھ کر عورت کی کمر میں باندھیں۔ لیکن اس وقت جب دردِ زِہ شروع ہو جائے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد یہی تعویذ بچے کے گلے میں ڈالیں تو بچہ تمام آفات و امراض

سے محفوظ رہے گا۔

محمد اجمل انصاری

۷۸۶

الٰہی بحرمۃ یملیخا۔ مکسلمینا۔ کشفوطط۔
اذرفطیونس۔ کشافطیونس۔ تبیونس۔
یوانس بوس۔ وکلبھم قطمیر

طریقہ ۲ بوقت ولادت درد شروع ہوتے ہی یہ کلمات لکھ کر عورت کی بائیں ران پر باندھ دیں۔ اور ولادت ہوتے ہی تعویذ کھول دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاَلْقَتْ مَافِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ ذاِھْیًا اشراھیًا۔

طریقہ ۳ بوقت ولادت گڑھ پر مندرجہ ذیل آیت ۱۲ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے عورت کو کھلا دیں۔ آیت یہ ہے ــــــ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَافِیْھَا وَتَخَلَّتْ۔

طریقہ ۴ اگر بچہ کی پیدائش میں پریشان ہو تو یہ کلمات لکھ کر عورت کی بائیں ران پر باندھیں اور بچہ پیدا ہوتے ہی تعویذ کھول دیں۔

۷۸۶

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

طریقہ ۵ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر پانی میں گھول کر عورت کو پلائیں۔ انشاء اللہ بآسانی پیدائش ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

اللہ کافی — یافتاح — اللہ کافی

یا اللہ یا غفور

اللہ — اللہ

محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

یافتاح — یافتاح

۱۹۳ — ۱۹۳

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۱۹۳۹۱ ب ح ط

ب ح ط ۹۱
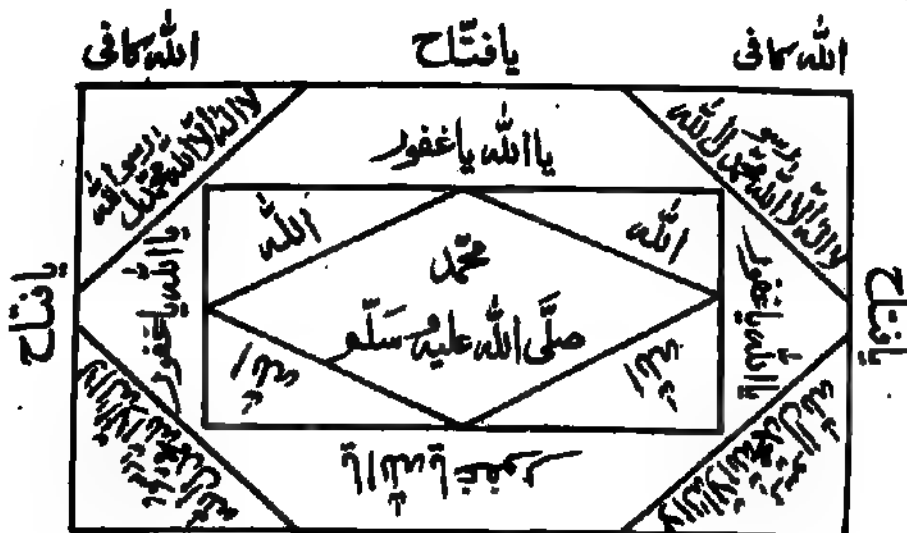
طریقہ ۶ اگر ولادت میں مشکل پیش آ رہی ہو تو یہ کلمات حاملہ کی پیشانی پر لکھ دیں۔ الشکور الصبور ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

طریقہ ۷ اگر ولادت میں تکلیف اور الجھن پیش آ رہی ہو تو گڑ کی ۳ گولیاں چنے کے برابر بنائیں اور ہر گولی پر ۳ مرتبہ یہ آیات پڑھیں۔ آگے پیچھے ایک ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ پھر یہ تینوں گولیاں ۵۔۵ منٹ کے فرق سے بوقتِ دردِ زہ عورت کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ بچہ پیدا ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فلینظر الانسان مم خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب۔

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل نقش ٹھیکری پر لکھ کر عورت کے بائیں پاؤں کے نیچے رکھ دے۔ انشاء اللہ فوراً ولادت ہو گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

طریقہ ۹ اگر خدانخواستہ پیٹ میں بچہ مر جائے تو مندرجہ ذیل آیت کوری طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر حاملہ کو پلا دیں۔ انشاء اللہ بچہ باہر آ جائے گا۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واصبح فؤاد ام موسیٰ فارغا ان کادت لتبدی بہ لولا ان ربطنا علی قلبہا لتکون من المومنین ط

طریقہ ۱۰ اگر پیٹ میں بچہ مر جائے تو یہ نقش پانی میں گھول کر پلا دیں۔ انشاء اللہ بچہ باہر آ جائے گا۔

۷۸۶

ح ح غ ع د دلٹ ر دط
۱۵۲ کہ آکہ لٹ دو

دورانِ حمل مختلف امراض

حاملہ کا دردِ سر حاملہ کو دردِ سر کی بیماری قبض کی وجہ سے ہوتی ہے ـــــــ لہٰذا قبض کو رفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عمل کریں ـــــــ قبض رفع ہو جائے گا تو سر کا درد بھی ختم ہو جائے گا۔

مندرجہ ذیل نقش دو تیار کریں، ایک تو حاملہ کے گلے میں ڈال دیں۔ دوسرا نقش عرقِ بادیان میں ڈال کر حاملہ کو دن میں ۳ مرتبہ یہ عرق پلائیں۔ انشاء اللہ قبض کی بیماری دور ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یافتاح	یافتاح	یافتاح
یافتاح	یافتاح	یافتاح
یافتاح	یافتاح	یافتاح

ھوالشافی

حاملہ کو تھوک کی زیادتی

بعض عورتوں کو دورانِ حمل تھوک کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اس مرض کو دور کرنے کے لئے سفید زیرہ لے کر باریک پیس لیں۔ پھر اس پر ۲۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کو شہد میں ملالیں۔ روزانہ نہار منہ اس کو چاٹیں۔ لگاتار ۲۱ دن تک۔ اور مندرجہ ذیل نقش دو عدد تیار کریں۔ ایک عدد نقش کو کسی بوتل میں گھول کر لگاتار ۷ روز تک صبح شام پلائیں۔ اور ایک نقش حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تھوک کی زیادتی میں کمی پیدا ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض

یاشافی یاکافی یاقابض

حاملہ کے پستانوں میں درد

دورانِ حمل اگر عورت کے پستانوں میں دکھن یا درد ہو تو ۴۰ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اُس پانی میں یہ نقش گھول دیں اور اس پانی کو حاملہ کو صبح شام پلائیں۔ ایک نقش حاملہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ پستانوں کا درد موقوف ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

ھوالشافی ھوالکافی ھوالمعافی		
اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ
ھوالشافی ھوالکافی ھوالمعافی		

حاملہ کی کھانسی

اگر دورانِ حمل کسی عورت کو کھانسی ہو تو ۴۰ مرتبہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر شہد پر دم کر دیں۔ اور نہار منہ یہ شہد لگاتار ۲۱ دن عورت کو چٹائیں اور مندرجہ ذیل

نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هو الشافی هو الشافی هو الشافی
هو الكافی هو الكافی هو الكافی
هو المعافی هو المعافی هو المعافی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
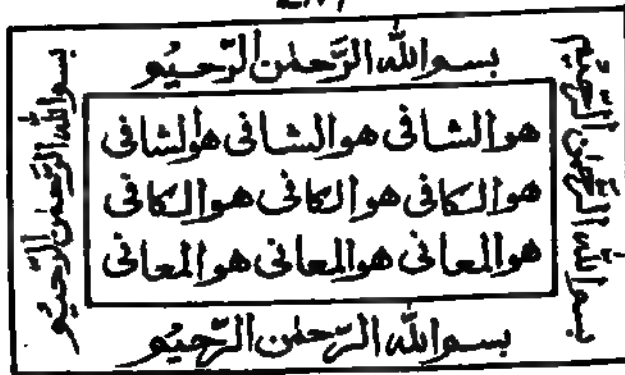
حاملہ کے دل کی دھڑکن

بعض عورتوں کو دورانِ حمل دل کی دھڑکن تیز ہونے کی شکایت ہوجاتی ہے ایسی صورت میں سیب کا مربّہ لے کر اس پر ۱۲ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کردیں۔ اور اس کو حاملہ کو کھلادیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش پانی میں گھول کر ۷ روز تک اس کا پانی حاملہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ دل کی دھڑکن صحیح ہوجائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا قوی القادر المقتدر یا قائم یا دائم
هو الشافی هو الكافی هو المعافی
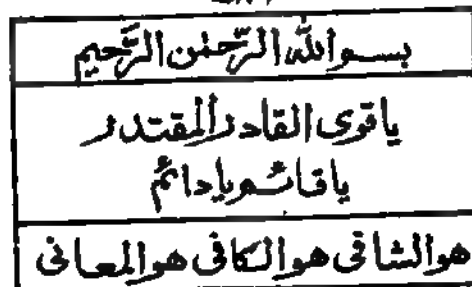
حاملہ کے پیٹ کا درد

دورانِ حمل اگر حاملہ کے پیٹ میں درد ہو تو مندرجہ ذیل نقش دو لکھیں ایک حاملہ کے گلے میں ڈال دیں۔ اور ایک بوتل میں گھول کر اس کا پانی سات دن تک صبح شام حاملہ کو پلائیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
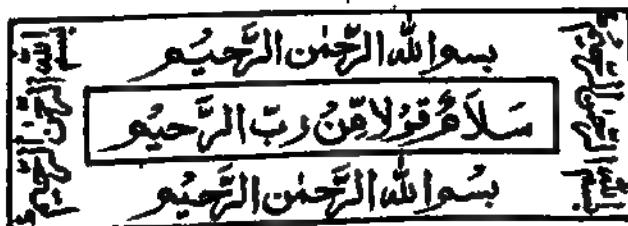
حاملہ کی متلی

بعض عورتوں کو دورانِ حمل جی متلانے اور قے ہوجانے کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں ایک گرام سونف، ایک گرام بڑی الائچی، ایک گرام پودینہ لے کر اس کو کپڑے میں پوٹلی بنا کر رکھ لیں۔ پھر ایک بوتل پانی لے کر اس پر ۲۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ اس کے بعد اس پانی کو گرم کریں۔ اور گرم کرتے وقت مذکورہ پوٹلی اس میں چھوڑ دیں۔ پھر پانی کو آگ سے اتار کر اس کو چھان کر رکھ لیں۔ اور صبح شام حاملہ عورت کو یہ پانی ۴۰ دن تک پلائیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش حاملہ

عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ جی متلانے اور قے ہونے کی شکایت دور ہوجائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
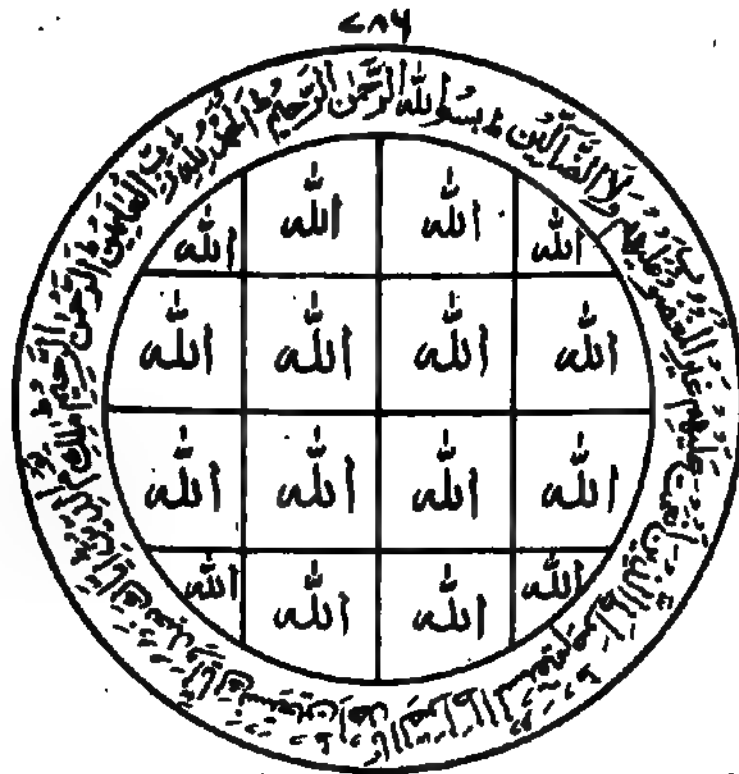
(نوٹ) یہی نقش اس وقت بھی مفید ثابت ہوتا ہے جب حاملہ کے پیٹ پر نشانات پڑجائیں۔

حاملہ کو دست آنا

اگر حاملہ کو دستوں کی شکایت ہوجائے تو خشک آملے لیکر اس پر ۴۰ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر انہیں پیس لیں۔ اور اس سفوف کو نہار منہ ۷ روز تک کھلائیں ــــــ اور مندرجہ ذیل نقش حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۲۹	۲۲۲	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲

بحق یاقابض
وبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حاملہ کو بواسیر

اگر حاملہ کو بواسیر ہوجائے تو مندرجہ ذیل نقش حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۹۰۸	۹۱۱	۹۱۴	۹۰۱
۹۱۳	۹۰۲	۹۰۷	۹۱۲
۹۰۳	۹۱۶	۹۰۹	۹۰۶
۹۱۰	۹۰۵	۹۰۴	۹۱۵

استغفر اللہ ربی من کل ذنب اتوب الیہ
سبحان اللہ العظیم

(نوٹ) یہی نقش اس وقت بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب حاملہ کی اندام نہانی میں خارش ہو جائے۔

اگر حاملہ کا پیٹ لٹک جائے

اگر حاملہ کا پیٹ لٹک جائے تو مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا شافی				ھو الشافی
	یارافع	یارافع	یارافع	
	یارافع	یارافع	یارافع	
	یارافع	یارافع	یارافع	

ھو الشافی

حاملہ کو بار بار پیشاب آنا

اگر حاملہ کو بار بار پیشاب آتا ہو تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش ڈالیں۔ انشاء اللہ پیشاب کی زیادتی رک جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاقابض	یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض	یاقابض

بچّہ پیدا ہونے کے بعد کی شکایات

زچّہ کا بخار

اگر زچّہ کو بخار رہتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش زچّہ کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲	۲۳	۲۳
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳

زچگی کے بعد اندامِ نہانی کا ورم

اکثر عورتوں کو بچّہ پیدا ہونے کے بعد اندام نہانی پر ورم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اگر وقت سے پہلے پیدائش ہو جائے تو، تو یہ شکایت لازمی ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ نیم کے پتے اور پانچ تولہ خشخاش لے کر دو کلو پانی میں جوش دیں۔

پھر صاف کپڑے کو لے کر جوش دیتے ہوئے پانی میں بھگو کر اندام نہانی کی سکائی کرائیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش زچہ کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ مٰلِکِ یَومِ الدِّین

اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِین
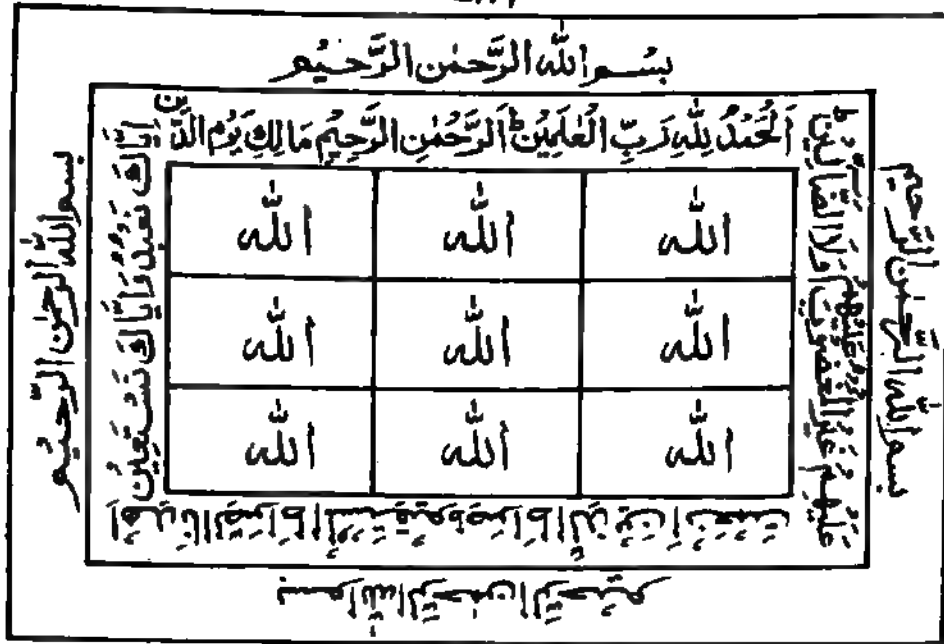
گولہ کا درد

بعض عورتوں کو پیدائش کے بعد گولے کا درد ہوتا ہے۔ اس درد کی شدت کو کم کرنے کے لئے ذیل کے نقش کو جاری پانی میں گھول کر وقفے وقفے سے پلائیں انشاء اللہ چند گھنٹوں ہی میں آرام ملے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ھو الشافی ھو الشافی ھو الشافی
ھو الکافی ھو الکافی ھو الکافی
ھو المعافی ھو المعافی ھو المعافی
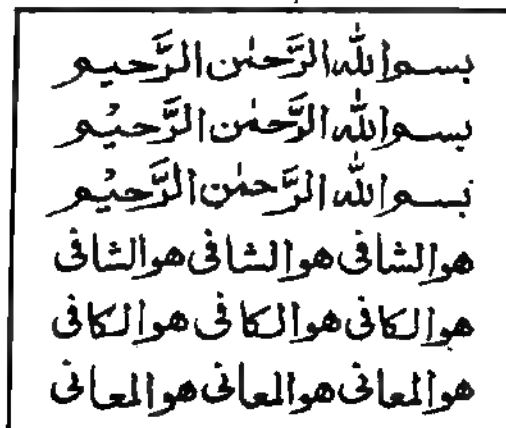
دودھ کی کمی

اگر کسی عورت کی چھاتیوں میں دودھ کم پیدا ہوتا ہو تو بارش کے پانی پر ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر کے لگاتار ۱۴ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہوگی۔ اور دودھ خوب پیدا ہوگا۔
آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَھِیَ تَجرِی بِھِم فِی مَوجٍ کَالجِبَالِ فِیھِمَا عَینٰنِ تَجرِیٰنِ
طریقہ ۲: دودھ کی کمی ہو تو ۲۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر ۲۱ دن تک پلائیں۔ اور ان ہی آیات کو لکھ کر

عورت کے گلے میں ڈالیں۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْہِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْہِ فَاَلْقِیْہِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ۔

طریقہ ۳: اگر دودھ کی کمی ہو تو یہ آیت روٹی پر لکھ کر سات دن تک کھلائیں۔ انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ؕ۔

طریقہ ۴: اگر عورت خود اپنے سینے پر روزانہ تین سو مرتبہ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھ کر دم کر لیا کرے تو دودھ خوب پیدا ہوگا۔

طریقہ ۵: سفید زیرے کو باریک پیس کر اس میں ہم وزن شکر ملا کر اس پر ستر مرتبہ سورۃ قدر پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور دن میں ۳ بار عورت کو کھلائیں۔ انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہو جائے گی۔

طریقہ ۶: جس عورت کے دودھ بالکل نہ اُترتا ہو اس کو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دیں۔ عورت کو گلے میں ڈالنے کی تاکید کریں۔ اور اسی نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی ۷ دن تک لگاتار پلائیں انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۷۰۲۷	۷۰۳۰	۱
۷۰۲۹	۲	۷	۷۰۲۸
۳	۷۰۳۲	۷۰۲۵	۶
۷۰۲۶	۵	۴	۷۰۳۱

طریقہ ۷: دودھ کی کمی کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۱۱	۱۶
۱۳	۱۵	۱۷
۱۴	۱۹	۱۲

طریقہ ۸: اگر عورت کے پستانوں میں دودھ کی کمی ہو تو عورت کو یہ نقش ۳ عدد لکھ کر دیں۔ اور ایک دن کی ناغہ کے ساتھ باوضو پینے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ دودھ میں اضافہ ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۶۷	۱۴۷۱	۱۴۷۴	۱۴۶۰
۱۴۷۳	۱۴۶۱	۱۴۶۶	۱۴۷۲
۱۴۶۲	۱۴۷۶	۱۴۶۹	۱۴۶۵
۱۴۷۰	۱۴۶۴	۱۴۶۳	۱۴۷۵

طریقہ ۹: جس عورت کا دودھ کم ہو اور بچے کا پیٹ نہ بھرتا ہو تو مندرجہ ذیل آیت لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔ اور یہی آیت ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے کے لئے دیں۔ اور یہ پانی ۱۱ دن تک عورت کو پلائیں۔ انشاء اللہ دودھ میں اضافہ ہو جائے گا۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝

طریقہ ۱۰: سفید زیرے پر ۳۰۸ مرتبہ "یَارَزَّاقُ" پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور صبح شام دہی میں پھینٹ کر یہ زیرہ عورت کو کھلائیں۔ ورنہ دودھ میں ڈال کر پلائیں۔ لگاتار ۱۱ دن تک انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہو جائے گی۔

دل کی بیماریاں

طریقہ ۱ دل کی کوئی بھی بیماری ہو ۳ گرام چاندی اور ۳ گرام سونا ملا کر ایک لوح تیار کرائیں۔ اور اس پر یہ کلمات کندہ کر کے رکھ لیں اور اس لوح کو کسی مٹی یا تانبے کے کٹورے میں ڈال کر اس کا پانی صبح شام پئیں۔ انشاء اللہ دل کی تمام بیماریوں سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ ھد س س س سد

لا الہ الا اللہ ھد س س س سد

لا الہ الا اللہ ھد س س س سد

طریقہ ۲ یہ اسماء مریض کے ہاتھ پر لکھ کر دن میں ۳ مرتبہ چٹائیں۔ انشاء اللہ امراض دل سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یھلیا یھلیا ھیا اللہ یھلیا ھا اللہ

طریقہ ۳ مندرجہ ذیل نقش ہولان دل کے لئے تیر بہدف ہے۔ اگر کسی کا دل دھڑکتا ہو یا اس کو اختلاج ہوتا ہو یا کسی طرح کی گھبراہٹ ہوتی ہو تو یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

طریقہ ۴ یہ آیت لکھ کر اس طرح گلے میں ڈالیں کہ قلب تک رہے۔ انشاء اللہ اختلاج اور گھبراہٹ سے نجات ملے گی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط لِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ ط

طریقہ ۵ اگر کسی کو دل کا دورہ پڑ جاتے تو اول و آخر درود شریف کے ساتھ ۳۳ مرتبہ سورۃ طارق پڑھ کر مریض کے سینے پر دم کریں۔ اور یہ عمل دن میں ۳ مرتبہ کریں۔ انشاء اللہ ۳ ہی روز میں عارضۂ قلب سے نجات مل جائے گی۔ صرف کمزوری باقی رہے گی۔ جو رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گی۔

طریقہ ۶ اختلاج قلب کے لئے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

لاحول	ولاقوۃ	الّاباللہ	العلی العظیم
العلی العظیم	الّاباللہ	ولاقوۃ	لاحول
ولاقوۃ	لاحول	العلی العظیم	الّاباللہ
الّاباللہ	العلی العظیم	لاحول	ولاقوۃ

طریقہ ۷ دردِ دل کے لئے اس آیت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔

طریقہ ۸ چینی کی پلیٹ پر زعفران سے سورۃ الم نشرح لکھ کر آبِ زم زم سے دھو کر مریض کو پلائیں لگاتار ۷ دن عمل کرنے سے دل کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۹ اگر دل زور زور دھڑکتا ہو تو سورۃ قریش چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازے پانی سے دھو کر پلائیں۔ اور اس عمل کو ۷ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ۷ دن میں دھڑکن نارمل ہو جائے گی۔

طریقہ ۱۰ اگر کسی شخص کو اختلاجِ قلب کی بیماری ہو تو مندرجہ ذیل آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۷ دن تک مریض کو صبح شام پلائیں ــــــــ انشاء اللہ اختلاجِ قلب سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ ط

طریقہ ۱۱ سورۃ یٰسین پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کر کے مریض کو صبح شام پلانا دل کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھیں۔

طریقہ ۱۲ دل کی کی تمام بیماریوں کے لئے مندرجہ ذیل آیت کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازے پانی سے دھو کر پلانا مفید ہے۔ اور اس عمل کو ۷ روز تک جاری رکھنا چاہیے۔ آیت یہ ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

طریقہ ۱۳ یہ آیت ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلانے سے امراضِ دل سے نجات مل جاتی ہے ۱۱ روز تک یہ پانی مریض کو دن میں ۴ مرتبہ پلائیں۔
آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ سے ختم سورۃ تک (سورۃ الفتح)

طریقہ ۱۴ جس شخص کو اختلاج قلب یا دل کی کوئی دوسری بیماری ہو تو مندرجہ ذیل نقش اس کے گلے میں ڈالیں ۔۔۔۔۔۔ انشاء اللہ کوئی بھی بیماری ہو گی اس سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

۶۰	۱۰	۸۰
۷۰	۵۰	۳۰
۲۰	۹۰	۴۰

بحق یا اللہ یا اللہ یا اللہ
ھولِ دل دفع شود

دانتوں کے امراض

طریقہ ۱ اگر دانت میں تکلیف ہو تو زمین پر ریت بچھا کر یہ تصویر بنائیں۔
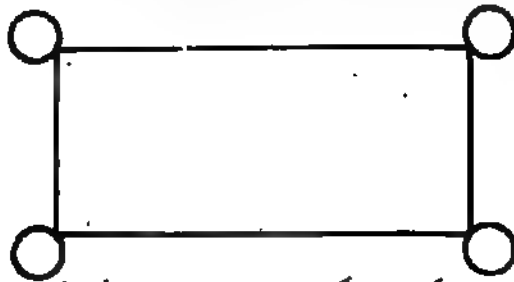
پھر سب سے پہلے دائرے میں چاقو کی نوک رکھ کر اس پر دباؤ ڈال کر کہیں الٰہی بحرمۃ حضرت عثمان ابن عفانؓ، اور مریض سے کہیں کہ درد والے دانت کو پکڑ لے۔ پھر دوسرے خانے کے دائرے میں چاقو کی نوک رکھ کر اسی طرح کہیں۔ اس طرح چاروں دائروں میں یہی عمل کریں۔ انشاء اللہ چوتھے دائرے تک درد موقوف ہو جائے گا۔

طریقہ ۲ اگر کسی کے دانت یا ڈاڑھ میں درد ہو تو زمین پر ریت بچھا کر یہ حروف چاقو سے لکھیں۔
اب ج د ہ و ز ح ط ی۔ اس کے بعد چاقو پہلے حرف پر رکھ کر مریض سے پوچھیں کہ درد ہے یا نہیں۔؟ اگر وہ درد بتائے تو دوسرے حرف پر چاقو رکھ کر یہی سوال کریں۔ اس طرح آخری حرف تک اسی طرح سوال کریں۔ انشاء اللہ آخری حرف تک درد موقوف ہوگا۔

طریقہ ۳ جس دانت میں درد ہو اسی رخسار پر مندرجہ ذیل آیت کاغذ پر لکھ کر رکھ لیں انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے۔ لِكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ

طریقہ ۴ جدھر دانت میں درد ہو ادھر یہ حروف لکھ لیں۔ انشاء اللہ درد موقوف ہوگا۔

ف ر ع و ن غ ر ق ش د

طریقہ ۵ امام غزالیؒ نے خواص القرآن میں لکھا ہے کہ بصرے میں ایک شخص دانت کے درد کا منتر جانتا تھا۔ لیکن بخل کی وجہ سے کسی کو نہ بتاتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے دوستوں سے کہا۔ اب تم اس منتر کو لکھ لو تاکہ میں مرنے سے پہلے علم کو چھپانے کے گناہ سے بچ جاؤں اور خلق خدا کو میرے مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچے۔ اس کے بعد اس نے بتایا کہ یہ حروف لکھ کر مریض پر دم بھی کر دو اور مریض کے گلے میں لکھ کر بھی ڈال دو

وہ کلمات یہ ہیں۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

طریقہ ۶ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی ڈاڑھ کے درد کی شکایت لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی بی بی فاطمہؓ کے دانت پر رکھ کر یہ دعا کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَقُدْرَتِكَ عَلٰى كُلِّ فَاِنَّ مَرْيَمَ لَمْ تَلِدْ عِيْسٰى مِنْ زُوْجِكَ وَكَلِمَاتِكَ اَنْ تَشْفِي مَابِفَاطِمَةَ بنت خديجة من الضُّرِّ كُلِّهَا۔ ان کلمات کے پڑھتے ہی بی بی فاطمہؓ کے ڈاڑھ کا درد موقوف ہو گیا۔

طریقہ ۷ اوّل و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر دانت پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ درد ختم ہوگا۔

کلمات یہ ہیں۔ اَلْقُوْنَ يَلْقُوْنَ تَلْقُوْنَ۔

طریقہ ۸ اگر کسی کے دانت یا داڑھ میں درد ہو تو یہ آیت ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ چند منٹ کے بعد انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ

وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ط

طریقہ ۹ اگر کسی کی ڈاڑھ میں درد ہو تو درج ذیل آیات و کلمات کو کاغذ پر لکھ کر اسے تعویذ بنا کر ڈاڑھ کے نیچے دبائیں۔ انشاء اللہ چند منٹ کے بعد درد موقوف ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ محوصہ سمہ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ جھکر طلوم طسو طس طسو حم حم حم حم حم حم حم اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ بِالَّذِيْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الیقس تقس قسامسقس ان البھر ھر ھر اوذاب۔

طریقہ ۱۰ اگر کسی کی ڈاڑھ میں درد ہو تو ان حروف کو کسی دیوار پر لکھ کر اُن پر میخ رکھ کر دبائے ایک ایک حرف کو دبائے اور ہر بار مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔

حروف یہ ہیں۔ ا ح ب ر ص لا و ع م لا ۔ دعا یہ ہے۔ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہر حرف پر میخ رکھ کر دبا کر دعا پڑھنے کے بعد مریض سے پوچھیں کہ درد کیسا ہے۔؟ جس حرف پر مریض یہ کہے کہ درد ختم ہو گیا اسی حرف پر کیل گاڑ دیں۔

طریقہ ۱۱ اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھیں۔ پھر اس پر نمک ڈال کر سرسوں کا تیل ڈالیں اور اس کو حل کر لیں۔ اس کے بعد اس تیل کو درد والے دانت پر لگا کر تھوڑا سا ملیں۔ چند منٹ کے بعد گرم پانی سے کلی کر لیں۔ انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	ا	و
ج	ھ	ز
د	ط	ب

طریقہ ۱۲ جس جانب درد ہو اس طرف کے رخسار پر شہادت کی انگلی سے یہ لکھ دیں "فرعون غرق شد" اور ك ہ ی ع ص، ح م ع س ق پڑھ کر اس جانب دم کر دیں انشاء اللہ درد موقوف ہوگا۔

دمہ کا روحانی علاج

طریقہ ۱ اگر کسی شخص کو دمہ کا مرض ہو جائے تو اس کو سات تعویذ مندرجہ ذیل پینے کے لئے دیں۔ روزانہ ایک تعویذ کا پانی نہار منہ اور رات کو سوتے وقت پلائیں۔ لگاتار سات روز تک اور ایک تعویذ گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ
۷۸۶

۸	۵۷۹	۵۸۲	۱
۵۸۱	۲	۷	۵۸۰
۳	۵۸۴	۵۷۷	۶
۵۷۸	۵	۴	۵۸۳

طریقہ ۲ سورۃ بقرہ کا آخری رکوع لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں ـــــ انشاء اللہ مرض ٹھیک ہوجائے گا۔

طریقہ ۳ دس گرام السی لے کر اس پر نمازِ فجر کی سنّت و فرض کے درمیان ۱۴ مرتبہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے میم کو الحمد میں ملا کر پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ چند دانے لے کر ایک پیالی میں ڈال کر پانی کو اُبالیں۔ پھر پانی کو چھان کر پی لیں۔ انشاء اللہ چند دن میں دمہ ٹھیک ہوجائے گا۔

طریقہ ۴ آیت الکرسی "خالدون" تک لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں ـــــ انشاء اللہ دمہ ٹھیک ہوجائے گا۔

طریقہ ۵ سورۃ فاتحہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر لگاتار سات روز تک مریض کو پلائیں۔ اور سورۃ فاتحہ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

طریقہ ۶ الف سے لے کر یٰ تک ۲۸ حروف لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ چند ہفتوں میں مریض ٹھیک ہوجائے گا۔

رعشہ کا روحانی علاج

طریقہ ۱ مندرجہ ذیل آیات لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور روزانہ اسی آیت شریفہ کو طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر نہار منہ مریض کو لگاتار ۴۰ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ مرض رفع ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ط خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ط اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ط

مستقل عنوان ـــــ انسانی مسائل کا روحانی حل ـ

روحانی ڈاک

ایک شخص ایک وقت میں ایک ہی سوال کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں ہے۔

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند
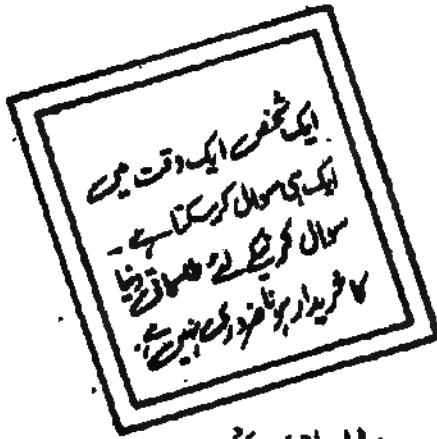
محبت کے نام پر کھلواڑ

سوال از نام مخفی

ہم نے آپ کو پہلے بھی خط لکھا تھا جس کا جواب ہم نے رسالہ کے ذریعہ مانگا تھا لیکن افسوس کہ ہمیں اپنے خط کا کوئی جواب نہیں مل پایا امید کرتی ہوں کہ اس خط کا جواب آپ ضرور دیں گے۔

مولانا حسن ہاشمی صاحب ہم نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ہم آسیبی چکروں کے شکار ہیں، اب بھی لکھ رہے ہیں خدایا ہماری مدد کیجئے اور کچھ لوگوں نے ہماری زندگی کو پیار ومحبت اور شادی کے نام پر تباہ وبرباد کیا ہے ہم نے ان کو اپنا مجازی خدا مانا تھا لیکن انھوں نے ہماری عزت سے کھیل کھیل کر اپنا مطلب پورا کیا اور اب بھی یہی کر رہے ہیں اور ہم اب ان ساری باتوں کو ناگوار سمجھتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ شخص ہم سے شادی کر لے اور عزت سے اپنے گھر میں رکھے وہ شادی کرنے کے لیے تو کہتے ہیں لیکن کر نہیں رہے ہیں پتہ نہیں یہ ہمارے نصیب کی بات ہے یا یہ کہ آسیبی چکر کی وجہ سے یہ سب باتیں ہو رہی ہیں اور اب تو ہماری ان کی بات بات پر تو میں میں ہوتی رہتی ہے، ویسے وہ بہت سمجھ دار ہیں اور اب آپ سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی میں اب اس طرح کی کوئی بھی بات نہیں ہونے پائے، ایسا کچھ کر دیجئے کہ اب وہ ہم سے نکاح کر لے شادی نہیں ہوئی اس وجہ سے بھی ہمارا دماغ خراب اور چڑچڑا رہتا ہیں اور اکثر بیمار بھی رہتے ہیں اور ہم کو ان سے ملے ہوئے پورے دو سال گذر چکے ہیں اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایک لڑکی کے ساتھ میں اتنا سب کچھ ہو تو اس کی کیا حالت ہوگی، آپ مجھ غریب پر اللہ ورسول کے واسطے رحم کیجئے اور ان سب خراب حالات سے مجھ کو بچایئے کبھی کبھی انسان کا نصیب پر بس نہیں چلتا کہ وہ اپنا نصیب خود سنوار سکے انسان انسان کے ہاتھوں کا کھلونا بن جایا کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ آپ جیسے بزرگ ہستیوں کا سہارا عنایت کرتا ہے، اللہ کرے آپ سوئی ہوئی رسول اللہ کی امت کو بیدار کر سکیں کہ وہ اس طرح کے کھیل نہ کھیلے اور زنا نہ کرے حرام کاری بند کرے اور ایک دوسرے کا ساتھ مرتے دم تک نبھائے۔

جواب

آج کل محبت کے نام پر اس طرح کے کھلواڑ کا سلسلہ پورے زوروں پر ہے اور لڑکیاں ازراہ نادانی لڑکوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر اپنا سب کچھ داؤ پر لگادتی ہیں۔ آئے دن اس طرح کے خطوط ہمیں موصول ہوتے ہیں جن میں اسی طرح کی باتوں کا رونا رویا جاتا ہے۔ ہم ایک سے زائد بار طلسماتی دنیا میں اس موضوع پر جم کر گفتگو کر چکے ہیں اور بار بار لڑکیوں کو اس

بات پر متنبہ کر چکے ہیں کہ وہ جھوٹی محبت کے چکر میں آ کر اپنے ناموس کو برباد نہ کریں۔ لیکن اس کے باوجود لڑکیاں عقل کے ناخن نہیں پکڑتیں اور آنکھیں کھول کر فیصلے نہیں کرتیں۔ اور لڑکے لڑکیوں کو الجھا کر انھیں اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں کہ جہاں سے واپسی بھی ممکن نظر نہیں آتی اور اگر کسی طرح واپس آ بھی جائے تو واپس آ کر بھی ہاتھ ملنے کے سوا کچھ حاصل ہی نہیں ہوتا۔ جب چڑیاں کھیت چگ جاتی ہیں تو پھر پچھتاوے سے حاصل کیا ہوتا ہے۔

تم نے بھی کسی غیر ذمہ دار اور بے وفا انسان کے ہاتھوں اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا ہے اور ایک ایسے شخص پر بھروسہ کیا ہے جسے نہ تمہاری آبرو کی پرواہ ہے نہ تمہارے جذبات کا احساس۔

اگر اسے تمہارے جذبات واحساسات کی قدر ہوتی تو وہ پہلی فرصت میں تم سے شادی کرنے کی فکر کرتا۔ اور شادی کرنے تک تمہارے بدن کی طرف اپنا ہاتھ نہ بڑھاتا۔ لیکن اس نے تو وہی کیا جو اس زمانے میں لوگ کیا کرتے ہیں اور پھر اپنا مطلب پورا ہو جانے پر لڑکیوں سے اپنا دامن سمیٹ لیتے ہیں۔ اس محبت اور بازاری عشق کے چکر میں آ کر ہزاروں لڑکیوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی عزت کو خاک میں ملایا ہے۔ لڑکوں کا کیا ہے ان کا تو کچھ بگڑتا ہی نہیں۔ آخرت کی مار تو جب پڑے گی جب پڑے گی، دنیا میں تو لڑکوں کا عالم یہ ہے کہ وہ سو چوہے کھا کر جب کسی بلی کی طرح حج کو چلے جاتے ہیں تو ان کے گلوں میں گجرے ڈل جاتے ہیں اور انھیں سلامیاں ملنے لگتی ہیں۔ ان کے دامن کا کوئی نشان کسی کو نظر نہیں آتا اور لڑکی کے دامن پر لگا ہوا ہلکا سا ایک داغ بھی پھر کبھی عمر بھی نہیں مٹ پاتا۔

تم صبر سے کام لو۔ اور کم سے کم اب اس سے دوری اختیار کرو۔ اور روزانہ گیارہ سو مرتبہ "یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ" پڑھ کر اس کی محبت کی دعا کرو۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیا کرو۔ اور دوران عمل اس کا تصور رکھا کرو۔ انشاء اللہ اس کا دل نرم ہوگا اور اس کے دل میں تمہاری قدر و منزلت کے احساسات جاگ اٹھیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ تمہاری محبت اور قربانیوں کی قدر کرے اور جلد از جلد تم سے شادی کر کے تمھیں اس خلجان سے نجات دے جس میں تم مبتلا ہو۔

آسیبی اثرات کا چکر

سوال　از:　شفیع اللہ دو جے واڑہ

وحدہ لاشریک لہ کی ذات عالی سے قوی امید ہے کہ آنجناب والا بخیر وعافیت ہوں گے۔

۱۹۸۳ء سے میں اور میرے بھائی دونوں نوار کا کاروبار شروع کیں اور ہم دونوں بھائی الحمدللہ ۱۹۸۳ء تا ۱۹۹۰ء تک مل کر کاروبار کرتے رہے اور اس درمیان الحمدللہ ہر ماہ دو لاکھ تک کاروبار ہوا کرا تھا ۱۹۹۰ء کے آخر میں ہم دونوں بھائی کاروبار سے الگ ہو گئے۔ میرا بھائی نے بھی کاروبار الگ دوکان میں شروع کیا۔ اور میرا کاروبار اب اور بھی بڑھنے لگا قریب ہر ماہ تین لاکھ کا کاروبار ہوا کرتا تھا ۱۹۹۲ء تک بھی کاروبار اچھا رہا۔ ۱۹۹۲ء کے بعد کاروبار دھیرے دھیرے کم ہوتے آیا۔ اور ۱۹۹۸ء میں کاروبار نہیں کے برابر ہوا۔ ہر ماہ ۳ر لاکھ کی جگہ ۳۰۰ روپیہ کا کاروبار چلنے لگا جس سے اور بھی مصائب اور پریشانی بڑھنے لگی۔ اور دکان کے اخراجات بھی نہیں نکل رہے تھے آخر کار ۱۹۹۹ء میں کاروبار ختم کر دیا۔ فی الوقت میں بہت پریشان ہوں۔ میری چار لڑکیاں ہیں لڑکے نہیں ہیں چاروں لڑکیوں میں صرف ایک لڑکی کی شادی ہوئی باقی تین لڑکیاں شادی کے قابل ہیں۔ اور آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اور میں بہت کمزور ہو چکا ہوں۔ ۲۰ر لاکھ کا مکان ۱۵ر لاکھ میں فروخت کرنا چاہتا ہوں تو بھی کوئی لینے کیلئے تیار

نہیں ہر کوئی آتا اور مکان دیکھتا اور مکان لینے کا وعدہ کر کے چلے جاتا پھر آتا ہی نہیں۔ بہت سارے عاملوں کو بتایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ البتہ آپ ہی کے دو شاگردوں کو بتلایا جن میں آپ کے ایک شاگرد نے جنات کا اڈہ بتلائے اور آپ کے دوسرے شاگرد نے اپنے عمل کی قوت سے میری چوتھی بچی کے جسم پر حاضرات کر کے ۳ جناتوں کو بلا کر ہم سب کے سامنے بات کر کے ان سے وعدہ لے کر ان کو مکان چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور کیا اور وہ تین جنات ایک ہفتہ وقت لے کر میری بچی کے خواب میں آ کر میرا گھر چھوڑ کر چلے گئے۔ اس عمل کے درمیان آپ کے شاگرد حاضرات میں محو تھے اسی عمل میں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مجھ پر میرا دوست (جو کہ اب میرا سخت دشمن ہے) جادو کروایا ہے اور اس کا چہرہ میری لڑکی دیکھ کر پہچان گئی اور وہ تینوں جنات بھی یہی بتا رہے تھے کہ میرے گھر کے پیچھے حصہ میں دفن ہے جب یہ بات معلوم ہوگئی اور قریب دو فٹ سے تین فٹ تک کھدائی ہوئی تو کچھ بھی نہیں ملا۔ اور آپ کے دونوں شاگرد بھی خاموشی اختیار کر لیں۔ اور آپ کے دونوں شاگردوں کے مشورے پر میں آپ کو یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔ میرے حالات صحیح پتہ لگا کر میرا علاج کیجئے جو بھی خرچ ہے وہ میں دینے کے لیے تیار ہوں۔ یا کم از کم میرا گھر فروخت ہونے کے لیے کچھ تعویذ وغیرہ تو عطا فرمایئے، تاکہ کم از کم میرا گھر تو فروخت ہوجائے اور میری تین لڑکیوں کی شادی ہوجائے۔ میں تاحیات آپ کا مشکور و ممنون رہوں گا۔

جواب

آپ اور آپ کے افراد خانہ آسیبی اثرات کا شکار ہیں۔ اور ان آسیبی اثرات کی وجہ سے آپ کو مختلف پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ کسی اور وہم میں مبتلا نہ ہوں اور کسی عامل سے آسیبی اثرات کا علاج کرائیں۔ اور اپنے گھر میں لگاتار ۴۰ دن تک سورۂ بقرہ کی تلاوت خود کریں یا کسی سے کرائیں۔ اور روزانہ تلاوت کے بعد ایک بالٹی پانی پر دم کر کے اس پانی کو گھر کی سب دیواروں پر اور گھر کے سب گوشوں پر چھڑکیں۔

اگر گھر فروخت کرنا ہو تو روزانہ ایک مرتبہ سورۂ فتح پڑھیں۔ اور روزانہ گھر کی فروختگی کی دعا کریں۔

اور لڑکیوں کے لیے اچھے رشتوں کے لیے سورۂ احزاب کی ہر بدھ کو تلاوت کریں اور تینوں لڑکیوں کے نام مع والدہ کے نام کے لکھ کر قرآن کے اس صفحہ پر رکھ دیں جہاں سے سورۂ احزاب شروع ہو رہی ہے۔ جس کاغذ پر لڑکیوں کے نام لکھیں اس پر خوشبو بھی لگا دیں۔

ان تینوں سورتوں کی تلاوت مذکورہ طریقے سے پابندی کے ساتھ کریں یا کسی سے کرائیں اور اگر ممکن ہو تو کسی اچھے عامل سے بھی رجوع کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد متوقع فوائد سامنے آئیں گے۔

دفینے وغیرہ کے چکر میں نہ پڑیں۔ دفینے کی خواہش بہت کم پوری ہو پاتی ہے اور اس میں مال و جان کے ضیاع کا خطرہ درپیش رہتا ہے۔ دفینہ اگر تقدیر میں ہوتا ہے تو خود بخود مل جاتا ہے۔ لیکن اس کے پیچھے بھاگنا عقل مندی نہیں ہے۔

مختلف پریشانیوں سے پریشانی

سوال از غلام حسن کشمیر

یوں تو کئی بار اتفاقاً ''طلسماتی دنیا'' پڑھنے کا موقع ملا مگر ہر بار سطحی مطالعہ کیا۔ مگر آج ماہ نومبر و دسمبر کا شمارہ خود خرید کر پہلی بار سنجیدگی سے مطالعہ کیا۔ تو معلوم ہوا میرے مسائل کا بھی کوئی نہ کوئی حل موجود ہوگا۔ کیوں نہ آپ سے رجوع کیا جائے۔ کوائف تحریر کرنے سے پہلے عرض کرتا چلوں کہ میں مطالعہ کا

شوقین ہوں۔ دینی، جاسوسی، معلوماتی اور ادبی کتب کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں بالخصوص جماعتِ اسلامی کا لٹریچر زیر مطالعہ رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے ذہن کی خاص نشو نما ہو چکی ہے۔ تعصب کا شکار نہیں ہوں۔ بظاہر ایک سلجھا ہوا مذہبی شخص ہوں مگر باطن بہت ہی گناہ گار ہوں۔ ذاتی کوائف بذیل ہیں:

نام: غلام حسن راتھر　　والدہ کا نام: زبیدہ
اسکولی ریکارڈ کے مطابق تاریخ پیدائش: اکیس مارچ ۱۹۶۲ء۔
والدہ کے کہنے کے مطابق شب قدر کے اختتام پر بوقت سحر۔
کام: پبلک اسکول میں بحیثیت صدر مدرس (ہیڈ ماسٹر)
مسائل: اعلیٰ تعلیم پانے کے باوجود سرکاری ملازمت نہ ملی۔ اگرچہ بچپن انتہائی عسرت میں گزرا آج کل مالی حالات قدرے بہتر ہیں مگر اپنے ہم جماعتوں اور ہمسایوں سے پچھڑا ہوا۔ شادی جہاں مرضی تھی نہ ہو پائی۔

بیوی کا نام: رفعت جان اختر اس کی والدہ (ساس) کا نام: ہاجرہ
بچہ ایک اس کا نام: تویدالسحر اس کا وقت پیدائش اول جنوری ۱۹۹۵ء صبح صادق۔

بیوی کے ساتھ نوک جھونک رہتی ہے۔ دل اداس رہتا ہے کوئی کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا۔ کاروبار میں خاص فائدہ نہیں ملتا۔ جو کہ میں فاضل وقت میں کرتا۔ اسی طرح شاعری اور کہانیاں لکھنے کا شوق بھی ہے بہت مواد جمع ہے لیکن چھپوانے اور شائع کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ عدالت میں نوکری کا کیس چل رہا ہے لیکن اس کی پیشی ایک سال سے لگتی نہیں ہے۔ بیوی کا بچہ دانی بذریعہ آپریشن باہر نکال لی گئی ہے بچہ ایک ہے۔ دوسری شادی کرنے کا بھی خیال آتا ہے۔ اجتماعی خاندان ہے والدین کے علاوہ ہمارے خاندان میں میری تین بھابیاں اور تین بھائی ہیں۔ ایسا لگتا ہے والدین میرے ساتھ دہرا معیار اپناتے ہیں۔ چاہتا ہوں میرے والدین ایسا رول کریں کہ مشترکہ گھر مزید ترقی کرے۔ جھگڑے فساد کم رہیں۔ خط طویل ہو گیا۔ اگر خط کے ذریعہ مشورے، علاج بھیج دیں گے تو بہتر ہے۔ نہیں تو نزدیکی شمارے میں جواب لکھیں۔

جواب

آپ یقیناً قابل تعریف ہیں کہ آپ نے اپنی کل حقیقت کھول کر رکھ دی ہے۔ اور جو انسان اپنی کمزوریوں سے واقف ہو اور برملا اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرلے اس کے سنبھلنے اور سدھرنے میں دیر نہیں لگتی۔

آپ نے جماعت اسلامی کی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت اسلامی کا لٹریچر ٹھوس لٹریچر ہے اور اس میں کافی مواد جمع کر دیا گیا ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ جماعت اسلامی کا لٹریچر پڑھنے کے بعد انسان کا ذہن ایک مخصوص سانچے میں ڈھل جاتا ہے اور اکابرین سے عقیدت میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جماعت اسلامی کا لٹریچر یہ تاثر قلب و دماغ پر چھوڑتا ہے کہ قرآن و حدیث ہی دین اسلام کا اصل معیار ہیں اور شخصیات خواہ وہ کتنی ہی مقدس کیوں نہ ہوں معیارِ حق نہیں ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کسوٹی اور معیارِ حق تو اللہ اور اس کے رسول ہی ہیں لیکن جن حضرات نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ سمجھا ہے وہ حضرات صحابہ حضرات تابعین اور حضراتِ اولیاء ہیں ان حضرات کے قول و عمل اور ان حضرات کے اطوار و افعال کو بالکل ہی بے حیثیت سمجھنا کہاں کی دانش مندی ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ آپ نے جماعتِ اسلامی کا لٹریچر پڑھنے کے بعد بھی روحانی عملیات کی طرف توجہ دی ہے جبکہ جماعت اسلامی کے بیشتر عقل کُل لوگ روحانی عملیات کے خلاف واویلا کرتے نظر آتے ہیں۔ اللہ آپ کو مزید استحکام عطا کرے اور آپ کی سلامت روی قائم رکھے۔

اپنی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے روزانہ ۳ مرتبہ سورۂ یٰسین اور تین مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کیا کریں اور ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ سورۂ الم نشرح بھی پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھنے کے معمول بنائیں۔ اور ہر جمعرات کو ایک آدمی کا کھانا خیرات کریں۔

صرف ان چند اعمال کی پابندی کرنے سے انشاء اللہ پریشانیاں دور ہوجائیں گی اور آپ کو سکون و عافیت کا احساس ہوگا۔

والدین کے بارے آپ نے جو کچھ لکھا ہے اسے پڑھکر عقل حیران ہے۔ کیونکہ دنیا میں ماں باپ ہی ایسی چیز ہیں جو اولاد کے لئے یکساں مونس ہوتے ہیں اور اولاد کی ہزار نافرمانیوں کے باوجود بھی اولاد سے متنفر نہیں ہوتے۔ اگر آپ کا اندازہ مبالغہ آمیزی پر مبنی نہیں ہے تو افسوسناک بات ہے اس پر آپ صبر کریں۔ اور اپنی طرف سے ان کے احترام میں کوئی کوتاہی نہ کریں۔ انشاء اللہ ایک دن وہ آپ کی قربانیوں کی قدر کرنے پر مجبور ہوں گے۔

وہی محبت کا غم

سوال از محمد خلیل بیدر (کرناٹک)

میرا نام محمد خلیل ہے میری عمر ۲۷ سال ہے میں ایک لڑکی سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور وہ بھی مجھے بہت چاہتی ہے۔ ہم دونوں کو ملے ۹ سال گذر چکے ہیں۔ ہم دونوں کے بیچ بہت قریبی رشتہ ہوچکا ہے اب ہم دونوں کے بیچ تھوڑی سی دوریاں ہوچکی ہیں اور اس کی وجہ ہے لڑکی کے ماں باپ۔ میں اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے کچھ ایسا حل بتائیے جس سے لڑکی کے ماں باپ بھی راضی ہوجائیں اور ہماری شادی بھی ہوجائے ایک بات تو کہنا بھول گئے اس بات کا پتہ اس کے ماں باپ کو بھی ہے۔ یا کچھ علاج بتائیے جس سے میں ان کے والدین کو سمجھا سکوں۔

سوال کے جواب کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔ آپ جلد سے جلد اس کا جواب قریبی شمارہ طلسماتی دنیا میں شائع کرسکتے ہیں یا نہیں تو خط کے ذریعہ بھی بتا سکتے ہیں۔ میں بہت امید کے ساتھ آپ کے پاس یہ خط لکھ رہا ہوں جواب کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔ اللہ آپ کو صحت عطا کرے۔ اور آپ کے رسالہ کو ترقی کی بلندیوں تک پہنچائے۔ آمین۔

جواب

میں نے ازراہِ مصلحت اس لڑکی کا نام حذف کردیا ہے جس سے آپ محبت کرتے ہیں کیونکہ کسی کی بیٹی کے نام کی اشاعت مناسب نہیں ہے۔ آپ اس لڑکی سے محبت کرتے ہیں اور اسی لیے اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں بہت قابلِ قدر بات ہے اس لیے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لڑکی کے ماں باپ کا دل نرم کردے اور وہ اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کرنے پر راضی ہوجائیں۔ آپ بھی پانچوں وقت کی نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کرتے رہیں اس معاملے میں تعویذوں کا سہارا لینے کے بجائے دعاؤں کا سہارا پکڑیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا بایں الفاظ مانگیں کہ اگر یہ شادی دونوں کے حق میں بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ طرفین کے گھر والوں کو راضی کردے اور وسائل مہیا کردے۔ لیکن، خدا نخواستہ اگر دعا قبول نہ ہو اور یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکے۔ تب بھی سچی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ اس لڑکی کے اچھے مستقبل کی دعا کریں اور صبر وضبط سے کام لیں ہرگز ہرگز کوئی ایسا راستہ اختیار نہ کریں جس کی وجہ سے اس لڑکی کی رسوائی ہو اور اس کے ماں باپ کو کسی شرمساری کا سامنا کرنا پڑے۔

دعاؤں کی مقبولیت کے اوقات یہ ہیں۔

ہر فرض نماز کے بعد، روزانہ تہجد کے وقت، روزانہ عصر

اور مغرب کے درمیان اور جمعہ کے دن جب امام دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ان اوقات میں دل کی گہرائی سے دعا کریں۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور اگر خدانخواستہ کسی مصلحت کی وجہ سے اللہ نے آپ کی دعا قبول نہ کی تو صبر وضبط سے کام لیں کسی بھی طرح کی کوئی چھچھوری اور اخلاق سے گری ہوئی حرکت نہ کریں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے اور اسی میں اس لڑکی کی بھلائی ہے جس سے آپ پیار کرتے ہیں۔

عملیات ہمزاد سے متعلق

سوال از خورشید احمد جوالا پورہ

طلسماتی دنیا ہمزاد نمبر آپ جناب نے ہمزاد کے بہت سے طریقے لکھے ہیں کچھ کا حصار لکھا ہے اور کچھ پرہیز جمالی اور کچھ کوئی پرہیز نہیں ہیں اور جناب نے لکھا ہے خاکی بادی آتشی کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ جو عمل زمین پر بیٹھ کر کرنا ہے وہ خاکی ہے ہمزاد نمبر ۱۹ عشا کی نماز کے بعد ۴۴۴ مندرجہ ذیل ۲۱ یوم پڑھنا ہے کیا اس کا حصار نہیں کرنا ہے۔ ہمزاد نمبر ۲۵، ۲۱ ر راتوں تک روزانہ سورۂ قریش چار سو مرتبہ پڑھو کیا اس عمل کا حصار کرنا ہے ہاشمی صاحب مہربانی کر کے اس معاملے میں رہنمائی فرمائیں اگر لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو اسے معاف فرمائیں خدا کرے آپ کی عمر دراز ہو میری عمر بھی آپ جناب کو لگ جائے عرض ہے کہ آپ کے بعد ہم روحانی رہنمائی یا رہبری یا اجازت کس سے حاصل کریں بے ادبی کے لیے معافی چاہتا ہوں مہربانی کر کے میری مکمل رہنمائی فرمائیں میرے پاس آپ کے بھی رسالے موجود ہیں۔

جواب

جن عملیات کے ساتھ پرہیز کی وضاحت نہیں ہوتی ہے ان عملیات میں پرہیز کرنا اگرچہ ضروری نہیں ہے تاہم احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ پرہیز جمالی ہر اس عمل میں کر لینا چاہئے جو موکل یا ہمزاد سے متعلق ہو۔

حصار تقریباً ہر عمل کے لیے ضروری ہے۔ حص رجعت اور انقلاب عمل سے حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے اگر عمل کے ساتھ حصار کی وضاحت نہ ہو تب بھی حصار کو ضرور سمجھنا چاہیے۔

عمل کے خاکی، بادی، آبی اور آتشی ہونے کی تفصیلات کے اور ان کو پرکھنے کے طریقے فن کی کتابوں میں دیکھنے چاہئیں۔ یہ سمجھنا کہ خاکی اس عمل کو کہتے ہیں جو زمین پر بیٹھ کر کیا جائے کم علمی اور نادانی کی بات ہے، اگر خاکی عمل اس کو کہا جائے جو زمین پر بیٹھ کر کیا جاتا ہے تو پھر آتشی عمل اس عمل کو کہیں گے جو آگ پر بیٹھ کر کیا جائے۔ اور آگ پر بیٹھ کر کون عمل کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عناصر اربع کی تشریحات فن کے اعتبار سے ہیں اور ان کی صحیح جانکاری کے لیے آپ کو فنِ عملیات کی بنیادی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

آپ کا سوال پڑھنے کے بعد اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ میدانِ عملیات میں کم سنی کی عمر سے گذر رہے ہیں اس لیے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ موکل اور ہمزاد کی باتیں ابھی نہ کریں۔ یہ باتیں تو آخری مراحل کی ہیں سب سے پہلے آپ بنیادی ریاضتوں پر دھیان دیں اور اپنی ضروری معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے درسِ عملیات وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ جب بنیادی قواعد وشرائط سے واقفیت ہو جائے اور آپ ان تمام ریاضتوں کو کرلیں جو اس فن میں ریڑھ کی ہڈی کا مقام رکھتی ہیں تب آپ ہمزاد نمبر سے استفادہ کی آرزو کریں۔ ورنہ ہمزاد تابع کرنے کی آرزو آپ کو کسی الجھن میں مبتلا کر سکتی ہے۔

دبلے پن کا غم

سوال از مشتاق احمد آسام

ضروری تحریر خدمت اقدس میں یہ ہے کہ کیا تصور سے ہمزاد قابو کرنے میں حصار کی ضرورت ہے؟ یہ عمل ہندو عاملین

بھی کرتے ہیں جیسے ''طلسماتی دنیا ہمزاد نمبر کے صفحہ ۷۷ میں حضرت کاشی البرنی کی عمل نمبر ۷ بدری میں حصار کی باتیں تحریر نہیں کی۔

کیا ایک شخص چار پانچ تعویذ پہن سکتا ہے؟ الگ الگ کام کے لیے۔

آخری سوال کا مسئلہ: آج سے سولہ (۱۶) سال پہلے ہی بدنظری کا شکار ہو چکا ہوں۔ تب سے اب تک میں نہایت دبلا پتلا ہو گیا ہوں۔ میرے اس دبلا پن کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ کیونکہ آس پڑوس والے (خاندان والے) بھائی بہن یہاں تک کہ اپنے ماں باپ بھی میرے دبلا پن کی مذاق اڑاتے ہیں۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی لیکن موٹا تازہ نہیں ہو سکا۔ جھاڑ پھونک کئے، تعویذ پیے، ڈاکٹر طبیب دیکھائے، رنگ برنگی گولیاں استعمال کیں، مختلف قسم کی سیال پیئے لیکن فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ لہٰذا آپ سے التجا و التماس ہے کہ برائے مہربانی اپنے علم کی روشنی میں کوئی تعویذ یا کوئی عمل تجویز فرمائیں عین کرم و نوازش ہوگی۔

جواب

ہمزاد تابع کرنے کے لیے جو عمل کیا جاتا ہے اس میں حصار کرنا ضروری ہے اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جن عملیات میں حصار کی قید نہ ہو وہاں بھی حصار کر لینا چاہئے۔ غیر مسلم حضرات کے لیے بزرگوں نے دوسری قسم کے حصار لکھے ہیں جن میں آیات قرآنی پڑھنے کی قید نہیں ہے۔

نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے روزانہ ''یا سلام'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد روزانہ ''یا قوی'' ۱۱۶ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ اس عمل سے دل کو بھی بڑی تقویت ملے گی اور بدن کے دبلے پن کا بھی ازالہ ہوگا۔ اس عمل کے ساتھ ساتھ روزانہ ناشتے میں ابلے ہوئے چنے کھانے کا معمول بنائیں۔ چنے کھانے سے جسم میں فربہی آتی ہے۔ اور اعضاء رئیسہ کو تقویت ملتی ہے۔

دعا اور غذا کے ساتھ صحت کے رہنما اصولوں پر کاربند رہیں۔ وقت پر کھائیں وقت پر سوئیں اور وقت پر ورزش کی طرف توجہ دیں۔ اوقات کی پابندی سے بھی تندرستی پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان باتوں کی طرف دھیان نہ دیتے ہوں وہ خواہ دیکھنے میں موٹے تازے محسوس ہوتے ہوں حقیقتاً صحت مند نہیں ہوتے۔ امید ہے کہ آپ صحت کے رہنما اصولوں کو اپنا کر اپنے دبلے پن کو ختم کرنے کی باقاعدہ کوشش کریں گے۔

لڑکے کی واپسی کے لیے

سوال از امام الدین۔ لدھیانہ

میرا لڑکا جس کا نام فیاض الدین ماں کا نام شفیقاً باپ کا نام امام الدین عمر ۱۶ سال، سولہ رمضان سے گھر سے لاپتہ ہے جس کی وجہ سے ہم سب گھر والے بہت پریشان ہیں اس لیے آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ وہ گھر واپس آجائے۔ آپ کا کرم ہوگا۔

جواب

۳ روز لگاتار سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر مُبین پر سورۂ ضحیٰ ۳ مرتبہ پڑھیں۔ اور جب وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى پر پہونچیں تو اپنے صاحبزادے کی واپسی کا تصور کریں۔ سورۂ یٰسین میں ۷ مبین ہیں ساتوں مبین پر ایسا ہی کریں اور سورۂ یٰسین کے شروع و آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کا لڑکا واپس آجائے گا۔

بچے کی شرارتیں اور ضدیں

سوال از روبینہ کوثر۔ چاند پور

عرض یہ ہے کہ میرا بچہ جس کا نام محمد فیصل ہے، بہت ہی

شرارتیں کرتا ہے اور ضد بھی بہت کرتا ہے۔ اس میں توڑ پھوڑ کرنے کی بھی بہت عادت ہے۔ اس کے لئے کوئی علاج تجویز کردیں تاکہ وہ شرارتوں اور ضد بازیوں سے محفوظ ہوجائے۔
احسان مند رہوں گی۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش ایک کاغذ پر باوضو ہوکر لکھ لیں اور اس کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے بچے کے گلے میں ڈالدیں۔ آپ کا بچہ رفتہ رفتہ شرارتوں سے اور رونے دھونے سے انشاءاللہ محفوظ ہوجائے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ "یا سلام" ۱۳۱ ر مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس کو پلایا کریں۔ اس عمل کو ایک ماہ تک جاری رکھیں۔ جس زمانہ میں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں اس زمانہ میں آپ اس عمل سے باز رہیں اور کسی اور سے عمل کرالیں۔
نقش اس طرح لکھیں۔

۷۸۶

ط ط ط ط ط ط ط ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی قدوس قدوس قدوس قدوس
قدوس قدوس قدوس باسم محمد فیصل ابن
روبینہ کوثر بحق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

دردسر

سوال از ایضاً

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ دردسر کا کوئی آسان روحانی فارمولہ بتائیں۔ میرے سر میں اکثر درد رہتا ہے۔ اور میرے شوہر کو بھی دردسر کی شکایت ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے دونوں سوالوں کا جواب جلد ہی کسی شمارے میں تحریر کرکے شکریہ کا موقع دیں گے۔

جواب

ایک کاغذ پر باوضو ہوکر یہ نقش لکھیں اور کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے اور اپنے شوہر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ دردسر کی شکایت رفع ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

ھو	ھو
ھو	ھو

• • •

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔ آپ کے خواب کے تمام اجزا سامنے رکھ کر ہی تعبیر دی جائے گی۔ (مدیر)

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم۔ دیوبند

انتباہ خواب ہمیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کریں گے یا اس میں ازراہِ کذب کمی بیشی کریں گے تو اسکی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی۔ اور آخرت میں آپ ہی جوابدہ ہونگے۔
حسن الہاشمی

خواب یہ خواب میں نے رمضان المبارک کی سات تاریخ شب جمعہ میں وقتِ سحر سے پہلے دیکھا۔ وہ ۲۳ر نومبر ۲۰۰۷ء کی رات تھی۔ خواب میں دیکھا کہ میں سویا ہوا ہوں، تو کسی بزرگ نے مجھے یہ کہہ کر اٹھایا کہ اٹھو سو رہے ہو۔ میں اُٹھ گیا۔ دیکھا تو ایک بزرگ سفید لباس میں ہے۔ روشنی ہے لیکن زیادہ نہیں۔ نورانی چہرہ ہے لیکن میں یہ جاننے سے قاصر رہا کہ وہ کون تھے۔ مجھے اٹھایا اور کہا کہ اُمّت پریشان ہے اس کی وجہ کہ جو بزرگ سو سال پہلے تھے وہ پچاس سال پہلے نہیں رہے۔ جو پچاس سال پہلے تھے وہ آج نہیں ہیں۔ اور جو آج ہیں وہ پچاس سال بعد نہیں رہیں گے۔ اسلئے اسباب کا وقت آگیا ہے۔ اس وقت پورے عالم کی نظر ہندوستان پر ہیں۔ پھر کہا کہ دنیا میں دعائیں تو بہت ہو رہی ہیں لیکن اسباب اور تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے کارگر نہیں ہو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ حضرت کس طرح کی تدبیر کرنیکی ضرورت ہے۔ بزرگ نے فرمایا کہ تم اس تحریک کو چلاؤ اور لوگوں کے دلوں میں دین اور اسلام کی بقاء کو زندہ کرو۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ حضرت ذرا مجھے تفصیل سے سمجھائیے۔ کیوں کہ میرے پاس تو اتنی تعلیم نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تم دینی مدارس کے علماء کرام سے رابطہ پیدا کرو۔ جیسے مظاہر علوم، دارالعلوم دیوبند اور دہلی کے شاہی امام سے ملو۔ کیوں کہ آزادی کی تحریک بھی یہیں سے چلی تھی۔ اب تم اسلامی آزادی کی تحریک چلاؤ۔ ہماری مدد اور دعائیں تمہارے ساتھ ہیں انشاء اللہ۔ اس بات پر میں نے اُن بزرگ سے اپنی مجبوری ظاہر کی کہ میں تو اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اور میں کرائے کے مکان پر رہتا ہوں۔ اس پر بزرگ نے پھر فرمایا کہ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ مسبب الاسباب ہے۔ تم دینی مدارس سے رابطہ قائم کرو۔ اور اپنی کیفیت اُن پر ظاہر کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ۔ بزرگ نے فرمایا، وقت بہت کم ہے۔ اس کی شروعات تم پیر کے روز کرو۔ اور اس تحریک کو بقر عید کے دن یا محرم کی دس تاریخ کو انجام دو۔ کیوں کہ اس دن تمہارے ہتھیار کھلے ہوتے ہیں۔ اور جذبۂ قربانی زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

۲۔ بزرگ نے فرمایا کہ پاکستانی صدر پرویز مشرف سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ایسی توقع نہیں تھی جیسا اس نے غلط فیصلہ لے کر دکھایا۔ لیکن ہندوستان کے مسلمانوں کی وہ مدد کرے گا۔ خواب پورا ہو گیا۔

فقط والسلام
اسرار احمد، سہارنپور

تعبیر آپ کا خواب بہت اہم ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ بہت جلد ہندوستان میں اسلامی بیداری کی تحریک چلے گی اور لوگ دینِ اسلام سے جڑنے کی شروعات کریں گے۔

آپ کو اس خواب میں اس بات کی طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند رہو۔ اور جذبۂ قربانی کے ساتھ دین داری کی راہیں اپناؤ۔

قربانی کا مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کو پامال کر کے صبر و ضبط کی زندگی گزارو۔ اور پیار و محبت کی قندیلیں جگہ جگہ روشن کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو محبت اور خدمت سے پروان چڑھایا تھا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والو اور چاہنے والوں کا یہ فریضہ ہے کہ اللہ کی ساری مخلوق سے محبت کریں اور ساری مخلوق کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں تاکہ ان کے مذہب کی توقیر دنیا میں عام ہو جائے۔

واللہ اعلم

خواب

مکرمی مفتی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعدہٗ عرض ایک خواب دیکھنا نصیب ہوا۔ یہ خواب میں نے دیکھا کہ میں کسی غیر مسلم تقریب میں ہوں اور وہاں سب غیر مسلم ہیں صرف اکیلا مسلمان ہوں۔ پھر کچھ لوگوں کو وہاں میری موجودگی کا اور میرے مسلم ہونے کا علم ہوا۔ وہ لوگ یہ جان کر مجھے پریشان کرنے لگے۔ اتنا پریشان کیا کہ میں اکتا گیا۔ لیکن پھر بھی میں برداشت کر رہا تھا کہ کسی طرح خود ہی مان جائیں۔ لیکن میری خاموشی کے سبب وہ مجھے زیادہ پریشان کرنے لگے۔ پھر میں نے سوچا کیوں نہ یہاں سے چلا جاؤں۔ کیوں کہ مجھے بہت زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔ پھر جب میں چلا تو میرے پیچھے کچھ لڑکے پریشان کرنے کی غرض سے چلدیئے اور مجھے پکڑ لیا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ اُن سے چھوٹ جاؤں لیکن ناکام رہا۔ پھر کچھ لوگ کہیں سے آتے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے کہ یہ تو تمہیں پریشان کرتے رہیں گے تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہم تمہیں ایسے لوگوں کے پاس لے چلتے ہیں جو بچا بھی لیں گے اور ان کو بُرا بھلا بھی کہیں گے۔ میں اسی میں اپنا اچھا سمجھ کر اُن کے ساتھ چل دیتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ جاکر دیکھتا ہوں کہ مختلف مندروں کا علاقہ ہے اور بہت سے سادھو سنت، پنڈت وغیرہ مندروں کے باہر بیٹھے ہیں۔ ان تمام لوگوں کا حلیہ مختلف ہے۔ ان میں موٹے بھی ہیں اور بھانگ وغیرہ کوٹ رہے ہیں۔ پھر وہ آدمی جن کے ساتھ میں گیا تھا انہوں نے ان لڑکوں کے بارے میں بتایا کہ یہ اس کو پریشان کر رہے ہیں اور ہم اس کو آپ کے پاس لائے ہیں تاکہ ان لڑکوں سے آپ ان کو بچا سکیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ جب ان لوگوں نے ان سے یعنی پنڈتوں سے شکایت کی تو وہ آدمی بھی اور وہ پنڈت بھی اور وہ لڑکے سب ہنسنے لگے۔ جیسے کہ میری ہمدردی میں ان سب نے مجھے بے وقوف بنایا ہو۔ پھر وہ لوگ مجھے دوبارہ پکڑ لیتے ہیں اور ہنستے ہوئے میری مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ مجھے اس بات پر زیادہ غصہ آنے لگتا ہے اور میں اپنے آپ کو ان سے چھڑاتے ہوئے سوچنے لگتا ہوں کہ مجھے کچھ مل جائے کہ انہیں مار سکوں اور ان سے لڑ سکوں تو دفعتاً میری نظر ایک ہاتھ لمبے ڈنڈے پر پڑ جاتی ہے۔ میں اسے اٹھا لیتا ہوں۔ اور پھر سر گھما کر کچھ ڈھونڈنے لگتا ہوں تو مجھے ایک مندر کا فرنٹ دکھائی دیتا ہے تو میں نے سوچا اس سے مجھے کیا کام۔ پھر میں نے نظر ہٹائی اور دوسرا مندر نظر آیا۔ اس پر سے میں نے نظر ہٹائی یہی سوچ کر کہ یہ بھی ہی ہے۔ پھر تیسری مرتبہ نظر گھمانے پر مجھے مسجد کا فرنٹ دکھائی دیتا ہے جس میں نیچے دروازہ ہے۔ محراب بیچ میں اور محراب کے اوپر ایک دیوار دکھائی دیتی ہے جس پر سفید چونا ہے اور چونے پر کہیں کہیں لال ہری بتیاں دکھائی دیتی ہیں۔ بس میں وہ ڈنڈا مسجد کے دروازے کے اوپر مار دیتا ہوں یہ سوچ کر کہ تیرے ماننے والے کا کیا حال ہو رہا ہے۔ ڈنڈا سیدھا دیوار پر لگتا ہے اور پھر ڈنڈے کے لگتے ہی میں اچانک انکی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہوں اور میرا لباس بالکل سفید ہو جاتا ہے اور میرے ہاتھ میں ایک پانی کا کٹورا آجاتا ہے اور زبان پر دفعتاً لفظ شاہت الوجوہ مع طریقہ آجاتا ہے۔ پھر اس پانی سے جو کٹورے میں ہے ان لڑکوں پر چھینٹے مارتا ہوں اور شہادت کی انگلی انکی طرف اٹھا کر زبان سے لفظ شاہت الوجوہ ادا کرتا ہوں جیسے ہی پانی انکے اوپر گرتا ہے تو وہ اپنی گردنوں کو جھکا کر شرمندہ ہوتے۔ ان سادھو اور پنڈتوں پر بھی میں نے یہی عمل کیا وہ بھی شرمندہ ہو گئے۔ میں وہاں سے چل پڑا کچھ لوگ انہیں سے مریدی انداز میں میرے پیچھے چلنے لگے۔ چلتے چلتے میری طرف جو بھی غلط ارادے سے بڑھتا۔ میں اس پر وہی عمل کرتا۔ سڑک کے دونوں طرف میں نے دیکھا کہ جس پر بھی یہ عمل ہوتا وہ شرمسار ہو کر سر جھکا دیتے یہاں تک کہ محلوں سے، گلی وغیرہ سے قافلے کے قافلے نکل کر میری طرف بڑھتے۔ لیکن میرے اس عمل سے یا تو وہ رک جاتے یا پھر میرے پیچھے پیچھے چلنے لگتے۔ اسی طرح چلتے چلتے میں پھر اسی تقریب میں پہنچ گیا جہاں سے لوگوں نے مجھے پریشان کرنا شروع کیا تھا وہاں جاکر بھی میں نے تقریب میں موجود لوگوں کو وہی عمل کیا یعنی کٹورے کے پانی سے چھینٹا مارا اور انگلی کا اشارہ کیا۔۔۔ اور زبان سے لفظ شاہت الوجوہ ادا کیا وہاں پر بھی سبھی لوگ اپنی غلطی کا احساس کر کے شرمندہ ہو گئے۔ پھر میرا دل مطمئن ہوا میری آنکھ کھلی تو کانوں سے اذان کی آواز ٹکرائی۔

اسرار احمد، سہارنپور

تعبیر

آپکا یہ خواب بھی اہم ہے۔ اور تعبیر یہ ہیکہ حالات کچھ بھی ہوں ایک دن دنیا میں اور بالخصوص ہمارے ملک میں حق کا غلبہ ہوگا شرط یہ ہیکہ ہم فرقہ پرستی سے اپنے دامن کو بچائیں اور صبر وضبط سے کام لیں اور اپنے رب سے لو لگائیں۔ کسی بھی مہم کو فتح کرنے کیلئے تدابیر اور دعاؤں کا سہارا لینا نبی کی سنت ہے۔ ہمارا بھی فرض ہیکہ ہم تدابیر بھی اختیار کریں۔ اور دعاؤں کا سہارا لیں۔ شاہت الوجوہ حزب البحر کا ایک فقرہ ہے۔ آپکے خواب میں اس بات کیطرف اشارہ ہیکہ دشمنوں کی شرارت سے محفوظ رہنے کیلئے دعاؤں کا سہارا لیں اور صبر وضبط کا مظاہرہ کریں۔ آپکے خواب ذاتی نوعیت کے نہیں ہیں۔ تاہم آپکو خود بھی ان خوابوں سے استفادہ کرنا چاہیئے ان خوابوں کی تعبیر یہ ہیکہ طویل ترین کشمکش کے بعد دین حق کو برتری عطا ہوگی۔ (واللہ اعلم)

قسط ۴

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کیا مریض کو شفا ہوگی؟

اس مثال میں مریض کی جگہ، مریض کا نام مع نام والدہ لکھا جائے گا۔ یوں سمجھیے کہ مریض انور ابن عالیہ ہے۔ معلومات حاصل کرنے کی تاریخ ۱۵ دسمبر ۲۰۰۱ء ہے۔ بوقت شام، دن جمعرات منزل قمر رشا ہے جو ۲۸ ویں منزل ہے۔ اور مریض کو بخار ہے۔ تاریخوں میں اس بات کا لحاظ رکھیں کہ دونوں طرح کی تاریخیں اور ہجری و عیسوی نقل کریں۔ اور قمری اور عیسوی مہینوں کے نمبر بھی نقل کریں۔ اور دونوں ہی کے سن بھی شامل کرلیں۔ اس کے ساتھ ہندی مہینے کے نمبر بھی لکھ لیں۔ اور برج اور ستارہ بھی نقل کریں۔ ذیل میں اس کی تفصیل دی جارہی ہے۔ اسکو مثال بنا کر آپ کسی اور کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

	مجموعی اعداد	مفرد عدد
(۱) نام سائل مع والدہ۔	۳۷۳	۴
(۲) حروفِ سوال کے اعداد۔	۹۰۵	۵
(۳) تاریخ عیسوی۔	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی نمبر۔	۱۲	۳
(۵) سن عیسوی۔	۲۰۰۱	۳
(۶) تاریخ قمر۔	۲۹	۲
(۷) قمری مہینہ نمبر۔	۹	۹
(۸) سن ہجری۔	۱۴۲۲	۹
(۹) ماہ ہندی نمبر۔	۶	۶
(۱۰) دن جمعرات۔	۵	۵
(۱۱) برج قوس مقررہ نمبر۔	۹	۹
(۱۲) ستارہ مشتری کا منفی نمبر۔	۶	۶
(۱۳) بخار۔	۸۰۳	۴
(۱۴) منزل قمر	۲۸	۱

آیئے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۱ ۲ ۶ ۹ ۵ ۶ ۹ ۹ ۲ ۳ ۳ ۶ ۵ ۴
۳ ۸ ۶ ۵ ۲ ۶ ۹ ۲ ۵ ۶ ۹ ۲ ۹
۲ ۵ ۲ ۷ ۸ ۶ ۲ ۷ ۲ ۶ ۲ ۲
۷ ۷ ۹ ۶ ۵ ۸ ۹ ۹ ۸ ۸ ۴
۵ ۷ ۶ ۲ ۴ ۸ ۹ ۸ ۷ ۳
۳ ۴ ۸ ۶ ۳ ۸ ۸ ۶ ۱
۷ ۳ ۵ ۹ ۲ ۷ ۵ ۷
۲ ۸ ۵ ۲ ۹ ۳ ۳
۱ ۴ ۷ ۲ ۳ ۶
۷ ۲ ۹ ۵ ۹
۹ ۲ ۵ ۵
۴ ۷ ۱
۲ ۸
۲

ان تمام تفصیلات کے بعد اگر مستحصلہ ایک، ۴، ۷ برآمد ہو تو شفا جلد نصیب ہوگی۔

اگر ۲، ۵، ۸ مستحصلہ برآمد ہو تو مریض کا صحت یاب ہونا مشکل ہے۔ اور اگر مستحصلہ ۳، ۶، ۹ برآمد ہو تو طویل علالت کے بعد مریض صحت یاب ہوگا۔

مذکورہ مثال میں انور ابن عالیہ کا بیماری سے صحت یاب ہوجانا مشکل ہے۔

یہ ایک علمی اندازہ ہے۔ اس اندازے پر سو فی صد یقین کرنا شرعاً درست ہے۔ (باقی آئندہ)

علم فلکیات

محمد جمیل انصاری

برجوں کی دنیا

۲۴؍اگست سے ۲۳؍ستمبر کے درمیان پیدا ہونے والی خواتین کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہوتا ہے

سنبلہ عورت

سنبلہ عورت اکثر ایک لیڈر، استاد یا سربراہ ہوتی ہے۔ زمین اسے زندگی کے مادی پہلوؤں محنت، رجعت پسندی، حساب کتاب اور تیزی کی طرف مائل کرتی ہے۔ تمام خاکی بروج بشمول ثور اور جدی جسم کے معاملات سے تعلق رکھتے ہیں۔ آتشی بروج روح کی حکومت سے اور بادی بروج ذہن کی حکومت سے۔ جب کہ آبی بروج روح سے تعلق رکھتے ہیں۔

سنبلہ عورت ساحرانہ قوتوں کی مالک ہوسکتی ہے۔ وہ تقالی کی صلاحیتوں سے بھرپور ایک منجھی ہوئی اداکارہ ہوتی ہے اپنی اس خوبی کی بنا پر وہ اپنے ایک اشارۂ ابرو سے بڑے بڑے..... کام لے سکتی ہے۔

سنبلہ عورت اپنی ذات میں انجمن ہوتی ہے۔ وہ ذرائع کو مجتمع کرنا اور ان کا استعمال کرنا بخوبی جانتی ہے اور ان ذرائع کو منظم انداز سے اپنے عزیز و اقارب کی بہبود کے لئے استعمال کرتی ہے۔ وہ بے شمار دوست بنانے کا رجحان رکھتی ہے۔ لیکن بعض دوست اس کی ذات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش بھی کرسکتے ہیں۔ جس کا اسے خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

سنبلہ عورت تنقید کرنا بھی پسند کرتی ہے۔ لیکن اس کی تنقید لوگوں میں تبدیلی لانے کی خواہش کی بجائے اضطرابی بہاؤ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس کے باوجود سخت قسم کی نقاد سنبلہ عورت دائرۃ البروج کی تمام عورتوں سے زیادہ تسلیم و رضا کی پیکر نظر آتی ہے وہ ہمیشہ وفاداری کا رجحان رکھتی ہے اور اپنے متعلقین کی خوبیوں کی تعریف کرنے ان کی غلطیوں کو قبول کرنے اور ان کی پشت پناہی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

سنبلہ، رومانی عورت اور ساحرانہ چال ڈھال کی مالک ہوتی ہے۔ وہ سرد دماغ کے ساتھ حرارت سے بھرپور بدن رکھتی ہے اور محبت کے فن کو ایک عظیم ہنر میں تبدیل کردیتی ہے۔ وہ جو چاہتی ہے حاصل کرنے کا رجحان رکھتی ہے۔ وہ خصوصاً ایک جانثار اور سنجیدہ قسم کی محبوبہ ہوتی ہے۔ وہ کیوں کے انداز میں بات نہیں کرتی بلکہ اس کی دلچسپی کا لفظ ہے "کیسے"؟ مثلاً اس کا محبوب کیسے اس کی زلفوں کا اسیر بن سکتا ہے وغیرہ۔ وہ اکثر اپنے آپ سے اس قسم کے سوال کرتی ہے۔ وہ محبت کی کنیز ہوتی ہے ...... اور اپنے محبوب خواہشات کے آگے سر جھکا دیتی ہے۔ وہ وقت کی پابندی کرتی ہے اپنی پسند کے کیسٹ خریدتی ہے۔ باتھ روم کو چمکا ڈالتی ہے اور اس میں اپنا پسندیدہ پرفیوم بھی چھڑکتی ہے۔

وہ دلی طور پر اپنے محبوب کے بارے میں متجسس ہوتی ہے۔ وہ اپنے محبوب کی پسندیدہ خوراک سے لیکر پسندیدہ کھلاڑی تک سب کچھ جاننے کی خواہش مند ہوتی ہے۔ بالخصوص اس کی پسندیدہ ڈش کو دسترخوان پر سجانے کے لئے وہ اس کے پسندیدہ پرفیومز، ٹی وی پروگرامز، فلموں، سگریٹ اور مشروبات کے برانڈز کے بارے میں دریافت کرتی ہے۔ وہ غالباً اپنے محبوب کے سونے کے اوقات اور انداز کے بارے میں بھی جاننا چاہے گی۔ وہ معلومات کو اپنے دماغ کے کمپیوٹر میں محفوظ کرلیتی ہے۔ اس کا تجسس اسمیں رومانس کی خواہش کو بڑھا دیتا ہے۔ اور وہ محبوب کے لاڈ اٹھاتی ہے۔

سنبلہ عورت تکمیل پسند ہے۔ چنانچہ وہ ایسے مرد کو پسند کرتی ہے جو کہ مکمل شخصیت ہو۔ اس کے علاوہ اس کے محبوب کو دلکش، حساس، محنتی اور ایماندار ہونا چاہیئے۔

سنبلہ عورت ایسے مرد کو پسند کرتی ہے۔ جو کہ حلیم الطبع، بااخلاق اور مالی، جذباتی لحاظ سے مضبوط ہو۔ اس کے محبوب کو منصوبہ ساز دھوکہ باز یا مہم جو نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ گھریلو قسم کے مرد کی ساتھ زیادہ سکون و اطمینان محسوس کرتی ہے جس پر وہ اعتماد بھی کرتی ہو۔

(بقیہ صفحہ ۱۶۷ پر)

ذخیرۂ عملیات

ایمانی نورانیت میں اضافہ

جو شخص اسم مبارک "یاعدل" کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے ایمان کی نورانیت میں اضافہ ہوگا اور اس کی خامیاں اور کوتاہیاں دور ہوں گی۔

بارعب، قوی اور پرہیبت شخصیت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یامقسط" کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل وکرم سے اس کی شخصیت کو بارعب، قوی اور پرہیبت بنائے گا۔ لوگ اس کی طرف دیکھیں گے تو خوف بھری نظروں سے دیکھیں گے اور بڑے سے بڑے جابر ومقسد کو اس سے آنکھ ملانے کا حوصلہ نہ ہوگا۔ اس اسم مبارک کا ورد کرنے والے شخص میں یہ صفات اس وقت تک رہتی ہیں جب تک وہ کسی کے ساتھ زیادتی یا غیر منصفانہ سلوک نہ کرے۔

باعزت ملاقات کے لئے

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یااحد" نوّے (۹۰) مرتبہ پڑھ کر کسی کی ملاقات کے لئے جائے تو انشاءاللہ نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور ملاقات کا مقصد بھی پورا ہوگا۔

باطن کی اصلاح اور پاکیزگی

(۱) جو شخص اسم مبارک "یاظاہر" کا ورد کثرت سے کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے باطن کی اصلاح کرکے اس میں نورانیت پیدا کرے گا۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کی بلکہ اس کے دوست احباب کی بھی اصلاح فرما دیتا ہے اور دوست احباب، اپنے بیگانے، چھوٹے بڑے سب اس کے ساتھ اسی طرح پیش آتے ہیں جیسے کہ اس کے اپنے دل کی خواہش ہوتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک میں سورہ القدر (سورہ نمبر ۹۷) کو کثرت سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے باطن کو صفائی اور پاکیزگی بخشے گا اور آخرت میں اس کو بے پناہ ثواب ملے گا۔

(۳) جو شخص اسم مبارک "یاحکم" کو ٹھیک رات کے بارہ بجے باوضورو بہ قبلہ بیٹھ کر پڑھنا شروع کرے اور اس قدر پڑھے کہ پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہوجائے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے باطن کو روشن کرے گا اور اسے صاحبِ باطن بنائیگا۔

(۴) اگر کوئی شخص ماہِ رمضان میں سورۃ القدر (سورہ نمبر: ۹۷) کی ایک سوتیرہ دفعہ روزانہ تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے پاک باطن بنائے گا۔

بارانِ رحمت کی طلب خشک سالی سے نجات

(۱) خشک سالی سے نجات اور بارانِ رحمت طلب کرنے کے لئے سورہ یٰسین (سورہ نمبر: ۳۶) کو اکتالیس مرتبہ یا پچھتر مرتبہ پڑھا جائے۔ انشاءاللہ العزیز خوب بارش ہوگی اور کھیت خوب سیراب ہوں گے۔

(۲) اگر کسی جگہ بارش نہ ہوتی ہو اور بارش نہ ہونے کے باعث قحط اور خشک سالی کی کیفیت ہو تو گیارہ آدمی مل کر اسم مبارک "یاوہاب" اکہتر ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اوّل وآخر انیس انیس مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جس شے پر ختم پڑھا جائے وہ شے سامنے

رکھیں۔ یہ عمل تین دن تک برابر کیا جائے اور روزانہ اکہتر ہزار بار یہ اسم مبارک پڑھا جائے۔ ہر مرتبہ آخر میں انیس مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد بارانِ رحمت کے لئے دعا کی جائے۔ انشاء اللہ چوتھے روز ہی بارانِ رحمت کا نزول ہوگا اور بخیریت تمام بارش برس کر خشک سالی ختم ہوگی۔

باری کا بخار کے لئے

اگر کسی شخص کو باری کا بخار آتا ہو تو یہ آیت کسی موی کاغذ پر لکھی جائے۔

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ۔

پھر اسے تہہ کر کے سفید دھجی میں باندھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

نوٹ :- باری ایک دن کی ہو یا دو دن کی ہو یا تین دن کی جب اس سے نجات مل جائے تو تعویذ اور کپڑا دونوں کو مریض کے گلے سے اتار کر جلا دیا جائے۔

باری کا بخار اور درد

اگر کسی شخص کو باری کے بخار اور دردوں کی شکایت ہو تو وہ سورہ العنکبوت (سورہ نمبر: ۲۹) کو لکھ کر پانی سے دھو کر پئے۔ انشاء اللہ العزیز وہ باری کے بخار اور دردوں سے نجات پائے گا۔

بازو میں تکلیف

اگر کسی شخص کے بازو میں تکلیف ہو تو سورہ الطارق (سورہ نمبر ۸۶) پڑھ کر تلوں کے تیل پر دم کر کے اس تیل سے مالش کی جائے۔ انشاء اللہ العزیز تکلیف رفع ہو جائے گی۔

باغ کے پھل گر جانے کا خوف

جس شخص کو آندھی یا کسی اور وجہ سے اپنے باغ کے پھل گر جانے کا اندیشہ ہو، وہ اسم مبارک "یا منعم" کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے باغ کا پھل گرنے یا کسی اور طرح ضائع ہو جانے سے محفوظ رہے گا۔

باغ کی تباہی کا خدشہ

اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے اپنے باغ کی تباہی کا خدشہ ہو تو وہ اسم مبارک "اللہ باقی" تین تین مرتبہ چار عدد کوری ٹھیکریوں پر لکھ کر ایک ایک ٹھیکری باغ کے چاروں کونوں میں دفن کر دے۔ انشاء اللہ العزیز وہ باغ تباہی اور ویرانی سے محفوظ رہے گا۔

باغ کے درختوں کی حفاظت

اگر کوئی شخص سورۃ النحل (سورۃ نمبر ۱۶) کو لکھ کر اپنے باغ کی باڑ پر آویزاں کر دے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے باغ کے سارے درخت ہر طرح کی آفت اور خرابی سے محفوظ رہیں گے۔

باغ کی سرسبزی

اگر کسی شخص کا باغ ویران ہو گیا ہو یا درخت سوکھ گئے ہوں یا درختوں نے پھل دینا بند کر دیا ہو تو ایک پاک صاف کاغذ پر سورۃ مریم (سورۃ نمبر ۱۹) لکھ کر اس کو پانچ دس کلو پانی سے دھوئے اور وہ پانی باغ کے درختوں کو دے۔ انشاء اللہ العزیز باغ پھر سے سرسبز اور تر و تازہ ہو جائے گا اور خوب پھل لگے گا۔

باغ میں برکت

اگر کوئی شخص رات کے وقت سورۃ المومن (سورۃ نمبر ۴۰) کو لکھ کر اپنے باغ میں رکھے گا تو انشاء اللہ العزیز باغ سے بہت زیادہ پھل حاصل کرے گا۔

بانجھ پن سے نجات

اگر کوئی عورت بانجھ ہو اور اس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ بوقت تہجد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۶۷) کی تلاوت کرے اور اکتالیس روز تک یہی عمل جاری رکھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے ہاں اولاد ہوگی۔

بانجھ عورت کے ہاں اولاد

۱۔ جو عورت بانجھ ہو اور اس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو، اس کا شوہر جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن کے روزے رکھے اور ظہر کے

بعد تینوں دن روزانہ تین ہزار دفعہ "یا خالق" پڑھے اور اس کے اول اور آخر میں سو دفعہ درود شریف پڑھے اور وظیفہ ختم کرکے تین روز تک برابر پانی پر دم کرکے یہ دعا کرے کہ اے خالق! مجھے فرزند عطا کردے۔ اس کے بعد دم کیا ہوا پانی آدھا بیوی کو پلائے اور آدھا خود پیئے تو انشاء اللہ العزیز بانجھ عورت کو حمل رہ جائے گا اور صحیح سلامت فرزند پیدا ہوگا۔

(۲) اگر بانجھ عورت سات روزے رکھے اور افطاری کے وقت اسم مبارک "یا مصور" اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے، پھر اسی پانی سے روزہ افطار کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے فرزند صالح عطا فرمائے گا۔

(۳) اگر کسی شخص کی عورت بانجھ ہو اور اسے حمل قرار نہ پاتا ہو تو وہ ایک سیب کو چھیل کر اس پر سات مرتبہ اسم مبارک "یا مبدئ" لکھ کر تین روز تک نہار منہ فجر کے وقت اپنی بیوی کو کھلائے۔ انشاء اللہ العزیز اسی مہینے میں حمل قرار پائے گا۔ اگر پہلے مہینے حمل قرار نہ پائے تو یہی عمل دوسرے مہینے کرے اگر دوسرے مہینے بھی حمل قرار نہ پائے تو تیسرے مہینے بھی ایسا ہی کرے۔ تیسرے مہینے یقینی طور پر حمل قرار پائے گا۔ اگر اس عمل کے لئے سیب دستیاب نہ ہوں تو مرغی کا انڈا لے کر اسے پانی میں ابال کر اور چھلکا اور جھلی اتار کر اس پر اسم مبارک "یا مبدئ" لکھا جائے۔

باؤ گولہ

اگر کسی کو باؤ گولہ کی شکایت ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر۱) اکتالیس مرتبہ پڑھ کر عرق گلاب پر دم کرکے وہ عرق گلاب اسے پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

باؤلے کتے کا کاٹ لینا

اگر کسی شخص کو باؤلا کتا کاٹ لے تو وہ سورۃ الطارق (سورۃ نمبر۸۶) تین بار باوضو پڑھ کر کاٹی ہوئی جگہ پر دم کرے۔ انشاء اللہ العزیز باؤلے کتے کا زہر اثر نہ کرے گا اور صحت حاصل ہوگی۔

بچھو کے کاٹے کا علاج

۱۔ اگر کسی شخص کو بچھو نے کاٹ لیا ہو تو سورۃ الانشقاق (سورۃ نمبر۸۴) پڑھ کر بچھو کے کاٹنے کے مقام پر دم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بچھو کے زہر کے اثر کو زائل کرکے شفا عطا فرمائے گا۔

(۲) اگر کسی شخص کے بچھو نے ڈنک مارا ہو تو تھوڑا سا پانی اور نمک لیکر نمک کو پانی میں حل کرکے زخم پر لگایا جائے اور اس کے ساتھ سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر۱۱۲) سورۃ الفلق (سورۃ نمبر۱۱۳) اور سورۃ الناس (سورۃ نمبر۱۱۴) پڑھ کر تکلیف کی جگہ دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز تھوڑی دیر میں آرام آکر ساری تکلیف جاتی رہے گی۔

(۳) اگر کسی شخص کے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو تو تھوڑا سا شورہ یا نمک لے کر پانی میں گھول کر ستر مرتبہ اسم مبارک "یا واسع" پڑھکر دم کیا جائے اور اس نمکین پانی کو بچھو کے کاٹنے کی جگہ پر باربار لگایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز فوراً تکلیف رفع ہوگی۔

۴۔ اگر کسی شخص کو بچھو نے ڈنک مار دیا ہو تو ڈنک مارنے کے مقام پر تین بار "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے ہوئے انگلی پھیری جائے۔ انشاء اللہ العزیز ڈنک کا اثر زائل ہو جائے گا۔

بچے پر نظر ہو جانے کا اندیشہ

اگر کسی شخص کو اپنے بچے پر نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو وہ اسم مبارک "یا مانع" کسی تانبے کے پترے پر سات مرتبہ کھدوا کر اسے بطور تعویذ بچے کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ العزیز ہمیشہ نظر لگ جانے سے محفوظ رہے گا۔

بچے کا بہت زیادہ رونا

اگر کوئی بچہ بہت زیادہ روتا ہو تو سورۃ النجم (سورۃ نمبر۵۳) کی آیت نمبر۵۹، آیت نمبر۶۰ اور آیت نمبر۶۱ لکھ کر بطور تعویذ اسکے گلے میں باندھے۔ انشاء اللہ العزیز بچہ کم روئے گا۔

بچے کا دودھ چھڑانے کی تکلیف

اگر کوئی بچہ دودھ چھڑانے کی تکلیف سے روتا ہو اور کسی طرح خاموش نہ ہوتا ہو تو اسم مبارک "یا متین" سات مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچے کو صبر آجائیگا اور وہ رونا موقوف کرکے خاموش ہو جائیگا۔

بچے کا ڈرنا

اگر کسی بچے کو ڈر لگتا ہو تو سورۃ القریش (سورۃ نمبر۱۰۶) کو سات

دن تک روزانہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی بچے کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ بچے کو ڈر لگنا ختم ہو جائے گا۔

بچے کا ضد کرنا

اگر کوئی بچہ ضد کرتا اور روتا ہو تو اس کے لئے اسم مبارک "یا مقیت" سات مرتبہ پڑھ کر خالی گلاس یا پیالے میں پانی بھر کر بچے کو پلایا جائے اور یہ عمل سات روز تک کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز سات روز کے عمل میں بچہ ضد اور رونا دھونا چھوڑ دے گا۔

بچے کا سوکھے وغیرہ سے محفوظ رہنا

اگر کوئی عورت ایک ماہواری میں وضو کرکے اسم مبارک "یا متعالی" تین ہزار مرتبہ روز پڑھے گی تو انشاء اللہ العزیز اس کا بچہ ام الصبیان یعنی سوکھے اور اسی نوعیت کی دیگر بچوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

بچے کا صاحب علم ہونا

جو شخص چالیس روز تک نہار منہ اپنے بچے کو اکیس مرتبہ اسم مبارک "یا علیم" پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائے گا وہ بچہ صاحب علم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کا ذہن اور حافظہ روشن ہو جائے گا۔

بچے کا نماز میں کوتاہی

اگر کوئی بچہ نماز میں کوتاہی کرتا ہو اور اسے نماز کی عادت ڈالنا مقصود ہو تو گھر کا کوئی فرد سورۃ الکافرون (سورہ نمبر ۱۰۹) اکیس روز تک روزانہ اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی بچے کو پلائے انشاء اللہ العزیز بچے کی کوتاہی دور ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسے نماز پڑھنے میں استقامت کی توفیق عطا ہوگی۔

بچے کو نظر لگ جانا

۱۔ اگر کسی بچے کو نظر لگ جاتی ہو تو سورۃ العادیات (سورہ نمبر ۱۰۰) تین روز تک اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی اس بچے کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز نظر بد کا اثر زائل ہو جائے گا اور بچے کو پھر دوبارہ نظر نہیں لگے گی۔

۲۔ اگر کسی بچے کو نظر لگ جاتی ہو تو اسم مبارک "یا بر" ۷ مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچہ نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ جس بچے کو نظر لگ جاتی ہو اسے نظر بد سے بچانے کے لئے ایک کاغذ پر اسم مبارک "یا ممیت" اس طرح لکھا جائے۔

یا ممیت

یا ممیت یا ممیت

یا ممیت یا ممیت

پھر اس کاغذ کا تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں ڈالا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پھر کبھی بچے کو نظر نہ لگے گی۔

بچے کے دانت نکلنے میں سہولت

اگر سورۃ قٓ (سورہ نمبر ۵۰) کو لکھ کر اور بارش کے پانی میں گھول کر اس پانی سے ایسے بچے کا منہ دھویا جائے جس کے دانت نکلنے والے ہوں تو انشاء اللہ العزیز اس کے دانت آسانی سے اور بغیر کسی درد یا تکلیف کے نکلیں گے۔

بچے کی ام الصبیان سے حفاظت

اگر کوئی بچہ ام الصبیان یعنی سوکھے کے مرض میں مبتلا ہو تو سورۃ العلق (سورہ نمبر ۹۶) تانبے کی تختی پر کندہ کراکر تعویذ کے طور پر بچے کے گلے میں ڈالی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچہ کو مرض سے شفا ہوگی اور پھر وہ اس مرض سے قطعی طور پر محفوظ رہے گا۔

بچے کی جملہ آفات سے حفاظت

۱۔ اگر سورۃ ابراہیم (سورہ نمبر ۱۴) سفید ریشمی کپڑے پر لکھ کر چھوٹے بچے کے بازو پر بطور تعویذ باندھ دیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بچے ڈر، خوف، رونے، جن بھوت اور آسیب کے سائے کے علاوہ دیگر تمام آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

۲۔ اگر سورۃ الفلق (سورہ نمبر ۱۱۳) اور سورۃ الناس (سورہ نمبر ۱۱۴) (جنہیں معوذتین بھی کہا جاتا ہے) پڑھ کر بچے پر دم کیا جائے تو انشاء اللہ العزیز بچہ نظر بد، جادو، جن، آسیب غرض کہ ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہیگا۔

بچے کی بیماری اور لاغری

۱۔ جو بچہ بیمار ہو اور بیماری کے باعث بے حد لاغر اور دبلا

ہوگیا ہو، اس کی والدہ، والد یا کوئی اور قریبی عزیز رشتے دار تھوڑا سا سرسوں کا تیل لے کر ایک ہزار ایک سو نو (۱۱۰۹) مرتبہ "یا جبار" پڑھ کر اس تیل پر دم کرے اور پھر سات دن تک روزانہ بچے کو بدن پر اس تیل سے مالش کی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچے کی بیماری اور لاغری دور ہو کر جلد طاقت اور توانائی واپس آ جائے گی۔

۲۔ اگر کوئی بچہ دودھ پیتا نہایت دبلا ہو یا سوکھ گیا ہو جیسے کہ ام الصبیان کی وجہ سے بچوں کو سوکھا لگ جاتا ہے تو آدھا کلو سرسوں کا تیل سامنے رکھ کر وضو کرنے کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ "یا قہار" پڑھ کر اس تیل پر دم کیا جائے اور وہ تیل صبح و شام اکیس روز بچے کے جسم پر مالش کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچے کی لاغری جلد دور ہو کر بچہ تندرست اور توانا ہو جائے گا۔

بچے کی ولادت میں آسانی

۱۔ اگر کوئی عورت دردِ زہ کی تکلیف میں مبتلا ہو تو سورۃ یٰسین (سورۃ نمبر ۳۶) سات بار پڑھ کر شکر یا مصری پر دم کر کے اس عورت کو کھلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز فوراً بچہ بہ سہولت پیدا ہو گا۔ اور عورت کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کوئی حاملہ عورت اسم مبارک "یا معید" کا بکثرت ورد رکھے تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اس کے وضع حمل کے جملہ مراحل کو بخیر و خوبی طے فرمائے گا۔ بچہ انشاء اللہ صحیح سالم پیدا ہو گا اور بچے کی پیدائش کے وقت عورت کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔

۳۔ اگر کسی عورت کے ہاں بچہ ہونے والا ہو تو سورۃ الواقعہ (سورۃ نمبر ۵۶) سات مرتبہ پڑھ کر تھوڑے سے پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی عورت کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بچے کی ولادت میں آسانی ہو گی۔

بچے ہو کر مر جانا

جس عورت کے بچے ہو کر مر جاتے ہوں، وہ حمل کے پہلے مہینے میں ۲۵۰ گرام اجوائن دیسی، ۱۰۰ گرام مرچ سیاہ اور ۶۰۰ گرام شہد خالص پر چاند کے شروع میں پیر کے دن اشراق کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۃ الشمس (سورۃ نمبر ۹۱) پڑھ کر دم کرے۔ پھر روزانہ ایام حمل میں ایک چٹکی اجوائن، تین دانہ سیاہ مرچ اور ایک انگلی شہد کی کھاتی رہے۔ اگر اشیاء ختم ہو جائیں تو دوبارہ پڑھ کر پھر تیار کر لی جائیں۔ انشاء اللہ العزیز زندہ رہنے اور عمر طبعی کو پہنچنے والی اولاد عطا ہو گی۔

بحری سفر میں حفاظت

اگر کوئی شخص کسی جہاز یا کشتی میں سوار ہوا اور اسے یہ خدشہ لاحق ہو کہ جہاز یا کشتی ڈوب جائے گی تو وہ اسم مبارک "یا حفیظ" سات مرتبہ لکھ کر اپنے داہنے بازو پر تعویذ کے طور پر باندھے انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کی برکت سے وہ کبھی غرق نہ ہو گا۔ اگر اتفاق سے کسی حادثے کے باعث جہاز پھٹ کر تباہ ہو جائے یا کسی وجہ سے کشتی ڈوب جائے تب بھی وہ شخص محفوظ رہے گا اور زندہ سلامت کنارے پر پہنچے گا۔

بخار میں مبتلا بڑے چھوٹے

۱۔ اگر کسی شخص کو بخار ہو تو پاک صاف کاغذ پر یہ آیت لکھی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

پھر بغیر موم جامہ کے تہہ کر کے سفید کپڑے کی دھجی میں باندھ کر مریض کے گلے میں ڈال دی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بخار جاتا رہے گا۔

نوٹ:۔ بخار اترنے پر تعویذ اور کپڑا دونوں کو جلا دیا جائے۔

۲۔ اگر کسی شخص کو بخار سا آتا ہو تو تھوڑی سی روئی لے کر اس پر گیارہ بار درود شریف اور سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے اور وہ روئی مریض کے داہنے کان میں رکھ دی جائے۔ پھر روئی کا دوسرا ٹکڑا لے کر اس پر پانچ مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے وہ روئی مریض کے بائیں کان میں رکھ دی جائے۔ پھر دوسرے روز ٹھیک اسی وقت جب پہلے روز روئی رکھی تھی، داہنے کان کی روئی بائیں کان میں اور بائیں کان کی داہنے کان میں رکھ دیا جائے۔ انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو اس کی پشت پر اذان اور اقامت انگلی سے لکھ دی جائے۔ انشاء اللہ العزیز بخار سے شفا ہو گی۔

بخار اور دردِ شقیقہ سے تحفظ

اگر کوئی شخص سورۃ السجدہ (سورہ نمبر ۳۲) ہرن کی کھال پر لکھکر اپنے گھر میں رکھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کے تمام اہل خانہ سال بھر بخار اور دردِ شقیقہ سے محفوظ رہیں گے۔

بخار اور دردِ سر

اگر کسی شخص کو بخار آتا ہو اور سر میں درد ہو تو وہ اسم مبارک "یا غفور" تین مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اس کی گیلی سیاہی پر روٹی کا ٹکڑا لگا کر وہ نقش روٹی میں جذب کرے اور روٹی کے اس ٹکڑے کو کھالے۔ انشاء اللہ العزیز تین روز میں بخار جاتا رہے گا اور سر کا درد فوراً دور ہو جائے گا۔

بخار کی کپکپی

اگر کسی شخص کو بخار کی وجہ سے کپکپی لگی ہوئی ہو تو سورۃ التحریم (سورہ نمبر ۶۶) پڑھ کر اس شخص پر دم کریں۔ انشاء اللہ العزیز کپکپی رفع ہو کر بخار سے آرام آجائے گا۔

بخار کی شدّت

اگر کوئی شخص بخار کی شدت کے باعث بے چین و بے قرار ہو تو سورۃ الانشراح، الم نشرح (سورہ نمبر ۹۴) زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر اور پانی میں گھول کر وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی بے چینی و بے قراری ختم کر کے اسے آرام و سکون بخشے گا۔

بخار یا دیگر بیماریوں سے شفا

جو شخص سورۃ الفاتحہ (الحمد شریف) پڑھ کر بخار یا کسی دیگر بیماری کے مریض پر دم کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے شفا عطا فرمائے گا۔

بخت و دولت کی کشادگی

اگر کوئی شخص بخت و دولت کی کشادگی چاہتا ہو تو وہ دو رکعت نماز اس نیت سے ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین ایک بار پڑھے اور یہ عمل پنج شنبہ (جمعرات) کی شب یا جمعہ کو ادا کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے دلی مراد ملے گی۔

بے اولادی کا غم

اگر کسی شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو اور وہ بے اولادی کے باعث سخت غمگین ہو تو وہ اسم مبارک "یا غفار" کا کثرت سے ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کا بے اولادی کا غم دور ہوگا اور بفضلہ تعالیٰ اسے نیک اور صالح اولاد عطا ہوگی۔

بے خوابی کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو بے خوابی یعنی نیند نہ آنے کی شکایت ہو تو وہ اسمائے مبارکہ "یا حی یا قیوم" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز بے خوابی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی کو نیند نہ آتی ہو تو سورۃ التحریم (سورہ نمبر ۶۶) پڑھ کر اس پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز بے خوابی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

بے خوفی اور اطمینان قلب

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا واحد" کا کثرت سے ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو اطمینان اور بے خوفی کے اوصاف عطا فرمائے گا۔ اور اس اسم مبارک کے ورد کی بدولت اس کا دل ایسا مطمئن اور بے خوف ہو جائے گا کہ بڑے سے بڑے خطرے اور لرزا دینے والے واقعے یا ہراساں کر دینے والے ماحول میں بھی فکر اور پریشانی اس کے قریب تک نہ پھٹکے گی۔

بے سہاروں کا سہارا

اگر کوئی شخص بے یار و مددگار ہو اور بے سہارا ہونے کی وجہ سے طرح طرح سے ذلت و خواری اٹھانا اس کا مقسوم بن گیا ہو تو وہ اسم مبارک "یا مقیت" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کا ورد اس کے لئے بہت بڑا سہارا ثابت ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے غیب سے اس کی اعانت امداد اور دستگیری فرمائے گا۔ کیونکہ یہ اسم مبارک اپنی تاثیر کے لحاظ سے مسلمہ طور پر بے سہاروں کا سہارا ہے۔

بے کاری، بیماری اور مفلسی سے نجات

جو شخص مفلس، بیمار یا بے کار ہو وہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور پھر اسم مبارک "یالطیف" تین سو مرتبہ اکیس دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اکیس روز میں اسکی مراد پوری ہوگی اور وہ بے کاری، بیماری اور مفلسی سے نجات پائے گا۔

بے نمازیوں اور گنہگاروں سے نفرت

جو شخص اسم مبارک "یامذل" کا کثرت سے ورد کرے گا وہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کو نہایت برا جانے گا۔ وہ صالح لوگوں کی صحبت کو پسند کرے گا وہ نماز ترک کرنے والوں اور گناہوں پر دلیری ظاہر کرنے والوں سے دور رہے گا۔

بے ہوش مریض کو ہوش میں لانا

۱۔ اگر کوئی مریض شدت مرض کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا ہو اور اس کو ہوش میں لانے کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوتی ہو تو مریض کے سرہانے اسم مبارک "یاشہید" ایک سو اکیس مرتبہ اس تصور کے ساتھ پڑھا جائے کہ مریض کو شفا عطا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود یہاں موجود ہے۔ انشاء اللہ العزیز مریض فوراً ہوش میں آجائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص بے ہوش ہو تو ایک مرتبہ "لا تاخذہ سنۃ ولا نوم" پڑھ کر ایک پیالی پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی کچھ مریض کے حلق میں ڈال دیا جائے اور کچھ پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارا جائے انشاء العزیز وہ ہوش میں آجائے گا۔

بیمار کی صحت یابی

اگر کوئی شخص بیمار ہو تو سورۃ المجادلہ (سورۃ نمبر ۵۸) پڑھکر اس پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز وہ صحت یاب ہوجائیگا۔

بیماری سے شفا

۱۔ جو بیمار اسم مبارک "یاحی" کا ورد کثرت سے کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جلد شفا عطا فرمائے گا۔

۲۔ جو شخص بیمار ہو اور کسی دوا سے اسے صحت نہ ہوتی ہو وہ اسم مبارک "یاکبیر" کو روزانہ نوّے مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ وہ جلد ہی بیماری سے شفا پاکر تندرست ہوجائے گا۔

۳۔ جو شخص تین ہزار بار "بسم اللہ الرحمن الرحیم"، "یاسلام" تین دن تک کسی بیمار کی شفا کے واسطے پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس بیمار کو جلد شفا عطا فرمائے گا اور اگر بیمار کی موت کا وقت آچکا ہو تو اس کا خاتمہ بالخیر اور نہایت آسانی سے ہوگا اور وہ جان کنی کی اذیت میں مبتلا نہ ہوگا۔

۴۔ اگر سورۃ السجدہ (سورۃ نمبر ۳۲) کو تین مرتبہ پڑھکر پانی پر دم کرکے وہ پانی مریض کو پلایا جائے تو اللہ تعالیٰ مریض کو اپنے فضل وکرم سے بیماری سے شفا عطا فرمائے گا۔

۵۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو اور کسی علاج سے اس کی بیماری رفع نہ ہوتی ہو تو اسم مبارک "یاماجد" شربت یا دوا پر دس مرتبہ پڑھکر اسے پلایا جائے اور یہ عمل مسلسل سات روز تک کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے بیماری سے کلی صحت ہوگی۔

بیماری کی وجہ سے کمزوری

۱۔ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے کمزور ہوگیا ہو وہ اسم مبارک "یاقادر" کو ہر روز سو دفعہ پڑھا کرے انشاء اللہ العزیز کمزوری اور نقاہت دور ہوکر بدن میں صحت اور قوت پیدا ہوتی جائیگی۔

۲۔ چینی کی تین رکابیوں پر زعفران اور عرق گلاب سے یہ آیت لکھی جائے۔ ثم رددنٰہ اسفل سافلین

پھر ایک رکابی صبح، ایک تیسرے پہر اور ایک رات کو سوتے وقت پانی سے دھوکر وہ پانی چند روز تک پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز کمزوری رفع ہوجائے گی۔

بیماریوں سے تحفظ

۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ الانشراح / الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) کو روزانہ اکیس مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے اور اس کے خاندان کو بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یاباقی" کا بکثرت ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ اور تندرست رکھے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص سورۃ النور (سورۃ نمبر ۲۴) کو تانبے کے طشت پر لکھکر اور پاک و صاف پانی سے دھوکر اس پانی کا اپنے گھر میں

پھر کاؤ کرے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کا گھر بیماریوں اور دباؤں سے محفوظ رہے گا۔

بینائی کی بحالی

جس شخص کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی ہو وہ اسم مبارک "یاشکورُ" اکتالیس دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کرے، پھر تھوڑا سا پانی آنکھوں پر لگائے اور باقی پانی پئے۔ انشاء اللہ العزیز سات ہی روز میں شفا پائے گا اور بینائی بحال ہو جائے گی۔

بیوی کی شوہر کے ساتھ زیادتیاں

اگر کسی شخص کی بیوی اپنے غصہ اور طبیعت کے باعث یا کسی اور وجہ سے شوہر کے ساتھ زیادتیاں کرے اور اس کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دے تو وہ سب کاموں سے فراغت کے بعد رات کو سونے سے پہلے باوضو مصلے پر بیٹھ کر اکتالیس بار پوری سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) پڑھ کر بات کئے بغیر اپنے بستر میں چلا جائے اور لیٹ کر آنکھیں بند کر کے اپنی بیوی کا تصور کرتے کرتے سو جائے۔ انشاء اللہ العزیز بیوی کی زیادتیاں ختم ہو جائیں گی۔ اس عمل کی مدت نوئے دن ہے۔ اس عرصے میں اگر بیوی کا رویہ درست ہو جائے تب بھی نوئے دن کی مدت پوری کی جائے۔

بیویوں کے درمیان ناانصافی

اگر کوئی شخص اپنی بیویوں کے درمیان انصاف نہ کرتا ہو تو اسم مبارک "یامقسط" سات ہزار مرتبہ پڑھ کر کھانے کی کسی چیز پر دم کیا جائے اور وہ چیز اس ناانصاف شخص کو کھلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز وہ منصف مزاج ہو جائے گا اور ناانصافی چھوڑ کر اپنی بیویوں کے درمیان انصاف کرنے لگے گا۔

پاکیزگی نفس اور نیک نیتی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یاجبار" کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے پاکیزگی نفس، نیک نیتی اور انکسار طبیعت کے اوصاف سے متصف فرمائے گا اور اس اسم مبارک کے ذکر کی برکت سے وہ خلائق کی نظروں میں جلیل المرتبہ گردانا جائے گا۔

پاگل پن سے نجات

اگر کوئی شخص پاگل، سودائی یا مجنوں ہو تو سورۃ الحاقہ (سورۃ نمبر ۶۹) پڑھ کر دم کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز اس کا پاگل پن ختم ہو کر اس کی عقل و ذکاوت واپس آجائے گی اور پھر وہ ہمیشہ اپنے ہوش حواس میں رہے گا۔

پاؤں کی ایڑیاں پھٹ جانا

اگر کسی شخص کے پاؤں کی ایڑیاں پھٹ گئی ہوں تو وہ سورۃ الطارق (سورۃ نمبر ۸۶) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اسے پانی میں گھولے اور اس پانی کو اپنی پھٹی ہوئی ایڑیوں پر لگائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی ایڑیاں صحیح ہو جائیں گی۔

پتے میں پتھری یا زہر

اگر کسی شخص کے پتے میں پتھری ہو یا زہر پیدا ہو گیا ہو تو اس کے لئے۔ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم

صبح، شام اور رات کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی مریض کو پلایا جائے اور چالیس روز یہ عمل جاری رکھا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

پتے کی بیماریاں

۱۔ اگر کسی شخص کو پتے کی کوئی بیماری لاحق ہو تو سورۃ الناس (سورۃ نمبر ۱۱۴) گیارہ مرتبہ پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پتے کی ہر بیماری سے شفا ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کے پتے میں تکلیف ہو تو گیارہ بار یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔

الرحمٰن علی العرش استوی

انشاء اللہ العزیز پتے کی ہر تکلیف سے افاقہ ہوگا۔

پتی اچھلنا

اگر کسی شخص کو پتی اچھلنے کی شکایت ہو تو پانی میں کھوئے کا پیڑا یا چینی گھول کر گیارہ مرتبہ "کن فیکون" پڑھ کر اس پانی پر دم کیا جائے اور مریض کو وہ پانی تین بار پلایا جائے۔ اگر مرض میں شدت

ہو تو گیارہ روز اور زیادہ سے زیادہ اکیس روز یہ عمل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

پختگیٔ ایمان

اگر کسی شخص کا ایمان کمزور ہو اور شیطان مختلف وسوسوں سے اس کے دل و دماغ میں ایمان کے حوالے سے طرح طرح کے شبہات پیدا کرتا ہو تو وہ سورۃ نوح (سورہ نمبر ۷۱) کی تلاوت بکثرت کیا کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے دل و دماغ سے ہر قسم کے شیطانی وسوسے اور شبہات رفع ہو جائیں گے اور اسے ایمان کی پختگی نصیب ہوگی۔

پُرسکون زندگی

اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے سورۃ الجن (سورۃ نمبر ۷۲) ایک مرتبہ پڑھے گا اور اس معمول پر مداومت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ ایک پُرسکون زندگی گزارے گا اور کبھی کسی غم یا فکر میں مبتلا نہ ہوگا۔

پرہیزگار اور سعادتمند فرزند

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے دس دفعہ 'یا متکبر' پڑھے، حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے پرہیزگار، فرماں بردار اور سعادت مند فرزند عطا فرمائے گا۔

پریشان کن خواب

اگر کسی شخص کو برے برے یا پریشان کرنے والے خواب آتے ہوں تو وہ سوتے وقت سورۃ المعارج (سورۃ نمبر ۷۰) پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ العزیز ہر قسم کے برے اور پریشان کن خوابوں سے محفوظ رہے گا۔

پریشانیوں اور غموں سے نجات

جو شخص اسم مبارک "یا بدیع" روزانہ ایک ہزار مرتبہ پابندی کے ساتھ ہمیشہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے ہر قسم کی پریشانیوں اور غموں سے نجات دے گا اور اسے اپنی امان میں رکھے گا۔

پسلی کے درد سے نجات

اگر کسی شخص کی پسلی میں درد ہو تو وہ اسم مبارک "یا مجید" ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر روئی پر دم کرے اور پھر اس روئی کو درد کی جگہ باندھے۔ انشاء اللہ العزیز درد فوراً جاتا رہے گا۔

پسلی، کمر یا سینے کا درد

اگر کسی شخص کے پسلی، کمر یا سینے میں درد ہو تو کوئی دوسرا شخص باوضو ہو کر درد کے مقام پر انگشت شہادت سے سات مرتبہ "یا اللہ" لکھ دے اور اس عمل کو دن میں سات مرتبہ دہرائے انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔

پنڈلیوں اور پہلو کا درد

اگر شخص کو پنڈلیوں اور پہلو کے درد کی شکایت ہو تو وہ سورۃ یونس (سورۃ نمبر ۱۰) کی آیت نمبر ۱۲ ایک تازہ اور کوری ٹھیکری پر لکھے پھر اس ٹھیکری کو خالص و پاک تیل سے بھرے اور دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کی مدد سے تیل اور آیت مذکورہ کی تحریر کو باہم ملا دے۔ بعدازاں مذکورہ درد کی جگہ پر آہستہ آہستہ مالش کرے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

پودوں کا کمزور ہونا

اگر کسی شخص کے کھیت یا باغ کے پودے کمزور ہوں تو وہ سورۃ النبا (سورۃ نمبر ۷۸) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اسے پانی سے دھوئے اور پھر یہ پانی اپنے کھیت یا باغ کے پودوں کو دے۔ انشاء اللہ العزیز کھیت یا باغ کے پودے قوی اور تندرست و توانا ہو جائیں گے۔

پوشیدہ حالات و واقعات سے آگاہی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا خبیر" کا بکثرت ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے خواب اور بیداری کی حالت میں پوشیدہ حالات و واقعات سے مطلع فرمائیگا اور غیبی مشاہدات اس پر بکثرت ظاہر ہوتے رہیں گے۔

پوشیدہ راز کا معلوم کرنا

جو شخص پوشیدہ راز یا اسرار مخفیہ سے واقف ہونا چاہتا ہو،

وہ اسم مبارک "یا باطن" ہر روز ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھے اور پھر خاموش ہو کر سو جائے۔ انشاء اللہ العزیز سات روز کے اندر اندر غیب سے بشارت ہوگی اور جو بات پردۂ راز میں ہے وہ ظاہر ہو جائے گی۔

پھل دار درخت کا پھل نہ لانا

اگر کوئی پھل دار درخت پھل نہ دیتا ہو تو سورۃ آل عمران (سورۃ نمبر ۳) زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر اس تحریر کو پانی سے دھو کر اس درخت پر چھڑکا جائے تو وہ انشاء اللہ العزیز وہ درخت پھل دینے لگے گا۔

پہلو اور ہاتھ میں درد

اگر کسی کے پہلو یا ہاتھوں میں درد ہو تو وہ سورۃ الانعام (سورۃ نمبر ۶) کی آیت نمبر ۱۷ رات کو سحری کے وقت بسم اللہ شریف سمیت لکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اور پھر اسے تعویذ کے طور پر درد کی جگہ پر باندھے انشاء اللہ العزیز وہ درد سے شفایاب ہوگا۔

پھوڑے پھنسی سے شفا

۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ المرسلات (سورۃ نمبر ۷۷) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر پھنسی پھوڑے کی جگہ باندھے گا تو انشاء اللہ العزیز اسے پھنسی پھوڑے سے نجات ملے گی۔

۲۔ اگر سورۃ المجادلہ (سورۃ نمبر ۵۸) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اور پانی سے دھو کر وہ پانی پھوڑے پھنسی پر ڈالا جائے تو کبھی نہ پھیلے گا اور انشاء اللہ العزیز مریض کو جلد شفا ہوگی۔

۳۔ اگر کسی شخص کے جسم پر کسی جگہ پھوڑا، پھنسی یا ناسور ہو گیا ہو اور وہ کسی طرح اچھا نہ ہوتا ہو تو سات دن تک تین سو دفعہ اسم مبارک "یا رقیب" پڑھ کر اس پھوڑے پھنسی، ناسور یا زخم پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس عرصہ میں زخم اچھا ہو کر پھوڑے، پھنسی اور ناسور سے مکمل شفا ہوگی۔

پھیپھڑے کا درد

۱۔ اگر کسی شخص کے پھیپھڑے میں درد ہو یا پھیپھڑے میں پانی بھر گیا ہو تو اسمائے مبارکہ "السلام المومن" تین سو بارہ مرتبہ پڑھ کر مٹھائی پر دم کر کے وہ مٹھائی اس شخص کو کھلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے شفا ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کے پھیپھڑے میں درد ہو یا اس میں پانی بھر گیا ہو یا کوئی اور تکلیف ہو سورۃ الرحمٰن (سورۃ نمبر ۵۵) کی پہلی انیس آیات کو گیارہ مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور یہ عمل مسلسل اکتالیس روز تک کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

پھیپھڑے میں پانی

۱۔ اگر کسی شخص کے پھیپھڑے میں پانی بھر گیا ہو یا درد وغیرہ کی تکلیف ہو تو سورۃ یٰسین (سورۃ نمبر ۳۶) کی پہلی بارہ آیات پر مشتمل پہلا رکوع سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس شخص کو پلایا جائے اور اسی رکوع کی بارہ آیات کو صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں ڈالا جائے انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کے پھیپھڑے میں پانی بھر گیا ہو تو اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ سورۃ الرحمٰن (سورۃ نمبر ۵۵) کی آیات ۱ تا ۱۹ کو گیارہ بار پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی مریض کو پلایا جائے۔ یہ عمل اکتالیس روز مسلسل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

پھیپھڑے کی خرابی

اگر کسی شخص کے پھیپھڑے میں خرابی ہو تو اسمائے مبارکہ "السلام المومن" تین سو مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے وہ میٹھی چیز اس مریض کو کھلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا نصیب ہوگی۔

پیاس کی زیادتی

اگر کسی شخص کو بہت زیادہ پیاس لگتی ہو تو یہ آیت سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ۔

انشاء اللہ العزیز پیاس کم ہو جائے گی۔

پیاس کی شدت سے تحفظ

اگر کوئی شخص سورۃ سبا (سورۃ نمبر ۳۴) کو سفید کاغذ پر لکھ کر اور سفید کپڑے میں باندھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اپنے

فضل وکرم سے اسے سفر وحضر میں پیاس کی شدت کی تکلیف سے اپنی امان میں رکھے گا۔

پیٹ اور منہ کی تکالیف

اگر کسی شخص کا پیٹ بڑھ رہا ہو یا منہ پھول رہا ہو تو وہ سورۃ ق (سورۃ نمبر ۵۰) کو لکھ کر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر پئے۔ انشاء اللہ العزیز وہ پیٹ اور منہ کی تکالیف سے امان میں رہے گا۔

پیٹ کا درد

۱۔ اگر کسی شخص کے پیٹ میں درد ہو تو آیت مبارکہ:

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔

گیارہ بار پڑھ کر پانی پر یا کسی پینے کی چیز پر دم کر کے وہ پانی یا پینے کی چیز اس شخص کو پلائی جائے انشاء اللہ العزیز پیٹ کا درد جاتا رہے گا۔

۲۔ اگر کسی شخص کے پیٹ میں درد ہو تو سات مرتبہ اسم مبارک "یاعظیم" کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر پلایا جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فوراً آرام ہو گا۔

پیٹ کے کیڑے

اگر کسی شخص (بچہ ہو یا بڑا) کے پیٹ میں کدو دانے، کیچوے یا چونے وغیرہ قسم کے کیڑے ہوں تو سورۃ الکوثر (سورۃ نمبر ۱۰۸) تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی نہار منہ مریض کو پلایا جائے۔ مریض یہ عمل خود بھی کر سکتا ہے۔ ساتھ ساتھ دن میں کسی وقت وقفہ وقفہ سے تین مرتبہ ایک ایک دفعہ یہی سورۃ پڑھ کر پیٹ پر پھونک ماردی جائے۔ گیارہ روز یہ عمل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پیٹ کے ہر قسم کے کیڑے ختم ہو جائیں گے۔

پیچش کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو پیچش کی شکایت ہو تو سورج نکلنے سے پہلے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ان اللہ کان بکل شئی علیما۔ صبح نہار منہ ایک پیالی پانی پر دم کر کے وہ پانی پیا جائے ایک ماہ تک یہ عمل کیا جائے اور پانی پینے کے بعد آدھ گھنٹہ تک کوئی چیز کھانا یا پینا منع ہے۔ یہ التزام کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ پیچش دور ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو پیچش کی شکایت ہو تو سورۃ الشمس۔ (سورۃ نمبر ۹۱) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اس کو پانی میں گھول لیا جائے اور یہ پانی اسے پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی پیچش دور ہو جائے گی۔

پیشاب رُک رُک کر آنا

اگر کسی شخص کو پیشاب رک رک کر آتا ہو تو وہ صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام سورج غروب ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ آیت مبارکہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الملک القدوس الرحمٰن الرحیم

پڑھ کر اپنے پیٹ پر پھونک مارے اور جب تک مرض سے پوری طرح نجات حاصل نہ ہو یہ عمل جاری رکھے۔

پیشاب کی بندش

اگر کسی شخص کا پیشاب آنا بند ہو گیا ہو یا پیشاب میں رکاوٹ ہو تو سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پیشاب کی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

پیشاب کی زیادتی

اگر کسی شخص کو بار بار پیشاب آتا ہو یا بستر پر پیشاب نکل جاتا ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) کو اکیس مرتبہ پڑھ کر تلوں پر دم کر کے وہ تل گیارہ روز تک اس شخص کو کھلائے جائیں۔ انشاء اللہ العزیز پیشاب کی زیادتی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

پیشاب میں خون آنا

اگر کسی شخص کو پیشاب میں خون آتا ہو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ ایک بار پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے انشاء اللہ العزیز پیشاب میں خون آنے کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

تاثیر زبان وبیان

اگر کوئی مقرر یا مبلغ اسم مبارک "یا فتاح" کا ورد کم از کم اعداد کے مطابق یعنی ۴۸۹ مرتبہ روزانہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک

کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل وکرم سے اس کے زبان وبیان میں قبولیت اور اثر اندازی کی تاثیر عطا فرمائے گا۔ اس کی زبان سے جو کچھ نکلے گا وہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو متاثر کرے گا اور اس طرح بطور مقرر یا مبلغ اس پر کامیابی اور مقبولیت کے دروازے کھلتے جائیں گے۔

تاحیات اکرام واحترام

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یاکریم" کا ورد بکثرت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل وکرم سے اس پر ایسا لطف وکرم فرمائے گا کہ وہ دنیا والوں کی نظروں میں تاحیات مکرم ومحترم رہے گا۔

تبادلہ رکوانا

اگر ملازمت کے سلسلے میں کسی شخص کا تبادلہ ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں ہو گیا ہو اور اسے رکوانا منسوخ کرانا مقصود ہو تو عشاء کی نماز کے بعد انیس روز تک روزانہ انیس مرتبہ سورۃ اللھب (سورۃ نمبر ۱۱۱) پڑھ کر دعا کی جائے۔ انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

تبادلہ کرانا

اگر ملازمت کے سلسلے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں تبادلہ کرانا مقصود ہو تو نماز عشاء کے بعد چالیس روز تک روزانہ اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی (سورۃ البقرہ سورۃ نمبر ۲ کی آیت نمبر ۲۵۵) پڑھ کر دعا کی جائے کسی مجبوری سے ناغہ ہو جائے تو دن شمار کرکے بعد میں پورے کرلئے جائیں۔ انشاء اللہ العزیز مقصد پورا ہوگا۔

تپ دق (ٹی بی)

اگر کوئی شخص تپ دق میں مبتلا ہو تو چینی کی تین رکابیوں پر:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓرٰ تِلْکَ آیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ ۝

اَلرَّحِیْمُ اَلرَّحِیْمُ اَلرَّحِیْمُ

لکھ کر ایک رکابی صبح، ایک شام اور ایک رات کو پانی سے دھو کر وہ پانی اس شخص کو نوے روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

تجارت وکاروبار میں ترقی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یانافع" کا بکثرت ورد کرے گا تو پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے اس کی تجارت میں ترقی عطا کرے گا اور اسے دولت وبرکت اور خیر کثیر بخشے گا۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اسے دولت وغنا اور رزق حلال میں وسعت عطا کرے گا۔

تجارت میں برکت

۱۔ جو شخص کوئی نئی چیز یا نیا مال خریدتے وقت اسم مبارک "یانافع" کو اکتالیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے لئے اس چیز یا مال میں اور اس کی تجارت میں برکت عطا فرمائے گا۔

۲۔ اگر کوئی تاجر سورۃ فاطر (سورۃ نمبر ۳۵) کی آیت نمبر ۲۹ اور آیت نمبر ۳۰ کو خالص سوتی کپڑے کے چار ٹکڑوں پر الگ الگ لکھ کر انہیں اپنے سامان تجارت میں رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کی تجارت میں برکت دے گا اور اسے کثیر منافع عطا فرمائے گا۔

تجارت میں نقصان کا خوف

جس شخص کو مال تجارت میں نقصان کا اندیشہ ہو وہ اسم مبارک "یامنعم" کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ العزیز وہ مال تجارت میں نقصان یا خسارہ سے محفوظ رہے گا۔

تحمل اور تفکر کی عادت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یاحکیم" کا بکثرت ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے تحمل وتفکر کے اوصاف سے متصف فرمائے گا اور وہ شخص ہر کام نہایت تحمل، تفکر، غور وفکر اور سوچ بچار کے بعد کرے گا۔ وہ جلد بازی سے کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالے گا۔ اور کسی کام کو اس وقت تک ہاتھ میں نہیں لے گا۔ جب تک اسے اس کام میں دنیا دین کی کوئی حکمت یا بھلائی کا پہلو نظر نہ آئے۔ وہ کوئی غیر شرعی کام انجام نہیں دیتا اور نہ کسی ایسے کام کی قولی یا فعلی تائید کرتا ہے جو اس کے نزدیک کسی نہ کسی رنگ میں دینی

حکمت یا شرعی مصلحت کے خلاف ہو۔

تحصیل علم

اگر کوئی شخص علم حاصل کرنے کی نیت سے سورۃ الانشراح ر الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) کی روزانہ تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کا سینہ علم کے لئے کھول دے گا اور اسے علم کی دولت سے مالا مال فرمائے گا۔

ترقی رزق

اگر کوئی شخص رزق میں ترقی کی نیت سے سورۃ الجمعہ (سورۃ نمبر ۶۲) کو تہجد کی نماز کے بعد تین مرتبہ اکتالیس روز تک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس پر ترقی کے دروازے کھول دیگا۔

ترقی روزگار و تجارت

اگر کوئی شخص بعد نماز عشاء ایسی جگہ برہنہ سر کھڑے ہو کر جہاں کسی چیز کا سایہ سر پر نہ ہو، پانچ سو مرتبہ اسم مبارک "یا مسبب الاسباب" کا ورد کرنے اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے تو اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے غیب سے رزق عطا فرمائے گا۔ اور اس کے روزگار اور تجارت میں ترقی دے گا۔ اگر اس پر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہو گا تو انشاء اللہ ادا ہو جائے گا۔

ترقی منصب

اگر کوئی شخص اپنے منصب کی ترقی چاہتا ہو تو وہ رات کے بارہ بجے روزانہ غسل کر کے تہجد کی بارہ رکعت نماز نفل پڑھے اس کے بعد تیرہ مرتبہ سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۷۳) پڑھے۔ یہ عمل اکتالیس روز تک کرتا رہے۔ انشاء اللہ العزیز منصب میں ترقی اور رزق میں فراخی ہو گی۔

تسخیر حکام

اگر کوئی شخص ایک کاغذ پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھ کر اس پر ڈیڑھ سو مرتبہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھے اور پھر اسے بطور تعویذ اپنے پاس رکھے تو انشاء اللہ العزیز حکام اس پر مہربان ہوں گے۔

تسخیر خلائق

۱۔ اگر کوئی شخص تسخیر خلائق کی نیت سے سورۃ القیامۃ (سورۃ نمبر ۷۵) کو روزانہ سات بار با وضو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خلائق کو اس کے لئے مسخر فرمائے گا۔ انشاء اللہ العزیز لوگ اس کے مطیع ہوں گے اور خوب عزت و خدمت کریں گے۔

۲۔ جو شخص دوسرے لوگوں کو اپنا مطیع کرنا چاہے، اسے چاہئے کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد غسل کرے، پھر مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ اسم مبارک "یا باری" پڑھے اور اس کے اول و آخر اکتالیس اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو ہمیشہ کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کے دلوں کو اس کے لئے مسخر فرمائے گا اور وہ اس کی ہر بات کو دل سے تسلیم کریں گے۔ اسی طرح اگر کوئی حاکم یہ عمل کرے گا تو حکام بالا اور ماتحتوں میں اس کی وجاہت بہت ہو گی اور اس کے فیصلوں کے خلاف اپیل بہت کم منظور ہو گی اور اسے بہت قابل اور لائق فائق مانا جائے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص سورۃ یٰسین (سورۃ نمبر ۳۶) کو پاک صاف کاغذ پر زعفران اور گلاب سے لکھ کر معطر موم جامہ کر کے بازو پر یا گلے میں تعویذ کے طور پر باندھ لے تو وہ دوست دشمن سب کی نظر میں عزیز و محترم ہو جائے گا اور انشاء اللہ العزیز خلق خدا اس کے لئے مسخر ہو جائے گی۔

تسخیر قلوب

۱۔ اگر کوئی شخص "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو پاک صاف کاغذ پر چھ سو مرتبہ لکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے گا، انشاء اللہ العزیز لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت و عظمت ہو گی اور کوئی اس سے بدسلوکی نہ کر سکے گا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا قیوم" صبح صادق سے طلوع آفتاب تک بغیر شمار یا گنتی کے بغیر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے دلوں کی تسخیر کی طاقت عطا فرمائے گا۔

تسخیر و محبت

اگر کوئی شخص کسی محبوب کی تسخیر یا محبت میں کامیابی کے حصول کی آرزو رکھتا ہو تو وہ اسم مبارک "یا حامد" کا کثرت سے ورد کرے۔

انشاء اللہ العزیز جلد ہی اسے اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی۔
تنبیہ:۔ ناجائز تعلقات یا خلاف شرع امور کی غرض سے اس اسم مبارک یا کسی اور اسم مبارک کا عمل سخت منع ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو جذام اور کوڑھ جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

تسہیل مشکلات

اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سورۃ العصر (سورۃ نمبر ۱۰۳) سات مرتبہ پڑھتا رہے اور اسے اپنا معمول بنالے تو انشاء اللہ العزیز اس کی ہر مشکل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آسان ہوتی چلی جائیگی۔

تعظیم و تکریم

اگر کوئی شخص سورۃ بنی اسرائیل/سورۃ الاسراء (سورۃ نمبر ۱۷) کو لکھ کر اور اس کا تعویذ بنا کر سبز ریشمی کپڑے میں باندھ کر اپنے پاس رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے خلائق میں معظم و مکرم بنا کر بلند مرتبہ عطا کرے گا اور ہر جگہ اس کی تعظیم و تکریم ہوگی۔

تفکرات و پریشانیوں سے نجات

اگر کوئی شخص تفکرات اور پریشانیوں میں گھرا رہتا ہو تو وہ روزانہ سورۃ الفجر (سورۃ نمبر ۸۹) بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے دنیا کے تفکرات اور پریشانیوں سے نجات دے گا اور اسے دنیا کی طرف سے بے غم بنادے گا۔

تقویت ایمان

۱۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک "یامومن" کا کثرت سے ورد کریگا تو اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کا ایمان قوی ہوگا اور اس کے دل میں ایمان کی لہریں موجزن ہوں گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورانیت اور باطن کو صفائی عطا فرمائے گا۔ اور اس کی ذات کو خلائق کے فیض کا ذریعہ بنائے گا۔
۲۔ جو شخص اسم مبارک "یامصور" کا کثرت سے ورد کریگا ہر چیز کو دیکھ کر، انسان اور حیوان کا مشاہدہ کرنے کے بعد خدا کی عظمت اور قدرت پر اس کا ایمان زیادہ ہوتا جائے گا اور ہر تصویر سے اسے خدائے مصور کا تعلق محسوس ہونے لگے گا جو اس کے ایمان کی تقویت کا باعث ہوگا۔

تقویت حافظہ

۱۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک "یاہو" کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے حافظے کو قوی کرے گا۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے انشاء اللہ العزیز وہ جو کچھ بھی یاد کرے گا کبھی نہ بھولے گا۔
۲۔ اگر کسی شخص کا حافظہ کمزور ہو تو وہ نفل نماز کے آخری قعدہ میں التحیات، درود شریف اور دعا کے بعد "سنقرئک فلاتنسیٰ" جتنی مرتبہ بھی ہوسکے پڑھے اور اسی طرح فرض نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ مرتبہ اسم مبارک "یاقوی" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے حافظ کو تقویت عطا فرمائے گا۔
۳۔ اگر کوئی شخص سورۃ یٰسین کو سات روز تک زعفران اور گلاب سے لکھے اور دھو کر پیتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حافظ اور زبان کو تقویت بخشے گا اور وہ جو کچھ سنے گا اسے ہرگز نہ بھولے گا اور جس سے گفتگو کرے گا اس پر غالب رہے گا۔

تقویت دل

اگر کسی شخص کا دل کسی وجہ سے کمزور ہوگیا ہو تو وہ سورۃ المدثر (سورۃ نمبر ۷۴) کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس تلاوت کی مداومت سے اس کا دل قوی، مضبوط اور توانا ہو جائے گا۔

تقویت قلب و جگر

اگر کوئی شخص سورۃ الانشراح/الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) کی تلاوت مداومت کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے سینے اور قلب و جگر کو تقویت بخشے گا۔

تکریم و تعظیم خلائق

اگر کوئی شخص سورۃ محمد (سورۃ نمبر ۴۷) نماز تہجد کے بعد روزانہ ایک مرتبہ اور تین سال تک بلاناغہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے خلائق میں بے حد عزت اور بے پناہ تعظیم و تکریم عطا فرمائے گا۔ وہ جہاں بھی جائے گا اس کی عزت کی جائے گی اور اسے دنیا میں ہر لحاظ سے ایک بلند مقام اور ادنچا مرتبہ حاصل ہوگا۔ لوگ اسے سر آنکھوں پر جگہ دیں گے اور اس کی ہر خواہش کو بمنزلہ حکم سمجھ کر تعمیل کریں گے۔

تکبر اور غرور سے نفرت

جو شخص اسم مبارک "یاخافض" کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو تکبر اور غرور سے نفرت کرنے والا بنائے گا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کو اور مخالفت کرنے والے کو نہایت برا جاننے گا۔ بڑے سے بڑے متکبر اور مغرور آدمی اس کی نظروں میں حقیر اور ذلیل نظر آئیں گے۔

تلی کی تکلیف

اگر کسی شخص کو تلی کی تکلیف ہو تو اسے سورۃ الممتحنہ (سورۃ نمبر۶۰) تین مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور پانی سے دھو کر پلائی جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی تکلیف دور ہو جائے گی۔

تلی کے مرض سے شفاء

اگر کوئی شخص طحال یعنی تلی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ الرحمٰن (سورۃ نمبر ۵۵) کسی پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اسے پانی سے دھوئے اور پھر وہ پانی پیئے۔ انشاء اللہ العزیز وہ شفا پائے گا۔

تمام اندیشوں سے نجات

اگر کوئی شخص سوتے وقت اسم مبارک "یامقدم" کا ورد کم از کم ۱۸۴ مرتبہ کرے گا اور اس کے بعد ورد کرتے کرتے سو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے دشمنوں کے حملے، چوری کے خوف، مکان کے گرنے، جہاز کے ڈوبنے اور اسی طرح کے تمام ناگہانی قسم کے اندیشوں سے محفوظ رکھے گا۔

تمام گناہوں سے معافی

اگر کوئی شخص سورۃ الفجر (سورۃ نمبر ۸۹) کو ماہ ذی الحجہ (قمری سال کا آخری مہینہ) کے پہلے دس دنوں میں پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تنہائی میں دل کی گھبراہٹ

اگر کسی شخص کا تنہائی میں دل گھبراتا ہو یا تنہائی کی حالت میں اسے خوف محسوس ہوتا ہو تو وہ اسم مبارک "یاواحد" ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز دل کا گھبرانا اور خوف کی کیفیت موقوف ہو کر اطمینان قلب پیدا ہوگا۔

تنگ جگہوں کا خوف

اگر کسی شخص کو تنگ جگہوں، بند کروں یا تنگ گلیوں یا زینوں سے خوف آتا ہو تو وہ اسم مبارک "یاواحد" ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا تنگ جگہوں، بند کروں یا تنگ گلیوں یا تنگ زینوں سے خوف ختم ہو جائے گا۔

تنگ دستی اور مفلسی سے نجات

۱۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک "یاصمد" ہر روز ایک ہزار تین مرتبہ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تنگ دستی اور محتاجی سے امان بخشے گا۔ وہ کبھی بھوکا ننگا، تنگ دست اور محتاج نہ ہوگا اور ساری زندگی تمام مخلوق سے بے نیاز اور بے پرواہ رہے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص تنگ دستی اور مفلسی و بے روزگاری کے باعث فاقے کرنے پر مجبور ہو اور اس کی غیرت و خودداری اسے دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی اجازت نہ دیتی ہو تو وہ اسم مبارک "یاکریم" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے جلد ہی غیب سے رزق کے سامان مہیا ہو کر تنگ دستی اور مفلسی سے نجات مل جائے گی۔

۳۔ اگر کوئی شخص رزق کی تنگی کے باعث فقر و فاقہ کی تکلیف سے دوچار ہو تو وہ اسم مبارک "یاغفار" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس پر رزق کی فراخی کے دروازے کھلیں گے اور اس کی پریشانیوں کا خاتمہ ہوگا۔

تنگ کرنے والے سے نجات

اگر کسی شخص کو کوئی اور شخص حسد یا کسی اور وجہ سے طرح طرح سے تنگ کرتا اور ستاتا ہو تو وہ اس شخص سے چھٹکارا حاصل کرنے کی نیت سے سورۃ الدہر کی آیت نمبر ۲۳ اور آیت نمبر ۲۴ کو روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ تیرہ دن تک پڑھے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيْلًاo فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُوْرًاo انشاء اللہ العزیز اسے اس تنگ کرنے اور ستانے والے شخص سے نجات مل جائے گی۔

توقیر و عزت کا حصول

اگر کوئی شخص بروز جمعرات بعد نماز عشاء سے شروع کرکے چالیس روز متواتر بلاناغہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" روزانہ چودہ سو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسے بے پناہ توقیر اور عزت ملے گی اور وہ جس سے آنکھ ملائے گا وہی اس کا مطیع ہوجائے گا۔

توکل علی اللہ

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا قیوم" کا ورد کثرت سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ توکل علی اللہ کے وصف سے متصف ہوگا۔ وہ توکل کرے گا تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر کرے گا اور اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ کرنے کا خیال تک دل میں نہ لائے گا۔ وہ ہمیشہ خدا کے ساتھ نیک گمان رکھے گا اور اللہ کے سوا کسی بڑے سے بڑے حاکم، جابر یا سلطان کو خاطر میں نہ لائیگا۔

تونگری اور غنا

اگر کوئی شخص مال و دولت دنیا اور تونگری وغنا کی خواہش رکھتا ہو تو وہ دوسرے قمری مہینے کے ماہ صفر کے آخری بدھ کے دن سورۃ الانشراح (سورۃ نمبر ۹۴) سورۃ التین (سورۃ نمبر ۹۵) سورۃ النصر (سورۃ نمبر ۱۱۰) اور سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) سات سات بار پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز وہ مال و دولت دنیا سے غنی اور تونگر ہوجائے گا۔

ٹڈیوں کی یلغار سے تحفظ

اگر کسی جگہ ٹڈیوں نے یلغار کردی ہو اور ایسے میں کوئی شخص اسم مبارک "یا مانع" چار کوری ٹھیکریوں پر سات سات مرتبہ لکھ کر چاروں ٹھیکریاں اپنے کھیت یا باغ کے چاروں کونوں میں دبادے تو انشاء اللہ العزیز وہ کھیت یا باغ ٹڈی دل کے ہاتھوں تباہ ہونے سے محفوظ رہے گا۔

جابر حاکم کے جبر سے امان

اگر کسی شخص کو کسی ظالم وجابر حاکم کی طرف سے ظلم اور زیادتی کا اندیشہ ہو تو وہ شب جمعہ میں رات کے بارہ بجے کے بعد سورۃ العصر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے۔ جب وہ حاکم کے پاس جائے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے اس حاکم کے ظلم وجبر سے امان میں رکھے گا اور جو مقصد لے کر جائے گا وہ انشاء اللہ پورا ہوگا۔

جابر ظالم کا خوف

جو شخص اللہ کا اسم مبارک "اللہ" خوش خط لکھ کر یا لکھوا کر اپنے پاس رکھے اور دن رات میں کم از کم تین مرتبہ وضو کرکے ادب کے ساتھ قبلہ رو بیٹھ کر انتہائی محبت، عقیدت اور خلوص کے ساتھ بکثرت اس اسم مبارک کا ورد کرے تو اسے انشاء اللہ العزیز دنیا کے کسی جابر ظالم سے خوف نہ ہوگا اور اس کے دل کو اطمینان کی دولت میسر ہوگی۔

جادو، بددعا، جن بھوت سے حفاظت

جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد اکیس اکیس دفعہ اسم مبارک "یا قابض" پڑھے گا اور ہمیشہ پڑھتا رہے گا، اس پر کوئی جادو اثر نہ کرے گا، کسی شخص کی بددعا اس کے حق میں کارگر نہ ہوگی۔ کسی جن بھوت یا آسیب کا اس پر اثر نہ ہوگا اور ہر قسم کی بلا سے محفوظ رہے گا۔ جن بھوت اور دیگر بالائی بلاؤں کو رفع کرنے کے لئے یہ اسم مبارک اسم اعظم کی سی تاثیر رکھتا ہے اور نہایت عجیب الاثر اور سریع التاثیر ہے۔

جادو، سحر یا ٹونے کا خوف

جس شخص کو اپنے حریفوں اور حاسدوں کی طرف سے جادو، سحر یا ٹونے کا خوف ہو وہ اسم مبارک "یا ممیت" سات مرتبہ پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرے۔ انشاء اللہ العزیز کوئی جادو سحر یا ٹونا کبھی اثر نہ کرے گا اور ہر قسم کا جادو ٹونا اس شخص کے قریب آکر مرجائے گا یا بے کار ہوجائے گا۔

جادو ٹونے سے نجات

اگر کسی شخص پر جادو ٹونا کردیا گیا ہو تو بروز ہفتہ سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۷۳) کسی روٹی وغیرہ پر لکھ کر یا لکھوا کر خود وہ کھالے یا کھلادی جائے۔ انشاء اللہ العزیز جادو ٹونے کا اثر زائل ہوجائیگا۔

جان و مال کی حفاظت

جو شخص اسم مبارک "یا مہیمن" کا بکثرت ورد کرے گا، انشاء اللہ

العزیز اس کا جان و مال ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

جانور کی نظر بد

اگر کسی جانور کو نظر بد لگ گئی ہو اور وہ دودھ نہ دیتا ہو یا دانہ گھاس نہ کھاتا ہو تو اول ایک بار درود شریف پڑھے پھر تین بار باوضو سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) اور سورۃ الناس (سورۃ نمبر ۱۱۴) پڑھے اور آخر میں ایک بار درود شریف پڑھ کر جانور پر دم کر کے اسے کھلاتا رہے انشاء اللہ العزیز جانور کی نظر بد دور ہو جائے گی۔

جانی و مالی نقصان سے حفاظت

جو شخص اسم مبارک "یا حی" کا ورد بکثرت کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اسے جانی و مالی نقصان سے محفوظ رکھے گا۔ وہ موت کے خطرے والے کام پر بھی جائے گا تو خطرے سے محفوظ رہے گا اور زلزلہ، سیلاب، وبا و دیگر آفاتِ ارضی و سماوی میں انشاء اللہ العزیز اسے کوئی نقصان یا گزند نہ پہونچے گا۔

جریان کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو جریان کی شکایت ہو تو وہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا شَافِیُ	یَا شَافِیُ	یَا شَافِیُ
یَا کَافِیُ	یَا کَافِیُ	یَا کَافِیُ
یَا وَدُوْدُ	یَا وَدُوْدُ	یَا وَدُوْدُ

پڑھ کر ایک پیالی پر دم کرے اور صبح نہار منہ سورج نکلنے سے پہلے شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر وہ پانی ایک ایک گھونٹ کر کے تین گھونٹ میں پی لے۔ انشاء اللہ العزیز چند روز کے عمل سے شفا ہوگی۔ عمل کے دوران گرم اور قابض اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔

۲۔ اگر کسی شخص کو جریان ہو گیا ہو تو وہ سورۃ الفاطر (سورۃ نمبر ۳۵) بعد نماز مغرب پڑھ کر سفوف اسبغول پر دم کر کے اسے اکیس روز تک استعمال کرایا جائے انشاء اللہ مرض دور ہو جائے گا۔

۳۔ اگر کسی شخص کو جریان کی شکایت ہو تو سورۃ الحجرات (سورۃ نمبر ۴۹) تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور یہ عمل اکتالیس روز تک مسلسل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز جریان کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

جسم پر پھوڑے پھنسیاں

اگر کسی شخص کے جسم پر پھوڑے پھنسیاں ہوں یا اس کی جلد جگہ جگہ سے پھٹ گئی ہو یا دیگر جلدی امراض میں مبتلا ہو تو سورۃ التحریم (سورۃ نمبر ۶۶) پڑھ کر اس شخص پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے پھوڑے پھنسیوں اور دیگر جلدی امراض سے شفا نصیب ہوگی۔

جسم میں تھکن اور درماندگی

اگر کوئی شخص روزانہ رات کو بستر پر جاتے وقت سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ کر اپنے جسم پر دم کر لیا کرے گا تو انشاء اللہ العزیز کبھی اپنے جسم میں تھکن درد اور درماندگی محسوس نہ کرے گا۔

جسم میں درد

اگر کسی شخص کے بدن میں کسی جگہ درد ہو تو سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۷۳) پڑھ کر روغن بادام تلخ پر دم کر کے اس شخص کے بدن میں درد کی جگہ پر مالش کی جائے۔ انشاء اللہ العزیز درد سے آرام آجائے گا۔

جسمانی ضرر سے سلامتی

اگر کوئی شخص سورۃ البینہ (سورۃ نمبر ۹۸) کو لکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اسے ہر قسم کے جسمانی ضرر سے محفوظ اور صحیح سلامت رکھے گا۔

جسمانی عضو ضائع ہونے کا اندیشہ

اگر کسی شخص کو بیماری کی وجہ سے اپنے جسم کے کسی عضو کے ضائع یا بے کار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ اسم مبارک "یا محیی" کو ہر روز صبح شام سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے جسم کا کوئی عضو ضائع یا بے کار نہ ہوگا۔ اور اس کے تمام جسمانی اعضاء سلامت اور محفوظ رہیں گے۔

جسمانی لاچاری سے تحفظ

جو شخص ہر روز صبح کی نماز کے بعد ہر روز "یا سلام" ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا، انشاء اللہ مرتے دم تک اندھا، اپاہج، عاجز، لاچار یا معذور نہ ہوگا اور اس اسم مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے اس دنیا سے چلتے ہاتھ پیروں اٹھائے گا۔

جگر کے درد سے شفا

اگر کوئی شخص جگر کے درد میں مبتلا ہو تو سورۃ القدر (سورہ نمبر ۹۷) مٹی کے ایک نئے اور کورے ٹھیکرے پر لکھ کر اسے بارش کے پانی سے دھویا جائے اور اس میں حسب ضرورت شکر یا مصری ملا کر یہ پانی اس شخص کو پلایا جاتے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔

جلدی امراض سے شفا

اگر کوئی شخص پھوڑے پھنسی یا دیگر جلدی امراض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ المنافقون (سورہ نمبر ۶۳) پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے جلد شفا ملے گی۔

جملہ اعضائے جسمانی کی معصیت سے تحفظ

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا مانع" کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اپنی خاص پناہ میں رکھے گا اور اس کی زبان، اس کے ہاتھ، اس کے پاؤں، اسکی آنکھیں غرض کہ اس کے جملہ اعضائے جسمانی ہر قسم کے گناہوں اور برائیوں سے بچے رہیں گے۔ اس کی طہارت اور پاکیزگی بہت زیادہ اور اس کی عصمت نہایت سچی ہوگی۔

جملہ امراض کے لئے

اگر کوئی شخص سورۃ "النازعات" کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی کسی مریض کو پلائے گا تو خواہ اسے کوئی سا مرض لاحق ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مریض کو مرض سے شفا عطا فرمائے گا۔

جملہ امور کی بحسن وخوبی انجام پذیری

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا ہادی" کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس اہلیت سے بہرہ ور فرمائے گا کہ اس کے جملہ امر بحسن و خوبی انجام پذیر ہوں گے۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے انشاء اللہ العزیز وہ جس کام کی ابتدا کرے گا وہ بحسن و خوبی انجام کو پہونچے گا۔ وہ جس کام میں ہاتھ ڈالے گا اسے پایۂ تکمیل تک پہونچائے گا اور اس کی تکمیل کے راستے کی ہر رکاوٹ بفضلہ تعالیٰ خود بخود دور ہوتی جائے گی۔

جملہ مقاصد میں سبقت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا اول" کا ورد کثرت سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے جملہ مقاصد میں سبقت اور اولیت کا شرف عطا فرمائے گا۔

جنات اور آسیب کا اثر

اگر کسی شخص پر جنات اور آسیب وغیرہ کا اثر ہو تو گیارہ روز تک سورۃ الجن (سورہ نمبر ۷۲) روزانہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرکے پانی اس شخص کو پلایا جائے اور آخری دن اس سورۃ کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر یا عکسی نقل بنوا کر بطور تعویذ اس شخص کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز جنات اور آسیب وغیرہ کا اثر ختم ہو جائے گا۔

کایا پلٹ

اگر اسم مبارک "یا علی" تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھا جائے تو اس اسم مبارک کی برکت سے ذلیل شخص عزت و آبرو والا بنے، فقیر اور محتاج کو تونگری حاصل ہو اور مسافر اپنے وطن میں خیریت سے پہونچے۔ اور جو شخص روزانہ اس اسم مبارک کا ورد تین ہزار مرتبہ کرے گا وہ کبھی بے آبرو نہ ہوگا اور ہر طرح کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رہے گا۔

کُبڑا پن

اگر کوئی شخص کسی وجہ سے کُبڑا ہو گیا ہو یا اس کی پشت پر کوب نکل آیا ہو تو وہ آیت مبارکہ: اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۔ کا بار بار ورد کرے اور جب بھی پانی یا کوئی اور مشروب پئے اس پر یہی آیت مبارکہ دم کرکے پئے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا کبڑا پن ختم ہو جائے گا۔

کپکپی والے بخار کی شکایت

اگر کوئی شخص کپکپی والے بخار میں مبتلا ہو تو سورۃ الشمس (سورۃ نمبر: ۹۱) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں گھول کر وہ پانی اسے پلایا جائے تو انشاء اللہ العزیز اسے شفا نصیب ہو گی۔

کتے کا کاٹ لینا

اگر کسی شخص کو کتے نے کاٹ لیا ہو تو اسمائے مبارکہ "العلیم، الحکیم" لکھ کر روغن زیتون میں ملا کر اسے کھلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز فائدہ ہو گا۔

کٹھن مشکلات کی مشکل کشائی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا قدیر" کا بکثرت ورد کرے گا تو اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے انشاء اللہ العزیز اس کے اہم سے اہم بڑے سے بڑے کڑے سے کڑے، کٹھن سے کٹھن اور مشکل سے مشکل کاموں میں مشکل کشائی ہو گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی مشکلات آسان کرنے کے لئے غیب سے سامان مہیا فرمائے گا۔

کثرت احتلام

اگر کسی شخص کو کثرت احتلام کی شکایت ہو تو وہ سوتے وقت سورۃ نوح (سورۃ نمبر: ۷۱) یا سورۃ الطارق (سورۃ نمبر ۸۶) پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ العزیز احتلام سے محفوظ رہے گا اور اگر پہلے سے یہ مرض ہو گا تو بالکل ختم ہو جائے گا۔

کثرت باراں

اگر بارش کی کثرت سے سیلاب آگیا ہو اور بارش نہ رکتی ہو تو سورۃ الواقعہ (سورۃ نمبر ۵۶) روزانہ باوضو پانچ مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز بارش رک جائے گی اور آسمان کھل جائے گا۔

کثیر مال و دولت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا واحد" کا کثرت سے ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے غیب سے کثیر مال و دولت اور طیب و طاہر رزق اس قدر فراخی کے ساتھ عطا فرمادے گا کہ انتہائی فیاضی، دریادلی اور فراخ دستی کے ساتھ خرچ کرنے سے بھی ختم نہ ہو گا۔

کردار کی حفاظت

جو شخص اسم مبارک "یا معز" کا بکثرت ورد کرے گا وہ اپنی اور دوسرے ہر ایک مسلمان کی عزت و آبرو کی حفاظت کا خاص خیال رکھے گا، اپنے لئے کبھی کوئی ذلت یا حقارت کی بات گوارا نہ کرے گا، ہر وقت اپنے کردار اور اپنے چال چلن کی حفاظت کرے گا اور حتی المقدور کسی ایسے کام کے قریب بھی نہ پھٹکے گا جس میں کوئی ذلت کی بات ہو۔

کریم النفسی اور خوش اخلاقی

جو شخص اسم مبارک "یا کریم" کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بزرگ صفت، نیک اخلاق، نرم مزاج، کریم النفس، سادگی پسند، خوش اطوار، سخی، فیاض اور مخلوق الٰہی پر احسان کرنے والا بنائے گا اور لوگوں کی نظروں میں اس کا وقار و مرتبہ اور قدر و منزلت بڑھ جائے گا۔

کریم النفسی اور ہمدردی

جو شخص اسم مبارک "یا مغنی" کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے کریم النفس اور ہمدرد ہونے کے اوصاف سے متصف فرمائے گا۔ وہ خلائق کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی کا سلوک کرے گا، کسی پر ظلم نہیں کرے گا، کسی کو مصیبت یا پریشانی میں مبتلا نہیں کرے گا بلکہ بہت مہربانی اور رحم دلی سے پیش آئے گا اور خود تمام دنیا سے بے پرواہ رہیگا۔

کشادگی رزق

۱۔ اگر کسی شخص کو اپنے رزق میں فراخی اور کشائش مطلوب ہو تو وہ سورۃ النصر (سورۃ نمبر ۱۱۰) صبح کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ اور اکیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر نماز ظہر کے بعد یہی سورۃ بائیس مرتبہ اور بائیس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر نماز عصر کے بعد یہی سورۃ تیئیس مرتبہ اور تیئیس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر نماز مغرب کے بعد یہی سورۃ چوبیس مرتبہ اور چوبیس مرتبہ درود شریف پڑھے

اور پھر عشاء کی نماز کے بعد یہی سورۃ پچیس مرتبہ اور پچیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور روزانہ یہی معمول رکھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے رزق میں بے اندازہ فراخی اور کشائش ہوگی۔

۲۔ جو شخص فاقوں سے ناچار ہو اور کوئی صورت کشائش رزق کی نظر نہ آتی ہو، وہ اسم مبارک "یا وہاب" فجر کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اور ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے تو انشاء اللہ العزیز تھوڑے ہی عرصے میں اس کی مصیبت رفع ہوگی اور اس پر رزق کے دروازے اس طرح کھلیں گے کہ ہر شخص حیران ہوگا۔

۳۔ اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ اسمائے مبارکہ "یاحی یاقیوم" اور ایک ہزار مرتبہ اسم مبارک "یاوہاب" پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے رزق میں کشائش اور وسعت کرے گا۔

کشائش مشکلات

اگر کسی شخص کو کوئی ایسا سخت اور مشکل کام درپیش ہو جو بظاہر ہوتا ہوا نظر نہ آتا ہو تو وہ ہر جمعہ کو چند افراد اکٹھے کرے اور وہ سب مل کر سورۃ محمد (سورۃ نمبر ۴۷) ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں اور پھر حسب توفیق شیرینی وغیرہ جو کچھ میسر آئے ان پڑھنے والوں میں تبرک کے طور پر تقسیم کر دیا جائے۔ سات جمعوں تک ایسا ہی کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جائے گا۔

کشتی کی حفاظت

اگر کسی شخص کی کشتی مچھلی پکڑنے سمندر یا دریا میں جاتی ہے۔ یا مسافر کو لے کر سفر کرتی ہے تو وہ سفر سے قبل باوضو ہو کر سات مرتبہ سورۃ الحج (سورۃ نمبر ۲۲) پڑھے۔ انشاء اللہ کشتی بخیریت منزل مقصود پر پہنچے گی اور ہر قسم کے نقصان یا ڈوبنے وغیرہ سے محفوظ رہے گی۔

کشتی یا جہاز میں طوفان کا اندیشہ

اگر کسی شخص کو کشتی یا جہاز کے سفر میں طوفان کا اندیشہ ہو تو وہ اسم مبارک "یا وکیل" روزانہ ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز ہر طرح کے طوفان سے محفوظ رہے گا اور بخیر و عافیت سفر طے کر کے سلامتی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچے گا۔

کشف اور روشن ضمیری

جو شخص نماز روزہ کا پابند ہو کر حلال کا نوالہ کھا کر، باوضو ہو کر اور رو بہ قبلہ بیٹھ کر اللہ اللہ کا ورد ہر روز پانچ ہزار مرتبہ کرے گا۔ وہ انشاء اللہ العزیز تھوڑے ہی عرصے میں صاحب کشف اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔

کفایت مہمات

۱۔ اگر کوئی شخص سورہ عبس (سورۃ نمبر ۸۰) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کی جملہ حاجات پوری ہوں گی اور اس کی تمام مہمات کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوں گی۔

۲۔ اگر کوئی شخص کفایت مہمات یا قضائے حاجات کی نیت کر کے سورۃ القارعہ (سورۃ نمبر ۱۰۱) ایک ہی نشست میں ایک سو اسّی بار پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کی سب مہمات آسان اور سب حاجتیں اور مرادیں پوری ہوں گی۔

کمزوروں اور ضعیفوں کی امداد

جو شخص اسم مبارک "یامقیت" کا بکثرت ورد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے کمزوروں، ضعیفوں، ناچاروں اور ناتواں لوگوں کی امداد کرنے والا بنائے گا۔ وہ کمزوروں، مسکینوں اور حاجت مندوں کی مدد کرے گا اور کسی ظالم کو کسی عاجز یا کمزور پر ظلم نہ کرنے دے گا۔

کمزوروں کی اعانت

جو شخص اسم مبارک "یامقتدر" کا بکثرت ورد کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس وصف سے متصف فرمائے گا کہ وہ کمزور، بے یار و مددگار اور بے سہارا لوگوں کی امداد و اعانت میں بہت کوشش کرے گا۔ اس کی طبیعت میں دوسروں کے کام آنے کا ایک خاص جذبہ ہوگا اور وہ اس جذبے کی تاثیر کے ساتھ زندگی بھر کمزور لوگوں کی امداد اور اعانت میں سرگرم رہے گا۔

کم عقلی کی شکایت

اگر کوئی شخص کم عقل ہو یا احمق اور بے وقوف سمجھا جاتا ہو تو وہ

سورۃ النبا (سورۃ نمبر ۷۸) ہرنی کی باریک کھال پر عرقِ گلاب اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی کم عقلی کی کیفیت ختم ہوجائے گی اور وہ نہ صرف عقل وفہم کا مالک ہوجائے گا بلکہ دانش مندی کی باتیں کرکے دوسروں پر اپنی دانش مندی کا سکہ بھی بٹھلانے لگے گا۔

کُند ذہنی سے نجات

۱۔ جو شخص صبح نہار منہ تازہ روٹی پکا کر اس پر سات مرتبہ "یا اللہ" لکھ کر کند ذہن بچے کو کھلائے گا اور سات دن، گیارہ دن یا اکیس دن (جیسی ضرورت ہو) اس پر عمل کرے گا، انشاء اللہ العزیز کند ذہن بچے کا ذہن کھل جائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص کند ذہن ہو اور دوسروں کی باتیں اسے مشکل سے یا دیر سے سمجھ میں آتی ہوں تو وہ سورۃ النباء (سورۃ نمبر ۷۸) ہرنی کی باریک کھال پر زعفران اور عرقِ گلاب سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی کند ذہنی ختم ہوجائے گی اور وہ زود فہم اور روشن دماغ ہوجائے گا۔

کنواری لڑکی کے لئے رشتہ

۱۔ اگر کسی شخص کی کنواری لڑکی کے لئے کہیں سے رشتہ نہ آتا ہو یا سامانِ جہیز کی کمی کے باعث اس کے لئے پیغام نہ آتا ہو تو وہ شخص عشاء کی نماز کے بعد اسم مبارک "یا معلیٰ" گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ گیارہ دن تک اس طرح پڑھے کہ جمعرات کے دن سے شروع کرکے اگلے اتوار کو ختم کرے۔ انشاء اللہ العزیز مقصد پورا ہوگا۔

۲۔ اگر کسی شخص کی لڑکی کنواری ہو اور اس کے رشتے کے لئے کہیں سے پیغام نہ آتا ہو تو وہ تازہ وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے اور نماز سے فارغ ہوکر اپنے مقصد کا خیال دل میں رکھتے ہوئے سو مرتبہ اسم مبارک "یا لطیف" کم از کم ایک ماہ تک روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز ایک ماہ میں مقصد پورا ہوجائے گا۔

۳۔ اگر کسی شخص کی لڑکی کنواری ہو اور اس کے لئے کہیں سے رشتے کا پیغام نہ آتا ہو تو وہ شخص اسم مبارک "یا مغنی" عشاء کی نماز کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دن تک اس طرح پڑھے کہ جمعرات سے شروع کرکے اگلے اتوار کو ختم کرے۔

انشاء اللہ العزیز اس کی مشکل غیب سے آسان ہوگی۔

کنواں یا چشمہ خشک ہوجانا

اگر کوئی کنواں یا چشمہ خشک ہوگیا ہو اور اس میں پانی نہ آتا ہو تو اس پر سورۃ عبس کی بکثرت تلاوت کی جائے۔ انشاء اللہ العزیز تین دن نہ گزرنے پائیں گے کہ پانی نکل آئے گا اور کنواں یا چشمہ پھر سے بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ رواں ہوجائے گا۔

کھانسی کی شکایت

اگر کسی شخص کو کھانسی کی شکایت ہو تو سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) یا آیت: سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ الرَّحِيمِ۔ اکتالیس بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز کھانسی یا تو ختم ہوجائے گی یا کم ہوجائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو کھانسی کی شکایت ہو تو سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی میں دم کرکے اسے پلایا جائے۔ انشاء اللہ کھانسی رفع ہوگی۔

کھانے کے مضر اثرات سے امان

اگر کوئی شخص کھانے پر سورۃ القریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) پڑھ کر دم کرے گا اور پھر کھانا کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے کھانے کے تمام مضر اثرات سے بچائے گا۔

کھلی جگہوں کا خوف

اگر کسی شخص کو کھلی جگہوں، وسیع میدانوں، کھیتوں یا جنگلوں سے خوف آتا ہو تو وہ اسم مبارک "یا واحد" ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے انشاء اللہ العزیز اس کا کھلی جگہوں، وسیع میدانوں، کھیتوں یا جنگلوں سے خوف ختم ہوجائے گا۔

کھوئی ہوئی چیز کی واپسی

اگر کسی شخص کی کوئی چیز چوری ہوگئی ہو یا کھوئی گئی ہو تو وہ شخص یَا جَامِعُ الْمُتَفَرِّقِيْنَ اجْمَعْ لِي ضَالَّتِي يَا جَامِعُ پڑھ کر پھر تین ہزار مرتبہ صرف اسم مبارک "یا جامع" پڑھے۔

انشاء اللہ العزیز اس کی چوری شدہ یا کھوئی ہوئی چیز واپس اسے مل جائے گی۔

کھوئی ہوئی دولت وعزت کا حصول

اگر کوئی شخص برے دوستوں یا نفس کے فریب میں آکر اپنی دولت اور عزت برباد کرچکا ہو اور اپنی کھوئی ہوئی دولت وعزت پھر سے حاصل کرنا چاہتا ہو تو وہ صدقِ دل سے اپنے افعالِ شنیعہ سے تائب ہوکر اسم مبارک "یا منتقم" کا بکثرت ورد کرے۔ پروردگارِ عالم اپنے فضل وکرم سے اور اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے جلد اس کے دن پھیرے گا اور اس کی کھوئی ہوئی دولت وعزت پھر سے حاصل ہونے کے سامان پیدا کرے گا۔

کھیت اور باغ کا آفات سے تحفظ

جو شخص اسم مبارک "یا حلیم" کو ایک ہزار مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں دھوکر اس پانی کو اپنے کھیتوں یا باغوں وغیرہ پر چھڑکے گا انشاء اللہ العزیز اس کے کھیت اور باغ ہر قسم کی آسمانی اور زمینی آفتوں سے محفوظ رہیں گے، سرسبز وشاداب رہیں گے اور ان کی پیداوار میں بڑی برکت ہوگی۔

کھیت اور باغ میں برکت

اگر کوئی شخص اپنے کھیت یا باغ پر سورۃ القدر (سورہ نمبر ۹۷) پڑھ کر اور دم کرکے پھونکے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کھیت یا باغ کی پیداوار میں برکت ڈالے گا۔

کھیت کے برباد ہونے کا خدشہ

اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے اپنے کھیت کے برباد ہونے کا خدشہ ہو تو وہ اسم مبارک "یا اللہ یا باقی" تین تین مرتبہ چار عدد کوری ٹھیکریوں پر لکھ کر ایک ایک ٹھیکری کھیت کے چاروں کونوں میں دبا دے۔ انشاء اللہ العزیز وہ کھیت برباد ہونے سے محفوظ رہے گا۔

کھیت کی پیداوار میں نقصان

اگر کسی شخص کے کھیت کی پیداوار میں نقصان ہوجاتا ہو یا فصل خراب ہوجاتی ہو تو وہ سورۃ الواقعہ (سورہ نمبر ۵۶) تین مرتبہ پڑھ کر بیج بونے سے پہلے بیجوں پر دم کرے اور پھر ان بیجوں کو کاشت کرے۔ انشاء اللہ العزیز فصل ہر آفت سے محفوظ رہے گی اور کھیت کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

کھیت میں غلّہ خراب ہوجانے کا خوف

جس شخص کو کسی بھی وجہ سے اپنے کھیت میں غلّہ اور اناج کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، وہ اسم مبارک "یا منعم" کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے کھیت کا غلّہ اور اناج کسی بھی وجہ سے خراب یا ضائع ہوجانے سے محفوظ رہے گا۔

کھیتی باڑی میں برکت

اگر کوئی شخص اپنے کھیتوں کی پیداوار میں برکت اور اضافے کا طلب گار ہو تو وہ ایک پاک صاف بڑے کاغذ پر:
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ لکھ کر اسے پانچ دس کلو پانی میں دھولے اور پھر اس پانی کو کھیت میں چھڑک دے۔ صرف ایک بار یہ عمل کرلینے سے انشاء اللہ العزیز کھیت کی پیداوار میں اضافہ ہوجائے گا۔

کھیتی کی حفاظت

اگر کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک سو مرتبہ پاک صاف کاغذ پر لکھ کر کھیت میں دبا دے تو انشاء اللہ العزیز کھیتی تمام آفات سے محفوظ رہے گی اور اس میں بڑی برکت ہوگی۔

کینہ، حسد اور بغض سے نجات

جو شخص اسم مبارک "یا قدوس" کو زوال کے وقت ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا، وہ انشاء اللہ العزیز ہر طرح کی برائی، کینہ، حسد، عداوت اور بغض سے پاک ہوجائے گا اور کچھ عرصے کے بعد اس کے دل میں نور پیدا ہوجائے گا۔

گراں خوابی کی شکایت

اگر کسی شخص کو گراں خوابی یا نیند زیادہ آنے کی شکایت ہو اور اس کی آنکھیں ہمہ وقت نیند سے بوجھل رہتی ہوں تو وہ سورۃ النساء (سورہ نمبر ۴) ہرنی کی باریک کھال پر عرقِ گلاب اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی نیند کم ہوجائے گی۔

گردن کا درد

اگر کسی شخص کی گردن میں درد ہو تو یہ آیتِ مبارک کسی کاغذ یا کپڑے پر لکھ کر بطور تعویذ اس کی گردن میں لٹکائی جائے
اِنَّا جَعَلْنَا فِیۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ۔ انشاءاللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔

گردہ کے درد سے آرام

اگر کوئی شخص درد گردہ کا مریض ہو تو وہ روزانہ باوضو سورۃ البلد (سورۃ نمبر ۹۰) گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کرے تو انشاءاللہ العزیز درد گردہ سے آرام پائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اگر یہی سورۃ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی درد گردہ کے مریض کو پلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فائدہ ہوگا۔

گلے کے امراض

اگر کسی شخص کو گلے کی سوزش، ورم یا کسی اور مرض کی شکایت ہو تو وہ کسی پاک صاف کاغذ پر یہ آیتِ مبارک لکھ کر بطور تعویذ گلے میں پہنے:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یَا مُغِیْثًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
انشاءاللہ العزیز اسے شفا نصیب ہوگی۔

گمشدہ بچے کی بازیافت

اگر کسی شخص کا بچہ کھو گیا ہو تو وہ ایک کاغذ پر ایک نقش اس طرح تحریر کرے کہ اس کے چاروں کونوں پر اسمِ مبارک "یا محصی" لکھا جائے اور درمیان میں دائیں طرف بچے کا نام اور بائیں طرف ماں کا نام تحریر کیا جائے، جیسے کہ ذیل میں ہے۔

یا مُحصِی	یا مُحصِی
بچہ کا نام	ماں کا نام
یا مُحصِی	یا مُحصِی

اس نقش کو کسی درخت پر لٹکا دیا جائے۔ انشاءاللہ العزیز اگر بچہ زندہ ہے تو بہت جلد مل جائے گا۔

گمشدہ جانور کی بازیابی

اگر کسی شخص کی کوئی چیز یا جانور گم ہو گیا ہو تو وہ سورۃ التغابن (سورۃ نمبر ۶۴) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اس کا تعویذ بنا کر کسی درخت کی شاخ سے لٹکا دے۔ انشاءاللہ العزیز گم شدہ چیز یا جانور کا پتہ چل جائے گا۔

گمشدہ چیز کی بازیابی

۱۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو وہ اسم مبارک "یا حق" کا کثرت سے ورد کرے۔ انشاءاللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اسے یا تو وہی گم شدہ چیز مل جائے گی یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا مالک الملک" کو دس ہزار مرتبہ پڑھے گا، اس کی کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی یا پھر دل کو صبر آ جائے گا اور جو بے چینی چیز یا مال کے گم ہو جانے سے پیدا ہوئی تھی وہ جاتی رہے گی اور طبیعت کو صبر اور سکون کی کیفیت مل جائے گی۔

۳۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۷۳) کی دس روز تک مسلسل روزانہ ایک مرتبہ تلاوت کرے۔ انشاءاللہ العزیز اس کی گمشدہ چیز اسے واپس صحیح سلامت مل جائے گی۔

گمشدہ شخص کی واپسی

۱۔ اگر کوئی شخص گم یا لاپتہ ہو گیا ہو تو وہ سورۃ اللیل کو ہرن کی کھال پر لکھ کر وہ کھال کسی درخت کی شاخ سے لٹکا دی جائے۔ انشاءاللہ العزیز بہت جلد گمشدہ یا لاپتہ شخص بخیریت واپس آ جائے گا یا اس کی خیریت کی اطلاع مل جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کا لڑکا یا عزیز رفیق گم ہو گیا ہو اور اس کا زندہ واپس آنا مطلوب ہو تو وہ شخص برابر تین روزے رکھے اور ہر ظہر کی نماز کے بعد پانچ ہزار مرتبہ اسمِ مبارک "یا باعث" پڑھے۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر اکیس مرتبہ یہ دعا پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَرْضَ اَرْضُكَ وَالسَّمَآءَ سَمَآؤُكَ وَمَا بَیْنَهُمَا فَهِیَ لَكَ آتِ بِفُلَانٍ اِلَیْنَا۔

دعا میں لفظ فلاں کی جگہ اس گمشدہ شخص کا نام لیا جائے۔ انشاءاللہ العزیز تین روز کے اندر مطلوب بخیر و عافیت واپس آ جائے گا۔

گمشدہ لڑکے یا لڑکی کی بازیابی

اگر کسی شخص کا لڑکا یا لڑکی یا کوئی اور شئے گم ہو گئی ہو تو وہ اَمْسَیْتُ فِی اَمَانِ اللّٰہِ وَاَصْبَحْتُ فِی جِوَارِ اللّٰہِ سوا لاکھ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز گمشدہ لڑکا یا لڑکی یا شئے واپس مل جائے گی۔

گمشدہ مال اسباب کی واپسی

۱۔ اگر کسی شخص کا کوئی مال گم ہو گیا ہو تو وہ تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ پانچ بار سورۃ یٰسین پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا گمشدہ مال دستیاب ہو جائے گا اور اس کی کھوئی ہوئی چیز دوبارہ اسے حاصل ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کا کوئی مال اسباب گم یا چوری ہو گیا ہو تو وہ ایک کاغذ کے چاروں کونوں پر اسم مبارک "یاحق" لکھے اور بیچ میں اس مال اسباب کا نام تحریر کرے جو گم یا چوری ہو گیا ہے، پھر آدھی رات کے وقت وہ کاغذ ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرے کہ الٰہی! حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میرا مال اسباب مل جائے۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد سارا مال اسباب یا کچھ مال ضرور مل جائے گا۔

گنجا پن

اگر کوئی شخص سر کے بال جھڑتے رہنے کی وجہ سے گنجا ہو گیا ہو تو وہ سورۃ البقر (سورۃ نمبر ۲) کو تعویذ بنا کر باندھے یا لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر وہ پانی پیئے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا گنج دور ہو جائے گا۔

گناہوں سے بچاؤ

جو شخص اسم مبارک "یاقابض" کا بکثرت ورد کرے گا، وہ ہر ایک طرح کے گناہ سے رک جائے گا گویا اس شخص میں وہ گناہ کرنے کی طاقت ہی نہ رہیگی اور اس طرح وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔

گناہوں کا کفارہ

جو شخص اسم مبارک "یامعید" کا ورد بکثرت کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اس وصف سے بہرہ ور فرمائے گا کہ وہ اپنے گزشتہ گناہوں کا کفارہ دنیا ہی میں ادا کرنے کی کوشش کرے گا اور آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ نیکیاں جمع کرنے کی فکر کرتا رہے گا۔

گناہوں کی بخشش

اگر کوئی شخص سجدے میں جا کر تین مرتبہ رب اغفرلی کہے تو انشاء اللہ العزیز اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

گناہوں کی معافی

جو شخص اسم مبارک "یاعفو" کو روزانہ سو مرتبہ پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور رحمت بے پایاں سے اس کے گناہ معاف فرمائے گا، اگرچہ وہ پہاڑوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

گھٹنوں کا ورم

اگر کسی شخص کے گھٹنوں پر ورم ہو تو سورۃ الاعلیٰ (سورۃ نمبر ۸۷) کی کثرت سے تلاوت کرے اور سورۃ پڑھ کر متورم گھٹنوں پر دم کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے گھٹنوں کا ورم رفع ہوگا۔

گھربار اور جائیداد وغیرہ کی حفاظت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یارقیب" کا ورد بکثرت کرتا ہو اور وہ اپنے گھربار، کھیت، باغ، جائیداد وغیرہ کو تنہا چھوڑتے وقت اسم مبارک کو سات بار پڑھ کر اس کے گرد دم کر دے تو انشاء اللہ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کی واپسی تک کوئی دشمن اس کے گھربار، کھیت، باغ، جائیداد وغیرہ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

گھر یا مکان کی چوروں سے حفاظت

اگر کوئی شخص رات کو سوتے وقت سات مرتبہ اسم مبارک "یارقیب" پڑھ کر اپنے گھر یا مکان پر دم کریگا تو انشاء اللہ العزیز رات کو اس گھر یا مکان میں چور داخل نہ ہو گا اور اگر داخل ہوا بھی تو وہاں سے کچھ نہ لے سکیگا۔

گھوڑے کی شوخی اور بدمستی

اگر کسی شخص کا گھوڑا شوخ اور بدمست ہو اور کسی طرح قابو میں

نہ آتا ہو تو وہ شخص چنے کے آٹے پر تین سو دفعہ اسم مبارک "یاودودُ" پڑھ کر دم کرے اور وہ آٹا گھوڑے کو کھلائے۔ انشاء اللہ العزیز تین دن میں گھوڑا ساری شوخی اور بدمستی بھول کر ٹھیک ہوجائیگا اور ایک اصیل گھوڑا بن جائے گا۔

لاعلاج مریضوں کیلئے شفاء

اگر کوئی شخص کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جس کے علاج سے عاجز آکر طبیب اور ڈاکٹر اسے لاعلاج قرار دے چکے ہوں تو وہ عشاء کی نماز کے بعد سر سجدے میں رکھ کر حالت سجدہ میں سو مرتبہ اسم مبارک "یاارحم الراحمین" پڑھے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے گا۔

لالچی پن سے مخلصی

جو شخص لالچ، طمع اور حرص کی نفسانی آفات میں مبتلا ہو اور اس کا لالچی پن اس کے لئے ایک مصیبت بن گیا ہو اور وہ اس بلاسے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو وہ صبح کی نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر سو مرتبہ اسم مبارک "یاغنی" پڑھے، پھر دل پر ہاتھ رکھ کر سو مرتبہ یہی اسم مبارک پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز گیارہ روز کے عمل میں اس کی فطرت کا لالچی پن زائل ہوجائے گا اور وہ طمع نفسانی سے آزاد ہو کر بے طمع بن جائے گا۔

لاولدی کا دکھ

۱۔ اگر کسی شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو اور اسے یہ دکھ لگا ہوا ہو کہ کہیں وہ اس دنیا سے لاولد ہی رخصت نہ ہوجائے تو وہ اسم مبارک "یاغفور" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کا غم دور ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص لاولد ہو اور اولاد کی شدید آرزو رکھتا ہو تو وہ سورۃ الکوثر (سورۃ نمبر ۱۰۸) کو پانچ سو مرتبہ روزانہ تین ماہ تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے صاحب اولاد فرمائے گا۔

لڑاکا عورت

جس شخص کی عورت دن رات اس سے لڑتی رہتی ہو اور بیوی کے اس لڑاکا پن کی وجہ سے اس کی گھریلو زندگی سخت ناسازگار ہو وہ شخص تھوڑی سی شیرینی پر ایک ہزار ایک مرتبہ اسم مبارک "یاودود" پڑھ کر دم کر کے رکھ لے، پھر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامیابی کے لئے دعا کرے، پھر موقع سے وہ شیرینی لڑاکا بیوی کو کھلائے۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد عورت اپنا لڑاکا پن چھوڑ کر شوہر کی مطیع وفرماں بردار ہوجائے گی۔

لڑائی جھگڑے کا خاتمہ

اگر دو فریق لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہوں اور انہیں اس سے باز رکھنا مقصود ہو تو کسی چوراہے سے مٹھی بھر مٹی لے کر سورۃ البینہ (سورۃ نمبر ۹۸) پڑھ کر اس پر دم کر کے وہ مٹی دونوں فریقوں کی طرف پھینک دی جائے۔ انشاء اللہ العزیز وہ علیحدہ علیحدہ ہوجائیں گے اور لڑائی جھگڑے سے باز رہیں گے۔

لڑکی کی شادی میں رکاوٹ

اگر کسی لڑکی کی شادی میں کوئی رکاوٹ ہو یا کسی معلوم یا نامعلوم وجہ سے کہیں شادی نہ ہوتی ہو تو وہ سورۃ الممتحنہ (سورۃ نمبر ۶۰) روزانہ پانچ بار باوضو پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی شادی کسی نیک بخت نوجوان سے ہوجائے گی۔

لڑکی کے لئے رشتہ

۱۔ اگر کسی شخص کی قابل شادی بیٹی کے لئے رشتہ نہ آرہا ہو یا شادی میں کوئی رکاوٹ ہو تو وہ سورۃ الاحزاب (سورۃ نمبر ۳۳) کو کسی بھی حلال جانور کی باریک کھال پر لکھ کر اپنے گھر کی کسی مخفی جگہ میں چھپادے۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد لڑکی کی شادی ہوجائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کی کنواری لڑکی ہو لیکن کسی نہ کسی وجہ سے اس کے لئے کہیں سے رشتہ یا رشتے کا پیغام نہ آتا ہو تو وہ شخص اسم مبارک "یامعطی" عشاء کی نماز کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دن تک اس طرح پڑھے کہ جمعرات سے شروع کر کے اگلے اتوار کو ختم کرے انشاء اللہ العزیز اس کی مشکل آسان ہوگی۔

لقوہ سے شفایابی

اگر کسی شخص کا چہرہ لقوہ کی وجہ سے ٹیڑھا ہوگیا ہو تو اس کے لیے سورۃ الزلزال (سورۃ نمبر ۹۹) کو باوضو لوہے کے تھال یا پرات میں لکھا جائے اور لقوہ کا مریض اس تھال یا پرات کو نگاہ جما کر کچھ دیر تک دیکھتا رہے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے اس طرح دیکھنے سے اس کا چہرہ درست ہو جائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص لقوہ یا فالج جیسے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۷) رات کو سونے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اسے شفا نصیب ہوگی۔

لکنت

۱۔ اگر کسی شخص کی زبان میں لکنت ہو یعنی وہ بولنے میں ہکلاتا اور بار بار اٹکتا ہو تو وہ شب جمعہ میں چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین (سورۃ نمبر ۳۶) دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الدخان (سورۃ نمبر ۴۴) تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الجاثیہ (سورۃ نمبر ۴۵) یا سورۃ الاحقاف (سورۃ نمبر ۴۶) اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۶۷) پڑھے اور پھر سلام پھیر کر اپنی لکنت دور ہونے کی دعا کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی لکنت دور ہو کر زبان جاری ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی کی زبان میں لکنت یعنی ہکلاہٹ ہو تو وہ مغز بادام پر ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرکے کھائے یا کوئی دوسرا شخص پڑھ کر دم کرکے کھلائے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔ انشاء اللہ اس کی زبان کی لکنت رفع ہو جائے گی۔

لوگوں پر غلبہ و تفوق

جو شخص اسم مبارک "یا عزیز" کا ورد بکثرت کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے لوگوں پر برتری، غلبہ اور تفوق عطا فرمائے گا۔ حکام کی نظر میں اس کی عزت ہوگی اور خلائق عالم میں اس کے ساتھ تعظیم و تکریم کا سلوک ہوگا۔

لوگوں کی نظروں میں عزت

۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ محمد (سورۃ نمبر ۴۷) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اسے آب زمزم سے دھو کر پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے لوگوں میں معزز و مکرم بنائے گا اور اس کی عام طور پر عزت اور تعظیم و تکریم ہوگی۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا ماجد" کو عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ ہمیشہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی نظروں میں اس کی عزت اور قدر و منزلت بڑھائے گا اور خلائق میں اس کا مقام و مرتبہ اور وقار بلند کرے گا۔

۳۔ جو شخص اسم مبارک "یا جبار" کو انگوٹھی کے نگینے میں کندہ کرا کر پہنے گا، لوگوں کی نظروں میں اس کی بہت عزت و شوکت اور ہیبت ہوگی۔ لوگوں کے نزدیک اس کے وقار میں اضافہ ہوگا اور لوگ تہ دل سے اس کی عزت کریں گے۔

لوہے کی مار سے امان

اگر کوئی شخص سورۃ الحدید (سورۃ نمبر ۵۷) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے گا تو میدان جنگ میں وہ انشاء اللہ العزیز لوہے کے وار سے محفوظ رہے گا یعنی لوہے کا بنا ہوا کوئی ہتھیار یا اسلحہ اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

مار گزیدہ کا علاج

۱۔ اگر کسی شخص کو سانپ نے کاٹ لیا ہو تو اسمائے مبارک "یا احد، یا واحد" ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز سانپ کے زہر کا اثر زائل ہو کر وہ شخص تندرست ہو جائے گا۔

۲۔ اگر کسی شخص کو سانپ نے ڈس لیا ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر گڑ پر دم کرکے وہ گڑ مار گزیدہ کو کھلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز سانپ کے زہر کا اثر زائل ہو کر مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ البتہ دم کرنے والا سانپ کو کبھی نہ مارے۔

مال و اسباب کا چوروں سے محفوظ رہنا

اگر کوئی شخص مسافر اپنے سامان اور مال و اسباب پر دس مرتبہ

"یاحسیب" پڑھ کر دم کرے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کا سامان اور مال اسباب چوروں سے محفوظ رہے گا اور چور اس کو ہاتھ تک نہ لگائیں گے۔

مال و اسباب کی حفاظت

اگر کسی کو حالت سفر میں اپنے سامان یا مال اسباب کے گم ہوجانے یا لٹ جانے کا اندیشہ ہو تو وہ سامان یا مال اسباب پر تین جگہ اسم مبارک "یاحفیظ" کے حروف الگ الگ اس طرح لکھ دے۔

ی ا ح ف ی ظ

انشاء اللہ العزیز اس کا سامان یا مال اسباب کبھی گم یا ضائع نہ ہوگا اور صحیح سلامت منزل مقصود تک پہونچ جائے گا۔

مال اور اہل وعیال کی جدائی

اگر کسی شخص کا مال اور اہل وعیال کسی وجہ سے اس سے جدا ہوگئے ہوں اور وہ ان کو جمع کرنا چاہتا ہو تو وہ چاشت کے وقت غسل کرے، پھر احرام باندھے اور کھڑے ہو کر منہ آسمان کی جانب کرکے اسم مبارک "یاجامع" کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور پھر دعا مانگے۔ انشاء اللہ العزیز سات روز کے عمل میں سب ایک جگہ جمع ہوجائیں گے یا اس شخص کو ان کے بارے میں خیریت کی اطلاع پاکر سب کی طرف سے اطمینان قلبی نصیب ہوگا۔

مال اور کاروبار میں برکت

اگر کوئی شخص سورۃ یٰسین (سورۃ نمبر ۳۶) کو بعد نماز فجر روزانہ ایک مرتبہ پڑھے گا اور اس پر مداومت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے مال، تجارت اور کاروبار میں برکت فرمائے گا۔

مال تجارت کا نقصان سے تحفظ

اگر کوئی سورۃ التوبہ (سورۃ نمبر ۹) کو لکھ کر اپنے مال تجارت میں یا اپنی ٹوپی میں رکھے گا تو اس کا مال تجارت ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رہے گا نہ اسے تجارت میں نقصان ہوگا اور نہ اس میں چوری ہوگی اور انشاء اللہ العزیز وہ آگ سے بھی محفوظ رہے گا۔

مالدار کا مفلس ہوجانا

اگر کوئی شخص پہلے مالدار اور خوشحال ہو پھر اس کا مال جاتا رہا ہو اور وہ مفلس وتنگ دست ہوگیا ہو تو وہ اسم مبارک "یامعیدُ" گیارہ ہزار مرتبہ اکیس روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی مفلسی اور تنگ دستی پھر سے مالداری اور خوشحالی میں تبدیل ہوجائے گی۔

مال میں برکت

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے مال میں برکت چاہتا ہو تو وہ سورۃ الزمر (سورۃ نمبر ۳۹) کو باوضو سات بار پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے مال میں خوب برکت واضافہ ہوگا۔

۲۔ اگر کوئی شخص سورۃ التغابن (سورۃ نمبر ۶۴) کی روزانہ تین بار تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے مال اموال، سامان تجارت اور کاروبار میں خوب برکت دے گا۔

مال واموال اور تجارت میں ترقی

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے مال واموال اور تجارت میں ترقی چاہتا ہو تو وہ سورۃ الضحیٰ (سورۃ نمبر ۹۳) اکیس روز تک روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ پڑھے اور تین غریبوں کو کھانا کھلائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے اسی عرصہ میں دلی تمنا پوری ہوگی۔

۲۔ اگر کوئی شخص دنیا کے مال ودولت کی طلب رکھتا ہو تو وہ بعد از نماز عشاء سات بار سورۃ الشمس (سورۃ نمبر ۹۱) سات بار سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) کو سات بار سورۃ الفلق (سورۃ نمبر ۱۱۳) اور سات بار سورۃ الناس (سورۃ نمبر ۱۱۴) کی تلاوت کرے اور اس کے بعد سات مرتبہ یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا مُّخْرَجًا

انشاء اللہ العزیز پہلی ہی رات یا دوسری یا تیسری رات یا چوتھی یا پانچویں رات حتیٰ کہ چھٹی رات ضرور اس کی مراد پوری ہوگی اور اسے مال وزر کثرت سے ملے گا۔ دعا قبول نہ ہو تو اسے اپنی کوتاہی پر محمول کرے اور یہ سمجھے کہ عمل کی شرائط میں کوئی خلل یا نقصان واقع ہوا ہے۔ چنانچہ عمل کو پھر دوبارہ شروع کرے۔

۳۔ اگر کسی شخص کو اپنے مال ومنال میں اضافہ کی تمنا ہو تو وہ اسم مبارک "یاعفوہ" کا بکثرت ورد کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کے مال ومنال میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔

مالی معاملات میں نقصان سے حفاظت

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا قابض" کا بکثرت ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اپنے فضل و کرم کے ساتھ اسے مالی معاملات میں نقصان سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ اس اسم مبارک کے ورد کے ساتھ وہ شخص روپے پیسے کا جو بھی لین دین کرے گا اس میں اسے کبھی نقصان نہ ہوگا۔

مالیخولیا کا مرض

۱۔ اگر کسی شخص کو مالیخولیا کا مرض ہو اور اس مرض کی وجہ سے زیادہ سوچتا رہتا ہو، اپنی سوچوں میں گم رہتا ہو یا زیادہ جاگتا رہتا ہو تو سورۃ الانبیاء (سورۃ نمبر ۲۱) ہرنی کی باریک کھال پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں یا بازو پر باندھی جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے مالیخولیا کے مرض سے شفا ملے گی۔

۲۔ اگر کوئی شخص مراق یا مالیخولیا کے مرض میں مبتلا ہو تو سورۃ قٓ (سورۃ نمبر ۵۰) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اور وہ پانی گھول کر وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

مثانہ کی پتھری اور درد سے نجات

اگر کسی شخص کے مثانے میں پتھری ہو اور اس کی وجہ سے مثانے میں درد رہتا ہو تو وہ سورۃ الانشراح / الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) باوضو عرق گلاب اور زعفران سے لکھے اور پانی میں گھول کر تین مرتبہ یہی سورۃ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور وہ پانی پیئے تو انشاء اللہ العزیز اسے مثانے کی پتھری اور درد سے نجات حاصل ہوگی۔

مجبوری و ناداری سے نجات

جو شخص اسم مبارک "یا حکم" کا بکثرت ورد کرے گا انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے قید و مجبوری، قرض و غربت، ناداری و مفلسی اور تنگیٔ معیشت سے نجات پائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے غیب سے اس پر رزق اور فراخی کے دروازے کشادہ کرے گا۔

محاذ جنگ سے بخیریت واپسی

اگر کوئی فوجی محاذ جنگ پر ہو اور وہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ اسم مبارک "یا مہیمن" کا ورد کرتا رہے تو اس اسم مبارک کی برکت سے انشاء اللہ العزیز بندوقوں کی باڑھ اور گولے و گولیوں کی بوچھاڑ میں بھی زندہ سلامت رہے گا اور محاذ جنگ سے بخیریت واپس آئے گا۔

محاربۂ جنگ میں فتح و نصرت

اگر کوئی شخص محاربۂ جنگ یا لڑائی کے میدان میں سورۃ الفیل (سورۃ نمبر ۱۰۵) کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے دشمن پر فتح و نصرت عطا فرمائے گا۔

محبت کا حصول

جو شخص اسم مبارک "یا واجد" ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے کسی کو وہ پانی پلائے گا تو وہ اس شخص سے بے حد محبت رکھنے لگے گا۔

محبّت میں کامیابی

اگر کوئی شخص محبت میں کامیابی یا محبوب کے حصول کی آرزو رکھتا ہو تو وہ اسم مبارک "یا محمود" کا ورد کثرت سے کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اسے جلد ہی اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی۔

تنبیہ:۔ ناجائز تعلقات یا خلاف شرع امور کی غرض سے اس اسم مبارک یا دیگر اسمائے مبارکہ کا عمل سخت منع ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو جذام اور کوڑھ جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

محبوب خلائق

۱۔ اگر کوئی شخص سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) ایک معمول کے طور پر روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے محبوب خلائق بنائے گا۔ لوگوں کی نظروں میں اس کی بڑی عزت ہوگی۔ وہ جہاں جائے گا اس کی تعظیم و تکریم ہوگی اور حاضر و غائب سبھی اس کی تعریف و توصیف کریں گے۔

۲۔ اگر کوئی شخص سورۃ الزمر (سورۃ نمبر ۳۹) کو لکھ کر بطور تعویذ اپنے بازو کے ساتھ باندھ کر رکھے گا، انشاء اللہ العزیز وہ خلائق کی نظروں میں محبوب ہوگا۔ لوگ حاضر غائب اس کی تعریف کریںگے۔

اور اس کا ذکر اچھے الفاظ میں کریں گے ۔

محتاجوں تک حاجت روائی

جو شخص اسم مبارک ’’یا وکیل‘‘ کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے محتاجوں کی حاجت روائی کا ذریعہ بنائے گا اور وہ بے کسوں، محتاجوں اور غریبوں، ناداروں کے ساتھ ہمدردی کرنے، ان کی حاجات کو پورا کرنے اور اس کی مشکلات کو آسان کرنے کی حتی الامکان کوشش کرے گا۔

محتاجی سے نجات

جو شخص پانچوں نمازیں اپنے صحیح اوقات پر ادا کرکے ہر نماز کے بعد اسم مبارک ’’یا حکم‘‘ کو اسّی مرتبہ پڑھے گا کبھی محتاج نہ ہوگا۔

مخالفوں کی طرف سے پریشانی

اگر کسی شخص کو اس کے مخالفوں نے مکان، زمین یا جائیداد کے سلسلے میں مقدمہ بازی کرکے یا کسی اور طرح سے پریشان کر رکھا ہو تو وہ اکیس روز تک روزانہ بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ سورۃ السجدہ ‘‘ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اسے مخالفوں کی طرف سے ہر طرح کی پریشانی سے نجات مل جائے گی ۔

مخلوقات کی برائی اور نقصان سے حفاظت

جو شخص اسم مبارک ’’یا مھیمن‘‘ کا ورد کثرت سے کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اور اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے مخلوقات کی برائی اور نقصان سے اس کی حفاظت فرمائے گا اور یہ حفاظت دوطرفہ ہوگی کیونکہ نہ تو دنیا کا کوئی فرد اس کے ساتھ کوئی برائی کرسکے گا اور نہ وہ دنیا کے کسی فرد کے ساتھ کوئی برائی کرے گا، نہ دنیا کا کوئی فرد اسے کوئی نقصان پہونچا سکے گا اور نہ وہ دنیا کے کسی فرد کو کوئی نقصان پہونچائیگا۔

مخلوق پر رعب و دبدبہ

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ مخلوق پر اس کا رعب و دبدبہ بڑھے وہ اسم مبارک ’’یا کبیر‘‘ کو روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا رعب و دبدبہ مخلوق کی نظروں میں زیادہ ہوگا اور لوگوں کے دلوں پر اس کی دھاک بیٹھ جائے گی ۔

مخلوق سے بے نیازی

۱۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک ’’یا ملیک‘‘ کا ورد کثرت سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اسے ساری مخلوق سے بے نیاز کردے گا اور اس بے نیازی میں ایسی شان پیدا کردے گا کہ خود دنیا کی مخلوق اور دنیا کی دولت اس کی طرف رجوع کریں گے

۲۔ اگر کوئی شخص دن کے گیارہ بجے وضو کرکے قبلہ رو کھڑے ہوکر سورۃ علق کی آخری آیت سجدہ (واسجد واقترب) پڑھے، پھر سجدہ میں جائے اور سات مرتبہ اسم مبارک ’’یا وہاب‘‘ پڑھے تو وہ ساری مخلوق سے بے نیاز اور بے پرواہ ہوجائے گا۔ جتنے روز یہ عمل کرتا رہے گا عمل کا اثر موجود رہے گا جب چھوڑ دے گا تو سات دن کے بعد اثر جاتا رہے گا ۔

۳۔ جو شخص صبح کی نماز سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دس بار اسم مبارک ’’یا باسط‘‘ پڑھے اور ہاتھوں پر پھونک کر ہاتھ منہ پر پھیرے گا اور ہمیشہ یہ عمل کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے خلق کی محتاجی سے بے نیاز فرمائے گا اور اسے کبھی مخلوق سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یعنی وہ کسی کا محتاج نہ رہے گا ۔

مدارج دین اور مراتب دنیا کی ترقی

جو شخص دین اور دنیا میں اپنے مراتب و مدارج کی ترقی چاہتا ہو وہ سورۃ الانشراح (سورۃ نمبر ۹۴) کا ختم اس ترکیب کے مطابق پڑھے کہ ہر روز غسل کرے اور پھر دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد دو زانو بیٹھ کر سورۃ الانشراح کو سات سو سترہ مرتبہ پڑھے ۔ جب پڑھ چکے تو آخر میں سات مرتبہ بلند آواز سے یاذوالجلال والاکرام کہہ کر وظیفہ ختم کردے۔ پھر چالیس دن اسی طرح کرتا رہے۔ جب چالیس دن کا چلہ پورا ہوجائے تب روزانہ بعد از نماز عشاء سورۃ الانشراح اکتالیس مرتبہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ العزیز عمل قبضہ میں رہے گا اور اس کی برکت سے مدارج دین اور مراتب دنیا میں ترقی ہونے کے علاوہ مال بکثرت ہوگا، اولاد نیک بخت ہوگی، ہر قسم کی عزت و آبرو اور نیک نامی حاصل ہوگی۔ خاندان بیماری مثلاً ہیضہ، طاعون و دیگر ہر وباسے محفوظ اور بے حد منافع دارین حاصل ہوں گے ۔

مراتب کی بلندی

اگر کوئی شخص نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ اسم مبارک "یامتعالی" کا بکثرت ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اسم مبارک کے ورد کی برکت اور اپنے فضل و کرم سے اس کے مراتب بلند فرمائے گا اور وہ کسی بڑے سے بڑے حاکم کے پاس بھی جائے گا تو وہ اس کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئے گا اور اس کی ہر حاجت خوشی خوشی پوری کرے گا۔

مراتب و مناصب کی ترقی

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے منصب و مرتبہ میں ترقی کا آرزومند ہو تو وہ سورۃ بنی اسرائیل (سورۃ نمبر ۱۷) کو روزانہ باوضو تین مرتبہ پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز دلی مقصد حاصل ہوگا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یامذل" کا ورد کثرت سے کرے گا اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اس کے مناصب و مراتب میں ترقی بخشے گا اور اس کا مقام و مرتبہ دنیا والوں کی نظروں میں اس طرح بڑھائے گا کہ وہ ذلیل ہو تو ذلت کی پستیوں سے نکل کر عزت کی بلندیوں پر پہونچ جائے ادنیٰ ہے تو اعلیٰ بن جائے۔ فقیر و نادار ہو تو مالدار ہو جائے اور غریب الوطن ہو تو اسے عزت کے ساتھ وطن واپسی کا سامان مہیا ہو جائے۔ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اس کے مراتب کی ترقی ایسے عجیب و غریب آثار اور ایسے انداز سے ہوگی کہ وہ خود بھی حیران رہ جائے گا۔

مراحل آخرت کی آسانی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یارحیم" کا ورد بکثرت کرے گا تو انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے وہ اس دنیا سے ایمان کے ساتھ رخصت ہوگا، اس کا انجام بخیر ہوگا۔ سکرات، قبر اور پل صراط کی منزلیں اس کے لئے آسان ہوں گی۔ اور آخرت کے ہر مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے شامل حال ہوگی۔

مرادوں میں کامیابی

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یاقیوم" کا کثرت سے ورد کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اور اپنے فضل و کرم سے اس کی تمام مرادوں کو پورا کرے گا اور اس کی کوئی مراد تشنۂ تکمیل نہ رہے گی۔

تنبیہ:۔ ناجائز خواہشات کی تکمیل کے لئے اس اسم مبارک و دیگر اسمائے مبارکہ کا عمل کرنا سخت منع ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ جذام اور کوڑھ میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

مرادوں کا فوری حصول

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی مرادیں جلد پوری ہوں تو وہ صحرا میں ایسی جگہ چلا جائے جہاں کوئی اور آدمی نہ ہو۔ وہاں وہ اپنے اردگرد ایک حصار یا لکیر کھینچ لے اور اس کے اندر رو بہ قبلہ بیٹھ کر ستر مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی مراد اسی روز پوری ہوگی۔

بلاء و مصیبت سے نجات

اگر کوئی شخص کسی بلاء یا مصیبت میں گرفتار ہو تو وہ سورۃ القریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) ستر مرتبہ اور اسم مبارک "یاسلام" سو مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ العزیز بلاء اور مصیبت سے نجات ملے گی۔

بلڈ پریشر کی شکایت

اگر کسی شخص کو بلڈ پریشر (فشار الدم) یعنی خون کا کم یا زیادہ دباؤ) کی شکایت ہو تو وہ سورۃ الفیل (سورۃ نمبر ۱۰۵) کو چالیس روز تک تین سو تیرہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اسے اس مرض سے نجات حاصل ہوگی۔

بلغم سے شفاء

اگر کسی شخص کو بلغم کی شکایت ہو تو عرق گلاب میں دودھ ملا کر اس پر سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۷) کو دم کر کے اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے بلغم سے شفا ہوگی۔

بلیات سے حفاظت

۱۔ اگر کوئی شخص روزانہ رات کو سوتے وقت سورۃ القدر ایک مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے جملہ بلیات و آفات سے اپنی امان میں رکھے گا اور انشاء اللہ العزیز اس کا گھر

جان ومال، اہل وعیال سب بحفاظت رہیں گے۔

۲۔ اگر کوئی شخص سورۃ التکویر (سورۃ نمبر ۸۱) کی روزانہ اکیس بار تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سب آفات سے اپنی امان میں رکھے گا۔

بھاگے ہوئے کی واپسی

اگر کوئی شخص گھر سے یا اپنے کام سے بھاگ گیا ہو تو سورۃ الضحیٰ (سورۃ نمبر ۹۳) گیارہ روز تک روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھی جائے انشاء اللہ العزیز بھاگا ہوا شخص واپس آجائے گا۔

بھڑ کا ڈنک مار دینا

اگر کسی شخص کو بھڑ نے ڈنک مار دیا ہو تو سورۃ الانشقاق (سورۃ نمبر ۸۴) پڑھ کر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام آجائے گا۔

بہرے پن سے محفوظ رہنا

جو شخص ہر نماز فرض کے بعد گیارہ مرتبہ اسم مبارک "یا سمیع" ہمیشہ پڑھتا رہے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ساری عمر بہرے پن سے محفوظ رہے گا۔

بھگندر اور ناسور وغیرہ سے نجات

اگر کسی کو بھگندر یا ناسور وغیرہ کا زخم ہو گیا ہو تو وہ سورۃ الاعلیٰ (سورۃ نمبر ۸۷) باوضو روزانہ ایک مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسے بھگندر اور ناسور وغیرہ کی تکلیف سے آرام ہو گا۔

بھوک سے حفاظت

جو شخص چالیس روز تک روٹی کے چار ٹکڑوں پر "یا قابض" لکھ کر کھائے گا، وہ بھوک کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔

بھوک کی کمی

اگر کسی شخص کو بھوک کم لگتی ہو تو اسم مبارک "یا قوی" تین سو بار پڑھ کر کھانے پر دم کرکے وہ کھانا کھائے انشاء اللہ العزیز بھوک میں اضافہ ہو گا۔

بھوک کی کمی یا زیادتی

اگر کسی شخص کو بھوک بہت زیادہ لگتی ہو اور کھانا کھانے سے اس کی طبیعت سیر نہ ہوتی ہو تو وہ اسم مبارک "یا صمد" تین سو بار پڑھ کر کھانے پر دم کرکے وہ کھانا کھائے۔ انشاء اللہ العزیز بھوک کی زیادتی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

بھوک نہ لگنا

اگر کسی بچے یا بڑے کو بھوک نہ لگتی ہو تو تین روز تک بسم اللہ شریف کے ساتھ بارہ مرتبہ اسم مبارک "یا رحیم" پڑھ کر جو چیز بھی اسے کھانے کو دی جائے اس پر دم کر دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسے بھوک لگنے لگے گی۔

بواسیر خونی وبادی

۱۔ اگر کسی کو بواسیر خونی یا بادی کی شکایت ہو تو وہ سورۃ الاعلیٰ (سورۃ نمبر ۸۷) روزانہ باوضو ایک مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ العزیز مرض سے شفا ہو گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو بواسیر خونی یا بواسیر بادی کا مرض ہو تو وہ روزانہ سات سو مرتبہ اسم مبارک "یا مالک" کا ورد اکتالیس روز تک کرے انشاء اللہ العزیز مرض سے شفا نصیب ہو گی۔

۳۔ اگر کسی شخص کو بواسیر (خونی یا بادی) ہو گئی ہو تو وہ بعد مغرب دو رکعت نماز اس طرح سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الانشراح/الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الفیل (سورۃ نمبر ۱۰۵) پڑھے پھر سلام پھیر کر سو مرتبہ پانچواں کلمہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز مرض میں افاقہ ہو گا۔

۴۔ اگر کوئی شخص بواسیر خونی یا بواسیر بادی کے مرض میں گرفتار ہو تو وہ سورۃ الدہر (سورۃ نمبر ۷۶) کی آیت نمبر ۲۹ تا ۳۱ (آخری تین آیات) کو روزانہ سترہ بار پڑھ کر چالیس روز تک پانی پر دم کرے اور پھر وہ پانی نوش کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے اس تکلیف دہ مرض سے شفا نصیب ہو گی۔

۵۔ اگر کوئی شخص بواسیر خونی یا بواسیر بادی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ اعلیٰ (سورۃ نمبر ۸۷) کی کثرت سے تلاوت کرے اور سورۃ کو پڑھ کر خود مطلوبہ جگہ پر دم کرے یا کسی اور شخص سے سورۃ پڑھوا کر دم کرائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی شکایت رفع ہو گی۔

۶۔ اگر کسی شخص کو خونی یا بادی بواسیر کی شکایت ہو تو وہ سورۃ القریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) کو بعد نماز عشاء روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ العزیز اسے بواسیر کے موذی مرض سے شفا نصیب ہو گی۔

کشکولِ عملیات

عقل اور فہم وادراک کی تیزی

اگر کوئی شخص جو تحصیل علم میں مشغول ہو، اسم مبارک "یامیت" کا بکثرت ورد کرے گا تو پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے اور اس اسم مبارک کے ورد کی برکت سے اسے عقل وذہن اور فہم و ادراک کی تیزی سے بہرہ ور فرمائے گا اور وہ تحصیل علم کے مراحل نہایت تیزی کے ساتھ طے کرے گا اور پھر اپنے ذہن اور فہم و ادراک سے بڑی بڑی عقلی گتھیاں سلجھائے گا۔

علالت سے شفاء

اگر کوئی شخص علیل ہو اور کسی علاج سے اس کی علالت یا بیماری دور نہ ہوتی ہو تو اس پر سات دن تک برابر اسم مبارک "یاحفیظ" ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ انشاءاللہ العزیز وہ مریض بہت جلد شفایاب ہو جائیگا۔

علم اور قوت حافظہ میں اضافہ

جو شخص اسم مبارک "یاسلام" کا بکثرت ورد کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے علم اور اس کی قوت حافظہ میں اضافہ کریگا

بدہضمی کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو تو سورۃ القدر (سورہ نمبر ۹۷) گیارہ بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاءاللہ العزیز بدہضمی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو تو سورۃ الانشقاق۔ (سورہ نمبر ۸۴) عرق گلاب پر دم کرکے وہ عرق گلاب اس شخص کو پلایا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کی بدہضمی کی شکایت رفع فرمائے گا۔

خون کی کمی

اگر کسی شخص کے جسم میں خون کی کمی ہو تو وہ بسم اللہ شریف کیساتھ یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ یَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ۔ تین مرتبہ پڑھ کر پانی چائے، شربت، دودھ وغیرہ جو مشروب بھی پیے اس پر دم کرکے پیے۔ انشاءاللہ العزیز خون کی کمی دور ہو جائے گی۔ خون کی کمی دور ہو جائے تو یہ عمل ترک کر دیا جائے۔

خونی دست

اگر کسی شخص کو خونی دست آتے ہوں تو اسم مبارک "یاحفیظ" تین سو بار پڑھ کر دم کرکے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاءاللہ العزیز شفا ہوگی۔

خونی بواسیر

جس شخص کو خونی بواسیر کی شکایت ہو وہ اسم مبارک "یاعلی" ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی نوش کرے۔ انشاءاللہ العزیز سات روز میں خون بند ہو جائے گا مستے جاتے رہیں گے اور بواسیر کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

حیض کی کمی

اگر کسی عورت کو حیض کا خون بہت کم مقدار میں آتا ہو تو روزانہ تین سو اکتالیس مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھ کر آب زمزم پر دم کرکے وہ آب زمزم اس عورت کو گیارہ روز تک پلایا جائے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ انشاء اللہ العزیز حیض کی کمی کی شکایت رفع ہوجائے گی۔

آنکھ کے زخم کا علاج

اگر کسی شخص کی آنکھ میں سفیدی ہو تو سورۃ فصلت (سورۃ نمبر ۴۱) کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھویا جائے اور اس پانی سے سرمہ پیس کر آنکھوں میں لگایا جائے انشاء اللہ العزیز سفیدی ختم ہوجائے گی۔

آنکھوں کا دکھنا اور ان کی تکلیف

جس شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں وہ اسم مبارک "یا مقیت" سات دفعہ پڑھ کر سرمہ یا دوا پر دم کرے اور پھر وہ سرمہ یا دوا آنکھوں میں لگائے۔ انشاء اللہ العزیز تین روز میں آنکھیں اچھی ہوجائیں گی۔

آنکھوں کا روشن ہونا اور اس کا علاج

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی آنکھوں کی روشنی کم نہ ہو یا کم ہوگئی ہو تو زیادہ ہوجائے تو وہ اسم مبارک "یا ظاہر" اشراق کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ ہر روز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی آنکھیں روشن کردے گا۔

آنکھوں کی بینائی کی حفاظت کیلئے

۱۔ اگر کوئی شخص سوتے وقت سات مرتبہ سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۷) پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی بینائی کی حفاظت فرمائے گا اور انشاء اللہ العزیز اس کی بصارت مرتے دم تک کمزور نہ ہوگی۔

۲۔ اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سورۃ النبا (سورہ نمبر ۷۸) ایک بار ہمیشہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل و کرم سے اس کی آنکھوں کی بینائی کی حفاظت فرمائے گا اور انشاء اللہ العزیز اس کی بصارت مرتے دم تک کمزور نہ ہوگی۔

آنکھوں کی بینائی کا تیز اور نور پیدا ہونا

جو شخص سورۃ القیامہ (سورۃ نمبر ۷۵) عشاء کے وقت پڑھ کر پانی پر دم کرے اور پھر اس پانی میں سرمہ کی سلائی تر کر کے سرمہ آنکھوں میں لگائے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی آنکھوں کی بینائی تیز کرے گا اور اس کی آنکھوں میں نور پیدا کرے گا۔

آشوب چشم یعنی آنکھ دکھنے کی تکلیف

۱۔ اگر کسی شخص کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو سورۃ التکویر (سورۃ نمبر ۸۱) پڑھ کر اس کی آنکھوں پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز آشوب چشم کی شکایت رفع ہوجائے گی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو وہ سورۃ البقرہ (سورۃ نمبر ۲) کو تعویذ بنا کر باندھے یا لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر پیے۔ انشاء اللہ العزیز اسے آشوب چشم سے شفا ہوگی۔

۳۔ اگر کوئی شخص آشوب چشم یعنی آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو تو سورۃ الکوثر (سورۃ نمبر ۱۰۸) گیارہ مرتبہ مع اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کی آنکھوں پر دم کیا جائے تو انشاء اللہ العزیز آشوب چشم سے نجات ملے گی۔

۴۔ اگر کوئی شخص آشوب چشم میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ حٰمٓ السجدہ فصلت (سورۃ نمبر ۴۱) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی سے آنکھیں دھوئے انشاء اللہ العزیز شکایت رفع ہوجائے گی۔

۵۔ جو شخص ٹھیک دوپہر یعنی زوال کے وقت باوضو بیٹھ کر اکتالیس (۴۱) مرتبہ "یا رحمٰن" پڑھے اور پانی پر دم کرے۔ پھر اپنی یا کسی دوسرے کی دکھتی ہوئی آنکھ میں دم کیے ہوئے پانی میں سلائی تر کر کے سات سلائیاں لگائے تو انشاء اللہ العزیز تین دن میں آنکھیں اچھی ہوں گی اور پھر ایک سال تک دکھنے نہ آئیں گی۔

۶۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد دو سو اٹھانوے (۲۹۸) مرتبہ "یا رحمٰن" پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر اپنی یا کسی دوسرے کی دکھتی ہوئی آنکھوں میں سلائی دم کیے ہوئے پانی میں تر کر کے لگائے تو انشاء اللہ العزیز اسے آشوب چشم سے شفا نصیب ہوگی۔

۷۔ اگر کسی شخص کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو وہ سورۃ الاخلاص (سورۃ نمبر ۱۱۲) کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ العزیز شکایت رفع ہو کر شفا عطا ہوگی۔

۸۔ اگر کسی شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں تو وہ نماز فجر کی سنتوں

کے بعد اور فرضوں سے پہلے سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۶۷) ایک بار پڑھ کر انگلیوں کے پوروں پر دم کرے اور انہیں آنکھوں سے لگائے انشاء اللہ العزیز آنکھوں کا دکھنا موقوف ہوگا اور شفا حاصل ہوگی۔

برص یا پھلبہری کا مرض

اگر کسی شخص کو برص یا پھلبہری کا مرض ہو تو وہ ایام بیض۔ (ہر قمری مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) میں روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اسم مبارک "المجید" کا بکثرت ورد کرے انشاء اللہ العزیز اسے مرض سے شفا ہوگی۔

برص اور دیگر جلدی بیماریوں سے نجات

اگر کوئی شخص برص یا کسی دیگر مرض میں مبتلا ہو تو سورۃ الانفطار (سورۃ نمبر ۸۲) پاک صاف کاغذ پر عرق گلاب اور زعفران سے لکھ کر اور پانی سے دھو کر وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور اس میں اور پانی ڈال کر اس سے غسل کرایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

امراض جگر میں مبتلا کیلئے

۱۔ اگر کسی مرد یا عورت کو جگر کا کوئی مرض ہو تو ایک کاغذ پر۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ۔

لکھ کر تعویذ بنایا جائے۔ اس تعویذ کو مرد بازو پر باندھے اور عورت گلے میں پہنے۔ علاوہ ازیں یہی کلمات کاغذ یا چینی کی رکابیوں پر لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی نہار منہ پیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز جلد ہی جگر کے ہر مرض سے شفا نصیب ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کے جگر میں درد، زخم، پتھری وغیرہ ہو یا وہ جگر کے کسی اور مرض میں مبتلا ہو تو یہ آیت مبارکہ اکیس بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے۔

تَبٰرَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ۔

انشاء اللہ العزیز جگر کے ہر مرض سے شفا ہوگی۔

خارش خشک وتر سے نجات

۱۔ اگر کسی شخص کو خشک وتر خارش ہوگئی ہو تو سورۃ القدر (سورۃ نمبر ۹۷) باوضو سات بار پڑھ کر اس پر دم کیا جائے اور اسی طرح پانی پر دم کرکے وہ پانی خارش کے مریض کو پلایا جائے انشاء اللہ العزیز خارش سے نجات ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو خارش (خشک یا تر) ہوگئی ہو تو وہ صبح وشام روزانہ اکیس مرتبہ سورۃ المومن (سورۃ نمبر ۲۳) کی یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی پیے۔

فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ۗ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ ؕ یہ عمل اکیس روز تک کرے انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

آتشک سے نجات اور شفاء

اگر کسی شخص کو آتشک کا مرض ہو تو سورۃ التکویر (سورۃ نمبر ۸۱) پڑھ کر آب زمزم پر دم کرکے وہ آب زمزم اس شخص کو پلایا جائے انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

ضعف نفس کی شکایت

اگر کسی شخص کو ضعف نفس کی شکایت ہو اور کام کرنے میں اس کا سانس بہت پھولتا ہو تو وہ روزانہ باوضو سورۃ المرسلات (سورۃ نمبر ۷۷) پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز سانس پھولنے کی شکایت رفع ہوجائے گی۔

ضیق النفس کا مرض

اگر کسی شخص کو ضیق النفس کی شکایت ہو تو سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) چینی کی رکابی پر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی دمے کے مریض کو پلایا جائے اور یہ عمل سات روز تک مسلسل کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

درد گردہ

۱۔ اگر کوئی شخص درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہو تو سورۃ الانشراح/الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) کو زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر اور پانی میں گھول کر وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے انشاء اللہ العزیز گردے کے درد کا باعث بننے والی پتھری تحلیل ہوجائے گی اور مثانہ کھل جائے گا۔

۲۔ اگر کسی شخص کے گردہ میں درد ہو تو سورۃ القریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) پڑھ کر کھانے پر دم کرکے وہ کھانا اس شخص کو کھلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز درد رفع ہوجائے گا۔

۲- اگر کسی شخص کو درد گردہ کی شکایت ہو تو وہ سورۃ البلد (سورۃ نمبر۹۰) روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے درد گردہ سے شفا عطا فرمائے گا۔

جنون اور پاگل پن

اگر کسی شخص کو جنون اور پاگل پن کا عارضہ ہو تو سورۃ الفلق (سورۃ نمبر۱۱۳) اور سورۃ الناس (سورۃ نمبر۱۱۴) کو گیارہ گیارہ بار باوضو پڑھ کر سات مختلف کنوؤں (یا نلوں) کے پانی پر دم کرکے وہ پانی مریض کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز جنون اور پاگل پن دور ہوگا۔

آدھے سر کا درد

۱- اگر کسی شخص کو درد شقیقہ یعنی آدھے سر کے درد کی شکایت ہو تو وہ یہ آیت زعفران سے کپڑے پر لکھ کر کپڑا سر پر باندھے۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ انشاء اللہ العزیز شکایت رفع ہوجائے گی۔

۲- جس شخص کو آدھے سر کا درد (درد شقیقہ) کی شکایت ہو، کوئی دوسرا شخص سورج نکلنے سے پہلے سات مرتبہ "یا جبار" خالی انگلی سے (بغیر روشنائی کے) اس کے ماتھے پر لکھے اور پھر تین مرتبہ اس کے سر کو پکڑ کر "یا جبار یا سلام" سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ جیسا بھی درد ہو اس اسم مبارک کی برکت سے ختم ہوجائے گا۔

۳- اگر کسی کو آدھے سر کے درد کی شکایت ہو تو سورۃ اخلاص (سورۃ نمبر۱۱۲) تین، سات یا گیارہ بار پڑھ کر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز گیارہ بار کی تعداد پوری ہونے سے قبل ہی شکایت رفع ہوجائے گی۔

۴- اگر کسی شخص کو آدھے سر کے درد کی شکایت ہو تو سورۃ التکاثر (سورۃ نمبر۱۰۲) باوضو پڑھتے ہوئے اس کی پیشانی پر انگلی پھیر کر دم کیا جائے انشاء اللہ العزیز چند بار ایسا کرنے سے درد دور ہوجائے گا۔

جوڑوں کا درد

اگر کوئی وجع المفاصل، نقرس، گٹھیا، یا جوڑوں کے درد کی تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ العلق (سورۃ نمبر۹۶) صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے پھر سجدۂ تلاوت کرے اور سجدہ میں۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

سات مرتبہ کہے تو انشاء اللہ العزیز اسے جوڑوں کے درد سے شفا ہوگی۔

زہریلے کھانے کے اثر سے حفاظت

اگر کوئی شخص سورۃ البینۃ (سورۃ نمبر۹۸) پڑھ کر کھانے پر دم کرکے کھائے تو انشاء اللہ العزیز اس زہر کا اثر ختم ہوجائے گا۔ جو اس شخص کی لاعلمی میں اس کھانے میں ملایا گیا ہو۔

زیادہ نیند آنا

اگر کسی شخص کو بہت زیادہ نیند آتی ہو اور اس کی آنکھیں ہر وقت نیند سے بوجھل رہتی ہوں تو سورۃ الرحمٰن پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں یا بازو سے باندھی جائے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی نیند کم ہوجائے گی۔

حفاظت حمل

۱- اگر کوئی شخص سورۃ المعارج (سورۃ نمبر۷۰) باوضو لکھ کر موم جامہ کرکے بطور تعویذ حاملہ عورت کے گلے میں باندھے گا تو انشاء اللہ العزیز حمل جملہ آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

۲- اگر کوئی حاملہ عورت چالیس روز تک سورۃ الملک (سورۃ نمبر۶۷) پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی پیئے تو انشاء اللہ العزیز اس کا حمل محفوظ رہے گا۔

۳- اگر کوئی عورت حمل سے ہو تو وہ چالیس روز تک بلا ناغہ بعد نماز فجر سورۃ الکہف (سورۃ نمبر۱۸) کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا حمل محفوظ رہے گا۔

رنج وغم سے نجات

۱- اگر کوئی شخص اپنے حالات یا دیگر وجوہ کی بناء پر مبتلائے رنج والم رہتا ہو تو وہ سورۃ نوح (سورۃ نمبر۷۱) کی تلاوت کرے۔ اس تلاوت کی مداومت سے انشاء اللہ العزیز اسے رنج والم سے بھی نجات ملے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان حالات

کو بھی درست فرمائے گا جو اس کے لئے رنج والم کا باعث بنتے رہے ہیں۔

۲۔ اگر کوئی شخص اسم مبارک "یا باقی" کو شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اس اسم مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے ہر رنج وغم سے نجات بخشے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی دکھ، تکلیف یا صدمے کے باعث رنج و غم میں مبتلا ہو تو وہ اسم مبارک "یا مقسط" ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز زیادہ سے زیادہ چالیس دن کے عمل میں اس کا رنج وغم دور ہو کر غم کی بجائے خوشی نصیب ہوگی۔

غصہ وری اور بدمزاجی سے نجات

۱۔ اگر کسی کی طبیعت میں غصہ بہت زیادہ ہو یا جو سخت بدمزاج ہو تو اسم مبارک "یا عفو" ایک سو مرتبہ پڑھ کر کھانے کی چیز پر دم کیا جائے اور وہ چیز غصہ ور اور بدمزاج شخص کو کھلائی جائے انشاء اللہ العزیز اس کی غصہ وری غائب اور بدمزاجی عنقا ہو جائے گی اور وہ نرم دل اور خوش مزاج ہو جائے گا۔

۲۔ جو شخص اسم مبارک "یا خالق" کا ورد کثرت سے کرے گا اس کے اندر غصے کو قابو میں رکھنے کی اہلیت پیدا ہوگی اور وہ بڑے سے بڑے عیب دار انسان کو دیکھ کر بھی بدمزاج نہ ہوگا بلکہ اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھے گا کہ اسے بھی اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کے عیبوں کو بھی اسی نے بنایا ہے۔ ضرور ایسے عیب دار شخص کے پیدا کرنے میں کوئی حکمت ہے جس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

کالی کھانسی

۱۔ اگر کسی شخص کو کالی کھانسی ہو گئی ہو تو سات دن تک اکتالیس مرتبہ سورۃ الانشراح / الم نشرح (سورۃ نمبر ۹۴) پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور اسی سورۃ کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں لٹکایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو کالی کھانسی کی شکایت ہو تو سورۃ الغاشیہ (سورۃ نمبر ۸۸) تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی اس شخص کو پلایا جائے اور اسی سورۃ کو پاک صاف کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں پہنایا جائے۔ انشاء اللہ العزیز کالی کھانسی ختم ہو جائے گی۔

کان کا درد

۱۔ اگر کسی شخص کے کان میں درد ہو تو اسم مبارک "یا سمیع" اکیس مرتبہ پڑھ کر اس کے کان پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔

۲۔ اگر کسی شخص کے کان میں درد ہو تو بقدر ضرورت خالص سرسوں کا تیل ہلکا گرم کر کے اس پر سورۃ الفلق (سورۃ نمبر ۱۱۳) پڑھ کر دم کرنے کے بعد متاثرہ کان میں چند قطرے تیل نیم گرم ڈال دیئے جائیں۔ انشاء اللہ العزیز درد رفع ہو گا۔

نسوانی امراض سے نجات

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے سے قبل اسم مبارک "یا معلیٰ" ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کی بیوی جملہ نسوانی امراض سے محفوظ رہے گی۔ وہ کبھی کسی نسوانی مرض میں مبتلا نہ ہوگی اور ساری زندگی حکیموں، ڈاکٹروں، نرسوں اور دائیوں کی محتاجی سے بچی رہے گی۔

نرینہ اولاد کا حصول

۱۔ اگر کسی شخص کے ہاں بیٹا نہ ہوا ہو تو وہ اسم مبارک "یا اول" اکتالیس دن تک ہر روز چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی یا شربت پر دم کرے، پھر آدھا خود پیئے اور آدھا اپنی بیوی کو پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی اور اس کے ہاں فرزند صالح پیدا ہوگا۔

۲۔ اگر کسی میاں بیوی کے ہاں نرینہ اولاد نہ ہوتی ہو تو انہیں چاہئے کہ وہ دو روزے رکھیں اور افطار کے وقت غسل کریں۔ اور ایک بار سورۃ المزمل (سورۃ نمبر ۷۳) کو تلاوت کر کے پانی پر دم کریں اور پھر دونوں اسی پانی سے روزہ افطار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں فرزند صالح عطا ہوگا۔

۳۔ اگر کوئی شخص اولاد نرینہ سے محروم ہو تو وہ چالیس روز تک تہجد کی نماز دو رکعتوں میں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ (سورۃ نمبر ۱) کے بعد سورۃ الملک (سورۃ نمبر ۶۷) پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اسے دلی مراد حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے نیک صالح اور فرمانبردار فرزند عطا فرمائے گا۔

۴۔ اگر کوئی شخص اولاد نرینہ کے حصول کی نیت سے سورۃ التغابن

(سورۃ نمبر ۶۴) کو روزانہ تین مرتبہ گیارہ روز تک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے نیک، صالح فرزند عطا فرمائے گا۔

عارضۂ بلغم

جو شخص عارضۂ بلغم میں مبتلا ہو وہ نمک کی سات چھوٹی چھوٹی ڈلیاں لے اور ان میں سے ہر ڈلی پر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کرے اور سات روز نہار منہ ایک ایک ڈلی استعمال کرے۔ انشاء اللہ العزیز وہ سات روز میں اس عارضے سے نجات پالے گا۔

وظیفہ زوجیت ادا نہ کرسکتا ہو

اگر کوئی شخص کسی وجہ سے وظیفہ زوجیت ادا نہ کرسکتا ہو تو وہ اسمائے مبارکہ "یا قوی یا معین" صبح و شام ایک ہزار بار اول و آخر تین تین بار درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ اس کی نامردی دور ہوجائے گی۔

وظیفہ زوجیت پر قادر نہ ہونا

اگر کوئی شخص کسی وجہ سے وظیفہ زوجیت ادا کرنے پر قادر نہ رہا ہو تو وہ روزانہ بعد نماز فجر إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ تین سو بار تین چلّہ (یعنی ایک سو بیس روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ اس کی نامردی رفع ہوجائے گی اور وہ دوبارہ وظیفہ زوجیت پر قادر ہوجائے گا۔

ذیابیطس (شوگر) کی شکایت

۱۔ اگر کسی شخص کو ذیابیطس (شوگر) کی شکایت ہو تو وہ سورۃ القریش (سورۃ نمبر ۱۰۶) روزانہ بعد از نماز عشاء ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے ذیابیطس جیسے موذی مرض سے شفا عطا فرمائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص ذیابیطس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ الفیل (سورۃ نمبر ۱۰۵) بعد از نماز عشاء چالیس روز تک روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے شفا بخشے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص ذیابیطس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ بنی اسرائیل (سورۃ نمبر ۱۷) کی آیت نمبر ۸۰: وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا۔

ڈھائی ماہ تک بلاناغہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی پئے۔ تلاوت کے ساتھ اول و آخر درود شریف بارہ بارہ سات، نو یا گیارہ مرتبہ ضرور پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز ذیابیطس (شوگر) کی شکایت جاتی رہے گی۔

یرقان کی شکایت

اگر کوئی شخص یرقان (پیلیہ) کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ باوضو سورۃ البینہ (سورۃ نمبر ۹۸) پڑھ کر اپنے اوپر دم کرکے اور اسی سورۃ کو باوضو لکھ کر موم جامہ کرکے بطور تعویذ گلے میں ڈالے یا بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ العزیز اسے یرقان کے مرض سے صحت حاصل ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو یرقان کی شکایت ہو تو اسم مبارک یا حسیب تین سو بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے اسے پلایا جائے اور یہ عمل اکیس روز تک کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز یرقان کی شکایت ختم ہوجائے گی۔

۳۔ اگر کسی شخص کو یرقان کا عارضہ ہو تو یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہ پانی اسے پلایا جائے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

نسیان اور غفلت

۱۔ اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی شکایت ہو اور اسے اپنے ضروری کام بھی یاد نہ رہتے ہوں تو وہ ہر فرض نماز کے بعد اسم مبارک "الرحمٰن" سو مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز نسیان کی شکایت دور ہوجائے گی۔

۲۔ جو شخص ہر نماز کے بعد "یا رحمٰن یا رحیم" دونوں نام ملا کر اکیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ نسیان، غفلت اور بھول چوک اسکے مزاج سے دور کردے گا۔

عارضۂ قلب سے شفا

اگر کوئی شخص دل کی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ سورۃ الرحمٰن (سورۃ نمبر ۵۵) پاک صاف کاغذ پر لکھ کر اور پانی میں گھول کر وہ پانی پئے۔ انشاء اللہ العزیز اسے عارضۂ قلب سے شفا ہوگی۔ ●●

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

جن حضرات کا مفرد عدد ۴ ہوتا ہے۔ ان کے لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ وہ ایک اور ۸ عدد والے حضرات سے اچھی امیدیں وابستہ رکھیں۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ ایک اور ۸ عدد والے لوگ ۴ عدد والے افراد کے ساتھ اپنا تعاون پیش کریں۔ کیوں کہ یہ سب اعداد آپس میں ایک طرح کی مناسبت اور یگانگت رکھتے ہیں۔ اور یہ فطری مناسبت انہیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس لئے ۴ عدد کے افراد ان لوگوں سے خوش گوار امیدیں وابستہ کر سکتے ہیں۔ جن کا مفرد عدد ایک یا ۸ ہو۔

۴ عدد والے افراد کو چاہیئے کہ وہ زندگی کے اہم ترین امور میں ۴، ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ تاریخوں کو بطورِ خاص اہمیت دیں۔ کیوں کہ یہ تاریخیں ان افراد کے لئے مبارک ثابت ہوتی ہیں جن کا مفرد عدد ۴ ہو۔

۴ عدد والے فرد کے لئے شریک حیات وہ موزوں ہوتی ہے جس کا عدد ۱، ۲، ۶، یا ۹ ہو۔ یا وہ خواتین موزوں ترین ثابت ہوتی ہیں جن کی پیدائش ۲۱ جولائی سے ۲۰ اگست کے درمیان ہوئی ہو۔ اگر ۴ عدد والے شخص کی شادی ۶ عدد والی عورت سے ہوجائے تو زبردست مالی فائدہ ہوتا ہے۔ جب کہ ۲، ۶ اور ۹ عدد کی عورتوں کے ساتھ ۴ عدد کے فرد کو قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔

۴ عدد والے افراد کو اگر شراکتی کاروبار کرنا ہو تو خاص طور سے ان لوگوں کو ترجیح دینی چاہیئے جن کا مفرد عدد ۱، ۲، ۶، ۷، ۸، ہو۔ یا پھر ان لوگوں کو ترجیح دینی چاہیئے جو ۲۱ اکتوبر سے ۲۲ نومبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ایسے لوگ جن کا مفرد عدد ایک یا ۸ ہو، خاص طور سے ۴ عدد کے لوگوں کے ساتھ اچھے شریک کار ثابت ہو سکتے ہیں۔

۴ عدد کے افراد کو خاص طور سے ان لوگوں سے بچنا چاہیئے جن کا مفرد عدد ۳ یا پانچ ہو۔ کیوں کہ ۳ اور پانچ عدد والے لوگ ۴ عدد والے افراد کے لئے غیر مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی شرکت اور مقاربت ۴ عدد والے افراد کے لئے کسی عظیم نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

غیر جاندار اشیاء میں ۴ عدد والے افراد کو وہ چیزیں راس آتی ہیں اور سکون و ترقی کا باعث بن سکتی ہیں جن کا عدد ۲، ۷، یا ۹ ہو۔ مثلاً ٹیلی فون، کار، مکان، فیکس، موبائل وغیرہ کا عدد اگر ۲، ۷، یا ۹ ہو تو مفید ثابت ہوتا ہے۔ کاروباری انداز کی چیزوں یا مثلاً دکان، فیکٹری یا آفس وغیرہ کا نمبر اگر ۱، ۲، ۷، ۸ یا ۹ ہو تو۔ کاروبار میں فائدہ ہوتا ہے اور تجارت بفضلِ خداوندی خوب پروان چڑھتی ہے۔ غیر جاندار اشیاء میں بھی ۴ عدد والے افراد کو اُن چیزوں سے احتراز کرنا چاہیئے جن کا عدد ۳ یا پانچ ہو۔ کیوں کہ تین اور پانچ عدد والی اشیاء ۴ عدد والے افراد کے لئے وجہِ مصیبت بن سکتی ہیں۔

کاروباری نوعیت کے کاموں کا آغاز ۴ عدد والے افراد کو ۴، ۱۳، ۲۲ یا ۳۱ تاریخوں میں کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ یہ تاریخیں خوش بختی کا باعث بن سکتی ہیں۔

۴ عدد والے افراد کو اپنے کاموں کا آغاز جمعرات، اتوار یا پیر کو کرنا چاہیئے۔ اور اپنی رقومات کی وصولیابی کیلئے بھی ان دنوں کو ترجیح دینی چاہیئے۔ کیوں کہ یہ دن اُن کیلئے مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان دنوں میں کئے جانے والے کاموں میں ۴ عدد والے افراد کو خاص طور سے کامیابی مل سکتی ہے۔

۴ عدد والے افراد اگر اپنے دفتر یا مکان میں نیلے رنگ کے پردے آویزاں کر لیں تو یہ بھی ان کے لئے خوش بختی کا باعث بن سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

رہنمائی کی باتیں

تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ سلام کرنا، دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔ مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

تین قسم کے نشے بہت تیز ہیں۔ نشۂ عورت، نشۂ حسن، نشۂ علم، ان میں سے دو زوال پذیر ہیں۔ اور نشۂ علم ترقی پذیر ہے۔

تین کام سب سے مشکل ہیں۔

(۱) اپنے نفس سے حق دلانا۔

(۲) ہر حال میں اللہ کو یاد کرنا۔

(۳) اپنے مال سے بھائی کی غم خواری کرنا۔

تین چیزوں سے بے آرام ہوتی ہے۔

(۱) کم ظرف سے جب اسے مرتبہ مل جاتے۔

(۲) عالم سے جب وہ زبردست ہوجائے۔

(۳) حاکم سے جب وہ ظالم ہوجائے۔

تین چیزوں کے ہاتھوں آدمی خوار ہوتا ہے۔

(۱) عورت کے ہاتھوں جب وہ وفادار نہ ہو۔

(۲) بھائی کے ہاتھوں جب وہ حق سے زیادہ مانگے۔

(۳) علم کے ہاتھوں جب وہ ریاضت کے بغیر حاصل ہوجائے۔

تین چیزیں تقویٰ کی پہچان ہیں۔ فرستادن، منع کردن، سخن گفتن۔

فرستادن کا مطلب ہے کہ تم اللہ کے فرستادے ہو۔ اسلئے وہی کام انجام دو جو اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

منع کردن کا مطلب ہے کہ کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔

سخن گفتن کا مطلب ہے کہ ایسی باتیں کہو جو دین اور دنیا میں یکساں مفید ہوں۔ اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے وہ یہ کہ تم نے جس قدر نیک کام انجام دیتے وہ دین کی بھلائی کے لئے ہوں اور جن کاموں سے کنارہ کشی اختیار کی وہ دنیا کی بھلائی کے لئے ہوں۔ ایک انسان اپنی زبان سے دین اور دنیا دونوں کی باتیں کہہ سکتا ہے۔

یہ چار چیزیں زوال حکومت کا باعث ہوتی ہیں۔

غیر ضروری کاموں میں دلچسپی۔

اصول اور قانون سے بے پرواہی

اہلوں کی ناقدری، نااہلوں کا اقتدار۔

یہ چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔

آنکھوں کا خشک ہونا۔ (اللہ کے خوف سے کسی وقت بھی آنسو نہ ٹپکے۔)

دل کا سخت ہونا۔ (کہ اپنی آخرت کے لئے یا کسی دوسرے کے لئے کسی وقت بھی نرم نہ پڑے۔)

آرزوؤں کا لمبا ہونا۔ دنیا کی حرص۔

پانچ آدمیوں کی صحبت سے دور رہنا چاہئے۔

جھوٹے سے جو تمہیں ہمیشہ دھوکے میں رکھے گا۔

احمق سے جو تمہیں فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے گا مگر ضرر پہنچائے گا۔

بزدل سے جو آڑے وقت پر تمہیں ہلاکت میں چھوڑ جائے گا۔

بدعمل سے جو تمہیں ایک نوالے پر بیچ ڈالے گا اور اس سے کمتر کی طمع رکھے گا۔

بخیل سے جو تھوڑے سے نفع کی خاطر تمہارا بہت سا نقصان کردیگا۔

یہ پانچ باتیں بہت ہی بری ہیں۔

(۱) علماء میں بدکاری ——— (۲) حکام میں حرص۔

(۳) دولت مند میں بخیلی ——— (۴) بوڑھوں میں زنا کی عادت۔

(۵) عورتوں میں بے شرمی ——— ان چھ چیزوں سے دل بگڑتا ہے۔

(۱) توبہ کے بھروسہ گناہ کرنا ——— (۲) علم سیکھ کر عمل نہ کرنا۔

(۳) خلوص سے عبادت نہ کرنا ——— (۴) اللہ کا دیا کھا کر شکر نہ کرنا۔

(۵) خدا نے جس حال میں رکھا اس پر خوش نہ ہونا۔

(۶) موت کو یاد کرکے عبرت کا حاصل نہ کرنا۔

□□□□□

پانی اور رنگین پانی کے ذریعہ علاج — علاجِ شمسی

"پانی کے ذریعہ علاج" انگریزی میں اس کو (HYDROPATHY) کہتے ہیں۔ سورج کو قدرت نے وہ سرچشمہ فوائد خلق فرمایا ہے جس کا اندازہ انسانی قوت سے باہر ہے۔ اس کی روشنی مخلوقات کی زندگی، توانائی، صحت و نشو و نما کا واحد سرچشمہ ہے۔ اس کی شعاعیں قدرت کی بے بہا دولت ہیں۔ سورج کی روشنی کی شعاع زمین تک آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے۔

سورج ایک عظیم کرہ ہے۔ اس کی روشنی سات رنگوں کا مجموعہ ہے۔ بنفشی، اودا، نیلا، سبز، زرد، نارنجی اور سرخ اس کی سفید کرن جب پانی یا شفاف شیشہ میں سے گزرتی ہے تو ان ہی سات رنگوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر سورج کا پورا رُخ زمین کی طرف ہو جاتا تو شدت گرمی سے اہل زمین اور دنیا کی ہر چیز جل جاتی۔ اس کی شعاع کے فوائد میں پھر ارشاد فرمایا کہ آفتاب کی طرف پشت کر کے بیٹھنے سے جسم کی اندرونی بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ خداوندِ عالم کے دیدار کے مشتاق ہیں تو پہلے قدرت کے خلق کئے سورج سے آنکھ ملا کر تو دیکھ لیں۔

نظام شمسی سے موسمی تبدیلی دن رات کا سلسلہ اور اس کی کرن و لہروں سے مقناطیسی قوت کے ذریعہ مہلک جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سورج کی شعاع نباتاتی کیمیائی عمل کرتی ہے۔ اور زمین بھی و درخت کو پاک کرتی ہے۔ پانی سے بھرا اور کھلا برتن جو مستقل دھوپ میں رہے اس پانی سے غسل کرنا سفید داغ (برص) کا مرض ہوتا ہے۔ سورج کی شعاعوں میں بہت بڑی طاقت ہے۔ موجودہ زمانہ میں سخت سے سخت کام ان شعاعوں سے لیا جا رہا ہے۔

سورج گرہن کی کرن انسانی آنکھ کی بینائی کے لئے نقصان دہ ہے۔ یہاں تک کہ گرہن کے اثرات انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حاملہ عورت سورج گرہن کے وقت چاقو یا چھری سے کوئی چیز تراش کرے تو بچہ کے جسم کا کوئی اعضاء ضرور کٹ جاتا ہے۔

وہ بچہ جو پیدائشی طور پر سورج گرہن سے متاثر ہو کر گھٹا یا ہوا پیدا ہو۔ اس بچہ کا صرف وہ اعضا جو متاثر ہو گرہن کے پورے وقت کسی نرم زمین میں معمولی طور پر صحیح طرز میں دبا دینے سے بحکم خدا اعضاء اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ موجودہ زمانے کے سائنس داں بھی اس سے منکر نہیں کہ سورج کی کرنوں سے غسل کرنا صحت کے لئے انتہائی مفید ہے۔ انسان کی طرح حیوانات اور بہت سے چھوٹے بڑے پودے بھی اپنی زندگی کی بقاء کے لئے سورج کی کرنوں کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ جن پودوں کو سورج یا چاند کی کرنوں سے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ وہ پودے اپنی زندگی کی رونقیں ختم کر لیتے ہیں۔ یہی سورج کی کرنیں انسان کے جسم کے کئی مہلک امراض کے جراثیم فنا کر دیتی ہیں۔ اس علاج کا طریقہ بہت قدیم ہے۔ اہل ہنود کی مذہبی کتب میں اس کے اکثر تذکرے درج ہیں۔ زمانۂ قدیم کے لوگ اس علاج پر عبور رکھتے تھے۔ موجودہ دور میں بھی بعض جسمانی امراض کا واحد علاج صرف سورج کی شعاعیں ہیں۔ اس کی کرنوں سے حیوانات میں چستی اور قوت آتی ہے۔ جبکہ اس کی کرنوں میں زور اور تیزی رہتی ہے۔ تمام حیوانات میں قوت اور نشاط رہتا ہے۔ غروب کا وقت ہونے پر اس کی شعاع کمزور ہونے لگتی ہے اس وقت حیوانات میں بھی ضعف اور اضمحلال پیدا ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے تمام حیوانات اپنی اپنی رہائش گاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

دنیا میں جس قدر رنگ نظر آتے ہیں یہ تمام سورج ہی کی

بدولت اور اسی کے اثرات کا نتیجہ ہیں۔ صاف اور شفاف چیز پر سورج کا عمدہ عکس پڑتا ہے۔ مثلاً پانی اور شیشہ دونوں شفاف چیزیں ہیں۔ اس لئے علاج شمسی میں صرف انہیں دونوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ شیشہ پر آفتاب کی ترچھی کرنیں بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ کسی شخص کی پیشانی پر ایک سیاہ رنگ کے شیشے کا ٹکڑا اور دوسرا زردیا سفید رنگ کے شیشے کا ٹکڑا رکھیں۔ کچھ وقت اس کو دھوپ میں بٹھائیں تو سفید اور زرد رنگ کی جگہ کا حصہ جلنے لگے گا۔ بلکہ زیادہ دیر ایسا کرنے سے چمڑے کی رنگت میں بھی تبدیلی آجائیگی۔ مگر سیاہ رنگ کے شیشے والی جگہ ویسی ہی رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس علاج میں سیاہ رنگ معاون نہیں ہے۔ تمام امراض کے لئے پانچ رنگ کی بوتلیں (شیشہ کی) درکار ہوتی ہیں۔ سرخ، سفید، زرد، سبز، بنفشی سب سے زیادہ کرنوں کا اثر زرد، سرخ اور سفید رنگ کی بوتلوں پر رہتا ہے۔ بہتر ہے کہ ہر روز تازہ پانی تیار کیا جائے اس طرح پانی صاف اور اچھا رہتا ہے۔ سرخ اور سفید رنگ کی بوتل کا پانی دوسرے روز ضائع کر دینا ضروری ہے۔

پانی تیار کرنے کا طریقہ شیشے کی بوتل کو خوب اچھی طرح صاف کر کے اور دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیں۔ اُس کے اوپر اگر کوئی کاغذ کا لیبل وغیرہ ہو تو اس کو بھی علیحدہ کر دیں۔ پھر اُن میں مقطر کیا ہوا صاف اور تازہ پانی بھر دیں۔ بوتل تین حصہ پانی سے بھری ہونی چاہئے۔ اس علاج میں بارش یا کنوئیں کا پانی افضل ہے۔ اگر پتھریلے چشمے کا پانی نہ ملے تو دوسرے نمبر پر دریا کا پانی سمجھا جاتا ہے۔ پانی بھر کر بوتل کا منہ کارک سے بند کر دیں۔ کھلی جگہ پر دو اونچے بانس گاڑ کر اُن پر ایک تختہ کیلوں سے جڑ دیں۔ اس تختہ پر بوتلوں کو ترچھا رکھ دیں۔ تین چار گھنٹے کے وقفے میں یہ پانی سورج کی شعاعوں کے اثرات اپنے میں سمو لے گا۔ وقت اور جگہ کے انتخاب میں خاص خیال رکھیں۔ جہاں سورج کی شعاع سیدھی آرہی ہو۔ پانی تیار ہونے پر بوتل کے خالی حصے پر بھاپ کی وجہ سے بوندیں محسوس ہونے لگیں گی۔ واضح رہے کہ جہاں بوتل رکھی جائے وہ حصہ گرد و غبار اور دھوئیں سے پاک ہو۔ یہ تختہ زمین سے چار فٹ اونچا ہونا چاہئے اور ایک بوتل سے دوسری بوتل میں فاصلہ رہے۔

تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ زرد، سفید، سرخ رنگ کے شیشے پر سورج کے اثرات تیز ہوتے ہیں۔ ان سے مختلف قسم کے فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ تمام امراض کے لئے صرف پانچ رنگ کی بوتلیں درکار ہیں۔ سرخ، سفید، زرد، سبز، بنفشی، یعنی ہلکا نیلگوں۔

مختلف رنگ کی نئی بوتلیں جن کو خوب صاف کر کے ان میں مقطر کیا ہوا تین چوتھائی (¾) حصہ کنوئیں یا بارش، یا کسی چشمے اور دریا کا پانی بھر کر کسی کھلی اور بلند جگہ پر جہاں سورج کی کرنیں صاف اور تیز پڑ رہی ہوں۔ کم از کم چار گھنٹے دھوپ میں رکھیں اور بوتل کا منہ کارک سے بند کر دیں۔ بوتلوں کو ترچھا رکھیں تا کہ سورج کی کرن بوتل پر سیدھی پڑے اور آفتاب کی شعاعیں شیشے کی بوتل سے چھن چھن کر پانی میں جذب ہوتی رہیں۔ غروب آفتاب کے وقت ان بوتلوں کو اندھیرے میں رکھ دیں۔ تاکہ مصنوعی روشنی ان بوتلوں پر نہ پڑ سکے۔

اس طریقے سے نئی بوتلوں کے پانی میں بہ لحاظ رنگ شیشہ کے اثرات پیدا ہو جائیں گے۔ جو کہ مختلف امراض میں فائدہ رساں ہیں۔ یہ تیار پانی زیادہ سے زیادہ دو یوم تک شعاع کے اثرات محفوظ رکھتا ہے۔ یہ علاج انوکھا اور بہت قدیم ہے۔

سفید بوتل کا پانی زخم کے دھونے میں فائدہ رساں ہیں۔ یہ پانی ہر قسم کے زہریلے دُنبل اور آتشک کے زخموں کو چند یوم میں درست کر دیتا ہے۔ بواسیر کے مسّے ایک ہفتے میں اسی پانی سے دھونے سے مرجھا جاتے ہیں۔ درد میں کمی اور سکون ملتا ہے۔ پاگل کتّے کا زخم ایک دن میں کئی بار دھونے سے درست ہو جاتا ہے۔ پیدل چلنے سے پیروں پر ورم آجانے سے صرف ایک مرتبہ پانی سے دھونے سے ورم دفع ہو جاتا ہے۔

دردِ قولنج اور پیٹ کے درد میں سفید پانی کی بوتل سے سینکنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ گرمی کے دست، دردِ گردہ، پیشاب کی جلن اس پانی سے دور ہو جاتی ہے۔

نیلی بوتل کا پانی ایک نئی نیلے رنگ کی بوتل میں پانی بھر کر اس پانی پر سورۂ رحمٰن صبح نماز کے وقت دم کر کے یہ بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ اس کا یہ پانی سحر، جادو ٹونا اور نظر بد کے لئے اکسیر ہے۔ جسم کی کمزوری، چہرہ کا زرد رہنا اور بدہضمی میں مفید ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کی بوتل کے پانی سے بواسیر کے مسّے دھوئیں۔ اس مرض میں یہ پانی اکسیر ہے۔ جنون کے لئے بھی یہی پانی صبح و شام پلائیں۔

زرد بوتل کا پانی تپ دق و بخار اور ہر قسم کے درد سر، بھوک کا کم لگنا، نیند نہ آنا اور پیٹ کے دیگر امراض و قبض میں صبح و شام ایک اونس زرد بوتل کا پانی مفید

ہے۔ یرقان و سل کے مریضوں کو ابتدائی حالت میں روزانہ تازہ پانی صبح و شام بنا کر بروقت پیاس دیا جائے مفید ہے۔

سرخ بوتل کا پانی سرسام، جنون، مالیخولیا اور امراضِ ضعفِ دماغ میں مفید ہے۔ اس بوتل کا پانی بروقتِ ضرورت ڈھائی تولہ صبح اور ڈھائی تولہ شام پیا جانا چاہئے۔ مذکورہ بالا امراض میں فلالین کپڑے کا ٹکڑا اس پانی میں تر کر کے سر پر رکھیں۔ فائدہ رساں ہے۔ مریض کو زیادہ گرم و سرد ہوا سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

دردِ شقیقہ کے مریض کو اس پانی میں کھانا پکا کر کھلائیں اور اسی کو پلائیں۔ شدید درد میں اس پانی سے کپڑے کو تر کر کے مقامِ درد پر رکھیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ کمزوری میں بھی سرخ بوتل کا پانی مفید ہے۔

سرخ و زرد رنگ کی بوتلوں کا پانی ملا کر خونی امراض مثلاً جذام، آتشک، سرخ بادہ، خارش تر و خشک اور سفید داغ کے مریضوں کو ہم وزن پلانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔

جلدی امراض، خون کی خرابی اور خشکی دماغ میں فائدہ رساں ہے۔ دونوں رنگ کے ملے ہوئے یہ ہم وزن پانی نہایت مصفی خون ہے۔

سبز بوتل کا پانی اس میں خالص سرسوں کا تیل بھر کر چالیس دن تک سورج کی کرن (دھوپ) میں رکھیں بعد چالیس دن یہ تیل مرض عرق النساء میں مالش کریں۔ یہ تیل اس مرض میں اکسیر ہے۔ اسی سبز رنگ کی بوتل کا پانی خارش اور جلدی امراض میں بھی مفید ہے۔ آشوبِ چشم کے لئے اس پانی کے چھینٹے آنکھ پر ڈالنے سے آرام آجاتا ہے۔ خونی بواسیر کیلئے یہ پانی فائدہ مند ہے۔

فوائد چاندنی ماہتاب

نظامِ الٰہی ہے کہ چاند زمین کے اطراف ۲۷ دن اور ۳۴ منٹ میں اپنا ایک دور مکمل کر لیتا ہے۔ اور ہمیشہ اس کے سامنے والا رُخ زمین کی طرف رہتا ہے۔ چاند کی روشنی زمین تک پہنچنے میں صرف ڈیڑھ سکینڈ لیتی ہے جس طرح آفتاب کی کرنیں تمام عالم کے لئے مفید ہیں۔ اسی طرح ماہتاب کی چاندنی فائدہ رساں ہے۔ اس کی کرنیں ہماری زندگی پر کیمیائی اور مقناطیسی اثرات ڈالتی ہیں۔ ان کا نظامِ عالم پر بڑا اثر رہتا ہے۔

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا چاند کی چودھویں تاریخ کی رات کو سمندر میں بعض مقامات کا پانی اوپر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ یہ پانی چاند کی کرنوں کی سمت اٹھتا ہے۔ یہ طریقہ پوری شدت سے تقریباً ۱/۲-۱۲ گھنٹے کے وقفے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح اگلی رات چاند کے ظاہر ہونے پر پہلی رات کے مقابلے میں تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ بعض سمندری مقامات پر یہ وقفہ کم و بیش اس لئے رہتا ہے کہ کہیں سمندر گہرا اور کہیں چاند کی شعاع ترچھی پڑتی ہے۔ اب بعض ممالک اس کوشش میں ہیں کہ اس مد و جزر سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ چاند کی کرنوں اور چاندنی ہی کے اثر سے سمندروں میں ہیجان برپا رہتا ہے۔ سمندر کے مد و جزر اسی کرنوں کی بدولت ہیں۔ اہلِ ہنود نے چاند کے پورے ہونے کو پورن ماشی قرار دے کر مذہبی حیثیت دے دی۔ تاکہ لوگ اس تاریخ کو چاند کی ان کرنوں میں غسل کریں۔ اس طریقے سے ایک ہزار سال قبل کے یونانی فلاسفر اور حکما متفق تھے کہ ان چاند کی تاریخوں پر انسان کے خون کا دباؤ بڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ سابقین اطباء فصد اور آپریشن وغیرہ روشن تاریخوں میں نہیں کراتے تھے۔

امریکی سرجن ایڈسن جے اینڈریوس سرجری کے بعد خون بہنے کی بحث میں کہتے ہیں کہ سرجری میں پورے چاند کے دنوں میں مریض کے زیادہ خون بہنے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس نظریئے کے تحت موصوف چاند کے آخری یا ابتدائی تاریخوں میں آپریشن کرنا بہتر خیال کرتے ہیں۔ کیوں کہ خون میں ہیجان کے باعث جسم سے زیادہ خون نکل جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نباتات اور دودھ دینے والے حیوانات سب چاند کی کرنوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور ان دنوں میں دودھ زیادہ ہوتا ہے۔

زمانۂ قدیم کے بزرگ دنیاوی امور میں جہاں ایام کا لحاظ رکھتے تھے وہاں تاریخوں کا خاص طور پر دھیان دیتے تھے اس طریقے سے تاریخوں کا لحاظ رکھنا انسان کے لئے انتہائی مفید اور فائدہ مند ہے۔

نارتھ کیلی فورنیا کی ڈیوک یونیورسٹی کے ڈاکٹر لیونارڈ پوٹر نے ثابت کیا ہے کہ چاند کی تاریخی تبدیلیوں سے انسان کے جسم پر بڑا اثر رہتا ہے۔ اس محقق ڈاکٹر نے تحریر کیا ہے کہ پورے چاند کی تاریخوں میں چاند کی برقی مقدار انسان کے جسم میں سب سے زیادہ رہتی ہے۔ چاند اپنے اتار چڑھاؤ روپ جب سامنے آتا ہے تو انسانی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

چاند گرہن کے وقت پینے والے پانی کو چاند کی کرنوں سے

ہٹاکر کسی سایہ دار جگہ پر رکھ دیں۔ گرہن کی کرنوں والا پانی پینے سے جسم کے اندر مختلف قسم کے امراض اور خون کی خرابی کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہانتک احتیاط ضروری ہے کہ گرہن کو اگر شروع ہوتے دیکھیں تو چھوٹتے ہوئے دیکھنا بھی لازم ہے۔ ورنہ سال پریشانی میں گزرتا ہے۔ گرہن کے وقت حاملہ عورت کو کوئی چیز چاقو یا چھری سے تراشنا اور کھانا بھی منع ہے۔ غلط طریقے سے بیٹھنے پر بھی بچہ متأثر ہوجاتا ہے۔ چاند گرہن کی شعاع سے گھنیلئے ہوتے بچے کا صرف وہ عضو جس پر گرہن کا اثر ہو۔ گرہن کے پورے وقت کھیت کی نرم مٹی میں صحیح طرز میں دبادیں۔ اس سے عضو اپنی اصلی حالت میں آجانے کی امید رہتی ہے۔ گرہن کی کرنیں زمین کو بھی متأثر کرتی ہیں۔ جس خطے میں گرہن ہوتا ہے وہاں کی فضا اور ہوا تک متأثر رہتی ہے۔

تجربے سے ثابت ہوچکا ہے کہ عروج ماہ کے آپریشن ذرا دیر سے اچھے ہوتے ہیں۔ بہ نسبت اندھیری راتوں کے، جو شخص اوائل نصف ماہ میں بیمار ہو اس کی طبیعت بیماری میں زیادہ قادر رہتی ہے۔ ہر ماہ کی شروع تاریخوں میں یعنی نصف ماہ اوّل بوجہ ماہتاب اس کا نور انسان کی طبیعت اور مزاج میں زیادہ قوت دیتا ہے۔ شروع ماہ میں پیدا ہونے والے حیوانات کے بچوں کے بال بہت جلد اور کثرت سے نکلتے ہیں۔ جو جانور ان دنوں میں انڈے دیتے ہیں ان میں سفیدی بہ نسبت زردی زیادہ ہوتی ہے۔

پورے چاند کی چاندنی (پورنماشی) میں دریائے گنگا کا پانی کسی برتن میں بھر دیں تو بہت عرصے تک یہ پانی خراب نہیں ہوتا۔ چڑھتے چاند کے دنوں میں انسانی جذبات بھی متأثر ہوتے ہیں۔ بعض نقش و تعویذات عروج ماہ میں لکھے جاتے ہیں۔

جس درخت کی شاخیں یا لکڑی چاندنی رات میں۔ کاٹی جائیں گی اس میں شاخیں بار آور ہوں گی۔

چاندنی رات میں جو تخم بویا جائے گا۔ اس کے درخت میں جلد ثمر و برگ آتے ہیں اور پھل شیریں ہوتے ہیں۔ تخم بونے سے پہلے چند یوم چاندنی رات میں کسی شیشے کے برتن میں ہر روز چار گھنٹے تک چاند کی کرنوں میں تخم کو سیراب کیا جائے تو میوہ جات نہایت لذیذ، خوش ذائقہ اور درخت زیادہ پھل دار ہوں گے۔

ماہتاب کی صاف اور تیز کرنوں میں گوشت کو رکھنے سے اس کا مزہ بدل جاتا ہے۔ اسی زمانے میں جانور اپنے سوراخوں اور گھروں سے زیادہ نکلتے ہیں۔ ان کے زہر کی تاثیر قوی رہتی ہے۔

آشوب چشم و ضعف بصارت کے لئے سبز رنگ کے شیشے کی عینک لگاکر شب میں چاند پر نظر کرنا سودمند ہے۔

گرم و خشک امراض کے مریضوں کو چاندنی رات میں غسل کرنا فائدہ رساں ہے۔ تپ دق و سل، ورم جگر کے مریضوں کو بلا موسم گرما دریا کے پانی میں چاندنی رات کو متواتر غسل کرنے سے صحت ہوتی ہے۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ چاندنی میں زیادہ دیر بیٹھنے سے بدن میں سستی، کاہلی اور زکام پیدا ہوتا ہے۔

مرض یرقان میں مریض کو سبز پوشاک پہنا کر چاند کی چاندنی میں، موسم گرما میں ٹہلانے اور سبز شیشے کے برتن میں پانی پلانے سے جو رات بھر چاندنی میں رکھا گیا ہو نفع کرتا ہے۔

دردِ سر کہنہ کے لئے شیر مادہ گاؤ جو رات بھر چاندنی میں رکھا گیا ہو، صبح نہار منہ پینا فائدہ رساں ہے۔ مرض سوزاک کے لئے مہندی کے پتے باریک، نیب خشک، گیرو چھ ماشہ پانی میں بھگو کر رات بھر چاندنی میں رکھ دیں۔ صبح اس کا پانی نتھار کر نہار منہ پینا مرض سوزاک کے لئے اکسیر ہے۔ چاند یا سورج کی طرف پیشاب کرنا مناسب نہیں۔

پانی

انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے

انگریزی میں واٹر، عربی میں ماء، فارسی میں آب اور اردو میں پانی کہتے ہیں۔ دراصل پانی بے رنگ اور بے مزہ ہے۔ اگر زیادہ مقدار میں ہو تو اس کا رنگ نیلگوں ہوجاتا ہے۔ پانی حیات انسانی کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری کائنات کے لئے اہم ترین نعمت ہے۔ پروردگار عالم نے پانی کو نجاست پاک کرنے کا شرف بخشا ہے۔ بشرطیکہ پانی خود بھی پاک اور خالص ہو۔ اس میں آکسیجن رہتی ہے۔ پانی میں روشنی ایک حد تک جاسکتی ہے۔ چوبیس گھنٹے میں ایک انسان کو چھ سے آٹھ گلاس تک پانی پینا چاہئے۔ پانی کی کمی سے خون میں گاڑھا پن پیدا ہونے لگتا ہے۔ پانی فضلات کے اخراج میں مدد دیتا ہے۔ اور گردوں کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ جن مقامات پر پانی صاف دستیاب نہیں ہوتا وہاں کے افراد مختلف وباؤں اور امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ صاف پانی انسان کی تہذیب، ترقی اور تندرستی میں بڑا معاون ہے۔ زمانۂ قدیم میں جتنے بادشاہوں نے شہر آباد کئے سب کے

سب دریاؤں کے کنارے ہیں۔ بعض مقامات پر عظیم تہذیب کے نشانات اب بھی ملتے ہیں۔ جس زمین کے نیچے میٹھے پانی کا ذخیرہ ہوتا ہے وہاں کے درخت سرسبز اور شاداب رہتے ہیں۔ پانی کو قدرت نے مخصوص مختلف صورتوں میں با افراط پیدا کیا ہے۔ مثلاً دریا، چشمے، کنوئیں، جھیلیں، سمندر اور تالابوں کا پانی وغیرہ۔ کرۂ ارض کا ۳/۴ حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ فضا میں بھی پانی بخارات کی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔

ڈاکٹر جارج میکڈونلڈ نے انکشاف کیا ہے کہ ایک مربع میل زمین کی ہوا میں تقریباً پچاس ہزار ٹن پانی ہوتا ہے۔ زمین کی سخت چٹانوں میں بھی مختلف شکل میں پانی موجود رہتا ہے جس نے معدنیات اور نمکیات کی تیاری میں قدرتی طور پر مدد ملتی ہے۔

میٹھا پانی دافع سوزش معدہ ہے۔ بیہوشی اور صفراء کو دفع کرتا ہے۔ معدہ و جگر کی گرمی کو فائدہ رساں ہے۔ ہاضم غذا ہے۔ قبض کے لئے بہترین علاج ہے۔ پانی زندگی کے لئے لازمی جزو اور ضروری چیز ہے۔ اکثر حضرات کم مقدار میں پانی پیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے صحت کے لئے مضر اثرات نمودار ہوتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد بجائے چائے یا قہوہ استعمال کرنے کے، پانی پینا مفید ہے۔ گرم شہروں کے باشندوں کو زیادہ پانی پینا صحت کے لئے مفید رہتا ہے۔

پانی پینے یا پلانے میں بخل نہ کرنا چاہیئے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ٹھنڈا پانی صفرے کو ساکن کرتا ہے لیکن کھانے کو ہضم کرتا ہے اور جوش کئے ہوئے پانی سے بخار دفع ہوتا ہے۔ پنڈلیوں میں طاقت آتی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ پانی میں پھونک مارنے سے پانی مکروہ ہوجاتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوکر اور ایک سانس میں پانی نہیں پینا چاہیئے۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ، مسلم، ابوداؤد)

پانی کو قدرت نے مختلف طریقوں سے بہت ارزاں کردیا ہے۔ انسانی جسم میں تقریباً ستر فیصد وزن پانی کا ہوتا ہے۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ پانی کا مزہ کیا ہے۔؟ آپ نے ارشاد فرمایا "زندگی کا" پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لینا سنت ہے۔ اور پیتے وقت برتن سے منہ ہٹا کر سانس لی جائے۔ ایک سانس میں پانی پینے سے دل پر بار پڑتا ہے بہت زیادہ گرم اور بہت زیادہ ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے معدہ کے ریشوں میں خرابیاں پیدا ہوکر نظام ہاضمہ پر اثر پڑتا ہے۔ بہتر ہے کہ جس گھڑے میں پینے کا پانی رکھیں اس میں ایک گندھک کا ٹکڑا ڈال دیں۔

پانی سے کلی کرنا اور ناک صاف کرنا سنت ہے ماہ صفر المظفر ربیع الاوّل، شوال، ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر پانی پر نظر ڈالنا مسنون ہے۔ اس سے مہینہ خیر و برکت میں گزرتا ہے۔ علاوہ ندی، نہریں، کنوئیں، جھیل، آبشار، تالابوں کے پروردگار عالم نے بڑے بڑے دریا جاری کئے۔ جو حیوانات، نباتات و جمادات کے نشوونما سرسبزی و شادابی کا سبب ہیں۔ آب شیریں قوت پیدا کرتا ہے اور عقل بڑھاتا ہے۔ گلے کے ورم اور سوزش کے لئے نیم گرم پانی کا غرارہ مفید ہے۔ نکسیر یعنی ناک سے خون آنے میں ٹھنڈا پانی سر پر ڈالنے سے خون آنا بند ہوجاتا ہے۔

بارش کا پانی یہ کشید کیا ہوا پانی ہے اور تمام پانیوں میں سب سے زیادہ خالص اور ہلکا ہوتا ہے۔ زمین کی زرخیزی، درخت، کھیت اور فصلوں کی سرسبزی و شادابی کا باعث ہے۔ یہ پانی ہوا کو دھوتا اور صاف و شفاف کرتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بارش کا پانی جسم کی بیماریوں سے نجات دیتا ہے۔ اور بدن کو پاک و صاف کرتا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ بارش کا پانی زمین پر گرتے وقت اتنا پاک و صاف ہوتا ہے جتنا کسی سائنٹفک واٹر ورکس کا پانی ہو۔

۲۱ مارچ سے چالیس روز قبل اور چالیس روز بعد آسمانی پانی آبِ نیساں کہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بارش کا پانی سمندر میں سیپ کے پیٹ میں سچا موتی پیدا کرتا ہے۔ اگر اس بارش کے پانی کی بوند درخت بانس میں جذب ہو تو بنسلوچن اور گائے کے کان میں پڑجائے تو گئو شلوچن پیدا کرتا ہے۔ اور یہ پانی اگر آنکھ میں پڑجائے تو موتیا بند پیدا کرتا ہے۔ اس پانی کو محفوظ کرلینے سے جسمانی امراض مثلاً جلی ہوئی جگہ پر لگانا فائدہ رساں ہے۔

مکارم الاخلاق میں تحریر ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آبِ باراں کو زمین پر گرنے سے قبل کسی طاہر برتن میں رکھ کر ستر مرتبہ سورۃ الحمد اور قل ہو اللہ پڑھیں۔ یہ پانی ہر بیماری کے لئے شفایاب ہے۔ مختلف زمانوں میں بارش کا پانی اپنے اندر مخصوص خصوصیات رکھتا ہے جس طرح موسم سرما میں اولے۔ اولوں کا پانی اگر محفوظ کرلیا جائے تو یہ پانی جلی ہوئی جگہ پر فوراً لگانے سے چھالا نہیں پڑنے دیتا۔ پینے کا پانی ان تمام

کثافتوں سے جو مضرِ صحت ہوں پاک ہونا چاہیئے۔ بعض مقامات پر دیہاتوں میں جہاں نہروں کا پانی پینے کے لئے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ وہاں گدلے مادّہ کو تہہ نشیں کرنے کے لئے گھڑوں میں تھوڑی سی پھٹکری ڈال دیتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں اس گھڑے کے پانی کی تمام کثافت اور ذرّات نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ صحت اور ہاضمہ کے لئے کھانے کے بعد پانی پی کر دس منٹ داہنی کروٹ دس منٹ، بائیں کروٹ اور دس منٹ چت (سیدھا) لیٹنے سے غذا جلد ہضم ہوجاتی ہے۔ کبھی قبض نہیں ہوتا۔ اور معدہ اصلاح پر رہتا ہے۔ پانی ہمیشہ اپنے داہنے ہاتھ سے نیز رُک رُک کر تین سانس میں گلاس کے پانی کو ختم کرنا ہاضمہ کو درست رکھتا ہے۔ اور دل پر بارِ گرانی نہیں ہونے پاتی۔ موسمِ سرما میں گرم پانی سے جو قابلِ برداشت ہو نہانا جسم کی چربی کو کم کرتا ہے اور مسامات کھولتا ہے۔ گلے کے ورم، سوزش، زکام و نزلہ میں صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی جس میں معمولی نمک بھی ڈالا جائے غرارہ کرنے سے فوری مرض دفع ہوتا ہے۔

دریاؤں کا پانی

زمین پر بہتا ہے۔ یہ بہ نسبت بارش کے پانی کے غیر خالص ہوتا ہے۔ آبادی کے قریب اس پانی میں سڑی گلی، نباتات اور مختلف اجزا رشامل رہتے ہیں لیکن جوں جوں یہ پانی آبادی سے دور ہوتا ہے اتنا ہی کثافت سے پاک ہوتا ہے۔ دریا کے پانی سے بہت سے علاج اور فوائد ہیں۔ شیر خوار بچّہ جس کو سوکھے کا عارضہ ہو، علی الصبح دریا کے بہتے پانی میں جہاں دھوبی کپڑے دھوتے ہیں۔ (دھوبیوں کے آنے سے پہلے) اسی جگہ دریا کے پانی سے اس بیمار کو بہت معمولی طریقہ سے نہلادیں۔ اور اس بچّے کے کپڑے اسی جگہ چھوڑ دیں۔ بچّے کو دوسرے کپڑے پہنا کر لے آئیں۔ بشرطیکہ بچّے کو بخار نہ ہو۔ یہ طریقہ مرض سوکھے سے نجات کے لئے زمانہ قدیم سے بہت کار آمد ہے۔ مجرّب ہے۔ بچّہ کو نہلانے کے لئے دن منگل یا ہفتہ ہونا ضروری ہے اور صرف ایک ہی مرتبہ کافی ہے۔

سمندر کا پانی

اس پانی پر جہاز رانی ہوتی اور کشتیاں دوڑتی ہوتی ہیں۔ تجارت کا بڑا ذریعہ ہے۔ سمندر سے مچھلیاں، کیکڑے، جھینگے جو انسانی غذا کا بہترین طاقت دار مصروف ہیں۔ سیپی اور موتی بھی حاصل کئے جاتے ہیں۔ قدرت نے سمندر کے پانی کو نمکین بنایا۔ اس میں جو لاکھوں جاندار رہتے ہیں وہ اس نمکین پانی کی وجہ سے جلد فنا ہو کر گھل جاتے ہیں عہد قدیم سے ہی مچھلیاں بطور غذا اور ان کا روغن بطور دوا استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ سمندروں سے موتی کے حصول کا ذکر تاریخ میں عام ہے سمندر قیمتی اور بیش بہا معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے اس کا پانی دریا کے پانی سے زیادہ کثیف ہوتا ہے۔ پروردگار عالم نے ہر مرحلہ کا حل اسی علاقہ یا جگہ میں رکھا ہے۔ مثلاً کسی شخص کو سمندری سفر میں متلی یا چکر زیادہ آتے ہوں تو تھوڑا سا اسی سمندر کا پانی پی لینے سے یہ شکایت دور ہوجاتی ہے۔

موجودہ دور کے سائنس داں ثابت کر رہے ہیں کہ کھاری پانی صحت کے لئے مفید ہے۔ یورپ میں کھاری پانی کو میٹھا بنانے کی کوشش جاری ہے۔ دُنیا میں سب سے زیادہ بڑا اور گہرا سمندر بحرالکاہل ہے۔

چشمے اور گہرے کنوؤں کا پانی

یہ پانی ٹھوس ذرّات سے پاک ہوتا ہے۔ صحت اور تندرستی کے لئے ان کا پانی عمدہ اور اچھا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ بارش کے پانی کا تقریباً ایک تہائی حصّہ زمین میں جذب ہوتے وقت اپنے ساتھ مختلف قسم کی کثافتیں حل کرتا جاتا ہے۔ اور ایک ایسی جگہ جمع ہوتا جاتا ہے۔ جس کے نیچے سخت چٹان ہو پانی کا دباؤ اس مقام پر اتنا زیادہ ہوجاتا ہے کہ اپنے شدید دباؤ کے باعث چشمے کی صورت میں کسی نرم جگہ سے پھوٹ نکلتا ہے جس معدنی چٹان سے ہوکر نکلتا ہے اس کا حل شدہ مادہ اس پانی میں رہتا ہے جس کی موجودگی کے باعث اس کا مخصوص ذائقہ اچھی صحت کا حامل ہے یہ پانی زندہ رہنے میں ہماری بڑی مدد کرتا ہے۔ جس پانی میں گندھک کی ملاوٹ ہوگی۔ وہ جلدی امراض کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ پانی دیگر کثافتوں سے پاک وصاف ہوتا ہے۔ اور کھلے کنوؤں کا پانی صحت کے لئے بہتر نہیں ہوتا۔ کیوں کہ اس پانی میں زمین کی سطح کی نجاستیں بھی شامل ہوجاتی ہیں۔ ذرّات اور جراثیم کے ہونے کا بھی امکان ہے۔ بعض معدنی چشمے ہوتے ہیں۔ ان کا پانی معدہ اور جلدی امراض میں مفید ہوتا ہے۔ ایسے صحت بخش چشمے پاکستان اور دُنیا کے کئی مقامات میں اہمیت کے حامل ہیں۔

حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس چشمے کا رُخ مشرق کی سمت ہوگا اس کا پانی نہایت صاف اور صحت کے لئے رشک رفتار ہے۔

آبِ زم زم

اس پانی کو قدرت نے شفائی اثرات بخشے ہیں۔ یہ وہ چشمہ ہے جسے اب کنوئیں کی شکل دے دی گئی

ہے۔ پروردگار عالم نے اسے اپنی قدرتِ کاملہ سے حضرت ہاجرہؑ اور ان کے شیرخوار فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے پیدا کیا۔ اس کا پانی آج تک باعثِ شفا ہے۔

موجودہ سائنسی دور میں آبِ زم زم کے تجربے سے اس میں ان معدنی اجزاء کے شامل ہونے کا پتہ چلا ہے۔

(۱) میگنیشیم سلفیٹ: جسمانی حرارت اور گرمی دور کرتا ہے۔

(۲) سوڈیم سلفیٹ: جوڑوں کے درد، ذیابیطس، پتھری میں مفید اور قبض کشا ہے۔

(۳) سوڈیم کلورائڈ: خون کی اصلاح میں معاون، آنتوں اور پیٹ کے درد میں مفید ہے۔

(۴) کیلشیم کاربونیٹ: غذا کے ہضم میں مددگار، جسمانی حدت برقرار رکھتا ہے لُو اور سخت گرمی کے اثر کو دور کرتا ہے۔

(۵) پوٹاشیم نائٹریٹ: تھکن کو دور کرنا، پیشاب کے مرض میں مفید اور پسینہ کثرت سے لاتا ہے۔

(۶) ہائیڈروجن سلفائڈ: تمام جلدی امراض و زکام کی شدت کو روکتا اور حافظہ بڑھاتا، جراثیم کش ہے۔ ہزارہا حضرات صحت حاصل کرنے کی غرض سے اس کا پانی استعمال کرتے ہیں۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنا آبِ دہن جس کوئیں میں ڈال دیتے تھے اس کوئیں میں پانی کی برکت پیدا ہوجاتی اور پانی بھرجاتا تھا۔ جس کے درد پر لگادیتے شفا ہوجاتی تھی۔

یوگوسلاویہ کی حکومت میں شہر کلاداغ میں ایک مشہور چشمہ ہے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ جو شخص اولاد سے محروم ہو تو اس کے استعمال سے صاحبِ اولاد ہوجاتا ہے۔ اس چشمہ کو ۱۸۶۰ء میں دریافت کیا گیا تھا۔

پاکستان میں منگھو پیر (کراچی)، اور گراٹ (جہلم)، کے چشمے بھی مختلف جلدی امراض کے لئے مشہور ہیں۔

بیت المقدس میں ایک ایسا مشہور چشمہ ہے جس کا پانی پینے سے غمزدہ آدمی کا غم اور وہم دور ہوجاتا ہے۔

ترکستان میں "کوہ بجنسہ" کی چوٹی پر ایک چشمہ ہے۔ اس چشمہ کا پانی ہر وقت جوش مارتا رہتا ہے۔ پہاڑ سے جو پانی گرتا ہے اس میں مشک کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

بھارت کے شہر لکھنؤ میں محلہ محبوب گنج کے قریب وزیر باغ واقع ہے۔ اس باغ میں ہر قسم کی جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں۔ شاہی زمانہ کے اس باغ میں ایک کنواں ہے جس کے پانی میں یہ صفت ہے کہ اگر کوئی انسان یا جانور گر جائے تو اس کا پانی اُبلنے لگتا ہے۔

لکھنؤ سے قریب لگراں میں ایک اور مشہور کنواں ہے جس کا پانی یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اگر باؤلے کتے کا کاٹا ہوا آدمی اس سے نہالے تو پاگل کتے کا زہر جسم سے زائل ہوجاتا ہے۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما ثابت ہوگا

اسکی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے۔ اور انشاء اللہ آپکا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیسا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیسا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیسا ہے؟
- آپ کے لئے کونسا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کونسے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانیوالے صدقات؟
- آپ کے لئے کونسی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کونسا دن اہم ہے؟
- آپ کو کونسے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کونسی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تجارت؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ ۳۰/- روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اُٹھائیے ــــــ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں۔؟

ھدیہ ۵۰/- روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی تو بیوی کا نام تاریخ پیدائش، یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہشمند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ **روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۴۷۵۵** — فون — ۲۲۶۸۲

وظائف آیات سورۂ بقرہ

محمد اجمل انصاری

جو کوئی جہاز میں سوار ہو اور جہاز خطرہ میں آیا ہو یا کسی شخص کو رات کو رستہ بھولنے یا لٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ شخص اس آیت کریمہ کو اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ برابر پڑھتا رہے انشاء اللہ العزیز کبھی راستہ نہ بھولے گا اور صحیح سلامت منزل مقصود تک پہونچے گا۔

اگر کسی بچہ یا اسباب یا مکان وغیرہ پر حاسد کی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو سات مرتبہ پڑھ کر گلے میں باندھنا یا مکان میں چسپاں کرنا یا سامان کے اندر باندھنا یا پڑھ کر دم کرنا اس آیت کریمہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کا نہایت مجرب اور مفید ہے۔

درحقیقت یہ آیت ایک قلعہ ہے نظر بد سے بچنے کے لئے۔

حاسد دشمن بدگو چغل خور کی زبان بند کرنے کے لئے سات دن تک ایک ہزار ایک مرتبہ اس آیت شریفہ کو رات کے اندھیرے میں بیٹھ کر پڑھنا نہایت مفید ہے۔ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ، صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ مگر ہر مرتبہ آیت کے ختم کے بعد اس دشمن کا جس کی زبان بند کرنی مقصود ہو نام لیا جائے۔ یہ آیت جلالی ہے اس عمل کے درمیان جھوٹ بولنا حرام کا لقمہ کھانا، حرام فعل کرنا نہایت مضر ہے۔ پس احتیاط لازم ہے۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

خاصیت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا جو پھنسی یا ناسور یا اور تنگ زہی اچھی نہ ہوتی ہو اور طبیب اس کے علاج سے عاجز آگئے ہوں اس آیت شریف کو ایک ہزار گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس دوا یا مرہم پر دم کیا جائے جو زخم پر لگائی جائے انشاء اللہ دس روز کے عرصے میں داغ تک باقی نہ رہے گا۔

اگر کسی شخص کے مال یا زمین یا اسباب پر یا آبرو کا ناحق کوئی شخص دعویدار بلا وجہ حق دار بن گیا ہو اور مظلوم اس ظالم کا خیال پھیرنا چاہے تو اسے سات دن تک ظہر کی نماز کے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر بہت دیر تک دشمن کے دفع ہونے کی دعا کرے انشاء اللہ بالضرور کامیاب ہوگا۔

اگر کوئی حاجی یا مسافر اپنا سامان سفر آگے روانہ کرے اور اپنے سامان کے اندر تین مرتبہ یہ آیت شریف لکھ کر رکھ دے تو وہ اسباب سامان گم نہ ہوگا محفوظ ملے گا۔ آیت یہ ہے۔ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

خاصیت اگر کوئی مسلمان اس آیت کریمہ کو کاغذ پر لکھ کر مکان میں چسپاں کرے تو کوئی موذی یا شیطان روح خبیث اس مکان میں داخل نہ ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ۔ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

ہر ایک قسم کی وبائی مرض، بخار، ہیضہ، طاعون وغیرہ کیلئے اس آیت کریمہ کا باہر کے دروازے اور مکان کے اندرونی دیوار پر لکھ کر لگانا بالخاصیت اس مکان کو وبا کے اثر سے بفضلہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

خاصیت اگر کوئی شخص کسی کام کا جلد ہونا چاہتا ہو اور بظاہر اس کام کے جلد ہونے کا کوئی سبب نہ ہو

تین جمعراتوں کو دن کو روزہ رکھے رات کو عشاء کی نماز کے بعد نو ہزار مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ جو درود شریف یاد ہو پڑھے انشاء اللہ اول ختم یا دوسرے ختم کے بعد کام سرانجام ہوجائے گا۔ انتہا تیسرے ختم کے بعد مقصود پورا ہوجائے گا۔

خاصیت اگر کوئی شخص کہیں باہر سفر میں جائے اور مکان کے باہر کے دروازہ کی پیشانی پر یہ آیت لکھی جائے انشاء اللہ وہ گھر والے زندہ وسلامت نہایت آرام سے رہیں گے اور یہ مسافر بھی مع الخیر آن ملے گا۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا۔

خاصیت اگر کسی شخص کی برائی لوگ اس کے حاکم یا آقا کے سامنے کرتے ہوں یا عورت کی برائی اس کی ساس اور نندیں اس کے خاوند کے سامنے بیان کرتی ہوں تو وہ نوکر یا عورت اس آیت کو ایک سو دفعہ پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اور دعا میں صرف یہ جملے منہ سے نکالے، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ سات دن تک برابر اس عمل کو کرنے سے تمام شکایتیں دور ہوں گی۔ آیت یہ ہے۔ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

خاصیت اگر کسی شخص کا لڑکا یا لڑکی نوکر غلام بیوی خاوند یا کوئی اپنا عزیز و قریب کہیں نکل جائے اور اس کا نشان معلوم نہ ہو۔ اس آیت کریمہ کا ختم پڑھنے سے وہ گم گشتہ شخص انشاء اللہ العزیز واپس آئے گا یا اس کا نشان معلوم ہوجائے گا آیت کریمہ یہ ہے۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ، اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا، اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترکیب ختم کی یہ ہے کہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھا جائے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ فَاتِحِ الْاَسْرَارِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ پھر سات ہزار ایک سو اکیس مرتبہ آیت مذکورہ تلاوت کریں ختم کے بعد فوراً سوا سیر شیرینی نابالغ بچوں میں تقسیم کی جائے اور ختم پڑھنے والے دو دو رکعت نفل پڑھ کر غائب شخص کے آجانے کی دعا کریں انشاء اللہ تین روز میں مقصود حاصل ہوگا۔

تنبیہ:۔ اگر ایک شخص ختم پڑھے تو بہتر ہے ورنہ تین آدمی پڑھیں اس سے زیادہ نہ ہوں۔

خاصیت وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ یہ آیت کریمہ اسم اعظم ہے ایک لاکھ اکیس ہزار مرتبہ اس کا پڑھنا ہر ایک قسم کی مہم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس آیت کا شروع جلالی آخر جمالی ہے۔ آیت شریفہ کے پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ گیارہ دن کا اعتکاف کیا جائے۔ پڑھنے والا گیارہ روزے رکھے۔ اکل حلال کا خیال رہے۔ روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ آیت کریمہ مذکورہ پڑھی جائے۔ ہر روز ختم پڑھنے کے بعد سجدے میں جاکر مراد حاصل ہونے کی دعا کی جائے انشاء اللہ تعالیٰ اگر پہاڑ کے برابر سخت مصیبت ہوگی مع الخیر رفع ہوگی جو مراد ہوگی وہ پوری ہوگی۔ اگر ختم اس پابندی سے نہ ہوسکے تو گیارہ ہزار مرتبہ سات دن تک پڑھنا بھی بہت مؤثر ہے۔

خاصیت باری کے بخار کے لئے دو عدد پان پر بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ، فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ لکھ کر وہ پان باری والے کو آرام کے دن ایک صبح ایک شام کھلا دیں پھر جس دن بخار کی باری ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَفِیْظُ یَا سَلَامُ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ایک پان پر لکھ کر کھلانا خدا کے فضل سے باری کے بخار کو دفع کرتا ہے۔ سوائے بخار کے ہر ایک قسم کے وہ مرض جو دورہ کے ساتھ آتے ہیں انہیں بھی یہ عمل نہایت مفید اور مجرب ہے۔

خاصیت وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ اس آیت کا عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھنا پھر دعا کرنا ضرور دعا کو درجہ قبولیت تک پہنچاتا ہے۔ تین روزے رکھ کر احرام باندھ کر حلال کے پیسے سے جو کی روٹی کھا کر اس آیت کو پچیس ہزار مرتبہ پڑھنا اسم اعظم کی تاثیر رکھتا ہے۔

خاصیت جس عورت کے دودھ کم ہو اس کے لئے ایک روز نئی مٹی کی طشتری پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ . وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ
سات روز تک لکھ کر پلانا نہایت مجرب ہے۔

خاصیت آیت الکرسی کے فائدے اور خواص بے حساب ہیں مگر مختصر یہ ہیں کہ رات کو سوتے ہوئے تین مرتبہ پڑھ کر سونا رات بھر شیطان جنات کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ جس مکان میں رات کو آیت الکرسی پڑھی جائے وہاں انشاء اللہ کبھی چور نہ آئے گا اور اگر آیا تھا تو اندھا ہو کر جائے گا۔ جس بچہ پر ایک مرتبہ آیت الکرسی دم کر دی جائے اس بچہ کو سارے دن نظر نہ لگے گی۔ جس کھیت میں جس باغ میں روزانہ آیۃ الکرسی پڑھی جائے وہ تمام آفتوں سے محفوظ رہیگا۔ اس آیت میں اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ کی آیت اسم اعظم ہے جو شخص آیت الکرسی ایک مرتبہ صبح ایک مرتبہ شام کو پڑھے گا کوئی جادو اس پر اثر نہ کرے گا۔ اگر کسی شخص پر جادو کیا گیا ہو سات عدد مدینہ منورہ کی کھجوروں پر سات دن تک سات سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر ایک کھجور روزانہ کھلانا زبردست سے زبردست سحر کو زائل اور باطل کرتا ہے اگر کسی شخص پر فراشن سحر کا اثر ہوا اور وہ فراشن شخص اس اثر کو زائل کرنا چاہے تو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے غسل کرے پھر احرام باندھ کر قبلہ کی طرف رخ کرکے ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھے۔ اکیس روز تک اسی طرح عمل کرے بائیسویں روز بفضل تعالیٰ وہ اثر باطل ہو جائے گا۔ آیت الکرسی کا ختم ہر ایک مصیبت اور غم کے دفعہ کرنے، مقدمہ کے فتح ہونے ہر ایک جائز مراد پوری ہونے کے لئے بدرجہ غایت مجرب اور مفید ہے۔ اکیس یا سات دن یا پانچ یا تین دن میں ایک شخص باوضو قبلہ رو اکیس ہزار دفعہ اس آیت شریفہ کو پڑھے جس مراد کے لئے پڑھے گا خدا کے حکم سے پوری ہوگی۔ شریعت کے دائرے میں رہ کر جو چاہو کام لو انشاء اللہ یہ آیت شریفہ حصول مراد کی کنجی ہے۔

خاصیت جس شخص کو اندیشہ ہو کہ میرا کھانا وغیرہ رات کو سڑ جائے گا۔ وہ تین مرتبہ آیت فَانْظُرْ إِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ پڑھ کر دم کرے پھر احتیاط سے رکھ دے۔ صبح اس کھانے کے اٹھاتے وقت اس آیت کو پڑھ کر اٹھائے انشاء اللہ تعالیٰ کھانا سڑنے سے محفوظ رہے گا۔

خاصیت حضرت عمرؓ سے تفسیر درمنثور میں منقول ہے کہ میت کو دفن کرتے ہی سرہانے سورہ بقرہ کا پہلا رکوع پیروں کی طرف آمن الرسول آخر تک انگلی رکھ کر پڑھنا میت کی مغفرت کا ذریعہ ہوتا ہے جو شخص رات کو ایک دفعہ آمن الرسول آخر تک پڑھ کر سوئے گا ہر ایک موذی شے جن، چور سانپ، بچھو سے محفوظ رہے گا۔ ترمذی شریف میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ جناب صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب میں سے دو آیتیں سورہ بقرہ میں سے نازل کی گئی ہیں۔ جس گھر میں تین دن تک آیتیں یعنی آمن الرسول سے آخر تک برابر پڑھی جائیں گی اس گھر میں شیطان بھی نہ آئے گا۔

(تجربات از واصف برنی)

جنون سوا کے لئے

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے منقول ہے کہ جس کو محمد غوث گوالیاریؒ نے تشریح اسمائے چہل و یکم میں تحریر فرمایا ہے۔ لکھا ہے کہ دعائے ادریسؑ سے متعلق ہے۔ اور اس مبارک رحیم کو یا کے ساتھ اتوار سوموار جمعرات کو آفتاب نکلنے کے بعد متواتر چاند کی حکم سے چودہ تک ہر ماہ پڑھتا رہے تو محبت حق دل میں پیدا ہو اور وہ یہ ہے۔ یا رحیم کل صریخ و مکروب عیاثہ و معاذہ یا رحیم۔ اس اسم کو جو اوپر لکھا ہے پارہ دار چینی (مصری) پر لکھ کر کوزہ میں ڈالے اور پانی سے پُر کرکے ایسے شخص کو پلائے جس کو جنون وسودا ہو تو شفا پائے۔

بقیہ: ــــــ روحانی علاج کے مجرب طریقے

ترکیب نمبر ۱۵ اس نقش کو لکھ کر فلیتہ بنا کر روغن زیتون میں جلائیں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھے۔ انشاء اللہ آسیب جل کر راکھ ہو جائے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ہامان نمرود
بحق سلیمان ابن داؤدؑ
یا دافع یا دافع یا دافع
۸۸۸۳۲۲۲۳

(اطراف: قارون فرعون — شداد — ہامان)

نقش سورۂ فاتحہ

نقش سورۂ فاتحہ ہر ایک بیماری میں حیرت انگیز طور پر فائدہ کرتا ہے۔ اور اس نقش کے اثرات بفضلِ خداوندی تین دن میں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

اس نقش کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل دونوں نقش روزانہ تین تین عدد لکھ کر ہر ایک نقش کو آٹے کی گولی میں بند کر کے دریا میں ڈالیں۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ لیکن اس عمل کی اجازت ان ہی حضرات کے لئے ہے جو مربع کی زکوٰۃ چاروں عناصر سے دے چکے ہوں۔

وہ دونوں نقش یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جبرائیل — میکائیل

الحمد للہ	رب العلمین	الرحمٰن	الرحیم	مالک یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین
رب العلمین	الرحمٰن	الرحیم	مالک یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم
الرحمٰن	الرحیم	مالک یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم	صراط الذین
الرحیم	مالک یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم	صراط الذین	انعمت علیھم
مالک یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم	صراط الذین	انعمت علیھم	غیر المغضوب
ایاک نعبد	وایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم	صراط الذین	انعمت علیھم	غیر المغضوب	علیھم
وایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم	صراط الذین	انعمت علیھم	غیر المغضوب	علیھم	ولا الضالین

اسرافیل — عزرائیل

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

۱۰۱ — ۱۷۸

مریض کو کیا مرض لاحق ہے؟

اور اس مرض میں کیا صدقہ دینا چاہیئے؟

یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ دیکھیں کہ مریض کس دن بیماری میں مبتلا ہوا ہے۔ پھر یہ دیکھیں کہ جس دن بیماری لاحق ہوئی ہو اس دن کے ستارے کا عدد کیا ہے۔ اگر مریض طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب کے درمیان بیمار ہوا ہے تو اس ستارے کا مثبت عدد لیا جائیگا۔ اور اگر مریض غروبِ آفتاب سے طلوعِ آفتاب کے درمیان بیمار ہوا ہے تو پھر اس ستارے کا منفی عدد لیں ـــــــــــ اور نتیجہ ذیل کی تفصیل میں دیکھیں۔

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
شمس	۱	۰	مریض ۱۴ روز تک بیمار رہے گا۔ پھر انشاء اللہ صحت ہوجائیگی کسی سفید چیز کے کھانے سے مرض لاحق ہوا ہے۔ مریض کے تمام بدن میں درد رہتا ہوگا۔ اور جسم میں ایک طرح کی حرارت سی رہتی ہوگی۔ رات کو بالخصوص بے چینی رہتی ہوگی۔ آنکھوں میں سرخی ہوگی۔ چہرے کا رنگ زرد ہوگا۔ خواب اکثر ڈراؤنے آتے ہوں گے۔ اندازہ یہ ہے کہ مریض کو کسی آسیب کی نظر لگی ہے۔ مریض پر سستی غالب رہتی ہوگی۔ دل کی دھڑکن عام رفتار سے تیز ہوگی۔ گردن میں ایک طرح کی دکھن ہوگی۔ خون کا دوران تیز ہوگا۔ اور طبیعت پر کسلان غالب ہوگا۔ اس مریض کو ۳ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور چالیس مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر پانی پر دم کرکے سات روز تک دن میں دو مرتبہ صبح شام پلائیں۔	ایک پاؤ دہی، سوا کلو چاول حسبِ استطاعت اور مریض کا پہنا ہوا کپڑا۔ سات روٹیاں اور ایک سفید مرغ خیرات کریں۔ یا ایک سفید بکرا، ایک کالا مرغ، پانچ گلاب کے پھول، ایک کلو دودھ، گائے کا۔ یا بکری کا، ہلدی کے ۳ ٹکڑے اور ایک کلو چاول کسی فقیر کو دیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
شمس	۰	۱۴	مریض پر کسی پری یا کسی دیو کا سایہ ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ مریض پر سستی سوار ہوگی۔ اعضاء دکھن محسوس کرتے ہونگے مریض اکثر خاموش رہتا ہوگا۔ نیند میں بار بار چونکتا ہوگا۔ برے خوابوں سے پریشان ہوگا۔ مریض کا وزن بڑھ چکا ہوگا۔ سر میں اکثر درد رہتا ہوگا۔ کمر میں بھی تکلیف ہوتی ہوگی۔ سورۂ قریش	سوا گز زرد کپڑا، ایک پاؤ ہلدی، سوا کلو چاولوں کا زردا، ایک کلو گھی مریض کی طرف سے خیرات کریں

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
			۴۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو سات روز تک دن میں ۳ مرتبہ صبح دوپہر شام پلائیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔ اور مرض کی مدت ۲۰ روز رہے گی۔	
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
قمر	۷	۰	مریض کا مرض بڑھ سکتا ہے لیکن شروع کے ۱۵ دن زیادہ شدید رہیں گے۔ مریض نظرِ بد کا شکار ہے۔ مریض کے سر اور گردن میں درد ہوگا۔ جگر متاثر ہوگا۔ مریض پر کسی درجہ ام الصبیان کا بھی اثر ہے۔ مریض کو یہ مرض گھر سے باہر لگا ہے۔ مریض کی خوراک بڑھ گئی ہوگی۔ مریض کو بات بات پر غصہ آتا ہوگا۔ "یا سلامُ" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے سات روز تک صبح شام مریض کو پلائیں۔ اور دوا دُں کا سلسلہ بھی جاری رکھیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔	مریض کے تکیہ کے نیچے ہلدی کے ۲ ٹکڑے رکھیں۔ اور اگلے دن کسی دریا میں ڈلوادیں۔ سفید رنگ کا مرغ، ایک کلو شکر ایک پاؤ سرسوں کا تیل اور سوا ماشہ چاندی مریض کی طرف سے خیرات کریں۔
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
قمر	۰	۲	مریض پر آسیبی اثرات ہیں۔ مریض کا سر چکراتا ہوگا۔ پنڈلیوں میں درد رہتا ہوگا۔ دل میں درد رہتا ہوگا۔ اور کھانسی بھی ہوگی۔ بدن میں عجیب طرح کی سوزش ہوتی ہوگی۔ "یا کفیلُ" ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گیارہ دن تک لگاتار مریض کو بعد نمازِ عصر پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	ایک بکری کا بچہ، ایک کلو دودھ، ایک کلو مکھن مریض کی طرف سے خیرات کریں۔
نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
مریخ	۹	۰	مریض پر دس دن بہت سخت گزریں گے۔ اس کے بعد اس کو شفا نصیب ہو جائے گی۔ مریض کے پیٹ میں درد رہتا ہوگا۔ بدن میں کپکپی ہوگی۔ نیند اس کی اچاٹ ہوگی۔ اگر مریض مرد ہے تو اس پر کسی آسیب کا اثر بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر مریض عورت ہے تو اس پر کسی ڈائن کی نظر ہے۔ اگر مریضہ حاملہ ہے تو اس پر مسان کے اثرات ہیں اور حمل ساقط ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر مریضہ حاملہ نہیں ہے تو اس پر ۴۳ دن شدید ہوں گے بعد میں مرض میں افاقہ ہو جائے گا۔ سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو دس دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	سوا میٹر سرخ کپڑا، ۲ کلو چاول، ایک کلو شکر خیرات کریں۔ اگر مریض عورت ہو تو ۲ کلو گھی، اور ایک مرغ خیرات کرے۔ اور جنگلی کبوتر ذبح کر کے اس کا خون مریضہ کے ناخنوں پر لگا کر پانی سے دھو کر اس پانی کو کسی چوراہے پر ڈالیں یا پانچ روٹیاں ایک پاؤ ہلدی ایک مرغ خیرات کریں۔ اور ایک کلو کوئلے جنگل میں دفن کریں۔

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
مریخ	۰	۵	مریض کو سردی چڑھنے کا مرض ہے یا بدن میں ٹھنڈک ہے اور کسی خوف کی وجہ سے لرزہ ہے۔ مریض ۷ روز تک مرض میں مبتلا رہے گا۔ یَاشَافِیُ یَاکَافِیُ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے ۹ دن تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔	۴ میٹر سفید کپڑا، ایک کالا مرغ، ایک تولہ چاندی اور سوا کلو اصلی گھی مریض کی طرف سے خیرات کریں۔

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
عطارد	۵	۰	(۱) مریض پر ۱۵ دن سخت گزریں گے۔ مریض نے کوئی منّت پوری نہیں کی یا کوئی عہد توڑا ہے جس کی وجہ سے وہ اس وبال میں مبتلا ہوا ہے یا پھر کسی بددعا کا نتیجہ ہے۔ مریض کے سینے میں درد ہوگا۔ کمزوری کا احساس ہوگا۔ (۲) اگر مریض کم عمر بچّہ ہے تو وہ نظرِ بد کا شکار ہے۔ (۳) اگر مریض عورت ہے تو اس پر ۱۳ دن بہت سخت گزریں گے مریضہ کے پیٹ میں بہت درد رہتا ہوگا جسم میں کمزوری بے پناہ ہوگی۔ اعضاء ٹوٹن محسوس کرتے ہوں گے۔ اوپری اثرات ہیں اور کسی درخت سے یہ اثرات پیدا ہوئے ہیں۔ سورۂ یٰسین ۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے دن میں دو بار صبح شام، ۷ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔	(۱) ۳ گز زرد رنگ کا کپڑا، ایک تولہ چاندی، ۳ مرغی کے انڈے، سوا کلو بکرے کا گوشت مریض کی طرف سے خیرات کریں۔ (۲) ۳ کلو جوار کسی غریب آدمی کو دیں۔ (۳) ایک بکرا کالے رنگ کا خیرات کریں۔

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
عطارد	۰	۹	مریض کو کوئی غم لاحق ہے اور کسی دل شکنی کی وجہ سے وہ افسردہ ہے۔ اور بستر پر دراز ہوگیا ہے۔ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم پڑھ کر دودھ پر دم کرکے ۳ روز تک رات کو سونے سے پہلے پلائیں۔ انشاء اللہ غم رفع ہوگا۔	آدھی کلو شکر، ایک پاؤ تلوں کا تیل خیرات کریں۔

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
مشتری	۳	۰	(۱) مریض پر دس دن گراں گزریں گے۔ مریض نظرِ بد کا شکار ہوکر بیمار ہوا ہے۔ مریض کی ہڈیوں میں درد ہوگا۔ (۲) اگر عورت مریض ہے تو اس کو کسی کھانے کی چیز سے اثر ہوا ہے۔ اور اب وہ دن بہ دن کمزور ہو رہی ہے۔ (۳) اگر مریض نوجوان ہے تو کسی درخت کے نیچے پیشاب کرنے کی وجہ سے بیمار ہوا ہے۔ اور پھر پورے بدن میں درد ہوتا ہوگا۔	(۱) ۷ کلو گیہوں، سوا کلو بکرے کا گوشت، ۷ گز لٹھا خیرات کریں۔ (۲) ایک پاؤ ہلدی، ایک پاؤ کوئلے، ایک پاؤ دھنیا، سوا میٹر کالے کپڑے میں باندھ کر جنگل میں دبا دیں۔ (۳) ایک کلو آٹا، ایک کالا مرغ سات

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
			اور ہر وقت جی متلاتا ہوگا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم ۱۳ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے دن میں دوبار، ۷ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	گیندے کے پھول کسی فقیر کو دیں۔
نام ستارہ	**مثبت عدد**	**منفی عدد**	**حالاتِ مریض اور علاج**	**صدقات**
مشتری	۰	۶	مریض یا مریضہ سخت قسم کے اثرات کا شکار ہے۔ ۱۳ دن میں شفا نصیب ہوگی۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تین سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے ۱۳ روز تک دن میں دو بار پلائیں۔	بکری کا بچہ خیرات کردیں۔
نام ستارہ	**مثبت عدد**	**منفی عدد**	**حالاتِ مریض اور علاج**	**صدقات**
زہرہ	۶	۰	مرض ۳ روز تک شدید رہے گا۔ اس کے بعد آرام آجائیگا۔ مرض صرف جسمانی ہے اور کسی کھانے کی چیز سے پیدا ہوا ہے۔ اگر مریض عورت ہے تو یہ مرض کھانے پینے کی چیزوں میں بے احتیاطی سے پیدا ہوا ہے۔ اور تمام بدن میں عجیب طرح کی کمزوری پیدا ہوگئی ہے۔ "یاقویُّ" ۱۱۶ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں۔ لگاتار ۷ روز تک دن میں دو مرتبہ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	مریض کی طرف سے ۴۰ روپے نقد اور ۳ آدمیوں کا کھانا خیرات کریں۔
نام ستارہ	**مثبت عدد**	**منفی عدد**	**حالاتِ مریض اور علاج**	**صدقات**
زہرہ	۰	۳	مریض ۷ روز میں بیماری سے نکلے گا۔ یہ مرض کسی سوچ و فکر کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے ۱۵ روز تک دن میں ایک بار پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔	ایک کلو چاول پکا کر خیرات کریں۔
نام ستارہ	**مثبت عدد**	**منفی عدد**	**حالاتِ مریض اور علاج**	**صدقات**
زحل	۸	۰	مریض کسی صدمہ کی وجہ سے بیمار ہوا ہے۔ مریض پر ۵ دن سخت گزریں گے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ صحت پکڑے گا۔ مریض کو پیاس لگتی ہوگی۔ بدن ٹوٹتا ہوگا۔ آنکھوں میں چبھن ہوتی ہوگی ـــــ دماغ میں درد ہوگا۔ نیند کم ہوگئی ہوگی ـــ دل پریشان رہتا ہوگا۔ بھوک اُڑ گئی ہوگی۔ روزانہ "یاجلیل" ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے ۱۱ دن تک صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ صحت نصیب ہوگی۔	کالے رنگ کا مرغ، ۷ گز کالا کپڑا ۷ طرح کا اناج ایک ایک کلو مریض کی طرف سے خیرات کریں۔

نام ستارہ	مثبت عدد	منفی عدد	حالاتِ مریض اور علاج	صدقات
زحل	۰	۱	مریض پر آسیبی اثرات ہیں۔ اور مریض ۲۲ دن میں پوری طرح صحت یاب ہوسکے گا۔ سورۂ مزمّل ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے ۱۲ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ اثرات سے نجات ملے گی۔	ایک بکرا خیرات کریں اور سوا میٹر کالے کپڑے کے ایک کونہ میں آدھی پاؤ ہلدی، ایک کونہ میں آدھا پاؤ دھنیا، ایک کونہ میں آدھا پاؤ لوہا، اور ایک کونہ میں آدھی کلو کوئلہ باندھ کر جنگل میں دبادیں۔

ستاروں کی تفصیل اس نقشے سے سمجھیں

نمبر ترتیب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نام دن	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر
نام ستارہ	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
مثبت عدد	۱	۷	۹	۵	۳	۶	۸
منفی عدد	۴	۲	۵	۹	۶	۳	۱

بقیہ: اعمالِ مجرّب

مکان سے جنّات دور ہوں

اگر معلوم ہو کہ کسی مکان میں جنّات کا دخل ہے تو اسے اس طرح صاف کریں کہ ایک پانی کٹورہ یا کوزہ درود شریف۔ پھر سورۂ فاتحہ ۳ بار، پھر آیت الکرسی ۳ بار، پھر سورۂ جن پ۲۹ کی پہلی پانچ آیات یعنی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ سے عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا تک پڑھ کر دم کریں۔ اور یہ پانی اس مکان کے اندر چھڑکیں، انشاء اللہ جن اس مکان سے دور ہوجائیں گے۔ اور پھر نہ آئیں گے اور یہ ہی پانی آسیب زدہ کو چھڑکیں۔ بے ہوش کو ہوش آجائے گا۔ پھر آیت الکرسی کی سب تلاوت کرتے رہیں۔

بقیہ: مخفی توانائی کی تسخیر کیجئے

کی ذہنی سطح بلند ہوتی ہے۔ اس کی اصل وجہ اپنے اندر کی توانائی کو تسخیر کرنا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ توانائی کا ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا۔ توانائی کی تعمیر اُسی صورت میں ممکن ہے کہ اسے تصرف میں لایا جاتا رہے۔ آرام وسکون کسی بھی منصوبے یا عمل کا حصہ ہے۔ لیکن راست اور مثبت سعی عمل کے بغیر آرام بھی آپ کو پست ہمت بنا سکتا ہے۔

بہت زیادہ دباؤ اور بے صبری بھی ہماری بے مصرف توانائی کو غیر مؤثر بنا سکتی ہے۔

ہم میں سے ہر شخص کے پاس تعمیری وتخلیقی کام کے لئے توانائی موجود ہے۔ ہر شخص اپنی سعی وکوشش سے توانائی میں اضافہ کرسکتا ہے۔

حروف کے ذریعہ جسمانی علاج

حسن الہاشمی
(فاضل دارالعلوم دیوبند)

یہ حروفِ قمری جن کی تعداد ۲۸ ہے۔ امراض جسمانی کو دور کرنے میں اللہ کے فضل وکرم سے تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔ جسمانی بیماری خواہ کسی بھی نوعیت کی ہو اور کتنی بھی شدید ہو اس کو روحانی علاج کے ذریعہ دفع کیا جاسکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ معالج اور مریض دونوں اللہ پر اور ان کی قدرتِ کاملہ پر بھروسہ رکھتے ہوں اور یہ عقیدہ ہو کہ ہر کام میں تاثیر رکھنے والے باری تعالیٰ ہیں۔ اور ان کی رضا کے بغیر اس دنیا میں جو اگرچہ اسباب کی دنیا ہے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ صحیح اسباب اختیار کرنے کے بعد بھی مقاصد میں کامیابی اسی وقت ملتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل حال ہو۔ ورنہ انسان کو صحیح تدابیر اختیار کرنے کے بعد بھی محرومی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ جسمانی امراض کا روحانی علاج کم سے کم اس یقین کے ساتھ کرنا چاہیے۔ جس یقین کے ساتھ حکیم اور ڈاکٹر کی دوا لی جاتی ہے۔

جسم انسانی چار عنصر سے مرکب ہے۔ مٹی، پانی، ہوا اور آگ اور ۲۸ حروف باذن اللہ ان چاروں عناصر پر حکمراں ہیں۔ گویا کہ انسان کے اعضاء اور جسمانی حصے ان ۲۸ حروف کے پابند ہیں۔

حروف کا نقشہ مع تفصیل

سیارگان	آتشی	بادی	آبی	خاکی	تفصیل
زحل	ا	ب	ج	د	ان چاروں کی حکمرانی سر پر ہے
مشتری	ہ	و	ز	ح	ان چاروں کی حکمرانی داہنے بازو پر ہے۔
مریخ	ط	ی	ک	ل	ان چاروں کی حکمرانی بائیں بازو پر ہے۔
شمس	م	ن	س	ع	ان چاروں کی حکمرانی پشت پر ہے۔
زہرہ	ف	ص	ق	ر	ان چاروں کی حکمرانی شکم پر ہے۔
عطارد	ش	ت	ث	خ	ان چاروں کی حکمرانی داہنی ران پر ہے۔
قمر	ذ	ض	ظ	غ	ان چاروں کی حکمرانی بائیں ران پر ہے
	صفرا آگ	خون ہوا	بلغم پانی	سودا مٹی	

ابجد یہ نقش خصوصاً پاگل پن، سر کے بالوں سے گردن تک سب امراض کے لئے مثلاً بالوں کا گرنا، ضعفِ دماغ، حافظے اور یادداشت کی کمزوری، دردِ دانت، دردِ کان، امراض چشم، آواز کا بند ہوجانا، زبان کے چھالے، امراض حلق وغیرہ۔ غرضیکہ جو امراض گردن سے سر کے درمیان کے ہوں۔ ان سب میں یہ نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو زحل کی ساعت میں لکھنا چاہیے۔ جن حضرات کو ساعتوں کا علم نہیں ہے وہ سنیچر کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ نقش تیار کریں۔ گلے میں ڈالنے کی تاکید کریں۔

نقش یہ ہے۔

اجب یا اسرافیل بحق الف

ا	ب	ج	د
د	ج	ب	ا
ب	ا	د	ج
ج	د	ا	ب

ہوزح یہ نقش دائیں ہاتھ کے ناخن سے لے کر نصف سینے تک کسی بھی مرض اور درد میں باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ فالج اور لقوے میں بھی یہ نقش مؤثر ہے۔ اس نقش کو ساعت مشتری میں لکھیں۔

جن حضرات کو ساعتوں کا علم نہیں ہے وہ جمعرات کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر نقش لکھ لیں ——— اور دائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا جبرائیل بحق ھا

ه	و	ز	ح
ح	ز	و	ه
و	ه	ح	ز
ز	ح	ه	و

ط ی ک ل یہ نقش بائیں ہاتھ کی انگلی سے لے کر نصف شانے تک ہر قسم کے درد اور تکلیف میں باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اور دل کے تمام امراض میں بھی مؤثر ہے۔ اس نقش کو مریخ کی ساعت میں لکھیں۔ اگر ساعتوں کا علم نہ ہو تو منگل کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ نقش لکھ لیں۔ اور بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا اسمائیل بحق طا

ط	ی	ک	ل
ل	ک	ی	ط
ی	ط	ل	ک
ک	ل	ط	ی

م ن س ع دردِ کمر، پھیپھڑوں کی تکلیف، دق، سل، جریان، احتلام وغیرہ میں یہ نقش باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو ساعتِ شمس میں لکھنا چاہیے۔

جو حضرات ساعتوں کے علم سے واقف نہیں ہیں۔ وہ اس نقش کو اتوار کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

اجب یا دردائیل بحق میم

م	ن	س	ع
ع	س	ن	م
ن	م	ع	س
س	ع	م	ن

ف ص ق ر دردِ شکم، ناف کا ٹلنا، آنتوں کے زخم، جملہ امراضِ پیٹ، یہ نقش باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو ساعتِ زہرہ میں لکھنا چاہیے۔

جن حضرات کو ساعتوں کا علم نہیں ہے وہ اس نقش کو جمعہ کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا سرحائیل بحق فا

ف	ص	ق	ر
ر	ق	ص	ف
ص	ف	ر	ق
ق	ر	ف	ص

ش ت ث خ دائیں پاؤں کی انگلی سے دائیں ران تک۔ عرق النساء وغیرہ اور تمام امراض کے لئے یہ نقش انشاء اللہ فائدہ کرے گا۔ ساعتِ عطارد میں لکھیں۔ اگر ساعتوں کا علم نہ ہو تو بدھ کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا ھمزائیل بحق شین

ش	ت	ث	خ
خ	ث	ت	ش
ت	ش	خ	ث
ث	خ	ش	ت

ذ ض ظ غ بائیں ران سے بائیں پاؤں کی انگلی تک ہر قسم کی تکلیف میں مثلاً عرق النساء، جوڑوں کا درد، پنڈلیوں کی تکالیف وغیرہ میں یہ نقش باذن اللہ مفید ثابت ہوتا ہے ساعت قمر میں اس نقش کو لکھنا چاہیے۔ جو حضرات ساعتوں کے علم سے واقف نہ ہوں وہ اس نقش کو پیر کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

اجب یا اھوائیل بحق ذال

ذ	ض	ظ	غ
غ	ظ	ض	ذ
ض	ذ	غ	ظ
ظ	غ	ذ	ض

اگر مرض شدید ہو تو ہر طرح کے مریض کو ۱۱ تعویذ پینے کے لئے دیئے جائیں انشاء اللہ

جو حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے۔ ••

اعمالِ شفاء

غلام سرور شہاب
پاکستان

قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ "کوئی تر اور کوئی خشک چیز ایسی نہیں جس کا ذکر اس کتاب میں موجود نہ ہو۔"

اگر کسی مسئلہ کا حل نہ ملے تو اس میں قصور ہماری دانست کا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چوتھے اور آخری صحیفے قرآن مجید فرقان حمید میں ہر چیز کا ذکر اور ہر مسئلہ کا حل موجود ہے قرآن پاک کا فیضان بے بہا ہے۔ قرآن کریم جسمانی و روحانی امراض کے لئے پیامِ شفا ہے۔ اور جملہ مسائل کے حل کے لئے کامل راہنما ہے۔

راقم الحروف نے اپنی کتاب "فیضان القرآن" میں امورِ زندگی کے جملہ مسائل کے حل کے لئے کافی اعمال دیئے ہیں۔ جبکہ روحانی و جسمانی امراض کے شافی علاج کے لئے ایک الگ تصنیف "اعمالِ شفاء" زیر طبع ہے۔ طلسماتی دنیا کے لئے اپنی انہی دو کتب سے ماخوذ تحریر حاضر خدمت ہے۔

مرضِ نسیان حافظے کی کمزوری دور کرنے اور مرضِ نسیان کی صورت میں ہر نماز کے بعد یَارَحْمٰنُ ایک ایک مرتبہ پڑھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ اس سے یادداشت میں بہتری پیدا ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی سخت دل ہو تو اس کے لئے ایک گلاس پانی لے کر ایک سو ایک مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ کر دم کر کے اسے یہ پانی پلادیا جائے تو اس سے اس کے دل کی سختی نرمی میں بدل جائے گی۔

آشوبِ چشم اگر کسی کو آشوبِ چشم کا عارضہ لاحق ہو اور آنکھیں بہت سخت دکھتی ہوں تو ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے باوضو ہو کر ایک گلاس پانی لیں۔ اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اکتالیس مرتبہ اسم یَارَحْمٰنُ پڑھیں۔ اور پانی پر دم کریں۔ اس کے بعد اس پانی میں سلائی ڈبو کر ہر آنکھ میں سات سات مرتبہ سلائی پھیریں تین یوم تک اس عمل کے کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ آشوبِ چشم کا عارضہ جاتا رہے گا۔ اور آنکھیں دکھنی ٹھیک ہوجائیں گی۔ اس کے علاوہ آنکھوں کے درد کی صورت میں عامل باوضو ہو کر انگشتِ شہادت سے ماتھے پر سات مرتبہ اسم مبارک رَحْمٰنُ کو لکھے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے آنکھوں میں ہونے والا درد جلد رفع ہوجائے گا۔

رعشہ کا علاج اگر کسی کو رعشہ کا عارضہ ہو تو باوضو ہو کر ایک کپ پانی لیں۔ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اسی جگہ پر بیٹھ کر ایک سو ایک مرتبہ یَارَحْمٰنُ پڑھ کر دم کریں اور رعشہ کے مریض کو صبح نہار منہ ہر روز پلائیں۔ مسلسل عمل سے جلد ہی مرض میں افاقہ ہونا شروع ہوجائے گا۔ اور انشاء اللہ شفا حاصل ہوجائیگی۔

گریہ اطفال اگر اسم رحیم کا نقش ذوالکتابت لکھ کر بچے کے گلے میں باندھیں جو زیادہ روتا ہو تو اس کا رونا کم ہوجائے گا۔ اگر چاندی کی تختی پر کندہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں تو بچہ ڈر خوف سے مامون رہے گا۔ اور رونا دھونا چھوڑ دے گا۔

دافع جنون وسودا شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ سے منقول ہے جسے قدوۃ الکاملین حضرت شیخ محمد غوث گوالیاریؒ نے تشریح اسمائے چہل ویک میں تحریر فرمایا ہے۔ گوالیاری موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ دعائے ادریس علیہ السلام سے متعلق اگر اس اسم مبارک رحیم کو یا کے ساتھ اتوار، پیر، جمعرات کو طلوع شمس کے فوراً بعد متواتر چاند کی یکم سے چودہ تاریخ تک ہر ماہ پڑھتا رہے تو اس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجائے گی۔ یعنی اس کا عامل عشق الٰہی سے سرشار ہوجائے اور ہر شے میں حق سبحانہٗ تعالیٰ کے جلوے دیکھے اگر غیاثہٗ ثا زبر کے ساتھ رَحِیْمَ میم زبر کے ساتھ پڑھے تو دنیا و عقبیٰ میں کوئی ایسی بات پیش نہ آئے جو رنج و غم تکلیف و مصیبت کا سبب بنے بلکہ جب یہ گمان ہو کہ فلاں مصیبت آنے والی ہے یا تجارت میں نقصان

ہونے والا ہے۔ اسے پڑھے روزانہ ۲۵۰ مرتبہ انشاء اللہ نقصان سے محفوظ رہے گا۔ بلکہ وہم وگمان سے زیادہ نفع حاصل ہوگا اگر کوئی چینی کی پلیٹ پر اس اسم کو مشک وزعفران سے تحریر کرے اور پھر پانی سے دھو کر جنون وسودا کے مریض کو پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشے گا۔

اسم یہ ہے۔ یَا حَیُّ کُلِّ مَرِیْضٍ وَمَکْرُوْبٍ غِیَاثُہٗ وَمَعَاذُہٗ یَا حَیُّ۔

لاعلاج امراض سے شفاء سخت سے سخت مرض ناسور، گٹھیا، وجع المفاصل، مرگی، ایڈز، کینسر، فالج وغیرہ کے لئے فجر کی سنتوں کے بعد فرضوں سے پہلے اکتالیس مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آخری میم الحمد شریف کے لام سے ملا کر پڑھنا پھر کسی شئے پر دم کر کے وہ پانی یا عرق مریض کو پلانا نہایت مفید ہے۔

شفاء الامراض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْفَاتِحَۃُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ سورۂ فاتحہ سے شفاء الامراض کا ایک خاص عمل جو بزرگوں سے منقول ہے اور کئی مرتبہ کا مجرب ہے۔ ایسے تمام امراض جن کے علاج سے ڈاکٹر اور اطبا حضرات عاجز آگئے ہوں ان امراض کے لئے یہ عمل قوی الاثر ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آخری میم الحمد شریف کے لام سے وصل کر کے لکھیں۔ پھر ان الفاظ کا اضافہ کریں یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ۔ یہ عمل کسی شیشے کی صاف پلیٹ یا لوہے چینی کی صاف پلیٹ پر لکھیں۔ روشنائی ماءالورد میں زعفران ملا کر تیار کریں۔ اور سرکنڈے کے نئے قلم سے تحریر کریں۔ ایک پلیٹ روزانہ نہار منہ عرق گلاب سے دھو کر مریض کو پلا دیں۔ بلاناغہ چالیس یوم تک ایسا کریں۔ انشاء اللہ چالیس یوم کے عمل سے مرض لاعلاج سے شفا ملے گی۔

اعمالِ بسم اللہ شریف حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس کوئی شخص زہر لایا۔ اور کہا کہ اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت رہیں تو ہم جان لیں گے کہ اسلام سچا ہے۔ آپ نے بسم اللہ پڑھ کر وہ زہر پی لیا اور اللہ کے فضل سے کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ شخص یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔

سر درد کا علاج بادشاہ روم ہرقل نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے سر درد کی بہت شکایت ہے کچھ علاج کیجئے۔ آپؓ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی۔ جب بادشاہ وہ ٹوپی اوڑھتا تھا درد جاتا رہتا تھا۔ اور جب اتار دیتا درد شروع ہو جاتا تھا۔ اس کو تعجب ہوا۔ اس نے ٹوپی کو کھلوایا۔ دیکھا تو اس میں ایک پرچہ لکھا تھا جس پر بسم اللہ شریف لکھی ہوئی تھی۔

دوا کھانے سے شفاء ہو جو بیمار بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ پڑھ کر دوا کھائے۔ انشاء اللہ دوا فائدہ دے گی۔ اور شفاء جلد ہوگی۔

دردِ شقیقہ کا مجرب عمل راقم الحروف نے یہ عمل اپنی کتاب "بسم اللہ" حصہ اول کے آخری باب میں تحریر کیا ہے اور اپنی دوسری تصنیف "فیضان القرآن" میں بسم اللہ کے باب میں تحریر کیا ہے۔ مریض خواہ مرد ہو یا عورت، خواہ قریب ہو یا دور زمینی فاصلہ چاہے جتنا بھی ہو۔ صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے فضاء میں مشرق کی طرف منہ کر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر کریں۔ تصور یہ کریں کہ میں فلاں مریض کا علاج کر رہا ہوں۔ صرف ایک مرتبہ ہی عمل کرنے سے دائمی افاقہ ہوگا۔ اور مستقل فائدہ ہوگا۔ اگر مریض کا نام معلوم ہو مثلاً عبدالرزاق وغیرہ تو نام کے ساتھ تصور کریں۔

جسمانی دردوں کا علاج سانس اندر کھینچ کر سات مرتبہ دل میں بسم اللہ کا ورد کر کے دردِ سر، دردِ شقیقہ اور تمام جسمانی دردوں، ہر سانس باہر نکلتے ہوئے دم کریں۔ درد رک جائے گا۔ اگر کسر ہو تو ایسا تین مرتبہ کریں۔

بخار کے لئے دائیں ہاتھ پر گنتے ہوئے بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیاں بند کر کے کھولتے جائیں اور بخار والے مریض کی پیشانی پر دم کرتے جائیں۔ انشاء اللہ پانچ مرتبہ اس عمل کے کرنے سے بخار اتر جائے گا۔ یہ عمل کرامت سے کم نہیں ہے۔ پڑھنا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی ہے۔

نظرِ بد ختم کرنا نظر بد کے اثر کو ختم کرنے کے لئے انتہائی آسان اور کامیاب عمل ہے۔ جس مرد وزن کو نظر بد کا اثر ہو۔ ایک مٹی کا پیالہ لے کر مریض کے پاؤں کی ایڑی کے نیچے رکھوائیں۔ اور خود یہ عمل اکتالیس مرتبہ پڑھ کر مریض کے سینے پر دم کریں۔ اور مریض کو پہلے ہی تاکید کر دیں کہ جونہی میں دم کر دوں زور سے پاؤں مار کر پیالہ توڑ دے۔ انشاء اللہ اس عمل کے کرتے ہی نظر بد ٹوٹ جائے گی۔

عمل یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا شافی شفاء دے۔ نظر بد کو ہٹا دے۔ بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

کند ذہنی دور کرنے کے لئے

آب زمزم یا آب باران پر سات سو چھیاسی مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کیا جائے۔ اور کند ذہن کو چالیس یوم تک ایک چمچ روزپلایا جائے تو اس کا ذہن تیز ہو جائے گا۔ ایسے لڑکے یا لڑکیاں جو شکایت کرتی رہیں کہ ہمارا پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ یا دماغ کام نہیں کرتا۔ ان کو بھی ایک دو بوتل پانی کی تیار کرکے دینی چاہیئے۔

علاج بیماراں کا عجیب عملؒ

اگر کسی گھر میں جنات کا بسیرا ہو۔ یا کسی گھر میں حشرات الارض بہت زیادہ ہوں یا کسی کو لا علاج بیماری ہو اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہوتا ہو۔ یا کسی نیک عورت کا خون حیض بہت زیادہ بہتا ہو۔ سب کیلئے یہ عجیب عمل کرنے سے فائدہ کلی ہوگا۔

طریقہ یہ ہے کہ ایک ایسی فولادی چھری جس کا دستہ بھی فولادی ہو۔ اور اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کندہ کیا جائے۔ پھر اس چھری پر تین سو اکتیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کریں۔ پھر ایک مرغ لے کر اس چھری سے ذبح کریں۔ اور سر کاٹ کر مرغ چھوڑ دیں۔ جب مرغ بے سر راستہ چلے اس وقت سر کو اٹھا کر اس مکان کے دروازے میں دفن کر دیں جہاں جنات کا بسیرا ہو یا حشرات الارض ہوں جنات وحشرات وہاں سے بھاگ جائیں گے۔

بچے زندہ رہیں

جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اکسٹھ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ اس کی اولاد زندہ رہے گی۔

بقیہ: مریض کتنے دنوں میں ہوگا۔؟

بکرا، ایک مرغ خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۵ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ سات قسم کا غلہ، سات سات کلو خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۶ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ سات کلو نمک، ایک کلو ہلدی، ایک کلو دہی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۷ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ایک تولہ سونا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد صفر باقی بچے تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۵ کلو گھی، ۵ کلو شکر، ایک مرغ خیرات کریں۔

بقیہ: برجوں کی دنیا

اس کے محبوب کا جسم اور لباس صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ لیکن اسے حد سے زیادہ خوش شکل یا خوش لباس ہونے کی بھی ضرورت نہیں تاہم وہ عقابی نظروں کی مالک ہوتی ہے۔ اور اپنے محبوب کے لباس کے ہر دھبے، چہرے کی ہر سلوٹ اور سگریٹ کی راکھ کا باقاعدہ نوٹس لے گی۔

ایسا مرد جو باقاعدگی سے غسل نہ کرتا ہو۔ جو ازدواجی تعلقات سے پہلے شیو نہ بنائے اور جس کا فلیٹ بوچڑ خانے کا منظر پیش کر رہا ہو اس سے تعلقات استوار نہیں کر سکتا۔ وہ خوشبویات کے ضمن میں بھی بڑی حساس ہوتی ہے۔ اور اپنے محبوب کی خوشبو کو دیگر خوشبوؤں سے آسانی کے ساتھ علیحدہ سونگھ لیتی ہے۔ اسے ایسے مرد کی خواہش ہوتی ہے۔ جو اس کے شرمیلے پن پر قابو پانے میں اس کے ساتھ تعاون کرے۔

آغاز میں سنبلہ عورت ایک نسوانیت سے بھرپور تکمیل پسند لڑکی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اکثر اپنی ماں اور زمانے کی طرف سے دی گئی دوہری تربیت سے فیض یاب ہوتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا مقصد موزوں ترین مرد سے شادی کا مضبوط بندھن باندھنا ہوتا ہے۔ تاہم یہ حقیقت کہ اگر سنبلہ عورت ایک بار اپنے ممانعات (TABOOS) سے آزاد ہو جائے تو وہ حسی، پرکشش اور دلفریب ہو جاتی ہے۔

سنبلہ عورت خوشگوار اور پرجوش ازدواجی تعلقات کی متمنی ہوتی ہے۔ وہ آزاد دل دماغ کے حامل مرد کی خواہش مند ہوتی ہے۔ جو اس کے شرمیلے پن کو دور کر کے اسے اپنی ذات کی اندرونی تہیں بے نقاب کرنے میں مدد کرے۔

سنبلہ اپنے شوہر کے ناز اٹھانا اور اس کی ملکیت بننا پسند کرتی ہے۔ وہ ایسا جیون ساتھی چاہتی ہے جو علم جنسیات پر عبور رکھتا ہو۔ اگر وہ حساس استاد ہے تو وہ سنبلہ کو شاندار شاگرد پائیگا۔ وہ اپنے شوہر کی پسند و ناپسند کا خیال رکھے گی۔ وہ ایسا مرد پسند کرتی ہے جو تسکین کے معاملے میں اس کے جوش وجذبات کا احترام کرے۔

روحانی علاج کے مجرّب طریقے

بعض مریض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی بیماری کی تشخیص تو فوری ہوجاتی ہےکہ ان پر کوئی ذی روح مسلط ہے یا ان پر اثرات ہیں لیکن ان کا علاج مشکل ہوجاتا ہے۔ مسلط شدہ چیزیں جانے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ جو بھی عمل مریض پر کیا جائے وہ کارگر نہیں ہوتا۔

بعض مریضوں پر جنات کا سایہ ہوتا ہے۔ اور سائے کی حاضری بہت مشکل سے ہوتی ہے۔ اس لئے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے قارئین کے لئے چند مجرب اور تجربہ شدہ اعمال لکھے جارہے ہیں۔

ترکیب نمبر ایک ۱ نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء پہلے چاروں قل شریف ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخر سات سات مرتبہ درود شریف اور اس کے بعد ایک تسبیح آیت کریمہ کی پڑھیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ یا قدیرُ پڑھیں۔ سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔

پہلی جمعرات کو پانی پر دم کرنا ہے۔ جو کہ بوتل میں رکھ لیں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ اس پانی کو سوتے وقت سینے اور دماغ پر مل لیا کرے۔ اس طرح اس عمل کو لگاتار تین جمعرات تک کریں اور آخری جمعرات کو پانی کے ساتھ چینی بھی رکھ لے۔ اور چینی پر دم کرکے مریض کو دے دیں۔ پانی اسی طرح سینے اور دماغ پر ملنا ہے۔ اور چینی مریض کو کھانے کے لئے دیں۔

یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانی سے منسوب ہے۔ اور نہایت ہی مجرب عمل ہے۔ اس اہم عمل کو کریں ـــــ اور فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ ناکامی نہ ہوگی۔ تجربہ کے طور پر ایسے مریضوں پر اس عمل کو آزمائیں۔ جو زندگی سے تنگ آچکے ہوں اور کسی بھی طرح ٹھیک نہ ہوتے ہوں۔ دعا گو ہوں کہ ربّ العزت اس عمل کی بدولت ان لوگوں کو شفائے کاملہ عطا کرے جو کسی بھی روحانی مرض کا شکار ہیں۔

مریض کو تاکید کریں کہ وہ علاج کے دوران کسی قسم کا گوشت نہ کھائے۔ نہ ہی کسی مرنے والے کے گھر چالیس روز تک جائے ورنہ یہ روحانی تکلیف بڑھ جاتی ہے اور علاج کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ترکیب نمبر دو ۲ اس نقش کو لکھ کر بتی بنالیں اور اس کو جلاکر مریض کی ناک میں دھواں دیں۔ دھواں دینے کے بعد تین مرتبہ ذیل کا عمل پڑھ کر مریض پر دم کریں۔ انشاء اللہ مریض کو کلی شفا ہوگی۔ عمل یہ ہے۔ فرعون ہامان، شیطان، لعین، العجل العجل العجل

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حافظ یا حفیظ یا ناصر یا رقیب یا معین یا کفیل یا اللہ ابوصا صا بل اصا صا را صا و حصا ازا ون فی اقبا حی العرش والارض فاللہ خیرٌ حافظاً وھو الرحم الراحمین۔

ترکیب نمبر تین ۳ اگر مرض کا شدید حملہ ہو۔ کسی دوا سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو پیپل کے گیارہ عدد پتے اگر مریض کے سر پر رکھ دیں اور چاروں قل شریف ایک ایک دفعہ پڑھ کر پتوں پر پھونک دیں۔ اور سر سے پتے ہٹاکر جلادیں۔ یہ ترکیب مسلسل گیارہ دنوں تک کریں۔

ترکیب نمبر چار ۴ ایسا سحر زدہ جس کے علاج سے عامل کامل حضرات عاجز آجائیں تو ایسے لاعلاج مریض کے لئے منزل بقعہ میں گربہ دشتی کے پتے کے پانی پر ذیل کے کلمات کو ۱۰۰ دفعہ پڑھ کر دم کریں۔ اور اس پانی کو کنوئیں کے سادہ پانی میں ملاکر اس پانی سے سحر زدہ کو غسل کروائیں اور اس میں سے تھوڑا پانی اس مریض کو پلادیں تو جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ اور مریض فوراً شفایاب ہوجائے گا۔

کلمات یوں ہیں۔

الخاخ الجاخ داخ بدوخ یا خاخر الخقلخاخو خیلطلخا الخاوِیل مرج اماوِیل ولاخیرا خیھا خاخیدا حافظا وھا یشاسن خاہ وکاہ بسحرہا ولاخامقت عشوعا مکن لنا سد افعا انتھا یا عخا خود ابحق الخاء

وَالوَحَاءِ الْعَجَلِ.. (?) وَالوَحَاءِ الخَاءِ خَاخا۔

ترکیب نمبر۵ پانچ بروز جمعرات بعد از نماز مغرب مٹی کا چراغ لے کر اس میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں اور آسیب زدہ مریض کو چراغ کے سامنے بٹھائیں اور اس کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی لَو پر نظر رکھے۔ عامل سورۃ التغابن (پارہ ۲۸) کو تین مرتبہ پڑھے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اسی طرح لگاتار اس عمل کو تین جمعرات تک کریں۔ آخری روز یعنی آخری جمعرات کو عمل کرنے سے پہلے کوئی میٹھی چیز رکھ لیں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اس چیز کو بچوں میں تقسیم کر دے۔ یہ حاضرات کا عمل صرف مریضوں کے لئے ہے۔ اور یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانیؒ سے منسوب ہے۔ اس عمل کا تجربہ سینکڑوں مریضوں پر کیا گیا ہے جو کہ بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔

ترکیب نمبر۶ چھ بروز جمعہ سورۂ یٰسین شریف کو سات بار پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور اپنے پاس چینی اور الائچی رکھ لیں۔ اور اس پر دم کر کے مریض کو چینی چائے میں ملا کر دیں۔ جب طبیعت خراب ہو تو الائچی منہ میں رکھ لیا کرے۔ اسی طرح لگاتار اس عمل کو تین جمعہ تک کریں۔ (یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانیؒ سے منسوب ہے)

ترکیب نمبر۷ سات جادو سحر کے لئے نہایت ہی مجرب نقش ہے۔ تین عدد نقش لکھیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں پہنا دیں۔ دوسرا پینے کے لئے اور تیسرا نہانے کیلئے۔ نہاتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ تعویذ کا پانی کسی گندی نالی یا ناپاک جگہ پر نہ جائے۔ یعنی اس پانی کی بے ادبی نہ ہو۔ بہتر ہوگا کہ مریض کسی ٹب میں نہائے اور اس کے بعد یہ پانی چھت وغیرہ پر ڈال دیں یا ایسی جگہ ڈالیں جہاں پر بے ادبی نہ ہو۔

نقش درج ذیل ہیں۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

یا قابض اقبض جمیع اثرات سحر و جادو و آسیب و نظر بد بحق یا قابض العجل العجل الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا

ترکیب نمبر۸ آٹھ جادو علوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور کنوئیں کے پانی پر ۲۱ مرتبہ اس عزیمت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر اسی پانی کو ۲۱ روز تک مریض کو صبح و شام پلاتے رہیں۔ اور اس عزیمت کو ۲۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔

موسٰی دہارون کی لاٹھی ٹوٹکا کرنے والے کی ٹوٹے پانی ساحر پڑے موت کی کھائی کعبہ کی نظر بیکار ہوا جادو کا اثر بسم اللہ اللہ اکبر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ترکیب نمبر۹ نو سحر و جادو اتارنے کا ایک مجرب عمل لکھا جاتا ہے۔ ۴۱ اگربتیاں لیں اور ہر ایک اگربتی پر وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ صبح و شام ایک اگربتی مریض کے سرہانے جلائیں اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ جس وقت اگربتی جل کر ختم ہو جائے اس وقت اس پانی کا ایک دو گھونٹ مریض کو پلا دیں۔ اگربتی کے نیچے کوئی مٹی کا برتن رکھیں۔ تاکہ راکھ محفوظ کی جا سکے۔ ۴۱ اگربتیاں ۲۰ دن میں ختم ہو جائیں گی۔ سب کی راکھ جمع کر کے رکھ لیں اور اکیسویں دن مریض غسل خانہ میں جا کر اسی راکھ کو اپنے پورے بدن پر مَلے۔ پوشیدہ مقامات چھوڑ دے۔ راکھ زیادہ سے زیادہ سینے اور دل پر لگائے چند منٹ کے بعد غسل کر لے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

نقش اس آیت کا یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۸	۶۲۲	۶۲۵	۶۱۱
۶۲۴	۶۱۲	۶۱۷	۶۲۳
۶۱۳	۶۲۷	۶۲۰	۶۱۶
۶۲۱	۶۱۵	۶۱۴	۶۲۶

یا اللہ جل جلالہٗ بحرمۃ ایں نقش (بیماری کا نام) رفع شد

ترکیب نمبر۱۰ دس (جادو سے حفاظت کا عمل) بعد از نماز فجر اور بعد نماز عشاء حق تعالیٰ کا اسم صفاتی یا قابض ۳۳ مرتبہ پڑھا کریں۔ اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

انشاءاللہ کسی بھی طرح کا جادو خواہ وہ علوی ہو یا سفلی آپ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ چھوٹے بچوں پر آپ اس اسم کو ۳۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کر دیں۔ اس طرح بچے بھی سحر کے بُرے اثرات سے انشاءاللہ محفوظ رہیں گے۔

ترکیب نمبر گیارہ ۱۱ (شفائے امراض کا نایاب نقش) یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں اور گھول کر پلائیں۔ ہر قسم کے سحری و آسیبی و جسمانی امراض میں تعویذ تیر بہدف ہے۔ سحر و جادو میں بے انتہا مجرب ہے۔ اگر کسی گھر میں ہر وقت بیماری و پریشانی رہتی ہو تو یہی نقش لکھ کر دروازے کی چوکھٹ میں لگائیں جس کے نیچے سے سب آتے جاتے ہیں ــــ اور کچھ پلاتے رہیں۔ ایک دو دن میں سب اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جائے گا۔

یاشافی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاکافی

ط یابدوح ٦	ط یابدوح ١	ط یابدوح ٨
ط یابدوح ٧	ط یابدوح ٥	ط یابدوح ٣
ط یابدوح ٢	ط یابدوح ٩	ط یابدوح ٤

یا نارکونی بردًا وسلامًا یاشافی یاکافی یامعافی یاحافظ یاحفیظ یاسلام یادافع البلیات یادافع المصائب یادافع الامراض یابدوح ونُنزّل من القرآن ما ھو شفاءٌ ورحمةٌ للمؤمنین

ترکیب نمبر بارہ ۱۲ سات سچے موتی لیں۔ ہر ایک موتی پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر دیں۔ یہ پانی مریض کو صبح و شام سات دن تک پلائیں۔ آٹھویں دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بنوا کر مریض کو پہنا دیں اور ۶ موتی الگ الگ کنوؤں میں ڈال دیں۔ کنواں مسجد کا ہو تو بہتر ہے۔ انشاءاللہ جادو کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ اور آئندہ جب تک یہ انگوٹھی انگلی میں رہے گی جادو نہیں ہو سکے گا۔

ترکیب نمبر تیرہ ۱۳ جس شخص کو آسیب کا اثر ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو فلیتہ بنا کر کورا چراغ لے کر جس میں پانی نہ لگا ہو۔ سرسوں کا خالص تیل لے کر اس فلیتے کو بغیر کپڑے اور روئی کے تیل میں بھگو کر روشن کریں۔ یہ چراغ جس فلیتے سے روشن ہوگا اس کو مریض کے سرہانے رکھیں۔ چراغ کو اس طرح کسی چیز پر رکھیں۔ تاکہ اس کی اونچائی اس پلنگ کے برابر رہے جس پر مریض لیٹا ہو۔ کوشش کرے کہ مریض تمام حاجات سے فارغ ہو کر بستر پر دراز ہو اس لئے کہ پھر بہتر یہ ہے کہ صبح تک مریض اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ عامل کو چاہئے کہ اس بات کو غور کرے کہ چراغ کی روشنی کس رنگ کی ہے۔ اگر دوران عمل فلیتہ بجھ جائے تو فوراً ہی اس کو روشن کر دیا جائے۔ فلیتہ کا سرا جب جل جائے تو دیا سلائی سے اس کو اوپر کی طرف کرتا رہے۔ جب فلیتہ پورا جل جائے تو اس چراغ کو اٹھا کر بحفاظت کہیں رکھ دیں اور پھر اگلے دن اسی وقت پھر روشن کریں۔ اس طرح لگاتار تین دن یا سات روز جس وقت فلیتہ جلایا جائے تو گھر کے سب لوگ سو گئے ہوں۔ کمرے میں مریض ایک تیماردار اور عامل موجود ہوں۔ اس سے زائد افراد نہ ہوں۔ فلیتے کو ۶ کی طرف سے موڑنا شروع کریں اور ۸ کا ہندسہ اوپر کی طرف آئے۔

اس نقش کو منگل کے دن مشتری یا زہرہ کی ساعت میں لکھیں اور دیکھتا رہے کہ پہلے دن چراغ کتنی دیر اور دوسرے دن اور تیسرے دن کتنی دیر تک روشن رہا۔ اگلے دن فلیتہ کا جلد جل جانا صحت کی علامت ہوگی۔ اگر مریض چت لیٹا رہے تو بہتر ہے ورنہ اس کو کروٹ سے بھی لٹا سکتے ہیں۔

اس فلیتے کو روشن ہوتے وقت مریض کو اس کا دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ یہ عمل بے حد مجرب المجرب ہے اور بارہا کا آزمودہ ہے۔ نقش درج ذیل ہے۔

۷۸٦

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

فرعون قارون ہامان شداد نمرود ابلیس علیہم اللعنة واتباع ایشان اگر نگریزند سوختہ شود

ترکیب نمبر چودہ ۱۴ ایسا مریض جس پر کوئی ذی روح مسلط ہو یا کسی چیز کے اثرات ہوں تو اس نقش کو لکھ کر فلیتہ بنا کر سرسوں کے تیل میں تر کر کے چراغ میں جلائیں۔ نقش جلتے ہی انشاءاللہ اثرات زائل ہو جائیں گے۔ نقش درج ذیل ہے۔

۷۸٦

سعیان	ہامان	قارون	فرعون
بیداد	ابلیس	بے ایمان	نمرود
ابلیس لعین	ہامان	بیداد	عدسو
ترابلیس	قارون	ترابلیس	تریکن

(باقی صفحہ ۱۲۳ پر)

اعمالِ مجرّب

چہرے یا پشت وغیرہ کے مسّے

بدن کے اکثر حصّے پر بعض لوگوں کو موکے یعنی مسّے ہو جاتے ہیں۔ اور بدنما معلوم ہوتے ہیں بعض لوگ گھوڑے کا بال باندھ کر یا جراحی سے کاٹتے ہیں ــــ جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ خون بکثرت نکل جاتا ہے۔ اور خطرہ ضعف وغیرہ ہوتا ہے اس عمل سے بلا تکلیف مسّے جھڑ جاتے ہیں۔ اعمال کے منکر اسے آزما کر دیکھ لیں۔

ترکیب یہ ہے کہ نئے مونجھ کی غیر مستعمل رسّی صاف لیں۔ (جس سے چارپائی بنی جاتی ہے۔ پان فروش سے مل جائے گی) اس پر عمل اس طرح کریں کہ جتنی تعداد میں مسّے ہوں (جن کو دور کرنا ہے) اتنی ہی گانٹھیں اس پر دینی ہیں۔ گرہ دیتے وقت مریض مسّے پر انگلی شہادت رکھے اور عمل کرنے والا یہ آیت پڑھے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۔ ط

صرف اتنا کلمہ اور اوپر دم کرنے کی ضرورت نہیں پھر دوسرے مسّے پر انگلی رکھے اور عامل آیت کا حصہ پڑھے۔ اسی طرح جتنی ضرورت ہو عمل کر کے رسّی کو لپیٹ لیں اور کسی آروڑی یعنی گندے ملبے کے ذخیرہ کے اندر دبا دیں جہاں کم سے کم دس ہفتے دبی رہے۔ اس سے پہلے ہرگز نہ نکالیں۔ تین چار روز کے بعد مسّے از خود گرنے شروع ہو جائیں گے۔ اور چند دنوں میں جلد صاف ہو جائے گی۔ ھٰذا شیٔ عجیب۔

دیگر مکان تکلیف دہ کے لئے

بعض مکان یا کوئی ایک کمرہ ایسا ہوتا ہے جسمیں کسی بزرگ کی روح کا مسکن ہوتا ہے یا کوئی سخت روح یا جن کا گزر ہوتا ہے۔ جس سے اہل مکان کو تکالیف بیماریاں اور موتیں ہوتی ہیں ایسی تکالیف کی جگہ باوضو صبح و شام کمرے کے درمیان کھڑے ہو کر متوسط آواز سے اذان دیں اور اذان کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے پھونک ماریں، پھر دوسری اذان کہہ کر سامنے قبلہ کی طرف پھونک ماریں۔ پھر اذان کہیں اور دائیں طرف شمال کی جانب پھونک ماریں۔ پھر چوتھی بار اذان کہہ کر جنوب کی طرف۔ پھر پانچویں بار مشرق کی طرف، پھر چھٹی بار نیچے زمین کی طرف پھونک ماریں۔ پھر دعا درود پڑھ کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غیبی ارواح کے ضرر سے بچاتے اور انہیں کسی دوسری جگہ منتقل فرمائے۔ انشاء اللہ ضرور رفع تکلیف ہوگی۔

برائے دفع خیالات فاسدہ

ان آیات کو پڑھ کر متخیل کو دم کریں یا پانی دم کر کے پلائیں یا کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ ط

زہر تمام حشرات الارض دور

سانپ، بچھو، بھڑ، زنبور وغیرہ پر میرا مجرب عمل ہے۔ ہر جانور کے زہر کو کافی ہے۔ باذن اللہ جہاں کاٹا ہو وہاں پر پڑھ کر دم کریں۔ ضرورت ہو تو پانی دم کر کے بھی پلائیں۔ فوراً آرام ہوتا ہے۔ اوّل بسم اللہ پھر درود شریف پھر یہ کلمات۔

مکتب ذنب عقرب بقولہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

زہر یک صد و ہشدہ گروہ کژدم فرود آید زہر ہفتاد گروہ مار فرود آید زہر یک صد و ہشدہ گروہ غنڈل ہم فرود آید۔ زہر خزندہ و پرندہ ہم فرود آید۔

بہ ھذا حبیب میچن خیل فقیر یا با یا نوح نبی اللّٰہ یا نوح نبی اللّٰہ یا نوح نبی اللّٰہ پڑھ کر دم کر دیں۔ وضو کی شرط نہیں۔ انشاء اللہ فوراً آرام ہوگا۔

(باقی صـ۱۹۹ پر)

مخفی توانائی کی تسخیر کیجیے

شمیم زبیر

اگر ہم اپنے اندر چھپی ہوئی توانائی کی دس فیصد مقدار پر دسترس حاصل کر لیں۔ تو ہماری زندگی تبدیلی کا مظہر بن جائے

ہم بیشتر ایسے لوگوں کو جانتے ہیں جو غیر معمولی اوصاف کے حامل ہوتے ہیں۔ ایسے منفرد لوگوں میں جوش، ولولہ اور سرگرمیٔ عمل کا جنون خیز انداز ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں اپنے حصے سے زیادہ کام کرتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ جب ایسے افراد کی کامیابیوں پر غور و فکر کا سلسلہ ختم ہوتا ہے تو خود ہمارے دل میں بھی اُن کامیابیوں کے لمحات کو گرفت میں لانے کا جذبہ اُبھرتا ہے۔ جن میں ہمارے اندر پوشیدہ توانائیاں رُو بہ کار آنے کے لئے بے قرار ہوتی ہیں۔ ایسے میں کام اور کھیل کے درمیان کی سرحدیں ٹوٹ پھوٹ کے عمل کے تحت معدوم ہو جاتی ہیں۔

تعلیم حاصل کرنے میں وقت خرچ کرنے کے بعد کھیلوں میں مقابلے کے لئے یا کسی بڑے کام کا چیلنج قبول کرنے کی خاطر توانائی کو مناسب انداز میں زیرِ عمل لانے کا نازک اور توجہ طلب مرحلہ آتا ہے۔ ایسے ہی نازک وقت پر اکثر ہمارے اوپر تھکن کا احساس غالب آجاتا ہے۔ جو ہمیں سہل اور سادہ کام سے بھی روک دیتا ہے۔ یہ احساس توانائی کے مناسب اور صحیح سمت میں اخراج کو مسدود کر دیتا ہے۔

انسان ایک ایسی مشین ہے جسے مصروفِ عمل نہ رکھا جائے تو وہ خراب اور بے کار ہو جاتی ہے۔ ہم ہائی اسکول کی سطح پر علم طبیعیات کا یہ اصول پڑھتے ہیں۔ "حرکی توانائی حرکت کا تلازمہ ہوتی ہے۔" انسانی توانائی بھی اسی اصول کے تحت کارفرما رہتی ہے۔ آپ اس کی ذخیرہ اندوزی نہیں کر سکتے۔ اعضاء کے طریقِ علاج کے بانیوں میں سے ایک "فریڈرک ایسی پرلز" اکثر کہتا ہے کہ میں محفوظ رہنا نہیں چاہتا۔ میں اپنے وجود کو صرف کر دینا چاہتا ہوں۔

اگر ہم اپنے اندر چھپی ہوئی توانائی کی دس فیصد مقدار ہی پر دسترس حاصل کر لیں۔ تو ہماری زندگی تبدیلی کا مظہر بن جائیگی۔ اس کے لئے آغاز کار کا طریقہ یہ ہوگا۔

اپنے جسمانی اعضاء میں توازن پیدا کیجیے۔ جسمانی توازن اور درستی کے سلسلے میں ہماری توانائی اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ گہرے گہرے سانس لینے کی مشق بھی ہماری تھکن کا بہترین علاج ثابت ہوتی ہے۔

کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ کاہل الوجود رہ کر غیر صحت مند زندگی گزارنے والوں کے مقابلے میں وہ لوگ اپنی جسمانی حالت کو بہتر محسوس کرتے ہیں۔ جو اپنی توانائی کو دوسروں کی بہتری کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

غصہ بھی توانائی ہے۔ اس توانائی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اس سے تعمیری مقاصد حاصل کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ بس اس کے رُخ کو تخریب سے تعمیر کی طرف تبدیل کرنے کی ضرورت ہے غصے کو اگر دبا لیا جائے اس پر قابو پا لیا جائے تو یہ توانائی ضائع نہیں ہوتی۔

ایسے لمحات بھی آتے ہیں کہ غصہ، پاگل پن کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایسا اُسی وقت ہوتا ہے جب ہم غصے پر قابو پانے کی شعوری کوشش نہ کریں۔ غصے کی شدت میں آپ زیادہ سے زیادہ مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں اور پُرجوش انداز میں مقصد حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ مقصد کا تعین ہی دراصل تخریب یا تعمیر کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے کہ ہم اپنی اس توانائی کی درست سمت مقرر کر دیں۔

اب تک کے تجربات اور تحقیقات کا حاصل یہ ہے کہ زندگی کے بارے میں مثبت اندازِ نظر رکھنے والے اُن لوگوں کے مقابلے میں جو منفی فکر رکھتے ہیں بہت کم عوارض اور مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں یہ لوگ زیادہ توانا ہوتے ہیں۔ ماہرین مثبت رویوں پر زور دیتے ہیں۔ غیر فعال منفی رویئے رکھنے والوں کے لئے اُن کا کہنا ہے کہ انہیں نظر انداز کر دیا جائے۔ جو لوگ زندگی میں کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں، بچپن ہی سے مثبت رویوں پر یقین رکھتے ہیں اُن

(بقیہ صفحہ ۱۹۱ پر)

مریض کتنے دنوں میں ٹھیک ہوگا؟

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اور صدقہ مریض کی طرف سے کیا دینا چاہیئے

مریض کا نام، مریض کی والدہ کے نام کے اعداد نکالیں۔ جس دن وہ بیمار ہوا ہے اُس دن کے اعداد، اور جس دن معلومات کر رہی ہوں اس دن کے اعداد، دونوں دنوں کی تاریخیں اور ماہ و سن کے اعداد شامل کر کے ۲۸ سے تقسیم کر دیں۔ اور ذیل کی تفصیلات سے نتیجہ برآمد کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو مریض بہت دیر میں اچھا ہوگا۔ ایک مرغ سفید، پانچ کلو چاول، ایک کلو مکھن صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہیں تو مریض کی جان کو خطرہ ہے۔ دو کلو کھانڈ، ایک کلو اصلی گھی، ایک مرغ صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۳ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہو جائے گا۔ ایک کلو سرسوں کا تیل، ایک بکری کا بچہ، ۵ کلو لوہا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۴ باقی رہیں تو مریض دیر میں اچھا ہوگا۔ دس کلو گیہوں، دس گز سفید رنگ کا کپڑا صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۵ باقی رہیں تو مریض کو خطرہ ہے۔ اصلی گھی گائے کا ۵ کلو، اور ۱۵ گز لٹھا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۶ باقی رہیں تو مریض بہت جلد ٹھیک ہو جائیگا۔ ۵ کلو چاول، ۵ کلو دودھ صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۷ باقی رہیں تو مریض خطرے میں ہے۔ بکرا ایک عدد، دو کلو اصلی گھی صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۸ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہو جائے گا۔ سات طرح کا غلہ چھ چھ کلو خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۹ باقی رہیں تو زندگی ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ ایک بکرا، ۱۰ گرام چاندی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۰ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ایک بکرا، پانچ کلو سرسوں کا تیل خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۱ باقی رہیں تو مریض ٹھیک ہو جائے گا۔ سات طرح کا اناج، سات سات کلو خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۲ باقی رہیں تو مریض بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ ایک مرغ، ایک کلو گھی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۳ باقی رہیں تو مریض کو اندیشہ موت ہے۔ دس کلو چاول ۳ کلو آٹا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۴ باقی رہیں تو مریض دیر سے تندرست ہوگا۔ دو کلو گھی، دس کلو گیہوں خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۵ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہو جائے گا۔ دس کلو چنا، ایک کلو گھی، ایک مرغ خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۶ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۱۰ کلو شکر، ایک کلو گھی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۷ باقی رہیں تو مریض کو خطرہ ہے۔ ۱ کلو اصلی گھی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۸ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۲ تولہ چاندی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۹ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۷ تولہ چاندی، ۵ کلو لوہا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۰ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ دس میٹر کپڑا، ایک سفید مرغ خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۱ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۵ کلو اصلی گھی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۲ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۶ تولہ چاندی، دس کلو گیہوں خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۳ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۶ ماشہ سونا، ۶ تولہ چاندی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۴ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ایک

(بقیہ صفحہ ۱۸۹)

وٹامن کی کمی انسانی صحت پر برے اثرات چھوڑتی ہے

● ـــــ حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

وٹامنز انسانی جسم کے لئے بہت ضروری ہیں۔ خوراک میں اگر وٹامنز کی مخصوص مقدار موجود نہ ہوں تو طرح طرح کی بیماریاں اور کمزوریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ عقل مند لوگ اپنی تندرستی کو بحال رکھنے کے لئے وٹامنز پیدا کرنے والی غذائیں لیتے رہتے ہیں۔ اور آنے والے خطرات کا مقابلہ ضروری غذاؤں سے کرتے ہیں۔

وٹامن اے وٹامن اے قدرتی طور پر دودھ، مچھلی، گاجر، آلو، پالک، آڑو، کیلے اور مختلف ہرے پتوں والی ترکاریوں میں پایا جاتا ہے۔ ان چیزوں کا استعمال اگر روزمرہ کی خوراک میں شامل رہے تو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ وٹامن اے کے نہ ہونے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں رات کا اندھاپن اور جلد کی خشکی بہت عام ہے۔

نمازِ فجر کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے سے وٹامن اے کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ اور اس عمل سے حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن بی وٹامن بی قدرتی طور پر گندم، دودھ، انڈے، بکرے کا گوشت اور تازہ سبزیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ وٹامن بی کی کمی انسانی سانس کو کمزور کر دیتی ہے۔ اور ہونٹوں اور زبان کی خشکی بھی اس کمی سے پیدا ہو جاتی ہے۔

نمازِ ظہر کے بعد ۴۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے سے وٹامن بی کی کمی دور ہو جاتی ہے اور اس عمل سے حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن سی کھٹے اور رس دار پھلوں میں وٹامن سی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ تازہ پھل اور سبزیاں بھی وٹامن سی حاصل کرنے کا موثر ذریعہ ہیں۔ ان کا استعمال جلد کو صاف اور صحت مند رکھتا ہے۔ زخم کو جلد ٹھیک ہونے میں وٹامن سی معاون ثابت ہوتا ہے۔ سردیوں میں نزلہ زکام سے بچاؤ کے لئے وٹامن سی کا استعمال بہت مفید رہتا ہے۔ وٹامن سی کی کمی سے مسوڑھوں سے خون آنے لگتا ہے ـــــ اور جلد کی تازگی بھی ختم ہو جاتی ہے۔

نمازِ عصر کے بعد سورۂ کوثر ۴۰ مرتبہ پڑھنے سے وٹامن سی کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ اور اس عمل سے حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن ڈی وٹامن ڈی کا استعمال ہڈیوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ وٹامن ڈی انسانی جسم میں کیلشیم کو جذب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور بدن کے مختلف جوڑوں میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔ بچوں میں اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے ہڈیاں مڑنے لگتی ہیں۔ وٹامن ڈی مچھلی اور مچھلی کے تیل میں ملتا ہے اس کے علاوہ انسانی جسم کے اندر یہ سورج کی روشنی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔

مغرب کی نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ سورۂ عصر پڑھنے سے وٹامن ڈی کی کمی دور ہوتی ہے۔ اور حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن ای یہ وٹامن ہرے پتوں والی سبزیوں میں ہوتا ہے مثلاً ساگ، سلاد وغیرہ وٹامن ای کی کمی کی وجہ سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جسم کے مختلف حصوں میں درد ہونے لگتا ہے۔

(بقیہ صـ۱۹۳ پر)

راز کی باتیں

● نیچے چھت والے یا بغیر ہوادار مکان میں رہنے سے اعصاب رئیسہ پر ہوا کا دباؤ بڑھتا ہے جس کی وجہ سے قلبی اور دماغی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔

● شیر کا ناخن بچہ کے گلے میں بطور لاکٹ ڈالنے سے بچہ کا خواب میں ڈرنا، رونا اور خوف جاتا رہتا ہے۔

● چیچک کے زمانہ میں بچے کے گلے میں ہینگ اور کافور کپڑے میں رکھ کر باندھنے سے بچہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔

● دلی مسور کی دال پتلی اور نیم گرم کھانے سے گلے کی خرابی اور پھیپھڑوں کے امراض میں مفید ہے۔

● روزانہ پیدل چلنے سے مرض ذیابیطس نہیں ہوتا۔

● مرض ذیابیطس میں گیہوں اور جو شامل کرکے روٹی کھانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔

● دفع زہر بچھو و بھڑ درخت ڈھاک کے بیج پیس کر لگانے سے آرام آجاتا ہے۔

بادی بخار کے لئے تین پیپل کے پتے لے کر ان کو صاف پانی سے دھولیں۔ اور سیدھی طرف معمولی کالی سیاہی سے ان پر لکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب سیاہی خشک ہوجائے تو بادی کے مریض کو یہ پتے برائے نام چبادیں۔ اس سے بادی کا بخار دفع ہوجائے گا۔

● شہد کھانے سے مثانہ میں قوت پیدا ہوتی ہے اور دودھ میں شہد استعمال کرنے سے قوتِ باہ بڑھتی ہے۔

● سفید زیرہ پھانک کر دودھ پینے سے عورت کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

● باریک پسی ہوئی ہلدی معمولی گرم سرسوں کے تیل میں ملا کر دانت میں لگانے سے تکلیف میں فوراً آرام ہوتا ہے۔

● نمک اور سونٹھ ـــ ہم وزن پیس کر مسوڑھوں میں ملنے سے ورم اور بادی دفع ہوتا ہے۔

● برگ تھوہڑ کو نیم گرم کرے اور اس کا پانی نچوڑ کر کان میں قطرے ڈالنے سے شدید درد کم ہوجاتا ہے۔

● ادرک کے رس میں مصری ملا کر دن میں تین بار کھانے سے پیشاب کا بار بار آنا کم ہوجاتا ہے۔

● پتھر کی سل جس پر مصالحہ یا مرچ پیسا نہ گیا ہو، پانی کے چند قطروں کے ساتھ ریٹھے کا چھلکا اس پر اس قدر گھسیں کہ پانی خوب گاڑھا ہوجائے یہ آدھے سر کے درد والے مریض کی ناک میں اس طرف معمولی چند قطرے ٹپکائیں۔ جس حصے میں درد ہو آرام آجائے گا۔

● گھر کے کھانے اور پکانے کے برتنوں کو دھونے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ دھوپ میں رکھنے سے جراثیم فنا ہو کر برتنوں میں شمسی طاقت سرایت کرجاتی ہے۔ یہ صحت کے لئے مفید اور دیگر امراض سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

● سبز دھنیے کا پانی تین ماشہ قدرے مصری کے ساتھ روزانہ استعمال کرنے سے چند دن میں سر کا چکرا اور دردِ سر کو دفع کرتا ہے۔

● آم کے رس کے ساتھ شہد ملا کر کھانے سے قوتِ باہ بڑھتی ہے۔

● سفید پیاز جیب میں رکھنے سے لو کا اثر نہیں ہوتا۔

● شب میں درخت کے نیچے سونے سے صحت خراب ہوجاتی ہے۔

● پاؤں کے تلوے اور ایڑی صاف رکھنے سے حافظہ صحیح اور دماغ روشن رہتا ہے۔

● پیاز کاٹ کر سونگھنے سے دردِ سر میں آرام آجاتا ہے۔
● جامن کے پتوں کا جوشاندہ بنا کر کلی کرنے سے منہ آنے میں آرام آجاتا ہے۔
● ببول (کیکر) کے درخت کے نیچے سونے سے موٹاپا اور وزن کم ہوجاتا ہے۔
● پلنگ میں گندھک کی دھونی سے کھٹمل مرجاتے ہیں۔
● اکوتہ کے مقام پر دہی رکھ کر ایک رنگ سیاہ کتے کو یہ دہی چٹانے سے اکوتہ جاتا رہتا ہے۔ یہ طریقہ منگل اور ہفتہ کو کرنا بہتر ہے۔
● نیم اور انار کے درخت کی تازہ کونپل اور گیندے کی تازہ پتی کو ہم وزن کوٹ چھان کر اصلی سرسوں کے تیل میں جلالیں۔ چند قطرے کان میں ڈالنے سے کان کے درد میں آرام آجاتا ہے۔
● چیچک اور خسرہ والے مریض کے بستر پر خاکسی کے دانے ڈالنے سے چیچک کے دانے جلدی اُبھر آتے ہیں۔
● سر، ناک، کان اور گدی کو گرم لُو اور سرد ہوا سے محفوظ رکھا جائے تو سردی اور لو کے امراض سے انسان محفوظ رہتا ہے۔
● لیموں کا رس پانی میں ملا کر منہ دھونے سے جھائیاں ختم ہوجاتی ہیں۔
● شہد کے استعمال سے دائمی نزلہ جاتا رہتا ہے۔
● بیر کی فصل میں گول چھوٹے بیر (جس کو جڑ بیری کا بیر یا جنگلی بیر کہتے ہیں) صحت مند بچے کو کھلانے سے بچہ مرض چیچک سے محفوظ رہتا ہے۔
● نیند کو روکنے سے کاہلی اور سر میں گرانی پیدا ہوتی ہے۔
● آدھا سیسی کے درد میں آدمی یا گھوڑے کا دانت سر میں باندھنے سے آرام آجاتا ہے۔
● آنکھ سے پانی بہنے کے لئے انڈے کی سفیدی اور گائے کا اصلی دودھ باہم ملا کر سلائی کے ذریعہ آنکھ میں لگانے سے پانی کا بہنا بند ہوجاتا ہے۔
● جس شخص کی نکسیر پھوٹی ہو خون سے اس شخص کا نام کپڑے پر تحریر کرکے اس کپڑے کو مریض کی آنکھوں کے سامنے رکھنے سے خون بند ہوجائے گا۔
● آدمی کے وہ آنسو جو خوشی کی حالت میں نکلتے ہیں اگر کوئی نوش کرلے تو اس کا غم دور ہوگا اور یہ آنسو مرگی کے مریض کے لئے بھی مفید ہیں۔

● برص کے لئے تل کے پھول رات کو سوتے وقت داغوں پر خوب ملیں۔ صبح پانی سے دھو ڈالیں۔ دن میں بھی دو مرتبہ نشانات پر پھول ملنا ضروری ہے لیکن اس کے فوراً بعد پانی اس جگہ پر لگائیں چند یوم میں آرام آجائے گا۔ انشاء اللہ۔
● ناخن کاٹنے سے روزی زیادہ ہوتی ہے۔
● پیٹ کے کیڑے خارج کرنے کے لئے خشک بنفشہ کو شکر کے ساتھ کھانا مفید ہے۔
● مرض اکوتہ میں پپیتہ کا دودھ لگانے سے دفع ہوتا ہے۔
● کندھے پر وزن اٹھانے سے بواسیر نہیں ہوتی۔ اگر مرض ہو تو زور اس مرض کا ختم ہوجاتا ہے۔
● مچھلی کے دانت دَم کرا کے گلے میں بطریق لاکٹ استعمال کرنے سے مرض چھیپ اور سفید داغ سے نجات ہوتی ہے۔
● اونٹ کے بال ران پر باندھنے سے مرض سلسل بول دفع ہوتا ہے۔
● آم کا رس نیم گرم روٹی سے کھانے سے دردِ سر دفع ہوتا ہے۔
● گنے کا رس ایک گلاس میں، چھ ماشہ تلسی کی پتی کوٹ کر پینے سے دردِ سر دفع ہوتا ہے۔
● سرسوں کے پتوں کے پانی سے ناس لینا آدھا سیسی میں مفید ہے۔
● تخم سرس کا کاجل آشوبِ چشم اور ابتدائی موتیا بند میں مفید ہے۔
● سگِ دیوانہ کے کاٹے ہوئے شخص کو ارنڈ کی پتی دو تولہ کوٹ چھان کر پلانا مفید ہے۔
● تازہ انار کا پھول کھانے سے، دست آنا بند ہوجاتے ہیں۔
● خاردار چولائی کا سفوف ٹھنڈے پانی کے ساتھ پھانکنا۔ مرض سوزاک میں مفید ہے۔
● آم کے درخت کی ڈاڑھی چلم میں پینے سے درد گردہ میں آرام ہوتا ہے۔
● مکوہ کی پتی چبانے اور اس کا رس چوسنے سے دردِ گردہ دفع ہوتا ہے۔
● مولی اور دہی ایک ساتھ کھانا سخت نقصان دہ ہے۔ دودھ اور خاص قسم کی مچھلی ایک ساتھ کھانے سے جذام پیدا ہوتا ہے۔
● سیب کا مربہ سانس کے مرض میں مفید ہے۔
● بچوں کے سوکھے کے مرض میں ایک عدد بنگلہ پان پر دھدھر

کتھا چونا لگایا جاتا ہے، صرف کتھا لگا کر صاف سِل یا کھرل میں کوٹ لیں۔ جب یہ یک جان ہوجائے تو بیمار بچہ کو الٹا لٹا کر ۔۔۔ بچہ کی ریڑھ والی ہڈی پر اس کٹے ہوئے پان کا لیپ کر دیں۔ انشاء اللہ چند دن میں اس بچہ کی پیٹھ پر سوکھے کی بیماری کے کیڑے نمودار ہوں گے۔ ان کو چٹکی سے نوچ کر ضائع کر دیں ۔۔۔۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

● ریاح روکنے سے مرض گیس وگندہ دہنی اور مسوڑھوں میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں میں اندھیرا آنے لگتا ہے۔

● پیاز میں فولاد اور گندھک کے اجزاء ہیں جس کی وجہ سے صحت کے لئے بہت مفید ہے۔

● عرق پیاز شہد کے ساتھ کھانے سے قوتِ باہ بڑھتی ہے۔

● خشک دھنیا کوٹ کر چھان کر ہموزن شکر کے ساتھ روزانہ سہ ماشہ استعمال کرنے سے دردِ سر جاتا رہتا ہے۔

● چار عدد لونگ کا لیپ پیشانی پر کرنے سے دردِ سر دفع ہوتا ہے۔

● فالج ولقوہ میں جائے پھل کو آگ میں ہلکا قدرے گرم کرکے منہ میں رکھنے سے آرام آجاتا ہے۔

● حافظہ کے لئے بہت معمولی مقدار میں پان کے ساتھ زعفران استعمال کریں۔

● سبز سیب کا سونگھنا نزلہ وزکام میں مفید ہے۔

● بھنے ہوئے گرم چنے سونگھنا زکام کے لئے مفید ہے۔

● بازار کے کباب سونگھنے سے بھوک زیادہ لگتی ہے۔

● رات کو نیند سے بیدار ہونے پر یا دن میں ٹھنڈے مشروبات و پانی پیتے وقت نزلہ سے محفوظ رہنے کے لئے ناک کے دونوں نتھنوں کو انگلی سے دبا کر منہ سے سانس لینے سے زکام نہیں ہوتا۔

● جو شخص شب میں جس وقت بیدار ہونا چاہتا ہے، سوتے وقت اپنا نام لے کر تین مرتبہ کہے کہ فلاں وقت ہوشیار کر دینا۔ عین اسی وقت آنکھ کھل جائے گی۔

● نمک کی ڈلی پانی سے پتھر پر گھس کر دن میں دو تین بار داد کی جگہ پر لگانے سے پرانا داد جاتا رہتا ہے۔

● پتھر پر باریک پسا ہوا نمک پانی کے ساتھ بچھو یا بھڑ اور زہریلی مکھی کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے بالکل آرام ہوجاتا ہے۔

● انجیر کے دودھ کو بچھو کے کاٹے پر ملنے سے زہر دفع ہوتا ہے۔

● درخت آک کا دودھ قدرے زہریلی مکھی کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر دفع ہوتا ہے۔

● انڈے اُبالنے والے پانی میں قدرے نمک ڈال لینے سے اس کا چھلکا آسانی سے اتر جاتا ہے۔

● بچھو کے ڈنک مارے ہوئے مقام پر دار چینی کا تیل لگانے سے درد نہیں رہتا۔

● آٹے کی بھوسی پانی میں گھول کر اس کے پانی کو نتھار کر پلانے سے ہچکی رک جاتی ہے۔

● عورت کے درد زہ میں اکیس مرتبہ "یا اللہ" پانی پر دم کرکے پلانے سے ولادت میں آسانی رہتی ہے۔

● چقندر کا سالن بواسیر و پیچش کے مریض کے لئے فائدہ مند ہے۔

● بخاروں کی فصل میں کھانے کے ساتھ پیاز بطور سلاد استعمال کرنے سے جسم میں بخار کے جراثیم کو فنا کرتی ہے۔ (پیاز کو کاٹنے کے بعد پانی سے دھونا ضروری ہے ورنہ غصہ بڑھاتی ہے)

● بواسیر کے لئے لوہے کا توا جس پر روٹی پکتی ہے اس توے کے نیچے کی سیاہی (جس طرف آگ جلتی ہے)، اصلی دودھ کی بالائی کے ساتھ نہار منہ کھانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ توے کی سیاہی لکڑی کی آنچ کی ہو۔

● ٹرِدسار کا درخت (یہ جنگلی خودرو زیادہ سے زیادہ ۴ فٹ اونچا، پتی مثل نیم کے ہوتی ہے) اس کی پتیوں کو پانی میں اُبال کر نیم گرم پانی کے ذریعہ اس سے پاؤں کو دھاریں، جس میں عرق النساء کا درد ہو، درد سے آرام آجاتا ہے۔ (دھارنے کے بعد پاؤں کو ہوا سے بالکل محفوظ رکھنا ضروری ہے)

● بلڈ پریشر کے لئے دن میں جب بھی پانی پئیں۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم کرنے سے بلڈ پریشر اور موٹاپے کو کم کرنے میں مفید ہے۔ آزمودہ ہے۔

● ولادت کے وقت بچہ کے نال کا ایک چھوٹا ٹکڑا زبرجد نگینہ کے نیچے رکھ کر انگوٹھی بنوا کر استعمال کرنے سے درد قولنج میں مفید ہے۔

● گردے کی پتھری کے لئے انگور کے تازہ پتے صاف کرکے رات کو پانی میں رکھیں۔ صبح بطریق جوشاندہ اُبال لیں۔ نہار منہ آدھا گلاس، پھر رات کو سونے سے قبل کھانے کے دو گھنٹہ بعد استعمال کریں۔ گردے کی پتھری پیشاب کے ذریعہ خارج ہوجائے گی۔ انشاء اللہ (بشرطیکہ پتھری چھوٹی ہو)

● پیاز، لہسن، لیموں، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھا کر دودھ استعمال نہ کیا جائے۔ (بقیہ صفحہ ۱۹۱ پر)

پھلوں اور شہد کے فوائد

قبض رات کو سوتے وقت ایک چمچہ شہد، ایک گلاس پانی میں ملاکر پینے سے قبض کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔

بیماری کے بعد کی کمزوری کسی بھی قسم کی بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے دوپہر کے کھانے کے بعد ایک چمچہ شہد چاٹنے سے کمزوری دور ہوجاتی ہے۔

خون کی کمی صبح دوپہر اور شام کو شہد کا شربت بناکر پینے سے خون کی کمی دور ہوتی ہے۔

نیند نہ آنا اگر رات کو نیند نہ آتی ہو تو سونے سے پہلے ایک چمچہ شہد ایک گلاس پانی میں ملاکر پی لیجئے۔ اچھی نیند آئیگی۔

پیٹ کے کیڑے دو حصہ دہی ایک حصہ شہد ملاکر چاٹنے سے پیٹ کے کیڑے پاخانہ کے ذریعہ نکل جاتے ہیں۔

سردی وزکام ایک کپ پانی میں ایک چھوٹا چمچہ چائے کی پتی ڈال کر ابالیں۔ اور اس میں نصف لیموں کا رس اور ایک چمچہ شہد ڈال کر پینے سے سردی وزکام میں راحت ملتی ہے۔

یرقان کی کمزوری یرقان کی کمزوری میں دو تین بار دن میں ایک چمچہ شہد پانی میں ملاکر پینے سے قوت ملتی ہے۔

پھلوں کے ذریعہ علاج

آم (۱) جسم کے جلے ہوئے حصے میں آم کی گٹھلی کی مینگ پانی میں بھگوکر پیس لیں۔ اور لگائیں فوراً ٹھنڈک ہوگی۔

(۲) مقوی دماغ کے لئے آم کا تازہ اور میٹھا رس اور پاؤ بھر تازہ دودھ ایک چھٹانک، ادرک کا تازہ رس چائے کا ایک چمچہ شکر کے ساتھ ملاکر روزانہ ایک مرتبہ کھائیں۔ دماغ مقوی ہوگا۔

(۳) آنتیں کمزور ہوں یا بواسیر کی شکایت ہو تو آم کا پتلا اور میٹھا رس، ایک چھٹانک دہی میٹھا ایک چھٹانک ادرک کا رس چائے کے دو چمچے ملاکر اچھی طرح ملالیں۔ یہ ایک خوراک ہوگئی۔ پندرہ بیس دنوں تک اسی طرح بنا بناکر استعمال کریں۔ بہت افاقہ ہوگا۔

لیموں (۱) چائے کی پتی کو خوب پکاکر لیموں کا رس نچوڑیں۔ اور پی لیں۔ دردِ سر میں آرام ہوگا۔

(۲) لیموں کو نچوڑ کر گرم پانی میں ملالیں۔ اور سر میں ڈال کر اچھی طرح ملیں۔ اس سے بال نرم ہوں گے۔ اور خشکی بھی دور ہوگی۔

(۳) صبح کو ایک لیموں پانی میں نچوڑ کر اس میں مصری ملاکر پیا کریں۔ چند یوم میں چکر آنا بند ہوجائے گا۔

(۴) منہ میں چھالے ہوں تو تازہ لیموں کا رس دو تولہ گرم پانی دس تولہ میں ملاکر غرارہ کریں۔ چند بار ایسا کرنے سے آرام ہوجائے گا۔

(۵) تازہ لیموں کا رس ایک حصہ عرق گلاب دو حصہ دونوں ملاکر روزانہ صبح و شام کلیاں کریں۔ منہ کی بدبو اور مسوڑھوں کے زخم سب ٹھیک ہوجائیں گے۔

انگور دل کے درد اور دھڑکن میں مریض کو انگور کا رس دیا فائدہ ہوگا۔

(شہد) شہد کو انگور کے رس میں ملاکر استعمال کرنے سے پرانی کھانسی میں آرام ملے گا۔

(۳) بچوں کو کیسا بھی قبض ہو۔ انگور کے رس کا ایک چمچہ دینے کے کچھ دیر بعد آرام ملے گا۔

(۴) مویز منقی گرم کرکے گرم کھلائیں۔ کیسی بھی کھانسی ہو آرام ہوگا۔

سنگترہ حسب ضرورت نارنگی (سنگترہ) کی قاشیں لے کر ان پر سونٹھ کا سفوف چھڑک کر کھایا کریں۔ ہفتہ بھر کھانے سے بھوک پہلے کے مقابلہ میں کافی بڑھ جائے گی۔

(۲) سالم سنگترہ لے کر بغیر چھلے کسی جگہ پر بحفاظت رکھ دیں۔ جب گل سڑ کر سوکھ جائے تو اس کو پانی میں خوب اچھی طرح پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور وقت ضرورت پانچ سے دس گولیاں کھلائیں۔ متلی اور قے کی شکایت دور ہوجائے گی۔ (بقیہ صفحہ ۱۹۲)

تمام مشکلات کا حل بذریعہ نقوش

(۱)

۱۔ برائے امراض مرگی، دیوانگی، جنون وغیرہ کیلئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۚ

ترجمہ۔ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔

مرگی کسی آسیب کا خلل اور دیوانگی، جنون ہو یا کسی کو جن ستاتا ہو یا کسی مکان میں آسیب کا خلل ہو یا کہیں وبا ہو یا چیچک کا زور ہو غرض کہ کوئی بھی شکایتی خطرہ ہو تو یہ عمل ہر امر میں تیر بہدف ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ تل کا تیل (روغن کنجد) حسب ضرورت لے کر اُس پر آیت شریف کو ایک سو اکیس مرتبہ اور آگے پیچھے درود شریف پڑھو یہ تیل باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں مرض کا علاج ہے۔ اگر چیچک کی وبا بچوں میں پھیلی ہوئی ہے تو بچوں کے بدن پر روزانہ مالش کر دو انشاء اللہ چیچک سے محفوظ رہیں گے۔

جس عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اُن بچوں کو پیدا ہونے کے وقت سے خطرہ تک ہفتے میں دو ایک بار مالش کر دیا کریں۔ آسیب سے محفوظ رہیں گے۔ مرگی والے آسیب زدہ اور جن زدہ کے سر پر مالش کیا کریں۔ بحکم خدا شفاء ہوگی۔ اس قسم کے تمام امراض کے لئے یہ تیل کام دے گا ایک دفعہ دم کر کے رکھ دو۔ ہمیشہ کام دے گا۔

جس مکان میں آسیب یا جنوں کا خطرہ ہو۔ اُس مکان میں اس آیت پاک کو کاغذ پر لکھ کر اونچی جگہ دیوار پر چسپاں کر دو۔ وہ مکان نہ صرف آسیب اور جنوں سے محفوظ رہے گا۔ بلکہ چوری، آگ سے محفوظ رہے گا۔ اور دشمنوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

اگر اس آیت پاک کو لکھ کر کھیت کے بیچ میں دفن کر دیں تو خدا کے حکم سے غلہ بکثرت پیدا ہوگا۔ اور ہر قسم کے موذی جانور سے کھیت محفوظ رہے گا۔ اس قسم کے تمام آفات و بلیات کے لئے۔ یہ آیت شریف اسم اعظم ہے۔ اگر کوئی شخص اس کی زکوٰۃ ادا کرے تو عامل بن جائے۔ وہ ہر مرض کا صرف پڑھ کر پھونکنے سے علاج کر سکتا ہے۔ اس کا عامل سوائے موت کے ہر مرض کو اچھا کر سکے گا۔ جہاں حکیم اور ڈاکٹر حیران ہوں۔؟ زکوٰۃ دینے کے بعد اس عمل کی طاقت سو گنا ہو جاتی ہے۔ ورنہ بغیر زکوٰۃ کے بھی اس عمل کا اثر آپ روز روشن کی طرح پائیں گے۔ درد سر کے لئے صرف تین مرتبہ پڑھ کر پھونکو۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔ درد شکم والے پانی پر دم کر کے پانی دیں فوراً صحتیاب ہوگا۔ یاد رہے کہ ہر عمل میں اوّل و آخر درود شریف پڑھیں اور پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ضروری ہے۔ اور اگر عامل ہر بار درود شریف پڑھیں تو ہر بار اور بھی اثر زیادہ ہوگا۔ اللہ کے واسطے عمل کی اجازت دے دی۔ فائدہ اٹھائیں۔

۲۔ اسرارِ غیبی

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ

اس عمل میں صرف روٹی اور دال کھائے۔ اور کوئی چیز کھانے کی اجازت نہیں۔ پان اور میوہ ہر قسم کا کھا سکتے ہیں۔ حقہ سگریٹ نہیں پی سکتے۔ احرام کے طور پر ایک آدھا کپڑا باندھے اور آدھا اوڑھ لے۔ رات کے بارہ بجے کے بعد تنہائی کی جگہ یہ عمل کرے سرسوں کے تیل کا چراغ جلا کر پس پشت رکھے۔ اپنی رگ گردن پر نظر جما کر روزانہ (۷۷۷) مرتبہ مذکورہ بالا آیت شریف پڑھا کرے۔ اوّل و آخر سات مرتبہ درود شریف دورانِ عمل میں پڑھے۔ اور شرع کا پابند رہے۔ خدا چاہے تو بائیسویں دن سے حیرت انگیز صورتیں سامنے آئیں گی۔ خوف مطلق نہ کرے۔ چالیسویں دن ہمزاد حاضر ہوگا۔ وہ آپ کا تابع دار ہو کر آپ کے حکم کی ——— تعمیل کرے گا۔

۳۔ واسطے ادائے قرض

ہر فرض نماز کے بعد تین تین مرتبہ اوّل و آخر درود شریف اور آیت مذکورہ گیارہ گیارہ مرتبہ دعائے ذیل پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ غیب سے سامان سبکدوشی پیدا کرے گا۔

دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَۃِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْ عِنْدِکَ وَتُغْنِیَنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ

۴۔ دشمن زیر ہوں

اگر کوئی چاہے کہ زبان تمام دشمنوں اور بدخواہوں کی بند ہووے۔ اس دعا کو اپنے پاس لکھ کر رکھے۔ کوئی دشمن اس پر فتح نہ پاوے۔ اور تمام وقت امن خدائے تعالیٰ میں رہے۔

دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ؕ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ؕ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ؕ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ؕ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ۔

۵۔ برائے حُبّ

جو کوئی کسی پر مائل ہو اور چاہے کہ یہ مجھ پر فریفتہ ہو اوّل ماہ میں روز سہ شنبہ یا بروز یکشنبہ کو اس عمل کو شروع کرے اور اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ اور اسم شریف کو گیارہ سو مرتبہ بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء پڑھے۔ ہرگز ناغہ نہ کرے اکیس یوم پڑھے۔ پرہیز ترک حیوانات ضروری ہے۔

اسم شریف یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ یَا اَخْلَاصُ بِحَقِّ یَا وَدُوْدُ۔

۶۔ ایک چٹکلہ

جب کسی جابر حاکم یا غصے والے شخص کے روبرو جانا ہو تو باوضو ذیل کی آیت شریف مع بسم اللہ شریف ایک مرتبہ پڑھو اور سیدھے ہاتھ کی چھنگلی (سب سے چھوٹی انگلی) پر پھونک کر انگلی بند کر لو دوبارہ مع بسم اللہ پڑھ کر اس کی برابر والی انگلی اسی طرح پانچوں انگلیاں بند کر دو یعنی ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھتے جاؤ۔ اور انگلی بند کرتے جاؤ۔ یہ مٹھی بند ہی رہے۔ جب اس شخص یا حاکم کے سامنے جاؤ تو اسی ہاتھ سے سلام کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص موم ہو جائے گا۔ مٹھی بند کرنے کے بعد راستے میں نہ کھولو۔ اگر دوسری جگہ یا غیر کے سامنے کھل گئی تو عمل جاتا رہے گا۔ دوبارہ عمل کرو۔ اسی شخص کے سامنے کھولو جس کو مطیع کرنے کے لئے یہ عمل کیا گیا ہے۔ یہ عمل ہمیشہ کیلئے نہیں بلکہ وقتی چٹکلہ ہے۔ جس وقت تک تم سامنے رہو اس عمل کا اثر ہے۔ جب سامنے سے ہٹ گئے تو عمل کا اثر بھی ختم ہوا۔ کوئی تاریخ وقت اس کے واسطے مقرر نہیں۔ نہ کوئی پرہیز ہے صرف باوضو ہونا چاہیئے۔ آیت شریف یہ ہے۔

فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

۷۔ ملوک الکلام

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھے کہ آسمان سے ایک آواز آئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ ایک خاص فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے کہ اس سے قبل وہ کبھی زمین پر نہیں آیا۔ پھر وہ فرشتہ حاضر ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا کہ میں خدا کی طرف سے دو نور لایا ہوں کہ اس سے قبل کسی نبیؑ کو وہ نور نہیں ملے جو ان کو پڑھے گا وہ دین اور دنیا میں عظمت اور نور پائے گا۔ پھر الحمد شریف اور سورۂ بقرہ کی آخری آیت رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا تا آخر سورۃ تک، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی۔

ہمارے شیوخ نے اس عمل کو کیمیا بیان فرمایا ہے۔ اس کا پڑھنے والا جس قدر خرچ کرتا ہے اُس کو اس سے دس گنا زائد ملتا ہے، چاہے روزانہ قارون کے خزانے کی برابر خرچ کرے۔ اس کے عامل کے لئے ہر پتھر سونے کا ہو اور ہر ریت کا ذرہ موتی بن جاتا ہے۔

ترکیب اس کی یہ ہے کہ نماز فجر کی سنتوں کے اور فرض کے درمیان اس کو پڑھا کرے۔ اس طرح کہ بسم اللہ شریف پڑھ کر الحمد شروع کریں جب ولا الضالین پر پہنچیں تو آمین کہہ کر رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا شروع کر دیں۔ آخر سورۂ بقرہ تک یہ ایک مرتبہ ہوا۔ اس طرح چالیس مرتبہ پڑھیں۔ یہ عمل کسی خاص مقصد کے لئے مخصوص نہیں۔ ادائیگی قرض، نوکری، ترقی، تسخیر عام و خاص، مغلوبی دشمنان جس مقصد کے لئے شروع کریں یقیناً کامیابی ہوگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس مقصد کے واسطے شروع کریں پہلے دن اُسی کی نیت

کرلیں۔ اور بعد ختم عمل اُسی مقصد کے لئے دعا کیا کریں۔ دل میں خطرہ و وسوسہ پیدا نہ کریں۔ خدا پر اور خدا کے مقدس کلام پر کامل اعتماد و اعتقاد رکھیں۔ کوئی چیز اس عمل کے اثر کو روک نہیں سکتی۔ اور بحکم خدا چالیس یوم کے اندر مطلب پورا ہوتا ہے۔

۸۔ آیتِ قطبُ

خاصیت آیت قطب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے جو کچھ چاہے حق تعالیٰ اس کی مراد کو پہنچائے۔

(۲) اگر کوئی چاہے کہ اس آیت کو کسی حاجت کے واسطے شفیع لاوے چاہیئے کہ تین بار اوپر سر مصلٰی کے دوگانہ ادا کرے۔ اور پڑھے اور منہ کے اوپر ملے مراد اس کی حاصل ہوجائے۔

(۳) اگر کسی کو دیو پری نے پکڑ لیا ہو اس آیت کو اسکے گوش راست میں پڑھے اور دم کردیوے، دیو پری دفع ہووے۔

(۴) اگر کسی کو سانپ اور بچھو نے کاٹا ہو۔ اس کے گوش راست میں اس آیت کو پڑھے اور دم کردیوے۔ زہر سانپ اور بچھو کا دفع ہووے۔ بعد اُس کے پیالہ میں پانی لاکر اوپر پڑھ کر دم کردیوے اور اس کو پلاوے، صحت پاوے۔

(۵) اگر کسی کا کوئی دشمن ہووے تو چاہیئے کہ اس آیت کو اکیس بار خاک کے اوپر پڑھے اور اس خاک کو دشمن کے گھر کی طرف پھینک دیوے خانہ دشمن کا خراب ہوجاوے۔

(۶) اگر کسی کا دشمن غالب ہووے تو چاہیئے کہ اس آیت کو بارہ مرتبہ پڑھے اور اوپر منہ دشمن کے دم کردیوے۔

(۷) اگر کوئی شخص بیچ مجلس کے واسطے محبت کے اس آیت کو سات بار پڑھے اور مجلس کے اوپر پھونک دیوے، تمام لوگ تعظیم و تکریم کریں۔

(۸) اگر کسی کو تنگ دستی واقع ہو، ہر روز ہزار بار پڑھے۔ دست فراخ ہووے اور غیب سے رزق پہنچے۔

(۹) اگر کوئی شخص اس آیت کو باوضو پڑھے (گیارہ گیارہ مرتبہ) خبر غیب پہنچے۔

(۱۰) اگر کوئی شخص اس آیت کو ننانوے بار پڑھے اور حیوانات نہ کھاوے اور آٹھ دعوتیں کرے اور گوشہ میں بیٹھے اور نہ ڈرے۔ دیو پری حاضر ہو دیں۔

طریقہ آیت قطب:۔ ہر مہم اور ہر مشکل کے لئے آیت شریف پڑھے کہ بیچ شب پنجشنبہ کے جو اوّل ماہ میں واقع ہووے۔ ایک وضو کے ساتھ سَو سَو بار اوّل آخر درود شریف پڑھے اور سات سو مرتبہ آیت مذکور پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد کہے کہ ثواب اس آیت کا بروح پاک موکلاں اس آیت کے میں نے بخشا۔ اس کے بعد سر سجدہ میں لے جاکر جو کچھ مطلب رکھتا ہووے کہے۔۔۔ اس کے بعد جانب شمال کھڑا ہووے اور باسم عبدالرشید عرف حضرت آدم علیہ السلام کے فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد جانبِ مغرب کھڑا ہو کر باسم عبدالکریم عرف حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے فاتحہ پڑھے۔ پھر اس کے بعد جانب جنوب کے باسم عبدالجلیل عرف حضرت نوح علیہ السلام کے فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد جانبِ مشرق کے کھڑا ہو کر باسم عبدالرحیم عرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد دستِ راست سر کے نیچے رکھ کر سو جاوے۔ جو کچھ مطلب رکھتا ہووے خواب میں ظاہر ہووے۔ بعد اس کے ہر روز بعد نماز فجر کے اکتالیس مرتبہ پڑھا کرے۔ جب تک مطلب ہووے انشاء اللہ تعالیٰ مطلب ضرور پورا ہوگا۔ مجرب ہے۔

مجھے آیت مذکورہ حضرت صاحب خاں صاحبؒ قادری، نقشبندی، چشتی صابری، سہروردی مجددی رحمۃ اللہ علیہ مزار سیلانی میاں پیل گاؤں برار، عطا ہوئی ہے۔

آیت شریف۔ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

۹۔ دافع چیچک، آشوبِ چشم، ورم، بخار

یہ سورۂ رحمٰن ۱۴۷ کا نقش ہے۔ دافع وبا چیچک وغیرہ کے لئے باندھیں۔ آشوب چشم، ورم، بخار وغیرہ کے لئے پینے اور باندھنے کو دیں۔

۷۸۶

۳۰۳۰۳	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۹	۳۰۲۹۶
۳۰۳۰۸	۳۰۲۹۷	۳۰۳۰۲	۳۰۳۰۷
۳۰۲۹۸	۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۴	۳۰۳۰۱
۳۰۳۰۵	۳۰۳۰۰	۳۰۲۹۹	۳۰۳۱۰

۱۰۔ دافع بخار و اخراج پتھری کے لئے

یہ نقش سورۂ والشمس کا ہے۔ بخار دفع کرنے اور مرض سنگ گردہ و مثانہ کو گلا کر خارج کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔ باندھیں اور پلائیں۔

۷۸۶

۳۱۰۳	۳۱۰۷	۳۱۱۰	۳۰۹۶
۳۱۰۹	۳۰۹۷	۳۱۰۲	۳۱۰۸
۳۰۹۸	۳۱۱۲	۳۱۰۵	۳۱۰۱
۳۱۰۶	۳۱۰۰	۳۰۹۹	۳۱۱۱

۱۱۔ ہر کام کے لئے تعویذ

تعویذ لکھنے کے بعد فاتحہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شیرینی فاتحہ دلوا کر یہ تعویذ لکھ کر دیں۔ فائدہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح ۸	و ۶	د ۴	ب ۲
ب ۲	د ۴	و ۶	ح ۸
و ۶	ح ۸	۲ ب	د ۴
۴ د	۲ ب	۸ ح	و ۶

۱۲۔ مریض کو نیند آنے اور حفاظت غلّہ کے لئے

یہ نقش سورۂ مجادلہ پارہ ۲۸ کا ہے۔ مریض کو نیند آنے کیلئے لکھ کر سرہانے رکھے۔ اور حفاظتِ غلّہ کے لئے غلّہ کے گودام میں نقش رکھے۔

۷۸۶

۸۵۵۹	۸۵۶۲	۸۵۶۵	۸۵۵۱
۸۵۶۴	۸۵۵۲	۸۵۵۸	۸۵۶۳
۸۵۵۳	۸۵۶۷	۸۵۶۰	۸۵۵۷
۸۵۶۱	۸۵۵۶	۸۵۵۴	۸۵۶۶

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام

اکثر حضرات یہ دریافت فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام کیا تھا۔ ہم نے بڑی تحقیق کے ساتھ عربی کتب سے تلاش کر کے اُن کا نام لکھا ہے۔ کہتے ہیں اُن کے نام مبارک میں یہ اثر ہے کہ اسے کسی کاغذ پر لکھ کر اور کپڑے میں لپیٹ کے جس گھر کی چھت پر باندھ دیا جائے تو اُس گھر میں امن رہے گا اور جھگڑا نہ ہوگا اور برکت زیادہ رہے گی۔ اور جو اس کا عامل ہوگا تو قفل بغیر کنجی کے کھل جائے گا۔

اکثر بزرگوں نے بھی یہی نام بتلائے ہیں۔ وہ نام یہ ہیں۔

یوخابذ بنت لیوی۔ اور توراۃ کی چوتھی کتاب میں لاوی کی بیٹی یوکبد ہے۔ یہ عمران کی بیٹی تھیں۔ اور بعض نے سائر لوحاناین بھی بیان کیا ہے۔ اور تاریخ طبری میں یوحا لکھا ہے۔ اور تفسیر جلالین میں یوخابذ لکھا ہے۔ ہارون، موسیٰ اور ان کی بہن مریم ان کے بطن سے ہیں۔

(۲)

(۱) جس کو گرمی سے بخار آتا ہو تو ذیل کی آیت کو لکھ کر تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ العزیز بخار جاتا رہے گا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

(۲) آیت۔ رَبِّ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

خاصیت:۔ بلا و مصیبت کے وقت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نجات ہوگی۔ ہر بخار میں ۱۲ مرتبہ اوّل و آخر درود شریف تین تین مرتبہ۔

(۳) آیت:۔ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

خاصیت:۔ مندرجہ بالا آیت کو لکھ کر مال تجارت میں رکھے تو موجب بہتری اور ترقی کا ہوگا۔

(۴) آیت:۔ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

خاصیت:۔ جس کو عدو سے خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو۔ وہ اس کو کثرت سے پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشواری رفع ہو جائے گی۔ یہ مجرب عمل ہے۔

(۵) آیت:۔ لِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝

خاصیت:۔ یہ آیت ہولِ دل کے لئے نہایت مجرب ہے۔ اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں۔ اور اس طرح لٹکائیں کہ وہ تعویذ عین قلب پر رہے۔ بلکہ اس کو کپڑے میں یا ڈوری میں باندھ کر قلب سے ہٹنے نہ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہولِ دل اچھا ہوگا۔ یہ آیت مجرب ہے۔

(۶) آیت:۔ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ

وَمَا تَزْدَادُ وَمَا كُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ

خاصیت:۔ اگر حمل گر جانے کا خوف ہو تو یا حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس آیت کو لکھ کر عورت کے حمل پر باندھے۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔ اور اگر نہ ٹھہرتا ہو تو قرار پائے گا۔

(۷) نقش جگرو دردِ دل نیز سینے کی جملہ بیماریوں کے لئے ذیل کے نقش کو کسی چینی کے برتن میں زعفران سے لکھ کر دھو کر پیئے یا اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۲	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۲۷۱	۱۲
۳	۱۶	۹	۲۷۰
۱۰	۲۶۹	۴	۱۵

(۸) **نقش:** جس کو یرقان کی شکایت ہو جائے یعنی یرقان ہو جائے تو ذیل کے نقش کو زعفران سے کاغذ پاکیزہ پر لکھے اور پانی سے دھو کر مریض کو پلائے اور منہ دھوئے تو مریض بہت جلد صحتیاب ہو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۱۶	۲	۱۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۱۵	۶	۱۲	۱
۴	۹	۷	۱۴

(۹) **نقش:** حسبِ ذیل تعویذ خرید و فروخت اور دُکان چلانے کے لئے بروز قمر خواہ وہ شمس ہو۔ مشتری ہو یا زہرہ۔ طلوع آفتاب سے قبل نقش لکھ کر دُکان میں رکھے۔ اگر خدا نے چاہا تو بہت خرید و فروخت ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۰	۱۲۴	۱۲۰
۱۲۳	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۲	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۵

(۱۰) **نقش:** جو کوئی شخص یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو خداوند تعالیٰ اُس کی حاجتیں دنیا و دین کی بر لائے گا۔ اس کی خاصیت بہت ہیں۔ لیکن چند خاصیتیں لکھتا ہوں۔ اوّل جس کے پاس یہ تعویذ ہوگا اس کو کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ اور خدانخواستہ کسی رنج میں مبتلا ہوگا تو بہت جلد چھٹکارا پائے گا۔ دوسرے یہ کہ عزیز خلائق ہوگا۔ اور اگر کوئی بیمار ہو جسمانی آزار ہو۔ اس کے گلے میں باندھے۔ بیماری دفع ہو۔ اور جس کسی کو آسیب کا خلل ہو سات روز تک لکھ کے گھول کر پلائیں۔ آسیب دور ہوگا۔ اور جس کو نظر بد، سحر کا گماں ہو، اس کے گلے میں ڈالے دفع ہو۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۶۱۸	۱۶۵۶۲۱	۱۶۵۶۲۵	۱۶۵۶۱۱
۱۶۵۶۲۴	۱۶۵۶۱۲	۱۶۵۶۱۷	۱۶۵۶۲۲
۱۶۵۶۱۳	۱۶۵۶۲۷	۱۶۵۶۱۹	۱۶۵۶۱۶
۱۶۵۶۲۰	۱۶۵۶۱۵	۱۶۵۶۱۴	۱۶۵۶۲۶

بقیہ: راز کی باتیں

- تربوز کھا کر پانی استعمال کرنا مضرِ صحت ہے۔
- خربوزہ کھا کر دودھ پینا نقصان دہ ہے۔
- کیلا کے بعد دہی مت کھاؤ۔
- کبوتر کے گوشت کے ساتھ چکور و پرندہ کا گوشت مت کھاؤ۔
- مرغ کے گوشت کے ساتھ مولی مت کھاؤ۔
- پرند جانوروں کے گوشت کے ساتھ مٹھائی کھانے سے پرہیز کرو۔
- بکرے کے گوشت کے ساتھ کبوتر کا گوشت مت کھاؤ۔
- زیادہ مت تھوکو چہرہ پھیکا پڑ جائے گا۔
- گدھ (پرندہ) کا ایک خاص پَر ہے۔ عورت کے پیر کے نیچے رکھا جائے تو حمل اسقاط ہو جاتے۔
- بارہ سنگھا کے سینگ کا ٹکڑا عورت کی ران میں باندھنے سے حمل قرار نہیں پاتا۔
- دو اشخاص کے درمیان لیمو کاٹنے سے آپس میں رنجش اور حسد کی بنیاد پڑتی ہے۔
- ہچکی روکنے کے لئے گنّے کی گنڈیری چبانا اکسیر ہے۔

اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے

ثنا حسن

اکثر والدین اپنے بچوں کی تربیت میں ایک بنیادی غلطی کرتے ہیں۔ اپنے بچہ کو تمام ممکنہ خطرات سے بچانے کے لئے (کہ کہیں کسی چاقو سے ہاتھ نہ کاٹ لے، اپنے کپڑوں میں آگ نہ لگالے) ہر وقت اسے اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہیئے اور ہر وقت "یہ کرو" "یہ نہ کرو" سے بچے کی حرکات وسکنات کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جہاں بچے نے کسی خطرناک چیز کو چھوا اور فوراً ماں نے گھور کر دیکھا، اور وہ چیز ہاتھ سے چھین لی۔ یا جہاں اس نے باورچی خانہ کا رُخ کیا۔ یا باہر سڑک کی طرف روانہ ہوا اور ماں نے اُسے اٹھا کر زبردستی بٹھادیا۔ میں اس طریقہ، تربیت کی مخالفت کرتی ہوں۔ اول تو یہ ناممکن ہے، اگر ماں بچے کے پیچھے پیچھے گھومتی رہے اور بچہ ہر وقت اسی کے ساتھ رہے تو گھر کا سارا انتظام درہم برہم ہوجائے گا۔ نہ تو گھر میں سلیقہ رہ سکے گا اور پھر اس سے فائدہ بھی نہیں ہے۔ بچہ کی خواہشات اتنی تیزی سے بدلتی رہتی ہیں کہ اگر اسے اپنے کو زخمی کرنا ہی مقصود ہے تو ماں کی موجودگی میں بھی اپنا ہاتھ کاٹ سکتا ہے۔ فائدہ تو درکنار اس سے بچے پر بہت بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہ (اور باپ) جو اپنے بچے کو چاقو سے کھیلنے نہیں دیتے۔ جو بچے کو درخت پر چڑھنے نہیں دیتی۔ جو حوض یا چشمہ میں نہلانے نہیں دیتی۔ وہ خود اپنے بچے میں ہزاروں کمزوریاں پیدا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ بچہ محفوظ تو رہے۔ لیکن وہ شرمیلا بے بس رہ جائے گا۔ اسے اپنے میں کبھی کبھی خود اعتمادی محسوس نہیں ہوگی۔ وہ زندگی کے نت نئے مسائل کا مقابلہ نہیں کرسکے گا۔

بچے کو حادثات سے بچانے کے لئے بہتر طریقے بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ انہیں مناسب طریقہ سے کھیلنا سکھایا جاسکتا ہے، انہیں خطرات سے آشنا کرایا جاسکتا ہے۔ اور ان خطرات سے بچنے کی ترکیبیں بتائی جاسکتی ہیں۔ اسی طریقہ سے بچہ صحت مند طریقہ سے اپنی عمر کی منازل طے کرے گا۔ اس کے دل میں والدین کے خلاف بغاوت اور نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور اس کی زندگی میں رخنے بھی پیدا نہ ہوں گے۔

عام طور سے بچوں کے دل میں قانون وضوابط کی بہت عزت ہوتی ہے۔ وہ اصول کی زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ان اصولوں میں والدین اور دوسرے بڑے لوگوں کا خوف شامل نہ ہو۔ اس لئے اگر انہیں محفوظ رہنے کے طریقے سمجھائے جائیں تو وہ ان پر بخوشی عمل کرنے کو تیار ہوجائے گا۔ یہی نہیں اگر انہیں یہ اصول پسند آئے تو وہ دوسرے بچوں کو بھی اُن ہی اصولوں سے آگاہ کرے گا۔ اس طرح صرف آپ ہی کے بچے نہیں دوسرے بچے بھی خطرات سے بچنا سیکھ جاتے ہیں۔

مثلاً آپ اپنے بچے کو سڑک پار کرنے کے اصول سمجھا سکتے ہیں، یہ بھی بتائیے کہ ان اصولوں کی پابندی نہ کرکے کیا کچھ ممکن نہیں۔ بچے کو بتلایئے سڑکوں اور گلیوں میں کھیلنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ کھیلوں کے مخصوص میدان موجود ہیں۔ پارک ہیں۔ سڑک پر کھیلنا بہت بری بات ہے۔

اپنے بچوں کو یہ عادت ڈلوایئے کہ جب بھی شیشہ یا کانچ کا ٹکڑا پڑا دیکھیں یا لکڑیاں یا پتھر تو انہیں اٹھا کر کسی اور جگہ رکھ دیا کریں۔

اپنے چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں کبھی دیا سلائی یا ماچس نہ دیں۔ بڑے بچوں کو دیا سلائی استعمال کرنا سکھائیں۔ مثلاً جب دیا سلائی جلائیں تو اپنے سے مخالف سمت میں رگڑیں یا جب کھلی ہوئی ہوا میں آگ جلائیں تو ہوا کی مخالف سمت خود بیٹھیں۔

بچہ کو یہ بھی سکھایئے کہ دیا سلائی جلاتے وقت اگر خدانخواستہ کپڑوں میں آگ لگ جائے تو کبھی بھاگنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ زمین پر لوٹنا چاہیئے۔ یا کسی کمبل یا کوٹ میں اپنے کو لپیٹ لینا چاہیئے۔

بچّہ کو سکھایئے کہ اسے بجلی کی اشیاء سے کھیلنے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ بجلی جلانے یا بجھانے میں لطف اندوز ہوتا ہے تو اسے سکھلایئے کہ اس کے علاوہ دوسرے تاروں سے نہ کھیلے اور کوشش کیجئے کہ جس بتی کو جلائے یا بجھائے وہ اچھی طرح لگی ہو۔

جب بچّے ذرا بڑے ہوں تو انہیں پہلی طبّی امداد کے طریقے سکھایئے، انہیں بتایئے کہ اگر آنکھ میں کچھ پڑ جائے تو آنکھ کو ملنا نہیں چاہیئے۔

اپنے بچّہ کو تیرنا ضرور سکھلایئے۔ بچّہ نہ صرف اپنے کو بچا سکتا ہے بلکہ دوسرے بچّوں کو بھی بچا سکتا ہے۔ لیکن تیرنا سکھلانے کے بعد اسے اکیلے دریا، حوض وغیرہ میں تیرنے نہ دیجئے۔ اسے ڈوبتے بچّہ کو بچانا بھی سکھایئے۔ کہ اگر وہ ڈوبنے بچّہ کو کنارے پر نہیں لاسکتا، ساتھ ہی ساتھ پانی بہت گہرا ہے اور تیز ہے۔ تو اس قسم کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے۔

اس طرح آپ بچّے کو احتیاط سکھا سکتی ہیں یاد رکھیئے کہ جب بھی کوئی حادثہ ہوتا ہے کسی نہ کسی شخص کی غلطی یا لاپرواہی سے ہوتا ہے۔ اگر اپنے بچّے کو تمام خطروں سے بچانا چاہتی ہیں تو اسے احتیاط کرنا سکھایئے۔ خواہ وہ کچھ کر رہا ہو اسے چوکنّا رہنا چاہیئے۔ اور یہ سب کچھ سکھاتے میں ڈرانے یا دھمکانے کی ضرورت نہیں۔ جہاں بچّے نے ایک مرتبہ ان اصولوں کو سمجھ لیا وہ ان پر عمل کرنے لگے گا۔ اس طرح وہ بچپن کے تمام کھیلوں میں بے خوف حصّہ لے گا۔ اور بڑھ کر زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے قابل بھی ہوسکے گا۔

****

بقیہ — وٹامن کی کمی انسانی صحت پر بُرے اثرات چھوڑتی ہے

عشاء کی نماز کے بعد سورۃ الم نشرح ۳۰ مرتبہ پڑھنے سے وٹامن ای کی کمی دور ہوجاتی ہے۔ اور حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامن کے — وٹامن کے کی اصل اہمیت خون کے لئے ہے۔ اس کی کمی کی وجہ سے خون کے خلیوں میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے۔ وٹامن کے تازہ گوشت، تازہ مکھن اور قدرتی ہواؤں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سونے سے پہلے ۱۱۶ مرتبہ "یا قوی" پڑھنے سے وٹامن کے کی کافی حد تک دور ہوجاتی ہے۔ اور حیرت انگیز فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

(نوٹ) انسانی صحت کے لئے جس طرح دواؤں، غذاؤں اور یوگا وغیرہ کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ذکر خداوندی کو بھی جزو زندگی بنا لیا جائے تو اس کے حیرتناک فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اور تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ مختلف انداز میں کیا گیا ذکر خداوندی روحانی اور جسمانی صحت پر بجلی کی طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کے بارے میں فرمایا گیا ہے هُدًى وَّشِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، قرآن مسلمانوں کی ہدایت کا سرچشمہ بھی ہے۔ یہ رحمت برکت کا ذریعہ بھی۔ اور یہ انسانی تندرستی پر اثرانداز ہونے والی دولت بھی ہے۔ دور اندیش مسلمان غذاؤں اور دواؤں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ذکر خداوندی کو بھی حرز جان بنا کر دونوں جہان کی مسرتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں۔

بقیہ — شہد کے فوائد

(۳) حسب ضرورت نارنگیاں لے کر جوشاندہ تیار کرلیں۔ پھر سونٹھ اور کالا نمک چھڑک کر پلائیں۔ چند روز پلانے سے ہاضمہ کی کمزوری ٹھیک ہوجائے گی۔

(۴) نارنگی کی قاش کا چھلکا اتار کر پیس لیں۔ اور چھان کر مریض کو پلائیں۔ ایک یا دو بار پلانے سے درد ریح دور ہوجائے گی۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

میں بھی کبھی جوان تھا!

میں بھی کبھی جوان تھا۔ نہ کوئی خبر ہے نہ ہی کوئی اعلانِ عام۔ بلکہ یہ جوانی اپنی ذات پر گذری ہوئی ایسی دُرگھٹنا تھی کہ جسے حادثۂ فاجعہ کہے بغیر چارہ کار نہیں۔ جوانی عمر کے لحاظ سے مجھ پر بھی آئی تھی لیکن جسم کے اعتبار سے میں ایک دن کے لئے بھی جوان نہیں ہوا۔ عہدِ شباب کا استقبال میرے ناتواں کاندھوں نے دھسی ہوئی آنکھوں اور پچکے ہوئے گالوں کے ساتھ کیا تھا۔ سر کا درد اور کمر کی ٹیس میری زندگی کے جزِ لاینفک تھے اور بدہضمی میری شریکِ حیات تھی۔ کوئی سحر ایسی طلوع نہیں ہوتی تھی کہ جو کسی بیماری کا پیغام لیکر طلوع نہ ہوئی ہو۔ آپ یقین کریں کہ میں بھری جوانی میں نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ کھانستا تھا۔ اور ہاضمہ کی خرابی کا یہ عالم تھا کہ دورانِ طعام مخصوص مقام کا ایک آدھ چکر لگا لینا روزمرہ کا معمول تھا۔ لیکن اس عالم میں بھی میرے کمزور ترین سینے میں دھڑکنے والا دل بہرصورت جوان تھا۔ میرے نحیف بدن کو جوانی سے دور پرے کی کوئی نسبت نہیں تھی۔ دیکھنے والے علیک سلیک کے بعد ہمیشہ ایک ہی بات پوچھا کرتے تھے۔ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ لہجہ میں ہمدردی ہوا کرتی تھی اور آنکھوں میں یہ یقین کہ میں نادرزاد مریض ہوں۔ اور جیسے میری خیریت پوچھنا فرضِ منصبی ہو۔ اللہ کا کرم یہ تھا کہ میرے تمام احباب حد سے زیادہ مخلص اور روایت دار تھے انہوں نے کبھی میری کسی بھی طرح کی مدد نہیں کی۔ ان سب کا خیال تھا کہ لفظِ مدد سے یتیمی اور یسیری کی بو آتی ہے اور مدد انسان کے اندر احساسِ کمتری کے مادے کو پیدا کرتی ہے اور نیچے والا ہاتھ اوپر والے ہاتھ سے بدتر ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ کسی دوست کی مدد سے پہلوتہی کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں اپنے سبھی دوستوں سے محفوظ رہا اور دوستوں کی اس ذرہ نوازی کا میں اب تک قائل ہوں اور مانتا ہوں کہ اچھا دوست دستگیری کا کرکے کسی کو اپنے سے چھوٹا بنانے کا گناہ نہیں کرتا۔ لیکن سبھی مخلص دوستوں نے حُسن وعشق کے معاملے میں ہمیشہ میری مدد کی اور ہر موقعہ ہمیشہ قیمتی مشوروں سے مجھے نوازا۔ میرے ایک دوست جو کسی بھی اعتبار سے بالغ نہ تھے اور ان کے خاندان میں ازراہ سہو بھی کسی نے کسی سے عشق کرنے کی غلطی نہیں کی تھی انہوں نے بھی کئی بار برملا مجھے اچھے اچھے مشوروں سے نوازا۔ اور میرے سفینۂ عشق کو دریائے حُسن میں ہچکولے کھانے سے بچایا۔ ہاں تو میں عرض یہ کررہا تھا کہ بدن کی صورت حال حد سے زیادہ تشویشناک ہونے کے باوجود دل میرا ہر لمحہ جوان اور ہرا بھرا رہا۔ دل کی جوانی کا حال یہ تھا کہ جہاں کسی خوبصورت مخلوق کو دیکھا اور یہ سینے سے نکلنے کے لئے بے تاب۔ ایک عشق کے دوران دوسرا عشق کرنا شریفوں کا شیوہ نہیں ہوتا۔ لیکن میرے دل کا حال یہ تھا کہ عین شرافت کے عالم میں ایک ساتھ کئی کئی عشق کر گذرتا تھا۔ اور صحت مند رہتا تھا۔ لڑکیاں میرا دبلا پتلا بدن دیکھکر خوف کھاتی تھیں کہ میں عشق کی مار کیسے سہہ سکوں گا لیکن جب ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہوکر میرے دل کی دھڑکنے کی صدائیں سنتی تھیں تو انھیں اطمینان ہوجاتا تھا کہ زندگی پورے آب وتاب کے ساتھ میرے سینے میں موجود ہے۔ اور میں بالکل ہی گیا گذرا نہیں ہوں۔ اس دل کی حرکاتِ بے جا کی خاطر میں بدنام بہت ہوا۔ اور کئی گھروں میں ایسی عورتوں سے بھی میرا پردہ کرادیا گیا کہ جن سے عشق کرنے کی غلطی گدھے بھی نہیں کرسکتے۔ کئی بار سوچا کہ خود کو

کسی کام میں مشغول کرلوں تاکہ خرافاتِ حسن عشق سے نجات مل جائے لیکن کوشش کے باوجود کوئی کام ہاتھ نہیں لگتا تھا۔ کسی دینی مدرسے میں جاتا تو وہ میری داڑھی سے مطمئن نہیں ہوتے تھے کیونکہ میری داڑھی بھی ہمیشہ شباب سے محروم رہی — یہ ہری بھری کبھی نہ ہوسکی۔ میرے رشتے داروں میں کئی لوگوں کی داڑھیاں اس قدر عمدہ تھیں کہ مذہب کا مفہوم انھیں دیکھکر ایک منٹ میں سمجھ میں آجاتا تھا ایسے حضرات کے بارے میں مجھ جیسے کم علم اور کم عقل والوں کا گمان یہ تھا کہ قبر میں پہونچتے ہی یہ لوگ بخش دیئے جائیں گے ان کی داڑھیاں دیکھکر ہی منکر نکیر انہیں داخلِ جنت کر دیں گے اور ان سے کسی طرح کی کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ لیکن ہزار تمناؤں کے باوجود میری داڑھی پر کبھی نکھار نہیں آیا۔ یہ ہمیشہ کسی مادرزاد یتیم کی طرح بے کیف رہی۔ اس بے کیف داڑھی کی وجہ سے کسی دینی مدرسے میں ملازمت نہ مل سکی۔ اس کے بعد دوسرے اداروں میں ملازمت کی کوشش کی تو وہاں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیونکہ جہاں بھی درخواست دیتا وہاں میری درخواست پر غور کرنے کے بجائے میرے جسم پر غور و فکر شروع ہوجاتا۔ اور ہر ادارے میں یہ چہ میگوئیاں شروع ہوجاتیں کہ اتنا کمزور انسان کیا کام کرسکتا ہے۔ یقین کریں کہ اس جسم ناتواں نے بھری جوانی میں بہت رسوا کیا۔ کئی بار سوچا کہ خودکشی کرلوں۔ لیکن خودکشی کے لئے بھی وسائل میسر نہ تھے۔ ایک کرم فرمانے ایک بار مشورہ دیا تھا کہ کسی عورت سے عشق کرلو۔ عشق اور خودکشی میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ خودکشی میں انسان ایک ہی قسط میں مرتا ہے اور عشق میں انسان آہستہ آہستہ کئی قسطوں میں قبر کے کنارے سے لگ جاتا ہے۔ لیکن عشق کیا تو یہ عشق ایسا راس آیا کہ پھر خواہ مخواہ بھی کئی عشق کرنے پڑ گئے اور جب بدنامی اچھی خاصی ہوگئی تو پھر خودکشی کے اس طریقے سے دامن بچانا پڑا۔ لیکن اسی زمانہ میں ہوا یہ کہ ماں کی دعاؤں کی وجہ سے ایک دفتر میں نوکری لگ گئی۔ یہ دفتر کیا ایک گودام نما دکان تھی اور اس دکان میں پرانی چیزیں فروخت ہوا کرتی تھیں۔ مجھے اس دکان کے آفس میں چیزوں کے اٹھانے اور رکھنے پر نوکری مل گئی تھی۔ یہاں بھی کئی طرح کے صدمات برداشت کرنے پڑے۔ سب سے بڑا صدمہ تو یہی تھا کہ جب بھی کوئی دقیانوس قسم کی چیز خریدنے آتا تو وہ غور سے مجھے ہی دیکھنا لگتا تھا جیسا کہ میں ہی کوئی آثارِ قدیمہ ہوں۔ پھر مجھے خود ہی بے شرم ہوکر یہ کہنا پڑتا کہ آپ مجھے نہیں اُن اشیاء کی طرف دیکھیں۔ پھر ہڑبڑا کر گرا ایک پرانی اشیاء کی طرف نگاہیں اُٹھاتا تھا اس طرح کی حالت دیکھ کر مالک نے مجھے یہ کہہ کر نوکری سے الگ کر دیا۔ یار تمہاری صورت کس طرح کی ہے کہ جو بھی آتا ہے وہ سامان کو دیکھنے کے بجائے تمہیں ہی دیکھنے لگتا ہے۔ تم نے تو میرے کاروبار کا کباڑا ہی کر دیا ہے۔ تم جاؤ اور کسی قبرستان میں ملازمت کرو۔ کم سے کم وہاں تمہارے چہرۂ انور کی طرف تو نظریں نہیں اُٹھیں گی کیونکہ جنازے کی موجودگی میں تو سب کے سب چہرے ایسے ہی ہوجاتے ہیں جیسا تمہارا۔ اس طرح کی بات سنکر نوکری سے ہاتھ دھونے پڑے۔ اور بقول چچا غالب بڑے بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے۔ کے مصداق ہم اپنے چھریرے بدن کو لیکر اپنے گھر واپس آگئے۔ اس وقت ہماری والدہ جوں کی توں تھیں۔ اور والد بھی بقید حیات تھے۔ والدہ بولیں۔ خیر تو ہے فرضی میاں۔ آج تمہارا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔ کیا مالک نے پھر ڈانٹ پلادی ہے۔ اجی چھوڑو امی جی۔ میں نے جھلاتے ہوئے کہا تھا۔ مجھے جیسے آزاد انسانوں کا ملازمت کرنا کس طرح جائز نہیں ہے۔ آپ لوگوں کے اصرار پر میں نے نوکری کرلی تھی چند روز غلامی کرنی تھی کرلی۔ اب تو ساری زندگی آزادی کے سانس لوں گا۔ بھوکوں مرجاؤں گا لیکن ملازمت نہیں کروں گا۔ تو پھر کیا کرے گا — ؟ کوئی ہُنر تیرے پاس نہیں۔ تجارت کے لئے پیسے نہیں۔ کھیتی کے لئے زمین نہیں۔ برخوردار اگر تم نوکری نہیں کروگے تو پھر کیا کروگے اس زندگی میں! آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ لب ولہجہ تو ابا جی ہی کا ہوسکتا تھا۔ ہر زمانے کے ابا ایسے ہی ہوتے تھے۔ یہ اپنے بیٹوں سے اسی طرح خطاب کیا کرتے تھے۔ جیسے باپ بن کر انہوں نے بہت بڑا کارنامہ انجام دے دیا ہو۔ میں بھی ان ہی کا بیٹا تھا بے ساختہ بولا۔ ابا حضور! آپ نے وہ مصرعہ نہیں سُنا۔

مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

ہمارے پاس اگر پیسے نہیں تو کیا ایمان کی دولت تو ہے۔ ہم تو اس ایمان کی دولت کے ذریعے بہت کچھ کما لیں گے۔ کیا سمجھے؟ کچھ نہیں سمجھے؟ اللہ قسم میں بھی بس بولے ہی چلے جارہا ہوں سمجھ تو میں بھی نہیں رہا ہوں۔ صرف بیان کررہا ہوں۔ اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ صرف بیان کرنے میں کوئی

حرج نہیں ہے۔ حرج اگر ہے تو بات کو سمجھنے اور سمجھانے ہی میں ہے الحمدللہ اس سمجھنے اور سمجھانے سے ہم پہلے ہی کورے ہیں۔ اور یہ بھی اللہ کا فضل ہی ہے کہ میرا مضمون پڑھنے والے بھی افہام و تفہیم کے چکر میں نہیں پڑے۔ مختصر یہ ہے کہ اس کے بعد کہیں ملازمت نہیں کی۔ بس سڑکوں کی خاک چھانتا تھا۔ اور عیش کرتا تھا۔ کھانے کے وقت کسی کے بھی گھر پہونچ جاتا تھا۔ اور خود ہی کہہ دیا کرتا تھا کہ کچھ کھلاؤ پلاؤ گے نہیں کیا۔؟ اس طرح دوسرے تیسرے دن روکھی سوکھی میسر آجاتی تھی۔ کچھ عرصے کے بعد والدین دنیا سے رخصت ہوگئے اس کے بعد مجھے اس بھری دنیا میں جو انسانوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی تنہائی کا احساس ہوا۔ والدین کے بعد سر پر کچھ ذمہ داریاں پڑیں تو عشق وشق سب دماغ سے رفو چکر ہوگئے۔ اب کچھ دوستوں نے یہ سازش کی کہ مجھے بہلا پھسلا کر شادی پر آمادہ کر لیا۔ مرتا کیا نہ کرتا شادی کی تیاریاں شروع کر دیں۔ تیاریاں کیا تھیں۔ مشورے میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ بارات میں چند دوست جائیں گے جن کا کرایہ وہ خود ہی اپنی جیب خاص سے خرچ کریں گے البتہ ولیمے کے لئے مجھے ہی کچھ اُدھار سدھار کرنا پڑے گا۔ چند جوڑے آنے والی کے لئے جوڑ توڑ کرکے بنوالئے تھے۔ زیور وغیرہ کے لئے لڑکی والوں سے میرے چند مخلص دوستوں نے پہلے ہی معذرت کر لی تھی کہ لڑکا یتیم ہے اس کے سر پر نہ باپ کا سایہ ہے نہ ماں کا اس لئے اس پر زیادہ بوجھ نہ لادو۔ لڑکی کو سجانے دھجانے کے لئے جن جن اشیاء کی ضرورت درکار ہوتی ہے۔ ان کا بس خود ہی اہتمام کر لینا۔ ہمارے پاس تو لے دیکے بس ایک لڑکا ہے۔ اور اگر لڑکا بھی ایسا ہے کہ اگر اس کے وجود پر دھیان دیا جائے تو اسمیں کوئی کمی نہیں۔ لاکھوں اور ہزاروں میں نہیں لیکن دو چار میں اپنی مثال آپ ہے۔ اور چونکہ اس وقت اس کا اپنا کوئی نہیں ہے اور جو اپنے تھے وہ بھی اس لڑکے کی بےچارگی غربت اور اکیلے پن سے وحشت کھاکر پرائے ہوگئے اور اس سے ہر طرح کے ناطے توڑلئے کہ کہیں کچھ لینا دینا نہ پڑجاتے۔ چونکہ اب یہ بالکل اکیلا ہے اس لئے یہ اپنی بیوی سے بہت محبت کرے گا اور اپنی صرف بیوی ہی کے دامن میں ہی اپنا سر چھپانے کی کوشش کرے گا۔

اس طرح کی تقاریر سے لڑکی والے بہت متاثر ہوئے تھے اور انہوں نے مجھ سے بےجا فرمائشیں نہیں کیں۔ شادی ہوئی تو لڑکی والوں نے کافی جہیز دیا۔ میرے کچے مکان میں ساز و سامان سے رونق ہوگئی۔ اور میرے مکان کے دن پھر گئے۔ دوستوں نے میرا کمرہ جس کی چھت پر کھپریل پڑی ہوئی تھی۔ اور جس کی دیواریں کٹ کھا چکی تھیں اس کمرے کو دلہن کی آمد کے لئے سجانے کی کوشش کر لی گئی تھی۔ خدا خدا کرکے جب دلہن کے دیدار ہوئے تو مجھے احساسِ کمتری کے سمندر میں غوطے لگانے پڑے۔ وہ یوں کہ میری بیوی بہت خوبصورت تھی۔ اور جسم بھی اس کا بھاری تھا۔ دیکھتے ہی مجھے ایسا لگا کہ اب آئندہ کے مسائل کیسے تہہ ہوں گے کیونکہ میں تو بالکل ہی دھان پان تھا۔ لیکن پیر صاحب کے دیئے ہوئے تعویذ سے کچھ ہمت بندھی۔ اور دل میں بات چیت کا حوصلہ پیدا ہوا۔ زندگی میں کئی عشق کر چکا تھا اور خود کو تیس مار خاں بھی سمجھنے لگا تھا۔ لیکن بیوی کے سامنے جاکر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ابھی بالغ ہونے میں کئی صدیاں لگیں گی۔

واقعی بیوی بھی اللہ میاں نے کیا چیز بنائی ہے۔ اس کے سامنے انسان جاکر اس درجے بے دست و پا ہو جاتا ہے کہ بس پوچھو مت بڑے بڑے سورماؤں کے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں اور ٹانگوں میں سے پاؤں ہی کھسکنے لگتے ہیں۔ میری بیوی ماشاءاللہ پڑھی لکھی بھی بہت تھی۔ پورا قرآن پڑھ رکھا تھا اور لگاتار پانچ کلاسیں بھی پڑھی تھیں۔ اردو ہندی انگریزی سب زبانوں میں اپنے دستخط خود کر لیا کرتی تھی۔ اطمینان ہوگیا تھا کہ اگر میں دورانِ سفر کوئی خط چلتا کروں تو وہ کسی سے پڑھوائی نہیں پھرے گی۔ اسمیں سلیقہ بھی تھا۔ شادی کی پہلی ہی رات میں اس نے مجھے متاثر کر لیا تھا۔ شادی کو میں حادثہ سمجھتا تھا۔ اور شادی شدہ لوگوں کا بہت مذاق بھی اڑاتا تھا اور انہیں قابلِ رحم بھی سمجھتا تھا لیکن شادی کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ اگر بیوی نیک خصلت ہو تو اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں اس سے زیادہ اچھی نعمت کوئی دوسری نہیں ہے۔ بیوی کے اچھے پن سے بے اختیار یہ بھی دل چاہتا تھا کہ ایسی اچھی اور من لگتی بیویاں اگر گھر میں تین چار ہوں تو کیا ہی کہنے۔ لیکن ولئے قسمت یہاں تو ایک عدد بیوی کا نہ جانے کتنے جتن کئے تھے جب ہاتھ لگی تھی۔

شادی کے بعد بچوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے بچے کی خوشی میں یار دوستوں میں برفی تقسیم کی۔ دوسرا بچہ پیدا ہوا

تو دوستوں کو بالوشاہیاں کھلائیں۔ تیسرے بچے کی آمد پر لڈو بٹوائے۔ اس کے بعد جو بچے پیدا ہوئے تو گھر کا ماحول کچھ ایسا رہا جیسے گھر میں کوئی حادثہ ہو گیا ہو۔ یار دوستوں نے بھی اس کے بعد مبارکباد دینے کے بجائے بس اتنا ہی فرمایا۔ کہ سنا ہے پھر کوئی بچہ ہو گیا ہے۔ بھئی اللہ اس کی عمر لگائے۔ اس طرح گھر میں اتنے بچے ہو گئے تھے کہ کرکٹ کھیلنے کے لئے محلے سے کسی بچے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ پوری ٹیم گھر ہی میں موجود تھی۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ جوانی تو کبھی جوانی میں آئی نہیں تھی لیکن شادی کے بعد جب مسائل کا انبار لگا اور فکرات کے نئے نئے چکر چلے تو فرطِ غم میں جسم کچھ موٹا ہو گیا۔ اور لگنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عدد بدن ہمیں بھی عطا کیا ہے اور ہماری روح بھی کسی جسم پر سوار ہے اور خواہ مخواہ ادھر اُدھر بھٹکتی نہیں پھر رہی ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شادی کے شروع دنوں میں بیوی نے بھی میرے جسم کی کمزوری کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے ایک دو بار کہا تھا کہ اللہ میاں کی قدرت پر حیرت ہوتی ہے کہ اس نے آپ کو انسانی سانچے میں ڈھالتے ہوئے کس قدر احتیاط برتی ہے، آپ کے جسم میں ہڈیاں اور گوشت بس برائے ضرورت ہی رکھا گیا ہے اور اسمیں آپ کی اپنی بھی کوتاہیاں ہیں۔ آپ نے اگر اپنے جسم کی ٹہل کی ہوتی کچھ کسرت وغیرہ کا اہتمام کیا ہوتا تو آپ اتنے دُبلے تو نہ ہوتے۔

بیگم کی یہ بات سنکر میں نے عرض کیا تھا۔ محترمہ! میں نے اپنے بدن کو موٹا کرنے کے لئے اپنے گھر کے آنگن میں اُٹھک بیٹھک بھی کی ہے۔ اپنے اندر جوش پیدا کرنے کے لئے مار دھاڑ والی فلمیں بھی دیکھی ہیں۔ لیکن اس کے بعد بھی میرے بدن کا سدھار نہ ہو سکا۔ میں نے سب کچھ کر کے جب بھی کسی مشین پر اپنا وزن کیا تو میں بے وزن ہی رہا۔ یعنی اتنا وزن ہوتا تھا کہ کسی کو بتاتے ہوئے بھی شرم آتی تھی۔ بیگم! ایک مرتبہ میرے ایک دوست نے کہا کہ میں تمہارا بیمہ کرانا چاہتا ہوں۔ رقم میں دوں گا اور پرافٹ آدھا آدھا ہو گا۔ چونکہ میں دنیا کے قوانین سے پوری طرح واقف نہ تھا اور بیمہ کمپنی کے اصولوں اور ضابطوں کی بھی مجھے خبر نہ تھی۔ اس لئے میں نے اپنے دوست سے ہاں کر دی۔ اور اس کے ساتھ بیمہ کمپنی کے دفتر میں چلا گیا۔ میرے دوست نے منیجر سے کہا کہ یہ میرے

دوست ہیں میں ان کی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہوں۔ منیجر نے اُچٹتی ہوئی نظر مجھ پر ڈالتے ہوئے کہا کہ کمپنی ان کا بیمہ کر کے رزک نہیں لے سکتی۔ کیونکہ ان کا جسم تو یہ بتا رہا ہے کہ یہ کسی بھی وقت دنیا سے روانہ ہو سکتے ہیں۔ کمپنی پہلے ہی خسارے میں چل رہی ہے۔ کئی شادی شدہ لوگوں کا بیمہ ہوا تھا ان کی دور اندیش بیویوں نے اپنے شوہروں کو مار کر بیمہ کی رقم وصول کر لی ہے اس لئے اب ہمیں چھاچھ بھی پھونک مار کر پینی پڑ رہی ہے اور مائی ڈیر آپ کے یہ دوست تو جسمانی طور پر بہت ہی ناقابلِ اعتبار ہیں۔ اس لئے ہم معذرت چاہتے ہیں۔ بیگم مت پوچھو اس وقت مجھے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی تھی۔ دوستوں کے مشورے پر ایک دو عشق بھی کرتے تھے۔ لیکن ـــــ

بیگم نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا تھا کہ تو آپ نے عشق بھی کئے ہیں۔ لیکن آپ تو شادی کی رات یہ کہہ رہے تھے کہ آج تک آپ نے کسی عورت کا منہ نہیں دیکھا۔

میں نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔ اجی بیگم صاحب ہمارے لڑکپن میں عشق صرف پرچے بازی تک محدود رہتا تھا منہ کون کس کا دیکھتا تھا۔ بہت ہی پاکیزہ قسم کے عشق ہوا کرتے تھے۔ خوابوں میں بھی چھیڑ چھاڑ سے بچتے تھے وغیرہ۔ بیگم نے میری طرف شک کی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا میری سہیلیاں سچ کہا کرتی تھیں کہ مردوں کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس کے بعد میری بہت ہی اچھی بیوی نے جس کی اچھی بُری عادات پر میں ایمان لا چکا تھا کئی دن تک مجھ سے بات نہیں کی اور اپنے خوبصورت جسم کو مجھے ہاتھ لگانے نہیں دیا۔ جب بیوی ناراض ہو گئی تو مجھے اس وقت پوری طرح اندازہ ہو گیا کہ میں شادی شدہ انسان ہوں۔ یقین کیجئے۔ بیوی بھی اچھے ضمیر اور نئے جوتے کے مانند ہے جس کی موجودگی کا احساس اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ تکلیف نہ دینے لگے۔

میرے محترم قارئین اس سے بھی زیادہ تکلیف مجھے اُس دن ہوئی تھی جب ایک معتبر کتاب میں میں نے یہ جملہ پڑھا۔ دُبلے آدمی سازشی کینہ پرور اور دغا باز ہوتے ہیں۔ یہ جملہ پڑھکر میں احساسِ کمتری کی دلدل میں دھنس گیا۔ اور پہلے صرف کمزور تھا اور اب بیمار بھی ہو گیا۔ کیونکہ دبلے پن کے بارے میں مصنفین کی غلط رائے جانکر ٹی بی سی ہو گئی۔ ہر وقت بخار

رہنے لگا۔ اور ہر وقت کی کھڑ کھڑا بھی شروع ہو گئی۔ میری کھانسی سے لوگ پریشان ہو گئے۔ بیمار ہو جانے سے ایک مصیبت یہ آئی کہ جو بھی راستے میں ملتا پہلے طبیعت پوچھتا پھر رحم کھاتا اور پھر کوئی نسخہ بتانے لگتا۔ کچھ دنوں کے بعد تو یہ ہوا کہ جب بھی کوئی پوچھتا کہ اب طبیعت کیسی ہے؟ تو مجھے کوفت ہونے لگتی۔ یہ جملہ سنتے سنتے مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ پورا شہر میرے خلاف سازشیں کر رہا ہے اور میری بیماری کو بڑھانے کے لئے مجھ پر ذاتی حملے ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد میں نے بہت سوچ سمجھ کر اپنے تمام جاننے والوں کو ایک خط لکھ کر روانہ کیا جس میں یہ عبارت لکھی۔ میرے خواہ مخواہ کے دوستو! میں آئے دن کی مزاج پرسی سے حد سے زیادہ بیزار ہو چکا ہوں۔ اب جب تک میں بقلم خود اپنے اچھا ہونے کی اطلاع نہ دوں مجھے حسب معمول بیمار سمجھیں اور میری طبیعت پوچھ کر مجھے شرمندہ نہ کریں۔

اس کے باوجود ایک دوست جو نیم حکیم خطرۂ جان ہیں لیکن خود کو پورا حکیم سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہیں میرے گھر آدھمکے اور فرمانے لگے آپ کا محبت نامہ مل گیا تھا۔ لیکن طبیعت نے گوارہ نہیں کیا کہ آپ کی مزاج پرسی نہ کی جائے۔ میں نے پریشان ہو کر کہا کہ محترم! جو بھی ملتا ہے میری شکل دیکھ کر پہلے طبیعت پوچھتا ہے پھر اپنے تجربات بتانے لگتا ہے۔ یار دوستوں اور ملنے والوں نے اتنے نسخے اور فارمولے بتا دیئے ہیں کہ طب کی ایک کتاب تیار ہو جائے گی۔ اور اب تو مولوی لوگ تندرستی کے لئے تعویذ اور ٹوٹکے بتانے لگے ہیں کل ہی ایک مسجد کے مؤذن ملے تھے وہ فرمانے لگے کہ مسلسل کمزوری اس بات کی علامت ہے کہ تم پر کسی کرنی کا اثر ہے۔ بھلا بتاؤ مجھ مادرزاد غریب پر۔ اور خاندانی بے حیثیت پر کون جادو کرائے گا لیکن کیا کریں کہ بیمار انسان کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اسے سب کی سننی پڑتی ہے اور الٹے سیدھے مشورے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یہ سنکر وہ حکیم صاحب بولے۔ ایسے لوگوں کی بات چھوڑیئے آپ کو تو معلوم ہے کہ میرے خاندان میں سات پشتوں سے حکمت چلی آ رہی ہے اور میں بھی ماں کے پیٹ سے حکیم بنکر پیدا ہوا ہوں۔ اس لئے میری سنئے۔

آپ کے پورے معدہ پر ورم ہے۔ اور کچھ صفرا۔ کا بھی اثر ہے آپ کو چاہئے ایسی دوائیں جو ورم کو تحلیل کر سکے۔ اور دافع بلغم بھی ہوں۔ بہتر ہے کہ مونگ کی دال دونوں وقت کھائیں۔

میں نے رونے کے سے انداز میں کہا۔ آپ کو میری ذات سے ایسی کونسی تکلیف پہونچی ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ میں جب بھی مونگ کی دال کھاتا ہوں دل پریشان ہو جاتا ہے اور طبیعت خودکشی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔

بولے۔ ہماری بات مانو گے تو رفتہ رفتہ بیماری سے نجات مل جائے گی اور ہفتہ بھر میں چاق وچوبند ہو جاؤ گے۔

حاصل یہ ہے کہ لوگوں کی مزاج پرسیوں اور خیراندیش قسم کے حضرات کے لئے نئے فارمولوں سے بچنے کے لئے ایک دن تندرست ہونے کا ارادہ کر ہی لیا۔ جب قوت ارادی کو مضبوط کیا تو صحت بھی بننے لگی۔ پھر بیوی کی محبت اور چاہت اور توجہ نے ایسا کرم کیا۔ کہ جسم پر ہریالی آنے لگی۔ اور جو جسم جوانی میں بے وزن تھا اور بڑھاپے کی پہلی منزل میں داخل ہوتے وقت باوزن ہو گیا۔

آج کی تازہ ترین صورت یہ ہے کہ بیوی اب الف ہے اور میں دو چشمی ھ ہوں۔ کیا سمجھے؟ میری دعا ہے کہ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔

لیکن ہاں ایک بات سنئے اور اس بات کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش بھی کیجئے۔ کیونکہ اس بات کا نہ سمجھنا آپ کے حق میں غیر مفید ثابت ہوگا۔ وہ بات یہ ہے کہ میرے مضامین جنہیں الٹی قسم میں بقلم خود لکھتا ہوں اپنی بیویوں سے بہت دور رکھیں۔ ورنہ کسی بھی وقت گھر میں غدر سن ستاون برپا ہو جائے گا اور بیویاں خلع لینے کی تیاریاں شروع کر دیں گی۔

کیونکہ میرے مضامین سے عورتوں کے خلاف سازش کی بو آتی ہے اور کم سمجھ قسم کے مرد بھی میرے مضامین کو اپنے لئے تازیانہ سمجھتے ہیں اس لئے کوشش کریں کہ سمجھدار عورتوں سے اور ناسمجھ مردوں سے میرے مضامین کو بہت دور رکھیں اسی میں عافیت ہے اور اسی میں شرافت کی بقا ہے۔

کیا سمجھے؟ کچھ نہیں سمجھے!

تو پھر اگلی کسی صحبت میں۔

(یار زندہ صحبت باقی)

نظرات کے اثرات

محمد اجمل انصاری

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ صحیح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے ــــ عاملین اگر روحانی عملیات کے دوران درج ذیل تفصیلات کو پیش نظر رکھیں گے ــــ تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔
طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے سنہ ۲۰۲۲ء کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ (اگلے صفحہ پر)

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچے اور عملیات میں ان ہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

تثلیث

(ث) ــــ فاصلہ دوستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ
یہ نظر سعد اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض وعداوت مٹاتی ہے۔ اگر اسوقت دوستی اور ترقی کیلئے تعویذ کیے جائیں توجلد ہی کامیابی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسدیس

(س) ــــ فاصلہ ۶۰ درجہ
یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی اچھے کام کرنے چاہئیں۔ نیک امور کیلئے اس وقت جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ وہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(م) ــــ فاصلہ ۱۸۰ درجہ
یہ نظر نحس اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اسوقت برے کاموں کیلئے اگر تعویذات کئے جائیں تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دو دلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمال شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

تربیع

(ع) ــــ فاصلہ ۹۰ درجہ
یہ نظر نحس اصغر ہے۔ نظر مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاثر کم ہے تاہم برے کاموں کے لئے یہ وقت موثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت ونفرت اور نفاق وہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہیئے۔

قران

(ق) ــــ فاصلہ صفر
سعد ستاروں کا قران سعد ہوتا ہے اور نحس ستاروں کا قران نحس ہوتا ہے۔ قمر، عطارد، زہرہ، مشتری، سعد سمجھے جاتے ہیں۔ اور زحل مریخ نحس سمجھے جاتے ہیں۔ شمس کو بعض ماہرین نے نحس شمار کیا ہے بعض نے سعد۔ حاصل یہ ہے کہ تثلیث اور تسدیس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور تربیع کے اوقات نحس ہوتے ہیں۔ قرانات دوطرح کے ہوتے ہیں ــــ عاملین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کیلئے حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطور سبب اچھے کاموں کیلئے محمود وقت کو اور برے کاموں کیلئے مذموم وقت کو ترجیح دیں۔

فہرست نظرات (برائے عاملین)

اچھے بُرے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کیلئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں۔

تاریخ	ستارے	نظر	وقت
مارچ			
یکم مارچ	قمر و مشتری	تربیع	۹ ۸
یکم مارچ	قمر و زحل	تثلیث	۱۳ ۳۸
۳ مارچ	قمر و عطارد	تثلیث	۱ ۱۰
۳ مارچ	قمر و مریخ	مقابلہ	۱ ۴۷
۳ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۹ ۴۰
۳ مارچ	قمر و شمس	تثلیث	۲۱ ۵۳
۴ مارچ	قمر و عطارد	تربیع	۷ ۴۳
۵ مارچ	قمر و زحل	مقابلہ	۱۸ ۴۹
۶ مارچ	قمر و شمس	تربیع	۶ ۵۴
۷ مارچ	قمر و مشتری	مقابلہ	۲۱ ۶
۸ مارچ	قمر و شمس	تسدیس	۲۰ ۳۶
۹ مارچ	مریخ و مشتری	تسدیس	۲۳ ۲۶
۱۰ مارچ	قمر و مریخ	تربیع	۸ ۲۰
۱۲ مارچ	قمر و عطارد	قران	۸ ۵۶
۱۲ مارچ	زہرہ و مشتری	تربیع	۲۳ ۳۵
۱۳ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۲ ۳۹
۱۴ مارچ	قمر و شمس	قران	۷ ۳۲
۱۵ مارچ	قمر و زہرہ	قران	۱۵ ۳۱
۱۶ مارچ	عطارد و مشتری	تثلیث	۱ ۴۲
۱۷ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۲۱ ۳۵
۱۸ مارچ	عطارد و زحل	تربیع	۲ ۵۸
۱۹ مارچ	عطارد و مریخ	تسدیس	۷ ۴۱
۲۰ مارچ	قمر و زحل	قران	۱۵ ۹
۲۱ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۳ ۱۴
۲۲ مارچ	قمر و شمس	تربیع	۷ ۵۷
۲۳ مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۱۵ ۴۷
۲۵ مارچ	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۳ ۱۰
۲۷ مارچ	شمس و مشتری	تربیع	۱۸ ۵۳
۲۸ مارچ	قمر و عطارد	مقابلہ	۷ ۰۰

تاریخ	ستارے	نظر	وقت
اپریل			
یکم اپریل	قمر و عطارد	تثلیث	۲۲ ۳۳
۲ اپریل	قمر و مشتری	تربیع	۱۳ ۴۸
۳ اپریل	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۳ ۵
۴ اپریل	قمر و شمس	تربیع	۲۰ ۵۹
۵ اپریل	قمر و مریخ	تثلیث	۱۵ ۳۰
۶ اپریل	قمر و زہرہ	تربیع	۱۵ ۲
۷ اپریل	قمر و شمس	تسدیس	۱۲ ۵۵
۸ اپریل	قمر و مریخ	تربیع	۶ ۳۶
۹ اپریل	قمر و زحل	تربیع	۱۳ ۴
۱۰ اپریل	قمر و مریخ	تسدیس	۲۳ ۱
۱۱ اپریل	قمر و مشتری	تربیع	۲۰ ۱۱
۱۳ اپریل	قمر و عطارد	قران	۱۵ ۲۱
۱۶ اپریل	قمر و مریخ	قران	۵ ۲۵
۱۸ اپریل	قمر و شمس	تسدیس	۷ ۳۲
۱۹ اپریل	قمر و عطارد	تسدیس	۷ ۵۷
۲۰ اپریل	قمر و شمس	تربیع	۱۸ ۸
۲۱ اپریل	قمر و عطارد	تربیع	۲۲ ۲۲
۲۲ اپریل	قمر و زہرہ	تربیع	۱۴ ۱۰
۲۳ اپریل	قمر و مریخ	تربیع	۷ ۴۴
۲۴ اپریل	قمر و عطارد	تثلیث	۶ ۵۲
۲۵ اپریل	قمر و مشتری	تربیع	۱۳ ۵۵
۲۷ اپریل	قمر و شمس	مقابلہ	۸ ۳۰
۲۷ اپریل	قمر و مشتری	تثلیث	۱۴ ۲۷
۲۸ اپریل	قمر و عطارد	مقابلہ	۱۸ ۴۹
۲۹ اپریل	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۶ ۴۵
۲۹ اپریل	قمر و زحل	مقابلہ	۲۱ ۲۰
۳۰ اپریل	مریخ و نیپچون	تثلیث	۱ ۵۶
۳۰ اپریل	قمر و زحل	قران	۴ ۰۰
۳۰ اپریل	قمر و شمس	تسدیس	۲۳ ۴۱

تاریخ	ستارے	نظر	وقت
مئی			
یکم مئی	شمس و مشتری	تسدیس	۱۹ ۲۸
یکم مئی	قمر و شمس	تثلیث	۲۲ ۴۷
۴ مئی	قمر و زہرہ	تثلیث	۵ ۴۰
۴ مئی	قمر و مریخ	تثلیث	۱۳ ۲۰
۶ مئی	قمر و عطارد	تربیع	۹ ۳۳
۷ مئی	قمر و زحل	تربیع	۱ ۵۳
۷ مئی	زہرہ و زحل	قران	۷ ۴۰
۹ مئی	قمر و عطارد	تسدیس	۱ ۵۸
۹ مئی	قمر و مشتری	تربیع	۱۰ ۳۹
۱۰ مئی	قمر و شمس	تسدیس	۲۲ ۱۶
۱۱ مئی	قمر و مشتری	تسدیس	۲۳ ۵
۱۲ مئی	قمر و شمس	قران	۱۹ ۱۴
۱۴ مئی	قمر و مریخ	قران	۲۴ ۱۰
۱۶ مئی	قمر و مشتری	قران	۱۷ ۵۶
۱۷ مئی	قمر و شمس	تسدیس	۱۹ ۵۶
۱۹ مئی	قمر و زحل	تسدیس	۲ ۵۲
۲۰ مئی	قمر و زہرہ	تسدیس	۲ ۳
۲۰ مئی	قمر و عطارد	تربیع	۱۸ ۵۸
۲۱ مئی	قمر و مشتری	تسدیس	۳ ۵۱
۲۲ مئی	قمر و زہرہ	تربیع	۸ ۵۶
۲۳ مئی	قمر و زحل	تثلیث	۸ ۴۰
۲۴ مئی	قمر و زہرہ	تثلیث	۱۴ ۳۸
۲۶ مئی	عطارد و زہرہ	مقابلہ	۱۹ ۲۱
۲۷ مئی	شمس و عطارد	قران	۲۳ ۳۹
۲۷ مئی	قمر و زحل	مقابلہ	۱۳ ۲۰
۲۸ مئی	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۴ ۱۰
۲۹ مئی	قمر و زہرہ	مقابلہ	۹ ۳۰
۲۹ مئی	قمر و مشتری	مقابلہ	۱۷ ۱۶
۳۰ مئی	قمر و شمس	تثلیث	۱۴ ۳۱

شرفِ قمر

۱۳؍اپریل بروز سنیچر شام ۷ بج کر ۲۳ منٹ سے رات ۹ بج کر ۴۴ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ اس کے بعد رات ۱۱ مئی ۲ بج کر ۲ منٹ سے ۳ بج کر ۵۸ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ ان اوقات میں مثبت کاموں کو فوقیت دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد متوقع نتائج ظاہر ہوں گے۔

ہبوطِ قمر

۲۷؍اپریل رات ۱۲ بج کر ۵۹ منٹ سے ۲۷؍اپریل رات ڈھائی بج کر ۳۴ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔ اس کے بعد ۲۴؍مئی بروز جمعہ دن ۱۰ بج کر ۲ منٹ سے دن ۱۲ بج کر ۳ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔

ان اوقات میں منفی کاموں کو ترجیح دیں۔ انشاء اللہ متوقع نتائج بہت جلد ظاہر ہوں گے۔

شرفِ زہرہ

۵؍مارچ شب ۲ بج کر سات منٹ سے شب ۹ بج کر دو منٹ تک زہرہ کو شرف حاصل ہوگا۔ تسخیر خلق، تسخیر محبوب، تسخیر شریک حیات، کاروباری ترقی، حلقۂ احباب میں قدر و منزلت، عزت و شہرت میں اضافے کے لئے بہت ہی قیمتی وقت ہے۔ عاملین اس وقت کا فائدہ اٹھائیں۔ شرفِ زہرہ کی لوح سونے یا چاندی کی دھات پر زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے۔

شرفِ شمس

۹؍اپریل رات ۶ بج کر ۳۱ منٹ سے ۹؍اپریل رات ۶ بج کر ۴۴ منٹ تک شمس کو شرف حاصل ہوگا۔ جاہ و حشمت، مرتبہ کی بلندی، عزت و مقبولیت، سماجی اور فلاحی کاموں میں، مد مقابل لوگوں پر غلبہ، دشمنوں کے شر سے حفاظت کے لئے قیمتی وقت، عاملین اس وقت کا فائدہ اٹھائیں۔

شرفِ شمس کی لوح بھی سونے یا چاندی کی دھات پر زیادہ موثر ہوتی ہے۔

منزل شرطین

۱۴؍مارچ بروز جمعرات رات ۹ بج کر ۵ منٹ سے ۱۱ بج کر ایک منٹ تک۔

۱۱؍اپریل بروز جمعرات رات ۳ بج کر ۱۲ منٹ سے ۵ بجکر ۵ منٹ تک۔

۸؍مئی بروز بدھ دن ۹ بج کر ۵۳ منٹ سے ۱۱ بج کر ۴۷ منٹ تک۔ چاند منزل شرطین میں رہے گا۔ حرف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات کا بہترین وقت۔

تحویلِ آفتاب

۲۰؍اپریل بروز سنیچر کو دن میں ۱۱ بج کر ۰۵ منٹ پر آفتاب بُرج ثور میں داخل ہوگا۔

۲۱؍مئی بروز منگل کو ۱۰ بج کر ۵۹ منٹ پر آفتاب بُرج جوزا میں داخل ہوگا۔ یہ وقت دعاؤں کی مقبولیت کے لئے اہم وقت ہے۔ اپنے رب کے حضور اپنی خواہشات اور اپنی اہم ضروریات کے لئے اپنا دامن پھیلائیں۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

محمد اجمل انصاری

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

گنگا ندی کی صفائی کیلئے ۸۳ کروڑ روپے مختص

کولہاپور میونسپل کمشنر ایس وی آر سرینواس نے بتایا کہ مرکز پانچ گنگا ندی کو صاف کرنے کیلئے ۸۳ کروڑ روپے منظور کرنے پر راضی ہو گیا ہے۔ مسٹر سرینواس نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے کولہاپور میونسپل کارپوریشن سے اس سلسلے میں تفصیلی اطلاعات فراہم کرنے کو کہا ہے تاکہ اس پروجیکٹ پر آگے کی کارروائی کی جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم جلد ہی نئی رپورٹ مرکز کو بھیجنے والے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس پروجیکٹ کا ۷۰ رفیصد خرچ مرکز اٹھائے گا جبکہ بقیہ اخراجات کولہاپور میونسپل کارپوریشن برداشت کرے گی۔

زہر خورانی سے ۸ افراد بیمار

مظفر نگر، جھنجھانہ تھانے کے تحت خان پور گاؤں میں زہریلے کھانا کھانے سے ایک خاتون سمیت ۸ افراد کی حالت بگڑنے پر انہیں اسپتال میں داخل کرانا پڑا جہاں ان کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ پولس کے مطابق کل گووند کمار کے گھر زہریلے آٹے کی روٹی کھانے سے نرملا اور اس کے بچوں کو الٹی دست ہونے سے ان کی حالت ایک دم بگڑ گئی۔ متاثرہ خاتون ہی بازار سے آٹا خرید کر لائی تھی۔ اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی زہریلی چیز ملی ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔

خواجہ ماڈل اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد

اجمیر۔ آج یہاں سول لائنز میں واقع درگاہ کمپلیکس میں خواجہ ماڈل اسکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے درگاہ کمیٹی کے صدر عبدالمعبود خان نے کہا کہ اس اسکول کو سینئر سیکنڈری کی سطح تک لے جانے کی کوشش کی جائیگی۔

ملائم سنگھ ہر طبقہ کے مسائل پر توجہ دیتے ہیں

سماج وادی پارٹی کے سرکردہ لیڈر عمران صدیقی کا اظہار خیال

کھتولی:۔ سماج وادی پارٹی کے سرکردہ لیڈر عمران صدیقی (بیر گمنالوں) نے بتایا کہ پارٹی سربراہ ملائم سنگھ یادو ہی واحد ایک ایسے لیڈر ہیں جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ معاشرہ کے ہر طبقہ کے مسائل کو ذہن میں رکھتے ہیں۔ عمران صدیقی نے کہا کہ جب ملائم سنگھ یادو یو۔پی کے وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے گنے کے داموں میں ۱۳ روپے کوئنٹل کا اضافہ کیا اور تاجروں کو سیلس ٹیکس سے نجات دلائی۔ چنگی ٹیکس کا خاتمہ کیا اردو ٹیچروں اور اردو مترجم کا تقرر کیا اس لئے عوام کو چاہئے کہ وہ سماج وادی پارٹی کو آئندہ اسمبلی الیکشن میں کامیاب بنائیں۔ دریں اثنا کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسوادی) کھتولی کے سکریٹری کامریڈ ظفر مسعود نے ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ پارٹی کھتولی سے سماج وادی امیدوار پرمود تیاگی کی حمایت کرے گی۔ ایسی ہدایت پارٹی کے ذریعہ سبھی اراکین وعہدیداران کو دے دی گئی ہے۔

کنویں سے چار سالہ بچے کی لاش برآمد

رام پور۔ تھانہ کیمری کے گاؤں سمریا کے پریم پال سنگھ کا چار سالہ لڑکا روندر ۱۲ جنوری سے لاپتہ تھا اس کی لاش ایک کنویں سے برآمد ہوئی ہے۔ گھر والے رویندر کو ہر جگہ تلاش کر رہے تھے مگر اس کا کہیں پتہ نہیں چلا۔ اچانک کنویں میں ایک بچے کی پھولی ہوئی لاش دکھائی دی۔ گاؤں والوں نے جب لاش کنویں سے باہر نکالی تو وہ روندر کی تھی۔ تھانہ بلاسپور کے گاؤں حسرت نگر کے رئیس احمد کے چار سالہ لڑکے راشد کی موت واقع ہو گئی۔ راشد گھر میں کھیلتے ہوئے باورچی خانہ میں چلا گیا جہاں کھولتے پانی کا بھگونا اس پر گر گیا جس سے وہ بری طرح جھلس گیا۔

طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

جلد اول

جنات نمبر 1995 شیطان نمبر 1996

جادو ٹونا نمبر 1997 روحانی ڈاک نمبر 1998

حاضرات نمبر 1999 خاص نمبر 2000

ہمزاد نمبر 2001 امراض جسمانی نمبر 2002